جامع الحکمت

جلد اوّل و دوم یکجا

مؤلفہ

شفاء الملک حکیم محمد حسن قرشی

معاونت

حکیم ریاض احمد قرشی

اعجاز پبلشنگ ہاؤس

نئی دہلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جامع الحکمت

(جلد اوّل دوم یکجا)

مؤلفہ

شفاء الملک حکیم محمد حسن قرشی

معاونت

حکیم ریاض احمد قرشی

اعجاز پبلشنگ ہاؤس

۲۸۶۱۔ کوچہ چیلان، دریا گنج، نئی دہلی ۲

JAME-UL-HIKMAT

نام کتاب : جامع الحکمت

تالیف : حکیم محمد حسن قرشی

اشاعت : 2011ء

مطبع : ایچ۔ایس۔آفسیٹ پریس، نئی دہلی۔2

تعداد : 300

قیمت : Rs.1600/=

ناشر

اعجاز پبلشنگ ہاؤس

۲۸۶۱ کوچہ چیلان، دریا گنج، نئی دہلی ۲

Off. Ph. 011-23253268 (M): 9811004914, 8826120995

فہرست مندرجات

......حصہ اوّل......

آ:

الف / ا:

ب / بے:

ک / کاف:

گ / گاف:

ل / لام:

م / میم:

و / واؤ:

ہ / ھے:

ی / ے:

جامع الحکمت

(حصہ اوّل)

تاریخ طب

علوم وفنون کی تاریخ جس قدر دلچسپ اور سبق آموز ہے اسی قدر دقت طلب بھی ہے کسی قدیم علم کی ترتیب و تدوین کی صحیح تاریخ معلوم کرنا نہ صرف مشکل ہے بلکہ بعض حیثیتوں سے محال ہے۔

علم طب کی تدوین کی صحیح کیفیت کا معلوم کرنا بھی بہت مشکل ہے اور اس دلچسپ اور مفید موضوع کے متعلق تاریخ قدیم میں بہت کم مواد موجود ہے۔

بعض دیگر علوم کی طرح علم طب کی ابتدا بھی غیر منضبط اور توہم آمیز معلومات سے ہوئی اور تمدن کی ترقی کے ساتھ اس میں ترتیب وتہذیب کی شان پیدا ہوتی گئی۔

طب کی ابتداء

جالینوس نے بقراط کی کتاب الایمان کی شرح میں طب کی ابتدائی تاریخ کی مشکلات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے تحریر کیا ہے کہ اس کے متعلق حکما کے دو گروہ ہیں۔ ایک گروہ تو ان ارباب فلسفہ کا ہے جو عالم کو قدیم قرار دیتا ہے اس گروہ کی رائے میں طب بھی قدیم ہے کیونکہ یہ علم ہر زمانہ میں انسان کے لئے ضروری تھا دوسرا گروہ حدوث اجسام کا قائل ہے اس لئے وہ طب کو بھی حادث قرار دیتا ہے اس دوسرے گروہ کے پھر دو فریق ہیں ان میں سے ایک گروہ کی رائے ہے کہ یہ فن تجربہ و قیاس سے وجود پذیر ہوا مگر دوسرا گروہ اس کو وحی و الہام کا نتیجہ قرار دیتا ہے۔

معلوم ہوتا ہے اس زمانہ میں یہ اعتقاد عام تھا کہ طب ایک ایسا ہی علم ہے چنانچہ بقراط نے اسی خیال کا اظہار کیا ہے۔ افلاطون بھی اپنی کتاب السیاستہ میں اسقلی بیوس کو صاحب الہام تسلیم کرتا ہے خود جالینوس تفسیر العہد میں اسی رائے کا اظہار کرتا ہے۔ جالینوس کا استدلال یہ ہے کہ اس اعلیٰ علم کے ادراک کے لئے عقل انسانی کافی نہیں ہے یہ امر تعجب انگیز ہے کہ اس عام عقیدے کے باوجود ثملیین اور ثاتلس اس کو انسانی مساعی کا رہین قرار دیتے ہیں۔

یونانیوں کے علاوہ اکثر دوسری قوموں میں بھی اس علم کو الہامی قرار دیا گیا ہے۔ یہودیوں کا خیال ہے کہ اس علم کو خداوند تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام پر نازل فرمایا۔ صابئی قائل تھے کہ یہ علم ان کے مذہبی پیشواؤں پر الہام ہوا تھا پارسیوں کا عقیدہ ہے کہ زرتشت پر چار طرح کے علوم کی کتابیں نازل ہوئی تھیں جن میں سے ایک طب ہے ہندو آیورویدک کا سرچشمہ و الہام قرار دیتے ہیں۔ اسلام اس قسم کے تخیلات کا بہت کم قائل ہے۔ قرآن حکیم میں جابجا قیاس ونظر کا ارشاد ہوا ہے اس لئے اکثر حکماء اسلام اس کا ماخذ قیاس و تجربہ کو قرار دیتے ہیں۔ مگر ابو جابر مغربی اس کو الہامی قرار دیتے ہوئے اس پر متعدد دلائل تحریر کرتا ہے جن کا رد شیخ موفق الدین اسعد بن الیاس مطران نے بستان اطبا در وضۃ الالبا میں تحریر کیا ہے۔ اس کے نبوی ہونے کے متعلق ایک روایت حضرت ابن عباسؓ سے بھی مروی ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام عقاقیر و اشجار سے دریافت کر کے ان کے فوائد تحریر کیا کرتے تھے اور حضرت محمد ﷺ کی طرف جو معالجات منسوب ہیں ان کو مستقلاً طب نبوی قرار دیا گیا ہے مگر اس بارے میں اختلاف ہے کہ طب نبوی وحی الٰہی کے ذریعہ نازل ہوئی ہے یا تجربہ و قیاس پر مبنی ہے۔ صاحب سفر السعادۃ وغیرہ نے بیان کیا ہے کہ طب نبوی کو دوسری طب کیساتھ کوئی نسبت نہیں ہے کیونکہ یہ وحی الٰہی نبوت اور کمال عقل سے سرزد ہوئی ہے۔ اس کے خلاف ابن خلدون نے اسے تجربہ و قیاس پر مبنی قرار دیتے ہوئے اس حدیث تابیر سے استشہاد کیا ہے۔ جب کوئی دنیوی امر ہو تو تم مجھ سے بہتر جانتے ہو اور جب کوئی دینی امر ہو تو میں تم سے بہتر جانتا ہوں۔''

حقیقت یہ ہے کہ مبداء فیاض نے انسان ضعیف البنیان کو خلعت عقل سے مشرف کر کے ایک ایسی الہامی قوت عطا کی ہے کہ وہ طرح طرح کے علوم وفنون ایجاد کر کے منازل ارتقاء کو طے کرتا ہے دور حاضر میں ایجادات و اکتشافات کا ایک غیر مختتم سلسلہ نظر آرہا ہے جو قدیم حکماء کے لئے افسانہ طرازی سے زیادہ نہ تھا مگر پھر بھی یہ نہیں کہا جاسکتا کہ علوم وفنون جدیدہ و اکتشافات حدیثہ الہام و وحی کے نتائج ہیں۔

مرض کا حدوث

طب کی ابتدائی تاریخ کو معلوم کرنے کے لئے ہمیں مرض کے حدوث کی تاریخ معلوم کرنے پڑے گی سر آرتھر کیتھ کے تخمینہ کے مطابق انسان تین لاکھ پچاس ہزار قبل مسیح اور بعض دوسرے اصحاب کے تخمینہ کے مطابق تیس لاکھ سال سے کرۂ ارض پر آباد ہے۔ ابو جابر مغربی نے طب کو الہامی ثابت کرتے ہوئے ایک دلیل یہ بھی دی ہے کہ پہلے انسان کو بھی طبی اعانت کی ضرورت محسوس ہوئی ہوگی بخلاف اس کے روسیو کے مقلدین کی رائے میں تہذیب و مدنیت سے پہلے کا دور موجودہ عوارض و امراض سے خالی تھا مگر طبی و ارضی تخمینے اس کے خلاف ہیں چنانچہ اہل طبیعات کے تخمینہ کے مطابق آج سے ایک کروڑ ساٹھ لاکھ سال پہلے جراثیم مرض پائے جاتے تھے۔

بہرحال یہ تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ مرض انسان سے پہلے پایا جاتا تھا بعض معدوم جانوروں کے مطابق حجریہ میں سلعات عظامی (ہڈیوں کی رسولیاں) پائے گئے ہیں پروفیسر رائے مڈی کی رائے میں اس قسم کی سب سے قدیم مثال التہاب انخ العظام کی ہے خیال کیا گیا ہے کہ یہ مرض آج سے اسی لاکھ سال پہلے موجود تھا برنارٹ ری نالٹ کی تحقیق سے یہ امر پایہ تصدیق تک پہنچ چکا ہے کہ اس زمانہ کے بعض جانوروں کے متحجر عظام میں کرویات دقیقہ اور کرویات زوجیہ کے قسم کے جراثیم پائے جاتے تھے۔

بہرحال ہمارے لئے زیادہ ضروری سوال یہ ہے کہ مرض سب سے پہلے انسان پر کب حملہ آور ہوا اس کا جواب گو مشکل ہے تاہم اس وقت تک مختلف ذرائع سے جو کچھ تحقیق ہوا ہے اس کی اعانت سے ہم اس کا جواب دینے کی سعی کریں گے۔

اس بارے میں علم طبقات الارض ہماری رہنمائی کرسکتا ہے۔ 1891ء میں ڈاکٹر دوبالش' نے ٹری نیل (جاوا) میں جو متحجر ہڈیاں نکالی تھیں ان کو اس وقت تک دریافت کئے ہوئے انسانوں کی ہڈیوں میں سے اولیت کا مرتبہ دیا گیا ہے ان ہڈیوں میں ایک کاسہء سر' ایک ران کی ہڈی اور تین دانت پائے گئے ہیں' سر آرتھ کیتھ کے اندازے کے مطابق یہ بن مانس (Apeman) ساڑھے تین لاکھ سال قبل ہوا ہوگا عجیب بات یہ ہے کہ یہ اولین انسان بھی مرض سے محفوظ نہیں تھا اس کی ران کی ہڈی میں ایک بڑا زائدہ عظیمہ پیدا ہوگیا تھا جس کیوجہ سے اسے کافی تکلیف ہوئی ہوگی۔ اس قسم کے عظمی و زوائد آج کل بھی پیدا ہوجاتے ہیں چنانچہ عظم الفارس (Rider's Bone) رائیڈرز بون میں سواری کی وجہ سے اس طرح کا زائدہ پیدا ہوجاتا ہے۔

اس کے بعد زمانہ حجری (Stone Age) سٹون ایج میں مختلف امراض مثلاً التہاب الفقرات' سل ظہری' اعوجاج الصلب' قروح کاسۂ سر اور التہاب المفاصل وغیرہ کے مختلف اقسام کی مثالیں ملتی ہیں معروف ماہر ماہیت امراض درچونے زمانہ انجماد/ گلے شی ال ٹائم (Glacial Times) کی بعض ہڈیوں کی تحقیق کر کے التہاب المفاصل کے بعض اقسام کو تفصیل سے بیان کیا ہے اگرچہ دانتوں کے امراض اس زمانے میں کم تھے تاہم بعض مثالوں سے معلوم ہوتا ہے کہ تاکل اسنان اور قروح و ثبور لثہ کے امراض اس وقت بھی پائے جاتے تھے۔

توہمات

جب پہلے پہل انسان پر مرض کا حملہ ہوا ہوگا تو اس پر عجیب وغریب کیفیت طاری ہوئی ہوگی ابھی وہ مظاہر قدرت کی نیرنگیوں کی وجہ سے عالم تحیر میں گرفتار ہوگا اور کنعان کے خدا پرست بزرگ کی طرح چاند ستاروں اور آفتاب کو اپنا خالق سمجھنے کی طرف مائل ہوگا بجلی کی چمک بادل کی گرج۔ طوفان بادوباراں اور ژالہ باری میں اسے قوت قہار کا غیض وغضب نظر آتا ہوگا اور وہ ان سے بچنے کے لئے پہاڑ کی کسی کھوہ یا درختوں کے کسی گھنے جھنڈ میں پناہ لینے پر مجبور ہوتا ہوگا۔

اور جب وہ ان سے محفوظ ہوکر ایک اضطراب انگیز مسرت سے حظ اندوز ہوتا ہوگا تو ایک دن کسی عضو میں درد کے شروع ہونے سے عجیب وغریب مصیبت سے دوچار ہوا ہوگا اس وقت اسے محسوس ہوا ہوگا کہ کوئی خوفناک بلا اس کے جسم کے ساتھ چمٹ گئی ہے اور اس سے چھٹکارا حاصل کرنے کے لئے اسے پھر کسی کھوہ میں پوشیدہ ہونا چاہئے۔ مگر جب اس کے باوجود اسے دستکاری حاصل نہیں ہوئی ہوگی تو اس کا دماغ اس طرف متوجہ ہوا ہوگا کہ یہ کسی قوت قہار کے قہر کا نتیجہ ہے وہ دن کو سورج دیوتا اور رات کو چاند اور ستاروں کے سامنے سربسجود ہوا ہوگا اور الحاح وزاری سے اپنے گناہوں کی معافی چاہتا ہوگا جب اس کے درد میں ذرا تخفیف ہوتی ہوگی تو وہ اپنے اس اعتقاد میں قوی ہو جاتا ہوگا۔

ہم جب تاریخ پر نظر ڈالتے ہیں، تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ ٹھیک یہی صورت انسان کے ابتدائی دور میں واقع ہوئی امراض وآلام سے خبیث روحوں اور جادو کا تخیل پیدا ہوا مشرقی اور شمالی سپین کی خادموں کے نقوش اس امر کی بین شہادت ہیں کہ آج سے بارہ ہزار سال پہلے کے لوگ شکار تک میں جادو کے پابند تھے۔ ظاہر ہے کہ جہاں روزمرہ کی غذا میں بھی سحر کی حکمرانی ہو وہاں یقیناً مرض کے ظہور وعلاج میں آسیب کے تصورت بدرجہ اولیٰ ہوں گے۔ ڈاکٹر ایراز اور ڈاکٹر میرٹ نے اس کی تصریح کرتے ہوئے بیان کیا ہے کہ قدیم زمانے میں مرض اور زخم کو سحر کی طرف منسوب کیا جاتا تھا اور یہی وجہ تھی کہ کاہنوں اور مذہبی پیشواؤں سے جھاڑ پھونک کرائی جاتی تھی ابتدائی زمانہ کے بعد چونکہ لوگوں کا عقیدہ تھا کہ بادشاہ کو فوق العادۃ قوی حاصل ہوتے ہیں اس لئے شاہی لمس کو بھی مفید سمجھا جاتا تھا ابن ابعیہ نے تحریر کیا ہے کہ بعض اصحاب طب کی ابتداء میں اور بابل کے ساحروں سے منسوب کرتے ہیں کہ لوگ مرض کو سحر سمجھتے ہوئے ان سے رجوع کرتے تھے۔

ہمارے اس بیان کی سب سے قوی شہادت یہ ہے کہ جو قومیں اس وقت بھی تہذیب ومدنیت سے عاری ہیں ان میں اب بھی یہ خیالات کم وبیش موجود ہیں چنانچہ آسٹریلیا اور بحراوقیانوس کے بعض جزائر کے قدیم قبائل کا اب بھی یہ عقیدہ ہے کہ ساحر جادو سے مرض یا زخم پیدا کردیتا ہے ان کی رائے میں امراض یا تو اخلاقی قوانین کی خلاف ورزی سے پیدا ہوتے ہیں یا جادو سے۔ دشمن عموماً کچھ فاصلے سے ایک زہریلی لکڑی یا ہڈی کے ساتھ اشارہ کرتا ہے جس سے مرض کا پیدا ہونا یقینی سمجھا جاتا ہے۔ اس مرض کو دور کرنے کے لئے وہاں کے معالج کے پاس ایک شیشہ ہوتا ہے جسے وہ مریض کے جسم پر لگاتا ہے اور خود اسے ٹکٹکی لگا کر دیکھتا ہے اکثر معالج مریض کے جسم سے لپٹ جاتا ہے اس کی مالش کرتا ہے اور جسم سے زہر چوستا ہے ان تمام افعال سے مریض کو یقین ہوجاتا ہے کہ اس کا مرض زائل ہورہا ہے اگر معالج کسی وجہ سے ان اعمال کو انکار کردے تو مریض اپنی زندگی سے مایوس ہوکر موت کا انتظار کرنے لگ جاتا ہے۔

وحشی اقوام کا فلسفہ امراض

بالعموم وحشی اقوام میں تین قسم کا فلسفہ امراض پایا جاتا ہے:

1- امراض بھوت پریت یا جنوں کی ناراضگی سے پیدا ہوتے ہیں۔

2- جادو کے ذریعے پیدا ہوتے ہیں۔

3- خبیث مردہ روحوں کے اثر سے ظاہر ہوتے ہیں۔

تسمانیہ' ملایا' برما' سیام' بورنیو' آسام' فجی' افریقہ اور امریکہ وغیرہ کی بعض قدیم اقوام میں پیدائشی امراض کا باعث بھوت پریت ۔ خبیث روحوں۔ جنوں یا بعض دیوتاؤں کی ناراضگی کو قرار دیا جاتا ہے اور ان کی مفروضہ ناراضگی کو دور کرنے کے لئے مختلف اقوام میں مختلف قسم کے رسوم واعمال مروج ہیں۔

اسی طرح وسطی افریقہ' آسٹریلیا وغیرہ کی بعض وحشی قومیں جادو کو پیدائشی امراض کا سبب قرار دیتی ہیں ان کے نزدیک جادوگر ان اشخاص پر جنہیں وہ تکلیف میں مبتلا کرنا چاہتے ہیں نہ صرف براہ راست جادو کے الفاظ پڑھ کر پھونکتے ہیں اور بری نظروں کا شکار کرلیتے ہیں بلکہ ان کے ناخنوں اور بالوں وغرہ پر بھی جادو کر کے انہیں مبتلائے امراض و آلام کرسکتے ہیں یہ خیال ہندوستان کے بعض قدیم ہندو فرقوں میں بھی پایا جاتا ہے۔

مسٹر ٹیلر نے اپنی مختلف تصانیف (Prinitiv Culture) اور تحریروں میں تصریح کی ہے کہ آسٹریلیا۔ برما۔ تسمانیہ۔ ملایا۔ ہندوستان۔ مڈغاسکر اور افریقہ کی بعض اقوام مردوں کی خبیث روحوں کو پیدائش امراض کا باعث سمجھتی ہیں کم وبیش اختلاف کے ساتھ ان کا خیال ہے کہ جو شخص زندگی میں کسی کا دشمن یا مخالف ہوتا ہے وہ مرنے کے بعد بھی اس کا پیچھا نہیں چھوڑتا اور اس کی روح اپنے دشمن کے جسم میں حلول کر کے یا کسی واسطے سے اس کو مبتلائے امراض کردیتی۔ صرع (مرگی) اختناق الرحم (ہسٹریا) جنون تشنج وغیرہ ذہنی وعصبی امراض کے متعلق یہ نظریہ دنیا کے قریب قریب تمام حصوں کے ضعیف اعتقاد لوگوں میں اب تک کم وبیش پایا جاتا ہے۔ فی الحقیقت اگر تاریخ کے مختلف ادوار کو دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ اکثر زمانوں میں مرض اور علاج میں توہمات کو بہت کچھ دخل رہا۔ خود یورپ کے قرون مظلمہ میں سحر پرستی زوروں پر رہی ہے اور آج بھی مشرق میں ہسٹریا وغیرہ کو آسیب کا اثر سمجھا جاتا ہے۔

علاج بالدواء

امراض کے متعلق توہمات کا سلسلہ جاری رہنے کے باوجود ادویہ کا کم وبیش استعمال ہر ملک میں مرور زمانہ کے ساتھ ترقی کرتا گیا دواؤں کے استعمال کی تاریخ معلوم کرنے کا بہترین ذریعہ یہ ہے کہ ہم ان اقوام کے حالات کا مطالعہ کریں جو تہذیب وتمدن سے الگ ہیں۔ اس غرض کے لئے ہمیں ہندوستان کے گونڈوں بھیلوں اور آسٹریلیا کے قدیم باشندوں کا مطالعہ کرنا چاہئے وسطی ہند کے گونڈ بعض امراض میں کچھ جڑی بوٹیاں استعمال کرتے ہیں۔ ڈاکٹر ریولز میڈیسن میجک اینڈ ریلی جن میں تحریر کرتے ہیں: ''شمال مشرقی نیوگنی میں معالج جادو کے ماہر ہونے کے علاوہ سادہ پلٹس جونک اور بخاری غسل کا استعمال کرتے ہیں۔'' اس طرح مسٹر ڈبلیو ای راتھ نے تحریر کیا ہے کہ ''آسٹریلیا کے قدیم باشندوں میں معالجات میں جادو' منتر' تعویذ کے علاوہ خون۔ سانپ کی چربی اور کچھ جڑی بوٹیاں استعمال کی جاتی ہیں۔'' مسٹر راتھ نے بیالیس دوائیں معلوم کی ہیں ان میں انجیر کی تازہ چھال کارس' یوکلپٹس کی چھال اور مختلف گوندیں بھی شامل ہیں ایک قسم کا پودینہ نزلہ وزکام اور کھانسی کیلئے استعمال کیا جاتا ہے۔

مآخذ طب

علم طب کے مآخذ کا استقصاء نہایت مشکل ہے اور اس بارے میں جو کچھ موادقدیم روایتوں میں مل سکتا ہے وہ بھی خوش اعتقادیوں اور توہمات کی تاریکی میں پڑا ہوا ہے۔

اوپر بیان کیا گیا ہے کہ مختلف قوموں میں یہ عام خیال تھا کہ علم طب وحی و الہام کے ذریعہ انسان پر نازل ہوا اور عقل انسانی کو اس کے ادراک کے لئے کافی نہیں سمجھا جاتا تھا اس عقیدہ کی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ زمانہ قدیم میں مذہبی پیشواؤں اور کاہنوں کے پاس مختلف طرح کے عجیب وغریب نسخے تھے انہوں نے یقیناً اپنے اثر کو بڑھانے کے لئے اپنے معتقدوں میں اس امر کو شہرت دی ہوگی کہ علم الہام ہے کہانت کی پراسرار روائتیں اور علم الادویہ اور علم الکیمیا میں کاہنوں کی مہارت اس قیاس کی موید ہیں۔

یہ بھی ممکن ہے کہ بعض انبیاء صادقین نے بعض مریضوں کو عند الضطرار چند دوائیں بتلا دی ہوں اور اس سے یہ شہرت ہوگئی ہو کہ یہ علم الہامی ہے چنانچہ حضرت شیث و حضرت ادریس علیہ السلام کی طرف جو اس علم کے الہامات نسبت کئے جاتے ہیں غالباً اس کی یہی وجہ ہوگی۔

طب اور رویا

اس کی ایک وجہ یہ بھی ہوسکتی ہے کہ بعض مرضاء یا اطباء کو عالم رویا میں بعض دواؤں کا علم ہوا ہوگا اور انہوں نے اسے الہام سمجھا ہوگا حالانکہ اس قسم کا القاد و الہام بحالت بیداری بھی ہوسکتا ہے چنانچہ طبی کتب میں اس قسم کے دلچسپ واقعات ملتے ہیں۔

1-حکایت جالینوس:

جالینوس نے کتاب الفصد میں اپنے متعلق حکایت بیان کی ہے کہ ''مجھے عرصہ سے جگر اور حجاب حاجز کے درمیان درد ہوتا تھا اس کے متعلق مجھے خواب میں دو دفعہ بائیں ہاتھ کے انگوٹھے اور انگشت شہادت کے درمیان کی شریان کی فصد کے لئے کہا گیا چنانچہ جب صبح میں نے اس شریان کی فصد لی تو یہ قدیم درد اسی وقت دور ہوگیا اور پھر کبھی نہیں ہوا۔''

2-حکایت جالینوس:

اس طرح اس نے لکھا ہے ایک شخص کی پسلی میں درد تھا اسے عالم رویا میں کف وست کی شریان کی فصد کے لئے کہا گیا جب اس نے ایسا کیا تو اچھا ہوگیا۔؟''

3-حکایت جالینوس:

جالینوس نے حیلۃ البر میں تحریر کیا ہے ''ایک شخص کی زبان اس قدر پھول گئی کہ منہ سے باہر لٹک پڑی جالینوس نے اس کے لئے صبر۔ سقمونیا اور شحم حنظل کی گولی تجویز کی اور کچھ ہدائتیں کیں۔ رات کو مریض سوگیا اور اسے خواب میں بتلایا گیا ہے کہ منہ میں عصارہ خس رکھے اس نے ایسا ہی کیا اور اس کا مرض دور ہوگیا۔''

4-حکایت ریباسیوس:

ریباسیوس نے اپنی کناش میں بیان کیا ہے'' کہ ایک شخص سنگ مثانہ میں مبتلا ہوگیا میں نے بہت کچھ علاج کیا مگر وہ اچھا نہیں ہوا اور خودکشی پر آمادہ ہوگیا اسی مرض میں بحالت نوم اسے بتلایا گیا کہ صفراغون نامی ایک پرندہ دلدلوں کے قریب ہوتا

ہے اسے جلا کر اس کی راکھ استعمال کرو اس مریض نے بیدار ہونے کے بعد ایسا ہی کیا اور سنگ مثانہ ٹکڑے ہو کر نکل گیا۔"

5-حکایت ابن زہر:

ابن زہر نے ہر کتاب التیسیر میں بیان کیا ہے: ایک مرتبہ تے بحرانی نے میری بصارت زائل ہوگئی اور میں بہت پریشان ہوا اس حالت میں جب میں سویا تو ایک شخص کو دیکھا کہ وہ کہتا ہے کہ شراب ورد کو آنکھوں میں لگاؤ جب میں جاگا تو میں نے اسے استعمال کیا اور میری آنکھیں اچھی ہوگئیں بلکہ میں نے اسے تقویت و بصارت کے لئے عجیب چیز پایا۔"

6-حکایت ابن رضوان:

ابوالحسن علی ابن رضوان جالینوس کی کتاب الفرق کی شرح میں لکھتے ہیں "ایک مرتبہ میرے سر میں شدید درد ہوا امتلاء عروق ہونے کی وجہ میں نے کئی مرتبہ فصد کھلوائی مگر درد نہ گیا اور دو سال تک رہا پھر ایک رات میں نے جالینوس کو خواب میں دیکھا کہ انہوں نے مجھے حیلہ البر کے سات مقالے پڑھوائے اور کہا کہ قمحدوہ یعنی گدی کی ہڈی پر پچھنے لگواؤ چنانچہ صبح کو میں نے ایسا ہی کیا اور اچھا ہو گیا۔

7-حکایت ابوالعباس:

علامہ موفق الدین ابوالعباس کہتے ہیں کہ خلفا مغرب میں سے ایک خلیفہ کسی شدید مرض میں گرفتار ہوا اور علاج معالجہ کے باوجود اچھا نہ ہوا ایک رات خواب میں اسے حضرت محمد علیہ الصلوۃ والسلام کی زیارت نصیب ہوئی خلیفہ نے مرض کی نسبت عرض کیا ارشاد ہوا "ادہن بلاو کل لاتبرا" خلیفہ نے بیدار ہو کر علی القیر دانی سے اس کی تعبیر پوچھی انہوں نے کہا حضور کا منشا یہ تھا کہ آج روغن زیتون کا مالش کرائیں اور کھائیں کیونکہ حضورؐ نے زیتون کو شافی امراض قرار دیا ہے خلیفہ نے اس پر عمل کیا اور اسے صحت حاصل ہوگئی۔

8-حکایت علی جیلانی:

حکیم علی جیلانی شرح قانون میں تحریر فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ عرصہ تک میں چوتھیا بخار میں مبتلا رہا اور ہر طرح علاج کرنے کے باوجود اچھا نہ ہوا آخر ایک شب علامہ قرشی کو خواب میں دیکھا انہوں نے مجھ سے کہا کہ اسی قابلیت پر تم مجھ پر اعتراض کرتے رہتے ہو حالانکہ ایک معمولی سا بخار بھی تم سے علاج نہیں ہو سکتا رات کو آلو بخارا پانی میں تر کر کے صبح اس کا زلال پیا کرو چنانچہ اسی علاج سے میں اچھا ہو گیا۔"

اتفاق و مصارفہ

علوم فنون کی تاریخ میں یہ ایک عجیب امر ہے کہ بعض نہایت اہم اکتشافات محض اتفاق و مصارفہ کا نتیجہ ہوتے ہیں اور اگر یہ اتفاقات حسنہ وقتاً فوقتاً انسان کی رہنمائی نہ کرتے تو نہیں معلوم وہ موجودہ منزل ترقی سے کس قدر پیچھے ہوتا طب کی تدوین میں بھی اس قسم کے واقعات بکثرت پائے جاتے ہیں اور تاریخ طب کے سلسلہ میں ان کا بیان ضروری ہے۔

1-افلولن کی حکائت:

یونان کے اطباء متقدمین میں افلولن کو مرتبہ مخصوص حاصل ہے اس کی کلائی میں ورم گرم عارض ہوا جس سے افلولن کو سخت تکلیف تھی اسی حالت میں ایک دن وہ دریا کی طرف چلا گیا اور وہاں اضطراب میں اس نے سدا بہار کے پتوں پر بازو رکھ دیا اس سے اسے کسی قدر افاقہ محسوس ہوا اس نے قیاس کیا کہ سدا بہار کے پتے محلل اور ام و مسکن آلام ہیں چنانچہ اس نے

اس کے پتے پسوا کر ورم پر ضماد کیا اور فائدہ اٹھایا اسی وقت سے سدا بہار کے پتوں کا لیپ مروج ہوگیا۔

2-حکایت موفق الدین:

علامہ موفق الدین بیون الانبا میں تحریر فرماتے ہیں کہ بصرہ میں ایک شخص استسقاء میں گرفتار ہوا اس نے بہت کچھ علاج معالجہ کیا مگر فائدہ نہ ہوا بالآخر تنگ آ کر اس نے دوا اور پرہیز کو ترک کر دیا اور ہر طرح کی چیزیں کھانے لگ گیا اسی عرصہ میں ایک دن اس نے ابلی ہوئی ٹڈیاں کھائیں ان کے کھاتے ہی اسے اسہال شروع ہوگئے اور تین روز تک زرد پانی خارج ہوتا رہا جس سے مرض زائل ہوگیا تحقیق سے معلوم ہوا کہ ٹڈیاں جس جگہ سے پکڑی گئی تھیں وہاں ماذریون پایا جاتا تھا۔ محققین نباتات کو فوراً خیال ہوا کہ ماذریون استسقا کے لئے مفید ہے چنانچہ تجربہ پر یہ خیال صحیح ثابت ہوا اور یہ دوا اس مرض کا علاج قرار دی گئی۔"

3-بزل استسقا کی حکایت:

ایک دھوبی استسقا میں مبتلا ہوا ایک روز لیٹا ہوا تھا اور پاس ہی اس کا بیل تھا اتفاقاً ایک ہاتھی ادھر سے گزرا بیل ڈر کے بھاگا اور اس کا کھر مریض کی ناف کے نیچے جا پڑا۔ جس سے یہ جگہ پھٹ گئی اور تمام زرد آب بہہ گیا اس کے بعد علاج معالجہ سے زخم بھر گیا اور دھوبی اچھا ہوگیا اس وقت سے بزل استسقا کا طریق رائج ہوا۔

4-چوب چینی کی دریافت:

میر عماد الدین شیرازی نے بیان کیا ہے: "ایک مرتبہ چین میں سخت قحط پڑا لوگ جنگلوں کو چلے گئے اور بھوک کی شدت کی وجہ سے چوب چینی کی جڑیں کھا گئے ان میں سے بعض امراض وموی میں مبتلا تھے وہ اس کے استعمال سے اچھے ہوگئے اس پر اطباء اس کی طرف متوجہ ہوئے اور انہوں نے معلوم کیا کہ یہ قروح خبیثہ وفساد خون میں بہت مفید ہے۔"

مرزا قاضی یزدی اور حکیم ہاشم طہرانی کی روایت اس سے کسی قدر مختلف ہے وہ کہتے ہیں کہ اس قحط میں جانوروں کو چوب چینی کے جنگلوں میں چھوڑ دیا گیا اور ان کی جسمانی حالت میں غیر معمولی تغیر ہوگیا تھا جس سے اطباء کو اس کا خیال ہوا اور انہوں نے اس کے منافع معلوم کئے۔"

5-چائے کی دریافت:

حسین ابن اسحاق نے تحریر کیا ہے کہ "خاقان چین نے ایک مصاحب کو جنگل کی طرف نکلوا دیا وہ بہت ضعیف ہوگیا سخت بھوک لگنے پر اس نے چائے کی پتیاں کھانا شروع کر دیں جس سے اس نے بہت قوت محسوس کی پھر اس نے کسی ذریعہ سے خاقان تک یہ اطلاع پہنچائی خاقان کے حکم سے اطبا نے چائے کے خواص معلوم کئے اور اس کا عام رواج ہوگیا۔"

6-مومیائی کی دریافت:

ملا احمد تاریخ الحکماء میں فرماتے ہیں کہ مشہور شاہ ایران فریدوں کے عہد میں کچھ سپاہی شکار کے لئے نکلے اور انہوں نے ایک ہرن کو تیروں سے زخمی کیا مگر مجروح ہونے کے باوجود وہ بھاگ گیا اور مزید تلاش پر صحیح سلامت معلوم ہوا حالانکہ تیر اس کے بدن میں پیوست تھا ان سپاہیوں نے بڑی جدوجہد سے اسے گرفتار کیا اور دیکھا کہ زخم کے قریب مومیائی لگی ہوئی ہے معلوم ہوتا تھا کہ ہرن موضع مومیائی پر لیٹا تھا اس کے بعد فریدوں کے حکم سے اطبا نے اعضائے شکستہ اور زخموں پر اس کا استعمال کیا اور اس کو بہت مفید پایا اس وقت سے مومیائی کا رواج ہوگیا۔"

7-حب الغار کی دریافت:

تاریخ الحکماء میں مذکور ہے کہ "ایک دن اندروماخس بزرگ نے دیکھا کہ ایک لڑکے کوسانپ نے کاٹا۔لڑکے نے اسی وقت سانپ کو مار ڈالا اور درخت خار سے حب الغار اتار کر کھا گیا اندروماخس کو تعجب ہوا کہ اس لڑکے پر زہر کا اثر نہیں ہوا اندروماخس نے اس کے بعد تجربہ کیا اور حب الغار کو سانپ اور بچھو کے زہر کے لئے مفید پایا اندروماخس ابتدا میں صرف حب الغار کو شہد ملا کر معجون بنالیتا تھا مگر بعد میں اس نے جنطیانا قسط تلخ اور مرمکی کو بڑھادیا یہ سب چیزیں ہموزن ہیں تین گنا شہد میں بطریق معجون ملا دیتے ہیں خوراک دوماشے ہیں۔

8- شق وتبر کی دریافت:

شق وتبر کا عمل بھی اتفاقاً معلوم ہوا ایک شخص کی شاہ رگ پر شدید ورم تھا اور وہ اس سے بے قرار تھا اتفاقاً چھت پر سے ایک پتھر کا ٹکڑا گر کر ورم پر لگا اور خون جاری ہونے سے اسے آرام ہوگیا اس پر اطبا نے اسے اپنے ہاں مروج کردیا۔

9-اعمال قے واسہال کی دریافت:

بعض اشخاص کو کثرت امتلاء کی وجہ سے معدہ میں کرب و درد ہوا اور اس کے بعد اسہال و قے ہوکر آرام ہوگیا اس نے اطباء نے یہ نتیجہ نکالا کہ قے واسہال بعض حالتوں میں بہت مفید ہیں۔

10-سماق کی خاصیت:

سماق کی خاصیت قبض کا انکشاف بھی اتفاق ومصارفہ کا نتیجہ ہے دستوں کے ایک مریض کی غذا میں غلطی سے یہ زیادہ پڑ گیا تھا اس غذا کے کھانے کے بعد اسہال بند ہوگئے اس سے طبیبوں کو معلوم ہوا کہ سماق قابض ہے۔

اتفاق ومصادقہ سے معالجات کا علم ہونے کے سلسلے میں وہ واقعات نہایت دلچسپ ہیں جو حیوانات سے تعلق رکھتے ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ اس اشرف المخلوقات نے حیوانات سے کیا کچھ سیکھا ہے۔

11-حقنہ:

جالینوس نے کتاب الحقن میں اروولمی سے روایت کی کہ "بقراط نے حقنہ کا عمل بگلے سے اخذ کیا تھا بگلا جب زیادہ مچھلیاں کھاجاتا ہے اور اسے پیٹ میں تکلیف ہوتی ہے تو وہ اپنی چونچ سے سمندر کا نمکین پانی پھر کر مقعد میں ڈالا کرتا ہے تھوڑی دیر بعد پانی فضلہ سمیت خارج ہوجاتا ہے اسی لئے اسے عمل طائر بھی کہتے ہیں۔"

12-درخت بادیاں:

موافق الدین عیون الانبا میں تحریر فرماتے ہیں" کہ جب جو سانپ موسم سرما میں زمین کے اندر سوئے رہتے ہیں تو ان کی بصارت اکثر کم ہوجاتی ہے پھر جب وہ موسم گرما میں نکلتا ہے تو اکثر درخت بادیان سے آنکھیں رگڑتا ہے چنانچہ اس کو آنکھیں رگڑتا دیکھ کر بعض اطباء نے معلوم کیا ہے کہ بادیان بغایت مجلی ومقوی بصر ہے۔"

13-مشکطرامشیع:

براکلوس نے تحریر کیا ہے" کہ میں نے زخمی بکریوں کو مشکطرامشیع کھاتے ہوئے دیکھا اور قیاس کیا کہ یہ زخموں کے لئے مفید ہے چنانچہ میں اسے زخموں کو کھلانا شروع کیا اور نہایت مفید پایا۔

14-مومیائی:

مومیائی کے دریافت ہونے کے متعلق مسطور ہو چکا ہے۔

15-فصد:

قدما نے بیان کیا ہے کہ فصد کو انسان نے گینڈے سے سیکھا ہے کیونکہ جس وقت وہ فصد کی ضرورت محسوس کرتا ہے تو دریا کے کنارے پر جا کر کسی نیز نوکدار نرکل (جھاڑی) کو اپنے جسم میں پیوست کردیا کرتا ہے۔

16-بندش خون:

میونکسٹون کہتا ہے کہ "بڑی قسم کے بندر بہتے ہوئے زخم کے خون کو بند کرنے کے لئے مٹی اور پتوں کو استعمال کرتے ہیں ممکن ہے کہ زخموں کو بند کرنے کا طریقہ ان سے سیکھا گیا ہو۔"

17-مرہم پٹی:

کچھ عرصہ ہوا کہ جرمنی کی مجلس طبیعات (فزیکل سوسائٹی) کے سامنے ایم۔فیشو نے پرندوں کے جراحی علاج کے بعض دلچسپ مشاہدات بیان کئے اس نے چاہ کو اپنی چونچ اور پروں سے عمدہ مرہم پٹی کرتے دیکھا اس نے ایک موقع پر ایک چاہ کو مارا اور دیکھا کہ اس کے سینہ پر پروں کی ایک بڑی پٹی لگی ہوئی تھی اس پٹی کے لئے چاہ نے اپنے جسم کے نرم پروں کو اتار کر خون کے ساتھ چسپاں کردیا تھا اسی طرح اس نے بعض ایسے چاہ دیکھے جنھوں نے ٹوٹی ہوئی ٹانگوں پر پروں کی پٹی لگائی ہوئی تھی۔

اسی طرح ایم میگنن نے بھی ایک چاہ کا ذکر کیا ہے جو اپنی ٹوٹی ہوئی ٹانگ کو لے کر اڑ گیا اور جب کچھ عرصہ کے بعد دیکھا تو وہ اپنی شکستہ ٹانگ پر پتوں اور پروں کی محفوظ بندش باندھے ہوئے تھا سب سے تعجب انگیز امر یہ ہے کہ اس نے ان پتوں کو کسی گوند سے چپکایا ہوا تھا اور ایک قسم کی چپٹی گھاس کو رسی کی طرح لپیٹا ہوا تھا۔

طب اور حیوانات

بعض ارباب علم نے حیوانات سے طب سیکھنے سے انکار کیا ہے اور اس کے خلاف دلائل تحریر کئے ہیں چنانچہ بی کلارک نے بیان کیا ہے کہ "انسان کا حیوانات سے طب سیکھنے کا فسانہ صحیح نہیں معلوم ہوتا بلکہ ان کہانیوں کا مقصد یہ ہے کہ انسان نے دواؤں کا تجربہ پہلے حیوانات پر کیا ہے مگر ہماری رائے میں یہ صحیح نہیں ہے کیونکہ اولاً تو کوئی وجہ نہیں کہ انسانوں نے حیوانات کے متعلقہ مشاہدات سے فائدہ نہ اٹھایا ہو ثانیاً اگر کسی قدیم انسان نے جالینوس کی طرح دیکھا ہوتا کہ گھوڑے بیش کو بغیر کسی قسم کے نقصان کے کھا لیتے ہیں اور پھر وہ خود بھی اسے کھاتا تو یقیناً اس پر مہلک اثر پڑتا اسی طرح پرندے لفاح کو بغیر کسی نقصان کے کھاتے ہیں تو انسان کے لئے یہ زہر ہے سقراط کے مشہور زہر اشوکران کو بکری۔ بھیڑ اور گھوڑا بغیر کسی مضرت کے کھا لیتا ہے اسی طرح بھیڑ، گائے اور خنزیر پر بھنگ کا اثر بہت خفیف ہوتا ہے اور پانی کا گرانا خرگوش پر تے آور اثر نہیں رکھتا۔ ثانیاً اس امر کی بکثرت شہادتیں موجود ہیں کہ بعض حیوانات اپنے بعض امراض کے علاج کی سعی کرتے ہیں چنانچہ مور اپنی کتاب تریاق حاد میں تحریر کرتا ہے کہ "داگل نے یہ بیان کیا ہے کہ جب جنگلی بکریاں برچھے یا تیر سے زخمی ہوتی ہیں تو وہ مشکطرا مشیع کھاتی ہیں اور جب کبھی گائے بھینس، اونٹ اور گھوڑے کو معدے میں تکلیف ہوتی ہے تو وہ نمک کو حریصانہ کھاتے ہیں (Jessee) جیسی نے بیان کیا ہے کہ جب چوہے پھندے میں پھنس جاتے ہیں تو وہ قید سے آزاد ہونے کے لئے اپنی ٹانگ کو کتر لیتے ہیں کارنیل اس اگرپا اپنی آکلٹ فلاسفی میں تحریر کرتا ہے کہ "بیمار مینا اپنے گھونسلے میں بید کے پتوں کو رکھتی ہے اور اس سے اچھی

ہوجاتی ہے شیر جب بخار میں مبتلا ہوتا ہے تو بندر کے کھانے سے اچھا ہوجاتا ہے زخمی ہرن سارس چیتے اور جنگلی ریچھ امراض کے اوقات میں مختلف دوائیں کھا کر اچھے ہوتے دیکھے گئے ہیں۔''

ابن اصیبعہ نے عیون الانبا میں تحریر کیا ہے کہ جب باز کو درد معدہ کی شکایت ہوتی تو تو وہ ایک جانور کا کلیجہ نکال کر کھاتا ہے جسے ذریقوس کہتے ہیں اسی طرح جب موسم بہار میں حیوانات کنیر کو کھاتے ہیں تو ان پر سمی علامات طاری ہوتی ہیں مگر اس کے بعد ہی وہ ایک دوسری گھاس کھالیتے ہیں جو اس کا تریاق ہے اور اس طرح اچھے ہوجاتےہیں چنانچہ ابن القاموہ کاتب نے بیان کیا ہے کہ ''وہ کرک کی طرف جارہا تھا راستہ میں ایک مقام پر ٹھہرا بعض جانوروں کو باندھا گیا اور بعض کھلے رہے اتفاق سے اس جگہ کنیر تھی سب جانوروں نے اسے کھایا صبح کو دیکھا تو بندھے ہوئے جانور مرے پڑے تھے مگر کھلے جانور تندرست تھے معلوم ہوا کہ سب نے کنیر کھائی تھی مگر کھلے جانوروں نے اس کا تریاق تلاش کرلیا اور اس لئے وہ بچ گئے''۔

دیا سقوریدس نے تحریر کیا ہے کہ ''جب کریٹ کے جنگلی بھیڑ کے جسم میں تیر رہ جاتا ہے کہ وہ مشکلطرا مشیع کھالیتی ہے واگلی نے بھی اس کی تائید کی ہے قاضی نجم الدین عمر بن محمد مذی نے بیان کیا ہے ''الق اپنا گھونسلا بہت بلندی پر بناتا ہے اور جب وہاں بھی کوئی اس کے انڈوں کے لئے پہنچنے لگتا ہے تو وہ اس قسم کی گھاس اپنے گھونسلے میں رکھ دیتا ہے جس کی بو سے اس کا حریف اندھا ہوجاتا ہے۔''

اکثر اصحاب نے دیکھا ہوگا کہ حیوانات زخمی ہونے کے وقت اپنے زخموں کو چاٹتے ہیں جو تکمید کا ایک طریق ہے کتے اور بلیاں مختلف چیزیں بطور دوا استعمال کرتی ہیں کتے اکثر مرض کی حالت میں کتا گھاس کھاتے ہیں مسٹر جارجر نے کتا گھاس کی ایک خاص قسم کا ذکر کیا ہے جس کو گوشت خور جانور اکثر سوء ہضم اور معدہ کے امراض کے لئے استعمال کرتے ہیں یہ گھاس قے اور اسہال لاتی ہیں۔

ابن اصبعہ نے تحریر کیا ہے ''کہ کتا سنبل نامی گھاس سے اپنا علاج کرتا ہے اس کے کھانے سے اسے دست و قے آ کر مادہ خارج ہوجاتا ہے اسی طرح لق لق صعتر کوہی سے اپنے زخموں کا علاج کرتا ہے۔

عیون الانبا میں یہ دلچسپ حکایت مرقوم ہے ایک شخص نے دیکھا کہ ایک جنگلی پرندہ حبارہ (چرز) سانپ کے ساتھ لڑ رہا ہے اور تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد بوٹی کھا کر پھر سانپ سے لڑنے لگتا ہے اس شخص نے اس بوٹی کو اکھاڑلیا پرندہ تھوڑی دیر کے بعد پھر بوٹی کھانے کے لئے آیا مگر بوٹی نہ ملنے کی وجہ سے مرگیا اس سے معلوم ہوا کہ وہ پرندہ اس بوٹی کے کھانے کی وجہ سے زہر کے اثر سے محفوظ رہتا تھا۔

سانپ اور نیولے کی لڑائی میں اکثر اصحاب کا یہ خیال ہے کہ سداب کی پتیوں کے بار بار کھانے کی وجہ سے سانپ کا زہر نیولے پر اثر نہیں کرتا۔

ڈاکٹر لارڈلنڈ کی تصریح کے مطابق نیولا جب سانپ کے ساتھ لڑتا ہے تو زخمی ہونے پر ایک قسم کی جنگلی بوٹی **Moooorn octaoore** کا استعمال کرتا ہے اس سے اس پر سانپ کے زہر کا اثر نہیں ہوتا۔

ایک مینڈک کو ایک مکڑی نے کاٹ کھایا تو وہ بارتنگ **Plamtogo Major** کے ایک پتہ کو کھا گیا جس پر اسے تکلیف نہیں ہوئی مگر جب اس پتے کو ہٹادیا گیا اور پھر اس مکڑی سے اس مینڈک کو کٹوایا گیا تو وہ مرگیا۔ **(The Healing Art By Berdoe P-4)**۔

یہ ممکن ہے کہ ان میں سے بعض روائتیں صحیح نہ ہوں مگر ہم ان سب کو رد نہیں کرسکتے اور یہ تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ حیوانات بھی مرض و زخم کی مصیبت کو دور کرنے کو کوشش کرتے ہیں۔

طبعی تدابیر

طب کی جزئیات کے استقصا میں طبعی تدابیر نے بہت کچھ اعانت کی ہے طبعیت مدبرہ بدن ہمیشہ بدن کی اصلاح و تدبیر کا کام کرتی رہتی ہے اور انسان نے پہلے پہل جب اس کے مظاہر دیکھے ہوں گے تو ضرور ان سے سبق حاصل کیا ہوگا غالباً ابتدائی دور میں کبھی انسان نے غذا بہت زیادہ مقدار میں کھائی ہوگی یا ردی غذا استعمال کی ہوگی جس سے اس کے پیٹ میں درد وکرب کی شدت ہوئی ہوگی وہ اس وقت بے چین اور مضطرب ہوا ہوگا اس کا خانہ دماغ ابھی اس کی تدابیر سے خالی ہوگا وہ اسی اضطراب میں ہوگا کہ دفعتاً اسے قے آ گئی ہوگی وہ پہلے پہلے اس سے گھبرایا ہوگا مگر جب اس کے بعد اسے سکون محسوس ہوا ہوگا تو اس نے ایک تعجب انگیز مسرت محسوس کی ہوگی اور اسے معلوم ہوا ہوگا کہ قے امتلاء معدہ کے لئے نہایت مفید ہے۔

اس کے بعد پھر جب اسے اس کا اتفاق ہوا ہوگا تو وہ ردی غذا کی اس عجیب وغریب رجعت قہقری کے لئے منتظر ہوگا اور جب قے نہیں آتی ہوگی تو وہ بے اختیارانہ اپنا ہاتھ کبھی پیٹ پر کبھی حلق اور کبھی منہ میں لے جاتا ہوگا ان اضطراب انگیز حرکات میں کبھی اس کی انگلی حلق میں جا لگی ہوگی اور اس نے قے کی ایک تدبیر معلوم کی ہوگی۔

اسی طرح ابتدائی دور کے کسی انسان کو امتلاء دموی کی وجہ سے تکلیف ہوئی ہوگی اس کا سر بوجھل اور آنکھیں سرخ ہوگئی ہوں گی اور سخت پریشان ہوا ہوگا کہ دفعتاً نکسیر کے پھوٹنے سے اس کی تکالیف دور ہوگئی ہوں گی اس سے اسے معلوم ہوا ہوگا کہ نکسیر پھوٹنے سے امتلاء دموی کی تکلیف دور ہوجاتی ہے اس کے بعد جب کبھی اسے اس قسم کی تکلیف ہوئی ہوگی تو وہ کچھ دیر تک اس کا انتظار کرتا رہا ہوگا کہ نکسیر پھوٹے مگر جب اس میں تاخیر ہوئی ہوگی تو وہ ناک کو جھنجھوڑتا اور اس کے اندر خراش کرتا ہوگا اور جب اس سے نکسیر پھوٹی ہوگی تو اس نے اسے ایک نہایت اہم نکتہ خیال کیا ہوگا۔

اسی طرح جب دھوپ میں زیادہ دیر تک چلنے کی وجہ سے وہ درد سر میں مبتلا ہوا ہوگا اور اس نے بے اختیارانہ کسی سایہ دار جگہ میں بیٹھ کر آرام کیا ہوگا تو اس کے ذہن میں یہ خیال آیا ہوگا کہ سرد ہوا اور سرد پانی کا استعمال اس کے لئے مفید ہے اور اس رائے کو اس نے وصیتاً بیان کیا ہوگا پھر اسی طرح کسی دن وہ سرد ہوا کی وجہ سے نزلہ و زکام میں مبتلا ہوا ہوگا اور گرم چیزوں کے اوڑھنے سے اسے فائدہ محسوس ہوا ہوگا اور اس نے یہ خیال کیا ہوگا کہ اس مرض میں گرم چیزیں مفید ہیں۔

ان طب مباحث سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ طب قیاس و تجربہ کا نتیجہ ہے اور انسان نے ابتدا ہی سے مرض کی مصیبت کو دور کرنے کی سعی کی ہے۔

اب ہم اختصار کے ساتھ طب کے مختلف منازل کی تاریخ بیان کرتے ہیں۔

طب بابل

تاریخی شواہد سے پتہ چلتا ہے کہ سب سے پہلے علم طب کی ابتداء بابل اور نینوا وغیرہ میں پانچ ہزار ق م سے بھی پہلے ہوئی کیونکہ اکثر علمائے تاریخ کا خیال ہے کہ انسانی وجود کا ظہور سب سے پہلے جنوب مغربی ایشیا (ایشیائے کوچک) میں ہوا (Sixty Centuries of Health & Physicsk P.10) اور بابل اور نینوا اولین علاقے تھے جہاں تہذیب نے باقاعدہ طور پر پرورش پائی مسٹر سی لیونا ڈولی۔ پنسولینیا کی یونیورسٹی اور برٹش میوزیم کی مشترکہ مہم اور ڈاکٹر یفکڈن۔ ڈاکٹر سی۔ ایچ ڈبلیو جونز۔ اور ڈاکٹر کیمبل تھامسن وغیرہ کے انکشاف سے اس نظریے کو اور بھی تقویت حاصل ہوجاتی ہے چنانچہ 1849ء میں میں اور اس کے بعد کا جیک۔ نینوا۔ کش اور آسور یہ وغیرہ کے شاہی کتب خانوں میں سے بارہ ہزار تک جو خشتی کتبے ملے ہیں اور اس وقت برٹش میوزیم میں محفوظ ہیں ان میں سے 660 طب کے متعلق ہیں جن میں سے اکثر کا ترجمہ 1924ء سے 1931ء

تک شائع ہو چکا ہے ان سے پتہ چلتا ہے کہ بابلی طب میں مرض کی پیدائش بھوت پریت یا خدائی قوانین کی خلاف ورزی کے نتائج میں دیوتاؤں کی ناراضگی قرار دی گئی ہے ان میں سے بہت سے کتبے مختلف امراض کے علاج اور ان کے نسخوں کے متعلق ہیں کہیں کہیں نسخوں کے آخر میں وہ جادو اور منتر بھی درج کردئے گئے ہیں جو مرض کے بھوت پریت کو دفع کرنے کے لئے معمول تھے نسخوں میں پلٹسوں۔ پٹیوں پلسروں شیافوں تدہینوں تکوروں مرہموں طلاؤں حقنوں وغیرہ کا ذکر ہے اس وقت مذہبی پیشوا ہی طبیب ہوا کرتے تھے لیوری راٹر مین نے اسیر پائی کا سلطنت کی شاہی خط و کتابت کا جو ترجمہ 1930ء میں شائع کیا ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ اس وقت امراض کی تشخیص و علامات پر بھی کافی توجہ کی جاتی تھی اس وقت کے مشہور طبیب اردانانہ نے جو خطوط شاہ وقت ایشاروبن (برادر آشور بنی پال) کو لکھے تھے ان سے یہ حقیقت واضح طور پر ظاہر ہوتی ہے اس کے بعد دسویں اور آٹھویں صدی قبل مسیح میں جب حضرت سلیمان فلسطین میں حکمرانی کرتے تھے) اسیریا۔ بابل اور مصر میں طب یکساں طور پر ترقی پذیر رہی اسی زمانہ میں بالترتیب ہندوستان اور چین میں بھی ایک حد تک بابلی طب کے اثرات پہنچ چکے تھے لیکن بابل اور نینوا وغیرہ کی تباہی کے بعد تہذیب کے ساتھ ساتھ طب کی ترقی کا مرکز بھی مصر قرار پایا اور طب کے تین مختلف مرکز بن گئے ہند۔ چین اور مصر چنانچہ مصری ہندی اور چینی طبیں مستقل طور پر الگ الگ پرورش پاتی رہیں مصری طب اپنے اصل مرکز سے زیادہ قریب اور مہذب ترین ہاتھوں میں ہونے کی وجہ سے زیادہ ترقی پذیر ہوئی اس سے کم ہندی طب نے ترقی کی اور اس سے بھی کم چینی طب نے۔ مصری طب یونان میں جا کر یونانی طب کہلائی پھر رومیو کے عروج کے ساتھ رومی طب سے نامزد ہوئی اور جب چاردانگ عالم میں اسلام کا غلغلہ بلند ہوا تو مسلمانوں کے ساتھ دنیا کے ہر حصے میں پہنچ گئی مسلمانوں نے اسے یورپ میں لے جا کر موجودہ طب جدید کی داغ بیل ڈالی اور ہندوستان میں لا کر ہندی طب کو اس کے ساتھ مخلوط کر دیا۔

اب ہم ذیل میں ان میں سے ہر ایک کا مختصر تذکرہ درج کرتے ہیں۔

مصری طب

مصر میں طب نے بہت ترقی کی لیکن بابل وغیرہ کی طرح مصر میں بھی مذہبی پیشوا ہی طبیب ہوا کرتا تھا اور مرض کی پیدائش کا نظریہ بھی قریب قریب وہی تھا جو بابلی طب میں بیان کیا گیا ہے البتہ علاج میں جادو منتر اور بھوت پریت کو تکلیف پہنچانے والی اشیاء مثلاً گوبر اور بدبودار دھونیوں کا استعمال نسبتاً کم ہوتا تھا طبیب بے حد قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا حتیٰ کہ مصر کا قدیم ترین طبیب امحوطب جو 498 ق م میں مصر کے تیسرے شاہی خاندان کے زوسر نامی حکمران کا وزیر اعظم اور معمار خاص بھی تھا اسی طرح ایک دیوتا یا خدا تسلیم کیا جاتا تھا جس طرح یونانی طب میں اسقلیبوس اس کے بعد مصری طب میں پانچویں شاہی خاندان کے طبیب نین سیکھمنت را اور مشہور طبیب گزرے ہیں مصری آثار قدیمہ میں سے ممی کی ہوئی محفوظ لاشوں کی تحقیقات اور طبی نوشتوں (ایبرس پیرس 1500ق م۔ ایڈون سمتھ پیرس 1600ق م۔ ہرسٹ پیرس 1400ق م برلن پیرس 4038 1290-1230ق م کے تراجم سے پتہ چلتا ہے کہ قدیم مصری نہ صرف طب میں ہی کافی ترقی کر چکے تھے بلکہ جراحی میں بھی ضروری دسترس رکھتے تھے یہ نوشتے ایک درخت کے پتوں سے تیار کردہ مخصوص کاغذ پر لکھے ہوئے ہیں اور 1862ء اور اس کے بعد دستیاب ہوئے ہیں ان میں چار سب سے اہم نوشتوں کے نام اور سن تحریر متذکرہ بالا ہیں ان میں سے ایبرس پیرس 1500ق م اور ایڈون بسمتھ پیرس 1600ق م زیادہ اہم اور مشہور ہیں اور ان کے مکمل تراجم ہو چکے ہیں چنانچہ ایڈون سمتھ پیرس زیادہ تر خارجی امراض اور امراض اور ان کے علاج پر مشتمل ہیں لیکن مصر کے اٹھارھویں اور انیسویں بادشاہی میں تھوتمس امن ہوطب اور راسس نامی فراعنہ کے زمانے میں پھر طب کی جگہ جادو منتر نے لے لی تاہم علمی طب مذہبی طب جامے میں پوشیدہ ہو کر بدستور ترقی کرتی رہی چنانچہ مذہبی طبیب نہ صرف علمی طب کی روشنی کو اپنے اخلاف تک پہنچاتے رہے بلکہ اپنے

منادر اور مذہبی عبادت گاہوں کے ذریعے مریضوں کا علاج بھی باقاعدہ اور علمی طب کے مطابق کرتے رہے حتیٰ کہ فراعنہ مصر کی تباہی کے بعد حکومت کے ساتھ علمی باگ دوڑ بھی یونانیوں اور رومیوں کے ہاتھوں میں چلی گئی۔

آیورویدک

ہندو اس علم کی ابتدا برہماجی سے بتلاتے ہیں۔ برہماجی کے بعد دکھش' اندر مہاراج وغیرہ نے اس مہارت میں حاصل کی اس کے بعد چرک 320 ق م نے چرک سنگھتا مرتب کی پھر دھنونتری اور سشرت کی شہرت ہوئی۔ سشرت کی کتاب سشرت سنگھا بڑی مقبول ہوئی۔ سشرت کے بعد راگ بھٹ (200) ق م نے راگ بھٹ نامی کتاب لکھ کر قبول عام حاصل کیا۔

مسلمانوں کے ہندوستان میں آنے کے بعد اسلامی طب کا زیادہ چرچا ہوا پھر بھی اس زمانہ میں آیورویدک کا رواج رہا اور مادھوچاریہ شارنگ دھر وغیرہ کی کتب مقبول ہوئیں۔ ابن اصیبعہ نے ہندوستان کے ویدوں میں سے کنکہ' جھل' شاناق' جودر' منیکا ماسیہ کا ذکر کیا ہے اور ان کی قابلیت کا اعتراف کیا ہے۔

ہندوؤں نے علم الادویہ' عقاقیر' سموم' کیمیا اور جراحت میں خصوصاً ترقی کی تھی چنانچہ عربی اور فارسی میں سشرت اور چرک کا ترجمہ کیا گیا۔ ابن مبارک نے اپنی مشہور کتاب المنقذ کو آیورویدک سے اخذ کیا ابن زکریا رازی اور بوعلی سینا نے اپنی تالیفات میں آیورویدک سے استفادہ کیا ہے۔

اسلامی اطبا نے جونک کے اقسام وغیرہ' اکثر جڑی بوٹیاں' اطریفلات' سموم اور معدنیات وکشتہ جات کو آیورویدک سے اخذ کیا ہے۔

چینی طب

چین میں سب سے پہلے شہنشاہ ہوونگ ٹی 7-368 ق م نے طب کی ابتدا کی اس نے زیادہ تر صرف دواؤں کا استعمال کیا اس کے بعد دوسرے اشخاص نے تشخیص و علاج کے قواعد و اصول مرتب کئے۔ چینی علم طب میں وہ چیزوں کی طرف خصوصاً توجہ کی گئی علم تشخیص اور علم الادویہ تشخیص الامراض اور نبض وقارورہ کے متعلق بعض نہایت مفید اصول و نکات مرتب کئے گئے۔ اسی طرح نباتی اور حیوانی و جمادی ادویہ کی طرف بھی زیادہ توجہ کی گئی چین کے لاماؤں کے پاس بعض خاص نسخے ہوتے تھے۔

یونانی طب

یونان میں سب سے پہلے اسقلیبوس نے باضابطہ علاج شروع کیا اس کے سحر انگیز معالجات کی بہت زیادہ شہرت ہوگئی اہل یونان بالاتفاق اس کو موجد طب تسلیم کرتے تھے۔

امیر ابوالوفا مبشر ابن فاتک نے مختار الحکیم ومحاسن میں بیان کیا ہے کہ اسقلیبوس ہرمس عظیم حضرت ادریس علیہ السلام کا شاگرد تھا اور ان کے ساتھ سیاحت کیا کرتا تھا مگر بعض نے بیان کیا ہے کہ وہ طوفان نوح سے پہلے گزرا ہے۔

اسقلیبوس نے نوے سال کی عمر حاصل کی چونکہ سب سے پہلے اس نے عجیب وغریب معالجات کئے اس لئے اس کو عظمت کی بہت سے فسانے مشہور ہوگئے۔

مشہور شاعر ہومر نے اپنی معروف نظم الیڈ میں اس کی تعریف کی اور دیگر شعراء نے اس شفا کا دیوتا قرار دیا اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ جہاں کہیں وبا شروع ہوتی تھی وہاں اس کی پرستش شروع ہوجاتی تھی چنانچہ مختلف مقامات پر اس کے نام پر دو سو مندر

تعمیر کئے گئے ان میں سب سے مشہور مندر شہر قو کی ایک پہاڑی کے اوپر سبز درختوں کے درمیان ایک پر فضا مقام پر بنایا گیا تھا اس مندر کے اندر اسقلیبوس کا مجسمہ رکھا رہتا تھا جس کے سامنے مریض سر نیاز جھکاتے اور اپنی صحت کی دعا مانگا کرتے تھے۔ بقراط ابتداء میں اسی مندر میں علاج کرتا تھا پھر اس نے ایک وسیع شفاخانہ قائم کیا اور اسکا نام فندوکیین (بیمارستان) رکھا۔ یونانی محکمہ آثار قدیمہ نے اس بیمارستان کو از سر نو تعمیر کرایا اور طبی یادگار کے طور پر محفوظ کر دیا ہے مذکورہ عمارت کے طرز تعمیر سے معلوم ہوتا ہے کہ بقراط سورج کی روشنی صاف اور کھلی ہوا کی اہمیت سے واقف تھا پوری دنیا سے سینکڑوں معالجین ہر سال اس کو دیکھنے جاتے ہیں ہمارے ملک کے اطباء اگر یونان جاکر طب یونانی کے اس اولین شفاخانہ کی خاک کو توتیائے چشم نہیں بنا سکتے تو کم از کم اپنے مطبوں میں اس کی تصویر تو لگا سکتے ہیں۔

اسقلیبوس کے بعد غورس مینس افلاطون فیثا غورث وغیرہ معروف اطباء نے وقتاً فوقتاً شہرت حاصل کی مگر طب کی تدوین کا سہرا بقراط (سن پیدائش 420ق م سن وفات 357 ق م) کے سر رہا۔ بقراط سے پہلے طب کے رموز و اسرار اسقلیبوس کی وصیت کے مطابق صرف اس کے خاندان تک محدود رہتے تھے اور بقراط کو اسقلیبوس کی انیسویں پشت سے ہونے کی وجہ سے یہ اسرار صدری وراثتاً حاصل ہوئے مگر بقراط نے اس علم کے اصول و قواعد مرتب کر کے اسے عام کر دیا۔ اخلاطہ اربعہ کا نظریہ سب سے پہلے اسی نے قلمبند کیا جسم پر آب و ہوا اور تناسب اخلاط کے اثرات کو بھی اس نے تفصیل سے واضح کیا ہے۔ اعضاء بدن' امراض بدن' جراحت معالجات فصد۔ حفظ صحت پر اس نے مختلف کتابیں لکھیں اور طب نظری کی بنیاد ڈالی۔

بقراط کے بعد مختلف طبیبوں نے طب میں اضافات کئے۔ ارسطاطالیس پیدائش 384 ق م نے طب کے اصول کلی کو منضبط کیا۔ دیسقوریدوس نے علم الادویہ کو مرتب کیا اور جالینوس نے تشریح و وظائف الاعضاء کا اضافہ کیا۔

جالینوس (تاریخ پیدائش 95ء) نے طب یونانی کو ایک مکمل علم کی شکل میں ترتیب دیا اس نے تشریح اعضا کی طرف خصوصاً توجہ کی اور فن جراحی میں بہت کچھ اضافات کئے ادویہ کی تحقیق میں بھی اس نے بہت دلچسپی لی اور مرکبات کو ترتیب دیا درحقیقت موجود طب یونانی کو اپنی کامل صورت میں اسی نے مدون کیا اور موجودہ طب اسلامی اور طب جدید کی بنیاد طب جالینوس پر ہی ہے۔

طب رومی

رومی حکومت کے عرج کے ساتھ ساتھ طب یونانی روم میں بھی جا پہنچی۔ روم میں مشہور اور نامور اطبا کلسوس سرنوس (موجد منظار المہبل) اطی نوس۔ روفس۔ ارج جی نس اور پلائی گزرے ہیں انہوں نے طب یونانی میں کوئی خاص اضافات تو نہیں کئے لیکن بہت حد تک اس کو زندہ رکھا اس کے بعد یورپ روم کی تباہی کے ساتھ اپنے مشہور و معروف عہد تاریک میں گم ہو گیا اور علم و دولت کے ساتھ طب کی امانت بھی اسلامیوں کے ہاتھ میں آ گئی جنہوں نے اسے ایک طرف بلخ بخارا ترکستان چین اور ہندوستان میں اور دوسری طرف اندلس میں پھیلا دیا۔

طب اسلامی

مسلمانوں نے اپنے عروج کے ساتھ طب کی طرف بھی توجہ کی اس سلسلہ میں سب سے پہلے یونانی کتب کے ترجمے کئے گئے چنانچہ جورجس حنین ابن اسحٰق۔ ماسرجویہ۔ موسیٰ بن خالد ابو یوسف البطریق وغیرہ نے ان کتابوں کے عربی میں ترجم کئے دوسری صدی ہجری کے آخر تک یہ دور رہا اس کے بعد اسلامی اطباء نے طب کے اصول و فروع پر محققانہ بحث کی یہ دور کندی سے شروع ہو کر ابن علجل پر ختم ہوا تیسری اور چوتھی صدی ہجری میں اسلامی اطباء زیادہ تر یونانی اطباء کے پیرو تھے۔

اس کے بعد تیسرے دور میں مسلمانوں نے مختلف طبوں کے امتزاج سے ایک نئی طب کی بنیاد ڈالی اس نئی طب میں یونانی عربی ایرانی اور ہندی طبوں کو جمع کر دیا گیا اور اس کے ساتھ ہی نئے نئے امراض تحقیق کیئے نئی دوائیں تلاش کیں نئے اصول علاج وضع کئے اور نئے طریق پر ادویہ کو ترکیب دیا قرابا دین مرتب کیا اور حفظ صحت کا علم اختراع کیا یہ دور آٹھویں صدی ہجری تک رہا اس دور میں مختلف قابل قدر تصنیفات مرتب ہوئیں جن میں ابوالحسن بن دین الطبری کی فردوس الحکمت محمد بن زکریا رازی کی حادی کبیر۔ یحیٰ بن عباس کی کامل الصناعہ ابوعلی حسین بن سینا کے قانون ابوالقاسم زہراوی کی التصریف اور ابن زہر کی التیسیر نے غیر معمولی شہرت حاصل کی۔

اس کے بعد آخری دور شروع ہوا جس میں اطبا نے زیادہ تر شروح وتلخیصات کی طرف خصوصاً توجہ کی۔

اسلامی دور میں سینکڑوں اطبا نے غیر معمولی شہرت حاصل کی چنانچہ اول ظہور اسلام کے وقت حارث بن کلدہ ابن آثال تیاذوق زینب طبیبہ نے شہرت حاصل کی بنی عباس کے ابتدائی دور میں جورجس بختیشوع۔ جبرئیل۔ ماسرجویہ۔ ماسویہ۔ یوحنا حنین بن اسحٰق نے امتیاز حاصل کیا۔ اطبا عراق میں سے کندی۔ ثابت بن قرہ عجم میں ابن الطبری ابوالحسن طبری' علی بن عباس' ابوسہل مسیحی' ابوعلی ابن سینا' ایلاقی' ابن ابی صادق' نجیب الدین سمرقندی' شام میں ابونصر فارابی' ابومنصور' سامری' مصر میں تمیمی' ابن رضوان' شیخ السدید ابن جمیع' ابن البیطار' اور اندلس میں ابن جلجل ابن زہر اور ابوالقاسم نے شہرت حاصل کی۔

اسلامی اطباء میں زیادہ شہرت ابوبکر محمد بن زکریا رازی (المتوفی 930ء) اور شیخ الرئیس بوعلی سینا نے حاصل کی ابن زکریا رازی نے سب سے پہلے چیچک اور خسرہ پر ایک کتاب لکھی اس سے پہلے ہارون نے چیچک کا بیان کیا تھا رازی کی بہترین کتاب حادی کبیر عرصہ تک یورپ میں رائج رہی شیخ الرئیس بوعلی سینا رازی سے بھی زیادہ شہرت حاصل کی ان کی مشہور کتاب قانون آج تک درسی کتاب ہے۔

اسلامی دور کا سب سے مشہور جراح (سرجن) ابوالقاسم زہراوی (المتوفی 1106ء) اُندلس میں گزرا ہے اس نے التصریف کے نام سے ایک نہایت بیش قیمت کتاب لکھی ہے اس کا ایک حصہ صرف جراحت سے متعلق ہے اس میں سینکڑوں عملیات جراحت کی تفصیل ہے نیز بہت سے آلات کی تصاویر ہیں یورپ کی موجودہ جراحی کی عمارت اسی کتاب پر کھڑی کی گئی ہے۔

طب اسلامی کے آخری دور میں دواؤ انطا کی ابوالحسن قرشی علی جیلانی محمد اکبر ارزانی مومن خان محمد حسین۔ شریف خان اعظم خان وغیرہ نے شہرت حاصل کی۔

مغربی طب

یورپ کا عہد تاریک زیادہ تر 200ء سے لے کر 1200ء تک ختم ہوتا ہے اس عہد میں یورپ کے اندر طب بتدریج توہمات میں گم ہوتی گئی چنانچہ چھٹی ساتویں صدی عیسوی تک علم طب یونان میں بھی بے نشان ہوگیا تھا شروع شروع میں کفار کے مندروں میں طبی اصولوں پر مریضوں کا کم وبیش علاج ہوتا رہا لیکن ساتویں صدی مسیحی میں کفار کے مندروں کی تباہی و بربادی سے یہ بھی ختم ہوگیا پھر بھی گرجوں اور خانقاہوں کے راہب خیراتی طریق پر مریضوں کا کم وبیش علاج کرتے رہے لیکن گیارھویں صدی میں سینٹ برنرڈ نے اس کو بھی روک دیا اور دوا کی بجائے امراض کا علاج صرف دعا تک محدود کردیا گیا لیکن اسی وقت اس کے مقابلے میں سینٹ گال میں باقاعدہ ہسپتال اور بوٹیوں کا باغ لگا کر طب کا ازسرنو آغاز کردیا گیا اس کے بعد نویں سے بارھویں صدی تک سلرنو کے مدرسہ طبیہ کی خوب شہرت ہوگئی لیکن 1077ء میں جب نارمن قوم نے سسلی اور سلرنو کو فتح کرکے بازنطینی حکومت کا خاتمہ کردیا تو نئے حکمرانوں کے ساتھ ایک افریقی ترجمان بھی آیا جس کے پاس طب یونانی کی

کتابوں کے عربی تراجم بھی تھے اس نے کیسیونو میں رہ کر ان عربی تراجم کا لاطینی زبان میں بھدا سا ترجمہ کیا جو 1533ء تک یورپ کے کام آتا رہا حتیٰ کہ اصل یونانی کتابوں کے براہ راست یورپ میں لاطینی تراجم ہونے لگے لیکن نویں سے بارھویں صدی تک مشرقی اور مغربی خلفائے اسلام کے ماتحت دیگر علوم وفنون کے ساتھ طب نے بھی خوب ترقی کی جس کا مختصر تذکرہ اسلامی طب میں کیا جاچکا ہے۔ مشرق میں بغداد اور مغرب میں قرطبہ اور طیطلہ بہترین طبی مراکز تھے۔ 1085ء میں جب عیسائیوں نے طیطلہ کو فتح کیا اس کے بعد سے طب یورپی کا عروج شروع ہوا۔ چنانچہ اسلامی طبی کتابوں کے یورپی زبانوں میں بے شمار تراجم ہونے لگے جن میں مشہور کتب مثلاً قانون شیخ الرئیس وغیرہ کے ترجمے 1950ء تک یورپ کی مشہور یونیورسٹیوں مونٹ بلیر پیرس ہاورڈ آکسفورڈ کیمرج اور بولوگنا کی یونیورسٹیوں کے نصاب میں شامل رہیں تیرھویں اور چودھویں صدی عیسوی تک کاملاً اسلامی طبی کتب کے تراجم پر انحصار کیا گیا اور راجر بیکن کے زمانے تک طب میں کوئی خاص ترقی نہیں ہوئی اس کے بعد ناؤنٹ بلیر اور بولوگنا کی یونیورسٹیوں نے مونڈینس کائی ڈی چالیسک والا آرنلڈا اور مونڈ دل کا ہنری نامی مشاہیر پیدا کئے جنہوں نے طبی علمی تحقیقات اور انکشافات کا کام شروع کیا لیکن سولہویں صدی عیسوی تک اس کی رفتار بہت سست رہی سولہویں صدی عیسوی اور اس کے بعد یونانی اور اسلامی طب کی بنیاد پر علمی ترقیاں کی گئیں چنانچہ پر میلیس (سن پیدائش 1452ء) نے جدید علم الکیمیا (کیمسٹری دوا سازی) کی بنیاد رکھی۔ ویسٹس 64-1514ء نے علم تشریح کو بالوضاحت پیش کیا (مائیکل سرویٹس 1513ء نے دوران خون کا دورہ صغیرہ معلوم کیا اس کے بعد ڈاکٹر ولیم ہاروے 1657-1578ء نے دوران خون کا نظریہ پیش کیا جسے اطالوی محقق مال پیگی نے خوردبین کے ذریعے مشاہدہ کرا کر مصدق کردیا پھر تھامس سڈنہم 1689-1624ء نے تشریح میں عظیم الشان اضافے کئے اس کے بعد ڈاکٹر ایڈورڈ جینر 1833-1749ء نے چیچک کا ٹیکہ ایجاد کر کے ٹیکوں کی بنیاد ڈالی اور ایمبر و پاری 1790-1710ء نے علم الجراحت میں زخموں کو ٹانکے لگانے سکھائے پھر سر ہمفری ڈیوی 1778-1729ء ڈبلیو ٹی جی مارٹن 1868-1809ء اور جیمس نیگ سمن نے 1847ء میں بالترتیب مقامی مخدورات اور ایتھر کلوروافارم وغیرہ عمومی مخدرات کا انکشاف کیا پھر لوئیس پاسچر 1895-1822ء نے جراثیم کی بنیاد ڈالی جس کے ارشد تلانده میں سے جوزف لسٹر روسی جیوا ورایلائی میچنی کاف جرمن ڈاکٹر کاخ ہرلک نے اس میں قابل قدر اضافات کئے اور سر پاٹرک مین لیورن سرارلنلڈ راس اور جاپانی ڈاکٹر لغوچی نے متعدی امراض کی تحقیقات میں قابل قدر کام کیا سر لیونارڈ راس جرس نے جذام اور ہیضہ کا جدید علاج معلوم کیا دماغی امراض کی پیدائش اور علاج معالجہ کے متعلق فلپ پائل ولیم ٹیوک ڈاکٹر ہنری ماڈسلے فرائیڈ اور اس کے شاگردوں ایڈلر اور یونگ نے بہترین اضافے کئے پھر یونٹ ڈاکٹہ تھیوبالڈ ڈاکٹر تلمن فنن ڈاکٹر اے رومیرے نے علاج شمسی کی بنیاد رکھی اور اس کو ترقی دی اس کے ساتھ دیگر علوم مثلاً بجلی عکاسی (فوٹوگرافی) وغیرہ کی معلومات نے طب کی ترقیوں میں بہت سی گنجائش پیدا کردی اور علوم جدیدہ کی ترقی کے ساتھ طبی تحقیقات وانکشافات کا ایک وسیع سلسلہ شروع ہوگیا۔

تجدید طب

طب قدیم کے حاملین کے اس وقت بالعموم دوگروہ پائے جاتے ہیں ایک گروہ کی تو یہ رائے ہے کہ موجودہ نظام طب مکمل ہے اور اس میں تغیر وترمیم کی ضرورت نہیں دوسرا گروہ موجودہ نظام طب کو نہایت ناقص خیال کرتا ہے اور اس کی فوری اصلاح کو ضروری قرار دیتا ہے پہلے گروہ کی رائے میں بقراط' ارسطو' جالینوس' رازی' مسیحی' علی بن عباس' بوعلی سینا' سمرقندی' جیلانی وغیرہ کے بعد طب قدیم کے مسائل ونظریات میں تنقید کی گنجائش نہیں یہ اصحاب گو طب کو الہامی نہیں سمجھتے مگر ان ائمہ طب کو

ضرور انبیا صادقین قرار دیتے ہیں۔

مگر کیا ان بزرگوں نے کبھی اس پر بھی غور کیا ہے کہ خود ان بزرگوں کا اسوہ حسنہ کیا ہے اور کیا انہوں نے کبھی ان کتب مقدسہ پر بھی نظر ڈالی ہے جن کو وہ صحائف سماوی کا ہم رتبہ خیال کرتے ہیں؟

ارسطو اطباء مغرب کی طرح مادہ مولدہ نسا سے انکار کرتا ہے جالینوس یہ نہیں کہتا کہ ارسطو کا مذہب ہونے کی وجہ سے اس میں چوں و چرا کی گنجائش نہیں بلکہ پوری قوت سے اس کے نظریہ کو رد کرتا ہے بوعلی سینا جالینوس کی طبی عظمت کو جانتا ہے مگر وہ اس سے مرعوب ہوکر ساکت و صامت نہیں ہوتا بلکہ دلائل و براہین قویہ سے اس کے مذہب کو باطل قرار دیتا ہے ارسطو روح کو بخارات لطیفہ دم سے تعبیر کرتا ہے جالینوس دلائل قوی سے اس کی تولید ہوا سے ثابت کرتا ہے مسیحی ایک مستقل رسالہ میں ارسطو کے مذہب کو باطل قرار دیتا ہے اسی طرح سینکڑوں مثالیں دی جاسکتی ہیں جن میں ہمارے بزرگوں نے اختلاف کیا۔

شائد یہ کہا جائے کہ ان انبیاء صادقین اور ائمہ معصومین کو آپس میں اختلاف کا حق تھا اور ان میں سے متاخر اپنے متقدم کے نظریات کو منسوخ کرسکتا تھا کیونکہ ایک شریعت ہی متقدم شریعت کے لئے ناسخ ہوسکتی ہے مگر خاتم الکتب یعنی قانون شیخ کے بعد کوئی شخص ترمیم و تنسیخ کا مجاز نہیں اور متاخرین نے بالاتفاق اس کے سامنے سر عجز خم کیا ہے۔

شیخ اور قانون شیخ

اس میں شک نہیں کہ شیخ بوعلی الحسین بن ابی سینا ایک بلند پایہ طبیب اور عالی مرتبت فلسفی تھے ان کی قوت تخلیق کا یہ عجب معجزہ ہے کہ جن الفاظ و معانی کو سینکڑوں سال پہلے انہوں نے پیدا کیا وہ آج بھی بدستور زندہ ہیں اس میں بھی شک نہیں کہ قانون ایک بہترین تالیف ہے اور وہ محض اپنی خوبیوں کی وجہ سے نہ صرف مشرق کے نصاب طب میں صدیوں سے داخل ہے بلکہ مغرب میں عرصہ تک اس کی تعلیم ہوتی رہی وہ اپنے محاسن کی وجہ سے مرتب ہوتے ہی مقبول ہوگیا تھا اور تھوڑے سے عرصہ میں اس کے شروح و مختصرات مرتب ہوگئے قانون شیخ کے مقابلہ میں صرف دو کتابیں پیش کی جاسکتی ہیں حاوی کبیر اور کامل الصناعۃ۔ خود شیخ کو بھی یہ احساس تھا کہ حاوی کبیر قانون کی مقبولیت میں رد ہوسکتی ہے اور فی الحقیقت حادی کبیر قانون کے مقابلہ میں کامیاب حریف ثابت ہوتی مگر بدقسمتی سے اس کی ترتیب نہایت ناقص ہے چنانچہ صاحب کامل نے بھی اس کی تصریح کی ہے کامل الصناعۃ کے متعلق مشہور ہے کہ جب شیخ نے اس کتاب کو دیکھا تو کہا کہ اگر میں اس کو پہلے دیکھ لیتا تو پھر قانون کی تالیف کی ضرورت نہ سمجھتا۔

قانون کو طب کی بیش قیمت تالیف کے باوجود ہم اس کو تسلیم کرنے پر آمادہ نہیں کہ متاخرین نے بالاتفاق قانون کے سامنے سر اعتراف خم کردیا ابن رشد امام فخر الدین رازی اور قرشی نے اس پر جابجا اعتراض کیا ہے صرف علامہ قرشی نے اپنی شرح قانون میں کم و بیش ہزار اعتراضات تحریر کئے (علامہ قطب الدین شیرازی اور ان کے تلمیذ ملا محمد بن محمود آملی نے اپنی شرحوں میں ان اعتراضات کے ارتفاع کی سعی کی ہے) مصر کے مشہور قطب الدین مصری نے قانون کی شرح لکھنے کے باوجود شیخ کی عظمت طبی کو تسلیم نہیں کیا بلکہ وہ ابوسہل مسیحی اور فخر الدین رازی کو شیخ پر ترجیح دیتا تھا اندلس کا مشہور طبیب بوالعلاء بھی شیخ کا معترف نہیں تھا چنانچہ صاحب تنقیح القانون نے اس کی تصریح کی ہے کہ جب اندلس میں قانون پہنچا تو ابوالعلاء نے اس کی مذمت کی اور اس کو اپنے کتب خانہ میں داخل نہیں کیا خود صاحت تنقیح القانون بھی اس کا مداح نہیں ہے اور جابجا اس کے نقائص کو ظاہر کرتا ہے۔ ابن رشد نے قانون کو دیکھ کر بے حد ناپسند کیا اور اس کے مقابلہ میں خود کتاب الکلیات لکھی اور ابومردان سے معالجات کی کتاب لکھوائی ان تصریحات سے یہ معلوم ہوا ہوگا کہ شیخ کے غیر معمولی پرستاروں کے باوجود اسے ہمارے بزرگوں نے طبی دیوتا تسلیم نہیں کیا شائد یہ کہا جائے کہ اکثر شارحین تو شیخ کی تقلید کرتے ہیں اور کسی مسئلہ میں اس سے

اختلاف نہیں کرتے علامہ نفیس بن عوض جیسے دقیق النظر فلسفی شیخ کے کلام کو لا یاتیہ الباطل من بین یدیہ ولامن خلفہ کا مصداق قرار دیتے ہیں اور علامہ قطب الدین شیرازی جیسے اصحاب اس کی تقلید کرتے ہیں تو پھر ہم کس طرح مذہب شیخ سے انحراف کر سکتے ہیں۔

اگرچہ ملانفیس وغیرہ نے اس قسم کے کلام سے جذبات عصبیت پیدا کئے ہیں مگر وہ خود اور علامہ شیرازی بھی کورانہ تقلید نہیں کر سکے چنانچہ مادہ مولدہ کے متعلق علامہ شیرازی اور ملانفیس بھی شیخ کے مسلک کے خلاف جالینوس کے ہم نوا ہو گئے ہیں جو اصحاب شیخ کی تقلید اعمیٰ اور اتباع بغیر البصیرت کی عام طور پر دعوت دیتے ہیں وہ غور کریں کہ خود ان کے مشہور ائمہ بادہ استدلال کے خمار کی وجہ سے حرم شیخ کو چھوڑ کر جالینوس کے پرستارہ رہ چکے ہیں۔

جب جالینوس' ارسطو کے خلاف ہنگامہ آرا ہے شیخ جالینوس کو مدعی طب کہنے سے دریغ نہیں کرتا قریشی شیخ پر اعتراضات کرتا ہے جیلانی قرشی کے خلاف اظہار رائے کرتا ہے تو پھر آ کر آج کوئی اس کے خلاف اظہار رائے کرے تو اسے کیوں مجرم قرار دیا جاتا ہے یہ فی الحقیقت اس آوارہ حریت کی بازگشت ہے جس نے عرصہ دراز سے پہنائے عالم کو معمور کیا ہوا ہے:

لالہ ساغر گیر و نرگس بر ما نام فسق دے خواہم مگر یا رب کر ادا ور کنم

فلسفہ اور طب

اس گروہ کے دوسرے گروہ سے ایک اور اہم امر میں اختلاف ہے اس گروہ کی رائے میں طب کے نظام میں حسب سابق فلسفہ کی آمیزش ضروری ہے کیونکہ اس کے دوآتشہ سے ذہن کو جو کیف روح پرور حاصل ہوسکتا ہے وہ کسی اور طریق سے ممکن نہیں اصلاح وتجدید کے داعی گروہ کی رائے میں فلسفہ کی آمیزش نہ صرف غیر ضروری بلکہ مضر ہے اور اس سے متعلم دوکشتیوں پر سوار ہونے کی وجہ سے کبھی ساحل مراد تک نہیں پہنچتا۔ گویا اس بادہ افیون آمیز سے اس کی بدمستی مدہوشی تک پہنچ جاتی ہے۔

ازیں افیون کہ ساقی در مے افگند حریفاں را نہ سر ماند و نہ دستار

فی الحقیقت اکثر شروح وغیرہ میں طب کے علاوہ دوسرے علوم کے مسائل بکثرت مخلوط کئے گئے ہیں اگر کوئی شخص یہ نہ جانتا ہو کہ شرح آملی طب کی ایک کتاب ہے اور اس کے سامنے اس کے بعض حصص پڑھ دئے جائیں تو وہ مشکل سے یہ فیصلہ کر سکے گا کہ یہ طب کی کتاب ہے فی الحقیقت یہ ایک قدیم بدعت ہے فلسفہ کی دلچسپی سے اطباء کو ہمیشہ اس پر آمادہ کیا کہ وہ طب میں بھی اس کے مسائل سے بحث وتمحیص کریں جالینوس اپنی تالیفات میں جابجا فلسفیانہ مسائل بیان کرتا چلا جاتا ہے جس پر اس کے حریف ابوعلی حسین بن سینا کو یہ کہنے کا موقعہ مل گیا کہ جالینوس فلسفی کہلانے کے شوق میں مسائل طب میں فلسفہ سے بحث کرتا ہے شیخ نے قانون میں ایک حد تک اس امر کا التزام کیا ہے کہ مسائل فلسفہ سے بحث نہ کرے مگر شارحین قانون نے اس امر کو ضروری نہ سمجھا اور نہایت ہی آزادانہ طریق پر دوسرے علوم سے بحثیں کیں جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ یہ شروح مختلف علوم کے پیچیدہ مسائل کا مجموعہ ہوگئیں آج اگر ایک شخص شرح آملی یا شرح شیرازی کو سمجھنا چاہے تو اسے پہلے دوسرے علوم میں فارغ التحصیل ہونا پڑے گا یہ غلط مبحث صرف طب ہی میں نہیں ہے بلکہ بعض دیگر علوم بھی فلسفہ کی اس ہمہ گیری سے متاثر ہیں منطق' اصولی فقہ' تفسیر وغیرہ میں فلسفہ کا اثر نمایاں ہے مگر طب میں فلسفہ کی آمیزش کے نتائج نہایت اندوہناک ہیں اور اگر دیدہ عبرت بینا ہو تو آج طب قدیم کے تنزل کا ایک بہت بڑا سبب یہی فلسفہ کی آمیزش معلوم ہوگا یہ امر بظاہر تعجب انگیز معلوم ہوتا ہے مگر واقعات اس پر شاہد ہیں۔

فلسفہ کی دلچسپی معلوم ہے اس کی وجہ سے طلبا طب کے اذہان زیادہ تر فلسفیانہ مسائل کی طرف مصروف رہتے ہیں اور

طب کے خشک مباحث سے ان کو کچھ زیادہ دلچسپی نہیں ہوتی طب کا بڑا حصہ عمل ہے اور اس کی غایت مباشرت عمل ہے فلسفہ ذہنیات سے تعلق رکھتا ہے اور عمل سے قطعاً مغایر جس طرح ایک شخص کا دماغ فلسفہ اور ریاضی دونوں کی طرف متوجہ نہیں ہوسکتا اسی طرح فلسفہ و طب دونوں میں کمال حاصل نہیں کرسکتا کیونکہ دونوں میں بعد المشرقین کا تفاوت ہے مگر ہمارے بزرگوں نے اس حقیقت ثابتہ کی طرف توجہ نہیں کی اور آملی نے صاف طور پر کہہ دیا کہ فلسفہ طب کے لئے موقوف علیہ ہے حالانکہ خود آملی فلسفہ میں ید طولی حاصل کرنے کے باوجود عملیات طب میں سر عجز خم کرنا پڑا اس شدید ترین غلطی کا نتیجہ یہ ہوا کہ اکثر اذہان عالی طب میں ترقی کرنے کی جگہ فلسفہ کی پیچیدہ بحثوں میں الجھ کر رہ گئے اور طب کو خدمت کے لئے صرف وہی اشخاص ملے جو جودت -ذہن کی وجہ سے فلسفہ میں چل نہ سکے) یہی وجہ ہے کہ دور آخر میں طب قدیم نے عملاً کچھ زیادہ ترقی نہیں کی۔

فلسفہ کے اس غیر معمولی اثر کا ایک اور برا نتیجہ یہ ہوا کہ اگر مصنفین نے طب میں ہر جگہ مشاہدہ کی جگہ ذہنی استدلال سے کام لینا شروع کیا تشریح میں قیاسات کو قطعاً دخل نہیں مگر ہمارے اطباء کے اذہان فلسفہ سے متاثر ہونے کی وجہ سے اس میں بھی قیاس و تخمین سے کام لیتے ہیں چنانچہ ملانفیس نے بھی شرح اسباب میں اس کی مذمت کی ہے۔

تقسیم عمل

اس جگہ تقسیم عمل کے اصولوں کی طرف اشارہ بھی ضروری ہے افسوس ہے کہ ابھی تک یہ اصول ہم میں رائج نہیں ہوا چاہئے تو یہ تھا کہ ہم طب کے مختلف شعبوں کو تقسیم کرلیتے اور اپنی ہمتوں اور کوششوں کو صرف ایک ایک شعبہ کے لئے وقف کردیتے کچھ اطباء صرف تشریح و منافع کو لیتے اور کچھ جراحت کی طرف متوجہ ہوتے بعض علم الادویہ کو اپنی مساعی کا مرکز قرار دیتے بعض تشخیص الامراض کو اپنی کوششوں کا محور بناتے کچھ امراض عین کے مخصوص معالج ہوتے کچھ دق و سل میں مہارت تامہ کی سعی کرتے مگر افسوس کہ یہ اصول ہم میں مفقود ہے آملی ہمیں ہدایت کرتے ہیں کہ تم صرف نحو لغت منطق فلسفہ طبیعات ہیئت وغیرہ کی طرف متوجہ ہو اور منزل مقصود تک پہنچنے سے پہلے رستہ ہی میں گم ہوجاؤ:

بسوخت عقل زحیرت کہ ایں چہ بوالعجی است

'طلب الکل فوت الکل' کے اس خطرناک اصول کا یہ نتیجہ ہوا کہ تمام طبی شعبوں میں توسیع و ترقی بند ہوگئی اور اس سکون کے ساتھ رجعت قہقری کا عہد زوال شروع ہوگیا۔

اگر اطباء متاخرین مسائل فلسفہ کی موشگاہ کی جگہ طب کے کسی ایک شعبہ کو اختیار کرتے ہوئے اسی میں اضافات کی سعی کرتے تو آج ہماری بے چارگی کا یہ عالم نہ ہوتا۔

بعض اصحاب کا خیال یہ ہے کہ طب قدیم کے عہد ترقی میں بھی تقسیم عمل کا اصول کارفرما نہ تھا اس میں شک نہیں کہ اگر تاریخ کے اوراق کا سرسری طور پر مطالعہ کیا جائے تو یہی رائے قائم کرنی پڑتی ہے ارسطو طبیب ہونے کے علاوہ منطق اور فلسفہ کا مدون تھا جالینوس طبیب سے زیادہ فلسفی کہلانا پسند کرتا تھا شیخ بوعلی سینا طب کے علاوہ فلسفہ طبیعات ہیئت ادب اور لغت کے جلیل القدر فاضل تھے۔

اطباء خصوصی:

مگر تاریخ کے عمیق و وسیع مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ طب میں جس قدر توسیع ہوتی گئی اسی قدر تقسیم عمل کا اصول مروج ہوتا گیا ابن الاخوۃ نے کتاب الحسبہ میں تصریح کیا ہے کہ عہد عباسیہ میں طبیب' جراح' کحال' جابر اور بیطار الگ الگ ہوتے تھے۔ طبیب کا فرض عام امراض کا معالجہ تھا جراح (سرجن) جراحت کیا کرتا تھا' کحال امراض چشم کا معالج ہوتا تھا۔ جابر ٹوٹی ہوئی ہڈی ٹھیک کرتا تھا' بیطار جانوروں کے امراض کا علاج کرتا تھا۔ قفطی نے تاریخ الحکماء اور ابن اصیبعہ نے عیون الانبا

میں متعدد ایسے اشخاص کا تذکرہ کیا ہے جو بعض خاص خاص امراض میں مہارت رکھتے تھے امراض چشم کے ماہرین کی ایک طویل فہرست ملتی ہے ان میں سے بعض دوسرے امراض کا علاج بھی کرتے تھے چنانچہ دانیال' موسیٰ' ابن زکریا رازی امراض چشم میں بھی ماہر تھے۔ اور دوسرے امراض کا بھی علاج کرتے تھے بعض صرف امراض عین کا علاج کرتے تھے ان کے ناموں کے ساتھ عموماً کحال بھی اضافہ کردیتے تھے ان میں خلف اطولوفی (تیسری صدی ہجری) اعین بن عین (المتوفی 358ء) عمار بن علی الموصلی ہارون' علی بن یحییٰ کحال۔ ابن ذہیل وغیرہ تھے ان میں سے اکثر آنکھوں کی جراحت کرتے تھے چنانچہ عمار بن علی الموصلی کی نسبت علامہ موفق الدین نے تحریر کیا ہے:

کان کحالاً مشہوراً الہ خبرۃ بمداوات امراض العین ودرایۃ بالاعمال الحدید

ایک عجیب بات یہ ہے کہ بعض اطباء کو آج کل کی طرح خاص خاص امراض چشم میں خصوصی مہارت تھے چنانچہ ابن زکریا رازی نزول الماء کے عملیہ (اپریشن) میں بہت ماہر تھا اسی طرح جراحت عظام وغیرہ کے ماہرین کا پتہ چلتا ہے۔

علم الادویہ کے مخصوص ماہرین کا تو ایک بہت بڑا گروہ تھا ان میں بعض ادویہ نباتی کی طرف متوجہ تھے ان کو نباتی کہا جاتا تھا مروان' ابن جراح' ابن سجون' الشریف محمد بن محمد' ابن بکلارش' اور ابوالعباس نے علم الادویہ میں بہت کچھ تحقیق وکاوش سے کام لیا جابر' خالد' وغیرہ علم کیمیا (کیمسٹری) کی طرف متوجہ ہوئے۔ ابن مبارکت تمیمی وغیرہ نے علم السموم کی طرف توجہ کی۔

کیا ان تصریحات کے بعد بھی ہمارے اطباء طب کی کسی ایک صنف میں کام کرنے کو عار سمجھیں گے۔

فریق ثانی

دوسرا گروہ اصلاح وتجدید کا حامی ہے اس کی رائے میں طب قدیم میں بہت سے نقائص ہیں اور ہمیں طب جدید کی اعانت سے اس میں ترمیم واضافہ کرنا چاہئے۔

مقلدین مغرب:

ان میں سے اکثر کی یہ رائے ہے کہ طب جدید کو اردو میں ترجمہ کرکے طب قدیم میں شامل کرلینا چاہئے اگرچہ بظاہر یہ راستہ صحیح معلوم ہوتا ہے مگر وقت نظر سے دیکھا جائے تو یہ طریق عمل بھی خطرات سے خالی نہیں ہے اس راہ پر چلنے والوں کی یہ حالت ہے کہ وہ ہر اس کلام کو وحی آسمانی سے کم خیال نہیں کرتے جس کا نزول سماء مغرب سے ہوا ہو مغرب کے آفتاب علم نے ان کی آنکھوں میں چکا چوند پیدا کردہ ہے اور وہ مغرب کی تقلید اعمیٰ پر آمادہ ہوگئے ہیں۔

ان لوگوں کی عجیب حالت ہے وہ ایک طرف تو شیخ وجالینوس کی تقلید کی بدرجہ غایت مذمت کرتے ہوئے تجدید اجتہاد کی دعوت دیتے ہیں اور دوسری طرف نہ صرف لٹرومن کی تقلید اعمیٰ واتباع بغیر البصیرت پر آمادہ ہیں بلکہ دوسروں کو بھی یومنوں بالغیب کی تلقین کرتے ہیں اگر ان اصحاب کی رائے پر عمل کیا جائے تو تھوڑے ہی دنوں میں طب قدیم کی ہستی ناپید ہوجائے کیونکہ اگر جملہ اصناف طب میں طب جدید کے تراجم مروج ہوجائیں تو پھر طب قدیم کا وجود کہاں باقی رہتا ہے محض اختلاف لسانی کی وجہ سے ہم طب جدید کے متر جمات کو طب قدیم نہیں کہہ سکتے۔ مصر میں طب جدید کے متر جمات رائج ہیں مگر ان کو طب قدیم نہیں کہتے اس قسم کے اصحاب فرمایا کرتے ہیں کہ طب قدیم کی تمام خوبیوں کو طب جدید نے جذب کیا ہوا ہے اس لئے طب قدیم کے لئے بہتر یہ ہے کہ طب جدید کے تراجم کئے جائیں۔

طب یونانی پر اعتراضات:

طب جدید کے اکثر حاملین اور ان کے موئدین بھی اسی خیال کا اظہار کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ موجودہ طب یونانی اس

مقام پر ہے جس پر صدیوں پہلے ایلوپیتھی (طب جدید) تھی اس کے بعد ایلوپیتھی نے ترقی کی حالانکہ طب یونانی رو بہ زوال ہوئی پھر اس زمانہ میں ایلوپیتھی کی جگہ ایک ایسے طریق علاج کے مروج کرنے کی کیا ضرورت ہے جو اس مقام پر ہو جہاں صدیوں پہلے ایلوپیتھی تھی؟

چونکہ اکثر تعلیمیافتہ حضرات اور ارکان حکومت نے اس اعتراض کو شدید اور وزنی خیال کیا ہے اس لئے ضرورت ہے کہ اس اعتراض کی تفصیل سے تحقیق کی جائے۔

کیا ایلوپیتھی طب اسلامی کی ترقی یافتہ صورت ہے:

یہ ایک تاریخ حقیقت ہے کہ یورپ قرون وسطی میں جہالت (عصبیت میں گرفتار تھا اس زمانہ میں علم طب کا مرکز خانقاہیں تھیں اور ان کے راہب جھاڑ پھونک وغیرہ سے علاج کرتے تھے اس زمانے میں سب سے پہلے شارلین نے عملی ترقی کی سعی کی اور پھر اس کے پوتے شارل نے عربی علوم وفنون کا ترجمہ کرایا اس دور میں یورپ اس قدر جہل مرکب میں گرفتار تھا کہ اس تحریک کے خلاف کفر کا تفوے لگایا گیا اور جب سلوسٹر دوم نے اس تحریک میں حصہ لیا تو یہ خیال عام ہوگیا کہ اس پر شیطان مسلط ہے تیرھویں اور چودھویں صدی میں یورپ زیادہ تر مسلمانوں کے علوم سے استفادہ کرتا رہا اور اس زمانہ میں جتنے مصنفین ہوئے وہ مسلمانوں کے شجر علم کے خوشہ چین تھے۔

موسیو گستاولی لکھتے ہیں کہ: "البرٹ بزرگ نے جو کچھ پایا ابن سینا سے پایا۔"

موسیو گستاؤلی بان تحریر کرتے ہیں کہ "پندرھویں صدی تک کسی ایسے مصنف کا حوالہ نہیں دیا جاسکتا جس نے محض عربوں سے نقل نہ کیا ہو۔"

لغوی شہادت:

درحقیقت محض عربوں کی بدولت یورپ میں علوم کا چرچا ہوا یہاں یہ تفصیل سے بیان کرنے کی گنجائش نہیں کہ علم طب میں یورپ نے عربوں سے کیا حاصل کیا اس لئے یہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس بارے میں لغوی شہادت درج کردی جائے تاکہ کسی کو یہ کہنے کا موقعہ نہ رہے کہ ایلوپیتھی کو طب اسلامی سے اخذ نہیں کیا گیا لغت کی شہادت کو اس لئے ترجیح دی گئی ہے کہ یہ سب سے زیادہ اہم شہادت ہوتی ہے۔

ذیل میں وہ الفاظ درج ہیں جو طب یونانی میں مستعمل ہیں اور ایلوپیتھی میں بھی مروج ہیں ان میں سے اکثر عربی ہیں اور بعض فارسی الاصل ہیں۔

1- کافور، کمفر
2- عنبر، امبر
3- لانبیق، الانبیق
4- لعوق، لنکٹس لوک
5- مشک، مسک
6- رب، راب
7- سناء، سنا
8- شربت، سیرپ
9- فرزجہ، پلسیر ی
10- کبابہ، کیوبب
11- جلاب گلاب، جولپ
12- القلی، الکلائن
13- بورق، بورد (فارسی) بوریکس
14- الکیمیا، ایلکمی
15- الکحل، الکوہال
16- الاکسیر، الگزیر
17- یاسمین، جاسمین
18- قند، کانڈی

19- صندل'صنڈل
20- یشب'جیپر
21- تمرہندی' تمرانڈ
22- شکر'سکروز۔شوگر
23- قنب کنب (فارسی) کینی بس
24- صابن'سوپ
25- لیموں'لیمن
26- عرق'ارک
27- قہوہ'کافی
28- زعفران'سیفر ن
29- رنج' ڈنگو (رنج کے معنی ضعف کے ہیں چونکہ ڈنگوفیور میں غیر معمولی ضعف ہوجاتا ہے اس لئے حمی ونج یا ڈینگور فیور کہتے ہیں۔ ہنگری کے پروفیسر ویمبری نے تصریح کی ہے کہ ڈنگوونج سے ماخوذ ہے)۔
30- حشیش (حشیش بھنگ کو کہتے ہیں اور حشیش حسن بن صباح کا فرقہ تھا جو بھنگ پی کر مخالفوں کو قتل کردیتا تھا حشیش انگریزی مین اس فرقہ کو کہتے ہیں اور اے سن ایسے سی نیٹ اسی سے ماخوذ ہیں۔

دوتین کے سوا سب عربی الاصل الفاظ ہیں اور اگر تلاش کی جائے تو اس قسم کے بہت سے الفاظ ملیں گے علاوہ ازیں بہت سے ایسے یونانی الفاظ ہیں جن کو عربوں نے معرب بنالیا اور پھر یورپ نے ان کے یونانی مترادفات کو لی لیا ان میں سے چند درج ذیل ہیں:

یونانی سسٹم	ایلوپیتھک سسٹم	یونانی سسٹم	ایلوپیتھک سسٹم
قرنیہ	کارینہ	دیافرغما	ڈایافرام
قولون	کولن	طروخانطیر	ٹریا کنٹر
نقراس	پنکریاس	ذیابیطس	ڈایابیٹز
مالیخولیا	مالن کولیا	کیموس	کائم
کیلوس	کائل	دوسنطاریا	ڈسنٹری
مانیا	میفیا	طاطانس	ٹیٹے ناس
قوما	کوما	قاثاطیر	کیتھے ٹر

اسی طرح اس قسم کی بے شمار اصطلاحات ملتی ہیں جن کا عربوں نے ترجمہ کرلیا تھا اور یورپ نے یونانی مصلحات کو لے لیا میں صرف چند تشریحی مثالوں پر اکتفا کروں گا

1- اثنا عشری ڈیوڈینم (بارہ انگشتی)
2- عظم حجری پٹریس (پتھر جیسی ہڈی)
3- صائم جے جونم (خالی)
4- مستقیم رکٹم (راست)
5- اعور سیکم (یک چشم)
6- ذات التلافیف ایلم (پیچدار)
7- لسباتی کرکوانڈ (خواب والی)
8- عظم زورقی سکیفائڈ (کشتی نما)
9- زجاجیہ وٹرس (شیشہ جیسی)

10- شبکیہ رٹینا (جال والا)

تاریخی شہادت:

یورپ اور ممالک اسلامی کے درمیان اندلس واسطہ کا کام دیتا تھا ممالک اسلامیہ میں جو تالیفات ہوتی تھیں ان میں سے بیشتر یورپ اندلس کے ذریعہ سے حاصل کرلیتا تھا مگر بارھویں صدی میں اندلس کی اسلامی سلطنت کے زوال کے بعد یہ سلسلہ تقریباً مسدود ہوگیا یہی وجہ ہے کہ اس کے بعد یورپ اسلامی اطبا کے اجتہادات سے فائدہ نہیں اٹھا سکا۔نتیجہ ظاہر ہے مشرق نے بارھویں صدی کے بعد کے زمانہ میں طب میں جو ترقی کی ہے اس سے یورپ یکسر محروم رہا ایسی لئے ہم یہ دیکھتے ہیں کہ طب یونانی کی بعض نادر اور قیمتی تالیفات اس وقت یورپ نہیں پہنچ سکیں-علامہ علاؤالدین قرشی جو آٹھویں صدی ہجری کا سب سے بڑا طبیب گزرا ہے اور جسے جالینوس العرب کا خطاب دیا گیا اور نجیب الدین سمرقندی جو ساتویں صدی ہجری میں امام فن تسلیم کیا جاتا تھا ان کی بعض بیش بہا تالیفات بھی یورپ نہیں پہنچیں اسی طرح شروح قانون نجندی و گیلانی اور شروح الاسباب کومانی وسرہندی وشروح موجز اقصرائی وکرمانی وتبریزی سے بھی یورپ استفادہ نہیں کرسکا۔

یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ مسمانوں کے دور علمی میں طب کے مختلف گروہ ہوگئے تھے یورپ نے ابن زکریا اور بوعلی سینا کے علاوہ زیادہ تر اس گروہ سے استفادہ کیا جسے تاریخ میں ''مغربیون'' کہا جاتا ہے اس گروہ سے مراد اندلس، مراکش، تونس اور الجزائر کے اطباء ہیں- اندلس کے اطباء سے استفادہ کرنے کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ آب و ہوا کی مناسبت ومماثلت کی وجہ سے یورپ کے لئے ان کا طریق علاج اور ادویہ زیادہ مفید تھیں مشرق میں جو دوسرے گروہ پیدا ہوئے اور جنہوں نے طب اسلامی کو بہت متاثر کیا اہل یورپ ان سے متاثر نہیں ہوئے۔

طب اسلامی کا ایلوپیتھک پر تفوق:

طب اسلامی نے جو انقلابات حاصل کئے ان میں سے ایک انقلاب یہ تھا کہ امراض کا علاج بالعموم حاد اور حار دواؤں سے نہیں ہونا چاہئے بلکہ مبردات و مرطبات اور مفرحات ومقویات سے ہونا چاہئے اس اجتہاد کا امام شیخ ابو منصور صاعد بن بشر تھا (ابن اصیبعہ صفحہ 334) جو الوالقاسم کے زمانہ وزارت میں بغداد کا رئیس الاطبا تھا-شربت بزوری اور اصول تبرید وغیرہ اسی کے اجتہاد کا نتیجہ ہیں یہ مذہب بے حد مقبول ہوا اوراس نے طب اسلامی میں ایک انقلاب پیدا کردیا آج بھی یہ مذہب طب یونانی پر حاوی ہے مگر یورپ نے قطعاً اس سے استفادہ نہیں کیا یہی وجہ ہے کہ اس کی دوائیں مشرق کے موافق مزاج نہیں ہیں۔

یورپ نے بعض مفید چیزوں کو ترک کردیا بعض ادویہ یہ اصول علاج کو آب و ہوا کی عدم مناسبت کی وجہ سے چھوڑ دیا بعض کے فوائد کواس نے اس وقت اچھی طرح تحقیق نہیں کی میں صرف چند مثالوں پر انحصار کروں گا۔

1- طب یونانی میں تازہ ہلکے جوشاندے، خیساندے اور رس مروج ہیں مگر یورپ نے انہیں ترک کردیا تھا اب جدید تحقیقات سے معلوم ہوا ہے کہ یہ محفوظ ادویہ سے کہیں بہتر ہیں کیونکہ ان میں اجزائے لطیف اور حیاتین بکثرت پائے جاتے ہیں۔
2- لقوہ، فالج، استرخا وغیرہ عصبی امراض کے اصول علاج کو بھی یورپ نے اختیار نہیں کیا اور یہی وجہ ہے کہ اس قسم کے امراض مزمنہ میں اب تک ناکام ہے حالانکہ طب یونانی کامیاب ہے اور ڈاکٹروں کو اس کا اعتراف ہے۔
3- ماء الجبن کی خوبیوں کو تسلیم نہیں کیا، حالانکہ بوعلی سینا اور ابن زہر نے اس پر بہت زور دیا تھا آج آمراتھد انٹ نے جب تحقیق کیا ہے کہ یہ قوت مدافعت کو قوی کرنے کے لئے بہترین چیز ہے تو پھر اسے اختیار کیا جارہا ہے۔
4- نبض اور دیگر نظری چیزوں کو فراموش کردیا (تفصیل آگے درج ہے)۔

اکثر شدید انکشافات قدیم ہیں:

گزشتہ تین سو سال میں یورپ نے جو ترقی علم طب یا علوم معاون طب میں کی ہے ان میں سے اکثر اصول اسلامی علوم میں موجود ہیں میں علم الحیات (بیالوجی)، علم النبات (بوٹنی)، علم طبیعات (فزکس)، وظائف الاعضاء (فزیالوجی) اور معالجات (پریکٹس آف میڈیسن) کے ایک ایک بنیادی مسئلہ کے متعلق تحریر کروں گا جن کے متعلق خاص طور پر زور دیا جاتا ہے کہ ان کا سہرا یورپ کے سر ہے۔

مسئلہ ارتقاء:

یہ یورپ کا سب سے بڑا کارنامہ تصور کیا جاتا ہے اور چارلس ڈاؤن اور رسل ریلس کی طرف منسوب کیا جاتا ہے حالانکہ ابن مسکویہ مؤلف ''الفوز الاصغر'' اور مصنف ''رسائل اخوان الصفاء'' ابن بشرون وغیرہ نے اس پر کافی بحث کی ہے ابن مسکویہ کی ''الفوزالاصغر'' میں ایک پورا مقالہ اس پر درج ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ:

''جمادات کا انتہائی مرتبہ نباتات کا ابتدائی درجہ (مثلاً گھاس پھوس) ہے اس کے ساتھ نباتات میں آثار حیات شروع ہوتے ہیں نباتات کے آخری درجہ کی مثال کھجور اور انگور ہے کہ اس حالت پر ذرا سی ترقی کے بعد مرتبہ حیوانیت شروع ہوجاتا ہے۔''

اس کے بعد حیوانات کے مدارج کی تفصیل درج کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

''جب حیوان زیادہ ترقی کرجاتا ہے تو انسانیت کے حدود میں داخل ہوتا ہے۔'' (الفوزالاصغر صفحہ نمبر 90)

مقدمہ ابن خلدون میں ابن بشرون کا مقولہ درج ہے کہ ''مٹی نباتات ہوجاتی ہے اور نبات سے حیوان پیدا ہوتے ہیں۔'' (مقدمہ ابن خلدون صفحہ 449)

حیات النبات:

اسی سے معلوم ہوگا کہ نباتات کی زندگی کے نظریہ کو موجودہ دور کی طرف منسوب کرنا بھی غلط ہے۔

ابن مسکویہ لکھتے ہیں کہ ''کھجور میں زندگی ہے، احساس ہے، نر مادہ کی تفریق ہے، دماغ ہے۔ میں نے کھجور اور حیوانات میں بہت سی مشابہتیں دیکھی ہیں یہ نباتات کی ترقی کا آخری اور حیوانی زندگی کا ادنیٰ درجہ ہے۔''

اخوان الصفا میں کھجور کو درخت حیوانی تحریر کیا گیا ہے۔ (اخوان الصفاء نمبر 7)

کشش ثقل:

کشش ثقل کو سر اسحاق نیوٹن کی طرف منسوب کیا جاتا ہے طبیب ثابت بن قرہ کا قول ہے:

''اگر پوری میلن بلنا ہو کہ فلک شمس سے مل جائے اور وہاں سے پتھر چھوڑا جائے تو وہ پھر بھی زمین کی طرف جائے گا کیونکہ وہ اپنے مشابہ جسم کو ڈھونڈتا ہے۔''

شرح تجدید میں ہے کہ ''جب ہم ڈھیلے کو اوپر پھینکتے ہیں تو زمین کی طرف رجوع ہوتا ہے کیونکہ کل (زمین) جز کو اپنی طرف کھینچتی ہے۔''

چیچک کا ٹیکہ:

طب مغرب میں اس کو بڑی اہمیت حاصل ہے اور اسے ڈاکٹر جیز کی طرف منسوب کیا جاتا ہے اس کا اصول یہ ہے کہ چیچک کا زہریلا مادہ بدن کے اندر پہنچایا جاتا ہے تاکہ بدن اس قسم کے مادہ سے متاثر نہ ہو۔

طب یونانی میں اصول موجود ہے یہ خلاصۃ التجارب دراک میں تحریر ہے:
''چیچک کے خشک چھلکوں کو نبات سفید کے ساتھ پیس کر کھلانا چیچک کا مانع ہے' فی الحقیقت ممالک اسلامیہ میں سترھویں صدی میں چیچک کا ٹیکہ رائج تھا جس کا مادہ چھالیہ کو خالی کر کے اس میں بھر لیا جاتا تھا یہ مادہ بعض جگہوں بچھڑوں سے حاصل کیا جاتا تھا اور بعض جگہ ان اشخاص کی انگلیوں سے جو گائے دوہتے تھے ڈاکٹر جیز کو بھی ایک گائے دوہنے والی لڑکی نے یہ کہہ کر اس کی طرف متوجہ کیا تھا کہ:
''میرے ہاتھ پر گائے کی تھنوں سے چیچک کا مادہ لگ گیا ہے اور چیچک کے دانے نمودار ہوگئے ہیں اب میں اس مرض سے محفوظ رہوں گی۔''
کاکیشیا اور کوہ قاف کے کنیزوں کے تاجروں میں یہ ٹیکہ عام طور پر مروج تھا اسے کنیزوں کی خوبصورتی کے تحفظ کے لئے لگواتے تھے یہ تمام تصریحات تاریخ جو روزنامچہ خلیل خالد اور لیڈی میری وارٹلی مانٹیگر کے خطوط (1717) میں موجود ہیں۔
اس سے یہ بھی معلوم ہوگا کہ موجودہ احتقان جس کو طب جدید کا منتہائے کمال سمجھا جاتا ہے اس کا اصول طب یونانی میں موجود ہے۔

دوران خون:

اس مسئلہ کو طب جدید نے بڑی اہمیت دی ہے اسے ولیم ہاروے کی طرف منسوب کیا جاتا ہے اور کہا جاتا ہے کہ ''کولمبس کے اکتشاف سے بھی بڑا اکتشاف ہے۔'' حالانکہ طب یونانی میں اس کی تصریحات موجود ہیں۔
شرح جیلانی میں ہے ''خون اجوف تحتانی سے دل میں آتا ہے اور دل سے ورید شریانی کے ذریعے پھیپھڑے میں جاتا ہے اور وہاں سے صاف ہوکر پھر دل میں آتا ہے اور بائیں بطن سے ہوتا ہوا اور طلے کے ذریعے تمام بدن میں پھیل جاتا ہے۔
فتاویٰ طب میں ہے: ''آغانیوس کہتا ہے کہ خون شریانوں سے وریدوں میں آتا ہے اسی لئے خون انگلیوں کی جانب شریانوں سے وریدوں میں آ کر نیچے سے اوپر کی جانب چڑھتا ہے۔''
ان کے علاوہ مسیحی و قرشی نے بھی دوران خون کی تشریح کی ہے۔
ان مثالوں سے واضح ہوگا کہ طب جدید کے اکثر مسائل و نظریات کے بنیادی اصول طب یونانی میں موجود ہیں اسی حقیقت کو دیکھتے ہوئے یورپ کے ایک ڈاکٹر کو یہ کہنا پڑا تھا کہ:
''بہت سی ایجادات جو ہم اپنی طرف منسوب کرنے ان کی اولیت کا سہرا درحقیقت عربوں کے سر ہے۔
(الاسلام والنصرانیہ)

موسیو سدیو فرانسیسی مستشرق نے بھی اس کی تائید کی ہے ڈاکٹر سر پارڈے لیوکس تحریر کرتے ہیں:
''اس میں کچھ شک نہیں کہ جن باتوں کو آج کل جدید اکتشافات کے طور پر پیش کیا جاتا ہے وہ ان کے آباؤ اجداد عرصہ دراز سے پہلے ہی جانتے تھے مثلاً گزشتہ چند سال سے بدن کو نمک سے محروم کرنے کے متعلق بہت کچھ بحث و تمحیص ہو چکی ہے یہ بحث وڈل اور جاول کے چند تجربات سے پیدا ہوئی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اب یہ تسلیم کیا جاتا ہے کہ استسقاء کے تمام مریضوں میں بے نمک غذا دینے سے بے حد فائدہ ہوتا ہے مگر یہ بات ہزاروں سال سے مشرق کو معلوم ہے اور وڈل اور جاول کے تجربات سے پہلے ہر طبیب آپ کو یہ بتلا سکتا ہے کہ تمام استسقائی امراض میں نمک مخالف ہے اور مضر اثرات رکھتا ہے۔''

ان تمام مباحث کا خلاصہ درج ذیل ہے:

- ایلوپیتھی کی بنیاد طب یونانی پر ہے۔
- یورپ میں بارھویں صدی تک کی کتابیں پہنچیں اس کے بعد کی طبی ترقیوں سے یورپ استفادہ نہیں کر سکا۔
- بارھویں صدی تک کے بعض مذاہب طبی سے بھی اس نے استفادہ نہیں کیا۔
- اس نے طب یونانی کے بعض مفید حصص چھوڑ دیے۔
- جن ترقیوں کو طب جدید اور علوم معاون طب کی طرف منسوب کیا جاتا ہے ان کے اصول اسلامی علوم میں موجود ہیں۔

ان نتائج کو پیش نظر رکھتے ہوئے یہ دعویٰ کس قدر غلط ہے کہ موجودہ طب یونانی اور آج سے پانچ سو سال پہلے کی ایلوپیتھی ایک ہی ہے۔

طب جدید کے چند نقائص

پھر یہ بھی صحیح نہیں کہ طب جدید محض حسن وخوبی کا ایک دل آمیز مجموعہ ہے اور اس میں کسی طرح کے نقائص نہیں ہیں آیئے اس نگار خانہ مغرب پر بھی ایک نگاہ تنقید ڈال کر رکھیں۔

تشخیص فطری کی کمزوری:

عام طور پر یہ خیال کیا جاتا ہے کہ طب جدید غیر معمولی تشخیصی ذرائع ہونے کی وجہ سے مرض کی صحیح تشخیص ہو سکتی ہے مگر یہ خیال درست نہیں ہے بلاشبہ معمولی طریقے تشخیص میں اہم معاون ہیں مگر محض کیمیاوی امتحان سے باطنی کیفیات و اثرات کا پتہ چلانا غیر ممکن ہے اور یہ ظاہر ہے کہ یہ اثرات تشخیص آلی سے کہیں زیادہ مرض کی ماہیت معلوم کرنے میں معاون ہوتے ہیں۔ فی الحقیقت مصنوعی آلات وطرائق کبھی بھی انسانی حواس کی گہرائیوں میں پہنچ سکتے اور طبیب کے لئے یہ نہایت ضروری ہے کہ وہ اپنے حواس کو عرصہ سے مریضوں کے متواتر معائنہ سے ترتیب کرے اور اندرونی کیفیات وعلامات اور اثرات معلوم کرنے کا ملکہ پیدا کرے۔

تشخیص میں ناکامی:

طب جدید میں تشخیص نظری کو فراموش کرنے کا ہی یہ نتیجہ ہے کہ ڈاکٹر ابتدائی درجات میں مرض کی تشخیص نہیں کر سکتے کیونکہ ان میں عموماً جراثیم مرض اس قدر قلیل تعداد میں ہوتے ہیں کہ معمولی طریقوں سے ان کی تشخیص دشوار ہوتی ہے یہی وجہ ہے کہ ڈاکٹر تپ دق کے ابتدائی اور بعض اوقات دوسرے درجے تک کوئی فیصلہ نہیں کر سکتے حالانکہ مشرق طب کے ماہرین کے لئے ابتدا ہی میں دق کا تعین دشوار نہیں ہوتا۔

سر جیمس میکنزی جو ایک بہت بڑے ڈاکٹر اور لیبارٹری کے ماہر ہیں تحریر کرتے ہیں:

''یہ خیال محض غلط قیاس پر مبنی ہے کہ آلات کے ذریعے حاصل کئے ہوئے نتائج ان نتائج سے زیادہ قابل اعتماد اور حکیمانہ ہیں جن کو غیر مسلح حواس سے معلوم کیا جاتا ہے چونکہ ایک عامل بعض ایسے نتائج حاصل کر لیتا ہے جو ثابت کئے جاسکتے ہیں اس لئے یہ اعادہ کیا جاتا ہے کہ اس کے یہ نتائج مریض سے استفسار یا طویل تجربہ کے تربیت یافتہ حواس کے نتائج سے زیادہ گراں قدر ہیں مگر جو لوگ اس طرح استدلال کرتے ہیں وہ نادانستہ اور غیر مساوی چیزوں کا مقابلہ کرتے ہیں معمل کیمیاوی کے امتحان سے باطنی کیفیات و اثرات کا پتہ چلانا غیر ممکن ہے انسان میں باطنی کیفیات و

اثرات کا علم نہایت ضروری ہے اور یہ تشخیص آلے سے کہیں زیادہ مرض کی کیفیت معلوم کرنے میں معاون ہے معمل کیمیاوی کا عامل نازک آبی عملیات کے نتائج حاصل کرتا ہے طبیب اپنے حواس کو عرصہ دراز کی تعلیم اور مریضوں کے متواتر معائنہ سے ترتیب دیتا ہے بدقسمتی سے مختلف احساسات وکیفیات کو صحیح طور پر معلوم کرنے کا پیدا کرنے کے لئے عرصہ دراز کے تجربہ کی ضرورت ہے مگر مریضوں کے امتحان میں اس کے بغیر چارہ بھی نہیں اور ظاہر ہے کہ معمل کیمیاوی کا عامل اس سے محروم ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ وہ اس کی اہمیت سے چشم پوشی کرلیتا ہے آج کل مرض کی ابتدائی علامات کے تغافل کے اسباب میں سے ایک سبب یہ بھی ہے اور اسی لئے طب جدید امراض کے ابتدائی اور مخفی درجات کی تشخیص میں ناکام رہے۔

سر جیمس میکنزی کے علاوہ دوسرے ڈاکٹروں نے بھی اس کوتاہی کا اعتراف کیا ہے۔

جیمس کا مقولہ ہے کہ ''ہمارے دس علاجوں میں نو علاج تو یقیناً مریضوں کو ضرر پہنچاتے ہیں کیونکہ ہم ان کے اصل مرضوں کی صحیح کیفیت اور سبب سے ہی اجنبی ہوتے ہیں۔''

نتائج مرض سے لاعلمی:

طب جدید میں نبض اور دیگر ضروری نظری چیزوں کو فراموش کرنے کا ایک نتیجہ یہ ہوا کہ نتائج مرض کے متعلق پیش بینی دشوار ہوگئی یہ تو ظاہر ہے کہ آئندہ واقع ہونے والے عوارض کیمیاوی امتحان میں نہیں آسکتے اور ان کو معلوم کرنے کے لئے تربیت حواس کی ضرورت ہے چونکہ طب جدید میں تشخیص نظری کا شعبہ انحطاط پذیر ہوگیا اس لئے عوارض و نتائج مرض کا علم بھی روبہ زوال ہوگیا حالانکہ علاج میں تقدم بالحفظ کے لئے اس کی شدید ضرورت ہے میکنزی نے بھی اس کا اعتراف کیا ہے کہ طب جدید مرض کے انجام کے متعلق پیش بینی سے قاصر ہے۔''

زہریلی دواؤں کا استعمال:

طب جدید میں عموماً تیز اور زہریلی دوائیں استعمال کی جاتی ہیں حالانکہ یہ مسلمہ طور پر بدن کو نقصان پہنچاتی ہیں ان سے اگر ایک طرف مرض میں تخفیف ہوتی ہے تو دوسری طرف انسانی اعضاء جوارح کو نقصان بھی پہنچتا ہے یا تو یہ بدن میں جمع ہوتی رہتی ہیں اور خطرناک صورت پیدا ہوجاتی ہے یا تدریجی طور پر نقصان پہنچاتی ہیں کبھی ان سے شدید امراض بھی پیدا ہوجاتے ہیں چنانچہ ڈاکٹری کتابوں میں بکثرت ان کی مثالیں ملتی ہیں میں صرف ایک دو مثالوں پر اکتفا کروں گا:

ڈاکٹر خوگر نے بیان کیا ہے کہ ''سالور سان (آتشک کی مشہور دوا) کے استعمال کے بعد جو موتیں واقع ہوئیں ان کی نعشوں کے امتحان سے دماغ میں اجتماع خون اور خروج خون کے سبب سرسام کی صورتیں دیکھیں گئیں یہ درحقیقت اس دوا کی سمیت کا نتیجہ ہے۔

''سالورسان سمی ہونے کی وجہ سے نظام عصبی کو فوراً نقصان پہنچاتی ہے اور بعض اوقات اس سے فالج ہوجاتا ہے۔''

میک جین نے بیان کیا ہے کہ ''سالورسان کے معمولی استعمال سے 65 موتیں واقعہ ہوئیں۔''

گنگر یسر اور کورس نے بھی اسی قسم کے واقعات بیان کئے ہیں۔

ڈاکٹری علاج امراض کا استیصال نہیں کرتا:

مغربی طب میں امراض کے استیصال کی طرف توجہ نہیں کی جاتی بلکہ اس بات کی کوشش کی جاتی ہے کہ مرض دب جائے اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ مختلف امراض پیدا ہوکر وہی مرض طرح طرح کی دوسری شکلوں میں حملہ آور ہوتا ہے۔

سموئیل ہنی من نے آرگنین میں طب جدید کے اس نقص کو نہایت تفصیل سے بیان کیا ہے دوسرے ڈاکٹر بھی اس کا

اعتراف کرتے ہیں ابھی حال ہی میں معلوم ہوا ہے کہ آتشک کا چوتھا درجہ عموماً سلورسان کا نتیجہ ہوتا ہے ڈاکٹر گوخر نے پہلے بھی اس حقیقت کی طرف اشارہ کیا تھا گرم ممالک میں نزلہ' کھانسی' اور بخار کو دبانے سے بعض اوقات دق کا عارضہ لاحق ہوتے دیکھا گیا ہے۔

مغربی طب میں طبیعت کی اعانت پر توجہ نہیں کی جاتی اور محض دواؤں پر اعتماد کیا جاتا ہے حالانکہ بدن کی اصلی مصلح طبیعت ہے اور طبیب کا یہ فرض ہونا چاہئے کہ وہ اس کی اعانت کرے اس حقیقت کو یورپ کے ماہرین طب بھی تسلیم کرنے لگ گئے ہیں۔

مریض کی جگہ مرض:

جدید علاج میں مزاجوں کے مطابق دواؤں میں تغیر وتبدل نہیں کیا جاتا حالانکہ ہم روزمرہ میں دیکھتے ہیں کہ محرر مزاج کو کونین اور سٹرکنیا سے نقصان پہنچتا ہے اختلاف طبائع وامزجہ کو علاج میں پیش نظر نہ رکھنے سے ڈاکٹر عموماً مرض کا علاج کرنے اور مریض کو نظر انداز کردیتے ہیں یعنی وہ ایک مرض کے جملہ مریضوں کو ایک ہی طرح کی دوائیں دیتے ہیں حالانکہ امریکہ کے مشہور ڈاکٹر رابنسن کی رائے میں مرض کا نہیں بلکہ مریض کا علاج کرنا چاہئے۔

نشتر تیز:

اطباء مغرب نے جراحت میں جو معجزہ نما قابلیت حاصل کی ہے اس کے اعتراف کے باوجود اس کی غیر ضروری وسعت کی مضرتوں سے انکار نہیں کیا جاسکتا آج سے چند سال پہلے یورپ اور امریکہ کے جنون جراحت کا یہ عالم تھا کہ زائدہ ودویہ کو بیکار سمجھتے ہوئے فوراً خارج کردیا جاتا تھا اور اس طرح جو مریض سامنے آتا تھا اسے جراحی کی میز اور نشتر تیز کے حوالہ کردیا جاتا تھا مگر اب امریکہ کے ماہرین فن بہت سی جانوں کے ضائع ہونے اور بہت سے اشخاص کے بیکار ہونے کے بعد جالینوس کے اس نقطہ خیال پر جمع ہورہے ہیں کہ جہاں تک ممکن ہو قابل جراحت امراض کا علاج دواؤں سے ہونا چاہئے۔

اس کے باوجود ابھی جراحت کا بحران جاری ہے اور بہت سے اشخاص کو غیر ضروری طور پر تختہ مشق بنایا جاتا ہے۔

پچکاری کے خطرناک نتائج:

طب جدید کا ایک اور اہم نقص ہے کہ اس میں عمل احتقان (پچکاری کے ذریعے بدن میں دوا پہنچانا) کو غیر معمولی اہمیت دے دی گئی ہے اور بہت سے امراض میں دوائیں احتقان کے ذریعے بدن میں پہنچائی جاتی ہیں-اس میں کچھ شک نہیں بعض حالات میں عمل احتقان نہایت مفید ہے اور تجارتی حیثیت سے بھی ڈاکٹر اور دواساز اس سے بہت زیادہ فائدہ اٹھاتے ہیں مگر اکثر امراض میں اس کا استعمال خطرات سے خالی نہیں ہے اور یہ ظاہر ہے کہ زوداثر مگر خطرناک دوا سے دیر اثر مگر بے ضرر دوا یقیناً قابل ترجیح ہے منہ کے ذریعے دواؤں کے استعمال میں ایک بڑا فائدہ یہ ہے کہ خون میں آمیز ہونے سے پہلے رطوبت معدیہ انہیں یک گونہ جسم کے موافق بنالیتی ہیں اور ان کی مضرت کو فی الجملہ دور کردیتی ہیں براہ راست خون میں دواؤں کو نہ لینے کی صورت میں ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ دوا کی مقدار کو کم کردیں لیکن یہ نہیں کرسکتے کہ طبیعت کو اس کی اصلاح کا موقعہ دیں عمل احتقان سے جو شدید نقصانات پہنچتے رہتے ہیں ان کی مثالیں کثرت سے ملتی ہیں۔

ڈاکٹر رے دوگلی تحریر کرتے ہیں کہ "ایک مریضہ کو ٹیوبرکلین کے احتقان سے سخت بخار ہوگیا اس کے جسم کے ثبور آبلوں کی صورت میں بدل گئے اور وہ دس دن میں مرگئی اسی طرح ایک اور مریضہ بھی موت کی نذر ہوگئی۔

سینٹ لوئیس کے ہسپتال میں طبیبوں نے تیس بیماروں کو ٹیوبرکلین کی پچکاری کی ان سب کے دل و دماغ اور میں خطرناک عوارض پیدا ہوگئے۔

ڈاکٹر ڈیوی نے میڈیکل سنچری میں ڈاکٹر برموز سے نقل کیا ہے کہ:
''تین سال کے عرصہ میں سالورسان کے انتقال سے چارسو موتوں کی رپورٹ پہنچی ہے چونکہ اکثر ڈاکٹر اس قسم کی اموات مشتہر نہیں کرنا چاہتے اس لئے یہ تعداد اور بھی زیادہ ہوگی۔''
''سینٹی منٹ برگ نے 274 موتوں کا ذکر کیا ہے جو سالورسان کی پچکاری سے ہوئیں-ڈاکٹر گوخر نے تحریر کیا ہے کہ
''سالورسان کے انتقان سے دو مریض اندھے ہوگئے اور بعض کو مہلک فالج ہوا اور بھی اس قسم کی شہادتیں بکثرت مل سکتی ہیں۔''

انگریزی دواؤں میں شراب کی آمیزش:

مغربی طب کی دوا سازی میں ایک اہم نقص یہ ہے کہ اکثر دوائیں الکحل (شراب کا موثر جز) میں بنتی ہیں اور اس طرح ہر مریض الکحل کے استعمال پر مجبور ہوجاتا ہے شراب کے متعلق ایک زمانہ میں یورپ اور امریکہ کے ماہرین طب میں اختلاف تھا اور بعض اسے صحت انسانی کے لئے مفید سمجھتے تھے مگر اب سب کے سب ڈاکٹر اس پر متفق ہیں کہ یہ بدن انسانی کے لئے نہایت مضرت رساں چیز ہے اور اس سے کامل اجتناب کرنا چاہیئے اس سے ظاہر ہے کہ انگریزی دواؤں سے جہاں مریض کا فائدہ ہوتا ہے وہاں الکحل کے بدن میں جانے سے نقصان بھی ہوتا ہے۔

محفوظ دوائیں

مغربی دوا سازی میں ایک اور اہم نقص یہ ہے کہ تازہ ہلکے جوشاندوں اور خسیاندوں کو ترک کردیا گیا ہے اسی طرح تازہ رس بھی ترک کردیئے گئے اور ان کی جگہ محفوظ اشیاء کا استعمال کیا جاتا ہے۔
حال میں تحقیق ہوا ہے کہ ہماری غذاؤں میں بہترین جوہر وٹامین (حیاتین) ہے یہ جوہر بدن کو بہت قوت پہنچاتا ہے اور اسی کی کمی کی وجہ سے مختلف امراض پیدا ہوتے ہیں اس کے ساتھ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ محفوظ غذاؤں میں یہ جوہر کم ہوجاتا ہے البتہ تازہ رس میں یہ بمقدار کثیر پایا جاتا ہے اسی طرح تازہ جوشاندوں اور خسیاندوں کے جواہر لطیفہ بھی محفوظ دواؤں میں شائع ہوجاتے ہیں۔ اس حقیقت کو آج پچاس سال بعد مغرب اور امریکہ نے تسلیم کرلیا ہے اور اب ہر ملک میں جوشاندوں اور خشیاندوں کا استعمال شروع ہوچکا ہے۔

نظام اغذیہ کی کمی

مغربی طب کا ایک اور نقص یہ ہے کہ اس میں مریضوں کی غذاؤں کے متعلق کوئی نظام نہیں ہے۔
طب جدید کے اس نقص کو خود ڈاکٹر بھی تسلیم کرتے ہیں چنانچہ مدارس کمیٹی کی رپورٹ میں اس کی تصریح موجود ہے حکومت پنجاب نے بھی اس بیان میں یہ ظاہر کیا ہے کہ ''مغربی طب کو دیسی طریق علاج سے غذا کے متعلق بہت کچھ سیکھنا ہے۔''

مغربی علاج سے ڈاکٹروں کی مایوسی

طب جدید کے اسی قسم کے نقائص کی وجہ سے اس کے نہایت مشہور عالمین بھی اس پر مطمئن نہیں ہیں اور اسے ناکام طریقہ علاج قرار دیتے ہیں میں ان میں سے صرف چند ماہرین کی آراء نقل کروں گا:
ہمارے زمانہ کی طب نہایت مشتبہ ہے اور بالکل تسکین بخش نہیں ہے اس میں کوئی معقولیت نہیں ہے اور نہ اس پر اعتماد

کیا جاسکتا ہے۔ (ایوانس)

- میں اس بات کے ظاہر کرنے میں تامل نہیں کرتا کہ ہم مرض کی حقیقت سے بالکل ناواقف ہیں اور ہمارے لئے علاج کرنے سے یہ ہزار درجہ بہتر ہے کہ اپنے مریضوں کو قدرت کے حوالے کردیں۔ (میکنڈی)
- میں ایک پرانا ڈاکٹر ہوں پھر بھی میں یہ سچی بات کہے بغیر نہیں رہ سکتا کہ ہم اندھیرے میں ٹکریں مارتے پھرتے ہیں۔ (ڈگلس میکلی گن)
- ہماری طب کی ترقی بیماروں کو قتل کرتا ہے۔ (اسٹیلی کوپر)

پروفیسر ڈاکٹر جرس ممبر پیرس میڈیکل اکادمی نے ایک طبی مجلس میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ نمونیا اور ذات الجنب کے علاج پر مجھے اعتقاد نہیں ہے چونکہ اس وقت اپنے ہی بھائی ہیں اس لئے صاف صاف کہہ رہا ہوں کہ ہم کو یہ بات عام طور پر نہیں کہنی چاہئے ورنہ مریض اپنے علاج کے لئے دوسرے طبیبوں کو بلالیں گے آجکل ہر علم میں ترقی ہورہی ہے مگر علم علاج کی طرف سے بالکل غفلت کی جارہی ہے۔

تنقید کا منشا

میرا اس تنقید سے یہ ہرگز منشا نہیں ہے کہ طب جدید کی تنقیص کی جائے اس کی خوبیوں کا منکر نہیں ہوں اور جانتا ہوں کہ اطباء مغرب شب و روز لیلائے طب کے لئے مجنونانہ سرگرم عمل ہیں اور یہ ظاہر ہے کہ علم کسی کی میراث نہیں ہے جو قوم بھی اس کے عشق وطلب میں بادیہ پیما ہوگی وہی اس کے حصول میں کامیاب ہوگی۔

اس تنقید سے صرف یہ منشا ہے کہ طب جدید بھی اپنی خوبیوں کے باوجود مکمل نہیں ہے اور اس لئے ہمیں اندھا دھند اس کی تقلید نہیں کرنی چاہئے۔

راہ اعتدال

صحیح راستہ یہ ہے کہ ہمیں نہ تو شیخ و جالینوس کے ہرقول کی نسبت ولا یاتیہ الباطل ان بین یدیہ ولا من خلفہ کا اعتقاد رکھنا چاہئے اور نہ ہی ائمہ فرنگ کے ہر مقولہ کو بھی اور منزل من السماء سمجھتے ہوئے پھر اس چاہ ضلالت میں گرنا چاہئے جس سے ہم نکلنے کی سعی کررہے ہیں۔

ہمیں چاہئے کہ علوم حاضرہ کو پیش نظر رکھتے ہوئے طب قدیم کی تنقیح کریں اگر آج ہوا آکسیجن اور کاربن وغیرہ سے مرکب ثابت ہوئی ہے اور ہم خود مشاہدہ و تجربہ پر اس ترکیب کو صحیح پاتے ہیں تو ہمیں بلا تامل ہوا کو مرکب تسلیم کرنا چاہئے اور عناصر اربعہ کی جگہ اکانوے (91) عناصر کے تسلیم کرنے میں تو ہمیں کسی دقت کا سامنا نہیں کیونکہ شیخ کی ہدایت کے مطابق ہمیں اس مسئلہ کو طبیعت سے لے لینا چاہئے اور خود اس پر بحث نہیں کرنی چاہئے پہلے ہم نے اسے طبیعت قدیمہ سے لیا تھا اب طبیعات جدیدہ سے اخذ کرتے ہیں اسی طرح خط استوا کے متعلق ہمیں شیخ کا مسلک ترک کردینا چاہئے اور موجودہ جغرافیہ طبعی کے ناقابل انکار دلائل وشواہد کے مطابق امام فخرالدین رازی کے مسلک کو اختیار کرنا چاہئے اسی طرح دیگر مسائل کی بھی تنقیح کرنی چاہئے اور ان میں مناسب تغیر وترمیم کے ساتھ ضروری اضافات ہونے چاہئیں۔ طبیعات، کیمیا، تشریح، منافع، جراحت، علم نباتات، طب قانونی میں ہمیں جدید معلومات پر زیادہ بھروسہ کرنا چاہئے اور ماہیت مرض، علم الاسباب، تشخیص الامراض، علم الادویہ معالجات اور حفظان صحت میں قدیم معلومات پر نظر ثانی کرنی چاہئے علم تشخیص میں جدید آلات اور تشخیص قارورہ کے جدید طرائق کا ضرور اضافہ ہونا چاہئے علم الادویہ میں اجزا طبعی اور اجزاء کیمیاوی کا اضافہ اگرچہ دقت طلب ہے مگر بہت مفید

ہے حفظان صحت میں محض جدید اصولوں کا اضافہ مفید ہوگا تشریح و جراحت میں جدید معلومات کو ترجیح حاصل ہوگی طبیعات و کیمیا اور علم نباتات کے مسائل کو مسلمات کی حیثیت سے لے لینا چاہئے مسئلہ اخلاط مسئلہ دوران خون اور مسئلہ جراثیم ہماری خاص توجہ کے مستحق ہیں ان کا پورے غور وفکر سے فیصلہ کر دینا چاہئے کیونکہ علم الامراض کا دارومدار زیادہ تر انہی مسائل ثلاثہ پر ہے۔

اس کے ساتھ ہمیں محض تنقیح پر اکتفا نہیں کرنا چاہئے بلکہ مستقبل طور پر طبی میدان میں ترقی کرنی چاہئے طب کا مقصد ازالہ مرض و حفظ صحت ہے اور ڈاکٹر کیمبل کی رائے میں بہتر طبیب وہی ہے جس سے مریضوں کو زیادہ فائدہ پہنچے اس لئے ہمیں اس میدان میں سرگرم جدوجہد کرنی چاہئے تشخیص امراض کے اصول مدون کرنے چاہئیں دوا سازی کو بہتر شکل میں لانا چاہئے عمدہ دواؤں کا انتظام کرنا چاہئے اور اصول علاج کی طرف خصوصاً توجہ کرنی چاہئے۔

کتاب العلاج

کتاب العلاج انہیں اصولوں پر تحریر کی گئی ہے اس میں جہاں طب قدیم کے بہترین معلومات کو ترتیب دیا گیا ہے وہاں طب جدید کے ضروری اضافات کو بھی شامل کیا گیا ہے اس کے ابتدائی حصوں میں طب جدید و قدیم دونوں کے ضروری اجزا کو جمع کر دیا گیا ہے ان اجزا میں تشریح و منافع میں جدید معلومات کو ترجیح دی گئی ہے۔ حفظ صحت میں کہیں کہیں جدید اصولوں کا اضافہ کیا گیا ہے اخلاط، دوران خون اور جراثیم کے مسائل کی تنقیح کی گئی ہے علم تشخیص میں یونانی تشخیص نظری کے علاوہ جدید آلات اور قارورہ و بلغم وغیرہ کے امتحان کے جدید طرائق کا اضافہ کیا گیا ہے اصول علاج میں طب یونانی کو تفوق حاصل ہے اس لئے ان میں کسی طرح کی ترمیم نہیں کی گئی۔

علم طب...... تعریف و تقسیم

علم طب وہ علم ہے جس میں انسان کی صحت و مرض سے بحث کی جاتی ہے اس کا مقصد یہ ہے کہ صحت کو قائم رکھا جائے اور مرض کو دور کیا جائے۔

علم طب کے دو حصے ہیں طب علمی (Practice of Medicine) جس کو نظری بھی کہتے ہیں اور طب عملی (Principles of Medicines) عمل ان باتوں کا ذکر ہوتا ہے جن کا عمل سے تعلق ہوتا ہے مثلاً ورزش کیونکر کرنی چاہئے یا مرض کا کس طرح علاج کرنا چاہئے علمی میں ان امور کا بیان ہوتا ہے جن کا عمل سے تعلق نہیں ہے مثلاً یہ معلوم کرنا کہ صحت کیا چیز ہے مرض کسے کہتے ہیں چونکہ علم طب میں بدن انسان کے صحت و مرض سے بحث کی جاتی ہے اس لئے ہم سب سے پہلے ان امور کو بیان کریں گے جن سے انسانی بدن بنا ہے ان اجزاء کو امور طبیعیہ کہتے ہیں- اس کے بعد صحت کی ماہیت بیان کریں گے اور چونکہ صحت کا حفظ بقا اس کے اسباب پر موقوف ہے اس لئے ہم قانون صحت کے نام سے اس کے اسباب کی تفصیل بیان کریں گے پھر مرض، اس کے اقسام، اسباب، تشخیص اور اصول علاج کو قلم بند کریں گے اس کے بعد حصہ دوم میں امراض کے ماہیت، اسباب، علامات، تشخیص، اصول علاج اور معالجات کو تفصیل سے تحریر کریں گے۔

امور طبیعیہ

امور طبیعیہ ان اجزا کو کہتے ہیں جن پر انسانی بدن کا وجود موقوف ہے اور اگر ان میں سے ایک کو بھی معدوم فرض کرلیا جائے تو بدن انسان وجود پذیر نہیں ہوسکتا امور طبیعیہ سات ہیں: ارکان، امزجہ، اخلاط، اعضا، ارواح، قویٰ، افعال۔

ارکان

ارکان یا عناصر چند ایسے مفرد اجزاء ہیں جن سے حیوانات نباتات اور جمادات کی ابتدائی ترکیب ہوتی ہے جب حیوانات وغیرہ کا تجزیہ کیا جائے تو سب سے آخر میں یہ اجسام نکلتے ہیں اور پھر ان کی تقسیم ایسے اجزاء کی طرف نہیں ہوسکتی جن کی صورتیں مختلف ہوں ان ارکان کے ملنے سے ہی مرکبات پیدا ہوتے ہیں۔

فلسفہ قدیم میں عام طور پر چار ارکان تسلیم کئے جاتے رہے ہیں آگ، پانی مٹی اور ہوا- جدید طبیعات میں عناصر کے لئے یہ ضروری نہیں سمجھا جاتا کہ وہ ہر ایک مرکب میں لازمی طور پر پائے جائیں نیز آگ، پانی، مٹی اور ہوا کو طبیعات میں بسیط تسلیم نہیں کیا جاتا۔

ہم ذیل میں نہایت اختصار کے ساتھ ارکان اربعہ کی جدید و قدیم تشریح درج کرتے ہیں:

ہوا:

ہوا کا مزاج گرم و تر تسلیم کیا گیا ہے ہمارے اردگرد کی ہوا پانی اور زمین کے بخارات کے ملنے کی وجہ سے عموماً سرد ہوتی ہے کبھی آفتاب کی حرارت کی وجہ سے یہ گرم ہوجاتی ہے زیادہ تر بلندی پر آفتاب کی حرارت کا انعکاسی اثر کم ہوجاتا ہے اور پانی کے بخارات ہوا میں ملے ہوئے ہوتے ہیں یہی وجہ ہے کہ بلند مقامات پر ہوا ٹھنڈی ہوتی ہے- فلسفہ قدیم میں جو ہوا ہمارے قریب ہے اس کو ہوا مخلوط قرار دیا گیا ہے اور شیخ الرئیس نے قانون میں اس کے حسب ذیل اجزا شمار کئے ہیں۔

1- ہوا بسیط

2- بخارات: جب تر چیز پر حرارت اثر کرتی ہے تو اس سے بخارات پیدا ہوتے ہیں۔

3- دخان: جب خشک چیز میں حرارت احتراقی اثر پیدا کرتی ہے تو اس سے دخان پیدا ہوتا ہے۔

4- اجزا ناریہ

ان کے علاوہ اس میں بعض اور حیوانی ونباتی آمیزشیں بھی ہوتی ہیں۔

تحقیقات جدیدہ نے ہوا کو مندرجہ ذیل اجزاء سے مرکب تسلیم کیا ہے:

البقرین (نائٹروجن)، حمضین (آکسیجن)، ادخنہ (کاربونک ایسڈ گیس)

اس کے علاوہ ہوا میں بہت تھوڑی مقدار میں غازالنوشادر (ایمونیا گیس) اور نزون (حمفون) اور قدرے ابخرہ مائیہ (ایکوس دے پرز) بھی شامل ہوتے ہیں۔متذکرہ بالا اجزاء معمل کیمیاوی میں تجزیہ کر کے مشاہدہ کرائے جاتے ہیں اس مسئلہ کو اچھی طرح واضح کرنے کے لئے ہوا کے اجزاء کا مختصر طور پر بیان درج کیا جاتا ہے۔

1- حمضین (آکسیجن):

یہ ایک نہایت لطیف بے رنگ، بے بو اور بے ذائقہ گیس ہے ہر تنفس کی زندگی کا مدار اسی پر ہے یہ پھیپھڑوں میں پہنچ کر خون کو صاف اور سرخ بناتی ہے۔

2-دخان (کاربونک ایسڈ گیس):

یہ صاف بیرنگ غاز (گیس) ہے جو کسی قدر خوش ذائقہ ہوتا ہے اور اس میں بو ہوتی ہے یہ معمولی ہوا کی نسبت دوگنا وزنی ہوتا ہے۔

3-البقرین (نائٹروجن):

یہ بے رنگ بے بو اور بے ذائقہ گیس ہے جو آکسیجن کے ساتھ مل کر اس کی حدت کو توڑ دیتی ہے تاکہ انسان اور حیوان حمضین کے صحیح فائدہ سے متمتع ہوں کیونکہ خالص حمضین اس قدر تیز ہے کہ اس میں سانس لینا اور زندہ رہنا ناممکن ہے۔

4- غازالنوشادر (ایمونیا گیس):

یہ غاز حیوانی اور نباتی مواد کے سڑنے اور گلنے سے پیدا ہوتی ہے حیوانات کے لئے تو یہ غاز مضر صحت ہے لیکن نباتات کے لئے مفید ہے معمولی طور پر یہ ہوا میں بہت کم موجود ہوتی ہے اسی وجہ سے اس کی مضرت معلوم نہیں ہوتی اگر اس کی مقدار بڑھ جائے تو ضرور مضر صحت ثابت ہوگی۔

5-حمضون (اوزون):

یہ ایک قسم کی بہت تیز حمضین ہے جو نہایت پاک وصاف ہوا میں نہایت قلیل مقدار میں پائی جاتی ہے مثلاً قلعہ کوہ یا سطح سمندر پر۔

پانی:

فلسفہ قدیم پانی کو بھی بسیط مانتا ہے پانی کا مزاج سرد و تر ہے یہ تین صورتوں میں پایا جاتا ہے سیال، جامد اور ابخرہ مائیہ۔ عام طور سے قدرتی پانی خالص صورت میں دستیاب نہیں ہوتا پانی میں مختلف قسم کی کدورتیں شامل رہتی ہیں بعض محلول ہوتی ہیں جیسے نمکیات اور بعض معلق رہتی ہیں جیسے چونہ وغیرہ کے اجزاء اور بعض آمیزشیں ہوا کی صورت میں ہوتی ہیں جو پانی گرم کرنے پر بلبلوں کی شکل میں ظاہر ہوتی ہیں۔

بعض پانی اپنے اندر اجسام معدنیہ لئے ہوئے ہوتے ہیں مثلاً گندھک، پھٹکری، نمک وغیرہ۔

فلسفہ جدید پانی کو دو غازوں سے مرکب تسلیم کرتا ہے حمضین اور مائین۔ مائین (ہائیڈروجن) جب حمضین (آکسیجن) سے ملتا ہے تو فوراً جلنے لگتا ہے اس کے جلتے وقت ایک ہلکی سی آواز بھی پیدا ہوتی ہے) اور دونوں مل کر پانی کی صورت اختیار کرلیتے ہیں اندازہ کیا گیا ہے کہ پانی میں دو حجم مائین اور ایک حجم آکسیجن ہوتا ہے جب پانی کو بذریعہ برقی رو تحلیل کیا جاتا ہے تو یہ دونوں اجزاء مذکورہ بالا تناسب سے علیحدہ ہوجاتے ہیں۔

آگ:

یہ بھی موالید ثلاثہ (معدنیات، نباتات، حیوانات) کے لئے ایک رکن ہے اور مفرد ہے اس کا کرہ تمام ارکان سے بلند ہے اور آسمان سے متصل ہے لیکن فلسفہ جدید اس کو کوئی اہمیت نہیں دیتا ہے کیونکہ جب آکسیجن کسی چیز پر شدت سے عمل کرتا ہے تو اشتعال پیدا ہوتا ہے اس کیمیاوی عمل اور منظر کو آگ کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔

مٹی:

یہ بھی فلسفہ قدیم کے لحاظ سے مفرد چیز ہے اور ارکان اربعہ میں شامل ہے لیکن فلسفہ جدید زمین کے اندر بہت سے مفردات مانتا ہے اور زمین کو ان مفردات یا عناصر کا ایک بھاری انبار قرار دیتا ہے۔

جدید نظریہ:

جدید نظریہ کے مطابق اس وقت عناصر کی تعداد ننانوے ہے جن میں سے بعض عناصر فلزی (Metallic) ہیں اور بعض غیر فلزی (Non-Metallic) ہیں۔

ان میں سے حسب ذیل سولہ عناصر انسانی میں پائے جاتے ہیں:

آکسیجن	(حمضین)	میگنیشم	(مغنسیا)
فاسفورس	(نورین)	لیتھیم	(ارضین)
کلورین	(خضرین)	آئرن	(حدید)
فلورین	(سیلین)	نائٹروجن	(ابقرین)
کیلشیم	(کلسین)	ہائیڈروجن	(مائین)
پوٹاشیم	(قلوین)	کاربن	(مجمین)
سلفر	(کبریت)	آئیوڈین	(بنفسچن)
سلیکن	(رملین)	سوڈیم	(نظرونی)

بعض اشخاص میں ان کے علاوہ تین اور عناصر بھی پائے جاتے تھے: مینگنیز (مغنسیا)، کاپر (نحاس)، لیڈ (اسرب)

تطبیق

اس میں شک نہیں کہ بظاہر جدید و قدیم عناصر میں تطبیق کی کوئی صورت معلوم نہیں ہوتی مگر دقت نظر سے دیکھنے سے اس قدر بعد بھی نہیں معلوم ہوتا۔

جہاں تک عناصر اربعہ کا تعلق ہے اگر ہم اس حقیقت کو پیش نظر رکھیں کہ فلاسفہ قدیم نے ہمارے قریب کو ہوا، پانی، آگ اور مٹی کو بسیط تسلیم نہیں کیا تو اختلاف بہت کچھ رفع ہوجاتا ہے یہی نہیں بلکہ ان عناصر کے متعلق اگر قدما کی تصریحات

اور جدید تحقیقات کو پہلو بہ پہلو دیکھا جائے تو بہت کچھ مطابقت نظر آتی ہے مثلا ہوا کے متعلق قدیم طبعیات کی تصریح بیان کی گئی ہے کہ یہ مخلوط ہے جدید کیمیا نے بھی یہی قرار دیا ہے کہ ہوا مزیج (مکسچر) ہے مرکب (کمپاؤنڈ) نہیں۔ مرکب کا مفہوم یہ ہے کہ مختلف اجزاء کے کیمیاوی طور پر باہم ملنے سے کوئی نئی چیز پیدا ہو جس کے خواص اس کے اجزاء سے مختلف ہوں ہوا میں یہ صورت نہیں ہے کیونکہ اس میں آکسیجن اور نائٹروجن کے خواص موجود ہیں۔

اسی طرح جدید و قدیم کیمیا نے ہوا کے جو اجزاء قرار دیئے ہیں ان کی مطابقت ذیل کے نقشے سے واضح ہوتی ہے:

ازروئے کیمیاء قدیم	ازروئے کیمیاء جدید	تناسب
ہوا' بسیط	نائٹروجن (ابقرین)	78.03
اجزائے ناری	آکسیجن (حمضین) اوزون (حمضون)	21.00 شائبہ
آبی بخارات	ایکوس ویپر (آبی بخارات)	متغیر
اجزائے دخانیہ	کاربن ڈائی آکسائیڈ (اجزائے خانیہ)	.3
نباتی و حیوانی کثافت	ایمونیا (غازنوشادری)	شائبہ

ہوا بسیط کو نائٹروجن اور اجزائے ناری کو آکسیجن اور اوزون قرار دینے میں کوئی دقت نہیں ہے کیونکہ نائٹروجن ہوا کا جزو عظیم اور اور آکسیجن عنصر ناری ہے اوزون آکسیجن کی ہی ایک شکل کا نام ہے آبی بخارات اور دخان کو کیمیاء جدید و قدیم دونوں نے ہوا کے اجزاء قرار دیا ہے باقی رہی غازالنوشادر تو اس کے مقابلہ میں طب قدیم نے نباتی و حیوانی عفونت کو ہوا میں شامل بتلایا ہے اور عجیب بات یہ ہے کہ جدید تحقیق سے معلوم ہوا ہے کہ غاز نوشادر نباتی و حیوانی مادون کے سڑنے سے پیدا ہوتی ہے۔

جدید و قدیم سائنس ہوا کے طبعی اجزاء میں ہی متفق نہیں ہیں بلکہ اس کے غیر طبعی اجزاء میں بھی ان کا اتفاق ہے چنانچہ جدید سائنس کی تحقیق کے مطابق ہوا میں چار قسم کی کثافتیں ہوتی ہیں دخانی' معدنی' نباتی اور حیوانی۔

دخانی کثافتیں:

دخان (کاربونک ایسڈ گیس) غازالنوشادر (ایمونیا گیس) وغیرہ۔

معدنی کثافتیں:

گرد وغبار مٹی' چونہ' پتھر' شیشہ اور تانبے وغیرہ کے ذرات یہ کثافتیں ہوا میں شامل ہو کر سانس کے ذریعہ پھیپھڑوں میں پہنچ کر مختلف قسم کی بیماریاں پیدا کرتی ہیں۔

نباتی و حیوانی کثافتیں:

یہ کثافتیں ہوا میں بہت زیادہ شامل ہوتی ہیں اور بہت خطرناک ہیں ان کثافتوں سے متعدی امراض پھیل جایا کرتے ہیں یہ حیوانی اور نباتی مواد کے تعفن سے پیدا ہوتی ہیں۔

اس کے مقابلہ میں علامہ قرشی نے موجز القانون میں ہوا کی حسب ذیل کثافتیں بیان کی ہیں:

1- نیستان اور گڑھوں کے بخارات
2- ردی ترکاریوں اور مضر درختوں کے بخارات

3- متواتر گردوغبار

4- دھواں

5- مردوں کی بدبو

ان میں سے پہلی دو نباتی کثافتیں ہیں متواتر گردوغبار معدنی کثافت ہے دھواں دخانی کثافت ہے اور مردوں کی بوحیوانی کثافت ہے اور یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ نباتی وحیوانی مواد کے سڑنے سے غاز النوشادر بھی پیدا ہوتی ہے جس کو جدید تحقیق نے ہوا کی ایک اہم کثافت قرار دیا ہے۔

اس سے معلوم ہوگا کہ جدید تجربات نے قدیم تحقیق کی توثیق وتشریح کردی ہے ہم نے یہاں ہوا کے قدیم و جدید نظریات کی تطبیق میں کسی قدر زیادہ تفصیل سے کام لیا ہے باقی تینوں عناصر کے متعلق اس قدر تفصیل کی گنجائش نہیں ہے اور صرف اشاروں سے کام لیا جائے گا۔

پانی کو جدید سائنس نے ہائیڈروجن (مائین) اور آکسیجن (حمضین) کا مرکب قرار دیا ہے قدیم طبیعات میں اگرچہ پانی کو بسیط تسلیم کیا گیا ہے مگر ساتھ ہی تصریح کی گئی ہے کہ پانی میں ہوا کے اجزاء ملے ہوئے ہیں جدید سائنس آکسیجن کو ہوا کا جزو عامل قرار دیا گیا ہے اس طرح جدید وقدیم نظریات میں زیادہ فرق نہیں پایا جاتا۔

شیخ الرئیس نے بیان کیا ہے کہ ہمارے قریب کا پانی بسیط نہیں ہے اور پانی کے بڑے ذخائر میں اجزائے ہوائی و ناری پائے جاتے ہیں کیمیائے جدید نے بھی اسے تسلیم کیا ہے کہ جہاں پانی میں ماہیت (ہائیڈروجن) اور اجزائے ناری (آکسیجن) پائے جاتے ہیں وہاں ہوا کے اجزاء بھی ملے ہوئے ہوتے ہیں جو پانی کو جوش دینے کی صورت میں بلبلوں کی شکل میں خارج ہوجاتے ہیں۔

علاوہ ازیں فلاسفہ قدیم کے ایک مشہور گروہ (اصحاب خلیط) کا مسلک یہ ہے کہ پانی میں اجزائے ناری بسیط شکل میں پائے جاتے ہیں اس مذہب کے مطابق تطبیق بالکل واضح ہے کیونکہ کیمیاء جدید پانی کو آکسیجن اور ہائیڈروجن کا مرکب قرار دیتی ہے اور اصحاب خلیط اسے اجزائے ناری اور اجزائے مائی کا مرکب قرار دیتے ہیں اور یہ واضح کیا جاچکا ہے کہ اجزائے ناری و مائی سے مراد آکسیجن اور ہائیڈروجن ہیں۔

اس جگہ اس امر کی بھی تصریح ضروری ہے کہ بعض اسلامی ماہرین کیمیانے پانی کو مرکب تسلیم کیا ہے اور اس کے دو اجزاء قرار دیئے ہیں ان میں سے مشہور صوفی بزرگ ذوالنون مصری خاص طور پر ممتاز ہیں۔

مٹی کے متعلق طبیعات کی تحقیق یہ ہے کہ یہ بہت سے عناصر کا مجموعہ ہے اور عناصر کی بڑی تعداد مٹی میں ہی پائی جاتی ہے چنانچہ سونا' چاندی' لوہا' تانبا' پارہ گندھک توتیا وغیرہ سب مٹی میں ملتے ہیں قدیم فلسفہ طبیعہ بھی اس کا مخالف نہیں ہے اور اس کی تصریح کرتا ہے کہ معدنیات مٹی میں ہی پائے جاتے ہیں اس کے علاوہ یہ توضیح کی گئی ہے کہ لکڑی وغیرہ کے احتراق پر جو چیز حاصل ہوتی ہے اس میں اجزائے ارضیہ کا غلبہ ہوتا ہے جدید سائنس کی تحقیق کے مطابق اس میں کاربن کا غلبہ پایا جاتا ہے قدیم حکمانے یہ بھی تصریح کی ہے کہ اس میں اجزائے ارضیہ کے علاوہ تھوڑی مقدار میں تناری ہوائی اور آبی اجزا بھی ہوتے ہیں جدید تحقیق نے بھی تسلیم کیا ہے کہ اس میں کاربن کے علاوہ آکسیجن' نائٹروجن اور ہائیڈروجن پائے جاتے ہیں۔

آگ کے متعلق جدید سائنس میں بتلایا گیا ہے کہ یہ آکسیجن کا ایک کیمیاوی عمل ہے اور اس طرح اس کا مستقل وجود نہیں ہے فلسفہ قدیم میں بھی اشراقین وغیرہ نے اس کے مستقل وجود سے انکار کیا ہے اور بعض نے یہ تصریح کی ہے کہ ہوا جب اشتعال اختیار کرتی تو آگ بن جاتی ہے گویا جدید طبیعات کے الفاظ میں ہوا کے جزو عامل آکسیجن کے اشتعال سے آگ بنتی ہے۔

عناصر کے متعلق قدیم تصریحات:

جدید و قدیم عناصر کی بحث میں عناصر کے متعلق و بنیادی امور کو پیش نظر رکھنا بہت ضروری ہے ان میں سے پہلا امر یہ ہے کہ فلسفہ قدیم میں عناصر کی تعریف میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ وہ حیوانات' نباتات اور جمادات کے اجزا اولیہ ہیں یعنی ان کی ترکیب میں لازمی طور پر شامل ہیں- اس تعریف کے اعتبار سے ہمیں ایسے اجزائے سے بحث نہیں ہوگی جو لازمی طور پر حیوانات وغیرہ کی ترکیب میں شامل نہ ہوں دوسرا امر یہ ہے کہ طبیعات قدیمہ میں بار بار اس کی تصریح کی گئے ہے کہ عناصر اربعہ ہمارے قریب کی آگ' پانی' مٹی اور ہوا مقصود نہیں ہے کیونکہ یہ سب کے سب مخلوط ہیں البتہ یہ اپنی اصلی حالت میں بدن انسان وغیرہ کی ترکیب میں شامل ہیں۔

اگر ان دو امور کو پیش نظر رکھا جائے تو جدید و قدیم عناصر کی تطبیق میں کوئی بڑی دقت نہیں رہتی۔

موالید ثلاثہ سے اگر ہم جمادات کو الگ کر دیں کہ ان میں اکثر جدید تحقیق کے مطابق عناصر ہیں اور باقی اشیاء کی ترکیب پر غور کریں تو معلوم ہوگا کہ ان میں سے اکثر کی ترکیب میں چار چیزیں پائی جاتی ہیں- آکسیجن' نائٹروجن' ہائیڈروجن اور کاربن (حمضین) البقرین' مائین اور فحمین) چنانچہ کیمیا جدید نے تصریح کی ہے کہ ہائیڈروجن کاربن اور آکسیجن حیوانی اور نباتی ریشوں اور عام نامیاتی مرکبوں کے اجزاء اعظم ہیں اور اگرچہ نائٹروجن حیوانی اور نباتی ریشوں کی ترکیب میں بافراط داخل نہیں تاہم اس میں شک نہیں کہ نائٹروجن ان ریشوں کا نہایت ضروری اور مستقل جزو ترکیبی ہے۔

کیمیاء جدید نے اس حقیقت کو معلوم کرنے کے لئے مختلف اشیاء کا تجزیہ کیا ہے چنانچہ ہم ذیل میں بعض نتائج درج کرتے ہیں- خشک لکڑی میں حسب ذیل اجزاء پائے جاتے ہیں:

کاربن	55 فیصد
آکسیجن اور نائٹروجن	39 فیصد
ہائیڈروجن	6 فیصد

جب نباتات سڑتے ہیں تو عموماً حسب ذیل ترکیب ہوتی ہے:

کاربن	58 فیصد
آکسیجن اور نائٹروجن	37 فیصد
ہائیڈروجن	5 فیصد

احتراق کے بعد عموماً ایک فیصدی کے قریب ارضی مادہ ہوتا ہے۔

مراد لحمیہ (گوشت) میں حسب ذیل اجزاء پائے جاتے ہیں:

آکسیجن	29¼ فیصد
ہائیڈروجن	53¼ فیصد
نائٹروجن	4 فیصد
کاربن	12¼ فیصد

ان کے علاوہ نہایت خفیف مقدار 1/4 فیصدی میں کبریت گندھک (سلفر) پائی جاتی ہے۔

ان حقائق سے یہ معلوم ہوگا کہ اکثر مرکبات ان چار چیزوں سے ہی مرکب ہیں اور متقدمین جن عناصر کو آگ' ہوا' پانی اور مٹی سے تعبیر کرتے ہیں ان کو آج کل آکسیجن نائٹروجن' ہائیڈروجن اور کاربن کا نام دیا جاتا ہے متقدمین ہمارے گردوپیش کی

آگ وغیرہ کو مخلوط کہتے تھے اور یہ قرار دیتے تھے کہ ان کی بسیط اور خالص صورت ہمارے ابدان میں پائی جاتی ہے آکسیجن سے آگ کی مماثلت ظاہر ہے کیونکہ آگ جدید کیمیا کے مطابق آکسیجن کے اشتعال کا نام ہے نائٹروجن ہوا کا جزو اور ہائیڈروجن پانی کا جزو اعظم ہے کاربن کے متعلق قدمانے خود تصریح کی ہے کہ ہر چیز کے احتراق پر اجزائے ارضیہ حاصل ہوتے ہیں۔

اس مقام پر اس کی تصریح بھی ضروری ہے کہ قدیم فلاسفہ عناصر کے چار ہونے کے متعلق نہیں تھے اور اس بارے میں مختلف مذاہب اختیار کئے گئے تھے جن میں سے ایک مذہب یہ ہے کہ عناصر اصل میں تین ہیں جامد (سالڈ)' سیال (فلوئڈ) اور ہوائی (گیس) اور عناصر اربعہ بھی ان تینوں سے مرکب ہیں چنانچہ پانی میں عنصر سیال کا غلبہ ہے مٹی میں عنصر جامد کا اور آگ میں عنصر ہوائی کا اور ہوا میں عنصر ہوائی اور عنصر سیال کا۔

اس مذہب کے مطابق تطبیق میں کوئی دقت باقی نہیں رہتی اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جدید تحقیقات نے اس مذہب کو مشہور مذہب پر غالب کردیا ہے اس مذہب کے مطابق ایک تو عناصر اربعہ کی بساطت کو ثابت کرنے کی ضرورت نہیں رہتی دوسرے عناصر اربعہ کی جدید ترکیب قدیم نظریہ کے مطابق معلوم ہوتی ہے چنانچہ اس مذہب کی تشریح نئی تحقیق کے مطابق ہم یوں کرسکتے ہیں کہ عنصر جامد سے مراد کاربن عنصر سیال سے مراد ہائیڈروجن اور عنصر ہوائی سے مراد آکسیجن ہے چنانچہ اس مذہب کی تصریح کے مطابق پانی میں عنصر سیال (ہائیڈروجن) کا مٹی میں عنصر جامد (کاربن) اور آگ میں عنصر ہوائی (آکسیجن) کا غلبہ ہے ہوا میں عنصر ہوائی (آکسیجن) اور عنصر سیال (ہائیڈروجن) دونوں شامل ہیں ہوا کے متعلق ہم پہلے بیان کرچکے ہیں کہ آکسیجن کے علاوہ اس میں بخارات پائے جاتے ہیں اور اس میں کچھ شبہ نہیں کہ بخارات کا بڑا حصہ عنصر سیال (ہائیڈروجن) پر مشتمل ہے۔

ایک اور قابل ذکر امر یہ ہے کہ بعض فلاسفر قدیم نے غاز یا عنصر ہوائی کو دو قسموں میں تقسیم کیا ہے اگر عنصر ہوائی میں اشتعال نہ پیدا ہو تو اسے ہوا کہتے ہیں اور اگر اس میں اشتعال پیدا ہوجائے تو اسے آگ سے تعبیر کرتے ہیں اس صورتمیں صرف تین ضروری عناصر ہوں گے۔

عنصر ہوائی (آکسیجن) عنصر مائی (ہائیڈروجن) اور عنصر ارضی (کاربن) جدید تحقیق نے بھی یہ ثابت کیا ہے کہ تمام نامیاتی مرکبات اور حیوانی و نباتی ریشے انہیں سے ترکیب حاصل کئے ہوتے ہیں اور چونکہ مواد نشائیہ میں البقرین نہیں پایا جاتا اس لئے عناصر ثلاثہ کا مسلک زیادہ قرین صحت معلوم ہوتا ہے۔

مزاج

جب عناصر کے چھوٹے چھوٹے اہم اجزا باہم مل کر ایک دوسرے پر فعل و انفعال کرتے ہیں تو اس تفاعل و تعامل کیمیاوی کی وجہ سے ایک نئی کیفیت حاصل ہوتی ہے جس کو مزاج کہتے ہیں۔

اس کی تفصیل یہ ہے کہ جب عناصر ایک دوسرے سے ملتے ہیں تو ان کے چھوٹے چھوٹے اجزا ایک دوسرے کی قوتوں کو توڑنے کی سعی کرتے ہیں عناصر کے ذرات کی اسی کشمکش کو فعل و انفعال یا تفاعل و تقابل سے تعبیر کیا جاتا ہے جب یہ کشمکش ختم ہوکر ایک نئی درمیانی کیفیت پیدا ہوجاتی ہے تو اس کو مزاج کہتے ہیں۔

اس امر میں اختلاف کیا گیا ہے کہ امتزاج میں عناصر اپنی کیفیات و اثرات کو ترک کرتے ہیں یا نہیں فلسفیوں کے ایک مشہور گروہ (اصحاب خلیط) کا یہ مسلک ہے کہ عناصر اپنی کیفیات کو ترک نہیں کرتے ان کی رائے میں عناصر کا امتزاج سرکہ اور شہد کی آمیزش کی طرح ہے اور مزیج (مکسچر) کی حیثیت رکھتا ہے جس میں عناصر کے تمام خواص باقی رہتے ہیں مگر جمہور حکماء

نے اس نظریہ کو رد کر دیا ہے اور قرار دیا ہے کہ عناصر کے اس امتزاج میں وہ اپنی کیفیات کو ترک کر دیتے ہیں اور ایک نئی درمیانی کیفیت کو حاصل کرتے ہیں فلاسفہ قدیم میں اس بارے میں بھی اختلاف ہے کہ مرکب میں عناصر باقی رہتے ہیں یا نہیں ایک گروہ کی رائے میں عناصر اپنی صورتوں کو چھوڑ دیتے ہیں۔ مگر شیخ الرئیس اور اکثر حکماء کا مسلک یہ ہے کہ مرکب میں عناصر باقی رہتے ہیں اس پر وہ تجربہ کو دلیل گردانتے ہیں کہ قرع انبیق کے ذریعہ مرکبات کا تجزیہ کرنے پر ان میں عناصر پائے جاتے ہیں۔

مزاج کی دو قسمیں ہیں: (1) معتدل اور اس سے مراد یہ ہے کہ مرکب کو خواہ مکمل بدن ہو یا عضو عناصر سے وہ حصہ ملا ہو جو اس کے مطلوبہ افعال کے صادر ہونے کے لئے مناسب ہو (2) غیر معتدل سے مراد یہ ہے کہ عناصر کے امتزاج میں یہ تناسب باقی نہ رہے۔

معتدل کی چار قسمیں ہیں: (1) معتدل نوعی یعنی حیوان کی کسی ایک نوع کو اس کے افعال کے مطابق مناسب مزاج حاصل ہو مثلاً انسان کو اس کی ضرورت کے مطابق اور شیر کو اس کی مقتضیات کے مطابق مزاج عطا کیا گیا ہے۔ (2) معتدل صنفی یعنی انسان کے مختلف اصناف میں سے ہر صنف کو اس کی ضروریات کے مطابق مزاج حاصل ہو مثلاً پاکستانی کو اس کی ضرورتوں کے مطابق اور بر‌فش کو اس کے حالات کے مطابق مزاج عطا کیا گیا ہو۔ (3) معتدل شخصی یعنی ہر شخص کو ایسا مزاج حاصل ہو جس کی وجہ سے وہ اپنی ضروریات حیات کو بہترین طریق پر تکمیل کر سکے۔ (4) اعتدال عضوی یعنی ہر عضو کو اس کے وظائف کے مطابق مزاج عطا کیا گیا ہو مثلاً ہڈی کو اس کی ضروریات کے مطابق اجزا کلیہ زیادہ عطا کئے گئے ہیں یا شحم کو اس کی ضرورت کے مطابق اجزاء مائیہ زیادہ دئے گئے ہیں۔

ان میں سے ہر ایک کی پھر دو قسمیں کی گئیں ہیں مگر وہ عملی طور پر کچھ زیادہ مفید نہیں ہیں۔

غیر معتدل کی آٹھ قسمیں ہیں کیونکہ (1) یا تو مرکب اعتدال مناسب سے زیادہ گرم ہوگا یا (2) زیادہ سرد ہوگا یا (3) زیادہ تر ہوگا یا (4) زیادہ خشک ہوگا اور یہ چار مفرد قسمیں ہیں (5) یا گرم و تر ہوگا (6) یا گرم و خشک (7) یا سرد و تر ہوگا (8) یا سرد و خشک اور یہ چار قسمیں مرکب ہیں۔

اس اعتبار سے سوء مزاج (غیر معتدل مزاج کو سوء مزاج بھی کہتے ہیں) کی حسب ذیل قسمیں ہوتی ہیں:

1) سوء مزاج حار (گرم) اس میں معتدل مزاج کی نسبت سے حرارت زیادہ ہوتی ہے۔
2) سوء مزاج بارد (سرد) اس میں معتدل مزاج کی نسبت سردی زیادہ ہوتی ہے۔
3) سوء مزاج رطب (تر) اس میں معتدل مزاج کی نسبت تری زیادہ ہوتی ہے۔
4) سوء مزاج یابس اس میں معتدل مزاج کی نسبت سے خشکی زیادہ ہوتی ہے۔

ان چاروں قسموں کو سوء مزاج بسیط کہتے ہیں۔

5) سوء مزاج حار رطب (گرم تر) اس میں معتدل مزاج سے گرمی اور تری زیادہ پائی جاتی ہے۔
6) سوء مزاج حار یابس (گرم و خشک) اس میں معتدل مزاج سے گرمی اور خشکی زیادہ پائی جاتی ہے۔
7) سوء مزاج بارد رطب (سرد تر) اس میں معتدل مزاج سے سردی اور تری زیادہ پائی جاتی ہے۔
8) سوء مزاج بارد یابس (سرد خشک) اس میں معتدل مزاج سے سردی اور خشکی زیادہ پائی جاتی ہے۔

ان میں سے ہر ایک کی دو قسمیں ہیں سادہ اور مادی' سادہ سے مراد یہ ہے کہ بغیر کسی مادہ کے متغیر ہونے کے صرف کیفیت بڑھ جائے مثلاً دھوپ میں چلنے سے گرمی بڑھ جاتی ہے مگر بدن کے موا داس گرمی سے متاثر نہیں ہوتے۔ مادی سے مراد یہ ہے کہ بدن کے اخلاط رطوبات میں تغیر ہونے کی وجہ سے بدن کی کیفیت بڑھ جائے مثلاً خلط صفرا کے بڑھ جانے سے

بدن میں گرمی پیدا ہو جائے۔

تمام مزاجوں میں سب سے معتدل انسان کا مزاج تسلیم کیا گیا ہے جملہ اصناف انسانی میں سب سے زیادہ معتدل اقلیم چہارم کے باشندے قرار دئے گئے ہیں۔

اعضاء بدن میں سب سے زیادہ معتدل سرانگشت شہادت کی جلد ہے اس کے بعد باقی انگلیوں کے اگلے پوروں کی جلد پھر انگلیوں کی جلد پھر غار کف کی جلد پھر کف دست کی جلد پھر ہاتھ کی جلد پھر عام جلد جملہ اعضاء میں سب سے زیادہ گرم عضو دل ہے اس کے بعد پھر گوشت - اعضاء میں سب سے زیادہ سرد ہڈی ہے پھر کری پھر رباط پھر غصب پھر نخاع پھر دماغ - تمام اعضاء میں سب سے زیادہ تر ثمین (پتلی چربی) ہے پھر شحم (موٹی چربی) پھر نرم گوشت پھر دماغ پھر نخاع - بدن میں سب سے زیادہ خشک بال ہیں اس کے بعد ہڈی پھر کری پھر رباط پھر اعصاب۔

مزاج کے متعلق جدید تصریحات:

بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ علماء مغرب نے مزاج کی بحث کو ترک کر دیا ہے مگر مختلف علوم و فنون کے مطالعہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ مزاج کے مباحث کو انہوں نے ایک خاص رنگ میں بیان کیا ہے کیمیا جدید نے مزیج اور مرکب کے متعلق نہایت تفصیل سے بحث کی ہے اور بتلایا ہے کہ مزیج (مکسچر) میں عناصر ایک دوسرے کے پہلو بہ پہلو موجود ہوتے ہیں اور اس کے خواص عناصر و اجزا کے خواص کے مابین ہوتے ہیں اور اس کے اجزا کو سادہ تدبیروں سے جدا کیا جاسکتا ہے اس کے خلاف مرکب کے خواص اجزا و عناصر سے بالکل جداگانہ ہوتے ہیں اس کے اجزا کا ایک خاص معین تناسب ہوتا ہے اور ان کو وقت کے ساتھ جدا کیا جاسکتا ہے۔

حیوانات، نباتات وغیرہ کی نسبت کیمیا جدید کی یہ رائے ہے کہ یہ عناصر کے مرکبات ہیں مزیجات نہیں ہیں اور ان کی ترکیب میں عناصر اس طرح پائے جاتے ہیں کہ ان کے خواص عناصر سے بالکل جداگانہ ہوگئے ہیں البتہ ان عناصر کا استحالہ نہیں ہوتا اور اگر ہم چاہیں تو سعی و کوشش سے کیمیائی تحلیل کے ذریعہ ان عناصر کو مرکب سے نکال سکتے ہیں۔

یہ توضیح بالکل قدیم فلاسفی کے مذہب مشہور کے مطابق ہے کیونکہ ان کی رائے میں بھی عناصر کی ترکیب کے بعد ان کی کیفیات باقی نہیں رہتی اور مرکب میں ایک نئی کیفیت مزاجیہ پیدا ہوجاتی ہے البتہ مرکب میں عناصر باقی رہتے ہیں اور جدید کیمیا کی طرح کیمیاء قدیم کی توضیح کے مطابق ان کو قرع انبیق سے جدا کیا جاسکتا ہے۔

اس طرح کیمیاء جدید کے تجارب سے جہاں مزاج کے متعلق مذہب مشہور کی تائید ہوتی ہے وہاں تشابہ حسی کے قائلین کی بھی تردید ہوتی ہے کیونکہ اس مذہب کے مطابق حیوانات و نباتات مرکبات نہیں بلکہ مزیجات ہیں اس طرح جو فلاسفر اس کے قائل ہیں کہ مرکبات میں عناصر اپنی صورت نوعیہ چھوڑ دیتے ہیں ان کا مذہب بھی باطل ہو جاتا ہے۔

کیمیائے جدید نے عناصر کی ترکیب کیمیاوی کے متعلق فلسفہ قدیم کی اس تصریح کو کہ عناصر کے ذرات ایک دوسرے کے تفاعل و تعامل کے بعد ایک نئی کیفیت مزاجیہ پیدا کرتے ہیں صرف نظری طور پر ہی تسلیم نہیں کیا بلکہ بہت سے تجربات سے مختلف عناصر کے ذرات کی قوت تعامل و تفاعل کو بھی متعین کر دیا ہے اس کو سمجھنے کے لئے ڈالٹن (Dalton) کے نظریہ جواہر، گلوسک (Gaylussac) کے کلیہ ترکیب اور آووگیڈرو (Avgadro) کے کلیہ مساوات کی توضیح ضروری ہے مگر چونکہ یہ کتاب اس قسم کے دقیق کیمیاوی مسائل کی متحمل نہیں ہے۔ اس لئے ہم ان کی تفصیل کو نظر انداز کرتے ہیں۔

مزاج معتدل کی شخصی وعضوی وغیرہ تقسیم سے بھی طب جدید انکار نہیں کرسکتی اور بالغ نظر مغربی محققین نے اس کا اقرار کیا ہے چنانچہ ڈبلیو ایس لارنس بیریو تحریر کرتے ہیں:

"مزاج کی تقسیم میں طبعی اور نفسیاتی دونوں حالتوں کو پیش نظر رکھنا چاہئے کیونکہ دونوں کے اثرات سے کوئی فرد خالی نہیں اور ہرایک کے لئے طبعی مزاج الگ ہوتا ہے کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ مائیت دم کا ایک وزن ایک شخص کے لئے معتدل مگر دوسرے کے لئے غیر معتدل ہے اس طرح دو شخصوں کا تنفس مختلف مگر معتدل ہوتا ہے یہی حال دل کی حرکات کا ہے۔"

مزاج غیر معتدل کے متعلق بھی طب جدید' طب قدیم کی ہمنوا ہے چنانچہ طب جدید میں اس کی توضیح کی گئی ہے کہ جب جسم کی ساخت یا اس کے کیسوں میں عناصر کی مقدار طبعی کم ہوجاتی ہے تو ان کی ساخت اور فعل میں فرق آجاتا ہے اور مرضی حالت لاحق ہوتی ہے۔

اخلاط

قدیم نظریہ:

اخلاط جمع ہے خلط کی جس کے لغوی معنی ہیں آمیزش لیکن اصطلاح طب میں اس تر سیال جسم کو کہتے ہیں جس کی طرف غذا کا پہلے پہل استحالہ ہوتا ہے یعنی غذا اپنی صورت چھوڑ کرنئی شکل اختیار کرلیتی ہے۔

جو غذا ہم کھاتے ہیں وہ معدے اور آنتوں میں پہنچ کر ہضم ہوتی اور آش جو کی مانند سفید اور گاڑھی ہوجاتی ہے پھر وہاں سے باریک رگوں (عروق ماساریقا) کے ذریعے جذب ہوکر جگر میں پہنچتی اور وہاں جگر کے عمل سے پھر ہضم ہوکر مختلف حصوں میں منقسم ہوجاتی ہے انہی کو اخلاط کہتے ہیں۔

اخلاط چار ہوتے ہیں اول خون جو تمام اخلاط سے افضل اور برتر ہے اس کا مزاج گرم وتر ہے اور یہ بدن کی غذا بنتا اور اس کی پرورش کرتا ہے اس کی دو قسمیں ہیں:

طبعی خون: جو شوخ رنگ بے بو معتدل القوام اور شیریں ہوتا ہے۔

غیر طبعی خون: جو رنگ' بو' قوام یا مزے میں طبعی خون سے مختلف ہوتا ہے۔

دوسری خلط بلغم ہے جس کا مزاج سرد وتر ہوتا ہے یہ بھی یا طبعی ہوتا ہے یا غیر طبعی۔ طبعی بلغم خون بننے کی کامل استعداد رکھتا ہے اور جب بدن کو غذا میسر نہیں آتی تو خون کی شکل اختیار کرکے اس کی غذا بنتا ہے اس کے علاوہ اعضاء کو تر رکھتا اور انہیں حرکات کی وجہ سے خشک نہیں ہونے دیتا نیز دماغ وغیرہ سرد وتر اعضاء کی غذا بنتا ہے۔ غیر طبعی بلغم یا تو مزے کے لحاظ سے مختلف ہوتا ہے یا اقوام کے لحاظ سے۔ مزے کے لحاظ سے غیر طبعی بلغم کی چار قسمیں ہیں:

1) بلغم مالح (نمکین بلغم) یہ نسبتاً گرو خشک ہوتا ہے۔
2) بلغم حامض (ترش بلغم) یہ نسبتاً سرد خشک ہوتا ہے۔
3) بلغم مسیخ (پھیکا بلغم) یہ بہت سرد اور کچا ہوتا ہے۔
4) بلغم عفص (کھٹا بلغم) یہ حامض سے بھی زیادہ سردی اور خشکی کی طرف مائل ہوتا ہے قوام کے لحاظ سے غیر طبعی بلغم کی تین قسمیں ہیں:

1) بلغم مائی (یعنی پانی کی طرح) جو بہت پیلا ہوتا ہے۔
2) بلغم جصی جو جص یعنی گچ کی طرح بہت غلیظ ہوتا ہے۔
3) بلغم مخاطی جو مخاط یعنی رینٹھ کی طرح مختلف القوام ہوتا ہے۔

تیسری خلط صفرا ہے اس کا مزاج گرم خشک ہے اور یہ خون کو لطیف بنا کر باریک باریک رگوں میں سے گزرنے کے قابل بناتا' پھیپھڑے وغیرہ گرم خشک اعضاء کی غذا میں شامل ہوتا اور قدرے آنتوں پر گرکر ان کے ثقل کو خارج کرنے کی

تحریک کرتا ہے یہ بھی یا طبعی ہوتا ہے یا غیر طبعی۔ طبعی صفرا خوب سرخ، ہلکا اور تیز ہوتا ہے غیر طبعی صفرا یا تو غلیظ بلغم کے مخلوط ہوجانے سے پیدا ہوتا ہے اس کو صفرائے محی کہتے ہیں یہ رقیق بلغم کے ملنے سے بنتا ہے اسے مرہ صفرا کہتے ہیں یا اس میں جلا ہوا سودا مل جاتا ہے اس کو صفرائے محترقہ کہتے ہیں یا خود صفرا جل کر غیر طبعی ہوجاتا ہے اسے صفرائے کراثی اور صفرائے زنگاری کہتے ہیں صفرائے زنگاری میں احتراق کراثی کی نسبت زیادہ ہوتا ہے اور یہ سب قسموں سے زیادہ ردی اور قاتل زہروں کے مشابہ ہے۔

چوتھی خلط سودا ہے اس کا مزاج سرد خشک ہے اور یہ خون کو گاڑھا اور سخت بناتا ہے نیز ہڈی وغیرہ سرد خشک اعضاء کی غذا میں شامل ہوتا ہے اس کے علاوہ اس کا کچھ حصہ فم معدہ پر گر کر بھوک لگاتا ہے سودا بھی یا طبعی ہوتا ہے یا غیر طبعی۔ طبعی سودا فی الحقیقت خون کی تلچھٹ ہے اور غیر طبعی سودا ذاتی یا کسی دوسری خلط کے احتراق سے پیدا ہوتا ہے چنانچہ اس کے انہی اخلاط کے مطابق غیر طبعی اقسام قرار دیئے گئے ہیں۔

جدید نظریہ:

جدید نظریے کے مطابق اخلاط کو اس طرح تسلیم نہیں کیا جاتا اطباء جدید خون بلغم اور صفرا کو تسلیم تو کرتے ہیں لیکن ان کا خلط ہونا بعینہ تسلیم نہیں کرتے اور سودا کے وجود کے وہ بالکل قائل ہی نہیں۔

اوپر بیان کیا گیا ہے کہ قدما کا نظریہ تولید اخلاط کے متعلق یہ ہے کہ جو غذا ہم کھاتے ہیں اس کا خلاصہ (کیلوس) معدے اور آنتوں سے ذریعہ عروق ماساریقا تمام کا تمام جگر میں پہنچتا ہے اور جگر کے عمل سے خون، بلغم، صفرا اور سودا چار حصوں میں تقسیم ہوجاتا ہے جن کو وہ اخلاط اربعہ کہتے ہیں لیکن اطباء جدید کا بیان ہے کہ معدے اور آنتوں سے خلاصہ غذا کا کچھ حصہ تو بلاشک وشبہ عروق ماساریقا کے ذریعہ سے جگر میں پہنچتا ہے جہاں صفرا اور خون کے بعض مخصوص اجزا تیار ہوتے ہیں لیکن کچھ حصہ وہاں کی عروق جاذبہ کے ذریعے (جن کو مقامی خصوصیات کی وجہ سے عروق کیلوسیہ اور عروق لبنیہ بھی کہتے ہیں) جذب ہو کر اور آنتوں کے پیچوں کی درمیانی گلٹیوں یعنی غدد جاذبہ سے تغیرات حاصل کرتا ہوا اور خون کے قریب تر ہوتا ہوا ورید تحت الترقوہ میں گر کر خون میں شامل ہوجاتا ہے اطباء جدید نے یہ بھی واضح کیا ہے کہ خون کے تمام اجزاء جگر ہی میں تیار نہیں ہوتے بلکہ خون کے چند اجزا کے بنانے والوں میں جگر ایک بڑا عضو یا غدہ ہے اس کے علاوہ ہڈیوں کے گودے اور جسم کی دوسری گلٹیاں مثلاً طحال، غدد جاذبہ کلاہ گردہ، غدود درقیہ، غدہ مبیہ، خصیتین وغیرہ سب خون کی تکمیل میں حصہ لیتے ہیں اور اپنے اپنے مخصوص اجزا تیار کر کے خون میں شامل کرتے رہتے ہیں یا خون کے موجود اجزا میں مناسب تغیر کرتے رہتے ہیں۔

اختلافات:

مسئلہ اخلاط میں جدید تحقیق نے ذیل کے اختلافات پیدا کردیئے ہیں:

1- اخلاط چار نہیں ہیں بلکہ صرف خون ہی ایک خلط ہے اور اسی سے بدن کی پرورش ہوتی ہے۔

2- سودا کا جسم میں کوئی وجود نہیں ہے اور نہ ہی وہ طحال میں جمع رہتا ہے اور نہ ہی فم معدہ پر گر کر بھوک پیدا کرتا ہے۔

3- بلغم اور صفرا بھی اخلاط نہیں ہیں بلکہ دودھ، منی، بول و براز وغیرہ کی طرح کی فضلی رطوبتیں ہیں جو مختلف اعضاء کے افرازی عمل کے ذریعے سے خون سے جدا ہوتی ہیں اور مختلف افعال سرانجام دیتی ہیں۔

4- خون بھی تمام تر جگر میں پیدا نہیں ہوتا بلکہ اس کے کچھ اجزا جگر میں اور کچھ طحال۔ ہڈیوں کے گودے اور دوسری گلٹیوں میں پیدا ہوتے ہیں۔

تطبیق:

اگر ہم اطباء قدیم و جدید کی تحقیق کو وقت نظر سے دیکھیں تو معلوم ہوگا کہ اکثر امور میں دونوں کا اتفاق ہے اور صرف اجمال و تفصیل کا فرق ہے چنانچہ اس بات پر اطباء قدیم و جدید دونوں متفق ہیں کہ معدہ اور آنتوں سے غذا کا خلاصہ عروق ماساریقا کے ذریعے جگر میں جاتا ہے اور وہاں جاکر تمام تر یا اس کے کچھ اجزا خون کی شکل اختیار کر لیتے ہیں باقی رہا یہ کہ بقول اطباء جدید خلاصہ غذا کا کچھ حصہ عروق جاذبہ یا لبینہ کے ذریعے جذب ہوکر آنتوں کے غدد جاذبہ میں سے گزرتا ہوا مجرئ صدر میں جاتا ہے تو یہ بھی صحیح ہے۔ طب قدیم کی اکثر کتابوں میں گو اس حقیقت کی تصریح نہیں کی گئی تاہم بعض مقامات پر اس کی طرف اشارہ کیا گیا ہے چنانچہ جالینوس نے منافع الاعضا میں لکھتا ہے کہ عروق ماساریقا کے علاوہ دوسری رگیں (جنہیں اس نے غلطی سے شرائین سمجھا ہے) بھی کیلوسی اجزا کا نہایت لطیف و قلیل حصہ جذب کرتی ہیں اور اس کو خون کی طرف مستحیل کرتی ہیں چنانچہ اس غلطی کو شارح النافع نے ذیل کے بیان میں کسی قدر صاف کر دیا ہے:

''جو شرائین جداول المعاء میں پھیلتی ہیں وہ بھی اس شریان کبیر کی طرف چڑھتی ہیں جو پیٹھ کے مہروں پر ہے اور یہ شرائین بھی آنتوں کے کیلوس سے تھوڑا سا حصہ جذب کرتی ہیں اور اس کو خون کی طرف مستحیل کر دیتی ہیں چنانچہ بیان کیا گیا ہے کہ خون شرائین میں مستحل ہوجاتا ہے۔''

ان بیانات میں اگر شرائین کی بجائے عروق جاذبہ یا لبینہ اور شریان کبیر کی بجائے مجرئ صدر کر دیا جائے جو فی الحقیقت کمر کے دوسرے مہرے کے جسم کے سامنے سے شروع ہوکر گردن کے ساتوں مہرے تک چلی جاتی ہے اور اوپر کی طرف چڑھتی ہے تو قدیم اور جدید بیانات میں بالکل مطابقت ہوجاتی ہے اور یہ ممکن ہے کہ اطباء قدیم نے ان رگوں کو شرائین کہہ دیا ہو کیونکہ ان کی تحقیق کو آج کل کے آلات کی اعانت حاصل نہ تھی اور ایسی صورت میں اس قسم کی لفظی غلطی کا امکان ہوسکتا تھا۔

اب رہا یہ کہ خلاصہ غذا جگر میں جاکر خون، بلغم اور صفرا اور سودا نامی چار خلطوں میں تقسیم ہوجاتا ہے تو اس کے متعلق جہاں تک تولید خون کا تعلق ہے اطباء قدیم و جدید کا قریب قریب اتفاق ہے چنانچہ اطباء قدیم کا قول ہے کہ خون مخصوص طور پر جگر میں پیدا ہوتا ہے گو دوسرے اعضاء میں بھی بوقت ضرورت بلغم سے خون بنا لینے کی قوت ہے چنانچہ جب اعضاء کے پاس غذا نہیں ہوتی تو وہ چند مخصوص اجزا کو جن میں خون بننے کی صلاحیت ہوتی ہے خون کی شکل میں تبدیل کر دیتے ہیں ان اجزا کو وہ طبعی بلغم کے نام سے نامزد کرتے ہیں اسی طرح محقق قرشی، محمد بن زکریا رازی اور علامہ جیلانی وغیرہ کی بعض تصریحات سے بھی یہ ثابت ہوتا ہے کہ اطباء قدیم ایک حد تک اس نظریے کو تسلیم کرتے تھے کہ خون جگر کے علاوہ بعض دوسرے اعضاء میں بھی پیدا ہوتا یا تکمیل حاصل کرتا ہے گو وہ ایسے اعضاء کا ٹھیک ٹھیک تعین نہیں کر سکے۔ اطباء جدید یعنی ڈاکٹر بھی اس بات کے قائل ہیں کہ جگر میں خون کے بہت سے اجزاء بنتے ہیں بلکہ بعض نے تو یہ بھی کہا ہے کہ خلاصہ غذا کو خون کی کم و بیش رنگت جگر میں حاصل ہوتی ہے البتہ دوسرے اعضاء کو بھی خون کی تکمیل میں شرکت حاصل ہے انہوں نے مزید تحقیق سے ایک حد تک ان اعضاء کو مخصوص بھی کر دیا ہے جو خاص خاص تبدیلی یا تکمیل کرتے ہیں مثلاً طحال، ہڈیوں کے گودے اور گلٹیاں خون کے سفید دانوں کو جنہیں اطباء قدیم کی اصلاح میں اجزاء بلغم سمجھنا چاہئے) سرخ دانوں میں تبدیل کرتے ہیں لیکن اس کے باوجود اکثر اطباء جدید اس کے معترف ہیں کہ ابھی تک پورے طور پر یہ معلوم نہیں ہوسکا کہ خون کا کامل استحالہ کس مقام پر ہوتا ہے اس امر پر اطباء قدیم و جدید دونوں متفق ہیں کہ خون ہی جسم کے تمام اعضاء کی پرورش کرتا ہے اور نشوونما بخشتا ہے ان کو غذا پہنچاتا اور حرارت پیدا کرتا ہے اور اگر اطباء جدید یہ کہتے ہیں کہ صرف خون سے ہی تغذیہ ہوتا ہے تو شیخ الرئیس وغیرہ اطباء قدیم نے بھی یہی بیان کیا ہے الغاذی ہوالدم و باقی الاخلاط کالا بازیر المصلحہ' کہ خلط صرف خون ہی ہے اور باقی اخلاط مصالح کی حیثیت

رکھتے ہیں۔ شیخ الرئیس نے الشفاء میں تصریح کی ہے کہ اگرچہ باقی اخلاط خون میں شامل ہوکر بعض اعضاء میں جاتے ہیں تاہم وہ ان کے جزو نہیں ہوتے۔

بلغم:

اطباء قدیم کے بیان کے مطابق خلاصہ غذا کے بیشتر اجزا جگر میں پہنچ کر خون بن جاتے ہیں مگر بعض غلیظ اجزا پورے طور پر خون میں تبدیل نہیں ہوتے انہی اجزا کو بلغم سے تعبیر کیا جاتا ہے بوقت ضرورت یہ اجزاء بلغمی جسم کے مختلف حصوں میں نضج حاصل کر کے خون بن سکتے ہیں۔ اطباء جدید بلغم صرف اس رطوبت کو کہتے ہیں جو مخاطی یا بلغمی جھلی سے (جو جسم کی ان فضاؤں اور نالیوں میں استر کرتی ہیں جن کا تعلق کسی نہ کسی طریق پر بیرونی فضاء کے ساتھ ہوتا ہے) تراوش پاتی رہتی ہے اور جسے عام لوگ بھی بلغم، مخاط یا رینٹھ کہتے ہیں۔ اطباء قدیم کے خیال کے مطابق اس رطوبت کو بلغم غیر طبعی کہتے ہیں یہ منہ، ناک، معدہ، آنتوں وغیرہ کی جھلیوں سے فضلے کے طور پر خارج ہوتا رہتا ہے۔

اطباء قدیم نے خون کے دو اجزاء بیان کئے ہیں مائیت خون اور متانت خون۔ اطباء قدیم نے یہ بھی تصریح کی ہے کہ خون کے ساتھ بلغمی اجزا بھی شامل ہوتے ہیں اطباء جدید نے خون کا تجزیہ کرتے ہوئے اس امر کو واضح کیا ہے کہ خون کا بہت بڑا حصہ مائیت (پانی) اور سرخ ذرات (کریات حمرا ریڈ کارپسلز) پر مشتمل ہے جسے قدیم اصطلاح کے مطابق متانت خون کہہ سکتے ہیں ان کے علاوہ اطباء جدید کی صراحت کے مطابق خون میں کچھ سفید ذرات (کریات بیضا، وائٹ کارپسلز) بھی پائے جاتے ہیں اگر دقت نظر سے دیکھا جائے تو یہ سفید ذرات بلغم طبعی ہی ہیں کیونکہ اطباء قدیم کی تصریح کے مطابق 1) بلغم سفید و غلیظ ہے 2) خون میں شامل ہوتا ہے 3) عندالضرورت خون میں تبدیل ہوجاتا ہے 4) بھوک کے وقت حرارت سے نضج حاصل کر کے بلغم خون بن جاتا ہے 5) بعض اعضاء کی غذا ہوتا ہے۔

یہی تمام خصوصیات سفید ذرات خون کی اطباء جدید نے بیان کی ہیں چنانچہ ان کی تصریح کے مطابق خون کے سفید دانے سفید و غلیظ ہوتے ہیں خون میں شامل ہیں۔ عندالضرورت سرخ دانوں و متانت خون میں تبدیل ہوتے رہتے ہیں بھوک کے وقت سفید دانے کم ہوجاتے ہیں اور بعض اعضاء کی غذا میں سرخ ہوئے بغیر شامل ہوتے ہیں علاوہ ازیں اطباء جدید نے تصریح کی ہے کہ اکثر مرضی حالت میں جب خون کی تولید صحیح نہیں ہوتی تو سفید دانے بہت زیادہ پیدا ہوتے ہیں اطباء قدیم نے بھی یہی بیان کیا ہے کہ جب بعض امراض میں خون کی تولید نہیں ہوتی تو بلغم زیادہ پیدا ہوتا ہے۔

اسی طرح خون کے بعض دیگر اجزا رطوبت بیضیہ (ایلبیومن) اور رطوبت لیفیہ (فائبرین) بھی اجزاء بلغمی ہیں ہیں کیونکہ یہ دونوں بلغم کی طرح سفید اور غلیظ ہیں اور سرخ یا سفید دانوں کی ترکیب میں شامل ہیں نیز ان کی وجہ سے خون میں غلاظت ومتانت پیدا ہوتی ہے۔

صفراء:

اطباء قدیم وجدید ہردو کا اس امر پر اتفاق ہے کہ صفرا جگر ہی میں پیدا ہوتا ہے نیز آنتوں میں فضلات غذائی کے اخراج کی تحریک کرتا ہے اب رہا یہ کہ اطباء قدیم نے لکھا ہے کہ صفرا خون کو لطیف بنا کر باریک باریک رگوں میں سے گزرنے کے قابل بناتا ہے تو اطباء جدید نے صفرا کے فوائد میں سے ایک فائدہ یہ بھی ظاہر کیا ہے کہ صفرا جب آنتوں میں سے گرتا ہے تو غذا کے روغنی اجزا کے ساتھ مل کر ان کے ذرات کو حل کر کے رقیق و سیال بنا دیتا ہے جس سے وہ عروق کیلوسیہ (لیفیہ) میں منجذب ہونے کے قابل ہوجاتے ہیں مزید براں اطباء جدید اس کے قائل ہیں کہ صفرا کی حرارت خون کی حرارت سے بہت زیادہ ہے کیونکہ اس کی ترکیب میں بمقابلہ خون کے مراد مشتعلہ (کاربن اور ہائیڈروجن) کی مقدار بہت زیادہ ہوتی ہے اطباء قدیم بھی

یہی کہتے ہیں کہ صفرا گرم خشک ہے بدن میں گرمی پیدا کرتا ہے اور خون میں گرمی پیدا کر کے اسے رقیق بنا دیتا ہے جس سے خون باریک رگوں میں نفوذ کرنے کے قابل ہو جاتا ہے۔

اطباء قدیم و جدید دونوں اس پر بھی متفق ہیں کہ صفرا تعفن و فساد کو روکتا ہے رہا یہ امر کہ اطباء قدیم کے رائے میں صفرا پھیپھڑے کی غذا بنتا ہے تو خون کے بیان میں شیخ الرئیس کی تصریح گزر چکی ہے کہ خون و بلغم (اس لئے کہ یہ بالقوہ خون ہے) کے سوا دوسرے اخلاط جزو بدن نہیں ہوتے البتہ یہ صحیح ہے کہ خون کے ساتھ صفرا پھیپھڑوں میں جاتا ہے اور اس سے اطباء جدید بھی انکار نہیں کرتے کیونکہ ان کی تصریح کے مطابق صفرا میں مواد مشتعلہ کی مقدار ضرورت بدنیہ سے کسی قدر زیادہ ہے اس لئے اس کی کچھ مقدار آکسیجن سے مل کر مشتعل ہوتی اور بخارات دخانیہ بن کر خارج ہوتی ہے ظاہر ہے کہ یہ عمل زیادہ تر پھیپھڑوں میں ہی ہوتا ہے۔

سودا:

مسئلہ اخلاط میں اطباء قدیم کے درمیان سب سے بڑا اختلاف سوداء کے متعلق ہے اطباء قدیم اس کو خون کی تلچھٹ قرار دیتے ہیں جو جگر میں پیدا ہو کر خون سے الگ ہو جاتا ہے اور ورید باب الکبد کی ایک شاخ کے ذریعے طحال کی طرف چلا جاتا ہے اس کا ذائقہ کھٹا ہوتا ہے لیکن طحال میں رہ کر ترش ہو جاتا ہے اور بھوک کے وقت فم معدہ پر گر کر بھوک کا احساس پیدا کرتا ہے اطباء جدید اس میں سے کسی بات کو تسلیم نہیں کرتے۔

اطباء جدید تلی کا ایک خاص فعل یہ بتاتے ہیں کہ یہ خون میں سے پرانے اور بیکار سرخ ذرات کو ضائع کرتی ہے اور سفید ذرات جو حامض بولی (یورک ایسڈ) کو تیار کرنے میں کسی قدر حصہ لیتی ہے ہضم کے ساتھ بھی اس کا کچھ تعلق ظاہر کیا جاتا ہے کیونکہ غذا کھانے کے بعد اس کا حجم بڑھ جاتا ہے اور پھر بتدریج کم ہو جاتا ہے اس کے ساتھ ہی جب ہم اطباء جدید کے بیان کئے ہوئے افعال جگر پر غور کرتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ جگر غذا کے مواد لحمیہ میں عمل کر کے ان میں سے بعض قسم کے فضلات بالخصوص مادہ بولیہ (یوریا) بھی پیدا کرتا ہے جو سیاہی مائل رنگت کا ہوتا ہے اور اس کا ذائقہ بھی کسی قدر کسیلا یا ترشی مائل ہوتا ہے۔

اب اطباء جدید اور قدیم ہر دو کے خیالات پر ایک نظر ڈالنے سے کہا جا سکتا ہے کہ جس کو اطباء جدید مادہ بولیہ کہتے ہیں اس کو اطباء قدیم سودا کے نام سے نامزد کرتے تھے سودا کو اطباء قدیم خون کا فضلہ کہتے ہیں اور مادہ بولیہ بھی ایک حد تک غذا کے مواد لحمیہ کا فضلہ ہے سودا کا ذائقہ بھی کسیلا یا ترشی مائل بیان کیا جاتا ہے اور اس کا ذائقہ بھی کسیلا یا ترشی مائل ہوتا ہے سودا بھی قلیل مقدار میں خون کے ساتھ دورہ کرتا ہے سودا کے متعلق یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ وہ جگر میں پیدا ہو کر طحال میں جاتا ہے اور یوریا کے متعلق بھی یہ تصریح کی گئی ہے کہ یہ جگر میں پیدا ہو کر طحال میں جاتا اور وہاں حامض بولی (یورک ایسڈ) بن جاتا ہے۔

سودا کا بھی طحال میں جمع رہنا بیان کیا جاتا ہے اور مادہ بولیہ بھی طحال میں نسبتاً زیادہ ہوتا ہے غذا کے بعد طحال کا بڑا ہو جانا اور بھوک کے وقت چھوٹا ہو جانا اطباء قدیم کے اس خیال کی بھی ایک حد تک تائید کر سکتا ہے کہ سودا کو طلب غذا میں دخل رہا ہے یہ کہ وہ کسی مخصوص نالی کے ذریعے فم معدہ پر گرتا ہے تو اس میں شک نہیں کہ مشاہدات سے اس کی تصدیق نہیں ہوتی معلوم ہوتا ہے کہ بھوک کے وقت طحال کے چھوٹے اور شکم سیری کے وقت بڑے ہو جانے کی وجہ سے قیاساً یہ نظریہ قائم کر لیا گیا تھا۔

بہر حال اس کے تسلیم کرنے کے باوجود بھی سودا کے وجود سے انکار کی کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی اور ہم طب جدید کے سودا

کو طب جدید کے یوریا سے تعبیر کرسکتے ہیں۔

اعضاء

اعضاء جمع ہے عضو کی جس کے معنی ہیں بدن انسانی کا حصہ یک ٹکڑا اصطلاح طب میں ان اجسام غلیظ و کثیفہ کو کہتے ہیں جو اخلاط کے اولین امتزاج سے بنتے ہیں ترکیب کے لحاظ سے یہ دو قسم کے ہوتے ہیں۔

1) اعضاء مفردہ:

ان کے کسی ٹکڑے کا نام وہی ہوتا ہے جو پورے عضو کا ہوتا ہے اسی طرح دونوں کی تعریف ایک سی ہوتی ہے مثلاً ہڈی کے ٹکڑے کو بھی ہڈی کہہ سکتے ہیں یہ حسب ذیل ہیں:

ہڈی، کری، رباط، وتر، جھلی، گوشت، چربی، رواز شریان، دردوریدان، ان با تفصیلی بیان حصہ تشریح میں درج ہے ان میں سے سوائے گوشت، چربی اور رواز کے باقی تمام مادہ منویہ سے بنتے ہیں گوشت غلیظ خون سے پیدا ہوتا ہے اور جسم کی گرمی اس کو بستہ کرتی ہے چربی اور رواز خون کے آبی اجزا سے پیدا ہوتے ہیں۔

2) اعضاء مرکبہ:

وہ اعضاء ہیں جن کے جز محسوس کا نام اور تعریف وہی نہ ہو جو کل کی ہوتی ہے مثلاً عضلہ، آنکھ، چہرہ، سر وغیرہ۔ ان میں سے عضلہ پہلی ترکیب کا عضو مرکب ہے کیونکہ اس میں صرف اعضاء مردہ شامل ہوتے ہیں چنانچہ عضلہ کی ترکیب میں گوشت، رباط عصب اور جھلی تمام مفرد اعضاء شامل ہیں آنکھ دوسری ترکیب کا عضو مرکب کیونکہ اس میں پہلی ترکیب کے اعضائے مرکبہ مثلاً عضلات اور اعضاء مفردہ شامل ہیں چہرہ تیسری ترکیب کا عضو مرکب ہے کیوں اس کی ترکیب میں اعضاء مفردہ اور پہلی ترکیب کے اعضاء مرکبہ کے علاوہ دوسری ترکیب کا عضو مرکب آنکھ بھی شامل ہے اور سر چوتھی ترکیب کا عضو مرکب ہے کیونکہ اس کی ترکیب میں اعضاء مفردہ اور پہلی دوسری ترکیبوں کے اعضاء کے علاوہ تیسری ترکیب کا عضو مرکب چہرہ بھی شامل ہے۔

اعضاء رئیسہ:

اعضاء مرکبہ میں سے جن اعضاء پر حیات شخصی یا بقائے نوع کا دارومدار ہوتا ہے ان کو اعضاء رئیسہ کہتے ہیں چنانچہ حیات شخصی کے لحاظ سے تین اعضاء رئیسہ ہیں، (1) دل جس کی خادم شریانیں ہیں، (2) دماغ جس کے خادم اعصاب یعنی پٹھے ہیں، (3) جگر جس کی خادم وریدیں ہیں۔ بقائے نوع کے لحاظ سے ان تین کے علاوہ (4) خصیے بھی اعضائے رئیسہ میں شامل ہیں اور مجری منی ان کا خدمت گزار ہے۔

اعضائے مرکبہ کا تفصیلی بیان آئندہ معالجات میں ان کے امراض کے ساتھ درج ہیں۔

ارواح

قدیم نظریہ:

ارواح جمع ہے روح کی جس کے لغوی معنی ہیں جان، آتما، نفس ناطقہ یا ایک ایسا جوہر اگرچہ اپنی ذات میں مادہ سے مجرد ہے لیکن اپنے فعل میں مادہ سے تعلق رکھتا ہے یعنی بدن انسان کے ساتھ متعلق ہوکر اس میں تدبیر و تصرف کرتا ہے اس کی حقیقت و ماہیت کے متعلق اختلاف ہے۔

ماہیت:

لیکن اصطلاح طب و اطبا میں روح اس لطیف بخاری جسم کو کہتے ہیں جو عمدہ اخلاط کے اجزائے لطیف تھے سے جب وہ دل کے بائیں بطن میں پہنچتا ہے بعینہ اسی طرح پیدا ہوتا ہے جس طرح اخلاط کے کثیف حصے سے اعضاء بنتے ہیں اور جس طرح جگر اخلاط کثیفہ کی پیدائش کا معدن ہے اسی طرح دل روح کی پیدائش کا معدن ہے۔

اس امر کی تصریح بھی ضروری ہے کہ جالینوس کی رائے میں روح کی تولید اخلاط سے نہیں بلکہ اس ہوا سے ہوتی ہے جو کو ہم سانس کے ذریعہ اندر کھینچتے ہیں مشہور طبیب ابوسہل مسیحی بھی اسی کا قائل ہے اور اس نے ایک مستقل رسالہ میں اس مسلک کو واضح کیا ہے۔

اقسام مع افعال وخواص:

اطباء قدیم کی تصریح کے مطابق ارواح قوتوں کی حامل ہیں یعنی قوتیں انہی کی وساطت سے مختلف حصص جسم میں پہنچ کر صدر افعال کا باعث ہوتی ہیں اور چونکہ قوتیں تین تسلیم کی گئیں ہیں (1) حیوانی (2) نفسانی اور (3) طبعی اس لئے لامحالہ ارواح کی بھی تین قسمیں کردی گئی ہیں (1) روح حیوانی جو قلب میں پیدا ہوتی اور قوت حیوانی کو لے کر شرائین کے راستے خون کے ساتھ تمام جسم میں پہنچاتی ہے (2) جب یہی روح قلبی دل سے دماغ میں پہنچتی ہے تو اس پر قدرت کاملہ کے ذریعے قوت نفسانی کا فیضان ہوتا ہے اور یہ قوت نفسانی کو لے کر اعصاب کے راستے تمام جسم میں پہنچاتی ہے جس سے جسم میں قوت نفسانی کے افعال وحس وحرکت حاصل ہوتے ہیں (3) جب مذکورہ بالا روح قلبی دل سے جگر میں پہنچتی ہے تو وہاں اس پر قوت طبعی کا فیضان ہوتا ہے اور یہ قوت طبعی کو وریدوں کے راستے بدن کی پرورش اور نشوونما کے لئے تمام جسم میں لے جاتی ہے۔

جدید نظریہ:

اطباء جدید روح طبی کو مذکورہ بالا طریق پر تسلیم نہیں کرتے بلکہ وہ خون میں مندرجہ ذیل اجزا ہوائیہ کی شمولیت کو تسلیم کرتے ہیں اجزا دخانیہ (کاربالک ایسڈ گیس) حمضین (آکسیجن) اور البقرین (نائٹروجن) چنانچہ اندازہ کیا گیا ہے کہ خون کی ترکیب میں ان اجزا ہوائیہ کا تناسب سومکعب انچ میں تقریباً ساٹھ مکعب انچ ہے یہ بھی خون میں علیحدہ نہیں ہوتے بلکہ اجزاء خون کے ساتھ متحد و مرکب ہوتے ہیں اور ضرورت کے وقت ان سے علیحدہ ہوجاتے ہیں نیز وہ ان کو قوتوں کا حامل بھی نہیں مانتے بلکہ اجزا دخانیہ کو تو عضوی فضلات میں شامل سمجھتے ہیں البتہ آکسیجن اور نائٹروجن کا کارآمد تسلیم کرتے ہیں ان میں سے نائٹروجن تو جسم کے اجزالحمیہ کی ترکیب میں کام آتی ہے اور آکسیجن زندگی کے قیام و بقا میں خصوصیت کے ساتھ دخل رکھتی ہے۔

تطبیق:

اگر اطباء قدیم کی بیان کردہ روح حیوانی کو اطباء جدید کی آکسیجن کہا جائے تو بالکل صحیح ہے چونکہ یہ شریانی خون میں زیادہ پائی جاتی ہے اس لئے اطباء قدیم کا یہ قول کہ شریانی خون روح حیوانی کا حامل ہے بالکل صحیح ہے۔

جالینوس اور مسیحی کے مسلک نے ان کی مزید توضیح کردی ہے کیونکہ ان کی رائے میں ہوا سے روح کی تولید ہوتی ہے اور ظاہر ہے کہ ہوا کا جزو عامل آکسیجن ہے اسی طرح جدید سائنس نے جو آکسیجن کے خواص بیان کئے ہیں کہ وہ ایک غاز ہے انسان کی زندگی کا دارمدار اس پر ہے اس سے حرارت پیدا ہوتی ہے اور وہ خون میں جذب ہوکر پھیپھڑوں سے دل کے بائیں حصہ میں جاتی ہے اور وہاں دل کے بائیں بطن سے ہوتی ہوئی دوران خون کے ذریعہ ہر عضو میں پہنچتی ہے تو اس طرح طب

قدیم نے بیان کیا ہے کہ روح ایک جسم بخاری ہے اسی سے اعضاء میں زندگی ہے اس کی وجہ سے حرارت کی تولید ہوتی ہے اور خون میں جذب ہو کر تمام بدن میں جاری و ساری ہوتی ہے باقی رہی روح نفسانی اور روح طبعی کی تطبیق تو اس کے متعلق صرف اس قدر کہہ دینا کافی ہے کہ اطباء قدیم نے اصل روح' روح حیوانی ہی تسلیم کی ہے اور وہ کہتے ہیں کہ جب روح حیوانی دماغ میں پہنچتی ہے تو اس کو روح نفسانی اور جب جگر میں پہنچتی ہے تو روح طبعی کہا جاتا ہے پس روح کے بنیادی مسئلے کے جس طرح اطباء قدیم قائل ہیں اسی طرح اطباء جدید بھی لفظی اختلاف کے ساتھ اس کو تسلیم کرتے ہیں۔

قویٰ

امور طبیعہ میں سے چھٹی چیز قوتیں ہیں یہ تین قسموں میں منقسم ہیں (1) قوائے طبعی ان میں سے بعض قوتیں شخصی زندگی کے بقا کے لئے زندگی میں تغیر و تصرف کرتی ہیں اور یہ دو قوتیں ہیں غاذیہ و نامیہ۔ (1) غاذیہ بدن کو غذا پہنچاتی ہے (2) نامیہ اپنی نوع و نسل کے اقتضاء کے مطابق تین قطروں لمبائی' چوڑائی موٹائی میں جسم کو بڑھاتی ہے۔

بعض قوتیں بقائے نسل کے لئے غذا میں تصرف کرتی ہیں یہ بھی دو ہیں قوت مولدہ یہ اخلاط و رطوبات بدن سے جوہر منی کو الگ کرتی اور اس کے ہر جز کو اس نوع کے اقتضاء کے مطابق خال اور جوف وغیرہ بخشتی ہے جس سے یہ منی جدا ہوتی ہے یا کوئی ایسی شکل اختیار کرتی ہے جس سے یہ نوع قریب تر ہو اس کی توضیح یہ ہے کہ ہمارا بدن روزمرہ تحلیل ہوتا رہتا ہے اور اگر غذا سارے بدن میں جا کر تحلیل شدہ حصہ بدن کے قائم مقام نہ ہو تو انسان زندہ نہیں رہ سکتا قوت غاذیہ مختلف غذاؤں کو ہمارے اجزاء بدن کی شکل دے کے تحلیل شدہ اجزا کا بدل بنا دیتی ہے قوت نامیہ ہمارے بدن کو لمبائی' چوڑائی اور موٹائی میں بڑھاتی ہے جو اس غذا سے کام لیتی ہے جو قوت غاذیہ سے بچ جاتی ہے یہ اس قوت کی وجہ ہے کہ انسان ایک بچہ سے مرد ہو جاتا ہے یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ جوانی اور بڑھاپے میں یہ قوت کام نہیں کرتی۔

نسل انسانی کو باقی رکھنے والی قوتوں میں سے قوت مولدہ تو مادہ منی کو پیدا کرتی ہے اور قوت مصورہ اس مادے میں صورت شکل پیدا کرتی ہے یہ یاد رکھنا چاہئے کہ یہ صورت اسی نوع کی ہو گی جس کا یہ مادہ منویہ ہے یا اس نوع کے مشابہ صورت ہو گی جیسے خچر کی صورت گھوڑے اور گدھے سے مشابہت رکھتی ہے۔

غاذیہ کی چار قوتیں خادم ہیں (1) جاذبہ جو غذا کو جذب کرتی ہے (2) ماسکہ' جو اس کو ہاضمہ کے پکانے کے وقت تک روکے رکھتی ہے (3) ہاضمہ' جو غذا کو ہضم کرتی ہے (4) دافعہ جو فضلات کو دفع کرتی ہے۔

قوت غاذیہ جب اپنے فعل کو اچھی طرح سرانجام دیتی ہے تو وہ اعضاء کو غذا پہنچانے کے لئے کافی ہے مگر وہ اپنے فعل کو چار قوتوں کی خدمت و اعانت کے بغیر پورا نہیں کر سکتی اسی لئے یہ چار قوتیں اس کی خادمہ ہیں۔

ان چار میں سے (1) ایک قوت جاذبہ ہے یہ غذا کو جذب کرتی ہے غاذیہ کو جاذبہ کی احتیاج اس لئے ہے کہ غذا اعضاء کے پاس نہیں ہوتی اور نہ ہی غذا از خود اعضاء کے پاس جا سکتی ہے اس لئے ایک ایسی قوت کی ضرورت ہے جو بغیر غذا کو جذب کر کے عضو تک پہنچائے (2) دوسری قوت ماسکہ ہے یہ غذا کو روکے رکھتی ہے کیونکہ جب جاذبہ غذا کو جذب کرتی ہے اور وہ غذا حاصل کرنے والے عضو کے مشابہ نہیں ہوتی تو اس کو عضو کے مشابہ بنانے کے بغیر چارہ نہیں اور اس کے لئے وقت کی ضرورت ہے اسی لئے ایک ایسی قوت کی احتیاج ہوئی جو اسے کچھ عرصہ تک روک سکے (3) تیسری قوت ہاضمہ ہے اس کی ضرورت اس لئے ہے کہ جذب شدہ غذا اس وقت تک صورت عضو یہ قبول نہیں کر سکتی جب تک اس کے قابل قوام و مزاج نہ ہو اور اس قوام و مزاج کے لئے جذب شدہ غذا کے اجزا کو تحلیل کرنے کی ضرورت ہے اور ان سب کاموں کی فاعل قوت ہاضمہ ہے (4) چوتھی قوت دافعہ اس لئے ضروری ہے کہ جذب شدہ غذا میں سے کچھ حصہ ایسا ہوتا ہے جس میں جزو بدن بننے کی صلاحیت نہیں ہوتی

اس لئے وہ فضلہ کی صورت میں باقی رہتا ہے چونکہ عضو میں باقی رہنے کی صورت میں وہ جگہ کو تنگ کر دیتا ہے اس لئے اس کا اخراج ضروری ہے اور اخراج کے لئے دافع کا ہونا ضروری ہے۔

قویٰ کی دوسری جنس قوت نفسانی ہے اس کی دو قسمیں ہیں محرکہ و حرکت دینے والی قوت بدرکہ (احساس کرنے والی قوت)

قوائے نفسانی سے بدن کو حس و حرکت حاصل ہوتی ہے اور ان کی ضرورت اس لئے ہے کہ حیوانی مضر چیزوں سے بھاگ سکے اور نفع بخش چیزوں کے قریب ہو سکے یہ ظاہر ہے کہ ان حرکات کے لئے مفید و مضر کے احساس کی بھی ضرورت ہے۔

قوت محرکہ کی دو قسمیں ہیں (1) شوقیہ جو حرکت کا موجب ہوتی ہے اور اس کی شہوانیہ و غضبیہ نام دو قسمیں ہیں (2) فاعلہ جس سے حرکت صادر ہوتی ہے اور اس کی صورت یہ ہے کہ جس وقت دماغ میں کسی پسندیدہ یا نفرت انگیز چیز کی صورت نقش پذیر ہوتی ہے تو قوت شہوانیہ اس کے حصول کا عزم کرتی ہے یا قوت غضبیہ اس کے دفع کے لئے آمادہ ہوتی ہے۔

قوت فاعلہ کا فعل یہ ہے کہ عضلہ کو کھینچتی ہے جس سے وتر سمٹتا اور عضو سکڑتا ہے یا عضلہ کو ڈھیلا کر دیتی ہے جس سے وتر کھنچتا اور عضو پھیلتا ہے اور خداوند کریم کی یہ عجیب و غریب حکمت ہے کہ جب حیوان کسی عضو کو حرکت دینے کا ارادہ کرتا ہے تو اسے قطعاً اس کا علم نہیں ہوتا تاکہ اس وقت کس عضلہ کو حرکت میں لانا چاہئے مگر پھر بھی وہ بغیر ارادہ اسی عضلہ کو متحرک کرتا ہے کہ جس کی اس وقت تحریک عضو کے لئے ضروری ہوتی ہے۔

قوت مدرکہ دو قسمیں ہیں (1) مدرکہ ظاہری (2) مدرکہ باطنی۔ جو مدرکہ دماغ میں موجود ہ اسے مدرکہ باطنی کہتے ہیں جو دماغ میں نہیں اسے مدرکہ ظاہری کہتے ہیں۔

مدرکہ ظاہری کی پانچ قسمیں ہیں جو مدرکہ باطنی کے لئے جاسوسوں کا کام دیتی ہیں انہیں حواس خمسہ ظاہرہ (پانچ بیرونی حواس) بھی کہتے ہیں ان کا کام یہ ہے کہ باہر کی معلومات دماغ کے اندرونی قوتوں تک پہنچائیں مثلاً آنکھ باہر کی شکلوں کو دماغ کے اندر پہنچاتی ہے۔

حواس ظاہرہ میں (1) پہلی حس قوت بصارت (بینائی) ہے اس کا مقام تقاطع صلیبی نام وہ جگہ ہے جہاں آنکھوں کی طرف آنے والے دونوں پٹھے صلیب کی طرح ایک دوسرے کو قطع کرتے ہیں قوت بصارت کا کام رنگوں' روشنیوں اور شکلوں کو معلوم کرنا ہے۔ بینائی کی صورت یہ ہوتی ہے کہ روشنی کی شعائیں آنکھ میں داخل ہو کر عصبہ مجوفہ کے ریشوں کو متاثر کرتی ہیں اور عصبہ مجوفہ اس اثر کو دماغ تک پہنچا دیتا ہے جو اس روشنی کو محسوس کرتا ہے۔ (2) دوسری حس قوت سامعہ (سننے والی) ہے اس کا مقام وہ پٹھا ہے جو سوراخ گوش میں بچھا ہوا ہے یہ قوت آوازوں کو محسوس کرتی ہے سماعت (شنوائی) کی یہ صورت ہوتی ہے کہ ہر قسم کی آوازیں ہوا میں لہریں پیدا کرتی ہیں ہوا کی لہریں کان کی کری میں جمع ہو کر کان کے سوراخ کے اندر جاتی ہیں اور کان کے پردہ پر لگ کر عصبہ سامع کو متاثر کرتی ہیں اور عصبہ سامع (سننے کا پٹھہ) اس اثر کو دماغ تک لے جاتا ہے۔ (3) تیسری حس قوت شامہ (سونگھنے کی قوت) ہے اس کا مقام وہ پٹھے ہیں جو سر پستان کی طرح ہیں اس کا کام بو معلوم کرنا ہے بو ناک میں جانے والی ہوا کے ساتھ چڑھتی ہے۔ (4) چوتھی قوت ذائقہ (چکھنے کی قوت) ہے اس کا مقام زبان کا پٹھا (عصبہ ذوق) ہے اس قوت کا کام مزہ محسوس کرنا ہے اس کی صورت یہ ہے کہ منہ کے لعابی رطوبت میں مزے کی کیفیت آجاتی ہے اور پھر یہ کیفیت اس رطوبت کے توسط سے عصبہ ذوق تک پہنچتی ہے جو اس اثر کو دماغ تک پہنچا دیتا ہے۔ (5) پانچویں قوت لامسہ (چھونے کی قوت) ہے اس کا مقام تمام جلد اور گوشت کا بڑا حصہ ہے اس کا کام یہ ہے کہ ملموسات (چھوئی چھوئی چیزوں) کی گرمی' سردی' خشکی' تری' کھردراہٹ' چکناہٹ سختی اور نرمی محسوس کرے یہ قوت جلد اور گوشت کے اکثر حصہ میں پھیلی ہوئی ہے

لمس (چھونے) کے احساس کی صورت یہ ہے کہ جب کوئی چیز جلد کے ساتھ چھوتی ہے تو عصبی ریشوں کے ذریعہ فوراً دماغ کو احساس ہوتا ہے۔

اندرون دماغ کی ادراک کرنے والی قوتوں میں سے پہلی حس مشترک ہے اور اس کا مقام دماغ کے بطن مقدم کا اگلا حصہ ہے۔

حس مشترک کا خزانہ خیال ہے اور اس کا مقام دماغ کے بطن مقدم کا پچھلا حصہ ہے ہم ظاہری حواس سے جو کچھ محسوس کرتے ہیں ان کو اصطلاح میں صور یا صورتیں کہتے ہیں جو بیرونی حواس سے محسوس نہیں کرسکتے ان کو معانی کہتے ہیں شکل، رنگ، روشنی، بو، آواز، مزہ، گرمی، سردی وغیرہ سب صورتیں کہلاتی ہیں کیونکہ ان کو بیرونی حواس محسوس کرتے ہیں مگر محبت و نفرت وغیرہ کو معانی کہتے ہیں کیونکہ ان کو بیرونی حواس محسوس نہیں کرسکتے۔

حس مشترک:

حواس ظاہرہ کے ذریعہ جملہ صورتوں کو محسوس کرتی ہے اس کی صورت یہ ہے کہ پہلے حواس ظاہرہ ان صورتوں کا ادراک کرتے ہیں ان کے بعد یہ صورتیں حس مشترک میں جمع ہوجاتی ہیں جس سے ہم یہ معلوم کرتے ہیں کہ یہ صورتیں ایک ہی چیز کی ہیں یا مختلف چیزوں کی مثلاً ایک سیب کو ہم دیکھتے ہیں اور اس کی خوشبو بھی محسوس کررہے ہیں تو یہ حکم حس مشترک ہی لگاتی ہے کہ ہم جس چیز کو دیکھ رہے ہیں اس کی خوشبو بھی محسوس کررہے ہیں۔

جس وقت تک حواس ظاہرہ کسی صورت کو محسوس کرتے رہتے ہیں اس وقت تک حس مشترک بھی محسوس کرتی ہے اس کے بعد وہ اپنے خزانہ خیال کے سپرد کردیتی ہے جو اسے محفوظ رکھتا ہے یہی وجہ ہے کہ بعد میں بھی ہم ان صورتوں کو یاد رکھ سکتے ہیں مثلاً سیب کی خوشبو اس کی شکل اور اس کا ذائقہ ہمیں اس لئے یاد رہتا ہے کہ خزانہ خیال میں محفوظ ہوجاتا ہے۔

حواس باطنہ میں سے تیسری قوت وہم ہے اور یہ ان معانی جزیہ کا ادراک کرتی ہے جو صور محسوسہ سے متعلق ہیں مثلاً بکری، بھیڑیئے کو دیکھتے ہوئے اس کی دشمنی کو محسوس کرلیتی ہے اور جو شخص اس کے لئے دانہ اور چارہ بہم پہنچاتا ہے اسے وہ اپنا دوست سمجھتی ہے یہی وجہ ہے کہ وہ اس شخص کی طرف رجوع کرتی ہے مگر بھیڑیئے سے بھاگتی ہے معانی جزئیہ سے مراد خاص خاص صورتوں کے متعلق معانی ہیں- وہم کا خزانہ حافظہ ہے اور اس کا مقام بطن موخر ہے وہم صورتوں سے جس قدر معانی اخذ کرتا ہے وہ سب قوت حافظہ میں جمع ہوجاتے ہیں یہی وجہ ہے کہ وہ معانی پھر یاد آجاتے ہیں مثلاً کسی کی دشمنی یا دوستی یاد آجاتی ہے تو یہ خزانہ حافظہ میں اس کے جمع ہونے کی وجہ سے ہے۔

ان چاروں قوتوں کو سمجھنے کے لئے ایک مثال کا دینا ضروری ہے فرض کرو کہ آپ کے ہاتھ میں ایک سیب ہے اس سیب کی صورت کو آپ کی آنکھوں نے اور اس کی خوشبو کو آپ کی ناک نے دماغ کے اندر پہنچایا حس مشترک نے یہ فیصلہ کیا کہ یہ خوشبو اور شکل ایک ہی چیز کی ہے- خزانہ خیال نے سیب کی شکل وصورت اور خوشبو کو محفوظ کرلیا ہے قوت وہم نے سیب کے متعلق یہ اخذ کیا ہے کہ یہ مفید اور عمدہ چیز ہے اور اس معنی کو حافظہ میں محفوظ کردیا۔

اس کے بعد جب آپ نے دوبارہ سیب کو دیکھا تو خزانہ خیال فوراً اس کی صورت پیش کردے گا جس سے آپ معلوم کریں گے کہ آپ نے پہلے بھی سیب دیکھا ہے اسی طرح خزانہ حافظہ اس کے متعلق یہ محفوظ معنی پیش کرے گا کہ یہ عمدہ اور مفید چیز ہے۔ (دیکھئے تصویر صفحہ)

پانچویں قوت متصرفہ ہے یہ نفس ناطقہ کی عام معانی میں اور وہم کی خاص خاص صورتوں اور معانی میں خادم ہے نفس ناطقہ کی خدمت کے اعتبار سے اسے مفکرہ کہتے ہیں اور وہم کی خدمت کے اعتبار سے متخیلہ۔

قوت متصرفہ نفس ناطقہ کی خدمت کے اعتبار سے مفکرہ کہلاتی ہے اس وقت یہ عام معانی اور صور میں تغیر و تصرف کرتی ہے جس سے نفس مختلف نتائج نکالتا ہے وہم کی خدمت کے اعتبار سے اسے متخیلہ کہتے ہیں اور اس کی صورت یہ ہے کہ خاص خاص معانی اور صورت میں تصرف کرے اور ان میں سے بعض کو دوسروں کے ساتھ ترکیب دے یا جدا کرے مثلاً یا ایک ایسی صورت ترکیب دے جس کا نصف حصہ بدن انسان کا اور نصف حصہ گھوڑے کا ہو یا ایک ایسی صورت انسانی تجویز کرے جس کا سر نہ ہو یہ قوت انسان کے سوا اور کسی جانور میں نہیں پائی جاتی۔

قوت حیوانی:

یہ جسم کے تمام حصوں میں پائی جاتی ہے اور اعضاء کو قوت نفسانی کے قبول کرنے پر آمادہ کرتی ہے اس سے جسم میں زندگی حاصل ہوتی ہے روح حیوانی اس کی حامل اور حرارت عزیزی اس کا آلہ ہے۔

حرارت غریزی:

بقول جالینوس و اطبائے متقدمین دراصل حرارت عنصری ناری ہے جو جسم انسان کے اندر کیمیاوی استحالات سے پیدا ہوتی اور مدت العمر قائم رہتی ہے یہ بدن کی اصلاح و تدبیر کرتی اور اس کو تعفن و فساد سے محفوظ رکھتی ہے۔

شیخ الرئیس اور بعض اطباء متاخرین نے یہ دیکھ کر کہ حرارت سے بعض اوقات جسم میں تعفن اور فساد بھی پیدا ہوجاتا ہے حرارت عزیزی کو ایک خاص سماوی جوہر حار قرار دیا ہے جو بدن انسان میں قدرت کی طرف سے اس وقت عطا کیا جاتا ہے جب اس پر نفس ناطقہ یعنی روح یا زندگی کا فیضان ہوتا ہے یہ جوانی تک کم نہیں ہوتا لیکن اس کے بعد عمر کے ساتھ ساتھ بتدریج کم ہوتا جاتا ہے اور بالآخر جب یہ ختم ہوجاتا ہے تو طبعی موت واقع ہوجاتی ہے۔ ظاہر ہے کہ جالینوس اور اطباء متقدمین کا بیان زیادہ صحیح ہے اور زمانہ حاضرہ کی تحقیق بھی اس کی موید ہے جس کے نزدیک حرارت عزیزی وہ عنصری حرارت ہے جو جسم کے اندر مواد مولد حرارت اور حمضین (آکسین) کے کیمیاوی اتحاد یا اشتعال سے پیدا ہوتی ہے۔

جدید نظریہ:

جہاں تک اصل کا تعلق ہے اطباء جدید قوتوں کو تو تسلیم کرتے ہیں لیکن قوی الطبعی اور قوت حیوانی کے بجنسہ قائل نہیں ہیں اور قویٰ کی اس تقسیم کو وہ زیادہ تر منطقی قرار دیتے ہیں قوت محرکہ اور مدرکہ کو وہ تسلیم کرتے ہیں پھر قوت محرکہ کی دوقسموں شوقیہ اور فاعلہ کو اور قوت مدرکہ کے پانچ قویٰ مدرکہ ظاہری کو بھی تسلیم کرتے ہیں البتہ قوت لمس میں مختلف قسم کے احساسات کی انہوں نے زیادہ توضیح کردی ہے۔ قویٰ مدرکہ باطنی کے بھی وہ قائل ہیں لیکن ان کے مقامات کے تعین کو وہ اس طرح تسلیم نہیں کرتے جس طرح سے اطباء قدیم نے بیان کیا ہے بلکہ وہ ان سب کو مقدم دماغ کی بیرونی سطح کے کے خاکی جوہر کے اندر مانتے ہیں اور یہ اختلافات جدید تحقیقات و تجربات کے لازمی نتائج ہیں۔

افعال

امور طبیعہ میں سے ساتویں افعال ہیں افعال جمع ہے فعل کی جس کے لغوی معنی ہیں کام۔ اصطلاح طب میں اس عمل کو کہتے ہیں جو قوت سے صادر ہو افعال یا تو مفرد ہوتے ہیں جو ایک ہی قوت سے صادر ہوں جیسے جذب اور دفع وغیرہ اور یا مرکب ہوتے ہیں جو ایک سے زیادہ قوتوں سے صادر ہوں جیسے نگلنا، چلنا، پھرنا وغیرہ۔

طلسم جسم انسانی

جسم انسان کی ابتدائی ترکیب

کیسے خلیات

اُردو نام	طبّی نام	ڈاکٹری نام
کیسے (واحد کیسہ)	کریات/خلیات (واحد خلیہ)	سیلز (CELLS) (واحد سیل)

یادداشت:

سیل ایک لاطینی لفظ سیلا Cella سے مشتق ہے اس کی لغوی معنی ہیں ''چھوٹا کمرہ یا حجرہ''

یہ عجیب وغریب انسانی بدن ہڈیوں' گوشت' پوست' رگوں' پٹھوں اور دیگر مختلف قسم کی پیچیدہ ساختوں پر مشتمل ہونے کے باوجود حقیقت میں بے شمار چھوٹے چھوٹے کیسوں یا ذروں کا مجموعہ ہے ہرایک کیسہ انڈے کی سفیدی کی مانند ایک رقیق لعاب دار اور شفاف رطوبت کا بنا ہوا ہوتا ہے جس کو مادہ حیات (پروٹوپلازم) کہا جاتا ہے خلیات کی کھال کے طور پر مادہ حیات کے اوپر اکثر ایک نہایت باریک اور صاف و شفاف جالی جھلی ہوتی ہے یا بعض اوقات خود مادہ حیات ہی سخت ہوکر ایک قسم کی دیوار سی بنا دیتا ہے اس کے اندر یعنی خلیات کے مرکز میں ایک گٹھلی سی ہوتی ہے جس پر خلیات کی زندگی کا دارومدار ہوتا ہے اس کو نواۃ یا جوہر حیات (نیوکلی اس) کہتے ہیں خلیات بالعموم 1/6000 سے 1/10000 انچ کی جسامت کے ہوتے ہیں اور خوردبین کی مدد کے بغیر نظر نہیں آسکتے یہ بدن کی مختلف ساختوں میں مختلف شکل اور نوعیت کے ہوتے ہیں۔

جسم انسان کی ابتدائی ساختیں

ابتدائی ساختیں یا بافتیں انسجہ اصلیہ یا اولیہ (ایلی منٹری ٹشوز Elementary Tissues) مختلف قسم کے کیسے مختلف طریقوں سے ایک دوسرے کے ساتھ مل کر مختلف قسم کی ساختیں بنا دیتے ہیں جو ابتدائی ساختیں کہلاتی ہیں انہی ساختوں سے پھر جسم کے تمام اعضاء مفردہ اور مرکبہ تیار ہوتے ہیں یہ ابتدائی ساختیں مندرجہ ذیل چار قسم کی ہوتی ہیں:

1) بشری ساخت' بشرہ نسیج بشری ایپی تھی لی ال ٹشو Epithelial Tissue:

یہ ساخت جلد اور جسم کی ان تمام نالیوں اور فضاؤں وغیرہ میں استر کرتی ہے جن کا تعلق کسی نہ کسی طرح بیرونی فضا کے ساتھ ہوتا ہے اسی لئے یہ بشری ساخت یا صرف بشرہ کہلاتی ہے اس ساخت میں چوڑے چوڑے کیسے باہم مل کر باریک جھلی سی بناتے ہیں یہ کیسے بعض مقامات پر مچھلی کے پوست کی مانند ایک دوسرے کے اوپر چڑھے ہوئے ہوتے ہیں۔ کہیں ان کی شکل مخروطی' کہیں مدور اور کہیں روئیں دار ہوتی ہے۔

2) الحاقی (ملانے والی) ساخت نسیج الحاقی کنیکٹو ٹشو Connecting Tissue:

اس ساخت سے جسم کا ڈھانچہ تیار ہوتا ہے اور ایک عضو دوسرے عضو کے ساتھ ملحق ہوتا ہے اسی لئے اس کو الحاقی (ملانے والی) ساخت کہا جاتا ہے یہ ساخت جسم میں دوسری تمام ساختوں سے زیادہ ہے۔ ہڈیاں' کریاں رباطات جو ایک ہڈی کو دوسری ہڈی کے ساتھ باندھتے ہیں اور تاریں نسیں جو عضلات کو ہڈیوں کے ساتھ باندھتی ہیں۔ خون' چربی مختلف قسم کے

جھلیاں اور پردے جو ایک عضو کو دوسرے عضو کے ساتھ جوڑے ہیں اور ہر قسم کے غدود وغیرہ اسی ساخت سے بنتے ہیں یہ ساخت تین قسم کی ہوتی ہے خانہ دار' ریشہ دار اور لچک دار۔ اور مختلف اعضاء میں مختلف قسم کی ہوتی ہے چنانچہ عکسی تصاویر سے اس کی مختلف اقسام اور صورتیں واضح ہیں۔

3) لحمی ساخت نسیج عضلی مسکولرٹشو Muscular Tissue:

اس ساخت سے جسم کے عضلات یعنی گوشت اور مچھلیاں وغیرہ تیار ہوتی ہیں جن کے ذریعے جسم میں حرکت پیدا ہوتی ہے اس کے خلیات مندرجہ ذیل شکل کے ہوتے ہیں جو کمین (مائی اوسین MYosin) نامی مادہ کے ذریعے ایک دوسرے کے ساتھ جڑے رہتے ہیں موت کے بعد اس مادہ کے منجمد ہوجانے سے مردہ کا جسم اکڑ جاتا ہے اس ساخت کے باریک باریک ریشے ہوتے ہیں اور چند ریشے مل کر گچھے یا بنڈل بناتے ہیں پھر چند گچھے یا بنڈل باہم مل کر عضلہ یا مچھلی بنادیتے ہیں۔

4) عصبی ساخت نسیج عصبی نرووز ٹشو Nervous Tissue:

اس ساخت سے دماغ' حرام مغز اور اعصاب یعنی پٹھے بنتے ہیں جو تمام جسم پر حکمران ہیں اس ساخت کے عجیب وغریب اور پیچیدہ افعال کے لحاظ سے اس کے خلیات بھی عجیب وغریب ہوتے ہیں ہر ایک خلیہ کا قطر قریباً 1/500 انچ ہوتا ہے اور عام خلیات کے برخلاف عصبی خلیات کئی کئی شاخیں رکھتے ہیں ان کی ایک شاخ محور عصبی ایکسس سلنڈر) کہلاتی ہے اور باقی شاخیں پھر شاخ در شاخ ہوکر نہایت باریک باریک ریشوں میں تقسیم ہوجاتی ہیں چنانچہ اندازہ لگایا گیا ہے کہ ایک متوسط عصبی ریشے کی جسامت 1/4000 انچ کے برابر ہوتی ہے عصبی ساخت عصبی خلیات کے انہی ریشوں کے الحاق سے بنتی ہے ان کا باہم الحاق' الحاقی ساخت کے ذریعے سے ہوتا ہے۔

جسم انسانی انہی چار ساختوں سے مرکب ہے پہلے ان ساختوں سے اعضائے مفردہ مثلاً [illegible] عضلات' اعصاب' عروق اور غدود وغیرہ تیار ہوتے ہیں اور پھر ان اعضائے مفردہ کی مختلف قسم کی ترکیبوں سے اعضائے مرکبہ مثلاً احشاء صدر وبطن' دل' پھیپھڑے' جگر' معدہ' آنتیں' طحال' لبلبہ' گردے' مثانہ' آنکھ' کان' ناک' ہاتھ' پاؤ' منہ' سر وغیرہ تیار ہوتے ہیں۔

اعضائے مفردہ

اردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
ہڈیاں	عظام (واحد عظم)	بونز Bones (واحد بون)

ہڈیاں جسم کے لئے بمنزلہ اساس وبنیاد کے ہیں جسم کے تمام اعضاء کا سہارا ان پر ہے اسی لئے جسم کے تمام اعضاء سے زیادہ سخت ہیں ہڈیوں کے بغیر کھڑا ہونا اور چلنا پھرنا مشکل ہے اس کے علاوہ یہ جسم کے بعض اہم اور نازک اعضاء مثلاً دماغ' حرام مغز' دل اور پھیپھڑوں وغیرہ کی حفاظت کرتی ہیں۔

ہڈیاں حسب ضرورت لمبی' چھوٹی' چپٹی اور ناہموار وغیرہ مختلف شکلوں کی ہوتی ہیں اور خاص قسم کے حیوانی اور چونے کی قسم کے ارضی مادہ کی ترکیب سے تیار ہوتی ہیں اگر ہڈی کو جلادیا جائے تو اس کا حیوانی مادہ جل کر چونے یا کھریا مٹی کی طرح سفید اور خستہ سا ارضی مادہ باقی رہ جاتا ہے بچوں کی ہڈیوں میں ارضی مادے کی نسبت حیوانی مادہ زیادہ ہوتا ہے پھر جیسے جیسے عمر بڑھتی جاتی ہے ارضی مادہ زیادہ ہوتا جاتا ہے یہی وجہ ہے کہ بچوں کی ہڈیاں بڑے بوڑھوں کی نسبت کم ٹوٹتی ہیں اگر کسی ہڈی کو توڑ کر دیکھا جائے تو اس کی ساخت میں دو حصے دکھائی دیتے ہیں بیرونی حصہ ہاتھی دانت کی مانند سخت ہوتا ہے اور اندرونی حصہ

سامدار اور ہلکا ہوتا ہے اس کے علاوہ لمبی ہڈیوں کے اندر ایک نالی ہوتی ہے جس میں روغن اور چربیلا سا گودا بھرا رہتا ہے اس کو عام طور پر میکھ کہتے ہیں ہڈیوں کے اوپر ایک باریک سی جھلی (غشاء العظم) لگی رہتی ہیں جس میں خون کی رگیں جال بنا کر ہڈی کی پرورش کرتی ہیں اگر ہڈی پر سے یہ جھلی اتر جائے تو ہڈی مردہ ہو جاتی ہے اس جھلی میں سے بعض رگیں نکل کر ہڈی کے سوراخوں میں سے ہوتی ہوئی اس کے اندرونی سامدار حصے اور میخ میں چلی جاتی ہیں اور وہاں جا کر ان کی پرورش کرتی ہیں۔

ہڈیاں بذات خود بے حس ہوتی ہیں ان کے اوپر استر کرنے والی مذکورہ جھلی میں ہی عصبی ریشے آ کر پھیلے ہوئے ہوتے ہیں جن میں سے بعض اوقات چند ایک ریشے ہڈیوں کے سامدار حصے اور میخ کی نالی میں بھی پہنچ جاتے ہیں ہڈی کے درد کا احساس ہڈی کے جرم میں نہیں بلکہ درحقیقت انہی اعصاب میں ہوا کرتا ہے۔

جسم میں کل 246 ہڈیاں ہوتی ہیں ان کی تفصیل ذیل میں درج ہے:

جسم انسانی کی ہڈیاں

سر کی ہڈیاں	8
زبان کی جڑ کی ہڈی (عظم لامی)	1
کانوں کے اندر کی چھوٹی ہڈیاں	6
سینے کی ہڈی اور پسلیاں	2
ہاتھ پاؤں کی ہڈیاں معہ ہنسلی اور شانے کی ہڈیوں کے	64
چہرے کی ہڈیاں	14
دانت نیچے اوپر کے	32
ریڑھ کے مہرے معہ ڈھڈی اور دمچی کی ہڈیوں کے	26
پاؤں اور ٹانگوں کی ہڈیاں مع کولہے کی ہڈیوں اور گھٹنے کی ہڈیوں	62
تل جیسی چھوٹی چھوٹی ہڈیاں جو بعض جگہ کے گوشت میں پائی جاتی ہیں	8/246

بعض اطباء دانتوں، کانوں کی چھوٹی ہڈیوں اور تل جیسی ہڈیوں کو ہڈیوں میں شمار نہیں کرتے۔

سر کی ہڈیاں:

سر کی آٹھ ہڈیاں ہیں ایک پیشانی کی ہڈی (عظم الجبہ / فرنٹل بون) ایک گدی کی ہڈی (عظم القمحدوہ / آکسی پیٹل بون) دو چندیا کی ہڈیاں (عظام القحف / پیرائٹل بونز) دو کنپٹی کی ہڈیاں (عظام الصدغ / ٹیمپرل بونز) ایک کھوپڑی کے تلے کی چڑیا یا چمگادڑ کی طرح کی ہڈی (عظم الوتد / سفینائڈ بون) اور ایک ناک کی چھت کی چھلنی جیسی ہڈی (عظم المصفاۃ / اتھمائڈ بون) ہے یہ تمام ہڈیاں مختلف قسم کی درزوں کے ذریعے آپس میں اس طرح جڑی ہوئی ہوتی ہیں کہ ان سے کھوپڑی کی مخصوص شکل بن جاتی ہے جس کے اندر دماغ محفوظ رہتا ہے گدی کی ہڈی کے نچلے حصے میں ایک بیضوی قسم کا سوراخ ہوتا ہے جس کے راستے حرام مغز ریڑھ کے سوراخ میں اترتا ہے اس کی ثقبہ عظیم (فورمین میگنم) کہتے ہیں۔

چہرہ کی ہڈیاں:

چہرے کی چودہ ہڈیوں میں دو ناک کی دیواروں کی ہڈیاں (عظام الانفہ نیزل بونز) دو ناک کے اندر کی سیپی نما ہڈیاں (عظام الصدفہ یا عظام ملتوی ٹربی [illegible] بونز) دو رخساروں کی ہڈیاں (عظام الوجنہ۔ [illegible] بونز) دو تالو کی ہڈیاں اعظام الحنک۔

بے لیٹ بونز) دو کو یہ چشم کے اندر آنسو کی ہڈیاں (عظام الماق یا عظام الدمع۔لیکریمل بونز) دو اوپر کے جبڑے کی ہڈیاں (عظام فک اعلیٰ۔سوپیریئر میگزلری بونز) ایک پتلی سی ہڈی جو ناک کے نتھنوں کی درمیانی دیوار بناتی ہے اَعظم قاسم الانف یا عظم الوتیرہ۔ دومر) ایک زیریں جبڑے کی ہڈی (فک اسفل۔ انفریر میگزلوی بون) شامل ہیں۔

زبان کی ہڈیاں:

زبان کی جڑ کی ہڈی (عظم لامی۔ ہائی ایڈبون) کمان کے مشابے گلے میں ہوتی ہے اور اس پر زبان کی جڑ کے عضلات سہارا کرتے ہیں۔

دانت:

دانت چبانے کے کام آتے ہیں ان سے چہرے کی خوبصورتی کے علاوہ منہ کے اندر لعاب دہن کے روکنے اور بول چال میں مدد ملتی ہے دانت دو قسم کے ہوتے ہیں ایک دودھ کے دانت جو تعداد میں بیس ہوتے ہیں دس اوپر کے جبڑے میں اور دس نیچے کے جبڑے میں یہ پہلے دوسرے سال میں پیدا ہوکر پانچویں چھٹے سال گرجاتے ہیں اور ان کی جگہ دائمی دانت پیدا ہوتے ہیں جو بڑھاپے تک رہتے ہیں یہ بالعموم بتیس ہوتے ہیں سولہ نیچے کے جبڑے میں اور سولہ اوپر کے جبڑے میں۔ آٹھ کاٹنے والے (قواطع' انسائیزر ٹیتھ) چار اوپر اور چار نیچے چار توڑنے والے (کچلیاں یعنی آنیاب کیمنائن ٹیتھ) دو اوپر اور دو نیچے آٹھ چھوٹی داڑھیں' اضراس مقدم بائی کپڈ ٹیتھ) بارہ بڑی داڑھیں (اخراس موخر مولر ٹیتھ) آخر الذکر بارہ بڑی داڑھوں میں سے چار عقل داڑھیں ہوتی ہیں جو بعض لوگوں میں بالکل نہیں ہوتیں اور بعض میں دو ہی ہوتی ہیں۔

کانوں کی ہڈیاں:

ہرایک کان کے اندر درمیانی حصے میں تین چھوٹی ہڈیاں ہوتی ہیں جن کے ذریعے آواز کی لہریں منتقل ہوکر اندرونی کان اور عرب سامعہ تک پہنچتی ہیں ان میں سے ایک ہتھوڑی کی شکل کی (عظم مطرقی میل لس) دوسری آہرن نما (عظم سندانی۔ آنکس) اور تیسری رکاب کی مانند (اعظم رکابی۔ سٹے پیز) ہوتی ہے۔

ریڑھ اور اس کے مہرے:

ریڑھ' صلب عمودالفقرات سپائن یا ورٹی برل کالم' ریڑھ چھبیس ٹکڑوں سے مل کر بنی ہوئی ہے جس کو مہرے (فقرات ورٹبری) کہتے ہیں ان میں سے سات مہرے گردن میں ہوتے ہیں گردن کے پہلے مہرے پر سر قائم ہوتا ہے اس لئے اس کو حاملہ یا حامل الراس (اٹیلس) کہتے ہیں یہ دوسرے مہروں سے شکل میں ممتاز ہوتا ہے۔

یادداشت:

اٹیلس یونانی نام ہے یونانی حیات میں یہ اولین دیوتاؤں کے گروہ کا رکن ہے جس نے اپنے شانوں پر زمین اٹھا رکھی تھی اسی مناسبت سے اس مہرہ کو جس پر سر کا بار رہتا ہے اٹیلس سے موسوم کیا گیا۔

گردن کے دوسرے مہرے پر حرکت کرتا ہے اس لئے اس کو محور (ایکسس) کہا جاتا ہے اس کی شکل بھی دوسرے عام مہروں سے الگ ہوتی ہے گردن کا ساتواں مہرہ ابھرا ہوا اور نمایاں ہوتا ہے اس کو فقرہ بارزہ (ورٹبرا پرامی نینس) کے نام سے تعبیر کیا جاتا ہے باقی بارہ مہرے پشت میں اور پانچ مہرے کمر میں ہوتے ہیں کمر کے مہروں کے بعد ایک ڈھڈی کی ہڈی (عظم العجز۔سیکرم) ہوتی ہے جو فی الحقیقت پانچ مہروں سے مل کر بنی ہوئی ہوتی ہے اور ایک دمچی کی ہڈی (عظم العصص۔ کاک سکس) ہوتی ہے جو 5 مہروں سے مل کر بنتی ہے ہرایک مہرے کی شکل ایک حلقے سے مشابہ ہوتی ہے جس میں ایک موٹا یا

برا حصہ جسم کہلاتا ہے اس کے بعد ایک تو اس ہوتا ہے جو دو ٹکڑوں سے مل کر بنتا ہے اور حرام مغز کے لئے سوراخ بناتا ہے قوس کے ہر دو جانب دو چھوٹے چھوٹے زوائد ہوتے ہیں جو ابجچہ کہلاتے ہیں گردن کے ابجچہ کے اندر گول گول سوراخ ہوتے ہیں جن میں سے دماغ کے اندر جانے والی رگیں گزرتی ہیں۔ قوس کے پیچھے کی طرف جہاں اس کے دونوں ٹکڑے ملتے ہیں ایک ابھار سا بن جاتا ہے اس کو سلسلہ کہتے ہیں ہر ایک مہرے کے اوپر نیچے جوڑ کے مقام پر بھی چھوٹے چھوٹے زائدے ہوتے ہیں ان کو زوائد مفصلیہ کہاجاتا ہے ریڑھ ہیں (تصویر صفحہ) کے مطابق آگے پیچھے چار خم ہوتے ہیں۔

ریڑھ تمام جسم کے لئے بمنزلہ ستون کے ہے جو اس پر قیام کرتا ہے ہاتھ پاؤں اس کے ساتھ لگے ہوئے ہوتے ہیں دھڑ تمام تر اس پر قائم ہوتا ہے اور دماغ کا وزیر حرام مغز اسی کے اندر محفوظ رہتا ہے۔

سینہ کی ہڈیاں:

سینہ پچیس ہڈیوں اور کریوں سے مل کر بنا ہوا ہے اس میں دل اور پھیپھڑے وغیرہ اعضاء محفوظ رہتے ہیں سامنے کی طرف سینے کی خاص ہڈی (عظم القص۔مٹرنم) ہے اور دائیں بائیں دونوں طرف بارہ پسلیاں (اضلاع ربز) ہیں جو پیچھے کی طرف ریڑھ کی پشت والے بارہ مہروں سے لگی رہتی ہیں ہر ایک طرف کی بارہ پسلیوں میں سے اوپر کی سات پسلیاں کریوں کے ذریعے چونکہ براہ راست سینے کی ہڈی سے ملتی ہیں اس لئے سچی پسلیاں (اضلاع حقیقیہ ٹرو ربز) کہلاتی ہیں باقی پانچ پسلیاں جھوٹی پسلیاں (اضلاع خلف یا اضلاع روز۔ فالس ربز) کہلاتی ہیں جھوٹی پسلیوں میں سے اوپر کی تین پسلیاں بتدریج کریوں کے ذریعے ایک دوسرے کے ساتھ ملتی ہوئی ساتویں پسلی کی کری سے جاکر مل جاتی ہیں- آخری دو پسلیاں یعنی گیارھویں اور بارھویں پسلی کے اگلے سرے آزاد ہوتے ہیں پسلیوں کی لمبائی پہلی سے آٹھویں تک بڑھتی جاتی ہے پھر آٹھویں سے بارھویں تک کم ہوتی جاتی ہے مگر ان کی چوڑائی پہلی سے آخری تک کم ہوتی ہے ان کا درمیانی فاصلہ پیچھے کی نسبت سامنے اور نیچے کی نسبت اوپر زیادہ ہوتا ہے۔

ہاتھ اور بازو کی ہڈیاں:

ہاتھوں اور بازوؤں کی ہڈیاں ہنسلی اور شانے کی ہڈیوں سمیت چونسٹھ ہوتی ہیں بتیس ایک طرف اور بتیس دوسری طرف ان کو بالائی اطراف (اطراف علیا اپر ایکسٹرا یمی ٹیز) بھی کہتے ہیں ان کی تفصیل ذیل میں درج ہے۔

ہنسلی کی ہڈی (ترقوہ۔کلیویکل)	ایک	ایک	دونوں طرف	2
شانے کی ہڈی (عظم الکتف سکے پولا)	ایک	ایک	دونوں طرف	2
بازو کی ہڈی (عظم العضد ہیومرس)	ایک	ایک	دونوں طرف	2
کلائی کی ہڈی (زند اعلیٰ ریڈیس۔ زندان النا)	دو	دو	دونوں طرف	4
پہنچے کی ہڈیاں (عظام رسغ کارپل بونز)	آٹھ	آٹھ	دونوں طرف	16
ہتھیلی کی ہڈیاں (عظام المشط۔میٹیا کارپس)	پانچ	پانچ	دونوں طرف	10
ہر ایک انگلی میں تین تین اور انگوٹھے میں دو دو				28
		کل		64

ٹانگوں اور پاؤں کی ہڈیاں:

ٹانگوں اور پاؤں کی ہڈیاں مع کولہے اور گھٹنے کی ہڈیوں کے کل باسٹھ ہوتی ہیں اکتیس ایک طرف اور اکتیس دوسری طرف ان کو زیریں اطراف (اطراف سفلی لوئر ایکسٹریمی ٹیز) کہتے ہیں ان کی تفصیل ذیل میں درج ہے۔

کولہے کی ہڈی:

اس کو بے نام کی ہڈی (عظم لا اسم لہ انامی نیٹ بون) بھی کہتے ہیں یہ درحقیقت تین ہڈیوں خاص کولہے کی ہڈی (عظم الخاصرہ یا عظم الحرقفہ۔ ایئم یا ہانچ بون) چوتڑ کی ہڈی (عظم الورک۔ اسکم) اور پیڑو کی ہڈی (عظم العانہ آس پیوبس) سے مل کر بنتی ہے یہ دونوں جانب کی ہڈیاں پیچھے کی طرف ڈھڈی اور دمچی کی ہڈیوں کے ساتھ مل کر پیڑو کا جوف (جوف عانہ۔ پیلوس) بناتی ہیں اور آگے کی طرف باہم مل کر پیڑو کا خاص مقام بناتی ہیں۔

ایک ایک دونوں طرف		2
ران کی ہڈی (عظم الفخذ۔ فیمر)	ایک ایک دونوں طرف	2
پنڈلی کی ہڈیاں (قصبہ کبریٰ۔ ٹی بیا قصبہ صغریٰ فی بیولا)	دو دو دونوں طرف	4
پاؤں کے ٹخنے کی ہڈیاں (عظام رسغ قدم۔ ٹارسل بونز)	سات سات دونوں طرف۔	14

ان میں سے خاص ٹخنے کی ہڈی (عظم الکعب۔ ایس ٹرگیلس) اور ریڑھ کی ہڈی (عظم العقب۔ کیل کے نیم) کہلاتی ہے۔

تلوے کی ہڈیاں (عظام مشط قدم۔ میٹاٹارسس)	پانچ پانچ دونوں طرف	10
پاؤں کے پورو ے (سلامیات قدم فے لنجز)	چودہ چودہ دونوں طرف	28
گھٹنے کی ہڈی جس کو چپنی کی ہڈی کہتے ہیں (رضفہ۔ پے ٹلا)	ایک ایک دونوں طرف	2
	کل	62

قدرت نے کثرت واختلاف حرکات کی وجہ سے اطراف یعنی ہاتھ پاؤں اور بالخصوص پہنچوں اور ٹخنوں وغیرہ میں بہت سے ہڈیاں بنادی ہیں۔

کریاں

مرکنی ہڈیاں/ غضاریف (واحد غضروف) / کارٹیلجز Cartilges (واحد کارٹی لیج)

کریاں ہڈیوں کی نسبت نرم اور لچک دار ہوتی ہیں دبانے سے بآسانی دب جاتی ہیں اور پھر چھوڑنے پر اپنی حالت پر لوٹ آتی ہیں اور جسم کے ایسے مقامات پر پائی جاتی ہیں جہاں سختی کے ساتھ کم وبیش لچک کی بھی ضرورت ہوتی ہے چنانچہ تمام جوڑوں کے اندر مہروں کے مابین گدیوں کی مانند۔ پسلیوں کے سینے کی ہڈی کے ساتھ جوڑنے کے لئے نرخرہ اور ہوا کی نالیوں میں فم معدہ یا کوڑی کے مقام پر کانوں کے بیرونی حصے میں' ناک کے نتھنوں اور آنکھوں کے پپوٹوں وغیرہ میں بھی کریاں پائی جاتی ہیں یہ بھی ہڈیوں کی مانند سفید رنگ کی ہوتی ہیں لیکن ان کی سفیدی مختلف ہوتی ہے چنانچہ بعض کی سفیدی موتی کی مانند شفاف ہوتی ہے بعض کی سفیدی میں نیلا پن اور بعض میں زردی پائی جاتی ہے کریاں دو قسم کی ہوتی ہیں۔

زمنی کریاں:

جو پیدائش کے وقت تو کریاں ہوتی ہیں لیکن بعد میں کم وبیش عرصہ گزرنے پر ہڈیاں بن جاتی ہیں مثلاً فم معدہ یا کوڑی کے مقام کی کرسی (غضروف خنجری)۔

دائمی کریاں:

جو سوائے شاذونادر حالات کے ہمیشہ کریوں کی شکل میں ہی رہتی ہیں مثلاً کان' ناک' پپوٹوں' حجرے اور قصبہ الریہ کی

کریاں جنین (پیٹ کے بچ) میں تمام ہڈیوں کریوں کی شکل میں ہی ہوتی ہیں لیکن اکثر پیدائش سے قبل ہڈیاں بن جاتی ہیں اور مندرجہ بالا کریوں کی شکل میں رہ جاتی ہیں۔

جوڑوں کے اندر اور مہروں کے مابین کی کریاں حرکات میں سہولت بخشنے کے لئے بطور گدیوں یا چکنے استروں کے ہوتی ہیں۔

ہڈیوں کے بندھن اور جوڑ

اردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
ہڈیوں کے بندھن	رباطات (واحد رباط)	لگمنٹس Ligaments (واحد لگمنٹ)
جوڑ	مفاصل (واحد مفصل)	جائنٹس Joints (واحد جائنٹ)

ہڈیاں سفید رنگ کے مضبوط اور لچک دار ریشوں کی ساخت سے بنے ہوئے دھاگوں سے ایک دوسرے کے ساتھ بندھی ہوئی ہوتی ہیں ان دھاگوں یا بندھنوں کو رباطات اور ان مقامات کو جس جہ پر یہ ہڈیاں آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ جڑتی ہیں جوڑ یا مفاصل کہتے ہیں جسم میں کل 180 جوڑ اور بے شمار رباطات ہیں حسب ضرورت حرکات کی کمی بیشی کے لحاظ سے جوڑ مختلف قسم کے ہوتے ہیں۔

غیر متحرک جوڑ:

مفصل موثق یا ثابت۔ سی نارتھروس

جن میں حرکت بالکل نہیں ہوتی تین قسم کے ہوتے ہیں:

1) مفصل مدروز یا مسنن (سینوچر):

جن میں دو ہڈیوں کے کنارے آرے کے مانند دندانہ ہو کر یا ان کی سطحیں کھردری ہو کر آپس میں مل جاتی ہیں جیسے سر کی ہڈیاں آپس میں ملتی ہیں ان کے مقام اتصال کو درزیں کہتے ہیں اول الذکر جس میں کنارے دندانہ ہو کر ملتے ہیں درز حقیقی اور آخر الذکر جس میں سطحیں کھردری ہو کر نیچے اوپر ملتی ہیں درز غیر حقیقی کہلاتی ہے۔

2) مفصل مرکوز یا مسماری (گمفوسس):

جن میں ایک ہڈی کیل کی مانند دوسری ہڈی میں گزری ہوتی ہے جیسے دانت جبڑوں میں گڑے ہوئے ہوتے ہیں۔

3) مفصل میزابی یا مشقی (سکنڈی لےسس):

جن میں ایک ہڈی کے نالی دار نشیب میں دوسری ہڈی کا پتلا دھاردار کنارہ گڑ جاتا ہے جیسے عظم مصفات میں ناک کی ہڈیاں جڑتی ہیں۔

کم متحرک جوڑ مفصل عسر الحرکت - ایمفی تھروسس:

جن میں بہت کم حرکت ہوتی ہے اور وہ بھی نہایت مشکل سے اور شاذ و نادر اس قسم کے جوڑوں میں ریڑھ کے مہروں اور پیڑو اور کولہے کی ہڈیوں کے باہمی جوڑ ہیں۔

متحرک جوڑ مفصل متحرک یا ساس - ڈی آرتھروسس:

مفصل متحرک یاسس۔ ڈی آرتھروسس)

جن میں بآسانی حرکت ہوتی ہے اور اس قسم کے جوڑ جسم میں بکثرت ہیں اور حرکات کی مختلف نوعیتوں کے لحاظ سے ان کی چار قسمیں ہیں۔

1) مفصل مسطح یا مزلقہ (آرتھروڈیا):

جن میں پھسلنے کی حرکت ہوتی ہے جیسے عظام الصدغ یعنی کنپٹی کی ہڈیوں اور زیریں جبڑے کے جوڑوں میں مہروں کے زوائد مفصلیہ میں یا پہنچوں کی ہڈیوں میں۔

2) مفصل داخل یا مخروطی (ان آرتھروسس):

جن میں ہر طرف حرکت ہوسکتی ہے اس قسم کے جوڑوں میں لمبی ہڈیوں کا گول سرا دوسری ہڈیوں کے پیالہ نما گڑھے میں داخل ہوتا ہے جیسے شانے اور کولہے کے جوڑ میں ہوتا ہے۔

3) مفصل زادی (گنگلی مس):

جن میں صرف پھیلنے اور سکڑنے کی حرکت ہوسکتی ہے جیسا کہ کہنی اور گھٹنے کے جوڑ میں ہوتا ہے کیونکہ اس میں زاوئے کی سی حرکت ہوتی ہے۔

4) مفصل دوری (ڈی آرتھروس):

جن میں چکی کے پاٹ کی مانند دوری حرکت ہوتی ہے جیسے سر گردن کے دوسرے مہرے پر حرکت کرتا ہے۔

جن جوڑوں میں حرکت بالکل نہیں ہوتی وہاں رباطات بھی نہیں ہوتے اور جن جوڑوں میں حرکت کم ہوتی ہے وہاں رباطات بھی کم ہوتے ہیں جن جوڑوں میں بکثرت حرکات ہوتی ہیں ان میں رباطات بھی بکثرت ہیں غرض کہ جوڑوں میں رباطات کی کمی وبیشی کا انحصار ان میں حرکات کی کمی بیشی کی ضرورت پر ہے۔

عضلات و اوتار

اردو نام	طبّی نام	ڈاکٹری نام
مچھلیاں ۔ گوشت	عضلات (واحد عضلہ)	مسلز Muscles واحد مسل
نسیں (واحد نس)	اوتار (واحد وتر)	ٹنڈنز Tendons واحد ٹنڈن

جسم انسانی کی تمام حرکات چلنا پھرنا ہاتھ پاؤں ہلانا حتیٰ کہ ہنسنا بولنا اور سانس لینا بھی گوشت کے ذریعے سرانجام پاتی ہیں اس کے علاوہ جسم کی خوبصورتی اور سڈول پن نیز گرمی سردی کے اعتدال کا انحصار بھی بیشتر جسم کے گوشت پر ہوتا ہے جسم کا گوشت ایک خاص قسم کی لحمی ساخت سے تیار ہوتا ہے جس کا تذکرہ اوپر جسم کی مختلف ساختوں میں کیا جاچکا ہے اس ساخت سے پہلے نہایت باریک باریک ریشے بنتے ہیں ہر ایک ریشے کے گرد نہایت باریک شفاف لچک دار جھلی کا غلاف ہوتا ہے پھر اس قسم کے کئی ریشے باہم مل کر ایک لٹ یا بنڈل بنادیتے ہیں ان کے اوپر پھر اسی طرح شفاف لچک دار جھلی کا غلاف ہوتا ہے پھر یہ چند لٹیں یا بنڈل باہم مل کر ایک مچھلی یا عضلہ بنادیتے ہیں پھر یہ عضلہ جسم کے دوسرے اسی قسم کے عضلات کے ساتھ مذکورہ قسم کی شفاف لچک دار جھلیوں کے ذریعے مرتبط رہتا ہے جو مختلف مقامات پر حسب ضرورت مضبوطی اور دبازت کی ہوتی ہیں تمام جسم میں ذیل کی ترتیب کے مطابق 498 عضلات پائے جاتے ہیں جن میں سے نصف یعنی 249 جسم کے خط وسطانی (خط وسطانی وہ فرضی خط ہے جو کھوپڑی کے عین درمیان میں سے نیچے کی طرف کھینچا جائے اور جسم کو طولاً دو برابر حصوں میں

اس طرح منقسم کردے کہ ایک ٹانگ ایک بازو اور نصف دھڑ ایک طرف اور دوسرا دوسری طرف ہوجائے) کے ایک اور 249 دوسری طرف ہوتے ہیں جن کی تفصیل حسب ذیل ہے:

گردن اور سر میں	85 جوڑے	یا	170 عضلات
وسط بدن یا دھڑ میں	50 جوڑے	یا	100 عضلات
دونوں ہاتھوں میں	54 جوڑے	یا	108 عضلات
دونوں ٹانگوں میں	60 جوڑے	یا	120 عضلات
کل	249 جوڑے	یا	498 عضلات

موقع محل اور ضرورت کے لحاظ سے ہڈیوں کی طرح عضلات کی شکل و شباہت اور جسامت و وزن وغیرہ کم و بیش ہوتا ہے چنانچہ کسی جگہ کے عضلات گول اور لمبے ہوتے ہیں جیسے کہ رانوں اور بازوؤں کے کسی جگہ کے چپٹے اور پتلے ہوتے ہیں جیسے شکم اور سر کے، کسی جگہ کے موٹے اور بڑے ہوتے ہیں جیسے سرین اور پشت وغیرہ کے، کسی جگہ کے پتلے اور چھوٹے ہوتے ہیں جیسے پپوٹوں اور کان کی اندرونی ہڈیوں کے اسی جسامت کے مطابق ان کا وزن بھی کم وبیش ہوتا ہے۔

افعال کے لحاظ سے بھی عضلات کی دو قسمیں ہیں 1) ارادی 2) غیر ارادی

ارادی عضلات:

انسان کی مرضی پر حرکت کرتے ہیں اور غیر ارادی عضلات طبعی طور پر خود بخود حرکت کرتے رہتے ہیں جیسے دل، معدہ، آنتوں اور مثانے وغیرہ کے عضلات ہیں۔ ارادی عضلات کے ریشوں پر آڑی لکیریں ہوتی ہیں اسی لئے ان کو عضلات عطط بھی کہتے ہیں ان پر طولانی لکیریں بھی ہوتی ہیں جو ان ریشوں کی اصل رفتار کو ظاہر کرتی ہیں لیکن وہ زیادہ نمایاں نہیں ہوتیں ۔اس قسم کے عضلات تمام جسم میں پائے جاتے ہیں اور جسم کا گوشت بیشتر انہی عضلات سے بنا ہوا ہوتا ہے۔

غیر ارادی عضلات:

ان میں کسی قسم کے خطوط نہیں پائے جاتے ان کے ریشے بالعموم زرد رنگ کے مستطیل اور چپٹے ہوتے ہیں یہ مل کر باریک ڈوریاں سی بنادیتے ہیں جو آپس میں کم وبیش لیفی ساخت کے ذریعے کبھی متوازی طور پر اور کبھی ایک دوسرے کو کاٹتی ہوئی آپس میں ملی رہتی ہیں اس قسم کے عضلات غذا کی نالی، قصبہ الریہ کی پچھلی دیوار، عروق خشنہ، جبڑے کے نیچے کی گلٹیوں، پتے اور ان کی نالیوں، گردے کے جوف اور اس کی نالیوں (حالبین) مثانہ، مجریٰ بول، عورتوں کے رحم، قاذف نالیوں اور فرج وغیرہ میں نیز رگوں کے اندر، آنکھ کے طبقہ عنبیہ جلد کے اندرونی طبقے اور خصیے وغیرہ میں پائے جاتے ہیں۔

اوتار:

درحقیقت ڈوریوں کی مانند ان سفید جھلیوں کے سرے ہیں جو عضلات پر لپٹی ہوئی ہوتی ہیں یہ چمکیلے، روشن اور سفید ریشہ دار ساخت سے بنے ہوئے ہوتے ہیں اور عضلات کو ہڈیوں کریوں اور دبیر جھلیوں وغیرہ سے مرتبط کرتے ہیں تاکہ عضلات کے سکڑنے اور پھیلنے پر ہڈیوں میں بھی حرکات پیدا ہوسکیں یہ عضلات کی شکل کے مطابق یا تو گول ہوتے ہیں یا چپٹے وغیرہ ان میں رگیں اور پٹھے نہیں ہوتے۔

رگیں

جسم انسانی میں دو قسم کی رگیں ہوتی ہیں 1) خونی رگیں (عروق و مویہ۔ بلڈ ویسلز) جن میں خون دورہ کرتا ہے ان میں

شریانیں، وریدیں اور عروق شعریہ شامل ہیں۔

2) عروق جاذبہ:

جو جسم کے مختلف حصوں سے زائد رطوبات کو جذب کرتی ہیں ان کا علیحدہ علیحدہ ضروری بیان ذیل میں درج ہے ان کے علاوہ جسم میں دو قسم کی اور رگیں بھی ہوتی ہیں:

1) عروق لبنیہ (سکیٹلز) جو درحقیقت معدہ اور آنتوں کی عروق جاذبہ اور دمویہ ہوتی ہیں۔

2) عروق نشنہ (برانکی اورلز) کھردری رگیں یہ صرف پھیپھڑوں میں ہوتی ہیں اور درحقیقت قصبہ الریہ یعنی ہوا کی نالی کی باریک باریک شاخیں ہوتی ہیں۔

خونی رگیں

ڈاکٹری نام	طبی نام	اردو نام
بلڈ ویسلز Blood Vessels	عروق دمویہ	خونی رگیں

ان میں شریانیں، وریدیں اور عروق شعریہ (بال سی باریک رگیں) شامل ہیں۔

شریانیں:

وہ تڑپنے والی رگیں (عروق جہندہ یا ضاربہ) ہیں جو خون کو جس کے ساتھ اور حرارت عزیزی بھی ہوتی ہے دل سے لے کر تمام اعضاء میں پہنچاتی ہیں۔

وریدیں:

نیلے رنگ کی ساکن رگیں (عروق ساکنہ) ہیں جو تمام بدن کے خون کو اکٹھا کر کے دل تک پہنچاتی ہیں اور دل پھر اس خون کو صاف ہونے کے لئے ورید شریانی کے ذریعے (یعنی رگ کے ذریعے جو ساخت کے لحاظ سے تو شریانوں کی طرح ہوتی ہے لیکن اس کے اندر چونکہ وریدی خون ہوتا ہے اس لئے ورید شریانی یا شریان الریہ (پلمونری آرٹری) کہلاتی ہے پھیپھڑوں میں پھینک دیتا ہے جہاں سے وہ صاف ہو کر شرائن وریدیہ (وہ رگیں جو پھیپھڑوں سے صاف شدہ خون کو واپس دل میں لاتی ہیں) کے ذریعے واپس دل میں آجاتا ہے اور دل انہیں شریان اعظم یعنی اورطی کے ذریعے تمام جسم میں تقسیم کر دیتا ہے۔

عروق شعریہ:

وہ بالوں کی مانند نہایت باریک باریک رگیں ہیں جو شریانوں کو وریدوں کے ساتھ ملاتی ہیں درحقیقت شریانیں جب دل سے اورطی کے ذریعے پیدا ہو کر شاخ در شاخ ہوتی ہوئی باریک ہو کر شرائین دقیقہ (آرٹری اونز) بن کر اعضاء میں پہنچتی ہیں تو وہاں بالوں کی مانند نہایت باریک باریک (عروق شعریہ، کیپلیریز) ہو کر جال کی مانند پھیل جاتی ہیں اور پھر بتدریج اکٹھی ہوتی ہوئی باریک باریک وریدیں (اوردہ دقیقہ دی نیولز) بن کر بتدریج بڑی وریدوں کی شکل اختیار کر کے واپس دل میں پہنچ جاتی ہیں۔

شریانیں

ڈاکٹری نام	طبی نام	اردو نام
آرٹیریز Arteries (واحد آرٹری)	شرائین (واحد شریان) عروق ضاربہ	شریانیں تڑپنے والی رگیں

شریانیں جیسا کہ اوپر بتایا جاچکا ہے دل سے نکل کر تمام جسم میں پھیلتی ہیں چنانچہ دل کے بائیں بطن سے ایک سب سے بڑی شریان جس کو شریان اعظم اورطی (اے آرٹا) کہتے ہیں نکل کر محراب سا بناتی ہوئی بائیں جانب سے نیچے کی طرف اترتی ہے اس میں سے محراب کے مقام پر سے لااسم لہ یا ابطی سباتی (انامی نیٹ) سباتی عامہ (کامن کرائڈ) اور تحت ولترقوۃ (سب کلے وین) نامی تین بڑی بڑی شاخیں نکلتی ہیں۔ خوددل کے اندر خون پہنچانے والی دو چھوٹی چھوٹی شاخیں بھی نکلتی ہیں جن کو شرائین قلبیہ یا اکلیلی کہتے ہیں تین بڑی شاخوں میں سے لا سام لہ تھوڑی دور اوپر کی طرف جاکر دائیں سباتی (رائٹ کرائڈ) اور دائیں تحت ترقوہ (رائٹ سب کلے وین) میں تقسیم ہوجاتی ہے دونوں طرف کی سباتی قدرے اوپر جاکر کنٹھ کے قریب سباتی ظاہر (ایکسٹرنل کرائڈ) اور سباتی غائر (انٹرنل کرائڈ) میں تقسیم ہوجاتی ہے ان میں سے پہلی سر چہرہ گردن اور عدہ درمیانی کان زبان اور لوزتین میں جاکر شاخ در شاخ ہوتی ہوئی خون پہنچاتی ہے اور آخرالذکر یعنی ساتی غائر بہت سے حصہ دماغ میں چشم خانوں، اندرونی کان ناک اور پیشانی میں جاکر تقسیم ہوتی ہے دونوں طرف کی تحت الترقوہ شریانیں پانچ شاخوں میں تقسیم ہوکر گردن، سینہ، حرام مغز، بازو، دماغ اور اس کے پردوں میں خون پہنچاتی ہیں۔ اس کی سب سے بڑی شاخ شریان الابطایا ابطی (ایگزلری آرٹری) یعنی بغل کی شریان ہے جو سات آٹھ شاخوں میں منقسم ہوکر بغل، کندھے، پہلوئے سینہ اور چھاتی کے عضلات میں خون پہنچاتی ہے اس کی بڑی شاخ شریان العضد (برے کئل آرٹری) کہلاتی ہے جو بازو کے اندر کی طرف نیچے کو جاکر کہنی کے جوڑ کے مقابل سے دوشاخوں میں تقسیم ہوجاتی ہے ان دوشاخوں میں سے ہی ایک شریان النبض (ریڈیل آرٹری) اور دوسری شریان زندی (الز آرٹری) ہے جن کی شاخیں کلائی اور ہاتھوں میں پھیل جاتی ہیں۔

شریان اعظم اورطی محراب سے آگے ریڑھ کے مہروں کے سامنے سے نیچے کو اترتی ہے اور حجاب حاجز (سینے اور پیٹ کے مابین وہ عضلاتی پردہ ہے جس کے سکڑنے اور پھیلنے پر تنفس کا بیشتر انحصار ہے) کے اوپر تک اورطی صدری (تھورلیک اے آرٹا) کہلاتی ہے سینے کے اندر یہ پانچ شاخیں تقسیم کرتی ہیں جو دل اور اس کے غلاف، باریک ہوائی نالیوں (عروق خشنہ) مری (غذا کی نالی) اور پسلیوں کے درمیانی عضلات وغیرہ میں خون پہنچاتی ہیں۔

اس کے بعد اورطی حجاب حاجز کے سوراخ کے راستے پیٹ میں جاکر اورطی بطنی کہلاتی ہے جو نیچے جاکر کمر کے چوتھے مہرے کے سامنے دو شاخوں (شرائین الخاصرہ اصلی (کامن الی تک آرٹری) میں تقسیم ہوجاتی ہے اورطی بطنی سے دس گیارہ شاخیں نکلتی ہیں جو معدہ، آنتوں، جگر، تلی، گردوں، خصیوں، عضلات شکم اور پشت میں جاکر خون پہنچاتی ہیں۔

<u>دونوں طرف کی شرائین الخاصرہ اصلی:</u> چند باریک شاخیں صفاق عضلات کمر اور جانبین کے لئے چھوڑتی ہوئی عظم العجز اور عظم الخاصرہ کے اتصال کے بالمقابل اندرونی و بیرونی دو شاخوں میں منقسم ہوجاتی ہیں جن کو حرقفی باطن (انٹرنل ال تک) اور حرقفی ظاہر (ایکسٹرنل الی تک) کہتے ہیں ان میں سے حرقفی باطن پیڑو کی ہڈی کے سوراخ پر پہنچ کر اگلے اور پچھلے دو حصوں میں تقسیم ہوجاتی ہے جن سے گیارہ شاخیں نکل کر مثانہ اعضائے تناسل اور ان کی اندرونی جانب پھیلتی ہیں جو قفی ظاہر پیڑو کے نیچے اور باہر کی طرف جاکر دو باریک شاخیں چھوڑتی ہوئی جو کہ صفاق اور پیٹ کے عضلات میں پھیلتی ہیں شریان فخذی (فیمرل آرٹری) بن جاتی ہے جو ران کے سامنے اور اندر کی طرف سے نیچے سے جاکر گھٹنے کے جوڑ سے قدرے اوپر شریان مابض (گھٹنے یا پلے ٹیل آرٹری) بن جاتی ہے۔ شریان فخدی سے چھ شاخیں نکل کر کنج ران فوطوں اور ان کے عضلات میں پھیلتی ہیں اور شریان مابض ترچھے طور پر نیچے اور باہر جاکر دوشاخوں میں منقسم ہوجاتی ہے جن کو شریان قصبی مقدم (این ٹیریئر ٹبیل آرٹری) اور شریان قصبی موخر (پوسٹیر یٹبیل آرٹری) کہتے ہیں جو پنڈلی اور پاؤں کے عضلات وغیرہ میں تقسیم ہوجاتی ہیں (دیکھو تصویر)۔

شریانیں تین طبقوں سے بنی ہوئی ہوتی ہیں اندرونی طبق باریک شفاف اور لچک دار ہوتا ہے درمیانی طبق دبیز زردی

مائل اور نہایت لچکیلا ہوتا ہے یہ لحمی اور وتری ریشوں سے بنتا ہے بیرونی طبق سب سے زیادہ دبیز ہوتا ہے اور رباطی ریشوں کے پرتوں سے بنتا ہے دل کے سکڑنے پر جب خون شریانوں میں دھکیلا جاتا ہے تو شریانیں پھیل جاتی ہیں اور جس وقت دل سکڑنے کے بعد دوبارہ خون سے پر ہونے کے لئے پھیلتا ہے تو شریانیں سکڑ جاتی ہیں اور پھر جب دل سکڑ کر ان میں خون پھینکتا ہے تو پھر پھیل جاتی ہیں شریانوں کے اس سکڑنے اور پھیلنے کی حرکت کو ہی نبض کہا جاتا ہے۔

وریدیں

اردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
وریدیں (واحد ورید) ساکن رگیں	عروق وردہ	ویز Veins (واحد وین)

یہ تحریر کیا جا چکا ہے کہ شریانیں اپنی باریک باریک شاخوں (شرائین دقیقہ آرٹری اولز) کے ذریعے عروق شعریہ میں ختم ہوتی ہیں اور عروق شعریہ سے نہایت ہی باریک باریک وریدیں جنہیں اور وہ دقیقہ (وی نیولز) کہتے ہیں شروع ہو کر بڑی وریدیں بن جاتی ہیں اور پھر بتدریج شاخ در شاخ جمع ہوتی ہوئی دو سب سے بڑی وریدیں اجوف صاعد (جو گردن اور اس سے بالائی حصص جسم مثلاً سر وغیرہ کے خراب اور کثیف خون کو جمع کر کے لاتی ہے) اور اجوف نازل (جو دھڑ اور جسم کے زیریں حصے کا تمام کثیف خون جمع کر کے دل میں لاتی ہے) بن کر تمام جسم کے کثیف کو واپس لا کر دل کے دائیں اذن میں پہنچاتی ہیں جہاں سے وہ دائیں بطن میں ہوتا ہوا دل کے سکڑنے پر ازسرنو صاف اور اجزاء نسیم (آکسیجن) سے معمور ہو کر شوخ سرخ ہونے کے لئے ورید شریانی کے ذریعے پھیپھڑوں میں چلا جاتا ہے اور وہاں صاف ہو کر شرائین وریدیہ یعنی پھیپھڑوں کی وریدوں میں یہی مابہ الامتیاز ہے کہ اگرچہ ان کی ساخت وریدوں کی مانند ہے تاہم ان میں تمام جسم کی وریدوں کے خلاف بجائے خراب اور کثیف وسیاہی مائل خون کے صاف اور شوخ سرخ رنگ کا خون ہوتا ہے اس لئے ان کو شرائین وریدیہ کہا جاتا ہے۔

اکثر وریدوں کے اندر خصوصاً جو زیریں اطراف میں ہوتی ہیں ہلالی شکل کو کواڑیاں لگی ہوئی ہوتی ہیں یہ کواڑیاں خون کو واپسی سے روکتی ہیں جب یہ کواڑیاں خراب ہو کر پورے طور پر اپنے فعل کو سرانجام نہیں دے سکتیں تو وریدیں خون سے پر ہو کر بہت موٹی اور پیچدار ہو جاتی ہیں جیسے مرض دوالی میں ہوتا ہے۔

وریدوں کے نام اکثر وہی ہوتے ہیں جو ان کی ہم نام شریانوں کے ہوتے ہیں جیسے ورید فخذی، ورید مابض، ورید ابطی، ورید لا اسم لہ وغیرہ لیکن بعض مختلف نام رکھتی ہیں جیسے جل الورید ظاہر اور غائر، ورید اکحل، قیفال، باسلیق، باب الکعب، ورید فرد (کبیر وصغیر) جوف صاعد، اجوف نازل، صافن، وحشی اور انسی وغیرہ۔

جاذب رگیں، عروق جاذبہ

شریانوں اور وریدوں کے علاوہ جسم انسانی میں ایک اور عروق نظام ہے جس کو نظام عروق جاذبہ کہتے ہیں اس نظام کے ذریعے خلاصہ غذا اور وہ زائد رطوبتیں جذب ہوتی رہتی ہیں جو جسم کی مختلف فضاؤں میں تراوش پاتی ہیں مثلاً جوڑوں کے اندر ان کو تر رکھنے کے لئے جو رطوبت تراوش پاتی ہے وہ انہی رگوں کے ذریعے دوبارہ جذب ہو کر خون میں جا ملتی ہے اس طرح جوف صدر یا بطن میں آبی جھلی سے جو رطوبتیں تراوش پاتی ہیں اور احشاء صدر و بطن کو رگڑنے سے محفوظ رکھتی ہیں وہ بھی انہی رگوں کے ذریعے جذب ہو کر واپس خون میں چلی جاتی ہیں یا عروق شعریہ سے جو رطوبتیں اعضاء کو غذا پہنچانے کے لئے تراوش پاتی ہیں ان کا بیشتر حصہ بھی انہی رگوں سے جذب ہو کر پھر خون میں جا ملتا ہے اس کے علاوہ جو غذا ہم کھاتے ہیں اس کا کچھ حصہ تو فضلات کی شکل میں آنتوں وغیرہ کے راستے جسم سے خارج ہو جاتا ہے لیکن کارآمد حصہ زیادہ تر انہی رگوں کے ذریعے

آنتوں وغیرہ سے جذب ہوکر خون میں پہنچتا ہے اس کی صورت یہ ہوتی ہے کہ بال کی مانند بہت باریک رگیں مذکورہ فضاؤں کی ساختوں میں موجود ہوتی ہیں ان کو مرابض (لمفے تک کے پلریز) کہتے ہیں یہی ان مذکورہ رطوبتوں کو جذب کرتی ہیں پھر یہ وریدوں کی مانند بتدریج آپس میں ملتی ہوئی رگیں بنتی جاتی ہیں ان کو ہی عروق جاذبہ کہتے ہیں۔

زیریں اطراف یعنی ٹانگوں وغیرہ اور احشاء صدروبطن کی تمام عروق جاذبہ بتدریج ملتی ہوئی آخر میں ایک بڑی نالی بن جاتی ہیں جس کو مجریٰ صدر (تھوڑے سک ڈکٹ) کہتے ہیں یہ نالی جوف بطن میں کمر کے دوسرے مہرے کے سامنے حجاب حاجز کے جائے اختتام پر مختلف اطراف کی عروق جاذبہ کی مثلث نما تھیلی سے شروع ہوکر اورطی بطنی کی دائیں جانب سے اوپر کو چڑھتی ہے اور انہی کے ساتھ اوپر جاکر سینے میں ورید دواج غائر اور تحت الترقوہ کے مقام اتصال پر ان میں جاملتی ہے یہ عموماً 18یا20انچ لمبی اور بلغ کے پر کے برابر موٹی ہوتی ہے درمیان میں قدرے تنگ ہوتی ہے یہ بالکل سیدھی نہیں ہوتی اکثر درمیان میں دو یا زیادہ حصوں میں منقسم ہوکر اوپر پھر مل جاتی ہے بلکہ بعض اوقات اوپر جاکر بھی دو ہی شاخیں رہتی ہیں جن میں سے ایک شاخ تو بائیں ورید تحت الترقوہ میں اور دوسری دائیں طرف کے مجریٰ جاذب کے ساتھ مل کر دائیں ورید تحت الترقوہ میں ختم ہوتی ہے دائیں طرف کا مجریٰ جاذب سرگردن سینے پھیپھڑوں کی دائیں جانب قلب کی دائیں طرف اور جگر کی محدب سطح کی عروق جاذبہ کے ملنے سے بنتا ہے اور باقی تمام اعضاء کی عروق جاذبہ سے مجریٰ صدر بنتا ہے عروق جاذبہ کی ساخت وریدوں کی مانند ہوتی ہے اور انہی کی مانند ان کے اندر مختلف مقامات پر کواڑیاں بھی ہوتی ہیں بلکہ کواڑیوں کی کثرت سے ان کی شکل تسبیح کے دانوں کی مانند گرہ دار ہوجاتی ہے۔

عروق جاذبہ کے اندر کی رطوبت عام طور پر شفاف زردی مائل رنگ کی ہوتی ہے اس کا مزہ نمکین اور قدرے کھاری ہوتا ہے اس میں بو نہیں ہوتی یہ پانی کی نسبت زیادہ بھاری ہوتی ہے چنانچہ اس کا وزن متناسبہ 1025 ہوتا ہے لیکن مختلف حالات میں اس کی ترکیب اور رنگت وغیرہ بدلتی رہتی ہے چنانچہ جب انسان بھوکا ہوتا ہے اس کی رنگت شفاف اور خفیف زردی مائل ہوتی ہے لیکن جب کھانا کھاکر سیر ہوجاتا ہے تو کیلوس کی شمولیت سے دودھیا رنگ کی ہوجاتی ہے اس میں کیلوس کے چربیلے دانوں کی مانند کچھ دانے بھی پائے جاتے ہیں اس رطوبت کو رطوبت ''لمفاویہ یا طلیہ'' (لمف) اور اسی کے نام پر اس کے دانوں کو کریات لمفاویہ (لمف کارپسلز) کہتے ہیں۔

عروق جاذبہ جب کسی وجہ سے بند ہوجاتی ہیں تو جہاں سے بند ہوتی ہیں اس سے نیچے کے حصے میں تہیج پیدا ہوجاتا ہے جیسے مرض داء الفیل وغیرہ میں ہوا کرتا ہے آنتوں کی عروق جاذبہ کو عروق کیلوسیہ یا عروق لبنیہ بھی کہتے ہیں کیونکہ وہ زیادہ تر کیلوس کو جذب کرتی ہیں جس کی رنگت لبن یعنی دودھ کی مانند ہوتی ہے۔ عروق جاذبہ کی دوقسمیں ظاہرہ اور غائرہ ہیں۔

جاذب گلٹیاں/غدد جاذبہ لمف گلینڈز

عروق جاذبہ اپنے راستے میں گردن سر کی بیرونی سطح، بغل کے اندر، کہنی کے جوڑ کے سامنے کنج ران اور مابض (گھٹنے کے جوڑ کے پیچھے) اور جداول امعاء وغیرہ پر کاغذوں میں لگانے والے پن کے سرے سے لے کر مغزبادام کے برابر کم وبیش جسامت کی چپٹی، بیضوی یا گول شکل کی گلٹیوں میں سے گزرتی ہیں جن کو غدد جاذبہ کہتے ہیں چنانچہ جب کوئی عرق جاذبہ غدہ جاذبہ کے قریب آتی ہے تو چند شاخوں میں تقسیم ہوکر اس میں داخل ہوتی ہے ان کو عروق داخلہ کہتے ہیں اور جب یہ عروق داخلہ غدہ کے اندر داخل ہوجاتی ہیں تو اس کے جسم کے اندر پیچیدہ رفتار سے چل کر آپس میں ملتی جاتی ہیں اور آخر میں پھر ایک یا دو بن کر اس سے خارج ہوتی ہیں ان کو عروق خارجہ کہتے ہیں اس طرح عروق جاذبہ کی تمام رطوبت ان گلٹیوں میں سے چھن کر گزرتی ہے اور اگر کوئی زہریلا مادہ اس میں موجود ہو تو وہ اکثر ان میں رہ جاتا ہے جس سے یہ پھول جاتی ہیں چنانچہ پاؤں

وغیرہ کے زخموں میں کنج ران کے غدد ہاتھوں وغیرہ کے زخموں ٹیں بغل کے غدد اور سر اور منہ وغیرہ کے زخموں میں گردن کے غدد حتیٰ کہ خنازیر' آنتوں کی سل' طاعون' سوزاک' آتشک وغیرہ اور ایک خاص قسم کے خونی فساد (مرض ہاجکن) وغیرہ میں ان ہی گلٹیوں کے اندر سمیت مجتمع ہوجانے سے بدیں بن جاتی ہیں یہ گلٹیاں مختلف قسم کے زہریلے مادوں کو جسم میں جذب ہوکر خون میں پہنچنے سے مانع ہونے کے علاوہ خاص قسم کے سفید خونی ذرات یعنی سفید دانہ ہائے خون (لیوکوسائٹس) بھی بناتی ہیں۔

اعصاب

ڈاکٹری نام	طبی نام	اردو نام
نروز (واحد نرو)Nerves	اعصاب (واحد عصب)	پٹھے (واحد پٹھا)

رگوں کی مانند جسم انسانی میں سفید رنگ کی نہایت باریک باریک تاروں کا ایک جال ہوتا ہے یہ تاریں بتدریج آپس میں ملتی ہوئی اور گول گول یا چپٹی ڈوریاں سے بناتی ہوئی دماغ یا حرام مغز میں جاکر ختم ہوجاتی ہیں انہی کو پٹھے یا اعصاب کہا جاتا ہے اور جسم کے تمام افعال حس و حرکت انہی سے متعلق ہیں یہ بجلی کی تاروں کی طرح ہیں جس طرح مرکز سے بجلی کی طاقت تاروں کے ذریعے مختلف مقامات پر پہنچ کر روشنی اور حرکت وغیرہ میں ظاہر ہوتی ہیں بعینہ دماغی قوتیں ان اعصاب کے ذریعے مختلف حصص جسمانی میں پہنچ کر ان میں حس و حرکت پیدا کرتی ہیں-اس کی دو صورتیں ہیں 1)اعصاب کے اختتامی سروں یا ان کے درمیانی حصوں میں جو تاثرات پیدا ہوتے ہیں ان کو اپنے مرکز یعنی دماغ یا نخاع (حرام مغز) تک پہنچاتے ہیں جہاں عقل ان کو معلوم کرلیتی ہیں اسی کو قوت حس کہتے ہیں اور ان میں عصبی ریشوں کو جو اس قسم کے تاثرات کو دماغ یا نخاع تک پہنچاتے ہیں اعصاب حس کہتے ہیں تمام خارجی محسوسات یعنی دیکھنا' سننا' سونگھنا' چکھنا اور چھونا حواس خمسہ ظاہرہ کی وساطت سے اسی قسم کے اعصاب کے ذریعے دماغ یا حرام مغز تک پہنچتے ہیں 2) عصبی مراکز یعنی دماغ یا حرام مغز میں جو تاثرات پیدا ہوتے ہیں وہ اعصاب کے ذریعے مختلف حصص جسم میں پہنچتے ہیں اور ان میں حرکت پیدا کردیتے ہیں۔

اس لحاظ سے اعصاب کی دو قسمیں ہیں اعصاب حس اور اعصاب حرکت۔ بعض اوقات یہ بالکل علیحدہ علیحدہ ہوتے ہیں اور بعض اوقات ایک ہی عصب میں حس اور حرکت کے ریشے پائے جاتے ہیں۔

مبداء یا مقام آغاز سے اعصاب کی تین قسمیں ہیں:

1) دماغی اعصاب:

جو دماغ سے نکل کر مختلف حصص جسم میں پھیلتے ہیں۔

2) نخاعی اعصاب:

جو نخاع یعنی حرام مغز سے نکل کر مختلف حصص جسم میں پھیلتے ہیں۔

3) اعصاب شرکیہ:

جو زیادہ تر احشاء اور عروق دمویہ وغیرہ میں پھیلتے ہیں اور جسم کے اعضاء کی باہمی شرکت کا باعث ہوتے ہیں جن اعضاء کی حرکت یا مخصوص فعل ارادہ کے تابع نہیں ہوتا ان میں دیگر اعصاب کے ساتھ اعصاب شرکیہ بھی پھیلے ہوئے ہوتے ہیں۔

اول الذکر ہر دو قسم (دماغی و نخاعی) کے اعصاب کی ساخت میں بہت سے عصبی ریشے ہوتے ہیں جو سب یکجا ہوکر ایک جھلی کے غلاف میں لپٹے رہتے ہیں اور اپنے مرکز یعنی دماغ یا نخاع سے لے کر سیدھے اس جگہ جا پہنچتے ہیں جہاں ان کو تقسیم

ہوتا ہوتا ہے بعض اوقات یہ راستے میں دوسرے اعصاب کے ساتھ مل کر یا آخری مقام القام پر شاخ در شاخ ہوکر ایک بے ترتیب سا جال بنا دیتے ہیں اس جال کو ضفیرہ کہتے ہیں ان اعصاب میں سفید ریشے زیادہ اور خاکستری رنگ کے ریشے بہت کم پائے جاتے ہیں۔

اعصاب شرکیہ میں دماغی ونخاعی اعصاب کے برعکس سفید ریشے کم اور خاکی ریشے زیادہ ہوتے ہیں بعض اوقات ایک ہی عصب میں سفید اور خاکی دونوں قسم کے ریشے پائے جاتے ہیں۔

دماغی اعصاب

اردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
دماغی پٹھے	اعصاب دماغیہ	کرے نیل نروز Cranial Nerves

یہ تعداد میں بارہ جوڑے ہوتے ہیں جن میں سے نصف یعنی بارہ عدد دماغ کے ایک نصف کرہ سے نکل کر جسم کی ایک جانب اور باقی نصف یعنی بارہ عدد دماغ کے دوسرے نصف کرہ سے نکل کر جسم کی دوسری جانب پھیلتے ہیں حواس خمسہ ظاہرہ میں سے چار حواس یعنی شم، بصر، سمع، ذائقہ کے اعصاب بھی انہی میں سے ہوتے ہیں سب کی ضروری تفصیل ذیل میں درج ہے:

1) سونگھنے والا پٹھا (عصب شم زائدہ حلمیہ۔آل فیکٹری نرو):

تین جڑوں کے ذریعے مقدم دماغ کے سامنے کے لوتھڑے کے زیریں حصے سے شروع ہوکر عظم مصفات کے اوپر آ کر سرپستان (زائدہ حلمیہ) کی شکل میں ختم ہوجاتا ہے اس کے نیچے سے قریباً بیس باریک باریک شاخیں ناک کی اندرونی جھلی میں پھیل جاتی اور ہر قسم کی بو سے متاثر ہوکر دماغ کے مرکز تک پہنچاتی ہیں جو اس کو قوت شامہ کے ذریعے محسوس کرلیتا ہے۔

2) دیکھنے کا پٹھا (عصب بصر۔عصبہ مجوفہ آپٹک نرو):

دو جڑوں کے ذریعے مقدم دماغ کے زیریں حصص (سریر بصری۔اجسام مصلع) سے شروع ہوکر اور دونوں جانب کے پٹھے دماغ کے قاعدے پر تقاطع صلیبی بناتے ہوئے چشم خانے میں جاکر پھیل جاتے ہیں جس سے آنکھ کا خاص نورانی پردہ (طبقہ شبکیہ۔ریٹی نا) بن جاتا ہے اس طبقہ پر بیرونی اشیاء کا عکس چھپ جاتا ہے جو دماغی مرکز میں پہنچ کر قوت باصرہ کے ذریعے محسوس ہوتا ہے چونکہ اس پٹھے کے اندر سوراخ ہوتا ہے اس لئے اس کو عصبہ مجوفہ بھی کہا جاتا ہے۔

3) آنکھ کے ڈھیلے کو حرکت دینے والا پٹھا (عصب محرک مقلہ/ موٹر آکرلی نروو):

ارسطو دماغ کے سامنے فخذین مقدم دماغ کے اندرونی پہلوؤں سے شروع ہوکر دو شاخوں میں منقسم ہوتا ہوا چشم خانے میں آتا اور آنکھوں کے ڈھیلے پر لگے ہوئے عضلات میں پھیل جاتا ہے جس سے آنکھوں میں مختلف قسم کی حرکتیں ہوتی ہیں۔

4) چرخی نما پٹھا (عصب بکری یا اشتیاقی / پیتھے ٹک نرو):

یہ بھی عصب محرک مقلہ کے قریب سے شروع ہوکر چشم خانہ میں پہنچتا اور آنکھ کے اوپر والے ترچھے عضلے میں پھیل جاتا ہے۔ یہ پٹھا آنکھ کو چرخی کی مانند حرکت دیتا ہے۔

5) چہرے کا سہ شاخہ پٹھا (عصب ثلاثی وجہی ٹرائی فیشیل نروو):

یہ پٹھا دماغ کے تمام پٹھوں سے زیادہ دبیز اور بڑا ہے حسی اور حرکتی دو جڑوں کے ذریعے اوسط دماغ کے پہلو پر دماغ

کے چوتھے بطن کے اوپر کی جانب سے شروع ہوکر اور پھر حسی [illegible] پر تین شاخوں میں تقسیم ہوکر چشم خانے اور چہرے کے بیشتر حصص خصوصاً بالائی اور زیریں جبڑے کے عضلات وغیرہ میں پھیل جاتا ہے اس سے چہرے میں قوت حس چبانے والے عضلات میں قوت حرکت اور زبان میں قوت ذائقہ حاصل ہوتی ہے۔

6) آنکھ کے ڈھیلے کو بیرونی جانب حرکت دینے والا پٹھا عصب مبعد مقلہ (ایب اڈوینٹ نروو):

اوسط دماغ کے بالائی حصے سے شروع ہوکر چشم خانے میں پہنچتا اور آنکھ کے ڈھیلے کے بیرونی ترچھے عضلے میں پھیل جاتا ہے اس کی خرابی سے بھینگا پن ہوجاتا ہے۔

7) چہرے کا پٹھا (عصب الوجہ ریشنل نروو):

یہ راس النخاع کی درمیانی نالی یعنی دماغ کے بطن موخر کے صحن سے شروع ہوکر عصب سمع کے ہمراہ کان کے اندر جاتا ہے اور پھر وہاں سے ثقبہ اُمّی کے راستے باہر کر اور دوشاخوں میں منقسم ہوکر چہرہ کے جملہ عضلات میں پھیلتا اور ان میں حرکت کی قوت بخشتا ہے اس کی خرابی سے لقوہ پیدا ہوجاتا ہے۔

8) کان کا پٹھا (عصب سمع) (آڈی ٹری نروو):

یہ عصب الوجہ کے قریب سے شروع ہوکر اس کے ساتھ ہی کان کے اندرونی سوراخ میں داخل ہوتا اور دوشاخوں میں تقسیم ہوکر کان کے قوقعہ اور دہلیز ومجاری ہلالیہ میں پھیل جاتا ہے قوت سماعت اس سے متعلق ہے اور یہ ہی ہر قسم کی آوازوں کے احساس کو دماغ تک پہنچاتا ہے۔

9) زبان اور حلق کا پٹھا (عصب لسانی حلقمی (گاسوفیرنجی آل نروو):

یہ راس النخاع یعنی سر حرام مغز کے مابین سے شروع ہوکر ثقبہ وداجیہ کے راستے کھوپڑی سے باہر آکر زبان کی جڑ پر کی غشاء مخاطی حلق، منہ اور لوزتین کی گلٹیوں میں پھیل جاتا ہے اور حلق، تالو، کوا، لوزتین کی غشاء مخاطی میں قوت حس لمس، عضلات حلق میں قوت حرکت اور زبان کی جڑ پر کسی قدر قوت ذائقہ بخشتا ہے۔

10) لوٹ جانے والا یا پھیپھڑے اور معدے کا پٹھا (عصب راجع یا ریوی معدی (نیموگیسٹرک نروو):

یہ تمام دماغی پٹھوں کی نسبت لمبا ہوتا ہے اور عصب لسانی حلقی کے ساتھ سے شروع ہوکر اس کے ساتھ ہی ثقبہ وداجیہ کے ذریعے کھوپڑی سے باہر آکر سر کی مشہور وریدوں اور شریانوں کے اندرونی اعضاء پھیپھڑوں اور قلب وغیرہ نیز حلق مری اور معدے کے کچھ حصے میں پھیلتا ہے اور ان اعضاء میں حس وحرکت کی قوت بخشتا ہے چونکہ اس کی ایک شاخ ایک شریان پر گھوم کر پھر اوپر کو لوٹ جاتی ہے اور اوپر جاکر حجرہ کے عضلات میں پھیلتی ہے اس لئے اس کو عصب راجع کہتے ہیں۔ بعض اوقات اس کی وسعت تقسیم کے لحاظ سے اس کو عصب متحیر بھی کہہ دیا جاتا ہے۔

11) نخاعی اضافی پٹھا (عصب نخاعی اضافی / سپائنل ایکسیلری نروو):

یہ دراصل دوحصوں سے مل کر بنا ہے ایک کو جز اضافی کہتے ہیں جو راس النخاع یعنی سر حرام مغز سے عصب راجع کے قدرے نیچے سے شروع ہوتا ہے اور دوسرا جز نخاعی جو گردن کے پانچویں چھٹے مہرے کے بالمقابل حرام مغز کے پہلوی حصے سے شروع ہوتا ہے اور محدودہ کے ثقبہ عظیمہ کے راستے کھوپڑی میں جاکر جز اضافی سے مل جاتا ہے اور پھر عصب راجع کے ساتھ ثقبہ وداج کے راستے کھوپڑی سے باہر آکر گردن کے عضلات میں پھیل جاتا ہے اور ان میں قوت حرکت بخشتا ہے۔

12) زبان کا نچلا پٹھا (عصب تحت اللسان، ہائپو گلاسنل نروو):

یہ نویں دسویں اور گیارھویں جوڑے کے قریب سے شروع ہوکر محدودہ کے ثقبہ عظیمہ کے قریب سے ثقبہ قمیہ مقدمہ نامی کے راستے کھوپڑی سے باہر آتا ہے اور زبان کے جملہ عضلات میں پھیل کر ان کو قوت حرکت بخشتا ہے اس کی خرابی سے ثقل اللسان کی شکایت ہوجاتی ہے۔

یادداشت:

بعض اطباء عصب الوجہ اور عصب سمع یعنی ساتویں اور آٹھویں جوڑے کو ایک جوڑا قرار دیتے ہیں اور بعض آٹھویں نانویں اور دسویں کو بھی ایک ہی جوڑا سمجھتے ہیں اس طرح ان کے نزدیک دماغی اعصاب کے کل نو جوڑے ہوتے ہیں پھر بعض ان میں سے عصب شم کو بھی زوائد حلمیہ کہہ کر اعصاب دماغیہ سے خارج کردیتے ہیں اور ان کے نزدیک کل آٹھ ہی جوڑے رہ جاتے ہیں۔

نخاعی اعصاب

اردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
حرام مغز کے پٹھے	اعصاب نخاعیہ	سپائنل نروز Spinal Nerves

یہ حرام مغز سے نکل کر جسم کے مختلف اعصاب میں تقسیم ہوتے ہیں چنانچہ ان کی تقسیم کا نقشہ ذیل میں درج ہے۔

یہ تعداد میں کل اکتیس جوڑے ہیں جو حرام مغز کے پہلوی حصوں سے اگلی پچھلی دو جڑوں کے ذریعے شروع ہوکر پھر مل جاتے ہیں اور ثقوب بین الفقرات یعنی مہروں کے مابین کے سوراخوں میں سے باہر آکر پھر دو شاخوں میں تقسیم ہوجاتے ہیں۔اگلی شاخ پچھلی کی نسبت موٹی ہوتی ہے اور اپنے آگے کے اعضاء میں پھیلتی ہے اور پچھلی شاخ پچھلے اعضاء میں پھیلتی ہے ان میں سے آٹھ جوڑے گردن میں، بارہ جوڑے پشت میں، پانچ جوڑے کمر میں، پانچ جوڑے ڈھڈی میں اور ایک جوڑا دمچی میں ہوتا ہے ان کی اگلی جڑ قوت حرکت اور پچھلی جڑ قوت حس (لمس وغیرہ) کی حامل ہیں پچھلی یعنی حسی جڑ پر مقام پیدائش کے قریب ایک ابھار یا عصبی گرہ (عقدہ گنگلیا) پائی جاتی ہے۔

گردن کا پہلا اور دمچی کا پٹھا دونوں شاخوں میں منقسم نہیں ہوتے اس طرح پشت کے نخاعی پٹھوں کی اگلی شاخیں اپنے مقام اختتام تک ایک دوسرے سے بالکل علیحدہ رہتی ہیں لیکن دوسرے نخاعی پٹھوں کی اگلی شاخیں ایک دوسرے کے ساتھ مل کر جال (فیفرے) بناتی ہیں۔

نخاعی پٹھوں کی پچھلی جڑوں پر جو گرہیں ہوتی ہیں ان کی شکل بیضوی اور رنگ سرخی مائل ہوتا ہے اور ان کی مقدار اپنے مخصوص پٹھے کے مطابق چھوٹی بڑی ہوتی ہے اور خیال کیا گیا ہے کہ ان کے افعال کا تعلق قوت حس سے ہے۔

شرکی اعصاب

اردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
اعصاب ہمدردی	اعصاب شرکیہ	سمپے تھک نروز Sympatetic Nerves

یہ درحقیقت نخاعی اعصاب کی ہی مخصوص شاخیں ہیں جو احشاء میں جاکر پھیلتی ہیں ان میں فرق صرف یہ ہوتا ہے کہ خاص قسم کے ریشے جن کو غیر نخی (نان میڈلیٹڈ) کہتے ہیں ان میں بکثرت پائے جاتے ہیں اور ان میں عصبی گرہیں بھی بکثرت

اور الگ الگ ہوتی ہیں جو ان کے لئے عصبی مراکز کا کام دیتی ہیں ان کو اعصاب شرکیہ اس لئے کہا جاتا ہے کہ ان ہی کی وجہ سے جسم کے دور دراز اعضاء کا باہمی تعلق قائم ہوتا ہے اور چونکہ ان کا تعلق بیشتر ان اعضاء سے ہوتا ہے جو طبعی حرکات و افعال کے مثبت ہیں اس لئے ان کو بعض اوقات اعصاب طبیعہ بھی کہا جاتا ہے یہ درحقیقت چند عصبی گرہوں سے مرکب ہوتے ہیں جن کے درمیان عصبی تاروں کے ذریعے اتصال ہوتا ہے۔

دماغ کے تلے سے شروع ہو کر دمچی تک ریڑھ کی دونوں طرف تسبیح کے دانوں یا مالا کی مانند لٹکی ہوئی ہوتی ہیں کچھ گرہیں ان فضاؤں میں بھی ہوتی ہیں جو سر اور چہرہ کی ہڈیوں کے درمیان ہیں یہ اوپر سر میں اور نیچے دمچی کے سامنے بھی عصبی ریشوں کے ذریعے ملتی رہتی ہیں اس قسم کی گرہیں سر میں چار' گردن میں تین' پشت میں بارہ' کمر میں چار' ڈھڈی میں پانچ' اور دمچی میں ایک ہوتی ہے۔عصبی ریشے جو ان گرہوں سے اتصال رکھتے ہیں تین قسم کے ہوتے ہیں اول وہ ریشے جو ان گرہوں کے مابین تعلق پیدا کرتے ہیں دوسرے وہ ریشے جو ان سے نکل کر دماغ اور نخاعی پٹھوں سے تعلق رکھتے ہیں اور تیسرے وہ ریشے جو ان سے نکل کر شرائین اور احشاء وغیرہ میں جاکر پھیلتے ہیں۔

قانون صحت

انگریزی	عربی	اردو
ہائی جین Hygiene	حفظ الصحت ۔ قانون الصحت	حفظان صحت

صحت بدن کی اس طبعی حالت کا نام ہے جس میں اس کے تمام افعال صحیح طریق پر سرانجام پاتے ہوں۔

ایک تندرست بدن کے لئے یہ ضروری ہے کہ اس کے تمام کام کسی دقت کے بغیر مکمل ہوتے ہیں اور ان کی تکمیل میں عمر کے تقاضہ کے مطابق غیر معمولی تھکان محسوس نہ ہوتی ہو نیز یہ بھی ضروری ہے کہ اس میں زندگی کی غیر معمولی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے قوت کا کافی ذخیرہ موجود ہو۔ایک تندرست بدن میں غذا صحیح طور پر ہضم ہوتی ہے خون بدن میں صحیح طور پر دورہ کرتا ہے پھیپھڑوں میں ہوا کی آمدورفت صحیح ہوتی ہے اور اسی طرح بدن کے باقی افعال بھی صحیح طور پر انجام پاتے ہیں ایک تندرست بدن کے ساتھ تندرست نفس کی بھی ضرورت ہے تاکہ وہ اپنے فرائض کو خیرہ خوبی کے ساتھ انجام دے سکے۔

صحت کے متعلق جدید خیالات

جدید علم حفظ صحت یا تکمیل صحت کے جدید تخیلات ہم کو یہ سکھاتے ہیں کہ ہم کس طرح اپنی مہذب سوسائٹی کی موجودہ حالت میں صحیح علم الحیات کے معیار کے مطابق رہ کر طویل مستعد اور مسرور زندگی بسر کر سکتے ہیں اس طرح یہ مختلف نقطہ ہائے نظر سے صحت کا زیادہ مکمل منظر حاصل کرتا ہے اور زندگی کے اس اہم ترین پہلو کو پہلے کی نسبت سے بہت وسیع استدلال اور عریض وعمیق بنیاد بخشتا ہے پس اس میں وہ تمام اجزاء شامل ہیں جو انفرادی رو سے قومی صحت میں مدد دیتے ہیں۔

نمونے کی زندگی:

نمونے کی زندگی طویل مستعد اور مسرور زندگی ہے ایسی زندگی بغیر صحت کے ناممکن ہے قدیم یونانی فیسوف اور طبیب نے کہا ہے ''اگر صحت کی کمی ہو تو علم وعقل دونوں کچھ نہیں کر سکتے طاقت غیر موثر دولت بیکار اور فصاحت و بلاغت بے اثر ہوتی ہے۔''

صحت (1) انفرادی اور (2) قومی ہونی چاہئے پھر صحت صرف (1) جسمانی نہیں بلکہ (2) ذہنی بھی ہونی چاہئے۔

اس کے لئے ضروری ہے کہ انفرادی طور پر ایک کامل تندرست شخص جسمانی حیثیت سے نہ صرف (1) ہرایک پوشیدہ یا ظاہر مرض سے آزاد ہو بلکہ (2) پوری طاقت بھی رکھتا ہو (3) قوت برداشت اور تحمل و بردباری کی طاقت کا حامل ہو (4) اعضاء جسم کا تناسب بھی رکھتا ہو (5) اور تندرست ہونے یا جسمانی چستی کا جسے ''سرمایہ حیات'' کہا جاتا ہے ایک یقینی احساس بھی رکھتا ہو پھر ان تمام نمایاں صورتوں کے پیچھے وہ ایک زبردست قوت مدافعت یا وقوت مقابلہ رکھتا ہو جو تخم ریزی کرنے والے کے لئے بمنزلہ ''پتھر کی زمین'' کے ہوتی ہے تاکہ جراثیم یا مرض اور زندگی یا ماحول کے راستوں میں مضرِ صحت تغیرات کے ''تخموں'' کا مقابلہ کرسکے اور تندرست اور عمدہ طویل زندگی بسر کرسکے۔

ذہنی طور پر جسمانی صحت کی صورت کے ساتھ کم وبیش مطابقت کے لئے ایک نمونے کی صحت رکھنے والے شخص کے لئے ضروری ہے کہ وہ (1) ذہنی امراض مثلاً جھوٹ بولنے مبالغہ کرنے' چیزیں چرانے' دھوکا دینے' دوسروں کی شہرت کوخراب کرنے یا ان کونقصان پہنچانے' بے اعتمادی یا بے ضبطی کی عادتوں اور ذکاوت حس وغیرہ سے آزاد ہو (2) قوت یا ضبط نفس (3) کام میں دلچسپی اور انہماک (4) معقولیت برداشت' خوشدلی اور (5) ذہن کا ''سرمایہ حیات'' یعنی ہمت اور جوش رکھتا ہو نیز وہ ذہنی قوت مدافعت بھی رکھتا ہو مثلاً نہ تو آسانی کے ساتھ مشتعل ہوجاتا ہو اور نہ ہی رائے قائم کرنے یا فیصلہ دینے میں عجلت کرتا ہو یہ بھی توقع کی جاتی ہے کہ ایسا آدمی بڑھاپے تک غیر مکدر اور صاف ذہنی قوتیں رکھنے میں کامیاب ہو۔

صحت کی دیوی سے قدیم یونانیوں کی دعا:

ہائی جین یعنی علم حفظ صحت انفرادی تندرستی کا علم ہے اور یونانی لفظ ''ہائجیا'' (یونانی صحت کی دیوی) سے مشتق ہے ہائی جین یونانی خدائے طب اسقلیبوس کی بیٹی ہے یونان کا علم الاصنام ہمارے تصور کے سامنے دلچسپ اہمیت رکھنے والی تصویر پیش کرتا ہے جس میں بوڑھا اور تکان زدہ خدائے طب اپنی بیٹی یعنی صحت کی دیوی کے حق میں ترک حکومت کررہا تھا جو نئی زندگی اور پیام عمل کے لئے شعاع ریز اور ارتعاش انگیز ہے نئی علمی دنیا کی آواز چیف میڈیکل ایڈوائزر سر جارج نیومین کی طرف سے ذیل کے الفاظ میں نہایت خوبی کے ساتھ ظاہر کی گئی ہے کہ صحت دوا کی بوتل کی نسبت سے طرز زندگی کے ذریعے زیادہ حاصل کی جاتی ہے۔'' اور اس طرح کے ہم کئی اقوال رکھتے ہیں مثلاً حفظ صحت کا ایک اونس شفاء کے ایک پونڈ کی قیمت رکھتا ہے'' یا ''تازہ ہوا کا ایک اونس شربت سعال کے ایک پونڈ سے زیادہ قیمتی ہے'' یقیناً وہ دن جلد آرہا ہے جب طویل نسخہ لکھنے والے طبیبوں کی جگہ زیادہ تر ماہران علم الغذا اور صحت کی حفاظت کرنے والے اور صفائی کے افسر لے لیں گے اور خاص طبی علاج کی جگہ علمی صحت لے لے گی۔

قدیم یونانیوں کی جو ''تندرست اور خوبصورت جسم میں تندرست ذہن کے'' مقولے سے خوب آگاہ تھے اس صحت کی دیوی سے کیا دعا تھی؟ ان کی دعا یہ تھی:

میری نشوونما کو زیادہ مکمل
میری زندگی کو زیادہ پرجوش
میری خوبصورتی کو زیادہ دلکش
میرے زوال کو کم سریع اور
موت کو زیادہ دور کردے

اور یہ ایک ایسی دعا ہے جو ہم سب کو اختیار کرلینی چاہئے۔

تندرستی سے تہذیب اور علم کا تعلق:

تہذیب نے ہمیں یقیناً زندہ رہنے کی بہت سے سہولتیں اور جدید زندگی کی بہت سی مسرتیں بہم پہنچائی ہیں اب دنیا ان مسرتوں ان خوشنما آسائشوں اور عیاشیوں کو زیادہ کامل زیادہ مستعد اور زیادہ مسرت آمیز زندگی کے معیار کے ترازو میں راحتی اور اطمینان اور طاقت کی ہم آہنگی میں وزن کرتی ہے کیونکہ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ ان سہولتوں اور آسائشوں کے ساتھ جو زندگی کو زیادہ خوشنما بنا دیتی ہیں تہذیب اپنی روشنی میں بہت حد تک مضر صحت امور بھی لائی ہے مکانات کی بناوٹ اور گنجان آبادی' چمنیوں اور کارخانوں کے دھوئیں (جو سیاہ بادلوں کی طرح ہمارے سروں پر چھائے رہتے ہیں) خالص تازہ ہوا اور مقوی روشنی کی آمد کو روکتے ہیں۔ حد سے زیادہ لباس کا پہننا ہماری جلد کے واسطے ہوا اور روشنی کے تحریک بخش لمس کیلئے مزید رکاوٹ ہے جو ہمارے اندرونی اعضاء کو ''سردی لگ جانے'' سے محفوظ رکھتے جراثیم کو ہلاک کرنے اور غذا میں حیاتین (وٹامن) کی کمی کو پورا کرنے میں بکار آمد ہے اس طرح بہت زیادہ پکی ہوئی اور مصالحہ دار مصنوعی غذائیں نہ صرف حیاتین نمکیات اور صحیح اجزاء کے تناسب میں ہی ناقص ہوتی ہیں بلکہ وہ سختی اور ''کھردراپن'' بھی کم رکھتی ہیں جو ہمارے دانتوں کے لئے بھی ویسا ہی ضروری ہے جیسے جسم کے فضلات کی نالی یعنی آنتوں کے صحیح عمل کے لئے جس کے ناقص افعال ہماری نوے فیصدی بیماریوں اور جلدی بڑھاپے کے ذمہ دار ہیں مختلف کاموں میں بجلی کے بٹنوں کی سہولتوں کے میسر ہونے سے ایک طرح تہذیب ہمارے عضلات کے لئے حتی الامکان زیادہ سے زیادہ کام کر دیتی ہے اور اگرچہ یہ مصنوعات وقت کو بچاتی ہیں تاہم وقت ضروری آرام اور استرخائے اعضاء کے لئے اس قدر نہیں بچایا جاتا جتنا مزید کام مزید دوڑ دھوپ اور مزید تحریک واشتعال کے لئے بلکہ اس کا نتیجہ دیر تک جاگنا اور مصروف رہنا ہوتا ہے جو حد سے زیادہ مشتعل اور تکان زدہ اعصاب شدید ضغطۃ الدم اور عصبی تباہی میں منتج ہوتا ہے پس علم (سائنس) جو خود بھی تہذیب کی پیداوار ہے صحیح الحیات کے مطابق زندگی بسر کرنے کے قوانین از سر نو معلوم کر رہا ہے اور ان اصول و قواعد فطرت کو اخذ کر رہا ہے جو خدا کی مرضی کے مطابق ہیں اور جن کے نمونے سونتھال اور دیگر پراچین اقوام میں ہمارے سامنے موجود ہیں۔

بظاہر تندرستوں کا علاج:

یہ ایک زبردست حقیقت ہے کہ جنگ عظیم نے یورپ اور امریکہ کی آنکھیں کھول دی ہیں اس وقت جنگ کے لئے بظاہر تندرست لوگوں میں سے بھرتی کی غرض سے جو رنگروٹ اکٹھے کئے گئے تھے ان میں سے صرف 33 فیصد یعنی ایک تہائی جسمانی طور پر قابل اور تندرست تھے اور پھر اس وقت سے یورپ اور امریکہ کے مردوں اور عورتوں میں بتیس فیصدی کو کامل فیصدی کے درجے تک پہنچانے کے لئے جسمانی تربیت کی ایک عالمگیر پکار اور مشق کی جارہی ہے۔

اسی لئے اب جدید علم حفظ صحت بظاہر تندرست اور قابل ابدان کے وقتاً فوقتاً کامل جسمانی امتحان اور مناسب علاج پر زور دیتا ہے بعینہ جس طرح ہم اپنی موٹر کاروں اور گھڑیوں کو صاف کراتے ہیں یا جیسے بعض ممالک میں مکانات کو موسم بہار میں صاف کراتے ہیں اور خود ہمارے ہاں ''صفائی'' ہوتی ہے اسی طرح اب سالانہ امتحان جسمانی کی ضرورت محسوس کی جاتی ہے۔

امراض سے جنگ:

ہم ہر قسم کے جراثیم مرض سے گھرے ہوئے ہیں جو ہمارے موجودہ حالات زندگی میں ہم پر حملہ کرنے اور قابو پالینے کے لئے ہر وقت تیار رہتے ہیں ہم مسلسل ان حملہ آور جراثیم کے ساتھ جنگ کر رہے ہیں (1) غیر محسوس طور پر اپنے جسم کی قوت مدافعت کی ڈھال کے ساتھ اور (2) محسوس طور پر اپنے علم کی ''تلوار'' کے ساتھ پس یہ نہایت ضروری ہے کہ اس ''تلوار'' کو بہم

پہنچانے کے لئے علم صحت کو جتنا زیادہ سے زیادہ ممکن ہے وسعت کے ساتھ اور موثر طریق پر جداول اور نقوش کی شکل میں اس جاہل ملک میں پھیلایا جائے۔

ہم ''مذکورہ ڈھال'' یعنی جسم کی قوت مدافعت کو کس طرح بہم پہنچاسکتے ہیں جو صحت کے بقا کے لئے بہت زیادہ ضروری ہے؟ وہ کون سا ''جدید مقوی نسخہ'' ہے جو ہمیں وہ قوت عطا کرتا ہے؟ وہ بوتل میں بند نہیں ہے جو انسان بازار میں سے خریدتا ہے بلکہ وہ انسان کے طرزِ زندگی سے بہم پہنچتا ہے۔

یہ جدید مقوی نسخہ ذیل میں درج ہے:

(1) تازہ ہوا

سورج کی روشنی

تازہ اور موزوں غذا

معتدل ورزش

صفائی (یا تعدیہ سے اجتناب) جسمانی لحاظ سے اور

(2) خوش دلی اور

زندہ رہنے کی مسرت اور زندگی میں سرگرمی کام میں دلچسپی۔

ضبط نفس، زندگی میں توازن اور ہم آہنگی، قوت فہم، تحمل، روحانی تاثرات، زندگی کے بلند تخیلات، ذہنی لحاظ سے

ترکیب تیاری:

ان دونوں کو ملا کر بخوبی مخلوط کرلیں

ترکیب استعمال:

باقاعدہ اور مذہبی طور پر تندرست رہنے کی سچی خواہش کے ساتھ استعمال کیا کریں۔

ہوا

تازہ ہوا صحت کے لئے لازمی ہے طبی تحقیق کی رو سے تازہ ہوا اور سورج کی روشنی محرک اور مقوی ہیں زندگی کے لئے ہوا لازمی ہے انسان کو ہوا میسر نہ ہو تو چند منٹ میں ہلاک ہوجاتا ہے صحت کو برقرار رکھنے میں صاف ہوا کا اہم کردار ہے گندی اور ناپاک ہوا امراض پیدا کرنے کا موجب ہوتی ہے ہوا کا سب سے بڑا فعل یہ ہے کہ یہ انسانی جسم میں آکسیجن یا حمضین پہنچاتی ہے اور دخان یعنی کاربالک ایسڈ گیس خارج کرتی ہے۔حمضین یا آکسیجن جسم کو تازگی بخشتی ہے جالینوس نے تو اسے روح قرار دیا تھا سانس خارج کرنے سے ہم جسمانی فضلات مثلاً کاربالک ایسڈ وغیرہ خارج کرتے ہیں ہوا کے اجزاء میں آکسیجن یا حمضین ہائیڈروجن یا البقرین دخان کاربانک ایسڈ گیس وغیرہ شامل ہیں علاوہ ازیں اس میں آبی بخارات نامیاتی کثافتیں اور ایمونیا وغیرہ کی قلیل مقدار بھی ہوتی ہے بڑے بڑے شہروں اور صنعتی مراکز میں ہوا صاف نہیں ہوتی اس میں دھواں اور دیگر اجزاء شامل ہوجاتے ہیں اس کے برعکس قصبات و دیہات کھیتوں اور پہاڑوں کی ہوا صاف ہوتی ہے اور صحت کے لئے مفید ہے آکسیجن یا حمضین انسانی زندگی کا لازمی جزو ہے یہ خون میں شامل ہوکر بدن کے مختلف اعضاء تک پہنچتی ہے اور کیمیاوی تغیرات اور اعمال کا موجب ہوتی ہے اسی سے چراغ زندگی فروزاں رہتا ہے حمضین بے مزہ بے بو اور بے رنگ گیس ہے دن رات میں ایک شخص سات پونڈ حمضین سانس کے ذریعے جسم میں داخل کرتا ہے اس میں سے ایک چوتھائی گیس پھیپھڑوں کے ذریعے خون

میں شامل ہوجاتی ہے ہمارے قرب و جوار کی ہوا میں حمھین ہوا کا پانچواں حصہ ہوتی ہے لیکن کارخانوں شہر چیزوں کے گلنے سڑنے سے اس تناسب میں کمی بھی ہواقع ہوجاتی ہے پہاڑوں پر آکسیجن کی مقدار کم ہوتی ہے ہوا کا دوسرا جزو نائیڑوجن (البقرین) ہے اس کا تناسب ہوا میں 79فیصد ہوتا ہے۔ آکسیجن (حمھین) کی تیزی کو کم کرکے انسانوں کے لئے مناسب کرتی ہے کاربانک ایسڈ گیس یا دخان کی مقدار ہوا میں بہت قلیل ہوتی ہے دس ہزار حصوں میں سے چار حصے اس کا تناسب ہوتا ہے اگر اس سے زیادہ ہوجائے تو یہ ہوا مضر ہوتی ہے پورے کاربالک ایسڈ گیس یعنی دخان کو جذب کرتے ہیں۔ میں دخان کا تناسب ڈیڑھ سے اڑھائی فیصد تک ہوتا ہے اس کمرہ میں کئی کئی گھنٹے روزانہ کام کرنے والوں کی صحت حسب سابق رہتی ہے فی الحقیقت بند کمرہ کی ہوا اپنی کیمیاوی کیفیت کی بجائے طبعی کیفیت کی وجہ سے ضرر رساں ہوتی ہے(2) کمرہ کی ہوا متحرک نہیں ہوتی اس لئے اس کا درجہ حرارت باہر کی ہوا سے زیادہ ہوجاتا ہے(3) ایک شخص چوبیس گھنٹوں میں تقریباً ایک پاؤ پانی تنفس سے آبی بخارات کی صورت میں خارج کرتا ہے آبی بخارات کی زیادتی سے ہوا کثیف ہوجاتی ہے(4) تنفس کے ساتھ جراثیم اور غلیظ حیوانی مادوں کے ذرات خارج ہوکر ہوا میں مل جاتے ہیں ہوائے درآمد (زفیر) اور ہوائے برآمد (شہیق) کافرق ذیل کے جدول سے واضح ہوتا ہے:

ہوائے درآمد (زفیر) اور ہوائے برآمد (شہیق) کا فرق

	ہوائے درآمد	ہوائے برآمد
1) حمھین (آکسیجن)	20.90فیصدی	16.40فیصدی
2) البقرین (نائٹروجن)	79.00فیصدی	79.00فیصدی
3) دخان (کاربالک ایسڈ گیس)	04.فیصدی	4.5فیصدی
4) آبی بخارات	مختلف مگر خفیف مقدار میں	بہت زیادہ مقدار میں
5) نامیاتی کثافتیں	مختلف مگر خفیف مقدار میں	خفیف مقدار میں
6) درجہ حرارت	موسم کے مطابق	جسم کے درجہ حرارت کے مطابق

کثیف ہوا کے اثرات:

ہوائے برآمد میں حمھین کم ہوجاتی ہے لیکن دخان و آبی بخارات کے علاوہ درجہ حرارت زیادہ ہوجاتا ہے اور نامیاتی کثافتیں بھی شامل ہوجاتی ہیں ایسی ہوا مضر صحت ہوتی ہے اور اس میں عارضی طور پر سانس لینے سے دردسر متلی اور بے ہوشی بھی ہوسکتی ہے ایسی ہوا میں عرصہ تک سانس لینے سے رنگ زرد ہوجاتا ہے اور ضعف عام بدہضمی بے خوابی وغیرہ جیسے عوارض پیدا ہوجاتے ہیں۔

سانس لینے کا صحیح طریق:

جب سانس ناک سے لیا جائے تو ہوا کے نامیاتی اجزاء اور جراثیم نتھنوں کے بالوں سے چھن جاتے ہیں ناک کی جھلی میں سے رطوبت رس کر اسے تر رکھتی ہے جب ہوا اس رطوبت سے مس کرتی ہے تو وہ چھننے کے علاوہ کسی قدر گرم اور مرطوب بھی ہوجاتی ہے منہ سے سانس لیا جائے تو یہ فوائد حاصل نہیں ہوتے اور حلق کی خراش، گلے کے غدود بڑھنے اور نزلہ و زکام وغیرہ کی شکایت ہوجاتی ہے۔

مقدار ہوا تنفس:

ہر معمولی سانس میں جو ہوا داخل یا خارج ہوتی ہے اسے ہوا نفس (ٹائیڈل ایئر) کہتے ہیں جو ہوا معمولی سانس کے بعد طویل گہرا سانس لینے سے داخل ہووہ ہوا اضافی (کمپلی مینٹل ایئر) کہلاتی ہے ہوا کی جو مقدار تنفس کے بعد پھیپھڑوں میں رہ جاتی ہے اور جس کو زور سے خارج کیا جاسکتا ہے ہوا محفوظ (ریزروو ایئر) سے موسوم کی جاتی ہے جو ہوا زور سے خارج کرنے پر بھی پھیپھڑوں میں باقی رہ جاتی ہے اسے ہوا باقی (ریزوڈوئل ایئر) کہتے ہیں ان تمام اقسام کی مقدار ذیل کے جدول میں درج ہے:

ہوا نفس	ہوا اضافی	ہوا محفوظ	ہوا باقی	کل مقدار
30 مکعب انچ	100 مکعب انچ	100 مکعب انچ	100 مکعب انچ	330 مکعب انچ

اس سے معلوم ہوگا کہ پھیپھڑوں میں زیادہ سے زیادہ 330 مکعب انچ ہوا ہوتی ہے اور معمولی حالات میں اس کی مقدار 230 مکعب انچ سے زیادہ نہیں ہوتی۔

جس قدر ہوا پھیپھڑوں میں داخل ہوسکتی ہے اس سے سینہ کی وسعت کا اندازہ کیا جاتا ہے اگر قد پانچ فٹ سات انچ ہو تو سینہ کی وسعت 230 مکعب انچ ہوا کی ہوتی ہے اگر قد اس سے زیادہ ہو تو فی انچ آٹھ مکعب انچ مقدار ہوا کی وسعت بڑھ جاتی ہے۔

فی کس ہوا کی مقدار:

عام ہوا میں دخان (کاربالک ایسڈ گیس) کا تناسب 54. فیصدی یعنی ایک ہزار حصوں میں چار حصے ہوتا ہے اگر یہ تناسب 56. فیصدی (ایک ہزار حصوں میں چھ حصے) ہو جائے تو بھی مضائقہ نہیں ہوتا لیکن اگر اس کی مقدار ہوا میں اس سے زیادہ ہو جائے تو اس میں سانس لینا مضر ہوتا ہے۔

ایک بالغ شخص آرام سے بیٹھا یا لیٹا ہوا ہو تو وہ ایک گھنٹے میں 6 مکعب فٹ اور چوبیس گھنٹوں میں 14.5 مکعب فٹ دخان خارج کرتا ہے محنت کرنے سے یہ زیادہ مقدار میں 1.9 مکعب فٹ فی گھنٹہ خارج ہوتی ہے ایک بالغ شخص ایک گھنٹہ میں جو دخان (کاربالک ایسڈ گیس) خارج کرتا ہے وہ تین ہزار مکعب فٹ ہوا میں بغیر کسی ضرر کے شامل ہوسکتا ہے گویا اس کے لئے ایک گھنٹہ میں تین ہزار فٹ تازہ ہوا ضروری ہے مریضوں اور محنت کرنے والوں کو اس سے زیادہ تازہ ہوا کی ضرورت ہوتی ہے چنانچہ ایک مریض کے لئے ساڑھے چار ہزار مکعب فٹ اور شدید محنت کرنے والے کے لئے ساڑھے سات ہزار مکعب فٹ فی گھنٹہ تازہ ہوا کی ضرورت ہوتی ہے چونکہ ایک شخص کو ایک گھنٹہ میں تین ہزار مکعب فٹ تازہ ہوا کی ضرورت ہوتی ہے اس لئے ایک کمرہ جو بیس فٹ لمبا پندرہ فٹ چوڑا اور دس فٹ اونچا ہوا اور جس کا رقبہ تین ہزار مکعب فٹ ہو اور اس کی ہوا ایک گھنٹہ میں تبدیل ہو جاتی ہو اس میں ایک شخص رہ سکتا ہے اگر ایسا انتظام کیا جائے کہ اس کمرہ کی ہوا ایک گھنٹہ میں تین دفعہ بدل دی جائے تو اس سے ہوا کے تیز جھونکے پیدا نہیں ہوتے اور اس کمرہ میں تین آدمی رہ سکتے ہیں اگر اس ہوا کو ایک گھنٹہ میں چار دفعہ تبدیل کر دیا جائے تو اس کمرے میں چار آدمی رہ سکتے ہیں لیکن سردیوں میں ایسے کمرے کی ہوا کو تین دفعہ سے زیادہ تبدیل کرنے سے سرد ہوا لگنے کا خدشہ ہوتا ہے ہوا کا اندازہ کرتے وقت جس قدر جگہ میں فرنیچر وغیرہ موجود ہو اسے شامل نہیں کرنا چاہئے نیز کمرہ کی چھت کا زیادہ اونچا ہونا کافی نہیں ہوتا اور کمرہ کا بارھواں حصہ فرش پر مشتمل ہونا چاہئے۔

ہوا کی آمدورفت کے ذرائع

سانس لینے اور آگ وغیرہ جلنے سے کثافتیں پیدا ہوتی ہیں اور رہائشی مکانات کی ہوا میں شامل ہوکر اسے کثیف بنادیتی ہیں تازہ ہوا کی درآمد سے یہ تحلیل ہوجاتی ہے یا اس کے ہمراہ شامل ہوکر خارج ہوجاتی ہیں۔

ہوا کی آمدورفت کے دو ذرائع ہیں 1) قدرتی ذرائع 2) مصنوعی ذرائع

قدرتی ذرائع ارزاں اور بہتر ہوتے ہیں اس لئے حتی الوسع ان سے کام لینا چاہئے مگر بعض اوقات مصنوعی ذرائع کا استعمال ناگزیر ہوجاتا ہے مثلاً کارخانوں اور تماشگاہوں وغیرہ میں دونوں ذرائع میں مندرجہ ذیل امور کو پیش نظر رکھنا چاہئے: 1) ہوا باقاعدہ اور مکمل تبدیل ہوکر تاکہ کثافتیں مناسب مقدار سے تجاوز نہ کرسکیں (2) ہوا کے تیز جھونکے نہ آئیں (3) درآمد کی ہوئی ہوا تازہ اور صاف ہو نیز گرمیوں میں سرد مرطوب اور سردیوں میں گرم خشک ہو۔

ہوا کی آمدورفت کے قدرتی ذرائع:

نیچرل وینٹی لیشن Naturla Vemtilation اس میں مندرجہ ذیل طریقے اہم ہوتے ہیں:

1) گیسوں کا عمل انتشار Diffusion of Gases:

گیسوں کی یہ خاصیت ہے کہ وہ فوراً ایک دوسرے سے مل جاتی ہیں اس خاصیت کی وجہ سے مکانات کی کثیف ہوا باہر نکل کر بیرونی ہوا سے اور باہر کی ہوا مکانات میں داخل ہوکر اندر کی ہوا سے ملنے کی کوشش کرتی ہے اگر مکان کی ہوا باہر کی ہوا کے مقابلہ میں گرم ہو تو یہ عمل کافی تیز ہوتا ہے لیکن اگر دونوں کا درجہ حرارت قریب قریب یکساں ہو تو یہ عمل سست ہوجاتا ہے چونکہ یہ عمل اکثر سست رفتار ہی ہوتا ہے اور سانس کے نامیاتی مادے ہوا میں تحلیل ہوتے بلکہ فرش کے قریب جمع ہوجاتے ہیں اس لئے یہ عمل ہوا کی صفائی میں زیادہ ممد ومعاون ہوتا ہے۔

ہواؤں کا چلنا:

یہ ذریعہ خاص اہمیت کا حامل ہے اس کے دو طریقے ہیں:

عمل جاروب کشی (Perflation):

تازہ ہوا ایک طرف سے دروازوں اور کھڑکیوں کے ذریعے داخل ہوتی ہے اور کثافتوں کو ہمراہ لے کر دوسری سمت سے باہر نکل جاتی ہے اس غرض کے لئے کمرے کے دروازے اور کھڑکیاں ایک دوسرے کے مقابل ہونے چاہئیں تنگ گلیاں اسباب وغیرہ اس عمل میں رکاوٹ کا باعث بنتے ہیں چونکہ ہوا کی رفتار اور رخ انسان کے اختیار میں نہیں اس لئے یہ طریق زیادہ مفید نہیں ہوتا۔

طریق بادکشی (Aspiration):

تازہ ہوا کے مکان کے اوپر سے گزرنے سے دودکش (چمنی) کے گرد ہوا کا دباؤ کم ہوجاتا ہے اور اس کی کچھ ہوا نکل کر بیرونی ہوا میں شامل ہوجاتی ہے اس سے دودکش میں کچھ خلا پیدا ہوجاتا ہے جسے پر کرنے کے لئے کمرے کی ہوا اس میں داخل ہوجاتی ہے اس کمی کو پورا کرنے کے لئے کمرے میں باہر کی ہوا آجاتی ہے اس سے ہوا کی ایک رو قائم ہوجاتی ہے کمرے کی کثیف ہوا اور دودکش کے ذریعہ باہر نکلتی اور باہر کی صاف ہوا کھڑکیوں وغیرہ کے ذریعے کمرے میں داخل ہوتی رہتی ہے۔

3) درجہ حرارت کے اختلاف سے ہوا تبدیل ہونا:

سانس لینے اور آگ جلنے سے ہوا گرم ہوجاتی ہے جب ہوا گرم ہو تو یہ اوپر کو اٹھتی ہے اور روشندان وغیرہ کے ذریعہ باہر نکل جاتی ہے اور باہر کی ہوا دروازوں کے ذریعہ کمرے میں داخل ہوجاتی ہے جس سے ہوا کی ایک مسلسل رو قائم ہوجاتی ہے اس عمل کا انحصار کمرے کی ہوا گرم اور باہر کی ہوا سرد ہونے پر ہوتا ہے گرم مقامات میں کمرے کی ہوا اور باہر کی ہوا کے درجہ حرارت میں زیادہ فرق نہیں ہوتا اس لئے یہ طریق بھی زیادہ کارآمد نہیں ہوتا۔

2) ہوا کی آمدورفت کے مصنوعی ذرائع (Artificial Ventilation):

اس طریق میں آتشدان، پنکھے اور بھاپ کے فواروں سے کام لیا جاتا ہے۔

پنکھے:

وینٹی لیٹنگ فین (Ventilating Fans) خمدار پروں والے پنکھے دیوار کے روزنوں میں اس طرح لگائے جاتے ہیں کہ جب یہ چلائے جائیں تو اندر کی ہوا باہر نکلتی رہے اور باہر کی ہوا اندر آتی رہے تماشگاہوں اور ہالوں میں جہاں ہجوم ہوجاتا ہے یہ طریقہ استعمال کیا جاتا ہے۔

بھاپ کے فوارے:

سٹیم جیٹس (Steam Jets) دودکش میں بھاپ کا فوارہ داخل کردیا جاتا ہے جس سے کمرے کی ہوا متحرک ہوکر اوپر چڑھنے لگتی ہے اور باہر کی ہوا کمرے میں داخل ہونے لگتی ہے اس سے ہوا کی ایک رو قائم ہوجاتی ہے ہوا کی آمدورفت کے مصنوعی ذرائع میں دوقسم کے طریقے برتے جاتے ہیں۔

طریق ادخال ہوا:

پروپلشن میتھڈ (Propulsion Method) کمرے میں تازہ ہوا داخل کی جاتی ہے جس سے کثیف ہوا باہر نکل جاتی ہے لیکن اس طریقہ سے کمرے کی تمام کثیف ہوا خارج نہیں ہوتی اور ہوا کے تیز جھونکے بھی پیدا ہوتے ہیں۔

طریق اخراج ہوا:

ایکسٹرکشن میتھڈ (Extraction Method) کمرے کی کثیف ہوا کو خارج کیا جاتا ہے جس کی وجہ سے تازہ ہوا کمرے میں داخل ہوجاتی ہے اس غرض کے لئے آگ جلائی جاتی ہے جس سے آگ کے قریب کی ہوا گرم ہوکر پھیلتی ہے اور ہلکی ہوکر دودکش کے ذریعے باہر نکل جاتی ہے اور اس کی جگہ لینے کے لئے تازہ ہوا کمرے میں آجاتی ہے اس طرح ہوا کی ایک رو قائم ہوجاتی ہے۔

ہوا کی آمدورفت کے راستے:

مکانات میں تازہ ہوا کی آمدورفت کے جو انتظامات کئے جاتے ہیں وہ ادخال ہوا کے راستے انلٹس Inlets اور اخراج ہوا کے راستے آؤٹ لیٹس Out lets سے موسوم کئے جاتے ہیں بالعموم دروازے اور کھڑکیاں اور ان کی درزیں ادخال ہوا اور دودکش، روشندان وغیرہ اخراج ہوا کے راستوں کا کام دیتے ہیں ہوا کی آمد کے راستے فرش سے زیادہ اونچے نہیں ہونے چاہئیں دروازوں اور کھڑکیوں کو ایک دوسرے کے مقابل ہونا چاہئے اور انہیں ہروقت کھلا رکھنا چاہئے ایک بڑے راستے کی بجائے کئی چھوٹے راستے بہتر ہوتے ہیں اس طرح ہوا کے جھونکے نہیں آتے اور کمرے کے تمام حصوں سے ہوا کی کثافتوں کا اخراج ہوجاتا ہے ہوا کی درآمد کا راستہ کمرے میں رہنے والے ہر شخص کے لئے چوبیس سے اڑتالیس مربع انچ ہونا چاہئے۔

پانی

حیوانات ونباتات کی زندگی اور نشوونما کے لئے پانی نہایت ضروری ہے اس کی اہمیت صرف ہوا کے بعد ہے پانی صفر درجہ پر جم جاتا ہے اور 100 درجہ سنٹی گریڈ پر جوش کھانے لگتا ہے۔

انسان کے جسم میں ستر فیصدی پانی ہوتا ہے ایک بالغ شخص کے بدن سے روزانہ پسینہ سانس اور بول و براز کے ذریعے تقریباً تین لٹر پانی خارج ہوتا ہے یہ اخراج جلد سے پسینہ کی صورت میں تقریباً 750 ملی لیٹر' سانس کے ذریعے پھیپھڑوں سے 250 ملی لیٹر گردوں اور آنتوں سے بول و براز کے ہمراہ دولٹر ہوتا ہے اس کمی کو پورا کرنے کے لئے پانی کا استعمال ناگزیر ہے۔

فوائد:

(1) انسانی جسم کے تمام کیمیائی اعمال پانی کے محتاج ہیں۔(2) غذا کے ہضم ہوکر جزو بدن بننے کے لئے اس کا تحلیل ہونا ضروری ہے پانی غذا میں بدرقہ کا کام دیتا ہے یعنی غذا کو رقیق اور قابل ہضم بناتا ہے اور بدن کے تمام حصوں میں پہنچاتا ہے(3) فضلات کو بدن سے خارج کرتا ہے(4) خون کو رقیق حالت میں رکھتا ہے خون میں پانی کی مقدار تقریباً اسی فیصدی ہوتی ہے(5) بدن کا درجہ حرارت یکساں رکھتا ہے(6) خارجی طور پر کھانا پکانے غسل کرنے اور صفائی کے کام آتا ہے۔

پینے کا پانی:

(1) صاف شفاف' بے ذائقہ' بے بو اور بے رنگ ہو2) معلّق یا محلول کثافتوں سے پاک ہو3) اس میں امراض کے جراثیم نہ ہوں۔

پانی حاصل کرنے کے ذرائع:

فی الحقیقت پانی حاصل کرنے کا واحد ذریعہ بارش ہے بارش کا کچھ پانی دریاؤں اور ندیوں کی صورت میں بہتا ہے کچھ زمین میں جذب ہوکر نیچے کی تہوں میں پہنچ جاتا ہے جہاں سے وہ کنوئیں کھود کر نکالا جاتا ہے یا چشموں کی صورت میں خود بخود ابلنے لگتا ہے پانی حاصل کرنے کے ذرائع مندرجہ ذیل ہیں:

(1) بارش (2) کنوئیں (3) جھیلیں' جوہڑ تالاب (4) چشمے (5) دریا ندیاں اور نہریں۔

بارش:

آب باراں (بارش کا پانی) صاف ہوتا ہے لیکن جب یہ ہوامیں سے گزرتا ہے تو ہوا کی کثافتیں اس میں شامل ہوجاتی ہیں اور یہ کثیف ہوجاتا ہے عموماً آب باراں میں تیزاب شورہ ایمونیا اور مرکبات گندھک قلیل مقدار میں موجود ہوتے ہیں۔

کنوئیں:

ان کی دو قسمیں ہیں 1) اوتھلا یا سطحی کنواں 2) گہرا یا عمیق کنواں

اوتھلا یا سطحی کنواں:

یہ زمین کی پہلی غیر نفوذ پزیر تہ تک کھودا جاتا ہے ایسے کنوئیں میں قرب و جوار کی بیرونی سطح سے پانی جذب ہوکر آتا رہتا ہے کنوئیں کے قریب عام طور پر آبادی اور گندی نالیاں ہوتی ہیں اس لئے ان کا پانی بھی رس رس کر اس میں شامل ہوتا رہتا ہے اور پینے کے قابل نہیں رہتا۔

گہرا یا عمیق کنواں:

یہ کنواں زمین کی دوسری غیر نفوذ پزیر تہ تک کھودا جاتا ہے اس کنوئیں میں پانی چھن کر آتا ہے اس لئے یہ نامیاتی کثافتوں سے صاف ہوتا ہے لیکن بعض اوقات اس میں پانی چونا اور دیگر معدنی اجزا شامل ہوجاتے ہیں اور یہ بھاری ہوجاتا ہے۔

معیاری کنواں:

کنوئیں کا صرف عمیق ہونا ہی کافی نہیں اسے نشیب' دلدل' قبرستان سے دور ہونا چاہئے اس کی دیواروں پر سیمنٹ کا پلستر ہونا چاہئے کنوئیں کی منڈیر زمین سے دوتین فٹ اونچی ہونی چاہئے اس کے چاروں طرف چار پانچ فٹ تک زمین ڈھلوان ہو اور اس پر پختہ فرش ہوکر ایک پختہ نالی ہو تاکہ جو پانی گرے وہ بہ جائے کنوئیں کا منہ بند ہو اس میں صرف پانی نکالنے کو راستہ رہ جائے پانی نکالنے کے بعد اسے بھی بند کردیا جائے کنوئیں میں سے دوسوفٹ تک بیت الخلا یا غلاظت کا ڈھیر نہ ہو اگر کوئی گڑھا ہو تو اسے پر کردیا جائے کنوئیں پر درخت نہ لگائے جائیں کنوئیں سے پچاس گز تک نہانے دھونے یا مویشیوں کو پانی پلانے کی اجازت نہ دی جائے چمڑے کے ڈول اور رسی سے پانی غلیظ ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے بہتر ہے کہ کنوئیں پر پمپ لگادیا جائے سال بھر میں ایک دفعہ کنوئیں کو صاف کیا جائے۔

جھیلیں:

جھیلوں میں دریاؤں' ندیوں اور بارش کا پانی آتا ہے عموماً یہ عمدہ اور صاف ہوتا ہے لیکن بعض جھیلوں کا پانی غلیظ بھی ہوتا ہے بعض اوقات نشیبی علاقوں میں یا پہاڑوں کی وادیوں میں بند تعمیر کر کے بھی پانی جمع کیا جاتا ہے جو جھیل کی طرح ہی ہوتا ہے۔

جوہڑ:

جوہڑ کا پانی غلیظ ہوتا ہے اسے استعمال نہیں کرنا چاہئے۔

تالاب:

تالاب کا پانی بند ہوتا ہے لوگ تالاب میں نہاتے کپڑے دھوتے اور مویشیوں کو پانی پلاتے ہیں جس سے اس میں کثافتیں شامل ہوجاتی ہیں اور یہ قابل استعمال نہیں رہتا جہاں آب رسانی کا انحصار تالاب پر ہو وہاں ان امور کی ممانعت کردینی چاہئے اور تالاب کے چاروں طرف دیوار بنوادینی چاہئے۔

چشمے:

بارش کا پانی جذب ہوکر زمین کی تہہ کے کسی غیر نفوذ پزیر طبقہ میں جمع ہوجاتا ہے اگر وہاں کی بالائی سطح مسام دار ہو تو وہ پانی چشمہ کی صورت میں ابلنے لگتا ہے چشمے عام طور پر پہاڑوں میں ہوتے ہیں چشمے کے پانی کا انحصار اس زمین پر ہوتا ہے جہاں سے یہ رس کر آتا ہے بالعموم یہ قابل استعمال ہوتا ہے اگر اس میں چونا وغیرہ معدنی اجزاء شامل ہوں تو اسے ابال کر پینا چاہئے چشمے کی صفائی کے متعلق بھی ان باتوں پر عمل کرنا چاہئے جو کنوئیں کے متعلق تحریر کی گئی ہیں۔

دریا:

دریاؤں میں بارش کا پانی ہوتا ہے اس کے علاوہ گرمیوں میں پہاڑوں پر برف پگھلتی ہے تو اس کا پانی بھی اس میں شامل ہوجاتا ہے یہ جس راستے سے بہتا ہوا آتا ہے اس کی غلاظتیں اور کثافتیں بھی اس میں شامل ہوجاتی ہیں انسان اور حیوان

بھی اسے غلیظ کرنے میں حصہ لیتے ہیں دریا کا پانی بعض قدرتی طریقوں سے صاف ہوتا رہتا ہے۔ ہوا کی آکسیجن اس پانی میں مل جاتی ہے جس سے بہت سی کثافتیں دور ہوجاتی ہیں، بعض معلق کثافتیں تہہ نشین ہوجاتی ہیں، سورج کی شعاعوں سے بھی کثافتیں دور ہوتی ہیں۔ پانی بہت زیادہ ہوتا ہے اس لئے کثافتوں کا تناسب کم ہوجاتا ہے۔ مچھلیاں اور آبی حیوانات بہت سے نامیاتی کثافتیں کھالیتے ہیں اسی طرح آبی نباتات بھی ان کثافتوں کو جذب کرلیتی ہیں۔

اس کے باوجود دریا کا پانی قابل استعمال نہیں ہوتا اور اسے جوش دے کر پینا چاہئے البتہ پہاڑی علاقوں میں دریا اور نہر کا پانی بالعموم عمدہ اور پینے کے لئے موزوں ہوتا ہے۔

ندی اور نہر:

ان کا پانی دریا کے پانی سے بھی زیادہ غلیظ، کثیف اور ناقابل استعمال ہوتا ہے۔

نل کا پانی:

شہروں میں بالعموم نل کا پانی استعمال کیا جاتا ہے یہ پانی دریا یا جھیل کا ہوتا ہے یا زمین کی گہرائی سے ٹیوب ویل کے ذریعے حاصل کیا جاتا ہے اس پانی کو کسی بلند جگہ پر تالاب یا لوہے کے ٹینک میں جمع کیا جاتا ہے جو ذخیرہ آب سے موسوم کیا جاتا ہے وہاں سے یہ نلوں کے ذریعے تقسیم کیا جاتا ہے دریا اور جھیل کا پانی تقسیم سے پہلے مقطر (فلٹر) کیا جاتا ہے لیکن ٹیوب ویل کا پانی مقطر نہیں کیا جاتا نل کا پانی عمدہ اور صاف ہوتا ہے لیکن نل پرانے ہوکر زنگ آلود اور شکستہ ہوجائیں تو اس پانی میں مختلف امراض کے جراثیم حتیٰ کہ گندی نالیوں کا غلیظ پانی بھی شامل ہوجاتا ہے جس سے یہ کثیف اور ناقابل استعمال ہوجاتا ہے۔ اس سے بچنے کے لئے پانچ سال میں ایک بار واٹر سپلائی کی لائن بدل لینی چاہئے اور اب تو واٹر فلٹر آرہے ہیں جو کہ انسانی صحت کے لئے صاف پانی کی فراہمی ممکن بناتے ہیں۔

پانی کی کثافتیں:

پانی میں بہت سے نباتاتی حیوانی اور نامیاتی کثافتیں شامل ہوجاتی ہیں یہ دوقسم کی ہوتی ہیں:

محلول یا حل شدہ کثافتیں:

اس میں معدنی اشیاء اور گیسیں شامل ہیں یہ اگر قلیل مقدار میں ہوں تو ضرررساں نہیں ہوتیں لیکن زیادہ ہوں تو پانی مضرصحت ہوتا ہے۔

معلق کثافتیں:

ان میں نباتاتی اور حیوانی کثافتیں ریت وغیرہ کے ذرات کیڑوں کے تخم اور جراثیم شامل ہیں۔

ہلکا اور بھاری پانی:

پانی دوقسم کا ہوتا ہے: (1) ہلکا پانی (2) بھاری پانی

ہلکا پانی:

عام پانی ہے جس میں صابن اچھی طرح جھاگ دیتا ہے۔

بھاری پانی:

اس پانی میں چونے اور میگنیشیم کے نمکیات حل ہوتے ہیں جب اس پانی میں صابن ملایا جائے تو یہ نمکیات صابن سے

مل کر نا قابل حل مادہ بنا دیتے ہیں اور جھاگ کی بجائے پھٹکیاں سی بن جاتی ہیں یہ پانی دھونے یا کھانا پکانے کے قابل نہیں ہوتا اور اس میں غذا نہیں گلتی لیکن اسے پینے میں کوئی حرج نہیں ہوتا۔

بھاری پانی کی اقسام:

اس کی دو قسمیں ہیں: (1) عارضی بھاری پانی (2) مستقل بھاری پانی۔ عارضی بھاری پانی میں چونے اور میگنیشیم کے بائیکاربونیٹس شامل ہوتے ہیں اس پانی کو جوش دینے سے یہ محلول مرکبات کی صورت اختیار کرلیتے ہیں اور پانی چھاننے سے علیحدہ ہوجاتے ہیں۔ مستقل بھاری پانی میں چونے اور میگنیشیم کے نمکیات حل ہوتے ہیں جوش دینے سے ان میں فرق نہیں پڑتا البتہ کپڑے دھونے کا سوڈا شامل کرنے سے یہ جاتے رہتے ہیں۔

معدنی پانی:

اگر پانی میں معدنی محلول کی مقدار زیادہ ہوتا اسے معدنی پانی کہتے ہیں بالعموم اسے ان معدنیات سے منسوب کیا جاتا ہے جو اس میں نمایاں ہوں مثلاً اگر گندھک یا اس کے مرکبات زیادہ ہوں تو اسے گندھک کا پانی کہتے ہیں اس کے چشمے کراچی، میانوالی، ہزارہ، نتھیا گلی وغیرہ میں ہیں ان کا پانی خارش اور دیگر جلدی امراض میں مفید ہوتا ہے جن چشموں کے پانی میں لوہے کے نمکیات حل ہوں اسے آہنی پانی کہا جاتا ہے اگر پانی میں کڑوے نمکیات، اپلیسم سالٹ (میگنیشیم سلفیٹ) محلول ہوں تو اسے کڑوا پانی کہا جاتا ہے یہ مسہل ہوتا ہے اور گٹھیا وغیرہ کے لئے سود مند ہوتا ہے۔

ناقص پانی کے امراض:

کڑوا پانی پینے سے اسہال آتے ہیں میگنیشیم کے نمکیات سے مضر ہوجاتا ہے، پانی میں طفیلی اجسام اور ان کے تخم ہوں تو بدہضمی اور درد معدہ ہوتا ہے ہیضہ، پیچش وغیرہ کے جراثیم پانی میں ہوں تو یہ امراض پیدا ہوتے ہیں۔

پینے کا پانی:

پینے کا پانی صاف بے بو اور بے رنگ ہونا چاہئے
معلق یا محلول کثافتوں سے پاک ہو البتہ معدنی نمکیات کم مقدار میں نہ صرف بے ضرر بلکہ مفید ہوتے ہیں۔
اس میں امراض کے جراثیم نہ ہوں۔

پانی کی صفائی:

پانی سے کثافتیں دور کرنے اور اسے صاف کرنے کے طریق تین قسم کے ہیں 1) طبعی طریق (فزیکل میتھڈز) اس کے بھی دو طریق ہیں: عمل کشید، جوش دینا، عمل کشید (ڈیسٹیلیشن) اس طریق میں پانی کو بخارات بنا کر عرق کی طرح کشید کرلیا جاتا ہے اس سے پانی کی کثافتیں دور ہوجاتی ہیں اور وہ صاف ہوجاتا ہے لیکن یہ طریق بہت گراں ہے۔ بحری جہازوں میں اس طرح سمندر کے پانی کو قابل استعمال بنایا جاتا ہے۔

جوش دینا:

پانی ابالنے سے اس کی تمام نباتی و حیوانی کثافتیں دور ہوجاتی ہیں امراض کے جراثیم ہلاک ہوجاتے ہیں چونے اور میگنیشیم کے نمکیات تہہ میں بیٹھ جاتے ہیں مضر گیسیں مل جاتی ہیں کشید کرنے یا ابالنے سے پانی کی ہوا خارج ہوجاتی ہے اور یہ خوش ذائقہ نہیں رہتا یہ نقص دور کرنے کے لئے پانی کو چند بار کسی قدر فاصلے سے الٹ پلٹ کرلینا چاہئے اس طرح پانی میں ہوا حل ہوجاتی ہے اور یہ خوش ذائقہ ہوجاتا ہے۔

کیمیائی طریق (رسوب کرنا):

پانی میں بعض کیمیائی اشیاء پھٹکوی اور چونا شامل کرنے سے جراثیم ہلاک ہوجاتے ہیں اور پانی کے محلول مادے اور نامیاتی کثافتیں بیٹھ جاتی ہیں ایک گیلن پانی میں تقریباً ایک رتی پھٹکوی ملائی جاتی ہے۔

ب جراثیم کش ادویات پانی میں شامل کرنے سے پانی صاف ہوجاتا ہے اس غرض کے لئے عموماً بلیچنگ پاؤڈر اور پوٹاشیم پرمیگنیٹ استعمال کیا جاتا ہے۔

بلیچنگ پاؤڈر: اس دوا میں سے چائے کا آدھا چمچہ دس چھٹانک پانی میں حل کریں اس محلول میں سے ایک چائے کا چمچہ دس گیلن پانی صاف کرسکتا ہے۔

پوٹاشیم پرمیگنیٹ: کنوؤں اور تالابوں کا پانی صاف کرنے کے لئے بہت مفید ہے اسے اتنی مقدار میں ملانا چاہئے کہ پانی کا رنگ گہرا ارغوانی ہوجائے کنوئیں کے حجم کے اعتبار سے 60 گرام سے 250 گرام تک پوٹاشیم پرمیگنیٹ اس میں ڈالیں اگر اسے رات کو کنوئیں میں ڈالا جائے تو صبح تک پانی قابل استعمال ہوجاتا ہے۔

آلاتی طریق: عمل تقطیر پانی چھاننا اس طریق میں پانی کو مخصوص آلات کے ذریعے صاف کیا جاتا ہے لیکن اس سے صرف نامیاتی کثافتیں دور ہوتی ہیں اس لئے یہ قابل استعمال نہیں ہوتا بہتر یہ ہے کہ پہلے پانی میں بلیچنگ پاؤڈر ملایا جائے پھر مقطر کیا جائے عمل تقطیر کے دو طریقے ہیں:

حوض:

شہروں میں پانی صاف کرنے کے لئے خاص حوض بنالئے جاتے ہیں ان حوضوں میں دریا یا کنوئیں کا پانی چوبیس سے اڑتالیس گھنٹے تک رہتا ہے جس کی وجہ سے پانی کی تمام کثافتیں تہہ نشین ہوجاتی ہیں یہ پانی نلوں کے ذریعے دوسرے حوضوں میں منتقل کرکے مقطر کیا جاتا ہے۔

آلات تقطیر (فلٹر):

خانگی ضروریات کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں ان میں پاسچر چیمبرلین فلٹر عمدہ ترین ہوتا ہے۔ یہ ابتدائی دور کی بات ہے اس وقت صرف پاکستان میں دوسو سے زائد کمپنیاں واٹر فلٹر بنا کر مارکیٹ کررہی ہیں

تین گھڑوں کا فلٹر:

تین مٹی کے گھڑے اوپر نیچے رکھ کر پانی مقطر کرنے کا پرانا طریقہ معتبر ہوتا ہے۔

غذا

اطبائے قدیم کا مقولہ ہے کہ غذا کو معتذی کے شابہ ہونا چاہئے تاکہ وہ ٹھیک طور پر جسم کی پرورش اور بدل ما یتحلل کرسکے یعنی مختلف حرکات اور افعال کے ذریعے جسم میں جس قدر تحلیل یا کمی پیدا ہوتی ہے اس کو پورا کرسکے اور یہ اسی وقت ہوسکتا ہے جب غذا اپنی ترکیب میں اس جسم کے مشابہ ہو جس میں وہ جاتی ہے یعنی اس میں وہ تمام اجزاء کافی مقدار میں پائے جاتے ہوں جن کی جسم کو ضرورت ہے پس یہ جاننے کے لئے کہ حفظ صحت کے لئے کیا اور کس طرح کی غذا ہونی چاہئے ضروری ہے کہ پہلے جسم کی ترکیب معلوم کی جائے اور یہ جان لیا جائے کہ اس کو اپنی پرورش اور بدل ما یتحلل کے لئے کن کن اجزاء کی ضرورت ہوسکتی ہے۔

جسم انسان کی ترکیب کیمیاوی:

اطبائے قدیم عناصر اربعہ کے اصول پر جسم انسان کو آگ، پانی، مٹی اور ہوا سے ہی مرکب مانتے تھے مگر اطبائے جدید حکمائے حال کی تازہ ترین تحقیقات کے مطابق جسم انسانی کو ذیل کے سولہ اجزائے عنصریہ سے مرکب مانتے ہیں۔

1) آکسیجن (حمضین) 2) کاربن (فحملین) 3) ہائیڈروجن (مائین) 4) نائٹروجن (البقرین)
5) کیلشیم (چونا) 6) فاسفورس (نورین) 7) کلورین 8) سلفر (گندھک)
9) سوڈیم 10) پوٹاشیم 11) آئرن (حدید) 12) فلورین
13) میگ نیشیم 14) سیلیکا (ریت) 15) آیوڈین 16) زنک وجست

روزانہ خوراک اور اس کی قوت

ان کا طبعی تناسب ایک ایسے تندرست انسان میں جس کے جسم کا وزن قریباً 72 کلوگرام ہوتا ہے بالترتیب مندرجہ ذیل خیال کیا گیا ہے:

1) 52 کلوگرام 2) 10 کلوگرام 3) 07 کلوگرام
4) ایک کلو750 گرام 5) ایک کلوگرام 6) 900 گرام
7) 85 گرام 8) 75 گرام 9) 70 گرام
10) 60 گرام 11) 20 گرام 12) 6 گرام
13) 6 ملی گرام 14) ایک ملی گرام 15) قدرے
16) قدرے

چینی	60 گرام	232 کلوریز
گھی	30 گرام	225 کلوریز
دودھ	600 ملی لیٹر	400 کلوریز
گندم کی روٹی	100 گرام	1125 کلوریز
چاول	45 گرام	148 کلوریز
بکری کا گوشت	90 گرام	435 کلوریز
سبزیاں	400 گرام	100 کلوریز
پھل میوے	100 گرام	50 کلوریز
انڈہ	ایک عدد	75 کلوریز

طبعی طور پر یہ اجزاء جسم انسانی میں علیحدہ علیحدہ نہیں پائے جاتے ہیں بلکہ مختلف قسم کے کیمیاوی مرکبات کی شکل میں پائے جاتے ہیں جن سے جسم کی موجودہ ساختیں بنتی ہیں۔ چنانچہ آکسیجن ہائیڈروجن کاربن اور نائٹروجن سے بیشتر جسم کا خون، ہڈیاں، رگ و پٹھے اور گوشت پوست بنتا ہے اسی لئے ان کو عضوی عناصر بھی کہتے ہیں باقی عناصر مذکور مختلف قسم کے نمکیات وغیرہ کی شکل میں خون بلغم صفرا اور جسم کی دوسری ساختوں اور افرازات وغیرہ میں پائے جاتے ہیں۔

غذا کی ترکیب کیمیاوی:

مندرجہ بالا عناصر میں سے جو جسم انسانی کی ترکیب میں پائے جاتے ہیں آکسیجن اور ہائیڈروجن کی بیشتر مقدار مطلوب تو تنفس کی ہوا اور پانی کے ذریعے جسم میں پہنچتی رہتی ہے باقی عناصر یعنی کاربن اور نائٹروجن وغیرہ کی مطلوبہ مقدار غذا کے ذریعے جسم میں پہنچتی ہے پس اس اصول کے ماتحت غذا کو کیمیاوی ترکیب کے لحاظ سے مندرجہ ذیل اقسام میں تقسیم کیا جاتا ہے۔

غذا کے اجزاء ترکیبی

مکمل غذا کے جو بدل ما یتحلل بن سکے اور حرارت عزیزی پیدا کر سکے کیمیاوی ترکیب کے لحاظ سے مندرجہ ذیل اجزاء ہیں:

(1) عضوی (آرگینک)' اجزاء لحمیہ' مواد نشائیہ' مواد شحمیہ

(2) غیر عضوی (ان آرگینک) ارضی اجزا یا معدنی نمکیات آبی اجزا یعنی پانی' حیاتین' اجزاء ملحمہ لحمیات (پروٹینز البقرینی غذا (نائٹروجنس فوڈ)۔

ان کی بہت سی اقسام ہیں جن میں سے بعض بدن انسانی کی تعمیر کے لئے نہایت اہم ہیں دوسروں کی غذائی قدر و قیمت کم ہے فی الحقیقت لفظ پروٹین کا مطلب ہی اہم ترین ہے اجزا ملحمہ دیگر اغذیہ سے اس لحاظ سے منفرد ہیں کہ ان میں نائٹروجن (البقرین) کی مقدار زیادہ ہوتی ہے ان سے جسم کا گوشت و پوست اور رگ و ریشے بنتے ہیں بدن میں قوت و حرارت پیدا ہوتی ہے بچوں کو نشوونما کے لئے عورتوں کو زمانہ حمل اور دودھ پلانے کے زمانے میں اجزاء ملحمہ کی زیادہ ضرورت ہوتی ہے دماغی اور جسمانی محنت کرنے والوں کو بھی اس کی زیادہ احتیاج ہوتی ہے بوڑھوں کو اور آرام طلب اشخاص کو اس کی کم مقدار درکار ہوتی ہے۔

اجزاء ملحمہ حیوانیات اور نباتی دونوں قسم کی غذاؤں میں پائے جاتے ہیں حیوانی اغذیہ مکھن اور دودھ' پنیر' گوشت' انڈا اور نباتی اشیاء گیہوں' بادام' اخروٹ' مٹر' سیم ماش' مونگ وغیرہ میں ہوتے ہیں لیکن حیوانی غذاؤں میں ان کی مقدار زیادہ ہوتی ہے نیز نباتی غذاؤں کے اجزاء لحمیہ جسمانی ساختوں کی پرورش بطریق احسن نہیں کر سکتے ان کا قلیل حصہ ہضم ہوتا ہے اور باقی حصہ خارج ہو جاتا ہے حفظ صحت کے لئے حیوانی اور نباتی دونوں قسم کے اجزا لحمیہ کی ضرورت ہوتی ہے اغذیہ میں اجزا لحمہ کی مقدار ہی کافی نہیں ہے بلکہ یہ دیکھنا چاہئے کہ ان میں بدل ما یتحلل بننے کی کس حد تک صلاحیت ہے۔

مواد نشائیہ و شکریہ اجزا مولد حرارت اجزاء شکری شکریات (کاربوہائیڈریٹس)

یہ کاربن ہائیڈروجن اور آکسیجن کے مرکبات ہیں یہ بدن میں قوت و حرارت پیدا کرتے ہیں مواد شحمیہ کا احتراق کرتے ہیں خود بھی چربی بنا سکتے ہیں خون میں گلوکوز کی صورت میں پائے جاتے ہیں جلکر عضلات اور خون کے سفید کریات میں ہوتے ہیں اناج' شلغم' آلو گاجر' چاول' گیہوں' جوار' باجرہ' مکی' مٹر' مسور' چنا اور مونگ' گنے پھل اور مختلف سبزیوں اور تمام شکری و نشاستہ دار اشیاء میں ہوتے ہیں اگر شکر کا استعمال زیادہ کیا جائے تو بدن ان کا جگر میں ذخیرہ کر لیتا ہے پھر انہیں ضرورت کے وقت استعمال کرتا ہے اگر مواد نشائیہ کا حد سے زیادہ استعمال کیا جائے یا جگر اسے محفوظ رکھنے کی صلاحیت کھودے تو ہاضمہ خراب ہو جاتا ہے اور دست آنے لگتے ہیں اگر یہ عرصہ تک رہے تو گردے اسے پیشاب کے ذریعہ خارج کرنا شروع کر دیتے ہیں اور ذیابیطس کا عارضہ ہو جاتا ہے۔

مواد شحمیہ شحمیات (روغنی اجزا اور چربیاں):

یہ کاربن' آکسیجن اور ہائیڈروجن کے مرکبات ہیں لیکن ان میں کاربن زیادہ مقدار میں ہوتی ہے اسی لئے یہ بدن میں قوت و حرارت پیدا کرنے کا سب سے اہم ذریعہ ہیں اس کے علاوہ بدن کی شحمی بافتوں کی مرمت کرتے ہیں اور نئی بافتیں بناتے ہیں غذا کے دوسرے اجزاء کے ہضم ہونے اور جزو بدن بننے میں مدد دیتے ہیں یہ دو اجزاء فیٹی ایسڈ اور گلیسرال سے مرکب ہیں عمل ہضم کے دوران میں یہ دونوں جزو ایک دوسرے سے علیحدہ ہوجاتے ہیں لیکن بعد میں مل کر شحم کی صورت اختیار کرلیتے ہیں یہی ننھے ننھے شحمی قطرات کی صورت میں دودھ میں تیرتے پھرتے ہیں اور اسی حالت میں یہ خون میں جاتے ہیں اور جسم میں شحم' قوت اور حرارت پیدا کرتے ہیں یہ نباتی اور حیوانی دونوں ذرائع سے حاصل ہوتے ہیں مگر حیوانی مواد شحمیہ' گھی' مکھن' دودھ' چربی وغیرہ نباتی چکنائیوں سے بہت بہتر ہوتے ہیں۔ نباتی چکنائیاں' بناسپتی گھی' روغن کنجد' مارگرین' روغن زیتون' اخروٹ' بادام' سویابین ذغیرہ پر مشتمل ہیں اوسطاً 30 گرام مواد شحمیہ سے 264 حرارے پیدا ہوتے ہیں روزانہ غذا میں 90 گرام مواد شحمیہ کا استعمال ضروری ہے لیکن موسم سرما میں محنت و مشقت کرنے والوں کو اس کی زیادہ مقدار کی ضرورت ہوتی ہے چربی کا محفوظ ذخیرہ بدن میں صرف مواد شحمیہ سے نہیں بنتا بلکہ مواد نشائیہ بھی اس میں تبدیل ہوتے رہتے ہیں۔

مواد شحمیہ کے کثرت استعمال سے بھوک کم اور ہضم خراب ہوجاتا ہے اور دست آنے لگتے ہیں بدن میں چربی کی مقدار زیادہ ہوجاتی ہے جس سے بدن غیر معمولی طور پر موٹا ہوجاتا ہے۔

حیاتین

حیاتین غذا کے مخفی و موثر اجزا ہیں ان پر ہماری صحت کا دارومدار اور تغذیہ و پرورش کا انحصار ہے ان کی کمی سے بدن کی صحیح نشوونما نہیں ہوسکتی اور مختلف امراض بیری بیری' سکربوط' کساح' بلاجہ' لین العظام (ہڈیاں نرم ہونا) اور مرض پیچش وغیرہ ہوجاتے ہیں بالعموم یہ امراض اس وقت پیدا ہوتے ہیں جب قدرتی غذاؤں کی جگہ مصنوعی طریقوں سے تیار کی ہوئی استعمال کی ہوجاتی ہیں۔ حیاتین کی کیمیاوی ترکیب معین لیکن نہایت پیچیدہ ہوتی ہے یہ اس طرح جزو بدن نہیں ہوتے کہ ان کا وزن ہوسکے نہ ہی بدن کو ان سے حرارت حاصل ہوتی ہے بلکہ افرازات (ہارمونز) کی طرح ان کا عمل حملانی (Catalyte) (اثر انگیزی وہ عمل یا اثر ہے جو ایک سے دوسری میں کیمیاوی تغیر پیدا کرنے کے لئے کرتی ہے لیکن خود متاثر نہیں ہوتی اور کبھی بعد از عمل اپنی اصلی صورت اختیار کرلیتی ہے) ہوتا ہے حیاتین دو قسم کے ہیں (1) حیاتین ا' ذ' ز' ک وغیرہ۔

(2) پانی میں حل ہوجاتے ہیں مثلاً حیاتین ب' ج وغیرہ۔

حیاتین الف (وٹامن اے):

حیاتین ا (اے A) نشوونما کے لئے نہایت ضروری ہے اس کی کمی سے نشوونما رک جاتی ہے یہ بدن کے جراثیم کے تعدیہ کے مدافعت کرتی ہے اس لئے اسے مانع تعدیہ حیاتین بھی کہتے ہیں معمولی طریق سے غذا پکاتے وقت یہ ضائع نہیں ہوتی لیکن تیز آنچ پر بالآخر جل جاتی ہے مکھن سے گھی بنانے میں اس کا پچیس فیصدی حصہ ضائع ہوجاتا ہے حیاتین ا حیوانات کے اجسام میں نہیں ہوتی بلکہ نباتات میں ایک نارنجی لون (Pigmence) کیروٹین (Catotme) ہوتا ہے جو آنتوں میں جاکر کیمیاوی تبدیلی سے حیاتین ا بن جاتا ہے اگر گائے یا بھینس کو سبز چارہ دیا جائے تو یہ دودھ میں کافی مقدار میں ہوتی ہے لیکن

سوکھے چارہ سے اس کی مقدار کم ہوجاتی ہے دودھ اور مکھن اس کی کمی بیشی کا انحصار جانور کی غذا پر ہوتا ہے۔

حیاتین اے دودھ دینے والے جانوروں کے جگر' دماغ' دل' گردے' مچھلیوں خصوصاً کاڈ اور ہیلیبٹ کے جگر' دودھ' مکھن' گھی' بالائی' کریم' پنیر اور زردی بیضہ میں پایا جاتا ہے۔ گاجر' مولی' ٹماٹر' گوبھی اور دیگر سبز ترکاریوں اور پتوں' کیلا انناس' آم' بعض غلوں اور بیجوں میں بھی ہوتا ہے۔انسان کے جگر میں حیاتین اے کا کثیر مقدار میں ذخیرہ ہوتا ہے اور اگر یہ غذا میں نہ ہو تو کئی مہینوں تک اس کی کمی محسوس نہیں ہوتی لیکن جگر اور آنتوں کے عوارض میں اس کا جذب و استعمال کم ہوجاتا ہے غذا میں اس کی کمی سے نشوونما رک جاتی ہے وزن کم اور جسم کمزور ہوکر قبولیت مرض کی استعداد بڑھ جاتی ہے جلد کھردری' خشک اور مٹی ہوجاتی ہے شبکوری' گوہانجنی (شعیرہ)' سلاق وغیرہ امراض چشم ہوجاتے ہیں آنکھ کے قرینہ میں خشونت پیدا ہوجاتی ہے اور اگر فقرالحیاتین (حیاتینی محرومی) کا ازالہ نہ کیا جائے تو بالآخر بصارت ضائع ہوجاتی ہے بھوک کی کمی' بدہضمی اور ضعف باہ کی شکایت ہوجاتی ہے غدد لعابیہ (تھوک کی گلٹیوں) حلق و زبان' پھیپھڑوں' مثانہ' اعضاء تناسلی کے عوارض لاحق ہوجاتے ہیں۔

حفظ صحت کے لئے روزانہ غذا میں حیاتین ا کی ایک ہزار سے تین ہزار بین الاقوامی اکائیاں درکار ہوتی ہیں عام امراض میں پچاس ہزار سے ایک لاکھ اور شدید امراض میں دو سے تین لاکھ اکائیاں روزانہ دی جاتی ہیں اگر دوا یا غذا کے ذریعے حیاتین اے کی روزانہ سات آٹھ لاکھ اکائیاں متواتر استعمال کی جائیں تو سمی اثرات پیدا ہوجاتے ہیں اور دردسر' اسہال' قے' ضعف قلب' تشنج وغیرہ جیسے عوارض لاحق ہوجاتے ہیں میٹھے پانی کی مچھلیوں کے جگر میں حیاتین اے کی ایک قسم پائی جاتی ہے جسے حیاتین اے کہتے ہیں فعلیاتی اعتبار سے دونوں حیاتین قریباً یکساں ہیں۔حیاتین امعمولی حرارت سے ضائع نہیں ہوتے۔

حیاتین ب (وٹامن بی Vit-B):

ابتدا میں حیاتین ب کے مجموعہ کو واحد حیاتین سمجھا جاتا تھا لیکن یکے بعد دیگرے اس میں چودہ حیاتین کا انکشاف ہوچکا ہے۔

حیاتین ب ا (Vitamin B-1):

اسے اینورین (Aneurine) اور تھایامین (Thiamine) کہتے ہیں یہ نباتات اور حیوانات دونوں کے لئے ضروری ہے یہ بیجوں' دالوں' سبز ترکاریوں' پھلوں' زردی بیضہ' دودھ اور جگر میں پائی جاتی ہے حیاتین ب چاول کے بالائی پرت میں ہوتی ہے جسے مشین بھوسی کے ساتھ صاف کردیتی ہے یہ پانی میں آسانی سے حل ہوجاتی ہے اس لئے پیچھ کو ضائع نہیں کرنا چاہئے اگر حیاتین ب کی رسد کا انحصار محض مجلا چاولوں پر ہو تو ان کے استعمال سے پرندوں میں ایک قسم کا فالج اور انسانوں میں بیری بیری کا معروف مرض ہوجاتا ہے اس کی کمی سے بچوں کی نشوونما ست ہوجاتی ہے ہر عمر میں اشتہا کی کمی' قے' ذہنی اور جسمانی انحطاط' قبض سوء ہضم' ضعف' کسل مندی' حرارت جسمانی میں کمی' عصبی نظام اور تغذیہ جلد کی خرابی وغیرہ کی شکایات پیدا ہوجاتی ہیں خون کی پیدائش اور خون کے سفید کریات کی تعداد کم ہوجاتی ہے۔ غذا میں روزانہ 320 ملی گرام (320 بین الاقوامی اکائیاں) حیاتین ب ا کی درکار ہوتی ہیں۔

حیاتین ب۲ (Vitamin B2):

اسے حیاتین گ (وٹامن جی Vitamin G) ریوفلیوین (Riboflavine) (لیکٹوفلیوین Lactoflavine) سے بھی موسوم کرتے ہیں یہ سبز ترکاریوں' جگر' گردہ' مچھلی' زردی' بیضہ اور دودھ وغیرہ میں ہوتی ہے اس کی کمی سے ہونٹ' باچھیں اور زبان سوج جاتی اور پھٹنے لگتی ہیں ناک پر ورم ہوجاتا ہے آنکھوں میں خراش' جلن اور خارش ہوتی ہے اور آنکھوں میں لال ڈورے اور سفید دھبے پیدا ہوجاتے ہیں اور بصارت کم ہوجاتی ہے اور عینک کا استعمال بے سود ہوتا ہے ایام حمل میں بار بار

قے ہوتی ہے اور آخر اسقاط ہو جاتا ہے ایام رضاعت میں دودھ کی پیدائش کم ہو جاتی ہے۔

حیاتین ب۳ (Vitamin B3):

نکوٹینک ایسڈ (Nicotinic Acid) نکوٹیناٹیئم (Nicotinium) نیاسینامائیڈ (Niacinamide) پلاگرا پریونٹیو فیکٹر (Pellagra Pregvantiv Factor) پی پی فیکٹر (P.P. Factor) یہ جگر، گردہ، گوشت دودھ بغیر مچھلی انڈا، بادام، مونگ پھلی، غلوں اور اناجوں میں وافر ہوتی ہے نکوٹینک ایسڈ 130 درجہ حرارت پر اور نکوٹینامائڈ اور نیاسینامائیڈ 236 درجہ حرارت پر پگھلتا ہے یہ دونوں جسم کے نہایت اہم کیمیاوی اعمال میں حصہ لیتے ہیں چونکہ حیاتین ب ۳ کی بدن میں کمی سے مرض بلاجر (پلاگرا) ہو جاتا ہے اس لئے اسے مانع بلاجر یا پلاگرا بھی کہتے ہیں بلاجر میں سوہضم، دردشکم، ورم زبان وجلد، اسہال، ذہنی اختلال وغیرہ گونا گوں عوارض پیدا ہو جاتے ہیں (بلاجر کا بیان جامع الحکمت جلد دوم میں ہے)۔ روزانہ غذا میں حیاتین ب۳ 15 ملی گرام کے لگ بھگ ہونی چاہئے۔

حیاتین ب۴ بائیوٹین (Biotine):

ابتداء میں اسے حیاتین ایچ سے موسوم کیا گیا تھا۔ گوشت، دودھ، پنیر، بیضہ، نارنگی، گیہوں، سیب، رس بھری، کیلا، گاجر، ٹماٹر، پالک، چقندر، آلو، مٹر، شلغم، پیاز، گوبھی وغیرہ میں ہوتی ہے بعض جراثیم اسے آنتوں میں بھی بناتے ہیں یہ مختلف انواع کے جراثیم کی نشوونما اور کیمیائی اعمال کے لئے ضروری ہے بدن میں جراثیم نہایت اہم اعمال انجام دیتے ہیں جو اس کے بغیر نہیں ہو سکتے یہ حیاتین غذاؤں میں اس کثرت سے ہے کہ اس کی کمی نہیں ہوتی لیکن اگر مصنوعی قلت پیدا کی جائے تو چند ہفتوں کے بعد جلد پر ورم ہو جاتا ہے زبان اور جلد کا رنگ بدل جاتا ہے متلی اور قے ہوتی ہے بھوک نہیں لگتی خون میں صفرا کا تناسب بڑھ جاتا ہے اور سرخ ذرات کم ہو جاتے ہیں۔

حیاتین ب۵ پینٹوتھینک ایسڈ (Pentotehnic Acid) پین تھال (Penthol):

گیہوں، جو، گوشت، جگر، گردہ، دل، مغز، مٹر، مونگ پھلی، زردی بیضہ وغیرہ میں ہوتی ہے شہد کی مکھیاں اپنے چھتے میں جو خاص شہد ملکہ کیلئے علیحدہ ذخیرہ کرتی ہیں یہ حیاتین اس میں کثیر مقدار میں ہوتی ہے مرکزی نظام عصبی اور آلات تنفس پر اثر کرتی ہے۔

حیاتین ب۶ پائری ڈاکسین (Pyra Doxine) ایڈرمین (Andermine):

یہ گوشت، جگر، دودھ، گیہوں، زردی، بیضہ، مٹر، مونگ پھلی وغیرہ میں ہوتی ہے یہ خون کے سرخ وسفید ذرات کی تعمیر اور بدن کے بعض نہایت اہم کیمیائی اعمال کے لئے ضروری ہے لیکن اگر یہ غذا نہ بھی ہو تو اس کی کمی محسوس نہیں ہوتی کیونکہ انسان کی ضرورت کے مطابق حیاتین ۶ آنتوں میں ہی تیار ہو جاتی ہے لیکن اگر ایسی دوائیں کھلائی جائیں جو اسے ضائع کر دیں تو چہرہ کی جلد خشک ہو جاتی ہے خون کے سرخ ذرات بہت چھوٹے ہو جاتے ہیں مواد شحمیہ کی کیمیائی تبدیلیوں میں نقص پیدا ہو جاتا ہے۔

حیاتین کولین (Choline):

جگر، گردہ، مچھلی، زردی بیضہ، دودھ، پنیر، گیہوں، جو، گاجر، پالک، پیاز، مٹر وغیرہ میں ہوتی ہے اس کی کمی سے جسم میں مواد شحمیہ کی تقسیم میں نظم قائم نہیں رہتا اور جگر میں چربی کا اجتماع ہو جاتا ہے خون کے سفید ذرات ضعیف ہو جاتے ہیں۔

فولک ایسڈ (Folic Acid):

اسے پٹرائل کلایمک ایسڈ بھی کہتے ہیں شروع میں اسے حیاتین م وٹامن ایم Vitamin M اور حیاتین ب' ج وٹامن بی جی کہتے تھے۔ جگر' گردہ' دودھ' تمام ہری سبزیوں اور پتوں میں ہوتی ہے اس کی کمی سے خون کی طبعی ترکیب میں فرق آجاتا ہے فقرالدم کی دو اقسام ہوسکتی ہیں (فقرالدم کی مختلف اقسام کا بیان جامع الحکمت جلد دوم میں ہے) اس کے ہمراہ کئی اشتہا' ورم زبان' لاغری اور اسہال وغیرہ کی شکایتیں بھی ہوجاتی ہیں۔

پیرامینو بزونک ایسڈ (Paromino Acid):

اس کا مخفف پابا ایسڈ (Pa Ba Acid) عام طور پر مستعمل ہے یہ جگر' انڈہ' دودھ' سبزیوں اور اناجوں وغیرہ میں ہوتا ہے پابا ایسڈ حیاتین ب کے مجموعہ کا ایک اہم رکن ہے فی الحقیقت یہ فولک ایسڈ کا کیمیائی حصہ ہے اور جسم کے نفع بخش جراثیم کی افزائش اور افعال کے لئے نہایت ضروری ہے۔

حیاتین ب۱۲ وٹامن بی12 (Vitamin B12):

جگر' گردہ' گوشت' دودھ اور سویابین وغیرہ میں ہوتی ہے یہ خون کے سرخ ذرات کی نشوونما میں کام آتی ہے اس کی کمی سے خون کے سرخ ذرات غیر طبعی طور پر بڑے ہوجاتے ہیں اس مرض کو فقرالدم کبیر انخلیاتی (میکروسائیٹک انیمیا) (Macrosytic Anaemia) کہا جاتا ہے۔

حیاتین ج (وٹامن سی Vitamin C) اسکاربک ایسڈ (Ascorbic Acid):

سبز ترکاریوں اور تازہ پھلوں' ٹماٹر' کاہو' گوبھی' آلو' املی' مالٹا' سنگترہ' کیلا' سیب' لیموں' پستہ' آملہ وغیرہ میں ہوتی ہے۔ پھلوں اور سبزیوں کے خشک ہونے یا انہیں ہوا میں حرارت پہنچانے سے یہ ضائع ہوجاتی ہے لیکن آملہ اور لیموں کے رس کے خشک ہونے پر موجود ہوتی ہے اس کی کمی سے مرض اسکربوط (سکروی) ہوجاتا ہے اس لئے اسے مانع اسکربو بھی کہتے ہیں۔ زمانہ قدیم میں ملاحوں کو عرصہ تازہ پھل اور سبزیاں میسر نہیں ہوتی تھیں چنانچہ انہیں یہ مرض اکثر عارض ہوجایا کرتا تھا اسکربوط میں مسوڑھے پلپلے' نرم اور متورم ہوجاتے ہیں اور ان سے خون نکلنے لگتا ہے خود بخود جریان خون ہوجاتا ہے خصوصاً زیریں اطراف پر (عکسی تصویر جامع الحکمت جلد دوم میں دیکھئے) مسوڑھے سڑجاتے ہیں دانت گرپڑتے ہیں اور اگر غذا کی اصلاح نہ کی جائے تو مریض موت کا شکار ہوجاتا ہے شیرخوار بچوں میں اس کی کمی سے اسکربوط صبیانی (انفنٹائیل سکروی Infantile Scurvy) کا عارضہ ہوجاتا ہے اس مرض میں اشتہاء رافض' وزن کم' اور جریان خون ہوتا ہے کریوں اور پسلیوں کے جوڑ سوجنے کی وجہ سے سینہ پر تسبیح کے دانوں کی سی قطار سکربوطی تسبیح (سکاربیوٹک روزری Scorbutic Rosry) بن جاتی ہے دودھ میں حیاتین ج معمولی مقدار میں ہوتی ہے وہ بھی جوش دینے سے ضائع ہوجاتی ہے اس لئے بچوں کے دودھ میں تھوڑا سا تازہ پھلوں کا رس شامل کرلینا چاہئے حیاتین ج خون کے سرخ خلیات' غدہ نخامیہ اور کلاہ گردہ کے افرازات کی تولید کے لئے بھی ضروری ہے۔ حفظ صحت کے لئے روزانہ تیس سے چالیس ملی گرام حیاتین ج غذا میں ہونی چاہئے۔

حیاتین ڈی (Vitamin D):

مچھلیوں خصوصاً کاڈ ہیلیبٹ اور شارک کے جگر دودھ مکھن اور زردی بیضہ وغیرہ میں پائی جاتی ہے ڈاکٹر سیک لی لم نے تجربہ سے معلوم کیا کہ اگر روغن جگر ماہی کو تیز آنچ دی جائے تو اس میں مانع کساح صفات باقی رہتی ہیں لیکن قرینہ کی خشونت دور نہیں ہوسکتی گویا روغن جگر ماہی میں حیاتین اے (کے ہمراہ ایک اور حیاتین پائی جاتی ہے جو آگ پر ضائع نہیں ہوتی اور مانع

کساح ہے لیکن مانع خشونت قرینہ نہیں انسانی جلد میں سورج کی ماورا بنفشی شعاعوں کے اثر سے یا ڈی ہائیڈ روکولیسٹرال حیاتین د(D) بن جاتی ہے بالغ افراد کو اپنی ضرورت کے مطابق ویسے میسر آ جاتی ہے لیکن ایسے ممالک جہاں برف باری' بارش یا کہر سے عرصہ تک دھوپ نہیں ہوتی انسان کو اسے غذا سے حاصل کرنا پڑتا ہے۔ حیاتین و کیلشیم اور فاسفورس کو جزو بدن بناتی ہے اس کی کمی سے بچوں میں کساح (رکٹس) اور بڑوں میں لین العظام (آسٹومیلیشیا) عارض ہوجاتا ہے ان امراض میں کیلشیم اور فاسفورس کا استحالہ ناقص ہوجاتا ہے اور ہڈیاں کمزور اور ٹیڑھی ہوجاتی ہیں ارضی اجزاء کا تناسب ہڈیوں میں کم ہوجاتا ہے (ان امراض کا مفصل بیان اور عکسی تصاویر جامع الحکمت جلد دوم میں ہیں) ایام حمل و رضاعت میں حیاتین کا خرچ بہت بڑھ جاتا ہے اور اس کی رسد کم نہیں ہونے دینی چاہئے ان کے حصول کا بہترین قدرتی ذریعہ آفتاب کی شعاعیں ہیں روغن جگر ماہی اور تالیفی مرکبات ان کا بدل نہیں ہوسکتے حفظ صحت کے لئے روزانہ حیاتین د کے 400 سے 800 بین الاقوامی یونٹ کی ضرورت ہوتی ہے۔ بچوں کی نشوونما کے لئے اس کی وافر مقدار نہایت ضروری ہے لیکن اس کی غیر معمولی مقدار عرصہ تک دینے سے سمیت پیدا ہوجاتی ہے اور انہیں متلی' قے' دردسر' پیاس' کثرت بول اور فشار الدم قوی (ہائی بلڈ پریشر) ہوجاتا ہے اس لئے روغن جگر ماہی بچوں کو دیتے وقت اعتدال ملحوظ خاطر رکھنا چاہئے۔

حیاتین ای (Vitamin E):

یہ بیجوں' گیہوں کے چھلکے' دودھ' مکھن' زردی بیضہ' مچھلی' بادام' پستہ' سلاد' روغن زیتون' کاہو' مونگ پھلی' ناریل' مغز بنولہ' السی' گاجر' چقندر' آلو وغیرہ میں ہوتی ہے اس کی کمی سے عقم (بانجھ پن) کا عارضہ ہوجاتا ہے (اس لئے اسے حیاتین عقم بھی کہتے ہیں) اعضاء تناسل کمزور ہوجاتے ہیں اور اسقاط حمل کا اندیشہ ہوتا ہے روزانہ غذا میں 25 ملی گرام حیاتین ای ہونی چاہئے لیکن ایام حمل میں اس کی بہت ضرورت ہوتی ہے۔

حیاتین کے (Vitamin K):

قدرتی طور پر بڑی کثرت سے (خصوصاً نباتات میں) ہوتی ہے یہ مواد شحمیہ میں حل ہوجاتی ہے گوشت' مختلف قسم کے سبز پتوں' سبزیوں' الفا الفا' پالک' اسفناخ' ٹماٹر' سویابین کے تیل اور سمندری گھاس وغیرہ میں پائی جاتی ہے انسان کو جس قدر حیاتین کی ضرورت ہوتی ہے اگر یہ غذا نہ ہو تو بھی اس کی کمی نہیں ہوتی لیکن بعض ادویہ اور سلفانومائیڈ پنسلین وغیرہ جراثیم کش کیمیائی مرکبات امراض کے جراثیم کے ساتھ حیاتین بنانے والے جراثیم کو بھی ہلاک کردیتے ہیں اور بدن میں یہ کم ہوجاتی ہے مواد شحمیہ اور اس میں حل ہونے والی حیاتین نمکیات صفرا کی عدم موجودگی میں جذب نہیں ہوسکتیں بعض امراض میں جب صفرا آنتوں میں نہیں گرتا تو حیاتین کا انجذاب بھی نہیں ہوتا معدنی روغنوں میں آنتوں سے جذب ہونے والی حیاتین حل ہوجاتی ہیں لیکن یہ دونوں جذب نہیں ہوتے اور حیاتین کے ہمراہ براز میں خارج ہوجاتے ہیں اگر حیاتین خون میں موجود نہ ہوں تو جگر کو منجمد کرنے والے جوہر پروتھرومبین Prothrombine کو تیار نہیں کرسکتا اور یہ مادہ خون میں کم ہوجاتا ہے اس سے خون کی قوت انجماد کم اور جریان کی غیر معمولی استعداد ہوجاتی ہے معمولی چوٹ سے بکثرت خون جاری ہوجاتا ہے اور اس کا بند کرنا دوبھر ہوتا ہے حتیٰ کہ بکثرت جریان خون سے موت واقع ہوسکتی ہے۔

حیاتین کے کا جگر میں ذخیرہ ہوتا ہے جو تقریباً ایک ہفتہ کے لئے کافی ہوتی ہے حیاتین ز (Vitamin P) انگور' خوبانی' سنگترہ' آلو بخارا' سیب' اخروٹ' چقندر' گاجر' کاہو' پالک وغیرہ میں پائی جاتی ہے اس کی کمی سے جلد پر دانے نکل آتے ہیں جن سے خون رستا ہے جلد کے نیچے کی باریک رگیں جگہ جگہ سے دراڑوں کا شکار ہوجاتی ہیں (اس کو پنجابی میں تڑکنا کہتے ہیں) اور جلد پر چھوٹے چھوٹے دھبے سے بن جاتے ہیں۔ خون کی قوت انجماد کم ہوجاتی ہے۔

غذا کے اصول

مندرجہ بالا بیان سے واضح کیا گیا ہے کہ معتذی سے مشابہ ہونے کے لئے ضروری ہے کہ اس میں حسب ضرورت تمام غذائی اجزا مناسب مقدار میں ہوں اکثر غذاؤں میں یہ اجزاء کم و بیش ضرور پائے جاتے ہیں لیکن جس غذا میں جو اجزاء زیادہ مقدار میں ہوں وہ اس نام سے موسوم کردی جاتی ہے۔

غذا میں مواد ملحمہ کی قلت سے کمئی خون اور لاغری وغیرہ اور زیادتی سے غلبہ خون کے امراض پیدا ہوجاتے ہیں خصوصاً گوشت، انڈے وغیرہ زیادہ کھائے جائیں تو خون میں ایک قسم کی حدت اور سوزش پیدا ہوجاتی ہے۔ جس سے امراض گردہ، شب چراغ اور شبو جلدی وغیرہ امراض رونما ہوجاتے ہیں نشاستہ دار غذا کی کمی سے ضعف اور چربی کی کمی وغیرہ اور زیادتی کی صورت میں بدہضمی اور ذیابیطس وغیرہ امراض پیدا ہوجاتے ہیں معدنی نمکیات کی کمی اور زیادتی بھی بے شمار امراض کا باعث ہوتی ہے پانی کی کمی سے قبض اور اس کے عوارضات اور حیاتین کی کمی سے کساح، لثہ دامیہ، ضعف باہ وغیرہ امراض پیدا ہوجاتے ہیں اس لئے غذا کے انتخاب میں مندرجہ ذیل امور کا خصوصیت سے خیال رکھنا چاہیے۔

1) متوازن غذا:

غذا میں تمام اجزاء مناسب مقدار میں ہوں اگر ایک دو وقت یا ایک دن کی غذا میں کسی قسم کے اجزاء کم مقدار میں ہوں تو دوسرے دن یہ کمی پوری کردی جائے کسی قسم کے اجزاء کی مسلسل کمی بیشی ضرور مضر صحت ہوا کرتی ہے یہ تمام اجزاء کسی ایک غذا میں نہیں ہوتے۔ دودھ میں فولاد، گوشت میں کیلشیم (چونا)، ڈبل روٹی میں مواد لحمہ اور حیاتین نہیں ہوتے اس لئے مختلف غذائیں استعمال کرنی چاہئیں۔

2) غذا عمدہ ہو:

غذا تازہ اور اچھی طرح پکی ہوئی ہونی چاہیے خراب پکی ہوئی کچی اور باسی اشیاء سے بدہضمی، اسہال اور ہیضہ وغیرہ امراض پیدا ہوجاتے ہیں خصوصاً موسم برسات میں۔

3) خوش ذائقہ غذا:

اگر غذا خوش ذائقہ اور ستھری ہو تو اسے کھانے سے طبیعت میں فرحت پیدا ہوتی ہے معدہ میں ہاضم عروق زیادہ پیدا ہوتے ہیں اور غذا آسانی سے ہضم ہوجاتی ہے غلیظ اور بدذائقہ غذا کو طبیعت قبول نہیں کرتی اس لئے یہ بخوبی ہضم نہیں ہوتی۔

4) زود ہضم غذا:

زود ہضم سے صرف یہ مراد نہیں کہ غذا کس قدر جلد معدہ سے نکل جاتی ہے بلکہ یہ کہ کتنے عرصہ میں تحلیل ہوکر جزو بدن ہوجاتی ہے۔

5) مقدار غذا:

غذائی مقدار سے صرف اس کا وزن مراد نہیں ہے بلکہ یہ کہ اس سے کتنی قوت اور حرارت حاصل ہوتی ہے غذا کی نوعیت اور مقدار کا انحصار انسان کی عمر، آب و ہوا، موسم، جنس اور پیشہ پر ہوتا ہے۔

غذا کے متعلق جدید تحقیق سے بعض متعین نتائج کا علم ہوا ہے اس غرض سے مختلف غذاؤں کی قوت معلوم کی گئی ہے اور اسے حرارہ کے پیمانہ میں مرتب کیا گیا ہے۔

یادداشت:

حرارہ کیلوری Calorie ایک فرانسیسی پیمانہ قوت ہے جس میں حرارت کی اتنی مقدار ہوتی ہے جو تقریباً ایک لٹر پانی کو صفر درجہ سے ایک درجہ حرارت سینٹی گریڈ تک پہنچا دیتی ہے۔

غذا کی ایک مقررہ مقدار جس قدر حرارت پیدا کرتی ہے وہ اس کی حراری قیمت کہلاتی ہے مختلف طبقات کے ایک فرد کے لئے چوبیس گھنٹوں میں جس قدر حرارے بہم پہنچانے والی غذا کی ضرورت ہوتی ہے اس کا تقریباً صحیح اندازہ ذیل کے جدول سے ہوسکتا ہے۔

آرام کی زندگی بسر کرنے والے کیلئے	2500 حرارے	سوزن کاری کرنے والی عورت کیلئے	2000 حرارے
ہلکے جسمانی کام کرنے والے کیلئے	3000 حرارے	سولہ سال کی عام لڑکی کیلئے	2100 حرارے
سخت محنت کرنے والے کیلئے	4000 حرارے	سولہ سال کے عام لڑکے کیلئے	2600 سے 3000 حرارے
ایک عام عورت کیلئے	2500 حرارے	ایک سال کے بچے کیلئے	1000 حرارے

ایک عام آدمی کے لئے ایک دن کی معیاری غذا

نام غذا	وزن بحساب	وزن (بحساب گرام)	اجزاء لحمیہ (بحساب گرام)	شحم (بحساب گرام)	نشاستہ دار اجزاء (بحساب گرام)	کیلوریز
جئی (لوٹ میل)	60 گرام	56.00	9.2	4.00	36.00	232
دودھ	آدھ لیٹر	496.12	17.5	17.5	26.25	350
روٹی (سفید) یعنی میدے کی	200 گرام	198.45	14.0	2.8	101.5	525
انڈا (ایک عدد)	60 گرام	56.70	60.0	60.0	—	75
شکر (کھانڈ)	60 گرام	56.70	—	—	56.7	226.8
پنیر	30 گرام	28.35	8.00	10.0	.1	130
بکری کا گوشت	170 گرام	151.10	32.0	166.0	—	266.6
آلو	240 گرام	336.80	2.7	.6	48.0	204.6
تازہ سبزیاں	60 گرام	56.70	1.0	—	2.1	12.0
چاول وغیرہ	90 گرام	42.52	3.0	.1	33.75	148.0
مکھن	30 گرام	28.35	—	25.0	—	225.0
بسکٹ	60 گرام	56.70	4.0	.8	29.20	139.0
مربہ بہی وغیرہ	30 گرام	48.35	—	—	4.0	56.0
میوہ جات	90 گرام	85.05	.4	—	12.00	49.11

مقدار معیاری	اجزاء لحمیہ (پروٹین)	400 گرام	میزان 105.3	104.9	359.3	2873.0
	لحمیہ	100 گرام	99.2	99.2	354.3	2776
	نشاستہ دار اجزاء	375 گرام				

یادداشت:

ایک گرام (تقریباً ساڑھے پندرہ گرین 15.4324 گرین) اور دو گرین تقریباً ایک رتی کے برابر ہوتے ہیں۔

چند غذائیں جن کی قوت ایک سو حرارے (کیلوریز) ہے

گیہوں ایک پھلکا	چاول، چھوٹی پلیٹ	دودھ 180 ملی لیٹر	مکھن 15 گرام
پنیر 180 گرام	آلو 120 گرام	بالائی 2 درمیانی چمچہ	پکا ہوا پیاز 2 عدد
شکر 30 گرام	ٹماٹر 2 سے 3 عدد	ساگ 2 پیالی	شلغم 1 پیالی
مٹر مسور وغیرہ 30 گرام	گاجر 4 عدد	مولی 1 پیالی	فرنی 1/2 پیالی
ڈبل روٹی 45 گرام	گوبھی ایک چھوٹا پھول	بکری کا گوشت ایک پیالی	مرغی کا گوشت 1/4 پیالی
کلیجی 60 گرام	مچھلی 2x12 انچ کا ٹکڑا	بڑا کیلا ایک عدد	چھوٹے سیب 2 عدد
بڑا سیب ایک عدد	انجیر ڈیڑھ عدد	انگور 20 دانے	انناس 2 ٹکڑے
بڑی نارنگی ایک عدد	ناشپاتی 2 عدد	کھجور 4 عدد	درمیانی خربوزہ 2 عدد

یادداشت:

ان سب کی قوت تقریباً برابر ہے۔ پیالی سے مراد چائے کی درمیانی پیالی ہے۔

(ا) عمر:

جسمانی نشوونما کے لئے بچوں کو بالغوں کی نسبت زیادہ غذا کی ضرورت ہوتی ہے شیر خوار بچوں کے لئے ماں کا دودھ مکمل غذا ہے اس کے بعد مناسب اضافات کے ساتھ گائے کا دودھ ہے بڑے بچوں کو غذا میں پرورش کرنے والی غیر محرک اشیاء مثلاً تازہ سبزیاں گیہوں، گھی اور چربی، میوے اور دودھ وغیرہ زیادہ دینے چاہئیں جوانی میں مقوی اور دماغی غذائیں مغزیات، خشک اور تازہ میوے، بالائی مکھن وغیرہ استعمال کرسکتے ہیں ادھیڑ عمر میں غذا کی کم ضرورت ہوتی ہے بڑھاپے میں پھر کم محرک سادہ زود ہضم اشیاء استعمال کرنی چاہئیں۔ بڑھاپے میں تمام جسمانی اعضاء کی طرح معدہ بھی آرام کا طالب ہوتا ہے اس عمر میں اکثر اس پر جوانی سے بھی زیادہ بار ڈال دیا جاتا ہے یہ صورت نہایت خطرناک ہوتی ہے۔

(ب) آب و ہوا اور موسم:

سرد ممالک میں گرم ممالک کی نسبت اور سردیوں میں گرمیوں کی نسبت زیادہ غذا کی ضرورت ہوتی ہے بالخصوص لحمی، دُہنی اور نشاستہ دار اشیاء گوشت انڈا گھی، مکھن وغیرہ ان سے حرارت عزیزی پیدا ہوکر بدن کی تقویت کا باعث ہوتی ہے۔

موسم گرما میں ایسی غذائیں کھانی چاہئیں جن سے حرارت کم پیدا ہو اس موسم میں سبز ترکاریوں، تازہ پھل، بغیر چربی کا گوشت، پنیر لسی، دودھ اور چاول کا استعمال بہتر ہوتا ہے۔

(ج) جنس:

مردوں کوعورتوں کی نسبت زیادہ محنت کرنی پڑتی ہے اس لئے انہیں عورتوں کے مقابلہ میں زیادہ غذا درکار ہوتی ہے لیکن ایام حمل و رضاعت میں عورتوں کو بھی زیادہ غذا کی ضرورت ہوتی ہے۔

(د) پیشہ:

مطلوبہ غذا کی مقدار کام کے انداز کے ساتھ مختلف ہوتی ہے شدید جسمانی محنت کرنے والوں کو زیادہ قوی خوراک دینی چاہئے آرام طلب افراد کو کم غذا درکار ہوتی ہے دماغی محنت کرنے والوں کا ہضم اکثر کمزور ہوتا ہے اس لئے ان کی غذا زود ہضم اور سادہ ہونی چاہئے۔

پرخوری اور کم خوری:

زیادہ کھانا بھی اتنا ہی مضر ہے جتنا کم کھانا اہل مغرب سب سے زیادہ پرخور ہوتے ہیں یہ لوگ دن میں تین مرتبہ کھانا کھاتے ہیں اور اسے صحت کے لئے ضروری سمجھتے ہیں لیکن ماہرین غذا متواتر تجربات کے بعد بیان کرتے ہیں کہ کئی بار شکم سیر ہوکر کھانا باعث مضرت ہوتا ہے، وہ کہتے ہیں: (1) ہر شخص کو 12 گھنٹے اپنے معدہ کو آرام دینا چاہئے۔ (2) پیٹ خوب بھرا ہوا ہو تو دماغ کم کام کرتا ہے۔ (3) غذا بخوبی ہضم نہ ہونے سے انسان چست اور مستعد نہیں رہتا (4) اکثر امراض زیادہ کھانے سے پیدا ہوتے ہیں۔

مشرق و مغرب کے متعدد مشاہیر عالم جو نہایت محنت و جفاکشی سے کام کرتے رہے بہت کم کھانا کھانے کے باوجود تندرست اور قوی رہتے تھے قائداعظم اور گاندھی جی بہت کم غذا کھاتے تھے۔ گراموفون کا موجد ایڈیسن بہت کم خور تھا، وہ دن رات میں صرف دو گھنٹے سوتا تھا اس کے خیال میں دماغی محنت کرنے والوں کو زیادہ غذا کی قطعی ضرورت نہیں زیادہ غذا کا مطلب زیادہ طاقت نہیں ہوتا غذا کی مقدار کے متعلق بھی اسی طرح احتیاط رکھنی چاہئے جس طرح اس کی قسم کے جو لوگ زندگی کو صرف شکم پری کا ذریعہ سمجھتے ہیں انہیں اس سے سبق حاصل کرنا چاہئے اور کم کھانے اور کام کرنے کی عادت ڈالنا چاہئے۔

زمانہ طعام:

زمانہ طعام کے متعلق بعض غلط فہمیاں پھیلی ہوئی ہیں بعض اشخاص کا خیال ہے کہ نہایت جلد غذا کھانی چاہئے کیونکہ اس طرح یکدم معدہ میں غذا چلی جائے گی اور ہضم میں کسی طرح کا اختلاف نہیں پیدا ہوگا شیخ بوعلی سینا نے قانون میں اور علامہ قرشی نے موجز میں لکھا ہے کہ غذا بہت ٹھہر ٹھہر کر کھانی چاہئے شیخ کے متعلق یہ مشہور ہے کہ وہ اس قدر کھانا کھاتے تھے کہ دیکھنے والوں کو حیرت ہوتی تھی۔

اس کے خلاف فرقہ جدید کا یہ خیال ہے کہ غذا نہایت آہستہ آہستہ اور چبا کر کھانی چاہئے-گلیڈسٹون کے متعلق مشہور ہے کہ وہ ڈیڑھ دو گھنٹے کھانا کھانے میں صرف کرتا تھا ان دو مختلف اقوال سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اطباء جدید و قدیم اس بارے میں متفق نہیں حالانکہ ہمارے خیال میں ایسا نہیں ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ اس بارے میں افراط و تفریط مضر ہے اور یہی اطباء قدیم و جدید کا مسلک ہے- شیخ کا مقصد یہ نہیں تھا کہ غذا اس قدر جلد کھائیں کہ دانتوں کا کام معدہ کو کرنا پڑے بلکہ وہ تو یہ بتان کرتے ہی کہ کانے میں اس قدر زیادہ وقت نہیں صرف کرنا چاہئے کہ ہضم مختلف ہوجائیں ظاہر ہے کہ اس امر کے لئے بہت زیادہ وقت کی ضرورت ہے-ملانفیس بن عوض کی شرح اس پر اور بھی روشنی ڈالتی ہے مگر اس کے ساتھ ہی ہمیں دو تین گھنٹے بھی غذا کھانے میں صرف نہیں کرنے چاہئیں کیونکہ غذا

کچھ پہلے ہضم ہوگی اور کچھ بعد میں اور اس طرح نقصان کا اندیشہ ہے۔
مشرق غذا کو ایک فرض سمجھتا ہے اس لئے خاموشی کے ساتھ اسے جلد جلد ادا کرتا ہے مغرب اسے تفریح خیال کرتا ہے اس لئے نہایت آہستہ آہستہ اس سے خط اندوز ہوتا ہے مغرب کی ٹیبل ٹاک (مکالمہ طعام) مشہور ہے۔
ہمارے خیال میں یہ فرض بھی ہے اور تفریح بھی اس لئے مشرق و مغرب دونوں کو راہ اعتدال اختیار کرنی چاہئے یعنی نہ تو غذا زیادہ وقت میں کھانی چاہئے اور نہ ہی جلد جلد غذا کے ایک ایک لقمہ کو اچھی طرح چبا کر کھانا نہایت ضروری ہے اس طرح غذا میں لعاب دہن مل جاتا ہے اور اس کے نشاستہ دار اجزاء کو قابل ہضم بنا دیتا ہے یہ تجربہ سے ثابت ہو چکا ہے کہ معدہ غذا کے جزء نشائی کو ہضم نہیں کرسکتا اور یہ قوت صرف لعاب دہن میں ہے جو اشخاص سوہضم کی شکایت کرتے ہیں ان کی یہ شکایت اکثر غذا چبا کر کھانے سے دور ہو سکتی ہیں۔

اوقات غذا:

بعض جگہ یہ دستور ہے کہ موسم گرما میں دن کے گیارہ بارہ بجے اور موسم سرما میں آٹھ نو بجے کھانا کھاتے ہیں شام کا کھانا عموماً سرشام کھایا جاتا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ موسم سرما کی طویل شب کے بعد صبح ہی بھوک محسوس ہوتی ہے اور موسم گرما کی چھوٹی رات کی وجہ سے بھوک نہیں معلوم ہوتی طبی نقطہ نظر سے یہ بہتر ہے کہ موسم سرما میں دن کا کھانا صبح کے دس گیارہ بجے اور شام کا کھانا سات آٹھ بجے کھایا جائے اور صبح سات آٹھ بجے ناشتہ کیا جائے موسم گرما میں صبح کا کھانا نو دس بجے اور شام کا کھانا آٹھ نو بجے کھانا چاہئے علاوہ ازیں تین چار بجے کوئی ہلکی غذا کھانی چاہئے ان اوقات غذا کے تعین میں اس کا خیال رکھا گیا ہے کہ صبح و شام کھانے کے اوقات میں زیادہ سردی یا گرمی نہ ہو کیونکہ اس وقت طبیعت پریشانی کی وجہ سے غذا کی طرف اچھی طرح مائل نہیں ہوتی یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ معدہ عمدہ غذا کو چار پانچ گھنٹے میں ہضم کرتا ہے اس لئے اس سے پہلے دوبارہ کھانا نہیں کھانا چاہئے۔

غذا کے متعلق مفید ہدایات

(1) جب تک خوب بھوک معلوم نہ ہو کھانا نہیں کھانا چاہئے اور دو چار لقمہ کی بھوک رکھ کر کھانا چھوڑ دینا چاہئے اس طرح بدہضمی اور بہت سے امراض سے نجات مل جاتی ہے۔
(2) غذا اچھی طرح چبا کر کھانی چاہئے تا کہ لعاب دہن بکثرت شامل ہو۔
(3) کھانے کے وقت طبیعت کو خوش و خرم رکھنا چاہئے اس سے ہاضمہ پر بہت اچھا اثر ہوتا ہے رنج و غم اور فکر و تردد سے ہضم خراب ہو جاتا ہے۔
(4) کھانا تازہ پکا ہوا کھانا چاہئے لیکن بہت گرم کھانا کھانے سے معدے میں سرطان پیدا ہو جاتا ہے اس لئے زیادہ گرم کھانا کھانے کی عادت ترک کرنی چاہئے۔
(5) کھانے کے بعد ایک گھنٹہ تفریح اور آرام کرنا ضروری ہے فوراً جسمانی و دماغی محنت میں مشغول ہو جانے سے ہضم خراب ہو جاتا ہے اور خون پیدا نہیں ہوتا۔
(6) چاول کے ساتھ تربوز' دودھ چاول کے ساتھ ستو' انار کے ساتھ ہریسہ' سری پائے کے ساتھ انگور اور مچھلی کے ساتھ دودھ استعمال نہیں کرنا چاہئے کیونکہ ان سے بدہضمی' جذام' فالج وغیرہ کے لاحق ہونے کا خدشہ ہے۔
(7) روزانہ تھوڑا سا میوہ یا سبز ترکاری ضرور استعمال کرنی چاہئے۔
(8) کھانا کھاتے وقت پانی پینے کی ناقابل مقاومت ترغیب ہوتی ہے اور یہ عادت عالمگیر ہے مگر غذا اور پانی کا اجتماع

معدے کو پھیلا دیتا ہے جس سے دل پر شدید بوجھ پڑتا ہے اور آخر کار کمزور ہوجاتا ہے غذا بخوبی نہیں چبائی جاتی اور زیادہ مقدار میں کھائی جاتی ہے بالخصوص گوشت کے نیم چبائے ہوئے ٹکڑوں سے نفخ اور بدہضمی پیدا ہوجاتی ہے عمدہ ہضم کا انحصار لعاب دہن اور معدے کی دیگر ہاضم رطوبات پر ہے یہ پانی میں حل ہوجاتی ہیں۔

پانی کو کھانے کے دو تین گھنٹے بعد پینا چاہئے لیکن اگر شدید پیاس ہو یا معدے میں گرمی ہو تو تھوڑا سا پانی پی لینا چاہئے۔

(9) زیادہ ورزش اور تکان کے بعد فوراً پانی نہیں پینا چاہئے اس لئے کہ شدید تحلیل کے بعد جسمانی ساختیں اور خون پانی کو یک دم جذب کرلیتی ہیں جس سے خون کا دباؤ بڑھ جاتا ہے بوڑھوں اور کمزور افراد میں اس سے موت بھی واقع ہوسکتی ہے۔

(10) ہمیشہ پھیکا کھانا کھانے سے بلغمی رطوبت پیدا ہوکر بھوک کم ہوجاتی ہے اور کسلمندی پیدا ہوتی ہے ہمیشہ ترش چیزیں کھانے سے خون کم پیدا ہوتا ہے جس سے بدن کمزور ہوکر بڑھاپا جلد طاری ہوتا ہے ہمیشہ میٹھے کھانے کھانا معدہ اور بدن کو کمزور کرتا ہے زیادہ نمک کا استعمال بدن میں خشکی پیدا کرتا ہے بہتر یہ ہے کہ عموماً معمولی نمکین غذائیں استعمال کی جائیں البتہ کبھی کبھی شیریں غذائیں بھی کھانی چاہئیں محض پھیکی یا زیادہ ترش غذائیں بہت کم استعمال کرنی چاہئیں۔

کھانے کے ساتھ برف کا پانی پینا بھی مناسب نہیں خصوصاً گرم کھانے کے ساتھ بہت سرد پانی پینے سے ہاضمہ خراب ہوجاتا ہے۔

(11) ترشی: ترشی کا زیادہ استعمال مضر صحت ہے یہ معدہ میں تحریک سے رطوبت زیادہ پیدا کرتی ہے اس سے معدہ آہستہ آہستہ کمزور ہوجاتا ہے اور بغیر ترشی کے غذا کو ہضم نہیں کرسکتا ترشی استعمال کرنے والوں کے لئے بہتر ہے کہ میٹھی غذائیں بھی استعمال کرتے رہا کریں کیونکہ اسطرح ترشی کی مضرت کچھ کم ہوجاتی ہے۔

(12) جب بھوک لگے تب کھانا کھاؤ جب خوب پیاس لگے تو پانی پیو دوپہر کو کھانا کھانے کے بعد تھوڑی دیر ضرور لیٹو اور رات کو کھانے کے بعد جب تک سیر نہ کرلو ہرگز نہ سوؤ خالی معدہ سونا سخت مضر ہے (حرث بن کلدۃ الثقفی)

(13) معدہ کو کھانے پینے سے نہ بھرنے اور کاہلی کو ترک کرنے سے صحت محفوظ رہتی ہے۔ (بقراط)

چند اہم غذائیں

دودھ اور اس کے حاصلات:

دودھ تمام غذاؤں میں سے بہتر ہے یہ واحد شے ہے جسے ایک حد تک مکمل غذا کہا جاسکتا ہے اس میں جسم کی نشوونما اور بدل ما یتحلل کے لئے مواد لحمیہ' اجزا شحمیہ' مواد مولد حرارت' معدنی نمکیات بالخصوص کیلشیم پانی کافی مقدار میں ہوتے ہیں حفظ صحت' جسمانی نشوونما اور ہڈیوں کی پرورش کے لئے کیلشیم (چونا) بہت ضروری ہے یہ پیشاب سے تیزابی کیفیت زائل کرتا ہے دودھ میں اس کی مقدار تمام غذاؤں سے زیادہ ہوتی ہے۔

بکری کے دودھ میں شکر اور پنیر کے اجزا کم ہوتے ہیں گائے کے دودھ میں شکر اور نمکیات کم مگر پنیر اور روغنی اجزا زیادہ ہوتے ہیں بھینس کے دودھ میں روغن اور پنیر کے اجزا بہت زیادہ ہوتے ہیں۔

دودھ اور درازی عمر:

کولمبیا یونیورسٹی کے پروفیسر ایچ سی لیرن کے معمل میں اس امر کے متعلق تجربات کئے گئے کہ درازی عمر پر غذا کیا اثر کرتی ہے ان تجربات کے لئے چار سو سفید چوہے منتخب کئے گئے تھے جن کو 1/6 خالص دودھ اور 5/6 آرد گندم کی غذا دی جاتی تھی جب دودھ کی غذا مذکور میں مقدار دوگنی کردی گئی تو چوہوں کی عمر میں دس فیصدی کا اضافہ ہوگیا اس حساب سے اگر روزمرہ غذا میں دودھ کی اشیاء کا کافی حصہ شامل کردیا جائے تو انسانی زندگی میں چھ سال کا اضافہ ہوجاتا ہے۔

کچا اور پکا دودھ:

عام طور پر دودھ کو جوش دے کر پینے کی ہدایت کی جاتی ہے کیونکہ اس سے دودھ کے اندر جراثیم ہوتے ہیں وہ مرجاتے ہیں اور دودھ کی وساطت سے پیدا ہونے والے امراض سے یک گونہ محافظت حاصل ہوجاتی ہے یہ نظریہ ایک حد تک صحیح ہے لیکن انگلستان کی قومی مجلس تحقیقات کے پنچ رسالہ تجارب سے ثابت کردیا ہے کہ دودھ کو جوش دینے یا مشین کے ذریعے حرارت پہنچا کر صاف کرنے سے اس کے بعض اہم غذائی اجزاء ضائع ہوجاتے ہیں تجارب متعلقہ سے ثابت ہوا ہے کہ تازہ دودھ صحت اور نشوونما کے لئے گرم کئے ہوئے دودھ کی نسبت زیادہ بہتر ہوتا ہے حقیقت یہ ہے کہ فطری طریقوں میں انسان کی مداخلت اگر کسی ایک اعتبار سے مفید بھی ہو دوسرے اعتبار سے مضر ہوا کرتی ہے فطری طریق یہی ہے کہ دودھ تازہ پیا جائے چنانچہ بچوں کا بلاواسطہ پستانوں سے دودھ پینا اس کی کھلی شہادت ہے۔

تازہ دودھ اسی صورت میں پینا چاہئے جب دودھ دینے والا جانور تندرست ہو اور دودھ دوہنے کے بعد فوراً پی لیا جائے دودھ میں جراثیم بہت جلد پرورش پاتے ہیں اور یہ اتنی منزلیں طے کرکے ہم تک پہنچتا ہے کہ اس میں جراثیم کی شمولیت کا قوی امکان ہوتا ہے اس لئے دودھ کو تقریباً دو منٹ تک جوش دے لینا چاہئے اس سے جراثیم ہلاک ہوجاتے ہیں لیکن اسے دیر تک جوش نہیں دینا چاہئے ورنہ اس کے غذائی اجزاء ضائع ہوجاتے ہیں۔

دودھ سے تیار کی ہوئی اشیاء:

بالائی: یہ نہایت عمدہ غذا ہے اور تھوڑی مقدار میں آسانی سے ہضم ہوجاتی ہے بالائی بچوں کے لئے بالخصوص مفید ہے۔

دہی: ڈاکٹر میچنی کاف نے جب بلغاریہ کا دورہ کیا تو وہاں کے باشندوں کی طویل عمریں اور مضبوط قوی دیکھ کر انہیں تعجب ہوا تحقیق کرنے سے انہیں معلوم ہوا کہ یہاں دہی زیادہ استعمال کیا جاتا ہے اور اسی میں ان لوگوں کی قوت و تندرستی کا راز پنہاں ہے۔ دودھ میں مختلف قسم کے جراثیم پائے جاتے ہیں ان میں سے بعض تو دودھ کے روغنی اجزاء کو متفرق کرتے ہیں اور بعض اجزائے جنبیہ کو فاسد کرتے ہیں اور بعض ایسے ہیں جو دودھ کے اجزاء شکر (دودھ کی شکر) پر عمل کرکے انہیں ترشی میں تبدیل کردیتے ہیں ترشی یا تیزابیت پیدا کرنے والے جراثیم میں سے بھی بعض سرکہ بعض تیزاب سرکہ اور اکثر تیزاب شیر پیدا کرتے ہیں یہ جراثیم چند گھنٹوں کے اندر دودھ کے شکری اجزاء پر عمل کرکے اسے تیزاب شیر میں تبدیل کردیتے ہیں ان کے عمل سے دودھ میں اتنی ترشی پیدا ہوجاتی ہے کہ دودھ کے اجزائے جنبیہ جم جاتے ہیں اگر دوسرے جراثیم پانی وغیرہ کے ساتھ اس میں مل بھی جائیں تو وہ ترشی کے اثر سے مرجاتے ہیں دہی کے جراثیم معدے اور آنتوں میں زندہ رہتے ہیں اور غذا کے نشاستہ دار اجزاء کو ترشی میں تبدیل کرکے معدے اور آنتوں کو ان مضر جراثیم کے ضرر سے بچاتے ہیں بہت سے امراض جو تعفن اور خمیر سے پیدا ہوتے ہیں ان میں دہی کا فائدہ مسلم ہے۔

دہی کی تیاری میں عموماً صفائی اور پاکیزگی کو مدنظر نہیں رکھا جاتا اس لئے اگر ایسے دہی سے مذکورہ بالا فوائد حاصل نہ ہوں تو تعجب انگیز نہیں ہے۔

دہی خالص دودھ سے بنانا چاہئے دودھ دوہنے یا دہی جمانے کے برتن پاک وصاف ہوں اور ذرا دیر کے لئے بھی دودھ یا دہی کو کھلا نہ رکھنا چاہئے دہی تازہ ہونا چاہئے زیادہ ترش دہی سے مکھن کی ترکیب میں فرق آجاتا ہے اور وہ غذائی صلاحیت سے محروم ہوجاتا ہے۔

مکھن: یہ دودھ کا روغنی حصہ ہے جب دودھ کو بلویا جاتا ہے تو اس کے روغنی ذرات جمع ہوجاتے ہیں جنہیں اکٹھا کرلیا جاتا ہے مکھن میں 85 فیصدی چکنائی 11 فیصدی پانی' 2 فیصدی نمک اور 2 فیصدی ہوا ہوتی ہے مکھن ایک بش قیمت غذا ہے۔

چھاچھ: لسی/ دہی سے مکھن نکالنے کے بعد باقی شے کو چھاچھ کہتے ہیں اس میں چکنائی کے سوا دودھ کے تمام غذائی اجزاء موجود ہوتے ہیں اس لئے یہ قابل قدر خوراک ہوتی ہے۔

گھی: جب مکھن کو گرم کیا جاتا ہے تو اس کا پانی جل جاتا ہے اوروہ گھی کی صورت اختیار کرلیتا ہے گھی عرصہ تک خراب نہیں ہوتا۔

پنیر: دہی کا پانی نچوڑ دیا جائے تو پنیر بن جاتا ہے۔ یہ مقوی ہوتا ہے اور گوشت کا بدل ہے' یہ زیادہ مقدار میں ثقیل ہوتا ہے۔

گوشت:

گوشت میں موادلحمیہ چربی نمکیات اور پانی ہوتا ہے موادلحمیہ زیادہ ہونے کی وجہ سے اس میں غذائیت زیادہ ہوتی ہے بھیڑ' بکری' اور دنبہ کا گوشت عمدہ ہوتا ہے۔ بٹیر' تیتر' مرغ وغیرہ پرندوں کا گوشت لطیف اور زود ہضم ہونے کیوجہ سے زیادہ اچھا ہوتا ہے۔

مچھلی:

اس کا گوشت سب سے عمدہ اور زود ہضم ہوتا ہے اور اس میں پرورش کرنے والے اجزاء زیادہ ہوتے ہیں مچھلی کے جگر میں حیاتین بکثرت پائے جاتے ہیں۔

انڈا:

بہترین غذا ہے اس میں 14 حصے اجزالحمیہ ساڑھے دس حصے روغنی اجزاء کسی قدر نمک اور باقی پانی ہوتا ہے بدن کو اجزا لحمیہ شحمیہ کی شدید ضرورت ہوتی ہے انڈے کو اچھی طرح نہیں پکانا چاہئے بلکہ اتنا ابالنا چاہئے کہ اس کی سفیدی جم جانے اور زردی نہ جمے ابلتے ہوئے پانی میں ڈیڑھ دو منٹ میں انڈا نیم برشت ہوجاتا ہے۔

گیہوں:

دنیا میں سب غلوں سے زیادہ گیہوں استعمال کیا جاتا ہے اس میں بدن کی پرورش کرنے والے اجزا بکثرت ہوتے ہیں گیہوں کا بہترین آٹا سفید یا خفیف زردی مائل ہوتا ہے گیہوں کے چھلکے میں فاسفورس اور حیاتین پائے جاتے ہیں جو میں بھی کافی غذائیت ہوتی ہے اس میں فاسفورس اور لوہا بھی ہوتا ہے مکئی میں بھی غذائیت کافی ہوتی ہے اس میں روغنی مادہ زیادہ ہوتا ہے چاول یہ بہت زود ہضم ہوتے ہیں مگر ان کی غذائیت کم ہوتی ہے۔

دالیں:

مونگ ماش' چنے' مسور وغیرہ کی دالوں میں اجزاء لحمیہ عموماً 18 فیصدی ہوتے ہیں یہی وجہ ہے کہ یہ گوشت کا بدل ہوجاتی ہیں۔

سبز ترکاریاں:

ان میں عموماً چار فیصدی نشاستہ دار اجزا دو فیصدی غذائے لحمیہ نصف فیصدی روغنی اجزاء نوے فیصدی پانی اور کچھ نمکیات ہوتے ہیں سبزیوں کے نمکیات کی وجہ سے خون صاف اور معتدل ہوتا ہے اور لثہ دامیہ وغیرہ دموی و جلدی امراض نہیں ہوتے ساگ پات' کدو' گاجر' مولی' آلو' شلغم' ہاتھو' گوبھی وغیرہ عمدہ سبزیاں ہیں اور ان میں کم و بیش خون کو صاف اور معتدل رکھنے کی خصوصیت موجود ہے۔ مٹر بھی عمدہ سبزی ہے اس میں گندھک اور فاسفورس پایا جاتا ہے سب سے عمدہ سبزی ٹماٹر ہے جدید تحقیقات سے ثابت ہوا ہے کہ ٹماٹر کے اندر معدنی نمکیات کافی مقدار میں پائے جاتے ہیں اور تین قسم کے حیاتین اور ایک لطیف روغنی مادہ بھی ہوتا ہے ٹماٹر کچا بھی کھایا جاسکتا ہے۔

پھل:

بہترین غذا ہے اس میں حیاتین بکثرت ہوتے ہیں۔ سب پھلوں میں سے سیب میں فاسفورس اور فولاد زیادہ ہوتا ہے اس لئے یہ دماغ اور رگوں کے لئے بہت مفید ہے پختہ شیریں انگوروں سے چربی بڑھتی ہے انجیر قبض کشا ہے اس میں بھی فولاد پایا جاتا ہے انناس کا رس ہاضم اور مصفی گردہ ہے' سنگترہ' مالٹا' ناشپاتی' لیموں' آلوچہ وغیرہ بھی عمدہ پھل ہیں ان سے خون صاف اور معتدل ہوتا ہے۔

کیلا: کیلا کئی اعتبار سے ایک بہترین غذا ہے یہ زود ہضم ہے اس میں انیس فیصدی شکرا ور نشاستہ چار پانچ فیصدی اجزا لحمیہ (پروٹین) اور نصف سے ایک فیصدی تک مواد لحمیہ ہوتے ہیں کیلے میں حیاتین ج کی بہت زیادہ اور حیاتین الف اور ب کی ایک معتدبہ مقدار پائی جاتی ہے۔

آم: اطباء عرصہ دراز سے آم کو اعضائے رئیسہ' آلات تنفس' قوی ارواح معدہ' امعاء' گردے' مثانہ اور باہ کا مقوی خیال کرتے رہے ہیں لیکن لسٹر انسٹی ٹیوٹ لندن میں برطانیہ کے سربرآوردہ ماہرین حیاتین ڈاکٹر سلومان زلو اور مس ایڈتھ پیری نے تحقیق کیا ہے کہ آم حیاتین ج اور حیاتین الف کا نہایت مالدار ذخیرہ ہے چنانچہ ایک خاص قسم کے آم (الفانسو) میں سیب سے چھ گنا اور سنگترے کی نسبت سے تقریباً تیس سے چالیس گنا زیادہ حیاتین ج ہوتی ہے اور نہ صرف ان کے گودے میں ہی بلکہ چھلکے میں بھی قریباً اسی قدر حیاتین پائی جاتی ہے۔

مصالح:

کھانے کو لذیذ بنانے کے لئے اس میں مرچ کثیر مقدار میں ڈالی جاتی ہے حالانکہ نہ تو انسانی غذا کا ضروری جزو ہے اور نہ اس کا کوئی خاص فائدہ ہے یہ کم مقدار میں استعمال کی جائے تب تو چنداں ہرج نہیں ہے لیکن زیادہ مقدار میں مرچ کھانا سخت مضر ہے اس سے معدے اور آنتوں میں سوزش اور کبھی معدے میں زخم ہوجاتے ہیں یا پیچش اور بواسیر کی شکایت ہوجاتی ہے اس لئے جہاں تک ممکن ہو مرچ بہت ہی کم استعمال کرنی چاہئے۔

اسی طرح سیاہ مرچ' دارچینی' دھنیا' لہسن وغیرہ مصالح کا زیادہ استعمال بھی مضر ہوتا ہے اس سے رطوبت معدی (گیسٹرک جوس) زیادہ پیدا ہوا کرتی ہے اور بالآخر معدہ ضعیف ہوجاتا ہے۔

دماغی غذا

یہ امر عرصہ سے مابہ النزاع ہے کہ دماغ کو کس طرح کی غذا کی ضرورت ہے طب یونانی میں معتدل رطب اور طب مغربی میں لحمی غذا کو دماغ کے لئے زیادہ مفید اور نشاستہ دار غذا کو غیر مفید قرار دیا گیا ہے مگر اس پر نباتی غذا کے حامیوں نے

ہمیشہ شدید اعتراضات کئے ہیں۔

دو جرمن پر لیسروں کی تحقیقات کے مطابق دماغ کام کرنے والوں کو غذائے لحمی کی یقینی ضرورت ہے کیونکہ غیر معمولی دماغی کام کرنے سے خون میں فاسفورک ایسڈ پیدا ہوجاتا ہے اوراس کے مضرات کو روکنے کے لئے رطوبت معدیہ (گیسٹرک جوس) کی زیادہ مقدار میں ضرورت ہوتی ہے یہ رطوبت لحمی غذاؤں سے زیادہ مقدار میں پیدا ہوتی ہے پروفیسر کسٹ نر بھی دماغی کام کرنے والوں کے لئے غذائے لحمی کی سفارش کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ دماغی کام کرنے والے نباتی غذاؤں سے رطوبت بیضیہ (البیومن) جذب نہیں کرسکتے اس لئے انہیں غذائے لحمی کی ضرورت ہے تاکہ اس کی کمی کی تلافی ہوجائے بعض محققین دماغی کام کرنے والوں کے لئے مچھلی، انڈے اور ٹماٹر کا استعمال مفید بیان کرتے ہیں۔ مچھلی اور انڈوں سے تو مذکور نظریہ کے مطابق فائدہ پہنچتا ہے اور ٹماٹر میں حیاتین وافر مقدار میں ہوتے ہیں جو نظام دماغی کے لئے خصوصیت سے مفید ہیں۔

غذا کی تیاری

اکثر غذاؤں کو پکا کر کھایا جاتا ہے پکانے کے مندرجہ ذیل فوائد ہیں:

1) اکثر غذائیں پکائے بغیر ہضم نہیں ہوسکتیں پکنے سے غذا نرم اور قابل ہضم ہوجاتی ہے۔
2) غذا میں جس قدر جراثیم ہوں وہ ہلاک ہوجاتے ہیں۔
3) پکانے سے غذا کی صورت بہتر ہوجاتی ہے اور اسے دیکھ کر اشتہا پیدا ہوتی ہے۔
4) پکنے سے غذا گرم ہوجاتی ہے گرم غذا آسانی سے ہضم ہوجاتی ہے۔

پکانے کے مختلف طریقے درج ذیل ہیں:

اُبالنا (بوائلنگ Boiling):

اُبالنے کے دو طریقے ہیں: (1) جس شے کو اُبالا جائے اس میں سے پرورش کرنے والے اکثر اجزا پانی میں نکل آئیں اس طرح شوربا اور یخنی بنائی جاتی ہے اس غرض سے مختلف اشیاء بالخصوص گوشت کو باریک کرکے ہلکی آنچ پر دیر تک ابالنا چاہئے اس طرح گوشت کے تمام غذائی اجزاء شوربے میں آجاتے ہیں۔ (2) اُبالنے والی خوراک میں پرورش کرنے والے اجزاء موجود ہوں لیکن وہ نرم ہوجائے اس مقصد کے لئے گوشت کے بڑے ٹکڑے کھولتے ہوئے پانی میں رکھیں پھر آنچ ہلکی کردیں ابالی ہوئی غذا زیادہ دلذیذ نہیں ہوتی لیکن زود ہضم ہوجاتی ہے۔

بھوننا:

یہ طریقہ ابالنے کی طرح ہے لیکن اس سے غذا کے بعض اجزاء ضائع ہوجاتے ہیں اس طرح گوشت زیادہ لذیذ اور قدرے دیر ہضم ہوجاتا ہے۔

کباب بنانا/سینکنا:

گوشت کے پارچوں کو سیخ پر چڑھا کر دہکتے ہوئے کوئلوں پر بھون لیتے ہیں اس طرح گوشت لذیذ بھی ہوتا ہے اور اس کے اکثر اجزاء برقرار بھی رہتے ہیں۔

تلنا (فرائنگ Frying):

غذا کو پانی کی بجائے تیل یا گھی میں ابالا جاتا ہے ایسی غذا ثقیل ہوتی ہے۔

تنور میں پکانا (بیکنگ Baking):

تنور کو گرم کر کے پکانے والی شے کو اس میں رکھ دیتے ہیں جو آہستہ آہستہ پکتی ہے ڈبل روٹی اور بسکٹ وغیرہ اور سرحد میں گوشت اس طرح پکایا جاتا ہے۔

دم دینا (سٹوئنگ Stowing):

غذا کو ہلکی آنچ پر پکایا جاتا ہے اس سے تمام پرورش کرنے والے اجزاء پانی میں نکل آتے ہیں اور گوشت نرم ہو جاتا ہے اس طرح دونوں کو استعمال کر لیا جاتا ہے۔

چند عام غلطیاں

بہت سی ایسی باتیں ہیں جو عموماً مروج ہیں اور مفید سمجھی جاتی ہیں مگر طبی حیثیت سے ان کی صحت مخلل نظر ہے ذیل میں اس قسم کے امور کو بیان کیا گیا ہے۔

چاول:

آج کل عام طور پر مشینوں میں چاول صاف کرائے جاتے ہیں مگر یہ طریق نہایت مضر ثابت ہوا ہے اس سے نہ صرف چاولوں کے اوپر کا چھلکا اتر جاتا ہے بلکہ چاولوں کے اوپر کی سطح کا پرت بھی صاف ہو جاتا ہے اس لطیف پرت میں حیاتین ب (وٹامن بی) پایا جاتا ہے اور اس طرح چاول کا حیات بخش حصہ ضائع ہو جاتا ہے مشین میں صاف کئے ہوئے چاول چند روز تک چڑیوں کو کھلائے گئے تو ان کو مرض بیری بیری ہو گیا مگر جب ان کو چاول کے اوپر کا پرت پانی میں گھول کر دیا گیا تو وہ اچھی ہو گئیں یہ تجربہ بآسانی ہو سکتا ہے بیری بیری کا معروف مرض زیادہ تر مشین کے صاف کئے چاول سے ہوتا ہے۔

ایک دوسری غلطی:

خشکہ پکاتے وقت چاولوں کی پیچ کو پھینک دیتے ہیں یہ ایک بڑی غلطی ہے یہ پیچ خشکہ سے کہیں زیادہ مقوی ہوتی ہے کیونکہ چاول کے حیاتین ب پانی میں حل ہو جاتے ہیں اسی لئے یہ پیچ اتاری جاتی ہے تو اس میں یہ حیاتین بھی نکل جاتے ہیں پلاؤ محض اس لئے خشکہ سے زیادہ قوی نہیں ہوتی کہ اس میں گوشت کی یخنی ہوتی ہے بلکہ اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ اس میں چاول کے حیات بخش اجزاء باقی رہتے ہیں خشکہ کا پانی یا تو اسی میں جذب کر دینا چاہئے یا پیچ کو بھی غذا کے طور پر استعمال کرنا چاہئے۔

گوشت:

عموماً گوشت کو خوب بھونا جاتا ہے مگر اس طرح اس کے اجزاء مغزی (روغنی اجزاء وغیرہ) کا ایک حصہ جل جاتا ہے گوشت کے لحمی اجزاء میں حیاتین اے پائے جاتے ہیں جو حفظ صحت کے لئے نہایت ضروری ہیں اگر یہ نہ ہوں تو ہڈیوں کو غذا بہم نہیں پہنچتی گوشت کو زیادہ بھوننے سے یہ بھی ضائع ہو جاتے ہیں گوشت کے روغنی اجزاء کو جلانے کے بعد گھی سے اس کی کو پورا کیا جاتا ہے اس غریب ملک میں یہ اسراف تعجب انگیز ہے اگر گوشت کو بھونا نہ جائے تو گھی کی بھی کم ضرورت ہوتی ہے بہتر یہ ہے کہ گوشت میں مصالح ڈالتے ہی اسے کچھ بھون لیا جائے اور پھر پانی ڈال دیا جائے۔

گیہوں:

عام طور پر باریک آٹے کی روٹی کو پسند کیا جاتا ہے مگر اس میں حیاتین ضائع ہو جاتے ہیں ڈاکٹر ایچ ہیلڈ کو 25 سال

متواتر ایسے مقام پر رہنے کا اتفاق ہوا جہاں بغیر چھانے ہوئے آٹے کی روٹی استعمال کی جاتی تھی وہاں کے باشندوں کو ورم زائدہ اعور، زخم معدہ، زخم بارہ انگشتی آنت، قولنج، سنگ مرارہ، سرسام، ہڈیوں کی کمزوری وغیرہ کی شکایت بہت کم ہوتی تھیں۔ ڈاکٹر موصوف کا خیال ہے کہ بلا چھنا آٹا اور دالیں استعمال کرنے سے معدہ اور آنتوں کو موٹی غذا کی کافی مقدار بہم پہنچ جاتی ہے جس کے باعث ان کے اندر قوت انہضام یہ خوب پیدا ہوتی اور غذا کے ہضم کرنے کی استعداد بڑھ جاتی ہے اسی وجہ سے زیادہ پر تکلف لوگ جو چھنے ہوئے آٹے کی سفید روٹی کھانے کے عادی ہوتے ہیں امراض میں مبتلا ہوتے رہتے ہیں۔

مشین کا آٹا:

آج کل بالعموم تمام شہروں میں مشینوں کا پسا ہوا آٹا استعمال ہوتا ہے مشین کا آٹا زیادہ باریک ہونے کی وجہ سے ثقیل اور دیر ہضم ہوتا ہے جس سے مختلف شکایات خصوصاً قبض ہو جاتی ہے اس کے علاوہ مشین کی تیز حرکت سے گرمی پیدا ہو کر آٹے کے بعض مفید اجزاء بھی جل جاتے ہیں ہاتھ کی چکی کا آٹا نہایت مفید ہوتا ہے اس کی روٹی جلد ہضم ہو جاتی ہے مگر بڑے بڑے شہروں میں ہاتھ کی چکی کا آٹا میسر آنا دشوار ہو گیا ہے اس لئے مشین کا آٹا استعمال کرنا ناگزیر ہے بہتر یہ ہے کہ مشین کا آٹا بغیر چھانے ہوئے استعمال کیا جائے تاکہ زیادہ ثقیل اور دیر ہضم نہ ہو اس سے قبض بھی نہ ہوگا اور جلد ہضم ہو سکے گا۔

چائے:

چائے کو پانی میں جوش دینے سے اس کا قابض جوہر ٹینن پانی میں نکل آتا ہے ٹینن پانی میں آہستہ آہستہ حل ہوتا ہے جتنی زیادہ دیر تک چائے کو پکایا جائے اتنا ہی زیادہ یہ پانی میں نکل آتا ہے ٹینن نہایت مضر صحت ہوتا ہے یہ قبض پیدا کرتا اور ہضم خراب کرتا ہے اس لئے چائے کو ہمیشہ دم دے کر پینا چاہئے (دیکھئے صفحہ)۔

مشروبات

پانی کے علاوہ پینے کی تمام چیزیں یا ذائقہ کے لئے پی جاتی ہیں یا محرک اعصاب ہونے کی وجہ سے استعمال کیجاتی ہیں۔

(1) شربت:

پھلوں کا رس یا دوائیں پانی میں ملا کر اس میں شکر کا قوام کیا جاتا ہے شربت گرمیوں میں فرحت بخشتا اور پیاس بجھاتا ہے اس سے بدن کو غذائیت بھی حاصل ہوتی ہے۔

(2) لیمن سوڈا واٹر:

اگر سادہ پانی میں سے کاربن ڈائی آکسائیڈ گزاری جائے تو یہ سوڈا واٹر کہلاتا ہے اگر لیموں کا رس پانی میں حل کر کے گیس گزاریں تو اسے لیمن کہتے ہیں گرمیوں میں اس سے طبیعت کو فرحت ملتی ہے یہ معدہ کو تحریک دیتا اور غذا کو ہضم کرتا ہے لیکن اس کا اکثر استعمال مضر ہے۔

(3) چائے:

چائے ایک پودے کی پتیاں ہیں جنہیں سکھالیا جاتا ہے چائے کے جزو موثر تھین اور تھی ٹین ہیں ٹینن قابض اور خشک ہے اور پانی میں آہستہ آہستہ حل ہوتا ہے اس لئے چائے کو زیادہ دیر تک نہیں ابالنا چاہئے تھی ئین محرک اعصاب ہے چائے معتدل مقدار میں پی جائے تو یہ اعصاب کو تحریک دیتی ہے تنفس اور دل کی حرکات تیز کرتی ہے اور سردیوں میں وجہ حرارت قائم

رکھتی ہے۔

چائے کے کثرت استعمال سے بدہضمی، قبض، عصبی کمزوری اختلاج وغیرہ امراض پیدا ہو جاتے ہیں۔

چائے تیار کرنے کا طریقہ:

چائے دانی میں چائے کی پتیاں ڈال کر اس میں کھولتا ہوا گرم پانی ڈالیں پھر چائے دانی ڈھک دیں اور پانچ منٹ کے بعد پیالی میں چائے ڈال کر دودھ اور شکر ملا کر استعمال کریں۔

4) کافی:

یہ ایک پودے کے بیج ہیں جنہیں بھون کر باریک پیس لیتے ہیں اور پانی میں ابال کر پیتے ہیں کافی کا جزو موثر کیفین ہے جو خواص کے لحاظ سے تھی ئین ہی کی طرح ہے اس کے اثرات چائے کی طرح ہوتے ہیں۔

5) کوکو:

کوکو ایک درخت کے بیج ہیں جنہیں دبا کر تھوڑا سا روغن نکال دیتے ہیں اور انہیں نکال کر پیس لیتے ہیں اور کافی کی طرح پکا کر پیتے ہیں کوکو کا جزو موثر تھیو برومین کے مشابہ ہوتا ہے اس لئے اس کے اثرات چائے کی مانند ہوتے ہیں۔

مسکرات

(شراب' افیون' بھنگ' تمباکو وغیرہ)

مسکرات ان چیزوں کو کہتے ہیں جن سے نشہ پیدا ہوتا ہے ان میں شراب' کوکین' بھنگ' چرس' افیون' چانڈو' مدک' تاڑی' تمباکو وغیرہ شامل ہیں۔

شراب کے متعلق عرصہ تک اختلاف رہا بعض اطباء کی یہ رائے تھی کہ یہ تھوڑی مقدار میں مفید چیز ہے مگر اکثر اسے مضر قرار دیتے رہے یورپ اور امریکہ میں بھی عرصہ تک ڈاکٹروں میں اختلاف رہا مگر آخر بہت سے تجربات کے بعد اسے مضر قرار دیا گیا۔

شیخ بوعلی سینا نے شراب کے دو قسم کے فوائد بیان کئے ہیں نفسانی و بدنی۔

(1) نفسانی فوائد:

یہ ہیں کہ سرور لاتی ہے طبیعت میں انبساط وتقویت پیدا کرتی ہے امیدوں اور آرزوؤں میں اضافہ کرتی ہے نفس کو شجاع بناتی ہے بخل، غم اور فکر فاسد کو دور کرتی ہے حسن ظن اور خوش خلقی پیدا کرتی ہے اور قوی الذہن شخص کے ذہن کو اور طاقت بخشتی ہے۔

(2) بدنی فوائد:

یہ ہیں کہ شراب بدن کے رنگ کو نکھارتی اور اسے چمکدار بناتی ہے حرارت عزیزی کو بھڑکاتی ہے صفرا کو خارج کرتی اور سودا کو معتدل بناتی ہے مگر یاد رکھنا چاہئے کہ یہ منافع اس صورت میں حاصل ہو سکتے ہیں جب شراب تھوڑی مقدار میں اور کبھی کبھی پی جائے گویا اس کی حیثیت ایک مقوی دوا کی سی ہے جسے صرف عندالضرورت استعمال کیا جاسکتا ہے مگر چونکہ شراب پینے والے اشخاص اس کی تھوڑی مقدار پر انحصار نہیں کرتے اور نہ ہی اسے عادت بنانے سے روک سکتے ہیں اس لئے وہ ہمیشہ نفع کی

جگہ نقصان اٹھاتے ہیں علاوہ ازیں جدید تحقیق سے معلوم ہوا ہے کہ شراب کا جزو موثر الکحل قلیل مقدار میں بھی ضرر رساں ہے۔

خون میں دو قسم سفید اور سرخ رنگ کے جرم پائے جاتے ہیں- سفید ذرات خون امراض کے جراثیم کا مقابلہ کر کے ان کو نیست و نابود کر دیتے ہیں اور بدن کو امراض سے محفوظ رکھتے ہیں شراب سے خون کے سفید ذرات معدوم ہو جاتے ہیں اس لئے طبیعت میں امراض کے مقابلہ کی قوت نہیں رہتی اور طرح طرح کی بیماریاں لاحق ہو کر صحت خراب ہو جاتی ہے شراب پینے والوں کی عمر بالعموم کم ہوتی ہے اموات کی تحقیقات سے پتہ چلتا ہے کہ شراب پینے والے اشخاص کی تعداد اموات غیر شراب نوش لوگوں سے دو چند ہے۔

شراب کے متواتر پینے سے معدہ میں ایک قسم کی سوزش ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے بدہضمی' اسہال وغیرہ جیسے امراض ہو جاتے ہیں شراب کا جگر پر نہایت مضر اثر ہوتا ہے چنانچہ اس کی وجہ سے ورم جگر' سوء القنیہ' استسقا وغیرہ امراض جگر پیدا ہوتے ہیں شراب کی کثرت سے دل و دماغ بھی ماؤف ہو جاتے ہیں اور سکتہ' فالج' تشنج' مالیخولیا' جنون' صرع وغیرہ امراض لاحق ہوتے ہیں شرابی والدین کی اولاد بھی کمزور ہوتی ہے اور اکثر دماغ اور سینہ کے امراض میں مبتلا ہو جاتی ہے۔

بھنگ' چرس' افیون' تاڑی وغیرہ شراب سے بھی برے اثرات رکھتے ہیں یہ سب زہریلی دوائیں ہیں اور اپنی غیر معمولی یبوست سے نظام عصبی کو مختل کر دیتی ہیں یہی وجہ ہے کہ ان کے استعمال کرنے والے مخبوط الحواس سے ہوتے ہیں۔

کوکین:

کوکین بہت قلیل مقدار میں بھی استعمال کی جائے تب بھی وہ جوش اور احساس کو کمزور کر دیتی ہے اور جو لوگ زیادہ مقدار میں استعمال کرتے ہیں ان کا نظام جسمانی بالکل تباہ ہو جاتا ہے ان کی قوت ارادی کلیتاً زائل ہو جاتی ہے جدوجہد کا جذبہ باقی نہیں رہتا کوکین کھانے والا مردہ دل خاموشی پسند اور تنہائی کا طالب ہوتا ہے اس کے استعمال سے اول تو مصنوعی مسرت اور جوش پیدا ہوتا ہے پھر رفتہ رفتہ مایوسی اور پژمردگی طاری ہوتی جاتی ہے اور عقل و دانش میں فتور پیدا ہو جاتا ہے عرصہ تک کوکین استعمال کرنے سے ہاضمہ خراب ہو جاتا ہے جی متلاتا ہے چہرے اور جسم کا رنگ زرد ہو جاتا ہے آخر میں حواس زائل ہو جاتے ہیں اور جلد پر چیونٹیاں رینگتی ہوئی معلوم ہوتی ہیں کبھی صرع یا تشنج کے دورے پڑنے لگتے ہیں کبھی غشی ہو جاتی ہے بے خوابی کی شکایت اکثر ہوتی ہے نبض تیز رہنے لگتی ہے جنون اور دیوانگی ہو جاتی ہے۔

تمباکو:

تمباکو فی الحقیقت ٹباکو سے مشتق ہے ٹباکو ایک جزیرے کا نام ہے جو جنوبی امریکہ کے پاس ہے سب سے پہلے کولمبس وہاں سے سپین میں تمباکو لایا یہاں سے یہ پرتگال میں پہنچا 1560ء میں فرانسیسی سفیر جان نیکوٹ نے تمباکو کی کچھ پتیاں فرانس کو بھیجیں انگلستان میں سر والٹر ریلے نے 1586ء میں اسے رواج دیا ایران اور ہندوستان میں شاہ عباس ثانی اور شہنشاہ اکبر کے زمانہ میں اس کا رواج ہوا اور اس کے بعد دنیائے قدیم و جدید میں ہر جگہ پھیل گیا۔

جب سب سے پہلے کسی کے منہ سے دھواں نکالتے دیکھا گیا تو دیکھنے والوں کو حیرت ہوئی ہوگی- کولمبس کے ساتھیوں نے امریکہ کے اصلی باشندوں کو منہ اور ناک سے دھواں نکالتے دیکھ کر تعجب کا اظہار کیا والٹر ریلے کے ملازم نے جب اس کے منہ سے دھواں نکلتے دیکھا تو اسے یقین ہو گیا کہ اس کے آقا کو آگ لگ گئی ہے اس لئے اس نے والٹر کے سر پر پانی کی بالٹی انڈیل دی جس قدر تمباکو کا دنیا میں رواج ہے اس کی نظیر بہت کم مل سکتی ہے اور پھر جس قدر اس کی مضرت ہے اس کی مثال بھی کم یاب ہے۔

صرف سگریٹوں کو لیجئے امریکہ کے ایک تجارتی جریدہ نے جو اعداد تحریر کئے ہیں ان میں ان کی حیرت انگیز مقبولیت کا

پتہ چلتا ہے۔ 1910ء میں صرف امریکہ میں تیرہ ارب سگریٹ استعمال کیئے گئے اور 1924ء میں ان کی تعداد اکہتر ارب تھی۔ 1913ء میں جرمنی بارہ ارب سگریٹ استعمال کرتا تھا مگر اب وہاں تیس ارب سگریٹ سالانہ استعمال کیئے جاتے ہیں یہی حالت اکثر دوسرے مہذب ممالک کی ہے۔

براعظم پاک وہند تمباکو کے استعمال میں ممالک متمدنہ سے کچھ پیچھے نہیں ہے اور سگریٹوں اور سیگاروں کے علاوہ تمباکو بکثرت حصہ میں پیا جاتا ہے اور اس کے علاوہ کروڑوں اشخاص اسے کھانے کے بھی عادی ہیں۔

تمباکو فی الحقیقت ایک زہر ہے اور اس میں نکوٹین پایا جاتا ہے جو ایک تیز زہر ہے نکوٹین میں روغنی اجزاء ہوتے ہیں اگر اس روغن کو نکال لیا جائے اور اس کا ایک قطرہ بلی یا کتے کو کھلایا جائے تو وہ فوراً مر جاتے ہیں۔

فی الحقیقت تمباکو دل و دماغ کے لئے نہایت مضر ہے اور اس سے دردسر' بے خوابی' دیوانگی' فالج' مراض' ضعف بصارت' کھانسی' سل خفقان' ضعف باہ وغیرہ جیسے امراض پیدا ہوتے ہیں۔

مسٹر بلٹن نے اپنی تحقیقات سے ثابت کیا ہے کہ تمباکو پینے سے قویٰ کو بہت زیادہ ضعف لاحق ہوتا ہے۔ ڈاکٹر نکلسن اور ڈاکٹر رچرڈسن نے بھی اس کی تائید کی ہے یہ خیال نہیں کرنا چاہئے کہ بظاہر تمباکو کے استعمال سے کچھ نقصان معلوم نہیں ہوتا کیونکہ بعض زہر آہستہ آہستہ اثر کرتے رہتے ہیں تمباکو کے استعمال سے یقیناً دردسر' خفقان' دوران سر' بے خوابی' ضعف بصارت' ضعف معدہ وغیرہ جیسے امراض پیدا ہوتے ہیں اس لئے چاہئے کہ اس عادت سے رستگاری حاصل کریں مگر دفعتہ نہ چھوڑیں بلکہ آہستہ آہستہ کم کریں۔

تمباکو یعنی زردہ کھانا نہایت مضر ہے اس کے بعد بیڑی سگریٹ اور سگار کی مضرت ہے۔ حقہ نسبتاً کم مضر ہے مگر مستقلاً اس کے نقصانات کچھ کم نہیں جو لوگ اس عادت کو نہ چھوڑ سکیں انہیں چاہئے کہ صرف حقہ پئیں اور بھی گاہ گاہ حقہ کو تازہ رکھنا' منہ کے غرارے کرتے رہنا' دھواں ناک سے نہ نکالنا اور نہ ہی اسے نگلنا' اس کی مضرت کو کم کر دیتا ہے صبح ناشتہ سے پہلے تمباکو کا استعمال سخت ممنوع ہے۔

جرمنی کے ایک مشہور ڈاکٹر نے حال ہی میں مشتہر کیا ہے کہ اگر سگار سگریٹ وغیرہ پیتے ہوئے دھوئیں کو منہ کے لعاب یعنی تھوک سے نہ ملنے دیا جائے یعنی صرف ہونٹوں سے پی کر دھواں اڑا دیا جائے تو تمباکو کی مضرت بہت کم ہو جاتی ہے کیونکہ اس طرح نکوٹین حل نہیں ہوتی حقہ' سگار وغیرہ سے اسی لئے کم مضر ہے کہ اس میں نکوٹین کا ایک حصہ پانی میں حل ہو جاتا ہے۔

نیند

تعریف:

نیند طبعی بے ہوشی کی اس حالت کا نام ہے جس میں ذہن ٹیلیفون کے مرکزی نظام کی طرح کام کرنے سے معطل ہو جاتا ہے اور سینکڑوں پیغامات جو آنکھوں' کانوں' انگلیوں اور چھاتی وغیرہ اعضاء جسمانی سے دن بھر اس تک پہنچتے رہتے ہیں ان کی طرف توجہ دینا چھوڑ دیتا ہے نیند میں بعض اوقات بے ہوشی کامل نہیں ہوتی بلکہ ذہن کے بعض مخصوص حصے بعض حالات میں بالکل بیدار رہتے ہیں چنانچہ رہٹ پر بیٹھا ہوا شخص جب رہٹ چلنا بند ہو جاتا ہے تو فوراً بیدار ہو جاتا ہے یا ایک بیمار بچے کی ماں اپنے بچے کے ذرا سے چیخ یا آواز پر بیدار ہو جاتی ہے حالانکہ باقی شور و غل اس کی نیند میں مطلق خلل انداز نہیں ہوتا۔

گو جزوی بے ہوشی نیند کی ایک اہم خصوصیت ہے لیکن نظام عصبی کے ہر ایک کام میں ایک حد تک اعتدال اور کمی ضرور پیدا ہو جاتی ہے اور ساختوں کی تحلیل کم اور تعمیر زیادہ ہوتی ہے اس لئے نیند صحیح طور پر تازگی بخش اور دافع تکان ہوتی ہے۔

نیند میں دماغی مراکز اعلیٰ مراکز ادنےٰ کے افعال پر سے اپنا اقتدار ہٹا لیتے ہیں اور ادنےٰ قوائے منعکسہ کم و بیش ہوشیار

رہتے ہیں چنانچہ اگر کسی محوخواب کے پاؤں میں سوئی چبھوئی جائے تو وہ اپنے پاؤں کھینچ لیتا ہے گا ہے یہ ادنئے افعال غیر طبعی ہوجاتے ہیں اور مریض خواب میں چلنا پھرنا' چیخنا چلانا اور باتیں کرنا اور خوف کھانا شروع کردیتا ہے۔

نیند کی گہرائی:

نیند اپنی گہرائی میں مختلف ہوا کرتی ہے بعضوں کی نیند ایسی ہوتی ہے کہ وہ ذرا سی حرکت یا آواز پر بیدار ہوجاتے ہیں اور بعض بے جان شہتیر کی طرح ایسے ہوتے ہیں کہ ان پر ''گھوڑے بیچ کر سونے'' کی مثل صادق آتی ہے ایک تانبے کی گھڑیاں پر تانبے کا گیند مختلف اونچائیوں سے گرا کر نیند کی گہرائی کا اندازہ کیا گیا ہے یہ پہلے چند منٹوں میں ہلکی ہوتی ہے پھر ایک گھنٹہ تک سرعت کے ساتھ گہری ہوجاتی ہے اور سونے کے بعد دوسرے گھنٹے کے دوران میں نیند سب اوقات سے زیادہ گہری ہوتی ہے اس کے بعد اس کی گہرائی چھٹے گھنٹے تک کم ہوتی جاتی ہے اس کے بعد بعض اوقات پھر گہری ہوجاتی ہے لیکن ادنئے حیوانات میں نیند ایسی گہری کبھی نہیں ہوتی جیسے انسان میں ہوتی ہے۔

افعال جسمانی:

نیند کے دوران میں تمام اہم افعال ست ہوجاتے ہیں تنفس اور قلب کی حرکات بھی ست ہوجاتی ہے پیشاب کی پیدائش میں بھی کمی پیدا ہوجاتی ہے بخارات دخانیہ بھی کم خارج ہوتے ہیں جسم میں حرارت کی پیدائش بھی کم ہوجاتی ہے اس لئے نیند میں بہ نسبت بیداری کے زیادہ سردی محسوس ہوتی ہے چنانچہ اندازہ لگایا گیا ہے کہ حرارت کی پیدائش نیند کے دوران میں نصف کے قریب کم ہوجاتی ہے۔

نیند میں حرارت جسمانی کے متعلق ایک اور دلچسپ مشاہدہ جو آلہ مقیاس الحرارت کے ذریعے کیا گیا ہے یہ ہے کہ ایک شخص جو رات کو سوتا ہے اس میں تین بجے رات کے حرارت جسمانی بہت کم ہوتی ہے خواہ وہ اس وقت سویا ہوا ہو یا جاگتا ہو اگر وہ شخص اپنی عادت کو بدل دے یعنی بجائے رات کے دن کو سونا شروع کردے تو تقریباً چھ ہفتے کے بعد یہ تغیر رونما ہوتا ہے کہ بجائے رات کے تین بجے کے دن کے تین بجے حرارت بہت کم ہوتی ہے اور اگر وہ شخص پھر رات کو سونا شروع کردے تو اسی طرح پھر چھ ہفتے کے بعد یہ تغیر رونما ہوتا ہے اور یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ بالعموم اکثر مریض رات کو اسی وقت مرتے ہیں۔

نیند کی ماہیت:

تاحال نیند کی صحیح ماہیت کسی کو معلوم نہیں ہوئی اس کے متعلق بہت سے بیانات ہیں لیکن ان میں سے کوئی بھی پورے طور پر اطمینان بخش نہیں ہے بقراط نے اسے حیوان کا خاصہ فطری قرار دیا ہے ارسطو نے محض اس کے نتائج سے بحث کی ہے جالینوس نے اس کا سبب رطوبت کو قرار دیا ہے جس کی وجہ سے اعصاب کے دماغی منافذ بند ہوجاتے ہیں- اطباء اسلامی نے اس یونانی نظریہ کو تسلیم کیا ہے مغرب نے کئی نظریے پیش کئے ہیں جن میں سے مندرجہ ذیل تین نظریے قابل ذکر ہیں کیونکہ ان میں سے ہر ایک میں کم و بیش صداقت کا شائبہ پایا جاتا ہے باقی تمام عام بیانات غلط ثابت ہوئے ہیں مثلاً یہ اکثر کہا جاتا ہے کہ نیند میں عضلات ڈھیلے ہوجاتے ہیں مگر صحیح یہ ہے کہ بیشتر عضلات ڈھیلے ہوتے ہیں لیکن عضلات اجفان کی (جو آنکھوں کو بند رکھتے ہیں) قوت انقباض بلاشبہ بڑھ جاتی ہے اسی طرح آنکھوں کی پتلیاں بھی دوران خواب میں سکڑی ہوئی ہوتی ہیں اور اگر پپوٹوں کو اٹھا کر دیکھا جائے تو آنکھوں کے ڈھیلے اوپر کو پھرے ہوئے ہوتے ہیں لیکن وہ آہستگی سے لیکن مسلسل ایک طرف سے دوسری طرف پھرتے رہتے ہیں۔

بعض محققین کا خیال ہے کہ تکان سے پیدا ہونے والے فضلات سے دماغ میں ایک قسم کی مدہوشی پیدا ہوجانے سے نیند آیا کرتی ہے چنانچہ اس نظریئے کی تائید میں یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ تکان ایک حد تک جسم میں آکسیجن (نسیم) کی کمی اور کاربانک

ایسڈ (اجزائے دخانیہ) کی زیادتی کا نتیجہ ہوتی ہے اور یہ حالات عصبی ساخت کی تحریک کو کم کردیتے ہیں لیکن تجربہ میں ان عضلات کو جسم میں داخل کرنے سے نیند نہیں آتی اس کے برعکس ایسا دیکھا گیا ہے کہ لوگ اس وقت بھی سو جاتے ہیں جب وہ بالکل تھکے ہوئے نہیں ہوتے۔

کئی سالوں تک یہ خیال کیا جاتا رہا ہے کہ نیند دماغ میں خون کی کمی کا نتیجہ ہے اس میں کوئی شبہ نہیں کہ نیند کے دوران میں دماغ کے اندر قدرے کمی خون ضرور ہو جاتی ہے جیسا کہ حیوانی تجربات اور بعض دیگر جراحی اعمال کے مریضوں کے دماغوں میں دیکھا گیا ہے لیکن یہ حالت بھی بلا اختلاف نہیں کیونکہ دماغ میں معمولی کمی خون سے طبعی نیند ہرگز پیدا نہیں ہوتی بعض علمائے نفس کا خیال ہے کہ نیند محض ذاتی ترغیب اور خواہش کا نتیجہ ہوتی ہے ہم نیند کی ہیت اختیار کر کے سونا چاہتے ہیں تو چند منٹ میں نیند آ جاتی ہے یہ خیال کہاں تک صحیح ہے' ذرا سا غور کرنے پر خودبخود ظاہر ہو جاتا ہے پس نیند کے متعلق تاحال جس قدر نظریئے پیش کئے گئے ہیں پورے طور پر تسلی بخش نہیں ہیں۔

صحت بخش نیند:

نیند کے دوران جسم کو مطلوبہ آرام و راحت حاصل ہوتی ہے پس یہ نہایت ضروری ہے کہ وہ ناموافق حالات دور کئے جائیں جو فطرت کے اس راحت بخش موقع میں کسی قسم کی مداخلت کرتے ہوں جسم کے بعض اعضاء کسی وقت بھی کام کرنا ہرگز بند نہیں کرتے لیکن نیند کے دوران میں وہ کسی قدر آرام کر لیتے ہیں چنانچہ نیند کی حالت میں دل کم قوت کے ساتھ حرکت کرتا ہے جگر کم صفرا پیدا کرتا ہے گردے کم پیشاب بناتے ہیں اور نظام عصبی کا بہت بڑا حصہ آرام کی حالت میں ہوتا ہے جب نیند گہری اور تندرست ہو تو ہم صحیح طور پر کہہ سکتے ہیں کہ جسم از سرِ نو قوت سے بھرپور ہو رہا ہے تندرست نیند تین باتوں پر منحصر ہے:

(1) عمدہ صحت (2) نیند کے لئے مناسب حالات

(3) استرخاء یعنی جسمانی اعضاء کا ڈھیلا پن

یہ ظاہر ہے کہ اگر نظام عصبی اشتعال کی حالت میں ہو یا خون صاف نہ ہو تو یقینی طور پر نیند بھی کسی حد تک مختل ہوگی شام کی ثقیل اور ناقابل ہضم غذا خصوصاً جب دیر سے کھائی جائے' حد سے زیادہ محرک چائے' قہوہ' گوشت کی غذائیں' شکر اور نشاستہ دار غذاؤں کی کثرت' تمباکو اور مخدرات اور منومات کا استعمال قبض اور بدہضمی' وہ اہم اسباب ہیں جو تندرست نیند کو خراب کر دیتے ہیں۔

نیند کے لحاظ سے ایک نہایت اہم اور ضروری صحت بخش قاعدہ یہ ہے کہ بستر میں جانے سے پہلے دو یا تین گھنٹے قبل کوئی ٹھوس غذا نہ کھائی جائے بالفاظ دیگر پر معدے کے ساتھ ہرگز بستر پر نہ جائیں دن کی آخری غذا سات بجے شام کے قریب کھا لینی چاہئے اور اگر ضرورت ہو تو بستر میں جانے سے ایک گھنٹہ قبل کسی صحت بخش مشروب کا استعمال کر سکتے ہیں ناقابل ہضم اور دیر سے کھائے ہوئے شام کے کھانے بالعموم اس بے چینی اور بے خوابی کا سبب ہیں جو رات کے وقت ہوتی ہے اور اس خمار کا باعث ہیں جو صبح کے وقت ہوتا ہے سونے کے کمرے میں ہوا کی خراب اور ناکافی آمدورفت حد سے زیادہ یا ناقص بستر' کمرے کے درجہ حرارت کا بہت زیادہ گرم یا سرد ہونا یا نیند میں سر کی ہیت کا بہت اونچا یا نیچا ہونا نیند میں خلل انداز ہوتا ہے اگر سر بہت اونچا ہو تو اس سے گردن کے عضلات میں غیر معمولی تناؤ رہتا ہے جس سے اس میں بل پڑ جاتا ہے لیکن اگر سر میں ضربانی کیفیت محسوس ہو اور بالکل نیند نہ آتی ہو تو مناسب یہ ہے کہ تکیئے کو کسی قدر اونچا کر دیا جائے تاکہ دماغ میں خون کا دباؤ کم ہو جائے تکیئے کی اونچائی بالعموم تین انچ تک ہونی چاہئے یہ بہتر ہے کہ حتی الامکان دائیں پہلو پر سوئیں کیونکہ اس سے ہضم میں مدد ملتی ہے بہرحال پشت پر یعنی چت سونے سے پرہیز کریں کیونکہ یہ ریڑھ میں حد سے زیادہ گرمی پیدا کر دیتا ہے اور پریشان خوابوں اور تشنجی حرکات کا عام سبب ہے اگر گرم پانی کی بوتلوں کے ذریعے حرارت کی ضرورت ہو تو بوتل کو سوائے پاؤں

کے اور کسی جگہ ہرگز نہیں رکھنا چاہئے تاوقتیکہ مرض کی وجہ سے کسی اور جگہ رکھنے کی ضرورت محسوس ہو۔

سونے سے پہلے اس بات کا پورا یقین کرلیں کہ کمرے میں تازہ ہوا کی آزادانہ آمدورفت جاری ہے البتہ طوفانی موسم میں دروازے اور کھڑکیاں بند کردی جائیں غلط نفسانی اوضاع مثلاً فکر رنج یا غصہ صحت بخش نیند کو بہت مشکل یا بالکل ہی ناممکن بنادیتے ہیں اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ یہ ناخوشگوار جذبات عصبی تمدد اور خون کے دباؤ کی زیادتی کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں حالانکہ نیند کے لئے استرخاء اور خون کے دباؤ کی کمی درکار ہے جھگڑوں اور مسائل کی ادھیڑبن میں نیند لانے کی معمولی تدابیر کامیاب نہیں ہوسکتیں ایسی پریشانیوں سے بچنا چاہئے تاکہ صبح اٹھ کر تازہ دلچسپی اور قوت کے ساتھ مسائل اور جھگڑوں سے نبٹا جاسکے۔

صحت بخش اور تندرست نیند کی صورت میں بھی اگرچہ خواب آتے ہیں مگر ہم دیکھے ہوئے خوابوں کو یاد نہیں رکھتے خوفناک اور پریشان کن خواب بدہضمی پر دلالت کرتے ہیں یا ذہنی پریشانی اور فکر یا کسی واضح عصبی خرابی کو ظاہر کرتے ہیں۔

نیند کی مدت:

معمولی حالات میں نیند کی مدت اور بہترین اوقات مندرجہ ذیل ہیں:

عمر	نیند کی مدت	سونے کا بہترین وقت
پہلے سال میں	20 گھنٹے	---
دوسرے سے چوتھے سال تک	14 گھنٹے	---
چوتھے سے بارھویں سال تک	10 گھنٹے	8-7 بجے شام
بارھویں سے اٹھارھویں سال تک	9 گھنٹے	10-9 بجے شام
جوانی اور بڑھاپے میں	8-7 گھنٹے	11-10 بجے شام

مسئلہ تخفیف نوم:

ایک عرصہ سے یورپ اور امریکہ کے بعض محققین نیند کو کم کرنے کی تدابیر میں مصروف ہیں یہ ظاہر ہے کہ نیند کی وجہ سے بدن میں ماتحلل بہم پہنچتا ہے اور دماغی وجسمانی تکان کو رفع کرنے کے لئے اس کے بغیر چارہ نہیں تاہم انہیں بھی شک نہیں کہ انسان کی عمر کا ایک بڑا حصہ نیند کی نذر ہوجاتا ہے اور وہ مجبور ہوجاتا ہے کہ ہرروز سات آٹھ گھنٹے اپنی سرگرمیوں کو معطل کردے بعض جلیل القدر انسانوں کی عظمت کے وجوہ میں سے ایک کم خوابی ہے وہ صرف تین چار گھنٹے سو کر باقی وقت اپنے فرائض کی تکمیل میں مصروف رہے نپولین دنیا کا بہترین جرنیل تسلیم کیا گیا ہے اس کی کتنی راتیں حربی تدابیر سوچنے میں بسر ہوجاتی تھیں اور امن کے زمانہ میں بھی وہ صرف چار پانچ گھنٹے سوتا تھا ایڈیسن کی ایجادات سے کون ناآشنا ہے مگر وہ دن رات میں بمشکل 3 گھنٹے سوتا تھا اور بقیہ وقت غوروفکر میں صرف کردیتا تھا اسی طرح کینٹ، عالمگیر اور گریٹ فریڈرک بھی تین چار گھنٹے سے زیادہ نہیں سوتے تھے آج مغربی دنیا اس فکر میں ہے کہ نیند کے چند گھنٹے اس کے انہماک میں خلل انداز نہ ہوں مگر اس میں سب سے بڑی دقت یہ ہے کہ نیند کی ماہیت ابھی تک عقدہ لاینحل ہے صرف اس قدر ضرور ثابت ہوگیا ہے کہ نیند کے وقت ہمارا سر ہلکا اور باقی جسم بھاری ہوتا ہے اس سے یہ ثابت ہوا کہ اس وقت سر کی طرف خون کا دورہ کم ہوتا ہے مگر محض اتنی سی بات سے اس پیچیدہ گتھی کی عقدہ کشائی کیونکر ہوسکتی ہے تاہم مغربی اطباء کے تجربات بدستور جاری ہیں ایک مشہور ڈاکٹر کلنسمین نے دو آدمیوں کو 150 گھنٹے سونے سے باز رکھنے کے بعد ان کے دوران خون اور حرارت غریزی معائنہ کیا تو بالکل صحیح حالت میں پایا۔ ڈاکٹر موصوف کے خیال میں نیند بالکل غیر ضروری ہے۔ وہ کہتا ہے کہ جب کام کرنے سے انسان تھک جاتا ہے تو اس کے اعضاء خودبخود تھک کر سوجاتے ہیں بیمار آدمی کو اسی وجہ سے نیند کم آتی ہے۔

ورزش

جسمانی اعضاء کو تندرست رکھنے اور اچھی صحت کا حظ اٹھانے کے لئے ہر ایک شخص کے لئے عضلاتی ورزش کی ایک خاص مقدار ضروری ہے دور جہالت میں انسان اپنے آپ کو جنگلی درندوں سے بچانے اور اپنی خوراک بہم پہنچانے کی تگ و دو میں کافی ورزش کرلیا کرتے تھے تہذیب کے ابتدائی زمانہ میں بھی زراعت اور گلہ بانی کے کاموں میں انسانوں کی کافی ورزش ہوجاتی تھی لیکن تہذیب کی ترقی کے ساتھ ساتھ ایسے پیشے بھی پیدا ہوگئے جن میں بہت کم عضلاتی ورزش درکار ہے ایسے پیشہ وروں کے جسم کے بعض عضلات اور اعضاء کمی استعمال کی وجہ سے کمزور اور ڈھیلے ہوجاتے ہیں انہیں تندرست رکھنے کے لئے ورزش کی ضرورت ہے ورزش کے دوران خون میں جو عام تیزی پیدا ہوتی ہے اس سے جسم کے تمام اعضاء کو فائدہ پہنچتا ہے زندگی کے ہر نئے دن میں جسمانی ذرات تباہ ہوتے رہتے ہیں فطرت ساخت جسمانی کی اس طبعی تحلیل کا بدل بہم پہنچاتی رہتی ہے بلکہ جسم کی پوری نشوونما تو تحلیل سے بھی زیادہ بدل پہنچاتی ہے مناسب ورزش عضلاتی ذرات کے حجم کو بھی بڑھا دیتی ہے یہی وجہ ہے کہ لوہاروں کے بازو اور دوڑنے والوں کی ٹانگیں پوری نشوونما پائی ہوئی ہوتی ہیں لیکن حد سے زیادہ ورزش سے جسم کو بجائے فائدہ کے نقصان پہنچتا ہے زیادہ تر بیٹھ کر کام کرنے والوں ورزش کے لئے باقاعدہ اوقات نکالنے چاہئیں غذا کے تین گھنٹے بعد ورزش کرنا نہایت موزوں ہے ورزش کے بعد تقریباً نصف گھنٹہ تک کھانا نہیں کھانا چاہئے اور کسی باقاعدہ ورزش یا کھیل کو عادتاً اختیار کرنے سے پہلے کسی ماہر طبیب سے مشورہ لے لینا چاہئے کہ اس کا دل پھیپھڑے اور دوسرے اعضاء مجوزہ ورزش یا کھیل کو برداشت کرسکیں گے یا نہیں۔

دھوپ اور تازہ ہوا کی وجہ سے خصوصاً موسم گرما میں ورزش کا کھلے میدانوں میں کرنا زیادہ بہتر ہے موسم سرما میں بھی مناسب لباس پہن کر اور سردی سے بچنے کی احتیاطیں کام میں لاکر کھلی ہوا میں ورزش کی جاسکتی ہے اگر کھلی ہوا میں ورزش نہ کی جاسکے تو ایسے کمرے یا ورزش گاہ میں ورزش کرنا بہتر ہے جہاں ہوا کی آزادانہ آمدورفت ہو۔

ورزش کی بے شمار قسمیں ہیں سیر یا چہل قدمی ان سب میں سے سادہ ترین ہے اور اگر طبیب کے مشورے اور نگرانی سے کی جائے اعضائے رئیسہ کے مریضوں کے لئے فائدہ مند ہوسکتی ہے۔

سیر پر جانے کے لئے مناسب لباس میں ملبوس ہونا چاہئے جوتے اور جرابیں اس طرح ٹھیک ہونی چاہئیں کہ پاؤں پر کسی قسم کا دباؤ نہ پڑے اور چلنے میں کسی قسم کی رکاوٹ نہ ہو ایڑیاں نیچی ہونی چاہئیں اگر موسم گرما ہو تو ہلکے پھلکے اور ڈھیلے ڈھالے کپڑے پہننے چاہئیں اگر موسم سرما ہو تو اونی کپڑے پہننے چاہئیں سیر کے لئے فاصلہ کا انحصار مطلوبہ ورزش کی خواہش اور چلنے کی رفتار پر ہے اچھی صحت کے عام آدمی کے لئے تین سے پانچ میل تک کی روزانہ سیر کافی ہے اور چلنے کی رفتار تین میل فی گھنٹہ ہونی چاہئے چلتے وقت جسم کو سیدھا' سر کو اونچا' ٹھوڑی کو نیچے کو' پیٹ کو اندر' کندھوں کو پیچھے' اور چھاتی کو بلند رکھنا چاہئے لمبے لمبے قدم بھرتے وقت پاؤں کو متوازی اور پنجوں کو بالکل سیدھا آگے کی طرف رکھنا چاہئے بازوؤں کو کندھوں سے آزادی کے ساتھ رہنا چاہئے۔

گھوڑے کی سواری بھی اچھی ورزش ہے اور خصوصاً معدی ومعوی شکایات مثلاً قبض وغیرہ کے لئے مفید ہے اس میں گھوڑے کی چال سے سوار کے جسم میں جو منظم ارتعاش پیدا ہوتا رہتا ہے وہ عضلات اور داخلی اعضاء کے لئے نفع بخش ثابت ہوتا ہے۔

تیرنا...... اس سے جسم کے قریباً تمام عضلات متحرک ہوجاتے ہیں تیرنے کے لئے پانی بہت سرد نہیں ہونا چاہئے جب

ورزش کی غرض سے تیرنا ہو تو سہولت اور آہستگی کے ساتھ تیرنا چاہئے اور سانس کو باقاعدہ طریق پر لیتے رہنا چاہئے آدھے گھنٹے تک تیر کر نکل آنا چاہئے تالابوں اور جوہڑوں میں نہیں تیرنا چاہئے اس سے جلدی امراض کے پھیلنے کا امکان ہے۔

موسم سرما میں برف پر پھسلنے وغیرہ (سکیٹنگ) کی ورزشیں بھی قوی اشخاص کے لئے اچھی ہیں سکیٹنگ میں حصہ لیتے وقت سردی سے بچنے کے لئے احتیاطیں کر لینی چاہئیں۔

بہت سے کھیلوں میں تفریح اور ورزش ہر دو اغراض سے حصہ لیا جاسکتا ہے یہ کھیل نہ صرف ضروری ورزش ہی بہم پہنچاتے ہیں بلکہ مجلسی لحاظ سے حظ اندوزی اور مسرت کا ذریعہ بھی ہیں۔ گاف' ٹینس اور ہینڈبال اس قسم کے معروف کھیلوں کا مثالیں ہیں گاف میں خوشگوار میدان میں نیچی اونچی پہاڑیوں پر چڑھنے' اترنے اور گیند کو ٹھوکر لگانے سے ورزش ہو جاتی ہے۔

ٹینس اور ہینڈبال بہت زیادہ زبردست کھیل ہیں معمولی آدمی کے لئے ٹینس اکیلے اکیلے کے تین کھیل (تھری سیٹس آف سنگلز) اور ہینڈبال میں تین بازیاں روزانہ ورزش کے لئے کافی ہیں۔ 45 سال کی عمر کے بعد معمولی آدمی کو ٹینس یا ہینڈبال میں اکیلے اکیلے کھیل (سنگلز) نہیں کھیلنے چاہئیں دوہرے جوڑوں کے کھیل خطرے کے بغیر لمبی عمر تک کھیلے جاسکتے ہیں۔

موسم سرما میں عام آدمیوں کو ہوادار کمروں یا ورزش گاہوں کے اندر ورزش کرنی چاہئے۔ ہوادار سے مراد یہ نہیں کہ اس میں سرد ہوا کے جھونکے آئیں اس سے تو سردی لگنے کا اندیشہ ہوگا مطلب یہ ہے کہ کمرہ کا درجہ حرارت 65 سے 70 درجہ فارن ہائیٹ تک ہو اور اس میں تازہ ہوا کی آمد کا انتظام ایسا ہو کہ ہوا کا جھونکا نہ لگے روزانہ تیس منٹ تک آلاتی یا غیر آلاتی ورزش کافی ہے۔

ورزش یا کھیل کے بعد کھڑے ہو کر پسینہ سکھانے کی کوشش نہیں کرنی چاہئے بلکہ فوراً گرم پانی کی پھوار غسل تقاطر (سناؤباتھ) یا بھاپ دار غسل کرنا بہتر ہے اس کے بعد گرم خشک کمرے میں جاکر تیس سیکنڈ میں ٹھنڈے پانی کی پھوار کا چھوٹا یعنی سریع غسل تقاطر کر کے تولئے یا کسی کھردرے کپڑے سے زوردار ہاتھوں سے مل کر جسم کو خشک کر لینا چاہئے یہ نہایت ضروری ہے کیونکہ غسل کے بعد ایسے ہی کھڑے رہنے سے جو سردی جسم میں پیدا ہوتی ہے وہ جسم کی قوت مدافعت اور طاقت کو کم کر کے بہت سے امراض کی پیدائش میں حصہ لیتی ہے۔

ورزش کی غرض سے ان کھیلوں کو اختیار کرنے میں حد سے نہیں بڑھنا چاہئے زیادتی کی نسبت کمی بہتر ہے اتنی سرگرمی کے ساتھ یا اتنی دیر تک نہیں کھیلنا چاہئے کہ تکان محسوس ہو اور کھانا یہ کھایا جاسکے یا مزید کھیلنے کی سکت نہ رہے تھکا دینے والی ورزش ضرررساں ہوتی ہے کبھی کبھی کھیلوں کے مقابلے میں جیتنے کی نیت سے کھلاڑی ورزش کی حد سے بڑھ جاتے ہیں اور یہ بھول جاتے ہیں کہ وہ صحت کی خاطر کھیلتے ہیں ہار جیت کو اسقدر اہمیت نہ دینی چاہئے یہ ایک ثانوی چیز ہے بہرحال خوش رہنا چاہئے اور کھیل کا اصل مقصد بھی یہی ہے انہیں چاہئے کہ ہوشیاری اور چستی سے کھیلیں' دوسروں پر سبقت پانے اور جیتنے کی سرتوڑ کوشش کریں لیکن اپنی ہار اور دوسروں کی جیت پر ناخوش نہ ہوں۔ کھیل ورزش کی ایک صورت ہے اور ورزش جسمانی نشوونما اور روحانی مسرت کے لئے ہے کھیل ذریعہ ہے نہ کہ مقصد۔

ورزشی لوگ بعض اوقات مقابلے کے اختتام پر ضعف سے بے ہوش ہو کر گر پڑتے ہیں اور یہ کمزوری براہ راست جسمانی اور ذہنی تکان کا نتیجہ ہوتی ہے اس میں دل جسمانی محنت کے لئے حد سے زیادہ خون پھینکنے کے باعث پھیل جاتا ہے اور نظام عصبی ذہنی کاوش کی وجہ سے بے بس ہو جاتا ہے یہ صحیح ہے کہ اکثر پھیلا ہوا دل کافی آرام کرنے پر اپنے اصلی حجم پر آجاتا ہے لیکن بعض حالات میں اس سے دائمی نقصان پہنچ جاتا ہے بعض اوقات مقابلے کے کھیلوں میں جیتنے کی ذہنی کاوش سے ہی کمزوری پیدا ہو کر قوت مقابلہ ختم ہو جاتی ہے۔

پیشہ ور کھلاڑیوں کو خاص طور پر اس سے نقصان پہنچا ہے چنانچہ جب وہ اس پیشے کو اختیار کرتے ہیں تو بالعموم خاص جسمانی طاقت کے حامل ہوتے ہیں اور بجا طور پر یہ امید کی جا سکتی ہے کہ وہ عام آدمیوں کی نسبت زیادہ طویل العمر ہوں گے لیکن ان میں سے اکثر مقابلتاً جلد مر جاتے ہیں اور معدودے چند ساٹھ ستر برس کی عمر کو پہنچتے ہیں اس سے ظاہر ہوتا ہے جس قدر زیادہ ہم اپنی طاقت ضائع کرتے ہیں اتنی ہی جلد ہم اس کو ختم کر دیتے ہیں۔

اس سے مراد یہ نہیں کہ مقابلے کے کھیل ہر شخص کے لئے ضرر رساں ہیں یہ بعض اوقات ایسے اشخاص کے لئے جو اپنے احساس برتری کو کسی اور طرح پورا نہیں کر سکتے' ان کھیلوں میں بڑھنے کا شوق دلچسپی کا باعث ہو جاتا ہے اس جذبے کے بغیر ان کے لئے یہ کھیل ناخوشگوار ہوتے ہیں بعض طبائع مقابلے کے خیال سے نہ تو ذہنی اضطراب میں مبتلا ہوتے ہیں نہ ان کی پوری قوت صرف ہوتی ہے بعض ایسے بھی ہوتے ہیں جو بے حد تکان کے بعد تازہ دم ہو جاتے ہیں' ایسے مستثنیات کے لئے مقابلے کے کھیل ضرر رساں نہیں ہوتے۔

مقابلے کے کھیل اس لحاظ سے بھی مفید ہیں کہ عوام میں کھیلوں اور ورزش کی تحریک پیدا کرتے ہیں اور تفریح طبع کا سامان بھی بہم پہنچاتے ہیں لیکن اکثر کھلاڑیوں کو مقابلے کے لئے جو تربیت لینی پڑتی ہے وہ خود ان کو نفع سے زیادہ نقصان پہنچاتی ہے۔

درسگاہوں میں فٹ بال اور ہاکی ایسے سخت کھیلوں پر زیادہ زور نہ دینا چاہئے کیونکہ ان میں نہ صرف شدید تربیت اور مشق کی ضرورت ہوتی ہے بلکہ یہ زیادہ عمر تک جاری نہیں رکھے جا سکتے ان کی بجائے ٹینس' بیڈمنٹن' گاف' فینسنگ' اور والی بال پر زیادہ زور دینا چاہئے جن میں شدید تربیت اور مشق درکار نہیں اور جو عمر بھر کھیلے جا سکتے ہیں ان سے خطروں کا بھی احتمال نہیں جو مقابلے کے کھیلوں میں لاحق ہوتے ہیں۔

دیسی ورزشیں:

ہم نے اوپر بعض جدید و قدیم ورزشوں کا تذکرہ کیا ہے ورزشوں میں ان کے علاوہ ڈنٹر پیلنا' مگدر ہلانا' کشتی لڑنا وغیرہ شامل ہیں ڈنٹر پیلنے سے بازو' سینے اور شکم کی ورزش ہوتی ہے کشتی لڑنے سے تمام جسم کی ورزش ہوتی ہے مگدر ہلانے سے سینہ اور بازوؤں کی ورزش ہوتی ہے سینہ اور بازوؤں کے لئے موگریوں کی ورزش بہت مفید ہے۔

موگریاں:

موگریاں بوتل کی شکل کی ہوتی ہیں جو وزن اور حجم میں 250 گرام سے لے کر پانچ کلوگرام تک کی ہو سکتی ہیں جوانوں کے لئے بالعموم ڈیڑھ سے دو کلوگرام کی موگریاں ہوتی ہیں یہ ڈھیلوں کی بجائے استعمال کی جاتی ہیں اور سادہ' سستی اور سہولت بخش ہونے کی وجہ سے ان سے بہتر ہیں بچوں اور خصوصاً ایسے بچوں کے لئے جن کا سینہ مرض کساح' کالی کھانسی یا بچوں کے دیگر امراض صدر کی وجہ سے پورے طور پر نشوونما نہ پا سکا ہو ان موگریوں کی ورزش نہایت نفع بخش ہوتی ہے ان سے سینے کے دونوں جانب کی ورزش یکساں طور پر ہوتی ہے لیکن اگر سینے کے ایک ہی طرف ورزش مطلوب ہو تو ایک موگری سے اسی طرف کے ہاتھ سے ورزش کریں یا ماؤف جانب کی موگری زیادہ وزنی رکھیں۔ موگریوں کی ورزش ریڑھ کا خم درست کرتی ہے کندھوں کو گول ہونے سے بچاتی ہے اعضائے ہضم کے طبعی فعل کو مدد پہنچاتی ہے آلات تنفس کا ضبط سکھاتی ہے اور دھڑ کو سیدھا اور شاندار رکھنے کی عادت ڈالتی ہے موگریوں کو پکڑنے میں تمام انگلیوں اور ہتھیلی کے عضلات کی بجائے انگوٹھے اور پہلی انگلیاں استعمال کی جاتی ہیں اس طرح کلائیاں مسلسل کام کرتی رہتی ہیں اور اس کے ساتھ ہی بازو کے عضلات بھی کام کرتے ہیں۔

موگریوں کی ورزش کے لئے سر کو اونچا' کمر کو سیدھا اور کمر کو اچھی طرح پیچھے رکھنا چاہئے اس کے بعد یکے بعد دیگرے

باقی تصاویر کے مطابق کئی کئی مرتبہ مختلف ورزشیں کی جاتی ہیں تمام ورزشوں میں خاص طور پر یاد رکھنے کی بات یہ ہے کہ ہر موگری کے ساتھ ہر حرکت میں مکمل دائرہ بنایا جائے اس سے تمام عضلات کی ورزش ہوجاتی ہے اور ورزش کا مکمل فائدہ پہنچتا ہے دائرے جسم کے ساتھ یا آگے سے پیچھے کی طرف بنائے جاتے ہیں ہر ایک ورزش کے خاتمہ پر کلائی کی حرکت کے ساتھ ایک چھوٹا سا دائرہ بنا دینا چاہئے۔

صفائی

صحت کے لئے صفائی اولین شرط ہے فی الحقیقت صفائی' پرہیزگاری کی ایک شکل ہے اسی لئے اکثر مذاہب صفائی کی تعلیم دیتے ہیں اسلام کا پہلا سبق طہارت و صفائی ہے کلام پاک اور احادیث میں جابجا اس کی تاکید ہے جسم اور لباس' دانت' ناخن' سر اور بال' آنکھ' کان اور ناک کو صاف رکھنا چاہئے مصفٰی پانی اور غذا صاف ستھرے برتنوں میں اور صاف جگہ پر استعمال کرنی چاہئے گھر کو صاف اور مکھی' مچھر وغیرہ سے محفوظ رکھنا چاہئے۔

(1) بال:

بالوں کو صاف نہ رکھا جائے تو یہ گرنے لگتے ہیں سر میں درد ہوجاتا ہے اور جوئیں پڑ جاتی ہیں بالوں میں روزانہ تیل لگا کر کنگھی کرنی چاہئے۔ کم از کم ہفتہ میں دو بار بالوں کو اچھے صابن سے دھونا چاہئے حجامت میں استرے کی صفائی کا خیال رکھنا چاہئے کسی دوسرے شخص کی ٹوپی قطعی طور پر استعمال نہیں کرنی چاہئے۔

(2) ناخن:

ناخن بہت جلد بڑھ جاتے ہیں یہ تقریباً چوتھے مہینے نئے ہوجاتے ہیں۔ کھاتے وقت ناخن غذا اور منہ دونوں میں داخل ہوتے ہیں اگر ان کی تراش اور صفائی سے غفلت برتی جائے تو ان کی غلاظت معدے میں پہنچ کر مختلف امراض کا باعث ہوتی ہے ناخنوں کو دانتوں سے کاٹنا نہایت غلیظ اور مضر صحت عادت ہے۔

(3) آنکھیں:

آنکھوں کی حفاظت نہ کی جائے تو کمزور ہوجاتی ہیں۔ گاہے بصارت زائل ہوجاتی ہے اس لئے مندرجہ ذیل ہدایات کو پیش نظر رکھنا چاہئے:

- ہمیشہ عمدہ روشنی میں پڑھیں۔ روشنی آنکھوں پر نہیں بلکہ کتاب پر پڑنی چاہئے۔
- پڑھتے وقت کتاب کو آنکھوں سے دس انچ کے فاصلے پر رکھیں۔
- لیٹ کر یا چلتی گاڑی میں نہ پڑھیں۔
- چہرہ پونچھنے کے لئے غلیظ یا کسی دوسرے کا تولیہ استعمال نہ کریں۔
- تیز دھوپ، اور روشنی سرد ہوا اور گردوغبار آنکھوں کے لئے مضر ہیں۔
- دیر تک ایسا کام نہ کریں جس میں بینائی پر زور پڑے۔
- اگر آنکھوں میں کوئی شے پڑ جائے تو اسے صاف رومال کے کونے سے نکال دیں' آنکھیں ملنا مضر ہے۔

(4) کان:

- کانوں سے لاپرواہی برتی جائے تو بہرہ ہونے کا خدشہ ہے۔
- کانوں کو کسی چیز سے نہ کریدیں۔

- نزلہ وزکام' گلے کی خراش' بارش میں بھیگنے' پاؤں گیلا رہنے' ناک بند ہونے' کان میں میل جمع ہونے اور سرد ہوا کے کان کو لگنے سے بچائیں۔
- نہاتے وقت کان میں پانی نہ جانے دیں۔
- کان کو خود صاف نہ کریں بلکہ کبھی کبھی معالج سے صاف کراتے رہیں۔

دانت

دانت عمل انہضام کی شاہراہ میں پہلی منزل ہیں اس لئے دانتوں کی مضبوطی' کمزوری' گندگی' صفائی وغیرہ کا اثر ہضم پر ہوتا ہے ان کی خرابی کی وجہ سے بیسیوں امراض مثلاً بدہضمی' پیچش' اسہال' قبض' فقرالدم' دیدان وغیرہ پیدا ہوتے ہیں دانتوں کی خرابی کی سمیت کا اثر بتدریج اور مدت کے بعد اس وقت جا کر ظاہر ہوتا ہے جب علاج اور تدابیر کا وقت گزر چکا ہوتا ہے لہذا ان کی صفائی اور درستی پر ابتداء ہی سے توجہ دینی چاہئے۔

یہاں پر چند ضروری ہدایات درج کی جاتی ہیں جو دانتوں کو مضبوط اور خوبصورت اور غذا کو صحیح طور پر ہضم کرنے میں کارآمد ہیں:

- منہ صحت اور مرض کے لئے ایک دروازہ ہے لہذا اس کو ہمیشہ صاف رکھیں۔
- زیادہ گرم' زیادہ سرد' زیادہ سخت اشیاء نہ کھائیں۔
- غذا کو آہستہ آہستہ اور اچھی طرح چبا کر کھائیں۔
- جتنا زیادہ منہ سے کام لیا جائے گا معدہ اتنا ہی مشقت سے بچا رہے گا- زبان صرف گفتگو کے لئے ہی نہیں ہے بلکہ یہ برش کا کام بھی دیتی ہے۔ اسے لئے کھاتے وقت اس سے بھی کام لیں سوتے وقت مسواک کر کے سوئیں اور صبح اٹھ کر پھر مسواک کریں۔
- سخت گوشت اور نشاستہ دار غذائیں دانتوں کی درزوں میں پھنس جاتی ہیں اور ان کے متعفن ہونے کی وجہ سے منہ میں بدبو پیدا ہو جاتی ہے لہذا ایسی اشیاء کھانے کے بعد ضرور مسواک اور خلال کرو۔
- بچہ جب کھانا کھانے لگے تو ابتداء میں اسے ایسی چیزیں کھانے کو دیں جو ذرا سختی سے چبائی جائیں۔
- دانتوں میں پہلو بہ پہلو مسواک نہ کرو کیونکہ اس سے ذرات نکلنے کی جگہ دانتوں کے اندر اور زیادہ گھس جائیں گے دانتوں کے اندرونی اور پچھلے حصہ کو بھی صاف کرو۔
- قند سیاہ' مٹھائی وغیرہ بکثرت کھانے سے بھی دانت خراب ہو جاتے ہیں۔
- دانتوں کا کبھی کبھی دندان ساز یا طبیب سے معائنہ کراتے رہنا چاہئے۔

ٹوتھ برش اور دانت:

ٹوتھ برش کا استعمال روز افزوں سے ہے اسے دانتوں کی صفائی اور تحفظ کا ایک لازمی جزو قرار دے لیا گیا ہے لیکن ڈاکٹر ایف لاک کی تحقیق کے نتائج اس کے برعکس ہیں۔

انہوں نے سکولوں کے تیرہ چودہ بچوں کا معائنہ کرنے کے بعد مندرجہ ذیل جدول مرتب کیا ہے اس گروہ 'الف' میں وہ بچے ہیں جو کم از کم ایک مرتبہ روزانہ اپنے دانتوں کو برش کے ساتھ صاف کیا کرتے تھے۔ گروپ 'ب' میں وہ بچے شامل ہیں جو کبھی دانت برش استعمال نہیں کرتے تھے اور 'ج' میں وہ بچے شامل ہیں جو کبھی کبھی مثلاً عشرے میں ایک مرتبہ دانت برش استعمال کرتے تھے۔

گروہ	'الف'	'ب'	'ج'
لڑکے	1.13	1.35	1.25
لڑکیاں	1.33	1.21	1.13

اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ برش کا استعمال کرنے والوں اور نہ کرنے والوں میں دانتوں کی خرابی کے لحاظ سے کوئی خاص فرق نہیں ہے اس کے مقابلے میں اندازہ لگایا گیا ہے کہ اگر دانتوں کی صفائی مسواک سے کی جائے تو نہ صرف دانت صاف ہی رہتے ہیں بلکہ ہر قسم کی خرابی اور مرض سے محفوظ رہتے ہیں چنانچہ برش استعمال کرنے والے لوگ بسا اوقات تقیح اللثہ اور گوشت خورہ (پائیوریا) جیسے خبیث امراض میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ پیلو' ببول' نیم' سکھ چین وغیرہ میں دافع تعفن اور قابض اجزاء موجود ہیں۔ ان میں سے بعض میں ٹینک ایسڈ پایا جاتا ہے اسی لئے ان سے پائیوریا نہ ہونے کے علاوہ دانت مضبوط ہوتے ہیں۔ مسواک ہمیشہ تازہ ہونی چاہیے۔

غسل

صفائی اور پاکیزگی کا بہترین ذریعہ غسل ہے تاریخ سے پتہ چلتا ہے کہ قدیم زمانہ سے غسل کو بہت اہم سمجھا گیا ہے قدیم اہل روما اور اہل یونان غسل کرنا مذہبا فرض سمجھتے تھے۔

غسل کے لئے بالعموم قابل برداشت گرم پانی بہتر ہے اور یہ ہر عمر و موسم میں مفید ہوتا ہے ہر شخص کو ہفتہ میں دو تین دفعہ ضرور غسل کرنا چاہئے اگر چہ غسل کے لئے کوئی کلیہ قاعدہ مقرر نہیں کیا جا سکتا بعض لوگوں کے جسم سے بدبودار پسینہ نکلتا ہے انہیں گرمی کے موسم میں روزانہ دو دو مرتبہ غسل کرنا چاہئے بعض کے پسینہ میں بو نہیں ہوتی ان کے لئے ایک ہی مرتبہ غسل کرنا کافی ہو سکتا ہے۔

سرد پانی سے غسل کرنا صحت کے لئے بہت مفید ہے لیکن عصبی مزاج لوگوں کو مضر ہوتا ہے بچوں اور بوڑھوں کو نیم گرم پانی سے غسل کرنا مفید ہوتا ہے کھانا کھانے کے فوراً بعد کبھی غسل نہ کرنا چاہئے اور محنت یا تکان کے بعد یا جماع سے پہلے یا اس کے فوراً بعد بھی غسل بہت مضر ہے حاملہ مستورات کو بھی کم نہانا چاہئے۔

بہتر یہ ہے کہ موسم سرما میں ہفتہ میں دو تین مرتبہ اور موسم گرما میں روزانہ غسل کرنے کی عادت ڈالی جائے زیادہ دیر تک حمام میں یا گرم پانی کے حوض میں بیٹھنا مضر ہے اس سے بدن بہت کمزور ہو جاتا ہے غسل کے بعد جسم کو کپڑے سے صاف کر کے فوراً لباس پہن لینا چاہئے دیر تک برہنہ رہنا مضر ہے۔

شیخ الرئیس بو علی سینا تحریر فرماتے ہیں کہ سرد پانی کے غسل سے بدن قوی ہوتا ہے اور طبیعت میں فرحت پیدا ہوتی ہے اس کی سردی قوائے بدن کو جمع کرتی اور بڑھاتی ہے اور جسم کو طاقتور بناتی ہے مگر سرد غسل موسم گرما میں مناسب ہے اور وہ بھی اس حالت میں جب کہ جسم قوی اور تندرست ہو نیز بدن بہت لاغر اور بہت فربہ نہ ہو کیونکہ زیادہ لاغری اور فربہی میں نقصان کا اندیشہ ہے۔

علامہ ابو الحسن قرشی کہتے ہیں کہ بچوں' بوڑھوں اور اسہال تخمہ اور نزلہ و زکام کے مریضوں کو سرد غسل نہیں کرنا چاہئے۔

جناب پیمبر علیہ السلام فداہ امی و ابی سے ایک حدیث روایت کی گئی ہے جس کا مقصود یہ ہے صفراوی بخار میں ٹھنڈے پانی سے غسل کرنا مفید ہے شیخ بو علی سینا نے بھی شرائط کے ساتھ اس کی تاکید کی ہے۔

نیم گرم پانی ہر موسم میں ہر مزاج کے لئے مفید ہوتا ہے اسی طرح تندرست اشخاص کے لئے ہر موسم میں تازہ پانی کا غسل بھی فائدہ بخش ہے غسل سے جلد کے فضلات اور مختلف طرح کے جراثیم مرضی دور ہوتے ہیں غسل سے پانچ سے پندرہ

منٹ تک حسب برداشت ہونا چاہئے غسل میں بدن کر خوب ملنا چاہئے صابن کا استعمال ضروری ہے غسل کے بعد دبیز اور کھردرے تولیہ یا کپڑے سے جسم کو اچھی طرح پونچھ لینا چاہئے۔

لباس

لباس ہر موسم کے موافق ہونا چاہئے موسم گرما میں سوت' کتان یا سن کا کپڑا پہننا چاہئے کیونکہ یہ بیرونی گرمی کو کم جذب کرتے ہیں اونی کپڑے کی طرح حرارت کو باہر نکلنے سے مانع نہیں ہوتے مگر بہت باریک ململ کا کپڑا پہننا مفید نہیں ہوتا کیونکہ وہ بیرونی حرارت کو جذب کرلیتا ہے اور پسینہ کو خشک ہونے دیتا ہے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ بیرونی گرمی تو اثر کرتی ہے اور اندرونی گرمی خارج نہیں ہوتی اسی طرح موسم گرما میں اونی کپڑے بھی مناسب نہیں ہیں اس امر کا بھی خیال رکھنا چاہئے کہ سفید کپڑا دھوپ اور گرمی سے بچاتا ہے اور نیلا اور سیاہ آفتاب کی شعاعوں کو جذب کرتا ہے اس لئے موسم گرما میں سفید کپڑوں کا زیادہ استعمال کرنا چاہئے اگر کسی دوسرے رنگ کا کپڑا چاہیں تو پھر خاکی' بادامی' اودے' زرد' وغیرہ رنگوں کے کپڑے انتخاب کریں۔

موسم سرما میں گرم لباس پہننا چاہئے اس غرض کے لئے بہترین لباس اونی ہوتا ہے کیونکہ بیرونی سردی سے مانع ہوتا ہے اور اندرونی حرارت کو خارج نہیں ہونے دیتا۔ روئی دار کپڑے بھی اس موسم میں مفید ہوتے ہیں بچوں اور بوڑھوں کو خصوصاً گرم کپڑوں کی زیادہ ضرورت ہوتی ہے کیونکہ وہ سردی کو برداشت نہیں کرسکتے علاوہ ازیں موسم سرما میں سینے کی خصوصاً حفاظت کرنی چاہئے کیونکہ سرد ہوا لگنے سے نمونیا کا خطرہ ہوتا ہے معدہ اور آنتوں کے مریضوں کے شکم کو سردی سے محفوظ رکھنا چاہئے اوجاع مفاصل کے مریضوں کو بھی سردی سے بچنا چاہئے۔

موسم بہار اور موسم خزاں میں بھی ہلکا گرم لباس پہننا چاہئے کیونکہ موسم کے یکساں نہ ہونے کی وجہ سے سردی لگ جانے کا اندیشہ ہوتا ہے اگر ان موسموں میں معمولی گرم لباس برداشت نہ ہوسکے تو دبیز سوتی لباس پہننا چاہئے جس طرح موسم سرما میں سینہ اور شکم کو محفوظ رکھنے کی ضرورت ہوتی ہے اسی طرح موسم گرما میں سر اور ریڑھ کی ہڈی کو دھوپ کی تیز شعاعوں اور لو سے بچانے کی احتیاج ہوتی ہے اس غرض کے لئے پگڑی اور ہیٹ مفید ہیں۔

لباس ڈھیلا ہونا چاہئے تنگ لباس سینے کو پورا پھیلنے نہیں دیتا جس سے خون اچھی طرح صاف نہیں ہوتا معدہ اور آنتوں پر دباؤ پڑنے کی وجہ سے قبض کی شکایت ہوجاتی ہے تنگ گریبان اور ٹائی سے گردن کی رگوں پر دباؤ پڑکر دماغ میں خون کا اجتماع ہوتا ہے جس سے دردسر وغیرہ کی شکایت ہوجاتی ہے۔

تنگ جوتا بھی مضر ہے کیونکہ اس سے دوران خون میں خرابی پیدا ہوتی ہے اور دماغ پر بُرا اثر پڑتا ہے۔ انگریزی جوتا سے دیسی جوتا آرام دہ ہونے کی وجہ سے بہتر ہے افسوس ہے کہ اس ملک نے انگریزی لباس کے مفید جزو یعنی ہیٹ کو تو رد کر دیا مگر اس کے مضر حصہ ٹائی اور بوٹ کو اختیار کرلیا۔

مکان

مکان انسان کی بنیادی ضرورت میں شامل ہے ایک اچھے مکان کو نہ صرف خوب صورت بلکہ حفظ صحت کے اصولوں کے مطابق ہونا چاہئے اس غرض سے مکان میں مندرجہ ذیل اوصاف ہونے چاہئیں:

(1) محل وقوع:

اس میں مندرجہ ذیل امور پیش نظر رکھنے چاہئیں:

زمین: اونچی خشک اور مسام دار ہو۔
رخ: اس میں دھوپ اور ہوا آسانی سے آ سکے۔
گردونواح: کان کے قریب کوڑے کے ڈھیر، جوہڑ، تالاب، کارخانے اور قبرستان نہ ہوں۔

(2) رفع غلاظت کے طریقے:

غلیظ پانی اور فضلات آسانی سے گھر سے نکل سکیں۔

(3) ہوا کی آمدورفت:

تازہ ہوا آنے کثیف ہوا نکلنے کا مناسب انتظام ہو، اس کے (الف) دروازے اور کھڑکیاں مناسب سمت میں اور بالمقابل ہوں، (ب) ہر کمرے میں کم از کم ایک کھڑکی ضرور ہو۔

(4) مکان کی تعمیر:

مکان کی تعمیر میں خیال رکھا جائے کہ اس کی بنیادیں مضبوط اور خشک ہوں اور زمین کی نمی اوپر نہ آ سکے۔

(5) مکان سرد اور گرم رکھنے کے انتظامات:

مکان سرد رکھنے کے انتظامات گرمی سے بچنے کے لئے مکان کے لئے برآمدے ہوں۔ چھتیں اونچی رکھی جائیں دیواریں اور چھتیں زیادہ موٹی ہوں اس غرض کے لئے بجلی کے پنکھے اور خس کی ٹٹیاں بہت مفید ہیں۔ مکان کو گرم رکھنے کے لئے مندرجہ ذیل تدابیر پر عمل کیا جاتا ہے:

i- انگیٹھیوں یا آتشدان میں آگ جلائی جاتی ہے۔
ii- کمرے میں گرم ہوا گرم پانی یا بھاپ کے نل گزارے جاتے ہیں۔

(6) نالیاں:

نالیوں کو زمین دوز اور پختہ ہونا چاہئے۔

قہقہہ اور ہنسی

قہقہہ لگانے سے پھیپھڑوں کے کونوں کی کاربانک ایسڈ گیس (اجزائے دخانی) خارج ہوتی ہے اور اس کی جگہ آکسیجن آ کر لے لیتی ہے قہقہہ اعصاب میں قوت بخش تحریک پیدا کرتا ہے اور دماغ کو آمادہ کار کرتا ہے قہقہہ قلب کے ضعف کو دور کرتا ہے اور خون کو صاف کرتا ہے اگر آپ کام سے پہلے دو چار قہقہہ لگائیں تو بڑے اطمینان سے کام کو سرانجام دے سکیں گے اگر کھانے سے پہلے قہقہہ لگائیں تو کھانا اچھی طرح ہضم کر سکیں گے۔ پس ہر روز دو ایک مرتبہ قہقہے لگاؤ۔ بعض لوگ تم کو دن پھر عبوسٌ قمطریرا رہنے کی دعوت دیتے ہیں مگر خوب سمجھ لو کہ یہ مرض اور موت کی دعوت ہے شگفتگی زندگی اور صحت کا راز ہے عبوست و انقباض مرض کی علامت ہے قہقہہ صرف صحت افزا ہی نہیں ہے بلکہ دافع مرض ہے اور ضرورت ہے کہ "علاج قہقہی" کی طرف توجہ کی جائے۔

ہنسی کی طبّی قدر و قیمت کے متعلق ڈاکٹر جیمس ریلس نے انٹرنیشنل کلینیکس میں تحریر کیا ہے کہ جب دل کی کمزوری سے بہت زیادہ ضعف ہو جاتا ہے تو ہنسی کے ذریعے دل پر نہایت عمدہ اثر پڑتا ہے چنانچہ ایک مریض جو دل کے ذکی الحس ہو جانے سے بہت زیادہ ضعیف ہو گیا تھا اور اس میں مقوی قلب ادویہ یا دوسرے طریقوں کی نسبت دلی ہنسی نے حیرت انگیز اور فوری اثر

کیا۔ ڈاکٹر مذکور اس کی توجیہ یہ بیان کرتا ہے کہ ہنسی سے ڈیافرغما میں جو نیچے اوپر کی حرکات پیدا ہوتی ہیں ان سے دل کی بلاواسطہ مالش ہوتی ہے اور اس سے اس کے فعل میں ایک قسم کی تحریک اور سرگرمی پیدا ہو جاتی ہے یہ مالش دل کے دائیں بطن میں ہوتی ہے جو ڈیافرغما کے اوپر ہوتا ہے اور یہی وہ حصہ ہے جہاں سے دل کی حرکت شروع ہوتی ہے اس کے علاوہ ہنسی سے پھیپھڑوں میں معمول کی نسبت زیادہ ہوا داخل ہوتی ہے اور اس سے بھی دل میں تحریک پیدا ہوتی ہے نیز ہوا کے زیادہ داخل ہونے سے ترویج زیادہ ہوتی ہے اور یہ بھی تقویت کا باعث ہے اس تجربے سے ظاہر ہے کہ ضعف قلب کے مریضوں میں ہنسی علاج کی ایک نہایت مفید اور کارآمد تدبیر ہے مریض کو خوش و خرم رکھنا اور اکثر ہنساتے رہنا چاہئے کسی کا قول ہے ہنسو اور موٹے ہو جاؤ یہ علمی لحاظ سے بھی ایک حد تک صحت پر مبنی ہے اگر ہر ایک کام کی ابتداء سے پہلے اور انتہا کے بعد ایک عمدہ اور مسرت خیز قہقہہ لگالیا جائے تو ہمارے بہت سے مصائب کا خاتمہ ہو سکتا ہے۔

درازیٔ عمر

(بڑھاپے اور موت کے متعلق مغرب کے جدید نظریات)

حفظ صحت کے اصول و قواعد پر عمل پیرائی کا جہاں یہ نتیجہ ہوتا ہے کہ زندگی کے دن سہولت راحت اور اطمینان و مسرت سے گزرتے ہیں اس کے ساتھ ہی انسان عمر دراز کے لیلائے دلنواز سے ہمکنار ہونے کا شرف حاصل کر سکتا ہے دور حاضر نہ صرف عمر دراز بلکہ حیات جاویداں کے چشمہ کی تلاش میں سرگرداں ہے۔

اب پیش ہیں چند محققین کے خیالات پڑھیں اور اخذ کریں:

ڈاکٹر وروناف:

ڈاکٹر سرج وروناف نے یہ نظریہ پیش کیا کہ بڑھاپا اور موت غیر طبعی چیزیں ہیں یعنی یہ ضروری نہیں کہ انسان پر پیرانہ سالی اور موت وارد ہوں اور اگر ہم چاہیں تو ان سے محفوظ رہ سکتے ہیں ایک مقالہ میں اس نے تحریر کیا تھا

''عمر کو کس حد تک طویل کیا جا سکتا ہے اس سوال کا جواب دینے سے پہلے ہمیں یہ غور کرنا ہوگا کہ انسان کی عمر طبعی کیا ہے عجیب بات یہ ہے کہ اس کا جواب ہمیں معلوم نہیں مشہور سائنس دان فلورنس کا خیال ہے کہ انسان کی طبعی عمر ایک سو چالیس سال ہے اس کی دلیل یہ ہے کہ دودھ دینے والے جانور اس وقت سے سات گنا عرصہ تک زندہ رہتے ہیں جس عرصہ میں ان کا نشوونما بیس سال تک ہوتا ہے اس لئے اس کی عمر ایک سو چالیس سال ہونی چاہئے۔

مگر ڈاکٹروں نے آج تک ایسا شخص نہیں دیکھا جو طبعی موت سے مرا ہو یعنی قوت حیات اور حرارت غریزی کے اختتام کی وجہ سے موت واقع ہوئی ہو جن لوگوں نے سو سال سے زیادہ عمر حاصل کی ہے وہ بھی اس لئے نہیں مرے کہ ان کی حرارت غریزی ختم ہو گئی ہو بلکہ تشریح بعد الوفات (پوسٹ مارٹم) سے معلوم ہوا کہ کسی مرض یا مرضی تغیر کی وجہ سے ان کی موت واقع ہوئی ہے ورنہ ان کے کریات حیات میں ذخیرہ قوت ختم نہیں ہوا تھا اور اگر مرض پیدا نہ ہوتا تو وہ بھی اور زندہ رہ سکتے تھے۔

جوانی میں قوت حیات قوت مدافعت اور حرارت غریزی بکثرت ہوتی ہیں مگر زیادہ عمر ہونے پر قوت مدافعت اس قدر نہیں رہتی کہ وہ حیات کش مرض کو دور کر سکے اس سے معلوم ہوا کہ موت اس مخصوص کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے جسے بڑھاپا کہتے ہیں اس حالت میں عام ضعف پیدا ہو جاتا ہے اور ہمارے تمام قویٰ و افعال میں اضمحلال پیدا ہو جاتا ہے اس لئے ہمیں موت کے خلاف نہیں بلکہ بڑھاپا کے خلاف جنگ کرنی چاہئے کیونکہ موت صرف ایک غیر طبعی حادثہ ہے۔

پھر کیا یہ ممکن ہے کہ ہم بڑھاپے کو دور کر سکیں اور ہمیشہ جوان رہ سکیں اور اس طرح اپنی عمر کو اس قدر طویل کریں کہ موت صرف اس وقت آئے جب ہم طویل اور سرگرم زندگی سے تنگ آ جائیں اور دائمی سکون کی آغوش میں جانا چاہئیں۔"

اس کے بعد ڈاکٹر موصوف نے اعضاء اور کریات حیات پر بحث کی ہے اور یہ بتلایا ہے کہ کریات حیات مختلف غدد سے رطوبت حاصل کرتے رہتے ہیں ساٹھ سال کی عمر کے بعد کریات کو یہ رطوبت میسر آتی ہے اور اسی وجہ سے قوی و افعال میں اضمحلال شروع ہو جاتا ہے اس لئے اگر ہم ان غدوں کی جگہ جوانی کے غدد بدل سکیں تو کریات حیات کو پھر یہ رطوبت میسر آ سکے گی اور وہ حسب سابق کام کر سکیں گے اس کے بعد وہ تحریر کرتے ہیں:

"میں دس سال کے تجسس کے بعد آخر کامیاب ہوا آج سینکڑوں آدمی (تعلیم غدی یعنی بدن میں غددوں کا قلم لگانا) سے شباب حاصل کر چکے ہیں مجھے یقین ہے کہ اس عمل سے انسان کی عمر بڑھ چکی ہے۔

اگرچہ ابھی انسانوں کی نسبت تجربہ نہیں ہوا تاہم حیوانوں میں یہ تجربہ کیا جا چکا ہے 1918ء میں بعض مینڈھوں پر میں نے یہ عمل کیا تھا یہ مینڈھے بارہ سے چودہ سال کی عمر کے درمیان تھے جوان کا پورا بڑھاپا ہوتا ہے۔ ان کے دانت گر چکے تھے ان کی آنکھوں کی روشنی کم ہو چکی تھی وہ بہت کمزور تھے اور ان پر پیری کے تمام آثار طاری تھے غرض وہ پوست اور ہڈیوں کے ڈھانچے تھے۔ ایک مینڈھے کی عمر زیادہ سے زیادہ چودہ پندرہ سال ہوتی ہے اس مینڈھے پر بارہ سال کی عمر میں عملیہ کیا گیا اس وقت وہ بے حد مضمحل کمزور اور بوڑھا تھا عملیہ کے بعد وہ جوان اور طاقتور ہو گیا اس کی عمر بیس سال سے زیادہ ہے اس سے تین بچے بھی حاصل کئے جا چکے ہیں۔"

ڈاکٹر چارلس:

نیویارک میں درازی عمر کے مسئلہ پر غور کرنے کے لئے ایک مجلس منعقد ہوئی تھی جس میں ڈاکٹر چارلس نے اس خیال کا اظہار کیا کہ ہم انسان کی زندگی کو صدیوں تک بڑھا سکتے ہیں بشرطیکہ اس کی نمو کو جوانی اور بڑھاپے کے شروع ہونے سے پہلے روک نہ دیا جائے۔

حیوانی اور نباتی نکتہ خیال سے نمو عمر کا دوسرا نام ہے اور جب نمو بند ہو جاتا ہے تو موت واقع ہو جاتی ہے بڑھاپا بقول ڈاکٹر چارلس جسم کے مختلف احشاء کے ایک دوسرے کے ساتھ مل کر کام کرنے کی کمی کا نتیجہ ہے اور یہ کمی 25 سال کی عمر سے شروع ہوتی ہے اگر یہ کمی روکی یا بند کی جا سکے جیسا بچپن میں ممکن ہے تو بڑھاپا قطعی معدوم ہو سکتا ہے موجودہ تحقیقات سے معلوم ہوا ہے کہ اندرونی احشاء کے مواد خمارِیہ ایک دوسرے کے ساتھ مناسبت کام کرتے ہیں جس کی وجہ سے نمو ہوتی ہے اور بڑھاپا نہیں آتا یاد رہے کہ بڑھاپا اس بات کا نتیجہ نہیں کہ انسان کے برسوں زندہ رہنے کی وجہ سے اس کے احشاء گھس جاتے ہیں یا کمزور ہو جاتے ہیں بلکہ بڑھاپا احشاء کے ایک دوسرے سے مل کر مناسبت سے کام نہ کرنے کا نام ہے۔

درازئ عمر کے طریقے

عہد حاضر ابھی تک عمر نوح حاصل کرنے میں کامیاب نہیں ہوا تاہم وہ اس کی تلاش میں چشمہ حیواں کے قریب ضرور پہنچ چکا ہے اور بہت ممکن ہے کہ مستقبل قریب میں اس کی مجنونانہ طلب لیلائے مقصود سے ہمکنار ہو جائے اور اگرچہ ابھی عمر ہزار سالہ کے حصول میں کامیابی نہیں ہوئی تاہم عمر صد سالہ کے حصول میں متعدد اصحاب کامیاب ہو چکے ہیں اس لئے ہمیں ان حضرات کی کامیابی کا راز معلوم کرنا چاہئے۔

آخر وہ اسم اعظم کیا ہے جس کے ورد سے یہ معدودے چند اشخاص اس طلسم مخفی کے عقدہ لاینحل کو وا کرنے میں کامیاب

ہو گئے۔

ان کامران و فائزالرام ہستیوں کے حالات و مقالات پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ اسم اعظم اعتدال ہے اکل و شرب، جذبات، ورزش، کاروبار خواب و بیداری جسمانی و دماغی محنت میں ہر چیز میں اعتدال۔

بعض اصحاب اعتدال کے نام سے گھبرا جاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ کون عمر بھر اس طریق خشک کی پیروی کرے اس پابندی کی زندگی سے تو موت ہی اچھی ہے۔

مگر یہ ان کی غلطی ہے اعتدال سے مراد یہ نہیں ہے کہ وہ زاہدانہ اور راہبانہ زندگی بسر کریں بلکہ اس سے مقصود یہ ہے کہ لذات دینوی سے بہرہ اندوز ہوں مگر اعتدال کو ملحوظ رکھو مثلاً کھانے کے متعلق یہ نہیں کہا جاتا کہ لذیذ کھانے کھانا چھوڑ دو بلکہ صرف یہ ہدایت کی جاتی ہے کہ ضرور کھاؤ مگر پیٹ کی گنجائش سے زیادہ نہیں بعض اشخاص سمجھتے ہیں کہ عمر دراز کے لئے گوشت کھانے کی ممانعت ہے فی الحقیقت ممانعت نہیں بلکہ اعتدال کی شرط ہے۔

یہ یاد رہے کہ روزانہ گوشت کھانا ضروری نہیں کیونکہ گیہوں اور تمام دالوں میں گوشت کے اجزاء کی ایک بڑی مقدار موجود ہوتی ہے علاوہ ازیں دہی اور چھاچھ کا روزانہ استعمال عمر دراز کے لئے خصوصاً مفید ہے (دیکھیے صفحہ 176) بڑھاپے میں غذا کی مقدار کم ہونی چاہئے خصوصاً گوشت، دال اور روغنیات کا استعمال بہت کم کر دینا چاہئے عمر طویل میں معتدل خواب کو بھی بہت بڑا دخل ہے عموماً آٹھ گھنٹے کی نیند کافی ہوتی ہے شب کے ابتدائی حصہ میں سونے اور صبح سویرے جاگنے کی عادت بہت مفید ہے۔

کھلی ہوا میں روزانہ سیر کرنا اور اگر ممکن ہو تو ہلکی ورزش کرنا بھی طویل عمر کے لئے بہت ضروری ہے دماغی محنت اعتدال کے ساتھ ہونی چاہئے یہ غلط ہے کہ دماغی محنت سے عمر کم ہوتی ہے بلکہ بے کاری عمر کو کم کرتی ہے البتہ دماغی محنت میں اعتدال سے زیادہ مصروف نہ ہوں۔

سر یندر ناتھ بیز جی:

سر سریندر ناتھ بیز جی کو بنگال کا بے تاج بادشاہ کہا جاتا تھا انہوں نے پچھتر سال کی عمر میں از سر نو اخبار نویسی کی زندگی شروع کرتے وقت تحریر کیا تھا کہ میں اس وقت 75 سال کا ہوں اور پھر بھی تندرست ہوں اس کے اسباب یہ ہیں:

''میں بلاناغہ وقت مقررہ پر ورزش کرتا ہوں سیر بہترین ورزش ہے اور اسی کا میں عادی ہوں، خوراک کا خاص طور پر خیال رکھتا ہوں اور وقت مقررہ پر کھاتا ہو نیز آب و ہوا کے مطابق زود ہضم خوراک کھاتا ہوں، اپنے آرام کا خیال رکھتا ہوں رات کو جلدی سوتا اور صبح سویرے اٹھتا ہوں تمباکو اور منشیات سے پرہیز کرتا ہوں، سونے سے پہلے افکار و خیالات سے بالکل آزاد ہو جاتا ہوں تا کہ روح و دماغ کو کامل تازگی پہنچے''

تھامس پار:

ولایت کے تاریخی قبرستان ویسٹ منسٹر میں تھامس پار نامی ایک شخص کی قبر ہے جو 1483ء میں پیدا ہوا اور 152 سال کی عمر پا کر 1635ء میں مرا اس کے متعلق مشہور ہے کہ جب وہ ایک سو تیس سال کا تھا تو وہ اپنے کھیت میں بھی کام کیا کرتا تھا اور فرصت نکال کر اجرت پر دوسروں کا کام بھی کر دیا کرتا تھا اس زمانے میں اس نے دوسری شادی کی۔

موت سے چند ماہ قبل اس کو باوجود اتنی لمبی عمر کے عمدہ صحت میں دیکھ کر بادشاہ وقت چارلس اول کے سامنے پیش کیا گیا چارلس نے اس کو شاہی مہمان رکھا اور انواع اقسام کی مٹھائیاں، شرابیں اور شاہی کھانے کھلائے اور عیش و عشرت میں ڈال دیا یہ تغیر پار کی زندگی کے لئے مہلک ثابت ہوا اور وہ تھوڑے ہی عرصے میں راہی ملک بقا ہو گیا۔ ڈاکٹر ولیم ہاروے (محقق دوران

خون) کا بیان ہے کہ امتحان پر اس کے تمام اعضاء ایسے تندرست معلوم ہوتے تھے کہ اگر اس کی طرز رہائش اور غذا میں مذکورہ تغیر نہ آتا تو وہ کافی عرصہ جی سکتا تھا تحقیقات کرنے پر معلوم ہوا کہ اس کی اصلی غذا سادہ روٹی' تازہ دودھ' دودھ کی بنی ہوئی اشیاء' تازہ سبزیاں' تازہ میوے' پانی اور بہت تھوڑی مچھلی تھی اور یہی اس کی درازی عمر کا راز تھا۔

چانسے ڈیفیو:

چانسے ڈیفیو ترانوے سال کی عمر میں فوت ہوا ساٹھ سال کی عمر میں وہ وجع المفاصل میں گرفتار ہوا ہر طرح کا علاج کرنے پر بھی اسے فائدہ نہ ہوا بالآخر اس نے اپنی طرز معیشت کو بدل دیا اس نے گوشت بالکل ترک کر دیا اور تھوڑے دنوں میں اچھا ہو گیا اس کا بیان ہے کہ سادہ کھانا اور گوشت شراب اور تمباکو سے پرہیز عمر کو بڑھاتا ہے ڈیفیو عموماً مجالس طعام میں شریک ہوتا تھا مگر سگار وغیرہ کا استعمال نہیں کرتا تھا۔

شورل:

جب فرانس کے مشہور کیمیادان شورل کی صد سالہ سالگرہ منائی گئی تو اس نے اپنی درازی عمر کا راز یہ بتایا کہ میں فکر و تشویش کو پاس پھٹکنے نہیں دیتا گوشت نہیں کھاتا تمباکو' شراب' چائے' اور قہوہ نہیں پیتا اور میں سمجھتا ہوں کہ ان وجوہ سے میں سو سال کی عمر حاصل کر سکا ہوں۔"

ڈاکٹر سٹیفن سمتھ:

ڈاکٹر سٹیفن سمتھ نے بھی صد سالہ عمر حاصل کی وہ تمباکو اور شراب سے پرہیز کرتا تھا چائے اور قہوہ بہت کم استعمال کرتا ہے اور آنتوں کی خرابی کی وجہ سے دودھ اور روٹی کے سوا کچھ استعمال نہیں کرتا تھا کہ کہا کرتا تھا کہ درازی عمر حاصل کرنا چاہو تو کسی مزمن مرض کو حاصل کرو اور اس کی وجہ سے پرہیز کی زندگی پر مجبور ہو جاؤ۔

ابراہام لنکن:

لنکن نے لمبی عمر کے لئے حسب ذیل قواعد وضع کئے تھے تشویش اور فکر میں مبتلا مت ہو' دن میں تین مرتبہ کھانا کھاؤ' روزانہ اطمینان قلب کے ساتھ دعا مانگو' ہر ایک سے خوش خلقی سے پیش آؤ' ہاضمہ کو باقاعدہ رکھو' معمول ورزش کیا کرو۔

وکٹو ہیوگو:

وکٹر ہیوگر نے اپنے مکان پر حسب ذیل عبارت تحریر کی ہوئی تھی:

"صبح چھ بجے جاگنا دس بجے صبح کا اور شام کے چھ بجے رات کا کھانا کھانا اور رات کو دس بجے سو جانا سو سال کی عمر تک پہنچاتا ہے۔"

ڈاکٹر فلچر:

کمبرلینڈ کے مشہور طبیب ڈاکٹر فلچر نے درازی عمر کے لئے حسب ذیل ہدائتیں کی ہیں:

- شراب' تمباکو اور الکوحل سے پرہیز کریں۔
- صرف ناک سے سانس لیں۔
- حسب مزاج پوری نیند حاصل کریں۔
- کمرہ بالکل بند نہ کریں۔
- بغیر بھوک کے نہ کھائیں۔
- جس غذا سے رغبت ہو صرف وہی کھائیں۔
- غذا چبا کر کھائیں۔
- غذا نہ زیادہ کھائیں نہ کم۔
- غذا میں روغنی اجزاء کافی ہوں۔
- دانت صاف رکھیں۔

- روزانہ غسل کریں۔
- عموماً خوش رہا کریں۔
- لباس موسم گرما میں سرد اور موسم سرما میں گرم رکھیں۔
- بیکار نہ رہیں کچھ نہ کچھ کام کریں۔
- روزانہ ورزش کیا کریں۔

اطمینان قلب، صبر وقناعت، پاک دامنی، صفائی، ورزش، جلدی سونا اور سویرے جاگنا، مسرت اور خورد ونوش میں اعتدال ایسے امور ہیں جن کو تاعمر ملحوظ رکھنے سے عمر دراز حاصل ہو سکتی ہے۔

علم الامراض

اُردو	عربی	انگریزی
مرض	مرض	ڈیزیز Disease

مرض بدن کی اس حالت کا نام ہے جس سے بدن کے افعال صحیح صادر نہیں ہوتے یعنی اس میں بعض یا کل کاموں میں خلل واقع ہوتا ہے۔

مرض یا تو مفرد (Simple Disease) ہوتا ہے یا مرکب (Compound Disease) جب کئی مرضوں کے ملنے سے ایک نیا مرض پیدا ہوجاتا ہے تو اسے مرض مرکب کہتے ہیں اور اگر اس کی ماہیت ایک ہی مرض پر مشتمل ہو تو اسے مرض مفرد کہتے ہیں مرض مرکب کی مثال ورم ہے کیونکہ یہ تین مرضوں (سوء مزاج، مرض ترکیب، تفرق اتصال) سے مرکب ہے مرض مفرد کی مثال ایک روزہ بخار ہے۔

امراض مفردہ کی تین قسمیں ہیں: (1) سوء مزاج (Functional Disease) یہ ابتداء میں صرف اعضاء مفردہ کو لاحق ہوتا ہے اس میں عضو کا طبعی مزاج بدل جاتا ہے اور اس میں حرارت یا برودت یا رطوبت یا یبوست یا ان میں سے دو کیفیتوں کا اضافہ ہوجاتا ہے اس لئے اس کی آٹھ قسمیں ہیں: (1) سوء مزاج حار جس میں صرف حرارت بڑھ جاتی ہے، (2) سوء مزاج بارد جس میں صرف برودت بڑھ جاتی ہے، (3) سوء مزاج یابس میں جس میں صرف یبوست بڑھ جاتی ہے، (4) سوء مزاج رطب جس میں صرف رطوبت بڑھ جاتی ہے، (5) سوء مزاج حار رطب جس میں حرارت اور رطوبت بڑھ جاتی ہے، (6) سوء مزاج حار یابس جس میں حرارت اور یبوست بڑھ جاتی ہے، (7) سوء مزاج بارد رطب میں جس میں برودت اور رطوبت بڑھ جاتی ہے، (8) سوء مزاج بارد یابس جس میں برودت اور یبوست بڑھ جاتی ہے۔

پھر ان میں ہر ایک یا تو سادہ ہوتا ہے یا مادی۔ سوء مزاج سادہ سے یہ مراد ہے کہ بدن میں ایک غیر معتدل کیفیت پیدا ہو مگر اس کا سبب کوئی خلط نہ ہو جیسے ایک شخص کے بدن میں دھوپ میں بیٹھنے کی وجہ سے گرمی بڑھ جائے مگر اس کی کسی خلط میں حرارت نہ ہو سوء مزاج مادی سے مقصود یہ ہے کہ بدن میں کسی خلط کی وجہ سے غیر معتدل کیفیت پیدا ہو مثلاً کسی خلط کے گرم ہونے کی وجہ سے بخار ہوجائے۔

(2) مرض ترکیب (Organic Disease):

یہ ابتدا میں صرف اعضاء مرکبہ کو لاحق ہوتا ہے اس کی چار قسمیں ہیں (1) مرض خلقت مثلاً سر کا چپٹا ہونا (2) مرض مقدار مثلاً بدن کی مفرط فربہی (3) مرض عدد مثلاً انگشت زائد (4) مرض وضع مثلاً رعشہ۔

(3) مرض تفرق اتصال:

یہ ابتدا میں اعضاء مفردہ مرکب دونوں کو لاحق ہوسکتا ہے اس کی مثال زخم ہے۔

ہر مرض یا تو اصلی (Organic Disease) ہوتا ہے یا شرکی (Secondary Disease) مرض اصلی یا مرض اولی وہ ہے جو کسی دوسرے مرض کی وجہ سے پیدا نہ ہو مرض شرکی یا مرض عارضی وہ ہے جو کسی دوسرے مرض کی وجہ سے پیدا ہو۔ مرض اصلی کی مثال بخار اور مرض شرکی مثال وہ دردسر ہے جو بخار سے پیدا ہو یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ مرض شرکی کے حالات مرض اصلی کے ساتھ مختلف ہوتے رہتے ہیں یعنی مرض اصلی کے ساتھ مرض شرکی بھی کم وبیش ہوتا رہتا ہے۔

مرض کی شدت وخفت کی وجہ سے حسب ذیل قسمیں ہیں:

(1) مرض حاد:

اس مرض کو کہتے ہیں جس کی علامات شدید ہوتی ہیں اور مرض کی مدت تھوڑی ہوتی ہے یہ مدت عموماً چودہ روز تک قرار دی جاتی ہے۔

مرض حاد کے کئی درجے ہیں اگر مرض ایک سے چار دن تک ختم ہو تو اسے حاد فی غایت القصوئی کہتے ہیں اگر چار سے سات دن تک ختم ہو تو اسے حاد فی الغائیۃ کہتے ہیں اگر سات سے گیارہ دن کے اندر ختم ہو تو اسے حاد جداً کہتے ہیں اور اگر گیارہ سے چودہ روز تک ختم ہو تو اسے حاد مطلق کہتے ہیں۔

(2) مرض تحت الحاد:

وہ مرض ہے جس کی علامات کم شدید ہوں اور وہ عرصہ تک نہ رہے اس کی مدت اکیس سے چالیس روز تک ہوتی ہے۔

(3) مرض مزمن:

وہ مرض ہے جس کی علامات خفیف ہوں اور وہ چالیس دن سے زیادہ عرصہ تک رہے۔

بعض اور اعتبارات سے امراض کی حسب ذیل قسمیں ہیں:

مرض متعدی: وہ مرض ہے جو مریض سے تندرست اشخاص کو لگ جاتا ہے۔

مرض وبائی: وہ متعدی مرض ہے جو ایک ہی وقت میں عام طور پر پھیل جاتا ہے جیسے موسمی بخار، ہیضہ وغیرہ۔

مرض موروثی: وہ مرض ہے جو والدین سے حاصل ہو مثلاً جنون یا آتشک۔

اسباب امراض

عربی	انگریزی
اسباب الامراض	ایٹالوجی Aetiology

علم طب کا ایک مقصد امراض کو دور کرنا ہے اور امراض کو اسی وقت دور کیا جاسکتا ہے جب ان کے اسباب کا علم ہو اس لئے امراض کے اسباب کا معلوم کرنا ضروری ہوتا ہے۔

اصولی حیثیت سے اسباب امراض کو تین قسموں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے (1) وہ اسباب جو بدن کے باہر ہوں مثلاً آفتاب کی گرمی، ہوا کی سردی، غصہ اور خوف ان کو اسباب بادیہ کہتے ہیں (2) وہ اسباب جو بدن کے اندر ہوں اور بغیر کسی ذریعہ کے مرض کو پیدا کریں مثلاً عفونت سے بخار پیدا ہو ان کو اسباب واصلہ کہتے ہیں (3) وہ اسباب جو بدن کے اندر ہوں اور کسی

واسطہ کے ذریعہ سے مرض کو پیدا کرتے ہیں جیسے امتلاء عفونت پیدا کر کے بخار کا موجب ہوتا ہے ہم ان میں سے ہر ایک کو تفصیل کے ساتھ بیان کرتے ہیں۔

بیرونی اسباب

اُردو	طبی	انگریزی
بیرونی اسباب	اسباب بادیہ	ایکسٹرنل کازز External Causes
خارجی اسباب	اسباب خارجیہ	ایکسٹرنزک کازز Extrinsic Causes

اسباب بادیہ ان کو کہتے ہیں جو جسم سے باہر ہوں یہ حسب ذیل ہیں:

ہوا: انسانی جسم پر دباؤ، رطوبت، حرارت اور برقی قوت سے اثر کرتی ہے اس لئے ان کی کمی بیشی سے امراض پیدا ہوتے ہیں چنانچہ کنوؤں اور سمندروں میں نیچے اترنے پر ہوا کے دباؤ کے کم ہونے کی وجہ سے سانس میں دقت پیدا ہوتی ہے پہاڑوں کی چوٹیوں پر چڑھنے سے ہوا کا دباؤ کم ہوجانے کی وجہ سے اسہال آتے ہیں اور دوران خون میں تیزی پیدا ہوکر رگیں پھٹ جاتی ہیں جن مقامات میں ہوا کی رطوبت وحرارت زیادہ ہوتی ہے وہاں اکثر زرد بخار، فصلی بخار، ہیضہ، اسہال، پیچش وغیرہ کی زیادہ شکایت رہتی ہے ہوا میں برقی قوت کی کمی بیشی سے بھی بعض امراض پیدا ہوتے ہیں۔

جب ہوا میں گردوغبار معدنی ذرے نباتی مادے اور بدبودار اجزا پھیلے ہوئے ہوں تو ان سے بھی امراض پیدا ہوتے ہیں۔

پانی: پانی بھی بعض اوقات امراض کا موجب ہوتا ہے چنانچہ بنگال کے بعض مقامات میں گندے جوہڑوں کا پانی پینے سے اسہال، پیچش، بخار وغیرہ امراض ہوجاتے ہیں راجپوتانہ میں ٹھہرے تالاب کا پانی پینے سے وہزدات (تمدد Tetnus ٹیٹنس) پیدا ہوجاتا ہے کھاری پانی پینے سے پیچش ہوتی ہے قبرستان کے قریب کا پانی پینے سے اسہال آتے ہیں جس زمین میں چونا اور میگنیشیا ہو اس کا پانی پینے سے گھیگا اور پتھری ہوتی ہے۔

غذا: اس کو بہت سے امراض پیدا کرنے میں دخل ہے زیادہ اور مصالحہ دار غذاؤں کے کھانے سے معدہ اور آنتوں کے امراض اور بواسیر، نقرس، سکتہ وغیرہ امراض پیدا ہوتے ہیں زیادہ مٹھائی اور نشاستہ دار غذاؤں کے کھانے سے ذیابیطس کا امکان ہوتا ہے صرف نباتی غذاؤں کے کھانے سے آگزلک ایسڈ ہوکر ورم گردہ، سنگ مثانہ اور وجع المفاصل وغیرہ امراض لاحق ہوتے ہیں صرف اور بکثرت گوشت کھانے سے یورک ایسڈ پیدا ہوتا ہے جو ریگ و سنگ گردہ اور نقرس وغیرہ کا باعث ہوتا ہے غذا کے ناقص ہونے کی صورت میں سل اور جلدی امراض پیدا ہوتے ہیں غذا میں حیاتین کے کم ہونے کی صورت میں امراض لاحق ہوتے ہیں چنانچہ ہم ذیل میں ان کا ایک نقشہ درج کرتے ہیں:

حیاتین کی قسم	جن غذاؤں میں یہ قسم پائی جاتی ہے	اس کے نہ استعمال سے جو امراض پیدا ہوتے ہیں
حیاتین الف	روغنیات، روغن ماہی، چربی، مکھن، گھی، زردی بیضہ وغیرہ	قلت دم، شب کوری
حیاتین ب	پھل اور سبزیاں، گندم اور چاول کا چھلکا	بیری بیری، فالج
حیاتین ج	پھل، کرم کلا، مولی، شلغم، لیموں، نارنگی، ٹماٹر، آلو، گاجر، لوبیا، چقندر	گوشت خورہ (سکروی)
حیاتین د	روغن ماہی، دودھ	کساح

حیاتین ر	گوشت، سبوس گندم، چنے، زردی بیضہ، روغن زیتون، روغن بنولہ	عقر و عقم

ان کے علاوہ لباس، صفائی، ریاضت، عادات، جسمانی و روحانی علامات برقی اثرات اور نفسیات کو بھی خارجی اسباب میں شمار کیا جاتا ہے چنانچہ بچوں کے ننگے پاؤں رکھنے سے اکثر ان کو زکام ہو جاتا ہے اور موسم سرما میں سینہ کھلا رکھنے سے ذات الریہ کا خطرہ ہوتا ہے صفائی رکھنے سے خارش وغیرہ جلدی امراض پیدا ہوتے ہیں۔ ریاضت کے نہ کرنے سے بھی مختلف عوارض ہو جاتے ہیں اور جلق وغیرہ عادات بد سے ضعف اعضاء رئیسہ، جریان، اختلاج قلب، سوء ہضم اور قبض وغیرہ کی شکایت ہو جاتی ہے چوٹ لگنے سے ورم، شدید غم وغصہ سے خفقان، بجلی کے صدمے، افیون کھانے یا سانپ کے کاٹنے سے غشی ہو جاتی ہے ان کے علاوہ امراض کا ایک نہایت اہم خارجی سبب جراثیم ہیں جن کو ہم دوسرے مقام پر تفصیل سے بیان کریں گے۔

اندرونی اسباب

اُردو نام	طبّی نام	انگریزی نام
بدنی اسباب	اسباب بدنیہ	انٹرنل کازز **Internal Causes**
اندرونی اسباب	اسباب داخلہ	انٹرنزِک کازز **Intrinsic Causes**

اسباب بدنیہ ان اسباب کو کہتے ہیں جو جسم کے اندر پائے جاتے ہیں ان کی دو قسمیں ہیں (1) اسباب سابقہ پری ڈس پوزنگ کازز (Predisposing Causes) اور (2) اسباب واصلہ امی جی ایٹ کازز (Immediate Causes) اسباب سابقہ یا اسباب معدہ ان اسباب کو کہتے ہیں جو طبیعت کو امراض کے قبول کرنے کے لئے مستعد بنائیں اور کسی واسطہ کے ذریعہ مرض پیدا کریں اسباب واصلہ یا اسباب محرکہ وہ اسباب ہیں جو براہ راست مرض پیدا کریں۔

اندرونی اسباب میں حسب ذیل اسباب کو شامل کیا گیا ہے:

عمر:

ہر عمر میں اعضاء کی مختلف حالت ہونے کی وجہ سے مختلف امراض لاحق ہوتے ہیں چنانچہ ہم ذیل میں ان کا ایک نقشہ درج کرتے ہیں۔

عمر	عمر کے درجات اور امراض
دانت نکلنے سے پہلے	تشنجی امراض، اُم الصبیان، کزاز، اسہال، پیچش، کرم امعاء، خسرہ، کالی کھانسی، پسلی چلنا وغیرہ۔
دانت نکلنے کے زمانہ میں	امراض دماغ، امراض معدہ، امراض امعاء، اسہال، خراش دار دست، پیچش، جلدی خراش وغیرہ۔
دانت نکلنے سے چھ سات برس کی عمر تک	بخار، آشوب چشم، نزلہ وزکام، جلدی امراض وغیرہ۔
سات برس سے چودہ برس تک	نکسیر پھوٹنا، مرض اخضر، فقر الدم وغیرہ۔
پندرہ سے پچیس سال تک	امراض ہضم، سیلان خون، امراض خنازیری، بخار، تپ دق، صرع، اختناق الرحم، جریان وغیرہ۔

پچیس سے پچاس سال تک	گو امراض کم لاحق ہوتے ہیں مگر سوزشی اور دموی امراض ہوجاتے ہیں علاوہ ازیں مردوں میں اعتدال نہ ہونے سے اور عورتوں میں فتورِ حیض کی وجہ سے امراض مخصوصہ پیدا ہوتے ہیں۔
پچاس سال سے آخر عمر تک	کھانسی، دمہ، وجع المفاصل، فالج، سکتہ، رعشہ، پتھری وغیرہ۔

جنس:

بعض امراض مردوں میں زیادہ ہوتے ہیں اور بعض عورتوں میں چنانچہ مردوں میں ذیابیطس، نقرس، صرع، گنڈا اور دموی امراض زیادہ ہوتے ہیں اور عورتوں میں کمئ خون، قبض، مرض اخضر، اختناق الرحم اور عصبی امراض زیادہ ہوتے ہیں۔

استعداد طبی:

اگر بدن میں خون زیادہ ہو تو سوزشی امراض پیدا ہوتے ہیں اگر خون کم ہو تو فقرالدم وغیرہ امراض پیدا ہوتے ہیں اگر نقرسی، مفاصلی، سرطانی، سلی یا خنازیری سیلان ہو تو اس قسم کے امراض زیادہ لاحق ہوتے ہیں شدید بخار کے بعد پھیپھڑے کے امراض اور آتشک کے بعد وجع المفاصل اور جلدی امراض کی استعداد پیدا ہوجاتی ہے اگر وجع المفاصل صرع، اور خناق کلبی ایک مرتبہ ہوجائے تو ان کے دوبارہ پیدا ہوجانے کی استعداد پیدا ہوجاتی ہے۔

مزاج:

دموی مزاج میں ضغطہ الدم سیلان خون شدید اقسام کے بخار اور گرم امراض پیدا ہوتے ہیں بلغمی مزاج میں خنازیری و بلغمی امراض کے پیدا ہونے کی استعداد ہوتی ہے صفراوی مزاج میں امراض جگر و امعا اور صفراوی امراض زیادہ واقع ہوتے ہیں سوداوی مزاج مالیخولیا وغیرہ امراض سوداوی میں مبتلا ہوسکتا ہے عصبی مزاج میں دماغی وعصبی امراض زیادہ پیدا ہوتے ہیں۔

علاوہ ازیں بعض طبائع بعض چیزوں سے غیر معمولی طور پر متاثر ہوتی ہیں مثلاً بعض اشخاص کو پھل یا گوشت سے دست و قے شروع ہوجاتے ہیں اس کو خصوصیت مزاجی کہتے ہیں۔

وراثت:

امراض کے پیدا ہونے میں بعض اوقات وراثت کو بھی دخل ہوتا ہے۔ چنانچہ سل، آتشک، ذیابیطس، صرع، دیوانگی، نقرس، جذام، جنون، وغیرہ موروثی امراض ہیں ان میں بعض امراض بچوں کی طرف منتقل ہوجاتے ہیں بعض کی صرف استعداد پائی جاتی ہے۔ بعض کا اثر پہلی نسل پر تو نہیں ہوتا مگر دوسری نسل پر ہوتا ہے موروثی امراض کا نقشہ درج کیا جاتا ہے۔

موروثی امراض

اقسام امراض	امراض
عصبی امراض	صرع، جنون، مراق، عصبی درد، سکتہ، فالج، رعشہ
جلدی امراض	جذام، چنبل، سرطان
امراض متعدیہ	آتشک، سل، کنج
امراض مفاصل	نقرس، اوجاع مفاصل
امراض گردہ و مثانہ	ریگ و سنگ گردہ و مثانہ، ذیابیطس

متفرق امراض	بواسیر' دمہ' کج الرِیہ' نابینائی' بہرہ پن' شیب غیر طبعی

پیشہ:

زیادہ بوجھ اٹھانے والوں کو فتق اور سکتہ ہوجاتا ہے مصوروں' کاتبوں' کلرکوں اور بنیوں کو بواسیر' قبض اور بدہضمی کی شکایت ہوجاتی ہے آئینہ یا برتنوں پر قلعی کرنے والوں کو سیمابی رعشہ اور کثرت بزاق کے امراض ہوتے ہیں سنار' لوہار' گھڑی ساز' باورچی وغیرہ ضعف چشم کی شکایت میں مبتلا ہوتے ہیں روئی دھننے والے کو دمہ' سیسہ کے کام کرنے والوں کو فالج اور قولنج' قصاب کو جلدی امراض اور پروفیسروں اور واعظوں کو درد جگر کی شکایت ہوجاتی ہے۔

قومیت:

انگریزوں میں ہیضہ' چیچک' پیچش ملیریا کے حملے شدید ہوتے ہیں گورے رنگ کے اشخاص کو زرد بخار' محرقہ بخار زیادہ ہوتے ہیں حبشیوں میں چیچک اور مرض النوم بکثرت پائے جاتے ہیں۔

تشخیص الامراض

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
تشخیص الامراض	تشخیص الامراض	ڈایاگنوسس Diagnosis

صحیح علاج کے لئے صحیح تشخیص کا ہونا ضروری ہے اور صحیح تشخیص جس قدر اہم ہے اسی قدر دشوار اور پیچیدہ بھی ہے اس کے لئے وسیع علم اور طویل تجربے کے علاوہ عقل سلیم اور فکر صحیح کی ضرورت ہے اگر علاج شروع کرنے سے پہلے استقصا مریض سے مرض کو مشخص و متعین کرلیا جائے تو غلطی کا بہت کم احتمال رہ جاتا ہے فی الحقیقت علاج کا تمام تر دارومدار تشخیص پر ہے اور تشخیص کا بیشتر انحصار استقصا مریض پر۔

مریض کے حالات معلوم کرنا

(مریض کے حالات معلوم کرنا/ استقصاء المریض/ کیس ٹیکنگ Case Taking)

ہر ایک تجربہ کار اور کہنہ مشق طبیب کا طریق استقصاء ذاتی تجربہ کے ماتحت اکثر جداگانہ اور مخصوص ہوا کرتا ہے تاہم سب سے بہتر اور مفید طریق وہ ہے جو نہایت مختصر مگر تمام حالات پر حاوی ہو اور کوئی بات ایسی باقی نہ رہ جائے تو موجودہ مرض پر روشنی ڈالتی ہو۔ استقصاء المریض کے دو حصے ہیں:

1) استفسارات یعنی مریض سے سوالات کے ذریعے حالات مرض دریافت کرنا۔
2) مریض کا جسمانی امتحان یعنی حواس اور آلات کے ذریعے مریض کے آلات و اعضاء کا امتحان کرکے مرض کے حالات معلوم کرنا۔

استفسارات

(مریض سے حالات دریافت کرنا/ استفسار عن المریض/ انٹروگیشن آف پیشنٹ Interrogation of Patient)

استفسارات کے ذریعے مریض کی تکلیف کے موجودہ اور سابقہ حالات اس کی گزشتہ زندگی اور سابقہ صحت خاندانی اور موروثی حالات معلوم کئے جاتے ہیں جسمانی امتحان شروع کرنے سے قبل استفسارات کے ذریعے مریض کے حالات کا

دریافت کرلینا ضروری ہے کیونکہ محض استفسار سے بہت سی ایسی باتیں معلوم ہوجاتی ہیں جن سے تشخیص و تعین مرض میں مدد مل جاتی ہے۔ اس کے بعد جسمانی امتحان کے ذریعہ ان کی تصدیق کی جاتی ہے استفسار نہایت نرمی اور ہمدردی سے کرنا چاہئے اس میں تکرار اور ایسے سوالات سے بچنا چاہئے جن سے خود جواب نکل آئے مثلاً درد کے متعلق یہ نہیں پوچھنا چاہئے کہ کیا مریض کو فلاں جگہ درد ہوتا ہے'' بلکہ یہ پوچھنا ہے کہ کیا مریض کو درد ہوتا ہے اگر ہوتا ہے تو کہاں اس کے علاوہ دوسروں کے سامنے مریض سے ایسے سوال نہ پوچھیں جن کا جواب دینے سے وہ شرما جائے مثلاً امراض خبیثہ یا امراض مخصوصہ وغیرہ کے متعلق۔ ایسے سوالات تنہائی میں پوچھے جاسکتے ہیں نیز مہلک امراض مثلاً سل و دق وغیرہ کے مریضوں کے خاندانی حالات دریافت کرتے وقت ان امراض کے متعلق نہیں پوچھنا چاہئے کیونکہ اس سے مریض خوف زدہ ہوجاتا ہے استفسارات صرف وہی کرنے چاہئیں جو نہایت ضروری ہوں اور ان میں اختصار کو ہمیشہ مد نظر رکھنا چاہئے۔ بعض مریض بالخصوص جو مزمن امراض میں مبتلا ہوتے ہیں استفسارات کا جواب نہایت طویل دیتے ہیں اور ان میں ایسی فضول باتیں شامل کردیتے ہیں جو مرض سے کوئی تعلق نہیں رکھتیں تاہم طبیب کو تحمل اور بردباری سے کام لینا چاہئے اور مریض کی تمام باتیں اطمینان سے سن کر ضروری باتوں کو ذہن نشین کرلینا چاہئے اور جسمانی امتحان کے وقت ان کی تصدیق کرلینی چاہئے۔ استفسارات دو قسم کے ہوتے ہیں (1) استفسارات عام جو کسی خاص نظام عضوی کے امراض کے متعلق نہیں ہوا کرتے بلکہ عام طور پر ہر ایک مرض میں دریافت کئے جاسکتے ہیں (2) خاص استفسارات جو کسی خاص عضو یا نظام جسمانی سے تعلق رکھتے ہیں اور ان کے امراض کو معلوم کرنے کے لئے کئے جاتے ہیں۔

استفسارات عام:

ان کے ذریعے ذیل کی باتیں دریافت کی جاتی ہیں:

(1) عام باتیں مثلاً مریض کا نام' عمر' جنس' ذات' پیشہ' مقام پیدائش سکونت وغیرہ۔

(2) مریض کی خاص شکایت جس کے لئے وہ معالج کے پاس آیا ہے اس کی نوعیت اور مدت۔

(3) مریض کی موجودہ شکایت کی تاریخ یعنی جس مرض میں وہ مبتلا ہے اس کے تفصیلی حالات مثلاً مرض کب اور کس طرح شروع ہوا اس کا قرین قیاس سبب اور رفتار کیا تھی علاج اگر کوئی کیا گیا ہو۔

(4) مریض کی ذاتی تاریخ مقاہل ہے یا مجرد غذا کی نوعیت' عادات بالخصوص منشیات مثلاً شراب وغیرہ کے متعلق نیز گھر اور کام کرنے کے مقام کا ماحول دریافت کیا جاتا ہے۔

(5) سابقہ امراض و حوادث بچپن میں (ٹیکہ چیچک دیگر حمیات ثبوری مثلاً خسرہ موتی جھرہ وغیرہ) اور جوانی میں (امراض خبیثہ سوزاک' آتشک عورتوں میں اسقاط اور ایام ماہواری کے نقائص وغیرہ) موسمی بخار یعنی ملیریا' اسہال یا پیچش اور اتفاقی حادثات۔

(6) مریض کے خاندانی حالات باپ' ماں' بھائیوں' بہنوں کے حالات خواہ وہ زندہ ہوں یا وفات پاگئے ہوں اگر زندہ ہوں تو ان کی عمر اور صحت بھی معلوم کرلیں وفات پاگئے ہوں تو موت کے وقت کی عمر اور موت کا سبب بھی معلوم کریں موروثی استعداد مرض کو بھی دریافت کرلیں بعض لوگ پہلے خاندانی حالات اس کے بعد گزشتہ حالات اس کے بعد موجودہ مرض کے حالات اور سب سے آخر میں مریض کی خاص شکایت کے متعلق استفسارات کرنے کی سفارش کرتے ہیں مگر یہ ترتیب کچھ زیادہ بہتر نہیں اس کی جگہ مندرجہ بالا ترتیب کے مطابق استفسارات کرنے سے طبیب بہت سے غیر ضروری استفسارات سے بچ جاتا ہے چنانچہ سب سے پہلے مریض سے اس کی موجودہ شکایت کو بالتفصیل نہایت توجہ اور ہمدردی سے خود اس کے الفاظ میں سنیں اس کے بعد کون کون سی شکایت کس کس ترتیب سے شروع ہوئی اس سے پہلے مریض سے حسب ضرورت اس کی گزشتہ زندگی

کے حالات معلوم کریں اس میں اس کا ماحول یعنی گردوپیش کے حالات، پیشہ، شخصی عادات مثلاً شراب، سگریٹ، تمباکو یا دیگر منشیات کی عادات اور اگر وہ کسی منشی چیز کا عادی ہو تو اس کی مقدار اور طریق استعمال بھی دریافت کرلینا چاہئے نیز جماع ورزش وغیرہ کے متعلق بھی اس کی عادات معلوم کرلیں پھر سابقہ امراض معلوم کریں۔

یادداشت:

عورتوں میں آتشک وسوزاک کے متعلق ایسے سوالات نہیں کرنے چاہئیں جن سے ان کو یہ شبہ ہو کہ ان سے ان امراض کے متعلق دریافت کیا جارہا ہے اس کے لئے اس طرح دریافت کیا جاسکتا ہے کہ عرصہ تک ان کے حلق میں کوئی زخم تو نہیں رہا ان کے بال تو بکثرت نہیں گرتے ان کے جسم پر تانبے کے رنگ کے زخم تو نہیں جن سے بھوسی اترتی رہتی ہے یا ان کی ہڈیوں میں درد اور گلٹیاں تو نہیں پیشاب جلن سے تو نہیں آتا۔ آخر میں اگر ضرورت ہو تو مریض کے خاندانی اور موروثی حالات دریافت کرلیں اس کے لئے موت کا سبب (اگر مرگئے ہوں) دریافت کریں اگر مزمن امراض مثلاً سل، دق، سرطان، وجع المفاصل، صرع، سکتہ، جنون دیگر عصبی و دماغی امراض دمہ، امراض گردہ، اور امراض قلب میں مبتلا ہو تو اس سے یہ بھی دریافت کرلینا چاہئے کہ اس کے خاندان میں اس کا کوئی قریبی عزیز تو ان امراض میں مبتلا نہیں رہا۔

استفسارات عام کے شروع یا آخر میں مریض کا نام، پیشہ، جائے سکونت، تجربہ و قابل اور اگر ممکن ہو تو مکمل پتہ بھی دریافت کرلینا چاہئے۔

خاص استفسارات:

یعنی وہ استفسارات جو کسی خاص عضو یا نظام جسمانی کے امراض سے تعلق رکھتے ہیں جب مندرجہ بالا عام استفسارات سے کسی خاص نظام عضوی میں مرض کے موجود ہونے کا شبہ ہو تو ان استفسارات سے کام لے کر مزید تحقیق کریں۔

(1) نظام ہضم: (منہ، حلق، مری، معدہ، امعاء، جگر، مرارہ اور طحال وغیرہ) بھوک، پیاس ان کی کمی بیشی اور کیفیت وغیرہ بھوک کے وقت کے احساسات، غذا کے دوران کے اور اس کے بعد کے احساسات، بے مزگی، درد، بوجھ، تناؤ، ڈکار، ترشی، متلی) درد، جلن، کھچاوٹ وغیرہ کی حالت اور مقام اور غذا سے اس کے تعلق (مقام کے متعلق مریض سے کہیں کہ وہ اس مقام پر ہاتھ رکھ کر بتائے جہاں تکلیف محسوس ہوتی ہے) قے، اسہال، ان کے دفعات نوعیت، رنگ اور دیگر عام خصوصیات جو مریض جانتا ہو غذا کے ساتھ ان کا کیا تعلق ہے نفخ و ریاح، آنتوں کی قبض، قولنج، پیچش، مروڑ وغیرہ جگر، مرارہ اور اطحال کی صورت میں بواسیر، جلد کی خارش اور شبور وغیرہ کے متعلق دریافت کریں۔

(2) نظام تنفس: (قصبۃ الریہ، پھیپھڑے، ان کی جھلیاں، حجاب حاجز، حنجرہ) ناک اور حلق وغیرہ کھانسی نفث (کھنکار، بلغم خون، وغیرہ سینہ سے خارج ہوتا ہے) سینے کے درد، تنگی تنفس اور رات کو پسینہ آنے کے متعلق تفصیلی حالات معلوم کریں۔

(3) نظام دموی: (عروق یعنی اوردہ شرائین اور قلب) اختلاج القلب تنگی تنفس دل کے مقام کا درد یا کوئی اور مخصوص احساس، نیند کی حالت اور آنکھوں کے سامنے اندھیرا آنے کے متعلق پوچھیں۔

(4) نظام بولی (گردہ حالبین، مثانہ و مجرئ بول وغیرہ) کنج ران، پیڑو، مثانہ یا مجرئ بول کے درد، دردسر، سدر، دوار، غنودگی، سستی، فالج، تشنجی دردوں، تنگی تنفس، چہرے اور آنکھوں کی سوجن اور پسینہ کے اخراج کے متعلق پوچھیں۔

بول کے متعلق: اس کی مقدار اس کے خارج کرنے میں تکلیف اور درد کے احساس دفعات کثرت وقلت اور احتباس کے متعلق دریافت کریں۔

(5) نظام عصبی (آلات حس وحرکت یعنی دماغ، حرام مغز، اعصاب وغیرہ) فہم و ادراک، حافظہ، نیند، درد عصبی اور دیگر معمولی

احساسات، دوری تکلیف میں دورے کی مکمل کیفیت اس کی علامات، قلب و مابعد، حواس خمسہ اور ان کے آلات (آنکھ، کان، ناک، زبان اور جلد) کے افعال معلوم کریں۔

(6) اعضاء تناسل: عورتوں میں ایام ماہواری کی حالت خون کی قلت و کثرت، مدت، مقدار ایام وقفہ میں کسی رطوبت وغیرہ کے اخراج کے متعلق، اور مردوں میں جریان، احتلام، سرعت شہوت کی کمی بیشی، کمر کے درد وغیرہ کے متعلق معلوم کریں۔

تجربہ اور عمل تھوڑے عرصہ میں از خود بتا دیتا ہے کہ کس مریض میں کون سے استفسارات عام و خاص ضروری ہیں۔

امراض اطفال:

بچوں کے متعلق اس کے عزیزوں سے استفسار کریں اس کی موجودہ یا سابقہ شکایات کے متعلق معلوم کریں ہضم اور بول و براز کی کیفیت معلوم کریں اگر بچہ روتا ہو تو اس کے رونے کے خاص خاص اوقات دریافت کریں اس کے علاوہ اس کی والدہ سے یہ باتیں دریافت کریں کہ اسے کبھی اسقاط تو نہیں ہوا اور بچہ طبعی مدت کے بعد طبعی شکل میں پیدا ہوا تھا یا نہیں اس کی پرورش ماں کے دودھ پر ہوتی ہے یا کسی اور دودھ پر دودھ چھڑا دیا گیا ہے یا نہیں اگر چھڑا دیا گیا ہے تو اب بچہ کی خوراک کیا ہے بچہ کے دانت نکل چکے ہیں اور وہ چل پھر سکتا ہے یا نہیں اگر جواب اثبات میں ہو تو یہ بھی پوچھ لیں کہ اس نے کب دانت نکالے اور کب چلنا پھرنا سیکھا یہ بھی پوچھیں کہ بچہ تندرست پیدا ہوا تھا یا اس کے جسم پر کسی قسم کے دانے تھے اس کی ناک بہتی تھی۔

مریض کا جسمانی امتحان

ڈاکٹری نام	طبی نام	اُردو نام
فزیکل ایگزامینیشن آف دی پیشنٹ **Physical Examination of the Patient**	فحص جسمانی	مریض کا جسمانی امتحان

استفسار کے بعد نہایت اطمینان اور دلجمعی کے ساتھ مریض کا جسمانی امتحان کریں پہلے مریض کی عام حالت اور سحنہ کا بغور ملاحظہ کریں اگر مریض صاحب فراش ہو اور اٹھ بیٹھ نہ سکتا ہو تو بستر میں اس کے لیٹنے کی ہیت دیکھیں خصوصاً جب کہ وہ غیر طبعی ہو اگر وہ خود چل کر مطب میں آیا ہو تو اس کے انداز رفتار اور نشست و برخاست کو ملاحظہ کریں نیز اس کا قد وزن جسم کے عام نشوونما عضلات جسمانی کی حالت، تناسب اعضاء غیر طبعی اور مرضی مظاہرات مثلاً کمئی خون، نیلاہٹ، یرقان، تشنج اور جسمانی ثبور وغیرہ دیکھیں نیز گزشتہ امراض مثلاً آتشک، ملیریا، چیچک وغیرہ کے شواہد اور چہرہ بشرہ، آنکھوں اور ہاتھ پاؤں کے عام مظاہرات کو دیکھیں، سانس اور کھانسی وغیرہ کی حالت اور لمس کی کیفیت کا امتحان کریں یہ تمام باتیں دوران استفسار ہی معلوم کر لینی چاہئیں اس کے بعد اس عضو یا نظام جسمانی کا امتحان کریں جس میں استفسار کے بعد مرض کی موجودگی کا شبہ غالب ہو پھر حسب ضرورت دوسرے اعضاء کا امتحان کر لیں بعض لوگ ہر ایک مرض میں ایک ہی ترتیب سے امتحان کرتے ہیں مگر بہترین ترتیب یہ ہے کہ عضو ماؤف کا امتحان کرنے کے بعد پہلے سینہ پھر شکم پھر عانہ پھر سر اور دیگر اطراف جسم کا امتحان کیا جائے اس میں طبیب اکثر غیر ضروری اعضاء کا امتحان کرنے سے بچ جاتا ہے جسمانی امتحان نہایت آہستگی اور احتیاط سے کرنا چاہئے بعض خطرناک امراض خصوصاً دل اور پھیپھڑے کے خاص خاص امراض میں نیز ایسے مریضوں میں جو شدید تکلیف کے بغیر ہل جل نہ سکتے ہوں تفصیلی اور مکمل امتحان کو ملتوی کر دینا چاہئے کیونکہ اس سے مریض کو تکلیف پہنچنے کے علاوہ بعض اوقات شدید نقصان پہنچ جانے کا اندیشہ ہوتا ہے چنانچہ امراض قلب کے بعض مریض تفصیلی امتحان کے لئے ہلانے جلانے سے مر سکتے ہیں۔

جوانوں میں جسمانی امتحان کی نسبت استفسار زیادہ مفید اور اہم ہے مگر بچوں میں جسمانی امتحان نہایت ضروری ہے کیونکہ بچے اپنی شکایات کو زبانی بیان نہیں کر سکتے اس لئے بچوں کے جسمانی امتحان میں خصوصیت سے کوشش کرنی چاہئے اس کے لئے بچے کے چہرے آنکھوں کی چمک' اس کی ہیئت اور حرکات کا بغور ملاحظہ کریں کیونکہ بچہ اکثر اپنے ہاتھ کو بار بار مقام تکلیف کی طرف لے جاتا ہے اس کے بعد اس کے باقی ضروری اعضاء صدر وبطن وغیرہ کا امتحان کریں مگر امتحان شروع کرنے سے قبل اس کو اپنے ساتھ مانوس اور بے تکلف کریں اور اس کی توجہ کو کسی کھیل یا خوبصورت چیز کی طرف لگا دیں۔

جسمانی امتحان میں حواس کے علاوہ مقیاس الحرارت اور مسماع الصدر وغیرہ مختلف آلات سے مدد لی جاتی ہے اس کے علاوہ بول و براز' تھوک' بلغم' خون تے وغیرہ رطوبات جسم کا امتحان کرنے کے لئے کیمیاوی آلات اور خوردبین کو بھی استعمال کیا جاتا ہے مگر آلات کی نسبت حواس سے زیادہ کام لینا چاہئے۔

جسمانی امتحان کے بہت سے طریق ہیں مثلاً امتحان بالبصر' امتحان بالجس' امتحان بالقرع امتحان بالسمع' امتحان المساحت' امتحان خوردبینی' امتحان کیمیاوی وغیرہ ان سب کا تفصیلی بیان آئندہ صفحات پر درج ہے ذیل میں وہ امور درج ہیں جن کو مختلف عضوی نظاموں کے امتحان میں ملحوظ رکھنا ضروری ہے۔

بشرہ کے امتحان میں:

جلد کی رنگت' پھیکا پن' زردی' کمئی خون' تہیج استسقائی' تغیرات ہزالی' ہاتھوں اور ناخنوں کی حالت اور جلد کے مخصوص ابھار کو دیکھیں۔

آلات ہضم کے امتحان میں:

پہلے لبوں اور دانتوں کا امتحان کریں پھر مسوڑھوں اور زبان اس کے بعد حلق اور برزخ الحلقوم ولوزتین وغیرہ کا امتحان منظار الحلق یعنی آلہ حنجرہ بین کے ذریعے کریں اس کے بعد اگر ضروری اور ممکن ہو تو ربڑ کی نلکی (اسنوبہ معدیہ' سٹامک ٹیوب) یا لوہے کی سلائی' مبر (ساؤنڈ) سے امتحان کریں۔ پھر شکم اور اس کے احشاء کا امتحان کریں عام شکم کا امتحان بالبصر' بالجس' بالقرع' بالسمع' بالمساحت کریں امتحان بالبصر میں شکم کا حجم' شکل' پھیلاؤ اور سکڑا ہوا ہونا دیکھیں امتحان بالجس میں شکم کی دیواروں اس کے اندر کے اجزاء ذکاوت' امتلاء رسولی اور نفخ کو دیکھیں امتحان بالقرع میں پیٹ کے اندر کی رسولی یا رطوبت کے حدود وغیرہ کو دیکھیں امتحان بالسمع میں رگڑ و سرسراہٹ وغیرہ سنیں۔ پھر معدہ کا امتحان بالجس و بالقرع اور رطوبت معدی دماؤہ تے کا امتحان بالبصر اور اگر ممکن ہو سکے تو کیمیاوی اور خوردبینی طریق سے کریں آنتوں کا امتحان شکم پر سے بالبصر' بالجس' بالقرع اور بشرط ضرورت مقعد میں ربڑ کی نلکی وغیرہ داخل کر کے کریں تے اور براز کا امتحان بالبصر اور بشرط امکان کیمیاوی خوردبینی طریق سے کریں تے میں مقدار نوعیت رنگت رد عمل' غیر طبعی مثلاً صفراء' پیپ خون' اور براز وغیرہ دیکھیں اور براز میں مقدار قوام' رنگت' بو' ردعمل' غیر طبعی اشیاء مثلاً خون لیسدار مخاط' پیپ' صفرا' قشور اور کرم وغیرہ کو ملاحظہ کریں جگر اور مرارہ علی ہذا طحال کا امتحان بالجس و بالقرع کریں شکم کے مختلف حصص اور ان کے اندرونی احشاء کے محل وقوع کے لحاظ سے شکم کو نو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے جن کی تفصیل آئندہ صفحات میں امتحان کے طریقوں کے ماتحت درج ہے۔

نظام دوران خون و نبض کے امتحان جسمانی:

میں پہلے چہرے کی رنگت' زردی اور نیلاہٹ وغیرہ دیکھیں پھر نبض کا ملاحظہ کریں اور ذیل کے امور کو دیکھیں جو نبض کے اجناس اولہ کہلاتے ہیں (1) مقدار (طول عرض عمیق) (2) کیفیت قرع (قوت وضعف) (3) زمانہ حرکت (سرعت و بطو) اس کے لئے حرکات نبض کی تعداد کو شمار کریں (4) زمانہ سکون (تواتر و تفاوت) (5) قوام آلہ (لیونت و صلابت) (6) لمس آلہ

(یعنی نبض کی کیفیت (7) مقدار رطوبت (امتلاء وخلا) اس میں انقباض و انبساط نبض کے وقت خون کا دباؤ بھی ملاحظہ کریں یہ آلہ ضغطہ دموی (بی پی آپریٹس) کے ذریعے بآسانی دیکھا جاسکتا ہے (8) استوا و اختلاف اور اس میں انتظام (عدم انتظام) (9) وزن نبض اس میں مختلف نبضوں کا تقابل کر کے بھی دیکھیں اس کے علاوہ نبض کا امتحان کرتے وقت یہ بھی دیکھیں کہ اس کے نبھا میں کسی قسم کی مخصوص نبض سے مشابہت تو نہیں ہے یعنی نبض عظیم صغیر منشاری' موجی' دودی' نملی' مطرقی' ذنب الفار واقع فی الواسطہ ذو الفترہ تو نہیں ہے اگر ممکن ہو تو آلہ محرر بعض (لفمگمہ گراف) کے ذریعے سیاہ کاغذ پر حرکات نبض کا نقشہ بنالیں۔ اسکے بعد دل کا امتحان سینے پر سے پہلے بالبصرہ و بالجس و بالقرع کریں امتحان بالبصر میں دل کا مقام اور اس کے اردگرد اچھی طرح دیکھیں کہ وہاں کوئی نشیب وفراز یا غیر طبعی بات تو نظر نہیں آتی نبضہ قلب (محدود ہے یا پھیلتا ہوا) عظم القص کے دائیں بائیں جانب یا کسی اور جگہ کوئی غیر طبعی نبضہ تو نظر نہیں آتا امتحان بالجس کے ذریعہ مقام دل کا ملمس' نبضہ قلب کا مقام اور کیفیت نبضہ فوق المعدہ اور گردن یا قاعدہ دل پر غیر معمولی نبض کی موجودگی یا عدم موجودگی معلوم کریں نیز اس کا زمانہ بھی معلوم کریں اور رگڑ وغیرہ بھی محسوس کریں امتحان بالقرع میں دل کی بالائی اور دائیں بائیں ٹھوس حدود مرکزی و محیطی ہردو حالات کی معلوم کریں اس کے بعد ذریعہ مسماع الصدر (سٹیتھوسکوپ) دل کا امتحان بالسمع کریں اور مندرجہ ذیل مقامات کی خصوصیت سے آوازیں سنیں اور ان کی کیفیت ذہن نشین کرلیں:

- دل کی چوٹی یا زاویہ اور اس کی کسی قدر اندرونی جانب پر۔
- مقام ثلاثی الروس پر جو سینے کی ہڈی کے نچلے سرے کے پاس ہے۔
- شریان اعظم کے مقام پر۔
- تمام پھیپھڑے پر اور اس کے اردگرد۔
- قاعدہ اور زاویہ قلب کے درمیان یعنی سینے کے بائیں طرف کی تیسری اور چوتھی پسلی کے درمیان مقام پر۔
- گردن کے عروق دمویہ (وریدوداج اور شریان سباتی) کے مقام پر۔
- وریدی یا عروق شعریہ کی تڑپ (نبضوں) کو بھی دیکھ لیں ہاتھ پاؤں کی کجی کو بھی ملاحظہ کرلیں۔ اگر ان میں سے کسی جگہ کوئی آوازیں سنائی دیں تو ان کا وقت' قسم' مقام پیدائش اور وہ مقام جہاں وہ اچھی اور تیز سنائی دیتی ہیں ضرور ذہن نشین کرلیں (تفصیل کے لئے دیکھو امتحان السمع آئندہ صفحات پر) آخر میں خون کا امتحان بالبصر وغیرہ کریں اس میں خون کا رنگ اور قوام وغیرہ دیکھنے کے بعد اگر ممکن ہو تو خون کے سرخ و سفید دانوں کو شمار کریں یہ امتحان آلہ خلیات خون پیما (ہیموسائٹومیٹر) کے ذریعے کیا جاتا ہے اور خون کے مادہ محمرہ یعنی سرخ کرنے والے رنگ (حمرۃ الدم) کا تخمینہ لگائیں (یہ آلہ حمرۃ الدم (ہیموگلوبینومیٹر) کے ذریعے بآسانی کیا جاسکتا ہے پھر خون کا خوردبینی امتحان کر کے اس میں جراثیم کی موجودگی و عدم موجودگی کا ملاحظہ کریں اگر ضرورت ہو تو خون کے قطرات کو شفاف شیشے پر پھیلا کر اور خشک کر کے قلم بنالیں۔

عروق جاذبہ' غدد جاذبہ اور غدہ ورقیہ کا امتحان بھی کریں اور امتحان بالقرع کے ذریعے ان کے حدود بھی معلوم کریں۔

آلات تنفس کا امتحان جسمانی:

اس میں سب سے پہلے حرکات تنفس کو شمار کریں اور تنفس کے سرعت و بطوء اور نظم کا ملاحظہ کریں اس کے علاوہ تنفس میں اگر کوئی غیر طبعی خصوصیت پائی جاتی ہو تو اس کو ذہن نشین کرے چہرے کی نیلاہٹ اور سرخی وغیرہ کو بھی دیکھیں اور آواز کی نوعیت کا خیال رکھیں بعدہ' چھاتی کا امتحان بالبصر' امتحان بالمساحت' امتحان بالجس' امتحان بالقرع اور امتحان بالسمع بتدریج کریں۔ امتحان بالبصر میں سینے کا حجم' شکل' ابھرا ہونا دبا ہوا یا پھیلا ہوا ہونا' سینے کے ثبور اور غیر طبعی خصوصیت اور حرکات دیکھیں

اگر موجود ہوں تو ان کی شکل اور وسعت کو بھی نوٹ کرلیں امتحان بالمساحت میں چھاتی کی ہر دو جانب کا ناپ وغیرہ معلوم کیں (امتحان المساحت کی تفصیل صفحہ) پھر امتحان الجس چھاتی کا ملمس، رگڑ کی آوازوں کے احساس، پھیپھڑوں کے پھیلنے کی کیفیت مقاوست اور آواز کی اس جھنجھناہٹ (ارتعاش صوتی، فرمیٹس) کو محسوس کریں جو مریض کے بولتے وقت ہاتھ کو محسوس ہوتی ہے چھاتی کے امتحان باالقرع میں پھیپھڑوں کے حدود کان کا تکاثف و تخلخل وغیرہ معلوم کریں اور چھاتی کے سامنے اور پیچھے دونوں طرف سے دیکھیں امتحان بالسمع مساع الصدر کے ذریعے کریں اور اس میں ذیل کی باتیں دیکھیں:

تنفس کی آوازوں کی قسم عروقی ہے یا قصبی یا شعبی نیز سینے کے دونوں طرف کی آوازوں کا مقابلہ کریں۔

وہ آواز جو مریض کے بولتے وقت مساع الصدر میں سنائی دیتی ہے (زمانیت صوتی، ووکل ریزوننس)

صوتی کے متعلقات کی موجودگی یا عدم موجودگی یعنی اس کے ساتھ اور بھی کسی قسم کی آوازیں سنائی دیتی ہیں یا نہیں اگر سنائی دیتی ہیں تو وہ کس قسم کی ہیں اس کے بعد بلغم کا امتحان کریں اس میں معمولی آنکھ سے نظر آنے والی اور خوردبینی خصوصیت معلوم کریں مثلاً مقدار، نوعیت، رنگ، بو، غیر طبعی اشیاء یعنی پیپ، خون، اور جراثیم سل و دذات الریہ وغیرہ اور پھیپھڑوں کی ساختوں کے قشور وغیرہ دیکھیں (تفصیل کے لئے دیکھو تشخیص نظام تنفس) حنجرہ اور قصبۃ الریہ کا بھی معائنہ کریں ان میں لوزتین، ان کی حالت، زبان کی جڑ قصبۃ الریہ کو بند کرنے والی کری اوتار صوتی وغیرہ کا بذریعہ حنجرہ میں معائنہ کریں اور وہاں کسی زخم یا غیر طبعی ساخت کو بھی دیکھیں۔

آلات بول کا امتحان جسمانی:

گردوں اور مثانہ کے امتحان بالجس میں ان کا ملمس اور کیفیت وغیرہ معلوم کریں اور ان کے مقام پر ورم یا کسی اور قسم کی غیر طبعی حالت کو دیکھیں مجری بول کا امتحان اگر ممکن ہو تو بذریعہ منظارا (یوریتھرواسکوپ) وغیرہ کر کے زخم اور دوسرے غیر طبعی حالات معلوم کریں۔

اس کے بعد بول کا امتحان کریں اس میں بول کی جناس اوّلہ رنگ، قوام، صفائی و کدورت، رائحہ (بو)، کف، رسوب کا مقدار وغیرہ) کا ملاحظہ کریں اگر ممکن ہو تو بطریق کیمیاوی و خوردبینی بھی بول کا امتحان کرلیں اس میں رسوب کی عام خصوصیات، رطوبت بیضہ، شکر، خون، صفراء، پیپ اور جراثیم وغیرہ کی موجودگی اور عدم موجودگی معلوم کریں اگر ضرورت ہو تو ان کی مقدار کا بھی اندازہ کریں بذریعہ بول پیما (یورینومیٹر) (بول کا وزن مخصوص اور بذریعہ ورق المشمش (لٹمس پیپر) بول کا ردعمل وغیرہ بھی معلوم کریں۔ (تفصیل کے لئے دیکھو آلات بول کا بیان)

جلد کے امتحان بالجس میں:

پہلے امتحان بالبصر کریں اور اس میں جلد کے عام مظاہرات فربہی لاغری، رنگ اور بثور وغیرہ یا کسی دیگر غیر طبعی حالت کی موجودگی اور عدم موجودگی کو ملاحظہ کریں اور بشرط موجودگی اس کی قسم و شکل اور دیگر عام خصوصیات کو بخوبی ذہن نشین کرلیں پھر امتحان بالجس میں جلد کا ملمس، لچک، زیر جلد ساخت کی کیفیت وغیرہ معلوم کریں۔

نظام حرکت میں:

ہڈیوں کی سوجن، گانٹھیں اور گمیان دیکھیں جوڑوں کے درد سوجن اور رطوبت اور حرکت ملاحظہ کریں اور عضلات کی سختی، نرمی، استرخا، تشنج عظم اور صغر کا معائنہ کریں۔

نظام عصبی میں:

(افعال جن میں درد' گرمی' سردی' نخس' وخز (موٹی یا باریک چبھن) خدر یعنی بے حسی' احساس لمس' کیفیت لمس و حس عضلی' بصارت (اگر ضرورت ہو تو آلہ چشم بین سے معائنہ کریں) پتیوں کی حالت' سماعت (اگر ضرورت ہو آلہ گوش بین سے معائنہ کریں) ذوق اور شم کی حالت معلوم کریں۔

افعال حرکت میں ترتیب وار عضلات کا امتحان کریں اور بد وضعی نخس' ارتعاش' اختلاج' تشنج' تمدد' توازن' حول یعنی بھینگا پن' آنکھوں غیر اختیاری حرکات' ہیئت' رفتار اور اشتعال برقی کو دیکھیں۔

افعال منعکسہ میں:

عضوی افعال منعکسہ مثلاً نگلنے' سانس لینے اور بول و براز کرنے کی حالت معلوم کریں آنکھ کے طبہ عنبیہ کی حرکت منعکسہ خصوصاً روشنی کے اثرات' جلدی یا سطحی انعکاسی حرکات دودست' مابین کتفین' معدی' شکمی' درد کی اور کف پا وغیرہ) کی گہری یاوتری انعکاسی حرکات (کہنی' کلائی' گھٹنے اور ٹخنے کی) ملاحظہ کریں۔

اعصاب محرکتہ العروق کے افعال میں:

مقامی احتقان دموی' زردی' رنج' پسینہ اور لاغری' التہاب یعنی سوزش اور خشک ریشے کو دیکھیں۔

دماغی اور ذہنی افعال میں:

ذہانت' تخیلات' توہمات' غلط ہذیان' سستی' غنودگی' توجہ' حافظہ' گفتار (زبان کا سمجھنا' ادا کرنا' بولنا' لکھنا وغیرہ) نیند کو ملاحظہ کریں۔

کھوپڑی اور ریڑھ میں:

کھوپڑی کی خصوصیات' ریڑھ کی شکل اور ظاہریت کا ٹھونک بجا کر اور گرم اسفنج کے ذریعے امتحان کریں۔

اعضاء تناسل میں:

عورتوں میں فرج مہبل رحم' قاذف خصیوں اور خصیۃ الرحم کی حالت معلوم کریں مقعد اور مہبل کے راستے انگشتی امتحان کے ذریعے رحم کی وضع بھی معلوم کریں اور منظار المہبل (ویجائنل سپیکویم) کے ذریعے مہبل کی حالت اور اس کے غیر طبعی تغیرات مثلاً زخم' خراش' رسولیوں وغیرہ کی خصوصیات معلوم کریں اگر ممکن ہو تو شکم پر سے امتحان بالمساحت کے ذریعے بھی خصیۃ الرحم کا امتحان کریں۔

مردوں کے جسمانی امتحان میں خصیوں' مجری بول' اغیدوس' غدہ مذی اور قضیب کی حالت دیکھیں مقعد میں انگلی ڈال کر غدہ مذی کو محسوس کریں اور دیکھیں کہ اصل میں ورم تو نہیں ہے مجری بول کا ملاحظہ بذریعہ منظار احلیل (یوریتھروسکوپ) کریں اور زخموں وغیرہ کی موجودگی و عدم موجودگی اور کیفیت کا ملاحظہ کریں۔

آنکھ' کان' ناک اور منہ:

آنکھ کے امتحان میں ملکیوں کا معائنہ کریں اس میں پلکوں کی ہیئت' ان کی درمیانی فضا' بال' حرکات' کنارے' گلٹیاں کیس الدمع اور نقطہ کا معائنہ کریں۔

طبقہ ملتحمہ: ڈھیلے کے اوپر استر کرنے والا حصہ احتقان دموی افراز رطوبت' قرحہ' نشان زخم یعنی بیاض زخم جدید ساختیں وغیرہا

طبقہ صلبیہ: ٹیڑھا پن' عروق جوف مقام گہرائی اور مشمولات طبقہ عنبیہ' رنگت اور محل وقوع۔

پتلیاں: حجم' شکل' محل وقوع' روشنی کے مقابلے میں ردعمل' بلاواسطہ اور بالواسطہ آنکھ کے اندر کا تناؤ۔

رطوبت جلیدیہ: محل وقوع' شفافیت' رطوبت زجاجیہ سیلان' تکدر' اجنبی اجسام۔

قعر چشم: عصبہ مجوفہ کا منفذ و طبقہ شبکیہ کے عروق' سفید نقطہ' رنگین اجزاء عضلی حصہ، بصارت' بصارت کی تیزی' رنگوں کی بصارت۔

میدان بصارت: امتحان بصارت کے نقشوں کے ذریعے معدہ کا عمل

کان:

علامات باطنہ: درد' بہرہ پن' کانوں میں باجہ بجنے کی آوازیں آنا' سدر دوار اخراج مواد۔

علامات ظاہرہ: صدفتہ الاذن حجم' شکل' جگر' کنپٹی کی ہڈی کے زائدہ حلمیہ کا بیرونی حصہ دیکھیں کان کا بیرونی صماخ الاذن' حجم' ٹیڑھا پن کھلا ہوا ہونے کی حالت' اس کے اندر استر کرنے والی جھلی کی حالت اس سے خارج ہونے والے مواد کی حالت' کان کی غشاء وطبلی کی جگہ رنگت حرکات مخروطالنور عظم مطرقی کا راستہ سوراخ درمیانی کان (اگر نظر آسکتا ہے دہلیز کے عظمی ڈھکنے میں سوراخ کے معلوم کرنے کے لئے ناصوری امتحان سوراخ نفائغ کے کھلا ہوا ہونے حالت اور اس کے ذریعے درمیانی کان میں ہوا بھر کر پھیلنے کی حالت عصب سمع کے افعال کی حالت۔

شعبہ قوقعی: گفتگو' گھڑی اور کھانے کی میز کا کانٹا بجا کر سماعت معلوم کریں' آواز کے انتقال عظمی اور انتقال ہوائی کے ساتھ اس کا تعلق معلوم کریں۔

شعبہ دہلیزی: ارتعاش متحرک ذاتی' سدر دوار' سیدھا کھڑا رہ سکنے یا گر جانے کی حالت' پھرنے والی کرسی میں بٹھا کر مریض کا امتحان کریں۔

ناک:

بیرونی منخرین یا دہلیز الانف' ناک نتھنوں کا امتحان بالبصر زیریں اور درمیانی جوف اور عظم صدفی کا امتحان ناک کے فرش اور جدار فاصل کا امتحان ہر ایک نتھنے سے سانس لینے کی قابلیت کو ملاحظہ کریں ناک کے حصہ موخر کا امتحان بالبصر پیچھے سے عظم صدفی اور ناک کے جوف کو دیکھیں نیز گلٹیوں کا معائنہ کریں اور نفاغ کے دہانوں کو ملاحظہ کریں۔

منہ:

اندرے رخسارے: حلقوم' زبان اور منہ کے فرش کو دیکھیں دانت اور دانتوں کے تعفن کو دیکھیں۔ حلقوم' لوزتین کے اوپر کے نشیبوں کو ملاحظہ کریں حلق اور حلق کی گلٹیاں دیکھیں۔

تخمینی تشخیص:

علاج: عام ہدایات' غذا اور ادویہ مابعد کی یادداشتیں۔

حاد امراض میں یادداشتیں روزانہ یا اگر ضرورت ہو تو اس سے بھی جلدی لکھنی چاہئیں مزمن امراض میں ہفتے میں ایک یا دو مرتبہ لکھنی چاہئیں۔ اختتام علاج پر مریض کے حالات کا خلاصہ کر کے نتیجہ لکھ دیں۔

شعبہ جراحی ...... استفسار

عام باتیں: نام' عمر' جنس' قومیت' پیشہ' سکونت

موجودہ شکایت: مریض سے موجودہ تکلیف جس کی وجہ سے وہ آپ کے پاس دریافت کریں اور پہلے سب سے زیادہ تکلیف

وہ علامت کو لکھ لیں اس کے بعد تمام علامات کو نمبروار لکھ لیں۔

مدت: موجودہ شکایت کی مدت دریافت کریں۔

سبب: بشرطیکہ مریض کو معلوم ہو مریض میں مخصوص اعضاء یا ساختوں کے نہایت اغلب اسباب پیدائش کو مدنظر رکھتے ہوئے خود دریافت کریں۔

موجودہ مرض کی تاریخ: شروع ہونے کا وقت طریقہ (دفعتاً سریع یا بطئی)۔

رفتار مرض: (علامات کو جس ترتیب کے ساتھ پیدا ہوئیں خصوصیت کے ساتھ نوٹ کریں۔)

سابقہ تاریخ: گزشتہ امراض یا حوادث کی تاریخ معلوم کریں یا خصوصاً اگر وہ اس کی موجودہ حالت پر اثر رکھتے ہوں پھیپھڑوں وغیرہ کے سلی امراض، وجع المفاصل، نقرس، آتشک، سوزاک کے متعلق خصوصیت کے ساتھ نوٹ کریں۔

خاندانی تاریخ: مریض کے قریبی رشتہ داروں میں مرض کی تاریخ معلوم کریں خصوصاً اگر وہ مریض کی موجودہ شکایت کے مشابہ ہو۔

جسمانی امتحان

عام صحت:

اچھی ہے یا بری ہے عام مظاہرات (مریض موٹا، تازہ مضبوط ہے یا دبلا پتلا نحیف سرخ یا زرد) کو خصوصیت کے ساتھ نوٹ کریں، چہرے یا ناخنوں میں تشنج ہو تو اس کو بھی دیکھیں نبض کی حالت زبان جسمانی حرارت، آنتوں کا فعل ہیئت اگر کوئی خصوصیت رکھتی ہو چہرے کے مظاہرات (اگر خصوصیت رکھتے ہوں) کا ملاحظہ کریں بول کا امتحان کریں۔

مقامی حالت:

درد شکم حد سے زیادہ شدت کا مقام محدود ہے یا پھیلتا ہوا مسلسل ہے یا دوری، حاد ہے یا تحت الحاد نوعیت درد (تشنجی ہے یا ناخس سوزش ناک) غذا کے ساتھ اس کا تعلق (اگر کوئی ہوا) پیٹ کی حالت (باہر کی طرف پھیلا ہوا ہے یا اندر کو کھینچا ہوا ہے) دیوار شکم (سخت ہے یا نرم) مقامی علامات (ذکاوت وغیرہ) علامات باطنہ (قے) قبض، یرقان، پیشاب کی حالت وغیرہ ہیئت۔

ورم شکم:

امتحان بالبصر، بالجس، بالقرع وغیرہ کریں حالات باطنہ (درد قے، قبض آنتوں کا فعل، یرقان (بول) مقام ابتدا حجم، تنفس کے ساتھ اس میں حرکت ہوتی ہے یا نہیں ہیئت سختی، حرکت، ذکاوت اس کے اوپر کے عضلات کی حالت، ٹھونکنے کی حالت جسمانی ہیئت کے بدلنے کے اثرات (کھڑے ہونے پر پشت یا پہلو کے بل لیٹنے پر یا کہنی اور گھٹنے کی ہیئت پر) خون اور بول کے امتحان۔

خراج یعنی پھوڑا:

مقام حجم اس کے اردگرد اور اوپر کی جلد کا رنگ منہ (اگر کوئی ہو) درد ذکاوت، تیج، گرمی، حرکت خراج کرنے والے عضو کے افعال گلٹیاں (جو اس حصے سے گزرتی ہیں) ان کے نام بھی نوٹ کریں۔

مقعد اور اس کے اردگرد کے امراض:

علامات باطنہ مثلاً درد (اس شدت نوعیت اور براز کے ساتھ اس کا تعلق) مروڑ' دفعات براز خارش' سوزش' براز کے ساتھ خون آنا (قطرے قطرے ہو کر آتا ہے) دھار بندھ کر آتا ہے یا دھاریوں کی شکل میں) سوراخ مقعد کی حالت (سخت ہے یا ڈھیلا نرم ہے یا اس میں شکنیں پڑی ہوئی ہیں) کوئی غیر طبعی حالت (مثلاً بواسیر' زخم' زوائد آتشکی' شقاق' جدید ساختیں' ناسوری سوراخ) کو نتھنے کے اثرات مثلاً کوئی چیز برآمد ہوتی ہے یا نہیں گرمی تختی (درد سوجن اور تنگی) اگر ناسور ہو سلائی داخل کر کے اس کی لمبائی اور رخ دیکھیں۔اس سے اخراج پالنے والے مادے کو دیکھیں اپتلا ہے یا گاڑھا اور اس میں کوئی بو بھی ہے یا نہیں) مجاور اعضاء کی حالت مثانہ (اس کی پتھری) احلیل (اس کی تنگی) غدہ مادی (اگر بڑھ گیا ہو) جوف شکم جوف عانہ اور سینہ کے اعضاء کی حالت (جگر' دل' پھیپھڑوں' گردوں وغیرہ کی حالت)۔

مثانہ اور احلیل کے امراض:

درد اور اس کا مقام (پیٹ کے اوپر والے حصے پر ہوتا ہے یا سیون میں ہوتا ہے یا قضیب کی جڑ میں) درد کی نوعیت اور پیشاب سے اس کا تعلق پہلے ہوتا ہے' پیشاب کرنے کے دوران ہوتا ہے یا بعد میں۔ورزش سے اس پر کیا اثر پڑتا ہے (زیادہ تکلیف ہو جاتی ہے یا کوئی اثر نہیں ہوتا) پیشاب کتنی دفعہ آتا ہے (رات اور دن میں) پیشاب کی دھار کی حالت (قطرہ قطرہ ہو کر آتا ہے تنگ دھار میں آتا ہے یا بالکل رکا ہوا ہے۔

خون پیشاب کے ساتھ آتا ہے کس قدر آتا ہے اور کس وقت آتا ہے) پیٹ کے پیڑو والے حصے کی حالت (متورم ہے یا نہیں مثانہ کے اوپر نرم اور دردناک ہے یا سخت محسوس ہوتا ہے حشفہ کا ملنا (خصوصاً بچوں میں) گھونگھٹ کی تنگی' پیشاب کا معائنہ و ردعمل بو کثافت' وزن مخصوص' رطوبت بیضہ' شکر' پیپ' خون' قشور کی موجودگی) مقعد کے اندر انگلی داخل کر کے دیکھیں (غدہ مادی کی حالت اور بواسیر کی موجودگی) مجاری بول کے امتحان کے نتائج (سدہ موجود ہے یا نہیں اگر ہے تو اس کی ہیئت دیکھیں نیز پتھری کی آواز معلوم کریں۔

امراض عظام:

ماؤف ہڈی یا ہڈیوں کے نام تشخیص کریں درد (نوعیت' مقیم ہے پھیلتا ہوا' رات کو شدید ہو جاتا ہے یا نہیں بڑھاؤ ایک سا ہے یا بے قاعدہ) یا گرہ دار جلد کی حالت و رنگ' حرکت دبازت) سوراخ اس کی جگہ خارجی دانے خارج ہونے والا مادہ (اس کی نوعیت' بو' قوام) سلائی ڈال کر اس کی لمبائی اور مردہ ہڈی کو دیکھیں بشرطیکہ محسوس ہو سکتی ہو۔ تیج' ذکاوت' گرمی آس پاس کے جوڑوں کی حالت' ہاتھ پاؤں کے استعمال کرنے میں دقت' اس کے اوپر کی گلٹیاں اور عام حالت۔

دماغ کی ضرب یا اس کے امراض:

دردسر (درد کا مقام' نوعیت' درد مسلسل ہے یا نہیں' سدد' نسیان' چڑچڑاپن اس میں سے کسی کا بطلان یا خرابی' عوارضات عام (قے' قبض' بخار' احتباس' بول) عام حالات (بے ہوش ہے یا نہیں) ہیئت (پشت یا پہلو کے بل لٹا کر) کانوں میں چیخنے کے اثرات (بستر پر چت لٹا دینے کے اثرات) تنفس (خاموش ہے یا خراٹے دار سریع سے کیا بطی سطحی ہے یا گہرا) نبض ممتلی ہے یا ضعیف سریع ہے یا بطی مستوی ہے یا مختلف ہے) آنکھ کی پتلیاں (پھیلی ہوئی یا سکڑی ہوئی مساوی ہیں یا غیر مساوی روشنی سے متاثر ہوتی ہیں یا نہیں) قرنیہ کی حالت (ذکی الحس ہے یا نہیں صاف چمکدار ہے مکدر) جلد (گرم ہے یا سرد خشک ہے یا نمدار اطراف کی حرکات (دونوں طرف موجود ہیں یا نہیں باقاعدہ ہیں یا بے قاعدہ) عضلات (ڈھیلے ہیں یا سکڑے

ہوئے متشنج ہیں یا غیر متشنج) آبی رطوبت یا خون یا دونوں کا ملا ہوا اخراج (ناک، کان، منہ وغیرہ سے) ردعمل (بالکل موجود نہیں یا بڑھا ہوا ہے) مثانہ (تنا ہوا ہے یا نہیں) معاء مستقیم (قبض ہے یا غیر ارادی طور پر براز خارج ہو جاتا ہے) سر کے زخم (ان کی نوعیت مثلاً کٹا ہوا یا چھدا ہوا ان کی لمبائی چوڑائی اور گہرائی کناروں کی حالت) اگر ہڈی میں کسر واقع ہو گیا ہے (سادہ ہے یا مرکب موقع، حدود، نوعیت (مثلاً دبا ہوا ہے پھٹا ہوا ہے یا چھدا ہوا)۔

یادداشت:

مرض میں مندرجہ بالا علامات کے علاوہ سر کے حجم، پیشانی کی حالت ضرباتی کیفیت، کھانسی یا دباؤ کے اثرات کو بھی معلوم کرلیں۔

امراض پستان:

پستان کی سابقہ حالت بچوں کی تعداد۔ اعضائے نسلی کی حالت ایام ماہواری کی حالت، اختناق الرحم کے متعلق خصوصیت کے ساتھ معلوم کریں۔

پستان میں درد اور بوجھ کا احساس، حجم، دودھ کی پیدائش موجود ہے مفقود ہے، بہت ہے، یا کم، پستان کی جلد کا رنگ، وریدوں کی حالت، حلمہ یعنی سر پستان (طبعی حالت میں ہے یا سکڑا ہوا ہے۔ تندرست ہے یا زخمی) ذکاوت حرکت (پستان کی جلد کی، ورم کی بشرطیکہ موجود ہو) ورم (سختی جگہ، حجم) ناسور (نوعیت) زخم (جگہ کنارے سختی، نرمی، جز و مواد اردگرد کی حالت اور بغل کے اوپر کی گلٹیاں (قائم ہیں یا حرکت کرتی ہیں علیحدہ علیحدہ ہیں یا باہم ملی ہوئی اندرونی اعضاء کی حالت (خصوصاً جگر، رحم اور پھیپھڑوں کی)۔

خلع مفاصل:

(جوڑوں کا اکھڑ جانا) جدید یا قدیم اکھڑے ہوئے جوڑ کی تصریح کریں درد، افعال کا خلل (جس سمت میں ہو اس کی تصریح کریں) بدوضعی، لمبائی میں تغیر محور کا تغیر (اندر کی طرف جھک گیا ہے یا باہر کی طرف، قریب کی طرف جھک گیا ہے یا بعید کی طرف) رنگت کا تغیر، متعلقات کا فرق (متعلقہ ہڈیوں کا) سوجن اگر خلع مرکب ہو تو زخم کی نوعیت رطوبت مفصلیہ کا اخراج وغیرہ بھی دیکھیں۔

کسر عظام:

(ہڈیوں کا ٹوٹ جانا) کسر کی جگہ اور ہڈی جس میں کسر واقع ہوا ہو اس کی تصریح کریں یہ بھی دریافت کریں کہ براہ راست یا بالواسطہ صدمے کے اثر سے کسر واقع ہوا ہے یا کہ عضلات کے عمل سے درد، بدوضعی، فعل کے باطل ہو جانے، ہیئت اور رفتار سوجن اور رنگت کے تغیر، ٹوٹے ہوئے حصے کی لمبائی (بمقابلہ تندرست حصے کے) چیخ غیر معمولی حرکت زخم اگر ہو تو اس کی ہیئت حجم کسر سے متعلق ہے یا نہیں اجنبی اجسام کی موجودگی جریان خون، ہڈی کے سرے نکلے ہوئے ہیں یا نہیں) مرکزی شریان کی حالت جو اس کے نیچے نبض سے ظاہر ہوتی ہے۔

غانغرانہ:

سبب کے متعلق خصوصیت کے ساتھ دریافت کریں (ضرب سے التہاب ہے دوران خون کا انسداد ہے یا ضموری مرضی حالت ہے) قسم (خشک، تر یا مرکب) جگہ، وسعت جلد کا رنگ اور ظاہریت فعل کا بطلان عضو ماؤف سے آنے والی مخصوص بو حدود فاصل، عضو ماؤف کی حس، شریانوں میں تڑپ کی کیفیت مقامی حرارت۔

غدد جاذبہ:

غدد ماؤف کا نام، درد، مجاور اعضاء پر دباؤ کے اثرات (مثلاً تنگی نفس، تنگی ازدوار یہ یعنی لقمہ لگنا، تشنج، درد عصبی وغیرہ) سوجن (حجم شکل) جلد (رنگت اور اوردہ) قرحہ (اس کی نوعیت) گلٹی کا باقاعدہ اور اس کا ماحول جس جگہ وہ گلٹیاں واقع ہیں اس کی حالت، ذکاوت، حرارت، کمی بیشی ناسور اور اس کی نوعیت۔

یادداشت:

جسم کے تمام حصوں کے غدد جاذبہ کا امتحان کریں۔

کنج ران کی سوجن:

(سبب کے متعلق خصوصیت کے ساتھ دریافت کریں یعنی یہ پیدائشی ہے یا کو نتھنے وغیرہ کی وجہ سے) درد (نام ہے یا پھیلتا ہوا خصیوں کی جانب بڑھتا ہے یا اوپر کی طرف دفعتاً ظاہر ہونے والی حاد سوجن میں (قے، قبض اور کمزوری) دیکھیں حجم، شکل، دیرپا ہے یا غائب ہو جانے والی، جلد، کو نتھنے کا اثر، سختی، نرمی (ملائم ہے یا بے قاعدہ) ذکاوت کمی بیشی، حرارت، کھانسنے پر اس میں ظاہر ہونے والی حرکت و زیریں حصص کی حالت مثلاً (خصیوں کی) ٹھوکنے سے ظاہر ہونے والی حالت ہیئت کی تبدیلی کا اثر معلوم کریں۔

گولی کے زخم:

سوراخوں کی تعداد (ایک ہے یا زیادہ) محل وقوع، حجم، شکل، حدود (اندر کی لڑا ہوا سے یا باہر کو نکلا ہوا) مجاورات (رنگت خراب ہوگئی ہے یا جل گئے ہیں) اجنبی اجسام۔

- فتق: دیکھو کنج ران کی سوجن
- امراض فکین: درد اور ذکاوت
- منہ کھولنے اور چبانے کی قابلیت
- لعاب دہن سانس کی بو، سوجن (مقام، حجم اور شکل)
- جلد (حالت اور رنگت)
- دانتوں اور مسوڑھوں کی حالت
- چہرے کی بدوضعی، کمی بیشی حرارت
- ناسور (اور اس کی تفصیلات)
- بغل کے نیچے اور ہنسلی کے اوپر کی گلٹیوں کی حالت

امراض مفاصل:

(سوزاک، آتشک، ضرب اور مرض کے متعلق خصوصیت کے ساتھ معلوم کریں درد (خصوصاً رات کے وقت) ذکاوت، حرکات کا محدود ہو جانا، رفتار زاویہ جس پر جوڑ رکھا جاسکتا ہے سوجن، جلد کی رنگت اردگرد کے عضلات کی حالت، دونوں طرفوں کو ایک ہی حالت میں رکھ کر دیکھنے سے) حرارت، کمی بیشی ناسور (اور اس کی تفصیلات) مرض خلع (اگر موجود ہو)۔

لبوں کے عوارضات:

درد جلن، التہاب دہن، سوجن (محدود ہے یا پھیلی ہوئی مقام حدود، سطح اور جڑ لبوں کا رنگ شقاق درزیں وغیرہ قرحہ (اس کی نوعیت ہیئت (طبعی ہے یا لٹکا ہوا) گوشہ ہائے دہن کی حالت، جبڑے کے نیچے کی گلٹیاں۔

تالو، درد، وقت ازوراز لعاب دہن، تنفس، تالو کی غشاء مخاطی کی رنگت قرحہ اسی کی نوعیت، جدید ساختیں، زبان کی سوراخ اور ساختیں پیدائشی ابھار مجاور حصص کی حالت۔

تھوک کی گلٹیوں کی سوجن دیکھو رسولیاں۔

تضیب: درد' پیشاب کرنے کی حالت' جلد سختی نرمی ذکاوت قرحہ (اسکی نوعیت) غلفہ کنج ران کی گلٹیاں وغیرہ غدہ مذی درد (پیشاب کے ساتھ اس کا تعلق) کوتھنا (پیشاب کی دھار پر اس کا اثر (سیون) کے مقام پر بوجھ پیشاب (دھات خصوصاً رات کے وقت آ کر آتا میں پیشاب کی دھار (قطرہ قطرہ) تو نہیں آتا اور اس کی دھار کتنی دور تک جاتی ہے) پیڑو کے اوپر کی حالت مقعد میں انگلی ڈال کر غدہ مذی کو محسوس کریں (ملائم ہے یا بے قاعدہ سخت ہے یا نرم درد کرتا ہے یا نہیں قائم ہے یا حرکت کرتا ہے) پیشاب کا امتحان' سلائی گزار کر اس کے نتائج دیکھیں۔

امراض صلب:

(مرض ورنی' ضرب کساح مریض کے پیشے پشت کی ضرب کی تاریخ وغیرہ خصوصیت کے ساتھ دریافت کریں درد قائم ہے یا پھیلتا ہوا) ہیئت رفتار مہروں کے ابھار (ان میں سے ایک بار بارہ کا نمایاں ہونا' گن کر معلوم کریں کہ کون سا زیادہ نمایاں ہے) ریڑھ کا جانبی انحراف سوجن (اس کا مقام) ذکاوت سختی ردعمل احساسات حرکت مثانے اور امعاء کی حالت۔

امراض اللسان:

درد' جلن' احساس' ذائقہ' لعاب دہن' چبانے کی حالت' نگلنے کی حالت' گفتگو زبان کی حرکات' رنگت' شقاق اور دراڑیں' زخم جدید ساختیں (ان کی نوعیت) جس میں سختی یا نرمی' ذکاوت' جبڑے کے نیچے اور گردن کی گلٹیوں کی حالت۔

یادداشت:

مشکوک حالات میں خوردبین کے ذریعے امتحان کریں۔

رسولیاں ضرب یا دوسرے ممکن سبب کے متعلق اور رسولی کی تاریں' آتشک یا مرض ورنی وغیرہ کے متعلق خصوصیت کے ساتھ دریافت کریں) جگہ' لیکل حجم' درد مقام اور ماؤف کے فعل کا فساد اور اردگرد کی ساختوں پر دباؤ کے اثرات جلد (رنگت وریدوں کی حالت ملائمت حرکت) سطح (ملائم ہے یا گردہ دار) سختی' نرمی' جدید ساخت کی حرکت' ذکاوت کنارے (واضح ہیں یا غیر واضح) انقرح' اس سے خارج ہونے والا مواد اور اس کی نوعیت متعلقہ گلٹیاں عام حالت اندرونی اعضاء (خصوصاً پھیپھڑوں جگر رحم وغیرہ کی حالت)۔

قرحہ: مقام' شکل' حجم اردگرد کی حالت' کنارے' سطح دانہ دار ہے یا صاف' قاعدہ' مواد مخرجہ درد التحام وغیرہ۔

زخم' جگہ' جسامت (لمبائی' چوڑائی اور گہرائی) سمت (افقی متوازی یا مورب) کنارے (ملائم' بے قاعدہ یا خراش دار' اجنبی اجسام زخم میں ان کی موجودگی ہو) مواد مخرجہ جریان خون درد' اردگرد کی حالت متعلقہ گلٹیوں کی حالت درجہ حرارت۔

تشخیص جو کی گئی ہو۔

علاج: مع عمل ید (اپریشن)

روزمرہ تفصیلات:

(شدید اور حاد حالت میں اور اہم عمل ید کے بعد یادداشتیں رکھیں تحت الحاد مریضوں میں ہر دوسرے یا تیسرے دن اور مزمن حالات میں ہفتے میں ایک مرتبہ یادداشتیں رکھیں)

مریض کا درجہ حرارت' نبض' نیند' بھوک' زبان کی حالت' آنتوں کے فعل کی حالت کوئی نئی علامات جو ظاہر ہوں یا سابقہ علامات کے تغیرات علاج کے تغیرات کی یادداشتیں رکھیں۔

خلاصہ:

نتیجہ:

جسمانی امتحان کے مختلف طریقے

سہولت تشخیص کے لئے تمام جسم اور بالخصوص سینے اور شکم کو فرضی خطوط کے ذریعے مختلف حصوں میں تقسیم کرکے ان کے احشاء کا تعین کردیا گیا ہے چونکہ مختلف قسم کے جسمانی امتحانات بیشتر سینے اور شکم سے متعلق ہیں اس لئے ان کے بیان کرنے سے پہلے تشریح سطحی کی فرضی تقسیم کا درج کرنا ضروری اور مفید ہے چنانچہ سینے سے گرد پہلے تین فرضی گول خط کھینچ کر سینے کو سامنے کی طرف سے نو حصوں میں پہلوؤں کی طرف سے دو حصوں میں اور پشت کی طرف سے آٹھ حصوں میں گویا سینے کو آگے پیچھے سے کل اکیس حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔

ان میں سے پہلا گول خط چھاتی کے گرد ہنسلی کی ہڈی کے اندرونی سرے سے شروع ہوکر اس ہڈی کی سامنے کی سطح کے محاذات میں باہر اور پیچھے کی طرف سے گزر کر پشت پر جاتا ہے اور وہاں سے دونوں شانوں کی ہڈیوں (عظام الکف) کے خارنما ابھار (زائدہ ابریہ) کے برابر سے گزر کر دوسری طرف سے ہوتا ہوا اسی جگہ آکر ختم ہوجاتا ہے جہاں سے شروع ہوا تھا۔

دوسرا گول خط تیسری پسلی کی کری کے جوڑ کے زیریں کنارے کے برابر سے شروع ہوکر چھاتی کے گرد پستان کی وسطٗ عظام الکف کے زیریں کونے اور پشت کے ساتویں مہرے کے زائدہ سینہ پر سے گزر کر دوسری طرف سے ہوتا ہواٗ اس مقام پر ختم ہوجاتا ہے جہاں سے شروع ہوتا ہے۔

تیسرا گول خط غضروف خنجری کے زیریں کنارے اور چھٹی پسلی کی کری کے جوڑ سے شروع ہوکر پشت کے دسویں مہرے کے زائدہ سینہ پر سے گزرتا ہوا دوسری طرف سے ہوکر اس مقام پر آکر ختم ہوجاتا ہے جہاں سے شروع ہوتا ہے۔

عمودی خط میں سے ایک ایک عمودی خط سامنے کی جانب دونوں ہنسلی کی ہڈیوں (عظام ترقوہ) کے چاروں سے شروع ہوکر نیچے کی طرف جاتا ہے اور پشت کی جانب دونوں شانوں کی ہڈیوں (عظام الکف کے چاروں فقری اور ابطی کناروں سے شروع ہوکر چار عمودی خط نیچے کی طرف جاتے ہیں ایک اور خط ریڑھ کے وسطی ابھار کے برابر نیچے کو جاتا ہے ذیل میں ایک جدول دیا جاتا ہے جس میں ان مختلف حصص اور ان کے مختلف احشاء صدر کو ظاہر کیا گیا ہے:

مختلف حصص صدر اور ان کے اندرونی احشاء

بائیں ہنسلی کا بالائی حصہ	قص (سینہ کی ہڈی کا بالائی حصہ)	دائیں ہنسلی کا بالائی حصہ
(1) قسم فوق الترقوہ ایسر لیفٹ سوپراکلیوی کیولر ریجن اس حصے میں بائیں پھیپھڑے کی چوٹی کے غلاف گردن کے عروق عصب ریوی و معدی اور مجرٰی صدر ہیں	(2) قسم فوق القص سوپراسٹرنل ریجن اس میں قوس اورطی کا بالائی کنارہ' گردن کی بڑی بڑی رگیں شریان لا اسم لہ اور قصبۃ الریہ ہیں۔	(3) قسم فوق الترقوہ ایمن رائٹ سوپراکلیوی کیولر ریجن اس میں دائیں پھیپھڑے کی چوٹی مع غلاف گردہ کے عروق عصب ریوی معدی اور اعصاب شرکیہ کا ضفیرہ عنقی ہوتا ہے۔

(4) بائیں ہنسلی کا زیریں حصہ قسم تحت الترقوہ ایسر لیفٹ انفراکلیوی کیو ریجن اس حصے میں بایاں پھیپھڑا مع غلاف قصبتہ الریہ کا مقام اقسام ورید شریانی' دل کا بایاں اذن اور دل کا قاعدہ ہے	(5) قص کا حصہ قسم قصی سنٹرل ریجن اس حصے میں قوس اور طئی ورید و شریان لا اسم لہ دل کے اذن قصبتہ الریہ مجرئ غذا (مری) اجوف نازل ورید شریانی اور غدہ تیموسیہ ہیں۔	(6) دائیں ہنسلی کا زیریں حصہ قسم تحت الترقوہ ایمن رائٹ انفراکلیوی کیولر ریجن اس حصے میں دایاں پھیپھڑا مع غلاف قصبتہ الریہ کا مقام انقسام قوس اور طئی اور دل کا دایاں اذن ہیں۔
(7) بائیں پستان کا زیریں حصہ قسم تحت الثدی ایسر لیفٹ انفرامیمری ریجن اس حصے میں بایاں پھیپھڑا مع غلاف دل کا بایاں اذن اور بطن کسی قدر دایاں بطن اور دل کا زاویہ اور دیا فرغما کے نیچے معدہ اور تلی ہوتے ہیں۔	(8) قص کا زیریں حصہ قسم تحت القص انفراسٹرنل ریجن اس حصے میں دل کا دایاں بطن اذنی و بطنی سوراخ اور اس کی کواڑیاں دایاں پھیپھڑا ورید شریانی اور دیا فرغما کے نیچے جگر و معدہ کا کچھ حصہ ہے۔	(9) دائیں پستان کا زیریں حصہ قسم تحت الثدی ایمن رائیٹ انفرامیمری ریجن اس حصے میں دایاں پھیپھڑا مع غلاف دل کا بایاں اذن اور بطن اور دیافرغما کے نیچے جگر و قولون کا کچھ حصہ ہے۔
(10) بایاں بغلی حصہ قسم ابطی ایسر لیفٹ ایگزلری ریجن اس حصے میں بایاں پھیپھڑا مع غلاف اور قصبتہ الریہ کی شاخیں ہیں۔		(11) دایاں بغل کا حصہ قسم ابطی ایمن رائیٹ ایگزلری ریجن اس حصے میں دایاں پھیپھڑا مع غلاف اور قصبتہ الریہ کی شاخیں ہیں۔
(12) بایاں زیریں بغلی حصہ قسم تحت الابط ایسر لیفٹ انفراایگزلری ریجن اس حصے میں بایاں پھیپھڑا مع غلاف اور دیا فرغما کے نیچے معدے اور طحال کا بالائی حصہ ہوتا ہے۔		(13) دایاں زیریں بغلی حصہ قسم تحت الابط ریجن رائیٹ انفراایگزلری ریجن اس حصے میں دایاں پھیپھڑا مع غلاف اور دیا فرغما کے نیچے جگر کا بالائی حصہ ہے۔
(14) دایاں بالائی شوکی حصہ قسم فوق الشوکہ ایمن رائیٹ سوپراسپائنل ریجن اس حصے میں دائیں پھیپھڑے کی چوٹی مع غلاف واقع ہے۔	(15) شانوں کا درمیانی حصہ قسم بین الکتفین انٹراسکے پولر ریجن اس کے پھر دو حصے ہیں: دائیں میں دایاں پھیپھڑا قصبتہ الریا کا مقام انقسام اور اس کے غدد اور بائیں حصے میں بایاں پھیپھڑا قصبہ الریہ غدد ان کی نالی نیز شریان اور طئی ہوتی ہے۔	بایاں بالائی شوکی حصہ (16) قسم فوق الشوکہ ایسر لیفٹ سوپرا سپائنل ریجن اس حصے میں بائیں پھیپھڑے کی چوٹی مع غلاف کے ہوتی ہے۔

داياں زيريں شوكى حصه (17) قسم تحت الشوكه ايمن رائٹ انفراسپائنل ريجن اس حصے ميں داياں پھيپھڑا مع غلاف ہوائی نالياں اور ديا فرغما كے نيچے جگر كا حصه ہوتا ہے		(19) باياں زيرين شوكى حصه قسم تحت الشوكه ايسر ليفٹ انفراسپائنل ريجن اس حصے ميں باياں پھيپھڑا مع غلاف ہوائی نالياں مری اور طحال صدری ديا فرغما كے نيچے آنتيں اور باياں كلاه گرده ہوتے ہيں۔
(20) زيريں كتفى حصه قسم تحت الكتف ايمن رائٹ انفراس كے پولر ريجن اس حصے ميں داياں پھيپھڑا مع غلاف ديا فرغما كے نيچے جگر داياں گرده اور كلاه گرده ہوتے ہيں۔		(21) باياں زيريں كتفى حصه قسم تحت الكتف ايسر ليفٹ انفراس كے پولر ريجن اس حصے ميں باياں پھيپھڑا مع غلاف ديا فرغما كے نيچے معده آنتيں اور گرده واقع ہيں۔

اسی طرح شکم کو دوافقی اور دو عمودی خطوط کے ذریعے مندرجہ ذیل جدول کے مطابق نوحصوں میں تقسیم کیا گیا ہے ایک افقی (آڑا) خط ایک طرف کی آٹھویں پسلی کے بلند مقام سے شروع ہوکر دوسری طرف کی آٹھویں پسلی کے بلند مقام پر ختم ہوجاتا ہے اور دوسرا دائیں کولہے کی چوٹی سے شروع ہوکر بائیں کولہے کی چوٹی پر ختم ہوجاتا ہے عمودی خطوط آٹھویں پسلیوں کی کری سے شروع ہوکر کے کنج ران کے درمیانی نقطہ تک کھینچے جاتے ہیں۔

مختلف حصص شکم اور ان کے اندرونی احشاء

باياں مراقى حصه: قسم مراقى ايسر ليفٹ ہائپو كانڈريك ريجن اس حصے ميں فم معده، طحال لبلبے كا سرا قولون كا طحالی خم بائيں گرده كا بالائی نصف حصه اور بحالت مرض گاہے جگر كا بالائی لوتھڑا پايا جاتا ہے۔	بالائی معده حصه: قسم فوق المعده اپی گيسٹرك ريجن اس حصے ميں معدے كا درميانی حصه، ابواب جگر كا باياں زائده اور زائده ششه جگر كے عروق لبلبه اور طحال بطنی اور اجوف كا كچھ حصه وريد فرد اور مجرئی صدر ہوتے ہيں۔	داياں مراقى حصه: قسم مراقى ايمن رائٹ ہائپو كانڈريك ريجن اس حصے ميں جگر كا داياں زائده حراره يعنی پته، معاء اثنا عشری قولون كا جگری خم، دائيں گرده كا بالائی حصه اور كلاه گرده ہوتے ہيں۔
باياں قطنی حصه: قسم قطنی ايسر ليفٹ لمبر ريجن اس حصے ميں قولون كے جز نازل بائيں گرده كا كچھ حصه اور معاء دقيق كے كچھ پيچ ہوتے ہيں۔	ناف والا حصه: قسم سری امبلی كل ريجن اس حصے ميں قولون كا جز مستعرض ثرب، عروق ماساريقا اور معاء اثنا عشری كا كچھ حصه معاء صائم اور معاء دقيق كے كچھ پيچ ہوتے ہيں۔	داياں قطنی حصه: قسم قطنی ايمن رائيٹ لمبر ريجن اس حصے ميں قولون كا جز صاعد دائيں گرده كا زيريں حصه اور معاء دقيق كے كچھ پيچ ہوتے ہيں۔

بایاں خاصری حصہ قسم خاصری ایسر لیفٹ الیک ریجن اس حصے میں تعرج سینی (قولون کا وہ خمدار حصہ جو بائیں جانب معاء مستقیم سے ملتا ہے) بائیں حالب اور مجری منی ہوتی ہے۔	پیڑو والا حصہ قسم خنثی پائپوگیسٹرک ریجن اس حصے میں معاء دقیق کے پیچ، بچوں کا مثانہ جب پیشاب سے پر ہو، عورتوں میں ایام حمل میں تیسرے مہینے کے بعد رحم اور بعض اوقات ثرب کا کچھ حصہ ہوتا ہے۔	دایاں خاصری حصہ قسم خاصری ایمن رائیٹ لیک ریجن اس حصے میں معاء اعور، اصمام اعوری، زائدہ دودیہ دائیں حالب اور مجری منی نیز قولون کا جز صاعد ہوتے ہیں۔

اب حسب ضرورت اختصار سے جسمانی امتحان کے مختلف طریقوں کو بیان کیا جاتا ہے۔

ناپ کر امتحان کرنا

اُردو نام	طبّی نام	ڈاکٹری نام
ناپ کر امتحان کرنا	امتحان بالمساحت	منسوریشن Mensuration

تعریف:

کبھی سینے اور پیٹ کے بعض امراض میں یا عورتوں میں حمل کو معلوم کرنے یا کسی شخص کی طبعی جسمانی حالت وصحت کا اندازہ لگانے کے لئے قد، سینے اور پیٹ وغیرہ کا ناپ لیا جاتا ہے اسی طرح اعمال ید کے لئے مریض کے سینے پیٹ وغیرہ دیگر مقامات کو ناپا جاتا ہے تاکہ جراحت کے لئے صحیح مقام کا تعین کرلیا جائے قد کو ایک لکڑی کے پیمانے سے ناپا جاتا ہے۔

سینے کے امتحان بالمساحت کے لئے زیادہ کاوش سے کام لیا گیا ہے کیونکہ اس سے بعض امراض کی تشخیص میں بھی کافی مدد ملتی ہے چنانچہ سینے کے لئے اطباء نے بحیثیت مجموعی مندرجہ ذیل مختلف قسم کے ناپ مقرر کئے ہیں:

(1) گولائی کا ناپ: جس سے سینے کا دور محیطی معلوم کیا جاتا ہے۔ (2) نصف گولائی کا ناپ جس سے سینے کے ہردو جانب کا فرق معلوم کیا جاتا ہے۔ (3) مقدم موخر (انٹیریر پوسٹیریئر) ناپ جس کے ذریعے مرض سل کی موجودگی معلوم کی جاتی ہے یہ ناپ سینے کے عین وسط میں بھی کر سکتے ہیں لیکن اکثر پہلوؤں پر ہنسلی کی ہڈیوں کے نیچے کیا جاتا ہے کیونکہ مرض سل میں کسی ایک جانب کے پھیپھڑے کے دب جانے سے اس ناپ کے باہمی تناسب میں فرق آجاتا ہے۔ (4) آڑا یا ترچھا ناپ (5) افقی ناپ (یہ ترقوہ) (ہنسی کی ہڈی) کے درمیان سے سیدھا نیچے کو پسلی کے کنارے تک ناپا جاتا ہے۔ (6) مقامی ناپ: بالعموم نشان دار فیتے سے کئے جاتے ہیں مگر ناپ نمبر 2 یعنی نصف گولائی کو ناپ دوہرے فیتے سے کیا جاتا ہے یعنی ایسے فیتے ہے جس کے دو حصے ہوں اور یہ ایک فیتے میں ایک ہی سے نشان ہوں مثلاً دو گز فیتہ لے کر اس میں سے ایک گز ایک طرف 36 انچ ہوں اور دوسرے گز پر دوسری طرف 36 انچ ہوں اس قسم کے فیتے کو خود بھی نشان لگا کر بنایا جاسکتا ہے مثلاً دو گز فیتہ لے کر اس پر ایک ایک انچ کے نشان کر لئے جائیں اس فیتے کا درمیانی حصہ یعنی نمبر کا نشان ریڑھ کے وسط میں رکھ کر دونوں طرف کے سرپستان پر سے گزار کر سینے کی ہڈی کے درمیان خط پر ملاتے ہیں اس سے سینے کے ہردو پہلوؤں کا فرق بخوبی ظاہر ہو جاتا ہے۔

سینے کے مساحتی امتحان کے لئے مریض کو سیدھا کھڑا کر کے اس کے دونوں ہاتھ پیچھے اور سینہ سامنے کو نکلوا کر مریض کو اندر کی طرف سانس لینے کی ہدایت کرتے ہیں گویا سانس اندر کو رکوا کر سینہ کی پیائش کی جاتی ہے۔ پیائش کو ساتھ ساتھ کسی کاغذ

پر یادداشت کے طور پر تحریر کرلینا چاہئے۔

جوانوں کا سینہ صحت کی حالت میں دونوں جانب سے ناپ میں برابر ہوتا ہے اس کی ظاہری شکل ہموار اور کم وبیش گاؤ دم ہوتی ہے جس کا قاعدہ نیچے کی طرف اور زاویہ اوپر کی طرف ہوتا ہے اس کا عرض اس کی گہرائی سے ناپ میں زیادہ ہوتا ہے ان میں قریباً 15 اور 7 کا تناسب ہوتا ہے لیکن بچوں میں دونوں قطر قریب قریب برابر ہوتے ہیں۔

جوان آدمی کے سینے کی گولائی جو بغلوں کے نیچے سے سرپستان کے محاذات میں ناپی جاتی ہے صحت کی حالت میں اوسطاً 34 انچ ہوتی ہے اور زور سے سانس لینے پر اس میں قریباً 2 یا ½2 انچ کا فرق پڑ جاتا ہے اور معمولی تنفس سے اس میں صرف ایک چوتھائی انچ کا فرق پڑتا ہے۔

سینے کی پوری گولائی فقرات الصلب یعنی ریڑھ کے مہروں کے سناسن سے لے کر عظم القص (سینے کی ہڈی سٹرنم) تک ناپی جاتی ہے اور اس کا ناپ حلمہ (پستان) کے سر سے قریباً دوانچ نیچے غضروف خنجری (اینی فارم کارٹیلج) کے مقابل لیا جاتا ہے۔

امتحان کرتے وقت یہ بات ضرور یاد رکھنا چاہئے کہ مختلف اشخاص میں مزاج اور ماحول کے اختلاف کی وجہ سے ضرور کم وبیش اختلاف ہوا کرتا ہے چنانچہ بعض اشخاص میں طور پر اور بعض میں ماحول کے اثرات اور پیشہ وغیرہ کے لحاظ سے سینے کا محیط اور قطر یکساں نہیں ہوتا اسی طرح قدٗ عمر اور جسمانی ساخت کے لحاظ سے بھی ان میں کم وبیش فرق ہوتا ہے اور مختلف اقوام میں بھی سینے کی گولائی میں نمایاں طور پر اختلاف پایا جاتا ہے سینے کے امتحان المساحت میں سانس کو اندر کھینچنے اور باہر نکالنے کی حالت میں پیمائش کا جو فرق ہوتا ہے وہ خصوصیت کے ساتھ معلوم کرنا ضروری ہے۔

سینے کی صحیح عرضی شکل اور حجم ناپنے کے لئے صدر پیما (سرٹومیٹر) سے کام لیا جاتا ہے یہ آلہ اپنے طور پر بآسانی تیار کیا جاسکتا ہے چنانچہ دوٹکڑے جست یا سیسے کے موٹے تار کے جو لمبائی میں قریباً دو دوفٹ ہوں لے کر درمیانی سے ایک ربڑ کی نلکی کے ذریعے جوڑ لیں اب اس کو ریڑھ کے درمیانی ابھار پر رکھ کر دونوں طرف سے موڑ کر سینے کی ہڈی تک لائیں اور زائدہ حصوں کو کاٹ دیں پھر ان ٹکڑوں کو جوڑ کے مقام پر سے اکھاڑ کر سیدھا کرلیں اور کسی کاغذ پر رکھ کر ناپ لیں اسی سے دونوں جانب کا فرق بآسانی معلوم ہوجائے گا سینے کا قطر ناپنے کے لئے بھی ایک آلہ سے کام لیا جاتا ہے اس کو کلیپر کہتے ہیں اس سے کام لینے کا طریقہ یہ ہے کہ اس کا ایک سرا عظم القص کے وسط میں رکھ کر سینے کے دونوں جانب مقابل مقامات پر نشانات لگائیں اور آلہ کو کھول کر پہلے ایک طرف کے نشان پر لے جائیں اب پیمانہ پر سے جو اس آلہ کے ساتھ لگا ہوا ہوتا ہے اس طرف کا ناپ معلوم کرلیں اسی دوسری جانب کا ناپ معلوم کرکے دونوں کا باہمی فرق دیکھ لیں اس ناپ میں یہ امر خصوصیت سے ملحوظ رکھیں کہ اکثر اشخاص دائیں ہاتھ سے کام کرنے کی وجہ سے دائیں جانب کا ناپ قدرے زیادہ ہوا کرتا ہے شکم کے امتحان بالمساحت میں اس کے محیطی اور نیم محیطی ناپ لئے جاتے ہیں جو ناف سے ذرا اوپر یا نیچے یا جس جگہ شکم زیادہ ابھرا ہوا معلوم ہوتا ہے وہاں لئے جاتے ہیں کبھی غضروف خنجری سے عانہ تک اور کولہے کی ہڈی کے اگلے یا پچھلے زائدے (شوکتین مقدمہ علیا وغیرہ) تک ناپا جاتا ہے اس کو عمومی ناپ کہتے ہیں۔

حاملہ عورتوں میں بعض اوقات جنین کی صحیح وضع اور اصل مقام کو معلوم کرنے کے لئے ناف سے کولھوں تک پیمائش کی جاتی ہے اسی طرح بعض اوقات عمل ید کے وقت صحیح مقام عمل کا تعین کرنے کے لئے حسب ضرورت مختلف حصوں کو ناپا جاتا ہے۔

معائنہ

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
معائنہ	امتحان بالبصر	انسپکشن Inspection

تعریف:

آنکھ کے ذریعے جسم کے مختلف مقامات کو دیکھ کر علامات مرض معلوم کی جاتی ہیں۔ ظاہر جسم مثلاً چہرہ، سینہ، پیڑو اطراف وغیرہ کے معائنہ کے لئے تو کسی آلہ وغیرہ کی ضرورت نہیں پڑتی لیکن جسم کے سوراخوں مثلاً آنکھ، ناک، کان، حلق، حنجرہ، مقعد، مجرئ بول، مثانہ اور مہبل کا اندر سے معائنہ کرنے یا بول، براز، خون وغیرہ جسمانی رطوبت میں مخصوص اشیاء مثلاً جراثیم یا ساختوں کے اجزا وغیرہ دیکھنے کے لئے مختلف آلات استعمال کئے جاتے ہیں امتحان بالبصر کی تفصیل سے قبل مختصر طور پر ان آلات سے روشناس کرادینا ضروری ہے۔

آلات امتحان بالبصر:

(1) آنکھ کے امتحان بالبصر کے لئے مختلف قسم کے مقعر و محدب شیشے اور آلہ چشم میں (افعلس کوپ) ہوتا ہے شیشوں سے مبلقات چشم بالخصوص طبقہ شبکیہ اور آلہ چشم بین سے عصبہ مجوفہ کے حالات کا معائنہ کیا جاتا ہے۔

(2) ناک، مقعد اور عورتوں میں مہبل کے امتحان بالبصر کے لئے مختلف قسم کے منظار اسپیکولم (Speculum) تیار کئے گئے ہیں چنانچہ ناک کے منظار کو منظار الانصف (ناسل اسپیکولم Nasal S.) مقعد کے منظار کو منظار مقعدی (ریکٹل سپیلکویم اور مہبل کے منظار کو منظار مہبلی (ویجائنل سپیکولیم Vaginal S.) کہتے ہیں۔

(3) کان کے معائنہ کے لئے بھی مختلف قسم کے منظار ہوتے ہیں جن کو منظار الاذن یا گوش بین اریوسکوپ Auriscope کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔

(4) حلق اور حنجرہ کے امتحان بالبصر کے لئے ایک خاص قسم کا آلہ استعمال کیا جاتا ہے جس کو حنجرہ بین (لیرنکس کوپ Laryngiscope کہاجاتا ہے یہ فی الحقیقت دو مختلف آلات کا مجموعہ ہوتا ہے۔ آئینہ عکاس (ریفلیکٹنگ مرر Reflecting Mirror اور آئینہ حلقی (لیرنجیکل مرر Laryngical Mirror

(5) مجرئ بول اور مثانہ کے امتحان بالبصر کے لئے منظار احلیلی (یوریتھرل سپیکولیم Urethral S.) اور آلہ احلیل ہیں (یوریتھروسکوپ Urithriscop) کا استعمال کیا جاتا ہے۔

ان تمام آلات معائنہ میں اصول قریب قریب ایک ہی ہیں یعنی عضو کو کسی قدر کشادہ کیا جاتا ہے اور اس میں روشنی پہنچا کر اندرونی حالت دیکھی جاتی ہے۔

چشم غیر مسلح یعنی یہ آنکھ سے امتحان میں اس امر کو خصوصیت سے ملحوظ رکھیں کہ امتحان، روشنی میں کیا جائے اور ہر ایک شے کو نہایت احتیاط اور توجہ سے دیکھا جائے۔ مقام معائنہ کا غیر طبعی نشیب و فراز، تناسب، حرکات، کیفیت، اور غیر طبعی حالات کو غور سے ملاحظہ کیا جائے اور ان کی نوعیت اور موجودہ حالت کو دیکھ کر علامات کے اخذ کرنے میں عقلی استدلال سے کام لیا جائے اگر مقام معائنہ سے کوئی مواد خارج ہوا ہو یا ہورہا ہو تو اسکا بغور معائنہ کیا جائے نیز اگر ممکن ہو تو خوردبین سے بھی کام لیا جائے خوردبین ایک مشہور آلہ ہے جس میں شیشے لگے ہوئے ہوتے ہیں اور جس مادہ کا معائنہ کرنا مطلوب ہوتا ہے اس کا ایک قطرہ

لے کر مخصوص کیمیاوی اعمال کے ذریعے ایک معمولی شیشے پر قائم کرلیا جاتا ہے اور پھر اس شیشے کو بعض اوقات کیمیاوی رنگوں سے رنگ کر یا یونہی خوردبین کے نیچے رکھ کر اس کے سوراخ میں سے دیکھتے ہیں اس طرح وہ قطرہ بہت بڑا دکھائی دیتا ہے اور اس کے تمام اجزاء بھی علیحدہ علیحدہ نظر آتے ہیں ہر ایک نظام جسمانی کے ضروری امتحان بالبصر کی تفصیل آئندہ درج کی گئی ہے۔

ٹٹول کر امتحان کرنا

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
ٹٹول کر امتحان کرنا	امتحان بالجس	پالپیشن Palpation

تعریف:

بعض اوقات مریض کے جسم کی حس و حرکت' اعضاء کی سختی و نرمی' لاغری' فربہی' حرکت' لچک' دلدلاہٹ' حجم' درد کی کیفیت ارتعاش اور قراقر کو محسوس کرنے کے لئے ہاتھ سے ٹٹول کر امتحان لیا جاتا ہے۔

یہ امتحان موقع و محل کے مطابق حسب ضرورت مریض کو لٹا' بٹھا' جھکا یا سیدھا کھڑا کر کے کیا جاتا ہے اور اس کو انگلی کی نوک یا پورے ایک ہاتھ یا دونوں ہاتھوں سے ٹٹولا جاتا ہے چنانچہ عظم جگر کو دیکھنے کے لئے محض انگلی کی نوک سے دائیں جانب کی پسلیوں کے نیچے دبا کر دیکا جاتا ہے عظم طحال وغیرہ کو دیکھنے کے لئے پورے ایک ہاتھ سے شکم کو ٹٹولا جاتا ہے اور کسی اندرونی اخراج یا رسولی کو دیکھنے کے لئے دونوں ہاتھوں سے کام لیا جاتا ہے اسی طرح کسی مقام کے درد کی کیفیت معلوم کرنے کے لئے انگلیوں کی نوک سے اس مقام کو دبا کر مریض سے درد کی کیفیت معلوم کی جاتی ہے چنانچہ سوزشی اور ورمی درد دبانے سے زیادہ محسوس ہوتا ہے اس کے برعکس عصبی درد میں دبانے سے کمی محسوس ہوتی ہے کسی مقام کی حس کو دو انگلیوں کے اگلے پوروں میں دبا کر یعنی چٹکی لے کر معلوم کیا جاتا ہے چنانچہ زیادتی حس کی صورت میں چٹکی لینے سے بے حد تکلیف محسوس ہوتی ہے اس کے برعکس کمی اس کی صورت میں کوئی احساس نہیں ہوتا۔

حرارت کی کمی بیشی مریض کی کسی ہیئت میں ہونے سے اس کے جسم کو چھو کر محسوس کی جاسکتی ہے لیکن کسی مقام کی تڑپ اور دلدلاہٹ کو محسوس کرنے کے لئے مریض کو لٹا کر دیکھنا زیادہ بہتر ہے حرکت اور کیفیت ارتعاش کو معلوم کرنے کے لئے مریض کے جسم پر ہاتھ رکھنا ضروری ہوتا ہے۔

امتحان بالجس بالعموم احشائے جسم مثلاً سینے' شکم اور پیڑو کے اندرونی اعضاء کی کیفیت معلوم کرنے کے لئے یا کسی رسولی وغیرہ کی حالت کو دیکھنے کے لئے کیا جاتا ہے ان کا تفصیلی بیان اپنے محل پر درج کردیا گیا ہے۔

ٹھونک کر امتحان کرنا

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
ٹھونک کر امتحان کرنا	امتحان بالقرع	پری کشن Percussion

تعریف:

بعض اوقات احشاء کی سختی' نرمی یا ان کے حدود معلوم کرنے کے لئے یا کسی مقام کے تخلخل و تکاثف کو معلوم کرنے کے لئے مریض کے جسم کو ٹھوک بجا کر دیکھا جاتا ہے۔

اقسام:

اس عمل کی دو قسمیں ہیں: (1) بلاواسطہ (ڈائرکٹ یا امی جی ایٹ) جس میں مریض کے جسم اور امتحان کرنے والے کے ہاتھ میں کوئی چیز حائل نہیں ہوتی (2) بالواسطہ (ان ڈائرکٹ) اس میں مریض کے جسم اور امتحان کرنے والے کے ہاتھ کے درمیان ایک مخصوص قسم کا آلہ مقراع (پلکسی میٹر Pleximeter) ہوتا ہے۔

یادداشت:

مقرع یا لوح عاج' اسے انگریزی میں آئی وری پیس کہتے ہیں یہ ہاتھی دانت کی ایک دو انچ لمبی اور ایک انچ چوڑی تختی ہوتی ہے جس کے سروں پر پکڑنے کے لئے دستے لگے ہوئے ہوتے ہیں- امتحان بالقرع میں اس کو بائیں ہاتھ کی انگشت شہادت اور انگوٹھے کے ساتھ خوب جما کر دائیں سے ایک پیتل کی ہتھوڑی کے ساتھ معمولی قوت سے یکساں ٹھوکر لگائی جاتی ہے چونکہ یہ آلہ صرف ایسے اشخاص کے لئے ضروری ہے جن کی انگلیاں ہمواری کے یکساں مریض کے جسم پر بیٹھ نہیں سکتیں اس لئے بالعموم بائیں ہاتھ کی انگلیوں کو ہی مریض کے جسم پر رکھ کر دائیں ہاتھ سے ٹھولک لیا جاتا ہے۔

طریق عمل:

امتحان بالقرع کے لئے جس جگہ پر ٹھوک کر دیکھنا ہو وہاں سے مردوں میں کپڑا ہٹا کر اور عورتوں میں ایک باریک یکساں کپڑا پھیلا کر اور اس کی سلوٹیں دور کر کے بائیں ہاتھ کی پہلی اور دوسری انگلی جما کر رکھ دیتے ہیں تا کہ ٹھوکنے پر ان میں بالکل جنبش نہ ہو پھر دائیں ہاتھ کی پہلی دو انگلیوں کے ساتھ اس طرح ٹھوکتے ہیں کہ ٹھوکنے والے بازو یا کلائی کو بالکل حرکت نہیں ہوتی صرف پہنچے کے جوڑ کے مقام پر حرکت ہوتی ہے اس سے ضرب یکساں پڑتی ہے باقی دو انگلیوں کو ضرب کے وقت بالکل سیدھا رکھنا چاہئے ضرب معمولی قوت کے ساتھ ایسی بے ساختگی سے لگانی چاہئے کہ ضرب کے فوراً بعد انگلیاں خود بخود اسی طرح اوپر کو اٹھائیں جیسے کسی سخت کمانی پر کوئی چیز گر کر اچھل پڑتی ہے۔

قرع کی آواز کو نہایت غور سے سننا چاہئے یہ بالعموم تین قسم کی ہوتی ہے:

(1) صاف تیز ڈھول کی آواز کی طرح- یہ کسی ایسے مقام کو ٹھونکنے سے پیدا ہوتی ہے جس کی دیواریں پتلی ہوں اور اندر کی فضا میں ہوا بھری ہوئی ہو چنانچہ مرض نفخ الریہ میں پھیپھڑے کے مقام ماؤف کی آواز ایسی ہوتی ہے یہ صوت طبلی (ٹمپے نیٹک ساؤنڈ Tympanitic Sound) کہلاتی ہے۔ (2) صاف یہ آواز ایسے مقام پر ٹھونکنے سے پیدا ہوتی ہے جو نہ تو بالکل خالی ہو اور نہ ٹھوس بلکہ متخلخل ہو جیسے حالت صحت میں پھیپھڑے کی آواز ہوتی ہے یہ صوت رنین (ریزونینٹ ساؤنڈ) (3) ٹھوس' یہ آواز کسی ٹھوس عضو مثلاً جگر یا دل وغیرہ پر ٹھونکنے سے پیدا ہوتی ہے یہ صوت ثقیل یا صوت صم (ڈل ساؤنڈ Dull Sound) کے نام سے موسوم ہے۔

دیگر مرضی حالات کی مختلف آوازیں قریب قریب ان ہی آوازوں کے اختلاط سے پیدا ہوتی ہے ان کا تفصیلی تذکرہ امراض صدر میں کیا جائے گا۔

امتحان بالقرع کے ذریعے جس عضو کی حدود معلوم کرنی ہوں پہلے اس کے درمیان میں قرع کریں اس کے بعد آہستہ آہستہ کناروں کی طرف ٹھونکتے جائیں جس جگہ قرع کی آواز میں فرق پایا جائے وہاں تک اس عضو کی حدود ہوا کرتی ہیں۔

سن کر امتحان کرنا

اُردو نام	طبّی نام	ڈاکٹری نام
سن کر معلوم کرنا	امتحان بالسمع یا استماع	آس کلٹیشن Auscultation

تعریف:

بیشتر امراض صدر میں تنفس اور قلب کی اور بعض امراض شکم میں غیر طبعی آوازیں، حاملہ عورتوں میں جنین کے دل اور مشیمہ وغیرہ کی آوازیں کان لگا کر سنی جاتی ہیں۔

اقسام:

امتحانِ بالسمع یا استماع کے دو قاعدے ہیں: 1) بغیر کسی وجلہ یا آلہ کے مریض کے جسم پر کان لگا کر سننا ایسا بالعموم چھوٹے بچوں میں کیا جاتا ہے کیونکہ وہ طبیب کے ہاتھ میں کسی آلہ کو دیکھ کر ڈر جاتے ہیں یا آلہ کے ساتھ کھیلنا شروع کر دیتے ہیں اور امتحان کا اصل مقصد فوت ہو جاتا ہے۔ 2) آلہ سماع الصدر (اسٹے تھسکوپ) لگا کر سننا۔

یادداشت:

مسماع الصدر: اس کا ایک سرا مریض کے سینہ پر رکھا جاتا ہے اور طبیب کے کانوں میں لگانے والے دوسرے ہوتے ہیں جو دونوں کانوں میں لگائے جاتے ہیں۔

عام طور پر استماع آلہ مسماع الصدر کے ذریعے ہی کیا جاتا ہے اس میں ذیل کے امور کو پیش نظر رکھنا ضروری ہے:

کسی پرسکون جگہ جہاں کسی قسم کا شوروغل نہ ہو مریض کو آرام کرسی یا چارپائی یا تخت پر ایسی حالت میں بٹھائیں یا لٹائیں یا کھڑا کریں جس میں نہ تو مریض کو کسی قسم کی تکلیف ہو اور نہ ہی طبیب کو امتحان کرنے میں کسی قسم کی دقت پیش آئے اس کے بعد مقام استماع کو برہنہ کر کے مسماع الصدر کے قیف نما حصے کو انگوٹھے اور دو انگلیوں سے پکڑ کر اس پر جما دیں اور سننے والے حصوں کو اپنے کانوں میں لگا کر نہایت غور سے سنیں دوران استماع آلہ کو مریض یا کپڑا وغیرہ کوئی چیز نہ لگنے پائے اگر مریض کے سینہ پر بال ہوں تو ان پر بھی کپڑا تر کر کے پھیر دیں تاکہ بالوں کی رگڑ کی آواز استماع کی آوازوں میں شریک نہ ہونے پائے اس کے علاوہ مریض اور طبیب دونوں کو امتحان کے دوران سانس معمولی طور پر سہولت کے ساتھ لینا چاہئے اگر ضرورت ہو تو طبیب کو امتحان کرنے والے مقام کی پشت پر ہاتھ رکھ کر مریض کو سہارا بھی دے لینا چاہئے اس سے مریض کو سہارا پہنچنے کے علاوہ طبیب کو مریض کے جسم مسماع الصدر سے زور دینے کا دباؤ بھی محسوس ہوتا رہے گا۔

امتحان بالسمع میں مرض کی علامات معلوم کرنے کے لئے طبیب کا صحت کی آوازوں کو بخوبی جاننا ضروری ہے یہ ملکہ تندرست انسانوں میں بار بار استماع کرنے سے حاصل ہوسکتا ہے صحت و مرض کی مختلف آوازوں کا بیان اپنے موقع پر بالتفصیل درج ہے۔

مریض کے ظاہری حالات

اُردو نام	طبّی نام	ڈاکٹری نام
مریض کے ظاہری حالات	سحنہ مریض	فیسز Facies

سحنہ مریض میں مریض کے عام ظاہری حالات مثلاً ہیئت اور نشست و برخاست چال ڈھال، جسمانی ورزش، مزاج،

اعضاء کی ظاہری حالت مثلاً کھوپڑی کی وضع اور ساخت' بشرہ کو جلد' ہاتھوں اور غدود وغیرہ کی حالت شامل ہے امراض کی تشخیص میں سحنہ مریض کا بغور ملاحظہ کرنا طبیب کا اولین اور ضروری فرض ہے اس سے نہ صرف بعض امراض مثلاً لقوہ' عوظر جوزی اور اجتماع الماء فی الراس (کھوپڑی کے اندر پانی جمع ہوجانا) وغیرہ فوراً تشخیص کئے جاسکتے ہیں بلکہ اکثر اوقات ایسی علامات معلوم ہوجاتی ہیں جو خاص خاص امراض کی طرف راہنمائی کرتی ہیں اس سحنہ مریض کا ضروری بیان ذیل میں بہ تفصیل درج ہے۔

ہیئت اور نشست و برخاست:

یعنی اگر مریض لیٹا ہوا ہو تو بستر میں اس کے لیٹنے کی وضع اور اگر اٹھ کر بیٹھ سکتا یا کھڑا ہوسکتا ہے تو اس کا طریق نشست و برخاست۔

ہیئت:

بعض امراض میں مرض کی وجہ سے مریض کسی خاص ہیئت میں پڑا رہتا ہے جس کو دیکھ کر ایک حد تک مرض پر دلالت کیا جاسکتا ہے چنانچہ حمیات حادہ یعنی شدید بخاروں یا دوسرے زیادہ ضعف پیدا کردینے والے امراض میں جب مریض غشی کی سی حالت میں مبتلا ہوجاتا ہے تو اس کا سر اپنی اصلی حالت پر نہیں رہتا اور تکیہ کے نیچے گرجاتا ہے پھیپھڑوں کے امراض میں وہ عموماً اس پہلو پر لیٹا ہوتا ہے جس پر لیٹنے سے اس کو سانس لینے میں زیادہ سہولت ہوتی ہے یا اگر درد ہو تو درد کی شدت میں کمی محسوس ہوتی ہے لیکن درد اور دقت نفس دونوں موجود ہوں جیسا کہ ذات الجنب میں ہوا کرتا ہے تو مریض وہ ہیئت اختیار کرتا ہے جو دونوں صورتوں میں زیادہ آرام دہ ہوتی ہے مثلاً اگر درد کم ہو تو مریض اس پہلو لیٹا ہوا ہوتا ہے جس پر لیٹنے سے اسے سانس لینے میں سہولت ہوتی ہے اور اگر درد شدید ہو تو اس پہلو پر لیٹا ہوا پایا جاتا ہے جس پر لیٹنے سے درد میں تخفیف محسوس ہوتی ہے چنانچہ ابتدائے ذات الجنب میں جب درد زیادہ ہوتا ہے مریض آخر الذکر اور آخر ذات الجنب میں جب درد کم اور رطوبت زیادہ خارج ہو کر ماؤف جانب کے پھیپھڑے پر دباؤ ڈالتی ہے اور اس طرف مریض اچھی طرح سانس نہیں لے سکتا تو اول الذکر وضع اختیار کرلیتا ہے اول الذکر وضع میں پھیپھڑے کی ماؤف جانب نیچے اور تندرست جانب ہمیشہ اوپر ہوتی ہے اگر مریض ہمیشہ ایک ہی پہلو پر لیٹا رہے اور اس کے ساتھ ہی تھوڑی دیر بعد کھانسی بھی ہوتی رہے تو یہ شبہ کرنا چاہئے کہ ذات الریہ یا سل کی وجہ سے مریض کے پھیپھڑے میں گڑھا پڑگیا ہے۔

انتصاب النفس:

میں مریض بستر میں لیٹ نہیں سکتا بلکہ کم وبیش سیدھا یا تکیے کے سہارے آگے کو سر جھکا کر بیٹھا رہتا ہے یہ علامت بالعموم بعض امراض قلب و ریہ یا امراض گردہ کی شدید صورتوں میں ظاہر ہوا کرتی ہے۔

امراض شکم:

میں خصوصاً جب صفاق بھی ماؤف ہوتا ہے تو مریض چت لیٹا رہتا ہے اور پاؤں کو پیٹ کے جانب سکیڑ لیتا ہے تاکہ پیٹ کے عضلات ڈھیلے رہیں اور درد کم محسوس ہو اس غرض کے لئے بعض اوقات وہ گہرا سانس نہیں لیتا یہ امر بھی یاد رکھنا چاہئے کہ صفاق کی جو جانب ماؤف ہوتی ہے مریض اس طرف کا پاؤں پیٹ کی طرف زیادہ سکیڑ لیتا ہے۔

مرض کزاز:

میں تشنج کی وجہ سے کمان کی طرح آگے پیچھے یا دائیں جانب خمیدہ ہوتا ہے۔

ورم زائدہ:

اپینڈے سائٹس میں دورہ کے وقت مریض دائیں ٹانگ کو رانوں تک سکیڑ لیتا ہے اور کمر کے دائیں حصہ کو تھوڑا سا اٹھا لیتا ہے۔

شدید درد مثلاً قولنج اور ورم زائدہ میں مریض سخت بے چین ہوتا ہے اس کو کسی ہیئت میں قرار نہیں آتا اور وہ برابر پہلو بدلتا رہتا ہے لیکن کسی کل چین نہیں آتا درد گردہ میں یہ علامت زیادہ نمایاں ہوتی ہے مگر اس درد گردہ میں جو پتھری کی وجہ سے ہوتا ہے مریض کی ماؤف جانب کا شانہ نیچے کو جھکا ہوا ہوتا ہے اور بالعموم ماؤف گردے کے مقام پر ہاتھ رکھ کر قدرے اس طرف جھکا رہتا ہے کیونکہ اس ہیئت میں درد زیادہ شدید نہیں ہوتا۔

عورتوں میں عسر طمث:

بعض حالتوں میں شدید درد ہوتا ہے اور مریضہ سخت بے چین ہو کر پہلو بدلتی رہتی ہے۔

وجع المفاصل:

اس کا مریض بغیر کسی قسم کی حرکت کے بستر پر پڑا رہتا ہے اور حرکت کرتے ہوئے ڈرتا اور تکلیف محسوس کرتا ہے۔

سرسام میں مریض کی گردن پیچھے کی طرف سخت تنی ہوئی اور تکیے میں گڑی ہوئی ہوتی ہے جب حنجرہ میں رکاوٹ کی وجہ سے سانس کی دقت کی شکایت ہوتی ہے تو بھی یہی حالت پیدا ہو جاتی ہے اسی طرح جب گردن کا کوئی مہرہ گل جاتا ہے اور حرام مغز پر دباؤ ڈالتا ہے تو بھی مریض کی یہی ہیئت ہوتی ہے چھوٹے بچوں میں بدہضمی اور بعض بخاروں میں یہی حالت پیدا ہو جاتی ہے۔

نشست و برخاست:

فالج معہ رعشہ میں جب مریض کھڑا ہوتا ہے تو وہ آگے کی طرف جھکا رہتا ہے اس کی گردن سخت ہوتی اور اس کے تمام جسم میں لرزے کی حرکت ہوتی رہتی ہے انگلیوں کے جوڑ اس طرح حرکت کرتے ہیں جس طرح انسان کاغذ کی بتی بناتے وقت کرتا ہے بچوں میں بھی مرض خناق کے بعد فالج ہو جانے کی صورت میں قریب قریب یہی ہیئت ہوتی ہے گردن کے عضلات کمزور ہونے کی وجہ سے سر آگے کی طرف جھکا رہتا ہے حرام مغز کے بعض امراض میں مریض کی پشت تختے کی طرح اکڑی رہتی ہے۔

فالج عظمی کاذب میں مریض کی کمر آگے کی جانب بڑھ کر قوس کی شکل اختیار کر لیتی ہے سرین' کندھے اور پنڈلیاں بڑی ہو جاتی ہیں اگر مریض چت لیٹا ہوا ہو تو بغیر امداد کے اٹھ نہیں سکتا اسی طرح بعض دیگر قسم کے عصبی امراض اور اقسام فالج و استرخا میں مریض کی نشست و برخاست مخصوص قسم کی ہو جاتی ہے۔

چال ڈھال اور جسمانی پرورش کی کیفیت

چال ڈھال:

اگر مریض چل سکتا ہے تو اس کی رفتار کو بھی بغور ملاحظہ کریں کیونکہ چلنے کا انداز بھی بعض خاص عصبی اور مفاصلی امراض کی تشخیص میں مدد دیتا ہے۔

چال کو دیکھنے کے لئے حتی الامکان مریض کی ٹانگوں کو برہنہ کر لینا چاہئے اس کے لئے بہتر یہ ہے کہ مریض کو ایک لمبی

سی قمیض پہنا دی جائے جس کے گھیر کو لنگوٹ کی طرح آگے یا پیچھے کی طرف تک لیا جائے پاؤں بالکل ننگے ہونے چاہئیں یعنی جرابیں بھی اتروادیں تو بہتر ہے اب چاک (کھریا مٹی سے ایک سیدھی لکیر کھینچ کر مریض کو اس لکیر کی سیدھ پر چلنے کی ہدایت کریں۔

مریض کی چال میں مندرجہ ذیل باتوں کو دیکھنا چاہئے:

مریض لکیر پر بالکل سیدھا چلتا ہے یا کسی اور جانب یا دونوں جانب لڑکھڑا کر چلتا ہے۔

چلتے وقت مریض کے کسی ایک طرف کو گر جانے کا خطرہ تو نہیں ہوتا۔ اگر ہوتا ہے تو کس طرف۔

مریض عام اشخاص کی نسبت کسی خاص طریق پر تو نہیں چلتا اگر چلتا ہے تو کس طرح چنانچہ ہزال النخاع (لوکوموٹرا ٹیکسیا) میں مریض سیدھی لکیر پر بالکل نہیں چل سکتا ہے اسی طرح حرام مغز کے بعض دیگر امراض میں مریض سیدھی لکیر پر چلتے وقت کسی ایک یا دونوں جانب لڑکھڑاتا ہے۔

بعض خاص عصبی امراض میں مریض کی چال مخصوص قسم کی ہوتی ہے۔

1) تشنجی رفتار:

(سپسٹک گیٹ) اس میں مریض اپنے گھٹنے کے جوڑوں کو اوپر موڑ کر نہیں چل سکتا بلکہ پاؤں کو اس طرح اٹھا کر قدم آگے رکھتا ہے جیسے کہ اس کا پاؤں زمین کے ساتھ چپکا ہوا ہو اس کی صورت یہ ہوتی ہے کہ مریض پہلے کولہے کو آگے جھکاتا ہے پھر پاؤں کو زمین سے اٹھا کر ٹانگ کے ساتھ ایک قوس سا بناتا ہوا زور سے قدم آگے لے جا کر پھینک دیتا ہے اس میں پہلے پنجہ زمین پر زور کے ساتھ لگتا ہے یہ انداز رفتار تصلب النخاع جانبی (لیٹرل سکلروسس آف دی کارڈ) اور فالج نصفی (ہیمی پلیجیا) کی مخصوص علامت ہے۔

2) اختلاجی رفتار:

(ٹیکسک گیٹ) اس میں مریض پاؤں کو بہت زیادہ اونچا کر کے جھٹکا دے کر آگے کو لے جاتا اور یک دم زمین پر رکھ دیتا ہے اس میں اکثر پہلے مریض کی ایڑی زمین پر لگتی ہے ہزال النخاع (لوکوموٹرا ٹیکسی) میں مریض کی رفتار اکثر اس قسم کی ہوجاتی ہے۔

3) مستانہ رفتار:

(اوفنگ یا ڈرنکن گیٹ) اس میں مریض نشے بازوں اور خصوصا شرابیوں کی طرح لڑکھڑا کر چلتا ہے اس کی چال بالعموم شرابی اشخاص یا بعض اوقات مخیخ یعنی موخر دماغ کے خاص خاص امراض میں بھی پائی جاتی ہے اس لئے اس کو رفتار مخیخی بھی کہا جاتا ہے۔

4) رفتار سریع:

(فیسٹی نیٹ گیٹ) اس میں ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے مریض بہت جلدی چل رہا ہو لیکن فی الحقیقت رفتار میں سرعت نہیں ہوتی بلکہ ایک حد تک سستی ہوتی ہے فالج معہ رعشہ (پیرالیسس اجٹنس) میں مریض کی چال اسی قسم کی ہوتی ہے۔

5) رفتار بطی:

(ویڈلنگ گیٹ) اس میں مریض بطخ کی طرح مٹک مٹک کر چلتا ہے کمر کے عضلات کی کمزوری، فالج لحمی کاذب (سیوڈو مایئر ٹرافک پیرلیسس) بچوں کے مرض کساح اور کولہے کے جوڑ کے پیدائشی طور پر اکھڑے ہوئے ہونے کی حالت میں

مریض کی چال اس قسم کی ہوتی ہے بعض اوقات ہڈیوں کے ٹوٹ جانے اور جوڑوں کے اکھڑ جانے سے بھی خاص قسم کی رفتار ہوجاتی ہے اور اس رفتار کی موجودگی ایک مخصوص مقام کے کسر عظام (ہڈیوں کے ٹوٹے جانے) اور مخصوص خلع مفاصل (جوڑوں) کے اکھڑ جانے پر دلالت کرتی ہے۔

جسمانی پرورش:

اس سلسلے میں یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ مختلف اقوام اور مختلف آدمیوں میں نیز جنس اور عمر کے اختلاف سے جسمانی پرورش کی حالت مختلف ہوا کرتی ہے تاہم ان تمام باتوں کو مدنظر رکھ کر اطباء مغرب نے وسیع تجارب کے بعد ایک تخمینی اندازہ لگایا ہے کہ قد، وزن اور چھاتی کے دور میں مختلف عمروں میں طبعی طور پر ایک خاص تناسب ہوا کرتا ہے اگر اس تناسب میں حد سے زیادہ فرق ہو تو وہ غیر طبعی اور مرض کی حالت سمجھی جاتی ہے چنانچہ اس قسم کے طبعی تناسب کا ایک نقشہ جو وسیع اعداد و شمار پر غور کرنے کے بعد مرتب کیا گیا ہے ذیل میں درج ہے یہ رینی وچسن کی تصنیف کلینیکل میتھڈ سے اخذ کیا گیا ہے۔

	مرد مع عمر				عورت مع عمر			
قد	20 سال	30 سال	40 سال	55 سال	20 سال	30 سال	40 سال	55 سال
5 فٹ	53 کلوگرام	52 کلوگرام	59 کلوگرام	60 کلوگرام	52 کلوگرام	54 کلوگرام	58 کلوگرام	60 کلوگرام
5 فٹ 1 انچ	54	58	59	60	52	56	58	62
5 فٹ 2 انچ	56	60	62	64	55	58	60	64
5 فٹ 3 انچ	58	62	64	66	57	60	62	66
5 فٹ 4 انچ	60	64	66	68	57	61	64	68
5 فٹ 5 انچ	62	65	68	70	60	63	66	70
5 فٹ 6 انچ	64	68	70	73	62	65	69	73
5 فٹ 7 انچ	66	69	73	75	63	67	70	75
5 فٹ 8 انچ	68	72	75	76	65	69	72	74
5 فٹ 9 انچ	70	75	77	78	68	72	75	77
5 فٹ 10 انچ	72	74	76	78	69	74	76	78
5 فٹ 11 انچ	75	76	78	84	72	76	75	86
6 فٹ	74	77	84	83	74	75	78	83
6 فٹ 1 انچ	78	80	82	86	74	76	78	86
6 فٹ 2 انچ	79	82	86	90	xxxxx	xxxxx	xxxxx	xxxxx
6 فٹ 3 انچ	82	87	90	93	xxxxx	xxxxx	xxxxx	xxxxx

جب قد اور چھاتی کا دور معلوم ہو تو طبعی وزن اس قاعدے سے معلوم کیا جاتا ہے کہ قد اور چھاتی کے دور، دونوں کے انچ بنا کر آپس میں ضرب دیں اور 34 پر تقسیم کردیں جو کچھ باقی بچے وہ کلوگرام میں اس شخص کا طبعی وزن ہوتا ہے یعنی:

وزن = قد x چھاتی کا دور (انچوں میں) / 34 = کلوگرام

چھاتی کے دور کو پستان کے محاذ پر ناپ کر شکم کے دور کے ساتھ مقابلہ کرنا بھی جسم کی پرورش پر روشنی ڈالتا ہے چنانچہ اگر شکم کا دور چھاتی کے دور سے زیادہ ہو تو سمن مفرط یا استسقاء وغیرہ پر دلالت کرتا ہے جسمانی پرورش کی عمدگی اور مکمل تندرستی کی حالت میں عضلات کے سخت اور مضبوط جلد کے نیچے چربی کی معتدل مقدار موجود ہونے کی وجہ اعضاء سڈول اور خوبصورت ہوتے ہیں اس کے برعکس ناقص پرورش جسمانی کی صورت میں عضلات ڈھیلے ڈھالے ہوجاتے ہیں اور بعض اوقات شدید ذبول و ہزال پایا جاتا ہے عموماً ذیل کی صورتوں میں مریض کی جسمانی پرورش ناقص ہوتی ہے اور وہ لاغر و کمزور ہوجاتا ہے:

سل، دق جریان، کثرت احتلام، پرانی بدہضمی، سرطان، ذیابطیس، مزمن ورم گردہ، آتشک، لبلبہ کے امراض، اسہال و مزمن حمی محرقہ، معدے اور آنتوں کے زخم عورتوں میں عرصہ تک دودھ پلانا، سیلان الرحم، کثرت حیض ونفاس، بچوں میں دق لامعاء نزلہ معدی و معدی، موروثی آتشک، کساح۔

بعض اوقات موروثی طور پر غدہ نخامیہ کے بڑے ہونے کی صورت میں اس سے داخلی افرازات کی زیادتی، جسمانی پرورش میں زیادتی کرکے سمن مفرط کی سی حالت پیدا کردیتی ہے اس کے علاوہ کثرت شراب نوشی اور چربیلی اشیاء کے بکثرت استعمال سے بھی سمن مفرط پیدا ہوجاتا ہے اور مریض کی توند نکل آتی ہے اگر سمن مفرط یکا یک ظاہر ہوا ہو تو صرع یا سکتہ کا پیش خیمہ ہوا کرتا ہے اگر جسم پھولا ہوا مگر بے رونق ہو، تو استسقاء لحمی کو ظاہر کرتا ہے۔

بعض اوقات مقامی طور پر کسی خاص عضو کے ناقص تغذیہ کی وجہ سے اس کی ناقص پرورش ہوتی ہے اور اس میں لاغری اور کمزوری ظاہر ہوجاتی ہے اس طرح کبھی کوئی خاص عضو کسی مرض کی وجہ سے موٹا یا تیج ہوجاتا ہے چنانچہ گردہ، قلب، شش یا جگر کے امراض میں ہاتھ پاؤں متورم ہوکر موٹے نظر آتے ہیں اور کمی خون میں پاؤں سوج کر موٹے ہوجاتے ہیں حاملہ عورتوں میں آخری ایام حمل میں زیریں اطراف اور ہاتھ پاؤں موٹے ہوجاتے ہیں عام جسمانی پرورش کے وقت ذیل کے امور کو بھی پیش نظر رکھنا ضروری ہے:۔

مریض کی طبعی پیدائشی حالت:

بعض اشخاص طبعی طور پر دبلے پتلے یا پستہ قد ہوتے ہیں اور بعض لمبے تڑنگے اور مضبوط جسم کے ہوتے ہیں۔

مریض کی عمر:

بچوں کے جسم پر اس قدر چربی ہوتی ہے کہ اگر کسی نوجوان میں ہو تو مرض پر دلالت کرتی ہے علیٰ ہذا بوڑھے اشخاص میں طبعی تحلیل سے عضلات نرم اور جلد ڈھیلی ہوکر ہڈیاں نکل آتی ہیں اگر ادھیڑ عمر یا نوجوانوں میں ایسا ہو تو ضرور مرض کی وجہ سے ہوا کرتا ہے۔

وراثت:

مضبوط اور تنومند والدین کے بچے بھی بالعموم تنومند ہوا کرتے ہیں اس کے برعکس جن کے والدین بوڑھے اور کمزور یا بے جوڑ ہوں وہ خود بھی کمزور اور دبلے پتلے ہوتے ہیں۔

مزاج:

اس کے بعد مریض کا مزاج دریافت کریں مزاج اس کیفیت کو کہتے ہیں جو انسان کی ترکیب میں شامل ہونے والے عناصر اربعہ کے فعل و انفعال سے پیدا ہوجاتی ہے اطباء قدیم نے کیفیات اربعہ کے اعتبار سے مزاج کی نو قسمیں بیان کی ہیں:

اول معتدل جس میں چاروں عناصر بقدر ضرورت ہوتے ہیں۔ دوم غیر معتدل اس کی پھر دو قسمیں ہیں 1) مفرد 2) مرکب۔ ان میں سے ہرایک کی چار قسمیں ہیں مفرد کی گرم سرد خشک اور تر۔ مرکب کی گرم خشک، گرم تر، سرد خشک، سرد تر۔ اگر ان کے ساتھ اخلاط اربعہ (خون، بلغم، صفرا، سودا) میں سے کسی ایک کا غلبہ بھی ہو تو اس کو مادی صفراوی بلغمی یا سوداوی کہتے ہیں۔ اب اگر کسی انسان میں خلقی طور پر کسی کیفیت کا غلبہ ہے تو اس کے مزاج کو اس غالب کیفیت کا مزاج تصور کیا جاتا ہے مثلاً اگر کسی مزاج میں خلقی طور پر گرمی کا غلبہ ہے تو اس کو گرم مزاج کہتے ہیں۔ انسان کے خلقی مزاج کو معلوم کرنے کے لئے اطباء قدیم نے دس علامتیں بیان کی ہیں جن کو اصطلاح طب میں اجناس ادلہ بھی کہا جاتا ہے ان کی ضروری تفصیل ذیل میں درج ہے؛

1) ملمس:

ہوائے معتدل میں معتدل مزاج شخص کے چھونے پر جس کیفیت کا احساس ہو اس کا غلبہ ہوا کرتا ہے مثلاً اگر جسم گرم ہے تو گرمی، سرد ہے تو سردی، تر اور نرم ہے تو تری اور خشک اور سخت ہے تو خشکی کا غلبہ ہوا کرتا ہے۔

2) لحم و شحم وسمین (جسم کا گوشت، موٹی اور پتلی چربی):

جسم میں گوشت اور چربی کی زیادتی رطوبت اور کمی خشکی پر دلالت کرتی ہے اگر صرف گوشت زیادہ ہو تو حرارت اور رطوبت کی دلیل ہے اور جسم سخت ہوتا ہے اگر گوشت تھوڑا اور چربی زیادہ ہو تو حرارت اور یبوست پر دال ہے اور اگر چربی زیادہ ہو تو برودت و رطوبت کی وجہ سے ہوا کرتی ہے اس کے ساتھ جسم ڈھیلا ہوتا ہے۔

3) بال:

بالوں کی کثرت، ان کا موٹا سیاہ اور گھونگرالا ہونا گرمی خشکی کو ظاہر کرتا ہے اور اس کے برعکس کم، پتلا، سیدھا، اور سرخ و سپید ہونا سردی اور تری کی علامت ہے بالوں کا دیر سے نکلنا برودت و یبوست اور جلد نکلنا حرات و یبوست کو ظاہر کرتا ہے۔

4) بدن کا رنگ:

رنگ کی سفیدی کمئ خون اور برودت مزاج کو، سرخی کثرت خون اور حرارت کو، زردی کثرت حرارت اور صفراویت یا خون کی کمی کو ظاہر کرتی ہے چنانچہ نقاہت مرض کی وجہ سے بھی رنگ زرد ہوجایا کرتا ہے رنگ کو سیاہی مائل ہونا برودت اور سوداویت مزاج کو ظاہر کرتا ہے اور گندمی رنگ حرارت پر، بینگنی سردی خشکی پر، جصی (چونے کی مانند) سردی و بلغمیت پر، رصاصی (سیسے کی مانند) سردی تری اور سوداویت پر، عاجی (ہاتھ دانت کی مانند) برودت اور بلغمیت مخلوط بہ صفرا قلیل پر دلالت کرتا ہے۔

5) اعضاء جسمانی ہیئت اور ساخت:

گرم مزاج اشخاص کا سینہ چوڑا، ہاتھ پاؤں اور ہڈیاں بڑی بڑی رگیں فراخ اور ظاہر، نبض عظیم اور قوی ہوتی ہے دموی مزاج کا جسم موٹا اور گوشت سے پر ہوتا ہے اور جوڑ مضبوط ہوتے ہیں۔ سرد مزاج کی علامات اس کے برعکس ہوا کرتی ہے ار خشک مزاج میں جسم پتلا اور جوڑ ظاہر، ناک سیدھی اور پتلی اور کنٹھ باہر نکلا ہوا ہوتا ہے۔

6) کیفیت انفعال:

یعنی خارجی اشیاء کی کیفیت سے منفعل ہونا۔ چنانچہ اگر کوئی سرد ہوا سرد موسم اور سرد اشیاء سے جلد اثر پذیر ہو تو وہ سرد مزاج اور اس کے خلاف گرم ہوا وغیرہ سے جلد متاثر ہونے والا گرم مزاج ہوا کرتا ہے۔

7) خواب و بیداری:
اگر نیند طبعی مقدار سے زیادہ آئے تو مزاج کی سردی اور تری کو ظاہر کرتی ہے اگر کم آئے تو گرمی خشکی کی علامت ہے۔

8) بدن کے طبعی افعال:
اگر بدن کے طبعی افعال جلدی ظاہر ہوں مثلاً بال یا دانت جلد جلد نکل آئیں یا بدن کے افعال میں پریشانی اور گھبراہٹ پائی جائے تو مزاج کی گرمی کو ظاہر کرتے ہیں اس کے برعکس اگر افعال کند اور ست ہوں' طبیعت میں کسل اور سستی پائی جائے یا افعال ناقص و باطل ہوں تو سردی مزاج کو نمایاں کرتے ہیں۔

9) بدن سے خارج ہونے والے فضلات:
مثلاً بول و براز وغیرہ اگر تیز بدبودار اور سخت رنگین ہوں تو حرارت کو ظاہر کرتے ہیں اسکے برعکس جن میں رنگ اور بو کم یا بالکل نہ پائے جائیں وہ برودت مزاج کو ظاہر کرتے ہیں۔

10) انفعالات نفسانیہ:
مثلاً غم و غصہ وغیرہ کی کیفیت چنانچہ جو شخص ہر کام میں زیادہ کوشش کرتا ہے اور اس کو تھوڑا سا اعتراض بھی ناگوار ہوتا ہے جس کی عقل و فہم تیز اور حوصلہ زیادہ ہوتا ہے وہ بڑے بڑے مہلک کاموں میں ہاتھ ڈالنے سے بھی نہیں ڈرتا ہر چیز میں قوی امید رکھتا ہے شرم و حیا کی زیادہ پروانہیں کرتا' شقی القلب اور چست و چالاک ہوتا ہے عیش و نشاط اور اخلاق مردانہ کو زیادہ پسند کرتا ہے' جلد غصہ آجاتا ہے اور جلد ہی رفع ہو جاتا ہے ایسے شخص کا مزاج بالعموم گرم ہوا کرتا ہے اس کے برعکس سستی' کسل' بزدلی' غصے کا دیر میں آنا اور دیر میں زائل ہونا مزاج کی سردی پر اور انفعالات نفسانیہ کا دیر میں زائل ہونا خشکی مزاج کی علامت ہے اگر انفعالات نفسانیہ کا اثر جلد زائل ہو جائے تو رطوبت مزاج کو ظاہر کرتا ہے۔

اسی طرح خواب میں اکثر آگ اور دھوپ وغیرہ کا دیکھنا حرارت مزاج پر اور برف یا سرد پانی وغیرہ کا نظر آنا برودت مزاج پر دلالت کرتا ہے۔

یہ علامات طبعی یا خلقی مزاج کی ہیں اگر عارضی یا مرضی طور پر مزاج میں خرابی پیدا ہو جائے تو اس کو سوء مزاج سے موسوم کرتے ہیں اور ان کی علامات ذیل میں درج ہیں:

(1) سوء مزاج حار ساذج (مزاج میں صرف گرمی کا زیادہ ہو جانا):
گرم چیزوں اور بخاروں سے زیادہ تکلیف پہنچنا' جلد تھک جانا' پیاس کی زیادتی' فم معدہ کی سوزش' منہ کی تلخی' نبض کا ضعف' سرعت اور تواتر' ٹھنڈی چیزوں کے استعمال سے تسکین اور ملمس کی گرمی وغیرہ۔

(2) سوء مزاج بارد ساذج (مزاج میں صرف سردی کا بڑھ جانا):
قلت ہضم پیاس کی کمی' جوڑوں کا ڈھیلا ہونا' بلغمی بخاروں کا زیادہ ہونا' اکثر نزلہ و زکام کی شکایت کا پایا جانا' پانی اور دوسری اشیاء کے استعمال سے نقصان اور گرم اشیاء کے استعمال سے تسکین' قبض کا بطی اور متفاوت اور لمس کا سرد ہونا' نیند کا زیادہ آنا طبیعت میں سستی اور کسل کا پایا جانا اور نفخ شکم وغیرہ۔

(3) سوء مزاج رطب ساذج (مزاج میں صرف تری کا بڑھ جانا):
سوء مزاج بارد ساذج کی علامات کے ساتھ بدن کا ڈھیلا ہونا' لعاب دہن کا بکثرت بہنا مخاط یعنی رینٹھ کا نکلنا' بدہضمی' پپوٹوں کا تہیج' خشک اشیاء کے استعمال سے نفع اور تر اشیاء کے استعمال سے تکلیف وغیرہ۔

4) سوءِ مزاج یابس سادہ (مزاج میں صرف خشکی کا بڑھ جانا):

بدن کی لاغری، خشکی، نبض کی صلابت، بیداری کی کثرت، خشک چیزوں کے استعمال سے تکلیف، تر چیزوں کے استعمال سے آرام پہنچنا، تر اشیاء کو جلد جذب کرنا وغیرہ۔

یہ مفرد سوءِ مزاج علامتیں ہیں جن میں صرف ایک کیفیت بڑھ جاتی ہے۔

سوءِ مزاج مرکب یعنی جس میں ایک ساتھ دو کیفیتیں زیادہ ہوجاتی ہیں ان کی علامات ان ہی علامات کی ترکیب سے معلوم ہوسکتی ہیں اس کے علاوہ مذکورہ علامات سوءِ مزاج سادہ کی ہیں۔ یعنی اس سوءِ مزاج کی جس میں صرف ایک یا دو کیفیتیں زیادہ ہوجاتی ہیں لیکن ان کے ساتھ کوئی مادہ (خلط) زیادہ نہیں ہوتا نہ ہی اس میں تغیر ہوتا ہے لیکن اگر ان کے ساتھ اخلاط اربعہ (دم، صفرا، بلغم یا سودا) میں سے کوئی خلط بھی بڑھ جائے تو ان کی علامات مندرجہ ذیل ہوتی ہیں:

(1) سوءِ مزاج دموی:

میں ثقل بدن خصوصاً دونوں کنپٹیوں اور آنکھوں میں انگڑائی یا جمائی اور متلی وغیرہ کی کثرت ہروقت ایک قسم کے سرور یا پینک میں رہنا، کدورت حواس بلادت فکر بلطیر تکان کے ماندگی، جلد کی رنگت اور زبان کی سرخی، منہ کا ذائقہ میٹھا ہونا، زبان پر چھالے چھالے سے نکل آنا، عروق دموی کا تمدد جس سے اس مقام کی جلد کا آسانی سے پھٹ کر جریان خون ہونا، جہاں کا استر باریک ہو (مثلاً ناک کے نتھنے مسوڑھے، مقعد وغیرہ) پھوڑے پھنسیوں کا کثرت سے نکلنا، سر کی گرانی اور ایسی خوابیں دیکھنا جس میں جنگ وجدل یا خونریزی کے مناظر سرخ چیزیں یا خون دکھائی دیتا ہے۔

(2) سوءِ مزاج بلغمی:

رنگ کی سفیدی، بدن کا ڈھیلا اور لس جسمانی کا نرم وسرد ہونا لعاب دہن کی کثرت ولزوجت، پیاس کی کمی خصوصاً سن شیخوخت میں، لیکن اگر بلغم شور ہو تو پیاس میں کمی نہیں ہوتی ضعف ہضم ترش ڈکاریں اور منہ کے مزے کا پھیکا ہونا، بول کی سفیدی، نیند کی زیادتی، کسل، استرخاء، اعصاب کند ذہنی، نبض کی نرمی بطور اور تفاوت، خواب میں سفید اشیاء پانی، برف، بارش اولے نہر یا دریا وغیرہ پانی والی چیزوں کا دیکھنا۔

(3) سوءِ مزاج صفراوی:

لمس کا گرم ہونا، جلد کے رنگ اور خصوصاً آنکھوں کا زردی مائل ہونا، منہ کے ذائقے کا کڑوا ہونا، زبان کی خشکی اور کھردراپن، بدن اور نتھنوں کی خشکی ٹھنڈی ہوا سے آرام محسوس ہونا، پیاس کی زیادتی، بھوک کی کمی، متلی، صفراوی زرد یا سبز رنگ کی قے آنا، براز کا پتلا اور زرد رنگ کا ہونا اور سوزش کے ساتھ نکلنا بدن کا زندہ گاہے بدن پر سوئیاں سی چبھتے ہوئے محسوس ہونا، پیشاب کا زرد یا سرخ ہونا، نبض کا سریع اور صلب ہونا، گرم اشیاء سے تکلیف اور سرد سے آرام پانا، خواب میں آگ کے شعلے یا آفتاب یا دوسری زرد اشیاء مثلاً زرد کپڑوں کا نظر آنا۔

(4) سوءِ مزاج سوداوی:

بدن کی خشکی و لاغری، خون کی تیرگی، سیاہی اور غلظت، بدن کے رنگ کا سیاہی مائل یا سیسے کی مانند ہونا اور اس پر بال بکثرت پیدا ہونا ایسے خواب دیکھنا جو ہولناک ہوں اور ان میں سیاہ چیزیں نظر آنا مثلاً ہاتھی گہرے اور تاریک گڑھے کالے بادل دھوں وغیرہ مریض کا تنہائی پسند ہونا اور ہروقت خوفزدہ اور فکر مند ہونا اور سوچ و بچار میں مستغرق رہنا، نبض کا بطی اور صلب ہونا۔

جدید طب میں بھی چار قسم کا مزاج تسلیم کیا گیا ہے: دموی، بلغمی، صفراوی اور عصبی۔

(1) دموی مزاج:

ان لوگوں کا ہوتا ہے جن کا دوران خون زیادہ قوی اور بہتر ہوتا ہے اور جن میں خون کثیر مقدار میں پایا جاتا ہے ان کا جسم اور عضلات مضبوط، چہرے اور جلد کا رنگ صاف و سرخ، نبض ممتلی اور جسمانی حرکت و افعال چست ہوتے ہیں ان کا حوصلہ وسیع اور غصہ جلد آجایا کرتا ہے ایسے اشخاص بالعموم امتلائی اور غصی امراض مثلاً جریان خون اور مختلف قسم کے حمیات وغیرہ میں جلد مبتلا ہوتے ہیں۔

(2) بلغمی مزاج:

جن کا بدن فربہ، عضلات ملائم، چہرہ بھرا ہوا، ہونٹ بڑے بڑے جسم کا رنگ صاف مگر پھیکا، دوران خون اور افعال ست، اور نبض بطی ہوتی ہے وہ بلغمی مزاج کے لوگ خیال کئے جاتے ہیں ایسے اشخاص عام جسمانی کمزوری، سل خنازیر، ورم اور گلٹیوں وغیرہ میں مبتلا ہونے کے لئے زیادہ مستعد ہوتے ہیں۔

(3) صفراوی مزاج:

جسمانی ساخت کی مضبوطی، عضلات کی سختی، دوران خون کی عمدگی، جسم کے رنگ کی زردی، افعال کی تیزی، اور وریدوں کا نمایاں ہونا اس قسم کے مزاج کی علامات تصور کی جاتی ہیں ایسے اشخاص معدہ، جگر، امعاء، اور مراق کے امراض میں جلد مبتلا ہوتے ہیں اگر صفراوی مزاج کے لوگ مغموم خاموش رہیں تو ان کی سوداوی مزاج سمجھا جاتا ہے۔

(4) عصبی مزاج:

جن کا نظام عصبی کمزور اور زیادہ سریع الانفعال ہوتا ہے ان کو طب جدید میں عصبی مزاج کے اشخاص کہا جاتا ہے اور بدن کی لاغری، قد کا چھوٹا اور عضلات کا ڈھیلا اور کمزور ہونا، آنکھوں کا روشن اور چمکدار ہونا، نبض صغیر اور ذرا سی تحریک جسمانی یا نفسانی پر سریع ہوجانے والی اس قسم کے مزاج کی علامات خیال کی جاتی ہیں ایسے اشخاص زود فہم، لیکن بزدل اور ڈرپوک ہوتے ہیں اور عصبی و تشنجی امراض میں مبتلا ہونے کی زیادہ استعداد رکھتے ہیں۔

عام طور پر مذکورہ مزاجوں میں کسی ایک مفرد مزاج کے لوگ شاذونادر ہی پائے جاتے ہیں بالعموم مرکب مزاج کے لوگ پائے جاتے ہیں جن میں دو یا دو سے زیادہ مزاجوں کی علامات مخلوط ہوکر پائی جاتی ہیں۔

کھوپڑی کی وضع اور ساخت: بعض امراض میں خلقی طور پر کھوپڑی کی وضع اور ساخت میں نمایاں فرق ہوتا ہے بالخصوص بچوں میں کیونکہ کھوپڑی کی نمایاں بدوضعی میں بچہ شاذونادر ہی جوانی کو پہنچتا ہے اکثر قبل از بلوغت ہی انتقال کرجاتا ہے اور اگر شاذونادر بلوغت تک پہنچتا بھی ہے تو پاگل ہوتا ہے بہرحال ذیل کی بدوضعیاں پیش نظر رکھنی چاہئیں:

(1) عدم تناسب یعنی کھوپڑی کا طبعی طریق کا گول کا نہ ہونا بلکہ کسی طرف سے چپٹا یا ٹیڑھا ہونا:

یہ یا تو پیدائشی ہوا کرتا ہے جو بعموم عسر ولادت کی وجہ سے ہوجایا کرتا ہے یا ولادت کے کچھ عرصہ بعد بچے کے ایک طرف سر رکھ کر پڑے رہنے سے ہوا کرتا ہے آخرالذکر صورت میں بچے کا سر دوسری طرف کردینے سے اکثر تناسب درست ہوجایا کرتا ہے۔

(2) استسقاء الدماغ:

جب دماغی جھلیوں کے درمیان کی رطوبت زیادہ ہوجاتی ہے اور سر کے اندر پانی بھرجاتا ہے تو سر بڑا ہوجاتا ہے اور

پیشانی کی طرف سے آگے کو جھک جاتا یا لٹک آتا ہے۔

(3) مرض کساح:

میں کھوپڑی بڑی اور مربع شکل کی ہو جاتی ہے لیکن پیشانی بالکل سیدھی رہتی ہے لٹکتی نہیں جبھی اور یافوخی حصے و پیشانی اور چندیا' میں ابھار ہو جاتے ہیں۔

(4) موروثی آتشک:

میں یافوخ مقدم کے گرد جگہ موٹی ہو جاتی ہے اور کانوں کے پیچھے بھی موٹے اور پتلے بے قاعدہ حصے ہوتے ہیں یہ حالت اس سے مشابہ ہوتی ہے جو مرض کساح میں پائی جاتی ہے اور بالعموم یہ دونوں صورتیں ایک جا ہوا کرتی ہیں۔

(5) راس قیصر (مائیکروکیفلی):

میں پیشانی دبی ہوئی اور کھوپڑی بہت چھوٹی ہوتی ہے اور بچے کی دماغی حالت خراب ہوتی ہے۔

(6) راس طویل (سکیفو کیفلی):

میں سر لمبا اور اسکا جانبی قطر کم ہو جاتا ہے۔

بشرہ:

اس میں آنکھیں' پپوٹے' ناک' لب' کان' رخسارے اور چہرے کے عام مظاہرات شامل ہیں ذیل میں ان میں سے ہر ایک کا بیان بالترتیب درج ہے۔

آنکھیں:

بشرہ میں سب سے مقدم آنکھوں کا دیکھنا ہے آنکھیں روح کی کھڑکیاں ہیں اور ان کے ذریعے انسانی کی جسمانی اور روحانی حالت کا بہت کچھ پتہ لگ جاتا ہے چنانچہ جب مریض طبیب کی ہدایت پر عمل نہیں کرتا یا کوئی جھوٹی بات طبیب سے بیان کرتا ہے یا امراض مخصوصہ وغیرہ کی وجہ سے شرماتا ہے تو طبیب سے آنکھیں نہیں ملا سکتا بعض اوقات مریض سل کی آنکھوں میں کی بے چینی اور شکی کیفیت پائی جاتی ہے چنانچہ وہ اپنے تیمارداروں کو مشکوک نظروں سے دیکھتا رہتا ہے اگر مریض کی آنکھیں کم حرکت کرتی ہوں اور وہ متحیر سا ہو نیز ایسا معلوم ہو کہ وہ ٹکٹکی لگا کر دیکھ رہا ہے اور اس کے ساتھ ہی وہ گرد و پیش کے حالات و واقعات سے بے پروا اور بے خبر ہوتے تو یہ اس کے حواس کی کندی' بے ہوشی اور اکثر اوقات قرب موت پر دلالت کرتا ہے چنانچہ آنکھیں تارے لگ جانا' اسی حالت کو کہتے ہیں ذیل کے جدول میں آنکھ کی ضروری علامات اور ان کے استدلال درج ہیں:

علامت	جن امراض میں یہ علامت پائی جاتی ہے
1) آنکھوں کا باہر ابھر آنا:	خناق (گلا گھٹنا) غوطر جحوظی (گھیگا) شدید قریب نظری' اندرونی چشم کی رسولی' ناصور چشم کا سیلان خون' جگر کا چھوٹا ہونا' ورم گردہ مزمن میں کم الدم۔ اہم نکتہ: گھیگا میں طبقہ قرینہ کے گرد ایک حلقہ بھی پیدا ہو جاتا ہے۔
2) آنکھوں کا اندر دھنس جانا:	سل و دق' سیلان الرحم' استحاضہ' کثرت جریان و احتلام' شدید ضعف' گردوں کی عصبی خرابی۔
3) آنسو جاری ہونا:	ناک کے کیٹرے' ام الصبیان نزول الماء' زکام' شدید سردی حمی وبخ (ڈنگو فیور) بخار

4) آنکھوں کی سرخی:	بخار' آشوب چشم' نزلہ و زکام' حمیقہ' دماغی سوزش' جنون' شراب کا نشہ اہم نکتہ: شرابی کی آنکھوں میں سرخ ڈورے ہوتے ہیں۔
5) آنکھوں کی زردی:	یرقان' فقرالدم' ورم جگر' غلبہ صفرا اہم نکتہ: کمی خون میں آنکھوں کا رنگ پھیکا نیلالا اورزرد ہوتا ہے کبھی کسی قدر نیلاہٹ بھی پائی جاتی ہے۔
6) آنکھوں کی نیلاہٹ:	تشنج الدم' کمی خون
7) آنکھوں کی تیرگی مائل ہونا:	عظم طحال' غلبہ سودا
8) دھندلی آنکھیں:	موت اور غشی سے پہلے
9) پتلیوں کا پھیل جانا:	نزول الماء' انتہا سکتہ' ام الصبیان' غشی' استسقاء الدماغ' صرع' سانپ کا ڈسنا' بیخ لفاح اور دھتورے وغیرہ کا زہر
10) پتلیوں کا سکڑنا:	تزغرع الدماغ' ورم نخاع جز علیا افیون کا زہر
11) ڈھیلے کا اوپر گھوم جانا:	ام الصبیان' تشنج' صرع
12) آنکھوں کے آگے اندھیرا آنا:	سدر دوار زہزال نخاع' خفقان' غشی' فقرالدم' تزغرع الدماغ' امراض قلب' جلق
13) آنکھوں کی روشنی کا کم ہونا:	شدید عصبی و وبائی امراض
14) آنکھوں کی روشنی تیز ہونا:	جنون' ہذیان' صرع (مرگی)

موروثی آتشک کے مریضوں میں آنکھ کے طبقہ قرینہ پر دھاریاں سی پیدا ہوجاتی ہیں اور ورم غشاء دماغ' فقرالدم اور تشنجی امراض میں کبھی حول (بھینگا پن) پیدا ہوجاتا ہے اور ایک کی جگہ دو چیزیں نظر آتی ہیں آنکھوں کے سامنے سیاہ بھنگوں اور ذروں کا اڑنا نزول الما کی خبر دیتا ہے۔

پپوٹے:

کمزور اور لاغر کردینے والے امراض مثلاً سل ودق' سیلان الرحم جریان اور کثرت احتلام وغیرہ میں پپوٹوں کے گرد سیاہی مائل حلقے ظاہر ہوتے ہیں شدید تکان سوء ہضم سہر اور عورتوں میں ایام حیض میں زیریں پپوٹوں پر تیرگی سی نظر آتی ہے امراض گردہ مثلاً ورم گردہ (بول و براز) وغیرہ میں زیریں پپوٹوں پر خصوصاً صبح کے وقت تہیج یعنی سوجن سی پائی جاتی ہے یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ امراض گردہ میں پہلے آنکھ کے پپوٹوں پر ورم ہوتا ہے مگر امراض قلب میں پہلے ہاتھ پاؤں پر ورم ہوتا ہے مرض ضیق النفس کے مریضوں میں بھی زیریں پپوٹے تہیج و متورم ہوتے ہیں۔

بچوں میں کالی کھانسی' سرخ بادہ' جرب الاجفان (گکرے) اور مکھی یا بھڑ وغیرہ کے کاٹ لینے سے پپوٹے متورم ہوجاتے ہیں پرانے شرابیوں کے پپوٹے بھی اجتماع خون کی وجہ سے پھولے ہوئے دکھائی دیتے ہیں مرض فالج میں پپوٹے خصوصاً بالائی لٹکے ہوئے ہوتے ہیں۔ اختناق الرحم ورعشہ میں بالعموم آنکھ کے پپوٹے پھڑکتے رہتے ہیں۔

ناک:

ہیضہ میں ناک ٹیڑھی ہوجاتی ہے موروثی آتشک' جذام' ناک کی پرانی سوزش اور نجرالانف میں ناک کی ہڈی گل کر اس کی شکل بٹن کی طرح یا چپٹی ہوجاتی ہے اور مریض گنگنا کر باتیں کرتا ہے بچوں میں ورم حلقوم انفی' ورم لوزتین اور اسہال مزمن میں ناک کسی قدر پچک کر نتھنے کشادہ ہوجاتے ہیں۔ نزلہ و زکام' کالی کھانسی' حمیقا خسرہ اور سرخ بخار میں ناک سے رطوبت

بہتی ہے پینس، ناک کے قروح اور چیچک، میں ناک سے بو آتی ہے کالا آزار، طاعون، سانپ کے ڈسنے، خونی پیچش، عسہ طمث، ذات الریہ، محرقہ بطنی، رقت خون، اور لثہ دامیہ میں ناک سے خون آتا ہے جب دماغ کی کھوپڑی ٹوٹ جاتی ہے تو بھی دماغ سے خون آتا ہے۔

سردی لگنے، نزلہ و زکام، شراب کی دیرینہ عادت، دل کی کواڑیوں کے امراض اور عورتوں میں پرانی بدہضمی میں ناک کی نوک سرخ ہوتی ہے ناک کی جھلی کے التہاب اور مرض عظم الاطراف میں ناک کی جھلی موٹی ہوجاتی ہے نمونیا اور ذات الجنب میں ناک جلد جلد حرکت کرتی ہے اور شدید عصبی کمزوری میں ادھر ادھر جھک جاتی ہے مرتے وقت مریض کی ناک باریک خمدار ہوجاتی ہے۔

لب:

فصلی بخار اور ذات الریہ کے بعد لبوں کے گوشوں پر پھنسیاں نکل آتی ہیں مختلف قسم کی کمی خون میں لبوں کا رنگ زردی مائل اور پھیکا ہوتا ہے اور جب دل یا اس کی کواڑیوں کے امراض یا پھیپھڑوں کے بعض امراض میں دوران خون ٹھیک نہیں ہوتا اور خون کے دخانی مادے پھیپھڑے میں پورے طور پر صاف نہیں ہوسکتے تو لبوں کا رنگ نیلا اور سیسے کی مانند سیاہی مائل ہوتا ہے لبوں کی غیر معمولی زردی و یرقان جگر پر دلالت کرتی ہے اگر اوپر کا لب موٹا، چھوٹا اور کھردرا ہو تو مرض سل کی استعداد کو ظاہر کرتا ہے لبوں کا پتلا اور متحرک ہونا اور صفراوی مزاج کی علامت ہے لبوں پر ثبور کا پایا جانا قلاع دہن، تیز حمیات صفراوی کے ممبران اور بعض اوقات ذات الجنب کی ابتداء اور مجازی ہوا کے ورم کی علامت ہے لبوں کا نشقاق اور ان کی گرہیں آتشک پر دلالت کرتی ہیں اور بچوں میں لبوں کے اردگرد گچھے اور کھرنڈوں کی موجودگی موروثی آتشک کا نشان ہے لبوں پر خشکی کی زیادتی اور ان پر پپڑی سی جمنا بخار کی خشکی یا معدہ وغیرہ کی خشکی اور خرابی کو ظاہر کرتا ہے لبوں کا ورم منہ کے زخموں پر دلالت کرتا ہے۔

کان:

کمزور بچوں کے کان اکثر بہتے رہتے ہیں خسرہ اور بعض دیگر امراض حادہ میں بھی کان سے پیپ خارج ہوتی رہتی ہے کاسہ سر کے درمیانی یا پچھلے حصہ کے ٹوٹنے سے بھی کان سے رطوبت اور خون کا اخراج ہوتا ہے۔

مالٹا بخار، خنازیر، کن پھیڑے اور طاعون میں کان کے غدود متورم ہوجاتے ہیں درد سر، دموی شقیقہ، ذکاوت دماغی، سوء ہضم، ورم سل پردہ ہائے دماغ ویدان امعاء، صرع اور کونین کی سمیت سے کان میں آوازیں آتی ہیں۔

کانوں کا بڑا ہونا حماقت پر دلالت کرتا ہے اور جنون کے بعض مریضوں کے کانوں پر خونی رسولی ہوجاتی ہے وجع المفاصل اور نقرس کے مریضوں میں کان کی لو میں نقرسی مادے کے جمع ہونے سے گٹھلی سے بن جاتی ہے کبھی شدید سردی سے کان کی لو میں سرخی یا نیلاہٹ پیدا ہوجاتی ہے۔

کان کا بہرہ پن کان کے کسی مرض یا ورم حلق پر دلالت کرتا ہے اگر کنپٹی پر رکھنے یا دانتوں میں پکڑنے سے گھڑی کی آواز آتی ہو تو بہرہ پن امراض گوش حلق کی وجہ سے ہوتا ہے وگرنہ عصب سامع کی خرابی ہے۔

رخسار:

شدید بخار، ذات الجنب، ذات الریہ اور محرقہ اسہالی میں رخسار سرخ ہوتے ہیں دق و سل میں رخساروں پر شوخ گلابی رنگ کا دائرہ پیدا ہوجاتا ہے جسے حمرت دقیہ (ہکٹک فش) کہتے ہیں پرانے شرابیوں کے چہرے سرخ اور داغدار ہوتے ہیں اگر کسی وجہ سے رخساروں کی عروق شعریہ میں احتقان دموی ہوجائے تو بھی سرخ ہوجاتے ہیں شریان اعظم کے امراض اور فقرالدم میں رخساروں کا رنگ زرد اور پھیکا ہوتا ہے امراض قلب میں قوت کی صورت میں رخسار سرخ وگرنہ نیلے ہوجاتے ہیں ضعف

قلب اور اکثر امراض شش میں رخساروں کا رنگ نیلا یا پھیکا ہوتا ہے امراض جگر میں وگردہ میں رخساروں پر سیاہی مائل دھبے پڑجاتے ہیں ورم رحم اور عسر طمث میں بھی رخساروں کی یہی حالت ہوتی ہے۔ جلق' جریان' احتلام' سیلان الرحم' ہسٹریا' ہیضہ' بخار کے آخری درجات اور چرس کی عادت کی صورت میں رخسار پچک جاتے ہیں عصابہ' لقوہ کزاز اور صرع میں رخسار کے عضلات میں تشنج پیدا ہوجاتا ہے گلپھڑوں' داڑھ کے درد' جبڑے کی ہڈی کے گل جانے اور قلاع دہن میں رخسار متورم ہوجاتے ہیں۔

چہرے کے عام مظاہرات:

چہرہ ہمارے جذبات کا آئینہ ہے اس لئے اس کو بغور ملاحظہ کرنے سے تشخیص مرض میں نہایت مفید اور کارآمد امداد حاصل ہوتی ہے چنانچہ شدید درد دل ورم غلاف القلب' ورم خناق اور شدید ذات الریہ میں مریض کے چہرہ سے غیر معمولی پریشانی ٹپکتی ہے شدید وجع المفاصل میں جب غلاف القلب کے اندر بھی ورم ہوجاتا ہو تو مریض کا چہرہ متورم نتھنے پھولے ہوئے اور رخسار سرخ ہوتے ہیں شدید ذات الریہ (نمونیا) میں مریض کا چہرہ سرخ اور جلد گرم وخشک ہوتی ہے سانس لیتے وقت ناک کے نتھنے بہت پھولے ہوئے نظر آتے ہیں اور اکثر اوقات ہونٹوں پر صفراوی قسم کی پھنسیاں موجود ہوتی ہیں دق میں چہرہ کمزور دبلا پتلا اورزردی مائل ہوتا ہے لیکن رخساروں پر سرخی مائل گلابی رنگ کی جھلک پائی جاتی ہے دق کے آخری درجات میں آنکھوں کے گرد گہرے تاریکی مائل حلقے پائے جاتے ہیں پرانے شرابیوں کے چہرے اور پپوٹے میں تہیج' آنکھوں میں بیرخ ڈورے ہوتے ہیں نیز ناک ناک اور رخسار سرخ اور ان پر چھوٹے چھوٹے داغ پائے جاتے ہیں امراض جگر وگردہ وقلب سم سم الفار' سوء ہضم چہرے کے خونی اجتماع شری (پتی اچھلنا) مرض اخضر اور بعض دوسری قسموں کے فقرالدم اور بچوں کی کالی کھانسی میں چہرہ متہیج اور پھولا ہوا ہوتا ہے لیکن امراض گردہ وجگر میں چہرہ اور پپوٹوں پر تہیج زیادہ نمایاں ہوتا ہے چنانچہ صبح کے وقت جب مریض بیدار ہوتا ہے تو اس کا چہرہ اور پپوٹے سوجے ہوئے نظر آتے ہیں امراض قلب میں تہیج منتشر اور بالخصوص زیریں اطراف میں زیادہ رونما ہوتا ہے شام کے وقت اسی میں زیادتی ہوتی ہے سوء ہضم کے تہیج میں کھانا کھانے کے بعد ایک قسم کی سرخی آجاتی ہے چہرے کے اجتماع خون سے جو تہیج ہوتا ہے اس میں کہیں کہیں سرخ دھبے بھی پائے جاتے ہیں شدید فقرالدم اور مرض اخضر کے تہیج میں چہرہ زرد اور پھیکا ہوتا ہے مرض عظم الاطراف میں چہرہ بدنما اور بھدا ہوجاتا ہے ناک کا سرا' جبڑے اور ہونٹ غیر معمولی طور پر موٹے ہوجاتے ہیں شدت درد میں مریض کے چہرے اور پیشانی پر شکنیں پڑ جاتی ہیں چنانچہ صداع شدیدہ میں پیشانی پر اور امراض صدر کے شدید دوروں میں چہرے کے زیریں حصے پر یہ شکنیں زیادہ نمایاں ہوتی ہیں۔ لقوہ میں چہرہ ماؤف جانب سے مسترخی یعنی ڈھیلا اور تندرست جانب سے کھچا ہوا ہوتا ہے اور اس میں مخصوص قسم کا ٹیڑھا پن پایا جاتا ہے۔ مریض منہ سے سیٹی یا سیدھی پھونک نہیں مار سکتا امراض کی ابتداء امراض خبیثہ سوزاک آتشک وغیرہ کے ابتدائی درجات جلق وغیرہ جنسی امراض میں مریض کے چہرے پر حیا اور ندامت کے آثار پائے جاتے ہیں قلب اور شریان اور رئی کے خطرناک امراض میں بھی مریض کا چہرہ فکرمند اور مایوس ہوتا ہے طاعون' ہیضہ' داء الکلب اور بعض قسم کی دیوانگی میں مریض کا چہرہ ہیبت ناک ہوجاتا ہے جنون میں چہرے سے وحشت اور بربریت برستی ہے صرع میں چہرے سے سستی اور حماقت ٹپکتی ہے۔ مالیخولیا مراقی کے مریض کا چہرہ اضطراب پریشانی اور مایوسی کو ظاہر کرتا ہے اس سے پست ہمتی ٹپکتی ہے وہ ہروقت فکر میں پڑا رہتا ہے۔

چہرے کی رنگت:

آتشک' سل اور قلت خون میں مریض کے چہرے پر خاص قسم کی زردی اور پھیکا پن پایا جاتا ہے صمام اور رئی کے امراض میں بھی چہرہ پھیکا اور زرد ہوتا ہے ورم گردہ میں چہرے کا رنگ موی یا مخصوص قسم کا زردی مائل بھورا ہوجاتا ہے، مرض

اخضر میں چہرے پر سبزی مائل زردی نظر آتی ہے فقرالدم مہلک میں چہرے کا رنگ بسنتی گلاب کے رنگ کے مانند ہوتا ہے زرد یرقان میں چہرے کا رنگ زردی مائل یا گہرا زرد اور سیاہ یرقان و عظم طحال میں سبزی مائل یا سیاہی مائل زرد ہوجاتا ہے۔ پیٹ کے پرانے امراض، کرم امعاء مٹی کھانے کی عادت اور موسمی بخار کی کمزوری سے چہرے کا رنگ مٹیالا اور سفیدی مائل زرد ہوجاتا ہے سوء ہضم میں گدلا اور مٹیالا زرد ہوجاتا ہے پھیپھڑے دل اور اس کی کواڑیوں کے بعض امراض میں چہرے خصوصاً لبوں اور رخساروں کا رنگ بادنجانی ہوجاتا ہے شدید بخاروں کی ابتداء میں تمام چہرہ سرخ اور تمتمایا ہوا ہوتا ہے بعض خاص قسم کے چہروں کو مخصوص علامات کی وجہ سے خاص نام دیا گیا ہے مثلاً ابقراطی چہرہ، تیفودی چہرہ وغیرہ۔

البقراطی چہرہ (ہپوکریٹک فیس Hyppocratic Face):

یہ چہرہ بالعموم اس وقت ہوتا ہے جب مریض قریب المرگ ہو اس میں چہرے کا رنگ سیاہی یا زردی تیرگی مائل اور دھندلا ہوتا ہے آنکھیں ست اور اندر کو دھنسی ہوئیں مگر کھلی ہوتی ہیں ناک کا بانسہ پتلا ہوجاتا ہے اور اس کی نوک نکل آتی ہے کنپٹیاں اندر کو دب جاتی ہیں ٹھوڑی سخت اور شکن دار ہوجاتی ہے لبوں کے ڈھیلا ہونے اور زیریں جبڑے کے نیچے گرجانے کی وجہ سے منہ کھلا ہوا ہوتا ہے کان ٹھنڈے اور سکڑے ہوئے ہوتے ہیں رخسار پچک جاتے ہیں اگر اس کے ساتھ مریض امراض شکم میں مبتلا ہوتو آنکھوں کے گرد سرخ سیسے کے رنگ کا نیلا یا سیاہ حلقہ پایا جاتا ہے۔

تیفودی چہرہ (ٹائیفائڈ فیس Typhoid Face):

اس قسم کا چہرہ بالعموم حمی محرقہ ہذیانی یا حمی محرقہ بطنی (ٹائیفس یا ٹائیفائیڈ فیور) کے انتہا اور بعض دوسرے شدید اور کمزور کردینے والے بخاروں میں ہوا کرتا ہے اس میں آنکھیں ست اور بے رونق ہوتی ہیں ہونٹوں میں لرزہ ہوتا ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے مریض کچھ منہ میں بڑبڑا رہا ہو چہرہ ہر قسم کے جذبات سے معرا اور بے رونق سا ہوجاتا ہے ساتھ ہی زبان خشک اور بھوری ہوتی ہے نبض تیز چلتی ہے۔ مریض کے عضلات میں ایک قسم کا تشنج سا پایا جاتا ہے جس سے وہ بستر میں گھسا ہوا معلوم ہوتا ہے وہ ہر وقت بستر پر اس طرح ہاتھ مارتا رہتا ہے جیسے بستر کے کپڑوں کو پکڑتا ہو۔

جلد:

جلد کی حالت پر غور کرنے سے بھی تشخیص میں کافی مدد ملتی ہے چنانچہ مختلف قسم کے فقرالدم (کمی خون) غشی ضعف قلب اور شدید متلی میں جلد کی رنگت پھیکی ہوتی ہے۔ فقرالدم مہلک میں جلد کا رنگ لیموں کی طرح پھیکا زرد اور یرقان میں گہرا زرد یا سیاہی مائل ہوجاتا ہے قلت الدم، بواسیر اور کثرت جریان خون وغیرہ میں جلد کا رنگ سفیدی مائل زرد یعنی پیلا ہوتا ہے امراض گردہ اور کلا گردہ میں جلد اور منہ کے اندر کا رنگ کانسی کی مانند چمکدار بھورا یا مومی سا ہوجاتا ہے شدید اور مزمن امراض مثلاً شدید امراض قلب پرانی کھانسی، مزمن ملیریا، آتشک، کمی خون، بواسیر دموی، سرطان اور بعض اوقات کچے کشتوں کے استعمال سے ان کی سمیت کی وجہ سے جلد کا رنگ مٹیالا سا ہوجاتا ہے۔

اسہال، ذیابیطس، ہیضہ اور استسقاء میں جلد خشک ہوتی ہے تپ دق بخاروں کے آخری درجے اور تحجر المفاصل وغیرہ میں پسینہ آنے کی وجہ سے جلد تر اور نمدار ہوتی ہے اور مرنے سے قبل جلد کے عروق شعریہ کے کمزور اور مردہ ہوجانے کی وجہ سے جلد پر سرد پسینہ آجاتا ہے بعض متعدی امراض چیچک، خسرہ، آتشک، جذام، موتی جھرہ، وسرخ بخار میں جلد پر دانے نکل آتے ہیں ایسے مزمن امراض میں جو جسم کو بے حد کمزور کردیتے ہیں (مثلاً ہیضہ وغیرہ) جسم ایک دم سرد ہوجاتا ہے اور ضعف قلب کی صورت میں بھی جلد کی حرارت طبعی حالت سے قدرے کم ہوجاتی ہے بعض متعدی امراض بالخصوص متعدی بخاروں میں جلد کی حرارت معمول سے زیادہ ہوجاتی ہے اس کو ہاتھ سے چھوکر دیکھنے کے علاوہ بالعموم آلہ مقیاس الحرارت (تھرمامیٹر) سے دیکھا

جاتا ہے۔

ہاتھوں کی حالت:

جوڑوں اور ہڈیوں کے بعض امراض مثلاً کساح اور ہڈیوں کی نرمی کیصورت میں ہاتھوں کے جوڑ لمبے اور بدنما ہوتے ہیں گٹھیاوی اور نقرسی اور ام مفاصل میں ہاتھ اور انگلیاں بدوضع ہوتی ہیں خصوصاً جوڑوں کے مقام پر ورم اور درد ہوتا ہے چنانچہ شدید وجع المفاصل میں ہاتھوں کے جوڑ سخت متورم اور درد ناک ہوتے ہیں مزمن گٹھیا میں بعض اوقات ہاتھوں کی ہتھیلیاں سکڑ جاتی ہیں جس سے مریض اپنی انگلیوں کو اچھی طرح پھیلا نہیں سکتا۔

تحلیل کر دینے والے امراض مثلاً سل وغیرہ میں کثرت تحلیل سے ہاتھ لمبے انگلیاں پتلی باریک اور لمبی' ناخن گول دبے ہوئے اور چپٹے ہوجاتے ہیں ہاتھوں بالخصوص ہتھیلی اور انگوٹھے کے نیچے کے عضلات کے ڈھیلے اور پتلے ہوجانے کی صورت میں ہاتھ بندروں کے ہاتھوں کی مانند چپٹے اور پتلے ہوجاتے ہیں پیدائشی جنون میں ہاتھ لنجے اور ورم مخاطی میں بیلچے یا پھاوڑے کی مانند ہوجاتے ہیں۔ کزاز فالج رصاصی' رعشہ قسم بولی سہر یعنی بے خوابی' کثرت تمباکو نوشی اور بڑھاپے وغیرہ میں ہاتھ اکثر کانپتے رہتے ہیں فالج معہ رعشہ میں مریض کے ہاتھوں اور انگلیوں میں اس طرح حرکت ہوتی ہے جیسے کوئی کاغذ کی بتی بناتا ہے ضعف قلب اور لمفاوی مزاج کے اشخاص عورتوں میں سیلان الرحم میں ہاتھ کی ہتھیلیاں کم ہوتی ہیں بعض امراض جراحیہ مثلاً کلائی کی ہڈی کے ٹوٹ جانے یا پہنچے کے جوڑ اکھڑ جانے کی صورت میں بھی ہاتھوں کی وضع طبعی وضع سے بدل جایا کرتی ہے۔

غدد کی حالت۔ بعض امراض میں جلد کے مختلف مقامات کے غدد جاذبہ بڑھ جاتے ہیں چنانچہ پرانے آتشک میں بعض اوقات گدی کے نیچے' گردن بغلوں' کہنیوں یا کنج ران میں بندوق کے چھروں جیسی سخت گلٹیاں محسوس ہوتی ہیں کان میں پھنسی وغیرہ ہوجانے کی صورت میں کان کے نیچے کی گلٹیاں بڑھ جاتی ہیں اسی طرح کسی اور مقام پر پیپ وغیرہ پڑ جانے کی صورت میں بھی اس کی متصلہ غدد جاذبہ بڑی ہوجاتی ہیں ورم لوزتین کی صورت میں اکثر گردن پر زیریں جبڑے کے نیچے محسوس کرنے سے دونوں طرف بڑھی ہوئی گلٹیاں محسوس ہوتی ہیں اس طرح اگر منہ میں کوئی خبیث قسم کا ورم ہو یا مسوڑھوں میں پیپ پڑ گئی ہو یا دانتوں کو کیڑا لگ گیا ہو تو بھی بعض اوقات زیریں جبڑے کے زاویہ کے قریب بڑھی ہوئی گلٹیاں محسوس ہوتی ہیں اس طرح خنازیر میں گردن یا بغلوں وغیرہ میں یہ نمودار ہوتی ہیں ہر قسم کے متعدی امراض میں غدد جاذبہ پر کم و بیش ضرور اثر پڑتا ہے اب ہم ذیل میں ضروری اختصار کے ساتھ نظام واران علامات کو درج کرتے ہیں جو مختلف نظام ہائے جسمانی میں پیدا ہوتی اور مختلف امراض کو ظاہر کرتی ہیں۔

نظام ہضم

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
نظام ہضم	نظام انہضام	ایلی مینٹری سسٹم Alimentary System

نظام انہضام میں ذیل کے اعضاء و آلات شامل ہیں منہ' لب' مسوڑھے' دانت' غدد جاذبہ' زبان' حلق' مری' معدہ' چھوٹی آنتیں' (اثنا عشری' صائم' دقیق) بڑی آنتیں (قولون' اعور' مستقیم) جگر' مرارہ مع مجاری' لبلبہ اور طحال' ان کی متعلقہ علامات اور ان سے خارج ہونے والے مادوں مثلاً تھوک' قے' رطوبات معدی اور براز وغیرہ کی علامات بالترتیب ذیل میں درج ہیں:

منہ: پہلے مریض کے منہ کو باہر سے دیکھیں چنانچہ باہر سے دیکھنے میں مریض کا منہ بعض اوقات ایک طرف کو کھنچا ہوا نظر آتا ہے ایسا عموماً لقوہ یا فالج وغیرہ عصبی امراض کے مریضوں میں ہوا کرتا ہے بعض اوقات ناک حنجرہ اور پھیپھڑوں کے امراض میں

نیز شدید ضعف اور سمّ الدم میں مریض کا منہ کھلا ہوا ہوتا ہے مریض کے منہ کو باہر سے دیکھنے کے بعد روشنی کے سامنے کھلوا کر اس کو اندر سے معائنہ کریں اور لب' دانت' مسوڑھے' تالو' حلق' زبان اور تھوک کی گلٹیوں کو دیکھیں نیز تھوک اور بو سے بھی تشخیص میں مدد لیں چنانچہ ان کا ضروری بیان ذیل میں درج ہے۔

لب: لبوں کا ہروقت خشک رہنا سوء ہضم کی علامت ہے رنگت کے لحاظ سے کمی خون میں ہونٹ پھیکے زرد یعنی پیلے ہوتے ہیں سعال مزمن' قلب اور بعض دیگر امراض قلب وریہ میں ہونٹ نیلے ہوجاتے ہیں۔ مرض سل میں ہونٹ بہت سرخ ہوتے ہیں۔ مرض اسکربوط میں ہونٹ نیلگوں ہوتے ہیں اور بعض اوقات متورم ہوجاتے یا پھٹ جاتے ہیں بعض قسم کے بخاروں کے بعد باچھوں پر سفید سفید پھنسیاں یا آبلے نکل آتے ہیں ہونٹ خشک ہوتے ہیں اور ان پر سیاہ رنگ کی پپڑی سی جمی ہوئی ہوتی ہے فساد معدہ اور خشکی کی زیادتی سے بعض اوقات ہونٹ پھٹ جاتے ہیں قلاع اطفال میں لبوں پر چھوٹے چھوٹے سفید رنگ کے دھبے پڑ جاتے ہیں آتشک میں باچھوں پر سفید رنگ کے زخم ہوتے ہیں جن کے اردگرد سرخی پائی جاتی ہے۔

دانت: دانتوں کا بوسیدہ ہونا بالعموم سوء ہضم کو ظاہر کرتا ہے اس کے علاوہ مرض کساح اور بعض دیگر عمومی امراض میں بھی دانت جلدی بوسیدہ ہوجاتے ہیں قلاع دہن سیمابی میں دانتوں کی شکل بگڑ جاتی ہے موروثی آتشک میں بھی دانت خصوصاً سامنے کے دانت مخصوص شکل کے ہوتے ہیں ان کے اوپر گول سا نشیب ہوتا ہے دانتوں کا درد دانتوں کے بوسیدہ ہوجانے یا ان میں کیڑا لگ جانے کو ظاہر کرتا ہے گرم شکم اور بعض امراض دماغ میں مریض دانت پیسا کرتا ہے ہضم کی خرابی اور دانتوں کے صاف نہ رکھنے سے اکثر ان پر زردی یا سبزی مائل سیاہ رنگ کا میل جم جاتا ہے اسی طرح بخار میں بحالت ضعف تبخیر معدی کی وجہ سے دانتوں پر سیاہ یا بھورے رنگ کا اور پتھری یا نقرس میں سیاہی مائل سخت قسم کا میل جم جاتا ہے۔

مسوڑھے: سمّ کے بعض اقسام میں مسوڑھوں کا رنگ خراب ہوجاتا ہے چنانچہ مسوڑھوں کے سروں پر سیسہ کی سمیت میں نیلی' تانبے کی سمیت میں سبز اور پارے کی سمیت میں سرخ لکیریں پڑ جاتی ہیں مرض اسکربوط میں مسوڑھے متورم اور پلپلے ہوتے ہیں کمی خون میں مسوڑھوں کا رنگ پھیکا' سفیدی مائل ہوجاتا ہے ماخورہ میں مسوڑھے پھٹ جاتے اور ورم کر آتے ہیں اور اکثر ان سے خون بہتا رہتا ہے قلاع دہن وغیرہ میں مسوڑھوں پر زخم ہوجاتے ہیں اور ان سے خون بہتا ہے۔

تالو اور حلق: یرقان کے بعد دیر تک نرم تالو کی رنگت زرد رہتی ہے خسرہ میں نرم تالو پر مخصوص قسم کا سرخ نشان پایا جاتا ہے اسی طرح خناق میں حلق اور نرم تالو پر زردی یا سفیدی مائل بھورے رنگ کے دھبے پائے جاتے ہیں بعض اوقات حلق میں ساگودانہ کی مانند چھوٹے چھوٹے ابھار پائے جاتے ہیں یہ عموماً حنجرہ کی خرابی سے ہوا کرتے ہیں گاہے ورم لوزتین کی صورت میں حلق کے اندر دونوں جانب متورم ابھار پائے جاتے ہیں پرانے آتشک میں حلق کے اندر لوزتین کے اوپر ایک ٹیڑھی لکیر پائی جاتی ہے اور بعض اوقات تالو میں زخم بھی موجود ہوتا ہے۔

منہ کی بو: دانتوں کی خرابی' مسوڑھوں اور غشائے مخاطی کے زخموں اور متورم لوزتین میں منہ سے بدبو آیا کرتی ہے اگر پھیپھڑوں کی ساخت مردہ ہوگئی ہو تو بدبو نہایت متعفن ہوتی ہے اور مریض کے کھانسنے پر نہایت نمایاں طور پر سانس کے اندر موجود ہوتی ہے۔ سمّ بولی میں سانس کی بو نوشادری اور بولی قسم کی ہوتی ہے ذیابیطس میں سوندھی تازہ گھاس کی مانند ہوتی ہے اور ذیابیطس کی بے ہوشی میں ایثری قسم کی ہوجاتی ہے بعض ادویہ مثلاً تارپین' کریازوٹ وغیرہ یا دیگر اشیاء مثلاً مولی' پیاز اور لہسن وغیرہ کے استعمال سے بھی منہ سے بدبو آیا کرتی ہے۔

زبان: بخار کی کمزوری اور بعض عصبی و دماغی امراض میں مریض زبان کو باہر نہیں نکال سکتا اور تپ محرقہ اسہال اور تپ محرقہ ہذیانی میں جب حالت زیادہ خراب ہوجاتی ہے تو باہر نکالنے پر مریض کی زبان تھرتھراتی رہتی ہے رعشہ میں مریض زبان کو نکال کر فوراً اندر کھینچ لیتا ہے پارے کی سمیت اور بعض قسم کے فقرالدم میں زبان چوڑی اور اس کے کنارے ناہموار ہوتے ہیں

لاغری میں زبان کا حجم بڑھ جاتا ہے جب تھوک کم خارج ہوتا ہے یا جسم میں صفرا کی زیادتی ہوتی ہے تو زبان خشک ہوتی ہے اور اس پر کانٹے پڑ جاتے ہیں جب احتباس فضلات سے تسمم الدم کی سی کیفیت پیدا ہوجائے تو زبان خشک' میلی' سخت اور سیاہ رنگ کی ہوتی ہے اگر اس کے بعد زبان بتدریج تر نظر آنے لگے تو اچھی علامت ہے۔

کمی خون: ورم طحال اور مزمن بیماریوں میں زبان کا رنگ پھیکا اور سفید ہوتا ہے ضیق النفس اور بعض دوسرے امراض قلب و ریہ کے آخر میں زبان کا رنگ نیلگوں یا بینگنی اور سوزش دہن میں سرخ ہوتا ہے بدہضمی میں زبان کی صرف نوک اور کنارے سرخ ہوتے ہیں صفراوی بخاروں میں زبان نہایت سرخ ہوتی ہے اور اس کے کنارے ناہموار ہوتے ہیں ہر قسم کی جسمانی سوزش اور شدید امراض میں زبان پر ایک قسم کا میل سا جم جاتا ہے تپ محرقہ اسہالی میں زبان نہایت خشک اور پھٹی ہوئی ہوتی ہے اس کا رنگ یا تو نہایت سرخ ہوتا ہے یا اس پر سیاہ اور خاکستری رنگ کا میل جما ہوا ہوتا ہے زبان کھردری ہوتی ہے اور اس پر کانٹے پڑ جاتے ہیں شدت مرض میں زبان میں تشنج ہوجاتا ہے اور مریض گفتگو کرنے سے بھی معذور ہوجاتا ہے اسی طرح تپ لازمی' شدید ذات الریہ' چیچک اور سرخ بالآخر میں بالآخر کیفیت یہ پیدا ہوجاتی ہے اگر اس کے ساتھ زبان باہر نکالتے وقت کانپتی ہو تو یہ خطرناک ہوتی ہے اس کے علاوہ ذات الریہ میں زبان کے اوپر غلیظ اور لیسدار میل جما ہوا ہوتا ہے اور سرخ بخار میں پہلے پہلے زبان پر سفید رنگ کا میل جما ہوا نظر آتا ہے اسکے بعد میل کے دور ہونے پر نیچے سے زبان پر شہتوت کی مانند سرخ سرخ دانے اٹھے ہوئے نظر آتے ہیں تپ دق میں زبان ہمیشہ سرخ اور خشک ہوتی ہے بچوں میں قلاع دہن کی صورت میں زبان پر سفید سفید داغ دکھائی دیتے ہیں ورم معدہ' سوء ہضم اور جگر کے ورموں میں زبان کے اوپر سفید یا زرد رنگ کا میل جما ہوا پایا جاتا ہے معدے کے شدید ورم میں زبان درمیان میں سے سفید ہوتی ہے لیکن اس کی نوک اور کنارے سرخ ہوتے ہیں اور بعض اوقات زبان پر چھوٹی چھوٹی پھنسیاں نمودار ہوجاتی ہیں معدے کے مزمن ورم اور پرانے ضعف ہضم میں زبان بڑی اور ڈھیلی ہوجاتی ہے اور اکثر اس پر میل جما رہتا ہے آتشک میں زبان کی نچلی سطح اور کناروں پر چھوٹے چھوٹے زخم اور درزیں سی نظر آتی ہیں۔

زبان کا ذائقہ: بعض امراض میں زبان کا ذائقہ بھی خراب ہوجاتا ہے بالخصوص جن امراض میں زبان خشک ہوجاتی ہے یا اس پر میل جم جاتا ہے غلبہ خون کے امراض میں ذائقہ کڑوا اور غلبہ سودا کے امراض میں ترش ہوا کرتا ہے اس کے علاوہ یرقان بخار اور بدہضمی میں منہ کا مزہ تلخ ہوتا ہے خصوصاً صبح کے وقت' رنج وغم اور فکروناامیدی میں بھی زبان کا ذائقہ کڑوا ہوتا ہے مرض سل میں منہ کا مزا اکثر نمکین ہوتا ہے پارے کی سمیت میں زبان کا مزہ کسیلا یعنی تلخی مائل ہوتا ہے۔

تھوک اور تھوک کی گلٹیاں: صحت کی حالت میں تھوک کی گلٹیوں سے منہ کو تر رکھنے کے لئے اور کھانا کھاتے وقت نشائی اجزا کو تحلیل کرنے کے لئے معتدل مقدار میں لعاب دہن (تھوک) خارج ہوتا رہتا ہے لیکن بعض مرضی حالتوں میں تھوک کی پیدائش کم وبیش ہوجاتی ہے اور کبھی اس کے قوام وغیرہ میں طبعی حالت کی نسبت فرق آجاتا ہے چنانچہ شدید امراض اور ابتداء بخار میں تھوک کم اور لسیدار خارج ہوتا ہے اور غدد لعابیہ کی خراش' سوزش دہن' دانتوں کے امراض' بدہضمی' خناق' فالج اور خلقی ابلہی میں تھوک زیادہ مقدار میں خارج ہوتا ہے حاملہ عورتوں میں ابتدائے حمل میں اکثر صبح کے وقت زیادہ لعاب دہن خارج ہوتا ہے بعض حمی ادویہ مثلاً پارہ' آیوڈین' پوٹاش آیوڈائیڈ اور اثمد وغیرہ کے استعمال اور عقرقرحا پان وغیرہ کے چبانے سے بھی تھوک زیادہ خارج ہوا کرتا ہے۔ پھیپھڑے کے امراض میں تھوک کے ساتھ اکثر بلغم خارج ہوا کرتا ہے بلغم کا تفصیلی بیان نظام تنفس میں درج ہے بعض اوقات تھوک میں خون بھی ملا ہوا ہوتا ہے جو یا تو پھیپھڑوں سے آتا ہے یا منہ مری اور معدہ وغیرہ سے (ان کی تشخیص علامات بھی نظام تنفس میں درج ہیں)۔

مری: کبھی مری کی خرابی سے نگلنے میں دقت پیدا ہوجاتی ہے چنانچہ جب مری میں زخم ہوجاتے ہیں یا دماغی وعصبی امراض

سے مری مفلوج ہوجاتی ہے یا مرض خناق عارض ہوتا ہے یا مری پر باہر سے دباؤ پڑتا ہے جیسے لوزتین کے بڑھ جانے یا مری کے مجاور اعضاء میں رسولی پیدا ہوجانے سے ہوا کرتا ہے۔تو نگلنے میں وقت رونما ہوتی ہے۔

شکم: استسقاء، معدہ امعاء میں کثرت ریاح، پردہ ثرب میں چربی کے اجتماع، پیٹ کی رسولی، عظم طحال، عظم جگر، عورتوں میں حمل اور بچوں میں غدد ماساریقا کے بڑھ جانے سے شکم پھولا ہوا نظر آتا ہے۔اس کے برعکس ضعف، قے، اسہال، دیرینہ سرطان، ورم صفاق، درد جگر، درد گردہ اور درد شکم سیمابی میں شکم سکڑا ہوا اور چھوٹا نظر آتا ہے قلب کے دائیں بطن کے موٹے ہوجانے اختناق الرحم، لاغری اور ضعف کی صورت میں اور طی بطنی کے تڑپنے امراض قلب کی وجہ سے جگر کے بڑھ جانے اور انقباض قلب ساتھ جگر کے پھڑکنے کی وجہ سے شکم کوڑی کی نیچے فم معدہ کا مقام پھڑکتا ہوا نظر آتا ہے۔اختناق الرحم، درد جگر، درد گردہ اور سیسہ سمیت کی وجہ سے قولنج کی قسم کا ورم شکم ہوتا ہے۔ورم صفاق، ورم زائدہ دودیہ اور امراض کساح میں شکم کو ٹٹو لنے پر شکم کے عضلات سخت اور متشنج محسوس ہوتے ہیں استسقاء زقی میں مریض کو لٹا کر پیٹ کے ایک طرف ہاتھ رکھ کر دوسری طرف سے ٹھوکنے پر ہاتھ کو پانی کی تموجی حرکت محسوس ہوتی ہے۔

معدہ: ورم معدہ کی صورت میں مقام معدہ میں پر دبانے سے درد محسوس ہوتا ہے۔اور جگر یا طحال کے بڑھ جانے یا استسقاء بطنی میں معدہ کے اوپر کو اور استسقاء صدری میں نیچے کو ہوجانے سے ٹھوکنے پر معدے کی صاف آواز کی حدود میں فرق آجاتا ہے۔اگر ٹھوکنے پر معدے کی صاف اور خالی آواز ناف تک سنائی دے تو معدہ معمول سے زیادہ پھیلا ہوا ہوتا ہے۔اگر معدہ میں ہوا بھری ہو تو اس پر ٹھوکنے سے ڈھول کر مانند آواز آتی ہے۔

احساسات معدی: بھوک، پیاس، ڈکار، قے اور متلی وغیرہ احساسات معدی سے بھی تشخیص میں کافی مدد ملتی ہے اس لئے ان کا ضروری بیان ذیل میں درج ہے۔

بھوک: محض امراض میں بھوک کم ہوجاتی ہے اور بعض میں زیادہ اس کے علاوہ بعض صورتوں میں بھوک ناپید ہوجاتی ہے۔بعض غیر طبعی اشیاء کے کھانے کی خواہش پیدا ہوجاتی ہے چنانچہ امتلا معدہ، ضعف معدہ، سوء ہضم، ورم جگر اکثر شدید امراض اور بخاروں کے ابتدا میں بھوک کم یا بالکل زائل ہوجاتی ہے۔اس کے خلاف شدید بخاروں سے شفایاب ہونے پر، ذیابیطس، کرم شکم و امعاء بچوں میں غدد ماساریقاء کے امراض اور جوع الکلب وغیرہ میں بھوک زیادہ ہوجاتی ہے۔مزمن امراض میں اور پیری میں بھوک کا زائل ہوجانا اور عین بخار کی حالت میں بھوک کا زیادہ لگنا خراب علامت ہے۔کبھی کبھی بچوں یا حاملہ، عورتوں میں غیر طبعی اشیاء مثلاً کوئلے، مٹی، پختہ اینٹیں، گل ملتانی وغیرہ، کھانے کی خواہش پیدا ہوجاتی ہے اس طرح اختناق الرحم، جنون، نقص الدم، اور بعض امراض رحم میں غیر طبعی اشیاء کے کھانے کی خواہش ہوجاتی ہے۔

پیاس: مزمن اور بعض قسم کے امتلائی امراض میں پیاس کم لگتی ہے۔لیکن شدید امراض وحوادث مثلاً شدید التہاب، شدید بخاروں، کثرت جریان خون اور بعض قسم کے دماغی عصبی امراض میں پیاس زیادہ لگتی ہے۔اس کے علاوہ جن امراض میں رطوبت جسمانی زیادہ ضائع ہوتی ہے۔ان میں پیاس زیادہ شدت سے لگتی ہے۔جیسے کثرت اسہال، شدید پیچش، ذیابیطس، کثرت بول، استسقاء اور مرض سل کے بعض درجات میں ہوا کرتا ہے۔جس میں غلبہ صفرا اور صحت کی حالت میں حد سے زیادہ جسمانی محنت کرنے، کثرت سے پسینہ آنے، گرم اور تیز مصالحہ دار اغذیہ کے استعمال سے بھی پیاس میں زیادتی ہوجایا کرتی ہے۔

آروغ یعنی ڈکار: کی صورت میں معدہ کے حد سے زیادہ پر ہوجانے پر نفخ معدہ، سوء ہضم کی خرابی اور ضعف معدہ کی صورت میں ڈکاروں میں زیادہ ہوجاتی ہے۔جس سوء ہضم سے ڈکار آتے ہیں تو ان میں غذا کی یا اس کی متعفن ہوجانے پر متعفن بو ہوتی ہے۔بعض ثقیل اور بدبودار اشیاء مثلاً مولی لہسن، پیاز وغیرہ کے کھانے کے بعد جو ڈکار آتے ہیں ان میں اشیاء کی بو موجود ہوتی ہے۔

<u>متلی، اُبکائی:</u> قے امتلاء معدہ، سوء ہضم اور بعض دماغی وعصبی امراض میں جن میں اکثر اوقات قے ہوجایا کرتی ہے قے ہونے سے پہلے یا بغیر قے کے طبیعت کو ایک خاص قسم کا ناگوار احساس ہوتا ہے جس کو متلی کہتے ہیں اور انہی حالات میں ابکائی ہوتی ہے ابکائی اس حرکت کو کہتے ہیں جس میں ایسا معلوم ہوتا ہے کوئی چیز حلق سے باہر نکلنا چاہتی ہے قے معدہ کی اس غیر طبعی حالت کا نام ہے جس میں منہ کے راستے سے کچھ مادہ خارج ہوتا ہے ذیل کی صورت میں قے ہوا کرتی ہے خراب غذا، امتلا و معدہ میں خون کا جمع ہوجانا، معدے کے زخم، سرطان معدہ، استرخائے معدہ، سوء ہضم، معدے کی سوزش اور ورم و سدہ امعاء، شدید درد شکم، درد گردہ، درد جگر، ورم صفاق، جگر کا چھوٹا ہوجانا، رحم اور خصیۃ الرحم کے امراض بعض قسم کے دماغی و عصبی امراض مثلاً ورم اغشیہ دماغ، ورم دماغ، دماغی رسولی، سکتہ، اختناق الرحم، شقیقہ وغیرہ بعض قسم کے تسمم الدم، مثلاً تسمم بولی ذیابیطس، ہیضہ، شدید ملیریا اور بعض دیگر قسم کے متعدی بخار، مثلاً چیچک خسرہ وغیرہ۔ بعض ادویہ مثلاً سنکھیا، سرمہ، پارہ، کلوروفارم، ایتھر، اپیکاک، بیخ مدار وغیرہ کا استعمال عورتوں میں ایام حمل میں کم وبیش قے اور متلی ضرور ہوا کرتی ہے بعض اشخاص کو ریل گاڑی یا جہازوں کے سفر میں بھی متلی اور قے ہوا کرتی ہے۔

امراض معدہ و امعاء جگر میں اکثر قے سے پہلے متلی اور ابکائی بھی ہوا کرتی ہے لیکن بعض امراض دماغی میں بغیر متلی کے احساس کے فوراً قے ہوجایا کرتی ہے اگر کھانا کھانے کے ایک گھنٹہ بعد قے ہو تو اکثر اس کا باعث امراض معدہ ہوا کرتے ہیں اگر دو تین گھنٹے بعد ہو تو آنتیں اور جگر وغیرہ کے امراض پر دلالت کرتی ہے قروح معدہ، شدید تسمم معوی، اور متعدی امراض میں معمولی تحریک پر قے ہوجایا کرتی ہے غذا کے ساتھ اس کا کوئی خاص تعلق نہیں ہوتا البتہ غذا یا کسی چیز کے معدے میں جانے پر فوراً قے ہوجایا کرتی ہے اگر قے کے ساتھ کسی مقام پر درد ہو تو بالعموم وہ مقام ماؤف ہوا کرتا ہے۔

<u>مادہ قے:</u> مادہ قے کا امتحان تین طریق پر کیا جاتا ہے طبعی، کیمیاوی اور خوردبینی۔ طبعی امتحان میں اس کی رنگت، بو اور ذائقہ وغیرہ دیکھا جاتا ہے کیمیاوی امتحان سے اس میں مختلف قسم کے سمیات، صفرا، خون اور رطوبت معدی و معوی وغیرہ معلوم کئے جاتے ہیں اور خوردبینی امتحان میں اس کے اندر مختلف قسم کی خوردبینی اشیاء مثلاً عضلی ریشے، جیلیات نشائی، لچکدار ریشے، شحمی اجزاء اور جراثیم وغیرہ دیکھے جاتے ہیں کھانا کھانے کے فوراً بعد جو قے ہوتی ہے اس میں غذا بجنسہ خارج ہوتی ہے اور اس قسم کی قے غذا کے اختلافات کی وجہ سے مختلف قسم کی ہوا کرتی ہے قروح معدہ کی صورت میں اس کیساتھ بعض اوقات خون اور پیپ بھی ملے ہوئے ہوتے ہیں قروح اثنا عشری یا جگر کا پھوڑا پھوٹ جانے سے بھی قے میں پیپ پائی جاتی ہے استرخائے معدہ میں قے کثیر مقدار اور نہایت ترش بو اور ترش مزہ لئے ہوئے ہوتی ہے اور تھوڑی دیر ٹھیرنے پر اس میں جھاگ نمودار ہوجاتی ہے یہ کھانا کھانے کے تقریباً دو تین گھنٹے بعد آتی ہے۔ امراض جگر و گردہ و مرارہ بالخصوص سنگ مرارہ نیز ورد گردہ میں جو قے ہوتی ہے وہ عموماً صفراوی اور زرد یا سبز رنگ کی ہوتی ہے صفراوی بخاروں میں قے کی رنگت عموماً زرد سبز یا زنگاری ہوا کرتی ہے اس کا مزہ تلخ ہوتا ہے اور بعض اوقات اس میں خون بھی شریک ہوتا ہے بحری سفر اور ورم خناق میں جو قے ہوتی ہے اس میں بالآخر صفرا خارج ہوتا ہے چھوٹی آنتوں کے سدوں یا مرض ایلاؤس میں قے براز کے مشابہ ہوتی ہے اور اس سے براز کی بو آتی ہے حاملہ عورتوں کی قے میں بالعموم بلغم اور لعاب کی کثرت ہوتی ہے اور وہ نیلے سے رنگ کی ہوتی ہے جن امراض گردہ میں تسمم بولی کی علامات پیدا ہوجاتی ہیں ان میں قے سے پیشاب کی بو آتی ہے ذیل کی صورتوں میں مادہ قے میں کم وبیش خون موجود ہوتا ہے سرطان معدہ، قروح امعاء، معدہ میں خون کا اجتماع، معدے کی غشاء مخاطی کی شدید سوزش یا عروق دموی کا پھٹ جانا، بعض امراض خون مختلف قسم کے شدید متعدی امراض مثلاً چیچک، خسرہ اور زرد بخار شدید خراش کرنے والے زہروں سنکھیا وغیرہ کا استعمال گا ہے اختناق الرحم صرع اور عام استرخاء میں بھی مادہ قے کے اندر خون پایا جاتا ہے اسی طرح منہ ناک، حلق اور مری وغیرہ کے زخموں سے بھی بعض اوقات مادہ قے میں خون شامل ہوجاتا ہے۔ (قے الدم اور نفث الدم کا فرق

حصہ دوم میں قے الدم کے بیان میں درج ہے۔)

معدے کے غیر طبعی احساسات مثلاً ترشی اور درد وغیرہ: نیز ترش اشیاء کے استعمال یا رطوبت معدی کے زیادہ پیدا ہونے سے ضعیف اور نقرسی مزاج کے اشخاص میں سوء ہضم کے علاوہ مقام معدہ پر سوزش اور ترشی کا احساس پیدا ہو جاتا ہے ورم فم معدہ' قروح معدہ اور سرطان معدہ میں معدے میں کم وبیش درد کا احساس پایا جاتا ہے نفخ معدہ کی صورت میں معدے کے مقام پر تناؤ اور بعض اوقات درد کا احساس موجود ہوتا ہے۔

رطوبات معدی: بعض اوقات معدے کی قوت' حرکات اور قوت ہضم وغیرہ کا اندازہ لگانے کے واسطے معمولی غذا کھلا کر اور معدے میں ربڑ کی نلکی کو داخل کر کے رطوبات معدی کو نکال لیا جاتا ہے اور کیمیاوی طریقوں سے ان کا امتحان کیا جاتا ہے اگر ان میں طبعی تناسب سے اختلاف ہو تو مرض کا پتہ چلتا ہے۔

بڑی اور چھوٹی آنتیں: اگر مریض پیٹ میں درد' گرانی یا بے چینی محسوس کرے ناف اور اس کے اردگرد دبانے پر تکلیف اور قراقر ہوں پیٹ کے عضلات تنے ہونے یا جسم کے دوسرے حصوں سے زیادہ گرم ہوں قبض' اسہال یا پیچش کی شکایات موجود ہوں تو بالعموم مریض کی چھوٹی آنتیں ماؤف ہوا کرتی ہیں اس کے علاوہ براز کے حالات امراض امعاء پر خصوصیت کے ساتھ دلالت کرتے ہیں۔

براز: براز میں ذیل کی باتیں دیکھی جاتی ہیں براز کی مقدار' رنگت' بو قوام اور اخراج کی صورت' اس کی غیر طبعی اشیاء مثلاً غیر منہضم غذا' آنوں' مرارہ کی پتھری جراثیم' خون پیپ' کرم امعاء وغیرہ' آنتوں کی قوت دافعہ کے ضعیف ہو جانے' مرارہ کی طرف سے آنتوں میں صفرا کے کم گرنے' خواہ یہ کمی جگر کی خرابی کی وجہ سے ہو یا سنگ مرارہ کے مجریٰ صفرا میں پھنس کر اس کو بند کر دینے سے آخر الذکر صورت میں مرارہ کے نیچے درد بھی ہوتا ہے مگر کم یا ایسی غذا کھانے سے جن میں فضول کی کمی ہو مثلاً گوشت' انڈے وغیرہ دماغی مرکز کے فعل میں خرابی آ جانے یا مقعد کے قرب و جوار کے اعضاء میں کسی قسم کی خراش یا ورم پیدا ہو جانے امعاء کی حرکت دودیہ کے کم ہو جانے ورم حشفہ تفقیق غائرہ' زخم مقعد' بواسیر' بواسیر مقعد' بعض امراض دماغ و نخاع قبض سمّ سیسہ عورتوں میں ورم رحم اور ایام حمل میں معاء مستقیم پر دباؤ پڑنے سے براز کی مقدار طبعی کی نسبت کم ہوا کرتی ہے اس کے برعکس آنتوں کی غشاء مخاطی کی سوزش امراض لبلبہ قروح امعاء اور ایسی غذا کھانے سے جس میں فضلات بکثرت ہوں (مثلاً ساگ پات وغیرہ) اور ان تمام اسباب جن میں دست آیا کرتے ہیں براز کی مقدار زیادہ ہو جاتی ہے۔

براز کا طبعی رنگ خفیف تاری سیاہی مائل بھورا ہوا کرتا ہے غلبہ صفرا میں براز کا رنگ زیادہ تاری اور زردی مائل ہو جاتا ہے غلبہ صفرا جب اسہال کی شکایت پیدا ہو جاتی ہے تو پہلے براز کا رنگ صفرا کی زیادتی سے گہرا زرد ہو جاتا ہے لیکن بعد میں رطوبات اور غیر منہضم غذا کے مل جانے سے خفیف رنگ ہو جاتا ہے مٹی کے رنگ کا براز مٹی کھانے سے یا یرقان سدی میں ہوا کرتا ہے اگر سدہ اس مجریٰ میں ہے جو کبد اور مرارہ کے درمیان ہے تو براز کا رنگ بتدریج بدلتا ہے اور اگر سدہ اس مجریٰ صفرا میں ہے جو مرارہ سے آنتوں میں آتا ہے تو براز دفعتاً سفید ہو جاتا ہے امراض لبلبہ میں براز زردی مائل اور کثیر القدر ہوتا ہے۔ بواسیر دموی' ابتدائے پیچش اور آنتوں کے چھل جانے کی صورت میں براز میں خون کی لکیریں پائی جاتی ہیں چھوٹی آنتوں میں جریان ہو کر براز میں مل جانے سے براز کا رنگ سیاہی مائل کوئلے کی طرح ہوتا ہے اسی طرح مرکبات آہن' بسمتھ' چاندی' پارہ خارج ہوتا ہے آتشک کے زخموں اور سرطان وغیرہ سے پیدا شدہ مقعد کی تنگی میں براز چپٹے فیتے کی شکل کا ہوتا ہے استقائیں بھی آنتوں پر غیر طبعی دباؤ کی وجہ سے براز چپٹا ہو جاتا ہے بواسیر کی مسوں کی صورت میں براز کے کسی ایک طرف گہرا نالی اور نشیب ہوا کرتا ہے یرقان اور غلبہ حرارت میں براز کے اندر بو زیادہ اور ہیضہ اور غلبہ برودت میں بو کم یا بالکل نہیں ہوتی آنتوں کے شدید آتشکی' سرطانی زحیری اور ورمی زخموں میں پاخانے کے اندر مردوں کی سی بو ہوتی ہے۔ آنتوں میں تخمیری تغیرات سے

جو آنتوں کی قوت ہاضمہ کمزور ہونے سے ہوا کرتے ہیں براز میں ترش قسم کی بو آتی ہے اور اگر براز کے ساتھ بول کی آمیزش بھی ہوگئی ہو تو براز میں سے نوشادری قسم کی بو بھی آتی ہے۔

ضعف ہضم، سوء ہضم، امراض امعاء ولبلبہ میں براز میں غذا کے غیر منہضم اجزاء پائے جاتے ہیں پیچش، سوزش امعاء اور ورم قولون میں براز کے ساتھ کم وبیش آنتوں بھی خارج ہو جاتی ہے۔ بواسیر خونی اور امعاء مستقیم کے زخموں میں براز سے پہلے یا بعد میں خون بھی ہو خارج ہوتا ہے اور معاء مستقیم یا قولون کے متعفن زخموں سے جو آتشی، سرطانی، سلی زحیری اسباب سے پیدا ہوتے ہیں بعض اوقات پیپ بھی خارج ہوا کرتی ہے۔ اگر براز کے ساتھ ایک دم بڑی مقدار میں پیپ خارج ہو تو بالعموم وآنتوں میں عانہ یا کولہے کے کسی خراج کے پھوٹنے کو ظاہر کرتی ہے۔ گاہے براز میں مرارہ کی پتھری پائی جاتی ہے جو براز کو پانی میں گھول کر چھان لینے سے علیحدہ ہو جاتی ہے اس کے علاوہ براز میں مختلف قسم کے کرم امعاء خارج ہوا کرتے ہیں ان میں سے بعض بآسانی اور بعض بدقت دیکھنے میں آتے ہیں۔

طبعی حالت میں براز میں کا ذائقہ عموماً کھاری ہوا کرتا ہے لیکن امراض لبلبہ میں ترش اور غلبہ صفرا میں تلخ ہو جایا کرتا ہے۔ خوردبینی امتحان سے براز کے اندر غذا کے اجزاء مختلف قسم کے خلیات اور جراثیم وغیرہ کا ملاحظہ کیا جاتا ہے۔ جو مختلف امراض پر دلالت کرتے ہیں۔

جگر اور مرارہ: یرقان، نفخ، شکم، سوء ہضم، قے الدم، براز الدم، استسقاء دائیں جانب کی پسلیوں یا فم معدہ دائیں کندھے میں درد کی موجودگی، مقام جگر پر جلن اور ثقل کا احساس جگر کا اپنی طبعی حدود سے بڑا ہو جاتا ہے۔ اس کی ساخت کی چربی یا موم میں بدل جانے یا اس میں کرمی کیسوں کے پیدا ہو جانے سے ہوا کرتا ہے اس کے علاوہ ورم جگر حار یا مزمن وجگر، سرطان اور جگر میں کثی ساخت کے پیدا ہو جانے سے بھی جگر بڑھ جاتا ہے لیکن اول الذکر تین صورتوں میں جگر کے مقام پر دبانے سے تکلیف کا احساس ہوتا ہے اور آخر الذکر صورتوں میں مریض مقام جگر کے دائیں جانب یا فم معدہ پر درد کی شکایت کرتا ہے مختلف قسم کی سمی اشیاء مثلاً سم الفاء وغیرہ اور سمی امراض مثلاً مزمن ملیریا، آتشک وغیرہ کی وجہ سے بھی جگر بڑھ جاتا ہے بعض اوقات جگر اپنے قریبی اعضاء کی رسولیوں، اجتماع الماء فی الصدر و انتفاخ الریہ اور استرخاء القلب وغیرہ کی وجہ سے اپنی طبعی جگہ سے ادھر ادھر ہٹ جاتا ہے۔

طحال ولبلبہ: عام طور پر فصلی بخار (ملیریا) میں طحال بڑھ جایا کرتی ہے جسکی وجہ سے مریض کمزور اور ناتواں ہو جاتا ہے۔ اس کے چہرے کا رنگ زرد ہو جاتا ہے اور وہ خفقان قلب، دوران سر وسوء ہضم اور معمولی محنت پر سانس پھولنے کی شکایت کرتا ہے اگر طحال بہت زیادہ بڑھ گئی ہو تو اکثر اس کا پیٹ بھی بڑھ جاتا ہے اور پیٹ کے بائیں جانب پسلیوں کے نیچے دبا کر دیکھنے پر بڑھی ہوئی طحال محسوس، ہوسکتی ہے گاہے دبانے پر اس میں درد بھی ہوتا ہے۔ ملیریا بخار کے علاوہ غلبہ سودا، کالا آزار حمی ہذیانیہ، حمی، معویہ حمی ہذیانیہ، حمی نکسیہ، تیخ الدم، دم ابیض، امراض جگر، سل ودق اور بعض امراض قلب وخون میں طحال معمولی سے بڑی ہو جاتی ہے اور لبلبہ کی خرابی سے سوء ہضم اور بعض اوقات ذیابیطس کی شکایات رونما ہوتی ہیں لبلبہ کی کیسی رسولی میں بدہضمی کے ساتھ قولنج مرارہ کے مشابہ شدید درد ہوتا ہے اور سرطان لبلبہ میں جو بالعموم ادھیڑ عمر میں ہوا کرتا ہے بدہضمی کے ساتھ عدم اشتہاء قے، یرقان شدید درد شکم وغیرہ بھی پائے جاتے ہیں۔

نظام دوران خون

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
نظام دوران خون	نظام دوران خون	سرکیولیٹری سسٹم Circulatory System

نظام دوران خون میں قلب' عروق دمویہ وشرائین اور وریدیں اور خون شامل ہیں۔

قلب: امتحان بالبصر یعنی معائنہ میں مقام قلب اور اس کے اردگرد کی حالت یعنی اس کا ابھرا ہوا یا چپٹا ہونا نیز اس کی حرکات اور وریدوں وغیرہ کی حالت دیکھی جاتی ہے چنانچہ استسقاء غلاف القلب' سینے کے ڈھانچے کے امراض' مثلاً خارج' سلعہ اور سرطان وغیرہ عظم القلب اور عروق قلب کے اینورسما میں دل ابھرا ہوا ہوتا ہے اور پھیپھڑوں کے سکڑ جانے' غلاف القلب کے سینے کی دیوار کے ساتھ ملتصق ہوجانے اور مسلسل دباؤ پڑنے سے چپٹا ہوجاتا ہے حرکات میں عظم القص کے بائیں کنارے سے دو انچ باہر کی جانب پانچویں فضائے مابین الاضلاع میں ایک قسم کی تڑپ سی نظر آتی ہے اس کو نبضہ قلب کہتے ہیں اور یہ مقام مذکور پر زیادہ یہ قلب کی ٹھوکر سے ظاہر ہوتی ہے لیکن مختلف مرضی حالات میں اس نبضہ کا مقام بدل جاتا ہے اور ضعف قلب استسقاء غلاف القلب نفخۃ الریہ وغیرہ میں یہ حرکت بہت کم یا بالکل ہی نہیں ہوتی اس کے علاوہ مقام قلب پر اور اس کے اردگرد مرضی صورتوں میں اور بھی مختلف قسم کی حرکات دیکھنے میں آتی ہیں۔

پھیپھڑوں کی شدید محنت اندرون صدر کی رسولیوں اور دل کے دائیں حصے کے خراب ہوجانے سے مقام قلب اور اس کے اردگرد کی وریدیں پھیلی ہوئی نظر آتی ہیں امتحان بالجس سے مقام قلب اور اس کے اردگرد کے مقام کی حرکتوں اور سوزشوں کو محسوس کیا جاتا ہے چنانچہ عظم القلب' استرخاء القلب اور دائیں دانب کے استقا الصدر وغیرہ میں نبضہ قلب نیچے استسقاء غلاف القلب' استرخائے معدہ کے علاوہ عظم طحال اور استقا بطن وغیرہ میں اپنے مقام سے اوپر استسقاء الریہ کی بعض صورتوں میں دائیں طرف اور بعض میں بائیں طرف محسوس ہوتا ہے عظیم القلب میں نبضہ قلب کی ٹھوکر زیادہ قوی اور ضعف قلب' استسقاء غلاف القلب اور نفخۃ الریہ میں کمزور محسوس ہوتی ہے دل اور عروق کی کواڑیوں کے امراض اور رطی کے اینورسما میں مقام قلب پر لرزشیں بھی محسوس ہوتی ہیں۔

قلب کے امتحان بالقرع میں دل کے حدود اور نظام قلبی عروق کی بعض دوسری غیر طبعی حالتیں مثلاً استسقاء غلاف القلب اور اینورسما وغیرہ کو دیکھا جاتا ہے دل کے اوپر ٹھوکنے سے دو قسم کی آوازیں پیدا ہوتی ہیں ایک گہری ٹھوس جو دل کے اس حصے پر ٹھوکنے سے سننے میں آتی ہیں جو پھیپھڑے سے ڈھکا ہوا ہے دوسری سطحی ٹھوس یہ دل کے اس حصے پر ٹھوکنے سے سنائی دیتی ہے جو پھیپھڑے سے پوشیدہ نہیں ہوتا۔

دل کی گہری ٹھوس آواز امراض قلب و علاف قلب' مثلاً استسقاء القلب میں یا اس کے مجاور احشاء کے غیر طبعی حالات (مثلاً قوس اور طی کے اینورسما میں بڑھ جاتی ہے اور دل کے غیر معمولی طور پر چھوٹا ہونے انتفاخ الریہ' انتفاخ الصدر اور انتفاخ غلاف القلب کی صورت میں کم ہوجاتی ہے دل کی سطحی ٹھوی آواز پھیپھڑوں کے سکڑ جانے سے بڑھ جاتی ہے اور ان کے پھیل جانے سے کم ہوجاتی یا بالکل مفقود ہوجاتی ہے چنانچہ انتفاخ الریہ کی شدید حالتوں میں آواز بہت کم ہوجاتی ہے دل کے اپنے محل وقوع سے ادھر ادھر ہٹ جانے پر بھی ٹھوس آواز کی طبعی حدود میں کم وبیش فرق آجاتا ہے۔

امتحان بالقرع میں نہ صرف آواز کی نوعیت پر ہی غور کرنا چاہئے بلکہ مقاومت جسمانی کا احساس بھی نہایت ضروری ہے چنانچہ ذات الجنب اور استسقاء غلاف القلب میں قرع پر زیادہ مقاومت کا احساس ہوتا ہے۔

دل کے امتحان بالسمع میں دل کی مختلف طبعی اور غیر طبعی آوازوں کو سنا جاتا اور ان کی شدت وخفت اور نوعیت وغیرہ پر غور کیا جاتا ہے چنانچہ طبعی حالت میں دوقسم کی آوازیں کو سنا جاتا اور ان کی شدت وخفت اور نوعیت وغیرہ پر غور کیا جاتا ہے چنانچہ طبعی حالت میں دوقسم کی آوازیں سنائی دیتی ہیں پہلی آواز بطون قلب کے سکڑنے پر ذات الراسین اور ثلاثی الروس کواڑیوں کے بند ہونے کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے اور نہضہ قلب کے مقام پر واضح طور پر سنی جاتی ہے یہ لمبی مگر ست اور لفظ ''لب'' کے مشابہ ہوتی ہے اس کے بعد ذرا سا وقفہ ہوکر بطون قلب کے پھیلنے پر اورطی اور شریان الریہ کی کواڑیوں کے بند ہونے اور ان کی دیواروں کے تن جانے سے دوسری آواز پیدا ہوتی ہے جو قاعدہ قلب پر دوسری اور تیسری پسلی کے درمیان عظم القص کے قریب بخوبی سنائی دیتی ہے یہ چھوٹی مگر تیز اور لفظ ''ڈب'' کے مشابہ ہوتی ہے اس کے بعد پھر ذرا سا وقفہ ہوکر پہلی آواز شروع ہوجاتی ہے۔

غیر طبعی اور مرضی حالتوں میں ان ہردو آوازوں کی طبعی حالت میں مطلقاً زیادہ شدت یا خفت پیدا ہوجاتی ہے یا یہ ایک دوسرے کے مقابلہ میں شدید وخفیف ہوجاتی ہیں یا دوہری سنائی دیتی ہیں یا ان کا توازن بدل جاتا ہے یا ان کے ساتھ ساتھ یا ان کی بجائے غیر معمولی آوازیں سننے میں آتی ہیں چنانچہ قلب کے پھیل جانے اور سسترخی ہوجانے یا قلب کی دیواروں کے موٹے ہوجانے یا چربی وغیرہ میں تبدیل ہوجانے یا کواڑیوں کے مختلف امراض میں یہ غیر طبعی تغیرات پیدا ہوکر سنائی دیتے ہیں ان کی مزید تفصیل امراض نظام دوران خون میں دی جائے گی اس کے علاوہ نظام دوران خون میں سب سے اہم اور ضروری تشخیصی علامات نبض اور خون کے امتحان سے خاص ہوتی ہے اس لئے ان کا ضروری بیان ذیل میں درج ہے۔

نبض: نبض شریانوں کی اس حرکت کا نام ہے جو قلب کے پھیلنے اور سکڑنے سے ان میں پیدا ہوتی ہے اس میں دوحرکتیں اور دو وقفے ہوتے ہیں ایک حرکت باہر کی جانب ہوتی ہے جس سے شریان اوپر کو اٹھ کر ہاتھ کو ٹھوکر لگاتی ہے اس کو حرکت انبساطی کہتے ہیں اس کے بعد نہایت خفیف غیر محسوس سا وقفہ یا سکون (جس کو سکون محیطی کہتے ہیں) ہوکر دوسری حرکت شروع ہوجاتی ہے جس میں نبض ٹھوکر لگانے کے بعد نیچے کی طرف چلی جاتی ہے اس کو حرکت انقباضی کہتے ہیں اس کے بعد بھی ایک خفیف سا وقفہ یا سکون ہوتا ہے اس کو سکون مرکزی کہتے ہیں اور پھر نبض کی انبساطی حرکت شروع ہوجاتی ہے لیکن نبض کو دیکھنے سے عام طور پر اس کی حرکت انبساطی اور سکون محیطی ہی محسوس ہوتے ہیں یوں تو نبض کی حرکت جسم کی تمام شریانوں میں پیدا ہوتی ہیں لیکن بعض سہولتوں کی وجہ سے نبض کو کلائی کی شریان (شریان زندی اعلیٰ) پر دیکھا جاتا ہے جس کی وجہ سے وہ شریان نبض یا صرف نبض کے نام سے موسوم کی جاتی ہے اگر کسی وجہ سے کلائی کی نبض دیکھنے سے معذوری ہوتو اس صورت میں کنپٹی یا ٹخنے کی شریان پر نبض کو دیکھا جاسکتا ہے۔

نبض مریض کو بالمقابل لٹا کر یا بٹھا کر اس طرح دیکھنی چاہئے کہ مریض کا ہاتھ پٹ ہو انگوٹھا آسمان کی طرف اور چھوٹی انگلی زمین کی طرف رہے اس کی کہنی کسی چیز پر سہارا لئے ہوئے نہ ہو اس کے علاوہ نبض دکھاتے وقت مریض کے ہاتھ میں کوئی چیز نہ ہو مریض تکان، غم غصہ، زیادہ خوشی یا خوف کی حالت میں نہ ہو نیز شکم سیر بھی نہ ہو طبیب کی انگلیاں زیادہ گرم، سرد یا کھردری نہ ہوں نبض چار انگلیوں یا کم از کم پہلی تین انگلیوں کے ساتھ اس طرح دیکھنی چاہئے کہ آخری یا چھوٹی انگلی مریض کے ہاتھ کی صرف رہے اور تیس پینتیس یا کم از کم بارہ حرکات تک ضرور دیکھنی چاہئے اس کے علاوہ دونوں ہاتھ کی نبض دیکھنی چاہئے دائیں ہاتھ کی دائیں ہاتھ سے اور بائیں ہاتھ کی بائیں ہاتھ سے نبض کو دیکھنے کے لئے انگلیاں نبض پر نہ تو اس قدر دبا کر رکھیں کہ ان کے نیچے نبض کی حرکت دب کر بالکل بند ہوجانے اور نہ ہی اتنی ہلکی رکھیں کہ نبض کی حرکت اچھی طرح محسوس نہ ہو نبض کی سرعت وبطو، ضعف وقوت اور تعداد ضربات معلوم کرنے کے لئے نبض کو ذرا دبا کر پھر ڈھیلا چھوڑ دینا چاہئے۔

نبض کے اندر خون کا کم وبیش دباؤ دیکھنے کے لئے نیز اس کی حرکات کی کیفیت کو معلوم کرنے کے لئے مختلف قسم کے

آلات ایجاد کئے گئے ہیں ان میں سے ایک محرر النبض نامی آلہ ہے۔

اس کو انگریزی میں سفگمو گراف کہتے ہیں اس کو نبض پر لگادیتے ہیں اور اس کے ذریعے ایک مخصوص سیاہ کاغذ پر نبض کی حرکات کا خاکہ بنتا جاتا ہے جس سے فی منٹ حرکات نبض کی تعداد' نبض کا متواتر و تفاوت انتظام و عدم انتظام' ضعف وقت اور کیفیت رفتار وغیرہ جیسے امور معلوم کئے جاسکتے ہیں۔

نبض کے ذریعے نہ صرف امراض قلب اور دوران خون کی تشخیص ہی میں امداد ملتی ہے بلکہ کافی تجربہ اور مشق کے بعد صرف نبض ہی سے بیشتر امراض جسمانی کی کیفیت معلوم کی جاسکتی ہے بعض اطبائے قدیم کے اقوال کے مطابق تو نبض جسم کے جملہ امراض اور غیر طبعی حالات پر دلالت کرتی ہے اور محض نبض کے ذریعے ہی جسم انسانی کے تمام حالات و تغیرات معلوم کئے جاسکتے ہیں اس سے بھی زیادہ محیر العقول اطبائے قدیم کے متعلق وہ عجیب و غریب افسانے ہیں جن میں وہ محض نبض دیکھ کر بغیر مریض سے کسی بات کو زبانی معلوم کرنے کے ان کے موجودہ حالات کیفیت حتیٰ کہ ان کی کھائی ہوئی غذا تک بتا دیا کرتے تھے۔ طب قدیم میں نبض کی مندرجہ ذیل جنسیں بیان کی گئی ہیں جن کے ذریعے نبض کے حالات معلوم کیے جاتے ہیں۔

<u>مقدار نبض:</u> اس میں نبض کے اقطار ثلاثہ طول عرض' عمق' داخل ہیں ہر ایک قطر کی تین حالتیں ہوتی ہیں یا وہ حالت اعتدال پر ہوتا ہے اور یا اعتدال سے زیادہ ہوتا ہے یا کم چنانچہ مذکورہ اقطار ثلاثہ کے لحاظ سے ہر سہ حالات کے مطابق نبض کی یہ نو قسمیں ہوتی ہیں بلحاظ طول کے طویل' ممہیر ' معتدل' بلحاظ' عرض' عریض' عمیق' معتدل' بلحاظ عمق مشرف منخفض' معتدل' اور ان نو قسموں کی ترکیب سے جدول ذیل کے مطابق کل ستائیس قسمیں ہوجاتی ہیں:

طویل عریض مشرف	طویل عریض منخفض	طویل عریض معتدل	طویل ضیق مشرف	طویل ضیق منخفض	طویل ضیق معتدل	طویل معتدل مشرف	طویل معتدل منخفض	طویل معتدل معتدل
قصیر عریض مشرف	قصیر عریض منخفض	قصیر عریض معتدل	قصیر ضیق مشرف	قصیر ضیق منخفض	قصیر ضیق معتدل	قصیر معتدل مشرف	قصیر متعدل منخفض	قصیر معتدل معتدل
معتدل عریض مشرف	معتدل عریض منخفض	معتدل عریض معتدل	معتدل عمیق مشرف	معتدل ضیق منخفض	معتدل ضیق معتدل	معتدل معتدل مشرف	معتدل معتدل منخفض	معتدل معتدل معتدل

اگر نبض تینوں قطروں میں اعتدال سے زیادہ ہو تو اس کو نبض عظیم کہتے ہیں اور اگر اس کے برعکس تینوں قطروں میں اعتدال سے کم کو نبض صغیر کہتے ہیں۔

<u>قرع نبض:</u> یعنی نبض کی ٹھوکر یہ بھی تین قسم کی ہوتی ہے یا تو نبض قوت سے ٹھوکر لگاتی اور انگلیوں میں گھستی ہوئی محسوس ہوتی ہے اس کو نبض قوی کہتے ہیں یا اس کے برعکس نہایت کمزور ٹھوکر لگاتی ہے اور بمشکل محسوس ہوسکتی ہے اس کو نبض ضعیف کہتے یا نبض کی ٹھوکر نہ تو زیادہ زور کی ہوتی ہے اور نہ کمزور بلکہ درمیانی حالت کی ہوتی ہے اس کو نبض معتدل کہتے ہیں بعض اوقات نبض مقدار کے لحاظ سے عظیم ہوتی ہے لیکن قوی نہیں ہوتی اس کے برعکس بعض اوقات نبض مقدار کے لحاظ سے صغیر ہوتی ہے لیکن اس کی ٹھوکر میں قوت کا احساس پایا جاتا ہے۔

<u>زمانہ حرکت نبض:</u> اگر نبض اپنی حرکت کو طبعی زمانے میں پورا کرتی ہے تو معتدل کہلاتی ہے اور اگر طبعی زمانے سے جلدی پورا کرتی ہے تو سریع کہلاتی ہے اس کے برعکس اگر دیر سے پورا کرتی ہے تو بطی کہلاتی ہے مثلاً بالعموم ایک منٹ میں طبعی طور پر

ایک نوجوان آدمی میں نبض 70 سے 75 مرتبہ حرکت کرتی ہے اگر اس سے کم مرتبہ مثلاً چالیس' پچاس یا ساٹھ مرتبہ حرکت کرے تو بطی کہلائے گی اور اگر اس سے زیادہ مرتبہ مثلاً نوے' سو یا ایک سو دس مرتبہ حرکت کرے تو اس کو سریع کہیں گے سریع بالعموم جسمانی حرارت کی زیادتی اور بطی جسمانی حرارت کی کمی پر دلالت کرتی ہے۔

قوام نبض: یعنی نبض کی دیوار کی نرمی یا سختی اگر نبض انگلیوں کے نیچے ٹٹولنے پر سخت محسوس ہو اور دبانے سے بآسانی نہ دب سکے تو صلب کہلاتی ہے اس کے برعکس اگر نرم ہو اور بآسانی دب جائے تو لین کہلاتی ہے اور اگر نہ بہت سخت ہو اور نہ نرم ہو تو معتدل یا متوسط کہلاتی ہے۔ صلب جسمانی یبوست اور لین جسمانی رطوبت کے غلبہ پر دلالت کرتی ہے۔

زمانہ سکون نبض: اس میں نبض کے وقفے کو دیکھا جاتا ہے اگر وقفہ طبعی وقفے سے کم ہوجائے تو نبض متواتر کہلاتی ہے اس کے برعکس اگر وقفہ طبعی وقفے سے زیادہ ہوجائے تو نبض متفاوت کہلاتی ہے اگر وقفہ نہ طبعی وقفے سے زیادہ ہو اور نہ کم تو نبض بلحاظ زمانہ سکون متوسط یا معتدل کہلاتی ہے اس میں بھی نبض کی تعداد فی منٹ کم یا زیادہ ہوجاتی ہے لیکن اس صورت میں زیادتی تعداد کی وجہ حرکت نبض کی تیزی یا سستی نہیں ہوتی بلکہ سکون نبض کی کمی یا بیشی ہوا کرتی ہے اس کا پتہ متواتر تجربے اور مشق سے بخوبی چل سکتا ہے۔

ملمس نبض: اگر نبض کا مقام چھونے سے گرم محسوس ہو تو نبض حار کہلاتی ہے اس کے برعکس اگر مقام نبض چھونے پر سرد محسوس ہو تو نبض بارد کہلاتی ہے اور اگر نہ گرم ہو نہ سرد تو نبض بلحاظ ملمس معتدل ہوتی ہے۔

مقدار رطوبت نبض: اس میں نبض کے اندر کی رطوبت یعنی مسائل دموی وغیرہ کی کمی بیشی دیکھی جاتی ہے اگر رطوبت زیادہ ہو تو نبض ممتلی کہلاتی ہے اس کے برعکس اگر کم ہو تو نبض خالی کہلاتی ہے اور اگر نہ کم ہو نہ زیادہ ہو تو نبض بلحاظ رطوبت معتدل یا متوسط کہلاتی ہے ممتلی زیادہ خون و روح پر اور خالی ان کی کمی پر دلالت کرتی ہے نبض ممتلی کے ساتھ بالعموم نبض لین بھی ہوجاتی ہے کیونکہ اس کے اندر کی رطوبت اس کی دیوار میں سرائیت کرجاتی ہے۔

استواء و اختلاف نبض: یعنی نبض کی ٹھوکروں کا ہمیشہ یکساں رہنا یا ایک ٹھوکر کا دوسری ٹھوکر سے مختلف ہونا اگر نبض کی تمام ٹھوکریں ایک ہی طریق پر مساوی درجے کے ساتھ انگلیوں کو محسوس ہوتی رہیں تو نبض مستوی کہلاتی ہے اور اگر اس کے برعکس ایک ٹھوکر دوسری ٹھوکر سے مختلف ہوتی ہے تو نبض مختلف کہلاتی ہے۔

انتظام و عدم انتظام نبض: فی الحقیقت یہ جنس آٹھویں جنس کے ماتحت ہوتی ہے کیونکہ اس میں اگر نبض مختلف ہو تو اس کا انتظام و عدم انتظام دیکھا جاتا ہے مثلاً اگر نبض مختلف ہے اور اس کی مختلف ٹھوکروں میں شروع سے لے کر آخر تک ایک خاص قسم کا نظام پایا جاتا ہے یعنی اگر پہلی ٹھوکر نرم ہے تو دوسری ٹھوکر سخت یا چند ٹھوکریں نرم ہیں اور پھر ایک یا دو یا زیادہ ٹھوکریں سخت ہوکر پھر اتنی ہی ٹھوکریں نرم ہوتی ہیں اور تمام ٹھوکروں میں ایک ہی انتظام قائم رہتا ہے تو اس قسم کی نبض کو نبض مختلف منتظم کہتے ہیں اس کے برعکس اگر ہر ایک ٹھوکر پہلی قسم کی ٹھوکر سے جداگانہ ہو یا کچھ کسی طرح کی پائی جائیں اور کچھ کسی طرح کی جن میں باہم کسی قسم کا انتظام نہ پایا جائے تو اس قسم کی نبض کو مختلف غیر منتظم کہتے ہیں۔

وزن نبض: اس میں نبض کا باہمی تناسب دیکھا جاتا ہے اگر نبض زمانہ انبساط و انقباض سکون محیطی و مرکزی اور سن و فصل کے اعتبار سے طبعی حالت پر ہو تو حسن الوزن یا جید الوزن کہلاتی ہے اگر اس کے برعکس طبعی حالت پر نہ ہو تو شیء الوزن کہلاتی ہے۔ شیء الوزن کی پھر تین صورتیں ہیں اگر بچوں کی نبض جوانوں کی طرح یا جوانوں کی بچوں یا بوڑھوں کی طرح یا بوڑھوں کی جوانوں کی طرح چلنے لگے تو مجاور الوزن کہلاتی ہے اور اگر بچوں کی نبض بوڑھوں کی طرح یا بوڑھوں کی بچوں کی طرح ہو تو مباین الوزن کے نام سے موسوم کی جاتی ہے اگر نبض کا وزن بالکل خراب ہوجائے اور کسی عمر کے مشابہ نہ رہے تو اس کو خارج الوزن کہتے ہیں۔

صحت کی نبض: صحت کی نبض تمام اجناس مذکورہ میں اعتدال پر ہوتی ہے چنانچہ اوسط درجہ کے صحیح المزاج جوان آدمی کی نبض صحت کی حالت میں مقدار کے لحاظ سے اقطار ثلاثہ میں معتدل' ضعف و قت کے لحاظ سے معتدل یا قدرے قوی' زمانہ حرکت' زمانہ سکون' قوام اور لمس کے لحاظ سے بھی معتدل' مقدار رطوبت کے لحاظ سے معتدل یا قدرے ممتلی ہوتی ہے اس کی تمام ضربات باقاعدہ اور قوت یکساں ہوتی ہیں یعنی وہ مستوی ہوتی ہے اور وزن کے لحاظ سے بھی حسن الوزن (جیدالوزن) ہوتی ہے اس کا انبساط نہ یک دم ہوتا ہے نہ سستی کے ساتھ بلکہ اعتدال کے ساتھ پھیلتی ہے اس کا انقباص بتدریج ہوتا ہے مگر سست نہیں ہوتا اور وہ ایک منٹ میں تقریباً 72 دفعہ حرکت کرتی ہے آلہ محرر النبض کے ذریعے اس کے اختلاف امزجہ کے لحاظ سے مختلف قسم کے نقشے بنتے ہیں۔

صحت کی نبض کے طبعی اختلافات:

مختلف اشخاص کے اعتدال مزاجی کے مختلف ہونے کی وجہ سے طبعی حالت میں بھی ان کی نبض میں کم وبیش اختلاف پایا جاتا ہے چنانچہ دموی اور عصبی مزاج کے اشخاص کی نبض بلغمی اور سوداوی مزاج کے اشخاص کی نسبت سریع ہوتی ہے گرم مزاج اشخاص کی نبض عظیم اور سریع ہوتی ہے اور سرد مزاجوں کی نبض لین اور خشک مزاج والوں کی صلب ہوتی ہے بچوں' بوڑھوں اور عورتوں کی نبض ایک دوسرے سے مختلف ہوا کرتی ہے چنانچہ بلحاظ عمر نبض کی تعداد فی منٹ مندرجہ ذیل نقشہ کے مطابق ہوا کرتی ہے۔

پیدائش کے وقت	140 سے 150 مرتبہ تک
ایک سال کی عمر تک	120 سے 130 مرتبہ تک
ایک سے تین سال کی عمر تک	100 سے 120 مرتبہ تک
تین سے سات سال کی عمر تک	90 سے 100 مرتبہ تک
سات سے بارہ سال کی عمر تک	80 سے 90 مرتبہ تک
چودہ سے اکیس سال کی عمر تک	75 سے 80 مرتبہ تک
اکیس سے پینسٹھ سال کی عمر تک	70 سے 75 مرتبہ تک
بڑھاپے میں	75 سے 80 مرتبہ تک

سات سال کی عمر تک لڑکی اور لڑکے کی نبض میں کوئی فرق نہیں ہوتا لیکن اس کے بعد عورتوں کی نبض مردوں کی بہ نسبت باریک اور سریع ہوتی جاتی ہے اور ابتدائے شباب تک بہ نسبت مردوں کی نبض کے چھ سے چودہ مرتبہ تک زیادہ ہوجاتی ہے چنانچہ عورتوں میں ابتدائے شباب یعنی 14 سے 21 سال تک کی عمر میں نبض کی حرکت فی منٹ 101 مرتبہ جوانی میں 85 مرتبہ اور بڑھاپے میں 80 مرتبہ تک چلتی ہے اس کے علاوہ مردوں کی نبض کی نسبت سے بچوں کی نبض سریع اور متواتر' عورتوں کی نبض سریع' ضعیف اور صغیر اور بوڑھوں کی نبض متفاوت' ضعیف اور صغیر ہوا کرتی ہے ناتوانوں کی نبض عظیم بطی اور صلب اگر ضعف بہت زیادہ ہوتو متواتر' موٹے اور درشت اشخاص کی نبض صغیر اور ضعیف ہوا کرتی ہے۔

عورتوں میں ایام حیض اور سن یاس میں نبض سریع اور غیر منتظم ہوا کرتی ہے اسی طرح حاملہ کی نبض بہت قوی اور آخری ایام حمل میں ضعیف وبطی ہوجاتی ہے۔

ہر قسم کی ریاضت اور محنت مشقت کرنے یا دوڑنے وغیرہ پر نبض قدرے سریع ہوجاتی ہے لیکن تکان اور نیند کے ابتدائی وقت میں نبض بطی وصغیر ہوتی ہے گہری نیند میں نبض متواتر ہوجاتی ہے بشرطیکہ ہضم مکمل نہ ہوا ہو جب ہضم مکمل ہوجاتا ہے تو

نبض عظیم مگر سست اور متفاوت ہوتی ہے۔

موسم خریف اور ربیع میں نبض قوی اور عظیم گرمیوں میں صغیر، ضعیف سریع اور متواتر ہوتی ہے سردیوں میں صغیر، ضعیف اور بطی ہوتی ہے صبح کے وقت نبض سریع ہوتی ہے لیکن جیسے جیسے دن چڑھتا ہے بطی ہوتی جاتی ہے اسی طرح کھانا کھانے کے بعد نبض قوی اور ممتلی اور بھوک کے وقت ضعیف اور خالی ہوجاتی ہے اگر گرم غذائیں استعمال کی جائیں تو نبض سریع اور سرد استعمال کی جائیں تو بطی ہوجاتی ہے۔ جوش، غصہ اور خوشی کی حالت میں نبض سریع اور عظیم ہوجاتی ہے لیکن خوف اور ناامیدی کی حالت میں نبض بطی اور ضعیف ہوجاتی ہے لیٹے ہوئے ہونے کی نسبت سے بیٹھے ہوئے اور بیٹھے ہوئے ہونے کی نسبت سے کھڑے ہونے کی حالت میں نبض سریع ہوجاتی ہے چنانچہ نبض کی رفتار فی منٹ تقریباً 8 مرتبہ زیادہ ہوجاتی ہے۔

مرکب نبض:

بعض مخصوص قسم کی نبضوں کو مخصوص ناموں سے نامزد کردیا گیا ہے ان کو نبض مرکب کہتے ہیں نبض مرکب کی مختلف قسمیں ذیل میں درج ہیں:

نبض منشاری: منشار عربی میں آرے کو کہتے ہیں چونکہ اس قسم کی نبض کی حرکات آرے کی مانند ہوتی ہیں اس لئے اس کو اس نام سے نامزد کردیا گیا ہے یہ سریع متواتر، صلب اور مختلف الاجزا ہوتی ہے یعنی اس کے کچھ اجزاء بلند ہوتے ہیں کچھ لیٹ کچھ پہلے حرکت کرتے ہیں کچھ بعد میں کچھ سخت ہوتے ہیں کچھ نرم اگر آلہ محرر النبض کے ذریعے اس کا نقشہ کھینچا جائے تو اس طرح کا بنے گا۔

اس قسم کی نبض بالعموم اس وقت ظاہر ہوتی ہے جب مادہ مرض میں پورے طور پر نضج نہ ہوا ہو یا اسکے بعض اجزاء میں عفونت پیدا ہوگئی ہو۔

نبض موجی: اس قسم کی نبض کو کہتے ہیں جس میں موج یا لہر کے مانند حرکت ہوتی ہے یہ بھی حقیقت میں منشاری ہی کی مانند ہوتی ہے لیکن چونکہ جرم شریان میں نرمی ہوتی ہے اس لئے حرکت پورے طور پر سخت نہیں ہوتی محرر النبض کے ذریعے اس کا مندرجہ ذیل قسم کا نقشہ بنے گا اس کو انگریزی میں واٹرہیمر پلس کہتے ہیں۔

یہ قسم اس وقت رونما ہوتی ہے جب مادہ مرض زیادہ ہو لیکن مریض کی قوت ضعیف ہوگئی ہو۔

نبض دودی: (دود یعنی کیڑا) اس کی حرکت کیڑے (سونڈی) کے مانند ہوتی ہے یہ نبض موجی سے مشابہت رکھتی ہے لیکن مقدار میں صغیر اور بطی و متواتر ہوا کرتی ہے۔

نبض نملی: (نمل بمعنی چیونٹی) اس کی حرکت نہایت کمزور اور چیونٹی کے مانند ہوتی ہے یہ نبض دودی سے مشابہ ہوتی ہے لیکن اس سے زیادہ صغیر اور متواتر و ضعیف ہوتی ہے۔

نبض ذنب الفار: (ذنب بمعنی دم اور فار بمعنی چوہا، چوہے کی دم کی نبض) اس قسم کی نبض ایک طرف سے موٹی اور دوسری طرف سے باریک ہوتی ہے اگر نبض ذنب الفار پہلے موٹی اور پھر باریک ہو تو اس کو ذنب متراجع تام الراجع کہتے ہیں اگر اس کے برعکس پہلے باریک اور بعد میں موٹی ہو تو اس کو ذنب متراجع ناقص الرجوع کہتے ہیں اگر نبض ذنب الفار اپنی پہلی مقدار پر آنے میں زیادہ دیر لگائے تو ذنب متراجع زائد الرجوع کہتے ہیں اگر نبض ذنب متراجع م الرجوع ایک ہی حالت پر حرکت کرتی رہے تو اس کو قاری ثابت کہتے ہیں اگر نبض ذنب الفار آخر میں جاکر تھوڑی دیر کے لئے بالکل ہی محسوس نہ ہو تو اس کو ذنب منقطعی کہتے ہیں اس قسم کی نبض مادہ مرض کے ردی ہونے اور قوت مریض کے ضعیف ہونے پر دلالت کرتی ہے۔

نبض مطرقی: (مطرق بمعنی ہتھوڑا) اس قسم کی نبض ہتھوڑے کے مانند حرکت کرتی ہے یعنی جس طرح ہتھوڑے کو بے ساختگی یا

ڈھیلے ہاتھ کے ساتھ سندان پر ماریں تو اس کی ایک ضرب کے بعد خود بخود دوسری ضرب بھی سندان پر جاپڑتی ہے اسی طرح میں قسم کی نبض مین بھی پہلی ٹھوکر کے بعد نبض کے پورے انقباض سے قبل ایک اور خفیف سی ٹھوکر محسوس ہوتی ہے اس لئے اسکو بعض اوقات نبض ذوالقرعتین بھی کہتے ہیں انگریزی میں اس کو ہیمری ڈیلڈیا ڈائی کروٹس پلس کہتے ہیں اگر محرر النبض کے ذریعے اس کا نقشہ کھینچا جائے تو اس طرح بنے گا۔

نبض ذوالفترات: (فترہ بمعنی ٹھیرنا) اس قسم کی نبض حرکت کرتے ہوئے تھوڑی دیر کے لئے ٹھہر جاتی ہے محرر النبض کے ذریعے اس کا اس قسم کا نقشہ بن سکتا ہے اس کو انگیریزی میں انٹرمٹینٹ پیس کہتے ہیں۔

نبض واقع فی الوسط: اس قسم کی نبض میں سکون کے وقت بھی حرکت محسوس ہوتی ہے محرر النبض کے ذریعے اس کا اس قسم کا نقشہ بن سکتا ہے۔

امراض کی نبض:

مختلف امراض میں نبض کے اندر مختلف قسم کے تغیرات پیدا ہوجاتے ہیں چنانچہ ان کی ضروری کیفیت ذیل میں درج ہے۔

اورام کی نبض:

ورم (حار دموی) (فلغمونی) میں نبض صلب، صغیر، متواتر اور سریع ہوتی ہے اور اس میں قدرے شاریت بھی پائی جاتی ہے البتہ ابتدائے ورم میں نبض عظیم، قوی، سریع، متواتر اور زیادہ صلب ہوتی ہے اور میں منشاری اور ضعیف ہوجاتی ہے اگر ورم حار ورم صلب سوداوی کی طرف منتقل ہوجائے تو نبض زیادہ صلب اور دقیق ہوجاتی ہے لیکن اگر ورم روبہ صحت ہو تو نبض زیادہ صغیر، صلب اور منشاری نہیں ہوتی البتہ ورم اگر کسی عصبی عضو میں ہو تو نبض زیادہ منشاری صغیر اور صلب ہوتی ہے نیز اس میں ایک قسم کا ارتعاش بھی پایا جاتا ہے اگر ورم کسی ایسے عضو میں ہو جس میں وریدیں زیادہ ہوتی ہیں تو نبض میں صلابت کم اور لیونت زیادہ پائی جاتی ہے جس کی وجہ سے نبض کسی قدر عظیم ہوجاتی ہے اور اس کی منشاریت بھی کم ہوجاتی ہے اگر ورم حار کسی ایسی عضو میں ہو جس میں شریانیں زیادہ ہوں تو نبض عظیم اور مختلف غیر منتظم ہوجاتی ہے۔

ورم حار صفراوی (حمرہ) میں نبض بہت زیادہ سریع یا متواتر ہوتی ہے اور اسمیں صلابت و منشاریت بھی زیادہ پائی جاتی ہے۔

ورم بارد بلغمی میں نبض بطی، صغیر اور متفاوت ہوتی ہے لیکن صلابت اور اختلاف زیادہ نہیں ہوتا۔

ورم بارد سوداوی میں نبض دقیق، صلب اور متفاوت ہوتی ہے اور اس میں منشاریت بہت زیادہ پائی جاتی ہے۔

دماغی اور عصبی امراض کی نبض:

سرسام اور برسام میں نبض صلب، متواتر، قوی اور غیر منتظم ہوتی ہے نبض پر ہاتھ رکھنے سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ اپنی جگہ سے ہٹ کر دوسری جگہ چلی جائے گی اگر مادہ مرض صفراوی ہو تو نبض میں ارتعاش پایا جاتا ہے اگر بلغمی ہو تو نبض میں صلابت کم ہوتی ہے اکثر قسم کے صداع میں نبض بالعموم میں سریع اور ضعیف ہوا کرتی ہے۔

نسیان اور سبات کے مریضوں کی نبض عظیم، ضعیف، لین، بطی، متفاوت مختلف اور موجی ہوتی ہے بعض اوقات ایسے مریضوں میں مطرقی قسم کی نبض بھی پائی جاتی ہے جمود کے مریضوں کی نبض بھی اسی قسم کی ہوتی ہے لیکن زیادہ قوی اور صلب ہوتی ہے اور چھونے سے گرم محسوس ہوتی ہے۔

صرع اور سکتہ کے ابتداء میں نبض متمدد یعنی تنی ہوئی ہوتی ہے لیکن اشتداد مرض پر صغیر، ضعیف، بطی، متفاوت اور صلب

ہوجاتی ہے اس کے بعد متواتر اور آخر میں ممتلی اور پھر نملی ہوجاتی ہے۔

استسقاء دماغی اور دماغ پر کسی قسم کا دباؤ پڑنے سے نبض متفاوت' ممتلی اور صلب ہوتی ہے۔

سوء مزاج عصبی اور اختناق الرحم میں نبض سریع' متفاوت اور مختلف غیر منتظم ہوتی ہے۔

تشنج میں شدت تمدد کی وجہ سے نبض میں ارتعاش پایا جاتا ہے اور نبض عظیم' قوی اور منشاری نبض کے مشابہ ہوتی ہے۔

فالج اور استرخا کے ابتدا میں نبض صغیر' ضعیف اور صلب ہوتی ہے لیکن شدت مرض میں بطی اور متفاوت اور آخر میں متواتر ہوجاتی ہے۔

نظام تنفس کے امراض کی نبض:

ذبحہ یعنی خناق دبائی یا حنجرہ کے گرم ورم میں نبض تنی ہوئی' صلب' صغیر' متواتر اور منشاری ہوتی ہے خصوصاً جب ورم حنجرہ کے اعضائے عصبی میں ہو اگر ورم حلق اور حنجرہ کے لحمی حصے میں ہو تو نبض عظیم اور موجی ہوتی ہے اگر اس مرض میں نبض لین ہوجائے اور اس کی موجیت بھی بڑھ جائے تو یہ اس بات علامت ہے کہ مریض ذات الریہ میں مبتلا ہوجائے گا اگر نبض کی صلابت' منشاریت اور تمدد بڑھ جائے تو تشنج عارض ہونے کا خوف ہوا کرتا ہے اگر نبض صغیر اور متفاوت ہوکر نملی ہوجائے تو مریض کے ہلاک ہوجائے کا اندیشہ ہوا کرتا ہے۔

انتصاب النفس میں نبض عموماً مختلف غیر منتظم ہوتی ہے لیکن بعض اوقات صغیر اور ضعیف یا اس کے برعکس عظیم' قوی اور متواتر یا متفاوت بھی ہوا کرتی ہے۔

ذات الریہ میں نبض عظیم' ضعیف' لین' ممتلی' بطی' متفاوت قدرے مختلف اور موجی ہوا کرتی ہے گاہے متواتر سریع اور مطرقی بھی ہوجاتی ہے خصوصاً جب ذات الریہ کے ساتھ شدید بخار بھی ہو۔

ذات الجنب میں نبض صلب' متفاوت اور منشاری ہوتی ہے اگر بخار شدید ہو تو نبض سریع' متواتر اور عظیم ہوتی ہے اگر نبض زیادہ متواتر ہوجائے تو مریض کے ذات الریہ' غشی یا خفقان میں مبتلا ہوجانے کا خوف ہے اگر تواتر کم ہوجائے تو نبض بطی ہونے لگے اس سے مریض کے ساتھ سکتہ یا سرسام میں مبتلا ہوجانے کا خطرہ ہوا کرتا ہے اگر نبض کی منشاریت نہایت خفیف ہو تو مریض کے جلد صحت یاب ہونے پر دلالت کرتی ہے لیکن اگر نبض بہت زیادہ منشاری ہو تو طول مرض کو ظاہر کرتی ہے اگر منشاریت کی زیادتی کے ساتھ اس میں ضعف بھی زیادہ پایا جائے تو مریض کے ہلاک ہوجانے کا اندیشہ ہوا کرتا ہے۔

جب ذات الریہ یا ذات الجنب کے لوازم میں پیپ پڑنے لگتی ہے یا وہ سل ریوی کی طرف منتقل ہونے لگتے ہیں تو نبض مختلف غیر منتظم ہوجاتی ہے اور جب پیپ پورے طور پر پڑ چکتی ہے تو نبض عریض' ضعیف اور متفاوت ہوجاتی ہے۔

سل میں ابتداء نبض صغیر سریع' ضعیف' صلب اور متواتر ہوا کرتی ہے لیکن درجہ سوم میں جاکر نبض بجائے متواتر کے متفاوت ہوجاتی ہے بعض اوقات نبض ذنب الفار قسم کی ہوتی ہے۔

نظام دموی کے امراض کی نبض:

دوران خون میں رکاوٹ' اور طی کے اینور سما اور بعض دیگر امراض قلب میں نبض مختلف غیر منتظم ہوا کرتی ہے۔ امتلائے دموی میں نبض ممتلی اور عظیم ہوا کرتی ہے اسکے برعکس کمئی خون کی حالت میں نبض خالی سریع اور صغیر ہوتی ہے تصلب الشرائین کی حالت میں نبض صلب' بطی' صغیر اور موجی قسم کی ہوتی ہے شریان اورطی کی کواڑیوں کے امراض میں نبض کے اندر ارتعاش پایا جاتا ہے اور بطون قلب کی کواڑیوں کے امراض میں نبض مختلف غیر منتظم' ضعیف اور متواتر یا کبھی کبھی متفاوت ہوا کرتی ہے اختلاج القلب اور خفقان کی حالت میں نبض سریع' غیر منتظم اور کبھی کبھی متواتر ہوا کرتی ہے ضعف قلب کی حالت میں بالخصوص

جب قلب کی دیواریں ڈھیلی ہو کر پھیل گئی ہوں تو نبض صلب، ممتلی اور متواتر ہو جاتی ہے لیکن قلب کے بائیں حصے کی کمزوری کی صورت میں نبض متفاوت ہوا کرتی ہے غشی اور حرکت قلب کے بند ہو جانے کی صورت میں نبض پہلے بالکل غیر محسوس ہوتی ہے لیکن تھوڑی دیر بعد دو دی قسم کی نبض محسوس ہوتی ہے۔

نظام انہضام کے امراض کی نبض:

اورام معدہ میں نبض عام طور پر صغیر اور ضعیف ہوا کرتی ہے لیکن اگر ورم گرم ہو تو نبض متواتر، صلب، متمدد اور منشاری ہو جاتی ہے اور انتہائے اورام میں ضعیف، بطی اور متفاوت ہو جاتی ہے اگر ورم معدہ بارد ہو تو نبض صلب، ضعیف اور متفاوت ہوتی ہے۔ضعف معدہ تخمہ اور بدہضمی میں نبض صغیر، ضعیف، بطی اور متفاوت ہوتی ہے مرض جوع البقر میں نبض زیادہ متفاوت، زیادہ صغیر، زیادہ ضعیف اور غیر منتظم ہوتی ہے۔

استسقاء زقی میں نبض صغیر، متواتر اور مائل بہ صلابت ہوتی ہے اور اس میں کسی قدر تمدد بھی پایا جاتا ہے استسقاء لحمی میں نبض عریض، لین اور موجی ہوتی ہے استسقاء طبلی میں سریع مواتر، مائل بہ صلابت اور متمدد ہوتی ہے۔ یرقان میں نبض صغیر، صلب اور متواتر ہوتی ہے خصوصاً جب کہ اس کے ساتھ تپ کی شکایت نہ ہو۔

مختلف امراض کی نبض:

ہر قسم کے گرم بخاروں میں نبض عظیم، لین، ممتلی، سریع اور بعض اوقات متواتر ہوتی ہے خصوصاً سرخ اور سوزشی بخاروں میں عفونی اور امتلائی بخاروں میں نبض زیادہ ممتلی ہوتی ہے۔

برص ابیض میں نبض عریض، لین اور بطی ہوتی ہے اور شدید وجع المفاصل میں ممتلی، متواتر، لین اور مشرف ہوتی ہے۔

اختلاج القلب، ورم غلاف القلب، ورم غشاء مستبطن القلب مزمن، امراض صمامات القلب، سر بخار ابتدائے سل و دیگر متعدی و عفنی امراض، عصب راجع پر دباؤ ڈالنے والی رسولیوں، عورتوں میں امراض رحم و خصیۃ الرحم، اختناق الرحم اور احتباس الطمث نیز تمباکو، شراب لفاخ، چاء اور قہوہ وغیرہ کے کثرت استعمال کی صورت میں نبض ہمیشہ سریع ہوا کرتی ہے اور مزمن بدہضمی اور اکثر امراض متعدی میں بعض امراض دماغی مثلاً سلع دماغی، مالیخولیا فالج عام اور صرع وغیرہ میں نخاع کے بالائی حصے کے امراض اور اس کے ضربہ وسقطہ میں بعض کمی امراض مثلاً ذیابیطس، یرقان اور سمم بولی وغرہ میں اور انگریزی ادویہ مثلاً ڈیجی ٹیلس، سٹروفنتھس وغیرہ یونانی ادویہ سیماب شنگرف اور ہڑتال وغیرہ کے زیادہ استعمال سے نبض ضرور بطی ہو جایا کرتی ہے۔

وریدی نبض:

عام طور پر وریدوں کے اندر کسی قسم کی نبض محسوس نہیں ہوتی لیکن بعض اوقات امراض اذن القلب یا صمامات القلب کی وجہ سے جب خون زور کے ساتھ وریدوں میں واپس لوٹ جاتا ہے تو اجوف اور اس کی قریبی وریدوں میں ایک قسم کی تڑپ سی محسوس ہوتی ہے جس کو وریدی نبض کہہ سکتے ہیں وریدی نبض کو عام طور پر ورید وداج پر ایک خاص قسم کے آلے سے معلوم کیا جاتا ہے جو محرر النبض کے ساتھ لگا دیا جاتا ہے چنانچہ جب دل کا دایاں اذن مفلوج ہو گیا ہو تو آلہ مذکور کے ذریعے ورید وداج کی نبض کا مندرجہ ذیل نقشہ بنتا ہے اور اگر صمام ثلاثی الروس کے نقص کی وجہ سے خون واپس لوٹ کر وریدوں میں جاتا ہو تو اس قسم کا نقشہ بنتا ہے۔

خون کا امتحان:

خون کے امتحان کے ذریعے بھی جسم کے بہت سے امراض کا پتہ چل سکتا ہے خصوصاً خون کے ذاتی امراض، متعدی

امراض اور دیگر تمام ایسے امراض کی تشخیص کی جاسکتی ہے جن میں خون کی ترکیب کے اندر کسی قسم کا تغیر پیدا ہوجاتا ہے خون کے امتحان میں مندرجہ ذیل امور کو دیکھا جاتا ہے:

1) خون کے مختلف قسم کے کریات کی تعداد
2) خون کے مادہ ملونہ یعنی حمرۃ الدم کی حالت
3) خون کے اندر غیر طبعی اشیاء جوتیات غربیہ اور جراثیم وغیرہ کی موجودگی
4) خون کے طبعی طور پر کیمیاوی تغیرات

1) خون کے مختلف قسم کے کریات کی تعداد:

اس کو مختلف قسم کے جدید طبی آلات کے ذریعے شمار کر کے معلوم کیا جاتا ہے۔ ان میں سب سے زیادہ مشہور اور مستعمل تھومازیس یا گور صاحب کے آلات کریات الدم پیما (ایتھوسائٹومیٹر) ہیں۔

کریات حمرا: صحت کی حالت میں کریات حمرا کی تعداد مردوں میں فی مکعب ملی میٹر (ایک فرانسیسی پیمانہ ہے جو انچ کا 1/25000 حصہ ہوتا ہے پچاس لاکھ اور عورتوں میں پینتالیس لاکھ ہوا کرتی ہے لیکن نوزائدہ بچوں اور دموی مزاج اشخاص میں پھیپھڑوں کے خون کو اچھی طرح صاف نہ کر سکنے کی صورت میں قے' پسینے' اسہال اور کثرت بول وغیرہ کے ذریعے جسمانی رطوبات کے بکثرت ضائع ہوجانے سے' تجاویف مائیہ میں رطوبت کے اجتماع کی صورت میں' ان امراض قلب کی وجہ سے جن میں خون اچھی طرح صاف نہ ہوسکے شدید جلنے اور جریان خون کے کچھ عرصے کے بعد اور بلند پہاڑوں کی آب و ہوا سے کریات حمرا کی تعداد بڑھ جایا کرتی ہے اس کے خلاف اکثر قسم کے امراض خون اور جریان خون کے فوراً بعد وضع حمل اور کثرت شراب نوشی سے ان کی تعداد کم ہوجاتی ہے۔

کریات بیضاء: صحت کی حالت میں کریات بیضا کی تعداد جوان آدمیوں میں 6000 سے 10000 فی مکعب ملی میٹر تک' نوزائدہ بچوں میں 17000 مکعب ملی میٹر اور سات برس کی عمر تک کے بچوں میں 10000 سے 14000 فی مکعب ملی میٹر تک ہوتی ہے لیکن زمانہ حمل میں غذا کے تھوڑی دیر بعد سرد پانی سے غسل کرنے اور ورزش کے کچھ عرصہ بعد کریات بیضا کی تعداد بڑھ جاتی ہے بعض قسم کے بخاروں میں ان کی تعداد زیادہ ہوجاتی ہے اور بعض میں کم جس سے بخاروں کی تشخیص میں کافی مدد مل سکتی ہے اگر جسم کے اندر کسی مقام پر پیپ پیدا ہو کر جمع ہوگئی ہو تو بھی کریات بیضا کی تعداد بڑھ جاتی ہے تشنجی دردوں کی صورت میں جسم کے اندر کسی مقام پر سرطان کی موجودگی میں گرمی کی شدت اور لو لگ جانے کی حالت میں نیز بعض ادویہ کے استعمال سے کریات بیضا کی تعداد بڑھ جایا کرتی ہے۔ تقیح' تعفن الدم' ذات الریہ' سرخ بادہ ہڈیوں کے گودے کی سوزش' دل کے اندر استر کرنے والی جھلی کی سوزش' دماغی پردوں کے ورم' سل سرطان اور کھانسی میں خون کے اندر کریات بیضا کی زیادتی ان امراض کی تشخیصی علامت سمجھی جاتی ہے۔

اقراص الدم: خون کے اندر اقراص الدم کی طبعی تعداد 211000 فی مکعب ملی میٹر کے قریب ہوتی ہے لیکن مرض فرفورا میں ان کی تعداد بہت کم ہوجاتی ہے۔

2) خون کے مادہ ملونہ یعنی حمرۃ الدم کی حالت:

خون کے اندر حمرۃ الدم کا تخمینہ ٹالکوسٹ کے پیمانے کی مدد سے بآسانی کیا جاسکتا ہے۔ اس پیمانہ میں سرخ دائرے چھپے ہوئے ہوتے ہیں جن کی سرخی مختلف درجوں کی ہوتی ہے ہر ایک درجہ فی صدی حمرۃ الدم کی اس مقدار کو ظاہر کرتا ہے جو اس کے مقابلے میں لکھی ہوئی ہوتی ہے جب کسی شخص کے خون کی حمرۃ الدم کا اندازہ لگانا مطلوب ہوتا ہے اس کے خون کا ایک قطرہ

نکال کر جاذب کاغذ پر ٹپکا دیا جاتا ہے جب اس کی نمی زائل ہوجاتی ہے تو مذکورہ بالا پیمانہ کے ساتھ اس کے رنگ کا مقابلہ کیا جاتا ہے جس دائرے کے ساتھ اس کی رنگت مل جاتی ہے اسی کے مقابل لکھی ہوئی حمرۃ الدم کی فی صدی مقدار ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ اور بہت سے آلات ہیں جن کے ذریعے حمرۃ الدم کا اندازہ لگایا جاتا ہے اس میں سے گورو' بیڈن اور آلیور کے حمرۃ الدم پیما زیادہ مشہور و مستعمل ہیں۔

یورپ میں تندرست انسان میں حمرۃ الدم کو طبعی مقدار کو 100 مان لیا گیا ہے لیکن ہندوستان میں اگر ان ہی آلات سے حمرۃ الدم کا تخمینہ لگایا جائے تو طبعی مقدار حمرۃ الدم بجائے سو کے اسی یا پچاسی فیصدی سے زیادہ نہیں ہوتی۔

خون کے مرض اخضر میں حمرۃ الدم کی مقدار بہت کم ہوجاتی ہے حالانکہ کریات حمرۃ خون میں بڑھ جایا کرتے ہیں اس کے برعکس فقرالدم مہلک میں گو کریات حمرا کی تعداد بہت گھٹ جاتی ہے لیکن ہر ایک کریہ میں حمرۃ الدم کی مقدار طبعی بلکہ طبعی سے بھی زیادہ پائی جاتی ہے تازہ اور کھلی ہوا میں رہنے سے خون کے اندر حمرۃ الدم کی مقدار گندی اور خراب ہوا میں رہنے کی نسبت سے زیادہ ہوا کرتی ہے چنانچہ شہر کے باشندوں میں دیہات کے باشندوں کی نسبت سے اور دیہات کے باشندوں میں سرسبز پہاڑی مقامات کے باشندوں کی بہ نسبت حمرۃ الدم کی مقدار کم ہوتی ہے ذیابیطس کے مریضوں میں کبھی کریات حمرا کے اندر شحم جمع ہوجانے سے ان کی سرخی ہلکی ہوجاتی ہے۔

3) خون کے غیر طبع اشیاء:

مثلاً حونیات غریبہ اور جراثیم وغیرہ کو خون کا فلم تیار کرکے اور اس کو مختلف رنگوں سے رنگنے کے بعد خوردبین کے نیچے رکھ کر دیکھا جاتا ہے اس طرح خون کے کریات حجم اور ان کی شکل کے مختلف تغیرات کا پتہ چلایا جاتا ہے جس سے مختلف امراض کی تشخیص میں مدد مل جاتی ہے کیونکہ خاص خاص امراض میں خاص خاص قسم کے کریات بیضا کی کمی بیشی رونما ہوتی ہے نیز ان کی شکل و حجم وغیرہ میں تغیر آجاتا ہے۔

خون کے اندر عام طور پر ذیل کے حونیات غریبہ اور جراثیم پائے جاتے ہیں:

1) ملیریا یا موسمی بخار کے مختلف قسم کے حونیات (پلازموڈیم ملیریائی)
2) کالا آزار کے حونیات اجسام لیشمین ڈونووینائی
3) امراض فیل پا اور بول کیلوسی کے پیدا کرنے والے حونیات (فرمتیت بانکروفتی)
4) بول الدم یا مخصوص قسم کی پیچش پیدا کرنے والے حوتیات (بلہارزیا ہیے ٹوبیا)
5) حمی نکسیر کے جراثیم
6) مرض النوم کے حوتیات (ٹری پینوزوما)
7) کرویات عقدیہ صدیدیہ اور کرویات عنقودیہ صدیدیہ (پیپ پیدا کرنے والے گول جراثیم)
8) کرویات حمی مالتی (مالٹا بخار کے گول جراثیم)
9) حمی تیفودیہ (حمی عرقہ بطنی کے جراثیم) وغیرہ

4) خون کے طبعی اور کیمیاوی تغیرات:

خون کے طبعی یا کیمیاوی تغیرات سے بھی اکثر امراض کی تشخیص میں مدد ملتی ہے اس میں خون کے طبعی اور غیر طبعی ردعمل، وزن مخصوص اور خون کی قوت انجماد وغیرہ کا امتحان کیا جاتا ہے خون کا طبعی ردعمل ہمیشہ کھاری ہوتا ہے لیکن بعض حالات میں اس کے کھار میں کمی بیشی ہوتی رہتی ہے چنانچہ مردوں کا خون عورتوں اور بچوں کے خون سے زیادہ کھاری ہوتا ہے سخت جسمانی

محنت اور ترش چیزوں کے عرصہ تک استعمال کرنے سے دم انیمیا، فقرالدم مہلک قلت الدم، ذیابیطس، سرطان، شدید لاغری اور مرض اخضر میں خون کم کھاری ہو جاتا ہے اس کے خلاف غذا کھانے کے بعد اور عرصہ تک کھاری چیزوں کے استعمال کرنے سے خون زیادہ کھاری ہو جاتا ہے۔

خون کا طبعی وزن مخصوص 1055 ہوتا ہے یعنی مصفّیٰ پانی کا وزن مخصوص اگر 1000 مان لیا جائے تو خون کا وزن مخصوص اس سے 55 حصے زیادہ ہوتا ہے اس کے دریافت کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ کلوروفارم اور بینزول کو اس نسبت سے ملایا جاتا ہے کہ اس مرکب کا وزن مخصوص 1055 ہو جاتا ہے اب اس میں جس خون کا وزن مخصوص معلوم کرنا مطلوب ہوتا ہے اس کا ایک قطرہ ٹپکایا جاتا ہے اگر وہ قطرہ اس مرکب کے وسط میں معلق ہو جائے تو اس خون کا وزن مخصوص طبعی یعنی 1055 ہی ہوتا ہے اور اگر نیچے بیٹھ جائے تو مرکب میں کلوروفارم کا اور اگر اوپر تیر آئے تو بینزول کا قطرہ قطرہ ملاتے جائیں حتیٰ کہ خون کا قطرہ اس مرکب میں معلق ہو جائے جب معلق ہو جائے تو آلے کے ذریعے اس مرکب کا وزن مخصوص معلوم کر لیں خون کے وزن مخصوص کی کمی بیشی حمرۃ الدم کی کمی بیشی پر اثر انداز ہوتی ہے اور ہیضے کے جدید علاج مجوزہ سر روجرس میں خون کے وزن مخصوص کو وقتاً فوقتاً معلوم کرتے رہنا نہایت اہمیت رکھتا ہے۔

خون کی قوت انجماد کو اے رائٹ کے مجوزہ آلے کے ذریعے معلوم کیا جاتا ہے دوران خون میں متعدی زہروں کے شریک ہو جانے امراض کی وجہ سے عروق دمویہ کی دیواروں کے کھردرا ہو جانے عام کمزوری اور لاغری دوران خون میں نمک کی مقدار کے زیادہ ہو جانے اور خون کے سمِ بول وغیرہ کی صورتوں میں خون کی قوت انجماد بڑھ جاتی ہے اور خون جلدی جمنے لگتا ہے اس کے برعکس مرض ہیموفیلیا، پتی اچھلنے، کھجلی اور دیگر جلدی امراض میں خون کی قوت انجماد کم ہو جاتی ہے اور خون کے منجمد ہونے میں بہت دیر لگتی ہے خون کے غیر طبعی ردعمل میں ویڈال اور واسرمین کے ردعمل اور کالا آزار کے متعلق ردعمل زیادہ مروج ہیں ویدال کا ردعمل حمیٰ محرقہ بطنی ہیضہ اور جراثیمی پیچش میں معلوم کیا جاتا ہے اور واسرمین کا ردعمل بالعموم آتشک میں دیکھا جاتا ہے۔

نظام تنفس

ڈاکٹری نام	طبی نام	اُردو نام
ریسپائٹری سسٹم Respiratory System	نظام تنفس	نظام تنفس

نظام تنفس میں پھیپھڑے، پھیپھڑوں کے اوپر استر کرنے والی جھلی (غشاء الریہ) قصبہ الریہ اور اس کی شاخیں اور حنجرہ وغیرہ اعضاء شامل ہیں۔ ان کے علاوہ تشخیص الامراض کے لئے تنفس کی کیفیت اور بلغم کا امتحان کرنا بھی ضروری ہے پھیپھڑوں کے امتحان بالبصر میں چھاتی کی شکل اور اس کی حرکات کو دیکھا جاتا ہے بالکل تندرست چھاتی دونوں طرف سے یکساں ہوتی ہے اس کے اوپر کوئی گہرا نشیب نہیں ہوتا صرف ہنسلی کی ہڈی کے نیچے خفیف سا دباؤ پایا جاتا ہے اس کا جانبی قطر اگلے پچھلے قطر کی نسبت قدرے زیادہ ہوتا ہے چنانچہ ان دونوں میں پانچ اور سات کی نسبت ہوتی ہے بچوں میں یہ دونوں قطر قریباً برابر ہوتے ہیں چھاتی کی دونوں جانب باہر کی طرف ایک اور نشیب ہوتا ہے جو سل کے مریضوں میں بہت نمایاں ہو جاتا ہے چھاتی کی غیر طبعی شکل یا تو پھیپھڑوں کے کسی مرض کی استعداد کو ظاہر کرتی ہے یا کسی سابقہ یا موجودہ مرض پر دلالت کرتی ہے چنانچہ اگر چھاتی چپٹی ہو یا پیچھے کی طرف پروں کی مانند اٹھی ہوئی ہو تو پھیپھڑوں کے مرض کی استعداد کو ظاہر کرتی ہے اگر چھاتی دونوں جانب سے دبی ہوئی ہو یا کبوتر کی چھاتی کی مانند ہو یا چھاتی میں دونوں طرف غضروف خنجری کے قریب نشیب سا نظر

آئے تو یہ گزشتہ مرض کساح کی علامت ہے۔

سینے اور پھیپھڑوں کے اندر ہوا بھر جانے کی صورت میں چھاتی پیپے کی شکل کی ہوجاتی ہے یعنی اوپر اور نیچے سے دبی ہوئی اور درمیان سے ابھری ہوئی ہوتی ہے اگر چھاتی میں دونوں طرف گڑھے پڑ گئے ہوں اور مریض کے سینے کا اگلا حصہ دبا ہوا نظر آئے تو مرض سل موجود ہے ذات الجنب اور استسقاء الصدر میں چھاتی کا زیریں حصہ نکلا ہوا نظر آتا ہے سینہ کے اندر کی رسولیوں میں چھاتی کے کسی ایک طرف ابھار ہوجاتا ہے اور بعض اوقات سل کی وجہ سے پھیپھڑے کے گل جانے پر یا ذات الجنب کی وجہ سے سینے کی دیوار کے پھیپھڑوں کے ساتھ چپک جانے پر ان مقامات پر دباؤ یا گڑھا سا نظر آتا ہے۔

تندرست آدمی میں چھاتی کی حرکات ایک منٹ میں 18 یا 20 مرتبہ ہوتی ہیں اور نبض کے ساتھ ان کا تناسب ایک سے چار کا ہوتا ہے۔ یعنی سانس کی ایک حرکت کے ساتھ نبض چار مرتبہ حرکت کرتی ہے مرض وغیرہ میں یہ تناسب بگڑ جاتا ہے چنانچہ تکان یا جوش غصہ وغیرہ عصبی تحریکات بخار' پھیپھڑوں کے اندر خون کی ناقص صفائی کی صورت میں (خواہ اس کا باعث دل' پھیپھڑے' ہوائی نالیاں یا حنجرے کا کوئی مرض ہو یا خود خون میں کوئی نقص پیدا ہوگیا ہو) اور ذات الجنب یا ورم صفاق وغیرہ کے شدید دوروں میں فی منٹ سانس کی تعداد اور اس کے ساتھ چھاتی کی حرکات کی تعداد بڑھ جاتی ہے اسی طرح ذات الجنب میں بھی یہ تعداد بڑھ جاتی ہے حتیٰ کہ بعض اوقات نبض اور تنفس کا تناسب برابر ہوجاتا ہے مخدر اشیاء کے سمم کی صورت میں بجائے ایک سے چار کے ایک سے چھ یا سات کا تناسب ہوجاتا ہے بعض امراض میں سانس کی حرکات کا انتظام بھی بگڑ جاتا ہے۔

امتحان بالجس میں چھاتی کی شکل اور حرکات کے متعلق امتحان بالبصر کی تصدیق کی جاتی ہے نیز مختلف قسم کے ارتعاشات اور احتکاکات وغیرہ کی آوازوں کو دیکھا جاتا ہے نیز یہ دیکھا جاتا ہے کہ دبانے سے کسی مقام پر درد تو نہیں ہوتا یا کسی مقام پر دلدلاہٹ تو نہیں پائی جاتی اور سینے کی دیوار کس طرح دبتی ہوئی محسوس ہوتی ہے۔

سینے پر ہاتھ رکھ کر مریض کے بولنے سے ہاتھ کو جو ارتعاش (ارتعاش صوتی) محسوس ہوتا ہے اس کو خاص طور پر دیکھنا چاہئے چنانچہ صحت کی حالت میں ارتعاش صوتی بائیں جانب کی نسبت سے دائیں جانب' عورتوں کی نسبت سے مردوں میں فربہ اشخاص کی نسبت سے لاغر اشخاص میں پشت کی نسبت سے اگلی جانب سینے پر زیادہ اور قوت کے ساتھ محسوس ہوتا ہے ذات الریہ اور سل میں جب پھیپھڑوں کا ماؤف مقام ورم کی وجہ سے سخت ہوجاتا ہے یا جب ان میں غار یعنی گڑھے پڑ جاتے ہیں تو بھی ارتعاش صوتی تیز اور زور دار محسوس ہوتا ہے اس کے برعکس ذات الجنب استسقاء الصدر' پھیپھڑوں یا سینے کے اندر ہوا بھر جانے' قصبۃ الریہ کی کسی بڑی شاخ پر سینے کے اندر رسولی کا دباؤ پڑنے یا اس میں بلغم کے رک جانے سے ارتعاش صوتی اچھی طرح محسوس نہیں ہوتا۔

ذات الجنب کی صورت میں مریض کے سانس لینے پر ہاتھ کو رگڑ کی آواز بھی محسوس ہوتی ہے اور سینے کے ماؤف مقام پر دبانے سے درد بھی محسوس ہوتا ہے جب سینے کے اندر پانی یا پیپ بھر جاتی ہے تو دبانے پر دلدلاہٹ بھی محسوس ہوتی ہے سینے کے اندر ہوا بھر جانے کی صورت میں سینہ اچھی طرح نہیں دبتا اور دبانے پر اس میں تناؤ محسوس ہوتا ہے۔

سینے کے امتحان بالقرع میں پھیپھڑے کے حدود کے علاوہ ان آوازوں کو دیکھا جاتا ہے جو ٹھوکنے پر پیدا ہوتی ہے مرض انتفاخ الریہ میں پھیپھڑے اپنے طبعی حدود سے بڑھ جاتے ہیں اس کے خلاف اگر کسی وجہ سے پھیپھڑے سکڑ گئے ہوں تو ان کی طبعی حدود کم ہوجاتی ہیں۔

سینے کے اوپر ٹھوکنے پر پھیپھڑوں کی آواز صاف اور خاص قسم کی ہوتی ہے جس کو صوت رنین ریزونیٹ ساؤنڈ Resonant Sound کہتے ہیں یہ نہ تو معدے پر ٹھوکنے کی آواز کی مانند خالی ہوتی ہے اور نہ جگر کی آواز کی مانند ٹھوس ہوتی

ہے۔

صحت کی حالت میں مردوں کی نسبت سے عورتوں میں جوانوں کی نسبت سے بچوں میں' فربہ آدمیوں کی نسبت سے لاغروں میں اور پشت کی نسبت سے سینے کے سامنے کی جانب سے آواز یادہ صاف سنائی دیتی ہے۔

مختلف امراض کی حالت میں پھیپھڑوں کی صوت رینن میں فرق آجاتا ہے چنانچہ پھیپھڑوں یا سینے کے اندر ہوا بھر جانے' ضیق النفس اور سل یا ذات الریہ وغیرہ کی وجہ سے پھیپھڑوں کے اندر غار پڑ جانے کی صورت میں صوت رینن صاف اور بلند ہوجاتی ہے اس کے برعکس ذات الریہ' سل' استسقاء الصدر' ذات الجنب کی وجہ سے غشاء الریہ کے موٹا ہوجانے پر یا پھیپھڑوں کے اندر سینے کی دیوار کے متصل رسولی بن جانے پر یا پھیپھڑوں کے سطحی حصوں میں رطوبت کے جمع ہوکر ٹھوس ہوجانے کی صورت میں آواز کم رینن یا بالکل ٹھوس ہوجاتی ہے۔

امتحان بالسمع میں تنفسی آوازوں' رنانیت صوتیہ (ووکل ریزوننس Vocal Resonance جھنجھناہٹ کی وہ آواز جو امتحان بالسمع کے ذریعے مریض کے بولنے پر طبیب کے کان میں سنائی دیتی ہے) اور دوسری مختلف قسم کی آوازوں کو سنا جاتا ہے۔

صحت کی حالت میں پھیپھڑوں کے اوپر استماع کرنے پر دو قسم کی تنفسی آوازیں سنائی دیتی ہیں ایک وہ جو ہوا کے حنجرہ' قصبۃ الریہ کی شاخوں (شعبہ قصب) میں سے گزرنے کی آوازوں کے مشابہ ہوتی ہیں یہ یکساں لمبی صاف اور گزرگاہ کی تنگی و فراخی کے مطابق تیز ہوتی ہیں چنانچہ حنجرے سے گزرنے پر نہایت تیز سنائی دیتی ہیں پھر قصبۃ الریہ میں آکر ان کی تیزی قدرے کم اور قصبۃ الریہ کی شاخوں میں آکر اس سے بھی کم ہوجاتی ہے ان کو بالترتیب تنفس کھمی (کے ورنس بریدنگ)' تنفسی قصبی (برکیل بریدینگ) اور تنفس شعبی (برنکیل بریدنگ) کہتے ہیں دوسری وہ جو ہوا کے عروق خشنہ اور ہوائی کیسوں میں گزرنے سے پیدا ہوتی ہے یہ نہایت خفیف ہوتی ہے اور سینے کے بیشتر حصے پر سنائی دیتی ہے اس کو تنفس عروقی (ویسی کیولر بریدنگ) کہتے ہیں اگر حنجرے قصبۃ الریہ یا اس کی شاخوں میں ورم رسولی' اجتماع بلغم' یا بیرونی دباؤ وغیرہ کی وجہ سے کسی قسم کی رکاوٹ پیدا ہوجائے تو تنفس کھفی' قصبی یا شعبی میں تغیر پیدا ہوجاتا ہے اگر پھیپھڑوں کا کوئی حصہ ذات الریہ یا سل وغیرہ کی وجہ سے سخت ہوجائے یا پھیپھڑوں اور سینے کی دیوار کے درمیان پانی جمع ہوجائے یا غشاالریہ کی وجہ سے دبیز ہوگئی ہو تو تنفس عروقی کی آوازیں بہت خفیف یا بالکل ہی سنائی نہیں دیتیں لیکن اگر پھیپھڑوں کی تحتی قصبۃ الریہ کی شاخوں کے قریب ہو تو اس جگہ پر استماع کرنے سے تنفس عروقی کی جگہ تنفس شعبی کی آوازیں سنائی دیتی ہیں۔

اس کے بعد رنانیت صوتیہ کا استماع کریں اس غرض کے لئے مریض سے کہیں کہ ایک دو تین کہے اس کے ایسا کرنے سے اگر بہت تیز آواز سنائی دے اور مریض خاص کان کے اندر بولتا معلوم ہو تو اس آواز کو اصطلاح میں صوت صدری (پیکٹوری لزکوئی) کہتے ہیں اس قسم کی آواز صحت کی حالت میں سنائی نہیں دیتی بلکہ جب پھیپھڑے کے اندر ایسا گڑھا پڑ گیا ہو جو شعبہ قصبہ کے ساتھ تعلق رکھتا ہے تو اس قسم کے آواز سنائی دیتی ہے یا استسقاء الصدر میں نیچے کی جانب سے پھیپھڑے پر اس قسم کا دباؤ پڑے کہ وہ دب جائے اور اکٹھا ہوجائے تو اس صورت میں بھی اوپر کے لوتھڑے پر کم و بیش صوت صدری سنائی دیتی ہے اگر قصبۃ الریہ کی شاخوں پر رنانیت صوتیہ کا استماع کیا جائے تو رنانیت صوتیہ واضح طور پر بلند سنائی دیتی ہے اس کو صوت شعبی (برونکا نونی) کہتے ہیں۔ غشاء الریہ کے جوف میں پانی جمع ہوکر اس کے پھیپھڑوں اور سینے کی دیوار کے درمیان حائل ہوجانے کی صورت میں رنانیت صوتیہ بالکل سنائی نہیں دیتی اسی طرح پھیپھڑوں کے اندر ہوا بھر جانے اور ورم وغیرہ کی وجہ سے غشاء الریہ کے دبیز ہوجانے کی صورت میں بھی رنانیت صوتیہ کم ہوجاتی ہے صحت کی حالت میں بھی اس میں مختلف مقامات پر کم و بیش اختلاف ہوتا ہے چنانچہ دائیں جانب یہ زیادہ بلند ہوتی ہے اور مسامع الصدر کے قصبہ الریہ کی شاخوں کے قریب ہونے پر زیادہ شدید سنائی دیتی ہے اسی طرح فربہ آدمیوں کی نسبت سے لاغر آدمیوں میں زیادہ تیز ہوتی ہے۔

صحت کی حالت میں ان کے علاوہ اور کسی قسم کی غیر معمولی آوازیں سنائی نہیں دیتیں لیکن جب قصبۃ الریہ کی شاخوں اور عروق نشنہ وغیرہ کے اندر استر کرنے والی مخاطی جھلی کی وجہ سے کھردری ہوجاتی ہے یا اس پر بلغم جم جاتا ہے یا کسی وجہ سے عروق مذکور کے سوراخ تنگ ہوجاتے ہیں تو خرخری قسم کی غیر معمولی آوازیں سنائی نہیں دیتیں لیکن جب قصبۃ الریہ کی شاخوں اور عروق نشنہ وغیرہ کے اندر استر کرنے والی مخاطی جھلی کی وجہ سے کھردری ہوجاتی ہے یا اس پر بلغم جاتا ہے یا کسی وجہ سے عروق مذکور کے سوراخ تنگ ہوجاتے ہیں تو خرخری قسم کی غیر معمولی آوازیں سننے میں آتی ہیں اگر یہ آوازیں چھوٹی چھوٹی عروق میں پیدا ہوں تو ان کو اصوات خرخری صفیری (سی بی لنٹ برونکائی) اور جب بڑی بڑی عروق میں پیدا ہوں تو اصوات خرخری شخیری (سنورس برونکائی) کہتے ہیں اس قسم کی آوازیں بالعموم ورم شعبہ قصبہ، سعال یابس، اور ضیق النفس میں سنائی دیتی ہیں۔

اس کے علاوہ بعض اوقات ایسی غیر معمولی آوازیں سنائی دیتی ہیں جیسے پانی کے بلبلے ٹوٹتے ہوں یا جیسے کسی لیسدار چیز کو انگوٹھے اور انگشت شہادت پر لگا کر اور انہیں جوڑ کر جدا کرنے سے پیدا ہوتی ہے یہ آوازیں تین قسم کی ہوتی ہیں عظیم، صغیر اور متوسط ان کو اصطلاح میں اصوات لغطی (رالز) کہتے ہیں عظیم لغطی آوازیں ہوا کی بڑی نالیوں یا پھیپھڑوں کے غاروں میں تنفس کی آمدورفت کے وقت ہوا کے بلغمی رطوبتوں میں سے گزرنے پر پیدا ہوتی ہیں اور صغیر لغطی آوازیں ذات الریہ کے درجہ اول میں یا پھیپھڑوں کے اندر کسی وجہ سے پیدا ہوجانے والے اجتماع خون کی صورت میں سنائی دیتی ہیں کیونکہ ان میں رطوبت سے جڑی ہوئی ہوائی کیسوں کی دیوار میں ہوا کے آنے کی وجہ سے جدا ہوتی ہیں متوسط قسم کی لغطی آوازیں ہوائے تنفس کے نرم رطوبت میں سے گزرنے کے وقت ہوائی نالیوں کے کیسوں میں پیدا ہوتی ہیں۔

جب ذات الجنب کی وجہ سے غشاء الریہ کی دونوں سطحوں کے درمیان خشونت پیدا ہوجانے سے رگڑ سی ہونے لگتی ہے تو استماع پر رگڑ کی آوازیں بھی سنائی دیتی ہیں جو سانس کی آمدورفت پر سننے میں آتی ہیں لیکن اگر سانس بند رہے تو سنائی نہیں دیتیں یا جب رطوبت پیدا ہوئی شروع ہوجائے تو بھی ان کا سنائی دینا مفقود ہوجاتا ہے۔

تنفس کی کیفیت:

صحت کی حالت میں تنفس ایک منٹ کے اندر قریباً 18 سے 20 مرتبہ تک ایک خاص انتظام کے ساتھ ہوتا رہتا ہے لیکن بعض امراض میں یہ تناسب اور انتظام بگڑ جاتا ہے اس کے علاوہ جب بعض اوقات خون معمولی طور پر پھیپھڑوں کے اندر صاف نہیں ہوسکتا تو صفائی کی کمی کو پورا کرنے کیلئے تنفس اوتھلا ہوجاتا ہے خون کی صفائی میں مندرجہ ذیل اسباب سے فرق پڑتا ہے:

1) جب کسی وجہ مثلاً ہیضہ، قلت الدم اور فقر الدم وغیرہ سے ماہیت خون میں فرق آجائے یا جب امراض قلب وغیرہ کی وجہ سے پھیپھڑوں کے اندر اجتماع خون ہوجائے۔
2) اس ہوا کا خراب ہونا جس میں سانس لیا جائے مثلاً اس میں بخارات دخانیہ وغیرہ کی کثرت ہوجانا۔
3) پھیپھڑوں کی ساخت کا بگڑ جانا جیسے سل اور ذات الریہ وغیرہ میں ہوا کرتا ہے۔
4) پھیپھڑوں کے اندر ہوا کا کم مقدار میں جانا چنانچہ حنجرے وغیرہ میں رکاوٹ پیدا ہوجانے سے ایسا ہوا کرتا ہے۔
5) عضلات تنفس کا مفلوج ہوجانا وغیرہ۔

ناک کے اندر رطوبت مخاطی یا رینٹھ کے جمع ہوجانے یا جناح الانف کے مفلوج ہوجانے سے تنفس کی آمدورفت میں ایک خاص قسم کی رکاوٹ سی پڑ جاتی ہے جس سے تنفس جھٹکے کے ساتھ ہوتا ہے اور بعض مرتبہ جھکینیں بھی آتی ہیں استرخائے لہاۃ یا نرم تالو کے ڈھیلا اور مفلوج ہوجانے کی صورت میں (جو سکتہ اور بعض دیگر امراض دماغی میں ہوا کرتا ہے) ہوائے تنفس

کی آمد ورفت میں رکاوٹ پیدا ہو جانے سے تنفس میں خراٹے کی سی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے اوتار الصوت میں تشنج، فالج یا ورم پیدا ہو جانے کی صورت میں بھی تنفس میں تغیر آ جاتا ہے چنانچہ اس میں خاص قسم کی سختی اور ارتعاش یا محض شور یلی آواز پائی جاتی ہے قصبۃ الریہ کا سوراخ اگر باہر سے کسی رسولی یا اینورسما کا دباؤ پڑنے سے بند یا تنگ ہو گیا ہو تو تنفس میں بڑبڑاہٹ سی پائی جاتی ہے اور اگر اس کے اندر بلغم کا اجتماع ہو جانے سے رکاوٹ پیدا ہو گئی ہو تو تنفس میں خرخراہٹ کی سی آواز آنے لگتی ہے چنانچہ موت کے وقت بھی جب مریض کی قوت کمزور ہو کر اخراج بلغم میں کامیاب نہیں ہو سکتی تو تنفس میں خرخراہٹ کی سی آواز آنے لگتی ہے اسی طرح آلات تنفس کے مہلک امراض میں جب طبیعت اخراج بلغم میں کامیاب نہیں ہو سکتی تو سانس میں خاص قسم کی خرخراہٹ سی پیدا ہو جاتی ہے اسی کو سانس اکھڑنا کہتے ہیں۔ قصبۃ الریہ کی باریک شاخوں کے اندر جب سدہ پڑ جاتا ہے تو تنفس کے اندر سر سراہٹ چنگ کی آوازیں آتی ہیں بعض امراض قلب میں مریض اس طرح سانس لیتا ہے جیسے آہیں بھری جاتی ہیں پھیپھڑوں کے بعض امراض مثلاً مزمن کھانسی اور دمہ وغیرہ میں مریض کو سانس خارج کرنے میں دقت ہوتی ہے اگر مریض کو سانس اندر کھینچنے میں دقت ہو تو اس کا سبب عموماً مجاری ہوا کا سدہ ہوا کرتا ہے قلب کے ضعیف کر دینے والے امراض تسمم بولی، سکتہ، سرسام، سل، تعصب الشرائین مزمن امراض گردہ، سرسام سلی اور سکتہ شمسیہ وغیرہ میں مریض آٹھ یا دس مرتبہ جلد جلد سانس لے کر بتدریج آہستہ آہستہ سانس لینے لگتا ہے اور بالآخر پانچ سے تیس چالیس سیکنڈ تک وقفہ دے کر پھر اسی طرح دوبارہ سانس لیتا ہے۔ ذیابیطس کے آخری درجات میں جب مریض قوما کی حالت میں مبتلا ہونے لگتا ہے تو اس طرح سانس لیتا ہے گویا ہوا کا بھوکا ہے۔

ذات الریہ میں سانس جلد جلد اور تکلیف سے آتا ہے اور بات کرنے میں پھول جاتا ہے اگر اس کے ساتھ پھیپھڑہ بھی گل گیا ہو تو تنفس سے نہایت خراب قسم کی بو آتی ہے۔ ذات الجنب میں تنفس جلد اور سریع اور آخر میں ست اور کمزور ہو جاتا ہے ضیق النفس اور دمہ میں تنفس کی آواز کمزور ہوتی ہے اور اس میں ساں ساں یا سیٹی کی سی آواز آتی ہے۔ مریض کو سانس کے اندر کھینچنے اور باہر پھینکنے میں تکلیف ہوتی ہے اور دورہ مرض کے وقت تو یہ تکلیف اس قدر زیادہ ہو جاتی ہے کہ مریض کی پیشانی پر پسینہ آ جاتا ہے کالی کھانسی میں بھی سانس نہایت تکلیف سے آتا ہے بلکہ بعض اوقات الٹ جاتا ہے آخر میں مریض ایک لمبا سانس لیتا ہے جس سے ''ہوپ'' کی آواز پیدا ہوتی ہے ذات الریہ فصی کی صورت میں تنفس سریع ہو جاتا ہے اور نبض و تنفس کی رفتار کے باہمی تناسب میں بہت فرق پیدا ہو جاتا ہے ناک اور حلق کے درمیانی راستے میں سدہ پڑ جانے کی صورت میں تنفس کے وقت ناک سنکنے کی سی کیفیت پائی جاتی اور سردی یا رات کے وقت یہ کیفیت نمایاں طور پر ظاہر ہوتی ہے بعض اوقات دمہ، استسقاء الصدر، آماس جسم اور بچوں کے شدید امراض صدر میں مریض لیٹ کر سانس لینے سے معذور ہوتا ہے اور وہ رات بھر سیدھا یا تکیے کے سہارے بیٹھ کر سانس لینے پر مجبور ہوتا ہے بعض قسم کے دماغی امراض بالخصوص دماغ کے پھوڑے کی حالت میں تنفس ست اور اوتھلا ہو جاتا ہے شکم کے شدید صدمات میں جن سے جگر وغیرہ احشاء کے زخمی ہونے سے جوف شکم میں خون بہنے لگا ہو تنفس ست اور گہرا ہو جاتا ہے اور مریض آہیں بھرتا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ رعشہ میں تنفسی عضلات کے ماؤف ہو جانے کی صورت میں سانس بے قاعدہ اور جھٹکے سے آتا ہے۔

دماغ کے تھک جانے پر بعض قسم کے بخاروں کے شروع میں اور بعض عصبی امراض میں نیز نیند سے اٹھنے یا بے ہوشی سے ہوش میں آنے کے بعد تنفس کے ساتھ جمائیاں بھی آتی ہیں لیکن فالج میں جمائیوں کا بار بار آنا خراب علامت ہے۔

اس طرح بچوں یا بوڑھوں کے معدے اور اثناء عشری میں خراش ہونے جلد جلد لقمہ نگلنے، زیادہ ہنسنے یا زیادہ رونے، سوء ہضم، امراض گردہ، عورتوں میں خراش رحم یا مرض اختناق الرحم، نیز جگر، بلبلے، معدے، حجاب حاجز اور صفاق وغیرہ کی سوزش اور جریان خون میں تنفس کے ساتھ ہچکیاں آنے لگتی ہیں نیز مہلک امراض کے آخر میں بھی جب موت قریب ہوتی ہے تو ہچکیاں

آنے لگتی ہیں۔

قصبتہ الریہ اور حنجرہ کے بعض امراض' زکام' اور ناک کی غشاء مخاطی میں سوزش پیدا ہوجانے سے تنفس کے ساتھ چھینکیں بھی آیا کرتی ہیں ناک میں خراش کرنے والی دواؤں کے سونگھنے یا کسی بتی وغیرہ کے ذریعے ناک میں خراش کرنے سے چھینکیں آیا کرتی ہیں۔

اگر تنفس کے ساتھ کھانسی بھی اٹھتی ہو تو یہ دیکھنا چاہئے کہ کھانسی کے ساتھ خراج بلغم بھی ہوتا ہے یا نہیں یعنی کھانسی خشک ہے یا تر خشک کھانسی اسباب منعکسہ مثلاً ضعف معدہ قبض' اسہال' مزمن امراض جگر' اختناق الرحم' ذات الجنب' اینورسما توس اورطی' سلعات صدریہ' التہاب غلاف القلب' خرابی دنداں' امراض اذن' دیدان اطفال اور حجاب حاجز میں تحریک پیدا کرنے والے امراض شکم سے پیدا ہوتی ہے اور تر کھانسی التہاب عروق خشنہ' کالی کھانسی' سل' التہاب حنجرہ و برزخ الحلقوم' استرخائے لہاۃ (کوے کا لٹک جانا) ذات الریہ اور خناق وغیرہ میں ہوا کرتی ہے اس کے علاوہ کھانسی کی آواز پر بھی غور کرنا چاہئے معمولی زکام وغیرہ میں کھانسی پہلے تھوڑی تھوڑی اور خشک ہوتی ہے لیکن جب اخراج مواد بڑھ جاتا ہے تو کھانسی دیر تک جاری رہتی ہے بار بار ہوتی ہے اور اس وقت تک ختم نہیں ہوتی جب تک کہ جمع شدہ بلغم خارج نہ ہوجائے۔ قصبتہ الریہ کی باریک شاخوں میں ورم ہوجانے کی وجہ سے جو کھانسی ہوا کرتی ہے وہ بھی مذکور قسم کی ہی ہوتی ہے لیکن اس کے دورے زیادہ شدید اور طویل ہوا کرتے ہیں اور اس کے ساتھ سنسناہٹ کی آوازیں بھی سنائی دیتی ہیں جب کھانسی ابتدائے سل کی وجہ سے ہوتی ہے تو متواتر چھوٹی' تیز اور خشک ہوتی ہے کیونکہ اس میں بلغم کی آواز سنائی نہیں دیتی پھر جب پھیپھڑہ گلنا شروع ہوجاتا ہے تو بہت سا مواد پیدا ہوجاتا ہے اور کھانسی تر اور دوری ہوجاتی ہے بلکہ شدید حالتوں میں مریض کو قے بھی ہوجایا کرتی ہے عصبی اور انعکاسی کھانسی چھوٹی اور خشک ہوتی ہے اور بار بار اٹھتی ہے۔ ذات الجنب' ذات الریہ اور عضلات صدر کے درد میں کھانسی دبی ہوئی اور خشک ہوتی ہے اور بار بار اٹھتی ہے ورم حنجرہ کے خناق میں کھانسی بھاری لیکن خشک اور لچھے دار ہوتی ہے قصبہ الریہ میں رسولی یا اینورسما پیدا ہوجانے کی وجہ سے جو کھانسی ہوتی ہے وہ مخصوص بلند آواز سے اور جھنجھنی دار راج ہنس کی آواز کے مشابہ ہوتی ہے اور فوراً پہچانی جاسکتی ہے اختناق الرحم کی کھانسی بلند اور کتے کے بھونکنے کی مانند ہوتی ہے کالی کھانسی بھی مخصوص قسم کی ہوتی ہے اس میں مریض ایک لمبا سا سانس اندر کو کھینچتا ہے اور پھر چھوٹی چھوٹی تیز کھانسی ہوتی ہے جس سے مریض سانس کو خارج کرتا ہے اس کے بعد کھانسی کے جھٹکے زیادہ ہوجاتے ہیں سانس الٹ جاتا ہے چہرہ نیلا ہوجاتا ہے اور آخر میں ہوپ کی آواز سے دورہ ختم ہوتا ہے بعض اوقات قے بھی ہوجایا کرتی ہے یا بول و براز خارج ہوتا ہے۔

آلات تنفس کی شدید سوزش اور بخاروں میں سانس کی ہوا گرم ہوتی ہے لیکن کمزوری کی حالت میں مثلاً بخار اور ہیضہ کے اخیر میں گرمی کم ہوجاتی ہے۔

آلات ہضم اور منہ کے امراض میں سانس کی ہوا معمول سے زیادہ بدبودار ہوتی ہے اور تسمم بولی میں سانس سے بول کی بو آتی ہے تسمم الدم اور ذیابیطس میں گلے ہوئے کیلے کی مانند شیریں' شرابیوں میں شراب کی بعض بدبودار اشیاء مثلاً پیاز' لہسن وغیرہ کے استعمال سے ان اشیاء کی بو آیا کرتی ہے سل اور ذات الریہ کے آخری درجات میں پھیپھڑوں کے گلنے سے مریض کے سانس میں ایسی بدبو آیا کرتی ہے کہ اس کے قریب جانا تکلیف دہ اور ناگوار ہوتا ہے۔

امتحان بلغم:

بلغم کے امتحان میں ذیل کی باتیں دیکھی جاتی ہیں:

مقدار' قوام' رنگ' بو' کفدار ہے یا بغیر کف کے' غیر معمولی اشیاء کی موجودگی ان سب کا انحصار اس مادہ کی حالت پر ہوتا

ہے جو بلغم میں خارج ہوتا ہے اس کی مختلف قسمیں ذیل میں درج ہیں:

بلغم مخاطی: یعنی معمولی بلغم' یہ شفاف سخت اور لیسدار ہوتا ہے اور بلغمی مادے کی کثرت کو ظاہر کرتا ہے یہ بالعموم سعال شعبی کے ابتداء میں پایا جاتا ہے۔

مخاطی مدی: یعنی پیپ ملا بلغم' یہ پھیپھڑوں کے بہت سے امراض میں ظاہر ہوتا ہے سعال شعبی' ذات الریہ اور سل کے آخری درجوں اور ذات الجنب مدی میں خاص طور پر پایا جاتا ہے مرض سل میں جب پھیپھڑوں کے اندر غار پیدا ہوگیا ہو تو خارج شدہ مخاطی مدی قسم کے بلغم میں پیپ کا ایک چھوٹا سا جزو درمیان میں اور اس کے اردگرد مخاطی جز ہوتا ہے اور زمین پر گر کر وہ سیپ کے بٹن کی سی شکل اختیار کرلیتا ہے اگر اس کے ساتھ آبی رطوبت بھی کافی ہو تو اس کے تین طبقے نظر آتے ہیں جن میں سب سے چھوٹا مدی وسط میں اس کے گرد مخاطی اور سب سے باہر آبی طبقہ ہوتا ہے۔

مدی: خالص مدی بلغم اس حالت میں خارج ہوتا ہے جب پھیپھڑوں یا اس کی ہوائی نالیوں کے اندر کوئی پھوڑا پھٹ گیا ہو۔

آبی: مخاطی سے علیحدہ خارج ہوتا ہے اور نہایت رقیق پانی کی طرح سیال اور عموماً خون آمیز ہوا کرتا ہے یہ پھیپھڑوں کے احتقان دموی میں ہوتا ہے اور اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ مادے میں نضج شروع تو ہوگیا ہے مگر ابھی ناقص ہے۔

دموی: خون آمیز بلغم' یہ بلغم اور تھوک وغیرہ کے ساتھ ملا ہوا خارج ہوتا ہے یا کبھی صرف خون ہوتا ہے اول الذکر صورت میں یہ تشخیص کرنا ضروری ہوتا ہے کہ خون آلات تنفس مثلاً قصبۃ الریہ یا پھیپھڑوں میں سے آرہا ہے یا آلات ہضم مثلاً مری یا معدہ وغیرہ سے' اول الذکر کو نفث الدم اور ثانی الذکر کو قے الدم کہتے ہیں۔

نفث الدم اور قے الدم کا فرق

نفث الدم	قے الدم
1) اس سے پہلے یا اس کے ساتھ خراش دار کھانسی ہوتی ہے لیکن جب خون کی مقدار زیادہ ہو تو متلی کی شکایت بھی ہوسکتی ہے	1) اس سے پہلے متلی محسوس ہوتی ہے اور ابکائیاں وغیرہ آتی ہیں کھانسی کی شکایت نہیں ہوتی۔
2) اس کے تھوڑی دیر بعد تک بھی مریض کھانسی کے ساتھ خون تھوکتا رہتا ہے۔	2) اسکے بعد عموماً سیاہ رنگ کا براز خارج ہوتا ہے۔
3) خارج شدہ خون شوخ سرخ رنگ کا ہوتا ہے اس کا ذائقہ کھاری ہوتا ہے لیکن اگر کثیر مقدار میں خارج ہو تو اس کا رنگ سیاہ اور بغیر جھاگ کے بھی ہوسکتا ہے۔	3) خارج شدہ خون عموماً غذائی اجزاء کے ساتھ ملا ہوا ہوتا ہے اور اسکا رنگ زیادہ تر تاریکی مائل بھورہ یعنی قہوے کی طرح کا ہوتا ہے لیکن اگر معدہ یا مری وغیرہ کے کسی تازہ زخم سے کثیر مقدار کے اندر خارج ہو تو اس کا رنگ سرخ بھی ہوسکتا ہے۔
4) اس کے ساتھ امراض ریہ یا آلات تنفس کی دوسری علامات بھی کم و بیش پائی جاتی ہیں اور مریض کے خاندانی یا سابقہ حالات میں خصوصاً سل ریوی یا امراض قلب کی شکایت پائی جاتی ہے۔	4) اس کے ساتھ آلات ہضم یعنی معدے اور جگر وغیرہ کی علامات موجود ہوتی ہیں۔

اب ہم ذیل میں ان امور کا ضروری بیان درج کرتے ہیں جو بلغم کے امتحان میں دیکھے جاتے ہیں:

مقدار: پھیپھڑوں کے کل شدید امراض اور نزلہ و زکام وغیرہ میں پہلے بلغم کم مقدار میں خارج ہوتا ہے اس کے بعد بلغم کی مقدار بہت بڑھ جاتی ہے اس کے علاوہ بلغم کی کثرت اس بات کی علامت ہے کہ مادہ مرض میں نضج ہو چکا ہے اور مرض انتہا پر پہنچ گیا ہے لیکن اس کی قلت اس بات کو ظاہر کرتی ہے کہ طبیعت نے مادہ مرض میں نضج شروع کر دیا ہے اور مرض زمانہ تزائد میں پہنچ گیا ہے بلغم کا عدم ابتدائے مرض اور عدم نضج کی دلیل ہے۔

قوام: غلیظ القوام بلغم سے ابتداء میں یہ ثابت ہوتا ہے کہ مادہ مرض نہایت غلیظ ہے اور بہت دیر میں نضج پذیر ہو کر دفع مرض کا موجب ہوگا قوام کی رقت پھیپھڑوں کے احتقان دموی کے علاوہ اس بات کو ظاہر کرتی ہے کہ مادہ میں نضج شروع ہو چکا ہے لیکن ابھی نضج کا فعل ضعیف ہے۔

رنگ: ذات الریہ میں زنگاری رنگ کا بلغم اس قدر چپچپا ہوتا ہے کہ اگالدان کو الٹنے پر بھی نہیں گرتا لیکن بعض مریضوں میں سبز رنگ کا بلغم بھی خارج ہوتا ہے ذات الریہ کے مزمن مریضوں میں آلوئے بخارا کے رس کی طرح کا بلغم خارج ہوتا ہے اسی طرح جب جگر کا پھوڑا پھیپھڑوں میں پھوٹ جاتا ہے تو بلغم زرد یا سبز رنگ کا ہوتا ہے لیکن بعض اوقات نسواری سے رنگ کا بھی ہوتا ہے کوئلے کی کان میں کام کرنے والوں کا بلغم سیاہ رنگ کا ہوتا ہے اور گاہے سل میں بھی اس قسم کا بلغم خارج ہوتا ہے جس میں خونی دھاریاں سی پائی جاتی ہیں پھیپھڑے کے بعض مہلک امراض اور اختناق الرحم کے مریضوں میں بلغم سرخ رنگ کے ایک ولائتی گاڑھے سے شیرے کی مانند ہوتا ہے جس کو "ریڈ کرنٹ جیلی" کہتے ہیں۔

بو: عام طور پر بلغم میں بو محسوس نہیں ہوتی لیکن جب پھیپھڑوں میں زخم پیدا ہو کر غانغرایا ہو جائے یعنی ان کی ساختیں مردہ ہو جائیں یا گل جائیں تو سخت بدبودار قسم کا بلغم خارج ہوتا ہے مخاطی مدری یا خالص مدی بلغم میں پیپ کی بو پائی جاتی ہے۔

بلغم کف دار ہے یا بغیر کف کے: بالعموم بلغم بغیر کف کے خارج ہوتا ہے لیکن جب اس کے ساتھ ہوا مل گئی ہو تو کف دار ہو جاتا ہے چنانچہ پھیپھڑوں کے احتقان دموی میں جب خون خارج نہیں ہوتا تو بلغم کفدار ہوتا ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے پانی میں صابن کو گھولنے سے جھاگ پیدا ہو جاتے ہیں۔

بلغم میں غیر معمولی اشیاء کی موجودگی:

عام طور پر معمولی کھانسی میں بلغم کے اندر پھیپھڑے کی نالیوں کے سانچے (کاسٹ) پائے جاتے ہیں جو شفاف نلکیوں کی شکل میں ظاہر ہوتے ہیں خناق میں بلغم کے اندر جھلی کے چھیچھڑے پائے جاتے ہیں جب بلغم میں گول گول ٹکڑے برآمد ہوں تو اس بات کو ظاہر کرتے ہیں کہ مادہ مرض غلیظ اور چپکنے والا ہے اور قصبۃ الریہ میں جمع ہو گیا ہے اگر زمانہ دراز تک اس قسم کا بلغم آتا رہے تو قرحہ سل پر دلالت کرتا ہے بقراط نے اپنی ایک تصنیف میں ذکر کیا ہے کہ بصاق یعنی بلغم خام میں گول گول ٹکڑوں کا خارج ہونا مریض تپ کے ذبول پر دلالت کرتا ہے اور ایسا مریض آخرکار سل میں مبتلا ہو جاتا ہے اور اگر اس کے ساتھ اختلاط عقل بھی پایا جائے تو مریض جنون میں مبتلا ہو جاتا ہے خوردبین کے ذریعے دیکھنے پر بلغم میں مختلف قسم کے قشور مختلف ساختوں کے خلیات اور جراثیم میں سے جراثیم سل، جراثیم نزلہ وبائیہ (انفلوئنزا) جراثیم صدیدیہ (پیپ پیدا کرنے والے جراثیم) وغیرہ دیکھے جاتے ہیں جو مختلف امراض و حالات پر دلالت کرتے ہیں۔

خارج ہونے والے بلغم کی بہترین اور سالم قسم وہ ہے جو سفید پختہ مقدار میں زیادہ متشابہ الاجزا بے بو اور بغیر کھانسی کے خارج ہو اور بدترین وہ مہلک قسم ہے جو رقیق، ناپختہ، سخت بدبودار، مقدار میں کم اور شدید دشواری اور کھانسی کے ساتھ خارج ہو اور اس کا رنگ سیاہ، سبز، گہرا زرد یا تیرہ ہو۔

نظام بول

ڈاکٹری نام	طبی نام	اُردو نام
Urinary System یوریزی سسٹم	نظام بول	پیشاب کے آلات

نظام بول میں گردے، حالبین، مثانہ اور مجرئ بول شامل ہیں تشخیص کے لئے ان اعضاء کے حالات کا معلوم کرنا ضروری ہے قارورہ چونکہ ان اعضاء کے حالت پر خصوصیت سے دلالت کرتا ہے اس لئے اس کا امتحان نام بول کے امراض کی تشخیص میں نہایت اہمیت رکھتا ہے۔

گردے:

گردے ریڑھ کی دونوں طرف خط وسطانی سے قریبا 3انچ کے فاصلے پر ہوتے ہیں دایاں گردہ، بائیں گردے کی نسبت کسی قدر نیچا ہوتا ہے چنانچہ دایاں گردہ گیارھویں پسلی کے زیریں کنارے تک اور بایاں گردہ گیارھویں پسلی کے بالائی کنارے تک پہنچتا ہے گردوں کا بالائی حصہ قسم شراسیفی میں اور زیریں حصہ قسم قطنی میں ہوتا ہے چنانچہ پیٹ کی اگلی دیوار کے لحاظ سے گردے کافی اونچے ہوتے ہیں دائیں گردے کا زیریں سرا ناف سے ایک انچ اونچا ہوتا ہے اور بائیں گردے کا زیریں سرا ڈیڑھ انچ اونچا ہوتا ہے دبلے پتلے آدمیوں میں گردے کا زیریں حصہ حالت صحت میں بھی محسوس کیا جاسکتا ہے جن اشخاص کے شکم کی دیوار ڈھیلی ہوتی ہے ان کے دائیں گردے بھی آسانی کے ساتھ محسوس کئے جاسکتے ہیں اس کا اس طرح امتحان کیا جاتا ہے کہ مریض کو چت لٹا کر اس کے زانو کھڑے کردئے جاتے ہیں تا کہ دیوار شکم ڈھیلی ہوجائے اس کے بعد طبیب مریض کے دائیں پہلو پر کھڑا ہوکر اپنا بایاں ہاتھ اس کی پشت کے نیچے اس طرح رکھتا ہے کہ ہاتھ کی ہتھیلی پسلیوں کے قدرے نیچے رہتی ہے پھر دایاں ہاتھ مریض کی اگلی دیوار شکم پر اس طرح رکھا جاتا ہے کہ ہاتھ کی انگلیاں اوپر کی طرف جگر کے اگلے کنارے سے قدرے نیچے رہتی ہیں پھر دائیں ہاتھ سے پیچھے کی طرف دباؤ ڈالا جاتا ہے اور مریض کو گہرا سانس لینے کے لئے کہا جاتا ہے جس پر گدرے کا زیریں گول سرا دونوں ہاتھوں کے درمیان پھسل کر داخل ہوتا ہوا محسوس ہوتا ہے اگر دائیں ہاتھ کی انگلیاں گردے کا بالائی سرا بھی محسوس کریں اور مریض کے سانس خارج کرتے وقت گردے کو اوپر اپنی اصلی جگہ پر جانے سے روک دیا جاسکے تو کلیہ متحرکہ ہے یعنی گردہ اپنی جگہ سے حرکت کرسکتا ہے اور اگر گردے کو دھکیل کر ناف سے بھی نیچے تک پہنچایا جاسکے تو کلیہ معلقہ ہے یہ شکایت اس وقت ظاہر ہوا کرتی ہے جب کہ گردوں کی پشت کے ساتھ طبعی بندش ڈھیلی ہوجاتی ہے اگر گردوں کے مقام پر ٹھونکنے سے پہلوؤں پر ٹھوس اور سامنے کھوکھلی آواز سنائی دے تو بالعموم ورم گردہ کی شکایت پائی جاتی ہے اگر درد گردہ کے وقت گردے کی پتھری کا شبہ ہو تو شعاع غیر مرئی (لاشعاع ایکس ریز) کے ذریعے تشخیص میں مدد لی جاتی ہے مجرئ بول مثانے اور اس میں حالبین کے کھلنے والے سوراخوں کا امتحان ایک خاص آلہ منظار المثانہ (سٹوسکوپ) سے کیا جاتا ہے۔ جس سے ان کے اندرونی زخم معلوم کئے جاتے ہیں۔

قارورہ:

آج کل قارورے کا امتحان تین طریقوں سے کیا جاتا ہے۔ طبعی، کیمیاوی اور خوردبینی۔ لیکن اطباء قدیم زیادہ تر اول الذکر یعنی طبعی طریق پر قارورے کا امتحان کیا کرتے تھے۔

قارورہ کے امتحان کے لئے صبح کا قارورہ ہونا چاہئے اگر ایسا نہ ہوسکے تو کم از کم ایسا قارورہ حاصل کرنا چاہئے جو غذا

کے تین چار گھنٹے بعد کیا گیا ہو اور ایسے برتن میں لینا چاہئے جو کانچ، چینی یا بامر مجبوری کانسی کا ہو آج کل بالعموم قارورہ کسی کانچ کی شیشی یا شیشے کے مخصوص گلاس (فنجان مخروطی) میں حاصل کیا جاتا ہے قارورہ کو حاصل کرنے کے بعد ایک گھنٹے کے اندر اندر امتحان کر لینا چاہئے کیونکہ جتنی دیر تک قارورہ پڑا رہتا ہے اس میں کیمیاوی تغیرات ہوتے جاتے ہیں۔

قارورے کا طبعی امتحان:

اس میں ذیل کی باتیں دیکھی جاتی ہیں:

مقدار، رنگت، قوام، صفائی و کدورت، بُو، وزن مخصوص، جھاگ، رسوب کی وہ کیفیت جو غیر مسلح آنکھ سے نظر آ سکتی ہے۔

مقدار:

قارورے کی دن رات کی مقدار علیحدہ علیحدہ معلوم کرنی چاہئے اور دونوں کو جمع کر کے کل مقدار نکال لینی چاہئے تندرست جوان آدمی کا قارورہ دن رات یعنی چوبیس گھنٹوں میں اوسطاً تین لٹر کے قریب ہوتا ہے اور عورتوں کا اس سے قدرے کم ہوتا ہے بچوں کے قارورہ کی مقدار عمر کے لحاظ سے مختلف ہوتی ہے ذیل کے جدول میں مختلف عمروں کے لحاظ سے قارورے کی تخمینی مقدار درج ہے۔

پیدائش کے بعد عمر کے پہلے چوبیس گھنٹوں میں	0 سے 40 گرام تک
پیدائش کے بعد عمر کے دوسرے چوبیس گھنٹوں میں	15 سے 60 ملی لیٹر
تین سے چھ دن تک	60 ملی لیٹر سے 160 ملی لیٹر
پہلے ہفتے سے دو ماہ تک	100 ملی لیٹر سے 260 ملی لیٹر تک
دو سے چھ ماہ تک	140 ملی لیٹر سے 320 ملی لیٹر تک
چھ ماہ سے دو سال تک	160 ملی لیٹر سے 400 ملی لیٹر تک
دو سے پانچ سال تک	320 ملی لیٹر سے 520 ملی لیٹر تک
پانچ سے آٹھ سال تک	580 ملی لیٹر سے 800 ملی لیٹر تک
آٹھ سے چودہ سال تک	460 ملی لیٹر سے 900 ملی لیٹر تک

پندرہ سال کے بعد قارورہ مذکورہ بالا طبعی مقدار کے مطابق ہوتا ہے طبعی طور پر دن کی نسبت سے رات کے وقت بہت زیادہ مقدار میں بول خارج ہوتا ہے چنانچہ دن اور رات کے قارورے کا طبعی تناسب 100 کے مقابلے 25-60 تک۔ لیکن رات کے قارورے کا اندازہ قریباً ہمیشہ غیر طبعی ہوا کرتا ہے جو گردوں کے مزمن مرض کی پہلی علامت ہوتی ہے مرض حالات میں یہ تناسب بہت بڑھ جاتا ہے اور 100 کے مقابلے میں 100 یا 200 تک ہو سکتا ہے۔

طبعی حالت میں غذا کھانے پانی وغیرہ پینے اور سردی لگ جانے سے قارورے کی مقدار زیادہ ہو جایا کرتی ہے اس کے برعکس مشروب و ماکول کی کمی زیادہ گرمی یا ورزش سے بکثرت پسینہ آنے پر قارورہ کی مقدار کم ہو جاتی ہے مرضی حالات میں ذیابیطس، اختناق الرحم، ضعف اعصاب، ضعف دماغی، عظم القلب، اعضاء اصلیہ کے پگھلنے، مزمن اور ام گردہ اور تقطیر و سلسل البول کی صورت میں قارورے کی مقدار بڑھ جاتی ہے اس کے برعکس تمام قسم کے بخاروں، دل کی کواڑیوں کے امراض، کثرت قے و اسہال، سدد مجاری بول ورم گردہ حار اور گردوں میں خون کے جمع ہو جانے کی صورت میں قارورہ طبعی مقدار سے کم ہو جاتا ہے تحلیل جسمانی کے نہ ہونے کے باوجود قارورے کی مقدار کا بہت کم ہونا مرض استسقاء کی علامت ہے۔

رنگ:

پیشاب میں پانچ قسم رنگ پائے جاتے ہیں زردی' سرخی' سبزی' سیاہی اور سفیدی ان میں سے ہرایک کی مختلف قسمیں ہیں- ذیل میں ان اقسام کو ان کے دلائل کے ساتھ جدول کی شکل میں درج کیا جاتا ہے:

رنگ	اقسام	امراض یا حالات جن پر یہ رنگ دلالت کرتا ہے
زرد	1) تبنی (بھوسے کا سا) رنگ اس پانی کے مشابہ جس میں بھوسہ بھگویا گیا ہو	کمئ حرارت' ضعف گردہ' ذیابیطس اور گاہے دق اور مہلک کمزوری (فقرالدم اخضر)
	2) اترجی- ترنج کا سا رنگ	اعتدال مزاج
	3) اشقر- زرد مائل سرخی	کثرت تحلیل' موسم کی گرمی' زرد بخار' ذیابیطس شکری' اختلاط عقل اور سرسام سے قبل-
	4) نارنجی- نارنگی کا سا رنگ	زرد بخار' فقرالدم اغفر' غلبہ حرارت و صفرا' پکرک ایسڈ کا استعمال' شدید پیچش' حمی فصلی (ملیریا)' جگر اور مرارہ کے امراض' یرقان' مجری مرارہ کا سدہ' ریگ گردہ ومثانہ' کثرت تحلیل' غلبہ حرارت و صفرا' یرقان' مجرئ مرارہ کا سدہ یا ناصور' جگر اور مرارہ کے ہرقسم کے امراض' ریوند چینی' سنا وغیرہ کا استعمال-
	5) ناری- آگ کا سا رنگ	غلبہ حرارت وصفرا' ریگ و گردہ ومثانہ' یرقان' امرض حمیات ومحرقہ-
	6) زعفرانی (احمر ناصع) زعفران کی پتیوں کا سا رنگ	شدید غلبہ حرارت وصفرا' امراض حمیات ومحرقہ-
سرخ	1) اصہب (پیازی سرخی آمیز زرد)	سلفونل یا یوسین اور اوسانیلین (ولائتی رنگوں) کا مٹھائی وغیرہ کے ذریعے استعمال' فالج عصی-
	2) وردی (گلابی)	امراض جگر' بالخصوص جگر میں اعتقان الدم یا لیفی ساخت کا پیدا ہوجانا-
	3) احمر قانی (نہایت سرخ)	بول الدم' فالج' سوالقینہ' قولنج-
	4) احمر اقتم (سیاہی مائل سرخ)	بول الدم' احشاء کا سلعہ لحمینہ
سبز	1) فستقی وپستئی رنگ	یرقان' میتھی لین بلیو کا خضاب کرنا' برووت کاربالک ایسڈ' گائیکول' سیول' نیفتھین کا استعمال
	2) زنجاری (زنگاری)	غلبہ سودا' شدت احتراق' تشنج
	3) آسمانجونی (آسمانی)	غلبہ برووت' زہر کا استعمال
	4) نیلنجی (نیلا)	شدت برووت' بعض اقسام زہر کا استعمال
	5) کراثی (گندنا کے کا رنگ)	میتھی لین بلیو کی خفیف آمیزش' غلبہ سودا' شدت احتراق-

سیاہ	1) سیاہ	یرقان اسود' امراض طحال' بحران حمی ربع' پشت اور رحم کے امراض' احتباس خون بواسیر' تکان و تشنج' دموی بخار' بول الدم کسی رنگین شے کا استعمال' اختلاط عقل' بحران۔
سفید	1) ابیض حقیقی (دودھ کی طرح) 2) ابیض مشف (پانی کی طرح)	دم ابیض' بول کیلوس' قروح آلات بول مثانے کی پتھری' اورام بلغمیہ کا بحران' امراض حادہ' دق کا آخری درجہ غلبہ برودت و بلغم' دمہ نقرس مزمن' ذیابیطس' سلسل البول سوء مزاج جگر' سدہ مجاری بول' ضعف ہضم معدہ اور جگر و امعاء' گردہ کا ضعف' زخم مثانہ و آلات بول' بلغمی بحران

ان کے علاوہ غسالی' ذیتی' ارغوانی اور جمری (انگارے کی مانند) مرکب رنگ ہوتے ہیں ان میں سے غسالی سوزش گردہ' ضعف جگر اور غلبہ خون پر ذیتی' استسقاء' سخت قولنج اور امراض گردہ پر ارغوانی غلبہ صفرائے محرقہ' اور سودا پر اور جمری حمیات مرکبہ اور ذات الجنب پر دلالت کرتے ہیں۔

بعض اوقات قارورہ خارج ہوتے وقت بالکل طبعی رنگ کا ہوتا ہے لیکن خارج ہونے کے بعد جیسے جیسے دیر ہوتی جاتی ہے ویسے ویسے رنگ بھی بدلتا جاتا ہے اس کی وجہ قارورے میں بدن کے اندر بعض خاص قسم کے تیزابوں کی آمیزش ہوتی ہے۔

قوام:

طبعی حالت میں قارورے کا قوام پانی کی مانند یا اس سے کسی قدر گاڑھا ہوتا ہے لیکن پانی کے زیادہ پینے یا عدم نضج کی صورت میں قارورہ رقیق ہوجاتا ہے غلیظ قارورہ یا تو عدم نضج کی دلیل ہے اور یہ اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ اس میں شکر صفرا یا رطوبت بیضیہ وغیرہ کثیر مقدار میں ملے ہوئے ہیں بعض اوقات مثانے کی خرابی یا ذرا ریح کے استعمال سے پیشاب کے اندر مادہ لیفیہ کثیر مقدار میں خارج ہونے لگتا ہے اس صورت میں پیشاب جس وقت خارج ہوتا ہے تو سرخی مائل زرد ہوتا ہے لیکن خارج ہونے کے بعد گاڑھا شیرے کی شکل اختیار کرلیتا ہے اور کسی قدر سکڑ بھی جاتا ہے۔

صفائی و کدورت:

صاف پیشاب نضج مادہ اور سکون مواد کی وجہ سے ہوا کرتا ہے اور گدلا قارورہ عدم نضج' جراثیم کی موجودگی' اندرونی ورم یا قوتوں کے زائل ہوجانے پر دلالت کرتا ہے اگر گدلے قارورے کے مکدر اجزا تمام قارورہ میں یکساں پھیلے ہوئے ہوں تو اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ مریض دردسر میں مبتلا یا عنقریب مبتلا ہونے والا ہے۔

بو:

طبعی قارورے کی بو مخصوص قسم کی ہوتی ہے جب قارورہ خارج ہوکر کچھ عرصہ پڑا رہے تو اس کی بو نوشادری قسم کی ہوجاتی ہے مجریٰ بول اور امعاء میں غیر طبعی تعلق ہوجانے کی صورت میں قارورے کے اندر براز کی بو پائی جاتی ہے۔ ذیابیطس میں قارورے کی بو گھاس کو ہاتھوں میں مل کر سونگھنے کی مانند ہوا کرتی ہے تارپین کے استعمال سے قارورے کی بو بنفشے کی سی ہوجاتی ہے جو ہر درمنہ ترکی اور کبابہ وغیرہ ادویہ کے استعمال پر ان کی مخصوص بو قارورے میں آجاتی ہے اگر قارورے میں ایسی

ٹون ایک کیمیاوی مرکب ہے جو عضوی تخمیرات سے پیدا ہوتا ہے خارج ہوتو پیشاب کی بو پھلوں کی سی ہوتی ہے مجاری بول کے گندے زخموں کی صورت میں پیشاب نہایت متعفن بو ہوتی ہے قارورے میں بو کا بالکل نہ پایا جانا عدم نضج' سردی اور قوتوں کے زائل ہوجانے کو ظاہر کرتا ہے۔

وزن مخصوص:

قارورے کا وزن مخصوص قیاس البول سے معلوم کیا جاتا ہے۔ اس کے استعمال کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ قارورے کو گلاس میں ڈال لیں جب سرد ہوجائے اور اس کے اوپر کوئی بلبلہ وغیرہ نہ رہے تو اس میں آلہ کو نہایت احتیاط کے ساتھ اس طرح چھوڑ دیں کہ وہ قارورے کے اندر تیرتا رہے اور گلاس کی تہہ کو نہ لگے اب قارورے کی سطح پر اس نشان کو دیکھیں جو آلہ مذکور پر ہے جو نشان ہو وہی قارورے کا وزن مخصوص ہوا کرتا ہے۔

قارورے کا طبعی وزن مخصوص بالعموم 1015 سے 1025 تک ہوا کرتا ہے یعنی پانی کے وزن مخصوص سے جو 1000 تسلیم کیا گیا ہے 15 سے 25 حصے تک زیادہ ہوا کرتا ہے اگر قارورہ طبعاً رقیق ہوتو 1010 اور اگر طبعاً بھاری ہوتو 1035 تک بھی ہوسکتا ہے پیدائش کے پہلے مہینے میں قارورے کا وزن مخصوص 1001 سے 1005 تک کم وبیش ہوتا رہتا ہے لیکن دوسرے سال میں 1026 یا 1030 تک پہنچ جاتا ہے ذیابیطس میں قارورے کا وزن مخصوص بالعموم 1040 سے 1045 کے درمیان ہوتا ہے لیکن 1075 تک بڑھ سکتا ہے اس کے علاوہ جن امراض میں قارورے کی مقدار زیادہ ہوجاتی ہے ان میں قارورے کا وزن مخصوص بھی کم ہوجاتا ہے۔

جھاگ:

قارورہ میں جھاگ کا دیرپا اور زیادہ ہونا اکیس غلیظ اور لیسدار مواد کی موجودگی پر دلالت کرتا ہے اور امراض گردہ کی موجودگی میں ان کی طوالت کی خبر دیتا ہے۔

رسوب:

جب طبعی قارورہ کچھ دیر تک ٹھہرا رہتا ہے تو اس میں کچھ بلغمی قسم کے اجزاء ممتاز اور جدا نظر آتے ہیں انہی کو قارورہ کے رسوب کہتے ہیں یہ بعض اوقات تہہ نشین ہوتے ہیں اور لغوی معنوں کے لحاظ سے رسوب تہہ نشین اجزاء کو ہی کہتے ہیں لیکن اصطلاحی طور پر اگر یہ اجزا قارورے کے درمیان معلق ہوں یا اوپر تیرتے ہوں تو بھی رسوب ہی کہلاتے ہیں اور ان کو رسوب معلق اور رسوب غمام کہتے ہیں۔

رسوب میں اجزائے ارضیہ (فاسفیٹس' یوریٹس اور اگزلیٹس) حمض بولی (یورک ایسڈ) حمض بولی نوشادری (ایسڈ یوریٹ آف ایمونیا) مختلف قسم کے قشور (سانچے) اور مرضی حالتوں میں پیپ' خون' شکر یا دیگر غیر طبعی قسم کے اجزاء ہوتے ہیں چنانچہ اگر قارورہ کا ردعمل تیزاب ہو اور اس میں ٹھنڈا ہونے پر گہرا سرخی مائل رسوب پیدا ہوجائے تو رسوب یوریٹس ہوتے ہیں اگر سرخ ریتلے ذرات کی شکل میں رسوب نظر آئیں تو یورک ایسڈ کے ہوتے ہیں' کھاری یا غیر متعادل قارورے میں اگر بادلوں کی مانند پھولے ہوئے اور روئی کے گالوں کے مانند رسوب نظر آئیں اور ایسی ٹک ایسڈ (تیزاب سرکہ) ڈالنے سے تحلیل ہوجائیں تو وہ فاسفیٹس کے رسوب ہوتے ہیں' اگر مذکورہ بادل کی سطح پر سفید رنگ کا دوسرا رسوب نظر آئے تو وہ غالباً اگزلیٹس کا ہوتا ہے' مثانے کی بلغم کا رسوب ایک ہلکے سے بادل کی شکل میں ہمیشہ موجود ہوتا ہے لیکن اچھی طرح اسی وقت نظر آتا ہے جب قارورہ میں خلیات وغیرہ کافی تعداد میں موجود ہوں۔ طبعی اور عمدہ رسوب وہ ہیں جو مواد کے اچھی طرح پکنے پر دلالت کرتے ہیں یہ رنگ میں سفید' قوام میں یکساں' متحد الاجزاء تہہ نشین اور چکنے ہوتے ہیں۔ طبی اصطلاح میں ان کو رسوب محمود کہتے ہیں غیر طبعی یا

دوی رسوب ذیل کی قسموں میں منقسم ہیں:

1) اشقر: یعنی قدرے سرخی مائل زرد رنگ کے رسوب

2) کمد: یعنی نیلے رنگ کے رسوب

3) اسود: یعنی سیاہ رنگ کے رسوب

4) نخالی: یعنی بھوس کی مانند

5) قشوری: یعنی چھلکوں کی مانند

6) خراطی: یعنی بڑھئی کے رندے کے خراد کی مانند

7) صفائحی: یعنی پرتوں کی مانند

پہلے تین قسم کے رسوب خلطوں سے اور آخری چار قسم کے رسوب اعضاء کے چھل جانے اور ان پر سے چھلکوں کے علیحدہ ہوکر قارورے میں مل جانے کی صورت میں پائے جاتے ہیں غیر طبعی اور مرضی رسوب میں سے وہ رسوب سب سے زیادہ بڑا ہوتا ہے جو تہہ نشین ہو اس کے بعد معلق اور پھر غمام۔

قارورے کا کیمیاوی امتحان:

قارورے کے کیمیاوی امتحان میں سب سے پہلے اس کا ردعمل دیکھا جاتا ہے اسکے بعد کیمیاوی طریقوں پر قارورے کے طبعی غیر نائٹروجینی اجزاء مثلاً مختلف قسم کے نمکیات' فاسفیٹس' سلفیٹس اور اگزلیٹس وغیرہ کی کمی بیشی دیکھی جاتی ہے پھر طبعی نائٹروجینی اجزاء مثلاً مادۃ البول (یوریا) حمض بولی (یورک ایسڈ) وغیرہ کی کمی بیشی اور غیر طبعی یعنی مرضی کیمیاوی اجزاء مثلاً رطوبت بیضیہ' خون' پیپ' شکر' صفرا' بلغم اور ادویہ وغیرہ کی موجودگی کا امتحان کیا جاتا ہے ذیل میں ان سب کا مختصر بیان درج ہے۔

ردعمل:

قارورے کا ردعمل مخصوص قسم کے کیمیاوی رنگوں سے رنگے ہوئے کاغذوں کے ذریعے دیکھا جاتا ہے جن کو اصطلاح میں ورق الشمس (لٹمس پیپر) کہتے ہیں قارورے کے امتحان کے لئے دو قسم کے رنگین کاغذ مستعمل ہیں (1) سرخ اور (2) نیلے۔ چنانچہ قارورہ خارج ہونے کے تھوڑی دیر بعد اس کا ایک قطرہ نیلے کاغذ پر ڈالنے سے اگر اس کا رنگ سرخ ہوجائے تو قارورے کا ردعمل تیزاب اور اس کا مزہ ترش ہوتا ہے اس کے برعکس اگر سرخ کاغذ نیلے یا بھورے رنگ کا ہوجائے تو ردعمل کھاری ہوا کرتا ہے۔

صحت کی حالت میں خارج ہونے کے فوراً بعد بالعموم قارورے کا ردعمل تیزابی ہوتا ہے لیکن تھوڑی دیر رکھا رہنے یا کھانا کھانے کے فوراً بعد یا شورادویہ کے استعمال سے یا مثانہ کی غشائے مخاطی میں التہاب پیدا ہوکر قارورہ کے تعفن ہونے کی صورت میں اس کا ردعمل کھاری ہوجاتا ہے۔

قارورہ کے طبعی غیر نائٹروجینی اجزاء کا کیمیاوی امتحان

نمکیات:

(کلورائڈز) تندرست آدمی کے قارورے میں دن رات کے 24 گھنٹوں میں قریباً سوا تولہ نمک طعام وغیرہ محلول شکل میں خارج ہوتے ہیں ان کا کیمیاوی طریق پر اس طرح امتحان کیا جاتا ہے کہ ذرا سا قارورہ ایک شیشے کی امتحان نلکی میں ڈال

کر اس میں چند قطرے تیزاب شورہ (نائٹرک ایسڈ) کے ڈالیں اس کے بعد اس میں (سلور آف نائٹریٹ) نقرہ شورآ گیں کا 3 فیصد کا محلول قارورہ کی مقدار کے برابر ڈال دیں اگر قارورے میں نمکیات کی طبعی مقدار موجود ہوگی تو دہی کی مانند بہت سا رسوب تہہ نشین ہوجائے گا اگر نمکیات کی مقدار طبعی مقدار سے کم ہوگی تو مرکب محض دودھ جیسے رنگ کا ہوجائے گا اگر نمکیات نہایت قلیل مقدار میں ہوں گے تو مرکب کا رنگ صرف گدلا سا ہوجائے گا اور اگر نمکیات بالکل موجود نہ ہوں گے تو مرکب کے رنگ میں کوئی تبدیلی نہیں ہوگی۔

فاسفیٹس:

طبعی حالات میں 24 گھنٹے کے قارورے کے اندر ڈیڑھ گرام کے قریب فاسفیٹس خارج ہوتے ہیں لیکن کمئی خون، جگر کے سکڑ جانے، دماغ کے ضعیف ہوجانے اور زیادہ دماغی محنت کرنے سے قارورے کے اندر فاسفیٹس کی مقدار طبعی مقدار کی نسبت زیادہ ہوجاتی ہے ایسے قارورے کا ردعمل بالعموم کھار ہوتا ہے ان کے معلوم کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ قارورہ کے خارج ہونے کے تھوڑی دیر بعد یہ خود بخود تہہ نشین ہوجاتے ہیں اور تھوڑی سے قارورے کو ایک امتحان نلکی میں لے کر چراغ بے دود (سپرٹ لیمپ) پر گرم کرنے سے یہ رسوب اور بھی زیادہ گہرا ہوجاتا ہے لیکن اگر قارورے میں تیزاب سرکہ (ایسی ٹک ایسڈ) کے چند قطرے ملا کر اس کا ردعمل تیزاب بنادیا جائے تو یہ رسوب غائب ہوجاتا ہے۔ پیپ کا رسوب بھی فاسفیٹس کے رسوب سے مشابہ ہوتا ہے لیکن فاسفیٹس کا رسوب تیزاب سرکہ (ایسی ٹک ایسڈ) کے چند قطرے ملا دینے سے حل ہوجاتا ہے اس کے برعکس پیپ کا رسوب ایسا کرنے سے حل نہیں ہوتا اگر قارورے کا ردعمل خارج ہونے پر تیزاب ہوتو اس میں تھوڑا سا کاسٹک پوٹاس ملا کر گرم کرنے سے فاسفیٹس تہہ نشین ہوجاتے ہیں۔

سلفیٹس:

یہ بھی طبعی طور پر قارورے میں خارج ہوتے رہتے ہیں پرخوری اور بخاروں کی صورت میں ان کی مقدار طبعی مقدار سے بڑھ جاتی ہے یہ دوقسم کے ہوتے ہیں عضوی اور غیر عضوی غیر عضوی سلفیٹس کی زیادتی چنداں اہمیت نہیں رکھتی لیکن عضوی سلفیٹس کا زیادہ ہوجانا اہم اور قابل توجہ ہے اور آنتوں میں جراثیمی زخموں یا خراج وغیرہ پر دلالت کرتا ہے کاربالک ایسڈ کے استعمال پر بھی عضوی سلفیٹس کی مقدار بڑھ جایا کرتی ہے اس کے معلوم کرنے کا کیمیاوی امتحان یہ ہے کہ تھوڑا سا قارورہ بطریق معروف ٹیسٹ ٹیوب امتحان نلکی میں لے کر اس میں اسی قدر بیریم کلورائڈ کا کھاری محلول ملائیں ایسا کرنے سے غیر عضوی سلفیٹس اور فاسفیٹس تہہ نشین ہوجاتے ہیں اب بذریعہ تقطیر تہہ نشین اجزاء علیحدہ کردیں اور مقطر سیال میں تیزاب نمک (ہائیڈروکلورک ایسڈ) ملا کر ابالنے سے عضوی سلفیٹس بھی غیر عضوی ہوکر تہہ نشین ہوجاتے ہیں طبعی حالت میں ان کو محض بادل کی شکل کا ہونا چاہئے اگر زیادہ گہرے ہوں تو عضوی سلفیٹس کا تناسب معمولی مقدار سے زیادہ تصور کرنا چاہئے۔

اگزلیٹس:

ان کی بھی نہایت قلیل مقدار، ورزانہ قریباً نصف ملی گرام سے بھی کم طبعی طور پر قارورے میں خارج ہوتی رہتی ہے لیکن بعض قسم کے پھل بکثرت کھانے سے یا امراض حادہ سے روبصحت ہونے کے ایام میں یا اگزیلک ایسڈ کے استعمال کے بعد قارورے میں ان کی مقدار زیادہ ہوجاتی ہے ایسا قارورہ اگر کچھ عرصے تک رکھا رہے تو اس کی سفید بلغم کی شکل کا مادہ بیٹھ جاتا ہے اور لائیکر پٹاس کے چند قطرے ملانے سے غائب ہوجاتا ہے۔

قارورے کے طبعی نائٹروجینی اجزاء کا کیمیاوی امتحان

مادۃ البول:

(یوریا) صحت کی حالت میں قارورے کے اندر بالعموم مادۃ البول خارج ہوتا رہتا ہے چنانچہ بعض کیمیاوی تجربات کے ذریعے اندازہ لگایا گیا ہے کہ ڈیڑھ لٹر قارورے میں قریباً 90 ملی لٹر مادۃ البول کی مقدار خارج ہوتی ہے طبعی حالت میں گوشت وغیرہ کثرت سے کھانے کی صورت میں اس کی مقدار بڑھ جاتی ہے اس کے برعکس اگر قے یا اسہال ہوجائیں تو اس کی مقدار کم ہوجاتی ہے مادۃ البول کی مقدار کو دریافت کرنے کے لئے دن رات کا قارورہ جمع کرکے اور اچھی طرح مخلوط کرکے امتحان کریں اور بار بار امتحان کرکے کسی نتیجے پر پہنچیں۔ گردے کے تمام امراض میں کسی نہ کسی وقت مادۃ البول کی مقدار ضرور کم ہوجاتی ہے اس کے علاوہ امراض جگر' استسقاء بلغمی' مرض کلاہ گردہ اور مالیخولیا وغیرہ میں بھی مادۃ البول کی مقدار کم ہوجاتی ہے اس کے امتحان کرنے کا سہل طریق یہ ہے کہ قارورے کی مناسب مقدار ایک امتحان نلکی میں لے کر اس میں اسی قدر تیزاب شورہ (نائیٹرک ایسڈ) ملادیں اس صورت میں جب ٹھنڈا ہونے پر مادۃ البول کی قلمیں بن جاتی ہیں تو مادۃ البول کی زیادتی پر دلالت کرتی ہیں لیکن صحیح نتیجے پر پہنچنے کے لئے مخصوص قسم کے آلات مادۃ البول پیما (یوریا میٹر) مستعمل ہیں جن میں سے گیرارڈ اور ڈوریمیس کے آلات زیادہ مشہور ہیں ان کی تصاویر ذیل میں درج ہیں لیکن ان کا طریق استعمال اور مفصل بیان قلت گنجائش کی وجہ سے نظر انداز کردیا گیا ہے۔

حامض بولی:

(یورک ایسڈ) طبعی حالت میں خالص حامض بولی یا بول آگیں (یوریٹس) کی شکل میں حل شدہ حامض بولی قارورے میں پایا جاتا ہے اور شب و روز کے قارورے میں قریباً چار پانچ ملی لٹر کی مقدار میں خارج ہوتا ہے اس کے معلوم کرنے کا کیمیاوی طریقہ یہ ہے کہ قارورے کا رسوب ایک چینی کی طشتری میں لے لیں اور اس کو گرم کرکے خشک کرلیں اب اس کے قریب ایک قطرہ محلول نوشادر (لائیکر ایونیا) کا ڈال دیں حامض بولی کی زیادتی کی صورت میں ان دونوں کے مقام اتصال پر نیلا سرخی مائل رنگ پیدا ہوجاتا ہے اگر اسی طرح کاسٹک پوٹاش کا قطرہ گرائیں تو نیلا رنگ پیدا ہوتا ہے۔

قارورے کے غیر طبعی مرضی اجزا کا کیمیاوی امتحان

رطوبت بیضیہ:

عام طور پر صحت کی حالت میں قارورے کے اندر رطوبت بیضیہ بالکل نہیں پائی جاتی لیکن بکثرت ورزش کرنے' غم وغصہ' آب سرد سے غسل کرنے' بدہضمی گوشت اور انڈوں کے بکثرت استعمال سے قارورے میں کم وبیش رطوبت بیضیہ بھی خارج ہوتی ہے علاوہ ازیں ذیل کے امراض میں بھی رطوبت بیضیہ کم وبیش خارج ہوتی ہے۔

مختلف قسم کے حمیات مثلاً ملیریا' حمی معویہ (ٹائیفائیڈ فیور) سرخ بخار (سکارلیٹ فیور) ذات الریہ' چیچک' خناق وبائی وغیرہ' خون کے امراض مثلاً فرفورا' سکروی' آتشک' قلت الدم' سیسہ یا سیماب کی سمیت کا جسم میں سرایت کرجانا' ایتھر اور کلوروفارم کا سونگھنا' امراض عصبی مثلاً سکتہ' صرع' سر کی چوٹ' کزاز وغیرہ' امراض گردہ مثلاً گردوں میں خون کا جمع ہوجانا' خواہ ذاتی ہو جیسا کہ ورم گردہ میں ہوا کرتا ہے یا شرکی جیسا کہ قلب شش یا جگر کے امراض میں ہوا کرتا ہے گردے کی ورید پر حمل کی حالت میں رحم یا کسی غیر طبعی رسولی کا دباؤ پڑنا اور گردے میں پھوڑا ہوجانا یا اس کی ساخت کا چربی میں تبدیل ہوجانا' مجری

بول اور مثانہ کے ان امراض میں جن میں پیپ پیدا ہوجاتی ہے۔

قارورے میں رطوبت بیضیہ کو معلوم کرنے کے مختلف کیمیاوی طریقے ہیں لیکن ان میں سے ٹھنڈے نائیٹرک ایسڈ (تیزاب شورہ) پکرک ایسڈ اور ابال کر دیکھنے کے امتحانات زیادہ مشہور اور مروج ہیں لیکن یہاں قلت گنجائش کی وجہ سے صرف نائیٹرک ایسڈ اور ابال کر دیکھنے کا امتحان درج کیا جاتا ہے۔

رطوبت بیضیہ کا امتحان سرد تیزاب شورہ سے:

سرد تیزاب شورہ (نائیٹرک ایسڈ) شیشے کی امتحان نلکی میں ایک انچ تک ڈال کر اس کو قدرے ترچھا کرلیں اور تیزاب مذکور کی سطح پر دوسری نلکی کے ذریعے اس طرح آہستگی کے ساتھ قارورہ ڈالیں کہ تیزاب کے ساتھ مخلوط نہ ہونے پائے بلکہ اس کے اوپر ہی رہے اب دونوں رطوبتوں کے مقام اتصال پر دیکھیں رطوبت بیضیہ کے منجمد ہوجانے کی وجہ سے وہاں ایک سفید رنگ کا حلقہ سا نظر آئے گا اگر رطوبت بیضیہ نہایت قلیل مقدار میں ہوگی تو حلقہ مذکور کو ذرا دیر میں پیدا ہوگا لیکن ہوگا ضرور (فائدہ) اگر دونوں رطوبتوں کے مقام اتصال کو چراغ بے دود (سپرٹ لیمپ) پر ذرا گرم کرلیا جائے تو حلقہ زیادہ آسانی کے ساتھ بن جائے گا۔

رطوبت بیضیہ کا امتحان ذریعہ ابالنے کے:

ایک امتحان نلکی میں تین یا چار انچ قارورہ لے کر اور مندرجہ بالا طریق پر اس کا ردعمل معلوم کرنے کے بعد اگر تیزاب ہو تو ویسے ہی اور اگر کھار ہو تو اسمیں ایک یا دو قطرے تیزاب سرکہ (ایسی ٹک ایسڈ) کے ملا کر سپرٹ لیمپ پر اس طرح گرم کریں کہ اس کا بالائی ایک انچ حصہ جوش کھانے لگے اگر قارورے میں رطوبت بیضیہ موجود ہوگی تو وہ حصہ جس کو جوش دیا گیا ہے گدلا ہوجائے گا لیکن اگر قارورہ امتحان سے پہلے ہی گدلا ہو تو اس کو جاذب کاغذ میں سے بذریعہ تقطیر چھان لیں (یادداشت) اگر قارورے میں فاسفیٹس موجود ہوں تو جوش دینے سے یہ بھی منجمد ہوجاتے ہیں لیکن اس میں تیزاب شورہ (نائیٹرک ایسڈ) کے دو قطرے ملادینے سے فاسفیٹس حل ہوجاتے ہیں اس کے برعکس رطوبت بیضیہ تیزاب شورہ کے ملانے سے زیادہ منجمد ہوجاتی ہے۔

قارورے میں رطوبت بیضیہ کا اندازہ لگانے کے لئے ایک امتحانی نلکی میں نصف کے قریب قارورہ ڈال کر جوش دیں اور پھر ایک یا دو قطرے تیزاب شورہ کے اس میں ڈال کر شیشی کو کسی محفوظ مقام پر رکھیں کچھ عرصے کے بعد دیکھیں کہ کس قدر رطوبت بیضیہ منجمد ہوتی ہے قارورے میں اسی قدر رطوبت بیضیہ کی مقدار ہوگی۔

خون: قارورے میں خون کی آمیزش کی صورت میں اس کا رنگ سرخ' گہرا سرخ' سرخی مائل بھورا یا دھوئیں کا سا ہوتا ہے اور رنگ کا یہ فرق اس میں خون کی کم وبیش مقدار پر منحصر ہے اس کے علاوہ خوردبینی امتحان پر اس میں کریات خون دکھائی دیتے ہیں۔

خون کا کیمیاوی امتحان:

تھوڑا سا قارورہ امتحان نلکی میں لے کر اس میں چند قطرے تازہ ٹنکچر آف گوائیکم کے ملائیں اور پھر چند قطرے ازوونک ایتھر احتیاط کے ساتھ آہستہ سے ملا جائے تو مقام اتصال پر نیلا حلقہ ظاہر ہوتا ہے۔

پیپ:

قارورے میں پیپ گردے' مثانے یا مجری بول کے پرانے زخموں کی موجودگی میں پائی جاتی ہے اگر پیپ گردے سے خارج ہوتی ہے تو خارج ہونے کے وقت قارورے کا ردعمل تیزابی ہوتا ہے اور پیپ سارے قارورے میں یکساں ملی ہوئی ہوتی

ہے اور دیر تک اسی طرح ملی رہتی ہے لیکن اگر پیپ مثانے سے آتی ہے تو قارورے کا ردعمل کھاری یا متعادل ہوتا ہے اور پیپ جلدی ہی برتن کے پیندے میں بیٹھ جاتی ہے اور لیسدار خاکستری رنگ کے مادے کی شکل میں نظر آتی ہے ایسے قارورہ کا رنگ سفیدی مائل گدلا ہو جاتا ہے اس میں رطوبت بیضیہ پائی جاتی ہے اور وہ بہت جلد متعفن ہو جاتا ہے خورد بینی معائنے پر اس میں پیپ کے کیسے پائے جاتے ہیں۔

پیپ کا کیمیاوی امتحان:

حسب دستور تھوڑا سا قارورہ ایک امتحانی نلکی میں لے کر اس میں چند قطرے لائیکر پوٹاش کے ملائیں ایسا کرنے سے اگر قارورے میں پیپ ہوگی تو اس کا رنگ سبز ہو جائے گا۔

شکر:

قارورے میں شکر بالعموم ذیابیطس شکری میں پائی جاتی ہے لیکن اس کے علاوہ عارضی طور پر بعض امراض دماغ اور بانقراس نیز مرض شب چراغ میں بھی قارورے کے اندر شکر کم و بیش مقدار میں خارج ہوتی ہے گاہے شدید امراض مثلاً ہیضہ وغیرہ سے صحت یاب ہونے پر یا پیرانہ سالی کی وجہ سے اور عورتوں میں بچوں کو دودھ پلانے کے زمانے میں بھی عارضی طور پر قارورے کے اندر شکر خارج ہو سکتی ہے۔

شکر کا کیمیاوی امتحان:

قارورے میں شکر کو معلوم کرنے کے لئے بھی کئی کیمیاوی طریقے ہیں لیکن ان میں سے دو فیہلنگ کا طریق امتحان اور ٹرومر کا طریق امتحان جو نہایت مشہور و مروج ہیں۔ ذیل میں درج ہیں باقی نیلینڈر کا پکرک ایسڈ کا اور تخمیری امتحان وغیرہ قلت گنجائش کی وجہ سے نظر انداز کر دیئے گئے ہیں۔

فیہلنگ کا طریق امتحان:

اس امتحان کے لئے ذیل کے دو محلول پہلے سے تیار موجود ہونے چاہئیں ان کو فیہلنگ کے محلول کہتے ہیں۔

فیہلنگ کا محلول نمبر 1

کاپر سلفیٹ (طوطیا سبز)	34.64 گرام
گرم پانی	200 سی سی
آب مقطر	بقدر حاجت

کاپر سلفیٹ کو گرم پانی میں حل کر کے آب مقطر اس قدر ملائیں کہ مجموعے کا حجم 500 سی سی ہو جائے۔

فیہلنگ کا محلول نمبر 2

سوڈا ٹارٹریٹا	180 گرام
گرم پانی (کھولتا ہوا)	300 سی سی
کاسٹک سوڈا	70 گرام
آب مقطر	بقدر حاجت

سوڈا ٹارٹریٹا کو گرم پانی میں حل کر کے تقطیری کاغذ (فلٹر پیپر) میں مقطر کر لیں پھر اس میں کاسٹک سوڈا ملا دیں جب سرد ہو جائے تو اس وقت اس قدر آب مقطر ملا لیں کہ کل مجموعے کا حجم 500 سی سی ہو جائے۔

یادداشت:

قارورے میں شکر کا امتحان کرنے کے لئے مذکورہ ہر دو محلولات میں سے مساوی الحجم (2 گرام) محلول لے کر ایک شیشے کی امتحانی نلکی میں ڈالیں اور اس کو سپرٹ لیمپ پر گرم کریں جب جوش کھانے لگے تو اس میں 2 گرام کے قریب قارورہ ڈال دیں اگر قارورے میں شکر ہوگی تو ان دونوں کے ملنے سے ایک زرد رنگ کی چیز منجمد ہو جائے گی۔

ٹرومر کا طریق امتحان:

شیشے کی امتحان نلکی میں ایک انچ کی بلندی تک قارورہ لے کر اس کے حجم کے آٹھویں حصے کے برابر اس میں لائیکر پوٹاش ملا دیں پھر چند قطرے لائیکوار سلفیٹ آف کاپر (عرق طوطیا ولائتی) کے ملائیں اس کے بعد سپرٹ لیمپ پر اس کو جوش دیں اگر قارورے میں شکر موجود ہوگی تو ایسا کرنے سے اس مرکب کی رنگت سرخی مائل ہو جائے گی۔

صفرا:

یرقان کے مریضوں میں صفرا جسم کی تمام رطوبتوں میں پایا جاتا ہے اور قارورے میں بالخصوص خارج ہوتا ہے بلکہ جسم کی رنگت کے زرد ہونے سے قبل ہی قارورے میں صفرا آنے لگتا ہے صفرا کا مادہ ملونہ اور نمکیات دونوں قارورے کے اندر پائے جاتے ہیں لیکن نمکیات کی نسبت مواد ملونہ زیادہ کثرت کے ساتھ ہوتے ہیں قارورے کا رنگ نارنجی یا سبزی مائل بھورا ہو جاتا ہے۔

صفرا کا کیمیاوی امتحان:

ایک امتحان نلکی میں تھوڑا سا قارورہ لے کر اس میں لائیکر پوٹاش کے چند قطرے ڈال دیں اگر قارورہ میں صفرا ہوگا تو اس کی رنگت گہری بھوری ہو جائے گی اس طرح امتحان کرنے سے جب قارورے کے اندر صفرا کی موجودگی ثابت ہو جائے تو اس میں صفرا کا مادہ ملونہ اور نمکیات معلوم کرنے کے لئے علیحدہ علیحدہ امتحانات کئے جاتے ہیں۔

صفرا کے مادہ ملونہ کے کیمیاوی امتحان:

قارورے کے اندر صفرا کے مادہ ملونہ کو ملوم کرنے کے لئے کئی ایک کیمیاوی امتحان ہیں لیکن ان میں سے سیلن کا طریق امتحان اور ماریشان کا آیوڈینی امتحان زیادہ معمول و مروج ہیں۔

میلن کا طریق امتحان:

ایک چینی کی طشتری پر تھوڑا سا قارورہ پھیلا کر اس پر قطرہ نائیٹرک ایسڈ (تیزاب شورہ) کا ڈالیں ایسا کرنے سے اس پر مختلف قسم کے رنگ پیدا ہوتے ہیں اور پھیلتے ہوئے نظر آتے ہیں۔

ماریشان کا طریق امتحان آیوڈینی:

ایک امتحانی نلکی میں تھوڑا سا قارورہ لے کر اس کی سطح پر آیوڈین کے 10 فیصدی والے خمری محلول کے چند قطرے ڈالیں ایسا کرنے سے دونوں کے مقام اتصال پر سبز رنگ پیدا ہو جاتا ہے۔

نمکیات صفرا کے کیمیاوی امتحان:

یہ بھی مختلف ہیں لیکن ان میں سے پٹنیکوفر کا امتحان زیادہ آسان ہے جو ذیل میں درج ہے۔
ایک امتحانی نلکی میں تھوڑا سا قارورہ لے کر اس میں قدرے نیشکر کی شکر کا محلول ملا دیں بعدہ خاص سیفورک ایسڈ

(تیزاب گندھک) کے چند قطرے نلکی کے دیوار پر آہستہ آہستہ بہائیں ایسا کرنے سے ان کے مقام اتصال پر سرخ رنگ پیدا ہوجاتا ہے۔

بلغم:

جب قارورے میں بلغم کی مقدار زیادہ ہوتی ہے تو قارورہ کھاری اور غیر شفاف ہوجاتا ہے آگ پر گرم کرنے سے منجمد نہیں ہوتا بشرطیکہ اس میں رطوبت بیضیہ موجود نہ ہو صرف تیزاب شورہ کے چند قطرے ڈالنے سے منجمد ہوجاتا ہے۔

ادویہ:

بعض قسم کی ادویہ مثلاً اینٹی پائرین، کاربالک ایسڈ، برومائیڈز، آئیوڈائیڈز، فولاد، ریوند، درمنہ ترکی وغیرہ بھی قارورے میں خارج ہوتی ہیں ان کی موجودگی کو دریافت کرنے کے لئے مختلف قسم کے کیمیاوی امتحانات کئے جاتے ہیں چنانچہ ان میں سے ضروری اور مختصر امتحانات ذیل میں درج ہیں۔

اینٹی پائرین:

قارورے میں ڈائیلوٹ پرکلورائیڈ آف آئرن کے چند قطرے ملانے سے ارغوانی سرخ رنگ پیدا ہوجاتا ہے۔

کاربالک ایسڈ:

قارورے میں قدرے برومین واٹر ملانے سے سفیدی مائل رسوب تہ نشین ہوجاتے ہیں۔

برومائیڈز:

قدرے ہائیڈروکلورک ایسڈ اور چند قطرے بلیچنگ پاؤڈر کے کمزور محلول ملائیں بعدہ کلوروفارم کے ساتھ ملا کر خوب ہلائیں ایسا کرنے سے قارورے کا رنگ بھورا سرخ ہوجاتا ہے۔

آئیوڈائیڈز:

چند قطرے نائیٹرک ایسڈ کے اضافہ کرکے کلوروفارم کے ساتھ ملا کر ہلائیں ایسا کرنے سے کلوروفارم کا رنگ گلابی ہوجاتا ہے۔

فولاد:

قارورے میں چند قطرے نائیٹرک ایسڈ کے ملا کر ابالیں سرد ہونے پر 10 فیصدی کی طاقت فیروسائنائیڈ آف پوٹاش تھوڑا سا ملادیں ایسا کرنے سے نیلے رنگ کا رسوب تہ نشین ہوجاتا ہے۔

قارورے کا خوردبینی امتحان:

قارورے کے خوردبینی امتحان میں مختلف قسم کے عضوی اجزا مثلاً مختلف قسم کے قشور، خلیات بشری، پیپ کے خلیات، خون کے کریات حمرا، حونیات منویہ، جراثیم وغیرہ اور غیر عضوی اجزا مثلاً نمکیات بولی، اگزلیٹس، فاسفیٹس، یوریٹس وغیرہ کا معائنہ کیا جاتا ہے اور امراض گردہ میں قارورے کا خوردبینی امتحان خصوصیت سے تشخیص مرض کے لئے ضروری ہے۔

قارورے کے خوردبینی امتحان کا طریقہ یہ ہے کہ قارورے کے رسوب میں سے ایک قطرہ لے کر شیشے کی تختی (سلائیڈ) پر پھیلا لیا جاتا ہے اور اس کے اوپر شیشے کا ڈھکنا (کورگلاس) رکھ کر مختلف طاقت کے محدب شیشوں سے خوردبین کے نیچے دیکھا جاتا ہے اس میں اکثر غیر جنس اشیاء مثلاً روئی یا اون کے ریشے مثانے کے چند بشری خلیات اور عورتوں میں مہبل کے بشری

خلیات بھی دیکھنے میں آتے ہیں۔

قشور:

قشور اس طرح بنتے ہیں کہ مرضی اسباب سے گردے کی ان باریک نالیوں میں جن کے ذریعے پیشاب خارج ہوتا ہے آب خون اور مادہ لیفیہ وغیرہ مترشح ہو کر منجمد ہو جاتے ہیں اور ان باریک نالیوں کو استر کرنے والا بشرہ ان سے چمٹ جاتا ہے پھر یہ پیشاب کے ہمراہ ٹکڑے ٹکڑے ہو کر خارج ہوتے ہیں ان ٹکڑوں کو قشور کہتے ہیں مختلف مقامات کے قشور مختلف شکلوں کے ہوتے ہیں اور شکلوں کے لحاظ سے ان کو قشور زجاجی' بشری' جیبی شحمی' اور دموی وغیرہ ناموں سے نامزد کیا گیا ہے خوردبین کے ذریعے یہ اس شکل کے نظر آتے ہیں۔

قشور زجاجی ہر قسم کے التہاب گردہ میں پائے جاتے ہیں بلکہ چالیس سال کی عمر کے بعد صحت کی حالت میں بھی پائے جاسکتے ہیں قشور بشری تازہ ورم گردہ پر دلالت کرتے ہیں قشور جیبی گردے کے مزمن امراض کو ظاہر کرتے ہیں۔ قشور شحمی بالا کثر گردے کے ایسے پرانے مرضوں میں پائے جاتے ہیں جن میں گردوں کی ساخت چربی میں تبدیل ہو جاتی ہے اور قشور دموی گردوں کے ورم حار کی علامت ہیں قشور کی زیادتی ہمیشہ مرض کو ظاہر کرتی ہے۔

خلیات بشرہ:

قارورے کے اندر گردے' جیب الکلیہ' مثانے اور عورتوں میں بعض اوقات مہبل کے خلیات بشری پائے جاتے ہیں اور ان مقامات کے کم وبیش التہاب کو ظاہر کرتے ہیں مختلف قسم کے خلیات بشرہ جس طرح خوردبین کے نیچے دیکھنے پر دکھائی دیتے ہیں۔

پیپ کے خلیات:

یہ گول شکل کے نظر آتے ہیں اور غیر شفاف ہوتے ہیں ان کے اندر خلیات پائے جاتے ہیں۔

خون کے کریات حمرا:

قارورے میں خون کی آمیزش کی صورت میں پائے جاتے ہیں اور مندرجہ ذیل شکلوں کے نظر آتے ہیں۔

حونیات منویہ:

جریان منی یا جماع کے فوراً بعد کئے ہوئے قارورے کے رسوب میں پائے جاتے ہیں ان کا بیضوی یا مخروطی شکل کا سر ہوتا ہے اور اس کے موٹے سرے کی طرف ایک لمبی نازک دم لگی ہوئی ہوتی ہے۔

جراثیم:

مختلف قسم کے ہوتے ہیں مثلاً سوزاکی' صدیدی' تیفودی اور درنی وغیرہ۔

نمکیات بولی:

اگزیلیٹس فاسفیٹس اور یوریٹس وغیرہ۔ قارورے میں نمکیات بولی خوردبین کے ذریعے دکھائی دیتے ہیں۔

جلد

اُردو نام	طبّی نام	ڈاکٹری نام
جلد	نظام جلدی	سکن Skin

تشخیص مرض کے لئے جلد کو نہایت اچھی روشنی میں جہاں تک ممکن ہو کھول کر ملاحظہ کرنا چاہئے اس میں جلد کی گرمی، سردی، تری اور خشکی وغیرہ کیفیات، جلد کا رنگ اور اس پر ظاہر ہونے والے مرضی بثور اور نشانات وغیرہ زیادہ اہمیت رکھتے ہیں ان کا مختصر ذکر تو سحنہ مریض کے آخر میں آچکا ہے بقیہ ضروری بیان اختصار کے ساتھ یہاں درج کردیا جاتا ہے۔

جلد کی رنگت:

کمیٔ خون میں جلد کا رنگ پھیکا زردی مائل ہوتا ہے فقرالدم اخضر میں سبزی مائل اور فقرالدم مہلک میں زرد لیموں کے سے رنگ کا ہوتا ہے یرقان اصغر میں بھی جلد کا رنگ زردی مائل ہوجاتا ہے اس میں اور فقرالدم مہلک کی زردی میں تمیز کرنے کے لئے آنکھ کے طبقہ ملتحمہ کا مطالحظہ کریں جو یرقان میں زرد اور کمیٔ خون میں سفید ہوا کرتا ہے عام طور پر جلد کو کسی مقام پر انگلی کے ساتھ دبایا جائے تو ایک قسم کی سفیدی سی پیدا ہوجاتی ہے جو دباؤ ہٹا لینے پر فوراً دور ہوجاتا ہے لیکن استسقاء لحمی یا مقامی تہیج کی صورت میں یہ گڑھا بہت دیر کے بعد غائب ہوتا ہے بعض امراض دماغی اور عصبی میں جلد کے کسی مقام پر تحریک پہنچانے سے اس جگہ سرخ نشان یا دھبے پڑجاتے ہیں جو دیر سے زائل ہوتے ہیں مثلاً اگر مریض کی پیشانی وغیرہ پر ہاتھ کے ناخن سے ایک لکیر کھینچ دی جائے تو لکیر سرخ ہوجاتی ہے اور اس کی سرخی دیر تک رہتی ہے لیکن یہ علامت دماغی امراض کے علاوہ بعض اور امراض میں بھی پائی جاتی ہے۔

جلد پر جو بثور یا نشانات وغیرہ ظاہر ہوتے ہیں وہ مختلف قسم کے ہوتے ہیں یا محض داغ ہوتے ہیں یعنی جلد کے محدود حصوں کا صرف رنگ متغیر ہوتا ہے جو دبانے پر پھیکا پڑ جاتا ہے یا ویسا ہی رہتا ہے مثلاً حمی تیفودیہ کے دھبے دبانے پر پھیکے پڑ جاتے لیکن بھڑ وغیرہ کے کاٹنے پر جلد کے نیچے جریان ہوکر جو سرخ داغ یا دھدر سے پڑ جاتے ہیں وہ دبانے پر زائل نہیں ہوتے ان کو طفحہ کہتے ہیں یا سخت اور ابھاروں کی شکل میں ہوتے ہیں اور جب مٹر کے دانے سے حجم میں چھوٹے ہوتے ہیں تو پھنسیاں (ثمرہ جمع ثبور) کہلاتے ہیں اگر اس سے قدرے بڑے ہوتے ہیں تو اورام اور اگر اس سے بھی بڑے ہوتے ہیں تو سلعات یعنی رسولیاں کہلاتے ہیں اگر پھنسیوں کا سرا گول ہو تو نار فارسی کی پھنسیاں ہوتی ہے اگر نوکدار ہوں تو غالباً مہاسے ہوتے ہیں اور چپٹے ہوں تو خراز یعنی بفا کی وجہ سے ہوتی ہیں یا آبلوں کی شکل میں ہوتے ہیں جن میں پانی بھرا ہوا ہوتا ہے یا ایسے آبلوں کی شکل میں ہوتے ہیں جن میں پیپ بھری ہوئی ہوتی ہے ان کو ابتدائی تغیرات مرضی کہتے ہیں بعض اوقات یہ ابتدائی تغیرات مرضی مخلوط ہوتے ہیں یعنی ایک سے زیادہ قسم کے تغیرات موجود ہوتے ہیں مثلاً پھنسیاں بھی ہوتی ہیں اور آبلے بھی یا سادہ آبلے بھی ہوتے ہیں اور پیپ دار آبلے بھی۔

جلد کے ثانوی تغیرات مرضی:

جلد کے مذکورہ ابتدائی تغیرات بالآخر ثانوی تغیرات میں تبدیل ہوجاتے ہیں یعنی یا تو ان پر کھرنڈ بن جاتے ہیں یا وہ پھٹ جاتے ہیں یا ان میں زخم ہوجاتا ہے اور بالآخر التحام کا نشان بن جاتا ہے۔ ذیل کے امراض میں جسم پر کم وبیش مخصوص قسم کے ثبور یا دانے نمایاں ہوجاتے ہیں۔ وہ امراض جن میں ثبور یا دانے کم وبیش ضرور ظاہر ہوتے ہیں۔

موتیا ستیلا:

اس میں عموماً پہلے ہی روز دانے نمودار ہونے لگتے ہیں جو سادہ آبلوں کی شکل میں ہوتے ہیں یعنی ان آبلوں کے اندر پانی جیسی رطوبت بھری ہوئی ہوتی ہے یہ پہلے دھڑ پر سامنے اور پشت کی طرف اور بعدہ اطراف اور چہرہ وسر پر ظاہر ہوتے ہیں

چیچک:

اس میں عموماً تیسرے روز دانے ظاہر ہوتے ہیں اور پیشانی اور کلائیوں پر سب سے پہلے ظاہر ہوتے ہیں۔یہ پہلے پھنسیوں کی شکل میں ظاہر ہوتے ہیں اور بعدہ پیپ دار آبلوں کی شکل اختیار کرلیتے ہیں اور بالآخر کھرنڈ بن کر اترتے ہیں۔

حمیٰ تیفودیہ:

(موتی جھرا مبارکی) اس میں بالعموم آٹھویں سے دسویں روز تک دانے ظاہر ہونا شروع ہوتے ہیں جو یکے بعد دیگرے فصلوں کی شکل میں ظاہر ہوتے ہیں یہ پہلے پہل دھڑ پر ظاہر ہوتے ہیں اور دھڑ کے بھی زیریں حصے یعنی پیٹ اور چھاتی کے اطراف پر۔ یہ سرخ چھوٹی چھوٹی پھنسیوں کی شکل کے ہوتے ہیں۔

حمیٰ محرقہ ہذیانی:

(ٹائیفس فیور) اس کے شبور بھی انہی مقامات پر ظاہر ہوتے ہیں لیکن وہ چوتھے پانچویں دن تک ظاہر ہوجاتے ہیں اور مختلف قسم کے ہوتے ہیں۔

خسرہ:

اس میں دانے پہلے سے چوتھے روز تک ظاہر ہوجاتے ہیں اور بالعموم پہلے پیشانی اور چہرے پر ظاہر ہوتے ہیں اور منہ کے اردگرد خصوصیت سے نمایاں ہوتے ہیں۔

حمیٰ سرخ:

اس میں عموماً دوسرے روز دانے ظاہر ہوتے ہیں اور پہلے پہل چھاتی کے بالائی حصے اور گردن کی جڑ پر ظاہر ہوتے ہیں۔

حمرہ یا سرخ بادہ:

اس میں دانے عموماً دوسرے روز ظاہر ہوتے ہیں اور ابتداء کسی خاص مقام پر محدود ہوتے ہیں جہاں زخم ہوتا ہے۔

ذیل کے امراض میں دانے شاذ ونادر ظاہر ہوتے ہیں:

حمیٰ دنج:

(ڈینگو فیور) اس میں دانے پہلے دن سے ظاہر ہوتے ہیں اور بالعموم گردن اور چہرے پر نظر آتے ہیں۔

جمرہ خبیثہ:

اس میں بھی پہلے ہی دن سے دانے ظاہر ہوتے ہیں لیکن پہلے پہل کسی ایک جگہ ظاہر ہوکر وہاں سے بڑھنے لگتے ہیں۔

شدید سرلجہ:

یہ گھوڑوں کا ایک مرض ہے جو بعض اوقات سائیوں کو بھی ہوجاتا ہے اس میں چند گھنٹوں یا دنوں تک جسم پر دانے یا شبور ظاہر ہوتے ہیں۔

پتی اچھلنا:

اس میں گرمی کی شدت کی وجہ سے تمام جسم پر باریک باریک دانے یا پھنسیاں سی ظاہر ہوجاتی ہیں یہ پشت' بازوں کندھوں اور گردن وغیرہ پر کثرت سے نمودار ہوتی ہیں۔

ان کے علاوہ مختلف امراض میں جلد کے مختلف مقامات پر خصوصیت کے ساتھ دانے یا ثبور ظاہر ہوتے ہیں جیسے صفحہ آئندہ کی تصاویر میں ظاہر کردیا گیا ہے۔

جلد کی لچک:

جلد کی لچک کو دیکھنے کا یہ طریقہ ہے کہ جلد کو چٹکی میں لے کر اٹھائیں اور چھوڑ دیں اگر وہ کچھ دیر کے بعد اپنی اصلی جگہ پر آئے تو یہ اس کی لچک کے کم ہوجانے کو ظاہر کرتا ہے شدید کمزوری اور ضعف پیری میں جلد کی لچک کم ہوجاتی ہے چھوٹے بچوں میں کثرت اسہال سے بھی بعض اوقات جلد کی لچک کم ہوجاتی ہے جو اس بات کو ظاہر کرتی ہے کہ گردے کے افعال بھی خراب ہوچکے ہیں۔

نظام عصبی

اُردو نام	طبّی نام	ڈاکٹری نام
پٹھوں کا نظام	نظام عصبی	نروس سسٹم Nervous Syste

نظام عصبی کی تشخیص میں فہم و ادراک' ہوش و حواس' حافظہ' ہذیان' نیند کی حالت' حس و حرکت اور درد وغیرہ علامات کا جاننا ضروری ہے ذیل میں ان کا ضروری بیان اختصار کے ساتھ بالترتیب درج ہے۔

فہم و ادراک:

بعض دماغی امراض میں مریض کے فہم و ادراک میں فرق آجاتا ہے مثلاً مالیخولیا' مراق' اور جنون وغیرہ میں مریض کا فہم و ادراک خراب ہوجاتا ہے اسی طرح خلقی ابلی اور بلاوت وغیرہ میں بھی فہم و ادراک کم ہوجاتے ہیں۔

ہوش و حواس:

ذیل کے حالات میں مریض کے ہوش و حواس قائم نہیں ہوتے اور اس پر غشی یا بے ہوشی طاری ہوتی ہے:

1) کثرت جریان خون خواہ جریان خون کسی وجہ سے ہو۔
2) نظام عصبی محرکۃ العروق کے نقائص جن کی وجہ سے شریانوں کی طبعی قوت قائم نہیں رہ سکتی۔
3) امراض قلب و صمامات قلب جن کی وجہ سے خون کا کافی مقدار تمام جسم میں نہیں پہنچ سکتی۔
4) کمی خون۔
5) شدید نفسانی کیفیات مثلاً خوف' خوشی' غصہ' رنج وغیرہ۔
6) طویل فاقہ کشی۔
7) دماغ کا ہل جانا یا دب جانا۔
8) دماغ کا ضربہ وسقطہ۔
9) دماغ کا نرم اور پلپلا ہوجانا۔
10) دماغی بطون میں سدہ پڑجانا۔
11) صرع یعنی مرگی۔
12) سکتہ۔
13) سکتہ شمسیہ یعنی شدید گرمی لگ جا[illegible]

(14) دماغ کے دوسرے عضوی نقائص۔
(15) شراب افیون' بھنگ' چرس وغیرہ بھی اور منشی اشیاء کا کثرت استعمال۔
(16) تسمم بولی' جگر اور گردے کے بعض دوسرے امراض جن میں خون کے اندر سمیت شریک ہوجاتی ہے۔
(17) ذیابیطس شکری۔ (18) اختناق الرحم۔
(19) امراض کلاہ گردہ۔ (20) استسقاء کا تمام پانی ایک دم نکال دینا وغیرہ۔

ہوش و حواس کا بطلان دو طریق سے ہوا کرتا ہے چنانچہ جب مریض کے دماغ میں خون طبعی مقدار کی نسبت کم ہوجاتا ہے تو بھی مریض کے ہوش و حواس باطل ہوجاتے ہیں اور جب مریض کے دماغ میں خون کا امتلا ہوجاتا ہے تو بھی وہ ہوش و حواس کھو دیتا ہے اول الذکر صورت قلب کے تعلق سے پیدا ہوتی ہے اور اس کو غشی کہتے ہیں آخر الذکر صورت دماغ کے تعلق سے پیدا ہوتی ہے اور اس کو بے ہوشی' قوما یا نوم مستغرق کہتے ہیں چونکہ دونوں کے علاج میں بڑا فرق ہے اس لئے ان کا ایک دوسرے سے تمیز و تشخص کرنا نہایت ضروری ہے چنانچہ ذیل کے جدول میں یہ فرق بخوبی ظاہر کر دیا گیا ہے:

غشی اور بے ہوشی میں فرق

غشی	بے ہوشی
1) اس میں مریض کا چہرہ خاکی مائل پیلے یا زرد رنگ کا ہوجاتا ہے نبض اور تنفس دونوں کمزور ہوجاتے ہیں اور مریض کے جسم پر سرد پسینہ آجاتا ہے	1) اس میں مریض کا چہرہ اور آنکھیں سرخ ہوتی ہے نبض ممتلی یعنی پر ہوتی ہے اور سانس خراٹے سے آتا ہے۔
2) یہ عموماً جوانوں میں ظاہر ہوتی ہے اور عورتیں اور مرد یکساں طور پر اس میں مبتلا ہوتے ہیں۔	2) یہ عموماً عورتوں میں ہوتی ہے اور بالعموم لڑکیاں یا جوان عورتیں اس میں مبتلا ہوتی ہیں۔ سن یاس میں اور تسمم الدم کے مریضوں میں یہ شکایت ہر عمر میں ہوسکتی ہے۔
3) یہ شکایت بعض اوقات بغیر کسی ظاہری سبب کے رونما ہوتی ہے اور کبھی کبھی شدید کمزوری اس کا باعث ہوتی ہے۔	3) یہ عموماً نفسانی یا جذبات یا عصبی صدمات کے بعد ظاہر ہوتی ہے۔
4) اس سے پہلے مریض کا دل متلاتا ہے اس کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا آجاتا ہے اس کا سر چکراتا ہے لیکن اس کے پہلے یا بعد میں کوئی جذباتی علامت مثلاً غصہ یا خوشی وغیرہ ظاہر نہیں ہوتی۔	4) اس سے پہلے یا بعد میں مریض چیختا' ہنستا یا کسی دوسری نفسانی تحریک کا اظہار کرتا ہے۔
5) یہ مہلک ثابت ہوتا ہے۔	5) یہ شاذ و نادر ہی مہلک ہوسکتی ہے۔
6) اس میں امراض قلب کی علامات پائی جاتی ہیں۔	6) اس میں عصبی امراض کی علامات پائی جاتی ہیں۔

بعض اوقات مریض کو غشی کے دورے ہوا کرتے ہیں جیسے صرع اور اختناق الرحم وغیرہ میں ہوا کرتا ہے بعض اوقات غشی اتفاقیہ ہوتی اور مسلسل قائم رہتی ہے چنانچہ سکتہ اور تسمم بولی میں ایسا ہوا کرتا ہے۔

گاہے بے ہوشی کامل ہوتی ہے اور مریض کو اپنے گرد و پیش کا مطلق پتہ نہیں رہتا لیکن بعض اوقات بے ہوشی ناقص ہوتی ہے اور اس میں مریض ہلانے جلانے یا زور سے بلانے پر بول سکتا ہے اور اس کی حرکات منعکسہ (وہ حرکات جو طبعی طور پر خود بخود ہوتی ہیں) بالکل درست ہوتی ہیں چنانچہ اختناق الرحم وغیرہ میں اسی طرح ہوتا ہے۔

بے ہوشی کے مذکورہ اسباب میں زیادہ کثیر الوقوع شراب' افیون کی سمیت ضربہ وسقطہ دماغ' دماغی جریان خون اور تسمم بولی ہوا کرتے ہیں ان کی تشخیص ذیل کے جدول میں درج ہیں:

بے ہوشی کا سبب	پتلیوں اور آنکھ کے طبقہ ملتحمہ کی حرکات منعکسہ کی حالت	نبض اور تنفس کی حالت	فالج کی موجودگی یا عدم وجود	کیفیت بے ہوشی	مدت بے ہوشی
شراب کی سمیت	اس میں دونوں طرف کی پتلیاں برابر طبعی حالت میں یا پھیلی ہوئی ہوتی ہیں اور طبقہ ملتحمہ کی حرکات منعکسہ موجود ہوتی ہیں۔	نبض پہلے سریع اور عظیم ہوتی ہے لیکن بعد میں ضعیف ہوجاتی ہے تنفس طبعی یا خراٹے سے آتا ہے	فالج نہیں ہوتا لیکن مریض جب چلتا یا عضلی حرکات کرتا ہے تو انہیں کوئی انتظام نہیں پایا جاتا ہے۔	مریض ہلانے جلانے یا زور کے ساتھ بلانے پر جگایا جاسکتا ہے۔	12 گھنٹے بتدریج ہوش میں آجاتا ہے۔
افیون کی سمیت	اس میں بھی دونوں طرف کی پتلیاں برابر لیکن سکڑی ہوئی ہوتی ہیں طبقہ ملتحمہ کی حرکات منعکسہ بالعموم موجود ہوتی ہیں	نبض اور تنفس دونوں بہت بطی ہوتے ہیں تنفس میں کم وبیش خراٹا موجود ہوتا ہے۔	فالج نہیں ہوتا مگر عام کمزوری ہوا کرتی ہے۔	بعض اوقات مریض ہلانے جلانے سے جگایا جاسکتا ہے اور بعض اوقات نہیں۔	دس سے بارہ گھنٹے تک مریض بتدریج ہوش میں آجاتا ہے یا اس عرصے میں مرجاتا ہے۔
ضربہ وسقطہ دماغ - دماغی جریان خون یا سکتہ دمویہ وغیرہ	اس میں پتلیاں عموماً پھیلی ہوئی اور غیر مساوی ہوتی ہیں۔ طبقہ ملتحمہ کی حرکات منعکسہ زائل ہوجاتی ہیں۔	نبض قوی تنفس خراٹے سے ہوتا ہے اور اس میں مخصوص قسم کی بدنظمی پائی جاتی ہے۔	اس میں بعض اوقات فالج نصفی پایا جاتا ہے	مریض کو ہلانے جلانے یا بلانے سے ہرگز نہیں جگایا جاسکتا۔	دیرپا بے ہوشی ہوتی ہے۔
تسمم بولی خواہ کسی وجہ سے	اس میں پتلیاں عموماً پھیلی ہوئی ہوتی ہیں طبقہ ملتحمہ کی حرکات منعکسہ بالعموم موجود ہوتی ہیں۔	نبض بطی اور قوی ہوتی ہے تنفس لمبا آہ کی مانند اور مخصوص قسم کی بدنظمی رکھتا ہے۔	فالج بالکل نہیں ہوتا	ایضاً	بے ہوشی اور تشنج یکے بعد دیگرے ظاہر ہوتے ہیں۔

بعض دیگر اقسام کے بے ہوشیوں کا باہمی فرق ذیل کے نقشوں سے ظاہر ہے:

صرع کی بے ہوشی اور غشی کا فرق

صرع	غشی
1)اس سے پہلے مریض اکثر کسی علامت منذرہ کو محسوس کرتا ہے	1)اس سے پہلے کوئی خاص علامت منذرہ ظاہر نہیں ہوتی صرف متلی، ضعف شدید یا سدرو وار کی کم و بیش شکایت پائی جاتی ہے۔
2)اس میں دورے کے وقت مریض کا چہرہ سرخ یا نیلے رنگ کا ہوجاتا ہے	2)اس میں مریض کا چہرہ خاکی مائل زرد رنگ کا ہوجاتا ہے
3)اس میں تنفس خراٹے سے ہوتا ہے خصوصاً دورہ مرض کے آخر میں اور اکثر منہ میں جھاگ بھی آجاتے ہیں۔	3)اس میں تنفس کمزور اور آہ کی مانند ہوتا ہے اور منہ میں جھاگ بالکل نہیں آتے۔
4)بے ہوشی کا دورہ دفعتاً ظاہر ہوتا ہے اور چند منٹ کے بعد دور بھی ہوجاتا ہے۔	4) غشی دفعتاً ظاہر ہوتی ہے اور بتدریج دور ہوجاتی ہے۔
5)اس میں نبض غیر منتظم اور قوی ہوتی ہے۔	5)اس میں نبض کمزور اور بطی ہوتی ہے۔
6)اس کے دورے میں عموماً عضلات جسمانی میں تشنج اور بے قاعدہ حرکتیں پائی جاتی ہیں۔	6)اس میں کسی قسم کا تشنج نہیں ہوتا بلکہ مریض مردے کی طرح پڑا رہتا ہے۔

اختناق الرحم کی بیہوشی اور غشی کا فرق

اختناق الرحم کی بیہوشی	غشی
1)اس میں مریض کا چہرہ سرخ اور تمتمایا ہوا ہوتا ہے۔	1)اس میں مریض کا چہرہ زرد مردوں کا سا ہوتا ہے۔
اس میں مریض بالکل بے ہوش نہیں ہوتا بلکہ ہلانے جلانے یا زور کے ساتھ ہلانے پر کم و بیش جواب دے سکتا ہے۔	اس میں مریض کامل بیہوش ہوتا ہے اور مطلق بات چیت نہیں کرسکتا۔
3)اس میں مریض کو سرد پسینہ وغیرہ نہیں آتا۔	3)اس میں مریض کو سرد پسینہ آتا ہے اور بے حد ضعف ہوجاتا ہے۔
4)اس میں مریض کو خوشبودار اشیاء کے سنگھانے سے مرض میں زیادتی ہوجاتی ہے۔	4)اس میں خوشبودار یا تیز بودار اشیاء کے سنگھانے سے مریض کو ہوش آسکتا ہے۔

شراب کی بیہوشی اور دماغی جریان کی بیہوشی کا فرق

شراب کی بے ہوشی	دماغی جریان کی بے ہوشی
1)اس میں نبض سریع اور ضعیف ہوتی ہے۔	1)اس میں نبض ممتلی اور بطی ہوتی ہے۔
2)اس میں جسم کا ملمس سرد ہوتا ہے اور حرارت بدنیہ کم ہوجاتی ہے۔	2)اس میں ملمس ابتداء میں سرد لیکن کچھ دیر کے بعد گرم ہوجاتا ہے کیونکہ بخار ہوجاتا ہے۔

3)اس میں مریض کی آنکھوں کی پتلیاں پھیلی ہوئی ہوتی ہیں۔	3)اس میں پتلیاں بے قاعدہ ہوتی ہیں یعنی دونوں طرف کی پتلیاں یکساں حالت میں نہیں ہوتیں۔
4)اس میں مریض کو فالج ولقوہ نہیں ہوتا۔	4)اس میں مریض کو اکثر فالج اور لقوہ ہو جاتا ہے۔
5)اس میں مریض کے جسم کی جلد تر ہوتی ہے۔	5)اس میں خشک ہوتی ہے۔

دماغ کے ہل جانے اور دماغ کے دب جانے کی بیہوشی کا فرق

دماغ کے ہل جانے کی بیہوشی	دماغ کے دب جانے کی بیہوشی
1)اس میں مریض دفعتاً بیہوش ہو جاتا ہے لیکن اکثر حالات میں مریض کو ہلانے جلانے سے جگایا جا سکتا ہے۔	1)اس میں مریض کامل بیہوش ہوتا ہے اور مطلقاً نہیں جگایا جا سکتا۔
2)اس میں مریض کی دونوں آنکھوں کی پتلیاں مساوی ہوتی ہیں اور روشنی میں آہستگی کے ساتھ سکڑتی ہیں۔	2)اس میں پتلیاں غیر متحرک اکثر غیر مساوی پہلے سکڑی ہوئی اور بعد میں پھیلی ہوئی ہوتی ہیں۔
3)اس میں تنفس مریض اوتھلا' ست اور بعض اوقات آہ کی مانند ہوتا ہے عضلات ڈھیلے ہو جاتے ہیں لیکن مکمل فالج نہیں ہوتا۔	3)اس میں تنفس ست خراٹے سے آتا ہے اور بعض اوقات غیر منتظم ہوتا ہے اور جسم کی ایک جانب اکثر سخت ہوتی ہے۔
4)اس میں پیشاب متواتر آتا ہے۔	4)اس میں پیشاب بند ہو جاتا ہے حتیٰ کہ مثانے کے بھر جانے سے از خود بہنے لگتا ہے۔

عام طور پر ہر قسم کی بیہوشی میں حرکت تنفس اور دوران خون کے علاوہ تمام افعال جسمانی بند ہو جاتے ہیں لیکن جب حرام مغز کے بالائی حصہ میں ضرب سے یا کسی اور وجہ سے کوئی نقصان پہنچنے سے بے ہوشی عارض ہوتی ہے تو تنفس بند ہو جانے سے انسان مر جاتا ہے۔

حافظہ:

غلبہ بلغم' دماغی صدمات' ضربہ و سقطہ دماغ' مالیخولیا اور صرع وغیرہ شکایات میں اکثر حافظہ کمزور اور بعض اوقات بالکل باطل ہو جاتا ہے اور مریض پہلی باتوں کو مطلقاً بھول جاتا ہے اور آئندہ کسی بات کو یاد نہیں کر رکھ سکتا۔

ہذیان:

ہذیان دو قسم کا ہوتا ہے شدید یا خفیف- ذیل کے امراض میں مریض ان میں سے ضرور کسی نہ کسی قسم کے ہذیان میں مبتلا ہو جاتا ہے امراض دماغ خصوصاً سرسام' احشاء کا التہاب حاد مثلاً برسام وغیرہ بعض قسم کے شدید بخار مثلاً حمیٰ محرقہ ہذیانی وغیرہ ان کے ساتھ اکثر بخار بھی ہوا کرتا ہے ان کے علاوہ شراب کی سمیت' گردے کے مزمن امراض سم بولی' بخاروں کے بعد بحران کے طور پر' دماغی تحریک منعکسہ بعض مہلک امراض دماغی مثلاً جنون' مانیا اور بھنگ چرس وغیرہ ہذیان پیدا کرنے والی دواؤں کے کثرت استعمال سے بھی ہذیان ہو جایا کرتا ہے لیکن ان صورتوں میں بالعموم بخار نہیں ہوا کرتا۔

شدید ہذیان اکثر سرسام یا شدید بخاروں یا جنون کے خاص اقسام یا بعض اوقات کثرت شراب نوشی کی صورت میں ظاہر ہوا کرتا ہے اور خفیف ہذیان تپ محرقہ اسہالی یا ہذیانی (ٹائیفائڈ اور ٹائیفس فیور) میں دیکھا جاتا ہے جس میں کمزوری کے باعث مریض ہاتھ پاؤں ڈھیلے کئے ہوئے غافل پڑا رہتا ہے اور آہستہ آہستہ زیر لب خود بخود بڑبڑاتا رہتا ہے نیز بستر کو چنتا

رہتا ہے رات کے وقت اس میں زیادتی ہوجاتی ہے چیچک کے بخار میں بھی بعض اوقات اس قسم کا ہذیان ہوا کرتا ہے۔

نیند کی حالت:

نیند بدل ما یتحلل اور تکان کے دور کرنے کا طبعی طریق ہے ایک جوان آدمی کے لئے طبعی حالت میں زیادہ سے زیادہ 8 گھنٹے اور کم از کم پانچ گھنٹے سونا کافی ہے لیکن بچوں کو نسبتاً نیند زیادہ آیا کرتی ہے اور بوڑھوں کو کم۔ اگر نیند میں کمی ظاہر ہو تو تندرستی میں بھی فرق آجاتا ہے چنانچہ غلبہ بلغم شراب وافیون کے نشے، سکتہ، حمی محرقہ ہذیانی اور دماغ پر دباؤ پڑنے کی صورت میں نیند معمول کی نسبت زیادہ اور گہری آیا کرتی ہے اور غلبہ سودا یا اعصاب کی گرمی و خشکی۔ امراض قلت، گرم اشیاء مثلاً چائے یا کافی وغیرہ کا کثرت سے استعمال اور فکر و الم کی حالت میں نیند معمول سے کم یا بالکل نہیں آتی۔

بعض اوقات نیند میں مختلف قسم کی خوابیں آیا کرتی ہیں ہ خواب صحت کی حالت میں اسوقت آتے ہیں جبکہ نیند پوری ہوچکتی ہے لیکن پھر بھی آدمی سویا رہتا ہے سوء مزاج کی بحث میں اس کی تصریح کی گئی ہے کہ خواب میں نظر آنے والی اشیاء سے بھی مرض کے غالب مادے سے اندازہ کیا جاسکتا ہے چنانچہ خواب میں سرخ اشیاء جنگ و جدل اور خونریزی خون کے غلبہ پر سفید اشیاء اور پانی وغیرہ سے بلغم کی زیادتی پر زرد اشیاء مثلاً آگ وغیرہ سے صفرا کے غلبہ پر اور سیاہ رنگ کی اشیاء مثلاً ہاتھی، سیاہ بادل، تاریک غار اور گڑھے وغیرہ سے سودا کے غلبہ پر استدلال کیا جاتا ہے بعض اوقات مریض خواب میں چلاتا یا اٹھ کر چلتا پھرتا ہے اور بعض اوقات ایسے خطرناک کام کرتا ہے جن کا حالت بیداری میں کرنا محال ہے مثلاً وہ کسی گڑھے میں گرجاتا ہے یا کسی چھت پر سے کود پڑتا ہے گاہے مریض خواب میں ایسا محسوس کرتا ہے کہ کسی نے اوپر سے کچھ گرایا ہے یا اس کے سینے کو اس زور سے دبادیا ہے کہ وہ حرکت نہیں کرسکتا اور اس کا سانس گھٹ رہا ہے اس حالت میں وہ نہایت خوفزدہ ہوجاتا ہے اور بھاگنا چاہتا ہے یا چلاتا ہے اور اس طرح چونک کر یا چیخ مار کر اٹھ بیٹھتا ہے یہ تمام صورتیں غلبہ سودا کی اور ان کو کابوس کے نام سے تعبیر کیا جاتا ہے بعض اوقات اس کا باعث تنفس کی خرابی یا سینے میں پانی بھر جانا یا حد سے زیادہ پیٹ بھر کر کھانا ہوا کرتا ہے بعض اوقات نیند کی حالت میں ہاتھ کے قلب کے مقام پر رکھا رہنے سے بھی اس قسم کے خواب آتے ہیں جو ہاتھ ہٹالینے کی صورت میں دور ہوجاتے ہیں۔

حس:

مرضی حالت میں کبھی معمولی حس تیز ہوجاتی ہے اس کو ذکاوت حس کہتے ہیں اور کبھی حس بہت زیادہ بڑھ جاتی ہے اسے درد کہتے ہیں کبھی حس کم یا بالکل باطل ہوجاتی ہے اول الذکر کو بلاوت حس اور آخر الذکر کو بے حسی یا خدر کہتے ہیں کسی خاص قسم کی حس مثلاً گرمی کی حس یا عضلاتی حس میں فرق آجاتا ہے اور بعض اوقات طبعی حس میں اختلاف پیدا ہوجاتا ہے یعنی بجائے اصل چیز کے کوئی دوسری چیز محسوس ہوتی ہے۔

بعض قسم کے عصبی امراض مثلاً اختناق الرحم وغیرہ میں بعض مقامات میں ذکاوت حس کی شکایت ہوتی اور بعض اوقات کسی مقام پر دیر تک دباؤ پڑنے سے اس کی حس کم ہوجاتی ہے جس کو عام اصطلاح میں سوجانا کہتے ہیں لیکن دماغی امراض میں بھی بعض مقامات پر بے حسی پیدا ہوجاتی ہے بعض اوقات حس میں اس قسم کی خرابی آجاتی ہے کہ مریض کے جسم میں سوئیاں سی چبھتی ہوئی یا چیونٹیاں سی چلتی ہوئی محسوس ہوتی ہیں ایسا عموماً سوء مزاج عصبی یا ضعف اعصاب کی صورت میں ہوا کرتا ہے۔ بعض اوقات حس کی خرابی کے ساتھ حرکت پر بھی اثر پڑتا ہے اور گاہے حرکت پر بالکل کوئی اثر نہیں ہوتا۔

درد:

درد سے تشخیص مرض میں بہت مدد ملتی ہے بعض اوقات درد اصل مقام پر ہوتا ہے اور بعض اوقات مقام مرض سے دور

ہوتا ہے اس لئے سب سے پہلے درد کا صحیح مقام اور اس کو دبانے سے درد کے کسی طرف منتقل ہونے کی سمت اور اس کے سات دیگر علامات کی موجودگی پر بخوبی غور کرنا چاہئے پھر درد کی شدت وخفت کے لحاظ سے اندازہ لگا لینا چاہئے۔

درد کی کیفیت مختلف ہوا کرتی ہے مثلاً بعض اوقات میٹھا میٹھا درد ہوا کرتا ہے چنانچہ جب جگر میں اجتماع خون ہوتا ہے تو دائیں پسلی کے نیچے میٹھا میٹھا درد ہوتا ہے اسی طرح گردوں کے اجتماع خون میں کمر میں اور امراض معدہ اور امراض رحم میں سر میں اور شدید بخار میں سر، پشت اور ہاتھ پاؤں میں میٹھا درد ہوتا ہے جب درد اس سے قدرے زیادہ ہوتا ہے تو ایسا معلوم ہوتا ہے جیسا کوئی مقام درد پر چبا رہا ہے اس قسم کا درد وجع المفاصل اور نقرس میں ہوا کرتا ہے پیچش میں تشنجی قسم کا درد ہوتا ہے مرض سرطان میں چھری کاٹنے یا نشتر چبھونے کی طرح کا درد ہوتا ہے ورم شدید میں تناؤ کی قسم کا درد محسوس ہوتا ہے اور اس میں سوزش اور تڑپ بھی پائی جاتی ہے جب ورم پکنے لگتا ہے یعنی اس میں پیپ پڑنا شروع ہوجاتی ہے تو ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے عضو پھٹا جارہا ہو صفاق کے درد کے ساتھ التہاب ہوتا ہے اور ذرا سی حرکت کرنے مثلاً زور کا سان لینے' کھانسنے' پیٹ پر ہاتھ رکھنے یا کپڑا چھو جانے سے مریض تڑپ اٹھتا ہے۔

ورمی درد دبانے سے زیادہ ہوجاتا ہے اور عضلی درد میں حرکت کرنے یا انگلیوں سے ٹھوکنے پر زیادتی ہوتی ہے لیکن تشنجی اور عصبی درد میں دبانے سے تخفیف اور کمی محسوس ہوتی ہے۔

بعض اوقات درد ایک قسم کا ہوتا ہے لیکن مختلف اعضاء میں ہونے کی وجہ سے مختلف نوعیت کا ہوتا ہے مثلاً غشاء مائی (صفاق' غشاء الریہ وغیرہ) اور غشاء زلالی (مفصلی) کا ورمی اور سوزشی درد نہایت شدید اور تیز ہوتا ہے لیکن غشاء مخاطی کا ورمی درد نسبتاً کم اور بوجھل سا ہوتا ہے جلدی سوزش کی صورت میں بجائے درد کے جلن یا خارش سی ہوتی ہے۔

اکثر درد مقام مرض میں ہوتا ہے مگر کبھی درد مقام مرض سے دور ہوتا ہے چنانچہ کولہے کے جوڑ کے مرض میں گھٹنوں میں اور سنگ مثانہ میں حشفہ میں' ورم گردہ اور مجریٰ بول میں ریگ یا پتھری کے پھنس جانے پر کنج ران یا خصیوں میں درد محسوس ہوتا ہے اس طرح عورتوں میں امراض رحم اور مردوں میں امراض اعضائے تناسل میں کمر بھی درد کرتی ہے امراض جگر میں دایاں مثانہ اور امراض قلب میں بایاں مثانہ درد کرتا ہے حرم مغز کی خرابی سے سینے اور شکم میں یا کسی دوسرے مقام پر جہاں حرام مغز کے اعصاب جاکر پھیلتے ہیں درد محسوس ہونے لگتا ہے قولنج کا درد پیٹ میں بھرتا رہتا ہے عورتوں کے سیلان الرحم کی صورت میں بعض اوقات بائیں پسلی میں بھی درد محسوس ہوتا ہے مردوں میں کثرت احتلام اور جریان کی صورت میں کمر اور گردن میں درد ہوا کرتا ہے۔

جب درد کسی خاص عصب یا اس کی شاخوں میں نہایت شدت کے ساتھ ہوتا ہے تو عصبی درد کہلاتا ہے اس میں درد شدید ٹیسیں محسوس ہوتی ہیں یہ مختلف مقامات کے لحاظ سے مختلف ناموں سے موسوم کیا جاتا ہے چنانچہ جب چہرے یا سر میں ہوتا ہے تو چہرے یا سر کا درد عصبی اور جب ٹانگ میں ہوتا ہے تو درد عرق النساء یا ریگن کا درد اور جب فتور ہضم کی وجہ سے معدے میں ہوتا ہے تو معدے کا عصبی درد یا درد شکم کہلاتا ہے عورتوں میں ایام حیض میں رحم اور خصیۃ الرحم کی خراش کے باعث پستان میں ایک قسم کا درد محسوس ہوتا ہے یہ بھی عصبی درد کہلاتا ہے۔

عصبی اور ورمی درد کا باہمی فرق ذیل کے نقشے سے ظاہر ہے:

عصبی درد	ورمی درد
1- درد ثقیل اور مسلسل ہوتا ہے اور عصب ماؤف کی رفتار کے مطابق پھیلتا ہے۔	1- درد ٹیس دار لیکن ایک جگہ محدود ہوتا ہے اور نبض کی حرکت کے ساتھ اس میں شدت ہوجاتی ہے۔
2- درد کے مقام پر اکثر ورم وغیرہ کچھ نہیں ہوتا درد کے مقام کی رنگت بالعموم زرد ہوتی ہے اس درد میں گرم ٹکور سے ہمیشہ آرام رہتا ہے۔	2- درد کے مقام پر کم وبیش ورم پایا جاتا ہے درد کے مقام کی رنگت بالعموم سرخ ہوتی ہے گرم ٹکور سے زیادتی ہوتی ہے۔

حرکت:

چونکہ دماغ اور نخاع سے حس وحرکت کے اعصاب نکلتے ہیں اس لئے جب ان میں کسی طرح کی خرابی پیدا ہوتی ہے تو حس وحرکت میں سے کسی ایک یا دونوں میں نقصان یا بطلان پیدا ہوجاتا ہے چنانچہ جب حس وحرکت دونوں یا صرف حرکت ناقص یا باطل ہوجاتی ہے تو اسے استرخا یا فالج کہتے ہیں۔

مختلف مقامات کے لحاظ سے فالج کے مختلف نام ہیں مثلاً چہرہ کے فالج کو لقوہ، بدن کے نچلے حصے کے فالج کو فالج اسفل اور آنکھ کے پپوٹے کے فالج کو استرخاالجفن کہتے ہیں۔

کبھی حرکت میں زیادتی ہوجاتی ہے اور غیر اختیاری حرکات سرزد ہوتی ہیں رعشہ اور تشنج میں یہ صورت پائی جاتی ہے۔

علاج الامراض

علاج کے عام اصول وقواعد

مرض کا علاج تین طرح پر کیا جاتا ہے: اول تدبیر' دوم استعمال دوا اور سوم جراحت ہم یہاں پہلی دوقسموں کے اصول و قواعد بیان کرتے ہیں۔

تدبیر

تدبیر سے مراد یہ ہے کہ اسباب ستہ ضروریہ (چھ ضروری اسباب) میں جن پر زندگی کا انحصار ہے تصرف کیا جائے ستہ ضروریہ حسب ذیل ہیں: (1) ہوا (2) ماکول ومشروب (کھانا پینا) (3) خواب و بیداری (4) استفراغ و احتباس (فضلات کا اخراج اور غذا کا بدن میں ٹھہرنا (5) بدنی حرکت وسکون (6) اعراض نفسانی مثلاً غصہ' مسرت' غم وغیرہ۔

امراض میں دواؤں کی طرح تدبیریں بھی ضد ہی اختیار کی جاتی ہیں چنانچہ گرم امراض میں سرد ہوا' سرد غذا اور سرد پانی کا استعمال مفید ہوتا ہے اور سرد امراض میں گرم ہوا اور گرم غذا نفع بخش ہیں اسی طرح اگر کوئی شخص زیادہ کھانے کی وجہ سے بیمار ہو تو اس کے لئے فاقہ کشی یا کم غذا کھانا مفید ہوگا اور اگر کوئی زیادہ بیداری کی وجہ سے تکلیف اٹھا رہا ہو تو اسکے لئے زیادہ دیر تک سونا فائدہ مند ہوگا اسی طرح استفراغ کی صورت میں احتباس اور احتباس کی صورت میں استفراغ مفید ہے اعراض نفسانی میں بھی مخالف وضد صورت پیدا کرنا سود مند ہوتا ہے مثلاً اگر رنج وغم کی شدت کی وجہ سے مرض پیدا ہوا ہو تو مسرت پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

چونکہ تدبیر میں ہوا' پانی اور غذا کو خاص دخل ہے اس لئے ہم ترتیب وار ان تینوں کی اصول وقواعد بیان کرتے ہیں۔

ہوا

مرض کے علاج میں اس امر کو خصوصاً پیش نظر رکھنا چاہئے کہ اسے تازہ ہوا کافی مقدار میں پہنچتی رہے چونکہ جسم انسانی میں آکسیجن کے زیادہ مقدار میں پہنچنے سے خون صاف ہوتا رہتا ہے اور جسمانی افعال صحیح طور پر انجام پاتے ہیں برصغیر میں عوام ہوا کی آمدورفت کو روک دیتے ہیں اور مریض کو تنگ وتاریک کوٹھڑیوں میں رکھنا ضروری سمجھتے ہیں مگر یہ ان کی شدید غلطی ہے مریض کو ہمیشہ ایسے کمرے میں رکھنا چاہئے جو کسی قدر کھلا اور پاک صاف ہو اور اس میں تازہ ہوا اور روشنی کا بخوبی گزر ہو مریض کے کمرے میں کم از کم سامان ہونا چاہئے تاکہ اس میں ہوا کافی مقدار میں موجود رہے اس کے کمرے کی کھڑکیاں اور روشن دان کھلے ہونے چاہئیں البتہ اگر ہوا تیزی سے آئے تو مریض کی چارپائی ایسے رخ پر رکھنی چاہئے کہ ہوا کے جھونکے اسے تکلیف نہ دیں۔

بعض امراض میں تبدیل آب و ہوا کی ضرورت محسوس ہوتی ہے اس غرض کے لئے طبیب کو مریض کے دوران خون اعضائے تنفس' عضلات اور کیفیت ہضم سے آگاہ ہونا چاہئے اگر یہ تمام افعال و نظام صحیح ہوں تو مریض کو پہاڑ یا سمندر پر بھیجنے سے نفع کثیر کی توقع کی جاسکتی ہے۔

مختلف امراض میں مختلف قسم کی آب و ہوا مفید ہوتی ہے دماغی و اعصابی امراض میں زیادہ سرد اور زیادہ گرم ہوا مضر ہوتی ہے البتہ ۰۰۰ اور ضعف ۰ عصبی میں سرد اور پہاڑی ہوا مفید ثابت ہوتی ہے مگر عصبی ورم میں سرد ہوا مضر ہوتی ہے امراض

قلب میں کھلی معتدل میدانی ہوا زیادہ مفید ہوتی ہے البتہ گردل دوسرے امراض سے شفایاب ہونے کے بعد کمزور ہو تو پہاڑی ہوا بہت مفید ہوتی ہے امراض ہضم میں سرد ہوا مفید ہوتی ہے پیچش میں عموماً سرد ہوا سے کوئی فائدہ نہیں پہنچتا مگر اسہال کے لئے سرد ہوا مفید پائی گئی ہے مرض سل ودق میں پہاڑی ہوا بہت مفید ثابت ہوتی ہے مگر جب پھیپھڑے کی کوئی رگ پھٹ جائے یا حنجرہ میں ورم ہو تو زیادہ سرد مقام پر جانا مضر ہوتا ہے امراض جگر، خرقہ بطینہ، ورم رحم، سیلان رحم، کثرت طمث اور بواسیر میں سرد ہوا زیادہ مفید ہوتی ہے وجع المفاصل اور نقرس میں گرم خشک ہوا زیادہ مفید ہوتی ہے اور قلت الدم میں پہاڑی ہوا مفید ہوتی ہے۔

پانی

اکثر امراض میں پانی کو روزمرہ کی مقدار میں استعمال کرانا چاہئے شدید تپوں میں پانی کے زیادہ استعمال سے خون کی کثافتیں جسم سے خارج ہوتی ہیں ریگ و سنگ گردہ میں پانی کا زیادہ استعمال گردہ اور مثانہ کو صاف کرتا رہتا ہے مزمن امراض میں بھی پانی کا زیادہ استعمال اس کی سمیت کو خارج کرتا رہتا ہے امراض جگر و گردہ اور دائمی قبض کے لئے بھی پانی کا کثیر استعمال مفید ہوتا ہے۔

فربہ اور معمر اشخاص کو زیادہ پانی پینا ضرر رساں ہوتا ہے اور اس سے ان کی شریانوں میں تناؤ پیدا ہو کر خون کا دباؤ بڑھ جاتا ہے ضعف معدہ، سوء ہضم اور سوء القنیہ میں بھی زیادہ پانی پینا مضر ہوتا ہے۔

بعض امراض میں پانی کا خارجی استعمال بھی کرایا جاتا ہے چنانچہ محرقہ بطینہ میں ٹھنڈے پانی سے اسفنج تر کر کے تمام جسم پر ملا جاتا ہے یا کبھی مریض کو ٹھنڈے پانی کے ٹب میں بٹھایا جاتا ہے بعض دوسرے طویل معیادی بخاروں میں بھی یہ عمل مفید ہوتا ہے حمی شمسی (سن سٹروک) اور تیز بخاروں میں سر پر برف رکھنا مفید ہوتا ہے۔

مختلف امراض میں معدنی چشموں کا پانی بہت مفید ہے چنانچہ کبریتی (گندھک والے) چشموں کے پانی پینے سے قبض اور ضعف ہضم کو فائدہ ہوتا ہے اور ان کے پانی سے غسل کرنے سے وجع المفاصل اور خارش وغیرہ کو آرام ہو جاتا ہے نمکین چشموں سے قبض، نزلہ، زکام، سنگ گردہ و مثانہ کو فائدہ ہوتا ہے بعض چشموں کے پانی میں فولاد، سم الفار وغیرہ کے اجزاء پائے جاتے ہیں ان سے فقر الدم اور خنازیر کو فائدہ ہوتا ہے اس قسم کے چشمے کشمیر پنجاب (ڈومیل، راولپنڈی) بلجیم، فرانس، جرمنی اور سوئٹزرلینڈ وغیرہ میں پائے جاتے ہیں۔

غذا

مرض میں غذا کو بڑی اہمیت حاصل ہے اس لئے طبیب کو اس کی طرف خصوصاً توجہ دینی چاہئے۔

اکثر امراض میں اشتہا ضعیف اور قوت ہضم کمزور ہو جاتی ہے اس لئے گوشت، گھی، مٹھائی اور نشاستہ دار غذاؤں کو کم کر دیا جاتا ہے بخاروں اور اندرونی ورموں میں ثقیل غذا سے خصوصاً پرہیز ضروری ہوتا ہے ذیابیطس میں نشاستہ دار اجزاء مطلقاً نہیں دینے چاہئیں شدید بخاروں اور مہلک مرضوں میں صرف خاص خاص ہلکی غذاؤں کی اجازت ہوتی ہے مزمن امراض میں مقوی غذا کی ضرورت ہوتی ہے۔

اطباء قدیم نے غذا کی کمی بیشی کے متعلق حسب ذیل اصول وضع کئے ہیں:

1) منع غذا یعنی مریض کو غذا بالکل نہ دینا 2) تقلیل غذا یعنی غذا کم دینا 3) تکثیر غذا یعنی غذا زیادہ دینا 4) تلطیف غذا یعنی لطیف غذا دینا 5) تغلیظ غذا یعنی غلیظ غذا دینا 6) تعدیل غذا یعنی معتدل غذا دینا۔ تفصیل حسب ذیل ہے۔

منع غذا:

بحران امراض اور زمانہ انتہائے مرض میں غذا روک دی جاتی ہے اس لئے اگر غذا دی جائے تو طبیعت غذا کے ہضم کرنے میں مشغول ہوکر مرض کو دفع کرنے سے رک جاتی ہے لیکن اگر مریض اس قدر کمزور ہے کہ اس کے تلف ہوجانے کا اندیشہ ہوتو اس حالت میں غذا دینا ضروری ہے نوبت کے وقت بھی غذا دینا منع ہے تاکہ ہضم کی حرارت سے بے چینی میں اضافہ نہ ہو۔

تقلیل غذا:

کئی طرح کی جاتی ہے ایک یہ کہ غذا کی مقدار تو کافی ہولیکن اس میں غذائیت کم ہو چنانچہ میوے اور ترکاریاں ایسی غذائیں ہیں اس قسم کی غذا اس وقت دی جاتی ہے جب اشتہا اور ہضم دونوں قوی ہوں لیکن بدن میں اخلاط ردیہ کی پیدائش زیادہ ہو اس قسم کی غذا اپنی کثرت کی وجہ سے معدہ کو بھر دیتی ہے بھوک کو تسکین دیتی ہے معدہ کو ہضم غذا میں مصروف کردیتی ہے مگر غذائیت کی کمی کی وجہ سے اخلاط کو زیادہ نہیں کرتی دوسرے یہ کہ غذا کی مقدار کم ہولیکن اس میں غذائیت کافی ہو چنانچہ انڈے گوشت مرغ وغیرہ ایسی غذائیں ہیں اس قسم کی غذا اس وقت دی جاتی ہے جب فعل اشتہا و ہضم کمزور ہو اور اس کے باوجود بدن کو غذا کی زیادہ ضرورت ہو یہ غذا جلد اور بآسانی ہضم ہوکر بدن کو قوت پہنچاتی ہے تیسرے یہ کہ غذا کی مقدار اور غذائیت دونوں کم ہوں جیسے ساگ پات اور سبزی ترکاری یہ غذا اس وقت دی جاتی ہے جب بھوک اور ہضم دونوں ضعیف ہوں اور بدن رطوبات سے بھرا ہوا ہو ایسی غذا بوجہ کمی مقدار جلد ہضم ہوجاتی ہے اور اس سے اخلاط بھی زیادہ پیدا نہیں ہوتے۔

تکثیر غذا:

غذا کی مقدار اس وقت بڑھائی جاتی ہے جب مریض کا معدہ قوی اور ہضم جید ہو اور اس میں قوی ریاضت کی استعداد پیدا کرنا مقصود ہو ایسی غذا امراض مزمنہ کی ابتداء میں کھلائی جاتی ہے تاکہ آئندہ درجات مرض میں قوت کو قائم رکھنے کا ذخیرہ بدن میں موجود رہے۔

تلطیف غذا:

جب مریض کو فوری قوت پہنچانے کے لئے غذا کی ضرورت ہوتو اس حالت میں اسے لطیف غذا دی جاتی ہے جو اپنی لطافت کے باعث بہت جلد جزو بدن بن کر طاقت پیدا کرتی ہے چنانچہ اس حالت میں شراب یا ماء الحم وغیرہ استعمال کئے جاتے ہیں لیکن ان کے دینے میں یہ احتیاط ضروری ہے کہ غلیظ غذا مثلاً قلیہ اور ہریسے کے بعد نہ دیں ورنہ وہ راستہ بند ہونے کی وجہ سے بہت جلد فاسد ہوکر پہلی غذا کو بھی خراب کردیں گے۔

تغلیظ غذا:

جب کسی عضو کی حس کو ست کرنا مقصود ہوتو اس وقت غلیظ مثلاً کلہ پاچہ ہریسہ وغیرہ) دی جاتی ہے لیکن اگر سدہ پڑجانے کا اندیشہ ہوتو اس وقت ایسی غذا نہ دیں۔

تعدیل غذا:

جب قوت قوی اور مرض کا انتہا بعید ہوتو اس وقت ایسی غذا دینی چاہئے جس میں غذائیت کے باوجود مرض کو دفع کرنے کے لئے دوائی اجزاء بھی موجود ہوں جیسے کاہو' کاسنی' انجیر' آلو بخارا' مویز منقی وغیرہ ان کو حسب کیفیت مرض اضافہ کرنا چاہئے۔

انتباہ:

غذا نہ صرف بدنی طاقت کو قائم رکھتی ہے بلکہ مرض کو بھی قوت پہنچاتی ہے اس لئے مریض کو غذا کی صرف اتنی مقدار دینی چاہئے جو اس کی قوت کو قوی رکھنے کے لئے ضروری ہے اس اصول کے پیش نظر رکھتے ہوئے امراض مزمنہ میں غذا دینے میں کمی نہیں کرنی چاہئے البتہ زمانہ انتہا کے قریب غذا کم کردینی چاہئے اور امراض حادہ فی الغایۃ میں غذا نہیں دینی چاہئے البتہ کسی قدر تقویت کے لئے آب خالص، گلاب یا سکنجبین کو استعمال کرانا چاہئے کہ ان میں بھی کچھ غذائیت ہے مگر یاد رکھنا چاہئے کہ قوت کے ضعیف ہونے کی صورت میں بحران کے وقت بھی غذا دینی چاہئے کیونکہ جب قوت ہی ساقط ہو جائے گی تو پھر مریض کیونکر بچ سکتا ہے۔

اہم امراض میں غذا و پرہیز

چونکہ ذیل کے امراض میں غذا و پرہیز کا خصوصاً خیال رکھنا چاہئے اس لئے ہم ان کے پرہیز و اغذیہ کو تفصیل سے تحریر کرتے ہیں:

اسہال

غذا: حلوان اور چوزوں کی یخنی، کچے انڈوں کی سفیدی پانی میں حل کرکے خشک ٹوسٹ، دودھ کے ساتھ ابلے ہوئے چاول، اراروٹ، ساگودانہ، دلیہ دو گھنٹے تک ابال کر پکایا ہوا، دودھ ایک تہائی چونے کا پانی ملا لیا گیا ہو۔

پرہیز: تمام تلی ہوئی اشیاء، میدے کی روٹی، ہر قسم کی سبزی، مغزیات اور خشک میوہ جات، پیسٹری، ملائی کی برفی، برف کے پانی ہر قسم کی مٹھائی وغیرہ سے۔

شدید اسہال میں کم از کم بارہ گھنٹے تک ہر قسم کی غذا کو روک دیں بادی و ثقیل اور سخت غذائیں بالکل نہ کھائیں تھوڑی تھوڑی غذا باقاعدہ وقفوں سے کھائیں۔

امراض جگر

غذا: تازہ سبزیوں کے شوربے، ہلکی یخنی، حلوان اور چوزوں کا گوشت، ابلی ہوئی مچھلی جئی یا گیہوں کے آٹے کی روٹی، ساگودانہ ڈبل روٹی کے خشک ٹوسٹ، تمام تازہ سبزیاں آلو، پالک، سلاد، میتھی، دودھ، ہلکی چائے اور قہوہ، سوڈا واٹر اور لیمن وغیرہ۔

پرہیز: بھنے ہوئے گوشت، کلہ پاچے، مرغن اغذیہ، انڈے، مکھن، شکر، مٹھائی، پنیر، خشک میوہ جات اور مغزیات، پیسٹری، کیک وغیرہ ہے۔

حمیات

غذا: کچے گوشت کا رس، سبزیوں کے شوربے، حلوان اور چوزوں کا شوربہ، سنگترہ وغیرہ، میوہ جات کے رس، یخنی، لیمونڈ جس میں انڈے کی سفیدی حل کرلی گئی ہو، نیم برشت انڈے، ماء الجبن، دودھ، میلنز فوڈ، نیسٹل فوڈ، اراروٹ، دلیہ، جئی کا دلیہ، چھاچھ، آش جو، چاولوں کی پیچ، سوڈا واٹر وغیرہ۔

پرہیز: ہر قسم کی ثقیل اور ٹھوس غذاؤں سے اس وقت تک پرہیز کریں جب تک جسم کا درجہ حرارت بالکل طبعی نہ ہو جائے۔

ہر قسم کی سیال غذائیں دینی چاہئیں جو اجزاء ایک باریک چھلنی میں سے نہ گزر سکیں وہ ہرگز غذا میں نہیں دینے چاہئیں۔

ذیابیطس

غذا: چوزوں کا شوربہ، ٹماٹر کا شوربا، ہر قسم کی مچھلی شکار اور پرندوں کا گوشت انڈے، گردے، لبلبہ، اچار، مولی، کاہو، پالک، ٹماٹر، پیاز، ہر قسم کی بوٹیاں، ہر قسم کے مغزیات، بادام، اخروٹ، مونگ پھلی، مغز تخم کدو شیریں، مغز تخم خربزہ، مغز تخم خیارین وغیرہ ترش میوہ جات، چائے اور قہوہ بغیر شکر، سوڈا واٹر۔

پرہیز: کلیجی، گیہوں کی روٹی، چاول وغیرہ تمام نشاستہ دار چیزیں، ساگودانہ، اراروٹ، جو، جئی، میٹھی سبزیاں، مثلاً آلو، گزر، باقلا، مٹر، شلغم، تمام شیریں میوجہ جات، مثلاً سیب، ناشپاتی، آلو بخارا، انگور، سنگترے، خوبانی، کھجور، شفتالو، کیلا، شہد، مٹھائیاں، برف مربے وغیرہ نہ کھائیں۔

نشاستہ دار اور شکر یلی غذاؤں کو ترک کردیں ان کے بجائے حیوانی اغذیہ اور چربیاں زیادہ دیں شکر کی بجائے سکرین استعمال کریں اور پانی کثیر مقدار میں پئیں۔

ریگ و سنگ گردہ

غذا: اگر ریگ اور پتھری حمض بولی (یورک ایسڈ) سے بنی ہو دودھ، مکھن، انڈے، اکثر سبزیاں

پرہیز: ہرطرح کے گوشت، مٹر، پیاز، لوبیہ، چائے، کافی، شراب جو سے۔

غذا: اگر ریگ اور پتھری کیلیسم، آگزیلیٹ سے بنی ہو گوشت، مچھلی، آلو، گندم کبھی کبھی انڈے، دودھ اور گوشت میں ملا کر سبزی۔

پرہیز: چاول، بینگن، مولی، میتھی، پالک سے۔

سل ودق

غذا: چوزوں اور بٹیر کے گوشت کی یخنی، آش جو، چاول، باقلا اور مٹر کا شوربا، گوشت کا رس اور ہلکی چائے، تازہ مچھلی، شکار اور پرندوں کے گوشت سینک کر پکایا ہوا دنبے کا گوشت، بھیڑ بکری کے مغز، کچے انڈے، دودھ کے ساتھ پھینٹے ہوئے، گیہوں کی روٹی، جئی کی روٹی مکھن کے ساتھ، پیاز، ٹماٹر، پالک کا ہو، مٹر چاول، آلو بخوبی پکے ہوئے، مکھن، بالائی، روغن زیتون، روغن جگر ماہی، بادام ہر قسم کے مغزیات، چاکلیٹ، ہڈیوں کا مخ، ہر قسم کے تازہ پکے ہوئے میوہ جات، شہد اور دودھ، چھاچھ، سوڈا واٹر، لیمونڈ، جنجر۔

پرہیز: ثقیل اغذیہ مثلاً سخت گوشت، خشک میوہ جات، پیسٹری، تلے ہوئے آلو، گوبھی، چقندر، گزر، اراروٹ، کیک، تمام تلی ہوئی اشیاء اکثر قسم کی مٹھائیاں اور پیسٹری وغیرہ سے۔

روغن اور حرارت پیدا کرنے والی غذائیں جس قدر بخوبی ہضم کرسکتے ہوں کھائیں دونوں وقت کے کھانوں کے مابین اور سونے سے پہلے بھی کچھ کھانا ضروری ہے۔

سمن مفرط

غذا: مچھلی، گوشت بہت کم مقدار میں، گیہوں کی روٹی یا سکٹ، گوبھی، پالک کا ہو، ٹماٹر، مولی، پنیر، انگور، سنگترہ، لیموں، سیب، ناشپاتی، ترش میوہ جات، مویز منقی، بیر، زرشک، چائے، قہوہ، سوڈا واٹر وغیرہ۔

پرہیز: ہر قسم کے شوربے، زیادہ گوشت ہر قسم کی چربیلی اشیاء، آلو، چاول، زیادہ مصالحہ جات، شلغم، چقندر، پیسٹری، کیک، دودھ، بالائی مٹھائی وغیرہ۔

شکر یلی نشاستہ دار اور چربیلی اغذیہ سے خصوصیت کے ساتھ پرہیز کریں البتہ چربیلی اشیاء تھوڑی مقدار میں دے سکتے ہیں غذا کے ساتھ پانی یا دیگر مشروبات بالکل نہ دیں شکر کی جگہ سکرین دے سکتے ہیں۔

سوزاک

غذا: یخنی' ہر قسم کی سفید ابلی ہوئی مچھلی' اکثر قسم کی تازہ دھلی ہوئی سبزیاں' پالک' ابلے ہوئے پیاز' گوبھی' کاہو' ٹماٹر' لیموں' انگور کا تازہ رس وغیرہ۔

پرہیز: چائے' قہوہ' ہر قسم کی محرک اور گرم اشیاء' پنیر' بھنے ہوئے گوشت' زیادہ مصالحہ دار اشیاء مباشرت' اور قوی ورزشوں سے۔
ابتدا میں مرض میں پانی بکثرت پئیں سونے سے پہلے بالکل کچھ نہ کھائیں پئیں۔

سوء ہضم

غذا: یخنی' ٹماٹر کا شوربا' مچھلی' حیوان کا گوشت' ماء اللحم' کچے یا نیم برشت انڈے موٹے آٹے کی روٹی' ٹوسٹ' چاول' ساگودانہ' اراروٹ' مکی' تازہ سبزیاں پالک' کاہو' لوکی' لوبیا' مٹر' ٹماٹر' آلو قلیل مقدار میں' سنگترہ' پکے ہوئے سیب' ناشپاتی' کیلے' انگور وغیرہ اچھی طرح پکے ہوئے تازہ میوہ جات' دودھ' ہلکی چائے' سوڈا واٹر وغیرہ۔

پرہیز: گاڑھے شوربے اور تلی ہوئی اشیاء' گرم اور تازہ روٹی ہر قسم کے مغزیات' کلیجی' گردے' محفوظ گوشت' بطخ اور گائے وغیرہ کے ثقیل گوشت' زمین کے اندر کی سبزیوں' شلغم' گاجر' گوبھی' آلو' اروی' پیسٹری' خشک میوہ جات' کھجور' پنیر' ملائی کی برفی' زیادہ چائے اور قہوہ وغیرہ سے۔

نکتہ: سوء ہضم میں غذا کو بہت اچھی طرح چبا چبا کر اوقات مقررہ پر بھوک سے ہمیشہ کم کھایا کریں۔

شدید ورم گردہ

غذا: پیاز کے ساتھ اراروٹ کا شوربا' دودھ چاول' آلو کا شوربا' ٹماٹر کا شوربا' تازہ سفید مچھلی' پرندوں کے سفید گوشت' روٹی' چاول' دلیا' ساگودانہ' تازہ سبزیاں' پالک' شلغم' کدو' مونگ کی دال' کاہو' پیاز' مکھن' بالائی' روغن زیتون' بادام وغیرہ' مغزیات' مین میوہ جات' ہلکی چائے' دودھ

پرہیز: ہر قسم کے سرخ گوشت' زیادہ مصالح' تلی ہوئی مچھلی' مٹر' باقلا چنے اور ماش کی دالیں' پنیر' مٹھائی' کیک' قہوہ' تمباکو وغیرہ سے۔ زیادہ شدید حالات میں صرف دودھ دیں اور ایسی کثیر الغذا چیزیں دیں جو بآسانی ہضم ہوسکیں۔

مزمن ورم گردہ

غذا: سبزیوں اور مچھلی کا شوربا' آش جو کے ہمراہ' ابلی ہوئی تازہ مچھلی' آٹے کی روٹی' چاول دودھ کے ٹوسٹ' ہر قسم کے غلے' تازہ سبزیاں' پیاز' بند گوبھی' پھول گوبھی' آلو کا بھرتا' کھمبی' کاہو' پالک بخوبی پکے ہوئے میوہ جات' چائے' دودھ' ہموزن گرم پانی ملا کر' ماء البیض اور انگور کا تازہ رس۔

پرہیز: ہر قسم کے محرکات' تلی ہوئی مچھلی اور ہر قسم کے گوشت' باقلا' مٹر' کیک' پیسٹری اور ملائی سے برف سے۔

ضعف و کمی خون

غذا: ہر قسم کا شوربا' یخنی' مچھلی' گوشت' انڈے' گیہوں اور جئی کی روٹی اور ہر قسم کے بسکٹ' ہر طرح کی سبزیاں بخوبی پکی ہوئی'

میوہ جات میں سے سیب، ناشپاتی، شفتالو وغیرہ اور ان کے شہد میں تیار کئے ہوئے مربے، مشروبات میں سوڈا واٹر اور دودھ وغیرہ۔

پرہیز: سخت اور ثقیل گوشت، گوبھی، کرم کلہ، گاجر، مولی، شلغم، آلو، زیادہ گرم مصالح، سرکہ، پیسٹری، کیلے، اناس وغیرہ سے۔

نکتہ: زود ہضم اور لطیف غذا تھوڑی تھوڑی مقدار میں کئی مرتبہ دیں۔

ضعف اعصاب وسوء مزاج عصبی

غذا: دُنبے کا گوشت، تازہ مچھلی، پرندوں کا گوشت، بکری یا دنبے وغیرہ کا مغز، کلیجی، چاول، موٹے گیہوں کی روٹی، مکھن، دودھ، آش جو پکے ہوئے، آلو ہر قسم کے مغزیات، بادام وغیرہ، پیاز، ٹماٹر، پالک، کاہو، مٹر، بالائی، روغن زیتون، روغن جگر ماہی، ہڈیوں کا مغ، کیک چاکلیٹ، ساگودانہ، شہد اور دودھ، سوڈا واٹر، لیمونیڈ، جنجر وغیرہ۔

پرہیز: زیادہ نشاستہ دار میٹھی اغذیہ، سخت اور محفوظ گوشت اور مچھلی، شلغم، گذر تلے ہوئے آلو، چقندر، گوبھی، اراروٹ، تمام تلی ہوئی اغذیہ، پیسٹری وغیرہ۔

جس قدر زیادہ سے زیادہ ہضم کر سکیں چرب اور مولد حرارت غذائیں استعمال میں لائیں۔

قبض

غذا: چوپائے اور پرندوں کا گوشت اور ان کی یخنی، بے چھنے آٹے کی روٹی، اچھی طرح پکائی ہوئی تازہ سبزیاں، پالک، ابلی ہوئی پیاز، پھول گوبھی، سلاد، کاہو، ٹماٹر، روغن زیتون، انجیر، آلو، تمر ہندی، سیب، سنگترے، صبح نہار منہ چھوٹے بڑے انگور، کشمش، ناشپاتی، شفتالو، رس بھری، دیگر ہر قسم کے میوہ جات، غذا سے پہلے یا دو وقت کی غذاؤں کے درمیان، صبح اٹھ کر گرم پانی میں قدرے نمک ملا کر پینا نہایت مفید ہے۔ پانی کثیر مقدار میں پینا چاہئے۔ سوڈا واٹر اور لیمونیڈ کا استعمال بھی کر سکتے ہیں۔

پرہیز: ہر قسم کے محرکات، تلی ہوئی اغذیہ، زیادہ مصالح، تمام سخت گوشت، نمکین گوشت اور مچھلی، کلیجی، سخت ابلے ہوئے انڈے، باقلا، مٹر، مغزیات، اناس، کیلے، میدے کی روٹی، چاول، مٹھائی، پیسٹری، پنیر، دودھ، اچار اور مربے وغیرہ منع ہیں۔

ایسی غذائیں زیادہ استعمال کریں جن کے فضلات زیادہ باقی رہیں۔

محرقہ بطنیہ (ٹائیفائیڈ فیور)

غذا: دودھ، دہی کا مٹھا، آش جو، ہلکی چائے، پتلا ساگودانہ، سنگترہ، ناشپاتی، سیب اور انار شیریں کا پانی۔

پرہیز: ہر طرح کے گوشت، نشاستہ دار اور روغنی غذاؤں سے بلکہ تمام دوسری غذاؤں سے۔

چونکہ محرقہ بطنیہ میں آنتوں میں ورم ہو جاتا ہے اس لئے اس میں غذا کی بہت احتیاط ہونی چاہئے اور کوئی ٹھوس غذا نہیں دینی چاہئے۔

وجع المفاصل

غذا: سبزیوں کے سادہ شوربے، تازہ مچھلی، پرندوں کے گوشت قلیل مقدار میں انڈوں کی سفیدی، مشروبات میں پھینٹ کر، ٹوسٹ، روٹی، چاول، قلیل مقدار میں، کاہو، پیاز، گوبھی، سلاد، تازے مٹر، پالک، لوبیا، سنگترے، لیموں، ترش سیب، بیر، شفتالو، زرد آلو، آلو بخارا، شہد، دم پخت اور بھنے ہوئے میوہ جات، سوڈا واٹر، دودھ، چھاچھ، ہلکی چائے یا قہوہ، لائم جوس، لیمونیڈ وغیرہ۔

پرہیز: گاڑھے شوربے، سخت پکے ہوئے انڈے، تلی ہوئی اشیاء، اچار، زیادہ گرم مصالحہ جات، محفوظ اور خشک گوشت اور میوہ جات، شلغم، سرکہ، ٹماٹر، پیسٹری، انگور، ناشپاتی، آلوچے، میدے کی روٹی، ہر قسم کی مٹھائی، مغزیات، تیز قہوہ کھمبی وغیرہ سے۔

صفحہ آئندہ پر ہم اہم مرض کے لئے مخصوص غذائیں اور مصالح درج کرتے ہیں۔

بعض امراض میں مخصوص غذائیں اور مصالح

مرض	غذا	مرض	غذا
آشوب چشم	سیب	جلدی امراض	لہسن، نخود، لیموں، پیاز، نارنگی، ٹماٹر
احتباس حیض	الائچی، نارجیل، امرود، آم، خربزہ	چھاجن	گاجر، لیموں، اخروٹ
اختلاج قلب	آملہ، سیب، لیموں، اناناس، انار، کدو	خراش گلو	لہسن، شہد، شہتوت، پیاز، مولی
اسہال	سفیدی بیضہ، سیب، الائچی، قہوہ، چاول، انار، بہی	خسرہ	کاہو، انگور، زیرہ ولایتی
امراض سینہ	بادام، انجیر، لہسن، شہتوت، پیاز، نارنگی	خناق	لہسن، لیموں، شہتوت، اناناس
امراض گردہ	سیب، کیلا، چقندر، روغن بید انجیر، ولایتی زیرہ	درد شکم	قند سیاہ، لیموں، پیاز، بادیان
امراض ریہ	سیب، گوبھی، گندر، شہد	درد سر	سیب، کشمش، سبز، انگور، نارنگی، اناناس
انفلوئنزا	لہسن، نارنگی، آب گرم، دارچینی	دق	گوبھی، زیرہ ولایتی، گاجر، دارچینی، کھجور، لہسن، انگور، شہد، نارنگی
بال توڑ مہاسہ	لیموں	دق امعاء	گاجر، لہسن
بوائی پھٹنا	لہسن، لیموں، پیاز، شلغم	دمہ	انجیر، شہد، نارنگی، اخروٹ
بواسیر	زرد آلو، باجرہ، گندر، اسپغول، چاول، پالک، کدو	سرطان سل	دارچینی، لہسن، پیاز، سیب، مکھن، گندر، انجیر، لہسن، انگور، شہد، آم، دودھ، نارنگی، خشخاش، پالک
پھوڑا	انجیر تازہ، شہد	سنگ مثانہ	سیب، بادام تلخ، الائچی، شہد، روغن زیتون، انار
ترشی معدہ	سیب، نارنگی، لیموں	سوء ہضم	سیب، پنیر، نمکین، لیموں، نارنگی
ترش ڈکار	لیموں، نارنگی	سوکھا	بادام، مکھن، نخود، دودھ، آلو، اخروٹ، گیہوں
جب	کیلا	گنٹھیا	سیب، گندر، سبز، مٹر
ضعف امعاء	سیب، لیموں، نارنگی، اناناس	مالیخولیا	سیب، شریفہ، لیموں، نارنگی، فالسہ، اناناس، انار
ضعف باہ	سیب، پالک	مرگی	سیب، انجیر، پودینہ، انار ترش، ہینگ

ضعف جگر	سیب' کیلا' گنذر' پنیر' انگور' لیموں' پالک' ٹماٹر	معمولی تپ	سوڈا دودھ' سیب' آش جو' انگور' انار شیریں
ضعف دماغ	سیب' کیلا' انگور' اناس' کدو' انار شیریں	ملیریا	انگور' لیموں' نارنگی' انار' کیلا
ضعف عامہ	سیب' کیلا' جو' گنذر' ناشپاتی' پالک	موچ	کیلا
غشی	سیب' انجیر' پودینہ' انار' ترش' ہینگ	نزلہ وزکام	مویز' انجیر' شہتوت' عناب
قے الدم	سیم' لوکاٹ' انار' لوبیا' پالک' سنگھاڑا	ہیضہ	کافور' قہوہ' لیموں' پیاز' سکنجبین
قلت دم	سیب' کیلا' پالک' دہی' انڈے	کھانسی	مویز' انجیر' شہتوت' عناب' شہد
کھانسی	مویز' انجیر' شہتوت' عناب	نمونیا	شہد

اغذیۃ المرضیٰ

ذیل میں ان غذاؤں کی ترکیب درج ہے جو عام طور پر مریضوں کو استعمال کرائی جاتی ہیں:

اسفید باج:

(شوربائے سادہ) گوشت کو ہڈی اور چربی سے صاف کر کے بغیر مصالحہ و ترشی پکائیں اس کا شوربا مریض کو استعمال کرائیں اگر مریض کا مزاج گرم ہو تو اس میں آلو بخارا ملائیں۔

انڈے کا پانی:

دو تازے انڈے لے کر ان کی سفیدی نکال کر آدھ سیر پانی میں آہستہ آہستہ ملائیں جب اچھی طرح حل ہو جائے تو ذائقہ کے لئے تھوڑا سا نمک یا شکر ملا دیں بچوں کو قے اور دست آنے کے زمانہ میں جب غذا ہضم نہیں ہوتی تو یہ انڈے کا پانی بہت مفید ہوتا ہے اس میں غذائیت بھی ہوتی ہے اور ہضم بھی ہو جاتا ہے۔

السی کی چائے:

دمہ' کھانسی اور پیشاب کی جلن میں السی کی چائے پلایا کرتے ہیں جس کی ترکیب یہ ہے کہ السی کو دھو کر صاف کر کے ایک چائے دانی میں ڈال کر اوپر سے سیر آدھ کھولتا ہوا پانی ڈال کر ڈھک دیں اور گھنٹہ آدھ گھنٹہ تک پڑا رہنے دیں اس کے بعد چھان کر بقدر ضرورت چینی ملا کر مریض کو دیں۔

اراروٹ:

یہ ایک قسم کی ہلکی اور لطیف غذا ہے جو ایک درخت کی جڑ کے سفوف سے تیار کی جاتی ہے بازار میں انگریزی دوفروشوں سے ملتی ہے بعض دکاندار اس میں چاول کے آٹے کی آمیزش کر کے اسے سستا بیچتے ہیں اس کے پکانے کی ترکیب یہ ہے:

نو گرام سے بارہ گرام تک عمدہ اراروٹ کو تھوڑے سے دودھ میں حل کر کے کسی قدر گاڑھا قوام بنالیں اس کے بعد 400 ملی لیٹر دودھ میں تھوڑی سی کھانڈ ملا کر جوش دیں جب دودھ اچھی طرح جوش کھا جائے تو اس کو اراروٹ پر تھوڑا تھوڑا ڈالتے جائیں اور چمچہ سے ہلاتے رہیں جب ایک جان ہو جائے تو ٹھنڈا کر کے چمچے سے کھلائیں۔

بریڈ جیلی:

60 گرام یا 120 گرام ڈبل روٹی کے سوکھے ہوئے ٹکڑے پانی یا دودھ میں بقدر حاجت میں ایک گھنٹے تک بھگو رکھیں

بعدہ اس میں اس قدر پانی شامل کریں کہ ٹکڑے اچھی طرح ڈوب جائیں اور کھانڈ' دانہ الائچی' خورد یا دارچینی وغیرہ بقدر حاجت داخل کرکے ایک گھنٹے تک جوش دیں پھر کسی باریک کپڑے یا چھلنی میں چھان کر سرد ہونے پر چمچے سے کھلائیں یہ غذا تیار ہونے کے بعد فالودہ کی طرح جم جایا کرتی ہے۔

بیضہ نیم برشت:

ابلتے ہوئے پانی میں انڈا ڈال کر دوتین منٹ تک جوش دے کر نکال لیں تاکہ اس کی سفیدی جم جائے اور زردی نہ جمے پھر اسے توڑ کر زردی کو نمک مرچ لگا کر مریض کو دیں یہ سریع الہضم اور مقوی غذا ہے انڈے کی سفیدی کسی قدر دیر ہضم ہوتی ہے۔

دال کا پانی:

مونگ کی دھلی ہوئی دال 60 گرام 750 ملی لٹر پانی میں کسی قدر نمک ملاکر دوتین گھنٹہ تک خوب پکائیں پھر سرد کرکے پانی اتار لیں اور استعمال کرائیں۔

دلیا:

عمدہ گیہوں کو خوب صاف کرکے بھنوالیں اور دلوا کر دلیا بنا رکھیں بوقت ضرورت تھوڑا سا گھی میں بھون کر اور دودھ یا پانی میں پکائیں اور چمچہ سے ہلاتے جائیں نیز قدرے شکر یا نمک ملائیں اور سرد کرکے مریض کو کھلائیں۔

دودھ انڈا:

آدھ پاؤ گرم دودھ میں ایک انڈے کی زردی پھینٹیں اور قدرے کھانڈ بھی ملالیں اور مریض کو کھلائیں۔

دودھ سوڈا:

اگر مریض خالص دودھ کو ہضم نہ کرسکے تو دودھ کے ساتھ سوڈا ملا کر دینا مفید ہوتا ہے چنانچہ پاؤ بھر کر جوش کیا ہوا دودھ لے کر اس میں ایک بوتل سوڈا واٹر ملا کر بقدر ضرورت چینی اضافہ کرکے پلائیں۔

زیر باج:

گوشت صاف شدہ کو خشک میوہ جات اور سرکہ کے ہمراہ پکائیں اور زعفران اور دیگر مصالحہ جات ڈالیں یہ امراض مرکبہ میں مفید ہے۔

سا گودانہ:

ساگودانہ مصفٰی 30 گرام کو نصف لٹر دودھ یا پانی میں جوش دیں اور چمچہ ہلاتے رہیں نیز تھوڑی سی کھانڈ بھی ملالیں اور ابھی ذرا پتلا ہی ہو کہ اتار کر مریض کو دیں۔

شوربا چوزہ مرغ:

ایک یا دوماہ کا چوزہ مرغ ذبح کرکے آلائش سے پاک کریں اور اس کا باریک قیمہ کرکے ایک قلعی شدہ دیگچی میں ڈال کر اس کے اوپر اس قدر سرد پانی ڈالیں کہ پانی دوتین انگل اوپر تیرتا رہے اس کے بعد تھوڑا سا نمک ملائیں اور ڈھکنے سے دیگچی کے منہ کو ڈھک کر آٹے سے اچھی طرح بند کرکے آگ پر رکھیں اور تین چار گھنٹہ تک آہستہ آہستہ جوش دیتے رہیں بعدہ اتار کر ٹھنڈا کرکے چھان لیں اور مریض کو نیم گرم پلائیں۔

فالودہ:

نشاستہ بارہ تولہ، گائے کا دودھ 250 ملی لٹر چینی آدھ کلوگرام گلاب بارہ گرام پہلے نشاستہ کو دودھ میں پکائیں جب خوب گاڑھا ہو جائے تب ٹھنڈے پانی سے بھرے ہوئے برتن پر لوہے یا پیتل کی چھلنی رکھ کر اس میں ڈالیں اور ہاتھ کی ہتھیلی سے ملیں تاکہ فالودہ چاول چاول ہو کر گرتا جائے اس عرصہ میں برتن سے پانی نکال کر دوسرا ٹھنڈا پانی ڈالتے رہیں یہاں تک کہ تمام فالودہ تیار ہو جائے پھر چینی کی چاشنی بنا کر رکھیں اور تھوڑی سی چاشنی ایک پیالہ میں ڈال کر اس میں فالودہ، تھوڑا دودھ اور گلاب ملا کر کھائیں اگر چاہیں تو تھوڑی برف بھی ڈال سکتے ہیں۔

فیرنی:

30 گرام چاول دھولیں پھر کچھ دیر پانی میں بھگو کر باریک پیس لیں پھر ایک لٹر گائے کے دودھ میں ملا کر آگ پر ایک گھنٹہ تک پکاتے رہیں پھر قدرے مصری ملا کر سرد کر کے کھلائیں۔

قریص:

گوشت کو گرم مصالحہ، ترکاری اور سرکہ کے ہمراہ پکایا جائے۔

ماء الشعیر:

(آش جو) یہ مریضوں کے لئے نہایت دل پسند اور مرغوب غذا ہے بہت لطیف سریع الہضم اور معتدل ہے گرم امراض کے لئے زیادہ موافق ہے سرد امراض میں اس کی تعدیل کی جاسکتی ہے بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ جدید موٹے جو جن کا چھلکا اتار لیا گیا ہو یا ولایتی جو (پرل بارے) ساٹھ گرام لے کر ان کو سرد پانی میں دھودیں پھر ایک لٹر پانی میں آدھ گھنٹے تک بھگوئیں پھر پون گھنٹے تک دھیمی آنچ پر جوش دیں اور اتار کر چھان لیں یہی ماء الشعیر ہے اس میں قدرے نمک یا قند حسب ذائقہ ملا کر مریض کو پلائیں اسے ماء الشعیر کہتے ہیں کبھی نوے گرام جو کو ڈیڑھ لٹر پانی میں دو گھنٹے تک جوش دیتے ہیں ان کا ماء الشعیر مقوی ہے اگر قبض مطلوب ہو تو پکانے سے پہلے جو کو بھون لیں یہ ماء الشعیر محمص ہے۔

نکتہ: اکثر دیسی جو کے پہلی دوسری مرتبہ جوش کئے ہوئے پانی کو پھینک دیتے ہیں اور پھر جوش کر کے پانی اتارتے ہیں۔

اضافہ: بعض وقت اس میں عناب دس دانے، سپستان پندرہ دانے بڑھائے جاتے ہیں اسے ماء الشعیر مدبر کہتے ہیں امراض گلو وسینہ میں یہ زیادہ مفید ہوتا ہے۔

انتباہ: ماء الشعیر کو سکنجبین کے ہمراہ معدہ میں جمع کرنا ممنوع ہے دونوں کے ملنے سے فساد پیدا ہوتا ہے۔

ماء الشعیر ملحم:

جب مریض کو زیادہ طاقت دینا منظور ہو تو ماء الشعیر میں گوشت داخل کرتے ہیں اور ماء الشعیر ملحم کہلاتا ہے اس کے بنانے کی دو ترکیبیں ہیں:

1) گوشت کو قورے کی طرح مناسب مصالحہ کے ساتھ پکائیں مگر گھی نہ ڈالیں اور اگر ڈالیں تو نہایت کم اس کے بعد جو عمدہ چھڑے اور دھوئے ہوئے بقدر ساٹھ گرام شامل کریں اور جدید پانی ڈال کر پکائیں جب جو اچھی طرح گل جائیں تو چھان کر مریض کو پلائیں۔

2) چھڑے اور دھوئے ہوئے جو میں آب یخنی ملا کر یہاں تک پکائیں کہ غلیظ ہو جائے پھر چھان کر کام میں لائیں۔

ماء الجبن:

بکری یا گائے کا تازہ دودھ لے کر قلعی دار دیگچی میں جوش دیں جب اچھی طرح جوش آجائے تو سرکہ یا لیموں اور کسی ترش چیز کا چھنٹا دیں جب دودھ پھٹ جائے تو اسے خوب سرد کر کے کپڑے میں چھان کر صاف پانی لے لیں اسی صاف پانی کا نام ماء الجبن (دودھ کا پانی) ہے ساٹھ ملی لٹر ماء الجبن میں ساٹھ ملی لٹر ماء الشعیر ملا کر دیں ماء الجبن کی مفصل ترکیب اپنے مقام پر درج ہوگی۔

یخنی دم پخت:

بکری یا بھیڑ کی گردن یا سینے کا گوشت نصف کلوگرام قیمہ کر کے فراخ منہ کی بڑی بوتل میں ڈالیں اس میں قدرے نمک بھی ملائیں اور بوتل کا منہ بند کر کے اس کو ایک بڑے دیگچہ میں پانی کے درمیان جوش دیں پانی اس قدر ہو کہ گوشت کے مقام سے ذرا اوپر رہے تین گھنٹے جوش دے کر نکالیں گوشت کو علیحدہ کریں اور یخنی نکال کر کام میں لائیں یہ بہت مقوی غذا ہے۔

علاج بالدواء

مرض کو دور کرنے کے لئے دوا کا استعمال ناگزیر ہوتا ہے دوا سے مراد وہ چیز ہے جو بدن میں جانے کے بعد اسے اپنی کیفیت سے متاثر کرے مگر خود بدن کا جز نہ ہو جائے اگر چہ دوا کچھ عرصہ کے بعد بول و براز یا پسینہ کے ذریعہ خارج ہو جاتی ہے مگر وہ اپنا اثر بدن پر چھوڑ جاتی ہے اس کی مثال اس آگ کی سی ہے جس سے پانی کو گرم کیا جائے یہ ظاہر ہے کہ آگ کو الگ کرنے کے بعد بھی پانی گرم رہتا ہے۔

دواؤں کو استعمال کرنے کے لئے تین قانون اختیار کرنے ضروری ہیں 1) دوا کی کیفیت 2) دوا کا وزن اور درجہ کیفیت 3) دوا کے استعمال کا وقت۔

علاج بالضد

دوا کی کیفیت سے مراد یہ ہے کہ دوا گرم یا سردتر یا خشک یا سرد خشک یا گرم خشک یا گرم تر یا گرم خشک استعمال کی جائے اس کو سمجھنے کے لئے یہ جاننا ضروری ہے کہ تمام امراض کا علاج ان کی ضد سے ہوتا ہے مثلاً اگر مرض گرم ہو تو اس کا علاج سرد دواؤں سے ہوگا اور اگر مرض سرد ہو تو اس کا علاج گرم دواؤں سے کیا جائے گا۔

یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ حرارت، برودت، رطوبت اور یبوست کے علاوہ دیگر کیفیات اور احوال میں بھی ضد کو ملحوظ رکھا جاتا ہے مثلاً اگر قبض ہو تو اس کا علاج تلیین ہوگا، اگر امتلا ہو تو اس کا علاج استفراغ ہوگا۔

وزن و درجہ کیفیت دواء

دوا کو استعمال کرنے کے لئے یہ فیصلہ کرنا ضروری ہے کہ وہ کس درجہ کیفیت کی دواء ہو اور اس کا وزن کتنا چاہئے اطباء نے دواؤں کی کیفیتوں کے چار درجے قرار دیئے ہیں اگر کوئی دوا بدن پر خفیف سا اثر کرے تو اسے درجہ اوّل کہتے ہیں۔ اگر وہ کچھ زیادہ اثر پیدا کرے مگر اس حد تک نہ ہو کہ بدن کو اس سے ضرر پہنچے تو اسے درجہ دوم کہتے ہیں اگر دوا تنی گرمی پیدا کرے کہ اس سے بدن کو نقصان پہنچے تو اسے تیسرا درجہ کہتے ہیں اور اگر وہ دوا ہلاکت آفرین اثر پیدا کرے تو اسے درجہ چہارم کہتے ہیں اس تفصیل کو جاننے کے بعد معلوم کرنا چاہئے کہ دوا کا وزن اور اس کا درجہ کیفیت تجویز کرنے کے واسطے ان دس امور کا لحاظ ضروری ہے: (1) عضو مریض کی طبیعت، (2) مرض کی مقدار، (3) مریض کی جنس، (4) مریض کی عمر، (5) مریض کی عادت،

(6) موسم (7) پیشہ (8) ملک (9) جسمانی حالت اور (10) مریض کی قوت۔ ان کی تفصیل درج یہ ہے۔

عضو مریض کی طبیعت:

اس میں چار امور شامل ہوتے ہیں: (الف) مزاج (ب) خلقت (ج) وضع (د) قوت

مزاج: پہلے یہ معلوم کرنا چاہئے کہ بحالت صحت عضو کا اصلی مزاج کیا تھا اور اب بحالت مرض وہ اپنی اصلی حالت سے کس قدر منحرف ہوگیا ہے جب یہ معلوم ہوگیا تو ایسی دوا تجویز کی جائے گی جو انحراف کا مقابلہ کرکے عضو کو اصلی حالت پر لے آئے مثلاً جگر گرم عضو ہے اس میں گرم مرض پیدا ہوجائے تو معلوم ہوگا کہ انحراف بہت زیادہ ہے اس لئے دوا زیادہ مقدار میں اور زیادہ قوی ہونی چاہئے۔

خلقت: بعض اعضاء اصل خلقت میں گردہ کی طرح ٹھوس ہوتے ہیں ان کے واسطے قوی دوا کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ ان میں بخوبی اثر کرسکے بعض اعضاء مسامدار اور کھوکھلے ہوتے ہیں جیسے پھیپھڑے ان کے لئے لطیف ادویہ کفایت کرتی ہیں۔

وضع: باعتبار وضع بعض اعضاء دوا کے راستوں کے قریب ہوتے ہیں جیسے معدہ ان کے واسطے زیادہ قوی دوا کی ضرورت نہیں ہوتی کیونکہ انہیں دوا براہ راست پہنچ جاتی ہے بعض اعضاء دوا کے راستہ سے بعید ہوتے ہیں جیسے گردہ ان کے واسطے زیادہ قوی دواؤں کی ضرورت ہوتی ہے کیونکہ دوا کا اثر بہت سے طویل راستوں سے ہوتا ہوا اس عضو تک پہنچتا ہے اس غرض کے واسطے دوا کے قوی ہونے کے باوجود اس کے ساتھ عضو مریض کے بدرقہ شامل کرنے کی ضرورت بھی پڑتی ہے چنانچہ امراض گردہ کے ہمراہ مدرات (بول آور ادویہ) اور امراض دل کے ساتھ زعفران شامل کیا جاتا ہے بھی مشارکت (دوا اعضاء کا باہمی تعلق) کے لحاظ سے علاج میں دوا کی رعایت کی جاتی ہے مثلاً جب جگر کے بالائی محدب حصہ میں ورم ہوتا ہے تو چونکہ اس کا تعلق گردہ کے ساتھ ہے اس لئے مدرات کو اس کے علاج میں شریک کیا جاتا ہے اسی طرح جب جگر کے نچلے مقعر حصہ میں ورم ہوتا ہے تو اس کا تعلق آنتوں کے ساتھ ہونے کی وجہ سے علاج میں ادویہ مسہلہ کو شامل کیا جاتا ہے۔

قوت: جن اعضاء کی حس زیادہ تیز اور قوی ہو یا جو اعضاء رئیس و شریف ہوں ان کے علاج میں زیادہ تیز اور قوی دوا کا استعمال نہیں کرنا چاہئے اور نہ ہی کوئی سمی دوا استعمال کرنی چاہئے ان اعضاء میں زیادہ تبرید بھی ممنوع ہے کیونکہ وہ حرارت عزیزی کو بجھا دیتی ہے اگر ان اعضاء میں مواد تحلیل کرنے ہوں تو بغیر قابض دوا کی شمولیت کے محلات استعمال نہ کریں۔

مرض کی مقدار:

اگر مرض ہلکا اور معمولی ہے تو معمولی دوائیں کافی ہوتی ہیں اگر مرض قوی اور سخت ہے تو اس کے واسطے قوی اور تیز ادویہ کی ضرورت ہوتی ہے۔

مریض کی جنس:

مردوں کو بہ نسبت عورتوں کے دوا زیادہ قوی دینی چاہئے عورتوں کے واسطے بوجہ لطافت و سردی مزاج ہلکی دوائیں یا کم مقدار ادویہ کی ضرورت ہوتی ہے عورتوں کو زیادہ سرد ادویہ استعمال کرانی منع ہیں کیونکہ ان کا مزاج پہلے ہی سرد ہے۔

مریض کی عمر:

حسب رعایت عمر بچوں کو خفیف دوائیں یا دوا کی کم مقدار استعمال کرانی چاہئے جوانوں کو قوی اور تیز دواؤں کی برداشت ہوتی ہے بڈھوں میں قوت برداشت کم ہوجاتی ہے البتہ وہ گرم ادویہ کے استعمال کے زیادہ متحمل ہوتے ہیں۔

عمر کے اعتبار سے مقدار دوا

اس جگہ مناسب عمر دوا کی مقدار تحریر کی جاتی ہے:

اگر کسی دوا کی خوراک جوان آدمی کے لئے	4 گرام ہو
تو چھ ماہ سے کم عمر بچہ کے لئے	ڈیڑھ ملی گرام ہوگی
چھ ماہ سے ایک سال کے بچہ کے لئے	2 ملی گرام ہوگی
ایک سال سے دوسال کے بچہ کے لئے	ڈھائی ملی گرام ہوگی
دوسال سے تین سال کے بچہ کے لئے	4 گرام ہوگی
چار سال سے چھ سال کے بچہ کے لئے	ایک گرام ہوگی
چھ سال سے 10 سال کے بچہ کے لئے	ایک گرام ہوگی
دس سال سے تیرہ سال کے بچہ کے لئے	ایک گرام ہوگی
تیرہ سال سے سولہ سال کے بچہ کے لئے	2 گرام ہوگی
سولہ سال سے اٹھارہ سال تک کے لئے	دو گرام ہوگی
اٹھارہ سال سے ساٹھ سال تک کے لئے	4 گرام ہوگی

مریض کی عادت:

جو شخص کسی دوا کے کھانے کا عادی ہو مثلاً سم الفار مافیون بھنگ وغیرہ استعمال کرتا ہے جب بحالت مرض اس کو انہی ادویہ کے دینے کی ضرورت ہو تو یہ دوامیں طبی مقدار سے زیادہ استعمال کرائیں ورنہ ان کا کوئی اثر نہ ہوگا یا ان ادویہ کے بجائے دوسری ادویہ استعمال کرائیں چنانچہ اگر افیونی کو اسہال کا عارضہ ہو جائے تو افیون کے کھلانے سے اس کو کوئی فائدہ نہ ہوگا اس کے واسطے دوسری ادویہ کی تجویز کی ضرورت ہوگی۔

موسم:

دوا کی تجویز میں موسم کا لحاظ ضروری ہے مثلاً اگر مرض گرم ہو تو بھی سرد موسم میں زیادہ سرد ادویہ کا استعمال نہ کرنا چاہئے اسی طرح گرم موسم میں زیادہ گرم ادویہ کے استعمال سے محترز رہیں۔

پیشہ:

گرم پیشہ اشخاص مثلاً لوہار، نجار اور بھٹی پر کام کرنے والوں کو زیادہ گرم دوائیں استعمال نہ کرائیں اسی طرح سرد پیشہ اصحاب مثلاً ملاح، ماہی گیر کو زیادہ سرد دوائیں نہ دیں۔

ملک:

سرد ممالک میں زیادہ سرد دوائیں اور گرم ممالک میں زیادہ گرم دوائیں استعمال نہ کریں۔

جسمانی حالت:

لاغر ندام لوگوں کو زیادہ گرم خشک دوائیں نامناسب ہیں فربہ اندام زیادہ سرد ادویہ کے متحمل نہیں ہوسکتے۔

مریض کی قوت:

اگر مریض طاقتور اور قوی ہے تو وہ زیادہ قوی دواؤں کو برداشت کرسکتا ہے اگر اس کی طاقت کمزور ہے تو اسے زیادہ قوی ادویہ استعمال نہ کرائیں بعض متقدمین نے بیان کیا ہے کہ ان دس امور کے علاوہ یہ بھی ملحوظ رکھنا چاہئے کہ بعض دوائیں بعض اعضاء و امراض میں زیادہ مفید ہوتی ہیں مثلاً صبر و ایارج کا عمل معدہ و دماغ پر زیادہ ہوتا ہے اور جند بیدستر گردہ و مثانہ پر زیادہ اثر کرتا ہے۔ اسی طرح بعض دوائیں بعض خاص امراض میں مفید ہوتی ہیں مثلاً سورنجان اوجاع مفاصل کے لئے مخصوص ہے۔

وقت استعمال دواء

چونکہ عموماً ہرایک مرض کے چار زمانے ہوتے ہیں اس لئے ہرایک زمانہ کے متعلق طریق علاج جداگانہ ہے یہ چار زمانے حسب ذیل ہیں: 1) ابتداء شروع ہونے کا زمانہ 2) تزائید بڑھنے کا زمانہ 3) انتہا مرض کی ترقی کا انتہا پر پہنچ کر ٹھہر جانے کا زمانہ 4) انحطاط مرض کے کم ہونے کا زمانہ۔ ہرایک زمانہ میں مختلف ادویہ استعمال کی جاتی ہیں مثلاً اگر ورم گرم ہو تو ابتدا میں روادعات یعنی مادہ مرض کو لوٹا دینے والی ادویہ استعمال کی جاتی ہیں زمانہ تزائید میں رداعات کے ساتھ محللات (تحلیل کرنے والی دوائیں) بھی شامل ہوں گی۔ انتہا میں صرف محللات اور انحطاط میں خالص (مسامات کھولنے والی دوائیں) اور مسکنات تزاید میں صرف مسکنات (سکون پیدا کرنے والی دوائیں) انتہا میں استفراغات اور انحطاط میں مقویات استعمال کئے جاتے ہیں۔

واجبات علاج

طبیب کو دوران علاج میں یا اس سے پہلے مندرجہ ذیل قوانین کی پابندی لازمی ہے تاکہ علاج کا اثر خاطر خواہ ہو۔

1) مریض کے واسطے فرحت و راحت کے سامان مہیا کرے جن لوگوں سے مل کر مریض کو خوشی ہوتی ہے ان کو مریض کے پاس رکھے جن آدمیوں سے مریض حیا کرتا ہو اور ان کے سامنے رہنے کو مرغوب سمجھتا ہو ان کی صحبت بہت مفید ہے چنانچہ بعض مریض اپنے محبوب کے دیکھنے سے فوراً تندرست ہوتے دیکھے گئے ہیں لذت بخش خوشبوؤں کا سونگھنا اور لطیف نغموں کا سننا بھی ایک عمدہ علاج ہے۔

2) اکثر اوقات آب و ہوا' مکان و موسم کی تبدیلی بھی نفع بخش ثابت ہوتی ہے کبھی ہیئت اور حالت کا بدلنا دینا بھی مفید ہوتا ہے چنانچہ درد کمر میں سیدھا کھڑا ہونا اور بھینگا پن میں کسی چمکدار چیز کو تیز نظر سے دیکھنا نفع بخش ہے۔

3) جب آسان طریقہ سے مرض کا ازالہ ممکن ہو تو مشکل اور سخت تدابیر اختیار نہ کرے ہاں جب آسان تدابیر سے کامیابی نہ ہو تو رفتہ رفتہ قوی تدابیر اختیار کرے لیکن جب قوت کے ازالہ کا اندیشہ ہو تو اس وقت ابتدا ہی سے قوی تدابیر کو عمل میں لانا چاہئے۔

4) ایک ہی دوا پر مداومت نہ کرے کیونکہ طبیعت اس سے مانوس ہوجاتی ہے پھر دوا اتنا اثر نہیں کرتی۔

5) اگر کسی غلط تدبیر سے فائدہ ہو تو اس پر جما نہیں رہنا چاہئے یا اگر کوئی مفید تدبیر کارگر نہ ہو تو اسے جلدی ترک کردینا چاہئے ممکن ہے کہ اثرات دیر میں ظاہر ہوں۔

6) سخت گرمی اور سخت سردی میں تیز دوائیں استعمال نہ کرے اور ان موسموں میں تیز جلاب' قے' فصد' داغنے اور جراحی سے پرہیز کرے۔

(7) جب تک بیرونی تدابیر اور غذا سے علاج ممکن ہو دوا کی طرف رجوع نہ کرے۔

(8) جب مرض گرم یا سرد کے تعین میں دقت ہو تو معتدل دوا پر اکتفا کرنا چاہئے زیادہ گرم یا زیادہ سرد دوا کا استعمال ممنوع ہے۔

(9) کسی چیز کے عارضی فائدہ کو دیکھ کر دھوکہ میں نہیں آنا چاہئے بلکہ واقعی مفید اور مجرب چیز کو اختیار کرنا چاہئے۔

(10) جب ایک مریض میں چند امراض جمع ہو جائیں تو پہلے اس مرض کا علاج کرنا چاہئے جس کے اچھے ہونے سے دوسرے مرض کے اچھے ہونے پر اثر پڑتا ہو جیسے ورم اور زخم میں سے پہلے ورم کا علاج کرنا چاہئے یا جو مرض دوسرے مرض کا سبب ہو جیسے سدہ عفنی بخار کا سبب ہے اس لئے پہلے سدہ کا علاج کرنا چاہئے چونکہ سدہ کا اخراج گرم دوا سے ہوتا ہے اور بخار کے لئے سرد دوا کی ضرورت ہے اس لئے معتدل ادویہ کا استعمال ہونا چاہئے اگر ان سے کام نہ چلے تو اخراج سدہ کے لئے گرم دواؤں کے استعمال کا مضائقہ نہیں کیونکہ ان کا نتیجہ ہمیشہ مفید ہوگا یا ایک مرض دوسرے سے زیادہ اہمیت رکھتا ہو مثلاً ایک مرض شدید ہو اور ایک مزمن تو پہلے شدید مریض کا علاج کرنا چاہئے لیکن اس کے باوجود دوسرے مرض سے بالکل غافل نہ ہونا چاہئے۔

(11) جب مرض اور عرض (مرض کے تابع حالت) جمع ہو جائیں تو پہلے مرض کا علاج کرے البتہ اگر عرض زیادہ قوی ہو تو پہلے اس کے علاج کی طرف متوجہ ہونا چاہئے جیسے قولنج میں شدید درد ہو تو پہلے درد کی تسکین کرنی چاہئے اور پھر قولنج کے علاج کی طرف متوجہ ہونا چاہئے۔

(12) جب مرض کی تشخیص مشکل ہو تو بالکل کوئی دوا نہ دیں اور طبیعت کے حوالہ کر دیں کیونکہ اس حالت میں جو دوا بھی دی جائے گی ممکن ہے کہ وہ تدبیر مخالف ہو اور مرض کے اضافہ کا باعث بنے۔

(13) کبھی صحیح تشخیص کے باوجود دوا فائدہ نہیں کرتی یا فائدہ کرتی ہے تو بہت کم۔ اس کی وجہ تو یہ ہوتی ہے کہ مرض دیرپا ہو جاتا ہے یا قوت کمزور ہو جاتی ہے یا ایسا مرض ہوتا ہے جس کا دور ہونا مشکل ہوتا ہے جیسے سل و دق، جذام، برص، استسقاء زقی رعشہ، بوڑھے آدمیوں کا دمہ، کبھی مریض کی بدپرہیزی سے بھی مرض دور نہیں ہوتا۔

(14) گرم امراض خصوصاً حمیات حادہ میں طبیب کو نہایت احتیاط اور توجہ سے علاج کرنا چاہئے کیونکہ ان میں غلطی مہلک ہوتی ہے اس طرح جن امراض کے ساتھ بخار لازم ہے مثلاً سرسام، ذات الجنب، خناق، ورم رحم وغیرہ ان میں حزم و حذاقت سے کام لینا چاہئے اسہال میں بھی وقت نظر کی ضرورت ہے کیونکہ اس کے بہت سے اقسام ہیں۔

(15) جو امراض اکثر واقع ہوتے ہیں اور آئے دن ان کے مریض مطب میں آتے رہتے ہیں ان کے متعلق معالج کو ہر طرح کی معلومات بہم پہنچانے کی سعی کرنی چاہئے اس قسم کے امراض حسب ذیل ہیں:

ہر قسم کے بخار حمی یوم، حمی صفراوی، حمی بلغمی، شطر الغب، حمی فصلی (ملیریا) محرقہ بطنیہ (ٹائیفائیڈ)، اسہال معدی، اسہال کبدی، اسہال معدی، پیچش، نزلہ، زکام، کھانسی، دمہ، نمونیا، دردسر، شقیقہ، سرسام، آشوب چشم، نکسیر پھوٹنا، درد گوش، درد دندان، درد گلو، قلاع دہن، خفقان، قے، متلی، عرق النساء، وجع المفاصل، نقرس، فالج، لقوہ، تشنج، کزاز، ضعف معدہ، ضعف جگر، ورم جگر، قولنج، استسقاء، کرم شکم اور درد گردہ، سنگ گردہ، خارش، جرب، شری، بثور، ورم، بواسیر، درد معدہ، تخمہ، سلسل البول، فتق، ورم خصیہ، اسقاط حمل، سیلان رحم، احتباس طمث، سیلان طمث، ورم پستان، جریان و احتلام، سوزاک، آتشک، ضعف باہ، خنازیر، سل و دق، انفلوئنزا، ہیضہ، طاعون۔

سوء مزاج کا علاج

جب مزاج اپنی اصلی حالت سے متغیر ہوجاتا ہے تو اسے سوء مزاج کہتے ہیں بحیثیت وقوع سوء مزاج کی تین قسمیں ہیں اول سوء مزاج کے عارض ہونے کا احتمال ہو تا ور وہ ابھی واقع نہ ہوا ہو- دوم سوء مزاج عارض ہوجائے لیکن ابھی ابتدائی حالت میں ہو اور عضو میں استحکام حاصل نہ کرچکا ہو سوم سوء مزاج مستحکم ہوچکا ہو- قسم اول کے لئے تدابیر حفظ ماتقدم ہے اس کے سبب کو دور کریں قسم دوم میں تقدیم بالحفظ اور علاج بالضد کریں سوء مزاج بارد ابتدا میں کسی تدبیر کا محتاج نہیں ہوتا بلکہ وہ بدن کی حرارت عزیزی سے خود بخود زائل ہوجاتا ہے البتہ سوء مزاج حار کے واسطے قوی تدابیر اختیار کرنے کی ضرورت ہے کیونکہ حرارت عزیزی اس میں زیادہ اشتعال پیدا کرسکتی ہے قسم سوم میں علاج بالضد پر کار بند ہوں اور ادویہ قویہ استعمال میں لائیں خصوصاً سوء مزاج بارد کے لئے انتہا میں بوجہ ضعیف حرارت عزیزی زیادہ قوی ادویہ کی ضرورت ہوتی ہے علاوہ ازیں کسی عضو میں خشکی پہنچانا اس میں تری پہنچانے سے سہل اور کم مدت کا طلب گار ہے۔

بحسب کیفیت سوء مزاج کی دو قسمیں ہیں ایک سوء مزاج سادہ دوم سوء مزاج مادی- سوء مزاج سادہ بغیر کسی مادے کے ہوتا ہے اور سوء مزاج مادی مادے کی وجہ سے مثلاً اگر کسی کو دھوپ میں پھرنے کی وجہ سے گمی لاحق ہوئی ہو تو یہ سوء مزاج سادہ ہے اور اگر صفرا کے بڑھ جانے سے گرمی پیدا ہوگئی ہو تو یہ سوء مزاج مادی ہے سوء مزاج سادہ میں تعدیل کیفیت کو بدل دینا کافی ہوتا ہے سوء مزاج مادی میں مادہ کو خارج کرنا لازم ہے اگر اس کے بعد بھی سوء مزاج باقی رہے تو اس وقت معدلات کا استعمال کرنا چاہئے۔

سوء مزاج حار مادی میں بہت ٹھنڈی دوائیں استعمال نہ کریں ورنہ بسا اوقات اس سے گرم اخلاط میں کثافت اور جمود پیدا ہوجاتا ہے جو نضج قبول نہیں کرتا جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ مرض طول پکڑ جاتا ہے نیز حرارت بجھنے سے قوتیں ساقط ہوجاتی ہیں اور سوء مزاج حار سوء مزاج بارد سے بدل جاتا ہے۔

اگر کسی سن رسیدہ کو سوء مزاج گرم و خشک ہوجائے تو اس کو سرد تر قوی دوائیں استعمال کرانی چاہئیں تا کہ یہ عارضی گرم خشک مزاج زائل ہوکر اصلی سرد تر مزاج قائم ہوجائے۔

سرد اور گرم ادویہ کو بکثرت استعمال نہیں کرنا چاہئے کیونکہ گرم ادویہ کے بکثرت استعمال سے بدن دبلا ہوجاتا ہے حرارت عزیزی تحلیل ہوجاتی ہے غشی کے دورے پڑتے ہیں جس کا انجام ہلاکت ہوتا ہے اسی طرح سرد ادویہ کے کثرت استعمال سے حرارت عزیزی بجھنے لگتی ہے اور بدن ست ہوجاتا ہے۔

جوانوں اور گرم مزاج والوں کو بہت زیادہ گرم دوائیں گھلانا ممنوع ہے اسی طرح بوڑھوں اور سرد مزاج اشخاص اور عورتوں کو کافور وغیرہ زیادہ سرد ادویہ نہ دینی چاہئیں۔

سوء مزاج مادی کی مادے کے اعتبار سے چار قسمیں ہیں دموی، صفراوی، بلغمی اور سوداوی- ہم ان میں سے ہر ایک کا طریق علاج درج کرتے ہیں۔

طریق علاج امراض دموی

اگر غلبہ خون کے باعث خون نکالنا مطلوب ہو تو مناسب رگ کی فصد کرائیں اگر کوئی امر مانع فصد ہو تو حجامت مع الشرط کریں یا جونکیں الگوائیں اور خون کی حالت کی اصلاح کے لئے مندرجہ ذیل معدلات استعمال کرائیں:

معدلات خون: تخم شاہترہ، برگ شاہترہ، برگ حنا، صندل سرخ، صندل سفید، گل نیلوفر، تخم کاہو، عناب ولائیتی، برمنڈی، نیل

کنگھی، منڈی تخم کاسنی، گل سرخ، گل نیب، چوب شیشم، برادہ، آبنوس، آلو بخارا، بنفشہ، برگ نیب، آب انار شیریں، آب انار ترش، آب لیموں کاغذی، آب لیموں شیریں، سکنجبین، شربت عناب، شربت کیوڑہ، شربت کدو، شربت صندل وغیرہ اگر خون میں صفرا کی آمیزش ہو تو بعد مسہل صفرا ہلیلہ زرد، شرب عناب، آب عدس، آب کاسنی، سبز عرق پلانا مفید ہے اگر بلغم ملا ہوا ہو تو بعد تنقیہ بلغم، کابلی، تخم بالنگو، تخم ریحان، پرسیاؤ شان وغیرہ مناسب ہیں مالش اور ریاضت مفید ہے اگر بلغم غلیظ ہو تو سکنجبین آب آلو، آب بادیان، آب شاہترہ وغیرہ استعمال کرائیں، بحالت آمیزش سودا کے سودا انتقیہ کریں۔

طریق علاج امراض صفراوی

امراض صفراوی میں پہلے تین چار روز منضج صفراء استعمال کریں جس کا ذکر منضج میں کیا گیا ہے اس کے بعد ادویہ منضج میں مغز فلوس نوے گرام، ترنجبین، تمر ہندی، گلقند ہر ایک پچاس گرام، شیرہ مغز بادام 5 دانہ اضافہ کر کے مسہل دیں اگر مسہل کے دن پیاس لگے تو عرق مکو، عرق کاسنی تھوڑا تھوڑا پلائیں- غذا وقت دو پہر آش جو وقت سہ پہر کھچڑی مونگ ملائم دیں مسہل کے دوسرے روز یہ تبرید پلائیں لعاب بہانہ 3 گرام، اسپغول 6 گرام چھڑک کر استعمال کرائیں بعدہ معدلات صفراء کا استعمال کریں جو حسب ذیل ہیں:

معدلات صفراء: لعاب اسپغول، لعالب بہدانہ، شیرہ تخم خرفہ، شیرہ تخم کاسنی، شیرہ تخم خیارین، گل بنفشہ، گل نیلوفر، کشنیز خشک، کافور وغیرہ ادویہ مرکبہ، قرص طباشیر ملین، قرص طباشیر قابض، قرص کافور، شربت صندل، شربت آلو بخارا، شربت نیلوفر، شربت بنفشہ

طریق علاج امراض بلغمی

پہلے ایک ہفتہ منضج بلغمی استعمال کریں جس کا نسخہ منضج کی فصل میں درج ہے آٹھویں دن تربد سفید مجوف خراشیدہ ساٹھ گرام، غاریقون 2 گرام، سنا مکی بارہ گرام منضج میں اضافہ کر کے مغز فلوس نوے گرام، شکر سرخ پچاس گرام ملا کر صاف کر کے روغن بیدانجیر بارہ گرام داخل کر کے پلائیں اگر پیاس لگے تو عرق بادیان نیم گرم دیں- غذا وقت دو پہر آب یخنی گوشت اور وقت سہ پہر کھچڑی موٹھ کھلائیں مسہل سے دوسرے روز گلقند ایک تولہ کو عرق بادیان نوے ملی لٹر میں ملا کر صاف کر کے تخم ریحان 4 گرام چھڑک کر پلائیں بعض امراض دماغ میں یہ تنقیہ کفایت نہیں کرتا اس جگہ حب ایارج کی ضرورت ہوتی ہے اگر حب ایارج کھلانا مطلوب ہو تو حسب دستور بالا دو مسہل دے کر تین روز منضج بلغمی استعمال کریں پھر جب ایارج 9 گرام روغن بادام روغن گاؤ میں چرب کر کے ورق نقرہ لپیٹ کر چار گھڑی رات باقی رہے گرم پانی کے ساتھ نگل جائیں اور سو جائیں صبح کے وقت مسہل بلغم بدستور پلائیں لیکن اس میں مغز فلوس اور بیدانجیر شامل نہ کریں پیاس کے وقت بدستور عرق بادیان استعمال کریں اور غذا کا وہی انتظام رکھیں بعد تنقیہ تامہ معدلات بلغم کا استعمال کریں جو حسب ذیل ہیں:

معدلات بلغم: بادیان، انیسون، اصل السوس، برنجاسف، مویز منقی قاقلہ، زیرہ، دارچینی، سنبل الطیب وغیرہ اور ادویہ مرکبہ میں سے معجون فلاسفہ معجون سیر دوا المسک حار اور جوارش جالینوس ہیں۔

طریق علاج امراض سوداوی

پہلے حسب دستور منضج سوداء استعمال کریں اور منضجات میں اس خلط کی بالخصوص رعایت کریں جس کے احتراق سے سودا پیدا ہوا ہے اگر احتراق کی حدت اور حرارت بہت زیادہ ہو تو صرف منضج صفراء کے ذریعہ مادہ کو پکائیں جب نبض عریض اور ملائم ہو جائے، پیشاب گاڑھا اور مکدر آنے لگے اور اس کا رنگ سفیدی سے سیاہی مائل ہو تو قصب الذریرہ، اسطوخودوس، بسفائج، فستقی

ہرایک سات گرام' افسنتین ہلیلہ جات ثلثہ ہرایک 6 گرام سنائی' افتیمون درپاچہ بستہ ہرایک 9 گرام غاریقون مغربل 2 گرام مسہل صفراوی میں زیادہ کرکے تنقیہ کریں دو مسہل کے بعد اگر حب افتیمون سے تنقیہ کریں تو زیادہ مناسب ہے۔

سودا بلغمی و سوداوی میں آلو بخارا 5 دانہ' انجیر زرد 5 عدد' منضج سودا میں اضافہ کریں جب مادہ پختہ ہوجائے تو حسب ذیل مسہل دیں نسخہ مسہل سودا:

منضج سودا میں بسفائج فستقی' افتیمون ولائتی' پارچہ کتاں میں باندھ کر قصب الزریرہ ہلیلجات ثلثہ' غاریقون' مغربل'' تربد موصوف' برگ سناء' مغز فلوس' روغن بادام' یا شیرہ بادام اضافہ کرکے مسہل دیں چونکہ مادہ غلیظ کو نضج کی ضرورت ہوتی ہے اس لئے دو مسہل کے درمیان منضج دیا کریں بعد چند مسہلات کے اگر حسب افتیمون سے تنقیہ کریں تو بہتر ہے ہمیشہ مسہل سے دوسرے روز تبرید آملہ مربیٰ ایک عدد' لعاب گاؤزبان 5 گرام' شربت انار پچیس گرام' تخم ریحان 2 گرام سے دیا کریں امراض سوداوی میں بعد تنقیہ ماء الجبن کا استعمال ہمیشہ مفید ہوتا ہے۔

استفراغ

استفراغ سے مراد ان مواد کا بدن سے اخراج ہے جن کا بدن میں موجود رہنا مضر ہوسکتا ہے چونکہ مواد و فضلات مرض کے بڑھانے میں معاون ہوتے ہیں اس لئے ان کے خارج کرنے کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔

اقسام استفراغ

1) اسہال:

اس میں آنتوں کے ذریعے سے مواد خارج ہوتے ہیں یہ مواد کبھی تو کھانے پینے کی دواؤں سے خارج کئے جاتے اور کبھی حقنہ کے ذریعہ سے یہ تمام امتلائی اور اکثر مادی امراض میں بہت مفید ہوتا ہے اور معدہ آنتوں' جگر' سینہ اور جوڑوں کے اکثر مادی امراض میں نفع بخش ہے اس کے علاوہ دوسرے مادی امراض میں بھی اس سے فائدہ ہوتا ہے۔

2) قے:

اس سے منہ کے ذریعے مادہ خارج کیا جاتا ہے یہ گردہ' مثانہ' معدہ اور سینہ کے امراض کے لئے بہت مفید ہے جگر اور آنتوں کے بعد امراض میں بھی اس سے فائدہ ہوتا ہے۔

3) فصد:

اس میں رگوں میں شگاف دے کر ناقص خون خارج کیا جاتا ہے چونکہ خون میں دیگر اخلاط بھی ملے ہوتے ہیں اس لئے ان کا بھی اخراج ہوجاتا ہے یہ خون کے امراض اور سر سے کمر تک دردوں کے لئے مفید ہے۔

4) حجامت:

یعنی سینگھیاں لگانا اس کی دو قسمیں ہیں حجامت مع الشرط یعنی پچھنوں کے ساتھ سینگھیاں لگوانا اور حجامت بلاشرط یعنی پچھنوں کے بغیر سینگھیاں لگوانا ان سے مواد دوسری طرف جذب ہوتا ہے۔

5) ارسال علق:

یعنی جونکیں لگوانا بھی پچھنوں کے قریب قریب ہے اور یہ سب تدبیریں فصد کی قائم مقام ہیں بچے فصد کے متحمل نہیں

ہوتے اس لئے ان کو جونکیں اور پچھنے لگوانا چاہئیں پاؤں کے تلوؤں اور پنڈلیوں کے نچلے حصے میں سینگھیاں کھچوانے سے مواد اور بخارات دماغ کی طرف نہیں چڑھتے اس لئے یہ عمل امراض دماغ میں مفید ہوتا ہے امراض خون میں جونکیں اور پچھنے لگوانا مفید ہوتا ہے۔

6) تعریق:

پسینہ لانا۔ اس میں پسینہ کے ذریعہ سے مواد بدن کا اخراج ہوتا ہے مختلف بخاروں' استسقاء' مفرط فربہی اور اوجاع مفاصل میں یہ عمل بہت مفید ہے۔

7) ادرار:

اس میں پیشاب کے ذریعے مواد خارج کیا جاتا ہے یہ گردہ مثانہ اور جگر کے امراض تیز وجع المفاصل اور فالج میں مفید ہے مدرات میں حیض' منی اور دودھ لانے والی دوائیں بھی شامل ہوتی ہیں مدرات حیض امراض خون اور امراض رحم میں مدرات منی' احتباس منی میں اور مدرات شیر قلت لبن اور ورم پستان میں استعمال کرائے جاتے ہیں۔

قانون استفراغ

ہر استفراغ میں مندرجہ ذیل دس چیزوں کی رعایت ضروری چاہئے:

اول: بدن اخلاط سے بھرا ہوا ہو اس لئے کہ بدن کے خالی ہونے کی حالت میں استفراغ منع ہے۔

دوم: مریض میں استفراغ کی قوت ہو اسی لئے ضعف و ناتوانی کی حالت میں استفراغ نہیں کرنا چاہئے لیکن اگر اس کے بغیر چارہ نہ ہو تو استفراغ کردیں قوت کی بعد میں تدبیر کی جاسکتی ہے۔

سوم: مزاج میں گرمی' خشکی اور سردی کی زیادتی اور خون کی کمی مانع استفراغ ہے کیونکہ بدن میں رطوبتوں کے کم ہونے کے باعث استفراغ میں عمدہ رطوبتیں خارج ہوکر کمزوری پیدا ہوگی۔

چہارم: جب مریض کا بدن بہت لاغر یا بہت موٹا ہو تو استفراغ ممنوع ہے کیونکہ بحالت لاغری رطوبتیں بدن میں کم ہوتی ہیں اور استفراغ سے اصلی رطوبتیں زائل ہوتی ہیں اور بحالت فربہی رطوبات کے خارج ہوجانے پر رگیں گوشت اور چربی سے دب جاتی ہیں اور روح اور حرارت عزیزی میں کمی واقع ہوجاتی ہے۔

پنجم: جب کوئی شخص اسہال کے لئے مستعد ہو یا اس کی آنتوں میں زخم ہوں تو استفراغ نہ کریں۔

ششم: بڑھاپے اور بچپن میں استفراغ منع ہے کیونکہ ان عمروں میں طاقت کم ہوتی ہے۔

ہفتم: نہایت سخت گرمی اور نہایت سخت سردی کے موسم میں استفراغ نہ کریں کیونکہ شدت گرما کی حالت میں رطوبات کی کمی کی وجہ سے طاقت پہلے ہی ضعیف ہوتی ہے اور استفراغ سے اس کے ضعف میں اضافہ ہوجاتا ہے اور شدت سرما میں اخلاط کے جمے ہوئے ہونے کی حالت میں استفراغ کامل نہیں ہوسکتا۔

ہشتم: جس شہر میں بہت سخت سردی یا بہت سخت گرمی پڑتی ہو وہاں استفراغ نہ کرنا چاہئے۔

نہم: بعض پیشوں میں مواد زیادہ تحلیل ہوتے ہیں جیسے لوہار یا حمام کے نائی کا پیشہ ہے تو ایسے اہل پیشہ کے لئے استفراغ ممنوع ہے کیونکہ بدن میں مواد اس قدر موجود نہیں ہوتے جن کا استفراغ ہوسکے۔

دہم: جس شخص کو استفراغ کی عادت نہ ہو تو اس کا استفراغ قوی دوا سے نہ کریں کیونکہ ایسے شخص کی طبیعت فضلات کو دوسرے راستوں سے خارج کرنے کی عادی ہوتی ہیں۔

مراعات استفراغ

ہرایک استفراغ میں ان پانچ امور کا لحاظ رکھنا ضروری ہے:

1) جو مادہ اپنی مقدار یا کیفیت سے مرض کا موجب ہو اسی کا استفراغ کرنا چاہئے۔

2) استفراغ میں مریض کی قوت برداشت کی رعایت لازمی ہے مادہ کے بکثرت خارج ہونے سے خوف زدہ نہ ہونا چاہئے جب تک مادہ نکلتا رہے اور مریض کو تکلیف نہ ہو اسے نکلنے دینا چاہئے۔

جب صفرا کا مسہل دیا جائے اور صفرا کے اسہال کے بعد دستوں میں بلغم آنے لگے تو سمجھ لینا چاہئے کہ صفرا کا بخوبی تنقیہ ہو چکا ہے اگر اسہال میں سودا خارج ہو تو معلوم کرنا چاہئے کہ اب استفراغ افراط کے درجہ کو پہنچ گیا اور اگر خون آنے لگے تو اسے خطرناک خیال کرنا چاہئے۔

اسہال یا قے کے بعد اعتدال کے ساتھ پیاس کا لگنا یا اونگھنا پورے طور پر بدن سے مواد کے پاک ہوجانے کی علامت ہے کیونکہ قابل دفع رطوبتوں کے ازالہ کے بعد باقی ماندہ رطوبتیں معتدل ہونے لگتی ہیں اور مریض آرام محسوس کرتا ہے جس سے معتدل درجہ کی پیاس اور اونگھ پیدا ہوجاتی ہے البتہ پیاس کی کثرت زیادتی استفراغ اور خشکی پر دلالت کرتی ہے۔

3) جس طرف مادہ کا میلان ہو اس کو اسی طرف خارج کرنا چاہئے مثلاً جب مریض کو متلی ہوتی ہو تو قے سے استفراغ کریں اگر پیٹ میں مروڑ ہو تو اسہال سے تنقیہ کریں ہاں اگر کوئی امر مانع ہو تو یہ رعایت ضروری نہیں جیسے قے لانے میں دماغ کو ضرر پہنچنے کا احتمال ہو تو اس صورت میں بجائے قے کے اسہال کو اختیار کریں۔

4) ہمیشہ مادے کو اس کے طبعی راستے سے نکالنا چاہئے کیونکہ یہ طریقہ طبیعت پر آسان ہوتا ہے لیکن اگر اس راستہ میں کوئی رکاوٹ سوزش موجود ہو تو تبدیلی جائز ہے نیز جس عضو کی طرف مادہ کو مائل کیا جاتا ہے وہ عضو کم درجہ کا ہو عضو شریف (وہ عضو ہے جو بدن کا کوئی اہم وظیفہ انجام دیتا ہو مثلاً آنکھ اور معدہ عضو رئیس وہ ہے جو کسی قوت کا مبدا ہو اور اس کو دیگر اعضاء تک پہنچائے مثلاً دل عضو خسیس وہ ہے جس کے متعلق کم درجہ کے افعال ہوں مثلاً تلی) کی طرف مادہ کو کبھی منتقل نہ کرنا چاہئے ورنہ نقصان عظیم ہوگا نیز جس عضو میں سے مادہ کو دوسرے عضو کی طرف منتقل کیا جارہا ہے ان دونوں اعضا کے درمیان تعلق ہونا چاہئے تاکہ دفع فضلات میں ایک دوسرے کی اعانت کریں۔

5) ہرایک مادہ کو خارج کرنے سے پہلے اس کا نضج کرنا چاہئے نضج سے مراد مادہ کا اخراج کے لئے مستعد کرنا ہے چنانچہ اگر مادہ غلیظ اور لیسدار ہے تو جب تک اس کو رقیق نہ کیا جائے وہ خارج نہیں ہوسکتا اور اگر اس قدر پتلا ہے کہ اعضاء نے اسے جذب کرلیا ہے تو اسے غلیظ کر کے نکالا جاسکتا ہے۔

امراض مزمنہ میں نضج کرنا واجب ہے اور اس کے واسطے کافی عرصہ بھی مل جاتا ہے تیز اور حاد امراض میں بہتر یہی ہے کہ نضج کرلیا جائے ہاں اگر نضج کے انتظار کرنے تک ہیجان مادہ کی وجہ سے اعضائے رئیسہ و شریفہ کو نقصان پہنچ جانے کا اندیشہ ہو تو اس صورت میں بلا انتظار نضج اس کو فوراً خارج کردینا چاہئے۔

یہ بھی ضروری نہیں کہ جب بدن میں اخلاط کی مقدار زیادہ ہوجائے تب ہی استفراغ کرایا جائے بلکہ کبھی بعض دوسری صورتوں میں بھی مواد کے اخراج کی ضرورت ہوتی ہے چنانچہ جب اخلاط کی کیفیت خراب ہوجائے یا عادتاً کسی مرض کے پیدا ہونے کا اندیشہ ہو خصوصاً موسم ربیع میں جبکہ اخلاط میں ہیجان ہوتا ہے تو استفراغ بہت مفید ہوتا ہے کبھی کسی وجہ سے مریض استفراغ سے نفرت کرتا ہے اس وقت روزے رکھوائے جاتے ہیں یا زیادہ دیر تک سونے کے لئے کہا جاتا ہے ساتھ ہی سوء مزاج کا تدارک کیا جاتا ہے ان تدابیر سے مواد کی کیفیت منکسر ہو کر مزاج میں اعتدال پیدا ہوجاتا ہے اور استفراغ کے جھگڑے

سے نجات ملتی ہے۔ کبھی بیرونی تدابیر سے خشکی پیدا کر کے استفراغ مواد کیا جاتا ہے جیسا کہ مریض استسقاء کو گرم ریت میں سلایا جاتا ہے۔

کبھی اخراج مواد کے واسطے ایسی دوا کی ضرورت پڑتی ہے جس کا مزاج خلط کے موافق ہوتا ہے ایسی صورت میں اس دوا کی کسی دوسری دوا سے اصلاح کر لینا چاہئے جو عمل اسہال میں اس کے موافق ہو مثلاً صفرا کے اخراج کے واسطے سقمونیا استعمال کرنا ہو تو اس کے ساتھ پوست ہلیلہ زرد کا اضافہ کریں تا کہ وہ اپنی برودت سے سقمونیا کی حرارت کو اعتدال پر لے آئے اور عمل اسہال میں اس کی مدد کرے۔

قے مواد کو نیچے سے اوپر کی طرف کھینچتی ہے اس لئے نقرس درد گردہ وغیرہ امراض اسفل بدن میں مشتعل ہے اسہال مواد کو اوپر سے نیچے جذب کرتے ہیں اس لئے بالائی حصہ بدن کے امراض میں زیادہ کارآمد ہیں۔

کبھی دوائے مسہل سے بجائے اسہال کے قے کا عمل ہوتا ہے اس کی وجہ یا تو معدہ کی کمزوری ہوتی ہے کہ وہ امعاء کے انفعال سے پہلے خود منفعل ہو جاتا ہے یا معدہ میں تخمہ کا وجود ہوتا ہے جو کسی چیز کو قبول نہیں کرتا یا خشک براز کی موجودگی کے باعث دوائے مسہل کا اثر آگے نہیں جاسکتا یا مریض کے مسہل سے متنفر ہونے کے باعث معدہ اس کو براستہ دہن واپس کر دیتا ہے۔

کبھی قے لانے والی دوا سے اسہال شروع ہو جاتے ہیں جس کی وجہ یا تو بھوک کی شدت ہوتی ہے جس کی وجہ سے دوا ہضم ہو کر اسہال کا عمل شروع ہو جاتا ہے یا مریض کو پہلے اسہال آرہے ہوتے ہیں اور طبیعت کا رجوع اسی طرف ہوتا ہے یا مریض قے کا عادی نہیں ہوتا نوجوان اصحاب میں جب صفراء کا غلبہ ہو تو اس کا قے کے ذریعہ سے استفراغ افضل ہے کیونکہ صفراء قے کے ذریعہ سے خارج ہونے کی زیادہ صلاحیت رکھتا ہے بخلاف سودا کے کہ وہ بذریعہ اسہال خارج ہونے کے قابل ہے بلغم دونوں طرح سے خارج ہوسکتا ہے۔

بقول بقراط اگر مادہ دماغ میں موجود ہے اس کا استفراغ غرغرہ سے کریں اگر معدہ میں ہے تو قے کرائیں اگر امعاء میں ہے تو حقنہ کریں اگر عروق میں ہے تو فصد کا عمل کریں اور اگر جلد میں ہے تو تعریق کریں۔

نضج

نضج کا مفہوم:

نضج سے مراد یہ ہے کہ مواد کو پختہ کر کے خارج ہونے کے قابل بنایا جائے اس غرض کے لئے غلیظ خلط کو رقیق اور رقیق خلط کو غلیظ کرنے کی ضرورت ہے چنانچہ مادہ صفراوی کو غلیظ اور مادہ بلغمی وسوداوی کو رقیق بنایا جاتا ہے۔

نضج کا فائدہ:

نضج کا فائدہ یہ ہے کہ اس سے مواد خارج ہونے کے قابل ہو جاتے ہیں نضج کی ضرورت اس امر سے ثابت ہوتی ہے کہ ذات الجنب کے شروع میں منہ سے مادہ خارج نہیں ہوتا مگر نضج پیدا ہونے کے بعد خارج ہونے لگتا ہے اسی طرح تیز بخاروں کے ابتداء میں پیشاب میں رسوب نہیں آتے مگر کچھ دنوں کے بعد آنے لگتے ہیں۔

منضجات و معدلات:

جب دوا کسی ایک خلط کے لئے معدل (اعتدال پیدا کرنے والی) ہوتی ہے تو اس خلط کے لئے منضج بھی ہوتی ہے اسی طرح منضج دوائیں اخلاط کی اصلاح و تعدیل کرتی ہیں یہی وجہ ہے کہ بعض اوقات صرف منضجات سے فائدہ ہو جاتا ہے۔

نضج کی ضرورت:

(1) امراض مزمنہ جن امراض کی مدت چالیس روز سے زیادہ ہوتی ہے میں نضج ضروری ہے حاد امراض میں نضج کرلینا بہتر ہوتا ہے خصوصاً جن کی میعاد سات روز سے زیادہ ہو البتہ حاد فی الغائیۃ امراض جن کی مدت سات دن تک ہو میں نضج کا انتظار نہیں کرنا چاہئے۔

(2) بلغمی وسوداوی امراض میں مسہل سے پہلے منضج ضرور دینا چاہئے صفراوی امراض میں اس کا دینا گو مستحسن ہے مگر ضروری نہیں امراض دموی میں نضج کی ضرورت نہیں ہوتی البتہ اگر دوسرے اخلاط کی آمیزش سے خون فاسد ہوا ہو تو ان اخلاط کا نضج کرنا چاہئے خصوصاً اگر سودا کی آمیزش ہو تو نضج ضرور کرنا چاہئے۔

نضج کے ایام:

ہر ایک خلط کے نضج کے حسب ذیل ایام مقرر کئے گئے ہیں:

صفرا خالص	تین دن
بلغم رقیق	پانچ دن
بلغم غلیظ	بارہ دن
سودا خالص	پندرہ دن سے چالیس دن تک
صفرا غیر خالص	پانچ دن
بلغم	نو دن

علامات نضج:

مادہ کی پختگی پر قارورہ سے استدلال کیا جاتا ہے چنانچہ صفراوی مادہ میں قارورہ کا رنگ اترجی، بلغمی میں زردی مائل اور سوداوی میں سیاہ اور مکدر ہوجانے پر مواد پختہ ہوجاتے ہیں نیز بلغمی وسوداوی مواد میں نضج کے وقت قارورہ غلیظ ہوجاتا ہے نبض بھی مواد کی پختگی پر شہادت دیتی ہے چنانچہ اگر ابتدا میں نبض سخت (صلب) ہوگی تو پختگی مواد پر نرم (لین) ہوجائے گی اگر ابتدا میں نرم (لین) ہوگی تو پختگی پر سخت (صلب) ہوجائے گی اسی طرح اگر نبض سے ممتلی یا ضعیف ہوگی تو مادہ کے پختہ ہونے پر خالی یا قوی ہوجائے گی سوداوی امراض میں مادہ کی پختگی کے وقت نبض نرم ہوجاتی ہے۔

منضجات کے احکام:

1) ہر خلط کے الگ الگ منضج ہوتے ہیں 2) ہر مرض کے منضج میں اس مرض کی مخصوص دوائیں شامل کرنی چاہئیں مثلاً سبات میں اسطوخودوس اور اوجاع مفاصل میں سورنجان کا اضافہ ضروری ہے۔3) اگر مادہ مفاصل واعصاب میں ہو جیسے فالج، لقوہ، وجع المفاصل نقرس وغیرہ میں ہوتا ہے تو منضج زیادہ عرصہ تک کرائیں اور متعدد مرتبہ مسہل دیں 4) سر آنکھ اور کان کے سرد امراض مثلاً فالج، لقوہ، نزول الما وغیرہ میں منضج کے ساتھ تنقیہ خاص کی ضرورت ہوتی ہے چنانچہ ان امراض میں وقتاً فوقتاً حب ایارج، حب شب یار، حب غاریقون وغیرہ استعمال کرائیں۔

اب ہم ذیل میں ہر ایک خلط کے منضجات بیان کرتے ہیں۔

منضج صفرا: عناب 5 دانہ، گل بنفشہ، گل نیلوفر، شاہترہ، تخم کاسنی نیم کوفتہ، بیخ کاسنی نیم کوفتہ، گل سرخ ہر ایک 7 ماشہ رات کو گرم پانی میں بھگو کر رکھیں صبح کو مل چھان کر شربت نیلوفر پچیس گرام، سکنجبین، پچیس گرام یا ترنجبین پچاس گرام حل کر کے پلائیں۔

منضج صفراء دیگر: گل بنفشہ، گل سرخ، گل نیلوفر، عنب الثعلب، تخم خطمی، شاہترہ، تخم کاسنی ہرایک 7 گرام، عناب آلو بخارا ہرایک، 5عدد رات کو گرم پانی میں بھگو کر رکھیں صبح کو مل چھان کر گلقند آفتابی پچاس گرام یا ترنجبین پچاس گرام یا خمیرہ بنفشہ 4 گرام ملا کر صاف کر کے پلائیں۔

منضج بلغم: مویز منقی 9دانہ، بادیان 7 گرام، اصل السوس مقشر نیم کوفتہ، شکاعی ہرایک 5 گرام پرسیاؤشاں، گل سرخ ہرایک 7 گرام انجیر زرد 2عدد پانی میں جوش دے کر مل چھان کر گلقند عسلی پچاس گرام حل کر کے پلائیں۔

نکتہ: اگر بلغم شور ہو تو اسی نسخہ میں آلو بخارا 5عدد زیادہ کر دیں اور اگر بادیان کی جگہ انیسوں شامل کریں تو زیادہ قوی ہو جاتا ہے۔

منضج بلغم دیگر: بادیان، بیخ بادیان، بیخ کرفس بیخ اذخر، بیخ کاسنی پرسیاؤشاں اسطوخودوس ہرایک 7 گرام اصل السوس مقشر نیم کوفتہ 5 گرام مویز منقی 9دانہ انجیر زرد 2عدد رات کو گرم پانی میں بھگو رکھیں صبح کو خفیف جوش دے کے مل چھان کر گلقند پچاس گرام ملا کر صاف کر کے پلائیں۔

منضج سودا: سپستان 9دانہ عناب 5دانہ گاؤ زبان، بادرنجبویہ، اسطوخودوس، پرسیاؤشاں، بادیان، شاہترہ ہرایک 7 گرام اصل السوس مقشر نیم کوفتہ 5 گرام رات کو گرم پانی میں بھگو رکھیں صبح کو مل چھان کر گلقند پچاس گرام یا ترنجبین پچیس گرام یا قند سفید 2 پچیس گرام حل کر کے پلائیں۔

نکتہ: سودائے غیر طبعی جس خلط کے احتراق سے پیدا ہوا ہو منضج میں اس کی رعایت رکھنی ضروری ہے چنانچہ اگر سودا خون کے جلنے سے پیدا ہو تو شاہترہ 7 گرام، عناب 5دانہ، سرپھوکہ 7 گرام، اگر صفرا سے پیدا ہوا ہو تو ہلیلہ زرد سات گرام، ہلیلہ کابلی 7 گرام، تمر ہندی پچیس گرام، تخم کاسنی 7 گرام اگر بلغم سے پیدا ہو تو تخم کشوث 5 گرام، بادرنجبویہ 5 گرام، اسطوخودوس 5 گرام اور اگر سودا کے جلنے سے پیدا ہو تو ہلیلہ سیاہ 7 گرام، افتیمون 7 گرام غاریقون 7 گرام، بسفائج 5 گرام وغیرہ کا اضافہ کرنا چاہئے۔

ملینات

ملین اور مسہل:

ملین وہ دوا ہے جو مواد کو معدہ اور معدہ کے قریب کے اعضاء اور آنتوں سے خارج کرتی ہے اور مسہل وہ دوا ہے جو مادہ کو رگوں اور معدہ سے دور کے اعضاء سے نکالتی ہے۔

ملین کا فعل:

ملین دوائیں آنتوں کے عضلاتی طبق کو کسی قدر تحریک پہنچا کر ان کی حرکت دودیہ کو ذرا تیز کر دیتی ہیں جس سے اجابت ملائم ہوتی ہے۔

ملین دوائیں:

موٹے آٹے کی روٹی، سبز ترکاریاں مثلاً پالک خرفہ وغیرہ میوے مثلاً انجیر، شفتالو، آلو بخارا اور ابلے ہوئے سیب وغیرہ۔ شہد، ترنجبین، شیر خشت تمر ہندی، خیار شنبر، روغن بادام، روغن زیتون، گندھک، کچلہ وغیرہ۔

استعمالات:

ملین دوائیں عموماً قبض شدید یا قبض دائمی میں استعمال کی جاتی ہیں قبض شدید میں موٹے آٹے کی روٹی، سبز ترکاریں اور میوے زیادہ مفید ہوتے ہیں روغن بادام اور روغن زیتون سے بھی فائدہ ہوتا ہے اگر قبض دائمی کیساتھ خون کی بھی کمی ہو تو

کچلہ استعمال کرایا جاتا ہے۔

مسہل

مسہل کے فوائد:

مسہلات کوحسب ذیل امراض کے لئے استعمال کیا جاتا ہے 1) مادی امراض کے مادہ کو خارج کرنے کے لئے جیسے اکثر اورام میں مسہل دیا جاتا ہے 2) بخاروں کو کم کرنے کے لئے چونکہ اسہال و ادرار سے بخار کی حرارت کم ہوجاتی ہے۔ 3) شدید قبض وقولنج کو دور کرنے کیلئے مگر قبض دائمی میں مسہلات کا استعمال جائز نہیں ہے 4) خون میں سے آب خون کو خارج کرنے کے لئے چنانچہ استقاء میں اسی غرض سے مسہل دیا جاتا ہے 5) اخراج صفرا کے لئے چنانچہ صفرا کے اخراج سے جگر کے فعل کوتحریک ہوتی ہے اور آنتوں کے خالی ہونے سے شکم کا دوران خون بڑھ جاتا ہے مگر جگر میں عارضی طور پر خون کم ہوجاتا ہے اور اس سے قلب کو بھی کسی قدر آرام حاصل ہوتا ہے 6) ضغطۃ الدم یعنی خون کا دباؤ کم کرنے کے لئے کیونکہ دستوں کے آنے سے دوران خون کی تیزی اور خون کا دباؤ کم ہوجاتے ہیں سکتہ اور اکثر التہابی امراض میں مسہل سے یہی فائدہ ہوتا ہے۔

مسہل کے اقسام:

مسہل کی چار قسمیں کی جاسکتی ہیں 1) مسہل خفیف 2) مسہل شدید 3) مسہل تسکین 4) مسہل صفرا بعض نے ملین کو بھی مسہل کی قسم قرار دیا ہے مگر ہم اس کو الگ بیان کر چکے ہیں۔

مسیحی نے مسہل دواؤں کی حسب ذیل تقسیم کی ہے 1) جو دوا بذریعہ ملین دست لائے جیسے شیر خشت اور ترنجبین 2) جو دوا مادہ کو پھسلا کر نکال دے جیسے آلو بخارا اور سپستان 3) جو مادہ کو نچوڑ کر نکالے جیسے ہلیلہ اور شربت دردمکرر 4) جو دوا مادہ کو عضو سے کھرچ کر نکالے جیسے نمک 5) جو دوا اپنی صورت نوعیہ سے مادہ کو نکالے جیسے سقمونیا اور غاریقون۔ مسیحی کی رائے میں حقیقی مسہل آخری قسم ہی ہے اور باقی کو مجازاً مسہل کیا جاتا ہے۔

مسہل کا طریق عمل:

جب غذا چھوٹی آنتوں میں جاتی ہے تو ان کے غدود عروق سے رطوبت رستی ہے جس سے یہ غذا سیال رہتی ہے اور عروق جاذبہ اور باب الورید کے ذریعہ سے جذب ہوتی رہتی ہے اس لئے اگر قوت جاذبہ زیادہ تیز ہوتو رطوبت کم ہوکر اجابت سخت آتی ہے اور اگر قوت جاذبہ سست ہوتو رطوبت کے کم جذب ہونے کی وجہ سے اجابت نرم ہوتی ہے مسہل دواؤں سے آنتوں کی حرکت دودیہ تیز ہوکر رطوبت بہت زیادہ مترشح ہوجاتی ہیں اور چونکہ رطوبت جذب نہیں ہوتی اس لئے اسہال آتے ہیں یہ حرکت دودیہ عصب راجع کے متاثر ہونے کی وجہ سے موسم گرما میں صبح اندھیرے منہ موسم بہار میں طلوع آفتاب کے وقت اور موسم سرما اور موسم خزاں میں طلوع آفتاب سے دو گھنٹے بعد مسہل دینا چاہئے۔

مسہل سے قبل:

اگر مرض زیادہ حارنہ ہوتو چند روز پہلے منضجات کا استعمال ضروری ہے جس کی تفصیل منضجات میں مرقوم ہے جب مواد کے نضج کی علامات نمایاں ہونی شروع ہوں تو پھر مسہل کا ارادہ کرنا چاہئے۔

مسہل سے دوتین روز پہلے نرم اور زود ہضم غذا دینی چاہئے اسی طرح دوتین روز پہلے حرکات قویہ اور غصہ، رنج، غم، بھوک اور جماع سے پرہیز کرنا چاہئے۔

مسہل کے دوران:

مسہل نہار منہ دینا چاہئے اگر کوئی شخص گرم مزاج ہو اور اس کا معدہ بھی ضعیف ،ہو تو اسے پہلے آب انار یا آش جو پلا دینا چاہئے اگر مسہل بدبودار ہو یا اس کی بو کی وجہ سے متلی ہو تو ناک بند کر دینی چاہئے اگر اس کے مزے سے کراہت محسوس ہوتی ہو تو برگ عناب' دارچینی یا عاقر قرحا چبانا چاہئے یا برف کو زبان پر رکھ کر اسے بے حس کر لینا چاہئے اگر مسہل لینے کے وقت قے کا خطرہ ہو تو بازوؤں اور پنڈلیوں کو خوب کس کر باندھ دینا چاہئے اور پیاز' بہی' سیب' عرق گلاب وغیرہ خوشبودار چیزیں سونگھانی چاہئیں اور مسہل پینے کے بعد انار' پودینہ' بہی چبا کر ان کا رس چوسنا چاہئے نیز مسہل دینے کے پندرہ منٹ بعد صندل سفید' گلاب میں گھس کر اس سے کپڑا تر کر کے فم معدہ پر رکھنا چاہئے اگر مسہل گولیوں کی شکل میں ہو تو اسے شہد میں تر کر لیں یا اس پر ورق نقرہ چڑھا لیں یا اسے غلاف دوائیہ (کیپسول) میں ڈال کر دیں جب مسہل پی لیا جائے تو تھوڑی دیر تک حرکت نہیں کرنی چاہئے تاکہ دوا سے قے نہ ہو جائے تھوڑی دیر کے بعد چہل قدمی میں مضائقہ نہیں ہے تاہم زیادہ حرکت کرنا مضر ہے مسہل لینے کے بعد کتابیں وغیرہ پڑھنے سے اس کے عمل کے باطل ہونے کا خطرہ ہوتا ہے اسی طرح مسہل کے بعد سونا بھی مضر ہے کیونکہ اس طرح اس کا عمل باطل ہو جاتا ہے البتہ قوی مسہل کے بعد سونا اس کے فعل کو تیز کر دیتا ہے مسہل کے دوران میں غذا کھانے یا نہانے سے بھی اس کا عمل باطل ہو جاتا ہے اس عرصہ میں بدن کی معمولی مالش میں کچھ مضائقہ نہیں مگر سخت مالش سے پرہیز کرنا چاہئے اگر مادہ کی تیزی سے جلن ہو تو گھی یا روغن گل لگائیں یا خطمی کو پانی میں جوش دے کر اس سے استنجا کریں۔

مدد: اگر مسہل کے عمل میں دیر ہو جائے اور دست نہ آئیں تو ماء العسل 125 ملی لٹر کو گرم پانی میں ملا کر قدرے نمک اضافہ کر کے پلائیں تاکہ مادہ رقیق ہو کر خارج ہو یا شربت وردمکرر پچاس ملی لٹر اور شربت دینار پچاس ملی لٹر ملا کر پلائیں یا گلقند آفتابی پچاس گرام میں ایک گرام مصطگی ملا کر کھلائیں۔

اگر ادویہ مسہلہ زیادہ گرم ہوں اور مریض جوان ہو اور اسہال نہ آئیں تو ٹھنڈا پانی یا سکنجبین گھونٹ گھونٹ پلائیں اگر موسم اور مزاج کی سردی کی وجہ سے اسہال نہ آئیں تو عروق بادیان اور عرق گلاب ہم وزن ملا کر گھونٹ گھونٹ پلانا چاہئے یا ماء العسل پچاس ملی لٹر گرم کر کے استعمال کرانا چاہئے۔

اگر اس مدد کے باوجود اسہال نہ آئیں اور بے چینی' دردسر' دوران سر' بے ہوشی' مروڑ وغیرہ کی علامات پیدا ہوں تو گرم پانی آدھ لٹر' نمک 2 گرام اور سکنجبین ساٹھ ملی لٹر ملا کر قے کرنی چاہئے اور اگر مسہل کی دوائیں آنتوں میں چلی گئی ہوں تو صابن اور نمک کا حقنہ کر دینا چاہئے اگر کھل کر قے نہ آئے اور طبیعت زیادہ خراب ہوتی جائے تو فصد لینی چاہئے تاکہ مواد اعضاء رئیسہ کی طرف رجوع نہ کریں۔

مسہل کے عوارضات:

اگر مسہل لینے کے بعد پیٹ میں مروڑ معلوم ہو تو گرم پانی گھونٹ گھونٹ پینا اور چند قدم ٹہلنا مفید ہے اگر جگر میں درد معلوم ہو تو گرم پانی یا عرق بادیان گرم کر کے گھونٹ گھونٹ پینا فائدہ بخش ہے اگر پیاس لگے تو نیم گرم پانی یا عرق گلاب اور عرق بادیان پلانا چاہئے اگر مسہل دوائیں بہت زیادہ گرم ہوں تو ٹھنڈا پانی پلانا چاہئے اگر اسہال زیادہ آئیں تو پنڈلیوں اور بازوؤں کو کس کر باندھنا چاہئے اور انار ترش کا پانی یا ترش دہی کی چھاچھ دینی چاہئے اسی طرح جوارش بہی' جوارش آملہ اور دیگر قابضات کا استعمال بھی مفید ہے نیز حمام' بھپارہ' ہتھیلیوں کی مالش اور پاشویہ بھی مفید ہیں کثرت اسہال کے لئے ایک عمدہ تدبیر یہ ہے کہ مریض کو سلانے کی کوشش کی جائے اگر مسہل کے بعد خون میں ہیجان پیدا ہونے کی وجہ سے بخار ہو جائے تو فصد

کریں یا تبرید کا نسخہ دیں اگر پیچش پیدا ہو جائے تو لعاب ریشہ خطمی سات گرام اور لعاب بہیدانہ تین گرام دیں۔

مسہل میں آب و غذا:

مختلف مسہلوں میں آب و غذا کے استعمال میں اختلاف ہوتا ہے چنانچہ جمال گوٹہ کے مسہلات میں سرد پانی اور دودھ کی لسی استعمال کی جاتی ہے اس سے اس کی قوت بڑھتی ہے اسی طرح بقول قرشی جو گولیاں تربد' زنجبیل اور نمک سے بنائی جاتی ہے ان پر سرد پانی پلانا چاہئے شربت وردمکرر کی طرح جو مسہل دوائیں مادہ کو نچوڑ کر نکالتی ہیں ان پر بھی سرد پانی پلانا چاہئے تاکہ پانی کی سردی نچوڑنے میں معاون ہو شیر زقوم کے مسہلات میں بھی ٹھنڈا پانی پلانا چاہئے جلاپہ ریوند چینی' تخم حنظل' ایلوا وغیرہ میں نیم گرم پانی پلایا جاتا ہے میگنیشیا وغیرہ نمکین مسہلات میں عموماً دودھ پلایا جاتا ہے۔

مسہل کے روز صبح کو غذا نہیں دی جاتی شام کو مونگ کی دال کی کھچڑی' دودھ چاول' دہی چاول' یخنی وغیرہ مختلف غذائیں دی جاتی ہیں پارہ اور جمال گوٹہ کے مسہلوں کے بعد دہی چاول میگنیشیا وغیرہ نمکین مسہلات کے بعد دودھ چاول' عام مسہلوں کے بعد کھچڑی اور مسہلات بلغم کے بعد یخنی پلانی چاہئے۔

تبرید:

مسہل کے بعد جو ٹھنڈائی کا نسخہ پلایا جاتا ہے اسے تبرید کہتے ہیں قدیم اطباء مسہل کے دن شام کو گرم مزاجوں کے لئے لعاب اسپغول معتدل مزاجوں کے لئے تخم ریحان اور سرد مزاجوں کے لئے تخم ترہ تیزک دیا کرتے تھے مگر اکثر موجودہ اطبا مسہل سے دوسرے دن تبرید کا حسب ذیل نسخہ دیا کرتے ہیں خمیرہ گاؤزبان بارہ گرام' ورق نقرہ ایک عدد میں لپیٹ کر کھلائیں اور عرق گاؤزبان 150 ملی لٹر میں لعاب بہدانہ 3 گرام' شیرہ عناب 5 دانے نکال کر شربت بنفشہ پچیس ملی لیٹر ملا کر اور تخم ریحان 7 گرام چھڑک کر پئیں بعض اصحاب سرد مزاجوں میں ہلیلہ مربی ایک عدد' شیرہ بادیان 5 گرام شیرہ عناب 5 دانے' شربت بنفشہ پچیس ملی لیٹر کے ساتھ دیتے ہیں گرم مزاجوں کو لعاب اسبغول بارہ گرام' شربت بنفشہ پچیس گرام بھی دیتے ہیں۔

مسہل کے بعد:

مسہل کے بعد چند روز تک ریاضت' جماع اور زیادہ دماغی و جسمانی کام سے پرہیز کرنا چاہئے اور سکون و راحت کو اختیار کرنا چاہئے غذا بھی دو تین روز تک ثقیل نہیں ہونی چاہئے بلکہ مونگ کی دال' کھچڑی' چپاتی' شوربا اور زود ہضم سبزیوں پر اکتفا کرنا چاہئے۔

مسہلات کی مفرد دوائیں

مسہلات صفرا: آلو بخارا ہلیلہ زرد گل بنفشہ' گل سرخ' برگ سنا مکی' ترنجبیل خراسانی' شیر خشت' افتیمون ولایتی' مغز خیار شنبر' شاہترہ ایلوا' تمر ہندی مقشر افنتین رومی' سقمونیائے مشوی' شبرم' گلقند' لبلاب ماذریون۔

مسہلات بلغم: بسفائج' برگ سنا مکی' تربد سفید' حب النیل' اسپنداں' روغن بیدانجیر' ریوند چینی' شحم حنظل' شکاعی' عصارہ ریوند غاریقون' قنطوریون' قثاء الحمار' ماہیز ہرج' ماہودانہ' مغز فلوس خیار شنبر' فرفیون' زنجبیل' سورنجاں شیریں' مغز جمال گوٹہ' مقل' کلونجی۔

مسہلات سودا: اسطوخودوس' ایارج فیقرا' افتیمون ولایتی' آملہ خشک' برگ گاؤزبان' تخم بالنگو' برگ بادرنجبویہ' حب النیل' پوست ہلیلہ کابلی' ہلیلہ سیاہ' بلا جورد مغسول' گل گاؤزبان' غاریقون' تخم کشوث' مغز فلوس خیار شنبر' گل ارمنی ریوند خطائی۔

مسہلات نمکین: میگنیشیم سلفاس' سوڈا سلفاس

مسہلات شدید: عصارہ ریوند' روغن جما گوٹہ' حب النیل' تربد' شحم حنظل' جلاپہ' سقمونیا

مسہل دواؤں کی ترکیب

مسہل دواؤں کو ترکیب دیتے وقت امور ذیل کو ملحوظ رکھنا چاہئے:

1) عام طور پر مسہل دوائیں فم معدہ کے لئے تکلیف دہ ہوتی ہیں اس لئے مسہل دونوں کے ساتھ خوشبودار اور دل کو تقویت دینے والی دوائیں ضرور شامل کرلیں تاکہ فم معدہ ان کی مضرت سے محفوظ رہ سکے 2) مسہل دواؤں کے ساتھ پیشاب لانے والی دواؤں کو زیادہ نہ ملائیں کیونکہ ایسی دوائیں مسہل دواؤں کے اثر کو زائل کردیتی ہیں 3) مسہل دواؤں کو زیادہ شیریں نہ کریں کیونکہ بعض اوقات شیرینی کے باعث طبیعت مسہل کو ہضم کرلیتی ہے اور اس سے مسہل کا مقصد فوت ہوجاتا ہے 4) جلدی اثر کرنے والی دواؤں کے ساتھ دیر میں اثر کرنے والی دواؤں کا وزن اس طریق پر رکھیں کہ دونوں قسم کی دواؤں سے ایک ہی قسم کا مزاج اور ایک ہی اثر ظاہر ہو جس کی صورت یہ ہے کہ دواؤں کے وزن میں کمی و بیشی کردیں 5) مسہل ادویہ میں ایسی دوائیں شامل کریں جن کی شمولیت سے مسہل دوا کی قوت زیادہ ہوجائے جیسا کہ تربد کے ساتھ سونٹھ ملا کردیتے ہیں 6) قابض اور نچوڑ کر مادہ نکالنے والی مسہل دوا کے ساتھ لیسدار اور پھسلا کر مادہ کو نکالنے والی دوا شامل نہ کریں مثلاً ہلیلہ کے ساتھ تخم خطمی کو نہ ملائیں اگر کبھی ایسی ضرورت پیش آجائے تو قابض دوا کی مقدار کم اور لیسدار کی زیادہ کردیں 7) مسہل دواؤں کے ساتھ ان کی اصلاح کرنے والی دوائیں بھی شامل کرلیں تاکہ مسہل دواؤں سے کسی قسم کے نقصان کا اندیشہ نہ رہے علاوہ ازیں اگر مسہل دوا کا نقصان یقینی ہو تو اس کے ہم وزن اس کی مصلح دوا شامل کرنی چاہئے مثلاً سقمونیا کے ساتھ عرق گلاب شامل کریں نیز اس بات کا خیال رکھنا ضروری ہے کہ مصلح دوائیں اصل دوا کے اثر کو توڑ دیتی ہیں اس لئے جب مصلح دوائیں شامل کریں تو ان کی مقدار اصل دوا سے کم ہونی چاہئے۔8) جو دوائیں جوشاندے یا خیساندے میں حل ہوجاتی ہیں اور ان کا فضلہ باقی نہیں رہتا مثلاً نمک اور گوند وغیرہ ان کی مقدار خوراک پوری ہونی چاہئے جن دواؤں کا فضلہ رہ جاتا ہے اور جوشاندے وغیرہ میں ان کا صرف اثر ہی آتا ہے ان کا وزن دو چند لینا چاہئے تاکہ فضلہ کے عوض میں ان کی کامل مقدار کے برابر اثر نکل آئے مثلاً اگر سفوف کی مقدار خوراک 7 گرام ہو تو جوشاندے میں 14 گرام داخل کریں 9) جب چند دواؤں کو آپس میں ملا کر کوئی مرکب تیار کریں تو اس میں ہرایک دوا کا وزن اس وزن سے کم ہونا چاہئے جو اس دوا کو تنہا دینے کی صورت میں دیا جاتا ہے تاکہ تمام دواؤں کے مجموعہ سے ایک معتدل خوراک حاصل ہوجائے مثلاً اگر تربد تنہا 7 گرام' غاریقون 4 گرام اور ایلوا 7 گرام کفایت کرتا ہے تو باہم ملانے کی صورت میں تربد 5 گرام' ہلیلہ 3 گرام' غاریقون 3 گرام اور ایلوا 2 گرام ہونا چاہئے اسی طرح دوسری دواؤں کو بھی کم وبیش کیا جاسکتا ہے۔10) سر کے تنقیہ کے لئے جن مسہل گولیوں کا استعمال کرنا ہو اس کی مدد کے لئے دوسری اشیاء کی حاجت نہیں ہوتی کیونکہ یہ گولیاں خود ہی کافی ہوتی ہیں البتہ ان گولیوں کی مقدار بڑی ہونی چاہئے اور تیار کرنے کے بعد اچھی طرح خشک ہونے سے پہلے ہی استعمال کرنی چاہئے کیونکہ بڑی اور زیادہ خشک ہونے کی صورت میں جلد تحلیل نہ ہوسکیں گی اور جن گولیوں سے جوڑوں کا تنقیہ مقصود ہو ان کے ہمراہ اعانت کے لئے جوشاندہ وغیرہ ضروری دینا چاہئے 11) جب معدہ سے کسی دور کے عضو کا تنقیہ مقصود ہو مثلاً سر وغیرہ تو معدہ میں دوا کو زیادہ دیر تک ٹھہرانے کی کوشش کرنی چاہئے تاکہ اس دوا کا اثر رفتہ رفتہ اس عضو تک پہنچ سکے اس غرض کے لئے رات کا وقت مسہل دوا دینے کے لئے مناسب ہے چنانچہ اس غرض کو مدنظر رکھتے ہوئے دماغ کی منقی دوائیں علی العموم رات کے وقت کھلائی جاتی ہیں یہ بھی ضروری ہے کہ مسہل دواؤں کے ساتھ خوشبودار دوائیں بھی شامل کرلی جائیں تاکہ اعضاء رئیسہ کی حفاظت ہوسکے چنانچہ انہیں فوائد کی وجہ سے حب ایارج میں زعفران شامل کرتے ہیں۔

نکتہ:

جو گولیاں رات کو کھلائی جاتی ہیں انہیں (شب یار رات کی دوست) کہا جاتا ہے اگر ہضم کے قوی کرنے کے لئے انہیں کھلانا ہو تو سوتے وقت کھانےکے بعد کھلائیں اگر دستوں کے لئے دینا مقصود ہو تو جس وقت کھانا ہضم ہو چکے اسی وقت کھلائیں یہی وجہ ہے کہ اس قسم کی گولیوں کے متعلق رات کے آخری حصہ میں کھانے کی ہدایت کی جاتی ہے۔

مسہلات صفراء

1) حب مبارک:

صفراوی دستوں کے لئے مخصوص ہے مغز املتاس نوے گرام' پوست ہلیلہ زرد' پوست ہلیلہ کابلی' ہلیلہ سیاہ' سنا مکی' زرشک گٹھلی نکالا ہوا' گل بنفشہ' ہرایک بارہ گرام کتیرا 9 گرام' سقمونیائے مشوی 4 گرام' کوٹ چھان کر روغن بادام شیرین بائیس ملی لیٹر سے چرب کر کے مغز املتاس کے شہد میں گوندھ کر چنے کے برابر گولیاں بنائیں اور چاندی کے ورق میں لپیٹ کر محفوظ رکھیں 7 گرام سے 9 گرام تک دیں۔

2) شربت آلوی مسہل:

صفرا کو دستوں کے راہ خارج کرتا ہے آلو بخارا 100 عدد عناب کلاں 30 عدد' تربد سفید ستر گرام' نیمکوب کے کپڑے میں باندھیں گل سرخ تخم کاسنی ہرایک چونتیس گرام گل بنفشہ اٹھارہ گرام رات کو آدھ لٹر عرق گلاب میں بھگو کر صبح کو جوش دیں یہاں تک کہ تہائی باقی رہ جائے اس کے بعد چھان کر املی سو گرام حل کر کے چھان لیں اور پھر ترنجبین اور قند سفید (ہم وزن) ادویہ سے سہ چند ملا کر شربت کا قوام کریں بعد ازاں سقمونیا مشوی آب سے میں گھس کر اور زعفران 2 گرام عرق گلاب میں حل کر کے ملا کر دیں۔ 2 پچیس گرام سے 4 پچاس گرام تک استعمال کریں۔

3) جوشاندہ مسہل:

اخراج صفرا کے لئے معمول و مستعمل ہے پوست ہلیلہ زرد' ایک تولہ آلو بخارا سیاہ 15 عدد' سپستان 20 عدد' شاہترہ' سنا مکی ہرایک 9 گرام' عناب 9 دانہ تخم کاسنی 7 گرام' تخم کشوث' درصرہ بستہ 5 گرام پانی میں جوش دے کر مل چھان کر شربت خشت پچیس گرام' مغز فلوس' ترنجبین ہرایک پچاس گرام حل کر کے روغن بادام 7 گرام ملا کر پلائیں۔

مسہلات بلغم

1) حب مسہل:

قولنج ریحی اور قولنج بلغمی کو دفع کرتی ہے غاریقون سکبینج' گوگل' جاؤشیر' جند بیدستر ہرایک 3 ماشہ ایلوا 14 ماشہ کوٹ چھان کر چنے کے برابر گولیاں بنائیں۔ 3 گرام عرق بادیان نیم گرم 150 ملی لیٹر کے ہمراہ دیں۔

2) حب مسہل:

بلغمی' ثفلی اور ریحی قولنج کو کھولتا ہے دست جلد لاتا ہے مصطگی 6 گرام کالا دانہ ایک تولہ' سقمونیا بارہ گرام' اندرائن کا گودا' زعفران ہرایک پچیس گرام کوٹ چھان کر پانی میں گوندھ کر چنے کے برابر گولیاں بنائیں 1 گرام سے 3 گرام تک پانی سے دیں۔

3) حب مسہل:

ایارج فیقرا' تربد سفید' حب النیل ہر ایک بارہ گرام۔ غاریقون مغربل' انیسون ہر ایک 6 گرام' شحم حنظل' نمک ہندی' ہر ایک 3 گرام۔ کوٹ چھان کر بادیان سبز کے پانی میں گوندھ کر چنے کے برابر گولیاں تیار کریں۔ 9 گرام سے بارہ گرام نیم گرم پانی سے صبح کو کھلائیں۔

4) جوشاندہ مسہل:

بلغمی مادہ کو دستوں کے راہ خارج کرتا ہے پرانی بلغمی کھانسی کے لئے سود مند ہے مویز منقی' عناب' سپستان ہر ایک 15 عدد' زوفائے خشک گل بنفشہ' پرسیاؤشاں' بادیاں نیم کوفتہ' اصل السوس مقشر نصف رہ جائے تو صاف کر کے مغز املتاس' ترنجبین' گل قند ہر ایک چھتیس گرام اس میں مل کر صاف کر کے روغن بادام 3 گرام اضافہ کر کے پلائیں۔

نکتہ: مسہل کا یہ نسخہ تپ کی حالت میں بھی دیا جاسکتا ہے۔

مسہلات سوداء

1) سفوف مسہل سودا:

جو صلابت طحال میں بغرض تنقیہ ماء الجبن کے ساتھ دیتے ہیں۔ پوست ہلیلہ زرد' ہلیلہ سیاہ' پوست ہلیلہ کابلی ہر ایک 10 گرام۔ تربد' گل سرخ ہر ایک 3 گرام۔ کاسنی 14 گرام۔ تخم کشوث افسنتین' انیسوں ہر ایک 4 گرام' افتیمون 7 گرام یہ سفوف شربت ورد پچاس ملی لیٹر کے ساتھ استعمال کریں اور اس کے بعد ایک پیالہ ماء الجبن پلائیں۔

2) حب مسہل سودا:

امراض سوداوی میں استعمال کیا جاتا ہے ایارج فیقر چھ گرام' لاجورد مغسول' غاریقون' ماش سفید' گوگل' تربد سفید' مدبر' کتیرا اسفید' پوست ہلیلہ زرد ہر ایک 4 گرام سب کو کوٹ چھان کر روغن بادام شیریں 3 ملی لیٹر سے چرب کر کے چنے کے برابر گولیاں تیار کریں۔ 7 گرام سے 9 گرام تک چاندی کے ورق 3 عدد میں لپیٹ کر آدھی رات کے وقت نیم گرم پانی سے نگلیں صبح کے وقت شیر خشت گل قند آفتابی ہر ایک چھتیس گرام مغز املتاس اسی گرام کو سبز سونف کے پانی 120 ملی لیٹر سبز کاسنی کے پانی 225 ملی لیٹر میں حل کر کے چھان لیں اور روغن بادام 4 ماشہ ملا کر پئیں دوپہر کے وقت چنے کا پانی بطور غذا دیں۔

3) حب افتیمون:

دست آور ہے اعضاء' سر اور معدے کو سودا سے پاک کرتی ہے سقمونیا 3 گرام' ایارج فیقرا' اندرائن کا گودا' غاریقون' افتیمون' گوگل' حجر ارمنی ہر ایک 7 ماشہ تربد سفید ایک تولہ سب کو کوٹ چھان کر پانی میں گوندھ کر چنے کے برابر گولیاں بنائیں۔ 7 گرام سے 9 گرام تک استعمال کریں۔

مسہل کے عام نسخے

سفوف سناء: سودا' صفرا اور بلغم کو خارج کرتا ہے درد شکم اور قولنج کو زائل کرتا ہے سنا مکی' سونٹھ' پوست ہلیلہ زرد' نمک سیاہ برابر وزن کوٹ کر سفوف بنائیں 7 گرام سے بارہ گرام تک گرم پانی کے ہمراہ کھلائیں۔

نکتہ: پیٹ کے کیڑوں کو ہلاک کرنے میں موثر ہے۔

سفوف مسہل: سودا اور بلغم غلیظ کے دست لانے میں مجرب ہے کسی طرح کی اذیت نہیں پہنچاتا۔ زنجبیل 4 ملی گرام' غاریقون ایک گرام دو ملی گرام' ریوند چینی' بسفائج فستقی اسطو خودوس افتیمون غنچہ گل سرخ کتیرا ہرایک ایک گرام' نسوت سفید' پوست ہلیلہ زرد' سنا مکی ہرایک تین گرام' مصری سات گرام' کوٹ کر چھان کر روغن بادام شیریں سے چرب کر کے سفوف بنائیں۔ 7 گرام سے 9 گرام کھلا کر اوپر سے نیم گرم پانی پلائیں۔

حب مسہل: اخلاط ثلاثہ کو دستوں کی راہ خارج کرتی اور آسانی سے دست لاتی ہے حب السلاطین ہلیلہ سیاہ ہرایک بارہ گرام برنج ساٹھی پچیس گرام کوٹ چھان کر پانی میں چنے کے برابر گولیاں تیار کریں ایک سے دو گولیاں صبح کو پانی کے ہمراہ دیں۔

حب الاسلاطین: غلیظ اخلاط کو بدن کی گہرائیوں سے نکالتی ہے آنتوں کے کیڑوں کو ہلاک کرتی ہے ابدان کو خارج کرتی ہے جمال گوٹہ مدبر 9 گرام' تربد سفید درمنہ ترکی ریوند چینی ہرایک 6 گرام سب کو ملا کر پیس کر روغن بادام سے چرب کر کے مرچ سیاہ کے برابر گولیاں بنائیں 3 گولی سے 5 گولی تک دیں۔

نکتہ: اگر ان گولیوں کے استعمال سے دست زیادہ آئیں تو عرق گلاب میں چھاچھ سرد کی ہوئی ملا کر پلائیں۔

حب ایارج: جو تینوں خلطوں کو اعماق بدن سے نکالنے میں مجرب ہے ایارج فیقرا 21 گرام تربد موصوف منشر 9 گرام' حب انیل' انیسون' غاریقون' شحم حنظل ہرایک ایک گرام' صمغ عربی کتیرا' گل سرخ' تمر ہندی' مصطگی ہرایک 4 ملی گرام' مقل ازرق 4 گرام روغن بادام 9 گرام ادویہ کو باریک پیس کر غاریقون کو بالوں کی چھنی میں چھانیں اور روغن بادام سے چرب کر کے آب مقل کے ساتھ گولیاں بقدر مونگ بنائیں نصف گولیاں رات کو اور باقی بوقت صبح خالی پیٹ کھائیں۔

مسہل اعلیٰ: گل سرخ' گل بنفشہ ہر بارہ گرام' گاؤزبان' زوفا' ملٹھی ہرایک 6 گرام' بادیان 6 گرام' مغز بادام 6 عدد' موٹی الائچی 4 عدد' عناب 10 عدد' سپستان 20 عدد' سنا مکی بارہ گرام کوٹ کر گوٹیں اور 400 ملی لیٹر پانی ملا کر چھان لین پھر اس میں مغز فلوس ساٹھ گرام' ترنجبین ایک تولہ' شکر سرخ 3 تولہ حل کر کے اور گرم گرم مریض کو پلائیں خوب اسہال ہو کر بخار کم ہو جاتا ہے۔

مسہل بے ضرر: حب الملوک مدبر' تخم ارنڈ' پوست ہلیلہ زرد ایک 7 گرام جو کھار سہاگہ بریاں چیپ فلفل گرد ہرایک 13 گرام کھول کر کے گولیاں بقدر مرچ سیاہ بنا دیں۔ 6 سے 8 گولیاں گلاب کے ساتھ کھائیں کھل کر دست ہوں گے اگر گرمی محسوس ہو تو مصری کا شربت عرق گلاب میں بنا کر پئیں۔

مسہل عجیب: مغز جمال گوٹہ پتہ دور نمودہ' شورہ قلمی' مغز بادام شیریں' فلفل دراز ہرایک ایک تولہ سے کونڈی ڈنڈے میں خوب رگڑیں جب موم کی طرح ہو جائے قدرے گھی میں بریاں کر کے رکھ دیں بوقت ضرورت 2 ملی گرام لے کر نیم گرم پانی کے ہمراہ کھائیں اور ہر اجابت کے بعد دو گھونٹ گرم پانی پیتے جائیں' دست ہوتے رہیں گے جب دست بند کرنا چاہیں تو گرم دودھ میں کھانڈ ملا کر پی لیں فوراً دست بند ہو گئے' دستوں کے بند ہونے کے بعد شام کو کھچڑی کھائیں معدہ اور امعاء کی تلین کے واسطے عجیب مسہل ہے۔

حب اعظم خیقون: سودائے بلغمی اور مختلف فاسد اخلاط کو دستوں کی عاد خارج کرتی ہے مدحرج' تج' بالچھڑ' تگر' حب بلسان' عود بلسان' بچھ ترکی' زعفران' عصار افسنتین' بیخ اذخر' مصطگی رومی' دارچینی' نمک ہندی' ہرایک 3 گرام' سقمونیائے مشوی' غاریقون سفید' اندرائن کا گون ہرایک 10 گرام ایلوا اٹھارہ گرام' افتیمون' بسفائج فستقی ہرایک بارہ گرام کوٹ چھان کر پانی میں گوندھ کر چنے کے برابر گولیاں تیار کریں۔ 7 گرام سے 9 گرام تک سوتے وقت نیم گرم پانی کے ہمراہ کھائیں۔

حب جمال گوٹہ: درد شکم اور قولنج کے لئے مفید ہے اخلاط ثلاثہ کے دست لانے کے لئے نافع ہے پوست ہلیلہ زرد' پوست ہلیلہ کابلی' ہلیلہ سیاہ' سنا مکی ہرایک بارہ گرام' ایلوا 6 گرام ترنجبین بادیان ہرایک بارہ گرام' مغز جمال گوٹہ ساٹھ گرام' شورہ قلمی ایک تولہ' گائے کا دودھ ایک لٹر' اول جمال گوٹہ کو چھیل کر پوٹلی میں باندھ کر دودھ میں جوش دیں اور اتنا جوش میں قلمی شورہ ڈال

دیں جب دودھ گاڑھا ہو جائے جمال گوٹے کو نکال کر پانی سے دھوئیں اور اس کے اندر کا پردہ دور کر کے دواؤں کے ساتھ کھول کر کے چنے کے برابر گولیاں بنائیں چار گولی سے آٹھ گولی تک گرم پانی کے ساتھ دیں۔

سفوف مسہل: سودا اور بلغم کے دست لانے کے لئے مجرب ہے تربد سفید' پوست ہلیلہ زرد سنا مکی' ہرایک 3 گرام زنجبیل چار ملی گرام' غاریقون نرم و سفید' ریوند چینی' بسفائج' اسوخوردوس افتیمون' غنچہ گل سرخ' کتیرا ہرایک ایک گرام مصری 7 گرام کوٹ چھان کر روغن بادام سے چرب کر کے سفوف بنائیں- 7 گرام سے 9 گرام تک گرم پانی سے دیں۔

شربت مسہل: مادہ سوداوی و بلغمی کا مسہل ہے دست آسانی سے آتا ہے گل سرخ' سنا مکی' ہرایک چھتیس گرام' گل بنفشہ 7 نوے گرام' تربد سفید' افسنتین رومی' غاریقون ہرایک 125 گرام' تخم کشوث' اسطوخودوس مصطگی ہرایک 14 گرام' سنبل الطیب 4 گرام عناب' سپستان ہرایک 30 عدد رات کے وقت گرم پانی میں بھگو کر صبح کے وقت جوش دیں اور چھان کر شکر سفید ترنجبین ہرایک 320 گرام شامل کر کے شربت کا قوام بنائیں۔ پچیس گرام سے پچاس گرام تک پانی یا عرق گاؤزبان میں ملا کر استعمال کریں۔

شربت دردمرکب: سودا اور صفراء کو دستوں کو خارج کرتا ہے نازک مزاجوں اور مسہل سے نفرت کرنے والوں کے لئے اچھی چیز ہے۔ سنا مکی 106 گرام' 750 ملی لیٹر پانی میں جوش دیں جب تہائی رہ جائے تو صاف کر کے شربت دردمکرر 750 ملی لیٹر داخل کر کے قوام کریں اور ساٹھ ملی لیٹر سرد پانی کے ساتھ پئیں ایک بار پینے سے ایک دو اجابت ہوتی ہے۔

معجون سناء: نرمی سے دست لاتی ہے تپ اور دماغی اور معدے کے امراض اور جوڑوں کے مواد کو دفع کرتی ہے اور ہر خلا کے غالب مادہ کو خارج کرتی ہے سنا مکی 180 گرام' افتیمون 125 گرام بسفائج فقی تربد سفید' گل بنفشہ ہرایک 60 گرام' زنجبیل 8 گرام تمام دواؤں کو پیس چھان کر استعمال میں لائیں۔

ادرار

ادرار کی کیفیت:

حرکت قلب کے تیز ہونے یا شرائین کے سکڑنے کی وجہ سے جسم کی تمام شرائین میں خون کا دباؤ زیادہ ہو جاتا ہے اور اس کی وجہ سے گردوں کے عروق میں بھی خون کا دباؤ بڑھ جاتا ہے اور ان میں سے پانی زیادہ خارج ہوتا ہے چنانچہ زیادہ مقدار میں پانی پینے سے یہ کیفیت پیدا ہو جاتی ہے کبھی گردوں کی شرائین کے کشادہ ہو جانے اور گردوں سے خون کو لئے جانے والی عروق کے سکڑ جانے کی وجہ سے ادرار زیادہ ہو جاتا ہے یہ اثر یہ تو محرک عروق اعصاب یا مان کے مرکز کے ست ہو جانے کا نتیجہ ہوتا ہے۔

اقسام:

مدارت بول کو ہم حسب ذیل قسموں میں تقسیم کر سکتے ہیں:

مدرات بول محرکہ: اس قسم کی دوائیں پیشاب کے راستے خارج ہوتے وقت گردوں کی ساخت میں تحریک کرتی ہیں جس سے پیشاب زیادہ آتا ہے سیاہ مرچ' روغن کباب چینی' روغن اجوائن' روغن پودینہ' تارپین' زوارنج وغیرہ اس قسم میں شامل ہیں۔

مدرات بول مبردہ: اس قسم کی دوائیں خون کے سیال حصہ کو بڑھا دیتی ہیں چنانچہ پانی سوڈا واٹر آش جو' آب خار' آب تربوز اور شورہ قلمی وغیرہ کھاری تک اسی طریق سے پیشاب زیادہ لاتے ہیں۔

مدرات بول شدید: اس قسم کی دوائیں خون کے دباؤ کو بڑھا کر اپنی تاثیر ہوتی ہیں مثلاً پیاز' عنب الثعلب وغیرہ۔

اطباء قدیم نے عادات کو کیفیات کے اعتبار سے ان کو سرد گرم اور معتدل میں تقسیم کیا ہے ان میں سرد بالعموم مدرات

ہمراہ اور گرم عموماً مدرات محرکہ کی طرح عمل کرتے ہیں۔

استعمالات: مدرات بول کو حسب ذیل حالات میں استعمال کیا جاتا ہے:

1) اگر فصد اسہال کے بعد کوئی مادہ رگوں میں رہ جائے اور اس کے نکالنے کی ضرورت محسوس ہو تو مدرا اسے دینے چاہئیں۔

2) امراض گردہ و مثانہ میں مدرات کا استعمال کرنا چاہئے تا کہ زہریلے مواد خون میں دورہ نہ کریں یہ زہریلے مواد خون میں موجود ہوتے ہیں اور طبعی حالت میں گردے ان کے خون سے خارج کرتے ہیں مگر مرضی حالت میں وہ اپنے فرائض کو صحیح طور پر انجام نہیں دیتے اس لئے مدرات بول کی ضرورت ہوتی ہے۔ گردہ و مثانہ میں مدرات کے استعمال کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ مدرات کا اثر وہاں جلد پہنچ جاتا ہے اور ان کا مادہ پیشاب کے راستے سہولت سے خارج ہوتا ہے۔

انتباہ: شدید امراض گردہ میں مدرات کا استعمال ان کو نقصان پہنچاتا ہے اس لئے اس حالت میں مسہلات و معرقات سے فضلات بدن کو خارج کرنا چاہئے البتہ معمولی اور مزمن امراض میں مدرات کا استعمال کرنا چاہئے۔

3) جب امراض قلب وریہ میں پیشاب کم آئے تو بھی مدرات کا استعمال کرنا چاہئے کیونکہ ان امراض میں دل کے پھیل جانے کی وجہ سے خون کا شریانی دباؤ کم ہو کر پیشاب کم ہوتا ہے اور استسقاء وغیرہ کا خطرہ ہوتا ہے۔

4) جب فتور ہضم یا خون کی خرابی سے بول میں ثقیل اجزاء پیدا ہوتے ہیں اور ان کے ریگ یا پتھری کی صورت اختیار کرنے کا اندیشہ ہوتا ہے تو اس وقت بھی مدرات بول کا استعمال ضروری ہوتا ہے اس صورت میں وہ اجزاء تہہ نشین نہیں ہوتے اور اس طرح ریگ یا پتھری کا اندیشہ نہیں ہوتا۔

5) استسقاء میں بھی مدرات بول کا استعمال مفید ہے اسی طرح جب ذات الجنب میں غلاف شش کے میں آب خون جمع ہوتا ہے تو اس وقت بھی مدرات کا استعمال مفید ہوتا ہے کیونکہ اس سے پانی خارج ہوتا رہتا ہے۔

6) فالج، وجع المفاصل اور ورم محدب جگر میں بھی مدرات کا استعمال کیا جاتا ہے فالج اور وجع المفاصل رطوبی امراض ہیں اس لئے مدرات ان میں مفید ہوتے ہیں وجع المفاصل اکثر ان زہریلے مواد سے ہوتا ہے جن کو گردہ خون سے جذب کر کے براہ بول خارج کرتا ہے اس لئے اس میں مدرات بہت سفید ہوتے ہیں ورم محدب جگر میں مدرات کا استعمال گردہ سے شرکت رکھنے کی وجہ سے مفید ہوتا ہے۔

مدرات حارہ:

تخم گندز، پرسیاؤشاں، بالچھڑ، مغز املتاس، بادیان، کباب چینی، زعفران، حب بلسان، کلونجی، اجمود، پودینہ، اجوائن دیسی، خبازی، زوفائے خشک، کنکول مرچ، پوست املتاس، برنجاسف، افیون تخم سداب، کرٹھ، قسطہ شیریں وغیرہ۔

مدرات بادہ:

خارخشک کلاں، تخم خیارین، گل خیرو، تخم خرف، تخم کاسنی، آب خیار، آب کدار، آب تربوز، آش جو، عرق لیموں، تخم چوچنہ، شورہ قلمی، کاکنج، سکنجبین، خارخشک وغیرہ۔

مدرات معتدل:

تخم خرفہ، پرسیاؤشاں وغیرہ اس کے علاوہ گرم اور خسرہ اور ادویہ کے ملانے سے بھی معتدل مدرات بن جاتے ہیں چنانچہ تخم کاسنی اور بادیان کو جمع کرنے سے معتدل مدر حاصل ہوتا ہے۔

مدرات طمث

حیض کو جاری کرنے والی دوائیں دو قسموں میں تقسیم کی جاسکتی ہیں:

1) جو رحم کو خفیف تحریک دے کر ادرار حیض کو زیادہ کرتی ہیں چنانچہ ہینگ، تیلنی مکھی، تخم کرفس، حب القرطم وغیرہ اسی طرح عمل کرتے ہیں۔

2) جو براہ راست رحم پر اثر نہیں کرتیں بلکہ ان کا اثر بالواسطہ ہوتا ہے یہ حسب ذیل طریقوں پر اثر کرتی ہیں:

i- خون کو بہتر بناتی ہیں چنانچہ زرادرد اور روغن ماہی میں اسی طرح اثر کرتے ہیں۔

ii- نظام عصبی میں تحریک پیدا کرتی ہیں کچلہ اسی وجہ سے مدر حیض ہے۔

iii- رحم کی کیفیت دموی کو بڑھاتی ہیں چنانچہ غسل نعلی کا یہی اثر ہوتا ہے۔

iv- رحم کے قریبی اعضاء میں خراش کرتی ہیں چنانچہ صبر کے مسہل سے آنتوں میں خراش ہو کر رحم میں تحریک پیدا ہوتی ہے اور حیض زیادہ آتا ہے۔

مدر حیض دوائیں:

پرسیاؤشاں، ترمس، تخم گندز، پوست املتاس، ابہل، اسارون، تخم کتان، انیسون، برنجاسف، برنگ کابلی، بابونہ، پوست بیخ کاسنی، پکھان بید، تخم خیارین، تخم کاسنی، تخم خریزہ، تخم قرطم، چند بیدستر، جاؤشیر، جطیانا، خارخسک کلاں، خارخسک خورد، تخم سداب، سعد کوفی، نج قلمی، شونیز، مشک طرامشیع، اگر، قسط شیریں، مرکی، کاکنج، مرزنجوش، میعہ سائلہ، اجوائن دیسی، پودینہ، تخم کرفس، ایلوا، زعفران، درس مند افسنتین، کباب چینی، اسپند۔

مدرات لبن

ان کا اثر دو طرح ہوتا ہے یا تو یہ دوائیں پستان کو تحریک دے کر دودھ کی پیدائش کو زیادہ کر دیتی ہیں چنانچہ سرسوں، انیسوں اور شبت وغیرہ اسی طرح اثر کرتی ہیں یا خون کی کیفیت کو بہتر بنا کر دودھ کی پیدائش کو زیادہ کرتی ہیں چنانچہ فولاد اور مغز پنیر دانہ کا اسی طرح معمل ہوتا ہے۔

شیر افزا دوائیں:

مغز پنیہ دانہ، انیسون، موصلی سیاہ، موصلی سفید، ستاور، گوند ببول، بسکھپرا سفید۔

احتقان، حقنہ کرنا

حقنہ:

(ارگا) کسی سیال دوا یا غذا کو کسی مناسب آلہ کے ذریعے عضو میں داخل کرنا حقنہ کہلاتا ہے۔

حقنہ کے فوائد:

جن مریضوں میں مسہلات عمل نہ کرتے ہوں ان کے لئے حقنہ نہایت کثیر النفع دوا ہے قولنج اور آنتوں، گردہ اور مثانہ کے درد و ورم نیز امراض دماغی میں نافع ہے۔

حقنہ کی پچکاریاں:

حقنہ کرنے کی کئی قسم کی پچکاریاں ہیں لیکن ان میں سے دو قسم کی پچکاریاں زیادہ مروج اور مستعمل ہیں۔

ربڑ کی پچکاری:

اس کے ایک سرے پر ہاتھی دانت کی تقریباً تین، چار انچ لمبی ٹونٹی سے لگی ہوئی ہوتی ہے اور دوسرے سرے پر سینگ یا مصالحہ وغیرہ کا بند چڑھا ہوتا ہے پچکاری کا درمیانی حصہ گول اور پھولا ہوا ہوتا ہے۔

طریق استعمال: ہاتھی دانت کی ٹونٹی والے سرے کو ویزلین، گلیسرین یا روغن ارنڈ (کسٹرائل) سے اچھی طرح چکنا کر کے مقعد میں رکھ دیتے ہیں اور دوسرے سرے کو دوا والے برتن میں رکھ کر پچکاری کے درمیانی گول اور پھولے ہوئے حصہ کو دباتے ہیں جس سے اس کی ہوا خارج ہو کر اس میں پانی بھر جاتا ہے اسی طرح اسے بار بار دبانے سے دوا کا پانی بذریعہ پچکاری مقعد سے ہوتا ہوا رودہ مستقیم اور اس سے بالائی انتڑیوں میں چلا جاتا ہے۔

ڈوش سرنج یا محقنہ:

اس میں اور ربڑ کی پچکاری میں اتنا فرق ہے کہ اس میں شیشہ یا ٹین کا ایک بکس ہوتا ہے جس کے پیندے میں ایک سوراخ کے ساتھ ربڑ کی 5 یا 6 فٹ تک لمبی نالی لگی ہوتی ہے اور دوسرے سرے پر ربڑ کی پچکاری کی طرح ہاتھی دانت وغیرہ کی ٹونٹی لگی ہوتی ہے۔ اب ان کی جگہ سخت پلاسٹک کی ٹونٹی اور نوزل لگی ہوتی ہے۔

طریق استعمال: بکس میں حقنہ کرنے کی دوا یا گرم پانی بھر کر اسے مریض سے دو تین فٹ اونچا کسی دیوار سے لٹکا دیا جاتا ہے ربڑ کے دوسرے سرے کو بدستور کوئی چکنی چیز لگا کر مقعد میں رکھ دیتے ہیں بکس سے پانی نکل نکل کر ربڑ کی نالی کے ذریعے مقعد سے ہوتا ہوا آنتوں میں چلا جاتا ہے۔

فائدہ:

بعض لوگ ڈوش سرنج کو ربڑ کی پچکاری پر اس لئے ترجیح دیتے ہیں کہ ایک تو اس سے برابر اور معتدل مقدار میں پانی نکلتا ہے دوسرے یہ بے کار پڑی رہنے سے جلد خراب نہیں ہوتی تیسرے حقنہ کے علاوہ زخم وغیرہ دھونے کے کام آتی ہے۔

حقنہ کا طریق:

حقنہ کرنے سے پہلے مریض کے بستر میں کوئی ایسا کپڑا بچھا دیں جس میں پانی وغیرہ جذب نہ ہوتا ہو اگر اس غرض کے لئے برساتی یا پلاسٹک شیٹ کا استعمال کیا جائے تو زیادہ مناسب ہے اس کے بعد مریض کو بائیں پہلو پر لٹائیں اور اس کو پیٹ کی طرف ٹانگیں سکیڑنے کے لئے کہیں یا خود ہی سکیڑ دیں اور پچکاری کے پلاسٹک نوزل والے سرے کو ویزلین یا روغن ارنڈ سے چپڑ کر آہستہ آہستہ مقعد میں داخل کریں اور بہتر ہے کہ داخل کرتے وقت اس کو ادھر ادھر پھراتے جائیں تا کہ مقعد کی کسی چنٹ کو صدمہ نہ پہنچے اور کم سے کم ایک دو انچ ٹونٹی کو اندر کر دیں اگر مریض کی قوت ماسکہ کمزور ہو تو ٹونٹی کے ساتھ مقعد کے کناروں کو بھی دبائے رکھیں تا کہ حقنہ کی داخل شدہ دوا باہر نہ جائے جب پانی کی مخصوص مقدار اندر چلی جائے تو اس کے ایک دو منٹ بعد خالی نالی کو مقعد سے نکال لیں مگر نکالتے وقت مریض کو تنبیہ کر دیں کہ وہ کم از کم آٹھ سے دس منٹ تک حقنہ کا پانی اندر روکے رکھے مقررہ وقت کے بعد مریض کو اجازت دیں تا کہ وہ حقنہ کے داخل شدہ پانی کو باہر نکال دے اگر ایک بار کے حقنہ سے مواد خارج ہو جائیں تو بہتر ورنہ تین چار گھنٹہ بعد دوبارہ حقنہ کر سکتے ہیں البتہ اگر مریض کمزور ہو تو اس عمل کو دوسرے روز پر ملتوی کریں۔

حقنہ کے احکام:

1- حقنہ ہمیشہ معتدل وقت (سردی گرمی) میں کرنا چاہیئے۔
2- دست اور حقنہ کے استعمال سے پہلے بہتر یہ ہے کہ نیم گرم پانی اور مناسب روغنوں کا حقنہ کریں۔
3- جس مریض کو حقنہ کریں اس کے لئے اس بات کی کوشش کریں کہ اس کو عمل کے وقت چھینک، کھانسی اور ہچکی نہ آئے۔
4- حقنہ کرتے وقت اس بات کو یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ عمل آہستہ آہستہ کیا جائے ورنہ آنتوں کے قبل از وقت سکڑنے سے حقنہ کا پانی خارج ہوجائے گا۔
5- حقنہ کی دوا کا پانی غلظت اور رقت میں معتدل اور نیم گرم ہونا چاہیئے۔
6- حقنہ کی دوائیوں کا وزن 250 گرام سے لے کر 300 گرام تک ہونا چاہیئے۔ بچوں اور بعض خاص صورتوں میں کمی بیشی کی جاسکتی ہے۔

مختلف امراض میں حقنہ کرنے کی وضع:

امراض دماغی میں مریض کو چت لٹائیں گردن اور سر کے نیچے تکیہ رکھیں۔

قولنج اور درد ناف جیسے امراض میں مریض کو گھٹنوں کے بل لٹائیں اور اسکے شکم کو اونچا رکھیں سر اور سینہ کو تکیہ پر رکھیں اور درد کی طرف مریض کو جھکائیں۔

پیچش میں تکیہ پشت کے نیچے رکھیں اور مریض کو چت لٹائیں اور اس کے چوتڑوں کو اٹھائے رکھیں۔

گردے اور چوتڑوں کی بیماریوں میں حقنہ کرتے وقت مریض کو چت لٹائے رکھیں سر اور چوتڑوں کو تکیہ پر رکھیں تاکہ پشت کا درمیانی حصہ زمین پر لٹکا رہے اور اگر ضرورت ہو تو مریض کو اوندھا کر کے کہنیوں اور گھٹنوں کے بل لٹائیں اور مبرز کو تولیہ وغیرہ سے دبائے رکھیں تاکہ داخل شدہ دوا کا پانی باہر نہ نکل آئے۔

حقنہ کے چند ضروری نسخے

1) شدید قبض اور قولنج کو دور کرنے کیلئے مروج ہے صابن عمدہ 3 گرام روغن بیدا انجیر چھتیس گرام نیم گرم پانی ایک لیٹر صابن کو پانی میں حل کر کے روغن بیدانجیر اضافہ کر کے حقنہ کریں۔

نکتہ: پانی اس قدر گرم ہونا چاہیئے جس سے آنتوں کو تکلیف نہ ہو۔

2) حقنہ دیگر: قبض وغیرہ کے لئے مفید ہے صابن 2 گرام، عرق گلاب 250 ملی لیٹر گرم پانی سب کو ملا کر حقنہ کریں۔

3) حقنہ دیگر: قبض اور نفخ اور دیدان شکم کے لئے مفید ہے۔ روغن تارپین پچیس گرام روغن زیتون 125 ملی لیٹر گرم پانی آدھ لیٹر سب کو ملا کر حقنہ کریں۔

4) حقنہ غذائی: جب امراض حلق یا متواتر قے کی وجہ سے براہ دہن غذا نہ جاسکتی ہو تو حقنہ سے غذا پہنچائی جاسکتی ہے اس غرض کے لئے یخنی یا اراروٹ زیادہ دودھ میں انڈے ملا کر استعمال کرائیں ان کی مقدار 125 ملی لیٹر ہونی چاہیئے اور ہر چھ گھنٹے کے بعد حقنہ کرنا چاہیئے حقنہ غذائی سے نصف گھنٹہ پہلے گرم پانی کے حقنہ سے مریض کی آنتوں کو صاف کرلینا چاہیئے۔

نوٹ: حقنہ غذائی کے لئے حقنہ کے آلے کے آگے ایک نرم قاثاطیر (کیتھی ٹر) لگایا جاتا ہے اور اسے تیل یا گھی لگا کر پانچ چھ انچ تک مقعد میں داخل کیا جاتا ہے غذا کی مخصوص مقدار کے داخل ہونے کے ایک دو منٹ بعد نالی کو مقعد سے نکالنا چاہیئے۔

حقنہ غذائی کے بعد مریض کو پوری طرح آرام سے لیٹنا چاہئے۔

حقنہ مسہلہ: قولنج کو کھولتا ہے بلغم کو خارج کرتا ہے پشت کے بلغمی دوروں کو فائدہ بخشتا ہے چقندر کے پتوں کے پانی 370 ملی لیٹر میں بسفائج فستقی، سناء مکی، قنطورین قیق ہرایک بارہ گرام، مویز منقی (گھٹی نکالی ہوئی) پچیس گرام لے کر جوش دیں اور چھاننے کے بعد مغز املتاس چون گرام، شہد مصفی چونتیس ملی لیٹر اس میں حل کریں تاکہ مغز املتاس اس میں حل ہو جائے دوسری مرتبہ پھر چھانیں اور بورہ ارمنی سقمونیا ہرایک 7 ملی گرام باریک پیس کر خوب ملائیں اس کے بعد بدستور حقنہ کریں۔

حقنہ دیگر: چرنوں اور کدو دانہ کو خارج کرتا ہے گرم مزاجوں کے لئے مناسب ہے پوست بیخ درخت توت، پوست درخت انار ترش ہرایک برابر وزن لے کر رات دن پانی میں بھگو کر رات کے وقت گرم تنور میں رکھیں۔ صبح کے وقت چھان کے شفتالو کے پتوں کا پانی بقدر ضرورت شامل کر کے حقنہ کریں۔

حقنہ لینہ: سرسام اور بخاروں کو نفع بخشتا ہے عناب سپستان، گل بنفشہ، خطمی خشک اکلیل الملک، جومقشر نیم کوب، گیہوں کی بھوسی ہرایک بارہ گرام، انجیر زرد 5 دانہ سب کو ڈیڑھ لیٹر پانی میں جوش دیں یہاں تک کہ آدھ لیٹر رہ جائے اس کے بعد صاف کر کے شکر سرخ کانجی ہرایک سترہ گرام، روغن بنفشہ، روغن بادام، روغن کنجد ہرایک چھتیس ملی لیٹر اضافہ کر کے نیم گرم 2 مرتبہ حقنہ کریں اگر زیادہ قوی کرنا چاہیں تو مغز املتاس پچیس گرام سنا مکی بارہ گرام شامل کریں۔

نکتہ: ایک دفعہ حقنہ استعمال کرنے کے بعد کم از کم ایک گھنٹہ کے وقفہ سے دوبارہ حقنہ کرنا چاہئے۔

حقنہ دیگر: جو سرسام حار صفراوی اور جمرہ میں استعمال کیا جاتا ہے آش جو ساٹھ ملی لیٹر، لعاب اسپغول، روغن بادام شیریں، روغن کدوئے شیریں ہرایک پچیس ملی لیٹر سب کو ایک جگہ کر کے خوب ہلا کر ملائیں اور بدستور حقنہ کریں۔

حقنہ دیگر: شدید پیچش کے لئے مفید ہے چاولوں کا جوشاندہ (پچ) بقدر ضرورت لیں اور دوسری مرتبہ تازہ دودھ بقدر ضرورت ملا کر پکائیں یہاں تک کہ غلیظ ہو جائے پھر تھوڑا سا کیکر کا گوند ملا کر حقنہ کریں۔

نکتہ: اس کو پیچش میں پلانا بھی مفید ہے۔

قے

قے کی ضرورت:

انسان غذا کا محتاج ہے اور وہ جو بھی غذائیں استعمال کرتا ہے وہ سب کی سب جزو بدن نہیں ہوتیں بلکہ ان کا ایک حصہ بدن کا جزو بنتا ہے اور باقی حصہ میں سے کچھ تو خارج ہو جاتا ہے اور کچھ معدہ وغیرہ میں باقی رہ جاتا ہے اور اگر وہ معدہ میں جمع ہوتا رہے تو اس سے معدہ کو مضرت پہنچتی ہے اس لئے کبھی کبھی قے کی ضرورت محسوس ہوتی ہے چنانچہ بقراط نے کہا ہے کہ حفظ صحت کے لئے ہر ماہ میں دو دفعہ قے کرنی چاہئے۔

معدہ کی رطوبات کو صاف کرنے کے علاوہ قے سے گردہ و مثانہ اور جگر کے امراض میں بھی فائدہ ہوتا ہے نیز جذام اور فالج وغیرہ امراض میں بھی یہ نفع بخش ہے۔

قے کا فعل:

قے ایک نہایت پیچیدہ فعل ہے جس میں معدہ، مری، بلعوم اور ان کے عضلات عاصرہ (نچوڑنے والے عضلے) اور سینہ کے عضلات شریک ہوتے ہیں اس فعل کا مرکز راس النخاع میں واقع ہے یہی وجہ ہے کہ بعض اصحاب کو مکروہ و غلیظ چیزوں کو دیکھنے اور بدبودار چیزوں کے سونگھنے سے قے ہو جاتی ہے۔

کبھی معدہ میں مضر رطوبات کے جمع ہونے یا مری' معدہ' امعاء' بلعوم' جگر' گردہ' قلب' رحم یا باریطون کے حسی اعصاب کو عمل خراش کے پہنچنے سے بھی خود بخود قے آتی ہے۔

قے کے فوائد:

قے معدہ کو صاف' بینائی کو تیز اور سر کے بوجھ کو دور کرتی ہے اس سے معدہ صاف ہو کر بھوک لگتی ہے اور بدن کی سستی دور ہو کر چستی پیدا ہوتی ہے یہ گردہ مثانہ کے امراض خصوصاً قروح اور بعض دیگر اعضا کے امراض مثلاً یرقان' استسقا' جذام' صرع معدی' فالج اور رعشہ میں مفید ہے۔ بعض حالات میں قے ناگزیر ہوتی ہے مثلاً اگر گلے یا مری میں کوئی چیز پھنس جائے یا کوئی زہر کھائی گئی ہو یا غذا فاسد ہوگئی ہو یا ہوا کی نالیوں میں کثیر بلغم جمع ہوگئی ہو اور سانس رکتا ہو تو قے ضرور کرانی چاہئے کھانسی' خناق وبائی اور سوزش حنجرہ میں بھی قے مفید ہوتی ہے۔

کثرت قے کے نقصانات:

قے کی کثرت معدہ کو نقصان پہنچاتی ہے اور وہ کمزور ہو کر فضلات کو قبول کرنے کے زیادہ قابل بن جاتا ہے قے دانتوں کے لئے بھی مضر ہے کیونکہ اکثر مواد کا گزر دانتوں کے راستے ہوتا ہے اور ان کا کچھ حصہ دانتوں میں رہ جاتا ہے بالخصوص اگر مادہ ترش ہو تو بہت نقصان پہنچاتا ہے اس کی کثرت بینائی اور سماعت کے لئے ضرر رساں ہے کیونکہ اس سے ہر وقت مواد کے ردی بخارات آنکھوں اور کانوں میں پہنچتے رہتے ہیں کبھی اس سے لطیف رگیں ٹوٹ جاتی ہیں کئی لوگ زیادہ کھانا کھا جاتے ہیں اور جب وہ ہضم نہیں ہوتا تو بذریعہ قے خارج کر دیتے ہیں ایسی عادات ڈالنے سے وہ بہت جلد بوڑھے ہو جاتے ہیں کیونکہ ضعف ہضم کے باعث کچے مواد بدن میں جمع ہو جاتے ہیں نیز وہ قے کے عادی بن جاتے ہیں اور خراب امراض میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔

قے کے ممنوعات:

مندرجہ ذیل امراض یا حالات میں قے منع ہے:

1) مرض فتق 2) شریان کی رسولی 3) ورم حلق 4) خروج مقعد 5) نتوالرحم 6) ضعف معدہ 7) سوزش باریطون 8) سوزش امعاء 9) اسقاط حمل کی معتاد مریضہ 10) نفث الدم 11) امراض شرائین 12) مفرط فربہی 13) ذبول 14) آنکھوں اور کانوں کے گرم مادی امراض 13) سینہ تنگ ہو یا گردن پتلی ہو یا پھیپھڑے کمزور ہوں 14) مراق پتلا ہو 15) قے بہت مشکل سے آتی ہو 16) شدید قبض ہو۔

قے کا التزام:

جو شخص اپنی صحت کی حفاظت چاہتا ہو وہ ہر مہینے میں دو مرتبہ متواتر قے کرے تاکہ اگر پہلی دفعہ پوری طرح استفراغ مادہ نہ ہو تو دوسری دفعہ اس کی کمی پوری ہو جائے اور جو فضلات پہلی قے کی وجہ سے معدہ پر گرے ہوں وہ صاف ہو جائیں لیکن اس کے واسطے کوئی خاص تاریخ مقرر نہ کرے تاکہ خواہ مخواہ ان ایام میں طبیعت قے کی عادی نہ ہو جائے۔

قے کے لئے اوقات:

اگر کوئی اضطراری امر نہ ہو تو قے کے لئے موسم گرما اور فصل بہار بہترین موسم ہیں دن کے اوقات میں سے دوپہر کا وقت بہتر ہے کیونکہ اس وقت حرارت بھی قے کی معاون ہوتی ہے البتہ اگر نہار منہ قے کرنا چاہیں تو آٹھ نو بجے صبح قے کر لینی چاہئے مگر مرطوب مزاج اشخاص کے سوا دوسرے احباب کو نہار منہ قے نہیں کرنی چاہئے اگر مزمن امراض میں تیز

دواؤں سے قے کرانا مطلوب ہو تو نہار منہ قے کرائیں۔

قے کے آداب:

قے کرانے سے ایک دن پہلے کھچڑی وغیرہ نرم غذا کھانی چاہئے اور قے سے قبل تھوڑی سی ورزش کرنی چاہئے تاکہ اخلاط میں ہیجان پیدا ہوجائے قے سے پہلے پیٹ اور آنکھوں پر پٹی باندھنی چاہئے تاکہ آنتوں اور آنکھوں کو نقصان نہ پہنچے نیز سر پر کپڑا لینا چاہئے تاکہ قے کے دوران میں ہوا نہ لگے پھر دوا پینی چاہئے اور جب وہ معدہ میں چلی جائے تو قے کا ارادہ کریں اگر محض خیال سے قے آجائے تو بہتر ورنہ حلق میں انگلی یا کبوتر کا پر ڈال کر قے کرنی کی کوشش کریں کبوتر کے پر کو روغن گل سے تر کرلینا مفید ہوتا ہے بعض اشخاص پر کو ایارج فیقرا اور روغن گل کو ملا کر اس میں چرب کرلیتے ہیں اگر اس پر بھی قے نہ آئے تو گرم حمام کرائیں اس سے مادہ میں ہیجان پیدا ہوکر قے آجائے گی یا معدہ اور ہاتھ اور پاؤں کے تلوؤں کو سینکنے سے بھی قے ہوجاتی ہے قے کے وقت سیدھا بیٹھنا چاہئے اور سر کو ذرا آگے جھکانا چاہئے اور دوسرے آدمی کو سر اور کمر کو نرمی سے پکڑے رکھنا چاہئے اور قے کرنے والے کو اپنا معدہ آہستگی سے دبائے رکھنا چاہئے۔

قے کے بعد کی مناسب تدابیر:

قے کرنے کے بعد گرم پانی میں کسی قدر سرکہ ملا کر کلیاں کرنی چاہئیں اور ٹھنڈے پانی سے منہ دھلوا دینا چاہئے نیز تقویت معدہ کے لئے جوارش مصطگی 7 گرام یا جوارش آملہ 7 گرام یا صرف مصطگی 3 ماشہ پیس کر یا دانہ الائچی خورد ایک گرام کھلانا چاہئے۔

اگر قے کے بعد تشنگی کا غلبہ ہو تو عرق کاسنی یا شربت انار یا شربت زرشک یا شربت سیب میں پانی ملا کر پئیں قے کے بعد کھانے پینے سے پرہیز بہتر ہے خصوصاً کھانا جلد نہیں دینا چاہئے البتہ جب خوب بھوک لگے تو کھانا کھانے میں مضائقہ نہیں ہے قے کے بعد لطیف اور سریع الہضم غذا سب سے بہتر ہے چنانچہ پرندوں کا شوربا بہترین غذا ہے یہ میسر نہ آئے تو گردن کے گوشت کا شوربا کھلائیں۔

نکتہ: اگر زہریلی چیز کے کھانے کی وجہ سے قے کرائی گئی ہو تو قے کے بعد دودھ اور گھی ملا کر پلانا چاہئے اور پھر قے کرادینا چاہئے یا دو گرام زنجبیل دریائی تین 750 ملی لیٹر دودھ میں جوش دے کر پلانا چاہئے۔

قے کے اعراض لاحقہ:

اگر قے آور دواؤں سے قے نہ آئے اور بے چینی بہت زیادہ ہوجائے تو آدھ لیٹر گرم پانی میں نمک 2 گرام اور روغن بادام پچیس ملی لیٹر ملا کر پلائیں تاکہ یا تو قے ہوجائے تو اجابت ہو اور بے چینی رفع ہو اگر پسلیوں کے سروں میں کھچاوٹ اور درد محسوس ہو تو روغن گل گرم کرکے مالش کریں اور گرم پانی میں پارچہ کو نچوڑ کر اس سے سینک کریں اگر معدہ میں سوزش ہو تو اس پر روغن بنفشہ کی مالش کریں اور مغز بادام 220 گرام مغز تخم کدو 3 گرام، مغز تخم خیارین 3 گرام، شیر گاؤ 250 ملی لیٹر میں پیس کر مصری پچیس گرام ملا کر دیں یا چوزہ مرغ کا شوربا پلائیں اگر قے کے بعد تشنج یا تمدد یا اختلاج یا رعشہ باسباب عارض ہوجائے تو دونوں ہاتھوں کو بغل سے کلائی تک اور دونوں پیروں کو کنج ران سے ٹخنوں تک باندھ دیں اور معدہ پر روغن چنبلی یا روغن حناء مالش کریں اگر قے کے بعد ہچکی ہو تو ایک ایک گھونٹ گرم پانی پلائیں اور اگر شدید ہچکی ہو تو معدہ پر روغن بنفشہ کی مالش کریں اور آش جو پلائیں کبھی دوا استعمال کرنے کے کچھ عرصہ بعد قے آنے کی ضرورت ہوتی ہے اور جلد شروع ہوجاتی ہے اور کبھی قے ضرورت سے زیادہ ہوتی ہے ان دونوں صورتوں میں دونوں بازو اور دونوں پنڈلیوں کو سخت باندھیں اور الائچی سفید ایک گرام اور مصطگی رومی ایک گرام پیس کر رب بہ پچیس ملی لیٹر یا جوارش عود ترش 2 گرام میں ملا کر کھلائیں اور سکنجبین میں

برف ملا کر پلائیں اور نیند لانے کی کوشش کریں اگر قے میں خون آنے لگے تو فوراً اسے بند کرنے کی توجہ کریں اس صورت میں شیرہ زرشک 3 گرام شیرہ بیخ انجبار تین گرام شیرہ تخم خرفہ سیاہ 3 گرام پانی میں ڈال کر گل ارمنی ایک گرام یا گل مختوم ایک گرام چھڑک کر شربت انار شیریں ملا کر پلائیں اگر مری یا معدہ وغیرہ میں خون کے جم جانے کا اندیشہ ہو تو ماء العسل 150 ملی لیٹر و شہد پچیس ملی لیٹر عرق بادیان 125 ملی لیٹر جوش دے کر چھان لیں میں برف ملا کر یا سکنجبین 125 ملی لیٹر برف ملا کر دیں۔

قے آور ادویہ:

حسب ذیل دوائیں قے لاتی ہیں: آب گرم، آب پالک، آب کدوئے تلخ، تخم ترب، برگ ترب، تخم خریزہ، پوست خرپزہ، تخم شبت، نمک، شہد، سکنجبین، شکر سرخ، رائی، اونٹ کٹارہ، نک چھکنی، سرخ لوبیا، تخم جرجیرہ، خربق روغن گاؤ، تخم گندنا، توتیا سفید، طوطیا، پھٹکری وغیرہ۔

ان میں سے اکثر دوائیں براہ راست معدہ پر اثر کرکے قے لاتی ہیں یہی وجہ ہے کہ ان سے قے جلد آجاتی ہے بخلاف ان کے جوہر افیون، اسقیل، عرق الذہب (اپی کے کوانا) وغیرہ دوائیں خون میں جذب ہوکر دماغ کے مرکز قے کو تحریک دیتی ہیں جس سے پہلے جی متلاتا اور پسینہ آتا ہے اور پھر قے شروع ہوجاتی ہے۔

چند قے آور نسخے:

1) کھانے کا نمک بارہ گرام آدھ لیٹر گرم پانی میں ملا کر پلائیں۔
2) سکنجبین پچاس ملی لیٹر آدھ لیٹر گرم پانی میں ملا کر پلائیں۔
3) کھانے کا نمک بارہ گرام سکنجبین پچاس ملی لیٹر آدھ لیٹر گرم پانی میں ملا کر پلائیں۔
4) رائی کا سفوف 6 گرام آدھ لیٹر گرم پانی میں ملا کر پلائیں۔
5) اپی کے کوانا (عرق الذہب) کا سفوف 2 گرام 125 ملی لیٹر پانی میں ملا کر دیں۔
6) طوطیا دو ملی گرام 125 ملی لیٹر گرم پانی میں حل کرکے دیں۔
7) جو غیر مقشر کا آش آدھ لیٹر بنا کر اس میں سکنجبین پچاس ملی لیٹر ملا کر دیں۔
8) تخم ترب 6 گرام، تخم شبت 3 گرام، تخم گندنا 3 گرام نمک طعام 2 گرام سب کو پیس کر آدھ لیٹر پانی میں بھگو دیں صبح چھان کر پچیس ملی لیٹر شہد ملا کر پئیں۔

نکتہ: اگر معدہ میں بلغم زیادہ ہو تو نسخہ نمبر 4 یا 8 زیادہ مفید ہے اگر صفرا ہو تو نسخہ نمبر 7 زیادہ فائدہ بخش ہے۔

مختلف اخلاط کے قے آور نسخے

نسخہ مقئی صفرا: صفراوی قے کے لئے مفید ہے سکنجبین سادہ پچاس ملی لیٹر گرم پانی 125 ملی لیٹر میں حل کرکے پلائیں۔

نسخہ مقئی بلغم: بلغم کو قے کے ذریعے خارج کرتا ہے تخم ترب 6 گرام، تخم شبت 2 گرام نمک شور ایک گرام سب کو باریک کرکے شہد خالص بقدر ضرورت میں ملا کر استعمال کریں مگر اس سے خود بخود قے آجائے تو بہتر ورنہ گرم پانی سے مدد کریں یا حلق میں کسی ملائم چیز سے خراش کریں۔

نسخہ مقئی سودا: سوداوی قے کے لئے مفید ہے۔ ایک تازہ مولی لے کر اس میں سوراخ کرکے خربق سیاہ 6 گرام بھر دیں اور اس مولی کو ایک رات سکنجبین میں بھگو رکھیں، اگلے روز صبح اس مولی کو خربق سمیت کھائیں اور اس کے بعد سکنجبین سادہ پچیس ملی لیٹر گرم پانی 10 تولہ میں حل کرکے پئیں۔

نسخہ مقی مرکب: بلغم اور صفرا کو خارج کرتا ہے سکنجبین عسلی چھتیس ملی لیٹر' آب ترب سبز ستر ملی لیٹر میں حل کر کے پلائیں۔
نسخہ مقی مرکب دیگر: صفرا' سودا اور بلغم ہر سہ اخلاط کو خارج کرتا ہے بیخ سن تخم شبت تخم خبازی' ہرایک بارہ گرام جو مقشر پچیس گرام پانی میں جوش دیں جب پانی نصف رہ جائے تو صاف کر کے شربت اسکنجبین سرکہ انگوری ہرایک پچیس ملی لیٹر ملا کر نیم گرم پلائیں۔

مختلف امراض کے قے آور نسخے:

1) لشیر غس کے لئے مفید ہے مرغ کے پر کو شہد میں آلودہ کر کے اس کے اوپر رائی باریک پیس کر چھڑکیں اور حلق میں پھرائیں یہاں تک کہ قے آ جائے۔
2) صرع معدی بلغمی میں مفید ہے سوئے ساٹھ گرام اور مولی ساٹھ گرام کے پانی میں سکنجبین عسلی ملا کر پلائیں اور قے کرائیں۔
3) بلغم کو دماغ سے بذریعہ قے نکالتا ہے رائی سفید 3 گرام' نمک طعام 6 گرام دونوں کو ایک سیر پانی میں جوش دے کر سکنجبین پچیس ملی لیٹر حل کر کے پلائیں اور قے کرائیں۔
4) معدے کی رطوبتوں' مرہ صفرا اور مرہ سودا کو نکالتا ہے تخم مولی' تخم سویا' تخم خربزہ' بیخ خربزہ' ملٹھی ہرایک بارہ گرام پانی میں پکائیں اور چھاننے کے بعد سکنجبین بقدر ضرورت ملا کر پلائیں۔
5) مختلف مادوں کو بذریعہ قے خارج کرتا ہے تخم خیارین نیم کوفتہ' تخم بیتھوا ہرایک 14 گرام' نمک ہندی ایک گرام' تخم سویا چھتیس گرام' مولی ریزہ ریزہ کی ہوئی 75 گرام سب کو 2 لیٹر پانی میں جوش دیں جب تہائی رہ جائے چھان کر نیم گرم پلائیں اور قے کرائیں۔
6) دمہ اور کابوس بلغمی کے لئے مفید ہے تخم سویا' تخم مولی' نیم کوفتہ ہرایک ایک تولہ کو جوش دے کر چھان لیں اور شہد خالص پچیس ملی لیٹر نمک 2 گرام ملا کر پلائیں اور قے کرائیں۔
7) صرع معدی وصفراوی میں مستعمل ہے تخم خربزہ' تخم خبازی ہرایک 6 گرام کو جوش دے کر چھان لیں اور تھوڑا سا نمک اور سکنجبین ملا کر پلائیں اور قے کرائیں۔

فصد

تعریف:

نشتر یا کسی اور تیز دھار دالے آلے کی ذریعہ جسم انسانی سے خون خارج کرنے کا نام فصد ہے۔

فصد کی ضرورت:

اول تو جہاں تک ممکن ہو سکے اور تدبیروں سے کام نکالیں فصد سے گریز کریں البتہ اگر اور تدبیروں سے کام نہ چلے تو مندرجہ ذیل صورتوں میں فصد کرائیں:

1- خونی امراض کا وقوع۔
2- بطور تقدم بالحفظ (جب جوش اور فساد خون کی وجہ سے کسی خونی مرض کے پیدا ہونے کا احتمال ہو۔
3- اگر ضربہ سقطہ یا دیگر اتفاقی حوادث کی وجہ سے خون میں تغیر وفساد پیدا ہو جانے کا اندیشہ ہو۔

ممنوعات فصد:

مندرجہ ذیل صورتوں میں فصد جائز نہیں ہے:

-1 اگر دائمی قبض ہو
-2 قولنج وری کے علاوہ دیگر تمام اقسام قولنج میں
-3 حمل اور ایام حیض میں
-4 گرم مزاج - لاغر اندام اور قلیل خون والے اشخاص میں
-5 لحیم شحیم یعنی موٹے اشخاص کو جن کے بدن ڈھیلے ڈھالے ہوں
-6 زیادہ سردی اور زیادہ گرمی کے موسم میں
-7 بخار کے اکثر اقسام اور خصوصاً تپ کی ابتدائی حالت میں
-8 کسی اشد ضرورت کے بغیر 14 سال سے کم اور 60 سال سے زیادہ عمر والوں میں
-9 سوء ہضم میں
-10 سرد مزاجوں اور سرد شہروں کے باشندوں میں
-11 کھانا کھانے یا جماع کرنے کے بعد
-12 دورہ مزمن اور بحران کے روز
-13 نفث الدم میں

فصد لینے کا وقت:

قمری مہینے کے درمیانی دن فصد کے لئے بہترین ہیں دن میں چاشت کا وقت سب سے بہتر ہے خونی امراض میں موسم بہار میں فصد لینی چاہئے ضربہ سقطہ ماشرا اور خناق دموی اور ذات الجنب میں ہر موسم اور ہر وقت فصد لینے کی اجازت ہے۔

فصد کی تنگی یا کشادگی:

اگر تندرست اشخاص تقدم بالحفظ کے لئے فصد کھلوائیں تو ہمیشہ تنگ فصد کھولنی چاہئے اسی طرح موسم سرما میں بھی تنگ فصد ہی مفید ہوتا ہے کمزور اور دبلے پتلے مریضوں میں بھی زیادہ فصد نہیں لینی چاہئے نیز جن لوگوں میں فصد سے صرف امالہ مقصود ہو ان کی بھی تنگ فصد لینی چاہئے چنانچہ جب نفث الدم' رعاف اور کثرت طمث میں بطور امالہ فصد کی ضرورت درپیش ہو تو یکبارگی فصد کھول کر بہت سے خون نہیں لینا چاہئے بلکہ تنگ نشتر کے ذریعہ بار بار فصد لے کر تھوڑا تھوڑا خون خارج کریں اور ہر مرتبہ پہلے کی نسبت کم خون لیں البتہ جن لوگوں کے وجود فاسد' غلیظ' سوداوی اور خراب مواد سے پر ہوں یا جو لوگ بہت موٹے ہونے کے باوجود فصد کے ضرورت مند ہوں ان کی فراخ اور کشادہ فصد لینی چاہئے جنون دیوانگی میں فصد اعتدال کے ساتھ کھولنی چاہئے۔

فصد کے کھولنے کے شرائط:

اگر خون تمام رگوں میں منتشر اور قوام میں رقیق ہو تو نضج کے بغیر فصد لے لینی چاہئے اگر خون کسی خاص عضو میں بند ہو جیسے بعض اوقات وجع المفاصل اور نقرس کی صورت میں ہوتا ہے یا خون میں غلظت اور لزوجت کے ساتھ اخلاط کا امتلا ہو تو نضج کا انتظار کئے بغیر فصد نہیں کھولنی چاہئے۔

فصد کے آداب:

1) فصد سے پیشتر آس پاس کی اور قریبی شریان کو معلوم کر کے اس پر نشان کر دینا چاہئے تاکہ فصد کے وقت کہیں وہ کٹ جائے۔

2) جس رگ کی فصد کھولنا مقصود ہو اس کو اچھی طرح تلاش کر کے فصد لیں اور اگر تلاش پر بھی نہ ملے مگر اس کی شاخیں نظر آ رہی ہوں تو ان کو اچھی طرح انگلیوں سے ملیں اگر ملنے کے عمل سے ان میں خون کا دورہ شروع ہو جائے تو ان کی

فصد کھولیں ورنہ جب تک اصل رگ نہ ملے فصد کو ملتوی رکھیں۔

3) اکثر اوقات فصد کے لئے پٹی باندھنے پر فصد کی رگ پھول جایا کرتی ہے ایسی حالت میں پٹی کھول کر رگ کی مالش کریں جب رگ کا نفخ زائل ہوجائے تو پھر پٹی باندھیں اور اگر پھر بھی نفخ پیدا ہوجائے تو پھر وہی عمل کریں الغرض جب تک نفخ زائل نہ ہو فصد نہ کریں اگر کئی بار ایسا عمل کرنے کے بعد بھی نفخ دور نہ ہو تو پھر کسی ایسی دوسری رگ کی فصد لے لینی چاہئے جس کے فوائد اسی رگ کے قریب قریب ہوں۔

4) اگر فصاد کی غلطی سے شریان کٹ جائے تو اسی وقت شریانی خون بند کرنے کی کوشش کریں اور قابض اور حابس دواؤں کا خارجاً مقام جراحت پر استعمال کریں سرد پانی اور برف کی ٹکور بھی ایسی حالت میں مفید ہوا کرتی ہے اور فصد کے بالائی جانب ہوشیاری سے پٹی باندھ دیں تاکہ خون آنا موقوف ہوجائے تین روز تک پٹی کو بندھا رہنے دیں اور ہاتھ کو ملائم تکیہ پر رکھیں۔

5) اگر قوت کی کمزوری یا ضعف دل، تحلیل روح اور خون کے بکثرت خارج ہونے کی وجہ سے غشی پیدا ہوجائے تو فوراً کبوتر کے پر وغیرہ یا کسی اور تدبیر سے قے کرائیں علاوہ ازیں غشی کے زائل کرنے کے لئے جو خارجی تدابیر معمولی ہیں عمل میں لائیں مثلاً سرد پانی یا عرق گلاب کے منہ پر زور سے چھینٹے دیں عطریات مناسبہ یا کافور اور ٹھنڈے لخلخے سنگھائیں اور بغل سے لے کر ہاتھ کی ہتھیلیوں تک، ہاتھوں اور کنج ران سے ٹخنوں تک دونوں پاؤں کو کسی کپڑے سے مضبوط باندھ دیں۔

6) اگر فصد والی رگ کے علاوہ غلطی سے دوسری رگ پر نشتر لگ جائے تو بغیر کسی اہم اور اضطراری ضرورت کے دوبارہ اسی روز فصد نہ لیں اور اگر اشد ضرورت ہو تو پہلے نشان سے کچھ اوپر نشتر لگا کر اصلی رگ کی فصد لیں۔

7) اگر فصد کھولنے کے بعد ہچکی، جمائی، انگڑائی اور متلی پیدا ہوجائے یا نبض کمزور ہوتی جائے تو خون کو فوراً بند کردیں ورنہ معتدل مقدار میں خون کو حسب خواہش نکلنے دیں۔

8) جب تک خون کا قوام غلیظ اور اس کی رنگت سیاہ ہو اس کو بند نہ کریں اور جب قوام معتدل اور رنگت سرخی پر آجائے تو بند کردیں دموی مزاج اشخاص کا خون ایک بار میں ایک سیر تک بذریعہ فصد لیا جاسکتا ہے اور اگر ضرورت ہو تو دوسرے روز بھی خون نکالا جاسکتا ہے۔

9) فصد کے بعد کپڑے کی ایک گدی بنا کر اسے ٹھنڈے پانی یا عرق گلاب سے بھگو کر مقام فصد پر رکھیں اور اس کے اوپر ہوشیاری سے پٹی باندھ دیں۔

نکتہ: اگر شریانی خون کسی تدبیر سے نہ رکے تو شب یمانی، مرکی ہر ایک 4 گرام ایلوا، دم الاخوین ہر ایک 8 گرام کوٹ چھان کر سفیدی بیضہ مرغ بقدر حاجت میں حل کرکے مکڑی کا جالا بقدر ضرورت اس میں ملا کر شیاف تیار کرکے شگاف میں رکھ دیں اور عضو کسی ملائم اور اونچے تکیے پر رکھیں۔

فصد کے بعد کے احکام:

1) فصد کے بعد جلد نہ سونا چاہئے بلکہ چھ گھنٹہ کے بعد سونا چاہئے۔

2) جن لوگوں کو فصد کے بعد متلی کا احتمال ہو انہیں فصد سے پہلے سکنجبین اور گرم پانی کے ذریعہ قے کرا لینی چاہئے۔

3) اگر مواد کی کثرت کے باعث فصد کے بعد مواد میں تحریک اور ہیجان پیدا ہو کر بخار وغیرہ عوارض رونما ہوجائیں تو دوبارہ فصد کھول کر مناسب خون نکال دینا چاہئے اگر اس پر بھی سکون نہ ہو تو مسہل کے ذریعے تدارک کریں۔

4) بعض اوقات فصد کے بعد مقام پر ورم ہوجایا کرتا ہے ایسی حالت میں اگر سرخ اور خالص خون بھی رستا رہتا ہو تو مخالف جانب کی فصد لے کر مادہ کا امالہ کریں اور اگر مادہ روی ہو یا اس کا انصباب بند ہو چکا تو دوبارہ اسی رگ کی فصد سابقہ مقام فصد سے کچھ اوپر کھولیں اور اگر کسی اہم مانع کی وجہ سے اس کا کھولنا ممکن نہ ہو تو اسی جانب کی کسی دوسری قریب کی رگ کی فصد کھولیں۔

5) فصد کے بعد چند روز تک ملائم' زود ہضم' لذیذ اور پہلے سے کسی قدر کم غذا کھانی چاہئے۔

6) اگر کسی شخص کے خون کا اخراج غلظت کی وجہ سے سہل نہ ہو تو فصد سے کچھ دیر پہلے ایسے شخص کو گرم پانی سے حمام کر لینا چاہئے تاکہ حمام کے بخارات اور پانی کی گرمی سے خون میں اعتدال اور رقت پیدا ہوجائے۔

فصد کی مشہور رگیں

نمبر شمار	نام رگ	مقام رگ	جن امراض میں اس رگ کی فصد مفید ہے
1-	باسلیق (تنور بدن)	کہنی کے جوڑ کے پاس اندر کی طرف ہوتی ہے اور کلائی کے زیریں حصے کی طرف اس کا میلان ہوتا ہے یہ رگ بغل سے ہو کر آتی ہے اس کو تنور بدن بھی کہتے ہیں۔	ورم معدہ' دردجگر' ورم جگر' ورم طحال' ذات الجنب' بواسیر' ورم مقعد' ورم رحم' اور تمام بدن کی صفائی وغیرہ۔
2-	قیفال (سرارو)	کہنی کے جوڑ میں باہر کی طرف ہوتی ہے اس کو سرارو بھی کہتے ہیں کیونکہ اس کی فصد سر اور رو یعنی چہرہ کی صفائی کرتی ہے۔	گردن' اعضاء اعلیٰ کے امراض خناق' سرسام دموی' دردسر دموی' رعاف' درد گوش' رمد چشم' ورم الاسنان وغیرہ۔
3-	اکحل ہفت اندام (مرکب رگ)	یہ رگ قیفال کے پاس کلائی کے سامنے وسطہ سے ذرا باہر کی طرف ہوتی ہے اور باسلیق و قیفال کی شاخوں کے ملنے سے بنتی ہے۔	شکم' گردن اور سر کے امراض' ذات الصدر' مالیخولیا' دردسر نزلی۔
4-	حبل الذراع (کلائی والی رگ)	کلائی کے جوڑ کے بالائی اور بیرونی طرف ہوتی ہے یہ دراصل قیفال کی شاخ ہے۔	گردن اور اس کے اوپر کے اعضاء کی بیماریوں میں۔
5-	ابطی (بغل والی رگ)	یہ دراصل باسلیق کی ایک شاخ ہے جو کہنی کے بیرونی جانب بغل کے سامنے واقع ہے۔	درد سینہ' درد دل شوصہ وغیرہ۔
6-	اسلیم (مخیطر رگ)	اس کا مقام ہاتھ کی چھوٹی اور اس کے ساتھ والی انگلی کے مابین ہے۔	داہنے ہاتھ میں امراض جگر کے لئے اور بائیں ہاتھ میں ورم طحال اور امراض قلب کے لئے۔
7-	صافن (محفوظ رگ)	پنڈلی پر ٹخنے کی اندرونی جانب ہوتی ہے اور پاؤں کی پشت پر چند شاخوں میں منقسم ہوجاتی ہے۔	بندش حیض' خصیوں' رانوں اور پنڈلیوں کے ورم' دردگردہ' دردپشت' وجع المفاصل۔

-8	عرق النساء	ران کی بیرونی جانب سے ٹخنے تک آتی ہے اور ٹخنے کے قریب اس کی فصد کھولی جاتی ہے یہ رگ گرہ دار اور پیچ دار ہوتی ہے۔	عرق النساء (لنگڑی کا درد) کوہے کا درد دوالی نقرس داء الفیل وغیرہ۔

حجامت

ماہیت:

حجامت ایک طبی اصطلاح ہے جو عرف عام میں سینگھیاں کھچوانے کے نام سے مشہور ہے جس کا طریق عمل یہ ہے کہ سینگھی کو جسم کے کسی مقام پر رکھ کر منہ کے ذریعے چوسا جاتا ہے۔

حجامت کی اقسام:

اس کی دو مشہور قسمیں ہیں 1) حجامت مع الشرط جس کا طریق یہ ہے کہ مقام مطلوب پر کسی تیز دھار آلے مثلاً نشتر یا استرے سے خفیف پچھنے لگا کر سینگھی کے ذریعے منہ سے چوس کر خون خارج کیا جاتا ہے۔ 2) حجامت بلاشرط وہ کہلاتی ہے جس کا طریق عمل یہ ہے کہ پچھنے لگائے بغیر سینگھی کو جسم انسان کے کسی حصہ پر رکھ کر منہ کے ذریعے متواتر چوسا جاتا ہے اس کو عام اصطلاح میں خالی سینگھی لگانا کہا جاتا ہے مذکورہ بالا ہر دو طریق کے علاوہ ایک اور طریقہ بھی رائج ہے اس کو طبی اصطلاح میں محجمہ ناری اور عام طور پر گلاس لگانا یا کلہیا لٹکانا کہتے ہیں اس کی صورت یہ ہوتی ہے کہ گلاس یا کلہیا میں آگ روشن کرکے مقام ماؤف پر پچھنے لگا کر گلاس کو اس پر اوندھا لٹکا دیتے ہیں۔

حجامت کے احکام وشرائط:

1) دس سال سے کم اور 60 سال سے زیادہ عمر والوں کو سینگھیاں کھچوانے سے پرہیز کرنا چاہئے۔

2) مہینہ کی ابتدائی اور انتہائی تاریخوں میں سینگھیاں کھچوانا ناجائز نہیں ہے کیونکہ ان تاریخوں میں چاند کی روشنی تیز نہ ہونے کی وجہ سے رطوبات اور اخلاط اندرون بدن میں ساکن ہوتے ہیں اور ردی مواد کا اخراج نہیں ہوسکتا۔

3) اگر شریف عضو کی طرف سے ادنی عضو کی طرف مادہ منتقل کرنا مقصود ہو تو ورم کے اچھی طرح ظاہر ہونے سے پیشتر یہ عمل کریں۔

4) عضو میں کثرت مواد کیصورت میں پہلے فصد اور اس کے بعد حجامت ہونی چاہئے جس کا فائدہ یہ ہوگا کہ پہلے فصد کے ذریعے عام مواد ردیہ کا اخراج ہوجائے گا اور بعد میں سینگھیوں کے ذریعے مقامی مواد خارج ہوجائیں گے۔

5) ایام گرما میں ڈیڑھ گھنٹہ دن چڑھے اور ایام سرما میں تین گھنٹہ دن چڑھے سینگھیاں کھچوانی چاہئیں عمل حجامت سے پہلے شربت رنگترہ، شربت انار یا شربت سیب وغیرہ بقدر ضرورت پلائیں تاکہ حجامت کے وقت معدہ پر صفراء اور مواد رقیقہ کے گرنے کا خوف نہ رہے۔

6) غلیظ خون والے مریض کو حجامت سے قبل گرم حمام کرلینا چاہئے تاکہ بخارات اور گرم پانی کی وجہ سے خون میں رقت پیدا ہوجائے اور وہ بآسانی خارج ہوسکے۔

7) حجامت کے فوری بعد جلدی ہی مریض کو غذا نہ دیں ورنہ حجامت کا مقصود فوت ہوجائے گا البتہ جن لوگوں کا مزاج صفراوی ہو ان کو دودھ یا آب انار وغیرہ پینے کی اجازت ہے۔

8) حجامت کے بعد تیز گرم نمکین اور مصالح دار اغذیہ اور حمام سے پرہیز رکھنا چاہئے۔

9) فربہ اشخاص کو حتی الامکان سینگھیاں نہیں کھچوانی چاہئیں۔

سینگھیاں کھچوانے اور پچھنے لگوانے کے مقامات

نمبر شمار	مقام	جن امراض میں مفید ہے	نکات
-1	گدی مقام	رمد، بدبوئے دہن، قلاع، دردسر، خناق، سرسام وغیرہ	چونکہ یہ مقام حافظہ کے قریب ہے اس لئے حتی الوسع گردن کے نچلے حصے میں سینگھیاں کھچوائیں۔
-2	پنڈلیاں	احتباس حیض، ورم رحم، دبیلۃ الرحم، درد گردہ	پنڈلیوں پر پچھنے لگوانا صافن، مابض اور یا سلیق کی فصد کے قائم مقام ہے۔
-3	ناف کے اوپر	قولنج، درد معدہ، درد رحم	خصوصاً اس درد رحم کو مفید ہے جو مستورات کو حیض کے ایام میں لاحق ہوتا ہے
-4	سرین اور دونوں رانوں کے مابین	عرق النساء، بواسیر، نقرس	یہ بالعموم عرق النساء کی حالت میں کیا جاتا ہے۔
-5	بالائے مقعد	سر وغیرہ بالائی اعضاء کی طرف تبخیر	اس مقام پر بغیر پچھنے کے خالی سینگھیاں استعمال کرنی چاہئیں۔
-6	ہاتھ پاؤں	دردسر، سرسام، شدت تپ، صعود بخارات و دخانات	خصوصاً ان بخارات میں مفید ہے جو معدہ، رحم کی جانب سے قلب و دماغ کی جانب چڑھتے ہیں۔
-7	کولہوں کے مابین	ورم رحم، ورم مقعد، ورم خصیتین، استحاضہ	خصوصاً رحم کے رقیق جریان خون کو مفید ہے۔
-8	زیر پستان	کثرت حیض و نفاس	اس مقام پر خالی سینگھیوں کے علاوہ محاجم ناری کا استعمال بھی جائز ہے۔
-9	شانوں کے مابین	درد حلق، درد شانہ نفث الدم	دونوں شانوں کے درمیان کی حجامت باسلیق کی فصد کے قائم مقام ہے۔

ارسال علق/ جونک لگانا

جونک کے فوائد:

شیخ الرئیس و ہندی اطباء کا قول ہے کہ امراض جلد کے لئے جونک کا استعمال نہایت نفع بخش اور مفید ہے چنانچہ ورم چنبل، جرب الاجفان، خنازیر، زہرباد، سرطان، نواصیر اور پرانے قروح میں ان کا استعمال مفید ہوتا ہے اطبائے جدید بھی اس کو تسلیم کرتے ہیں اور اب مغرب سے شیشے کی مصنوعی بنی ہوئی جونکیں بھی آرہی ہیں ان مصنوعی جونکوں سے گو ہر طرح کے تعدیہ سے تحفظ ہوتا ہے مگر اکثر امراض میں قدرتی جونکیں زیادہ مفید ہوتی ہیں۔

جونک کے احکام:

فصد اور حجامت میں جن امور کی پابندی ضروری قرار دی گئی ہے جونکیں لگانے میں انہی احکام کی رعایت ضروری ہے۔

کارآمد جونک:

جوہڑوں اور تالابوں میں مختلف قسم کی جونکیں پائی جاتی ہیں لیکن ہر ایک قسم کی جونک طبی ضروریات کے لئے مفید نہیں ہوتی بلکہ طبی اغراض کے لئے بہترین جونک وہ ہوتی ہے جس کا سر چھوٹا اور پشت سبز ہو اور اس پر سنہری رنگ کی دھاریاں پائی جاتیں وضع قطع میں بعینہ چوہے کی دم کی سی ہو ان اوصاف کے ساتھ وہ ایسے پانی سے مہیا کی گئی ہو جس پر کائی جمی ہوئی ہو اور اس میں چھوٹے چھوٹے مینڈک پائے جاتے ہوں۔

جونک لگانے کی ترکیب:

جس روز جونکیں لگانی ہوں اس سے ایک دن پیشتر جونکیں پکڑ کر گندگی اور آلائش سے پاک صاف کر کے بحفاظت رکھ لینی چاہئیں اور اگلے روز صاف پانی کے بھرے ہوئے برتن میں ان جونکوں کو ڈال کر ان کی رفتار دیکھنی چاہئے چنانچہ ان میں سے جو تیز ہوں انہیں پکڑ کر صاف کر کے مقام ماؤف پر لگانا چاہئے۔

نکتہ:

جونک لگانے سے پیشتر مقام ماؤف کو نمک کے پانی سے دھو کر ہاتھ یا ملائم کپڑے سے اس قدر ملیں کہ جگہ سرخ ہو جائے اور اگر جونک کسی وجہ سے چسپاں نہیں ہوتی ہو تو مقام مقصود پر ملتانی مٹی یا کسی حیوان کا خون مل دیں اس ترکیب سے جونک فوراً چپک جائے گی۔

جونک علیحدہ کرنے کی ترکیب:

جونکیں گندہ اور فاسد خون پی کر اور پھول کر خود بخود گر جایا کرتی ہیں اور اگر خود بخود علیحدہ نہ ہوں تو اس پر تھوڑا سا نمک یا راکھ چھڑک دینی چاہئے۔

نکتہ:

جونک علیحدہ کرنے کے بعد سینگی کے ذریعہ مقام ماؤف سے تھوڑا سا خون چوسنا مفید ہوتا ہے تاکہ جونکوں کے ڈسے ہوئے مقام سے خون زائل ہو جائے اور کسی قسم کا نقصان کا احتمال نہ رہے اور اگر خون علیحدہ ہونے کے بعد خون خود بخود بند نہ ہو تو اس مقام پر خون کو بند کرنے والی دوائیں مثلاً دم الاخوائن، گل ارمنی سنگجراحت وغیرہ چھڑک دیں۔

نوٹ: چہرے اور رخساروں پر حتی الوسع جونک نہ لگائیں چونکہ جونک کا داغ چہرہ کی خوبصورتی میں نقصان پیدا کر دیتا ہے۔

تعریق یعنی پسینہ لانا

پسینہ:

ایک صاف و شفاف آبی رطوبت ہے جو جلد کی پسینہ پیدا کرنے والی مخصوص گلٹیوں کے ذریعہ جسم سے افراز پاتی ہے پسینہ پیدا کرنے والی گلٹیاں تمام جلد میں بکثرت پھیلی ہوئی ہیں اور جہاں بال نہیں ہیں وہاں ان کی اور بھی کثرت ہے چنانچہ ہاتھوں کی ہتھیلیوں اور پاؤں کے تلووں میں بکثرت پائی جاتی ہیں۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ معمولی حالات میں قریباً ایک سے ڈیڑھ پائنٹ یعنی 600 ملی لیٹر تک روزانہ پسینہ خارج ہوتا ہے گو مختلف حالات میں اس مقدار کے اندر اختلاف ہوتا ہے۔

پسینہ کیونکر آتا ہے:

پسینے کی پیدائش کا کام ان اعصاب مفرزہ کے ذریعے دماغ کے تحت ہے جو ہر ایک پسینہ لانے والی گلٹی تک پہنچتے ہیں

اور دماغ کا وہ مرکز عصبی اس پر حکومت کرتا ہے جو حرارت بدنی کو ہمیشہ خاص اعتدال پر قائم رکھتا ہے جب کبھی ان اعصاب یا اس مرکز میں کسی وجہ سے تحریک پیدا ہوتی ہے یا جب حرارت بدنی اپنے معمولی اعتدال کی نسبت ایک درجے سے زیادہ ہوجاتی ہے تو مذکورہ بالا پسینے کی گلٹیوں میں بھی تحریک ہوتی ہے جس سے معمول کی نسبت زیادہ پسینہ خارج ہوتا ہے اور جلد پر تبخیر ہو کر غیر معمولی زائد حرارت کم ہوجاتی ہے اور حرارت بدنی اپنے اصلی اعتدال پر آجاتی ہے ایسا اس وقت ہوتا ہے جب خارجی حرارت بدنی حرارت کی نسبت زائد ہوتی ہے جیسے موسم گرما کی دھوپ میں گرم کمرے یا بالخصوص گرم حمام میں ہوا کرتا ہے یہی شدید جسمانی ریاضت سے بھی ہوتا ہے کیونکہ یہ جسم کی اندرونی حرارت کو بہت زیادہ بڑھا دیتی ہے ان تمام حالات میں پسینہ آکر طبعی حرارت جسمانی قائم رہتی ہے اس کے ساتھ اگر جسم کی خارجی ہوا خشک ہو تو پسینہ جلد خشک ہوجاتا ہے اور جسم کی حرارت بآسانی اعتدال پر آجاتی ہے چنانچہ اگر خارجی ہوا خشک ہو تو ایک انسان دوسو درجے فارن ہیٹ کی حرارت بھی برداشت کرسکتا ہے اس کے برعکس اگر خارجی ہوا تر ہو تو پسینہ جلدی خشک نہیں ہوتا اور اس سے گرمی پہنچنے کا اندیشہ ہوتا ہے چنانچہ اگر خارجی ہوا بہت زیادہ تر اور گرم ہو تو جسم کا درجہ حرارت بہت جلدی بڑھ جاتا ہے اور 98 درجے فارن ہیٹ کی حرارت بھی انسان کے لئے مہلک ثابت ہوسکتی ہے۔

حرارت کی زیادتی کا اثر یا تو مقامی ہوتا ہے یعنی اس خاص عضو پر ہوتا ہے جس کو گرم کیا جاتا ہے یا عام ہوتا ہے جس میں دماغی مرکز حرارت کو تحریک پہنچائی جاتی ہے چنانچہ اگر ایک بازو یا ٹانگ کو گرم ہوا کر اندر ملفوف کردیا جائے تو صرف اسی بازو یا ٹانگ میں پسینہ آتا ہے اور باقی تمام جسم پسینے سے محفوظ رہتا ہے اس کے خلاف جب دماغی مرکز کو پسینہ لانے کی تحریک کی جاتی ہے تو پسینہ تمام جسم پر آنے لگتا ہے چنانچہ جب اس خون کی حرارت زیادہ ہوجاتی ہے تو مذکورہ دماغی مرکز میں پہنچتا ہے تو مرکز مذکور پسینے کی گلٹیوں میں تحریک پہنچا دیتا ہے جس سے تمام جسم پر پسینہ زیادہ آنے لگتا ہے۔

پسینہ لانے کے طریقوں کی تاثیرات:

پسینہ لانے کی کئی طریقے استعمال کئے جاتے ہیں۔

1) جلدی عروق کو پھیلانا۔ مقامی حرارت کے ذریعہ اعصاب کو تحریک دینے سے جلدی عروق پھیل جاتی ہیں اور بسہولت پسینہ آجاتا ہے چنانچہ گرم ٹکور، پلٹس بھپارا (انکباب) حمام اور آبزن سے پسینہ آنے کی یہی صورت ہوتی ہے۔

2) خون کو رقیق کرنے والی چیزوں کے پینے سے خون کے دباؤ کو بڑھانا چنانچہ پانی کے پینے سے اسی لئے پسینہ آتا ہے۔

3) پسینہ پیدا کرنے والے عصبی مراکز کو براہ راست تحریک دے کر پسینہ لانا چنانچہ کافور اسی طریق پر پسینہ لاتا ہے۔

4) پسینہ پیدا کرنے والی گلٹیوں یا اعصاب کے انتہائی سروں میں تحریک پہنچا کر پسینہ لانا چنانچہ نوشادر اسی طرح پسینہ لاتا ہے۔

5) پسینہ پیدا کرنے والے مرکزوں کو منعکس طریق پر تحریک دینا چنانچہ گرم مصالحہ دار غذاؤں سے اسی طریق پر پسینہ آتا ہے۔

فوائد:

پسینہ لانے والے طریقوں اور دواؤں کو مندرجہ ذیل قواعد کے لئے استعمال کرنا چاہئے:

1) حرارت بخار کو کم کرنے کے لئے۔

2) جب خسرہ اور چیچک کا مادہ ظاہر بدن کی طرف آنے سے رکا ہوا ہو تو تعریق بہت مفید ہوتی ہے اسی حالت میں خاکسی کو جوش دے کر بھپارہ لینا چاہئے۔

3) جب خارج بدن کے ورموں میں درد اور کھجاوٹ سے سخت تکلیف ہو اس صورت میں گل بابونہ کو پانی میں جوش دے کر بھپارہ کرنا بہت مفید ہوتا ہے کیونکہ اس سے نہ صرف پسینہ آ کر تخفیف ہوتی ہے بلکہ مادہ کا نضج و تحلل بھی ہوتا ہے۔

4) پرانے جلدی امراض مثلاً چھیپ، جھمیل اور برص کے جلد کے دوران خون کو تیز کر کے پسینہ لانا بہت مفید ہوتا ہے اور اگر اس کے بعد فوراً ضما دیا طلا کر دیا جائے تو دوائیں پورا اثر کرتی ہیں ان امراض میں عموماً حمام یا انکباب (بھپارے) سے پسینہ لایا جاتا ہے۔

5) شدید نزلہ کی تخفیف کے لئے بھی پسینہ لانا مفید ہوتا ہے مگر ابتداء نزلہ میں پسینہ لانا مضر ہے کیونکہ اس طرح غلیظ مواد باقی رہ جاتے ہیں البتہ آخر میں مفید ہے۔

6) استسقاء میں آب خون کو کم کرنے کے لئے۔

7) اعضاء مغرزہ کو سکون دینے کے لئے چنانچہ بول زلالی میں گردوں کو اور مزمن اسہال میں آنتوں کو سکون پہنچانے کے لئے پسینہ لایا جاتا ہے۔

8) فضلات خون کو خارج کرنے کے لئے چنانچہ جب مرض سمیت بول میں پیشاب کے ذریعہ فضلات خون خارج نہیں ہوتے تو ان کو پسینہ کے ذریعہ خارج کیا جاتا ہے۔

9) کبھی سر کے درد میں بھی پسینہ لایا جاتا ہے۔

10) اسقاط جنین کے لئے آبزن میں بٹھا کر پسینہ لایا جاتا ہے کیونکہ پسینہ سے بدن میں تحلحل پیدا ہو جاتا ہے اور قوت ماسکہ کمزور ہو جاتی ہے۔

پسینہ لانے کے طریقے

پسینہ لانے کے دو طریقے ہیں: 1) طبعی 2) دوائی

طبعی طریقوں میں وہ تمام طریقے شامل ہیں جن میں بغیر دواؤں کے استعمال کے پسینہ لایا جاتا ہے ان تمام طریقوں کا اصل اصول یہ ہے کہ کسی نہ کسی طرح سے جسم کو اتنے درجہ کی خارجی حرارت پہنچائی جائے جس سے جلد کی عروق میں استرخاء پیدا ہو کر ان میں خون معمولی مقدار سے زیادہ آئے اور پسینے کی گلٹیوں میں پیدا ہو کر پسینہ آنے لگے اس سلسلے میں خارجی ہوا کے درجہ حرارت کا اثر بھی ملحوظ رکھنا ضروری ہے چنانچہ اوپر ذکر کیا جاچکا ہے کہ اگر خارجی ہوا خشک ہو تو باوجود زیادہ حرارت پہنچانے کے پسینہ کم آتا ہے جیسا کہ موسم گرما میں ہوا کرتا ہے اس کے برعکس اگر خارجی ہوا تر ہو تو تھوڑی حرارت پہنچانے سے بھی پسینہ زیادہ آیا کرتا ہے جیسا موسم برسات میں ہوا کرتا ہے۔

پسینہ لانے کے دوائی طریق دو طرح کے ہیں:

1) یا تو دواؤں کو طبعی طریقوں کے ساتھ استعمال کیا جاتا ہے مثلاً بخور، پلٹس یا بھپارہ میں دوائیں شامل کرلی جاتی ہیں۔

2) یا داخلی طور پر دوائیں استعمال کرائی جاتی ہیں داخلی طور پر دواؤں کی تاثیرات کے طریق ہم اوپر بیان کر چکے ہیں یہاں طبعی طریقوں کا مختصر تذکرہ کیا جاتا ہے۔ قدیم طبعی طریقوں میں گرم تکور (فومنٹیشن)، پلٹس (پولٹس) بھپارہ (دو یپر باتھ) بخور (فیومی گیشن)، گرم حمام (ٹرکش باتھ) اور آبزن (سٹر باتھ) اور جدید طریقوں میں غسل سراجی (لیمپ) غسل برقی (الیکٹرک لائٹ باتھ) اور مختلف قسم کے غسل حرارت شعاعی (لیومینس ریڈی اینٹ ہیٹ باتھ) جو بعض مخصوص قسم کے آلات سے دیئے جاتے ہیں شامل ہیں ان میں سے ہر ایک کا ضروری بیان اختصار کے ساتھ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

گرم نکور:

اس کو عربی میں کماد فارسی میں تکمید اور انگریزی میں فومینٹیشن کہتے ہیں یہ دوطرح کی ہوتی ہیں: 1) خشک 2) تر- گرم خشک نکور میں لوہے' اینٹ' پتھر یا نمک کے ڈھیلے وغیرہ کو انگاروں میں گرم کر کے اور کپڑے میں لپیٹ کر یا گرم پانی کو معمولی بوتلوں یا مخصوص ربڑ کی تھیلیوں میں بھر کر مناسب دواؤں کو کپڑے کی پوٹلی میں باندھ کر اور توے پر گرم کر کے سینک کرتے ہیں اس قسم کی نکور کے لئے دو پوٹلیاں رکھیں تا کہ جب ایک کے ساتھ نکور کی جا رہی ہو تو دوسری اس وقفے میں گرم ہوتی رہے اور تسلسل کے ساتھ نکور کی جا سکے۔

کماد حار خشک:

جو بآسانی اور بسرعت پسینہ لاتا ہے صفتہ: اکلیل الملک بابونہ' تخم شبت' سداب' جنگلی پودینہ' گیہوں کی بھوسی' بورہ ارمنی' نمک ہندی' باجرے کا آٹا' ہرایک ہم وزن لے کر کوٹیں اور کپڑے کی پوٹلی میں باندھ کر اور توے پر گرم کر کے نکور کریں۔

گرم تر نکور میں بردار تولیے (ٹرکش ٹاول) فلالین (فلینل) یا نسالہ (لینٹ) بالخصوص اسفنج (اسپنجو پائلین) کے ٹکڑے کو حسب ضرورت ایک تہہ دو تہہ یا زیادہ تہہ کر کے ابلتے ہوئے سادہ پانی یا پسینہ لانے والی دواؤں کے جوشاندے میں تر کر کے اور نچوڑ کر اس کے ساتھ جسم کو سینکتے ہیں اس قسم کی نکور کا بہترین طریق یہ ہے کہ مذکورہ اشیاء میں سے جو بھی مل سکے اس کو حسب ضرورت سائز کے مطابق کاٹ کر اور حسب ضرورت ایک دو یا زیادہ تہہ کر کے رکھ لیں اور اس سے ہر طرف قریباً ایک ایک انچ بڑھا ہوا باریک میکنٹوش یا جیکونٹ (دموی کپڑے کی قسمیں ہیں) کا ایک ٹکڑا بھی کاٹ کر رکھ لیں اب ایک مناسب حجم کے پیالے پر ایک ایسا دوہرا تولیہ بچھائیں جس کے دونوں طرف گول رول سے دیئے ہوئے ہوں۔ اس کے بعد نکور والے کپڑے کو اس کے درمیان رکھیں۔ اس کے تمام حصوں پر گرم ابلتا ہوا پانی یا دواؤں کا جوشاندہ یہاں تک گرائیں کہ وہ تر ہو جائے اب دوسرے تولیے کو رولوں پر سے دونوں ہاتھوں میں پکڑ کر ایک کو سیدھا اور ایک کو الٹا بل دیں تا کہ تکمید کا کپڑا بخوبی نچڑ جائے۔ اب اس کو اسی طرح مریض کے بستر تک لے جا کر بل کو کھولیں اور تکمید کے کپڑے کو ہاتھ سے پکڑ کر ایک دو جھٹکے دیں تا کہ اس کے بل کھل جائیں پھر مقام ماؤف پر رکھ کر اوپر موی کپڑا کا ٹکڑا رکھ دیں اور صاف عمدہ روئی کی ایک تہہ اوپر رکھ فلالین وغیرہ کی پٹی سے باندھ دیں لیکن مقام ماؤف پر رکھنے سے قبل اس کو اپنے ہاتھ کی پشت پر ایک دو منٹ تک رکھ کر دیکھ لیں کہ اس کی حرارت ناقابل برداشت تو نہیں ہے اور مریض کی جلد کو جلا تو نہیں دے گی اگر تکمید کے کپڑے پر مقام ماؤف پر کھنے سے قبل ایک چائے کا چمچہ بھر روغن تارپین بخوبی چھڑک لیا جائے یا اس کو تھوڑی سی گلیسرین کے ساتھ تر کر لیا جائے تو جلدی اور زیادہ پسینہ آتا ہے اس قسم کی تکمید کو حسب ضرورت بیس منٹ یا آدھے آدھے گھنٹے کے بعد بدلتے رہنا چاہئے تمام جسم سے پسینہ لانے کے لئے ایک کمبل کو اسی طرح تر کر کے نچوڑ کر مریض کے گرد لپیٹ دیتے ہیں۔

مطبوخ کماد رطب خشک:

جو پسینہ لانے میں مفید ہے صفتہ: مرزنجوش' شح ارمنی' اجوائن' برگ اترج' صعتر فارسی' برنجاسف' مشکطرا مشیع پودینہ' حاشا' نمک لاہوری' ہم وزن پانی میں جوش دے کر صاف کر کے تکمید کے کپڑے کو اس میں تر کریں اور بطریق مذکور نکور کریں۔

پولٹس:

پلٹس سے پسینہ لانے کا طریقہ نہایت قدیم ہے اور بہت کثرت سے رائج ہے بالعموم السی کے آٹے یا حلوے وغیرہ کی

پلٹس تیار کر کے باندھی جاتی ہے ابلے ہوئے آلو کو کاٹ کر ورم لوزتین پر باندھنے سے اس جگہ پسینہ آ کر ورم دور ہو جاتا ہے اور یہ اس غرض کے لئے نہایت مفید پلٹس ہے پلٹس جس قدر زیادہ دیر میں سرد ہو اسی قدر پسینہ لانے میں زیادہ مفید و موثر ہوتی ہے اس غرض کے لئے آتش فشاں پہاڑوں میں سے نکلی ہوئی مٹی سے اگر پلٹس تیار کی جائے تو زیادہ مفید ہوتی ہے امریکہ میں ایک قسم کی مٹی (کے اولین) اس غرض کے لئے بکثرت مستعمل ہے نیز وہاں سے اینٹی فلوجیسٹن نام کی ایک مخصوص دوا بکثرت آتی ہے یہ بہترین پلٹس کا کام دیتی ہے۔ اس کی ترکیب میں فلرز کی مٹی، بعض روغن فراری اور گلیسرین شامل ہیں۔

انکباب یعنی بھپارہ:

(ویپر باتھ) اس کا قدیم ترین مشرقی طریق تو یہ ہے کہ سادہ پانی یا بعض پسینہ لانے والی دواؤں کے ابلتے ہوئے جوشاندہ کو حسب ضرورت حجم کے برتن میں ڈال کر اوپر سے ایسے ڈھکنے کے ساتھ ڈھانک دیتے ہیں جس کے بیچ میں سوراخ ہوتا ہے پھر عضو ماؤف کے اوپر اس طرح چادر یا کوئی دبیز کپڑا اوڑھا کر اس سوراخ کے اوپر کردیتے ہیں کہ جس قدر بھاپ اس سوراخ میں سے نکلے وہ خاص مقام ماؤف پر پہنچے اگر زیریں اطراف میں پسینہ لانا مقصود ہو تو مذکورہ برتن پر کوئی چوکی رکھوا کر اور اس پر مریض کو بٹھا کر اس کے گرد گردن کی مانند کپڑا لپیٹ دیا جاتا ہے اگر تمام جسم کو بھپارہ دینا مطلوب ہو تو چوکی پر بٹھا کر گردن کے اردگرد ایک لبادے کی طرح کپڑا لپیٹ دیا جاتا ہے اس سے پانی یا جوشاندے کی بھاپ عضو ماؤف کے علاوہ مریض کے تمام جسم میں پہنچتی ہے اور اس کو بخوبی پسینہ آنے لگتا ہے۔ اس عمل کو نہایت احتیاط کے ساتھ کرانا چاہئے کیونکہ بعض اوقات اس کے بعد ہوا کے لگ جانے سے نقصان کا اندیشہ ہے مغرب میں اس کا قدیم طریقہ آئرلینڈ والوں کی معرق جھونپڑیوں یا سکنڈے نیویا کے معرق صندوقوں اور الماریوں کا تھا (اس کو رشین باتھ بھی کہا جاتا ہے) لیکن اب وہاں اس کے لئے مختلف قسم کے آلات تیار ہو چکے ہیں۔

نسخہ انکباب:

جو پسینہ لاتا ہے اور کان وغیرہ کے مواد کو تحلیل کرتا ہے بابونہ، اکلیل الملک قیصوم ہر ایک 36 گرام تمام، مرزنجوش، اذخر، پوست بادیان، پوست بیخ کرفس، گل سرخ ہر ایک اٹھارہ گرام سب کو دس لیٹر پانی میں جوش دیں جب تہائی رہ جائے تو بھپارہ دیں۔

بخور (فیومی گیشن، سٹیم باتھ):

یادداشت - بخور کی اصطلاحی معنی یہ ہیں کہ خشک یا تر دواؤں کو آگ پر رکھ کر ان کی دھونی یا بھاپ تمام جسم یا جسم کے کسی حصے تک پہنچائی جائے جب خشک دواؤں کو آگ پر رکھ کر دھونی لی جاتی ہے تو اس کو انگریزی میں فیومی گیشن (تبخیر یا بس) کہتے ہیں اور جب تر دواؤں کی بھاپ لی جاتی ہے تو اس کو سٹیم باتھ (غسل بخاری) کہا جاتا ہے طبی اصطلاح میں سٹیم باتھ کو بعض اصحاب نے انکباب یا بھپارہ بھی لکھا ہے۔

بخور (خشک دواؤں کی دھونی) کے عمل سے پسینہ بہت کم آتا ہے البتہ سٹیم باتھ کے عمل سے پسینہ بہت خوب آتا ہے یہ عمل ایک طرح کا حمام بخاری ہوتا ہے اس کو انگریزی میں برتھولیٹ باتھ بھی کہتے ہیں کیونکہ برتھولیٹ آلے سے جسم کے مخصوص اعضاء مثلاً کہنی، گھٹنے، پاؤں یا ہاتھ وغیرہ میں بھاپ لی جاتی ہے اس کے لئے قدیم طریق بھپارے یا انکباب کی طرح ہے جس کا ذکر اوپر ہو چکا ہے یہ عمل بیس منٹ سے آدھ گھنٹے تک کرانا چاہئے اس کے بعد اسفنج وغیرہ کے ساتھ پسینے کو پونچھ کر کسی مناسب تیل کی مالش کر دینی چاہئے۔

بخور- جو پسینہ لانے اور چیچک کے دانہ نکالنے کے لئے مجرب ہے بابونہ، ناخونہ، بنفشہ، خطمی، سبوس گندم ہم وزن پانی میں

جوش دے کر بخارات پہنچائیں۔

گرم حمام:

پسینہ لانے کا یہ طریق عرصہ قدیم سے رائج ہے لیکن اب اس سے زیادہ کام نہیں لیا جاتا کیونکہ اس کے بعد بعض مریضوں میں دردسر، گھبراہٹ اور غیر معمولی کمزوری لاحق ہوجاتی ہے جب بکثرت پسینہ لانا مقصود ہوتو حمام میں دیر تک ٹھہرنا چاہئے اور پانی کی بجائے ہوا کا زیادہ استعمال کرنا چاہئے۔

آبزن:

سادہ گرم پانی یا بعض عرق آور محلل ادویہ کے جوشاندے میں مریض کو کندھوں یا زیر ناف تک بٹھانا آبزن کہلاتا ہے آبزن بھی پسینہ لانے کے لئے کم استعمال ہوتا ہے اور جب اس غرض کے لئے اس کو استعمال کرنا ہوتو پانی یا جوشاندے وغیرہ کا درجہ حرارت بہت زیادہ ہونا چاہئے۔

آبزن جو پسینہ لانے میں مفید ہے صفحہ السی، تخم ترہ تیزک، تخم گندز، تخم شلغم، سداب، لبلاب، بادیان، برگ کرفس، گندنا ہر ایک سترہ گرام کرم کلہ 250 گرام، پیاز 360 گرام، روغن زیتون 425 گرام سب کو ملا کر تیس لیٹر پانی میں پکائیں یہاں تک کہ ایک تہائی رہ جائے اس کے بعد چھان کر نیم گرم پانی میں ایک گھنٹہ تک بیٹھیں پھر پانی سے باہر نکالنے کے بعد بدن کو صاف کپڑے کے ساتھ نچوڑ کر گرم کپڑا اوڑھ لیں تاکہ پسینہ بآسانی آسکے زیادہ سے زیادہ تین روز تک یہ عمل کرنا چاہئے۔

جدید طریقوں میں سے غسل سراجی اب قریب قریب مفقود ہو رہا ہے اس کا طریق یہ ہے کہ لکڑی یا کپڑے وغیرہ سے ایک کمرہ بنالیا جاتا ہے جس کی چھت میں سر کو گردن تک باہر رکھنے کے لئے سوراخ ہوتا ہے پھر کمرے میں ایک بڑا ولایتی لیمپ رکھ کر جلادیا جاتا ہے اور کمرے میں مریض کو داخل کر کے صرف اس کا سر باہر نکال کر ہرطرف سے کمرے کو بند کردیا جاتا ہے۔ اس سے بتدریج کمرے کی ہوا گرم ہوکر پسینہ آتا ہے چونکہ اس میں لیمپ اکثر اوقات گر پڑتا ہے اس لئے یہ طریق اب متروک ہورہا ہے باقی تمام جدید طریقے خالص علمی ہیں اور خاص خاص آلات کی مدد سے کام میں لائے جاسکتے ہیں اس لئے ان کا بیان اس جگہ قلت گنجائش کی وجہ سے چھوڑ دیا گیا ہے۔

پسینہ لانے والی داخلی دوائیں:

بادیان، کباب چینی، پودینہ نہری خشک، دانہ الائچی، کلونجی، برنجاسف، انیسون، تخم سداب، برگ سداب زعفران، چائے خطائی، مرچ سیاہ بابچھڑ، ترب دشتی، روغن کایاپٹی، شوکران، مکو گندھک، کافور، تمباکوئے دشتی جوہر افیون، ماذریون، شورہ قلمی، نوشادر، کا کنج وغیرہ۔

چند عرق آور نسخے:

1) انیسون بارہ گرام جوش دے کر گرم گرم پلائیں۔
2) پودینہ نہری خشک کو جوش دے کر شہد 2 تولے ملا کر پلائیں۔
3) فنسیٹین 2 مائیکروگرام الائچی خورد ایک ملی گرام ملا کر دیں۔
4) دار ہلد 125 گرام پانی میں جوش دیں جب نصف پانی رہ جائے تو اتار کر چھان لیں اور ہر چار گھنٹے کے بعد ساٹھ گرام دوا دیں۔
5) اجوائن 4 ملی گرام پوست بیخ مدار نصف ملی گرام قلمی شورہ 4 ملی گرام سب کو پیس کر سفوف کرلیں یہ ایک خوراک ہے اسے

عرق اجوائن کے ساتھ دیں۔

6) اجوائن 5 گرام' انیسون 5 گرام' خاکسی 5 گرام جوش دے کر پلائیں۔

7) کشتہ ابرک کشتہ گودنتی ایک ایک ملی گرام ملا کر دیں۔

نوٹ: اصول علاج کے ذیل میں ان چند طریق علاج کے اصول و قواعد کا اختصار کے ساتھ بیان کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے جو آج کل مروج ہیں ان میں سے اکثر طریق علاج قدیم ہیں البتہ اطباء مغرب نے ان کے متعلق تحقیق و تجربہ کا دروازہ کھول کر ان کو مستقل اہمیت دے دی ہے۔

علاج بالمآء

اس سے قبل پانی کا ضروری بیان عناصر' اسباب ستہ ضروریہ اور حفظان صحت کے ماتحت کیا جا چکا ہے علاج کے طور پر پانی کا استعمال زمانہ قدیم سے رائج ہے چنانچہ قدیم ویدک اور یونانی طبی کتابوں میں پانی کی دوائی خواص بالتفصیل درج ہیں پھر بارش کے پانی' سمندر کے پانی' کنوئیں کے پانی' نہر کے پانی کے فروق اور فوائد و نقصانات علیحدہ علیحدہ بیان کئے گئے ہیں گرم اور سرد پانی کے خواص و تاثیرات کا تذکرہ بھی الگ الگ موجود ہے داخلی استعمالات کے علاوہ خارجی استعمالات کا بھی کم و بیش تذکرہ ان کتابوں میں پایا جاتا ہے چنانچہ ان میں غسل اور حمام کے احکام بالوضاحت بیان کئے گئے ہیں۔

یونانیوں کے بعد قدیم رومیوں کے عہد میں اس کا خصوصیت کے ساتھ رواج رہا ہے اس کے بعد یورپ کے دور جاہلیت میں گو اس کا رواج وہاں مفقود ہو گیا لیکن اسلامی ممالک میں اس کا چرچا رہا سترھویں اور اٹھارہویں صدی میں یورپ کی موجودہ بیداری کے ساتھ ساتھ دیگر علوم و فنون کی طرح اس کی طرف از سرنو توجہ مبذول ہوگئی چنانچہ جرمن کے ایک ڈاکٹر لوئی کہنی نے خصوصیت کے ساتھ اس کی طرف توجہ مبذول کی اور علاج بالمآ پر مستقل طور پر کتابیں شائع کیں جنہیں اس نے نئے علم شفا بخشی کے نام سے دنیا کے سامنے پیش کیا اس زمانے میں اس کے لئے "ہائیڈروپیتھی" کی مخصوص اصطلاح وضع کی گئی جو آج مزید صحت سے "ہائیڈروتھراپی" کی صورت میں تبدیل ہوگئی ہے آج یہ علم ایک مستقل فن کی حیثیت اختیار کر چکا ہے اس میں ازالہ امراض کے لئے پانی کے داخلی استعمال کے علاوہ خارجی علاج پر زور دیا گیا ہے چنانچہ اس کو بیلی نیوتھراپی یا علاج بالغسل کی مخصوص اصطلاح سے یاد کیا جاتا ہے علاج بالغسل میں جب زیادہ تر حرارت سے کام لیا جاتا ہے مثلاً گرم پانی' گرم بخارات یا گرم ہوا کا غسل دیا جاتا ہے تو اس کو تھرموتھراپی یا علاج بالحرارت کہتے ہیں اس کے علاوہ آج کل علاج بالمآ کے ساتھ ورزش' مالش اور مختلف قسم کے آلات یا سورج کی مصنوعی روشنی اور بجلی وغیرہ کے اثرات سے بھی کام لیا جاتا ہے اور اس طرح یہ موضوع اس قدر وسیع ہو گیا ہے کہ مختصر مضمون میں اس کا ضروری تذکرہ نہایت دشوار ہے۔

علاج بالمآء کا طریق عمل:

داخلی طور پر پانی کا اثر بالعموم اس کی کیفیت اور کمیت کے لحاظ سے ہوتا ہے لیکن خارجی طور پر علاج بالغسل میں پانی کا عمل بواسطہ جلد ہوا کرتا ہے جو بالعموم دو طریق پر ہوتا ہے 1) ردعمل کے طریق پر جلد کے ان عصبی تعلقات کے ذریعے جو اس کو مختلف احشاء جسمانی کے ساتھ حاصل ہیں۔ 2) آبی طریق پر۔ جلد کو صاف کر کے اور اس طرح غدد مفرزہ کو موثر اور آزادانہ طور پر عمل کرنے کی اجازت دے کر۔

پانی اپنے طبعی خواص کے ذریعے اپنے سے گرم اجسام کو ٹھنڈا کر دیتا ہے اور اپنے سے ٹھنڈے اجسام کو گرم کر دیتا ہے اس طریق پر جب جلدی اعصاب کے اختتام سروں پر پانی پڑتا ہے تو اس کے درجہ حرارت سے متاثر ہو کر مقامی عروق شعریہ کو یا تو سکیڑ دیتے ہیں یا پھیلا دیتے ہیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ان کے اندر جو خون کی مقدار ہوتی ہے یا تو ان کے سکڑنے کی

صورت میں کم ہوجاتی ہے یا ان کے پھیلنے کی صورت میں زیادہ ہوجاتی ہے لیکن چونکہ تمام جسم میں خون کی مقدار ہمیشہ یکساں رہتی ہے اس لئے جب جلد کی عروق میں ان کے سکڑنے کی حالت میں خون کم ہوتا ہے تو وہ اندر کے احشاء کی طرف چلا جاتا ہے اور ان میں خون کی مقدار زیادہ ہوجاتی ہے اس کے برعکس جب جلد کی عروق میں ان کے پھیلنے کی وجہ سے خون زیادہ آجاتا ہے تو اندر کے احشاء میں خون کم ہوجاتا ہے اس طرح مختلف قسم کے سرد یا گرم غسل مختلف قسم کے کمی اور رطوبی امراض میں نافع ثابت ہوتے ہیں۔

طریق علاج:

علاج بالماء میں مندرجہ ذیل قسم کے غسل مستعمل ہیں:

سادہ پانی کے غسل:

1) زیادہ سرد غسل - اس میں پانی کا درجہ حرارت 40 سے 65 فارن ہائیٹ تک رہتا ہے۔
2) سرد غسل اس میں پانی کا درجہ حرارت 65 سے 75 فارن ہائیٹ تک رہتا ہے۔
3) معتدل یا شیر گرم غسل اس میں پانی کا درجہ حرارت 85 سے 95 فارن ہائیٹ تک رہتا ہے۔
4) گرم غسل اس میں پانی کا درجہ حرارت 95 سے 100 فارن ہائیٹ تک رہتا ہے۔
5) زیادہ گرم یا گرم تر غسل اس میں پانی کا درجہ حرارت 100 سے 110 فارن ہائیٹ تک رہتا ہے۔
6) شدید گرم یا گرم ترین غسل اس میں پانی کا درجہ حرارت 110 سے 120 فارن ہائیٹ تک رہتا ہے۔

آبی بخارات کے غسل:

اس میں مندرجہ ذیل چار طرح کے غسل شامل ہیں:

ترکی غسل اور روسی غسل ان میں پانی کا درجہ حرارت بالعموم 110 سے 115 سے لے کر 128 فارن ہائیٹ تک رہتا ہے۔

متفرق سادہ غسل:

رشاشی غسل (شاور باتھ) - اس میں پانی رشاشہ (شاور) سے بوندوں کی شکل میں جسم پر پڑتا ہے یہ پانی کے نل کے نیچے رشاشہ (شاور) کی سوراخ دار ٹونٹی لگا کر بن سکتا ہے۔

حبابی غسل:

اس میں پانی بلبلوں کی شکل میں بن کر جسم کے ساتھ لگتا ہے اور بلبلے بن بن کر ٹوٹتے رہتے ہیں یہ 92 درجہ فارن ہائیٹ کے پانی میں سوڈا بائیکارب حل کر کے ایسڈ سوڈیم سلفیٹ کا اضافہ کرنے سے تیار کیا جاسکتا ہے مختلف قسم کی دواؤں کو پانی میں حل کر کے یا طبعی طور پر بھی ایسے چشموں کے پانیوں سے جن میں بعض قسم کی دوائیں حل ہوتی ہیں غسل کئے جاتے ہیں جو بہت مفید ثابت ہوتے ہیں چنانچہ مغربی ممالک کی اکثر صحت گاہوں میں ایسے غسل کئے جاتے ہیں اور مختلف صحت گاہیں مخصوص قسم کے غسلوں کے لئے مشہور ہیں یہ بالعموم ایسے چشموں کے نزدیک بنی ہوئی ہیں جن میں مخصوص قسم کے دوائی اجزاء پائے جاتے ہیں ان میں مندرجہ ذیل قسم کے غسل شامل ہیں اور یہ گھر پر بھی ان کے سامنے لکھی دوائیں بقدر مناسب پانی میں حل کر لینے سے تیار کئے جاسکتے ہیں۔

1) کبریتی غسل: یہ سلفیٹ آف پوٹاش کو معمولی پانی میں حل کرنے سے گھر پر تیار کیا جاسکتا ہے۔
2) نمکین غسل: یہ معمولی نمک یا نمک سانبھر کو معمولی پانی میں حل کرنے سے تیار ہوسکتا ہے۔

3) کھاری غسل: یہ سوڈا بائی کارب کو معمولی پانی میں ملانے سے تیار ہوسکتا ہے اس کے علاوہ سرد یا گرم پانی میں تر کی ہوئی چادروں یا کمبلوں میں لپٹنا یا ان میں کپڑا تر کر کے مقام ماؤف پر ٹکور کرنا بھی علاج بالماء کی ایک صورت ہے۔

فوائد:

سرد غسل مقوی ہے اس سے پیٹ کے عضلات مضبوط ہوتے ہیں آنتوں کی حرکات معتدل ہوجاتی ہیں موٹاپا دور ہوجاتا ہے تکان، دماغ کی سستی اور سردرد وغیرہ رفع ہوجاتے ہیں تپ محرقہ اور دیگر شدید قسم کے بخاروں میں بخار کو کم کردیتا ہے لیکن بچوں، بوڑھوں اور کمزور آدمیوں تشنجی قبض، التہاب احشاء شکم مثلاً ورم زائدہ اور اعور وغیرہ التہاب، صفاق، شدید التہاب معدہ، شدید قلت الدم، کھانسی اور امراض قلب اور شرائین کے مریضوں اور ضعیف الاعصاب اشخاص کے لئے یہ نہ صرف مفید ہی نہیں بلکہ بعض اوقات مضر ثابت ہوتا ہے سرد غسل کا طریق یہ ہے کہ ایک بڑے ٹب میں سرد پانی ڈال کر بذریعہ مقیاس الحرارت (باتھ تھرمامیٹر) اس کا درجہ حرارت دیکھیں بلحاظ ضرورت جس درجے کا رکھنا ہو اس درجے کا رکھ کر مریض کو اس میں لٹا دیں صرف اس کا منہ اور سر باہر رہے باقی گردن تک وہ اس میں غرق ہوجائے حسب ضرورت تین چار منٹ تک اس کو اس میں لٹا کر باہر نکال لیا جائے اور ایک کھردرے تولیے کے ساتھ اس کے جسم کو خوب رگڑ کر پونچھ دیا جائے بعدہ لباس پہنا دیا جائے پانی کا درجہ حرارت 40-60-65 فارن ہائیٹ تک ہونا چاہئے تپ محرقہ یا شدید بخاروں میں صرف ایک یا ڈیڑھ منٹ تک مریض کو پانی میں رکھا جائے ورنہ بہتر یہ ہے کہ سرد پانی میں تر کی ہوئی چادر یا کمبل میں لپیٹ دیا جائے اور ہر بیس تیس منٹ کے بعد اس وقت تک ایسا کیا جائے جب تک کہ بخار کم نہ ہوجائے یا بالکل نہ اتر جائے اگر مریض کی رنگت نیلی یا پیلی ہوجائے تو پھر سرد غسل نہ کرائیں اور نہ ہی سرد پانی میں تر کی ہوئی چادر یا کمبل میں لپیٹیں اس کی بجائے کم سرد یا شیر گرم پانی میں اسفنج یا چھوٹا یا روئیں دار تولیہ پانی میں بھگو کر اس کے ساتھ بتدریج ہوا سے بچا کر اس کے جسم کو پونچھیں شیر گرم غسل سے بے خوابی اور عصبی اشتعال پریشانی اور ضعف اعصاب میں بھی نافع ہے سرد غسل کے بعد اگر مریض کی طبیعت بشاش ہو جائے اور سردی کے بعد جسم گرم ہوجائے تو سمجھنا چاہئے کہ غسل مفید ہے اس کے برعکس اگر دیر تک سردی لگتی رہے اور ہونٹ نیلے ہوجائیں تو سمجھنا چاہئے کہ غسل مضرت رساں ہے اس کو فوراً بند کردینا چاہئے سردی کے موسم میں بستر میں سے فوراً باہر نکل کر شدید ورزش یا جماع وغیرہ کے بعد جب کہ جسم گرم ہو فوراً سرد غسل ہرگز نہیں کرنا چاہئے اس سے وجع المفاصل وغیرہ امراض کے پیدا ہوجانے کا اندیشہ ہے صحت کی حالت میں غسل کا بہترین وقت صبح کا ہے۔

گرم غسل:

گرم غسل سے جلد کی باریک باریک رگیں پھیل جاتی ہیں اور پسینے کی گلٹیوں میں تحریک ہو کر پسینہ بہت کثرت سے آنے لگتا ہے دل کی حرکت تیز ہوجاتی ہے اور جسم کا درجہ حرارت بڑھ جاتا ہے اس کا عمل پہلے کسی قدر محرک اور دیر تک کیا جائے تو پھر مضعف ہوتا ہے اور اس وقت اس سے سستی اور کمزوری پیدا ہوجاتی ہے گرم غسل وجع المفاصل عضلاتی گنٹھیا عرق النساء اور بعض قسم کے جلدی امراض عورتوں میں احتباس الطمث اور عسر الطمث میں نافع ہے جو لوگ امراض قلب میں مبتلا ہوتے ہیں ان کے لئے گرم غسل مضر ہوتا ہے اس کا طریق عمل وہی ہے جو سرد غسل کا ہے لیکن اس میں سرد پانی کی بجائے گرم پانی استعمال کیا جاتا ہے جس کا درجہ حرارت بالعموم 90 سے 105 فارن ہائیٹ تک ہوتا ہے اور مریض کے سر پر سرد پانی سے بھگو کر تولیہ لپیٹ لینا چاہئے غذا کھانے اور پیٹ بھرے ہوئے ہونے کی حالت میں گرم غسل نہیں کرنا چاہئے اسی طرح مضبوط جسم اور تندرست و توانا اشخاص کو بھی گرم غسل نہیں کرنا چاہئے۔

کبریتی غسل:

اکثر قسم کے جلدی امراض میں نافع ہے اور وجع المفاصل میں بھی فائدہ پہنچاتا ہے۔

نمکین غسل:

گنٹھیاوی امراض، درد کمر، عرق النساء اور التہاب مفاصل میں ہوتا ہے۔

کھاری غسل:

خارش جلد اور دیگر خراش کرنے والے جلدی امراض میں مفید ہے۔

رشاشی غسل:

عصبی اشتعال اور صدمہ شمسیہ میں نافع ہے تپ محرقہ میں حرارت کو کم کرنے میں بھی کارآمد ثابت ہوتا ہے۔

حبابی غسل:

مسکن ہوتا ہے اور بے خوابی وعصبی اشتعال میں نہایت نفع بخش ثابت ہوتا ہے۔

ترکی اور روسی غسل - بکثرت پسینہ لاتے ہیں اور موٹا پن، گنٹھیا اور مزمن اوجاع مفاصل میں نفع بخشتے ہیں لیکن یہ ایسے اشخاص کو ہرگز نہیں لینے چاہئیں جو امراض قلب یا شرائین میں مبتلا ہوں ان دونوں کے احکام وہی ہیں جو حمام کے بیان میں درج کئے جاچکے ہیں یہ شدید ورم حلق، احتباس حیض، ذیابیطس اور پرانی بدہضمی میں بھی نفع بخشتے ہیں۔

سرد پانی میں ترکی ہوئی چادر یا کمبل میں لپیٹنا دانت نکلنے کی غیر معمولی تکالیف، آنتوں کے درد اور ایسے متعدی بخاروں میں نافع ہے جن میں مریض کے جسم پر دانے نکل آتے ہیں مثلاً چیچک، خسرہ، سرخ بخار، موتی جھرہ وغیرہ۔ شدید گرم پانی میں 120 فارن ہائیٹ چادر یا کمبل کو تر کر کے مریض کے گرد لپیٹنا پسینہ لانا اور اکثر جلدی امراض میں نافع ہے نیز پرانے گنٹھیا جوڑوں کے درد، دمہ کی کھانسی اور خرابی خون میں بھی مفید ہے مقامی گرم یا سرد تکمید اور مختلف قسم کے نطولات کا بیان اس سے قبل کیا جاچکا ہے مغربی ممالک کی مخصوص علاج مائی کی صحت گاہوں میں مذکورہ غسلوں کے لئے ہر قسم کے مکمل انتظامات اعلیٰ پیمانے پر رکھے گئے ہیں جو مریض اچھی طرح اٹھ بیٹھ نہیں سکتے ان کو مخصوص قسم کی ڈولیوں میں بٹھا کر حسب ضرورت سرد یا گرم پانی کے حوضوں میں چرخی وغیرہ کے ذریعے اتار کر گردن تک غرق کر دیا جاتا ہے اور جتنی دیر تک پانی میں رکھنا مقصود ہوتا ہے رکھ کر باہر نکال لیا جاتا ہے اور اس کے ساتھ بشرط ضرورت طبی مشیر کی ہدایت کے مطابق مناسب طریق سے مالش بھی کرائی جاتی ہے۔

علاج شمسی

علاج شمسی سے مراد سورج کی شعاعوں کے ذریعے امراض کا علاج ہے یہ طریق علاج اپنے اثرات کے لحاظ سے زمانہ قدیم سے معلوم تھا چنانچہ پدرطب بقراط اور دیگر اطبائے قدیم نہ صرف سورج کی روشنی کے مفید اثرات کے قائل تھے بلکہ وہ اپنے مریضوں کے علاج میں عملی طور پر بھی اس سے کام لیا کرتے تھے شیخ الرئیس نے امراض نظام تنفس، امراض جلد، امراض المفاصل، امراض گردہ، امراض دماغ واعصاب میں اس کے مفید اثرات وضاحت کے ساتھ بیان کئے ہیں دور حاضر کے جدید علمی اکتشافات نے اس سلسلے میں نہایت مفید اور حیرت انگیز حقائق کو واضح کیا ہے۔

اصول علاج:

اگر سورج کی سفید روشنی کی ایک کرن کو منشور مثلثی (پرزم) پر اس طرح سے ڈالا جائے کہ وہ اس کے پہلو پر پڑے اور زاویہ منشور میں سے گذر کر دوسرے پہلو سے باہر نکلے تو وہ منتشر ہوجاتی ہے یعنی یہ سفید روشنی ایک لمبی پٹی میں منتشر ہوجاتی ہے اس کا نام لطیف شمسی (سپکٹرم) ہے اس میں اوپر سے شروع کرکے سرخ' نارنجی' زرد' سبز' آسمانی' نیلا اور بنفشی سب رنگ موجود ہوتے ہیں یہ وہی سفید روشنی کی کرن ہے جو اب اپنے مختلف اجزاء میں پھٹ کر رنگین بن گئی ہے حقیقت میں یہ سب رنگ فطرتاً اس سفید کرن میں موجود ہیں یا یوں کہیے کہ یہ سفید کرن ان سب کا مجموعہ ہے اور ان سے مل کر بنی ہوئی ہے منشوران اجزا کو فقط علیحدہ علیحدہ کردیتا ہے چونکہ ان مختلف الوان کی روشنیوں کا زاویہ انحراف (اینگل آف ڈی وی ایشن) الگ الگ ہے اور سرخ اپنی اصلی سفید روشنی کی کرن کی سمت سے سب سے کم منحرف ہے اور بنفشی سب سے زیادہ۔

اس لطیف شمسی کے مختلف الوان ہماری آنکھوں کو دکھائی دیتے ہیں یعنی آنکھ کے حساس پردہ شبکیہ پر اثر کرتے ہیں اس لئے اسے مرئی طیف بھی کہتے ہیں اس نام سے پکارنے کی وجہ یہ بھی ہوئی کہ سرخ سے اوپر اور بنفشی سے نیچے بھی اسی طیف شمسی کا کچھ حصہ موجود ہے جو ہماری آنکھوں کو نظر نہیں آتا مگر حقیقتاً موجود ہے اس کی موجودگی کا علم دیگر آلات سے ہوتا ہے سرخ سے اوپر کے حصے کو تحت الاحمر (انفراریڈ) اور بنفشی کے ساتھ لگتے ہوئے اگلے حصے کو ماورا البنفشی' بالائے بنفشی یا فوق البنفشی (الٹراوائلٹ) کہتے ہیں۔

طیف کے تحت الاحمر حصے میں گرمی کی امواج ہوتی ہیں مگر وہ آنکھ کے پردہ شبکیہ پر اثر نہیں کرتیں یعنی نظر نہیں آتیں اگر ایک تپش پیما جس کا جوف سیاہ کرلیا گیا ہو اس مقام پر رکھا جائے تو اس کا پارہ کمرے کے دوسرے مقامات میں رکھنے کی بجائے یہاں پر زیادہ حرارت کا اظہار کرے گا جس سے ثابت ہوا کہ وقت موجود ہے بالائے بنفشی حصے میں کیمیاوی امواج ہوتی ہیں اگر اس مقام پر فوٹو کی پلیٹ رکھی جائے تو اگرچہ یہ حصہ آنکھ کو تاریک معلوم ہوتا ہے مگر پلیٹ پر یوں اثر ہوگا جیسے کہ یہ سورج کی روشنی میں پڑی ہے گویا یہاں پر قوت موجود ہے اسی لئے ان کو کیمیائی تموجات کہا جاتا ہے کیونکہ یہ عمل کیمیائی کی تکمیل میں امداد دیتی ہیں اور خود کیمیائی تبدیلیوں کی عامل ہوتی ہیں۔

طیف کے ان مختلف حصوں کی ایک صفت تو ہم نے بتادی کہ ان کا زاویہ انحراف مختلف ہوتا ہے اور اس لئے وہ منتشر ہوجاتے ہیں دوسری صفت یہ ہے کہ ان کا طول موج مختلف ہوتا ہے دراصل ان امواج کا طول موج تدریجاً اوپر سے نیچے کی طرف کم ہوتا چلا جاتا ہے ان سرخ رنگ کی امواج کا طول موج جو ہمیں سرخ کے انتہائی انجام پر دکھائی دیتی ہیں 10x7594-100 میٹر کے برابر ہوتا ہے یعنی 7594/1000000000 اور مرئی بنفشی کے انتہائی انجام کا طول موج 10-10x3930 میٹر ہوتا ہے گویا مرئی طیف وہ ہے جو ان حدود کے اندر ہمیں دکھائی دیتا ہے بالائے سرخ کا سرخ سے زیادہ اور تحت بنفشی سے کم جس رنگ کی لہروں کا انحراف کم ہے اس کا طول موج زیادہ ہے۔

یہ موجیں ایثر میں متموج ہوتی ہیں اور ان کی مقنبرقی موجیں (الیکٹرو میگنیٹک ویوز) کہتے ہیں ہم نے تو یہاں فقط مرئی طیف اور تحت الاحمر اور بالائے بنفشی کا ذکر کیا جو کہ سورج کی روشنی کے انتشار سے حاصل ہوتی ہیں مگر حقیقت میں یہ مقنبرقی موجوں کا سلسلہ اس سے بہت زیادہ طویل ہے اگرچہ دیگر امواج نور ابیض کے انتشار سے حاصل نہیں ہوتیں مگر یہ ثابت ہوا ہے کہ سلکی امواج اور ایکس ریز وغیرہ بھی یہی مقنبرقی موجیں ہیں ان میں فقط طول موج کا فرق ہے۔

دوسرے الفاظ میں ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ مقنبرقی موجوں کا سلسلہ بہت طویل ہے اس میں ایک سے دوسرے سرے تک مندرجہ ذیل اقسام کی امواج ہوتی ہیں۔

(1) لاسلکی امواج وائرلیس امواج (ہرٹزین ویوز) طول موج سب سے زیادہ 200 میٹر بھی ہوسکتا ہے۔
(2) حرارت کی امواج بالائے سرخ حصہ 100 = 100/1000000 میٹر تک ہوتی ہیں۔
(3) مرائی امواج۔ طیف شمسی کا دکھائی دینے والا حصہ اس میں ساتوں رنگ موجود ہیں۔
(4) کیمیائی امواج بالائے بنفشی حصہ جو بنفشی سے شروع ہوکر 10 = 1/1000000 میٹر تک پہنچتی ہیں۔
(5) لاشعاعیں یا (ایکس ریز) ان کو (رانجن ریز) بھی کہتے ہیں طول موج سب سے کم۔

مغربی محققین کے مسلسل تجربات نے واضح کردیا ہے کہ ہر قسم کی شعاعوں میں الگ الگ اثرات ہیں اور ان میں سے مختلف قسم کی شعاعیں مختلف قسم کے جسمانی امراض کے دفعیہ میں کارآمد ہیں لیکن تاحال سب سے زیادہ تجربات ماوراء بنفشی (الٹراوائلٹ) شعاعوں کے متعلق ہی کیے گئے ہیں اور جسمانی امراض کے دفعیہ میں یہی سب سے زیادہ مفید پائی گئی ہیں۔

طریق علاج:

زمانہ قدیم میں براہ راست سورج کی روشنی اور دھوپ سے علاج کیا جاتا تھا اور اب بھی کہیں کہیں اسی سے کام لیا جاتا ہے لیکن اس حقیقت کو پیش نظر رکھ کر سورج کی خالص دھوپ میں تیزی بہت زیادہ ہوتی ہے اور سرخ شعاعیں بھی جو عام حالات میں مضر رساں ہوتی ہیں اس میں ملی ہوئی ہوتی ہیں علاج کو شروع کر کے بتدریج بڑھایا جاتا ہے ابتدا میں بہت تھوڑا عرصہ مریض کو دھوپ میں رکھا جاتا ہے اور مریض پر اس کے اثرات کی باحتیاط نگرانی کی جاتی ہے اگر اس سے مقام ماؤف سرخ ہوکر جلنے لگے تو فوراً مریض کو دھوپ سے ہٹا لیا جاتا ہے بدقسمتی سے ایسے مریض شعاعی علاج کو برداشت کرنے کی قابلیت نہیں رکھتے اور اس سے کافی فائدہ نہیں اٹھا سکتے البتہ اگر ان کی جلد بجائے سرخ ہوکر جل اٹھنے کے سیاہی مائل تانبے کی سی رنگت اختیار کرلے تو یہ اچھی علامت ہے لیکن اس کو بھی باقاعدہ طریق سے مناسب دیر تک دھوپ میں رکھنا چاہئے کیونکہ مریض کو حد سے زیادہ دیر تک دھوپ میں رکھنے کی بجائے فائدہ کے الٹا نقصان ہوتا ہے نہ صرف مرض کی شدت ہی زیادہ ہوجاتی ہے بلکہ دردسر، گھبراہٹ وغیرہ کی دیگر تکالیف بھی رونما ہوجاتی ہیں عموماً یہ قاعدہ ہے کہ مریض کو کھلی ہوا میں آسمان کے نیچے جہاں خوب دھوپ ہو بٹھا دیا جاتا ہے اگر مریض چلنے پھرنے کے قابل نہ ہوتو اس کا پلنگ ہی وہاں لاکر رکھ دیا جاتا ہے اور اس کو مناسب وقت تک دھوپ میں رکھ کر واپس سایہ میں بھیج دیا جاتا ہے ابتدا میں صرف پاؤں اور ٹخنے ہی کھول کر دھوپ میں رکھے جاتے ہیں اور صرف پانچ منٹ تک برہنہ رکھ کر مریض کو پھر سایہ میں بھیج دیا جاتا ہے دن میں تین مرتبہ یہ عمل کیا جاتا ہے چند یوم یا کم از کم تین یوم تک اسی طرح کرنے کے بعد مریض کو دونوں گھٹنوں تک برہنہ کیا جاتا ہے اور پانچ منٹ تک اسی طرح رکھ کر گھٹنوں کو ٹخنوں تک ڈھانک دیا جاتا ہے اور پاؤں اور ٹخنوں کو پانچ منٹ اور اسی طرح برہنہ رکھ کر مریض کو سایہ میں بھیج دیا جاتا ہے اس کے بعد بتدریج زانوں، زیریں اطراف، شکم، سینہ تمام دھڑ حتیٰ کہ تمام جسم کو برہنہ کردیا جاتا ہے اور دھوپ میں رکھنے کے وقفے کی حد کو بھی اسی طرح بتدریج بڑھاتے ہوئے حسب برداشت نصف سے ایک گھنٹے تک فی دفعہ کردیا جاتا ہے اور یہ عمل دن میں کم از کم تین مرتبہ کیا جاتا ہے۔

شروع شروع میں بجائے مریض کو تیز دھوپ میں رکھنے کے سورج کی تیز روشنی میں رکھیں پھر صرف دوپہر سے پہلے یعنی صبح کی دھوپ میں رکھیں تمام جسم برہنہ کرنے کی صورت میں پہلے پہلے غسل کا ولایتی لباس پہنیں یا کم از کم سینے اور شرمگاہ پر باریک ململ کا کپڑا اوڑھے رکھنا چاہئے سر کو ہر حالت میں سورج کی سیدھی شعاعوں سے محفوظ رکھنا چاہئے کچھ مدت کے بعد جب جسم کی سامنی سطح دھوپ میں باقاعدہ مذکور طریق پر برہنہ کی جاچکے تو پشت کی جانب بھی یہی عمل کرنا چاہئے۔

(2) علاج شمسی کا دوسرا طریق یہ ہے کہ مصفا پانی کو سرخ، نارنجی، زرد، سبز، آسمانی، نیلی یا بنفشی رنگ کی بوتلوں میں بھر کر

چالیس دن تک دھوپ میں رکھ دیا جاتا ہے اس کے بعد یہ پانی حسب ضرورت مختلف قسم کے امراض میں پلایا جاتا ہے اور بعض محققین کا خیال ہے کہ اس سے ان امراض میں فائدہ ہوتا ہے۔

3) علاج شمسی کا تیسرا طریق جو آج کل یورپ امریکہ وغیرہ ممالک میں بکثرت رائج ہے وہ مصنوعی دھوپ کے ذریعے علاج ہے مصنوعی دھوپ مختلف قسم کے برقی آلات کے ذریعے پیدا کی جاتی ہے جن کو عام طور پر مصنوعی سورج (آرٹیفیشل سن) یا سراج قوسی (آرک لیمپ) کہتے ہیں ان سے برقی رو کے دو برقیروں کے مابین سے گذرنے کی وجہ سے خارج میں ایک نہایت خوشگوار روشنی پیدا ہوتی ہے جو نہایت شدید تیز اور ہلکے بنفشی رنگ کی ہوتی ہے یہ بالائے بنفشی شعاعوں میں مشتمل ہوتی ہے یہ روشنی چقماق بلور کی نلکیوں (کوارٹرز ٹیوبز) بھرے ہوئے پارے کی بھاپ سے بھی پیدا ہوتی ہے برقیرے یا تو کاربن کے ہوتے ہیں یا ٹنگ سٹن یا فولاد کے یا ان کے دیگر عناصر کے مرکبات کے۔اس سلسلے میں کاربن آرک لیمپ کو فخر اولیت حاصل ہے اس کو ڈاکٹر فن سن نے علاج شمسی میں روشناس کرایا تھا اس لئے اس کو فن سن لیمپ بھی کہتے ہیں یہ نہایت قیمتی ہوتا ہے اس کی کئی قسمیں ہیں۔

اس میں سیدھی برقی رو (ڈائریکٹ کرنٹ) کا استعمال کرنا زیادہ مفید ہے اور لیمپ ایسا ہونا چاہئے جو حسب مرضی اونچا نیچا کیا جاسکے اس میں ارغوانی اور نیلگوں شعاعیں بکثرت ہوتی ہیں جن کو اکٹھا کر کے مقام ماؤف کے مرکز پر ڈالا جاتا ہے ایک وقت میں ایک گھنٹہ یا سوا گھنٹہ تک یہ عمل جاری رکھا جاسکتا ہے اس سے بہت تھوڑی جگہ صرف ایک مربع انچ پر ایک وقت میں عمل کیا جاسکتا ہے۔

مقام ماؤف پر اس کا عمل کرنے سے چوبیس گھنٹے کے بعد آبلہ پیدا ہوجاتا ہے جو جلد ہی اچھا ہوجاتا ہے لیکن آبلہ کے پیدا ہوئے پر اس جگہ ییلو اکسائیڈ آف مرکری آئنٹمنٹ کا پھایہ بنا کر لگادینا چاہئے ایک ہفتہ کے بعد دوسری اسی قدر جگہ پر یہ عمل کیا جاتا ہے اور اس طرح یہ بہت چھوٹے ماؤف جلدی حصے پر بالخصوص داء الذائب (لیوپس) میں استعمال کیا جاتا ہے لیکن اب اس کا استعمال انہی دقتوں کی وجہ سے قریب قریب مفقود ہوگیا ہے اور اس کی جگہ اب زیادہ تر پارے کی بھاپ والے لیمپ استعمال کئے جاتے ہیں انہی کو مصنوعی پہاڑی سورج (آرٹیفیشل سن) بخارات سیمابی کا چراغ (مرکری ویپر لیمپ) چقماقی بلور کا چراغ (کوارٹز لیمپ) بالائے بنفشی شعاعوں کا چراغ (الٹراوائیلٹ ریز لیمپ) کہتے ہیں ان میں سے بہترین قسم کے لیمپ دو ہیں ایک ہوا سے سرد ہونے والا دوسرا پانی سے- ہوا سے سرد ہونے والا نزدیک کے کام آتا ہے اور پانی سے سرد ہونے والا دور کے دونوں میں اصل اور اہم حصہ چقماق بلور کی بنی ہوئی نلکیاں ہوتی ہیں جن کے اندر پارہ بھرا رہتا ہے جب اس پارے کے اندر سے برقی رو ایک خاص ترکیب کے ساتھ گزاری جاتی ہے تو پارہ بخارات بن کر روشن ہوجاتا ہے اور اس سے بالائے بنفشی شعاعیں پیدا ہوجاتی ہیں جو نہایت تیز اور روشن نیلگوں بنفشی رنگ کی ہوتی ہیں روشنی اس قدر تیز ہوتی ہے کہ برہنہ آنکھ سے برداشت نہیں کی جاسکتی اگر تھوڑی عرصہ کے لئے بھی آنکھیں اس میں برہنہ رکھی جائیں تو آنکھ کے حساس پردے کو نقصان پہنچ جانے کا اندیشہ ہے پس جب مریض کو اس کے سامنے رکھا جاتا ہے تو اس کی آنکھوں پر دھوپ کا چشمہ یا عینک (گاگلز) لگادی جاتی ہیں چنانچہ مریض کے موجودہ حالات کے مطابق جو لیمپ مناسب ہو تجویز کر کے میز پر رکھ دیں یا دیوار یا چھت وغیرہ میں لٹکا دیں اب مریض کو بالکل برہنہ کردیں صرف ایک جانگیہ یا غسل کرنے کا لباس پہنا دیں اور چشمہ لگا کر لیمپ کے سامنے بیٹھا دیں یا لٹا دیں اگر مریض کے آگے پیچھے دو لیمپ ہوں تو زیادہ بہتر ہے پہلے پہلے صرف پندرہ سے بیس منٹ تک مریض کو شعاعوں کے سامنے رکھنا چاہئے اس کو بتدریج بڑھاتے ہوئے تیس منٹ تک لے جاسکتے ہیں ہفتے میں دو یا تین مرتبہ سے زیادہ یہ عمل نہیں کرنا چاہئے اور اس میں مریض کی جلد کے ردعمل کو اپنا رہبر بنانا چاہئے۔

مواقع استعمال اور فوائد:

وہ حالات جن میں علاج شمسی مفید ہے بہت سے ہیں۔ان میں وہ تمام حالات شامل ہیں جن کو ضعف عامہ کی وسیع اصطلاح کے ماتحت شمار کیا جاتا ہے بچوں میں مرض کساح اور نقص تغذیہ کے دیگر حالات عضلاتی کمزوریاں مختلف قسم کے فالج جلد کے ہٹیلے زخم اور بچوں اور جوانوں میں مرض سل میں یہ مفید ہے۔ مناسب نگرانی کے ماتحت علاج شمسی کے ذریعے صحت عامہ میں بہت جلد ترقی ہوتی ہے بے چینی اور بے خوابی دور ہوجاتی ہے بھوک بڑھ جاتی ہے عضلات کی طاقت اور جسامت میں اضافہ ہوجاتا ہے اگر بخار رہتا ہو تو وہ بھی دور ہوجاتا ہے رات کا پسینہ رک جاتا ہے طبیعت میں چستی پیدا ہوجاتی ہے مسرت اور امید کا احساس بڑھ جاتا ہے اکثر جلدی امراض میں علاج شمسی خصوصیت کے ساتھ نافع ہے۔

بالائے بنفشی شعاعوں کے ذریعے جلد کے مرض داء الذئب (لیوپس) چہرے اور گردن وغیرہ کے بثور لبینہ (ایکنی) مرض گنج ہر قسم کے بثور جلدی' شب چراغ' حاد اور مزمن نار فارسی اور خارش وغیرہ کا کامیابی کے ساتھ علاج کیا گیا ہے عام امراض مثلاً صفراویت مزاج' مزمن' بدہضمی' جگر کی سستی میں بھی نافع ہے بواسیر ریاحی میں مسے سکڑ جاتے ہیں اور درد سے فوری تسکین حاصل ہوجاتی ہے بعض امراض گردہ اور غدہ مذی کے بڑھ جانے کی حالت میں بھی اس سے بہت نفع ظاہر ہوا ہے نقص تغذیہ اور اس سے پیدا ہونے والے جملہ امراض مثلاً کساح وغیرہ اور سل مخصوص گلٹیوں اور ہڈیوں کی سل میں نہایت نافع ہے۔

اس کے اثرات سے جراثیم بالکل مرجاتے ہیں اور اس اثر سے دنیا کی کوئی دوا اس کا مقابلہ نہیں کرسکتی یہ ایک نہایت بہتر دافع عفونت اور قاتل جراثیم چیز ہے اور انہی دافع عفونت اور قاتل جراثیم کی وجہ سے یہ ہر قسم کے جراثیمی امراض بالخصوص جلد کے جراثیمی امراض میں نافع ہے داخلی طور پر یہ علاوہ مذکورہ امراض کے ہر قسم کے نقص الدم میں مفید ہے انسانی جسم میں بے نالی گلٹیوں کا نظام اس کے اثر سے خصوصیت کے ساتھ تحریک حاصل کرتا ہے اور چونکہ جسم کی چستی اور کامل صحت کا انحصار بے گلٹیوں کے نظام کی درستی پر ہے اس لئے اس سے عام جسمانی صحت پر نہایت عمدہ اور مفید اثر پڑتا ہے۔ خنازیر' گھیگھے' امراض خصیتین وغدہ مذی' عورتوں میں امراض خصیۃ الرحم اور ان سے پیدا ہونے والے عوارضات مثلاً احتباس الطمث وغیرہ میں نہایت نافع ہے ضعف باہ میں بھی مفید ثابت ہوا ہے سمن مفرط' عام عصبی کمزوری' بے خوابی اور شیب غیر طبعی' نیز قبل ازوقت بڑھاپے کی علامات کو دور کرنے میں بھی یہ علاج مفید ثابت ہوا ہے چہرے اور جسم کی جھریوں کو دور کرکے یہ حسن و جمال میں اضافہ کرتا ہے اس لئے مغربی ممالک کے اکثر جمالی اداروں (بیوٹی انسٹی ٹیوشنز) میں اس کا استعمال کیا جاتا ہے بلکہ وہاں امیر زادیوں اور تماشہ گاہوں کی اداکاروں (ایکٹریسز) نے گھر پر اس کے استعمال کا باقاعدہ انتظام کر رکھا ہے اور وہ ہفتے میں ایک دو مرتبہ ضرور اس کا استعمال کرتی ہیں۔

قبل ازوقت بالوں کے جھڑ جانے یا سفید ہوجانے میں بھی علاج شعاعی بالخصوص بالائے بنفشی شعاعوں کا علاج نہایت نفع بخش ہے غرض یہ کہ یہ علاج جسم کے اکثر امراض میں نہایت بے ضرر اور مفید ثابت ہوا ہے۔

ذیل کے امراض میں خصوصیت کے ساتھ اس طریق علاج سے فائدہ حاصل ہوتا ہے:

امراض کساح (رکٹس)' کزاز وتشنج دائم' خنازیر اور استعداد خنازیری' جوڑوں ہڈیوں غدد اور جلد کی سل' مختلف قسم کے امراض جلدی' ضعف عامہ' تکان اور نقص تغذیہ کی جملہ شکایات' بے نالی گلٹیوں کے امراض اور ان سے پیدا ہونے والے ہر قسم کے عوارضات' خون کے امراض نقص الدم وغیرہ' ہر قسم کے عصبی امراض' بچوں کا مرض حمرہ (ایری سپس) اس کے علاوہ زچہ خانوں اور عورتوں کے بعض امراض میں بھی اس علاج سے خصوصیت کے ساتھ فائدہ حاصل ہوا ہے۔

علاج برقی

علاج برقی سے مراد بجلی کی قوت کے ذریعہ امراض کا دفعیہ کرنا ہے- برق دو طرح کی ہوتی ہے ایک کو برق مثبت (پازیٹو الیکٹرسٹی) اور دوسری کو برق منفی (نیگیٹو الیکٹرسٹی) کہتے ہیں یہ ثابت ہوا ہے کہ ہرایک مادی چیز کے اندر یعنی مادہ میں خواہ وہ کسی شکل میں زمین پر موجود ہو برق موجود ہوتی ہے مگر اس کی منفی کی مقدار مثبت کے برابر ہونے کے سبب اس میں برقی اثر کا ظہور نہیں ہوتا جب کسی ایک طرح کی بجلی کو مادے کے ایک ٹکڑے میں کم یا زیادہ کیا جائے تو اس میں برق کا ظہور ہوتا ہے مثلاً جسم الف میں سے قسم منفی کا کچھ حصہ نکال کر جسم ب میں داخل کیا تو الف پر مثبت برق کا ظہور ہوا اور ب پر منفی برق کا- اس عمل کو برق کا پیدا ہونا کہتے ہیں۔

برق کی دو قسمیں ہیں:

1) برقی رو (کرنٹ الیکٹرسٹی) یعنی برق متحرک

2) برق ساکن (سٹے ٹیکل الیکٹرسٹی) مثلاً جو بادلوں میں ہوتی ہے۔

برقی رو:

برقی رو کی دو قسمیں ہیں:

a) غیر متبدل رو یا یک سمتی رو (ڈائریکٹ کرنٹ ڈی سی) مثلاً جو بیٹری کے ذریعہ پیدا کی جاتی ہے۔

b) متبدل رو (الٹرنیٹنگ کرنٹ اے سی) مثلاً جو منڈی سے آتی ہے۔

ان میں سے کسی ایک قسم کو دوسری قسم میں تبدیل کر لینا ممکن ہے۔

ان تمام اقسام کے پیدا کرنے کے آلات کا بیان تو علم طبیعات کے متعلق ہے اس لئے یہاں تفصیل سے کام لینا مناسب حدود سے تجاوز کرنا ہے تاہم جو چیزیں طب میں مروج ہیں ان کے سمجھنے کے لئے کچھ تشریح کی جائے گی۔

برقی رو غیر متبدل:

اس کو گالونیک یا والٹیک کرنٹ بھی کہتے ہیں اس قسم کی رو طب میں مندرجہ ذیل اغراض کے لئے استعمال کی جاتی ہے:

1) دواؤں کی قوت کو بڑھانے کے لئے 2) ضعف اعصاب اور اس سے پیدا ہونے والی بے خوابی اور بعض دوسرے امراض کے دفیعے کے لئے 3) مفلوج عضلات میں تحریک پہنچانے کے لئے 4) عصبی دردوں مثلاً درد عرق النساء وغیرہ کو دور کرنے کے لئے 5) پٹھوں اور عضلوں کی قوت کا امتحان کرنے کے لئے 6) برق پاشی، اور بعض امراض کی تشخیص کے لئے۔

اس کو پیدا کرنے کے دو طریقے ہیں:

1) برقی مورچہ (بیٹری) کے ذریعے سے اس کو انگریزی اصطلاح میں (سیل) بھی کہتے ہیں۔

2) اس برقی آلہ (ڈائمنو) سے جو غیر معتدل رو پیدا کرتا ہے۔

یہاں ہم برقی مورچہ (بیٹری) کی تشریح کریں گے چونکہ مریضوں کو صرف اس سے واسطہ پڑتا ہے۔ ایک شیشے کا برتن لو اس میں گندھک کے تیزاب کا محلول پانی 8 حصے تیزاب 1 حصہ ڈالو ایک طرف جست کا پترا اور دوسری طرف تانبے کا پترا رکھو ان کو برقیرہ (الیکٹروڈ) کہتے ہیں دونوں ایک دھات کی تار کے ذریعہ ملاؤ تو اس میں۔ سے برقی رو گزرے گی گویا گندھک کے تیزاب کے کیمیائی عمل سے یہ برقی رو پیدا ہوئی اور جب تک یہ عمل جاری رہتا ہے رو نکلتی رہتی ہے۔ اس اصول پر کئی برقی مورچے (بیٹریاں) بنائے گئے ہیں جن میں مختلف دھاتیں اور مختلف دوائیں تیزاب کی جگہ استعمال کی جاتی ہیں مثلاً گردیل،

بنسن سیل، ڈائیکرمیٹ سیل، لیکینچی سیل وغیرہ۔ لیکینچی سیل وہ ہے جو تار کے دفتروں میں ریلوے سٹیشنوں وغیرہ پر استعمال کیا جاتا ہے خشک برقی مورچہ (ڈرائی بیٹری) جو بازاروں میں اکثر ملتا ہے اور برقی لیمپ (ٹارچ) میں کام آتا ہے وہ بھی اس کی ایک قسم ہے لیکینچی سیل میں ایک برقیرہ (الیکٹروڈ) جست کا اور دوسرا کاربن کا ہوتا ہے اور نوشادر کو دوا کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔

برقی متبادل رو:

طب میں اس کا استعمال زندگی پیدا کرنے اور ان کو بنانے اور اپنے معمولہ کام پر لگانے کے لئے اور ردعمل کے طور پر تحریک پیدا کرنے کے لئے کیا جاتا ہے اس کے ذریعے دردناک تحریکات بھی پیدا کی جاسکتی ہیں اور مفرط فربہی میں عضلات کے ردعمل کی خرابی کو معلوم کرنے کیلئے بعض زنانہ امراض مخصوصہ میں رحم وغیرہ کے عضلات کو تحریک پہنچانے کیلئے بھی اس کو کام میں لایا جاتا ہے اس سے نہ صرف تحلیل شدعضلات کے ازسرنو قوی کرنے کے لئے ہی کام لیا جاتا ہے بلکہ ایسے عضلات کو تحلل ہونے سے بچانے کے لئے بھی کام لایا جاتا ہے جو کسی عارضی وجہ مثلاً ران وغیرہ کی ہڈی ٹوٹ جانے سے بیکار ہوجاتے ہیں۔

آج کل اکثر حالات میں اس کی جگہ تدریجی متبادل رو (سائنوسائیڈل کرنٹ) استعمال کی جاتی ہے کیونکہ یہ بعض حالات میں اس کی نسبت کم دردناک اور زیادہ موثر ثابت ہوئی ہے اوراس میں کئی قسم کے اختلافات پیدا کئے جاسکتے ہیں یہ بھی کام تو وہی کرتی ہے جو امالی متبادل (فراڈک کرنٹ) کرتی ہے لیکن زیادہ تسکین اور عمدگی کے ساتھ یہ غیر ارادی عضلات کو سکیڑ دیتی ہے اور زیادہ تر احشاء شکم کے استرخاء آنتوں کے سدد التوائی، قبض اور کسی قسم کی دوسری شکایات میں مستعمل ہے اس کے علاوہ پشت اور کمر کے عضلات کی مضبوطی اور نشوونما کے لئے بھی اسی قسم کی رو مفید ہے اور یہ ان لڑکیوں کے لئے نہایت مفید ہے جن میں آگے کو جھک جانے یا جن کی ریڑھ کی ہڈی میں کسی ایک جانب کو ٹیڑھا ہوجانے کی استعداد ہوتی ہے قاذف نالیوں یا خصیۃ الرحم کے عصبی درد میں جن کیساتھ رحم بھی دردناک ہو یہ رو اکثر تسکین بخش ثابت ہوتی ہے سل العین یا آنکھ کے چھوٹا ہوجانے میں بھی اس کا استعمال کیا جاتا ہے اس کا طریق استعمال یہ ہے کہ ایک گدی کو پہلے گرم پانی میں ترکرکے مریض کی پشت کے نیچے رکھ دیا جاتا ہے اور اس کو چھونے سے بارہویں مہرے تک کسی جگہ لگادیا جاتا ہے اور دوسرا سرا ماؤف حصے پر رکھ کر ریت کے تھیلے کے ذریعے اس کو اپنی جگہ پر رکھا جاتا ہے۔

جس طرح سے پہلے مذکور ہوچکا ہے ایک قسم کو دوسری میں تبدیل کرنا ممکن ہے یعنی غیر متبادل کو متبادل رو بنایا جاسکتا ہے برقی آلہ جات متبادل رو (الٹرنیٹنگ کرنٹ ڈائمنو) بھی ہوتے ہیں جن سے یہ رو براہ راست حاصل کی جاتی ہے مقناطیسی مشین (میگنو مشین) اسی قسم کی ایک چھوٹی مشین ہے جسے ڈاکٹر استعمال کرتے ہیں۔

مشین مقناطیسی اور برقی آلہ میں فرق صرف اتنا ہے کہ آخر الذکر میں برقی مقناطیس (الیکٹرومیگنٹ) لگا ہوتا ہے اور مقناطیسی مشین (میگنیٹو مشین) میں اس کی جگہ مستقل مقناطیس (پرمیٹ میگنٹ) یعنی لوہے کا بنا ہوا مقناطیس لگا دیتے ہیں باقی اصول دونوں کے ایک ہی ہیں اور ساخت میں بھی دونوں آپس میں مشابہ ہیں۔

اس طرح سے بجلی پیدا کرنے کا انحصار برقی مقناطیسی اصول پر امالہ پر ہے یہ اصول یہ ہے کہ اگر ایک دھات کے تار کے حلقے کو مقناطیس کے میدان (فیلڈ) میں اس طرح سے گھمایا جائے کہ وہ اس کے خطوط قوت (لائنز آف فورس) کو قطع کرے تو اس حلقے میں ایک برقی رو دوڑنے لگتے ہیں اس رو کی سمت مقناطیس کے قطبین کے رخ پر اور حلقے کی سمت حرکت پر منحصر ہے حلقہ چونکہ گھومتا ہے یعنی ایک نصف دائرہ میں نیچے کو آتا ہے اور دوسرے نصف دائرہ میں اوپر کو جاتا ہے اس لئے اس کی رو کا رخ ایک نصف میں دائیں کو اور دوسرے نصف میں بائیں کو ہوتا ہے یعنی برقی رو جو اس سے پیدا ہوتی ہے متبادل

ہوتی ہے اس متبادل رو کو یک رخی رو بنانا ممکن ہے۔
اگر آپ مقناطیسی مشین کا ملاحظہ کریں تو اس میں ایک لوہے کا مقناطیس ہوگا جس کے درمیان دھات کی تاروں کے کئی حلقے ایک دوسرے سے تعلق رکھتے ہوں گے یعنی تاروں کا لچھا اور چند گراریاں ہوں گی تا کہ یہ لچھا پھر سکے حرگذاری یعنی ڈایا تھرمی علاج بالبرق میں یہ وہ طریق علاج ہے کہ جس سے وہ متبادل رو جسم کے اندر گزاری جاتی ہے جس کی قوت و وولٹیج بہت بلند ہو مگر عرصہ نفوذ بہت ہی قلیل ہو متبادل رو کی تشریح ہم پہلے کر آئے ہیں اس رو کی فی ثانیہ تعداد تبادلہ جو اس خاص کام میں استعمال کی جاتی ہے بہت زیادہ ہوتی ہے یعنی کوئی دس لاکھ دفعہ فی ثانیہ یہ متبادل وعضلات کو سکیڑ تو نہیں سکتی کیونکہ عرصہ نفوذ بہت قلیل ہوتا ہے مگر ان میں گرمی پیدا کرتی ہے اور عارضی طور پر ننھی شریان کا حجم بڑھ جاتا ہے اس طرح سے عام طور پر نظام جسمانی کے لئے صحت بخش ہے۔
قدیم گرم ٹکور یا پلٹسوں وغیرہ کے بجائے اب اس طرح بجلی کے ذریعے جسمانی ساختوں میں حرارت پہنچائی جاتی ہے یہ ان کی نسبت کئی لحاظ سے بہتر ہے بجلی کے ذریعے جس جگہ جتنی دیر تک اور جس قدر حرارت چاہیں پہنچائی جاسکتی ہے اس سے دوران خون تیز ہوجاتا ہے ساختوں کے تغیرات میں تیزی آجاتی ہے انجذاب و افراز کو امداد اور درد سے دستگاری حاصل ہوتی ہے اس کے ذریعے جسمانی ساختوں کا درجہ حرارت بڑھایا جاسکتا ہے اور جس خاص جگہ میں یا جس خاص درجے تک حرارت بڑھانا چاہیں بغیر دوسری ساختوں کو متاثر کئے ہوئے بڑھا سکتے ہیں اس کو طبی اور جراحی ہر دو اغراض کے لئے کام میں لایا جاسکتا ہے طبی اغراض میں مقام ماؤف پر صرف اس قدر حرارت پہنچائی جاتی ہے جس سے اس جگہ ٹکور ہوکر گرمی کے فوائد حاصل ہوسکیں اور جراحی اغراض میں بالعموم بجلی کی رو کو نہایت تیز کر کے ایک ہی جگہ پر ڈالا جاتا ہے تا کہ کسی طبی اغراض میں حرگذاری کے لئے عامل یا معالج کو چاہئے کہ پہلے اس کے اثرات کو گوشت کے ایک ٹکڑے یا انڈے کی سفید پر دیکھ لے اس کے بعد بعض عامل نرم سیسے کے برہنہ برقیروں کو لگانا پسند کرتے ہیں اور بعض ان کے گرد 10 فیصدی کے گرم محلول نمک میں تر کئے ہوئے تولئے یا لنٹ کی گدی کو ان کے گرد لپیٹ کر لگاتے ہیں جہاں کی سطح کافی ہموار ہو اور برقیروں کو ٹھیک طرح لگایا جاسکے تو جلد کو صابن کے پانی کے ساتھ نم کر کے برہنہ برقیرے ہی لگائے جاسکتے ہیں اگر گدیاں استعمال کی جائیں تو دوران علاج میں مقطار العین (آئی ڈراپر آنکھ میں دوا ڈالنے والی پچکاری) کے ذریعے محلول نمک کے ساتھ ان کو تر کرتے رہنا مفید ہوتا ہے۔
برقی حرگذاری (ڈایاتھرمی) میں جسمانی ساختوں میں گرمی کے زیادہ ہونے سے خون کی آمد زیادہ ہوجاتی ہے اور عروق کا تشنج رفع ہوکر ان میں استرخاء پیدا ہوجاتا ہے جس سے احتقان دموی دور ہوجاتا ہے ساختوں کے تغیرات زیادہ سرگرمی کے ساتھ ہونے لگتے ہیں اور بالعموم تندرستی پیدا ہوجاتی ہے یہ شرائین کے حد سے زیادہ تناؤ کو کم کر کے خون کے دباؤ کی زیادتی اور اس سے پیدا ہونے والے سردرد میں نفع بخشتی ہے اس غرض کے لئے مریض کے تمام جسم میں بجلی کے ذریعے حرارت پہنچائی جاتی ہے جس کا طریقہ یہ ہے کہ بجلی کی مشین کا ایک سرا اس دہات کی سلاخ یا گرہ کیساتھ لگا دیا جاتا ہے جو مریض اپنے ہاتھ میں پکڑے رکھتا ہے اور دوسرا سرا دھات کی ایک چادر کے ساتھ لگا دیا جاتا ہے جس کے اوپر مریض کوئی گدیلا یا رضائی وغیرہ رکھ کر بیٹھ یا لیٹ جاتا ہے بجلی کی رو ایک ہزار طاقت (ملی ایمپائر) کے قریب رکھی جاتی ہے اور پندرہ منٹ تک گذاری جاتی ہے حتی کہ مریض کا چہرہ سرخ اور اس کے جسم کی جلد نم آلود ہوجاتی ہے مقامی طور پر اس طریق علاج کو دردناک اور اکڑے ہوئے جوڑوں میں استعمال کیا جاتا ہے خواہ یہ جوڑ گنٹھیا یا وجع المفاصل کی وجہ سے اکڑے اور دردناک ہوئے ہوں خواہ کسی مقامی حادثے کی وجہ سے اس غرض کے لئے برقیروں کو اس طرح لگانا چاہئے کہ بجلی کی رو ترچھے طور پر جوڑوں میں سے گذرے شقیقہ اور عصابہ وغیرہ اقسام صداع کے علاج میں جب دوسرے تمام علاج ناکام ثابت ہوچکے تھے اس طریق علاج نے نہایت فائدہ پہنچایا ہے عرق النساء اور ورم الاعصاب کی دیگر قسموں میں حرگذاری کا علاج نہایت مفید ثابت ہوا ہے علی ہذا القیاس عورتوں

کے عسر واحتباس ملم سدہ التوائی اور آنتوں کی کمزوری کی وجہ سے پیدا ہونے والے شدید قبض میں بھی یہ طریق علاج مفید ثابت ہوتا ہے حال ہی میں اس کا تجربہ ذات الریہ نصبی کے مریضوں میں نہایت کامیابی کے ساتھ کیا گیا ہے اس میں ایک ہی جسامت (8انچہ مکعب) کے دو برقیرے چھاتی کے آگے پیچھے اس طرح لگائے جاتے ہیں کہ مقام مرض ان کے مابین آ جاتا ہے برقی رو کی طاقت ایک ہزار سے دو ہزار (ملی ایمپائر) تک ہوتی ہے اور پندرہ بیس منٹ تک پہنچائی جاتی ہے ہر چھ گھنٹے کے بعد اس عمل کا تکرار کرنا چاہئے گو مریض اس آرام اور تسکین کی وجہ سے جو اسے دوران علاج میں حاصل ہوتی ہے اس کے زیادہ بار لگانے کا اصرار کرتا ہے۔

اگر جسم کے کسی مخصوص سطحی چھوٹے سے حصے پر اس رو کو نہایت شدید طاقت میں مجتمع کر کے دیر تک ڈالا جائے تو وہ ساخت ضائع ہونے لگتی ہے چنانچہ ان اغراض کے لئے اسکو بواسیر' مثانے کی رسولی' داء الذہب' ثاکیل اور جسم کے دوسرے مسوں' قروح اکالہ' مزمن ورم خنجرہ' گٹوں' بچوں کے مخصوص مرض جلدی (نیوی) اور بعض دیگر خبیث امراض میں جراحی علاج کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔

برق ساکن (سٹے ٹیکل الیکٹرسٹی):

برق ساکن بہت قدیم زمانے سے لوگوں کو معلوم ہے یہ ثابت ہو چکا ہے کہ اگر ایک مناسب جسم کو دوسرے مناسب جسم سے رگڑا جائے تو یہ دونوں ساکن سے معمور (چارج ہو جاتے ہیں یہ تو بتایا جا چکا ہے کہ برق دو طرح کی ہوتی ہے منفی اور مثبت۔ جب دو اجسام باہم رگڑے جاتے ہیں تو ان میں سے ایک مثبت برق سے معمور ہو جاتا ہے اور ایک منفی سے مثلاً شیشے کے ایک ڈنڈے اور ریشم کے ٹکڑے کو اگر رگڑا جائے تو شیشہ مثبت سے اور ریشم منفی سے معمور ہو جاتا ہے شیشہ چونکہ ٹھوس ہے اس لئے ہم اس کا استعمال کر سکتے ہیں لیکن ریشم کی برقی معموریت (الیکٹرک چارج) بکھر جانے کے سبب ہوا کے ذرات کو معمور کر کے بہت قلیل عرصے میں گم ہو جاتی ہے اور ہم اس سے فائدہ نہیں اٹھا سکتے اس طرح سے ایک آبنوس (ایبونائٹ) کے ڈنڈے اور کسی پشم کو جب رگڑتے ہیں تو ڈنڈا منفی برق سے معمور ہو جاتا ہے (آبنوس' ایبونائٹ وہ لکڑی نہیں ہے جو درختوں سے حاصل کی جاتی ہے اور جس کو ہم آبنوس کی لکڑی کہتے ہیں بلکہ یہ ایک قسم کا مصالحہ ہے جو گندھک ربڑ وغیرہ سے بنایا جاتا ہے سیاہ رنگ کا ہوتا ہے اور اس سے کنگھے اور قلم وغیرہ بناتے ہیں۔ لیکن برق ساکن ایک ہی جگہ قائم رہتی ہے اور برقی رو کی طرح سے حرکت نہیں کرتی ایک معمور جسم کو اگر ایک دوسرے غیر معمور جسم کے ساتھ مس کیا جاتا ہے تو یہ برق غیر معمور جسم میں داخل ہو جاتی ہے اور دونوں اس معموریت کو مشترکہ بانٹ لیتے ہیں مگر اصطلاح میں ہم اس کو برق ساکن ہی کہتے ہیں۔

اگر انسان ایک معمور جسم کو مس کرے جس کی معموریت بلند: ہائی چارج ہو تو ایک شرارہ نکلتا ہے اور انسان صدمہ (شاک) محسوس کرتا ہے۔ شیشے اور آبنوس کے ڈنڈے کو رگڑنے سے جو بجلی حاصل ہوتی ہے وہ کچھ زیادہ اور قوی نہیں ہوتی اس لئے برق ساکن کو بلند قوت (ہائی وولٹیج) میں حاصل کرنے کے لئے برقی مشینیں بنائی گئی ہیں ان سب سے زیادہ مروج مٹرنٹ کی مشین ہے اس میں آبنوس یا شیشے کے قرص لگے ہوتے ہیں جن پر دھات کے پترے کنارے کے قریب تمام میں لگے ہوتے ہیں اور ان پر برش ہوتے ہیں یہ دونوں قرص مخالف سمتوں میں حرکت کرتے ہیں اور برق جمع ہوتی رہتی ہے اس مشین میں ایک خاص صفت یہ ہے کہ منفی اور مثبت اقسام دونوں جمع ہوتی ہیں اور اس طرح سے معموریت کا درجہ بہت بلند ہو جاتا ہے۔

برق ساکن نظام عضلات اور نظام عصبی کے اکثر امراض میں استعمال کی جاتی ہے نظام دوران خون میں یہ شریانی تمدد کو اعتدال پر لاتی ہے نبضات قلب کے تواتر کو کم کرتی ہے وقفہ انبساط کو طویل اور نبض کو غلیظ کرتی ہے نظام تنفس میں سانس کی

تیزی اور دقت کو دور کرتی ہے اور گہرے سانس کا سبب ہوتی ہے جس سے بخارات دخانیہ زیادہ مقدار میں خارج ہوتے ہیں نظام عصبی کے اشتعال کو دور کر کے نیند لاتی ہے۔

نظام محرکتہ العروق میں سرگرمی پیدا کرتی ہے گردوں کے افعال کو بہتر بناتی ہے جس سے اخراج فضلات بڑھ جاتا ہے اور عام نشوونما اور ساختوں کے تغیرات بہتر ہوجاتے ہیں لیکن اس قسم کے لئے علم البرق' اور خصوصاً برق ساکن کی معلومات کافی ہونا چاہئیں اور ساتھ ہی ایک نہایت عمدہ اور اعلیٰ مشین کا ہونا بھی ضروری ہے۔

لاشعاعی علاج

برقی علاج کے ضمن میں لاشعاعی (ایکس رے ٹریٹ منٹ) کا کچھ تذکرہ بھی ضروری ہے تشخیص کے حصہ میں بھی لاشعاعوں (ایکس ریز) کا ضمناً ذکر کر چکے ہیں یہاں برقی علاج کی مناسبت کی وجہ سے ہم ناظرین سے ان کا ضروری تعارف کرانا چاہتے ہیں۔

لاشعاعوں کی دریافت کو کچھ زیادہ عرصہ نہیں گذرا 1895ء میں جرمنی کے مشہور سائنس دان رانٹیجن نے ان کو اتفاقیہ طور پر معلوم کیا وہ ایک روز تاریک کمرہ میں چند ایسی نلکیوں سے تجربات کر رہا تھا جن میں ہوا کا دباؤ کم ہوتا ہے اس نے دیکھا کہ دوران تجربہ میں چند پلیٹیں عریاں (ایکس پوز) ہوگئی ہیں چونکہ کمرہ تاریک تھا اس لئے وہ حیران تھا کہ ان پلیٹوں پر روشنی کہاں سے پڑی جن کی وجہ سے وہ عریاں ہوگئیں آخر تفتیش سے اسے یہ معلوم ہوا کہ یہ شعاعیں نلکیوں سے نکل رہی تھیں چونکہ یہ شعاعیں پہلے معلوم نہ تھیں اسلئے اس نے ان کا نام ایکس ریز رکھا جن کا ترجمہ لاشعاعیں کیا گیا ہے بعض اوقات ان کو ان کے مکتشف کے نام پر رانٹیجی شعاعیں بھی کہتے ہیں۔ لاشعاعیں بجلی سے پیدا کی ہوئی ایک طرح کی شعاعیں ہوتی ہیں جو غیر شفاف مادے مثلاً لوہے' لکڑی وغیرہ کے بھی آر پار جاسکتی ہیں گو ان شعاعوں کو ہم اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھ سکتے مگر ان کے خواص و اثرات کو معلوم کر سکتے ہیں لاشعاعوں کی یہ خاصیت ہے کہ جب یہ شعاعیں چند خاص مادوں پر پڑتی ہیں تو وہ چمکنے لگتے ہیں چنانچہ ان میں ایک سوڈیم کا کانچ (ایسا کانچ جس کی تیاری میں سوڈیم شامل کیا گیا ہو) اس کانچ سے عموماً لاشعاعوں کی نلکیاں تیار کی جاتی ہیں جب ان نلکیوں کے اندر شعاعیں پیدا ہوتی ہیں تو وہ اس نلکی کے پہلوؤں پر اندر کی طرف پڑتی ہیں اور اس طرح کانچ منور ہوجاتا ہے اور یہ معلوم ہوتا ہے کہ لاشعاعیں نلکی میں سے نکل رہی ہیں۔

کسی مادے میں لاشعاعوں کی استعداد نفوذ اس کے وزن مخصوص کے مطابق ہوتی ہے جتنا ایک مادہ زیادہ کثیف ہوتا ہے اسی قدر لاشعاعیں اس سے کم نفوذ کر سکتی ہیں چنانچہ یہ لکڑی چھ انچ تک نفوذ کر جاتی ہیں مگر لوہے میں صرف چوتھائی انچ کی موٹائی میں سے گذر سکتی ہیں۔

لاشعاعوں کی اس خصوصیت کی وجہ سے ہم بدن انسان کے اندرون حالات معلوم کر سکتے ہیں ہڈی کا وزن مخصوص گوشت سے بہت زیادہ ہے اس لئے لاشعاعیں گوشت وغیرہ میں سے نفوذ کر جاتی ہیں اور اندرون بدن کی ہڈیاں صاف نظر آتی ہیں۔

آج کل طب و جراحی میں لاشعاعوں سے بہت مدد لی جاتی ہے ان سے یہ معلوم ہوجاتا ہے کہ جسم کے اندر ہڈی ٹوٹی ہے یا نہیں اور ٹوٹی ہے تو کس جگہ ٹوٹی ہے اسی طرح اگر کسی شخص کے گولی لگی ہو تو لاشعاعوں سے معلوم ہوسکتا ہے کہ گولی کس جگہ موجود ہے اگر کوئی بچہ سکہ یا سوئی یا پن وغیرہ نگل گیا ہو تو ان کو دیکھا جاسکتا ہے آنتوں کے ورم اور معدہ کے ناسور کو بھی معلوم کیا جاسکتا ہے نیز ان سے یہ بھی دیکھا جاسکتا ہے کہ پھیپھڑے صحیح ہیں یا ماؤف۔ علاوہ ازیں گردہ' حالبین مثانہ' مرارہ کی پتھریوں اور طحال کی رسولی اور معدہ آنتوں کے قبض وغیرہ کی تشخیص میں لاشعاعوں سے مدد لی جاتی ہے حال میں بعض ڈاکٹروں

نے لاشعاعوں کی مدد سے جنین کی مختلف حالتوں کا بھی معائنہ لیا ہے۔

یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ عموماً لاشعاعوں کی مدد سے طبیب یا جراح اندرون بدن کا معائنہ نہیں کرتا بلکہ ان کے ذریعہ سے عکسی تصاویر لے لیتا ہے اس کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ منور تختہ کے ذریعہ سے دیر تک ملاحظہ عامل کے لئے خطرناک ہوسکتا ہے دوسرے معائنہ کی صورت میں پیمائش کا اندازہ صحیح نہیں رہ سکتا۔

جراح یا طبیب انسان کے جس حصہ کی تصویر لینا چاہتا ہے اس کو حساس پلیٹ کے اوپر رکھ لیتا ہے اس کے اوپر دوفٹ کے فاصلہ پر لاشعاعوں کی نلکی ہوتی ہے جس کو منیج کر کے پلیٹ کو عریاں (ایکس پوز) کیا جاتا ہے جس سے ہڈیوں کی بناوٹ اور جگہ کے مطابق لاشعاعوں کی مقدار پلیٹ پر اثر کرتی ہے پھر اس پلیٹ کو تاریک کمرے میں لے جاکر اس کا اظہار سرخ روشنی کے سامنے کیا جاتا ہے جس سے پلیٹ پر ہڈی' گوشت پوست وغیرہ کی تصویر بن جاتی ہے۔

لاشعاعوں سے علاج میں بھی مدد لی جاتی ہے بعض امراض جلد میں ان کا استعمال بہت مفید ثابت ہوا ہے جب جرب میں کسی اور طریق علاج سے فائدہ نہ ہو تو اس وقت لاشعاعوں کا استعمال اکثر مفید ہوتا ہے نار فارسی اور چمبل میں بھی ان کا استعمال نفع بخش ثابت ہوا ہے خصوصاً ہتھیلیوں اور تلوؤں کے جلدی امراض میں اس کا استعمال بہت مفید ہے داؤ قرحہ اکالہ اور معدہ میں بھی ان کا استعمال سودمند ثابت ہوا ہے خبیث رسولیوں میں بھی ان کا استعمال کیا جاتا ہے اور عجیب بات یہ ہے کہ نہ صرف ظاہر بدن کی قریبی رسولیوں کو ان سے فائدہ ہوا ہے بلکہ اندرون بدن کی رسولیوں پر بھی اثر پڑا ہے لاشعاعوں کے ذریعہ سے سرطان کا علاج خاص شہرت حاصل کر چکا ہے اگر سرطان کی ابتدا میں تشخیص ہوجائے تو جراحی بہترین علاج ہے اس صورت میں جراحت کے بعد لاشعاعوں کا استعمال بہت مفید ہوتا ہے مگر جب سرطان کی دیر میں تشخیص ہو یا کسی اور وجہ سے عمل جراحت ممکن نہ ہو تو لاشعاعی علاج بہترین علاج ہے ان جملہ امراض میں لاشعاعیں مقام مرض پر ڈالی جاتی ہیں اور اس امر کی احتیاط کی جاتی ہے کہ غیر مرضی ساختیں محفوظ رہیں۔

علاج بالاحتقان

تعریف:

یہ ایک جدید طریق علاج ہے جسمیں دوا وغیرہ کا محلول بذریعہ ایک سوراخ دار سوئی کے شفائی اثرات حاصل کرنے کی غرض سے جسم مریض کی مختلف ساختوں میں داخل کیا جاتا ہے جہاں سے وہ دوران خون کے ذریعے تمام جسم میں جذب ہوجاتا ہے بعض اوقات مقامی اثرات کے لئے بھی دوا کو اس طریق پر مقام ماؤف میں داخل کیا جاتا ہے جیسے مرض بواسیر میں کاربالک ایسڈ کے چند قطرے ہر ایک مسے میں داخل کئے جاتے ہیں یا جیسے کسی خاص حصہ جسم کو سن کرنے کے لئے مخدر ادویہ کے ٹیکے کئے جاتے ہیں۔

خصوصیات:

یہ طریق علاج آج کل بکثرت معمول و مروج ہورہا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ دوا کا اثر فوری ہوتا ہے اور اس کی مقدار نہایت قلیل اور صحیح داخل کی جاتی ہے نیز جب مریض بے ہوش ہوتا ہے یا قے اور متلی وغیرہ کی وجہ سے دوا کو منہ کے راستے استعمال کرنے سے معذور ہوتا ہے تو اس طریق پر دوا بآسانی دی جاسکتی ہے علاوہ ازیں جن دواؤں کے اثرات معدے اور آنتوں میں جاکر اوران کی رطوبات سے مل کر زائل ہوجاتے ہیں یا جو دوائیں معدے اور آنتوں کے ذریعے جسم میں جذب نہیں ہوسکتیں اس طرح بآسانی استعمال کی جاسکتی ہیں۔

پچکاری.

اس طریق علاج کے لئے ایک مخصوص قسم کی پچکاری سے کام لیا جاتا ہے جس کو جلدی پچکاری یا محقنہ جلدیہ (ہائپوڈرمک سرنج) کہتے ہیں یہ پچکاری چھوٹی بڑی مختلف جسامت کی ہوتی ہے یہ تمام شیشے کی بنی ہوئی ہوتی ہے اور یہ شیشے اور دھات دونوں کی ہوتی ہے بوقت استعمال اس کے اوپر ایک سوراخ دار سوئی لگائی جاتی ہے جس کو جسم کی ساختوں میں چبھو کر دوا داخل جسم کی جاتی ہے تمام تر شیشے کی پچکاری شیشے اور دھات کے مرکب پچکاری سے بہتر سمجھی جاتی ہے کیونکہ ایک تو اس کو زنگ وغیرہ لگنے کا اندیشہ نہیں اور دوسرے اس کو ابال کر بخوبی مطہر کرلیا جاسکتا ہے سوراخ دار سوئیاں بھی چھوٹی بڑی مختلف سائز اور مختلف دھاتوں کی ملتی ہیں لیکن پلاٹینم دھات کی سوئیاں سب سے بہتر خیال کی جاتی ہیں کیونکہ ان کو چراغ بے دود (سپرٹ لیمپ) پر گرم کرکے بآسانی اور تسلی بخش طور پر مطہر کیا جاسکتا ہے۔

پچکاری کرنے کی مختلف ساختیں اور مقامات:

یوں تو جسم کے ہر ایک حصے میں اس طرح دوا کے ٹیکے یا پچکاری کی جاسکتی ہیں لیکن مخصوص حالات اور مختلف ادویات کے لحاظ سے مندرجہ ذیل ساختوں میں پچکاری کیجاتی ہے۔

جلدی پچکاری:

اس کی پھر دو صورتیں ہیں 1) اندرون جلد یہ عام طور پر معمولی اعمال جراحی کے واسطے مقامی بے حسی پیدا کرنے کے لئے کی جاتی ہے اور اس میں مسکن و مخدر دوائیں اندرون جلد داخل کی جاتی ہیں دندان ساز بغیر درد کے دانت نکالنے کے لئے مسوڑھوں میں اسی قسم کی پچکاری کیا کرتے ہیں اس عمل میں سوئی کی نوک یعنی صرف تراشے ہوئے حصے کو جلد کی دبازت میں داخل کرکے اور دوا کے چند قطرے اس میں داخل کرکے عمل کرنا چاہئے حتیٰ کہ جتنی جگہ میں دوا داخل کرنا منظور ہو اس پر تھوڑے تھوڑے فاصلے سے اس قسم کے ٹیکے لگادینے چاہئیں بعض اوقات خصوصاً جب کسی قدر گہرا عمل جراحی کرنا ہو تو اس طرح اندرون جلد چند ایک پچکاریاں کرکے دوا کی ایک آدھ پچکاری زیر جلد بھی کردی جاتی ہے اس عمل کے ذریعہ جس حصہ جسم کو بے حس کرنا مطلوب ہو اس جگہ پچکاری کرنے سے پہلے اس سے اوپر ایک مضبوط پٹی باندھ لینی چاہئے تاکہ خون کی واپسی کم ہوجائے اور دوا کا اثر زیادہ دیر تک قائم رہ سکے۔ 2) زیر جلد یہ پچکاری عام طور پر کسی دوا کا اثر تمام بدن میں پہنچانے کے لئے کی جاتی ہے اس میں ہر قسم کی دوائیں داخل کی جاتی ہیں مثلاً شدید درد میں تسکین درد کے لئے جوہر افیون (مارفیا) کا یا شدید ضعف قلب میں جوکہ کچلہ (سٹرکینن) اور ڈیجی ٹیلین کا ٹیکہ کیا جاتا ہے اس کا طریق عمل یہ ہے کہ دوا کو مذکورہ طریق پر پچکاری میں بھر کر دائیں ہاتھ میں پکڑ لیں مگر اس بات کی پوری احتیاط رکھیں کہ پچکاری کی سوئی کا منہ جسم میں داخل کرتے وقت اوپر کی جانب رہے پھر بائیں ہاتھ کے انگوٹھے اور پہلی انگلی سے جس جگہ پچکاری کرنی ہو اس جگہ کی جلد پر ایک بڑی سی مضبوط چٹکی بھر لیں جس سے جلد میں اچھا خاصا شکن پڑجائے اس کے بعد اس شکن کے درمیان جلد کی پوری موٹائی میں پچکاری کی سوئی کو نہایت تیزی مگر استقلال کے بعد داخل کریں اس وقت سوئی کی سطح کو جسم کے عین متوازی رہنا چاہئے اور زیادہ سے زیادہ آدھ انچ تک جسم کے اندر داخل کرنا چاہئے سوئی داخل کرچکنے کے بعد پچکاری کے دستے کو دبا کر آہستہ آہستہ تسلسل کے ساتھ جسم کے اندر داخل کریں دستے کو فوراً دبا کر دوا ہرگز داخل نہیں کرنی چاہئے کیونکہ اس سے مریض کو سخت درد اور تکلیف محسوس ہوتی ہے پھر جیسے جیسے دوا داخل جسم کرتے جائیں ویسے ویسے سوئی کو بتدریج جسم سے باہر نکالتے جائیں حتیٰ کہ ادھر دوا تمام کی تمام جسم کے اندر داخل ہو اور ادھر پچکاری کی سوئی باہر نکل آئے۔

زیر جلد پچکاری کے ذریعے جلد کے نیچے اس مقام پر دوا حاصل کرنی چاہئے جس جگہ کی جلد ڈھیلی ہو جلد کے نیچے

ساخت نرم ہو اور وریدیں بہت کم تعداد میں پائی جائیں اس لحاظ سے زیر جلد پچکاری کے لئے بہترین مقامات بازو پر کندھے سے قدرے نیچے اور پیٹ پر ناف کے اردگرد ہیں عام طور پر کندھے کے نیچے کا مقام زیادہ پسند کیا جاتا ہے اور اکثر لوگ اسی جگہ زیر جلد پچکاری کرتے ہیں۔

عضلی پچکاری:

اس میں دوا عضلات یعنی گوشت کی مچھلیوں کے درمیان داخل کی جاتی ہے جب کوئی دوا تیز اور خراش پیدا کرنے والی ہو یا اس کا اثر جسم میں دیر تک قائم رکھنا منظور ہو تو اس صورت میں اسے بجائے زیر جلد داخل کرنے کے عضلات میں داخل کرتے ہیں۔

عضلی پچکاری کے لئے ایسا مقام تجویز کیا جاتا ہے جس جگہ کے عضلات خوب دبیز اور بڑے بڑے ہوں اور عروق دموی اور اعصاب پچکاری کی سوئی سے مضروب نہ ہوسکیں چنانچہ اس طرح کا بہترین مقام و اقلیمہ قطنی (گلوٹیئل ریجن) یعنی سرین اور کمر کا درمیانی حصہ ہے اس قسم کا سب سے زیادہ محفوظ مقام عرق الخاصرہ (کولہے کی ہڈی) کا ابھرا ہوا خط کے عین وسط سے دو انچ نیچے ہے اس جگہ کو بطریق مذکور صاف و مطہر کرکے اور پچکاری میں دوا بھر کر پچکاری کی سوئی کو نہایت احتیاط کے ساتھ عروق اور اعصاب کو اس کی زد سے بچاتے ہوئے دونوں قطنی عضلات کے مابین بالکل سیدھا عمودی طور پر داخل کرنا چاہئے اگر اس کی نوک کولہے کی ہڈی کو جا کر لگ جائے تو چوتھائی انچ کے قریب اسے باہر کھینچ لینا چاہئے تاکہ اس کی نوک آزاد ہوجائے اور وہ عضلات کے اندر داخل کی جاسکے پھر پچکاری کے دستے کو آہستہ آہستہ مگر مستقل دباؤ کے ساتھ دبا کر دوا کو داخل کرتے جائیں اور اس طرح سوئی کو باہر نکالتے جائیں جس طرح اوپر بیان کیا جاچکا ہے اس بات کی خاص طور پر احتیاط رکھنی چاہئے کہ وہ عضلات کے اوپر کی ساختوں میں زیر جلد ساخت میں داخل نہ کردی جائے کیونکہ ایسی صورت میں درد، تختی التہاب، دنبل اور خراج حتی کہ ساخت مذکور کے مردہ ہوجانے کا اندیشہ ہوتا ہے۔

اگر ایک ہی وقت میں مکرر دوا داخل کرنے کی ضرورت ہو تو دوبارہ اسی نشان کو استعمال نہیں کرنا چاہئے بلکہ پہلے نشان سے کم از کم نصف انچ پیچھے مفصل عجزی حاضری (کولہے اور ڈھڈی کی ہڈی کے جوڑ) کی طرف اسی سیدھ میں یعنی عرف الخاصرہ سے دو انچ نیچے نشان لگائیں۔

وریدی پچکاری:

جب کسی دوا کا اثر بہت جلدی اور بہترین طریق پر حاصل کرنا ہو تو وہ براہ راست خون میں پہنچانے کے لئے کسی ورید کے اندر پچکاری کی جاتی ہے اس کے لئے بہترین مقام بازو میں کہنی یا کلائی کی اگلی جانب کی ورید ہفت اندام، قیفال، باسیلق اور سرارو ہیں لیکن عام طور پر ہفت اندام کے اندر ہی وریدی پچکاری کی جاتی ہے۔

اس کا طریق عمل یہ ہے کہ مریض کے کف دست کو سامنے کی طرف رکھ کر بازو کو پھیلائیں اور اوپر سے نیچے کی طرف سونت کر اوپر کی جانب کندھے کے نیچے جہاں جوشن یا بازو بند باندھا جاتا ہے پٹی اتنی مضبوط باندھیں کہ وریدی خون کی واپسی رک جائے مگر شریانی خون کی آمد پر کوئی نمایاں اثر ظاہر نہ ہو یعنی نہ بہت زیادہ تنگ اور نہ ہی ڈھیلی ہو صرف مریض کو بخوبی محسوس ہوسکے کہ اس کے بازو پر بند باندھا ہوا ہے اس کے بعد مریض کے ہاتھ میں رول یا گیند وغیرہ کی قسم کی کوئی چیز دے کر اس سے کہا جائے کہ وہ مٹھی کھولے اور بند کرے تاکہ مقام مذکور کی وریدیں نمایاں ہوجائیں پھر کہنی کے سامنے کی طرف سے بازو کے بال صاف کریں اور مذکور بالا طریق پر ٹنکچر آیوڈین وغیرہ کے ذریعے اس جگہ کو پاک و صاف کرلیں اور ہفت اندام یا کسی نمایاں ورید کو جس میں پچکاری کرنی ہو چٹکی میں پکڑ کر اور پچکاری کی سوئی کو اس کی رفتار کے اندر داخل کردیں اور اس بات کا

پورا یقین کرلیں کہ سوئی واقعی ورید کے اندر پہنچی ہے اور یہ اس طرح کیا جاسکتا ہے کہ جب سوئی داخل کردی جائے تو پھر پچکاری کے دستے کو ذرا داخل کرنے کے لئے دبانے سے پیشتر تھوڑی دیر کے لئے ڈھیلا چھوڑ دیں اگر سوئی واقعی ورید کے اندر پہنچی ہوگی تو پچکاری کی نالی میں فوراً خون کے چند قطرے داخل ہوکر دوا کو مقام اتصال پر سرخی مائل رنگین کردیں گے لیکن اگر سوئی کے داخل کرنے کے بعد جلد کے نیچے کم وبیش ورم پیدا ہوجائے تو یہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ سوئی ورید کے اندر نہیں پہنچی اور دوا زیر جلد ساخت میں داخل کی جارہی ہے ایسی صورت میں سوئی کو فوراً باہر نکال لیں اور از سر نو کسی نمایاں ورید میں کسی دوسرے مقام پر دوبارہ داخل کریں جیسے ہی اس بات کا یقین ہوجائے کہ پچکاری کی سوئی ورید کے اندر پہنچ چکی ہے تو دوا کو داخل کرنے سے پہلے وہ پٹی یا ربڑ کی نالی جو بازو پر دباؤ کے لئے بازو بند کے طور پر باندھی گئی تھی فوراً کھلوادیں پھر دوا کو آہستہ آہستہ تسلسل کے ساتھ داخل کریں اور حسب دستور بتدریج سوئی کو باہر نکالیں۔

نخاعی پچکاری:

جب کسی دوا کا اثر براہ راست نخاع یعنی حرام مغز میں پہنچانا مطلوب ہوتا ہے تو دوا کو براہ راست حرام مغز میں پہنچایا جاتا ہے اس کے لئے بہترین مقام کمر کے چوتھے اور پانچویں مہرے کی درمیان فضا ہے ادویہ جو بذریعہ جلدی پچکاری استعمال کی جاتی ہے اس طریق علاج کے ذریعہ اکثر ادویہ کے جوہر اور مرضی مواد (جراثیم) وغیرہ سے تیار کئے ہوئے تریاقیات وغیرہ استعمال کئے جاتے ہیں ادویہ کے جوہر پوری مقدار میں یا نصف مقدار میں یا اس سے بھی کم استعمال کئے جاتے ہیں تریاقیات کی مقدار استعمال مختلف ہوتی ہے یہ ان معملوں میں ہی ایک ایک خوراک کی شکل میں بند کرکے اطباء کو بہم پہنچائے جاتے ہیں جہاں یہ تریاق تیار ہوتے ہیں ذیل میں ان مشہور دواؤں کو درج کیا جاتا ہے جن کو عموماً پچکاری کے ذریعہ داخل کیا جاتا ہے۔

دواؤں کے نام	امراض جن میں مستعمل ہیں	مقدار استعمال
جوہر افیون (مارفیا)	شدید درد، بے خوابی	16 سے 32 ملی گرام
جوہر افیون و جوہر بزرالبنج (مارفین و	شدید تشنج، دیوانگی، شدید عصبی درد، ہذیان، جنون	ایک اسی سی
ہائیوسائمین)		ایک اسی سی
گلیسروفاسفیٹ کمپونڈ سالیوشن	ضعف دماغ	32 ملی گرام
جوہر غدہ نخامیہ (پیچوٹرین)	سکتہ	32 ملی گرام سے 96 ملی گرام
کوکین، کوڈرمین، بوڈرنین	مقامی بے حسی کے لئے	2 قطرے
اسٹھمین	مقامی بے حسی کے لئے	2 ملی گرام سے 3 ملی گرام
فائی سالسنگ مین	لقوہ	ایک ملی گرام سے 6 لیٹر تک
جوہر لفاح وایٹروپین	عرق النساء، دمہ، رعاف شدید، درد دل	108 لیٹر سے 6 لیٹر تک
جوہر شیم (ارگوٹمین)	قے الدم، نفث الدم، بول الدم	5 ملی لیٹر
کوٹارلین	رعاف، کثرت الطمث، پیچش	5 قطروں سے
جوہر کلاہ گردہ (ایڈرینالین)	ضعف قلب	ایک ملی لیٹر
جوہر کچلہ (سٹرکنین)	فالج، استرخا، ضعف قلب	22 ملی لیٹر
سٹرکنین ووڈیجی ٹیلین	ضعف قلب، دمہ، طاعون	3 سے 5 بوند
جوہر عرق الذہب (ایمیٹین)	پیچش شدید، نفث الدم	سے 5 منم
کونین	ملیریا	.5, .6, گرام
آئیوڈین	طاعون	ایک سے چار ملی لیٹر
سالورسان نیوسالورسان	آتشک	
سیال نووین (نیوکلین سالیوشن)	خنازیر، سل، حمی، نفاسیہ	2000-1000 ملین
	سرطان	.5 سے ایک ملی لیٹر
اینٹی ٹائیفائڈ سیرم	موتی جھرہ	20 ملی گرام
نیومیناتی فلیکوجن	ابتدائی نمونیا	یونٹ 10000 سے 20000
کافور	ہیضہ، ذات الریہ	یونٹ 10000 سے 50000
اینٹی ٹے ٹانک سیرم	کزاز	
اینٹی ڈفتھرک سیرم	خناق وبائی	80 قطرے
گونوکوکل ویکسین	سوزاک	
چال موگرا ڈئیل	جذام	

سی سی سے مراد مکعب سینٹی میٹر ہے جو قریباً سولہ سترہ قطرے کے برابر ہوتا ہے۔

نظام عصبی

اُردو	عربی	انگریزی
نظام عصبی	نظام عصبی	نروس سسٹم Nervous System

امراض نظام عصبی کے امراض کے بیان سے پہلے ان کی مختصر تشریح بیان کی جاتی ہے۔
نظام عصبی سے مراد دماغ، نخاع اور اعصاب ہیں ان کو اعضائے نفسانیہ بھی کہتے ہیں کیونکہ ان کے ساتھ نفس کا تعلق ہے دماغ اور نخاع حس و حرکت میں منبع ہیں اور اعصاب قوت حس و حرکت کو بدن کے دوسرے اعضاء تک لے جاتے ہیں ان میں سے اعصاب کی تشریح پہلے گزر چکی ہے یہاں دماغ اور نخاع کی ضروری تشریح بیان کی جاتی ہے۔

دماغ

اُردو	عربی	انگریزی
دماغ	دماغ	برین Brain

دماغ تمام احساسات و ادراکات اور حرکات کا منبع ہے اس لئے قدرت نے اس کی حفاظت کے لئے اسے کھوپڑی کے جوف کے اندر تین جھلیوں میں لپیٹ کر رکھا ہے جن کی تشریح حسب ذیل ہے:

دماغ کے پردے:

دماغ کے پردے یا جھلیاں (اغشیہ دماغ، حنجرہ) تین ہیں بیرونی موٹی جھلی، درمیانی مکڑی کے جالے کی طرح جھلی اور اندرونی پتلی جھلی۔

دماغ کی بیرونی جھلی:

اس کو ام غلیظ ام جافیہ، ام صفیق یا غشاء صلب (ڈیورامیٹر) کہتے ہیں یہ نہایت مضبوط، موٹی اور ریشہ دار جھلی ہے جو کھوپڑی کی اندرونی سطح کے ساتھ کم و بیش ملی رہتی ہے خصوصاً درزوں کے مقامات پر خوب چسپاں ہوتی ہے اس کی بیرونی سطح جو ہڈیوں کے ساتھ چسپاں اور ریشہ دار ہوتی ہے اور اندرونی سطح جو دماغ کی طرف ہوتی ہے چکنی ہوتی ہے اس میں سے تین چنٹیں نکل کر دماغ کے مختلف حصوں کو الگ الگ کرتی ہیں چنانچہ ایک چنٹ کھوپڑی کے عین وسط سے نیچے کو اتر کر مقدم دماغ کے دونوں بڑے جانبی لوتھڑوں کے مابین پردے کی مانند تنی رہتی ہے اس کو طی مقدم یا فاصل مقدم (فیلکس سیر برائی) کہتے ہیں دوسری چنٹ آڑے طور پر گدی کے مقام پر سے آگے کی طرف بڑھ کر مقدم دماغ اور موخر دماغ کے مابین حائل ہے اس وجہ سے اس کو طی بین البطنین یا فاصل بین البطنین (Tentorium Cereberi) کہتے ہیں تیسری چنٹ کھڑے طور پر گدی کے مقام پر سے آگے کی طرف بڑھ کر اور موخر دماغ کے شگاف میں داخل ہو کر اس کے دونوں جانبی لوتھڑوں کو علیحدہ رکھتی ہے اس کو طی موخرہ یا فاصل موخر (Falx Cereberi) کہتے ہیں اور ایک اور مدور افقی چنٹ بھی اس جھلی سے نکلتی ہے جو غدہ نخامیہ کو ملفوف کرتی ہے۔

دماغ کی باریک جھلی:

اس کو ام رقیق، غشاء مشیمی اور ام الدماغ (Piamater) بھی کہتے ہیں یہ جھلی نہایت باریک ہوتی ہے اور دماغ کی

بیرونی سطح اور اس کے نشیبوں میں بخوبی استر کرتی ہے اور ایک شگاف فرجہ متعرضہ کی راہ دماغ کے اندر گھس کر دماغ کی مخصوص فضاؤں (بطون) میں بھی استر کرتی ہے اس کے اندر نہایت باریک باریک دموی رگیں ہوتی ہیں جن سے باریک باریک شاخیں دماغ کے اندر جا کر اس کی پرورش کرتی ہیں۔

یادداشت: مذکورہ بالا دو جھلیوں کے مابین ایک نہایت نازک اور باریک تیسری جھلی بھی ہے لیکن قانون اور کامل الصناعہ وغیرہ طبی کتب میں اس کا بیان نہیں ملتا البتہ یونانی طبیب اریوفلوس نے اس کا ذکر کیا ہے یہ آبی جھلی ہے کہیں ام غلیظ سے چسپاں رہتی ہے اور کہیں ام رقیق سے کہیں کہیں بذریعہ چھوٹی بڑی کشائشوں کے ان سے علیحدہ رہتی ہے ان کشائشوں کو بطون کا ذبہ کہا جاتا ہے ان میں سے جو ام غلیظ کے نیچے ہوتی ہیں ان بطون تحت الماتجس اور جو ام رقیق سے دور ہوتی ہے ان کو بطون تحت العنکبوتیہ بھی کہتے ہیں ان بطون میں ایک قسم کی نمکین رطوبت بھری رہتی ہے جو دماغ کو بیرونی صدمات سے محفوظ رکھتی ہے اس کو رطوبت مخی نخاعی (سیر بروسپائنل فلوئیڈ) کہتے ہیں۔

جوہر دماغ:

مغز یا بھیجہ (برین) دماغ کے تمام جسمانی حرکات اور احساسات ادراکات کا منبع ہے اس کو قدرت نے نہایت حفاظت کے ساتھ کھوپڑی کے جوف کے اندر جھلیوں میں لپیٹ کر رکھا ہے مردوں میں اس کا وزن تقریباً ڈیڑھ کلوگرام اور عورتوں میں تقریباً سوا کلوگرام ہوتا ہے لیکن بعض عالی دماغ اور بڑے سر والے اشخاص میں اس کا وزن دوسوا دو کلوگرام تک بھی پایا گیا ہے اس کے برعکس مادرزاد دیوانوں اور بیوقوف لوگوں میں اس کا وزن طبعی وزن کی نسبت بہت کم حتی کہ 800 سے 850 گرام تک بھی ہوتا ہے دماغ کے مندرجہ ذیل چار حصے ہیں۔

مقدم دماغ:

اس کو مخ یا مخ کبیر (بڑا دماغ) اور جز مقدم دماغ (سیری برم) کہتے ہیں یہ دماغ کا سب سے بڑا حصہ ہے چنانچہ اندازہ لگایا گیا ہے کہ اگر دماغ کو دس حصوں میں تقسیم کیا جائے تو نو حصے صرف مقدم دماغ ہوتا ہے اور تمام کے تمام باقی حصے دسویں حصے کے برابر ہوتے ہیں۔

موخر دماغ:

اس کو دماغ صغیر' جز موخر دماغ اور مخیخ (سیری بلم) بھی کہتے ہیں۔

اوسط دماغ:

اس کو جز و متوسط یا حدبہ مخیہ (بڈ برین یا پونز) بھی کہا جاتا ہے۔

مبدا النخاع:

اس کو راس النخاع یعنی حرام مغز کا سر (میڈیولا ابلانگیٹا) بھی کہتے ہیں۔

ہر ایک حصہ کی ساخت میں دو مخصوص عصبی جوہر خاکی اور سفید پائے جاتے ہیں خاکی جوہر بیشتر سطوح کے قریب ہوتا ہے لیکن اندر بھی کہیں کہیں پایا جاتا ہے جہاں یہ مخصوص خلیات کے طور پر ہوتا ہے جو عصبی تحریکات کے پیدا کرنے یا ان کو اعصاب کی طرف سے حاصل کرنے یا حاصل شدہ تحریکات کو اعتدال پر لانے یا ایک جانب سے دوسری جانب منتقل کرنے کی قوت رکھتے ہیں۔ سفید جوہر بیشتر مقدم دماغ کے مرکزی حصوں میں پایا جاتا ہے یہ عصبی ریشوں سے بنا ہوا ہوتا ہے اور خاکی جوہر سے تحریکات عصبی کو لانے یا اس میں لے جانے کا کام کرتا ہے۔

اب ان سب حصوں کا مختصر لیکن ضروری بیان ذیل میں درج ہیں۔

مقدم دماغ

مقدم دماغ بیضوی شکل کے نصف کروں سے مرکب ہے جو ایک طویل گہرے شگاف (فرجہ مستطیلہ یا طولیہ) کے ذریعے علیحدہ علیحدہ رہتے ہیں لیکن نیچے کی طرف سے یعنی قاعدے پر آڑے ریشوں کی ایک سفید ساخت کے ذریعے جو قریباً 4 انچ لمبی ہوتی ہے آپس میں ملے رہتے ہیں اس ساخت کو جسم صلب (کارپس کیلواوسم) کہتے ہیں ہر ایک نصف کرے کی تھوڑی سی زیریں سطح کے علاوہ باقی تمام سطح محدب ہوتی ہے اور اس پر بہت سے نشیب و فراز ہوتے ہیں نشیب بلدار نالیوں کی شکل میں ہوتے ہیں اور فرجاب (سلکائی یا فشرز) کہلاتے ہیں فرازوں یا ابھاروں کو تلافیف' تزاریدیا محض زرد (کنولیوشن یا گیرائی) کہتے ہیں اس نشیب و فراز کی وجہ سے دماغ کے سطحی رقبہ اور خاکی جوہر کا تناسب بہت بڑھ گیا ہے۔

مقدم دماغ میں تین مشہور اور گہرے فرجات ہیں جو اس کو پانچ لوتھڑوں میں تقسیم کردیتے ہیں۔ ادنی حیوانات اور دیوانوں میں یہ تلافیف بہت کم نمایاں ہوتے ہیں عقل و تمیز کی کمی ان کے نمایاں اور مفقود ہونے پر اثر انداز ہوتی ہے مگر تجربات سے دماغ کے مختلف حصص کے ساتھ مختلف افعال اور ادراکات کا متعلق کرنا ممکن ہوگیا ہے۔

مقدم دماغ کے ہر ایک نصف کرے کی اندرونی سطح چپٹی ہوتی ہے جو دوسرے نصف کرے کی اندرونی سطح کے بالمقابل رہتی ہے لیکن ام غلیظ کی چنٹ طی مقدم کے ذریعے ایک دوسرے سے علیحدہ رہتی ہے اس پر بھی نشیب و فراز ہوتے ہیں۔ مقدم دماغ کی زیریں سطح تین حصوں میں منقسم ہے اگلا حصہ' چشم خانہ کے اوپر ہوتا ہے درمیانی حصہ کنپٹیوں کے اندر کی طرف رہتا ہے آخری یا پچھلا حصہ گدی کے مقام پر موخر دماغ سے اوپر ہوتا ہے اس کے نیچے طی بین البطنین تنی رہتی ہے۔

مقدم دماغ کے زیریں سطح پر مندرجہ ذیل مقامات ہوتے ہیں جن کی مختصر تشریح ذیل میں درج ہے:

<u>فرجہ طولیہ:</u>

یہ وہی شگاف ہے جو مقدم دماغ کے ہر دو نصف کروں کو علیحدہ علیحدہ کرتا ہے اور جس کا ذکر اوپر آچکا ہے۔

<u>جسم صلب:</u>

یہ وہی ساخت ہے جو مقدم دماغ کے ہر دو نصف کروں کو باہم ملائے رکھتی ہے اس کا ذکر بھی اوپر آچکا ہے۔

<u>ایک خاکی طبقہ:</u>

جو جسم صلب کے اگلے حصے سے شروع ہوکر اور نیچے کی طرف آکر ایک خاکی ابھار میں مل جاتا ہے۔

<u>خاکی ابھار:</u>

تقاطع صلیبی کے پیچھے واقع ہے اس سے ایک اور تابعدار زائدہ (قیف' قمع) نکلتا ہے جس کے ذریعے غدہ مستدیرہ کا اس خاکی ابھار کے ساتھ تعلق ہوتا ہے۔

<u>زائدہ حلمیہ:</u>

یہ سرپستان کے مشابہ دو ابھار ہیں جو مقدم دماغ اگلے لوتھڑوں کے زیریں سطح پر فرجہ طولیہ کے دونوں طرف نظر آتے ہیں یہ درحقیقت عصبہ شامہ کے آخری سرے ہیں ناک کی چوٹی پر عظم الصفاۃ کے اوپر پڑے ہوتے ہیں ان سے باریک باریک شاخیں نکل کر ناک میں آتی ہیں اور سونگھی ہوئی اشیاء کا ادراک کر کے دماغ میں پہنچاتی ہیں اس کو زائدہ شمیہ بھی کہتے ہیں۔

فرجہ اولی:

یہ ایک شگاف ہے جو مقدم دماغ کے پیشانی والے لوتھڑے اور کنپٹی والے لوتھڑے کو جدا جدا کرتا ہے اس کی اندرونی جانب باریک شریانوں کے داخل ہونے سے چند چھید بن جاتے ہیں اس چھید والی جگہ کو فضا مثقوب مقدم کے نام سے نامزد کر دیا گیا ہے۔

تقاطع صلیبی:

یہ وہ مقام ہے جہاں دونوں طرف کے اعصاب باصرہ (عصبہ مجوفہ) ایک دوسرے کو صلیبی شکل میں قطع کرتے ہیں یہ مندرجہ بالا خاکی ابھار کے سامنے واقع ہے اس کو مجمع النور بھی کہتے ہیں۔

غدہ مستدیرہ:

یہ سرخی مائل خاکی رنگ کی ایک چھوٹی سی بیضوی الشکل گلٹی ہے جو بذریعہ مندرجہ بالا قمع نامی نالیدار زائدہ کے خاکی ابھار کے نیچے کی طرف لٹک کر عظم وتدی کی بالائی سطح کے نشیب میں پڑی رہتی ہے اس کا وزن پانچ رتی کے قریب ہوتا ہے اور اس میں آگے پیچھے دو لوتھڑے ہوتے ہیں اگلا لوتھڑا بڑا اور مستطیل شکل کا ہوتا ہے اور پچھلا لوتھڑا گول ہوتا ہے قمع کی اندرونی نالی کے ذریعے اس کا تعلق مقدم دماغ کے تیسرے بطن کے ساتھ ہوتا ہے یہ گلٹی بقائے حیات کے لئے نہایت ضروری ہے اور اس کے ساتھ بہت سے اہم جسمانی افعال وابستہ ہوتے ہیں خصوصاً اس کے اگلے لوتھڑے کے ساتھ چنانچہ اگر یہ پوری گلٹی یا اس کا اگلا لوتھڑا جسم سے نکال دیا جائے تو تھوڑے دنوں میں ہی موت واقع ہوجاتی ہے یا سب کسی مرض کے سبب اس گلٹی میں نقص واقع ہوجاتا ہے تو جسم کے نشوونما میں بھی نقص پیدا ہوجاتا ہے اور اعضاء تناسلی کی ترقی تو قطعی محدود ہوجاتی ہے مگر یہ گلٹی خصوصاً اس کا اگلا لوتھڑا غیر طبعی طور پر بڑھ جائے تو مریض کا جسم بھدا ہوجاتا ہے اس کے جسم کی ہڈیاں بالخصوص ہاتھ پاؤں اور چہرے کی ہڈیاں بدنما اور بڑی ہوجاتی ہیں اور جلد بھی سخت اور موٹی ہوجاتی ہے اس گلٹی کو عربی میں غدہ بلغمیہ، غدہ نخامیہ یا جسم نخامی اور انگریزی میں پیچویٹری گلینڈ بھی کہتے ہیں۔

غدہ ترمسیہ:

یہ دو سفید رنگ مٹر کی شکل کے ابھار ہوتے ہیں جو مذکورہ بالا خاکی ابھار کے پیچھے اور دماغ کی رانوں کے مابین پہلو بہ پہلو رہتے ہیں ان کو عربی میں اجسام لیفیہ یا اجسام ثدیہ اور انگریزی میں کارپورا البیلی کینشیا کارپورا میمی لیریا بھی کہتے ہیں اس کے پیچھے بھی دماغ کی شرائین غاذیہ کے لئے باریک باریک سوراخ ہوتے ہیں اس سوراخ دار جگہ کو فضائے مثقوب موخر کہتے ہیں۔

ساق الدماغ:

دو سفید رنگ کی موٹی سی ڈوریاں ہیں جو اوسط دماغ سے نکل کر مقدم دماغ میں داخل ہوتی ہے اور ایک دوسرے کو ملاتی ہیں اور ایسے معلوم ہوتی ہیں جیسے مقدم دماغ کی رانیں یا پنڈلیاں ہوں اس لئے ان میں سے پھر ایک کو فخذ الدماغ یا ساق الدماغ (فخذ، ران، ساق، پنڈلی) کہتے ہیں یہ لمبائی میں قریباً پون انچ ہوتی ہے اور پیچھے کی طرف سے دونوں قریب قریب سے شروع ہوکر آگے آکر قدرے علیحدہ علیحدہ ہوجاتی ہیں اور سامنے اور باہر کی طرف سے مقدم دماغ کے جانبی کروں میں ختم ہوجاتی ہیں ان کی اندرونی جانب سے دماغی اعصاب کا تیسرا جوڑا اور بیرونی جانب سے چوتھا جوڑا خارج ہوتا ہے ان کے اندر خاکی سیاہی مائل رنگ کی ساخت ہوتی ہے۔

بطون دماغیہ

اگر دماغ کو آڑے طور پر جسم صلب کے مقام پر سے کاٹ کر دیکھا جائے تو ایک جوف سا دکھائی دیتا ہے اس کو بطن مقدم کہا جاتا ہے یہ بذریعہ ایک دوہری شفاف جھلی (فاصل لامع، سپٹم لوسیدم) کے دائیں بائیں دو حصوں میں منقسم ہے جن کو بطون جانبیہ کہتے ہیں بطون جانبیہ کے نیچے ایک اور چھوٹا سا خانہ ہوتا ہے اس کو بطن اوسط کہا جاتا ہے موخر دماغ اور مبدالنخاع کے مابین ایک اور چھوٹا سا چوگوشہ جوف ہوتا ہے جو اوپر سے تنگ اور نیچے سے کشادہ ہوتا ہے اس کو بطن موخر کہتے ہیں فاصل لامع کے دونوں پرتوں کے درمیان بھی ایک چھوٹی سی فضا پائی جاتی ہے اس کو بعض لوگ پانچواں بطن کہتے ہیں۔

یادداشت: جو لوگ بطن مقدم کے دونوں جانبیہ کو دو شمار کرتے ہیں وہ بطن اوسط کو تیسرا اور بطن موخر کو چوتھا بطن کہتے ہیں۔

ان بطون کو بطون شرفیہ کہا جاتا ہے یہ تمام بطون سوراخوں یا نالیوں کے ذریعہ سے ایک دوسرے کیساتھ اور نیچے کی طرف حرام مغز کی درمیانی نالی کیساتھ دوسرے بطون سے بالکل علیحدہ رہتا ہے جنین میں البتہ یہ تیسرے بطن کے ساتھ ملا ہوا ہوتا ہے۔ اگر مقدم دماغ کے ہر ایک نصف کرے کو جسم صلب سے نصف انچ اوپر تراش کر دیکھا جائے تو ان کے درمیان میں علیحدہ علیحدہ ایک ایک بیضوی شکل کی سفید ساخت نظر آتی ہے جو اردگرد سے خاکی جوہر کے ذریعے محدود ہوتی ہے اس پر بہت سے سرخ رنگ کے نقطے دکھائی دیتے ہیں جو درحقیقت کٹی ہوئی خونی رگوں کے دہانے ہوتے ہیں اس سفید حصے کو مرکز بیضی اصغر کہتے ہیں لیکن اگر جسم صلب کی سطح کے عین برابر سے کاٹیں بہت بڑی سفید رنگ کی بیضوی الشکل ساخت نظر آتی ہے اور اندر سے ہر دو نصف کرے جسم صلب کے سفید ریشوں کے ذریعے باہم ملے ہوئے ہوتے ہیں جن سے یہ سفید ساخت بھی باہم ملی ہوئی نظر آتی ہے اس کو مرکز بیضی اکبر کہتے ہیں۔

بطن مقدم یا بطون جانبیہ

اوپر ظاہر کیا گیا ہے کہ بطن مقدم دماغی بطون میں سے سب سے اوپر کا جوف ہے جس کو فاصل لامع نامی دوہرا پردہ دائیں بائیں دو حصوں میں تقسیم کر دیتا ہے ان میں ہر ایک حصہ بطن جانبی یا بطن مقدم اور دونوں مل کر بطون جانبیہ کہلاتے ہیں ہر ایک جانبی بطن کا جوف مرکزی حصے کے علاوہ سینگوں کی مانند تین شاخیں رکھتا ہے مرکزی حصے کو تجویف مرکزی اور شاخوں کو قرن کہتے ہیں اگر قرن مثلث شکل کا ہوتا ہے اور آگے اور بیرونی جانب کو رخ کرتا ہوا مقدم دماغ کے اگلے لوتھڑے کی زیریں سطح میں گھسا ہوا ہے درمیانی قرن سب سے لمبا اور بڑا ہوتا ہے اور مقدم دماغ کے درمیانی اور کنپٹی والے لوتھڑے میں پہلے پیچھے پھر باہر اور پھر نیچے اور اندر کی طرف خمیدہ ہو کر ختم ہو جاتا ہے اس کے ضمن میں چند ساختیں پائی جاتی ہیں جن کا مختصر تذکرہ آگے درج ہے پچھلا قرن پچھلے گدن والے لوتھڑے میں گیا ہوا ہے یہ دماغ کے اگلے قرن سے بڑا اور اندرونی جانب کو خمیدہ ہوتا ہے اس میں دماغی جوہر کا مینڈھے کے سینگھ سے مشابہ ایک لمبا سا ابھار ہوتا ہے جو قرن کبشی اصغر کہلاتا ہے چونکہ یہ ایسا جوف ہے جیسا کہ انگلی کے دباؤ سے پیدا ہو جاتا ہے اس لئے اس کو تجویف اصبعی (ڈیجی ٹل کیویٹی) بھی کہتے ہیں۔

بطون جانبی کی چھت جسم سے صلب سے اندرونی دیواریں فاصل لامع سے اور بیرونی دیواریں مقدم دماغ کے ابھاروں سے بنتی ہیں ان کی زیریں سطح میں مندرجہ بالا ساختیں پائی جاتی ہیں۔

جسم مضلع: ایک خاکی رنگ کا گاؤ دم ابھار ہے جو سریر بصری کے آگے واقع ہے اس کا کچھ حصہ بطن مقدم کے صحن میں دکھائی دیتا ہے جو مخروطی الشکل ہے اور حس کا مرکز مانا جاتا ہے اور باقی حصہ جوہر دماغ کے اندر پوشیدہ رہتا ہے۔

رباط ہلالی: ایک سفید رنگ ہلالی شکل کی ڈوری ہے جو جسم مضلع اور سریر بصری کے مابین واقع ہے۔

شکبہ مشیمیہ: ایک عروقی جھلی ہے جو بطن مقدم میں جھالر کی طرح لٹکی رہتی ہے اس کا اگلا پتلا اور نوکدار سرا بذریعہ ایک بیضوی سوراخ کے مقابل جانب کے شکبہ مشیمیہ کے اگلے سرے کے ساتھ ملا دیتا ہے اور پچھلا سرا درمیانی قرن میں اتر کر اور فرجہ مستعرضہ کے ذریعے باہر آ کر ام رقیق کے ساتھ مل جاتا ہے۔

جسم مشرشر: ایک سفید پتلی سی ڈوری ہے جو شکبہ مشیمیہ کے پیچھے واقع ہے اور اس کے ہمراہ قرن متوسط میں داخل ہو کر اور سریر بصری سے گھوک کر دماغ کے درمیانی لوتھڑے میں غائب ہو جاتی ہے۔

ذیل میں ان مخصوص ساختوں کا ضروری بیان درج ہے جو درمیانی قرن کے صحن میں پائی جاتی ہے۔

قرن کبشی اکبر: یہ مینڈھے کے سینگھ کی شکل کا ایک سفید خمیدہ ابھار ہے جو درمیانی قرن کی تمام لمبائی میں واقع ہے اس کا نچلا حصہ پھیل کر پنجہ کی مانند ہو جاتا ہے۔

بروز ابیض: ایک سفید ابھار ہے جو پچھلے اور درمیانی قرن کے مقام اتصال پر واقع ہے اس کو بروز اضافی بھی کہتے ہیں۔

لفافہ مستنہ: یہ ایک دندانہ دار جھلی ہے جو درحقیقت مقدم دماغ کے درمیانی کنپٹی والے لوتھڑے کے خاکی جوہر کا کنارہ ہے۔

فرجہ مستعرضہ: ایک آڑا شگاف ہے جو جسم مشرشر کو سریر بصری سے علیحدہ کرنے پر جسم صلب کے پچھلے سرے اور سریر بصری کے مابین نظر آتا ہے ام رقیق اسی شگاف کے راستے بطون دماغ کے اندر داخل ہو کر ان میں استر کرتی اور شبکہ مشیمیہ وغیرہ بناتی ہے۔

بطون جانبی کے فرش کی تکمیل میں مندرجہ ذیل ساختیں بھی شامل ہیں۔

رازخ: ایک سفید مثلث شکل کا ریشہ دار جسم ہے جو جسم صلب اور فاصل لامع کے نیچے اور شقہ متوسط کے اوپر ہوتا ہے اس کے اگلے اور پچھلے سروں سے دو دو بڑھاؤ نکلتے ہیں اگلے بڑھاؤ بل کھا کر بطن اوسط کے اندرونی پہلو سے گذرتے ہوئے مقدم دماغ کی نچلی سطح پر پہنچنے اور غدہ ترسیہ کا بیرونی حصہ بناتے ہیں اور پچھلے بڑھاؤ بطون جانبی کے درمیان قرن میں جاکر جسم مشرشر بناتے ہیں۔

شقہ متوسط: ایک کثیر العروق جھلی ہے جو درحقیقت ام رقیق کا بڑھاؤ ہے یہ فرجہ مستعرضہ کے راستے بطون جانبی میں داخل ہو کر بطن اوسط کی چھت بناتی ہے شکل میں مثلث نما ہوتی ہے جس کا زاویہ سامنے کی طرف اور قاعدہ پیچھے کی طرف رہتا ہے یہ پہلوؤں پر شبکہ مشیمیہ سے متصل ہے اس کے اوپر جسم صلب اور ازج اور نیچے سریر بصری اور اوسط دماغ کی بعض مخصوص ساختیں ہوتی ہیں۔

سریر بصری: دو سفید لمبوترے سے مستطیل شکل کے دو ابھار ہیں جو دماغ کے ساقین سے بنتے ہیں ان کے بالائی سرے گول ہوتے ہیں اور جسم مضلع کے اندر کی طرف ازج سے نیچے واقع ہے ایک طرف کے سریر بصری کی اندرونی سطح اوپر کے حصے میں دوسری طرف کے سریر بصری کی اندرونی سطح کے ساتھ ملی رہتی ہے بطون جانبی کے فرش میں ان کی بالائی سطح کا کچھ حصہ چکنا سا گول نظر آتا ہے نیچے کی طرف یہ بطن اوسط کی پہلوی دیوار بناتے ہیں گویا کہ بطن اوسط ان کے اندر ہوتا ہے۔

بطن اوسط

یہ ایک چھوٹا سا جوف ہے جو بطون جانبی کے نیچے اور سریر بصری کے مابین ہوتا ہے اس کی چھت شقہ متوسط سے بنتی ہے اس کے پچھلے حصے سے ایک باریک سے نالی شروع ہو کر بطن موخر میں جاتی ہے اس نالی کے بالائی حصے میں سفید رنگ کا ایک باریک اور نازک پردہ ہوتا ہے صمام المؤخر کہلاتا ہے اس بطن کے اندر تین ڈوریاں ہوتی ہیں جن میں سے اگلی اور پچھلی ڈوری سفید جوہر کی اور درمیانی خاکی جوہر کی بنی ہوئی ہوتی ہے اگلی دونوں طرف کے ازج کو اور درمیانی پچھلی دونوں طرف کے

سریر بصری کو ملاتی ہیں۔

بطن موخر کے پیچھے کی طرف مخروطی الشکل سرخی مائل خاکی رنگ کا ایک ابھار (غدہ صنوبریہ) ہے اس ابھار کے اندر بھی ایک جوف ہوتا ہے جس میں ایک قسم کی رطوبت پائی جاتی ہے بطن موخر کے پچھلے حصے میں سریر بصری کے پچھلے حصے اور ساق الدماغ کے متصل چار گول گول ابھار ہوتے ہیں جو اجسام رباعیہ کہلاتے ہیں ان میں پھر دو اگلے ابھاروں کو جو قدرے لبوترے اور خاکی رنگ کے ہوتے ہیں الیتین اور پچھلے یا نچلے دو کو جو نسبتاً گول اور سفید رنگ کے ہوتے ہیں خصیتین کہتے ہیں اجسام رباعیہ سے باہر کی طرف دو چھوٹے چھوٹے لبوترے گرہ دار ابھار اور ہوتے ہیں جن کے پاس عصبہ مجوفہ کا ابتدائی حصہ دو جڑوں میں منقسم نظر آتا ہے ان کو اجسام معقدہ کہتے ہیں۔

موخر دماغ

یہ مقدم دماغ سے چھوٹا ہوتا ہے اور طی بین البطنین کے نیچے گدی کی ہڈی کے نچلے دونوں گڑھوں میں قیام پذیر ہے اس کا مجموعی وزن جوان آدمی میں قریباً 170 گرام ہوتا ہے عورتوں کا موخر دماغ مردوں کی نسبت کسی قدر زیادہ ہوتا ہے اس کی ساخت میں بھی باہر خاکی جوہر اور اندر سفید جوہر ہوتا ہے اس کی تمام سطح پر آڑی لکیریں ہوتی ہیں موخر دماغ کے درمیان ایک شگاف ہوتا ہے جس کی وجہ سے اس کے دو لوتھڑے ہوجاتے ہیں ان پر دو لوتھڑوں کے مابین بالائی حصے میں کیڑے کی مانند ایک ابھار ہوتا ہے جس کے ذریعے دونوں لوتھڑے آپس میں ملے رہتے ہیں یہ ابھار بالائی زائد دودیہ کہلاتا ہے اس کے تین لوتھڑے ہوتے ہیں اگلا فص مرکزی' درمیانی ابھرا ہوا فص مرتفع اور پچھلا مجمع بسیط کہلاتا ہے نیز ان ہردو جانبی لوتھڑوں کے وسط میں سامنے اور پیچھے ایک ایک گہرا نشیب سا ہوتا ہے سامنے کے نشیب کو شرم مخ مقدم اور پچھلے کو شرم مخ موخر کہتے ہیں شرم مخ مقدم میں اجسام رباعیہ اور بالائی زائدہ دودیہ کا فص مرکزی اور شرم مخ موخر میں ام غلیظ کی طی موخر یا فاصل موخر ہوتا ہے موخر دماغ کی زیریں سطح پر بھی دونوں لوتھڑوں کے درمیان ایک نشیب ہوتا ہے جہاں مبدا النخاع رہتا ہے اور اس زیریں نشیب میں بھی سامنے سے پیچھے تک ایک لبوترا سا ابھار نظر آتا ہے جس کو زیریں زائدہ دودیہ کہا جاتا ہے اس کے بھی تین حصے ہوتے ہیں پچھلے حصے کو جو شرم مخ موخر میں رہتا ہے مجمع قصیر درمیانی حصے کو جو مخروط کی شکل کا ہوتا ہے زائدہ مخروطیہ اور اگلے لوتھڑے کو لہاۃ یعنی کوکر کہتے ہیں موخر دماغ کے ہردو لوتھڑوں کے بیرونی کناروں کی پوری لمبائی میں ایک آڑا شگاف ہوتا ہے جو فرجہ افقیہ کہلاتا ہے اس سے موخر دماغ کے ہردو لوتھڑے افقی طور پر بالائی اور زیریں دو حصوں میں منقسم ہوجاتے ہیں۔

موخر دماغ کے ہر ایک جانبی لوتھڑے کی بالائی سطح پر دو لوتھڑے پائے جاتے ہیں اگر لوتھڑا مربع شکل کا ہوتا ہے اور فص مربع کہلاتا ہے پچھلا لوتھڑا ہلالی شکل کا ہوتا ہے اور فص ہلالی کہلاتا ہے اسی طرح زیریں سطح پر بھی پانچ لوتھڑے ہوتے ہیں سب سے اگلا جس سے پھیپھڑے اور معدے کا عصب راجع نکلتا ہے فص یوری معدی کہلاتا ہے اس سے پیچھے اور باہر کی طرف ایک لوتھڑا خوب نمایاں بلندی کی شکل کا ہوتا ہے جو بطن موخر کی چھت بناتا ہے اس کو لوزہ کہتے ہیں لوزہ سے پیچھے اور باہر کی طرف زائدہ مخروطیہ سے متصل ایک اور لوتھڑا ہوتا ہے جو فص ذوالبطنین کہلاتا ہے فص ذوالبطنین سے پیچھے مجمع قصیر سے ملا ہوا ایک اور نہایت چھوٹا سا لوتھڑا ہوتا ہے جو فص دقیق کہلاتا ہے آخری لوتھڑا فص دقیق کے پیچھے اور نیچے واقع ہے اور فص خلفی اسفل کہلاتا ہے۔

اگر موخر دماغ کے کسی ایک حصے کو کاٹ کر دیکھیں تو اس کے اندر درخت کے جھنڈ کی مانند ایک شاخدار سفید حصہ نظر آتا ہے اس کو شجرۃ الحیوۃ کہتے ہیں اس کے عین وسط میں بغور دیکھنے پر ایک چھوٹی سی خاکی رنگت کی بیضوی جگہ زرد لہردار لکیر سے گھری ہوئی نظر آتی ہے یہ جسم مسنن اور عقدۃ المخ کہلاتی ہے۔

موخر دماغ کی چھ ٹانگیں ہوتی ہیں تین ایک جانب اور تین دوسری جانب ان کو ساقین کہتے ہیں اور ان کے ذریعے موخر دماغ اور حرام مغز وغیرہ سے ملا رہتا ہے چنانچہ بالائی ٹانگیں بطن موخر کے پہلوؤں پر واقع ہیں اور اجسام رباعیہ کو موخر دماغ سے ملاتی ہیں درمیانی ٹانگیں نسبتاً موٹی اور بڑی ہوتی ہیں جو اوسط دماغ کے پچھلے حصے کے سکڑنے سے بنتی ہیں اور دماغ موخر کے دونوں جانبی لوتھڑوں کو باہم ملاتی ہیں زیریں ٹانگیں موخر دماغ کو مبداء النخاع کے ساتھ ملاتی ہیں۔

اطبائے قدیم موخر دماغ کو قوت حافظہ اور ارادی حرکات کا مرکز سمجھتے تھے لیکن تحقیقات حاضرہ کے مطابق موخر دماغ کا خاص فعل جسمانی توازن کو برقرار رکھنا اور جسم کی حرکات کو باقاعدہ اور منظم رکھنا ہے۔

بطن موخر

اس کو بطن رابع یا چوتھا بطن بھی کہتے ہیں یہ مثلث شکل کا جوف ہے جو اوپر سے تنگ اور نیچے سے قدرے کشادہ ہے یہ مبدالنخاع اور اوسط دماغ کی پچھلی سطح پر واقع ہے اس کی چھت صمام موخر اور موخر دماغ کی زیریں سطح سے پہلوی دیواریں موخر دماغ کی بالائی ٹانگوں اور مبدالنخاع کی پچھلی اور پہلوی ڈوریوں سے اور فرش مبدالنخاع اور اوسط دماغ سے بنتے ہیں۔

اوسط دماغ

اگر دماغ کو الٹ کر دیکھا جائے تو اس کی زیریں سطح میں ساق الدماغ کے نیچے اور مبدالنخاع سے اوپر قریباً ایک انچ لمبا اور ڈیڑھ انچ چوڑا ابھار نظر آتا ہے جو عظم الوتد کے جسم کی بالائی سطح اور محدوہ کے زائدہ مربعہ کی بالائی سطح پر قیام رکھتا ہے یہی حصہ اوسط دماغ کہلاتا ہے دماغ کے تمام حصے اوسط دماغ کے ساتھ ملے رہتے ہیں چنانچہ اوپر کی طرف سے ساق الدماغ نیچے کی طرف سے مبدالنخاع اور دونوں پہلوؤں سے موخر دماغ کے ریشے آکر اس کے اندر ملے ہوئے ہیں اس کی بالائی سطح دماغ کے بطن موخر کا فرش بناتی ہے اور زیریں سطح محدب اور محرابی شکل کی ہوتی ہے جس کے عین وسط میں دماغ کی ایک خاص شریان کے لئے لمبا سا نشیب ہوتا ہے۔

بقول اطبائے قدیم اوسط دماغ قوت واہمہ اور متصرفہ کا مقام ہے لیکن جدید تحقیقات سے معلوم ہوا ہے کہ موخر دماغ کی طرح اوسط دماغ بھی دماغی قوتوں کا مقام نہیں ہے بلکہ اوسط دماغ درحقیقت دماغی تاثرات وتحریکات کو ایک حصے سے دوسرے حصے یا حرام مغز وغیرہ تک پہنچاتا ہے۔

مبداء النخاع

اوسط دماغ سے نیچے اور گردن کے پہلے مہرے سے اوپر تک حرام مغز کا سوا انچ حصہ مبداء النخاع یا راس النخاع یعنی حرام مغز کی جڑ یا سر کہلاتا ہے اس کی چوڑائی نصف انچ سے کسی قدر زیادہ ہوتی ہے اور وزن قریباً 7 گرام تک ہوتا ہے یہ گاؤدم شکل کا اوپر سے موٹا اور نیچے سے پتلا ہوتا ہے اس کی اگلی اور پچھلی سطحوں پر دو عمودی شگاف ہوتے ہیں جو اس کو دائیں بائیں دو حصوں میں تقسیم کر دیتے ہیں یہ ہر دو جانب حصے پر دو لمبے شگافوں کے ذریعے چار لمبے حصوں یا ڈوریوں میں تقسیم ہو جاتے ہیں چنانچہ اگلی ڈوریوں کو مخروط مقدم اس کے بعد کی ڈوریوں کو جسم زیتونی اس سے پچھلی کو جسم حبلی اور سب سے پچھلی کو مخروط موخر کہتے ہیں مبداء النخاع کی اگلی سطح محدوہ کے زائدہ قاعدیہ کی نالی میں اور پچھلی سطح موخر دماغ کے دونوں لوتھڑوں کے مابین واقع ہے اور بطن موخر کا صحن فرش بناتی ہے اس کے عین وسط میں ایک نہایت باریک نالی ہوتی ہے جو نیچے نخاع یعنی حرام مغز کی مرکزی نالی سے اور دماغ کے اوپر بطن موخر کے ساتھ تعلق رکھتی ہے اس نالی میں ایک خاص رطوبت پائی جاتی ہے۔

مبداء النخاع دماغی اجزا میں ایک نہایت اہم حصہ ہے چنانچہ دماغی اعصاب کے بارہ جوڑوں میں سے آٹھ جوڑے اسی سے ہی نکلتے ہیں۔ چونکہ نخاع یعنی حرام مغز اور اعصاب بھی نظام عصبی میں شامل ہیں اور ان کے امراض کا بیان بھی اسی جگہ کردیا گیا ہے اس لئے ان کا ضروری لیکن مختصر بیان بھی ذیل میں درج ہے۔

نخاع یعنی حرام مغز اور اس کی جھلیاں

اُردو	عربی	انگریزی
حرام مغز	نخاع	سپائنل کارڈ Spinal Cord

دماغ کی طرح حرام مغز بھی تین جھلیوں میں لپٹا ہوا ہے اور دماغی جھلیوں کی طرح ان میں سے بھی بیرونی جھلی کا نام ام غلیظ' درمیانی کا غشاء عنکبوتی اور اندرونی کا ام رقیق ہے یہ درحقیقت اپنی ہم نام دماغی جھلیوں کے ہی بڑھاؤ ہیں لیکن یہ ان سے قدرے دبیز ہیں دماغی جھلیوں کی طرح ان کے مابین بھی بطون کا ذبہ ہوتے ہیں جن میں دماغی نخاعی رطوبت پائی جاتی ہے۔

نخاع یعنی حرام مغز:

یہ ریڑھ کے مہروں کے اندر کی نالی میں ہوتا ہے اور مبداء النخاع کے نیچے سے شروع ہوکر کمر کے دوسرے مہرے تک پہنچتا اور وہاں گھوڑے کی دم کے مشابہ بہت سی شاخوں میں منقسم ہوجاتا ہے حرام مغز بھی فی الحقیقت دماغ ہی کا ایک بڑھاؤ ہے متوسط قد کے جوان آدمی میں یہ 18 انچ لمبا نصف انچ چوڑا اور قریباً پچاس گرام وزنی ہوتا ہے یہ گردن اور کمر میں نسبتاً موٹا ہوتا ہے کیونکہ ان مقامات پر اطراف یعنی ہاتھ پاؤں کے لئے اس سے بہت بڑے بڑے اور مضبوط اعصاب خارج ہوتے ہیں حرام مغز کا ستون بذریعہ دوعمودی شگافوں (فرجہ متوسط مقدمہ وموخرہ) کے جو اس کی اگلی اور پچھلی سطح کے عین وسط میں پائے جاتے ہیں دائیں بائیں دو جانبی حصوں میں تقسیم ہوجاتا ہے لیکن یہ عمودی شگاف اندر کی طرف اس قدر گہرے نہیں ہوتے کہ حرام مغز کو بالکل دو ٹکڑوں میں تقسیم کردیں بلکہ کم گہرے ہوتے ہیں اور حرام مغز کا درمیانی حصہ بذریعہ ایک عصبی جوہر کے جو آڑا واقع ہوتا ہے باہم ملا رہتا ہے اس مقام اتصال کو مجمع النخاع کے نام سے نامزد کیا جاتا ہے۔

حرام مغز کے دونوں جانبی حصے بھی مبدالنخاع کی مانند دو اور عمودی شگافوں (فرجہ جانبیہ مقدمہ وفرجہ جانبیہ موخرہ) کے ذریعے پھر تین تین لمبی ڈوریوں میں تقسیم ہوجاتے ہیں چنانچہ اگلی ڈوری کو قائمہ مقدمہ درمیانی کو قائمہ جانبیہ اور پچھلی کو قائمہ موخرہ کے نام سے نامزد کیا جاتا ہے یہ درحقیقت بالترتیب مبدالنخاع کے مخروط مقدم' جسم زیتونی اور مخروط موخر کے ہی بڑھاؤ ہیں قائمہ موخرہ پھر ایک شگاف کے ذریعے دو حصوں میں تقسیم ہوجاتا ہے اگلے حصے کو قائمہ خلفیہ اور پچھلے حصے کو قائمہ متوسط خلفیہ کہتے ہیں جو درحقیقت مبداء النخاع کے جسم حبلی کا بڑھاؤ ہوتا ہے۔

حرام مغز کی پوری لمبائی میں ایک باریک سی نالی ہوتی ہے جو اوپر مبدالنخاع کی نالی اور بطن موخر کے ساتھ تعلق رکھتی ہے اور نیچے حرام مغز کے آخری سرے (خیط انتہائی) میں جاکر ختم ہوجاتی ہے اس کے اندر ایک بلغمی قسم کی رطوبت بھری رہتی ہے جو رطوبت دماغی نخاعی کہلاتی ہے۔

دماغ ونخاع کے وظائف

ہم پہلے بیان کرچکے ہیں کہ تمام احساسات و ادراکات اور ارادات وحرکات کا دارومدار نظام عصبی پر ہے یہاں ہم اختصار کے ساتھ دماغ ونخاع کے وظائف وافعال بیان کرتے ہیں۔

اطبائے قدیم نے بیان کیا ہے کہ حس مشترک اور قوت خیال مقدم دماغ میں قوت واہمہ اور قوت متخیلہ وسط دماغ اورقوت حافظہ موخر دماغ میں ہوتی ہیں اور اس کی دلیل یہ دی گئی ہے کہ ان مقامات کے آفات وصدمات سے ان قوتوں میں فساد پیدا ہوجاتا ہے اطباء جدید کی تحقیق کے مطابق یہ تمام قوتیں اورقوت ارادی اور عقل وفہم دماغ کے بڑے حصہ (مخ کبیر) میں پائی جاتی ہیں چنانچہ دماغ کا دائیاں کرہ جسم کے بائیں جانب اور بائیاں کرہ جسم کے دائیں نص پر حکمران ہے اور اسکی وجہ یہ ہے کہ دائیں حصہ دماغ کے عصبی ریشے جسم کے بائیں جانب اور بائیں حصہ دماغ کے ریشے دائیں طرف جاتے ہیں اس لئے یاد رکھنا چاہئے کہ فالج میں جسم کا جو حصہ مظلوج ہوتا ہے اس کے مخالف جانب کا نصف کردہ دماغ ماؤف ہوتا ہے۔

بڑے دماغ کا خاکی مادہ تمام محسوسات کا مرکز ہے چنانچہ جب اس کو اذیت یا ضرب پہنچتی ہے تو افعال ذہنیہ کم وبیش ماؤف ہوجاتے ہیں متواتر تحقیق وتجربہ سے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ بڑے دماغ کے پیشانی والے حصہ میں ذہنی افعال کے وسطی حصہ میں جسم کی حرکات کے اور موخر دماغ میں حواس کے مراکز ہیں یہ بھی تحقیق ہوا ہے کہ جسم مضلع (کارپس سٹرائٹم) حرکت کا اور سریر بصری (آپٹک تھیلمس) حس کا بڑا مرکز ہے چنانچہ اول الذکر کی خرابی سے استرخا اور موخر الذکر کی خرابی سے خدر ہوجاتا ہے۔

غدہ نخامیہ کے وظائف اس سے پہلے گزر چکے ہیں اس کی خرابی سے مرض الطفولیت وغیرہ پیدا ہوجاتے ہیں۔

ہم ذیل میں متعدد تصاویر درج کرتے ہیں جن سے دماغ کے مختلف مراکز معلوم ہوسکتے ہیں۔

چھوٹے دماغ میں عضلاتی حرکات کو نظم وترتیب میں رکھنے کی قابلیت ہوتی ہے اس لئے اگر اس میں خرابی پیدا ہوجائے تو حرکات میں نظم وقت باقی نہیں رہتی اور جسم کا توازن قائم نہیں رہتا۔

وسط دماغ مختلف تاثرات کو دماغ ونخاع میں پہنچانے کا فریضہ انجام دیتا ہے اس کے بالائی حصہ کے ماؤف ہونے سے ایک طرف لقوہ اور فالج ہوجاتا ہے مگر اس کے نچلے حصہ کے آفت رسیدہ ہونے سے اسی جانب لقوہ اور مخالف جانب فالج ہوتا ہے۔

راس النخاع اور نخاع کے افعال تقریباً یکساں ہیں حرام مغز اعصاب حس کے ذریعہ بیرونی تاثرات کو دماغ تک لے جاتا اور اعصاب حرکت کے ذریعہ دماغی تحریکات کو عضلات تک لے جاتا ہے اسی لئے حرام مغز کے ماؤف ہونے سے استرخا جسم اسفل واقع ہوجاتا ہے راس النخاع بھی یہی وظیفہ انجام دیتا ہے نیز بقائے حیات کی بعض ضروری انعکاسی حرکات مثلاً تنفس و ازدراد (نگلنا) وغیرہ اس سے متعلق ہیں یہی وجہ ہے کہ راس النخاع پر ضرب پہنچنے سے موت واقع ہوجاتی ہے۔

نظام عصبی کی تشخیص

نظام عصبی کی تشخیص کے متعلق کچھ عام امور تشخیص الامراض کے حصہ میں بیان کئے جاچکے ہیں بقیہ ضروری امور کا اس جگہ اضافہ کیا جاتا ہے۔ امراض دماغ کی تشخیص میں مندرجہ ذیل امور کو پیش نظر رکھا جاتا ہے:

1) حس، 2) فہم وفکر، 3) حرکت، 4) سر سے خارج ہونے والے مواد اور بالوں کی کیفیت وکمیت اور رنگت وغیرہ، 5) سر پر خارجی اشیاء مثلاً ہوا، غذا وغیرہ کے اثرات، 6) سر کی چھوٹائی بڑائی، 7) سر کی شکل، 8) سر کا ہلنا یا بھاری ہونا اور سردی گرمی وغیرہ، 9) ان اعضاء کی حالت جو دماغ کے لئے بمنزلہ فروع کے ہیں مثلاً آنکھ، زبان، چہرہ، دانت، کوا (لہاۃ) لوزتین، گردن اور پٹھے وغیرہ، 10) دماغ کے مشارک اعضاء مثلاً معدہ، رحم، مثانہ وغیرہ کے حالات۔

1) حس:

آنکھوں کے سامنے سرخ رنگ کی چیزوں کا آنا غلبہ خون کو زرد رنگ کی اشیاء صفرا کو سفید رنگ کی اشیاء غلبہ بلغم کو اور سیاہ

رنگ کی اشیاء غلبہ سودا کو ظاہر کرتا ہے اگر کانوں میں پانی کے بہنے کسی چیز کے کوٹے جانے' ڈھول بجنے اور ہوا کے گزرنے کی آوازیں آتی ہوں حالانکہ ان کا خارج میں وجود نہ ہو تو یہ وسط دماغ کے اطراف میں سوء مزاج یا بس یا ح و فساد ابخرات پر دلالت کرتی ہیں سماعت کا بالکل باطل یہ بہت ضعیف ہو جانا شدت برودت پر دلالت کرتا ہے اور اگر مریض کو دور کی مفروضہ آوازیں سنائی دیں تو اسے برودت و رطوبت پر استدلال کیا جاتا ہے سونگھنے کی قوت کا بالکل معدوم یا کمزور ہو جانا یا ایسی بوؤں کا سونگھنا جو خارج میں موجود نہ ہوں مقدم دماغ میں کسی خلط کی تحبس اور متعفن ہو جانے کو ظاہر کرتا ہے قوت شامہ کی کمزوری برودت پر اور پریشانی حرارت پر دلالت کرتی ہے اسی طرح حس ذوق اور لمس (چکھنے اور چھونے کی قوت) میں خرابی بھی اکثر اوقات امراض دماغی اور عصبی کو ظاہر کرتی ہے چنانچہ حس لمس کے متعلق ضروری بیان خاص حصہ تشخیص میں درج ہو چکا ہے۔

2) فہم وفکر:

جب مریض کے فکر وخیال میں مستقل فساد واقع ہو جاتا ہے تو اس کو کم وبیش جنون لاحق ہونے کا خطرہ ہوتا ہے اور اگر فکر وخیال میں صرف کمزوری پیدا ہو جائے تو اس کو احمق کہتے ہیں اگر فہم و ادراک میں اس قسم کا تغیر وتشویش پیدا ہو جائے کہ مریض بے معنی اور فضول باتوں کو سوچتا اور یہ ورم یا گرم خشک صفراوی مادے کے غلبے پر دلالت کرتا ہے اگر اس کے ساتھ مریض شرارت اور دوسروں کو اذیت پہنچانے پر مائل ہو تو اس کو جنون سبعی کہتے ہیں اسی طرح اگر مریض چپ چاپ نہایت غمگین اور متفکر صورت بنا کر بیٹھا رہے تو وہ یا تو مالیخولیا میں مبتلا ہوتا ہے یا بہت جلدی اس میں مبتلا ہو سکتا ہے۔

3) حرکت:

جسمانی حرکات یا تو بالکل باطل ہو جاتی ہیں جیسا کہ سکتہ میں ہوتا ہے یا جسم کے کسی خاص حصے کی حرکات زائل ہو جاتی ہیں جیسے فالج' لقوہ اور استرخا میں ہوا کرتا ہے اسی طرح صرع یعنی مرگی اور رعشہ میں مریض کے جسم کی حرکات غیر منظم اور بلا ضرورت ہوتی ہیں۔

4) سر سے خارج ہونے والے مواد اور بالوں وغیرہ کی کیفیت:

خارج ہونے والے مواد کی زیادتی کثرت مواد اور سبب کے قوی ہونے پر دلالت کرتی ہے اس کے برعکس کمی اور خشکی مادے کی کمی اور حرارت کی زیادتی کو ظاہر کرتی ہے خارج ہونے والے مواد میں ہر ایک کی مخصوص علامات اس کے غلبے کو ظاہر کرتی ہیں بالوں وغیرہ سے استدلال کا طریق تشخیص کے حصہ میں گزر چکا ہے۔

5) سر پر خارجی اشیاء مثلاً ہوا' غذا وغیرہ کے اثرات:

اگر سر گرم ہو' گرم غذا اور دیگر گرم اشیاء سے اذیت پائے اور سرد اشیاء سے اس کو راحت محسوس ہو تو حرارت کا غلبہ ہوتا ہے اور مرض بھی حار ہوتا ہے اس کے برعکس اس کا سرد اشیاء سے اذیت اور گرم اشیاء سے راحت پانا غلبہ برودت کو ظاہر کرتا ہے۔

6) سر کی چھوٹائی بڑائی:

سر کا چھوٹا اور بدشکل ہونا خلقی ابلہی اور سریع الغضب ہونے کو ظاہر کرتا ہے اس کے برعکس سر کا بڑا لیکن خوبصورت ہونا عمدہ علامت ہے لیکن اگر سر بڑا اور بدشکل ہو تو دماغ کی کمزوری پر دلالت کرتا ہے ایسے سر میں درد اور انصباب نزلات بکثرت ہوا کرتا ہے۔

7) سر کی شکل:

سر کی طبعی شکل گول ہے جس میں آگے اور پیچھے کی طرف ایک ایک ابھار ہوتا ہے پچھلا ابھار نسبتاً بڑا ہوتا ہے اگر اس کے برعکس پچھلا ابھار چھوٹا اور اگلا بڑھا ہو تو یہ دماغی افعال کی خرابی پر دلالت کرتا ہے بقول جالینوس چپٹا اور مربع سر نہایت ہی برا ہوتا ہے۔

8) سر کا ہلکا اور بھاری ہونا:

سر کی گرانی یعنی بھاری ہونا ہمیشہ اس میں کسی غیر طبعی مادے کی موجودگی کی علامت ہے اگر مادہ صفراوی ہو تو بوجھ کم لیکن سوزش زیادہ ہوتی ہے سوداوی میں بوجھ زیادہ ہوتا ہے اور اسکے ساتھ خشکی کی علامتیں بھی موجود ہوتی ہیں دموی میں ثقل دونوں کی نسبت زیادہ ہوتا ہے اور اسکے ساتھ دماغ میں ضرباتی کیفیت اور آنکھوں کی جڑوں میں بوجھ' رگوں میں تناؤ اور چہرہ اور آنکھوں میں سرخی رونما ہوتی ہے بلغمی میں بوجھ سب سے زیادہ لیکن درد کم ہوتا ہے نیند زیادہ آتی ہے اور حرکات جسمانی و نفسانی میں سستی پائی جاتی ہے۔

9) ان اعضا کی حالت جو دماغ کے لئے بمنزلہ فروع کے ہیں مثلاً آنکھ' زبان' چہرہ' دانت' کوا (لہاۃ)' لوزتین' گردن اور پٹھے وغیرہ:

آنکھ کی خشکی دماغ کی خشکی پر وال ہوتی ہے آنکھ سے بلا کسی مقامی مرض کے آنسو اور رطوبت کا خارج ہوتے رہنا مقدم دماغ میں کثرت رطوبت کو ظاہر کرتا ہے چنانچہ قرانیطس میں ایسا ہوا کرتا ہے کبھی سر کی سردی اور اس کی جلد کے تکاثف کی وجہ سے بھی رطوبت خارج ہوتی ہے چنانچہ نزلے میں ایسا ہوتا ہے شاذونادر سقوط قوت بھی اس کا سبب ہوتا ہے آنکھوں کی رگوں کا بڑا ہونا جوہر دماغ کی خشکی کو ظاہر کرتا ہے آنکھوں سے بغیر کسی ظاہری سبب کے آنسوؤں کا جاری رہنا امراض حادہ بالخصوص دماغ کے اشتعال اور ورموں کی علامت ہے خصوصاً جب ایک ہی آنکھ سے آنسو بہیں جب مکڑی کے جالے کی طرح کیٹ آنکھوں کی پتیوں کو ڈھانپ لے یا ان کے اردگرد جمع ہوجائے تو یہ مریض کے قرب موت کو ظاہر کرتی ہے اگر آنکھ بالکل کھلی رہے اور مریض پلکیں نہ مار سکے جیسے قرانیطس اور کبھی کبھی لشیرغس میں ہوتا ہے یا آنکھ بالکل بند رہے اور اس کا کھولنا دشوار ہو جیسے لشیرغس اور قرانیطس میں ہوا کرتا ہے تو اس سے دماغ میں غیر معمولی خرابی اور قوت حد سے زیادہ صرف ہوجانے پر استدلال کیا جاتا ہے پلکوں کا بکثرت جھپکنا حرارت کے اشتعال اور جنون پر دلالت کرتا ہے اور دیر تک ایک ہی جگہ پر مریض کا نظر کو گاڑے رکھنا وسواس اور مالیخولیا کو ظاہر کرتا ہے آنکھوں کا عارضی طور پر ابھرا ہوا ہونا دماغی رگوں کے امتلاء یا اورام پر دلالت کرتا ہے اس کے برعکس آنکھوں کا عارضی طور پر چھوٹا اور اندر دھنسا ہوا ہونا جوہر دماغ کے بہت زیادہ تحلیل ہوجانے کی علامت ہے چنانچہ سہر' قطرب اور عشق میں یہی علامات رونما ہوتی ہیں۔

زبان کی سفیدی لشیرغس پر اور اس کے پہلے زردی اور پھر سیاہی قرانیطس پر دلالت کرتی ہے اسی طرح زبان کی زردی اور اس کے نیچے کی رگوں کو سبزی ظاہر کرتی ہے کہ مریض صرع میں مبتلا ہے زبان کا موٹا ہونا دماغ کی رطوبت پر اور لاغری دماغ کی خشکی پر دلالت کرتی ہے اسی طرح بعض اوقات کثرت لعاب دہن رطوبت دماغ پر اور اس کی قلت دماغ کی خشکی کی علامت ہوا کرتی ہے بعض اوقات زبان کی حس وحرکت کا زائل ہوجانا بھی کسی دماغی آفت کی دلیل ہوا کرتا ہے۔

چہرے کا موٹاپا اور سرخی دماغ میں غلبہ خون کی اور لاغری وزردی غلبہ صفرا کی علامت ہوا کرتی ہے آخر الذکر کبھی شدت برودت کو ظاہر کرتی ہے چنانچہ مرض سے اٹھے ہوئے ناتوانوں میں قلت خون اور شدت برودت کے سبب سے یہی صورت پیدا

ہوجاتی ہے چہرے کی لاغری و سیاہی سوداوی خشکی کے غلبے اور قوت کے ساخط ہو کر موت کے قریب آ جانے پر دلالت کرتی ہے گردن کا موٹا اور قوی ہونا دماغی قوت کو ظاہر کرتا ہے اس کے برعکس چھوٹی اور باریک گردن دماغی ضعف کو ظاہر کرتی ہے۔

10) دماغ کے مشارک اعضاء مثلاً معدہ، رحم، مثانہ وغیرہ:

اگر یہ مشارک اعضاء قوی اور تندرست ہوں تو دماغ بھی قوی اور تندرست ہوتا ہے اس کے برعکس اگر وہ کثیر الآفات اور ماؤف ہوں تو دماغ بھی ضعیف اور ماؤف ہوتا ہے بلکہ بعض اوقات ان اعضاء کی آفت دماغ کے ماؤف ہونے کی وجہ سے ہوا کرتی ہے چنانچہ لشیرغس اور سبات سہری میں عدم حس کی وجہ سے مریض بول و براز کے لئے بھی نہیں اٹھ سکتا اور کبھی قرانیطس سبات سہری اور لشیرغس میں مریض غذا اور پانی کو نہیں نگل سکتا تنفس کا بڑا اور طویل ہونا سوداوی جنون اور تنگ اور چھوٹا ہونا سبات سہری اور لشیرغسی پر دلالت کرتا ہے۔

امراض دماغ کی تشخیص کا طریق

جب مریض کسی دماغی مرض کی شکایت کرے تو پہلے طبیب کو اس سے یہ دریافت کرنا چاہیئے اس کے کسی دوسرے جسمانی عضو میں تو کوئی شکایت نہیں ہے اگر وہ اس سے انکار کرے اور اس کے ساتھ ہی دماغی افعال میں خرابی ہو مثلاً آنکھوں کے سامنے تاریکی اور حواس میں خرابی ہو تو جاننا چاہیئے کہ دماغی مرض اصلی ہے اور اگر کسی دوسرے عضو میں بھی ضرر ہو تو مرض دماغی شرکی ہوتا ہے جب یہ محقق ہوجائے کہ دماغی مرض اصل ہے تو اس کے بعد سوء مزاج کی متعلقہ علامات دریافت کریں جن کا تفصیلی تذکرہ تشخیص عامہ کے ماتحت سوء مزاج کے بیان میں ہوچکا ہے جب مریض سر کی گرانی کے ساتھ بعض اجزاء سر میں تناؤ بھی بیان کرے اور خود صاحب سکون و آرام، تارک ریاضت و حمام اور پرخور ہو تو یہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ دماغی اعضاء میں سدہ ہے اور جب اخلاط اربعہ میں سے کسی خلط کے غلبے کے ہمراہ اختلاط عقل، ہذیان و بخار، دردسر اور روشنی سے نفرت ہو تو یہ اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ سر کے اندر ورم ہے پھر جس خلط کا غلبہ ہو اس کی مخصوص علامات بھی موجود ہوتی ہیں۔

جب سوء مزاج سدہ اور ورم وغیرہ کے آثار نہ پائے جائیں تو اس صورت میں مریض سے پوچھنا چاہیئے کہ کسی خفیف سبب مثلاً ہضم غذا کے وقت بخارات کے دماغ کی طرف چڑھنے آوازوں کے سننے اور ہلکی خوشبوؤں کے سونگھنے سے کوئی تکلیف ہوتی ہے اگر ہوتی ہو تو جاننا چاہیئے کہ مرض ضعف دماغ یا قوت حس دماغ کی وجہ سے ہے پھر اگر مریض کے دماغی افعال اور حواس پریشان ہوں گرمی سردی سے مریض کو تکلیف ہو اور زمانہ مرض جتنا لمبا ہوتا جائے اتنی ہی مرض میں زیادتی ہوتی جائے تو موجودہ مرض عموماً ضعف دماغ کی وجہ سے ہوا کرتا ہے اور اگر اس کے برعکس مریض کے دماغی افعال زیادہ قوی اور حواس زیادہ تیز ہوں اور زمانہ مرض کی طوالت کے ساتھ مرض کم یا باطل ہوجائے تو قوت حس دماغ سے ہوتا ہے اگر یہ آثار بھی نہ پائے جائیں اور مرض وقوع سے پیشتر ضربہ سقطہ یا تفرق اتصال پایا جائے تو موجودہ شکایات کا سبب وہی ہوا کرتا ہے۔

لیکن اگر مریض دماغی مرض کے ظاہر ہونے سے پہلے کسی دوسرے عضو مثلاً معدہ، آنتوں، جگر، طحال، مراق، رحم یا اطراف غیرہ میں کوئی تکلیف بیان کرے اور اس کی شدت خفت یا بطلان اس عضو کی تکلیف کی شدت خفت اور بطلان پر منحصر ہو تو مرض دماغی شرکی ہے اور اس عضو کے مرض کی وجہ سے دماغ میں بھی تکلیف پیدا ہوتی ہے۔

امراض دماغی و عصبی کی علامتیں

جب کسی مریض میں مندرجہ ذیل علامتوں میں سے کوئی ایک یا زیادہ علامتیں پائی جائیں تو اپنی توجہ کو امراض دماغی

وعصبی کی طرف مبذول کرنا چاہئے۔

سر میں ثقل کا محسوس ہونا' درد و دوران سر' حواس خمسہ ظاہرہ و باطنہ میں بغیر کسی ظاہری نقص کے فتور کا پایا جانا مثلاً آنکھوں کے بند کرنے پر بھی آنکھوں کے سامنے مختلف رنگ کی چیزوں کا آنا یا غیر معمولی آوازوں کا سننا اور غیر معمولی بوؤں کا سونگھنا حالانکہ فی الحقیقت ان کا کوئی وجود نہ ہو' زبان کے ذائقے اور گفتگو میں فرق آ جانا خصوصاً جب کہ خود زبان میں کوئی نقص نہ ہو مریض کے کسی حصہ جسم کا گرم یا سرد محسوس ہونا یا جسم پر چیونٹیاں سی رینگتی محسوس ہونا قوت متخیلہ کا خراب ہو جانا ہوش و حواس میں خرابی پیدا ہو جانا' نسیان یا ہذیان یا بے خوابی کا پایا جانا' جسمانی حرکات کا پریشان اور بے قاعدہ ہو جانا' مریض کے سینے اور پیٹ کے اردگرد کے حصہ کا جکڑا ہوا ہونا' اعضاء جسمانی میں اس قسم کا درد پایا جانا جس کی ٹیسیں دور دور تک پہنچتی ہوں' جسمانی عضلات کا بلا سبب کمزور پتلا و دبلا یا فربہ ہو جانا یا ان کا تڑپنا یا متشنج ہو جانا' رفتار میں خلل آنا' پاخانہ و پیشاب کا بلا ارادہ خارج ہونا' ہمیشہ قبض کا رہنا یا بار بار قے کا ستانا' قوت باہ میں نقص پیدا ہو جانا یا اس کا غیر معمولی طور پر خشک ہو جانا' بالوں کا جھڑ جانا یا قبل از وقت سفید ہو جانا وغیرہ۔

دماغی امراض کی علامتیں

ان میں پھر ذیل کی علامتیں خصوصیت کے ساتھ دماغی امراض پر دلالت کرتی ہیں۔

درد سر' دوران سر' گرانی سر' سر کا بڑھ جانا' مریض کے ظاہری و باطنی حواس کا خراب ہو جانا مثلاً بے ہوشی' ہذیان' کانوں میں شائیں شائیں یا باجے کی آوازیں سنائی دینا' مریض کی قوت متخیلہ کا خراب ہو جانا' دماغی اعصاب میں سے کسی عصب کے فعل میں خرابی کا پیدا ہو جانا' فالج' تشنج وغیرہ۔

اگر مریض بے ہوش ہو اور وہ یک دم یا بہت جلد بے ہوش ہو گیا ہو تو ذیل کے حالات پر توجہ مبذول کرنی چاہئے۔

سکتہ' سکتہ شمسیہ' صرع' دماغی صدمہ مثلاً دماغ کا ہل جانا' جمود شخوص' سمیات مثلاً سم بولی' شراب' افیون یا دیگر مسکرات و مخدرات کا حد سے زیادہ استعمال۔

جب مریض ہذیان بک رہا ہو تو ذیل کے دماغی امراض پر بھی توجہ مبذول کرنی چاہئے:

دماغ کی جھلیوں کا شدید ورم یعنی سرسام' دماغی اور نخاعی جھلیوں کا وبائی ورم یعنی سرسام وبائی' منشی اشیاء کا حد سے زیادہ استعمال جس کی وجہ سے دماغ ماؤف ہو جاتا ہے۔

ان امراض دماغی کے علاوہ بعض دوسرے امراض عامہ میں بھی ہذیان کی شکایت ہو جایا کرتی ہے اس لئے ہذیان کی موجودگی میں ان کو بھی پیش نظر رکھ لینا چاہئے مثلاً شدید متعدی بخار' ذات الریہ اور دل کے ورم میں بھی ہذیان کی شکایت ہو جاتی ہے۔

اگر مریض کی حرکات جسمانی میں خرابی ہو تو فالج' لقوہ' کزاز' داء الکلب اور رعشہ کا خیال کرنا چاہئے فالج اور لقوہ میں حرکات بالکل باطل ہو جاتی ہیں لیکن کزاز' رعشہ اور داء الکلب میں بے اختیار اور بے قاعدہ حرکتیں ہونے لگتی ہیں۔

حرام مغز کے امراض کی تشخیص

ذیل کی علامتیں خصوصیت کے ساتھ نخاع یعنی حرام مغز کے امراض پر دلالت کرتی ہیں درد پشت' چھاتی یا پیٹ کے اردگرد کا جکڑا ہوا ہونا' درد پشت کی ٹیسوں کا اٹھ کر تمام جسمانی اعضاء میں پھیلتے ہوئے محسوس ہونا اور پشت کے مہروں کو دبانے سے اس درد میں زیادتی ہو جانا' جسم کے نچلے دھڑ یا دونوں طرف کے ہاتھ پاؤں کا مفلوج ہو جانا' پاؤں میں کمزوری

محسوس ہونا یا ان کا اکڑے رہنا' جسم کے نچلے دھڑ کی قوت حس یا حرکات منعکسہ کا کم وبیش ہو جانا' شدید قبض یا بول و براز کا بند ہو جانا' یا بلا ارادہ خارج ہو جانا۔

اگر یہ علامات دفعتہً ظاہر ہوں تو حرام مغز یا حرام مغز کی جھلیوں کے شدید ورم پر توجہ کرنی چاہئے لیکن اگر یہ علامتیں بتدریج اور آہستہ آہستہ رونما ہوں تو پہلے یہ دیکھنا چاہئے کہ عضلات میں رعشہ ہوتا ہے یا نہیں اگر ہو تو ان امراض کو پیش نظر رکھیں جن عضلات میں نمایاں طور پر رعشہ ہوتا ہے اس کے بعد گھٹنے کی حرکت منعکسہ (نی جرک) دیکھیں اگر یہ حالت صحت سے کم ہو تو ہزال النخاع اور عضلات کی موروثی کمزوری پر غور کریں۔

عام اصول علاج:

1) چونکہ دماغ اور نخاع حس و حرکت کا مبدا ہیں اس لئے ان کے امراض میں اصل سبب مرض کو ملحوظ کر کے بہت جلد مناسب علاج کی طرف متوجہ ہوں۔

2) سوء مزاج سادہ میں جس کیفیت کا غلبہ ہو تنقیہ کے بغیر اس کے مقابلے کی مناسب دواؤں کے ساتھ مزاج کی تعدیل کریں لیکن غلبہ حرارت کے وقت زیادہ تبرید نہیں کرنی چاہئے البتہ غلبہ برودت میں زیادہ تسخین مناسب ہے۔

3) ترشیوں کا استعمال مناسب نہیں خصوصاً کھانسی اور نزلہ کی موجودگی میں ان سے پرہیز ضروری ہے ایسی صورت میں شیریں اشیاء کا استعمال زیادہ مناسب ہے۔

4) قبض ہرگز نہ رہنے دیں اور ملینات کا استعمال کرتے رہیں۔

5) اگر مرض کا باعث کسی مادہ کا غلبہ ہو تو حسب مادہ اس کا تنقیہ کریں چنانچہ دموی میں قیفال یا پیشانی اور سر کی دوسری مناسب رگوں کی فصد کھلوائیں باقی اخلاط کے غلبہ کی صورت میں جس خلط کا غلبہ ہو اس کا نضج کرنے کے بعد مناسب مسہل سے تنقیہ کریں بچوں' ضعیفوں اور حاملہ عورتوں میں فصد جائز نہیں ہے ان میں اگر ضرورت ہو تو سنگھیاں کھنچوائیں یا جونکیں لگوائیں۔

6) اگر مادہ مرض کا غلبہ صرف دماغ و نخاع میں ہو تو ان کا تنقیہ کافی ہے لیکن جب ان کے ساتھ باقی تمام جسم میں بھی مادہ مرض کا غلبہ ہو تو پہلے تنقیہ عام کریں اور اس کے بعد دماغ و نخاع کا تنقیہ کریں۔

7) اگر مرض زمانہ انتہا تک پہنچ چکا ہو اور اس سے پہلے مالش' نطول ضماد وغیرہ سے مادہ کا نضج کیا جا چکا ہو تو دماغ کا تنقیہ غرغروں اور ناس وغیرہ سے کریں بشرطیکہ ان سے پھیپھڑوں کا تکلیف یا تیز سوزش پیدا کرنے والے مادوں کے انصباب کا خوف نہ ہو نیز مریض امراض ریہ میں مبتلا ہونے کی استعداد نہ رکھتا ہو۔

8) اگر دماغ سے سوزش پیدا کرنے والے اور ردی مادوں کا نزول ہو تو اس کو پھیپھڑوں تک پہنچنے سے قبل تھوک کے راستے دفع کریں یا شمومات مفتحہ سعوطات اور نطولات کا استعمال کریں تاکہ مواد سر سے جذب ہو جائیں۔

9) کبھی سر کے بال مونڈ کر ایسی دواؤں کے ساتھ ضماد بھی کرتے ہیں جو سر میں محتبس ہونے والے مواد کے دفعیہ کو آسان کر دیتا ہے لیکن ایسے ضمادوں کا استعمال اس وقت جائز ہے جب اس امر کا یقین ہو کہ مادہ ضمادوں کے ذریعے آسانی سے دفع ہو جائے گا لیکن اس کے باوجود سر د اخلاط کے استفراغ میں احتیاط رکھنی چاہئے کیونکہ اکثر غلیظ مادہ محتبس ہو کر زیادتی فساد کا باعث ہوتا ہے۔

10) اگر مادہ مرض تمام بدن سے یا کسی ایک جانب سے متصاعد ہو کر باعث مرض ہو تو اس کو حقنہ حمول یا ہاتھ پاؤں کی ہتھیلیوں پر مالش کرنے بازوؤں اور پنڈلیوں کو باندھنے یا پنڈلیوں پر سنگھیاں لگوانے اور اطریفلات کشنیز وغیرہ کھلانے

سے بدن کے نیچے کی طرف یا تمام بدن کی طرف جذب کریں اور عضو مشارک کا اس کی مخصوص چیزوں کے ذریعے تنقیہ کریں مثلاً اگر مادہ مرض معدہ میں ہو تو ایارج فیقرا کیساتھ اور اگر طحال میں ہو تو اس کے ساتھ خصوصیت رکھنے والی دواؤں کے ساتھ اس کا تنقیہ کریں اس کیساتھ تقویت دماغ کی رعایت بھی ملحوظ رکھیں نیز ہاتھ پاؤں کی مالش اوپر سے نیچے کی طرف کریں اور اسی طرح بازوؤں اور پنڈلیوں کو اوپر سے نیچے کی طرف باندھیں۔

(11) اگر دماغ کے پردوں میں آفت ہو تو سرد پانی پینے اور اس کے ساتھ غرغرے کرنے سے پرہیز کرانی چاہئے۔

(12) سر پر سیال دواؤں کا استعمال قطور کے طریق پر نہیں کرنا چاہئے بلکہ تارک سر پر سخت خمیرے آٹے سے ایک حوض بنائیں اور اس میں حسب حاجت دواؤں کو سرد گرم یا نیم گرم کر کے ڈالیں یا کپڑے کو سیال دوا میں تر کر کے رکھتے رہیں آخرالذکر صورت میں اگر دو کپڑے رکھیں تو زیادہ بہتر ہے تاکہ ایک کپڑا دوا میں تر کر کے سر پر رکھ دیں اور دوسرے کو تر کر کے تیار رکھیں جب پہلا خشک ہو جائے تو اس کو ہٹا کر فوراً ہی اس کی جگہ دوسرا رکھ دیں اگر ایسی دواؤں میں مشیرزیا شیززنان وغیرہ کی آمیزش ہو تو ان کے فضلات کو دیر تک سر پر نہ رہنے دیں تاکہ وہ متعفن ہو کر احتباس بخارات کا باعث نہ ہوں بلکہ ان کو جلدی سے پاک صاف کر کے اور دھو کر دوبارہ رکھیں۔

(13) سر پر ضماد' طلاء' نطول اور مروخ کا استعمال بالوں کو منڈوانے کے بعد کرنا چاہئے تاکہ ان کا اثر جلدی اور قوی ہو۔

(14) امراض سر میں دوا کے استعمال سے پہلے مناسب غذا' حمام اور معتدل ریاضت کے لئے تلطیف مفید ہے۔

(15) دماغ و نخاع کے مادی امراض میں شراب کا پینا' اور حمام میں دیر تک ٹھہرنا مضر ہے امراض سر میں قے کچھ زیادہ مفید نہیں البتہ اگر مادہ مرض معدے میں ہو تو بذریعہ قے اس کا دفع کر دینا مفید ہے۔

(16) دماغ و نخاع کی تر بیماریوں میں بھوک اور پیاس کو روکنا اور رات کا کھانا ترک کر دینا واجب ہے۔

(17) امراض سر میں ناک یا کان سے پیپ کا خارج ہونا عمدہ علامت ہے۔

(18) امراض اعصاب میں ابتداً قوی تعدیل و استفراغ منع ہے چنانچہ اگر مرض ضعیف ہو تو چار روز کے بعد اور اگر قوی ہو تو چودہ روز کے بعد قوی دوائیں استعمال کر سکتے ہیں۔

(19) امراض اعصاب میں روغنیات کی مالش سرعت نفوذ کی وجہ سے زیادہ مفید ہے۔

(20) امراض اعصاب میں طلاء اور ضماد قوی استعمال کرنے چاہئیں تاکہ اعصاب تک اثر پہنچ سکے۔

(21) امراض اعصاب کے علاج میں اعصاب کے منبع کا خاص خیال رکھنا چاہئے اسی لئے اکثر ان میں طبیب کی توجہ دماغ کے پچھلے حصہ کی طرف ہوتی ہے۔

(22) امراض عصبی میں جماع مفرط' سرد آب' برف' تیز شراب' سرکہ اور پیٹ بھرے ہوئے پر سونا بہت مضر ہے۔

ذیل میں امراض دماغی عصبی کو مختلف اقسام میں تقسیم کر کے ان کے اصول علاج درج کئے جاتے ہیں۔

امراض دماغی و عصبی کے اصول علاج

اقسام امراض	اصول علاج
گرم سادہ، گرم خشک سادہ، گرم تر سادہ امراض، صداع، سرسام، غیر حقیقی، سہر، دوار	سرد اور تر دوائیں پلائیں، سرد دوائیں سونگھائیں، ناک میں سرد دوائیں ڈالیں اور سر اور پیشانی پر سرد طلاء اور لیپ کریں پاؤں کے تلوؤں اور پنڈلیوں پر سینگھیاں کھچوائیں اور سرد پاشویہ کرائیں۔
امراض عصبی باسرد (تر سادہ) استرخاء، تشنج، رعشہ، خدر، سرد سادہ، سرد وتر، سرد خشک سادہ امراض صداع دوار، کابوس، سکتہ، صبات، نسیان	مذکورہ بالا دوائیں استعمال کرائیں اس امر کا خیال رکھیں کہ ان میں روغنی اجزاء ضرور ہوں۔ گرمی پہنچائیں، گرم جوشاندے دیں، گرم دواؤں کے لیپ، نکور، بھپارے اور نطول کریں، گرم روغنوں کی مالش کریں گرم دوائیں سونگھائیں، رطوبت خشک کرنے والی دواؤں کے غرارے کریں۔
امراض عصبی، خشک سادہ، تشنج، تمدد، رعشہ، خدر	مذکورہ بالا تدابیر اختیار کریں اور کھانے اور مالش کی دواؤں میں روغن بادام، روغن بنفشہ وغیرہ گرم تیل استعمال کرائیں۔
تر سادہ دماغی امراض، سبات نسیان، صداع (بہت کم)	خشک کرنے والی دوائیں کھلائیں خشک دواؤں کی نکور کریں تلیین کریں، غذا کم کریں، زیادہ ورزش کریں، پانی کی جگہ ماء العسل یا عرق بادیان پلائیں۔
امراض دماغی خشک سادہ صداع و سہر	مرطبات کا استعمال کرائیں شیر زن یا شیر بز کان یا ناک میں ڈالیں اور سر پر ملیں، ماء الجبن کرائیں۔
امراض دماغی دموی صداع بیضہ، شقیقہ، سرسام، ماشرا سدر، دوار، سبات، صرع، سکتہ	قیفال، اکحل یا باسلیق کی فصد کریں اور تلیین کرتے رہیں نیز غذا کم کردیں۔
امراض دماغی صفراوی صداع، بیضہ، شقیقہ، سرسام، سدر، دوار، سہر، صرع	پہلے تبرید و تسکین کریں پھر منضج صفرا دے کر مادہ پکائیں اور مسہل دیں مسہل کے بعد تبرید و ترطیب کریں۔
امراض عصبی دموی و صفراوی استرخا، تشنج، رعشہ، خدر، اختلاج	دموی میں فصد لیں، اس کے بعد تعدیل مزاج کریں اور غذا میں یخنی، تخود، آب اور آش جو دیں، صفراوی میں تبرید و تسکین کریں پھر منضج و مسہل دے کے مقویات اعصاب دیں۔
امراض دماغی بلغمی صداع بیضہ، شقیقہ، سرسام، سدر دوار، سبات، نسیان، صرع، سکتہ۔	بلغم کا نضج کر کے مسہل دیں منضجات میں ایسی دوائیں استعمال کریں جو تلطیف و تقطیع و تحلیل کرتی ہوں مسہل سے تنقیہ بدن کرنے کے بعد تنقیہ دماغ کے لئے حب ایارج کا استعمال کریں۔

امراض عصبی بلغمی، استرخا، فالج، تشنج، تمدد، لقوہ، رعشہ، خدر	شروع میں تین چار دن غذا اور دوا کی جگہ صرف ماء العسل پلائیں پھر بلغم کا منضج دیں منضجات میں ماء الاصول بہترین چیز ہے اس عرصہ میں شوربائے کبوتر یا موٹھ کی دال بغیر گھی کے دیں پھر مسہل سے تنقیہ کریں تنقیہ کے بعد مقوی اعصاب دوائیں کھلائیں۔
امراض دماغی سوداوی صداع بیضہ، سرسام، شقیقہ، سدر، سہر، جمود، مالیخولیا، صرع، سکتہ	سودا کا نضج کر کے مسہل دیں منضجات میں ایسی دوائیں استعمال کریں جو تلطیف و تحلیل کریں مگر دوائیں شدید الحرارت نہیں ہونی چاہئیں منضجات کے دوران میں بھی تلیین و ترطیب کا خیال رکھنا چاہئے ان امراض میں کئی بار مادہ کو نضج دے کر مسہل کرنا چاہئے اور آخر میں ترطیب میں مبالغہ کرنا چاہئے۔
امراض دماغی ریحی، صداع شقیقہ، سدر، دوار	کاسر ریاح دوائیں کھلائیں، اور کاسر ریاح نطول، سعوط، شموم، اور ضماد استعمال کرائیں نہار منہ حمام کرائیں اگر بلغم و سودا زیادہ ہو تو ان کا منضج دے کر تنقیہ کریں اور اس کے بعد تعدیل و تقویت کریں۔
امراض دماغی بخاری صداع شقیقہ، عصابہ، حس دماغ سرسام غیر حقیقی، سبات، سدر، دوار، کابوس	جس خلط سے بخارات پیدا ہوتے ہوں اس کے نضج کے بعد تنقیہ کریں اور ہاتھ پاؤں باندھیں کھردرے تولیہ وغیرہ سے پاؤں کو ملوائیں پاشویہ کرائیں پنڈلیوں پر سینگھیاں کھچوائیں۔
امراض دماغی سددی صداع، صرع، سکتہ، جمود، فالج	جس خلط کے غلبہ کی وجہ سے ہو اس کے اخراج کی تدابیر کریں۔
امراض دماغی ورمی، صداع، سرسام، ماشرا، سبات، سہر، سکتہ	سرارو کی فصد کھلوائیں اور ابتداء میں روادعات زمانہ تزاید میں روادعات اور محللات اور انتہا میں خالص محللات کا استعمال کریں۔
ضربہ و سقطہ و تفرق اتصال سے پیدا ہونے والے دماغی امراض صداع، سدر، دوار، سبات، سکتہ	دماغ کو ورم سے بچانے کے لئے پہلے سرارو یا ہفت اندام کھلوائیں یا پچھنے لگوائیں اور پھر حقنہ کریں یا مسہل صفرا دیں اور سر پر سرکہ گلاب اور روغن گلاب ملیں نیز قابضات کا لیپ کریں۔
ذکاوت حس سے پیدا ہونے والے امراض، صداع و صرع	کلہ پاچے وغیرہ غلیظ غذائیں استعمال کریں سرد اور مخدر دوائیں دیں۔
ضعف دماغ سے پیدا ہونے والے امراض، صداع سدر، دوار وغیرہ	مقوی دماغ اطریفل اور خمیرے استعمال کرائیں سیب، عنبر، گلاب سونگھائیں، روغن گاؤ کا سعوط کرائیں لطیف غذائیں کھلائیں حیوانات کے مغز اور دیگر مغزیات کا استعمال کرائیں اگر مادہ کا غلبہ ہو تو اسکا تنقیہ کریں اور اگر سوء مزاج سادہ ہو تو تعدیل کریں۔
امراض دماغی شرکی صداع، سدر، دوار، سبات سہر، صرع وغیرہ	اگر معدہ کی شرکت سے ہو تو قے و اسہال سے اصلاح کریں اگر بدن کی شرکت سے ہو تو تنقیہ کریں اگر پنڈلیوں اور پاؤں کی شرکت سے ہو تو پنڈلیوں پر پچھنے لگائیں اور اگر رحم، مراق، جگر یا طحال کی وجہ سے ہو تو ان اعضاء کے امراض کا علاج کریں۔

مختلف امراض کے لئے مفید دوائیں

گرم امراض کے لئے، ضماد اور طلا کے لئے:

لعاب اسبغول، بہدانہ، کوکنار، کافور، پوست، بیخ لفاح زعفران، تخم کاہو، تخم کدو، تخم خشخاش، کشنیز خشک، آملہ خشک، صندل سفید، تخم خطمی، تخم خبازی، نیلوفر، چکند، دہادا، کدو، کاہو وغیرہ کے پھول، تراشہ کدو وخیار وغیرہ، عنب الثعلب، بارتنگ، پالک کاسنی وغیرہ کے سبز پتے یا ان کا پانی، روغن گل، سرکہ، روغن کاہو و کدو، روغن لبوب سبعہ، شیر بز وشیر خر، برف۔

نطول کے لئے:

خرفہ کاہو، خطمی، خبازی، عنب الثعلب کے پھول پتے اور تخم، گل بابونہ، اکلیل الملک، صعتر، گل نیلوفر، آملہ، کدو، خیار وغیرہ کے تراشے

سعوط کے لئے:

صندل سفید، خرفہ، کشنیز، کاسنی، کاہو وغیرہ سبز پتوں کا عصارہ یا رس، گلاب، کیوڑہ، بید مشک، شیر ز، شیر دختران، بنفشہ، نیلوفر، گلسرخ، کاہو، کدو، خشخاش وغیرہ کا تیل، روغن لبوب سبعہ۔

ناک اور کان میں ٹپکانے کے لئے:

مذکورہ بالا روغنیات اور شیر۔

تخلیخ فرش اور بادکش وغیرہ کے لئے:

صندل، سفید، کشنیز، کافور، خرفہ، خیار، تربز، کدو، کاسنی وغیرہ تراشے، بید مشک، گلاب، کاہو، کدو، کیوڑہ کے پھول اور عرق اور خس گلاب کیوڑہ وغیرہ کے عطر۔

پاشویہ کے لئے:

خطمی، خبازی کے پھول اور پتے، کاہو، خرفہ پالک عنب الثعلب کاسنی کے پتے اور بنفشہ، نیلوفر کدو اور بابونہ وغیرہ کے پھول، مرزنجوش، جو مقشر، سبوس گندم، نمک شور یا نمک طعام خاکسی۔

کھانے اور پینے کے لئے:

بہدانہ، گاؤزبان، اسبغول، تخم بالنگو، خطمی، سپستان اور ریشہ خطمی کا لعاب، کاہو، خرفہ، کاسنی، خیارین، کدو، پیٹھہ اور تربز کے تخم، کشنیز، خشک اور خارخسک کا شیرہ، آلو بخارا، تمر ہندی، زرشک، برادہ، صندل اور آملہ وغیرہ کا زلال، بنفشہ، نیلوفر، خطمی، گاؤزبان اور گڑہل کے پھول، عنب الثعلب اور بیخ کاسنی کا پوست اور عرق، آب نقرہ تاب، ماء الرائب، بنفشہ نیلوفر، آلو، تمر ہندی، لیموں، ترنج، فالسہ، سیب، صندل، گڑہل اور انارین کے شربت۔

ملینات و مسہلات:

آلو بخارا، تمر ہندی، مغز فلوس، خیار شنبر، ترنجبین خراسانی، شیر خشت، برگ سنا مکی، گل سرخ، گل بنفشہ، جلاپہ، تربد، پوست ہلیلہ جات، عصارہ غافث، سقمونیا، مشوی، گلقند اور شربت دردکرر۔

سرد امراض کے لئے

ضماد اور طلا کے لئے:

دارچینی، قرنفل، زنجبیل، زعفران، بابونہ، اکلیل الملک، مرزنجوش، کبابہ، قسط، مرکی، جند بیدستر، پیاز نرگس، فلفل سیاہ و سفید نانخواہ صبر زرد، رانج، غاریقون، حلتیت کتیرا، مومیائی مویزج کوہی، ماميراں بنی سردل، شیخ ارمنی، ایرسا، بیخ کبیر وغیرہ۔

نطول کے لئے:

تخم کتان، حلبہ سبوس گندم، قرنفل اکلیل الملک، سنبل الطیب، برگ و تخم شبت، دارچینی، بیخ کبیر، حاشا، جاورش، برنجاسف، صعتر شیح راسن، سعد کوفی، اسارون، ایرسا، خردل، انیسون، کبابہ خنداں، خولنجان زنجبیل، نانخواہ، زیرہ، ابہل، عاقرقرحا، قرنفل، قصب الذریرہ، زراوندطویل، کباب چینی، تخم ترب، سورنجان تلخ، اسطوخودوس، بسفائج، افتیمون، پودینہ، بادرنجبویہ، شاہترہ، حلبہ، خطمی، تلسی، مرزنجوش وغیرہ کے پتے، ترب شلجم، کرنب اور بادنجاں وغیرہ کا تراشہ۔

تکمید کے لئے:

دارہلد، زردچوب، ریوندچینی، شونیز، قرنفل دارفلفل، بسباسہ، عاقرقرحا، حلتیت، بورہ ارمنی، زنجبیل، سنبل الطیب، بیخ اذخر وغیرہ۔

مالش کے لئے:

مختلف قسم کے گرم روغن مثلاً روغن قرنفل، روغن بسباسہ، روغن بابونہ، روغن قسط اور روغن زیت وغیرہ اور مختلف قسم کی چربیاں، مثلاً شیر سانڈہ اور ریچھ کی چربی

سعوط کے لئے:

جند بیدستر، فرفیون، فلفل سیاہ، دارفلفل، عنبر دارچینی، زنجبیل، بابرنگ، شونیز، مرکی، نوشادر، صبر، شکبینج، جادشیر، صعتر فارسی، نانخواہ، زنجبیل، خولنجاں، جوزبوا، دارچینی، حلتیت، کندر خردل، زرنباد وغیرہ روغنیات یا بعض دوسری مناسب دواؤں میں حل کرکے۔

نفوخ کے لئے:

عنبر، مشک، مروارید، تمباکو سورتی، جوزبوا، قرنفل زعفران، زنجبیل، دارچینی، فلفل دکنی، دارفلفل، تخم سرس، برگ کنیر، جند بیدستر، مرکی، عاقرقرحا، منڈی، اسطوخودوس

شموم یعنی کھلخے، فرش اور بادکش کے لئے:

گل بابونہ، گل اسطوخودوس، دیگر ہر قسم کی گرم نباتی ادویہ کے پھول اور بیج اور ان کے عطر، مشک، عنبر، زعفران، عود، صعتر، دارچینی، فلفل سیاہ، کندش، قرنفل، جوزبوا، بسباسہ، خولنجاں، نجور مریم، شبت، شیح ارمنی، شکبینج، مرزنجوش، سعد کوفی، کبابہ خنداں، بیخ اذخر، زرنب، ساذج ہندی، ابہل، زرنباد، کپورکچری، پوکھرمول، بادیان خطائی، لوبان، مصطگی، تج قلمی۔

پاشویہ کے لئے:

گل بابونہ، اکلیل الملک، سنبل الطیب، شیح ارمنی، خاکسی، سبوس گندم، نمک شور۔

کھانے اور پینے کے لئے:

اسطوخودوس، بادیان، بیخ بادیان، اصل السوس مقشر، برگ بادرنجبویہ، مرزنجوش، مویز منقی، عناب، ابریشم خام مقرض، گاؤزبان، منڈی، تخم خطمی، گل بنفشہ، انجیر ولایتی، چرائتہ، بابڑنگ، ریوند چینی، عنبر اشہب، مصطگی، ایرسا، تخم شبت، شیخ ارمنی، بسباسہ، قرنفل، کبابہ، گل بابونہ، دانہ الائچی کلاں، خردل، عود غرقی، جوزبوا، مشک خالص، زعفران، تخم فرنجمشک، بیخ اذخر، خولنجان، سنبل الطیب، راسن، حب بلسان، زنجبیل، جادشیر، حلتیت، دارچینی، سندروس، زراوند مدحرج، سلیخہ، اسارون، زج ترکی۔

ملینات و مسہلات:

ایارج فیقرا، تربد مجوف، خراشیدہ، برگ سنائی، شحم حنظل، غاریقون مغربل حب النیل، جلاپا، سقمونیا، مویز منقی، انجیر ولایتی، عصارہ ریوند، مغز فلوس، خیارشنبر، ترنجبین، خراسانی، شیرخشت، صمغی، ہلیلہ جات، گل قند آفتابی، خمیرہ بنفشہ، شیر مغز بادام شیریں۔

مرکبات

اطریفل اسطوخودوس، اطریفل زمانی، اطریفل سنائی، اطریفل کبیر، اطریفل صغیر، اطریفل کشنیزی، اطریفل افتیموں، اطریفل ملین، انقردیائے کبیر، انقردیائے صغیر، ایارج کبیر، ایارج فیقرا، ایارج شبیار، ایارج لوغاذیا

برشعثا، تریاق فاروق، تریاق الذہب، جوارش شاہی، جوارش شہنشاہی، عنبری، حب اذاراقی، حب افتیمون، حب ایارج، حب اسطوخودوس، حب بنفشہ، حب شبیار، حب مومیائی، حب فالج، حب شفاء، حب صرع، ہلیلہ حب سم الفار، خمیرہ ابریشم سادہ، خمیرا ابریشم عود مصطگی والا، خمیرہ بنفشہ، خمیرہ گاؤزبان سادہ، خمیرہ گاؤزبان عنبری، جدوار، عود صلیب والا، دواء المسک معتدل جواہر والی، روغن بادام شیریں، تلخ روغن بنفشہ، روغن بیضہ مرغ، روغن سرخ، روغن شفاء، روغن کاہو، روغن کدو، روغن گل، روغن لبوب صبعہ، شربت ابریشم، شربت احمد شاہی، شربت اسطوخودوس، شربت بنفشہ، شربت گاؤزبان، شربت خشخاش، شربت سریاروس، شربت عناب، ضماد خواب آور، عرق گاؤزبان، عرق بنفشہ، عرق بید مشک، عرق فواکہ، عرق گلاب، عرق مکو، عرق بادرنجبویہ، عرق اسطوخودوس، عرق شیر، کشتہ مرجان واہر والا، کشتہ ابرک کلاں کشتہ طلاء خر، کشتہ گودنتی، کشتہ نقرہ، گل قند سیوتی، گل قند، مربہ آملہ، سیب، مربہ پیٹھہ، مربہ ہلیلہ، معجون اذارقی، معجون لنا، معجون سناء، معجون اسطوخودوس، معجون نسیان، معجون نجاح، معجون زبیب، معجون سیر، معجون غدز، معجون جوگراج گوگل، مفرح یاقوتی، مفرح دلکشا، نوش دار ولولوی۔

امراض نظام عصبی کی غذائیں اور پرہیز غذا

غذا گرم امراض میں:

کھچڑی دال مونگ کدو خرفہ، پالک، توری، کاسنی چقندر، خشک چاول، ماء الشعر، حریرہ، مغز بادام ونشاستہ، ساگودانہ (جو شیرہ مغز خیارین ڈال کر پکایا گیا ہو) شلغم، ٹنڈے، نان پاؤ، دودھ، دہی، مکھن، بالائی، جو کے ستو، چولائی کا ساگ، فیرنی (جو دودھ چاول اور قند سے پکائی جاتی ہے) شوربا چوزہ مرغ، (جو کدار اور دھنیے کی آمیزش سے پکایا گیا ہو) آب کدو، آب شفتالو، آب انار، آب انگور شیریں، سیب، رنگتر، امرود، آڑو، گوشت حلوان، خیار، ککڑی، مور مسلم (جو سیب گنڈ، سماق، اور زرشک ڈال کر پکائے گئے ہوں) کرم کلہ فیرنی، پھول مکھار فالودہ وغیرہ۔

سرد امراض میں:

ارہر کی دال کریلا، میتھی کا ساگ، نخود آب چوزہ مرغ، گوشت خرگوش، بیضہ نیم برشت، روٹی کا بکل شوربائے مرغ میں

بھگویا ہوا' گوشت بٹیر' گوشت دراج گوشت کبوتر' گوشت تیہو' گوشت کنجشک خانگی' گوشت ہدہد' بکری کا گوشت اور دیگر چھوٹے چھوٹے جانوروں کے گوشت جو گرم اور خوشبودار مصالحوں سے پکائے گئے ہوں گیہوں کی روغنی روٹی جو روغن زیتون سے پکائی گئی ہو' شہد۔

پرہیز

پرہیز (گرم امراض میں):

گرم میٹھی چیزیں' لال مرچ اور گوشت کی زیادتی چاۓ لہسن پیاز گرم مصالحہ' انڈا' مچھلی' تیل کی پکی ہوئی چیزیں' بیگن' نشہ آور چیزیں' قورمہ بھنا ہوا گوشت یا قیمہ' غم' غصہ' کثرت مباشرت' محنت دریاضت فکر' دماغی محنت' گرم مقامات کی بودوباش' دھوپ میں زیادہ دیر تک چلنا۔

سرد امراض میں:

برف' آلو بخارا' دودھ' دہی' مکھن' کاسنی' جو کے ستو' آب انار' آب انگور' زنگترہ' آڑو' ککڑی' فیرنی' کرم کلہ' گوبھی' کدو' تربوز' ترئی' منشی چیزیں مثلاً افیون وغیرہ' سرد مقامات کی بودوباش سرد ہوا' سرد پانی کا غسل' سرد پانی کا پینا' کثرت مطالعہ' دماغی محنت کی کثرت' بادی' ثقیل' نفاخ دیر ہضم' ٹھنڈی اور تر چیزوں کا استعمال۔

اہم امراض دماغی وعصبی کے اسباب تشخیص اور اصول علاج کا جدول

نمبر شمار	نام مرض	کب اور کیسے پیدا ہوتا ہے	اسباب	علامات						علاج
				ظہور ورفتار	درد	بخار	تنفس	نبض	دیگر	
1)	صداع (دردسر)	ہر عمر میں بطور عرض یا خاص مزمن بالواسطہ	سوء مزاج' شقیقہ' سدد' سرسام' سکتہ وصرع' ضعف عصبی' بزال النخاع' نزلہ و زکام' آنکھ' کان' ناک اور دانتوں کے بعض امراض' امراض قلب' مثلاً غلاف القلب اور غشاء مبطن القلب کا ورم' امراض معدہ مثلاً قبض' سوء ہضم و دیدان شکم' امراض گردہ ومثانہ مثلاً ورم گردہ' ذیابیطس امراض خون مثلاً کمی خون تسمم الدم' امراض عامہ مثلاً مختلف قسم کے بخار	کبھی بتدریج اور کبھی فوراً	کم وبیش ہروقت	شاذونادر	طبعی	ضعیف بے قاعدہ خالی گاہے عظیم لین ممتلی	اسباب کے لحاظ سے ہرایک سبب کی مخصوص علامات	آرام' فوری تسکین کے لئے اسپرین' برشعثاء وغیرہ' دفیعہ سبب اور تقویت دماغ۔
2)	ضعف دماغ	ہر عمر میں خصوصاً آخر عمر میں	عام کمزوری طویل امراض' زیادہ دماغی محنت اور کمی خوراک	بتدریج	کبھی کبھی		تیز گاہے آہ آمیز	کمزور اور بے قاعدہ	اکثر نزلہ' قے' بے خوابی' متلی اور درد اور گرانی	آرام' مقوی غذا مرکبات آہن وسم الفار وجریرہ جات مقویات

(3	سرسام	ہر عمر میں خصوصاً بچوں میں بطور مرض	اکثر نمونیا' امراض صدر مع بخار شدید کان بہنا اور دماغی ورم' شدید بخار	فوراً چند گھنٹے یا دو ہفتے تک رہتا ہے	شدید ٹیس دار	دائمی بخار	ست	سریع اور عظیم	غنودگی یا ہذیان یا تشنگی دورے اور بے چینی	پاشویہ سرد قلفے' سرکہ اور گلاب سر پر رکھیں۔
(4	سبات	ہر عمر میں اکثر بوڑھوں میں بالواسطہ یا بلاواسطہ	سردی بخار' مخدرات کا زیادہ استعمال	بلاواسطہ فوراً بلاواسطہ بتدریج	بوجھل قسم کا	جب بخار سے پیدا ہو		ملب متفاوت	ناک سے غلیظ پانی بہنا' غنودگی	بخار میں بخار کا علاج' تنقیہ مسکنات
(5	سکتہ	ادھیڑ مردوں میں	ضرب' سردی' شدید دماغی محنت' رسولی' تشنج	فوراً		گاہے ہوتا ہے	بہت ست غیر محسوس	نہایت خفی	مریض مردوں کی مانند بے حس حرکت پڑا رہتا ہے	تیز عطوسات' روغن جمالگوٹہ یا حقنے سے تنقیہ کریں۔
(6	صرع	بلوغت اور بچوں میں عموماً 20 سال سے پہلے دورے کے طور پر	ضرب' سرسام' دماغی رسولی' عصبی کمزوری' اور بعض امراض جنس	فوراً دورے سے پہلے کوئی علامت منذرہ سے 10 منٹ تک دورہ رہتا ہے	دورے کے بعد شدید دردسر	دورے میں تشنج عضلات سے	دورے میں تیز اور بے قاعدہ	دورے میں ضعیف بے قاعدہ	دورے میں مریض جس حالت میں ہو گر پڑتا ہے عضلات کا تشنج منہ سے جھاگ آتا ہے زبان کٹ جاتی ہے۔	سبب کو دور کریں عود صلیب اور برومائیڈ کا استعمال کریں دورے میں مریض کو چت لٹا دیں منہ میں کارک یا کپڑے کا گولہ دے دیں دورے کے شروع میں تیز عطوسات سنگھائیں۔

7)	فالج	40 سال سے زیادہ عمر کے مردوں میں	سردی اور رطوبت میں عرصہ تک رہنا، ضرب رنج، غم شدید خوف	بتدریج گاہے فوراً	ریحی قسم کا	گاہے خفیف			ایک جانب مسترخی اس کی حس و حرکت کا بطلان	ماء الاصول دے کر تنقیہ کریں اور پھر کچلہ اور سم الفار وغیرہ کے مرکبات کا استعمال کریں بجلی لگائیں۔
8)	لقوہ	ہر عمر میں	چہرہ کے عضلات اور پٹھوں میں غلبہ بلغم اور آتشک، ضعف اعصاب کان و دانت کے امراض	بتدریج گاہے دفعتاً					ایک طرف کا گوشہ دہن ٹھلک کر چہرہ ایک طرف کھنچ جاتا ہے اور منہ ٹیڑھا ہوجاتا ہے	فالج کی طرح
9)	سدر دوار	ہر عمر میں بطور عرض	سکتہ، مرگی، شقیقہ، سرسام، ضربہ و سقطہ دماغ اور دماغ کے بعض دیگر امراض مثلاً رسولی وغیرہ کمزوری و کمی خون، عم الصمت بدہضمی، قبض بخار ناک و کان اور آنکھوں کے بعض امراض جگر گردوں اور قلب کے بعض امراض غشی وغیرہ۔	کبھی بتدریج کبھی فوراً	کبھی کبھی سردرد بھی ہوتا ہے	جب بخار میں ہو			اسباب کے لحاظ سے ہرایک سبب کی مخصوص علامات	دفع قبض، دفیعہ سبب تقویت دماغ

(10	کابوس	ہر عمر میں	ضعف دماغ، سوء ہضم، تبخیر معدی	بتدریج	ن کبھی سردرد ہوتا ہے		خواب میں سانس رکا ہوا ہے	خواب میں نبض ضعیف ہوجاتی ہے	نصف یا آخر شب میں خوفناک خواب آتے ہیں	قبض اور بدہضمی نہ ہونے دیں دماغ اور معدہ کو قوی کریں۔
(11	سہر	جوانی اور بڑھاپے میں بطور عرض	کثرت تحلیل، خشکی دماغ، بخار، درد، سوء ہضم، نقرس، کمی خون، امراض دل و دماغ وغیرہ	کبھی بتدریج اور کبھی دفعتا	شاذونادر دردسر یا دوسرا درد جب کہ درد ہے	جب بخار ہو		ملب گاہے ممتلی	بے خوابی اور بے چینی	ترطیب دماغ، تاشویہ دفعیہ سبب
(12	رعشہ	بالعموم بڑھاپے میں پانچ سے دس پندرہ سال تک بھی ہوسکتا ہے بطور خاص عرض	گٹھیا، مختلف قسم کے متعدی بخار ضعف عصبی	کبھی بتدریج کبھی دفعتا				غیر منتظم	ہروقت مخصوص قسم کی کپکپی	روغنیات کی مالش اور گرم حمام گوشت سے پرہیز، غذا لطیف اور زود ہضم جسمانی نفسانی صدمات سے حفاظت
(13	جنون	بالعموم جوانی اور بڑھاپے میں بطور مرض یا عرض	دماغی ساختوں کا خلقی یا اکتسابی نقص دماغی رسولیاں، استسقاء الدماغ، سکتہ داخلی یا خارجی سمیات، دماغی صدمات غدہ رقیہ کے امراض، نفسانی خرابی وغیرہ	کبھی بتدریج اور کبھی دفعتا	شاذونادر	شاذونادر	کبھی کبھی تنفس تیز اور غیر منتظم ہوتا ہے		مختلف اقسام میں مختلف قسم کی علامات ہوتی ہیں	نیند لائیں، دماغی کی ترطیب کریں غالب مادے کا نضج و تنقیہ کرنے کے بعد ماء الجبن کرائیں۔

(14	جمود وشخوص	بالعموم جوان عمر کی عورتوں میں بطور مرض	بعض دماغی امراض، ضرب سرسام، نفسانی صدمہ وغیرہ	دفعتاً	شاذ و نادر		ضعیف	ضعیف	مریض جس حالت میں ہوتا ہے اسی میں اکڑ کر رہ جاتا ہے آنکھیں پتھرا جاتی ہیں	سر اور چہرے پر سرد پانی کے چھینٹے ماریں سر پر گرم روغنوں کی مالش یا محلل جوشاندوں کا نطول، تیز سعوط، تفتیح و تنقیہ مادہ
(15	نسیان	ہر عمر میں بطور عرض	موخر دماغ کی سردی، تری، ضربہ وسقطہ دماغ لیثرغس تسمم الدم وغیرہ	اکثر بتدریج لیکن کبھی دفعتاً				نبض و معتلی	مریض کسی بات کو یاد نہیں رکھ سکتا جو باتیں یاد ہوتی ہیں وہ بھی بھول جاتی ہیں	تنقیہ دماغ کے بعد تقویت دماغ کی تدابیر
(16	تشنج	ہر عمر میں بطور عرض	دماغی ضربہ وسقطہ جریان خون، سرسام دماغی رسولی، اجتماع الماء فی الراس شدید بخار، دماغی وعصبی امراض کزاز وغیرہ سمیات بچوں میں پیٹ کے کیڑے دانت نکالنا، خوف وغیرہ عورتوں میں فتور حیض، ورم رحم اختناق الرحم	کبھی بتدریج کبھی دفعتاً	کم وبیش	شاذ ونادر	بعض اوقات تنفس بند ہوجاتا ہے	گاہے غیر منتظم	مختلف عضلات میں اینٹھن ہوتی ہے	قبض ہو تو رفع کریں اور دافع تشنج دوائیں سنگھائیں۔

امراض نظام عصبی

اُردو نام	طبّی نام	ڈاکٹری نام
نظام عصبی کے امراض	امراض نظام عصبی	ڈیزیز آف دی نروس سسٹم Disease of the Nervous System

یادداشت: اکثر طبّی کتابوں میں امراض دماغ میں ہی نخاع و اعصاب کے امراض بیان کردیئے گئے ہیں مگر ہم نے شیخ الرئیس بوعلی سینا کے مسلک کے مطابق ان کو الگ الگ بیان کیا ہے اطباء مغرب نے بھی اس تقسیم کو پسند کیا ہے۔

امراض سر، امراض دماغ

اُردو نام	طبّی نام	ڈاکٹری نام
امراض دماغ	امراض دماغ	ڈیزیز آف برین Disease of Brain

یادداشت: علامہ قطب الدین شیرازی کی تصریح کے مطابق سر میں جوہر دماغ اور اس کی جھلیاں رگیں، کھوپڑی، اس کی جلد اور عضلے شامل ہیں آنکھیں اور دوسرے اعضاء شامل نہیں ہیں اس لئے امراض سر سے دماغ اور اس کے متعلقہ اعضاء کے امراض مراد لی جاتی ہے اعصاب کو بھی اعضاء سر میں شمار نہیں کیا گیا بلکہ فروع راس (سر کی شاخیں) قرار دیا گیا ہے۔

دردسر

اُردو نام	طبّی نام	ڈاکٹری نام
دردسر	صداع	ہیڈایک Headache

یادداشت: صداع کے لغوی معنی ہیں پھاڑنا چونکہ دردسر میں سر پھٹتا ہوا معلوم ہوتا ہے اس لئے اس کو صداع کے نام سے موسوم کیا گیا اب طب میں صداع کی اصطلاح خصوصیت سے دردسر کے لئے مستعمل ہے۔

کیفیت و ماہیت:

اس مرض میں سر کے اندر کسی حصے میں درد ہوتا ہے سر کے اعضاء میں سوء مزاج مختلف یا تفرق اتصال یا دونوں ایک ساتھ لاحق ہوجاتے ہیں تو یہ شکایت پیدا ہوجاتی ہے جس کی صورت عموماً یہ ہوتی ہے کہ کسی وجہ سے دماغی پردوں یا جھلیوں بالخصوص ام غلیظ میں احتقال دموی پیدا ہوکر دماغ پر دباؤ غیر معمولی طور سے بڑھ جاتا ہے یا دماغ کے اندر خون کم یا زیادہ ہوجاتا ہے کبھی خون میں داخلی یا خارجی اسباب سے سمیت شریک ہوکر دماغی اعضاء میں پہنچتی ہے اور انکو اذیت پہنچاتی ہے۔ فی الحقیقت دردسر بذات خود کوئی مرض نہیں ہے بلکہ مرض دیگر مرضی حالات کی ایک علامت ہے۔

اقسام:

دردسر نوعیت کے لحاظ سے مختلف ہوتا ہے مثلاً کبھی تو سر میں ٹیس پڑتی ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ پھٹا جاتا ہے کبھی ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے سر میں کسی جگہ پر سوئے کے ساتھ سوراخ کیا جارہا ہو کبھی درد ثقیل اور تمام سر میں ہوتا ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے سر پر بہت بھاری بوجھ رکھا ہوا ہو کبھی درد کسی خاص نقطے سے پیدا ہوکر شعاع کی طرح تمام سر میں پھیلتا ہوا معلوم ہوتا ہے اور کبھی ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے سر کو ہتھوڑے سے ضرب لگائی جارہی ہو پھر مقام کے لحاظ سے کبھی تو دردسر کے اگلے

حصے میں پیشانی کے اندر اور بالخصوص آنکھوں کے اوپر ابروؤں کے مقام پر ہوتا ہے اور کبھی سر کی چوٹی کے عین وسط میں' کبھی سر کے پچھلے حصے میں گدی کے مقام پر اور کبھی سر کے دائیں یا بائیں نصف حصے میں محسوس ہوتا ہے کبھی تمام سر میں یکساں طور پر پایا جاتا ہے اور کبھی عرضاً سامنے کے نصف حصے میں ابروؤں کے مقام پر جہاں پٹی باندھی جاتی ہے درد ہوتا ہے آخرالذکر صورت میں درد چونکہ بیضہ یا خوذہ (زرہ کے اس خود کو کہتے ہیں جس سے سر اور چہرہ ڈھک جاتا ہے) کی مانند سر اور چہرے پر محیط ہوتا ہے اس لئے اس خاص قسم کا نام اصطلاح طب میں بیضہ اور خوذہ رکھ دیا گیا ہے جب دردسر کا سبب دماغ کے اندر ہوتا ہے تو اس کو صداع دماغی یا اصلی کہتے ہیں اور جب دردسر کسی دوسرے عضو کی مشارکت سے ہو تو صداع شرکی کہلاتا ہے اطباء قدیم نے اسباب کے لحاظ سے صداع کو مندرجہ ذیل قسموں میں تقسیم کیا ہے جو مختلف قسموں کے سوء مزاج پر ہوتا ہے۔ 1) صداع حار ساذج یعنی دردسر گرم سادہ 2) صداع بارد ساذج یعنی دردسر سرد سادہ یہ دونوں قسمیں یا تو خارجی اسباب سے ہوتی ہیں یا داخلی سے 3) صداع دموی یعنی دردسر جو غلبہ خون سے ہوتا ہے 4) صداع صفراوی جو غلبہ صفرا سے ہوتا ہے 5) صداع بلغمی جو غلبہ بلغم سے ہوتا ہے 6) صداع سوداوی جو غلبہ سودا سے ہوتا ہے 7) صداع ریحی یہ بھی یا تو داخلی ہوتا ہے یا خارجی 8) صداع شرکی خصوصاً شرکی معدی اس کی پھر کئی صورتیں ہیں شرکی معدی سادہ جو معدے کے سوء مزاج سادہ سے پیدا ہوتا ہے' شرکی معدی مادی اس میں غلبہ مادہ کے لحاظ سے صفراوی' بلغمی اور سوداوی پھر تین قسمیں ہیں' صداع معدی ریحی یعنی وہ دردسر جو معدہ کے ریاح سے پیدا ہوتا ہے' صداع ضعف معدی وحسی یعنی وہ دردسر جو فم معدہ کی کمزوری اور ذکاوت حس سے پیدا ہوتا ہے 9) صداع ضعف دماغی جو ضعف دماغ سے ہوتا ہے 10) صداع حس دماغی جو دماغی حس کے تیز ہوجانے سے پیدا ہوجاتا ہے 11) صداع خفہ یعنی جو دردسر خشکی سے پیدا ہوتا ہے 12) صداع عرضی جو بعض قسم کے بخاروں اور نزلہ سادہ یا وبائیہ وغیرہ کی وجہ سے ہوا کرتا ہے 13) صداع سرسامی جو سرسام یعنی دماغی جھلیوں کے ورم سے پیدا ہوتا ہے 14) صداع جماعی جو جماع کے بعد پیدا ہوتا ہے یہ بھی درحقیقت صداع خفہ کی طرح ہوتا ہے 15) صداع بخاری یہ بھی یا داخلی ہوتا ہے یا خارجی 16) صداع ضعف اعصاب جو اعصاب کی وجہ سے ہوتا ہے 17) صداع خماری جو غلیظ شراب وغیرہ کے خمار سے پیدا ہوتا ہے 18) صداع ضربی و سقطی وتفرق اتصالی جو چوٹ یا زخم وغیرہ سے پیدا ہوتا ہے 19) صداع بیضہ یا خوذہ جو غلیظ بخارات کے دماغ کی اندرونی و بیرونی جھلیوں میں بند ہوجانے سے پیدا ہوتا ہے مادہ کے لحاظ سے کبھی یہ بخارات دموی ہوتے ہیں کبھی بلغمی' کبھی سوداوی اور کبھی صفراوی 20) صداع بحرانی جو امراض کے بحران کے وقت ہوتا ہے 21) صداع شمسی جو خراب اور تیز قسم کی بدبو یا خوشبو سے پیدا ہوتا ہے 22) صداع سدی جو دماغی اور دماغی جھلیوں کی خونی رگوں میں سدے پیدا ہوجانے سے ہوتا ہے 23) صداع دودی جو نتھنوں کے اوپر پیشانی کے اندر ہڈی کے جوف میں کیڑے پیدا ہوجانے سے پیدا ہوجاتا ہے 24) صداع تزعزی جو دماغ کے ہل جانے سے پیدا ہوتا ہے 25) صداع رحمی 26) صداع کلوی 27) صداع اطرافی 28) صداع کبدی 29) صداع طحالی 30) صداع حجابی 31) صداع مراقی 32) صداع صلبی وغیرہ رحمی سے لے کر صلبی تک یہ تمام قسمیں فی الحقیقت صداع شرکی معدی کی مانند بالترتیب رحم' گردوں' ہاتھ پاؤں' جگر' طحال' حجاب حاجز' مراق (پیٹ کی جلد اور اس کے نیچے کی جھلی وعضلات وغیرہ) اور ریڑھ وغیرہ کی مشارکت سے پیدا ہوتی ہے 33) شقیقہ 34) عصابہ ان دونوں کا تذکرہ علیحدہ عنوانوں میں مذکور ہے۔ بقول مسیح الملک حکیم اجمل خاں مرحوم عملی طور پر اکثر مریض صداع کی مندرجہ ذیل تین قسمیں میں مبتلا پائے جاتے ہیں صداع شرکی خصوصاً شرکی معدی ودموی' صداع نزلی اور صداع ضعف دماغی۔

طب جدید میں دردسر کی کوئی خاص قسم نہیں ہے البتہ اسباب کے لحاظ سے اس کو تین قسموں میں تقسیم کیا گیا ہے 1) صداع عضوی وہ درد جو دماغ اور اس کے پردوں وغیرہ کے کسی عضوی مرض کی وجہ سے رونما ہوتا ہے 2) صداع شرکی

وہ دردِسر جو دوسرے اعضاء میں کسی قسم کی خراش عصبی کی تحریک سے پیدا ہوتا ہے 3) صداع دموی وہ دردِسر جو خون کی غیر طبعی حالت یا کمی بیشی سے ظاہر ہوتا ہے بعض اطباء جدید نے اس کی تقسیم مندرجہ ذیل طریق پر کی ہے 1) صداع عصبی 2) صداع ضعف ہضم 3) صداع فساد دوران خون جو خون کی کمی بیشی سے ظاہر ہوتا ہے 4) صداع کمی 5) صداع حسی یا شقیقہ وغیرہ 6) صداع عضوی۔

اسباب:

بہت سے اسباب ہیں جن میں سے بعض تو نہایت معمولی ہیں اور بعض نہایت اہم اور خطرناک ہیں عمر کے لحاظ سے یہ شکایت بچوں میں بکثرت ہے متعدی بخاروں مثلاً چیچک' خسرہ' حمی سرخ' نزلہ وغیرہ میں یہ ایک عام عارضہ ہے بوڑھوں کی نسبت جوانوں میں' مضبوط اور طاقتور آدمیوں کی نسبت کمزور اور نازک مزاج اشخاص میں' غریبوں کی نسبت امیروں میں' دیہاتیوں کی نسبت شہریوں میں اور مردوں کی نسبت عورتوں میں دردِسر کی شکایت زیادہ ہوا کرتی ہے دردِسر کا ایک اہم سبب غذا کی بدپرہیزی ہے بلکہ آج کل دردِسر کے تین چوتھائی مریضوں میں مرض کا اصلی سبب ہضم کی خرابی اور غذا کی بے احتیاطی ہوا کرتا ہے صداع کے اسباب میں مندرجہ ذیل جدول کو پیشِ نظر رکھنا کافی ہے۔

صداع

علاوہ ازیں اقسام پر نظر ڈالنے سے دردِسر کے بہت سے اسباب کا پتہ چل جاتا ہے مختصراً دھوپ میں زیادہ چلنا پھرنا' یا آگ کے قریب دیر تک رہنا' گرم چیزیں سونگھنا' گرم دوائیں یا غذائیں استعمال کرنا' زیادہ دوڑنا یا چلنا' شوروغل کرنا یا شوروغل کے ماحول میں دیر تک رہنا' دماغی یا جسمانی محنت کی غیر معمولی کثرت بدن میں صفرا' خون بلغم وسودا کا غلبہ' زیادہ سردی پہنچنا یا سرد پانی سے غسل کرتے وقت ہوا کا لگ جانا' بہت ٹھنڈی اشیاء کا کھانا پینا' سوءِ ہضم' جگر کی خرابی' قبض' نزلہ' زکام' نزلہ وبائیہ' عورتوں میں حیض کا شروع ہونا' سن یاس میں حیض کا بند ہونا' اختناق الرحم' نقص الدم' عصبی اشتعال اور ذکاوت حس' بند کمروں میں دیر تک بیٹھ کر کام کرنا' تازہ اور کھلی ہوا کی کمی' مختلف قسم کے بخار ملیریا' خسرہ' چیچک وغیرہ کثرت شراب نوشی' ہمیشہ مرغن اور مقوی چیزوں کا کھانا' زیادہ تکان' رنج وغم' سرد سے گرم یا گرم سے سرد جگہ پر فوراً جانا' دل گردوں اور شرائین کے بعض امراض ادھیڑ عمر یا اس کے بعد دردِسر کا سبب اکثر ورم گردہ' گھٹیا' یا تصلب الشرائین ہوا کرتا ہے ضعف اعصاب' ضعف دماغ' نقص الدم' صدمات اور سر کی ضربوں سے بھی دردِسر پیدا ہوجاتا ہے آنکھوں کی خرابی بھی سر کے درد کو پیدا کردیا کرتی ہے جو بالعموم پیشانی میں آنکھوں کی جڑوں پر ہوا کرتا ہے اسی طرح کان' ناک اور دانتوں کے بعض امراض بھی سر کے درد کو پیدا کردیا کرتے ہیں دردِسر کے زیادہ خطرناک اسباب میں دماغ' دماغی جھلیوں اور کھوپڑی کے آتشکی ورمی اورام' دماغ کے پھوڑے اور رسولیاں دیگر عضوی امراض اور غدہ نخامیہ کے امراض شامل ہیں۔

علامات:

اسباب کے لحاظ سے علامتیں بھی مختلف ہیں۔ صداع حار ساذج خارجی میں سر کی جلد چھونے سے گرم محسوس ہوتی ہے لعاب دہن خشک ہوجاتا ہے دماغ میں بوجھ اور تناؤ بالکل نہیں ہوتا نتھنے خشک ہوتے ہیں پیاس لگتی ہے خشکی کا غلبہ ہوتا ہے کان بجتے ہیں سرد چیزوں سے دردِسر میں سکون و آرام پیدا ہوتا ہے صداع حار ساذج داخلی میں مذکورہ علامات کے علاوہ مریض بے قرار رہتا ہے اس کے حواس مکدر و متغیر اور نیند کم ہوجاتی ہے' صداع بارد ساذج خارجی میں حواس بوجھل رہتے ہیں دردِسر زیادہ تر سر کے پچھلے حصے میں ہوتا ہے گرم ہوا میں مریض کی طبیعت خوش رہتی ہے' صداع بارد ساذج داخلی میں سر چھونے سے سرد

محسوس ہوتا ہے اور مریض بالفعل گرم چیزوں کے استعمال سے فائدہ حاصل کرتا ہے' صداع دموی میں چہرہ اور آنکھوں کیر کتب سرخ' آنکھوں اور چہرے میں سوجن' چہرے اور آنکھوں کی رگیں ابھری ہوئی سرین میں سخت بوجھ اور شریانوں میں تڑپ' مریض پر غنودگی نبض عظیم اور قارروہ غلیظ ہوتا ہے' صداع صفراوی میں غلبہ صفرا کی علامات پائی جاتی ہیں مثلاً چہرے کا رنگ زرد قبض سریع اور قارورہ صاف' منہ کڑوا تنفس خشک' پیاس کی زیادتی اور بے خوابی پائی جاتی ہے سُرد اشیاء سے مریض کو راحت محسوس ہوتی ہے' صداع بلغمی میں غلبہ بلغم کی علامات پائی جاتی ہیں مثلاً حواس مکدر' تنفس تر اور منہ میں لعاب دہن کی زیادتی ہوتی ہے نیند زیادہ اور گہری' سر میں بوجھ' نبض بطی اور قارورہ غلیظ و سفید ہوتا ہے' صداع سوداوی میں غلبہ سودا کی علامات پائی جاتی ہیں مثلاً سر میں بوجھ کے ساتھ خشکی کا غلبہ ہوتا ہے بدن میں بھی خشکی زیادہ ہوتی ہے بے خوابی رنگت میں نیلا پن' نبض ست اور قارورہ سفید و رقیق ہوتا ہے' صداع ریحی میں سر کے اندر تناؤ محسوس ہوتا ہے کان بجتے ہیں درد منتقل ہوتا ہے اور بدلتا رہتا ہے درد میں ٹیس پڑتی ہے' صداع شرکی معدی سادہ میں معدہ خالی ہو تو دردسر خفیف ہوتا ہے لیکن غذا کے بعد جب معدہ پر اور بوجھل ہوجاتا ہے تو درد میں اضافہ ہوجاتا ہے' صداع شرکی معدی و مادی میں غلبہ مادہ کے لحاظ سے جس خلط کا غلبہ ہو اس کی مخصوص علامات پائی جاتی ہیں صفراوی میں متلی ہوتی ہیں اور آنکھیں زرد اور معدہ میں مروڑ ہوتا ہے منہ کا مزہ کڑوا ہوجاتا ہے اور پیاس زیادہ لگتی ہے صفراوی قے کے بعد درد میں تسکین ہوجاتی ہے' بلغمی میں صداع سے پہلے تخمہ اور بدہضمی ہوتی ہے ترش ڈکاریں آتی ہیں معدہ پھول جاتا ہے ابکائیاں زیادہ آتی ہیں لعاب دہن کی کثرت ہوتی ہے بلغمی قے کے بعد درد میں تخفیف ہوجاتی ہے' سوداوی میں معدہ کے اندر شوزش اور جلن ہوتی ہے بھوک خوب لگتی ہے نیز سوداوی قے سے درد ہلکا ہوجاتا ہے' صداع معدی میں ریحی میں صداع سے پہلے معدے میں بھی درد ہوتا ہے دردسر کی چوٹی میں ہوا کرتا ہے درد معدہ دور ہوجانے کی صورت میں دردسر بھی رفع ہوجاتا ہے بادی اشیاء کے استعمال سے درد زیادہ ہوجاتا ہے' صداع ضعف معدی و حسی معدی میں صبح خالی معدہ درد خصوصاً زیادہ ہوجاتا ہے' صداع ضعف دماغی میں معمولی تحریکات مثلاً معمولی شوروغل' غذا کی زیادتی افعال مختل ہوجاتے ہیں صداع حس دماغی میں بھی صداع ضعف دماغ کی طرح دماغ ادنی اور معمولی اسباب سے درد میں مبتلا ہوجاتا ہے دماغی حس تیز اور قوی دماغی افعال صحیح سالم ہوتے ہیں دماغی فضلات کے راستے صاف رہتے ہیں صداع خلہ میں درد ہمیشہ کسی شدید استفراغ یا غم بے داری اور ورزش وغیرہ سے کثیر تحلیل کے بعد ظاہر ہوتا ہے مزید خشکی سے یہ اور بھی زیادہ ہوجاتا ہے صداع عرضی میں بخار وغیرہ امراض جن کی وجہ سے دردسر عارض ہوتا ہے درد سے پہلے یا اس کے ساتھ ضرور پائے جاتے ہیں اور ان کے زائل ہونے پر دردسر بھی زائل ہوجاتا ہے' صداع سرسامی میں سرسام کی علامات پائی جاتی ہیں' صداع جماعی جماع کے بعد ہوتا ہے اور مریض کا بدن لاغر و خشک ہوتا ہے' صداع بخاری میں بدن اخلاط سے پر ہوتا ہے سر چکراتا ہے اور خیالات فاسد ہونے میں' صداع ضعف اعصاب میں دردسر کے ساتھ جسم میں رعشہ' بدن کی حرکات میں ضعف ظاہر ہوتا ہے مریض محسوس کرتا ہے کہ گویا اس کے دماغ کو کوئی شے دبا کر آگے یا پیچھے کھینچ رہی ہے جو دماغی حصوں میں سے کسی خاص حصے کے کمزور ہونے پر موقوف ہے' صداع خماری صداع شماری ہمیشہ شراب کے استعمال کے بعد پیدا ہوتا ہے صداع ضربی ہمیشہ چوٹ اور ضرب سے پیدا ہوتا ہے صداع بیضہ یا خوذ میں دردسر ادنی اور معمولی اسباب سے بڑھ جاتا ہے جس کے دورے سخت ہوتے ہیں مریض کمزوری دماغ کے باعث سخت آوازوں بلکہ معمولی باتوں کے سننے سے اذیت پاتا ہے تیز روشنی کے دیکھنے سے بھی تکلیف ہوتی ہے نیز تاریکی اور تنہائی کو محبوب رکھتا ہے آرام و سکون چاہتا ہے دورے کے وقت مریض اپنی آنکھیں نہیں کھول سکتا اور ہر وقت مریض یہ محسوس کرتا ہے کہ اس کا سر کوئی ہتھوڑے سے کوٹا جارہا ہے یا پھٹ رہا ہے۔

اگر بخارات دماغ کے اندرونی غلیظ یا رقیق پردے میں بند ہوں تو مریض درد اور تناؤ کو آنکھوں کی جڑوں میں محسوس کرتا ہے اگر بخارات کھوپڑی کی بیرونی جھلی میں بند ہوں تو مریض سر پر ہاتھوں کے رکھنے اور چھونے سے درد محسوس کرتا ہے

اور سر کو چھونا ناگوار سمجھتا ہے اور چھونے پر اس کے چہرے میں ایک قسم کا تناؤ پیدا ہوجاتا ہے اور ساتھ ہی چہرے کی رنگت بھی بدل جاتی ہے اس کے علاوہ جس خلط کے غلبے سے بخارات اٹھ رہے ہوں اس خلط کی مخصوص علامات ظاہر ہوتی ہیں مثلاً دموی میں درد کے علاوہ سر میں سخت سوزش ہوتی ہے اور رنگ نیلی سرخی جیسا ہوتا ہے بلغمی بخارت میں درد کے ساتھ سر میں بوجھ اور تناؤ بھی ہوتا ہے چہرے میں تہیج اور ورم ہوتا ہے اور چہرے کی رنگت سفیدی مائل ہوجاتی ہے سوداوی بخارات میں مریض چڑچڑا اور غضب ناک ہوتا ہے اور اس کے چہرے کی رنگت سیاہی مائل ہوجاتی ہے صفراوی میں سوزش زیادہ ہوتی ہے اور چہرے کی رنگت زردی مائل ہوتی ہے صداع بحرانی ہمیشہ کسی دوسرے مرض کے بحران کے دن ہوا کرتا ہے اس میں بخار وغیرہ علامات مرض زیادہ شدید ہوجاتی ہے اور پیشاب سفید و رقیق آتا ہے صداع شمسی میں درد ہمیشہ تیز خوشبودار یا بدبودار اشیاء کی بو سے ہوا کرتا ہے صداع سدی میں سر اور چہرہ اخلاط سے پر ہوتا ہے اس میں بوجھ اور تناؤ پایا جاتا ہے دردسر سے پہلے مریض نے غلیظ اشیاء بکثرت استعمال کی ہوتی ہیں اور راحت و آرام سے وقت بسر کیا ہوتا ہے صداع دودی میں درد ہمیشہ پیشانی میں نتھنوں کے انتہائی حصوں کے قریب ہوتا ہے درد کے ساتھ اس مقام پر سخت خارش بھی ہوتی ہے ناک سے بدبو آتی ہے سر کے ہلانے جلانے اور چلنے پھرنے یا حرکت کرنے سے درد میں اضافہ ہوجاتا ہے کامل سکون کی حالت میں درد کم یا بالکل نہیں ہوتا صداع تزعزی میں اگر دماغ تھوڑا سا ہل جائے تو اعصاب اور دماغ کے آس پاس کی رگیں کھینچتی ہوئی محسوس ہوتی ہیں چند منٹ تک سر چکراتا اور آنکھوں کے سامنے اندھیرا آتا ہے حواس مکدر ہوجاتے ہیں کانوں میں شوروغل کی آوازیں سنائی دیتی ہیں لرزہ اور رعشہ محسوس ہوتا ہے اور مریض کے لئے کھڑا ہونا مشکل ہوجاتا ہے وہ کسی چیز کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھ جاتا یا لیٹ جاتا ہے متلی اور قے کی شکایت بھی پائی جاتی ہے صداع تزعزی میں بعض اوقات فوری طور پر کوئی علامت ظاہر نہیں ہوتی بلکہ چند روز کے بعد دردسر یا دوران سر کی شکایت محسوس ہوتی ہے قوئے سامعہ اور باصرہ میں فتور پیدا ہوجاتا ہے اگر صدمہ شدید ہو اور دماغ زیادہ ہل جائے تو مریض بالکل بے ہوش ہوجاتا ہے ہوشیار کرنے کی کوشش کے بعد بمشکل اور دیر سے جا کر ہوشیار ہوتا ہے اور تھوڑی دیر کے لئے نیم ہوشیار ہو کر پھر بے ہوش ہوجاتا ہے اس کی آنکھوں کی پتلیاں سکڑی ہوئی ہوتی ہیں جسم پھیکا اور سرد ہوتا ہے نبض ضعیف تنفس ست اور بول و براز بے اختیار خطا ہوجاتے ہیں ہاتھ پاؤں ڈھیلے ہوجاتے ہیں کچھ عرصہ کے بعد مریض کی حالت بتدریج بحال ہوجاتی ہے لیکن دردسر دیر تک رہتا ہے یا کبھی کوئی دوسرا دماغی خلل باقی رہ جاتا ہے شدت مرض میں بعض اوقات مریض کی فوراً موت بھی واقع ہوجاتی ہے صداع شقیقہ کا تفصیلی بیان آئندہ صفحات پر علیحدہ عنوان کے تحت درج ہے صداع رحمی' کلوی' اطرافی کبدی' طحالی' حجابی' مراقی' صلبی وغیرہ میں دردسر کے ساتھ ان اعضاء میں بھی کوئی نہ کوئی خرابی ضرور پائی جاتی ہے عصابہ بھی سردرد کی ایک قسم ہے اس لئے اس کا بیان بھی آئندہ صفحات پر علیحدہ عنوان کے ماتحت درج ہے۔

تشخیص وفروق الامراض:

اسباب وعلامات پر غور کرنے سے مختلف اقسام کے دردسر میں بآسانی تشخیص کی جاسکتی ہے چنانچہ سب سے پہلے مریض سے یہ پوچھنا چاہئے کہ درد تنہا ہے یا کسی دوسرے مرض کے ساتھ ہے اگر تنہا ہے تو دردسر مرض سمجھنا چاہئے یعنی جو بذات خود ایک مرض ہے اگر کسی دوسرے مرض کے ساتھ ہو تو بھی معلوم کرنا چاہئے کہ دردسر اس مرض سے پہلے تھا یا اس کے بعد ہوا ہے اگر پہلے ہو تو دردسر اصلی ہے ورنہ شرکی اور عرضی ہے شرکی میں جس عضو کی شرکت سے درد ہوتا ہے اس میں بھی ضرر پایا جاتا ہے۔

دردسر متعدی یا دائمی ہمیشہ بہت مزمن ہوتا ہے یہ مہینوں یا سالوں بلکہ زندگی بھر تک مسلسل یا دورے کے ساتھ ہوتا رہتا

ہے آخرالذکر صورت میں وہ چند گھنٹوں سے لے کر کئی دنوں تک رہ سکتا ہے اور اکثر اوقات کسی خاص سبب مثلاً نفسانی جذبات کی غیر معمولی تحریک حد سے زیادہ جسمانی محنت یا غذا وغیرہ کی خرابی سے رونما ہوتا ہے اس قسم کا دردسر کبھی تو پیشانی اور آنکھوں کے مقام پر محسوس ہوتا ہے اور کبھی گدی کے مقام پر ظاہر ہوتا ہے گاہے تمام سر میں بھی ہوا کرتا ہے نوعیت کے لحاظ سے مریض اس طرح بیان کرتا ہے جیسے برمے کے ساتھ سر کے اندر سوراخ کیا جارہا ہو یا سر کو پھاڑا جارہا ہو یا سر کو زور کے ساتھ دبایا جارہا ہو یا سر پھٹ رہا ہو شدت و خفت کے لحاظ سے بعض اوقات درد اس قدر شدید ہوتا ہے کہ مریض کی کھوپڑی یا بالوں کو چھودینے سے ہی مریض درد سے چلا اٹھتا ہے اس قسم کے درد میں مریض کی عام جسمانی حالت بھی ماؤف ہوتی ہے وہ کام نہیں کرسکتا بالعموم تکان زدہ اور مشتعل رہتا ہے بھوک کم یا بالکل نہیں لگتی بدہضمی کی شکایت عام ہوتی ہے اس کے ساتھ گاہے متلی اور قے بھی ہوجایا کرتی ہے بعض اوقات پسینہ بکثرت آتا ہے۔ درد کے مقام سے بھی تشخیص مرض میں ایک حد تک مدد ملتی ہے چنانچہ اس کے لئے حسب ذیل جدول کو پیش نظر رکھنا چاہئے:

مقام دردسر	جن امراض کی وجہ سے ہوتا ہے
آنکھوں سے اوپر	سوءہضم (معدہ کی خرابی سے)' نزلہ
پیشانی	قبض' بخار' مراق
پیشانی سے ذرا اوپر	دیدان' امعاء
سر کے اگلے حصہ میں دائیں جانب	جگر کی وجہ سے سوءہضم
سر کے اگلے حصہ میں	طحال کے امراض
وسط سر اگلی طرف مائل	حجاب عاجز کی تکلیف
وسط سر	قلت' ضعف عصبی' صرع' عورتوں میں امراض رحم' ہسٹریا
وسط سر پچھلی جانب مائل دائیں یا بائیں طرف	امراض گردہ
کنپٹیوں سے ذرا اوپر	آنکھ یا ناک کی تکلیف
سر کے پچھلے حصہ میں	امراض چشم' ضعف عصبی' گلپھڑے
تمام سر کے پچھلے حصہ میں گردن سے ذرا اوپر	امراض گوش' خراب دانت' وجع العصب' ورم نخی نخاعی
تمام سر میں	سر کے اندر خون کا اجتماع وصداع دموی
پیشانی کی ایک طرف طول میں	شقیقہ
آنکھ کے اوپر پیشانی کے دونوں طرف عرض میں	عصابہ

جو دردسر ذکاوت حس دماغی سے پایا جاتا ہے اس میں حواس کی خرابی اور لطافت پائی جاتی ہے اور دماغ سے افعال سلیمہ صادر ہوتے ہیں اور دوسرا کوئی ایسا سبب نہیں پایا جاتا جو آفت دماغ پر دلالت کرے اور جو دردسر ضعف دماغ سے پیدا ہوتا ہے اس میں حواس مکدر رہتے ہیں اور دماغ میں ضعف پیدا کرنے والے اسباب مثلاً سوء مزاج وغیرہ بھی پائے جاتے ہیں۔ اگرچہ دردسر کے اقسام بہت ہیں مگر ان میں بکثرت واقع ہونے والی قسمیں آٹھ نو ہیں ہم ان اقسام کے اسباب' تشخیص اور اصول علاج ذیل میں درج کرتے ہیں۔

قسم دردسر	اسباب	تشخیصی علامات	دیگر علامات	اصول علاج
دردسر سادہ دردسر عصبی	زیادہ سردی یا گرمی کا لگنا، عصبی کمزوری، شوروغل وغیرہ	ابرو اور پیشانی کی جلد کو حرکت دینے سے درد زیادہ ہوتا ہے	سر کی جلد اور گوشت میں درد محسوس ہوتا ہے عموماً پہلے زیادہ سردی یا گرمی سے سابقہ پڑتا ہے	اگر دھوپ یا گرمی سے ہو تو سر پر سرد پانی ڈالیں، برف رکھیں، کافور سنگھائیں، ست اجوائن، ست پودینہ اور کافور ہم وزن ملا کر سنگھائیں اور لگائیں اگر سردی سے ہو تو تیز قہوہ پلائیں اور پرانی روئی کی ٹکور کریں
دردسر دموی	شراب کباب کا زیادہ استعمال، احتباس حیض، لو لگنا، دل اور پھیپھڑے کے امراض، امراض گردہ وغیرہ	پیشانی اور گدی میں درد ہوتا ہے اور سر کو آگے کی طرف جھکانے سے درد زیادہ ہوتا ہے	کانوں میں مختلف قسم کی آوازیں آتی ہیں آنکھوں کے سامنے چنگاریاں اڑتی نظر آتی ہیں کنپٹی کی رگیں زور سے پڑتی ہیں۔	رفع قبض، تبرید و تسکین خون کافور گلاب کو پیشانی پر لگائیں، اطریفل شاہترہ 7 گرام دیں بہدانہ 3 گرام شربت عناب 5 عدد شیرہ تخم کاہو 3 گرام، شیرہ تخم خشخاش 3 گرام، شربت نیلوفر پچیس ملی لیٹر کے ساتھ دیں۔
دردسر صفراوی	جگر کے افعال کی خرابی	شدید درد کے ساتھ متلی کی طرف رجحان	منہ کا ذائقہ کڑوا ہوتا ہے جی متلاتا، درد شدید ہوتا ہے۔	گرم پانی اور نمک ملا کر قے کرادیں، صندل و کافور گھس کر لگائیں زلال آلو بخارا 7 دانہ پلائیں
صداع ضعف دماغ	ضعف دماغ	سر جکڑا ہوا معلوم ہوتا ہے	اکثر سر کے پچھلے حصہ میں ہوتا ہے درد خفیف ہوتا ہے اور سر اکثر چکراتا ہے	تقویت دماغ، ازالہ قبض حریرہ، مقوی دماغ، خمیرہ گاؤزبان عنبری 5 گرام مرجان 2 ملی گرام اور برہمی بوٹی کا استعمال رکھیں۔

دردسر نزلی	زکام و نزلہ	نزلہ	یا تو پرانا نزلہ ہوتا ہے یا زکام و نزلہ بند ہوجاتا ہے	رفع قبض، اگر نزلہ بند ہو تو اسے جاری کریں اگر پرانا ہو گیا ہو تو مقوی دماغ ادویہ مرجان 2 ملی گرام وحب جدوار 2 عدد وغیرہ کا استعمال۔
دردسر شرکی معدی ومعوی	معدہ اور آنتوں کی خرابی سے ہوتا ہے	سوء ہضم	قبض دوران سر آنکھوں کے سامنے اندھیرا، کھانے کے بعد درد کا زیادہ ہونا اور ہضم کے بعد دور ہوجانا	دفع قبض، اصلاح ہضم، تقویت دماغ و اعصاب خبث الحدید 2 ملی گرام مرجان 2 ملی گرام جوارش جالینوس 7 گرام اطریفل ملین 5 گرام کا استعمال
صداع قلت دم خون کی کمی سے دردسر	خون کی کمی	رنگ زرد اور بے رونق ہوتا ہے	سر گھومتا ہے، دل دھڑکتا ہے کبھی سر کے اگلے حصہ میں اور کبھی گدی میں درد ہوتا ہے	خون کو جذب کرنے والی اور خون پیدا کرنے والی دواؤں کا استعمال کشتہ تامیسر و فولاد کا استعمال، چاول، رائی کا پلستر
شقیقہ	بدہضمی، بے خوابی، ضعف بصارت، کثرت حیض، وراثت وغیرہ	سر کی نصف لمبائی میں درد ہوتا ہے	دورہ کے طریق پر ہوتا ہے ابتداً کنپٹی اور ابرو پر کم مگر پھر زیادہ ہوجاتا ہے مریض کو آواز اور روشنی سے نفرت ہوتی ہے	تلیین دفع سبب حب ایارج تخمہ اور اطریفل کشنیزی 1 بارہ گرام کا استعمال، کافورست اجوائن ہم وزن ملا کر اس کی مالش کریں
عصابہ	بدہضمی، دائمی قبض، فصلی بخار، آنکھ کان، ناک اور دانتوں کے امراض، احتباس نزلہ	ایک یا دونوں ابروؤں کے مقام پر شدید درد ہوتا ہے	مریض آنکھوں کو نہیں کھول سکتا اور ایسا محسوس کرتا ہے کہ شدت درد سے اس کی پیشانی پھٹ رہی ہے کبھی درد رخسار اور نچلے جبڑے تک جاتا ہے	ست پودینہ ہم وزن ملا کر اس کی مالش، تلیین پیروں کی مالش رفع سبب روغن کافور کا سونگھنا اور ملنا۔

انجام مرض:

اگر دردسر معمولی اسباب سے ہو تو خودبخود یا علاج سے رفع ہوجاتا ہے لیکن اگر درد خطرناک اسباب مثلاً دماغ، دماغی جھلیوں اور کھوپڑی کے آتشکی اور سلی اورام دماغ کے پھوڑے، رسولیوں یا دیگر عصبی امراض یا غدہ نخامیہ کے امراض سے ہو تو صحت مشکل سے حاصل ہوتی ہے مرض مزمن شکل اختیار کرلیتا ہے اور جلد یا بدیر موت واقع ہوجاتی ہے دردسر معتاد گو مہلک نہیں ہوتا لیکن اس سے بھی شفا کم ہوتی ہے اگر دردسر ہمیشہ رہے تو اس سے اکثر نزول الماء پیدا ہوجاتا ہے۔

علاج، حفظ ماتقدم:

دردسر کے تمام مذکورہ بالا اسباب سے بچیں زیادہ دماغی یا جسمانی محنت، غذا کی خرابی اور بے قاعدگی، کثرت جماع، فکرو پیشانی اور رنج وغم وغیرہ سے خصوصیت کے ساتھ پرہیز کریں بدہضمی اور قبض ہو تو اس کو رفع کردیں بند اور گرم کمروں میں زیادہ دیر تک نہ ٹھہریں رات کو زیادہ دیر تک جاگتے نہ رہا کریں غرض حفظ صحت اور تقویت دماغ کے امور کی پابندی کریں۔

اصول علاج:

دردسر یا سادہ ہوتا ہے یا مادی پھر یا اصلی ہوتا ہے یا شرکی، سادہ میں صرف مزاج کو اعتدال پر لانے کی ضرورت ہوتی ہے اور اسی سے درد دور ہوجاتا ہے مادی کی دو صورتیں ہوتی ہیں یا تو مادہ کے صرف دماغ میں ہوتا ہے یا عام بدن میں، پہلی حالت میں صرف دماغ کا تنقیہ کرنے کے بعد مزاج کو اعتدال پر لایا جاتا ہے دوسری صورت میں پہلے بدن کا اور پھر دماغ کا تنقیہ کرکے مزاج کی تبدیلی کی جاتی ہے۔

جب دردسر اصلی ہوتا ہے یعنی اس کا سبب دماغ سے تعلق رکھتا ہے تو صرف دماغ کی اصلاح کی ضرورت ہوتی ہے مگر جب دردسر شرکی ہوتا ہے تو جس مرض کی وجہ سے یہ درد ہوتا ہے اس کا علاج کیا جاتا ہے اور اس کے زوال کیساتھ دردسر زائل ہوجاتا ہے البتہ اگر دردسر زیادہ شدید ہو تو اس کے سکون کی بھی سعی کرنی چاہیے۔

ہدایات علاج:

دردسر کے علاج میں ذیل کی ہدایات کو ملحوظ رکھیں:

1) مریض کو آرام سے اندھیرے کمرے میں لٹا دیں 2) پڑھنے لکھنے غوروفکر اور مباشرت سے بچنے کی ہدایات کریں 3) شراب، تمباکو وغیرہ منشیات سے پرہیز کرائیں 4) پانی کم پلائیں البتہ اگر گرم معدہ کی کثرت سے درد ہو تو سرد پانی پلانا مفید ہوتا ہے 5) درد کی حالت میں غذا نہ دیں یا دیں تو لطیف و زود ہضم غذا دیں اور تبخیر و نفخ پیدا کرنے والی غذاؤں سے پرہیز کریں 6) ترش اشیاء بند کردیں البتہ دردسر معدی میں ان کا دینا مفید ہوتا ہے 7) دردسر میں قے مضر ہے البتہ اگر معدہ کی شرکت سے درد ہو تو قے کرانے سے فائدہ ہوجاتا ہے 8) دردسر میں افیون بزرالبنج وغیرہ مخدر دوائیں استعمال نہ کرائیں اور اگر شدید ضرورت ہو تو مصلحات کے ساتھ استعمال کرائیں 9) دردسر میں سر دبوانا مفید نہیں ہوتا البتہ کسی کھردرے کپڑے سے ہتھیلیوں اور تلووں کو ملوانا، ہاتھ پاؤں کو گرم پانی میں رکھنا اور گرم پانی سر پر نطول کرنا مفید ہوتا ہے 10) اگر قبض ہو تو اسے رفع کرنے سے اکثر دردسر دور ہوجاتا ہے 11) اگر دردسر کہنہ میں طلا و ضماد کی ضرورت ہو تو پہلے اسے منڈوالیں پھر موٹے کپڑے کو دوا میں بھگو کر کپڑا سر پر رکھیں یا دوا کا لیپ کرائیں 12) اگر درد کے ساتھ نزلہ بھی ہو تو سر اور چہرے پر تیل نہ لگائیں 13) اگر دردسر کے ساتھ کھانسی ہو تو ترش اور ہلیلہ جات والی دواؤں کا استعمال نہ کریں 14) صداع مادی میں مادے کو نیچے کی طرف جذب کریں خواہ حقنہ سے یا مسہل سے 15) اگر دردسر کسی عضو سے منتقل ہوکر آیا ہو اور تبرید سے تسکین ہوتی ہو تو فصد و حجامت وغیرہ سے

آمالہ کریں تاکہ مادہ سر کی طرف متوجہ نہ ہو 16) اگر دردسر میں نکسیر پھوٹے تو اسے نہ روکیں اگر بخار میں دردسر گرم عارض ہو تو بخارات کو لوٹانے والے طلا نہ لگائیں 17) جن دواؤں میں مشک و زعفران زیادہ مقدار میں ہوں انہیں دردسر میں استعمال نہ کرائیں 18) اگر دردسر میں قارورہ سفید اور رقیق ہو تو مادہ سر کی طرف جارہا ہے اسے روکنا چاہئے اور اگر اس کے ساتھ دردشدید اور بخار تیز ہو تو سرسام کا خطرہ ہے اس کی تدبیر کرنی چاہئے 19) اگر دردسر ہمیشہ رہے تو نزول الماء کا خطرہ ہے اس لئے اس کے علاج سے غافل نہ ہونا چاہئے 20) سر کے پچھلے حصہ میں دوائیں بالکل نہ لگائیں۔

دردسر میں پہلے اس امر کی کوشش کرنی چاہئے کہ درد میں سکون پیدا ہو اس غرض کے لئے یہ تدابیر اختیار کریں 1) مریض کو کم روشنی والے کمرہ میں آرام سے لٹادیں اور کوشش کریں کہ اسے نیند آجائے اس غرض کے لئے اس کے ہاتھ پاؤں اس طرح سہلائیں کہ وہ آرام محسوس کرے اسی طرح روغن لبوب سبعہ آہستہ آہستہ سر پر لگوائیں 2) ہاتھ پاؤں کا گرم پانی میں رکھوانا' پاشویہ کرنا اور پنڈلیوں کا سونتنا بھی بہت مفید ہوتا ہے اور اس کے بعد لیٹنے سے بھی نیند آجاتی ہے 3) اگر قبض ہو تو حب قبض کشا' اطریفل زمانی بارہ گرام یا اطریفل ملین 8 گرام یا ملبوبلی ایک عدد اور میگنیشیا سلفاس وغیرہ سے دور کریں 4) پیشانی اور کنپٹیوں پر روغن عجیب 10 قطرے یا قرص مثلث ایک عدد لگائیں 5) ہتھلیوں پر سیکنیاں کھچوائیں 6) کوئی مسکن الم دوا مثلاً حب شفا 2 عدد یا اکسیر دردسر 2 گرام یا تریاق دردسر 2 گرام کھلائیں 7) نخلخہ یا نسوار مندرجہ مجربات) استعمال کرائیں۔ جب دردسر کم یا زائل ہو جائے تو بھی اصل سبب معلوم کرکے اس کا علاج کرنا چاہئے یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ مسکن الم دوائیں متواتر استعمال نہیں کرنی چاہئیں کیونکہ ان سے ضعف قلب وغیرہ کی شکائتیں پیدا ہو جاتی ہیں۔

دستور العلاج:

1) صداع حار سادہ (حاریابس (دردسر گرم سار) وگرم خشک سادہ: عرق لیموں کاغذی پچیس گرام یا زلال آلو بخارا 15 دانہ یا شیرہ تخم خرفہ 4 گرام' شیرہ تخم کاہو 3 گرام' شیرہ تخم کاسنی 3 گرام عرق گاؤزبان 125 ملی لیٹر یا پانی میں نکال کر شیرہ تخم بارتنگ نو گرام معرق گاؤزبان 125 ملی لیٹر یا پانی میں نکال کر مصری پچیس گرام پینا یا عرق کاسنی ساٹھ ملی لیٹر' عرق بید مشک ساٹھ ملی لیٹر میں شربت انار پچیس ملی لیٹر ملا کر پینا مفید ہے۔

2) بیرونی طور پر صندل سفید 6 ماشہ کاسنی سبز کے پانی یا عرق میں پیس کر پیشانی پر لیپ کریں۔

3) عطر خس سنگھانا یا آب برگ کشنیز سبز' آب برگ پالک سبز' آب خیار سبز ہر ایک بارہ ملی لیٹر' عطر خس' عطر کیوڑہ ہر ایک دو ملی گرام اضافہ کرکے مٹی کے کوزہ میں ڈال کر سنگھائیں مہندی کے تازہ پتے ساٹھ گرام سرکہ میں پیس کر ضماد کرنا یا روغن کدو یا روغن بنفشہ سر پر ملنا یا ناک میں ٹپکانا مفید ہے سرکہ پچیس ملی لیٹر اور گلاب 125 ملی لیٹر ملا کر اور اس میں پٹی بھگو کر سر پر رکھیں' شدت درد میں صندل سفید' آملہ خشک' کشنیز خشک ہر ایک 6 گرام افیون' کافور' ہر ایک 4 ملی گرام پانی میں پیس کر لیپ کریں اور افیون' کافور ہر ایک ایک ملی گرام بکری کے دودھ میں حل کرکے روغن گل 3 گرام اضافہ کرکے ناک میں ٹپکائیں۔

دردسر دموی یا صفراوی:

میں تسکین کے لئے (تبرید) لعاب بہدانہ 3 ماشہ' شیرہ عناب 5 دانہ' شیرہ تخم کاہو مقشر 3 ماشہ' عرق گاؤزبان 12 تولہ میں نکالیں اور شربت بنفشہ دو تولہ ملا کر پئیں۔

نکات:

اگر زیادہ حرارت ہو تو شیرہ عناب کی جگہ شیرہ کدو 3 ملی لیٹر شامل کریں۔

اگر زیادہ تبرید و تسکین کی ضرورت ہو تو شیرہ زرشک دو ماشہ شیرہ تخم خرفہ سیاہ تین گرام اضافہ کریں۔

اگر صفرا کا غلبہ ہو تو شیرہ آلو بخارا 5 دانہ بڑھائیں۔
اگر تصفیہ خون کی ضرورت ہو تو عرق گاؤزبان کی جگہ عرق مصفی خون 150 ملی لیٹر اور شربت بنفشہ کی بجائے شربت عناب پچیس ملی لیٹر استعمال کریں۔
اگر گلے میں درد ہو تو شربت بنفشہ کی جگہ شربت توت سیاہ پچیس ملی لیٹر ملائیں
اگر تقویت دماغ کی بھی ضرورت ہو تو شیرہ مغز بادام 5 دانہ بڑھائیں۔
اگر محض تسکین سے آرام نہ ہو تو پہلے منضج پلا کر مسہل سے مادہ کا تنقیہ کریں۔

منضج:

1- گل بنفشہ، تخم خطمی، گل نیلوفر، بادیان ہر ایک 6 گرام یا عناب 5 دانہ، گاؤزبان 4 گرام رات کو گرم پانی میں تر کر کے، صبح صاف کر کے گل قند یا شربت بنفشہ 4 گرام ملا کر پلائیں اگر صفرا کا غلبہ ہو تو منضج مذکورہ میں آلو بخارا 5 دانہ اضافہ کریں۔

2- 5 یا 7 روز منضج پلا کر اسی نسخہ میں مسہل کے دن شیر خشت، ترنجبین خراسانی ہر ایک پچاس گرام، مغز فلوس 75 گرام روغن بادام 9 گرام اضافہ کر کے مسہل دیں اگر اسہال آنے میں دیر ہو تو بطور مدد مسہل مصطگی رومی 4 گرام پیس کر گل قند بارہ گرام میں عرق بادیان 125 ملی لیٹر کے ساتھ دیں اور اگر مسہل پلانے سے دست نہ ہو تو یہ دوا پلائیں۔

3- بادیان، گلسرخ، ہر ایک بارہ گرام، گل قند پچاس گرام پانی میں جوش دے کر صاف کر کے میگنیشیا سلفاس پچیس گرام حل کر کے پلائیں اسی طرح حسب دستور ایک روز کے وقفہ سے تین مسہل دیں وقفہ کے روز بعض اطباء مندرجہ بالا نسخہ تبرید بہدانہ عناب والا، تخم ریحان یا اسپغول 5 گرام چھڑک کر پلاتے ہیں اور بعض اطباء نسخہ منضج ہی پلاتے ہیں۔

نکات:

1- دوسرے اور تیسرے مسہل میں ہلیلہ زرد و سیاہ ہر ایک 6 گرام بھی اضافہ کرتے ہیں
2- اگر معدہ سخت ہو تو سنا کی، گل سرخ، ہر ایک 7 گرام کا بھی اضافہ کیا جاتا ہے۔
3- تنقیہ کے بعد اطریفل اسطوخودوس بارہ گرام سوتے وقت کھلایا کریں۔

درد سر دموی: میں بعض اوقات پنڈلیوں پر پچھنے لگوانا اور قیفال و سرارو کی فصد کھلوانا مفید ہوتا ہے کبھی صفراوی میں ابکائی اور متلی معلوم ہوتی ہے اس صورت میں 750 ملی لیٹر گرم پانی میں ایک چمچہ نمک اور پچیس ملی لیٹر سکنجبین ملا کر پلائیں اور قے کرائیں۔
اس کے بعد آلو بخارا 5 دانہ، تمر ہندی پچیس گرام، عرق گلاب ساٹھ ملی لیٹر عرق بادیان 785 ملی لیٹر میں جوش دے کر شربت درد 4 تولہ ملا کر پلائیں۔

درد سر سادہ: میں چائے یا قہوہ یا اسطوخودوس 6 گرام یا سبوس گندم چھتیس گرام پانی میں پکا کر صاف کر کے نبات سفید پچیس میل لیٹر ملا کر پلائیں، گل بابونہ بارہ گرام یا مکو خشک 200 گرام کو پانچ لیٹر پانی میں جوش دے کر صاف کر کے نطول کرنا یا نک چھلنی یا رائی یا قرنفل 200 گرام کو پانی میں پیس کر پیشانی اور کنپٹیوں پر طلاء کریں، مشک سونگھنا یا زعفران یا زنجبیل کو باریک پیس کر روغن گاؤ میں ملا کر ناک میں سڑکیں، گل بنفشہ، اسطوخودوس، برگ گاؤزبان ہر ایک 5 گرام نبات سفید پچیس ملی لیٹر پانی میں پکا کر صاف کر کے پلائیں یا اطریفل اسطوخودوس بارہ گرام یا اطریفل سنائی 9 گرام یا اطریفل کبیر 7 گرام عرق گاؤزبان 125 ملی لیٹر کے ساتھ کھلائیں، ضماد: گل چکنی 6 گرام پانی میں یا مرکی 6 گرام سرکہ میں پیس کر نیم گرم ضماد کریں یا روغن دارچینی، روغن گل ہم وزن باہم ملا کر نیم گرم پیشانی پر لگائیں۔

اگر دردسر بلغمی یا سوداوی ہو تو مریض کو گرم کمرے میں آرام سے لٹائیں اور سبوس گندم پچیس گرام' نمک طعام 3 گرام کپڑے کی پوٹلی میں باندھ کر ٹکور کریں۔

- دارچینی' جوزبوا' جائفل ہرایک ایک گرام چائے 3 گرام جوش دے کر پلائیں۔
- روغن دارچینی 2 گرام روغن قرنفل 4 گرام ملا کر پیشانی اور کنپٹیوں پر لیپ کریں۔
- اگر قبض ہو تو اطریفل زمانی سات گرام عرق بادیان 150 ملی لیٹر کے ہمراہ کھلائیں۔
- درد زیادہ ہو تو قرص مثلث کا لیپ کریں۔
- ان تدابیر سے آرام نہ ہو تو منضج و مسہل کریں۔

1) گل نیلوفر اور عناب کے بجائے برگ بادرنجبویہ 4 گرام شامل کر کے پلائیں۔
2) دس روز کے بعد اسی نسخہ میں اجزائے مسہلہ: سنائے مکی' گل سرخ ہرایک 9 گرام' مغز فلوس 6 گرام' ترنجبین خراسانی' شکر سرخ ہرایک پچاس گرام شیرہ مغز بادام نو دانہ اضافہ کر کے پلائیں۔
3) دوسرے اور تیسری مسہل میں رات کو حب ایارج 9 گرام کھلا کر صبح مسہل دیں اور املتاس نسخہ میں شامل نہ کریں۔
4) مادہ کے تنقیہ کے بعد اطریفل اسطوخودوس بارہ گرام یا اطریفل زمانی یا جوارش جالینوس یا معجون فلاسفہ 9 گرام حسب ضرورت و مزاج کچھ عرصہ استعمال کرائیں دماغ کی تقویت کے لئے خمیرہ گاؤزبان عنبری یا دوا المسک پانچ گرام دیں۔

<u>دردسر شرکی معدی:</u> میں سکنجبین چھتیس ملی لیٹر اور نمک 6 گرام کو آدھ لیٹر گرم پانی میں ملا کر قے کرائیں اور حسب ذیل نسخے استعمال کرائیں:

1) صبح و شام خبث الحدید ایک ملی گرام' جوارش جالینوس 7 گرام میں ملا کر کھلائیں بعد میں شیرہ بادیان 5 گرام' شیرہ انیسون 5 گرام' شیرہ تخم کشوث تین گرام' عرق بادیان 150 ملی لیٹر میں نکال کر اور گل قند پچیس ملی لیٹر ملا کر پلائیں۔
2) اطریفل ملین 5 گرام یا اطریفل زمانی 9 گرام یا اطریفل کشنیزی بارہ گرام سوتے وقت کھلائیں۔
3) جب معدہ کی اصلاح ہو جائے تو تقویت دماغ کے لئے خمیرہ گاؤزبان عنبری پانچ گرام صبح اور جوارش مصطگی یا انوشدارو 5 گرام کو کھلائیں۔

اگر خلل معدہ کے ساتھ ضعف اعصاب بھی ہو تو جدوار ایک گرام یا عود صلیب ایک ماشہ' خمیرہ گاؤزبان بارہ گرام میں ملا کر کھلائیں اور اوپر سے تخم کشوث شیرہ بادیان ہرایک 5 گرام' شیرہ مویز منقی 9 دانہ' عرق بادیان 150 ملی لیٹر میں نکال کر اور خمیرہ بنفشہ پچاس گرام ملا کر پلائیں۔

<u>دردسر نزلی:</u> اطریفل کشنیزی بارہ گرام یا مربی ہلیلہ ایک عدد دھو کر ورق نقرہ میں لپیٹ کر پہلے کھلائیں' بعد میں عرق گاؤزبان' عرق بادیان ہرایک 75 ملی لیٹر شربت بنفشہ پچیس ملی لیٹر ملا کر پلائیں۔

2) تنقیہ کے بعد ایارج فیقرا 6 گرام رات کو سوتے وقت کھا کر اوپر سے شیرہ مغز بادام 8 دانہ پلائیں۔
3) حریرہ تقویت دماغ صبح کو پلائیں۔
4) گل بنفشہ 6 گرام یا دارچینی یا پوست الائچی سرخ تین گرام پانی میں پیس کر پیشانی پر لیپ کریں۔
5) نزلہ روکنے کے لئے لعوق نزلہ استعمال کرائیں نیز نسوار کا استعمال بھی بہت مفید ہے۔

<u>دردسر گرمی:</u> ملیٹھی 3 گرام کو نیم یا شریفہ یا شفتالو کے پتوں کے پانی میں یا ہینگ یا ایلوا یا افسنتین رومی کے پانی میں پیس کر ناک میں ٹپکائیں یا ہینگ اور کافور کو روغن تارپین میں حل کر کے یا ریٹھے کو پانی میں گھس کر ناک میں چند قطرے ڈالیں۔

<u>دردسر ضعف دماغ:</u> حریرہ تقویت دماغ کھلائیں یا خمیرہ گاؤزبان عنبری میں قدرے عنبر ملا کر کھلائیں اور اوپر سے شیرہ بادیان

5 گرام شیرہ مغز بادام 5 دانہ' شیرہ الائچی 3 گرام پلائیں۔

2) حب یہی دونوں وقت کھانے کے بعد دو دو گولیاں دیں' سر پر روغن لبوب سبعہ لگائیں دماغی کاموں میں کثرت مشاغل سے پرہیز کریں غذا زود ہضم معتدل مقدار میں کھائیں۔

دردسر حس دماغی: میں غلیظ اغذیہ مثلاً سری پائے وغیرہ سے دماغی حس کو کم کریں خصوصاً جب کہ قوت ہاضمہ ضعیف نہ ہو ورنہ سرد سبزیاں کھلائیں اور مخدرات افیون' لفاح' کشنیز' کاہو کا ضماد کرائیں شربت خشخاش پلائیں۔

دردسر خفہ: میں ضعف دماغ کی طرح علاج کرائیں روغن بادام یا لبوب سبعہ کی سر پر مالش کریں۔

دردسر عرضی: میں اصل مرض کا علاج کریں اور گلاب 125 ملی لیٹر سرکہ پچیس ملی لیٹر ملا کر اس میں کپڑا تر کر کے سر پر رکھیں۔

دردسر جماعی: میں جماع ترک کریں اور دردسر خفہ کے مطابق علاج کریں۔

دردسر بخاری: میں بدن کو ردی اخلاط سے پاک کریں جو دردسر ضعف اعصاب کی وجہ سے ہو اس میں اعصاب کی تقویت کے لئے روغن قسط بارہ گرام اور جند بیدستر ایک ملا کر جسم کی مالش کریں' غذا لطیف' زود ہضم اور مقوی اعصاب دیں نیز مقوی اعصاب اشیاء مثلاً کچلہ اور اس کے مرکبات استعمال کرائیں یا خمیرہ گاؤزبان عنبری 5 گرام کھلایا کریں اور نسخہ مندرجہ دردسر معدی شرکی دیں۔

دردسر خماری: میں قے کرائیں اس کے بعد شربت سیب یا انار یا غورہ پلائیں۔

دردسر ضربی: میں حتی الامکان ضرب کے درد کو سر میں ٹھنڈک وغیرہ پہنچا کر رفع کریں اس غرض کے لئے گل ارمنی' صبر' آرد ماش ہر ایک بارہ گرام' میدہ لکڑی پچیس گرام' گل سرخ پچیس گرام' برگ مورد سبز ساٹھ گرام' بابونہ 4 گرام' چرائتہ 4 گرام سب ادویہ کو کوٹ کر برگ بید سادہ سبز کے پانی میں گوندھ کر لیپ کرائیں۔

دردسر نزعزی: (دماغ کے ہل جانے سے) مریض کو بالکل آرام سے لٹائے رکھیں اور صندل سفید' صندل سرخ' فوفل' گل ارمنی ہر ایک پچیس گرام ریوند چینی 9 گرام' آرد جو' آرد باقلا ہر ایک پچیس گرام سب کو کوٹ کر طحلب سبز میں ملا کر لیپ کرائیں

2) گل بنفشہ' گل نیلوفر' گل خطمی' گل سرخ ہر ایک بارہ گرام کے جوشاندے میں پاشویہ کرائیں۔

3) روغن گل 3 ملی لیٹر روغن بنفشہ 3 ملی لیٹر شیر بز 6 ملی لیٹر قدرے رسوت حل کر کے ناک اور کانوں میں ٹپکائیں افاقہ ہونے پر دماغ کی تقویت کریں۔

دردسر بیضہ یا خوذہ: میں خلط غالب کے مطابق نضج و تنقیہ کرائیں بعدہ تعدیل مزاج اور تقویت دماغ کریں خارجی طور پر انزروت بارہ گرام' صندل سفید پچاس گرام' افیون 4 گرام سب کو کاہو سبز کے پانی میں پیس کر طلاء کریں۔

دردسر بحرانی: میں مادے کا رجحان معلوم کر کے اس کے مطابق اخراج کریں۔

دردسر شمی: میں جس قسم کی خوشبوؤں سے دردسر ہو ان کے مزاج کے برخلاف خوشبوئیں ہوں وہ سنگھائیں اور دماغ کو قوی کریں۔ دردسر سدی میں زوفا' حاشا' بسفائج' افتیمون ہر ایک 5 گرام کے جوشاندے میں گل قند چھتیس گرام ملا کر کھلائیں اور حب ایارج 7 گرام رات کو کھلا کر اخلاط کا تنقیہ کریں۔

جن دیگر اعضاء کی شرکت سے دردسر ہو ان کے نقائص کو دور کریں اور اس کے بعد دماغ کو قوی کریں۔

دردسر جسمانی کمزوری کی وجہ سے ہو تو حب خاص کی ایک گولی صبح اور ایک گولی شام کو دیں۔

وجع المفاصل کی وجہ سے سر درد ہو تو صبح معجون سورنجان شیریں 7 گرام اور شام کو معجون عشبہ بارہ گرام کھلائیں۔

دستور جدید/ دردسر سادہ: (جو گرمی سے ہو) عرق کاسنی ساٹھ ملی لیٹر' شربت لیموں پچیس ملی لیٹر ملا کر پلائیں

2) پتی گلاب' سرکہ' برف سے سرد کر کے کپڑا بھگو کر سر پر رکھیں۔

3) اکسیر درد سر دو ماشہ عرق بادیان کے ساتھ دیں۔
4) ناک میں روغن کاہو اور روغن کدو ڈالیں۔ پیشانی اور کنپٹیوں پر روغن عجیب لگائیں۔

دردسر سادہ (جو سردی سے ہو) سر کو گرم رکھیں۔

2) روغن قرنفل تین ماشہ، روغن دارچینی تین ماشہ، روغن عجیب ایک ملی لیٹر ملا کر پیشانی اور کنپٹیوں پر چند قطرے ملیں
3) اکسیر درد ایک گرام چائے کے ساتھ دیں۔

دردسر دموی: اطریفل شاہترہ 7 ماشہ، عرق مرکب مصفی خون 150 ملی لیٹر شربت عناب چھتیس ملی لیٹر کے ساتھ صبح و شام دیں

2) پیشانی اور کنپٹی پر روغن عجیب 5 پانچ قطرے ملیں
3) پتی گلاب میں برف ڈالیں اور کپڑا تر کرکے سر پر رکھیں۔
4) اگر ان دواؤں سے آرام نہ ہو تو ملح فرنگ (سالٹ میگنیشیا) پچاس گرام اور خمیرہ بنفشہ پچاس گرام کو عرق بادیان ساٹھ ملی لیٹر یا پانی میں حل کرکے چھان کر پلائیں اس سے تین چار دست آجائیں گے اس کے بعد نسخہ نمبر 1 کا استعمال کریں۔

دردسر صفراوی: اگر مریض کو متلی ہو رہی ہو تو گرم پانی میں سکنجبین اور نمک ملا کر پلائیں اور قے کرائیں اس سے دردسر کو فائدہ ہوگا جب کھل کر قے ہو جائے گی۔

2) شربت انار ترش یا شربت تمر ہندی 4 تولہ، عرق کاسنی 5 تولہ ملا کر پلائیں۔
3) اگر قبض ہو تو سوتے وقت حب قبض کشاء 2 عدد کھالیں
4) پیشانی اور کنپٹیوں پر عرق عجیب آٹھ دس قطرے لگائیں اور پتی گلاب میں کپڑا بھگو کر سر پر رکھتے ہیں یا روغن کدو اور روغن کاہو ملا کر سر پر ملیں۔

دردسر بلغمی و معدی: صبح و شام عرق مکو چھتیس ملی لیٹر، عرق بادیان چھتیس ملی لیٹر، شربت دینار پچیس ملی لیٹر، سکنجبین پچاس ملی لیٹر ملا کر پلائیں اور رات کو حب قبض کشا دیں۔

2) روغن عجیب ایک ملی لیٹر روغن قرنفل دو ملی لیٹر، روغن دارچینی دو ملی لیٹر ملا کر پیشانی اور کنپٹیوں پر چند قطرے لگائیں یا قرص مثلث ایک عدد آب کو کنار یا پانی میں پیس کر لیپ کریں۔
3) تبخیرے دردسر ہونے کی صورت میں سفوف کشنیز ایک گرام اطباء شیر دانہ الائچی خورد، زہر مہرہ، کشنیز خشک ہر ایک بارہ گرام کوٹ چھان کر قند سفید پچیس گرام ملالیں تین بجے بعد دوپہر اور جوارش جالینوس 6 گرام صبح و شام کھانا کھانے کے بعد دیں۔
4) زکام و نزلہ ہو تو تریاق نزلہ 7 گرام عرق گاؤزبان 75 ملی لیٹر کے ساتھ کھائیں۔
5) اگر ضعف اعصاب و خلل معدہ سے دردسر ہو تو خبث الحدید دو ملی گرام مرجان دو ملی گرام، خمیرہ گاؤزبان یا جوارش جالینوس 7 گرام ملا کر عرق بادیان 100 ملی لیٹر شربت بنفشہ پچیس ملی لیٹر کے ہمراہ کھلائیں۔

دردسر دائمی و نزلی میں اطریفل زمانی 7 ماشہ سے 9 گرام تک عرق گاؤزبان 150 ملی لیٹر کے ساتھ سوتے وقت استعمال کرائیں۔

دردسر کہنہ میں جو معدہ اور آنتوں میں فضلات کی وجہ سے ہوتا ہے اطریفل ملین 7 سے 9 گرام تک عرق گاؤزبان پچیس ملی لیٹر کے ساتھ صبح یا رات کو سوتے وقت استعمال کریں۔

دردسر ضعف دماغی میں حب برہمی یا خمیرہ گاؤزبان عنبری جواہر والا۔

منتخب مجربات و مرکبات:

5 گرام مرجان دو ملی گرام کو عرق گاؤ زبان 150 ملی لیٹر کے ہمراہ استعمال کرائیں۔
اکسیر دردسر: کشنیز خشک' دانہ الائچی خورد' پوٹاشیم برومائیڈ' فناسٹین ہر ایک 6 گرام سفوف بنالیں' 2 گرام چائے یا عرق بادیان کے ساتھ دیں درد فوراً دور ہو جاتا ہے۔
تریاق صداع: ہر قسم کے درد اور بخار کو نافع ہے فیناسٹین پچیس گرام کیفین سائٹراس بارہ گرام' قند سفید 75 گرام گیرو چار ملی گرام ملا کر پیس لیں اور دو گرام کھلائیں۔
دوا: ہیضہ اور خوذہ میں بھی مفید ہے۔ بندق ہندی (ریٹھ) قدرے زعفران کے ہمراہ پانی میں پیس کر ناک میں ڈالیں حجرارمنی' جواکھار' کا پھل ہر ایک 3 گرام کو پیس کر روغن چنبیلی یا روغن نرگس پچیس ملی لیٹر ملا کر سر پر ملیں اور مہندی اور سوئے کے پتوں کا بھرتہ بنا کر سر پر باندھیں۔
روغن عجیب: ست اجوائن' ست پودینہ ہر ایک بارہ گرام' کافور پچیس گرام' کاربالک ایسڈ چھ گرام سب کو ملا کر شیشی میں رکھ لیں پیشانی اور کنپٹی پر لگائیں نہایت مفید طلاء ہے۔
نلخلہ: آہک چونا بجھا ہوا' نوشادر ہر ایک بارہ گرام دونوں کو علیحدہ علیحدہ باریک پیس کر ملالیں اور شیشی میں محفوظ رکھیں عند الضرورت تھوڑے تھوڑے وقفہ سے سنگھائیں یہ مشہور انگریزی دوا ایمونیا کارب کا بدل ہے اور اس کی دردسر عصبی میں پوٹاشیم برومائیڈ' 1 گرین' فناسٹین 5 گرین دونوں کو ملا کر ایک پڑیہ بنالیں اور ایسی ایک پڑیہ دن میں دوبار استعمال کرائیں۔ ضعف دماغ واعصاب کی صورت میں سنوجن یا نروگریا ملٹی وٹامن کی گولیاں استعمال کرائیں جب کمی وخرابی خون کی وجہ سے دردسر ہو تو ذیل کا نسخہ دینا نفع بخش ہے:

فرائی ایٹ ایمونیا سائٹراس	10	سب کو بخوبی ملالیں ایسی ایک ایک خوراک دوا دن میں دو مرتبہ دیں۔ آتشکی دردسر میں پوٹاشیم آیوڈائیڈ ایک ایک دن میں تین چار مرتبہ دیں۔
سپرٹ ایمونیا ایرومیٹک	20 قطرے	
ٹنکچر کارڈمم کمپونڈ	30 قطرے	
ٹنکچر کلمبا	30 قطرے	
سپرٹ کلوروفارم	20 قطرے	
انفیوژن آرنسیائی	250 گرام	

ذیل کا نسخہ اکثر قسم کے دردسر کی معدی میں نافع ہے:

ایسڈ نائیٹروہائیڈروکلورک ڈل	10 منم
ٹنکچر جنشن کو	30 منم
ٹنکچر نکسوامیکا	10 منم
سپرٹ آرنشیائی	20 منم
ایکوا	25 ملی گرام

سب کو بخوبی ملا کر ایسی ایک ایک خوراک دن میں دو مرتبہ بعد از غذا دیں خون کی قلت اور رقت سے دردسر ہو تو ذیل کا نسخہ نہایت مفید ہے۔

کیلشیم لیکٹیٹ ٹنکچر کیپسیکم کلوروفارم واٹر	1000 ملی لیٹر 1/2 قطرے 250 ملی لیٹر	سب کو بخوبی ملا کر اور ایسی ایک ایک خوراک دن میں دو یا تین مرتبہ استعمال کرائیں

اگر ہائی بلڈ پریشر کی وجہ سے دردسر ہو تو ایمائل نائٹریٹ کا ایمپول توڑ کر سنگھائیں اور بعد ازاں بلڈ پریشر کا علاج کریں۔

اگر خون کے دباؤ کی کمی اس کا باعث ہو تو پٹ یوٹرین ہاف سی سی کی جلدی پچکاری کریں اور عمدہ مقویات کھلائیں۔

جگر کی خرابی کے باعث اگر دردسر کی شکایت ہو تو جگر کی اصلاح لازم ہے مندرجہ ذیل نسخہ استعمال کرائیں۔

ایمونیا کلورائیڈ سوڈا سلفاس ایکسٹریکٹ ٹراکسی سائی لیکوئیڈ سیرپ آف اورنج ایکوا کلورافارم	650 ملی لیٹر 650 ملی لیٹر 20 قطرے 20 قطرے 25 ملی لیٹر	سب کو ملا کر مکسچر بنالیں اور ایسی تین خوراک روزانہ دیں اس دوا کے استعمال سے جگر کی خرابیاں دور ہو جاتی ہیں سدے کھل جاتے ہیں اور نظام جسمانی پر بہت اثر پڑتا ہے۔

غذا اور پرہیز:

دردسر گرم (سادہ، صفراوی و دموی اور خماری) میں خرفہ کا ہو، شلجم، پالک، لوکی، ککڑی، آش جو، دال مونگ، سنگترہ، انار، مالٹا وغیرہ سرد میوے اور سبزیاں دیں۔ گوشت، انڈا، گرم مصالحہ، شراب وغیرہ محرک اور گرم چیزوں سے پرہیز کرائیں دردسر صفراوی و خماری میں لیموں و آلو بخارا اور انار دانہ بھی استعمال کرائیں۔

دردسر سرد (سادہ، بلغمی و سوداوی) شرکی معدی نزلی اور بیضہ خوذہ کرمی میں گوشت کا شوربہ، پرندوں کا گوشت، زردی بیضہ چائے نخود آب، دال مونگ اور چپاتی دیں برف، سرد پانی، چاول، دودھ، دہی، آلو، ماش کی دال، اروی، بینگن، سرکہ اور پیاز سے پرہیز کرائیں دردسر بلغمی معدی و کرمی میں فاقہ بہتر ہوتا ہے دردسر بخاری میں غذا میں کشنیز خشک مقدار کثیر میں ڈالیں بیضہ و خوذہ میں پرہیز کی زیادہ ضرورت ہوتی ہے اس لئے پوری پابندری کرنی چاہیئے۔

دردسر خفہ و جماعی میں پرندوں کا گوشت، بیضہ نیم برشت اور فالودہ دیں۔

دردسر ضربی میں ترش انار کا پانی دیں دردسر حس دماغی میں کلہ پائچہ دیں اور دردسر ضعف دماغی میں پرندوں کا گوشت، زردی بیضہ مرغ جانوروں کا بھیجا اور مغزیات کھلائیں۔

آدھے سر کا درد

اُردو نام	طبّی نام	ڈاکٹری نام
آدھا سیسی	شقیقہ	ہیمی کرینیا Hemi Crania
آدھے سر کا درد	صداع نصفی	مگرین Migrain

<u>یادداشت:</u> ہیمی کرینیا دو یونانی الفاظ ہیمی بمعنی نصف اور کرینئین بمعنی کھوپڑی سے مرکب ہے مگرین بھی ہیمی کرینیا سے بگڑ کر بنا ہے۔

<u>تعریف و ماہیت:</u> یہ نوبتی یا دورے سے ہونے والا درد ہے جو عموماً آدھے سر میں اور کبھی سارے سر میں ہوتا ہے اس میں

تشنج ہو کر پہلے سر کے ایک طرف کی رگیں سکڑ جاتی ہیں اور ان میں انبساط ہو کر خون زیادہ ہو جاتا ہے جس کے دباؤ سے درد محسوس ہوتا ہے۔

اسباب: اکثر موروثی ہوتا ہے اور عورتیں زیادہ مبتلا ہوا کرتی ہیں عرصہ تک حیض نہ آنا' خون میں کسی قسم کی خرابی' فاقہ کشی' کمزوری' بدہضمی' بے خوابی' تیز روشنی میں نظر کرنا' تیز بو سونگھنا' کثرت مجامعت' سمیت ملیریا یا گردے کے بعض امراض اور کبھی باؤ گولہ سے بھی ہوتا ہے۔

علامات: بدن میں جو خلط غالب ہو اس کی مخصوص علامات موجود ہوں گی ریاح کے سبب ہوگا تو سر میں ہلکا پن پایا جائے گا البتہ جس طرف درد ہوتا ہے اس جانب کھچاؤ زیادہ معلوم ہوتا ہے کانوں میں سنسناہٹ کی آوازیں آتی ہیں' درد شروع ہونے سے پہلے طبیعت کسلمند اور سست ہو جاتی ہے دوران سر ہوتا ہے آنکھوں کے سامنے چنگاریاں سی اڑتی ہیں پھر کنپٹی اور ابرو پر ہلکا ہلکا درد ہوتا ہے جو بتدریج بڑھ جاتا ہے اور بالآخر اس قدر سخت ہو جاتا ہے کہ گویا سر پھٹا جارہا ہے جی متلاتا ہے اور ابکائیاں آتی ہیں آخر کار ایک کنپٹی میں درد رہ جاتا ہے اور دو تین گھنٹہ سے لے کر 24 گھنٹہ تک اور کبھی دو تین روز تک رہتا ہے اور جب افاقہ ہونے لگتا ہے تو مریض کو نیند آنے لگتی ہے سو کر اٹھتا ہے بالکل تندرست ہوتا ہے مگر عموماً تین چار ہفتہ کے بعد پھر درد کا دورہ ہوتا ہے۔

اصول علاج:

1) سبب کی تشخیص کے بعد جس خلط کا غلبہ ہو دردسر حار یا دردسر بارد کے مطابق علاج کریں یعنی خون یا صفرا کا غلبہ ہو تو دردسر حار کا علاج کریں اور سودا یا بلغم کا غلبہ ہو تو دردسر بارد کی دوائیں استعمال کرائیں۔

2) درد کی حالت میں مریض کو الگ ہوا دار اور قدرے تاریک کمرے میں لٹا دیں اور مریض سے زیادہ باتیں نہ کریں نہ اس کے پاس شور و غل ہونے دیں اور کوشش کریں کہ اسے نیند آجائے۔

3) اگر درد بہت زیادہ ہو تو کوئی مسکن دوا مثلاً اکسیر دردسر یا تریاق صداع دو گرام دیں کنپٹی پر روغن عجیب کی مالش کریں اگر پیٹ بھرا ہوا معلوم ہو تو مریض کو قے کرائیں۔

4) جب درد میں تخفیف ہو جائے تو سبب معلوم کر کے اسے دور کریں۔

دستور العلاج:

دورہ کی حالت میں دردسر کی عام ہدایات پر عمل کریں اور درد کی تسکین کی سعی کریں درد کے سکون پر غور کریں اگر گرم خلط درد کا سبب ہو تو سر یا پیشانی یا ناک کی رگوں کی فصد کرانا بہت مفید ہوتا ہے اور دردسر صفراوی و دموی کے طریق پر منضج و مسہل کریں دوسرے یا تیسرے مسہل میں خاص دماغ کے تنقیہ کے لئے حب ایارج 9 گرام رات کو کھلا کر صبح کو مسہل پلائیں اگر مسہل کے بعد بھی درد باقی رہے اور پوری طرح آرام نہ ہوا ہو تو حب ہندی ایک عدد یا اطریفل صغیر بارہ گرام استعمال کرائیں۔

2) تسکین درد کے لئے (سعوط) مغز سمندر پھل ایک عدد شیر بز میں پیس کر یا کافور ایک گرام کو روغن گل ڈیڑھ گرام میں حل کر کے ناک میں ٹپکائیں اور زعفران ایک سرخ' رسوت ایک گرام کو عرق گلاب میں پیس کر طلاء کریں۔

3) یا مغز جمالگوٹہ پانی میں گھس کر درد کے مخالف جانب کی کنپٹی پر روپیہ کے برابر طلاء کریں اس سے آبلہ پیدا ہوگا اس پر مکھن لگائیں۔ آفتاب کی طرف منہ کر کے ناس لیں۔

اگر شقیقہ کا سبب خلط بارد بلغمی یا سوداوی ہو تو بلغمی و سوداوی دردسر کے طریق پر تنقیہ کے بعد رائی کو گرم پانی میں پیس

کریا مغز بادام تلخ دو عدد روغن سرسوں میں پیس کر لیپ کریں جب سوزش پیدا ہو تو صاف کر کے روغن چنبیلی کی مالش کریں۔

نوشادر دو ماشہ، قرنفل کلاہ والا دو عدد کو کریلے کے پانی میں پیس کر شیر بز بارہ ملی لیٹر اضافہ کر کے ناک میں ٹپکائیں۔

نفوخ اس سلسلہ میں بھی مفید ہے۔

حب شقیقہ: شقیقہ اور درد گوش میں مفید ہیں افیون، کافور، بزرالبنج ہر ایک گرام پیس کر مسور کر برابر گولیاں بنالیں ایک یا دو گولی روغن گل میں حل کر کے ٹپکائیں۔

سعوط: جو شقیقہ بارد کے لئے مجرب ہے شورہ قلمی 5 گرام، فلفل دراز 3 گرام دونوں کو پیس کر جانب مخالف نتھنے میں سنگھنا یا بطور نسوار استعمال کرنا مفید ہے۔

نزوق شقیقہ: مرکی، اقاقیا، دم الاخوین، انزروت، صبر زرد، گل ارمنی، بزرالبنج، صمغ عربی، کتیرا، زعفران، اشق ہر ایک ایک گرام کو باریک پیس کر مرغی کے انڈے کی سفیدی اور اسپغول کے لعاب میں ملالیں اور دو کاغذ روپیہ کے برابر کاٹ کر ان میں سوئی سے سوراخ کرلیں اور ان پر دوا لیپ کر کے دونوں کنپٹیوں پر چپکا دیں۔

نکتہ: اکثر ان اجزا میں کمی بیشی بھی کی جاتی ہے چنانچہ کبھی صرف گوند کتیرا، افیون، زعفران استعمال کرتے ہیں اگر معدہ غذا سے پر ہو اور بخارات اٹھ کر درد شقیقہ کا موجب ہوں تو گرم پانی 750 ملی لیٹر میں سکنجبین سادہ پچاس ملی لیٹر نمک طعام بارہ گرام ملا کر پلائیں اور قے کرائیں بعدہ مذکورہ داخلی اور خارجی تدابیر حسب ضرورت استعمال کریں۔

دستور جدید

مقام درد پر روغن عجیب دس قطرے مالش کریں یا قرص مثلث ایک عدد پانی میں یا مرکی دو گرام سرکہ میں پیس کر لگائیں سفوف عصابہ وشقیقہ دس گرام کھلائیں۔

اگر ان تدابیر سے آرام نہ ہو تو ریٹھے کا پوست پانی میں پیس کر دو تین قطرے ناک میں ٹپکائیں۔

ہر تیسرے روز رات کو سوتے وقت حب ایارج 7 گرام گھی سے چپڑلیں اور ورق نقرہ میں ملفوف کر کے عرق گاؤزبان 75 ملی لیٹر مصری ایک تولہ کے ساتھ کھلائیں۔

حب ہندی ایک عدد کو شربت اسطوخودوس پچیس گرام کے ساتھ صبح و شام کو کھائیں۔

اگر دماغ ضعیف ہو تو کشتہ مرجان سادہ دو ملی گرام یا جواہر والا ایک ملی گرام خمیرہ گاؤزبان سادہ بارہ گرام یا جواہر والا پانچ گرام میں ملا کر کھلائیں۔

سیندور کو کاغذ پر لگا کر فتیلہ بنائیں اور اسے سلگا کر اس کا دھواں درد کے مخالف جانب کے نتھنے میں دیں۔

منتخب مجربات و مرکبات:

حب شقیقہ: شقیقہ وعصابہ میں مفید ہے۔ تخم جوز ماثل سوا تین گرام، ریوند چینی ڈھائی گرام، زنجبیل سوا گرام کوٹ چھان کر اسپائرین چالیس ملی گرام اضافہ کریں چھبیس گرام گولیاں بنا کر صبح و شام ایک ایک گولی کھلائیں۔

حب ہندی: دردسر (شقیقہ) و ہیضہ کے لئے مفید ہے ایلوا، چرائتہ ہر ایک دو گرام، جائپھل 4 گرام، زیرہ سفید ایک جوز ہر ایک 6 گرام کوٹ چھان کر نک چھکنی کے پانی میں گوندھ کر 28 گولیاں بنائیں اور ایک گولی صبح و شام پانی کے ساتھ کھلائیں۔

کاغذی: شقیقہ کے لئے مفید ہے افیون، کتیرا ہر ایک بیس ملی گرام، زعفران دس ملی گرام، کافور ایک گرام حل کر کے کاغذ پر لگا کر مقام درد پر چسپاں کریں۔

ڈاکٹری علاج:

ہدایات مندرجہ علاج طبّی پر عمل کریں دورے کی حالت میں 65 ملی گرام یا 130 ملی گرام کیلومل یا بلیو پل گرم پانی کے ساتھ کھلائیں مقامی طور پر مسٹرڈ پلاسٹر یا کافور اور مینتھول ہم وزن ملا کر مقام ماؤف پر لگائیں پاؤں کو گرم پانی کی بوتلوں سے گرم رکھیں فیناسٹین' فینازون' اسپرین' کیفین اور برومائیڈ کے مرکبات میں سے کسی ایک کو منفرداً یا مجموعاً استعمال کرائیں (نسخہ دافع درد)۔ اس غرض کے لئے نہایت مفید ہے اس کی ایک پڑیہ فوراً گرم پانی کے ساتھ دیں اگر درد بند ہو جائے تو بہتر ہے ورنہ دو گھنٹے کے بعد ایک ایسی پڑیہ اور کھلا دیں۔

ڈائی ہائیڈروار گوٹامین ٹارٹریٹ نصف ملی لیٹر کا زیر جلد ٹیکہ لگانے سے اکثر و بیشتر درد کے دورہ کو آرام ہو جاتا ہے۔

اگر دردسر کمی خون یا عام جسمانی کمزوری کے باعث ہو تو وٹامن بی 12 (ہٹامین) کا استعمال بہت مفید ثابت ہوتا ہے۔ 250 مائیکروگرام کا ہر تیسرے دن عضلاتی ٹیکہ لگائیں۔

اگر دردسر نہایت شدید ہو اور اسپرین والے نسخہ سے فائدہ نہ ہو تو لیوی نال 32 ملی گرام دن میں دوبار پانی کے ساتھ استعمال کرائیں فوری تسکین حاصل ہوگی وقفہ کی حالت میں مریض کے ہضم اور معدے کی اصلاح کریں غذا باقاعدہ اوقات پر لطیف اور زود ہضم دیں مناسب ورزش کرائیں زیادہ دماغی اور جسمانی محنت سے مریض کو محفوظ رکھیں دوا ذیل کا نسخہ استعمال کرائیں:

لائیکر ٹرائی نائٹرمینی ٹنکچر نکسوامیکا ایسڈ فاسفورک ڈل ایکوا کلوروافارم	6 قطرے 5 ملی لیٹر 15 ملی لیٹر 150 ملی لیٹر	سب کو بخوبی ملا کر رکھ لیں اس میں سے ایک چمچہ چائے بھر 9 بجے صبح کو اور ایک چمچہ چائے بھر 9 بجے شب کو پلا دیا کریں۔

غذا و پرہیز:

درد کی حالت میں غذا نہ کھلائیں اس کے بعد کھچڑی' شوربا' نخود آب' مونگ کی دال' چپاتی' مرغ اور بکری کا مغز دیں' آلو' بینگن' گوبھی' دال ماش' اروی' پیاز' تیل اور زیادہ شیریں اشیاء سے پرہیز کریں۔

دردابرو

اُردو نام	طبّی نام	ڈاکٹری نام
ابرو کا درد	عصابہ	تک دولوری Ticdouloureux

تک دولوری فرانسیسی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی ''تکلیف دہ'' ہیں۔

یادداشت: فی الحقیقت یہ عصبی مرض ہے اور اس لئے اس کا بیان امراض اعصاب کے ماتحت ہونا چاہئے مگر چونکہ عصابہ و شقیقہ میں ایک حد تک بہت مشابہت ہے اور اکثر اطباء نے اسے دردسر کے تحت بیان کیا ہے اس لئے ہم نے اس کا تذکرہ اسی مقام پر کر دیا ہے۔

کیفیت و ماہیت: ایک یا دونوں ابروؤں میں اور کبھی چہرہ میں درد ہوتا ہے درد پانچویں عصب دماغی میں یا اس کی کسی شاخ میں ہوا کرتا ہے۔

اسباب: گرم بخارات کا چڑھنا' سردی لگنا یا ٹھنڈے پانی سے غسل کرنا نیز بدہضمی' خون کی کمزوری' دائمی قبض' آنکھ' ناک یا

دانتوں کا کوئی مرض' گاہے ملیریا نقرس یا گھنٹیا کی سمیت' کبھی گرمی کے زمانہ میں دھوپ میں دیر تک رہنے کے بعد سرد کمرہ میں داخل ہونے سے ہوجایا کرتا ہے۔

علامات: مریض اپنی آنکھیں اوپر نہیں اٹھا سکتا اور اوندھے منہ پڑا رہتا ہے آنکھیں اِدھر اُدھر گھمانے سے قاصر رہتا ہے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس کی پیشانی پھٹی جارہی ہے۔

فروق الامراض:

دردشقیقہ اور درد ابرو میں مشابہت کی وجہ سے تشخیص کرنے کی ضرورت ہوتی ہے درد ابرو (عصابہ) کی تکلیف آفتاب کے نصف النہار سے ڈھل جانے کے بعد کچھ نہ کچھ باقی رہتی ہے گو کم ہوجاتی ہے لیکن کلیتاً موقوف نہیں ہوتی دردشقیقہ میں سورج ڈھل جانے کے بعد درد موقوف ہوجاتا ہے اور مریض کو بعد دوپہر اگلے دن صبح تک آرام رہتا ہے جوں جوں سورج چڑھتا جاتا ہے درد بڑھتا جاتا ہے بقول جالینوس دردعصابہ سر کے عرض میں ہوتا ہے اور دردشقیقہ طول میں۔

اصول علاج:

قریب راستہ سے مادہ خارج کرنے کی تدبیر کریں سرد دوائیں سنگھائیں تاکہ دماغ میں سردی پہنچے اور بخارات لوٹ جائیں مادہ کو نیچے کی طرف مائل کرنے کی تدبیر کریں ٹھنڈک پہنچانے اور بخارات کو روکنے والی غذائیں دیں۔

دستور العلاج:

نکسیر جاری کریں یا قیفال کی فصد کھولیں تاکہ سر کا تنقیہ ہوجائے سرکہ اور کافور سنگھائیں امالہ مواد کے لئے مریض کے ہاتھوں اور پیروں کے تلوے کسی سخت کپڑے سے دھوتے جائیں ٹھنڈا پانی مریض کے سر پر ڈالیں' دونوں ابروؤں کے درمیان ایک جونک لگائیں نوشادر معدنی تین گرام' کافور ایک گرام' عرق پودینہ پچیس ملی لیٹر' روغن چنبیلی بارہ ملی لیٹر سب کو ملا کر سنگھائیں۔

شیاف طباشیر:

طباشیر' افیون' زعفران' شکر مصری مساوی الوزن سفوف کریں اور شیر بز میں گوندھ کر شیاف بنائیں اور خشک کر کے رکھ لیں روغن گل یا روغن بنفشہ میں گھس کر ناک میں ٹپکائیں۔

2) اگر درد دیرینہ ہو تو بابونہ مرزنجوش' ہر ایک پچیس گرام پوٹلی میں باندھ کر پانی میں پکائیں اور درد کی جگہ سینک کریں اگر قبض ہو تو اطریفل زمانی 9 گرام عرق سونف 160 ملی لیٹر کے ساتھ کھلائیں۔

گرمی بجھانے کے لئے آش جو یا ماء الجبن پلائیں اور کافور کو روغن گل میں حل کر کے ناک میں ٹپکائیں۔

3) اگر نزلہ رکنے یا زکام بند ہوجانے سے درد پیدا ہوا ہو تو سنا مکی 7 گرام' عرق گلاب نوے ملی لیٹر میں جوش دے کر پلانا یا اصل السوس 6 گرام کا جوشاندہ پلانا اور بابونہ کو جوش دے کر پیشانی پر لیپ کریں یا چھینکیں لانے کے لئے کرفس کے پھول خشک پیس کر پھول سنگھانا مفید ہیں۔

اگر درد کا سبب سوء مزاج گرم ہو تو شیرہ تخم خیارین' شیرہ تخم خرفہ' شیرہ کشنیز خشک ہر ایک 5 گرام پانی میں پیس کر چھان کر شربت بنفشہ پچیس ملی لیٹر ملا کر پلائیں اور رات کو اطریفل کشنیزی بارہ گرام کھلائیں۔

دستور جدید:

درد کی تسکین کے لئے اکسیر دردسر 2 گرام کھلائیں۔

ابرو اور کنپٹی پر روغن عجیب یا بام کی مالش کریں۔
تریاق عصابہ متواتر دو ہفتے کھلاتے رہیں۔

منتخب مجربات و مرکبات:

تریاق عصابہ و شقیقہ' اسطوخودوس 6 گرام' کشنیز خشک چار گرام' فلفل سیاہ چھ عدد' سب کو نوے ملی لیٹر پانی میں پیس کر طلوع آفتاب سے پہلے بلا شیرینی پلائیں مگر دوا پینے کے بعد تباشہ یا ذرا سی مصری کھلادیں کیونکہ بعض مرتبہ اسے پینے کے بعد قے ہوجاتی ہے عصابہ اور شقیقہ دونوں کے لئے نہایت مفید اور مجرب ہے۔

نسوار' سمندر پھل' مرچ سیاہ دکھنی ہر ایک ایک عدد' نوشادر ایک گرام تینوں کو باریک پیس کر آفتاب کی طرف منہ کر کے ناس لیں عصابہ' شقیقہ اور دردسر شرکی میں نہایت مفید ہے۔

نفوخ جو دردشقیقہ اور عصابہ کے لئے مفید ہے نوشادر' زرد چوب ہر دو برابر پیس کر ناک میں پھونکیں یا گیندے کے پتے کوٹ کر پانی نکالیں اور اس میں مرچ سیاہ ایک گرام پیس کر درد والی جانب کے نتھنے میں ٹپکائیں۔

علاج ڈاکٹری:

ہدایات مندرجہ علاج طبی کو پیش نظر رکھیں اور اصل سبب مرض کو معلوم کر کے رفع کرنے کی کوشش کریں قبض ہو تو فوراً دفع کریں اور دانت ناک یا کان وغیرہ کی کسی خرابی یا ملیریا' یا آتشک کی وجہ سے درد عصابہ ہو تو ان کا علاج کریں وقتی طور پر رفع درد کے لئے اینٹی پائرین' اسپرین' پائرمیڈون' فناسین وغیرہ کا استعمال کریں یا سارِیڈان' کوڈو پائرین وغیرہ کا استعمال کریں مسکن دوا نہایت مفید ہے ذیل کا نسخہ بھی درد کو تسکین دیتا ہے۔

بیوٹل کلورل ہائیڈریٹ	سوا تین گرام
ٹنکچر جل سیمیائی	8 قطرے
ٹنکچر کینے بس انڈیکا	5 قطرے
گلیسرین	5 ملی لیٹر
ایکوا	25 ملی لیٹر سب کو ملالیں اور ایسی ایک خوراک نصف گھنٹہ کے وقفہ سے دو تین مرتبہ دیں۔

اگر ان تدابیر سے فائدہ نہ پہنچے تو بجلی اور لاشعاعوں کا علاج کریں نووکین ایڈرنالین کا نصف فیصدی طاقت کے محلول کا اور الکوحل کا ٹیکہ بھی موثر اور مفید ہے اس مرض کا عمل یا اور داغ دینے سے بھی علاج کیا جاتا ہے۔

غذا اور پرہیز:

گیہوں کی چپاتی' ترکاری کے شوربہ کے ساتھ دیں ٹھنڈی ترکاریاں مثل پالک' خرفہ وغیرہ دیں نیز سرکہ اور دھنیا زیادہ استعمال کرنا فائدہ مند ہے۔ پرہیز گرم اشیاء' آلو بینگن' میتھی' گڑ' تیل وغیرہ سے پرہیز کریں۔

دماغ کی کمزوری

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
دماغ کی کمزوری	ضعف دماغ	سریبرال انیمیا Cereberal Anaemia

کیفیت وماہیت:

جب دماغ کے تمام یا بعض حصوں میں خون معمولی مقدار سے کم پہنچتا ہے تو دماغ غذا کی کمی اور پرورش کے نقص سے کمزور ہوجاتا ہے یہ بذات خود مرض نہیں ہے بلکہ دوسرے مرضی حالات کی ایک علامت ہے۔

اسباب:

تمام وہ اسباب جو دماغ کی طرف خون کے دوران کو کم کرتے ہیں مثلاً دماغی شریانوں میں صلابت یا سدہ پڑجانا' جلق' جریان منی' احتلام کی کثرت' زیادہ جسمانی محنت' عام جسمانی کمزوری' غذا کے بعد فوراً جماع میں مشغول ہوجانا' آرام کی کمی' زیادہ دماغی محنت' دائمی قبض' دائمی نزلہ' غذا کی کمی' ناقص غذا اکثر قسم کے عصبی اور عام جسمانی امراض۔

علامات:

اکثر ہلکا ہلکا سردرد رہتا ہے معمولی دماغی یا جسمانی محنت جماع یا احتلام کے بعد شوروغل اور سردی گرمی کے اثر سے درد میں زیادہ ہوجاتی ہے پھر جب دماغ کو کافی عرصہ تک آرام دیا جاتا ہے تو درد میں تخفیف ہوجاتی ہے۔ دماغی افعال اور قوتیں مثلاً حافظہ' بینائی وشنوائی وغیرہ کمزور ہوجاتی ہیں طبیعت ہروقت پژمردہ' ست وپریشان رہتی ہے سرچکراتا ہے کبھی آنکھوں کے سامنے اندھیرا سا آجاتا ہے کانوں میں باجے بجتے ہوئے سنائی دیتے ہیں اکثر نزلے اور زکام کی شکایت رہتی ہے ناک بالعموم بہتی رہتی ہے شدت مرض میں آنکھوں کی پتلیاں پھیل جاتی ہیں اور کم وبیش تشنجی دورے ہونے لگتے ہیں کبھی غشی بھی طاری ہوجاتی ہے۔

اصول علاج:

شدت مرض اور بے ہوشی کے حالت میں مریض کو آرام سے نرم بستر پر لٹائے رکھیں اور اس کے پلنگ کی پائتی کسی قدر اونچی کردیں تاکہ خون دماغ کی طرف زیادہ جائے اطراف کو باندھ دیں سعوطات سے تحریک کریں اور مقویات دیں معمولی حالات میں اصل سبب معلوم کرکے اسے دور کریں مریض کو کھلی اور تازہ ہوا میں سبز مقامات پر ننگے پاؤں چہل قدمی اور معتدل ریاضت کرائیں سبزیاں' پختہ پھل اور مغزیات' غذا منی اور زود ہضم' مکھن' دودھ وغیرہ زیادہ استعمال کرایا کریں غیر معمولی دماغی کام اور گفتگو سے پرہیز کرائیں۔

دستور العلاج:

شدت مرض اور بے ہوشی میں نکچھ آب قدرے پانی نکال کر سنگھائیں یا جند بیدستر فلفل سیاہ وغیرہ کی نسوار دیں قبض ہو تو رفع کریں' شراب انگوری پچاس ملی لیٹر یا ماء اللحم عرق گلاب' آب سیب ہرایک ساٹھ ملی لیٹر میں ملا کر پئیں' دوا المسک معتدل جواہر والی یا خمیرہ گاؤزبان عنبری جواہری والا 3 گرام' عرق بید مشک یا عرق عنبر ساٹھ ملی لیٹر میں حل کرکے پلائیں' معمولی حالات میں اصل سبب مرض کو دور کریں سر پر روغن لبوب' سبعہ یا روغن بادام کی مالش کریں جسم پر بھی روزانہ سرسوں وغیرہ کا تیل ملیں اور نہلائیں دوا کے طور پر کشتہ مرجان جواہر والا ؛ بن مائیکروگرام خمیرہ گاؤزبان عنبری 7 گرام یا جواہر والا 5 گرام میں ملا

کر روزانہ کھلایا کریں یا بہ حریرہ استعمال کرائیں۔

حریرہ تقویت:

مغزبادام شیریں 5دانہ' مغزتخم کدوشیریں' مغزتخم تربوز' صمغ عربی' نشاستہ ہرایک تین گرام نبات سفید پچیس گرام پانی یا شیر گاؤ میں پیس کر دھیمی آنچ پر رکھیں جب غلیظ ہوجائے تو اتار کر رکھالیں۔

نکات:

1) یہ نسخہ دماغ کی خشکی' نزلہ اور خشک کھانسی کے لئے بھی بہت مفید ہے۔

2) انصباب نزلہ و مواد رقیقہ کی صورت میں اس میں تخم خشخاش سفید تین گرام اور کوکنار ایک عدد اضافہ کریں۔

3) اگر زیادہ تر طبیب منظور ہو تو شیر بز یا شیر گاؤ 125 ملی لیٹر کا اضافہ کردیا کریں۔

4) اگر معدہ ضعیف ہو تو اس سے نشاستہ اور صمغ عربی کو نکال دیں اور دانہ الائچی خورد ایک گرام اضافہ کریں۔

دستور جدید:

1) کشتہ مرجان دو رتی' خمیرہ گاؤزبان بیس ملی گرام میں ملائیں اور ورق نقرہ لگا کر عرق گاؤزبان ساٹھ ملی لیٹر' شربت بنفشہ پچیس ملی لیٹر کے ساتھ کھلائیں۔

2) دوار المسک معتدل 7 گرام' ماء اللحم عنبری چھتیس ملی لیٹر' شربت انار یا شربت سیب بارہ ملی لیٹر کے ساتھ دیں۔

3) اطریفل دماغ افروز بارہ گرام صبح شام شیر گاؤ 250 ملی لیٹر اور مصری بقدر ذائقہ کیساتھ دیں۔

4) ضعف ذہن و حافظہ جب برہمی دو گولیاں صبح شام پانی کے ساتھ کھلائیں۔

5) اگر تصفیہ دماغ کی ضرورت ہو تو اطریفل صغیر یا اطریفل اسطوخودوس 7 گرام' عرق گاؤزبان 75 ملی لیٹر کے ساتھ کھلائیں۔

منتخب مجربات:

معجون مقوی دماغ' مغزبادام' مغزچلغوزہ' مغزاخروٹ بیخ زعفران' بابونہ ہرایک پچیس گرام' آرد زنجبیل' فلفل دراز' کشتہ مرجان' کشتہ نقرہ' کشتہ فولاد ہرایک بارہ گرام' ادویہ کو باریک پیس کر کشتے ملائیں اور روغن بادام سے چرب کرکے سہ چند شہد کے ساتھ معجون بنائیں صبح و شام تین گرام شیر گاؤ 250 ملی لیٹر کے ساتھ کھلائیں۔

علاج ڈاکٹری:

ہدایات مندرجہ علاج طبی پر عمل کریں اور مریض کو مقوی اعصاب و جسم دوائیں دیں مثلاً ایسٹن سیرپ' سیرپ گلیسروفاسفیٹس کمپونڈ ایک چمچہ' بے ہوشی اور تشنج کی حالت میں ایمونیا سنگھائیں اگر کمی خون کے باعث ہو تو وٹامن بی 12 کا استعمال موثر و مجرب ہے- 250 مائیکروگرام کا عضلات ٹیکہ ہر تیسرے روز یا 1000 مائیکروگرام کا ہر ہفتے ایک ٹیکہ لگائیں وٹامن بی کمپلکس کی گولیاں بھی مفید ہیں ایک ایک گولی دن میں دو تین مرتبہ بعد از غذا پانی کے ساتھ دیں۔

غذا و پرہیز:

پرندوں کا شوربا یا یخنی' بیضہ مرغ' مسکہ' دودھ حیوانات کے بھیجے' پختہ پھل' مغزیات' تازہ سبزیاں استعمال کرائیں بینگن' مسور کی دال' آلو اروی' گوبھی' باقلا' لہسن' پیاز' زیادہ چائے' تمباکو سے پرہیز کریں۔

سرسام

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
سرسام	سرسام	سیریبرومینجائٹس Cerebro-Meningitis
دماغی پردوں کا ورم	ورم اغشیہ دماغ	منجائیٹس Meningitis
دماغ کا ورم	ورم دماغ	سیریبرائی ٹس Cerebritis

یادداشت:

1) سرسام فارسی لفظ سر اور یونانی لفظ سام سے مرکب ہے اس کے لغوی معنی ہیں مرض سر یا ورم سر (سام کے معنی ہیں مرض یا ورم)

2) منجائی ٹس یونانی الفاظ سے مرکب ہے ملینگ پردے کو اور آئی ٹس سوزش کو کہتے ہیں اس کے معنی ہیں پردے کی سوزش۔

تعریف و ماہیت:

دماغ کے پردوں (ام غلیظ) اور (ام رقیق وغیرہ) میں سے کسی ایک یا دونوں میں یا خود جوہر دماغ یا پردوں اور دماغ سب میں ورم ہوجاتا ہے۔

(یادداشت) اطباء نے اس بارے میں اختلاف کیا ہے کہ جوہر دماغ میں ورم ہوسکتا ہے یا نہیں چنانچہ یوحنا بن سرافیون نے اپنی کناش میں اور محمد بن زکریا رازی نے فاخر میں جوہر دماغ میں ورم کے ہونے سے انکار کیا ہے مگر ابوسہل مسیحی، بوعلی سینا اور علی بن عباسی مجوسی نے دماغ پر ورم کے ہونے کا اعتراف کیا ہے صحیح یہ ہے کہ جوہر دماغ میں ورم ہوتا ہے مگر بہت کم اور جب کبھی ورم ہوتا ہے تو اکثر پردوں میں بھی ورم ہوجاتا ہے چنانچہ اطبائے عصر حاضر کی تحقیق بھی یہی ہے۔

اقسام:

سرسام باعتبار ورم وعدم ورم دوقسم کا ہوتا ہے 1) سرسام حقیقی جس میں دماغ یا اس کے پردوں میں ورم ہوجاتا ہے 2) سرسام غیر حقیقی جس میں جوہر دماغ یا اس کے پردوں میں ورم نہیں ہوتا لیکن غشاء کی خرابی سے دماغ کی طرف ردی بخارات کے چڑھنے سے سرسام کی سی حالت پیدا ہوجاتی ہے اور دردسر اور ہذیان وغیرہ علامات نمودار ہوتی ہیں یہ بالعموم شدید بخاروں، ذات الجنب، نمونیہ حجاب حاجز وغیرہ کے ورم اور وبائی امراض میں ہوتا ہے مادہ مرض کے اعتبار سے سرسام حقیقی دوقسم کا ہوتا ہے حار (گرم) اور بارد (سرد) پھر ان میں سے ہرایک کی دوقسمیں ہیں 1) دموی جو خون سے پیدا ہوتا ہے اس کو قرانیطس بھی کہتے ہیں 2) صفراوی جو صفراء سے پیدا ہوتا ہے اس کو قرانیطس خالص کے نام سے نامزد کیا جاتا ہے یہ دونوں سرسام حار کی قسمیں ہیں 3) بلغمی جو بلغم سے پیدا ہوتا ہے اس کو لیثر غس کہا جاتا ہے 4) سوداوی جو سودا سے پیدا ہوتا ہے اس کا کوئی خاص نام نہیں لیکن بعض اطباء نے اس کو لیتارغس کے نام سے موسوم کیا ہے یہ دونوں سرسام بارد کے اقسام ہیں۔

(یادداشت) اطباء نے شقاقلوس اور ماشرا کو بھی اسی مرض کے اقسام میں شمار کیا ہے مگر وہ فی الحقیقت اس مرض کی قسمیں نہیں ہیں اس لئے ان کا بیان الگ درج ہوگا۔

ڈاکٹری میں سرسام کی قسمیں محل وقوع کے اعتبار سے کی جاتی ہیں مثلاً اگر ورم دماغ کی جھلیوں میں ہو تو اس کو منجائیٹس (ورم اغشیہ دماغ) کہتے ہیں اطبائے قدیم نے اس کو قرانیطس کے نام سے نامزد کیا ہے اگر ورم دماغ میں ہو تو اس

کو سر بیرائٹس کہتے ہیں صاحب تذکرہ نے اس کو فلغمونی قرار دیا ہے اور اگر دونوں میں ہو تو اس کو سیریبرو منجائٹس (ورم الدماغ اغشیجا) سے موسوم کرتے ہیں۔

اسباب:

مختلف اسباب سے اخلاط اربعہ (خون، صفرا، بلغم اور سودا) میں سے کسی ایک کا غلبہ و اجتماع موجب ہوتا ہے یہ اسباب سخت گرمی، ضربہ و سقطہ دماغ، شدید سوداوی ودموی امراض مثلاً آتشک، مہلک ملیریا، نمونیہ، انفلوئنزا، وجع المفاصل، نقرس چیچک، تپ محرقہ، ماشرا وغیرہ کی چھوت، شراب کے بکثرت استعمال وغیرہ پر مشتمل ہیں گردہ اور قلب کے امراض نیز مادہ سہل اور عورتوں میں احتباس حیض کی وجہ سے بھی ہو جاتا ہے۔

استعداد:

عورتوں کی نسبت سے مردوں اور 16 سے 45 سال کی عمر میں زیادہ ہوتا ہے بعض نومولود بچوں کو بھی سادہ سرسام ہو جایا کرتا ہے لیکن پانچ سال کی عمر کے بعد شاذ و نادر ہی بچپن میں اس کا وقوع ہوتا ہے۔

علامات منذرہ:

بعض اوقات اصل علامات سے پہلے ذیل کی علامات منذرہ ظاہر ہوتی ہیں مریض کی طبیعت ست اور چڑچڑی ہو جاتی ہے اس کے سر میں درد ہوتا ہے، کبھی چکر بھی آتے ہیں ایک قسم کی بے چینی پائی جاتی ہے نیند کم یا بالکل نہیں آتی۔

علامات:

لیکن عام طور پر مرض کی اصل علامات فوراً ظاہر ہو جاتی ہیں یعنی جوانوں میں سردی لگ کر اور بچوں میں تشنج ہو کر شدید بخار ہو جاتا ہے لیکن بخار کا درجہ حرارت 102 سے زیادہ نہیں ہوتا سخت دردسر، قے، قبض اور حواس خمسہ کے فتور کے علاوہ شدید ہذیان ہونے لگتا ہے جو چند یوم کے بعد کم ہو جاتا ہے آنکھیں سرخ اور اشک آلود ہوتی ہیں مریض کسی ایک طرف ٹکٹکی لگا کر دیکھتا رہتا ہے پتلیاں پھیلتی اور سکڑتی رہتی ہیں اور روشنی محسوس نہیں کرسکتیں مریض بستر کو چنتا یا ہوا میں کسی چیز کو پکڑنے کی کوشش کرتا ہوا پایا جاتا ہے دانتوں کو پیستا ہے سر کو اِدھر اُدھر مارتا ہے اور بالآخر مدہوشی کی حالت میں پڑا رہتا ہے تنفس بے قاعدہ ہوتا ہے پہلے بول و براز بند اور پیٹ کے عضلات سخت اور تنے ہوئے رہتے ہیں دیگر عضلات میں بھی تشنج اور بے حسی ہوتی ہے بالآخر عضلات مفلوج ہو کر ڈھیلے ہو جاتے ہیں بول و براز بے خبر خارج ہو جاتے ہیں شدید گہری نیند طاری ہو جاتی ہے۔ پتلیاں بہت زیادہ پھیل جاتی ہیں اور روشنی سے متاثر نہیں ہوتیں آنکھیں نیم وا ہوتی ہیں چہرہ سکڑا ہوا اور مہیب، جلد سرد اور چپچپی ہو جاتی ہے نبض متواتر صغیر، صلب اور خراب ہو جاتی ہے سانس میں خراٹا پیدا ہو جاتا ہے اور اسی مدہوشی کی حالت میں مریض راہی ملک عدم ہوتا ہے۔

سرسام غیر حقیقی میں ہذیان اور اختلاط عقل دفعتاً رونما ہوتے ہیں اور اس سے پہلے کوئی دوسرا مرض ہوتا ہے جس کی کمی بیشی کے ساتھ سرسام کے عوارض کم و بیش ہو جاتے ہیں اگر سرسام غیر حقیقی، ذات الجنب یا برسام (ورم صدر) کی وجہ سے ہو تو پہلو میں درد کی چبھن ہوتی ہے سانس مشکل سے آتا ہے نبض منشاری ہوتی ہے اور ابتداء میں خشک کھانسی عارض ہوتی ہے اگر حمی محرقہ، بطنیہ اور دیگر وبائی امراض یا رحم و مثانہ وغیرہ کے اورام سے سرسام ہوتا ہے تو ان کی علامات پائی جاتی ہیں۔

دماغی ورم کی صورت میں بے چینی اور ہذیان بہت نمایاں نہیں ہوتے مگر نبض طبعی معیار سے گر جاتی اور نہایت ہی غیر منتظم ہوتی ہے حواس خمسہ میں فتور زیادہ نمایاں ہوتا ہے نیز ابتداء میں جی متلاتا ہے دماغی جھلیوں کے ورم کی صورت میں ابتدا

تشنج زیادہ ہوتا ہے اور بے چینی و ہذیان زیادہ نمایاں ہوتے ہیں مادہ مرض کے لحاظ سے دموی یا قرانیطس میں دائمی تپ' سر کا بوجھ' آنکھ چہرے وزبان کی سرخی' زیادہ ہنسنا' آنسوؤں کا بہنا' مریض کا روشنی سے نفرت کرنا' اور اس کی ناک سے خون کے قطرے ٹپکنا مخصوص علامات ہیں صفراوی یا قرانیطس خالص ہیں بخار کی زیادتی' آنکھ اور ناک کی خشکی' بے خوابی' چہرے اور زبان کی زردی' نبض کی سرعت' مریض کی بستر پر اچھل کود' بکواس اور غصہ وغیرہ علامات زیادہ نمایاں ہوتی ہیں بلغمی یا لیثرغس میں نسیان اور غنودگی' نیند کا غلبہ' ہلکا دائمی بخار' نبض کا عظم اور تفاوت کثرت لعاب دہن' زبان کی سفیدی اور جمائیوں کا زیادہ آنا' پلکوں اور زبان کو حرکت دینے میں دشواری وسستی اہم علامات ہیں سوداوی میں مریض گھبراتا' دوڑتا' فکرمند ہوتا اور گریہ وزاری کرتا ہے اس کی زبان حلق اور دماغ بلکہ تمام بدن پر خشکی غالب ہوتی ہے نیند نہیں آتی اور سانس گھٹتی ہوئی معلوم ہوتی ہیں آنکھیں کھلی اور مبہوت یعنی غیر متحرک ہوتی ہیں بعض اوقات اندر کو دب جاتی ہیں خفیف بخار ہوتا ہے جس میں ہر چوتھے روز شدید تغیر ہو جاتا ہے نبض صلب' قصیر اور متفاوت ہوتی ہے۔

سرسام سلی:

بالعموم خنازیری مزاج کے بچوں کو ایک سے پانچ سال کی عمر میں ہوا کرتا ہے شروع مرض سے کچھ پہلے علامات منذرہ مثلاً کمزوری' تکان' دوار' بخار درد وغیرہ ظاہر ہوتی ہیں بعدہ ان میں شدت پیدا ہو جاتی ہے چلتے وقت بچہ پاؤں کو گھسیٹ کر چلنے لگتا ہے اس کو سبز رنگ کی قے آتی ہے ہضم خراب ہو جاتا ہے بے چینی' بے خوابی اور غنودگی کا غلبہ ہوتا ہے ذرا ذرا سی آہٹ پر بچہ ڈر جاتا ہے اور چونکتا رہتا ہے روشنی کو برداشت نہیں کر سکتا۔

قریباً ایک ہفتہ کے بعد مریض کا دماغ پریشان ہو جاتا ہے وہ چپ چاپ تیوری چڑھائے پڑا رہتا ہے لیکن اسے بار بار تشنج ہوتا ہے اور بار بار چیخیں مارتا ہے مقامی فالج اور ہذیان وغیرہ کی شکایت بھی رونما ہو جاتی ہے اس کے ہفتہ دو ہفتہ بعد مریض ہر وقت بے ہوش پڑا رہتا ہے اس کے بدن کے عضلات ڈھیلے ہو جاتے ہیں اور چند روز کے بعد اچانک سانس بند ہو جانے سے مر جاتا ہے۔

تشخیص:

مختلف قسم کی علامات سے تشخیص میں کافی مدد لی جا سکتی ہے اس کے علاوہ اگر ابتداء میں جی متلاتا اور ابکائیاں آتی ہوں نبض عظیم اور موجی ہو حرارت شدید ہو اور قعر چشم سخت درد ہو تو ورم جوہر دماغ میں اور اگر بار بار تشنج ہو تو ورم پردہ ہائے دماغ کے اگلے حصہ میں ہوا کرتا ہے پھر اگر نبض صلب و منشاری ہو اور درد خاص کھوپڑی میں محسوس ہو تو ورم غشاء صلب میں اور نبض صلب و موجی ہو اور اعراض خفیف ہوں تو ورم غشاء رقیق میں ہوگا ورم جس وقت دماغ کے اگلے حصہ میں پیدا ہوتا ہے اس وقت تخیل بگڑ جاتا ہے اور مختلف چیزوں کے پہچاننے میں دقت ہوتی ہے جب ورم دماغ کے درمیانی حصے میں ہوتا ہے تو قوت فکر خراب ہو جاتی ہے اور انسان صحیح طور پر سوچ نہیں سکتا جب ورم دماغ کے پچھلے حصے میں ہوتا ہے تو قوت حافظہ خراب ہو جاتی ہے اور کوئی چیز یاد نہیں رہتی اور اگر ورم سر کے تمام حصوں میں پھیل جائے تو مذکورہ بالا قوتوں کے سارے افعال بگڑ جاتے ہیں۔

فروق الامراض:

ہذیان سکری (شراب وغیرہ مسکرات کے بکثرت استعمال سے پیدا ہونے والا ہذیان) اور حمی معویہ ہذیانی (موتی جھرا) سے اس کا فرق کرنا ضروری ہے چنانچہ ہذیان سکری میں دردسر نہیں ہوتا اور مریض کے سابقہ حالات سے شراب وغیرہ مسکرات کے بکثرت استعمال کا پتہ چلتا ہے حمی معویہ ہذیانی میں دردسر کم ہوتا ہے نبض متواتر ہوتی ہے اسہال پائے جاتے ہیں پیٹ میں

درد ہوتا ہے اور پانچ دن کے بعد کم و بیش مخصوص شبور نکل آتے ہیں۔

انجام و عوارض:

جب ورم دماغ کے پردوں میں ہو تو مریض کے صحت یاب ہونے کی زیادہ امید ہوا کرتی ہے لیکن اگر ورم جوہر دماغ میں ہو تو انجام عموماً مہلک ہوتا ہے اور مریض چار دن سے چار ہفتے کے اندر انتقال کر جاتا ہے بعض اوقات یہ مرض دق یا دیوانگی میں تبدیل ہو جاتا ہے' مریض کے منہ کا ٹیڑھا ہو جانا' یا اس کی آنکھ سے آنسو بہنا خصوصاً ایک آنکھ سے' یا پیشاب کا پانی کی طرح بہنا ردی علامتیں ہیں اسی طرح اس مرض میں زنگار جیسی سبز رنگ کی قے کا آنا اور تشنج پیدا ہو جانا' یا آنکھوں کا اندر گڑ جانا یا سوء تنفس یا تواتر تنفس یا تقطیر البول بھی موت کی علامتیں ہیں۔

اصول علاج:

جب سرسام کی علامات ظاہر ہوں تو فوراً مریض کو کسی بڑے ہوا دار اور تاریک کمرے میں منتقل کریں اور حتی الامکان اسے روشنی سے محفوظ رکھنے کی کوشش کریں نیز مریض کے سر کو ہر وقت اونچا رکھیں قبض نہ ہونے دیں اور اس غرض کے لئے قبض کشا دوائیں دیں یا زیادہ بہتر یہ ہے کہ حقنہ کریں پاشویہ کرائیں لخلخہ سنگھائیں' سر پر پٹی تر کر کے رکھوائیں یا نطول کرائیں اور مونگ کی روٹی بندھوائیں نیز حسب ذیل امور کو پیش نظر رکھیں:

1) اختلاط عقل میں پہلے اور تیسرے دن قیفال کی فصد لیں۔
2) اگر سر کی طرف مادہ زیادہ متوجہ ہو تو اکحل بلکہ باسلیق کی فصد لیں۔
3) فصد میں مبالغہ نہیں کرنا چاہئے اور اس کے بعد نرم حقنہ کا استعمال اولی ہے۔
4) مریض کو سلانے کی کوشش کرنی چاہئے اور شربت خشخاش' شیرہ تخم کاہو وغیرہ دوائیں استعمال کرنی چاہئیں افیون کا شدید ضرورت کے سوا استعمال ناجائز ہے۔
5) سینگیاں کھنچنا اور ٹانگوں کی مالش بہت مفید ہے۔
6) جب حجاب حاجز یا احشاء میں ورم ہو تو تازہ سرد پانی کا استعمال صحیح نہیں ہے۔
7) اگر پیشاب نہ آتا ہو تو مثانہ کے مقام پر روغن زیت نیم گرم کی مالش کریں۔
8) مرض کے شروع میں غذا کم دیں اور انتہا میں زیادہ کریں۔
9) سرسام صفراوی میں تبرید اور دموی میں تحلیل کی زیادہ ضرورت ہوتی ہے۔
10) تذکرہ و تحفہ میں تحریر ہے کہ مریض سرسام کے سر پر مرغ کا پیٹ پھاڑ کر تازہ خون گرانا اور آلائش سے پاک کر کے سرد ہونے تک باندھ دینا از بس مفید ہے۔

دستور العلاج:

اگر مریض کو قبض ہو تو اسے فوراً رفع کریں اس کے لئے ذیل کا حقنہ کرائیں 1) گل خطمی' گل نیلوفر' گل سرخ' تخم خطمی' بادیان ہر ایک 7 گرام مکوہ خشک' گاؤزبان ہر ایک 5 گرام' عناب 5 دانہ' جو مقشر پچیس گرام سب کو ڈیڑھ لیٹر پانی میں جوش دیں جب تہائی رہ جائے تو صاف کر کے معتبر فلوس ساٹھ گرام شیر خشت پچاس گرام' نمک طعام تین گرام اس میں حل کر کے اور روغن بید انجیر پچیس ملی لیٹر' آب برگ مکو سبز پچیس ملی لیٹر کا اضافہ کر کے حقنہ کرا دیں اس کے ساتھ ہی 2) پاشویہ کرائیں لخلخہ سنگھائیں اور سر پر پٹی تر کر کے رکھوائیں یا نطول کرائیں اور مونگ کی روٹی باندھیں اگر ممکن ہو تو سینگیاں بھی کھچوائیں۔

پاشویہ: جو سر کی طرف سے جذب بخارات کے لئے مفید و معمول ہے صفتہ گل بنفشہ' گل نیلوفر' گل خطمی' سبوس گندم

ہرایک بارہ گرام' نمک طعام 6 گرام' برگ سنا مکی 6 گرام تین لیٹر پانی میں جوش دیں جب تیسرا حصہ رہ جائے تو صاف کرکے پاشویہ کرائیں۔

پٹی: جو سرسام میں سر پر رکھنے سے نفع بخشتی ہے صفتہ: گلاب 75 ملی لیٹر سرکہ پچیس ملی لیٹر' روغن گل بارہ ملی لیٹر سب کو مخلوط کرکے اس میں کپڑا تر کریں اور چندیا کے بال منڈوا کر اس پر رکھیں گا ہے اکیس شیر بز ساٹھ ملی لیٹر' آب مکو سبز ساٹھ ملی لیٹر اور سفیدی بیضہ مرغ ایک عدد کا اضافہ بھی کرلیا جاتا ہے اگر برف میسر آ جائے تو اسے بھی ڈال لینا چاہئے۔

روٹی: جو سرسام میں مفید ومجرب ہے صفتہ: آرد مونگ' شیر گاؤ ہرایک 250 ملی لیٹر دونوں کو گوندھ کر توے پر چھوڑ دیں جب ایک طرف سے پک جائے تو دوسری کچی طرف پر روغن گل لگالیں اور سر کو روغن گل سے تر کرکے اوپر روٹی مذکور باندھ دیں کئی بار یہی عمل کریں۔

نطول: جو ابتدائے سرسام میں نافع ہے صفتہ: گل بنفشہ' تراشہ کدو' گل نیلوفر' گل خطمی' جو مقشر' اکلیل الملک ہرایک پچیس گرام پانی میں جوش دے کر چھان کر لوٹے سے سر پر دھاریں۔

جب مرض پورے طور پر ظاہر ہوجائے تو مادہ مرض کے لحاظ سے حسب ضرورت نضج وتنقیہ کریں چنانچہ دموی میں 1) اگر کوئی امر مانع ہو تو تین روز کے اندر ہی اندر قیفال' باسلیق' سرار دیا ہفت اندام کی فصد کھولیں اور حسب ضرورت خون نکال دیں فصد کے بعد اس نسخہ سے تبرید کریں۔

تبرید:

صفتہ: لعاب بہدانہ 3 گرام' شیر تخم کاہو مقشہ' شیرہ مغز تخم کدو شیریں' شیرہ تخم خرفہ' شیرہ مغز تخم خیارین' شیرہ مغز تربز ہرایک 5 گرام عرق گاؤزبان 125 ملی لیٹر عرق کیوڑہ چھتیس ملی لیٹر میں نکال کر شربت نیلوفر پچیس ملی لیٹر داخل کرکے پلائیں اور اگر ضرورت ہو تو آلو بخارا 5 عدد کا اضافہ بھی کرلیں اس کے بعد 3) نرم حقنہ اور تدابیر مندرجہ اصول علاج پر عمل کریں اگر فصد نہ لینا چاہیں تو منضج پلا کر مسہل دیں اور پھر اس تبرید کو استعمال کرائیں صفراوی میں بھی انہیں تدابیر سے کام لیں اور منضج پلا کر مسہل دیں چنانچہ ذیل کا نسخہ سرسام حار دموی اور صفراوی میں نضج مادہ کے لئے نہایت مفید اور معمول ہے۔

منضج:

جو سرسام دموی اور صفراوی میں مستعمل ہے صفتہ' گل بنفشہ' تخم خطمی' تخم خیارین' تخم کاسنی' گل نیلوفر ہرایک 6 گرام' عناب 5 دانہ' گاؤزبان 5 گرام رات کو گرم پانی میں بھگو کر صبح مل کر چھان کر شربت بنفشہ پچیس ملی لیٹر یا گل قند پچاس گرام ملا کر پلائیں۔ صفراوی میں آلو بخارا 5 دانہ کا اضافہ بھی کرلیں تین سے پانچ یوم تک یہ نسخہ پلا کر پھر اس میں سنا مکی 7 گرام رات کو اضافہ کرکے بھگو دیں صبح حسب دستور مل چھان کر مغز فلوس خیار شنبر ساٹھ گرام شیر خشت پچیس گرام' ترنجبین خراسانی پچاس گرام شکر سرخ پچاس گرام اس میں حل کرکے اور شیرہ مغز بادام 5 دانہ کا اضافہ کرکے مسہل کرادیں اور مسہل کے بعد تبرید پلائیں۔

اگر سرسام صفراوی میں مریض کو نیند نہ آئے تو اس کو سلانے کی تدبیر کریں اس غرض کے لئے جوشاندہ کو کنار مسلم دو عدد میں نبات سفید یا شربت خشخاش ملا کر پلائیں اور سر پر روغن خشخاش اور روغن کاہو کی مالش کریں یا پوست خشخاش کے جوشاندے سے سر پر نطول کریں۔

اگر مادہ مرض بلغمی یا سوداوی (سرسام بارد) ہو تو منضج کا یہ نسخہ پلائیں۔

منضج:

جو سرسام بلغمی یا سوداوی میں نافع ہے صفتہ' گل بنفشہ' گل نیلوفر' بادرنجبویہ' اسطوخودوس' تخم خطمی' تخم خبازی' اصل السوس مقشر ہرایک 6 گرام' سپستان 11 دانہ' مویز منقی 9 دانہ' انجیر زرد تین عدد' سب کو عرق گاؤزبان 125 ملی لیٹر اور عرق بادیان 125 ملی لیٹر میں جوش دے کر صاف کر کے شربت بنفشہ پچیس ملی لیٹر ملا کر پلائیں۔

حسب ضرورت آٹھ دس دن تک اس منضج کو پلا کر اس کے بعد اس میں برگ سنامکی 7 گرام شامل کر کے رات کو بھگو دیں اور چار گھڑی رات جب باقی ہے تو مریض کو حب ایارج 5 گرام روغن بادام میں چرب کر کے اور ورق نقرہ ایک عدد میں لپیٹ کر عرق گاؤزبان 160 ملی لیٹر کے ہمراہ کھلا کر سلادیں صبح کو بھگوئے ہوئے نسخہ مذکور کو مل چھان کر اور اس میں شکر سرخ پچاس گرام اور ترنجبین پچاس گرام شامل کر کے پلائیں بعدہ دوسرے دن تبرید کا نسخہ پلادیں ایسے تین مسہل وقفہ کے ساتھ دیں حتی کہ بخار و ہذیان وغیرہ عوارضات دور ہو جائیں اس کے بعد تعدیل و تقویت دماغ کے لئے دوا المسک معتدل جواہر والی یا خمیرہ ابریشم' شیرہ عناب والا ہرایک 5 گرام عرق بادیان 75 ملی لیٹر عرق گاؤزبان 75 ملی لیٹر کے ساتھ استعمال کرائیں۔

اگر مریض پر گہری نیند یعنی مدہوشی سی طاری ہو تو اس کا جگانے کی تدابیر کریں اس غرض کے لئے ذیل کے نسخے سے حقنہ کرانا نافع ہے صفتہ: غاریقون 5 گرام' تربد سفید' برگ چقندر' مغز حب الخروع' قنطوریون دقیق' برگ شبت' سورنجان ہرایک 5 گرام بسفائج 7 گرام' مغز حب قرطم جب نصف رہ جائے صاف کر کے مغز فلوس چھتیس گرام' شکر سرخ چھتیس گرام' روغن بید انجیر چھتیس ملی لیٹر' روغن بادام شیریں نو ملی لیٹر' جادشیر بیس ملی گرام بورہ ارمنی ایک ماشہ اضافہ کر کے حقنہ کریں۔

سر پر روٹی آرد مونگ باندھیں یا مرغ یا کبوتر وغیرہ کا پیٹ چاک کر کے آلائش سے صاف کر کے باندھ دیں۔

سرسام غیر حقیقی میں اصل مرض کا علاج کریں اس سے سرسامی حالت دور ہو جائے گی نیز گلاب 10 تولے' روغن 2 تولے اور سرکہ دو تولے ملا کر اس میں پٹی بھگو کر سر پر رکھتے ہیں اور پاشویہ اور حقنہ کرتے رہیں تا کہ سرسام حقیقی نہ ہو جائے اس میں اکثر لعاب بہدانہ 3 ماشہ' شیرہ تخم خیارین 3 ماشہ' شیرہ تخم کدو 3 ماشہ' شربت بزوری بارد 3 تولے پلانا اور رات کو اطریفل کشنیزی ایک تولہ کھلانا مفید ہوتا ہے اگر شراب کی وجہ سے غیر حقیقی سرسام ہو تو لعاب اسپغول سات ماشہ' گلاب 10 تولے میں نکال کر سکنجبین 2 تولے شربت لیموں 2 تولے ملا کر پلائیں۔

دستور جدید:

1) سرسام بلغمی میں مرغ یا کبوتر کو ذبح کر کے اس کا شکم چاک کریں اور گرم گرم سر پر باندھیں سرسام دموی و صفراوی میں مونگ کی دال کی روٹی ایک طرف سے پکا کر دوسری طرف سے کچی رکھیں اور کچی جانب روغن گا چپڑ کر سر پر باندھیں۔

2) سرسام میں حقنہ اور پاشویہ خصوصاً مفید ہوتا ہے گلاب 250 ملی لیٹر اور روغن بید انجیر ساٹھ ملی لیٹر یا گرم پانی ایک لیٹر' صابن بارہ گرام اور روغن بید انجیر ساٹھ ملی لیٹر کو ملا کر حقنہ کرنا چاہئے اگر ضرورت ہو تو دو تین روز متواتر کریں سبوس گندم پچیس گرام اور نمک پچیس گرام پانی میں جوش دے کر نیم گرم پاشویہ کریں پنڈلیوں پر رائی لگانا بھی مفید ہے۔

3) سرسام صفراوی و دموی میں روغن گل پچیس ملی لیٹر' سرکہ چھتیس گرام' گلاب ساٹھ ملی لیٹر ملائیں اور اس میں کپڑا بھگو کر بار بار سر پر رکھیں نیز تمر ہندی چھتیس گرام اور آلو بخارا دس دانے کا زلال پلائیں۔

4) صندل سفید تین گرام کافور دو گرام پیس کر گلاب ساٹھ ملی لیٹر روغن گل چھتیس ملی لیٹر' سرکہ پچیس ملی لیٹر میں ملا کر سونگھانا بھی مفید ہے۔

5) سرسام بلغمی میں رات کو حب ایارج 9 گرام روغن بادام سے چرب کر کے ایک ورق نقرہ میں لپیٹ کر عرق گاؤزبان

75ملی لیٹر کے ساتھ کھلائیں اور صبح ملح فرنگی (سالٹ) پچاس گرام یا املتاس پچاس گرام اور گل قند پچاس گرام کو گلاب 75ملی لیٹر میں حل کریں اور چھان کر پلادیں دوسرے روز خمیرہ گاؤزبان بارہ گرام ورق نقرہ ایک عدد میں لپیٹ کر عرق گاؤزبان ساٹھ ملی لیٹر شربت بنفشہ بارہ ملی لیٹر کے ساتھ کھلائیں دوسرے اقسام میں حب ایارج کے بغیر صبح کو مسہل دینا چاہئے۔

6) جب مذکورہ تدابیر سے سرسام کے عوارض دور ہوجائیں تو خمیرہ گاؤزبان سادہ ساٹھ گرام عنبری 5 گرام یا جواہر والا 5 گرام یا دواء المسک معتدل 5 گرام یا مفرح باردہ 5 گرام عرق گاؤزبان ساٹھ ملی لیٹر شربت نیلوفر بارہ ملی لیٹر یا شربت عناب بارہ ملی لیٹر کے ساتھ دیں اور سر پر روغن بادام یا روغن کاہو کی مالش کرائیں۔

منتخب ومجرب نسخہ جات:

حب حیات بخش جو سرسام غیر حقیقی درد شکم کھانسی ضیق النفس اور مار گزیدہ میں مفید ہے بائے بڑنگ بھلاواں مدبر زنجبیل فلفل مویہ پوست ہلیلہ زرد شیطرج ہندی ایس تج خراسانی بچھناک مدبر ہرایک 3 گرام سب کو پیس کر لعاب گھیکوار میں ملا کر چنے کے برابر گولیاں بنائیں بوقت ضرورت 4 گولیاں عرق گاؤزبان نیم گرم 75ملی لیٹر کے ہمراہ استعمال کریں۔

حقنہ لینہ:

جو سرسام اور تمام امراض حارہ میں نافع ہے بخاروں میں بھی فائدہ بخشتا ہے صفتہ: عناب سپستان جو مقشر نیم کوفتہ گل بنفشہ سبوس گندم گل خطمی خشک اکلیل الملک ہرایک ایک کفدست انجیر 5عدد سب کو ڈیڑھ لیٹر پانی میں جوش دیں جب نصف لیٹر رہ جائے اتار کر شکر سرخ 17 گرام روغن بنفشہ روغن بادام اور روغن کنجد ہرایک چھتیس ملی لیٹر آبکامہ 17 گرام کا اضافہ کرکے نیم گرم دومرتبہ حقنہ کریں اگر اس سے قوی کرنا ہو تو مغز فلوس خیارشنبر اس میں حل کریں۔

لخلخہ:

جو ہر قسم کے سرسام کے لئے مفید ہے گل ارمنی صندل سفید گل نیلوفر ہرایک ایک گرام کو آب کشنیز سبز آب خیار سبز آب کدوئے دراز عرق کیوڑہ ہرایک پچاس ملی لیٹر میں پیس کر فراخ منہ کی شیشی میں ڈال کر سونگھائیں۔

سفوف سرسام:

جو سرسام حار دموی وصفراوی کے لئے مجرب ہے مغز تخم کدو شیریں مغز تخم خیارین مغز تخم تربوز تخم خرفہ سیاہ ہرایک چھتیس گرام سب کو کوٹ چھان کر سفوف بنائیں اور بارہ گرام ہرروز ماء الشعیر 150 ملی لیٹر کے ہمراہ کھلائیں۔

علاج ڈاکٹری:

ہدایات مندرجہ علاج طبی پر عمل کریں گرم پانی اور صابن سے حقنہ کریں۔ تین گرام کیلومل اور چار ملی لیٹر پلوجیلپ کمپونڈ ملا کر مسہل دیں اس کے بعد حسب ترتیب علامات مناسب علاج کریں شدت بخار کو کم کرنے کے لئے اینٹی پائرین چھ گرام یا فینےسٹین چھ گرام وغیرہ دیں شدت ضعف کی حالت میں یہ نسخہ مفید ہے۔

نسخہ محرک ومقوی جو سرسام میں ضعف کی حالت میں نافع ہے صفتہ:

سپرٹس ایتھرس کمپازیٹس	پار ملی لیٹر
سپرٹ وائینائی گیلی سائی	چار ملی لیٹر
ٹنکچر راسنکونی کمپازینا	چار ملی لیٹر
انفیوزم سنکونی فلیوی	150 ملی لیٹر

سب کو ملا کر رکھ لیں اور اس میں سے مناسبت عمر بقدر 10 ملی گرام سے 20 ملی گرام تک دن میں تین مرتبہ استعمال کرائیں۔ سرسام سلی میں مادہ سل کو دفع کرنے کے لئے ذیل کا نسخہ نافع ہے:

پٹا سیائی ایوڈائیڈ	13 گرام
سپرٹ فیرائی ایوڈائیڈ	30 بوند
پانی	25 ملی لیٹر

سب کو ملا کر رکھلیں پانچ برس کے بچے کے لئے پانچ گرام دن میں دوبار دیں۔

سرسام سلی کے مریضوں میں سکاٹس ایملشن اور ٹیوبرکولین کا استعمال بھی نفع بخش ہے۔

غذا و پرہیز:

جب تک زیادہ تکلیف ہو غذا نہیں دینی چاہئے اس لئے پہلے تین دن غذا بالکل بند کردی جاتی ہے اس کے بعد افاقہ ہونے پر اگر سرسام گرمی کی وجہ سے ہو تو آش جو' مونگ یا موٹھ کا پانی' ساگودانہ' مونگ کی نرم کھچڑی یا کدو' پالک' توری' چپاتی کے ساتھ دیں یا جو کا ستو شکر سفید ملا کر دیں اگر سرسام سردی کی وجہ سے ہو تو شوربائے چوزہ مرغ یا پتلی چپاتی آب نخود کے ساتھ دیں بیضہ نیم برشت اور بکری کے گوشت کی یخنی بھی دے سکتے ہیں تیتر' بٹیر اور کبوتر وغیرہ کا شوربا بھی مفید ہے۔

جب تک مرض میں افاقہ نہ ہو غذا نہ دیں' لہسن' پیاز' میٹھی اور تیل کی چیزیں' اروی' آلو' کچالو' ماش کی دال' گرم مصالحۂ سرخ مرچ نہ کھائیں' غم غصہ' دماغی محنت' فکر اور تردد سے خیالات کو بچائیں گرم مقامات دھوپ میں چلنے پھرنے اور روشنی سے بچیں۔

خواب غفلت

اُردو	عربی	انگریزی
خواب غفلت	سبات' قوما	کوما Coma

تعریف:

سبات ایک مرض ہے جس میں مریض گہری اور طویل نیند میں مدہوش پڑا رہتا ہے اور اس خواب غفلت یا مدہوشی سے اس کا جگانا یا ہوشیار کرنا دشوار ہوا کرتا ہے۔

لغت:

سبات ایک عربی لفظ ہے جس کے لغوی معنی ہیں ''آرام و راحت یا سونا'' اس مرض میں مریض چونکہ اس طرح پڑا رہتا ہے جیسے خواب طویل میں آرام و راحت کررہا ہے اس لئے اس کو اس نام سے نامزد کردیا گیا ہے۔

قوما:

یونانی لفظ کوما سے معرب ہے اس کے لغوی معنی ''گہری نیند'' ہیں مگر اطباء نے اس کو سبات سیری کے معنوں میں استعمال کیا ہے طب جدید میں سبات کا مترادف ہے۔

ماہیت مرض:

اطباء قدیم کے نظریہ کے مطابق اس مرض میں روح سرد اور کثیف یا ست' مکدر اور غلیظ یا متخلخل اور ضعیف ہوجانے کی وجہ سے بیرونی اعضاء کی طرف حرکت نہیں کرسکتی جسکی وجہ سے مریض پر گہری نیند کی سی کیفیت طاری ہوجاتی ہے اور اسے بیدار نہیں کیا جاسکتا۔

طب جدید میں اس مرض کی ماہیت یہ بیان کی گئی ہے کہ اس میں دماغ کی رگیں خون سے زیادہ پر ہوجاتی ہیں جس سے دماغ پر دباؤ پڑنے سے مریض گہری نیند یا مدہوشی کی سی حالت میں پڑا رہتا ہے۔

اقسام مرض:

اس مرض کی کوئی خاص قسم نہیں ہے البتہ سبات ارقی یا سبات سہری اور سہر سباتی کو اس مرض کی اقسام شمار کیا جاسکتا ہے سبات ارقی یا سبات سہری میں مریض جب سوتا ہے تو دیر تک سوتا رہتا ہے اور جب جاگتا ہے تو دیر تک جاگتا رہتا ہے لیکن نیند کا زمانہ نسبتاً زیادہ ہوتا ہے اس کے برعکس سہر سباتی میں بیداری کا زمانہ زائد ہوتا ہے۔

اسباب مرض:

دماغ کا سوء مزاج سرد' مقدم دماغ میں خام' سرد اور غلیظ رطوبت کا اجتماع' معدہ' پھیپھڑے وغیرہ اعضاء یا تمام بدن سے دماغ کی طرف ردی بخارات کا چڑھنا' دماغ کے عضوی نقائص مثلاً ضربہ وسقطہ' ورم دل' رسولی اس کا مل جانا یا دب جانا' یا مرگی' سکتہ' تشنج وغیرہ خون میں کسی زہر کا مل جانا' جیسے تسمم بولی یا مرض ذیابیطس میں ہوتا ہے یا شراب افیون وغیرہ مسکرات کا بکثرت استعمال۔

جب بلغم کے ساتھ صفرا کی بھی آمیزش ہو یا دماغ میں ورم پیدا ہوگیا ہو تو اس کو سبات سہری یا سہر سباتی کے نام سے نامزد کرتے ہیں اول الذکر یعنی سبات ارقی میں بلغم کا غلبہ ہوتا ہے اور صفرا کم ہوتا ہے اور آخرالذکر میں بلغم کی نسبت سے صفرا زیادہ ہوتا ہے سبات سہری کو سبات ارقی بھی کہتے ہیں۔

علامات مرض' علامات عامہ:

مریض غنودگی کی حالت میں بے حس و حرکت پڑا رہتا ہے اس کے چہرے کا رنگ سرخی یا سبزی مائل ہوتا ہے اور ہاتھ پاؤں ڈھیلے اور لٹکے ہوئے ہوتے ہیں سانس خراٹے سے لیتا ہے اپنے گردوپیش کے حالات سے کچھ بے خبر سا ہوتا ہے۔

تشخیص مرض اسباب مرض:

اگر مریض کا سر چھونے سے سرد محسوس ہو اس کا رنگ سبزی یا سیاہی مائل ہو' نبض میں تمدد' صلابت اور تفاوت ہو' قارورہ سفیدی مائل ہو' چہرے اور پلکوں پر تہبج نہ ہو تو اس مرض کا سبب دماغ کا سوء مزاج سرد ہوا کرتا ہے مگر اس کے ساتھ دماغ کے اگلے حصے میں بوجھ ہو دونوں ابروؤں کے درمیان پھڑکن سی ہو نتھنوں سے غلیظ پانی کی سی رطوبت بہتی ہو زبان پر لیس دار رطوبتیں جمی رہتی ہوں' مریض علی العموم خواب و بیداری کے درمیان یعنی غنودگی کی سی حالت میں رہتا ہے تو کسی خام یا غلیظ خلط کا دماغ میں اجتماع ہے بلغم کی صورت میں غلبہ بلغم کے اور خون کی صورت میں اس کے غلبہ کی علامات پائی جاتی ہیں اگر ان

علامات کے ساتھ معدہ، پھیپھڑے یا دیگر اعضاء میں خرابی پائی جائے تو سبات ان اعضاء کی امراض کی وجہ سے ہے جب سبات امراض دماغ کیوجہ سے ہوتا ہے تو ان کی علامات موجود ہوتی ہیں۔

فروق الامراض:

اس مرض کو اختناق الرحم، غشی اور جمود سے تشخیص کرنا ضروری ہے۔

اختناق الرحم اور سبات کا فرق:

اختناق الرحم میں مریضہ بے ہوش ہوتی ہے مگر آس پاس کے آدمیوں کی آواز سن سکتی ہے گو جواب نہیں دے سکتی مریضہ کی آنکھیں بند ہوتی ہیں لیکن وہ بار بار پلکوں کو حرکت دیتی ہے مرض دفعتا ظاہر ہوتا ہے اور جلدی ہی اچھا ہوجاتا یا ہلاک کردیتا ہے اس کے خلاف سبات میں مریض آواز نہیں سن سکتا غنودگی بتدریج پیدا ہوتی ہے اور دیر تک رہتی ہے کبھی مریض گردن، سر اور ہاتھ پاؤں کو حرکت دیتا ہے۔

غشی اور سبات کا فرق:

غشی میں مریض کا چہرہ زرد، سانس نہایت کمزور اور جسم سرد پسینے سے تر ہوتا ہے اس کے برخلاف سبات میں مریض کا چہرہ اور آنکھیں سرخ، نبض ممتلی، اور سانس خراٹے والا ہوتا ہے غشی میں مریض کے دماغ میں خون کم اور سبات میں زیادہ ہوتا ہے غشی میں مریض کا پہلے سر چکراتا ہے اس کے بعد آنکھوں کے سامنے اندھیرا آتا ہے اور مریض بے ہوش ہوکر گر پڑتا ہے سبات میں بتدریج بے ہوشی پیدا ہوجاتی ہے۔

جمود اور سبات کا فرق:

سبات میں مریض کی آنکھیں بند رہتی ہیں اور وہ بتدریج غافل ہوتا ہے اس کے برعکس جمود میں مریض کی آنکھیں کھلی رہتی ہیں اور وہ دفعتا حس وحرکت سے محروم ہوجاتا ہے جمود کا مادہ موخر دماغ میں ہوتا ہے اور سبات کا مقدم دماغ میں۔

انجام وعوارض:

اگر مریض کی آنکھوں کی سیاہی یکایک غائب ہوجائے سانس کم آئے اور کسی طرح جگایا نہ جاسکے تو بہت جلد ہلاک ہوجاتا ہے کبھی مریض صرع، سکتہ، فالج یا لقوہ میں مبتلا ہوجاتا ہے۔

اصول علاج:

مریض کے سر کو اونچا رکھیں اور گریبان کو ڈھیلا کردیں پھر اصل سبب مرض معلوم کرکے اس کے مطابق علاج کریں چنانچہ سوء مزاج میں تعدیل کریں بادی ہو تو تنقیہ کریں دموی ہو تو فصد لیں بلغمی ہو تو حقنہ کریں نزلہ وغیرہ ہو تو اس کا علاج کریں۔

دستو العلاج:

سر کے سوء مزاج سرد ساذج میں گرم دواؤں سے تعدیل مزاج کریں داخلی طور پر دواء المسک 7 گرام، عرق بادیان 125 ملی لیٹر کے ساتھ دیں سر پر جوشاندہ سداب ساٹھ ملی لیٹر نطول کریں روغن بلسان روغن قسط ہر ایک 49 ملی لیٹر سر پر لگائیں اگر مخدرادویہ کے استعمال سے ظاہر ہو تو ان کو ترک کرکے ان کا مخصوص علاج کریں۔

مادی کی صورت میں حسب مادہ تنقیہ کریں چنانچہ دموی کی صورت میں سر اور یا صافن کی فصد کھولیں اور پنڈلیوں پر کھچنے لگوائیں یا خالی سینگیاں کھچوائیں کنپٹیوں پر جونکیں لگوائیں اور وہ ادویہ استعمال کریں جو سرسام اور صداع دموی کے بیان

میں درج کی گئی ہیں بلغمی کی صورت میں صابن پچیس گرام کو آدھ لیٹر پانی میں گھول کر اس سے یا اس نسخے سے فوراً حقنہ کریں۔

حقنہ: خارخسک، شبت، بابونہ سنامکی ہرایک پچیس گرام بادیان اصل السوس ہرایک دس گرام، حلبہ، تخم کرفس ہرایک 7 گرام، اشق مقل ہرایک ایک گرام، سکنج 2سرخ سب کو تین لیٹر پانی میں ڈال کر پکائیں جب ایک لیٹر رہ جائے تو صاف کرکے بورہ ارمنی، نمک طعام ہرایک ایک گرام اس میں حل کرکے روغن ریت اور عسل سرخ ہرایک چھتیس ملی لیٹر کا اضافہ کرکے بطریق معروف حقنہ کریں۔

نیز فرفیون، جند بید ستر ہرایک گرام کو روغن قسط یا روغن بلسان 6 گرام میں ملا کر سر پر ملیں یا شبت، خمام، مرزنجوش، حاشا، برنجاسف، صعتر، عاقرقرحا، درج شیومنستر معتزل ہم وزن کو پانی میں جوش دے کر اس سے نطول کریں یا ضماد عجیب سر پر لیپ کریں اور سبوس گندم و نمک طعام کو پوٹلی میں باندھ کر گرم کرکے اس سے تکور کریں اور جند بید ستر، فلفل سیاہ، شوغیر ہرایک ایک گرام کو باریک پیس کر سعوط کرائیں منضج بلغم مریض کو صبح پلائیں اگر چند روز میں فائدہ نہ ہو تو اسی نسخہ میں سنامکی 7 گرام اضافہ کرکے رات کو بھگو دیں صبح کو مل چھان کر مغز فلوس ساٹھ گرام شکر سرخ ترنجبین، گل قند ہرایک چھتیس گرام ہلا کر صاف کرکے شیرہ مغز بادام 5عدد شامل کرکے نہار کلیجہ پلائیں اگر 9-10 بجے تک دست نہ آئیں تو شربت دینار پچاس ملی لیٹر، عرق بادیان 75ملی لیٹر میں ملا کر نیم گرم پلائیں دوسرے روز خمیرہ گاؤزبان ایک تولہ ورق نقرہ میں لپیٹ کر پہلے کھلائیں اور اوپر سے عناب 5دانہ، عرق گاؤزبان 75ملی لیٹر میں پیس کر شیرہ نکال کر شربت بنفشہ پچیس ملی لیٹر شامل کرکے اور تخم ریحان 5 گرام چھڑک کر پلائیں اگر اس سے بھی فائدہ نہ ہو تو حب ایارج یا حب مسہل سے مسہل کرائیں تنقیہ کے بعد دواء المسک وغیرہ سے تعدیل مزاج کریں۔

تبخیری اور سرسامی میں سرسام کے مطابق پٹی میں کپڑا تر کرکے تالو پر رکھیں پاشویہ کرائیں اور شربت اسطوخودوس پچیس ملی لیٹر یا اطریفل کشنیزی بارہ گرام کا استعمال کریں دماغ کے دیگر عضوی امراض کی صورت میں ان کا مخصوص علاج کریں۔

تین چار روز منضج بلغم پلا کر رات کو حب ایارج 7 گرام کھلائیں صبح منضج بلغم میں ملح فرنگی پچاس گرام یا مغز فلوس ساٹھ گرام اور گلقند پچاس گرام ملا کر پلائیں دوسرے روز تبرید پلائیں اس کے بعد اطریفل صغیر 6 گراما یا اطریفل کشنیزی9 گرام استعمال کریں۔

برگ شبت تین گرام اور کائے پھل تین گرام باریک پیس کر کپڑے میں چھان کر سونگھیں۔

اگر غلبہ خون سے ہو تو کنپٹیوں پر جونکیں لگوائیں اور ضرورت ہو تو حسب مسہل کریں اگر نزلہ و زکام سے ہو تو ان کا علاج کریں۔ اگر معدہ کے بخارات سے ہو تو سفوف تبخیر 6 گرام کھلائیں اور اگر ضعف دماغ کی وجہ سے ہو تو معجون مقوی دماغ بارہ گرام۔

منتخب مجربات و مرکبات:

دواسبات: ایرسا، بیخ کرفس ہرایک ایک گرام بیخ بادیان 6 گرام، چوب چینی سائندہ اسطوخودوس، عود صلیب برگ بادرنجبویہ ہرایک تین گرام عرق عنب الثعلب میں جوش دے کر صاف کرکے شہد خالص پچیس ملی لیٹر ملا کر نیم گرم استعمال کریں۔

حب مسہل: جوسبات اور سبات سہری کے لئے مفید و مجرب ہیں گل بنفشہ بارہ گرام، پوست ہلیلہ زرد 6 گرام، نمک لاہوری، بادیان، تخم کرفس ہرایک 3 گرام، شمونیا مشوی بارہ گرام سب کو کوٹ کر پانی میں گولیاں بنائیں، ایک گرام صبح عرق بادیان 75ملی لیٹر کے ساتھ استعمال کریں۔

ضماد عجیب: جو سبات میں نافع ہے چند بید ستر' عاقر قرحا' مویزج کوہی' پیاز سفید ہر ایک 6 گرام' سرکہ بقدر حاجت میں پیس کر سر پر لیپ کریں۔

سفوف سبات: وج ترکی' زنجبیل' کندر ہر ایک بارہ گرام' کشنیز پچاس گرام سب کو کوٹ کر نبات سفید ساٹھ گرام شامل کر کے سفوف تیار کریں صبح 7 گرام ہمراہ عرق گاؤزبان۔

علاج ڈاکٹری:

اصول مندرجہ علاج طبی پر عمل کریں سر اور چھاتی کی تمام بندشیں کھول دیں اور سر کو اونچا رکھیں حسب ضرورت مسہلات کا استعمال کرائیں مثلاً روغن جمالگوٹہ ایک قطرہ زبان کی جڑ پر مل دیں یا صابن گرم پانی اور کسٹرائیل وغیرہ ملا کر حقنہ کریں۔

ذیابیطسی قوما:

جو کہ خون کے اندر ایسی ٹون وغیرہ کی زیادتی سے پیدا ہوتا ہے اکثر خطرناک اور مہلک ہوتا ہے اس لئے نہایت توجہ اور احتیاط کے ساتھ علاج شروع کریں۔ اگر ذیابیطس کے مریض میں پیٹ کا درد جی متلانا وغیرہ علامات شروع ہو جائیں یا نبض ضعیف ہو جائے تو فوراً انسولین 40 سے 50 یونٹ کا زیر جلد ٹیکہ لگائیں اور اوپر سے انار ساٹھ گرام گلوکوز پانی میں گھول کر پلا دیں انسولین کا یہ ٹیکہ ہر چار گھنٹہ کے بعد لگائے جائیں اور پیشاب کا ٹیسٹ بھی کرتے جائیں جب مریض ہوش میں آجائے اور پیشاب میں شکر کا اخراج رک جائے تو انسولین دینا بند کر دیں دورہ کی حالت میں مریض کو گرم رکھنے کے لئے گرم پانی کی بوتلیں بھر کر تلووں' رانوں اور بغلوں میں رکھیں مریض کو خوب پانی پلائیں سبات جو حادثہ یا چوٹ کی وجہ سے پیدا ہوا اس میں مبرز پنکچر (روخذ قطنی) کیا جاتا ہے۔

غذا و پرہیز:

چوزہ مرغ' تیتر' بٹیر' بکری کا گوشت' مونگ ارہر کی دال' چائے' دودھ' چقندر' کریلا' میٹھا گھیا' مغز بادام' مغز اخروٹ' چھوہارہ وغیرہ۔

چنے' مسور کی دال' کدو' ککڑی' پالک' خرفہ' تربوز' برف' افیون' بھنگ' شراب وغیرہ سے پرہیز کریں۔

بے خوابی / مرض بیداری

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
بے خوابی	سہر	انسومیا Insomonia
مرض بیداری	ارق	ویجی لینس Vigilance

تعریف:

مریض کو نیند بہت کم آتی ہے اور کبھی وہ نیند سے بالکل محروم ہو جاتا ہے۔

یادداشت:

سہر اور ارق دونوں عربی الفاظ ہیں سہر کے لغوی معنی بیداری اور ارق کے معنی رات کی بیداری کے ہیں اس مرض میں مریض زیادہ تر رات کو بیدار رہتا ہے اس لئے اس کا یہ نام رکھا گیا۔

ماہیت:

کثرت تحلیل یا سوء مزاج وغیرہ کی وجہ سے دماغ اور متعلقہ اعصاب میں خشکی پیدا ہوجاتی ہے اور روح متخلخل ہوکر سہر کا مرض پیدا کردیتی ہے طب جدید میں نیند کے دماغی مرکز اور اس کے متعلقہ اعصاب کی خرابی کو اس مرض کی ماہیت میں شمار کیا جاتا ہے جو تسمم الدم یا خون کی کمی بیشی سے پیدا ہوسکتی ہے اور یہ بذات خود مرض نہیں بلکہ دیگر امراض کی ایک علامت سمجھی جاتی ہے۔

اسباب:

دماغ کا سوء مزاج خشک سادہ، یا گرم خشک سادہ یا صفراوی دماغ میں شوررطوبتوں کا اجتماع، بخار، درد، بدہضمی، قبض، منشیات ومسکرات یا چائے اور قہوہ کا زیادہ استعمال رنج وغم اور فکروتردد وغیرہ، کمی خون، امراض دل ودماغ، نقرس حمل وغیرہ۔

علامات:

نیند نہیں آتی، اگر آتی بھی ہے تو پریشان خواب آکر آنکھ کھل جاتی ہے طبیعت میں غیر معمولی بے چینی ہوتی ہے۔

تشخیص:

سوء مزاج، خشک سادہ سے ہوتو سر اور حواس میں ہلکا پن ہوتا ہے آنکھیں، زبان، نتھنے خشک ہوتے ہیں اور سر میں گرمی محسوس نہیں ہوتی اگر سوء مزاج گرم خشک ہو تو مذکورہ علامات کے ساتھ سوزش، جلن اور پیاس کی زیادتی وغیرہ گرمی کی علامات بھی پائی جاتی ہیں۔ صفراوی میں غلبہ صفرا کی اور سوداوی میں غلبہ سودا کی علامات موجود ہوتی ہیں اگر مرض کا باعث بلغم شور ہوتو سر میں بوجھ نتھنوں میں تری، آنکھوں میں کیچ اور بیداری کے ساتھ کم وبیش نیند بھی پائی جاتی ہے جس سے مریض چونک کر بیدار ہوجاتا ہے بخار، درد، بدہضمی اور تسمم الدم وغیرہ میں ان کی موجودگی پائی جاتی ہے۔

انجام وعوارض:

بالعموم مہلک نہیں ہوتا لیکن اکثر اس کے بعد دیوانگی اور مالیخولیا کا خوف ہوتا ہے۔ حفظ ماتقدم مرض پیدا کرنے والے اسباب بچائیں سوء ہضم، قبض اور نقرس وغیرہ امراض اگر موجود ہوں تو ان کا مناسب علاج کریں۔ تسمم الدم کی صورت میں مدرات ومسہلات وغیرہ کے ذریعے خون کو صاف کریں جسم میں خشکی اور تکان پیدا نہ ہونے دیں۔

اصول علاج:

مریض کو عمدہ، تکلیف، زود ہضم اور تر غذائیں کھلائیں غذا سونے کے معمولی اوقات سے چار پانچ گھنٹے پہلے کھلا دیا کریں محرکات، چائے، قہوہ، تمباکو اور گرم اشیاء سے پرہیز کرائیں مریض کو صاف اور ہوادار کمرے میں رکھیں جو ہر قسم کی بو، شوروغل اور تیز روشنی سے محفوظ ہو گرم پانی سے پاشویہ کرائیں یا نیم گرم پانی سے نہلائیں مریض کے ہاتھ پاؤں کس کر باندھیں اس کو قصے کہانیاں سنائیں اور اکتا دینے والے کام کرائیں مثلاً سوتک گنوائیں یا حساب کا کوئی مشکل سوال حل کرائیں اس طرح مریض کے سر پر تر کپڑا رکھیں رانوں، بغلوں اور پاؤں پر گرم پانی کی بوتلیں رکھنا بھی نافع ہے آنکھوں کے ڈھیلوں کو اوپر کی طرف پھرا کر کچھ عرصہ تک ویسی ہی رکھنا اور گہرے طویل سانس لینا بھی نیند لانے میں مدد دیتا ہے اس کے علاوہ اصل سبب مرض کو معلوم کرکے رفع کرنے کی کوشش کریں۔

دستور العلاج:

سوء مزاج خشک سادہ میں مغز بادام 5 دانہ، مغز کدو، مغز تربوز، تخم کاہو مقشر ہر ایک تین گرام، شیر بزبارہ گرام میں پیس کر

مصری ملا کر پلائیں غذا ہضم ہونے کے بعد نیم گرم پانی سے نہلائیں مندرجہ مجربات کا سر پر نطول کریں روغن لبوب سبعہ، روغن کدو، ہم وزن مریض کی ناک میں سڑکیں اور سر پر لگائیں، آب برگ کاہو ساٹھ ملی لیٹر، آب کشنیز سبز ساٹھ ملی لیٹر اور روغن نیلوفر پچیس ملی لیٹر کا لخلخہ تیار کر کے سنگھائیں غلبہ سودا و صفرا میں نضج کرنے کے بعد مناسب دواؤں کے ساتھ تنقیہ کریں بعدہ تقویت دماغ کے لئے خمیرہ گاؤزبان جواہر والا 5 گرام ورق نقرہ میں لپیٹ کر کھلا دیں بلغم شور کے غلبہ سے ہو تو جوخاندہ اصل السوس، بیخ بادیان، گاؤزبان ہر ایک 5 گرام، گل قند پچیس گرام سے نضج مادہ کرنے کے بعد حب ایارج سات گرام یا حب شبیار 5 گرام کے ذریعے تنقیہ کریں سر پر روغن بابونہ کی مالش کرائیں اور تمام تیز، کڑوی اور نمکین چیزوں سے پرہیز کرائیں بخار سے جو سہر عارض ہوا ہو اس میں سر پر تیل کی مالش نہ کریں بلکہ پاشویہ اور ہاتھ پاؤں کی مالش کرائیں، قبض کی صورت میں اطریفل زمانی بارہ گرام اور روغن بادام 6 ملی لیٹر کے ذریعہ رفع قبض کریں اور سوء ہضم کی موجودگی میں ہضم کی اصلاح کریں۔

دستور جدید:

1) بدہضمی ہو تو خبث الحدید بیس ملی گرام جوارش جالینوس 7 گرام میں ملا کر عرق بادیان کے ساتھ کھلا دیں۔
2) اگر قبض ہو تو رات کو سوتے وقت اطریفل ملین 5 گرام، شیر گاؤ 250 ملی لیٹر مصری (بقدر ذائقہ) کے ساتھ کھلائیں۔
3) اگر ضعف دماغ ہو تو معجون مقوی دماغ بارہ گرام، یا کشتہ مرجان بیس ملی گرام، خمیرہ گاؤزبان بارہ گرام ملا کر کھلائیں۔
4) اگر یبوست ہو تو سر پر روغن کدو، روغن کاہو، روغن بادام یا روغن لبوب سبعہ ملیں اور شربت عناب پچیس ملی لیٹر، شیر بز بارہ ملی لیٹر ملا کر پلائیں یا عرق شیر چھتیس ملی لیٹر، عرق ماء الجبن چھتیس ملی لیٹر شربت عناب پچیس ملی لیٹر ملا کر پئیں۔
5) اگر نیند نہ آتی ہو تو روغن لبوب سبعہ یا روغن خشخاش کی مالش کریں یا ضماد خواب آور پیشانی پر لگائیں۔

منتخب مجربات و مرکبات:

ضماد خواب آور جو سہر میں نافع ہے۔ صفتہ: تخم نیلوفر، تخم خرفہ، تخم کاہو، صندل سفید ہر ایک 3 گرام، کافور ایک گرام، افیون، زعفران ہر ایک ساٹھ ملی گرام، سب کو عرق گلاب میں گھس کر روغن گل 6 گرام ملائیں اور آب کشنیز سبز پچیس ملی لیٹر کا اضافہ کر کے ضماد تیار کر لیں اور بوقت ضرورت سر پر لیپ کریں۔

نطول: جو سہر میں نافع ہے۔ صفتہ: گل بنفشہ، گل نیلوفر، تخم خطمی، تخم خبازی، پوست خشخاش، جو مقشر ہر ایک بارہ گرام، برگ کاہو، برگ کشنیز ہر ایک پچیس گرام سب کو آب بقدر حاجت میں جوش دے کر سر پر دھاریں۔

دواء: جو سہر سوداوی میں نہایت نافع اور مجرب ہے۔ صفتہ: صبح کو بکری کے نوے ملی لیٹر دودھ میں شربت عناب پچیس ملی لیٹر ملا کر پی لیا کریں تین روز تک اسی مقدار میں پی کر بارہ ملی لیٹر روز بڑھاتے جائیں حتی کہ دودھ کی مقدار 550 ملی لیٹر تک پہنچ جائے پھر اسی طرح بارہ ملی لیٹر دودھ اور تھوڑا تھوڑا شربت کم کر کے نوے ملی لیٹر تک لے آئیں اور تین روز تک استعمال کر کے چھوڑ دیں اس کے ساتھ بوقت عصر خمیرہ ابریشم، شیرہ عناب والا 5 گرام کھلا کر اوپر سے عرق شیر مرکب 75 ملی لیٹر عرق ماء الجبن 75 ملی لیٹر میں شربت عناب پچاس ملی لیٹر ملا کر پلا دیا کریں۔

روغن مجربہ رازی: سہر مفرط میں نافع ہے جوز ماثل، خربق سیاہ ہر ایک ایک حصہ، پوست خشخاش، بزالبنج، تخم کاہو ہر ایک 2 حصہ سب کو نیم کوفتہ کر کے پانی میں پکائیں جب دوا میں جل جائیں تو ہاتھ سے مل کر صاف کر لیں اور روغن کنجد ہم وزن ادویہ ڈال کر جوش دیں جب پانی جائے اور صرف روغن باقی رہ جائے تو اتار کر رکھ لیں بوقت خواب سر کی چندیا، ہاتھ کی ہتھیلیوں اور پاؤں کے تلووں پر ملیں۔

روغن جو سر درد کو دور کرنے اور نیند لانے میں ی انطا کی کا مجرب ہے:

کاہو اور خشخاش کی جڑیں، پھول پتے، پوست یا تخم مساوی الوزن، گل حنا، آس اور باقلا ہرایک نصف حصہ، صبر اور زعفران قدرے سب کو جوش دیں جب مضمحل ہو جائیں تو صاف کرلیں اور اس پانی میں کوئی سا روغن ڈال کر پکائیں جب پانی جل جائے اور صرف روغن رہ جائے تو اتار کر کام میں لائیں۔

طلاء خواب آور مجربہ رازی، صفحہ، گل بنفشہ، نیلوفر تخم کاہو، مقشر ہرایک دس گرام، گل خطمی سفید 14 گرام، پوست خشخاش، بیخ لفاح ہرایک 7 گرام سب کو باریک پیس کر آب کاہو میں تر کر کے پیشانی پر طلاء کریں۔

ڈاکٹری علاج:

ہدایات مندرجہ علاج طبی پر عمل کریں بعدہ اصل سبب مرض کے مطابق دوائیں دیں اگر کثرت اذکار سے ہو تو یہ نسخہ دیں:

لائیکر مارفیا ہائیڈروکلوراس	10 قطرے
کلورل ہائیڈریٹ	650 ملی گرام
برومائیڈ آف پوٹاشیم	650 ملی گرام
ایکوا	30 گرام

سب کو ملا کر ایک خوراک بنالیں اور ایسی خوراک رات کو سوتے وقت دیں۔

اگر شدت درد کی وجہ سے نیند نہ آتی ہو تو سناجن ٹیبلیٹس ساختہ سے اینڈ ٹیکر استعمال کرائیں یا فینو با بی ٹون 32 ملی گرام کی مقدار رات کو سوتے وقت دیں مندرجہ ذیل نسخہ بھی مفید ہے:

لائیکر مارفیا ہائیڈروکلوراس	10 قطرے
کلورل ہائیڈریٹ	2 گرام 600 ملی گرام
ایکوا کلوروفارم	30 ملی لیٹر

سب کو ملا کر ایک ایسی خوراک بنالیں اور سونے سے کچھ عرصہ قبل پلادیں۔

امراض قلب کی بے خوابی میں غلبہ خون کی صورت میں جب اس کے ساتھ نہایت بے چینی اور تکلیف ہو کنپٹیوں کو جونکیں لگوائیں یا مارفین ٹارٹریٹ 65 ملی گرام سے 5 ملی گرام اور سٹرکیلن ہائیڈروکلورائیڈ ڈیڑھ ملی گرام کی جلدی پچکاری کریں اگر بے چینی اور گھبراہٹ نہ ہو تو یہ نسخہ دیں:

کلورل ایمائیڈ	ایک گرام تین سو ملی گرام
ایکسٹریکٹ گلسرہائیزا لیکوئیڈ	30 قطرے
اسپرٹ وائنی ریکٹی فائیڈ	4 ملی لیٹر
ایکوا	30 گرام

سب کو ملالیں اور ایسی ایک خوراک سونے سے قبل استعمال کرائیں۔

ان کے علاوہ ویرونل، سلفونل، ٹریونل اور برومائیڈز بھی بے خوابی کے لئے نافع ہیں لیکن منوم ادویہ کا استعمال نہایت احتیاط کے ساتھ اور صرف اس وقت کرنا چاہئے جب کہ نیند لانے کی دیگر سادہ ترکیبیں ناکام ثابت ہو چکی ہوں۔

غذا و پرہیز:

مونگ کی کھچڑی، ساگودانہ، حریرہ مغز بادام، شوربہ یخنی کدو، پالک، خرفہ، فرنی، انار، سیب، امرود وغیرہ استعمال کرائیں۔

خشک بادی اور گرم چیزوں سے مچھلی، آلو، کو بھی، لال مرچ، بینگن، سرکہ، دھوپ میں چلنے، مطالعہ کرنے، مباشرت، غم، غصہ

فکر سے پرہیز کریں۔

نسیان/ بھول کی بیماری

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
بھول جانا	نسیان	ایم نیسیا Amnesia

تعریف و ماہیت:

ایم نیسیا ایک یونانی لفظ ہے جس کے معنی بھول ہیں اس میں مریض کوئی نئی بات یاد نہیں رکھ سکتا یا جو باتیں اس کو پہلے سے یاد ہوتی ہیں ان کو بھول جاتا ہے یا دوبارہ بوقت ضرورت پورے طور پر یاد کر کے ترتیب نہیں دے سکتا یا ان سے صحیح نتیجہ نہیں نکال سکتا۔

یادداشت:

نسیان عربی لفظ ہے اس کے لغوی معنی ہیں بھول جو اس مرض میں کسی کا کسی شکل میں لازم ہوتی ہے اطباء قدیم کے نزدیک جوہر دماغ نرم یا سخت یا ناقص ہوجاتا ہے جس کی وجہ سے قوت ذکر (حافظہ) فکر یا تخیل میں فساد یا بطلان یا تشویش پیدا ہوجاتی ہے۔ طب جدید میں اسے مستقل مرض قرار نہیں دیا جاتا بلکہ دیگر امراض کی ایک علامت سمجھا جاتا ہے۔

اسباب:

اصلی سبب دماغ کے پچھلے حصہ میں سردی وتری یا سردی وخشکی یا دماغ کے درمیانی حصے پر سردی اور تری کا غلبہ اور یا مقدم دماغ کا گرم سوء مزاج سادہ یا صفراوی ہوا کرتا ہے بعض اوقات ضربہ وسقطہ' کسی خاص بات کی طرف حد سے زیادہ انہماک و استغراق' دائمی نزلہ و زکام' ضعف دماغ اور دماغ کی عضوی خرابی مثلاً ورم' لثیر غس وغیرہ اور ایک خاص قسم کا سم خون ہوا کرتا ہے جو گندی بدبودار ہوا میں عرصہ تک رہنے سے پیدا ہوجاتا ہے۔

علامات:

مریض کسی بات کو یاد نہیں رکھ سکتا اور جو باتیں اس کو یاد ہوتی ہیں وہ بھی بھول جاتی ہیں چنانچہ سنی ہوئی باتیں اور دیکھی ہوئی صورتیں بوقت ضرورت کام نہیں آتیں خواب بھی صبح تک بھول جاتا ہے۔

تشخیص:

سردی وتری کے غلبہ میں مریض کا زیادہ سونا اور سر کے پچھلے حصہ میں گرانی اور بوجھ کا محسوس کرنا' ناک سے رطوبت کا بکثرت بہتے رہنا' اور باتوں کا بہت تھوڑی دیر یاد رکھنے کے بعد بالکل یا کم وبیش فراموش ہوجانا اس کی علامتیں ہوا کرتی ہیں سردی اور خشکی کے غلبہ میں حلق اور ناک کی خشکی' کلام کرنے میں دشواری' قبض' گاہے سر کا پیچھے کی طرف کھنچنا اور گلا گھٹنا وغیرہ علامات پائی جاتی ہیں۔

اگر مریض کے تمام حواس صحیح سلامت ہوں وہ کچھ دیکھے درست دیکھے اور جو کچھ سنے درست سنے لیکن ہر ایک دیکھی اور سنی بات کو بہت بھول جائے بالعموم قوت ذکر کا فساد ہوا کرتا ہے اور موخر دماغ میں خرابی ہوتی ہے اگر مریض مختلف باتوں کو ترتیب دے کر کسی معاملہ میں فیصلہ نہ کرسکے یا کسی نتیجے پر نہ پہنچ سکے تو قوت فکر کا فساد ہوتا ہے اور اوسط دماغ میں خرابی ہوا کرتی ہے اگر دیکھی ہوئی چیزوں کو یاد ہی نہ رکھ سکے اور خواب بھی صحیح یاد نہ رکھ سکے تو عموماً قوت تخیل فاسد ہوا کرتی ہے اور

مقدم دماغ میں خرابی ہوتی ہے۔

انجام:

بالعموم خراب نہیں ہوتا مریض طویل عرصہ تک جسمانی تکلیف محسوس کئے بغیر زندگی گزار سکتا ہے۔

حفظ ماتقدم:

سودا اور سردی اور تری پیدا کرنے والے اسباب سے پرہیز کریں شدید صدمات اور رنج فکر سے بچیں غلیظ اور متعفن ہوا میں زیادہ دیر تک نہ رہیں کبھی کبھی یادداشت کو بڑھانے کی تدابیر عمل میں لائیں مثلاً کسی حفظ کی ہوئی تحریر کو دوہرالیا کریں یا گزشتہ ایک دوروز میں جو کام کئے ہوں ان کو یاد کیا کریں عطریات' پھولوں کا سونگھنا' کھلی ہوا اور باغ کی سیر وغیرہ امور بھی قوت حافظہ کو بڑھاتے ہیں۔

اصول علاج:

اصل سبب مرض کو معلوم کرکے اس کے مطابق علاج کریں اکثر یہ سردوتر اور غلیظ رطوبات کے غلبہ سے ہوتا ہے اس میں تیز حقنے اور نضج کے بعد مسہلات بہت مفید ہوتے ہیں اگر نزلہ و زکام اور ضعف دماغ ہو تو ان کا علاج مفید ہوتا ہے اگر دوسرے امراض کی وجہ سے ہو تو ان کا علاج کرنا چاہئے۔

دستورالعلاج:

اگر سردوتر اور غلیظ رطوبات کے غلبہ سے ہو تو: 1) تیز حقنوں سے تنقیہ دماغ کریں چنانچہ خار خسک' بابونہ' اکلیل الملک' قرطم کوفتہ' حلبہ' بزرکتاں' برگ شبت' برگ سداب ہرایک ایک مٹھی بھر انجیر سیاہ 5 عدد' سبوس گندم خطمی ہرایک مٹھی بھر آخرالذکر ہردو دواؤں کو پوٹلی میں باندھ کر باقی تمام دواؤں کے ساتھ پانی میں پکائیں جب قریباً 375 ملی لیٹر رہ جائے صاف کرلیں اور اس میں روغن خیری پچاس ملی لیٹر' شکر سرخ چھتیس گرام اور بورہ ارمنی ایک گرام ڈال کر ہاون میں حل کریں اور دوبارہ صاف کرکے نیم گرم حقنہ کریں دوتین مرتبہ اس حقنہ سے تنقیہ کریں اگر زیادہ قوی حقنہ کی ضرورت ہو تو اس میں قنطوریون' گوگل' جاؤ شیر' بورہ ارمنی اور تخم حنظل وغیرہ کا اضافہ کرلیں یا نضج مادہ کرکے بذریعہ مسہل تنقیہ کریں۔ 2) اس غرض کے لئے منضج بلغم میں بیخ اذخر اور پرسیاؤ شاں کے بجائے تخم خطمی و تخم خبازی ہرایک 7 گرام شامل کرکے سات آٹھ روز تک پلائیں۔ 3) اسطوخودوس بادیان' بسفائج فستقی' بادرنجبویہ' عنب الثعلب ہرایک 7 گرام قنطوریون دقیق درونج عقربی' شکاعی' بادآورد ہرایک 4 گرام' مویز منقی بارہ گرام' انجیر زرد 5 دانہ رات کو گرم پانی میں بھگو کر صبح کو جوش دیں اور گل قند عسلی پچاس گرام شامل کرکے سات آٹھ روز تک پلائیں۔ 4) اس کے بعد انہی نسخوں میں برگ سنامکی 5 گرام اضافہ کرکے رات کو بھگو دیں۔ اور چار گھڑی رات رہے اٹھ کر حب ایارج 9 گرام روغن بادام میں چرب کرکے ورق نقرہ ایک عدد میں لپیٹ کر عرق گاؤزبان 75 ملی لیٹر کے ہمراہ کھلا کر سلادیا کریں اور صبح کو شکر سرخ ترنجبین خمیرہ بنفشہ ہرایک پچاس گرام پینے کے نسخے میں شامل کرکے پلائیں اگلے روز تبرید کا نسخہ دیں ضعف دماغ میں دماغ کی تقویت کریں۔

صبح مغزیات کے حریرہ سے یا کشتہ مرجان سادہ بیس ملی گرام یا جواہر والا سرخ' خمیرہ گاؤزبان سادہ بارہ گرام عنبری 5 گرام ملا کر دیں شام کو اطریفل اسطوخودوس بارہ گرام دیں سر پر روغن بادام روغن لبوب سبعہ کی مالش کرائیں قبض ہو تو اطریفل زمانی یا اطریفل ملین کے ذریعہ قبض کو رفع کرتے رہیں۔

دستور جدید:

1) اگر زکام و نزلہ یا بلغم کا غلبہ ہو تو منضج بلغم پلا کر بشرط ضرورت مسہل دیں اور اس کے بعد اطریفل اسطوخودوس 7 گرام، عرق گاؤزبان ساٹھ ملی لیٹر کے ساتھ کھایا کریں۔

2) اگر قبض ہو تو مربے ہلیلہ ایک یا دو عدد پانی سے دھولیں اور ورق نقرہ لپیٹ کر کھلائیں۔

3) اگر ضعف دماغ ہو تو کشتہ مرجان بیس ملی گرام، معجون بولس 7 گرام یا معجون نسیان میں ملا کر کھلائیں۔

4) حب برہمی ایک یا دو عدد کھاتے رہنا بہت مفید ہے۔

منتخب مجربات و مرکبات:

دواء الکبریت: مقوی معدہ و جگر ہے اور فالج، رعشہ، لقوہ، تشنج، نسیان، حضیق التنفس میں مفید ہے۔ صفتہ، گندھک مصفیٰ ایک تولہ، بالچھڑ، قسط شیریں، سلیخہ، مصطگی رومی زنجبیل، قرنفل، جاوتری ہر ایک 6 گرام، فلفل سیاہ، تخم کرفس، انیسون، اجوائن دیسی، زیرہ سیاہ، پودینہ خشک جنگلی ہر ایک 9 گرام شہد خالص تین گنا بطریق معروف معجون تیار کریں۔ 5 سے 7 گرام تک عرق بادیان کے ہمراہ استعمال کریں۔

معجون نسیان مجربہ شیخ الرئیس: کندر، فلفل سیاہ، سعد کوفی، مرکی، زعفران ہر ایک پچیس گرام، شہد چھتیس ملی لیٹر، حسب دستور معجون تیار کریں خوراک 3 گرام آب تازہ یا عرق بادیان 75 ملی لیٹر کے ہمراہ۔

معجون نسیان دیگر: مندرجہ بالا نسخہ میں مرکی اور زعفران کی بجائے زنجبیل اور وج ہم وزن شامل کریں مقدار خوراک 6 گرام۔

علاج ڈاکٹری:

ہدایات مندرجہ علاج طبی پر نظر کریں اور مقویات دماغ و اعصاب مثلاً نکسوامیکا سولہ ملی گرام یا اسٹرکینیا دو ملی گرام وغیرہ کا استعمال کریں فاسفورین 5 قطرے اور فاسفوسٹھین ایک چھوٹا چمچہ وغیرہ پیٹنٹ دوائیں بھی مفید ہیں۔

غذا و پرہیز:

بکری کا گوشت، چپاتی، شوربہ چوزہ مرغ، دودھ، خشکہ، بکری کا بھیجا گھی میں بھنا ہوا، خرفہ، پالک، کدو، مغز اخروٹ، مغز بادام، چلغوزہ، منقی وغیرہ استعمال کریں۔ ٹھنڈے پانی سے غسل، سرد ہوا، زنگترہ، بیر، امرود، ناشپاتی، چائے، لہسن، پیاز، ماش کی دال، لوبیا، ہرادھنیا، افیون، بھنگ، کثرت مباشرت اور کثرت مطالعہ سے پرہیز کریں۔

دیوانگی

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
پاگل پن	جنون	ان سینٹی مینٹل ڈیزیز Insanity Mental Diseases

کیفیت و ماہیت:

مریض کی عقل میں اس قسم کا فتور آ جاتا ہے کہ اس سے غیر معمولی افعال سرزد ہونے لگتے ہیں جو کبھی تو دوسرے اشخاص کے لئے مضرت رساں ہوتے ہیں اور کبھی نہیں۔

یادداشت:

دیوانگی، جنون اور ان سینی ٹی بالترتیب عربی اور انگریزی زبانوں کے مترادف الفاظ ہیں جو عام مجلسی زبان سے لئے

گئے ہیں ان میں سے کوئی بھی باقاعدہ طبی اصطلاح کے طور پر وضع نہیں کیا گیا ہر ایک کے لغوی معنی عقل کا ٹھیک نہ رہنا ہیں لیکن عقل کے ٹھیک ہونے اور ٹھیک نہ رہنے میں فی الحقیقت نہایت غیر محسوس سا فرق ہے عام طور پر مجنوں اس کو سمجھا جاتا ہے کہ جس کی عقل میں اس قدر فتور آ گیا ہو کہ وہ اپنی ذات یا دوسرے لوگوں کے لئے خطرے کا باعث تصور کیا جائے لیکن بعض اوقات مریض اپنی ذات یا دوسروں کے لئے خطرہ کا باعث نہیں بھی ہوتا لیکن اس کے خیالات میں ایسا جوش اور تغیر پیدا ہو جاتا ہے کہ وہ غیر معمولی اور بے ہودہ باتیں یا حرکتیں کرنے لگتا ہے غرض کہ جنون کی بیشمار صورتیں ہیں حتیٰ کہ مالیخولیا اور مالیخولیائے مراقی بھی اسی سلسلہ کے امراض ہیں چنانچہ اطبائے قدیم نے مختلف قسم کے جنون کو مالیخولیا کی ہی مختلف قسمیں قرار دیا ہے اور اطبائے جدید (ڈاکٹروں) نے مالیخولیا کو جنون کی ایک قسم ظاہر کیا ہے۔ ان سینی ٹی دو لاطینی الفاظ سے ان نقی کے اور سینس ہوشمند کے معنوں میں مستعمل ہے۔

اقسام:

صحیح اور آخری تقسیم فی الحقیقت بڑا مشکل امر ہے یہی وجہ ہے کہ اس مرض کی بہت سی قسمیں قرار دی گئی ہیں چنانچہ اطبائے قدیم نے اس کی یہ قسمیں کی ہیں:

1) مالیخولیا
2) مالیخولیائے مراقی
3) قطرت
4) مانیا جس کی ایک قسم داء الکلب بھی ہے
5) صبارا
6) اختلاط عقل اور ہذیان
7) رعونت وحمق
8) عشق وغیرہ

اطبائے جدید اس کی مندرجہ ذیل اقسام کرتے ہیں:

مانیا Mania اس کی پھر چار قسمیں ہیں:

مانیائے حاد Acute-Mania، مانیائے مزمن Chronic-Mania، مانیا عقلی Intelectural-Mania اس کی پھر دو قسمیں ہیں مانیا وحدت Mono-Mania اور مالیخولیا جس کی پھر ایک قسم مالخولیا مراقی Hypochondriasis ہے۔

مانیا اخلاقی Moral-Mania اس کی پھر دو قسمیں ہیں مثلاً مانیا خودکشی Suicidal-Mania مانیا قتل Homicidla-Mania مانیا ذہبی یا قطرب Lyco-Mania داء الکلب Cynanthropia مانیائے اختناقی Hysteric Mania مانیائے نفاسی Puerperal Mania مانیائے عشق Eroto-Mania مانیا مسرت Amno-Mania مانیا ناری Fyro Mania مانیا مائی Hydromania مانیا سرقی Klepto Mania مانیا خمری Dipso-Mania مانیا رقصی Dancing-Mania مانیا صرعی Epileptic-Manic مانیا سرسامی یا ہذیانی یعنی صبارا Delerious- Mania مانیا وطنی Nosto-Mania مانیا حسابی Arthmo-Mania وغیرہ۔ غرضیکہ جس مرض سے یا جس قسم کے جذبات میں غیر معمولی جوش ہو اس قسم کا مانیا ہو جاتا ہے۔

یادداشت:

1) مانیا ایک یونانی لفظ ہے اس کے لغوی معنی بقول اطباء متقدمین جنون سبعی (جنون درندگی) ہیں چونکہ .س کا مریض درندوں کے مشابہ ہو جاتا ہے اس لئے اس کا یہ نام رکھا گیا ہے مگر رازی اور متاخرین نے کہا ہے کہ مانیا کے معنی جنون ہائج (ہیجان اور جوش کا جنون) ہیں اطبائے جدید نے بھی اس کے آخر الذکر معنی تسلیم کئے ہیں یعنی وہ کہتے ہیں کہ مانیا کے معنی شدید ذہنی اشتعال کے ہیں اور جس قسم کا یہ اشتعال ہو اس قسم کا مانیا کہلاتا ہے اس میں اگر مریض غصے اور

اشتعال کے ساتھ عطوفت اور مہربانی سے پیش آئے جیسا کہ کتوں کی عادت ہوا کرتی ہے تو اس کو داء الکلب کہتے ہیں لیکن ڈاکٹر کہتے ہیں کہ دارلکلب میں مریض اپنے آپ کو کتا سمجھنے لگتا ہے یا کتوں کی سی حرکات کرنے لگتا ہے۔

2) مالیخولیا جس کو صاحب تذکرہ نے صحیح طور پر مالن خولیا تحریر کیا ہے حقیقت میں یونانی لفظ میلن کولیا کا معرب ہے جس کے معنی خلط سیاہ یا صفراء سیاہ ہیں چونکہ یہ سودا یا صفرا محرق سے پیدا ہوتا ہے اس لئے اس نام سے موسوم کیا گیا مالیخولیا میں مریض پر خیالات و اوہام فاسد کا غلبہ رہتا ہے اور وہ عموماً رنجیدہ اور مغموم رہتا ہے اس کی طبیعت میں جوش اور وحشت کم ہوتی ہے جنون میں جوش وحشت اور غیض وغضب زیادہ ہوتا ہے۔

3) میلن کولیا دو یونانی لفظوں سے مرکب ہے میلن بمعنی سیاہ اور کول بمعنی صفراء۔

4) ایڈیوسی یونانی لفظ تین کولیا سے مشتق ہے اس کے معنی بیڈھب اور بے ڈھنگے کے ہیں۔

5) امبیسیلٹی یونانی لفظ امبیسلس Ambaseless سے مشتق ہے جس کے معنی ضعیف اور احمق ہیں۔

6) مالیخولیا مراقی میں ردی بخارات مراق سے دماغ کی طرف چڑھ کر خیالات فاسد کا موجب ہوتے ہیں مراق جلد شکم اس کے نیچے کی جھلی اور قریبی اعضاء میں جمع ہوجاتا ہے اور دماغ پر اثر پڑکر مریض میں غرور و تکبر وغیرہ غیر طبعی علامات پیدا ہوجاتی ہیں۔

قطرب:

بقول شیخ الرئیس ایک چھوٹے سے کیڑے کو کہتے ہیں جو پانی کی سطح پر مضطربانہ حرکات کرتا رہتا ہے اور چونکہ اس مرض میں مریض بھی اسی طرح بے قرار رہتا ہے اس لئے اس کو قطرب کہا جاتا ہے۔

بعض نے قطرب کے معنے زبھتنوں یا جنگلی دیوؤں کے لئے ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ قطرب امداد یعنی ایسے بھیڑیے کا نام ہے جس کے بال گرے ہوئے ہوں اور یہ زیادہ صحیح ہے کیونکہ اس مرض میں بھی مریض اپنے آپ کو بھیڑیا تصور کرتا ہے اور بھیڑیے کی مانند حرکات کرتا ہے۔

صبارا:

سریانی لفظ ہے جس کی لغوی معنی "سوداوی جنون" ہیں یہ ایک قسم کا سخت جنون ہے جس کے ساتھ گرم اور صفراوی سرسام بھی ہوتا ہے۔ ڈی منیشیا یعنی حمق (حماقت) اس کی پھر چند قسمیں ہیں۔

1) حمق حار (شدید حماقت) Acute Dementia

2) حمق مزمن (پرانی حماقت) Chronic Dementia

3) فالج مفتر العقل (عقل کھونے والا فالج) Dementia Paralytic

4) حمق سن تغیر Climatric- Dementia

5) حمق بلوغت (بالغ ہونے پر حماقت) Dementia- Precox

6) حمق النفساء (زچہ کی حماقت) Purpural-Dementia

7) حمق آتشکی (آتشک کی وجہ سے حمق) Syphletic-Dementia

8) حمق صرعی (مرگی کی وجہ سے حماقت) Epileptic-Dementia

9) حمق ضربی (چوٹ کی وجہ سے پیدا ہونے والی حماقت) Traumatic Dementia

اسی طرح اور بھی کئی قسمیں ہیں حمق نقرسی اور حمق حمی وغیرہ۔

اس کے علاوہ پیدائشی بے وقوفی Idiocy اختلاط العقل Imbecility الطبعی معہ نقص الاعضاء Cretenism وغیرہ بھی جنون کے اقسام میں شمار کیئے گئے ہیں۔عصر حاضر کے ماہر علم النفس لئے جنون کی تقسیم مندرجہ ذیل طریق پر کی ہے:

جنون عضوی:

اس قسم میں جنون کی وہ صورتیں شامل ہیں جن میں جسم اور بالخصوص دماغ کی ساختوں میں بھی کوئی نہ کوئی خرابی پائی جاتی ہے مثلاً فالجی حمق' آتشکی حمق' صرعی حمق' قلب الشرائین یا دوسرے دماغ امراض مثلاً دماغی رسولیاں' استسقاء الدماغ سکتہ وغیرہ۔

جنون:

جو نقص نمو سے ظاہر ہوتے ہیں ان میں پیدائشی بے وقوفی' اختلاط عقل وغیرہ وہ تمام صورتیں شامل ہیں جو ناقص ساختوں کے ناقص نشوونما کی وجہ سے ظہور پذیر ہوتی ہیں اس میں دماغی تغیرات بخوبی دکھائی دے سکتے ہیں۔

حمق شیخوخی:

یہ بھی فی الحقیقت قسم دوم کی طرح کا جنون ہی ہے طبعی طور پر دماغی ساختیں کمزور ہو جاتی ہیں۔

جنون سمی:

اس شق میں وہ تمام قسم کے جنون شامل ہیں جنہیں جنون کا باعث کسی نہ کسی طرح کی سمیت ہوتی ہے خواہ یہ سمیت خارج سے جسم میں پہنچے یا خود جسم کے اندر پیدا ہو کر دماغی قوتوں کو ماؤف کرے شراب' افیون' کوکین وغیرہ سمی اشیاء یا ملیریا حمی' محرقہ بطنی' طاعون' نمونیا' انفلوئنزا' وغیرہ جراثیمی امراض' غدہ رقیہ' قلب اور گردوں کے بعض امراض کثرت تحلیل اور صدمات دماغی سے پیدا ہونے والا جنون بھی اسی قسم میں شامل ہے۔

جنون نفسانی:

اس میں مانیا وحدت' مالیخولیا' مالیخولیا مراقی' حمق بلوغت وغیرہ وہ تمام قسمیں شامل ہیں جس میں کسی نمایاں جسمانی تغیرات کے بغیر جنونی علامات ظاہر ہوتی ہیں۔

اسباب:

بے شمار اسباب ہیں جن میں سب سے اہم رنج' فکر خوف و پریشانی' کثیر دماغی محنت' اور اعصاب میں کمزوری اور اشتعال پیدا کرنے والے ہر قسم کے شدید بخار' سمیت' آتشک وغیرہ' عورتوں میں حمل' وضع حمل' رحم اور حصیۃ الرحم کے بعض امراض' پر سوت کا بخار' ایام رضاعت اور سن یاس وغیرہ' نیز منشیات مثلاً بھنگ' چرس' شراب' کوکین وغیرہ کا استعمال' کثرت جماع' جلق' فوری عصبی صدمات اور غذا کی کمی اور خرابی سے بھی یہ مرض پیدا ہو جاتا ہے۔

علامات:

مختلف اسباب و اقسام کے لحاظ سے علامات بھی مختلف ہوا کرتی ہیں چنانچہ جس قسم کا جنون ہو اسی قسم کے جذبات میں اشتعال پایا جاتا ہے اس کے ظہور سے پہلے بالعموم بعض علامات منذرہ پائی جاتی ہیں۔

علامات منذرہ:

بعض اوقات مریض کے سر میں شدید قسم کا درد ہوتا ہے اور سر گھومتا ہے سر میں بوجھ اور گرانی محسوس ہوتی ہے مریض

اداس اور پریشان خاطر رہتا ہے رات کو نیند بالکل نہیں آتی اور اگر آتی ہے تو خوفناک خواب دکھائی دیتے ہیں خود مریض کسی چیز میں دلچسپی نہیں لیتا بلکہ ہر ایک چیز سے متنفر ہو جاتا ہے اور جس قسم کا جنون ہونا ہوتا ہے ہر وقت اسی قسم کے خیال میں ڈوبا رہتا ہے اور ہر وقت اسی قسم کی باتیں کرنے لگتا ہے بعض اوقات مریض بالکل چپ چاپ اور مشکوک ہوتا ہے ہر چیز سے ڈرتا ہے دنیا سے ناامید ہو جاتا ہے اکثر تنہائی کو پسند کرتا ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے کہ ہر وقت سویا ہوا ہو اور اونگھ رہا ہے اسی طرح بعض مریضوں میں کوئی خاص علامت پیدا ہو جاتی ہے۔

علامات عامہ:

اس کے بعد مختلف اقسام کے لحاظ اور مختلف اور خاص خاص علامتیں ظاہر ہوتی ہیں چنانچہ مالیخولیا کے مریض میں اگر سودا کا غلبہ ہو تو نبض سخت اور مختلف قارورہ صاف' بدن سیاہی مائل نحیف اور لاغیر ہوتا ہے آنکھیں سیاہی مائل یا سرخی کی طرف مائل ہوتی ہیں بعض اوقات بے عقلی کے ساتھ ہنستا اور خوش ہوتا رہتا ہے مگر اکثر دل شکستہ' متفکر' پریشان خیال اور سر جھکائے ہوئے رہتا ہے۔

غلبہ صفرا کی صورت میں اس کے ساتھ حیرت' بے عقلی ہذیان اور بے قراری بیداری' قلت سکون اور کثرت غضب وغیرہ صفراوی علامات ہوتی ہیں نیز بدن چھونے پر گرم محسوس ہوتا ہے رنگت زرد ہوتی ہے اور مریض کی نگاہ مثل درندوں کے ہو جاتی ہے۔

مالیخولیا مراقی:

ترش ڈکاریں آتی ہیں ہضم خراب ہو جاتا ہے تھوک بکثرت خارج ہوتا ہے' پیٹ پھول جاتا ہے' پسلیوں کے نیچے تناؤ اور درد ہوتا ہے' دونوں شانوں کے درمیان بھی درد کا احساس ہوتا ہے بھوک بڑھ جاتی ہے قطرت میں مریض سخت غضب ناک اور ترشرو ہوتا ہے ایک منٹ سے زیادہ کسی مقام پر قیام نہیں کر سکتا ہمیشہ متردد رہتا ہے لوگوں سے بھاگنا اور تنہائی دگریہ وزاری کو پسند کرتا ہے رنگ زرد اور زبان خشک ہوتی ہے۔

مانیا میں دیوانگی کے ساتھ درندگی ہوتی ہے مریض متفکر اور عرصہ تک خاموش رہتا ہے بلانے سے پہلے تو بولتا ہی نہیں لیکن اگر بااصرار بلایا جائے تو پھر اس سے خلاصی پانا دشوار ہو جاتا ہے بعض اوقات از خود لایعنی بکواس کرتا ہے شرارت اور نقصان رسانی پر آمادہ رہتا ہے کبھی پاس کے لوگوں سے ڈرتا ہے نبض سریع و ممتلی' زبان میلی' بھوک زائل اور سر میں درد ہوتا ہے آواز اور روشنی کی برداشت بہت کم ہو جاتی ہے حرارت جسمانی بڑھ جاتی ہے اس کے ساتھ ہی حس لمس وغیرہ بھی کم و بیش خراب ہو جاتی ہے بدن کا رنگ بالعموم سیاہی مائل ہوتا ہے اور مریض لاغر ہو جاتا ہے۔

صبارا میں مانیا سے زیادہ شدید علامات پائی جاتی ہیں شدت علامات سے پہلے ایک عرصہ تک مریض کو نیند بالکل نہیں آتی اگر آتی بھی ہے تو فوراً ہی وہ ڈر کر چونک اٹھتا ہے سانس متواتر چلتا ہے مریض کی دونوں آنکھیں خون کبوتر کی طرح سرخ اور متحرک غبار آلد۔ اور اشک آلود رہتی ہیں۔

جنون کے دیگر اقسام:

میں مریض سے ان کے مطابق خاص قسم کی حرکات صادر ہوتی ہیں مثلاً جنون رقصی میں ناچنے لگتا ہے مانیا سرقی میں بے اختیار چوری کرتا ہے مانیا ناری میں آگ لگاتا پھرتا ہے۔

اختلاط عقل رعونت' حمق اور عشق میں ان کی خاص علامات مختلف صورتوں میں ظاہر ہوتی ہیں اختلاط عقل میں مریض بعض باتیں ایسی کرتا ہے جو تہذیب سے گری ہوئی اور عام رسم و رواج کے خلاف ہوتی ہیں اسی طرح رعونت و حمق میں مریض

کے خانگی اور مجلسی افعال میں اختلال پیدا ہوجاتا ہے عشق میں انسان مبہوت وحیران اور اپنے محبوب کے خیال میں محو رہتا ہے۔

تشخیص:

جب کسی مریض میں مندرجہ ذیل علامات پائی جائیں تو سمجھ لینا چاہئے کہ وہ جنون کی کسی نہ کسی قسم میں مبتلا ہے:

طویل بے خوابی' بڑی دیر تک ہکا بکا رہنا' گفتگو میں بھی وقفے کی کمی بیشی' خاص خاص مشاغل میں خصوصیت سے منہمک رہنا' ایک ہی بات کو بار بار کہنا یا کرنا' ہروقت گنتے رہنا' یا کپڑے کو بار بار دھوتے رہنا' بے معنی باتوں پر حد سے زیادہ ضد کرنا' معمولی سے کام کو کرنے میں ہچکچانا' حد سے زیادہ مشکوک یا شرمیلا ہونا' بہت زیادہ باتیں کرنا' ذرا ذرا سی بات پر کھل کھلا کر ہنس پڑنا' یا چیخیں مار مار کر رونا' کسی قسم کے خاص دورے پڑنا اچانک اپنے طرز زندگی کو بدل دینا' اپنے آپ کو ہر ایک سے حقیر اور نہایت گنہگار سمجھنا انسانوں اور دوسری اشیاء کے متعلق غیر ضروری تخیلات' فرضی آوازوں کو سننا' اپنے آپ کو سب سے طاقتور اور دولت مند خیال کرنا' ہروقت اس خوف میں رہنا کہ اس پر کسی نے جادو کردیا ہے ہر بات کے لئے حد سے زیادہ فکر کرنا' کسی آئندہ آنے والے خطرے یا بیماری وغیرہ سے ڈرتے رہنا' حد سے زیادہ مسلسل موت کا خوف کرنا' بلاوجہ سمجھنا کہ جو آدمی اس کی طرف دیکھتا یا دیکھ کر کھانستا ہے اس کی توہین اور تذلیل کرتا ہے۔

فروق الامراض:

مختلف اقسام کی باہمی تشخیص ان کی خاص علامتوں سے ہوسکتی ہے فرضی دیوانے اور واقعی دیوانے کا فرق ذیل کے جدول سے ظاہر ہوسکتا ہے بشرطیکہ مریض کی بغیر اطلاع کے اس کا امتحان کیا جائے۔

فرضی دیوانگی اور حقیقی دیوانگی کا فرق

فرضی دیوانگی	حقیقی دیوانگی
1) مریض کو اگر دیوانہ کہا جائے تو وہ خوش ہوتا ہے فرضی دیوانگی عموماً یکا یک ظاہر ہوتی ہے۔	مریض کو اگر دیوانہ کہا جائے تو وہ ناخوش ہوتا ہے حقیقی دیوانگی اکثر بتدریج ظاہر ہوتی ہے۔
2) مریض جان بوجھ کر بے عقلی کی باتیں کرتا ہے اور اکثر اوقات خوب چلاتا اور اچھلتا کودتا ہے۔	اکثر اوقات مریض متفکر اور خاموش رہتا ہے شاذ و نادر بکواس اور بے عقلی کی باتیں کرتا ہے۔
3) ظاہری دیوانگی کے سوا کوئی جسمانی مرض نہیں پایا جاتا اور نہ ہی مریض کا بشرہ دیوانوں کا سا ہوتا ہے۔	مریض کا بشرہ مخصوص دیوانوں کی مانند ہوتا ہے اور اکثر اوقات جسمانی مرض بھی کوئی نہ کوئی موجود ہوتا ہے۔
4) دیوانگی کے دورے کے بعد مریض بہت زیادہ تھک جاتا ہے اور اسے پسینہ آجاتا ہے۔	مریض کو تکان نہیں ہوتی اور پسینہ وغیرہ نہیں آتا اس کی حالت میں کوئی خاص تغیر نہیں ہوتا۔
5) مریض کو کھانے پینے' سونے اور آرام کرنے کی خواہش ہوتی ہے۔	مریض کو ان میں سے کسی چیز کی خواہش نہیں ہوتی۔
6) مریض تکلیف اور اذیت کو برداشت نہیں کرسکتا	مریض ہر قسم کی تکلیف سے غیر متاثر رہتا ہے۔
7) عموماً مخشی اور منوم ادویہ کا اثر فوراً ظاہر ہوتا ہے۔	ایسی دواؤں کا اثر بدیر یا مطلقاً ظاہر نہیں ہوتا۔

حفظ ماتقدم:

جن اشخاص کے دماغ اور اعصاب ضعیف ہوں ان کو ہر قسم کی بے اعتدالی سے بچائیں شدید دماغی یا جسمانی صدمات

سے محفوظ رکھیں قبض نہ ہونے دیں غذا لطیف اور زود ہضم دیں اگر جنون کی مذکورہ علامات منذرہ میں سے کوئی علامت ظاہر ہو تو فوراً اس کا مناسب علاج کریں۔

اصول علاج:

جتنا جلد علاج شروع کر دیا جائے بہتر ہے کیونکہ جتنا یہ مرض مزمن ہو جاتا ہے اتنا ہی عسیر العلاج ہوتا ہے مریض کو صاف ہوادار اور تاریک کمرے میں رکھیں خوشبو سنگھائیں' روزانہ غذا سے قبل حمام کرائیں اور ہر طرح اسے خوش وخرم رکھیں اگر جنون کا دورہ نہایت شدید ہو اور اس بات کا خطرہ ہو کہ مریض اپنے آپ کو یا دوسروں کو نقصان پہنچائے گا تو اس کو امراض دماغی کے دارالشفاء یعنی مینٹل ہاسپٹل میں داخل کرادیں اور وہاں اس کا باقاعدہ علاج کرائیں اور اگر ایسا ممکن نہ ہو تو اس کو باندھنے یا زنجیریں ڈالنے کی بجائے ایک لمبی آستینوں والا چغہ پہنا دیں اور اس سے نہایت ہی نرمی' ملاطفت اور محبت و ہمدردی کا سلوک کریں اس کے ساتھ ہی مریض کو سلانے کی کوشش کریں اور مادہ کو پاشویہ وغیرہ کے ذریعہ مخالف جانب یعنی پاؤں کی طرف جذب کریں۔ اگر مریض قوی ہو اور خون کا غلبہ ہو یا بواسیر یا حیض کے خون کے بند ہونے سے دورہ ہوا ہو تو باسلیق اور صافن کی فصد کھولیں اور اس کے بعد تبرید دیں۔

ان ہدایات کو ملحوظ رکھتے ہوئے مرض کا جو سبب ہو اس کو دور کریں اور خلط غالب کا نضج وتنقیہ کرکے ماء الجبن پلائیں اور پھر مقویات دماغ کھلائیں یہ یاد رکھنا چاہئے کہ جنون کے تمام اقسام کا علاج یکساں ہوتا ہے اور صرف مادہ مرض کے اعتبار سے علاج میں اختلاف پایا جاتا ہے۔

دستور العلاج:

مریض کو نیند لانے کے لئے مختلف تدابیر کی ضرورت ہوتی ہے چنانچہ 1) بنفشہ' نیلوفر' بیخ خطمی' برگ بید' جو مقشر' پوست کدو' پوست خیار' برگ کاہو' خشخاش سفید' گل سرخ' گل بابونہ اور لفاح ہم وزن کو پانی میں جوش دے کر اس کے ساتھ صبح وشام مریض کے سر پر نطول کریں اور نطول کرتے وقت مریض کو سیدھا بٹھائیں تاکہ نطول کا پانی سر کے اگلے حصہ پر گرے۔

2) روغن بنفشہ یا روغن کدو شیر بز میں ملا کر اس کے ناک میں ٹپکائیں کانوں میں ڈالیں نیز روغن کدو یا روغن لبوب سبعہ سر پنڈلیوں اور رانوں پر خوب اچھی طرح سے مالش کرائیں۔

3) شربت خشخاش پچیس ملی لیٹر جو کہ مع پوست خشخاش کے تیار کیا گیا ہو آب انار شریں یا آب کدو شیریں یا آب آلو بخارا ساٹھ ملی لیٹر یا ماء الشعیر 125 ملی لیٹر ملا کر پلائیں۔

4) اگر قبض ہو تو روغن بید انجیر پچاس ملی لٹر اور نمک تین گرام دو لیٹر گرم پانی میں ملا کر حقنہ کریں یا اطریفل ملین 5 گرام دیں اس کے بعد خلط غالب کو معلوم کرکے اسکا نضج وتنقیہ کریں دموی میں:

5) سرارد کی فصد کریں یا کنپٹیوں پر جونکیں لگوائیں اور یہ تبرید دیں خمیرہ گاؤزبان بارہ گرام ورق نقرہ میں لپیٹ کر کھلائیں اور اوپر سے لعاب بہدانہ 3 گرام' شیرہ عناب 5 دانہ عرق گاؤزبان 75 ملی لیٹر میں نکال کر شربت بنفشہ 150 ملی لیٹر ملا کر پلائیں پھر صبح وشام یہ نسخے دیں:

صبح: مفرح بارد 5 گرام کھلا کر اوپر سے زرشک تین گرام آلو بخارا 5 دانہ' عرق کاسنی 150 ملی لیٹر میں شیرہ نکال کر شربت انار پچیس ملی لیٹر ملا کر پلائیں۔ شام کو آملہ مربی ایک عدد دھو کر ورق نقرہ جمع کرکھلائیں اور شیرہ کشنیز خشک تین گرام' شیرہ صندل سفید 3 گرام' عرق گاؤزبان' عرق کیوڑہ' عرق بید مشک ہر ایک 75 ملی لیٹر میں نکال کر شربت سیب چھتیس ملی لیٹر ملا کر پلائیں۔

اگر ان تدابیر سے فائدہ نہ ہو تو حسب معمول دس روز تک منضج پلا کر تین مسہل اور تین تبریدیں دیں اور بعد میں صبح

مفرح بارد 5 گرام اور شام خمیرہ صندل 7 گرام' عرق کاسنی 75 ملی لیٹر' عرق بید مشک 75 ملی لیٹر' شربت انار 75 ملی لیٹر کے ساتھ دو ہفتہ تک دیں اگر پھر بھی فائدہ نہ ہو تو ماء الجبن پلائیں۔

خلط صفرا کے احتراق کی صورت میں بھی یہی تدابیر مفید ہیں البتہ اس میں فصد نہ کھلوائیں اور صبح و شام کے مذکورہ نسخے دو ہفتہ تک پلوائیں اگر فائدہ نہ ہو تو پھر صفرا کا منضج و مسہل دیں اور مفرح بارد اور خمیرہ صندل حسب ترکیب مذکورہ بالا استعمال کرائیں اگر پھر بھی فائدہ نہ ہو تو ماء الجبن پلائیں احتراق بلغم کی صورت میں ماء الاصول کے ساتھ نضج مادہ کر کے حب ایارج کے ساتھ تنقیہ کریں اور اس کے بعد خمیرہ ابریشم حکیم ارشد والا 5 گرام صبح و شام عرق بادیان 125 ملی لیٹر کے ہمراہ کھلائیں۔

احتراق سودا میں نقوع شاہترہ پلائیں تین ہفتہ کے مطبوخ ہفت روزہ ہر روز صبح 100 ملی لیٹر دیں اگر کسی روز اس سے پیچش کی شکایت ہو تو اس دن مطبوخ چھوڑ کر لعاب ریشہ خطمی بارہ ملی لیٹر دیں پھر ان گولیوں کے ساتھ تنقیہ کریں صفتہ ایارج' افتیمون' اسطوخودوس ہر ایک پچیس گرام سقمونیا ہلیلہ ہر ایک بارہ گرام' سب کو باریک پیس کر بڑی بڑی گولیاں بنالیں اور رات کو سوتے وقت تولہ بھر استعمال کریں۔

تنقیہ کے بعد مریض کے مزاج اور موسم کی رعایت کو ملحوظ رکھ کر ماء الجبن پلائیں اور پھر مقویات دماغ کا استعمال کرائیں ماء الجبن کا طریق ذیل میں درج ہے:

سیاہ رنگ کی ایسی بکری یا گائے کا دودھ ایک لیٹر لے لیں جو دوسرا بچہ جنی ہو اور جس کا بچہ تین چار ماہ سے زیادہ کا نہ ہو اس دودھ کو تانبے کے قلعی دار یا مٹی کے روغنی برتن میں ڈال کر نرم آنچ پر جوش دیں اس بات کی احتیاط رکھیں کہ دودھ جلنے پائے جب دو تین جوش آ چکیں تو اس میں پچیس ملی لیٹر آب لیموں یا سکنجبین ترش یا قدرے ٹاٹرک ایسڈ وغیرہ کو ڈال کر درخت انجیر کی ایسی لکڑی کے ساتھ ہلائیں جس کا اگلا سرا کچل کر پھیلا کیا گیا ہو اس سے تھوڑی دیر میں دودھ پھٹ جائے گا جب پھٹ جائے تو اتار کر رکھ لیں اور قدرے سرد ہو جانے پر تین تہہ کی صافی میں سے پانی ٹپکائیں یہ ٹپکا ہوا پانی نیلگوں رنگ کا ہو تو بہتر ہے ورنہ کسی قدر نمک ڈال کر پھر ایک جوش دیں اور کف اتار کر صاف کر لیں اگر اس میں سے روغنیت بھی جدا کرنی ہو تو سرد ہونے پر اوپر سے چمچے کے ساتھ علیحدہ کر لیں یہی ماء الجبن ہے اس میں سے پہلے دن نوے ملی لیٹر لے کر اس میں حسب حال مریض شربت نیلوفر یا شربت افتیمون چھتیس ملی لیٹر ملا کر پلائیں اور روزانہ بارہ ملی لیٹر ماء الجبن بڑھاتے جائیں جب 500 ملی لیٹر تک پہنچ جائے تو تین دن استعمال کرا کر پھر روزانہ بارہ ملی لیٹر کم کرتے جائیں حتی کہ پھر 7 گرام ماء الجبن کے ساتھ شربت کی مقدار بھی حسب ضرورت کم و بیش کرتے رہیں ہر روز تازہ ماء الجبن تیار کر کے استعمال کرنا چاہئے بعض اوقات ماء الجبن تیار کرتے وقت اس کے ساتھ مناسب دواؤں کا اضافہ بھی کر لیا جاتا ہے تنقیہ اور ماء الجبن کے بعد تقویت دماغ اور اعصاب کے لئے خمیرہ ابریشم ارشد والا یا عود مصطگی والا یا خمیرہ گاؤزبان عنبری جواہر والا 5 گرام اور شام کو معجون نجاح یا اطریفل اسطوخودوس 9 گرام استعمال کرائیں غذا لطیف اور زود ہضم دیں ہر قسم کی بادی ثقیل اور سوداوی اغذیہ سے پرہیز کرائیں۔

دستور جدید:

صبح سفرج بارد 5 گرام ہمراہ گاؤزبان' عرق کیوڑہ' عرق بید مشک ہر ایک پچیس ملی لیٹر' شربت سیب بارہ ملی لیٹر' شام دواء المسک معتدل 5 گرام ہمراہ عرق عنبر پچیس ملی لیٹر' عرق گندر پچیس ملی لیٹر' ماء اللحم کاسنی مکوہ والا' شربت گڑھل ہر ایک پچیس ملی لیٹر رات کو سوتے وقت ہلیلہ مربی ایک عدد پانی سے دھو کر کھائیں۔

2) اگر معدہ کی خرابی ہو تو انوشدارو لولوی 5 گرام یا سادہ 7 گرام یا خمیرہ ابریشم عود مصطگی والا 5 گرام کھلائیں اگر ضعف قلب اور خفقان بھی ہو تو خمیرہ ابریشم حکیم ارشد والا یا خمیرہ ابریشم شیرہ عناب والا یا خمیرہ گاؤزبان عنبری جواہر والا 5 گرام کھلائیں۔

3) اگر حرارت زیادہ ہو تو خمیرہ مروارید 5 گرام کھلائیں۔
4) اگر ضعف اعصاب بھی ہو تو خمیرہ گاؤ زبان عنبری جادوار عود صلیب والا 5 گرام استعمال کرائیں۔
5) جنون و مالیخولیا کی بہترین تدبیر یہ ہے کہ ماء الجبن پلائیں۔
6) صبح و شام لاجورد مغسول دس ملی گرام' خمیرہ مروارید 5 گرام اور عرق ماء الجبن چھتیس ملی گرام پیئیں بعد از غذا: جوارش شاہی چھ گرام کھلائیں سہ پہر اور بوقت خواب دوائے جنون ایک گرام کھلائیں۔

منتخب مجربات و مرکبات:

نطول الجانین: ہر قسم کے جنون مالیخولیا اور وسواس میں نافع ہے تخم خشخاش' ورد ابیض' بابونہ ہر ایک بقدر کف دست' بنفشہ تریا خشک' گل نیلوفر' بیخ خطمی' تخم خطمی' برگ بید' جو مقشر' برگ کاہو' برگ عنب الثعلب' تراشہ کدو تر' برگ خبازی' برگ بزرقطونا ہر ایک ایک مٹھی' سپستان 10 عدد سب کو ڈیڑھ لیٹر پانی میں پکائیں جب نصف رہ جائے صاف کر کے روغن بنفشہ چھتیس ملی لیٹر اس میں اضافہ کر کے نطول کریں۔

روغن: جو ہر قسم کے جنون اور مالیخولیا میں نیند لانے کے لئے مفید ہے مغز تخم کدو' تخم کاہو' تخم خشخاش' مغز بادام' کنجد مقشر' مغز تخم خیار' مغز تخم بارتنگ لے کر روغن نکالیں اور بوقت ضرورت مریض کے سر کو منڈا کر اس پر ملوائیں اور اس کے کانوں اور ناک میں ڈالیں۔

سفوف مرکب جدید: تمام سوداوی امراض جنون' مالیخولیا' صرع' بے خوابی' اور اختناق الرحم وغیرہ میں نافع ہے۔
پوست ہلیلہ کابلی' پوست ہلیلہ' آملہ مقشر' ہلیلہ سیاہ ہر ایک چھتیس گرام' تربد مجوف خراشیدہ' بسفائج فستقی' اسطوخودوس ہر ایک بارہ گرام' پوٹاسیم برومائیڈ' سوڈیم برومائیڈ ہر ایک 2 تولہ تینتیس گرام سب کو باریک پیس کر باہم ملائیں اور 6 گرام صبح کو عرق بادیاں 12 گرام کے ہمراہ مریض کو کھلا دیا کریں۔

دوائے جنون چھوٹی چندن سفوف کو لیں اور بوقت سہ پہر و خواب ایک ایک گرام کھلائیں مرگی' ہسٹریا اور خون کے بڑھے ہوئے دباؤ میں بھی مفید ہے۔

علاج ڈاکٹری:

ہدایات مندرجہ طبی کو مدنظر رکھیں قبض کی صورت میں یہ نسخہ دیں کمپونڈ جلیپ پوڈر 30 گرین' کیلومل 3 گرین' کروٹن آئیل (روغن جمال گوٹہ) منم سب کو ملا کر ایک ہی دفعہ کھلا دیں اس سے بخوبی دست آجائیں نیند لانے کے لئے ذیل کا نسخہ دیں:

پٹاس برومائیڈ	دو گرام
کلورل ہائیڈریٹ	ایک گرام
ٹنکچر ہایوسائمس	30 قطرے
ایکوا کلوروفارم	25 گرام
ایکوا ڈسٹلا	25 گرام

سب کو ملا کر رکھ لیں اور اس میں سے پچیس گرام دن میں تین مرتبہ دیں۔ شدت مرض میں ہائیوسین نصف ملی گرام سے ایک ملی گرام کی پچکاری کریں۔
نسخہ جو جنون اور مالیخولیا میں شدت مرض کے کم ہو جانے کے بعد نافع ہے ایسی ٹیٹ آف مارفین بتیس ملی گرام'

فاسفیٹ آف زنک ایک سو تیس ملی گرام' ایکسٹریکٹ آف جنشن سو ملی گرام سب کو ملا کر ایک گولی بنالیں ایسی ایک گولی دن میں تین بار دیا کریں رفع قبض وغیرہ کے لئے غذا سے قبل کمپونڈ روبرب پل 325 ملی گرام ہر روز کھلا دیں مرض کے بالکل رفع ہوجانے پر مقویات دماغ اور جسم استعمال کریں۔

مالیخولیا مراقی میں ذیل کے نسخے مفید ہیں معدہ اور ہضم کو تقویت دیتے ہیں اور جگر کی خرابی کو دور کرتے ہیں۔

1) ایسڈ نائٹروہائیڈروکلورک ڈل 10 قطرے' ٹنکچر جنشن کمپونڈ 30 قطرے' ٹنکچر نکسوامیکا 5 قطرے' ایکسٹریکٹ ٹیراکسائی لیکوئڈ 30 قطرے' ایکوا کلوروفارم تا تیس گرام ایسی ایک خوراک دوا دن میں دو تین مرتبہ بعد از غذا دیں۔

2) ایمونیا کلورائی ساٹھ سو اسی ملی گرام' ایکسٹریکٹ ٹیراکسائیڈ لیکوئیڈ 30 قطرے' ٹنکچر جنشن کمپونڈ 30 قطرے' سیرپ آرنشائی' پانچ ملی لیٹر' ایکواڈسٹی لیٹا تا تیس گرام ایسی ایک ایک خوراک دوا دن میں دو تین مرتبہ دیں۔

آج کل بجلی کی رو سے بھی اس مرض کا علاج کیا جاتا ہے یہ فائدہ مند علاج ہے خاص طریقہ سے خاص طاقت کا شاک (صدمہ) لگایا جاتا ہے پھر چند دن کے بعد اس کی طاقت بڑھا دیتے ہیں اس طرح چند بار بجلی لگانے سے اکثر و بیشتر مرض کو آرام آجاتا ہے بعد ازاں مقویات و مولد خون ادویہ دیتے ہیں۔

غذا:

مونگ کی نرم کھچڑی' بکری کا شوربا چپاتی' پلاؤ' شوربہ چوزہ' مرغ خرفہ' کدو' پالک' ترئی' مونگ یا ارہر کی دال' انار' انگور' شہتوت' بادام' سیب وغیرہ۔

پرہیز:

لہسن' پیاز' مسور کی دال' بینگن' باقلا' مٹر' نمکین اور شور چیزیں' مباشرت' اچار' کثرت محنت و ریاضت' سیاہ لباس' تنگ و تاریک مقامات سے۔

سدر' دوار/ دوران سر

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
آنکھوں کے سامنے اندھیرا آنا یا سرسوں پھولنا	سدر	ورٹی گو Vertigo
سر چکرانا' چکر آنا' سر گھومنا' دوران سر	دوار	گڈی نیس Giddiness

تعریف و ماہیت:

مریض حیران و متحیر رہ جاتا ہے آنکھوں کیسامنے سرسوں پھول جاتی ہے یعنی اندھیرا سا آجاتا ہے سر میں گرانی اور گاہے کانوں میں سنسناہٹ محسوس ہوتی ہے (سدر) اس کے بعد مریض خود کو اور اپنے اردگرد کی تمام چیزوں کو گھومتی ہوئی محسوس کرتا ہے وہ کھڑا یا بیٹھا نہیں رہ سکتا اور چکرا کر گر پڑتا ہے یا کسی چیز کا سہارا لینے پر مجبور ہوجاتا ہے۔

یادداشت:

1) سدر اور دوار عربی الفاظ ہیں سدر کے لغوی معنی ہیں بینائی کا منتشر ہوجانا اور دوار کے معنی چکر۔

2) ملا نفیس اور رازی دواہ کو سدر کا مقدمہ کہتے ہیں اور شیخ الرئیس بوعلی سینا اور ملا سدید سدر کو دوار کا مقدمہ سمجھتے ہیں اور یہی آخر الذکر خیال زیادہ صحیح معلوم ہوتا ہے کیونکہ واقعتاً بھی چکر آنے سے پہلے آنکھوں کے سامنے اندھیرا آیا کرتا ہے اس

کے علاوہ لغوی معانی بھی اسی خیال کی تائید کرتے ہیں۔

جب غیر طبعی اخلاط یا ریاح خود دماغ میں پیدا ہوکر یا دیگر اعضائے دماغ کی طرف متصاعد ہوکر غیر طبعی حرکت کرتے ہیں تو ان کے خلاف روح بھی حرکت کرتی ہے اور دونوں کی ٹکر سے یہ شکایات پیدا ہوجاتی ہیں۔

طب جدید میں سدر و دوار بذات خود کوئی مستقل امراض نہیں ہیں بلکہ بعض دیگر مرضی حالات کی ایک علامت ہیں جو دماغ میں کمی خون یا سمیت خون وغیرہ کی وجہ سے پیدا ہوجاتی ہیں۔

اقسام:

کوئی خاص قسم نہیں ہے البتہ بعض طبی کتابوں میں سدر اور دوار کو علیحدہ علیحدہ بیان کیا گیا ہے اور سدر کی دو قسمیں بیان کی گئی ہیں:

1) سدر خدری: اس میں کم وبیش خدر یعنی بے حسی کی شکایت ہوتی ہے۔
2) سدر مولم: اس میں درد بھی ہوتا ہے یہ بالعموم ضربہ وسقطہ دماغ سے ہوا کرتا ہے۔

اسباب:

دماغ کا سوء مزاج سرد یا گرم یا سرد غلیظ (مثلاً سودا یا بلغم) یا گرم رقیق (مثلاً خون یا صفراء) اخلاط یا وہ رطوبات ریاحیہ جو دماغ میں پیدا ہوتی ہیں یا معدہ یا دیگر احشاء یا زیرین اطراف یا تمام بدن وغیرہ سے دماغ کی طرف چڑھتی ہیں ضربہ وسقطہ دماغ، دردسر گرم یا سرد، صرع، سکتہ، شقیقہ وغیرہ یا دماغ کے دیگر عضوی امراض مثلاً دماغ کی رسولی اور دماغ کا دب جانا، سوء ہضم اور ضعف اعصاب اور ضعف عامہ (خواہ کثرت مباشرت، فاقہ کشی یا کسی اور سبب سے پیدا ہوا ہو) کمی وخرابی خون، دل جگر، گردوں کی خرابی بالخصوص کثرت حیض یا بچے کو طویل عرصہ تک دودھ پلانا، شراب، افیون، تمباکو وغیرہ منشیات کا کثرت استعمال۔

بعض اوقات کانوں کے امراض کی وجہ سے بھی سر چکرانے کی شکایت پیدا ہوجاتی ہے اسے مرض مینز (مینرس ڈیزیز Meniere's Disease) کہتے ہیں یہ شکایت عام طور پر نوبتی ہوتی ہے اور مرد بہ نسبت عورتوں کے اس میں زیادہ مبتلا ہوتے ہیں اس کے ساتھ بہرا پن اور کانوں میں بھنبھناہٹ کی شکایت موجود ہوتی ہے۔

علامات:

جب مرض خفیف ہوتا ہے تو کبھی کبھی دیر تک بیٹھنے کے بعد یک دم اٹھنے پر آنکھوں کے سامنے اندھیرا سا آجاتا ہے اس سے زیادہ شدت کی صورت میں مریض کو اپنا سر یا اردگرد کی تمام اشیاء گھومتی ہوئی محسوس ہے وہ کھڑا نہیں رہ سکتا اور اکثر سر چکرا کر گر پڑتا ہے یا آنکھیں بند کرکے کسی چیز کا سہارا لے کر بیٹھ جاتا ہے گا ہے اس کے ساتھ جی بھی متلانے لگتا ہے اور شاذونادر قے بھی ہوجاتی ہے۔

تشخیص:

جب تپ، صداع یا ضربہ وسقطہ وغیرہ امراض سے یہ شکایت ہوتی ہے تو ان کی موجودگی سے تشخیص واضح ہوجاتی ہے اس صورت میں کم وبیش درد بھی ضرور ہوتا ہے (سدر مولم) اور جب دماغ میں سردی لگ جانے یا سرد خلط کے اجتماع سے یہ مرض ہوتا ہے تو سر میں بوجھ، حواس کی کندی کم وبیش بے حسی اور سردی کی دیگر علامات بھی پائی جاتی ہیں (سدر خدری) اگر دوا دائمی ہو۔ خلو وامتلا معدہ کا اس پر کسی قسم کا اثر نہ ہو اور ہضم میں بھی کسی قسم کا تغیر موجود نہ ہو تو اسکا سبب دماغی ہوتا ہے اور گرد دماغی سبب مادی ہو تو اس کے ساتھ دردسر حواس کی خرابی وغیرہ علامتیں پائی جاتی ہیں اس صورت میں جس خلط کا غلبہ ہوگا اس

کی مخصوص علامات بھی پائی جائیں گی۔ اگر دوار شدید ہو تو اس کے ساتھ کان بجنے اور چھینک آنے کی شکایت پائی جائیں تو اس کا سبب دماغ میں بخارات کا پایا جانا ہوتا ہے اگر سدر دوار کی شکایت کبھی کبھی رونما ہوتی ہو تو مادہ مرض دماغ کے باہر کسی دوسرے عضو مثلاً معدہ وغیرہ میں ہوا کرتا ہے چنانچہ اگر معدہ کے خالی اور پر ہونے سے مرض کم وبیش ہوتا ہو اور متلی، درد معدہ، نفخ شکم اور بدہضمی وغیرہ علامات پائی جاتی ہوں تو اس کی وجہ معدہ کی خرابی ہوتی ہے اگر سدر ودوار کھانا ہضم ہو چکنے کے بعد ظاہر ہو تو سدر جگر کی خرابی کی وجہ سے ہوتا ہے اس کے علاوہ جس عضو کی شرکت سے ہو اس میں مادہ مرض تصور کرنا چاہئے۔

فروق الامراض:

شدید دوار اور صرع میں تفریق ضروری ہے صرع میں مریض دفعتاً مریض گر جاتا ہے اور اسکے ساتھ ہی اس کے ہاتھ پاؤں میں تشنج ہو جاتا ہے اور منہ سے کم وبیش کف بھی جاری ہو جاتا ہے اس کے برعکس اگرچہ دوار شدید میں مریض چکرا کر گرتا ہے لیکن نہ تو اس کے ہاتھ پاؤں میں تشنج ہوتا ہے اور نہ ہی منہ میں کف آتا ہے۔

انجام وعوارض:

یہ مرض مہلک نہیں ہوتا اور علاج کرنے سے اکثر اچھا ہو جاتا ہے البتہ ضعیف العمری میں اس کا ازالہ مشکل ہے بعض اوقات مزمن ہونے اور شدید صورت اختیار کرلینے کی صورت میں صرع، شقیقہ یا سکتہ میں تبدیل ہو جاتا ہے۔

حفظ ماتقدم:

قبض ہرگز نہ ہونے دیں دماغی محنت کی کثرت اور تمام ان امور سے پرہیز کرائیں جو دماغ، اعصاب یا جسم میں ضعف پیدا کرتے ہوں معتدل ورزش اور تازہ ہوا میں سیر کرائیں سریع الحرکت اشیاء اور زیادہ بلندی وپستی کی طرف دیکھنے سے منع کریں اور ریاح انگیز بادی غذاؤں سے پرہیز کرائیں۔

اصول علاج:

اصل سبب معلوم کرکے اس کا ازالہ کریں اگر مادہ مرض دماغ میں ہو تو جب مادہ نضج وتنقیہ کریں اور اس کے بعد دماغ کی تقویت کریں اگر مادہ مرض کسی دوسرے عضو یا تمام جسم سے دماغ کی طرف صعود کر رہا ہو تو مذکورہ اصول کے علاوہ عضو ماؤف کی اصلاح بھی ضروری ہے۔

دستور العلاج:

دماغ کے سوء مزاج گرم میں:

1) سرکہ پچیس ملی لیٹر، گلاب 125 ملی لیٹر سنگھائیں اور پلائیں۔

2) کشنیز خشک 7 گرام سرکہ میں ایک دن رات تر کرکے خشک کرلیں پھر بریاں کرکے ہم وزن شکر ملا کر 3 گرام سے 7 گرام تک استعمال کریں۔

دماغ کے سوء مزاج سرد میں گرم اور ملطف دواؤں وغذاؤں سے تعدیل مزاج کریں 1) بابونہ، اکلیل الملک، برنجاسف، سداب ہر ایک پچیس گرام کا نطول کرائیں۔

2) مشک، جندبیدستر ہر ایک دس ملی گرام پیس کر اس کا سعوط کرائیں اور داخلی طور پر 3) مصطگی، انیسون ہر ایک چار گرام سب کو باریک پیس کر گل قند عسلی چھتیس گرام میں ملا کر استعمال کرائیں اور خردل، کندش، عدس تلخ باریک پیس کر روغن بادام میں ملا کر نسوار دیں۔

سدرودوار دموی دماغی میں قیفال، صافن یا سرارو وغیرہ کی فصد کھلوائیں۔ بعدہ جوشاندہ ہلیلہ بارہ گرام، خیار شنبر پچیس گرام، شربت ورد پچیس ملی لیٹر سے طبیعت کی تلئین کریں۔

3) تعدیل مزاج کے لئے گل نیلوفر، کشنیز خشک، تخم کاسنی، منڈی ہرایک 7 گرام، عناب 5 دانہ، گلسرخ 5 گرام، رات کو عرق مکوہ یا پانی میں بھگو کر صبح کو مل چھان کر شربت عناب یا شربت نیلوفر یا شربت صندل پچاس ملی لیٹر حل کر کے مریض کو پلائیں اور مربہ آملہ ایک عدد دھو کر ورق نقرہ لپیٹ کر پہلے کھلائیں اوپر سے شیرہ مغز کدو شیریں، شیرہ مغز تربوز، شیرہ کشنیز خشک ہرایک تین گرام، شیرہ عناب 5 دانہ، عرق گاؤزبان نوے ملی لٹر میں نکال کر اور شربت نیلوفر 25 ملی لیٹر شامل کر کے پلائیں۔

4) رات کو سوتے وقت اطریفل کشنیزی بارہ گرام کھلا دیا کریں۔

سدرودوار صفراوی و دماغی میں چند روز تک منضج صفراء کا استعمال کرائیں صندل سفید گلاب میں گھس کر کنپٹیوں پر لیپ کریں اگر ان تدابیر سے چند روز میں افاقہ نہ ہو تو صبح کے نسخے میں مغز فلوس ساٹھ گرام، ترنجبین پچاس گرام، شکر سرخ چھتیس گرام، گل قند پچاس گرام، اور شیرہ مغز بادام 5 دانہ کا اضافہ کر کے مسہل دیں اور تنقیہ کے بعد تقویت دماغ کے لئے خمیرہ گاؤزبان سادہ یا جواہر والا اور تعدیل مزاج کے لئے غذا کے بعد جوارش انارین 7 گرام یا عرق گلاب 125 ملی لیٹر سکنجبین سادہ پچاس ملی لیٹر ملا کر پلائیں، سدر و دوار بلغمی میں مندرجہ ذیل نسخہ دیں:

مویز منقی 9 دانہ، گل بنفشہ، بیخ کاسنی، بادیان ہرایک 7 گرام، گاؤزبان اصل السوس مقشر ہرایک 5 گرام رات کو گرم پانی میں بھگو کر صبح مل چھان کر خمیرہ بنفشہ پچاس گرام شامل کر کے پلائیں چند روز کے بعد حب ایارج سے تنقیہ کریں تنقیہ کے بعد تعدیل مزاج کے لئے جوارش جالینوس یا اطریفل صغیر اسطوخودوس وغیرہ کا استعمال کریں اس کے علاوہ برگ شبت اور کائپھل ہرایک تین گرام کی نسوار سنگھائیں اور خاکسی بارہ گرام کو آب برگ کشنیز میں پیس کر نیم گرم پیشانی پر لیپ کریں سدرودوار سوداوی دماغی میں گلسرخ، بادیان، شاہترہ چرائتہ ہرایک 7 گرام، مویز منقی 9 دانہ صبح کو ایک پاؤ پانی میں جوش دے کر خمیرہ بنفشہ پچاس گرام حل کر کے پلائیں اگر چند روز میں اس سے بھی افاقہ نہ ہو تو برگ سنامکی 7 گرام، گل قند، ترنجبین، شکر سرخ ہرایک پچاس گرام، مغز فلوس ساٹھ گرام، شیرہ مغز بادام 5 دانہ بطریق معروف اس نسخہ میں اضافہ کر کے مسہل دیں مسہل کے دوسرے روز تبرید دیں اس سے بھی اگر مریض پورے طور پر شفایاب نہ ہو تو حب افتیمون یا حب ایارج سے ایک دو مسہل اور دیں۔

دوار رحی یا بخاری میں جس خلط کے بخارات یا ریاح ہوں اس کا نضج و تنقیہ کریں سدرودوار شرکی میں جس عضو کی شرکت سے شکایت پیدا ہوئی ہو اس کی اصلاح کریں اور اس کے ساتھ تقویت دماغ کی رعایت کو بھی مدنظر رکھیں اگر اس کے ساتھ قبض اور بدہضمی کی شکایت ہو تو بذریعہ حقنہ یا اطریفل زمانی بارہ گرام یا اطریفل ملین 5 گرام سے رفع قبض کریں پھر جس خلط کا غلبہ ہو اس کے مطابق علاج کریں تبخیر معدی کی صورت جوارش جالینوس یا جوارش کمونی کھلائیں۔ ضعف دماغی سے ہو تو حریرہ تقویت میں کشنیز 3 گرام اضافہ کر کے کھلائیں۔

شدردوار ضعف قلب و دماغ سے ہو تو خمیرہ گاؤزبان سادہ بارہ گرام یا عنبری جواہر والا 5 گرام کا استعمال کریں عام جسمانی ضعف کی وجہ سے ہو تو انوشدار رولولوی 7 گرام اور خمیرہ مروارید 5 گرام یا ماء اللحم ساٹھ ملی لیٹر اور کشتہ طلاء چوتھائی ملی گرام کا استعمال کریں۔

عورتوں میں رحم کی خرابی سے ہو تو اس کا مناسب علاج کریں کمی خون یا فقرالدم کی صورت میں خون کی اصلاح کریں کشتہ فولاد نصف ملی گرام، جوہر سم الفار ایک چوتھائی ملی گرام کا استعمال کرائیں۔

اگر سدرودوار ضربہ و سقطہ کی بناء پر ہو تو سر کو آرام دیں اور موم پچیس گرام، روغن گل یا روغن بنفشہ ساٹھ ملی لیٹر کو پگھلا کر

لیپ ٹریں اور ہر قسم کی حرکت جسمانی اور چھینک وغیرہ سے محفوظ رکھیں۔

دستور جدید:

اگر ضعف دماغ سے سدردوار ہو تو خمیرہ گاؤزبان جواہر والا 7 گرام میں کشتہ مرجان جواہر والا چوتھائی ملی گرام ملا کر عرق گاؤزبان 75 ملی لیٹر کے ہمراہ کھلائیں۔

2) اگر سوء مزاج صفراوی کی وجہ سے ہو تو جوارش طباشیر بارہ گرام عرق بادیان نوے ملی گرام کے ہمراہ دیں۔

3) اگر ضعف معدہ کی وجہ سے ہو تو مربہ ہی پچیس ملی گرام ہمراہ شربت انار' شربت لیموں ہر ایک پچیس ملی لٹر' عرق گاؤزبان 150 ملی لیٹر استعمال کرائیں۔

4) اگر دماغ میں اجتماع بلغم کے سبب سے ہو تو جوارش جالینوس سات ماشہ عرق بادیان عرق گاؤزبان ہر ایک 75 ملی لیٹر کے ساتھ دیں۔

منتخب مجربات و مرکبات:

معجون سدردوار صفحی میں نافع ہے صفتہ: تخم خشخاش سفید 110 گرام مغز تخم کدو شیریں' تخم کاہو مقشر' مغز تربوز ہر ایک ساٹھ گرام' تخم خرفہ سیاہ پچاس گرام' کشنیز خشک مقشر نوے گرام' مغز بادام 75 گرام سب کو علیحدہ علیحدہ باریک پیس کر نبات سفید ایک کلوگرام کا قوام کر کے ادویہ مذکور اس میں ملا کر رکھ لیں صبح پچیس گرام اور شام بارہ گرام استعمال کریں۔

دواء جو ہر قسم کے دوار میں نافع ہے صفتہ' زرد چوبہ' شکر تری ہر ایک پچیس گرام' روغن گاؤ نوے ملی گرام سب کو باریک پیس کر یک جا کر کے صبح کو کھالیا کریں غذا مونگ کی کھچڑی استعمال کرائیں۔

ڈاکٹری علاج:

ہدایات مندرجہ بالا طبی کو مدنظر رکھیں اگر امتلائے معدہ کے باعث ہو تو نمک اور گرم پانی ملا کر قے کرائیں اصل سبب مرض کو معلوم کر کے اس کے مطابق علاج کریں شدید سدردوار میں یہ نسخہ استعمال کرائیں:

ایسڈ ہائیڈروبرومک ڈل	30 قطرے
ٹنکچر کونین (صبغ کونین)	20 قطرے
میگنیشیا سلفاس (ملح فرنگی)	1300x ملی گرام
ٹنکچر نکسوامیکا (صبغ کچلہ)	05 قطرے
سیرپ زنجیرس (شربت زنجبیل)	30 قطرے
ایکوا ڈسٹلا (آب مقطر)	30 گرام

سب کو ملا کر ایسی ایک خوراک دن میں دو مرتبہ دیں۔

سوء ہضم اور قبض کی وجہ سے سدردوار ہو تو قبض رفع کرنے کے بعد یہ نسخہ دیں:

پوٹاش بائیکارب	04 گرام
ٹنکچر کارزمم کمپونڈ (صبغ الائچی مرکب)	16 گرام
ٹنکچر جنشن کمپونڈ (صبغ خنطیانہ مرکب)	16 گرام
ایکوا مینتھاپپ (عرق پودینہ)	240 ملی گرام

سب کو ملالیں اور تیس ملی لیٹر دن میں تین مرتبہ استعمال کرائیں۔

اگر کمی خون اور ضعف جسمانی یا دماغ کی وجہ سے سدر ودوار ہو تو یہ نسخہ دیں:

فیری ایٹ کونین سائٹراس	4 گرام
ٹنکچر نکسوامیکا	2 گرام
اسپرٹ کلوروفارم	8 گرام
ٹنکچر کولمبا	16 گرام
ٹنکچر جنشن کمپونڈ	16 گرام
ایکوا مینتھی پپ	270 ملی گرام

سب کو ملا لیں اور تیس ملی لیٹر دن میں تین مرتبہ استعمال کرائیں۔

بوڑھوں کے دوران سر میں یہ نسخہ دیں:

ہائیڈرااجرائی پرکلورائیڈ	30 ملی لیٹر
گلیسرین	16 گرام
ٹنکچر سنکونا کمپونڈ	30 گرام
اولیم مینتھی پپ	12 قطرے

سب کو ملا کر رکھ لیں اور چار گرام قدرے پانی میں ملا کر دن میں تین مرتبہ استعمال کرائیں اگر امراض گوش کی وجہ سے ہو تو میلیلیس نکوٹینک ایسڈ 50 ملی گرام کی ایک ایک ٹکیہ دن میں تین بار دیں۔

نیز شدید تکلیف کی حالت میں فینو باربی ٹون تیس ملی گرام دن میں دو تین بار کھلانا بھی سودمند ثابت ہوتا ہے۔

غذا و پرہیز:

ساگودانہ کی کھیر، دودھ، ڈبل روٹی، تیتر، بٹیر، مرغ، بکری کا شوربہ، چپاتی استعمال کرائیں موونگ کی دال، ترئی، شلجم، پالک وغیرہ گوشت میں پکا کر دیں۔

کثرت مباشرت، منشی اشیاء، چائے، تمباکو، سگریٹ، مسور اور ماش کی دال، لہسن، پیاز، اروی، شکرقند، مچھلی، بیضہ مرغ، محنت دماغی وغیرہ سے پرہیز کریں۔

کابوس

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
خواب میں ڈرنا	کابوس ضاغوط	انکوبوس Incubus
خواب میں گلا گھٹنا	خانوق خیانق	نائٹ میئر Night-Mare

کیفیت و ماہیت:

مریض کو نیند میں خوفناک خواب آتے ہیں اوراس کو محسوس ہوتا ہے کہ کوئی چیز اس کے سینہ پر بیٹھ کر اس کا گلا گھونٹ رہی ہے۔ کبھی کبھی بیداری کی حالت میں بھی ایسا محسوس ہوتا ہے عموماً یہ مرض چت لیٹنے کے وقت ظاہر ہوتا ہے۔

یادداشت:

کابوس یونانی لفظ ہے انکوبوس کا معرب ہے اس کے لغوی معنی ہیں دبانے والا۔ یہ نام اس لئے رکھا گیا ہے کہ اس مرض

میں غلیظ بخارات جو ہر دماغ کو دبا دیتے ہیں بقول بعض اس لئے کہ مریض خواب میں اکثر دیکھتا ہے کہ کوئی شخص اسے دبا رہا ہے ضاغوط کے معنی بھی دبانے والا کے ہیں۔

2) خانق یا خانوق: اس مرض کو اس لئے کہا جاتا ہے کہ مریض اسمیں ایسا محسوس کرتا ہے کہ جیسے اس کا کوئی گلا گھونٹ رہا ہو۔

اسباب:

اہم ترین سبب دماغی ضعف اور اس حالت میں غلیظ بلغمی سوداوی یا خونی بخارات کا معدے کی طرف سے صعود کر کے اس پر دباؤ ڈالنا ہے بعض اوقات خارجی سردی شدید رنج پریشانی اور فکر شدید دماغی یا جسمانی محنت بھی ضعیف دماغ اشخاص میں اس مرض کو پیدا کر دیتے ہیں ضعف معدہ اور ضعف دماغ اس مرض کے اسباب مستعدہ ہیں۔

علامات:

مریض نیند کی حالت میں نصف یا آخر شب کے وقت سخت خوفناک خواب دیکھتا ہے مثلاً کبھی تو اس کو محسوس ہوتا ہے کہ کوئی بہت بھاری اور دیو پیکر اور قبیح انسانی شکل یا کوئی اور خوفناک اور بھاری وزنی چیز اس کے سینہ پر سوار ہے اور اس کو دبا رہی ہے جس سے اس کا گلا گھٹ رہا ہے اور سانس رک گیا ہے اور وہ فرط خوف سے بول نہیں سکتا وہ دیکھتا ہے کہ کوئی جن یا بھوت اس کیساتھ دہشت انگیز حرکت کرنا چاہتا ہے اور وہ اس سے خوف کھا کر ڈرتا یا بھاگتا ہے کبھی وہ اپنے آپ کو ایک عمیق و تاریک غار میں پاتا ہے کبھی وہ خود کو ایک بہت بڑے ہجوم میں گھرا ہوا دیکھتا ہے جو اس پر یورش کر کے اس کو کچل ڈالنے پر آمادہ ہے غرض کہ کوئی ایسا عجیب وغریب مگر نا خوشگوار اور خوفناک واقعہ اس کو خواب میں نظر آتا ہے جس کا کم و بیش تعلق کبھی اس کی زندگی سے رہ چکا ہوتا ہے اس کے ساتھ نیند ہی میں مریض گھبرائی ہوئی اور پریشان حرکتیں کرتا ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ کسی چیز سے خوف کھا کر بھاگتا یا اس چیز کو دور کرنے کی کوشش کرتا ہے بعض اوقات وہ بڑبڑاتا اور شاذونادر چیخ مار کر چونک پڑتا ہے اور اس حالت میں جاگ اٹھتا ہے جب کہ وہ خوف اور غصہ سے مٹھیاں بند کئے ہوئے خوابی دشمن کو مارنا چاہتا ہے آنکھوں سے خوف و دہشت نمایاں ہوتی ہے اور سر کے بال اٹھے ہوئے ہوتے ہیں غرض یہ کہ وہ خوف کی مجسمہ تصویر ہوتا ہے تھوڑی ہی دیر بعد وہ اپنے آپ پر قابو پالیتا ہے اور اپنے ماحول کو پہچان لیتا ہے لیکن خوف کا اثر اس پر سے فوراً زائل نہیں ہوتا اور چہرہ کی زردی پسینہ اور کپکپی کچھ دیر تک باقی رہتی ہے اس کے ساتھ کم و بیش ہضم میں ضرور خرابی پائی جاتی ہے بلکہ بعض اوقات خود خواب میں بھی اس کا تعلق پایا جاتا ہے مثلاً معدے میں بوجھ اور بے چینی پائی جاتی ہے اور گاہے مریض کو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ خواب میں کوئی دیو اس کے پیٹ میں سوراخ کر رہا ہے یا اس کے پیٹ پر چھت گر پڑی ہے۔

تشخیص:

مادہ کے لحاظ سے تشخیص کی جاتی ہے چنانچہ اگر یہ مرض غلبہ خون سے ہو تو اس کی مخصوص علامات مثلاً خواب میں عموماً سرخ چیزوں کا نظر آنا اور چہرہ اور آنکھوں کی زردی وغیرہ پائی جائیں گی بلغمی میں جسمانی سستی، حواس کی کندی، منہ اور ناک سے پانی کا بکثرت بہنا اور خواب میں زیادہ تر سفید چیزوں کا نظر آنا وغیرہ غلبہ بلغم کی مخصوص علامات اور سوداوی میں نیند کی کمی، فکر اور وہم آنکھوں کی سیاہی اور خواب میں سیاہ چیزوں کا نظر آنا وغیرہ غلبہ سودا کی خاص خاص علامتیں پائی جاتی ہیں خارجی سردی کی صورت میں خارجی سردی کا لگنا، ضعف دماغ اور سوء ہضم کی شکایات پائی جاتی ہیں۔

انجام:

خطرناک نہیں ہوتا۔ مستقل مزاجی کے ساتھ علاج کرنے سے اکثر مریض اچھے ہوجاتے ہیں بعض اوقات یہ صرع، سکتہ، مانیا، فالج یا حمی سرخ اور نمونیا کا پیش خیمہ ہوا کرتا ہے ایسی صورت میں اس کے بعد مذکورہ امراض رونما ہوجایا کرتے ہیں۔

اصول علاج:

مریض کو غم وفکر سے آزاد رکھیں ہوادار جگہ میں دائیں پہلو کے بل سلایا کریں قبض اور بدہضم نہ ہونے دیں شام کا کھانا سرشام ہی کھلایا کریں اور اس کے تین چار گھنٹے بعد سونے کی اجازت دیں غذا زود ہضم اور لطیف دیں نفاخ اغذیہ سے قطعی پرہیز کرائیں اور کھانے کے درمیان پانی پینے سے بھی منع کردیں ٹانگوں کی مالش کرائیں اور دماغ کی تقویت کریں اس کے ساتھ ہی مادہ مرض کو معلوم کرکے اس کے مطابق نضج اور تنقیہ کریں۔

دستور العلاج:

دموی میں 1) قیفال، اکحل، سرارو یا ہفت اندام کی فصد کھلوائیں اور پنڈلیوں پر سنگھیاں اور پچھنے لگوائیں غذا کم دیں اور مطبوخ فواکہ یا ہلیلہ سے مسہل دیں یا یہ نسخہ دیں صفتہ: عناب 5 دانہ، گل بنفشہ 7 گرام، اصل السوس 5 گرام، گل سرخ 7 گرام، شاہترہ 7 گرام، مویز منقی 9 دانہ، گل نیلوفر 7 گرام، گاؤزبان 5 گرام، افتیمون 5 گرام، بیخ کاسنی 7 گرام، سنائی 7 گرام رات وگرم پانی میں بھگو کر جوش دے کر کے مغز فلوس خیار شنبر چھتیس گرام، گل قند چھتیس گرام اس میں حل کرکے روغن بادام 6 ملی لیٹر کا اضافہ کرکے پلادیں بعدہ شیرہ عناب اور عرق شاہترہ سے تبرید کریں سر پر روغن گل اور سرکہ لگائیں۔

بلغمی میں۔ بادیان، گلسرخ، مصطگی اور گل قند سے نضج کرنے کے بعد حب ایارج 7 گرام سے تنقیہ کریں اور اس کے بعد اطریفل صغیر یا جوارش کمونی چھتیس گرام وغیرہ کا استعمال کریں۔

سوداوی میں۔ مطبوخ ہلیلہ کے بعد حب افتیمون یا حب لاجورد سے تنقیہ کریں اور اس کے بعد اگر ضرورت ہو تو ماء الجبن پلائیں یا اطریفل شاہترہ 6 گرام ہمراہ عرق اسطوخودوس پلا دیا کریں تقویت دماغ کے لئے خمیرہ گاؤزبان عنبری 5 گرام کا استعمال کرائیں۔

دستور جدید:

1) صبح دواء المسک معتدل جواہر والا 5 گرام سے 7 گرام تک عرق گاؤزبان 150 ملی لیٹر کے ہمراہ استعمال کرائیں۔
شام خمیرہ ابریشم حکیم ارشد والا 5 گرام، عرق گاؤزبان، عرق بادیان ہر ایک 75 ملی لیٹر کے ہمراہ دیں۔
3) رات کو سوتے وقت: مربہ ہلیلہ شستہ ایک عدد ورق نقرہ لپیٹ کر عرق منڈی بارہ ملی لیٹر کے ہمراہ استعمال کرائیں۔

منتخب مجربات ومرکبات:

معجون جوہر قسم کے کابوس میں نافع ہے صفتہ: ہلیلہ، بلیلہ، آملہ، اصل السوس ہر ایک ایک ماشہ، مصطگی، دارچینی ہر ایک تین گرام تربد موصوف سات ماشہ، زنجبیل 14 گرام، گل سرخ 5 گرام سب دواؤں کو کوٹ چھان کر تین گنا شہد خالص میں بخوبی ملا کر رکھ لیں بقدر دس گرام روزانہ استعمال کرائیں۔

علاج ڈاکٹری:

ہدایات مندرجہ علاج طبی کو پیش نظر رکھیں اور ذیل کے نسخوں میں سے حسب حالات کوئی نسخہ دیں۔

ایسڈ نائٹرو ہائیڈروکلورک ڈل　　10 قطرے

ٹنکچر کارم کمپونڈ	30 قطرے
سپرٹ کلوروفارم	20 قطرے
ٹنکچر جنشن کمپونڈ	30 قطرے
ٹنکچر نکسوامیکا	10 قطرے
ایکوامنتھاپپ تا	30 گرام

سب کو ملالیں اور ایسی ایک خوراک دوا دن میں دو بار بعد از غذا دیں۔

2) نسخہ جو کابوس میں نافع ہے خصوصاً جب کہ اس کے ساتھ نفخ شکم کی بھی شکایت ہو۔

سوڈا بائیکارب	650 ملی گرام
ٹنکچر جنشن کمپونڈ	30 قطرے
سپرٹ کلوروفارم	15 قطرے
سپرٹ ایمونیا ایرومینک	30 قطرے
ٹنکچر زنجبرس	20 قطرے
ایکوا اینی سی	30 گرام

سب کو بخوبی ملالیں اور ایسی ایک ایک خوراک دوا فوراً پلادیں پھر دو چار روز تک دن میں دو بار دیں اگر اس نسخہ میں پوٹاشیم برومائیڈ 650 ملی گرام فی خوراک اضافہ کر کے ایک خوراک رات کو سوتے وقت دے دیا کریں تو نہایت مفید ہے۔

غذا و پرہیز:

چپاتی، بکری کا شوربا، ارہر یا مونگ کی بھنی ہوئی دال، مرغ، تیتر یا بھیڑ کا بھنا ہوا گوشت، پودینہ کی چٹنی استعمال کرائیں۔

تیز ہوا بلند جگہ زیادہ سرد اور زیادہ گرم غذائیں، بینگن، مچھلی، کدو، چاول، شلغم، امرود، ارد کی دال، کچالو، جلق و کثرت مباشرت سے پرہیز کرائیں۔

مرگی

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
مرگی	صرع	اپی لیپسی Epilepsy

کیفیت و ماہیت:

یہ ایک عصبی دوری مرض ہے جس میں مریض بے ہوش ہو کر گر پڑتا ہے اس کے اختیاری عضلات میں تشنج پیدا ہو کر ہاتھ پاؤں ٹیڑھے ہو جاتے ہیں اور ان میں غیر منظم حرکات ہونے لگتی ہیں۔

یادداشت:

1) صرع کے لغوی معنی ہیں گرنا چونکہ اس مرض میں مریض بالعموم گر پڑتا ہے اس لئے اس کو صرع سے نامزد کیا جاتا ہے

2) اس کی صبیانی یا قاضون (بچوں کا مرض) مرض کاہنی (جادوگروں کا مرض) اور ابراقلسا (زبردست) بھی کہتے ہیں۔

جب غلیظ اخلاط یا ریاح کی وجہ سے بطون دماغ (دماغ کی اندرونی وسعتوں) اور مجاری اعصاب (اعصاب کے

راستوں) میں ناتمام سدہ واقع ہوجاتا ہے تو روح نفسانی دماغی وسعتوں اور اعصاب میں طبعی طور پر نفوذ کرنے سے رک جاتی ہے جس سے تمام بدن میں تشنج واقع ہوتا ہے مریض بے ہوش ہوکر گر پڑتا ہے۔

طب جدید میں اس کی ماہیت کے متعلق تاحال کوئی فیصلہ نہیں کیا گیا البتہ بعض علماء کا خیال ہے کہ خون میں ایک خاص قسم کی سمیت پیدا ہوجاتی ہے جس کا اثر دماغی مراکز میں پہنچ کر صرع کی مخصوص علامات پیدا کرتا ہے۔

اقسام:

طب قدیم میں مادہ مرض کے محل وقوع اور اسباب کے لحاظ سے مختلف قسمیں ہیں چنانچہ اگر مادہ دماغ میں ہوتا ہے تو صرع دماغی کہتے ہیں اگر ہاتھ پاؤں میں ہوتا ہے تو صرع اطرافی، مراق میں ہوتو صرع مراقی، اگر کرم امعاء کی وجہ سے ہوتو صرع دیدانی اور اگر کسی سمی جانور مثلاً بچھو وغیرہ کے کاٹنے سے ظاہر ہوئی ہوتو صرع سمی کہلاتی ہے ان کے علاوہ صرع کی ایک خاص قسم ایپلیمیا ہے یہ نہایت ردی اور مہلک قسم ہوتی ہے ان تمام اقسام میں سے اول الذکر تین مشہور ومعروف ہیں۔

یادداشت: (صرع اطفال کو ام الصبیان کہتے ہیں اس کا تفصیلی بیان امراض اطفال کے ماتحت درج ہے۔

طب جدید میں بھی صرع کی متعدد قسمیں ہیں:

1) صرع شدید (گرینڈ مال یا ہاٹ مال) (Grand Mall or Haut Mall) اس کا حملہ شدید اور اکثر ہوتا ہے۔

2) صرع خفیف (پےٹٹ مال) (Petcte Mall) اس میں صرع کا حملہ کبھی کبھی ہوتا ہے اور اکثر اس کے ساتھ تشنج بھی نہیں ہوتا۔

3) صرع متواتر (اسٹیٹس ایپی لیپٹیکا) (Epilep Tica) اس میں پے در پے دورے پڑتے ہیں اور ابھی ایک دورہ ختم نہیں ہوتا کہ دوسرا شروع ہوجاتا ہے۔

4) دوار صرع (ایپی لیپ ٹک ورٹی گو) اس میں سر چکرا کر قدرے بے ہوشی ہوتی ہے اور کبھی چہرہ اور گردن میں خفیف تشنج بھی ہوتا ہے لیکن ایک دومنٹ کے بعد ہی مریض اچھا ہوجاتا ہے۔

5) طب جدید میں صرع کی ایک اور قسم بیان کی گئی ہے جس میں مریض بے ہوش نہیں ہوتا صرف چہرہ یا ہاتھ پاؤں سے تشنج شروع ہوکر تمام بدن میں پھیل جاتا ہے یا اسی مقام تک محدود رہتا ہے اور مرگی کی باقی علامات ظاہر ہوتی ہیں اس کو صرع مع الحواس (جیک سونین ایپی لیپس (Jack Sonian Epileps) کہتے ہیں۔

اسباب:

غلیظ اخلاط و بخارات اور خون کی سمی کیفیت اصلی اسباب ہیں کثیر دماغی محنت، رنج والم، ضربہ وسقطہ اچانک خوف وخطر، کثرت مباشرت، جلق، دانتوں کی خرابی، کثرت شراب نوشی، وجع المفاصل، نقرس، آتشک، بچوں میں آنتوں کے کیڑے اور دانت نکالنا اور عورتوں میں حیض کی بے قاعدگی وغیرہ سے اس مرض کی پیدائش ہوتی ہے اکثر یہ مرض موروثی ہوتا ہے بچپن اور جوانی میں اس مرض کی استعداد زیادہ پائی جاتی ہے اور پچیس سے تیس سال کی عمر کے بعد بہت کم دیکھنے میں آتی ہے۔

علامات:

دو قسم کی علامات پائی جاتی ہیں 1) علامات منذرہ اور علامات دورہ مرض۔ علامات منذرہ دورہ مرض سے کچھ عرصہ پہلے ظاہر ہوتی ہیں ان میں دردسر، دوران سر، کان بجنا، آنکھوں کے سامنے چنگاریاں اڑنا، فتور عقل، کدورت حواس، خفیف بخار، بدبو معلوم ہونا، تشنج ہوکر سر کاندھے کی طرف جھک جانا، بدن کے کسی حصے میں سرسراہٹ محسوس ہوکر اس کا دماغ تک پہنچ جانا اہم علامات ہیں۔

علامات دورہ - عموماً مریض چیخ کر زمین پر گر پڑتا ہے اس کے ہاتھ پاؤں اینٹھ جاتے ہیں انگلیاں ٹیڑھی ہوجاتی ہیں اور ان میں بے قاعدہ سی حرکتیں ہونے لگتی ہیں آنکھوں کے ڈھیلے اوپر کو چڑھ جاتے ہیں سانس مشکل سے آتا ہے بعض اوقات زبان دانتوں کے نیچے آ کر کٹ جاتی ہے چہرہ خوفناک' نیلا' سرخ یا زرد رنگ کا ہوجاتا ہے دل زور سے دھڑکنے لگتا ہے بول و براز یا منی بے خبری میں خارج ہوجاتی ہے سانس میں خرخراہٹ پیدا ہوجاتی ہے منہ سے جھاگ آنے لگتی ہے اور بالآخر ایک جھٹکا سا لگ کر تشنج رفع ہوجاتا ہے مریض لمبے لمبے سانس لینے لگتا ہے اور تھوڑی دیر کی بے ہوشی کے بعد بتدریج ہوش میں آ جاتا ہے مگر اس وقت بھی اس کے حواس پورے طور پر بجا نہیں ہوتے وہ دوران سر' دردسر' تکان اور ضعف محسوس کرتا ہے دورہ عموماً پانچ یا دس منٹ تک رہتا ہے لیکن شاذ ونادر اس سے زیادہ عرصہ تک بھی رہ سکتا ہے بعض مریضوں میں اس قسم کا دورہ ایک معینہ عرصہ کے بعد ہوا کرتا ہے لیکن اکثر مریضوں میں دورے کا کوئی معین عرصہ یا وقت نہیں ہوتا۔

تشخیص:

صرع دماغی میں علامات مذکورہ کے علاوہ گرانی سر' سدر ودوار' ضعف دماغ اور اختلاط عقل وغیرہ دماغی علامتیں پائی جاتی ہیں صرع معدی میں معدہ میں سوزش اور رعشہ ہوتا ہے گلا گھٹتا ہے نتھنے پھول جاتے ہیں گاہے مریض چیخنے لگتا ہے اور بے اختیار اس کے بول و براز خارج ہوجاتے ہیں صرع اطرافی میں ہاتھ پاؤں سے سردریح دماغی کی طرف جاتی ہے آنکھوں میں آنسو آجاتے ہیں مریض کا رنگ سیاہی مائل ہوتا ہے اور وہ انگڑائیاں اور جمائیاں لینے لگتا ہے ہاتھ پاؤں کی انگلیاں مڑ جاتی ہیں اور بول بلاارادہ خارج ہوتا ہے صرع رحمی' طحالی' مراقی اور دیدانی میں ان اعضاء کی مخصوص علامات پائی جاتی ہیں اگر بچھو وغیرہ کی سمیت سے صرع ہو تو وقوع مرض سے پہلے یہ حشرات کاٹتے ہیں اگر آتشک یا وجع مفاصل وغیرہ کی وجہ سے صرع ہو تو ان کا تقدم ضروری ہوتا ہے۔

مادہ مرض کے لحاظ سے بلغمی میں جسم ڈھیلا' رنگ سفید حواس کی کندی اور دورے کے وقت جھاگ زیادہ پائے جاتے ہیں سوداوی میں خفقان' لاغری فکر ووہم اور جھاگ کی ترشی موجود ہوتی ہے اور اکثر نکسیر آجاتی ہے صفراوی مادہ سے شاذ ونادر ہی صرع پیدا ہوتی ہے اس صورت میں چہرہ اور آنکھوں کا رنگ زرد ہوتا ہے دورہ بہت تھوڑی دیر تک رہتا ہے لیکن اس میں بے چینی زیادہ ہوتی ہے۔

فروق الامراض:

بعض اوقات اس میں قلبی غشی یا اختناق الرحم میں مشابہت پائی جاتی ہے ان کا باہمی فرق ذیل کے جدولوں سے بخوبی ظاہر ہے:

صرع	قلبی غشی
1) بغیر کسی ظاہری سبب کے بے ہوشی ہوجاتی ہے اور اسکے ساتھ عضلات میں تشنجی حرکات پائی جاتی ہیں۔	عموماً کوئی ظاہری سبب مثلاً سخت گرمی یا شدید صدمہ وغیرہ موجود ہوتے ہیں اور عضلات میں تشنج نہیں ہوتا بلکہ مریض مردے کی طرح بے ہوش پڑا رہتا ہے۔
2) اس سے پہلے کوئی نہ کوئی خاص علامت منذرہ اکثر پائی جاتی ہے۔	کوئی خاص علامت منذرہ نہیں ہوتی صرف مریض متلی' کمزوری یا دوران سر کی شکایت محسوس کرتا ہے۔
3) مریض کا چہرہ سرخ یا نیلا ہوتا ہے۔	مریض کا چہرہ زرد اور پھیکا ہوتا ہے۔
4) بے ہوشی دفعتاً پیدا ہو کر دفعتاً ہی زائل ہوجاتی ہے۔	بے ہوشی ظاہر ہو کر بتدریج دور ہوتی ہے۔

5) کچھ عرصہ کے بعد سانس خراٹے سے آتا ہے اور منہ سے جھاگ خارج ہوتی ہے۔	سانس کمزور ہوتا ہے اور منہ سے جھاگ نہیں آتی۔
6) دل دھڑکتا ہے نبض غیر منتظم اور قوی ہوتی ہے۔	دل کی حرکت نہایت ضعیف اور نبض ضعیف و بطی (کمزور اور ست) ہوتی ہے۔

انجام وعوارض:

بعض اوقات شدید دوروں کے بعد جنون یا طویل بے ہوشی کی شکایت پیدا ہوجاتی ہے مریض کا دماغ ضعیف ہوجاتا ہے متخیلہ، حافظہ و ناطقہ میں فتور ہوجاتا ہے اس کے نتائج جسمانی اور ذہنی لحاظ سے نہایت خراب ہوتے ہیں انجام بالعموم مہلک ہوتا ہے شاذونادر ہی کوئی مریض اچھا ہوتا ہے یا بڑھاپے کی عمر تک پہنچتا ہے بعض اوقات موت بہت دیر میں آتی ہے بالخصوص جب کہ وہ دورہ مرض بہت طویل وقفے کے بعد ہوتا ہو۔

حفظ ماتقدم:

مریض کو ہر قسم کی شدید جسمانی و نفسانی تحریکات مثلاً ریاضت، مطالعہ، جماع، شراب خوری کی کثرت، سردی اور گرمی کی شدت، شدید رنج وغم، ہر قسم کے خوف، مایوسی، پریشانی وفکر وغیرہ سے محفوظ رکھیں چمکدار متحرک اور گھومتی ہوئی چیزوں کو دیکھنے سے منع کریں غذا زود ہضم اور لطیف دیں معتدل ورزش کرائیں مریض کو دلچسپ اور مسرت بخش ماحول میں رکھیں قبض نہ ہونے دیں غرضیکہ ان تمام اسباب سے مریض کو محفوظ رکھیں جن سے دورہ مرض میں تحریک ہوتی ہے۔

اصول علاج:

مادہ مرض کو معلوم کر کے حسب دستور نضج کریں اور اسکے بعد تنقیہ کریں لیکن اسکے ساتھ ہی جس عضو کی شرکت سے مرض پیدا ہوا ہو اس کی بھی رعایت ملحوظ رکھیں مثلاً صرع دماغ میں دماغ کی، معدی میں معدہ کی، علی ہذا القیاس اطرافی، طحالی، مراقی اور رحمی وغیرہ میں ان اعضاء کی رعایت کریں۔

جب دورہ مرض کی کوئی علامت منذرہ ظاہر ہو مثلاً جس مقام سے سرسراہٹ اٹھ کر دماغ تک پہنچتی ہے اس مقام پر سرسراہٹ شروع ہوجائے تو اس سے اوپر کس کر کپڑا باندھ دیں وہاں شدید سردی یا گرمی پہنچائیں یا داغ دیں زور سے چٹکی لیں خراش کرنے والی یا آبلہ اٹھانے والی دوا لگائیں اس غرض سے صبغ ذراریح (ٹنکچر کنتھریڈس) یا ذیل کا نسخہ مفید ہے:

صفتہ: خردل، فلفل سرخ، فرفیون ہم وزن سب کو باریک پیس کر عسل بلادر میں مخلوط کر کے مقام مذکور پر لگا کر اوپر سے باندھ دیں اگر تشنج شروع ہوگیا ہو تو متشنج اعضاء کو زور کے ساتھ کھینچ کر اصل وضع پر لائیں اگر چہرہ ایک طرف کو پھر گیا ہو تو اس کو دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر سیدھا کریں قبض ہو تو حقنہ کریں صرع معدی میں قے کرانا بھی مفید ہے کلوروفارم یا امائل نائٹریٹ سنگھائیں یا 2) جند بید ستر، مشک زعفران ہر ایک تین گرام، مغز ریٹھ تین گرام سب کو روغن چنبیلی یا روغن زیتون میں پیس کر قدرے ناک میں سڑکیں صرع اطرافی میں خصوصیت سے نافع ہے۔

علاج دورہ مرض:

جب دورہ مرض شروع ہوگیا ہو تو مریض کو آرام کے ساتھ چارپائی یا زمین پر لٹا دیں لیکن سر کو قدرے اونچا رکھیں گلے کے بٹن یا بندش وغیرہ کو کھول کر سینے کو ڈھیلا کردیں دانتوں کے نیچے کپڑے یا کاغذ کی گدی بنا کر یا کوئی کارک وغیرہ رکھدیں تاکہ زبان کٹنے سے محفوظ رہے شاخ مرجان کو گرم کر کے دونوں ابروؤں کے درمیان داغ دیں چہرے پر سرد پانی کے چھینٹے

دیں اور سعوطات اور عطوسات سنگھائیں ہینگ، جند بیدستر کو سکنجبین عنصلی میں گھس کر حلق میں ٹپکائیں۔

2) نوشادر دو حصے، صبر سقوطری نصف حصہ، روغن کنجد چوتھائی حصے میں پیس کر ناک میں ٹپکائیں۔

3) ثمر کثافی خورد، کائپھل، نک چھکنی (کندش) ہر ایک 6 گرام، تمباکو پچاس گرام سب کو خوب باریک پیس کر 6 م گرام ہر روز سعوط کریں۔

علاج وقفہ مرض:

دورہ مرض ختم ہونے کے فوراً بعد مریض کو کچھ عرصہ تک اسی طرح پڑا رہنے دیں اس کے بعد چند گھنٹے تک اس کی نگرانی کریں تاکہ مریض کوئی دیوانگی کی حرکت نہ کر سکے اس کے بعد دردسر وغیرہ عوارضات کو دور کریں جو دورے کی وجہ سے پیدا ہو گئے ہوں اس کے بعد حفظ ماتقدم میں جو عام ہدایات بیان کی گئی ہیں ان پر عمل کریں اور ان کے ساتھ ہی اصل سبب مرض معلوم کر کے علاج کریں مثلاً اگر دانتوں کی خرابی، آتشک، وجع المفاصل، کثرت مباشرت، جلق، کرم امعاء وغیرہ کی وجہ سے ہو تو ان امراض کا مخصوص علاج کریں۔

دستور العلاج:

پہلے آٹھ روز تک نسخہ منضج بلغم میں عودصلیب 5 گرام، جادوار 3 گرام اضافہ کر کے روزانہ صبح کو پلائیں نویں دن اس نسخے میں سنائمی 7 گرام شامل کر کے بدستور رات کو بھگو دیں صبح کو ترنجبین پچاس گرام شکر سرخ چار تولہ، مغز فلوس، خیار شنبر ساٹھ گرام، شیرہ مغز بادام 5 دانہ شامل کر کے پلائیں اگلے روز خمیرہ گاؤزبان، جدوار، عودصلیب والا 5 گرام کھلا کر عناب 5 دانہ، عرق گاؤزبان چھتیس گرام میں پیس کر شیرہ نکال کر شربت بنفشہ پچیس ملی لیٹر ملا کر تخم ریحان 5 گرام چھڑک کر پلائیں تیسرے روز مذکورہ بالا مسہل کا نسخہ دیں اسطرح تین مسہل یکے بعد دیگرے دے کر دو روز پھر مندرجہ بالا منضج پلائیں اور چوتھے روز پھر اس میں سنائمی 7 گرام کا اضافہ کر کے بھگو دیں اور سحری کے وقت حب ایارج 9 گرام روغن گاؤ میں چرب کر کے ورق نقرہ لپیٹ کر عرق گاؤزبان 150 ملی لیٹر کے ہمراہ کھلا دیں صبح کو مسہل کا نسخہ بغیر املتاس اور شیرہ مغز بادام کے پلائیں۔

سوداوی میں۔ منضج کا یہ نسخہ دیں صفتہ: بیخ کاسنی، شاہترہ، چرائتہ، بادیان ہر ایک 7 گرام، مویز منقی 9 دانہ، پرسیاؤشان 5 گرام، عناب 5 دانہ، اسطوخودوس 5 گرام رات کو گرم پانی میں بھگو دیں صبح مل چھان کر گل قند پچاس گرام شامل کر کے پلائیں اور پندرہ روز کے بعد اطریفل مذکور مسہل و تبرید وغیرہ کرائیں۔

دموی و صفراوی میں۔ یہ نسخہ دیں صفتہ: گل بنفشہ، گل سرخ، نیلوفر برگ، شاہترہ گاؤزبان، چرائتہ، عودصلیب، بادرنجبویہ، تخم وفرنجمشک ہر ایک 7 ماشہ، تخم کشوث صرہ بستہ 5 گرام، بادیان 6 گرام رات کو گرم پانی میں بھگو کر صبح مل چھان کر خمیرہ بنفشہ پچاس گرام حل کر کے پلائیں اور بعد نضج حسب ضرورت ایک یا دو ہفتے کے بعد بطریق مذکورہ مسہل وغیرہ کرائیں (فائدہ) صرع دیدانی میں اس نسخے کے اندر کمیلہ ایک گرام کا اضافہ کر لیا کریں۔

صرع دماغی۔ میں مسہلات سے فارغ ہونے کے بعد جدوار ایک ماشہ عودصلیب ایک ماشہ، خمیرہ گاؤزبان جدوار عود صلیب والا 5 گرام میں ملا کر صبح کو کھلایا کریں اور رات کو اطریفل اسطوخودوس یا افتیمون یا معجون نجاح نو گرام کا استعمال کرائیں صرع معدی میں کشتہ خبث الحدید دس ملی گرام، کشتہ مرجان جواہر والا دس ملی گرام، دواء المسک معتدل پانچ گرام میں ملا کر صبح کو کھلا دیا کریں اور رات کو جوارش کمونی مسہل یا جوارش عود ترش یا ملین 7 گرام یا معجون کلکلانج کا استعمال کرائیں۔

صرائی اطرافی میں معجون سیب بیس گرام کی معجون کھلائیں: صفتہ: زعفران خالص چار گرام، حب الغار، سعد کوفی، سلیخہ، اکلیل الملک، اظفار الطیب ہر ایک نو گرام، سنبل الطیب پچاس گرام، اذخر مکی پچاس گرام، چرائتہ چھتیس گرام، مویز منقی سو گرام، ملک

اعظم سو گرام سب دواؤں کو کوٹ کر شہد مصفے سہ چند میں ملا کر بطریق معروف معجون بنائیں 4 گرام ہر روز کھلایا کریں۔

دستور جدید:

1) دورہ میں ہینگ یا جند بیدستر کو سرکہ میں گھس کر چند قطرے حلق میں ٹپکائیں اور دو تین قطرے ناک میں نیز دانتوں میں مسواک رکھیں۔

2) وقفہ میں سفوف مرکب جدید عرق گاؤزبان کے ساتھ دیں اگر دورہ ہلکا ہو تو اس سفوف کو کھانے کے بعد دیں وگرنہ صبح و شام خالی معدہ کھلائیں۔

3) اگر دس پندرہ روز میں اس سے فائدہ معلوم نہ ہو تو اکسیر صرع پچیس گرام صبح شام کھلائیں۔

4) حب صرع دو عدد یا معجون بیب 7 گرام یا خمیرہ گاؤزبان جدوار عود صلیب 5 گرام کا متواتر استعمال بھی مفید ہے۔

5) اگر ضرورت ہو تو منضج و مسہل دیں اس صورت میں حب ایارج کا استعمال اکثر مفید ثابت ہوتا ہے۔

6) دواء الشفاء سہ پہر بوقت خواب نصف نصف گرام کھلائیں۔

7) ام الصبیان میں حب صرع ماں کے دودھ میں رگڑ کر دیں نصف صبح نصف شام' اگر قبض ہو تو روغن بید انجیر ایک چمچہ پلائیں صابن کی بتی بنا کر کیسٹرائل لگا کر رکھیں دورہ میں روغن گل گرم کر کے ہاتھ پاؤں پر ملیں۔

منتخب مرکبات و مجربات مفردات:

1) کلونجی 6 گرام شہد سرکہ یا سکنجبین عنصلی میں پیس کر صبح و شام چاٹنا نافع ہے۔

2) سداب بستانی 5 گرام' آب انگور پچیس ملی لیٹر اور عرق گاؤزبان 110 ملی لیٹر کے ہمراہ دینا بھی فائدہ بخشتا ہے۔

مرکبات: حبوب جو صرع کی اکثر اقسام میں مفید ہیں صفتہ: افتیمون' اسطوخودوس بسفائج' نمک لاہوری' غاریقون' سفید باریک کی ہوئی ہر ایک 6 گرام' پوست ہلیلہ زرد' شحم حنظل' کتیرا سفید' سقمونیا مشوی ہر ایک بارہ گرام' ایارج فیقرا چھتیس گرام' سب ادویہ کو کوٹ چھان کر عرق بادیان میں ملا کر گولیاں بنائیں رات کو سوتے وقت 2 گرام ہمراہ عرق بادیان 110 ملی لیٹر کھلایا کریں۔

اکسیر صرع: جو مرگی کے لئے نہایت مفید ہے عاقرقرحا' حلتیت' عود صلیب جدوار خطائی ہر ایک 7 گرام' گندھک آملہ سار ایک گرام' زنجبیل تین گرام' شکر چار گرام' سب کو شیرہ بھنگرہ میں تین دن متواتر کھرل کر کے دس ملی گرام گولیاں بنالیں ایک گولی صبح و شام کو عرق منڈی میں 75 ملی لیٹر کے ساتھ کھلائیں۔

سفوف مرکب جدید صرع اور بالخصوص صرع سوداوی کے لئے مفید ہے۔

حب کافور: صرع کے لئے مفید ہے کافور' جند بیدستر' افیون' ہینگ ہر ایک 6 گرام پیس کر بیس ملی گرام کی گولیاں بنائیں ایک گولی صبح ایک دوپہر اور ایک شام عرق گاؤزبان 75 ملی لیٹر کے ہمراہ استعمال کرائیں۔

نکتہ: وضع حمل کے بعد عورتوں یا بچوں کو سردی لگ جانے سے جو تکالیف پیدا ہو جاتی ہیں ان کے لئے بھی بہت فائدہ مند ہے۔

معجون عود: جو صرع بالخصوص صرع دماغی کے لئے بہت مفید ہے۔ حلتیت 3 گرام' بادیان' انیسون' زیرہ کرمانی' صعتر فارسی ہر ایک 6 گرام' عاقرقرحا بارہ گرام' عود صلیب پچیس گرام' جند بیدستر تین گرام باریک پیس کر سہ چند شہد خالص کے قوام میں معجون بنائیں۔ مقدار خوراک 7 گرام۔

علاج ڈاکٹری:

ہدایات مندرجہ علاج طبی پر عمل کریں مختلف قسم کے نمکیات برومائیڈ مثلاً پوٹاشیم برومائیڈ' سوڈیم برومائیڈ' ایمونیم برومائیڈ'

لیومنل کا استعمال بھی کیا جاتا ہے ان کا فرداً فرداً استعمال کرنا بھی مفید ہے لیکن ان کو ترکیب دے کر استعمال کرنا بہتر خیال کیا گیا ہے چند ایک مفید و مجرب نسخے ذیل میں درج ہیں:

پوٹاسیم برومائیڈ	650 ملی گرام
سوڈیم برومائیڈ	650 ملی گرام
ایمونیم برومائیڈ	325 ملی گرام
لائیکر آرسینی کیلس	03 قطرے
سیرپ آرنشائی	04 گرام
ایکوا ڈسٹی لیٹا (آب مقطر) یا	30 گرام

سب کو حل کر کے ایسی ایک ایک خوراک دوا دن میں تین مرتبہ دیں یعنی ایک ایک خوراک صبح و شام نصف نصف گھنٹہ بعد از غذا اور تیسری خوراک رات کو سوتے وقت آدھے گلاس پانی میں ملا کر دیں۔

سوڈیم لیومنل	325 ملی گرام
سوڈیم برومائیڈ	04 گرام
سوڈیم بائیو بوریٹ	04 گرام
لائیکر آرسنی کیلس	25 قطرے
ٹنکچر بیلاڈونا	02 گرام
ایکسٹریکٹ گلیسر ہائمنر الیکوئڈ	12 گرام
ایکوا مینتھا پپ	180 گرام

سب کو حل کر لیں اور تیس گرام دن میں دو یا تین مرتبہ حسب ضرورت استعمال کرائیں۔

صرع متواتر (Status Epileptics):

میں بعض اوقات جب برومائیڈز سے فائدہ نہیں ہوتا تو مریض کو سلانے اور دورہ کو روکنے کے لئے سولیوبل فینی باربی ٹون 650 ملی گرام کا عضلاتی ٹیکہ لگایا جاتا ہے جو کہ نہایت موثر ثابت ہوا ہے۔

غذا اور پرہیز:

چپاتی، بکری کا شوربہ، گوشت چوزہ مرغ، گوشت کنجشک خانگی، ارہر، مونگ کی دال بھنی ہوئی، قورمہ یا بھنا ہوا قیمہ، پودینہ کی چٹنی وغیرہ استعمال کرائیں اور دودھ، اڑد کی دال، کچالو، مچھلی، بینگن، کدو، چاول، شلغم، امردو، چاند کی روشنی، بلندی، تیز تند ہوا، گھومتی چیزوں کو دیکھنا، کثرت مباشرت، ثقیل و نفاخ چیزیں، غم و غصہ، فکر وغیرہ سے پرہیز کریں۔

سکتہ

ڈاکٹری نام	طبی نام	اُردو نام
ایپوپلیکسی Apoplexy	سکتہ	سکتہ

یادداشت:

1) سکتہ کے لغوی معنی ہیں خاموشی چونکہ اس مرض میں مریض خاموش ہوجاتا ہے اس لئے اس کو سکتہ کہتے ہیں۔

2) اپوپلیکسی یونانی لفظ ہے اس کی لغوی معنی ہیں ۔ کرگرادینا سکتہ میں ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے یکا یک کسی پوشیدہ طاقت نے مریض کو مار کر گرادیا ہے اسی لئے اس کو اس نام سے موسوم کیا گیا ہے۔

کیفیت و ماہیت:

مریض مردہ کی طرح بے حس و حرکت اور بے ہوش پڑا رہتا ہے صرف حرکت تنفس اور حرکت قلب باقی رہتی ہے اور وہ بھی نہایت کمزور ورنہ بادی النظر میں مریض بالکل مردہ معلوم ہوتا ہے۔

اطبائے قدیم کے نزدیک اس مرض میں دماغی بطون میں سدہ تامہ پڑجاتا ہے جو روح نفسانی کو بدن کی طرف نفوذ کرنے سے روک دیتا ہے اس سے حس و حرکت باطل ہوجاتی ہے اور اعضائے رئیسہ کے افعال میں خرابی پیدا ہوجاتی ہے یہ سدہ اکثر خون سے پیدا ہوتا ہے مگر کبھی خون میں بلغم وسودا کی آمیزش ہوتی ہے اور کبھی ورم سے بھی یہ سدہ پیدا ہوجاتا ہے۔

اطبائے جدید کی رائے میں جب دماغی رگوں میں سختی آجاتی ہے تو وہ خون سے پر ہوکر پھٹ جاتی ہیں یا کبھی ان سے آب خون ترواش پاکر دماغ کے بطون میں پھیل جاتا ہے یا کبھی بڑی شرائین دماغی میں خون کی کثرت کی وجہ سے سدہ پیدا ہوجاتا ہے تو حس و حرکت کے مراکز معطل ہوجاتے ہیں ظاہر ہے کہ یہ اطباء قدیم کی رائے کے قریب قریب ہے۔

اقسام:

اسباب کے لحاظ سے طب قدیم میں پانچ قسمیں ہیں:

1) سکتہ بلغمی 2) سکتہ دموی 3) سکتہ سوداوی 4) سکتہ ورمی اس میں سکتہ ضربی وسقطی بھی شامل ہے 5) سکتہ بخاری

طب جدید کے اعتبار سے اس کی قسمیں حسب ذیل ہیں:

1) سنگوئی نس اپوپلیکسی یعنی سکتہ دموی 2) کنجسلو اپوپلیکسی یعنی سکتہ احتقانی 3) سیریس اپوپلیکسی یعنی سکتہ مائی یا بلغمی 4) نروس اپوپلیکسی یعنی سکتہ عصبی یا بخاری لیکن یہ طب جدید کی پرانی تقسیم ہے اب اس کی تقسیم نہیں کی جاتی۔

یادداشت: سکتہ شمسیہ (لولگنا) میں مریض اچانک غیر معمولی گرمی کا شدید اثر ہوجانے سے بے ہوش ہوکر گر پڑتا ہے مگر یہ مذکورہ بالا مرض سے بالکل الگ ہے۔

اسباب:

عموماً پیرانہ سالی یا ادھیڑ عمر میں ہوتا ہے اس عمر میں آتشک سلع دماغی، امراض گردہ وقلب، نقرس یا کثرت شراب نوشی کی وجہ سے، رگوں میں سختی آجاتی ہے اور کبھی دماغی شرائین کے پردے چربی میں بدل جاتے ہیں اس حالت میں غلبہ خون کی صورت میں دماغی رگیں پر ہوکر پھٹ جاتی ہیں چنانچہ اکثر ضربہ وسقطہ شدت جوش، شدید رنج وغصہ، شدت کے ساتھ کھانسنے اور چھینکنے یا رفع حاجت کے وقت زور سے کونتھنے سے یہ مرض پیدا ہوجاتا ہے کبھی بڑی رگوں میں خون وغیرہ اخلاط کے اجتماع سے سدہ پڑجاتا ہے۔

علامات:

مختلف اسباب کے لحاظ سے مختلف ہوا کرتی ہیں چنانچہ بعض اوقات مریض اچانک بے ہوش ہوکر گر پڑتا ہے اور ایسا عموی شرائین میں سدہ پڑجانے کی صورت میں ہوا کرتا ہے یہ صورت اکثر نوجوان اشخاص میں ہوا کرتی ہے جو امراض قلب میں مبتلا ہوتے ہیں بعض اوقات اس کا دورہ گزر جانے کے بعد کم وبیش فالج کی شکایت باقی رہ جاتی ہے یا مریض کو سکتہ کا دورہ ہونے سے پہلے آشوب چشم، نکسیر پھوٹنے، دردسر، تنگی نفس اور دوران سر وغیرہ کی شکایت ہوا کرتی ہے اس کے بعد مریض

بتدریج بے ہوش ہوجاتا ہے ایسا بالعموم ادھیڑ عمر اور معمر اشخاص میں ہوا کرتا ہے جو تصلب الشرائین (رگوں کا سخت ہوجانا) میں گرفتار ہوتے ہیں یا مریض کے ہاتھ پاؤں میں ضعف ہوکر یا خدر اور جھنجھناہٹ محسوس ہوکر نصف جسم کا فالج ہوجاتا ہے اس کے بعد مریض بتدریج بے ہوش ہوجاتا ہے۔

بے ہوشی کی حالت میں مریض مردے کی طرح پڑا رہتا ہے اس کو اپنے اردگرد کا مطلقاً کوئی احساس نہی ہوتا بلکہ جسم پر چٹکی لینے سے بھی مریض احساس کا کوئی ثبوت نہیں دیتا اس کی آنکھیں پتھرائی ہوئی ہوتی ہیں اور ان کی پتلیاں غیر مساوی اور کشادہ ہوتی ہیں نبض نہایت ضعیف ہوتی ہے اور سانس انتہائی بے معلوم لیکن خراٹے سے چلتا ہے چہرے کا رنگ سرخی مائل سیاہ یا ارغوانی ہوتا ہے منہ میں کم وبیش غلیظ سا جھاگ ہوتا ہے یہ حالت دوتین گھنٹے سے لے کر دو تین دن تک رہ سکتی ہے اس کے بعد بتدریج مریض کو ہوش آتا ہے پہلے اسکے رنگ میں تغیر ہوتا ہے پھر سانس تیزی سے چلنے لگتی ہے نبض درست ہوجاتی ہے آنکھوں کی حالت بھی بتدریج ٹھیک ہوجاتی ہے لیکن عموماً اسکے بعد فالج نصفی یا اس قسم کی کوئی اور عصبی شکایت باقی رہ جاتی ہے مثلاً کوئی ایک ہاتھ، یا پاؤں مفلوج ہوجاتا ہے یا حافظہ وغیرہ میں خرابی آجاتی ہے اور کم وبیش عصبی ضعف مدت العمر باقی رہ جاتا ہے سکتہ کا یہ حملہ بعض اوقات دوبارہ یا سہ بارہ بھی ہوجاتا ہے لیکن جن کو سہ بارہ سکتے کا حملہ ہوتا ہے وہ شاذونادر ہی اس سے جان بر ہوسکتے ہیں بعض مریض تو پہلے ہی حملہ میں راہی ملک بقا ہوجاتے ہیں۔

فروق الامراض:

سکتہ کو دوسرے امراض سے تشخیص کرنا نہایت ضروری ہے کیونکہ بعض متشابہ امراض کا علاج سکتہ کے علاج کے ضد ہے سکتہ کی تشخیص موت، جمود، کثیر غس، قلبی غشی، شدید تسمم الدم حوشراب، افیون، لفاح وغیرہ کے کثرت استعمال سے ہوتا ہے صرع، اختناق الرحم، ذیابیطس کی بے ہوشی، اور تسمم بولی کی بے ہوشی سے کی جاتی ہے ان میں سے ہرایک کی علامات فارقہ ذیل میں درج ہیں:

موت سے سکتہ کی تشخیص:

موت اگرچہ مرض نہیں ہے مگر چونکہ سکتہ میں بالکل مردہ کی سی حالت ہوتی ہے اس لئے اس سے تشخیص کرنا ضروری ہے مریض سکتہ میں سانس اور دل کی حرکت موجود ہوتی ہے چنانچہ مریض کے منہ کے قریب صاف آئینہ لے جانے سے آئینہ پر نمی آجاتی ہے اور اس کی ناک کے نتھنوں کے قریب روئی کا ہلکا سا ٹکڑا رکھنے پر اس میں حرکت ہوتی ہے مریض کی مقعد میں انگلی ڈال کر دیکھنے سے شریانوں کی تڑپ محسوس ہوتی ہے مریض کی آنکھوں کی پتلیوں میں چراغ وغیرہ کا عکس نظر آتا ہے موت میں ان علامات میں سے کوئی بھی علامت نہیں پائی جاتی۔

امراض سے تشخیص:

1) کثیر غس میں مریض کو بخار ہوتا ہے اور وہ آنکھوں اور پلکوں کو حرکت دے سکتا ہے لیکن سکتہ میں ایسا نہیں ہوتا۔

2) جمود میں مریض جس حالت اور ہیئت میں ہوتا ہے اسی میں اکثر اکڑ کر بے ہوش ہوجاتا ہے لیکن سکتہ میں چت پڑا رہتا ہے۔

3) قلبی غشی میں مریض کا چہرہ زرد، نبض نہایت کمزور اور غیر محسوس ہوتی ہے سانس بے قاعدہ اور سریع ہوتا ہے لیکن سکتہ میں مریض کا چہرہ ارغوانی اور نبض وتنفس یکساں طریق پر کمزور ار غیر محسوس ہوتے ہیں۔

4) صرع میں بے ہوشی سے پہلے تشنجی حرکات ہوتی ہیں۔

(5-6) ذیابیطس اور تسمم بولی کی بے ہوشی میں پیشاب بکثرت آتا یا بالکل بند ہوجاتا ہے اور اس سے خاص قسم کی بو آتی ہے

آخرالذکر صورت میں مریض کے سانس سے بھی بدبو آتی ہے اور ہاتھ پاؤں میں تشنج ہوتا ہے۔

7) شراب کی بے ہوشی میں مریض کے منہ سے شراب کی بو آتی ہے اور کوشش کرنے پر اس کو جگایا جاسکتا ہے۔

8) افیون کی بے ہوشی میں مریض خراٹے سے سانس لیتا ہے اور اس کی آنکھوں کی پتلیاں سکڑی ہوئی ہوتی ہیں۔

9) اختناق الرحم میں مریض پلکوں کو بار بار حرکت دیتی ہے اور کبھی کبھی لمبے لمبے سانس لیتی ہے مگر سکتہ میں ایسا نہیں ہوتا۔

انجام:

اس کے سبب پر موقوف ہوتا ہے مثلاً اگر آتشکی تصلب الشرائین سے ہو تو اکثر اوقات مریض صحت یاب ہوجاتا ہے اگر سدہ دمویہ سے ہو اور سدہ معمولی ہو تو بھی صحت ہوجاتی ہے لیکن اگر سدہ بڑا ہو یا دماغ میں جریان خون بہت کافی ہوچکا ہو تو مریض کا جانبر ہونا دشوار ہوتا ہے۔

حفظ ماتقدم:

سکتہ کے مستعد مریض کو ہر قسم کے اشتعال اور زیادہ جسمانی یا دماغی محنت سے بچائیں قبض نہ ہونے دیں کھلی ہوا میں جوش و خرم رکھیں جب دردسر' سدر وغیرہ کی شکایت رونما ہوں تو فوراً فصد یا مسہل وغیرہ کے ذریعے تنقیہ کرائیں اورغذا اور زود ہضم استعمال کرائیں اور روزمرہ امور میں اعتدال کو پیش نظر رکھیں۔

اصول علاج:

سب سے پہلے اگر مریض کا گلا اور سینہ بند ہو تو اس کی بندش کو ڈھیلا کردیں مریض کے کندھوں اور سر کو ذرا سا اونچا کردیں لیکن اس میں یہ احتیاط رہے کہ اس کی گردن نہ جھکنے پائے اگر سانس میں خراٹا موجود ہو تو مریض کو کسی ایک پہلو پر کردیں اگر اسکا منہ نہ کھل سکے تو تریاق فاروق 4 گرام' شہد ایک بارہ ملی لیٹر میں ملا کر مریض کے منہ اور حلق میں ملیں پھر سکتہ دموی میں فوراً ہردو قیفال کی فصد بھی کھولیں۔ شدت مرض میں صافن کی فصد بھی کھول دیں یا پنڈلیوں پر پچھنے لگوائیں اور سنکھیاں کھچوائیں یا پنڈلیوں اور بازوؤں کو کس کر باندھ دیں سر پر روغن گل یا بابونہ میں سرکہ اور گلاب ملا کر اس میں قدرے صندل اور کافور گھس کر اور اس میں کپڑا ترکرکے رکھتے ہیں پاؤں کو زور سے ملیں بلغمی میں قے کرائیں چھینکیں لائیں' حقنہ کرائیں' ہوش آنے پر حسب مادہ نضج اور تنقیہ کریں پھر محرکات و مقویات اعصاب کا استعمال کرائیں۔ ورمی میں سرسام کا علاج کریں غذا میں پہلے دو تین دن تک صرف ماء العسل اور ماء الشعیر دیں اگر مریض منہ سے نہ کھا سکے تو ناک میں ربڑ کی نلکی داخل کرکے اس کے راستے معدے میں پہنچائیں یا حقنے کے ذریعے دیں اس کے بعد بتدریج تیتر' بٹیر' کبوتر اور مرغ وغیرہ کے چوزوں کا شوربا دیں۔

دستور العلاج:

جب مریض بے ہوش ہو تو برگ شربت ہو گرام' کائپھل 3 گرام' جند بیدستر ایک گرام' مشک خالص ایک گرام' سب کو باریک، پیس کر نلکی کے ذریعے ناک میں پھونکیں اور 2) گل بابونہ' برنجاسف' صعتر فارسی' پودینہ خشک اشنہ' عقرقرحا ہرایک بارہ گرام سب کو پانی میں جوش دیکر صاف کرکے لوٹے کے ذریعے سر پر ڈالیں اگر پھر بھی ہوش نہ آئے تو 3) حقنہ استعمال کریں اور 4) جند بیدستر ایک گرام' زنجبیل ایک گرام' زراوند دو گرام باریک پیس کر شہد خالص پچیس ملی لیٹر میں ملا کر دن میں دو تین مرتبہ چٹوائیں جب مریض ہوش میں آجائے تو چار دن تک دوا اور غذا کی جگہ ماء العسل پچیس ملی لیٹر دیا کریں پانچویں روز منضج بلغم دیگر شہد خالص پچاس ملی لیٹر ملا کر پلائیں نو روز تک پلا کر دسویں روز اس میں سنا مکی 7 گرام' ترنجبین پچاس گرام' گل قند پچاس گرام' مغز فلوس ساٹھ گرام کا اضافہ کرکے تنقیہ کریں یا ذیل کی گولیوں سے تنقیہ کرائیں۔

سحری، جومرگی، دردسر کہنہ، سکتہ بلغمی اور امراض چشم میں تنقیہ دماغ کے لئے خاص چیز ہے۔ صفحہ، ایارج فیقرا، تربد سفید مجوف ہرایک 14 گرام انیسون، حب النیل، غاریقوں ہرایک سات گرام، شحم حنظل، نمک ہندی ہرایک تین گرام، تمام دواؤں کو کوٹ چھان کر عرق بادیان کیساتھ گولیاں بنائیں۔ 5 گرام ورق نقرہ میں لپیٹ کر عرق گاؤزبان 150 ملی لیٹر کے ہمراہ جب چار گھڑی رات رہ جائے کھائیں اور صبح کو مسہل دیں۔

دستور جدید:

دورہ میں سبوس گندم اور نمک طعام کو پوٹلی بنا کر سر پر سینکیں پاؤں گرم پانی میں رکھیں برگ شبت، جند بیدستر، مشک کا پھل پیس کر نلکی کے ذریعے نتھنوں میں پھونکیں تریاق فاروق ایک گرام، شہد بارہ گرام ملا کر تالو اور زبان پر ملیں روغن بید انجیر تیس ملی لیٹر، صابن 4 گرام، ہینگ چار گرام، گرم پانی آدھ لیٹر میں حل کر کے تنقیہ کریں۔

2) وقفہ کی حالت میں منضج و تمسہل دیں اور انقرویا کبیر تین گرام، جوارش جالینوس سات گرام، دواء المسک معتدال جواہر والی 5 گرام، معجون فلاسفہ 9 گرام اور خمیرہ ابریشم شیرہ عناب والا 5 گراما میں سے ایک صبح کو ایک شام، ماء العسل 125 ملی لیٹر کے ساتھ کھلائیں۔

منتخب مجربات و مرکبات:

معجون مجربہ صاحب خلاصہ جو سکتہ میں نافع ہے جند بیدستر، شحم حنظل، فلفل سیاہ و سفید، دار فلفل، دارچینی، آملہ ہرایک پچاس گرام، مرکی، تخم کرفس، غاریقون، مصطگی مغز چلغوزہ ہرایک پچیس گرام، شہد تمام دواؤں سے تگنا، حسب معمول معجون تیار کرلیں 7 سے 10 گرام تک استعمال کریں۔

ضماد گل سوسن: جو سر کے جملہ سرد بلغمی امراض اور بالخصوص سکتہ کے لئے مفید ہے گل سوسن، عود صلیب، عقرقرحا، مرچ سیاہ، لونگ، کلونجی، جائفل رائی، جند بیدستر ہم وزن باریک کر کے سرکہ عنصلی بقدر حاجت میں ملا کر سر پر لیپ کریں۔

نکتہ: لیپ کرنے سے پیشتر سر کے بال منڈوائیں۔

دوار دارچینی: جو سکتہ بلغمی کے لئے مفید ہے، فلفل دراز، پلپلا مول، زنجبیل، بسباسہ، دارچینی ہرایک 6 گرام کوٹ چھان کر سفوف بنائیں بیس ملی گرام عرق بادیان 75 ملی لیٹر کے ہمراہ استعمال کریں۔

فتیلہ: جو سکتہ کی حالت میں مفید ہے: کندش، ناس تمباکو، زعفران، جند بیدستر، اسطوخودوس ہرایک تین گرام، عرق بادیان ساٹھ گرام میں کھرل کر کے خشک کرلیں اور بوقت ضرورت سفوف کو روئی میں لپیٹ کر بطور فتیلہ ناک کے اندر رکھیں اور ہلاتے رہیں۔

علاج ڈاکٹری:

ہدایات مندرجہ علاج طبی کو مدنظر رکھیں اور مقویات و محرکات مثلاً ایمونیا، ایتھر اور ڈیجی ٹیلس کا استعمال کریں اگر امتلائے خون کی علامات موجود ہوں تو فصد کھلوائیں یا مندرجہ ذیل نسخہ سے انیما کریں:

البیانی نیڈا چار گرام، سلائٹ سوٹ چار گرام، کسٹرائیل تیس ملی لیٹر، گرم پانی 250 ملی لیٹر سب کو بخوبی ملا کر بطریق معروف حقنہ کریں بعدہ ایک یا دو بوند کروٹن آئیل (روغن جمال گوٹہ ولایتی) گلیسرین کے پانچ سات قطروں میں ملا کر مریض کے حلق میں زبان کی جڑ پر مل دیں۔

مرض کے رفع ہوجانے کے بعد تقویت کے لئے یہ نسخہ دیں:

سلفیٹ آف سٹرکنیا 65 ملی گرام

برومائیڈ آف آئرن	2 گرام
کونین	4 گرام
گلیسرین	60 ملی لیٹر

سب کو ملا کر ایک ایک چمچہ چائے تھوڑے سے پانی میں ملا کر دونوں وقت غذا کے بعد دیں۔

کمر کے مقام پر وریدی پچکاری کے ذریعے حرام مغز سے رطوبت نکالنے سے اکثر حالات میں فائدہ ہوجاتا ہے لیکن یہ علاج قدرے مشکل ہے مرض رفع ہوجانے کے بعد جس قدر جلد ہوسکے مریض کو چلانے پھرانے کی کوشش کریں۔

غذا و پرہیز:

ماء العسل' ماء اللحم' لطیف اور زود ہضم غذائیں' تیتر' بٹیر' کبوتر یا بکری کا شوربہ' گرم مصالحہ ڈال کر' مونگ' ارہر یا موٹھ کی دال کا شوربا' گرم مصالحہ ڈال کر استعمال کرائیں۔

کدو' تربوز' کھیرا' ککڑی' ترئی' چاول' دودھ' افیون' بھنگ وغیرہ سے پرہیز کریں۔

جمود و شخوص

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
حواس باختگی' بے خودی	جموذ آخذہ' مدرکہ	ایکس ٹیسی Ecstasy
ہکابکا اور بے خبر ہوجانا	شخوص' قاطوغس	کیٹا لیپسی Catalepsy

تعریف:

حس و حرکت دفعتاً زائل ہوجاتی ہے اور وہ جس حالت میں ہوتا ہے اسی حالت میں رہ جاتا ہے مثلاً اگر کھڑا ہو تو کھڑا رہ جاتا ہے بیٹھا ہو تو بیٹھا رہ جاتا ہے یا کوئی کام کررہا ہو تو پھر اسی ہیئت میں رہ جاتا ہے۔

یادداشت:

جمود ایک عربی لفظ ہے جس کی لغوی معنی ہیں جم جانا' یا اکڑ کر ایک ہی حالت میں رہ جانا' شخوص کے لغوی معنی ہیں آنکھوں کا پتھرا جانا چونکہ اس مرض میں یہ علامتیں پیدا ہوجاتی ہیں اس لئے اس کو جمود و شخوص کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ آخذہ اور مدرکہ کے معنی ہیں پکڑنے والا' پالینے والا' قاطوخس یونانی لفظ کیٹالیپسی کا معرب ہے جس کے معنی ہیں پکڑنا' چونکہ یہ مرض مریض کو اسی حالت میں پکڑ لیتا ہے جس میں وہ وقوع مرض کے وقت ہوتا ہے اس لئے اس کو اس نام سے نامزد کیا جاتا ہے۔

ماہیت:

اطبائے قدیم کے نظریہ کے مطابق اس مرض میں دماغ کے بطن موخر میں سوداوی اور غلیظ مادہ بند ہوکر سدہ پیدا کردیتا ہے جس کی وجہ سے روح دفعتاً اعصاب میں نفوذ کرنے سے رک جاتی ہے اس لئے تمام اعضاء کی حس و حرکت باطل ہوجاتی ہے اور مریض جس ہیئت اور حالت میں ہوتا ہے اسی میں رہ جاتا ہے طب جدید میں یہ مرکزی نظام عصبی کی کوئی خرابی خیال کی جاتی ہے جس کی مرضی ماہیت تاحال بخوبی معلوم نہیں ہوئی۔

اسباب:

دماغ کے بطن مؤخر میں غلیظ سوداوی خلط کا غلبہ سرد اور کچے میوؤں کے کھانے اور برف کے پانی سے نہانے یا اس کے پینے سے پیدا ہوجاتا ہے۔ یہ مرض شاذونادر ہوا کرتا ہے بالعموم ان سوداوی مزاج عورتوں میں ہوتا ہے جن میں اختناق الرحم کی زیادہ استعداد ہوا کرتی ہے اس کی ابتداء اکثر سر یا پشت پر سوٹ لگنے، منشیات بکثرت استعمال کرنے، شدید نفسانی صدمہ پہنچنے اور بعض دماغی امراض مثلاً مالیخولیا، صرع، ورم، پردہ ماہے دماغ وغیرہ سے ہوا کرتی ہے۔

علامات مرض:

صرع کی طرح اس مرض سے پہلے بھی بعض اوقات دردسر، دوران سر، یا ہچکی وغیرہ علامات ظاہر ہوتی ہیں اس کے بعد مریض اکثر ایک دم حس و حرکت اور اختیار وارادہ سے محروم ہوجاتا ہے اور جس حالت میں ہوتا ہے اسی حالت میں اکڑ کررہ جاتا ہے نبض اور تنفس ضعیف ہوجاتے ہیں آنکھیں پتھرا جاتی ہیں مریض بولنے یا کسی قسم کے اشارے کرنے سے بھی عاری ہوتا ہے یہ حالت چند منٹ سے چند گھنٹے تک رہتی ہے اس کے بعد مریض ہوش میں آجاتا ہے اور حرکت وغرہ کرنے لگتا ہے لیکن حیران پریشان سا نظر آتا ہے۔

تشخیص وفروق الامراض:

بظاہر اس مرض کی تشخیص میں کوئی دقت نہیں ہوتی لیکن اس کو لیثر غس، صرع، سدر خدری اور سبات وسکتہ سے تمیز کرنا ضروری ہوتا ہے چنانچہ لیثرغس کے ساتھ بخار ہوتا ہے لیکن اس کیساتھ نہیں ہوتا، صرع میں مریض کے عضلات میں تشنجی حرکات ہوتی ہیں اور اسکے منہ سے جھاگ آتے ہیں لیکن اس میں ایسا نہیں ہوتا سدر خدری میں پہلے ہمیشہ دردسر ہوا کرتا ہے اور سانس باقاعدہ جاری رہتا ہے گاہے حرکت دفعتاً زائل ہوجاتی ہے (جمود کا مادہ موخر دماغ میں ہوتا ہے اور سبات کا مقدم دماغ میں)۔

جمود اور سکتہ کا فرق:

سکتہ کا مریض مردوں کے مانند چت پڑا رہتا ہے اور جمود کا مریض جس حالت میں ہو اسی حالت میں رہتا ہے سکتہ میں مریض کے حلق سے کوئی چیز نیچے اتر سکتی ہے لیکن اس کے برعکس جمود میں مریض کے حلق سے کوئی چیز نیچے نہیں اتر سکتی۔

انجام وعوارض:

شاذونادر ہی مہلک ہوتا ہے البتہ بعض اوقات صرع میں تبدیل ہوسکتا ہے۔

حفظ ماتقدم:

انہی امور پر عمل درآمد کریں جو مرض صرع اور سکتہ میں بیان کئے گئے ہیں۔

اصول علاج:

دورہ مرض کے وقت مریض کے سر اور چہرہ پر سرد پانی کے چھینٹیں ماریں روغن سداب میں قدرے جند بید ستر حل کرکے یا روغن زنبق میں قدرے فرفیون اور جند بید ستر حل کرکے مریض کے سر پر ملیں بابونہ اور سداب وغیرہ کو پانی میں جوش دے کر اس سے نطول کرائیں عقرقرحا باریک پیس کر اس کی نسوار دیں یا نکلجہ آہک کے ساتھ مادہ مرض کو معلوم کرکے اس اخراج کا انتظام کریں۔

دستور العلاج:

اگر خون کا غلبہ ظاہر ہو اور قوت و سن مریض و فصل وغیرہ اجازت دیں تو سر اروکی فصد کھلوائیں یا پنڈلیوں پر پچھنے لگوائیں غلبہ سودا کی صورت میں حقنہ (مندرجہ مجربات) سے تنقیہ کریں اگر حقنے یا مسہل کے بعد بے خوابی کی شکایت ہو جائے تو سر پر روغن بنفشہ نیم گرم ملیں اور نطول گلسرخ سے نطول کرائیں بقول علامہ رازی اس مرض میں گدی پر داغ دینا بھی نفع بخشتا ہے وقفہ کی حالت میں مریض کی آب و ہوا تبدیل کرائیں اور سودا کا منضج پلا کر حب ایارج یا حب افتیمون کے ساتھ تنقیہ کرائیں اور تنقیہ کے بعد مفرحات مثلاً خمیرہ گاؤزبان بارہ گرام' خمیرہ ابریشم' عود مصطگی ولا 7 گرام' دواء المسک یا مفرح کبیر 5 گرام استعمال کرائیں۔

دستور جدید:

تنقیہ دماغ اور جمود کے لئے مفید ہے:

1) حب ایارج تین گرام سے 5 گرام تک مطبوخ انیسون (مندرجہ مجربات) کے ساتھ استعمال کرائیں۔

2) جمود اور مواد سوداویہ کے لئے مفید ہے مفرح یا قوتی معتدل 5 گرام عرق گاؤزبان ساٹھ ملی لیٹر' عرق بید مشک چھتیس ملی لیٹر' عرق گذر یہ نسخہ دیگر پچاس ملی لیٹر' شربت انار شیریں پچیس ملی لیٹر کے ساتھ استعمال کرائیں۔

3) جمود ضعف دماغی کے لئے مفید ہے خمیرہ ابریشم سادہ 7 گرام میں کشتہ مرجان جواہر والا دس ملی گرام ملا کر عرق گاؤزبان 150 ملی لیٹر کے ساتھ استعمال کریں۔

منتخب مجربات و مرکبات:

نطول سرخ جو بوقت دورہ جمود و شخوص میں نافع ہے: صفتہ' گل بابونہ' تخم شبت' گل سرخ' اکلیل الملک' تخم کاہو' پوست خشخاش ہر ایک بارہ گرام سب کو چھ لیٹر پانی میں جوش دے کر صاف کر کے نطول کریں۔

2) حقنہ جو بوقت دورہ جمود و شخوص بصورت قبض مفید ہے: صفتہ' بنفشہ' گل سرخ' افتیمون' تخم حنظل' بسفائج' بابونہ' خطمی' پودینہ جنگلی ہر ایک 9 گرام دو لیٹر پانی میں جوش دے کر اور اس میں چھتیس ملی لیٹر روغن بید انجیر ولائتی ڈال کر حقنہ کریں۔

3) مطبوخ انیسون: جو مریض جمود و شخوص کیلئے افاقہ مرض کی حالت میں نضج مادہ کے واسطے دینا مفید ہے' صفتہ' بادرنجبویہ تین گرام' انیسون سات گرام دونوں کو پانی بقدر حاجت میں جوش دے کر صاف کر کے گل قند عسلی تین گرام کے ہمراہ ہر روز صبح کے وقت پلا دیا کریں۔

ضماد: مشہور طبیب ابن ربن الطبری کا مجرب ہے جمود و شخوص میں نافع ہے صفتہ: مر 10 گرام' صبر زرد 17 گرام' جند بید ستر سنبل الطیب ہر ایک تین گرام باریک پیس کر آرد جو سو گرام شامل کیں اور روغن قسط ناردین یا بلسان بقدر حاجت اس میں ملا کر رکھیں بوقت ضرورت قدرے پانی اور پرانے سرکہ میں گوندھ کر پشت کے مہروں پر شانوں کی درمیان میں سے لے کر اونچی کی ہڈی تک لگائیں۔

علاج ڈاکٹری:

تدابیر مندرجہ علاج طبی پر عمل کریں دورہ مرض کے وقت ایمونیا کارب سنگھائیں بجلی لگائیں یا اپومارفین چھ ملی گرام کی جلدی پچکاری کریں افاقہ کی حالت میں مندرجہ ذیل نسخہ کو استعمال کرانا نفع بخشتا اور دورہ مرض کو روکتا ہے صفتہ:

ٹنکچر راولیر پانی (صبغ سنبل الطیب) 15 قطرے

ٹنکچر اایسافیٹیڈا (صمغ حلتیت)	10 قطرے
ٹنکچر الے ونڈویولی کمپونڈ (صمغ لونڈر مرکب)	30 قطرے
سپرٹس کلوروفارمائی	20 قطرے
ایکوامنتھاپپ	30 گرام

سب کو ملا کر رکھ لیں ایسی ایک خوراک دن میں دوبار صبح و شام دیں یا یہ نسخہ دیں یہ بھی مفید ہے صفتہ:

ٹنکچر ویلری ایٹی ایمونیٹی	20 قطرے
ٹنکچر اسافٹ ڈیڈی	20 قطرے
ایکوا	30 گرام

ایسی ایک خوراک فوراً پلادیں اور پھر دو دو تین گھنٹے کے بعد دو تین خوراکیں اور دیں۔

غذا و پرہیز:

ماء العسل، چنے کا شوربا چپاتی، قلیلہ، کبک و کبوتر کا شوربہ، ارہر کی پتلی دال، گرم مصالحہ ڈال کر چپاتی کے ساتھ دیں۔

کدو، تربوز، کھیرا، ککڑی، ترئی، چاول، دال مسور، کھٹی اور زیادہ میٹھی چیزوں سے پرہیز کریں۔

فالج

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
جھولا مارنا	استرخا	پریلے سس Prarlysis
ادھرنگ	فالج	ہیمی پلیجیا Hemiplegia

یادداشت:

لغت میں فالج کے معنی نصف نصف کرنے والے کے ہیں چونکہ اس مرض میں بھی بدن نصف نصف ہوجاتا ہے یعنی آدھا جسم تندرست اور آدھا بیمار اس لئے مناسبت کی وجہ سے یہ نام رکھا گیا ہے۔

تعریف و ماہیت:

بدن کا دایاں یا بایاں حصہ لمبائی میں علاوہ سر کے ڈھیلا ہوجاتا ہے اور اس کی قوت حس یا حرکت یا دونوں قوتیں ناقص ہوجاتی ہیں اور کبھی بالکل زائل ہوجاتی ہیں اور کبھی سر بھی بقیہ جسم کے ساتھ ڈھیلا (مسترخی) ہوتا ہے اور کبھی جسم کا نچلا نصف حصہ ماؤف ہوتا ہے۔

ماہیت مرض کسی خلط الزج (لیسدار و غلیظ) کے باعث پٹھوں کے مسامات بند ہوجاتے ہیں جس کی وجہ سے روح نفسانی اعضاء تک نہیں پہنچ سکتی اور چونکہ حس وحرکت روح وقوت نفسانی کے متعلق ہے اس لئے اس میں خلل آجاتا ہے گا ہے کسی پٹھے کے لمبائی میں کٹ جانے سے بھی مسامات اور منافذ بند ہوجاتے ہیں اور روح کی آمدورفت میں رکاوٹ پیدا ہوکر عضو کی حس وحرکت ناقص یا زائل ہوجاتی ہے جس سے مرض فالج یا استرا پیدا ہوجاتا ہے۔

یادداشت:

محل وقوع کے لحاظ سے فالج کی مختلف قسمیں ہیں چنانچہ جب سر کے سوا دونوں اطراف مفلوج ہوں تو اس کا سکات یا

فالج عامہ کہتے ہیں جب جسم کا دایاں یا بایاں کوئی ایک حصہ بیکار ہوجاتا ہے تو اس کو فالج یا ادھرنگ کہتے ہیں جب بدن کا کوئی ایک عضو مثلاً دائیں ٹانگ یا دایاں ہاتھ ماؤف ہوجاتا ہے تو اس کو استرخا کہتے ہیں اور جب حرام مغز کے کسی مرض کی وجہ سے کمر کے نیچے کا حصہ مفلوج ہوجاتا ہے تو اس کو فالج جسم اسفل کی اصطلاح سے نامزد کیا جاتا ہے اور جب منہ ٹیڑھا ہوکر دائیں یا بائیں جانب کو مائل ہوجاتا ہے تو اسے لقوہ کہتے ہیں ان کے علاوہ فالج کی دو اور قسمیں فالج الطفال بچوں کا فالج اور ابوبلقیا یا فالج منقر النقل (دیوانوں کا فالج) میں

طب جدید میں فالج کی چند اور قسمیں بھی بیان کی گئی ہیں مثلاً فالج الکاتبین (رائٹرز پلے سس یہ فالج محرروں اور کاتبوں وغیرہ کو ہوا کرتا ہے فالج مرتجف (پرپلے سس ایجی ٹینس) اس میں فالج کے ساتھ رعشہ بھی ہوا کرتا ہے اور یہ اکثر بوڑھوں کو عارض ہوا کرتا ہے۔ ان کے علاوہ فالج اختناقی' فالج سربی' فالج نقرسی' فالج اختناقی وغرہ کا بھی تذکرہ کیا گیا ہے۔

اسباب:

بدن میں سردی کی کیفیت بڑھنے سے روح میں کثافت آجانا' مادہ رقیق رطوبی کا اعصاب پر گرنا یا کسی عصب کے کٹ جانے سے حس وحرکت کی روح کا پٹھوں میں نفوذ نہ کرسکنا' اعصاب اور عضلات میں سدہ واقع ہونا یا دماغ میں کوئی پھوڑا یا رسولی ہونا' سکتہ یا رعشہ یا آتشک کی شکایت ہونا اور مستورات میں وضع حمل یا اختناق الرحم وغیرہ بھی اس کے اسباب ہوتے ہیں۔

علامات منذرہ:

صحت کی حالت میں کبھی کبھی آدھا بدن سن ہوجاتا ہے بعض اوقات کوئی عضو اکثر پھڑکتا رہتا ہے صبح جاگنے کے بعد بدن سرد محسوس ہوتا ہے۔

علامات:

عموماً صبح کے وقت دردسر ہوکر اور ایک دو قے آکر اس مرض کا حملہ ہوجاتا ہے کبھی سکتہ کے ساتھ ہی ہوجاتا ہے چہرہ پر بھربھراہٹ ہوتی ہے پیشاب غلیظ اور سفید ہوتا ہے منہ کا ذائقہ پھیکا ہوتا ہے چہرہ کسی قدر ٹیڑھا ہوجاتا ہے منہ کا ایک کونہ لٹک جاتا ہے جسکی وجہ سے مریض اچھی طرح نہیں بول سکتا ہوش وحواس میں فرق آجاتا ہے جو حصہ بدن ماؤف ہوتا ہے اس طرف کے ہاتھ پیروں کی حس وحرکت جاتی رہتی ہے مریض کا سوء ہضم اور قبض کی شکایت ہوتی ہے بغیر سہارا مریض کا اٹھنا بیٹھنا دشوار ہوتا ہے۔

انجام:

اکثر اس میں بوڑھے مبتلا ہوتے ہیں جوانوں کو ہوتو مشکل سے جاتا ہے بوڑھوں میں بھی ایک بڑی تعداد اور ستگاری حاصل نہیں کرسکتی چھ ماہ کے بعد شفایابی کی امید بہت کم رہ جاتی ہے سکتہ کے بعد عارض ہوتو بھی مشکل سے اچھا ہوتا ہے۔

اصول علاج:

مریض کو آرام سے بستر پر لٹا دیں اور اسے اٹھنے بیٹھنے نہ دیں اس کے سر کو اونچا رکھیں گلے اور سینہ کے بٹن کھول دیں جب مریض ہوش میں آئے تو اس کی اطمینان دلائیں چار دن تک پانی اور غذا بالکل نہ دیں بلکہ ماء العسل بجائے آب وغذا دیا جائے اور اگر مریض قوی ہو اور برداشت کرسکے تو سات دن تک غذا اور پانی کے بجائے ماء العسل ہی دینا بہتر ہے بعدہ پانچویں یا آٹھویں روز جنگلی کبوتر کا شوربا یا موٹھ کی دال بلاروغن غذا کے طور پر دیں آٹھویں روز منضج کا نسخہ شروع کریں اور مادہ

مرض کا لحاظ رکھیں اگر سردی کا غلبہ ہو تو نسخہ میں گرم دوائیں دیں اور اگر حرارت کا غلبہ معلوم ہو تو تخم خیارین وغیرہ قاطع حرارت دوائیں میں اضافہ کرسکتے ہیں۔

2) منضج کے دوران میں بھی جنگلی کبوتر کا شوربا یا موٹھ کا پکایا ہوا پانی دیں اور ماء العسل کے بعد بجائے پانی عرق گاؤزبان کا عرق حسب ضرورت پلانا چاہئے۔

3) پندرہ روزہ منضج کا نسخہ استعمال کرانے کے بعد سولھویں دن مسہل دیں دو مسہل دینے کے بعد پھر منضج پلا کر تنقیہ دماغ کے لئے حب ایارج یا حب شبیار کھلائیں بہتر یہ ہے کہ مسہل کے درمیان کے ایام میں بھی منضج کا استعمال کرائیں ورنہ حسب معمول تبرید کا نسخہ پلائیں۔

4) مسہل کے دن دوپہر کو کبوتر کے گوشت کی یخنی اور شام کو موٹھ کی دال اور چاولوں کی کھچڑی تیار کر کے دیں۔

5) تنقیہ کے بعد گرم اور مقوی اعصاب معجونوں پر مداومت کریں اور پٹھوں کو مضبوط کرنے والے گرم روغنیات کی مالش ماؤف حصہ جسم پر کی جائے۔

دستور العلاج:

مریض کو چار یا سات روز تک صرف ماء العسل دیں اور پانچویں یا آٹھویں روز سے ماء الاصول نضج مادہ کے لئے پلانا فالج اور لقوہ اور عصبی امراض میں بہت مفید اور معمول مطب ہے۔

ماء الاصول: بیخ اذخر، بیخ کبر، بیخ کرفس، بیخ بادیان، اصل السوس، پرسیاؤ شاں، اسطوخودوس، بادیان، بخم خطمی، تخم خبازی، گاؤزبان ہر ایک 5 گرام، مویز منقی 9 دانہ، انجیر زرد 3 عدد سب دوائیں رات کو گرم پانی میں بھگو کر صبح مل کر صاف کر کے شہد خالص پچاس ملی لیٹر ملا کر پلائیں۔

پندرہ روز یہ منضج پلا کر سولھویں دن سنا مکی 9 گرام اضافہ کر کے جوش دے کر چھان کر اجزائے مسہلہ یعنی ترنجبین، شکر سرخ، مغز فلوس، گل قند ہر ایک پچاس گرام شیرہ مغز بادام 7 عدد اضافہ کر کے مسہل دیں۔

دوسرے روز صبح کو تبرید کے لئے خمیرہ گاؤزبان سادہ بارہ گرام ورق نقرہ میں لپیٹ کر پہلے کھلائیں بعدہ لعاب بہدانہ تین گرام، شیرہ عناب 5 دانہ، شیرہ مغز تخم کدوئے شیریں 3 گرام پانی میں نکال کر شربت بنفشہ پچیس ملی لیٹر ملا کر پلائیں۔

اسی طرح درمیان میں ایک ایک دن چھوڑ کر مسہل اور دیں تیسرے اور چوتھے مسہل میں تنقیہ خاص کی غرض سے رات کو حب ایارج یا حب خاص کھلا کر صبح کو مسہل کا نسخہ پلائیں لیکن اس میں مغز فلوس اور شیرہ بادام نہ ڈالیں تنقیہ کے بعد معجون فلاسفہ یا معجون سیر یا معجون اذاراقی یا دواء المسک حار یا خمیرہ ابریشم عود مگلی والا کھلائیں اور عرق گاؤزبان 125 ملی لیٹر میں اسطوخودوس، بادرنجبویہ ہر ایک تین گرام کو جوش دے کر صاف کر کے شہد خالص میں پچیس ملی لیٹر ملا کر پلائیں پٹھوں میں قوت پہنچانے کے لئے روغن سرخ یا روغن سیر یا روغن قسط کی نیم گرم مالش کریں۔

دستور جدید:

پانچ دن اول ماء العسل شہد پچیس ملی لیٹر عرق گاؤزبان 150 ملی لیٹر جوش دے کر پلائیں۔ اس کے بعد چند روز تک شوربا کبوتر پلائیں۔ پھر منضج و مسہل کریں۔ اس کے بعد صبح معجون فلاسفہ یا جوگراج گوگل 5 گرام، ماء العسل سو ملی لیٹر اور شام معجون سیر یا معجون اذاراقی تین گرام ماء العسل سو ملی لیٹر کے ساتھ کھلائیں۔

مالش کے لئے روغن سرخ، روغن شفاء، روغن کلاں مفید ہیں۔

فالج کی ایک قسم فالج دموی بھی ہے اس میں خون کا دباؤ بڑھ جاتا ہے اور آخرکار داغ میں کسی چھوٹی رگ کے پھٹ

جانے سے جسم کے نصف حصہ کا فالج ہو جاتا ہے اگر جریان خون دائیں طرف ہو تو بائیں حصہ کا فالج ہوتا ہے اور اگر بائیں حصہ کا ہو تو دائیں طرف مفلوج ہو جاتی ہے۔

اس مرض کا علاج ہائی بلڈ پریشر کے مطابق ہے اس بات کا خاص خیال رکھیں کہ مریض کو ہر قسم کی گرم چیزیں مثلاً گوشت' انڈا' مچھلی وغیرہ ہرگز نہ دیں۔ فالج دموی میں اکسیر قلب ایک گرام سے دو گرام' خمیرہ مروارید کے ساتھ صبح اور شام دیں سوتے وقت دواالشفاء ایک گرام کھلائیں۔

علاج ڈاکٹری:

روڈکیسن ٹیبلیٹس جو کہ چھوٹی چندن کی جڑ کے سفوف سے تیار کی گئی ہیں دو ٹکیاں صبح و شام ایک ہفتہ تک دیا کریں یا سرپاسل ٹیبلیٹس ساختہ سیپا ایک ایک ٹکیہ دن میں تین بار دیں۔

منتخب مجربات و مرکبات:

روغن فالج: یہ بہت فوری الاثر ہے فالج اور لقوہ میں نہایت مفید ہے۔

صفتہ: قسط نیم کوفتہ 7 گرام' فلفل نیم کوفتہ' فرفیون ہر ایک 10 گرام' عاقرقرحا جند بید ستر ہر ایک 7 گرام' شراب کہنہ 360 ملی لیٹر' روغن زیت 57 ملی لیٹر قسط اور فلفل کو رات بھر شراب کہنہ میں بھگو کر صبح جوش دیں جب نصف رہ جائے تو روغن زیت ملا کر اس قدر جوش دیں کہ شراب خشک ہو جائے اور صرف روغن باقی رہ جائے پھر فرفیوں اور جند بید ستر کو باریک پیس کر ملا دیں اور برتن کو چولہے سے اتار کر تیل کو بوتل میں رکھیں بوقت ضرورت نیم گرم کر کے مالش کریں۔

روغن آفتابی: فالج کے لئے بہت مفید ہے۔ صفتہ: سلیخہ' قسط تلخ حب بلساں' زعفران' مصطگی رومی ہر ایک پچیس گرام' قرنفل' تج قلمی عمدہ ہر ایک بارہ گرام' علاوہ زعفران کے باقی سب دواؤں کو باریک کوٹ پیس کر شیشہ کے برتن میں ڈالیں اور اوپر سے روغن زیت قسم عمدہ ایک لٹر' گل سوسن سفید 30 عدد ڈال کر چالیس دن دھوپ میں رکھ دیں بعدہ صاف کر کے کام میں لائیں۔

حب کچلہ: ایک عدد بعد از غذا کھلائیں جب مرض پرانا ہو جائے تو یہ بالخصوص نہایت مفید ہوتی ہے اس سے پٹھوں میں قوت اور حرارت پیدا ہوتی ہے۔

حب بچھناک: فالج لقوہ اور دوسرے عصبی و دماغی سرد امراض میں تنقیہ کے بعد استعمال کرتے ہیں تعدیل مزاج کرتی ہے۔

صفتہ: عاقرقرحا' فلفل دراز ہر ایک تین گرام' پلپلا مول 6 گرام' زنجبیل بچھناک مدبر ہر ایک بارہ گرام سب کو کوٹ چھان کر قند سیاہ و روغن زرد بقدر حاجت میں ملا کر دانہ مونگ کے برابر گولیاں بنالیں ایک سے دو گولی تک ماء العسل وغیرہ کے ساتھ استعمال کریں۔

علاج ڈاکٹری:

ہدایات و پرہیز مذکورہ بالا پر عمل کریں قبض نہ رہنے دیں مسہل کے ذریعہ سے مادہ کا تنقیہ کریں حسب سبب علاج میں مصروف رہیں۔ قبض رفع کرنے کے لئے روغن بیدانجیر اور صابن و گرم پانی سے حقنہ کریں اگر مرض دیرینہ ہو تو سٹرکنین' کونین' فولاد کے ساتھ استعمال کرانا مفید ہوتا ہے مگر سٹرکنین کا استعمال حرام مغز میں خراش یا اجتماع خون موجود ہونے کی حالت میں مفید ہے ورنہ نہیں عموماً فالج آتشکی کے ابتداء میں یہ نسخہ مفید ہوتا ہے:

پٹاسی آئی آیوڈائیڈ	325 ملی گرام (لقوہ میں 650 ملی گرام)
ٹنکچر ریلاڈونی	5 قطرے
ایکسٹرکٹم ارگوٹی لیکوئڈم	5 قطرے

سپرٹس کلوروفارمائی — 15 قطرے
ایکوااَیڈ — 65 ملی گرام
(یہ ایک خوراک ہے ایسی ایک ایک خوراک دن میں تین مرتبہ پلائیں۔)
یہ نسخہ بھی فالج آتشکی میں مفید ہے:
پوٹاسی آئی آیوڈائیڈ — 520 ملی گرام
لائیکر ہیڈرارجرائی پرکلور — 10 قطرے
سپرٹس ٹرائی فولیائی کمپازیٹس — 08 گرام
ککاکشن ساری کمپازیٹس ایڈ — 30 گرام
(یہ ایک خوراک ہے ایسی ایک خوراک دن میں دوبار دیں۔)
نیزاوپوسرپیرین کا انجکشن دیں فالج میں بہت مفید ہے۔
فالج معہ رعشہ: میں مندرجہ ذیل نسخہ مفید ہے:
ہائیوسین ہائیڈروبرومائیڈ — 8 ملی گرام
ایکوالکوروفارم — 180 گرام
دونوں کو ملالیں اور دو چمچے چار دوبار روزانہ، بتدریج مقدار خوراک بڑھا کر چار چمچے روزانہ تک کر دیں۔

غذا و پرہیز:
''غذا'' ماء العسل، نخودآب، تیتر، بٹیر، کبوتر کا گوشت، میتھی کا ساگ، مرغ کا بھنا ہوا گوشت، شہد، چپاتی، کریلا، انڈا، ماء اللحم، ارہر کی دال جسمیں گرم مصالے ڈالے گئے ہوں کھلائیں گوبھی، اروی، اڑد کی دال، کچالو، کدو، چاول، بینگن، گائے کا گوشت وغیرہ، تربوز، گنے کا رس، میٹھی، ترش اور خوشبودار چیزیں، دماغی محنت سے پرہیز کرائیں۔

لقوہ

ڈاکٹری نام	طبی نام	اُردو نام
Facial-Paralysis فیشیل پیرالیسس	لقوہ	لقوہ

یادداشت:
لقوہ ایک پرندہ کا نام ہے جسے عقاب بھی کہتے ہیں اس پرندہ کے منہ کے کونے زیادہ کھلے ہوتے ہیں اور مریض لقوہ کے اشداق (کنج دہن) بھی کشادہ ہوتے ہیں اسی مناسبت سے اس مرض کا نام لقوہ رکھ دیا گیا ہے اور بعض کہتے ہیں کہ عقاب کی چونچ کے ٹیڑھے پن میں لقوہ کے مریض سے مشابہت ہوتی ہے۔

کیفیت ماہیت:
عموماً چہرے کی ایک جانب مفلوج ہوکر دوسری طرف کو کھنچ جاتی ہے جس سے چہرہ کی اصلی حالت بدل جاتی ہے اور دونوں خوبصورتی کے ساتھ ایک دوسرے سے نہیں مل سکتے۔
اطباء کا اس بارے میں اختلاف ہے کہ چہرے کی کونسی جانب مریض ہوتی ہے اور کون سے صحیح رہتی ہے یعنی جس طرف چہرہ ٹیڑھا ہوجاتا ہے وہی جانب مریض ہوتی ہے یا دوسری۔ صحیح یہ ہے کہ لقوہ تشنجی میں چہرے کی ٹیڑھی جانب بلاشبہ مریض

ہوتی ہے اور لقوہ استرخائی میں یقیناً ٹیڑھی طرف تندرست ہوتی ہے اور دوسری جانب کے مریض ہونے کی وجہ سے چہرے کو اپنی طرف کھینچ لیتی ہے۔

اسباب:

رقیق بلغمی مواد کا چہرے کے عضلات اور پٹھوں پر گرنا' سردی لگنا' آتشکی مادہ' کان کی ہڈیوں کے اندرونی زخم' دانتوں کی بوسیدگی' موروثی کمزوری' ذیابیطس' وجع المفاصل' کن پیڑے' اور ہائی بلڈ پریشر اس کے اسباب میں سے ہیں ان اسباب کی موجودگی میں بارش میں بھیگ جانا یا سردی لگ جانا وغیرہ کے باعث یہ مرض فوری طور پر رونما ہو جاتا ہے۔

علامات:

ایک طرف کا گوشہ دہن نیچے لٹک جاتا ہے چہرہ ایک طرف کھنچ جاتا ہے پیشانی کی جلد تشنج والی طرف سخت اور تنی ہوئی معلوم ہوتی ہے سر یا گردن کی جلد میں شکن پڑ جاتے ہیں تندرست جانب کی آنکھ بند کرنا ناممکن ہوتا ہے اور اس سے آنسو جاری رہتے ہیں مریض تھوک سکتا ہے نہ سیٹی بجا سکتا ہے اور نہ پھونک مار سکتا ہے پیتے ہوئے کچھ پانی گر جاتا ہے حروف شفتہ ان یعنی ان حروف کو اپنی زبان سے صحیح ادا نہیں کر سکتا جن کے بولنے میں دونوں ہونٹ ملانے ضروری ہوں مثلاً ب' پ' ف' م وغیرہ۔

تشخیص:

اگر مریض سے کہا جائے کہ منہ میں پانی بھر کر زور سے کلی کرے تو وہ ایسا کرنے سے قاصر رہتا ہے یعنی کلی کرنے سے پانی سیدھا نہیں نکلتا اور چراغ مقابل رکھ کر مریض سے پھونک کر بجھانے کو کہا جائے تو چراغ نہیں بجھتا۔

انجام وعوارض:

کبھی یہ مرض فالج یا سکتہ کا پیش خیمہ ہوتا ہے چنانچہ بارہا دیکھا گیا ہے کہ پہلے مریض کو لقوہ ہوا اور بعد میں سکتہ ہو گیا اس مرض میں مبتلا ہونے کے چوتھے دن تک مریض کی ہلاکت کا خطرہ ہوتا ہے اگر چار دن گزر جائیں تو صحت کی امید ہوتی ہے اور سکتہ کا بھی اندیشہ نہیں رہتا۔

نکتہ: بائیں طرف کا لقوہ دائیں طرف سے زیادہ سخت ہوتا ہے یعنی مشکل سے علاج پذیر ہوتا ہے۔

اصول علاج:

مریض کو ہوا سے بچا کر اندھیرے کمرے میں رکھیں جو گرم ہو تمناک اور سرد کمرے میں رہنا مضر ہے چار دن یا سات دن تک حسب قوت مریض کو قطعاً پانی اور غذا نہ دیں صرف ماء العسل پلاتے رہیں اس کے بعد فالج کے اصول پر بلغمی مادہ کا منضج پلانا شروع کریں جب مادہ پختہ ہو جائے تو سولہویں روز مسہل سے تنقیہ کریں تنقیہ عام کے بعد سر کے بقیہ مادہ کو تحلیل کرنے کے لئے غرغرے وغیرہ اور ناک میں ڈالنے کی دوائیں اور چبانے کی دوائیں استعمال کریں اگر مریض کو بہت کمزوری محسوس ہو تو جنگلی کبوتر یا چوزہ مرغ یا تیتر بٹیر یا بکری کا گوشت کا شوربہ پلائیں۔

دستور العلاج:

علاج خارجی بعد تنقیہ فالج میں لکھے ہوئے روغنیات یا خردل (رائی) کو روغن زیت میں یا کائے پھل کو روغن کنجد میں پیس کر عصب ماؤف پر طلاء کریں ناک میں ڈالنے کے لئے یہ تیل مفید ہے:

صفتہ: جند بید ستر' عاقر قرحا' جوزبوا' قرنفل ہر ایک ایک گرام' سب کو پیس کر روغن قسط بارہ ملی لیٹر میں ملا کر ناک میں ٹپکائیں اور

فلفل سیاہ دارچینی یا قرنفل یا کباب چینی یا عقرقرحا تھوڑی مقدار میں چبانا نہایت مفید ہے بقول جالینوس شونیز (کلونجی) کو پرانے سرکہ میں تر کرکے باریک پیس کر مریض کی ناک میں ٹپکانا نافع ہے کندش نک چھکنی کو باریک پیس کر ناک میں پھونکیں اور برگ جھاؤ سبز پانی میں جوش کرکے اس کی بھاپ مریض کے منہ کو پہنچائیں۔

علاج دافلی:

حب سرخ یا حب سیاہ شہد یا آب ادرک میں حل کرکے چٹائیں اور تین روز کے بعد دواء المسک حار 5 ماشہ پہلے کھلا کر اوپر سے اسطوخودوس برگ بادرنجبویہ ہر ایک تین گرام پانی میں جوش دیکر صاف کرکے شہد پچیس ملی لیٹر ملا کر پلائیں پانچویں یا آٹھویں روز سے منضج کا یہ نسخہ پلانا شروع کریں فالج اور لقوہ وغیرہ میں مفید ہے۔

اسطوخودوس، برگ بادرنجبویہ ہر ایک 5 گرام، بادیان، بیخ اذخر، انیسون، تخم قرطم، تخم کرفس ہر ایک چھ گرام، مویز منقی 9 دانہ، انجیر زرد 5 عدد رات کو گرم پانی میں بھگو کر صبح مل کر صاف کرکے شہد خالص پچیس ملی لیٹر حل کرکے پلائیں 15 روز تک یہ منضج پلا کر سولہویں دن اسی نسخہ میں برگ سنا مکی، گل سرخ، تربد سفید ہر ایک چھ گرام، مغز فلوس 75 گرام، گل قند، شکر سرخ، روغن بیدانجیر ہر ایک پچاس گرام، شیرہ مغز بادام شیریں 7 دانہ اضافہ کرکے مسہل دیں اور حسب معمول ایک دن درمیان میں وقفہ دے کر پے در پے چار مسہل دیں وقفہ کے دن نسخہ منضج بالا پلائیں مگر چوتھے مسہل کے دن مغز فلوس نہ ڈالیں اور شب کو حب ایارج 6 گرام کھلا کر صبح مسہل دیں۔

تنقیہ کے بعد معجون فلاسفہ یا معجون سیر علوی خان 5 گرام ہمراہ ماء العسل 150 ملی لیٹر یا معجون اذراقی 2 سے 3 گرام تک استعمال کرنا بے حد مفید ہے نیز تریاق کبیر تین گرام ہمراہ عرق دارچینی ساٹھ ملی لیٹر شہد پچیس ملی لیٹر یا دواء المسک حار پانچ گرام ماء العسل 150 ملی لیٹر استعمال کرائیں۔

دستور جدید: لقوہ کے لئے مفید ہے برشعثا اسی ملی گرام صبح کو یا رات کو سوتے وقت عرق گاؤزبان 150 ملی لیٹر کے ہمراہ دیں یا انقرویا کبیر 4 گرام صبح کو عرق بادیان 150 ملی لیٹر یا صرف پانی کے ساتھ استعمال کرائیں روغن سرخ کو گرم کرکے گرم وقت میں مالش کرائیں۔

منتخب مجربات و مرکبات:

حلوائے دارچینی: جس کا چہرہ پر باندھنا لقوہ کو سودمند ہے آرد گندم، روغن زرد، قند سیاہ ہر ایک پچاس گرام، دارچینی قلمی، جوزبوا، قرنفل ہر ایک چار گرام بدستور مقرر حلوا بنا کر استعمال کرائیں۔

حب سرخ: جو دماغ کے تمام سرد امراض مثلاً لقوہ فالج نیز بلغمی کھانسی میں نہایت مفید ہے۔

حب سیاہ: بہت سے امراض میں مفید و مجرب ہے۔

سیماب مصفی، گندھک آملہ سار، شنگرف مدبر، ہیرا کسیس، آملہ منقی جائفل، برگ شاہترہ ہر بارہ گرام، کچور، بادیان، سہاگہ، گلوئے نیم خشک ہر ایک 6 گرام پہلے گندھک اور بارہ کی کجلی بنائیں پھر شنگرف ملا کر دوپہر کھرل کریں بعدہ باقی دوائیں پیس کر ملائیں اور آب لیموں کاغذی تھوڑا تھوڑا ڈال کر چار پہر تک کھرل کرکے باجرے کے برابر گولیاں بنالیں مرض ڈبہ میں دودھ میں حل کرکے کھانسی کے لئے پانی میں رکھ کر ایک گولی کھلائیں وجع المفاصل میں چار چھ گولیاں فالج و لقوہ میں دو گرام، قدرے عرق ادرک کے ساتھ دیں۔

حب خاص: جو تنقیہ دماغ کے لئے فالج اور لقوہ میں مفید ہے۔

علاج ڈاکٹری:

جس طرف چہرہ کھچا ہو اس کے مقابل طرف کے کان کے پیچھے جونکیں لگوائیں یا آبلہ ڈالیں اور دس منٹ گرم پانی کی بھاپ کان میں پہنچائیں اور گرم روئی سے کان کو سینک کر روئی کو باندھ دیں اور کیلومل 325 ملی گرام کمپونڈ پوڈر آف جیلپ چار گرام ملا کر کھلائیں تاکہ اسہال ہو جائیں اگر وجع المفاصل ہو چکا ہو تو سیلی سلاس مکسچر کئی دن تک استعمال کرائیں بقیہ علاج فالج کی طرح کریں۔

غذا:

شروع میں سات روز تک ماء العسل اس کے بعد جنگلی کبوتر کا شوربہ یا مونگ کی دال کا شوربہ گرم مصالحہ ملا کر روٹی کی پیٹری شوربہ یا مونگ کی دال کے ساتھ دیں بکری کا گوشت ارہر یا مونگ کی دال یا بکری کا بھنا ہوا گوشت کھجور خوبانی وغیرہ۔

پرہیز: گوبھی' اڑد کی دال' اروی' کچالو' کدو' تربوز' سرد پانی' ٹھنڈی ہوا' ترش چیزیں اور گنے کا رس۔

امراض نخاع

اُردو نام	طبّی عربی نام	ڈاکٹری نام
حرام مغز کی بیماریاں	امراض النخاع	ڈیزیز آف دی سپائینل کارڈ Diseases of the Spinal Cord

زیریں اطراف کا فالج

اُردو نام	طبّی نام	ڈاکٹری نام
زیریں اطراف کا فالج	فالج جسم اسفل	پیراپلجیا Prara Legia

کیفیت و ماہیت:

حرام مغز کے کسی مرض کی وجہ سے زیریں اطراف یعنی نچلا دھڑ مفلوج ہو جاتا ہے اس کی حرکت اور بعض اوقات حس بھی کم و بیش باطل ہو جاتی ہے شاذ و نادر مرض' حرام مغز کے گردن والے حصہ میں ہوتا ہے اس صورت میں بازو یعنی بالائی اطراف بھی ماؤف ہو جاتے ہیں یہ درحقیقت خود کوئی مرض نہیں ہے بلکہ حرام مغز کے دوسرے امراض کی ایک علامت ہے۔

اسباب:

ورم حرام مغز (خواہ وہ حرام مغز پر کسی قسم کا دباؤ پڑنے کی وجہ سے پیدا ہوا ہو یا کسی اور وجہ سے) ورم پردہ ہائے نخاع' مرض مخ النخاع' حرام مغز کے سوء مزاج' میں یہ مرض پایا جاسکتا ہے۔

اس کے اسباب بھی وہی ہوا کرتے ہیں جو مذکورہ امراض کے ہو سکتے ہیں مثلاً ریڑھ پر چوٹ یا سردی لگ جانا' یا ریڑھ کے مہروں کا مرض سل کی وجہ سے بوسیدہ ہو جانا یا حرام مغز میں آتشک یا سوزاک کی سمیت کا سرایت کر جانا عورتوں میں بعض اوقات ماہواری ایام یک خرابی سے بھی پیدا ہو جاتا ہے۔

علامات:

زیریں اطراف کی حرکت یک دم یا بتدریج کم ہو کر باطل ہو جاتی ہے عضلات سکڑ جاتے ہیں اور بعض اوقات حس بھی کم

وبیش خراب ہوجاتی ہے چنانچہ مریض کی ٹانگیں بے حس ہوجاتی ہیں یا ان پر چیونٹیاں سی رینگتی ہوئی محسوس ہوتی ہیں مثانے اور مقعد مفلوج ہوجانے سے بول و براز بالکل بند یا بلا ارادہ جاری ہوجاتے ہیں مریض چونکہ نچلے دھڑ کو از خود نہیں ہلا سکتا اس لئے اکثر اوقات اسکے سرین وغیرہ پر زخم بستری پیدا ہوجاتے ہیں حرام مغز کا اوپر والا حصہ ماؤف ہو تو بازو بھی مفلوج ہوجاتے ہیں۔

تشخیص:

آخرالذکر صورت میں جب زیریں اور بالائی اطراف دونوں ماؤف ہوں تو اس کا فالج عام سے (جو دماغ کی خرابی سے پیدا ہوتا ہے) اشتباہ ہوتا ہے اس کی تشخیصی علامت یہ ہے کہ اول الذکر صورت میں چہرہ ماؤف نہیں ہوتا لیکن آخرالذکر میں چہرہ بھی کم وبیش ماؤف ہوجاتا ہے۔

انجام:

اگر حرام مغز کا زیریں حصہ ماؤف ہو یا آتشک وغیرہ کی سمیت سے ہو تو اس کا انجام خطرناک نہیں ہوتا لیکن اگر مرض حرام مغز کے بالائی حصہ میں دماغ کے قریب ہو یا ضرب وغیرہ سے ہو تو انجام بالعموم خراب ہوتا ہے اور بعض اوقات موت بہت جلد واقع ہوجاتی ہے۔

اصول علاج:

مریض کو آرام سے کسی روشن کمرے میں لٹائے رکھیں اس کے پاؤں اور سر کے نیچے تکیئے رکھ دیں اس کے بعد اصل سبب مرض کا علاج کریں علاج میں ان تمام ہدایات کو مدنظر رکھیں جو فالج کے بیان میں درج کی گئی ہیں یعنی ماء الاصول وغیرہ سے نضج مادہ کے بعد تنقیہ کریں اور اسکے بعد مقویات و محرکات کا استعمال کریں اور خارجی طور پر کسی مقوی و محرک اعصاب روغن کی کمر زیریں اور ٹانگوں کی مالش کریں۔

دستور العلاج:

پہلے چار روز غذا اور پانی کے بجائے ماء العسل کا استعمال کرائیں اور صبح وشام یہ نسخہ دیں۔

گاؤزبان، اصل السوس ہر ایک 7 گرام، بادیان 3 گرام، تخم خطمی 10 گرام گرم پانی میں بھگوئیں اور ایک گھنٹہ کے بعد صاف کر کے گلقند عسلی پچیس گرام اس میں داخل کر کے نیم گرم پلائیں چار روز کے بعد اس میں انیسون اور ابریشم خام ہر ایک تین گرام کا اضافہ کردیں اور بجائے گل قند کے شربت اصول پچاس ملی لیٹر ملا کر پلا دیا کریں آٹھویں دن بسفائج بارہ گرام کا اور اس میں اضافہ کردیں نویں دن حب شبیار یا حب ایارج سے تنقیہ کریں۔

بعدہ تریاق فاروق یا خمیرہ اسطوخودوس کا استعمال کریں مزمن حالت میں حب اذراقی ایک گولی دیں روغن ذریخ ایک گرام کمر زیریں اور ٹانگوں پر مالش کریں۔

منتخب مجربات و مرکبات:

فالج کے مجربات استعمال کریں۔ جب جند عجیب فالج، لقوہ اور استرخاء کے لئے مفید اور مجرب ہے تربد، ایارج فیقرا ہر ایک بارہ گرام، سورنجان، حب النیل ہر ایک چھ گرام، شحم حنظل، شیطرج ہر ایک 4 گرام، بوزیدان، وج، عاقرقرحا، دارچینی ہر ایک بارہ گرام، سکنجبین، جاؤشیر، مقل ارزق، فرفیون، جند بیدستر ہر ایک ایک گرام دواؤں کو کوٹ چھان کر پانی میں چنے کے برابر گولیاں بنائیں اور 7 گرام تک ماء العسل کے ساتھ دیں۔

نکتہ: ۔ گولیاں خاص کر اس فالج کے لئے مفید ہیں جو دائیں جانب ہو اور مریض کلام کرنے پر قادر نہ ہو۔

حب فالج دیگر: جو فالج، لقوہ اور درد مفاصل کے لئے مفید ہے تربد بیس گرام، مصبر چالیس گرام، زنجبیل، خردل سفید، شیطرج ہندی، وج ہر ایک چار گرام، دار فلفل، فلفل سیاہ، عاقرقرحا ہر ایک دو گرام، فانیذ 8 گرام ادویہ کو کوٹ چھان کر گرم کلہ کے پانی میں گولیاں بنائیں۔ 7 سے 9 گرام تک عرق سونف کے ساتھ استعمال کریں۔

حب خاص: فالج اور لقوہ اور تنقیہ دماغ کے لئے مفید ہے صبر سقوطری سقمونیا مشوی، شحم حنظل، عصارہ افسنتین، مصطگی رومی ہر ایک 6 گرام، مقل کتیرا ہر ایک 9 گرام کوٹ چھان کر پانی میں گولیاں تیار کریں- 3 گرام سے 5 گرام تک عرق سونف کے ہمراہ استعمال کریں۔

علاج ڈاکٹری ہدایات علاج:

طبی پر عمل کریں اور ابتداء میں چند دن یہ نسخہ دیں:

ایکسٹریکس ارگٹ لیکوئیڈ	10 قطرے
ٹنکچر بیلاڈونا	5 قطرے
ٹنکچر ہائیو سیامس	15 قطرے
ایکوا	30 گرام

سب کو ملا لیں اور ایسی ایک خوراک دوا دن میں دوبار دیں کچھ دنوں کے بعد اسی نسخہ میں 325 ملی گرام سے 650 ملی گرام پٹاشیم آئیوڈائیڈ ملا کر دیا کریں۔

مزمن فالج جسم میں سٹرکنین ایک ملی گرام ارگوٹین بتیس ملی گرام کی گولی بنا کر روزانہ کھلائیں یا بجلی لگوائیں۔

غذا و پرہیز: فالج کے مطابق۔

حرام مغز کے پردوں کا ورم

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
حرام مغز کے پردوں کا ورم	ورم اغشیہ نخاع	سپائنل مینجائٹس Spinal Meningitis

کیفیت وماہیت:

جس طرح دماغی پردوں میں ورم (سرسام) ہوجایا کرتا ہے اسی طرح حرام مغز کی جھلیوں یا پردوں میں بھی ورم ہوجایا کرتا ہے۔

اقسام:

شدت وخفت کے لحاظ سے دو قسمیں ہیں:

-1 ورم اغشیہ نخاع حاد ایکیوٹ سپائنل منیجائٹس

-2 ورم اغشیہ نخاع مزمن (کرانک سپائنل مینجائٹس)

اسباب:

یہ مرض اکثر دو سے سات یا بیس سے پچیس برس کی عمر میں ہوا کرتا ہے اور عورتوں کی نسبت مردوں میں زیادہ رونما ہوتا ہے ریڑھ کے مقام پر شدید سردی یا چوٹ لگ جانا یا مہروں کی ہڈیوں کا حل جانا یا زخم بستری کا حرام مغز تک پہنچ جانا یا آتشک وسل وغیرہ کی سمیت کا حرام مغز میں سرایت کرجانا اس کا باعث ہوا کرتا ہے بعض اوقات سرسام بڑھ کر حرام مغز کی جھلیوں کو

بھی مبتلائے مرض کردیتا ہے ایسی صورت میں اس کو سرسام دماغی نخاعی (سیریبروسپائنل منجائٹس) کہا جاتا ہے گاہے شدید قسم کے متعدی اور جراثیمی امراض مثلاً سرخ بادہ، نمونیا، مختلف قسم کے شدید حمیات (حمی محرقہ، حمی غشیہ، حمی نفسابیہ وغیرہ) شدید وجع المفاصل جس میں ریڑھ کے مہرے بھی مبتلا ہوجاتے ہیں) داء الکلب اور کزاز بھی اس مرض کو پیدا کردیا کرتے ہیں۔

علامات:

ورم حاد اغشیہ نخاع میں ریڑھ کے اندر حرام مغز میں شدید قسم کا درد ہونے لگتا ہے جسم میں کسی خاص مقام سے شروع ہوکر بتدریج تمام ریڑھ میں پھیل جاتا ہے تمام پیٹھ اکڑ جاتی ہے اور مریض ہلنے جلنے سے معذور ہوجاتا ہے جاڑے سے بخار چڑھ جاتا ہے نیند زائل ہوجاتی ہے تمام جسم میں پہلے بے چینی پھر ٹیس کے ساتھ درد ہونے لگتا ہاتھ پاؤں اور دھڑ کے عضلات اینٹھ جاتے ہیں بول و براز بند ہوجاتے ہیں یا بعض اوقات بلا ارادہ خارج ہونے لگتے ہیں پہلے اطراف اور دھڑ کی حس وحرکت بے قاعدہ اور اس کے بعد بالکل باطل ہوجاتی ہے شدید مرض میں دم گھٹنے لگتا ہے اور بالآخر دم گھٹ کر موت واقع ہوجاتی ہے یا علامات میں خفت پیدا ہوکر مرض مزمن شکل اختیار کرلیتا ہے اگر گردن کے حصہ میں ورم ہو تو گردن اکڑ کر پیچھے کی طرف کھنچ جاتی ہے آنکھوں کی پتلیاں پھیل جاتی ہیں بخار نہایت شدید ہوتا ہے کھانا پینا ناممکن ہوجاتا ہے اور دم گھٹ کر دو چار روز کے اندر ہی موت واقع ہوجاتی ہے موت کے بعد متوفی کا حرام مغز چیر کے دیکھنے سے اس کے پردوں میں خون کا اجتماع پایا جاتا ہے اور حرام مغز نرم و ملائم ہوتا ہے۔

ورم مزمن اغشیہ نخاع میں علامات نہایت خفیف اور بتدریج پیدا ہوتی ہیں چنانچہ ہاتھ پاؤں میں کبھی کبھی گھٹیا کی مانند درد ہوا کرتا ہے کبھی ان میں بے حسی ہوجایا کرتی ہے یعنی وہ سوجایا کرتے ہیں یا ان میں چیونٹیاں سی رینگتی ہوئی محسوس ہوتی ہیں پھر بتدریج ان کی حس وحرکت زائل ہوجاتی ہے اگر گردن کے حصہ میں ورم ہو تو گدی کے مقام پر درد ہوا کرتا ہے جس کی ٹیس سر اور ہاتھوں تک کو محسوس ہوتی ہے گردن اکڑ جاتی ہے اور ہاتھوں کے عضلات تحلیل ہوکر سکڑ جاتے ہیں آخر میں پاؤں مفلوج ہوجاتے ہیں۔

تشخیص:

خاص علامت یہ ہے کہ ریڑھ میں شدید درد ہوتا ہے جو ہاتھ پاؤں تک پہنچتا ہے اور حرکت کرنے پر تیز ہوجاتا ہے نیز پیٹھ اکڑ جاتی ہے۔

اصول علاج:

قریب قریب وہی ہے جو سرسام کا ہے چنانچہ مریض کو کسی ایسے صاف ستھرے کمرے میں نہایت نرم اور ملائم بستر پر آرام کے ساتھ کسی پہلو کے بل اوندھے لٹائے رکھیں جس میں تیز روشنی نہ ہو سر گدی اور ریڑھ کے مقام پر برف کی ٹکور کریں کانوں کے پیچھے گدی اور پیٹھ پر امالہ کی غرض سے سینگیاں کھچوائیں، گلاس یا جونکیں لگوائیں یا آبلے اٹھوائیں اخراج سمیات کے لئے معرقات و مدرات کا استعمال کرائیں حسب موقع نضج مادہ کے بعد یا بغیر انتظار نضج کے تنقیہ کرائیں اس کے لئے مسہلات کا استعمال کرائیں۔

دستور العلاج:

سر گدی اور مقام ماؤف پر پٹی گلاب سرکہ والی ہیں کپڑا تر کرکے رکھیں شدت درد میں ایک گرام افیون کا اضافہ کرلیں داخلی طور پر پہلے منضج سرسام حا کا استعمال کرائیں۔ پانچویں روز اس نسخہ میں اجزائے مسہلہ کا اضافہ کرکے پلائیں تاکہ تنقیہ

ہو جائے۔ تنقیہ کے بعد اگر ضرورت ہو تو دوبارہ اسی طرح منضج و مسہل کریں ورنہ خمیرہ گاؤزبان عنبری 5 گرام' معجون کچلہ گرام یا معجون چوب چینی سات گرام کا استعمال کرائیں اگر مرض مادہ آتشک کی وجہ سے پیدا ہوا ہو تو آتشک کے اصول پر علاج کریں پہلے نقوع شاہترہ پلا کر (مطبوخ ہفت روزہ) استعمال کریں بعدہ اگر ضرورت ہو تو مسہل سیاہ سے تنقیہ کرا کر جوہر منقی و معجون عشبہ ہمراہ عرق مرکب مصفی خون کا استعمال کرائیں اگر وجع المفاصل موجود ہو تو معجون سورنجان دیں۔

دستور جدید:

نضج و تنقیہ کے بعد صبح و شام معجون فلاسفہ سات گرام' عرق بادیان 125 ملی لیٹر کے ہمراہ دیں اگر آتشک کی وجہ سے ورم ہو تو معجون عشبہ 5 گرام عرق شاہترہ 125 ملی لیٹر کے ساتھ دیں اگر ورم مزمن ہو تو افتیمون 3 گرام' عرق بادیان 125 ملی لیٹر کے ساتھ استعمال کرایا کریں۔

ضماد شیرہ: جو ورم نخاع اور سرسام سوداوی کے لئے مفید ہے مغز کدو مغز تربوز' نیلوفر' بنفشہ ہر ایک بارہ گرام بکری کے دودھ میں پیس کر نخاع پر لیپ کریں۔

علاج ڈاکٹری:

مذکورہ طبی اصول علاج کو مد نظر رکھیں اور 325 ملی گرام کیلومل اور 650 ملی گرام سوڈا بائیکارب ملا کر رات کو سوتے وقت پانی کے ہمراہ دیں دوسرے دن صبح کو سولہ گرام میگنیشیا سلفاس' ایک سو پچیس گرام صاف پانی میں حل کر کے پلا دیں جب دو چار دست آ کر بخار وغیرہ عوارضات میں کمی ہو جائے تو مندرجہ ذیل نسخوں میں سے کسی ایک کا استعمال کریں۔

ایکسٹریکٹ ارگٹ لیکوئیڈ		20 قطرے
لائیکوار ہائیڈرارجیرائی پرکلورائیڈ		15 قطرے
ایکوا کلوروفارم	تا	30 گرام

سب کو ملا کر ایک خوراک بنالیں ایسی ایک ایک خوراک دوا دن میں تین بار صبح دوپہر شام دیں۔ 2) نسخہ صفحہ ایک ایک خوراک دن میں دوبار دیں۔

پٹاسی آیوڈائیڈ		650 ملی گرام
لائیکوار ہائیڈرارجیرائی کلورائیڈ		2 گرام
ٹنکچر سنکونی کمپازیٹا		2 گرام
ایکوا	تا	30 گرام

سب کو ملا کر ایک خوراک بنالیں ایسی ایک ایک خوراک دوا دن میں دوبار دیں۔

آتشکی سمیت کی صورت میں سلورزان وغیرہ مرکبات سنکھیا کی جلدی پچکاری بھی نافع ہوتی ہے شدت' درد اور بے چینی میں کلورل ہائیڈریٹ کا استعمال کرانا چاہئے۔

نمونیا اور سرخ بادہ یا سرسام دماغی سے اگر یہ مرض پیدا ہوا ہو تو اس میں اینٹی سٹرپٹوکوکس سیرم کی جلدی پچکاری بھی کی جاتی ہے اور پنسلین' سٹریپٹومائی سین وغیرہ کا استعمال کرایا جاتا ہے۔

غذا و پرہیز:

ہلکی اور زود ہضم مثلاً شوربا' آش جو' مونگ کی دال وغیرہ دیں۔ تیل' ترشی' زیادہ سرخ مرچ' قابض اور نفاخ اغذیہ سے پرہیز کرائیں۔

ورم حرام مغز

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
حرام مغز کی سوزش	ورم نخاع	مائی لائی ٹس Myelitis

کیفیت و ماہیت:

حرام مغز کے جرم میں سوزش پیدا ہو کر فساد یا نرمی ظاہر ہوتی ہے اور اس کے طبعی افعال میں کم و بیش فتور آ جاتا ہے۔

یادداشت:

"مائی لا" یونانی لفظ مائی لون سے مشتق ہے جس کے لغوی معنی ہیں مخ" آئی ٹس سوزش کو کہتے ہیں لہٰذا مائی لائی ٹس سے مراد ہے مخ کی سوزش خواہ وہ کسی وجہ سے پیدا ہو۔

اسباب:

زیادہ جسمانی محنت' شدید نفسانی تحریکات' کثرت جماع اور سردی لگنا اسباب محرکہ خیال کئے جاتے ہیں لیکن اس کا اصلی سبب خون میں کسی سمیت کا شریک ہو جانا ہے خواہ وہ سمیت جراثیمی قسم کی ہو یا غیر جراثیمی قسم کی چنانچہ بالعموم یہ مرض بعض شدید متعدی امراض مثلاً چیچک' محرقہ بخار' موتی جھرا اور نزلہ وبائیہ وغیرہ کے بعد ہوا کرتا ہے اسی طرح حرام مغز پر چوٹ لگنے جیسا کہ چھت یا درخت وغیرہ سے گرنے کی صورت میں ہوا کرتا ہے یا حرام مغز میں آتشکی سمیت کے سرایت کرنے یا مہروں کے سرطانی یا سلی امراض یا حرام مغز کی رسولیوں سے بھی یہ مرض پیدا ہو جاتا ہے یہ مرض ہر عمر میں ہو سکتا ہے لیکن ادھیڑ عمر کے اشخاص اس میں زیادہ مبتلا ہوا کرتے ہیں۔

اقسام:

یہ دو قسم کا ہوتا ہے: 1) مقامی یا عرضی (لوکلائیزڈ یا ٹرینس ورس) حرام مغز کا کوئی حصہ ماؤف ہو کر خراب ہو جاتا ہے 2) منتشر یا عام (ڈیفیوز یا ڈسی مینیٹڈ) جس میں سوزش کم و بیش تمام حرام مغز میں پھیل جاتی ہے۔ اس مرض میں ایک قسم حرام مغز پر رسولیوں یا مہروں وغیرہ کا دباؤ پڑنے سے رونما ہوتی ہے اس کو ورم نخاع مزمن (کرانک مائی لائی ٹس) کہتے ہیں۔

علامات:

ورم نخاع مقامی یا عرضی میں مقام ماؤف کے لحاظ سے علامات مرض مختلف ہوتی ہیں چنانچہ اگر پشت اور کمر والا حصہ ماؤف ہو اور یہی بالعموم ماؤف ہوا کرتا ہے تو ٹانگیں پہلے مفلوج اور بعد میں بتدریج سخت اور لاغر ہو جاتی ہیں مریض ان کو بالکل ہلا جلا نہیں سکتا ان کی حس بھی کم و بیش زائل ہو جاتی ہے مثانہ اور مقعد کے مفلوج ہونے سے بول و براز بالکل بند یا بلا ارادہ خارج ہو جاتا ہے مریض چونکہ جسم کو ہلانے جلانے سے معذور ہو جاتا ہے اس لئے زخم بستری کی شدید استعداد پیدا ہو جاتی ہے۔ اگر حرام مغز کا گردن والا حصہ مبتلائے مرض ہو تو باوز بھی مفلوج اور حس و حرکت ہو جاتے ہیں اس کیساتھ تے ہچکی' کسی چیز کے نگلنے میں دقت' تنگی تنفس اور وقتاً فوقتاً غشی کے دوروں کی شکایات بھی پائی جاتی ہیں شدت کا بخار ہو جاتا ہے جس کا درجہ حرارت 108 سے 110 تک پہنچ جاتا ہے۔

ورم نخاع منتشر یا عام میں مرض کسی خاص حصے میں محدود نہیں ہوتا بلکہ کم و بیش تمام حرام مغز میں پھیل جاتا ہے بعض اوقات علامات بتدریج اور بعض اوقات یک دم رونما ہوتی ہیں چنانچہ کبھی تو پہلے ہاتھ پاؤں میں سنسناہٹ اور کمزوری محسوس

ہوتی ہے اور کبھی فوراً ہی تشنجی دورے ہو کر سخت تیز بخار ہو جاتا ہے ہاتھ پاؤں کی قوت حس وحرکت زائل ہو جاتی ہے مثانہ مقعد کے مفلوج ہو جانے سے بول و براز بالکل بند یا بے خبر خطا ہو جاتے ہیں زخم بستری پیدا ہو جاتے ہیں شدت بخار میں ہذیان بھی ہونے لگتا ہے غذا کے نگلنے میں دقت ہوتی ہے اور اکثر حالات میں مریض پانچ سے دس دن کے اندر اندر فوت ہو جاتا ہے بعض اوقات مرض خفیف ہوتا ہے اس میں شدید علامات بتدریج رفع ہو جاتی ہے لیکن مستقل فالج یا رعشہ باقی رہ جاتا ہے یا بتدریج ایک قسم کا فالج پیدا ہو جاتا ہے۔

ورم نخاع مزمن میں بھی مقدم ماؤف کے لحاظ سے مختلف علامات رونما ہوتی ہیں مقام ماؤف پر حرام مغز بتدریج ٹیڑھا ہو جاتا ہے اور اسکے متعلقہ حصص جسم میں فالج اور بعض اوقات اعصاب کی جڑوں پر دباؤ پڑنے سے شدید قسم کا درد ہوتا ہے۔

انجام:

بالعموم خراب ہوتا ہے شدید حالات میں اکثر موت واقع ہو جاتی ہے خفیف صورتوں میں بھی فالج، رعشہ جیسے دائمی اور مستقل عوارضات باقی رہ جاتے ہیں جو بالآخر موت پر منتہی ہوتے ہیں۔

اصول علاج:

مریض کو نرم و ملائم بستر پر اوندھا یا پہلو کے بل تاریک لیکن ہوادار کمرے میں لٹائے رکھیں ریڑھ کے ماؤف حصہ میں گرم پانی سے تکمید کریں یا محض جوشاندوں کا نطول کرائیں شدت ورم کی حالت میں مادہ کے امالہ کی غرض سے سینگیاں کھچوائیں پیشاب بند ہو جانے کی صورت میں قاثاطیر کے ذریعہ پیشاب خارج کرائیں اور داخل طور پر گرم مدرات کا استعمال کرائیں قبض کی صورت میں حقنے وغیرہ سے قبض رفع کر دیں باقی تمام تر علاج سرسام کے اصول پر کریں مرض رفع ہو جانے کے بعد تقوی کے لئے معجون اذراقی یا کچلے اور فولاد کے مرکبات کا استعمال کریں یا کشتہ طلاء ایک ملی گرام، خمیرہ گاؤزبان عنبری جدوار عود صلیب والا 5 گرام میں ملا کر دیں غذا میں آش جو یا دودھ وغیرہ کے سوا کچھ اور نہ دیں۔

منتخب مرکبات و مجربات:

حقنہ لینہ جو ورم حرام مغز میں رفع قبض کے لئے نافع و مفید ہے۔

صفتہ: شک جو چھتیس گرام، بنفشہ، نیلوفر، بابونہ ہر ایک بیس گرام، عناب 5 عدد، سپستان 30 عدد، سب کو دو لیٹر پانی میں پکائیں جب ایک لیٹر رہ جائے تو اتار کر صاف کر کے اس میں سے اسی گرام لے کر بارہ گرام شکر سرخ اس میں حل کریں اور بارہ ملی لیٹر روغن بنفشہ داخل کر کے بطریق معروف حقنہ کریں۔

2) طبیخ غاریقون: جو ورم حرام مغز میں نافع و مفید ہے۔ صفتہ: سنا مکی سترہ گرام، اسطوخودوس 7 گرام، تربد مجوف خراشیدہ 7 گرام، بادرنجبویہ 7 گرام، گاؤزبان، گل سرخ ہر ایک 10 گرام، گل قند چھتیس گرام، سب کو جوش دے کر صاف کر کے غاریقون سفید 3 گرام قدرے شہد میں گوندھ کر اور تخم حنظل ساٹھ ملی گرام کا اضافہ کر کے مریض کو پلا دیں۔

3) کماد: جو ورم حرام مغز میں مفید ہے صفتہ: نمام، مرزنجوش، بابونہ شبت، برنجاسف، برگ غار، قسط تلخ، عاقرقرحا، سب کو پانی میں جوش دے کر صاف کرلیں اور اس پانی میں کپڑا تر کر کے ریڑھ کے مقام ماؤف پر اس سے تکمید کریں اس جوشاندہ سے اس مقام پر نطول کرنا بھی نفع بخش ہے۔

4) ضماد: جو ورم حرام مغز میں مفید ہے۔ صفتہ: کماذریوس، گل بنفشہ، اسطوخودوس ہر ایک 9 گرام، جند بیدستر ساٹھ ملی گرام، عود ہندی، عود صلیب ہر ایک ایک گرام، ماش مقشر بقدر ایک کف دست کوٹ پیس کر روغن گل اور ناروین ہر ایک پچیس ملی لیٹر شیرزنان بقدر حاجت اور زردی بیضہ مرغ ایک عدد اس میں اضافہ کر کے ریڑھ کے مقام ماؤف پر ضماد کریں۔

علاج ڈاکٹری:

ہدایات مندرجہ علاج طبّی کو پیش نظر رکھیں اگر مریض کو قبض ہو تو حقنہ کریں یا رات کو سوتے وقت 280 ملی گرام کیلومل، 325 ملی لیٹر سوڈا بائیکارب ملا کر کھلا دیں ابتدائے مرض میں ذیل کے نسخوں سے کوئی ایک نسخہ استعمال کرائیں:

ٹنکچر اا یکونا ئکائی	1 قطرہ
لائیکوار ٹرائی نائٹرائی	1 قطرہ
ایکوا آرنشیائی فلوریز	30 گرام

ایسی ایک ایک خوراک دوا دن میں تین بار دیں ایک ہفتہ کے بعد مندرجہ ذیل نسخہ استعمال کرائیں۔

سوڈیائی آیوڈائیڈائی	2 گرام
سیرپ آرنشیائی	20 گرام
ایکوا	30 گرام

سب کو بخوبی ملا لیں اس میں سے تیس تیس گرام دن میں تین مرتبہ استعمال کرائیں۔

ایک دو ہفتہ کے بعد جب علامت میں تخفیف ہوجائے اور بخار نہ رہے تو مندرجہ ذیل نسخوں میں سے کوئی ایک نسخہ تقویت کی غرض سے استعمال کرائیں:

سٹرکنین	2 ملی گرام
فاسفورائی	2 ملی گرام
فرائی سلف ایکسی کیٹا	65 ملی گرام
پو لیولا کالوسنتائی رائٹ ہائیو سائمائی	65 ملی گرام

سب کی ایک گولی بنالیں اور ایسی ایک ایک گولی دن میں دو بار دیں۔

سٹرکنین	2 ملی گرام
فاسفورائی	نصف ملی گرام
فرائی گلیسرو فاسفوس	130 ملی گرام
ایکسٹریکٹ ڈامیانہ	130 ملی گرام

سب کی ایک گولی بنالیں اور ایک ایک گولی دو بار دن میں بعد از غذا دیں۔

غذا و پرہیز: سرسام کے مطابق ہے۔

مرض حرام مغز

اُردو نام	طبّی نام	ڈاکٹری نام
مرض حرام مغز	مرض مخ النخاع	سرنجیو میلیا Syringomyclia

کیفیت و ماہیت:

حرام مغز کی وسطانی نالی کے اردگرد سفید مادے میں غیر طبعی ساختیں پیدا ہو کر سکڑ جاتی ہیں اور ان سے اس مقام پر چھوٹی چھوٹی وسعتیں بن جاتی ہیں یہ وسعتیں تمام حرام مغز کی لمبائی میں پائی جاتی ہیں اور بعض اوقات راس النخاع بلکہ خود دماغ

تک پھیل جاتی ہیں بظاہر حرام مغز میں کوئی فتور نہیں معلوم ہوتا لیکن حرام مغز کو قطع کرنے پر یہ وسعتیں بخوبی نمایاں ہوتی ہیں۔

یادداشت:

سرنجیو میلیا یونانی لفظ سرنکس بمعنی نالی اور مائی لون بمعنی مخ سے مشتق ہے چونکہ اس مرض میں حرام مغز کی نالی کے اندر خرابی پیدا ہوجاتی ہے اس لئے اس کو سرنجیو میلیا کہا جاتا ہے۔

اسباب:

مرکزی حرام مغز کی ابتدائی نشوونما میں خرابی کو قرار دیا جاتا ہے اگر کسی میں اس قسم کی خرابی موجود ہو تو پشت کے بل گر پڑنے یا کسی اور طرح پشت پر چوٹ لگنے سے یہ مرض رونما ہوسکتا ہے۔ عام طور پر تیس سال کی عمر سے پہلے اور عورتوں کی نسبت مردوں میں یہ مرض زیادہ ظاہر ہوتا ہے۔

علامات:

مرض کی کمی بیشی اور مقام ماؤف کے لحاظ سے مختلف ہوا کرتی ہیں ابتدا میں علامات معمولی اور غیر محسوس سی ہوتی ہیں لیکن جیسے جیسے مرض بڑھتا جاتا ہے نئی نئی علامات رونما ہوجاتی ہیں جن میں مندرجہ ذیل تین خصوصیات ضرور پائی جاتی ہیں۔

1) حسی تحریکات میں مخصوص قسم کی خرابی پیدا ہوجاتی ہے۔

2) عضلات میں لاغری اور دوسری غذائی خرابیاں رونما ہوجاتی ہیں جو خصوصیت کے ساتھ جلد اور جوڑوں کو ماؤف کردیتی ہے۔

3) تشنج یا فالج کی علامات کم وبیش پائی جاتی ہیں حسی تغیرات اس قسم کے رونما ہوتے ہیں کہ مریض سردی، گرمی اور درد محسوس نہیں کرتا البتہ حس لمس باقی رہتی ہے یہ حسی خرابی یا تو کسی خاص مقام تک محدود ہوتی ہے یہ بہت پھیلی ہوئی ہوتی ہے اس کے پوری طور پر رونما ہونے میں کئی سال لگ جاتے ہیں اور اس کے ظہور سے قبل درد ہوتا ہے خصوصاً بازوؤں میں عضلات کی لاغری بھی زیادہ تر ہاتھوں اور بازوؤں میں ظاہر ہوتی ہے اور بتدریج بڑھتی رہتی ہے دھڑ اور زیریں اطراف بہت کم اور شاذونادر ہی ماؤف ہوتے ہیں لاغری اور کمزوری کے ساتھ ان اعضاء میں تشنج اور سختی بھی پیدا ہوجاتی ہے ٹانگوں میں بعض اوقات ایک قسم کا فالج ہوجاتا ہے ریڑھ میں بعض اوقات کم وبیش خم رونما ہوتے ہیں جلد اور اس کی زیریں ساختوں میں مقامی تشنج، احتقان الدم، یا کثرت عرق وغیرہ فساد وتغذیہ کی علامتیں پائی جاتی ہیں اکثر اوقات جوڑوں میں سوجن ظاہر ہوکر بدوضعی بھی پیدا ہوجاتی ہے قوت باہ زائل ہوجاتی ہے اگر سرحرام مغز (راس النخاع) بھی مبتلائے مرض ہوجائے تو دماغی اعصاب کے مبتلا ہوجانے کی علامات بھی رونما ہوتی ہیں چنانچہ پلکیں لٹک جاتی ہیں گفتگو میں خرابی آجاتی ہے اگر دماغ بھی اس مرض میں مبتلا ہوگیا ہو تو دماغی افعال میں بھی کم وبیش خرابی آجاتی ہے۔

تشخیص:

جب مرض پورے طور پر رونما ہوجاتا ہے تو اس کی تشخیص مشکل نہیں ہوتی لیکن ابتداء میں اس کو عام عضلاتی لاغری اور بعض اوقات اختناق الرحم، ہسٹریا سے تشخیص کرنا ذرا مشکل ہوتا ہے مرض مخ النخاع میں کم وبیش تشنج یا فالج کے سے اثرات پیدا ہونے لگتے ہیں مگر عضلاتی لاغری میں ایسا نہیں ہوتا اختناق الرحم میں کمزوری لاغری اور حسی خرابی نہیں پائی جاتی۔

انجام:

نہایت مزمن ہوتا ہے۔ بہت جلد موت واقع ہو تو چھ سات سال لگ جاتے ہیں ورنہ اس مرض کے مریض تیس سال تک

زندہ رہتے ہیں البتہ عوارض اکثر کم وبیش ہوتے رہتے ہیں اور موت بالعموم کسی اور مرض سے واقع ہوتی ہے جو اس کے دوران میں پیدا ہو جاتا ہے۔

علاج:

کوئی خاص علاج تا حال معلوم نہیں ہوا مریض کو آرام و آسائش سے رکھیں زیادہ جسمانی و دماغی محنت اور ہر قسم کے خطرات سے بچائیں اگر عصبی درد شدید قسم کا ہو تو مسکنات مثلاً افیون وغیرہ کے مرکبات کا استعمال کرائیں لیکن مریض کو قبض مطلق نہ ہونے دیں دوا کے طور پر جوہر منتی ایک ملی گرام کو معجون فلاسفہ 7 گرام میں ملا کر دیتے ہیں اور وقتاً فوقتاً ہفتے دو ہفتہ کا ناغہ بھی کرادیا کریں۔

علاج ڈاکٹری:

ہدایات مندرجہ طبی علاج کو پیش نظر رکھیں ایکسریز اور زیڈیم وغیرہ کو استعمال کریں گو ان کا فائدہ بھی تا حال یقینی طور پر معلوم نہیں ہے لیکن بعض ڈاکٹروں کا خیال ہے کہ ان سے فائدہ ہو سکتا ہے۔

غذا و پرہیز:

زود ہضم اور مقوی اشیاء دیں ثقیل اور نفاخ' قابض اور سوداوی اغذیہ سے پرہیز کرائیں۔

حرام مغز کی لاغری

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
حرام مغز کی لاغری	ہزال النخاع	ٹے بیز ڈارسلس Tabes- Dorsalis
حرکات جسمانی کی بد نظمی	اختلاج الحرکات	لوکوموٹرا ٹیکسیا Loco-Motor Ataxia

کیفیت و ماہیت:

حرام مغز کے پچھلے اور پہلوی نصف کی لمبائی میں تدریجی فساد پیدا ہو کر ستون سخت ہو جاتا ہے اور بدن کے درمیانی اور نچلے حصوں کی حس وحرکت میں خرابی آجاتی ہے یہ خرابی حرام مغز سے نکلنے والے اعصاب کی جڑوں کے قریب سے شروع ہوتی ہے جس سے ان عضلات کی حس و حرکت اور طاقت میں خرابی آجاتی ہے جن میں وہ اعصاب جا کر پھیل جاتے ہیں اس خرابی کا بڑا سبب آتشکی سمیت کو قرار دیا گیا ہے مگر امریکہ کے بعض مقتدر اطباء کی رائے میں آتشکی سمیت کی وجہ ان دواؤں کی سمیت اس کا موجب ہے جو آتشک میں استعمال کی جاتی ہیں مثلاً سنکھیا کا مشہور مرکب سلور سان نیز پارہ' سم الفار رسکپور وغیرہ بھی اس قسم کے عوارض پیدا کر سکتے ہیں۔

یادداشت:

بالعموم اس مرض کا اہم ترین سبب آتشک ہوتا ہے اس لئے بعض اطباء اس کو آتشک کا چوتھا درجہ قرار دیتے ہیں طب قدیم میں بھی اسے آتشک کہنہ کے عوارضات میں شمار کیا گیا ہے الگ مرض قرار نہیں دیا گیا۔

اسباب:

اہم ترین اور اصلی سبب آتشکی سمیت کا حرام مغز کے اعصاب میں سرایت کر جانا ہے لیکن چونکہ یہ آتشک کی پیدائش کے پانچ سے پندرہ سال بعد رونما ہوتا ہے اس لئے آتشک کے اکثر مریض اس سے محفوظ رہتے ہیں عام جسمانی و عصبی کمزوری

جو زیادہ جسمانی یا دماغی محنت، کثرت جماع، صنفی غلط کاریوں سے پیدا ہوئی ہو- موروثی ضعف اعصاب اور صرع وغیرہ سے بھی مرض پیدا ہوسکتا ہے بالعموم ادھیڑ عمر میں زیادہ تر مردوں کو ہوا کرتا ہے اور بیشتر مغربی ممالک کے ان بڑے شہروں میں پایا جاتا ہے جن میں آتشک بہت کثرت سے پھیلا ہوا ہے۔

علامات:

ابتدائی درجے میں گھٹنے کا انعکاسی جھٹکا زائل ہوجاتا ہے اور یہ علامت دوسری علامات سے سالہا سال پہلے ظاہر ہوسکتی ہے پہلے ایک جانب ماؤف ہوتی ہے پھر دوسری پر اثر پڑتا ہے بصارت کم وبیش خراب ہوجاتی ہے اور مریض کی پتلیاں روشنی سے بالکل متاثر نہیں ہوتیں البتہ نزدیک کی اشیاء کو دیکھنے کے لئے قدرے سکڑ جاتی ہیں بصارت بتدریج کمزور ہوکر اکثر زائل ہوجاتی ہے بعض اوقات آنکھوں کو حرکت دینے والے بیرونی عضلات مفلوج ہوجاتے ہیں جس سے بالائی پپوٹے ڈھیلے پڑجاتے ہیں اور آنکھ کھولنی دشوار ہوجاتی ہے گٹھیاوی قسم کے درد کی ٹیس معلوم ہوتی ہے جو زیادہ تر زیرین اطراف میں پائی جاتی ہے قوت باہ پہلے زیادہ ہوکر بعدہ کم یا باطل ہوجاتی ہے پیشاب کرنے میں دشواری پیدا ہوجاتی ہے برسوں تک یہی علامتیں رہتی ہیں اور بعض اوقات دوسرے درجہ کی علامتیں ظاہر نہیں ہوتیں۔

دوسرے درجہ میں اختلاجی علامتیں ظاہر ہونا شروع ہوجاتی ہیں حرکات کا توازن بگڑ جاتا ہے مریض کو آنکھیں کھول کر احتیاط کے ساتھ چلنا پڑتا ہے کیونکہ آنکھیں بند کرکے چلنے سے وہ گرپڑتا ہے اگر مریض میں اس درجہ سے پہلے ہی اندھا ہوجائے تو یہ علامت شاذونادر ہی ظاہر ہوتی ہے یہ علامت پہلے پہل بالعموم اس وقت محسوس ہوتی ہے جب یہ مریض اندھیرے میں یا آنکھیں بند کرکے کھڑا ہوتا یا چلتا ہے اس کے بعد مریض کی چال مخصوص قسم کی لڑکھڑائی ہوجاتی ہے اس کو طبی اصطلاح میں رفتار اختلاجی کہتے ہیں۔ اس میں مریض اپنی ٹانگوں کو معمول سے زیادہ پھیلا کر اور جسم کو قدرے آگے کی طرف جھکا کر اس طرح چلتا ہے کہ ایک پاؤں کو وہ معمول سے زیادہ اونچا اٹھا کر دھپ سے زمین پر رکھ دیتا ہے جلدی جلدی لڑکھڑاتے ہوئے قدموں کے ساتھ زمین پر نظر گاڑے ہوئے چلتا ہے چلنے میں مڑتے وقت گرپڑتا ہے گرنے سے بچنے کے لئے مریض اکثر لاٹھی لے کر چلتا ہے یہ ناموافقت جسم کی دوسری حرکات میں بھی کم وبیش دیکھنے میں آتی ہے چنانچہ بازوؤں میں اختلاجی کیفیت پائی جاتی ہے جس کے معلوم کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ مریض کو آنکھیں بند کرکے ناک کی نوک کو چھونے کے لئے کہا جائے اگر وہ اس مرض میں مبتلا ہوگا تو اس کا ہاتھ کانپ جاتا ہے اسی طرح وہ لکھنے یا کپڑوں کے بٹن وغیرہ بند کرنے میں بھی دقت محسوس کرتا ہے ہاتھ پاؤں کے عضلات یہاں تک مسترخی ہوجاتے ہیں کہ جوڑ غیر طبعی ہیئت اختیار کرلیتے ہیں حسیات کے متعلق کئی عجیب وغریب علامات ظہور پذیر ہوتی ہیں چنانچہ مریض بے حسی یا سنسناہٹ محسوس کرتا ہے خصوصاً پاؤں میں کبھی مریض ایسا محسوس کرتا ہے کہ روئی پر چل رہا ہے جسم کے مختلف حصوں کی حس زائل ہوجاتی ہے لیکن ٹانگوں پر حس کی کمی اور خرابی زیادہ نمایاں ہوتی ہے مریض کسی احساس کو بہت دیر سے محسوس کرتا ہے بعض اوقات مریض کی ایک ٹانگ میں سوئی چبھوئی جاتی ہے تو وہ دوسری ٹانگ میں محسوس کرتا ہے ٹانگوں کی ہیئت کا احساس بھی بتدریج زائل ہوجاتا ہے اور آخر میں مریض کو یہ احساس بھی نہیں رہتا کہ وہ بستر میں لیٹا ہوا ہے یا کھڑا ہے احشاء میں شدید مروڑ اور درد محسوس ہوتا ہے خصوصاً معدہ میں یہ مروڑ زیادہ ہوتا ہے بعض اوقات مریض کے معدے میں اچانک شدت کا دورہ ہوتا ہے جو تمام اطراف میں پھیلتا ہوا محسوس ہوتا ہے اس کے ساتھ متلی، قے اور شدید کمزوری ہوجاتی ہے یہ دورے گھنٹوں یا دنوں تک رہتے ہیں اور بے قاعدہ وقفوں سے ظاہر ہوتے رہتے ہیں اور جس طرح اچانک ظاہر ہوتے ہیں اسی طرح یک دم رفع ہوجاتے ہیں الریہ مع سعال، درد گردہ، درد مثانہ اور ناک کا شدید درد ہوتا ہے جس کے ساتھ بکثرت چھینکیں آتی ہیں جوڑوں میں عجیب وغریب تغیرات ظاہر ہوتے ہیں گھٹنے کا جوڑ بالعموم ماؤف ہوتا ہے جوڑوں میں مجیب وغریب تغیرات ظاہر ہوتے ہیں گھٹنے کا جوڑ بالعموم ماؤف ہوتا ہے وہ سوج جاتا ہے اور

ہڈیوں کے سرے خوب موٹے ہوجاتے ہیں دوسرے جوڑوں میں بھی یہ تغیرات رونما ہوسکتے ہیں ہڈیاں خاص طور پر سخت ہوجاتی ہیں بعض اوقات پاؤں میں زخم ہوکر چھید ہوجاتا ہے مثانہ ہمیشہ ضعیف رہتا ہے چنانچہ پہلے پہلے مریض پیشاب کرنے سے ہچکچاتا ہے اور پیشاب بالکل بند ہو جاتا ہے بعض اوقات مثانہ میں التہاب شروع ہوجاتا ہے اور بعض اوقات مثانے اور مقعد کے عضلات مفلوج ہوجانے سے پاخانہ و پیشاب بے خبر خطا ہوجاتے ہیں۔

تیسرے درجے میں مریض اکثر مفلوج ہوکر صاحب فراش ہوجاتا ہے اس درجہ میں اس کے ہاتھ پاؤں اور بازو بھی کانپنے لگتے ہیں اور اکثر نگلنے اور سانس لینے میں بھی تکلیف ہوتی ہے کبھی ہوش وحواس میں فرق آجاتا ہے۔

تشخیص:

جب علامات نمایاں ہوتو تشخیص میں زیادہ دقت نہیں ہوتی البتہ ابتداء میں تشخیص بہت مشکل ہے مشتبہ حالات میں حرام مغز کی تحی نخاعی رطوبت کا امتحان کرالینا تشخیص میں معاون ہوتا ہے سطحی اعصاب کی سوزش جب اس کے ساتھ ٹانگوں میں فالج ہوکر چلنے میں دقت محسوس ہو' موخر دماغ کا فساد جب اس میں رفتار کے اندر خرابی پیدا ہوجائے اور فالج مفتر العقل بالعموم اس مرض کے مشابہ ہوتے ہیں لیکن اس مرض کی علامات پر پورا غور وخوض کرنے سے اس کی تشخیص کی جاسکتی ہے یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ ہزال النخاع میں گھٹنے کا انعکاسی جھٹکا ہمیشہ مفقود ہوتا ہے۔

رفتار و انجام:

علامات اس قدر زیادہ اور ان کے ظہور کے طریقے اس قدر مختلف ہیں کہ کسی خاص مریض کے انجام کے متعلق قطعی فیصلہ ناممکن ہے چنانچہ درجہ اول کی علامات سالہا سال تک رہتی ہیں اور عموماً شدید علامات کے ظہور سے قبل ہی مریض کی موت سرخ باذ ذات الریہ وغیرہ عوارضات سے رونما ہوتی ہے شاذونادر یہ مرض شدت اختیار کرتا اور براہ راست موت پر منتہی ہوتا ہے مگر اس مرض میں کلی شفا نہیں ہوتی اور انجام عموماً خراب ہوتا ہے تاہم اگر ابتدا ہی سے صحیح تشخیص ہوجائے (جو اکثر مشکل ہوا کرتی ہے) تو کسی قدر اس کی ترقی کو روکا جاسکتا ہے۔

اصول علاج:

مریض کو باقاعدہ اور اعتدال کی زندگی بسر کرنے کی ہدایت کریں زیادہ دماغی اور جسمانی محنت سے پرہیز کرائیں جہاں تک ہوسکے فکروغم اور رنج و پریشانی سے بچائیں شراب کا عادی ہوتو اس کو ترک کردیں اور تمباکونوشی سے بھی منع کردیں قبض نہ ہونے دیں' غذا لطیف اور زود ہضم کھلائیں' بعض حالات میں حب کچلہ کا استعمال بھی نافع ہوتا ہے اگر کمر یا ریڑھ کے کس مقام پر درد ہوتو وہاں سینک کرائیں اور روغن قسط کی مالش کرائیں پیشاب بند ہوجائے تو گرم مدرات کا استعمال کرائیں۔

دستور العلاج:

یہ مرض اکثر آتشک کے نتیجہ کے طور پر ہوتا ہے اس لئے اس میں صبح جوہر منقی ایک ملی گرام مویز منقی میں ڈال کر عرق چوب چینی 150 ملی لیٹر کے ہمراہ اور شام معجون عشبہ 5 گرام' عرق عشبہ 125 ملی لیٹر کے ہمراہ کھلائیں یہ نسخہ کئی ماہ تک استعمال کرانا چاہئے البتہ ہرماہ کے آخری ہفتہ جوہر منقی کی جگہ معجون چوب چینی نوگرام استعمال کرادیا کریں باقی نسخہ بدستور رکھیں اس طرح اکثر مریضوں کو فائدہ ہوجاتا ہے۔

اگر آتشک اس کا سبب ہوتو لفاح نصف ماشہ' شیلم ہندی نصف گرام سورنجان شیریں دوگرام' خبطیانہ رومی ایک گرام سب کی 10 گولیاں بنائیں اور صبح و شام ایک ایک گولی کھائیں اور ریڑھ کے مقام پر گلاس لگائیں جب حرام مغز کی سوزش کم ہوجائے اور علامات میں تخفیف ہوتو معجون کچلہ 3 گرام' عرق چوب چینی 125 ملی لیٹر کے ساتھ دیں۔

ج ڈاکٹری:

ہدایات مندرجہ علاج طبی پر عمل کریں اگر مرض آتشک اسباب سے ہو تو آتشک کے اصول پر علاج کریں چنانچہ پوٹاشیم آیوڈائیڈ اور سلورزان یا نیوسلورزان کا استعمال کرائیں اس کے بعد ایسٹن سیرپ وغیرہ مقویات کا استعمال کرائیں اور اگر مرض آتشکی اسباب سے نہ ہو تو ذیل کے نسخوں میں سے کسی ایک کا استعمال کریں:

ارگوٹین	200 ملی گرام
ایکسٹریکٹ بیلاڈونا	15 ملی گرام
ایکسٹریکٹ جنشن	65 ملی گرام

سب کو مخلوط کر کے ایک گولی بنالیں ایسی ایک ایک گولی دن میں تین بار دیں۔ تخفیف علامات کے بعد تقویت اعصاب کے لئے یہ نسخہ مفید ہے:

فیرائی لیکٹیٹ	65 ملی گرام
ایکسٹریکٹ سنکونی	100 ملی گرام
ایکسٹریکٹ نکسوامیکا	10 ملی گرام

سب کو ملا کر ایک گولی بنالیں ایسی ایک ایک گولی دن میں تین بار بعد از غذا دیں اگر مریض کا پیشاب بند ہو جائے تو قاثاطیر کے ذریعے پیشاب خارج کرائیں۔

غذا و پرہیز: فالج کے مطابق ہے۔

امراض اعصاب

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
پٹھوں کے امراض	امراض اعصاب	ڈیزیز آف نروس سسٹم Diseases of the Nervous System

تشنج

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
اینٹھن	تشنج	کنولشن Convolution
بائنٹے	اعتقال، عقال	کریمپ سپزم Cramp-Spasasm

کیفیت و ماہیت:

جسم کے بعض یا تمام ارادی یا غیر ارادی عضلات اپنے مرکز کی طرف کھنچ کر سکڑتے اور اینٹھتے ہیں اس کے ساتھ بعض اوقات کم و بیش بے ہوشی ہو جاتی ہے۔

یادداشت:

1) تشنج کی لغوی معنی ہیں سکڑنا اس مرض میں عضلات سکڑ جاتے ہیں اس لئے اس کو تشنج کہا جاتا ہے۔

2) اعتقال کے لغوی معنی ہیں باندھنا، روکنا، پابند کرنا لیکن جدید طبی اصطلاح میں تشنج کہتے ہیں جس کے ساتھ درد بھی ہوتا

ہے اس کو ڈاکٹری میں کریمپ کہا جاتا ہے۔

3) عقال' عقل سے مشتق ہے جس کے لغوی معنی ہیں پیچ کھانا' طب میں ریحی تشنج کو کہتے ہیں کیونکہ ریحی تشنج میں بھی اعضاء اینٹھتے اور پیچ کھاتے ہیں۔

اس مرض میں بالعموم متشنج عضلات کے اعصاب یا اُن کے مراکز کے اعصاب میں خراش پیدا ہوجاتی ہے جس سے ان کے افعال میں تیزی آجاتی ہے اور وہ عضلات کو کھینچ کر سکیڑ دیتے ہیں۔

طب جدید کے مطابق یہ کوئی خاص مرض نہیں ہے بلکہ بعض دیگر امراض کی علامت ہے۔

اقسام:

طب قدیم کے مطابق مختلف اسباب کے اعتبار سے چار قسمیں ہیں 1) تشنج امتلائی جو کسی مادہ مثلاً خون' صفرا وغیرہ کی کثرت سے پیدا ہوتا ہے 2) تشنج یبسی جو خشکی کے سبب سے بالعموم بخاروں کے دوران پیدا ہوتا ہے 3) ریحی جو ریح کے سبب سے پیدا ہوتا ہے 4) ایذائی جو اعصاب میں کسی تکلیف کے باعث پیدا ہوتا ہے۔

طب جدید میں شدت و خفت کے لحاظ سے پانچ قسمیں ہیں:

1) ٹانک سپزم (تشنج متواتر) وہ تشنج جو متواتر اور دیرپا ہوتا ہے۔
2) کلونک سپزم (تشنج متفاوت) وہ تشنج جو متفاوت اور جھٹکے دار ہوتا ہے۔
3) کریمپ (اعتقال) وہ تشنج جس کے ساتھ درد بھی ہوا کرتا ہے
4) اکلمپشیا (تشنج شدید) نہایت شدید تشنج جیسا کہ مرگی وغیرہ میں ہوتا ہے۔
5) کنولشن (تشنج) یہ بالعموم تمام عضلات میں ہوتا ہے۔

یادداشت: غیر ارادی عضلات میں ہمیشہ تشنج متواتر ہوتا ہے۔

اسباب:

مندرجہ ذیل چھ حصص میں تقسیم کیا جاسکتا ہے:

1) دماغی مزبہ وسقطہ: یا دماغی جریان خون' اس قسم کے بعد بالعموم سکتہ یا فالج ہوجاتا ہے۔
2) دماغ یا اغشیہ: دماغ کا کوئی عضوی مرض مثلاً اغشیہ دماغ کا سلی ورم' دماغ کی رسولی' دماغ کا نرم ہوجانا' دماغ کا ورم' دماغ میں پانی بھر جانا وغیرہ۔
3) مختلف حمیات حادہ: یعنی شدید قسم کا بخار
4) مختلف امراض بعض دماغی اور عصبی امراض مثلاً سکتہ شمسیہ' صرع' سکتہ فالج عام وغیرہ۔
بعض شریانی وقلبی امراض' تصلب الشرائین وغیرہ و نیز ورم گردہ وغیرہ بعض متعدی امراض کزاز' داء الکلب وغیرہ۔
5) بعض سمیات داخلی مثلاً سمم بولی یا سمم الدم وغیرہ۔
خارجی سمم' کچلہ' سمم جوہر کچلہ (سٹرکنیا)' سمم سیسہ' سمم روح الخمر (شراب) وغیرہ۔
6) بچوں کے پیٹ میں کیڑے' دانت نکالنا' خوف کھا جانا' قبض' سنگ مثانہ وغیرہ مردوں میں جلق' کثرت جماع وغیرہ خاص عوارضات' عورتوں میں فتور حیض ایام عمل میں عصبی تہیجات' ورم رحم' اختناق الرحم (ہسٹریا) وغیرہ۔

یادداشت: بچوں کے مخصوص تشنج کو تشنج اطفال یا دام الصبیان بھی کہا جاتا ہے اس کا تفصیلی بیان امراض اطفال میں ہے۔

علامات:

اسباب کے اختلاف کے لحاظ سے علامتیں بھی نہایت مختلف ہوا کرتی ہیں چنانچہ مختلف امراض میں جو تشنج ہوتے ہیں ان کا تذکرہ اپنے اپنے مقامات پر کر دیا گیا ہے یہاں صرف تشنج کی عام علامات کا بیان درج کیا جاتا ہے جو تشنج دماغ کے عضوی امراض سے ہوتا ہے اس میں بالعموم تمام جسم کے اعصاب اینٹھنے لگتے ہیں اور تشنج کسی مقامی عصب یا اس کے مرکز کی خرابی سے ہوتا ہے اس میں صرف اسی مخصوص عصب کے مقام تقسیم کے عضلات اینٹھتے ہیں عام تشنج میں بالعموم کم وبیش بے ہوشی ہوکر چہرہ' ہاتھ' پاؤں اور جسم کے دوسرے عضلات اینٹھنے لگتے ہیں آنکھ کے ڈھیلے اوپر گھو جاتے ہیں' چہرہ پہلے سرخ پھر نیلا ہوجاتا ہے' سانس مشکل سے آتا ہے' بعض اوقات چہرے اور منہ کے عضلات میں تشنج ہونے سے مریض کے گوشہ ہائے دہن کھنچ جاتے ہیں منہ کھل جاتا ہے اور دانت نکل آتے ہیں جس سے مریض ہنستا ہوا دکھائی دیتا ہے اور اس کے ساتھ بالعموم قبض اور احتباس بول کی شکایت ہوجاتی ہے۔

جب دیافرغما میں تشنج ہسی کی شکایت ہوتی ہے تو مریض کو شدید قسم کی ہچکیاں آتی ہیں۔ تیز بخار کی حالت میں تشنج میسی سے مریض کی آنکھیں پھر جاتی ہیں مریض دانت کڑکڑاتا ہے اس کے ہاتھ پاؤں پہلے سرخی پھر سیاہی مائل یا نیلگوں ہوجاتے ہیں مریض کو خوفناک خواب دکھائی دیتے ہیں اور بعض اوقات اس کا تنفس بھی بند ہوجاتا ہے کزاز میں تشنج پہلے جبڑے کے عضلات سے شروع ہوتا ہے اس طرح مرض اختناق الرحم میں تشنج کئی عضلات میں ظاہر ہوتا ہے اور مختلف دوروں میں مختلف مقامات پر محسوس ہوتا ہے گردن کے عضلات میں جب تشنج ہوتا ہے تو مریض کا سر کبھی ایک جانب گھوم جاتا ہے اور کبھی دوسری جانب' اس کے ساتھ ہی مختلف قسم کے جھٹکے والی حرکات بھی ہوتی ہیں پھر بعض صورتوں میں ٹھہر ٹھہر کر تشنجی حرکات ہوتی ہیں اور بعض اوقات مسلسل تشنج قائم رہتا ہے کثرت تکان سے بھی بعض اوقات پنڈلیوں کے عضلات اینٹھ جاتے ہیں۔

فروق الامراض:

تمدد اور تشنج کا فرق' تشنج میں عضو ایک طرف کو سکڑ جاتا ہے لیکن تمدد میں عضو دونوں طرف کھنچ کر تن جاتے ہیں۔

حفظ ماتقدم:

جن مریضوں میں تشنج کی استعداد ہو ان کو شدید دماغی وجسمانی محنت سے محفوظ رکھیں قبض نہ ہونے دیں۔

اصول علاج:

سب سے پہلے اصل سبب معلوم کرکے اس کے مطابق علاج کریں تشنج عام میں مریض کو چت لٹادیں اس کے سر اور شانوں کو قدرے اونچا کردیں تاکہ سانس نہ رکے' گلے اور سینہ کی بندش کھول دیں یا ڈھیلا کردیں اگر مریض خراٹے سے سانس لے رہا ہو تو اس کو پہلو کے بل لٹادیں اور اگر جبڑوں کے عضلات میں بھی تشنج ہو تو دانتوں میں کپڑا یا کارک وغیرہ رکھ دیں تاکہ زبان نہ کٹے' رائی کے جوشاندے کے ساتھ پاشویہ کریں یا پنڈلیوں پر رائی کا پلاسٹر لگائیں سر پر مناسب روغنوں کی مالش کریں' قبض ہو تو ملین حقنے وغیرہ کے ذریعے قبض رفع کریں اس کے ساتھ دافع تشنج ادویہ سنگھائیں اور ناک میں پھونکیں اور داخلی طور پر بھی ایسی دوائیں دیں جو تشنج کو دور کرتی ہوں مثلاً بھنگ اور اس کے مرکبات یا افیون اور اس کا جوہر یا ان کے مخصوص مرکبات وغیرہ اس کے بعد تشنج دور ہونے پر غلبہ مادہ کے مطابق نضج اور تنقیہ کریں۔

دستور العلاج:

تشنج امتلائی وبلغمی میں ماء الاصول وغیرہ کے ذریعے نضج کرکے حب ایارج 9 گرام کے ساتھ تنقیہ کریں اور پھر معجون

فلاسفہ 9 گرام ماء العسل 125 ملی لیٹر کے ساتھ دیا کریں۔
نکتہ: چونکہ اس میں مادہ غلیظ ہوتا ہے اور جلد خارج نہیں ہوتا اس لئے مادہ کو آہستہ آہستہ حب ایارج کے ذریعے خارج کریں
دموی میں باسلیق کو فصد کریں سوداوی میں افتیمون 3 گرام 250 ملی لیٹر دودھ میں جوش دے کر مل کر صاف کر کے پچاس ملی لیٹر سکنجبین افتیمونی ملا کر پلائیں اور روغن لبوب سبعہ کی مالش کریں۔
تشنج ملیسی میں ترطیب کی سعی کریں اور صبح لعاب بہدانہ 3 گرام لعاب اسپغول 7 گرام شربت نیلوفر چھتیس ملی لیٹر ملا کر دیں اور شام کو روغن بادام 3 گرام شیر گاؤ 250 ملی لیٹر ملا کر پلائیں اور ناک اور کان میں بکری کا دودھ ڈالیں اور سر و عضو ماؤف پر روغن لبوب سبعہ ل لگائیں اور انار و تربوز کا پانی پلائیں اگر ضرورت ہو تو ماء الجبن پلائیں۔
تشنج ابتدائی جب آتشک سے ہو تو اطریفل افتیمون 7 گرام ہمراہ عرق شاہترہ 75 ملی لیٹر عرق عشبہ 75 ملی لیٹر شربت عناب پچیس ملی لیٹر ملا کر صبح و شام دیں اگر کسی زہر سے ہو تو اس کا علاج کریں۔
تشنج ریحی میں انیسون 5 گرام صعتر فارسی 5 گرام عرق بادیان 75 ملی لیٹر عرق پودینہ 75 ملی لیٹر میں جوش دے کر شربت دینار پچیس ملی لیٹر ملا کر پلائیں۔

دستور علاج:

1) تشنج بلغمی، سوداوی اور ریحی میں جوارش فلافلی 5 گرام عرق بادیان، عرق مکوہ، عرق پودینہ ہر ایک پچاس ملی لیٹر کے ہمراہ استعمال کرائیں۔
2) تشنج ریحی کے لئے جوارش بسباسہ یا جوارش کمونی 7 گرام عرق سونف، عرق مکوہ، عرق پودینہ ہر ایک پچاس ملی لیٹر کے ہمراہ استعمال کریں۔
3) تشنج ورم رحم یا احتباس طمث میں معجون سنگ جراحت 7 گرام عرق بادیان، عرق گلاب ہر ایک 75 ملی لیٹر کے ہمراہ کھلائیں۔
4) تشنج یبسی میں ماء الجبن، ماء الشعیر پلائیں اور روغن بادام 3 گرام روغن کدو ایک گرام شیر گاؤ 250 ملی لیٹر میں ملا کر پلایا کریں نیز روغن لبوب سبعہ کی مالش کرائیں۔

منتخب مجربات و مرکبات:

معجون جو ہر قسم کے تشنج بلغمی میں بعد تنقیہ مادہ نافع ہے صفت: دارچینی، جوزبوا، عود غرقی، بسباسہ، زنجبیل، سعد کوفی، سنبل الطیب، اسطوخودوس، بادرنجبویہ، ہر ایک تین گرام، مغز بادام شیریں 7 مغز نارجیل ہر ایک ایک گرام، تریاق جب الغراب بارہ گرام سب کو پیس چھان کر بدستور تین گنا شہد خالص میں ملا کر معجون تیار کرلیں۔ 6 ماشہ صبح و شام مناسب بدرقہ کے ہمراہ استعمال کرائیں۔
شربت راحت: جو تشنج کے دورے کو دور کرتا، درد کو تسکین دیتا، نیند لاتا، صرع اور جوش جنون کو نافع ہے۔ صفت: کلورل ہائیڈریٹ چھتیس گرام، عرق گاؤزبان پچاس ملی لیٹر، شربت سادہ اس قدر کہ تمام مرکب 75 ملی لیٹر ہو جائے سب کو بخوبی حل کر کے ایک ایک چمچہ چائے دن میں دو یا تین مرتبہ دیں۔
روغن خلوق یا زعفران: جو اکثر قسم کے تشنج میں نافع ہے صفت: زعفران، قرومانا ہر ایک بارہ گرام، چرائتہ سترہ گرام، مرکی مصفی 3 گرام سب دواؤں کو کوٹ پیس کر سوائے قرومانا کے، سرکہ انگوری ساٹھ ملی لیٹر میں بھگو رکھیں بعدہ قرومانا شامل کر کے ایک روز مزید بھیگا رہنے دیں ساتویں روز روغن کنجد نوے گرام ملا کر ہلکی آنچ پر پکائیں جب صرف روغن باقی رہ جائے تو صاف کرلیں اور مقام ماؤف پر مالش کریں۔

...و تشنج یبسی میں نافع ہے صفتہ' چربی گردہ بز' مغز ساق گاؤ یا بز' نشاستہ ہرایک بارہ گرام' سوائے نشاستہ کے باقی تمام ...یوروغن بادام میں پگھلائیں بعدہ نشاستہ داخل کرکے پکائیں اور عضلات بدن پر مالش کریں۔

...ن: جو تشنج ریاحی' فالج' اور دیگر تمام امراض باردہ میں نافع ہے از بیاض حکیم اجمل خان' صفتہ: فلفل' جند بیدستر' عاقرقرحا' شحم حنظل' قنہ (بہروزہ) ہرایک 7 گرام سب کو کوٹ کر آدھا لیٹر روغن سداب میں ملائیں اور ایک شیشی میں ڈال کر دس روز تک دھوپ میں رکھا رہنے دیں ہرروز شیشی کو ہلا دیا کریں بعدہ صاف کرکے پھر اسی قدر دوائیں اور ڈال کر دس روز تک دھوپ میں رکھیں اور ہرروز ہلا دیا کریں اس کے بعد سہ کرر یہ عمل کرکے روغن کو صاف کرکے رکھ لیں اب تیار ہے بطور مالش استعمال کریں۔

دوا مجربہ شیخ الرئیس جو تشنج مادی میں نافع ہے۔ بیخ پنبہ پچیس گرام پانی آدھ لیٹر میں جوش دیں جب ایک تہائی رہ جائے صاف کرکے قدرے روغن بادام اس میں اضافہ کرکے پلائیں۔

علاج ڈاکٹری:

ہدایات مندرجہ علاج طبی کو پیش نظر رکھیں دورے کی حالت میں کلوروفارم 30 قطرے یا ایمائل نائٹراس 2 قطرے سنگھائیں اور مقام ماؤف پر کسی روغن وغیرہ کی مالش کریں اس کے بعد یہ نسخہ استعمال کریں:

پوٹاسیم برومائیڈ	ایک گرام
کلورل ہائیڈریٹ	650 ملی گرام
سیرپ آرنشیائی	20 قطرے
اکوا کلوروفارم	30 گرام

سب کو بخوبی حل کرکے ایسی ایک ایک خوراک دن میں تین مرتبہ دیں اس کے بعد حسب ضرورت تقویت اعصاب کے لئے مقوی دوائیں دیں اور اگر ضرورت ہو تو ماؤف عضلات پر بجلی لگائیں۔

تمدد وکزاز

اُردو نام	طبّی نام	ڈاکٹری نام
دھنک بائے چاندنی	تمدد وکزاز	ٹیٹنس ٹرسمس Tetanus Trismus

کیفیت و ماہیت:

کسی عضو کے اعصاب اور عضلات دونوں جانب سے کھنچ کر اس عضو کو سیدھا تان دیتے ہیں۔

یادداشت:

تمدد کے لغوی معنی ہیں کھنچا یا تناؤ چونکہ اس مرض میں عضو کھنچ جاتا ہے اس لئے اس کو تمدد کہا جاتا ہے' کزاز مشتق ہے کزاز سے جس کے لغوی معنی ہیں سکڑنا یا خشک ہونا لیکن طبی اصطلاح میں اس کو تشنج کہتے ہیں جو ہنسلی کے عضلات سے شروع ہوتا ہے اور عضلات کو آگے یا پیچھے یا دونوں طرف کھینچ لیتا ہے۔ ٹیٹنس ایک یونانی لغت ہے جو درحقیقت تمدد کا مترادف ہے لیکن اب کزاز کے معنوں میں مستعمل ہے۔

تمدد درحقیقت ایک قسم کا تشنج ہی ہوتا ہے جس میں عضلات بجائے ایک طرف کھنچنے کے دونوں طرف کھنچ جاتے ہیں اور کزاز طب جدید میں ایک متعدی مرض تسلیم کیا گیا ہے جس کا باعث ایک مخصوص قسم کا جرثومہ ہوتا ہے اس لئے اس کا تفصیلی

بیان امراض متعدیہ کے ماتحت درج کیا گیا ہے۔

اسباب:

قریباً وہی ہیں جو تشنج کے ہیں یعنی اعضائے اصلیہ کا امتلاء تیس یا ایذا جس کے ساتھ ورم بھی ہوتا ہے اسی طرح جب شدید سردی لگ جاتی ہے یا تمام بدن میں ریح پھیل جاتی ہے تو بھی یہ مرض ہوجاتا ہے۔

علامات:

عضو کھنچ کر بالکل سیدھا تن جاتا ہے اور اس میں حرکت دشوار ہوجاتی ہے بار بار اس قسم کے دورے پڑتے ہیں کبھی تمدد عام ہوتا ہے اور کبھی کسی خاص مقام پر جب عام ہوتا ہے تو اس کی علامات کزاز کے مشابہ ہوتی ہے جو کزاز کے بیان میں درج کی گئی ہیں۔

فروق الامراض:

تمدد اور تشنج کا فرق دیکھو تشنج میں۔

تمدد اور کزاز کا فرق:

تمدد عام ہے اور کزاز خاص یعنی تمدد کی وہ خاص صورت جس میں بدن اینٹھ کر بالکل سیدھا ہوجاتا ہے اس کو کزاز کہتے ہیں۔

علاج: اس کا علاج بھی تشنج کے مطابق کریں غذا و پرہیز بھی اسی طرح ہے۔

رعشہ

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
لرزہ	رعشہ	کوریا Chorea
کپکپی	ارتعاش	سینٹ وٹس ڈانس St. Vitus Dance

کیفیت و ماہیت:

اختیاری عضلات کے اندر خود بخود غیر اختیاری حرکات ہوتی رہتی ہیں یہ اختیاری حرکات بے قاعدہ ہوتی ہیں اور ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے مریض کے جسم میں ایک قسم کی کپکپی ہر وقت جاری ہے اس کیساتھ ہی عضلات کمزور ہوجاتے ہیں اور اکثر ذہنی کیفیتوں میں بھی کم و بیش نقص پیدا ہوجاتا ہے۔

یادداشت:

رعشہ کے لغوی معنی ہیں کانپنا یا ہلنا چونکہ اس میں مریض ہر وقت کانپتا اور ہلتا ہوا معلوم ہوتا ہے اس لئے اس مرض کا نام رعشہ رکھ دیا گیا ہے۔

2) کوریا ایک یونانی لغت ہے جس کے لغوی معنی ہیں رقص کرنا یا ناچنا

3) سینٹ وٹس ڈانس اس کو اس لئے کہا جاتا ہے کہ یورپ کے لوگوں میں اس کے متعلق یہ خیال ہے کہ سینٹ وٹس سے دعا مانگنے سے یہ مرض دور ہوجاتا ہے۔

اطباء قدیم کے نزدیک اس مرض میں رعشہ والے عضو کی قوت جو اسے حرکت دیتی اور اٹھاتی ہے بذات خاص یا اپنے آلات (اعصاب) کی وجہ سے مستقل طور پر عضلات کو حرکت دینے اور ایک حالت پر قائم رکھنے سے عاجز ہوجاتی ہے اور

متحرک عضو کے اس ثقل کا مقابلہ نہیں کرسکتی جو اس قوت متحرکہ کی تاثیر کو روک دیتا ہے اس لئے یہ اختیاری سکون کا مقابلہ کرتا ہے پس اختیاری حرکتیں ان غیر اختیاری حرکتوں سے مل جاتی ہیں یا عضو کا اختیاری سکون غیر اختیاری حرکت کے ساتھ مخلوط ہوجاتا ہے۔

اطبائے جدید کی رائے میں مرض گٹھیا کے جراثیم یا ان کی سمیت موخر دماغ میں پہنچ کر اس جگہ کے خلیات کو ماؤف کردیتے ہیں جس سے ان کے افعال میں خرابی پیدا ہوجاتی ہے اور یہ خرابی اعصاب کی موروثی کمزوری کی صورت میں رونما ہوتی ہے اس کا اثر اختیاری عضلات کی حرکات پر اقتدار رکھنے والے مراکز پر پڑتا ہے جس سے عضلات میں غیر اختیاری حرکات ہونے لگتی ہیں اور ساتھ ہی بعض ذہنی کیفیتوں میں بھی نقص پیدا ہوجاتا ہے۔

اقسام:

طب قدیم میں کوئی خاص قسم نہیں ہے لیکن طب جدید میں گٹھیاوی رعشہ کے علاوہ تین قسمیں اور ہیں:

1) بالغوں کا موروثی رعشہ: یہ شاذونادر ہوتا ہے اس میں بھی بالعموم چالیس سال کی عمر میں گٹھیاوی رعشہ کی طرح کی علامات رونما ہوجاتی ہیں یہ مرض بتدریج بڑھ کر 5 سے 20 سال تک کے عرصہ میں مریض کی موت میں منتج ہوتا ہے۔

2) شیخوخی رعشہ: تدریجی عصبی خرابی سے رونما ہوتا ہے اور قریب قریب لاعلاج ہے۔

3) برقی رعشہ: یہ خاص قسم کے جراثیم سے پیدا ہوتا ہے اور بجلی کے صدمہ زدہ شخص کی طرح اس میں حرکات رونما ہوتی ہیں یہ مہلک بھی ہوتا ہے۔

اسباب:

یہ مرض رنگ دار اقوام مثلاً حبشی' پاکستانی' ہندوستانی اور چینی وغیرہ کو بہت کم ہوتا ہے اور یہودیوں میں خصوصیت کے ساتھ زیادہ ہوتا ہے اور امیروں کے نسبت غریبوں میں زیادہ ہوا کرتا ہے اطبائے قدیم کے نزدیک یہ مرض بڑھاپے میں اور اطبائے جدید کے نزدیک بچپن میں 5 سے 10 سال یا حد پندرہ سال تک زیادہ ہوا کرتا ہے بیس سال کی عمر کے بعد شاذونادر ہی ہوا کرتا ہے وہ بھی حاملہ عورتوں میں لیکن چند مریضوں میں 6 سال کی عمر تک بھی یہ مرض دیکھنے میں آیا ہے لڑکوں کی نسبت لڑکیوں میں دوگنا پایا جاتا ہے مریض کے موروثی اور خاندانی حالات میں گٹھیاوی اور نقرسی شکایات یا قلبی اور عصبی امراض مثلاً ورم بطانہ قلب صرع' اختناق الرحم یا جنون وغیرہ کی تاریخ کم وبیش ضرور پائی جاتی ہے لیکن اس کا پیدائشی سبب بالعموم شدید قسم کے گٹھیا یا گٹھیاوی بخار کا حملہ ہوا کرتا ہے خسرہ' حمی سرخ اور دیگر متعدی امراض کے حملوں کے بعد بھی بعض اشخاص رعشہ میں مبتلا ہوجاتے ہیں اسی طرح شدید خوف اور بعض شدید نفسانی اور جذباتی صدمات بھی اس مرض کو پیدا کردیتے ہیں حاملہ عورتوں میں بھی کبھی کبھی یہ مرض ہوتا ہے خصوصاً جب کہ وہ گٹھیاوی مزاج کی ہوں۔

امتلائے معدہ یا کثرت جماع' ضعف اعصاب' کرم امعاء' جلق یا ریاضت وغیرہ کے بعد زیادہ ٹھنڈا پانی پینے سے بھی یہ پیدا ہوتا ہے جس کی وجہ پٹھوں کا سوء مزاج سرخ یا خشک یا پٹھوں کا سدہ وغیرہ ہوجاتا ہے۔

علامات:

اکثر اوقات بتدریج شروع ہوتا ہے لیکن شاذونادر جب کہ اس کا باعث شدید نفسانی اور جذباتی صدمات ہوں تو ایک دم بھی رونما ہوجاتا ہے عضلات کی غیر اختیاری حرکات سے قبل مریض کی ذہنی اور جسمانی حالتوں میں خرابی آجاتی ہے۔ نہایت اہم علامت قریباً جسم کے تمام عضلات کی غیر ارادی اور بے قاعدہ حرکات ہیں جو ہروقت ہوتی رہتی ہیں خواہ مریض بیٹھا ہوا ہو کھڑا ہوا ہو لیٹا ہوا ہو یہ حرکات ارتعاشی قسم کی یعنی جھٹکے دار اور بے معنی ہوتی ہیں کسی کام کو کرنے یا چلنے پھرنے کے لئے ہاتھ

پاؤں کو اٹھانے کے وقت ان میں زیادتی ہو جاتی ہے یا جب مریض کو اجنبی اشخاص کی موجودگی میں اشتعال یا جوش آ جائے تو بھی یہ حرکات بڑھ جاتی ہیں مریض ہاتھوں کو مسلسل کھولتا اور بند کرتا رہتا ہے اسی طرح کلائیوں اور کہنیوں کو پھیلاتا اور سکیڑتا رہتا ہے اور کندھوں کو بھی ہلاتا رہتا ہے چہرے کے عضلات اینٹھتے رہتے ہیں اور گدن میں جھٹکے سے لگتے ہوئے ظاہر ہوتے ہیں جن سے اکثر اوقات ٹھوڑی اندر اور نیچے کو دب کر گردن کسی ایک جانب کو پھر جاتی ہے پیٹ میں بھی مروڑ پیدا ہو کر رفع ہو جاتا ہے ٹانگوں کی حرکات بازوؤں کی حرکات کی نسبت کم نمایاں اور خفیف ہوتی ہیں بالعموم صرف پیچھے چلتے ہوئے معلوم ہوتے ہیں گاہے گھٹنے بھی سکڑتے اور پھیلتے ہیں نیند میں اکثر یہ حرکات بند ہو جاتی ہیں مریض کی گفتگو بے قاعدہ ہو جاتی ہے وہ بآسانی مشتعل ہو جاتا ہے اس کا حافظہ کمزور ہو جاتا ہے اور اپنی توجہ کو کسی ایک مرکز پر جما نہیں سکتا بعض مریضوں میں یہ علامات بہت خفیف ہوتی ہیں اور وہ اس سے زیادہ نہیں بڑھتیں کہ صرف مریض کی انگلیوں میں تشنجی حرکات ہوتی رہتی ہیں جس سے وہ کسی چیز کو بآسانی پکڑ نہیں سکتا اور جب پکڑ لیتا ہے تو چیزیں بآسانی اور بہت جلدی اس کے ہاتھوں سے گر جاتی ہیں بعض مریضوں میں جسم کے صرف ایک طرف کا بازو اور ٹانگ ماؤف ہوتے ہیں بعض اس قسم کے مریض بھی ہوتے ہیں جن کی صرف انگلیوں میں کبھی کبھی تشنجی حرکات ہوتی ہیں لیکن بازو مفلوج ہو کر جسم کے ساتھ لگا رہتا ہے اس کے علاوہ اعصاب کی سردی میں کم وبیش فالج کی علامات اور خشکی میں خشکی کی علامات پائی جاتی ہیں۔

تشخیص وفروق الامراض:

رعشہ کی علامات ایسی مخصوص ہیں کہ اس کی تشخیص بالعموم آسان ہوا کرتی ہے لیکن بعض اوقات اس کو معتاد تشنج اور اختناق الرحم سے تشخیص کرنا پڑتا ہے جب کہ اس میں بھی رعشہ کی سی حرکات ہوتی ہیں معتاد تشنج میں حرکات بالعموم غیر ارادی اور مقامی ہوتی ہیں اور مسلسل بھی نہیں ہوتیں اسی طرح اختناق الرحم میں حرکات ارادی، مقامی اور غیر مسلسل ہوتی ہیں اور مریض کو بہت جلد آرام آ جاتا ہے۔

انجام وعوارض:

بچوں میں ہوتا ہے تو شدت وخفت کے لحاظ سے کم وبیش عرصہ میں بالعموم چھ ہفتے سے چھ ماہ تک ازخود رفع ہو جاتا ہے بعض اوقات مزمن ہو کر ایک سال یا اس سے بھی زیادہ عرصہ تک اس کی خفیف علامات باقی رہتی ہیں عموماً اس کے دوبارہ حملے بھی ہو جایا کرتے ہیں جو اس قدر شدید اور دیر پا نہیں ہوتے جتنا کہ پہلا حملہ شاذونادر یہ مرض مہلک بھی ہوتا ہے بچوں میں اس سے اموات کا تناسب بالعموم دو فیصدی اور بوڑھوں میں زیادہ ہوا کرتا ہے بعض اوقات اس کے بعد قلبی امراض یا عصبی شکایات مثلاً تشنجی یا عارضی فالج کی شکایات باقی رہ جاتی ہیں یہ بھی بتدریج اچھی ہو جاتی ہیں۔

حفظ ماتقدم:

رعشہ کے مستعد مریضوں کو گوشت سے قطعی پرہیز کرائیں اور ہر قسم کے جسمانی اور نفسانی صدمات سے بچائیں غذا لطیف اور زود ہضم دیں۔

اصول علاج:

مریض کو بالکل آرام کے ساتھ کسی روشن کمرے میں لٹائے رکھیں اگر قبض ہو تو اس کو رفع کریں اس کے بعد اصل سبب کو معلوم کر کے علاج کریں۔

دستور العلاج:

سوء مزاج سرد میں اگر امتلا ہو تو 1) ماء الاصول مندرجہ فالج) کے ذریعے تنقیہ کریں 2) اور اس کے بعد جند بید ستر قسط' حلتیت ہر ایک تین گرام کو پیس کر روغن زیتون 3 گرام میں ملا کر اس کی مالش کریں گرم چشموں کے پانی سے حمام کریں 3) اور معجون رعشہ باردانطا کی ہمراہ ماء العسل 125 ملی لیٹر ہر تیسرے دن استعمال کرائیں 4) اگر امراض نفسانی سے ہو تو مریض کو راحت و آرام پہنچائیں اگر خشکی اعصاب اس کا باعث ہو تو تری پہنچائیں روغن بنفشہ و روغن لبوب سبعہ کی مالش کریں۔

دستور جدید:

ماء الاصول سے تنقیہ کریں۔ تنقیہ کے بعد معجون اذراقی 3 گرام ہمراہ شیرہ گاؤدیا ؤسیر استعمال کریں یا معجون جوگراج گوگل تین گرام عرق گاؤزبان 125 ملی لیٹر کے ساتھ استعمال کریں۔ روغن قسط نیم گرم کی مالش کریں۔

منتخب مجربات و مرکبات:

دوائے رعشہ: بالچھڑ 7 گرام کو گرم پانی ساٹھ ملی لیٹر میں ایک گھنٹہ تک بھگو کر نتھار لیں اور ساٹھ ملی لیٹر دن میں دو مرتبہ پلائیں۔ رعشہ اور ضعف اعصاب میں نافع ہے۔

حبوب رعشہ: قرنفل' سنبل الطیب' اسطوخودوس ہر ایک 10 گرام' دارچینی' پودینہ خشک' ہلیلہ کابلی ہر ایک 7 گرام' حلتیت' غاریقون' تربد' جند بیدستر ہر ایک چار گرام' عاقرقرحا اور زعفران ہر ایک 3 گرام' سم الفار دورتی' سب دواؤں کو پیس کر شہد کے ساتھ سیاہ مرچ کے برابر گولیاں بنالیں۔ 2 سے 4 گولی تک صبح و شام بعد از غذا استعمال کرائیں۔

معجون رعشہ بارد مجربہ انطارکی: صفتہ: اسطوخودوس' قنطوریون' قرنفل ہر ایک پچیس گرام' پوست ہلیلہ کابلی' صعتر' دارچینی ہر ایک پچیس گرام' تربد' غاریقون' حلتیت' جند بیدستر ہر ایک 14 گرام' زعفران' عاقرقرحا ہر ایک 10-گرام سب کو کوٹ پیس کر سہ چند شہد خالص ملا کر معجون تیار کر لیں بقدر 9 گرام ہمراہ ماء العسل گرم ہر تیسرے دن استعمال کرائیں۔

معجون رعشہ بارد مجربہ علوی خاں: صفتہ: تخم گندنا بارہ گرام' عاقرقرحا' مغز نارجیل ہر ایک پچیس گرام' مغز چلغوزہ' مغز حبہ الخضرا ہر ایک بارہ گرام' کلونجی 13 گرام' رائی 22 گرام سب کو کوٹ پیس کر سہ چند شہد میں ملا کر معجون تیار کر لیں بقدر 9 گرام ہفتہ میں تین مرتبہ غذا میں زردی بیضہ مرغ اور کباب وغیرہ کھائیں۔

دواء عسل: جو رعشہ کے لئے مفید اور مجرب ہے شہد خالص آدھ لیٹر کو تین لیٹر بارش کے پانی میں جوش دیں اور جھاگ دور کردیں پھر فلفل سیاہ زنجبیل' خولنجان' مصطگی رومی ہر ایک 4 گرام سرمہ کی طرح باریک پیس کر پوٹلی باندھ کر ماء العسل میں ڈالیں اور جوش دیں نیز تھوڑے تھوڑے وقفہ کے بعد پوٹلی کو ہاتھ سے ملتے رہیں تاکہ دوا کے تمام اجزاء نکل آئیں جب شربت جیسا قوام ہو جائے تو نیچے اتالیں پچیس ملی لیٹر سے پچاس ملی لیٹر تک روزانہ پلائیں۔

دواء عجیب: جو رعشہ تشنج اور درد ریحی وغیرہ کے لئے نافع ہے روغن تارپین روغن مالکنگنی' روغن موم' روغن جوز ماثل ہر ایک ساٹھ ملی لیٹر روغن قرنفل بارہ گرام باہم ملالیں رات کو عضو ماؤف پر لیپ کریں اور روئی کا ٹکڑا باندھی دیں۔

علاج ڈاکٹری:

ہدایات مندرجہ علاج طبی پر عمل کریں وجع المفاصل کی صورت میں حسب عمر مریض ایس پائرین 650 ملی گرام سے ایک گرام تک فی خوراک دن میں تین مرتبہ اکیلی یا دیگر مناسب ادویہ مثلاً ڈیجی فیلس یا سٹروفینتھس وغیرہ کے ہمراہ دیں وجع المفاصل کی شکایت رفع ہو جانے کے بعد یا دیگر قسم کے رعشہ میں لائیکوار آرسینی کیلس حسب عمر مریض ایک ہفتہ تک دے کر

ایک دوروز کا ناغہ کرکے پھر دینا شروع کردیں دوتین ہفتہ میں اکثر آرام آجاتا ہے آرام ہوجانے کے بعد مقویات اعصاب مثلاً مرکبات فولاد (فیرائی ارینٹ) گلیسروفاسفیٹ' ہائپوفاسفیٹ سٹرکنین اور کاڈلیورآئیل وغیرہ کا استعمال بہت نہایت نافع ہے۔

یہ نسخہ بھی مرض رعشہ کی شدید اور متواتر حرکات کو روکنے کے لئے مفید ثابت ہوا ہے:

کلورل ہائیڈریٹ	650 ملی گرام
فینو باربی ٹون	32 ملی گرام
سیرپ آف اورنج	04 گرام
پانی	30 گرام

سب کو ملاکر مکسچر بنالیں ایسی ایک ایک خوراک صبح وشام دیں۔

ٹیکہ سے علاج:

شدید تکلیف کی صورت میں ہائیوسین ہائیڈروبرومائیڈ کا زیر جلد اشتقان بھی کرسکتے ہیں۔

غذا و پرہیز:

غذا: شوربہ چوزہ مرغ' چپاتی' تیتر' کبوتر کا گوشت' بیضہ نیم برشت' چنے کا شوربہ' کریلا' ارہر یا مونگ کی دال' گوشت' خرگوش بریاں بہت مفید ہے۔

پرہیز: ٹھنڈی' ترش اور غلیظ غذائیں' سرد پانی' کدو' پالک' ترئی' کھیرا' ککڑی' تربوز' برف وغیرہ۔

نکتہ: اگر رعشہ وجع المفاصل کی وجہ سے ہوتو گوشت بند کردیں۔

خدر

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
سن بھری' سن ہوجانا	خدر	انس تھیزیا Anestheria

کیفیت و ماہیت:

مقام ماؤف سن ہوجاتا ہے یعنی اس کی حس ناقص یا باطل ہوجاتی ہے اس مرض میں اعصاب حس یا ان کے مراکز میں خرابی پیدا ہوجاتی ہے۔ جس کی وجہ سے سدرہ یا دباؤ وغیرہ ہوتا ہے اور اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ حس رکھنے والی طاقت اعضاء میں نفوذ کرنے سے کم وبیش رک جاتی ہے۔

اقسام:

کوئی خاص قسم نہیں ہے لیکن بعض اطباء قدیم مثلاً صاحب اکسیر اعظم وغیرہ نے اس کو مادی اسباب کے لحاظ سے دموی' صفراوی' سوداوی اور بلغمی یا رطوبی قسموں میں تقسیم کیا ہے۔

بعض اطبائے جدید نے بھی دو قسمیں کی ہیں 1) جس میں فی الحقیقت نظام عصبی میں کوئی عضوی نقص پیدا ہوجاتا ہے 2) جس میں نظام عصبی میں خرابی نہیں ہوتی بلکہ مرض وہی قسم کا ہوتا ہے جیسا کہ خدر اور اختناق الرحم میں۔

اسباب:

پٹھوں پر کس قسم کا دباؤ پڑنا یا ان کی سردی خشکی یا ان کے راستہ میں دموی' بلغمی یا سوداوی قسم کا سدہ پیدا ہوجانا یا ان

میں بعض قسم کی زہروں کا سرایت کر جانا' یا ان کا کٹ جانا وغیرہ ہیں بعض دیگر امراض مثلاً اختناق الرحم مرض مخ النخاع' آتشک مزمن اور رعشہ وغیرہ بھی اس مرض کا باعث ہوتے ہیں۔

علامات:

مختلف اسباب اور عصب ماؤف کے لحاظ سے علامات مختلف ہوتی ہیں چنانچہ جس جگہ ماؤف عصب پھیلتا ہے اس حصے میں گدگدی ہوتی ہے یا چیونٹیاں رینگتی ہوئی معلوم ہوتی ہیں یا سوئیاں چبھتی ہیں اس کی حس اور حرکت دشوار اور بعض اوقات بالکل زائل ہوجاتی ہے۔

جب یہ مرض فالج' اختناق الرحم' مرض مخ النخاع' رعشہ یا آتشک مزمن کے بعد ہوتو یہ ان کی وجہ سے ہوا کرتا ہے اگر بدن میں سردی خشکی کی علامتیں پائی جائیں تو پٹھوں کی سردی خشکی سے وقوع پذیر ہوگا بلغمی میں بدن میں سستی اور سفید پائی جائے گی دموی میں عضو ماؤف سرخ اور سوداوی میں سیاہی مائل ہوگا۔

تشخیص:

کچھ مشکل نہیں ہے جلدی حس کی کمی بیشی چٹکی لے کر یا کم وبیش دباؤ ڈال کر محسوس کی جاسکتی ہے سردی گرمی کا احساس دو شیشے کی نلکیوں میں سرد گرم پانی ڈال کر اور ان کو جلد پر رکھ کر معلوم کیا جاتا ہے اور درد کا احساس دوہری نوک کی پرکاروں کے ساتھ کیا جاتا ہے۔

اصول علاج:

مریض کو غلیظ اغذیہ اور تکان وغیرہ سے بچائیں خوش وخرم رکھیں اور اگر ممکن ہوتو پر فضا مقامات کی سیر کرائیں ماؤف حصہ پر دباؤ نہ پڑنے دیں کسی عصبی مرض کی موجودگی میں نہایت توجہ اور کوشش سے اسکا علاج کریں۔

دستور العلاج:

اصل سبب کو معلوم کرکے اس کو رفع کرنے کی کوشش کریں چنانچہ سردی خشکی کی صورت میں:

1) گرم روغنوں مثلاً روغن خردل' قسط فرفیون وغیرہ کی مالش اوراس کے ساتھ مادی کے لحاظ سے حسب مادہ مرض نضج و تنقیہ کریں چنانچہ نضج کے مادے کے لئے یہ نسخہ دیں۔

2) عنب الثعلب' بیخ کاسنی' بادیان' بیخ بادیان ہرایک 6 گرام' گاؤزبان اسطوخودوس' گل سرخ ہرایک چار گرام' مویز منقی پچیس گرام' انجیر زرد 3 عدد' جوش دے کر گل قند پچاس گرام اس میں حل کرکے چھان لیں نضج کے بعد اس نسخہ میں

3) مغز خیار شنبر پچاس گرام' ریوند چینی ایک گرام' سنامکی 7 گرام' غاریقون ایک گرام' اور بسفائج 5 گرام کا اضافہ کرکے مسہل دیں اگر مریض کا مزاج گرم ہوتو بجائے بادیان اور بیخ بادیان کے شاہترہ 6 گرام' گل بنفشہ 4 گرام اور عناب 5 عدد کا اضافہ کریں اور حب ایارج سے تنقیہ کریں۔

4) تنقیہ کے بعد معجون فلاسفہ 9 گرام' دوا المسک 7 گرام یا اطریفل اسطوخودوس 9 گرام استعمال کرائیں۔

ان کے علاوہ ہر قسم کی دوسری مقوی دماغ واعصاب دواؤں کا استعمال بھی بعد تنقیہ نافع ہے۔

دستور جدید:

1) صبح سفوف خدر 4 گرام' تازہ پانی سے کھلائیں۔ 2) شام معجون خدر جدید 5 سے 7 گرام تک عرق گاؤزبان 150 ملی لیٹر کے ہمراہ استعمال کرائیں۔ 3) سوتے وقت حب ایارج 3 گرام' عرق گاؤزبان نیم گرم بارہ ملی لیٹر کے ہمراہ استعمال کریں۔

منتخب مجربات ومرکبات:

سفوف خدر: ہر قسم کے خدر کے لئے نہایت مفید اور مجرب ہے تخم بادرنجبویہ ' مصطگی ' زرنباد ' گاؤزبان ' دانہ الائچی سورنجان شیریں ' ابریشم مقرض ' بوزیدان ہر ایک تین گرام ' عودصلیب ' عودغرقی ' جدوار ' دردنج عقربی ' ہر ایک ایک گرام ' بہمنین ' سلیخہ ' دارچینی ' سنبل الطیب ' برگ فرنجمشک ' ہر ایک دوگرام ہر ایک دوا کو الگ الگ کوٹ چھان کر ملالیں 4 گرام تازہ پانی کے ہمراہ استعمال کرائیں۔

روغن خدر: خدر کے لئے نہایت مفید و مجرب ہے صفت: زنجبیل پچیس گرام ' فلفل سیاہ ' عقرقرحا ہر ایک بنارہ گرام ' قرنفل ' فرفیون ہر ایک بارہ گرام ' شونیز 9 گرام سب کو روغن گل 125 ملی لیٹر میں جلا کر روغن کو صاف کرلیں اور مقام خدر پر ملیں۔

معجون خدر: ہر قسم کے خدر کے لئے نافع ہے یبوست کے خدر کے لئے خاص طور پر مفید ہے۔ آلو بخارا ' تمرہندی ہر ایک 250 گرام ' عناب ' سپستان ' مویز منقی بارہ گرام ' ہلیلہ زرد ' تخم کشوث ' افستنین ' گل بنفشہ ہر ایک ساٹھ گرام ' گلسرخ چھتیس گرام ' تخم خطمی ' تخم جنازی ' بادیان ' صندل سفید ہر ایک بارہ گرام ' سب کو گرم پانی میں رات کو بھگو دیں اور صبح جوش دے کر مل چھان لیں اور ترنجبین ' شکر سفید ہر ایک ہم وزن ادویہ ملا کر قوام بنائیں اور اسکے بعد طباشیر ' سقمونیا ' صمغ عربی نشاستہ ہر ایک 4 گرام سفوف بنا کر شامل قوام کردیں 5 گرام تازہ پانی کے ہمراہ استعمال کریں۔

معجون: مجربہ حکیم حاذق الملک۔ تقویت دماغ اور خدر میں نہایت مفید ہے صفت: عودصلیب ' دارچینی ہر ایک 3 گرام ' مصطگی ' بوزیدان ہر ایک 2 گرام ' سورنجان مصری 4 گرام ' شقاقل ' خولنجان ہر ایک دو گرام ' بہمنین 4 گرام ' گاؤزبان ' برگ بادرنجبویہ ' سنبل الطیب ایک شئہ بسباسہ ہر ایک 2 گرام ' خصیۃ الثعلب تین گرام ' برگ فرنجمشک ' سعد کوفی ہر ایک 2 گرام ' زعفران ڈیڑھ گرام ' تخم خشخاش 4 گرام ' دار فلفل ' فلفل سیاہ ' دورنج عقربی ' لسان العصافیر (اندرجو) نعناع ' اسارون ' اسطوخودوس ' ساذج ہندی ' سلیخہ ہر ایک 9 گرام ' زرنباد ایک گرام ' مشک 2 گرام شہد خالص تمام دواؤں سے وزن میں تگنا سب کو کوٹ پیس کر بطریق معروف معجون تیار کرلیں مقدار خوراک 4 گرام۔

علاج ڈاکٹری:

ہدایات مندرجہ علاج طبی پر عمل کریں اور مقام ماؤف پر لینیمنٹ آف ایمونیا آف ٹرپن ٹائن کی مالش کریں خارجی طور پر آئل آف مسٹرڈ اور پلاسٹر آف کیپن تھرائڈس کے استعمال سے بھی بعض اوقات فائدہ ہوتا ہے داخلی طور پر محرکات اعصاب یعنی کچلے یا سنکھیے کے مرکبات مثلاً ایسٹنز سیرپ بقدر چار ملی لیٹر قدرے پانی ملا کر دن میں دوبار بعد از غذا دیں لائیکوار آرسینی کیلس بمقدار 5 قطرے قدرے پانی میں ملا کر دن میں دوبار بعد از غذا دیں۔

غذا و پرہیز:

ماء العسل ' کریلا ' انڈا ' چائے ' قہوہ ' چوزہ مرغ ' شوربہ ' چپاتی ' میتھی ' گوشت ' ردے کالسکٹ ' مونگ کی دال کا شوربہ جس میں گرم مصالحے ڈالے گئے ہوں ' جنگلی کبوتر کا شوربہ ' کھجور ' خوبانی وغیرہ دیں۔

دیر ہضم ' ثقیل اور نفاخ غذائیں ' اڑد کی دال ' اروی ' کچالو ' کدو ' تربوز ' ٹھنڈا پانی ' ٹھنڈی ہوا ' ترش چیزیں ' گوبھی اور کثرت جماع سے پرہیز کرائیں۔

عصبی سوزش

ڈاکٹر نام	طبّی نام	اُردو نام
نیورائٹیس Neurites	التہاب العصب	عصبی سوزش

کیفیت و ماہیت:

کسی ایک عصب اور اس کی شاخوں میں التہاب عصب مقامی یا محدود یا بہت سے یا تمام اعصاب جسم میں التہاب اعصاب عام یا متعدد سوزش یعنی ورم ہو جاتا ہے۔

اقسام:

دو قسمیں ہیں:

1) التہاب العصب مقامی یا محدود جس میں صرف ایک عصبی اور اس کی شاخوں میں سوزش ہوتی ہے۔

2) التہاب العصب عام یا متعدد جس میں بہت سے یا تمام اعصاب میں سوزش ہوتی ہے ان میں سے ہر ایک قسم یا حاد ہوتی ہے یا تحت الحاد یا مزمن۔

اسباب:

التہاب عصب مقامی کے اہم ترین اسباب مقام ماؤف پر سردی لگ جانا یا چوٹ آ جانا یا کسی وجہ سے دباؤ پڑنا ہیں حیاتین ب کی غذا میں کمی، وجع المفاصل ذیابیطس، آتشک اور دوسرے سمی امراض سے بھی ہو سکتا ہے۔

علامات:

التہاب عصب مقامی میں عصب ماؤف کے افعال کے لحاظ سے اس کی علامتیں مختلف ہوتی ہیں اگر التہاب کسی حسی عصب میں ہو تو خدر سنسناہٹ، درد شدید یا عدم حس کی علامات پائی جاتی ہیں اگر التہاب کسی ایسے پٹھے میں ہو موجودہ دماغی تحریکات کو عضلات وغیرہ تک پہنچاتا ہے تو حرکات زائل ہو جاتی ہیں بعض حالات میں جزوی کمزوری ظاہر ہوتی ہے اگر التہاب ایسے پٹھوں میں ہو موجود ماغی تحریکات کو عضلات وغیرہ تک پہنچاتا ہے تو حرکات زائل ہو جاتی ہیں بعض حالات میں صرف جزوری کمزوری ظاہر ہوتی ہے اگر التہاب ایسے پٹھوں میں ہو جو دل پھیپھڑوں وغیرہ اعضائے رئیسہ وشریفہ کے افعال پر اقتدار رکھتے ہیں یا جلد ہڈیوں، غدود اور دیگر ساختوں کے تغذیہ پر حکمرانی کرتے ہیں تو عجیب وغریب نقائص ظاہر ہوتے ہیں مثلاً کوئی عضو لاغر ہو جاتا ہے جلد پتلی اور چمکدار ہو جاتی ہے دل یا تنفس کی حرکات بے قاعدہ ہو جاتی ہیں بعض حالات میں ایک عصب میں یہ تمام ریشے اکٹھے ہوتے ہیں اس صورت میں تینوں قسم کی علامتیں ایک ساتھ ظاہر ہوتی ہیں اس کے علاوہ خاص خاص مقامات کے التہاب العصب کو خاص خاص ناموں سے نامزد کر دیا گیا ہے مثلاً درد ابرو میں بالعموم وہ عصب ملتہب ہوتا ہے جو چہرے میں احساسات کو پہنچاتا ہے اسی طرح لقوہ میں بعض اوقات وہ عصب ماؤف ہو جاتا ہے جو چہرے میں حرکات کا باعث ہوتا ہے اس میں درد تو نہیں ہوتا لیکن چہرے کی ایک جانب مفلوج ہو جاتی ہے اسی طرح عرق النساء میں عرق النساء نامی پٹھا ملتہب ہوتا ہے۔ غرضیکہ جس مقام کا عصب (حسی یا حرکی) ماؤف ہوتا ہے اس کے مطابق علامات ظاہر ہوتی ہیں درد بالعموم اس مقام پر محسوس ہوتا ہے جہاں ماؤف عصب جا کر ختم ہوتا ہے خواہ التہاب پٹھے کے کسی مقام پر ہی کیوں نہ ہو لیکن بعض اوقات جہاں جہاں سے ماؤف پٹھا گزرتا ہے وہ تمام مقامات چھونے پر دردناک محسوس ہوتے ہیں۔

التہاب عصب عام: یہ بالعموم متعدی سمی امراض سے ظاہر ہوتا ہے بعض اوقات سردی یا تکان بھی اس کے اسباب مویدہ ہوتے

ہیں شراب یا تمباکو کا کثرت استعمال اس کا سب سے بڑا سبب ہے دیگر سمی موحیات میں سے سیسہ سنکھیا' سیماب' طوطیا' سلفونل' ارگٹ (شیلم) فاسفورس' اینی لین اور کاربونک اکسائیڈ وغیرہ کا زہر' فقرالدم' یرقان' بول الدم' وجع المفاصل' گھٹیا' اور ذیابیطس وغیرہ کی سمیت اور متعدی اثرات میں سے خناق وبائی' خسرہ' حمی سرخ' موتیا' سیتلا' موتی جھرہ' نزلہ وبائیہ' سل' آتشک' ملیریا' بیری بیری' جذام اور دوسرے متعدی امراض اس کا سبب ہوتے ہیں اگر مریض کا نظام پہلے کسی سمیت کے اثر سے کمزور ہو تو اور پھر کوئی دوسرا سمی سبب پیدا ہوجائے تو اکثر یہ مرض پیدا ہو جاتا ہے مثلاً ایک شرابی پر سنکھیا کا سمی اثر اس کو بالعموم پیدا کر دیتا ہے۔

التہاب عصب عام کی علامتیں متعدد اور پیچیدہ ہوتی ہیں درد' بطلان قوت اور احساسات وغیرہ کی خرابی ماؤف اعضاء کے لحاظ سے ظاہر ہوتی ہے لیکن عام طور پر بازو اور ٹانگوں کے اعصاب زیادہ ماؤف ہوا کرتے ہیں اور آفت بالعموم جسم کے دونوں جانب یکساں طور پر ظاہر ہوتی ہے مختلف زہر مختلف حصص جسم کے اعصاب کو ماؤف کرتے ہیں مثلاً خناق وبائی میں نرم تالو کے اعصاب میں خصوصیت کے ساتھ ورم ظاہر ہوتا ہے حالانکہ کثرت شراب نوشی اور جذام وغیرہ میں نرم تالو پر بالعموم بالکل اثر نہیں ہوتا سطحی اعصاب کے ورم میں مندرجہ ذیل چھ علامات خصوصیت سے ظاہر ہوتی ہیں:

1) حس میں خرابی آکر ہاتھ اور پاؤں میں سنسناہٹ' بے حسی اور درد ظاہر ہوتا ہے۔
2) مختلف قسم کے اعصاب کی قوت کمزور ہوکر اطراف کی حرکت میں خرابی آجاتی ہے اور دیا فرغما کے کمزور ہوجانے سے تنفس بے قاعدہ ہوجاتا ہے۔
3) اگر ہاتھوں اور پاؤں میں دستانے اور جرابیں پہنی ہوئی ہوں تو ان کی حس لمس (چھونے کی قوت) زائل ہوجاتی ہے۔
4) گہرا دبانے سے اعصاب اور عضلات میں نرمی پائی جاتی ہے۔
5) عضلات میں لاغری آجاتی ہے اور بجلی لگانے پر ردعمل ٹھیک طور پر ظاہر نہیں ہوتا۔
6) ہاتھ اور پاؤں کی جلد' ناخنوں اور دوسری ساختوں میں ضموری تغیرات ظاہر ہونے لگتے ہیں یعنی وہ روز بروز دبلے پتلے ہوتے جاتے ہیں علاوہ ازیں بعض اوقات بخار بھی پایا جاتا ہے مسلسل اور بکثرت شراب نوشی کے باعث سمِ خمری کے پیدا ہوجانے سے بھی عام طور پر یہ شکایت رونما ہوا کرتی ہے یہ ہذیان خمری کے برعکس مردوں کی نسبت عورتوں میں زیادہ ہوتی ہے اور بالعموم تیس سے چالیس سال کی عمر میں ظاہر ہوا کرتی ہے اس کا حملہ بتدریج ہوتا ہے مریض کو پہلے قے اور بے خوابی کی شکایت رہتی ہے اس کے بعد ہاتھ پاؤں کی انگلیاں خدر اور سنسناہٹ کی سی کیفیت محسوس کرتی ہیں اور ان کے عضلات میں تشنج ہونے لگتا ہے تشنج بالعموم گھٹنوں میں اور بالخصوص رات کے وقت یا علی الصبح ظاہر ہوتا ہے مریض پاؤں کو زمین پر رکھ کر دباتا ہے اور گھٹنوں کو ملتا ہے کیونکہ اس سے اسے آرام محسوس ہوتا ہے تمام اطراف میں ٹیسیں چلتی ہیں اور عضلات لاغر ہوجاتے ہیں رفتار خاص قسم کی ہوجاتی ہے شدید حالات میں مریض صاحب فراموش ہوجاتا ہے ذہنی نقائص بھی نمایاں ہوتے ہیں حافظہ خراب ہوجاتا ہے اور قوت خیال بہت تیز ہوجاتی ہے دو ماہ سے لے کر دو سال کے بعد مریض بتدریج اچھا ہونے لگتا ہے مگر بعض اوقات کامل شفا نہیں ہوتی مصوروں اور سیسے کا کارخانوں میں کام کرنے والوں میں سمِ رصاصی سے یہ مرض پیدا ہوجاتا ہے اس میں جسم کے تمام اعصاب کم وبیش متاثر ہوتے ہیں لیکن بازو میں نمایاں اثر ظاہر ہوتا ہے تدریجی سمِ سم الفار سے جب یہ مرض پیدا ہوتا ہے تو شدید کمزوری اور ہاتھ پاؤں کی لاغری اس کی اہم علامات ہوتی ہیں عصب درد ہوتے ہیں اور مریض کا احساس لمس زائل ہوجاتا ہے خناق وبائی سے جب یہ مرض پیدا ہوتا ہے تو ابتدائے مرض مذکور سے دو یا تین ہفتے بعد مریض کی آواز غنہ ہوجاتی ہے نظر دھندلی ہوجاتی ہے ہاتھ پاؤں کی حرکات میں خفیف سی کمزوری آجاتی ہے شدید حالات میں مریض کسی چیز کے نگلنے سے معذور ہوجاتا ہے اور لقوے کی سی کیفیت پیدا ہوجاتی ہے آواز بیٹھ جاتی ہے بعض اوقات دل اور پھیپھڑوں

کے اعصاب بھی ماؤف ہوجاتے ہیں ایسی صورت میں زندگی خطرے میں پڑ جاتی ہے ورنہ اکثر حالات میں چند ہفتوں کے اندر مریض اچھا ہوجاتا ہے۔

وجع المفاصل، ذیابطیس، آتشک، ملیریا اور سل میں جب یہ مرض ظاہر ہوتا ہے تو شدید عصبی درد کے دورے ہوتے ہیں۔ انجام زیادہ خراب نہیں ہوتا مرض کچھ عرصہ رہ کر بتدریج کم یا بالکل زائل ہوجاتا ہے۔

حفظ ماتقدم:

حتی الامکان سردی، چوٹ اور ہر قسم کی سمیتوں سے محفوظ رہیں شراب تمباکو اور دیگر تمام منشیات سے پرہیز کریں غذا لطیف، سادہ حیاتمین ب والی استعمال کریں۔

اصول علاج:

اصل سبب مرض کو معلوم کر کے دور کرنے کی کوشش کریں جس قسم کی سمیت سے مرض پیدا ہوا ہو حتی الامکان اس کو دور کریں اگر مریض پیشاب پیتا ہو تو قطعی چھڑا دیں اگر اس کا پیشہ ایسا ہو جس سے جسم میں سمیت کے انجذاب کا امکان ہو مثلاً اگر مریض سیسہ گر، مصور یا رنگ ساز ہو تو اسے ہدایت کردیں کہ وہ یا تو اس پیشہ کو ترک کردے یا اپنے جسم کو سمیت کے انجذاب سے بچائے اگر وہ کوئی سمی دوا کھاتا ہو تو اس کا استعمال بھی قطعی بند کردیں اگر کوئی متعدی زخم ہو تو اس کا مکمل علاج کریں اگر دانت خراب ہوں اور ان کی جڑوں میں پیپ پڑگئی ہو تو دانت نکلوا دیں مریض کو پورے آرام کے ساتھ رکھیں بالخصوص ماؤف عصب والے عضو کو ہر قسم کی حرکت سے بچائیں درد کی تسکین کے لئے گرم تکور کریں اور اس کے بعد ماؤف حصے کو گرم روئی میں لپیٹ کر آرام سے رکھیں وقتاً فوقتاً ہلکی، مسکن الم ادویہ داخلی طور پر استعمال کرائیں لیکن مخدرات کے استعمال سے پرہیز کریں مریض کے لئے کھلی اور تازہ ہوا اور سورج کی روشنی کا کافی انتظام کریں جب مرض کی شدت کم ہوجائے تو مالش کرائیں مالش پہلے ہلکی ہلکی کرائیں اس کے بعد اس کو بتدریج بڑھاتے ہوئے پوری طاقت کے ساتھ کرائیں اگر ضرورت ہو تو بجلی لگوائیں قبض ہرگز نہ ہونے دیں۔

دستور العلاج:

اگر التہاب کا سبب وجع المفاصل یا نقرس ہو تو:

1) صبح و شام معجون سورنجان 7 گرام کھلا کر خار خسک، تخم خربزہ، تخم خیارین ہر ایک 3 گرام پانی میں پیس کر شربت بزوری پچاس ملی لیٹر ملا کر پلائیں، اور درد کے مقام پر روغن سورنجان نیم گرم ملیں اگر چند روز میں اس نسخہ سے فائدہ نہ ہو تو یہ منضج پلائیں۔

2) سورنجان شیریں 5 گرام، گل بنفشہ 7 گرام، چرائتہ 7 گرام، عناب 5 دانہ، عنب الثعلب خشک 5 گرام، بیخ بادیان 5 گرام، شاہترہ 7 گرام، افتیمون ولایتی 5 گرام، بسفائج فستقی 5 گرام، مویز منقی 9 دانہ، بادیان 5 گرام رات کو گرم پانی میں بھگو کر صبح مل چھان کر ترنجبین پچاس گرام ملا کر پلادیں کریں۔

3) دسویں روز اسی نسخہ میں گل سرخ 7 گرام، سنائے مکی 7 گرام اضافہ کر کے بھگوئیں اور صبح مل چھان کر مغز فلوس ساٹھ گرام، ترنجبین ساٹھ گرام، گل قند پچاس گرام ملا کر پلائیں۔

4) مسہل کے بعد معجون سورنجان شیریں 7 گرام ہمراہ عرق عشبہ 125 ملی لیٹر، مصری پچیس گرام، ملا کر پلائیں۔

5) اگر آتشک کی وجہ سے تکلیف ہو تو بھی یہی دستور العلاج پیش نظر رکھیں اور مسہل کے بعد معجون عشبہ 7 گرام، عرق عشبہ 125 ملی لیٹر شربت عناب پچیس ملی لیٹر کے ساتھ دیا کریں۔

6) اگر سردی لگنے کی وجہ سے التہاب عصب ہو تو مقام ماؤف پر سینک کرائیں اور روغن قسط یا روغن سرخ کی کی مالش کرائیں تیز چوب چینی، سورنجان شیریں، بادیان ہرایک ایک گرام اور قند سفید 3 گرام ملا کر عرق چوب چینی سو ملی لیٹر کیساتھ پھانکیں اگر دوسرے اسباب سے ہو تو ان کو رفع کریں۔

7) اگر التہاب العصب میں شدت کا درد ہو تو برگ حنا خشک بارہ گرام، صابن دیسی بارہ گرام، سرکہ بقدر حاجت پیس کر آگ میں رکھیں جب مرہم کی طرح ہوجائے تو نیم گرم مقام ماؤف پر ضماد کریں اور روئی یا ارنڈ کا پتہ باندھ دیں جب درد کم ہوجائے تو روغن کچلہ یا روغن گل کی مالش کریں۔

منتخب مجربات و مرکبات:

ضماد التہاب الاعصاب کے لئے نافع ہے۔ زنجبیل، کالی زیری، قسط تلخ، سورنجان تلخ، گل مدار خشک، برگ حنا، ہرایک چھ گرام، حسب ضرورت سرکہ میں پیس کر اور کسی قدر روغن گل ملا کر ضماد کریں۔

روغن اوجاع: جو التہاب اعصاب میں نیز دیگر اوجاع عضلاتی و اعصابی میں مفید ہے اور ہر قسم کے درد کو تسکین دیتا ہے برگ دھتورہ، برگ آک، ہرایک پچیس گرام، زنجبیل پچیس گرام، افیون چھ گرام، روغن سرشف 125 ملی لیٹر سب دواؤں کو روغن میں جوش دیں جب جل جائیں تو چھان کر نیم گرم تیل کی مالش کریں۔

روغن مخدر: ہر قسم کے اوجاع کو دور کرتا ہے اور التہاب الاعصاب میں خصوصیت کے ساتھ نافع ہے: بزرالبنج پچیس گرام، برگ قنب تین گرام، پیس کر روغن خشخاش پچیس ملی لیٹر میں جوش دیں اور چھان کر نیم گرم مالش کریں۔

ڈاکٹری علاج:

ہدایات مندرجہ علاج طبی پر عمل کریں درد ہو تو سونا لجبین یا سیپالجین دو عدد دن میں دوبار دیں رفع قبض کے لئے کیلومل دس ملی گرام کی ایک دو خوراکیں یا رات کو سوتے وقت بلیوپل ایک عدد کبھی کبھی کھلا دیا کریں اور صبح اگر ضرورت ہو تو سڈلز پاؤڈر یا میگنیشیا سلفاس سولہ گرام کی ایک خوراک پلا دیا کریں اگر مریض کی بھوک زائل ہوگئی ہو تو ذیل کے نسخوں میں سے کسی ایک کا استعمال کرائیں:

ایسڈ فاسفورک ڈل	10 قطرے
لائیکر اسٹر کینا ہائیڈروکلور	3 قطرے
ٹنکچر کارڈمم کمپونڈ	10 قطرے
ایکوا	30 گرام

سب کو بخوبی ملالیں اور ایسی ایک ایک خوراک دن میں دو مرتبہ غذا کے بعد پلا دیا کریں

سوڈا بائیکارب	10 قطرے
ٹنکچر کیپی کم	10 قطرے
ٹنکچر جنجر	10 قطرے
ٹنکچر کارڈمم کمپونڈ	10 قطرے
ایکوا	30 گرام

سب کو بخوبی ملالیں ایسی ایک خوراک دن میں دو تین مرتبہ دیں۔

بے خوابی کی حالت میں سلفونل 650 ملی گرام کیپسول میں ڈال کر دیں یا ذیل کا نسخہ دیں:

کوڈین	ایک گرام تین سو ملی گرام
سلی سلاس	20 گرام
کونین سلف	08 گرام

سب کو ملا کر بارہ پڑیاں بنالیں اور ایسی ایک ایک پڑیہ ہر چار گھنٹے کے بعد دیں اگر ضعف قلب کا اندیشہ ہو تو پرالڈی ہائیڈ کا استعمال کرائیں جب شدت مریض رفع ہو جائے تو بجلی لگوائیں یا مقام ماؤف پر گرم ہوا کا غسل دیں۔
بیزوا (حیاتین ب) 50 ملی گرام روزانہ عضلاتی اشتقان کریں۔

غذا و پرہیز:

غذا لطیف، زود ہضم اور کافی دیں لیکن گھٹیا، ذیابیطس اور وجع المفاصل ہو تو ان کی رعایت ملحوظ رکھیں تمام ثقیل اور بادی اشیاء اور بالخصوص شراب سے قطعی پرہیز کرائیں۔

عصبی درد

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
عصبی درد	وجع العصب	نیورالجیا Neuralgia

تعریف و ماہیت:

شدید دوری درد ہے جو جسم کے کسی خاص پٹھے اور اسکی شاخوں میں ظاہر ہوتا ہے اور کم وبیش عرصہ تک رہ کر از خود زائل ہو جاتا ہے۔

یادداشت:

یوں تو ہر ایک درد خواہ وہ کسی وجہ سے ظاہر ہو اعصاب ہی کے ذریعہ محسوس ہوتا ہے لیکن عصبی درد صرف اسی درد کو کہا جاتا ہے جو عصب کے جرم کی کسی نامعلوم خرابی سے ہوتا ہے اس میں عصب پر کسی مقامی ورم یا کسی غیر طبعی ساخت مثلاً رسولی وغیرہ کے دباؤ سے درد کو شامل نہیں کیا جاتا۔ طب قدیم میں اس قسم کے درد کو اکثر اوقات ریحی درد کہا جاتا ہے۔

اسباب:

اصل اسباب ابھی پورے طور پر واضح نہیں ہوئے البتہ بعض اسباب مؤیدہ اس مرض کی پیدائش میں خاص اثر رکھتے ہیں مثلاً موروثی ضعف اعصاب، گو یہ مرض بذات خود موروثی نہیں ہے یعنی والدین سے براہ راست بچوں میں نہیں پہنچتا لیکن ایسے والدین کی اولاد میں اکثر دیکھا جاتا ہے جو شقیقہ، ضعف اعصاب، صرع اور دیگر عصبی امراض میں مبتلا ہوجاتے ہیں اسی طرح مردوں کی نسبت عورتوں میں اور بچوں و جوانوں کی نسبت ادھیڑ عمر اور بوڑھے لوگوں میں زیادہ پایا جاتا ہے پتلی جلد کے نازک اندام اشخاص بہ نسبت سیاہ رنگ اور موٹی جلد کے لوگوں کے اس میں زیادہ مبتلا ہوا کرتے ہیں سردی لگ جانے، کثرت شراب خوری اور تمباکو نوشی سے بھی ضعیف الاعصاب اشخاص میں یہ مرض پیدا ہوجاتا ہے طبعی استعداد مزاجی کے علاوہ مندرجہ ذیل تین قسم کے اسباب بھی اس مرض کی پیدائش کا باعث ہوا کرتے ہیں۔

1) خون میں خسرہ، نزلہ وبائیہ، موتی جھرہ، ورم لوزتین یا حمی فصلی (ملیریا) کی سمیت کا شامل ہوجانا یا سیسہ، پارہ اور سنکھیا کی سمیت کا مل جانا، اسی طرح فقرالدم خواہ وہ ابتدائی ہو یا ثانوی اس مرض کو پیدا کردیا کرتا ہے۔

2) بعض امراض آتشک، وجع المفاصل، نقرس، عورتوں میں اختناق الرحم وغیرہ اور

3) انعکاسی احساسات، جسم کے ہرایک عضو کے امراض اعصاب متصلہ کے ذریعے عصبی درد پیدا کرسکتے ہیں چنانچہ گردے کی پتھری خصیتین میں جگر کا پھوڑا دائیں کندھے میں اور غدہ مذی کا ورم دائمی دردعرق النساء کو پیدا کرتا ہے۔

علامات:

درد کے شروع ہونے سے پہلے مقام ماؤف پر سنسناہٹ کی مانند ایک قسم کا تکلیف دہ احساس ہوتا ہے اس کے بعد بتدریج درد شروع ہوجاتا ہے جو بڑھتے بڑھتے حد درجہ شدید ہوجاتا ہے درد مسلسل ٹھوس قسم کا ہوتا ہے لیکن وقتاً فوقتاً اس میں شدید جلتی، چیرتی یا کاٹتی ہوئی ٹیسیں سی چلتی ہیں ٹیسوں کے چلنے کا درمیانی وقفہ چند سیکنڈ سے لے کر چند ہفتوں تک ہوسکتا ہے ہرایک دورے میں پہلے چند منٹوں میں درد نہایت شدید اور ناقابل برداشت ہوکر کم و بیش عرصہ رہتا ہے اور پھر ایک دم یا بتدریج زائل ہوجاتا ہے درد کے زائل ہوجانے پر تکلیف دہ احساسات بھی شدت و خفت مرض کے لحاظ سے جلد یا بدیر رفع ہوجاتے ہیں بعض اوقات درد باقاعدہ مقررہ وقفوں کے بعد مثلاً ہرروز مقررہ وقت پر یا ہردوسرے یا تیسرے روز دورہ کرتا ہے بالعموم درد ایک ہی عصب یا اس کی شاخوں کے مقام انقسام تک محدود ہوتا ہے بعض اوقات تمام بازو یا ٹانگ یا دھڑ کے ایک بڑے رقبہ پر درد کی بڑی شدید ٹیسیں چلتی ہیں اور درد ایک نقطے سے شروع ہوکر ہرطرف پھیل جاتا ہے اور جسم کے ایک ہی طرف یعنی دائیں یا بائیں طرف محدود رہتا ہے درد رفع ہونے کے بعد بھی ماؤف مقام دردناک رہتا ہے۔

درد عصبی کی ایک اور نمایاں خصوصیت یہ ہوا کرتی ہے کہ اس میں درد کا ایک خاص مرکزی نقطہ ہوا کرتا ہے جس کو دبانے پر بہت شدید درد ہوتا ہے یہ مرکزی نقطہ بالعموم اسی جگہ پر ہوا کرتا ہے جہاں پٹھا کسی ہڈی یا جھلی کو چھید کر سطح جسم کی طرف آتا ہے درد کے وقت یہ مقام پہلے زرد اور سرد ہوجاتا ہے اور پھر سرخ ہوکر اس پر پسینہ آجایا کرتا ہے بعض اوقات یہ ذکاوت حس یہاں تک بڑھ جاتی ہے کہ بالآخر عصب ماؤف مفلوج ہوجاتا ہے اور جس حصہ میں وہ پھیلتا ہے اس کے عضلات لاغر ہوجاتے ہیں اور اس کی حس وحرکت بھی کم وبیش خراب ہوجاتی ہیں۔

تشخیص:

عصبی درد اعصاب کے متوازی اکثر ایک سمت میں تو بتی طور پر خفیف یا شدید ہوتے ہیں عموماً یہ باری کے وقت شدید اور وقفہ میں خفیف یا ناپید ہوتے ہیں عصبی درد میں اس مقام پر دبانے سے زیادہ درد ہوتا ہے جہاں سے ماؤف عصب سوراخ استخواں سے نکل کر زیر جلد پھیلتا ہے کسی مقام ماؤف کی حس و پرورش وفعل میں اختلال پیدا ہوجاتا ہے اکثر عصبی درد خاص خاص اسباب اور خرابی طبع سے پیدا ہوتے ہیں جیسے مرض اخضر سے چہرے اور معدے کے پچھلے حصہ کا درد، ملیریا سے ابرو کا درد، وجع المفاصل سے عرق النساء اور گدی کا درد پیدا ہوتا ہے۔

درد عصبی کی بدن کے مختلف مقامات کے لحاظ سے مختلف اقسام کی جاسکتی ہیں ہم ان تمام اقسام کے اسباب، تشخیصی علامات اور اصول علاج ان میں سے اہم قسموں کا بیان اپنی اپنی جگہ پر الگ بھی درج ہے۔

عصبی درد کے اقسام' اسباب' علامات اور اصول علاج کا جدول

قسم درد	عصب ماؤف	اسباب	تشخیصی علامات	اصول علاج
چہرہ کا عصبی درد	دماغی اعصاب کا پانچواں جوڑا یا اس کی کوئی شاخ	شدید نزلہ' جسمانی کمزوری' اختناق الرحم' ملیریا' سوء ہضم' دماغی ساخت' دانتوں اور آلات بول کے امراض	یہ درد عموماً آنکھ کے ڈھیلے' ابرو' پپوٹے اور پیشانی میں ہوتا ہے درد کا احساس مختلف مگر شدید ہوتا ہے	دانت خراب ہوں تو نکلوادیں گرم پانی کے بخارات مقام درد پر پہنچائیں مخدرات کا داخلی و خارجی استعمال کریں۔
درد ابرو	دماغی اعصاب کا پانچواں جوڑہ یا اس کی کوئی شاخ	سمیت ملیریا' جسمانی کمزوری' قبض دائمی' آنکھ' ناک' کان کے امراض' سردی لگنا	یہ درد ابرو' پیشانی اور کسی ڈھیلہ میں نوبتی طور پر روزانہ یا دوسرے روز مقررہ اوقات پر ہوا کرتا ہے اکثر قے ہوتی ہے۔	نوبت کے وقت غذا نہ کھائیں بالکل آرام اور کامل سکون کے ساتھ لیٹے رہیں موضع درد پر مخدرات کا مناسب طور پر لیپ یا طلاء کرائیں داخلی طور پر سنکھیا اور فولاد کے مرکبات دیں۔
ٹانگ کا بیرونی عصبی درد (عرق النساء)	عصب ورکی کبیر اور اس کی حسی شاخوں میں	سردی لگنا' رحم خصیۃ الرحم یا غدد جاذبہ کی سوزش یا رسولی ورم عرصہ تک سیلی زمین پر ایک ہی پہلو پر بیٹھے رہنا' مہروں کا بوسیدہ ہونا' عصب پر دباؤ پڑنا' اکثر نقرسی اور گنٹھیاوی مزاجوں میں ہوا کرتا ہے کبھی ایک ہی جانب اور کبھی دونوں جانب ماؤف ہوتی ہیں۔	پشت ران پر عصب کے متوازی درد ہوتا ہے کبھی تو پنڈلی کی پچھلی اندرونی جانب اور اگلے حصہ میں پشت پاتک ٹخنے کے بیرونی جانب درد ہوتا ہے درد گاہے یکا یک لیکن اکثر بتدریج شروع ہوکر شدید ہوجاتا ہے۔	قبض ہوتو روغن تارپین اور روغن بید انجیر سے حقنہ کریں وجع مفاصل میں اس کی رعایت رکھیں آتشک میں پارے کے مرکبات دیں مقام ماؤف پر نوشادر محلول روغن تارپین اور روغن کنجد کی مالش کریں مقام درد پر جونکیں لگانا' سینگیاں کھچوانا یا آبلہ انگیز دواؤں کا لگانا مفید ہوتا ہے۔

پسلیوں کا عصبی درد	پشت کے چھٹے سے نویں پٹھوں کی حسی شاخیں	نقرالدم، اختناق الرحم کثرت طمث اور سیلان الرحم یا مہروں کے امراض سل اور ذات الجنب خالص کے بعد۔ نوٹ: عورتوں میں اکثر نسبت دائیں کے بائیں جانب دیکھا جاتا ہے۔	یہ درد پسلیوں کے مابین ہوتا ہے تو لمبی سانس لینے، کھانسنے اور چھینکنے سے بڑھ جاتا ہے مگر دبانے سے افاقہ ہوتا ہے لیکن پشت کے وسط میں مخرج اعصاب اور کوڑی کے مقام پر دبانے سے تکلیف ہوتی ہے۔	مقام درد پر روغن تارپین کی مالش یا رائی کا پلستر لگائیں اور داخلی طور پر مقویات قلب دیں۔
کرورل نیورلجیا۔ ٹانگ کا اندرونی عصبی درد	اعصاب قطن	خراش گردہ، سخت زمین پر چت لیٹنا۔	درد ران ور پنڈلی پر پھیلتا ہے مقام درد ٹھیک عرق النساء کے خلاف یعنی ران پنڈلی اور ٹخنے کے اگلے اور اندرونی جانب اور پشت پاپرانگوٹھے اور برابر کی انگلی ہیں۔	مثل عرق النساء کے علاج کریں۔
درد کمر(کمر اور اس کے اردگرد کے حصے کا عصبی درد	پشت کے زیریں حصے شکم کے سامنے اور آلات خاص کے اعصاب۔	تکان، کمزوری، سردی لگنا، نقرس، وجع المفاصل	پہلے مہرے کے بیرونی کنارے، سرین کے اندر کی طرف نیز اعصاب سرین اور آلات تناسل کے مخرج پر محسوس ہوتا ہے دبانے سے قدرے زیادہ ہو جاتا ہے۔	روغن تارپین سے سینک کرنا مفید ہوتا ہے اور موضع درد اور روغن کچلہ اور مسکنات کا استعمال مفید ہے۔

گردن اور گدی کا عصبی درد	گردن کے اوپر کے چار حسی اعصاب	مہروں کا بوسیدہ ہوجانا' سمیت آتشک وغیرہ	گلے' پشت اور سر گردن پر ہوتا ہے یہ درد نہایت شدید ہوتا ہے سر ہلانا دشوار ہوجاتا ہے۔	مقامی طور پر مسکنات اور مخدارت کا استعمال کریں یا بجلی لگوائیں' آتشک میں پارے کا استعمال کریں۔
گردن اور بغل کا عصبی درد	پشت کے پہلے عصب کی حسی شاخیں	وجع المفاصل' گردن کے مہروں یا غدوں کے امراض گرم سرد ہونا	پشت گردن کے زیریں اور بازو کے اندرونی اور پچھلی طرف اور کبھی انگلیوں تک ہوتا ہے۔	جسمانی اور دماغی محنت سے باز رکھیں حرکت نہ ہونے دیں عضلات پتلے پڑ گئے ہوں تو روغن کچلہ کی مالش کریں۔
پستان کا عصبی درد	پستان کا حسی پٹھا	خراش رحم و خصیۃ الرحم فقرالدم' حیض کی خرابی' اختناق الرحم' ملیریا' تکان ترجگہ میں سونا وغیرہ۔ نوٹ: اکثر عورتوں میں جوانی کی عمر میں ہوا کرتا ہے۔	ایام ماہواری سے قبل پستان کے مختلف مقامات پر دبانے سے درد ہوتا ہے جو شانہ اور بغل سے ہاتھ تک پھیل سکتا ہے گا ہے شدت درد میں قے بھی ہوسکتی ہے یہ مرض عرصہ تک رہتا ہے جس سے سرطان کا شبہ ہوتا ہے۔	موضع درد پر محللات کا باضافہ مرخیات و خفیف مخدرات لیپ کریں بعدہ' جوشاندہ کو کنار وغیرہ سے تکور کرتے رہیں۔

انجام مرض:

اس مرض کا انجام مہلک یا خطرناک نہیں ہوتا البتہ عصبی دورے سالہا سال تک اور بعض اوقات تمام عمر پڑتے رہتے ہیں۔

اصول علاج:

سبب کو معلوم کر کے اسے دور کرنا چاہئے اگر خون میں کسی طرح کی سمیت ہوتو اسے رفع کریں اگر کوئی مرض اس کا موجب ہوتو اسے دور کریں۔

وجع العصب میں درد کو روکنے کی طرف خصوصاً توجہ کرنی چاہیے اس غرض کے لئے عموماً تین تدبیریں مفید ہوتی ہیں 1) ہلکی تلین ہلکی ٹیسوں سے وجع العصب کے اکثر اقسام میں تخفیف ہوجاتی ہے 2) مقام علاج- مقام درد پر سینک کرنا' ٹکور اور مالش کرنا اکثر مفید ہوتا ہے کبھی رائی وغیرہ کے ساتھ آبلہ پیدا کرنے سے بھی فائدہ ہوتا ہے بجلی لگانا بھی اکثر نفع بخش ثابت ہوا ہے مخدر تیلوں کی مالش سے عموماً فوری فائدہ ہے چنانچہ اس غرض کے لئے کافور' ست پودینہ اور ست اجوائن کا مرکب عموماً مستعمل ہے 3) مخدر دواؤں کا داخلی استعمال بھی وقتی طور پر فائدہ کرتا ہے چنانچہ برشعشا' افیون' جوہر افیوز اور اسپرین وغیرہ کا استعمال عموماً مروج ہے مگر مخدر دواؤں کا استعمال آخر میں نقصان رساں ثابت ہوتا ہے۔

وقتی طور پر یہ تخفیف درد کے بعد اصل سبب کے علاج کی طرف توجہ کرنی چاہئے۔

دستور العلاج:

اصل سبب مرض کو معلوم کر کے اس کے مطابق علاج کریں قبض ہو تو اس کو ہر حالت میں رفع کردیں ذیل کے نسخوں میں سے کسی ایک کا مقام درد پر استعمال کریں۔

1) ضماد: جو ہر قسم کے درد عصبی میں نافع ہے صفتہ' افیون' رسوت' کافور' بزرالنج' زعفران' صمغ عربی سب ہم وزن باریک پیس کر اور سفید بیضہ مرغ میں مخلوط کر کے مقام درد پر ضماد کریں۔

2) کافور: ست پودینہ' ست اجوائن' جوہر نوشادر ہر ایک بارہ گرام سب کو بخوبی مخلوط کر کے دھوپ میں رکھ دیں جب تیل کی مانند ہوجائے تو مقام ماؤف پر مالش کریں۔

3) روغن گل آکھ: جو ہر قسم کے درد میں نافع ہے صفتہ: گل آکھ' سورنجان' تلخ' زنجبیل' اجوائن خراسانی ہر ایک بارہ گرام' روغن کنجد دو سو ملی گرام تمام دوائیں روغن کنجد میں ڈال کر جلائیں بعدہ روغن کو صاف کر کے رکھ لیں بوقت ضرورت مقام ماؤف پر مالش کر کے اوپر گرم روئی باندھ دیں۔

4) روغن: جو درد عصبی میں مفید ہے صفتہ' جائفل' قرنفل اور زنجبیل ہر ایک ہم وزن سب کو روغن سیاہ میں جلا کر ان کی مالش کریں۔ داخلی طور پر یہ نسخہ استعمال کرائیں:

نسخہ: حبوب جو درد عصبی خصوصاً عرق النساء میں نافع ہے صفتہ: سورنجاں شیریں' صبر' پوست ہلیلہ زرد' سنائی' تربد سفید' انیسوں' زیرہ سفید' ہر ایک بارہ گرام سب کو کوٹ چھان کر اور گلاب میں گوندھ کر چنے کے برابر گولیاں بنالیں اور رات کو سوتے وقت 5 سے 9 گرام تک گرم پانی کے ساتھ کھلا دیا کریں یہ یہ سفوف استعمال کریں:

سفوف مسکن اوجاع: جو ہر قسم کے ریحی اور عصبی دردوں میں نافع ہے۔ صفتہ: سورنجاں تلخ' اینٹی فائبرین ہر ایک ایک گرام' بیش 3 گرام' سوڈا سیلی سلاس پچیس گرام سب کو باریک پیس کر سفوف بنالیں اور بیس ملی گرام سے ایک گرام تک پانی کے ساتھ استعمال کریں۔ علاوہ ازیں مقام درد پر ربڑ کی بوتل میں گرم پانی ڈال کر اس سے سینک کرنا یا رائی کا پلستر لگا کر آبلہ اٹھانا بھی مفید ہوتا ہے۔

دستور جدید:

1) مقام درد پر جوہر شفا 2 گرام اور روغن درد عصبی بارہ ملی گرام ملا کر مالش کریں۔

2) سفوف مرکب چالیس ملی گرام پانی کے ساتھ کھلائیں۔

3) جب درد کم ہوجائے تو تلیین کے لئے تربد سفوف ایک ماشہ زنجبیل پچاس ملی گرام عصارہ ریوند پانچ ملی گرام پیس کر پانی کے ساتھ کھلائیں۔

علاج ڈاکٹری:

ہدایات مندرجہ علاج طبی پر عمل کریں مقامی طور پر کیمفر اور کلورل ہر دو مساوی الوزن ملا کر ملیں یا لینیمینٹ آف کیمفر یا لینمینٹ ایکوانائٹ یا لینی مینٹ آف پرٹن ٹائن یا اے بی سی لینی مینٹ کی مالش کریں یا بیلاڈونا پلاسٹر لگائیں اور داخلی طور پر سوڈیم سیلی سیٹ دس گرام دو تین مرتبہ یا اسپرین تین گرام سے چھ گرام تک دن میں دو تین بار دیں یا ذیل کے نسخہ جات میں سے کسی ایک کا استعمال کریں۔ نسخہ جو ہر قسم کے عصبی درد میں نافع ہے:

اسپرین	5 گراام
فیناسٹین	5 گرام
کونین سلی سلیٹ	ایک گرام تین سو ملی گرام
کوڈین سلفیٹ	16 ملی گرام

سب کو ایک کیپسول (غلاف دوائیہ) ڈالکر ایسا ایک ایک کیپسول دن میں چار مرتبہ دیں۔

کیپسول (غلاف دوائیہ) گوند یا چاول کے آٹے وغیرہ کا بنایا ہوا ایک غلاف ہوتا ہے۔ جس میں دوا رکھ کر کھلائی جاتی ہے انگریزی دوا فروشوں سے مل جاتا ہے۔ نسخہ جو بعض قسم کے عصبی دردوں میں نافع ہے:

ٹنکچر ایکونائٹ	3 قطرے
ٹنکچر کالچی سائی	5 قطرے
ٹنکچر بیلاڈونا	4 قطرے
ٹنکچر سیمی سی فیوگا	3 قطرے
ایکوا	30 گرام

سب کو بخوبی ملا کر رکھ لیں اور ایسی ایک ایک خوراک قدرے پانی میں ملا کر دن میں دو تین بار دیں۔

غذا و پرہیز: ثقیل، نفاخ اور زیادہ سرد غذاؤں، تمباکو، شراب اور زیادہ چائے سے پرہیز کرنا چاہئے غذا سادہ اور زود ہضم ہونی چاہئے۔

ضعف اعصاب

اردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
عصبی کمزوری	ضعف اعصاب	نیورس تھینیا **Neurasthenia**

تعریف و ماہیت:

یہ ایک مرض ہے جس میں عصبی قوت کم یا زائل ہوجانے سے نظام عصبی کے افعال میں کم وبیش خرابی اور کمزوری آ جاتی ہے۔

یادداشت:

قدیم اطباء نے ضعف اعصاب کوئی خاص مرض قرار نہیں دیا بلکہ امراض دماغی کے ماتحت یا مالیخولیا مراقی وغیرہ کے ضمن میں ہی ان تمام علامات کا ذکر کر دیا ہے جن کو اطباء حال نے ضعف اعصاب (نیورستھینیا) کے نام سے ایک مستقل مرض کا عنوان قرار دیا ہے نیورستھینیا دراصل ایک قدیم یونانی لغت ہے جو نیورون بمعنی اعصاب اور ایس تھینیا بمعنی ضعف سے مرکب ہے اور اس کے لغوی معنی عصبی کمزوری یا ضعف اعصاب کے ہیں۔

اسباب مرض:

اس کا اولین سبب وراثت ہے یعنی ایسے والدین کی اولاد میں اس مرض کی زیادہ استعداد ہوتی ہے جو خود اس مرض میں یا کسی دوسرے عصبی مرض مثلاً جنون، صرع، اختناق الرحم وغیرہ میں مبتلا رہے ہوں اس کے بعد پیدائشی کمزوری اور دماغی، نفسانی یا جسمانی محنت کی زیادتی یا جذباتی ہیجان کے تسلسل سے پیدا ہوئی ہو یا اس کا باعث بعض شدید متعدی امراض مثلاً تپ محرقہ یا نزلہ وبائیہ وغیرہ یا بعض مزمن امراض مثلاً سل، سرطان، آتشک، ذیابیطس اور بدہضمی وغیرہ یا کثرت مجامعت اور جلق وغیرہ سے تحلیل کی زیادتی ہو بعض اوقات منشی اشیاء مثلاً شراب، افیون، چرس، بھنگ، تمباکو وغیرہ اور محرک اشیاء مثلاً چائے، قہوہ اور کوکو وغیرہ کی کثرت بھی اس مرض کو پیدا کر دیتی ہے اسی طرح کوئی شدید عصبی صدمہ جو کسی خوفناک حادثے مثلاً ریلوں وغیرہ کے لڑجانے یا جنگ میں توپوں اور گولیوں وغیرہ کے دھماکے سے پہنچتا ہے وہ بھی اس مرض کو پیدا کر دیتا ہے۔

اقسام مرض:

فی الحقیقت اس مرض کی کوئی خاص قسم نہیں ہے لیکن بعض اطبانے اس کو 1) دماغی 2) نخاعی 3) قلبی اور محرکتہ العروقی 4) معدی معوی 5) جنسی اور 6) ضربی چھ اقسام میں تقسیم کیا ہے۔

علامات مرض:

کمزوری، پست ہمتی، اور چڑچڑاپن اس مرض کی خاص علامات ہیں ان کے علاوہ مریض بالعموم بے خوابی، نہایت درجہ ضعف، اختلاج، دردسر، درد پشت، بدہضمی، بھوک کی کمی، قبض، دماغی پریشانی، بے چینی اور عجیب وغریب توہمات کی شکایات بیان کرتا ہے اگر کثرت جماع یا جلق اس کا باعث ہو تو مریض میں ان حالات کی تمام مخصوص ذہنی علامات پائی جاتی ہیں بعض اوقات مریض میں خون کی کمی، ضعف قلب، خفقان مختلف مقامات پر فرضی یا واقعی دردوں کا ہونا، جسم پر کبھی کبھی چیونٹیاں سی چلنا یا سوئیاں سی چبھنا، کسی کام کو جی نہ چاہنا، مردوں میں درد خصیہ اور عورتوں میں درد خصیۃ الرحم وغیرہ کی علامات بھی پائی جاتی ہیں۔

تشخیص مرض:

ضعف اعصاب کی مالیخولیا مراقی سے تشخیص بہت مشکل ہے بعض اوقات اختناق الرحم بھی اسے تشخیص کرنے کی ضرورت محسوس ہوتی ہے کبھی اس میں اور ہزال النخاع میں بھی امتیاز کرنا پڑتا ہے ہزال النخاع میں گھٹنے کا انعکاسی جھٹکا ہمیشہ مفقود ہوتا ہے مگر ضعف عصبی میں ایسا نہیں ہوتا ضعف عصبی اور صرع خفیف میں بھی تشابہ پایا جاتا ہے صرع خفیف میں عموماً انگلیوں یا پیٹ سے سرسراہٹ شروع ہو کر سر تک پہنچتی ہے جس کے بعد مریض بے ہوش ہو جاتا ہے مگر ضعف عصبی میں اس قسم کی سرسراہٹ محسوس نہیں ہوتی۔

ضعف عصبی، اختناق الرحم اور مالیخولیا مراقی کو ایک دوسرے سے تشخیص کرنے میں دقت محسوس ہوتی ہے۔

	ضعف عصبی	اختناق الرحم	مالیخولیا مراقی
عمر	کسی میں ہوسکتا ہے جوانی میں نسبتاً زیادہ استعداد ہوتی ہے۔	مخصوص علامات پہلی مرتبہ ہمیشہ پچیس سال کی عمر سے پہلے اور بالعموم پندرہ اور بیس کے مابین رونما ہوا کرتی ہیں	تیس سال سے کم عمر میں شاذونادر ہی ہوتا ہے تیس سے پچاس سال تک زیادہ استعداد ہوتی ہیں۔

اسباب	کثرت کار، معدی معوی اور دیگر اسباب کی، ناقص، تغیرات جسمانی گاہے صدمہ	اختناق الرحم کی استعداد رکھنے والی عورتیں تمام عمر اختناقی علامات میں مبتلا ہوسکتی ہیں فوری سبب ہمیشہ کوئی جذباتی ہیجان ہوا کرتا ہے۔	تنہائی اور ہروقت بیٹھے رہنے کی زندگی، مزمن معدی و معوی شکایات۔
طریق پیدائش	بتدریج پیدا ہوتا ہے اور منظم یکساں رفتار رکھتا ہے	بالعموم کسی نہ کسی طرح کے دورے کے ساتھ فوراً رونما ہوتا ہے اس کی علامتیں ساعت بساعت اور روز بروز بدلتی رہتی ہیں	بتدریج پیدا ہوتا ہے اور غیر متعین مدت تک یکساں ہٹیلی رفتار رکھتا ہے۔
علامات ذہنی	ذہن بہت تھک جاتا ہے اور غوروفکر مطالعہ یا کسی اور قسم کا کام کرنے کی قابلیت نہیں رہتی، حافظہ ناقص ہوتا ہے عقل کاروبار کے لئے پریشان رہتی ہے ہروقت تکان رہتی ہے طبیعت چڑچڑی ہوجاتی ہے سستی اور کمزوری پائی جاتی ہے بلکہ گاہے خودکشی کے خیالات آنے لگتے ہیں۔	ذہن ضدی، سریع الاثر اور جذباتی ہوتا ہے طبیعت خوش مزاج اور تفریح طبع کی دلدادہ ہوتی ہیں اور بالعموم سرور رہتی ہے لیکن ہنسی اور آنسو تیزی کے ساتھ یکے بعد دیگرے ظاہر ہوجاتے ہیں بعض اوقات حافظہ اور عقل تیز ہوتی ہے خودکشی کا کوئی میلان نہیں ہوتا۔	خودبینی کی عادت ہوتی ہے ذہن ہروقت اپنے جسمانی افعال پر مرتکز رہتا ہے مریض عادتاً ہروقت اداس رہتا ہے تفریح طبع کا کوئی مذاق نہیں ہوتا وہ غیر مختتمہ طور پر دواؤں اور طبیبوں کو بدلتا رہتا ہے اور ہمیشہ شفایاب ہونے کی کوشش کرتا رہتا ہے۔
جسمانی علامات	مزمن کمزوری اور ذکاوت عصبی مبہم و پریشان دماغی احساسات، تشنج نہیں ہوتا 75 فیصدی مریضوں میں کسی نہ کسی قسم کی معدی و معوی تکلیف ہوتی ہے۔	دوری علامتیں ہوتی ہیں مختلف قسم کے دورے متواتر پڑتے ہیں چہرہ نہایت آسانی کے ساتھ تمتما اٹھتا ہے باؤگولہ اور غشی کے دورے اکثر پڑتے ہیں نصف مریضوں میں قریب قریب تشنجی قسم کے دورے ہوتے ہیں۔	کسی قسم کا کوئی دورہ نہیں پڑتا اس کی رفتار ہمیشہ یکساں رہتی ہے۔
نتائج	طویل مدت تک رہ سکتا ہے لیکن مناسب تدابیر سے مریضوں کی ایک معقول تعداد صحت یاب ہوسکتی ہے۔	شدید علامات فوراً غیر متوقع طور پر غائب ہوجاتی ہیں گو ان میں اکثر لوٹ آنے کی استعداد ہوتی ہے اس لئے عارضی طور پر قابل شفا ہے۔	ایک دفعہ پیدا شدہ صحیح اور اصلی مرض مالیخولیا سے نجات مشکل ہے یہ بڑھتا رہتا ہے اور ناقابل علاج ہے۔

انجام:

مہلک یا خطرناک نہیں ہوتا تاہم شفا بہت کم اور دیر سے ہوتی ہے بعض شدید عصبی مزاج کے مریض دیوانے ہوکر خودکشی

بھی کر لیتے ہیں۔

حفظ ما تقدم:

عصبی مزاج کے اشخاص کی پرورش اور تعلیم و تربیب میں خاص توجہ اور احتیاط برتنی چاہئے اور ان کی صحت و خوشنودی مزاج کا ہمیشہ خیال رکھنا چاہئے اس میں زندگی باقاعدہ اور اعتدال کے ساتھ بسر کرنی چاہئے زیادہ دماغی اور جسمانی محنت اور ہر قسم کے رنج و فکر اور غم و غصہ سے بچنا چاہئے محرکات کے استعمال سے قطعی پرہیز کرنا چاہئے قبض کبھی نہیں ہونے دینا چاہئے۔

اصول علاج:

علاج شروع کرنے سے پہلے مریض کی داستان کو (جو بدقسمتی سے اکثر نہایت طویل اور صبر آزما ہوتی ہے) پوری توجہ اور دلچسپی سے سنیں ورنہ مریض بدظن ہو کر علاج سے ہی دست بردار ہو جاتا ہے اس کے بعد نہایت کوشش سے مرض کے سبب کو معلوم کر کے اسے دور کریں اگر ضعف دماغ سے ہو تو مقوی دماغ دوائیں دیں اگر اس کا سبب معدہ اور آنتوں کی خرابی ہو اور مریض بدہضمی یا دائمی قبض یا دونوں کی شکایت کرے تو ان کو دور کرنا چاہئے اگر اس کا سبب جریان، احتلام، جلق، کثرت جماع، حیض کی خرابی، سیلان الرحم، دانتوں یا آنکھوں کی خرابی ہو تو ان کا علاج کریں اور اگر کثرت مشاغل و افکار کی وجہ سے ضعف عصبی لاحق ہو تو ان کے متعلق تدبیر اختیار کرنی چاہئے۔

سبب کے علاج کے ساتھ مقوی اعصاب و دماغ ادویہ و تدابیر کا اختیار کرنا بھی ضروری ہے محنت طلب مشاغل کی کمی، پہاڑوں اور سمندروں کی سیر، دلکش نغموں کا سننا اور سینما وغیرہ کا دیکھنا اس میں اکثر مفید ہوتا ہے اس امر کی بھی کوشش کرنی چاہئے کہ مریض کو مصروفیتیں اس طرح کی ہوں کہ وہ تکان محسوس نہ کرے اور ساتھ ہی کسی نہ کسی شکل میں مصروف رہے تاکہ وہم و فکر میں مبتلا نہ ہو۔

ضعف عصبی کے مریض کے لئے روزانہ صبح کو ڈمبلوں کے ساتھ ورزش کرنا سرسبز باغوں اور کھلی ہوا میں سیر کرنا اور بالخصوص گالف کھیلنا یا کھلی ہوا میں آرام کرنا نہایت مفید ہے اس سے قوی اور شدید ورزشیں نیز فکر و پریشانی اس مرض کے لئے سخت مضر ہیں ایسے مریضوں کو جو معاش سے مجبور ہونے کی وجہ سے کاروبار نہ چھوڑ سکیں کام چھوڑنے کی ہدایت ہرگز نہ کریں البتہ ایسے مریضوں کو چاہئے کہ وہ جس قدر زیادہ سے زیادہ ممکن ہو سکے آرام کریں اور اپنے روزمرہ کے کاموں کے علاوہ خواہ مخواہ حد سے زیادہ محنت نہ کیا کریں۔

اگر اعصاب میں اشتعال زیادہ ہو درد سر اور بے خوابی ہو یا مریض کو آوازیں بری معلوم ہوتی ہوں تو اس کو کسی پرسکون جگہ پر رکھیں جہاں تک ممکن ہو عیادت کرنے والے دوستوں کے خطوط اور ذاتی ملاقاتوں سے بچائیں لیکن ایسی سختی نہ کریں کہ وہ اپنے آپ کو قیدی یا پابند سمجھنے لگے بہر حال مریض کو ہر قسم کے ہجوم میں جانے سے روکیں مرض کی شدید حالتوں میں اگر ضرورت ہو تو اسے کامل طور پر بستر میں آرام کرائیں ورنہ صبح و شام سوار ہو کر سیر کرنے کی اجازت دی جا سکتی ہے اسی طرح مریض کو ہر قسم کے متحرک جذبات امور اور اسباب سے بچانا چاہئے۔ نصف گھنٹے سے ایک گھنٹے کے وقفہ تک کسی خاص ماہر سے کرائی جائے مگر مالش غذا کے فوراً بعد یا پہلے نہیں کرانی چاہئے بلکہ دونوں غذاؤں کے اور ناشتے کے مابین کے اوقات میں کرانی چاہئے مالش کے بعد مریض کو تھوڑی دیر کے لئے سو جانا یا بالکل آرام کرنا چاہئے اس کے بعد مریض برداشت کر سکے تو بجلی لگوائیں غذا کی طرف خصوصیت کے ساتھ توجہ دیں بے خوابی ہو تو اسے دواؤں کے بجائے مناسب تدابیر سے رفع کریں ترکی گرم حمام ایسے مریضوں کے لئے اکثر مفید ہوتا ہے۔

دستور العلاج:

اگر قلب و دماغ کی کمزوری سے ضعف اعصاب ہو تو کشتہ مرجان بیس ملی گرام' خمیرہ گاؤزبان بارہ گرام میں ملا کر عرق گاؤزبان 150 ملی لیٹر کے ساتھ صبح و شام کھلائیں اگر زیادہ تقویت کی ضرورت ہو تو صبح کشتہ مرجان جواہر والا دس ملی گرام' خمیرہ گاؤزبان عنبری جواہر والا 5 گرام میں اور شام کو کشتہ طلا ایک ملی گرام' خمیرہ ابریشم حکیم ارشد والا 5 گرام میں ملا کر استعمال کرائیں اگر معدہ کے خلل سے ہو تو رفع قبض و اصلاح ہضم کے لئے صبح و شام خبث الحدید دس ملی گرام' جوارش جالینوس 7 گرام میں ملا کر شیرہ بادیان' شیرہ انیسون' شیرہ تخم کشوث ہر ایک 5 گرام' گل قند پچیس گرام کے ساتھ استعمال کریں اور سوتے وقت اطریفل ملین 5 گرام کھلائیں اگر اس کا سبب جریان و احتلام ہو تو کشتہ قلعی دو گرام' کشتہ اسرب دو رتی' معجون کلاں 7 گرام میں ملا کر اور دوسرے وقت کشتہ فولاد بیس ملی گرام' دوا ڈپٹی صاحب دس ملی گرام میں ملا کر کھلائیں اگر جلق و ذکاوت اعصاب کی وجہ سے ضعف ہو تو صبح حب مومیائی 2 عدد کے ساتھ کتیرا تین گرام' شیر گاؤ پاؤ بھر میں جوش دے کر سبوس اسپغول 7 گرام چھڑک کر استعمال کرائیں اور کشتہ اسرب ایک رتی' کشتہ قلعی دس ملی گرام' لبوب کبیر 7 گرام میں ملا کر شیر گاؤ کے ساتھ استعمال کرائیں نیز افیون کو روغن گاؤ میں ملا کر عضو مخصوص اور خصیوں کی مالش کرائیں اگر یہ مرض آنکھوں کی وجہ سے ہو تو عینک لگوائیں اور اطریفل کشنیزی 7 گرام صبح اور اطریفل زمانی بارہ گرام رات کو کھلائیں اگر اس کی وجہ دانتوں کی خرابی ہو تو ان کا علاج کریں اگر اس کا سبب نسوانی شکایت ہو تو اس کا علاج کریں اگر جسم میں کسی قسم کا تعدیہ جراثیمی ہو تو اس کا علاج کریں۔

دستور جدید:

کشتہ فولاد 4 ملی گرام' جوارش جالینوس 7 گرام کے ساتھ صبح و شام دیں خصوصاً جب ضعف معدہ کی شکایت ہو اکثر حالات میں کشتہ طلاء ایک ملی گرام' خمیرہ گاؤزبان عنبری جواہر والا 5 گرام میں ملا کر عرق عنبر ساٹھ ملی گرام کے ساتھ دینا مفید ہوتا ہے اگر ضعف عصبی کے ساتھ ضعف جنسی بھی ہو تو کشتہ طلاء ایک ملی گرام لبوب بارد سات گرام میں ملا کر شیرہ گاؤ250 ملی لیٹر کے ہمراہ کھلائیں ضعف اعصاب کے ساتھ ضعف اعضائے رئیسہ ہو تو ماء الذہب 5 قطرہ' ماء اللحم عنبری ساٹھ ملی لیٹر میں ملا کر صبح و شام دیں اس سے بہت فائدہ ہوتا ہے۔

منتخب مجربات و مرکبات:

حب اذراقی: اعصاب میں طاقت بخشتی ہے تحریک پیدا کرتی ہے معدے اور آنتوں کی حرکت کو تیز کرتی اور بلغمی امراض کو نافع ہے کچلا مدبر بارہ گرام' فلفل سیاہ' دار فلفل ہر ایک 6 گرام عرق اجوائن میں حبوب بقدر نخود بنائیں گولی تازہ پانی سے کھائیں۔

حب کچلا: دارچینی' جاوتری' جائفل' عود صلیب اور زنفل ہر ایک بارہ گرام' کچلا مدبر پچیس گرام' عرق اجوائن میں حبوب نخودی بنائیں 2 گولی تازہ پانی سے کھلائیں۔

حب مقوی جدید: اعصاب کو قوت پہنچاتی ہیں' مقوی باہ و اعضاء رئیسہ ہیں۔ صفتہ' مشک خالص' مصطگی رومی' قرنفل ہر ایک ایک گرام' عنبر اشہب دو گرام' خصیۃ الثعلب دو گرام' خولنجان 4 گرام' پیر مایہ شتر اعرابی 3 گرام' ایکسٹریکٹ امیانہ 2 گرام' ایکسٹریکٹ نکسوامیکا 4 گرام' فیرئی فاسفاس 9 گرام' ایسڈ آرسنک پچاس ملی گرام' روغن بلسان 4 گرام' عنبر کو روغن بلسان میں پگھلائیں کوٹنے والی دواؤں کو کوٹ کر سب کو ایک جان کرلیں اور 280 گولیاں بنالیں دو یا تین گولیاں دن میں دو تین مرتبہ ہمراہ شیر گاؤ استعمال کریں۔

علاج ڈاکٹری:

ہدایات مندرجہ علاج طبی کو پیش نظر رکھیں اور سیرپ گلیسروفاسفیٹس کمپونڈ، فیلوز سیرپ یا ایسٹن سیرپ وغیرہ استعمال کرائیں یا ذیل کے نسخوں میں سے کسی ایک کا استعمال کرائیں:

ٹنکچر ویلرینی ایمونیٹی	16 گرام
ٹنکچر سمبوبس	08 گرام
سپرٹ کلوروفارمائی	06 گرام
ایکوا	250 ملی لیٹر

سب کو بخوبی ملا کر رکھیں اور اس کے آٹھویں حصے کے برابر دن میں دو یا تین مرتبہ استعمال کرائیں۔

زنک فاسفائڈ	ایک گرام تین سو ملی گرام
زنک برومائیڈ	23 گرام
زنک ویلیرے ینٹ	23 گرام

سب کو بخوبی ملا کر 30 گولیاں بنالیں اور ایسی ایک ایک گولی دن میں دومرتبہ استعمال کریں۔

عصبی کمزوری اور کمی خون میں نافع ہے:

سوڈیائی آرسی نیٹس	32 ملی گرام
فیرائی ایٹ ایمونیا سٹریٹس	75 گرام
سپرٹ ایمونیا ایرومیٹکس	08 گرام
ایکوا	250 ملی لیٹر

سب کو بخوبی ملا کر رکھ لیں اور اس میں سے ایک چمچہ چائے، تھوڑے سے پانی میں ملا کر دن میں تین مرتبہ بعد از غذا استعمال کریں نروگر کا استعمال بھی مفید ہے۔

غذا: پرندوں، دنبے یا بکری کا گوشت، کلہ پائچہ، گیہوں کی موٹی روٹی، چاول، آش جو، بادام وغیرہ، مغزیات، مچھلی، ٹماٹر، پالک وغیرہ، زود ہضم سبزیاں، دودھ، مکھن، غذا سے پہلے اور بعد میں کم از کم ایک گھنٹہ بالکل آرام کریں۔

پرہیز: سخت گوشت، آلو، گوبھی، بینگن، چقندر اور مٹھائیوں سے پرہیز کرائیں۔

عصبی امراض کے لئے خصوصی مجربات

عصبی امراض کے لئے مختلف مطبوں کے مجرب نسخے درج کئے جارہے ہیں تاکہ اطباء کرام اس سے فائدہ اٹھاسکیں۔

مطب شریفی خاندان (مسیح الملک حکیم اجمل خاں):

مالیخولیائے تبخیر: آملہ خشک، کشنیز خشک، برادہ صندل ہرایک تین گرام رات کو گرم پانی میں بھگو کر صبح اس کا زلال لیں اور چینی پچیس گرام ملا کر اور تخم ریحان 7 گرام چھڑک کر پئیں۔

مالیخولیائے مراقی و ریاح غلیظہ: بادیان، افتیمون، صعتر، مصطگی، دانہ الائچی خورد، عود غرقی ہرایک تین گرام کوٹ کر سفوف بنائیں اور ایک گرام گل قند پچاس گرام میں ملا کر کھلائیں۔

مطب عزیزی (افسر الاطبا حکیم عبدالعزیز بانی تکمیل الطب کالج لکھنؤ):

مالیخولیائے سوداوی: خمیرہ گاؤزبان عنبری بارہ گرام پہلے کھلائیں اس کے بعد گل گاؤزبان تین گرام گل سیوتی گل لیموں ہرایک 5 گرام' تراشہ گزر مقشر بارہ گرام سب کو عرق گاؤزبان میں بھگو کر صاف کر کے شربت انار شیریں پچیس ملی لیٹر میں ملا کر پئیں۔

مطب سلیمی (حکیم مفتی سلیم اللہ مرحوم لاہور):

مالیخولیائے بلغمی: گلو خشک' عنب الثعلب' بیخ بادیان' اسطوخودوس' ابریشم مقرض ہرایک تین گرام بیخ کاسنی 6 گرام بنفشہ 7 گرام سب کو پانی میں جوش دے کر صاف کر کے شربت بنفشہ چھتیس ملی لیٹر ملا کر پلائیں۔

مطب قرشی / صبح وشام (شفاء الملک حکیم محمد حسن قرشی):

جدوار' عود صلیب بیس ملی گرام خمیرہ ابریشم جواہر والا 6 گرام کھائیں۔ بعد از غذا جوارش معدی مرجان والی 6 گرام' بوقت خواب' حب مقوی اعصاب ایک عدد استعمال کرائیں۔

امراض چشم

اُردو نام	طبّی نام	ڈاکٹری نام
آنکھوں کی بیماریاں	امراض العین	ڈیزیز آف دی آئی Diseases of the Eye

تشریح العین

آنکھ	عین چشم	آئی Eye

آنکھ قوت بصارت (بینائی) کا خاص آلہ ہے اس کے ذریعے انسان تمام چیزوں کو دیکھتا ہے جسم کے بہت سے دیگر اعضاء کی طرح آنکھیں دو ہیں جو پیشانی سے نیچے ناک کے بانسے کی دونوں جانب چشم خانوں کے اندر اپنے متعلقات' مخصوص عضلات اعضاء دمع بھوں' پلکوں اور پپوٹوں کی وجہ سے محفوظ ہیں۔

یادداشت:

آنکھ کا اطلاق بعض اوقات آنکھ اور اس کے متعلقات پر اور بعض اوقات صرف ڈھیلے (کرہ چشم' مقلہ آئی بال) پر ہوتا ہے چونکہ دونوں طرف کی آنکھیں تشریح اور افعال کے لحاظ سے یکساں ہوتی ہیں اس لئے دونوں آنکھوں کا بیان ذیل میں بطور واحد کیا جاتا ہے۔

کرۂ چشم

آنکھ کا ڈھیلا	مقلہ	آئی بال Eye Ball

آنکھ کا ڈھیلا گول شکل کا ہوتا ہے لیکن اس کا آڑا قطر آمنے سامنے کے لمبے قطر سے تقریباً ایک دو خط لمبا ہوتا ہے چنانچہ آڑا قطر بالغوں میں تقریباً ایک انچ اور سیدھا قطر ایک انچ سے صرف ایک دو خط کم ہوتا ہے یہ سامنے کی طرف سے کھلا ہوا اور پیچھے کی طرف سے چشم خانہ سے اندر کی چربی سے ملحق ہوتا ہے لیکن اس کے اور چربی کے درمیان ایک ایک آبی قسم کی جھلی حائل ہوتی ہے جس کا ایک پرت کرہ چشم کی پچھلی سطح پر اور ایک چربی کی اندرونی سطح پر استر کرتا ہے جس سے جھلی کی ایک،

تھیلی سی بن جاتی ہے اس تھیلی کا جوف دماغ کے بطون کا ذبہ سے تعلق رکھتا ہے یہ جھلی پیچھے آنکھ کے عصبہ مجوفہ سے ملی رہتی ہے سامنے کی طرف سے اس کو آنکھ کے عضلات چھید کر کے بیرونی سخت پردے پر ختم ہوتے ہیں ان میں سے کچھ ریشے نکل کر چشم خانہ کی غشاء عظمی سے لگے رہتے اور کرہ چشم کو سنبھالے رکھتے ہیں اس لئے اس جھلی کو معلق مقلہ بھی کہتے ہیں۔

کرہ چشم متعدد پردوں اور تین رطوبتوں سے مل کر بنا ہوا ہے عصبہ مجوفہ یا باصرہ اس کو پچھلی طرف کے وسط سے ایک خط اندر کی طرف چھید کر اس کے اندر داخل ہوتا ہے اور پھیل کر اس ۔کے سب سے اندر کا احساس پردہ (طبقہ شبکیہ) بناتا ہے۔

آنکھ کے پردے

آنکھ کے پردے فی الحقیقت تین ہیں:

1) طبقہ صلبیہ 2) طبقہ مشیمیہ 3) طبقہ شبکیہ

یادداشت:

بعض متشرقین پہلے دو پردوں کے سامنے حصوں کو بالترتیب طبقہ قرنیہ اور طبقہ عنبیہ سے نامزد کر کے پانچ پردے شمار کرتے ہیں بعض نے صبقہ ملتحمہ کو بھی آنکھ کے اصلی پردوں میں شمار کر کے کل چھ پردے قرار دئے ہیں اور بعض قدیم یونانی اطباء رطوبت جلیدیہ کے اوپر استر کرنے والی باریک جھلی کو طبقہ عنکبوتیہ کے نام سے علیحدہ پردہ شمار کرتے تھے اور اس طرح ان کے نزدیک آنکھ کے کل سات پردے تھے۔

طبقہ صلبیہ

سخت پردہ	طبقہ سمبیہ	سکلرا ٹیکا Sclerotica

یہ ایک سخت اور مضبوط پردہ ہے جو فی الحقیقت دماغ کی ام غلیظ سے ہی بنا ہوا ہے اس کے پچھلے 5/6 حصے کا رنگ سفید اور مکدر ہوا ہے اور اس کا اگلا 1/6 حصہ شیشے کی مانند بالکل شفاف ہوتا ہے اور طبقہ قرنیہ کہلاتا ہے اس کے اگلے حصے سے پچھلا حصہ زیادہ دبیز ہوتا ہے اس کی ساخت ریشہ دار اور بیرونی سطح چکنی ہوتی ہے سامنے کی طرف ان مقامات کے سوا جہاں آنکھ کے عضلات اس کے ساتھ لگے رہتے ہیں باقی حصص پر طبقہ ملتحمہ سے ملفوف ہوتا ہے جو پلکوں کے مقام پر لوٹ کر پلکوں کی اندرونی سطح پر استر کرتا ہے پچھلی جانب ایک بڑے بڑے سوراخ کے راستے سے عصبہ باصرہ کے اندر داخل ہوتا ہے اس کے اردگرد اور بھی بہت سے چھوٹے چھوٹے سوراخ ہوتے ہیں جن کے راستہ سے باریک باریک رگیں داخل ہوتی ہیں اس سوراخ دار مقام کو صحیفہ شقوبہ کہتے ہیں۔

طبقہ قرنیہ

شفاف پردہ	طبقہ قرنیہ	کارنیا Cornea

یہ درحقیقت طبقہ صلبیہ کا ہی سامنے کا 1/6 حصہ ہے اس پردے کے سینگ کی مانند مختلف پرت ہوتے ہیں (قرن بمعنی سینگ) اس کا آڑا قطرہ عمومی قطر سے کسی قدر زیادہ ہوتا ہے اس کا ابھار مختلف انسانوں اور مختلف عمروں میں مختلف ہوتا ہے اس کے ابھار کی کمی بیشی سے بینائی کی قوت میں بھی کمی بیشی ہوتی ہے اس کے اندر رگیں نہیں ہوتیں۔

طبقہ ملتحمہ

آنکھ کی جھلی	طبقہ ملتحمہ	Conjunctivaکنجکٹوا

چونکہ یہ طبقہ صرف کرہ چشم کے اگلے نصف اور پپوٹے کے زیریں سطح پر استر کرتا ہے اس لئے بعض اسے آنکھ کے پردوں میں نہیں بلکہ آنکھ کے متعلقات میں شامل کرتے ہیں۔

یادداشت:

اس کو طبقہ ملتحمہ (ملانے والا) اس لئے کہتے ہیں کہ یہ آنکھ کے ڈھیلے کو پلکوں اور عضلات وغیرہ سے ملاتا ہے۔
یہ مخاطی جھلی کا بنا ہوا ہوتا ہے اس کا جو حصہ پلکوں کے نیچے استر کرتا ہے 1) جزجفنی اور جو حصہ کرہ چشم کے اگلے حصے کو ملفوف کرتا ہے 2) جزعینی کہلاتا ہے جزجفنی دبیز اور خونی رگوں سے پر ہوتا ہے اس کے اوپر چھوٹے چھوٹے ابھرے ہوئے دانے ہوتے ہیں جو متورم ہو کر گکرے کہلاتے ہیں اعضاء دمعہ کے ساتھ بھی اس کا اتصال ہوتا ہے جزعینی پتلا اور شفاف ہوتا ہے اور آنکھ کے طبقہ صلبیہ کے اگلے حصے پر ڈھیلے طور پر اتصال رکھتا ہے اس میں عطلے اور رگیں وغیرہ نہیں ہوتیں قرنیہ پر یہ اور بھی باریک اور شفاف تر ہو کر اچھی طرح چسپاں رہتا ہے۔ مرض سل میں اس کے اندر بہت سے خونی رگیں پیدا ہو جاتی ہیں جس جگہ جزجفنی، جزعینی سے متصل ہوتا ہے وہاں بہت سی لعابی گلٹیاں ہوتی ہیں تاکہ یہ آپس میں چپک نہ سکیں۔

طبقہ مشیمیہ

عروقی پردہ	طبقہ مشیمیہ	Choriod کورائیڈ

یہ عروقی پردہ ہے جو طبقہ صلبیہ اور طبقہ شبکیہ کے درمیان واقع ہے چونکہ اس مشیمہ کی طرح عروقی بہت کثرت سے ہوتی ہیں اس لئے اس کو طبقہ مشیمیہ کہتے ہیں یہ درحقیقت دماغ کی ام رقیق کا بڑھاؤ ہے جو عصبہ مجوفہ کے اوپر لپٹ کر آنکھ میں آتا اور وہاں پھیل جاتا ہے یہ بھی بہ نسبت آگے کے پچھلی جانب قدرے موٹا ہوتا ہے اور سامنے کی طرح طبقہ صلبیہ اور قرنیہ کے مقام اتصال پر نیڑھا ہو کر تقریباً اسی نوکدار سلوٹوں کی شکل اختیار کر کے طبقہ عنبیہ میں ختم ہوتا ہے ان سلوٹوں کو زوائد ہدبیہ یا خمل کہتے ہیں اس کی بیرونی سطح کھردری ہو کر خلوی ساخت کے ایک عنکبوتی پرت کے ذریعے طبقہ صلبیہ کی اندرونی سطح سے چسپاں رہتی ہے اور اندرونی سطح جو نہایت سیاہ رنگ کی نظر آتی ہے طبقہ شبکیہ کے ساتھ لگی رہتی ہے یہ دو پرتوں سے مرکب ہو جاتا ہے بیرونی پرت پھر اندرونی اور بیرونی دو حصوں سے مرکب ہوتا ہے بیرونی حصے میں بڑی بڑی رگوں اور اندرونی حصے میں یہ عروق شعریہ کا جال ہوتا ہے اندرونی پرت نازک اور سیاہی مائل رنگ کا ہوتا ہے بیرونی پرت سے آنکھ کے اجزاء کی پرورش ہوتی ہے اور اندرونی پرت اپنی سیاہی مائل رنگت کی وجہ سے بیرونی روشنی کی شعاعوں کو جذب کر کے آنکھ کی اندرونی روشنی میں اعتدال پیدا کر دیتا ہے جب اس کی سیاہی کم یا مفقود ہو جاتی ہے تو انسان روشنی میں نہیں دیکھ سکتا اس مرض کو جہر یعنی روز کوری کہا جاتا ہے اس کے مقام اختتام پر یعنی زوائد ہدبیہ پر ایک نازک اور باریک سا عضلہ لگا رہتا ہے جس کو عضو مدبیر کہتے ہیں یہ عضلہ آنکھ کی پتلی کی پھیلانے اور سکیڑنے میں کام آتا ہے جس سے آنکھ دور و نزدیک کی اشیاء کو دیکھنے کے لئے موزونیت حاصل کرتی ہے جب بڑھاپے میں اس عضلہ کے سکڑنے کی قوت کم ہو جاتی ہے تو انسان نزدیک کی چیزوں کو ٹھیک طرح سے نہیں دیکھ سکتا اس کو بصر الشیوخ (پریس بائی یوپیا) کہتے ہیں اس طبقے کے ماؤف ہو جانے سے طبقہ شبکیہ بھی کسی قدر متاثر ہوتا ہے جس سے بصارت میں کم و بیش نقص پیدا ہو جاتا ہے خصوصاً جب کہ اس کا مقام ماؤف طبقہ شبکیہ کے زرد نقطے کے قریب ہو۔

طبقہ عنبیہ

انگوری پردہ	طبقہ عنبیہ	آئرس Iris

یہ فی الحقیقت طبقہ مشیمیہ کا ہی سامنے کا ہی 1/6 حصہ ہے اس کو عنبیہ (عنب انگور) اس لئے کہتے ہیں کہ اس کے وسط میں قدرے اندرونی جانب ایک ایسا گول سا سوراخ ہوتا ہے جیسا کہ خوشہ سے توڑنے کے بعد انگور میں دکھائی دیتا ہے اس سوراخ کو ثقبہ عنبیہ یا حدقہ (مردمک پتلی) کہتے ہیں اس کے ذریعے روشنی اور دکھائی دینے والی چیز کا عکس آنکھ میں پہنچتا ہے پتلی جنین میں ایک نازک شفاف جھلی (غشاء حدقی) کے ذریعے بند رہتی ہے جو ساتویں آٹھویں مہینے جذب و تحلیل ہوجاتی ہے اگر یہ دائمی رہ جائے تو انسان پیدائشی نابینا ہوتا ہے یہ پردہ مختلف انسانوں میں مختلف رنگ کا ہوتا ہے کسی میں سیاہ' کسی میں نیلا' کسی میں آسمانی' کسی میں انگور کی مانند زردی مائل یا قوس وقزح کے رنگ کا یہ رطوبت بیضہ میں قرنیہ کے پیچھے اور رطوبت جلیدیہ کے سامنے مائل ہے اس کی اگلی اور پچھلی سطحیں چپٹی ہیں اگلی سطح قرنیہ اور پچھلی زوائد ہدبیہ یا خمل اور رطوبت جلیدیہ کی طرف مائل ہوتی ہے اور رباط ہدبی کے ذریعے طبقہ قرنیہ سے ملی ہوئی ہے پچھلی سطح میں گہرے ارغوانی رنگ کا رنگین مادہ پایا جاتا ہے۔

طبقہ شبکیہ

جالدار پردہ	طبقہ شبکیہ	ریٹینا Retina

یہ آنکھ کا سب سے اندرونی اور حساس پردہ ہے اور جیسا کہ اوپر بتایا جاچکا ہے فی الحقیقت عصبہ مجوفہ ہی پھیل کر طبقہ شبکیہ بن جاتا ہے اس کی بیرونی سطح طبقہ مشیمیہ اور اندرونی سطح رطوبت زجاجیہ سے ملی ہوئی ہوتی ہے اس کی بھی پچھلی سطح نسبتاً زیادہ موٹی ہوتی ہے عصبہ مجوفہ کا مدخل اس کی پچھلی جانب تقریباً وسط میں نظر آتا ہے اس کے اردگرد ایک بیضوی شکل کی سفید سطح نظر آتی ہے جس کو قرص بصری یا تاریک نقطہ (بلائنڈ سپاٹ) کہتے ہیں کیونکہ اس مقام پر روشنی کا کچھ اثر نہیں ہوتا اس پردے کے عین درمیان ایک زرد نقطہ (ییلو سپاٹ) ہوتا ہے جہاں بصارت نہایت تیز ہوتی ہے یعنی یہ حصہ روشنی کو بہت جلد اور پردہ شبکیہ کے باقی تمام حصص سے زیادہ محسوس کرتا ہے سامنے کی طرف یہ پردہ عضلہ ہدبیہ تک پھیلتا ہے جہاں اس کے سامنے کا سرا دندانہ دار ہوجاتا ہے اور حاذ سنسز کہلاتا ہے زندگی میں یہ پردہ شفاف اور گلابی رنگ کا ہوتا ہے لیکن مرنے کے بعد دھندلا تاریک اور سرخی مائل رنگ کا ہوجاتا ہے اس پردے کی ساخت میں دس حصے یا تہیں ہوتی ہیں 1) رنگین 2) عمودی کیسوں کا 3) برونی نواتی 4) بیرونی جالدار 5) افقی کیسوں کا 6) اندرونی 7) بے شاخ کیسوں کا 8) بیرونی جالدار 9) گرہ دار کیسوں کا 10) عصبی ریشوں کا ان میں عمودی اور عصبی ریشوں کے حصے سب سے اہم ہیں عمودی طبقے سے روشنی تاریکی اور مختلف رنگوں کا احساس ہوتا ہے اور عصبی ریشوں کے حصے سے حس بصری کا احساس دماغ تک پہنچتا ہے۔

رطوبات چشم

رطوبت بیضیہ

آبی رطوبت	رطوبت مائیہ، رطوبت بیضیہ	ایکوئس ہیومر Aqueous Humour

یہ پانی یا انڈے کی سفیدی کی مانند ایک پتلی اور شفاف رطوبت ہے جو طبقہ قرنیہ کے پیچھے اور رطوبت جلیدیہ (آنکھ کے موتی) کے سامنے ہوتی ہے طبقہ عنبیہ اس کے درمیان میں حائل ہے جو اس کو دو حصوں میں تقسیم کردیتا ہے اگلے حصے کے جوف کو خزانہ یا حجرہ مقدمہ (ان ٹریئر چیمبر) کہتے ہیں اور پچھلے حصے کے جوف کو خزانہ یا حجہ موخرہ (پوسٹیریئر چیمبر) یہ رطوبت آنکھ کی دوسری رطوبتوں کی نسبت کم یعنی صرف دو تین قطرے اور کیفیت میں کھاری ہوتی ہے۔

رطوبت جلیدیہ

آنکھ کا موتی	رطوبت جلیدیہ یا عدسیہ	کرسٹے لائن لینز Crystaline Lens

یہ اولے (جلید اولا) یا مسور (عدس مسور) کی مانند محدب الطرفین اور بلور کی مانند شفاف، چمکدار رطوبت ہے جو رطوبت بیضہ کے پیچھے اور رطوبت زجاجیہ کے سامنے ایک حبابی جھلی (جس کو بعض اطباء قدیم طبقہ عنکبوتیہ بھی کہتے ہیں) کے خلاف میں ملفوف ہے یہ غلاف ایک بندھن (رباط معلق، سس پنسری لیگمنٹ) کے ذریعے آنکھ کے دوسرے پردوں سے ملا رہتا ہے اور اس کے ذریعے رطوبت مذکور اپنی جگہ پر قائم ہے رطوبت طبقہ شبکیہ کے بعد آنکھ کے تمام اعضاء میں سب سے زیادہ اہم ہے یہ روشنی کی شعاعوں کو اکٹھا کر کے آنکھ میں پہنچاتی اور ان کو طبقہ شبکیہ کے مخصوص مرکز پر ڈالتی ہے اس رطوبت کے مکدر ہوجانے سے موتیا بند ہوتا ہے۔ جوانی میں یہ نہایت شفاف اور سخت ہوتی ہے لیکن بڑھاپے میں میلی اور شکل میں چپٹی سی ہوجاتی ہے۔

رطوبت زجاجیہ

کانچ کی سی رطوبت	رطوبت زجاجیہ	وٹرس ہیومر Viterous Humour

یہ پگھلی ہوئی کانچ (زجاج کانچ کی مانند شفاف، گاڑھی لیسدار رطوبت ہے مقدار میں دوسری دونوں رطوبتوں سے بہت زیادہ ہوتی ہے کرہ چشم کا پچھلا 4/5 حصہ اسی سے بھرتا ہے یہ رطوبت جلیدیہ کے پیچھے اور طبقہ شبکیہ کے اندر ایک شفاف جھلی (قرام زجاجیہ) میں ملفوف رہتی ہے اس کے سامنے رطوبت جلیدیہ کے لئے ایک گڑھا سا پایا جاتا ہے اس سے آنکھ کا ڈھیلا بنتا ہے چنانچہ اگر یہ کسی وجہ سے نکل جائے تو آنکھ بیٹھ جاتی ہے اس کے علاوہ یہ دیکھی ہوئی چیزوں کے عکس کو جمع کرنے میں بھی کارآمد ہے چنانچہ کوئی ایسی چیز جو اس رطوبت میں مداخلت کرتی ہے وہ آنکھ کی بصارت کو بھی کم و بیش خراب کردیتی ہے بعض اوقات اس کے مجاور پردوں کے التہاب وغیرہ کی وجہ سے اس کی غلظت کم ہوکر یہ جذب ہوجاتی ہے جس سے آنکھ بیٹھ جاتی ہے اور مریض نابینا ہوجاتا ہے۔

ملحقات چشم

ان میں آنکھ کے مخصوص عضلات آنسوؤں کے آلات (آنسوؤں کی تھیلی، نالی اور گلٹی وغیرہ، پلکیں، پپوٹے اور بھویں

شامل ہیں۔

عضلات چشم/ آنکھ کے عضلات

آنکھ کے عضلات سات ہیں جن میں سے ایک بالائی پپوٹے کو اٹھا کر آنکھ کو کھولنے اور بند کرنے کا کام کرتا ہے اور دوسرے چھ خاص آنکھ سے متعلق ہیں اور آنکھ کو حرکت دیتے ہیں ان میں سے ایک آنکھ کے ڈھیلے کے اوپر، ایک نیچے ایک دائیں اور ایک بائیں ہوتا ہے اور دو ترچھے آکر آنکھ کے ڈھیلے پر لگتے ہیں اور آنکھ کو مدور حرکت دیتے ہیں۔

آلات اشک' اعضاء دمعہ

آنسوؤں کو پیدا کرنے والے آلات چار ہیں:

1) آنسوؤں کی گلٹی 2) آنسوؤں کی نالی 3) آنسوؤں کی تھیلی * 4) ناک کی نالی

1) آنسوؤں کی گلٹی: غدہ دمع: لیکریمل گلینڈ (Lacrymal Gland) ایک بیضوی گلٹی ہے جس کا حجم بادام جتنا ہے یہ آنکھ کے اوپر اور چشم خانوں کے بیرونی کو یہ والے نشیب میں ہوتی ہے اس کی سات نالیاں ہیں جن سے رطوبت رستی رہتی ہے یہ رطوبت آنکھ کو تر رکھتی ہے اور رگڑ سے بچاتی ہے جب اس گلٹی کو کوئی عضوی یا غیر عضوی تحریک ہوتی ہے تو رطوبت زیادہ رستی ہے اور آنسو بہنے لگتے ہیں۔

2) آنسوؤں کی نالی: مجری دمع/لیکریمل کینال (Lacrymal Canal) آنسوؤں کی دو نالیاں ہیں جو اندرونی کویہ چشم میں آنسوؤں کی تھیلی کے اندر ختم ہوتی ہے۔

3) آنسوؤں کی تھیلی: کیس الدمع آنسوؤں کی تھیلی درحقیقت ناک کی نالی کا بالائی پھیلا ہوا حصہ ہے۔

4) ناک کی نالی: مجری انف/ نیزل کنڈکٹ (Nasal Conduct) یہ پون انچ لمبی نالی ہے جو آنسوؤں کے بغیر کے نچلے کنارے سے شروع ہوکر ناک کے زیریں جوف میں کھلتی ہے۔

پلکیں

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
پلک (جمع پلکیں)	ہدب (جمع اہداب)	آئی لیشز Eye Lashes

ان کو عربی میں اہداب اور انگریزی میں آئی لیشز کہتے ہیں۔ یہ وہ بال ہیں جو پپوٹوں کے کناروں پر دو یا تین قطاروں میں آگے ہوئے ہوتے ہیں یہ بھی آنکھ کی گردوغبار وغیرہ سے حفاظت کرتے ہیں بالخصوص آنکھ کے نیم وا ہونے کی حالت میں ایک حد تک پپوٹوں کا سا کام دیتے ہیں۔

پپوٹے

پپوٹے ان کو عربی میں اجفان اور انگریزی میں آئی لیڈ کہتے ہیں یہ درحقیقت جلد کی ہی دو متحرک چنٹیاں ہیں جن کے اندر ایک چھوٹی اور پتلی سی کری (غضروف الجفن ٹارسل پلیٹ) اور چند عضلاتی ریشے ہوتے ہیں ان کے کناروں پر پلکوں کے بال ہوتے ہیں اور اندر باریک باریک دانوں کی شکل میں چھوٹی چھوٹی گلٹیاں ہوتی ہیں جن کی نالیاں پپوٹوں کے آزاد سروں پر کھلتی ہیں ان سے ایک چکنی سی رطوبت رستی رہتی ہے جو پپوٹوں کو تر کرتی اور آپس میں چپکنے سے باز رکھتی ہیں پپوٹوں کے اندر

یا نیچے کی سطح پر آنکھ کا طبقہ ملتحمہ استر کرتا ہے جس کی وجہ سے پپوٹے نہایت حساس ہوتے ہیں اور آنکھوں کو ہر قسم کے خارجی صدمات سے محفوظ رکھتے ہیں اوپر کے پپوٹے نیچے کے پپوٹوں سے بڑے اور زیادہ متحرک ہوتے ہیں نیچے اوپر کے دونوں پپوٹے جس جگہ آپس میں ملتے ہیں ان کو کوئے (کینن تھس) کہتے ہیں ان میں سے اندرونی کو یہ ماق انسی انٹرنل کینن تھس) اور بیرونی کو بیرونی کو یہ ماق وحشی ایکسٹرنل کینن تھس) سے نامزد کیا جاتا ہے بیرونی کو یہ اندرونی کی نسبت اونچا اور تنگ اور بیرونی آنسوؤں کی تھیلی کے ذریعے کسی قدر جدا ہوتا ہے۔

بھنویں

بھوں بھنویں' حاجب' حاجبین' آئی برو زEye Brows ' آنکھوں کے اوپر چشم خانوں کے بالائی کناروں پر محرابی شکل کے دو اُبھار ہیں جن پر بال ہوتے ہیں یہ پیشانی کے پسینے کو آنکھوں میں جانے سے روکتے ہیں کسی قدر آنکھوں کی اندر جانے والی روشنی میں اعتدال پیدا کرتے ہیں۔

قوت باصرہ کا طریق عمل (دکھائی کس طرح دیتا ہے)

روشنی کی شعاعوں میں آنکھ کی پتلی میں سے گزر کر آنکھ کے حساس طبقہ یعنی طبقہ شبکیہ پر پڑتی ہے اور اس میں مخصوص قسم کی تحریک پیدا کر دیتی ہے جو بصارت کے مخصوص پٹھے یعنی عصبہ باصرہ یا مجوفہ کے راستے دماغ کے اگلے حصے میں جہاں کہ بینائی کا مخصوص مرکز ہے پہنچتی ہے اور وہاں اپنی قدرتی طاقت یا عقل کے ذریعے اس کا احساس کر لیتا ہے۔

آنکھ میں اپنی ساخت اور طریق عمل وغیرہ کے لحاظ سے تصویر کھینچنے والے کیمرے کے عین مطابق ہوتی ہے بلکہ کیمرے کی ایجاد فی الحقیقت آنکھ جیسی مہتمم بالشان طبعی صنعت کی ایک حد تک نقل ہے جس طرح کسی تصویر لی جانے والی چیز کا عکس کیمرے کے محدب الطرفین شیشے (لینز) میں سے گزر کر فوکس لینے والی پلیٹ (نقطہ ماسکہ معلوم کرنے والی شیشے کی تختی) پر الٹا پڑتا ہے بالکل اسی طرح دیکھے جانے والی چیز کی شبیہ پتلی کے راستے طبقہ قرنیہ' رطوبت بیضیہ اور آنکھ کے موتی و لینز وغیرہ میں سے طبقہ شبکیہ پر پڑتی ہے جو فی الحقیقت آنکھ کے اندر فوکس و نقطہ ماسکہ) لینے والی حساس پلیٹ کا قائم مقام ہے تو وہ بھی الٹی ہوتی ہے اس فوکس کے عکس کو بالکل صاف حاصل کرنے کے لئے کیمرے کا پچھلا حصہ متحرک ہوتا ہے جس کو تصویر لینے والا شخص آگے پیچھے کر کے بآسانی صاف عکس لے لیتا ہے فطرت نے اس کے قائم مقام آنکھوں میں یہ انتظام کیا ہے کہ پتلی کو سکڑنے اور پھیلنے اور آنکھ کے موتی کو مخصوص عضلات وعضلات ہدبیہ سلی ٹری مسلومم کے ذریعے پتلا اور موٹا ہوجانے کی خاصیت بخش دی ہے بوقت ضرورت آنکھ کی پتلی کے حسب واجت سکڑنے یا پھیل جانے اور آنکھ کے موتی کے موٹا یا پتلا ہوجانے سے دیکھی جانے والی چیز کا عکس طبقہ شبکیہ پر بالکل صاف پڑتا ہے اگر کسی طبعی یا غیر طبعی مرض کی وجہ سے یہ عکس صاف نہ پڑے تو حسب حالات دور یا نزدیک کی چیز اچھی طرح اور صاف دکھائی نہیں دیتی چنانچہ قریب نظری (مائی اریپا) بعید نظری (ہائپر میٹروپیا) اور نقص بصارت (ایس ٹگمائزم) کے مریضوں میں فی الحقیقت اس انتظام میں کسی نہ کسی قسم کا خلل پیدا ہوجاتا ہے۔

طبقہ شبکیہ پر الٹا عکس پڑنے کے باوجود چیزوں کے سیدھے نظر آنے کی وجہ بعض کے نزدیک محض فریب نظر اور بعض کے نزدیک دونوں طرف کے تقاطع صلیبی یا مجمع نور کے مقام پر قدرت کا مخصوص انتظام ہے اسی طرح باوجود دو آنکھوں کے اور ان میں دیکھے جانے والی چیز کے دو عکس پڑنے کے ایک ہی چیز کا نظر آنا بعض کے نزدیک مجمع نور ہی کے کسی طبعی انتظام کا رہین منت ہے اور اکثر اس کو دونوں طرف کے طبقہ ہائے شبکیہ کے مقامات انعکاس کی مطابقت کو اس کا سبب قرار دیتے ہیں جو

ایک حد تک زیادہ قرین قیاس ہے کیونکہ اگر کسی طریق پر مثلاً آنکھ کے ڈھیلے کو دبا کر ان مقامات کی مطابقت میں فرق پیدا کر دیا جائے تو ایک کی بجائے دو چیزیں نظر آنے لگتی ہیں چنانچہ جب طبعی یا کسی مرض سے مستقل طور پر یہ مطابقت زائل ہو جاتی ہے تو حول یعنی بھینگے پن کا مشہور مرض پیدا ہو جاتا ہے۔

امراض چشم کی تشخیص

آنکھوں کے امراض کی تشخیص میں سب سے اہم چیز آنکھوں کا کامل امتحان ہے ایک کہنہ مشق طبیب تو مریض کی بیان کردہ شکایت سے امتحان چشم کے ابتداء ہی میں ماؤف حصہ چشم یا سبب مرض کی تحقیق پر اپنی توجہ کو مرتکز کر سکتا ہے مگر جب تک طویل تجربات کے ذریعہ اس قسم کی مہارت حاصل نہ ہو جائے آنکھوں کے امتحان میں باقاعدہ نظام عمل کو کام میں لانا چاہئے۔

آنکھوں کا باقاعدہ امتحان دو طرح کیا جاتا ہے 1) ظاہری امتحان (آبجیکٹیو ایگزامینیشن 2) فاعلی امتحان (سبجیکٹو ایگزامینیشن) ظاہری امتحان کی پھر دو قسمیں ہیں 1) آنکھ کے متعلقات اور آنکھ کے ڈھیلے کے بیرونی حصص کا معائنہ اور امتحان بالجس یہ بالعموم دن کی عمدہ روشنی میں کیا جاتا ہے 2) مصنوعی روشنی (بجلی کی روشنی) یا آلہ چشم بین (کلتھسکوپ) وغیرہ کے ذریعے تاریک کمرے میں آنکھ کے طبقہ قرنیہ اور کرہ چشم کے اندرونی حصص کا معائنہ۔

معائنہ چشم:

مریض کو دن کی نہایت عمدہ روشنی میں دروازے یا کھڑکی کی طرف منہ کر کے بٹھائیں اور اس کے سامنے کھڑے ہو کر یا بیٹھ کر پہلے آنکھوں کا عام ظاہری معائنہ کریں اس سے بعض اہم علامات مثلاً احتقان دموی' چیپڑا' آنسوؤں کی کثرت شدید روشنی کے اثرات وغیرہ بآسانی معلوم ہو جاتے ہیں۔

اس کے بعد سطحی اعضاء سے گزر کر گہرے اور منفرد حصوں کا معائنہ کریں ان میں سب سے پہلے پپوٹوں کا معائنہ' ان کی دبازت' رنگت' وضع اور کناروں کی حالت دیکھیں کنارے سوج ہوئے تو نہیں ان پر کسی قسم کا کھرنڈ یا زخم تو نہیں ہے پپوٹوں کے کھلنے اور بند ہونے کی قوت ان کی درمیانی فضا کا حجم اور نقطہ ہائے دمعیہ کی وضع وغیرہ دیکھیں پھر آنسوؤں کی تھیلی کا ملاحظہ کریں وہ سوجی ہوئی تو نہیں اور کیا اس پر انگشت شہادت کی نوک سے دباؤ ڈالنے پر کسی قسم کی رطوبت تو خارج نہیں ہوتی پلکوں کا بھی معائنہ کریں وہ آپس میں جڑی ہوئی تو نہیں ہیں اور ان میں سے کوئی ٹیڑھی یا الٹی ہوئی تو نہیں ہے اس کے بعد پپوٹوں کی اندرونی سطح کو دیکھیں اس کی نرمی و دبازت اخراج رطوبت اور اس میں کسی غیر جنسی یا اجنبی شے کی موجودگی پر غور کریں اور یہ پپوٹوں کو الٹا کر کے بآسانی دیکھا جا سکتا ہے زیریں پپوٹے کا الٹ کر دیکھنا کچھ زیادہ مشکل نہیں ہے اس کے لئے زیریں پپوٹے کے کنارے کے قریب انگوٹھا رکھ کر نیچے اور باہر کو دبائیں اور اس کے ساتھ ہی مریض کو ہدایت کر دیں کہ وہ اوپر کی طرف البتہ بالائی پلک کو الٹ کر دیکھنے کے لئے تھوڑی سی مشق کی ضرورت ہے اس کے لئے بالائی پپوٹے کی درمیانی پلکوں کو ہاتھ کے انگوٹھے اور انگشت شہادت میں پکڑلیں اور پپوٹے کو مضبوطی کے ساتھ نیچے اور ڈھیلے سے دور کی طرف کھینچیں اور اس کے ساتھ ہی مریض کو ہدایت کر دیں کہ وہ نیچے کی طرف دیکھے۔

اب بائیں ہاتھ کے انگوٹھے میں دیا سلائی کو افقی طور پر پکڑ کر غضروف الجفن کے بالائی کنارے پر رکھیں اور نیچے کو دبا کر نہایت تیزی کے ساتھ پپوٹے کو الٹا دیں پھر اس کو الٹا رکھنے کے لئے بائیں ہاتھ کے انگوٹھے کو حرکت دے کر اس کے کنارے پر لے آئیں اور بائیں ہاتھ کی باقی انگلیوں کو مریض کی پیشانی پر قائم رکھیں۔ اس سے طبقہ ملتحمہ کا کری والا حصہ ظاہر ہوتا ہے اگر کری کے پچھلے حصہ کا معائنہ کرنا مطلوب ہو جو گکروں کی تشخیص کے لئے نہایت ضروری ہوتا ہے تو الٹے ہوئے بالائی پپوٹے کے کنارے کو بائیں ہاتھ کے انگوٹھے کے خلاف مضبوطی سے دبائیں پھر زیریں پپوٹے کو دائیں ہاتھ کی انگشت شہادت

کے ساتھ قرنیہ کے اوپر سے اوپر کی طرف دبائیں اور اس کے ساتھ ہی آنکھ کے ڈھیلے پر نرمی کے ساتھ پیچھے کی طرف دباؤ ڈالیں۔ اگر ذکاوت حس اور پپوٹوں کے تشنج کی وجہ سے آنکھوں کو کھول کر مناسب امتحان کرنے میں دقت ہو تو کوکین وغیرہ مخدر اشیاء کے محلول کے ایک دو قطرے آنکھوں میں ڈال کر پہلے ان کو بے حس کر لیں۔

بچوں کی آنکھوں کے معائنے کے لئے پہلے ان کو اپنے سے مانوس کر لیں پھر بچے کی ماں یا کسی دوسرے شخص کو اپنے سامنے برابر کی اونچائی پر بٹھا کر اس کو ہدایت کریں کہ وہ بچے کو اس طرح اپنی گود میں لے کر بچے کی دونوں ٹانگیں اس کے دونوں طرف پھیلی رہیں اور وہ دونوں ہاتھوں سے بچے کے دونوں ہاتھوں کو پکڑ کر کہنیوں سے اس کی ٹانگوں کو اپنے جسم کے ساتھ دبائے رکھے اور اپنی رانوں پر اس کو اس طرح لٹائے کہ آپ سامنے بیٹھ کر اپنے دونوں گھٹنوں پر تولیہ ڈال کر ان کے درمیان بچے کے سر کو پکڑ لیں اور بچے کی آنکھوں میں محلول کوکین کے دو قطرے ڈال کر دس منٹ تک انتظار کریں اور بعدہ اس کی آنکھ کو کھول کر معائنہ کریں۔ اسے کے بعد آنکھ کے ڈھیلے کا معائنہ کریں چشم خانے میں اس کی وضع کو دیکھیں کہ وہ طبعی حالت میں ہے یا غیر طبعی باہر کو ابھرا ہوا ہے جیسا کہ غوطر جحوظ میں پیدا ہوا کرتا ہے یا اندر کو گھسا ہوا ہے جیسا کہ نہایت کمزور کر دینے والے امراض میں ہوتا ہے اس کے بعد طبقہ صلبیہ قرنیہ اور طبقہ عنبیہ کا معائنہ کریں اور پھر آنکھ کی پتلی کے حجم، شکل اور ہیئت کا ملاحظہ کریں نیز اس پر روشنی کے اثرات وغیرہ کو دیکھیں پتلی کے پیچھے بغور دیکھ کر آنکھ کے موتی (عدسہ) کا معائنہ کریں اور معلوم کریں کہ وہ شفاف ہے یا نہیں اگر طبقہ ملتحمہ کی خونی رگوں میں احتقان دموی ہو تو قرنیہ کے گرد کسی حد تک سفیدی مائل حلقہ پایا جاتا ہے اور ساتھ ہی آنکھ سے رطوبت بھی خارج ہوتی ہے یہ حالت عموماً التہاب ملتحمہ میں پائی جاتی ہے اگر آنکھ میں خراش زیادہ ہو اور روشنی میں آنکھ کا کھولنا ناممکن ہو اور اس کے ساتھ ہی پپوٹے خوب بھنچے ہوئے ہوں اور آنسو بکثرت خارج ہو رہے ہوں تو قرنیہ پر کسی اجنبی چیز کے ہونے (قذی) کا شبہ کرنا چاہئے پلکوں کے بال اندر کی طرف مڑ کر بھی یہی کیفیت پیدا کر سکتے ہیں اگر طبقہ قرنیہ کے اردگرد طبقہ صلبیہ کا نیلا رنگ پایا جائے تو اس حالت کو بچوں کے علاوہ بڑے مریضوں میں ہمیشہ مرضی علامت سمجھا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ طبقہ قرنیہ کے معائنے میں اس کا ورم زخم، خونی رگیں، تکدر جالا پھولا وغیرہ بھی دیکھیں اس کیلئے اگر ضرورت ہو تو مخصوص آلات سے بھی امداد لے لینی چاہئے۔

قرنیہ کے زخم کو دیکھنے کے لئے دو فیصدی کا محلول فلوروسین آنکھ میں ڈال کر آنکھ کو پانی کیساتھ دھودیں جس جگہ زخم ہوگا وہ جگہ سبز رنگ کی ہو جائے گی قرنیہ کی قوت حس کو معلوم کرنے کے لئے کسی دھاگے یا نہایت نازک اور نرم کاغذ کے ٹکڑے کی نوک کے ساتھ اس کو چھوئیں ایسا کرنے سے طبعی حالت میں آنکھ بند ہو جاتی اور آنسو نکل آتے ہیں غیر طبعی حالت میں خصوصاً زرق الماء وغیرہ میں حس کم ہو جاتی ہے اور یہ انعکاسی حرکت پیدا ہو جاتی ہے بچپن اور جوانی کے زمانے میں قرنیہ بالکل شفاف ہوتا ہے لیکن بڑھاپے میں وہ اس قدر شفاف نہیں رہتا بلکہ ساٹھ برس کی عمر میں تو قرنیہ کے اوپر نیچے یا چاروں طرف ایک سفید خمیر شفاف ہلالی قوس پیدا ہو جاتی ہے بہت سے امراض میں قرنیہ کے اندر گہرے یا سطحی نئے عروق پیدا ہو جاتے ہیں۔

اس کے بعد رطوبت بیضیہ کے خزانہ مقدمہ کا معائنہ کریں اس کی گہرائی اور کمی بیشی کا اندازہ لگائیں نیز اس کی رنگت اور شفافیت وغیرہ کو دیکھیں اس میں پیپ خون یا کسی اور غیر طبعی رطوبت کی آمیزش ملاحظہ کریں۔ طبقہ عنبیہ کا رنگ، ملائمیت اور دبازت کا معائنہ کریں یہ بھی دیکھیں کہ اس میں آنکھ کے ڈھیلے کو حرکت دینے پر ارتعاشی کیفیت تو نہیں پائی جاتی یا وہ طبقہ قرنیہ یا رطوبت جلیدیہ کے غلاف کیساتھ چسپاں تو نہیں ہو گیا نیز آنکھ کے معائنے میں آنکھ کی پتلی کا معائنہ کریں یہ نہایت ضروری ہے بلکہ بہتر یہ ہے کہ اس کا معائنہ سب سے پہلے کر لیا جائے اور اس میں یہ دیکھا جائے تو پتلی گول یا طبعی حالت میں ہے یا نہیں اور دونوں طرف کی پتلیوں کی حالت یکساں ہے یا ان میں کوئی فرق ہے اگر طبعی حالت سے بڑی اور پھیلی ہوئی ہو تو

مریض سے دریافت کریں کہ اس کی آنکھ میں کوئی ایسی دوا تو نہیں ڈالی گئی جس سے پتلی پھیل گئی ہو نیز یہ بھی دیکھئے کہ پتلی طبقہ عنبیہ کے عین وسط میں ہے یا نہیں بالکل سیاہ ہے یا نہیں پتلی پر روشنی کے ردعمل کا بھی ملاحظہ کریں بچوں میں بوڑھوں کی نسبت پتلی تنگ ہوتی ہے طبعی حالت میں پتلی طبقہ قرنیہ کے مرکز سے کسی قدر ناک کی جانب ہوتی ہے پتلی کی تنگی جس میں روشنی کے خلاف کسی قسم کا ردعمل نہ پایا جائے یہ بالعموم طبقہ عنبیہ کے نئے یا پرانے التہاب یا ورم کی وجہ سے ہوا کرتی ہے اگر دونوں آنکھوں کی پتلیاں فراخ ہوں اور ان میں روشنی کے خلاف ردعمل بھی نہ پایا جائے تو اس کا باعث عموماً مرکزی نظام عصبی کے امراض ہوا کرتے ہیں بعض دواؤں مثلاً جوہر لفاح وغیرہ سے پتلیاں پھیل کر بڑی ہو جاتیں اور اسپرین ہیلوکارپین وغیرہ سے سکڑ کر تنگ ہو جاتی ہیں افیون کھانے والے اشخاص کی پتلیاں بھی بہت تنگ ہوتی ہیں سم بولی میں بصارت غائب ہو جاتی ہے لیکن پتلیوں میں روشنی کے خلاف ردعمل پایا جاتا ہے۔

آنکھ کے عصبہ مجوفہ کے ماؤف ہو جانے کی صورت میں بھی روشنی کے خلاف پتلی کا ردعمل غائب ہو جاتا ہے اور پتلی کی شکل کسی قدر بیضوی ہو جاتی ہے یہ حالت عموماً ایک آنکھ میں پائی جاتی ہے پتلی اگر روشنی میں طبعی حالت سے زیادہ پھیلی رہے مگر روشنی کے خلاف اس میں کافی ردعمل موجود ہو تو یہ قریب نظری کی علامت ہے خاص قسم کے فساد خون (فقر الدم) میں بھی جب عصبی قوت کمزور ہو گئی ہو یہ علامت پائی جاسکتی ہے اسی طرح حرام مغز کے بعض امراض میں بھی یہ کیفیت پائی جاتی ہے جسم میں کسی مقام پر شدید درد ہو تو اس صورت میں بھی پتلی پھیل جاتی ہے خصوصاً شقیقہ وغیرہ دردسر میں مگر اس صورت میں دونوں طرف کی پتلیاں ایک ساتھ پھیلی ہوئی پائی جاتی ہیں گردن کی گلٹیوں کے ورم، ذات الریہ سل اور ذات الجنب، شدید ضربہ وسقطہ میں پتلیاں پھیلی ہوئی پائی جاسکتی ہیں پتلیاں پھیل جانے کی حالت میں مریض بالعموم باریک کام کاج کے کرنے اور پڑھنے میں دشواری کی شکایت کرتا ہے۔

اس کے بعد آنکھ کے موتی کا بھی بغور مطالعہ کریں اور س کی صفائی وتکدر کو خصوصیت کے ساتھ دیکھیں تاکہ اس میں یہ دیکھا جاسکے کہ موتیابند تو نہیں اتر رہا۔

آنکھ کے ڈھیلے کا امتحان بالجس

اس میں ڈھیلے کی سختی، نرمی، تناؤ، ذکاوت حس، رسولی اور ورم وغیرہ کو دیکھا جاتا ہے اس امتحان کا طریق یہ ہے کہ مریض کے سامنے کھڑے ہو کر اس کو ہدایت کریں کہ اپنے پاؤں کی طرف دیکھتا رہے آپ اوپر کے پپوٹے پر دونوں ہاتھوں کی انگشت شہادت رکھ کر باقی انگلیوں کو مریض کی پیشانی پر ٹیک دیں تاکہ دونوں انگلیاں اپنی اپنی جگہ پر قائم ہو جائیں اب ایک انگشت شہادت سے آنکھ کو ہلکا سا دبائے رکھیں اور دوسری انگشت شہادت سے آنکھ کو اندر اور نیچے کی طرف دبانے کو کوشش کریں ساتھ ہی خیال کریں کہ ایسا کرنے سے دبانے والی انگلی کو کچھ محسوس ہوتا ہے یا نہیں ایسا کرنے سے پہلی انگلی اوپر کو اٹھی ہوئی معلوم ہوگی آنکھ کا ظاہری امتحان تاریک کمرے میں مختلف قسم کی تنویری شعاعوں اور آلہ منظار العین (افتھسکوپ) کے ذریعے بھی کیا جاتا ہے۔

فاعلی امتحان:

مریض کے بیانات اور ہر ایک آنکھ کے افعال (بصارت) کی تحقیق پر منحصر ہے آنکھ کے فعل کو تین حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے:

(1) حس شکل (2) حس لون اور (3) حس نور...... اور یہ امتحانات مخصوص قسم کے نقشوں اور آلات کے ذریعے کئے جاتے ہیں جن کی تفصیل امراض چشم کی مخصوص کتابوں میں مرقوم ہے۔

امراض چشم کا عام اصول علاج

1) چونکہ آنکھ کا معاملہ نہایت نازک ہے اس لئے اس بات کی تشخیص کئے بغیر کہ مرض اصلی یا شرکی اور اصلی کی صورت میں بھی آنکھ کے پردوں میں ہے یا رطوبتوں میں یا عصبہ مجوفہ میں علاج شروع نہیں کرنا چاہئے۔

2) آنکھوں میں کوئی دوا ڈالنے سے پہلے اگر بدن کا تنقیہ کرلیا جائے تو بہتر ہے البتہ سبل میں بوقت ضرورت بغیر تنقیہ کے بھی آنکھوں میں دوا ڈالی جاسکتی ہے۔

3) جب آنکھ میں درد ہو تو سلائی کے ساتھ دوا نہیں ڈالنی چاہئے بلکہ مناسب دواؤں کو دودھ یا کسی دوسرے سیال میں حل کرکے تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد آنکھ میں ٹپکائیں اسی طرح کسی تیز دوا کو بھی مسلسل آنکھ میں نہیں ڈالنا چاہئے اگر بتکرار ڈالنے کی ضرورت ہو تو اس وقت تک صبر کریں جب تک کہ پہلی مرتبہ کی اذیت سے آرام نہ آجائے۔

4) اگر آنکھ کی بیماری کے ساتھ دردسر بھی ہو تو پہلے دردسر کا علاج ایسی دواؤں سے کریں جن میں آنکھ کی رعایت کو بھی ملحوظ رکھ لیا گیا ہو۔

5) اگر آنکھ کے کسی مرض کے ساتھ آنکھ میں شدید درد بھی ہو تو پہلے درد کی تسکین کرلیں لیکن تسکین درد کے لئے ہمیشہ مخدرات کا استعمال جائز نہیں ہے۔

6) آنکھوں میں ڈالنے والی دواؤں کے متعلق غسل وغیرہ کی قسم سے جو اعمال نسخے میں درج ہوں ان کے بغیر داؤں کو نسخے میں ہرگز شامل نہیں کرنا چاہئے۔

7) جب تنقیہ اور مناسب تدبیر سے فائدہ نہ ہو جاننا چاہئے کہ آنکھ میں سوء مزاج بارد ہے یا خبیث مادہ آنکھ کے پردوں میں جاگزیں ہے جو آنکھ کی غذا کو فاسد کردیتا ہے یا دماغ ضعیف ہے اور اس کی طرف سے نزلہ آنکھ کی طرف گرتا رہتا ہے پس ان کے علاج کی طرف متوجہ ہوں آخرالذکر صورت میں یعنی جب مادہ دماغ کی طرف سے آنکھ کی طرف گر رہا ہو تو اگر کا سراسر کے باہر لے آئے جن کی علامات یہ ہیں کہ آنکھیں اور چہرہ سرخ ہوگا سر اور پیشانی گرم ہوگی سر اور کنپٹی کی رگیں زیادہ تڑپتی ہوں گی وغیرہ تو ایسی صورت میں سرار دیا کنپٹی کی رگوں کی فصد کھلوائیں اور ان میں داغ دیں یا گُدّی پر سینگیاں کھچوائیں یا پیشانی پر جونکیں لگوائیں اور مقوی دواؤں کے ساتھ ضماد کریں اور اگر مادہ مرض کا سر کے اندر سے آئے جس کی علامت یہ ہے کہ پیشانی اور ناک میں سوزش اور آنکھوں میں خارج ہوگی اور چھینکیں کثرت سے آئیں گی تو فصد اسہال اور دیگر منقی دماغ تدابیر کیساتھ تنقیہ کریں۔

8) آنکھوں کے اورام میں قطور اور ظفرہ بیاض وغیرہ میں ذرود کے طور پر استعمال ہونے والی دواؤں کا استعمال کریں۔

9) کحل اور قطور وغیرہ ادویہ چشم کا استعمال عموماً دن کے ٹھنڈے وقت میں غذا سے پہلے کرنا چاہئے اگر مریض اور دوا ہر دو کا مزاج گرم ہو تو دوا رات کو سوتے وقت یا صبح استعمال کریں اور اگر دونوں کا مزاج سرد ہو تو دوپہر کو استعمال کریں اور اگر صرف دواء کا مزاج گرم ہو تو شام کے وقت استعمال کریں۔

10) نزول الماء، بیاض اور سبل میں پشت کے بل لیٹ کر اور آنکھ کے زیریں حصے کے امراض میں بیٹھ کر اور پلکوں کے امراض میں سر کو نیچے جھکا کر کحل کا استعمال کریں۔

11) مریض کو مضرات چشم مثلاً گرد وغبار، دھوئیں، زیادہ گرم یا سرد ہوا، کثرت جماع، تیز مصالحہ دار، یا خماردار اور تبخیر پیدا کرنے والی اشیاء، مسکرات و منشیات، مجففت و محللات کی کثرت، مسلسل باریک بینی خصوصاً عصر کے بعد، قے، فصد اور گریہ وزاری کی کثرت پرخوری یعنی امتلاء اور ثقیل اغذیہ کے کثرت استعمال، چمکدار اشیاء کی طرف دیر تک دیکھنے اور دیر تک پشت کے بل سونے وغیرہ سے پرہیز کرائیں۔

(12 آنکھوں کو صاف اور شیریں پانی کے ساتھ دھونا اس غرض کے لئے شیشے کے بنے ہوئے گلاس غسال العین (آئی باتھ گلاس) میں صاف اور شیریں پانی بھر کر اور آنکھ کے ساتھ لگالو اس کے اندر آنکھ کو چند مرتبہ کھولنا اور بند کرنا چاہئے لطیف غذاؤں کا معتدل مقدار میں کھانا' شلجم کا کثرت استعمال' کبھی کبھی مقوی بصر سرموں کا لگانا اور مناسب معجونوں اور اطریفلوں کا استعمال کرنا' خوبصورت اور دل پسند اشیاء کا دیکھنا' قبض کا نہ ہو' معتدل استفراغات' دماغ کا تنقیہ اور تقویت دماغ کی طرف بخارات کو چڑھنے سے روکنا' اور دارچینی' فلفل سیاہ' زعفران' بادیان قدرے نمک اندرانی کے ہمراہ اور کبھی مغز بادام نبات سفید کے ساتھ اور ہر قسم کے لبوبات اور رازیانہ وغیرہ کے سفوفات ہلیلہ' اور آملہ کا مربی اور برگ تنبول کا استعمال آنکھوں کی محافظت کے لئے مفید ہے۔

آنکھ دھونے کا طریقہ

آنکھ دھونے کا آسان اور بہترین طریقہ یہ ہے کہ سب سے پہلے آنکھ دھونے والا شخص اپنے ہاتھ صابن سے اچھی طرح دھو کر پاک و صاف کرے اس کے بعد آنکھ میں ڈالنے والی دوا یا غسول (لوشن) کو کسی صاف دھلی ہوئی کانچ یا چینی کی پیالی میں نکال کر اس میں ولایتی روئی یا صاف دھنکی ہوئی دیسی روئی کے چند پھائے بھگودے اب مریض کو چت لٹا کر اس کے سرہانے کھڑا ہو کر اپنے بائیں ہاتھ سے مریض کی آنکھ کھولے اور دائیں ہاتھ سے غسول میں بھیگی ہوئی روئی کے پھائے لے کر ان کو مریض کی آنکھ میں نچوڑے دو تین بار ایسا کرنے سے آنکھ کا اندرونی میل اور کیچڑ بالعموم صاف ہوجایا کرتا ہے لیکن چونکہ میل اور غلیظ رطوبات زیادہ تر نیچے کے پپوٹے میں جمع رہتی ہیں اس لئے زیریں پپوٹے کو اچھی طرح کھول کر آنکھ میں دوا ڈالیں پلکوں میں جو میل یا کیچڑ لگا ہو اس کو بھی روئی کے پھاہوں اور لوشن سے اچھی طور پر صاف کردیں اس کے بعد آنکھ کو روئی سے بخوبی صاف و خشک کریں۔

اس طرح آنکھ کو دھونے اور صاف کرنے کے بعد جو دوا اس میں ڈالنا ہو وہ بذریعہ مقطاء العین (آنکھ میں دوا ڈالنے والا آلہ یا ڈراپر) کے ڈالیں دواء ڈالنے کے ایک دو منٹ بعد تک مریض کو لٹائے رکھیں اسی طرح صبح و شام آنکھ کو اچھی طرح دھو کر دوا ڈلنا چاہئے کیونکہ جس قدر آنکھ کو صاف رکھا جائے اور صفائی کے ساتھ دوا ڈالی جائے اسی قدر جلد آرام ہوتا ہے جب آنکھ سے پانی یا کیچڑ نکلتا ہو تو آنکھ پر پٹی نہ باندھیں۔

امراض چشم میں معمول و مفید دوائیں

گرم امراض کے لئے اکتحالا یعنی بطور سرمہ:

سرمہ سنگ بصری' اقلیمیائے فضہ' مروارید' جست سوختہ' خاکستر سرطان بحری' شورہ قلمی بسد احمر' عقیق وغیرہ۔

ضماد: افیون' رسوت' شیرزنان' گل نیلوفر' سفیدی بیضہ مرغ' گل ارمنی' آب کشنیز سبز آب برگ عنب الثعلب' برگ حنا' برگ کاسنی' آب آملہ پوست کوکنار' کافور' تخم کاہو' برگ کاسنی سبز' خارخسک سبز وغیرہ۔

قطورا: شیاف وردی درلعاب اسپغول یا شیاف ابیض در آب کشنیز سبز سائیدہ وغیرہ' شیرہ دختران۔

شربا: مربی آملہ' مربی ہلیلہ' شلجم تازہ' اطریفل کشنیز وغیرہ۔

سرد مرض کے لئے اکتحالاً:

پھٹکری' زعفران' مرقشیشائے ذہبی' شادنج' عدسی مغسول دہنہ فرنگ' مامیران چینی' اقلیمیائے ذہبی' سنبل الطیب' ساذج

ہندی، ابریشم، صبر مدبر، دار چینی، سلیخہ، قرنفل گلدار وغیرہ۔

ضماد: زعفران، اکلیل الملک، گل بابونہ، زردی بیضہ مرغ، روغن گل، آب گل سرخ، آب کاسنی، انزروت، زرد چوب، زنجبیل، لودھ پٹھانی، صبر سقوطری، جند بیدستر، سنبل الطیب اور حلبہ وغیرہ۔

قطوراً: لعاب گھیکوار، آب برگ کثائی، محلول شب یمانی، لعاب حلبہ وغیرہ۔

شرباً: آب مرزنجوش، آب بادیان، فلفل سیاہ، زعفران، بادیان، برگ تنبول، اصل السوس، اسطوخودوس، ساذج ہندی، افسنتین، رومی، منڈی اکثر قسم کے اطریفل اور بعض معجونین وغیرہ۔

بطور ملینات و مسہلات:

حب ایارج، حب لاجورد، پوست ہلیلہ زرد، ہلیلہ سیاہ، پوست ہلیلہ کابلی، بسفائج فستقی، افتیمون ولائتی، شحم حنظل، غاریقون مغز بل، گل بنفشہ، برگ سناکی، گل سرخ، تربد سفید خراشیدہ، زنجبیل، مویز منقی، آلو بخارا، تمر ہندی، مقشر، انجیر ولائتی، مغز فلوس خیار شنبر، شیر خشت صمغی، ترنجبین خراسانی، قرص ریوند وغیرہ۔

مرکبات:

اطریفل کشنیز، اطریفل فولادی، اطریفل بادیان، اکسیرین باسلیقون کبیر، برودی، برود کافوری، حب ایارج، حب شبیار، حب سبز، حب سرخ، حب سلاق، حب کوتوالی، خرم کبیر ذرود ابیض، ذرود اصفر، ذرود انزروت، شیاف ابیض، شیاف غرب، شیاف کندر، شیاف روشنائی، کحل صابون، کحل الجواہر، کحل باسلیقون کبیر، کحل عشاء، کحل بقراطی، کحل یاسمین، معجون منڈی وغیرہ۔

امراض چشم کی غذائیں اور پرہیز

اکثر امراضہ چشم میں چاولوں کا خشکہ، کھچڑی، چپاتی، ڈبل روٹی، دلیا اور مونگ کی دال، کدو، ترئی، شلجم، چقندر، ٹنڈا، پالک، تیتر، بٹیر، مرغ، بکری کا گوشت، انار، انگور، سیب وغیرہ ہلکی اور زود ہضم غذائیں مفید ہیں۔

پرہیز: گوبھی، ماش کی دال، اروی، مسور کی دال، بینگن، لہسن، پیاز، لوبیا، دہی، چھاچھ، املی، لیموں، تیل کی بنی ہوئی چیزوں اور ترش و نفاخ غذاؤں سے پرہیز کرائیں گرد و غبار دھوئیں نیز سرد ہوا، چمکدار چیزوں کا زیادہ دیر تک دیکھنا، باریک حروف کا مطالعہ اور منشیاب کا بکثرت استعمال بھی آنکھوں کے لئے مضر ہے۔

ذیل میں آنکھوں کے بعض ضروری اور متشابہہ امراض کی کیفیت، تشخیص، علامات اور اصول علاج درج کئے جاتے ہیں:

اہم امراض چشم کی کیفیت، تشخیص اور اصول علاج کا بیان

نام مرض	کیفیت	تشخیصی علامات	اصول علاج
رمد آشوب چشم	ڈھیلے کے اوپر کی جھلی اور عموماً پپوٹوں کے اندر کی جھلی سرخ ہوجاتی ہے اور آنکھ سے پانی بہنے لگتا ہے جو بالعموم گرم ہوا کرتا ہے۔	آنکھوں کی جھلی متورم ہوکر سرخ ہوجاتی ہے' پپوٹے سوج جاتے ہیں آنکھوں میں بوجھ ہوتا ہے' آنکھ سے گرم پانی بہتا ہے جلن اور درد کی ہروقت شکایت رہتی ہے' آنکھ میں کنکر پھرتا ہوا اور ریت پڑی ہوئی معلوم ہوتی ہے' آنکھ سے پہلے پانی کی مانند رطوبت خارج ہوتی ہے جو بعد میں غلیظ ہوجاتی ہے۔	شیاف ابیض دودھ میں گھس کر آنکھ میں ٹپکائیں برود کافوری اور قطور چشم استعمال کریں حب سبز کا ضماد بھی مفید ہے۔
رمد غددی نچلے پپوٹے کے روہے	نچلے پپوٹے کے اندر کی طرف باجرے کے دانہ کے برابر پیازی رنگ کے دانے پیدا ہوجاتے ہیں اس مرض کو روہوں کا پیش خیمہ سمجھنا چاہئے	آشوب چشم کی علامات کے علاوہ حسب ذیل علامات بھی پائی جاتی ہیں: زیریں پپوٹے کے اندرونی جانب پیازی رنگ کے چھوٹے چھوٹے دانے دکھائی دیتے ہیں جب کبھی یہ بڑھ جاتے ہیں تو پپوٹے کے بیرونی کنارے پک جاتے ہیں' یہ مرض مہینوں بلکہ برسوں تک رہتا ہے۔	اصل سبب رفع کریں عینک لگائیں غذا لطیف اور زود ہضم کھائیں' قبض نہ ہونے دیں' محرک ادویہ اور اغذیہ سے پرہیز کریں۔اور اگر اعلیٰ قسم کے عرق گلاب سے آنکھ کا دھونا مفید ہے۔
سبل (جالا)	آنکھ کے ڈھیلے میں باریک باریک سرخ رگیں پھول جاتی ہیں اور کچھ جدید رگیں پیدا ہوکر سفیدی میں سرخی کا ایک جال سا بنا دیتی ہیں۔	آنکھ سرخ ہوجاتی ہے اور اس میں خراش اور درد بھی محسوس ہوتا ہے حرکت سے تکلیف ہوتی ہے' آخر میں قرنیہ پر ایک جالا سا پیدا ہوجاتا ہے اور مریض کو دھندلا دکھائی دینے لگتا ہے۔	سرادر کی فصد کھولیں پس گوش جونکیں لگوانا بھی مفید ہے منضجات کے بعد مسہل بھی فائدہ بخش ہیں تنقیہ کے بعد جالا دینے والے سرمے لگائیں مثلاً کحل مولف وغیرہ۔

اجرب الاجفان (کگرے روہے)	بالائی پپوٹے کے اندر بیضوی شکل کے چھوٹے چھوٹے سرخ دانے ہوتے ہیں یہ مرض متعدی ہے۔	آنکھ میں سرخی اور خراش ہوتی ہے پانی بہتا ہے بالائی پپوٹہ قدرے متورم ہوکر بھاری ہوجاتا ہے روشنی بری معلوم ہوتی ہے سوکر اٹھنے کے بعد پلکیں چپک جاتی ہیں روہوں پر چبھن آنکھ میں اذیت کا موجب ہوتی ہے۔	پلکوں کو الٹ کر روہے دبا کر توڑ دیئے جائیں اور بورک لوشن یا عرق گلاب سے آنکھ کو دھو کر صاف کردیا جائے ترش، گرم اور ثقیل و نفاخ اغذیہ سے پرہیز رکھیں دواء اکسیر بہت مفید ہے۔
قروح جربی (پرانے روہے)	یہ مرض بھی متعدی ہے اور عموماً شدید روہے عرصہ تک رہنے سے یہ مرض پیدا ہوجاتا ہے کیفیت مرض دبی ہوتی ہے جو روہوں میں ذکر کی گئی فرق یہ ہے کہ اس میں روہے بڑھ کر اور پھیل کر چھوٹے چھوٹے بن جاتے ہیں۔	آنکھ میں خارش ہوتی ہے اور باقی علامتیں وہی ہوتی ہیں جو روہوں میں بیان کی گئیں فرق صرف شدت کا ہوتا ہے۔	علاج جراحت ہے لیکن اگر ابتداء مرض میں بذریعہ مسہلات اور فصد تنقیہ کرائیں آنکھیں صاف رکھیں تو اکثر فائدہ ہوجاتا ہے دواء شیاف جرب بہت مفید ہے۔
سلاق (بھمی)	پپوٹوں کے کنارے سرخ اور موٹے ہوجاتے ہیں پپوٹوں میں زخم پیدا ہوجاتے ہیں پلکوں کے بال جھڑنے لگتے ہیں۔	پپوٹوں کے کناروں میں زخم اور پلکوں کے بال جھڑے ہوئے ہوتے ہیں آنکھوں سے پانی جاری رہتا ہے صبح اٹھتے وقت پلکیں چپکی ہوئی ہوتی ہیں، بصارت میں فرق پیدا ہوجاتا ہے۔	پلکوں کو گرم پانی سے دھوکر صاف رکھیں تنقیہ کے بعد مناسب ادویہ مثلاً داخلی طور پر اطریفلات خارجی طور پر ضمادات استعمال کرایں زخموں پر مراہم مخصوصہ چشم لگائیں۔
طرفہ (آنکھ میں خونی نقطہ)	یہ ایک سرخ نقطہ ہے جو آنکھ کی سفیدی پر پایا جاتا ہے۔	آنکھ کی سفیدی پر ایک سرخ سیاہی مائل رنگت کا دھبا معلوم ہوتا ہے۔	علاج کی طرف فوری توجہ کی ضرورت ہے درد مستحکم اور سخت ہوجانے پر اس کا ازالہ مشکل ہوجاتا ہے فصد کرانا بھی مفید ہوتا ہے دوا شیاف طرفہ آنکھ میں ٹپکائیں۔

دوقہ پھنسی دار آنکھ دکھنا	طبقہ ملتحمہ یعنی آنکھ کے ڈھیلے پر ایک چھوٹا سا ابھار پیدا ہوجاتا ہے جو بعد میں پھنسی آبلے کی شکل اختیار کرلیتا ہے یہ تعداد میں بھی زیادہ بھی ہوسکتے ہیں۔	آنکھ سرخ ہوجاتی ہے درد شدید ہوتا ہے آنکھوں سے آنسو بہتے ہیں سر میں درد ہوتا ہے پپوٹوں میں تشنج اور سوزش کی علامات نمایاں ہوتی ہیں ڈھیلے پر پھنسی نظر آتی ہے اکثر چیچک، خسرہ اور سرخباد کے بعد بچوں کو یہ مرض ہوجایا کرتا ہے۔	آنکھ کو صاف رکھیں ایارجات سے تنقیہ کرنے کے بعد قدرے زعفران گلاب میں حل کرکے آنکھ میں لگائیں۔
بیاض العین (پھلی)	طبقہ قرنیہ میں ضرب و زخم یا پھنسیوں کے بعد داغ رہ جاتے ہیں جن کی وجہ سے آنکھ میں سفیدی پیدا ہوجاتی ہے۔	آنکھ کی سیاہی پر سفیدی یا پردہ دکھائی دیتا ہے بصارت کم ہوجاتی ہے اور کبھی بالکل جاتی رہتی ہے۔	آشوب چشم یا روہوں وغیرہ سے اگر یہ مرض ہوا ہو تو حسب سبب علاج کریں ضرورت محسوس ہو تو دماغی تنقیہ کریں پھر ادویہ جالیہ کا استعمال خاص آنکھ میں کرائیں۔
نزول الماء (موتیا بند)	اس مرض میں رطوبت جلیدیہ یا اس کا غلاف یا دونوں مکدر ہوجاتے ہیں۔	بینائی رفتہ رفتہ کم ہوتی ہے ہر ایک چیز حجم میں دگنی دکھائی دیتی ہے چراغ کی شعاعیں منتشر اور چراغ بڑا دکھائی دیتا ہے۔	قدح کرانا بہترین علاج ہے ابتداء کحل چکنی دواء کا استعمال مفید ہے مضرات چشم سے اس مرض میں خاص طور پر احتیاط رکھیں۔
سبز موتیا بند	کرہ چشم میں معمول کی نسبت رطوبت زیادہ ہوتی ہے اور جذب چونکہ کم ہوتی ہے اس لئے اجتماع رطوبت یا خون سے کرہ چشم تن کر سخت ہوجاتا ہے اور نظر تدریجاً ناقص ہوتی جاتی ہے۔	کرہ چشم کی سختی بڑھ جاتی ہے ابتدائے مرض میں کبھی کبھی آنکھ کے آگے اندھیرا آجاتا ہے چاند کے گرد رنگین ہالہ نظر آتا ہے میدان بصارت تنگ اور بینائی روز بروز کم ہوتی جاتی ہے۔	ابتداء فصد سرارو کرانا کنپٹی پر جونکیں لگوانا، مسہل دینا مفید ہوتا ہے دواء اطریفل کشنیزی زمانی اور رنائی وغیرہ کا استعمال بھی فائدہ بخش ہے لیکن اس کا بھی بہترین علاج جراحی ہے اگرچہ مزمن ہونے کے بعد بھی بیکار ثابت ہوتا ہے۔

حول (بھینگا پن)	اس مرض میں آنکھ کی سیاہی اپنی جگہ سے دائیں بائیں یا اوپر نیچے منحرف ہوجاتی ہے طبقہ لشبکیہ کے انطباع صور کے مقامات میں اختلاف پیدا ہوجاتا ہے۔	اگر آنکھ کا سیاہ حلقہ اوپر یا نیچے مائل ہوجائے تو مریض کو ایک چیز کے بجائے دو چیزیں نظر آتی ہیں لیکن اگر دائیں یا بائیں کو پھر جائے تو بصارت میں چنداں فرق نہیں ہوتا لیکن اس صورت میں دوسرے آدمی کو یہ مجبوری ہوتا ہے کہ دیکھنے والے کا مرکز نظر چیز نہیں ہے جسکو وہ دیکھ رہا ہے۔	بچوں میں مخالف جانب کوئی متوجہ کرنے والی چیز آویزاں کریں تاکہ اس طرح زاویہ نظر کا میلان ٹھیک ہوجائے اگر ورم خار اسکا سبب ہو تو فصد سرارو کریں اور رادویہ بارد سے تحقیہ دماغ کرائیں اگر ان تدابیر سے فائدہ نہ ہو تو عمل جراحی کے سوا کوئی چارہ نہیں۔

آشوب چشم

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
آنکھ دکھنا	رمد	کنجنکٹوائٹس Conjunctivitis
آنکھ آنا	آشوب چشم	آف تھیلمیا Ophthalmia

کیفیت:

اس میں آنکھ کے ڈھیلے کے اوپر اور پپوٹوں کے اندر استر کرنے والی جھلی وطبقہ ملتحمہ میں ورم آجاتا ہے۔

یادداشت:

اطبائے متقدمین نے گرم آشوب چشم کو رمد اور سرد کو تکدر یا تخثر کے نام سے لکھا ہے لیکن شیخ بوعلی سینا اور جمہور اطباء نے پردہ ملتحمہ کے ورم کو خواہ وہ گرم ہو یا سرد حقیقی رمد اور آنکھ کی محض سرخی یا کدورت جو ملتحمہ کے ورم کے بغیر ہوتی ہے تکدر یا تخثر لکھا ہے اور اسے حقیقی رمد نہیں بلکہ مجازی رمد سے تعبیر کیا ہے کیونکہ اس میں آنکھ کے اندر دھویں یا گردوغبار وغیرہ کی خراش سے بغیر ورم کے صرف سرخی پیدا ہوجاتی ہے البتہ تکدر کبھی رمد حقیقی کا پیش خیمہ ہوتا ہے اور جب یہ بڑھ جاتا ہے تو آشوب چشم ہوجاتا ہے۔

اقسام:

مختلف اسباب اور علامتوں کے لحاظ سے متعدد قسمیں ہیں مگر یہاں ضروری قسمیں بیان کی جاتی ہیں۔
شیخ بوعلی سینا نے رمد کی دو قسمیں بتلائیں ہیں: 1) رمد حقیقی (ورم ملتحمہ) 2) رمد مجازی (یعنی تکدر)
جرجانی اور ایلاقی نے تین اقسام کی ہیں: 1) تکدر 2) رمد ضعیف 3) رمد قوی (شدید)
جالینوس نے مادہ کے لحاظ سے چار قسمیں کی ہیں: 1) رمد دموی 2) رمد صفراوی (ان دونوں کو رمد حار سے تعبیر کرتے ہیں 3) رمد بلغمی 4) رمد سوداوی (ان دونوں کو رمد بارد کہتے ہیں)۔
ان کے علاوہ رمد کی چند قسمیں اور بھی ہیں جیسے رمد نزلی، رمد شرکی، دردنج، رمد سوزا کی وغیرہ۔

اسباب:

آنکھوں میں گرد وغبار یا دھواں پہنچنا' دھوپ یا سخت گرمی یا سردی کا اثر کرنا' چمکدار چیزوں پر نظر جمانا' باریک لکھا ہوا پڑھنا' یا باریک چیزیں دیکھنا' زیادہ رونا یا جاگنا' غصہ ہونا' میلا کچیلا رہنا' آنکھوں میں کسی قسم کا سوء مزاج ہو جانا' بدن سے سر کی طرف مادہ کا رجوع ہونا' دماغ یا عام بدن میں کثرت مادہ ہونا' آنکھوں کی کمزوری' خون بواسیر یا نفاس یا ایام ماہواری کا بند ہو جانا' مادہ کے پورے طور پر نکلنے سے پہلے دستوں کو روک دینا' معدے سے سر کی طرف بخارات چڑھنا' ہاضمہ کی خرابی' مضر غذائیں کھانا' دردسر شدید وصداع احتراقی' تپ یومی (احتراقی) سوزاک کے مادے کا آنکھ میں لگنا' عام طور پر آشوب چشم کے اسباب ہوا کرتے ہیں۔

علامات:

رمد مجازی (تکدر تخشر) میں آنکھ کے اندر معمولی سرخی اور سوزش ہوتی ہے اور ساتھ ہی آنکھ سے آنسو بھی نکلتے ہیں ان میں آنکھ کے پردہ ملتحمہ میں ورم نہیں ہوتا صرف آنکھ گدلی ہوتی ہے۔

رمد حقیقی میں رمد مجازی کی نسبت سب علامتیں قوی اور شدید ہوتی ہیں چنانچہ اگر مادہ دموی اس کا سبب ہے تو جسم میں خون کے غلبہ کی عام علامتوں کے ساتھ آنکھ میں سرخی اور ورم زیادہ ہوتا ہے اور آنسو اور چیپڑ کثرت سے نکلتے ہیں کنپٹیوں میں درد کی ٹیسیں اٹھتی ہیں اکثر ربیع کے موسم میں اور جوانوں کو اس کی شکایت ہوا کرتی ہے اس میں آنکھ کی رگیں ابھری ہوئی نظر آتی ہیں۔

رمد صفراوی میں دموی سے زیادہ سخت عوارض ہوتے ہیں یعنی اس میں کھٹک اور سوزش زیادہ ہوتی ہے مگر مادہ صفراوی چونکہ ہلکا ہوتا ہے اور مقدار میں بھی خون سے کم ہوتا ہے اس لئے تناؤ اور چیپڑ وغیرہ دموی سے کم ہوتے ہیں آنکھ میں سرخی بھی کم ہوتی ہے مریض کے منہ کا ذائقہ کڑوا ہوتا ہے اور صفراء کے غلبہ کی دوسری علامتیں موجود ہوتی ہیں۔

رمد بلغمی میں ورم زیادہ ہونے کی وجہ سے آنکھوں میں بہت گرانی معلوم ہوتی ہے اور آنکھوں سے میل اور پانی زیادہ خارج ہوتا ہے سرخی بہت کم ہوتی ہے صبح نیند سے بیدار ہونے پر پلکیں چمٹی ہوئی ہوتی ہیں منہ کا مزا پھیکا ہوتا ہے اور بلغم کے غلبہ کی دوسری علامتیں پائی جاتی ہیں اس قسم کی رمد اکثر بچوں اور بوڑھوں کو ہوا کرتی ہے۔

فروق الامراض:

موسمی آشوب چشم' رمد غددی جسمیں طبقہ ملتحمہ پر ابھار پیدا ہو جاتا ہے اور جرب میں تشخیص کی ضرورت محسوس ہوتی ہے اس لئے ان کی علامات فارقہ ذیل میں درج کی جاتی ہیں۔

موسمی آشوب چشم	رمد غددی	جرب (کگرے)
آنکھ کے پردہ ملتحمہ پر کنکریاں یا پتھر کے ریزے سے پیدا ہو جاتے ہیں۔	بالائی پپوٹے کی نسبت زیرین پپوٹہ اکثر ماؤف ہوتا ہے اس طرح اندرونی گوشہ چشم بہ نسبت بیرونی کے زیادہ ماؤف ہوتا ہے۔	اوپر اور نیچے کے دونوں پپوٹے ماؤف ہوتے ہیں۔
اکثر بالغ مبتلا ہوتے ہیں۔	آنکھوں کے اندر جو ابھار پیدا ہوتے ہیں وہ باقاعدہ یکساں اور متوازی ہوتے ہیں۔	ابھار باقاعدہ یکساں نہیں ہوتے بلکہ بے قاعدگی کے ساتھ ہوتے ہیں۔

یہ دو طریقوں پر ہوا کرتا ہے۔	داغ نہیں پائے جاتے بلکہ بالائی پپوٹے اور اس کے کنارے اور کونہ پر دانے ہوتے ہیں۔	پپوٹوں کے کنارے سے بہت کم فاصلہ پر داغ پائے جاتے ہیں۔
کبھی تو بالائی پپوٹہ ماؤف ہوا کرتا ہے اور نچلے پپوٹہ کی رنگت زرد ہوتی ہے اور کبھی پپوٹہ کے صرف درمیانی خط پر بالخصوص گوشہ چشم کے اندرونی حصہ پر واقع ہے۔	پپوٹہ اندر کی طرف مڑا ہوا نہیں ہوتا اور نہ ہی سوزش ہوتی ہے طبقہ قرنیہ بھی اس میں کبھی ماؤف نہیں ہوا کرتا۔	اس میں پپوٹہ اندر کی طرف مڑا رہتا ہے اور قرنیہ میں بھی سوزش ہوسکتی ہے۔
متعدی ہوتا ہے	متعدی نہیں ہوتا	متعدی ہوتا ہے۔

آشوب چشم سے ورم قرنیہ اور ورم عنبیہ کی تشخیص کی بھی ضرورت محسوس ہوتی ہے ان کی تشخیصی علامات ذیل میں درج ہیں۔

نمبر شمار	نام مرض	علامات تشخیصی
(1)	ورم عنبیہ	آنکھ کی سرخی گہری ہوتی ہے اور قرنیہ کے چاروں طرف گلابی سا ایک حلقہ دکھائی دیتا ہے عنبیہ کا رنگ ہلکا ہوجاتا ہے پپوٹوں کے اندرونی جھلی سرخ نہیں ہوتی پتلی کی حرکت میں فرق آجاتا ہے آنکھ اور سر میں درد ہوتا ہے نظر کم ہوجاتی ہے۔
(2)	ورم قرنیہ	سرخی زیادہ گہری ہوتی ہے خصوصاً خاص قرنیہ کے گرداگرد اس کا اثر زیادہ ہوتا ہے قرنیہ مکدر ہوتا ہے آنکھ سے آنسو بہت نکلتے ہیں اور بینائی میں فرق آجاتا ہے روشنی کی برداشت مریض کو مطلقاً نہیں ہوتی۔
(3)	ورم صلبیہ (آشوب چشم)	اس میں سرخی بالعموم ملتحمہ کے نیچے ہوتی ہے آنکھ میں درد کی شدت نہیں ہوتی بلکہ کبھی درد بالکل نہیں ہوتا یہ مرض دیرپا ہے اور عرصہ تک قائم رہتا ہے

رمد سوداوی کو رمد یابس (خشک آنکھ دکھنا) بھی کہتے ہیں اس میں آنکھوں میں خشکی اور گہرائی ہوتی ہے آنکھوں کے سامنے اندھیرا سا چھایا رہتا ہے لیکن آنکھیں سرخ نہیں ہوتیں بلکہ پلکیں سرخ ہوتی ہیں مادہ سودا کے غلبہ کی عام علامات موجود ہوتی ہیں اکثر خریف کے موسم میں اس قسم کے آشوب چشم کی شکایات ہوتی ہے۔

رمد نزلی میں نزلہ کی شکایت بھی ہوتی ہے۔

رمد شرکی میں دوسرے اعضاء جن کی شرکت سے یہ شکایت پیدا ہوجاتی ہے ان میں کوئی آفت پائی جاتی ہے اکثر معدے کی شکایت سے یہ عارضہ ہوا کرتا ہے۔

وردینج:

بہت شدید اور سخت قسم کا رمد ہے اس میں رمد کی زیادتی سے آنکھ کی سیاہی ڈھک جاتی ہے اور تمام علامتیں بہت سخت ہوتی ہیں مریض آنکھ بند نہیں کرسکتا کبھی ورم کے تناؤ سے رگیں پھٹ کر آنکھوں سے خون بھی جاری ہوتا ہے آنکھ گہری سرخ ہوجاتی ہے عموماً یہ مرض وبائی طور پر پھیلتا ہے۔

رمد سوزاکی:

میں سوزاک کا مادہ انگلی، تولیہ یا رومال سے آنکھ میں لگ جاتا ہے یا حاملہ میں سوزاک ہو جانے کی صورت میں مولود کی آنکھ میں مادہ لگ جاتا ہے اس میں آنکھ سرخ اور متورم ہو جاتی ہے آنکھ سے پانی آتا ہے روشنی بری معلوم ہوتی ہے آنکھ میں پیپ پڑ جاتی ہے اور شدت کا درد ہوتا ہے۔

اصول علاج:

آشوب چشم میں زیادہ روشنی سے پرہیز کرنا چاہئے بلکہ ممکن ہو تو تاریک کمرے میں رہنا چاہئے یا آنکھ پر سبز کپڑا رکھنا چاہئے یا سبز عینک استعمال کرنی چاہئے گرد و غبار اور دھوئیں سے بھی آنکھ کو محفوظ رکھنا چاہئے شدید حالت میں مسہل سے پہلے کوئی دوا آنکھ میں نہیں لگانی چاہئے البتہ اگر سبب خفیف ہو تو دو تین روز گزرنے کے بعد بغیر تنقیہ کے بھی آنکھ میں دوا کا استعمال کر سکتے ہیں سبب قوی ہونے کی صورت میں تنقیہ سے پہلے تمام لعاب دار چیزیں جیسے شیاف ابیض وغیرہ استعمال کرنا ممنوع ہیں۔

علاج میں ہمیشہ تلیین اور بخارات کے لوٹانے والی دوائیں نیز امالہ مادہ کی تدابیر اختیار کرنی چاہئیں ثقیل اور بادی غذائیں، ترش اور نمکین چیزیں اور گوشت نہیں کھانا چاہئے زیادہ میٹھی چیزیں بھی کثرت سے نہیں کھانی چاہئیں سر یا کان میں کوئی تیل بھی نہ ڈالنا چاہئے۔ حتی الامکان مخدرات استعمال نہ کرائیں لیکن جب درد شدید ہو تو مضائقہ نہیں۔

دستورالعلاج:

1- اگر رمد معمولی گرم سے ہو تو تبرید وغیرہ استعمال کرنے سے اکثر فائدہ ہو جاتا ہے چنانچہ لعاب بہدانہ 3 گرام، شیرہ عناب 5 دانہ، شیرہ تخم کاہو 6 گرام پانی میں نکال کر شربت نیلوفر پچیس ملی لیٹر اضافہ کر کے پلائیں۔

2- لودھ پٹھانی، کافور ہر ایک دو گرام کوٹ چھان کر دو پوٹلیاں باندھ کر آب پوست خشخاش 6 گرام میں تر کر کے آنکھ کے اوپر پھیریں۔

3- نیز دو روز کے بعد شیاف ابیض شیر بز میں حل کر کے آنکھ میں ٹپکائیں اگر قبض ہو تو رات کو اطریفل ملین 5 گرام، عرق بادیان 150 ملی لیٹر کے ساتھ کھلائیں۔

4- آنکھوں میں ٹیس ہو تو بہیڑہ آملہ ہرڑ ہر ایک تین گرام رات کو پانی میں بھگو کر صبح اس کے زلال سے آنکھیں دھوئیں۔

اگر رمد کا سبب کوئی گرم قوی مادہ ہو تو پہلے حسب ذیل نسخہ منضج تجویز کریں:

منضج: عناب 5 دانہ، گل نیلوفر، گل بنفشہ، برگ شاہترہ، بادیان ہر ایک وگل منڈی 6 گرام، برگ گاؤزبان 4 گرام سب کو گرم پانی میں بھگو کر مل کر صاف کر کے خمیرہ بنفشہ پچاس گرام داخل کر کے پئیں۔

ایک ہفتہ یہ منضج پلا کر آٹھویں دن مسہل کی دوائیں (گل قند، املتاس، ترنجبین ہر ایک چار تولہ) اسی نسخہ میں اضافہ کر کے مسہل کریں مسہل کے بعد روو الی تبرید، پوٹلی شیاف اور زلال کا استعمال کریں یا حب سبز اور حب زرد چوب استعمال کرائیں۔

ان تدابیر سے مرض زائل نہ ہو تو دو روز تک کان کے پیچھے سات آٹھ جونکیں لگائیں اور ضرورت ہو تو پھر منضج میں ہلیلہ زرد، ہلیلہ سیاہ، ہلیلہ کابلی ہر ایک 7 گرام شامل کر کے پلائیں اور ایک ہفتہ بعد بدستور سابق مسہل دیں اور مسہل کے بعد صبح اطریفل کشنیزی 7 گرام اور رات کو حب ہلیلہ 2 عدد عرق بادیان کے ساتھ کھلائیں اگر رمد نزلہ یا مادہ بارد کے سبب سے ہو تو یہ نسخہ منضج پلائیں: اسطوخودوس، برگ بادرنجبویہ ہر ایک تین گرام، بادیان، گل منڈی، برگ شاہترہ، گل بنفشہ ہر ایک 6 گرام، عناب 5 دانہ سب کو گرم پانی میں بھگو کر صاف کر کے خمیرہ بنفشہ پچاس گرام ملا کر پلائیں۔

مسہل کے دن ادویہ مسہلہ اضافہ کریں دوسرے اور تیسرے مسہل میں ہلیلہ جات بھی شامل کریں اور رات کو حب ایارج 7 گرام کھلا دیا کریں تنقیہ کے بعد اطریفل بادیان سات گرام یا معجون منڈی پچیس گرام چند روز کھلائیں اور پوٹلی رسوت استعمال کریں یا حب سبز' حب سرخ ایک عدد کو ہرے دھنیئے کے پانی میں پیس کر نیم گرم آنکھ پر لیپ کریں۔

فائدہ:

جن بچوں کی آنکھیں آئے دن دکھتی رہتی ہیں ان کے لئے یہ نسخہ مفید ہے گل منڈی' کشنیز خشک' بادیان' دانہ الائچی کلاں ہرایک ساٹھ گرام' سب کو باریک پیس کر روغن زرد میں بریاں کریں اور شکر سفید 250 گرام میں قوام کر کے دوائیں ملادیں اور 6 گرام سے بارہ گرام تک روزانہ کھلائیں۔ وریج کا علاج رمد حار کی طرح کریں۔

رمد سوزاکی میں صبح جوہری ایک ملی گرام اور شام کو دوا کڑھائی والی ایک گرام' شربت بزوری بارد چھتیس ملی لیٹر کے ساتھ دیں اور آنکھ میں شیاف ابیض لگائیں مفصل علاج سوزاک میں درج ہے۔

دستور جدید:

معمولی آشوب چشم میں پھٹکری 5 رتی' پانی ساٹھ ملی لیٹر میں جوش دے کر چند قطرے صبح وشام آنکھ میں ٹپکائیں اور اطریفل کشنیزی بارہ گرام رات کو عرق گاؤزبان 150 ملی لیٹر کے ساتھ کھلائیں۔

آشوب چشم حار میں صبح وشام اطریفل کشنیزی بارہ گرام کھلائیں۔ رات کو برود کافوری آنکھ میں دو تین سلائی ڈالیں اور آنکھ پر جب سرخ پانی میں پیس کر لیپ کریں۔

آشوب چشم بلغمی میں اطریفل اسطوخودوس بارہ گرام صبح وشام عرق بادیان 125 ملی لیٹر کے ساتھ کھائیں شیاف ابیض پانی میں گھس کر لگائیں اور حب سیاہ پانی میں پیس کر آنکھ پر لیپ کریں۔

آشوب چشم سوداوی میں اطریفل شاہترہ بیس گرام' عرق شیرہ ساٹھ ملی گرام' عرق ماء الجبن ساٹھ ملی گرام' شربت عناب ساٹھ ملی گرام کے ساتھ کھلائیں اور شیاف دینار جون آب کوکنار میں گھس کر صبح وشام آنکھ میں لگائیں۔

منتخب مجربات ومرکبات:

حب سبز: درد کو دور کرنے اور مرض کے مادے کو تحلیل کرنے کے لئے نہایت مفید ہے۔ شب یمانی اٹھائیس گرام شافیون 14 گرام' رسوت مصفی پچاس ملی گرام' زعفران 5 برگ نیم 5 عدد' سب کو پیس کر لوہے کی کڑاہی میں ذرا سا پانی ڈال کر لوہے کے دستے سے خوب گھوٹیں اس کے بعد آگ پر پکائیں جب گولی بندھنے کے لائق ہو جائے تو گولیاں بنالیں اور بوقت ضرورت سادہ پانی میں حل کر کے آنکھ پر لگائیں۔

پوٹلی کوکنار: جو آشوب چشم میں بارہا کی مجرب اور مفید ہے۔ صفت: کوکنار ایک عدد' ریزہ سفید ایک گرام' قرنفل خورد ایک عدد' افیون دس ملی گرام' پھٹکری شگفتہ ایک گرام' تمام دواؤں کو نیم کوب کر کے پوٹلی میں باندھیں اور آب برگ تمر ہندی میں تر کر کے آنکھ پر ٹکور کریں۔

حب زرد: چوب پھٹکری بریاں چھتیس گرام' افیون 5 گرام' زرد چوب 7 گرام' آب لیموں کاغذی 125 ملی لیٹر کڑاہی میں ڈال کر آگ پر رکھیں اور خوب حل کریں تاکہ گولی بن سکے گولیاں بنا کر آنکھوں پر بدستور لیپ کریں اور ذرا سی آنکھ کے اندر ڈالیں آشوب چشم کے لئے یہ بہترین دوا ہے۔

شیاف رمد: پرانے اور نئے آشوب چشم میں مفید ہے۔ جاکسو مدبر 6 گرام کو عرق تمر ہندی بارہ ملی لیٹر میں پیسیں اور رسوت 6 گرام' پھٹکری بریاں 6 گرام' افیون دو گرام اضافہ کر کے ہلکی آگ پر پکائیں اور شیاف بنا کر رکھ دیں قدرے پانی میں حل

کر کے آنکھ کے اندر ٹپکائیں۔

ذرورخاص: آشوب چشم کی تمام اقسام میں تیز رو ہے پپوٹے کی سختی اور گرانی کرنے میں مجرب ومفید ہے بچوں کے امراض چشم میں بھی فائدہ مند ہے۔ چاکسو مدبر بارہ گرام' انزروت مدبر' میران چینی' سنگ بصری ہرایک تین گرام' نبات سفید تین گرام سب کو پیس کر آنکھوں میں ڈالیں۔

پوٹلی: رمد بلغمی اور سوداوی میں مفید ہے۔ رسوت' ہلدی' پٹھانی لودھ' پھٹکری ہرایک تین گرام' افیون بیس ملی گرام' لونگ ایک عدد کوٹ چھان کر پوٹلی میں باندھیں اور املی کے ہرے پتوں کے پانی میں یا نیم کے پتوں کے پانی میں تر کر کے آنکھوں پر پھریں اگر زیادہ درد ہو تو پوست خشخاش کے جوشاندہ میں بھگو کر استعمال کریں۔

شیاف زعفران: آشوب چشم حار کے لئے مفید ہے حسب دستور پانی میں حل کر کے آنکھ کے اندر ٹپکائیں: دم الاخوین' ایلوا' اقاقیا' شیاف مامیثیا' زعفران' گوند لے کر ہرایک تین گرام' افیون ایک گرام' سب کو باریک کر کے سبز کاسنی کے پانی میں شیاف تیار کریں۔

ضماد تمر ہندی: آشوب چشم حار صفراوی کے لئے سود مند ہے۔ املی 125 گرام مازو' پوست انار' ہرایک تین گرام' رسوت بارہ گرام کو آدھ لیٹر پانی میں ڈال کر جوش دیں جب تیسرا حصہ پانی کا رہ جائے تو صاف کر کے پھٹکری 3 گرام افیون ایک گرام' زعفران پچاس ملی گرام حل کر کے آگ پر رکھیں اچھی طرح گاڑھا ہو جائے تو نیچے اتار کر رکھیں بوقت ضرورت تھوڑے سے پانی میں حل کر کے آنکھ پر اور ارد گرد لگائیں اور قدرے اندر بھی ڈالیں۔

ذرورنیم: آشوب چشم بارد بلغمی کے لئے مفید ہے۔ رسوت مصفی بتیس گرام شورہ قلمی ایک گرام' افیون بیس ملی گرام' پھٹکری بریاں 6 گرام باریک کر کے آب حرمل پندرہ ملی لیٹر میں پکائیں اور کٹورہ مسی میں نیم کے ڈنڈے وجس کے سر پر پرانا شاہی پیسہ لگا ہو) سے رگڑیں اگلے روز کانسی کے کٹوڑے میں ڈال کر بدستور رگڑیں حتیٰ کہ ذرور بن جائے بوقت ضرورت آنکھ میں لگائیں۔

علاج ڈاکٹری:

ہدایات مندرجہ علاج طبی پر عمل کریں آنکھ کو صاف رکھیں اور بورک لوشن چھ ملی لیٹر فی تیس گرام یا پروٹارگل لوشن (اٹھارہ ملی لیٹر فی تیس گرام) سلور نائٹریٹ لوشن (دوسو ملی گرام فی تیس گرام) آنکھ میں ڈالیں اور بورک لوشن یا جوشاندہ پوست خشخاش (آدھ لیٹر پانی میں دو تین جوش دے کر) میں صاف کپڑا بھگو کر ٹکور کریں۔

مندرجہ ذیل نسخے آشوب چشم میں بہت مفید ہیں:

1) زنک سلفیٹ 130 ملی گرام
ایکوا ڈسٹی لیٹا (آب مقطر تیس ملی لیٹر) ملا کر چند قطرے صبح وشام ڈالیں۔

نکتہ: یہ بچوں کے لئے خصوصاً مفید ہے۔

2) سلفیٹ آف زنک 130 ملی گرام بورک ایسڈ 2.50 ملی لیٹر ٹنکچر اوپیم دو گرام آب مقطر تیس ملی لیٹر' تمام دواؤں کو آب مقطر میں حل کر کے رکھ لیں اور عند الضرورت ایک دو قطرے آنکھ میں ڈالیں۔

غذا: مونگ کی دال اور چپاتی' مونگ کی دال کی کھچڑی' ترئی' ٹینڈے' بکری کا شوربہ' شلغم' پالک وغیرہ۔

پرہیز: ترش' شیریں' گرم اور نفاخ غذاؤں سے پرہیز کرائیں۔
چائے' شراب' تمباکو دیگر محرکات استعمال نہ کرائیں لکھنے پڑھنے اور دماغی کام سے بھی اجتناب رکھنا چاہیے۔

ککرے / روہے

ڈاکٹری نام	طبی نام	اُردو نام
گرے نیولر کنجکٹوئٹس Granular Conjunetivitis	رمد جیبی	ککرے، روہے
ٹراکوما Trachoma	جرب الاجفان، جرب العین یا حکۃ العین	آنکھوں یا پلکوں کی خارش

کیفیت و ماہیت:

اس مرض میں آنکھ کے پپوٹوں خصوصاً بالائی پپوٹوں کے نیچے چھوٹے چھوٹے دانے نکل آتے ہیں جن کی وجہ سے ہروقت کم وبیش خارش ہوتی رہتی ہے اور اکثر آنسو جاری رہتے ہیں۔

درحقیقت اس میں آنکھ کے طبقہ ملتحمہ کے اس حصے پر جو منعکس ہوکر پپوٹوں کی اندرونی جانب استر کرتا ہے بیضوی شکل کے چھوٹے چھوٹے سرخ رنگ کے دانے ہوجاتے ہیں اور جب یہ دانے آنکھ کے ڈھیلے پر رگڑ کھاتے ہیں تو آنکھ کو ایک قسم کی اذیت پہنچتی ہے اور طبیعت خارش کا مخصوص احساس پیدا کردیتی ہے نیز آنسوؤں کی گلٹیاں بھی اس تحریک سے زیادہ آنسو پیدا کرنے لگتی ہیں اس مرض میں طبقہ ملتحمہ موٹا اور متورم ہوجاتا ہے۔

یادداشت:

اطبائے متقدمین نے جرب الاجفان اور جرب العین یا حکۃ العین کے نام سے دو مختلف امراض کا ذکر کیا ہے لیکن حقیقت میں یہ دونوں ایک ہی مرض ہیں اور اطبائے حال نے اس کو طبقہ ملتحمہ کا التہاب یا ورم قرار دے کر اس کے لئے رمد جیبی کی جدید اصطلاح وضع کی ہے اُردو میں اس کو روہے، ککرے یا آنکھوں کی خارش کہا جاتا ہے۔

اقسام مرض:

اطبائے متقدمین میں سے اکثر نے اس کی تین قسمیں کی ہیں:

جرب منبسط (پھیلے ہوئے ککرے): اس میں دانوں کی بجائے پلکوں کے اندر کسی قدر کھردراپن، سختی اور سرخی ہوتی ہے۔

جرب حصفی (پتی یعنی گرمی دانوں کی مانند): اس میں دانے نہایت باریک اور سفیدی مائل رنگ گردی دانوں کے مانند ہوتے ہیں۔

جرب تینی یا سوقوسیس (انجیر کے دانوں کی مانند): اس میں دانے انجیر کے دانوں کی مانند آپس میں چمٹے ہوئے ہوتے ہیں ان کا نچلا حصہ یعنی جڑ گول اور اوپر کے سرے تیز اور نوک دار ہوتے ہیں رازی نے اس کو اپنی کتاب فاخر میں تینی کی بجائے تینی (گھاس کی مانند) لکھا ہے بعض نے اس کو ایک چوتھی قسم جرب اسود بھی بیان کی ہے اس میں دانوں کی رنگت سیاہی مائل ہوتی ہے اور ان پر کھرنڈ بندھے ہوئے ہوتے ہیں یہ بدترین قسم ہے اس کو جرب مجب (دانہ دار) اور یونانی میں طوخیس بھی کہتے ہیں۔

بعض اطبانے بجائے جرب اسود کے چوتھی قسم بردی لکھی ہے جس میں دانے برد (یعنی اولے) کی مانند سفید رنگ کے ہوتے ہیں۔ اطبائے جدید نے شدت وخفت مرض کے لحاظ سے اس کی دو قسمیں کی ہیں 1) جرب حاد (شدید ککرے) اور 2) جرب مزمن (پرانے ککرے)۔

اسباب مرض:

اطبائے قدیم نے اس مرض کا سبب بلغم شوریا گرم بخارات کو قرار دیا ہے بعض اوقات رقیق صفرا یا جلا ہوا فاسد سوداوی خون بھی اس کا باعث ہوسکتا ہے لیکن اطباء جدید نے اس کا باعث ایک قسم کا جرثومہ قرار دیا ہے جس کی وجہ سے یہ ایک شدید متعدی مرض ہے یہ جرثومہ گردوغبار' دھوئیں اور کثیف ہوا سے گنجان و آباد رقبوں میں نہایت سرعت کے ساتھ ایک شخص سے دوسرے شخص کو لگ جاتا ہے یہ مرض بالعموم غریبوں اور غلیظ لوگوں میں زیادہ ہوتا ہے مالدار اور متوسط طبقوں کے اشخاص میں خصوصاً پاک وصاف رہتے ہیں شاذونادر ہی پایا جاتا ہے۔

علامات:

مریض کی آنکھیں سرخ رہتی ہیں اور ان میں ہروقت کم وبیش خارش رہتی ہے تھوڑے بہت آنسو ہروقت جاری رہتے ہیں اور پلکوں کو دبانے پر ان میں اور بھی زیادتی ہوجاتی ہے مریض کو روشنی کی برداشت نہیں ہوسکتی صبح کو سوکر اٹھنے پر آنکھیں چپکی ہوئی ہوتی ہیں:۔

تشخیص مرض:

آشوب چشم اور کگروں میں فرق کرنا ضروری ہے کیونکہ کگروں کی علامتیں آشوب چشم کی بعض قسموں میں پائی جاتی ہیں اس مرض کی تشخیصی علامت یہ ہے کہ مریض کے پپوٹوں خصوصاً بالائی پپوٹے کو الٹ کر دیکھنے پر ان کی اندرونی سطح پر ساگدانے کی مانند چھوٹے چھوٹے پیازی رنگ کے دانے نظر آتے ہیں جن کے اردگرد سرخی ہوتی ہے۔

انجام مرض:

یہ مرض اگر مزمن ہوجائے تو جلد یا بدیر بصارت کو نقصان پہنچاتا ہے بعض اوقات آنکھ کے ڈھیلے پر مسلسل خراش کی وجہ سے اجتماع خون ہوجاتا ہے جو بڑھ کر قرنیہ پر بھی چھا جاتا ہے اور سبل کی شکل پیدا ہوجاتی ہے۔

اصول علاج:

اس مرض میں آنکھوں کی حفاظت ضروری ہے چنانچہ گردوغبار اور تیز آندھی سے آنکھوں کو بچائیں اسی طرح تیز روشنی بھی آنکھوں کے لئے مضر ہے اس سے بچتے رہیں ہاں اگر ضرورت ہو تو سبز یا غباری عینک لگا کر تیز روشنی میں آسکتے ہیں۔

معدہ اور دماغ کی صفائی کریں بحالت غلبہ خون فصد سرارو کھلوادیں یا کنپٹی پر جونکیں لگوائیں باقی اخلاط کے غلبہ کی حالت میں منضج دے کر تنقیہ کریں تاکہ بدن مواد فاسد سے پاک ہوجائے نزلہ کو روکنے اور تبخیر کو دفع کرنے کی کوشش کریں قبض نہ ہونے دیں آنکھوں میں لگانے کے واسطے محلات اور آنکھ کی مخصوص دواؤں کا استعمال کریں۔

دستور العلاج:

معدہ اور دماغ کی صفائی کے لئے رات کو سوتے وقت اطریفل شاہترہ 7 گرام' عرق مرکب مصفی خون 150 ملی لیٹر شربت عناب پچیس ملی لیٹر کے ساتھ کھلائیں آنکھوں کو صاف کرنے کے لئے ہلیلہ' بلیلہ' آملہ' نیم کوفتہ ہرایک چھ گرام رات کو 250 ملی لیٹر پانی میں بھگوئیں اور صبح کو اس سے آنکھیں دھوئیں شبور کو دور کرنے کے لئے مصری کی ڈلی پلکوں کو الٹ کر دانوں پر پھیریں اور نوشادر صحر فارسی صمغ عربی ہرایک ایک گرام کو کوٹ چھان کر سرکہ میں پیس کر سایہ میں خشک کرکے سرمہ کی طرح آنکھیں میں لگائیں یا شیاف طوطیا (جدید) پلکوں کو الٹا کر دانوں پر لگائیں کحل کافور' سرمہ زعفرانی' اکسیر جرب' شیاب جرب اور برود کافوری میں سے کسی ایک کا لگانا بھی مفید ہے۔

دستور جدید:

1) صبح اطریفل شاہترہ بارہ گرام' عرق شاہترہ 75 ملی لیٹر' عرق مرکب مصفی خون 75 ملی لیٹر اور شربت عناب پچیس ملی لیٹر کے ساتھ کھائیں۔

2) رات کو سوتے وقت ہلیلہ مربی کھائیں۔

3) پپوٹوں کو الٹ کر مرہم چشم لگائیں۔

4) شیاف طوطیا جدید یا سرمہ زعفرانی آنکھوں میں لگائیں۔

منتخب مجربات و مرکبات:

شیاف طوطیا جدید: توتیا' پھٹکری' پوٹاسی نائٹراس ہر ایک نوے گرام' کافور 3 گرام سب کو اچھی طرح ملا کر شیاف بنالیں بوقت ضرورت آنکھ میں لگائیں لیکن استعمال سے پہلے آنکھوں میں کوکین ڈال کر ان کو بے حس کر لیں رمد نزلی آنکھ کی پرانی سرخی اور کگروں میں مفید ہے۔

مرہم چشم: چاکسو مدبر 6 گرام' انزروت مدبر 3 گرام' پھٹکری بریاں 2 گرام' کاجل دو گرام' پھول جست دو گرام' نبات سفید دو گرام' کونپل نیم 2 عدد' دانہ الائچی خورد 2 عدد' بیلو اکسائیڈ آف مرکری چالیس ملی گرام' سب کو خوب کھرل کر کے ویزلین دو تولہ میں بخوبی مخلوط کریں اور رکھ دیں عند الضرورت کاجل کی طرح پپوٹے الٹ کر ان پر لگائیں آنکھوں کی خارش' سرخی' کگروں اور آخر رمد میں نافع اور مجرب ہے۔

سرمہ زعفرانی: زعفران' افیون ہر ایک ایک گرام زنگار' سرمہ سیاہ' سمندر جھاگ' لونگ' سونا مکھنی' روپا مکھی' سبز کانچ ہر ایک 3 گرام' کشتہ جست ساٹھ گرام سب دواؤں کو سرمہ کی مانند باریک کھرل کریں اور ایک سلائی روزانہ آنکھوں میں لگایا کریں اگر مریض کی بری حالت ہو تو پلکوں کو الٹ کر یہ سلائی کگروں پر مل دیں بیاض چشم' اور جرب الاجفان یعنی کگروں کے لئے بہت مفید ہے کاسٹک وغیرہ مشہور انگریزی دواؤں سے بھی بہتر ہے۔

اکسیر جرب: پوست سماق 10 گرام' سفیدہ کاشغری ایک گرام' کافور پچیس ملی گرام' کتیرا پچاس ملی گرام سب ادویہ کو پیس کر شیاف بنادیں بطور شیاف صبح شام آنکھوں میں لگا دیں آنکھوں کی خارش' دمہ اور جرب الاجفان میں مفید ہے۔

شیاف جرب: توتیا سبز' شب یمانی' سہاگہ' سونا مکھی' زنگار' ہیرا کسیس' سبز ولایتی ہر ایک 6 گرام شگفتہ جست دیسی' صمغ عربی ہر ایک 3 گرام' سب دوائیں کوٹ کر سفوف بنالیں اور گوند میں ملا کر شیاف تیار کریں پلکوں کو الٹ کر یہ شیاف کگروں پر گھس دیا کریں کگروں کے لئے مفید ہے۔

سرمہ برائے جرب: سمندر جھاگ' پھٹکری' سفیدہ کاشغری' زنگار ہر ایک 3 گرام' سرہ سیاہ 15 گرام' کشتہ جست عمدہ 5 گرام' افیون 6 سرخ' عرق گلاب ایک بوتل میں کھرل کر کے خشک کر لیں اور سلائی سے آنکھوں میں لگائیں اگر مرض سخت ہو تو پپوٹے کو الٹ کر سلائی اس پر پھیر دیں جرب اجفان اور آشوب چشم کے واسطے نافع ہے۔

سرمہ عجیب: خارش' کگرے اور سرخی چشم کے لئے مفید ہے۔ نوشادر' شورہ قلمی' پھٹکری ہر ایک بارہ گرام' گل ارمنی 6 گرام باریک کر کے بطور سرمہ استعمال کریں۔

حب جرب: کگروں کے لئے مفید اور مجرب ہے۔ چاکسو مدبر' مصری کاپی' کتھ' انزروت مدبر ہر ایک 6 گرام باریک پیس کر پانی میں چنے کے برابر گولیاں تیار کریں بوقت ضرورت پانی میں حل کر کے آنکھ میں لگائیں۔

حل زعفران: جرب الاجفان یعنی آنکھ کی خارش کے لئے مفید و مجرب ہے۔ مرچ سیاہ' پیپل' نوشادر ہر ایک ایک گرام'

زعفران 4 گرام رسوت 6 گرام پانچ چار گرام کافور دس ملی گرام سب کو بدستور کھرل کرکے بطور سرمہ استعمال کریں۔

اکسیر جرب الاجفان: بیاض چشم اور ککروں کے لئے مفید و مجرب ہے۔ زعفران، افیون ہرایک ایک گرام، زنگار، سرمہ سیاہ، سمندر جھاگ، لونگ، سونا مکھی، روپا مکھی، سبز کانچ ہرایک تین گرام کشتہ جست ساٹھ گرام سب دواؤں کو سرمہ کی مانند باریک کرکے کھرل کریں اور ایک سلائی روزانہ آنکھوں میں لگایا کریں۔

نکتہ: اگر مریض بری حالت میں ہو تو یہ سلائی پلکوں کو الٹ کر مل دیں۔

دوا آشوب چشم: آشوب چشم اور ککروں میں مفید ہے۔ عرق گلاب تیس ملی لیٹر، سلور نائٹریٹ بیس ملی گرام دونوں کو حل کرکے نیلے رنگ کی شیشی میں رکھ لیں ایک قطرہ پلکوں میں ڈالیں اور تھوڑی دیر بعد پلکوں کو آب مقطر سے دھو ڈالیں۔

نکتہ: یہ دوا زیادہ عرصہ تک رکھے رہنے سے خراب اور بے کار ہو جاتی ہے اس لئے تازہ بتازہ استعمال کریں۔

سرمہ عجیب دیگر: جالا، پھولا، دھند، آشوب چشم، دمعہ، خارش، ضعف بصر اور ککروں کے لئے مفید و مجرب ہے۔ خرمہرہ زرد، صدف خورد، مصری خانہ زنبور ہرایک 4 گرام، نیلا تھوتھا بریاں پھٹکری بریاں ہرایک 2 گرام، فلفل دراز 4 عدد، فلفل سفید 14 عدد، سرد چینی 6 گرام، افیون ایک گرام، زنگار 3 گرام، کشتہ جست چھتیس گرام خرمہرہ زرد اور صدف کو کوئلوں کی آگ پر ڈالیں اور جل جانے پر نکال لیں نیلا تھوتھا اور پھٹکری کو ٹکڑے کرکے توے پر بھون لیں اور جست کا کشتہ اس طرح بنائیں کہ حسب ضرورت جست لوہار کی بھٹی میں ڈال دیں اور لوہے کی سیخ سے ہلائیں اور جو حصہ شگفتہ ہو کر اوپر آجائے اسے لے لیں اور باقی کو پھینک دیں اب ان سب دواؤں کو چھان کر کانسی کے برتن میں نیم کے ڈنڈے سے جس کے نیچے پیسہ لگا ہوا ہو دو دن تک کھرل کریں اور درمیان میں کھٹل بوٹی کا مروق پانی ڈالتے جائیں۔

رات کو سوتے وقت ایک ایک سلائی دونوں آنکھوں میں لگائیں۔

علاج ڈاکٹری:

اس مرض میں دواؤں کو بدل بدل کر ڈالنے سے زیادہ فائدہ ہوتا ہے اس لئے پانچ سات روز ایک دوا کو استعمال کرنے کے بعد اگر اس سے کوئی خاص فائدہ معلوم نہ ہو تو اس کو موقوف کرکے دوسری دوا استعمال کریں شدید ککروں میں ارجنٹائی نائٹراس دو سو ملی گرام، آب مصفا تیس ملی لیٹر میں حل کرکے نیلی شیشی میں رکھ دیں چند قطرات دن میں دو بار آنکھ میں ڈالیں یا پروٹارگول چھ گرام، آب مقطر تیس ملی لیٹر میں حل کریں اور اس کے چند قطرات دن میں دو تین بار آنکھ میں ڈالیں۔

اگر مرض مزمن ہو تو سلور نائٹریٹ کی بتی یا لیپس ڈی وافس (سنگ حدا) کا قلم پپوٹوں کو الٹا کرکے ککروں پر باحتیاط آہستہ سے لگائیں سلور نائٹریٹ کی بتی لگانے کے بعد آنکھ کو فوراً نمک کے پانی سے خوب دھو ڈالیں اور پندرہ بیس منٹ تک آنکھ پر سرد پانی کی پٹی باندھیں اس کے بعد آنکھوں میں ییلو آئنٹ منٹ (مرہم زرد) لگائیں اس کے لگانے سے اصل مرض میں بھی تخفیف ہوتی ہے اور پلکیں بھی آپس میں نہیں چپکتیں۔ اگر ان دواؤں سے فائدہ نہ ہو تو ککروں کو بجلی کے تار سے جلوا دیں یا حلیہ کرائیں۔

غذا: لطیف اور زود ہضم غذائیں دیں مثلاً گیہوں کی چپاتی، بکری کا شوربہ، کدو، ترئی، چقندر، پالک وغیرہ کی ترکاری کے ساتھ یا ارہر اور مونگ کی دال، پھلوں میں انگور اور میٹھا انار دیا جاسکتا ہے۔

پرہیز: غذا تمام گرم، محرک اور نفاخ چیزوں سے پرہیز رکھیں دہی چھاچھ جیسی ترش اغذیہ اور اشربہ سے بھی احتیاط کریں آنکھوں کو دھوئیں گرد و غبار اور تیز روشنی سے بچائیں۔

مجربات خصوصی

ذیل میں ککروں اور روہوں کے مختلف مطبوں کے آزمودہ نسخہ درج ہیں:

مطب شریفی (مسیح الملک حکیم اجمل خاں):

1- اطریفل شاہترہ 7 گرام اول کھلا کر اوپر سے لعاب بہدانہ 3 گرام شیرہ عناب 5دانہ' عرق مرکب مصفی خون 150 ملی لیٹرمیں نکال کرشرب عناب پچیس ملی لیٹر میں ڈال کر صبح وشام پلائیں۔

2- مازو سبز کو جوکوب کر کے رات کو عرق گلاب 75 ملی لیٹر میں بھگوئیں صبح صاف کر کے تھوڑا سا کافور ملا کر دن میں کئی مرتبہ آنکھوں کو دھوئیں۔

3- تریھلہ کے زلال سے بھی آنکھیں دھونا مفید ہے۔

4- شیاف ابیض کو دودھ میں گھس کر آنکھ میں ڈالیں۔

5- اطریفل زمانی بارہ گرام' عرق بادیان 150 ملی لیٹرنیم گرم کے ساتھ رات کوسوتے وقت پلائیں۔

6- عناب 5دانہ' منڈی 9 گرام رات کوگرم پانی میں بھگو کرصبح زلال میں شیرہ عناب پچیس ملی لیٹر ملا کر پلانا بھی مفید ہے۔

مطب عزیزی (افسر الاطبا حکیم عبدالعزیز):

رسوت زرد' گل ارمنی' لودھ پٹھانی' افیون خالص' سفیدہ کاشغری' زعفران خالص ہم وزن باریک کر کے عرق گاؤزبان میں دوبارہ کھرل کر کے شیاف بنائیں اور ضرورت کے وقت جست کے برتن میں عرق گلاب سے گھس کر نیم گرم ضماد کریں۔

مطب نوری (حکیم نورالدین بھیروی):

عام و خاص تنقیہ کرنے کے بعد صبر دوگرام' نوشادر گرام' شہد میں ملا کر ملا کریں۔

مطب سلیمی (حکیم مفتی سلیم اللہ مرحوم):

1- جست' شورہ قلمی' جست کو برادہ کر کے شورہ قلمی کے ساتھ یہاں تک کھرل کریں کہ آگ پر رکھنے سے روغن ہو جائے اس کوقدرے کھرل کر کے سرمہ کی طرح استعمال کریں۔

2- نوشادر' شورہ قلمی' پھٹکری ہرایک بارہ گرام' گل ارمنی 6 گرام سب کو بخوبی کھرل کر کے استعمال کریں۔

3- سرمہ قندھاری پچیس گرام جست پارہ' پارہ کردہ' اقلیمیائے فضہ (چاندی کا میل یعنی تلچھٹ) ممیرا خالص ہرایک بارہ گرام' سب کو کھرل کر کے بطور سرمہ لگائیں۔

مطب قرشی (شفاء الملک حکیم محمد حسن قرشی):

1- صبح وشام خمیرہ گاؤزبان جواہر والا 6 گرام بہ اضافہ کشتہ مرجان بیس ملی گرام بعد از غذا حب کبد دو عدد بوقت خواب اطریفل کشنیز 6 گرام کھائیں رات کو سرمہ سفید لگائیں سفوف ہلیلہ 6 گرام رات کو بھگو دیں صبح چھان لیں اور اس سے آنکھیں دھوئیں۔

2- چاکسو ساٹھ گرام' نیم کی پتیاں ساٹھ گرام' دونوں کو 375 ملی لیٹر پانی میں ڈال کر خوب ابالیں اس کے بعد چاکسو کو نکال کر چھلکا اتار کر خشک کر کے پیس لیں اور سرمہ مصفی بارہ گرام شامل کر کے ماؤف آنکھ کو الٹ کر ککروں والی جگہ پر لگائیں۔

ناخونہ

ڈاکٹری نام	طبی نام	اُردو نام
پٹرجیم Pterygium	ظفرہ	ناخونہ

کیفیت و ماہیت:

یہ پردہ ملتحمہ کی مثلث یا ہلالی شکل کی سرخی مائل زیادتی ہے جو اکثر اندرونی گوشہ چشم سے اور شاذونادر بیرونی گوشہ چشم سے اور کبھی دونوں طرف سے شروع ہوکر قرنیہ کی طرف جاتی ہے اور اس کی ایک طرف قرنیہ کے ساتھ چسپاں ہوجاتی ہے۔

اسباب:

گردوغبار پڑنے سے ہمیشہ آنکھوں میں خراش رہنے کی وجہ سے عارض ہوتا ہے اس لئے ریتلے مقامات میں اس کی شکایت زیادہ ہوتی ہے گرم مقامات میں آشوب چشم یا قرنیہ کے زخم کے بعد بھی اکثر ناخونہ ہوجاتا ہے کبھی لیسدار غلیظ مادوں کی کثرت سے جمع ہونے سے بھی بیدار ہوتا ہے۔

علامات:

آنکھ کی جھلی، ملتحمہ، پر ایک سہ کونہ (مثلث) کی شکل کا گوشت کی طرح سرخ پردہ سا پیدا ہوجاتا ہے یہ پردہ کبھی بڑھ کر قرنیہ کو ڈھک لیتا ہے۔

علاج طبی:

گردوغبار اور دھوئیں سے پرہیز کرائیں، آنکھ میں کحل بیاض یا کحل کنجد یا باسلیقون کبیر لگائیں صبح اطریفل اسطوخودوس 17 گرام اور شام کو اطریفل زمانی 7 گرام عرق بادیان کے ساتھ کھلائیں اگر ان تدابیر سے آرام نہ ہو تو عمیہ (آپریشن) کرائیں۔

منتخب مجربات و مرکبات:

1- اصل السوس ہر ایک تین گرام، خوب باریک پیس کر روزانہ صبح وشام ایک ایک سلائی لگایا کریں۔

2- سرمہ ظفری: ناخونہ کے لئے مفید ہے نوشادر 6 گرام، شورہ قلمی پچیس گرام، تخم سرس، فلفل سیاہ ہر ایک جوبین 14 عدد نیلا تھوتھا پچاس ملی گرام باریک پیس کر شیاف ناخونہ بنائیں اور پانی میں گھس کر ناخونہ کی جگہ لگائیں۔

3- شیاف ظفرہ: ناخونہ کے لئے مفید ہے مصری، چاکسو مقشر، سنگ بصری ہر ایک تین گرام، قلمی شورہ پچیس گرام کو لیموں کے پانی میں کھرل کر کے شیاف بنائیں اور بوقت ضرورت بدستور استعمال کریں۔

4- شیاف ظفرہ مزمن: جو نہایت سخت ناخونہ کو دور کرتا ہے روئی جلائی ہوئی پچیس گرام، زنگار سات گرام جوہر ہڑتال دو گرام تین گرام سب دواؤں کو پیس کر ایک ہفتہ گلاب میں تر رکھیں اس کا شیاف بنالیں بوقت ضرورت شراب میں گھس کر آنکھوں پر لگا دیا کریں۔

ڈاکٹری علاج:

زنک کلورائڈ لوشن (تیرہ ملی لیٹر فی تیس ملی گرام) آنکھ میں ڈالیں اور کاسٹک لوشن (چھ گرام فی تیس گرام) روزانہ نہایت احتیاط سے ناخونہ پر لگائیں یا آکسائیڈ آف مرکری 2.5 ملی لیٹر فی تیس گرام میں ملا کر آنکھ میں سلائی سے لگائیں اور

سلفیٹ آف کاپر (طوطیا) ناخونہ پر لگائیں اگر ان تدابیر سے فائدہ نہ ہو تو کٹوا دیں۔
غذا و پرہیز سبل کے مطابق ہے۔

جالا

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
جالا	سبل	پے نس Pannus

کیفیت و ماہیت:

آنکھ کی بیرونی رگوں کے پھولنے اور ان کے درمیان باریک شاخوں کے پیدا ہونے سے ایک پردہ ہو جاتا ہے جس سے نظر دھندلی ہو جاتی ہے۔

یادداشت:

حکیم اعظم خان نے جالے کو بیاض چشم کی ایک قسم اثر کا مترادف قرار دیا ہے مگر صحیح یہ ہے کہ جالا سبل کا مترادف ہے۔
سبل کی ماہیت میں اطباء نے اختلاف کیا ہے اکثر اطباء کا مسلک یہ ہے کہ سبل میں آنکھ کی اصلی رگیں پھول جاتی ہیں علامہ قطب الدین شیرازی نے اس مذہب کو رد کرتے ہوئے بیان کیا ہے سبل کہ میں عارضی رگیں پیدا ہو جاتی ہیں اور یہی قرین صحت ہے کیونکہ سبل میں ملتحمہ کی رگوں میں افزائش ہو جاتی ہے۔

اسباب:

فاسد و غلیظ خون سے آنکھوں کی رگوں کا بھرنا' پرانے گرے یا پربالی قرنیہ میں خراش کا ہونا۔

اقسام:

تین قسمیں ہیں: (1) علامات: سبل رطب و تر سبل (2) سبل یابس و خشک سبل (3) سبل مستحکم (مضبوط سبل)

علامات:

آنکھ سرخ ہو جاتی ہے اور اس میں خراش اور درد محسوس ہوتا ہے۔ آفتاب اور چراغ کی روشنی سے اسے تکلیف ہوتی ہے۔ آخر میں قرنیہ پر ایک جالا سا معلوم ہوتا ہے۔

تشخیص:

سبل رطب میں متواتر چھینکیں آتی ہیں' آنکھوں سے آنسو جاری رہتے ہیں نیز درد ہوتا ہے اور خارش ہوتی ہے سبل یابس میں آنکھوں سے آنسو نہیں آتے خارش کم ہوتی ہے۔ پردہ قرنیہ کھردرا اور دھندلا ہوتا ہے سبل مستحکم میں پردہ غلیظ ہو کر سیاہی چشم کو ڈھانپ لیتا ہے اور بصارت زائل ہو جاتی ہے۔

اصول علاج:

سرارو کی فصد کھولیں' گردن کے پیچھے گدی پر سینگیاں کھنچوائیں یا جونکیں لگائیں پس گوش جونکیں لگوانا بھی مفید ہے اور نضج کے بعد مسہل دیں اور تنقیہ کے بعد آنکھوں میں جلا دینے والے سرمے لگائیں نیز چھینکیں لانے والی نسوار لیں نضج و تنقیہ کے عمل کو ہر ماہ دہرانا چاہئے اور غلیظ و نفاخ غذاؤں سے پرہیز کرائیں چونکہ عموماً یہ مرض ککروں سے ہوتا ہے اس لئے علاج میں ان کی بھی رعایت رکھنی چاہئے سبل یابس میں دوا ڈالنے سے پہلے اور بعد حمام کرنا اور آنکھوں کو گرم پانی سے بھپارہ دینا

نہایت مفید ہے اگر سبل کے ساتھ آشوب چشم بھی ہو تو زیادہ گرم یا زیادہ سرد دوائیں استعمال کرنی چاہئیں۔

دستور العلاج:

چند روز تک حسب ذیل منضج صبح و شام دیں پوست ہلیلہ زرد' پوست ہلیلہ آملہ' پوست نیم' شاہترہ' چرائتہ منڈی' خس' برگ حنا' افتیمون' گلو ہر ایک 7 گرام جوش دے کر مل چھان لیں اور پچیس ملی لیٹر شہد ملا کر پلائیں دس روز کے بعد اسی نسخہ میں سنا مکی 7 گرام' گل قند پچاس گرام' اور مغز املتاس پچاس گرام بڑھا کر مسہل دیں مسہل کے بعد صبح مرجان جواہر والا بیس ملی گرام' خمیرہ گاؤزبان جواہر والا 5 گرام میں ملا کر دیں اور شام کو اطریفل کشنیزیا اطریفل صغیر 7 گرام کھلایا کریں اور آنکھ میں گل نیم بارہ گرام سایہ میں خشک کر کے اس کے برابر شورہ قلمی ملا کر باریک پیس کر تھوڑا تھوڑا لگائیں۔

منتخب مجربات و مرکبات:

دواء خاص: یہ دوا سبل بیاض اور ظفرہ میں مفید ہے۔ سبل غلیظ میں خصوصاً نافع ہے۔

پھٹکری' سہاگہ ہر ایک چھتیس گرام کوٹ کر چھان لیں اور بکرے کا صفراء سے بھرا ہوا مرارہ لے کر اس میں اسے بھر دیں اور باہر سے مرارہ کو صاف کر کے اس کا منہ بند کر کے لٹکا دیں ایک ساعت کے بعد جو جوہر مترشح ہو کر خشک ہو گیا ہو اسے لے لیں اور مرارہ مع دوا کے پھینک دیں اس جوہر میں سے رائی کے دانے کے برابر ایک قطرہ پانی میں حل کر کے سلائی سے آنکھ میں لگائیں۔

انتباہ: یہ دوا زیادہ مقدار میں نہ لگائیں ورنہ آنکھ سرخ ہو جائے گی۔

اعبر لولوی: سبل میں مفید ہے خواہ اس کے ساتھ جرب بھی ہو۔

توتیا کرمانی' درمنہ محرق شستہ' ہر ایک دس حصہ مروارید ناسفتہ چھ حصہ نبات سفید پانچ حصہ سب کو اس قدر کھرل کر دیں کہ وہ غبار کی طرح ہو جائے پھر اسے آنکھ میں سوتے وقت دو سلائی لگایا کریں۔

شیاف ساق: سبل خفیف میں مفید ہے اور اس وقت کے لئے مخصوص ہے جب سبل کے ساتھ درد اور خارش بھی ہو۔

ساق 125 گرام کو بارش کے پانی یا آب مقطر میں رات بھر بھگو کر صبح مل چھان لیں پھر اس پانی کو دھوپ میں غبار سے بچا کر رکھیں جب غلیظ ہو جائے تو اس میں گرد و ساق کو گوندھ کر شیاف بنائیں اور سوتے وقت آنکھ میں لگائیں۔

کحل سبل: پھولے اور سبل کے لئے مجرب ہے لونگ 14 عدد' تخم سرس' تخم کھرنی ہر ایک دس عدد' شورہ قلمی ہر ایک تین گرام' آنبہ ہلدی 7 گرام باریک پیس کر آنکھ میں لگائیں۔

حل مؤلف: بینائی کو طاقت بخشنے' سبل کو زائل کرنے' بقیہ آشوب چشم اور ڈھلکے کے لئے مفید جست اور شگفتہ' سرمہ سیاہ' ہر ایک بارہ گرام' موتی' شیاف مامیثا ہر ایک چھ گرام' دواؤں کو علیحدہ علیحدہ پیس کر مخلوط کر کے بارش کے پانی یا عرق گلاب میں کھرل کریں اور بدستور استعمال میں لائیں۔

ڈاکٹری علاج:

ہدایات مذکورہ علاج طبی کو پیش نظر رکھیں پرانے ککروں کا علاج کریں گولڈن آئی آئنٹ منٹ یلفے ییلواک مد آف مرگرین 2.5 ملی لیٹر فی تیس گرام ملا کر لگائیں گرم پانی میں فلالین کا ٹکڑا بھگو کر آنکھ کو ٹکور کریں اور آنکھ کو صاف رکھیں اگر قبض ہو تو اسے دور کریں آنکھ میں چار گرین فی اونس والا اٹروپین لوشن ڈالیں۔

غذا و پرہیز:

بکری کا شوربہ' مونگ اور ارہر دال' کدو' ٹنڈا' پالک' ترئی' چپاتی وغیرہ زود ہضم اور ہلکی غذائیں دیں۔ مسور ارہر' لہسن' پیاز گوشت' گاؤ پنیر' اور ترش ثقیل و گرم چیزوں' دماغی محنت' سرد پانی کے غسل' دھوپ میں چلنے پھرنے اور آگ کے پاس بیٹھنے سے پرہیز کریں۔

آنکھ کی سفیدی/ پھلی

ڈاکٹری نام	طبی نام	اُردو نام
اپیسٹی آف کورنیا Opacity of Cornea	بیاض چشم' بیاض العین	پھلی

کیفیت و ماہیت:

طبقات قرنیہ میں ضرب زخم یا پھنسیوں کے بعد داغ رہ جانے کی وجہ سے آنکھوں میں سفیدی پیدا ہوجاتی ہے۔

اقسام:

تین قسمیں ہیں اگر ظاہر قرنیہ میں رقیق سفیدی ہوتو اسے سحاب' غمام یا اثر کہتے ہیں اگر یہ سفیدی غلیظ اور قرنیہ کی گہرائی میں ہوتو اسے بیاض گل چشم (پھلی یا پھولاں کہتے ہیں) اگر یہ سفیدی بہت غلیظ اور اس کے ساتھ ابھار معلوم ہوتو اسے بیاض سمکیہ کہتے ہیں۔

اسباب:

چیچک اور آشوب چشم وغیرہ میں ثبور یا ورم ہوکر زخم ہوجاتا ہے کبھی داغ سفیدی کی شکل میں رہ جاتا ہے کگروں اور پڑبال کی خراش سے بھی کبھی قرنیہ میں زخم ہوجاتا ہے کبھی شقیقہ وغیرہ شدید دردسر سے بھی قرنیہ میں زخم ہوکر سفیدی پیدا ہوجاتی ہے۔

انجام وعوارض:

بچوں میں عموماً یہ علاج پذیر ہوجاتی ہے مگر ادھیڑ عمر کے اشخاص میں اس کا علاج مشکل ہے چیچک کے بعد کی سفیدی مشکل سے جاتی ہے جب سفیدی مرکز قرنیہ کے قریب ہوتو نظر کم ہوجاتی ہے اور کبھی بھینگے پن کی شکایت ہوجاتی ہے کبھی بچوں کی دونوں آنکھوں میں سفیدی ہوجانے کی صورت میں ڈھیلوں میں سوزش پیدا ہوجاتی ہے۔

علامات:

آنکھ کی سیاہی پر سفیدی یا پردہ دکھائی دیتا ہے اکثر بصارت کم ہوجاتی ہے اور کبھی بالکل جاتی رہتی ہے اگر سفیدی قرنیہ کے مرکز پر نہ ہوتو پھر بصارت پر اثر نہیں پڑتا۔

اصول علاج:

اگر شقیقہ' پربال' آشوب چشم پر یا روہوں سے یہ مرض ہوا ہوتو پہلے ان کا علاج کریں اس کے بعد اگر ضرورت محسوس ہو تو دماغی تنقیہ کریں علی الخصوص اگر مریض صراع' نزلہ یا آشوب چشم میں مبتلا ہوتا رہتا ہے پھر ادویہ حالیہ یعنی جلا کردینے اور صاف کرنے والی دوائیں آنکھ میں ڈالیں اس میں امر ملحوظ رہنا چاہئے کہ سواب (جالے) میں کم تیز دوائیں اور پھولے میں زیادہ تیز دوائیں استعمال کریں۔

دستور العلاج:

اطریفل کشنیزی بارہ گرام صبح وشام کھلائیں اور کحل بیاض، کحل گل کنجد ہم وزن ملا کر سلائی سے آنکھوں میں لگائیں اس طرح متواتر دو تین ماہ علاج کرنے سے اکثر فائدہ ہوتا ہے اگر آنکھ میں خراش ہو اور سرخی ہو تو پہلے اسے دور کریں اس غرض کے لئے شیاف دینار جون بکری کے دودھ میں گھس کر لگانا اور اطریفل کشنیزی بارہ گرام رات کو کھلانا مفید ہے جب خراش دور ہو جائے تو پھر مذکورہ اصول علاج کے مطابق تدبیر کرتے رہیں یا شورہ قلمی 5 گرام، میراں چینی 2 گرام، گیرو دو ماشہ یا کف دریا، مرچ سفید پھٹکری بریاں، سفیدہ کاشغری ہر ایک تین گرام پیس کر صبح وشام سرمے کی طرح آنکھ میں ایک ایک سلائی لگایا کریں۔

منتخب مجربات ومرکبات:

کحل بیاض: پھولے جالے اور ناخونے کو زائل کرنے کے لئے ہے تانبا جلایا ہوا شادنج مغسول ہر ایک پانچ گرام، اقلیمیا فضا، (چاندی کا میل) دو گرام، زنگار سائیدہ، بورہ ارمنی ہر ایک ایک گرام، مرچ سیاہ، پیپل، زعفران ہر ایک نصف گرام سب کو کوٹ چھان کر سرمہ کے مانند باریک کھرل کرکے آنکھوں میں لگائیں۔

کحل گل کنجد: اس کو کحل یاسمین بھی کہتے ہیں پھولے کو زائل کرنے کے لئے معمولی و مجرب ہے تلوں کی پھولوں کی کلیاں چنبیلی کا کلیاں، مرچ سیاہ ہر ایک چار عدد، پھٹکری بریاں بارہ گرام خوب باریک کھرل کرکے آنکھوں میں لگائیں۔

شیاف دینار جون: سوداوی آشوب چشم کے لئے سفیدہ قلمی، سونا مکھی ہر ایک چھتیس گرام کتیرا سوا پانچ گرام، افیون نشاستہ ہر ایک سب کو باریک پیس چھان کر بدستور شیاف بنائیں۔

جوہر بیاض: پھٹکری، شورہ قلمی، لونہ بجی، سہاگہ، نوشادر ہر ایک بارہ گرام کو جوکوب کریں اور ایک مٹی کے کوزے پیالے میں ڈال کر دوسرا پیالہ اس پر ڈھانپ کر گل حکمت کرکے کوئلہ کی نرم آنچ پر رکھ کر بدستور جوہر اڑالیں اور صبح وشام آنکھ میں لگائیں۔

ڈاکٹری علاج:

مرہم زرد ایلا آئنٹ منٹ 325 ملی گرام فی تیس گرام والا آنکھ میں لگائیں اور پپوٹے کو انگلی سے مل کر آنکھ پر پٹی باندھ دیں اگرچہ آنکھ میں بیاض ہو تو دو سو ملی گرام فی تیس گرام والا مرہم زرد استعمال کریں اکثر اس سے آرام ہو جاتا ہے اگر سفیدی غلیظ اور قرنیہ کے مرکز میں ہو تو پردہ علیہ کو کسی قدر کاٹ کر مصنوعی تپلی بنانی چاہئے۔

غذا و پرہیز: سبل کے مطابق ہے دودھ دہی سے پرہیز کریں۔

موتیا بند/ آنکھ میں پانی اُترنا

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
موتیا بند، آنکھ میں پانی اُترنا	نزول الماء	کیٹریکٹ Cataract

کیفیت و ماہیت:

آنکھ کی رطوبت جلیدیہ (موتی) یا اس کے غلاف یا دونوں میں کدورت پیدا ہو جانے کی وجہ سے بتدریج بینائی کم ہو کر بالآخر بالکل جاتی رہتی ہے۔

یادداشت:

متقدمین میں سے شیخ اور اس کے متبعین کا خیال ہے کہ اس مرض میں ایک عارضی رطوبت یا پانی سا دماغ اور سر کی

طرف آنکھوں میں اتر کر طبقہ قرنیہ کے پیچھے اور رطوبت کے اندر پتلی کے عین سامنے متمکن ہو جاتا ہے جو چیزوں کی شکلوں اور صورتوں کو بینائی تک پہنچنے سے روک دیتا ہے یا باصرہ کے نور کو باہر کی چیزوں تک جانے سے مانع ہوتا ہے لیکن جالینوس اور اس کے متبعین حکیم حنین وغیرہ کے نزدیک اس مرض میں دماغ کی طرف سے کوئی پانی وغیرہ نہیں آ ترتا بلکہ رطوبت جلیدیہ کے غلیظ اور تکدر ہو جانے سے موتیا بند ہو جاتا ہے۔

جدید تحقیق کے مطابق اس مرض میں رطوبت جلیدیہ کے اندر بتدریج سیاہی مائل لکیریں سی پڑتی ہیں جن سے بینائی کم ہوتی جاتی ہے یہ لکیریں کیوں پڑتی ہیں؟ اس کے متعلق دو خیالات ہیں زیادتی عمر کی وجہ سے رطوبت جلیدیہ کی لچک کم ہو کر اس میں سختی آ جاتی ہے۔ جس سے تکدر اور لکیریں پیدا ہو جاتی ہیں 2) دانتوں یا جسم کے کسی اور مقام کی عفونت سے آنکھوں کی یہ رطوبت گندلی ہو جاتی ہے دونوں خیالات میں کم وبیش صداقت ضرور ہے۔

اقسام:

طب قدیم میں پانچ قسمیں ہیں 1) غمامی (ابر کی مانند) 2) زیبقی (پارہ کی مانند) 3) جصی (گچ یا چوٹ کی مانند) 4) آسمانجونی (آسمانی رنگ کا 5) منتشر (پھیلا ہوا) بعض نے اس کی سات قسمیں اور بھی بیان کی ہیں۔ زجاجی (کانچ کی مانند)' ابیض بردی (اولا کی مانند) سبز' زرد' سرخ' نیلا' اور سیاہ جب جدید موتیا بند کی ایک خاص قسم ہے جس کی رنگت سبز ہوتی ہے اس میں آنکھ کا ڈھیلا اندرونی رطوبت کے طبعی انجذاب کی کمی سے تن کر سخت ہو جاتا ہے اسے ''گلاکوما'' (خضرۃ العین) کہا جاتا ہے بعض نے اس کو موتیا بند سے بالکل علیحدہ مرض قرار دیا ہے۔

اسباب:

یہ مرض نوجوانوں کی نسبت بوڑھوں میں زیادہ ہوتا ہے اس کا باعث یا تو بیرونی ہوتا ہے مثلاً سر پر ایسی چوٹ کا لگنا جس سے دماغ ہل جائے اور بطون دماغ کی رطوبتیں بہہ کر بینائی کے پٹھے (عصبہ مجوفہ) میں چلی جائیں یا آنکھوں کو سخت سردی لگنا وغیرہ یا اس کا باعث اندرونی ہوتا ہے مثلاً جسم کا رطوبتوں سے پر ہونا' یا شقیقہ' آتشک' ذیابیطس' صرع' تشنج' سوزش گردہ' یا آنتوں کی خرابی وغیرہ کبھی یہ مرض موروثی ہوتا ہے۔

علامات:

ابتداء مرض میں آنکھوں کے سامنے خیالی بھنگے مثلاً مچھر' مکھی وغیرہ اڑتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں اور روشنی پھٹی ہوئی اور منتشر نظر آتی ہے اس کے بعد ہر ایک چیز دگنی دکھائی دیتی ہے اور آنکھوں کے سامنے ہر وقت جالا سا محسوس ہوتا ہے چراغ بہت بڑا دکھائی دیتا ہے چاند کو دیکھنے پر ایک کی بجائے کئی چاند نظر آتے ہیں بصارت بتدریج کم ہو کر بالکل جاتی رہتی ہے سوائے بہت زیادہ روشن چیزوں کے کسی چیز کو نہیں دیکھ سکتا بالآخر صرف دھوپ اور سایہ کو شناخت کر سکتا ہے یا دن رات میں تمیز کر سکتا ہے۔

تشخیص و فروق الامراض:

ابتداء میں تشخیص بہت مشکل ہے خیالی بھنگے معدے کی خرابی سے بھی ظاہر ہو سکتے ہیں ان کو اصطلاح میں خیالات کہتے ہیں چنانچہ معدے کی خرابی سے جو خیالات نظر آتے ہیں ان میں اور نزول الماء کے مقدمہ کے طور پر جو خیالات نظر آتے ہیں ان دونوں میں مندرجہ ذیل فرق ہے:

نزول الماء کے ابتداء میں پیدا ہونے والے خیالات	تبخیر معدہ سے پیدا ہونے والے خیالات
زیادہ تر ایک آنکھ میں نظر آتے ہیں اگر دونوں آنکھوں میں نظر آئیں جب بھی مندرجہ ذیل امور میں مختلف ہوتے ہیں: (1) زمانہ میں یعنی ایک آنکھ میں پہلے نظر آتے ہیں اور دوسری میں بعد کو (2) رنگت میں یعنی ایک آنکھ میں خیالات کی رنگت کچھ ہوتی ہے اور دوسری میں کچھ (3) قوام میں یعنی ایک آنکھ کے خیالات کی تصویر موٹی اور بڑی ہوتی ہے دوسری میں باریک اور چھوٹی (4) شکل میں یعنی ایک آنکھ میں اور شکل ہوتی ہے دوسری میں کچھ اور۔	(1) ایک آنکھ کے ساتھ خاص نہیں ہوتے بلکہ دونوں آنکھوں میں یکساں نظر آتے ہیں۔
ہمیشہ ایک ہی حالت میں رہتے ہیں۔	(2) ہمیشہ نظر نہیں آتے مثلاً معدہ پر ہونے کے وقت زیادہ ہوتے ہیں اور بھوک کے وقت کم یا بالکل نہیں ہوتے۔
آنکھوں میں کدورت اور گدلا پن بھی پایا جاتا ہے۔	(3) آنکھوں میں کدورت یعنی گدلا پن نہیں پایا جاتا خواہ خیالات کو کتنا ہی عرصہ کیوں نہ گزر جائے۔
تنقیہ معدہ و دماغ سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا بلکہ بتدریج بڑھتے جاتے ہیں اور بالآخر بینائی زائل ہو جاتی ہے۔	(4) منقی معدہ و دماغ، ادویہ مثلاً ایارج وغیرہ سے رفع ہو جاتے ہیں۔

بعض محققین نے لکھا ہے کہ جب خیالات چشم چھ ماہ تک برابر قائم رہیں اور بینائی بتدریج کم ہوتی جائے تو سمجھ لینا چاہئے کہ ضرور نزول الماء ہو جائے گا۔

اس مرض کی تشخیص کا بہترین ذریعہ جدید آلہ چشم بین کے ساتھ آنکھ کے موتی کا دیکھنا ہے ایسا کرنے سے پتلی کے پیچھے آنکھ کے موتی (رطوبت جلیدیہ) میں خاکستری مائل یا نیلگوں سفیدی مائل یا عنبری رنگ کی یا سبزی مائل رنگ کی کدورت سی دکھائی دیتی ہے۔

رفتار و انجام:

بتدریج بڑھتا رہتا ہے اور بالآخر بصارت زائل ہو جاتی ہے بالعموم ابتداء مرض سے لے کر چھ ماہ سے ایک سال تک بینائی زائل ہو جاتی ہے۔ بہت ابتداء میں اگر اس کی تشخیص ہو جائے تو اس کو تھوڑا بہت روکا جاسکتا ہے لیکن جب یہ جگہ پکڑ لیتا ہے تو اسکا زائل کرنا دشوار ہے انجام کار جب بینائی بالکل زائل ہو جائے تو احتیاط کے ساتھ کسی ماہر معالج سے عملیہ کے ذریعے رطوبت جلیدیہ کو نکلوا دینے سے اور اس کی جگہ محدب الطرفین کی عینک لگوانے سے بصارت کام دے سکتی ہے۔

اصول علاج:

ابتداء میں جبکہ بصارت بالکل زائل نہ ہوئی ہو بہت جلد نضج کامل کے بعد حب ایارج اور دیگر مسہلات سے تنقیہ کریں اگر مریض برداشت کرے تو متواتر مسہلات دیں ورنہ ہفتہ میں ایک بار ایارج فیقرا دیگر منقیات دماغ کے ہمراہ ضرور کھلائیں اگر حرارت کے بڑھ جانے کا اندیشہ ہو تو ایارجات کے ہمراہ اطریفل کا اضافہ کریں تنقیہ کے بعد غرغرے اور سعوطات جن سے باقیماندہ رطوبت کا تنقیہ ہو استعمال میں لائیں کحل باسلیقون اور شیاف مرارت کو کام میں لائیں اور اطریفلات خمیرہ جات اور دواء المسک وغیرہ کے کھانے پر مداومت کریں نیز ابتداء میں کنپٹی کے شرائین پر پختہ داغ دیں تاکہ رگ مذکور جل جائے مقام

داغ پر تین روز حرام مغز لیس اس کے بعد روئی کو روغن کنجد میں تر کر کے لگائیں داغ سے جس قدر رطوبت زیادہ طراوش پائے بہتر ہے یہ عمل اکثر فائدہ دیتا ہے اثناء علاج میں مضرات اشیاء سے پرہیز کریں قبض نہ ہونے دیں اگر پانی کی جبہ ماء العسل کی عادت ڈالیں تو بہت مفید ہے جب بیماری مستحکم ہوجائے بصارت باطل ہوجائے تو بغیر دستکاری کے چارہ نہیں ہے یہ عمل بھی تنقیہ بدن ودماغ کے بعد کرنا چاہئے اور پرہیز مذکورہ کی پابندی بھی لازمی ہے۔

دستورالعلاج:

ابتداء میں منضج دے کر مسہل حب ایارج سے دماغ کا تنقیہ کریں۔

نسخہ منضج:

اسطوخودوس پانچ گرام، برگ بادنجبویہ پانچ گرام، گل منڈی نو گرام، گل بنفشہ، بادیان تخم خطمی ہر ایک چھ گرام عناب 5 دانہ، گاؤزبان، مویز منقی 9 دانہ رات کو گرم پانی میں تر کر کے صبح جوش دے کر صاف کریں اور خمیرہ بنفشہ پچیس گرام داخل کر کے پلائیں دو ہفتہ کے بعد مغز فلوس خیارشنبر 75 گرام، ترنجبین پچاس گرام، برگ ناکی نو گرام، شیرہ مغز بادام 7 دانہ اضافہ کر کے مسہل دیں دوسرے اور تیسرے مسہل میں ہلیلہ جات بھی اضافہ کریں اور بدستور مقرر رات کو حب ایارج 7 گرام کھلائیں تین مسہلوں کے بعد صبح کو کشتہ مرجان جواہر والا دو ملی گرام، عرق گاؤزبان 150 ملی لیٹر کے ساتھ کھائیں رات کو اطریفل کشنیزی پچیس گرام عرق بادیان 150 ملی لیٹر کے ساتھ کھائیں اور آنکھوں میں کحل صابون یا دوائے نزول الماء لگاتے رہیں اس طرح ابتدائے نزول الماء میں اکثر فائدہ ہوتا ہے اگر ان تدابیر سے فائدہ نہ ہو تو عملیہ کرائیں۔

دستور جدید:

1) دواء المسک معتدل جواہر والی 5 گرام، عرق منڈی، عرق عنبر، عرق بادیان ہر ایک پچاس ملی لیٹر کے ہمراہ استعمال کریں کامل تنقیہ کے بعد اطریفل اسطوخودوس 5 گرام، عرق گاؤزبان 150 ملی لیٹر کے ہمراہ استعمال کریں تنقیہ خاص کے لئے حب بنفشہ تین سے نو گرام تک بدستور استعمال کریں۔

2) تقویت کے لئے خمیرہ گاؤزبان عنبری جواہر والا 5 گرام میں کشتہ مرجان جواہر والا دو ملی گرام ملا کر استعمال کریں کحل صابون دانہ باجرہ کے برابر پانی میں حل کر کے آنکھ میں لگائیں۔

3) کامل تنقیہ کے بعد معجون فلاسفہ 7 گرام سے بارہ گرام تک عرق بادیان، عرق گاؤزبان ہر ایک 75 ملی لیٹر کے ہمراہ دیں۔

4) باسلیقون کبیر سرمہ کی طرح سلائی سے آنکھوں میں لگائیں۔

منتخب مجربات و مرکبات:

کحل صابون: ابتداء نزول الماء میں بہت مفید ہوتا ہے اور تین ماہ استعمال کیا جائے تو اکثر نزول الماء رک جاتا ہے نگاہ کو قوت دیتا ہے بیاض، ڈھلکا اور تاریکی چشم میں مفید ہے۔ صابون 150 گرام، توتیا، رال ہر ایک 7 گرام صابون کو چاقو سے تراش کر باریک کرلیں اور لوہے کے برتن میں آگ پر رکھ دیں جب صابون گلنے لگے تو اس میں توتیا سفوف کر کے ملائیں اور لوہے کی سلاخ سے خوب حل کریں اور آنچ تیز کردیں جب خشک ہوکر سیاہ ہوجائے تو آگ سے اتارلیں اور سرد ہونے پر شیشی میں رکھ دیں دانہ باجرہ کے برابر تھوڑا سا پانی ڈال کر گھسیں اس میں سلائی تر کر کے صبح وشام ایک ایک سلائی آنکھوں میں لگائیں۔

دوائے نزول الماء: وسمہ کے بیج لیں اس میں تخم نیل سیاہ باریک پیس کر گل نیلوفر کی شہد (لوٹس ہنی) کے ساتھ ملا کر رکھیں اور

سلائی کو اس میں تر کر کے رات کو سوتے وقت آنکھ میں لگائیں نزول الماء میں بحالت ابتداء بہت مفید اور مجرب ہے۔
شیاف دہنہ فرنگ: نزول الماء کے لئے مجرب اور سبل میں مفید ہے۔ سونا مکھی' سفیدی پنیال کبوتر صحرائی' تخم کھرنی' تخم سرس' ناخن فیل' سنگ بصری' فلفل سیاہ' فلفل دراز' سعد کوفی' ہرایک چار گرام ہلیلہ سیاہ' زعفران ہرایک تین گرام' ہلیلہ زرد' دہنہ فرنگ مسی یا اس کا بدل توتیا سبز ہرایک دو گرام' قرنفل ایک گرام' تمام ادویہ کو کوٹ چھان کر لوہے کے برتن میں آب لیموں سے بارہ سنکھے کے سینگ کے ساتھ تین روز کھرل کر کے شیاف بنا رکھیں بقدر ضرورت شیاف کو گھس کر سلائی سے آنکھوں میں لگائیں۔
چندراودیا ورتی: یہ ویدک مرکب ہے جس کے معنے چاند نکلنا ہے ضعف بصر' نزول الماء' رتوندی' موتیا بند' پھولا اور جالا میں بہت مفید ہے ناف سنکھ (سنکھ کے اندر کا چکر جس میں کیڑا لیٹا رہتا ہے) مغز تخم بہیڑہ' پوست ہلیلہ' منسل' پیپل' مرچ سیاہ' کٹھ' پچھ سب دوائیں برابر وزن لے کر باریک پیس کر کپڑے میں چھان لیں اور بکری کے دودھ میں ایک دن کھرل کر کے جو کے برابر شیاف تیار کر لیں۔ ایک خشخاش گرم پانی میں گھس کر سلائی سے آنکھ میں لگائیں امراض بلغمی میں شہد کے ساتھ گھس کر لگانا چاہیے۔
سرمہ نزول الماء: نزول الماء کی خاص دوا ہے نظر کی کمزوری کو دور کرتا ہے سیماب ایک گرام' کباب چینی 3 گرام' تخم نیل 3 گرام' سرمہ اصفہانی بارہ گرام' سب ادویہ کو کھرل کر کے سرمہ بنائیں اور صبح شام سلائی سے آنکھوں میں لگایا کریں۔
سرمہ توتیا: جو نزول الماء میں نہایت مفید ہے لیکن اس دوا کا استعمال اس وقت کرنا چاہیے جب کہ نزول الماء دو چار سال کا پختہ ہو جائے۔ اگر اس سے پہلے اس نسخہ کا استعمال کیا جائے تو یہ نہ صرف غیر مفید بلکہ مضر ہوتا ہے۔ توتیا سبز' معدنی شیر مدار میں تر کریں اور سایہ میں خشک کر لیں کم از کم ایک سو مرتبہ اسی طرح شیر مدار میں تر و خشک کر کے اس میں روغن کنجد اس قدر ملائیں کہ مرہم کی مانند ہو جائے پھر اس میں روئی آلودہ کر کے اسے فتیلہ بنا کر روشن کریں اور کچی مٹی کے پیالے پر اس کا کاجل لیں تمام فتیلہ جلنے کے بعد اس کا جو گل باقی رہے اس کو مع کاجل کے یکجا کر کے سرمے کی مانند باریک پیس لیں اور سلائی کے ساتھ سرمے کی مانند ماؤف آنکھ میں لگا کر اوپر پان یا ارنڈ کا پتہ باندھیں ایسے ہی دن میں تین چار مرتبہ کریں۔
حب اکسیری: نزول الماء' جالا' پھولا' سبل' ناخونہ' شبکوری وغیرہ میں مفید ہے ہدایات مندرجہ علاج طبی پر عمل کریں۔ سنگ بصری 2 گرام' توتیا انگریزی' زعفران' ناخن فیل صاف شدہ ہرایک ایک گرام' غبار کی مانند سرمہ بنائیں اور روہو مچھلی کے پتہ کے پانی بیس ملی لیٹر میں کھرل کر کے بقدر مرچ سیاہ گولیاں بنائیں باسی پانی میں گھس کر ہر روز آنکھوں میں لگائیں۔

ڈاکٹری علاج:

ذیل کا نسخہ بہت مفید ہے:
یونیز اینٹی کیٹاریکٹ لوشن: پوٹاشیم آئیوڈائیڈ 5 حصہ' گلیسرین 5 حصہ' پانی 31 حصہ۔ سب کو بخوبی مخلوط کر لیں اونٹ کے بالوں کے برش کے ساتھ دن میں دو مرتبہ آنکھوں میں لگائیں۔ نزول الماء کے واسطے اکثر دوائیں ابتداء میں فائدہ دیتی ہیں جب مرض مستحکم ہو تو صرف عملیہ ہی اصل علاج ہوتا ہے۔

غذا و پرہیز:

خشک قسم کی غذائیں کھلائیں مثلاً پرندوں کے کباب' قلیہ بریاں' مصالحہ گرم روٹی خشک وغیرہ اشیائے غلیظ و تبخیر انگیز مچھلی کے گوشت' دودھ اور اس کے مرکبات ترمیوؤں' گوشت' غلیظ شراب' فصد' حجامت' کثرت جماع اور دیگر مضعفات دماغ سے اجتناب کریں۔

شب کوری

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
رتوندی	عشا	نیکٹے لوپیا Nyctalopia
اندھراتا	شب کوری	نائٹ بلائنڈنیس Night Blindness

کیفیت و ماہیت:

رات کے وقت اور اندھیرے میں مریض کو کچھ نظر نہیں آتا اور اس کی بصارت کام نہیں دیتی۔

معدہ یا دماغ کے غلیظ بخارات کی وجہ سے روح باصرہ میں تکدر اور کثافت پیدا ہوکر نفوذ بصر میں رکاوٹ ہوجاتی ہے لیکن دن کے وقت سورج کی گرمی اور روشنی وغیرہ کی وجہ سے ان بخارات کے تحلیل ہونے سے روح میں کدورت نہیں رہتی اس لئے دن میں نظر آتا ہے بخلاف اس کے رات کی ہوا سرد و تر اور غلیظ ہوتی ہے اور تاریکی و سکون ہوجاتا ہے جس کی وجہ سے یہ بخارات غلیظ ہوجاتے ہیں اور بینائی میں رکاوٹ پیدا کرتے ہیں اس مرض میں اکثر طبقہ شبکیہ میں ورم ہوجاتا ہے کبھی طبقہ شبکیہ کے احساس نور کی کمی اس کا موجب ہوتی ہے۔

اسباب:

اصل سبب روح باصرہ کی غلظت ہے یہ غلظت کبھی معدے کے بخارات چڑھنے سے اور کبھی دماغ کی غلیظ خلطوں کے بخارات سے ہوتی ہے کبھی یہ مرض سورج کی تیز شعاعیں آنکھوں پر پڑنے اور عام کمزوری وغیرہ سے بھی ہوجاتا ہے اور غذا میں حیاتین اے کی کمی سے بھی ہوجاتا ہے یہ مرض موروثی بھی ہوتا ہے۔

علامات:

مریض دن کو دیکھ سکتا ہے مگر شام اور رات کو نہیں دیکھ سکتا۔

تشخیص:

اگر معدے کے بخارات سبب ہوں تو مریض کو خلوے معدہ کی حالت میں کمی معلوم ہوتی ہے اور کھانے کے بعد زیادتی ہوجاتی ہے اور اگر دماغ کے انجرات اس کا باعث ہوں تو سر میں گرانی اور درد اور حواس کا مکدر رہنا پایا جاتا ہے۔

انجام:

گرم مقامات پر بارش اور گرمی کے زمانہ میں یہ مرض ہوتا ہے اس کی مدت چھ ماہ تک ہے اگر اس کے بعد بھی آرام نہ ہوتو اکثر یہ لا علاج ہوتا ہے۔

حفظ ماتقدم:

نیند اور بخارات پیدا کرنے والی چیزیں استعمال نہ کریں دھوپ کی تیز شعاعوں سے آنکھوں کو بچائیں دھوپ میں چلنا پھرنا بند کردیں یا ٹھنڈا چشمہ لگائے رہیں ایسی غذائیں جن میں حیاتین الف (Vitamin 'A') ہوں۔

اصول علاج:

ایارجات اور غرغرے کی دواؤں سے مادہ کو خارج کریں چھینکیں لائیں تحلیل کرنے والی دواؤں کے جوشاندے سے بھپارہ دیں تیز مصالحہ کی غذائیں کھلائیں مقویات کا استعمال کریں اور آنکھوں میں جلا پیدا کرنے والے سرمے لگائیں۔

دستور العلاج خارجی:

1) چھینکیں لانے کے واسطے بہ عطوس مفید ہے اسطوخودوس، شحم حنظل، جند بید ستر ہر ایک تین گرام کندرہ پانچ گرام سب کو پیس کر سفوف بنالیں اس میں سے ایک چٹکی میں لے کر سنگھائیں۔

2) یا یہ بڑاالساعۃ تیار کر کے تنقیہ کے بعد ناک میں ٹپکائیں اس لئے ایک ہی دن میں آرام ہو جاتا ہے، بڑاساعۃ کندش دو قطرے کو روغن بنفشہ میں حل کر کے ناک میں ٹپکائیں۔

3) مادہ کو تحلیل کرنے کے لئے نسخہ بھپارہ انکباب کے طور پر استعمال کرنا مفید ہے نسخہ بادیان، تخم شبت، بابونہ، قیصوم، پودینہ سداب ہر ایک چھتیس گرام کو پانی میں جوش دے کر بھپارہ دیں۔

4) رات کو سوتے وقت صابون سرخ، فلفل سیاہ دو عدد باریک پیس کر آنکھوں میں لگائیں۔

اس دوا کو بالاتفاق اطبانے شبکوری کے لئے مفید بتلایا ہے دار فلفل ایک عدد پیس کر بکرے کی کلیجی کو چھری سے گود کر اس پر چھڑک دیں اور بریاں کریں اس میں سے جو پانی نکلے اس کے چند قطرے آنکھوں میں ڈالیں۔

نکتہ: اس مرض میں ایک آنکھ سے دن میں اور دوسری سے رات کو کام لینا چاہئے اس کا طریق یہ ہے کہ دن میں ایک آنکھ میں دوا ڈال کر پٹی باندھ دیں اور رات کو دوسری آنکھ میں دوا ڈال کر اس سے کام لیں۔

علاج داخلی:

اگر مریض قوی ہو اور کوئی امر مانع نہ ہو تو سرارو کی فصد لیں یا غلبہ بلغم کی صورت میں مسہل اور حب ایارج سے تنقیہ کریں اور تنقیہ کے بعد اطریفل صغیر یا کبیر 7 گرام، عرق گاؤزبان 150 ملی لیٹر کے ساتھ کھلائیں حب عشاء نو گرام تک سوتے وقت کھلائیں برگ سرس 6 گرام دہی میں پیس کر کھلانا بھی بہت مفید ہے یہ نسخہ دماغ وغیرہ کے لئے کشتہ فولاد دو ملی گرام خمیرہ گاؤزبان عنبری 5 گرام میں ملا کر ہمراہ عرق گاؤزبان 175 ملی لیٹر کے ہمراہ کھلائیں معدہ کے انجرات اگر اس کا سبب ہیں تو مربی ہلیلہ یا مربی آملہ ایک عدد چاندی کے ورق میں لپیٹ کر کھلائیں۔

دستور جدید:

روغن جگر ماہی 8 ملی لیٹر روزانہ دیں تقویت کے لئے کشتہ فولاد 2 ملی گرام، خمیرہ گاؤزبان عنبری جواہر والا 5 گرام میں ملا کر صبح کو کھلائیں، اطریفل کبیر یا اطریفل صغیر 7 گرام، عرق گاؤزبان 150 ملی لیٹر کے ہمراہ رات کو دیں، شربت فولاد 3 گرام دونوں وقت کھانا کھانے کے بعد استعمال کریں، کحل کبیر یا کحل روشنائی آنکھوں میں لگائیں۔

منتخب مجربات و مرکبات:

شیاف غشاء: شبکوری میں مفید ہے۔ سنگ بصری، پھٹکری ہر ایک بارہ گرام، بنات سفید پچیس گرام سب کو عرق لیموں کاغذی میں آٹھ گھنٹہ کھرل کر کے شیاف بنالیں بقدر ضرورت پانی میں گھس کر آنکھ میں ٹپکائیں۔

سرمہ غشا: تاریکی چشم، شب کوری اور جالے کو مفید ہے فلفل گرد ایک گرام کو بکری کے پتہ میں اور آنبہ ہلدی ایک گرام کو آب لیموں میں بھگو کر خشک کریں بعدہ سنگ بصری 7 گرام کو چار بار آگ پر سرخ کر کے آب لیموں میں سرد کریں اور مغز تخم کھرنی، غنچہ چنبیلی ہر ایک 7 گرام کو آب بادیان میں کھرل کر کے سرمہ تیار کریں اور بدستور استعمال کریں۔

کحل غشاء: شبکوری کے لئے مفید اور مجرب ہے پیپل، مرچ سیاہ، کمیلہ ہم وزن لے کر باریک پیس لیں اور بدستور آنکھ میں لگائیں۔

ڈاکٹری علاج:

ہدایات مندرجہ علاج طبی کو پیش نظر رکھیں کاڈلیور آئل 12 ملی لیٹر یا آئل 4 تا 8 ملی لیٹر یا وٹامن اے اینڈ ڈی 25 یونٹ تک دیں یا وٹامن اے 2500 یونٹ کا انجکشن کریں مندرجہ ذیل نسخہ مفید ہے:

کاڈلیور آئل 8 ملی لیٹر' لائیکر پوٹاسی 20 قطرے' پلیپر منٹ واٹر بیس ملی لیٹر یہ ایک خوراک ہے ایسی ایک ایک خوراک صبح شام پلائیں۔

آنکھ میں ڈالنے کے لئے کاسٹک لوشن 250 ملی گرام بیس ملی لیٹر پانی میں ایک آنکھ میں صبح کو ڈال کر دن بھر اس کے اوپر پٹی باندھے رکھیں دوسرے روز دوسری آنکھ کاسٹک لوشن ڈال کر پٹی باندھ دیں۔

غذا و پرہیز:

زود ہضم اور حیاتین والی اور ترکاریاں کھلائیں اور ہینگ' پودینہ' رائی وغیرہ غذائیں شامل کر دیا کریں غلیظ چیزوں والی ماش' بینگن' سری پائے وغیرہ سے پرہیز کریں۔

نظر کی کمزوری

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
ضعف بصارت	ضعف البصر	ایس تھی نوپیا Asthenopia

کیفیت و ماہیت:

بصارت کمزور ہوجاتی ہے جس کی وجہ سے باریک حروف نہیں پڑھے جاتے اور چیزیں بخوبی دکھائی نہیں دیتیں اس میں عموماً آنکھ کے عضلات یا اعصاب کمزور ہوجاتے ہیں۔

اسباب:

ضعف دماغ و اعصاب' غیر معمولی دماغی کام کثرت مطالعہ' باریک حروف و نقوش کے دیکھنے' دیدہ ریزی کرنے' کثرت مباشرت' جریان منی' یا بڑھاپا وغیرہ اہم اسباب ہیں' متواتر ضعف ہضم نزلہ و زکام' شدید قبض' دوران سر' سرد اور غلیظ اشیاء یا تمباکو کے کثرت استعمال سے بھی ہوجاتا ہے۔

علامات:

دور کی چیزیں اچھی طرح نظر نہیں آتیں باریک حروف اچھی طرح پڑھے نہیں جاتے آنکھوں کے آگے اندھیرا آجاتا ہے کتاب پڑھتے پڑھتے دفعتاً اس کے حروف ملے جلے متحرک درقصاں نظر آنے لگتے ہیں آنکھوں سے پانی بہنے لگتا ہے بعض اوقات نظر دھندلی ہوجاتی ہے۔

اصول علاج:

اصل سبب کو رفع کرنے کی کوشش کریں زیادہ دیر تک دیدہ ریزی کا کام نہ کریں باریک بینی ترک کریں آنکھوں کو آرام دیں گردوغبار میل کچیل سے آنکھوں کو صاف رکھیں زیادہ رونے زیادہ سونے اور چمکدار چیز پر نظر جانے زیادہ گرم اور سرد ہوا سے پرہیز کریں اغذیہ غلیظ و بخار انگیز نہ کھائیں صبح وشام آنکھوں پر سرد پانی کے چھینٹے ماریں ہرروز سرد پانی سے غسل کریں صاف پانی میں غوطہ لگا کر آنکھوں کو اس میں کھلا رکھنا تقویت بصر کے لئے مفید ہے۔ صبح وشام گلزار اور سبزہ زار کی سیر کریں

غذا لطیف، زود ہضم او مقوی کھائیں شراب نوشی دیگر منشیات اور تمباکو کا استعمال ترک کر دیں یا کم کر دیں مقویات دماغ اور اعصاب کا استعمال کریں مقوی بصر سرمے لگائیں تقویت دماغ اور اعصاب چشم کے واسطے اطریفل بادیان پچیس گرام صبح وشام کھلائیں۔

دستورالعلاج:

حریرہ مقوی ہر روز صبح کے وقت پی لیا کریں تقویت بصارت کے لئے باختلاف مزاج یہ دو نسخے اطبائے قدیم کے مجرب ومعمولی ہیں گرم مزاج کے واسطے بادیان شکر تری ہم وزن باریک سفوف کریں اور رات کو سوتے وقت 14 گرام کھلائیں سرد مزاج کے واسطے یہ نسخہ موزوں ہے انیسون، صعتر، بادیان ہم وزن شکر تری سب کے برابر سفوف بنائیں اور رات کو بارہ گرام سوتے وقت دیں۔

دستور جدید:

اگر قبض کی وجہ سے ہو تو اطریفل زمانی 7 گرام 2) اگر ضعف بصر کے ساتھ دردسر ہو تو اطریفل کشنیزی 7 گرام رات کو عرق گاؤزبان 150 ملی لیٹر کے ہمراہ کھلادیا کریں 3) اگر ضعف دماغ سے ہو تو خمیرہ گاؤزبان جواہر والا 5 گرام میں کشتہ مرجان جواہر ملا کر عرق گاؤزبان 125 ملی لیٹر کے ہمراہ صبح کو کھلا دیا کیں اور کحل الجواہر صبح وشام آنکھوں میں لگائیں 5) دماغ اور معدے کی کمزوری کے سبب سے ہو تو اطریفل 7 گرام عرق گاؤزبان 150 ملی لیٹر کے ساتھ سوتے وقت استعمال کریں اور کحل صدف یا کحل روشنائی صبح اور سوتے وقت آنکھ میں لگایا کریں۔

منتخب مجربات ومرکبات:

حریرہ مقوی بصارت اور دماغ کو تقویت کے لئے نہایت مفید ہے مغز بادام مقشر بارہ گرام، مغز تخم کدو شیریں 7 گرام، مغز پنبہ دانہ 9 گرام، تخم خشخاش سفید گرام، کشنیز 5 گرام، برنج سفید بارہ گرام، مصری پچاس گرام، مغزیات چاروں اور کشنیز کو پانی میں خوب پیس کر ان کا شیرہ نکال لیں پھر اس میں مصری اور ایک تولہ مکھن ملا کر بطور حریرہ پکائیں۔

کحل روشنائی: ضعف بصارت، خارش چشم اور ناخونہ کے لئے مفید ہے پیپل پورہ ارمنی ہر ایک 14 گرام، مرچ سیاہ سفید، سمندر جھاگ ہر ایک دس گرام سب باریک پیس کر سرمہ بنائیں اور رات کو سلائی سے آنکھوں میں لگائیں۔

کحل صدف: بینائی کو قوت دیتا ہے آنکھوں کی سرخی کو کاٹتا ہے صدف سوختہ تیس گرام توتیائے کرمانی بریان 2 گرام، مصری ایک گرام سب کو سرمہ کے مانند نہایت باریک کھرل کر کے رکھیں صبح شام سلائی سے آنکھوں میں لگائیں۔

نورالعین: ضعف بصر، دھند اور خارش کے لئے مفید ہے کافور، افیون، موتی ہر ایک ایک گرام، پھٹکری بریان سرمہ سیاہ مامیراں چینی ہر ایک چھ گرام سب کو گلاب کے پھول اور چنبیلی کے پھول کے پانی ساٹھ ملی لیٹر میں کھرل کریں صبح وشام جست کی سلائی سے لگائیں۔

سرمہ مقوی بصر: آنکھوں کی روشنی بڑھانے اور بصارت کو قوی کرنے میں مجرب ہے سرمہ اصفہانی ایک مثقال، نمک لاہوری چہارم مثقال، زعفران اصلی نیم قراط، کافور سرخ ہلیلہ کابلی ساٹھ گرام، تمر ہندی پختہ ایک درام قمر ہندی اور ہلیلہ کابلی کو آدھ لیٹر پانی میں رات کو بھگو دیں صبح جوش دے کر صاف کر کے پانی لے لیں اور بقیہ دوائیں اس پانی میں سے ذرا ذرا سا ڈال کر کھرل کریں تاکہ سب پانی جذب ہو جائے سرمہ تیار کر لیں روزانہ بطور سرمہ آنکھوں میں لگائیں۔

سرمہ مقوی بصر: ضعف بصارت کے لئے مفید ہے سن رسیدہ اشخاص کے لئے خصوصاً مفید ہے سرمہ اصفہانی پچیس گرام، تخم نیل، کباب چینی ہر ایک 6 گرام، سیماب دو گرام، سب دواؤں کو سرمہ کی طرح کھرل کریں پھر دو گرام، روح کیوڑہ 250 ملی لیٹر ڈال

کر دو گھنٹہ تک اور کھرل کریں صبح شام آنکھوں میں لگائیں۔

سرمہ مقوی نظر: سرمہ بیس گرام، جست شگفتہ دس گرام، زنگار، سمندر جھاگ، سفیدہ کاشغری ہرایک چار گرام باریک پیس کر سرمہ بنائیں اور بطریق معروف استعمال کریں۔

کحل الجواہر: جو اکثر امراض چشم کے لئے مفید اور مقوی بصارت ہے سرمہ سیاہ چھتیس گرام سنگ بصری بارہ گرام، مروارید 6 گرام، ممیران 3 گرام مرجان، ورق طلا چار گرام سب ادویہ کو پیس کر چار دن آب ہلیلہ اور چار دن عرق گلاب میں کھرل کریں صبح وشام آنکھوں میں لگاتے رہیں۔

ڈاکٹری علاج:

اصول حفظ صحت کی پابندی کریں تقویت دماغ اور اعصاب کے واسطے مقویات مثلاً اسیٹنز سیرپ یا فیلوز سیرپ نصف سے ایک چھوٹے چمچہ تک قدرے پانی ملا کر صبح شام غذا کے بعد پلائیں اور آنکھوں میں پروٹاکل دو تین قطرے ڈالیں۔

غذا و پرہیز:

لطیف، زود ہضم اور مقوی غذا کھلائیں مثلاً مرغ کے چوزوں کا شوربا، چپاتی کے ساتھ بیضہ نیم برشت، کدو، پالک اور شلجم (شلجم نہایت مقوی بصر تسلیم کیا گیا ہے) وغیرہ سیب، انگور، اور میٹھا انار استعمال کرائیں ثقیل اور نفاخ اغذیہ مثلاً بینگن، ماش کی دال گڑ اور تیل وغیرہ اور تمباکو سے پرہیز کرائیں۔

قریب نظری

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
قریب نظری	قصر البصر	مائی اوپیا MYopoia

کیفیت و ماہیت:

مریض نزدیک کی چیزوں کو بخوبی دیکھ سکتا ہے لیکن دور کی چیزوں کو اچھی طرح نہیں دیکھ سکتا جب کسی وجہ سے روشنی کی متوازی شعاعیں آنکھ کے اندر جا کر بجائے طبقہ شبکیہ پر مجتمع ہونے کے اس سے آگے مجتمع ہو جائیں اور پھر تقاطع کرتی ہوئی پھیل کر طبقہ شبکیہ تک پہنچیں تو مرض قصر البصر (مائی اوپیا) اذورحب اس کے برعکس بجائے طبقہ شبکیہ کے آگے مجتمع ہونے کے اس کے پیچھے جا کر مجتمع ہوں تو مرض طول البصر (ہائی پرمٹروپیا) کی شکایت پیدا ہو جاتی ہے۔

اسباب:

اصل سبب زیادہ تر دماغ اور اعصاب کی کمزوری ہے جو کثرت استعمال منشیات یا کثرت مباشرت کا نتیجہ ہوتی ہے کبھی ناقص روشنی میں کام کرنے یا باریک حروف کے بکثرت دیکھتے رہنے سے یہ مرض لاحق ہوتا ہے بعض اوقات یہ مرض پیدائشی یا موروثی ہوتا ہے۔

علامات:

آنکھ کا ڈھیلا اوپر سے نیچے کی طرف اپنی اصل مقدار سے کم ہوتا ہے اور دائیں سے بائیں کی طرف اس کی مقدار زیادہ ہو جاتی ہے مریض کو پڑھنے کے واسطے آنکھ کے بہت قریب لانے پر مجبور ہوتا ہے تاکہ وہ اس کے حروف کو پڑھ سکے۔

انتباہ:

اگر اس بیماری کا سبب قوی نہ ہو تو چالیس برس کی عمر کے بعد بصارت اصلی حالت پر آجاتی ہے ورنہ نظر کم ہوتے ہوتے بالکل بند ہوجاتی ہے۔

دستور العلاج:

ایسے مریض کو خراب اور ناقص روشنی میں کام کرنے اور باریک بینی سے پرہیز کرنا چاہئے دماغ اور روح باصرہ کو طاقت دینے کے واسطے یہ نسخہ استعمال کریں۔

نسخہ: ورق طلا ایک گرام، شہد مصفی چھتیس ملی لیٹر کے ساتھ ملا کر یومیہ تین گھنٹہ کھرل کریں اس کے بعد دھوپ میں رکھ دیں ایک ہفتہ یہ عمل کرنے کے بعد 2 گرام صبح شام کھالیا کریں غذائیں نوجوان تندرست بکری کا دماغ گھی میں بریان کرکے کھائیں اور کحل الجواہر، مندرجہ ضعف بصر آنکھ میں لگائیں ضعف بصر کے دوسرے مجربات بھی اس میں مفید ہیں۔

ڈاکٹری علاج:

امتحان چشم کے بعد مناسب عینک لگائیں اگر عینک بروقت لگائی جائے تو مرض کی ترقی رک جائے گی ورنہ آنکھوں پر زور پڑکر مرض روز بروز ترقی کرتا ہے پڑھنے لکھنے کے لئے جو عینک استعمال کریں وہ دور دیکھنے کی عینک سے نمبر کے لحاظ سے کم ہونی چاہئے۔ واضح رہے کہ دور کی نظر کے لئے دیا جانے والا عینک کا نمبر نفی (مائینس) اور نزدیک کے لئے دیا جانے والا نمبر مثبت (پلس) ہوا کرتا ہے۔

غذا و پرہیز: ضعف بصر کے مطابق ہے۔

بعید نظری

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
بعید نظری	طول البصر	ہائی پرمٹروپیا Hypermatrop

کیفیت و ماہیت:

مریض کو دور کی چیزیں تو صاف دکھائی دیتی ہیں لیکن وہ قریب کی چیزوں کو اچھی طرح نہیں دیکھ سکتا اس کی ماہیت قصر البصر میں بیان کی گئی ہے۔

اسباب:

کم روشنی میں کام کرنے یا باریک حروف پڑھنے سے ہوتا ہے کبھی خلقی ہوتا ہے۔

علامات:

قریب کی چیزوں کو دیکھنے یا آنکھوں کے قریب لاکر کتاب کو پڑھنے سے حروف یا چیزیں صاف طور پر معلوم نہیں ہوتیں اس طرح دیکھنے یا پڑھنے سے آنکھوں پر بوجھ پڑتا ہے اور سر میں درد نظر تھک جاتی ہے جب اس درجہ سے مرض ترقی کر جاتا ہے تو چیزوں کو بخوبی محسوس کرنے کے لئے آنکھوں پر زور دینا پڑتا ہے اور جب مرض اس سے بھی بڑھ جائے تو چیزیں دھندلی معلوم ہوتی ہیں۔

دستورالعلاج:

ایسے مقویات استعمال کریں جن سے حرارت عزیزی زیادہ ہو فضول مواد تحلیل ہوں دماغ اور بصارت کو طاقت ملے چنانچہ چندراوے رس کا کھانا بہت مفید ہے آنکھوں میں لگانے کے واسطے ورق طلا اور مروارید ناسفتہ ہم وزن سرمہ کی طرح استعمال کریں ضعف بصر کے نسخے اس میں مفید ہیں۔

ڈاکٹری علاج:

مناسب عینک لگانے کے بغیر اور کوئی علاج نہیں اس کے ساتھ باریک بینی کا کام چھوڑ دینا چاہئے غذا زود ہضم ومقوی کھائیں قبض نہ ہونے دیں۔

غذاوپرہیز: بصر کے مطابق ہے۔

بھینگا پن

اُردو نام	طبّی نام	ڈاکٹری نام
بھینگا پن	حول	اسٹرابس مس Strabismus' اسکوئنٹ Squint

کیفیت و ماہیت:

آنکھ کی سیاہی اپنے موضع طبّی سے زائل ہو کر دائیں بائیں یا اوپر نیچے کی طرف مائل ہوتی ہے اور طبقہ شبکیہ کے مقامات انعکاس کی مطابقت میں فرق پیدا ہوجاتا ہے۔

اسباب:

اصلی سبب آنکھ کے ڈھیلے کو حرکت دینے والے عضلہ کا تشنج یا استرخاء ہوتا کبھی طبقات یا رطوبات چشم کے زائل ہونے سے یہ مرض نمودار ہوتا ہے۔ کبھی کثرت استفراغات یا ریاضت یا کمزوری کے باعث یبوست عارض ہوکر یہ مرض ہوتا ہے کرم امعاء دانت نکلنے اور ضعف بصر سے بھی یہ مرض ہوجاتا ہے۔

علامات:

اگر آنکھ کی سیاہی اپنے اصلی مقام سے اوپر یا نیچے ہوجائے تو مریض کو ایک چیز کی بجائے دو چیزیں دکھائی دیتی ہیں اگر دائیں یا بائیں کو مائل ہوجائے تو بصارت میں چنداں فرق نہیں پڑتا لیکن جب وہ کسی چیز کو دیکھنے لگتا ہے تو دوسرے آدمی کو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ اس چیز کی بجائے دوسری چیز کو دیکھ رہا ہے استرخاء کی حالت میں رگیں ابھری ہوئی ہوں گی نیند بکثرت ہوگی' آنکھوں سے آنسو زیادہ خارج ہونگے تشنج میں خشکی کی علامات نمایاں ہوں گی اور پہلے مواد خارج ہوچکا ہوگا۔

دستورالعلاج:

موروثی اور مولودی لاعلاج ہے باقی اسباب میں رفع سبب کریں اگر خشکی کے باعث ہو تو ماء الجبن سے ترطیب کریں ہمیشہ اطریفلات کا استعمال کرتے رہیں اور جانب مخالف نظر کو قائم رکھنے کی کوشش کریں بچوں میں جانب مخالف کوئی رنگدار یا روشن چیز آویزاں کریں یا چراغ روشن کریں اگر ورم حار اس کا باعث ہو تو فصد سرارو اور تنقیہ دماغ بذریعہ ادویہ بارہ مسکنہ کریں ورم بارد میں ایارجات سے تنقیہ کریں۔

دستور جدید:

مامیران چینی پچاس ملی گرام، ہلدی ایک گرام، عرق بادیان میں کھرل کرکے سرمہ کے طور پر آنکھوں میں لگائیں 2) کاجل سندروس مشک خالص زعفران ہرایک 6 گرام، عنبر 3 گرام سب کو باریک پیس کر سرمہ کی طرح آنکھوں میں لگائیں۔

ڈاکٹری علاج:

بعد رفع اصلی سبب مسہل دیں غذا لطیف اور مقوی کھلائیں اگر بصارت میں فرق ہو تو مناسب عینک لگوائیں اگر ان تدابیر سے فائدہ نہ ہو تو عمل جراحی کے سوا چارہ نہیں

پڑبال

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
پڑبال	شعرمنقلب	ٹری کائی سس Trichiasis
زائد بال	شعرزاید	ڈسٹری کائی سس Districhiasis

کیفیت و ماہیت:

پلکوں کے بال خلاف معمول اندر کی طرف مڑے ہوئے ہوتے ہیں اور آنکھوں میں چبھ کر خراش پیدا کرتے اور سیلان اشک کا موجب ہوتے ہیں۔ شعر زائد خلاف معمول پلک کی اندرونی سطح پر چند زائد بال یا ان کی ایک قطار پیدا ہوجاتی ہے جن سے آنکھوں میں خراش ہوتی رہتی ہے۔

اسباب:

پپوٹوں کے نیچے ردی قسم کی رطوبت حعفنہ پیدا ہوجاتی ہے اور ان رطوبات ردی بخارات اس کا موجب بنتے ہیں مزمن گکروں اور پپوٹوں کے کناروں کی پرانی سوزش سے بھی یہ مرض پیدا ہوتا ہے۔ کبھی چوٹ لگنے اور جلنے سے بھی یہ عارضہ ہوجاتا ہے اکثر سردمزاج بوڑھے اشخاص کو جاڑے کے موسم میں یہ مرض لاحق ہوا کرتا ہے۔

علامات:

منقلب اور زائد بال آنکھوں میں خلش پیدا کرتے ہیں جس سے آنکھوں میں دردمحسوس ہوتا ہے اور انہیں کھولنے اور بند کرنے میں دقت ہوتی ہے نیز پانی بہنے لگتا ہے اگر مناسب تدارک نہ کیا جائے تو آنکھوں میں زخم پیدا ہوجاتے ہیں۔

انجام:

بالآخر ضعف بصارت، سبل، دمعہ، خارش، سرخی چشم وغیرہ کی طرف منتج ہوتا ہے۔

دستور العلاج:

رطوبت ردیہ کو خارج کرنے کے واسطے منضج، مسہل (مندرجہ اصول علاج امراض چشم) استعمال کرائیں پھر صبح اطریفل اسطوخودوس 7 گرام اور رات کو مربہ ہلیلہ کلاں ایک عدد کھلاتے رہیں اور احتیاط کے ساتھ موچنے سے بال اکھیڑ کر ان کی جڑوں میں سونے کی سلائی سے داغ دیں اور مس سوختہ کو سات مرتبہ گرم کرکے ہر مرتبہ آب کشنیزی سبز میں بجھا کر پتہ میں حل کرکے بالوں کی جگہ پر لگائیں کحل گل کنجد آنکھوں میں لگانا مفید ہے۔

بعض طبیب بال کھیڑنے کے بعد بالوں کے پیدا ہونے کی جگہ سے پوست کو ایک خاص طریقہ سے چھیل ڈالتے ہیں

اکثر سوئی کے ذریعے پلک بندی کا عمل کیا جاتا ہے جس سے بالوں کا رخ باہر کی طرف ہوجاتا ہے اور مریض کو تکلیف سے نجات ملتی ہے۔

دستور جدید:

1) اسطوخودوس ایک گرام پیس کر اطریفل شاہترہ سات گرام میں ملا کر صبح شام کھائیں 2) کحل گل کنجد صبح وشام آنکھوں میں لگائیں 3) بال اکھڑوا کر انجیر کا دودھ لگائیں اس طرح کئی مرتبہ کریں۔

علاج ڈاکٹری:

پلکوں کے زائد مڑے ہوئے بالوں کو موچنے سے اکھیڑ دیں اگر پلکیں زیادہ اندر کو نہ مڑی ہوئی ہوں تو بجلی کے ذریعے بالوں کی جڑوں کو جلا دیں جس سے مریض کو سخت تکلیف ہوتی ہے لیکن مرض سے آرام ہوجاتا ہے اگر بال زیادہ اندر کو مڑے ہوئے ہوں تو اس کا علاج صرف پلک بندی ہوسکتا ہے۔

مڑے ہوئے یا زائد بالوں کو اکھیڑنے کا طریق:

مریض کو کرسی پر بٹھا کر اس کی آنکھوں میں کوکین لوشن ڈالیں اس کا سر پچھلی طرف کو جھکا دیں اور خود سامنے کھڑے ہو کر موچنے سے (فارسپس) ہر ایک بال کو پکڑ کر نکال دیں یہ کام نہایت آہستگی سے کریں جلدی کرنے سے مریض کو تکلیف ہوتی ہے۔

غذا و پرہیز: سلاق کے مطابق ہے۔

سلاق

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
باجھنی	سلاق، رمد جفنی	بلی فرائیٹس Blepharitis

کیفیت و ماہیت:

پپوٹوں کے کنارے موٹے اور خشک ہوجاتے ہیں پلکوں کے بال جھڑ جاتے ہیں اور پپوٹوں کے کناروں میں زخم پڑ جاتے ہیں۔

اسباب:

ایک قسم کا نمکین، غلیظ، ردی اور اکل مادہ ہوتا ہے جو آشوب چشم اور ردی بخارات کے باعث ظہور میں آتا ہے غدۃ الدمع اور آنسوؤں کی تھیلی کی سوزش نشاۃ الانف (نیزل ڈکٹ) کی تنگی اور دھوئیں وغیرہ سے بھی یہ مرض ہوجاتا ہے۔

علامات:

پپوٹوں کے کنارے سرخ اور متورم ہوجاتے ہیں ان میں زخم پڑ جاتے ہیں آنکھوں سے پانی جاری رہتا ہے پلکوں کے بال جھڑ جاتے، بصارت میں فرق پڑ جاتا ہے صبح اٹھتے وقت پلکیں باہم چپکی ہوئی ہوتی ہیں۔

دستور العلاج:

پلکوں کو روزانہ صبح گرم پانی سے دھو کر صاف کرلیا کریں اور سماق پوست ہلیلہ زرد بارہ گرام، گلاب 75 ملی لیٹر میں رات کو بھگو کر صبح صاف کرکے اس میں کپڑا تر کرکے پلکوں میں رکھوائیں اور پانچ قطرے آنکھ میں ٹپکائیں اور برگ خرفہ 6 گرام

پانی میں پیس کر روغن گل بارہ ملی لیٹر ملا کر سوتے وقت آنکھوں کے پپوٹوں اور پلکوں پر لیپ کریں۔ اگر مرض مزمن ہو تو تنقیہ دماغ (مذکورہ اصول علاج) کے بعد صبح اطریفل اسطوخودوس 5 گرام اور سوتے وقت اطریفل زمانی 7 گرام کھلائیں اور سفیدہ جست ایک گرام' کافور ایک گرام' کونپل نیم تازہ 7 عدد' عصارہ آملہ 4 گرام سب کو پیس کر روغن زرد 9 ملی لیٹر کو 21 مرتبہ پانی سے دھو کر اس میں خوب گھونٹ کر صبح وشام آنکھوں میں اور پپوٹوں پر لگائیں۔

منتخب مجربات ومرکبات:

کاجل عجیب: جو سلاق' پھولہ اور جالے وغیرہ کے لئے مفید ہے۔ مسکہ گاؤ 6 گرام' افیون 3 گرام' پھٹکری پچیس گرام لوہے کے توے میں مکھن ڈال کر چولہے پر چڑھائیں جب پگھل جائے پھٹکری ڈالیں جب وہ بھی کھیل ہو جائے تو افیون بھی داخل کریں بعدہ توے کو نیچے اتار کر ادویہ کو کانسی کے برتن میں دو گھنٹے خوب کھرل کریں کہ یک جان ہو جائے لیکن کھرل عمدہ ہونا چاہئے تھوڑا تھوڑا کاجل کی طرح آنکھوں میں لگائیں۔

روغن سلاق: حکیم اکمل خانصاحب کا مجرب ہے اور سلاق وسبل اور آنکھوں کے اکثر امراض میں بارہا تجربہ میں آچکا ہے نیلا تھوتھا 14 گرام' جائفل ایک عدد دونوں کو اکیس گرام کچے سوت سے گرداگرد خوب لپیٹ کر گھی 360 گرام میں تر کر کے دو گھنٹے تک رکھ چھوڑیں بعدہ کانسی کے برتن میں مذکورہ گیند کو جلائیں اور جلے ہوئے سوت کو چاقو سے تراشیں اور باقی روغن کو بھی اسی گیند میں ڈال کر مذکورہ سوت کو اچھی طرح جلالیں بعدہ ڈھاک کے سونٹے میں تانبے کا پیسہ لگا کر اس سے سات روز تک کانسی کے برتن میں خوب حل کر کے رکھ لیں وقت ضرورت آنکھ میں لگائیں۔

دوائے سلاق: اس کے استعمال سے پلکوں کے بال اگ آتے ہیں پلکوں کی سرخی اور بھاری پن دور ہو جاتا ہے آدمی کے سر کے بال صاف کر کے اس قدر جلائیں کہ پینے کے قابل ہو جائیں جست کو گلا کر اس میں پسی ہوئی لودھ کی چٹکی ڈالتے جائیں اور ہلاتے جائیں جست کشتہ ہو جائے گا سپاری سوختہ' جونک سوختہ' کافور' چاکسو مقشر' نیلا تھوتھا' ساتوں ادویہ کو کانسی کی تھالی میں نیم کے ڈنڈے سے جس میں پیسہ لگا ہوا ہو تین روز گائے کے گھی کے ساتھ حل کریں اور ہر روز پلکوں پر طلا کریں۔

غذا وپرہیز:

گیہوں کی چپاتی' بکری کا سالن' پالک' چقندر' شلجم' مونگ اور ارہر کی دال' انگور' سیب' ناشپاتی استعمال کرائیں آنکھوں کو تیز روشنی' دھوئیں اور گردوغبار سے محفوظ رکھیں زیادہ گرم اور مصالحہ دار چٹپٹی چیزوں' نفاخ اور بھاری غذائیں دودھ' دہی اور چھاچھ مضر ہیں۔

گوہانجنی یا انجن ہاری

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
گوہانجنی' انجن ہاری	شعیرہ' شعیرۃ الجفن	ہارڈی اولم سٹائی Hardiolum Stye

کیفیت:

بالائی یا زیریں پپوٹے کے کنارہ پر جو کے برابر لمبوتری شکل کا ورم پیدا ہو جاتا ہے یا پھنسی نکل آتی ہے۔

اسباب:

غلیظ سوداوی خون سے پیدا ہوتی ہے جس کی وجہ غذا کی خرابی' بدہضمی یا فساد خون ہے۔

علامات:

پپوٹے کی جڑ میں پہلے خارش اور سرخی ہوتی ہے جس میں پیپ پڑ جاتی ہے اور چند روز میں پھوٹ جاتی ہے اگر مادہ کم ہو تو ایک آدھ ہو کر رہ جاتی ہے ورنہ ان کی تعداد عموماً یکے بعد دیگرے سات تک پہنچتی ہے۔

دستور العلاج:

ابتداء میں آب کشنیز سبز طلا کریں لونگ' چھوہارے کی گٹھلی' سفید رسوت میں سے کسی ایک کو ذرا سے پانی سے رگڑ کر پھنسی پر لگائیں یا رسوت' گل ارمنی' مصبر زرد ہر ایک تین گرام آب کاسنی میں پیس کر ضماد کریں یا گل ارمنی' گیرو' رسوت' تین تین گرام ہری کاسنی کے پانی میں پیس کر لیپ کریں جب پیپ پڑ جائے اور دو تین دن میں خود بخود نہ پھٹے تو نشتر سے چیر دیں اور صاف کر کے اس پر یہ دواء لگائیں: گلنار' رسوت' دم الاخوین' سرمہ سفید و قلعی مساوی الوزن نہایت باریک پیس کر ریشم کے کپڑے میں چھان کر زخم پر لگائیں یا ذرور اصفر یا مرہم داخلیون استعمال کریں۔

جب بارہا گوہانجنی نکلے تو مریض کو مسہل دے کر چند روز صبح و شام اطریفل شاہترہ 7 ماشہ عرق مصفی خون 7 تولہ شربت عناب پچیس ملی لیٹر کے ساتھ دیں۔

منتخب مجربات و مرکبات:

عرق مصفی' عشبہ مغربی 250 گرام' برادہ چوب چینی برادہ چوب شیشم ہر ایک 250 گرام' گل نیلوفر' گل بنفشہ' گل سرخ' شاہترہ' چرائتہ' منڈی سر پھوکہ' خارخسک' صندلین ہر 125 گرام' پوست ہلیلہ زرد' پوست بلیلہ' برگ سنا' برگ حنا ہر ایک نوے گرام پندرہ گنا پانی میں تر کر کے دو تہائی عرق کھینچیں یا یہ نسخہ پلائیں: صفتہ: اسطوخودوس' منڈی' چرائتہ' شاہترہ ہر ایک 5 گرام' عناب ساٹھ گرام بھگو کر چھان کر شربت عناب پچیس ملی لیٹر ملا کر پلائیں اور قرنفل ایک ماشہ' ہلدی ایک ماشہ' پانی میں گھس کر گوہانجنی پر اس کا لیپ کریں اور احتیاط رکھیں کہ دوا آنکھ میں نہ رہ جائے۔

ڈاکٹری علاج:

ابتداء میں مقام مرض سے پلکوں کے ایک دو بال اکھیڑ لینا یا اس مقام پر سرد پانی کی پٹی باندھنا ازالہ مرض کے لئے کافی ہوتا ہے یا چھ گرام فی بیس ملی لیٹر والا کاسٹک لوشن لگانا چاہئے لیکن جب ورم ظاہر ہو جائے تو چھ گرام فی بیس ملی لیٹر والے بورک لوشن سے ٹکور کرنی چاہئے اگر تحلیل ہو جائے تو بہتر ورنہ پکنے پر نشتر سے پیپ نکال دیں اور زنک آئنٹ منٹ لگائیں اگر بار بار گوہانجیاں نکلتی ہوں تو میلائڈ آرسینیکل کمپونڈ دو دو قرص بعد از غذا صبح و شام پانی کے ہمراہ دیں۔

غذا و پرہیز:

خشکہ کھچڑی' بکری کے گوشت اور حیاتین الف کھلائیں یا اشتقان کریں ترکاری والا شوربا' ٹنڈا کدو' ککڑی' ترئی' مونگ اور ارہر کی دال' خرفہ' پالک وغیرہ کے ساگ' بسکٹ' نان پاؤ' انگور' سیب' اور میٹھا انار استعمال کرائیں شکم سیر ہو کر کھانا نہ کھائیں نفاخ اور معدہ کو خراب کرنے والی چیزیں مثلاً آلو' ماش کی دال' اروی' گوبھی' دہی' چھاچھ وغیرہ سے پرہیز کریں۔

ڈھلکہ

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
ڈھلکہ	دمعہ	اپی فوریا Epiphoria

کیفیت و ماہیت:

ایک آنکھ یا دونوں آنکھوں سے آنسو جاری رہتے ہیں اور آنکھ ہر وقت تر رہتی ہے اس میں آلات دمع ماؤف ہو جاتے ہیں۔

اسباب:

اصل سبب دماغ کا رطوبت سے ممتلی ہونا ہے کبھی یہ مرض رمد، ککروں، پڑبال اور دیگر امراض چشم کا نتیجہ ہوتا ہے بوڑھے اشخاص میں زیادتی رطوبات کے علاوہ آنکھ کی قوت کا ضعف بھی اس کا باعث ہوتا ہے۔

علامات:

جن امراض سے یہ بیماری پیدا ہوتی ہے وہ اس سے پہلے عارض ہوتے ہیں غلبہ رطوبات کی حالت میں اگر خون کا غلبہ ہو تو آنکھیں سرخ ہوں گی آنسو گرم اور گاڑھے ہوں گے اگر بلغم کا غلبہ ہو تو آنسو سرد اور میل بکثرت ہوگا مادہ صفراوی غالب ہو تو آنسو رقیق اور گرم ہوں گے۔

دستور العلاج:

اگر دماغ یا آنکھوں پر بیرونی گرمی یا سردی کا اثر ہوا ہو تو گرمی کی حالت میں تخم کاہو 9 گرام، کشنیز سبز کے پانی میں پیس کر پیشانی اور ابرو پر طلاء کریں یا رسوت زرد 3 گرام روغن نیلوفر میں گھس کر آنکھ پر لیپ کریں اور بصورت سردی صبر زرد، کو سبز کے پانی میں پیس کر شب یمانی ایک گرام عرق گلاب دو آتشہ میں پیس کر آنکھ میں لگائیں اگر اندرونی اخلاط اس کا موجب ہوں تو بموجب خلط تنقیہ کر کے خستہ ہلیلہ کابلی 6 گرام، مازو سبز دو ماشہ، نمک اندرونی 3 گرام، یا مازہ سبز 6 گرام، سنبل الطیب چھ ماشہ پیس کر آنکھ میں لگائیں۔ اگر بلغمی مادہ ہو تو تنقیہ کے بعد اطریفل اسطوخودوس یا اطریفل کشنیزی بارہ گرام تک رات کو سوتے وقت عرق گاؤزبان 150 ملی لیٹر کے ساتھ کھلائیں اگر نزلہ اور ضعف دماغ کی وجہ سے ہے تو اطریفل کبیر 7 گرام، عرق گاؤزبان 150 ملی لیٹر کے ساتھ کھائیں اگر ہضم کی خرابی سے ہو تو خبث الحدید بیس ملی گرام، جوارش جالینوس 7 گرام میں ملا کر صبح اور اطریفل اسطوخودوس 7 گرام سوتے وقت کھلائیں۔

دمعہ کے اکثر حالات میں کحل الجواہر کا آنکھ میں لگانا اور حب سیاہ یا حب سرخ کا لیپ بہت مفید ہوتا ہے۔

سفوف دمعہ: بہت نافع ہے گل منڈی 125 گرام، ہلیلہ سیاہ، کشنیز خشک ہر ایک ساٹھ گرام کوفتہ بیختہ شکر سفید 250 گرام کے ساتھ ملا کر سفوف بنائیں ہر روز صبح و شام چار گرام سے بارہ گرام تک کھلائیں۔

ڈاکٹری علاج:

پھٹکری تین گرام کو بیس ملی لیٹر پانی میں حل کریں اور اس میں روئی بھگو کر آنکھ پر رکھیں یا زنک کلورائیڈ 65 ملی گرام پانی بیس ملی لیٹر میں حل کر کے دو قطرے آنکھ میں ٹپکائیں یا سلفیٹ آف زنک 130 ملی گرام ایلم 250 ملی گرام پانی فی بیس ملی لیٹر میں حل کر کے دن میں تین مرتبہ آنکھ میں ٹپکائیں یا شوگر آف لیڈ 250 ملی گرام پانی بیس ملی لیٹر میں ملا کر دن میں تین مرتبہ چند قطرے صبح و شام آنکھ میں ٹپکائیں یا پروٹارکول بیس گرین ایک اونس آب مقطر میں حل کر کے چند قطرے صبح و شام آنکھ میں ڈالیں۔

غذاو پرہیز: شیرہ کے مطابق ہے۔

روزکوری

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
روزکوری	جہر	ہیمی رل اوپیا Hemetalopia

کیفیت و ماہیت:

روح باصرہ رقیق ہوکر اس قابل نہیں رہتی کہ کوئی صورت اس پر چھپ سکے اس لئے دن کو کوئی چیز صاف نظر نہیں آتی رات کو سردی کی وجہ سے روح باصرہ میں غلاظت آجاتی ہے اور چیزیں دیکھنے میں دقت نہیں ہوتی۔

جدید توضیح کے مطابق اس مرض میں طبقہ شبکیہ کے احساس میں کمی پیدا ہوجاتی ہے اور طبقہ قرنیہ یا رطوبت جلیدیہ میں کدورت پیدا ہوجاتی ہے جس کی وجہ سے مریض پتلی کے پھیلے ہوئے ہونے کی صورت میں دیکھ سکتا ہے اور ظاہر ہے کہ پتلی کم روشنی میں زیادہ پھیلتی ہے اس لئے وہ روزکوری میں مبتلا ہوجاتا ہے۔

اسباب:

آفتاب یا چمکدار چیزوں کو اکثر دیکھتے رہنے' باریک حروف کے بکثرت مطالعہ' ضعف دماغ اور سوء مزاج حار سے یہ مرض پیدا ہوتا ہے اکثر بوڑھوں اور خشک طبع اشخاص کو ہوتا ہے۔ ازرق و کنجی آنکھوں والے اس میں زیادہ مبتلا ہوتے ہیں۔

علامات:

دن میں آنکھوں کو کچھ دکھائی نہیں دیتا اور رات کو بخوبی نظر آتا ہے۔

دستور العلاج:

اصل سبب مرض کو دور کریں اگر بیماری پیدائشی ہوتو لاعلاج ہے بحالت یبوست ترطیب کو کوشش کریں اگر امتلا ہوتو فصد ومسہل سے تنقیہ کریں تسکین وتقویت کے واسطے صداع حار کا علاج ملحوظ رکھیں چنانچہ دماغ کی ترطیب اور تقویت کے واسطے شیر بز' روغن گل' روغن کدو' ہرایک دو ملی لیٹر ملاکر ناک میں ٹپکائیں روغن بادام اور مکھن ملاکر سر پر ملیں تغذیہ روح کے واسطے ہریسہ کلہ پاچہ' نان خطیر اور گائے کا گوشت کھلائیں اور یہ تبرید دیں: لعاب بہدانہ 3 گرام' شیرہ تخم خشخاش 6 گرام' شیرہ تخم کاہو 6 گرام پانی سے نکال کر شربت عناب دو گرام میں ملاکر پلائیں طباشیر ایک گرام' سرمہ سفید ایک گرام پیس کر روغن کاہو' روغن خشخاش' روغن کدو ہرایک 75 ملی لیٹر میں ملاکر آنکھوں میں لگائیں تغلیظ روح باصرہ کے لئے افیون دو ملی گرام کھلانا اور شیاف ابیض میں قدرے افیون اور کافور حل کرکے آنکھوں میں لگانا مفید ہے تقویت دماغ کے لئے خمیرہ گاؤزبان جواہر والا 5 گرام' حب جدوار ایک عدد ملاکر ہمراہ عرق گذر 75 ملی لیٹر' عرق گاؤزبان 75 ملی لیٹر دیں ہلیلہ' بلیلہ' آملہ ہرایک چھ گرام رات کو آدھ لیٹر گرم پانی میں بھگوکر صبح اسے چھان کر اس سے آنکھوں کو دن میں تین چار مرتبہ دھلوائیں ٹھنڈے پانی میں غوطہ لگاکر آنکھوں کو گیلا رکھنا بھی اس مرض میں مفید ثابت ہوا ہے۔

ڈاکٹری علاج:

اگر کسی قسم کے مرض یا اذیت چشم کی وجہ سے یہ بیماری ہوئی ہوتو اس کو رفع کرنے کی تدابیر کریں عام علاج ہے کہ نیلگوں شیشہ کی عینک لگایا کریں غذا مقوی اور مرطب کھلائیں۔

غذا و پرہیز:
گوشت چوزہ مرغ، ماش کی دال، بکرے کے سری پائے، نیم برشت انڈا، مکھن، گھی، دودھ، بالائی وغیرہ مقوی اور مغلظ خون غذائیں دیں پھلوں میں کیلا، انجیر وغیرہ دے سکتے ہیں نمکین اور ترش چیزوں سے پرہیز رکھیں شراب نوشی کثرت مباشرت آفتاب کی طرف بغور دیکھنا مضر ہیں لال مرچ، گڑ اور گرم مصالحہ سے بھی پرہیز ضروری ہے۔

آنکھ میں خونی نقطہ

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
آنکھ میں خونی نقطہ	طرفہ	ایکی موسس Ecchymosis

کیفیت و ماہیت:
آنکھ کی سفیدی پر ایک سرخ نقطہ بن جاتا ہے۔

اسباب:
پردہ ملتحمہ کی کوئی رگ یا اس کے نیچے والے پردوں کی کوئی باریک رگ جب آنکھ پر چوٹ لگنے یا زور سے کھانے پلانے یا قے سے پھٹ جاتی ہے تو اس جگہ ذرا سا خون منجمد ہو جاتا ہے اور سرخ یا سیاہ نقطہ بن جاتا ہے۔

علامات:
آنکھ کی سفیدی پر ایک سرخ سیاہی مائل رنگت کا دھبہ معلوم ہوتی ہے۔

اصول علاج:
اس کا علاج جلد کرنا چاہئے ورنہ سخت ہو جانے پر اس کا ازالہ مشکل ہو جاتا ہے بعض اوقات اس میں تعفن پیدا ہو کر زخم ہو جاتا ہے جس کے باعث زیادہ مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

دستور العلاج:
اشق، مرکی، زعفران ہر ایک ایک گرام، خون کبوتر میں ملا کر آنکھ میں ڈالیں اگر سبب قوی ہو تو فصد سے تنقیہ کریں آنکھ میں ڈالنے کے لئے یہ قطور نافع ہے اور طرفہ کہنہ کو فائدہ دیتا ہے نوشادر ایک گرام، نمک لاہوری ایک گرام پانی میں حل کر کے کندر اماالشراس میں اضافہ کر کے آنکھ میں ٹپکائیں نجور جو بالخاصہ زائل کرتا ہے سرخ پتھر کے ٹکڑے کو آگ میں خوب گرم کریں اور نکال کر راکھ سے صاف کر کے عمدہ شراب اس پر چھڑکیں اور آنکھ کو اس کے مقابل کھلا رکھیں اس عمل سے آنسو جاری ہوں گے اور ایک دو بار عمل کرنے سے طرفہ زائل ہو جائے گا۔

منتخب مجربات و مرکبات:
زدنیخ سرخ (منسل) 5 گرام انزروت، مامیراں، شادنج، صبر، چاندی کا میل ہر ایک ڈیڑھ گرام، شکر سفید تین گرام سب ادویہ کو باریک پیس کر انڈے کی سفیدی میں ملا کر شیاف بنائیں تھوڑا سا پانی میں گھس کر ایک دو قطرے آنکھ میں ٹپکائیں۔

ڈاکٹری علاج:
اگر خفیف ہو تو چند روز میں خود بخود دفع ہو جاتا ہے لیکن اگر دفع نہ ہو تو ٹھنڈے پانی میں کپڑا بھگو کر آنکھ پر رکھیں۔

غذاوپرہیز: قروح العین کے مطابق ہے۔

آنکھوں کے زخم

آنکھوں کے زخم	قروح العین	السرز آف کارنیا Ulcers of the Cornea

کیفیت:

آنکھ کے پردہ قرنیہ میں پھنسیاں پیدا ہوتی ہیں جس کے باعث آنکھ میں درد اور سیلان اشک ہوتا ہے جب یہ پھنسیاں پختہ ہوکر پھوٹ جاتی ہیں تو اس مقام میں زخم پڑ جاتے ہیں اور پیپ آتی ہے۔

اسباب:

آنکھ پر چوٹ لگنے یا رمد مزمن کے باعث یا تیز قسم کے سرمے استعمال کرنے سے یا چیچک کی وجہ سے آنکھوں میں بثور پیدا ہوکر زخم بن جاتے ہیں یا فساد اور حدت خون سے یہ مرض ظاہر ہوتا ہے۔

علامات:

اگر بثور پردہ ملتحمہ میں ہوں تو آنکھ میں درد کی ٹیسیں محسوس ہوتی ہیں اور آنسو آتے ہیں اگر پردہ عنبیہ میں ہوتو آنکھ کی سفیدی میں سرخ نقطہ معلوم ہوتا ہے اوراگر پردہ قرنیہ میں ہوتو سیاہی چشم میں سرخ نقطہ نظر آتا ہے اگر نیچے کے طبقات میں ہوتو وہ آنکھوں سے دکھائی نہیں دیتا بلکہ آنکھ میں درد اور تکلیف اس پر شہادت دیتے ہیں بالآخر جب پھٹ جاتا ہے تو اس سے پیپ خارج ہونے لگتی ہے۔

انجام:

مرض شدید ہو یا اس کا مناسب علاج نہ کیا جائے تو بینائی زائل ہوجاتی ہے۔

اصول علاج:

سب سے پہلے تنقیہ اور تسکین کریں چنانچہ فصد قیفال کھلوائیں اور ہر ہفتہ میں ایک بار کھلواتے رہیں امالہ کیواسطے فصد صافن اور حجامت ساقین بھی مفید ہے بعد فصد بحالت حرارت نقوع تمر ہندی سے اور بحالت غلبہ بلغم ایارجات سے تنقیہ کریں۔

دستور العلاج:

اگر درد ساکن نہ ہوشیاف بیض افیونی شیر بز میں حل کر کے قطور کریں اور اسی میں روئی تر کر کے آنکھ پر رکھیں جب درد ساکن ہوتو السی اور میتھی کا لعاب آنکھ میں ٹپکائیں اور اوپر سے کپڑے کی گدی رکھ کر باندھ دیں یا آنکھ پر زردی بیضہ اور زعفران ملا کریں جب سفید رنگ کی پیپ ظاہر ہوتو ماء العسل لعاب حلبہ اور شیر بز ملا کر ٹپکائیں اور انذروت چھڑکیں جب پیپ سے قرحہ صاف ہوجائے تو شیاف کندر استعمال کریں سوختہ شادنج مغسول پیس کر چھڑکیں۔

منتخب مجربات ومرکبات:

ذرور انذروت: نشاستہ 6 گرام انزروت مدبر 6 گرام سفید قلعی 2 گرام کوفتہ بیختہ ذرور بنائیں یہ ذرور قرحہ کو صاف کرنے کے لئے نافع ہے۔

شیاف کندر: انذروت' نشاستہ صمغ عربی' کندر' سفیدہ کاشغری ہر ایک 3 گرام سفیدی بیضہ مرغ میں حل کر کے شیاف بنائیں اور آنکھ میں لگائیں۔

ڈاکٹری علاج:
ابتداء میں مسکنات کا استعمال کریں بورک ایسڈ 65 ملی گرام کو بیس ملی لیٹر پانی میں حل کر کے اس میں کپڑے کی گدی بھگو کر بار بار آنکھ پر رکھیں مگر تیز دوائیں جیسے زنک کاسٹک لوشن وغیرہ ہرگز نہ ڈالیں پیلین آئی نیٹ منٹ یا سبازولی آئنٹمنٹ آنکھ میں لگانا مؤثر ترین علاج ہے مرہم کی پینسلین کو پیچھے سے دبا کر ٹیوب کے اگلے سرے سے جو خاص طور پر آنکھ میں مرہم ڈالنے کے واسطے بنایا گیا ہوتا ہے تھوڑی سی مرہم دن میں تین چار بار آنکھ میں لگائیں اس تدبیر سے اکثر فائدہ ہوتا ہے اگر زخم مزمن ہو جائے اور کسی علاج سے فائدہ نہ ہو تو اسی وقت کاسٹک لوشن 650 ملی گرام یا ایک گرام تین سو ملی گرام بیس ملی لیٹر والا پھریری سے زخم پر لگا کر تھوڑا سا روغن کنجد آنکھ میں ٹپکائیں اور سیوآ کسائیڈ چار گرین کو ایک اونس ویزلین میں ملا کر سوتے وقت آنکھ میں لگائیں اگر قرنیہ کے زخم میں عنبیہ نکل آئے تو کاڑک کی قلم کو عنبیہ پر لگائیں تاکہ عنبیہ اندر کو چلا جائے بعدہ ایٹروپین لوشن آنکھ میں ڈالیں۔

غذا و پرہیز: زود ہضم اور مقوی غذائیں، کدو، پالک، ترئی، بکری کا گوشت اور مونگ کی دال، کھچڑی، نان پاؤ، سیب، انجیر، وغیرہ استعمال کرائیں ترش اور زیادہ مصالحہ دار غذاؤں اور لکھنے پڑھنے سے پرہیز کرائیں۔

آنکھ کے کوے کا ناصور

ڈاکٹری نام	طبی نام	اُردو نام
فسچولا لیکری میل Fistula Lachrimal	غرب	کرئے کا ناصور

کیفیت و ماہیت:
یہ آنکھ کے اندرونی گوشہ کا ناصور ہے جس سے بے اختیار آنسو بہتے رہتے ہیں۔ اس مرض کا مقام قنات دمعہ یعنی آنسوؤں کی نالی ہے جس کا انتہائی سوراخ اندرونی گوشہ کے ایک چھوٹے سے ابھار میں جسے نقطہ دمعیہ کہتے ہیں کھلتا ہے اس مرض کی ابتداء اس طرح ہوتی ہے کہ یہ سوراخ بند ہو کر اس جگہ ایک چھوٹا یا پھوڑا بن جاتا ہے جب وہ پھوڑا پھوٹ جاتا ہے تو اس مقام پر ناصور بن جاتا ہے۔

اسباب:
مرطوب موسم میں مرطوب مزاج کے آدمیوں میں اندرونی گوشہ چشم پھوڑا ہو کر پھٹ جاتا ہے کبھی ناک کی نالی کے امراض سے بھی یہ تکلیف ہو جاتی ہے۔

علامات:
اس ناصور کی مختلف قسمیں ہیں چنانچہ کبھی یہ آنکھ کے کویہ کے بیرونی حصہ میں اور کبھی پپوٹے کے نیچے ہوتا ہے بعض اوقات یہ ناک کی اندرونی طرف اور کبھی آنکھ کی طرف پھوٹتا ہے اس حالت میں ناک یا آنکھوں سے پیپ والا مواد خارج ہوتا رہتا ہے آنکھ کو دبانے سے یہ مواد اچھی طرح ظاہر ہوتا ہے اگر یہ مرض مزمن ہو جائے تو اس مواد سے ناک کی کرسی اور کبھی آنکھ فاسد و بیکار ہو جاتی ہے۔

اصول علاج:
ابتداء میں فصد اور مسہل سے تنقیہ کریں چنانچہ غلبہ خون کی حالت میں فصد قیفال کھلوادیں گدی پر سینگیاں کھچوائیں

ورنہ حسب مزاج مسہل کے ذریعہ تنقیہ کریں۔

دستور العلاج:

مقامی طور پر پہلے روادعات کا استعمال کریں اگر ورم روغن نہ ہو تو روغن گل زعفران حل کر کے لگائیں یا میتھی کا پانی تقطیر کریں یا حلبہ اور کتاں پیس کر لگائیں جب ورم پک جائے تو اس کو پھوڑنے کے واسطے انجیر کو سرکہ میں حل کر کے لگائیں یا روئی کا گودا اور تخم کنوچہ کوٹ کر لگانا بھی مفید ہے جب پھوڑا پھوٹ جائے تو زخم صاف کرنے کے واسطے روئی کو شہد میں تر کر کے زخم میں رکھیں اور مقام زخم کو اسفنج اور ماء العسل سے صاف کر کے یہ فتیلہ عمل میں لائیں۔

نسخہ: شہد خالص پچیس ملی لیٹر کو آگ پر رکھیں جب غلیظ ہو تو اس میں کف دریا' مازو ہر ایک ایک گرام خوب باریک پیس کر لگائیں اور اس میں بتی تر کر کے ناصور میں رکھیں اگر ناصور کا منہ بند ہو جائے اور ورم زیادہ ہو تو تخم مرو 6 گرام کو پچیس ملی لیٹر دودھ میں پکا کر زعفران 6 گرام اضافہ کر کے اس پر لگائیں تاکہ اسکا منہ کھل جائے۔

منتخب مجربات و مرکبات:

مرہم غرب: جو ناسور کو مندمل کرتا ہے کندر' مرکی' انزروت مدبر' دم الاخوین' سفید کاشغری ہر ایک 3 گرام' کافور ایک گرام سب کو باریک پیس کر موم بارہ گرام کو روغن گل چھتیس ملی لیٹر میں پگھلا کر دواؤں کو ملائیں اور اس میں ذرا سی روئی تر کر کے مقام ناسور پر رکھیں۔

شیاف غرب: ناصور کے اندر مال کے لئے بہت مفید ہے صبر زرد' کندر انزروت مدبر' گلنار' دم الاخوین' سرمہ سیاہ' شب یمانی ہر ایک ساڑھے تین گرام' زنگار دس ملی گرام سب ادویہ کو باریک پیس کر گلاب میں گوندھ کر شیاف بنالیں قبل استعمال ناسور کو پیپ اور فاسد گوشت سے پاک صاف کرلیں۔

ڈاکٹری علاج:

ہدایات مندرجہ علاج طبی پر عمل کریں اور جیسے ہی غرب کے مقام پر نرمی محسوس ہو اس میں آنسوؤں کی تھیلی کی اگلی دیوار یا جلد کے نیچے شگاف کر کے ناصور کو مواد سے صاف کریں اور مصفی وسام (گاز) کا ٹکڑا اس میں بھردیں اس وسام کے ٹکڑے کو روزانہ بدلتے رہیں حتی کہ سوزشی علامتیں غائب ہو جائیں اور کسی قسم کی رطوبت ناسور میں باقی نہ رہے اس سے ناصور خود بخود بند ہو جاتا ہے یا اس کو تیز دھار دار چمچے وغیرہ سے کھرچ کر اس کے دونوں دہانے کو ملا دیا جاتا ہے یا داغ دیا جاتا ہے شاذ و نادر حالات میں آنسوؤں کی گلٹی کو بالکل نکال دینا پڑتا ہے۔

غذا و پرہیز: آشوب چشم کے مطابق ہے۔

امراض گوش

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
کان کے امراض	امراض الاذن	ڈیزیز آف دی ائیر Diseases of the Ear

کان کی تشریح

کان کی تشریح کو سہولت تفہیم کے لئے بالعموم تین حصوں میں تقسیم کر کے بیان کیا جاتا ہے 1) بیرونی حصہ جس کو عام طور پر کان کہتے ہیں 2) درمیانی حصہ (جوبہ) اور 3) اندرونی حصہ (تیہ) اول الذکر ہر دو حصص اخرالذکر یعنی اندرونی حصے کے مددگار ہیں ورنہ فی الحقیقت اندرونی حصے میں ہی خاص آلات سماعت محفوظ ہوتے ہیں۔

بیرونی حصہ:

کان کے بیرونی حصے میں ایک پھیلی ہوئی ناہموار سیپی کی مانند مخصوص بیضوی شکل کی کری اور ایک نالی شامل ہے کری کو صدفتہ الاذن (پنا) اور نالی کو صماخ الاذن ظاہر (ایکسٹرنل آڈیٹری میٹس) کہتے ہیں کان کی کری کے اوپر کی طرف کنپٹی کے مقام پر چند عضلات ہوتے ہیں جن سے بعض انسان اپنے کانوں کو حرکت دے سکتے ہیں اس کے اہم حصص اس کے دو کنارے اور ایک جوف مرکزی ہیں بیرونی اونچے کنارے کو عرف محیط (ہے لکس) اور اس کے مقابل اور متوازی ابھرے ہوئے کنارے کو عرف متوسط (اینٹی ہے لکس) کہتے ہیں عرف متوسط کے سامنے جو گہرا نشیب ہے وہ ہی جوف مرکزی (کانکا) کہلاتا ہے اس کے عین وسط میں کان کا سوراخ (صماخ الاذن) ہے جوف مرکزی کے سامنے ایک چھوٹی بلندی ہوتی ہے جس پر بال ہوتے ہیں اس کو بروز مقدم (ٹرے گس) کہتے ہیں اس کے بالمقابل پیچھے کی طرف ایک اور چھوٹی سی بلندی ہوتی ہے جو بروز موخر (اینٹی ٹرے گس) کہلاتی ہے اس کے نیچے ملائم گوشت ہوتا ہے جس میں کری نہیں ہوتی یہ کان کی کو یا یا شحمتہ الاذن (لابیول) کہلاتا ہے۔

کان کا سوراخ تقریباً سوا انچ لمبی قیف نما شکل کی بیضوی نالی ہے جو صدفتہ الاذن (کان کی کری) کے جوف مرکزی سے شروع ہو کر درمیانی کان کے ابتدائی مقام تک جا کر کان کے پردے اغشائے طبلی یا غشائے مغرش ٹپے تک میمزن پر ختم ہو جاتی ہے اس کا نصف انچ بیرونی حصہ کری کا اور پون انچ اندرونی حصہ ہڈی کا ہوتا ہے اس کے اندر باریک جلد کا استر ہوتا ہے اور اس کے نیچے مومی قسم کی مخصوص رطوبت (کان کا میل) پیدا کرنے والی چھوٹی چھوٹی گلٹیاں ہوتی اس کے اندر گرد و غبار اور کیڑوں پتنگوں وغیرہ کو کان میں جانے سے روکنے کے لئے کچھ چھوٹے چھوٹے بال بھی ہوتے ہیں۔

بیرونی کان ہوا کی لہروں کو جن سے آواز پیدا ہوتی ہے جمع کر کے کان کے پردے تک پہنچاتا ہے۔

درمیانی حصہ:

یہ ایک پانچ خط لمبا' اڑھائی خط چوڑا اور تین خط گہرا بیڈول سا جوف ہے جو کنپٹی کی ہڈی کے سخت حصے میں واقع ہے اس کو کان کا ڈھول' جوبہ' طبلہ یا تجویف طبلی اور دمامہ' ٹم پے نم' اَرڈرم) وغیرہ ناموں سے بھی نامزد کرتے ہیں اس کی بیرونی دیوار ایک پردے (غشاء طبلی) سے بنتی ہے جو اس کو کان کے بیرونی حصے سے علیحدہ کرتی ہے اس میں چھوٹے چھوٹے سوراخ پائے جاتے ہیں اور اس کے وسط میں کان کی ہتھوڑی جیسی ہڈی (عظم مطرقی' میلی آس) کا دستہ عمودی طور پر چسپاں ہے اور اس کو اندر کی طرف کھینچے رکھتا ہے جس سے اس کی اندرونی سطح کسی قدر محدب اور بیرونی مقعر ہو گئی ہے اندرونی دیوار میں ایک

بیضوی سوراخ ہوتا ہے جو کوہ بیضیہ افنسٹر اوروبلیس کہلاتا ہے یہ ایک جھلی سے بند ہوتا ہے اور اس پر کان کی عظم رکابی (سٹے پیز) کا قاعدہ لگا رہتا ہے اس کے نیچے اور پیچھے ایک اور گول سوراخ ہوتا ہے جو کوہ مستدیرہ منسٹرا اروٹنڈا کہلاتا ہے یہ بھی ایک جھلی سے بند ہوتا ہے اس سوراخوں کے علاوہ اندرونی دیوار میں چار چھوٹے چھوٹے ابھار ہوتے ہیں جن میں سے ایک جوفدار ایک گول اور ایک مخروطی ہوتا ہے پچھلی دیوار میں کنپٹی کی ہڈی اور اگلی دیوار میں کان کے پردے کو تاننے والے مخصوص عضلے کی نالی ہوتی ہے جن کے نیچے کان کے حلق کے مابین تعلق قائم کرنے والی نالی ہوتی ہے جو نفیر یوسٹے کیئن ٹیوب کہلاتی ہے اس کا بالائی نصف انچ حصہ ہڈی سے زیریں ایک انچ حصہ کری سے بنا ہوا ہوتا ہے جو آخر میں محض جھلی کا رہ جاتا ہے اور حلق کے بالائی اور پہلوی حصے میں ایک بیضوی شکل کے سوراخ میں ختم ہوتا ہے اس نالی کے اندر استر کرنے والی جھلی درمیانی کان کے اندر استر کرنے والی جھلی سے متعلق ہوتی ہے اس لئے کانوں کے سوزشی اور متعدی امراض میں بعض اوقات حلق اور حلق کے سوزشی و متعدی امراض میں بعض اوقات کان بھی مبتلا ہوجایا کرتے ہیں یہ نالی جوبہ کے اندر ہوا کے تناسب کو کم وبیش نہیں ہونے دیتی گویا ایک قسم کے ویکیوم کا کام دیتی ہے اگر ناک بند کرکے اور منہ کو ہوا سے بھر کر حلق کو بند کرلیا جائے تو ہوا اس نالی کے ذریعے کان کے درمیانی حصے (جوبہ) میں زیادہ بھر جاتی ہے جس سے کان کے پردے میں مخصوص قسم کا تناؤ محسوس ہوتا ہے اس کے علاوہ جوبہ میں کان کی مخصوص ہڈیاں عظم مطرقی، عظم سندانی اور عظم رکابی ہوتی ہیں جو مندرجہ ذیل صورت میں اس جوف میں رکھی ہوئی ہوتی ہیں یہ ہڈیاں آواز کی لہروں کے انتقال میں امداد دیتی اور ان میں مخصوص تناسب پیدا کرتی ہے۔

اندرونی حصہ:

قوت سامعہ کا خاص عضو یہی ہے اس میں عصب سامعہ کے ریشے آکر پھیلتے ہیں یہ فی الحقیقت کنپٹی کی ہڈی کے جز حجری کے جوف ہیں جو ہڈی ان جوفوں کی دیواریں بناتی ہے وہ اپنے اردگرد کی ہڈی سے زیادہ کثیف اور ٹھوس ہے اس کو تیہ عظمی کہتے ہیں ان جوفوں کے اندر جھلیوں کے غلاف یا نالیاں ہوتی ہیں جو تیہ غشائی کہلاتی ہیں تیہ غشائی کے مابین بھی ایک رطوبت ہوتی ہے یہ مائیت ظاہری کے نام سے نامزد ہے تیہ عظمی کے تین بڑے حصے ہوتے ہیں:

1) دہلیز (ویسٹی بیول) 2) قوقعہ (کاکلیا) اور 3) مجاری ہلالیہ (سیمی سرکیولر کینال)

دہلیز...... تیہ کا مرکزی جوف ہے اور تمام آلات سمع کا مرکزی عضو ہے اس کی اندرونی دیوار میں عصبہ سامعہ کی شاخوں کے اندر آنے کیلئے کئی ایک سوراخ ہیں اور بیرونی دیوار میں یعنی اس دیوار میں جو بہ کی طرف ہے کوہ بیضیہ کا سوراخ ہے جس کا ذکر اوپر ہوچکا ہے۔ پچھلی دیوار میں مجاری ہلالیہ کے پانچ سوراخ اور اگلی دیوار میں قوقف کا سوراخ پایا جاتا ہے۔

قوقعہ...... گھونگھے کی شکل کا ایک چھوٹا سا عضو ہے جو دہلیز کے سامنے ہے اس کی چوٹی جولیہ کے اندرونی دیوار کے اوپر اور سامنے رہتی ہے اس کا قاعدہ جوبہ کے فرش سے لگا ہوا ہوتا ہے اور اس میں چند سوراخ ہوتے ہیں جن سے عصب سامعہ کی شاخیں اس میں پہنچتی ہیں اس کا محور مخروطی شکل کا ہوتا اور عمود کہلاتا ہے اور اس کے گرد پیچدار نالیوں (مجاری لولیہ' سپائرل) کے اڑھائی چکر ہوتے ہیں عمود پر قوقعہ بند ہوتا ہے اور اس کے قاعدے پر تین سوراخ ہوتے ہیں ایک کوہ مستدیرہ ہے جس کا ذکر پہلے ہوچکا ہے یہ بذریعہ ایک جھلی کے جوبہ سے الگ رہتا ہے دوسرا دہلیز میں کھلتا ہے اور تیسرا قیف نما سوراخ جو کنپٹی کی ہڈی کے اندر جاتا ہے اور مجری قوقعی کہلاتا ہے مجری کو کیہ ایک جھلی کے ذریعے دو حصوں میں منقسم ہے بالائی حصے کو سلم دہلیزی (سکیلا ویسٹی بیولی) اور زیریں حصے کو سلم طبلی (سکیلا ٹمپے نائی) کہتے ہیں قوقعہ میں عصب سامعہ کے ریشے پھیلتے ہیں جو آواز کی لہروں قوت سامعہ کے احساس کے لئے قبول کرتا ہے جو اس میں سرکی ہڈیوں یا دہلیز اور کوہ مستدیرہ سے پہنچتی ہیں۔

مجاری ہلالیہ...... تین ہلالی شکل کی نالیاں ہیں جن کا قطر قریباً ڈیڑھ انچ ہوتا ہے یہ پانچ سوراخوں کے ذریعہ دہلیز میں کھلتی ہیں ہر ایک نالی مقام ابتداء پر کسی قدر پھولی ہوئی ہوتی ہے اس پھولی ہوئی جگہ میں عصب سامعہ کے ریشے ختم ہوتے ہیں

اور ایک رطوبت (مائیت باطنی) بھری رہتی ہے جو جسم کے احساس توازن میں نہایت اہمیت رکھتی ہے نیز آواز کی لہروں کو قوت حس کے لئے جمع کرنے کی خصوصیت رکھتی ہے۔

ماہیت سماعت یعنی ہم کس طرح سنتے ہیں؟

ہر قسم کی آوازیں ہوا میں لہریں پیدا کرتی ہیں جو پانی کی طرح چاروں طرف پھیلتی ہیں وہ لہریں کان کی کری میں جمع ہو کر کان کے سوراخ کے راستے سے کان کے پردے پر لگتی ہیں اور اس میں لرزش پیدا کرتی ہیں اس لرزش کی وجہ سے کان کی ہڈیوں میں حرکت پیدا ہوتی ہے اور ان کی حرکت سے بیضوی سوراخ کی جھلی میں تحریک ہوتی ہے پھر اس جھلی سے حرکت پہلے بیرونی رطوبت تک اور پھر اندرونی کان کی جھلیوں کے ذریعہ اندرونی رطوبت تک پہنچتی ہے اور اس میں لہریں پیدا کرتی ہے پھر ان لہروں سے اندرونی روئیں (بشرہ ہدبیہ) لرزش پذیر ہوتے ہیں اور چونکہ اعصاب سامع کے ریشے ان میں پھیلے ہوئے ہیں اس لئے یہ لرزش ان میں احساس پیدا کرتی ہے اور ان کے توسط سے دماغ آواز کو محسوس کرتا ہے۔

امراض گوش کی تشخیص

کان کے امراض تشخیص کے لئے درد ثقل بطلان سماعت طنین دودی- دوارا اور کان سے خارج ہونے والی رطوبات کے متعلق ضروری استفارات کے بعد کان کا معائنہ بھی کرلینا ضروری ہے اور عام معائنے کے ساتھ ہی قوت سماعت کا امتحان بھی مفید ہوتا ہے جو گھڑی آلہ سماعت پیا (ایکیومیٹر) آواز کے ذریعے کیا جاسکتا ہے ایک وقت میں ایک کان کا امتحان کرنا چاہئے اور دوران امتحان میں، دوسرے کان کے سوراخ میں انگلی ڈال کر یا کان کی کری کو دبا کر بند کرلینا چاہئے کیونکہ اگر کان کو معمولی طور پر بند کیا جائے تو بعض اوقات یہ معلوم کرنا مشکل ہوتا ہے کہ دونوں میں سے کون سا کان ماؤف ہے گھڑی کے ذریعے قوت سماعت کا جو امتحان کیا جاتا ہے اس کو کسور کے ذریعے ظاہر کیا جاتا ہے بالائی کسر اس فاصلے کو ظاہر کرتی ہے جس پر گھڑی کو رکھنے سے مریض اس کو سن سکتا ہے اور نیچے وہ کسر دکھائی جاتی ہے جس پر ایک تندرست انسان کو گھڑی کی آواز سنائی دیتی ہے مثلاً اگر ایک مریض کو گھڑی کی آواز کان سے 12انچ کے فاصلے پر رکھنے سے سنائی دینے لگتی ہے حالانکہ طبعی قوت سماعت والے آدمی کو 36انچ کے فاصلے پر بھی سنائی دیتی ہے تو اس کو اس طرح ظاہر کریں گے قوت سماعت 12/36اس امتحان کے کرنے میں گھڑی کو پہلے کان سے اتنی دور رکھا جائے کہ اس کی آواز سنائی نہ دے پھر بتدریج کان کے نزدیک لاتے جائیں حتی کہ اس کی آواز سنائی دینے لگے اور یہ عمل دو تین مرتبہ کریں تا کہ غلطی کا احتمال نہ رہے اگر گھڑی کان کے بالکل ساتھ لگانے پر آواز سنائی دے تو کہا جاتا ہے کہ گھڑی کی آواز کان کے ساتھ لگانے پر سنائی دیتی ہے بچوں کا امتحان کرتے وقت ان کی آنکھیں بھی بند کردینی چاہئیں اگر گھڑی کے ذریعے امتحان قابل اعتماد نہ ہو تو کان کے مخصوص آلہ سماعت پیا کے ساتھ امتحان کرنا چاہئے صرف آواز کے ذریعے امتحان کرنے کے لئے مریض کو کسی کرسی وغیرہ پر بٹھا کر اور اس کے سر کی پشت پر کھڑے ہو کر پہلے نہایت آہستہ آواز میں (کانا پھوسی کے طور پر) مفرد الفاظ بولیں اور مریض سے کہیں کہ وہ سنے ہوئے الفاظ کو دہراتا جائے اگر نہایت آہستہ آواز اس کو سنائی دے تو آواز کو بتدریج بلند کرتے جائیں لیکن یہ ضرور خیال رکھیں کہ بعض الفاظ بآسانی سنائی دیتے ہیں اور بعض بمشکل- تاہم اس امتحان سے بھی سماعت کے متعلق کسی قدر اندازہ ہوسکتا ہے اس کے علاوہ چھری کانٹوں کی جھنکار سے بھی سماعت کا امتحان (ٹیوننگ فورک ٹیسٹ) کیا جاتا ہے اس میں پھر رینی ویبر اور سوئیک وغیرہ کے کئی طریق امتحان ہیں جو آواز کے انتقال ہوائی اور انتقال عظمی پر قوت سماعت کی حالت کو ظاہر کرتے ہیں لیکن یہ زیادہ دقیق ہیں اور ان کا جاننا عام اطباء کے لئے چنداں ضروری نہیں ہے۔

کان کے معائنے میں پہلے چشم غیر مسلح کے ساتھ بیرونی کان (صدفتہ الاذن) کا عام معائنہ کریں اور دیکھیں کہ اس کے اوپر نیچے آگے پیچھے کسی قسم کا ورم زخم یا بثور تو نہیں ہیں اگر کوئی ورم ہو تو اس کو ٹٹول کر یہ بھی معلوم کرلیں کہ وہ سخت ہے یا نرم- رسولی کی قسم ہے یا گلٹی نما یا سوزشی وغیرہ کان کی کری کو پکڑ کر ہلانے جلانے سے اس میں درد ہوتا ہے یا نہیں اس سے کان کے سوراخ اور درمیانی کان کے ورم کی تشخیص میں مدد ملتی ہے اس کے بعد مریض کو تیز سورج کی روشنی میں کھڑا کر کے یا بٹھا کر اور اس کے کان کی کری کو کسی قدر اوپر کو پیچھے کی طرف اس طرح کھینچ کر دیکھیں کہ بیرونی کان کی نالی بالکل سیدھی ہو کر نظر آنے لگے اگر ہوسکے تو کان کے سوراخ میں مختلف قسم کی مخصوص منظار لگا کر یا اس میں بجلی کی روشنی ڈال کر یا اس میں سورج کی روشنی کا انعکاس کر کے جو معائنہ حنجرہ میں کام آنے والے آئینہ راس (ہیڈ ہیر) کے ذریعے بآسانی کیا جاسکتا ہے معائنہ کریں اور کان کے اندر کے بثور' زخم وغیرہ ملاحظہ کریں پھر کان کے پردے کو باحتیاط دیکھیں اور معلوم کریں کہ اس میں سوراخ وغیرہ تو نہیں ہوگیا نیز دیکھیں کہ اس کی رنگت کیسی ہے اور وہ متورم تو نہیں اگر کان کا میل وغیرہ معائنہ میں خارج ہو تو پہلے اس کو ابالے ہوئے پانی یا کسی ہلکے دافع عفونت محلول کے ساتھ دھو کر یا اگر کان کے پردے میں سوراخ ہوگئے ہوں تو صرف کان کا میل نکالنے والی چمچی کے ذریعے صاف کرلیں۔

ثقل سماعت اور بہرہ پن امراض گوش کی ایک عام علامت ہے اور یہ کبھی اس قدر خفیف ہوتی ہے کہ مریض کو اس کا احساس ہی نہیں ہوتا اور کبھی اس قدر شدید ہوتی ہے کہ مریض بالکل بہرہ ہوجاتا ہے اور کسی قسم کی کوئی آواز نہیں سن سکتا گاہے سماعت میں اس قسم کی خرابی ہوجاتی ہے کہ مریض زیادہ شور میں بخوبی اور بہتر طریق پر سن سکتا ہے یا زیادہ شور بالخصوص کرخت آواز سے اس کے کانوں یا سر میں درد ہونے لگتا ہے اور شاذونادر ایسا بھی ہوتا ہے کہ مریض کو ایک کی بجائے دو آوازیں سنائی دیتی ہیں۔

بعض اوقات طنین اور دوی امراض گوش کی عام اور واحد علامت ہوتی ہے طنین کی آوازیں یا تو مسلسل سنائی دیتی ہیں یا تھوڑے تھوڑے وقفہ سے اور گاہے نبض کی حرکت کے ساتھ ساتھ سنائی دیتی ہیں اور مریض یا تو دن بھر جب تک جاگتا رہتا ہے ان کو سنتا رہتا ہے یا صرف اس وقت سن سکتا ہے جب بالکل خاموشی کے ساتھ کمرے میں بیٹھا ہوا ہو یا محض رات کو بستر میں اسے ان کا احساس ہوتا ہے اور یہ شکایت گاہے اس قدر شدید ہوتی ہے کہ مریض کسی قسم کا کام تک نہیں کرسکتا طنین کی آوازیں مختلف ہوتی ہیں کبھی بھاپ کی مانند کبھی شور آمیز' کبھی گھنٹی کے بجنے کی مانند' کبھی ہتھوڑے سے کوٹنے کی آواز کے مشابہ' کبھی نفیری کی آواز کے مطابق کبھی بادلوں کے گرجنے کی طرح یہ علامت کبھی تو براہ راست بعض امراض گوش پر دلالت کرتی ہے اور گاہے دیگر امراض دوران خون میں پائی جاتی ہے جو امراض گردہ امراض قلب یا امراض خون میں پائے جاتے ہیں بعض مخصوص ادویہ مثلاً کونین اور سیلی سلیٹ یا گرم خشک اشیاء گاہے کاسہ سر کے اندر کی بعض رسولیاں بھی پیدا کردیتی ہیں گاہے یہ سباتی غائر کے اینورسما کی علامت ہوتی ہے۔

کان کے درد بالعموم بیرونی یا درمیانی کان کے ورم التہاب سے ہوا کرتا ہے گاہے حلق حنجرے یا دانتوں کے امراض میں منعکس طور پر بھی پایا جاتا ہے جب درد بیرونی کان کے ورم کی وجہ سے ہو تو اس میں کان کی کری کو پکڑ کر کھینچنے یا دبانے پر یا چابنے کے عمل سے اضافہ ہوجاتا ہے لیکن درمیانی کان کا درد چھینکنے' ناک میں ہوا بھرنے' جمائی لینے یا جوبہ پر دباؤ پڑنے سے بڑھتا ہے عظم حجری کے اندر کے ورم کا درد کان کے پیچھے مقام ماؤف پر دبانے سے زیادہ ہوتا ہے۔

گاہے امراض گوش میں دوار کی شکایت بھی پائی جاتی ہے جو کبھی تو کان کے پردے سے پر میل وغیرہ کے دباؤ سے ظاہر ہوتی ہے یا کان میں پچکاری کرنے سے رونما ہوجاتی ہے یہ درمیانی اور اندرونی کان کی آفتوں میں بھی پائی جاتی ہے بعض حالات میں یہ کم وبیش ہر وقت موجود رہتی ہے لیکن ایسے حالات میں شاذونادر ہی شدید ہوتی ہے گاہے اس کے ساتھ سر کو

پھرانے یا جھکنے پر سدر کی شکایت بھی پیدا ہوجاتی ہے۔
بعض شدید امراض گوش میں خصوصاً جب کہ اندرونی کان ماؤف ہو دوار کا شدید دورہ پڑتا ہے اس کے ساتھ سدر کی شکایت بھی پائی جاتی ہے مریض چکرا کر ماؤف کان کی جانب گر پڑتا ہے اور متلی و قے ہونے لگتی ہے چند روز یہ حالت رہ کر مریض اچھا ہوجاتا ہے کان سے پیپ آنا' اس امر پر دلالت کرتا ہے کہ کان کی بیرونی نالی کی جھلی میں سوزش ہوکر قرحہ بن گیا ہے پیدائشی کمزور بچوں کے کان اکثر بہتے رہتے ہیں جو چند سال کے بعد خود بخود بیچھے ہوجاتے ہیں خسرہ اور بعض دوسرے امراض حادہ میں بھی کانوں سے پیپ آتی ہے۔
کان سے خون کا آنا رحم پر دلالت کرتا ہے کبھی کالی کھانسی' سانپ کا کاٹنے یا قحف دماغ کے موخر یا وسطی حصہ کے ٹوٹنے سے بھی کان سے خون اور رطوبت نکلتی ہے۔

امراض گوش کا اصول علاج

عام اصول علاج:

(1) مریض کو زیادہ گرمی سردی زیادہ گرم اور سرد ہوا' گرد وغبار' دھوئیں' خارجی اشیاء' سخت اور شدید آوازوں سے بچائیں اسی طرح غلیظ بارد اغذیہ جو ریاح پیدا کرتی ہیں اور گرم تبخیر پیدا کرنے والی اغذیہ' مسکرات کی کثرت اور سوداوی اشیاء مثلاً گائے کے گوشت' بینگن وغیرہ اشیاء سے پرہیز کرائیں۔ امتلاء شکم اور بدہضمی نہ ہونے دیں مریض کو امتلاء معدہ کے وقت سونے زیادہ بولنے خصوصاً بلند آواز کے ساتھ نعرہ لگانے' قے کرنے' شدید حرکات' کثرت جماع' زیادتی حمام اور زیادہ بیداری سے باز رہنے کی ہدایت کردیں۔

(2) مادی امراض میں پہلے وقفوں کے ساتھ تنقیہ کریں اور مقامی ادویہ مثلاً قلور' ادہان' ضماد' طلاء' نطول اور مراہم وغیرہ حسب ضرورت فصد حجامت اور مسہل وغیرہ کے بعد ابتدائے مرض سے ایک ہفتہ گزرنے پر استعمال کریں البتہ سوء مزاج سادہ میں ان دواؤں کا استعمال بغیر نضج اور تنقیہ کے کیا جاسکتا ہے۔

(3) کان میں جو دوا ڈالی جائے وہ نہ تو زیادہ گرم ہونی چاہئے اور نہ سرد بلکہ نیم گرم ہونی چاہئے اور زیادہ سرد یا گرم دوائیں ضرورت سے زیادہ استعمال نہیں کرنی چاہئیں۔

(4) کان کے تمام امراض کا علاج بتدریج کرنا چاہئے اور قوی دواؤں کا بکثرت استعمال دفعتاً جائز نہیں ہے کیونکہ اس سے بعض اوقات گرم یا سرد سرسام ہوجاتا ہے۔

(5) کان اور سر کے ورم کی وجہ سے جب کان میں بثور اور زخموں وغیرہ کی علامات ظاہر ہوں تو ان سے تحفظ کے لئے شیاف مامیثا کو سرکہ انگوری میں حل کرکے کان میں ٹپکائیں صحت کی حالت میں بھی ہفتے میں ایک مرتبہ ایسا کرنا کانوں کو ہر قسم کے دردوں' ورموں' پھنسیوں اور زخموں وغیرہ سے محفوظ رکھتا ہے۔

(6) تسکین درد کے لئے کانوں میں کسی مخدر دوا کا مسلسل استعمال ہرگز نہیں کرنا چاہئے اگر شدید ضرورت ہو تو شیاف مامیثا کے ساتھ قدرے خاکستر افیون وغیرہ کو شیر عورت میں حل کرکے کان میں ٹپکائیں افیون کو کسی روغن میں حل کرکے استعمال نہیں کرنا چاہئے کیونکہ روغن غلظت کے باعث بعض اوقات کان میں چپک کر زیادتی کا باعث ہوتا ہے۔

(7) اگر کان میں ٹیس اور درد کی اس قدر شدت ہو کہ اس سے تشنج کا خوف ہو تو مرخیات کا استعمال کرنا جائز ہے۔

(8) بحرانی ورم کے پھوڑنے کے لئے اس وقت تک علاج نہیں کرنا چاہئے جب تک کہ غشی کا خوف نہ ہو البتہ غیر بحرانی ورم کو قابضات کا دیات اور سیر دات سے بند کرنا چاہئے۔

کان دھونے کا طریق

کان کو دھونے کے لئے ایسی مخصوص پچکاری ہوتی ہے جو پانی میں بآسانی ابال کر مطہر کی جاسکتی ہے اس کے آگے کی ٹونٹی ایسی ہوتی ہے جو بیرونی کان کے سوراخ میں بغیر کسی خطرے کے داخل کی جاسکتی ہے کان کو دھونے کیلئے نیم کے پتوں کا صاف ہلکا جوشاندہ' مطہر محلول نمک یا محلول سہاگہ (ایک میں چالیس طاقت کا یعنی جس میں سہاگہ یا ولایتی ایسڈ ایک حصہ اور پانی چالیس حصے ہو) شیر گرم کر کے (100 درجہ فان ہیٹ) استعمال کرنا چاہئے مریض کو کسی سٹول یا کرسی وغیرہ پر بٹھا کر مخصوص گردے کی شکل کی طشتری اس کے ہاتھ میں دیں اور اس سے کہیں کہ وہ اس کو مضبوطی کے ساتھ کان کے نیچے کنپٹی پر لگالے اور ایک صاف مطہر تولیہ کندھے پر ڈال لے پھر پچکاری میں محلول مذکور کو بھر کر پہلے اس کا دستہ دبا کر ہوا کے بلبلے اس میں سے نکال دیں ایسا کرتے وقت اس کی ٹونٹی کو اونچا رکھیں اب بائیں ہاتھ سے کان کی کری کو پکڑ کر ذرا اوپر اور پیچھے کی طرف کھینچیں اور پچکاری کی ٹونٹی کان کے سوراخ میں لگا کر دائیں ہاتھ کے انگوٹھے کے ذریعے اسکے دستے کو آہستہ آہستہ دبائیں ٹونٹی کو سوراخ کے اوپر یا نیچے کی دیوار کے ساتھ لگائے رکھیں تاکہ پانی کی دھار سوراخ کی دیوار کے ساتھ ہو کر جائے سیدھی کان کے پردے پر جا کر نہ لگے جہاں تک ممکن ہو کان کے سوراخ کو کافی سورج کی روشنی یا مصنوعی بجلی وغیرہ کی روشنی سے روشن رکھیں اور غیر معمولی زور سے ہرگز نہ لگائیں اگر کان کا میل زیادہ سخت ہو اور معمولی پچکاری سے باہر نہ آئے تو پہلے اس کو گلسرین اور سوڈا بائیکارب کے محلول کے چند قطرے ڈال کر نرم کرلیں اور پھر پچکاری کریں۔

دوائیں جو امراض گوش میں مفید و معمول ہیں

گرم امراض کے لئے:

قطوراً: شیر دختراں' شیر بز' افیون' مہادر' شیاف ابیض' سرکہ' ماء القرع' ماء الخیار' خرفہ' کاہو' بارتنگ' قنب' کاسنی' مکو وغیرہ کے پتوں اور انار ترش کا پانی' کاہو' کدو' خشخاش اور گلسرخ کا فور وغیرہ۔

ضماداً: برادہ صندل سرخ و سفید' تخم کاہو' کشنیز' گلسرخ' مامیثا' کافور' کوکنار' پوست کدو' پوست خیار' رسوت زرد' کشنیز' کاسنی' مکو' قنب' خرفہ کے سبز پتوں کا پانی یا عصارہ' گلاب' سرکہ۔

بخوراً: مکو خشک' گل خطمی' تخم' گل بنفشہ' گل نیلوفر' اکلیل الملک' بابونہ وغیرہ۔

سرد امراض کے لئے:

قطوراً: بابونہ' سوسن' بلسان' ترب مغز بادام تلخ زیرہ' کنجد وغیرہ کا روغن' جند بیدستر' فرفیون' افسنتین' مرکی' آب پیاز' آب ادرک' شہد خالص' شیرہ برگ تنبول' روغن خیری' آب مشک' طرا مشیع' آب مرزنجوش وغیرہ۔

ضماداً: مکو خشک' مغز فلوس' اکلیل الملک' گل بابونہ' تخم کریلہ' تخم شبت' مرزنجوش' روغن سوسن' روغن نرگس' روغن ناردین' پیہ بط' پیہ ماکیان' صبر زرد' زعفران' جند بیدستر' کرنب' آرو باقلا' حلبہ وغیرہ۔

بخوراً: گل بابونہ' افسنتین رومی' اکلیل الملک' برگ نیم' اجوائن' مرزنجوش' عادرس' نعناع' گل زوفا' صعتر فارسی' اسطوخودوس' تخم شبت' عاقر قرحا' بادرروج' برگ مدار' فراسیون' بیخ ترب' بادیان' پیاز سفید' اشنہ' برگ سنبھالو وغیرہ۔

کھانے پینے اور مسہلات و ملینات کے طور پر وہی ادویہ استعمال کریں جو امراض چشم میں درج ہو چکی ہیں۔

غذا: بکری کا گوشت' چوزہ مرغ' ارہر کی دال' مونگ کی دال' کدو' پالک' تری' خرفہ' ٹنڈا' کریلہ' انڈا' مکھن' بالائی' چپاتی' بسکٹ'

ڈبل روٹی، نان پاؤ، خشکہ، کھچڑی، انگور، سیب وغیرہ۔
پرہیز: گائے کا گوشت، گوبھی، اروی، ماش کی دال، آلو، کچالو، بینگن کرم کلہ، پیاز، لہسن، مولی، گڑ، تیل، ترشی وغیرہ بادی، ثقیل اور تبخیر پیدا کرنے والی غذاؤں سے پرہیز کرنا چاہئے۔

کان کا میل

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
کان کا میل	وسخ الاذن	ویکس ان دی ایئر Wax in the Ear

کیفیت مرض:

اگرچہ عموماً ہر شخص کے کان میں میل ہوتا ہے مگر کبھی یہ زیادہ جمع ہو کر باعث تکلیف ہو جاتا ہے۔

اسباب مرض:

گرد و غبار، کان کی صفائی کا خیال نہ رکھنا، نزلہ و زکام۔

علامات مرض:

کان میں خارش ہوتی ہے کسی قدر اونچا سنائی دیتا ہے مختلف قسم کی آوازیں آتی ہیں اگر دھوپ کے رخ پر کان کو آنکھ یا آلہ منظار الاذن (ایئر سکوپ) سے دیکھا جائے تو میل دکھائی دیتا ہے۔

دستور العلاج:

کان سے میل نکالو دیں مگر اس میں پوری احتیاط کرنی چاہئے کیونکہ سلائی سے کان میں خراش ہو جاتی ہے یا گرم پانی کی بھاپ دیں اور اس کے بعد گرم پانی میں ذرا سا نمک ملا کر ماء العسل کی پچکاری کرائیں اور اس کے بعد روغن بادام تلخ ڈالیں اس طرح تین چار روز کرنے سے میل دور ہو جائے گا اگر نزلہ و زکام ہو تو اس کا علاج کریں۔

علاج ڈاکٹری:

گرم پانی میں ذرا سا سوڈا بائیکارب ملا کر کان میں پچکاری کریں اور بعد میں گلیسرین کے چند قطرے ڈال دیں اس طرح چند روز کرنے سے کان صاف ہو جائے گا۔

کان میں کچھ پڑ جانا

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
کان میں کچھ پڑ جانا	قذی الاذن	فارن باڈی ان دی ایئر Foreign body in the Ear

اسباب مرض:

بعض اوقات مچھر چیونٹی وغیرہ چھوٹے جانور کان میں داخل ہو جاتے ہیں کبھی بوجہ غفلت گیہوں کا دانہ، چھوٹی کوڑی، سنگ ریزہ یا کوئی چھوٹا بیج یا پانی یا کیڑا کان میں چلا جاتا ہے یا کان میں سیماب گر جاتا ہے بعض اوقات کان میں کیڑے پیدا ہونے سے بھی اسی طرح کی تکلیف محسوس ہوتی ہے۔

علامات مرض:

کان میں کسی چیز کا داخل ہونا اس پر شہادت دیتا ہے نیز کان کے اندر کوئی چیز محسوس ہوتی ہے اور دیکھنے سے نظر آجاتی ہے کان میں درد محسوس ہوتا ہے کبھی سماعت میں بھی فرق پڑجاتا ہے مچھر یا چیونٹی کے داخل ہونے کی صورت میں کان میں کوئی چیز حرکت کرتی ہوئی محسوس ہوتی ہے کیڑے پڑنے کی صورت میں کان سے بو آتی ہے اور کبھی کیڑے بھی خارج ہوتے ہیں۔

دستورالعلاج:

اگر کان میں داخل شدہ چیز نظر آتی ہو تو جہاں تک ممکن ہو سلائی یا موچنے سے اسے باہستگی تمام نکال لیں ورنہ خالی پچکاری کان کے سوراخ میں رکھ کر اس چیز کو کھینچیں اگر اس طرح کامیابی نہ ہو تو نیم گرم پانی کی پچکاری کریں اگر اس پر بھی خارج نہ ہو تو کان میں شہد کے چند قطرے ڈال دیں ایک دوروز میں وہ چیز نکل آئے گی اگر کان میں پانی پڑ گیا ہو تو روغن کنجد نیم گرم تقطیر کریں یا گیہوں یا بادیان کی نالی کا ایک سرا کان میں داخل کرکے دوسرے سرے کے ذریعہ منہ سے پانی کو چوس لیں یا سلائی پر روئی لگا کر کان میں ڈالیں اور پھر روئی کو پھینک دیں اس طرح دو تین مرتبہ کریں یا خالی پچکاری سے پانی کو کھینچ لیں۔

اگر سنگ ریزہ داخل ہوا ہو تو دودھ کو شیر گرم کرکے کان میں ڈالیں اگر داخل ہونے والی چیز از قسم اناج ہو تو روغن کنجد یا روغن زیتون نیم گرم ڈالیں پھر چھینک لانے کی دوا سونگھیں جب چھینک آنے لگے تو منہ اور ناک کو بند کرلیں تا کان میں چھینک کا زور پڑ کر وہ چیز نکل پڑے اگر گرم ہوا داخل ہو تو کریلے کا پانی نچوڑ کر کان کے اندر ٹپکائیں یا ایلوا پانی میں گھول کر ڈال دیں پھر اس کے بعد نیم گرم پانی سے پچکاری کریں اگر کان کے اندر کرم پیدا ہو گئے ہوں تو بھی یہ تدابیر مفید ہیں۔
اگر سیماب کان میں داخل ہوا ہو تو قلعی سیسہ یا سونے کی سلائی کا سرا سرکہ میں تر کرکے کان میں داخل کریں سیماب اس کو چمٹ جائے گا اسی طرح بار بار کریں تا کہ تمام سیماب نکل آئے سیماب کے نکالنے میں دیر نہ کریں ورنہ اس سے صرع سکتہ تشنج اور اختلاط عقل پیدا ہونے کا اندیشہ ہے۔

فائدہ:

اگر اس مرض کے ساتھ شدید قبض ہو تو تکلیف زیادہ ہوا کرتی ہے اس صورت میں قبض رفع کرنے کے لئے اطریفل ملین 5 گرام کھانا مفید ہے اگر کان میں زخم ہو جائے تو اس کا علاج کریں۔

علاج ڈاکٹری:

اگر داخل شدہ چیز موچنے وغیرہ سے نکل سکے تو بہتر ہے ورنہ کان کو پچکاری یا اری گیٹر کے ذریعہ دھودیں اگر اس طرح بھی خارج نہ ہو گلیسرین کے چند قطرے کان میں ڈالیں اگر گیہوں یا مٹر کا دانہ ہو تو روغن کنجد یا روغن زیتون سے پچکاری کریں اگر کان میں پڑ جائے تو خالی پچکاری کے ذریعے کھینچ لیں یا جاذب کاغذ کی بتی کان میں پھرائیں۔
جب کوئی کیڑا وغیرہ کان میں چلا جائے تو ہائیڈروجن پراکسائیڈ 5 قطرے کان میں ڈالنے سے وہ فوراً ہلاک ہو جاتا ہے اور اس کے بعد گرم پانی کی پچکاری سے نکل پڑتا ہے اس صورت میں کاربالک آئل ڈالنا بھی فائدہ بخش ہوتا ہے۔

کان کا درد

ڈاکٹری نام	طبی نام	اُردو نام
اٹلجیا Otalgia	وجع الاذن	کان کا درد

اسباب مرض:

گرم یا سرد مواد، ورم گوش، بہور گوش، غیر جنس کے کان میں داخل ہونے، سردی لگنے یا کسی دانت کے بوسیدہ ہونے سے بھی کان میں درد ہوتا ہے۔

علامات مرض:

کان میں شدید درد ہوتا ہے جس کے ساتھ ٹیس ہوتی ہے اگر گرمی سے ہو تو کان سرخ ہوتا ہے اگر گرمی سادہ ہو تو درد کے ساتھ ٹیس اور گرانی نہیں ہوتی بصورت دیگر دونوں علامتیں پائی جاتی ہیں اگر سردی سے ہو تو سر میں گرانی اور درد ہوتا ہے اگر مادہ بلغمی اس کا موجب ہو تو نیند کی زیادتی اور نتھنوں کی تری بھی شامل ہوتی ہے اگر ورم، بہور یا زخم کی وجہ سے ہو تو دیکھنے پر نظر آئیں گے اور کان میں سری یا جلن ہوگی اگر دانت کے بوسیدہ ہونے سے درد ہوگا تو بوسیدہ دانت موجود ہوگا۔

اصول علاج:

تمام اقسام درد گوش میں گرم پانی کا نطول سینک اور بھپارہ مفید ہے اس مرض میں ہر قسم کے گوشت سے پرہیز لازم ہے حتی الامکان مخدرات (افیون وغیرہ بے حس کرنے والی چیزیں) کے استعمال سے اجتناب کریں اگر ضرورتاً افیون ڈالنے کی حاجت ہو تو اسے تازہ دودھ میں حل کر کے ڈالیں افیون کی نسبت خاکستر افیون زیادہ مفید ہے سب سے پہلے درد کم کرنے کی تدبیر کریں۔

دستور العلاج:

اگر درد شدید ہو تو پہلے اسے دور کرنے کی تدبیر کرلیں تسکین درد کے لئے ذیل کے دو نسخے مفید ہیں:

1) افیون بیس ملی گرام، کافور چالیس ملی گرام دونوں کو عورت بھیڑ یا بکری کے دودھ میں حل کر کے کان میں ٹپکائیں۔

2) مولی کے پتوں کا پانی پچیس ملی لیٹر روغن گل بارہ ملی لیٹر میں جلا کر کان میں ڈالیں۔

3) روغن بادام تلخ 5 قطرے، آب پیاز سفید 5 قطرے، روغن نیم 5 قطرے، آب برگ سکھدرشن 5 قطرے بھی ڈالنا مفید ہے۔

جب درد میں کچھ سکون ہو جائے تو اصلی سبب دریافت کر کے علاج کریں چنانچہ اگر کان میں پھنسی یا زخم ہو تو اس کا علاج کریں یہ دوسری جگہ مرقوم ہے اگر کان کا میل یا غیر جنس چیز اس کا سبب ہو تو نیم گرم پچکاری سے اسے نکال دیں اگر بوسیدہ دانت کی وجہ سے ہو تو اسے نکال دیں اگر کان میں پانی پڑنے کی وجہ سے تو سلائی پر روئی لگا کر کان میں پھرائیں اور پھر روغن بادام تلخ ڈالیں اگر درد کان کے کیڑوں کی وجہ سے ہو تو کافور ایک گرام سپرٹ 6 گرام میں حل کر کے دو تین قطرے کان میں ڈالیں پھر دوسرے دن کان کو صاف کرلیں۔

اگر سادہ گرمی سے کان میں درد ہو تو یہ ضماد مفید ہے صندل سفید، صندل سرخ تخم کاہو، مقشر ہر ایک تین گرام کو آب کشنیز سبز اور قدرے گلاب میں پیس کر کان کے گرداگرد لیپ کریں اگر گرمی زیادہ ہو تو ایک گرام کافور بھی اضافہ کریں۔

اس حالت میں یہ نسخہ پلانا مفید ہے:

صفت: لعاب بہدانہ 3 گرام' شیرہ عناب 5 دانہ' شیرہ مغز' تخم تربوز تین گرام پانی میں نکال کر شربت بنفشہ پچیس ملی لیٹر ملا کر پلائیں گرم خشم چیزوں اور سخت حرکات سے پرہیز کریں سرد غذائیں کھانے کو دیں اگر خون یا صفراء کے غلبہ کے باعث کان میں درد ہو تو یہ نسخہ دیں۔

تمر ہندی چھتیس گرام آلو بخارا 7 عدد' گل بنفشہ' نیلوفر' خطمی ہر ایک پچاس گرام' عناب 5 دانہ' سپستان 11 دانہ سب کو عرق مکو عرق گاؤزبان ہر ایک 125 ملی لیٹر میں بھگو کر شربت بنفشہ یا شربت نیلوفر پچیس ملی لیٹر ملا کر پلائیں اگر قبض ہو تو گل قند پچاس گرام اضافہ کریں اگر اس سے تسکین نہ ہو تو پانچویں روز صفراوی مسہل دے دیں اور اس کے بعد یہ تبرید پلائیں شیرہ تخم کاہو' شیرہ کشنیز خشک شیرہ بادیان ہر ایک ساٹھ ملی لیٹر عرق بادیان عرق بید سادہ ہر ایک سو ملی لیٹر میں نکال کر شربت بنفشہ پچیس ملی لیٹر ملا کر اسپغول مسلم 6 گرام چھڑک کر پلائیں۔

ہر قسم کی گرمی کو درد گوش میں یہ بھپارہ استعمال کرنا چاہیے۔ بنفشہ گلسرخ' گل خیرہ' تخم کشنیز' تخم کاہو' پوست مسلم' عنب الثعلب سبز جو متشر ہر ایک بارہ گرام سب کو پانی میں جوش دے کر کان میں بھپارہ لیں نیز حسب ذیل روغن ٹپکانا چاہیے:

روغن گل پچاس ملی لیٹر' روغن بادام شیریں چھتیس ملی لیٹر' سرکہ تیز کہنہ 175 ملی لیٹر میں ملا کر جوش دے جب سرکہ جذب ہو کر تیل باقی رہ جائے تو رکھ دیں اور کان میں ڈالیں نیز یہ لیپ استعمال کرنا چاہیے صندل سفید' صندل سرخ' پوست خشخاش' کشنیز خشک ہر ایک 3 گرام سب ادویہ کو عرق گلاب میں پیس کر کان کے گرداگرد لیپ کریں غذا میں آش جو' کدو' خرفہ وغیرہ تنہا یا ہمراہ چوزہ مرغ پکا کر استعمال کریں۔

اگر سادہ سردی سے کان میں درد ہو تو ان ادویہ کا استعمال کریں جوشاندہ جو درد گوش بارد ورجی میں مفید ہے نسخہ: اسطوخودوس' گل بنفشہ' انیسون ہر ایک 5 گرام بادیان 7 گرام شب کو جوش دے کر گل قند عسلی یا شہد خالص پچیس ملی لیٹر ملا کر پلائیں۔

انکباب: جو وجع الاذن بارد ورجی میں نافع ہے۔ نسخہ: گل بابونہ' افسنتین اکلیل الملک ہر ایک بارہ گرام' آدھ لٹر شیر گاؤ میں جوش دے کر بھپارہ لیں۔

ضماد جو درد گوش بارد میں مستعمل ہے۔ نسخہ: بیخ ارنڈ' زنجبیل ہر ایک تین گرام افیون ایک گرام پانی میں پیس کر نیم گرم کان کے گرد لگائیں تکمید جو درد گوش سرد ورجی میں مفید ہے۔ نسخہ: سبوس گندم' باجرہ ہر ایک بارہ گرام' نمک 6 گرام' پوٹلی میں باندھ کر اور گرم کر کے کان کے گرد ٹکور کریں۔

اگر غلبہ بلغم یا سودا سے کان میں درد ہو تو یہ ادویہ استعمال میں لاویں انکباب جو درد گوش بلغمی سوداوی کو مفید ہے نسخہ: گل خطمی' گل بابونہ' اکلیل الملک' تخم کتان' تخم کنوچہ' پودینہ' مرزنجوش' پرسیاؤشاں ہر ایک 6 گرام زوفا خشک تین گرام پانی میں جوش دے کر حسب دستور بھپارہ کریں روغن جو درد کان سرد مادی کو دفع کرتا ہے نسخہ: آب ترب سبز پچاس ملی لیٹر میں روغن کنجد 125 ملی لیٹر ملا کر جوش دیں جب پانی جل کر روغن رہ جائے صاف کر کے حسب ضرورت کان میں ڈالیں۔

نطول: جو درد گوش بارد مادی میں مفید ہے۔ نسخہ: بابونہ' خطمی' پودینہ مساوی جوش دے کر نیم گرم کان پر دھاریں قطور جو شدید درد گوش میں مستعمل ہے نسخہ جند بیدستر 4 ملی گرام' خاکستر' افیون دس ملی لیٹر' روغن بابونہ میں حل کر کے کان میں ٹپکائیں۔

دستور جدید:

1) اگر کان کا درد قبض کی وجہ سے ہو تو سفوف سر بنفشہ 9 گرام یا اطریفل زمانی 7 گرام رات کو سوتے وقت تازہ پانی کے ہمراہ کھلائیں۔

2) شیاف ابیض لڑکی والی عورت کے دودھ میں حل کر کے قدر حاجت کان میں ٹپکائیں۔
3) روغن بادام تلخ یا روغن ترب نیم گرم کان میں دو تین قطرے ٹپکائیں۔
4) درد سے افاقہ ہونے کے بعد صبح کشتہ خبث الحدید 2 ملی گرام جوارش جالینوس 7 گرام میں ملا کر عرق بادیان 150 ملی لیٹر کے ساتھ اور شام کو کشتہ مرجان جواہر والا 2 ملی گرام خمیرہ گاؤزبان جواہر والا 5 گرام میں ملا کر کھلایا کریں۔

منتخب مجربات ومرکبات:

روغن بابونہ: برائے درد گوش سردودیگر اوجاع باردہ، گل بابونہ ساٹھ ملی لیٹر، روغن کنجد دوسو ملی لیٹر ڈال کر شیشی میں داخل کر کے دھوپ میں رکھیں جب پھول گل جائیں نکال کر دوبارہ یہی عمل کریں اور پھر چھان کر بوقت ضرورت کان میں چار پانچ قطرے ڈالیں۔

قطور: برائے درد گوش اطفال، اسطوخودوس، افسنتین رومی، مرزنجوش صعتر فارسی ہر ایک تین گرام پانی میں جوش دے کر صاف کر کے قدرے کان میں ٹپکائیں۔

روغن درد بارد گوش: مغز بادام تلخ، مغز کدو تلخ، افسنتین ردی ہر ایک دو گرام آب ترب سبز چھتیس ملی لٹر روغن کنجد بیس ملی لیٹر سب کو ملا کر آگ پر رکھیں جب دوائیں جل جائیں تو اتار کر چھان لیں اور عند الضرورت نیم گرم کان میں ڈالیں۔

روغن گوش: برگ نیم، آب ترب، سرکہ، روغن گل، ہم وزن ملا کر جوش دیں جب پانی اور پتے جل جائیں تو چھان کر کان میں ٹپکائیں۔

علاج ڈاکٹری:

اگر کان میں پھنسیاں ہوں تو ان کا علاج کریں اگر دانت کی بوسیدگی سے ہو تو بوسیدہ دانت نکلوا یں ورنہ ایکسٹریکٹ بلاڈونا چھ ملی گرام، گلیسرین اسی ملی گرام میں حل کر کے چند قطرے کان میں ٹپکائیں یا ٹنکچر اوپیم بیس ملی لیٹر اور گلیسرین ملا کر چند قطرے کان میں ٹپکائیں یا کافور 65 ملی گرام کو کلوروفارم 10 بوند میں حل کر کے اس میں روئی بھگو کر کان میں رکھیں درد گوش شدید کے واسطے مارفیا 65 ملی گرام، اٹروپائن 130 ملی گرام، آب مقطر سولہ ملی لیٹر ملا کر اس کے دو چار قطرے کان میں ٹپکائیں یا کوکین ہائیڈروکلوراس 65 ملی گرام، آب مقطر آٹھ ملی لیٹر میں حل کر کے اس کے چند قطرے کان میں ڈالیں۔

غذا: مونگ یا ارہر کی دال، خرفہ، ترئی، کدو، کریلہ، بکری کا شوربا، چپاتی وغیرہ زود ہضم کھائیں۔

پرہیز: زیادہ سرد ہوا سے پرہیز کرائیں آلو کچالو، ماش کی دال، لہسن، پیاز، وغیرہ ثقیل چیزیں نہ کھائیں۔

قرحہ گوش

اُردو نام	طبّی نام	ڈاکٹری نام
کان بہنا	قرحۃ الاذن، سیلان الاذن	اٹوریا Otorrhoea

ماہیت مرض:

اس مرض میں کان کی بیرونی نالی کی جھلی میں سوزش ہو کر پیپ آتی ہے۔

اسباب مرض:

پہلے کان میں ورم ہوتا ہے یا کوئی پھنسی پیدا ہوتی ہے جو غلبہ خون یا فساد خون کا نتیجہ ہوتا ہے جب یہ ورم یا پھنسی تحلیل نہیں ہوتی بلکہ پک کر پھوٹ جاتی ہے تو اس سے قرحہ بن جاتا ہے خنازیر، سردی، بچوں میں دانت نکلنے پر بھی یہ مرض ہو جاتا

ہے اکثر یہ مرض بچوں کو ہوتا ہے۔ کبھی چیچک' خناق اور سرخ بخار وغیرہ متعدی امراض بھی اس کا باعث ہوتے ہیں۔

علامات مرض:

کان سے کم وبیش پیپ بہتی رہتی ہے کان میں خفیف درد خارش اور گرانی محسوس ہوتی ہے ابتداء میں خفیف بخار بھی ہوجاتا ہے کان کا سوراخ سرخ اور متورم ہوتا ہے۔ کبھی سماعت میں نقص آ جاتا ہے اگر زخم کانکے اندرونی حصہ میں بڑھ جائے تو دوران سر کی شکایت لازم ہوتی ہے۔ کبھی پیپ کان کے پچھلے استخوانی ابھار میں سرائیت کرجاتی ہے تو اس سے خطرناک قسم کا ورم یا دبل پیدا ہوجاتا ہے اگر دماغ میں سرایت کرجائے تو اس کا انجام سرسام ہوتا ہے جب خناق وبائی چیچک سرخ بخار وغیرہ سے یہ مرض ہوتا ہے تو اس سے پہلے یہ مرض لاحق ہوتے ہیں۔

دستور العلاج:

تنقیہ دماغی کے لئے رات کو اطریفل اسطوخودوس بارہ گرام کا استعمال کرائیں مقامی طور پر زخم کو پیپ سے صاف کرنے کے لئے ماء العسل یا شہد کو دودھ میں حل کر کے یا آب برگ نیم 125 ملی لیٹر یا روغن نیم پچیس ملی لیٹر شہد پچیس ملی لیٹر میں ملا کر کان میں پچکاری کریں یا بادیان نیم کوفتہ ایک گرام جوش دے کر دو تین گرام ملا کر کان میں ڈالیں یا شہد بارہ ملی لیٹر اور انزروت ایک گرام ملا کر کان میں چند قطرے ڈالیں تا کہ قرحہ صاف ہوجائے۔ زخم کو صاف کرنے کے بعد بھرنے والی دوائیں استعمال کریں چنانچہ فتیلہ کو شہد سے آلودہ کر کے اس پر انزروت چھڑک کر کان میں رکھیں۔

ذرور اندمال قروح کے لئے مفید ہے انزروت' کندر' دم الاخوین ہم وزن پیس کر بقدر ضرورت کان میں چھڑکیں۔

فتیلہ جو اندمال زخم کے لئے معمول و نافع ہے کاغذ کی ایک بتی بنا کر شہد خالص بارہ ملی لیٹر اور زردی بیضہ ایک عدد سے لت کر کے انزروت دم الاخوین سفیدہ قلعی' صبر سقوطری ہر ایک بیس ملی گرام پیس کر اور فتیلہ پر چھڑک کر کان میں رکھیں فتیلہ دیگر پرانے زخموں کو صاف کرتا ہے اور میل کچیل دور کرتا ہے انزروت' صبر زرد' بورہ ارمنی' کف دریا' دم الاخوین' کندر' مرکی' خبث الحدید ہر ایک تین گرام' زنگار دو گرام سب ادویہ سرکہ میں باریک پیس کر کان میں ٹپکائیں اور تھوڑے وقفہ کے بعد ماء العسل سے کان دھویا کریں۔

مرہم سبز: کان کے پرانے قرحہ کے لئے مفید ہے زنگار' شہد' سرکہ' کندر ہر ایک بارہ گرام پانی کے ساتھ ٹپکائیں تا کہ شہد ے کے قوام پر آجائے پھر موم بارہ گرام' روغن گل پچیس ملی لیٹر اضافہ کریں اور فتیلہ کو اس میں آلودہ کر کے کان میں رکھیں اگر خناق خنازیر وغیرہ سے یہ مرض ہوا ہو تو ان کا علاج کرنا چاہئے اگر متعدی امراض کے بعد کان میں سے پیپ خارج ہو تو یہ پیپ بھی چھوت رکھتی ہے اس لئے اس سے احتیاط رکھنی چاہئے۔

علاج ڈاکٹری:

پچکاری کے ذریعہ کان کو خوب دھو کر صاف کریں یا ہائیڈروجن پراکسائیڈ کان میں ڈالیں اس سے تمام پیپ باہر نکل آئے گی پھر کان کو صاف کر کے کاربالک ایسڈ ایک بوند' روغن کنجد 4 بوند ملا کر کان میں ٹپکائیں درد اور قرحہ گوش کے واسطے آئیوڈوفارم 65 ملی لیٹر کو گلیسرین دس بوند میں ملا کر کان میں ڈالیں یا بورک ایسڈ اور آئیوڈوفارم ہم وزن ملا کر کان میں پھونک دیا کریں یا کلورومائی سٹین ایئر ڈراپس جو کہ کلورم فینی کول کا 5 فیصدی آبی محلول ہوتا ہے چار چار گھنٹے کے بعد کان میں ڈالتے رہیں اور کان کے سوراخ میں ذرا سی صاف روئی رکھ دیں جب پیپ آنی کم ہوجائے تو ہلکے ایلم لوشن یا ایلم وزنک لوشن یا ہلکے کانڈیز لوشن یا بورک لوشن وغیرہ سے پچکاری کر کے کان صاف کر دیا کریں۔

غذا و پرہیز: درد گوش کے مطابق ہے۔

کان کا ورم

ڈاکٹری نام	طبی نام	اُردو نام
اوٹائی ٹس میڈیا Otitis Media	ورم الاذن، ورم گوش	کان کی سوجن

کیفیت و ماہیت:

کان کے اندرونی اور درمیانی جوف اور کان کے پردہ میں ورم ہوجاتا ہے کبھی کان کے جوف میں ایک یا چند پھنسیاں نکل آتی ہیں۔

اسباب:

کان میں خراش ہونا، سردی لگنا، کان میں زور سے پچکاری کرنا، سرخ بخار، وجع مفاصل، نقرس، خنازیر، سوء مزاج وغیرہ۔

علامات:

کان میں گرانی، سوزش، درد، ٹیس اور تمدد کی شکایات پیدا ہوجاتی ہیں اوراس کے اندر سرخی اور ورم ہوجاتا ہے مریض مختلف قسم کی آوازیں سنتا ہے اور بخار میں مبتلا ہوجاتا ہے اگر درد شدید ہو تو کبھی تشنج یا ہذیان بھی ہوجاتا ہے ننھے بچے اس میں مبتلا ہونے کی صورت میں اکثر روتے رہتے اور کان میں انگلی ڈالتے ہیں۔

انجام وعوارض:

اکثر اچھا ہوجاتا ہے مگر کبھی یہ سرسام کی طرف منتقل ہوکر خطرناک صورت اختیار کرلیتا ہے کبھی اس مرض سے لقوہ ہوجاتا ہے بچوں میں شدت اختیار کرنے کی صورت میں تشنج ہوجاتا ہے اور اکثر موت واقع ہوجاتی ہے۔

دستور العلاج:

مرض حاد میں کانوں کے پیچھے جونکیں لگوائیں اور یہ نسخہ تبرید پلائیں لعاب بہدانہ 3 گرام، شیرہ عناب 5 دانہ، شیرہ تخم کاہو 3 گرام، شیرہ کشنیز خشک 5 گرام، عرق مکوہ ہر ایک 125 ملی لیٹر میں نکال کر شربت نیلوفر پچیس ملی لیٹر ملا کر پلائیں اور تین روز استعمال کر کے گل بنفشہ، گاؤزبان، اسطوخودوس شاہترہ، مکو ہر ایک 6 گرام، عناب 5 دانہ رات کو گرم پانی میں بھگو کر صبح مل چھان کر گل قند پچاس گرام ملا کر پلائیں اور چار پانچ روز پلا کر اسی میں سنا مکی 7 گرام، پوست املتاس پچاس گرام اضافہ کر کے مسہل دیں اور مسہل کے بعد نسخہ تبرید پلائیں اور روغن گل یا روغن بادام کان میں نیم گرم ٹپکائیں یا سفیدی بیضہ، روغن گل ہم وزن ملا کر دو چار قطرے نیم گرم ٹپکائیں یا لعاب تخم کنوچہ، شیاف ابیض کو سفیدی بیضہ میں حل کر کے نیم گرم تقطیر کریں۔

ضماد: جو ورم گوش کے لئے مفید ہے مکوہ جدوار، صندل سفید، صندل سرخ، رسوت، گل ارمنی ہم وزن لے کر آب کشنیز سبز میں پیس کر کان کے گرد نیم گرم لیپ کریں دیگر جو اس قسم کے درد گوش کو نافع ہے بنفشہ، رسوت، برگ خطمی، مکو، صندل سرخ، مغز فلوس، ہم وزن آب مکو سبز میں پیس کر کان کے گرد نیم گرم ضماد کریں۔

انکباب: جو ورم گوش اور درد کو نافع ہے عنب الثعلب، بنفشہ، گل خطمی ہر ایک پچیس گرام، پوست خشخاش نیم کوفتہ 9 گرام سب کو گائے کے آدھ لٹر دودھ میں جوش دے کر بھپارہ لیں۔

ورم مزمن: میں نضج کرنے کے بعد حب ایارج سے تنقیہ کریں مقامی طور پر تحلیل ورم مزمن کی غرض سے اشق کو روغن گل میں حل کر کے نیم گرم قطور کریں یا سفیدی بیضہ مرغ روغن گل میں حل کر کے نیم گرم ٹپکائیں تسکین درد اور تحلیل ورم کیلئے یہ ضماد مفید و

مستعمل ہے۔ تخم خطمی، گل بابونہ، گیرو ہر ایک 6 گرام، افیون، زعفران ہر ایک 1 گرام آب مکو سبز میں پیس کر نیم گرم لیپ کریں۔
انکباب: جو ورم تحلیل نہ ہونے کی صورت میں پکانے کے لئے مفید ہے تخم کتاں، تخم حلبہ، تخم شبت، بابونہ، اکلیل الملک، گل خیرو، مکو خشک ہر ایک بارہ گرام، برگ نیم ساٹھ گرام پکا کر بھپارہ دیں اس کے علاوہ آب پیاز سفید، پختہ لعاب حلبہ، لعاب تخم کتاں باہم ملا کر نیم گرم ٹپکانا بھی ورم گوش کو پکانے اور منفجر کرنے کے لئے مفید و معمول ہے۔

علاج ڈاکٹری:

شروع مرض میں کان کے پیچھے جونکیں لگوائیں اور سینک کریں اور کان کو گرم پانی اور صابون سے دھو کر اس کے سوراخ میں پانچ فیصدی والا کاربالک لوشن بھر کر مریض کو چند منٹ لٹائے رکھیں یا اسمیں چند قطرے گلیسرین آف کاربالک ایسڈ ڈالیں نیز کان کے باہر ورم کے مقام پر اسی دوا کا ضماد کریں اور اس پر صاف روئی رکھ کر باندھ دیں اگر درد سخت ہو تو یہ نسخہ استعمال کریں مارفیا 65 ملی گرام کوکین 250 ملی گرام، رسارسین 200 ملی گرام، آب مقطر 100 بوند سب ادویہ کو ملا کر چند قطرے کان میں ٹپکائیں۔ اور پانچ منٹ تک رہنے دیں تسکین درد کے لئے کوڈو پائرین یا ساریڈان کی گولی کھلائیں۔ سلفاڈایازین دو دو گولیاں دن میں تین مرتبہ دیویں اگر ضرورت ہو تو پنسلین کا ٹیکہ بھی لگا سکتے ہیں اگر وجع مفاصل نقرس، خنازیر وغیرہ کی وجہ سے یہ مرض ہوا ہو تو اصل مرض کا علاج کریں اور اندرونی طور پر امراض بالا کے دفع کرنے اور مریض کو تقویت دینے کے واسطے حسب ضرورت فولاد، کونین یا پوٹاسی آئیوڈائیڈ وغیرہ کا استعمال کریں ضعف کی حالت میں غذا اور دوا مقوی دیں۔
غذا و پرہیز: درد گوش کے مطابق ہے۔

کان بجنا

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
کان بجنا	طنین دوی، صفیر	ٹنائی ٹس Tinnitis

کیفیت:

مریض کو مختلف آوازیں سنائی دیتی ہیں یہ آوازیں بخارات یا ریاح وغیرہ مواد کی گردش سے پیدا ہوتی ہیں اگر آواز باریک اور تیز سنائی دے تو اسے طنین کہتے ہیں موٹی اور نرم آواز دوی کہلاتی ہے صفیر سیٹی کی طرح کی آواز کو کہتے ہیں۔

اسباب:

بدہضمی، خشکی، ضعف و نقاہت، خون کی کمی، غلیظ اور بادی چیزوں کا استعمال یا ریم و قرحہ گوش اس مرض کا موجب ہوتے ہیں کبھی عصبی ذکاوت سے بھی سماعت میں ذکاوت پیدا ہو جاتی ہے اور اس قسم کی آوازیں سنائی دیتی ہیں۔

علامات:

کانوں میں مختلف قسم کی آوازیں سنائی دیتی ہیں دماغ کے اندر کوئی چیز حرکت کرتی ہوئی معلوم ہوتی ہے اکثر سننے کی قوت میں فرق آ جاتا ہے۔

اصول علاج:

قبض نہ ہونے دیں پاشویہ کریں۔

دستور العلاج:

اگر دماغ میں فضول مواد جمع ہوں اور سر میں گرانی ہو تو اس کا تنقیہ کریں اس غرض کے لئے گل بنفشہ 7 گرام' پرسیاؤشاں 5 گرام' بادیان 5 گرام' بیخ بادیان 7 گرام' اسطوخودوس 5 گرام' مویز منقی 9دانہ' گاؤزبان 5 گرام' سنامکی 5 گرام رات کو گرم پانی میں بھگو کر صبح مل چھان کر خمیرہ بنفشہ 4 تولہ ملا کر پیئیں۔ اسی طرح اس نسخہ کو صبح بھگو کر شام کو پیئیں دس روز کے بعد اس نسخہ کو بھگو کر گل قند' خمیرہ بنفشہ' ملح فرنگی (میگنیشیا سلفاس) ہرایک پچیس گرام ملا کر پلائیں اس سے چھ سات اسہال آجائیں گے اس کے بعد دوسرے روز تبرید کا نسخہ (مندرجہ ورم گوش دیں) اس کے بعد صبح وشام اطریفل اسطوخودوس 7 گرام' عرق بادیان 150 ملی لیٹر کے ساتھ دیں اور اگر مزید تنقیہ کی ضرورت ہو تو سوتے وقت حب ایارج 7 گرام' عرق گاؤزبان 150 ملی لیٹر کے ساتھ دیا کریں اگر خشکی کے باعث ہو تو روغن لبوب سبعہ' روغن کدو' روغن بادام' یا بکری کا دودھ چند قطرے کان میں ٹپکائیں اور شیرسوہ مقوی دماغ صبح پلایا کریں اور روغن بادام روغن کدو ہم وزن ملا کر سر میں مالش کریں نیز ناک میں ٹپکائیں اگر کمزوری کے سبب ہے ہو جیسا کہ اکثر ناقہین (بیماری سے اٹھے ہوئے ناتوان اشخاص) کو ہوتا ہے تو خمیرہ گاؤزبان عنبری جواہر والا یا دواء المسک معتدل 7 گرام' عرق گاؤزبان 125 ملی لیٹر کے ساتھ صبح وشام کھلا دیا کریں اگر ذکاوت حس سامعہ سے ہو تو کلہ پاچہ' ہریسہ کھلائیں اور افیون ایک رتی روغن بادام 6 ملی لیٹر میں حل کر کے کان میں ٹپکائیں اگر خرابی ہضم اور بخارات معدہ کے سبب سے ہو تو خبث الحدید بیس ملی گرام' جوارش جالینوس 7 گرام میں ملا کر عرق بادیان 150 ملی لیٹر کے ساتھ صبح و شام کھلائیں ثقیل اور بادی چیزوں سے پرہیز کرائیں اگر قبض ہو تو حب کشا 3عدد سوتے وقت شیر گاؤ 250 ملی لیٹر کے ساتھ کھلائیں قرحہ کا علاج اپنی جگہ پر مرقوم ہے۔

منتخب مجربات ومرکبات:

دواطنین دودی: مغز بادام 5دانہ' سرکہ پچیس ملی لیٹر میں پیس کر روغن گل دو تولہ کے ہمراہ آگ پر پکائیں جب صرف روغن رہ جائے تو صاف کرلیں نیم گرم کان میں ٹپکائیں۔

دیگر برائے طنین دودی: تخم حنظل 6 گرام کو پانی میں جوش دے کر روغن گل پچیس ملی لیٹر اضافہ کر کے آگ پر رکھیں پانی جل جاوے تو صاف کرلیں کان میں ٹپکائیں۔

روغن برائے طنین دوی گوش: ابہل تین گرام' صعتر فارسی تین گرام' افسنتین رومی' تخم ترب' گل بابونہ گل بنفشہ' تخم خطمی ہرایک 6 گرام پانی میں جوش دے کر صاف کر کے سرکہ پچاس ملی لیٹر' روغن گل پچاس ملی لیٹر ملا کر آگ پر پکائیں جب پانی خشک ہو جائے روغن جدا کرلیں۔

علاج ڈاکٹری:

اگر ذکاوت حس کے باعث مرض ہو تو پٹاسی برومائیڈ تیرہ گرام تیس ملی لیٹر پانی میں حل کر کے رات کو سوتے وقت پلائیں کان کے پیچھے ٹنکچر آئیوڈین یا پلسٹر لگائیں اگر کمزوری کے سبب سے ہو تو اغذیہ و ادویہ مقوی استعمال میں لائیں مثلاً ایسٹن سیرپ یا فیلوز سیرپ بقدر چائے کے ایک چمچہ کے بیس ملی لیٹر پانی میں ملا کر پلائیں یا چند روز یہ نسخہ دیں۔ فیری ایٹ کو نین سائٹراس چھ گرام' ٹنکچر کیلمبا 30بونڈ' ٹنکچر نکسوامیکا 15بونڈ' اسپرٹ کلوروفارم 20بونڈ' ایکوا' منتھی پیپ بیس ملی لیٹر ایسی ایک خوراک دن میں دو بار بعد غذا دیں۔

نکتہ: بوڑھوں میں یہ مرض اکثر لاعلاج ہوتا ہے۔

غذا و پرہیز: چپاتی' بکری کا گوشت' مونگ کی دال' پالک' کدو' ٹنڈا' ترئی' خرفہ' وغیرہ لطیف و زود ہضم غذائیں استعمال کرائیں

بادی اور تبخیر پیدا کرنے والی غذاؤں مثلاً لہسن' پیاز' آلو' گوبھی' کرم کلہ' بینگن' مسور کی دال وغیرہ سے پرہیز کرائیں ریاضت' مباشرت اور کلا کی کثرت سے بھی اجتناب ضروری ہے تمباکو کا استعمال بھی مضر ہے۔

کان کی خارش

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
کان کی خارش	حکتہ الاذن	پروراٹس آریم Pruritis Aurium
کان کی پھنسیاں	بثور الاذن	اگزیما آف دی ایئر Eczema of the Ear

کیفیت:

کان میں کسی موذی مواد کے گرنے سے کھجلانے کی ضرورت محسوس ہوتی ہے کبھی کان کے اندر اور باہر چھوٹی چھوٹی سی پھنسیاں ہوجاتی ہیں جن کی وجہ سے خارش اور جلن ہوتی ہے۔

اسباب:

کسی تیز اور شور مادہ کا کان کی طرف رجوع کرنا' کان میں میل کا اکٹھا ہونا' مکڑی وغیرہ کا سوتے وقت کان پر پھر جانا۔

علامات:

کان میں کھجلی ہوتی ہے اور کھجلانے کے بغیر آرام نہیں ہوتا کان سرخ ہوجاتا ہے بعض اوقات درد اور بے چینی بھی ہوتی ہے' پھنسیوں کی صورت میں انہیں دیکھا جاسکتا ہے نیز ان کے ساتھ جلن اور درد بھی ہوتا ہے۔

دستور العلاج:

اگر صرف خارش ہو تو افسنتین تین گرام کو سرکہ بارہ ملی لیٹر میں جوش دے کر صاف کرکے چند قطرے کان میں ٹپکائیں۔ یا روغن بادام تلخ 5 قطرے سرکہ 5 قطرہ میں ملا کر کان میں ڈالیں اگر بچہ کان کو کھجلائے تو درد گوش بارد کی تدابیر عمل میں لائیں اور مرضعہ کے دودھ کی اصلاح کریں اگر کان میں پھنسیاں بھی ہوں تو نیم کے پتے چھتیس گرام پانی 250 ملی لیٹر میں جوش دے کر نیم گرم پچکاری کریں اور سرخ مرچ ایک عدد روغن سرسوں پچیس ملی لیٹر میں جلا کر کان میں ڈالیں اور مرہم کافور میں بتی لت کرکے کان میں رکھیں اور پینے کے لئے اطریفل شاہترہ 7 گرام' عرق شاہترہ 150 ملی لیٹر شربت عناب پچیس ملی لیٹر کے ساتھ دیں اگر قبض ہو تو اطریفل ملین 5 گرام یا حب قبض کشا دو عدد دیں اگر کان میں مکڑی پھر گئی ہو تو اچور پانی میں پیس کر کان پر لیپ کریں۔

ڈاکٹری علاج:

کان کو بورک لوشن (دو فیصدی) سے دھو کر کاربالک آئل کے چند قطرے ڈالیں اگر آرام نہ ہو تو اکتھیول آئنٹ منٹ لگائیں اس کا نسخہ حسب ذیل ہے: اکتھیول چار گرام' ایسڈ بورک سولہ گرام' پیرافین آئنٹ منٹ بیس ملی لیٹر سب کو ملا کر مرہم لگائیں۔

غذا و پرہیز: درد گوش کی مانند ہے۔

اونچا سننا/ بہرا پن

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
اونچا سننا	طرش-ثقل سماعت	Paracusis پیراکوسس
بہرا پن	وقر - کری گوش	Deafness ڈیف نیس

کیفیت و ماہیت:

مریض کو کم یا بالکل سنائی نہیں دیتا اور ایسا تو عارضی ہوتا ہے یا مستقل جب کم سنائی دیتا ہے تو اس کو طرش گرانی گوش یا ثقل سماعت کہا جاتا ہے اور جب بالکل سنائی نہیں دیتا تو وقر کری گوش یا بہرا پن کہلاتا ہے۔

یادداشت:

جب پیدائشی خلقی طور پر کان کا سوراخ بند ہونے کی وجہ سے سنائی نہ دیتا ہو تو اس کو طبی اصطلاح میں صمم ورڈاکٹری میں کوفس کہتے ہیں۔

طب جدید میں اس کو کوئی خاص مرض قرار نہیں دیا جاتا بلکہ بعض دوسری مرضی حالتوں کی ایک علامت یا عارضہ سمجھا جاتا ہے جس میں یا تو کسی خارجی چیز سے کان کا سوراخ بند ہو جاتا ہے یا کان کا پردہ پھٹ جاتا ہے یا درمیانی کان کے اندر زخم ہو کر نفع کی نالی بند ہو جاتی ہے یا ورم دماغ، وغیرہ کی وجہ سے خود اندرونی کان میں کوئی عصبی خرابی پیدا ہو جاتی ہے۔

اقسام:

زمانے کے لحاظ سے اس کی دو قسمیں ہیں- 1) عارضی جس میں کچھ عرصہ کے لئے قوت سماعت ناقص یا باطل ہو جاتی ہے 2) مستقل جس میں مستقل طور پر قوت سماعت ناقص یا باطل ہو جاتی ہے پیدائشی کے لحاظ سے بھی دو یا تین قسمیں ہیں: 1) پیدائشی یا خلقی جس کو صمم کہتے ہیں- 2) اکتسابی جو پیدائش کے بعد کسی مرض وغیرہ کی وجہ سے پیدا ہو جاتا ہے- 3) شیخوخی جو بڑھاپے میں طبعی طور پر قوت سماعت کے کمزور اور بیکار ہو جانے سے پیدا ہوتا ہے۔

اسباب:

پیدائشی بہرا پن کے اسباب کان کی تجویف باطنی کا فقدان یا کان کے سوراخ (صماخ الاذن) کا بند ہونا ہے اکتسابی ثقل سماعت کے اسباب میں کان کا میل، غلیظ مواد یا کسی خارجی شے کا ان میں پڑ کر اس کے سوراخ کو بند کرنا یا زخم اور ضربہ و سقطہ سے کان کے پردے کا پھٹ جانا توپ یا بجلی کی کڑک سے پردہ کو صدمہ پہنچنا، یا بعض قسم کے شدید صفراوی امراض مثلاً سرخ بخار، چیچک، خسرہ، حمی محرقہ دماغی (سیر بروسپائنل فیور) یا قوت سامعہ کے اعضاء کے مزاج کی خرابی جو فساد خون، آتشک، اختناق الرحم، سرسام، کنپیڑے، دماغی رسولی وغیرہ یا بعض ادویہ کونین اور تمباکو وغیرہ کے کثرت استعمال سے پیدا ہوتی ہے یا ناک اور حلق کی خرابی یا درمیانی کان کے اندر زخم ہو کر نفع نامی نالی کا بند ہو جانا۔

علامات:

پیدائشی میں کان کے سوراخ بند ہوتا ہے یا مریض بالکل بہرا ہوتا ہے اور اسے کچھ سنائی نہیں دیتا ایسے مریض بہرے ہونے کے ساتھ ساتھ گونگے بھی ضرور ہوا کرتے ہیں- اکتسابی میں بالکل بطلان سماعت شاذو نادر ہی ہوا کرتا ہے اکثر اوقات سبب اور اس کی علامات کی موجودگی پائی جاتی ہے اور کبھی کبھی طنین دودی یعنی کان بجنے کی شکایت پائی جاتی ہے چنانچہ بعض

اوقات کان میں شائیں شائیں یا مختلف قسم کے شوروغل کی آوازیں سنائی دیتی رہتی ہیں جن سے مریض پریشان ہوجاتا ہے اکثر ایک کان لیکن بعض اوقات دونوں کان ماؤف ہوتے ہیں۔

تشخیص:

سادہ ترین طریقہ یہ ہے کہ گھڑی کو لے کر اس فاصلہ سے قدرے دور رکھا جائے جس پر عام حالت میں انسان اس کی ٹک ٹک کی آواز کو سن سکتا ہے مثلاً عام حالت میں گھڑی کی ٹک ٹک کی آواز 30انچ کے فاصلے سے سنائی دیتی ہے تو گھڑی کو چالیس انچ کے فاصلے پر رکھا جائے پھر اس کو بتدریج مریض کے کان کے قریب لایا جائے جیسے ہی مریض اس کی آواز سننے لگے اس فاصلہ کا اندازہ کرلیا جائے اس اثناء میں مریض کے دوسرے کان کو بند رکھیں۔

اصول علاج:

اگر پیدائشی ہو تو قابل علاج نہیں بوڑھوں کا بہرا پن بھی بہت کم علاج پذیر ہوتا ہے دوسرے حالات میں اگر یہ زیادہ عرصہ کا نہ ہو تو بہ سہولت علاج ہوسکتا ہے اگر مزمن ہو تو مشکل اچھا ہوتا ہے اگر مادہ بلغمی کی وجہ سے ثقل سماعت ہو تو بلغم کا تنقیح و مسہل دیں خردل بارہ گرام، حاشا بارہ گرام، پودینہ بارہ گرام پیس کر شہد پچیس ملی لیٹر کے ساتھ جوش دے کر غرغرہ کرائیں اور گندش صبر، شونیز ہرایک 3 گرام پیس کر ناک میں سعوط کر کے چھینکیں لائیں (روغن مفید) کان میں ڈالیں اگر مادہ صفراوی ہو جیسا کہ صفراوی بخاروں کے بعد عارض ہوتا ہے تو مسہل صفرا پلا کر تنقیہ کریں اور بعد تنقیہ دوا الرمان نیم گرم کان میں ڈالیں اگر کان میں میل جمع ہو تو رات کو روغن گل نیم گرم ڈالیں اور صبح کو گرم پانی کا بھپارہ دے کر سلائی کے ذریعہ سے میل نکلوا ڈالیں اگر چوٹ کے سبب سے عصب پھٹ گیا ہے تو ناقابل علاج ہے اگر صرف صدمہ پہنچا ہے تو روغن عجیب نیم گرم کان میں ڈالیں اور نکور کریں اگر خون کے چھا جانے یا پیپ کی وجہ سے ہو تو دردگوش کے اصول پر علاج کریں اگر کان میں کوئی زخم پھر گیا ہے یا مسہ پیدا ہوگیا ہے تو نشر وغیرہ سے زخم کو صاف کیں مسے پر ادویہ اکالہ لگا کر اس کو کاٹ ڈالیں اگر دیگر امراض سے ہو تو ان کا علاج کریں۔

دستور جدید:

1) حب شبیار 3 گرام سے 7 گرام تک عرق گاؤزبان نوے ملی لیٹر کے ساتھ چار گھڑی رات رہے اٹھ کر استعمال کریں 2) روغن بادام تلخ نیم گرم کان میں ٹپکائیں 3) روغن مفید نیم گرم کے چند قطرے دن میں دو تین بار ٹپکائیں 4) اگر کسی مادہ کے اجتماع کی وجہ سے ہو تو منضج اور مسہل کے بعد اطریفل کشنیزی بارہ گرام رات کو سوتے وقت عرق گاؤزبان 150 ملی لیٹر کے ساتھ کھلائیں 5) اگر عام کمزوری کی وجہ سے ہو تو خمیرہ گاؤزبان جواہر والا 7 گرام صبح کو یا دواء المسک سات گرام شام کو عرق گاؤزبان 150 ملی لیٹر کے ساتھ دیا کریں۔

قطور مجرب: آب لہسن بارہ ملی لیٹر، آب زہرہ گاؤ بارہ ملی لیٹر، روغن گل پچیس ملی لیٹر ملا کر آگ پر رکھیں جب پانی جل جائے اور روغن رہ جائے اسے شیشی میں رکھ دیں اور نیم گرم کان میں ڈالیں۔

روغن گوش: آب زہرہ گاؤ، آب مولی سبز، آب برگ دونا مروا، آب پیاز سفید، آب ادرک، آب برگ سداب، آب لہسن، سرکہ خالص ہرایک 6 ملی لیٹر، روغن گل چھتیس ملی لیٹر ملا کر آگ پر رکھیں جب پانی جل جائے تو تیل کو صاف کرلیں نیم گرم کان میں ڈالیں بہرا پن، طنین اور دوی کے واسطے مفید ہے۔

روغن مفید: افسنتین رومی، گل بابونہ، تخم ترب ہرایک 6 گرام، قسط، وج خراسانی ہرایک تین گرام کوٹ کر رات کو 180 ملی لیٹر پانی میں ترکریں صبح جوش دیں جب نصف رہ جائے تو صاف کر کے روغن بادام تلخ یا روغن سرشف پچیس ملی لیٹر داخل کر کے

پھر جوش دیں تاکہ صرف روغن رہ جائے اس میں جند بیدستر، مرکی ہر ایک ایک گرام حل کرلیں رات کو سوتے وقت یہ روغن نیم گرم کان میں ڈالیں ثقل سماعت جو غلبہ بلغم سے ہو مفید ہے۔

دوائے خوردنی: اسطوخودوس ایک حصہ، کشنیز خشک تیسرا حصہ، مرزنجوش چوتھائی وزن حصہ مصطگی، ہلیلہ کابلی، کندر ہر ایک نو حصہ باریک پیس کر شہد کے ہمراہ معجون بنائیں دماغ اور معدہ کی منقی و مقوی ہے بہراپن میں مفید ہے۔

روغن دافع کری گوش: ہینگ، نمک لاہوری، اسگندھ، لہسن، پوست انار، رتن جوت، قسط ہر ایک ایک گرام پیس کر پانی کے ہمراہ گولیاں اور روغن کنجد بارہ ملی لیٹر میں جلا کر تیل کو صاف کرلیں اس تیل کے چند قطرے نیم گرم ہر روز کان میں ٹپکائیں۔

روغن اعظم: کان کے درد، ثقل سماعت اور بھنبھناہٹ کو نافع ہے افسنتین رومی، زرد چوب، سیر مقشر ہر ایک 6 گرام، قسط تلخ، مغز بادام تلخ، ہر ایک بارہ گرام، نانخواہ، زنجبیل ملٹھی ہر ایک تین گرام، پیاز سفید ایک عدد سب کو جوکوب کر کے رات کو گائے کے پتہ کے پانی میں بھگوئیں تاکہ ادویہ تر ہوجائیں صبح کو آب برگ سداب، آب برگ مرزنجوش، آب برگ کریلہ، آب بیخ ترب، آب برگ سکھدرشن ہر ایک بارہ ملی لیٹر، شراب تند پچیس ملی لیٹر روغن کنجد نصف لیٹر باہم ملا کر جوش دیں تاکہ پانی جل کر صرف تیل رہ جائے بعدہ اوپر کی دوائیں ڈال کر جلائیں اور صاف کر کے روغن کو شیشی میں رکھ لیں بوقت حاجت 3-2 قطرے نیم گرم کان میں ٹپکائیں۔

نکتہ: یہ روغن کان کے کیڑے اور زخم کے لئے بھی مفید ہے۔

علاج ڈاکٹری:

اگر کان میں میل بھرا ہوا ہو تو صابون کو گرم پانی میں حل کر کے پچکاری کے ذریعہ آہستہ آہستہ کان کو اندر سے دھوئیں تاکہ میل نرم ہو کر گل جائے یا سوڈا کاربناس 130 ملی گرام کو بیس ملی لیٹر پانی میں حل کر کے پچکاری کریں جب میل خارج ہوجائے تو گلیسرین میں روئی بھگو کر کان میں رکھیں اگر کان کا پردہ پھٹ گیا ہو تو مصنوعی پردہ لگائیں اگر کان میں زائد گوشت پیدا ہوگیا ہو تو قطع کر کے کاسٹک سلور سے جلائیں تاکہ دوبارہ عود نہ کرے اگر چیچک وغیرہ کی وجہ سے ہو تو امراض مذکورہ کا علاج کریں اگر ضعف دماغ کے سبب سے ہو تو چوزہ، انڈا، کاڈلیور آئیل، مرکبات فولاد یا ایسٹن سرپ استعمال کریں دماغ اور کانوں کے درمیان بجلی لگائیں کانوں کے پیچھے رائی لگائیں اگر نقرس اور وجع المفاصل کی وجہ سے ہو تو سورنجان اور سوڈا سیلی سلاس استعمال کریں کان میں ڈالنے کے لئے حسب ذیل نسخہ اکثر مفید ہوتا ہے۔

روغن تارپین	دو ملی لیٹر
روغن بادام یا روغن زیتون	سولہ ملی لیٹر

دونوں کو ملا کر دو تین قطرے کان میں ڈالیں۔

غذا و پرہیز:

چوزے یا بکری کا شوربا، پالک، کدو، خرفہ، ترئی، ٹنڈا وغیرہ لطیف غذائیں۔

آلو، اروی، کچالو، گوبھی، ماش کی دال، وغیرہ بادی اور ثقیل غذاؤں سے۔

اہم امراض گوش کے اسباب، تشخیص علامات اور اصول علاج

نام مرض	اسباب	تشخیصی علامات	اصول علاج
دردگوش	گرم یا سرد امراض، ورم شبور گوش غیر جنس کا کان میں داخل ہونا اور دانت کا بوسیدہ ہونا، سردی لگنا، کان میں میل جمع ہونا۔	کان میں شدید اور ٹیس، گرمی سے ہو تو کان سرخ، سردی سے ہو تو سر میں گرانی، بلغمی میں نیند زیادہ ورم، شبور ہو یا دانت بوسیدہ ہو جو نظر آتا ہے۔	تمام اقسام میں گرم پانی کا نطول، سینک اور بھپارہ مفید ہے دردشدید ہوتو پہلے اسے رفع کردیں غیر جنس یا میل ہوتو اسے نکالیں اصل سبب دور کریں۔
سیلان گوش (کان بہنا)	غلبہ وفساد خون سے کان میں ورم یا پھنسی پیدا ہوتی اور پک کر پھٹ جاتی ہے نتیجتاً قرحہ بن جاتا ہے خنازیر، سردی، بچوں میں دانت نکلنے اور متعدی امراض سے بھی ہوجاتا ہے۔	کان سے پیپ بہتی ہے، کان میں دردخفیف خارش اور گرانی ہوتی ہے کان کا سوراخ سرخ اور متورم ہوتا ہے ابتداء میں ہلکا بخار بھی ہوجاتا ہے دوسرے امراض سے ہوتو پہلے وہ لاحق ہوتے ہیں۔	زخم کو پچکاری سے صاف کریں تنقیہ دماغی کے لئے اطریفل اسطوخودوس بارہ گرام کھلائیں پھر زخم بھرنے والی دوائیں استعمال کریں دیگر امراض سے ہوتو ان کا علاج کریں۔
ورم گوش (کان کا ورم)	کان میں خراش ہونے، سردی لگنے، سرخ بخار، خنازیر، نقرس، وجع المفاصل، سوء مزاج وغیرہ	کان میں گرانی سوزش اوردرد ہوتا ہے کان کے اندرونی و درمیانی جوف اور پردہ میں ورم ہوجاتا ہے۔	مرض حاد میں کان کے پیچھے جونکیں لگوائیں مسہل دیں تبرید پلائیں ورم مرض میں نضج کے بعدحب ایارج سے
ثقل سماعت اونچا سننا	پیدائشی بہراپن میں کان کا سوراخ بند ہوتا ہے اکتسابی میں کسی خارجی شے سے کا سوراخ بند ہوجاتا ہے یا پردہ پھٹ جاتا یا کان میں عصبی خرابی پیدا ہوجاتی ہے متعدی امراض سے بھی ہوجاتا ہے۔	پیدائشی بہرے گونگے بھی ہوتے ہیں اکتسابی میں مکمل بطلان سماعت شاذونادر ہوتا ہے اور اسباب موجود ہوتے ہیں۔	پیدائشی بہرہ پن ناقابل علاج ہے بلغم یا صفرا سے ہوتو منضج و مسہل دیں میل ہو تو کان صاف کریں کان میں مسہ وغیرہ ہوتو اسے کاٹ ڈالیں دیگر امراض سے ہوتو ان کا علاج کریں۔

نظام تنفس

ڈاکٹری نام	طبی نام	اُردو نام
Breathing System بریدنگ سسٹم	نظام تنفس	سانس لینے کا نظام

تنفس کے اعضاء میں ناک، منہ، حنجرہ، قصبۃ الریہ اور پھیپھڑے داخل ہیں مگر منہ کا زیادہ تعلق اعضاء غذا کیساتھ ہے اسلئے اس کا بیان نظام ہضم میں ہے۔

ناک

نوز Nose	انف، بنی	ناک

ناک کے دو حصے ہیں بیرونی و اندرونی۔ بیرونی حصہ جس کو عام طور پر ناک کہا جاتا ہے۔ اندرونی حصہ جس سے سانس لیا جاتا ہے اسے ناک کا جوف کہتے ہیں۔

ناک:

چہرے کے درمیان میں بالائی لب کے اوپر تکونی شکل کا ابھرا ہوا حصہ ہے اس کا جوڑا حصہ لب کے اوپر اور تنگ حصہ پیشانی سے ملا ہوا ہوتا ہے اس میں دو سوراخ ہوتے ہیں جن کو نتھنے (منخرین، نا سٹریز) کہتے ہیں گرد وغبار کو روکنے کے لئے ان نتھنوں کے اندر بال ہوتے ہیں دونوں نتھنوں کی درمیانی دیوار کو قاسم الانف (سپٹم) کہتے ہیں ناک کی دونوں پہلوی سطحوں سے ناک کی پشت بنتی ہے ناک کے سامنے ایک نوکدار ابھار ہوتا ہے

ناک کے بنانے میں رگوں اور پٹھوں کے علاوہ تین ہڈیاں اور پانچ کریاں شامل ہیں جو عضلات اور جلد سے ڈھکی ہوئی ہیں تین ہڈیوں میں دو پہلوؤں میں اور ایک وسط میں ہوتی ہے کریوں میں دو اوپر کے حصہ میں دونوں طرف دو ناک کے نتھنوں کے سوراخوں پر اور ایک درمیان میں ہوتی ہے یہ تمام کریاں ایک مضبوط ریشہ دار جھلی کے ذریعہ ملی ہوتی ہیں ناک کے باہر جلد اور اندر بلغمی جھلی (غشاء مخاطیہ۔ میوکس ممبرین) پائی جاتی ہے اس جھلی سے رطوبت تراوش پاتی رہتی ہے۔

ناک کا جوف:

ناک کے غار دو بڑے بیضوی حصوں پر مشتمل ہے اور کھوپڑی کے پیندے سے تالو کے اوپر تک واقع ہے دونوں حصوں میں آگے اور پیچھے ایک ایک سوراخ ہے اگلے سوراخ تو ناک کے سامنے اور پچھلے سوراخ حلق میں کھلتے ہیں سونگھنے والے عضب (عصب شامہ، آلفیکٹری نرو) کے ریشے اسی جوف میں پھیلے ہوئے ہیں۔

ماہیت شم یعنی ہم کیوں کر سونگھتے ہیں؟

ہم جس چیز کی بو محسوس کرتے ہیں اس کے ذرات ہوا میں مل کر اس کو بودار بنا دیتے ہیں پھر یہ ہوا ناک کے اندر جا کر عصبہ شامہ (سونگھنے والا پٹھہ) کے ان باریک ریشوں سے ٹکراتی ہے جو ناک کی اندرونی جھلی میں پھیلے ہوئے ہیں یہ عصبی ریشے اس احساس کو عصبہ شم کے ذریعہ سے دماغ تک پہنچاتے ہیں اور اس طرح ہم بو کو محسوس کرتے ہیں۔

حنجرہ/نزخرہ

نزخرہ	حنجرہ	لیرنکس Larynx

حنجرہ گردن کے سامنے زبان کی جڑ کے نیچے اور ہوا کی نالی (قصبۃ الریہ) کے اوپر کے حصہ میں واقع ہے اس کا اوپر چوڑا اور نیچے کا حصہ گول اور تنگ ہوتا ہے حنجرہ 90 کریوں سے مرکب ہے یہ کریاں رباطات سے بندھی ہوتی ہے ان کریوں میں تین بڑی دو درمیانی درجہ کی اور چار چھوٹی ہوتی ہیں ان میں سب سے بڑی غضروف درقی (تھائرائیڈ کارٹی لج) ہے اسے غضروف ترسی بھی کہتے ہیں کیونکہ یہ ڈھال سے مشابہ ہے اس میں دو پہلوی حصے ہیں جن کے ملنے سے ایک ابھار بنتا ہے جسے کنٹھ (نتو الحلقوم، پوم آڈیمائی) کہتے ہیں یہ جوانی میں خوب نمایاں ہوتا ہے وہ دوسری کری پان کے پتے کے مشابہ اور زبان کی جڑ کے نیچے اور حنجرہ کے بالائی سوراخ کے اوپر واقع ہے اسے غضروف مکبی (اپی گلاٹس) کہتے ہیں یہ کری کھڑی رہتی ہے مگر لقمہ نگلنے کے وقت نیچے اور پیچھے کی طرف ہوکر حنجرہ کے سوراخ کو بند کردیتی ہے ان کے علاوہ دو غضروف تو جہالی، دو غضروف وتدی، دو غضروف وتدی، دو قرمین الحجرہ اور ایک لا امی ہے۔

آواز کی تاریں:

غضروف طرجہالی اور غضروف ترسی کے درمیان چار رباطات پابند ہیں ان میں سے دو اوپر کی ڈوریوں کو جھوٹی اور نیچے کی ڈوریوں کو سچی تاریں (لسان المزمار ووکل کارڈز) کہتے ہیں دونوں سچی تاروں کے درمیان ایک سوراخ یا شگاف ہوتا ہے جسے فتحۃ المزمار کہتے ہیں۔

آواز کی ماہیت یعنی ہم کیسے بولتے ہیں؟

آواز کی تاریں لچکدار ہونے کی وجہ سے تنی اور ڈھیلی ہوتی ہیں سانس کی ہوا کی ٹھوکر سے ان ڈوروں میں لرزش پیدا ہوکر آواز نکلتی ہے جس میں زبان ہونٹ وغیرہ تغیرات پیدا کرکے حروف والفاظ کی صورت پہنا دیتے ہیں۔

ہوا کی نالی

ہوا کی نالی	قصبۃ الریہ۔حلقوم	ٹریکیا Trachia

ہوا کی نالی کا یہ حصہ گردن کے پانچویں مہرے کے مقابل سے شروع ہوکر نیچے ہوجاتا ہے اور پشت کے تیسرے مہرے کے مقابل پہنچ کر دو شاخوں میں تقسیم ہوجاتا ہے جن کو شعبتین برانکائی کہتے ہیں اس کی پچھلی سطح مری سے ملی ہوئی ہوتی ہے اس کا طول ساڑھے چار انچ، اور قطر پون انچ ہوتا ہے دونوں شاخوں میں دائیں ایک انچ اور بائیں دو انچ لمبی ہوتی ہیں۔

قصبۃ الریہ کی ساخت میں سولہ سے بیس کریوں کے نامکمل حلقے عضلی اور وتری ریشے اور لعابدار گلٹیاں پائی جاتی ہیں اس کے اندر کی طرف لعابدار جھلی (اغشاء لعابیہ میوکس ممبرین) استر کرتی ہے جس پر ہوا کے گردوغبار کو صاف کرنے کے لئے روئیں پائے جاتے ہیں۔

عروق خشنہ:

قصبۃ الریہ کی دونوں شاخیں پھیپھڑے میں جاکر شاخ در شاخ ہوکر پھیلتی ہیں یہ شاخیں بہت باریک ہوجاتی ہیں اور عروق خشنہ (برانکی اولز) کہلاتی ہیں ان عروق کی ساخت میں کری ہوتی ہے اس لئے یہ دوسرے رگوں کی طرح چکنی نہیں ہوتیں

مگر یہ جس قدر زیادہ باریک ہوتی جاتی ہیں اتنی ہی کری کم ہوجاتی ہے آخر میں یہ صرف عقلی ساخت رہ جانے کی وجہ سے لچکدار ہوجاتی ہے عروق نشنہ آخر میں جاکر ہوائی خانوں (کریات ہوائیہ' ایرسلز) میں ختم ہوتے ہیں جن کے اندر ہوا کثیر مقدار میں جمع رہتی ہے۔

سینہ کا جوف

سینہ کا جوف سامنے کی طرف سینہ کی خاص ہڈی سے دائیں بائیں دونوں طرف بارہ بارہ پسلیوں' کریوں اور درمیانی عضلوں سے اوپر پچھلی طرف پشت کے بارہ مہروں سے مکمل ہوتا ہے سینہ کی اگلی دیوار چھوٹی اور پچھلی دیوار بڑی ہوتی ہے۔

سینہ کی جھلی

سینہ کی جھلی	غشاء الصدر	پلورا Pleura

سینہ کی جھلی دو آبدار جھلیوں (اغشیہ مائیہ' سیرس ممبرینز) پر مشتمل ہے جو دونوں پھیپھڑوں کو گھیرے ہوئے ہیں اور سینہ کے جوف کی اندرونی دیواروں پر استر کرتی ہے ان جھلیوں کے دو پرت ہوتے ہیں جن میں سے ایک تو پھیپھڑے کو ملفوف کرتا ہے اسے پھیپھڑوں کی جھلی (غشاء الریہ پاوراپلوتلیس) کہتے ہیں دوسرا پرت سینہ کو اندر کی طرف سے استر کرتا ہے اسے پسلیوں کی جھلی اغشاء الاصلاح' پلوراکارٹلیس) کہتے ہیں ان پرتوں کے درمیان ایک رطوبت رہتی ہے جو پھیپھڑوں کو رگڑ سے محفوظ رکھتی ہے جب یہ رطوبت زیادہ پیدا ہوتی ہے تو سینہ کے جوف میں پانی جمع ہوکر مرض (استقاء الصدر) پیدا ہوجاتا ہے۔

سینہ کا درمیانی پردہ:

پھیپھڑوں کی جھلیوں کا وہ حصہ جو دونوں پھیپھڑوں کے درمیان ہے اور سینہ کی ہڈی سے چسپاں ہوکر ریڑھ کے پہلوؤں تک پہنچتا ہے سینہ کا درمیانی پردہ (حجاب منصف صدر' میڈیا سٹائٹم) کہلاتا ہے یہ سینہ کو دو حصوں میں تقسیم کرتا ہے۔

مگر متشرحین جدید اس وسعت کو حجاب منصف کہتے ہیں جو پھیپھڑوں کی دونوں جھلیوں کے درمیان ہے اولاً اس کے تین حصے کرتے ہیں جن میں سے اگلے میں غدۃ الحتین وغیرہ درمیانی میں دل وغیرہ اور پچھلے میں مری اور چند عروق اعصاب ہیں۔

پھیپھڑے

پھیپھڑے	ریتین (واحد ریہ)	لنگز Lungs

پھیپھڑے تعداد میں دو ہوتے ہیں ایک سینہ کے دائیں اور دوسرا بائیں طرف ان کا رنگ سرخی مائل گلابی اور شکل گاؤدم ہوتی ہے ہرایک پھیپھڑے کا بالائی سرا تنگ اور پہلی پسلی سے ڈیڑھ انچ اونچا ہوتا ہے نچلا حصہ چوڑا اور عضلہ دیافرغما کی محدب سطح سے ملحق ہوتا ہے بیرونی سطح چوڑی چکنی اور محدب پسلیوں سے ملی ہوئی ہوتی ہے اندرونی سطح مقعر ہوتی ہے جس میں ایک نصف کے لئے ایک پھیپھڑے کی جوڑا (ہائیلم چوبلس) کے لئے شگاف پایا جاتا ہے پھیپھڑے کی جڑ قصبۃ الریہ کی شاخوں اور رگوں سے مرکب ہوتی ہے۔ دایاں پھیپھڑا بڑا اور چوڑا مگر طول میں بائیں پھیپھڑے سے ایک انچ چھوٹا ہوتا ہے اس میں تین لوتھڑے پائے جاتے ہیں اس کا وزن اوسطاً مردوں میں 700 گرام اور عورتوں میں 600 گرام ہوتا ہے بایاں پھیپھڑا چھوٹا اور تنگ مگر لمبا ہوتا ہے اس میں دو لوتھڑے پائے جاتے ہیں اس کا وزن اوسطاً مردوں میں 600 گرام اور عورتوں میں 540 گرام ہوتا ہے۔

پھیپھڑے ہلکے پھلکے اور اسفنج کی طرح مسام دار ہوتے ہیں پھیپھڑے کی ساخت میں خانہ دار جھلی' ہوا کے چھوٹے خانے (کریات ہوائیہ ائیر سلز) اور لچکدار ریشے پائے جاتے ہیں اس کی بالائی سطح پر آبدار جھلی پائی جاتی ہے جس کا ذکر اوپر گزر چکا ہے پھیپھڑے کے ہوائی خانوں میں ہوائی نالی کی باریک شاخیں ہوتی ہیں اور ان پر باریک رگوں (عروق شعریہ کیپلریز) پھیلی ہوئی ہے اور ان پر باریک رگوں اور ہوائی خانوں میں خون اور ہوا کا تبادلہ ہوتا ہے یعنی خون ہوا کی آکسیجن کو جذب کرتا ہے اور اجزائے دخانیہ (کاربن) کو چھوڑتا ہے جو سانس سے خارج ہوجاتے ہیں۔

ماہیت تنفس / ہم سانس کیسے لیتے ہیں؟

سانس کی آمدورفت سینہ کے پھیلنے اور سکڑنے سے باہر خارج ہوجاتی ہے سانس اندر کے جانے کے وقت بعض عضلات کی امداد سے سینہ پھیلتا ہے اور اس کے پھیلنے کی وجہ سے جو جوف صدر میں خلا پیدا ہوکر پھیپھڑے پھیلتے ہیں اور ان کے پھیلنے سے ہوا کا دباؤ (فشار) کم ہوجانے کی وجہ سے باہر کی ہوا اندر کھینچ کر چلی آتی ہے اس کے بعد جب عضلات کے ڈھیلے پڑنے سے سینہ سکڑ کر اپنی اصلی حالت پر آجاتا ہے تو پھیپھڑے بھی سکڑ کر اصلی حالت پر آجاتے ہیں اور فضا کے تنگ ہونے کی وجہ سے ہوا کا دباؤ بڑھ جاتا ہے اور وہ باہر خارج ہوجاتی ہے۔

سانس کی شدید ضرورت فضلات دخانیہ کے اخراج اور آکسیجن کے انجذاب کی وجہ ہوتی ہے۔

تنفس کی بعض خاص صورتیں:

آہ: یہ فی الحقیقت لمبا سانس ہے اس میں سانس کھینچنے کے وقت عضلات لشکر اور حجاب حاجز میں حرکت ہوتی ہے جب غم یا غیر معمولی مصروفیت کی وجہ سے جب تنفس کی حرکات کم ہوکر خون کو زیادہ ہوا کی ضرورت ہوتی ہے تو اس وقت بے اختیارانہ آہ کی صورت پیدا ہوجاتی ہے۔

سسکی: میں ہوا کی آمدورفت متواتر اور شدت کے ساتھ ہوتی ہے اور اس میں حنجرہ کا سوراخ کسی قدر بند ہوتا ہے۔

ہچکی: میں حجاب حاجز کے دفعتاً سکڑنے کی وجہ سے ہوا یک لخت حنجرہ کے سوراخ میں داخل ہوتی ہے اور اس کے دفعتاً بند ہوجانے کی وجہ سے آواز کی تاروں میں جھٹکا لگ کر ہچکی کی خاص آواز پیدا ہوتی ہے۔

خراٹا: نرم تالو (حنک لین' سافٹ پلیٹ) کے لرزش سے پیدا ہوتا ہے۔

کھانسی: میں عموماً ہوا پہلے اندر داخل ہوتی ہے اور اس کے خارج ہونے کے وقت حنجرہ کا سوراخ غضروت مبکی سے بند ہوجاتا ہے پھر شکم کے عضلات کی حرکت سے حجاب حاجز پھیپھڑے کی ہوا کو دباتا ہے جس سے آواز کی تاریں کھل جاتی ہیں اور کھانسی کی مخصوص آواز پیدا ہوتی ہے اس جھٹکے سے بلغم کا اخراج بھی ہوجاتا ہے۔

چھینک: بھی کھانسی کی طرح پیدا ہوتی ہے مگر زبان کے نرم تالوے لگ جانے کی وجہ سے ہوا ناک سے خارج ہوتی ہے اور چھینک کی مخصوص آواز پیدا ہوتی ہے۔

اچھو آئے: میں کھانے پینے کی کوئی چیز حنجرہ کے سوراخ کے قریب چلی جاتی ہے جس کو رفع کرنے کے لئے اچھو آتا ہے۔

امراض نظام تنفس کی تشخیص

ناک کے امراض کی تشخیص:

ناک کے امراض کی تشخیص کے لئے پہلے ناک کے درد اور اس کے مقام' ناک سے خارج ہونے والی رطوبات کی

خصوصیات، دونوں نتھنوں سے خارج ہوتی ہیں یا کسی ایک سے شفاف ہے یا پیپ دار بودار ہے یا نہیں، مریض کو ہروقت زکام کی شکایت تو نہیں رہتی کے متعلق دریافت کریں پھر مخصوص قسم کے منظار الانف کے ساتھ ناک کا معائنہ کریں۔

اس کے استعمال کا طریقہ یہ ہے کہ منظار الانف کے دستے کو بائیں ہاتھ میں پکڑ کر مریض کی ناک میں داخل کریں اور اس میں تیز روشنی ڈال کر آہستہ آہستہ کھولیں مریض کو اسی طرح بٹھایا جاتا ہے جس طرح حنجرہ کا امتحان کرنے میں بٹھایا جاتا ہے اور روشنی بھی اسی طریق پر ڈالی جاتی ہے لیکن منظار داخل کرنے سے پہلے مریض کے نتھنوں کو انگوٹھے کے ساتھ کھول کر ناک کی دہلیز اور نتھنوں کو اندر سے اچھی طرح دیکھ لیا جاتا ہے اسی طرح ناک کے اندر کی کریوں فاضل الانف اور غشاء مخاطی کا معائنہ کر کے بواسیر الانف، ناک کے اندر کے زخموں اور ورم وغیرہ کی تشخیص کی جاتی ہے۔

ناک کے امراض کی اہم ترین علامت یہ ہے اس میں ناک اکثر بند ہوجاتی ہے اور یہ بندش بشرطیکہ کامل نہ ہو کمی بیشی کے لحاظ سے بہت مختلف ہوتی ہے پھر کبھی ایک طرف کا نتھنا بند ہوجاتا ہے اور کبھی دوسری طرف کا اور ایسا عموماً ناک کے اندر کی صدف نما ہڈی کے متورم ہوجانے سے ہوا کرتا ہے موسمی اثرات بھی اس پر انداز ہوتے ہیں چنانچہ مرطوب موسم میں ناک نسبتاً زیادہ بند رہتی ہے خصوصاً جب ناک کی بواسیر اس کا سبب ہو شیر خوار بچوں میں ناک کی بندش بہت زیادہ تکلیف دہ ہوتی ہے دس بارہ سال کے بچوں میں سانس عموماً اس لئے بند ہوتا ہے ان کے گلے کی گلٹیاں ابھر آتی ہیں اکثر اوقات ایسے بچوں کی شکل مخصوص قسم کی ہوتی ہے ناک بھنچی ہوئی، نتھنے پھیلے ہوئے، ناک کا بانسہ چوڑا اور اوپر کا لب چھوٹا ہوتا ہے اور اس کے اوپر نیچے کے لب کی بہ نسبت شکن بہت نمایاں اور اوپر کا لب چھوٹا ہوتا ہے اور دائمی زکام کی وجہ سے اکثر سرخ رہتا ہے منہ ہروقت کھلا رہتا ہے اور بچہ کا چہرہ بیوقوفوں کی مانند نظر آتا ہے دانتوں اور تالو میں تغیرات پیدا ہوجاتے ہیں چنانچہ تالو قوسی شکل کا ہوتا ہوا آخر انگریزی طرف V کی شکل کا ہوجاتا ہے دانت بدشکل ہوجاتے ہیں اگر یہ شکایت دیر تک رہے تو سینے کا زیریں حصہ اچھی طرح نہیں پھیلتا اور چھاتی کی شکل کبوتر کی مانند ہوجاتی ہے ناک بند ہونے کی حالت میں منہ کے راستے سانس لیتے رہنے سے منہ حلق اور حنجرہ خشک رہتے ہیں اور اکثر نزلہ و زکام کی شکایت رہتی ہے۔

ناک کے امراض کی دوسری علامت حس شامہ کا خراب یا بالکل باطل ہوجانا ہے اور یہ بالعموم ناک کی بندش کیساتھ ساتھ پائی جاتی ہے لیکن بعض اوقات یہ شکایت عصب شامہ کی خرابی سے بھی ہوا کرتی ہے گاہے گاہے حس شامہ میں اس قسم کا فساد رونما ہوجاتا ہے کہ خوشبودار چیزیں بدبودار محسوس ہوتی ہیں یا اس کے برعکس۔

ناک کے بند ہونے کی صورت میں آواز میں فرق آجاتا ہے جیسا عموماً زکام میں ہوا کرتا ہے گاہے گاہے آواز بالکل بند ہوجاتی ہے اسی طرح جب ناک اور حنجرہ دونوں ماؤف و متوم ہوں تو سماعت میں بھی فرق آجاتا ہے لیکن یہ علامت ناک کے امراض میں شاذ و نادر ہی رونما ہوتی ہے۔

ناک کے امراض میں بالعموم ناک سے کم و بیش رطوبت بھی خارج ہوتی ہے جو رقیق آبی، مخاطی (بیٹھ) یا صدیدی پیپ دار ہوتی ہے گاہے یہ رطوبت نتھنوں سے خارج ہونے کی بجائے حلق اور حنجرے پر گرتی ہے اور بعض اوقات اس کے ساتھ ناک کے اندر کھرنڈ بن جاتے ہیں بعض اوقات یہ رطوبت نہایت بدبودار ہوتی ہے اور مریض نجر الانف کی مخصوص شکایت میں مبتلا ہوتا ہے ناک کا ورم بعض اوقات آنسوؤں کی تھیلی کی وساطت سے پھیل کر آنکھ کو بھی متورم کر دیتا ہے کبھی اس سے دمہ کی شکایت بھی پیدا ہوجاتی ہے شاذ و نادر ناک کی اندرونی جھلی کا ورم پھیل کر دماغ کے اندر کی جھلیوں کو مبتلا اور ماؤف کر دیتا ہے۔

امراض حنجرہ و قصبۃ الریہ کی تشخیص:

حنجرہ و قصبۃ الریہ کے امراض کی تشخیص کے لئے تنگی تنفس، دور، کھانسی، نفث الدم (خون تھوکنا) وغیرہ امور کے متعلق

دریافت کرنے کے بعد آلہ حنجرہ بین کے ذریعے مریض کے حنجرے اور قصبۃ الریہ کا معائنہ کریں اس کا طریق یہ ہے کہ مریض کو کسی سٹول وغیرہ پر اس طرح بٹھائیں کہ آئینہ عکاس (ہیڈ مرر) پر سے منعکس ہونے والی روشنی کا لیمپ اس کے سر کے پیچھے لیکن کسی قدر بائیں طرف اس کے سر سے قدرے اونچا رہے اب مریض کے عین سامنے کرسی پر اس طرح بیٹھیں کہ لیمپ کی روشنی معالج کے سر پر لگے ہوئے آئینہ عکاس پر پڑ کر اور وہاں سے منعکس ہو کر مریض کے حلق پر پڑے پھر مریض کا منہ کھلوا کر اور اس کی زبان کو ضاغطۃ اللسان (ٹنگ ڈپریسر) یا معمولی چمچہ کے ساتھ دبا کر کسی صاف تولئے سے پکڑ کر قدرے باہر کھینچ لے پھر آلہ حنجرہ بین کو سپرٹ لیمپ پر گرم کر کے اور قلم کی مانند دائیں ہاتھ سے پکڑ کر اس طرح مریض کے حلق میں لے جائیں کہ معالج کی انگلی اور ہاتھ مریض کے رخسار پر لگا رہے اب مریض کو ہدایت کریں کہ وہ آہستگی گہرا لمبا سانس لے مریض کے ایسا کرنے پر اس کا کوا اوپر کو اٹھے گا جیسے ہی کوا اوپر کو اٹھے آلہ حنجرہ بین کو کوے کے قاعدے پر لگا کر قائم کر دیں اگر حنجرہ بین کے شیشے کو حنجرے کے عین مقابل کرنے کے لئے حرکت دینے کی ضرورت محسوس ہو تو اس کو کوے کے قاعدے پر جماتے ہوئے ہی زاویے کی حرکت میں سرکا کر مناسب جگہ کر لیں پھر مریض کو آ........یا - آیا........ آ یہ کہنے کی ہدایت کریں مریض کے ایسا کرنے سے مریض کا حنجرہ اوپر کو اٹھ کر حنجرہ بین کے آئینے کے سامنے آجاتا ہے اور اس کا عکس نظر آنے لگتا ہے اب اس اجنبی غیر جنس اشیاء اورام، زخم، رسولیوں اور ان کی خصوصیات وغیرہ کا بخوبی معائنہ کیا جاسکتا ہے اور ان کی نوعیت اور رنگت وغیرہ دیکھ کر باسانی تشخیص کی جاسکتی ہے اس کے علاوہ حنجرے کی کریوں اور ان کو ایک دوسرے کے ساتھ باندھنے والے رباطات اور تار الصوت و آواز پیدا کرنے والی ڈوریوں کی حالت معلوم کی جاسکتی ہے۔ اگر مریض ذکی الحس ہو اور اس کے حلق میں آلہ حنجرہ بین کے داخل کرنے سے اس کو متواتر کھانسی اٹھتی رہے جس سے معائنہ دشوار ہو جائے تو ایسی صورت میں پندرہ بیس فیصدی کے محلول کوکین کے ساتھ اس کے حلق کو بے حس کر دیا جاتا ہے۔

آواز میں تغیر امراض حنجرہ کی ایک نہایت عام اور اہم علامت ہے یہ تغیر آواز کے معمولی فرق سے لے کر آواز کے بالکل بند ہونے تک ہوسکتا ہے لیکن یہ بھی ضروری یاد رکھنا چاہئے کہ حنجرے کے بعض نمایاں تغیرات مثلاً حنجرے کے فالج یا بعض جدید ساختوں کی پیدائش کی صورت میں گاہے آواز کے اندر مطلقاً کوئی فرق پیدا نہیں ہوتا۔

حنجرہ کے امراض میں ضیق النفس شاذ و نادر ہی ظاہر ہوتی ہے البتہ شدید امراض میں جب بتدریج حنجرہ بند ہو جاتا ہے تو ضیق النفس کی شکایت رونما ہوسکتی ہے لیکن وہ بھی اس وقت جب کوئی زیادہ محنت کا کام کیا جائے۔

درد بھی امراض حنجرہ کی ایک عام علامت ہے شدید نزلے میں حنجرے کے اندر خاص قسم کے کچے پن کا احساس پایا جاتا ہے شدید مرض میں درد ٹیس دار ہوتا ہے اس کی ٹیسیں بالعموم کان کی طرف جاتی ہوئی محسوس ہوتی ہیں سطحی زخموں میں شدید قسم کا درد ہوتا ہے۔

کھانسی بھی امراض حنجرہ میں شاذ و نادر ہوتی ہے اور اس وقت گاڑھے قسم کا بلغم خارج ہوتا ہے اسی طرح جریان خون بھی شاذ و نادر ہی ہوتا ہے اور جب ہوتا بھی ہے تو بہت کم۔

امراض ریہ و غشاء الریہ کی تشخیص:

امراض ریہ و غشاء الریہ یعنی پھیپھڑوں اور ان کے اوپر استر کرنے والی جھلی کی بیماریوں کی خاص علامتیں کھانسی، تنگی تنفس اور بعض اوقات چھاتی کا درد اور نفث الدم میں زیادہ عام علامتیں بخار، لاغری اور کمزوری ہیں تمام شدید یا طویل و مزمن امراض ریہ میں پھیپھڑوں کے دوران خون میں مداخلت کی وجہ سے جلد یا بدیر قلب بھی کم وبیش ماؤف ہو جاتا ہے۔

کھانسی:

اگر کھانسی کے ساتھ اخراج بلغم بھی ہو (جیسا کہ مندرجہ ذیل نوٹ 1 سے 5 تک میں ہوتا ہے) تو یہ اس بات کی یقینی علامت ہے کہ پھیپھڑے یا گلے میں تغیرات پیدا ہو چکے ہیں اگر بلغم وغیرہ خارج نہ ہوتا ہو اور خشک کھانسی اٹھتی ہو (جیسا کہ مندرجہ ذیل 5 سے 8 تک میں ہوتا ہے) تو یہ اس بات کی علامت ہے کہ گلے یا حنجرے میں احتقان دموی پیدا ہو چکا ہے یا ذات الجنب کی شکایت ہے یا پھیپھڑوں کے کسی مرض کی ابتداء ہے اور یا کھانسی کسی انعکاسی تحریک مثلاً امراض معدہ یا امراض قلب کا نتیجہ ہے کھانسی کے مندرجہ ذیل عام اسباب ہیں جن کو تشخیص امراض کے لئے پیش نظر رکھنا ضروری ہے:

1) کھانسی کی عام قسم وہ ہے جس میں کھانسی بار بار اٹھتی ہے اور اس کے ساتھ کم وبیش بلغم بھی خارج ہوتا ہے یہ بالعموم عروق خشنہ کے التہاب کی وجہ سے ہوا کرتی ہے۔

2) کھانسی کے شدید دورے جن کے ساتھ قے بھی ہوجایا کرتی ہے بالعموم کالی کھانسی یا بہت ترقی یافتہ سل میں پڑتے ہیں عروق خشنہ کے پھیل جانے کی صورت میں تقیح الریہ یا جگر کے پھوڑے کی ہوائی نالیوں کے اندر پھوٹ جانے کی صورت میں جو کھانسی اٹھتی ہے وہ وقفوں کے بعد اٹھتی ہے اور اس کے ساتھ بدبودار پیپ ملا ہوا بلغم بھی خارج ہوتا ہے شاذونادر ہوائی نالیوں کے اندر گلٹیاں پیدا ہوجانے سے یا سلعات منصف الصدر میں بھی دوری کھانسی اٹھتی ہے لیکن اس کے ساتھ کبھی تو بلغم خارج ہوتا ہے کبھی نہیں۔

3) ٹھسکے کے ساتھ زور سے آنے والی کھانسی گلے بالخصوص نزلاوی ورم حنجرہ کی خصوصی علامت ہے یہ بعض عصبی یا معدی شکایات کی موجودگی میں پائی جاتی ہے خصوصاً جب حنجرے کے اندر بلغم جمع ہوجاتا ہے گاہے اس کے ساتھ جگر کا کوئی مزمن مرض یا غدہ درقیہ کا کوئی مرض بھی موجود ہوتا ہے۔

4) خراش دار کھانسی جو رات کو سوتے وقت اور صبح اٹھنے پر زیادہ ہوا کرتی ہے یا ابتدائے سل پر دلالت کرتی ہے اس کے ساتھ بلغم خارج ہوتا ہے اور کبھی نہیں کبھی نزلہ میں یہی علامت پیدا ہوجاتی ہے۔

5) رات کو سوتے وقت خصوصاً لیٹنے پر جو کھانسی ہوتی ہے وہ اکثر اوقات کوے کے بڑھ جانے کی وجہ سے ہوا کرتی ہے گاہے بچوں میں آنتوں کے کیڑوں کی وجہ سے بھی اس قسم کی کھانسی ہوا کرتی ہے۔

6) کتے کے بھونکنے کی مانند طویل کھانسی خصوصاً جب اس کے ساتھ بلغم وغیرہ نہیں ہوتا بلعموم اختناق الرحم یا عصبی تشنج کی وجہ سے ہوا کرتی ہے۔

7) تھوڑی تھوڑی دبی ہوئی کھانسی بالعموم ذات الجنب یا ذات الجنب اور ذات الریہ مرکب میں ہوا کرتی ہے اول الذکر میں اس کے ساتھ بلغم خارج نہیں ہوتا اور خشک کھانسی ہوتی ہے۔

8) تانبے کی چھنکار کی مانند کھانسی بالعموم حنجرے کے مفلوج ہوجانے کی وجہ سے ہوتی ہے جس کا باعث عموماً اینورسما اور دوسری سلعات منصف الصدر میں ہوا کرتی ہے یہ مخصوص قسم کی ہوتی ہے اور ایک مرتبہ سن لینے کے بعد کبھی نہیں بھولتی۔

9) انعکاسی کھانسی مندرجہ ذیل اسباب سے ہوا کرتی ہے ا) معدے اور آنتوں کے امراض مثلاً ضعف معدہ، بدہضمی، قبض، اسہال، بچوں میں کیچوے، التہاب غلاف القلب ب) دانتوں کا درد اور بوسیدگی ج) کان کے امراض د) امراض شکم جن میں حجاب حاجز میں تحریک ہوتی ہے مثلاً جگر کا پھوڑا یا ورم وغیرہ۔

دقت تنفس:

پھیپھڑوں کی شکایات ظاہر ہونے والی تنگی تنفس بالعموم مندرجہ ذیل اقسام کی ہوا کرتی ہے:

1) اگر نسوار لینے یا ناک میں ہوا بھرنے سے سانس میں تنگی پیدا ہوجائے تو یہ بالعموم ناک یا ناک اور حلق (انفی حلق) اور نزلہ وزکام کی وجہ سے ہوا کرتی ہے جو قصبتہ الریہ یا حنجرہ میں رکاوٹ پیدا ہونے سے ظاہر ہوتی ہے۔

2) تنگی تنفس جس میں خراٹا اور سینے میں نعطی آوازیں پائی جاتی ہیں بالعموم عروق خشنہ کے التہاب سے ہوا کرتی ہے۔

3) اگر سانس بڑی دقت سے آئے اور اس کے ساتھ سینے میں غیر معمولی حرکت ہو تو ایسا بالعموم پھیپھڑوں کے شدید امراض میں ہوا کرتا ہے جس کے ساتھ پھیپھڑے کی ہوائی نالیوں میں جوف پیدا ہو کر استرخائی کیفیت رونما ہوجاتی ہے۔

4) سانس کی تنگی، سرعت اور اتھلا پن ذات الریہ فصی کی وجہ سے ہوا کرتا ہے بچوں میں اس کے ساتھ نتھنے پھولتے ہیں۔

5) دمے میں تنگی تنفس کے مخصوص قسم کے دورے پڑتے ہیں۔

درد:

سینے میں درد بالعموم ذات الجنب میں ہوا کرتا ہے جو ٹانکہ بھرنے کے مانند چیرتا ہوا ہوتا ہے اور سانس لینے پر اس میں زیادتی ہوجاتی ہے اگر ذات الریہ میں بھی اس قسم کا درد ہو تو بالعموم یہ اس بات کی علامت ہے کہ اس کے ساتھ ذات الجنب بھی پیدا ہوگیا ہے شدید التہاب، عروق خشنہ وقصبتہ الریہ سینے کی ہڈی کے پیچھے دھانس کی مانند درد ہوتا ہے اچانک شدید قسم کا درد جس کے ساتھ مریض خون بھی تھوکتا ہو اکثر پھیپھڑوں کے اندر سدہ دمویہ پیدا ہوجانے یا کسی اینورسماء کے پھٹ جانے پر دلالت کرتا ہے تمام سلعات منصف الصدر جلد یا بدیر سینے میں کم وبیش درد کی شکایت ہوجایا کرتی ہے یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ اگر درد کا میلان اندر کی طرف ہو تو اغشیہ مین اور اگر میلان باہر کی طرف ہو تو عضلات میں ہوتا ہے۔

اخراج بلغم:

پھیپھڑوں کے امراض میں اخراج بلغم ایک اہم علامت ہے۔

نفث الدم:

نفث الدم بھی پھیپھڑوں کے امراض پر دلالت کرتا ہے۔

ثقل وسوزش:

اگر سینے میں ثقل ہو تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ مادہ مرض پھیپھڑوں کی جھلی یا سینے کے عضلات میں ہے ان دونوں میں پھر یہ فرق ہے کہ نخس کی موجودگی بالعموم اغشیہ میں مادہ کی موجودگی کی صورت میں ہوا کرتی ہے۔

امراض نظام تنفس کا عام اصول علاج

ناک کے امراض کا اصول علاج:

1) ناک کے امراض کے علاج میں بعض دوائیں خاص ناک کے راستے استعمال کی جاتی ہیں مثلاً نجورات، سعوطات، شمومات، نشوقات اور نفوجات وغیرہ اور بعض ناک کے ساتھ مخصوص نہیں ہیں مثلاً غرغرے، سر کی چوٹی یا پیشانی پر کئے جانے والا طلاء، ضماد اور نطولات وغیرہ۔

2) اگر ناک کے کسی مرض کا سبب دماغ کا سوء مزاج ہو تو پہلے مناسب دواؤں کے ذریعے سادہ میں بغیر تنقیہ اور مادی میں

تنقیہ کے بعد تبدیل مزاج کرلیں اور اس کے بعد ناک کے مرض کا علاج کریں۔

3) اگر کسی کو سعوط یعنی دواؤں کی نسوار لینے کی ضرورت ہو تو اسے چاہئے کہ پہلے اپنے منہ کو پانی کے ساتھ بھر لے تا کہ دوا منہ میں نہ چلی جائے پھر پشت کے بل لیٹ جائے اور سر کو پشت کی طرف ٹیڑھا کر کے یعنی پیچھے کو جھکا کر دوا کو زور کے ساتھ اوپر کو کھینچے۔

4) بعض اوقات سعوط کی دواؤں کے بعد سر میں سوزش پیدا ہو جاتی ہے اگر یہ سوزش خود بخود رفع ہو جائے تو بہتر ورنہ روغن بنفشہ، روغن گل وغیرہ ناک میں ٹپکائیں اگر سعوط کی دعا بہت تیز اور سوزش پیدا کرنے والی ہو تو سعوط کرتے وقت گرم پانی میں کپڑا تر کر کے سر پر رکھیں لیکن اس سے پہلے سر پر دودھ مل لیں یا روغن کدو وغیرہ سر پر ڈالیں۔

5) ناک کی دوائیں تری اور خشکی میں معتدل ہونی چاہئیں۔

حنجرہ اور پھیپھڑوں کا اصول علاج:

1) امراض تنفس کے علاج میں سب سے پہلے موقع مرض کی تشخیص کرنی چاہئے اگر مرض حنجرہ یا قصبۃ الریہ میں ہو تو گولیاں اور لعوقات وغیرہ استعمال کرائیں اور ان کو مریض کے منہ میں رکھوا کر آہستہ آہستہ لعاب چسوائیں یعنی جیسے جیسے دوا منہ میں حل ہوتی جائے تھوڑی تھوڑی کر کے نگلنے کی ہدایت کریں تا کہ دوا حنجرہ اور قصبۃ الریہ کے قریب سے گزرنے میں زیادہ سے زیادہ مدت صرف ہو اور اس کے ساتھ ہی اگر مریض کو ہدایت کر دیں کہ وہ رات کو سوتے وقت یا چت لیٹ کر ایسی دوا کو استعمال کرے تو اور بھی بہتر ہے۔

2) امراض حنجرہ، قصبۃ الریہ میں حتی الامکان پھریری یا نفاخ یا پچکاری کے ذریعے دوا لگائیں اس کا طریقہ یہ ہے کہ جس طرح معائنہ حنجرہ کے لئے مریض کو تیار کیا جاتا ہے اسی طرح تیار کر کے مریض کو کہیں کہ وہ اپنی زبان کو پکڑے رہے پھر آلہ حنجرہ بین کو لگا کر بائیں ہاتھ میں پکڑ لیں اور دائیں ہاتھ سے اگر سیاہ دوا ہو تو پچکاری میں بھر کر حنجرہ میں پہنچائیں اگر آواز کی ڈوریوں (اوتار الصوت) پر دوا لگانی ہو تو مریض سے کہیں کہ وہ "آ" کہے جیسے ہی وہ "آ" کہے دوا کو پچکاری سے خارج کر دیں اگر دوا سفوف کی شکل میں ہو تو منفاخ (انفلیٹر) کے ذریعے چھڑک دیں۔

3) امراض حنجرہ میں تخلخے اور نجور بھی بکار آمد ہوتے ہیں نیز رشاشہ (سپرے) کے ذریعے بھی دوائیں استعمال کی جاسکتی ہیں علاوہ ازیں بھپارہ بھی لیا جاسکتا ہے ان صورتوں میں مریض کو ہدایت کر دیں کہ وہ دوران استعمال دوا میں ناک اور حلق کے ذریعے لمبے لمبے سانس لے۔

4) حنجرہ اور قصبۃ الریہ اور ریہ کے امراض میں حقہ اور سگریٹ وغیرہ کا استعمال قطعاً بند کرادیں گرد و غبار سے بچائیں، شراب اور دوسری تمام خراش پیدا کرنے والی اور گرم خشک چیزوں سے پرہیز کرائیں شدید سردی اور گرمی بہت بھی محفوظ رکھیں، زیادہ سونے سے بھی منع کر دیں بلکہ بعض شدید قسم کے امراض میں سونے کی قطعاً ممانعت کر دی جاتی ہے۔

5) امراض صدر یعنی حنجرہ اور قصبۃ الریہ وغیرہ میں بعض اوقات قے کرانا بھی مفید ثابت ہوتا ہے اس سے ردی مادہ جو باعث اذیت ہوتا ہے کم وبیش خارج ہو جاتا ہے۔

6) امراض صدر و ریہ میں حتی الامکان تیز مدر، جالی، قوی مجفف اور ترش دواؤں کے استعمال سے پرہیز کرنا چاہئے یہ اجزاء لطیفہ کو تحلیل کر دیتی ہیں جس سے غلیظ اجزاء سخت ہو کر باقی رہ جاتے ہیں اور مرض طول پکڑ لیتا ہے غلیظ مواد میں تخفیف کی بجائے تلیین اور تقطیع سے کام لینا چاہئے چنانچہ تقطیع کے لئے ماء العسل کا استعمال زیادہ مفید ہوتا ہے۔

7) امراض صدر و ریہ میں خارجی طور پر قیروطیوں کا اور داخلی طور پر منضجات، مفتحات و ملطفات کا استعمال زیادہ نافع ہوتا ہے۔

امراض نظام تنفس کی دوائیں

ناک کے امراض میں مفید معمولی دوائیں

گرم امراض کے لئے:

برادہ صندل سفید، گل سرخ، گل بنفشہ، گل بابونہ، گل نیلوفر، برگ بید سادہ، گل خطمی، برگ خرفہ وغیرہ۔

قطورا: آب کشنیز سبز، شیرہ تخم کاہو، کافور، شیرہ دختران، افیون، عصارہ لحسیۃ التیس، آب برگ بارتنگ، حضض مکی، اقاقیا، آب انار شیریں، وغیرہ

نفوخا: افیون سوختہ، مازو، کشنیز، گرد آسیا، دم الاخوین، شب یمانی، کہربائے شمعی، سرمہ اصفہانی وغیرہ۔

ضمادا: آملہ خشک، کافور، برگ کنار، گل ملتانی بآب خرفہ، اردجو، اسبغول سلم، بآب خرفہ، افیون درگلاب سائیدہ تخم کاہو، تراشہ خیار، تراشہ پیٹھہ، صندل سفید، مغز تخم کدو، مازو سبز، برگ خشخاش پوست کوکنار، حضض مکی بآب کشنیز، گلنار، گل سرخ، مازو، اقاقیا وغیرہ۔

مشروبا: آب عناب ولایتی تخم، اخبازی، مغز تخم کدو شیریں، تخم خطمی، مغز تخم پیٹھہ تخم بربوز، کشنیز خشک، تخم خشخاش، مغز خیارین، تخم خرفہ، تخم کاہو بیخ انجبار شیہ برگد، حب الاس، برگ مغیلان برگ نورستہ جامن وغیرہ کا شیرہ، اسبغول وسبوس اسپغول بہدانہ، ریشہ خطمی، گاؤزبان، تخم کنوچہ، تخم بالنگو وغیرہ کا لعاب، ہلیلہ، آملہ، صندل سفید، کدو، مشوی جامن، فالسہ، رنگترہ، نارنگی، ناشپاتی، کیسرو، کھرنی، خیارزہ، انار، سیب، بہی پیٹھہ مشوی، تربز، برگ خرفہ، برگ پالک، برگ بارتنگ، برگ کاسنی عنب الثعلب وغیرہ کا پانی، شیر بز، ماء الرائب وغیرہ۔

غرغرہ: عنب الثعلب خشک، کزمانع، کشنیز خشک، پوست کوکنار، رسوت زرد اسبغول مبزرانیج، آملہ خشک، پوست ہلیلہ، گلنار فارسی، تخم خطمی، تخم خبازی، تخم کاہو، تخم خشخاش، عناب، سپستان وغیرہ۔

اسہال: حب ایارج وغیرہ۔

سرد امراض کے لئے:۔

بخورا: کندش، میعہ، سائلہ، شونیز، زرنیخ، قرنفل، مرزنجوش، سداب، صعتر، افیون، ایرسا، عود، جند بیدستر، قسط، کندر، مرکی، مصطگی، سندرس، رانیج، تخم پیاز، لادن، مشک پھوج پتر وغیرہ کا دھواں۔

سعوطا:۔ فلفل سیاہ، شونیز، کندش، مشک خالص، جاؤشیر، قرنفل، جند بیدستر، مرزنجوش، زنجبیل، کاشم، دارچینی، روغن قسط، روغن مغز بادام تلخ فلفل، زعفران، زرد چوب حلیہ، شحم حنظل نوشادر، زہرہ گاؤ، عاقرقرحا، فرفیون، خربق سیاہ، آب افسنتین، آب کریلہ، ناگ کیسر، روغن گاؤ، روغن یاسمین، دارفلفل، سکبینج، صعتر، کندر، حلیت، خردل، زہرہ، گفتار، زہرہ، خروس، زہرہ کلنگ، زہرتدر، نانخواہ، زرنباد، تمباکو سورتی مرزنجوش، برگ کنیر بندال خولنجان تخم سرس وغیرہ۔

قطورا: شونیز، خردل شحم حنظل، گل مابونہ، پودینہ، مرزنجوش، تخم کرفس، زیرہ سیاہ، حلبہ، دارشیشعان برگ سداب، اذخر، الخو دوس اشنہ، سلیخہ، قرطیم، نانخواہ، سنبل الطیب اکلیل الملک، کبابہ، افسنتین، عاقرقرحا، کندش، گل بابونہ، برگ سبت حاشا، قرنفل شیخ، قیصوم صعتر فارسی، برنجاسف، عودغرقی، ساذج ہندی، شیطرج، پرسیاؤشاں، زوفا خشک، دارچینی، بوزیدان، بسفائج، افتیمون بیخ کنیر اصلال سوس، اسارون، ایرسا، خولنجان وغیرہ۔

نفوخا: مرزنجوش، نانخواہ، صعتر فارسی خشک، کندش، فلفل سیاہ، دارفلفل، شونیز، عاقرقرحا، دارچینی، کا پھل، جند بیدستر، پوست بندق

ہندی، تخم سرس، برگ سداب، سعد کوفی، عود غرقی، قرنفل، سنبل الطیب وغیرہ۔
مشروبا: اصل السوس، گاؤزبان، زوفا، پرسیاؤشاں، گل بنفشہ، بادیان، اسطوخودوس، بادرنجبویہ، انیسون، منڈی، بہمن، بسفائج، گل پستہ، عود غرقی، سنبل الطیب، بیخ سوسن، فراسیون، عود بلسان، غاریقون، فلفل سیاہ و سفید، زعفران، عاقرقرحا، فرفیون، زنجبیل، جعطیانہ سلیخہ، جند بید ستر، پودینہ خشک، اذخر، چائے خطائی، دانہ بلیل، مغز پستہ وغیرہ وغیرہ۔
ضماداً: مرکی، کندر، زعفران، جوزبوا، آب برگ تنبول، قرنفل دار شبستان، عاقرقرحا، دار فلفل، گل بابونہ، سنبل الطیب وغیرہ۔
مسہلات: مطبوخ افتیمون، حب قوقاہ، حب ایارج، ایارج فیقرا، حب بنفشہ وغیرہ۔

امراض حنجرہ وصدر ریہ کی دوائیں

گرم امراض کے لئے:

بطور غرغرہ، زرورد، تخم خرفہ، نشاستہ، طباشیر، ساق کتیرا، اسبغول، مغز فلوس خیار شنبر، گلنار فارسی، پوست کوکنار، عنب الثعلب، کزمازج، عذبہ، کشنیز خشک، فوفل، تخم خطمی، برگ توت، رسوت زرد، برگ حنا، عناب ولایتی، سپستان، جوز السرو، بزرالبنج، آملہ خشک، پوست ہلیلہ زرد، رب توت سیاہ، آب کشنیز سبز اور آب عدس میں حل کیا ہوا۔ برگ توت شامی، برگ بستان افروز، برگ یاسمین، شیر بز میں جوش دے کر کتھ سفید، شیرہ تخم کاہو، شیرہ تخم کاسنی، عصارہ بارتنگ، ماء الشعیر، دم الاخوین، آب چنار، کافور خالص۔
ضماداً و طلاء: تنزری غلافی، جدوار خطائی، آب کشنیز سبز اور آب برگ عنب الثعلب میں پیس کر رسوت زرد، مروار سنگ، گل ارمنی، برادہ صندل، سرخ گلنار، آرد جو، زہر مہرہ خطائی، گل بابونہ، گل خطمی، گل بنفشہ، اکلیل الملک، آب برگ کاسنی، آب برگ بارتنگ، جادوس، ریوند چینی، نشاستہ زردی بیضہ مرغ میں گوندھ کر سرگین گاؤ، سرگین کبوتر، سرکہ میں پیس کر اور روغن گل اضافہ کرکے عصارہ قثاء الحمار گلاب میں پیس کر تخم کتان، تخم حلبہ، مغز فلوس خیار شنبر، آب برگ، عنب الثعلب میں پیس کر تخم خطمی، مغز نارجیل، سنبل الطیب، برنجاسف، ایرسا، برگ کاسنی سبز میں پیس کر مغز بادام تلخ، کتیرا، اور باقلا، صبر سقوطری کرنب، برگ بادیان، تخم مرد گل شبو، تخم تمر ہندی، موم خام، پیہ گردہ بز، پیہ مرغ روغن بنفشہ یا روغن گل میں پگھلا کر اور سبوس گندم ملا کر پیہ مرغابی، مغز ساق گاؤ، روغن بادام تلخ میں پگھلا کر اور کتیرا اضافہ کرکے سورنجان تلخ، افیون خالص، زعفران شنگرف، سفیدی بیضہ مرغ میں پیس کر۔
شربا: گل بنفشہ، گل نیلوفر، عناب ولایتی، گل خطمی، تخم خیازی، بہدانہ شیریں، اصل السوس، مقشر، برگ گاؤزبان، سپستان، گل گاؤزبان، کشنیز خشک ابریشم خام مقرض، نکوہ خشک، مغز تخم کدوئے شیریں، مغز تخم پیٹھہ، مغز تخم تربز، مغز تخم کاہو، مقشر، آملہ خشک، پوست ہلیلہ، گل پستہ، کزمازج، عذبہ، پوست کوکنار، سبوس گندم، بادیان، مغز بادام شیریں، اقاقیا مغسول، مغز، خشخاش، صمغ عربی، رب السوس، افیون، بزرالبنج، شاخ مرجان، سوختہ، طباشیر، دانہ ہیل خورد، اسپغول، تخم بالنگو، ریحان، تخم کنوچہ، مسکہ گاؤ، بالائی شیر گاؤ، شیر بز، ماء الشعیر، سرطان نہری، بھنڈی، انار شیریں، سیب شیریں، جامن، زنگترہ شیریں، ناشپاتی، توت سیاہ، لیموں شیریں، ترنج شیریں، فالسہ شیریں، انگور شیریں، تربز، گندر، کدو مشوی، پیٹھہ، خیار تازہ، خیارزہ تازہ، آملہ تازہ، ہلیلہ تازہ، زرشک برگ بارتنگ، برگ خرفہ سبز، برگ کاسنی سبز، مکو سبز، برگ جامن وغیرہ کا پانی، تخم خرفہ سیاہ، تخم بارتنگ، بیخ انجبار، حب آلاس، گلنار، ریش برگد زرد درو، تیواج خطائی، برگ مغیلاں، اور دوسرے تمام سر تازہ پتوں کے رس آلو بخارا وغیرہ۔

سرد امراض کے لئے:

بطور غرغرہ، تخم انجرہ، انجیر زرد، بادیان رومی عاقرقرحا، مویزج کوہی، تخم ترب، سکنجبین عنصلی، خردل، گل زوفا، مویز منقی، عصارہ سوسن، حلتیت، نوشادر، نطرون، فلفل گرد، پودینہ، بیخ سوسن، اسطوخودوس وغیرہ۔

ضمادا: بادیان رومی، عاقرقرحا، مویزج، آب برگ عنب الثعلب میں پیس کر گل بابونہ، اکلیل الملک، صبر زرد، جدوار خطائی، بزرکتاں، تخم حلبہ، مغز فلوس خیارشنبر، عنب الثعلب خشک پانی میں پیس کر قثاء الحمار، زہرہ گاؤزر میں پیس کر قنطوریون رقیق، خاکستر خطاف سرکہ میں پیس کر مرزنجوش عدس، زعفران، تخم کرنب، غاریقون، آرد جو، اشق، زفت رومی، پتہ چھچھوندر، روغن نرگس پر ربط وغیرہ۔

بخورا: مغز چلغوزہ، زرنیخ، سرخ، زراوند مدحرج، میعہ سائلہ، مغز جوز، راتیخ اسقولوقندریون، کندش، بزرالبنج، تخم ارنب میں ملا کر چند بیدستر ماکیان میں ملا کر سلیخہ، زعفران، مرکی، قسط شیریں۔

شربا: ابریشم خاص مقرض، انجیر ولایتی، برگ اڑوسہ، برگ تنبول بنگلہ مویز منقی، گاؤزبان، اصل السوس مقشر، اسطوخودوس، بیخ اذخر، تخم کشوث، افسنتین، پرسیاؤشاں، بسفائج، بادرنجبویہ، مرزنجوش، منڈی، گل زوفا، ایرسا، بیخ سوسن، ریوند خطائی، بیخ کرفس، تخم کرفس، انیسون، بزرکتاں، مرکی، دارفلفل، دارچینی، شونیز، زنجبیل، کاکڑاسینگی، گل بنفشہ، حلبہ، گلو، چائے کشمیری، خولنجان، عود غرقی، رب السوس، سریشم ماہی، شکر تیغال، اسارون، حب بلسان، عود بلسان، کندر، زعفران، میعہ سائلہ، فلفل سیاہ، کچلا سوختہ، جدوار خطائی، مشک خالص، عنبر اشہب، دانہ ہیل خورد و کلاں، مصطگی رومی، عود صلیب، قرنفل، عاقرقرحا، مروارید، زمرد، عقیق، زراوند مدحرج، تخم دھتورہ، نانخواہ، مصطگی رومی، فلفلمویہ، جاؤشیر، برگ سداب، تخم شبت، گل پستہ، زرنباد، کبابہ خنداں، کباب چینی، سنبل الطیب، بہارنگی، کتگی سفید، کاپھل، سلیخہ، جند بیدستر، مقل ارزق، جائفل، سہاگہ، چوکیہ، تخم پنواڑ، جوانسہ، شیطرج ہندی، تودرین، موصلین، بہمنین، زفت رومی، راتیخ، ترمس، ریوند چینی، راسن، طلق، شاخ گوزن، طلاء، مغزیات، خاکسی، زرنب، تخم فرنجمشک وغیرہ۔

منقیات و مسہلات: باقلا، ماء العسل، تخم کتاں بریاں، بادام، سکنجبین، عصلی، حلبہ، کندر، زیرہ، فلفل، کرسنہ، بیخ سوسن، بیخ جاؤشیر، جند بیدستر، عصل مشوی، قنطورین کبیر، زراوند مدحرج، راسن، ریوند سیسالیوس، زعفران، گل بنفشہ، آلو بخارا، تمر ہندی، بنفشہ، برگ سنا مکی، شاہ پسند، جلاپا، مغز فلوس خیارشنبر، ترنجبین، شیرخشت۔

امراض آلات کے مستعملہ مرکبات:

برشعشاء، حب خردل، حب جید، حب بحۃ الصوت، حب زعفران، جدوار، تریاق نزلہ، حب ہندی، حب فلفل، حب الملبان، حب سعال، حب خرفہ، حب غاریقون، حب القطن، حب سلارس، حب جواہر کافوری، حب غری السمک، خمیرہ بنفشہ، خمیرہ خشخاش، دواالکبریت (یافورہ)، سفوف اصل السوس، سفوف ہلیلہ، سفوف خشخاش، سفوف ہندی، سفوف سرطان، سفوف لنار، سفوف شب سفوف کاپھل، سفوف سمندر پھل، سفوف لاغری السمک، سکنجبین عصلی، شربت توت سیاہ، شربت انجبار، شربت اعجاز، شربت بنفشہ شربت تمباکو، شربت چارتخم، شربت حب آلاس، شربت حلبہ، شربت خشخاش، شربت زوفا، شربت سپستان، شربت سعال، شربت شفا، شربت عناب، شربت عصل، شربت فراسیون، شربت فریادرس، شربت فواکہ، شربت گول، شربت منقی ریہ، شربت نزلہ، شربت نرگس، شربت نفث الدم، بعض قسم کے ضمادات طلائے قیروطی، عرق آنبہ، عرق پرسیاؤشاں، عرق حشیشہ العال، عرق شیر، قرص بنفشہ، قرص آس، قرص طباشیر کافوری و معتدل، قرص خشخاش، قرص سرطان سادہ و کافوری، قرص کہربا، قرص کافور، قرص بسد، قرص ریوند، قرص رونس، قرص گلنار، قرص کحل، قرص انجبار، قیروطی اخضر، قیروطی آرد باقلا، قیروطی آرد کرسناء لعوق بادام، لعوق علک الانب، لعوق حلبہ، لعوق انجیر، لعوق بارد، لعوق سپستان، لعوق خشخاش، لعوق شمعون، لعوق بزرالبنج، لعوق بررۃ البیر، لعوق کتاں، لعوق عنسل، لعوق خیارشنبر، لعوق معتدل، لعوق صمغ عربی، لعوق زوفا، لعوق صنوبر، لعوق طباشیر، مربائے بادام وغیرہ۔

غذائیں جو امراض آلات تنفس میں مفید ہیں

گرم امراض میں:
کدو، تری، خرفہ، پالک، ٹینڈا، چولائی کا ساگ، شلغم، بکری کا گوشت، دودھ، دہی، مکھن، نان پاؤ، خشکہ، کھچڑی، چپاتی، آش جو، دودھ جو کے ستو، آش جو، انار، سیب، ناشپاتی، رنگترہ، توت سیاہ، تربوز، گنڈر وغیرہ۔

سرد امراض میں:
بکری کا گوشت، بیضہ نیم برشت، مچھلی، گوشت بٹیر، گوشت تیتر، گوشت خرگوش، گوش بطخ، گوشت کبوتر، گیہوں کی روٹی، ارہر کی دال، کریلا، میتھی کا ساگ، چقندر، بتھوے کا پالک کا ساگ، نجود آب وغیرہ۔

ناک کے امراض

ڈاکٹری نام	طبی نام	اُردو نام
ڈیزیز آف دی نوز Diseases of the Nose	امراض الانف	ناک کی بیماریاں

ناک سے بدبو آنا

اوزینا Ozaena	نجرالانف	فنیس

کیفیت:
مریض کے ناک سے دوسرے آدمیوں کو بدبو محسوس ہوتی ہے۔

اسباب:
اکثر یہ زکام نزلہ کے بگڑنے سے ہوتا ہے کبھی ناک پر چوٹ لگنے یا ناک میں متعفن زخم ہو کبھی امراض فساد خون مثلاً آتشک خنازیر چیچک وغیرہ میں خون کے بگاڑ سے پیدا ہوجاتا ہے عورتیں اور بچے اس میں زیادہ مبتلا ہوتے ہیں۔

علامات:
ناک سے بدبودار رطوبت بہتی رہتی ہے کبھی یہ رطوبت بند ہوجاتی ہے تو ناک میں منجمد ہوکر سانس لینے میں مانع ہوتی ہے اس لئے مریض منہ سے سانس لینے پر مجبور ہوتا ہے نتھنے پھولے ہوئے معلوم ہوتے ہیں بعض اوقات یہ منجمد رطوبت کھرنڈ اور چھیچھڑوں کی صورت میں خارج ہوتی ہے۔ مریض کی قوت شامعہ میں فرق آجاتا ہے اکثر یہ مرض مزمن ہوجاتا ہے اور اگر مناسب تدارک نہ کیا جائے تو اس سے ناک کی ہڈی گل کر ناک بیٹھ جاتی ہے خصوصاً جب اس میں آتشک کی سمیت کو بھی داخل ہو۔

دستورالعلاج:
اگر نزلہ و زکام اور خلط غلیظ سے یہ مرض ہو تو حسب ذیل علاج کریں:
1) مویز منقی 9 دانہ، گل بنفشہ، کاسنی، بیخ بادیان ہرایک 7 گرام پرسیاؤ شاں، گاؤزبان، اصل السوس مقشر، تخم خطمی بادیان، تخم خبازی ہرایک 5 گرام رات کو گرم پانی میں بھگو کر جوش دے کر چھان لیں اور خمیرہ بنفشہ پچاس گرام ملا کر پلائیں اسی طرح صبح کو بھگو

کرشام کو پلائیں۔

2) نویں دن اس نسخہ میں مسہل کے اجزاء سنا مکی 7 گرام' گل قند' ترنجبین' مغز فلوس خیارشنبر ہر ایک پچاس گرام (یا ملح فرنگی پچاس گرام بڑھا کر جلاب دیں۔

3) جلاب کے بعد خمیرہ گاؤزبان بارہ گرام ورق نقرہ لگا کر کھلائیں اور اوپر سے لعاب بہدانہ تین گرام' شیرہ عناب 5 دانہ' عرق گاؤزبان 150 ملی لیٹر میں نکال کر شربت بنفشہ پچیس ملی لیٹر ملا کر پلائیں۔

4) پھر روزانہ صبح و شام نسخہ نمبر 1 دیں اور رات کو سوتے وقت حب ایارج روغن گاؤ سے چرب کر کے عرق گاؤزبان 150 ملی لیٹر کے ساتھ دیں اس سے دماغ کا تنقیہ بھی ہو جائے گا۔

5) اگر ایک ہفتہ استعمال کرنے سے آرام نہ ہو تو پھر حسب سابق ایک مسہل دے کر حب ایارج کا استعمال کریں۔

6) اسی طرح تین مسہل پورے کریں اور تیسرے مسہل کے بعد صبح و شام کشتہ فولاد دو سے چار ملی گرام' جوارش جالینوس 7 گرام ملا کر عرق بادیان 150 ملی لیٹر کے ساتھ کھلایا کریں۔

7) گرم پانی میں تھوڑا سا نمک ملا کر اس سے ناک کو دن میں کئی مرتبہ صاف کیا کریں اور روغن کدو یا روغن بادام تلخ یا روغن چنبیلی کے چند قطرے ناک میں ٹپکایا کریں۔

8) برگ نیب' جند بید ستر' قرنفل' کائپھل ہم وزن پیس کر کپڑے میں چھان کر ہلاس کے طریق پر نفوخ کریں اگر ناک میں زخم ہو تو اس کا علاج کریں اگر آتشک وغیرہ امراض ہوں تو ان کے معالج کی طرف رجوع کریں اگر یہ مرض پرانا ہو جائے تو ناک میں کیڑے پڑنے کا اندیشہ ہوتا ہے۔

منتخب مجربات و مرکبات:

1) انفوخ نجز' نوشادر' مغز کرنجوہ' مغز سمندر پھل ہر ایک 8 گرام' کافور ایک گرام پیس کر ناک میں نفوخ کریں۔

2) روغن' برگ سنبھالو 14 گرام' کافور 3 گرام' کلونجی دو گرام پیس کر قرص بنائیں اور روغن گل ساٹھ ملی لیٹر میں جلا دیں تو روغن کو صاف کر کے قدرے ناک میں سعوط کریں یا برگ تلسی خشک' کافور' نوشادر' مغز بادام ہر ایک 3 گرام میں پیس کر ناک میں نفوج کریں۔

3) فتیلہ جو نجر الانف میں بعد تنقیہ مفید ہے سعد کوفی' صبر زرد' سنبل الطیب گلسرخ' قرنفل ہر ایک تین گرام' آب پودینہ سبز میں پیس کر فتیلہ اس سے لت کر کے ناک میں رکھیں۔

4) ہلاس' نوشادر 3 گرام' برگ نیم نورستہ سایہ میں خشک کئے ہوئے اسطوخودوس' گل بنفشہ ہر ایک 5 گرام' فلفل گرد 2 گرام پیس کر نفوخ کریں۔

علاج ڈاکٹری:

اصل سبب مرض کو دور کریں ہر حالت میں ناک کی صفائی کا خیال رکھیں دن میں کئی بار ناک کو گرم پانی سے صاف کرتے رہیں دفع عفونت کے لئے مندرجہ ذیل ادویہ استعمال کریں۔ نسخہ بورک ایسڈ چار گرام چالیس ملی لیٹر پانی میں حل کر کے ناک میں پچکاری کریں۔

2) زنک کلورائی دو سو ملی گرام یا کاربالک ایسڈ 30 بوند یا پٹاشی پرمینگنیٹ ناس 130 ملی لیٹر دو سو ملی لیٹر پانی میں حل کر کے پچکاری کریں اس کے بعد آئیوڈول دو کریں یا کیلومل 130 ملی لیٹر نشاستہ آٹھ گرام میں ملا کر ناک میں نفوخ کریں۔

3) فتیلہ برائے بدبو بینی کاربولائزڈ گلیسرین میں روئی کی بتی تر کر کے ناک میں رکھیں۔

4) باسم آف پیرو چار گرام پانی بارہ ملی لیٹر میں حل کریں اس میں روئی کی بتی تر کر کے ناک میں رکھیں۔
5) مرہم برائے بدبوئے بنی' سٹرن آنکمنٹ چار گرام' ویسلین چوبیس گرام دونوں کو ملا کر ناک میں لگائیں ان تدابیر سے ناک میں رقیق رطوبت آنے لگتی ہے اور چھلکا بننا موقوف ہو جاتا ہے تقویت کے لئے روزانہ ایسنز سیرپ ایک چمچہ یا فیلوز سیرپ ایک چمچہ دیں یا اگر موسم سرما ہو اور مریض کا مزاج خنازیری ہو تو پلول ایک چھوٹا چمچہ دیا کریں۔ وٹامن اے دو دو گولیاں دن میں تین مرتبہ دیں اگر یہ مرض آتشک یا خنازیر سے ہو تو ان کا علاج کرنا چاہئے۔

غذا و پرہیز:

بکری کا گوشت' ارہر' مونگ کی دال' کھچڑی اور چپاتی بسکٹ' ڈبل روٹی وغیرہ زود ہضم غذائیں دیں۔
لہسن' پیاز' گوبھی' بینگن' مولی' ماش کیدال وغیرہ ثقیل اور تبخیر پیدا کرنے والی چیزوں سے پرہیز رکھیں۔

ناک کے کیڑے

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
ناک کے کیڑے	دیدان الانف	ورمز نیز آئی Wormes Nesi

کیفیت و ماہیت:

مریض کے ناک کی جڑ میں کیڑے پیدا ہو جاتے ہیں۔

اسباب:

مقام دماغ میں رطوبت بلغمی کے متعفن ہو جانے سے کیڑے پیدا ہو جاتے ہیں یا اس متعفن رطوبت پر جب مکھیاں گھس کر بیٹھتی ہیں اور وہاں اپنے انڈے یا دیگر غلاظتوں کے جراثیم چھوڑتی ہیں تو اس سے کیڑوں کا نشوونما ہوتا ہے۔

علامات:

مریض کے ناک سے سخت بدبو آتی ہے اور نہایت بدبودار خون آلود مواد خارج ہوتا ہے بعض دفعہ کیڑے بھی ساتھ ہی نکلتے ہیں آنکھوں سے پانی بہتا ہے اگر مناسب علاج نہ کیا جائے تو یہ کیڑے قریب والے اعضاء کی ساختوں میں داخل ہو جاتے ہیں ناک کی ہڈی بوسیدہ ہو کر ناک بیٹھ جاتی ہے جب یہ کیڑے دماغ تک پہنچ جاتے ہیں تو مریض ہلاک ہو جاتے ہیں۔

اصول علاج:

نجر الانف کا طریق علاج اختیار کریں کیونکہ دونوں کا ایک ہی علاج ہے حسب ذیل نسخے بھی مفید ہیں۔

دستور العلاج:

1) ایلوا یا افسنتین باریک پیس کر روغن بادام تلخ یا روغن کدو قسط تلخ میں حل کر کے ناک میں ٹپکائیں 2) نجور جو کرم بنی کے لئے مفید ہے تخم پیاز' تخم گندنا' بزرالبنج ہر ایک 8 گرام پیس کر موم یا چربی بز بارہ گرام ملا کر آگ پر رکھیں اور اس کا دھواں ناک میں لیں 3) سعوط برائے کرم بنی' صبر زرد' کافور' ہینگ ہر ایک ماشہ' آب برگ شریفہ سبز بارہ گرام' آب برگ شفتالو سبز بارہ گرام میں پیس کر روغن گل ایک تولہ اضافہ کر کے ناک میں ٹپکائیں اگر بجائے روغن گل کے روغن تارپین شامل کر لیں تو زیادہ مفید ہے۔ 4) غرغرہ برائے کرم بنی' برگ شریفہ' برگ نیم' برگ شفتالو' بابڑنگ ہر ایک بارہ گرام پانی میں جوش دے کر صاف

کر کے اس سے غرغرے کریں۔ نجور: اسپند 125 گرام، اجوائن خراسانی دو گرام، شنگرف دو گرام کوٹ پیس کر سفوف بنائیں اس دوا کو کوئلوں پر ڈال کر نجور کر لیں مگر اس عمل کے وقت آنکھوں پر کپڑا باندھ لیں۔

علاج ڈاکٹری:

1) کلوروفارم چار ملی لیٹر کپڑے پر چھڑک کر سنگھائیں اس کی بو سے کیڑے خارج ہو جاتے ہیں 2) کاربالک ایسڈ چار ملی لیٹر پانی پانچ اونس میں حل کر کے تھوڑا تھوڑا بذریعہ پچکاری ناک میں ٹپکائیں 3) روغن تارپین چار ملی لیٹر کو پانی بیس ملی لیٹر میں حل کر کے ناک میں پچکاری کریں 4) اینٹ کو آگ پر سرخ کر کے اس پر کیلومل سات گرام ڈال کر اس کا دھواں ناک میں پہنچائیں مگر اس عمل کے وقت آنکھوں پر کپڑا باندھیں 5) کیلومل سات گرام بطور نفوخ استعمال کریں یا اس کا مرہم لگا دیں 6) اگر ناک سے خون جاری ہو تو روغن تارپین کا استعمال بہتر ہے یہ قاتل کرم ہونے کے علاوہ حابس دم بھی ہے جب کیڑے خارج ہو جاویں تو آئندہ حفاظت کے واسطے کاربالک آئل میں روئی تر کر کے ناک میں رکھیں ناک کی صفائی کا اہتمام کریں ناک پر مکھی نہ بیٹھنے دیں۔

غذا و پرہیز: بخر الانف کی مانند ہے۔

ناک کی بواسیر

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
ناک کی بواسیر	بواسیر الانف	پالی پس نیزی Polypus Nasi

کیفیت و ماہیت:

ناک کے نتھنوں کے اندر مسے پیدا ہو جاتے ہیں۔

اقسام:

مسہ یا غدود سفید اور نرم ہوتا ہے اس میں درد نہیں ہوتا اور نہ رطوبت بہتی ہے یہ سہل العلاج ہوتا ہے 2) مسہ یا غدود سرخ رنگ کا ریشہ دار ہوتا ہے اس میں درد اور قدرے سختی پائی جاتی ہے اور یہ مشکل علاج پذیر ہوتا ہے 3) مسہ یا غدود نیلی مائل رنگ کا ہوتا ہے اس میں سختی کے ساتھ سخت درد بھی ہوتا ہے یہ بدقت علاج قبول کرتا ہے اگر اس کے ساتھ زرد رطوبت بھی ناک سے بہے تو یہ زیادہ ردی اور خطرناک ہوتا ہے۔

اسباب:

سبب خلط غلیظ ہے چنانچہ اگر خلط بلغمی ہو تو مسہ کا رنگ سفید ہوتا ہے خلط دموی ہو تو اس کا رنگ سرخ ہوتا ہے اور خلط سوداوی کی صورت میں سیاہ رنگ کا ہوتا ہے۔

علامات:

ناک کے اندر مسہ ہوتا ہے اس سے اکثر پانی اور کبھی خون تراوش پایا ہے مسہ جس قدر بڑا ہوتا ہے اسی قدر سانس لینے میں تکلیف ہوتی ہے کبھی یہ زیادہ ترقی کر کے ناک کو بدنما بنا دیتا ہے کبھی ناک اور تالو سے باہر کو بھی نظر آنے لگتا ہے اور مریض گنگنا کر بولتا ہے جب اس کا دباؤ دماغ تک پہنچتا ہے تو دماغی افعال میں فتور آ جاتا ہے۔

دستور العلاج:

خلط بلغمی سوداوی میں پہلے یہ منضج پلائیں گل بنفشہ 7 گرام عناب 5 دانہ برگ شاہترہ 7 گرام گاؤزبان 8 گرام تخم خطمی 7 گرام بادیان 7 گرام مکوہ خشک 5 گرام رات کو گرم پانی میں تر کر کے صاف کریں اور گل قند پچاس گرام داخل کر کے پلادیں نویں روز اس نسخہ میں مغز فلوس خیار شنبر پچاس گرام ترنجبین پچاس گرام برگ سنا مکی 7 گرام گلسرخ 7 گرام شیرہ مغز بادام 7 دانہ اضافہ کر کے پلائیں اس کے دوسرے روز تبرید پلائیں اور تیسرے دن یہی نسخہ ہلیلہ سیاہ ہلیلہ زرد ہلیلہ کابلی ہر ایک 7 گرام اضافہ کر کے پلانا شروع کریں اور رات کو سوتے وقت حب ایارج 7 ماشہ روغن گاؤ سے چرب کر کے عرق گاؤزبان 150 ملی لیٹر کے ساتھ دیا کریں اس طرح ایک ایک ہفتے کے فاصلے سے دوا اور مسہل دیں مسہلوں کے بعد مرجان دو سرخ اطریفل اسطوخودوس 7 گرام میں ملا کر عرق بادیان 150 ملی لیٹر کے ساتھ دیا کریں۔ اگر خون کا غلبہ ہو تو پہلے فصد سرارو کھولیں اور جونکیں لگائیں اس کے بعد یہ تبرید دیں نسخہ تبرید لعاب بہدانہ 3 گرام لعاب گاؤزبان 4 گرام شیرہ عناب 5 دانہ پانی میں نکال کر شربت عناب پچیس ملی لیٹر ملا کر پلاویں۔ مناسب قسم کے تنقیہ کے بعد اطریفل اسطوخودوس بارہ گرام ہمراہ عرق گاؤزبان 125 ملی لیٹر روزانہ استعمال یا اطریفل شاہترہ 4 گرام ہمراہ عرق مصفی خون یہ نسخہ کلاں شربت عناب پچیس ملی لیٹر ملا کر دیا کریں۔ مقامی طور پر بعد تنقیہ ادویہ ذیل استعمال کریں 1) زنگار تین گرام پیس کر شہد خالص بارہ ملی لیٹر ملا کر رکھ دیں روئی کو اس میں آلودہ کر کے ناک میں رکھیں اس دوائی کے لگانے سے سوزش معلوم ہوتی ہے اگر ناقابل برداشت ہو تو قدرے گھی لگا دیں چار پانچ روز کے استعمال سے سوزش بھی محسوس نہیں ہوتی 2) زنگار ایک ماشہ پھٹکری چار گرام بتی کو اس میں لیتھڑ کر ناک میں رکھیں 3) مرہم برائے بواسیر الانف موم 125 گرام بہروزہ تر بارہ گرام روغن گل بارہ گرام میں گلا کر زنگار نیلوتھوتھا مرکی صبر زرد سہاگہ بریاں شب یمانی بریان سیندور ہر ایک آٹھ گرام پیس کر ملا دیں اور استعمال کریں اگر ان تدابیر سے کوئی فائدہ نہ ہو تو باحتیاط بذریعہ عمل جراحی اس کو قطع کرلیں اور باقیماندہ حصہ پر بغرض استیصال ادویہ بالا میں سے کوئی دوا لگا دیں۔

علاج ڈاکٹری:

خفیف اور نرم ہو تو کاسٹک لوشن دو گرام فی بیس ملی لیٹر والا لگا دیں اگر دواؤں سے آرام نہ آئے تو (آپریشن) کرائیں۔

غذا و پرہیز: بخر الانف کے مطابق ہے۔

نکسیر پھوٹنا

اُردو نام	طبّی نام	ڈاکٹری نام
نکسیر	رعاف	اپی سٹیک سس Epistaxis

کیفیت و ماہیت:

ناک کی رگیں خون سے پر ہونے کی وجہ سے پھٹ جاتی ہیں اور ناک سے خون بہنے لگتا ہے۔

اسباب:

سر یا ناک پر چوٹ لگنا سانپ کا ڈسنا خونی وصفراوی بخار ناک کے مسے قروح وبثور الانف خون کی تیزی خون کا امتلا عورتوں میں بندش حیض وغیرہ اس کے اسباب ہیں بعض خونی مزاج اشخاص کو موسم بہار میں یا گرمیوں میں نکسیر پھوٹتی ہے کبھی جگر کی وریدوں میں اجتماع خون کے سبب سے ناک میں سے خون آتا ہے کالی کھانسی وبائی بخار کبھی خون بھی اس کے

اسباب ہیں جب کسی بچے کے پیٹ میں کیڑے ہوتے ہیں اور اس سبب سے وہ اپنی ناک کھجلاتا رہتا ہے تو بھی اسے نکسیر جاری ہوتی ہے جوان لڑکیوں کو جو حد بلوغ کو پہنچ چکی ہوں کبھی ماہواری شروع ہونے سے پہلے جوش خون ہونے کی وجہ سے نکسیر آجاتی ہے بحرانی نکسیر اکثر مرض سرسام یا سکتہ ذات الجنب یا ذات الریہ یا جدری یا حصبہ وغیرہ کی حالت میں لاحق ہوا کرتی ہے۔

علامات:

کبھی صرف ایک نتھنے سے خون بہتا ہے خصوصاً امراض جگر میں داہنے نتھنے سے اور امراض طحال میں بائیں نتھنے سے آتا ہے اگر سبب قوی ہو تو دونوں نتھنوں سے خون دھار باندھ کر بہتا ہے اور بہت دیر تک جاری رہتا ہے سبب ضعیف میں تھوڑی دیر جاری رہ کر بند ہو جاتا ہے اگر مریض کے بدن میں خون پہلے ہی کم ہو اور اسے نکسیر بکثرت آنے لگے تو اس کی زندگی معرض خطر میں ہوتی ہے بڑھاپے میں بھی نکسیر خطرناک ہوتی ہے۔

تشخیص:

اگر نکسیر میں خون یکبارگی بڑی مقدار میں خارج ہو جائے اور نکسیر پھوٹنے سے پہلے سر میں سخت درد ہو او کوئی مرض حاد موجود ہو یا سر پر چوٹ لگی ہو تو سمجھ لینا چاہئے کہ شرائین دماغ کے پھٹ جانے کے باعث نکسیر پھوٹی ہے اور اس کا سبب غلبہ خون یا بحران یا ضربہ ہے اس قسم کے نکسیر میں افعال دماغی میں بھی کم وبیش خلل آجاتا ہے چنانچہ سرسام' دوار' سکتہ' سبات اور فساد عقل بھی کبھی اس سے پیدا ہوتے ہیں اور یہ قسم بمشکل قابل علاج ہوتی ہے رعاف بحرانی ہمیشہ بحران کے دن واقع ہوتی ہے۔ رعاف میں کبھی شریان اور کبھی ورید سے خون نکلتا ہے ان دونوں میں فرق یہ ہے کہ شریانی خون صاف سرخ اور رقیق ہوتا ہے اس کے برخلاف وریدی خون نسبتاً غلیظ اور سیاہی مائل ہوتا ہے یہ مرض کبھی دورے سے ہوتا ہے بالخصوص ایسی عورتوں میں جن کے ایام بند ہوں۔

اصول علاج:

جو رعاف تیز بخاروں اور امراض دماغی میں بحران کے روز واقع ہو اس کو ہرگز بند نہ کریں کیونکہ یہ صحت کی علامت ہے البتہ جب غیر معمولی کمزوری ہو جائے تو اس کا مناسب تدارک کرنا چاہئے نکسیر پھوٹنے کی صورت میں حسب ذیل ہدایات پر عمل کریں مریض کا گریبان ڈھیلا کر کے اسے اس طرح بٹھائیں کہ سر ذرا پیچھے کو جھکا ہو اور پھر اسے چند بار بار لمبے لمبے سانس کھینچنے کی ہدایت کریں اس سے اکثر نکسیر رک جاتی ہے' اگر اس طرح فائدہ نہ ہو تو سر پر پانی ڈالیں اس کے پاؤں کو گرم پہنچائیں اور نتھنوں کو بند نہ کریں کافور دس ملی گرام ذرا سے دودھ میں پیس کر اور صاف روئی پر لگا کر اسے ناک کے اندر ٹھونس دیں۔

دستور العلاج:

1) غلبہ خون کی حالت میں فصد سرارو بشرط کھلوائیں اور سر اور پیشانی پر سرد پانی ڈالیں۔

2) دم الاخوین' بارہ سنگھا سوختہ محلول' طباشیر ہر ایک گرام پیس کر شربت انجبار بارہ ملی لیٹر ملا کر چٹائیں اوپر سے شیرہ بیخ انجبار' شیرہ حب آلاس' شیرہ تخم خشخاش' شیرہ تخم بارتنگ ہر ایک چار گرام' لعاب بہدانہ 3 گرام پانی میں نکال کر شربت انار شریں پچیس ملی لیٹر ملا کر پلائیں۔

3) کافور ایک گرام صندل چھ گرام پانی میں پیس کر پیشانی پر لیپ کریں ملتانی مٹی کا ناک پر لیپ کریں اگر اس پر بھی بند نہ ہو تو سر کے بال کتروا کر بکری کا دودھ سر پر ڈلوائیں اور گیرو' سنگ جراحت' دم الاخوین ہر ایک گرام پیس کر عرق کاسنی یا عرق

بید سادہ 150 ملی لیٹر شربت انجبار یا شربت کیوڑہ دو گرام ملا کر پلائیں۔ اگر گرمی اور خشکی کے باعث نکسیر ہو تو روغن بادام اور روغن کدو کی سر پر مالش کریں اور ناک میں ٹپکائیں اور کافور ایک گرام' مغز بادام 2 دانہ پیس کر روغن گاؤ بارہ گرام ملا کر سعوط کریں اور شیرہ تخم بارتنگ' شیرہ تخم خرفہ سیاہ' شیرہ تخم کاہو ہر ایک 6 گرام پانی میں نکال کر شربت نیلوفر پچیس ملی لیٹر ملا کر صمغ عربی کتیرا ہر ایک گرام چھڑک صبح و شام پلائیں سر اور پیشانی پر سرد پانی ڈالیں۔ اگر ان تدابیر سے فائدہ نہ ہو تو شانہ پنڈلیوں اور گدی پر خالی سینگیاں کھچوائیں اگر دائیں طرف کے نتھنے سے خون جاری ہو تو طحال پر سینگیاں کھچوائیں اگر دیدان اطفال' بندش حیض وغیرہ کے سبب سے نکسیر پھوٹتی ہو تو ان تدابیر سے خون کو بند کر کے اصل امراض کا علاج کرنا چاہیے۔

منتخب مجربات و مرکبات:

دوا جو نکسیر کو بند کرتی ہے نسخہ: کافور 2 گرام' افیون' کندر' مرکی سوختہ' شادنہ ہر ایک نو گرام' کاغذ سوختہ پھٹکری سوختہ' مازو سبز سوختہ' گلنار سوختہ' دم الاخوین ہر ایک بارہ گرام سب ادویہ کو باریک پیس کر تنگ سبز کے پانی سے تین مرتبہ تر اور خشک کر کے گول ٹکیہ بنائیں بوقت ضرورت پانی میں گھسکر ناک میں ڈالیں 2) ضماد جو رعاف کو بند کرتا ہے کافور' افیون ہر ایک تین گرام' گل ارمنی' عصارہ ریشہ برگد' گلنار' عدس مقشر ہر ایک سو گرام سب ادویہ کوٹ چھان کر سرکہ انگوری میں گوندھ لیں اور چندیا پر لیپ کریں 3) ضماد مجرب' مازو سبز' پوست انار' گل سرخ ہر ایک بارہ گرام' عدس مقشر پچیس گرام' رسوت ساٹھ گرام سب ادویہ کو حب آلاس اور گلاب کے پانی سے گوندھ کر پیشانی اور چندیا پر لیپ کریں 4) سفوف' گیرو' سنگجراحت' زہر مہرہ' بنسلوچن ہر ایک ماشہ سب کو پیس کر خمیرہ گاؤزبان بارہ گرام میں ملائیں اور ورق نقرہ میں ملفوف کر کے کھائیں اوپر سے بہدانہ' شیرہ تخم کدو' شیرہ تخم کاہو مقشر ہر ایک تین گرام' شیرہ عناب 5 عدد' عرق گاؤزبان 12 گرام میں نکال کر شربت بنفشہ پچیس ملی لیٹر ملا کر پئیں 5) نفوخ برائے رعاف مجرب ہے نسخہ گلنار' مازو سبز' افیون' گرداسیا' کافور' دم الاخوین' کہربائے شمعی ہر ایک ماشہ میں پیس کر رکھ دیں پہلے ناک کو گلاب سے دھو کر یہ دوا قدرے ناک میں پھونکیں دیگر برائے رعاف پھٹکری سوختہ' دم الاخوین' گلنار' کندر' گرداسیا شاخ گوزن سوختہ' چرم سامر سوختہ' گل کہربا' گیرو' گل ارمنی' براده آبنوس' اقاقیا' بیخ انجبار' سفیدہ کاشغری' کہربائے شمعی' شریش بسد احمر سوختہ' نشاستہ' صمغ عربی ہر ایک 2 گرام کوفتہ بیختہ تھوڑی سی دو نلکی میں ڈال کر ناک میں پھونکیں اور تھوڑی سی آب خرفہ میں گوندھ کر پیشانی پر ضماد کریں فتیلہ جو خون نکسیر کو بند کرتا ہے ایک بتی بنا کر اس کو ایک انڈے کی سفیدی سے آلودہ کریں اوپر سے گلنار' شب یمانی' مازو سبز' صمغ عربی ہر ایک گرام پیس کر بتی پر چھڑک کر ناک کے اندر رکھیں اگر زیادہ قوی کرنا ہو تو افیون' کافور' ہر ایک بیس ملی گرام پیس کر اضافہ کریں۔

مضرات:

رعاف کے مریض کو حسب ذیل باتیں نقصان دیتی ہیں:
چت لیٹنا' لونگ کے پھولوں کا مداومت کے ساتھ سونگھنا' پودینہ نہری کا زیادہ کھانا یا سونگھنا' زور سے چھینکنا' ترش اور گرم اشیاء کا استعمال۔

علاج ڈاکٹری:

نکسیر جاری ہو تو ہدایات مندرجہ علاج طبی پر عمل کریں اور ذرا سی صاف روئی سرد پانی یا ٹنکچر سٹیل میں تر کر کے ناک میں ٹھونس دیں اور ادویہ ذیل میں سے کوئی ایک استعمال کریں ٹنکچر سٹیل 15 بوند کو بیس ملی لیٹر پانی میں حل کر کے پلائیں اسی طرح پندرہ پندرہ منٹ بعد تین چار خوراک دیں 2) سفوف ارگٹ چھ گرام پانی کے ہمراہ کھلائیں 3) ہیزلین بارہ گرام پانی میں حل کر کے پلا دیں اگر چند روز اس کا استعمال جاری رکھیں تو آئندہ نکسیر پھوٹنے کا اندیشہ نہیں رہتا 4) روئی کی موٹی بتی بنا کر

اسے سپرٹ آف ٹرپن ٹائن میں تر کر کے ٹینک ایسڈ' 65 ملی گرام کتھ سفید چھ گرام' نشاستہ چھ گرام' پھٹکری چھ گرام کے سفوف میں آلودہ کر کے ناک میں رکھیں 5) پھٹکری چھ گرام یا سلفیٹ آف زنک چھ گرام بیس گرام پانی میں حل کر کے ناک میں پچکاری کے ذریعہ پہنچائیں گیلک ایسڈ دس گرام یا سفوف ارگٹ دس گرام بطور بلاس استعمال کریں۔ آج کل وٹامن K کا استعمال ہو رہا ہے کے پے لین کی گولیاں ایک ایک گولی دن میں تین مرتبہ دیویں ای سنکاوٹ کا ایک ملی لیٹر کا عضلاتی ٹیکہ کریں۔

اگر کسی نکسیر بند نہ ہو تو ناک کے پچھلے سوراخوں میں پلگ کرنا پڑتا ہے جب بار بار نکسیر پھوٹتی ہو تو کیلشیم لیکٹیٹ چھ گرام دن میں تین بار دینا مفید ہوتا ہے۔ کبھی امراض گردہ وجگر وطحال اعضائے مذکورہ سے خون اوپر کو چڑھ کر ناک سے جاری ہو جاتا ہے اس کے لئے نکسیر روکنے کی تدابیر مذکورہ اختیار کریں پھر اصل کا علاج کریں۔

غذا و پرہیز:

ساگودانہ' آش جو' کھچڑی' کدو' ترئی' ٹینڈا' پالک' شلغم' سنگترہ' ناشپاتی' انار' تربوز' ٹھنڈی غذائیں دیں۔

گوشت' انڈا' لہسن' پیاز' گڑ' تیز مصالحہ' تیل' لکھنے پڑھنے دھوپ میں چلنے اور آگ کے پاس بیٹھنے سے پرہیز کرائیں۔

بو محسوس نہ ہونا

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
بو محسوس نہ ہونا	خشم بطلان الشم	انوزمیا Anosmia

کیفیت و ماہیت:

قوت شامہ (سونگھنے کی قوت) ناقص یا باطل ہو جاتی ہے اور مریض خوشبودار یا بدبودار چیزوں کو سونگھ کر تمیز نہیں کر سکتا۔

اسباب:

اہم اسباب ناک کی بواسیر' سرطان یا دیگر اورام ہیں کبھی مزمن نزلہ وزکام کی وجہ سے سونگھنے والے عضلات کے ریشوں کے قریب بلغم کی کثیر اجماع سے بھی ہو جاتا ہے۔

علامات:

مریض کو کسی طرح کی خوشبو یا بدبو محسوس نہیں ہوتی اگر بواسیر یا ورم یا سرطان ہو تو روشنی میں دیکھنے سے معلوم ہو جاتا ہے مزمن نزلہ میں سر میں گرانی اور آنکھوں کی پپوٹوں میں بھربھراہٹ معلوم ہوتی ہے۔

اصول علاج:

بواسیر' سرطان یا ورم ہوں تو اس کا علاج کریں اگر مزمن نزلہ سے ہو تو پہلے بلغم کے اخراج کی تدابیر اختیار کریں پھر مقویات دماغ واعصاب استعمال کریں۔

دستور العلاج:

اگر مزمن نزلہ اور رطوبت کی زیادتی کی وجہ سے ہو جوشاندہ ابریشم کے ہمراہ صبح وشام استعمال کریں۔

2) رات کو سوتے وقت حب ایارج 7 گرام ہفتہ میں دو بار دیا کریں۔

3) نمک طعام' بورہ ارمنی' مرزنجوش ہرایک 8 گرام پانی میں جوش دے کر پچکاری سے ناک دھلوائیں آٹھ دس روز کے

استعمال سے جب بلغم خارج ہوجائے تو پھر کشتہ فولاد پانچ ملی گرام کشتہ مرجان بیس ملی گرام جوارش جالینوس 7 گرام میں ملا کر عرق بادیان 150 ملی لیٹر کے ساتھ اور اطریفل اسطوخودوس بارہ گرام عرق گاؤزبان 150 ملی لیٹر کے ساتھ شام کو استعمال کریں اگر بواسیر یا سرطان وغیرہ ہو تو اس کا علاج کریں۔

منتخب مجربات و مرکبات:

روغن چشم: حلبہ دو ماشہ شونیز دو ماشہ پیس کر روغن زیتون تین تولہ میں حل کر کے ناک میں ٹپکائیں' نک چھکنی ایک ماشہ کو پیس کر بطور ہلاس استعمال کریں۔

علاج ڈاکٹری:

اگر بواسیر یا سرطان ہو تو عملیہ (آپریشن) کرائیں اگر پرانے نزلے یا رطوبت کے اجتماع سے یہ مرض ہو تو اس کی تدابیر کریں ذیل کا نسخہ ایسی حالت میں بہت مفید ہے بورک ایسڈ بارہ گرام' سیلی سلک ایسڈ آٹھ گرام' گلیسرین چالیس ملی لیٹر سب کو ملا کر ملائیں اور اس میں سے آٹھ گرام لے کر 250 ملی لیٹر پانی میں حل کر کے ناک میں پچکاری کریں۔

غذا و پرہیز: بخر الانف کی مثل۔

ناک میں کچھ اٹک جانا

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
ناک میں کچھ اٹک جانا	احتباس الشئی فی الانف	فارن باڈی اندی نوز Foregin body in the Nose

تعریف و ماہیت:

ناک کے اندر کوئی اجنبی چیز مثلاً مٹر' چنے وغیرہ کے دانے پھنس جاتے ہیں۔

اسباب:

بالعموم بچوں میں رونما ہوتے ہیں گاہے پروانے' مچھر یا جونک وغیرہ قسم کے کیڑے بھی بے خبری میں ناک کے اندر جا کر پھنس جائے اور شدید تکالیف کا باعث ہوتے ہیں۔

علامات:

جس طرف کے نتھنے میں کوئی چیز پھنستی ہے اس میں درد اور تکلیف کا احساس ہوتا ہے اور اس طرف سے اکثر رطوبت بہتی رہتی ہے بعض اوقات کھانے پینے کے وقت کوئی چیز ناک میں چلی جاتی ہے جو اکثر اوقات اچھو یا چھینک آ کر خارج ہو جاتی ہے لیکن شاذ و نادر وہاں اٹک کر متعفن ہوجاتی ہے اور توحش' بدخوابی' ضعف اشتہاء' دقت تنفس' زردی رنگ وغیرہ عوارض کا موجب ہوتی ہے بلکہ کبھی اس سے قروح پیدا ہوجاتے ہیں جن کے ساتھ اکثر تپ بھی ہوجاتا ہے۔

تشخیص:

اسباب کی موجودگی اور وقوع سے اس مرض کی تشخیص ہوسکتی ہے۔

اصول علاج:

منہ اور مخالف جانب کے نتھنے کو بند کر کے جس نتھنے میں اجنبی شے اٹکی ہوتی ہے اس میں سے سانس کو پوری قوت کے ساتھ خارج کریں اس طرح کرنے سے اکثر اوقات اجنبی شے خارج ہوجاتی ہے یا چھینکیں لانے والی دوائیں ناک میں

سڑکیں دوسرے نتھنے اور منہ کو بند کر کے اور زور سے چھینکیں لیں بچوں کی صورت میں کسی موچنے وغیرہ کے ساتھ اجنبی چیز کو پکڑ کر نکالنے کی کوشش کریں اگر ایسا کرنا دشوار ہو تو بچے کو پشت کے بل لٹا کر اوپر سے اس کا منہ بند کر کے پہلے ماؤف نتھنے میں اور پھر مخالف جانب کے نتھنے میں زور سے پھونک ماریں ایسا کرنے سے بھی اجنبی شے خارج ہو جاتی ہے۔

دستور العلاج:

کندش، خردل، فلفل سیاہ، جند بیدستر یا خربق وغیرہ میں سے کسی ایک یا زیادہ کو باریک پیس کر ناک میں پھونکیں۔

علاج ڈاکٹری:

ہدایات مندرجہ علاج طبی پر عمل کریں اگر کوئی پروانہ مچھر یا دوسرا کیڑا وغیرہ ناک میں چلا گیا ہو تو پہلے تھوڑا سا کلوروفارم سنگھا کر اسے ہلاک کریں اور بعدہ چھینک لانے اور خارج کرنے والی مذکورہ بالا تدابیر اختیار کریں۔

ناک کی پھنسیاں اور زخم

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
ناک کی پھنسیاں اور زخم	بثور وقروح الانف	پسچولز اینڈ السرز آف دی نوز **Pustules and Ulcers of the Nose**

تعریف و ماہیت:

ناک کے اندر پھنسیاں اور گاہے زخم ہو جاتے ہیں۔

یادداشت:

بعض اوقات پھنسیوں سے پہلے یا ان کے ساتھ ناک کے اندر خارش سی ہوتی ہے اور جب پھنسیاں پک جاتی ہیں اور ان کے اندر پیپ پڑ جاتی ہے تو زخموں کی شکل اختیار کر لیتی ہیں۔

اقسام:

ناک کا قرحہ تین قسم کا ہوتا ہے:

1- قرحہ یابس (خشک زخم) یہ قسم اکثر پیدا ہوتا ہے 2- قرحہ رطب (تر زخم)

3- قرحہ متعفنہ (بدبو اور گندہ زخم)

اسباب:

تیز اور گرم خلط کا غلبہ، تفرق اتصال، صعود بخارات و انصباب نزلہ وغیرہ قرحہ یابس محرق سوداوی خلط کے غلبہ سے ہوا کرتا ہے اور قرحہ رطب غلبہ خون اور نزلہ حار سے پیدا ہوا کرتا ہے۔

علامات و تشخیص:

ناک کے اندر خارش ہوتی ہے پھنسیوں کی صورت میں پھنسیاں اور زخموں کی صورت میں زخم پائے جاتے ہیں کم وبیش کھجاوٹ ٹیسیں اور سرخی بھی موجود ہوتی ہے قرحہ یابس میں زخموں کے اوپر سخت کھرنڈ پائے جاتے ہیں جو وقتاً فوقتاً ناک سے خارج ہوتے ہیں قرحہ متعفنہ میں ناک سے بدبو آتی ہے اور اکثر ناک سے پیپ آمیز بدبودار رطوبت خارج ہوتی ہے۔

اصول علاج:

ناک کی خارش میں صندل کافور، گلاب وغیرہ کا سونگھنا اورسرکہ وغیرہ ناک کے اندر لگانا مفید ہے ثبور اور قرحہ میں حسب ضرورت خلط غالب کا تنقیہ کریں رسوت، مردہ سنگ، سفید کاشغری گل ارمنی ہم وزن خرفہ سبز کے پانی میں پیس کر ناک پر لیپ کریں۔

دستور العلاج:

ناک کی خارش میں صبر زرد 3 گرام کو پانی میں پیس کر اس فتیلہ تر کر کے ناک میں رکھوائیں ثبور و قروح میں اطریفل اسطوخودوس بارہ گرام حب بنفشہ یا حب ایارج 7 گرام سے 9 گرام تک رات کو سوتے وقت عرق گاؤزبان 150 ملی لیٹر کے ہمراہ کھلادیا کریں اور روغن گل، روغن کدو، روغن نیلوفر یا روغن بادام شیریں میں قدرے آب کشنیز اور گلاب ملا کر ناک میں ٹپکائیں۔

علاج ڈاکٹری:

ہدایات مندرجہ علاج طبی پر عمل کریں اور خارش میں مسکنات مثلاً بورک ایسڈ لوشن سے ناک کو دھوئیں زخموں میں مستول کا سعوط کریں اگر اس سے آرام نہ ہو تو عام زخموں کے مطابق علاج کریں۔

غذا و پرہیز: بواسیر الانف کے مطابق ہے۔

نزلہ و زکام

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
زکام	زکام	کورائزا Coryza
نزلہ، ریزش	نزلہ	کٹار Catarrh

یادداشت:

عرف عام میں نزلہ کو ریزش اور زکام کو ٹھنڈا لگنا، انگریزی کولڈ یا کولڈانِدی ہیڈ Cold in the Head بھی کہتے ہیں۔

نزلہ کے لغوی معنی میں اترنا، لیکن طبی اصطلاح میں دماغی فضلات کے حلق یا سینہ کی طرف اترنے کو کہتے ہیں۔

''نزلہ بر عضو ضعیف می گردد''

کیفیت و ماہیت:

ناک یا حلق میں تیز سوزشی مادہ گرتا ہے جب یہ مادہ ناک میں گرتا ہے تو زکام اور جب حلق میں گرتا ہے تو نزلہ کہا جاتا ہے۔ قدیم نظریہ کے مطابق اس مرض میں دماغ کے اگلے دونوں بطون سے مواد کھینچ کر نتھنوں یا حلق کی طرف گرتا ہے۔

کورائز دراصل یونانی لفظ ہے جس کے لغوی معنی ہیں ناک بہنا، یہ زکام کا صحیح مترادف ہے۔

کٹار بھی، ایک یونانی لفظ ہے جس کے لغوی معنی ہیں بہنا، لیکن ڈاکٹری اصطلاح میں کٹار کسی مخاطی یا لعابدار جھلی کی سوزش یا ورم کو کہتے ہیں کیونکہ مخاطی یا لعاب دار جھلی کی سوزش یا ورم سے ایک قسم کی رطوبت تراوش پاکر بہتی رہتی ہے پس مطلق کٹار سے مراد جسم کے کسی جگہ کی مخاطی یا لعاب دار جھلی کی سوزش یا ورم ہے نیزل کٹار سے مراد ناک کی مخاطی جھلی کی سوزش یا ورم ہے لیکن عام طور پر محض کٹار سے مراد بھی نیزل کٹار سے ہی لی جاتی ہے اور ان تمام الفاظ کو ہم معنی و مترادف سمجھتا

جاتا ہے۔ لیکن اطبا جدید کے نزدیک اس مرض میں بعض خاص قسم کی جراثیم (مائیکروکوکس کٹاریلس یعنی کرویات دقیقہ نزلادی' سٹیفلوکوکس یعنی کرویات عنقودیہ صدیدیہ' سٹرپٹوکوکس یعنی کرویات عقدیہ صدیدیہ انفلوئینزا ابلیسی لس یعنی عصی نزلہ وبائیہ اور نمونیا کے گول اور لمبے جراثیم) جب تک ناک یا حلق کی غشاء مخاطی میں سوزش اور ورم پیدا کردیتے ہیں تو زکام یا نزلہ ہوجاتا ہے بعض اوقات زکام سے نزلہ اور نزلہ سے زکام بھی ہوجاتا ہے۔

اقسام:

اطباء قدیم کے نزدیک اسباب کے لحاظ سے دو اقسام ہیں: 1) حار 2) بارد اور مادہ کے لحاظ سے چار قسمیں ہیں:
1) دموی 2) صفراوی یہ دو اقسام حار ہیں 3) بلغمی 4) سوداوی یہ دونوں قسمیں بارد ہیں۔ اطباء جدید کے نزدیک شدت و خفت کے لحاظ سے دو قسمیں ہیں: 1) حاد (ایکیوٹ) 2) مزمن (کرانک)

اسباب:

طب قدیم کے لحاظ سے اس مرض کا سبب خون صفراء' اور بلغم یا سودا کا غیر طبعی غلبہ ہوا کرتا ہے اور طب جدید کے مطابق مختلف قسم کے جراثیم ہیں اکثر یہ مرض دماغ کے سوء مزاج گرم یا سرد سادہ یا مادی سے پیدا ہوجاتا ہے بعض اوقات اخلاط اربعہ کے غلیظ بخارات دماغ میں بند ہوکر بھی اس مرض کو پیدا کردیتے ہیں جو خارجی سردی کے لگ جانے یا گرم ہوجانے سے دماغ میں بند ہوجاتے ہیں حلق یا ناک کی مخاطی جھلی' ہوائی نالیوں کی خراش' پانی سے بھیگنا' خراب صحت' تکان' بند کمروں کی خراب اور گرد آلود ہوا میں سانس لیتے رہنا' ضعف دماغ و اعصاب اور ورم لوزتین وغیرہ اس مرض کے اسباب مؤیدہ ہیں بعض خاندانوں میں اس مرض کی موروثی استعداد ہوتی ہے اور بعض اوقات یہ متعدی طور پر ایک آدمی سے دوسرے آدمی کو لگ جاتا ہے خصوصاً جب تندرست آدمی زکام والے کے منہ اور ناک کے بہت قریب اپنا منہ لے جاکر بات کرے چنانچہ اندازہ لگایا گیا ہے کہ ایک زکام والے آدمی کی چھینک چودہ فٹ تک اس مرض کا تعدیہ کرسکتی ہے اور معمولی گفتگو میں اس کے سانس سے چار فٹ تک زکام کی چھوت پہنچ سکتی ہے۔

علامات:

سردی لگ جانے کے بعد فوراً جسم میں سستی اور کاہلی سے پیدا ہوجاتی ہے اعضاء ٹوٹنے لگتے ہیں اور کام کرنے کو جی نہیں چاہتا ناک میں خراش کا سا احساس پیدا ہوتا ہے ہاتھ پاؤں کنپٹیوں اور پیشانی میں خفیف سا بوجھل قسم کا درد ہونے لگتا ہے چھینکیں آنے لگتی ہیں اگر چھینکیں کثرت سے آئیں تو مرض جلد رفع ہوجاتا ہے پھر کچھ عرصہ کے بعد ناک سے پانی کی مانند پتلی خراش اور سوزش ناک رطوبت بہنے لگتی ہے جس کی خراش سے اور اس کو بار بار صاف کرنے سے نتھنوں کے کنارے سرخ اور درد ناک ہوجاتے ہیں یہ رطوبت جو چوبیس گھنٹوں کے بعد گاڑھی' زردی مائل رینٹھ کی مانند ہوجاتی ہے جس سے ناک بند ہوجاتی ہے اور ناک کے ذریعے سانس لینے میں رکاوٹ محسوس ہوتی ہے سوزش کے آنسوؤں کی نالی کی طرف بڑھ جانے سے آنکھیں بھی سرخ ہوجاتی ہیں اور ان سے کم وبیش آنسو بہنے لگتے ہیں سونگھنے کی قوت کمزور ہوجاتی ہے اور آواز بھاری ہوجاتی ہے نگلنے میں درد محسوس ہوتا ہے خصوصاً جب لوزتین بھی متورم ہوجائیں بعض اوقات بار بار کھانسی اٹھتی ہے خاص کر جب ورم حلق سے بڑھ کر ہوائی نالیوں تک پہنچ جاتا ہے عام علامات شدت مرض میں ترقی کرجاتی ہیں خفیف سی حرارت ہوجاتی ہے جو بالعموم سو سے لے کر ایک سو دو درجے تک ہوتی ہے نبض تیز چلتی ہے جلد خشک اور زبان میلی ہوتی ہے بھوک بڑھ جاتی ہے پیاس زیادہ لگتی ہے بالعموم قبض بھی ہوتا ہے اور پیشاب سرخ رنگ کا کم مقدار میں آتا ہے عام حالات میں جب کہ مرض میں کوئی پیچیدگی پیدا نہ ہوئی ہو تیسرے یا چوتھے دن شدت مرض رفع ہوجاتی ہے اور مریض ایک ہی ہفتے کے اندر اندر بالکل

تندرست ہوجاتا ہے جب مادہ مرض پورے طور پر دفع نہیں ہوتا تو بار بار نزلہ اور زکام کا حملہ ہوتا رہتا ہے اور مرض مزمن شکل اختیار کرلیتا ہے اس صورت میں ناک کی اندرونی جھلی متورم ہوکر دبیز ہوجاتی ہے اور اس کی ناک اکثر بہتی رہتی ہے اور عموماً دماغ بھی ضعیف ہوجاتا ہے۔

فروق الامراض:

صرف خسرہ اور چیچک کے ابتدائی زکام یا نزلہ وبائیہ (انفلوئنزا) سے اس کی تشخیص کرنی پڑتی ہے چنانچہ خسرہ اور چیچک کے ابتدا میں لرزے کے ساتھ بخار ہوتا ہے مگر نزلہ و زکام میں ایسا نہیں ہوتا علاوہ ازیں خسرہ عموماً چھوٹے بچوں کے نکلتی ہے نزلہ وبائیہ میں عموماً ابتداء ہی میں تیز بخار ہوجاتا ہے مگر نزلہ و زکام میں اکثر بخار نہیں ہوتا اگر ہوتا ہے تو کم اور تین روز کے بعد نزلہ وبائیہ میں عموماً گلے میں شدید درد بھی ہوتا ہے۔

تشخیص:

نزلہ حار (گرم) و نزلہ بارد (سرد) اور نزلہ مزمن میں تشخیص ضروری ہے چنانچہ نزلہ سرد میں غلیظ اور سفید رطوبت خارج ہوتی ہے سوزش اور خراش کم ہوتی ہے یا ناک بند ہوگی اور تمام چہرے میں درد ہوتا ہے نزلہ گرم میں رطوبت رقیق اور نمکین نکلتی ہے چہرہ آنکھیں اور نتھنے سرخ، حلق میں خراش اور ناک میں سوزش ہوتی ہے اور پیاس بار بار لگتی ہے نزلہ مزمن میں عرصہ تک زکام بہتا ہے دماغ اور آواز کچھ غن غنی ہوتی ہے ناک سے اکثر رطوبت بہتی ہے ناک کی غشاء لعابی دبیز ہوجاتی ہے کبھی ناک کی ہڈیاں بھی متاثر ہوجاتی ہیں اکثر نرم تالو دبیز ہوجاتا ہے جس کی وجہ سے مریض سوتے ہوئے خراٹے لیتا ہے۔

اصول علاج:

ابتداء میں زکام و نزلہ کو بند نہیں کرنا چاہئے کیونکہ اس صورت میں مختلف امراض و عوارض پیدا ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے بلکہ حتی الامکان رطوبت کے اخراج میں اعانت کرکے دماغ کا تنقیہ ہونے دینا چاہئے نیز بخارات کے روکنے اور دماغ و معدہ کی تقویت کی تدبیر کرنی چاہئے اور مریض کو ہدایت کرنی چاہئے کہ اسے غذا اور پانی کم استعمال کرنا چاہئے نیز سرد ہوا اور سرد پانی سے محفوظ رہے سر میں تیل نہ لگائے دن میں نہ سوئے اور دودھ، گھی اور ترشی کم استعمال کرے ابتدا میں گوشت کھائے اور حمام سے پرہیز کرے مگر آخر میں ان کے استعمال میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ ناک میں تیز گرم پانی ڈالنے سے فائدہ ہوتا ہے نزلہ و زکام میں اگر رطوبات رقیق خارج ہوں تو ان کی تغلیظ کرنی چاہئے اگر غلیظ خارج ہوں تو ان کو پتلا کرکے خارج کرنا چاہئے جس شخص کو اکثر نزلہ و زکام عارض ہوتا ہے اس کا دماغ ضعیف ہوجاتا ہے اس لئے تقویت دماغ کا خاص طور پر خیال رکھنا چاہئے نیز اگر قبض ہو تو اسے دور کرنا چاہئے۔

دستور العلاج زکام و نزلہ حار:

میں بہدانہ 3 گرام، عناب 5 دانہ سپستان 9 دانے پانی میں خفیف جوش دے کر چھان لیں اور شربت بنفشہ پچاس ملی لیٹر ملا کر پلائیں۔

نکات درد سر میں: شیرہ تخم کاہو مقشر 3 گرام، شیرہ مغز کدو تین گرام اضافہ کریں۔

2- اگر ضعف دماغ ہو تو شیرہ بادام مغز 5 دانے اضافہ کریں اور خمیرہ گاؤزبان عنبری جواہر والا 5 گرام کھلائیں

3- اگر گرم نزلہ سینہ پر گرتا ہو اور کھانسی ہو تو گوند کتیرا، رب السوس ہر ایک ایک گرام پیس کر خمیرہ گاؤزبان بارہ گرام میں ملا کر اور ورق نقرہ لگا کر جوشاندہ کے ساتھ دیں۔

4- اگر حلق سے خون آتا ہو تو گیرو ایک گرام' سنگ جراحت ایک ماشہ پیس کر خمیرہ خشخاش بارہ گرام میں ملا کر مذکورہ بالا نسخہ کے ساتھ دیں۔ اگر نزلہ بہت زیادہ حار اضافہ کر گیا ہو تو شیرہ تخم کدو 2 گرام ملا کر پئیں۔

اگر زکام و نزلہ بارد:

غلیظ (سردی کی وجہ سے) ہو تو گاؤ زبان 5 گرام' گل گاؤ زبان تین گرام' عناب 5 دانہ' بنات سفید پچیس گرام جوش دے کر چھان کر پی لیں۔

نکات:

اگر بلغمی کھانسی ہو تو اصل السوس مقشر 5 گرام اور اگر خشک کھانسی ہو تو سپستان 9 دانے بڑھائیں اگر بلغم زیادہ ہو تو کویہ ابریشم 3 گرام' زوفا خشک 3 گرام اضافہ کریں اور نبات کی جگہ شہد پچیس ملی لیٹر استعمال کریں 2) اگر نزلہ بارد بند ہو تو اسطخو دوس 5 گرام اضافہ کریں 4) اگر بلغم کے چمٹنے کی وجہ سے ہچکی لاحق ہو تو جدوار ایک گرام پیس کر خمیرہ گاؤزبان بارہ گرام میں ملا کر اور ورق نقرہ سے ملفوف کر کے جوشاندہ مذکور کے ہمراہ دیں 5) اگر دردسر ہو تو پیشانی اور کنپٹیوں پر قرص مثلث پیس کر لیپ کریں۔

نزلہ ہو یا بلغم شور:

جوشاندہ گل بنفشہ پلائیں۔

اگر ضعف دماغ سے نزلہ ہو:

تو حریرہ تقویت دماغ استعمال کرائیں۔

نزلہ مزمن میں:

معدہ و دماغ کی اصلاح کریں' اور جب جدوار دو عدد یا برشعشا بیس ملی گرام' خمیرہ گاؤزبان عنبری 5 گرام خمیرہ گاؤزبان سادہ بارہ گرام ملا کر جوشاندہ نزلہ بارد کے ہمراہ کھلائیں' اور سوتے وقت حب ایارج 5 گرام یا اطریفل کشنیزی نو گرام دودھ یا عرق گاؤزبان 125 ملی لیٹر کے ساتھ کھلائیں اور ناک میں روغن لگائیں نیز گرم نمکین پانی سے حلق اور ناک صاف کریں اگر دماغ زیادہ ضعیف ہو تو کشتہ مرجان دو ملی گرام یا خمیرہ گاؤزبان عنبری جواہر مہرہ چار ملی گرام خمیرہ گاؤزبان بارہ گرام میں ملا کر دیں اور اگر معدہ اور آنتیں کمزور ہوں تو کشتہ فولاد دو ملی گرام اور کشتہ خبث الحدید سرخ جوارش جالینوس 7 گرام ملا کر دیں۔

دستور جدید:

1- نزلہ حار اور کھانسی کے لئے صبح تریاق نزلہ 7 گرام یا رات کو سوتے وقت عرق گاؤزبان 150 ملی لیٹر شربت خشخاش یا شربت فریادرس پچیس ملی لیٹر کے ساتھ استعمال کریں۔

2) نزلہ زکام اور سوداوی امراض کے لئے برشعشا آٹھ ملی گرام سے 2 گرام تک عرق گاؤزبان 150 ملی لیٹر کے ہمراہ رات کو سوتے وقت دیں۔

3) کھانسی' زکام' نزلہ اور دردسر کے لئے شربت بنفشہ پچیس ملی لیٹر عرق گاؤزبان عرق مکوہر ایک نوے ملی لیٹر کے ہمراہ دیں۔

4) کھانسی زکام اور نزلہ حار کے لئے شربت فریادرس یا شربت خشخاش پچیس ملی لیٹر عرق گاؤزبان 150 ملی لیٹر ملا کر استعمال کرائیں۔

5) کھانسی زکام اور نزلہ حار کی تغلیظ کے لئے لعوق معتدل بارہ گرام عرق گاؤزبان 150 ملی لیٹر کے ساتھ استعمال

کرائیں۔

منتخب مجربات ومرکبات:

لعوق نزلی جدید: نزلہ اور نزلی کھانسی کے لئے بہت مفید ہے اصل السوس، تخم خطمی، بہدانہ ہرایک پچاس گرام سب کو کوٹ چھان کر رات کو ڈیڑھ لیٹر گرم پانی میں بھگوئیں اور صبح کو جوش دیں جب نصف پانی رہ جائے تو اسے چھان کے بارہ گرام قند سفید ملاک قوام کریں اور آخر میں مغز بہدانہ، صمغ عربی، کتیر ہرایک پچیس گرام، خشخاش سفید وسیاہ ہرایک چھتیس گرام پیس کر شامل کریں، 5 گرام ہمراہ عرق گاؤزبان 150 ملی لیٹر استعمال کریں۔

معجون نزلہ وزکام:

گاؤزبان 7 گرام، اصل السوس مقشر، گل گاؤ زبان، زوفا خشک، حلبہ، باقلا ہرایک 14 گرام، اسطوخودوس، بادیان، تخم خیارین، پودینہ خشک ہرایک چار گرام، گل بنفشہ 9 گرام پرسیاؤ شاں 9 گرام، انجیر زرد 22 گرام، تخم خطمی 22 گرام، تخم کتان 4 گرام، عناب 40 دانہ، سپستان 70 دانہ، پوست خشخاش بارہ گرام نصف لیٹر پانی میں جوش دیں جب پانی نصف رہ جائے تو نبات سفید نصف کلوگرام کا قوام کرلیں اور آخر قوام میں مغز بادام 6 گرام، شیرہ تخم خشخاش 6 گرام اضافہ کریں نیز رب السوس، شکر تیغال، صمغ عربی، کندر، مغز بہدانہ ہرایک دوگرام مرکی ایک گرام پیس کر ملادیں 3 سے گرام تک ہمراہ عرق گاؤزبان کھلائیں جن کو بار بار زکام نزلہ ہوتا ہو ان کے لئے مفید ہے۔

حب خاص:

جوہر سم الفار بارہ گرام، سلاجیت 6 گرام، کشتہ فولاد 6 گرام، عنبر اشہب دوگرام عرق گاؤزبان میں حل کر کے بقدر مرچ گولیاں بنادیں ایک گولی صبح ایک شام کھائیں زکام ونزلہ مزمن کے واسطے بہت مفید ہے۔

تریاق نزلہ دائمی:

تخم دھتورہ سفید بارہ گرام کو پوست خشخاش ساٹھ گرام کے پانی میں جوش دیں جب تمام پانی جذب ہوجائے تو مغز پنبہ بادام، زیرہ سفید، کشنیز مقشر ہرایک بارہ گرام باریک کر کے ترچلہ کے پانی سے کھرل کریں اور حب بقدر بخود بنائیں۔ نسیان، رعشہ، فالج، مالیخولیا، نزلہ، زکام، درد معدہ وجگر کے اور استرخاء کو نافع ہے۔

عطوس نزلہ وزکام:

گل اسطخودوس، الائچی سفید، برگ نیب برگ تمباکو، برگ کشنیز خشک، تخم سرس ہرایک 2 گرام، کوٹ پیس کر رکھ لیں تھوڑی سی دوا چٹکی میں لے کر بطور ہلاس استعمال کریں نزلہ وزکام کے لئے مفید ہے نزلہ محتبسہ کو رقیق کر کے خارج کرتی ہے اور آئندہ پیدائش کو روکتی ہے۔

اکسیر نزلہ:

شورہ قلمی 9 گرام، کافور 6 گرام، افیون دوگرام، بیش مدبر ایک ماشہ سب کو باریک پیس کر مونگ کے برابر گولیاں بنائیں ایک گولی صبح یا رات کو کھالیں اس کے استعمال سے نزلہ دور ہوجاتا ہے۔

حب نزلہ:

بزرالبنج، افیون، صمغ عربی، کتیرا، تخم کاہو، بیخ لفاح، رب السوس، نشاستہ، زعفران ہم وزن پیس کر گولیاں بقدر نخود بنائیں ایک گولی صبح وشام کھلائیں نزلہ دائمی اور زکام کے واسطے مفید ومجرب ہیں۔

علاج ڈاکٹری:

مریض کو آرام سے بستر پر لٹائے رکھیں ابتدائے زکام میں گرم پانی کے بخارات ناک میں پہنچائیں ٹنکچر بینزائن کے انجرات پہنچانا بھی نافع ہیں۔ رائی کو پانی میں جوش دے کر پاشویہ کریں بعدہ قہوہ یا چائے یا گیہوں کی بھوسی پانی میں جوش دے کر گرم گرم پلائیں گرم لباس پہنا کر آرام سے بستر پر لٹائیں اگر ممکن ہو تو چوبیس گھنٹہ تک غذا اور پانی کچھ نہ دیں یوکلپٹس آئل پانچ پانچ بوند مصری کی ڈلی پر ڈال کر دن میں تین مرتبہ کھلائیں' سملنگ سالٹ ایمونیا کارب ایک دوبارہ سنگھائیں ان تدابیر سے اکثر صحت ہو جاتی ہے ابتدائے زکام میں معرقات بھی مفید ہے۔ چنانچہ ذیل کا نسخہ اس غرض کے لئے مفید ہے۔

نسخہ: ایمونیا کارب 325 ملی گرام' ٹنکچر کیفر کمپونڈ 20 قطرے' اسپرٹ کلوروفارم 20 قطرے' ایکوا فیلیتی پپ بیس ملی لیٹر' یہ ایک خوراک ہے ایسی دن میں تین دفعہ دیں اگر سر درد کی شکایت ہو تو اے'پی' سی پاؤڈر تین سے چھ گرام کی ایک پڑیہ دن میں تین بار دیں اگر ناک سے پتلا پانی بہہ رہا ہو اور چھینکیں بکثرت آ رہی ہوں تو اسپرین 325 ملی گرام' ڈوورس پاؤڈر 325 ملی گرام ملا کر گرم دودھ یا چائے کے ساتھ دن میں دو یا تین پڑیہ دیں۔ دار چینی کو پانی میں جوش دے کر پلانا بھی بہت نافع ہے خاص طور پر نزلہ وبائیہ (انفلوئنزا) میں مندرجہ ذیل دوا ناک میں ڈالنے سے فائدہ مند ثابت ہوتی ہے کافور 65 ملی گرام' ایفی ڈرین ہائیڈروکلورائڈ 65 ملی گرام مینتھول 130 ملی گرام' یوکلپٹس آئل ایک بوند' لیکویڈ پیرافین دو ملی لیٹر' سب کو ملا کر رکھ لیں دو قطرے دن میں دو تین مرتبہ ناک میں ٹپکائیں۔

ذیل کا نسخہ ابتدائے نزلہ و زکام میں مفید ہوتا ہے نسخہ: ٹنکچر بیلاڈونا 5 قطرے' لائیکو مارفیا 5 قطرے' لائکوار ایمونیا ایسی ٹیٹ 20 منم' اسپرٹ کلوروفارم 20 منم' ایکوا آ کھو بیس ملی لیٹر سب ملا کر ایک خوراک ہے ایسی دو تین خوراک روزانہ دیں۔ ذیل کا نسخہ ابتدائے نزلہ و زکام میں بہت مفید ہے نسخہ: سیرپ آرنشیائی دس ملی لیٹر' ایکوا مینتھی پپ ساٹھ ملی لیٹر ملائیں اس میں سے چار چار ملی لیٹر چار چار گھنٹہ کے بعد دیں اور جب تک کانوں جھن جھناہٹ پیدا نہ ہو برابر دیتے رہیں۔ ذیل کے نسخہ کے سونگھنے سے نزلہ و زکام میں فائدہ ہوتا ہے کاربولک ایسڈ چار گرام' اسٹرانگ سولیوشن آف ایمونیا ایک ڈرام' ریکٹی فائیڈ اسپرٹ آٹھ ملی لیٹر' پانی آٹھ ملی لیٹر سب کو ملا کر ایک سوراخ دار ڈبیہ میں صاف روئی رکھ کر اس پر ڈالیں اور اس کو بار بار سونگھتے رہیں جن لوگوں کو بار بار زکام ہو جاتا ہو ان کو اینٹی کٹارل ویکسین کے چند ٹیکے لگا دینا اکثر اس کے حملوں کو روک دیتا ہے خاص طور پر اگر وہ ویکسین مریض کے اپنے ہی ناک کی رطوبت سے ہی تیار کی گئی ہو۔

غذا و پرہیز:

تین چار روز مونگ کی دال' یا پالک کے ساگ یا بکری کے گوشت کے شوربے کے ساتھ چپاتی کھائیں مگر گھی کم ہو دودھ' دہی' گھی' مکھن' آلو' اروی' بھنڈی' بینگن' ٹماٹر' ماش کی دال' اور تمام ترش' غلیظ اور ثقیل غذاؤں سے نیز برف زیادہ سرد پانی دماغی محنت اور غسل سے بھی احتراز کریں۔

امراض حنجرہ

ڈاکٹری نام	طبی نام	اُردو نام
Diseases of the Larynx ڈیزیز آف دی لیرنکس	امراض حنجرہ	زخرے کی بیماریاں

ورم حنجرہ

Inflammatio of the Larynx انفلامیشن آف دی لیرنکس	ورم حنجرہ	زخرے کی سوجن
Laryngitis لیرنجائٹس	التہاب حنجرہ	زخرے کی سوزش

حنجرے کی ساختوں میں احتقان دموی ہوکر اس کے اندر سوجن یا سوزش پیدا ہوجاتی ہے اس کی دو قسمیں ہیں 1)ورم حنجرہ شدید یا حاد 2) ورم حنجرہ مزمن ان میں ہرایک کا بیان ذیل میں علیحدہ علیحدہ درج ہے۔

یادداشت:
طب قدیم کی کتابوں میں ورم حنجرہ کے نام سے کوئی خاص اور علیحدہ مرض نہیں پایا جاتا اس کو بحتہ الصوت کے ماتحت ہی بطور سبب بیان کردیا گیا ہے فی الحقیقت بحتہ الصوت بذات خود مستقل مرض نہیں ہے بلکہ ورم حنجرہ یا دیگر مرضی حالات کی ایک علامت ہے۔

ورم حنجرہ شدید یا حاد

ڈاکٹری نام	طبی نام	اُردو نام
Acute Laryngitis ایکیوٹ لیرنجائٹس	ورم حنجرہ شدید	زخرہ کی شدید سوجن
ایکیوٹ انفلامیشن آف دی لیرنکس Acute Inflammation of the Larynx	التہاب حنجرہ حاد	زخرہ کی شدید سوزش

اقسام:
اس کی پھر تین قسمیں ہیں 1) ورم حنجرہ نزلاوی حاد (ایکیوٹ کیٹا رل لیرنجائٹس) یہ قسم اکثر پائی جاتی ہے 2)ورم حنجرہ تہیجی حاد (ایکیوٹ ایڈیما آف دی لیرنکس) اس کی پھر دو قسمیں ہیں 1) غیر التہابی یا غیر سوزشی 2) التہابی یا سوزشی 3)ورم حنجرہ غشائی یا تشنجی (سپز موڈک لیرنجائٹس) اس کو ذبحہ یا خناق کاذب بھی کہتے ہیں اس کا تفصیلی بیان خناق کے ساتھ امراض متعدیہ میں درج ہے۔

اسباب:
دفعتاً سردی یا گرمی لگ جانا' خراش کنندہ بخارات یا گردوغبار کا گلے میں پہنچنا' حد سے زیادہ چلانا اور دیر تک اونچی آواز کے ساتھ گاتے یا بولتے رہنا' مے خوری یا تمباکونوشی کی کثرت' ترش اور مصالحہ دار چیزوں کا بکثرت کھانا' تیز گرم چیزوں کا کھانا یا پینا' بعض بالخصوص آتشک ثانوی' خسرہ' چیچک' نزلہ' زکام اور سرخبادہ وغیرہ۔

علامات:
گلے میں خشکی اوار خراش سی محسوس ہوتی ہے جیسے مریض دفع کرنے کی مسلسل خواہش رکھتا ہے چنانچہ بار بار کھانسی اٹھتی

ہے جس کے کچھ عرصے کے بعد غلیظ لیسدار بلغم بھی تھوڑا تھوڑا خارج ہونے لگتا ہے گلے میں کوئی چیز اٹکی ہوئی محسوس ہوتی ہے آواز بھرا جاتی ہے نگلتے اور بولتے وقت گلے میں درد محسوس ہوتا ہے سانس لینے میں کسی قدر دقت ہوتی ہے گا ہے سردی لگ کر خفیف سا بخار بھی ہو جاتا ہے حنجرہ میں سے دیکھنے پر آواز کی ڈوریوں میں سرخی اور اجتماع خون پایا جاتا ہے گا ہے بلغم وغیرہ مواد بھی دکھائی دیتے ہیں۔

انجام:

اکثر چار پانچ روز میں خود بخود ٹھیک ہو جاتا ہے لیکن تجی اور غشائی اقسام میں بعض اوقات دم بند ہو کر موت بھی واقع ہو سکتی ہے بالخصوص چھوٹے بچوں میں جن کے حنجرے کا سوراخ پہلے ہی تنگ ہوتا ہے۔

اصول علاج:

مریض کو کسی گرم کمرے میں آرام سے لٹائے رکھیں اور زیادہ بولنے سے منع کریں کمرے کے اندر گرم کھولتے پانی کو کسی برتن میں ڈال کر انگیٹھی پر رکھا رہنے دیں مریض کے گلے پر گرم گرم تکور کریں اگر تکور کے لئے گل کیسو اور کوکنار کے جوشاندے میں کپڑا تر کر کے گلے پر رکھتے رہیں تو درد کے لئے زیادہ بہتر ہے قبض ہو تو بذریعہ حقنہ وغیرہ رفع کریں۔

دستور العلاج:

ابتداء میں بہدانہ 3 گرام' عناب 5 دانہ' سپستان 9 دانہ کو پانی میں جوش دے کر مل چھان کر شربت توت سیاہ پچیس ملی لیٹر اس میں حل کر کے پلائیں قبض کی صورت میں بجائے شربت توت کے خمیرہ بنفشہ پچاس گرام دیں تین روز بعد بہدانہ کی جگہ گاؤزبان 5 گرام' تخم خطمی 5 گرام ڈالیں اس کے ساتھ ہی برگ توت مغز فلوس خیار شنبر اور عدس مسلم ہر ایک پچیس گرام کے جوشاندے سے غرغرے کرائیں اور گلے پر بنفشہ پر سیاؤشاں اکلیل الملک' گل بابونہ ہر ایک بارہ گرام جوش دے کر اس کا ثقل باندھیں یا ان دواؤں کو برگ مکو سبز کے پانی میں پیس کر نیم گرم ضماد کریں یا کسی مناسب قیروطی کے ساتھ مالش کریں اگر تنگی تنفس ہو تو نمک اور گرم پانی سے قے کرائیں۔

دستور جدید:

لعوق حب القطن یا لعوق سپستان ایک تولہ تھوڑا تھوڑا کر کے مریض کو دن میں تین چار مرتبہ چٹائیں گلے پر روغن گل یا روغن بنفشہ یا قیروطی مندرجہ منتخب مجربات کی مالش کرائیں یا رات کو بنفشہ ایک تولہ جوش دے کر اس میں مصری ملا کر پلائیں اور ثقل گلے پر باندھیں۔

منتخب مجربات و مرکبات:

قیروطی: جو ورم حاد میں نافع ہے نشاستہ کتیرا ہر ایک تین گرام' گل خطمی 5 گرام سب کو باریک پیس کر رکھ لیں اور قند سفید 6 گرام' چربی گردہ بز 3 گرام کو روغن بنفشہ چھتیس ملی لیٹر میں پگھلا کر ملا لیں حنجرے اور سینے کی بالائی حصے پر مالش کریں۔

حب خاص:

جو ورم حنجرہ میں نافع ہے صمغ عربی نشاستہ وغیرہ کی چھوٹی گولیاں بنالیں اور بوقت ضرورت ایک ایک گولی منہ میں رکھ کر لعاب چوستے رہیں۔

غرغرہ:

جو ورم حنجرہ حار میں نافع ہے صفتہ: گلنار 4 گرام' کوکنار دو عدد' کزمازج' عدس مسلم' کشنیز خشک ہر ایک 7 گرام سب کو

750 ملی لیٹر پانی میں جوش دیں جب ایک تہائی رہ جائے صاف کر کے غرغرے کرائیں۔

علاج ڈاکٹری:

ہدایات مندرجہ بالا علاج طبی پر عمل کریں قبض ہو تو رات کو دو عدد بلیوپل کھلا کر صبح دس گرام سے بیس گرام میگ سلف نیم گرم پانی میں حل کر کے پلائیں گلے پر اینٹی فلوجیسٹن کا ضماد لگائیں آریومائی سین ٹرا کیز یا پنسلین لوزنجز منہ میں رکھیں ابلتے ہوئے چھ سو ملی لیٹر پانی میں چار ملی لیٹر ٹنکچر آف بینزوئن ملا کر اس کے بخارات دن میں تین چار مرتبہ مریض کے حلق میں پہنچائیں اور مینڈلز پینٹ پھریری کے ساتھ گلے میں لگائیں شدت مرض میں جب غلیظ بلغم، حنجرے میں جمع ہو کر سانس میں تنگی پیدا کردے تو اپومارفین کی جلدی پچکاری کریں یا سولہ ملی لیٹر وائنم اپیکاک یا 130 ملی لیٹر ٹارٹار ایمیٹک 125 ملی گرام گرم پانی میں ملا کر پلائیں اور قے کرائیں۔

ورم حنجرہ مزمن

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
نرخرہ کی پرانی سوجن	ورم حنجرہ مزمن	کرانک لیرنجائٹیس Chronic Larynititis

تعریف و ماہیت:

حنجرے کی غشاء مخاطی میں سوزش ہوتی ہے جس سے وہ سرخ موٹی اور متورم ہو جاتی ہے گاہے اس پر چھوٹی چھوٹی پھنسیاں یا زخم بھی ہو جاتے ہیں۔

اقسام:

مرضی تغیرات کے لحاظ سے تین قسمیں ہیں 1) مزمن نزلاوی ورم حنجرہ 2) مزمن ورم حنجرہ جس کے ساتھ حنجرہ بڑا ہو جاتا ہے 3) مزمن ورم حنجرہ جس کے ساتھ حنجرہ چھوٹا ہوتا ہے۔

اسباب:

ورم حنجرہ مزمن کے اسباب بھی قریب قریب وہی ہیں جو ورم حنجرہ حاد کے ہیں ورم حنجرہ حاد کے بار بار حملہ ہونے کی صورت میں اکثر یہ مرض ہو جاتا ہے کبھی براہ راست بھی یہ مرض پیدا ہوتا ہے اس کا سبب حد سے زیادہ بولنا، تمباکو یا شراب نوشی کی کثرت، ناک کا مزمن ورم، گرد و غبار اور ہمیشہ منہ سے سانس لینا وغیرہ ہوا کرتا ہے۔ گاہے ناک کا ناسور اور حلق کی سوزش بھی اس کے ہونے کو پیدا کر دیا کرتی ہے آتشکی، سلی اور گنٹھیاوی مزاج کے مریض اس میں مبتلا ہونے کی زیادہ استعداد رکھتے ہیں۔

علامات:

بات کرنے پر آواز بھرا جاتی ہے اور صبح کے وقت عموماً گلے میں خشکی اور خراش محسوس ہوتی ہے جس کے لئے مریض مخصوص طریق پر کھانستا رہتا ہے کبھی کبھی اس کھانسی کے ساتھ سخت لیسدار بلغم کے ٹکڑے بھی خارج ہوتے ہیں مختلف اقسام کی تشخیص آلہ حنجرہ بین کے ذریعے معائنہ کرنے پر بخوبی ہو سکتی ہے ورم حنجرہ سلی یا آتشکی میں مریض کے بیانات اور بلغم کا خوردبینی امتحان کرنے سے تشخیص کیجا سکتی ہے۔

اصول علاج:

مریض کو بولنے سے یا شراب اور تمباکو وغیرہ پینے سے منع کر دیں سرد پانی بالخصوص برف آب سے پرہیز کرائیں

گردوغبار میں اور سرد و مرطوب مقام پر جانے سے اجتناب کرائیں اس کے بعد اصل سبب مرض کو معلوم کرکے اس کے مطابق علاج کریں اگر ناک کے کسی مرض سے یہ شکایت پیدا ہوئی ہو تو اس کا مناسب علاج کریں محلل اورام اور ملین دواؤں کے جوشاندے سے غرغرے کریں۔

دستور العلاج:

تازہ یا خشک انجیر کو مریض کے منہ میں رکھوا کر اس کا عرق چسوائیں یا علک البطم یا میعہ سائلہ وغیرہ مصفی ومنقی ادویہ مریض کو منہ میں رکھنے کی ہدایت کریں داخلی طور پر لعوق حب القطن تھوڑا تھوڑا دن میں تین چار مرتبہ چٹا دیا کریں یا یہ نسخہ پلائیں۔ صفتہ: گاؤزبان پرسیاؤشاں، اصل السوس مقشر ہرایک 5 گرام، تخم کتان 5 گرام، انجیر زرد 3 عدد، نبات سفید پچیس گرام سب دواؤں کو پانی میں جوش دے کر صاف کرکے نبات اس میں حل کرکے پلائیں ذیل کے جوشاندے کے ساتھ غرغرے کرنا بھی اس مرض میں مفید ہے۔ صفتہ: انجیر زرد 5 عدد، تخم حلبہ، تخم کتاں ہرایک 7 گرام سب کو 750 ملی لیٹر پانی میں جوش دیں جب 250 ملی لیٹر رہ جائے تو صاف کرکے اس سے غرغرے کرائیں۔

علاج ڈاکٹری:

ہدایات مندرجہ علاج طبی پر عمل کریں ٹینک ایسڈ، گلیسرین یا کاسٹک لوشن چھ گرام یا تیرہ گرام فی بیس گرام کی طاقت کا روئی کی پھریری یا مخصوص قسم کے برش کے ساتھ گلے میں لگائیں اور کیرازوٹ یا نتھول یا آئل آف یوکلپٹس کے انجرات حلق میں پہنچائیں اور گوائکم ریزن لازنجیر یا بروزویلکم یا پارک ڈیوس وغیرہ کی تیار کی ہوئی مخصوص ٹیبلیٹس منہ میں رکھ کر چسوائیں۔ اگر مریض کمزور ہو تو ایسٹن سیرپ اور سینٹوجن وغیرہ کا استعمال کریں۔

غذا و پرہیز:

مغزیات کا حریرہ، سادہ ہلکا شوربا پالک کا ساگ، خطمی خبازی کا ساگ، پتلی کھچڑی، آش جو، مونگ کی دال کا پانی یا گیہوں کا پتلا دلیا دیں۔ تیل، ترشی، زیادہ گرم یا سرد اشیاء اور آب برف سے پرہیز کرائیں زیادہ بولنے، شراب اور تمباکو کے استعمال سے بھی منع کردیں۔

نرخرہ کے زخم

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
نرخرہ کے زخم	قروح حنجرہ	السرز آف دی لیرنکس Ulcers of the Larynx

تعریف:

حنجرہ کے اندر حاد یا مزمن قسم کے زخم ہو جاتے ہیں جن سے آواز خراب ہو جاتی ہے۔

اقسام:

یوں تو حنجرے میں کئی قسم کے زخم ہو جاتے ہیں بالعموم معمولی یا سلی یا آتشکی اور جذامی یا سرطانی قسم کے زخم دیکھنے میں آتے ہیں۔ آخر الذکر اقسام جذامی و سرطانی بھی شاذونادر ہی پائے جاتے ہیں۔

اسباب:

معمولی زخم میں ورم حاد ہی پختہ ہو کر زخم کی شکل اختیار کر لیتا ہے لیکن سلی و آتشکی وغیرہ میں ان کے مخصوص سمی مواد اس

مرض کا باعث ہوتے ہیں سلی قسم کے زخم بالعموم بیس سے چالیس سال کی عمر میں زیادہ پائے جاتے ہیں۔

علامات:
کھانسی رہتی ہے آواز بھرا جاتی ہے گلے میں درد ہوتا ہے بالخصوص نگلتے وقت اور بولتے وقت اس کے علاوہ سلی میں سل کی اور آتشکی میں بھی کم وبیش پائی جاتی ہیں۔

انجام:
معمولی اور آتشکی زخموں میں مناسب علاج سے کم وبیش آرام ہوجاتا ہے لیکن سلی میں آرام بہت مشکل سے ہوتا ہے خصوصاً جبکہ اس کے ساتھ پھیپھڑے بھی مبتلائے مرض ہوگئے ہوں۔

اصول علاج:
ہدایات مندرجہ علاج ورم حنجرہ کو پیش نظر رکھیں اور اصل سبب مرض کو معلوم کر کے مناسب علاج کریں پہلے گلے میں کوئی دافع عفونت دواء لگا کر زخموں کو صاف کریں اور بعدہ مندمل قروح دوا لگائیں اگر زخم حنجرے میں پیچھے اور نیچے کی طرف ہو تو مخصوص پچکاری کے ذریعے دوا مقام ماؤف تک پہنچائیں سلی میں سونے کا اور آتشکی میں پارے کا استعمال کرائیں۔

دستور العلاج:
معمولی زخموں میں وہی دوائیں استعمال کرائیں جن کا ذکر ورم حنجرہ میں کیا جاچکا ہے قروح حنجرہ سلی میں داخلی طور پر صبح کشتہ طلاء ایک ملی گرام لعوق حب القطن 9 گرام میں ملا کر اور شام کو قرص سرطان کافوری چار گرام پیس کر عرق گاؤزبان 150 ملی لیٹر شربت اعجاز کے ساتھ کھلائیں اور شربت شہتوت چاٹنے کے لئے دیں مقامی طور پر تیزاب شیر (لیکٹک ایسڈ) چالیس یا پچاس فیصدی لگائیں آتشکی میں مقامی طور پر سفیدہ کاشغری بارہ گرام' مردارسنگ بارہ گرام اور نیلہ تھوتھا ایک ملی گرام' گل روغن بارہ ملی لیٹر اور موم 6 گرام کو آگ پر پگھلا کر اس میں ملا کر دن میں ایک دو مرتبہ لگا دیا کریں اور داخلی طور پر آتشک کے اصول پر نقوع شاہترہ اور مطبوخ ہفت روزہ کے استعمال کے بعد جوہر منقی ایک ملی گرام مویز منقی یا کیپسول میں ڈال کر کھلا دیا کریں یا معجون عشبہ بارہ گرام' عرق عشبہ ساٹھ ملی لیٹر' عرق مرکب مصفی خون ساٹھ ملی لیٹر' شربت عناب پچیس ملی لیٹر کے ساتھ استعمال کرائیں۔

علاج ڈاکٹری:
ہدایات مندرجہ علاج طبی پر عمل کریں اور مقامی طور پر مینڈلز پینٹ برش یا پھریری سے گلے میں لگائیں داخلی طور پر سلی میں کریازوٹڈ ایملشن آف ڈیلوروہائپوفاسفائٹس اور آتشکی میں ڈونوس سلیوشن 15 قطرے وکمپونڈ ٹنکچر آف سنکونا 40 قطرے یا پٹاشیم آئیوڈائیڈ دس گرام اور لیکوئڈ ایکسٹریکٹ آف سارسا 30 قطرے بیس ملی لیٹر پانی ایک پانی میں حل کر کے صبح شام پلایا کریں۔

غذا و پرہیز: ورم حنجرہ کے مطابق ہے۔

آواز بیٹھنا/ گلا بیٹھنا

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
آواز بیٹھنا' گلا بیٹھنا	بحتہ الصوت	افونیا Aphonia

کیفیت و ماہیت:

آواز بیٹھ جاتی ہے یعنی مریض جب بولتا ہے تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ کانا پھوسی کررہا ہے اور اس کی آواز فاصلے سے بخوبی سنائی نہیں دیتی بعض اوقات آواز بہت ہی بے معلوم ہوتی ہے اور اس وقت تک سنائی نہیں دیتی جب تک کہ سننے والا مریض کے منہ کے ساتھ کان نہ لگادے سانس کی آمدورفت کے لئے حنجرہ کا بالائی سوراخ کھلا رہتا ہے بولنے کے وقت آواز کے تار تن کر ہوا کے سوراخ کو تنگ کردیتے ہیں یہ تار لچکدار ساخت کی دو ڈوریاں سی ہیں جو حنجرہ میں لگی ہوئی ہوتی ہیں ان کو اوتارالصوت یا لسان المزمار (ووکل کارڈر) کہتے ہیں ان کھچے ہوئے تاروں کیساتھ ہوا لگنے سے آواز پیدا ہوتی ہے اور ان کے ڈھیلے ہونے اور تننے سے آواز میں کمی بیشی ہوجاتی ہے جب کسی وجہ سے یہ تار زیادہ نہ تن سکیں تو مرض بحتہ الصوت پیدا ہوتا ہے۔

اقسام:

اسباب کے لحاظ سے آٹھ قسمیں ہیں: 1) نزلی 2) حار 3) بارد 4) رطب 5) یابس 6) صیاحی 7) ورمی 8) سمی

اسباب:

بحتہ الصوت نزلی میں تیز نزلہ حلق اور قصبتہ الریہ یا حنجرہ میں گرکر آواز کو بند کردیتا ہے۔ بحتہ الصوت حار کا سبب حنجرہ کا سوء مزاج گرم سادہ اور بحتہ الصوت بارد کا سوء مزاج سرد سادہ ہوتا ہے' بحتہ الصوت رطب حنجرہ اور قصبتہ الریہ کے سوء مزاج سے ہوتا ہے' بحتہ الصوت یابس کا باعث حنجرہ وغیرہ کا سوء مزاج خشک ہوتا ہے بحتہ الصوت صیاحی زیادہ چیخنے چلانے سے بھی آواز بیٹھ جاتی ہے کیونکہ اس سے حنجرے کو چکنا رکھنے والی رطوبت تحلیل ہوجاتی ہے بحتہ الصوت ورمی کا سبب حنجرے کا ورم خارش خشونت اور تشنج ہیں یہ گردن کو سردی لگنے یا حنجرہ تک گردوغبار کے پہنچنے یا گرم' ترش اور چرپری اشیاء کے کثرت استعمال یا زکام اور کھانسی وغیرہ سے پیدا ہوجاتے ہیں کبھی حلق کا ورم حنجرے تک پہنچ کر اس شکایت کو پیدا کرتا ہے بحتہ الصوت سمی شاذونادر خسرہ' چیچک' نزلہ وبائیہ اور سرخبادہ کے بعد آتشک اور گنٹھیا سے اور کبھی سیندور' سرمہ یا سکہ وغیرہ سمی اشیاء کے استعمال سے ہوجایا کرتی ہے تمباکو اور شراب کے کثرت سے استعمال سے اور بعض اوقات مواد پیدا کرنے والے عضلات کی کمزوری سے شدید نفسانی جذبات مثلاً غصہ اور خوف وغیرہ سے بھی آواز بند ہوجاتی ہے علی ہذا گا ہے بعض عصبی عوارضات مثلاً اختناق الرحم وغیرہ میں بھی یہ شکایت ہوجایا کرتی ہے۔

علامات:

آواز بیٹھ جانے کے علاوہ مختلف اسباب کے لحاظ سے مختلف علامتیں ظاہر ہوتی ہیں چنانچہ نزلی میں نزلہ کی عام علامات پائی جاتی ہیں خصوصاً نزلہ حار کی صورت میں حلق میں سوزش اور دغدغہ محسوس ہوتا ہے اور کم وبیش کھانسی بھی پائی جاتی ہے بحتہ الصوت حار میں پیاس کی زیادتی اور حنجرہ میں کھردراپن پایا جاتا ہے یہ قسم بالعموم شدید بخاروں کے دوران میں یا ان کے بعد جاتی ہے بارد میں وقوع مرض سے پہلے سردی لگ جانا' سرد پانی پینا یا برف کا کثرت سے استعمال پایا جاتا ہے۔ رطب میں کا استعمال اور لعاب دہن کی کثرت ہوجاتی ہے یابس میں حنجرہ کے مقام پر خشکی اور درد محسوس ہوتا ہے آواز

چھوٹی مگر تیز ہوتی ہے صیاحی جو چیخنے چلانے سے پیدا ہوتا ہے سبب کی موجودگی اور حلق و حنجرہ میں خشکی اور غیر معمولی کھردرا پن محسوس ہوتا ہے ورمی میں حلق کے اندر خراش پائی جاتی ہے اور اس کی وجہ سے ایک قسم کی تکلیف دہ کھانسی ہوتی رہتی ہے نگلنے اور بولنے پر حلق میں درد محسوس ہوتا ہے گاہے خفیف بخار بھی ہو جاتا ہے کمی میں بحتہ الصوت کے علاوہ خفقان، دوار وسدر یا لکنت وغیرہ بھی پائی جاتی ہے زبان نیلی یا سیاہ ہوتی ہے اور دیگر مخصوص کمی علامات بھی پائی جاتی ہیں۔

انجام:

اکثر یہ مرض چار پانچ یوم میں اچھا ہو جاتا ہے لیکن کبھی مزمن شکل اختیار کر لیتا ہے بچوں میں اگر شدید ورم حنجرہ کی وجہ سے ہو تشنج ہو کر موت واقع ہونے کا خطرہ ہو سکتا ہے۔

اصول علاج:

گرد و غبار اور دھوئیں سے بچیں بلند آواز سے بولنا اور گانا بند کر دیں قبض ہو تو اسے دور کریں گردن کے ورم کو تحلیل کرنے اور گلے کو نرم کرنے والے لیپ لگائیں سبب کا ازالہ کریں۔

دستور العلاج:

سبب مرض کو معلوم کر کے اس کے مطابق علاج کریں چنانچہ اگر یہ مرض گرمی خشکی سے پیدا ہوا ہو تو بہدانہ 3 گرام عناب 5 دانہ سپستان 9 دانہ پانی میں جوش دے کر صاف کر کے شربت بنفشہ پچیس ملی لیٹر ملا کر صبح و شام پلائیں یا مغز بادام شیریں 5 عدد، تخم کتاں بریاں، مغز چلغوزہ، بیخ سوسن، نبات سفید ہر ایک 3 گرام، کتیرا، صمغ عربی، رب السوس ہر ایک گرام سب دواؤں کو کوٹ چھان کر شہد بیس ملی لیٹر میں ملا کر اور چنے کے برابر گولیاں بنا کر منہ میں رکھ کر چوسیں یا صبح کو شیرہ عناب 5 دانہ لعاب بہدانہ، شیرہ مغز کدو، شیرہ مغز تربوز ہر ایک 3 گرام عرق گاؤزبان 150 ملی لیٹر میں نکال کر شربت بنفشہ پچیس ملی لیٹر اس میں شامل کر کے پلائیں اور شام کو لعاب اسپغول، لعاب بہدانہ ہر ایک 3 گرام، عرق شاہترہ 150 ملی لیٹر میں نکال کر شیرہ عناب 5 عدد اور شربت نیلوفر پچاس ملی لیٹر اس میں شامل کر کے پلائیں اور بہدانہ و مصری منہ میں رکھ کر اس کا لعاب چوستے رہیں اگر سردی اور بلغم کی وجہ سے ہو تو اصل السوس مقشر، پرسیاؤشاں، انیسون، بیخ بادیان ہر ایک پانچ گرام، سپستان 9 عدد پانی میں جوش دے کر صاف کر کے مصری پچیس ملی گرام حل کر کے پلائیں اور بیخ کرفس انیسون، تخم شبت، پودینہ خشک ہر ایک 6 گرام سب کو جوش دے کر صاف کر کے شہد خالص پچیس ملی لیٹر اس میں حل کر کے اس کے ساتھ غرغرے کرائیں اور خولنجان منہ میں رکھ کر لعاب چوستے رہیں۔

بحتہ الصوت ریاحی: میں گرم خشک کے مطابق علاج کریں ادرک یا پان کی جڑ پان میں رکھ کر کھائیں یا شیرہ تخم کدو شیریں، شیرہ مغز تخم تربوز، شیرہ مغز تخم خربزہ ہر ایک 5 گرام، شیرہ تخم خشخاش تین گرام، شیرہ مغز بادام 5 عدد، عرق مکو 125 ملی لیٹر میں نکال کر اور شربت بنفشہ پچیس ملی لیٹر ملا کر پلائیں۔

بحتہ الصوت ورمی: میں خناق کے مطابق علاج کریں اگر بحتہ الصوت کمی ہو تو ادرک منہ میں رکھ کر چبائیں اور نمک تمبا کو پانچ ملی گرام پانی میں کھرل کر کے پلائیں۔

منتخب مجربات و مرکبات:

1) حب خاص: یہ گولیاں آواز کو کھولتی ہیں ورم حنجرہ میں نافع ہے صفتہ: کتیرا، نشاستہ، صمغ عربی، رب السوس، مغز کدو، مغز خیارین، نبات سفید ہر ایک ہم وزن کوٹ چھان کر لعاب اسپغول میں چھوٹی چھوٹی گولیاں بنائیں ایک گولی صبح ایک شام منہ

میں ڈال کر ان کا لعاب چوسیں ورم حنجرہ میں مغز بادام اور تخم خشخاش ہم وزن اضافہ کریں۔

2) پیپس: یہ ٹکیاں ولایت میں تیار ہوتی ہیں اور تمام دنیا میں فروخت ہو رہی ہیں یہ بحتہ الصوت' خراش گلو' نزلہ' کھانسی' دمہ' انفلوئنزا' ذات الجنب' نمونیا' ابتدائے سل' کالی کھانسی' دقت تنفس اور انجماد صدر وغیرہ میں مفید ہیں۔ صفتہ' ایکسٹریکٹ آف لکرس (رب السوس) 75 حصے' شکر سفید 70 حصے' سفوف طلق (ابرک) 4 حصے' رال نصف حصہ' آئل آف پیپرمنٹ روغن پودینہ آئل آف انیسی (روغن انیسون روغن بادیان ہرایک نصف حصہ سب کو اچھی طرح ملا کر ایک گرام تین سو ملی گرام کی ٹکیہ بنالیں دن میں دو تین دفعہ ایک ٹکیہ منہ میں رکھ کر اس کا لعاب چوسیں۔

3) مضمضہ: اکثر قسم کے بحتہ الصوت میں نافع ہے صفتہ کباب چینی کا کڑ اہنگی' اصل السوس مقشر' کوکنار' گلنار' مائیں' عدس ہرایک ہم وزن پانی بقدر حاجت میں جوش دے کر اس کے ساتھ غرغرے کرائیں۔

4) لعوق حلبہ: جو بحتہ الصوت کے اکثر اقسام اور نفث الدم میں نافع ہے صفتہ: تخم السی چھتیس گرام' حلبہ' مغز بادام مقشر ہرایک 14 گرام' کتیرا' اصل السوس مقشر' مغز چلغوزہ' نشاستہ' صمغ عربی ہرایک 7 گرام سب دواؤں کو کوٹ چھان کر شہد بقدر حاجت شامل کر کے لعوق تیار کریں اور تھوڑا تھوڑا چٹاتے رہیں۔

5) حب جید: بحتہ الصوت میں نافع ہے صفتہ نخود بریاں مقشر باقلا بریاں مقشر ہرایک 8 گرام' مغز بادام شیریں' مغز چلغوزہ ہرایک 8 گرام' کتیرا 51 گرام' مویز منقی 20 عدد سب کو کوٹ پیس کر کنار دشتی یعنی جنگلی بیر کے برابر گولیاں بنالیں اور تین گولیاں صبح اور تین شام کو سبوس گندم بارہ گرام' تخم باقلا 6 گرام پانی میں جوش دے کر صاف کر کے شکر سفید پچیس گرام اس میں حل کر کے اور روغن بادام شیریں شامل کر کے اس کے ساتھ استعمال کریں۔

علاج ڈاکٹری:

ہدایات مندرجہ علاج طبی پر عمل کریں اگر قبض ہو تو حسب دستورات کو بلیو پل دو عدد دے کر اس کے چھ گھنٹے کے بعد دس ملی گرام سے بیس ملی گرام تک میگنیشیا سلفاس نیم گرم پانی میں حل کر کے پلادیں پٹاس کلوراس کی ٹکیاں منہ میں رکھوا کر لعاب چسوائیں اور پٹاس کلوراس ہی کو پانی میں حل کر کے اس کے ساتھ غرغرے کرائیں سوڈا بائیکارب انگلی کے ذریعے حلق میں لگائیں اور یہ نسخہ استعمال کرائیں: چار گرام ایکسٹریکٹ گلیسر ہائیز الکوائیڈ آٹھ گرام' ٹنکچر فرائی پرکلورائیڈ دواؤں کو ملالیں اور اس میں سے چائے کے ایک چمچہ کے برابر دوا لے کر اس کے دوگنے پانی میں حل کر کے ہر دو دو گھنٹہ کے بعد غرارے کریں اور پھر اس دوائی کو پی لیں۔

غذا و پرہیز:

بکری کا شوربا' چپاتی' اور ارہر کی دال' کدو' پالک' چقندر' چوزہ مرغ کا شوربا وغیرہ۔ گردوغبار' بلند آواز' دودھ' مکھن' دہی' چاول' مچھلی' ترشی' تیل' سرخ مرچ اور زیادہ ٹھنڈے پانی سے۔

امراض ریہ

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
پھیپھڑوں کے امراض	امراض رئتین	ڈیزیز آف دی لنگز Diseases of the Lungs

دمہ/ سانس اکھڑنا

دمہ	ضیق النفس، ربو	اریتا، استھما Asthma
سانس کا اکھڑنا	انتصاب النفس	ڈس پے نوزا Dyspnosa

یادداشت:

ضیق النفس کے لغوی معنی ہیں سانس کی تنگی، لیکن شیخ الرئیس کے نزدیک سانس میں جو تنگی قصبۃ الریہ کی شاخوں کے تنگ ہوجانے سے پیدا ہوتی ہے وہ ضیق النفس اور جو پھیپھڑے کی شریانوں کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے وہ ربو بہر کہلاتی ہے 2) ربو اور بہر میں فرق یہ ہے کہ اگر پھیپھڑے کی شریانوں میں معمولی تنگی ہو تو ربو اور شدید تنگی ہو تو بہر کے نام سے نامزد کیا جاتی ہے 3) انتصاب النفس، ضیق النفس ہی کی شدید حالت ہے اس میں مریض جب تک گردن کو بالکل سیدھا نہ رکھے سانس نہیں لے سکتا عام طور پر ان سب کو مترادف قرار دیا جاتا اور دمہ کہا جاتا ہے۔ ڈس پے نوزا کے لغوی معنی ہیں سانس کی تنگی اور یہ ربو یا بہر کا صحیح مترادف ہے جدید میں استھما یعنی دمہ اور ڈس پے نوزا یعنی تنگی تنفس میں یہ فرق کیا جاتا ہے کہ ڈس پے نوزا عام ہے اور استھما خاص، ڈس پے نوزا ہر ایک قسم کی تنگی تنفس کو کہا جاسکتا ہے لیکن استھما خاص قسم کی تنگی تنفس کا نام ہے یا باالفاظ دیگر ڈس پنیا ایک علامت ہے اور استھما ایک خاص مرض۔

کیفیت و ماہیت:

پھیپھڑے کا دوری مرض ہے جس میں انسان باوجود سکون کے بار بار سانس لینے کا محتاج ہوتا ہے اور سانس میں تنگی ہوجاتی ہے یعنی سانس کا درمیانی وقفہ کم ہوجاتا ہے اس میں سانس کی باریک نالیوں کے راستے تنگ یا رطوبت سے پر ہوجاتے ہیں۔ اس کی ماہیت میں اطباء کا اختلاف ہے بعض یہ کہتے ہیں کہ عروق خشنہ کی باریک باریک شاخوں کی جھلی میں ورم یا اجتماع خون ہوجاتا ہے اور نالیوں سے خاص قسم کی بلغمی، رطوبت مترشح ہوکر ان کو بند کردیتی ہے اور اس سے سانس لینے میں دقت پیدا ہوجاتی ہے۔

بعض کا خیال ہے کہ عروق خشنہ کے عضلی ریشے سکڑ کر سانس کے اخراج میں دقت پیدا کرتے ہیں بعض اس کی ماہیت میں صرف حجاب کے تشنج کو داخل سمجھتے ہیں بعض ادخال تنفس کے تمام عضلات کا تشنج بناتے ہیں اور بعض عصبی مرکز کی خرابی کو اسکا سبب قرار دیتے ہیں جو عروق خشنہ میں تحریک پیدا کرکے انہیں سکیڑتا اور پھیلاتا ہے اور ان میں ہے آخر الذکر خیال اور عروق خشنہ کے عضلی ریشوں کا سکڑ کر سانس کے اخراج کو روک دینا زیادہ قرین صحت ہیں طب جدید بھی اس کی موید ہے کیونکہ تحقیق حاضرہ میں نظام عصبی کی خرابی کو دمہ کا سبب بتایا گیا ہے اس خرابی کی وجہ سے عروق خشنہ کی عضلی ریشوں میں تشنج پیدا ہوکر سانس کے رد و دفع میں تکلیف ہوتی ہے۔

اقسام:

عام طور پر دمہ کی دو قسمیں مشہور ہیں یبسی یا خشک اور رطوبی یاتر۔ اگر صرف ہوائی نالیوں میں تشنج ہو اور بلغم نہ ہو تو یہ ضیق یبسی ہے اور اگر تشنج کے علاوہ بلغم بھی رکا ہوا ہو تو اسے ضیق رطوبی کہتے ہیں۔ اسباب کے اعتبار سے سات قسمیں ہیں: 1) نزلی 2) بلغمی 3) دخانی یا بخاری 4) ریحی 5) استرخائی 6) ورمی 7) سددی بعض نے کیفیات کے لحاظ سے بھی اس کی چند قسمیں کی ہیں مثلاً حار، بارد یا یابس وغیرہ اس کے علاوہ جب یہ کسی دوسرے عضو کے امراض کی شرکت کی وجہ سے ہوتا ہے تو اس کو شرکی یا عرضی کہتے ہیں اس کی ایک خاص قسم شرکی معدی ہے اس کے علاوہ جب بحران کے طور پر پیدا ہوتا ہے تو اس کو بحرانی کہتے ہیں۔

اسباب:

گاہے غلیظ بلغم ہوتا ہے جس کو پھیپھڑے، سینہ اور اندرونی اعضاء جذب کر لیتے ہیں یا یہ سر سے پھیپھڑوں کی طرف نزلہ کے طور پر گر کر قصبۃ الریہ کی شاخوں کو بھر دیتا ہے اسی لئے یہ عموماً نزلہ یا کھانسی کے بعد ہوتا ہے۔ کبھی بخارات دخانی سینے اور پھیپھڑوں میں مجتمع ہو کر سانس کے راستوں کو تنگ کر دیتے ہیں کبھی سینے کے عضلات ڈھیلے ہو کر پھیلنے سے عاجز ہو جاتے ہیں اور کبھی ان کا باعث پھیپھڑوں کی خشکی یا ورم وغیرہ ہوا کرتا ہے۔ ناک، منہ، حلق و حنجرہ یا خصیۃ الرحم کے امراض بھی اس کو پیدا کر دیا کرتے ہیں اسی طرح ورم لوزتین، نزلہ، زکام کھانسی خصوصاً کالی کھانسی دل اور پھیپھڑوں کے بعد امراض حمل، اختناق الرحم، نقرس اور آتشک وغیرہ بھی اس مرض کا باعث ہو سکتے ہیں نفسیاتی جذبات مثلاً ڈر، خوف، غم، فکر غصہ اور مایوسی وغیرہ بھی اس کو پیدا کر دینے کا باعث ہو سکتے ہیں سنگتراشی وغیرہ کا پیشہ بھی اس کا موجب ہو سکتا ہے صاحب شرح اسباب نے لکھا ہے کہ بعض اوقات سینہ اور پھیپھڑے میں قلب کی حرکت و حرارت کی وجہ سے امتلا پیدا ہو جاتا ہے جس سے ہوا کے کیسے تنگ ہو جاتے ہیں اور سانس میں تنگی آ جاتی ہے اسے بہر قلبی کا نام دیا گیا ہے طب جدید میں اس مرض کی دو بڑی قسمیں بتائی گئیں:

1) بلغمی دمہ 2) قلبی دمہ

قلبی دمہ دل کی خرابی سے ہوا کرتا ہے اور اس کا علاج بلغمی دمہ سے مختلف ہے اس لئے دمہ کی تشخیص کرتے وقت خاص طور پر نوٹ کریں کہ دمہ بلغمی ہے قلبی کیونکہ بعض ادویات جو بلغمی دمہ میں دورے کی حالت رفع کرنے کے لئے تریاق کا کام دیتی ہے قلبی دمہ میں مہلک حد تک خطرناک ثابت ہو سکتی ہے۔ ان دونوں قسموں کے علاوہ مریض کی ایک ایسی کیفیت بھی ہوتی ہے۔ اس میں مریض کو کئی روز تک مسلسل دورہ کی کیفیت رہتی ہے جو کہ معمولی دواؤں سے دفع نہیں ہوتی یہ مرض بالعموم موروثی ہوا کرتا ہے بوڑھوں کی نسبت جوانوں میں اور عورتوں کی نسبت مردوں میں زیادہ ہوا کرتا ہے، بچوں میں زیادہ پایا جاتا ہے۔ حال کی تحقیقات سے معلوم ہوا ہے کہ مختلف اشخاص میں خاص خاص پالتو جانور مثلاً بلی، کتے، خرگوش، گھوڑے بلکہ بعض جانوروں کے پروں اور ان سے بھرے ہوئے تکیوں بعض قسم کے پھولوں اور درختوں وغیرہ سے اس کا دورہ ہو جایا کرتا ہے اسی طرح بعض میں بدہضمی اور خاص خاص غذاؤں مثلاً بعض قسم کی دالوں، انڈے، آلو، مچھلی اور دودھ وغیرہ سے اس کا حملہ ہو جایا کرتا ہے اسے حساسی دمہ یا الرجک استھما کہتے ہیں مسلسل مشاہدات سے اندازہ لگایا گیا ہے کہ دمہ کا دورہ کبھی خود بخود نہیں ہوتا بلکہ اس کا تعلق مذکورہ بالا اسباب میں سے کسی ایک کے ساتھ ضرور ہوا کرتا ہے ان اسباب میں سب سے زیادہ اہم حیوانات، درخت اور پھول اغذیہ، ادویہ اور آب و ہوا میں موسم کے لحاظ سے گرمیوں کی نسبت سردیوں میں اس کا حملہ زیادہ ہوا کرتا ہے۔

علامات:

بالعموم رات کو اس وقت ہوا کرتا ہے جب مریض سویا ہوا ہو اور ایسی صورت میں علامات منذرہ ظاہر نہیں ہوتیں لیکن اگر دورہ دن کے وقت ہو تو عموماً علامات منذرہ سے یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ دورہ ہونے والا ہے۔

علامات منذرہ:

کبھی ناک یا ٹھوڑی کے مقام پر خراش سی ہوتی ہے یا شکم میں نفخ اور قبض کی شکایت ہوتی ہے اور سفید رنگ کا رقیق پیشاب بکثرت آیا کرتا ہے بعض حالات میں دورہ سے پہلے مریض نہایت بے چین' پریشان' پست ہمت اور کمزور ہو جاتا ہے دورے کی خاص علامت خفیف کھانسی اور دم کشی کی شکایت ہوا کرتی ہے مریض ایک دم اٹھ کر بستر پر بیٹھ جاتا ہے اور ہوا کے لئے کمرے کے دروازہ اور کھڑکیاں کھول دینے کی خواہش کرتا ہے اس کے بعد باقاعدہ دورہ شروع ہو جاتا ہے۔

علامات دورہ مرض:

سانس' سستی اور تکلیف کے ساتھ آنے لگتا ہے اور جب مریض سانس لیتا ہے تو سیٹی کی آواز سنائی دیتی ہے مریض کے چہرے کا رنگ پیلا اور لبوں اور کانوں کا رنگ قدرے نیلا ہو جاتا ہے بشرہ سے پریشانی ٹپکتی ہے بلکہ ابتدائی دوروں میں خوف کے آثار پائے جاتے ہیں گردن کی وریدیں پھیل جاتی ہیں اور جلد پسینہ آ جاتا ہے مریض کی حالت نہایت تکلیف دہ ہوتی ہے یہ شدید دورہ بالعموم نصف سے ایک گھنٹہ تک رہتا ہے لیکن شاذ و نادر اس سے بھی طویل ہو سکتا ہے جب دورہ خفیف ہو جاتا ہے تو بالعموم کھانسی شروع ہو جاتی ہے جس کے ساتھ تھوڑا سفید مائل بلغم ہوتا ہے جو ابلے ہوئے ساگودانہ کی مانند ہوتا ہے دورہ ختم ہونے کے بعد مریض بالعموم سو جاتا ہے صبح اٹھنے پر دورے کی کوئی خاص علامت نہیں پائی جاتی صرف مریض قدرے تکان زدہ معلوم ہوتا ہے البتہ مزمن حالات میں دورہ زیادہ دیر تک رہتا ہے اور اسکے بعد بھی ایک یا دو دن تک سانس میں قدرے تنگی اور سیٹی کی سی آواز پائی جاتی ہے۔

تشخیص:

اس مرض کی تشخیص عام تنگی تنفس سے کی جاتی ہے جو کچھ زیادہ مشکل نہیں ہے اس میں مریض کو سانس خارج کرنے میں وقت ہوتی ہے اور باقی صورتوں میں بالعموم سانس لینے میں دقت محسوس ہوتی ہے اسباب میں بھی ان کی مخصوص علامات سے بخوبی تشخیص کی جا سکتی ہے چنانچہ نزلی میں نزلے کی علامات پائی جاتی ہیں سر میں درد گرانی اور تناؤ معلوم ہوتا ہے حلق میں دماغ سے کوئی شے اترتی ہوئی محسوس ہوتی ہے بلغمی میں سے سینے میں بوجھ اور خرخراہٹ معلوم ہوتی ہے کھانسی کے ساتھ غلیظ بلغم خارج ہوتا ہے دخانی قلب اور سینے میں سوزش ہوتی ہے پیاس کی شدت' خفقان اور گھبراہٹ پائی جاتی ہے نبض عظیم' سریع اور متواتر ہوتی ہے ریحی میں نفاخ اور بادی اشیاء کے استعمال کے بعد مرض رونما ہوتا ہے اور کھانسی خشک ہوتی ہے بادی اشیاء سے مرض میں زیادتی ہو جاتی ہے استرخائی میں مریض جب تک سر کو اونچا نہیں کرتا سانس نہیں لے سکتا کبھی سانس بند ہو جاتا ہے اور مریض مردوں کی مانند پڑا رہتا ہے بعض میں سانس ہنکورے دار ہوتا ہے اور ہچکی بندھ ہو جاتی ہے نبض نرم ہوتی ہے حار میں سانس متواتر اور تیز ہوتا ہے اور پیاس زیادہ لگتی ہے۔

دمہ بلغمی اور دمہ قلبی میں فرق:

1) دمہ بلغمی عام طور پر 25 سال کی عمر سے پہلے ہی شروع ہو جاتا ہے 2) کھانسی وغیرہ کی دیرینہ شکایت مریض بیان کرے گا جن میں بعض مریض دس بارہ سال یا اس سے بھی زائد عرصہ مبتلا ہوتے ہیں 3) صرف سانس چھوڑنے میں تکلیف ہوتی ہے 4) رانز سنائی دیتی ہیں 5) قلب کے ماؤف ہونے کی کوئی علامت نہیں پائی جاتی 6) مریض مدتوں زندہ رہتا ہے 7) ایڈرنالین سے فوراً آرام آ جاتا ہے۔ دمہ قلبی 1) دمہ قلبی چالیس سال کی عمر سے پہلے شاید ہی ہوتا ہے 2) مریض کے حالات سے پتہ چلے گا کہ اس کی تکلیف دو سال سے زائد عرصہ کی نہیں ہے مرض کی مدت تشخیص میں بہت اہمیت رکھتی ہے اگر مریض

یہ بیان کرے کہ اسے یہ شکایت کئی سال سے ہے تو وہ دمہ قلبی نہیں ہوسکتا 3) سانس لیتے وقت اور خارج ہوتے وقت یعنی دونوں بار تکلیف ہوتی ہے 4) آلہ مسماع الصدر لگا کر سننے سے ضروری نہیں کہ آوازیں غیر طبعی سنائی دیں 5) قلب کے ماؤف ہونے کی علامات قلب کا بڑھنا وغیرہ پائی جاتی ہیں 6) مریض اکثر تین سال کے اندر اندر راہی ملک عدم ہوجاتا ہے 7) مارفیا سے دورہ مرض کو آرام آتا ہے۔

انجام:

نہایت عسر العلاج ہے اس لئے مثل مشہور ہے کہ دمہ دم کے ساتھ جاتا ہے اگر مزمن ہوجائے ازالہ بہت دشوار ہوجاتا ہے دمہ بلغمی البتہ اگر بہت پرانا ہوتو مناسب علاج اور پرہیز سے نیز اس کے اسباب محرکہ کو دور کردینے سے فائدہ ہوجاتا ہے دمہ قلبی جو کہ دراصل ہارٹ فیلور کی علامت ہے شاذونادر ہی درست ہوتا ہے مریض کچھ عرصہ مبتلا مرض رہ کر راہی ملک عدم ہوجاتا ہے۔

اصول علاج:

نہایت احتیاط کے ساتھ مریض کے حالات معلوم کریں کہ اس کو دمہ کا دورہ کب اور کن حالات میں پڑتا ہے پھر اس کو ان حالات سے محفوظ رکھنے کی کوشش کریں بدہضمی، نفخ شکم اور قبض نہ ہونے دیں مریض کو مناسب حال آب و ہوا میں رکھیں اور اس کو شام کا کھانا جلدی کھلا دیا کریں اور جب وہ ہضم ہوجائے اس وقت سونے دیا کریں ہر قسم کی بادی اور ثقیل غذاؤں سے پرہیز کرائیں اگر نزلہ ہوتو اسے روکنے کی تدابیر اختیار کریں اگر کوئی دوسرا مرض موجود ہوتو اس کا مناسب علاج کریں دمہ کی تمام اقسام میں زیادہ سونا اور بلغم پیدا کرنے والی تیز و ترش چیزوں کا کھانا مضر ہے ابتداء میں افیون وغیرہ مخدرات کے استعمال سے بھی پرہیز کرنا چاہئے البتہ آخر میں ان کا استعمال جائز ہوسکتا ہے۔دورے کی حالت میں ایسی دواؤں کا استعمال کرائیں جن سے دورے کی شدت اور مدت کم ہوجائے دورہ رفع ہوجانے کے بعد اصل سبب مرض کو معلوم کرکے اس کو دور کرنے کی کوشش کریں۔

دستور العلاج / علاج دورہ:

جب علامات منذرہ سے مرض کے واقع ہونے کا اندیشہ ہوتو اسے روکنے کی کوشش کریں چنانچہ گرم پانی یا گل بنفشہ کی چائے (گل بنفشہ بارہ گرام جوش دیکر مصری پچیس گرام ملالیں) یا معمولی چائے دینے سے دورہ رک جاتا ہے بھی کھانا کھانے کے بعد دورہ ہونے لگتا ہے اس صورت میں گرم پانی اور نمک سے قے کرادینے سے اکثر دورہ نہیں ہوتا اگر شدید قبض کی وجہ سے دورہ ہونے لگے تو مسہل کا انتظار نہ کرنا چاہئے بلکہ روغن بید انجیر پچاس گرام صابن بارہ گرام نمک چھ گرام دو لیٹر نیم گرم پانی میں ملا کر حقنہ کریں۔ اگر دورہ واقع ہوجائے تو کوشش کرنی چاہئے کہ اس کی شدت اور مدت کم ہوجائے چنانچہ اس غرض کے لئے مختلف شموم اور بخور بہت مفید ہوتے ہیں چنانچہ ذیل کا بخور کرنے سے شدت مرض میں افاقہ ہوجاتا ہے۔

بخور:

جو دورہ ضیق النفس کے وقت نہایت مفید ہے برگ دھتورہ، شورہ قلمی، اجوائن دیسی، اجوائن خراسانی، ہلدی، گانجہ ہر ایک بارہ گرام سب کو باریک پیس کر رکھ لیں دورہ کے وقت ایک چٹکی چلم میں رکھ کر حقہ کی مانند پئیں اس مقصد کے لئے بنے بنائے سگریٹ بھی دستیاب ہوتے ہیں ان کو سٹرے مونیم سگریٹ کہا جاتا ہے بوقت ضرورت ایک سگریٹ کے لمبے لمبے کش لگائے جائیں نسخہ: بچ، زعفران، مرمکی قسط شیریں ہر ایک ہم وزن سب کو باریک پیس کر پانی یا شراب کے ساتھ ایک گرام کی ٹکیاں

بنالیں اور دورہ کے وقت چلم میں رکھ کر دھواں کھینچیں۔

قرص رانتج:

جو دمہ کے دورہ میں فوراً تسکین کر دیتا ہے نسخہ: زراوند مرکی' میعہ سائلہ' قند ہرایک ہم وزن رانج تمام دواؤں کے وزن کے برابر سب کو باریک پیس کر روغن گاؤ میں گوندھ کر چھوٹے چھوٹے قرص بنالیں بوقت دورہ چلم میں بھر کر دھواں اندر کھینچیں۔

شموم:

دافع نوبت ضیق النفس لخ لخہ مریض کو سنگھائیں دورے کے وقت ذیل کا جوشاندہ پلانا بھی شدت مرض کو روکتا اور دورے کو دور کرتا ہے نسخہ: گاؤزبان' اصل السوس' بادیان خطائی ہرایک چار گرام چائے خطائی' زوفا خشک ہرایک تین گرام' خطمی 4 گرام' دار چینی تین گرام' سب کو 125 ملی لیٹر پانی میں جوش دے کر صاف کر کے پچیس گرام نبات سفید اس میں شامل کر کے شہورے کی طرح پلائیں اس کے بعد سبب معلوم کر کے علاج کریں چنانچہ اگر نزلہ سے ہو تو ذیل کے نسخے استعمال کریں۔

جوشاندہ:

ربوزلی حار میں مفید ہے۔ نسخہ: گاؤزبان' گل گاؤزبان' تخم خطمی خبازی' مغز بادام نیم کوفتہ ہرایک 5 گرام' نبات سفید دوگرام سب کو عرق مکو پاؤ بھر پکا کر صاف کر کے گرم گرم پلائیں۔ اضافہ تلطیف مادہ کے لئے دوسرے دن اس پر پرسیاوشاں' زوفا خشک ہرایک 5 گرام اضافہ کریں اگر زیادہ تلطیف مقصود ہو کہ یہ آبریشم سبوس گندم ہرایک تین گرام اضافہ کریں۔ اگر خشکی کی وجہ سے ہو تو لعوق نزلی' آب تربوز والا 7 گرام پہلے کھلا کر اوپر سے بہدانہ 3 گرام' عناب 5دانہ سپستان 9دانہ پانی میں جوش دے چھان کر شربت بنفشہ یا شربت خشخاش پچیس ملی لیٹر اس میں حل کر کے اور شیرہ تخم کاہو تین گرام' شیرہ مغز تخم کدو تین گرام اضافہ کر کے پلائیں اور گل بنفشہ' گل نیلوفر ہرایک 6 گرام کو پانی میں جوش دے کر سینے پہ نطول کریں یا روغن گل کی مالش کریں ضیق النفس رطوبی یا بلغمی میں ابریشم مقرض' سبوس گندم' گاؤزبان' ہرایک 5 گرام' عناب 5دانہ پانی میں جوش دے کر نبات سفید پچیس گرام حل کر کے پلائیں یا بیخ بادیان' اصل السوس مقشر' زوفا خشک ہرایک 5 گرام' مویز منقی 9دانہ' انجیر زرد 3دانہ اس نسخہ میں اضافہ کر کے نبات کی بجائے خمیرہ بنفشہ پچاس گرام ملا کر پلائیں اور روغن السی پچیس ملی لیٹر میں موم سفید بارہ گرام اور بکری کے گردے کی چربی بارہ گرام ملا کر نیم گرم کر کے سینے پر مالش کریں رات کو سوتے وقت لعوق سپستان بارہ گرام' لعوق صندل بارہ گرام' عرق گاؤزبان 150 ملی لیٹر میں جوش دے کر پلانا نافع ہے یا لعوق کتاں 7 گرام ہمراہ انجیر زرد 3دانہ' اسطوخودوس پرسیاوشاں ہرایک گرام پانی میں جوش کر عس خالص پچیس ملی لیٹر اس میں حل کر کے استعمال کرائیں اگر اس پر بھی آرام نہ آئے تو حب ایارج سے تنقیہ کریں اگر ضیق النفس' چیچک یا خسرہ کی وجہ سے عارض ہو تو خاکسی 5 گرام' انجیر زرد 5دانہ' ابریشم مقرض 5 گرام' شہد خالص پچاس ملی لیٹر پانی میں پکا کر صاف کر کے پلائیں اگر دمہ' درد گردہ' رحم' معدہ وغیرہ کے امراض سے ہو تو ان کا علاج کریں۔

دستور جدید:

1- ضیق النفس بلغمی کو لعوق کتاں پچیس گرام یا معجون راح المومنین سات گرام عرق گاؤزبان 150 ملی لیٹر کے ساتھ صبح کو استعمال کریں۔
2- بلغمی کھانسی اور دمہ کو نافع ہے شربت زوفا سادہ پچاس ملی لیٹر' عرق گاؤزبان 150 ملی لیٹر کے ساتھ استعمال کریں۔

3- کھانسی اور دمہ کے لئے مفید اور مجرب ہے کشتہ ابرک کلاں دو ملی گرام' خمیرہ گاؤزبان بارہ گرام ملا کر عرق گاؤزبان 150 ملی لیٹر استعمال کریں۔

4- دمہ اور ضیق النفس کے لئے سفوف دمہ ہلدی والا 5 گرام پانی کے ساتھ کھلائیں دوسرے روز ایک ملی گرام بڑھائیں اسی طرح 51 روز تک ہر روز ایک ملی گرام بڑھاتے جائیں پھر ترک کر دیں۔

5- ضیق النفس ریحی میں تریاق نزلہ 7 گرام' عرق گاؤزبان 150 ملی لیٹر شربت خشخاش 150 ملی لیٹر کے ساتھ استعمال کریں۔

6- ضیق النفس قلبی یعنی دمہ دخانی کے لئے خمیرہ ابریشم حکیم ارشد والا 5 گرام' عرق گاؤزبان 150 ملی لیٹر شربت ابریشم پچیس ملی لیٹر کے ہمراہ استعمال کریں نکتہ دمہ کی یہ قسم قلب پر بخارات دخانیہ کے غلبہ کا نتیجہ ہوتی ہے۔

دواضیق النفس بلغمی: عام بلغمی کھانسی اور دمہ نمک تمباکو' نمک پٹھ کنڈا ہر ایک چار حصہ' ست لوبان ایک حصہ باریک پیس کر سفوف تیار کر لیں خوراک دس ملی گرام صبح ایک رتی شام ہمراہ عرق بادیان ساٹھ ملی لیٹر' عرق گاؤزبان ساٹھ ملی لیٹر استعمال کریں۔

اکسیر ضیق النفس: ضیق النفس اور دمہ میں نہایت مفید ہے۔ تمباکو ساٹھ گرام' افیون بارہ گرام' سنکھیا سفید دو گرام' شیر بدار 125 ملی لیٹر سب کو اچھی طرح کھرل کر لیں سفوف بزرالنج' تخم جوز ماثل ہر ایک پچیس گرام ملا کر پھر سحق کریں جب خشک ہو جائے محفوظ رکھیں چالیس ملی گرام دوا میں ساٹھ ملی لیٹر روغن بادام ڈال کر خوب اچھی طرح کھرل کریں مقدار خوراک تین گرام روزانہ ایک یا دو بار دیں۔

کشتہ صدف مرکب: ضیق النفس بلغمی اور دیگر امراض بلغمی مثلاً سرفہ و دمہ وغیرہ اور امراض گردہ و مثانہ میں فائدہ دیتا ہے۔ صدف صادق پچیس گرام' قلعی 6 گرام' قلعی کے باریک باریک ٹکڑے کاٹ کر اور صدف کے ٹکڑے کر کے ایک کوزہ گلی میں ڈالیں اور اوپر سے شیرہ گھیکوار اس قدر ڈالیں کہ چار انگل ان سے اوپر رہ پھر گل حکمت کر کے گھڑے میں چالیس کلو گرام کی آگ دیں سرد ہونے پر نکال لیں اور پیس کر محفوظ رکھیں۔ بیس ملی گرام تک حسب ضرورت ضیق النفس بلغمی میں شہد یا شربت زوفا پچیس ملی لیٹر کے ہمراہ دمہ حار میں شربت نیلوفر کے ہمراہ سوزاک و امراض گردہ میں شربت بزوری پچاس ملی لیٹر کے ساتھ دیں۔

دوائے ضیق النفس (جدید): ضیق النفس اور دمہ میں مفید ہے۔ نسخہ: افیون تیس ملی گرام' شیر آک گرین' سم الفار ایک ملی گرام' سٹرکنیا ایک ملی گرام سب کو اچھی طرح ملا کر تین حصوں میں منقسم کر لیں ایک ایک حصہ صبح شام استعمال کریں۔

دوائے ضیق النفس بلغمی: دمہ بلغمی کے لئے نہایت مفید ہے نسخہ سونٹھ' اجوائن خراسانی' اجوائن دیسی' کالی مرچ' اجمود' پیپلا مول' نمک ہندی' نمک سنگ' نمک کھاری ہر ایک بارہ گرام' مغز گھیکوار چار تولہ سب کو کھرل کر کے ٹکیہ بنا کر ظرف گلی میں گیڑوتی کر کے کشتہ کریں آب ادرک ایک گرام یا شہد پچیس ملی لیٹر ملا کر چٹائیں۔

اکسیر ضیق النفس: دمہ کے لئے مفید ہے۔ نسخہ: سم الفار' سیماب ہر ایک بارہ گرام' ورق نقرہ چار گرام سب کو سفیدی بیضہ مرغ میں کھرل کر کے بقدر کنار صحرائی گولیاں بنالیں اور مٹی کے برتن میں رکھ کر سات دفعہ گل حکمت کر کے چار کلو گرام جنگلی اپلوں کی آنچ دیں ابرنج پان کے ساتھ کھائیں اور مرغن غذا استعمال کریں۔

حب دمہ معمولی: ضیق النفس اور دمہ کے لئے مفید ہے کافور' ہینگ ہم وزن باریک پیس کر شہد میں ملا کر چالیس ملی گرام کی گولیاں بنالیں ایک گولی ہر تیسرے گھنٹے استعمال کریں۔

دوائے دمہ معمولی: پھٹکری بیس ملی گرام' عرق گلاب بیس ملی لیٹر میں حل کر کے صبح و شام پلائیں۔

کشتہ نوشادر: کھانسی اور دمہ کے لئے مفید ہے۔ نوشادر بارہ گرام' نمک پسا ہوا 250 گرام' نوشادر کو نمک کے درمیان توے پر

رکھدیں اور اوپر کا پیالہ اوندھا کردیں اور چولہے پر رکھ کر دو گھنٹہ تک اوسط درجہ کی آگ جلائیں جب سرد ہوجائے تو نوشادر نکال کر پیس لیں بیس ملی گرام ذرا سے مکھن میں ملا کر خشک کھانسی میں اور بتاشہ میں رکھ کر تر کھانسی میں دیں۔

شنگرف: ہر قسم کے دمہ سرعت انزال، پیچش، سنگرہنی، کمی اشتہا اور کھانسی میں نافع ہے شنگرف بارہ گرام کی ڈلی لے کر 125 گرام املاد ونیم کوفتہ کے درمیان رکھ کر توے پر نرم آگ پر رکھیں جب بلادر کا تیل خشک ہوجائے تو شنگرف نکال لیں اور اس کو لونگ، جائفل، زعفران کشمیری، افیون خالص، جاوتری ہم وزن کے ساتھ باریک سفوف کرکے رکھ لیں ایک ملی گرام تک برگ پان یا شہد یا آب ادرک میں ملا کر استعمال کریں۔

دواء دمہ: جو دمہ اور ضیق النفس کے لئے مفید ہے۔ کاکڑا سنگی، پیپلا مول ہر ایک 9 گرام، فلفل دراز 6 گرام، گوند کیکر پچاس گرام باریک کرکے سفوف تیار کریں اور کشتہ ابرک تین گرام کا اضافہ کریں 4 سے 6 گرام تک بارہ ملی لیٹر شہد میں ملا کر چٹائیں نکتہ اس کے استعمال سے معمولی قبض بھی دور ہوجاتی ہے۔

معجون رب السوس: کھانسی اور دمہ کے لئے مفید اور مجرب ہے صمغ عربی ایک گرام، زراوند مدحرج، کالی زیری، مئر، مرچ سیاہ، تخم خرفہ سپید، مغز بادام تلخ مقشر، تخم انجرہ ہر ایک 5 گرام، پرسیاؤ شاں، رب السوس، زوفا خشک ہر ایک چھتیس گرام سب کو کوٹ چھان کر سہ چند شہد کے قوام میں معجون تیار کریں 7 سے 9 گرام تک عرق گاؤزبان 150 ملی لیٹر شربت زوفا پچیس ملی لیٹر کے ہمراہ استعمال کریں۔

دوائے دمہ خاص: بلغمی ضیق النفس اور کھانسی کے لئے مفید ہے بیخ سوسن، فلفل دراز، خولنجاں، عاقر قرحا، کاکڑا سنگی، رب السوس، مغز چلغوزہ، تخم خشخاش ہر ایک چار گرام، پوکھر مول، صمغ عربی، جواکھار ہر ایک 6 گرام، مغز بادام 2 گرام کوٹ چھان کر دو چند شہد میں ملا کر رکھیں صبح وشام 3 گرام، عرق گاؤزبان 6 نوے ملی لیٹر کے ساتھ دیں۔

علاج ڈاکٹری:

دمہ بلغمی: ہدایات مندرجہ علاج طبی پر عمل کریں دورہ کے وقت کلوروفارم چار ملی لیٹر یا ایتھل آئیوڈائیڈ 10 قطرے یا ایمائل نائٹریٹ کی ایک نلکی توڑ کر رومال پر چھڑک کر مریض کو سنگھائیں جلدی پچکاری کریں ایفی ڈرین ہائیڈروکلورائیڈ تیس ملی لیٹر کی گولی کھلا دینا ہی دورہ مرض کو روکنے کے لئے موثر ثابت ہوتا ہے نیز مریض کو دے کا سگریٹ پلائیں جس کا نسخہ ذیل میں درج ہے:

ایکسٹریکٹ اوپیم	65 ملی گرام
ایکسٹریکٹ سٹرامونیم	130 ملی گرام
انی سیڈ آئل	8 قطرے
ٹنکچر ہمپ	20 قطرے
ٹنکچر لوبیلیا	12 ملی لیٹر
ٹنکچر سہلاک	08 ملی لیٹر
ٹنکچر ٹوبیکو	20 ملی لیٹر

سب دواؤں کو ساٹھ ملی لیٹر ریکٹی فائیڈ اسپرٹ میں حل کریں اور اس میں بلاٹنگ پیپر کا ایک تختہ بھگو کر خشک کرلیں اور اسی کاغذ کو بیس حصوں میں کاٹ کر ہر ایک حصے کو سگریٹ کی شکل میں لپیٹ لیں دورے کے وقت ایک سگریٹ کو سلگا کر مریض کو اس کے کش لگوائیں۔

نسخہ بخور: مرض دمہ میں دورے کے وقت نہایت نافع ہے دورے کی قدت اور مدت کو کم کر دیتا ہے سب کو بخوبی ملا لیں۔ ایک چمچہ چائے بھر سفید کاغذ پر رکھ کر جلائیں اور اس کا دھواں مریض کے ناک میں پہنچائیں:

پوٹاس نائٹراس	ایک حصہ
پلولوبیلیا	ایک حصہ
پلوسٹریموئیم	تین حصہ

سینے پر کلورو فارم دس ملی لیٹر' آئل آف ٹرپن ٹائن بیس ملی لیٹر اور اسپرٹ آف روز میری دس ملی لیٹر سب کو ملا کر مالش کریں داخلی طور پر دورے کی حالت میں ذیل کا نسخہ استعمال کرائیں۔

مزیج دمہ: جو مرض دمہ میں مفید ہے:

برومائیڈ آف پوٹاشیم	325 ملی گرام
آئیوڈائیڈ آف پوٹاشیم	325 ملی گرام
وائنم اپی کاک	250 ملی گرام
ٹنکچر بیلاڈونا	15 قطرے
ایکوا (ایڈ)	150 ملی لیٹر

سب کو حل کرلیں ایسی ایک خوراک دن میں تین مرتبہ دیں۔ اگر مندرجہ بالا تدابیر و ادویہ سے فائدہ نہ ہو یعنی دورہ نہ رکے تو ایڈرنالین ہائیڈروکلورائیڈ ایک ہزار کے محلول کی نصف سے ایک ملی گرام تک زیر جلد یا عضلاتی پچکاری کریں انجکشن کی دوا کے جسم کے اندر پہنچنے کے فوراً بعد ہی اس کا اثر ہونے لگتا ہے اور دس پندرہ منٹ کے اندر اندر دورہ بالکل رفع ہو جاتا ہے نالیوں کی تشنجی حالت ٹھیک ہو جاتی ہے اور بلغم کا اخراج شروع ہو جاتا ہے۔

دمہ حساسیتی:

میں اینٹی ایلرجک (دافع حساسیت) ادویہ دینی چاہئیں چنانچہ بناڈرل Benadaryl ساختہ پارک اینڈ ڈیوس 25 ملی گرام کا ایک کیپسول دن میں دو تین بار دیں یا ایول Avil کی گولی کا استعمال کرائیں مریض کو ان خاص غذاؤں اور اسباب سے پرہیز کرنے کی اشد تاکید کریں جن سے دورہ شروع ہو جاتا ہے مثلاً مچھلی یا چاولوں کا کھانا یا گردوغبار میں کام کرنا۔

دمہ قلبی:

میں دورہ کو روکنے کے لئے مارفیا کامیاب ترین دوا ہے مارفین سلفیٹ سولہ ملی گرام کا زیر جلد ٹیکہ لگا دیں اس سے فوراً تنگی تنفس دور ہو جاتی ہے اس کے علاوہ ڈجی ٹے لس کا استعمال بھی مفید ہے لیکن دمہ قلبی میں ایڈرنالین ہرگز استعمال نہ کریں مریض کو مکمل آرام و سکون کے ساتھ چارپائی پر لیٹے رہنے کی ہدایت کریں۔

مسلسل دمہ (Persistant Asthma):

میں جب کہ دیگر تدابیر ناکام ہو چکی ہوں تو امانیوفلین (Amni Flylene) بہت مفید ہوتی ہے۔ 5.25 ملی گرام سے 0.25 ملی گرام کا وریدی انجکشن کریں طب جدید میں یہ ایک خاص دوا ہے جو اپنے خاص اثرات سے دمہ بلغمی' دمہ قلبی' اور دمہ مسلسل میں فوری طور پر فائدہ مند ثابت ہوتی ہے اسی لئے بعض اوقات جب دمہ بلغمی و دمہ قلبی میں تشخیص نہیں ہو سکتی تو امانیو فلین کا استعمال کیا جاتا ہے۔

غذا و پرہیز:
مونگ اور ارہر کی دال، چوزہ مرغ کا شوربہ، چنے کا شوربہ، بکری کا شوربہ، چقندر، کدو، ترئی، بتھوے کا ساگ، بیضہ مرغ وغیرہ۔ ٹھنڈی اور ترش چیزوں سے پرہیز کرنا چاہئے۔ انگور، نارنگی، لیموں، تیل، چاول، سرخ مرچ، برف آب، زیادہ ٹھنڈے پانی اور دہی سے بھی اجتناب کرنا چاہئے۔

کھانسی

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
کھانسی	سعال، سرفہ	کف Cough
شدید کھانسی	سعال شعبی	برانکائیٹس Bronchitis

یادداشت:
کھانسی درحقیقت ایک مرض یا علامت ہے جو پھیپھڑے اور سینہ کے بعد امراض میں پیدا ہوجاتی ہے مگر اطباء نے اسے مرض کی حیثیت سے بیان کیا ہے۔

کیفیت و ماہیت:
کھانسی ایک قسم کی حرکت ہے جب پھیپھڑے اور آلات تنفس اذیت دینے والی چیز کو دفع کرتے ہیں تو کھانسی اٹھتی ہے جس طرح دماغ اپنی تکلیف کو چھینک کے ذریعہ سے دفع کرتا ہے اسی طرح پھیپھڑے میں جب کبھی تکلیف پہنچتی ہے تو اسے دور کرنے کے لئے زور سے حرکت کرتا ہے جس سے کھانسی پیدا ہوجاتی ہے معمولی کھانسی میں تو پھیپھڑے کی ہوائی نالیوں میں صرف بلغم کا اجتماع ہوتا ہے مگر شدید کھانسی میں پھیپھڑے کی ہوائی نالیوں کی اندرونی جھلی میں ورم ہوجاتا ہے۔

اقسام:
متقدمین اطباء نے کھانسی کی دو بڑی قسمیں رطب اور یابس بتلائی ہیں۔ سعال رطب (تر کھانسی) میں بلغم (کف) خارج ہوا کرتا ہے سعال یابس (خشک کھانسی) میں کچھ نہیں نکلتا یہ بعض اندرونی اعضاء کے ورم جیسے تلی یا جگر یا معدہ وغیرہ میں سینہ کے جوف میں پیپ رک جانے کی صورت میں پیدا ہوتی ہے اور کبھی ان کا سبب سوء مزاج سادہ ہوا کرتا ہے مختلف اسباب کے لحاظ سے کھانسی کی ضروری قسمیں حسب ذیل ہیں 1) سعال نزلی 2) سعال گرم 3) سعال سرد 4) سعال بلغمی 5) سعال یبسی 6) خشک کھانسی سعال شرکی (دوسرے اعضاء کی وجہ سے) 7) سعال ثبوری پھیپھڑوں کی جھلی کے دانوں کی وجہ سے 8) سعال دیکی یا کالی کھانسی (وبائی کھانسی) عموماً بچوں میں ہوتی ہے اس کا مفصل بیان امراض متعدیہ میں درج ہے طب جدید میں کیفیت مرض کے لحاظ سے شدید و مزمن دو قسمیں ہیں۔

سعال شدید (شدید کھانسی):
میں کبھی تو پھیپھڑے کی بڑی اور درمیانی ہوائی نالیوں کی اندرونی جھلی میں ورم نزلی ہوا کرتا ہے اور کبھی چھوٹی نالیوں کے اندر ورم ہوتا ہے 2) سعال مزمن (پرانی کھانسی) میں پھیپھڑے کی ہوائی نالیوں کی اندرونی جھلی پرانے ورم کی وجہ سے دانہ دار اور اکثر موٹی ہوجاتی ہے اور اس سے رطوبت رستی رہتی ہے کبھی جھلی پتلی بھی ہوجاتی ہے اور کبھی اس میں زخم بھی ہوجاتے ہیں۔

اسباب:

سردی لگنا خصوصاً زکام نزلہ یا وبائی نزلہ کا بار بار ہونا نیز گردوغبار' گرمی' سردی یا خراش پیدا کرنے والی ہوا' یا ایسی زہریلی ہوا جس میں دھات کے ذرات ملے ہوں۔

کھانسی کی عصبی تحریک:

جس کو ایک مرتبہ یہ بیماری ہوجاتی ہے وہ بار بار اس میں مبتلا ہونے کے لئے مستعد ہوتا ہے یعنی معمولی سبب سے پھر اسے کھانسی شروع ہوجاتی ہے کھانسی کی شکایت بچوں اور بوڑھوں کو خصوصاً کمزور آدمیوں کو زیادہ ہوا کرتی ہے جو لوگ تنگ و تاریک اور غلیظ مکانات میں یا سرد اور مرطوب مقامات میں رہتے ہیں یا جسمانی صفائی کا لحاظ نہیں رکھتے وہ بھی اکثر اس میں مبتلا ہوجاتے ہیں۔ بعض امراض مثلاً آتشک' تپ محرقہ' نزلہ وزکام وبائی' خسرہ اور بعض امراض قلب اور پرانے ورم گردہ کے سبب سے بھی کھانسی کی شکایت ہوجایا کرتی ہے۔

علامات:

شدید کھانسی میں کبھی تو پھیپھڑے کی بڑی اور متوسط نالیوں میں ورم ہوا کرتا ہے اور کبھی چھوٹی نالیوں میں ورم ہوتا ہے پھیپھڑے کی بڑی اور متوسط نالیوں کے ورم میں پہلے زکام یا نزلہ کی علامتیں پیدا ہوتی ہیں پھر اس کے بڑھ جانے سے کھانسی ہونے لگتی ہے مریض کو سینہ کے بالائی حصہ میں گرمی اور جلن اور کبھی جکڑن اور بوجھ سا معلوم ہوتا ہے اور کبھی لمبا سانس لینے اور کھانسنے کے وقت سینہ کی ہڈی کے پیچھے درد ہوتا ہے بار بار خشک کھانسی اٹھتی ہے جسے روکنا دشوار ہوتا ہے اکثر رات کو سوتے وقت اور صبح کو اٹھنے کے وقت کھانسی زیادہ ہوتی ہے رات میں بہ نسبت دن کے کھانسی بار بار اٹھتی ہے مریض کو نیند نہیں آتی شروع میں کھانسی خشک ہوتی ہے مگر کچھ دن کے بعد نہایت دشواری سے اور دیر تک کھانستے رہنے سے ذرا جھاگ دار بلغم نکلنے لگتا ہے دو تین دن کے بعد سوزش وغیرہ میں کمی ہوکر تر کھانسی ہوجاتی ہے جس میں زرد یا سفید اور کبھی سنہری مائل غلیظ بلغم آسانی سے نکلتا ہے اور کبھی بلغم میں تھوڑا سا خون بھی ملا ہوا ہوتا ہے اور کھانسی کے ساتھ سانس میں بھی کچھ تنگی معلوم ہونے لگتی ہے کبھی اس کے ساتھ خفیف حرارت ہوجاتی ہے چھوٹی چھوٹی ہوائی نالیوں کے ورم میں اکثر پہلے پھیپھڑے کی بڑی اور درمیانی نالیوں میں ورم ہوتا ہے پھر یہی ورم بڑھتے بڑھتے چھوٹی نالیوں میں بھی ہوجاتا ہے مگر کبھی بڑی نالیوں کے ساتھ ہی چھوٹی نالیوں میں بھی ورم ہوا کرتا ہے۔ سانس تکلیف کے ساتھ جلد جلد آتا ہے نبض تیز چلتی ہے تھوڑا سا بلغم دقت کے ساتھ خارج ہوتا ہے دن رات کھانسی آتی رہتی ہے اور مریض تکلیف کی وجہ سے بیٹھا رہتا ہے اکثر دردسر' بخار اور متلی کی بھی شکایت ہوتی ہے جب کمزوری کی وجہ سے بلغم خارج نہیں کرسکتا تو وہ بلغم ہوائی نالیوں میں جم جاتا ہے اور ہوائی آمدورفت میں رکاوٹ ہوجانے سے سانس میں تنگی کی شکایت ہوجاتی ہے بچوں کو جب یہ شکایت ہوتی ہے تو سانس لیتے وقت ان کا پیٹ بہت حرکت کرتا ہے اور پسلیاں اندر کی جانب کھنچ جاتی ہیں عام طور پر اسے پسلی چلنا کہتے ہیں بوڑھے مریضوں میں بھی یہ مرض تکلیف دہ ہوتے ہیں ان میں کبھی شدت کے دورے کے وقت نبض نہایت کمزور چلتی ہے آنکھیں اندر کو دھنس جاتی ہیں اور بہت ضعف ہوتا ہے۔

تشخیص:

خشک کھانسی ہو اور حلق یا سینہ یا معدہ وجگر وغیرہ میں درد اور ساتھ ہی احشاء (اندرونی اعضاء) کے ورم کی دوسری علامتیں بھی پائی جاتی ہوں تو کھانسی کا سبب انہی اعضاء کا ورم ہوتا ہے اگر درد نہ ہو تو معلوم کریں کہ کس وقت کھانسی زیادہ اٹھتی ہے اگر رات میں یا سونے کے بعد کھانسی زیادہ ہوتی ہو اور نزلہ کی علامتیں مثلاً سینہ پر کسی چیز کا گرتے ہوئے محسوس ہونا حلق

میں خراش' پیشانی میں تناؤ' نتھنوں کا بند ہونا وغیرہ پائی جائیں تو کھانسی کا موجب نزلہ حار (گرم نزلہ) ہوتا ہے اور اگر کھانسی کی شدت کھانے کے بعد یعنی معدے کے بھرے ہوئے ہونے کی صورت میں یا کھانا ہضم ہونے کے وقت ہو تو ایسی کھانسی معدے کی شرکت سے ہوتی ہے اور اگر سرد ہوا لگنے یا سرد چیزوں کے کھانے سے کھانسی میں زیادتی ہو اور گرم ہوا اور گرم چیزوں کے استعمال سے افاقہ رہتا ہو اور چہرہ کا رنگ سفیدی مائل ہو پیاس کم ہو اور حالات سابقہ سے تائید ہوتی ہو بعض مریض سرد مقام میں رہا ہو یا سرد چیزیں زیادہ کھاتا پیتا یا سونگھتا رہا ہو تو ایسی کھانسی کا سبب پھیپھڑے کی سردی ہوا کرتی ہے اور اگر اس کے برخلاف حالات ہوں تو پھیپھڑے کی گرمی اس کا سبب ہوتی ہے اگر اسے بات چیت کرنے یا پڑھنے نیز گرد و غبار اور دھوئیں کے پہنچنے سے یا گرم ہوا اور گرم چیزوں کے استعمال سے تکلیف اور کھانسی زیادہ ستاتی ہو نیز نبض جلد جلد چلتی ہو اور پیشاب گرم اور جلن سے آتا ہو تو ایسی کھانسی کا سبب پھیپھڑے کے بثور (چھوٹی چھوٹی پھنسیاں یا دانے) ہوا کرتے ہیں اور اگر چلنے پھرنے یا خشک چیزوں کے کھانے یا بھوک کی حالت میں کھانسی زیادہ اٹھتی ہو اور کھانا کھانے کے بعد راحت و سکون کی حالت میں اور آش جو وغیرہ تری پیدا کرنے والی چیزوں کے استعمال سے کم رہتی ہو اور مریض کا جسم لاغر نبض سریع اور متواتر ہو سانس میں تنگی رہتی ہو اور پہلے خشکی پیدا کرنے والے اسباب جیسے استفراغات (فصد اسہال قے وغیرہ) یا بھوکا رہنے یا کثرت جماع یا گرم خشک مقام پر سکونت رکھنے کا زیادہ اتفاق ہوا ہو تو کھانسی کا سبب پھیپھڑے کی خشکی ہوا کرتی ہے اور اگر تپ محرقہ یا تپ یومی یا تپ وبائی وغیرہ کے ساتھ کھانسی کی شکایت ہو تو اس کا سبب سارے جسم کی شرکت ہوتی ہے اگر طحال میں سختی ہو تو اس کی شرکت سے کھانسی ہوگی اور اگر ان میں سے کوئی بھی سبب موجود نہ ہو تو ہوا کی نالی (قصبتہ الریہ) میں خراش پیدا کرنے والے اسباب جیسے حلق میں دھواں یا گرد و غبار ترش اور مکھی یا تیز مصالحہ دار غذائیں کھانے یا حنجرہ (ہوائی نالی) میں کسی چیز کا دخل ہو جانے کی نسبت مریض سے دریافت کریں اگر ان میں سے کسی بات کا اقرار کرے تو کھانسی کا سبب وہی ہوگا اگر کھانسی میں کف نکلتا ہو تو خارج شدہ بلغم کے رنگ سے مرض کے مادہ پر استدلال کریں چنانچہ اگر زیادہ کھانسنے سے لیسدار بلغم نکلتا ہو اور زکام کے بعد کھانسی شروع ہوئی ہو تو نزلہ بارد کی علامت ہے اور چہرہ کی جلد کا نرم ہونا' سن رسیدہ یا مرطوب مزاج ہونا جیسے بچے یا عورتیں یا وہ لوگ جو آرام و سکون زیادہ اختیار کرتے ہیں اور استسقائے زقی بارد رطب ہونا' سونے میں خرخراہٹ کی آواز نکلنا اور پہلے رطوبت پیدا کرنے والے دوسرے اسباب کا پایا جانا' مثلاً مرطوب مقام پر سکونت رکھنا' مرطوب چیزیں زیادہ کھانا پینا یا سونگھنا یہ سب علامات رطوبی کھانسی کی ہیں اور اگر کھانسی کے ساتھ پھیپھڑے کے زخم کی علامت یعنی کھانسی میں کھرنڈ یا پیپ یا پھیپھڑے کے ٹکڑے یا حلق یا قصبتہ الریہ کی ساخت کے اجزاء خارج ہوتے ہوں اور نزلہ حار اکال (زخم کرنے والا گرم اور تیز نزلہ) یا خون تھوکنے یا سینہ یا پھیپھڑے کے ورم یا پھوڑے کے بعد کھانسی پیدا ہوئی ہے تو اس قسم کی کھانسی سلی کہلاتی ہے اور اگر عام طور پر بچے اور بڑے کھانسی میں مبتلا ہوں اور ایسی کھانسی شدت سے آجاتی ہو بلکہ کبھی پیشاب پاخانہ بھی خطا ہو جاتا ہو پیاس نہ ہو' بھوک ساقط ہو اور آخر میں آنکھوں اور چہرے پر بھربھراہٹ ہو جاتی ہو تو یہ سرفہ وبائی (وبائی کھانسی) ہے۔

انجام و عوارض:

معمولی کھانسی تین چار روز میں زائل ہو جاتی ہے شدید کھانسی عموماً ایک سے دو ہفتہ تک رہتی ہے نہایت شدید کھانسی آٹھ دس دن میں خطرناک صورت اختیار کر لیتی ہے وبائی یعنی کالی کھانسی چار سے چھ ہفتہ تک رہتی ہے۔ کھانسی سے بہت سے عوارض پیدا ہو جاتے ہیں مگر سب سے اہم ذات الریہ نمونیم' ذات الجنب' سل اور نفخۃ الریہ ہیں۔

اصول علاج:

مادی کھانسی میں مادہ کو نضج دینے (پکانے) کی تدبیر کرنی چاہئے تاکہ مادہ کا قوام معتدل ہو اور وہ قابل اخراج ہو جائے زیادہ گرم یا زیادہ سرد دوائیں استعمال نہ کریں کیونکہ زیادہ گرم دواؤں سے مادہ میں غیر معمولی رقت آجاتی ہے اور زیادہ سرد دواؤں سے غیر معمولی غلظت اس لئے نضج مادہ کا اصلی مقصد یعنی اعتدال قوام فوت ہو جاتا ہے اگر کھانسی کے ساتھ دست آتے ہوں یا دوسرے عوارض پیدا ہو جائیں تو ایسی دوائیں جو دونوں کے واسطے مفید ہوں مناسب موقعہ پر استعمال کرنی چاہئیں مثلاً اگر کھانسی کے دست آتے ہوں تو صمغ عربی اور نشاستہ وغیرہ کو بریاں کر کے دینا چاہئے اور ایسے شربت استعمال کرنے چاہئیں جو کھانسی کو مفید ہونے کے ساتھ ہی قابض بھی ہوں جیسے شربت خشخاش شربت انار شربت حب آلاس وغیرہ اور اگر کھانسی کیساتھ نفث الدم (خون تھوکنے) کی بھی شکایت ہو تو صمغ عربی کتیرا رب السوس وغیرہ کے ساتھ کوئی خون کو روکنے والی دواء بھی شامل کرنا چاہئے مثلاً دم الاخوین سنگجراحت گل ارمنی وغیرہ بقول جالینوس اگر کھانسی میں گاڑھا بلغم نکلتا ہو تو اسے رقیق کرنے کے لئے زوفا خشک پودینہ وغیرہ استعمال کریں اور اگر بلغم رقیق نکلتا ہو تو نشاستہ وغیرہ سے غلیظ کریں اور اگر لیسدار بلغم ہو تو سکنجبین وغیرہ سے اس کی تقطیع کریں اور اگر مادہ کثیر مقدار میں ہو یہاں تک کہ مادہ کی کثرت سے مریض کمزور جائے تو مسہل سے مادہ کا تنقیہ کریں مندرجہ ذیل دوائیں ہر قسم کی کھانسی میں مفید ہیں۔ ماء الشعیر پینا علی ہذا کاکڑاسنگی باریک پیس کر سیاہ مرچ کے برابر گولیاں بنا کر منہ میں رکھنا یا مرکی دانہ باقلہ کی برابر بہت فائدہ مند ہیں۔ پرانی کھانسی میں فندق 3 گرام ماء العسل کے ساتھ کھانا مفید ہے۔ خارجی طور پر روغن بادام اور موم کی سینہ اور دونوں شانوں کے درمیان مالش کرنا یا ناف کے مقام روغن بنفشہ ملنا مفید ہے۔

دستور العلاج:

اگر نزلہ کی وجہ سے ہو تو گل بنفشہ 7 گرام عناب 5 دانہ سپستان 9 دانہ گاؤزبان 5 گرام اصل السوس مقشر 5 گرام تخم خطمی 7 گرام تخم خبازی 7 گرام سب کو پانی میں پکا کر صاف کر کے خمیرہ بنفشہ پچیس گرام ملا کر پلائیں۔

نکات:

اگر نزلہ زیادہ حار ہو اور سینہ میں سوزش ہو تو شیرہ مغز تخم کدو شیرہ تخم کاہو ہر ایک تین گرام اضافہ کریں 3) نزلہ حار اور کھانسی میں دیا قوزہ 6 گرام پہلے کھا کر اوپر سے نسخہ نمبر 1 میں شیرہ تخم خیارین چھ گرام اضافہ کر کے پلائیں شدت بخار میں گل نیلوفر 7 گرام اور خفقان میں گاؤزبان 5 گرام اضافہ کریں 4) ضعف قلب کے واسطے دواء المسک جواہر والی 5 گرام کھلائیں۔

ایضاً: جو نزلہ کی کھانسی میں معمول ہے۔

گوند کتیرا ایک گرام باریک پیس کر لعوق سپستان بارہ گرام میں ملا کر پہلے کھلائیں اوپر سے گاؤزبان گل بنفشہ اصل السوس ہر ایک 5 گرام سپستان 11 دانہ پانی میں پکا کر صاف کر کے شربت بنفشہ پچیس گرام ملا کر پلائیں۔ اگر حلق میں درد بھی ہو تو غرغرے کے لئے یہ نسخہ دیں جو بخار کی حالت میں مفید ہے غرغرہ مکوہ خشک کزمازج ہر ایک چھ ماشہ عدس مسلم کشنیز خشک ہر ایک بارہ گرام کوکنار 3 عدد حسب دستور پانی میں جوش دے کر صاف کر کے غرغرے کرائیں۔ اگر ضرورت ہو تو چھینکیں لانے والی دوائیں استعمال کریں تاکہ نزلہ جاری ہو جائے چونکہ نزلہ حار سے سل کے پیدا ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے خصوصاً جوانوں کو اس لئے اس کے علاج میں تاخیر نہ کریں۔

اگر کھانسی بلغمی و رطوبی ہو تو مادہ کو پکانے کے واسطے یہ نسخہ منضج پلائیں نسخہ: بادیان بیخ بادیان پرسیاؤشاں زوفا خشک ہر ایک 5 گرام اصل السوس مقشر چار گرام انجیر زرد 2 عدد مویز منقی 9 عدد نبات سفید پچیس گرام حسب معمول جوش دے کر

صاف کر کے مصری ملا کر پلائیں۔

اضافات: رفع قبض کے لئے خمیرہ بنفشہ پچاس گارم اضافہ کریں چند روز یہ نسخہ پلاتے رہیں اگر اس سے آرام نہ ہو تو اس منضج کے نسخہ میں سنائکی بارہ گرام، عناب 5 دانہ، سپستان 9 دانہ، مغز املتاس، ترنجبین شکر سرخ ہر ایک پچاس گرام، روغن بادام پچیس ملی لیٹر اضافہ کر کے مسہل دیں تنقیہ کے بعد لعوق سپستان دو گرام، عرق گاؤزبان 150 ملی لیٹر میں جوش دے کر پلایا کریں کھانسی کے ساتھ سانس میں تنگی ہو اصل السوس بادیان ہر ایک 4 گرام، انجیر زرد تین عدد، اسطوخودوس 5 گرام سب کو جوش دے کر مل چھان کر شہد پچاس ملی لیٹر ملا کر پلائیں۔

اضافات: اگر بلغم کو رقیق کرنا منظور ہو تو دارچینی 3 گرام بیخ بادیان 7 گرام اضافہ کریں 2) اگر بلغم بہت غلیظ ہو تو رقیق کرنے اور قابل اخراج بنانے کے واسطے کو یہ ابریشم، سبوس گندم، زوفا خشک، پرسیاؤشاں ہر ایک 4 گرام اضافہ کریں اور بجائے شہد کے گلقند آفتابی پچاس گرام بڑھائیں۔ دوا جو سعال بلغمی میں نہایت مفید ہے آسانی کے ساتھ بلغمی مادہ کو نکالتی ہے نسخہ اجوائن خراسانی، نانخواہ، نمک، سانبھر ہر بارہ گرام سب کو باریک کر کے پانی میں گوندھ کر مٹی کے نئے سکورے میں رکھ کر پانچ کلوگرام اپلوں کی آگ دیں خوراک چالیس ملی گرام پان کے ساتھ یا تنہا کھلائیں اگر کھانسی پھیپھڑے کی گرمی کی وجہ سے ہو تو شیرہ تخم خیارین، شیرہ تخم خرفہ، شیرہ تخم مغز کدو شیریں ہر ایک 3 گرام، عرق گاؤزبان 150 ملی لیٹر میں نکال کر شربت بنفشہ یا شربت نیلوفر پچیس ملی لیٹر ملا کر پلائیں۔

اضافہ: اگر خشکی کا غلبہ ہو تو لعاب بہدانہ، لعاب اسپغول تین تین گرام اضافہ کریں۔ تعدیل صفراء اور تسکین حرارت کے واسطے لعاب بہدانہ، لعاب اسپغول ہر ایک 3 گرام، شیرہ تخم خیارین پچیس گرام، شربت نیلوفر پچیس گرام ملا کر پلانا مفید ہے رفع قبض کے واسطے عناب، آلو بخارا، ہر ایک 5 عدد، مویز منقی 10 دانہ پانی میں پکا کر مصری پچاس گرام ملا کر پلائیں، کبھی تیزی صفراوی مادہ کے گرنے سے پھیپھڑوں میں شبور ہو جاتا ہے اس میں بھی سعال حار کی طرح علاج کریں اور بشرط قوت فصد باسیق کھولیں یا امالہ مادہ کے لئے سینگیاں کھچوائیں۔ اگر کھانسی سردی کی وجہ سے ہو تو نزلی کھانسی کی طرح علاج کریں منضج بلغمی و رطوبی کھانسی والا شربت زوفا پچیس ملی لیٹر ملا کر پلائیں۔

لعوق: بادیان تخم کتاں ہر ایک 6 گرام، رائی بریاں 3 گرام، تخم حلبہ چار گرام، مغز چلغوزہ، مغز بادام، مغز پستہ ہر ایک بارہ گرام صمغ عربی، کتیرا ہر ایک بارہ گرام سب ادویہ کو کوٹ چھان کر شہد میں ملا کر لعوق تیار کریں صبح و شام 6-6 گرام حل کر کے پلادیں تاکہ دو تین دست آ کر مواد خارج ہو جائے۔

سعال بلغمی: میعہ سائلہ ایک ماشہ، شہد ایک تولہ میں ملا کر چٹائیں اور حب گل پستہ 2 عدد منہ میں رکھ کر لعاب چوسیں اکسیر سعال بلغمی نصف گرام، خمیرہ خشخاش 9 گرام میں کھانا بھی مفید ہے۔

سعال یابس (خشک کھانسی): لعوق آب تراور یا لعوق بہدانہ چاٹیں اور جب سرفہ دو گولیاں منہ میں رکھیں اگر بلغم مشکل سے خارج ہو تو لعوق سپستان پچیس گرام، عرق گاؤزبان 150 ملی لیٹر میں جوش دے کر پلائیں۔ سعال حار، حب لعاب بہدانہ 2 عدد بہدانہ منہ میں رکھ کر لعاب چوسیں۔

منتخب مجربات و مرکبات:

حب سعال نزلی: صمغ عربی کتیرا، رب السوس، شکر تیغال، تخم خشخاش سفید، مغز بادام شیریں ہر ایک 6 گرام، افیون، زعفران ہر ایک دو گرام باریک پیس کر لعاب بہدانہ میں مونگ کے برابر گولیاں بنائیں ایک گولی ہر وقت منہ میں ڈالے رہیں اور اسکا لعاب چوستے رہیں۔

حب غری السمک: سرفہ' سل' نزلہ اور نفث الدم کے لے نہایت مفید ہے نسخہ: گرد آسیہ' سریشم ماہی' تخم خطمی' گل گاؤ زبان ہر ایک 6 گرام' مغز تخم کدو' تخم کاہو مقشر ہر ایک 9 گرام اضافہ کر کے گولیاں بنائیں۔

حب باقلا: یہ بھی نزلہ کی کھانسی میں بہت مفید ہے مندرجہ بالا نسخہ میں باقلا' عناب' مغز تخم کدو شیریں' مغز تخم تربوز ہر ایک چار گرام اضافہ کر کے گولیاں بنائیں۔

دیا قوزہ: نزلہ کی کھانسی میں نہایت مفید ہے۔

دواء جو پرانی کھانسی اور ضیق النفس بلغمی میں مفید ہے کبوتر صحرائی ذبح کر کے سر اور پیر علیحدہ کردیں اور پیٹ چاک کر کے آلائش نکال دیں اور اچھی طرح صاف کر کے الائچی ورد بارہ گرام' نمک سانبھر' لونگ ہر ایک ساٹھ گرام اس میں بھر کر سی دیں اور مٹی کے برتن میں رکھ کر پانچ کلوگرام اپلوں کی آنچ دیں چالیس ملی گرام دوا پان میں رکھ کر کھلائیں۔

حبوب: جو خشک کھانسی میں معمول ہیں حب باقلا کے نسخہ میں مندرجہ ذیل ادویہ شمار کریں۔ نسخہ: کہربائے شمعی' ست لوبان' کاکڑا سینگی' بنفشہ' تخم خشخاش چار گرام چنے کے برابر گولیاں بنالیں۔ 2 گولیاں منہ میں رکھ کر لعاب چوسیں۔

قیروطی: جو سرفہ یابس میں سینہ کو تر رکھنے کے لئے مفید ہے موم بارہ گرام' روغن بنفشہ' روغن کدو' ہر ایک بارہ گرام میں پگھلا کر آب کاہو کشنیز تازہ ہر ایک ایک تولہ اضافہ کر کے سینہ پر مالش کریں۔

حبوب سعال: جو سعال خشونی میں مفید ہیں۔ نسخہ: مغز تخم کدو شیریں' مغز بادام شیریں' مغز بہدانہ سب ادویہ ہم وزن کوٹ پیس کر لعاب اسپغول میں ملا کر گولیاں بنالیں ہر وقت ایک گولی منہ میں ڈالے رکھیں۔

لعوق: جو حلق اور قصبۃ الریہ کی خشونت و خشکی رفع کرنے میں مفید ہے مغز تخم کدو شیریں' مغز تخم خیارین' خشخاش سفید ہر ایک 3 گرام سب کو باریک پیس کر لعاب بہدانہ 3 گرام' لعاب اسپغول 5 گرام میں ملا کر روغن بادام 3ml اضافہ کر کے چٹائیں۔

حب سعال: جو بلغمی کھانسی کے لئے مفید و مجرب ہے فلفل سیاہ' گوند نا گوری' پوست ہلیلہ زرد' کاکڑا سنگی' مغز کرنجوہ' اصل السوس مقشر ہر ایک 6 گرام باریک پیس کر چنے کے برابر گولیاں تیار کریں ایک گولی منہ میں رکھ کر چوسیں۔

حب سعال: خاص الخاص' بلغمی کھانسی اور ضیق النفس بلغمی کے لئے مجرب ہے اور بلغم کو خارج کرتی ہے گل مدار سوختہ' گل کیلہ سوختہ' شکر تیغال ہر ایک دو گرام' رب السوس چار گرام' کاکڑا سنگی میعہ سائلہ ہر ایک ایک گرام' بنسلو چن تین گرام' فلفل سیاہ دو گرام سب کو پیس کر عرق پان مروق میں تین گھنٹہ کھرل کریں اور چنے کے برابر گولیاں تیار کریں ایک گولی دن میں چند مرتبہ منہ میں ڈال کر چوستے رہیں۔

حبوب سعال: جو بلغمی اور مرطوبت کھانسی کے لئے مفید اور مجرب ہے میٹھا تیلیہ مدبر' مرچ سیاہ' خرمہرہ زرد سوختہ ہر ایک 6 گرام' اوّل میٹھا تیلیہ اور مرچ سیاہ کو لوہے کے ہاون دستے میں تین گھنٹے تک برابر کوٹیں اس کے بعد خرمہرہ زرد ملالیں اور 6-7 گھنٹہ گھیکوار کے رس میں کھرل کر کے دانہ مونگ کے برابر گولیاں بنالیں دو گولی صبح و شام عرق گاؤزبان 75 ملی لیٹر کے ہمراہ استعمال کریں۔

دواء ویدک:

جو بچوں کی کھانسی' بخار' بدہضمی وغیرہ کے لئے مفید ہے مصری دیسی پچاس گرام' بنسلو چن پچیس گرام' پیپل بارہ گرام' دانہ الائچی خورد 6 گرام' دار چینی تین گرام باریک پیس کر پنیر کر کے رکھیں بچہ کو ایک دس ملی گرام سے بیس ملی گرام تک شیر مادر کے ساتھ اور بالغوں کو ایک سے ڈیڑھ گرام تک مناسب بدرقہ کے ہمراہ دیں۔

نکتہ: کھانسی کے علاوہ ابتداء سل و دق کے لئے بھی یہ دوا مفید ہے۔

جب جدوار: سردنزلہ کھانسی اور دمہ کو مفید ہے۔ اگر کھانسی خشکی سے ہو تو مریض کو مسکہ تازہ بارہ گرام میں قند سفید 5 گرام ملا کر رات کو سوتے وقت کھلائیں اور صبح کو ذیل کا لعوق تین گرام کھلائیں لعوق مصری 16 دام' اصل السوس 3 دام' خشخاش ایک دام پہلے اصل السوس کو کوٹ کر ایک لیٹر پانی میں جوش دیں جب دوسو گرام رہ جائے صاف کر کے خشخاش اس میں پیس کر کپڑے میں چھان لیں اور مصری ڈال کر قوام کر لیں خوراک تین گرام' نیز خمیرہ خشخاش بارہ گرام تنہا یا ہمراہ لعاب بہدانہ 3 گرام' شیرہ عناب 5 دانہ' شیرہ تخم مغز کدو شیریں 5 گرام' عرق گاؤزبان 10 گرام میں نکال کر شربت بنفشہ یا شربت عناب پچیس ملی لیٹر ملا کر پلائیں۔ خشکی رفع کرنے کے لئے سر سینہ اور پیر کے تلوؤں پر روغن بادام روغن کاہو' روغن بنفشہ یا روغن لعوب کی مالش کریں اگر خشکی زیادہ ہو تو حریرہ جات اور شیر گاؤ استعمال کرائیں۔ بچوں کو بلغمی کھانسی میں کبریت زوفا یا لعوق سپستان دو چار انگلیاں چٹانا مفید ہے اور پینے کے لئے یہ نسخہ دیں: گل بنفشہ' گاؤزبان' اصل السوس' تخم خطمی' تخم خبازی ہر ایک 2 گرام عناب' سپستان ہر ایک دو یا تین دانہ سب کو پکا کر صاف کر کے شربت بنفشہ بارہ ملی لیٹر ملا کر پلائیں۔ اگر بلغم بکثرت ہو تو زوفا خشک' پرسیاؤ شاں' مویز منقی' شربت زوفا حسب ضرورت اضافہ کریں اور تلیین کے لئے مغز املتاس یا شیر خشت بڑھائیں۔ خشک کھانسی ہو تو شربت اعجاز یا لعوق بادام' لعاب بہدانہ' شربت عناب یا شربت بنفشہ کے ساتھ دینا مفید ہے۔

دستور جدید:

سعال نزلی (جو کھانسی نزلہ کی وجہ سے ہو) لعوق نزلی 7 گرام یا لعوق معتدل بارہ گرام ہمراہ عرق گاؤزبان ساٹھ ملی لیٹر کے ہمراہ دیں۔

علاج ڈاکٹری:

اگر سینے میں بلغم زیادہ رکا ہوا ہو تو اکیس ملی گرام ٹارٹرایمیٹک تھوڑے سے پانی کے ہمراہ دیں یا ایک گرام اپکواینا گرم پانی کے ساتھ دیں تاکہ قے آ کر سینہ کسی قدر صاف ہو جائے پھر داخلی طور پر ذیل کے معرق و منفث بلغم نسخہ جات میں کوئی ایک نسخہ دیں:

1) نسخہ جو شدید کھانسی کے شروع میں اخراج بلغم کے لئے نہایت مفید ہے:

لائیکوارایمونیا ایسی ٹیٹس	05 گرام
سپرٹ اتھر نائٹروسائی	20 قطرے
وائینم اپیکاک	10 قطرے
ٹنکچر کیمفر کمپونڈ	20 قطرے
ایکوا کیمفر	20 گرام

سب کو بخوبی ملا لیں اور ایسی ایک ایک خوراک دن میں تین یا چار مرتبہ ہر تین تین چار چار گھنٹے کے بعد پلائیں۔

2)

اینٹی مونیل پاؤڈر	130 ملی گرام
ڈورز پاؤڈر	200 ملی گرام

دونوں کو ملا کر ایک پڑیہ بنائیں ایسی ایک ایک پڑیہ دن میں تین مرتبہ شیر گرم پانی کے ساتھ کھلائیں۔

3) جب کھانسی کے ساتھ سخت لیسدار اور چپکنے والا بلغم بمشکل خارج ہوتا ہو تو یہ نسخہ دیں:

ایمونیا کلورائیڈ	650 ملی گرام
وائنم اپیکاک	5 قطرے

سیرپ ٹولو	30 قطرے
پکورا ایمونیائی سائی	8 ملی گرام
ایکوا انبی سائی تا	20 ملی لیٹر

ہدایات مندرجہ علاج طبی پر عمل کریں شدید کھانسی میں اگر قبض ہو تو 325 ملی گرام کیلوبل دس یا دوسو ملی گرام، سوڈا بائیکارب میں ملا کر پہلے کھلائیں یا 325 ملی گرام کی بلیو پل ایک عدد کھلا کر پانچ چھ گھنٹے کے بعد سولہ ملی گرام میگ سلف شیر گرم پانی میں کھلائیں۔

خارجی طور پر لنی منٹ آف ایمونیا، کمپونڈ لنی منٹ آف ٹرپن ٹائن ہر ایک بارہ ملی گرام اور کمپونڈ لین منٹ آف سوپ آٹھ ملی گرام سب کو بخوبی ملا کر نیم گرم کر کے چھاتی پر مالش کریں اور چھاتی اور گلے کو سرد ہوا سے بچائیں۔ پرانی کھانسی مس بل اپی کاک کم سلا پانی 325 ملی گرام دن میں دو یا تین مرتبہ استعمال کریں ذیل کا نسخہ بھی نہایت نافع ہے نسخہ جو سعال مزمن مفید اور اکثر سرکاری شفاخانوں کا معمول ہے۔

کاربونیٹ آف ایمونیا	325 ملی گرام
ٹنکچر آف نکس وامیکا	325 ملی گرام
ٹنکچر آف سیکوئل	ایک گرام
کمپونڈ ٹنکچر آف کیمفر	ایک گرام
کلوروفارم واٹر	20 ملی لیٹر
واٹر	40 ملی لیٹر

سب کو اچھی طرح ملا لیں اور اس میں سے بیس ملی لیٹر ہر چھ گھنٹے بعد استعمال کریں۔

نسخہ جو خشک خراش دار کھانسی میں نافع ہے۔

ٹنکچر کیمفر کمپونڈ	16 ملی لیٹر
میوسلیج آف ٹراگا کینتھ	24 ملی لیٹر
وائنم اپیکاک	08 ملی لیٹر
ٹنکچر یا سیرپ سلا	12 ملی لیٹر
ٹنکچر سینگا	08 ملی لیٹر
کیمفر واٹر	260 ملی لیٹر

سب کو بخوبی ملا لیں اور بیس ملی لیٹر دن میں تین مرتبہ پلائیں اگر گلے کی خرابی کھانسی کا باعث ہو تو مینڈلز تھروٹ پینٹ یا ٹینک ایسڈ گلیسرین گلے میں لگا دیں علاوہ ازیں اور کئی قسم کے مخصوص اقراص سرفہ (کف لازنجیر یا برانکیل لوزنجز) بھی بازار میں ملتے ہیں اور اکثر قسم کی کھانسی میں مفید ہیں مثلاً پنسلین لوزنجز، پیس آیوڈائڈ تھروٹ لوزنجز وغیرہ۔

غذا و پرہیز:

مونگ اور ارہر کی دال، مونگ کی دال کی کھچڑی، گوشت کا شوربہ، چپاتی، چقندر، پالک، بتھوئے کا ساگ وغیرہ استعمال کریں۔ سرد بادی، ثقیل اور بلغم پیدا کرنے والی چیزوں سے پرہیز کریں سر اور سینہ کو ٹھنڈی ہوا سے بچائیں برف اور سرد پانی نہ پئیں آلو اروی، لہسن، پیاز، تیل، اور ترشی وغیرہ سے پرہیز کریں۔

ذات الجنب

ڈاکٹری نام	طبی نام	اُردو نام
پلیوری Pleurisy	ذات الجنب	پہلو کا درد
پلیورائٹس Plruritis	ورم غلاف الریہ	پسلی کا درد

کیفیت وماہیت:
سینے کی دیواروں کے اندر دیا فرغما کی بالائی سطح اور پھیپھڑوں وغیرہ سینے کے اندرونی اعضاء کے اوپر استر کرنے والی آبی جھلیوں (غشاء الریہ، غشاء مستطبین الاضلاع، حجاب منصف وغیرہ) یا دیا فرغما اور پسلیوں کے عضلات میں کسی مقام پر سوزش یا ورم ہوجاتا ہے جس سے مریض کو پہلو یا پسلی کے اندر یعنی مقام ماؤف پر چبھن کے ساتھ درد ہوتا ہے جو سانس کی حرکات کے ساتھ زیادہ ہوجاتا ہے۔

یادداشت:
اس کی ماہیت میں رازی صاحب کامل، علامہ طبری ثابت بن قرحہ جرجانی اور ایلاقی وغیرہ اطباء میں اختلاف ہے لیکن جمہور اطباء مذکورہ بالا ماہیت میں متفق الارا ہیں اطباء جدید بھی اسی مسلک کے پیرو ہیں۔

اقسام:
طب قدیم کے مطابق ماہیت کے لحاظ سے اس کی دو قسمیں ہیں 1) ذات الجنب۔ حقیقی اس میں غشاء مستطبن الاضلاع یا پسلیوں کے اندرونی عضلات یا دیا فرغما کی بالائی سطح پر استر کرنے والی جھلی میں سوزش یا ورم ہوتا ہے 2) ذات الجنب غیر حقیقی ۔ اس میں پسلیوں کے درمیانی عضلات اور ان کی جھلیوں کے درمیان ورم نہیں ہوتا بلکہ صرف غلیظ ریاح بند ہوکر باعث درد ہوجاتے ہیں اس کو وجع الجنب بھی کہتے ہیں ذات الجنب حقیقی کی پھر دو قسمیں ہیں خالص اور غیر خالص۔ خالص میں سینے کے خارجی عضلات یا پسلیوں کے اوپر کی جھلی میں ورم ہوتا ہے۔ جس کے ساتھ کبھی جلد بھی مبتلا ہوتی ہے اس کے علاوہ ورم کے محل وقوع کے لحاظ سے بھی اس مرض کو مختلف ناموں سے نامزد کیا گیا ہے چنانچہ اگر عظم القص یعنی سینے کی ہڈی کے نیچے استر کرنے والی جھلی (حجاب منصف) کے اگلے حصے میں ورم ہو تو اس کو ذات الصدر کہا جاتا ہے اگر حجاب منصف کے پچھلے حصے میں ورم ہو جو ریڑھ کے مہروں پر استر کرتا ہے تو اس کو ذات العرض کہتے ہیں اگر چھوٹی پسلیوں کی اندرونی سطح پر استر کرنے والی جھلی میں ورم ہو تو اس کو شوصہ کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے اور اگر دیا فرغما میں ورم ہو تو اس کو برسام سے نامزد کیا جاتا ہے اگر دونوں جانب کی غشاء مستبطن الاضلاع اور حجاب منصف سب مبتلائے ورم ہوجائیں تو اس کو خانقہ یا ذات الجنب مضاعف کہا جاتا ہے۔ بعض طبیبوں نے مادہ مرض کے لحاظ سے بھی چار اقسام کی ہیں 1) دموی 2) صفراوی 3) بلغمی 4) سوداوی طب جدید میں دو قسمیں ہیں 1) شدید 2) مزمن بعض انہی اقسام کو تر وخشک کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔

اسباب:
طب قدیم کے مطابق اس مرض کا اصلی باعث اخلاط اربعہ میں سے کسی ایک کا غلبہ خصوصاً صفراء حامض، صفراء دموی بلغم شورشا متعفن اور سودائے محترقہ کا غلبہ ہوا کرتا ہے جو سردی یا چوٹ لگنے سے رونما ہوا کرتا ہے طب جدید کے مطابق اس مرض کا باعث سل کا مادہ ہوا کرتا ہے جو سردی یا چوٹ وغیرہ لگنے سے پیدا شدہ قوت مدافعت کی کمی کی صورت میں مقام ماؤف پر

سرائت کر کے اس مرض کو پیدا کر دیتا ہے گاہے پھیپھڑوں یا دیگر احشاء صدر کا ورم یا دیا فرغما اور پسلیوں کا زخم یا ورم بھی پھیل کر اس مرض کو پیدا کر دیتا ہے بعض امراض کے دوران میں خصوصاً امراض قلب' ذیابیطس شدید سوزش گردہ' خسرہ' چیچک' پرانی کھانسی' نزلہ وبائی' پرسوت کے بخار اور محرقہ بطنی میں یہ مرض پیدا ہو جاتا ہے بالعموم یہ مرض موسم خریف اور سرما میں ادھیڑ عمر کے لوگوں کو ہوا کرتا ہے تندرست عورتوں اور بوڑھے اشخاص میں نسبتاً کم ہوتا ہے۔

علامات:

مقام ماؤف بوجھل اور جکڑا ہوا محسوس ہوتا ہے اس کے ساتھ خفیف سردی لگ کر بخار چڑھ جاتا ہے لیکن کچھ عرصہ کے بعد مقام ماؤف پر درد ناخس (چبھنے والا درد) ہونے لگتا ہے اور مریض کو ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے کوئی چھری سے کاٹ رہا ہو یا برچھی کی نوک چبھو رہا ہے سانس لیتے یا کھانستے وقت اس میں شدت اور بھی زیادہ ہو جاتی ہے اس لئے مریض سانس لینے سے ڈرتا ہے اور سانس لیتے وقت سینے کو حرکت نہیں دینا چاہتا بلکہ جس طرف درد ہوتا ہے اسی طرف لیٹا رہتا ہے کھانسی بار بار اٹھتی ہے چہرہ پر قدرے سرخی ہوتی ہے منہ خشک ہوتا ہے پیاس لگتی ہے پیشاب کم ہو جاتا ہے اور اس میں سرخی زیادہ پائی جاتی ہے گہرا سانس نہیں لے سکتا اس لئے جلد جلد سانس لیتا ہے اور ناک کے علاوہ منہ سے بھی بھی سانس لینے کی کوشش کرتا ہے اس لئے اس کی زبان میلی ہوتی ہے اور اس پر سفید رنگ کا میل جم جاتا ہے نبض سخت تیز اور منشاری ہو جاتی ہے بخار 101 سے 103 درجے تک ہو جاتا ہے اس کے بعد پھیپھڑوں کے غلاف میں جوف صدر کے اندر مقام ماؤف سے خون کی ماہیت تراوش پا کر جمع ہو جاتی ہے یا تو چند روز میں جذب ہو جاتی ہے اور مریض تندرست ہو جاتا ہے یا پیپ کی شکل میں تبدیل ہو کر مرض کو خطرناک اور مزمن بنا دیتی ہے۔

جب یہ مادہ مرض یعنی تراوش پائی ہوئی خون کی ماہیت پیپ بننے لگتی ہے تو درد اور بھی شدید ہو جاتا ہے سانس کی دقت بھی بڑھ جاتی ہے بلکہ بعض اوقات سانس دوہرا چلنے لگتا ہے بخار میں بھی زیادتی ہو جاتی ہے خشک کھانسی اٹھتی رہتی ہے بھوک زائل ہو جاتی ہے کمزوری بڑھ جاتی ہے بے خوابی اور بے چینی ہوتی ہے جب پیپ بن چکتی ہے تو بخار اور درد میں تخفیف ہو جاتی ہے اور جب ورم پھوٹ کر پیپ بہنے لگتی ہے تو لرزہ اور بخار بے قاعدہ طور پر ہونے لگتا ہے نبض سریع' بدن لاغر اور ضعیف ہو جاتا ہے۔

ابتدائے مرض میں سینے کو ٹھونکنے پر صاف آواز آتی ہے لیکن جب اس میں رطوبت بھر جاتی ہے تو آواز ٹھوس ہو جاتی ہے اسی طرح ابتدائے مرض میں مقام ماؤف پر ہاتھ رکھ کر محسوس کرنے یا آلات مسماع الصدر کے ساتھ سننے پر رگڑ کی سی آواز سنائی دیتی ہے لیکن جب اس میں پانی یا پیپ وغیرہ بھر جاتی ہے تو کوئی آواز سنائی نہیں دیتی۔

تشخیص:

مختلف اقسام میں مخصوص علامات پائی جاتی ہیں چنانچہ ذات الجنب خالص دموی میں چہرے پر تمتماہٹ اور سرخی ہوتی ہے اور ابتداء میں مرض میں کھانسی کے سرخ رنگ کا مادہ خارج ہوتا ہے خصوصاً جب ورم پھیپھڑوں میں پھوٹ جائے۔ صفراوی میں چبھن' درد' بخار اور سوزش زیادہ ہوتی ہے کھانسی کیساتھ جو چیز خارج ہوتی ہے وہ زردی مائل رنگ کی ہوتی ہے نبض سریع اور متواتر ہوتی ہے سوداوی میں چبھن زیادہ ہوتی ہے منہ خشک' بخار تیز' زبان کھردری اور سیاہ ہوتی ہے بلغمی میں درد کے ساتھ بوجھ اور بخار ہلکا ہوتا ہے چبھن بھی کم ہوتی ہے ابتداء میں بلغم کی سفیدی کے ساتھ قدرے سرخی بھی ہوتی ہے۔ ذات الجنب غیر خالص میں چبھن بالکل نہیں ہوتی ہے اگر ہوتی ہے تو بہت - اسی طرح نبض میں منشاریت بھی کم ہوتی ہے اور مادہ منہ کی راہ خارج نہیں ہوتا بلکہ اکثر پھوڑا بن کر چھاتی کے باہر کی طرف پھوٹ جاتا ہے یا خود نشتر لگا کر خارج کر دیا جاتا ہے۔ شوصہ میں

مریض حرکت نہیں کرسکتا اور اس کا مادہ بجائے سینے اور پھیپھڑوں میں خارج ہونے کے بیٹ' آنتوں یا معدے میں خارج ہوتا ہے۔ ذات الصدر میں درد مقبہ نحر یعنی ہنسلی کی ہڈی کے اوپر کے نشیب سے نیچے فم معدہ کی طرف بڑھتا ہے اور مریض نہ زمین کی طرف نگاہ ڈال سکتا ہے اور نہ سر کو اوپر اٹھا سکتا ہے اور بالعموم کسی ایک پہلو یا پشت پر لیٹنے سے آرام محسوس کرتا ہے۔ ذات العرض میں درد دونوں شانوں میں ہوتا ہے پشت کے بل لیٹنے پر تکلیف زیادہ ہوتی ہے مریض دائیں بائیں نہیں مڑسکتا اور کھانسی کے وقت درد سے بے قرار ہوتا جاتا ہے۔ خانقہ میں مریض سانس نہیں لے سکتا جب اس کو کھانسی اٹھتی ہے تو درد کی شدت اور عمومیت سے اس پر غشی طاری ہوجاتی ہے کسی پہلو پر لیٹ کر سو نہیں سکتا۔ برسام میں خشک کھانسی بہت زیادہ ہوتی ہے درد پسلیوں کے سروں کی طرف مائل ہوتا ہے مریض کے ہوش و حواس بالکل بجا نہیں ہوتے رفع حاجت کے لئے زور نہیں لگا سکتا اور قے بھی نہیں کرسکتا قے سے شدت درد کی وجہ سے غشی ہوجاتی ہے۔

فروق الامراض:

ذات الجنب کا اشتباہ ذات الریہ عضلات صدر اور بین الاضلاع کے عصبی درد اور ورم یا عظم الکبد سے ہوسکتا ہے لیکن عضلات مذکور کے عصبی درد میں بخار نہیں ہوتا نہ ہی سینے کو ٹھوکنے سے ٹھوس آواز یا مسماع الصدر سے رگڑ کی آواز سنائی دیتی ہے۔

ذات الریہ میں درد ناخس (چبھنے والا درد) اور نبض منشاری نہیں ہوتی نیز رگڑ کی آواز بھی سنائی نہیں دیتی کھانسنے سے زنگاری رنگ کا بلغم خارج ہوتا ہے مریض کا چہرہ غمگین اور رخسارے تمتماتے ہوئے ہوتے ہیں۔

عظم الکبد میں اسی وقت اشتباہ ہوسکتا ہے جب کہ مرض دائیں طرف خصوصاً سینے کے نچلے حصے میں ہو' لیکن عظم الکبد کی حالت میں ٹھوکنے پر ٹھوس آواز کے حدود بدلتے رہتے ہیں خصوصاً مریض کے گہرا سانس لینے پر بہت نیچے ہوجاتے ہیں۔

ورم جگر میں عظم الکبد کی تشخیصی علامات کے علاوہ مریض کا رنگ زرد ہوتا ہے کھانسی لازمی اور تکلیف دہ نہیں ہوتی جگر کی جانب ہمیشہ درد اور گرانی ہوتی ہے درد میں چبھن نہیں ہوتی اور پیشاب غلیظ ہوتا ہے۔

رفتار و انجام:

جوان مریض بالعموم ہفتے عشرے میں اچھے ہوجاتے ہیں لیکن کمزور اور بوڑھے اشخاص میں اکثر یہ مرض مزمن شکل اختیار کرلیتا ہے اور خطرناک ہوسکتا ہے اسکی قسم خانقہ بالعموم مہلک ہوا کرتی ہے اگر بلغم کھانسی کے ذریعے بآسانی خارج ہو اور خارج شدہ بلغم معتدل القوام اور نضج یافتہ ہو اس کے نکلنے سے مرض میں کمی محسوس ہو' نبض میں زیادہ سختی اور منشاریت نہ ہو' درد زیادہ شدید نہ ہو' پیاس اور بے چینی کم ہو' بھوک لگتی ہو' مریض کے ہوش و حواس ہوں تو اکثر صحت ہوجاتی ہے لیکن اگر پاخانہ نہایت زرد رنگ اور بدبودار ہو' بلغم کم یا بالکل خارج نہ ہوتا ہو اگر خارج ہوتا ہو تو لیسدار کچا' سرخ' نیلا یا سیاہ رنگ کا ہو' پیشاب بھی گہرا سرخ رنگ کا سخت بدبودار اور میلا ہو ہاتھ پاؤں سرد ہونے کے باوجود اندرونی اعضاء میں سوزش محسوس ہو۔ درد پشت تک بڑھتا جائے اور ماؤف جانب لیٹنے پر شدید قسم کا درد ہو' تو حالت خطرناک ہوتی ہے اور اگر ان کیساتھ دست بھی جاری ہوجائیں یا پسلیاں پھڑکنے لگیں' اور سرسام کی علامات رونما ہوجائیں اور بخار ویسے ہی شدید رہے جو مادے کے سینے کی طرف خارج ہونے کی جگہ اندر پھیپھڑوں کی طرف جانے کی علامت ہے یا مقام مزمن پر ساتویں روز سیاہی ظاہر ہونے لگے تو اکثر مریض ہلاک ہوجاتا ہے۔

حفظ ماتقدم:

مریض کو سینے پر چوٹ لگنے اور دیگر اسباب مرض سے محفوظ رہنے کی ہدایت کریں اور ہمیشہ لمبے گہرے سانس لینے کی

ورزش کا عادی بنائیں۔

اصول علاج:

مریض کو سردی سے محفوظ رکھیں اور کسی قسم کی حرکت نہ کرنے دیں بلاضرورت بولنے اور لمبے سانس لینے سے منع کریں کمرہ گرم اور خشک رکھیں اگر ضرورت ہو تو اسے کوئلوں سے گرم کرلیں مگر اس کا خیال رکھیں کہ دھواں پیدا نہ ہو اگر درد شدید ہو تو اسے کم کرنے کے لئے رائی کا پلستر لگائیں یا پوست خشخاش کو 250 ملی لیٹر پانی میں جوش دے کر اس سے ٹکور کریں مخالف سمت والی باسلیق کی فصد درد اور ورم کے لئے نہایت نافع ہے قبض ہو تو اسے رفع کریں اور جو سبب ہو اسے دور کرنے کی تدابیر اختیار کریں۔

دستور العلاج:

مقام ماؤف پر بلکہ ماؤف جانب کے نصف حصہ صدر پر رائی کا پلستر یا ضماد اشق لگائیں یا ایک چوڑی سی پٹی بندھوائیں تاکہ اس طرف حرکت کم ہو شدت درد میں پوست کوکنار 4 عدد اور گل بابونہ پچیس گرام کے جوشاندے کیساتھ ٹکور کریں قبض کی شکایت ہو تو لعوق سپستان' خیار شمبری بارہ گرام' عرق گاؤزبان 150 ملی لیٹر میں جوش دیکر نیم گرم پلائیں اگر مریض قوی ہو اور خون کا غلبہ باعث مرض ہو تو بغرض آمالہ مرض شروع ہونے سے تین دن کے اندر جس طرف کا پھیپھڑہ ماؤف ہو اس کے مخالف جانب کی فصد کھلوانا مفید ہوتا ہے فصد کر چکنے کے بعد تبرید کی غرض سے بہدانہ تین گرام' عناب 5 دانہ' سپستان 9 دانہ یا پانی میں جوش دے کر صاف کر کے شربت بنفشہ پچیس ملی لیٹر اس میں حل کر کے صبح شام نیم گرم پلائیں مالش کے لئے قیروطی آرد کرسنہ بارہ گرام' رغن تارپین بارہ ملی لیٹر' دونوں کو گرم کر کے ملالیں اور درد کے مقام پر مل کر اوپر سے گرم روئی باندھیں اگر فصد کرانا مناسب نہ ہو تو آمالہ کی غرض سے سینگیاں کھچوائیں۔

اگر مادہ سر کی طرف منتقل ہو کر دماغی حالت کو خراب کردے ت وحسب دستور سرسام میں پٹی گلاب میں کپڑا تر کر کے سر پر رکھیں اگر بلغم لیسدار اور غلیظ خارج ہوتا ہو تو یہ نسخہ دیں:

صفتہ: گل بنفشہ' تخم خطمی' تخم خباری ہر ایک 7 گرام' اصل السوس مقشر پرسیاؤ شاں ہر ایک 5 گرام' پانی میں جوش دے کر شہد خالص پچیس ملی لیٹر اس میں حل کر کے پلائیں اور موم سفید ایک گرام' روغن گل بارہ گرام میں پگھلا کر لوبان' مصطگی ہر ایک 3 گرام کا اضافہ کر کے نیم گرم کی مالش کرنا مفید ہے افاقہ ہوجانے کے بعد کشتہ شاخ گوزن 20 ملی گرام خمیرہ گاؤزبان جواہر والا 5 گرام میں یا شہد بارہ گرام میں ملا کر دینا بھی مفید ہوتا ہے۔

یادداشت:

شدت بخار میں پینے کے نسخوں میں خاکسی 7 ماشہ کا اضافہ کیا جاسکتا ہے دوران مرض میں پیاس کے لئے پانی کی بجائے وقتاً فوقتاً عرق مکو اور عرق گاؤزبان دو دو چار چار گھونٹ دیتے رہیں ہر قسم کی مخدر اور محرک اشیاء سے پرہیز کریں۔

دستور جدید:

ذات الجنب اور ضیق النفس میں تیروطی آرد کرسنہ 5 گرام میں' زعفران 2 گرام' ایلو دو گرام میں پیس کر اور مقام ماؤف پر نیم گرم مالش کر کے فلالین کو سینک کر اوپر سے باندھ دیں 2) بلغمی کھانسی اور پسلی کے درد میں کشتہ قرن الایل (بارہ سنگھا) دو سے چار ملی گرام تک خمیرہ گاؤزبان بارہ گرام کے ساتھ استعمال کریں 3) ذات الجنب کے لئے جس میں شدید کھانسی ہو شربت اعجاز پچیس ملی لیٹر' عرق گاؤزبان 150 ملی لیٹر میں ملا کر نیم گرم پلائیں۔

5) ذات الجنب خالص دموی وصفراوی کے لئے لعوق نزلی آب تربوز والا پچیس ملی لیٹر دن میں چند بار چٹائیں۔
6) ذات الجنب حار میں تسکین حرارت کے لئے شربت انار شیریں پچیس ملی لیٹر عرق گندر بہ نسخہ دیگر 125 ملی لیٹر میں ملا کر استعمال کریں۔
7) ذات الجنب حار کی آخری حالت میں جب کہ کمزوری اور غشی کے علاوہ سانس بھی تنگی سے آتا ہو جواہر مہرہ دو ملی گرام دواء المسک معتدل جواہر والی 7 گرام میں ملا کر عرق گاؤزبان 150 ملی لیٹر کے ساتھ دیں۔
8) ذات الجنب خالص بلغمی وسوداوی کے لئے دیا قوزہ علوی خانی پچیس ملی لیٹر ہمراہ شربت اسطخودوس پچیس ملی لیٹر عرق گاؤزبان' عرق برنجاسف ہرایک 75 ملی لیٹر استعمال کریں۔
9) ذات الجنب بارد میں تنقیہ خاص کے لئے حب ایارج 3 سے 5 گرام تک بدستور استعمال کریں۔
10) ذات الجنب غیر خالص ریحی میں جوارش جالینوس یا دوالکرم کبیر 7 گرام عرق بادیان' عرق مکو ہرایک 75 ملی لیٹر کے ساتھ دیں۔
11) ذات الجنب وبائی کے لئے نہایت ہی موثر مجرب ہے مفرح دلکشا 5 گرام میں جدوار خطائی مسحوق' زہر مہرہ خطائی مسحوق ہرایک 1 گرام ملا کر عرق کیوڑہ' عرق گندر' عرق گاؤزبان' عرق بہار ہرایک چھتیس ملی لیٹر' شربت لیموں' شربت بارد مجوبہ ہرایک بارہ ملی لیٹر کے ہمراہ استعمال کریں۔

منتخب مجربات ومرکبات:

1) قیروطی: جو ہر قسم کے درد' ذات الجنب' ذات الصدر وغیرہ میں نافع ہے صفت: گل بنفشہ' پرسیاؤ شاں' برگ حنا خشک' تخم کنوچہ تخم خطمی' تخم کتاں' تخم خبازی' تخم حلبہ' ہرایک 6 گرام' گل سرخ 9 گرام رات کو 375 ملی لیٹر گرم پانی میں بھگوئیں صبح مل چھان کر جوش دیں جب بخوبی دوا کا جز نکل آئے اتار کر چھان لیں اور موم سفید بارہ گرام' چربی گردہ' بز پچیس گرام' چربی شیر پچیس گرام' کو روغن کنجد چھ سو ملی لیٹر میں پگھلا کر لعاب مذکور اس میں شامل کر کے نرم آنچ پر پکائیں جب تمام پانی جذب ہو جائے تو اتار لیں اور مقام ماؤف پر مالش کریں۔
2) ضماد: جو ذات الجنب میں تسکین درد کے لئے نافع ہے۔ صفت: موم زرد بارہ گرام' روغن زرد بارہ گرام میں پگھلا کر آرد جو 9 گرام' اکلیل الملک 9 گرام' گل بنفشہ 7 گرام' تخم خطمی 7 گرام' کو کنار 4 گرام' باریک کوٹ چھان کر اور آب مکو سبز پچیس ملی لیٹر میں اضافہ کر کے ایک ململ کے ٹکڑے میں پھیلا کر مقام ماؤف پر ضماد کریں۔
3) ضماد عجیب: ہر قسم کے درد' خصوصاً ذات الریہ اور ذات الجنب کے لئے مجرب ہے۔ صفت: خردل (رائی دیسی) 9 گرام' صبر زرد' کوگل' زنجبیل' صمغ عربی' افیون' ہرایک تین گرام' آرد جو 4 گرام پانی کے ساتھ باریک پیس لیں حسب ضرورت کپڑے پر لگا کر آگ سے گرم کر کے درد کی جگہ چپکا کر اوپر سے پرانی روئی کو گرم کر کے سینکیں جب خشک ہو جائے تو روئی رکھ کر پٹی باندھ دیں۔
4) دواء عجیب: سوائے محرقہ تپ کے چنوں اور فالج کو دور کرتی ہے نوشادر' قلمی شورہ ہرایک بارہ گرام' شیر مدار پچاس ملی لیٹر نوشادر اور قلمی شورہ کو ذیں کر ملا لیں اور لوہے کی کڑچھی میں ڈال کر کوئلوں کی تیز آگ پر رکھیں اور لوہے کی سیخ سے ہلاتے جائیں ساتھ ساتھ شیر مدار تھوڑا تھوڑا اس کے اوپر ڈالتے جائیں جب دھواں نکلنا شروع ہو اتار لیں حتیٰ کہ دھواں بند ہو جائے پھر اسی طرح آگ پر رکھ کر عمل کریں اور تمام دودھ جذب کر دیں سیاہ سرخی مائل دوا تیار ہوگی معمولی تپ کے واسطے بیس ملی گرام' ذات الجنب' ذات الصدر' ذات الریہ کے واسطے تیس ملی گرام اور قولنج کے واسطے چالیس ملی گرام' قند سفید تین گرام میں ملا

کر نیم گرم پانی کے ہمراہ استعمال کریں۔

5) روغن خاص: بدن کے ہر درد خصوصاً وجع المفاصل' ذات الجنب ریحی اور ذات الجنب بلغمی کے لئے مفید ہے۔صفتہ: عاقر قرحا' اجوائن' مال کنگنی' تخم ہرمل ہر ایک 5 گرام جوکوب کرکے ڈیڑھ لیٹر پانی میں چار پہر تک بھگو کر جوش دیں جب چھٹا حصہ رہ جائے تو مل چھان کر روغن ارنڈ' روغن کتان' روغن تارامیرا ہر ایک ساٹھ ملی لیٹر اس میں ملالیں جب پانی جل جائے اور صرف روغن باقی رہ جائے تو اُتار کر چھان لیں جس جگہ درد ہو مالش کرکے گرم روئی باندھیں۔

6) کشتہ پارہ سنگھا: ذات الریہ' ذات الجنب' ذات الصدر' شوصہ' برسام' وجع ریحی' اوجاع مفاصل' ضیق النفس اور سعال بلغمی کے لئے بہت مفید ہے۔

علاج ڈاکٹری:

ہدایات مندرجہ علاج طبی پر عمل کریں قبض ہو تو رات کو کیلومل دے کر صبح میگنیشیا سلفاس بیس ملی گرام پلائیں مقام ماؤف پر اینٹی فلو جسٹن لگائیں اگر مرض شدید ہو اور درد میں سخت ٹیس ہوتی ہو تو ٹیبلٹ کوڈین کمپونڈ دو عدد کھلائیں اس کے علاوہ سٹر پٹو پنسلین نصف گرام کا عضلاتی انجکشن ہر روز یا تیسرے روز کریں شدید ضرورت کے وقت ہر روز ایک انجکشن ایک ہفتہ تک لگایا جاسکتا ہے اور اسکے بعد ہفتہ میں دو بار طویل عرصہ تک جاری رکھنا پڑتے ہیں داخلی طور پر ذیل کے نسخہ جات میں سے کسی ایک کا استعمال کرائیں۔

صفتہ:	لائیکوریا ایمونیا نائٹرو وا ایسی ٹیٹس	4 ملی لیٹر
	سپرٹ ایتھر نائٹروسائی	20 قطرے
	وائنم اپی کاک	15 قطرے
	ٹنکچر اوپیم	10 قطرے
	ایکوا کیمفر	20 ملی لیٹر

سب کو بخوبی ملالیں اور ایسی ایک خوراک ہر چار گھنٹے کے بعد استعمال کرائیں۔

نسخہ: جو ذات الجنب میں بخار کے بعد جذب رطوبت کے لئے نافع ہے:

صفتہ:	سوڈیائی آئیوڈائیڈ	260 ملی گرام
	اکسٹریکٹائی اپیوسائی نانی	10 قطرے
	میگ نیشیائی سلفاس	08 ملی لیٹر
	سپرٹس کلورافارمائی	15 قطرے
	ایکوا اینی سائی ایڈ	20 ملی گرام

سب کو بخوبی ملالیں اور ایسی ایک ایک خوراک دوا دن میں تین مرتبہ استعمال کریں پیلوری افیوژن میں جب کہ رطوبت پیپ کی شکل اختیار کرلیتی ہے تو خوردنی دواؤں سے یا انجکشن سے زیادہ فائدہ نہیں ہوتا اس وقت پسلیوں کے غلاف کے اندر موٹی سوراخدار سوئی داخل کرکے پیپ کو خارج کردیا جاتا ہے لیکن یہ عمل ایک ماہر ڈاکٹر ہی کرسکتا ہے۔

غذا و پرہیز:

مرض کی حالت میں صرف بکری یا مرغ کا شوربہ مونگ کا پانی پلائیں یا آش جو میں عناب 5 دانہ' سپستان 9 دانے' اصل السوس مقشر 5 گرام' روغن بادام 9 ملی لیٹر' مگر خیال رکھیں کہ مرطوب غذا بہت زیادہ نہ ہو کیونکہ اسطرح پھیپھڑے کے ماؤف

غلاف میں رطوبت کے تراوش پانے کا خطرہ ہوتا ہے اس لئے پانی بھی نہیں دینا چاہئے البتہ زیادہ پیاس لگنے پر عرق گاؤزبان نیم گرم دو چار گھونٹ دینے چاہئیں بخار وغیرہ رفع ہونے کے بعد یخنی یا شوربہ اور چپاتی دیں مگر غذا میں نمک نہیں ہونا چاہئے اگر دوران مرض میں ورم پھوٹ جائے تو ماء العسل اور آش جو دیں تاکہ زخم صاف ہوجائے۔ مذکورہ بالا غذاؤں کے علاوہ تمام غذاؤں سے پرہیز کرانا چاہئے دھوئیں اور دھوپ سے بھی اجتناب کرانا چاہئے۔

خون تھوکنا

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
خون تھوکنا	نفث الدم	ہیماپ ٹائی سس Haemoptysis

کیفیت وماہیت:

منہ کے راستے تھوک اور بلغم کے ساتھ یا بغیر تھوک کے خالص خون خارج ہوتا ہے۔

یادداشت:

جو خون پھیپھڑوں اور متعلقہ اعضاء مثلاً حنجرہ قصبۃ الریہ وغیرہ سے آتا ہے وہ نفث الدم کہلاتا ہے لیکن اگر خون معدے یا مری یا ناک اور منہ سے آئے تو اس کو اصطلاح میں قے الدم یا نزف الدم کہتے ہیں اس کا مستقل بیان امراض معدہ کے تحت درج ہے درحقیقت یہ مرض نہیں ہے بلکہ بعض دیگر امراض ردیہ وقلب وغیرہ کی ایک علامت ہے چنانچہ 95 فیصدی مریضوں میں یہ سل ریوی کی ایک علامت ہوتی ہے۔

اقسام:

کوئی خاص قسم نہیں ہے لیکن بعض اطباء قدیم نے مقام مرض کے لحاظ سے یہ قسمیں کی ہیں 1) نفث الدم ریوی 2) نفث الدم عروقی 3) نفث الدم حنجری وقصبی وغیرہ۔

اسباب:

اہم ترین سبب پھیپھڑوں کی سل ہے لیکن ذات الریہ پھیپھڑوں کے زخمی ہوجانے یا مردار پڑ جانے' اینورسما' سرطان' یا کسی شدید حرکت سے پھیپھڑوں کی خونی رگوں کے پھٹ جانے نیز بعض امراض قلب سے بھی یہ شکایت ہوجاتی ہے بعض اوقات عورتوں میں خون حیض کے بند ہوجانے سے پھیپھڑوں سے خون آنے لگتا ہے اور ایسا غالباً اس حالت میں ہوتا ہے جب کہ ان کے پھیپھڑے پہلے سے ماؤف ہوں بعض اوقات کھانسی کی سخت شدت زور کے ساتھ چیخنے چلانے' حلق میں جونک چمٹ جانے' نیز مسہلات یا تیز گرم اغذیہ وادویہ کے استعمال یا کثرت ریاح وغیرہ سے بھی پھیپھڑے کی رگیں پھٹ جانے سے نفث الدم کی شکایت ہوجاتی ہے۔

علامات:

مختلف اسباب کے لحاظ سے علامات میں اختلاف ہوا کرتا ہے جب سل کے ابتداء یا انتہا میں نفث الدم کی شکایت ہو تو پہلے سینے میں تناوٹ اور بوجھ محسوس ہوتا ہے اس کے بعد حلق میں خراش اور خشک کھانسی ہوکر ایک دم کف دار شوخ' سرخ رنگ کا خون خارج ہوتا ہے جس کا ذائقہ کھاری ہوتا ہے بعض اوقات اس کے بعد بھی کئی روز تک کھانسی کے ساتھ تھوڑا تھوڑا خون خارج ہوتا رہتا ہے انتہائے سل میں اکثر اوقات خون کے ساتھ پیپ اور قشور وغیرہ بھی خارج ہوتے ہیں ذات الریہ میں اس

کی مخصوص علامات پائی جاتی ہیں اور خون زیادہ مقدار میں خارج ہوتا ہے بلکہ بعض اوقات کثرت جریان خون سے غشی یا موت بھی واقع ہوجاتی ہے جب حنجرہ سے خارج ہوتا ہے تو اس کے ساتھ کھانسی نہیں ہوتی بلکہ کھنکار کے ساتھ خون خارج ہوتا ہے قصبۃ الریہ کی صورت میں خون کیساتھ کف بھی ملا ہوا ہوتا ہے اور بالعموم کھانسی بھی کم وبیش ضرور ہوتی ہے جو خون معدے سے یا مری سے خارج ہوتا ہے وہ ہمیشہ قے کے طور پر خارج ہوتا ہے جس کے ساتھ کسی قدر غذا بھی شامل ہوتی ہے اور رنگ سیاہی مائل یا قہوہ کی مانند ہوتا ہے اس کے آنے سے پہلے متلی ہوتی ہے اور مقام معدہ پر گرمی اور جلن کا احساس ہوتا ہے حلق منہ اور مسوڑھوں وغیرہ کا خون بہت تھوڑی مقدار میں تھوک کے ساتھ ملا ہوا خارج ہوتا ہے۔

تشخیص:

مریض سے معلوم کریں کہ خون کس طرح آتا ہے یعنی دماغ سے حلق میں کھینچ کر آتا ہے یا کھنگار کے ساتھ نکلتا ہے یا کھانسی کے ساتھ آتا ہے یا قے کے ساتھ خارج ہوتا ہے یا تھوک میں ملا ہوا ہوتا ہے اگر خون تھوک میں ملا ہوا بغیر کسی کھنگار وغیرہ کے آتا ہو تو سمجھنا چاہئے کہ مسوڑھوں اور منہ زبان وغیرہ سے آرہا ہے اور دماغ سے حلق میں کھینچنے کی حرکت کے ساتھ آتا ہے اور سرخ مائل بہ سیاہی رنگ کا ہوتا ہے تو حلق، تالو یا دماغ سے خون آتا ہے اس صورت میں خون نکلنے کے بعد مریض سر کی گرانی اور زخم کا ہونا بیان کرتا ہے اور اسے پہلے نکسیر کی عادت رہ چکی ہے اور نکسیر کی دوسری علامتیں جیسے چہرہ سرخ ہونا، آنکھوں کے آگے چنگاریاں اڑنا، خون میں جھاگ نہ ہونا اور دفعتاً منہ سے خون آنا، اور کبھی اس کے ساتھ نکسیر بھی جاری ہونا پائے جاتے ہیں کھنکار کے ساتھ خون آتا ہو تو سمجھنا چاہئے کہ قصبۃ الریہ اور حنجرہ سے آتا ہے پس اگر تھوڑی سی کھانسی کے ساتھ ذرا سی مقدار میں جھاگدار خون درد کیساتھ آتا ہو تو قصبۃ الریہ کا خون ہے اور اگر گہرا سرخ رنگ ہو اور بغیر کھانسی کے آتا ہو تو حنجرہ کا خون ہے اور اگر قے میں خون آتا ہو تو غذا کی نالی یا معدہ جگر یا جگر سے سمجھنا چاہئے اور یہ معلوم کرنے کے لئے کہ ان میں سے کس عضو سے خون آرہا ہو غور کریں معدہ یا جگر وغیرہ میں درد یا کوئی اور تکلیف موجود ہوگی۔

اس کے علاوہ خون کی رنگت اور جھاگدار یا بغیر جھاگ ہونے پر نظر کریں اور اس کے رقیق یا غلیظ ہونے اور کھانسی کی کمی اور زیادتی کو دیکھیں اور یہ دیکھیں کہ درد کس جگہ محسوس ہوتا ہے چنانچہ اگر خون پھیکے رنگ کا زردی مائل پتلا اور کم مقدار میں جھاگدار ہو نیز سخت کھانسی کے ساتھ آئے اور کسی قسم کا درد نہ ہو اور چند روز میں بند ہوجائے پھر دفعتاً شروع ہوجائے اور پھیپھڑے کے رنگ کی طرح سفیدی مائل رنگ ہو تو سمجھنا چاہئے کہ خاص پھیپھڑے سے آتا ہے اگر خون سرخ چمکدار اور پھیپھڑے کے خون سے کچھ گاڑھا ہو اور سینہ سے بھی غلاظت میں کم ہو جھاگ بھی نہ ہو تو زیادہ مقدار میں آئے اور گرم تر ہو تو پھیپھڑے کی رگوں سے سمجھنا چاہئے اور اگر خون سیاہ رنگ گاڑھا جما ہوا تھوڑا تھوڑا آتا ہو اور رکتا نہ ہو نیز کسی قدر جھاگ بھی ہوں سخت کھانسی اور سینہ میں درد ہو چت لیٹنے سے کھانسی اور درد زیادہ ہو تو سمجھنا چاہئے کہ خون سینہ سے آتا ہے اگر خالص خون شوخ رنگ زیادہ مقدار میں دفعتاً آتا ہو اور جھاگ کم ہوں تو رگ کے کٹنے یا پھٹنے سے آتا ہے اگر خون گوشت کے دھون کی طرح ہو اور پہلے کم اور بعد میں زیادہ ہوتا جائے یا اگر دفعتاً خارج ہو اور اس کے ساتھ پیپ یا کھرنڈ یا گوشت کے ٹکڑے خارج ہوں تو یہ تاکل ریہ (پھیپھڑے کے کھائے جانے) کے علامت میں تکیہ قدرے اونچا رکریں اور داخلی طور پر قرص کہربا یا قرص گلنار چار ماشہ باریک پیس کر کھلا کر اوپر سے لعاب بہدانہ تین گرام، شیرہ عناب 5 دانہ، شیر مغز تخم کدوشیریں 5 گرام، شیرہ مغز تربز، شیرہ تخم خرفہ، شیرہ ریشہ انجبار ہر ایک 5 گرام میں شربت حب آلاس دو تولہ حل کرکے بارتنگ 5 گرام اوپر چھڑک کر پلائیں یا کہربا شمعی، گل ارمنی، کتیرا، دم الاخوین، سنگجراحت، صمغ عربی ہر ایک ایک ماشہ باریک پیس کر پہلے کھلائیں اور اوپر سے لعاب بہدانہ 3 گرام لعاب اسپغول 6 گرام، شیرہ ریشہ انجبار، شیرہ حب آلاس، شیرہ تخم خرفہ، شیرہ گلنار فارسی ہر ایک 6 گرام،

شیرہ ریش برگد 3 گرام' شیرہ تخم خشخاش 3 گرام پانی میں نکال کر شربت انجبار اس میں شامل کر کے پلا دیں۔

دستور جدید:

1) منہ سے خون آنے کو بند کرتا ہے اور مفید ہے قرص کہربا 5 گرام پیس کر مغز بادام 5 گرام میں ملا کر عرق گاؤزبان 150 ملی لیٹر' شربت انجبار پچیس ملی لیٹر کے ساتھ استعمال کریں۔

2) نفث الدم کے لئے جو نزلہ کے سبب سے ہو مفید ہے دیا قوزہ 7 گرام سے ایک تولہ تک شربت خشخاش پچیس ملی لیٹر کے ساتھ استعمال کریں۔

3) ہر قسم کے نفث الدم قرص کہربا' قرص گلنار ہر ایک دو گرام پیس کر خمیرہ خشخاش 7 گرام میں ملا کر شربت انجبار پچیس ملی لیٹر' عرق گاؤزبان 150 ملی لیٹر کے ساتھ دیں نفث الدم حنجری اور قصبی میں زہر مہرہ خطائی' کہربا' سنگجراحت ہر ایک گرام' مفرح بارد 5 گرام میں ملا کر شربت انجبار پچیس ملی لیٹر' شربت خشخاش پچیس ملی لیٹر عرق گاؤزبان ایک سو پچیس ملی لیٹر کے ساتھ دیں۔

منتخب مجربات و مرکبات:

قرص کہربا: نفث الدم و سیلان الرحم کے لئے با تخصیص معمول ہے خواہ سیلان خون کسی عضو سے ہو۔ اگر حیض یا بواسیر کے خون کے بند ہونے کے بعد خون آئے اور کوئی اور علامت نہ ہوں تو اس کی وجہ حیض یا بواسیر کے خون کی بندش ہوتی ہے۔

حفظ ماتقدم:

جو اشخاص اس مرض کے لئے مستعد ہوں انہیں شدید حرکات' شراب' گرم خشک حمام ہر قسم کے مفتحات مثلاً کرفس' صبر' کنجد خرما' شہد اور نیز مصالحہ دار زیادہ نمکین اور گرم اشیاء سے پرہیز کریں جوش خون اور شدت حرارت کے وقت اگر کوئی اور مانع نہ ہو تو فصد کھلوائیں اور مسکن و منوم ادویہ مثلاً کافور' افیون وغیرہ آب آہن تاب اور آب باراں جس میں گل ارمنی ڈالی گئی ہو استعمال پینا بھی مفید ہوتا ہے۔

دستور العلاج:

اگر حلق یا منہ وغیرہ سے کسی حصے سے خون آتا ہو تو قابض ادویہ سے غرغرے کرانا اور حابس خون دواؤں کا مقام ماؤف پر چھڑکنا نافع ہے چنانچہ اس حالت میں مازو سبز' گلنار' فارسی' حب آلاس' پوست انار' مائیں خورد' کھتہ سفید' پھٹکری ہر ایک 6 گرام پانی میں جوش دے کر صاف کر کے اس کے ساتھ غرغرے کرائیں اور مقام ماؤف پر سنگجراحت' دم الاخوین اور کندر مساوی الوزن باریک پیس کر چھڑکیں اگر حنجرہ اور قصبۃ الریہ سے خون آتا ہو تو مندرجہ بالا دوا کے غرغرے کرائیں اور قرص کہربا یا قرص گلنار' شیرہ تخم خرفہ بریاں بارہ گرام لعاب بہدانہ تین گرام میں شربت انجبار پچیس ملی لیٹر حل کر کے اس کے ساتھ استعمال کرائیں۔ اگر پھیپھڑوں سے خون آرہا ہو تو امالہ کی غرض سے صافن یا باسلیق کی فصد کھلوائیں یا دونوں بازو مضبوط بندھوا کر پنڈلیوں پر سینگیاں کھچوائیں اگر قبض ہو تو گلقند یا روغن بید انجیر وغیرہ سے قبض کو رفع کریں سینے پر سرد اور قابض دواؤں کا لیپ لگوائیں مریض کو ہر قسم کی حرکت سے احتراز کرنے کی ہدایت کرتے ہوئے آرام سے چارپائی پر لٹا دیں اور 2) ایضاً' گلنار' کہربا' بیخ مرجان سوختہ' کشنیز خشک' طباشیر سفید' گل سرخ' سماق' عصارہ ریش برگد' نشاستہ ہر ایک 5 گرام' شاخ گوزن سوختہ اقاقیا ہر ایک 4 گرام' پھٹکری اکیس گرام' افیون 7 گرام سب دواؤں کو کوٹ پیس کر پانی کے ساتھ قرص بنالیں۔ 7 سے 10 گرام تک عرق بارتنگ یا آب باراں کے ہمراہ استعمال کریں۔

3) لعوق انجبار: جو نفث الدم کھانسی اور سل کے لئے مفید ہے صفت: ریشہ انجبار پچیس گرام، کوکنار مسلم 5 عدد، تخم خبازی 17 گرام، تخم خطمی 17 گرام، سپستان 30 دانہ، اصل السوس مقشر 14 گرام، بہدانہ 9 ماشہ، عناب 20 دانہ شب کو آب کدوئے مشوی نصف لیٹر آب پیٹھہ مشوی نصف سیر میں بھگو کر صبح جوش دیں اور مل چھان کر نبات سفید نصف کلوگرام داخل کر کے قوام کریں بعدہ کہربا شمعی، گل ارمنی، رب السوس، دم الاخوین، طباشیر، سرطان محرق ہر ایک 7 گرام، صمغ عربی، کتیرا ہر ایک 9 گرام پیس کر اضافہ کریں خوراک 7 سے 9 گرام تک۔

4) دوائے جدید: ہر قسم کے جریان خون اور استحاضہ میں مفید ہے نفث الدم کے لئے خصوصیت سے نافع ہے: صفت: شادنج عدسی مغسول، سنگجراحت، گل ارمنی، گیلک ایسڈ، کیلشیم لیکٹیٹ جملہ ادویہ ہم وزن باریک پیس کر اور پارچہ بیز کر لیں چار گرام ہر تین یا چھ گھنٹے کے بعد حسب ضرورت ہمراہ سلفیورک ایسڈ ڈل 10 قطرے ٹنکچر اوپیم 5 قطرے عرق گلاب پچیس ملی لیٹر میں ملا کر استعمال کرادیا کریں حتی کہ خون بند ہو جائے۔

5) مقوی قلب: نفث الدم کو نافع ہے صفت: شاخ مرجان، عقیق یمنی، خرمہرہ زرد، شاخ گوزن ہر ایک بارہ گرام سب کو لعاب گھیکوار میں ملا کر مٹی کے آبخورہ میں گل حکمت کر کے 5 سیر کنڈوں کی آگ دیں اور ارگٹ آف رائی پچیس گرام، شادنج عدسی مغسول 75 گرام کا اضافہ کر کے باریک سفوف بنالیں 3 گرام صبح شام ہمراہ شربت انجبار پچیس ملی لیٹر استعمال کرائیں۔

علاج ڈاکٹری:

مریض کو مکمل آرام و سکون کے ساتھ چارپائی پر لٹائیں کمرے میں گرد و غبار یا دھواں وغیرہ بالکل نہ ہو تھوکنے کے لئے سپٹنگ پاٹ یا کسی برتن میں چونا ڈال کر قریب رکھیں بے وجہ حرکت کرنے زیادہ گفتگو کرنے سے منع کریں اگر سل ریوی اس کا باعث ہو اور خون کثیر مقدار میں آرہا ہو تو مارفین آٹھ سے سولہ ملی گرام کی جلدی پچکاری کریں۔ کیلشیم گلوکونیٹ 10 فیصد کا محلول 10 ملی گرام کی تعداد میں اندرونی ورید داخل کریں اگر اس کے ساتھ وٹامن سی 500 گرام بھی شامل کردی جائے تو نہایت بہتر ہے خوردنی طور پر کیلشیم لیکٹیٹ ایک ایک گرام اور وٹامن ''کے'' کی گولی دن میں تین مرتبہ دیویں جب خون آنا بند ہو جائے تو مارفین کا استعمال فوراً ترک کردیں لیکن دیگر ادویات چند روز تک جاری رکھیں اور بعد ازاں سٹریٹومائی سین وغیرہ سے سل ریوی کا علاج شروع کریں مندرجہ ذیل لعوق بنا کر دیں تا کہ کھانسی کم سے کم اٹھے۔

سیرپ کوڈین فاسفیٹ	16 ملی لیٹر
سیرپ ٹولو	16 ملی لیٹر
سیرپ پرونی وجینا	16 ملی لیٹر

اس میں ایک ایک چمچہ چائے (ٹی سپون) دن رات میں پانچ چھ مرتبہ تک چٹائیں بے خوابی اول تو مارفین سے ہی رفع ہو جائے گی ورنہ کوئی ہلکی بے ضرر خیند آور دوادیں قبض رفع کرنے کے لئے تیز دوا استعمال نہ کریں کسٹر آئل یا روغن زیتون وغیرہ دیں۔

غذا و پرہیز:

خون آنے کی حالت میں غذا نہ دیں یا صرف آش جو دیں خون بند ہونے کے بعد سرد کیا ہوا دودھ، مونگ کی دال کی نرم کھچڑی ساگودانہ یا مغز خیارین کی کھیر پکا کر کھلائیں روبہ صحت ہونے پر بکری کا شوربہ، کدو، تری، پالک، ٹینڈا وغیرہ سرد غذائیں دیں۔

گرم، تیز، ترش، نمکین اور میٹھی غذاؤں سے پرہیز کرائیں چاہے شراب، مصالحہ دار چیزیں، چٹنی، اچار، مچھلی، اور انڈے

بالکل نہ دیں شدید حرکات زیادہ بوجھل چیزوں کے اٹھانے اور زیادہ محنت سے بھی اجتناب کرنا چاہئے۔

نظام تنفس کے اہم امراض کے اسباب، تشخیصی علامات اور اصول علاج

نام مرض	اسباب	تشخیصی علامات	اصول علاج
بخر الانف (ناک سے بو آنا)	اکثر نزلہ و زکام کے بگڑنے سے ہوتا ہے کبھی ناک کے زخم یا امراض فساد خون میں خون کے بگاڑ سے ہو جاتا ہے۔	ناک سے بدبودار رطوبت بہتی ہے جو کبھی منجمد ہو کر کھرنڈ اور چھیچھڑوں کی صورت میں خارج ہوتی ہے قوت شامہ میں فرق آجاتا ہے۔	نزلہ و زکام اور خلط غلیظ سے ہو تو حسب معمول منضج و مسہل اور تبرید پلائیں ناک دن میں کئی بار گرم پانی سے صاف کریں دیگر اسباب سے ہو تو ان کا علاج کریں۔
رعاف (نکسیر پھوٹنا)	ناک یا سر پر چوٹ لگنا، خون کا دباؤ، سانپ کا کاٹنا، خونی و صفراوی بخار بحران بندش حیض ناک کے نتھنے	اگر خون زیادہ خارج ہو اور نکسیر پھوٹنے سے پہلے سخت سردرد ہو اور مرض حاد موجود ہو تو سبب غلبہ خون بحران یا چوٹ ہے۔	سر اور پیشانی پر سرد پانی ڈالیں کافور دس ملی گرام دودھ بارہ ملی لیٹر میں حل کریں اس میں روئی کی پھیریری ڈبو کر ناک میں ٹھونسیں یا ہائیڈروجن پر آکسائیڈ کی پھریری ناک میں لگائیں اصل سبب کا علاج کریں۔
نزلہ و زکام	اخلاط اربعہ کا غیر طبعی غلبہ مختلف جراثیم کے ناک یا حلق کی غشاء مخاطی میں سوزش اور ورم پیدا ہو کر دینے سے ہو جاتا ہے گرم سرد ہونا، بھیگنا غلیظ ہوا ضعف دماغ وغیرہ اسباب دور کریں۔	ابتداء میں طبیعت ست ناک میں خراش کا احساس اور خفیف دردسر ہو جاتا ہے چھینکیں آتی ہیں کچھ عرصہ بعد ناک سے پتلی سوزشی رطوبت بہنے لگتی ہے جو چوبیس گھنٹے بعد گاڑھی ہو کر ناک بند کر دیتی ہے آنکھیں اور نتھنے سرخ ناک میں خراش، جلد خشک، زبان میلی اور حرارت ہو جاتی ہے۔	ابتداء میں رطوبت کے اخراج میں اعانت کر کے دماغ کا تنقیہ ہونے دیں اور رطوبات رقیق ہوں تو اس کی تغلیظ کریں اور اگر غلیظ ہوں تو رقیق کر کے خارج کریں چوبیس گھنٹے تک غذا نہ دیں قبض ہو تو دور کریں اور بستر میں آرام کرائیں۔

ورم حنجرہ' نزخرہ کی شدید سوجن	دفعتاً سردی یا گرمی لگنا خراش کنند وبخارات یا گردوغبار کا حلق میں پہنچنا اونچی آواز سے بولنا' گانا' شراب تمباکو اور مصالحوں کا استعمال بعض امراض نزلہ وزکام وغیرہ۔	گلے میں خشکی اور خراش بار بار کھانسی کچھ عرصہ بعد تھوڑی تھوڑی غلیظ بلغم خارج ہوتی ہے بولتے اور سانس بننے وقت دقت ہوتی ہے	گرم کمرے میں آرام سے لٹائیں اور گفتگو سے منع کریں گلے پر روغن بنفشہ کی مالش کوکنار کے جوشاندے کی گرم ٹکور کریں قبض ہوتو حقنہ کریں لعوق سپستان کھلائیں۔
بحتہ الصوت گلا بیٹھنا	تیز نزلہ حنجرہ کا سوء مزاج گرم سادہ' سرد سادہ تر یا خشک چیخنا یا چلانا ورم حنجرہ گرم یا ترش اشیاء کا استعمال' تمباکو' شراب وغیرہ کا استعمال' شاذونادر نزلی وبائی آتشک اور دیگر امراض نفسانی جذبات اور عوارضات سے بھی ہوجاتا ہے۔	آواز بیٹھ جاتی ہے مختلف اسباب کے لحاظ سے مختلف علامتیں ہوتی ہیں نزلی میں نزلہ حار میں کھٹکی' یابس اور نزلہ بارد میں حلق میں خشکی وری میں ورم اور سمی میں زہر کی مخصوص علامات پائی جاتی ہیں۔	بلند آواز سے گفتگو بند کردیں قبض ہوتو رفع کریں ورم کو تحلیل کرنے والے ضماد لگائیں غرغرے کرائیں سوڈا پانی کلوب عاج میں لگائیں ماحصل سبب مرض کو معلوم کرکے اس کا علاج کریں۔

جامع الحکمت

(حصہ دوم)

نظام دوران خون

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
نظام دوران خون	نظام دوران خون	بلڈ سرکولیٹری سسٹم Blood Circulatory System

نظام دوران خون میں قلب، غلاف القلب، شرائین اور وہ شامل ہیں ان میں شرائین اور اوردہ کی ضروری تشریح، تشریح عامہ کے تحت درج کی جا چکی ہے (دیکھو: جلد اول) قلب اور غلاب القلب کی ضروری تشریح ذیل میں درج کی جاتی ہے۔

غلاف دل

نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
غلاف دل	غلاف القلب	پری کارڈیم Pericardium

غلاف دل ایک مخروطی تھیلی ہے جو ایک جھلی سے مرکب ہے یہ دل اور اس سے خارج ہونے والی بڑی بڑی رگوں کو دو انچ تک ملفوف کرتی ہے اس کو قدیم طبی اصطلاح میں تامور اور انگریزی میں پیری کارڈیم کہتے ہیں اس کا زاویہ اوپر کی طرف شریان اورطی اور دوسری بڑی رگوں کے ساتھ اور زیریں چوڑا حصہ (جو قاعدہ کہلاتا ہے) دیا فرغما کے درمیانی وتری حصے کے ساتھ چسپاں ہوتا ہے اس تھیلی کے دو پرت ہوتے ہیں بیرونی پرت ریشہ دار ہوتا ہے اور اندرونی پرت باریک سفید رنگ کی آبی جھلی کا ہوتا ہے جو دو حصوں میں منقسم ہوتا ہے اس کا ایک حصہ غلاف القلب کے ریشہ دار پرت کو استر کرتا اور طبقہ ظہریہ کہلاتا ہے اور دوسرا حصہ منعکس ہو کر دل اور اس سے خارج ہونے والی بڑی بڑی رگوں کے اوپر استر کرتا اور طبقہ حشوریہ کہلاتا ہے ان دو حصوں کے مابین خالی فضاء ہوتی ہے جس میں زردی مائل رنگ کی رطوبت رستی رہتی ہے اس رطوبت کی وجہ سے دل حرکت کے وقت صدمے اور رگڑ سے محفوظ رہتا ہے جس کسی مرض کی وجہ سے یہ رطوبت طبعی مقدار سے زیادہ رسنے لگتی ہے یا رستی تو طبعی مقدار میں ہی ہے لیکن طبعی حالت کی طرح جذب نہیں ہوتی اس وقت یہ آبی پردے کی مذکورہ فضاء میں جمع ہو جاتی ہے اور مرض استسقاء غلاف القلب یا احتوا الرطوبتہ علے القلب پیدا ہو جاتا ہے جس میں دل ڈوبتا ہوا محسوس ہوتا ہے۔ کبھی آبی پرت کے دونوں پرت سوزش وغیرہ کی وجہ سے کھردرے ہو کر آپس میں چپک جاتے ہیں۔

دل

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
دل	قلب	ہارٹ Heart

دل ایک جوفدار مخروطی شکل کا لحمی عضو ہے جو غلاف القلب کے اندر ملفوف اور دونوں پھیپھڑوں کے درمیان سینے کی ہڈی کے پیچھے لیکن کسی قدر دائیں کی بہ نسبت بائیں جانب ترچھے طور پر قیام پذیر ہے اس کا قاعدہ ابیس اوپر کی طرف کسی قدر پیچھے اور دائیں جانب (جسم کے خط وسطانی سے ڈیڑھ انچ دائیں طرف) مائل ہوتا ہے اور اس جگہ واقع ہے جہاں دائیں طرف کی دوسری پسلی کی کری سینے کی ہڈی (عظم القص) سے ملتی ہے دل کا زاویہ (یعنی نوک) نیچے کی طرف کسی قدر سامنے اور بائیں جانب مائل ہوتا ہے اور بائیں طرف کی پانچویں چھٹی پسلیوں کی مابین سرپستان سے قریباً ڈیڑھ انچ نیچے اور ایک انچ اندر کی طرف واقع ہے (جسم کے خط وسطانی سے قریباً 3 انچ بائیں طرف)۔

جوانی میں اس کی لمبائی 5 انچ، چوڑائی 3 انچ اور دبازت ڈیڑھ انچ کے قریب ہوتی ہے مردوں کا دل عورتوں سے کسی قدر بڑا ہوتا ہے چنانچہ مردوں میں اس کا وزن تقریباً 370 گرام اور عورتوں میں 300 گرام ہوا کرتا ہے۔

دل دائیں بائیں دو حصوں میں منقسم ہے بایاں حصہ دائیں حصے کی نسبت زیادہ مضبوط اور قوی ہوتا ہے دونوں حصے ایک درمیانی دیوار کے ذریعے ایک دوسرے سے بالکل الگ ہوتے ہیں جنین میں البتہ دونوں بالائی حصے (اذن) آپس میں ایک بیضوی سوراخ کے ذریعے ملے رہتے ہیں لیکن پیدائش پردہ سوراخ بند ہو جاتا ہے اور دل کے دونوں حصوں میں کسی قسم کا کوئی تعلق نہیں رہتا ہر ایک حصہ پھر اوپر نیچے دو خانوں میں منقسم ہے اوپر والے خانے کی دیواریں نسبتاً پتلی ہوتی ہیں اور اس کی شکل چونکہ کتے کے کان سے مشابہ ہوتی ہے اس لئے اس کو عربی میں اذن القلب اور انگریزی میں آریکل کہتے ہیں نچلے خانے کی دیوار یں نسبتاً دبیز اور خوب مضبوط ہوتی ہیں اس کو عربی اصطلاح میں بطن القلب اور انگریزی ڈاکٹری اصطلاح میں وینٹریکل کہتے ہیں۔

<u>دل کا دایاں اذن:</u> (رائٹ آریکل) فی الحقیقت ورید اجوف نازل اور اجوف صاعد کے باہم ملنے سے بنتا ہے جو جسم کے اوپر نیچے سے آکر اس کے چوگوشہ جوف (تجویف اذن القلب) میں کھلتی ہیں نیچے کی طرف سے دایاں اذن تقریباً ایک انچ قطر کے ایک بیضوی سوراخ (ثقبہ اذنیہ بطنیہ' آریکلو وینٹریکیولر اوپننگ کے ذریعے دائیں بطن میں کھلتا ہے اس سوراخ پر سہ گوشہ چنٹوں کی ایک کیواڑی (صمام ثلاثی الروس' ٹرائی کسپڈ ویلو) ہوتی ہے جو نیچے کی طرف سے باریک باریک وتری ڈوریوں (حبال وتریہ' کارڈیپیی لیرس) سے چسپاں رہتی ہیں۔

<u>دایاں بطن:</u> (رائٹ وین ٹریکل) سامنے کی طرف سے گول اور محدب ہوتا ہے اور دل کا سامنے والا حصہ زیادہ تر اسی سے بنتا ہے اس کی پچھلی سطح کسی قدر چپٹی ہوتی ہے اور غلاف القلب کے اندر ملفوف عضلہ دیا فرغما پر قیام پذیر ہے اس کا جوف مثلث شکل کا ہوتا ہے اور دائیں اذن کے نیچے واقع ہے اس کی اوپر کی طرف ثقبہ اذنیہ بطنیہ کھلتا ہے جس کی راہ خون دائیں اذن سے دائیں بطن میں آتا ہے اس کی اندرونی دیوار کے قریب سے ورید شریانی شروع ہوتی ہے جس کے منہ پر ریشہ دار جھلی کی ہلالی شکل کی چنٹوں کی ایک کیواڑی (صمام ہلالی' سیمی لیونر ویلو) ہوتی ہے دایاں بطن کی دیواریں بائیں بطن کی نسبت پتلی اور کمزور ہوتی ہیں۔

<u>بایاں اذن:</u> (لیفٹ آریکل) دائیں اذن کی نسبت کسی قدر چھوٹا ہوتا ہے لیکن اس کی دیواریں اس کی نسبت زیادہ مضبوط اور موٹی ہوتی ہیں اس میں چار شرائین وریدیہ کے دہانے کھلتے ہیں جو پھیپھڑوں سے صاف شدہ خون لا کر اس میں ڈالتے ہیں اس کے نیچے کی طرف بھی ایک سوراخ (ثقبہ اذنیہ بطنیہ) بائیں بطن میں کھلتا ہے اس پر دو گوشہ چنٹوں کی ایک کیواڑی (صمام تاجی یا صمام ذوالراسین' مائٹرل ویلو) ہوتی ہے جو صمام ثلاثی الروس کی مانند نیچے کی طرف سے باریک باریک وتری ڈوریوں (حبال وتریہ) کے ذریعے بائیں بطن کی اندرونی لحمی بلندیوں رعمد لحمیہ) کے ساتھ چسپاں رہتی ہیں۔

<u>بایاں بطن:</u> (لیفٹ وین ٹریکل) بائیں اذن کے نیچے ہوتا ہے اور قلب کے تمام خانوں سے زیادہ اہم اور مضبوط اور موٹا ہوتا ہے کیونکہ یہ تمام جسم میں خون پھینکتا ہے یوں بھی یہ بہ نسبت دائیں بطن کے زیادہ لمبا ہوتا ہے اور اس کی شکل گاؤدم ہوتی ہے اوپر کی طرف سے اس میں ثقبہ اذنیہ بطنیہ کھلتا ہے اور اس کے بالائی حصے کی اندرونی جانب اور طنی (شریان اعظم) کا منہ ہوتا ہے جو شکل میں گول اور تین ہلالی شکل کی کوڑیوں (صمام ہلالی) کے ساتھ بند ہوتا ہے۔

دل کے تمام مذکور خانوں کے اندر ایک باریک آبی جھلی استر کرتی ہے جو غشاء مستبطن القلب کہلاتی ہے مذکورہ تمام کواڑیاں بھی فی الحقیقت اس جھلی کی چنٹوں سے بنتی ہیں جن میں کسی قدر ریشہ دار ساخت بھی شامل ہو جاتی ہیں۔

دوران خون

دل جسم کا ایک نہایت اہم اور رئیس عضو ہے جو ایک مرکزی پمپ کی حیثیت سے کام کرتا اور تمام جسم میں خون پہنچاتا ہے یہ فعل قلب کے باقاعدہ پھیلنے اور سکڑنے کی حرکت سے انجام پاتا ہے اور اس کو دوران خون کہتے ہیں۔

جسم کا تمام کثیف اور سیاہی مائل خون وریدوں کے ذریعے اکٹھا ہو کر ورید اجوف نازل اور اجوف صاعد میں پہنچتا ہے جو اسے دل کے دائیں اذن میں لاتی ہیں اور دائیں اذن کے سکڑنے پر وہ خون دائیں بطن میں چلا جاتا ہے دائیں بطن کے سکڑنے کی وجہ سے خون ورید شریانی کے راستے سے پھیپھڑوں میں چلا جاتا ہے اور اس کی باریک باریک عروق شعریہ میں پھیل کر اپنے فضلات (بخارات دخانیہ) کو ہوائی نالیوں میں خارج کر آتا ہے اور ہوائی نالیوں کے اندر سانس کے ذریعے آئی ہوئی تازہ ہوا سے اجزائے نسیم (آکسیجن) کو جذب کر کے شوخ سرخ رنگ میں تبدیل ہو جاتا ہے پھر شرائین اور وہ میں جمع ہو کر دل کے بائیں اذن میں آجاتا ہے اور بائیں اذن کے سکڑنے سے بائیں بطن میں چلا جاتا ہے پھر بائیں بطن کے سکڑنے سے شریان اعظم (اورطی) میں پہنچ کر اس کی شاخوں میں ہوتا ہوا تمام جسم کی عروق شعریہ میں پھیل جاتا ہے عروق شعریہ میں پہنچ کر ان کی باریک اور نازک دیواروں سے جسم کی ساختوں میں تراوش پا کر ان کی پرورش کرتا ہے اور وہاں ان اجزاء نسیم کو جو وہ پھیپھڑوں سے اپنے اندر جذب کر کے لایا تھا چھوڑ دیتا ہے اور ساختوں کے کثیف فضلات (بخارات دخانیہ) کو جذب کر کے پھر سیاہی مائل ہو جاتا ہے پھر یہ سیاہی مائل خون مذکورہ بالا ترتیب کے مطابق وریدوں میں جمع ہوتا ہوا دل کے دائیں اذن میں جاتا ہے غرضیکہ اسی طرح تسلسل کے ساتھ خون تمام جسم میں ہر وقت دورہ کرتا رہتا ہے۔

دل اور پھیپھڑوں کے درمیان جو خون کا دورہ ہوتا ہے اس کو دورہ ریویہ یا دورہ صغیرہ (پلمونری یا لیسر سرکولیشن) کہتے ہیں اور باقی تما جسم کے دوران خون کو دورہ کبیرہ (سسٹمیٹک سرکولیشن) کہتے ہیں۔

دوران خون کے لئے دل کے پھیلنے اور سکڑنے کی صورت یہ ہے کہ پہلے دل کے دونوں اذن جب خون سے بھر جاتے ہیں تو ایک ساتھ سکڑتے ہیں جس سے خون دونوں بطون میں چلا جاتا ہے جب بطون خون سے بخوبی بھر جاتے ہیں تو اس وقت اذن متصلہ رگوں سے اور خون لینے کے لئے پھیل جاتے ہیں اور دونوں بطن ایک ساتھ سکڑنے لگتے ہیں ان کے سکڑنے سے خون ان کی متصلہ عروق یعنی ورید شریانی اور شریان اعظم یعنی اورطی میں جانے لگتا ہے اور وہ واپس اذنین میں نہیں جاسکتا کیونکہ قدرت نے ادھر تو اذنین اور بطون کی درمیانی مذکورہ ثلاثی الروس اور ذات الراسین کواڑیوں کی ساخت اس طرح بنائی ہے کہ جیسے جیسے خون اذنین سے آکر بطون میں بھرتا جاتا ہے وہ کے دبانے سے بند ہوتی جاتی ہے اور جب بطون خون سے اچھی طرح بھر جاتی ہیں تو اذنین اور بطون کی درمیانی کواڑیاں بخو ہیں ادھر ورید شریانی اور شریان اورطی کی ہلالی کیواڑیاں ایسی بنی ہوئی ہیں کہ جب بطون سکڑتے ہیں تو خون کے دباو سے وہ کھل جاتی ہیں اور جب خون ان رگوں کے اندر چلا جاتا ہے تو وہ جیبوں کی مانند پر ہو کر مضبوطی کے ساتھ ان کے منہ کو بند کر دیتی ہیں اور خون کی واپسی ناممکن ہو جاتی ہے۔

اگر کسی وجہ سے یہ کواڑیاں خراب ہو جائیں اور اچھی طرح بند نہ ہو سکیں تو خون کی واپسی سے شدید اور مہلک قسم کے امراض پیدا ہو جاتے ہیں ان کواڑیوں کے بند ہونے سے مخصوص قسم کی آوازیں پیدا ہوتی ہیں چنانچہ اگر کسی شخص کے دل کی نوک پر کان یا آلہ مسماع الصدر (سٹیتھوسکوپ) لگا کر بغور سنا جائے تو "لب" کی سی ایک لمبی اور سست آواز سنائی دیتی ہے جو ثلاثی الروس اور ذات الراسین نامی کواڑیوں کے بند ہونے سے پیدا ہوتی اور پہلی آواز کہلاتی ہے اس کے بعد تھوڑا سا وقفہ ہوتا ہے جو پہلا وقفہ کہلاتا ہے پھر دل کے پیندے پر سننے سے "ڈپ" کی سی چھوٹی مگر تیز آواز سنائی دیتی ہے یہ ورید شریانی اور

اورطی کی ہلالی کواڑیوں کے بند ہونے سے پیدا ہوتی ہے اور دوسری آواز کہلاتی ہے اس کے بعد ایک اور وقفہ ہوتا ہے جو پہلے کی نسبت سے کسی قدر طویل ہوتا ہے جس کو دوسرے وقفہ کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے دل کے پھیلنے کو طبی اطلاح میں انبساط القلب (ڈایا سٹول) اور سکڑنے کو انقباض القلب (سسٹول) کہتے ہیں اور دونوں حرکتوں اور وقفوں کی تکمیل یعنی پوری تڑپ کو طبی اصطلاح میں نبضۃ القلب (ریتھم آف دی ہارٹ) کہتے ہیں نبض بھی فی الحقیقت دل کی حرکت کے تابع ہے اس سب کی تفصیل تشخیص عامہ کے ماتحت گزر چکی ہے خون کی ترکیب اور منافع وغیرہ کی تفصیل بھی اسی جگہ بیان کردی گئی ہے۔

امراض نظام دوران خون کی تشخیص

امراض قلب و غلاف القلب کی موجودگی میں بالعموم ذیل کی علامتوں سے ایک یا زیادہ علامتیں پائی جاتی ہیں۔

1- تنگی تنفس یا سرعت تنفس: یہ علامت امراض قلب کے علاوہ دوسرے امراض میں بھی پائی جاسکتی ہے لیکن قلب میں کوئی شدید مرض بغیر اس علامت کے نہیں پایا جاتا اس علامت کا ظہور بعض صورتوں میں صرف جسمانی محنت کے بعد بھی پایا جاتا ہے۔

یہ یادرکھنا چاہئے کہ قلب کی کیواڑیوں میں مختلف قسم کے عوارض ایک عرصہ تک بغیر اس علامت کے رونما ہوئے پائے جاسکتے ہیں لیکن جب قلب کے تناسب عمل میں نقص واقع ہوکر قلب کے جرم میں فساد ہوجاتا ہے اس وقت یہ علامت نمودار ہوجاتی ہے اور اکثر صرف اس ہی کی علامت کی وجہ سے مریض معالج کے پاس پہنچتا ہے مرض کے آخری درجات میں مریض کو لیٹ کر سانس لینے میں دقت ہوتی ہے اور بعض اوقات مریض کا تنفس "شن سٹوک" قسم کا ہوجاتا ہے۔ جس میں ذیل کے اتار چڑھاؤ کے مطابق پہلے تنفس نہایت خفیف ہوکر بتدریج سریع اور طویل ہوتا ہوا بہت بلند ہوجاتا ہے پھر ایک دم گر کر اور تھوڑی دیر کے لئے رک کر اسی ترتیب کے مطابق بتدریج بلند ہوتا ہے۔ امراض قلب کے علاوہ ذیل کی صورتوں میں بھی تنفس میں خرابی رونما ہوسکتی ہے۔

(1) قلب کے محاذی احشاء وغیرہ کا قلب پر دباؤ ڈالنا جیسا کہ استسقاء رسولی اور امتلاء معدہ وغیرہ میں ہوا کرتا ہے (یادداشت) اگر کوئی مریض قلب کے متعلق کوئی شکایت بیان کرے تو اس کے معدے کا امتحان ضرور لینا چاہئے۔ (2) حنجرہ اور قصبۃ الریہ میں کسی قسم کی رکاوٹ پیدا ہونا جیسا کہ خناق وغیرہ میں ہوا کرتا ہے۔ (3) امراض ریہ جن میں نفخ الریہ زیادہ عام ہے۔ (4) سمم الدم مثلاً امراض گردہ کا سمم الدم۔ (5) بڑھاپے کی وجہ سے تصلب الشرائین یا آتشک وغیرہ کی وجہ سے شریانوں میں التہاب اور سوزش کا پیدا ہو جانا۔ (6) شریان اورطہ کا اینورسما۔ (7) سینے کے اندر کی رسولیاں۔ (8) غلاف القلب کا جڑ جانا۔ (9) کبھی پوشیدہ مرض سل میں بھی تنفس میں خرابی پائی جاتی ہے لیکن اس صورت میں اس کا سبب غالباً ضعف ہوا کرتا ہے۔

بعض اوقات غیر طبعی عصبی تحریکات مثلاً اختناق الرحم وغیرہ اور زبان کی جڑ میں وریدوں کے پھیل جانے، دمہ، مزمن ورم گردہ انشقاق مری وغیرہ سے بھی دوری تنگی تنفس کی شکایت ہوجاتی ہے۔

2- استسقاء عام: اس میں زیر جلد ساختوں میں رطوبت جمع ہوجاتی ہے جو اس مقام پر جہاں ہڈی سطح جسم کے بہت قریب ہوتی ہے انگلی کے ساتھ دباؤ ڈالنے پر بخوبی معلوم کی جاسکتی ہے ایسا کرنے سے اس مقام پر گڑھا پڑ جاتا ہے جو بہت دیر کے بعد زائل ہوتا ہے۔

قلب کے امراض میں عموماً استسقاء پہلے ان حصوں میں زیادہ نمایاں ہوتا ہے جو قلب سے دورتر واقع ہیں مثلاً ہاتھ پیر چنانچہ بالعموم مریض شام کے وقت جب جوتا اتارتا ہے تو اس کے پاؤں پر جوتے کے نشان پڑے ہوئے اور جوتوں کے حاشیے

پر ورم کی موجودگی پائی جاتی ہے اس کے علاوہ قلب کا امتحان کرنے پر ضعف قلب قلب کے پھیل جانے یا صمامات قلب کے امراض کی دوسری علامتیں بھی پائی جاتی ہیں ایسی صورتوں میں مریض اپنے حالات بیان کرتے وقت تنگی تنفس کی شکایت کو بالعموم پہلی علامت ظاہر کرتا ہے۔

قلب یا قلب کی کیواڑیوں کے کل امراض میں استسقاء عام کا پایا جانا لازمی نہیں ہوتا بلکہ صمام ذوالراسین کے عوارض میں استسقاء بہت زیادہ نمایاں ہوتا ہے اس کے برعکس صمام اورطی کے امراض میں استسقاء بالکل آخر مرض میں ظاہر ہوتا ہے پھیپھڑے کے عوارض مثلاً ضیق النفس اور سل کے آخری درجوں میں بھی استسقاء ہوجایا کرتا ہے لیکن اس صورت میں بھی اس کا باعث ضعف قلب ہی ہوتا ہے۔

اس کے علاوہ استسقاء عام امراض جگر' امراض گردہ اور شاذونادر کمی خون بالخصوص دم ابیض اور مرض بیری بیری میں بھی پیدا ہوجایا کرتا ہے لیکن امراض جگر کی صورت میں اس سے پہلے عموماً استسقاء زقی ہوتا ہے جگر کا بڑھاؤ پایا جاتا ہے اور تنگی تنفس کی شکایت بالعموم استسقاء زقی کے بعد پائی جاتی ہے امراض گردہ کی صورت میں استسقاء شروع سے ہی تمام جسم میں یکساں طور پر ظاہر ہوتا ہے صبح اٹھنے پر مریض کی آنکھیں سوجی ہوئی ہوتی ہیں مریض کے جسم اور چہرے کی رنگت پیلی یا موی قسم کی ہوتی ہے اور قارورے کے امتحان پر امراض گردہ کی مقامی علامات پائی جاتی ہیں کمی خون کی صورت میں بلغم ٹخنوں کے گرد سوجن پائی جاتی ہے بیری بیری کی صورت میں سطحی اعصاب کے اندر کم وبیش ورم بھی پایا جاتا ہے۔

3-بدن کا نیلگوں ہوجانا: یہ کیفیت زیادہ تر لبوں' انگلیوں' کانوں' ناک اور پیروں کے انگوٹھوں پر نمایاں ہوا کرتی ہے اس سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ خون میں آکسیجن کی بہت کم مقدار جذب ہورہی ہے جس کی مندرجہ ذیل تین صورتیں ہوسکتی ہیں:

1- عروق شعریہ میں خون بہت زیادہ دیر تک ٹھہرا رہے یہ صورت عموماً امراض قلب میں واقع ہوا کرتی ہے۔

2- خون میں آکسیجن کی مقدار کم جذب ہوتی ہو ایسا عموماً پھیپھڑوں کے امراض میں ہوا کرتا ہے۔

3- خون کے مادہ ملونہ اور آکسیجن میں غیر معمولی ترکیب کا واقع ہونا یہ صورت عموماً آلات ہضم کے عوارض کے ساتھ وابستہ سمجھی جاتی ہے۔

لیکن یہ ہمیشہ خیال رکھنا چاہئے کہ قلب جب کسی مرض میں مبتلا ہوتا ہے تو عموماً کچھ عرصہ بعد پھیپھڑے بھی متاثر ہوجاتے ہیں اور پھر پہلا اور دوسرا سبب مل کر کام کرنے لگتے ہیں۔

اگر کسی بچے میں پیدائش سے ہی جسم کی رنگت نیلگوں ہو اور وہ عرصہ طویل بلکہ تا زندگی ہی نیلگوں رہے تو اس میں عموماً قلب کا کوئی خلقی مرض ہوا کرتا ہے۔ اگر مریض کے جسم کا رنگ بتدریج نیلگوں ہوا ہو تو یہ بالعموم مندرجہ ذیل امراض پر دلالت کرتا ہے سعال مزمن و نفخ الریہ' صمام تاجی یا اورطی کے امراض' گاہے استسقاء الصدر یا ہوائی نالیوں پر سینے کے اندر کی کسی رسولی یا اینورسما یا بڑھی ہوئی گلٹیوں کا دباؤ' شدید سل' اندرون شکم میں کسی ایسی رسولی کی موجودگی جو حجاب حاجز کو بہت کچھ اوپر کو دھکیل دے ہوائی نالیوں میں سرطان وغیرہ یا جدید غیر طبعی ساختوں کی پیدائش وغیرہ۔

اگر مریض کے جسم کا رنگ فوراً نیلگوں ہوجائے تو اس کے اسباب بالعموم مندرجہ ذیل ہوا کرتے ہیں وسیع ذات الریہ' سعال شدید خصوصاً بچوں میں خناق' ذبحہ تشنجی' حجرہ میں کسی غیر جنس شے کا پھنس جانا خصوصاً بچوں میں مزمار کا غیر معمولی تشنج' قصبۃ الریہ پر گھیگا کا دباؤ' عضلات تنفس کا مفلوج ہوجانا یا لسان المزمار کے عضلات کا فالج' جوف صدر میں ہوا بھر جانا وغیرہ۔

4- اختلاج القلب: یعنی قلب کے قوی اور تیز چلنے کا احساس یہ عموماً امراض قلب کے علاوہ ذیل کی صورتوں میں بھی واقع ہوا کرتا ہے (1) قلت خون (2) ضعف معدہ سوء ہضم بالعموم رات کے وقت خوب پیٹ بھر کر غذا کھانے سے ہوتا ہے (3) قلب پر کسی رسولی کا دباؤ پڑنا (4) غوطر جحوظی یعنی گھیگا (جس میں مریض کی آنکھیں باہر نکل آتی ہیں) (5) پوشیدہ مرض سل (6)

اعصاب کا ذکی الحس ہوجانا مثلاً اختناق الرحم وغیرہ (7) بعض متحرک اشیاء مثلاً تمباکو' چائے' قہوہ یا شراب وغیرہ کی زیادتی (8) بعض نفسانی جذبات مثلاً ڈر' خوف' گھبراہٹ وغیرہ۔

5- غشی: امراض قلب سے جو غشی پیدا ہوتی ہے اس میں عموماً غشی کے دورے سے پہلے اور دوران سر اور متلی کی شکایت پیدا ہوتی ہے چہرے کا رنگ پھیکا پڑ جاتا ہے اور نبض اور تنفس سست یعنی کمزور ہوجاتے ہیں دورے کے بعد مریض عموماً بتدریج اپنی حالت پر لوٹتا ہے اس کی علامات صرع خفیف سے کسی قدر ملتی جلتی ہیں لیکن دونوں میں فرق یہ ہے کہ صرع خفیف کے دورے سے پہلے کوئی خاص تحریکی علامت ضرور نمایاں ہوتی ہے (2) دورے کے بعد صرع خفیف میں مریض عموماً یک بیک اور مکمل طور پر صحیح ہوجاتا ہے اور دورے کے ختم ہونے کے بعد اپنے کاروبار کی طرف توجہ کرسکتا ہے قلبی غشی کے دورے کی یہ صورت نہیں ہوتی اور نہ دورے کے ختم ہونے کے بعد مریض میں کام کرنے کی صلاحیت ہوتی ہے۔

سینہ میں مقام قلب پر درد: امراض قلب میں ہمیشہ سینے کے اوپر درد نہیں ہوتا بلکہ اس جگہ صرف ایک قسم کی بے قراری' بے چینی' اور گھٹن کا احساس پایا جاتا ہے ذیل کی چار صورتوں میں سینے میں قلب کے مقام پر درد بھی پایا جاتا ہے۔

1- دل کی ساخت کا مرض یا غلاف القلب کا التہاب اس میں پھیلتا ہوا ٹھوس قسم کا درد ہوتا ہے جو دل کی چوٹی پر بہت شدید ہوتا ہے۔

2- دل پر کسی قسم کا دباؤ پڑنے سے یا معدے یا رحم کی شرکت سے یا شدید غم' غصہ خوف وغیرہ سے۔

3- دل اور غلاف القلب کے علاوہ دوسرے عضوی امراض مثلاً پسلیوں کے مابین کا عصبی درد' ذات الجنب' ریڑھ کے مہروں کا سرطان اور بوسیدگی وغیرہ۔

4- وجع القلب۔

کھانسی: کھانسی بالعموم امراض ریہ کی ایک علامت ہے مگر شاذ و نادر قلب کے دائیں حصہ کے امراض اور اینورسما اورطی کے قصبۃ الریہ یا عصب حنجری راجع پر دباؤ پڑنے سے بھی مخصوص قسم کی کھانسی پیدا ہوتی ہے۔

بخار: بخار صرف ذیل کے شدید امراض قلب میں ہوا کرتا ہے التہاب غلاف قلب و التہاب حاد غشاء مستبطن قلب' آخر الذکر میں بخار نوبتی اور جاڑہ بخار کی قسم کا ہوتا ہے۔

عظم القلب- قلب کے پھیل جانے اور استسقاء غلاف قلب میں قلب کے ٹھوس حدود بڑھ جایا کرتے ہیں۔

التہاب غلاف قلب اور التہاب غشاء مستبطن قلب میں قلب کی طبعی آوازیں بھی بدل جاتی ہیں۔

عضوی اور فعلی امراض

دل کی ساخت اور اس کے افعال کے امراض میں امتیاز ضروری ہے کیونکہ بالعموم دل کے فعلی امراض کا علاج سہولت سے ہوسکتا ہے مگر اس کی ساخت کے امراض مشکل سے دور ہوسکتے ہیں اس بارے میں گزشتہ تیس چالیس سال کے اندر سر جیمز میکنزی کی تحقیقات اور برقی آلات محرر المنبھات کے تجربات سے نہایت مفید اور عجیب و غریب انکشافات ہوئے ہیں چنانچہ قلب کے بہت سے امراض جو سوء مزاجی اور عصبی یا صرف فعلی خیال کئے جاتے تھے اب عضوی خیال کئے جاتے ہیں۔

قلب کے فعلی امراض میں قلب کی ساخت کے اندر بغیر کسی قسم کے عضوی نقص کے اس کے طبعی افعال میں خرابی آجاتی ہے قلب کے فعلی امراض کا اصلی سبب اور طریق پیدائش ابھی تک پوری طرح واضح نہیں ہوا تاہم ایسے مریضوں کی تاریخ مرض میں ان کے متعدی امراض میں مبتلا ہونے کا بیان اکثر پایا جاتا ہے چنانچہ 558 مریضوں میں 12 فیصدی مریض حمیٰ وجع مفاصلی یا داء الرقص میں 14 فیصدی پیچش میں 14 فیصدی اسہال اور حمیٰ محرقہ بطنی میں 25 فیصدی ذات الریہ' ذات الجنب یا سعال شعبی

میں 28 فیصدی نزلہ وبائیہ اور دوسرے غیر معلوم قسم کے متعدی بخاروں میں مبتلا رہ چکے تھے اسی طرح خناق وبائی، حمی قرمزیہ، آتشک، ورم زائدہ اعور، قروح لثہ، سیلان الاذن، خراج لوذتین، سل و دق، مزمن امراض، امعاء و ہضم وغیرہ شراب یا تمباکو کا بکثرت استعمال، فکر، غم، پریشانی، شدید تکان، وغیرہ غرضیکہ وہ تمام اسباب جن سے نظام جسمانی کے اندر کسی قسم کی سمیت کا انجذاب ہوکر نظام دموی کو متاثر کرسکتا ہے نظام دموی کے فعلی امراض کو پیدا کرتا ہے۔

قلب اور نظام دوران خون کے دیگر متعلقہ اعضاء کے عضوی امراض ان کی ساختوں میں نقص پیدا ہوجانے سے رونما ہوتے ہیں مثلاً ان کے اندر مختلف قسم کے اورام یا غیر طبعی ساختیں پیدا ہوجاتی ہیں ان کا باعث یا تو کسی قسم کا تعدیہ یا ان اعضاء کے تغذیہ کا نقص ہوا کرتا ہے گاہے ایک عرصہ تک فعلی امراض کے قائم رہنے سے ان اعضاء کی ساختوں میں بھی کم وبیش نقص پیدا ہوجاتا ہے۔

ذیل میں ایک جدول درج کیا جاتا ہے جس میں قلب کے ضروری امراض کو عضوی اور فعلی امراض میں تقسیم کردیا گیا ہے مگر یہ یاد رکھنا چاہئے کہ یہ تقسیم قطعی نہیں ہے اور بعض فعلی امراض میں بھی ساخت کی خرابی پائی جاتی ہے بلکہ اگر فعلی امراض دیر تک رہیں تو عضوی خرابی پیدا ہوجاتی ہے ذیل میں عضوی اور فعلی امراض کی متقابل علامات درج کی جاتی ہیں۔

امراض فعلی	امراض عضوی
1- حرکات قلب تیز ہوجاتی ہیں۔	حرکات قلب لازمی طور پر تیز نہیں ہوتیں
2- اکثر خفقان کی دفعتاً شکایت پیدا ہوجاتی ہے۔	عموماً خفقان کی شکایت نہیں ہوتی اور اگر ہوتی ہیں تو تدریجاً
3- شدید خفقان دورے سے ہوتا ہے اور وقفہ کی حالت میں اس کی شکایت نہیں رہتی۔	خفقان خفیف ہوتا ہے مگر اس میں کمی بیشی کم واقع ہوتی ہے۔
4- دل مساع الصدر سے پھیلا ہوا معلوم ہوتا ہے۔	دل پھیلا ہوا نہیں ہوتا۔
5- کبھی درد نہیں ہوتا اور کبھی بائیں طرف درد محسوس ہوتا ہے۔	عموماً دل کے مقام پر شدید درد ہوتا ہے اور بائیں بازو اور شانے میں بھی درد ہوتا ہے۔
6- عموماً ورم نہیں ہوتا۔	اکثر پاؤں پر ورم ہوتا ہے۔
7- چہرہ عموماً زرد و سپید ہوتا ہے۔	چہرہ سفید اور بھرا بھرا ہوتا ہے۔
8- زیادہ تر عورتیں اس میں گرفتار ہوتی ہیں۔	زیادہ تر مرد اس کا شکار ہوتے ہیں۔
9- ورزش سے حرکات قلب کی تیزی میں کمی اور آرام سے زیادہ ہوجاتی ہے۔	آرام سے حرکات قلب کی تیزی میں کمی اور ورزش سے زیادہ ہوتی ہے۔

غشی اور خفقان کا تواتر بالعموم خطرناک ہوتا ہے چنانچہ بقراط نے تحریر کیا ہے کہ غشی کا تواتر مرگ ناگہانی کا پیش خیمہ ہے اور غشی میں مریض کے چہرے کی سبزی اور سر اور گردن کے آگے کی طرف لٹکنا موت کی دلیل ہے غشی متواتر میں جب مریض کے سر کا سینہ کی طرف میلان ہو اس وقت بھی موت کا خطرہ ہوتا ہے۔

جب شرائین مبتلائے مرض ہوں تو مندرجہ ذیل علامات میں سے چند ایک علامات ضرور پائی جاتی ہیں۔

سدر دوار، دل گھٹنا، غشی کے خفیف حملے، دردسر دوری، تنگی تنفس، بعض بعید حصص جسمانی کا غانغرایا لیکن ان میں سے آخر الذکر علامت کے علاوہ باقی علامتیں بعض دوسرے امراض میں بھی کم وبیش رونما ہوسکتی ہیں پس جب ان میں سے کئی علامتیں ایک ساتھ پائی جائیں اور اس کے ساتھ ہی دل اور شرائین کا جسمانی امتحان کرنے پر شرائین کے مبتلائے مرض ہونے کی ایک

حد تک تصدیق ہو جائے تو شرائین کے مرض کا شبہ کرنا چاہئے شرائین کے مبتلائے مرض ہونے کی صورت میں دل اور اس کے افعال خصوصیت کے ساتھ متاثر ہوتے ہیں۔

نبض اور بالخصوص اس کے جرم کے مخصوص تغیرات بھی شرائین کے امراض پر دلالت کرتے ہیں چنانچہ نبض کے جرم کا سخت دبیز اور رسی کی مانند ہونا تصلب الشرائین اور ضغطۃ الدم یا فشار خون کے زیادہ اور قوی ہونے پر دلالت کرتا ہے اگر انگلی کو نبض پر رکھ کر طول میں آگے پیچھے دبا کر دیکھا جائے اور وہ تسبیح کے دانوں کی مانند محسوس ہو تو یہ شرائین کی دیواروں میں چونے کے اجتماع یعنی تکلس الشرائین کو ظاہر کرتا ہے۔

خون کے امراض میں بالعموم خون کی طبعی ترکیب میں کم وبیش نقص پیدا ہو جاتا ہے یعنی یا تو اس کے اجزائے ترکیبی (سرخ وسفید کریات' اقراص الدم' سائل دموی اور سائل دموی کے اندر پائے جانے والی دوسری اشیاء رطوبت لیفی اور نمکیات وغیرہ) نسبت طبعی سے کم وبیش ہو جاتے ہیں یا انکی ساخت وغیرہ میں غیر طبعی تغیرات پیدا ہو جاتے ہیں چنانچہ طبعی حالت میں جسم انسانی کے اندر تمام خون کی مجموعی مقدار کل جسمانی وزن کا قریبا گیارھواں حصہ ہوا کرتی ہے جن میں سے بیالیس فیصدی کریات اور اقراص الدم وغیرہ اور باقی سایں دموی ہوتا ہے راحت اور آرام کی حالت میں خون کی مقدار جسم میں یکساں رہتی ہے لیکن حرکت بدنی یا حرکت نفسانی کے وقت طحال کے سکڑنے سے یہ کسی قدر بڑھ جاتی ہے کیونکہ طحال ایک حد تک خون کے ذخیرہ کا کام بھی کرتی ہے بعض اقسام فقر الدم (انیمیا) مثلاً فقر الدم ثانوی وغیرہ میں خون کی مقدار بہ نسبت طبعی مقدار کے کم ہو جایا کرتی ہے اور عظم طحال کی بعض صورتوں میں جو فقر الدم کے طور پر ظاہر ہوتی ہیں یہ کسی قدر بڑھ جایا کرتی ہے گو ان میں سے اکثر حالات میں خون کے اجزائے ترکیبی میں کم وبیش نقص ضرور موجود ہوتا ہے اوذیما یعنی تہبج استسقائی (اوڈیما) میں خون کی مقدار بحیثیت مجموعی کسی قدر زیادہ ہو جاتی ہے علی ہذا القیاس حاملہ عورتوں میں بھی خون جنین کی پرورش کے لئے طبعی مقدار سے کسی قدر زیادہ ہو جاتا ہے بعض حالات میں خون کی طبعی مقدار دفعتاً بہت کم ہو جاتی ہے مثلاً جریان خون' جراحی صدمات' شدید حرق وسلق ذیابیطس اور ہیضہ وغیرہ ایسے امراض میں جسمانی رطوبتیں بہت کم ہو جاتی ہیں گا ہے سانپ کاٹنے سے بھی خون کی مقدار بہت کم ہو جاتی ہے ایسے حالات میں مریض میں ہبوط کی علامات خاص مثلاً شدت کی پیاس' جلد کی زردی اور چپچپاہٹ احتباس البول' نبض کی سرعت اور ضعف اور فشار خون کی کمی پائی جاتی ہیں اگر دفعتاً بہت کافی مقدار میں (1500 سے 2000 سی سی) جریان خون ہو جائے تو مہلک ثابت ہو سکتا ہے لیکن اگر تھوڑا تھوڑا جریان خون ہو کر دو تین روز میں ساٹھ فیصدی تک بھی کم ہو جائے جب بھی موت واقع نہیں ہو سکتی۔

اسی طرح خون کے سرخ اور سفید دانے اور خون کی حمرۃ الدم بھی بعض امراض خون میں کم وبیش ہو جاتی ہے۔

(دیکھو: جلد اول)

امراض قلب کے عام اصول علاج

یہ امر تحقیق ہو چکا ہے کہ دل پر دواؤں کے اثرات یا تو دل کے عضلی ریشوں کی وجہ سے ہوتے ہیں یا عصب راجع اور اعصاب شرکیہ کی وجہ سے گو دل کے عضلی ریشوں میں خود بخود سکڑنے کی طاقت پائی جاتی ہے مگر عصب راجع کے ان ریشوں کی خراش سے بھی' دل کی حرکت سست ہو جاتی ہے جو راس النخاع کے مرکز قلب میں آتے ہیں اس طرح اعصاب شرکیہ کے ریشوں کی تحریک سے قلب کی حرکات تیز ہو جاتی ہیں۔

عموماً حسب ذیل اغراض کے لئے دوائیں استعمال کی جاتی ہیں:

<u>تقویت قلب</u>: اس غرض کے لئے مقویات قلب کا استعمال کیا جاتا ہے جن سے دل کی قوت انقباضی بڑھ جاتی ہے۔

شدید بخاروں یا سوزشی امراض کی وجہ سے جب دل کمزور ہوجاتا ہے یا پھیل جاتا ہے تو صمام تاجی (مائٹروالوو) میں خرابی پیدا ہوجاتی ہے تو اس وقت مقویات قلب کا استعمال خصوصاً مفید ہوتا ہے۔تقویت قلب کے لئے مرجان' جدوار' مروارید' مشک' عنبر' مصطگی' کافور اور اسقیل وغیرہ مستعمل ہیں۔

تحریک قلب: اس غرض کے لئے محرکات قلب کا استعمال کرایا جاتا ہے جن سے دل کی قوت اور رفتار دونوں میں اضافہ ہوجاتا ہے جب کسی شدید صدمہ یا غم یا چوٹ یا بخار وغیرہ سے دل بہت کمزور ہوجائے یا غشی کی نوبت آجائے تو محرکات قلب کے استعمال کی ضرورت محسوس ہوتی ہے جو عصبی مراکز اور دل کے عضلی ریشوں کے ذریعے دل کو حرکت دیتی ہیں چنانچہ اس غرض کیلئے برانڈی' کچلا' مشک' یبروج' دانہ الائچی' دارچینی' برگ تنبول' قرنفل وغیرہ دوائیں استعمال کی جاتی ہیں۔

تسکین قلب: اس غرض کے لئے مسکنات قلب کا استعمال کروایا جاتا ہے ان سے دل کی قوت انقباض کم ہوجاتی ہے یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ بعض دواؤں سے قلب کی رفتار اور قوت دونوں کم ہوجاتی ہیں۔ خفقان اور قلب کے سوزشی امراض میں جب دل کی رفتار بڑھ جاتی ہے تو تسکین قلب کی ضرورت محسوس ہوتی ہے چنانچہ زہر مہرہ' طباشیر' کشنیز' صندل سفید وغیرہ کا اس مقصد سے استعمال کیا جاتا ہے۔

امراض قلب کے علاج میں حسب ذیل اصول پیش نظر رکھیں:

1- اصل سبب کو معلوم کر کے اور اسے رفع کر کے تعدیل مزاج کی کوشش کریں۔

2- جس مرض کا بھی علاج کیا جائے اس میں مفرح اور مقوی قلب ادویہ ضرور شامل کریں۔

3- قبض نہ ہونے دیں اور دوسرے تیسرے روز ملینات کا استعمال رکھیں خصوصاً گلقند سیوتی' عرق گلاب وغیرہ زیادہ موثر ہوتی ہیں۔

4- چونکہ قلب کے ساتھ روح کا خصوصی تعلق ہے اس لئے علاج میں غفلت نہ کریں اور تیز اور خراشدار ادویہ بھی استعمال نہ کرائیں۔

5- اگر غشی پیدا ہوجائے تو اس کو رفع کرنے کے لئے خوشبو وغیرہ سنگھائیں اور منہ پر پانی یا خوشبودار عرقیات مثلاً عرق گلاب' عرق بیدمشک وغیرہ کے چھینٹے مار کر جلد ہوش میں لانے کی کوشش کریں۔

6- جب غشی' فصد' اسہال' درد یا زخم کے بعد واقع ہو تو اس کی تدبیر فوراً کرنی چاہئے۔

7- غشی کی حالت میں فصد ممنوع ہے۔

8- امراض قلب میں دماغی و جسمانی سکون و آرام نہایت مفید ہوتا ہے اور اکثر امتلاء اور دہ اور اورام کو صرف چند روز آرام کرنے سے فائدہ ہوجاتا ہے۔

9- مریض کو خوش فضا مقامات پر رکھیں صبح وشام کو سیر اور تفریح کی ہدایت کریں۔

10- امراض قلب میں فصد خالی از مضرت نہیں ہوتی اس لئے حتی الوسع اس سے پرہیز کریں اور اگر سخت ضرورت ہو تو فصد باسلیق کھولیں۔

خجندی کی رائے میں اگر سوء مزاج حار مادی ہو اور خون کا غلبہ ہو تو قوت کے مطابق خون بہنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔

11- قلب کی بیماریوں میں مرکبات کے مقابلہ میں مفرد ادویہ بہت زیادہ مفید ثابت ہوتی ہیں اس لئے مفردات کو ترجیح دیں لیکن اگر طبیعت کمزور ہو تو مقوی و مفرح مرکبات کا استعمال مفید ہی نہیں بلکہ ضروری ہے۔

12- سوء مزاج یابس میں دیگر ضروری معالجات کے علاوہ اگر بخار نہ ہو تو تازہ دودھ پینا بہت زیادہ مفید ہوتا ہے۔

13- سوء مزاج رطب میں اگر برودت کا غلبہ ہوجائے تو یہ علامت اکثر مایوس کن ثابت ہوتی ہے اور عموماً مریض ہلاک

ہوجاتا ہے اور خفت مرض کی حالت میں بھی فالج اور سکتہ وغیرہ امراض کا سامنا ہوتا ہے اس لئے ایسی حالت میں اپنی تمام توجہ برودت رفع کرنے کی طرف صرف کرنی چاہئے چنانچہ اس کے لئے دواء المسک حار اور جواہر مہرہ وغیرہ کھلائیں اور خارجاً مقام قلب پر ادویہ حارہ مقوی قلب کا ضماد کرائیں۔

14- امراض قلب میں پانی کی مقدار کم استعمال کرنی چاہئے اور چائے' قہوہ' تمباکو اور شراب سے حتی الامکان پرہیز کرنا چاہئے۔

15- غذا زود ہضم اور لطیف ہونی چاہئے۔ دیر ہضم اور نفاخ اشیاء سے پرہیز کرنا چاہئے۔

16- امراض قلب میں کپڑے گرم پہننے چاہئیں۔

امراض خون و اوعیہ کے عام اصول علاج

اکثر امراض خون میں خون کے سرخ دانوں (کریات احمر) کی تعداد کم ہوجاتی ہے اس کے ساتھ ہی اکثر خون کی سرخی (حمرۃ الدم) بھی کم ہوجاتی ہے گو بعض اوقات اس کے خلاف بھی ہوتا ہے چنانچہ مرض اخضر میں حمرۃ الدم کی مقدار کم ہوجاتی ہے مگر کریات احمر کی تعداد بڑھ جاتی ہے۔

کریات احمر اور حمرۃ الدم کی کمی کو پورا کرنے کیلئے مقویات خون کا استعمال کیا جاتا ہے مقویات خون دو طرح پر اثر کرتے ہیں: (1) بلاواسطہ چنانچہ فولاد اور سنکھیا براہ راست کریات احمر اور حمرۃ الدم میں اضافہ کرتے ہیں یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ حمرۃ الدم کا جزو اعظم فولاد ہے۔ (2) بالواسطہ یہ ان اسباب کو دور کرتے ہیں جن سے خون میں خرابی پیدا ہوتی ہے چنانچہ پارہ' شاہترہ' چرائتہ' چوب چینی وغیرہ اس قسم میں شامل ہیں خون کے امراض میں تازہ اور کھلی ہوا اور دھوپ بہت مفید ہے۔

چونکہ امراض خون و اوعیہ خون کی تولید میں بالعموم دوسرے امراض و عوارض مثلاً آتشک' خنازیر' دق اور نقرس وغیرہ کو دخل ہوتا ہے اس لئے علاج میں ان کو خصوصاً ملحوظ رکھنا چاہئے اکثر پیرانہ سالی اور وراثت کو بھی ان میں دخل ہوتا ہے اس لئے ان کی رعایت بھی ملحوظ رکھنی چاہئے۔

امراض اوعیہ میں ہلکی ورزش مالش اور غسل سے خصوصاً فائدہ ہوتا ہے۔

امراض قلب کی مفرد دوائیں

گرم: الائچی خورد' بہمن سفید' بہمن سرخ' برگ تنبول' دارچینی' زعفران' مشک' عنبر' عود صلیب' سنبل الطیب' سعد' قرنفل' نعناع' ورق طلا' ابریشم' اسطوخودوس' گاؤزبان' گل گاؤ زبان' مصطگی' جدوار خطائی' تخم سلیخہ' شقاقل' عود غرقی' فرنجمشک' پوست ترنج' بادرنجبویہ' مومیائی' چائے خطائی' کشمش سبز وغیرہ۔

سرد: امرود' اناناس' انار شیریں' انار ترش' آملہ' طباشیر' آلو بخارا' بیخ مرجان' شاخ مرجان' تخم خشخاش' تخم بالنگو' تمر ہندی' زہر مہرہ' بید مشک' کہربا' کیوڑہ' گل چاندنی' گل نیلوفر' گل کنیکی' ورق نقرہ' خس' زرشک' صندل' سرخ و سفید' نیلوفر' درونج' کشنیز' سیب ناشپاتی' بہی' مروارید' صدف' صادق' کافور' نارجیل دریائی' گل مختوم' ہر چہار مغز وغیرہ۔

امراض قلب کی مرکب دوائیں

گرم: خمیرہ گاؤزبان جدوار عود صلیب والا' خمیرہ گاؤزبان عنبری' خمیرہ ابریشم' دواء المسک حار' مفرح شیخ الرئیس حار' مربہ زنجبیل' جوارش بسباسہ' لبوب کبیر' شربت سنبل' کشتہ طلاء' جواہر مہرہ وغیرہ۔

سرد: خمیرہ مروارید، خمیرہ گاؤزبان سادہ، دواء المسک بارد، خمیرہ صندل، مفرح شیخ الرئیس بارد، مربہ آملہ، مربہ سیب، مربہ بہی، جوارش آملہ لولوی، مربہ پیٹھا، شربت صندل، شربت نیلوفر، کشتہ مرجان، کشتہ یشب، کشتہ مروارید، کشتہ صدف صادق، کشتہ عقیق، کشتہ نقرہ، کشتہ زہرمہرہ، عطر خس وغیرہ۔

معتدل: دواء المسک معتدل، مفرح یاقوتی وغیرہ۔

امراض خون و اوعیہ کی ادویہ معمولہ

مفردات

حار	بارد
گل منڈی، عشبہ مغربی، برمٹنڈی، سنبل الطیب، ہیرا کسیس، فلفل سیاہ، شہد خالص، دانہ ہیل خورد، کسیس، صبر زرد، دارچینی، تخم حنظل، پوست بیخ اونٹ کٹارہ، پوست بیخ سہانجنا، سنکھیا سفید، گندھک، ہلیلہ زرد، ریوند چینی، کباب چینی، حب النیل، کمیلا، نوشادر، پوست بیخ مدار، خلاصہ جگر وغیرہ۔	برگ شاہترہ، چرائتہ، عناب، سرپھوکہ، صندل سفید، صندل سرخ، طباشیر، تخم کاسنی، چوب چینی، برگ و باردرخت نیم، برگ و ثمر بکائن، گل ارمنی، کافور، ثمر ببول، آب آہک، کتھ سفید، کشنیز خشک سنگجراحت، سرکہ خالص، رسوت، لیموں، سنگترہ، لیموں، قلمی شورہ، گلو آمیں، اندر جو شیریں، املی کا گودا، آلو بخارا، جست سوختہ، آملہ وغیرہ۔

مرکبات

حار	بارد
جواہر مہرہ، انوشدارو، معجون دبیدالورد، شربت دینار، جوہر منقی، دواء المسک حار، عرق گذر، کشتہ نقرہ، کشتہ طلاء، مفرح حار، جوارش جالینوس، اطریفل شاہترہ، اطریفل منڈی وغیرہ۔	جوارش آملہ، جوارش لولوی، مفرح بارد، شربت انجبار، قرص کہربا، قرص گلنار، قرص سرطان، دواء المسک، مفرح بارد، ہمراہ صندل وغیرہ۔

غذا اور پرہیز: امراض قلب میں خون میں غذا جید الکیموس، زود ہضم اور غیر متحرک ہونی چاہیے لحوم و شحوم کا استعمال بہت اعتدال سے کیا جائے تازہ پھل دودھ، دہی، بالائی، کدو، لوکی، توری، ٹینڈہ، پالک، شلغم، گاجر، پیٹھہ، ٹماٹر وغیرہ سبزیاں زیادہ مفید ہیں۔

تیز قہوہ اور چائے، شراب و کباب، زیادہ مصالحہ دار اغذیہ اور ایسی تمام اشیاء جن سے قلب کی حرکت تیز ہوجاتی ہو یا جن سے طبیعت میں گرانی معلوم ہو مثلاً کوکو کافی، چاکلیٹ، انڈہ، کیک، پیسٹری، ثقیل اور باسی اغذیہ (مثلاً لحم بقر، سور بینگن وغیرہ) سے پرہیز کرنا چاہیے۔

چائے اور چاکلیٹ اگر تھوڑی مقدار میں استعمال کرنے سے طبیعت میں سکون اور چستی پیدا ہو تو ان کی تھوڑی مقدار میں استعمال کر لینا مفید ہے۔ امراض قلب و اوعیہ خون کے مریضوں کو چاہیے کہ وہ زیادہ محنت و مشقت نہ کریں اور حتی الوسع آرام و سکون کی زندگی بسر کریں ورزش بھی اس قدر کریں جس سے نہ قلب کی حرکت زیادہ تیز ہوجائے اور نہ ہی تھکاوٹ معلوم ہو چنانچہ بہترین ورزش پیدل سیر یا چہل قدمی ہے جو اگر کسی باغ میں کی جائے تو زیادہ مفید ہے۔

ایسے مریضوں کو ہر قسم کے غم و فکر اور غصہ و طیش سے الگ رہنا ضروری ہے اور انہیں اپنی زندگی کو زیادہ سے زیادہ خوش و خرم بنانا چاہیے راگ، خوشنما منظر اور خوشبو بالخصوص نہایت مفید ہیں۔

امراض قلب

خفقان

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
دل کا دھڑکنا	خفقان	پلپٹی ٹیشن Palpitation
دل کا پھڑکنا	اختلاج القلب	ٹیک کارڈیا Tachycardia

یادداشت: خفقان اور اختلاج القلب کو عموماً اطباء نے مترادف کردیا ہے مگر بعض نے بیان کیا ہے کہ اگر دل کی حرکت تیز ہوجائے تو اسے خفقان کہتے ہیں اور اگر اس قدر تیز ہوجائے کہ اس میں کوئی نظم باقی نہ رہے تو اسے اختلاج قلب کہتے ہیں بہرحال اس تیزی میں بالعموم دل کے اذن اور بطن کی حرکتوں میں اختلاف پیدا ہوجاتا ہے۔

(2) اطباء قدیم نے ایک مرض قذف القلب کے نام سے بیان کیا ہے۔ جس میں مریض کو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس کا دل سینہ سے باہر نکلا جاتا ہے اور اس کے ساتھ چہرے کا رنگ متغیر ہوجاتا ہے یہ فی الحقیقت اختلاج القلب کی ہی ایک صورت ہے جس میں قلب کی حرکت میں بدنظمی پیدا ہوجاتی ہے اس کا علاج وہی ہے جو اختلاج قلب میں درج ہے۔

کیفیت و ماہیت مرض: اس مرض میں دل زور زور سے دھڑکتا ہے یا جلد جلد حرکت کرتا ہے چونکہ بعض تندرست اور صحیح القوئے آدمیوں میں بھی قلب کی حرکت طبعی طور پر زیادہ تیز ہوتی ہے یہاں تک کہ دل ایک منٹ میں 120 دفعہ حرکت کرتا ہے اس لئے مرض اور طبعی حالت میں فرق اس طرح کیا جاتا ہے کہ بحالت مرض مریض قلب کی حرکت کو خود بھی محسوس کرتا ہے لیکن طبعی حالت میں دل کی حرکت اسے محسوس نہیں ہوتی۔

اس کے علاوہ مریض کے اپنے اور خاندانی حالات بھی حرکت قلب کی زیادتی کی حقیقت کو ظاہر کردیتے ہیں افعال الاعضاء کے ماہرین نے قلب کو متحرک بالذات تسلیم کیا ہے اور اس کی حرکت کا سبب بھی دل ہی کے اعصاب کو قرار دیا ہے چنانچہ خیال کیا جاتا ہے کہ قلب کی ساخت میں جو اعصاب شرکیہ کی چھوٹی چھوٹی گانٹھیں پھیلی ہوئی ہیں اور عصبی ریشوں کے ذریعے آپس میں ملی رہتی ہیں وہی حرکت قلب کا مرکز اور مبداء ہیں لیکن حرکت قلب کو کم وبیش کرنے کا انتظام نظام عصبی کے تابع ہے چنانچہ عصب راجع (ویگس نرو) حرکت قلب کو سست کرتا ہے اور اعصاب شرکیہ (سمپیتھٹک نروز) اس کی حرکت کو تیز کرتے ہیں اور ہردو اعصاب کے فعل کا توازن اس کی حرکات کو درست رکھتا ہے چنانچہ انہیں اعصاب کی خراش سے حرکات قلب میں نقص واقع ہوتا ہے۔

اقسام مرض: اسباب و علامات کے لحاظ سے اس مرض کو مختلف قسموں میں تقسیم کیا گیا ہے چنانچہ جو قلب کے سوء مزاج سے ہوتا ہے وہ دو قسم کا ہے (1) حار (2) بارد حار کی پھر دو قسمیں ہیں حار ساذج اور حار مادی۔ مادی میں صفراوی اور دموی شامل ہیں بارد کی پھر دو قسمیں ہیں بارد ساذج اور بارد مادی۔ مادی میں بلغمی اور سوداوی فساد شامل ہیں اس کے علاوہ حسب ذیل قسمیں ہیں خفقان ضعفی یہ ضعف قلب سے ہوتا ہے خفقان حسی یہ قلب کی ذکاوت حس سے ہوتا ہے اور خفقان معدی معدہ کی شرکت سے ہوتا ہے اس میں ضعف معدہ سے تبخیر ہوکر قلب کو اذیت پہنچتی ہے اور قلب پھڑکنے لگتا ہے۔

اسباب مرض: یہ مرض سوء مزاج سادہ یا مادی خون کی کمی یا خرابی قلب کے ضعف اور ذکاوت حس۔ دل کی کواڑیوں کے امراض اور دل کی ساخت کے چربی میں تبدیل ہونے تمباکو، بھنگ، شراب، چائے، قہوہ وغیرہ منشیات و محرکات کے استعمال عصبی

کمزوری جو جلق' جریان' دماغی محنت وغیرہ سے عارض ہوتی ہے بدہضمی' بواسیر' غوطر' حیض کی خرابی اور نقرس وغیرہ سے پیدا ہوتا ہے فربہ اشخاص اور نازک مزاج عورتیں اس میں زیادہ مبتلا ہوتی ہیں۔

علامات مرض: پہلے صرف نفسانی تحریکات مثلاً غم' غصہ' خوف وغیرہ کی وجہ سے دل زور زور سے دھڑکنے لگتا ہے اور اس کی دھڑکن سینے کی دیوار میں محسوس ہوتی ہے اور مریض ایسا محسوس کرتا ہے جیسے کہ اسکا دل ڈوب رہا ہو یا سینے کے اندر پھڑ پھڑا رہا ہو اس کے ساتھ کبھی آنکھوں کیسامنے اندھیرا بھی آ جاتا ہے اور کبھی سانس پھول جاتا ہے اور نبض کی حرکت تیز ہوجاتی ہے پھر بتدریج شکایت بڑھتی جاتی ہے اور ہمیشہ صبح کے وقت یا معمولی معمولی باتوں سے دل دھڑکنے لگتا ہے بعض اوقات اس کے ساتھ دل کے مقام پر درد بھی ہوتا ہے شدت مرض میں اس کے ساتھ غشی کے دورے پڑنے لگتے ہیں۔

تشخیص مرض: اگر خون کے امتلاء سے ہو تو رگیں پھولی ہوئی ہوں گی نبض پر (ممتلی) اور قارورہ زیادہ رنگین اور غلیظ ہوگا اور کسل و ماندگی محسوس ہوگی صفراء کے غلبہ کی صورت میں پیاس زیادہ ہوگی منہ کا ذائقہ تلخ' چہرہ کا رنگ زرد اور مریض کو بے خوابی و بے چینی ہوگی بلغم کے غلبہ میں جسم اور قارورہ کا رنگ سفید ہوگا مریض ست اور کاہل ہوجائے گا منہ کا ذائقہ پھیکا ہوگا اور دل تنا ہوا معلوم ہوگا سوداوی میں مریض کی عقل خراب ہوجائے گی اور خوف وحشت وغیرہ مالیخولیا کی علامتیں پائی جائیں گی سوء مزاج حار سادہ میں پیاس کی زیادتی' نبض کی تیزی وغیرہ اور بارد میں پیاس کی کمی اور نبض کی سستی وغیرہ برودت کی علامتیں پائی جاتی ہیں شرکی میں جس عضو کی شرکت سے ہو اس کے ماؤف ہونے کی مخصوص علامات پائی جاتی ہیں مثلاً اگر معدے کی شرکت سے ہو تو اکثر نفخ شکم اور بدہضمی کی شکایت رہتی ہے ترش ڈکاریں آتی ہیں اور سینہ جلتا ہے اسی طرح جس مرض کی وجہ سے خفقان ہو اس مرض کی علامات پائی جاتی ہیں۔

علاوہ ازیں یہ تشخیص بھی کرنا ضروری ہے کہ خفقان دل کے فعل کی خرابی سے ہوا ہے یا اس کی ساخت میں نقص پیدا ہوجانے سے کیونکہ اول الذکر سہولت سے علاج پذیر ہوجاتا ہے مگر آخرالذکر کا علاج بہت مشکل ہے اس کی تشخیص کے لئے دل کے حدود کا امتحان مفید ہوتا ہے کیونکہ دل کی ساخت کی خرابی میں اس کے حدود بڑھے ہوئے ہوتے ہیں علاوہ ازیں اس میں چہرے کا رنگ نیلا ہوتا ہے پاؤں پر عموماً ورم نہیں ہوتا مگر دل کی خرابی کی صورت میں چہرہ کا رنگ پھیکا ہوتا ہے اور پاؤں پر اکثر ورم ہوجاتا ہے ایک اور اہم تشخیصی علامت یہ ہے کہ قلب کے فعل کی خرابی کی صورت میں خفقان اچانک پیدا ہوتا اور اچانک رفع ہوجاتا ہے مگر ساخت کی خرابی میں بتدریج پیدا ہوتا اور ہر وقت رہتا ہے۔

فروق الامراض: خفقان اور مالیخولیا کا فرق' خفقان دل کا مرض ہے اور مالیخولیا دماغ کا' خفقان میں دل دھڑکتا ہے لیکن مالیخولیا میں مریض کے افکار اور عقل میں فتور آ جاتا ہے۔

علاج

اصول علاج: مریض کو کھلی اور تازہ ہوا میں رکھیں غذا عمدہ اور زود ہضم کھلائیں زیادہ جسمانی یا دماغی محنت سے بچائیں فکروغم اور رنج وخوف سے محفوظ رکھیں بدہضمی اور قبض نہ ہونے دیں وقتاً فوقتاً مقوی قلب واعصاب اشیاء کا استعمال کراتے رہیں مسکرات' تمباکو' چائے' قہوہ' جماع اور جلق سے پرہیز کرائیں۔ جب مریض دورہ میں مبتلا ہو تو پہلے اس کو مقوی ومفرح دواؤں سے رفع کریں اور دورہ دور ہونے کے بعد اصل سبب کو معلوم کرکے اس کا ازالہ کریں چنانچہ اگر سوء مزاج سادہ ہو تو تعدیل اور مادی ہو تو تنقیہ کریں اگر معدہ کی خرابی سے ہو تو اس کا علاج کریں اور اگر کسی دوسرے مرض سے ہو تو اسے دور کریں۔

دستورالعلاج: دورہ مرض کے وقت مریض کو آرام سے لٹائے رکھیں اور مقوی ومفرح ادویہ مثلاً مفرح بارد 5 گرام یا خمیرہ صندل 7 گرام یا خمیرہ مروارید 5 گرام' عرق بید مشک ساٹھ ملی لیٹر' عرق کیوڑہ ساٹھ ملی لیٹر' شربت گڑھل دس ملی گرام کے

ساتھ دیں۔ اگر اس سے فائدہ نہ ہو تو جواہر مہرہ پانچ سے دس ملی گرام یا زہر مہرہ طباشیر یشب سبز' دانہ الائچی خورد' کشتہ عقیق' مروارید ہر ایک دس ملی گرام۔ باریک پیس کر خمیرہ ابریشم حکیم ارشد والا 7 گرام یا دواء المسک معتدل جواہر والی 5 گرام میں ملا کر کھلائیں اور اوپر سے آب انار شیریں' آب رنگترہ' آب ناشپاتی ہر ایک ساٹھ ملی لیٹر اور شربت صندل 25 ملی لیٹر پلائیں نیز صندل سفید بارہ گرام' کافور تین گرام' گلاب 125 ملی لیٹر میں ملا کر سنگھائیں۔ صندل کو گلاب میں گھس کر دل کے مقام پر لیپ کریں۔

جب دورہ رفع ہو جائے تو اصل سبب کو معلوم کر کے رفع کریں چنانچہ سوء مزاج حار ساذج میں قرص کافور 3 گرام' شربت انار 25 ملی لیٹر میں ملا کر پہلے کھلائیں اور اوپر سے شیرہ تخم خرفہ سیاہ بارہ گرام' عرق گلاب 50 ملی لیٹر' عرق گاؤزبان 100 ملی لیٹر میں نکال کر شربت نیلوفر 25 ملی لیٹر اضافہ کر کے پلائیں۔ دموی میں خمیرہ صندل 9 گرام پہلے کھلا کر اوپر سے لعاب اسپغول بارہ گرام' شیرہ تخم کاہو' شیرہ تخم کاسنی ہر ایک چھ ملی لیٹر' شیرہ کشنیز خشک 5 گرام' عرق گلاب' عرق بید مشک' عرق کیوڑہ ہر ایک 60 ملی لیٹر میں نکال کر شربت انار شیریں 25 ملی لیٹر میں ملا کر پلائیں۔ صفراوی میں آلو بخارا 11 عدد یا تمر ہندی 50 گرام کو گلاب 175 ملی لیٹر میں بھگو کر زلال نکالیں اور گل قند 25 ملی لیٹر یا شربت انار 50 گرام ملا کر تخم بالنگو چار گرام چھڑک کر پلائیں یا شیرہ آلو بخارا 5 عدد' شیرہ زرشک تین گرام' شیرہ تخم خرفہ 5 گرام' شیرہ کشنیز خشک 5 گرام' عرق بید مشک یا گلاب 100 ملی لیٹر میں نکال کر شربت صندل یا شربت انار 25 ملی لیٹر میں ملا کر کھلائیں سوء مزاج بارد میں تعدیل مزاج کے لئے بادرنجبویہ 5 گرام' گاؤزبان' گل گاؤزبان ہر ایک 40 گرام پانی میں جوش دے کر گل قند 25 گرام ملا کر پلائیں۔ بلغمی میں بادرنجبویہ' بسفائج' افتیمون ہر ایک 6 گرام۔ انیسون' اصل السوس' گاؤزبان ہر ایک 5 گرام۔ عنب الثعلب' تخم قرطم ہر ایک 9 گرام۔ درونج عقربی چار گرام۔ سب دواؤں کو رات کے وقت گرم پانی میں بھگوئیں صبح جوش دے کر صاف کر کے شربت اسطوخودوس اور گلقند ہر ایک 25 گرام ملا کر پلائیں اور ہفتہ عشرہ اس نسخہ سے نضج مادہ کر کے حب صبر کے ساتھ تنقیہ کریں اور تنقیہ کے بعد تعدیل مزاج کے لئے درونج عقربی 5 گرام' جدوار خطائی نصف گرام باریک پیس کر عرق گلاب 50 ملی لیٹر' عرق گاؤزبان 100 ملی لیٹر کے ہمراہ کھلائیں۔ سوداوی میں عناب 5 عدد' شاہترہ' بادرنجبویہ' تخم خیارین' گاؤزبان' عنب الثعلب پرسیاؤشاں ہر ایک 6 گرام۔ مویز منقیٰ 11 عدد کو عرق گاؤزبان' عرق شاہترہ ہر ایک 100 ملی لیٹر میں رات کو بھگو کر صبح مل چھان کر گلقند 50 گرام کا اضافہ کر کے پلائیں اس طرح اور نضج مواد کر چکنے پر اسی نسخے میں گل سرخ بارہ گرام' سناء مکی بارہ گرام' اسطوخودوس 6 گرام' افتیموں بارہ گرام' مغز فلوس خیار شنبر 50 گرام کا اضافہ کر کے تنقیہ کریں۔ اگر کمی خون اور ضعف کی وجہ سے ہو تو دواء المسک معتدل جواہر والی 12 گرام' عرق ماء اللحم 60 ملی لیٹر' عرق عنبر 60 ملی لیٹر کے ساتھ دیں اور پرندوں کا شوربا کھلائیں اور ضعف معدہ اور تبخیر سے ہو جیسا کہ اکثر ہوا کرتا ہے تو (1) مربہ آملہ یا مربہ ہلیلہ ایک عدد دھو کر صاف کر کے ورق نقرہ میں لپیٹ کر کھلائیں اور اوپر سے کشنیز خشک تین گرام' کشمش 11 عدد' بادیان 5 گرام' عرق گذر 75 ملی لیٹر' عرق گاؤزبان 75 ملی لیٹر میں پیس کر شیرہ نکال کر گل قند 50 گرام میں ملا کر صبح و شام پلائیں۔ (2) بادیان بارہ گرام' کشنیز خشک بارہ گرام' دانہ الائچی خورد 6 گرام' نبات سفید بارہ گرام پیس کر سفوف بنالیں' اس میں سے تین گرام کھانا کھانے کے بعد دونوں وقت دیں۔ (3) رات کو سوتے وقت اطریفل کشنیزی بارہ گرام کھلائیں۔

<u>دستور جدید:</u> خمیرہ ابریشم حکیم ارشد والا 5 گرام' عرق گاؤزبان 75 ملی لیٹر' عرق گذر بہ نسخہ دیگر 75 ملی لیٹر کے ساتھ استعمال کریں۔

(2) خفقان' وحشت' مالیخولیا اور تقویت دل کے لئے مفید ہے خیالات فاسدہ کو رفع کرتا ہے خمیرہ ابریشم عود مصطگی والا 5 گرام' عرق گاؤزبان 150 ملی لیٹر کے ہمراہ دیں۔

(3) خفقان اور توحش حار کے دفعیہ' ارواح' قلب اور اعضاء رئیسہ کی تقویت کے لئے نہایت مفید ہے دواء المسک بارد جواہر والی 5 گرام' عرق بادیان 75 ملی لیٹر' عرق گذر 75 ملی لیٹر' عرق عنبر 40 ملی لیٹر' شربت انار شریں 25 ملی لیٹر کے ساتھ استعمال کریں۔

(4) خفقان کے ازالہ و تقویت دماغ کے لئے مفید ہے شربت ابریشم سادہ 50 ملی لیٹر' عرق گاؤزبان 75 ملی لیٹر' عرق بید مشک 75 ملی لیٹر کے ساتھ استعمال کریں۔

(5) معدہ اور دل کی تقویت اختلاج اور تبخیر کو مفید ہے جوارش آملہ 7 گرام سے 9 گرام تک' عرق گاؤزبان 150 ملی لیٹر کے ہمراہ استعمال کریں۔

مجربات و مرکبات

اکسیر قلب: طباشیر' کشنیز خشک' صندل سفید' الائچی سفید' کہربا' زہرمہرہ خطائی ہر ایک 60 گرام۔ نارجیل دریائی 40 گرام' کشتہ عقیق 25 گرام' کشتہ مرجان 12 گرام' ورق نقرہ تین گرام سب کو کوٹ چھان کر مثل غبار کے سفوف بنالیں اور بوقت ضرورت دو گرام سے تین گرام تک رب انار 25 ملی لیٹر یا رب بہی 25 ملی لیٹر ملائیں اور تھوڑا تھوڑا مریض کو چٹائیں یہ سفوف مفرح مقوی اور مسکن قلب ہے نیز مقوی دماغ و جگر ہے اور ضعف قلب' خفقان اور اختلاج القلب میں نافع ہے۔

دوائے خفقان: خفقان میں مفید ہے صفتہ' صندل سفید' گل گاؤزبان ہر ایک 12 گرام۔ کشنیز خشک' کہربا ہر ایک نو گرام۔ یشب سات گرام (عرق بید مشک 25 ملی لیٹر میں کھرل کیا ہوا) مروارید 3 گرام (عرق کیوڑہ 40 ملی لیٹر میں کھرل کیا ہوا) صدف صادق دو گرام' کشمش 60 گرام۔ سب دواؤں کو باریک پیس کر یک جان کرلیں اور بقدر2 ماشہ' عرق کیوڑہ 5 تولہ' ننکچر ڈیجی ٹیلس اور ننکچر سٹیل ہر ایک 5 بوند کے ہمراہ کھلائیں۔

عرق بہار: خفقان میں مفید ہے پیاس کو بجھاتا' حرارت کو تسکین دیتا اور دل و دماغ کی تفریح کرتا ہے صفتہ' گلسرخ تازہ 5 سیر' عرق گلاب ایک سیر' بادیان' مویز منقیٰ' کشمش ہر ایک 200 گرام۔ عود زرنب' بہمن سرخ' بہمن سفید' شقاقل ہر ایک 12 گرام۔ عنبر 12 گرام' پندرہ لیٹر پانی میں رات کو بھگو کر صبح کو 5 لیٹر عرق کھینچیں۔ کبھی برگ پان 100 عدد' الائچی' دارچینی' قرنفل ہر ایک 14 گرام اضافہ کرتے ہیں بقدر 125 ملی لیٹر بطور بدرقہ دیگر مقوی قلب دواؤں کے ساتھ استعمال کریں۔

شربت گڑھل: مفرح قلب و مسکن حرارت ہے اور خفقان و وحشت کو دور کرتا ہے صفتہ' گل گڑھل 100 عدد' آب لیموں 250 ملی لیٹر' مصری ایک کلوگرام۔ چینی کے برتن میں آب لیموں ڈال کر اس میں گل گڑھل باریک کر کے بھگوئیں صبح مل چھان کر دو لیٹر پانی میں ایک کلوگرام مصری کا قوام کر کے مذکورہ بالا عرق ڈال کر چند بوتلیں نصف نصف بھریں۔ بوتلوں کا منہ خوب بند کر کے پانی کے ٹب یا مٹکے میں ڈال دیں۔ چند روز بعد نکال کر صاف کر کے محفوظ رکھیں 25 ملی لیٹر سرد پانی یا عرق گاؤزبان 150 ملی لیٹر کے ہمراہ پئیں۔

عرق عنبر: خفقان و اختلاج قلب میں نافع اور مقوی اعضائے رئیسہ باہ ہے۔ صفتہ: مشک 2 گرام' عنبر 3 گرام' مصطگی 9 گرام' برگ ریحان تازہ' سعد کوفی' کشنیز خشک' گل گاؤزبان' انیسون' درونج عقربی' پوست بیرون پستہ' زرنباد' عود غرقی' کباب چینی' اشنہ' سنبل الطیب' بہمن سرخ' بہمن سفید' شقاقل' دارچینی' ساذج ہندی' قرنفل' بوزیدان' گل سرخ' طباشیر' الائچی خورد' الائچی کلاں' اذخر ہندی' پوست اترج' ابریشم مقرض' صندل سفید ہر ایک 22 گرام۔ زعفران 9 گرام' آب سیب آدھ لیٹر' آب انار شیریں ایک لیٹر' عرق گاؤزبان' عرق بید مشک' عرق بادرنجبویہ ہر ایک دو لیٹر' عرق گلاب 5 لیٹر۔ جو دوائیں کوٹنے کی ہیں ان کو کوٹ کر رات کو عرقیات میں بھگوئیں صبح آب سیب' آب انار ترش ہر ایک ایک لیٹر کا اضافہ کریں۔ زعفران' عنبر' مشک پوٹلی

میں باندھ کر نیچہ کے منہ کے اندر رکھیں اور 25 بوتل عرق کشید کریں خوراک 90 ملی لیٹر۔

جوارش شاہی: دافع خفقان و وحشت ہے۔

صفۃ: ابریشم خام 175 گرام کو پانی سے دھو کر صاف کریں اور پھر 2 لیٹر پانی میں تین دن رات بھگوئیں بعد ازاں اس قدر جوش دیں کہ پانی کا پانچواں حصہ باقی رہ جائے اس کو مل چھان کر آب سیب شیریں' آب سیب ترش' آب انار شیریں' آب انار ترش' آب انگور شیریں' آب بہی' شیرہ عناب' شیرہ گاؤزبان' (عناب اور گاؤ زبان کو جوش دے کر شیرہ نکالیں) شیرہ صندل سفید گلاب میں نکالا ہوا ہر ایک 35 گرام' عرق گلاب' قند سفید ہر ایک 175 گرام ملا کر خمیرہ کا قوام تیار کریں اور اس میں زعفران 3 گرام گلاب میں حل کر کے عنبر اشہب' مشک تبتی ہر ایک پونے دو گرام شامل کریں خوراک 5 گرام۔

دواء المسک معتدل جواہر والی: گل سرخ' ابریشم مقرض' دارچینی' بہمن سرخ' بہمن سفید' درونج عقربی' زعفران ہر ایک 7 گرام۔ عود ہندی' بادرنجبویہ ہر ایک 5 گرام۔ مصطگی' اُشنہ' ہیل بواہر ہر ایک 3 گرام' زرشک 20 گرام۔ طباشیر سفید' صندل سفید' صندل سرخ' کشنیز خشک' گل گاؤزبان' آملہ منقی' بسد' تخم خرمہ مقشر ہر ایک 10 گرام۔ مشک تبتی 20 گرام' رب سیب شیریں' قند سفید' شہد سفید ہر ایک مساوی الوزن ادویہ' ورق نقرہ 10 گرام' مروارید ناسفتہ' کہربائے شمعی ہر ایک 4 گرام' عنبر اشہب 2U گرام۔ بطریق معروف معجون کا قوام کر کے آخر قوام میں مشک' عنبر' مروارید' اور ورق وغیرہ شامل کر دیں۔ خوراک 5 گرام۔

مفرح معتدل: دل کو قوت دیتی' خفقان و اختلاج القلب کو دور کرتی توحش اور مالیخولیائے مراقی کے لئے مفید ہے۔

صفۃ: مروارید ناسفتہ' کہربائے شمعی ہر ایک 6 گرام۔ گل گاؤزبان' گل سرخ' پوست ترنج' تخم خرفہ' کشنیز خشک' بہمن سفید' بہمن سرخ ہر ایک 9 گرام۔ مشک خالص' عنبر اشہب ہر ایک ایک گرام۔ ورق نقرہ دو گرام' ورق طلاء ایک گرام' ہلیلہ مربی 75 گرام' نبات سفید 75 گرام' شربت انار شیریں 75 ملی لیٹر' بطریق معروف مفرح تیار کریں۔ مقدار خوراک چار گرام سے نو گرام تک۔

مفرح دلکشا: خفقان اور اختلاج القلب کے لئے نافع ہے مقوی اعضائے رئیسہ و شریفہ ہے۔

صفۃ: زرنباد' قرنفل' دارچینی قلمی ہر ایک ایک گرام۔ درونج عقربی' ورق طلاء' کبابہ خنداں' تودری زرد' تودری سرخ ہر ایک ایک گرام۔ ورق نقرہ' پوست ہلیلہ کابلی' عود خام' زعفران' مصطگی رومی' بادرنجبویہ ہر ایک 2 گرام۔ ساذج ہندی' پوست بیرون پستہ' پوست زرد ترنج ہر ایک دو گرام۔ یاقوت سرخ تین گرام' عنبر اشہب' بہمن سرخ' بہمن سفید' صندل سرخ' صندل سفید' کشنیز خشک مقشر' گل سرخ' گل مختوم' تخم فرنجمشک' طباشیر' تخم خرفہ ہر ایک تین گرام۔ کہربائے شمعی' خصیۃ الثعلب' یشب سبز' بسد احمر' آملہ منقی ہر ایک چار گرام۔ زرشک دس گرام' مروارید ناسفتہ' گل گاؤزبان ہر ایک 5 گرام' عصارہ ریوند دس گرام' آب ترنج 40 ملی لیٹر۔ آب سیب 50 ملی لیٹر' آب بہی 60 ملی لیٹر' نبات سفید بقدر حاجت بطریق معروف مفرح تیار کر لیں۔ خوراک 3 گرام سے 5 گرام تک۔

علاج ڈاکٹری: ہدایات مندرجہ علاج طبی پر عمل کریں اور دورہ مرض کے وقت مریض کو آرام سے ہوادار کمرے میں لٹا کر سینے میں دل کے مقام پر بلاڈونا پلاسٹر یا اوپیم پلاسٹر لگائیں اور پینے کے لئے یہ نسخہ دیں:

نسخہ جو تقویت قلب کے لئے مفید ہے اور خفقان و اختلاج القلب میں نافع ہے۔

صفۃ:	ٹنکچر ڈیجی ٹیلس	5-10 بوند
	ٹنکچر نکس وامیکا	8-10 بوند
	سپرٹ ایتھر	20 بوند

سپرٹ کلوروفارم	20 بوند
ایکوا	25 ملی لیٹر

سب کو بخوبی ملالیں ایسی ایک ایک خوراک دن میں تین مرتبہ پلائیں۔

اس کے بعد اصل سبب مرض کو معلوم کر کے اس کے مطابق علاج کریں چنانچہ سوء ہضم اور نفخ شکم کی صورت میں ذیل کے نسخہ کا استعمال کریں۔

نسخہ جو اس خفقان میں نافع ہے جس کا باعث نفخ یا شکم یا معدہ کی خرابی ہو مثلاً جب سوء ہضم وغیرہ ہوا کرتا ہے۔

صفتہ:

ٹنکچر جنجر	15 بوند
ٹنکچر کارڈمم کمپونڈ	30 بوند
سپرٹ ایتھر نائٹروسائی	20 بوند
سپرٹ کلوروفارم	20 بوند
آئل کجپوٹ	2 بوند
ایکوا	25 ملی لیٹر

سب کو ملالیں ایسی ایک خوراک فوراً پلادیں اگر ضرورت ہو تو ایک یا دو دو گھنٹے کے بعد ایک خوراک پھر پلائیں۔

غذا: بکری کے گوشت کا شوربا، خرفہ، پالک، ترئی، کدو، ارہر کی دال، مونگ کی دال، ناشپاتی، انگور، مالٹا، سیب، سنگترہ میٹھا، انگور، ککڑی، کھیرا وغیرہ۔ خفقان ریحی میں اکثر پرندوں کا شوربا اور انڈوں کی زردی مفید ہوتی ہے۔

پرہیز: سرخ مرچ، گرم مصالحہ، لہسن، پیاز، گوبھی، آلو اروی، ماش کی دال، مسور کی دال، چنے کی دال، گڑ، تیل، چائے، تمباکو وغیرہ سے۔

نوٹ: اس مرض میں مختلف تفریحات اور دریاؤں اور باغوں کی سیر بہت مفید ہے اور رنج و فکر بہت مضر ہے۔

غشی

اُردو نام	طبّی نام	ڈاکٹری نام
غشی	غشی	سنکوپی Syncope فینٹنگ Fainting

سنکوپی یونانی لفظ سنکوپٹو سے مشتق ہے جس کے لغوی معنی ہیں، میں مار کر گراتا ہوں اصطلاح طبی میں دل کی حرکت کے دفعتاً رُک جانے کو سنکوپی کہتے ہیں۔

کیفیت و ماہیت مرض: اس مرض میں دل کی حرکت دفعتاً رُک جاتی ہے جس سے مریض بے ہوش ہو جاتا ہے یعنی اس کی حس و حرکت کی اکثر قوتیں بند ہو جاتی ہیں۔

طب قدیم کے رو سے اس مرض میں قلب ضعیف ہو جاتا ہے اور روح حیوانی تحلیل ہونے یا دل میں اکٹھے ہونے کی وجہ سے دماغ کی طرف نہیں جاتی جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ روح نفسانی کم ہو کر اعضاء کی طرف نہیں جاتی اور حس اور اختیاری حرکت بند ہو کر غشی لاحق ہوتی ہے۔

جدید نظریہ کے مطابق اس مرض میں دل کے عضلات کی خلقی قوت اس قدر کمزور ہو جاتی ہے کہ وہ دوران خون کے فعل کو خوش اسلوبی سے انجام نہیں دے سکتے اور مریض کے دماغ میں خون طبعی مقدار کی نسبت کم پہنچتا ہے جس سے وہ حس و

حرکت کے افعال سرانجام دینے کے قابل نہیں رہتا اور غشی واقع ہوجاتی ہے۔

یادداشت: اگر دل کی حرکت دفعتاً بند ہوجانے کے بعد بتدریج جاری ہوجائے تو اس کو غشی کہتے ہیں اور اگر وہ پھر جاری نہ ہوسکے اور موت واقع ہوجائے تو اسے سقوط القلب یا ہارٹ فیلیور کے نام سے نامزد کیا جاتا ہے۔

اقسام مرض: اسباب کے لحاظ سے غشی کی کئی قسمیں ہوسکتی ہیں لیکن عام طور پر یہ تین قسمیں کی جاتی ہیں:

(1) قلبی (2) امتلائی غشی (3) استفراغی غشی

یادداشت: غشی امتلائی دراصل قوما کی مترادف ہے اور طب جدید میں اسے امراض دماغی میں شامل کیا گیا ہے۔

اسباب مرض: کثرت مواد یا کثرت استفراغ خواہ وہ کسی طرح سے ہو اس مرض کا موجب ہوسکتا ہے۔ اوّل الذکر میں ہر قسم کے بخار، رگوں کا پر ہوجانا، تخمہ وغیرہ شامل ہے اور آخر الذکر میں دستوں کی کثرت، قے کی زیادتی، نکسیر اور ہر قسم کا دیگر جریان خون، پسینے کی کثرت، استسقاء کے پانی کا اخراج، اور دنبل یا پھوڑوں وغیرہ کی جراحت، نیز ہر قسم کے اعراض نفسانیہ مثلاً فرحت و سرور کی کثرت، شدید صدمہ اور خوف وغیرہ شامل ہیں بعض اوقات قلب کے عضوی امراض مثلاً قلب کا ورم یا غلاف القلب کا ورم، شحم القلب اور دل کی کواڑیوں اور اذن القلب کے شدید امراض بھی غشی پیدا کردیا کرتے ہیں اس طرح شریان وریدی یا اورطی کے بند ہوجانے سے بھی غشی پیدا ہوجاتی ہے اور بعض قسم کے زہریلے جانوروں کے ڈسنے یا زہریلی دواؤں کے کھالینے یا زہریلی دواؤں کے سونگھنے یا بعض امراض مثلاً ورم گردہ ذیابیطس وغیرہ سے خون میں زہریلے مواد کے زیادہ ہوکر سم ہوجانے سے بھی غشی رونما ہوجاتی ہے بعض دماغی امراض مثلاً دماغ کا ہل جانا یا اس پر سخت چوٹ پڑجانا، یا دماغ کا دب جانا، یا اس کے جرم کا نرم ہوجانا یا دماغی بطون میں سدے پڑجانا جیسا کہ صرع اور سکتہ وغیرہ میں ہوتا ہے اور اسی طرح دماغ کے بعض دیگر عضوی نقائص بھی اس مرض کو پیدا کردیا کرتے ہیں لیکن آخر الذکر تمام صورتیں جو دماغی شکایات کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے درحقیقت غشی نہیں بلکہ قوما کے اسباب ہیں۔

علامات مرض: بعض اوقات مریض دفعتاً بے ہوش ہوکر گر پڑتا ہے لیکن بالعموم غشی سے پہلے ذیل کی علامات متذکرہ محسوس ہوتی ہیں۔

علامات دورہ: مریض کو دل کے ڈوبنے کا احساس ہوتا ہے اس کے ہاتھ پاؤں سرد ہوجاتے ہیں سر گھومتا ہے آنکھوں کے سامنے اندھیرا آجاتا ہے نبض کمزور اور صغیر و متفاوت ہوتی ہے تنفس سریع اور بے قاعدہ ہوجاتا ہے گاہے مریض لمبے سانس لینے لگ جاتا ہے چہرے کا رنگ زرد ہوجاتا ہے گاہے قے بھی ہوتی ہے کمزوری بتدریج بڑھتی جاتی ہے ناخوشگوار اور خوفناک احساسات ہونے لگتے ہیں حس لمس (چھونے کی قوت) ضائع ہوجاتی ہے اردگرد کی اشیاء دھندلی ہوکر تاریک محسوس ہونے لگتی ہیں اس وقت مریض کے عضلات ڈھیلے ہوجاتے ہیں اور وہ زمین پر گر کر بے ہوش ہوجاتا ہے حس و حرکت بالکل نہیں ہوتی اور مردے کی مانند پڑا ہوا نظر آتا ہے جلد سرد پسینہ سے تر ہوتی ہے اور نبض نہایت کمزور یا بعض اوقات بالکل مفقود ہوتی ہے تنفس غیر محسوس یا دیر دیر سے خفیف آہوں کی مانند ہوتا ہے۔

کم و بیش عرصہ کے بعد بتدریج مریض کے حواس درست ہونے لگتے ہیں سانس طویل اور گہرا آنے لگتا ہے لبوں اور ہاتھوں میں خفیف سی حرکت ہونے لگتی ہے اور جسم میں بڑھتی جاتی ہے رخساروں میں سرخی لوٹنے لگتی ہے اور ہاتھ پاؤں بھی بتدریج گرم ہونے لگتے ہیں تھوڑی دیر میں مریض دیکھنے اور سننے کے قابل ہوجاتا ہے اور چند لمحے ہکا بکا رہ کر پورے طور سے ہوش میں آجاتا ہے لیکن بے حد کمزوری محسوس کرتا ہے۔

عام طور پر غشی کے مریض میں دورے کے وقت یہ تمام علامات اس طرح ظاہر ہوتی ہیں لیکن شدت و خفت مرض کے لحاظ سے کبھی کبھی ان میں اختلاف بھی ہوتا ہے مثلاً کبھی صرف نبض خفیف اور چہرہ زرد ہوجاتا ہے پیشانی پر پسینہ آجاتا ہے سر

چکراتا ہے آنکھوں کے سامنے اندھیرا آجاتا ہے اور متلی ہوتی ہے۔

فروق الامراض: امتلائی غشی میں قوما کی علامات اس سے مختلف ہوتی ہیں کیونکہ یہ دل کی کمزوری سے پیدا ہوتی ہے اور وہ دماغ و اعصاب کی کمزوری یا خرابی سے ان کی ضروری تشخیص علامات تشخیص الامراض کے عام بیان میں درج ہیں' وہیں اس کا دوسرے امراض سے فرق بھی جداول کی شکل میں بیان کردیا گیا ہے۔

انجام: اس مرض کا انجام مرض کے لحاظ سے مختلف ہوا کرتا ہے اگر علاج کی طرف فوراً توجہ نہ کی جائے تو بعض حالات میں فوری موت واقع ہوجایا کرتی ہے۔

علاج غشی

اصول علاج: ضعف قلب کے مریضوں اور غشی کی استعداد رکھنے والے ذکی الحس اشخاص کو جوش اور تکان وغیرہ سے محفوظ رکھیں۔ دورے کے وقت مریض کو آرام سے چت لٹادیں اور اس کا سر باقی بدن کی نسبت نیچا رکھیں تاکہ خون آسانی سے دماغ کی جانب دورہ کرسکے ہاتھ پاؤں کس کر باندھ دیں اور گلے کے بٹن اور سینہ وغیرہ کھول دیں سر' چہرے اور سینہ پر ٹھنڈے پانی کے چھینٹے ماریں۔ ہاتھ پاؤں کو نیچے سے اوپر کی طرف مالش کریں دورے کے بعد اصل سبب کو دور کریں۔

دستورالعلاج: امتلائی غشی میں پاشویہ کرائیں اور سینگیاں کھچوائیں سرچہرے اور سینے پر ٹھنڈے پانی کے چھینٹے ماریں اور گلاب 25 ملی لیٹر' عرق کیوڑہ 25 ملی لیٹر' عرق بید مشک 40 ملی لیٹر میں کافور تین گرام ملا کر شیشی میں ڈال کر خوشبو سنگھائیں لیکن اگر غشی کثرت استفراغ کے بعد ہوئی تو کباب اور گرم روٹی کی خوشبو سنگھائیں ماء اللحم میں دواء المسک گھول کر پلائیں فم معدہ پر گرم روغن کی مالش کریں یا رائی کا پلستر لگائیں اگر اختناق الرحم یا امتلاء دماغی کی وجہ سے غشی پیدا ہوئی ہو تو تیز سرکہ سنگھائیں یا چونہ اور نوشادر ہم وزن باریک پیس کر اور پانی ملا کر سنگھائیں اگر شدت درد کی وجہ سے غشی پیدا ہوئی ہو جیسا کہ قولنج وغیرہ میں ہوا کرتا ہے تو مخدرات کا استعمال کریں۔ اگر غشی سے پہلے متلی اور دوران غشی میں ہچکی کی شکایت ہو تو مریض کو فوراً قے کرادیں اس سے اکثر مریض کو ہوش آجاتا ہے۔ اگر زہریلے جانوروں کے کاٹنے یا کسی زہر کے کھانے سے غشی پیدا ہوئی ہو تو ان کا مناسب علاج کریں غشی قلبی میں زہرمہرہ' بنسلوچن' اناردانہ' سماق' جدوار زورد' کہربائے شمعی' یشب سبز ہر ایک ایک گرام۔ سب کو باریک پیس کر خمیرہ گاؤزبان جواہر والا پانچ گرام یا خمیرہ مروارید پانچ گرام میں ملائیں اور آب انار' آب ناشپاتی ہر ایک 50 ملی لیٹر یا لعاب گاؤزبان تین گرام' شیرہ بادیان پانچ گرام' شیرہ مویز منقی نو دانہ' عرق گاؤزبان' عرق کیوڑہ' گلاب' عرق بید مشک ہر ایک 40 ملی لیٹر میں نکال کر شربت سیب 25 ملی لیٹر ملائیں اور خمیرہ کھا کر اوپر سے پلائیں۔ اکثر قسم کی غشی اور خفقان میں نافع ہے۔

دورہ غشی کے دور ہوجانے کے بعد خفقان اور اختلاج القلب کے مطابق علاج کریں اور اصل سبب کو معلوم کرکے اس کو دور کرنے کی کوشش کریں۔

دستور جدید: (1) غشی میں مفید ہے عرق عنبر جدید 40 ملی لیٹر' شربت سیب 25 ملی لیٹر ملا کر استعمال کریں۔

(2) غشی کی حالت میں مریض کو ہوش میں لانے کے لئے مفید ہے حب جواہر ایک عدد' عرق عنبر 25 ملی لیٹر' عرق گندر 40 ملی لیٹر میں گھول کر پلائیں۔

(3) ضعف دل' خفقان حارا ور غشی کے لئے سود مند ہے مفرح شیخ الرئیس تین گرام' عرق بید مشک 40 ملی لیٹر' عرق گاؤزبان 60 ملی لیٹر' عرق گندر 50 ملی لیٹر کے ساتھ استعمال کریں۔

(4) غشی کی حالت میں مفید ہے دل و دماغ کو تقویت دینے خفقان اور گھبراہٹ کے دور کرنے میں بہت موثر ہے خمیرہ

مروارید پانچ گرام، عرق گاؤزبان 125 ملی لیٹر، عرق عنبر 40 ملی لیٹر کے ساتھ استعمال کریں۔

(5) صندل سفید، گل گاؤ زبان ہر ایک 12 ملی لیٹر، کشنیز خشک، کہرباشمعی ہر ایک 9 گرام۔ یشب سبز سات گرام، عرق بیدمشک 25 ملی گرام میں کھرل کیا ہوا۔ مروارید تین گرام، عرق کیوڑہ 40 ملی لیٹر میں کھرل کیا ہوا صدف صادق دو ماشہ، کشمش پانچ تولہ سب دواؤں کو پیس کر یک جان کرلیں بوقت ضرورت عرق کیوڑہ 60 ملی لیٹر، ٹنکچر ڈیجی ٹیلس اور ٹنکچر اسٹیل ہرایک پانچ بوند کے ہمراہ پلائیں۔

منتخب مجربات و مرکبات: سفوف یشب، غشی کے لئے بہت نافع ہے طباشیر سفید، زہرمہرہ خطائی، اناردانہ، سماق، جدوار، زرورد، کہربائے شمعی، یشب سبز ہرایک تین گرام سب کو باریک پیس کر رکھیں ایک گرام سے تین گرام تک خمیرہ گاؤزبان عنبری پانچ گرام میں ملا کر عرق گندر 75 ملی لیٹر، عرق بید مشک، عرق عنبر ہرایک 40 ملی لیٹر، شربت سیب 25 ملی لیٹر کے ہمراہ استعمال کریں۔

(2) رئیسی۔ گرم مزاج والوں کے لئے نہایت مفید ہے ضعف قلب، خفقان اور تپ دق میں نافع ہے غشی کو خصوصیت کے ساتھ نفع کرتی ہے کمزوری کو رفع کر کے قوت بخشتی ہے سوداوی بخاروں کو زائل کرتی ہے۔

گل سرخ بارہ گرام، گاؤزبان 15 گرام، تخم کاہو مقشر، مغز تخم خربزہ، مغز تخم کدو شیریں، مغز تخم خیار، تخم خرفہ سیاہ ہرایک چودہ گرام۔ صندل سفید، دانہ الائچی، خورد طباشیر ہرایک نوگرام۔ عود ہندی، درونج عقربی، بہمن سفید، زرنباد ہرایک 30 گرام۔ مروارید بسد احمر سوختہ، کہرباشمعی، سرطان نہری سوختہ ابریشم مقرض، صندل سرخ، کافور ہرایک چار گرام۔ زعفران سوا دو گرام، مشک نصف گرام، عنبر اشہب ایک گرام، رب سیب، رب انار، رب بہی ہرایک رب ہم وزن جملہ ادویہ لے کر قوام بنا کر ادویہ ملالیں۔ خوراک تین گرام ہمراہ آب تازہ بوقت صبح۔

(3) مفرح ابریشم لولوی: دل وجگر کو تقویت دیتی ہے خفقان، غشی اور وحشت کو زائل کرتی ہے فرحت ونشاط پیدا کرتی ہے اور دستوں کو روکتی ہے۔

صفتہ، ابریشم خام 200 گرام کو آب طلا ونقرہ تاب میں ایک رات اور دن بھگو کر جوش دیں اور مل کر چھان لیں اسی طرح گاؤزبان، فرنجمشک، گل سرخ، بالچھڑ، چھڑیلہ ہرایک سات گرام۔ سب کو گلاب بقدر حاجت میں بھگو کر جوش دیں اور مل چھان کر ابریشم کے مذکورہ جوشاندہ میں شامل کردیں اب دو چند شکر سفید اس میں شامل کر کے قوام بنائیں اور صندل سفید گلاب میں پسا ہوا دس گرام، مروارید ناسفتہ، کہربا، سنگ یشب ہرایک سات گرام، بنسلوچن سفید کھرل کیا ہوا نوگرام، عنبر اشہب تین گرام، مشک ایک گرام۔ سب کو باریک پیس کر قوام میں شامل کر کے خوب ملائیں اور شیشے کے مرتبان میں بخوبی محفوظ رکھیں بوقت ضرورت نوگرام۔ عرق گلاب، عرق گاؤزبان اور عرق بید مشک میں حل کر کے پلائیں۔

(4) مفرح شیخ الرئیس جو خفقان حار اور غشی میں نہایت نافع ہے۔

صفتہ: مروارید ناسفتہ، کہربائے شمعی، سرطان سوختہ، ابریشم مقرض، بسد احمر ہرایک تین گرام۔ صندل سفید، طباشیر، دانہ الائچی خورد ہرایک چھ گرام۔ عود غرقی، درونج عقربی، زرنباد اور بہمن سفید ہرایک پانچ گرام۔ گل سرخ بارہ گرام، تخم کاہو مقشر، تخم خرفہ، مغز تخم خربزہ، مغز کدوئے شیریں، مغز تخم خیارین، گل گاؤزبان ہرایک نوگرام۔ زعفران ایک گرام۔ مشک خالص، عنبر اشہب ہرایک ایک گرام۔ شربت سیب، شربت انار شیریں، شربت بہی ہرایک 200 ملی لیٹر۔ ورق نقرہ سات گرام، بطریق معروف مفرح تیار کریں اور بوقت ضرورت تین سے نوگرام تک عرق بید مشک، عرق کیوڑہ وغیرہ میں حل کر کے استعمال کرائیں۔

(5) عرق عنبر جدید: غشی میں مفید ہے بواسیر اور حیض کی کثرت سے جو ضعف ہوجائے اسے دور کر کے قوت بحال رکھتا ہے

مقوی باہ بھی ہے۔

صفتہ: مشک دو گرام' عنبر دو گرام' مصطگی' زعفران ہر ایک نو گرام' برگ ریحان تازہ' سعد کوفی' کشنیز خشک' گل گاؤزبان' درونج عقربی' انیسون' پوست بیرون پستہ' زرنباد' عودغرقی' کباب چینی' اشنہ' سنبل الطیب' بہمن سرخ و سفید' شقاقل' دارچینی' ساذج ہندی' قرنفل' بوزیدان' گل سرخ' طباشیر' الائچی خورد وکلاں' علف ہندی' صندل سفید' پوست اترج' ابریشم مقرض ہر ایک دو دو گرام۔ آب سیب' آب انار شیریں ہر ایک ایک لیٹر اضافہ کریں اور زعفران' عنبر و مشک پوٹلی میں باندھ کر نیچہ کے منہ کے اندر رکھیں اور پچیس بوتل عرق کشید کریں پھر اس عرق میں اسی قدر اور ادویہ ڈال کر مکرر عرق کشید کریں اس میں سے بوقت ضرورت 40 ملی لیٹر عرق لے کر اور شربت سیب 25 ملی لیٹر اس میں حل کر کے اس استعمال کریں۔

(6) وجود غشی: اکثر قسم کی غشی میں نافع ہے۔

صفتہ: مشک' عنبر' نارجیل دریائی' زہر مہرہ خطائی ہر ایک 100 ملی گرام۔ عرق گلاب' عرق بید مشک' سپرٹ ایتھر ہر ایک 12 ملی لیٹر۔ اوّل الذکر چار دواؤں کو آخر الذکر تین دواؤں میں پیس کر رکھ دیں اور نصف نصف یا ایک ایک گھنٹے کے وقفہ سے تین مرتبہ کر کے استعمال کریں۔

(7) حبوب مجربہ علویخاں: جو غشی' خفقان اور سرد پسینوں میں نافع ہے۔

صفتہ' سعد کوفی' زرنباد' سنبل الطیب' دارچینی' گل گاؤزبان' عود غرقی' عاقر قرحا' بادرنجبویہ ہر ایک چار گرام' مصطگی تین گرام' قاقلہ' جوزبوا' زعفران ہر ایک نو گرام' مشک خالص ایک گرام' سب کو کوٹ پیس کر پانی کے ساتھ چنے کے برابر گولیاں بنالیں دو یا تین گولیاں عرق عنبر 60 ملی لیٹر کے ہمراہ استعمال کریں۔

<u>علاج ڈاکٹری</u>: ہدایات مندرجہ علاج طبی پر عمل کریں اور مریض کو ایمونیا کارب یا لائیکوار ایمونیا فورٹ سنگھائیں۔ مقام قلب پر مسٹرڈ پلاسٹر یا بجلی لگائیں گرم پانی بوتلوں میں بھر کر ہاتھ اور پاؤں پر پھیریں سپرٹ ایمونیا ایرومیٹک ایک ڈرام پانی میں ملا کر پلائیں یا یہ نسخہ دیں' نسخہ جو غشی میں نافع ہے:

سپرٹ ایمونیا ایرومیٹک	30 بوند
سپرٹ ایتھر	20 بوند
ٹنکچر مسک	20 بوند
سپرٹ وائنائی گیلیے سائی	1 ڈرام
ایکوا روزی ایڈ	1 اونس

سب کو ملا کر ایسی ایک خوراک فوراً پلا دیں۔

نسخہ جو سقوۃ القوت' ضعف القلب اور غشی میں نافع ہے۔

ٹنکچر ڈیجی ٹیلس	10 بوند
ٹنکچر سٹرافینتھس	10 بوند
سپرٹ ایتھر	20 بوند
ایکوا ایڈ	25 ملی لیٹر

سب کو ملا کر ایسی ایک ایک خوراک دن میں تین مرتبہ استعمال کرائیں۔

<u>غذا</u>: مقوی دل و دماغ غذائیں کھلائیں چنانچہ یخنی چوزہ مرغ اور پرندوں کے گوشت کھلائیں دودھ' مکھن' بالائی' دہی وغیرہ دیں میوہ جات میں سیب' کیلا' سنگترہ' انگور' ناشپاتی' امرود وغیرہ بہت زیادہ مفید ہوتے ہیں ضرورت کے مطابق سبزیاں مثلاً پالک'

کدو' ٹنڈا' سویا وغیرہ کھلائیں خشکہ کھچڑی اور مونگ کی دال بھی دے سکتے ہیں۔

پرہیز: بادی اور ترش اشیاء سے پرہیز کریں اور خصوصیت کے ساتھ زیادہ گرم اغذیہ سے قطعی پرہیز کرائیں۔ اسی حالت میں بینگن' کریلا' مسور کی دال' مچھلی' انڈے اور نفاخ اغذیہ مثلاً بھنڈی' ماش کی دال' مولی' گوبھی وغیرہ بالکل نہ دیں سخت ورزش اور دھوپ میں بکثرت چلنا پھرنا بھی ایسی حالت میں نقصان دہ ثابت ہوسکتا ہے۔

سقوط القلب

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
دل کی حرکت کا بند ہوجانا	سقوط القلب	ہارٹ فیلیور Heart Failure
دوران خون کا دفعتاً ساقط ہوجانا	سقوط القوۃ	

کیفیت و ماہیت مرض:

اس مرض میں دل کے عضلات کمزور ہوکر اس قابل نہیں رہتے کہ بدن کے دوران خون کو خوش اسلوبی کے ساتھ پورا کرسکیں اور جب کسی قسم کی جسمانی محنت کی جاتی ہے تو تنگی تنفس' خفقان' غیر معمولی تکان' درد دل یا دل کے ڈوب جانے کا احساس' دوران سر اور سدر' سانس رکنا' اور غشی وغیرہ جیسی علامتیں رونما ہوجاتی ہیں اور گاہے اچانک موت بھی واقع ہوجاتی ہے۔

دل کے عضلات میں ایک خاص خلقی قوت ہوتی ہے جو دوران خون کو خوش اسلوبی اور عمدگی کے ساتھ جاری رکھتی ہے جب بدن آرام کی حالت میں ہوتا ہے تو اس وقت دل کی جو خلقی قوت دوران خون کو عمدگی کے ساتھ جاری رکھنے میں کام آتی ہے وہ قوت استراحیہ (ریسٹ فورس) کہلاتی ہے اور جسمانی محنت کے وقت دل کی جو خلقی قوت دوران خون کو عمدگی کے ساتھ جاری رکھتی ہے اس کو ''قوت محفوظ'' (ریزور فورس) کہا جاتا ہے سقوط القلب کے مذکورہ مرض میں دل کے عضلات کی یہی خلقی قوت کسی وجہ سے کمزور ہوجاتی ہے اور دل کا طبعی تناسب عمل خراب ہوجاتا ہے چنانچہ پہلے پہلے جسمانی یا نفسانی محنت سے غیر معمولی تکان اور تنگی تنفس' خفقان وغیرہ کی مذکورہ علامتیں کم وبیش پیدا ہوجاتی ہیں جو اس بات کو ظاہر کرتی ہیں کہ قلب کی قوت محفوظ کمزور ہوگئی ہے پھر جیسے جیسے مرض بڑھتا جاتا ہے بہت تھوڑی محنت پر بھی سقوط القلب کی علامتیں ظاہر ہونے لگتی ہیں حتی کہ چلنے پھرنے اور سیڑھیاں وغیرہ چڑھنے پر سانس پھول جاتا ہے اور دل دھڑکنے لگتا ہے بالآخر آرام کی حالت میں حتی کہ بستر میں لیٹے لیٹے پہلو بدلنے سے بھی سانس پھول جاتا ہے اور دل دھڑکنے لگتا ہے جو اس بات کی علامت ہے کہ اب دل کی قوت استراحیہ بھی کمزور ہوچکی ہے۔

اسباب مرض: قلب کے عضلات اس کے اندر استر کرنے والی جھلی اور قلب کی کواڑیوں کے امراض جن سے قلب کے عضلات بھی جلد یا بدیر کمزور ہوجاتے ہیں اور اس مرض کو پیدا کردیا کرتے ہیں گاہے کثرت خون یا دیگر اخلاط غلیظہ معدہ یا مجاری تنفس میں بند ہوکر رکاوٹ پیدا کرنے سے اور کبھی اخلاط کے غیر معمولی طور پر رقیق ہونے یا بخار وغیرہ سے تحلیل ہوکر روح میں طبعی طور پر ضعف اور تحلل پیدا ہوجانے سے بھی یہ مرض پیدا ہوجایا کرتا ہے آج کل کثرت افکار کی وجہ سے یہ مرض زیادہ پایا جاتا ہے شدید دماغی اور جسمانی محنت کرنے والے لوگوں میں اس کی کثرت رہتی ہے۔

علامات مرض: اس مرض کی عام علامتیں تنگی تنفس' اختلاج القلب یا خفقان غیر معمولی تکان' سدر و دوار' غشی' تہیج (اوذیما)' دل کے مقام پر بے چینی یا درد کا احساس اور چھاتی میں جکڑن ہیں جو بالخصوص کسی قسم کی جسمانی محنت یا نفسانی تحریک و اشتعال پر رونما ہوجاتی ہیں چنانچہ تنگی تنفس اس مرض کی سب سے اولین اور اہم ترین علامت ہے گو یہ علامت اور بھی بہت سے امراض

مثلاً کمی خون' پھیپھڑوں کی ہوائی نالیوں اور جوف شکم کے بعض امراض میں رونما ہوسکتی ہیں لیکن سقوط القلب اور دیگر امراض قلب کی صورت میں یہ شکایت مریض کو معمولی سے معمولی محنت پر بھی محسوس ہوتی ہے اور آخر میں تو تھوڑی دور تک چلنے یا بستر میں پہلو تک بدلنے پر بھی مریض کا سانس پھول جاتا ہے اور گاہے تو بغیر کسی قسم کی محنت کے بھی یہ شکایت موجود رہتی ہے اور بعض اوقات اس کی شکایت اس قدر زیادہ ہوجاتی ہے کہ مریض لیٹنے سے معذور ہوجاتا ہے کیونکہ لیٹنے پر اس کا سانس بالکل بند ہوجاتا ہے اس حالت کو قدیم طبی اصطلاح میں ''انقلاب النفس'' کہتے ہیں اسی طرح بعض اوقات ایک خاص قسم کی تنگی تنفس کی شکایت ہوتی ہے جس کو اصطلاح میں ''دمہ قلبی'' کہتے ہیں اس میں تنگی تنفس کے دورے ہوتے ہیں دورے عموماً رات کے وقت دفعتاً ظاہر ہوتے ہیں مریض چونک کر بستر میں اٹھ بیٹھتا ہے اور ایسا محسوس کرتا ہے جیسے اس کا گلا گھٹ رہا ہو اور وہ بڑی مشکل سے سانس لے سکتا ہے اس کے ساتھ تنفس میں سیٹی کی آواز موجود ہوتی ہیں اور جھاگ دار بلغم بھی خارج ہوتا ہے کم وبیش عرصہ کے بعد یہ دورہ خود بخود دفعتاً زائل ہوجاتا ہے گاہے ایک اور مخصوص قسم کی دوری تنگی تنفس پائی جاتی ہے جس کو تنفس ش سٹوکی کے نام سے نامزد کیا جاتا ہے اس میں دفعتاً سانس بند ہوجاتا ہے اور تھوڑی دیر بعد آہستہ آہستہ بلند ہوتے ہوئے بہت بلندی پر پہنچ کر پھر یکدم نیچے گرتا اور تھوڑی دیر کے لئے بند ہوجاتا ہے اس تنفس کا اتار چڑھاؤ ذیل کے نقشہ کے مطابق ہے۔

علیٰ ہذا القیاس کم وبیش عرصہ حتیٰ کہ کئی دن بلکہ کئی ہفتے تک یہی سلسلہ جاری رہتا ہے اس کے بعد یہ علامت خود بخود غائب ہوجاتی ہے اور سانس پھر بدستور صحیح طور پر آنے لگتا ہے یہ علامت نہایت اہم اور اکثر خطرناک ہوتی ہے۔

اختلاج القلب اور خفقان کی علامت' سقوط القلب کے علاوہ بعض دوسرے حالات میں بھی پائی جاتی ہے خصوصاً عورتوں میں لیکن جب یہ سقوط القلب کی وجہ سے پائی جاتی ہے تو اس صورت میں عموماً جسمانی یا نفسانی محنت کے بعد رونما ہوتی ہے اور اس کے ساتھ عموماً حد سے زیادہ کمزوری اور تکان بھی محسوس ہوتی ہے۔

اسی طرح دل کے مقام پر درد اور بے چینی کی شکایت بھی سقوط القلب کے علاوہ بعض دوسرے امراض میں رونما ہوسکتی ہے لیکن جب یہ سقوط القلب کی وجہ سے ہوتی ہے تو عموماً جسمانی یا نفسانی محنت و اشتعال کے بعد ہی رونما ہوتی ہے خواہ اس سے کئی گھنٹے بعد ہی کیوں نہ ہو اس کے علاوہ درد اکثر مسلسل' ٹھوس اور ثقیل قسم کا ہوتا ہے اور عموماً عظم القص کے اوپر ہوتا ہے اور اس کے ساتھ ہی چھاتی اندر سے جکڑی ہوئی معلوم ہوتی ہے یا دل کے مقام پر ذکاوت حس یا المناک قسم کا احساس پایا جاتا ہے۔

دماغی علامات میں سدر دوار' بے ہوشی اور غشی' خفیف صرع کی قسم کے دورے یکسوئی کی کمی' ذرا سی دماغی محنت سے بہت زیادہ تھکان' قوت حافظہ کی خرابی' بے خوابی' ناخوش گوار خوابیں' چڑچڑاپن' نفسانی جذبات پر ہیجان' ذہنی اشتعال اور بعض شدید صورتوں میں ہذیان' مالیخولیائی تخیلات اور جنون تک شامل ہے سدر دوار کی شکایت بعض اوقات اس قدر شدید ہوتی ہے کہ مریض گر پڑتا ہے بے ہوشی اور غشی سے پہلے بالعموم حد سے زیادہ کمزوری' سدر' عدم بصارت اور پاؤں تک سے زمین کے نکل جانے کا سا احساس' گاہے متلی اور قے وغیرہ علامات منذرہ پائی جاتی ہیں اور غشی کے دوران چہرے کی رنگت سبزی مائل پیلی ہوجاتی ہے ٹھنڈے چپچپے پسینے آتے ہیں سانس قریب قریب بالکل بند ہوجاتا ہے نبض نہایت ہی کمزور اور غیر محسوس ہوتی ہے اور غشی کے رفع ہونے کے بعد مریض آہستہ آہستہ ہوش میں آتا ہے اور اس کے بعد بہت زیادہ کمزوری محسوس کرتا ہے گاہے اس حالت میں موت واقع ہوجاتی ہے۔

تہبج (اوذیما) بھی سقوط القلب کی ایک خاص علامت ہے اور یہ سب سے پہلے بالعموم بہت دور کے مقامات پر رونما ہوتی ہے چنانچہ عموماً مریض شام کے وقت ٹخنوں کے قریب ایک قسم کی بھربھراہٹ محسوس کرتا ہے جوتا اتارنے پر اس کا نشان دیر تک پاؤں پر موجود رہتا ہے آخری درجات میں گاہے عام استسقاء بھی پایا جاتا ہے گاہے اس کی وجہ سے آبی جھلیوں کے ماؤف

ہ، جانے پر استسقاء زقی' اجتماع الماء فی الصدر اور استسقاء غلاف القلب وغیرہ کی شکایت بھی ہو جاتی ہے ایسی صورتوں میں پیشاب کم مقدار میں اور گہری رنگت کا ہوتا ہے اس میں رطوبت بیضیہ' ارضی رسوب (یوریٹس) بمقدار کثیر اور گاہے خون بھی پایا جاتا ہے گاہے سعال اور نفث الدم وغیرہ کی شکایت بھی پیدا ہو جاتی ہے۔

بعض اوقات سقوط القلب میں لاغری اور دبلاپن بھی پایا جاتا ہے اور اگر بچپن میں یہ مرض ظاہر ہو تو بچے کی نشوونما رک جاتی ہے ہضم کی خرابیاں مثلاً بھوک کی کمی' غذا کے بعد بوجھ اور امتلاء کی سی کیفیت کا پایا جانا معدے کے اوپر اور شانوں کے درمیان درد' متلی قے' نفخ معدہ وشکم' اور قبض یا اسہال وغیرہ علامات کم وبیش پائی جاتی ہیں شاذونادر براز میں خون ملا ہوا خارج ہوتا ہے گاہے یرقان ہو جاتا ہے بعض اوقات طحال بھی بڑھ جاتی ہے عورتوں میں استحاضہ یا کثرت الطمث کی شکایت بھی پائی جاسکتی ہے۔

نبض ضعیف' دقیق سریع اور متواتر ہوتی ہے نبضہ قلب باہر کی جانب ہٹا ہوا اور کسی قدر پھیلا ہوا ہوتا ہے قلب کے طبعی حدود اکثر امتحان بالقرع پر بڑھے ہوئے پائے جاتے ہیں گاہے اس مرض میں بغیر کسی ظاہری علامت کے اچانک اور دفعتاً موت بھی واقع ہو جاتی ہے اس قسم کی موت سے پہلے مذکورہ علامات میں سے بعض علامتیں بالخصوص دل کے مقام پر درد یا بے چینی یا دل کے ڈوبنے کا احساس پایا جاتا ہے اور گاہے سدر ودوار غشی وغیرہ طاری ہو جاتی ہے۔

تشخیص مرض: اس مرض کی تشخیص اس کی مذکورہ بالا مخصوص علامات سے بخوبی اور بآسانی کی جاسکتی ہے اسباب کے لحاظ سے مختلف اسباب میں تشخیص کرنے کے لئے سبب کی موجودگی اور اس کی مخصوص علامات کا پایا جانا ضروری ہے جب یہ مرض امتلاء واخلاط سے ہوتا ہے تو اس کے ساتھ کند ذہنی اور دیگر افعال دماغی میں فتور پایا جاتا ہے لیکن اگر رقت اخلاط اس کا باعث ہو تو مریض کے دماغی افعال صحیح ہوا کرتے ہیں۔

انجام مرض: اس مرض کا انجام عموماً اچھا نہیں ہوتا اس میں اکثر اوقات جلد یا بدیر موت واقع ہو جاتی ہے خصوصاً جب کہ مستقل طور پر یہ مرض پیدا ہو چکا ہے موت کا جلد یا بدیر واقع ہونا دو باتوں پر منحصر ہے: (1) یہ کہ مرض کس حد تک ترقی کر چکا ہے' (2) مریض کے حالات اور علاج کے اثرات وغیرہ جیسا کہ اوپر علامات میں بتایا جاچکا ہے بعض اوقات کسی جسمانی یا نفسانی محنت اور اشتعال جذبات سے یا شاذونادر ویسے ہی اس مرض میں اچانک اور دفعتاً موت واقع ہو جاتی ہے۔

علاج / اصول علاج: مریض کو آرام کے ساتھ تازہ اور کھلی ہوا میں رکھیں ہر قسم کی جسمانی اور دماغی محنت فکروپریشانی اور رنج و غم سے بچائیں اگر ممکن ہو تو مریض سے کچھ عرصہ تک ہر قسم کا کاروبار ترک کرا دیں اور بستر میں کامل آرام کرائیں شدید حالات میں یہ نہایت ضروری ہے دواء موجود علامات کی رعایت سے مقویات قلب کا استعمال کرائیں معمولی حالات میں مناسب مالش اور خفیف ورزش نہایت نفع بخش ہے۔

دستور العلاج: نوبت کے وقت ہاتھ پاؤں کس کر باندھ دیں اور ہاتھ پیروں کی مالش کریں سر چہرہ اور سینہ پر ٹھنڈے پانی' گلاب اور عرق بید مشک کے چھینٹے ماریں سر کو باقی بدن سے ذرا نیچا کردیں تاکہ اس کی طرف خون جاسکے عرق بید مشک' عرق کیوڑہ' گلاب ہر ایک 40 ملی لیٹر میں کافور تین گرام پیس کر ملا دیں اور شیشی میں ڈال کر سنگھائیں یا چونہ اور نوشادر تین تین گرام پیس کر شیشی میں ڈال کر سنگھائیں۔ اگر ممکن ہو تو حب جواہر مہرہ نیم کوفتہ ایک عدد' عرق بید مشک 40 ملی لیٹر میں گھول کر حلق میں ٹپکائیں یا مشک' عنبر ہر ایک 100 ملی گرام۔ عرق بید مشک 40 ملی لیٹر میں حل کر کے پکائیں۔ ہوش آنے پر ایک تو قلب کی تقویت کا بہت زیادہ خیال کر رکھیں دوسرے اصل سبب کو دور کرنے کی تدبیر کریں۔

تقویت دل کے لئے صبح طباشیر' زہر مہرہ خطائی' انار دانہ' سماق' جدوار خطائی' کہربا شمعی' یشب سبز ہر ایک ایک گرام پیس کر خمیرہ گاؤزبان عنبری جواہر والا پانچ گرام میں ملا کر عرق بید مشک' عرق کیوڑہ ہر ایک 40 ملی لیٹر کے ساتھ استعمال کریں اور شام

خمیرہ ابریشم حکیم ارشد والا پانچ گرام کھلا کر عرق عنبر' عرق گذر عرق خاص ہر ایک 40 ملی لیٹر شربت سیب دو تولے میں ملا کر پلائیں۔ اگر ضعف قلب کے ساتھ معدی علامات پائی جائیں یعنی نفخ' کمی اشتہاء' متلی وغیرہ کی شکائتیں پائی جائیں تو دواء المسک معتدل جواہر والی پانچ گرام کھلا کر شیرہ بادیان پانچ گرام' شیرہ مویز منقی نو عدد' شیرہ تخم کشوث تین گرام' عرق بادیان 100 گرام' گلاب 40 ملی لیٹر میں نکال کر گل قند 40 ملی لیٹر شامل کر کے صبح وشام پلائیں۔ (2) ہفتہ میں دو بار اطریفل ملین پانچ ماشہ سوتے وقت کھلائیں اگر اعضاء میں تہج ہو اور استسقاء کی علامات پائی جائیں تو صبح کے وقت مذکورہ نسخہ اور شام کو معجون دبید الورد سات ماشہ ہمراہ عرق مکوہ' عرق برنجاسف ہر ایک 60 ملی لیٹر دیں۔

جب امتلاء اخلاط اور خون کی کثرت اس کا سبب ہو تو باسلیق کی فصد کرائیں غذا کم کر دیں اور صبح وشام خمیرہ مروارید پانچ گرام عرق شیر 60 ملی لیٹر' عرق ماء الجبن 60 ملی لیٹر دیا کریں۔

دستور جدید: تقویت قلب کے لئے صبح بواہر مہرہ عنبری 5 ملی گرام' خمیرہ گاؤزبان عنبری (جدید) ڈیڑھ گرام میں ملا کر عرق عنبر (جدید) 25 ملی لیٹر کے ساتھ اور شام کو حب جواہر مہرہ ایک گولی پیس کر اکسیر قلب ایک گرام میں ملا کر عرق گاؤزبان (جدید) 40 ملی لیٹر کے ساتھ کھلائیں۔

منتخب مجرب نسخہ جات: (1) حب جواہر مہرہ' یاقوت' احمر' نیلم' پکھراج زرد' زمرد سبز' مروارید ناسفتہ' بسد احمر' یشب سبز' عقیق یمنی' عقیق احمر' لاجورد مغسول' فادزہر معدنی' ورق نقرہ' مصطگی رومی ہر ایک ایک گرام ورق طلاء ایک گرام' نارجیل دریائی ایک گرام' جدوار اصلی ایک گرام' مومیائی عمدہ ایک گرام' گلاب' عرق بید مشک' عرق کیوڑہ میں دو ہفتہ تک کھرل کر کے موٹھ کے دانہ کے برابر گولیاں بنائیں اور بوقت ضرورت ایک گولی کھلائیں قوت زائلہ کو بحال کرنے اور اعضاء رئیسہ کو قوت پہنچانے میں بے نظیر چیز ہے۔

(2) خمیرہ گاؤزبان عنبری (جدید) یہ خمیرہ دل ودماغ اور بصارت کو قوی کرتا ہے اور خفقان کی شکایت کو کھو دیتا ہے طلباء اور دماغی محنت کرنے والے اصحاب کے واسطے عمدہ چیز ہے۔

صفتہ' گاؤزبان 75 گرام۔ گل گاؤزبان' ابریشم مقرض' کشنیز خشک' بہمن سفید' بہمن سرخ' بادرنجبویہ' اسطوخودوس' تخم بالنگو' تخم فرنجمشک' تودری سرخ' تودری سفید ہر ایک 25 گرام۔ عنبر ساڑھے تین گرام' ورق نقرہ 12 گرام' قند سفید آدھ کلوگرام' شہد 250 ملی لیٹر بطریق معروف خمیرہ تیار کریں۔ ہر روز ایک گرام استعمال کریں۔

(3) جواہر مہرہ عنبری۔ مقوی دل ودماغ ہے بینائی کو زیادہ کرتا ہے تریاق سموم اور دافع خفقان ہے حزن وغم اور بواسیر کو رفع کرتا ہے جنون' حمی وبائی' چیچک' خسرہ اور امراض رحم میں مفید ہے حمل کی حفاظت کرتا ہے اور جوانی کی قوتوں کو برقرار رکھتا ہے۔

صفتہ' مروارید ناسفتہ' یاقوت' پکھراج' زمرد' زہر مہرہ خطائی' فیروزہ بسد' طباشیر' کہربا' ورق طلاء' ورق نقرہ ہر ایک چھ گرام' عنبر چار گرام' مشک مومیائی ہر ایک تین گرام' نارجیل دریائی' جدوار ہر ایک ایک گرام' عرق کیوڑہ' گلاب' عرق بید مشک ہر ایک 50 گرام۔ پہلے سوائے عنبر اور مشک کے دوسری تمام ادویہ کو علیحدہ علیحدہ کھرل کر کے ملالیں پھر عنبر اور مشک ملا کر کھرل کر لیں اور ایک 100 ملی گرام کی گولیاں بنالیں۔ نصف سے ایک گولی عرق بید مشک' عرق کیوڑہ' عرق گلاب ہر ایک 40 ملی لیٹر میں حل کر کے پلائیں۔

(4) عرق گذر بہ نسخہ خاص: قلب کو قوت دیتا ہے' دل کی تمام شکائتیں دور کرتا ہے' حرارت کو تسکین دیتا ہے' خفقان کو زائل کرتا ہے اور تفریح لاتا ہے۔

گذر سرخ پوست واستخوان دور کردہ دو کلوگرام ایک رات گاجر کے پانی بیس لیٹر میں بھگو کر عرق کھینچیں بعدہ تراشہ سیب

شیریں دو لیٹر عرق مذکورہ میں ایک رات دن بھگو کر آب رنگترہ پانچ لیٹر' عرق بید مشک' عرق کیوڑہ ہر ایک دو لیٹر' آب انار شیریں ایک لیٹر اضافہ کر کے سب کو دیگ میں ڈالیں اور مشک دو گرام' زعفران عنبر اشہب ہر ایک دو گرام مچہ کے منہ میں لٹکا کر عرق کھینچیں 80 سے 125 ملی لیٹر تک یہ عرق شربت سیب 25 گرام' شربت انار 25 گرام یا صرف مصری ڈال کر استعمال کریں۔

(5) عرق عنبر (جدید): مشک پانچ گرام' عنبر چھ گرام' مصطگی اٹھارہ گرام' برگ سونجاں تازہ' سعد کوفی' کشنیز خشک' گل گاؤزبان' انیسون' درونج عقربی' زرنباد' پوست بیروں پستہ' عود غرقی' کباب چینی' اشنہ' سنبل الطیب' بہمن سرخ' بہمن سفید' شقاقل' دارچینی' ساذج ہندی' قرنفل' بوزیداں' گل سرخ' طباشیر' الائچی خورد و کلاں' علف ہندی' پوست اترج' ابریشم مقرض' صندل سفید ہر ایک 45 گرام' زعفران 20 گرام' آب سیب ایک لیٹر' آب انار ترش دو لیٹر' عرق گاؤزبان' عرق بید مشک' عرق بادرنجبویہ ہر ایک پانچ سیر' عرق گلاب دس سیر' جو دوائیں کوٹنے کی ہیں ان کو کوٹ کر رات کو عرقیات میں بھگوئیں صبح آب سیب' آب انار ترش' اضافہ کر کے اور زعفران' عنبر' مشک پوٹلی میں باندھ کر مچہ کے منہ کے اندر رکھیں اور عرق کشید کریں پھر بجائے مذکورہ عرقیات کے اس عرق میں اسی قدر ادویہ رات کو بھگو کر مکرر عرق کھینچیں مقدار خوراک 25 ملی لیٹر۔

اعضائے رئیسہ کی تقویت کے لئے مفید ہے غشی اور سقوط القلب میں مفید ہے نیز مقوی باہ ہے۔

(6) عرق گاؤزبان (جدید): گاؤزبان اڑھائی کلوگرام رات کو پانی میں بھگوئیں صبح کو حسب معمول عرق کشید کریں پھر اڑھائی سیر گاؤزبان اس عرق میں بھگو کر دوسرے دن مکرر عرق کشید کریں۔ مقدار خوراک 40 ملی لیٹر' مقوی و مفرح قلب ہے۔

<u>ڈاکٹری علاج:</u> ہدایات مندرجہ علاج طبی پر عمل کریں دواء یہ نسخہ دیں:

ٹنکچر ڈیجی ٹیلس		10 بوند
لائیکوار اسٹرکنیا ہائیڈروکلور		5 بوند
سپرٹ ایتھر نائٹروسائی		20 بوند
ایکوا کیمفورا	تا	25 ملی لیٹر

سب کو ملائیں اور ایسی ایک خوراک دن میں دو یا تین مرتبہ بعد از غذا دیں اس کے علاوہ علامات کے لحاظ سے مناسب علاج کریں تہبج (اوڈیما) کی صورت میں سیال اشیاء کا استعمال کم کرائیں اور ہفتے میں ایک یا دو مرتبہ رات کو 300 ملی گرام' کیلومل ایک گرام' سوڈا بائیکارب میں ملا کر یا دو عدد بلیو پل دیں اور صبح چار سے چھ ڈرام میگنیشیا دیا کریں ابتدائی صورتوں میں زیریں اطراف کی مالش اور ان پر پٹیاں بندھوانا بھی نافع ہے تنگی تنفس میں سپرٹ ایمونیا ایرومیٹک سٹرکنیا اور آکسیجن وغیرہ کا استعمال کرائیں اور ضیق النفس کے اصول پر علاج کریں دمہ قلبی میں ایمائل نائٹریٹ' نائٹروگلیسرین' اور سوڈیم نائٹریٹ وغیرہ کا استعمال کرائیں۔

غشی میں ایتھر ایمونیا' برانڈی وغیرہ دیں سٹرکنین 2 سے 3 ملی گرام تک یا کورامائین' کارڈیازول ایفی ڈرین وغیرہ کا زیر جلد یا اندرونی عضلات بذریعہ جلدی پچکاریں استعمال کرائیں اگر ان سے آرام نہ آئے تو نصف سے ایک سی سی کی مقدار میں پیچوٹرین کی اندرون عضلات پچکاری کریں خفقان میں مریض کو آرام کے ساتھ لٹائے رکھیں قلب کے مقام پر بیلاڈونا پلاسٹر لگائیں استسقاء کی موجودگی میں ذیل کے نسخوں میں سے کسی ایک کا استعمال کرائیں۔

پل ہائیڈرا جیرائی
پلو ڈیجی ٹیلس (ہر ایک ہم وزن 35 ملی گرام)
پلوسا

ایکسٹریکٹ ہائیوسائمائی

سب کو بخوبی ملا کر ایک گولی بنالیں اور ایسی ایک ایک گولی دن میں تین مرتبہ غذا کے بعد دیں۔

کیفین سائٹراس	325 ملی گرام
پوٹاس سائٹراس	1300 ملی گرام
انفیوژن ڈیجی ٹیلس	12 گرام

سب کو ملا کر ایسی ایک ایک خوراک دن میں تین مرتبہ بعد از غذا دیں۔

دل کے مقام پر درد کی صورت میں بیلاڈونا پلاسٹر کا لگوانا اور سرد یا گرم ٹکور کرانا نافع ہے نہایت شدید درد میں داخلی طور پر مسکنات اور بذریعہ جلدی پچکاری مارفیا کا استعمال کرانا ضروری ہوتا ہے۔

غذا: بکری کے گوشت کی یخنی یا شوربا چپاتی، ڈبل روٹی، مکھن، بالائی، کھچڑی، مونگ کی دال، ارہر کی دال، انار، سیب، رنگترہ، ناشپاتی، سنگترہ، وغیرہ دیں اگر تیج اور استسقاء کی طرف رجحان ہو تو نمک اور سیال غذائیں کم کردیں اگر زیادہ ضعف ہو تو تھوڑی تھوڑی کر کے کئی دفعہ غذا دیں۔

پرہیز: ثقیل اور زیادہ گرم چیزوں سے پرہیز کرائیں گوبھی، آلو، ماش کی دال، مسور کی دال، مولی، گائے کا گوشت، زیادہ مصالح وغیرہ سے پرہیز کرائیں۔

دل کا بیٹھا جانا

اُردو نام	طبّی نام	ڈاکٹری نام
دل کا بیٹھا جانا	ضغطۃ القلب	سٹوک ایڈمنڑ ڈیزیز Stoke Adamn Diseases

کیفیت و ماہیت مرض:

اس مرض میں مریض کو معمولی سی غشی محسوس ہوتی اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ دل بیٹھا جارہا ہے اس میں غالبًا دماغی و نخاعی شرائین کی لچک کم ہوجانے کی وجہ سے ماؤف ہوجاتی ہیں جن کا اثر قلب پر پڑتا ہے۔

اسباب مرض: اس مرض کا سبب عموماً مادہ سودا ہے جو رگوں کے ذریعے سے خون کے ساتھ قلب میں مترشح ہوتا ہے اور اس کی ایذا سے دل ڈوبتا ہوا معلوم ہوتا ہے بعض اوقات آتشک بھی اس کا سبب ہوتی ہے۔

علامات مرض: اس مرض میں مریض کو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس کا دل ڈوبا جاتا ہے منہ سے لعاب بکثرت جاری ہوتا ہے نبض نہایت آہستہ چلتی ہے کبھی خفیف غشی یا صرع یا سکتہ کا دورہ ہوتا ہے۔

دستور العلاج: قلب کی تقویت اور جگر کی تعدیل کریں زائد مادے کو نضج کے بعد خارج کریں چنانچہ تنقیہ کے لئے ایارجات بہت مفید ثابت ہوتے ہیں اسی طرح تقویت کے لئے دواء المسک معتدل جواہر والی، تریاق کبیر، یا قوتی مفرح بہت زیادہ مفید ہوتی ہیں۔

نسخہ: دواء المسک معتدل سادہ اول پانچ گرام کھلائیں اوپر سے شیرہ بادیان پانچ گرام، شیرہ تخم کشوث دو گرام، شیرہ انیسون تین گرام، عرق بادیان 75 ملی لیٹر، عرق شاہترہ 75 ملی لیٹر میں نکال کر شربت انگور 25 ملی لیٹر میں ملا کر پلائیں۔ اگر آتشک ہو تو اس کا علاج کریں

علاج ڈاکٹری: اگر آتشک اس کا سبب ہو تو پوٹاسیم آئیوڈائیڈ 650 ملی گیا مردن میں دو مرتبہ استعمال کرائیں۔ اگر آتشک

اس کا موجب نہ ہو تو ٹنکچر ڈیجی ٹیلس میں پانچ بوند دن میں دو تین مرتبہ استعمال کریں۔

ضعف القلب

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
دل کی کمزوری	ضعف القلب	بریڈی کارڈیا Bradycardia

کیفیت وماہیت مرض: اس مرض میں دل کی حرکت بہت ست ہوجاتی ہے۔جس سے نبض کی رفتار بھی کم ہوجاتی ہے۔ دل کی انقباضی حرکت اذن قلب سے بطن تک پہنچتی ہے یعنی پہلے اذن قلب میں حرکت پیدا ہوتی ہے اور پھر اس سے لہراتی ہوئی بطن قلب تک جا پہنچتی ہے مگر جب کسی وجہ سے دل مین ضعف پیدا ہوجاتا ہے تو دل کی انقباضی حرکت بطن تک کم پہنچتی ہے یہی وجہ ہے کہ بطون کی حرکت کی رفتار کم ہوجاتی ہے دل کو متحرک بالذات ہے مگر بعض اعصاب اس کی حرکت کو ست یا چست کر سکتے ہیں ان میں سب سے زیادہ اہمیت راجع (ویگس نرود) کو حاصل ہے۔

اسباب: دل بالعموم مختلف عصبی یا میعادی یا مزمن امراض میں ضعیف ہوجاتا ہے چنانچہ حمی محرقہ بطنیہ' صرع' مالیخولیا' نقرالدم' ذیابیطس' اختناق الرحم' پرسوت کے بخار' تسمم البول وغیرہ میں ضعف قلب کی شکایت ہوجاتی ہے دل کے شرائین کے امراض سے بھی دل کمزور ہوجاتا ہے مسلسل رنج وفکر کا بھی دل پر اثر پڑتا ہے۔

علامات: قلب کی حرکت ست ہوجاتی ہے نبض ضعیف ہوتی ہے اور اس کی رفتار کم ہوجاتی ہے یعنی یہ صرف چالیس پچاس مرتبہ فی منٹ حرکت کرتی ہے طبیعت ست رہتی ہے کسی کام کے کرنے کو جی نہیں چاہتا۔

اصول و دستور علاج: کھلی اور تازہ ہوا میں رہنا چاہئے اور روزانہ باغات کی سیر کرنی چاہئے غذا لطیف اور کثیر الغذا ہونی چاہئے قلب کی تقویت کے لئے مقویات ومحرکات کا استعمال کرنا چاہئے اور جو اسباب ہوں ان کو رفع کرنے کی سعی کرنی چاہئے۔

حسب ذیل دستور العلاج اس بارے میں مفید ہے:

صبح: تخم ریحان 12 گرام' رات کو گلاب 75 ملی لیٹر میں بھگو کر شبنم میں آسمان کے نیچے رکھیں صبح کو مصری 25 گرام ملا کر پلائیں یا گل گڑھل سات عدد کی سبزی دور کر کے رات کو گلاب 125 ملی لیٹر میں بھگو کر شبنم میں رکھیں صبح کو زلال نتھار کر مصری 25 گرام ملا کر پلائیں یا صبح وشام اکسیر قلب تین گرام یا جواہر مہرہ نصف رتی' خمیرہ ابریشم حکیم ارشد والا پانچ گرام یا خمیرہ گاؤزبان عنبری جواہر والا سات گرام یا دواء المسک معتدل جواہر والی پانچ گرام میں' ملا کر عرق عنبر چار تولے' عرق گاؤزبان 100 ملی لیٹر کے ساتھ دیں یا صبح شام طباشیر ایک گرام' دانہ الائچی ایک گرام' زہر مہرہ ایک گرام' یشب سبز ایک گرام' مروارید 100 ملی گرام' فاد زہر حیوانی ایک گرام پیس کر دواء المسک معتدل جواہر والی پانچ گرام میں ملا کر دیں اور اوپر سے گلاب 100 ملی لیٹر' عرق عنبر 50 ملی لیٹر پلائیں۔

علاج ڈاکٹری: ہدایات مندرجہ علاج طبی پر عمل پیرا ہوں اور سپرٹ ایمونیا ایرومیٹک ایک ڈرام ایک چھٹانک پانی میں ملا کر دن میں دومرتبہ دیا کریں:

سپرٹس ایمونیا ایرومیٹکس	دس بوند
سپرٹس ایتھرس	دس بوند
ٹنکچر رامسکائی	دس بوند
ایکوا روزی	25 ملی لیٹر

ایسی خوراک دن میں دو مرتبہ دیں۔

غذا: لطیف اور عمدہ غذائیں کھلائیں موٹے گیہوں کی روٹی' چوزوں کا شوربا' یخنی انڈے' ترکاریوں میں کدو ترئی' خرفہ' پالک' میوہ جات میں رنگترہ' سیب' انگور' ناشپاتی' مکھن' دودھ وغیرہ دیں۔

پرہیز: مسور کی دال' ماش کی دال' ثقیل گوشت اور گوبھی وغیرہ ثقیل چیزوں سے۔

وجع القلب

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
دردِ دل	وجع القلب	انجائنا پیکٹورس Angina Pectoris

کیفیت و ماہیت مرض: اس مرض میں بالعموم تشنج ہوکر شدید درد شروع ہوجاتا ہے جس سے مریض سخت بے چین ہوجاتا ہے اور اس کا سانس رکنے لگتا ہے جس کی وجہ سے مریض کی ہلاکت کا خطرہ ہوتا ہے۔ اس مرض کی ماہیت میں اختلاف ہے بعض کی رائے یہ ہے کہ قلب کے مختلف شدید امراض کی وجہ سے اس کے اعصاب متاثر ہوتے ہیں جن کی وجہ سے قلب میں تشنج ہوکر درد ہوتا ہے بعض کی رائے میں دل کی شریانوں کے تنگ یا بند ہوجانے کی وجہ سے اس کا نظام حرکت بے ترتیب ہوجاتا ہے اور نظام تغذیہ کے فساد کی وجہ سے دل کی پرورش کے لئے خون کم پہنچتا ہے جس سے دل پھول جاتا ہے اور اعصاب پر دباؤ پڑنے کی وجہ سے دل میں درد شروع ہوجاتا ہے بعض کی رائے میں اورطہ کے متورم طبقہ کا تناؤ اس کا موجب ہوتا ہے ان نظریات میں پہلا نظریہ زیادہ قوی اور قرین صواب معلوم ہوتا ہے۔

کبھی یہ درد دل کی بجائے قلب کے عضلات اور ملحقہ جھلیوں میں اٹھتا ہے اس سے بھی مرض میں اسی قسم کی شدت پائی جاتی ہے بعض مریضوں میں دیکھا گیا ہے کہ کسی سخت قسم کی ورزش یا کسی دوسری جسمانی مشقت سے سینہ کے درمیان والی ہڈی (عظم القص) کے بائیں طرف ٹیس اور چبھن محسوس ہوتی ہے جس کی وجہ سے میٹھا میٹھا درد ہوکر اس کی ٹیسیں گردن اور بازو کی طرف نکلتی ہیں۔

یادداشت: طب قدیم میں بیان کیا گیا ہے کہ کبھی مریض ایسا محسوس کرتا ہے کہ اس کا دل چھیلا جارہا ہے اور شدت درد سے غشی کی نوبت ہونے لگتی ہے اسی طرح کبھی مریض محسوس کرتا ہے کہ دل نیچے کی طرف کھنچ رہا ہے اور اس کے ساتھ خفیف سا درد ہوتا ہے پہلی حالت کو تقشر القلب اور دوسری کو جذب القلب کہتے ہیں پہلی کا سبب اسہال یا تیز نزلے کی وجہ سے معدہ کی چھنٹوں کی خراش ہے جس کا اثر دل تک پہنچتا ہے دوسری کا سبب جگر کے رباطات کی کھچاوٹ ہے جس کا احساس قلب کو بھی ہوتا ہے۔

اسباب مرض: اس کی پیدائش کے مختلف اسباب ہوتے ہیں چنانچہ امراض قلب میں مبتلا ہونا تحجر شرائین غم وغصہ یا یکبارگی خوشی حاصل ہونا' مے نوشی' کثرت ریاضت' نفخ شکم' سوء ہضم اس کے بڑے اسباب ہیں کبھی ورم قلب کی وجہ سے بھی اس موذی مرض کا منہ دیکھنا پڑتا ہے نیز نقرس' آتشک' وجع المفاصل اس کے پیدا کرنے میں خاص اہمیت رکھتے ہیں بعض اوقات متعدی قسم کے بخاروں کی سمیت بھی دل پر حملہ کرکے اس کو درد میں مبتلا کردیتی ہے

علامات مرض: اس کی بڑی علامت تو مقام قلب پر درد کا محسوس ہونا ہے اس کے علاوہ کبھی درد شروع ہونے سے پیشتر مریض کو گھبراہٹ اور بے چینی ہوتی ہے مقام قلب پر تناؤ اور گرانی پائی جاتی ہے دم گھٹنے لگتا ہے اول درد کی شکایت سینہ کی ہڈی کے زیریں حصے میں بائیں جانب محسوس ہوتی ہے اور بعض مرضاء میں اول فم معدہ میں درد کی شکایت پائی جاتی ہے دل میں جس وقت درد شدت کے ساتھ ہونے لگتا ہے تو بائیں بازو کی طرف یعنی قلب کے محاذ میں بائیں شانہ تک درد کی ٹیسیں اٹھتی ہیں

شدت الم سے مریض ہاتھ پیر ملتا ہے چہرہ کا رنگ زرد ہو جاتا ہے پیشانی پر پسینہ آ جاتا ہے کبھی مریض تکالیف کو برداشت نہ کرنے کی وجہ سے رخصت ہو جاتا ہے۔

استعداد مرض: یہ مرض عموماً عورتوں کی نسبت مردوں میں زیادہ پایا جاتا ہے بعض اطباء کا خیال ہے کہ اس مرض کو وراثت کے ساتھ بہت تعلق ہے یعنی نسلاً بعد نسل اس کا حملہ ہوتا ہے، دماغی محنت کرنے والے اشخاص اور طبقہ امراء کے وہ لوگ جو آرام طلب ہونے کے علاوہ شراب خوری میں مبتلا ہوتے ہیں زیادہ مبتلائے مرض پائے جاتے ہیں۔

اقسام مرض: اطبائے نے اس مرض کو دو قسموں میں تقسیم کیا ہے: (1) حقیقی (2) غیر حقیقی۔ یہاں پر دونوں کو علیحدہ علیحدہ تفصیل وار بیان کیا جاتا ہے۔

وجع القلب حقیقی: اس کو درد دل صادق کے نام سے بھی پکارا جاتا ہے اور یہ اکثر دماغی کاوش، ریاضت، رنج و غصہ یا بدہضمی کے بعد نمودار ہوتا ہے جس کی وجہ سے مریض کا چہرہ سبز یا زرد رنگ کا ہو جاتا ہے دل کے مقام پر سخت تکلیف اور اذیت پہنچتی ہے پیشانی سے پسینہ ٹپکنے لگتا ہے یہ عموماً چالیس پچاس سال کی عمر میں مردوں کو ہوتا ہے۔

وجع القلب غیر حقیقی: اس کو درد دل کاذب بھی کہتے ہیں یہ عموماً اختناق الرحم اور ضعف اعصاب سے ہوتا ہے اس میں درد زیادہ شدید نہیں ہوتا اور عموماً عورتوں کے رات کے وقت ایام شباب میں ہوتا ہے اور گھنٹے ڈیڑھ گھنٹے میں اچھا ہو جاتا ہے بعض نے اس کی ایک تیسری قسم بھی بیان کی ہے جو تمباکو، شراب، چائے وغیرہ سے ہوتی ہے یہ قسم بھی زیادہ شدید نہیں ہے اسی لئے بعض نے اسے درد دل کاذب سے الگ نہیں کیا۔

اصول علاج: مرض پیدا ہونے کے جس قدر اسباب بتلائے گئے ہیں ان میں سے اصل سبب کا پتہ چلائیں پھر اس کا مناسب تدارک کریں درد کی حالت میں درد کو فرو کرنے کے لئے کوشش کریں اور دورہ ہونے کی صورت میں اس قسم کی تدابیر کریں جس سے پھر دورہ نہ ہو چنانچہ دورہ کی حالت میں مخدرات اور مسکنات خارجی یا داخلی طور پر استعمال کریں مریض کو تازہ ہوا میں لٹائیں جسم کو حرکت سے باز رکھیں مفرحات مثلاً خمیرہ گاؤزبان عنبری جواہر والا یا مروارید محلول دواء المسک میں ملا کر استعمال کرائیں عطریات اور خوشبو سنگھائیں بعض اوقات حقنہ اور پاشویہ بھی مفید ہوتا ہے مقام درد پر نمک سبوس گندم، گل بابونہ وغیرہ کی پوٹلی بنا کر تکمید کریں اور عطر گلاب ملیں اگر قبض ہو تو روغن بید انجیر کے حقنہ سے زائل کریں جس وقت دورہ نہ ہو تو اصل سبب معلوم کر کے رفع کریں۔

دستور العلاج: دورہ شروع ہوتے ہی مریض کو آرام سے بستر پر لٹائیں اور تیز سرکہ سنگھائیں مقام درد پر عطر گلاب کی مالش کریں اور گل بابونہ دو تولے، گل خطمی دو تولے کو کوٹ کر پوٹلی میں باندھ لیں اور دل پر نکور کریں۔

پوست خشخاش پانچ عدد کو پانی میں جوش دے کر اس میں یہ پوٹلی بھگوئیں اور اس سے مقام درد پر نکور کریں تھوڑی دیر نکور کر کے اس جگہ پر ضماد زعفران جدید لگا دیں ان تدابیر سے اکثر درد میں تخفیف ہو جاتی ہے۔

درد میں کمی ہونے پر سبب پر غور کریں اگر معدہ کی خرابی سے ہو اور متلی معلوم ہوتی ہو تو گرم پانی میں سکنجبین سادہ 25 ملی لیٹر ملا کر پلائیں اور قے کرائیں اگر شدید قبض ہو تو روغن بید انجیر 50 ملی لیٹر گرم پانی میں ملا کر اور اس میں صابن گھول کر حقنہ کریں یا شربت دردمکرر 50 ملی لیٹر، شربت دینار 50 ملی لیٹر، عرق گلاب 125 ملی لیٹر ملا کر پلائیں اگر ریاح کی کثرت اس کا سبب ہو تو صبح جوارش کمونی 12 گرام اول کھلا کر اوپر سے شیرہ بادیان پانچ گرام، شیرہ مویز منقی نو دانہ، شیرہ تخم کشوث پانچ گرام، عرق گلاب 150 ملی لیٹر میں نکال کر شربت انگور 25 ملی لیٹر میں ملا کر پلائیں اور تقویت قلب کے لئے دواء المسک معتدل جواہر والی تین گرام اول کھلا کر اوپر سے عرق بید مشک 50 ملی لیٹر، عرق گاؤزبان 50 ملی لیٹر، عرق کیوڑہ 50 ملی لیٹر، عرق گلاب 50 ملی لیٹر، رب بہی شیریں 25 گرام ملا کر شام کو پلائیں۔ اگر امراض قلب یا کوئی دوسرا سبب اس کا موجب ہو تو اس کا علاج

کریں غرض ہر حال میں تقویت قلب کا خیال رکھنا ضروری ہے چنانچہ اس غرض کے لئے روزانہ دواء المسک معتدل جواہر والی پانچ گرام یا خمیرہ گاؤزبان عنبری واہر دار پانچ گرام کھلانا مفید ہے۔

منتخب مجربات و مرکبات: جواہر مہرہ عجیب' مشک خالص تین گرام' ورق نقرہ تین گرام ورق طلا تین گرام' عنبر اشہب تین گرام' مومیائی خالص چھ گرام' زمرد سبز چھ گرام' کہربا شمعی بارہ گرام' ابریشم مقرض بارہ گرام' مروارید بارہ گرام' یاقوت رمانی بارہ گرام' حجرالیہود بارہ گرام' جدوار بنفشجی بارہ گرام' یشب سبز بارہ گرام' برادہ دندان فیل سوختہ 25 گرام' شاخ گوزن سوختہ 25 گرام' شاخ مرجان 25 گرام' نارجیل دریائی 50 گرام سب کو علیحدہ علیحدہ کھرل کر کے عنبر اور مشک اضافہ کریں پھر سب کو ملا کر ورق شامل کر کے استعمال کریں خوراک 20 سے 600 ملی گرام تک مناسب بدرقات کے ساتھ دیں۔

معجون قلبی: طباشیر بارہ گرام' صندل سفید 25 گرام' آملہ مقشر بشیر پروردہ 25 گرام' گل سرخ 50 گرام' کشنیز خشک 50 گرام سب کو کوٹ چھان کر نبات سفید سہ چند عرق گلاب 150 ملی لیٹر کے قوام میں معجون بنائیں بعد تیاری مشک خالص تین گرام' کافور تین گرام' باریک پیس کر اضافہ کریں۔ خوراک پانچ گرام ہمراہ عرق بادیان 25 ملی لیٹر استعمال کریں۔

ضماد زعفران جدید: موم پانچ گرام' روغن گل 25 ملی لیٹر میں پگھلا کر ایلوا' لوبان' زعفران ہر ایک ایک گرام' بیخ لفاح تین گرام پیس کر شامل کریں عندالضرورت گرم کر کے مقامات درد پر لیپ کریں وجع القلب' ذات الصدر اور ذات الجنب میں مفید ہے۔

علاج ڈاکٹری: مندرجہ اصول علاج طبی پر عمل کریں دورے پر مریض کو آرام سے بستر پر لٹا دیں اور ایمائل نائٹریٹ پانچ قطرے رومال پر ڈال کر سنگھائیں نیز بیلاڈونا پلاسٹر پر لگائیں ان سے درد کم ہو جاتا ہے پھر اگر نفخ شکم یا فساد معدہ کی وجہ سے شکایت ہو تو حسب ذیل نسخہ دیں:

ٹنکچر جنجر	15 بوند
ٹنکچر کارڈم کمپوئڈ	30 بوند
سپرٹ ایتھر	20 بوند
سپرٹ کلوروفارم	20 بوند
آئل کجوپٹ	5 بوند
پانی	25 ملی لیٹر

ایسی ایک ایک خوراک ضرورت کے مطابق دن میں تین چار بار تک استعمال کریں اگر درد کی شدت ہو تو مارفین 4 ملی گرام ایٹروپین 1/2 ملی گرام کی جلدی پچکاری کریں۔

غذا: زود ہضم اور ہلکی کھلائیں بکری کا شوربہ چپاتی' ساگودانہ' انڈہ' چوزہ مرغ' تیتر و بٹیر کا گوشت استعمال کریں۔

پرہیز: نفاخ' ثقیل اور دیر ہضم اغذیہ مثلاً آلو اروی' مچھلی' بینگن' کریلے' گڑ' تیل' ترشی وغیرہ سے پرہیز کریں۔

اورام قلب

اُردو نام	طبّی نام	ڈاکٹری نام
غلاف القلب کا ورم	ورم غلاف القلب	پیری کارڈائٹس Pericarditis
دل کا ورم	ورم القلب	مائیوکارڈائٹس Mayocarditis
اندرون قلب کا ورم	ورم بطانہ قلب	اینڈوکارڈائٹس Endo Carditis

یادداشت: دل کے غلاف کے اندر اور دل کے اوپر استر کرنے والی باریک آبی جھلی دل کے خاص عضلی جوہر اور دل کے اندر استر کرنے والی باریک آبی جھلی میں سے ہر ایک میں علیحدہ علیحدہ ورم ہوسکتا ہے جیسا کہ اوپر مختلف ناموں سے ظاہر ہے لیکن چونکہ عموماً ان میں سے ایک حصے کا ورم دوسرے حصوں کو بھی مبتلا کرلیا کرتا ہے اس لئے نیز قلت گنجائش کی وجہ سے اختصار کی غرض سے ہم نے ان کو ایک ہی عنوان کے تحت بیان کردیا ہے۔

تعریف وماہیت مرض: اورام القلب سے مراد دل کے مختلف حصص مثلاً غلاف القلب اور اس کے اندر استر کرنے والی باریک آبی جھلی (پیری کارڈیم) دل کے خاص عضلی جوہر (مائیوکارڈیم) اور دل کے اندر استر کرنے والی باریک جھلی (اینڈوکارڈیم) میں سے کسی ایک یا زیادہ حصص کا ورم ہے۔ دل کے اورام میں بالعموم جراثیم یا جراثیمی سمیتوں کا تعدیہ ہوا کرتا ہے جو دوران خون کے ذریعے قلب اور اس کی متعلقہ ساختوں تک پہنچ کر ان میں مخصوص قسم کے روَمی تغیرات پیدا کردیتا ہے۔

اقسام مرض: اورام قلب محل وقوع کے لحاظ سے مندرجہ ذیل تین اقسام کے ہوا کرتے ہیں۔

(1) ورم غلاف القلب (پیری کارڈائٹس) یعنی دل کے غلاف یعنی دل کے اوپر استر کرنے والی جھلی کا ورم شدت وخفت اور نوعیت وغیرہ کے لحاظ سے اس کی پھر مندرجہ ذیل دو قسمیں ہیں: (1) ورم غلاف قلب حار (پیری کارڈائٹس) (2) ورم غلاف قلب مزمن التصاقی (کرانک ایڈہیوپری کارڈائٹس) ورم غلاف القلب کی ایک اور قسم ہے جس میں غلاف القلب کے بیرونی طبقے میں ورم ہوا کرتا ہے اس کو ورم غلاف قلب سطحی (پیری کارڈائٹس ایکسٹرنا) یا چونکہ اس صورت میں عموماً جوف صدر اور بالخصوص حجاب منصف الصدر میں بھی ورم ہوا کرتا ہے اس لئے اس کو ورم غلاف القلب منصف الصدری (میڈیا سٹائینوپیری کارڈائٹس) یا ورم غلاف القلب غشاء الریوی (پلیوروپیری کارڈائٹس) بھی کہتے ہیں۔

(2) ورم قلب (مائیوکارڈائٹس) یعنی دل کے خاص عضلی جوہر کا ورم اس کی بھی شدت وخفت اور نوعیت وغیرہ کے لحاظ سے دو مندرجہ ذیل قسمیں ہیں:

(i) ورم قلب حاد (ایکیوٹ مائیوکارڈائٹس) اس کی پھر دو قسمیں ہیں:
(الف) ورم قلب یا سادہ (سمپل ایکیوٹ مائیوکارڈائٹس) (ب) ورم قلب حاد عفنی (سپوریٹوایکیوٹ مائیوکارڈائٹس)

(ii) ورم قلب مزمن (کرانک مائیوکارڈائٹس) اس کو ورم القلب لیفی (فائبرس مائیوکارڈائٹس) بھی کہتے ہیں۔

(iii) ورم قلب سلی (ٹیوبرکیولس مائیوکارڈائٹس)

(3) ورم بطانہ قلب یا ورم باطن القلب (اینڈوکارڈائٹس) یعنی دل کے اندر استر کرنے والی جھلی (غشاء مستبطن القلب اینڈوکارڈیم) کا ورم۔ اس کی بھی شدت وخفت اور نوعیت کے لحاظ سے مندرجہ ذیل قسمیں ہیں:

(i) ورم بطانہ قلب حاد (ایکیوٹ اینڈوکارڈائٹس) اس کی پھر مندرجہ ذیل قسمیں ہیں:

(a) ورم بطانہ قلب حاد سادہ (ایکیوٹ سمپل اینڈوکارڈائٹس)

(b) ورم بطانہ قلب حاد عفنی (ایکیوٹ سپٹک اینڈوکارڈائٹس) یا ورم بطانہ قلب متعدی (ایکیوٹ انفکٹو اینڈوکارڈائٹس) یا

ورم بطانہ قلب قرحی (ایکیوٹ السریٹوا ینڈوکارڈائیس) یا ورم بطانہ قلب خبیث (ایکیوٹ میلگ ننٹ اینڈوکارڈائیس)۔

(ii) ورم بطانہ قلب مزمن یا تصلبی (کرانک یا سیکلرائنک اینڈوکارڈائیس)

اسباب مرض: اورام قلب کے اسباب میں سب سے اہم اسباب بچپن کے متعدی بخار وجع المفاصل اور رعشہ ہیں ان میں عفنی مواد (جراثیم صدیدیہ یعنی پیپ پیدا کرنے والے جراثیم اور ان کی سمیتیں) دوران خون کے ذریعے قلب اور اس کے متعلقات میں پہنچ کر خراش پیدا کر کے حاد یا مزمن قسم کا ورم پیدا کر دیتی ہیں اسی طرح بعض شدید متعدی بخاروں مثلاً حمی محرقہ اسہال (ٹائیفائیڈ فیور)، حمی محرقہ ہذیانی (ٹائیفس فیور)، چیچک، حمی سرخ (سکارلٹ فیور) سرخبادہ، شدید خسرہ، نمونیائے حاد نزلہ وبائیہ (انفلوئنزا) وغیرہ میں بھی یہ مرض بطور ایک عارضہ کے پیدا ہوجایا کرتا ہے شاذونادر سل، ورم گردہ (برائیٹس ڈیزیز) اور ذیابیطس کے آخری درجات میں بھی یہ مرض بطور عرض کے پیدا ہوجاتا ہے خناق وبائی اور بعض قسم کی شدید سمی ادویہ مثلاً کاربن مانو اکسائیڈ، شراب اور تمباکو کی کثرت اور فاسفورس وغیرہ کے شدید تسمم میں بھی یہ مرض ہوجایا کرتا ہے خصوصاً جو ہر قلب کا ورم، مزمن قسم کے اورام شریانی تصلب، سل مزمن، سوزاک اور آتشک وغیرہ سے ہوا کرتے ہیں اس کے علاوہ اکثر مزمن قسم کے اورام حاد قسم کے اورام کے بعد رونما ہوا کرتے ہیں یعنی حاد اقسام ہی اکثر اوقات مزمن اورام کی شکل میں تبدیل ہوجاتے ہیں ورم غلاف قلب کبھی منصف الصدری کا باعث بالعموم حجاب منصف الصدر کا ورم ہوا کرتا ہے جو پھیل کر غلاف القلب کو بھی مبتلا کرلیتا ہے۔

علامات: اورام قلب میں پہلے پہلے جو علامتیں رونما ہوتی ہیں وہ چہرے کی رنگت کا پیلا پن، غیر معمولی تکان، بھوک کا مرجانا، اور روزافزوں کمزوری اور لاغری ہیں اکثر حالات بالخصوص حاد قسم کے اورام میں مریض کو کم وبیش بخار بھی ضرور ہوتا ہے چنانچہ ورم غلاف القلب میں خصوصاً جب کہ وہ حاد ہو تو مذکورہ علامات کے علاوہ اگر پہلے سے مریض کو بخار ہو تو وہ کسی قدر اور تیز ہوجاتا ہے مریض کو لرزہ ہوتا ہے قسم فوق المعدہ میں بے چینی اور درد کا احساس ہوتا ہے جو حالات مرض کے مطابق شدت اور نوعیت میں بہت مختلف ہوتا ہے درد مسلسل اور بھاری یا دوری تیز اور اس طرح کا ہوتا ہے جیسے چاقو گھونپ دیا گیا ہو بعض اوقات خفقان اور دقت تنفس کی شکایت بھی پائی جاتی ہے مریض حد سے زیادہ کمزوری اور نیم غشی کا احساس کرتا ہے حرکات تنفس کی تعداد بہت بڑھ جاتی ہے تنفس معمولی سریع اور اوتھلا ہوتا ہے گاہے دمہ قلبی یا شن سٹوک قسم کا بھی ہوسکتا ہے اکثر خشک کھانسی ہوتی ہے گاہے عصب راجع کے ماؤف ہوجانے سے ہچکی بھی پائی جاسکتی ہے عصبی علامات میں سے سردرد، بے چینی، بے خوابی، تشنج، رات کے وقت خفیف ہذیان، شاذونادر شدید ہذیان یا غنودگی حتی کہ بے ہوشی تک پائی جاسکتی ہے عظم الکبد اور کم وبیش تہیج (اوڈیما) بھی پایا جاتا ہے بالخصوص دور کے اعضاء میں نبض سریع اور دقیق پائی جاتی ہے اکثر اوقات غلاف القلب کے مقام پر سینے پر ہاتھ رکھنے یا استماع کرنے سے رگڑ کی آواز محسوس ہوتی اور سنائی دیتی ہے۔

دل کے خاص ورم میں بعض اوقات علامات غیر واضح ہوتی ہیں اور مرض کی علامات ہی نمایاں ہوتی ہیں جو اس کا باعث ہوتا ہے گاہے اس کی علامتیں غیر محسوس طور پر پیدا ہوجاتی ہیں مثلاً اگر پہلے سے بخار ہو تو وہ اور تیز ہوجاتا ہے یا اگر نہ ہو تو عارض ہوجاتا ہے اور اس کے ساتھ لرزہ ہوتا ہے جو نہایت خفیف یا بہت تیز ہوسکتا ہے مریض خفقان، تنگی تنفس اور دل کے مقام پر درد کی شکایت کرتا ہے اور بے حد لاغر ہوجاتا ہے اور اگر مرض شدید ہو تو اس کو تھوڑی تھوڑی دیر بعد غشی کے دورے پڑنے لگتے ہیں گاہے ابتدائے مرض میں قے آنے لگتی ہے اور سقوط القلب کی کم وبیش علامتیں رونما ہوجاتی ہیں عصبی علامات قریب قریب وہی ہوتی ہیں جو ورم غلاف القلب میں اوپر بیان کی جاچکی ہیں۔

ورم بطانہ قلب حاد عفونی میں مرض دفعتاً لرزے کے ساتھ ظاہر ہوتا ہے بخار نہایت شدید ہوتا ہے جوڑوں میں بھی درد اور ورم ہوتا ہے اور گاہے نمونیا یا ذات الجنب بھی پایا جاتا ہے مریض عموماً سات سے تیس یوم کے اندر ہلاک ہوجاتا ہے

شاذونادر صرف بعض مریض شفایاب ہوتے ہیں علاوہ ازیں چونکہ اس میں اکثر قلب کی کواڑیاں بھی کم وبیش ماؤف ہوا کرتی ہیں اس لئے ان کی علامات بھی پائی جاتی ہیں جن کا بیان صمامات قلب کے امراض میں درج کیا جا چکا ہے۔

تشخیص: اورام قلب کی تشخیص قلب کا امتحان کرنے پر کی جاسکتی ہے جب خفقان تنگی تنفس، نبض کی بے قاعدگی اور سرعت، نبضہ قلب کے نقائص اور سقوط القلب کی علامات وغیرہ سے اورام قلب کا شبہ ہو تو فوراً قلب کا امتحان کرنا چاہئے ایسا کرنے پر اگر وہاں غیر طبعی آوازیں سنائی دیں اور مذکورہ بالا علامات پائی جائیں تو ورم قلب تشخیص کرنا چاہئے۔

فروق الامراض: ورم بطانہ قلب کا کبھی سل و دق سے اشتباہ ہو جاتا ہے تپ دق میں بخار خفیف نبض صلب (سخت) اور قارورہ عموماً سفید ہوتا ہے نیز اس میں بھوک شروع میں زیادہ مگر آخر میں بہت کم ہو جاتی ہے اس کے خلاف ورم بطانہ قلب میں عموماً بخار تیز اور لرزہ کے ساتھ ہوتا ہے اور اس میں عموماً جوڑوں میں درد اور ورم پایا جاتا ہے۔

انجام: انجام اس مرض کا عموماً خراب ہوا کرتا ہے خصوصاً جب کہ ورم حاد ہو اور بطانہ قلب یا خاص عضلات قلب میں پایا جائے غلاف القلب کے ورم میں اکثر مریض مناسب علاج سے شفایاب بھی ہو جاتے ہیں۔

علاج - حفظ ماتقدم: جب کسی مریض بچے میں حمیٰ وجع المفاصل یا رعشہ پایا جائے یا جب کوئی مریض کسی شدید متعدی بخار میں مبتلا ہو تو اس میں حتی الامکان یہ کوشش کرنی چاہئے کہ مادہ مرض دل کی طرف نہ جانے پائے اس غرض کے لئے موجودہ مرض کے علاج کے ساتھ تقویت قلب کا بھی خیال رکھیں اور مریض کو کھلی اور تازہ ہوا پہنچائیں اور قبض نہ ہونے دیں اور مناسب نضج کے بعد جس قدر ممکن ہو فصد یا اسہال وغیرہ کے ذریعے تنقیہ مادہ کرادیں مریض کی عام جسمانی قوت کو محفوظ رکھیں غذا لطیف زود ہضم اور مقوی حسب حالات مریض استعمال کرائیں۔

اصول علاج: مریض کو بالکل آرام کے ساتھ روشن اور ہوادار لیکن ایسے کمرے میں لٹائے رکھیں جو نہ بہت زیادہ گرم ہو اور نہ سرد اگر حمیٰ وجع المفاصل وغیرہ کوئی دوسرا مرض موجود ہو تو قلب کے معمولی اور مناسب علاج کے ساتھ اس کا بھی علاج کریں مریض کو ہر قسم کی ریاضت حتی کہ اٹھنے بیٹھنے سے بھی منع کر دیں حاد اورام میں مریض کو بول و براز کے لئے بھی نہ اٹھنے دیں غرضیکہ نفسانی یا جسمانی کسی طرح کی حرکت نہ کرنے دیں آرام ہونے پر بھی نہایت احتیاط سے آہستہ آہستہ حرکت کی اجازت دیں سینے کے اوپر قلب کے مقام پر تحلیل کرنے والے جوشاندوں کا نطول اور ضماد کریں داخلی طور پر مسکن و مقوی قلب دوائیں دیں اگر کوئی خاص مانع نہ ہو تو باسلیق کی فصد کرائیں اور نضج و تنقیہ مواد کریں پچھنے اور سینگیاں لگانا بھی مفید ہیں۔

دستور العلاج: ورم غلاف القلب میں (1) بابونہ، ناخونہ، السی، برگ خطمی، برگ کرم کلہ ہر ایک 12 گرام زعفران تین گرام سب کو آب برگ مکو میں پیس کر مقام قلب پر ضماد کریں یا سورنجان، کتان، بابونہ، اکلیل الملک، برگ خطمی اور عنب الثعلب ہر ایک چھ گرام سب کو گرم پانی میں پیس کر ضماد کریں (2) نضج مادہ کے لئے یہ نسخہ پلائیں صفتہ، گل بنفشہ، گاؤزبان، بادرنجبویہ، گل سرخ، عنب الثعلب اور سورنجاں ہر ایک چار گرام سب کو پاؤ بھر پانی میں جوش دے کر صاف کر کے شربت عناب 25 ملی لیٹر ملا کر پلادیں ایک ہفتہ کے بعد اسی نسخہ میں گلقند سیوتی، شیر خشت، ترنجبین 50-50 گرام اضافہ کر کے پلائیں اور پھر پہلا نسخہ شروع کر دیں۔ (3) تقویت کے لئے صبح و شام خمیرہ گاؤزبان عنبری جواہر والا پانچ گرام یا دواء المسک معتدل جواہر والی پانچ گرام دیا کریں۔

نکتہ: اگر اس مرض کے ساتھ وجع المفاصل کی شکایت ہو تو مذکورہ جوشاندے کے ساتھ معجون سورنجاں نو گرام اضافہ کر دیں۔

ورم القلب اور ورم بطانہ قلب حاد میں گلاب 60 ملی لیٹر اور سرکہ 25 ملی لیٹر میں صندل دو گرام اور کافور ایک گرام گھس کر کپڑا تر کر کے مقام قلب پر رکھوائیں اگر ورم شدید نہ ہو یعنی مزمن ہو تو بابونہ، ناخونہ، پرسیاؤشاں، سبوس گندم ہر ایک 12 گرام کو پانی میں جوش دے کر صاف کر کے اس جوشاندہ سے نطول کریں اور مندرجہ بالا محلل ضمادات میں سے کسی ایک کا ضماد

کریں اور ورم غلاف قلب والے نسخے دیں۔

ضعف کی حالت میں خمیرہ گاؤزبان عنبری جواہر والا' خمیرہ مروارید' خمیرہ صندل مرواریدی' دواء المسک حار' بارد یا معتدل سادہ یا جواہر والی اور مفرح بارد یا اعظم وغیرہ میں سے کسی کا بمقدار سات گرام' عرق گاؤزبان اور عرق مکو ہر ایک 60 ملی لیٹر کے ہمراہ استعمال کریں۔

علاج ڈاکٹری: ہدایات مندرجہ علاج طبی پر عمل کریں ورم غلاف القلب اور بطانہ قلب حاد میں امالہ کی غرض سے مقام قلب پر آبلہ اٹھائیں یا اگر مریض قوی ہو اور برداشت کرسکتا ہو تو جونکیں یا پچھنے دار سینگیاں یا گلاس لگائیں مرض میں کسی قدر تخفیف ہوجانے پر پٹاسیم آیوڈائیڈ دیں ذیل کا نسخہ زیادہ مفید ہوگا۔

پٹاسیم آیوڈائیڈ	325 ملی گرام
ٹنکچر کارڈم کو	15 بوند
ایکوا کیمفورا	25 ملی لیٹر

سب کو ملا کر ایسی ایک ایک خوراک دن میں تین یا چار مرتبہ دیں۔

اگر بے خوابی ہو تو اس کو رفع کرنے کے لئے 650 ملی گرام ڈورس پاؤڈر کھلائیں ابتدائے مرض میں سٹرکنیا کا استعمال نسبتاً زیادہ مفید ہوتا ہے شدید حالات مرض میں جب کہ کمزوری بہت زیادہ ہوگئی ہو ایڈرینے لین کلورائیڈ کا استعمال بھی مفید ہے آخر الذکر ہر دو ادویہ کا استعمال بذریعہ جلدی پچکاری بھی کیا جاسکتا ہے۔

ورم بطانہ قلب میں ذیل کا نسخہ بھی مفید ہے:

ایسڈ سٹرک	700 ملی گرام
کونین سلف	35 ملی گرام
ایکوا	15 ملی لیٹر
پوٹاسیم بائیکارب	700 ملی گرام
ایمونیا کارب	70 ملی گرام
سپرٹ کلوروفارم	10 بوند
ایکوا	15 ملی لیٹر

دونوں کو علیحدہ علیحدہ حل کر کے ملائیں اور جوش کھانے کی حالت میں مریض کو پلادیں شدید حالات میں قلب کے مقام پر ٹکور کرائیں۔ مرض کے دور ہوجانے پر مریض کو آہستہ آہستہ حرکت کی اجازت دیں اور بتدریج ہلکی ورزشیں کرائیں۔

غذا: ہلکی زود ہضم غذائیں مثلاً بکری کا شوربا یا پرندوں کا شوربا' چپاتی' ڈبل روٹی وغیرہ دیں۔

پرہیز: ثقیل' نفاخ' محرک چیزوں سے پرہیز کرائیں آلو' مٹر' اروی' ماش کی دال' تیل' گڑ' چائے' تمباکو وغیرہ کو ترک کرنا چاہئے جوش غصہ غضب وغیرہ سے اجتناب کرنا چاہئے۔

عظم و اتساع قلب

اُردو نام	طبّی نام	ڈاکٹری نام
دل کا بڑا ہوجانا	عظم القلب	کارڈیک ہائی پرٹرافی Cardiac Hypertrophy
دل کا پھیل جانا	اتساع القلب	کارڈیک ڈایا لیٹیشن Cardiac Dilatation

تعریف و ماہیت: عظم القلب میں دل کے مختلف جوفوں میں سے کسی ایک یا زیادہ کی دیواریں دبازت میں بڑھ جاتی ہیں جس سے دل اپنے طبعی حجم اور وزن سے بڑا ہوجاتا ہے چنانچہ عورتوں میں 210 گرام اور مردوں میں 250 گرام طبعی وزن کی بجائے بڑھ کر بالترتیب 300 سے 350 گرام یا 400 سے 500 گرام تک ہوجاتا ہے اور اتساع القلب میں بالعموم عظم القلب کے کم وبیش عرصے کے بعد دل کی دیواریں پھیل جاتی ہیں جس سے دل کے مختلف جوفوں میں سے کسی ایک یا زیادہ جوفوں کا حجم بڑھ جاتا ہے۔

جب دل کے تناسب عمل میں کسی وجہ سے نقص پیدا ہوجاتا ہے یا جب دوران خون میں کسی قسم کی رکاوٹ کی وجہ سے دل کوخون پھینکنے کے لئے زیادہ زور لگانا پڑتا ہے یا نسبتاً زیادہ کام کرنا پڑتا ہے تو اس کے عضلی ریشے حجم میں بڑے اور بعض اوقات تعداد میں بھی زیادہ ہوجاتے ہیں جس سے قلب کی عضلی دیواریں دبیز ہوجاتی ہیں اور قلب میں عظم پیدا ہوجاتا ہے اور اس طرح کم وبیش عرصہ تک دل اپنے تناسب عمل کو درست رکھنے میں کامیاب ہوتا ہے لیکن اگر دوران خون کی رکاوٹ بدستور قائم رہے تو جلد یا بدایر دل کی دیواریں کمزور ہونے لگتی ہیں اور بتدریج ان میں استرخاء ظاہر ہونے لگتا ہے اور بالآخر بن جاتی ہیں جس سے قلب کے جوفوں کا حجم بڑھ جاتا ہے۔

اقسام: عظم القلب کو تین قسموں میں تقسیم کیا جاتا ہے: (1) عظم القلب مرکزی (کن سینٹرک ہائی پرٹرافی آف دی ہارٹ) جس میں دیواروں کے عظم کی وجہ سے قلب کے جوفوں کا حجم کم ہوجاتا ہے بعض محققین کا خیال ہے کہ یہ صورت صرف بعد الموت ہی ظاہر ہوتی ہے (2) عظم القلب سادہ (سمپل ہائی پرٹرافی آف دی ہارٹ) اس میں قلب کے جوف طبعی حجم پر ہی رہتے ہیں (3) عظم القلب محیطی (ایکسینٹرک ہائی پرٹرافی آف دی ہارٹ) اس میں قلب کے جوفوں کا طبعی حجم بھی بڑھ جاتا ہے گویا کہ عظم القلب کے ساتھ کسی قدر اتساع القلب بھی موجود ہوتا ہے یہ فی الحقیقت عظم القلب سے پیدا ہونے والے اتساع القلب کی ابتدائی صورت ہوتی ہے۔ اتساع القلب کی بھی دو قسمیں ہیں (1) اتساع القلب تدریجی یا اتساع القلب ثانوی یہ بالعموم عظم القلب کے بعد رونما ہوتا ہے (2) اتساع القلب اشرخائی یا اتساع القلب حاد جس میں بعض شدید قسم کے اسباب سے قلب دفعتاً پھیل جاتا ہے۔ عظم القلب یا تو عام ہوتا ہے یا مقامی یا تو قلب کے تمام خانوں میں عظم واقع ہوجاتا ہے یا کسی ایک خانے میں اذنین کی بہ نسبت بطنین عظم زیادہ ظاہر ہوتا ہے چنانچہ سب سے زیادہ بالترتیب بایاں بطن اس سے کم دایاں بطن اس سے کم بایاں اذن اور سب سے کم دایاں اذن ماؤف ہوتا ہے۔

اسباب: عظم القلب کا اصل سبب دوران خون میں کسی قسم کی رکاوٹ کا موجود ہونا ہے خواہ یہ رکاوٹ پھیپھڑوں کے دوران خون میں ہو جیسا کہ پھیپھڑوں کے مزمن امرض اور التہاب شعبی وغیرہ میں ہوا کرتا ہے یا تمام جسم میں ہو جیسا کہ تصلب الشرائین یا فشار خون قوی وغیرہ میں ہوا کرتا ہے اس کے علاوہ بعض مقامی عوارضات مثلاً قلب کی کواڑیوں کے مزمن امراض۔ ورم غلاف القلب مزمن جس میں غلاف القلب سے ملحق ہوجاتا ہے مزمن ورم القلب، ورم گردہ اور بعض قسم کی سمی دوائیں یا آتشک وغیرہ سمی امراض کے سمیات کے اثرات بھی عظم القلب کو پیدا کردیا کرتے ہیں۔

اتساع القلب ثانوی ہمیشہ عظم القلب کے بعد اس کے نتیجے کے طور پر ظاہر ہوتا ہے لیکن عام اتساع القلب حاذ ورم

القلب، وجع المفاصل تسمم نزلہ وبائیہ وخناق وبائیہ، کثرت شراب نوشی، شدید یا مزمن متعدی بخاروں مختلف قسم کے نقائص خون اور مزمن امراض صمامات قلب سے پیدا ہو جاتا ہے۔

علامات: عظم القلب کی صورت میں ایک عرصے تک مریض کو کوئی خاص علامت محسوس نہیں ہوتی البتہ اصل سبب کی کم و بیش علامتیں پائی جاتی ہیں گاہے مریض سر میں دھمک اور سینے میں تڑپ اور بے چینی کے سے احساس کی شکایت کرتا ہے کبھی تنگی تنفس کی علامت بھی پائی جاتی ہے امتحان کرنے پر قلب کے ٹھوس محاذات بڑھے ہوئے پائے جاتے ہیں نبضہ قلب اپنی طبعی جگہ سے نیچے محسوس ہوتا ہے اور اس کی ضرب غیر معمولی طور پر قوی ہوتی ہے نبض ممتلی قوی اور عظیم ہوتی ہے مسماع الصدر کے ذریعے قلب کی آوازوں کو سننے پر پہلی آواز طویل لیکن کمزور ہوتی ہے اور کم سنائی دیتی ہے۔

اگر قلب کے بائیں بطن میں عظم پیدا ہو تو قلب کا ٹھوس محاذ بائیں طرف بڑھ جاتا ہے نبضہ قلب طبعی مقام سے نیچے اور بائیں جانب ہٹ جاتا ہے نبض قوی ہوتی ہے اور شریان سباتی میں تڑپ زیادہ محسوس ہوتی ہے اگر عظم دائیں بطن میں ہو تو ٹھوس محاذ دائیں طرف بڑھتا ہے اور کوڑی کے مقام پر قسم فوق المعدہ پر شریانی لپک سی معلوم ہوتی ہے نبضہ قلب بائیں طرف اور کسی قدر نیچے کو ہٹ جاتا ہے اور طبعی ہوتا ہے یا پھیلتا ہوا گا ہے بالکل معلوم ہی نہیں ہوتا بائیں اذن کے عظم کے ساتھ قلب میں ہمیشہ کسی قدر اتساع بھی پایا جاتا ہے بائیں جانب کی تیسری فضاء مابین الاضلاع میں تڑپ محسوس ہوتی ہے دائیں اذن کے عظم میں ٹھوس محاذات قلب عظم القص کے دائیں جانب بڑھتے ہیں اور گردن میں ورید وداج کے مقام پر تڑپ دکھائی دیتی ہے۔

استرخاء القلب میں مذکورہ علامات کے علاوہ حد سے زیادہ کمزوری تنگی تنفس اختلاج القلب، سدر دوار اور گاہے بے ہوشی بھی پائی جاتی ہے اور ذیل کی دو علامات خصوصیت کے ساتھ نمایاں ہوتی ہیں اول نبضہ قلب موجی اور پھیلا ہوا ہوتا ہے اور بہ نسبت نیچے کے باہر کی طرف بڑھ جاتا ہے اور اس قدر کمزور ہو سکتا ہے کہ بمشکل محسوس ہو سکے دوسرے مسماع الصدر کے ذریعے سننے پر قلب کی پہلی آواز زاویہ قلب کے قریب دوسری آواز کی مانند صاف اور تیز سنائی دیتی ہے اور چونکہ اس کے ساتھ کواڑیاں بھی ماؤف ہو جاتی ہیں اس لئے مرمر کی آوازیں بھی کم و بیش سنائی دیتی ہیں نبض کمزور، سریع اور کبھی کبھی غیر منتظم ہوتی ہے آخری حالت میں جب قلب بہت زیادہ ضعف ہو جاتا ہے تو قلب کی حرکات جنین کے قلب کی حرکات سے مشابہ ہو جاتی ہیں اور دونوں حرکات کے درمیان کا وقفہ برابر ہو جاتا ہے حتیٰ کہ پہلی اور دوسری آواز میں تمیز کرنا مشکل ہو جاتا ہے (رفتار جنین) گاہے قلب کی حرکت گھوڑے کی دوڑ کی طرح تیز ہو جاتی ہے اور اس کے ساتھ قلب کی دوسری آواز دوہری سنائی دیتی ہے (رقص قلبی، گیلاپنگ ہارٹ) گاہے قلب کی حرکت اس قدر تیز اور غیر منتظم ہوتی ہے کہ قلب کی آوازوں اور مرمر کے تعلقات کا دریافت کرنا عملاً ناممکن ہو جاتا ہے۔

تشخیص: عظم اور اتساع القلب دونوں کی تشخیص نہایت ضروری ہے کیونکہ عظم القلب میں مناسب علاج اور احتیاط سے مریض کو بہت فائدہ پہنچ سکتا ہے لیکن قلب میں اتساع رونما ہو جانے کے بعد علاج سے خاطر خواہ کامیابی کا حصول دشوار ہو جاتا ہے پس ذیل کے نقشے سے دونوں کی تشخیص بآسانی کی جا سکتی ہے:

مرض	نبضہ قلب	امتحان بالقرع کی علامات	امتحان بالسمع کی علامات	عام علامات
عظم القلب	نبضہ قلب قوی، ابھرتا ہوا اور دباتا ہوا ہوتا ہے بائیں بطن کے عظم میں طبعی مقام سے نیچے اور بائیں جانب دائیں بطن کے عظم میں قسم فوق المعدہ میں نبضہ پایا جاتا ہے۔	بائیں بطن کے عظم میں ٹھوس محاذ، قلب بائیں طرف عرضاً بڑھ جاتا ہے اور دائیں بطن کے عظم میں دائیں طرف بڑھتا ہے۔	قلب کی آوازیں ملفوف طویل اور قوی ہوتی ہیں۔	اکثر غیر موجود ہوتی ہیں یا گاہے فشار خون قوی کی کم وبیش علامتیں پائی جاتی ہیں۔
اتساع القلب	مہاتیت کمزور، غیر منتظم پھیلتا ہوا دائیں بطن کے اتساع میں نبضہ قلب قسم فوق المعدہ میں ہوتا ہے اور گردن کی وریدوں میں بھی تڑپ ہوتی ہے۔		ایک درجے میں انبساطی مرمر کی آوازیں زاویہ قلب پر اور ایک درج میں صمام ثلاثی الراس کے مقام پر سنائی دیتی ہیں آوازیں تیز اور صاف ہوتی ہیں۔	تنگی نفس، کھانسی چہرے کا نیلا پن اور پھیپھڑوں کے اختقان دموی کی دوسری علامتیں اور گاہے استسقاء عظم القلب بول زلالی اور احشاء شکم میں اختقان دموی کی علامتیں پائی جاتی ہیں۔

انجام: عظم القلب کا انجام اس کے سبب کے علاوہ اس بات پر منحصر ہے کہ قلب میں کس قدر عظم پیدا ہو چکا ہے اور اس کے ساتھ اتساع بھی شروع ہو گیا ہے یا نہیں نیز قلب کی عضوی حالت میں تو کوئی فساد پیدا نہیں ہوا ہے اگر عظم القلب کا سبب معمولی اور عارضی ہو تو اس کے دور کرنے پر مرض رفع ہو جاتا ہے لیکن اگر سبب اہم اور عسر العلاج ہو تو اکثر جلد یا بدیر قلب میں اتساع پیدا ہو کر انجام مرض خراب ہوتا ہے۔

اصول علاج: اصل سبب مرض کو معلوم کر کے رفع کرنے کی کوشش کریں اور تناسب عمل کو قائم رکھنے کے لئے ہلکی اور زود ہضم غذائیں دینی چاہئیں جن میں پرورش کی قوت زیادہ ہو اصول حفظان صحت کا خیال رکھیں مریض کو کھلی اور تازہ ہوا میں رکھیں قبض نہ ہونے دیں ہر قسم کی جسمانی اور دماغی محنت سے اجتناب کرائیں اتساع القلب کا علاج سقوط قوت کے اصول پر کریں عظم القلب میں مقوی قلب غذائیں دیں دوران خون میں مدد اور سہولت بہم پہنچانے کی غرض سے غسل، مالش اور ہلکی ورزش کرائیں لیکن ان میں تحریک کی قوت نہیں ہونی چاہئے اتساع القلب میں البتہ ایسی دوائیں دی جاسکتی ہیں تو مقوی ہونے کے علاوہ متحرک قلب بھی ہوں۔

دستور العلاج: زہر مہرہ ایک گرام، بنسلوچن ایک گرام، کہربا شمعی ایک گرام، یشب سبز ایک گرام، فادزہر معدنی ایک گرام، مروارید محلول 250 ملی گرام سب کو پیس کر خمیرہ مروارید پانچ گرام میں ملا کر کھائیں اور عرق عنبر 75 ملی لیٹر، عرق گندر 75 ملی لیٹر، شربت سیب 25 ملی لیٹر یا خمیرہ ابریشم حکیم ارشد والا پانچ گرام ورق نقرہ میں لپیٹ کر عرق عنبر 60 ملی لیٹر اور عرق الائچی 60 ملی لیٹر کے ساتھ استعمال کریں۔

اگر یہ مرض کسی شدید مرض کی سمیت مثلاً طاعون، چیچک حمی معویہ وغیرہ سے عارض ہو تو کشتہ سنگ شاہ مقصود یا سفوف طلا بہت مفید ہے یا جدوار خطائی ایک گرام، عود صلیب ایک گرام، کہربا 250 ملی گرام باریک پیس کر ہمراہ خمیرہ گاؤزبان عنبری جواہر

والا پانچ گرام کے کھلائیں۔ سنگ یشب کا تعویذ بنا کر تعلیقاً استعمال کریں اگر اتساع کی وجہ سے مریض کا دم پھولنے لگے تو خمیرہ مروارید پانچ گرام کھلائیں یا سیب کا افشردہ پلائیں۔

منتخب مجربات و مرکبات (کشتہ سنگ شاہ مقصود): سنگ شاہ مقصود کو کٹھالی میں ڈال کر کوئلوں کی آگ پر سرخ کریں اور روح گلاب میں بجھا دیں اسی طرح ایک سوایک مرتبہ تکرار عمل کریں پھر اسے سنگ سماق میں روح گلاب کے ہمراہ سحق بلیغ کر کے سفوف بنالیں خوراک ایک سرخ ہمراہ خمیرہ گاؤزبان عنبری دیں۔

سفوف طلاء: ورق طلاء تین گرام' فلفل دراز 12 گرام ہر دو اجزاء کو ایک کامل سحق بلیغ کر کے سفوف بنالیں خوراک 100 ملی گرام ہمراہ گلقند' گل سیوتی 12 گرام دیں۔

علاج ڈاکٹری: یہ مرض اصلی نہیں بلکہ شرکی ہے چنانچہ علاج کی غرض سے اصل اسباب کا ازالہ کریں۔

اگر اتساع قلب بیری بیری کی وجہ سے عارض ہو تو بی کمس کا استعمال کرائیں اور مکھن' بالائی تازہ دودھ اور تازہ ترکاریاں مریض کو دیں۔ اگر گرمی میں کام کرنے کی وجہ سے تکلیف عارض ہوئی ہو تو بھٹی کا کام ترک کرا . مریض کو ٹھنڈی جگہ پر رکھیں رس دار پھلوں کا افشردہ پلائیں اگر تخمہ قلب کی وجہ سے یہ مرض عارض ہو تو فے ٹولین یا او بے سین نیبلیٹ کھلائیں اگر بخاروں کے بعد یہ تکلیف عارض ہوئی ہو تو صبح و شام بعد غذا کونین سلفیٹ بقدر 325 ملی گرام کھلائیں۔ اگر اتساع کمی خون سے ہو تو مندرجہ ذیل نسخہ استعمال کرائیں:

فیرائی ایٹ ایمونیا سائٹریٹ 650 ملی گرام' ٹنکچر نکس وامیکا پانچ بوند' لائیکوار آرسینی کیلس تین بوند' گلیسرین چالیس بوند' ایکوامنتھاپ 25 ملی لیٹر۔ ایسی ایک ایک خوراک بعد غذا صبح و شام پلائیں۔

دیگر: فیرائی ایٹ کونین سائٹریٹ 650 ملی گرام' ٹنکچر نکس وامیکا پانچ بوند' گلیسرین 60 ملی گرام' ایکوامنتھاپ 25 ملی لیٹر۔ ایسی ایک ایک خوراک بعد غذا صبح و شام دیں۔

غذا اور پرہیز: اتساع قلب کے مریض کو ہر قسم کے محرکات سے پرہیز رکھنا چاہئے خاص کر ایسی اشیاء کے استعمال سے جو قلب کی حرکت کو تیز کر دیتی ہوں چنانچہ شراب' قہوہ' کافی' تیز چائے' مصالحہ دار گرمی اغذیہ مضر ہیں قلب کو زیادہ سے زیادہ آرام دینے کی کوشش کریں اور ہر قسم کے اعراض نفسانیہ مثلاً غصہ' جوش' غم وفکر' مہیب مناظر اور آوازوں سے پرہیز رکھیں ایسے مریضوں کو سادہ غذا تازہ دودھ اور پھل بالخصوص ایسی ترکاریں اور پھل جن میں چونے اور فولاد کے اجزاء ہوں مثلاً پالک' ٹماٹر' شلغم' سیب' انگور' انناس' گاجر وغیرہ زیادہ مفید ہیں۔

استسقاء غلاف القلب

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
غلاف القلب میں پانی بھر جانا	استسقاء غلاف القلب	ہائیڈروپیری کارڈیم Hydropericaridu,
دل کا پانی میں تیرنا	احتواء الرطوبت علی القلب	ڈراپسی آف دی پیری کارڈیل سیک Dropsy of the Pericardial Sac

کیفیت و ماہیت: تشریح میں بتایا جا چکا ہے کہ غلاف القلب کے اندر اور قلب کے اوپر ایک نہایت باریک سفید آبی جھلی استر کئے ہوئے ہے اس میں سے صفاق اور غشاء الریہ کی مانند نہایت خفیف مقدار میں رطوبت رس کر جذب ہوتی رہتی ہے اور اس رطوبت کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ قلب کو رگڑ اور اس کے خراب اثرات سے بچائے جب غلاف القلب کے ورم کے علاوہ کسی دوسرے غیر معمولی مرض کی وجہ سے یہ رطوبت کثیر مقدار میں رس کر غلاف القلب کے جوف میں جمع ہونے لگتی ہے تو اس

حالت کو استسقاء غلاف القلب کے نام سے نامزد کرتے ہیں۔

اسباب: یہ مرض ہمیشہ کسی دوسری مرضی حالت کے بعد بطور عرض ثانوی حیثیت سے پیدا ہوتا ہے چنانچہ استسقاء عام' استسقاء الصدر' استسقاء زقی' امراض قلب صمامات قلب یا ورم گردہ کے ساتھ بطور عرض کے رونما ہوسکتا ہے یا غلاف القلب کی وریدوں پر دباؤ پڑنے یا دل کے مرض اینورسما' عظم غدد صدری' قلب غلاف القلب یا حجاب منصف الصدر میں کسی غیر طبعی اجنبی ساخت کے پیدا ہوجانے غلاف القلب کے التصاق کی وجہ سے اس کی وریدوں کے دب جانے اور بعض حالات میں سمّم الدم وفقرالدم میں بھی جیسا کہ حمیٰ سرخ اور حمیٰ نفاسیہ وغیرہ میں ہوا کرتا ہے یہ مرض پیدا ہوجایا کرتا ہے۔

علامات: اصل سبب کی مخصوص علامات کے علاوہ چھاتی میں بوجھ اور دباؤ' تنگی تنفس' احتقان دموی' شدید گھبراہٹ یا خالص غشی کے دوروں' تہیج (اوڈیما)' عظم الکبد' اور کمی بول کی کم وبیش شکایات بھی پائی جاتی ہیں بعض اوقات مریض ایسا محسوس کرتا ہے کہ اس کا دل پانی میں تیر رہا ہے بعض حالات میں خاص قسم کی غنودگی اور بڑبڑاہٹ کے ساتھ ہذیان بھی پایا جاتا ہے نبض لین اور ضعیف ہوتی ہے قلب کا امتحان کرنے پر ورم غلاف قلب رطوبی یعنی جس کے ساتھ غلاف القلب میں رطوبت رس کر جمع ہوجاتی ہے) کی علامتیں پائی جاتی ہیں فرق صرف یہ ہوتا ہے کہ اس کے ساتھ رگڑ کی آوازیں سنائی نہیں دیتیں قلب کی ٹھوس حدود بڑھ جاتی ہیں رطوبت کو نکال کر دیکھا جائے تو وہ شفاف' پیلے عنبری رنگ کی ہوتی ہے اس کا وزن مخصوص عموماً 1015 ہوتا ہے۔

تشخیص اور فروق الامراض: اس کے اسباب پر غور کرنے اور اس کی مخصوص علامات سے اس بات کی تشخیص کی جاسکتی ہے ورم غلاف قلب رطوبی اور اس میں باہمی فرق رگڑ کی آوازوں سے کیا جاسکتا ہے جو اس میں سنائی نہیں دیتیں لیکن ورم غلاف قلب رطوبی میں بخوبی سنائی دیتی ہیں۔

علاج: اصول علاج اصل سبب کو دور کرنے کی کوشش کریں اس کے علاوہ سیال اشیاء کا نسبتاً کم استعمال کریں حسب حالات مرض وضرورت مناسب مسہلات' معرقات اور مدرات کا استعمال کرائیں اگر رطوبت بہت زیادہ جمع ہوگئی ہو اور قلب پر دباؤ کی وجہ سے غشی وغیرہ کے دورے پڑ رہے ہوں یا دوسری شدید علامتیں رونما ہوں تو عمل بزل استسقاء کے ذریعے نہایت احتیاط کے ساتھ بتدریج جوف غلاف القلب سے جمع شدہ رطوبت کو نکال دیں اس کے ساتھ ہی مجففات اور مقویات قلب بھی استعمال کریں۔

دستور العلاج: اول تین روز صبح شیر شتر 85 ملی لیٹر' گل قند 50 گرام ملا کر کھلائیں اس کے بعد 12 ملی لیٹر دودھ روزانہ بڑھا کر 500 ملی لیٹر تک لے جائیں پھر 12 ملی لیٹر روزانہ کم کرکے پہلی مقدار پر لے آئیں اور تین دن پلا کر چھڑا دیں اس تمام عرصہ میں شام کو معجون دبید الورد سات گرام کھلائیں اور بادیان پانچ گرام' تخم کشوث تین گرام' مویز منقیٰ نو دانے' عرق مکوہ 75 ملی لیٹر' عرق برنجاسف 75 ملی لیٹر میں پیس کر شیرہ نکال لیں اور گل قند 50 گرام ملا کر پلائیں نیز سنبل الطیب' زعفران' گل سرخ' مصطگی ہم وزن کو بادرنجبویہ کے پانی میں پیس کر قلب کے مقام پر ضماد لگائیں۔

اگر ان تدابیر سے فائدہ نہ ہو تو بلغم کا منضج ومسہل کرنے کے بعد صبح دواء المسک معتدل پانچ گرام' عرق بادیان 60 ملی لیٹر' عرق مکوہ 60 ملی لیٹر' شربت وردمکرر 25 ملی لیٹر کے ساتھ اور شام معجون دبیدالورد سات گرام مذکورہ شیرہ جات کے ساتھ استعمال کرائیں اگر پھر بھی فائدہ نہ ہو تو عمل بزل سے پانی نکلوادیں۔

علاج ڈاکٹری: مریض کو زیادہ پانی اور سیال اغذیہ سے پرہیز کرائیں ہفتہ میں ایک دفعہ جلاب دیں اس کے علاوہ کیلومل 200 ملی گرام' بلوجیلپ کمپونڈ 650 ملی گرام ملا کر رات کو کھلائیں اور صبح سویرے میگنیشیا سلفیٹ 20 ملی گرام پانی میں حل کرکے پلائیں اس کے علاوہ مندرجہ ذیل حبوب کا استعمال کرائیں۔

پلوڈیجی ٹیلس	35 ملی گرام
پلوسلا	35 ملی گرام
پل ہائیڈرا جرائی	35 ملی گرام
ایکسٹریکٹ ہائیوسائمس	70 ملی گرام

اس کی ایک گولی بنالیں اور دن میں ایسی ایک گولی روزانہ کھلائیں۔

غذاو پرہیز: غذا میں حتی الامکان زیادہ سیال اشیاء سے پرہیز کرائیں مقوی زود ہضم اور تجفیف پیدا کرنے والی خشک غذائیں دیں پرندوں اور حلوان وغیرہ کے بھنے ہوئے گوشت' انڈے کی زردی' خشک میوہ جات اور مغزیات وغیرہ کا استعمال اصل سبب کی رعایت کے ساتھ عموماً مفید ہوتا ہے۔

تشحم القلب

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
دل کی ساخت کا چربی میں بدل جانا' دل کا فساد شحمی	تشحم القلب' فساد قلب شحمی	فیٹی ڈی جنریشن آف دی ہارٹ **Fatty Degeneration of the Heart**

کیفیت و ماہیت: اس مرض میں قلب کے تمام یا خاص خاص عضلی ریشوں میں چربیلے مواد کا اجتماع ہوجاتا ہے یا خود عضلی ریشے چربی کی ساخت میں تبدیل ہوجاتے ہیں اذنین کی بہ نسبت بطنین اور بطنین میں سے بھی بالعموم دایاں بطن زیادہ اس میں مبتلا ہوتا ہے بعض اوقات اس سے قلب میں عظم بھی پیدا ہوجاتا ہے لیکن خالص فساد سے دل حجم میں چھوٹا ہوجاتا ہے گا ہے اس کے ساتھ اتساع القلب بھی ہوتا ہے جو عظم القلب عارض ہونے کے بعد ہوتا ہے شاذ و نادر اتساع القلب تشحم القلب کے بعد بھی ہوسکتا ہے اگر دل کو نکال کر دیکھا جائے تو معمول سے زیادہ نرم اور ڈھیلا ہوتا ہے اور اس کے ریشوں کو تندرست قلب کے مقابلے میں زیادہ آسانی اور سہولت کے ساتھ توڑا جاسکتا ہے اس کی رنگت یکساں طور پر زردی مائل میلی یا خزاں رسیدہ پتے کی طرح زردی مائل بھوری ہوتی ہے یا چتکبری ہوتی ہے خوردبین سے دیکھنے پر قلب کے عضلی ریشوں میں چربی کے باریک باریک دانے بے شمار تعداد میں مجتمع پائے جاتے ہیں۔

اسباب: یہ مرض مردوں میں نسبتاً زیادہ پایا جاتا ہے اور وراثت کے اثر سے ہوتا ہے اور عموماً ادھیڑ عمر اور معمر اشخاص میں پایا جاتا ہے اکثر اوقات کسی قسم کے حاد یا مزمن تسمم الدم یا قلب کے نقص تغذیہ کے بعد رونما ہوتا ہے چنانچہ عام طور پر اس سے پہلے فقر الدم مہلک' دم ابیض' فرفورا وغیرہ فساد خون کے امراض یا شدید متعدی امراض مثلاً حمی محرقہ اسہالی' حمی محرقہ ہذیانی' خناق وبائی' چیچک وغیرہ صمامات قلب یا پھیپھڑے کے مزمن امراض' قلب کی شرائین اکلیل کے امراض ہوچکے ہوتے ہیں یا کیمیاوی اور معدنی زہروں مثلاً فاسفورس' سنکھیا' الکوحل' کلوروفارم اور سیسہ وغیرہ کا استعمال کیا جاچکا ہے غیر طبعی فربہی جو اجتماع شحم سے ہوتی ہے اور مرغن غذاؤں کا کثرت استعمال بھی اس کا باعث ہوتا ہے۔

علامات: اس مرض کی علامات نہایت مبہم اور غیر واضح ہوتی ہیں بعض اوقات آخر تک مرض پوشیدہ رہتا ہے تنگی تنفس جس کے ساتھ چہرے پر خفیف سی احتقان دموی کی علامتیں بھی پائی جاتی ہیں دوران سر' ذرا سی جسمانی محنت پر دل کا دھڑکنا' نبض کا تیز ہوجانا اور سانس کا پھولنا' عام کمزوری اور سستی وغیرہ علامتیں کم وبیش پائی جاتی ہیں بعض اوقات ذرا سی محنت پر غلاف القلب کے مقام پر بے چینی یا درد کا سا احساس پایا جاتا ہے لیکن دل کے مقام پر درد اس کی کوئی خاص نمایاں علامت نہیں سوائے ان حالات کے جن میں وجع القلب موجود ہو دردسر' دوران سر' بے ہوشی یا غشی' پریشان خیالی' دماغی محنت سے بہت جلد تھک جانا'

حافظہ کی کمی' بے خوابی' نیند میں ناگوار خوابوں کا دکھائی دینا' بے چینی' چڑچڑاپن' جذبات پر قابو نہ رہنا وغیرہ دماغی علامتیں اکثر کم وبیش موجود ہوتی ہیں اور اس مرض کی تشخیص میں خصوصیت کے ساتھ معاون ہوتی ہیں افعال ہضم عموماً ناقص ہوتے ہیں بھوک کم یا باطل ہوجاتی ہے کھانا کھانے کے بعد غنودگی اور سستی طاری ہوجاتی ہے بدہضمی ہوتی ہے جگر اور آنتوں کے افعال بھی سست ہوجاتے ہیں گاہے ٹخنوں پر تہبج پایا جاتا ہے شدید حالات میں تنفس شن ستوکی قسم کا ہوجاتا ہے جو خصوصاً رات کو نیند کے وقت رونما ہوجاتا ہے چہرے کی رنگت پیلی اور مومی ہوجاتی ہے لیکن گاہے نیلگوں ہوتی ہے خصوصاً جب کہ قلب پھیل جاتا ہے ہاتھ پاؤں ٹھنڈے اور جسمانی حرارت کم ہوتی ہے پیشاب کا وزن مخصوص عموماً کم ہوجاتا ہے اور اکثر اس میں رطوبت بیضیہ پائی جاتی ہے بعض مزمن حالات میں خفقان بھی پایا جاتا ہے خون کا دباؤ بھی کم ہوجاتا ہے نبضہ قلب نہایت کمزور یا غیر محسوس ہوتا ہے اکثر دل کے طبعی حدود کسی قدر بڑھ جاتے ہیں دل کی پہلی آواز عموماً کمزور ہوجاتی ہے جب یہ مرض متعدی امراض یا امراض خون کے بعد ہو تو کواڑیوں کی مرمر کی آوازیں بھی سنائی دیتی ہیں غرضیکہ ضعف قلب اور دوران خون میں نقص رونما ہونے کی اکثر علامتیں کم وبیش پائی جاتی ہیں۔

تشخیص: اس مرض کی تشخیص نہایت دشوار ہوتی ہے لیکن اگر کسی غیر معمولی فربہ مریض میں مذکورہ بالا علامتیں پائی جائیں یا کسی مریض میں نبضہ قلب' نبض اور قلب کی آوازیں کمزور ہوں گاہے گاہے مذکورہ دماغی علامات' دوران سر' غشی وغیرہ رونما ہوں اختلاج القلب اور تنگی تنفس کی شکایت رہتی ہو اور سینہ جکڑا ہوا محسوس ہوتا ہو اور خصوصاً رات کے وقت تنگی تنفس کی مستقل تکلیف ہوتی ہو تو اس مرض کا قوی شبہ ہوسکتا ہے۔

رفتار وانجام: اس مرض کی رفتار ابتداء میں بہت پوشیدہ ہوئی ہے جس کی وجہ سے اس وقت تک اس کی پوری تشخیص ہی نہیں ہوتی جب تک یہ قریب قریب لاعلاج نہیں ہوجاتا اس لئے اس کا انجام عموماً خراب ہوا کرتا ہے مخصوص اور واضح علامات کے ظاہر ہوجانے کے بعد مریض مشکل سے چھ ماہ یا ایک سال تک زندہ رہتا ہے ابتداء مرض میں اگر تشخیص ہوجائے تو مناسب علاج سے مریض کی زندگی کو بڑھایا جاسکتا ہے۔

علاج - حفظ ماتقدم: بہت زیادہ مرغن غذاؤں سے پرہیز کریں اور مناسب ورزش کرتے رہیں۔

اصول علاج: مریض کو نہایت منظم اور سکون آمیز زندگی بسر کرنی چاہئے ہر قسم کی شدید دماغی یا جسمانی محنت اور بہت زیادہ قوت طلب کاموں سے بچنا چاہئے معمولی ورزش جس سے تکان' تنگی تنفس یا جوائی قلب میں درد وغیرہ ظاہر نہ ہو مثلاً پیدل سیر' گولف یا ٹینس وغیرہ کھیلنا مفید ہے قوی ورزش اور بہت زیادہ بلندی پر چڑھنے سے بچیں جلد کے طبعی افعال کو باقاعدہ اور تیز رکھنے کے لئے روزانہ غسل کریں قبض کی شکایت نہ ہونے دیں پیشہ ایسا اختیار کریں جس سے قلب پر زور نہ پڑے اس کے ساتھ دواء مقویات قلب جن میں مرغن اشیاء کی آمیزش بالکل نہ ہو استعمال کرائیں۔

دستور العلاج: کشتہ مرجان جواہر والا 25 ملی گرام' خمیرہ گاؤزبان عنبری پانچ گرام میں ملا کر عرق گاؤزبان 150 ملی لیٹر کے صبح شام استعمال کرائیں یا کشتہ عقیق 125 ملی گرام' خمیرہ مروارید پانچ گرام میں ملا کر عرق گاؤزبان کے ہمراہ دیں یا مربہ سیب 25 گرام یا مربہ آملہ 25 گرام میں ملا کر ورق نقرہ میں لپیٹ کر کھلا دیا کریں۔ سمن مفرط میں معجون لک کا استعمال کرائیں۔

علاج ڈاکٹری: اگر مرض بوجہ قلت الدم (انیمیا) عارض ہوا ہو تو مقوی ومواہد خون ادویہ کا استعمال کرائیں۔

فیرائی ایٹ ایمونیا سائٹریٹ	300 ملی گرام
ٹنکچر نکس وامیکا	5 بوند
سپرٹ ایمونیا ایرومینک	20 بوند
گلیسرین	40 بوند

اکوانتھاپ 25 ملی لیٹر

ایسی ایک ایک خوراک دن میں دو دفعہ بعد غذا دیں اگر مریض کو سکروی (سکربوط) عارض ہو تو اسے ایسی اغذیہ کھلائیں جو مانع سکربوط ہیں مثلاً تازہ ترکاریاں، تازہ پھل اور میوے وغیرہ۔

اگر تحمم قلب فاسفورس، آرسینک، اینٹی منی، الکحل یا اسرب کے مرکبات استعمال کرنے کے بعد عارض ہوا ہو تو ایسی حالت میں ان کا فادا استعمال کریں تاکہ ان کی سمیت بدن سے خارج ہو جائے۔

غذا و پرہیز: مریض کو روغنی اور نشاستہ دار غذائیں کم دیں کبھی کبھی فاقہ کرائیں اور فاقہ کے بعد قدرے قدرے صرف پھلوں کا پانی دیں غذا میں سبزیاں اور پھل تازہ ہونے چاہئیں۔

قلب کی کواڑیوں کے امراض

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
قلب کی کواڑیوں کے امراض	امراض صمامات القلب، امراض صمامی	ویلویولر ڈیزیز آف دی ہارٹ Valvular Diseases of the Heart

تعریف و ماہیت: ان امراض میں قلب کی کواڑیاں خراب ہو جاتی ہیں جس کی وجہ سے دوران خون میں بدنظمی پیدا ہو جاتی ہے اور قلب کا فعل خراب ہو جاتا ہے۔

اقسام: بلحاظ نوعیت ان امراض کی دو قسمیں ہیں: (1) تساع صمامات (کواڑیوں کا کھل جانا) اس میں کواڑیوں کے سکڑ جانے یا ان کی بندشوں کے اوتار کھنچ کر تنگ ہو جانے کی وجہ سے کواڑیاں پوری طرح بند نہیں ہو سکتیں جس کی وجہ سے خون تمام کا تمام آگے کی بجائے کسی قدر واپس لوٹ جاتا ہے اس لئے اس قسم کو بعض اوقات "قہقر" کے نام سے نامزد کیا جاتا ہے۔ (2) ضیق صمامات (کواڑیوں کا تنگ ہو جانا) اس میں کواڑیوں کے موٹا ہونے یا باہم جڑ جانے کی وجہ سے پھر بھی ان میں تکلس (چونا) پیدا ہونے کی وجہ سے سوراخ تنگ ہو جاتا ہے۔

بعض اوقات اتساع اور تضیق یکے بعد دیگرے پیدا ہو جاتے ہیں چنانچہ کواڑیوں کے موٹا ہو جانے یا ان میں تکلس پیدا ہو جانے کی صورت میں اکثر ایسا ہوا کرتا ہے۔

ماؤف کواڑیوں کے لحاظ سے ان کو آٹھ قسموں میں بیان کیا جاتا ہے (1) صمام ثلاثی اتساع (2) صمام ثلاثی کا ضیق (3) صمام تاجی کا اتساع (4) صمام تاجی کا ضیق (5) صمام ہلالی اورطی کا اتساع (6) صمام ہلالی اورطی کا ضیق (7) صمام ورید شریانی کا اتساع (8) صمام ورید شریانی کا ضیق ان میں سے نمبر 5,4,3 اور 6 نسبتاً زیادہ ظہور پذیر ہوتی ہیں نمبر 7,2,1 اور 8 بہت کم اور شاذ و نادر ہی دیکھنے میں آتی ہیں۔

اسباب: ان امراض کا سبب سب سے اہم سبب ورم بطانہ قلب حاد ہے جو بالعموم حمی وجع المفاصل حاد یا مزمن سے پیدا ہوا کرتا ہے چنانچہ ان امراض کے مریضوں کو اکثر قبل بلوغ یا جوانی میں حمی وجع المفاصل ہو چکا ہوتا ہے رعشہ بھی ان امراض کو پیدا کر دیا کرتا ہے بالخصوص بچوں میں بعض اوقات دیگر قسم کے متعدی اور عفونی بخار مثلاً حمی سرخ، خناق وبائی، موتی جھرہ اور عورتوں میں حمی نفاسیہ وغیرہ بھی ان امراض کو پیدا کر دیا کرتا ہے ادھیڑ عمروں میں گاہے مرض تصلب الشرائین بھی ان کا باعث ہوتا ہے اور اس صورت میں بالعموم اورطی کی ہلالی کواڑیاں ماؤف ہوا کرتی ہیں کثرت شراب نوشی، گٹھیا، آتشک، مزمن ورم گردہ بھی ان امراض کو پیدا کر سکتے ہیں گاہے خلقی طور پر کواڑیاں خراب ہوتی ہیں بالخصوص دائیں حصہ قلب کی بعض مریضوں میں وراثت بھی ایک حد تک ان کی پیدائش میں حصہ لیتی ہے یہ بھی خیال کیا جاتا ہے کہ طویل عرصے تک زیادہ جسمانی محنت بھی

شاذ و نادر ان امراض کو پیدا کر دیتی ہے۔

یوں تو یہ امراض ہر ایک عمر میں پیدا ہو سکتے ہیں لیکن بالعموم 18 سے 40 سال کی عمر میں رونما ہوا کرتے ہیں عورتوں میں مردوں کی بہ نسبت یہ شکایت زیادہ پائی جاتی ہے۔

علامات: مختلف کواڑیوں کے ماؤف ہونے کی صورت میں علامات کسی قدر مختلف ہوتی ہیں عموماً ان میں دل بڑا (عظم القلب) ہو جاتا ہے اور جب تک عظم القلب پیدا ہو جانے سے دل کے فعل میں کوئی نقص پیدا نہیں ہوتا اس وقت تک کوئی دوسری خراب علامت ظاہر نہیں ہوتی لیکن عظم القلب کے بعد اکثر حالات میں جلد یا بدیر دل پھیل جاتا ہے اور مختلف مقامات کی کواڑیوں کے خراب ہونے کی صورت میں مختلف قسم کی مرضی علامتیں رونما ہو جاتی ہیں لیکن ذیل کی علامتیں تمام اقسام میں قریب قریب مشترک ہوتی ہیں۔

(1) سیڑھیاں چڑھنے یا معمولی سی جسمانی محنت کرنے پر سانس پھول جاتا ہے (2) استسقاء لحمی پیدا ہوجتا ہے اور یہ علامت صمام تاجی کے ماؤف ہونے کی صورت میں جلدی لیکن صمام اورطی کے ماؤف ہونے کی صورت میں کسی قدر دیر سے ظاہر ہوتی ہے (3) بعض اوقات خفقان القلب کی شکایت بھی پیدا ہو جاتی ہے (4) گاہے سینے میں قلب کے مقام پر درد ہوتا ہے بالخصوص صمام اورطی کی خرابی کی صورت میں لیکن عام طور پر بوجھ یا دباؤ کا احساس پایا جاتا ہے (5) شدت مرض میں عام طور پر تکلیف دہ بے خوابی کی شکایت پیدا ہو جاتی ہے بعض اوقات مریض تھوڑی دیر کے لئے سو جاتا ہے لیکن دفعتاً سانس گھٹنے کا خوف طاری ہو جاتا ہے اور فوراً جاگ اٹھتا ہے اور منہ پھاڑ کر سانس لینے لگتا ہے گاہے اس کے ساتھ دردسر اور ہذیان کی شکایت بھی ہو جاتی ہے (6) بعض اوقات سدہ دمویہ کے پیدا ہو جانے سے اس کی مخصوص علامات مثلاً اگر طحال میں سدہ پڑے تو قشعریرہ (پھریری) کے ساتھ عظم طحال دماغ میں سدہ پڑے تو دفعتاً فالج نصفی، گردوں میں سدہ پڑنے کی صورت میں قشعریرہ کے ساتھ بول الدم جس میں رطوبت بیضیہ بکثرت ہوتی ہے آنکھ کے طبقہ شبکیہ کے مرکزی شریان میں سدہ پڑنے سے فوری نابنائی اور ٹانگوں یا بازوؤں کی شریانوں میں سدہ پڑنے سے مقام سدہ کا فوری دید اور اس کے نیچے نبض کی تڑپ کا بند ہو جانا وغیرہ علالات رونما ہو جاتی ہیں صمام تاجی کے ماؤف ہونے کی صورت میں اکثر اور صمام اوطی کے ماؤف ہونے کی صورت میں گاہے گاہے یہ صورت پیدا ہوتی ہے بخار اس مریض میں شاذ و نادر ہی ہوتا ہے اور جب ہوتا ہے تو اس صورت میں ورم بطانہ قلب کی شدید شکایت بھی اکثر ساتھ ہی پائی جاتی ہے۔

فروق الامراض: عام طور پر ماؤف ہونے والی کواڑیوں کی مختلف علامات میں جو اختلاف ہے وہ ذیل کے جدول میں درج ہے:

نام مرض	امتحان بالبصر	امتحان بالجس	امتحان بالقرع	امتحان بالسمع
(1) قلس تاجی (صمام تاجی) کا سکڑ کر سوراخ کو اچھی طرح بند نہ کر سکنا	نبضہ قلب قوی ہو جاتا ہے اور اکثر باہر کی طرف ہٹا ہوا دکھائی دیتا ہے۔	انقباض القلب کے وقت زاویہ قلب پر سرسراہٹ محسوس ہوتی ہے نبض بہت زیادہ قوی ہو جاتی ہے۔	پہلے دل کے بائیں بطن میں عظم ظاہر ہوتا ہے بالآخر دائیں بطن میں بھی عظم پیدا ہو جاتا ہے۔	انقباض قلب پر بلند مرمر کی آواز سنائی دیتی ہے دل کی دوسری آواز بھی بلند ہو جاتی ہے۔

(2) ضیق تاجی	نبضہ قلب کا طبعی حجم بڑھ جاتا ہے نم معدہ عظم اقص کے مقام پر تڑپ دکھائی دیتی ہے	انبساط قلب کے وقت یا انقباض قلب سے پہلے زاویہ قلب کے مقام پر سرسراہٹ محسوس ہوتی ہے نبض صغیر اور اکثر غیر منتظم ہوتی ہے۔	دل کے بائیں اذن اور بطن میں عظم پایا جاتا ہے۔	انبساط قلب کے وقت یا انقباض قلب سے پہلے زاویہ قطب کے مقام پر مرمر کی آواز سنائی دیتی ہے دل کی پہلی آواز اکثر بلند اور تیز ہوجاتی ہے دل کی دوسری آواز بھی اکثر بڑی اور دوہری ہوجاتی ہے۔
(3) قلس صمام اورطی	نبضہ قلب رقبے اور قوت میں بڑھ جاتا ہے اور اس کا مقام بائیں اورنیچے کی جانب ہٹ جاتا ہے متوسط اور چھوٹی شریانوں میں تڑپ دکھائی دیتی ہے۔	نبضہ قلب قوی اور اٹھتا ہوا محسوس ہوتا ہے نبض سریع ہوتی ہے۔	بائیں بطن میں پہلے بہت زیادہ عظم اور پھر استرخاء پایا جاتا ہے۔	انبساط قلب کے وقت اورطی کی بلند مرمر کی آواز سنائی دیتی ہے خصوصاً عظم قص کے بالائی حصے پر ابطی ور مخذی وغیرہ شریانوں میں بھی تڑپ کی آواز سنائی دیتی ہے بعض اوقات شریان مخذی پر استماع کرنے سے دوہری آواز یا مرمر سنائی دیتی ہے۔
(4) ضیق صمام اروطی	نبضہ قلب کا مقام بائیں جانب ہٹ جاتا ہے	قلب کا فعل زیادہ نہیں بڑھتا ونبض صغیر، طویل اوربطی ہوتی ہے	بائیں بطن میں عظم پایا جاتا ہے	انبساط قلب کے وقت بلند اورطی سنائی دیتی ہے جو دائیں طرف شریان سباتی میں پھیلتی ہوئی محسوس ہوتی ہے۔

<u>رفتار و انجام</u>: یہ امراض بہت مزمن لیکن بالعموم مہلک ہوتے ہیں ایک عرصہ تک مریض نہ تو ان کی کوئی خاص علامت محسوس کرتا ہے اور نہ ہی ان کی طرف کوئی توجہ دیتا ہے طبائع کے اختلاف اور مرض کی شدت وخفت کے لحاظ سے بعض پر سالہا سال تک کچھ اثرنہیں ہوتا اور بعض میں چند مہینوں کے اندر شدید علامات رونما ہوجاتی ہیں اگر مریض آرام وسکون کے ساتھ رہے تو مرض کے برے اثرات جلدی ظہور پذیرنہیں ہوتے لیکن خارجی مضر اثرات مرض کی رفتار پر بہت فوری اثر کرتے ہیں چنانچہ شدید جسمانی محنت حفظ صحت کے اصولوں کی طرف سے بے پروائی مختلف قسم کے بخار رنج فکرا ور پریشانی وغیرہ شدید نفسانی

جذبات ان امراض کو جلد بڑھا دیتے ہیں عورتوں میں وضع حمل اور زمانہ زچگی میں یہ امراض بہت بڑھ جاتے ہیں۔
اصول علاج / حفظ ماتقدم: ان امراض سے حفظ ماتقدم کے طور پر کوئی خاص تدبیر کارگر نہیں ہوسکتی کیونکہ ان کی پیدائش کے متعلق خاص اسباب کا علم بروقت نہیں ہوسکتا اور بعض اوقات وجع المفاصل کا مخصوص علاج کرنے کے باوجود ورم بطانہ قلب پیدا ہوجاتا ہے جو ان امراض کی پیدائش کا خاص سبب ہے۔
اصول علاج: ان امراض کے علاج کے دو اصول ہیں ایک تو دل کو قوی کرنا اور اس کے فعل کی خرابی کو درست کرنا اور دوسرے دوران خون کے نقص کو رفع کرنا' اس غرض کے لئے شدید حالات میں مریض کو بالکل آرام کے ساتھ بستر میں لٹائے رکھیں غذا لطیف اور زود ہضم دیں لیکن اس میں سیال جز و نسبتاً کم شامل کریں اور صبح کی غذا کی نسبت شام کی غذا بہت ہلکی اور لطیف دیں شراب' تمباکو تیز چائے اور قہوے سے پرہیز کرائیں شدید مریضوں میں ہر قسم کی ورزش سے پرہیز لازمی ہے البتہ معمولی مریضوں میں معتدل ورزش ایک حد تک مفید ہوسکتی ہے لیکن اس سے تکان' خفقان یا دقت تنفس پیدا نہ ہونی چاہئے کھلی اور تازہ ہوا مریضان قلب کے لئے بلاشبہ نہایت مفید اثر کرتی ہے نیم گرم پانی کا غسل بھی اکثر مفید ثابت ہوتا ہے۔

اس امر کو بھی ملحوظ رکھنا چاہئے کہ ان امراض میں جہاں مقویات و مسکنات کا استعمال مفید ہوتا ہے وہاں مجربتا و مضعفات سے نقصان پہنچتا ہے۔ ان امراض میں استسقاء کا شدید رجحان ہوتا ہے اس کے روکنے کے لئے کبھی کبھی مسہلات کا استعمال مفید ہوتا ہے مگر مسہلات کے انتخاب میں اس امر کو ملحوظ رکھیں کہ قلب پر کم سے کم اثر ہو اس غرض کے لئے پسینہ اور پیشاب لانے والی دواؤں کا بھی استعمال کیا جاتا ہے۔
دستور العلاج: جب تک کوئی خاص علامت ظاہر نہ ہو کسی دوا کا استعمال نہیں کرنا چاہئے لیکن جب دقت تنفس اور خفقان وغیرہ رونما ہوجائیں تو مقویات قلب کا استعمال کرائیں چنانچہ ذیل کے نسخے اس حالت میں مفید ہوتے ہیں۔

(1) زہر مہرہ ایک گرام' بنسلوچن ایک گرام' یشب سبز ایک گرام' مروارید 250 ملی گرام باریک پیس کر خمیرہ مروارید پانچ گرام میں ملا کر رکھیں اور آب ناشپاتی 90 ملی لیٹر' آب سیب 90 ملی لیٹر' شربت گڑھل 25 ملی لیٹر ملا کر پلائیں اگر ناشپاتی اور سیب کا پانی میسر نہ آئے تو عرق گذر 60 ملی لیٹر' عرق بید مشک 60 ملی لیٹر' شربت گڑھل 25 ملی لیٹر ملا کر دیں۔ یہ نسخہ اس حالت میں خصوصاً مفید ہے جب نبض سریع ضعیف اور غیر منتظم ہو اس نسخہ سے قلب کی حرکت میں کم پیدا ہو کر اس کی تقویت ہوتی ہے اور بطون کی قوت انقباضی میں قوت ہونے سے شرائین اچھی طرح بھرتی اور زمانہ انبساط کے طویل ہونے سے وریدیں طبعی طور پر خالی ہونے لگتی ہیں۔

(2) آملہ مربی ایک عدد پانی سے دھو کر ورق نقرہ ایک عدد میں لپیٹ کر کھلائیں اور اوپر سے تخم خرفہ سیاہ تین گرام' زرشک تین گرام' کشنیز خشک تین گرام' عرق گاؤزبان 60 ملی لیٹر' عرق بید مشک 60 ملی لیٹر میں نکال کر شربت نیلوفر 75 ملی لیٹر ملا کر پلائیں۔

(3) اگر پھیپھڑوں میں اجتماع خون ہو اور کھانسی کی زیادہ شکایت ہو اور قبض کی بھی شکایت ہو تو گاؤزبان پانچ گرام' گل گاؤزبان تین گرام' عناب پانچ عدد' جوش دے کر گلقند سیوتی 50 گرام ملا کر پلائیں۔

(4) اگر قلب کے دائیں حصہ میں زیادہ ضعف ہو اور وداج پھیلی ہوئی ہو تو فصد لیں یا جونکیں لگوائیں فصد کی صورت میں دس بارہ تولے خون نکالنا چاہئے۔

(5) اگر نفث الدم کی شکایت ہو تو خون کو جلد روکنا نہیں چاہئے اور اجتماع خون کو رفع ہونے دینا چاہئے۔

(6) اگر استسقاء ہو تو اس کا علاج کریں اور مدرات و معرقات کا استعمال کروائیں اور غذا میں نمک کی مقدار کم کردیں۔

(7) اگر قبض ہو تو گلقند سیوتی 50 گرام کھلا کر عرق گلاب 100 ملی لیٹر' عرق مکوہ 50 ملی لیٹر' شربت دینار 25 ملی لیٹر استعمال

کرائیں۔

(8) اگر بے خوابی کی شکایت ہو تو ضماد خواب آور کا استعمال کرائیں۔

(9) اکثر حالات کی شکایت ہو تو ضماد خواب آور کا استعمال کرائیں۔

دستور جدید: (1) صبح مروارید سیال پانچ قطرے، عرق گلاب 12 ملی لیٹر میں ملا کر پلائیں۔ (2) شام اکسیر قلب ایک گرام، خمیرہ مروارید پانچ گرام میں ملا کر عرق بید مشک 40 ملی لیٹر، عرق گاؤزبان 40 ملی لیٹر، شربت گڑھل 12 ملی لیٹر استعمال کریں۔

منتخب مجربات و مرکبات: (1) مروارید سیال، مروارید ایک گرام، آب لیموں میں تھوڑا تھوڑا ملا کر کھرل کریں حتیٰ کہ مروارید آب لیموں میں حل ہو جائے پھر اس کو بلاٹنگ پیپر سے فلٹر کرلیں یا گاڑھے کپڑے میں دو تین دفعہ چھان لیں اور بوقت ضرورت پانچ قطرے عرق گلاب 12 ملی لیٹر میں ملا کر پلائیں۔

علاج ڈاکٹری: ہدایات مندرجہ علاج طبی پر عمل کریں جب دل کے فعل میں نقص پیدا ہو جائے نبض کمزور، سریع اور غیر منتظم ہو جائے تو ڈیجی ٹیلس اس مرض کی بہترین دوا ہے لیکن جب تک عظم القلب کی وجہ سے دل کا فعل درست ہو نبض قوی اور منتظم ہو تو اس وقت اس دوا کا استعمال بجائے فائدے کے نقصان کا باعث ہوتا ہے ڈیجی ٹیلس کا استعمال ٹنکچر کی شکل میں کرنا چاہیے چنانچہ روزانہ ٹنکچر ڈیجی ٹیلس پانچ سے دس بوند کی مقدار میں دن میں دو یا تین مرتبہ استعمال کرنی چاہیے ذیل کے نسخے اس مرض میں خصوصیت کے ساتھ مفید ہیں۔

ٹنکچر ڈیجی ٹیلس	5 بوند
ایمونیا کارب	100 ملی گرام
پوٹاسیم نائٹراس	175 ملی گرام
ٹنکچر نکسوامیکا	5 بوند
ایکوا کلوروفارم	25 ملی لیٹر

سب کو ملا کر ایک خوراک بنائیں ایسی ایک ایک خوراک دن میں دو یا تین مرتبہ دیں صمام تاجی کے امراض میں جب قلب کا فعل ناقص ہو گیا ہو یہ نسخہ خصوصیت کے ساتھ مفید ہے۔

ایمونیا کارب	175 ملی لیٹر
ٹنکچر سلا	15 بوند
سپرٹ ایتھر	15 بوند
ٹنکچر سٹروفینتھس	3 بوند
انفیوژن سینیگا	25 ملی لیٹر

سب کو ملا کر ایک خوراک بنائیں ایسی ایک ایک خوراک دن میں دو یا تین مرتبہ دیں صمام قلب کے امراض میں نافع ہے بالخصوص جب اس کے ساتھ پھیپھڑوں میں اجتماع خون کی وجہ سے شدید کھانسی کی شکایت ہو اور اس کے ساتھ کم و بیش استسقاء کی شکایت بھی پیدا ہو چکی ہو تو مسہلات، مفرحات اور مدرات کا استعمال کریں ایسی حالت میں کیلومل 140 ملی لیٹر سوڈا بائیکارب 500 ملی گرام میں ملا کر رات کو دیں اور صبح کو پلوجیلپ کمپونڈ 700 ملی گرام، کریم آف ٹارٹار 350 ملی گرام کے ساتھ ملا کر تھوڑے سے پانی کے ساتھ پھنکا دیں۔

دیگر عوارضات کے لئے ان کا مخصوص علاج کریں۔ مختلف قسم کے دوائی و برقی غسل بھی اس مرض میں نافع ہیں مخصوص قسم کی ہلکی مالشیں اور منظم ورزشیں بھی ابتداء مرض کو نفع بخشتی ہیں۔

غذا: بکری کا گوشت، تیتر کا گوشت، مرغ کا گوشت، ترئی، کدو، خرفہ، پالک، مونگ کی دال، ارہر کی دال، زردی بیضہ مرغ، رنگترہ، ناشپاتی، سیب، لوکاٹ وغیرہ۔

پرہیز: سرخ مرچ، گرم مصالحہ، لہسن، پیاز، مسور کی دال، چنے کی دال، ماش کی دال، آلو، گوبھی، اروی، گڑ، تیل وغیرہ سے اس مرض میں پانی اور سیال غذائیں کم استعمال کرنی چاہئیں زیادہ جسمانی محنت، شدید حرکت اور رنج و غم سے بچنا چاہیے۔

رگوں کے امراض

رگوں کے سدے

اُردو نام	طبّی نام	ڈاکٹری نام
خونی سدے	سدہ دمویہ	تھرامبوس Thrombosis
رگوں کے سدے	انسداد عروقیہ	ایمبولزم Embolism

تعریف و ماہیت: سدہ دمویہ سے مراد عروق (شریانوں اور وریدوں وغیرہ) کے اندر کسی وجہ سے خون کا جم جانا اور دوران خون میں رکاوٹ پیدا کرنا ہے اور سدہ عروقیہ سے مراد کسی منجمد خون کے ٹکڑے یا کسی دوسرے مادے مثلاً کرم، جرم، چربی کے ذرے یا کسی رسولی کے ٹکڑے وغیرہ کا کسی اور جگہ سے دوران خون میں مل کر دورے کرتے ہوئے کسی باریک رگ (شریان، ورید یا عروق شعریہ) میں جا کر پھنس جانا ہے۔

اقسام: مقام سدہ کے لحاظ سے اس مرض کی مختلف قسمیں ہیں چنانچہ سدہ دمویہ جب قلب کے اندر واقع ہو تو اس کو (1) سدہ دمویہ قلبی (کارڈیک تھرامبوس کہتے ہیں اور جب ورید کے اندر ظاہر ہو تو اس کو (2) سدہ دمویہ وریدی (وینس تھرامبوس کے نام سے نامزد کرتے ہیں اور پھر جس ورید یا شریان کے اندر سدہ رونما ہو اس کے مخصوص نام سے موسوم کر دیا جاتا ہے۔

اسباب: سدہ دمویہ خون کی غلظت اور قوت انجماد کے بڑھ جانے یا خون کی رفتار کے سست ہو جانے یا عروق اور قلب وغیرہ کے اندر استر کرنے والی باریک جھلی کے ورم سے پیدا ہوتا ہے مرض اخضر میں بھی سدہ پیدا ہو سکتا ہے سدہ دمویہ قلبی نسبتاً زیادہ عام اور اہم ہے یہ بالعموم قلب کے بائیں اذن میں ہوتا ہے خصوصاً جب اس. ن بہت زیادہ اتساع پیدا ہو گیا ہو بعض اوقات اسی قسم کے سدہ سے کوئی ٹکڑا علیحدہ ہو کر دماغ، طحال، گردوں یا آنتوں اور اطراف وغیرہ کی شرائین میں پھنس کر سدہ عروقیہ بھی پیدا کر دیا کرتا ہے گاہے درمیانی کان کے امراض اور تقیح میں بھی پھیپھڑوں یا گردن کی وریدوں میں سدہ عروقیہ ہو جایا کرتا ہے گاہے فخذی عروق میں وضع حمل کے بعد یا فقرالدم کی موجودگی میں یا بعض قسم کے متعدی امراض مثلاً حمی محرقہ اسہالی، شاذونادر نزلہ وبائیہ اور نمونیا وغیرہ میں بھی سدہ عروقیہ پیدا ہو جاتا ہے اسی طرح شاذونادر سرطان ثانوی، سل اور تیسرے درجے کے آتشک میں بھی ہزالی حالات سے سدہ عروقیہ پیدا ہو جاتا ہے۔

علامات: سدہ کے مقام وقوع کے اختلاف کی وجہ سے اکثر علامات میں بھی کم و بیش اختلاف ہوتا ہے لیکن سدے کے مقام پر درد، بے چینی، سوجن یا بھربھراہٹ اس کے نچلے حصے کا پہلے زرد پھر نیلا اور سیاہی مائل ہوتے ہوئے مردہ ہو جانا سدہ عروقیہ کی قریب قریب مشترک علامتیں ہیں سدہ وریدیہ بالخصوص شریان مخذی وغیرہ کے سدہ میں اکثر اوقات متوازی دوران خون قائم ہو جاتا ہے لیکن اگر گردوں کی وریدوں میں سدہ پیدا ہو جائے تو اکثر جلد یا بدیر وہاں سدہ دمویہ کی وجہ سے موت واقع ہو جاتی

ہے دماغی شریانوں کے سدہ عروقیہ میں عارضی غشی فالج اور بطلان الصوت وغیرہ عصبی عوارضات پیدا ہوجاتے ہیں طحال کی شریان میں سدہ پڑجانے سے طحال دفعتاً بہت بڑھ جاتی اور دردناک ہوجاتی ہے آنکھ کی مرکزی شریان میں سدہ پڑجانے سے ماؤف آنکھ میں نہایت شدید درد ہوتا ہے اور مریض دفعتاً اندھا ہوجاتا ہے۔

گاہے عمل ید (اپریشن) یا اندرونی وریدی احتقان (ٹیکہ) کرنے کے بعد یا مثانہ اور مجری بول میں ہوا بھرنے کے بعد عورتوں میں اسقاط یا وضع حمل وغیرہ کے بعد عروق کے اندر ہوا داخل ہوکر "سدہ ہوائیہ" پیدا ہوجاتا ہے جو اگر بڑا ہو تو اکثر اوقات مہلک ثابت ہوتا ہے لیکن اگر نہایت خفیف مقدار میں ہو تو اکثر مریض نہ صرف بچ جاتا ہے بلکہ کوئی خاص خطرناک علامت بھی ظاہر نہیں ہوتی۔

تشخیص: سدہ ہوائیہ کی تشخیص کچھ زیادہ مشکل نہیں ہے اور تنفس کی خرابی، تشنج نبض کے ضعف اور ہوا داخل ہونے کی مخصوص آواز سے بآسانی کی جاسکتی ہے اس کے علاوہ مختلف مقامات کے سدد میں مقام ماؤف پر علامات کی موجودگی سے تشخیص کی جاسکتی ہے۔

انجام: اس مرض کا انجام عموماً خراب ہوا کرتا ہے بعض اوقات تو دفعتاً موت واقع ہوجاتی ہے اور گاہے شدید عوارضات مابعد باقی رہ جاتے ہیں اور اطراف کے عروق میں سدہ پڑنے کی صورت میں مقام سدہ سے نیچے کے حصے کو کاٹ دینا پڑتا ہے۔

اصول علاج: حفظ ماتقدم کے لئے ایسے مریضوں کو جن میں سدہ دمویہ کا اندیشہ ہو بالکل آرام کے ساتھ بستر میں لٹائے رکھیں۔

چونکہ یہ مرض نہایت خطرناک اور عسیرالعلاج ہے اور اکثر اوقات اس کی علامات کے رونما ہونے کے بعد قبل اس سے کہ اس کی پوری تشخیص ہوسکے موت واقع ہوجاتی ہے اس لئے اس میں تقدم بالحفظ کو خصوصیت کے ساتھ ملحوظ رکھنا چاہئے اور ان امراض کا جن سے یہ پیدا ہوسکتا ہے نہایت توجہ اور سرگرمی کے ساتھ مناسب علاج کرکے جس قدر جلد ممکن ہو مریض کی صحت کو بحال کیا جائے۔

دستورالعلاج: جب حملہ مرض سے مریض کو غشی ہوجائے اور وہ لمبے لمبے سانس لینے لگے تو سب سے پہلے اس کی فصد کھلوادیں اور مریض کی عمر اور طاقت کے مطابق خون نکلوادیں اس کے ساتھ دواء المسک معتدل پانچ گرام، عرق کیوڑہ 60 ملی لیٹر میں حل کرکے پلائیں یا جواہر مہرہ 125 ملی گرام، خمیرہ گاؤزبان عنبری تین گرام میں ملاکر عرق بید مشک پانچ ملی لیٹر میں حل کرکے دیں چونہ اور نوشادر ملاکر سنگھائیں ہوش آنے پر سبب کے مطابق علاج کریں چنانچہ اگر غلظت خون، آتشک یا سرطان وغیرہ سے یہ مرض ہو تو ان کا علاج کریں اور جوہری نمک 20 ملی گرام، عرق مرکب مصفی خون 125 ملی لیٹر، شربت عناب 25 ملی لیٹر کے ساتھ دیں۔

علاج ڈاکٹری: حملہ مرض کے وقت ایمائل نائٹریٹ سنگھائیں مقام قلب پر ہلکی برقی رو سے تکور کرائیں اگر مریض کا دم رکنے لگے اور چہرہ کا رنگ متغیر ہونے لگے تو اسے ایڈرینے لین یا پیچوٹرین کا ٹیکہ کرائیں۔

غذاوپرہیز: ایسی سردتر غذائیں دیں جو خون کو زیادہ رقیق کرتی ہیں مثلاً ٹماٹر، شلغم، ٹنڈہ ترئی، کدو، انناس، ناشپاتی وغیرہ ایسی تمام غذاؤں سے پرہیز کرائیں جن سے خون میں لیفین کی زیادتی ہو اور خون کی قوت انجماد بڑھے مثلاً لیسدار اور لعاب دار اشیاء شوربہ، کلہ پائچہ، لحم البقر، سریشم، ماہی، سفیدی بیضہ مرغ، کچالو وغیرہ زیادہ گرم اور مصالحہ دار اشیاء شرابا، چائے، اور قہوہ وغیرہ سے بھی پرہیز کرائیں۔

انورسماء اورطی

اُردو نام	طبّی نام	ڈاکٹری نام
اورطی کی دموی رسولی	انورسمائے اورطی	اینورسم آف دی اورطی Aneurysm of the Aorra

تعریف وماہیت: اس مرض میں شریان اورطی کی دیوار کمزور ہوکر قوس کے کسی ایک جز پر خون کے دباؤ کی وجہ سے پھیل جاتی اور بتدریج ربڑ کے غبارے کی مانند پھولتی جاتی ہے اور اس مقام پر ایک دموی رسولی بن جاتی ہے۔

یادداشت: اس قسم کی دموی رسولی جسم کی ہر ایک شریان میں رونما ہوسکتی ہے لیکن چونکہ عام طور پر نوے فیصدی مریضوں میں یہ شریان اورطی میں رونما ہوتی ہے اور یہی زیادہ خطرناک اور اہم بھی ہے اس لئے اس جگہ تفصیلی طور پر اس کا ذکر کیا گیا ہے۔

جب کسی شریان کی دیوار کا کوئی حصہ اجزاء ارضی کے اجتماع یا کسی ضرب وغیرہ کی وجہ سے کمزور ہوجاتا ہے تو اس جگہ خون اپنے مسلسل دباؤ کی وجہ سے ایک گڑھا سا پیدا کرلیتا ہے جو بتدریج بڑھتا جاتا اور دموی رسولی کی شکل اختیار کرلیتا ہے۔

اسباب: اس مرض کا اصل سبب جیسا کہ اس کی ماہیت میں ظاہر کیا گیا ہے شریان کی دیوار میں اجزاء ارضی کے جمع ہوجانے سے تصلب پیدا ہوجانا یا اس کا کسی ضرب یا زخم وغیرہ کی وجہ سے کمزور ہوجانا ہے تصلب الشرائین کا سب سے اہم سبب آتشک ہے چنانچہ اندازہ لگایا گیا ہے کہ 65 فیصدی مریضوں میں آتشک کی وجہ سے شریانوں اور بالخصوص اورطی میں تصلب پیدا ہوکر یہ مرض رونما ہوتا ہے اس کے علاوہ دوسرے اسباب میں نقرس، وجع المفاصل اور ملیریا وغیرہ شامل ہیں گو ان میں سے کسی ایک کو باعث مرض قرار دینا دشوار ہے یہ مرض بالعموم 35 سے 50 سال کی عمر کے مردوں میں ظاہر ہوتا ہے اور عموماً سپاہیوں لوہاروں وغیرہ ایسے لوگوں میں پایا جاتا ہے جو زیادہ جسمانی محنت کرتے ہیں۔

علامات: یہ مرض بالعموم قوس اورطی کے مختلف حصص میں پیدا ہوتا ہے اورطی صدری یا بطنی میں شاذونادر ہی پایا جاتا ہے رسولی کا حجم مختلف مریضوں میں مختلف ہوتا ہے لیکن یہ اکثر معمولی سیب یا بند مٹھی کے حجم تک پہنچ جاتی ہے گاہے اس سے بھی بڑی ہوجاتی ہے اس کی شکل کبھی تو بالکل گول ہوتی ہے کبھی تکلے کی مانند دونوں طرف سے گاؤدم اور کبھی تھیلی کی مانند ہوتی ہے ظاہری علامتیں مقام ماؤف اور رسولی کے حجم کے لحاظ سے مختلف ہوتی ہیں لیکن ذیل کی علامتیں بالعموم قوس اورطی کے جز صاعد، قوس اورطی کے جز متعرض اور قوس اورطی کے جز نازل ہر جگہ کے اینورسما میں مشترک طور پر پائی جاتی ہیں۔

(1) دقت تنفس: یہ وہ علامت ہے جس کی مریض بالعموم سب سے پہلے شکایت کرتا ہے جب یہ شکایت قصبۃ الریہ پر رسولی دباؤ پڑنے سے پیدا ہوتی ہے جیسا کہ قوس اورطی کے جز متعرض کے مبتلائے مرض ہونے پر ہوا کرتا ہے تو بالعموم مستقل اور طویل قسم کی ہوا کرتی ہے لیکن جب یہ شکایت اعصاب کے صغیرہ ریویہ مقدم پر دباؤ کی وجہ سے ہو جیسے جیسا کہ قوس اورطی کے جز صاعد کے مبتلا مرض ہونے پر ہوا کرتا ہے تو اکثر دوری قسم کی ہوتی ہے (2) کھانسی بالعموم راج ہنس کی آواز کی مانند مخصوص قسم کی ہوا کرتی ہے گاہے عصب راجع حنجری پر دباؤ پڑنے اور بائیں طرف کی آواز کی دوری کے مفلوج ہوجانے کی وجہ سے بحتہ الصوت یا بطلان الصوت کی شکایت پیدا ہوجاتی ہے (3) سینے کا درد وجع القلب کی مانند دردوں کی شکل میں ہوتا ہے اور اس کی ٹیسیں ایک یا دونوں بازوؤں کی طرف جاتی ہیں لیکن قوس اورطی کے جز صاعد کے اینورسما میں ٹیسیں بالعموم بائیں بازو کی طرف جاتی ہیں درد عصبی قسم کا بھی ہوسکتا ہے جب کہ اعصاب پر دباؤ پڑ رہا ہو یا ٹھوس برمے سے سوراخ کرنے کی مانند ہوتا ہے جب کہ ہڈی کے کھائے جانے کی وجہ سے ہو جیسا کہ قوس اورطی کے جز نازل کے مبتلائے مرض ہونے سے ہو. لرزنا ہے (4) دل کی دوسری آواز تیز ہوجاتی ہے (5) نبضہ قلب قوی ہوجاتا ہے (6) اکثر اوقات دونوں ہاتھوں کی نبض میں اختلاف پایا جا. ہے (7) اعصاب شرکیہ پر دباؤ پڑنے سے دونوں آنکھوں کی پتلیوں میں بھی اختلاف پایا جاتا ہے ماؤف جانب کی پتلی پہلے سما جاتی

ہے بعدہ مفلوج ہوکر سکڑ جاتی ہے (8) قلب اپنی جگہ سے بائیں جانب ہٹ جاتا ہے خصوصاً جب رسولی بڑی ہوجائے گا ہے قلب میں عظم پیدا ہوجاتا ہے (9) بعض اوقات دوسری فضاء مابین الاضلاع کے دائیں یا بائیں جانب یا بائیں جانب ہنسلی کے اوپر سے دبا کر دیکھنے پر شریانی رسولی کی تڑپ بھی محسوس ہوتی اور دکھائی دیتی ہے اگر مریض کے لیٹے ہوئے ہونے کی حالت میں یہ تڑپ محسوس نہ ہوتو مریض کو کھڑا کر کے اور اس کی چھاتی کو کسی قدر آگے کی طرف جھکا کر محسوس کرنے سے بآسانی دیکھی جاسکتی ہے شاذ ونادر اورطی نازل صدری کے اینورسما میں شریانی رسولی کی تڑپ پشت کی جانب ریڑھ کی ہڈی اور بائیں عظم الکتف کے مابین محسوس ہوتی ہے (10) اردگرد کی وریدوں پر شریانی رسولی کا دباؤ پڑنے اوران میں خون کے بھاؤ کے رک جانے کی وجہ سے چہرے، گردن اور بازوؤں وغیرہ میں تیج پیدا ہوسکتا ہے بعض اوقات پھیپھڑوں پر دباؤ پڑنے سے کھانسی کے علاوہ مزمن ذات الریہ یا مزمن ورم غشاء الریہ وغیرہ کی شکایت بھی پیدا ہوجاتی ہے مری پر دباؤ پڑنے سے عسر البلع (نگلنے میں دقت) کی شکایت بھی پیدا ہوجاتی ہے۔

تشخیص: اس مرض کی تشخیص کا یقینی ذریعہ ایکس ریز کے ذریعے اورطی کا معائنہ کرنا ہے اس طرح اورطی کی صحیح علامت ظاہر ہوجاتی ہے اور اگر اس میں اینورسما پیدا ہوچکا ہوتو بآسانی دیکھا جاسکتا ہے اس کے بغیر ابتداء مرض میں تشخیص دشوار ہوتی ہے خصوصاً جب اس کی نمایاں علامات ظاہر نہ ہوں اورصرف غیر یقینی علامات مثلاً چھاتی کا درد یا دباؤ وغیرہ محسوس ہوتا ہو اسی طرح اینورسما اور جوف صدر کی دوسری قسم کی رسولیوں میں تشخیص کرنا دشوار ہوتا ہے لیکن اینورسما میں بالعموم تڑپ کا احساس اور مقام قلب پر استماع کرنے پر غیر طبعی آوازوں کی عدم موجودگی ایک حد تک اس کی تشخیص میں مدد دیتی ہے۔

رفتار وانجام: یہ مرض سالہا سال تک بتدریج ترقی کرتا رہتا اور بالآخر مہلک ثابت ہوتا ہے لیکن مناسب علاج سے مریض کئی سال تک زندہ رہ سکتا ہے خصوصاً جب کہ وہ ہر قسم کی شدید دماغی اور بالخصوص جسمانی محنت سے محفوظ رہے موت اس سے چار صورتوں میں واقع ہوتی ہے (1) رسولی کے پھٹ جانے سے (2) مریض کے حد سے زیادہ لاغر اور کمزور ہوجانے سے (3) دل کی حرکت بند ہوجانے سے (4) دوسرے عوارضات سے۔

رسولی کے پھٹ جانے پر بالعموم دفعتاً شدید اور مہلک جریان خون ہوتا ہے لیکن بعض اوقات خفیف شگاف ہوکر پہلے چند یوم خون رستا رہتا ہے اور بالآخر شدید اور مہلک جریان خون ہوجاتا ہے قوس اورطی کے جز صاعد کا اینورسما بالعموم غلاف القلب، شریان الریہ اجوف صاعد میں پھٹتا ہے قوس اورطی کے جز مستعرض کا اینورسما بالعموم قصبۃ الریہ اشعب قصبہ میں پھٹتا ہے اور قوس اورطی کے جز نازل کا اینورسما غشاء الریہ کے جوف یا مری میں پھٹتا ہے مرض کی شدت وخفت کا انحصار دقت تنفس کی کمی وبیشی اور شدید علامات کے ظہور پر ہوا کرتا ہے دیگر عوارضات اینورسما کی رسولی کے دوسرے اعضاء پر دباؤ کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں۔

اصول علاج/ حفظ ماتقدم: اس مرض سے محفوظ رہنے کے لئے حتی الامکان اس کے اسباب سے بچنا چاہئے اگر مرض پیدا ہوچکا ہوتو یہ مرض ہمیشہ لاعلاج ہوا کرتا ہے صرف مریض کے کام سکون وآرام کے ساتھ رہنے سے زندگی ایک حد تک لمبی کی جاسکتی ہے۔

طبی علاج: علاج کے عام اصول میں مندرجہ ذیل تین باتوں کی کوشش کرنی چاہئے (1) جس طرح ممکن ہو شریانی تمدد کو کم کیا جائے (2) دل کی حرکات میں سستی، انتظام اور سکون پیدا کیا جائے (3) اس توقع پر خون کی قوت انجماد کو بڑھایا جائے کہ وہ رسولی کے اندر منجمد ہوکر اس کو بند کردے مریض کو بستر میں کامل آرام اور سکون کے ساتھ رکھا جائے اس سے اس کو بہت فائدہ پہنچتا ہے غذا کم کردیں بالخصوص مشروبات کا استعمال بہت کم کردیں۔

دواء صدف صادق ایک گرام، یشب ایک گرام، عقیق ایک گرام، کہربا شمعی ایک گرام زہرمہرہ ایک گرام، نارجیل دریائی

ایک گرام' طباشیر ایک گرام' گوند کتیرا ایک گرام' رب انار شیریں 25 ملی لیٹر' رب سیب 25 ملی لیٹر یا رب بہی 25 ملی لیٹر میں ملا کر دیں یہ نسخہ تسکین قلب کے علاوہ خون کی قوت انجماد کو بھی ایک حد تک بڑھا دیتا ہے۔

دستور جدید: اکسیر قلب دو گرام' رب انار شیریں' رب سیب یا رب بہی 25 ملی لیٹر میں ملا کر صبح شام دیں۔

علاج ڈاکٹری: ہدایات مندرجہ علاج بھی و پیش نظر رکھیں دواء پوٹاسیم آئیوڈائیڈ 700 ملی گرام دن میں تین یا چار مرتبہ روزانہ سے شروع کریں اور مقدار خوراک بتدریج بڑھاتے جائیں یہ تسکین قلب کے لئے بلاشبہ نہایت مفید ثابت ہوئی ہے بڑی بڑی خوراکوں میں کیلیشیم کلورائیڈ کا استعمال بھی نافع ہے درد کے لئے مارفیا' ایٹروپین' یا بیلا ڈونا کا داخلی استعمال یا بیلا ڈونا پلاسٹر کا خارجی استعمال مفید ہے یا درد اگر وجع القلب کی قسم کا ہو تو نائٹروگلیسرین کا استعمال زیادہ بہتر ہے ظاہری ورم کے لئے کوئی لچک دار پٹی یا سیولائیڈ یا سیسے کی پتلی سی نازک تختی اس کے اوپر رکھ کر باندھ دیا کریں شدید شریانی تمدد کو کم کرنے کے لئے وقتاً فوقتاً کیلومل کا استعمال نافع ہے خفقان کے لئے ڈیجی ٹیلس اور ایکونٹ کا استعمال کریں۔

مختلف سرجنوں نے مختلف اعمال ید کے ذریعے بھی اس مرض کا علاج کرنے کی کوشش کی ہے چنانچہ سرولیم میکلون کا عملیہ معروف ہے جس میں شریانی رسولی کے اندر طویل باریک سوئیاں چبھو کر ان کو چند منٹ تک وہاں چھوڑ دیا جاتا ہے خون کے بہاؤ سے وہ سوئیاں ہلتی ہیں اور ان شریانی دیواروں کو زخمی کرتی ہیں ان زخمی حصوں پر خون منجمد ہو کر رسولی کی فضا کو کسی حد تک پُر کر دیتا ہے یہ عملیہ نہایت نازک ہے اور شاذونادر ہی کامیاب ہوتا ہے دیگر عملیات و معالجات میں ویل پیوکا (آکوپنکچر) یعنی رسولی میں سوئیاں چبھونا' ضغط برقی (گاوینو پنکچر) یعنی برقی سوئیاں چبھونا' ارگوٹی نین 60 سے 175 ملی گرام کی مقدار میں) اور ایکسٹریکٹ ارگٹ کو گلیسرین یا پانی میں حل کر کے روزانہ یا ہر دوسرے روز رسولی کے اردگرد پچکاری کرنا زیر جلد یا مابین العضلات جیلاٹین کی پچکاری کرنا بڑھتی ہوئی رسولی پر مسلسل دباؤ ڈالے رکھنا اور برف کی تھیلیوں سے ٹکور کرانا وغیرہ شامل ہیں۔

غذا: دودھ' دہی' گھی' مسکہ دیں کدو' پالک' ترئی' ٹنڈا وغیرہ سبز ترکاریاں زیادہ کھلائیں انار' انگور' سیب وغیرہ تازہ میوے کھلائیں ساگودانہ دودھ میں پکا کر دیں موٹے آٹے کی روٹی بھی مفید ہے۔

پرہیز: گوشت' چائے' قہوہ' انڈے' مچھلی' مصالح وغیرہ متحرک چیزوں سے پرہیز کرائیں آلو' گوبھی' باقلا' مٹر وغیرہ بادی چیزیں بھی نہ دیں ترشی سے بھی اجتناب کرنا چاہئے۔

تصلب الشرائین

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
شریانوں کی سختی	تصلب الشرائین	ارٹیریو سیکلیروسس Arterio Sclerosis
شریانوں کا تکلس	تکلس الشرائین	آتھی روما Atheroma

تعریف وماہیت: اس مرض میں شریانوں کی دیواریں معمول کی نسبت زیادہ دبیز ہو کر سخت ہو جاتی ہیں اس میں شریانوں کے لچکدار اور عضلی پرت کا تغذیہ خراب ہو کر اس میں چونے وغیرہ کے ارضی اجزاء کا اجتماع ہو جاتا ہے جس سے شریانیں سخت ہو جاتی ہیں یا بعض قسم کے سمی اثرات سے شریانوں کی لچک زائل ہو جاتی ہے جس سے وہ سخت ہو جاتی ہیں بعض اوقات یہ مرض خاص شریانوں میں ظاہر ہوتا ہے اور بعض اوقات جسم کی تمام شریانیں یکساں طور پر ماؤف ہو جاتی ہیں لیکن بالعموم شریان اعظم (اورطی) شرائین حرقفی' شرائین فخذی' شرائین ابطی' شرائین عضدی' شرائین زندی' شرائین کلیلی اور شرائین دماغی زیادہ تر ماؤف ہوتی ہیں۔

اقسام: اس مرض کی کوئی خاص قسم نہیں ہے البتہ بعض اوقات یہ مرض عارضی طور پر پایا جاتا ہے اور بعض اوقات مستقل طور پر

اول الذکر صورت جوانی کے بعد ہر عمر میں ہوسکتی ہے اوریا تو کلاہ گردہ کے افعال کی زیادتی سے ہوتی ہے یا سمی اثرات کی وجہ سے آخر الذکر قسم بالعموم بڑھاپے میں پائی جاتی ہیں۔

اسباب: یہ مرض بالعموم چالیس سال کی عمر کے بعد پیدا ہوتا ہے اور اکثر اوقات مردوں میں زیادہ پایا جاتا ہے لیکن چالیس سال کی عمر سے پہلے بھی ہوسکتا ہے اور عورتوں میں بھی پایا جاسکتا ہے موروثی استعداد مزاجی' آتشک' گھٹیا' وجع المفاصل' ذیابیطس' گردہ اور کلاوہ گردہ کے مخصوص امراض حد سے زیادہ دماغی یا جسمانی محنت' فکرو پریشانی اور غم وغصہ کی کثرت' کثرت شراب و تمباکو نوشی' دائمی قبض اور بدہضمی وغیرہ خون کے دباؤ کی زیادتی' جوہر کلاہ گردہ کا خارجی یا داخلی طور پر خون میں اضافہ وغیرہ اس کے اسباب ہیں۔

علامات: اس مرض میں خون کا دباؤ مستقل طور پر بڑھ جاتا ہے چنانچہ پیمانہ دموی کے ذریعے دیکھنے پر خون کا دباؤ بالعموم 150 ملی میٹر سیمابی سے زیادہ پایا جاتا ہے اور اس کے ساتھ وہ تمام علامات کم وبیش رونما ہوتی ہیں جو خون کے دباؤ کی زیادتی میں بیان کی گئی ہیں جو شریانیں بآسانی محسوس کی اور دیکھی جاسکتی ہیں مثلاً شریان ابطی' شریان فخذی یا بالخصوص شریان زندی (شریان النبض) وہ بخوبی ٹٹولنے پر راج ہنس کی گردن کی مانند سخت محسوس ہوتی ہیں نبض اکثر صلب' متواتر اور غیر منتظم ہوتی ہے اس کی تعداد فی منٹ بہت بڑھ جاتی ہے چنانچہ 100 سے 120 تک ہوجاسکتی ہے لیکن بعض اوقات بالخصوص شریان اکلیلی کے ماؤف ہونے کی صورت میں نبض غیر منتظم' صلب اور بطی ہوجاتی ہے دل کا بایاں بطن امتحان کرنے پر بالعموم بڑھا ہوا پایا جاتا ہے جس کی وجہ سے نبضہ قلب بھی قوی دکھائی دیتا ہے دل کی دوسری آواز جو شریان اورطہ کی کواڑیوں کے بند ہونے سے پیدا ہوتی ہے بالعموم تیز اور مخصوص قسم کی ہوتی ہے ایکس ریز سے معائنہ کرنے پر شریانوں کے خفیف نشانات بھی دکھائی دیتے ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ شریانوں کے اندر کلسی تغیرات پیدا ہوچکے ہیں۔

تشخیص: مخصوص اسباب کی موجودگی میں ان کی خاص خاص علامتیں موجود ہوتی ہیں مثلاً اگر گٹھیا کی وجہ سے ہوتو گٹھیا کی کم وبیش علامتیں موجود ہوتی ہیں اسی طرح اگر ذیابیطس' آتشک' امراض کلاہ گردہ وگردہ' دائمی قبض' یا بدہضمی وغیرہ کی وجہ سے ہوتو ان کی مخصوص علامتیں موجود ہوتی ہیں اگر کوئی خاص شریان ماؤف ہوئی ہوتو اس کی مخصوص علامات پائی جاتی ہیں مثلاً اگر شریان اورطی ماؤف ہوتو عظم قص کے نیچے قوس اورطی کے مقام پر کم وبیش درد کا احساس پایا جاتا ہے جو زیادہ جسمانی محنت سے بڑھ جاتا ہے چنانچہ اگر مریض تھوڑی دیر چلے تو درد کی وجہ سے اس کو رکنا پڑتا ہے اور جب درد کے دور ہونے پر وہ چلے تو پھر درد ہوتا ہے اس طرح ہر پانچ پانچ یا دس دس منٹ کے بعد اس کو تھوڑی تھوڑی دیر ٹھہر کر چلنا پڑتا ہے ہوا کے مخالف چلنے میں نہایت تکلیف ہوتی ہے بالخصوص صبح کے وقت جب مرض بڑھ جاتا ہے تو مستقل طور پر دقت تنفس کی شکایت پیدا ہوجاتی ہے کام کرنے کی قوت گھٹ جاتی ہے نیند ٹھیک نہیں آتی مریض لاغر اور زرد ہوجاتا ہے ایکس ریز کے ذریعے سے دیکھنے پر قوس اورطی کافی حد تک پھیلی ہوئی پائی جاتی ہے اور ایسی حالت میں دل کا بایاں بطن بڑھا ہوا نہیں پایا جاتا شرائین اکلیلی کے ماؤف ہونے کی صورت میں وجع القلب وغیرہ مزمن ورم القلب کی علامتیں پائی جاتی ہیں دماغی شرائین کے ماؤف ہونے کی صورت میں دماغی علامتیں پائی جاتی ہیں گردے کی شرائین کے ماؤف ہونے کی صورت میں دردگردہ وغیرہ ایسی علامتیں پائی جاتی ہیں جن میں گردوں کا کم وبیش تعلق ہوتا ہے اورطی بطنی یا شریان ماساریقی اعلی کے تصلب کی صورت میں مخصوص قسم کے درد شکم اور دوسری معوی و معدی علامتیں اور ذیابیطس وغیرہ کی شکایت پائی جاتی ہے ٹانگوں کی شریانوں کے ماؤف ہونے کی صورت میں زیریں ٹانگوں اور پاؤں میں خارش' جھنجھناہٹ یا سردی کا احساس پایا جاتا ہے تھوڑی دیر چلنے پر ان شکایات میں زیادتی ہوجاتی ہے گھٹنے کی حرکات منعکسہ بڑھ جاتی ہیں یا ایک یا دونوں طرف کی حرکات بالکل باطل ہوجاتی ہیں۔

انجام: یہ مرض مزمن ہوتا ہے اور دیر تک بغیر کسی قسم کے نقصان کے رہ سکتا ہے کہ شدید علامات کے رونما ہوجانے کے بعد اکثر

سدہ دمویہ یا سکتہ وغیرہ ہو کر موت واقع ہو جاتی ہے۔

اصول علاج/ حفظ ماتقدم: اس کے اسباب سے بچنے کی کوشش کرنی چاہئے زیادہ جسمانی یا دماغی محنت' شراب اور تمباکو وغیرہ سے پرہیز کرائیں قبض نہ ہونے دیں وقتاً فوقتاً تمام جسم پر تیل کی مالش اور گرم حمام کراتے رہیں' غذا لطیف اور زود ہضم کھلائیں ہر قسم کے گوشت اور انڈوں سے پرہیز کرائیں خفیف سے خفیف علامات کے رونما ہونے پر مریض کو کامل آرام کرائیں یا تفریح وغیرہ کے لئے اسے پہاڑی مقامات پر بھیج دیں جن کی بلندی تین ہزار فٹ سے زیادہ نہ ہو اعتدال کے ساتھ جسمانی ورزش کریں بالخصوص اگر ایسے لوگوں میں یہ مرض رونما ہو جن کا پیشہ ہر وقت بیٹھے رہنے کا ہو تو شدید اور قوی ورزشیں نہ کرائیں ایسے مریضوں میں ذیل کی ورزشیں خصوصیت کے ساتھ مفید ہیں ان سے آنتوں کی اصلاح اور دائمی قبض رفع ہو جاتی ہے اور سمیتوں کے انجذاب سے تصلب الشرائین کی جو شکایت پیدا ہو رہی ہوتی ہے وہ بالکل رک جاتی ہے خصوصاً جب کہ اس کے ساتھ غذا میں بھی مناسب اصلاح کر لی جائے۔

اصل سبب مرض کو معلوم کر کے اس کے مطابق علاج کریں اگر گردوں کی خرابی کی وجہ سے ہو تو ان کی اصلاح کریں۔

اگر آتشک کی وجہ سے ہو تو آتشک کا مخصوص علاج کریں عام طور پر ملینات اور مسکنات کا استعمال اس مرض کیلئے نافع ہے۔

دستور العلاج: اس مرض میں ماء الجبن بہت مفید ہے اس لئے ماء الجبن استعمال کرائیں جس کی ترکیب حسب ذیل ہے:

بکری یا گائے کا دودھ آدھ آدھ لیٹر لے کر تانبے کے قلعی دار یا مٹی کے روغنی برتن میں ڈال کر نرم آنچ پر جوش دیں اور اس بات کی احتیاط رکھیں کہ دودھ جلے نہیں جب دو تین جوش آئیں تو اس میں قدرے لیموں 12 ملی لیٹر یا سکنجبین ترش 12 ملی لیٹر یا ٹارٹرک ایسڈ (ست لیموں) ڈالیں اس سے تھوڑی دیر میں دودھ پھٹ جائے گا اس دودھ کو اتار کر رکھ لیں اور قدرے سرد ہونے پر تین تہہ کی صافی سے ٹپکائیں یہ ٹپکا ہوا پانی ماء الجبن ہے پہلے دن 90 ملی لیٹر لے کر شربت نیلوفر 12 ملی لیٹر ملا کر پلائیں اور ہر روز 12 ملی لیٹر بڑھاتے جائیں جب ماء الجبن آدھ لیٹر تک پہنچ جائے تو تین دن متواتر آدھ آدھ لیٹر استعمال کرا کر پھر روزانہ 12 ملی لیٹر کم کرتے جائیں حتیٰ کہ پھر 90 ملی لیٹر کی ابتدائی خوراک آ جائے پھر اسے تین دن تک استعمال کرا کر ترک کر دیں ماء الجبن کے ساتھ شربت کی مقدار بھی حسب ضرورت کم و بیش کرتے رہیں ماء الجبن بناتے ہوئے جو پنیری کا حصہ بچ جائے اسے بدن پر مالش کرائیں یا فصد کرائیں اور فصد کے بعد ذیل کا تبرید نسخہ دیں۔

مفرح بارد پانچ گرام ہمراہ لعاب بہدانہ تین گرام' شیرہ عناب پانچ عدد' عرق گاؤزبان 150 ملی لیٹر میں نکال کر شربت نیلوفر 25 ملی لیٹر شامل کر کے پئیں۔

ذیل کا طریق علاج بھی مفید ہے:

مفرح بارد پانچ گرام کھلا کر اوپر سے زرشک تین گرام' آلو بخارا پانچ عدد' تخم خرفہ تین گرام' عرق کاسنی 150 ملی لیٹر میں پیس کر چھان لیں اور شربت انار 25 ملی لیٹر ملا کر پلائیں۔

دو ہفتہ کے بعد حسب ذیل منضج دیں گل بنفشہ سات گرام' گل سرخ سات گرام' ملوہ خشک پانچ گرام' تخم خطمی سات گرام' شاہترہ سات گرام' تخم کاسنی پانچ گرام' گل نیلوفر سات گرام' عناب پانچ عدد' آلو بخارا پانچ عدد' بادرنجبویہ پانچ گرام' اسطوخودوس پانچ گرام' رات کو گرم پانی میں بھگو کر صبح کو مل چھان کر گل قند 50 گرام شامل کر کے پلائیں۔ آٹھ روز کے بعد اس نسخہ میں برگ سنا مکی سات گرام' تمر ہندی 50 گرام رات کو شامل کر کے بھگو دیں اور صبح کو شیر خشت 50 گرام' ترنجبین 50 گرام' مغز املتاس 60 گرام' شیرہ مغز بادام پانچ عدد شامل کر کے دیں اسی طرح ایک ایک روز کا وقفہ دے کر تین مسہل دیں اور وقفہ کے روز تبرید کا نسخہ (جو اوپر مذکور ہوا) تقویت دماغ اور رفع بے خوابی کے لئے روغن لبوب سبعہ سر پر مالش کریں۔

دستور جدید: (1) مفرح بارد پانچ گرام ہمراہ عرق ماء الجبن 75 ملی لیٹر' عرق شیر 75 ملی لیٹر' شربت عناب 25 ملی لیٹر ملا کر

پلائیں۔

(2) اکسیر قلب دو گرام باضافہ پٹاسیم برومائڈ 350 ملی گرام ہمراہ شیر بز 125 ملی لیٹر شربت عناب 25 ملی لیٹر استعمال کریں۔

(3) روغن لبوب سبعہ سر پر اور تمام بدن پر مالش کریں۔

علاج ڈاکٹری: ہدایات مندرجہ علاج طبی پر عمل کریں دواء آیوڈین کے مرکبات مثلاً پوٹاسیم آیوڈائڈ' سوڈیم آیوڈائڈ وغیرہ کا استعمال کرائیں ہر مہینے تین ہفتے تک ہلکی مقدار میں ان کا استعمال کرکے چوتھے ہفتے ناغہ کرادیا کریں ان کے ہمراہ کیلسیم کے مرکبات مثلاً کالزانا کے قرص وغیرہ بھی استعمال کرائیں۔

اگر کوئی ایک شریان ماؤف ہو تو عروق کو پھیلانے والی ادویہ جن میں نائٹرائیٹس اور کیفین کے مرکبات بھی شامل ہوں بالخصوص تھیوبرومین وغیرہ کا استعمال مفید ہوتا ہے اسی طرح آئیڈوکیلسیم ڈیوریٹین ہلکی مقداروں میں 250 ملی گرام کی ایک ٹکیہ دو مرتبہ روزانہ) طویل عرصہ تک استعمال کرائی جائیں تھیوبرومین کے ساتھ لیومینال کے مسکن اور منوم مخدر اثرات تھیومینل نامی ایک مرکب میں جمع کردیئے گئے ہیں ہر ایک ٹکیہ جس میں 175 ملی گرام تھیوبرومین ہوتی ہے اور 20 ملی گرام لیومینل ایک مرتبہ روزانہ استعمال کرانی چاہیئے آنتوں کی شریانوں کے تصلب میں غذا تھوڑی تھوڑی کرکے دن میں کئی مرتبہ دینی چاہیئے۔

مخصوص علامات قبض' بے خوابی وغیرہ کی موجودگی میں ان کا مخصوص علاج کریں چنانچہ قبض کی صورت میں ریونڈ' سناکی' کیسکارا اور پیٹ کی مالش وغیرہ کے ذریعے رفع قبض کریں اور بے خوابی وغیرہ میں لیومینل وغیرہ کا استعمال نافع ہے۔

غذا: لطیف اور زود ہضم غذائیں دیں دودھ' دہی' گھی' مسکہ استعمال کرائیں سبز ترکاریاں' کدو' توری' ٹنڈا' پالک وغیرہ دیں تازہ میوے' انار' انگور' سیب' ناشپاتی وغیرہ زیادہ مقدار میں دیں موٹے آٹے کی روٹی کھلائیں ساگودانہ دودھ میں پکایا کریں۔

پرہیز: ہر قسم کی متحرک اشیاء گرم مصالحہ' چائے' قہوہ' شراب' گوشت' انڈے' مچھلی' دال مسور' دال ماش' باقلا' مٹر' میدے کی روٹی' پیسٹری' مٹھائی سے پرہیز کرائیں۔

خون کے امراض

خون کا بڑھا ہوا دباؤ

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
خون کا بڑھا ہوا دباؤ	ضغطہ دموی قوی' فشار خون قوی	ہائی بلڈ پریشر **High Blood Pressure**

تعریف و ماہیت: اس مرض میں خون کا دباؤ طبعی دباؤ کی نسبت بڑھ جاتا یا زیادہ ہوجاتا ہے جس سے اس مرض کی مخصوص علامات اختلاج القلب' خفقان' سردرد' دوار' بدخوابی وغیرہ رونما ہوجاتی ہیں۔ اس مرض کی ماہیت کو سمجھنے سے پہلے خون کے دباؤ اور اس کے طبعی اختلافات کا سمجھ لینا ضروری ہے جس کا مختصر لیکن ضروری بیان ذیل میں درج ہے:

ضغطہ دموی (بلڈ پریشر): خون کے دباؤ سے مراد وہ قوت ہے جو خون اپنے بہاؤ میں عروق دمویہ (شرائین' اور وہ اور عروق شعریہ) کی لچکدار دیواروں کو پھیلانے کے لئے صرف کرتا ہے اس کا تمام تر انحصار خون کی مقدار' قلب کی قوت انقباض اور عروق دمویہ کی لچکدار دیواروں کی قوت مقاومت پر ہے چنانچہ جب قلب سکڑتا ہے تو وہ خون کی ایک خاص مقدار کو شریانوں میں دھکیل دیتا ہے شریانوں کی دیواریں اپنی طبعی لچک کی وجہ سے ایک خاص حد تک پھیل کر آنے والے خون کو قبول کرلیتی ہیں پھر جب وہ خون طبعی بہاؤ سے آگے عروق دمویہ کی چھوٹی چھوٹی شاخوں میں جاتا ہے تو دیواریں اپنی لچک کی وجہ سے سکڑ کر

اپنی اصلی حالت پر آجاتی ہیں اور یہ سلسلہ جاری رہتا ہے جس سے خون عروق دمویہ کے اندر ایک خاص دھار کے طور پر بہتا رہتا ہے اگر عروق کی دیواریں لچکدار نہ ہوتیں اور مذکورہ قوت مقاومت رکھتیں تو خون بجائے مسلسل دھار کی شکل میں بہنے کے تھوڑے تھوڑے وقفے کے بعد غیر مسلسل طور پر بہتا اس دباؤ کی کمی بیشی قلب کی قوت، انقباض خون کی مقدار اور عروق دمویہ کی چھوٹی چھوٹی شاخوں کی قوت مقاومت پر منحصر ہے اس کو زیادہ بہتر طریق پر سمجھنے کے لئے ایک چمڑے یا ربڑ کی ایسی نالی کا تصور کریں جس کے ایک طرف تو مرکزی پمپ لگا ہوا ہے اور دوسری طرف اور چھوٹی چھوٹی نالیاں لگی ہوئی ہیں اس میں پمپ کے اندر سے پھینکے جانے والے پانی کی قوت کا مقابلہ قلب کی قوت انقباض کے ساتھ مذکورہ نالی کے اندر کے پانی کا مقابلہ خون کی مقدار کے ساتھ خود نالی کا مقابلہ بڑی شریان کے ساتھ چھوٹی چھوٹی نالیوں کا چھوٹی چھوٹی شریانوں اور عروق دمویہ کے ساتھ اور عروق کی دیواروں کی لچک کی وجہ سے جو خون کے بہاؤ میں رکاوٹ ہوتی ہے اس کا مقابلہ نالیوں کے مقام اتصال کے تنگ یا فراخ ہونے کے ساتھ کرنا چاہئے چنانچہ اگر نالیوں کا مقام اتصال بہت تنگ ہوگا تو لازمی طور پر وہاں مقاومت زیادہ ہوگی اور پانی وہاں سے زیادہ قوت کے ساتھ لمبی دھار کی شکل میں نکلے گا لیکن اگر مقام مذکور فراخ ہوگا تو پانی آہستگی اور سکون کے ساتھ رہے گا اور اس کا زور کم ہوگا اسی طرح جیسے جیسے پانی آگے جاتا جائے گا اس کا زور کم ہوتا جائے گا یہی صورت جسم انسانی میں خون کے بہاؤ کی ہے لیکن ایک تندرست انسان میں ان ہر سہ امور کے اندر مسلسل تغیر ہوتا رہتا ہے چنانچہ جب انسان کسی وجہ سے جوش میں آجاتا ہے تو اس کا دل غیر معمولی طور پر زور زور کے ساتھ سکڑنے لگتا ہے جس سے اس کے خون کا دباؤ فوراً بڑھ جاتا ہے اگر وہ بہت زیادہ پانی پی لیتا ہے تو اس کے خون کی مقدار بڑھ جاتی ہے اور اس سے بھی خون کا دباؤ بڑھ جاتا ہے اسی طرح اگر انسان سردی میں باہر نکلے تو اس کی جلد کی عروق سکڑ جاتی ہیں جس کا مطلب یہ ہے کہ چھوٹی چھوٹی نالیوں کے منہ تنگ ہوجاتے ہیں اس سے بھی خون کا دباؤ بڑھ جاتا ہے علی ہذا القیاس تفکرات، رنج وغم، فکرو پریشانی اور سعی وکوشش کے وقت بھی خون کا دباؤ بڑھ جاتا ہے کیونکہ ایک قسم کے ہیجانی جذبات ہوتے ہیں نیز جب انسان پیٹ بھر کر غذا کھالیتا ہے اور ہضم غذا کے لئے اس کی آنتوں اور معدے میں خون کی مقدار زیادہ ہوجاتی ہے تو اس کے معدے اور آنتوں کے عروق دمویہ پھیل جاتے ہیں لیکن عضلات کے عروق جہاں سے خون آتا ہے سکڑ کر تنگ ہوجاتے ہیں نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ایک طرف تو خون کا دباؤ زیادہ ہوتا ہے اور دوسری طرف کم- اسی طرح سانس لینے سے بھی خون کے دباؤ پر اثر پڑتا ہے اگر اوتھلا سانس لیا جائے تو خون کا دباؤ بڑھ جاتا ہے چنانچہ ہروقت بیٹھے رہنے اور بہت کم ورزش کرنے والوں میں خون کا دباؤ زیادہ ہوا کرتا ہے الغرض صحت کی حالت میں بھی خون کا دباؤ ہروقت کم وبیش ہوتا رہتا ہے اور ہر شخص کے خون کا دباؤ دوسرے شخص کی نسبت مختلف ہوتا ہے ان اختلافات کے باوجود تندرست اشخاص میں خون کے طبعی دباؤ کا ایک خاص اوسط مقرر کرلیا گیا ہے اگر اس مقررہ اوسط سے خون کا دباؤ کم وبیش ہو اور ایک عرصہ طویل تک ایسا رہے تو مرضی صورت پر دلالت کرسکتا ہے خصوصاً جب اس کے ساتھ بعض قسم کی تکلیف دہ علامات بھی پائی جائیں۔

خون کا طبعی دباؤ اور اس کے معلوم کرنے کا طریق: ایک تندرست جوان آدمی میں جس کی عمر 21 سال کی ہو خون کا دباؤ قلب کی انقباضی حالت میں 120 ملی میٹر سیمابی اور انبساطی حالت میں 65 سے 80 ملی میٹر سیمابی کے بین بین ہوتا ہے اس طرح اس کا نبضی دباؤ یعنی انقباضی اور انبساطی حالت کے دباؤ کا باہمی فرق 50 ملی میٹر سیمابی ہوتا ہے بچوں میں انقباضی دباؤ بہت کم ہوتا ہے چنانچہ ایک سال کے بچے میں 70 ملی میٹر سیمابی ہوتا ہے جو بتدریج عمر کے ساتھ ساتھ بڑھتا جاتا ہے جوانی کی حالت میں پہنچ کر مذکورہ اعداد تک جا پہنچتا ہے اس کے بعد جیسے جیسے عمر بڑھتی جاتی ہے خون کا دباؤ بھی بتدریج بڑھتا جاتا ہے چنانچہ بڑھاپے میں 150 سے 160 ملی میٹر سیمابی تک طبعی دباؤ خیال کیا جاتا ہے ورزش کرتے وقت خون کا دباؤ 180 سے 200 تک بڑھ سکتا ہے بلکہ شاذ ونادر 300 تک بھی دیکھا گیا ہے عورتوں کے خون کا دباؤ ہم عمر کے مردوں کے خون کے

دباؤ کی نسبت کسی قدر کم ہوتا ہے لیکن عورتوں میں مختلف اوقات پر اس میں وسیع اختلافات پائے جاتے ہیں۔
ذیل میں ایک نقشہ درج کیا گیا ہے جس میں بحالت صحت خون میں دباؤ واضح کیا گیا ہے:

عمر	ضغطہ دموی انقباضی	ضغطہ دموی انبساطی
10 سے 20 سال تک	80 سے 110 ملی میٹر	50 سے 70
20 سے 30 سال تک	120 سے 125 ملی میٹر	70 سے 85
30 سے 40 سال تک	120 سے 130 ملی میٹر	75 سے 90
40 سے 50 سال تک	125 سے 135 ملی میٹر	80 سے 90
50 سے 60 سال تک	130 سے 140 ملی میٹر	80 سے 90
60 سے 70 سال تک	135 سے 145 ملی میٹر	85 سے 100

خون کا دباؤ بالعموم مخصوص قسم کے آلات سے معلوم کیا جاتا ہے سب سے زیادہ بہتر اور کثیر الاستعمال آلہ ریوارا کی کا ہے۔

اس میں ایک اوپر کی طرف کھڑی ہوئی سیسے کی نلکی ہوتی ہے اور ایک لمبا سائل (سلنڈر) ہوتا ہے جس کے قاعدت میں پارہ بھرا رہتا ہے یہ ربڑ کی نالی کے ذریعے ایک دوہرے ڈھکنے کے بلب کے ساتھ اور ربڑ کے باریک تھیلی نما بازو بند کے ساتھ ملحق ہوتا ہے امتحان کرنے کے وقت آلہ مذکور کو میز پر رکھ کر بازو بند کو مریض کے بازو پر لپیٹ دیا جاتا ہے بلب کو بائیں ہاتھ میں پکڑ لیا جاتا ہے اور دائیں ہاتھ کی انگلیوں کو مریض کی نبض پر رکھ دیا جاتا ہے پھر بلب کو دبا دبا کر آہستہ آہستہ بازو بند کی تھیلی میں ہوا بھری جاتی ہے اس کے ساتھ ہی نبض کی حرکت کو نہایت توجہ سے محسوس کرتے رہتے ہیں جیسے ہی نبض کی حرکت بند ہوجاتی ہے فوراً آلہ مذکور کو دیکھ کر معلوم کرلیا جاتا ہے کہ پارہ کس نمبر تک اوپر چڑھا ہے وہی نمبر زیر امتحان شخص کے خون کے دباؤ کا ہے مزید تحقیق کے لئے تھوڑی سی ہوا اور بھر کر بازو بند کے مخصوص ڈھکنے (ویلو) کو آہستہ سے کھول دیا جاتا ہے تاکہ اس کے اندر کی ہوا آہستہ آہستہ خارج ہوتی رہے اور نبض پر دباؤ کم ہوتا جائے پھر جس وقت نبض کی حرکت محسوس ہونے لگے تو آلہ مذکور کو دیکھ لیا جاتا ہے اور جس نمبر پر نبض کی حرکت بند ہوئی تھی اس نمبر کا خون کا دباؤ محسوب ہوگا۔

اسباب: اس مرض کا سب سے اہم سبب تصلب الشرائین ہے خواہ وہ کسی وجہ سے پیدا ہو اس کے علاوہ بعض امراض گردہ و کلاہ گردہ وغدہ نخامیہ بھی اسمرض کو پیدا کرسکتے ہیں عارضی طور پر ضغطۃ الدم کی زیادتی جیسا کہ اوپر ظاہر کیا گیا ہے غصہ وغیرہ ایسے جذبات سے پیدا ہوتی ہے جو عروق دمویہ میں ہروقت ایک قسم کا تناؤ پیدا کئے رہتے ہیں ضغطۃ الدم میں مزمن قسم کی زیادتی دماغی وجسمانی محنت اور تفکرات وغیرہ کی وجہ سے ظاہر ہوتی ہے دائمی قبض، کثرت تمباکو نوشی بالخصوص جب اس کے ساتھ کثرت مے نوشی بھی ہو یا گردوں کا سکڑ جانا بھی اسمرض کو مزمن صورت میں پیدا کرسکتے ہیں بعض اشخاص ضغطۃ الدم کی زیادتی کو تصلب الشرائین کا نتیجہ اور بعض اس کو اس کا مقدمہ سمجھتے ہیں۔

علامات: مریض بالعموم ادھیڑ عمر کے ہوتے ہیں جن کی عمر 45 سے 55 سال کے مابین ہوتی ہے زیادہ تر مرد اس میں مبتلا ہوتے ہیں جو کوتاہ یا طویل القامت خوب موٹے تازے اچھی طرح نشوونما یافتہ ور دموی مزاج کے ہوتے ہیں ان کی چھاتی چھوٹی چوڑی اور گہری ہوتی ہے گردن چھوٹی ہوتی ہے سر گول ہوتا ہے مزاج کے لحاظ سے ہنس مکھ اور زندہ دل ہوتے ہیں جوانی کے بعد زندگی کی مسرتوں سے نفرت کرنے لگتے ہیں شراب اور تمباکو نوشی کے بہت عادی ہوتے ہیں ان کو بتدریج یہ محسوس ہونے لگتا ہے کہ ان کی صحت کی حالت جو اب تک نہایت عمدہ تھی کسی قدر ناقص ہوگئی ہے سب سے پہلے علامت جو مریض محسوس کرتا ہے

وہ یہ ہے کہ تیز چلنے یا سیڑھیاں چڑھنے سے اس کا سانس پھولنے لگتا ہے بعض مریضوں میں چھاتی یا دل پر ایک قسم کا دباؤ کا احساس ہوتا ہے یا اختلاج القلب کی شکایت پائی جاتی ہے بعض مریض پہلے خفیف دماغی علامات مثلاً دردسر' دوران سر' بدخوابی اور دماغی کام کرنے کی قوت میں کمی محسوس کرتے ہیں شاذونادر بعض مریضوں میں معدے یا جگر کا استرخاء اور قبض وغیرہ معدی علامات پائی جاتی ہیں جسمانی امتحان کرنے پر بالعموم مریض کا دل بڑھا ہوا پایا جاتا ہے خصوصاً بائیں بطن میں ضرور عظم پایا جاتا ہے جو نبضہ قلب کے بائیں جانب کو بڑھ جانے اور قوی ہوجانے سے بخوبی ظاہر ہوسکتا ہے نبض صلب اور متواتر ہوجاتی ہے خون کا دباؤ بذریعہ آلہ معلوم کرنے پر 180 سے 200 بلکہ بعض اوقات اس سے بھی زیادہ یعنی 220 سے 250 ملی میٹر تک پایا جاتا ہے خون کے دباؤ کی زیادتی میں دن بھر کے اندر کافی اختلاف وتغیر پایا جاتا ہے بالخصوص خارجی اثرات مثلاً جسم کی وضع' غذا اور حرکت وسکون نفسانی کے مواقع پر' اگر شرائین میں تصلب بہت زیادہ ہو تو خون کا دباؤ اکثر اوقات ایک ہی معیار پر لیکن معمول سے زیادہ پایا جاتا ہے دل کی آوازیں صاف ہوتی ہیں بلکہ دل کی دوسری آواز جو اورطی کی کواڑیوں کے بند ہونے سے پیدا ہوتی ہے اکثر اوقات زیادہ تیز پائی جاتی ہے پیشاب میں ابتداء بالعموم کوئی تغیر نہیں پایا جاتا لیکن آخر مرض میں اس کے اندر بھی وہی مخصوص تغیرات پائے جاتے ہیں جو گردے کے سکڑ جانے کی صورت میں ظاہر ہوا کرتے ہیں بعض اوقات اس کے بعد فوراً سکتہ صرع یا فالج رونما ہوجاتا ہے یا وجع القلب کے دورے ہونے لگتے ہیں اگر خون کا دباؤ عارضی طور پر یکلخت بڑھ جائے تو اس کے ساتھ وجع القلب' دردشکم یا شقیقہ کی شکایت پائی جاتی ہے یہ علامات اس قدر آہستہ آہستہ ظاہر ہوتی ہیں کہ بالعموم مریض ان کو معمولی خیال کرکے ان کے علاج کی طرف متوجہ ہی نہیں ہوتا۔

انجام: اس مرض کا انجام عروق دمویہ اور بالخصوص دماغ اور گردے کے عروق دمویہ کے تغیرات پر منحصر ہے طرز زندگی اور غذا وغیرہ کے اختلا کا بھی اس کے انجام پر اچھا اثر پڑتا ہے لیکن اگر خون کا دباؤ تسلسل کے ساتھ 200 ملی میٹر سیمابی رہے تو اکثر دماغ میں جریان خون ہوکر سکتہ' فالج وغیرہ امراض رونما ہوسکتے ہیں اور اگر خون کے دباؤ کے دیر تک 200 ملی میٹر یا اس سے بھی زیادہ رہنے کی وجہ سے گردوں میں خرابی پیدا ہوجائے اور آنکھ کے پردہ شبکیہ میں ورم کی علامتیں رونما ہوجائیں تو اکثر موت واقع ہوجاتی ہے۔

علاج- حفظ ماتقدم: اس مرض کے حفظ ماتقدم کے لئے جہاں تک ممکن ہوسکے اس مرض کو پیدا کرنے والے اسباب سے بچائیں غذا لطیف اور زود ہضم استعمال کریں ہر قسم کے گوشت' مچھلی' انڈوں سے پرہیز کریں دودھ' مکھن' تازہ سبزیاں اور میوجہ جات زیادہ استعمال کریں ہر قسم کی نفسانی تحریکات غم وغصہ اور فکروپریشانی سے محفوظ رکھیں شراب' تمباکو' چائے' قہوہ وغیرہ سے پرہیز کریں قبض نہ ہونے دیں نیز پسینہ وغیرہ میں رکاوٹ نہ پیدا ہونے دیں کھلی اور تازہ ہوا میں رہیں۔

دستورالعلاج: ضغط دموی قوی کے علاج میں تین اصول پیش نظر رکھنے چاہئیں:

(1) بدن میں خون کی مقدار کم کی جائے' (2) قلب میں تسکین پیدا کی جائے اور (3) عروق دمویہ میں طبعی لچک پیدا کی جائے۔

اوّل الذکر مقصد کے لئے فصد بہترین تدبیر ہے اور اب اس طریق علاج کو اطباء مغرب بھی اختیار کررہے ہیں اس غرض کے لئے صافین یا قیفال کی فصد لینی چاہئے اور اس قدر خون خارج کرنا چاہئے جس سے خون کا دباؤ طبعی یا اس کے قریب ہوجائے۔ فصد سے اکثر فالج اور سکتہ وغیرہ کے خطرات دور ہوجاتے ہیں فصد کے بعد خمیرہ مروارید پانچ گرام ہمراہ لعاب بہدانہ تین گرام' شیرہ عناب پانچ عدد' شیرہ تخم کاہو تین گرام' عرق گاؤزبان 75 ملی لیٹر' عرق شاہترہ 75 ملی لیٹر میں نکال کر شربت بنفشہ 25 ملی لیٹر ملا کردیں۔ اگر کسی وجہ سے فصد نہ لی جاسکے تو پنڈلیوں پر پچھنے لگوا کر سینگیاں کھچوائیں۔

دوسرے مقصد کے حصول کے لئے مسکنات قلب کا استعمال کرنا چاہئے اور محرکات قلب سے شدت کے ساتھ پرہیز

رکھنا چاہئے اس مرض کے لئے طباشیر ایک گرام' زہرمہرہ ایک گرام' کہربا شمعی ایک گرام' صدف صادق ایک گرام پیس کر خمیرہ مروارید پانچ گرام یا مفرح بارد تین گرام ملا کر کھانا چاہئے۔ ان دواؤں سے خون کی انجمادی طاقت بھی بڑھ جاتی ہے اور اس طرح ضغط دموی کم ہوجاتا ہے۔

تیسرے مقصد کے لئے بہترین تدبیر ماء الجبن ہے اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو عرق شیر 60 ملی لیٹر' عرق ماء الجبن 60 ملی لیٹر' شربت نیلوفر کا استعمال کرائیں یا شیر بز 125 ملی لیٹر' شربت عناب 25 ملی لیٹر ملا کر دیں اس مقصد کے لئے آب جغرات (دہی کا پانی) بھی بہت مجرب ہے۔ خون کے دباؤ کو کم کرنے کے لئے رفع قبض کو ہمیشہ پیش نظر رکھیں اور ریونڈ' سنا اور ہلیلہ جات وغیرہ کا استعمال کریں امراض کی شدت میں حقنہ سے فوری آرام ہوتا ہے چنانچہ ذیل کا حقنہ بہت مفید ہے:

حقنہ: جو اس مرض میں معمولی قبض کو رفع کرتا اور خون کے دباؤ کو کم کر دیتا ہے۔ صفت: آش جو 60 ملی لیٹر' لعاب اسپغول' روغن بادام شیریں' روغن کدو شیریں ہر ایک 25 ملی لیٹر (یا روغن بید انجیر 60 ملی لیٹر) تمام کو ایک جگہ کر کے خون ملائیں اور بطریق معروف حقنہ کریں۔

حقنہ: جو اس مرض میں شدید قبض کو رفع کرتا اور خون کے دباؤ کو فوراً کم کر دیتا ہے صفت: غاریقون نرم سفید چار گرام' اسطوخودوس' نسوت سفید' برگ چقندر' مغز تخم ارنڈ' قنطوریون دقیق' تخم سویا' سورنجان مصری ہر ایک نو گرام' بسفائج فستقی تیرہ گرام' سنائے مکی 12 گرام' مغز تخم کڑ 20 گرام' عناب' سپستان' ہر ایک بیس دانہ' سب کو پانی میں جوش دے کر چھان کر مغز املتاس 70 گرام' شکر سرخ 13 گرام اس میں حل کر کے دوبارہ چھان لیں اور روغن بید انجیر 50 ملی لیٹر' روغن بادام شیریں چار ملی لیٹر اضافہ کر کے تمام کے دو حصے کر لیں ہر ایک حصے میں جاؤ شیر 300 ملی گرام' گوگل 600 ملی گرام اور بورہ ارمنی ساڑھے چار گرام ملا کر حقنہ کریں۔ داخلی طور پر زہرمہرہ ایک گرام' طباشیر ایک گرام' مروارید محلول 100 ملی گرام' کہربا شمعی ایک گرام باریک پیس کر کھائیں اور اوپر سے شیرہ زرشک تین گرام' شیرہ تخم کاسنی تین گرام' شیرہ آلو بخارا پانچ عدد' شیرہ صندل سفید تین گرام' شیرہ عناب پانچ عدد نکال کر شربت نیلوفر 25 ملی لیٹر ملا کر پلائیں۔

اگر شرائین کی سختی سے یہ مرض ہو تو اس کا علاج کریں اور عرق شیر' عرق ماء الجبن 75 ملی لیٹر' شربت عناب 25 ملی لیٹر صبح و شام پئیں یا شیر بز 125 ملی لیٹر' شربت عناب 25 ملی لیٹر ملا کر پئیں اور دودھ کو روزانہ دو تولے بڑھائیں حتیٰ کہ چالیس تولے ہو جائے پھر اسے روزانہ دو تولے گھٹائیں حتیٰ کہ 125 ملی لیٹر رہ جائے اس عرصہ میں شربت عناب کو اس مقدار میں بڑھاتے گھٹاتے رہیں کہ دودھ شیریں ہو جائے اگر آتشک ہو تو اس کا علاج کریں اور صبح شاہترہ سات گرام' چرائتہ سات گرام' سرپھوکہ سات گرام' منڈی سات گرام' عناب سات گرام' ہلیلہ سیاہ سات گرام' صندل سرخ سات گرام رات کو عرق ماء الجبن 125 ملی لیٹر' عرق شیر 125 ملی لیٹر میں بھگو کر صبح مل چھان کر شربت عناب ملا کر پئیں اور شام کو معجون عشبہ سات گرام ہمراہ عرق ماء الجبن 75 ملی لیٹر' عرق شیر 75 ملی لیٹر' شربت عناب 25 ملی لیٹر پئیں۔

دستور جدید: (1) دوائے چندن چار گرام ہمراہ عرق شیر 60 ملی لیٹر' شربت عناب 25 ملی لیٹر دیں۔

(2) اکسیر قلب دو گرام' عرق ماء الجبن 60 ملی لیٹر' عرق شیر 60 ملی لیٹر' شربت عناب 40 ملی لیٹر کے ساتھ استعمال کریں۔

(3) اگر قبض ہو تو سنا کی پھلی دو عدد جوش دے کر مصری 25 گرام ملا کر پلائیں۔

منتخب مجربات و مرکبات: دوائے چندن - چھوٹی چندن کو سایہ میں خشک کر کے سفوف بنالیں صبح و شام دو دو ماشے معمولی پانی کے ساتھ دیں بہت مفید ہے۔

نوٹ: چھوٹی چندن ایک بوٹی ہے جو بہار اور بنگال میں بکثرت ملتی ہے۔ اس کو اسرول بھی لکھا جاتا ہے۔

علاج ڈاکٹری: ہدایات مندرجہ حفظ ماتقدم پر عمل کریں مریض کا کاربانک ایسڈ آکسیجن اور بجلی کے غسل کرائیں یا کسی ایسی

پہاڑی شفاگاہ پر بھیج دیں جس کی بلندی تین ہزار فٹ سے کم ہو شدت مرض میں وقتاً فوقتاً قیفال یا صافن وغیرہ کی فصد کھلوادیں خصوصاً دموی مزاج کے اشخاص میں اور 300 سے 500 سی سی (سی سی ایک فرانسیسی پیمانہ ہے جو قریباً 17 بوند کے برابر ہوتا ہے) تک خون نکلوا دینا اکثر مفید ہوا کرتا ہے اسی طرح کمر کے مقام پر حرام مغز کے اندر سے جلدی پچکاری کے ذریعے ثقبہ کرکے کچھ رطوبت نکلوادینی بھی مفید اور دیرپا ثابت ہوتی ہے اور اگر مریض آتشک میں مبتلا ہو یا پہلے مبتلا رہ چکا ہو تو آتشک کا مخصوص علاج کریں۔

دواء آئیوڈین کے مرکبات مثلاً پٹاسیم آئیوڈائیڈ، کیلیسم آئیوڈائیڈ وغیرہ تھوڑی تھوڑی مقدار میں طویل عرصے تک استعمال کرائیں اس کے ساتھ کیلیسم کے مرکبات مثلاً کالزانا اور دوسرے عضوی نمکیات مثلاً سوڈیم، کیلیسم مغنیشیا وغیرہ خفیف مقدار میں استعمال کرانا زیادہ مفید ہے برومین کے مرکبات (پوٹاسیم برومائیڈ، سوڈیم برومائیڈ وغیرہ) اور لیومینال کے مرکبات (سوڈیم لیومینال وغیرہ) بطور مسکنات اور ایٹروپین وپاپاورین کا استعمال دافع تشنج ادویہ کے طور پر نافع ہے نائٹروگلیسرین، سوڈیم اور دوسرے نائٹرائٹس نیز پیورین وغیرہ کی قسم کے مدرات کا استعمال بھی بعض حالات میں نہایت مفید ثابت ہوتا ہے۔

غذا: لطیف زود ہضم ہونی چاہئے دودھ، دہی، مکھن، گھی، خرفہ، پالک، ترئی، ٹنڈا، سنگترہ، سیب، انگور، ناشپاتی وغیرہ اور تازہ سبزیاں اور میوے کھلائیں موٹے آٹے کی روٹی دیں۔

پرہیز: گرم مصالحہ، چائے، شراب، تمباکو، ہر قسم کے گوشت، مچھلی، انڈے، باقلا، چنے، ماش کی دال، پیسٹری، مٹھائی، میدے کی روٹی وغیرہ ثقیل اور متحرک چیزوں سے پرہیز کرنا چاہئے۔

خون کے دباؤ کی کمی

اُردو نام	طبّی نام	ڈاکٹری نام
خون کے دباؤ کی کمی	ضغطہ دموی ضعیف، فشار خون ضعیف	لو بلڈ پریشر Low Blood Pressure

کیفیت وماہیت: خون کے دباؤ کی کمی کوئی مستقل مرض نہیں ہے ان تمام اسباب سے جن سے قلب کا فعل انقباض سست ہوجاتا ہے یا عروق شعریہ کشادہ ہوجاتی ہیں خون کا دباؤ کم ہوجاتا ہے کیونکہ یہ بیان کیا جاچکا ہے کہ خون کے طبعی دباؤ کے لئے قلب کی قوت انقباض اور رگوں کا لچک کا صحیح رہنا ضروری ہے۔

اسباب: تمام مزمن اور کمزور کردینے والے امراض مثلاً سل ودق، نمونیا، تپ محرقہ یا بعض حاد امراض مثلاً خناق وبائی وغیرہ میں قلب پر ان امراض کے جراثیم کا زہریلا اثر پڑنے سے قلب کا انقباضی فعل سست ہوجاتا ہے اسی طرح بعض خارجی سمیات مثلاً افیون، تمباکو وغیرہ کے اثر سے یا بعض نفسانی جذبات مثلاً ڈر، خوف، شرمندگی وغیرہ سے بھی قلب کا انقباضی فعل سست ہوجاتا ہے خون کی کمی بھی خون کے دباؤ کو کم کردیتی ہے۔

علامات: خون کے دباؤ میں کمی آجانے سے ضعف، تھکی، دوران سر، بے ہوشی وغیرہ علامات رونما ہوتی ہیں اگر دیر تک خون کے دباؤ میں کمی رہے تو مریض میں کمزوری کا عام احساس پایا جاتا ہے اس کا دل کسی کام کو نہیں چاہتا وہ جلد تھک جاتا ہے اکثر اس پر غنودگی اور سستی سی طاری رہتی ہے اور اس کو سردی بہت جلد اور اکثر محسوس ہوتی رہتی ہے۔

اصول علاج: خون کے دباؤ میں عارضی کمی کی علامات مریض کو چت لٹا کر اس کے سر کو قدرے نیچے کردینے سے اکثر دور ہوجاتی ہیں مستقل یا دیرپا کمی کے لئے ایسے ذرائع اختیار کرنے چاہئیں جن سے دل کو اور عروق کی دیواروں کو تقویت حاصل ہو اس غرض کے لئے مالش، سرد غسل، کچلے، فولاد اور سم الفار کے مرکبات کا استعمال نفع بخش ہے۔

دستور العلاج: صبح وشام کشتہ فولاد 20 ملی گرام، معجون جالینوس لولوی میں ملاکر کھلائیں اور اوپر سے عرق ماء اللحم خاص 50 ملی

لیٹر' عرق عنبر 50 ملی لیٹر' عرق مرکب مصفی خون 50 ملی لیٹر' مصری 25 گرام ملا کر پلائیں کھانا کھانے کے بعد آئندہ رسائن کی ایک گولی کھلائیں یا صبح وشام کشتہ فولاد 20 ملی گرام' معجون فنجوش سات گرام میں ملا کر عرق چوب چینی 150 گرام' شربت مویز 25 ملی لیٹر کے ساتھ استعمال کرائیں اور کھانے کے بعد ماء الذہب پانچ قطرے' ماء اللحم عنبری 60 ملی لیٹر میں ملا کر دیں اسی طرح اس میں معجون ازارقی' معجون فرائٹ' حب عنبر مومیائی' حب مقوی جدید' دوائی سم الفار بھی مفید ہیں۔

<u>علاج ڈاکٹری:</u> اسٹین سیرپ یا فیلوز سیرپ یا سیرپ گلیسر وفاسفیٹس کمپونڈ استعمال کریں ذیل کا نسخہ بھی مفید ہے:

سوڈیائی آرسی نیٹس	20 ملی گرام
فیرائی ایٹ ایمونیائی سائٹریٹس	2500 ملی گرام
سپرٹ ایمونیائی ایرومیٹکس	30 ملی گرام
ایکوا	400 ملی لیٹر

سب کو بخوبی ملا کر رکھ لیں اور اس میں سے ایک چمچہ چائے تھوڑے سے پانی میں ملا کر دن میں تین مرتبہ بعد از غذا استعمال کریں۔

<u>غذا:</u> پرندوں کا گوشت' دبے یا بکری کے گوشت کا شوربا' مچھلی' انڈا' دودھ' مکھن' بادام وغیرہ مغزیات' تازہ میوے ناشپاتی' شفتالو' انجیر' سیب وغیرہ' پالک' کدو وغیرہ زود ہضم سبزیاں۔

<u>پرہیز:</u> سخت اور ثقیل گوشت' آلو' بینگن' گوبھی' چقندر' کرم کلہ' گاجر' مولی' سرکہ اور مٹھائیوں سے۔

مرض اخضر

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
سبز بیماری	مرض اخضر	گرین سک نیس Green Sickness
سبز جس	فقر الدم اخضر	کلوروسس Chlorosis

<u>تعریف وماہیت:</u> یہ خون کا ایک مزمن مرض ہے جس میں خون کو سرخ رنگنے والا مادہ (حمرۃ الدم) کے کم ہوجانے سے مریض کی رنگت سبز یا سبزی مائل زرد ہوجاتی ہے عام حالات میں خون کے سرخ دانوں کی تعداد میں نہایت خفیف سی کمی پائی جاتی ہے لیکن حمرۃ الدم کی مقدار بہت (تقریباً 30 سے 60 فیصدی تک) کم ہوجاتی ہے شدید حالات میں خون کے سرخ دانے بھی کافی (قریباً بیس لاکھ کی تعداد میں) کم ہوجاتے ہیں اور خون کے مائی اجزاء (مائیت الدم) میں زیادتی ہوجاتی ہے۔

<u>یادداشت:</u> کلوروسس ایک یونانی لفظ ہے جس کے لغوی معنی ہیں سبز یا سبزی مائل چونکہ اس مرض میں مریض کی رنگت سبز یا سبزی مائل زرد ہوجاتی ہے اس لئے اس کا یہ نام رکھا گیا ہے اسی لئے اسے انگریزی میں گرین سک نیس بھی کہتے ہیں عربی میں اس کا ترجمہ مرض الاخضر یا فقر الدم اور اُردو میں سبز بیماری یا سبز جس کیا گیا ہے۔

خیال کیا جاتا ہے کہ اس مرض میں خون کے اجزاء فولادی میں کمی پیدا ہوجاتی ہے بعض کا خیال ہے کہ اس میں جسم کے داخلی افرازات کا طبعی توازن قائم نہیں رہتا۔

<u>اسباب:</u> غذا میں اجزاء فولاد کی کمی' یا آنتوں کے تعفن کی وجہ سے غذا کے فولادی اجزاء کا کافی مقدار میں جذب نہ ہوسکنا جگر کی کمزوری یا ماؤف ہونا' تازہ ہوا اور مناسب غذا کی کمی' بدہضمی' دائمی قبض' رنج وغم' فکر وپریشانی' احتباس حیض' قلت حیض یا حیض کا سخت تکلیف کے ساتھ آنا اس مرض کے اسباب میں شمار کئے جاسکتے ہیں یہ مرض عام طور پر ہر طبقے کی عورتوں کو جوانی کی عمر میں (14 سے 25 سال کی عمر تک) بالخصوص پندرہ اور بیس کی عمر کے اندر ہوا کرتا ہے عموماً جوان دوشیزہ لڑکیاں اس میں مبتلا ہوا کرتی

ہیں بعض خصیۃ الرحم بعض کلاہ گردہ اور بعض غدہ درقیہ کے داخلی افرازات کی خرابی کو اس مرض کا سبب قرار دیتے ہیں۔

علامات: مریضہ کے جسم کی رنگت دن بدن زردی مائل سبز ہوتی جاتی ہے گندمی یا سانولی رنگ کی عورتوں میں زردی مائل سبزی کی بجائے جسم کی رنگت نیلگوں دکھائی دیتی ہے شاذونادر مریضہ کے رخساروں پر سرخی مائل جھلک بھی دکھائی دیتی ہے لیکن لبوں' مسوڑھوں اور آنکھوں میں نمایاں طور پر سبزی مائل یا نیلگوں رنگت پائی جاتی ہے مریضہ گو لاغر نہیں ہوتی لیکن دن بدن کمزور ہوتی جاتی ہے معمولی حالات میں اس کے علاوہ اور کوئی خاص علامت ظاہر نہیں ہوتی لیکن شدت مرض میں کمزوری زیادہ ہوتی ہے مریضہ روز بروز کاہل اور ست ہوتی جاتی ہے سانس میں تنگی' خفقان' دوران سر' غشی یا اختناق الرحم' دردسر' تھکی کا ہونا' آنکھوں کے سامنے خیالی بھنگے اڑنے (خیالات چشم) طنین' شدید دائمی قبض' بھوک کی کمی یا جھوٹی بھوک گاہے غیر طبعی اشیاء مثلاً مٹی وغیرہ کھانے کی خواہش اور بدہضمی وغیرہ کی علامتیں بھی رونما ہوجاتی ہیں احتباس یا عسر طمث کی شکایت اکثر پائی جاتی ہے لیکن شاذونادر حیض میں زیادتی بھی ہوجاتی ہے ذرا سی محنت مثلاً تھوڑی دور تک چلنے پھرنے' دوڑنے' سیڑھیاں چڑھنے اور زور سے تحکمانہ آواز لگانے یا خوف و خطرہ وغیرہ سے مریضہ کا سانس پھول جاتا ہے دل دھڑکنے لگتا ہے اور بعض اوقات غشی طاری ہوجاتی ہے اکثر مریضہ بے چین' چڑچڑی اور ذکی الحس ہوجاتی ہے زیادہ شدید حالات میں دل بہت زیادہ کمزور ہوجاتا ہے اور بالآخر پھیل جاتا ہے مسماع الصدر کے ذریعے امتحان کرنے پر مختلف قسم کی غیر طبعی آوازیں سنائی دیتی ہیں جن سے دل کی کواڑیوں کے امراض کا شبہ ہوسکتا ہے گاہے غدہ درقیہ بھی بڑا ہوجاتا ہے اور اس کے عظم کی مخصوص علامات بھی نمایاں ہوتی ہیں۔

بعض اوقات وریدوں میں سدہ بھی پیدا ہوجاتا ہے اگر سدہ ٹانگوں میں ہو تو اکثر رات کے وقت پاؤں اور ٹانگوں پر ورم ہوجایا کرتا ہے گاہے آنکھیں اور بصارت بھی خراب ہوجاتی ہے بلکہ شاذونادر بینائی بالکل بھی زائل ہوجاتی ہے پیشاب کی رنگت اس مرض میں ہمیشہ زیادہ ہوتی ہے۔

تشخیص: اس مرض کی تشخیص کچھ زیادہ مشکل نہیں ہے کیونکہ اس میں جلد کا رنگ مخصوص قسم کی سبزی مائل زردی لئے ہوئے ہوتا ہے لیکن بعض اوقات خاص امراض قلب' سل مزمن کے ابتدائی درجات اور بعض امراض گردہ سے اس کی تشخیص میں دقت پیدا ہوتی ہے ایسی صورت میں اس کی یقینی تشخیص کے لئے خون کا امتحان کرکے سرخ دانوں کی تعداد کا شمار کرکے حمرۃ الدم کا اندازہ کرنا ضروری ہوتا ہے۔

فروق الامراض: گردے کے امراض اور مرض خضر میں مندرجہ ذیل فرق ہوتا ہے۔

امراض گردہ: زیادہ تر مردوں میں رونما ہوتا ہے ان میں رنگت ہاتھی دانت کی مانند سفیدی مائل زرد ہوتی ہے پیشاب میں رطوبت بیضیہ اور قشور بولی پائے جاتے ہیں اور بعض حالات میں استسقاء لحمی بھی کم وبیش موجود ہوتا ہے۔

مرض اخضر: زیادہ تر عورتوں میں پایا جاتا ہے اس میں رنگت سبزی مائل زرد ہوتی ہے پیشاب میں رطوبت بیضیہ نہیں پائی جاتی نہ ہی عام استسقاء لحمی موجود ہوتا ہے صرف کبھی کبھی ٹانگوں اور ٹخنوں کا تہیج پایا جاتا ہے۔

انجام وعوارض مرض: اس مرض کا انجام شاذونادر ہی خراب ہوتا ہے یہ مرض ہمیشہ مزمن ہوا کرتا ہے اور اکثر مناسب علاج سے اس سے شفا ہوجاتی ہے لیکن یہ دوبارہ حملہ کرسکتا ہے اور بغیر علاج کے یہ مہینوں یا برسوں تک رہ سکتا ہے شدت مرض میں بعض مریضات صاحب فراش ہوجانے پر مجبور ہوتی ہے گاہے اس کے بعد قروح معدہ کی شکایت ہوجاتی ہے اور وریدوں میں سدہ پڑجانے اور وریدوں کو مستقل طور پر بند کردینے کی صورت میں گاہے نفث الدم اور گاہے ٹوفہ کی سوزش یا نابینائی کی شکایت بھی باقی رہ جاتی ہے۔

اصول علاج: شدید حالات میں مریضہ کو تازہ ہوا اور زیادہ سے زیادہ سورج کی روشنی میں آرام کے ساتھ رکھیں ہر قسم کی

جسمانی محنت' زیادہ جاگنے' تنگ لباس' شدید نفسانی جذبات مثلاً غم وغصہ اور فکرو پریشانی سے بچائیں قبض بالکل نہ ہونے دیں رفع قبض کے لئے حب عصارہ یا اطریفل ملین وغیرہ مناسب دواؤں کا استعمال کراتے رہیں دواء اس مرض کے لئے فولاد اور اس کے مرکبات جو موجودہ علامات کی رعایت کے لحاظ سے ترکیب دیئے گئے ہوں نہایت مفید ثابت ہوتے ہیں مثلاً جن عورتوں میں عسر واحتباس الطمث کی شکایت ہو ان کو مدر طمث دواؤں کے ساتھ ملا کر دیں اور جن میں ضعف قلب یا سوء ہضم وغیرہ کی شکایت نمایاں ہوں ان کو مقوی قلب اور ہاضم دواؤں کے ساتھ ملا کر دیں جب مریضہ کی حالت اچھی ہونے لگے تو اس کو بتدریج تھوڑی بہت ورزش بھی کھلی ہوا میں کرائیں۔

دستور العلاج: اگر ضعف جگر یا آنتوں کی خرابی سے ہو تو کشتہ فولاد 20 ملی گرام' جوارش جالینوس سات گرام میں ملا کر عرق بادیان 60 ملی لیٹر' عرق الائچی 60 ملی لیٹر کے ساتھ صبح وشام کھلائیں اور کھانے کے بعد نوشادر محلول پانچ بوند 60 ملی لیٹر پانی میں ملا کر پلائیں یا معجون فرائث تین گرام' شیر گاؤ 250 ملی لیٹر کے ساتھ صبح وشام استعمال کرائیں اور کھانے کے بعد حب کبد ایک عدد کھلائیں اگر قلت حیض کی وجہ سے یہ مرض ہو تو ہیرا کسیس چھ گرام' صبر زرد تین گرام اور مرکی ایک گرام کی شہد میں چنے کے برابر گولیاں بنالیں اور ان میں سے دو گولیاں حب القرطم پانچ گرام بادیان پانچ گرام' تخم خربزہ پانچ گرام' تخم خیارین پانچ گرام' گاؤزبان پانچ گرام جوش دے کر شربت بزوری معتدل 40 ملی لیٹر کے ساتھ صبح وشام استعمال کریں اگر دیگر اسباب ہوں تو ان کو دور کریں۔

دستور جدید: (1) ہیرا کسیس 500 ملی گرام' فلفل سیاہ 100 ملی گرام پیس کر صبح وشام عرق بادیان جدید 40 ملی لیٹر' عرق الائچی 40 ملی لیٹر کے ساتھ استعمال کریں۔ کھانے کے بعد کشتہ فولاد 15 ملی گرام' جوارش مصطگی جدید ایک گرام میں ملا کر کھلائیں۔

منتخب مجربات ومرکبات: حسب ذیل مرکبات اس میں بہت مفید اور نفع بخش ہیں۔

حب کمی خون: صبر زرد' ہیرا کسیس ہر ایک بارہ گرام' دانہ ہیل تیس گرام سب کو باریک پیس کر عسل خالص حسب ضرورت میں ملا کر چنے کے برابر گولیاں بنائیں اور ضرورت کے وقت دو دو گولیاں صبح وشام مناسب بدرقات کے ساتھ استعمال کریں۔

معجون فرائث: ضعف معدہ' ضعف جگر' ضعف مثانہ' ضعف عامہ' ضعف اعصاب' کمی اشتہا اور قلت الدم کے لئے بہت مفید ہے۔

فلفل دراز' نمک سنگ' مویز منقی ہر ایک بارہ گرام' آرد ہلیلہ' ستاور نو ہر ایک پندرہ گرام' اصل السوس مقشر تیس گرام' آملہ تازہ' مازو' روغنی بادام 200 گرام' فیری ایٹ کونین سائٹریٹ پندرہ گرام' قند سفید 200 گرام' شہد خالص 215 ملی لیٹر' آملہ تازہ کو ایک لیٹر دودھ میں بھگودیں اور صبح صاف کر کے پانچ لیٹر پانی میں اتنا جوش دیں کہ تمام پانی خشک ہوجائے پھر چھلنی لے گر گٹھلیاں علیحدہ کریں اور آملہ کا رب علیحدہ کرلیں پھر بادام روغن میں مشوی کر کے دیگچہ اتار کر اول اس میں قند اور شہد کا قوام بنائیں اور فری ایٹ کونین سائٹریٹ چودہ گرام شامل کر کے رکھ لیں ضرورت کے وقت تین گرام شیر گاؤ 250 ملی لیٹر کے ہمراہ صبح وشام کھلائیں۔

سفوف صندل: قلت الدم کے لئے فائدہ مند ہے خون کو صاف کرتا ہے صندل سرخ وسفید' ریوند چینی' گل سرخ' نشاستہ' رب السوس ہر ایک پندرہ گرام' شاخ گوزن' صمغ عربی ہر ایک آٹھ گرام' مغز کدو شیریں' کتیرا ہر ایک پانچ گرام' مغز خیارین دس گرام' کافور کہربا ہر ایک 600 ملی گرام' قند سفید برابر وزن ادویہ تمام اجزاء کو کوٹ چھان کر سفوف بنائیں خوراک سات گرام تازے پانی کے ساتھ استعمال کریں۔

سفوف فولادی: خون کو صاف کرتا ہے چہرے کے رنگ کو نکھارتا ہے بھوک خوب لگاتا ہے بواسیر کا خون بند کرتا ہے معدے کی طاقت میں افزائش کرتا ہے نمک شور' نمک سانبھر' نمک لاہوری' نمک منہاری ہر ایک بارہ گرام' آملہ خشک' بہیڑہ' ہلیلہ کابلی'

ہلیلہ زرد، بادیاں، تخم کاسنی ہر ایک 25 گرام، ست گلو دو گرام، برادہ فولاد نصف وزن ہمہ ادویہ سب کو کوٹ چھان کر رکھ لیں خوراک سات گرام ہمراہ آب تازہ۔

کشتہ فولاد: یہ کشتہ مقوی معدہ و جگر ہے ہضم میں معین ہوتا ہے اور خون صالح پیدا کر کے جسم کو فربہ اور چہرہ پر شگفتگی پیدا کرتا ہے مبہی و مشتہی بھی ہے۔

برادہ فولاد جوہردار کو تین یوم تک کاغذی لیموں کے عرق میں کھرل کریں اور قرص بنا کر ایک موٹی مولی میں سوراخ کر کے وہ قرص اس میں رکھ دیں اور مولی کے اجزاء سے اس کا سوراخ بند کر کے گل حکمت کریں اور پندرہ کلوگرام جنگلی اُپلوں کی آنچ دیں بعد ازاں نکال کر تین گنا آب لیموں میں پھر کھرل کر کے اسی طرح مولی میں رکھ کر آگ دیں اسی طرح کم از کم تین مرتبہ کریں اگر زیادہ بار کریں تو نہایت عمدہ کشتہ تیار ہوگا۔

ترکیب استعمال: 100 ملی گرام الائچی خورد کے ہمراہ مسکہ میں یا جوارش جالینوس سات گرام کے ساتھ استعمال کریں۔

ڈاکٹری علاج: ہدایات مندرجہ علاج طبی پر عمل کریں اور ٹنکچر آف پرکلورائیڈ آف آئرن دس سے بیس بوند دن میں تین مرتبہ غذا کے بعد ایک دو گھونٹ پانی میں حل کر کے دیں یا سلفیٹ آف آئرن 100 سے 175 ملی گرام پانی کے ساتھ استعمال کریں۔ اگر معدے میں خراش ہو تو ان کی بجائے فیرائی ایمونیا سائٹریٹ 175 سے 350 ملی لیٹر دن میں تین مرتبہ دیں۔ عسر واحتباس الطمث میں پل ایلوزایٹ فیرائی بمقدار 175 ملی گرام دن میں دو یا تین مرتبہ استعمال کریں بلاڈز پل ایک دو یا زیادہ گولیاں روزانہ کا استعمال بھی اس مرض میں نہایت نافع ہے مندرجہ ذیل گولیاں بھی اس مرض میں بہت مفید ہیں:

سلفیٹ آف آئرن	100 ملی گرام
بائی کاربونیٹ آف پوٹاسیم	100 ملی گرام

دونوں کی شہد میں گولیاں بنائیں ایسی ایک ایک گولی دن میں دو مرتبہ کھانے کے بعد دیا کریں۔

علاوہ ازیں اس مرض میں اکسیر ہیموگلوبین (الکسیر ہیموگلوبین) بہت مفید ہے اسے 60 ملی گرام دن میں دو بار بعد از غذا دیں اسی طرح ہیمے ٹوجن بھی فائدہ بخشتی ہے اس کی مقدار خوراک 60 ملی گرام ہے اور اسے دن میں دو مرتبہ دینا چاہئے۔

غذا: مریضہ کو غذا عمدہ اور زود ہضم دیں۔ گیہوں اور جئی کی روٹی، بکری یا گائے کا دودھ، گوشت، انڈے، مچھلی، بالائی، تازہ سبزیاں، خوب عمدہ پکے ہوئے میوہ جات، مریضہ کے لئے بہترین غذائیں ہیں میوہ جات میں سے سیب، ناشپاتی، شفتالو وغیرہ دیں زود ہضم اور لطیف غذا تھوڑی تھوڑی مقدار میں کئی مرتبہ دیں اور غذا کو خوب چبا کر کھانے کی ہدایت کریں۔

پرہیز: سخت اور ثقیل گوشت، گوبھی، کرم کلہ، گاجر، مولی، شلغم، آلو، زیادہ گرم مصالحے، سرکہ، پیسٹری، کیلے سے پرہیز کریں کھانے کے ساتھ زیادہ پانی نہ پئیں۔

فقر الدم مہلک یا خبیث

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
خبیث بھس	فقر الدم خبیث	پرنی شیئش انیمیا Pernicious Anaemia
مہلک کمی خون	فقر الدم ایڈی سونائی	ایڈی سونین انیمیا Addisonian Anaemia

تعریف وماہیت: اس مرض میں خون کے اندر کسی غیر معلوم سمیت کے شریک ہو جانے سے اس کے اجزاء میں تحلل وفساد شروع ہو جاتا ہے جو مزمن شکل اختیار کر کے بالآخر ہلاکت کا باعث ہوتا ہے اطبائے جدید ڈاکٹر ہنٹر کے خیال میں منہ یا مجری غذا میں تعفن اور سوزش سے پیدا ہو جانے سے جو سمی اجزاء خون میں جذب ہو جاتے ہیں انہی سے خون میں تحلل وفساد ہونے

لگتا ہے اطباء قدیم کے نزدیک جب ضعف جگر کی وجہ سے طبعی خون پیدا نہیں ہوتا تو یہ مرض پیدا ہو جاتا ہے۔

اقسام: اس مرض کی کوئی خاص قسم نہیں ہے البتہ بعض اطباء نے شدت وخفت کے لحاظ سے اس کو تین قسموں میں تقسیم کیا ہے (1) جس میں مرض نہایت شدید ہوتا ہے اور چند یوم کے اندر ہی مریض فوت ہو جاتا ہے (2) جس میں یہ مرض دوری شکل اختیار کرلیتا ہے یعنی ایک دورے کے بعد مریض کسی قدر اچھا ہو جاتا ہے لیکن پھر جلدی ہی اس کا دوبارہ اور سہ بارہ دورہ ہو جاتا ہے اور بالآخر مریض کسی شدید دوسرے میں انتقال کر جاتا ہے (3) جس میں مرض بتدریج پیدا ہو کر مزمن شکل اختیار کرلیتا ہے اور چھ ماہ سے لے کر دو تین سال کے بعد موت واقع ہو جاتی ہے بالعموم اس مرض کی یہی آخر الذکر صورت زیادہ رونما ہوا کرتی ہے۔

اسباب: یہ مرض زیادہ پر پچیس تیس سے چالیس پچاس سال کی عمر کے مردوں میں رونما ہوا کرتا ہے لیکن شاذ ونادر 15 سے 25 سال کے نوجوان اور عورتیں بھی اس میں مبتلا ہو جایا کرتی ہیں یہ مرض غیر معلوم طور پر پیدا ہو کر بڑھنے لگتا ہے اور ابھی تک اس کا کوئی خاص سبب معلوم نہیں ہوا تاہم جیسا کہ ماہیت مرض میں ظاہر کیا جا چکا ہے منہ اور مجری غذا کا تعفن اور سوزش اس کو پیدا کرنے میں خاص حصہ لیتے ہیں بعض اطباء آکلتہ الفم، سوء ہضم، دائمی قبض، استرخاء معدہ اور سرطان معدہ وغیرہ کو بھی اس مرض کے اسباب میں شمار کرتے ہیں۔

علامات: اس کی تمام علامتیں بھی قریب قریب وہی ہوتی ہیں جو دوسرے اقسام کے فقر الدم میں ظاہر ہوتی ہیں مثلاً مریض بظاہر دبلا ہونے کے بتدریج کمزور ہوتا جاتا ہے اور اس میں کم وبیش خفقان، دوران سر، تنگی تنفس اور سوء ہضم وغیرہ کی شکایات پائی جاتی ہیں جلد کی رنگت زردی مائل ضیالی ہو جاتی ہے اور اس میں لیموں کے چھلکے کی سی جھلک پائی جاتی ہے اور جلد پر کہیں کہیں بھورے رنگ کے داغ پڑ جاتے ہیں کچھ عرصے کے بعد ہڈیوں کو دبانے پر درد محسوس ہوتا ہے اس کے بعد بھوک مر جاتی ہے بھی اسہال اور بھی قے ہوتی ہے سستی، کاہلی اور بے خوابی کے علاوہ وقتاً فوقتاً بخار بھی ہو جاتا ہے نظام عصبی کے ماؤف ہو جانے پر ٹانگوں میں کمزوری اور خدر پایا جاتا ہے گاہے تمام اطراف میں خفیف فالج ہو جاتا ہے زبان سرخ اور متورم ہوتی ہے اور گاہے اس میں سوزش ہوتی اور اس پر آبلے پڑ جاتے ہیں بالخصوص ابتداء مرض میں مسوڑھوں سے پیپ اور تنفس سے بو آتی ہے۔ پیشاب میں بولی سوداوی مادہ (یورک ایسڈ) زیادہ تر خارج ہوتا ہے جس کی وجہ سے اس کی رنگت گہری سیاہ ہو جاتی ہے خون کی رنگت پیلی یعنی زردی مائل ہو جاتی ہے اور اس میں سرخ دانوں کی تعداد بہت کم پچاس فیصدی سے اسی فیصدی تک کم ہو جاتی ہے لیکن حمرۃ الدم اسی نسبت سے کم نہیں ہوتی اس میں صرف آٹھ سے پندرہ فیصدی تک کمی آتی ہے خون میں غیر طبعی قسم کے دانے بکثرت پائے جاتے ہیں۔

تلی اور جگر دونوں بڑھ جاتے ہیں اور جگر کی ساخت عموماً چربی میں تبدیل ہو جاتی ہے گاہے دل اور بعض دوسرے اعضاء کی ساخت میں بھی چربی زیادہ ہو جاتی ہے ہڈیوں کا گودا بھی معمول سے زیادہ اور ارغوانی رنگ کا ہو جاتا ہے گاہے طبقہ شبکیہ، دماغ کی سطح، پھیپھڑوں، دل، جلد کے نیچے اور بعض دوسرے اعضاء میں تھوڑا سا جریان خون بھی ہو جاتا ہے خون کے سرخ دانوں کے تحلل سے فولاد کے اجزاء علیحدہ ہو کر جگر، طحال اور گردوں میں جمع ہو جاتے ہیں چنانچہ تشریح بعد الموت میں وہاں معمول سے دس گنا زیادہ پائے جاتے ہیں۔

تشخیص: بعض اوقات سرطان، آتشک، اور شدید جریان خون سے پیدا ہونے والے شدید فقر الدم میں اور اس مرض میں اشتباہ پیدا ہو جاتا ہے اور بعض قسم کے دیدان امعاء کی علامات بھی اس مرض کے مشابہ ہوتی ہیں لیکن ایسے حالات میں اس مرض کی مخصوص علامات کو بغور ملاحظہ کرنے پر اس کی تشخیص کی جا سکتی ہے۔

انجام وعوارض: اس مرض کا انجام ہمیشہ خراب ہوتا ہے بعض شدید حالات میں ہفتے عشرے کے اندر ہی موت واقع ہو جاتی

ہے لیکن بعض اوقات ایک حملے کے بعد مریض کسی قدر اچھا ہوجاتا ہے لیکن کم وبیش مدت کے بعد اس کا دوسرا حملہ پہلے سے شدید ہوتا ہے اگر دو حملوں کے درمیانی وقفے میں مناسب علاج سے مریض کی صحت اچھی ہوجائے تو بعد کے حملے خفیف ہوتے ہیں اور اگر علاج کی طرف سے بے پروائی برتی جائے تو اکثر دوسرے یا تیسرے حملے میں موت واقع ہوجاتی ہے اس مرض کے عوارضات میں ضعف قلب' فساد نخاع' احشاء صدر وبطن اور دماغ وحرام مغز کا جریان خون وغیرہ شامل ہے۔

اصول علاج: مریض کو بالکل آرام کے ساتھ لٹائے رکھیں بالخصوص دورے کی حالت میں اگر منہ' زبان یا مجری غذا وغیرہ کا کوئی مرض موجود ہو یا جسم کے کسی دوسرے حصے میں زخم وغیرہ ہو تو اس کو مناسب علاج سے دور کریں دیدان امعاء کی موجودگی میں ان کا علاج کریں مریض کو قبض ہرگز نہ ہونے دیں۔ اگر قبض ہو تو اس کو جلد سے جلد بذریعہ حقنہ رفع کریں اور آئندہ قبض بالکل نہ ہونے دیں اگر جسم کا خون بہت کم ہوگیا ہو تو کسی دوسرے تندرست شخص کا خون پچکاری کے ذریعہ سے مریض کے جسم میں پہنچائیں منہ اور آنتوں کے تعفن میں اس کو دور کرنے کے لئے خاص کوشش کریں اگر ممکن ہو تو اس کے لئے دافع عفونت آب خون (اینٹی سٹرپٹوکوکل سیرم) کا ٹیکہ بھی کرائیں داخلی استعمال کے لئے سنکھیا اس مرض میں نہایت مفید ہے۔ جس کے ساتھ عوارضات کی رعایت سے دوسرے مناسب دوائیں بھی شریک کی جاسکتی ہیں فولاد اس قسم کے فقرالدم میں نہ صرف مفید ہی نہیں ہوتا بلکہ بعض اقات مضر ثابت ہوتا ہے۔

دستورالعلاج: سم الفار ایک سرخ' کتھ سفید ایک گرام' دونوں کو اچھی طرح پیس کر رکھ لیں اور اس میں سے 10 ملی گرام جو ارش مصطگی کلاں سات گرام میں ملا کر عرق الائچی کلاں 60 ملی لیٹر' عرق بادیاں 60 ملی لیٹر کے ساتھ صبح وشام دیں۔ اگر قبض ہو تو سوتے وقت اطریفل ملین پانچ گرام کھلائیں اگر خون میں زیادہ فساد وتعفن ہو تو صبح جوہری 10 ملی گرام غلاف دوائیں Capsule کے اندر رکھ کر نگلوا دیں اور شام کو معجون عشبہ بارہ گرام کھلا کر اوپر سے عرق چوب چینی 150 مل یلیٹر' شربت عناب 25 ملی لیٹر ملا کر دیں یا صبح کو جوہر اور شام کو دوا مقوی تنخ ساٹھ گرام دن میں دو مرتبہ دیں۔

اگر کرم امعاء کی شکایت ہو تو چند روز تک صبح کمیلا ایک گرام' گلقند 50 گرام میں ملا کر کھائیں اور شام کو معجون سرخس پانچ گرام کھائیں اس کے بعد اگر جگر یا طحال ماؤف ہو تو دواء جگر اور دواء طحال کا استعمال کریں ان کے نسخے منتخب مجربات و مرکبات میں درج ہیں۔

دستور جدید: سرخ مغز استخوان گاؤنر (بیل کی ساق کا سرخ گودا) 25 گرام لے کر اس میں سم الفار پیس کر ایک گرام ملائیں اور دونوں کو اچھی طرح کھرل کرکے 100-100 ملی گرام کی گولیاں بنائیں۔ یہ گولیاں ایک ایک صبح وشام شیر گاؤ 250 ملی لیٹر کے ساتھ استعمال کریں۔

منتخب مجربات ومرکبات: دواء جگر' یہ دوا کمی خون کے لئے بہت مفید ہے بچوں کے بھس کے مرض کے لئے نافع ہے بواسیر اور استسقاء کو بھی فائدہ کرتی ہے۔ بھیڑ کی تازہ کلیجی ایک کلوگرام لے کر اس پر نمک بارہ گرام' فلفل سیاہ بارہ گرام پیس کر چھڑک دیں اور سرکہ 25 ملی لیٹر ڈالیں پھر دو گھنٹے بعد ایک لیٹر پانی میں اسے اچھی طرح مل لیں اور کلیجی کے ٹکڑے نکال کر باقی کو ہلکی آنچ پر اڑائیں جب پانی بالکل اڑ جائے تو اتار کر خشک کرکے پیس لیں اور اس میں سم الفار سفید فی بارہ گرام دس ملی گرام کے حساب سے ملالیں خوراک تین گرام سے چھ گرام تک پانی کے ساتھ پھانک لیں۔

خلاصہ جگر: صغر الکبد میں مفید ہے کمی خون' بواسیر اور استسقاء کے لئے بھی نافع ہے۔

بھیڑ کی تازہ کلیجی ایک کلوگرام' آب ثوم کے ہمراہ پانی میں اچھی طرح ملیں پھر عصارہ نچوڑ کر ہلکی آنچ پر پانی کو اتنا اڑائیں کہ غلیظ سیال رہ جائے اس کو محفوظ کرلیں ضرورت کے وقت تین چار چمچے صبح وشام شیر گاؤ 250 ملی لیٹر میں ملا کر کھائیں۔

جوہری: آتشک کے لئے اکسیر ہے اور تمام سوداوی امراض کو فائدہ دیتی ہے سم الفار، رسکپور، دار چکنا ہر ایک ہم وزن شراب برانڈی قسم اول چوگنا میں اچھی طرح کھرل کر کے بطریق معروف جوہر اڑائیں اور دس ملی گرام کیپسول میں رکھ کر کھلائیں۔
دوائے مقوی نسخہ: خون کو صاف کرتی ہے، جسم کو طاقت و تحریک پہنچاتی ہے چرائتہ تیس گرام، قرنفل تین گرام، دونوں کو نیم کوفتہ گرم کر کے گرم پانی میں بھگوئیں چھ گھنٹہ کے بعد چھان کر دن میں دو مرتبہ پچاس ملی لیٹر تک پلائیں۔
ڈاکٹری علاج: ہدایات مندرجہ علاج طبی پر عمل کریں اور دوا فاولرز سولیوشن یعنی لائیکوار آرسینک کیلس قلیل مقدار میں دو تین بوند سے شروع کر کے پانی دس بوند تک روزانہ دونوں وقت غذا کے بعد دیتے رہیں لیکن دس پندرہ روز کے بعد دو چار روز کا وقفہ دے دیا کریں یا کیکوڈائلیٹ آف سوڈا چار سے آٹھ ملی گرام تک اور اٹاکسل پچیس ملی لیٹر کی زیر جلد پچکاری کرائیں یا سالورسان وغیرہ کی وریدی پچکاری کرائیں اسکے علاوہ ہڈیوں کا تازہ سرخ گودا یا جگر بالخصوص بیل کی ہڈیوں کا گودا یا جگر (آکس بون یا میرو آکس لور) بقدر 90 سے 100 گرام روزانہ استعمال کرانا اس مرض میں نہایت مفید ثابت ہوتا ہے غذا کے بعد 20 سے 30 قطرے ایسڈ ہائیڈروکلورک ڈل کے نصف گلاس پانی میں ملا کر پلانا بھی مفید ہے۔
غذا اور پرہیز: غذا لطیف، زود ہضم اور مقوی دیں چنانچہ غذا میں دودھ، بالائی، مکھن، دہی اور چھاچھ کا زیادہ استعمال مفید ہوتا ہے بالخصوص بیل کے جگر کو ذیل کے طریق پر تیار کر کے دوران مرض میں استعمال کرانا نہایت نافع ہوتا ہے بقدر پاؤ بھر بچھڑے یا بیل کا تازہ جگر لے کر اس کو نہایت اچھی طرح قیمہ کرلیں اور اس میں انڈے کی زردی روئے کی روٹی کے ٹکڑے اور نمک مرچ وغیرہ بخوبی ملا کر نرم آنچ پر پکائیں اور یونہی یا شوربے وغیرہ کے ساتھ کھلا دیا کریں اس کے علاوہ پاؤ یا سوا پاؤ کے قریب تازہ سبزیاں مثلاً پالک، سلاد اور کچی کدوکش کی ہوئی گاجر، دودھ پاؤ سے نصف کلوگرام تک خوب پکے ہوئے فواکہات مثلاً سنگترے، سیب، انگور وغیرہ کا استعمال کرائیں پرندوں کے گوشت بھی دیئے جاسکتے ہیں۔
ہر قسم کی نفاخ، قابض اور ثقیل اغذیہ ہر قسم کے گوشت، چربیوں اور تیلوں سے پرہیز کرائیں۔

فقر الدم ثانوی

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
کمی خون، بھس	فقر الدم ثانوی، قلتہ الدم ثانوی	سیکنڈری انیمیا Secondary Anaemia

تعریف و ماہیت: اس مرض میں جریان خون یا دوسرے غیر معمولی تحلیل کرنے والے اسباب سے جسم کا خون مقدار میں کم ہو جاتا ہے نیز اس کی طبعی ترکیب میں بھی کم و بیش فرق آجاتا ہے فی الحقیقت یہ بذات خود کوئی خاص مرض نہیں ہے بلکہ بعض دوسرے مرضی حالات کی ایک علامت ہے اس لئے اس کو فقر الدم ثانوی یا قلتہ الدم ثانوی کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔
اسباب: اس مرض کے اسباب میں وہ تمام حالتیں شامل ہیں جو جسم کے خون کو کم یا خراب کرتی ہیں اس قسم کی حالتوں میں سب سے پہلے ہر قسم کا جریان خون ہے چنانچہ معدے، پھیپھڑوں، رحم، آنتوں، گردوں یا جلد وغیرہ کے زخموں سے کثیر مقدار میں جریان خون کا ہونا یا تھوڑی تھوڑی مقدار میں بار بار اور دیر تک جریان خون کا ہوتا رہنا، اسی طرح آنتوں اور معدے کے زخم، سرطان اور خبیث قسم کی رسولیاں جن سے کم و بیش جریان خون کے علاوہ خون میں سمیت بھی شریک ہو کر اس کو خراب کر دیتی ہے اس کے علاوہ مرض پیچش، اسہال، دائمی قبض، کرم امعاء اور بعض قسم کے شدید متعدی امراض مثلاً حمی محرقہ اسہالی، تعفن الدم، حمی وجع المفاصل وغیرہ اور مزمن متعدی امراض مثلاً آتشک، حمی فصلی (ملیریا) سل ودق، ورم گردہ، تسمم الدم مزمن وغیرہ بھی اس مرض کی مخصوص علامات پیدا کرتے ہیں یہ امراض اپنی مخصوص سمیتوں سے خون کی ترکیب کو ناقص کر دیتے ہیں بعض خارجی زہریلی دوائیں مثلاً پارہ، سیسہ اور سنکھیا وغیرہ بھی ہڈیوں کے گودے کو تباہ و برباد کر کے خون کو خراب کرتے اور اس مرض کو پیدا

کرتے ہیں اس کے علاوہ ناقص تغذیہ اور ہر قسم کے شدید یا مزمن مرض میں جس کے ساتھ جسمانی تحلیل اور کمزوری زیادہ ہوجاتی ہے نیز حفظان صحت کے مخالف ماحول مثلاً تنگ وتاریک اور مرطوب مقامات کی رہائش' غذا کی کمی وخرابی' کھلی اور تازہ ہوا کی کمی وغیرہ حالات سے بھی یہ مرض پیدا ہوجاتا ہے۔

علامات: اس مرض کی سب سے پہلی علامت جلد اور نظر آنے والی غشاء مخاطی کی رنگت کی کمی بیشی ہے جو چہرے' لبوں اور آنکھوں کے طبقہ ملتحمہ پر سب سے زیادہ نمایاں ہوتی ہے گاہے جلد کی رنگت موم کی مانند ہوتی ہے جو حمرۃ الدم اور سرخ دانوں کی کمی کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے اس کے علاوہ عام جسمانی وعصبی کمزوری' سستی' دوران سر' غنودگی' کند ذہنی' غیر معمولی تکان' گھبراہٹ' غشی' نقص بصارت' آنکھوں کے سامنے اندھیرا آنا' خیالات چشم' آنکھوں میں درد' نقص سماعت' طنین ودوی منہ اور زبان کی خشکی' بھوک کی کمی یا زیادتی' دائمی قبض وغیرہ' کمی خون کی مخصوص علامات عام طور پر پائی جاتی ہیں عصبی خراش اور تہیجات' سوء ہضم' ڈکار' قے' ہچکی' جمائیوں کی کثرت اور دردسر (جو اکثر تمام سر میں بالخصوص پیشانی میں ہوا کرتا ہے) کی شکایات بھی اکثر پائی جاتی ہیں نبض سریع (80 سے 100 مرتبہ فی منٹ یا زیادہ) ہوتی ہے اور ذرا ذرا سی تحریکات سے اس کی سرعت اور بھی بڑھ جاتی ہے اس طرح تنفس میں بھی کم وبیش سرعت آجاتی ہے شدت مرض میں بعض اوقات تنفس اس قدر گہرا اور شور یلا ہوجاتا ہے کہ جیسے مریض ہوا کا بھوکا ہو' دل دھڑکتا ہے اور استماع کرنے پر عام طور پر خرخری آوازیں سنائی دیتی ہیں جو زاویہ قلب شریان الریہ کی کواڑیوں اور پھیپھڑوں کی چوٹی کے مقام پر زیادہ بلندی کے ساتھ سنائی دیتی ہیں وریدوں میں بھی غیر معمولی مرمری آوازیں سنائی دیتی ہیں جسم کے عضلات نرم اور ڈھیلے ہوجاتے ہیں ہاتھ پیر اکثر سرد رہتے ہیں اور جسمانی حرارت معمول سے کسی قدر کم ہوتی ہے قارورہ مقدار میں نسبتاً زیادہ اور صاف وشفاف ہوتا ہے البتہ اس کا وزن مخصوص کسی قدر زیادہ (1015 سے 1021) ہوجاتا ہے بعض اوقات دل' گردوں اور عروق کی ساختیں چربی میں تبدیل ہونے لگتی ہیں زیریں اطراف بالخصوص ٹخنوں پر کم وبیش تہبج پایا جاتا ہے خصوصاً جب کہ مریض کچھ عرصہ کھڑا رہے عورتوں میں بالعموم حیض کے اندر کم وبیش خرابی پائی جاتی ہے۔

تشخیص: اسباب پر غور کرنے سے اس مرض کی تشخیص بآسانی کی جاسکتی ہے۔

انجام: اس مرض کا انجام عموماً اس کے اسباب کی شدت وخفت پر منحصر ہوا کرتا ہے لیکن بالعموم مناسب علاج سے اکثر مریض کی حالت بہتر ہونے لگتی ہے اور جلد یا بدیر مریض شفایاب ہوجاتا ہے۔

اصول علاج: مریض کو کھلی اور تازہ ہوا میں آرام سے رکھیں ہر قسم کی دماغی اور جسمانی محنت سے بچائیں فکروغم اور پریشانی سے بھی محفوظ رکھیں قبض بالکل نہ ہونے دیں اس کے ساتھ اصل سبب مرض کو معلوم کرکے رفع کریں اگر جسم کے کسی عضو سے جریان خون ہو تو اس کو بند کردیں اگر کسی متعدی مرض کی وجہ سے ہو تو اسکا مناسب علاج کریں اس کے علاوہ عام جسمانی تقویت اور خون کی اصلاح کے لئے فولاد اور سنکھیا وغیرہ کے مرکبات کا استعمال کرائیں نیز ہدایات مندرجہ علاج مرض اخصر اور فقرالدم مہلک پر عمل کریں۔

دستورالعلاج: صبح' کشتہ فولاد پچاس ملی گرام' معجون فنجوش سات گرام میں ملا کر شربت مویز پچاس ملی لیٹر کے ساتھ اور شام معجون فرائٹ تین گرام' عرق چوب چینی 125 ملی لیٹر کے ساتھ استعمال کرائیں یا صبر زرد 600 ملی گرام' ہیرا کسیس 600 ملی گرام' دانہ ہیل دو گرام کو کوٹ چھان کر شہد میں ملا کر بارہ گولیاں بنائیں اور دو دو گولیاں صبح وشام استعمال کرائیں یا سم الفار 100 ملی گرام' کشتہ فولاد ایک گرام' سلاجیت تین گرام سب کو پیس کر تیس گولیاں بنائیں اور ایک ایک گولی کھانے کے بعد کھلائیں۔

دستور جدید: (1) صبح دواءعصفور دو گولیاں شیر گاؤ کے ساتھ کھلائیں (2) شام تین گرام دواء جگر پانی کے ساتھ کھلائیں۔

منتخب مجربات ومرکبات: معجون فنجوش: جسم اور چہرہ کے رنگ کو صاف اور چمکدار بناتی ہے قوت معدہ کو درست کرتی ہے

اورقوت باہ کے لئے بھی مفید ہے۔ بواسیر کو زائل کرتی ہے پوست ہلیلہ کابلی، پوست ہلیلہ زرد، ہلیلہ سیاہ، بلیلہ، آملہ ہر ایک چالیس گرام۔ بسباسہ، الائچی خورد، عود قماری، مشک ہر ایک سات گرام، فلفل سیاہ، فلفل دراز، زیرہ سیاہ مدبر، زنجبیل، تخم شبت، تخم کرفس، تخم گندنا، تخم جرجیر، تخم شلغم، تخم خربزہ، سلیخہ، دارچینی، قرنفل، جوز بوا ہر ایک تین گرام، اسپند سفید 115 گرام، خبث الحدید مدبر ہموزن کل ادویہ تمام دواؤں کو کوٹ چھان کر دو چند شہد میں معجون بنائیں اور سات گرام کی مقدار میں عرق بادیان 150 ملی لیٹر کے ساتھ صبح کے وقت استعمال کریں۔

شربت مویز: خون صالح پیدا کرتا ہے چہرہ کا رنگ نکھارتا ہے جسم کو قوی اور فربہ کرتا ہے قوت باہ کو بڑھاتا ہے چالیس روز کے متواتر استعمال سے ہر قسم کے بلغمی امراض کی بیخ کنی کر دیتا ہے۔

مویز منقی پچیس گرام، سنبل الطیب، زعفران خالص، آردسونٹھ، جوز بوا ہر ایک پونے دو گرام، قرنفل، مصطگی ہر ایک ایک گرام سب دواؤں کو رات کے وقت گرم پانی میں بھگودیں صبح جوش دے کر صاف کرکے شہد 250 ملی لیٹر ملا کر حسب دستور شربت بنالیں ضرورت کے وقت 25 ملی لیٹر صبح اور اسی قدر شام کو غذا کے بعد تازے پانی کے ساتھ استعمال کریں۔

دوائے عصفور: تقویت وتحریک باہ میں عجیب الاثر ہے مغزسر کنجشک نر پانچ عدد، مشک ایک گرام، بیر بہوٹی دو گرام، ریگ ماہی تین گرام، خصیہ گاؤ زتین گرام، چربی سانڈہ دو گرام، کشتہ طلا نصف گرام، کشتہ نقرہ نصف گرام، کشتہ فولاد نصف گرام، جوہر سم الفار 250 ملی گرام، جوہر کچلا 250 ملی گرام۔ سب کو پیس کر شہد میں مونگ کے برابر گولیاں بنالیں اور دو گولیاں صبح دو شام کو گائے کے دودھ کے ساتھ کھائیں۔

دواء جگر: یہ دوا کمی خون کے لئے بہت مفید ہے نیز بچوں کے بکس کے مرض کا ازالہ کرتی ہے بواسیر اور استسقاء میں بھی فائدہ مند ہے۔ بھیڑ کی تازہ کلیجی ایک کلوگرام لے کر اس پر نمک بارہ گرام، فلفل سیاہ بارہ گرام پیس کر چھڑک دیں اور سرکہ 125 ملی لیٹر ڈالیں پھر دو گھنٹہ بعد ایک لیٹر پانی میں اچھی طرح مل لیں اور کلیجی کے ٹکڑے نکال کر باقی کو ہلکی آنچ پر اڑالیں جب پانی بالکل اڑ جائے تو اتار کر خشک کرکے پیس لیں اور اس میں کشتہ فولاد پچاس ملی گرام فی بارہ گرام کے حساب سے ملالیں یہ دوا تین گرام سے چھ گرام تک پانی کے ساتھ پھانک لیں۔

ڈاکٹری علاج: ہدایات مندرجہ علاج طبی پر عمل کریں اور ذیل کے نسخوں میں سے کسی ایک کا استعمال کرائیں۔

نسخہ جو مرض فقر الدم ثانوی میں نافع ہے

صفتہ:	ٹنکچر فیرائی کلورائیڈ	10 بوند
	لائیکوار آرسینی کیلس	2 بوند
	گلیسرین	20 بوند
	ایکوا	25 ملی لیٹر

سب کو بخوبی ملا کر رکھ لیں ایسی ایک خوراک دن میں دو تین مرتبہ نصف گلاس پانی میں حل کرکے غذا کے بعد پلادیا کریں۔

ایضاً:	ٹنکچر فیرائی پرکلورائیڈ	5 بوند
	گلیسرین	30 بوند
	ٹنکچر کارڈمم کمپونڈ	30 بوند
	ایکوا	25 ملی لیٹر

سب کو بخوبی ملا کر رکھ لیں اور ایسی ایک خوراک دن میں دو یا تین مرتبہ بعد از غذا دیں۔

ایضاً:	فیرائی سلف	1600 ملی گرام

سوڈا بائیکارب	3500 ملی گرام
سوڈا سلف	60 ملی گرام
ٹنکچر جنجر	20 بوند
سپرٹ کلوروفارم	10 بوند
انفیوژن کوآشیا	25 ملی لیٹر

سب کو بخوبی ملا کر رکھ لیں اور ایسی ایک ایک خوراک دن میں دو مرتبہ استعمال کریں۔
اس کے علاوہ ایسٹن سیرپ' الکسر ہیموگلوبن' بیے ٹوجن' میٹاٹون وغیرہ مخصوص (پیٹنٹ) دوائیں بھی اس مرض میں مفید ہیں ان میں سے ہر ایک کی ترکیب استعمال ان کے ہمراہ ہوتی ہے۔
غذا: غذا لطیف' زود ہضم اور مقوی مثلاً بکرے کا جگر اور گوشت' پرندوں کا شوربا' مچھلی' انڈے' دودھ' تازہ سبزیاں مثلاً پالک' سلاد' گیہوں کی روٹی وغیرہ دیں تازہ میوہ جات بالخصوص سیب' انار وغیرہ استعمال کرائیں۔
پرہیز: سخت اور ثقیل گوشت' گوبھی' کرم کلہ' گاجر' مولی' شلغم' آلو' زیادہ گرم مصالح' سرکہ' پیسٹری سے۔

فقرالدم یرقانی

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
زرد بھس	فقرالدم یرقانی	ہیمولائیٹک انیمیا Haemolytic Anaemia

تعریف وماہیت: اس مرض میں خون کے سرخ دانے بکثرت ضائع ہوتے ہیں جس سے جلد کی رنگت یرقان کی طرح زرد ہوجاتی ہے لیکن خون کے اندر صفرا کا مادہ ملونہ نہیں پایا جاتا اس کے ساتھ ہی کمی خون کی دیگر مخصوص علامتیں بھی پائی جاتی ہیں۔
اقسام: اس مرض کی دو قسمیں ہیں (1) فقرالدم یرقانی عام (کانسٹی ٹیوشنل ہیمولائٹک انیمیا) اس کو یرقان فقری موروثی (ہیریڈی ٹیری ہیمولائٹک اکٹیرس) یا یرقان فقری خاندانی (فیملی ئل ہیمولائیٹک جانڈس) بھی کہتے ہیں کیونکہ یہ اکثر اوقات خلقی ہوتا ہے اور ایک ہی خاندان کے متعدد افراد میں پایا جاتا ہے (2) فقرالدم یرقانی اکتسابی (ایکوائرڈ ہیمولائٹک انیمیا) یہ قسم متفرق اشخاص میں پائی جاتی ہے اور اس میں موروثی اثرات کے شواہد نہیں پائے جاتے۔
اسباب: یہ مرض عام طور پر جیسا کہ اوپر ظاہر کیا گیا ہے موروثی ہوتا ہے اور اس کے ساتھ چونکہ مریض کی کھوپڑی کی وضع طبعی نہیں ہوتی اس لئے خیال کیا جاتا ہے کہ دماغی نقص کے ساتھ اس کا کچھ تعلق ہے لیکن اس کا کوئی یقینی سبب تا حال معلوم نہیں ہوا۔
علامات: جلد کی رنگت زردی مائل ہوجاتی ہے لیکن اس کی زردی خالص صفراوی یرقان کی زردی سے کم ہوتی ہے اور اس کے ساتھ ہی مریض کی جلد پر خارش وغیرہ نہیں پائی جاتی اور نبض بھی ست نہیں ہوتی براز کی رنگت بھی طبعی ہوتی ہے قارورے میں صفرا کی موجودگی نہیں پائی جاتی اور نہ ہی خون کی قوت انجماد میں کمی پیدا ہوتی ہے گاہے یرقانی رنگت صرف آنکھ کے طبقہ صلبیہ میں ہی دکھائی دیتی ہے جسم کی یرقانی رنگت مختلف اوقات میں مختلف ہوتی ہے چنانچہ بعض خاص حالات مثلاً جسمانی تکان' ضرب' سردی لگ جانے' نفسانی صدمات وغیرہ میں جسم کی رنگت زیادہ گہری زرد ہوجاتی ہے مرارہ اور طحال کے مقام پر شدید درد ہوتا ہے بالخصوص جب کہ اس مرض کی دوسری علامات زیادہ نمایاں اور شدید ہوجاتی ہیں گاہے دفعتاً بخار چڑھ جاتا ہے اور اس قسم کے بخار کے دورے ہوا کرتے ہیں طحال ہمیشہ بڑھی ہوئی اور سخت ہوتی ہے جگر شاذونادر ہی بڑھتا ہے امتحان بالجس پر وہ مضبوط اور ملائم محسوس ہوتا ہے دردناک احساس نہیں ہوتا خون کے سرخ دانوں کی تعداد بہت کم ہوتی ہے اور حمرۃ الدم میں

بھی اسی نسبت سے بہت کمی آجاتی ہے سفید دانے کسی قدر بڑھ جاتے ہیں بالخصوص جب سرخ دانے تحلیل ہوتے رہے ہوں قارورے اور براز میں سودا کے غلبے کی علامتیں پائی جاتی ہیں جلد بالخصوص ٹانگوں کی جلد پر بثور مہاسوں اور زخموں وغیرہ کی استعداد پائی جاتی ہے اسمرض کی موروثی قسم بچپن ہی میں ظاہر ہوجاتی ہے چنانچہ بالعموم زندگی کے ابتدائی دس سال میں ہی جلد کی رنگت زردی مائل ہوجاتی ہے مریض کی عام صحت بالعموم اچھی ہوتی ہے لیکن شدت مرض میں خصوصاً جب سرخ دانے تحلیل ہورہے ہوتے ہیں مریض کی صحت میں خرابی پائی جاتی ہے۔

تشخیص مرض: اس مرض کی تشخیص خون کا امتحان کرنے سے بخوبی ہوسکتی ہے اس کے علاوہ اس کو مذکورہ بالا مخصوص علامات اور اسباب کا پیش نظر رکھنا بھی ایک حد تک تشخیص میں مدد دے سکتا ہے خالص صفراوی یرقان اور اس مرض میں جو فرق ہے اس کی مذکورہ بالا علامات میں درج کیا جاچکا ہے فقرالدم مہلک اور اس میں خون کے امتحان اور ہردو کی مخصوص علامات پر نظر کرنے سے تشخیص ہوسکتی ہے اس میں زبان کی سوزش اور بثور وغیرہ مطلق نہیں پائے جاتے نیز فقرالدم مہلک میں خون کے سفید دانے کم ہوجاتے ہیں اور اس مرض میں بڑھ جاتے ہیں۔

انجام: اس مرض کا انجام شاذونادر ہی خراب ہوتا ہے موت بہت دیر میں اور نہایت شدید حالات میں ہی واقع ہوتی ہے ورنہ اکثر مریض طویل عمر تک زندہ وسلامت رہتا ہے اور بعض دوسرے عوارضات سے فوت ہوتا ہے۔

اصول علاج: معمولی حالات میں علاج کی ضرورت نہیں ہوتی اور نہ ہی علاج کوئی زیادہ فائدہ مند ہوتا ہے فولاد کا استعمال مفید نہیں ہوتا شدت مرض میں مریض کو آرام کے ساتھ بستر میں رکھیں اور درد کی حالت میں طحال اور مرارہ کے مقام پر ٹکور کریں فقرالدم اکتسابی کے بعض مریضوں میں طحال کو عمل ید کے ذریعہ سے نکال دینے سے بہت فائدہ ہوا ہے اس سے نہ صرف یرقانی حالت ہی بہت جلد دور ہوجاتی ہے بلکہ سرخ دانوں کی تباہی بھی رک جاتی ہے اور دوسری علامتیں بھی مفقود ہوجاتی ہیں لیکن یہ فائدہ عارضی ہوتا ہے دوایک سال کے بعد پھر مرض عود کرآتا ہے خلقی اور موروثی مرض میں اس سے بہت کم فائدہ پہنچتا ہے۔

دستورالعلاج: اس کا علاج فقرالدم کی طرح کریں غذاوپرہیز بھی اس کے مطابق ہے۔

فقرالدم طحالی

اُردو نام	طبّی نام	ڈاکٹری نام
فسادخون طحالی	فقرالدم طحالی	سپلینک انیمیا **Splenic Anaemia**
عظم طحال مزمن	عظم طحال مزمن	سپلینو میگلی **Splenomegaly**

یادداشت: عظم طحال بعض دوسرے متعدی امراض مثلاً مزمن ملیریا کالا آزار اور دوسرے مختلف قسم کے فقرالدم میں بھی ہوجایا کرتا ہے لیکن یہ مخصوص قسم کا عظم طحال ہے۔ اس لئے اس کو مخصوص کرکے عظم طحال مزمن کے نام سے نامزد کردیا ہے۔

تعریف وماہیت: یہ مخصوص قسم کا فقرالدم ہے جس میں طحال خصوصیت کے ساتھ بہت بڑھ جاتی ہے لیکن غدد لمفاویہ یا خون کے سفید دانے اس مرض میں بالکل نہیں بڑھتے جسم کا خون کسی قدر کم ہوجاتا ہے اور مختلف اعضاء میں جریان خون کی استعداد پیدا ہوجاتی ہے۔

اقسام: اس مرض کی کوئی خاص قسم نہیں ہے لیکن بعض لوگوں نے "مرض بانتی" اور "مرض گوشر" کو اس کی اقسام قرار دیا ہے۔

یادداشت مرض بانتی **(Banti Disease)**: فقرالدم طحال کی ہی ایک ترقی یافتہ صورت ہے جس میں جگر کے لوتھڑوں کے اندر لیفی ساخت پیدا ہوجانے سے جگر بھی بڑھ جاتا ہے اور اس کے ساتھ ہی استسقاء زقی اور یرقان بھی پیدا ہوجاتا ہے اس

کو فقرالدم طحالی مع تلیف قصیصی کبدی کے نام سے نامزد کیا گیا ہے چونکہ 1887ء میں سب سے پہلے اطالیہ کے ڈاکٹر بانتی نامی نے اس کی تفصیلات کو بیان کیا تھا اس لئے یہ قسم اسی کے نام سے مشہور ہوگئی ہے۔

مرض گوشر (Gaucher's Disease): یہ بھی فقرالدم طحالی کی ہی ایک مخصوص صورت ہے جو زیادہ تر بچوں میں رونما ہوتی ہے اور جس میں مخصوص قسم کے سوداوی مواد (کیراسین اور فاسفائیڈ لیسی تھین) طحال اور جگر وغیرہ میں مجتمع ہوجاتے ہیں چونکہ 1882ء میں نیمان پک نے لیسی تھین والی قسم کی تفصیلات کو بیان کا تھا اس لئے یہ قسم اولین محقق گوشر کے نام سے منسوب اور مشہور ہوگئی ہے۔

اسباب: یہ مرض عورتوں اور مردوں دونوں میں بچپن سے لے کر ادھیڑ عمر تک ہوسکتا ہے لیکن بالعموم عورتوں کی نسبت سے مرد زیادہ اور بچوں کی نسبت سے بالغ اور ادھیڑ عمر کے اشخاص اس میں زیادہ مبتلا پائے جاتے ہیں اس کے یقینی اسباب تو تاحال پوری طرح تحقیق نہیں ہوسکے لیکن یہ خیال کیا جاتا ہے کہ اس کا ظہور بعض قسم کے مخصوص سمی مواد سے ہوتا ہے جس کو اطباء قدیم کی اصلاح میں سوداوی مادہ کہا جاسکتا ہے۔

علامات: شروع شروع میں اس کی کوئی خاص اور نمایاں علامت ظاہر نہیں ہوتی لیکن کچھ عرصے کے بعد مریض کو بتدریج دردسر دوران سر، طنین گوش، تنگی تنفس، قے جس میں گاہے خون بھی آتا ہے عام کمزوری وغیرہ کی شکایات محسوس ہونے لگتی ہیں اس کے بعد سوء ہضم اور شدید کمی خون کی تدریجی علامات ظاہر ہونے لگتی ہیں مریض کے چہرے کا رنگ کنار دشتی کی مانند گہرا سرخی مائل ہوتا جاتا ہے جیسا کہ احتقان دموی کی صورت میں ہوا کرتا ہے لیکن اس کے ساتھ دل یا پھیپھڑوں وغیرہ میں کوئی تغیر نہیں پایا جاتا یہ سیاہی مائل سرخ رنگ ہونٹوں، رخساروں کی غشائے مخاطی، زبان اور انگلیوں کے ناخنوں میں خصوصیت کے ساتھ نمایاں ہوتا ہے خون کا امتحان کرنے پر اس میں سرخ دانوں کی مقدار بہت زیادہ بڑھی ہوئی پائی جاتی ہے چنانچہ ایک مکعب ملی میٹر میں ستر اسی لاکھ سے ایک کروڑ تک پائے جاسکتے ہیں حالانکہ طبعی حالت میں ان کی مقدار عورتوں میں پینتالیس لاکھ اور مردوں میں پچپاس لاکھ فی مکعب میٹر کے قریب ہوا کرتی ہے حمرۃ الدم کی مقدار بھی بحیثیت مجموعی طبعی مقدار سے سوائی یا ڈیوڑھی ہوجاتی ہے لیکن انفرادی حیثیت سے ہر ایک سرخ دانے اس کی مقدار کم ہوجاتی ہے جس سے اس کی رنگت شوخ سرخ کی بجائے زرد معلوم ہوتی ہے خون غلیظ ہوجاتا ہے سفید دانے طبعی تعداد میں ہوتے ہیں ان میں شاذونادر ہی خفیف سا اضافہ ہوتا ہے قریب قریب ہر ایک مریض میں لیفی ساخت کی غیر طبعی زیادتی سے طحال بڑھ جاتی اور نمایاں طور پر محسوس ہوتی ہے یہ اس مرض کی خصوصی علامت ہے چنانچہ اسی کے نام پر اس کا نام "فقرالدم طحالی" رکھ دیا گیا ہے طحال بڑھ کر ناف کے نیچے تک آجاتی ہے بعض حالات میں طحال دو کلوگرام بلکہ اس سے بھی زیادہ ساڑھے تین کلوگرام تک وزنی دیکھی گئی ہے جگر بھی بڑھ جاتا ہے لیکن اس کے ساتھ یرقان نہیں پایا جاتا جگر کے بڑھنے کا باعث بھی اس کے اندر لیفی ساخت کی غیر معمولی پیدائش ہوتی ہے اس کے ساتھ اس حالت میں کم وبیش بخار بھی پایا جاتا ہے اور قارورے میں صفراوی سوداوی رسوب (یوروبلی نوجن اور یوروبلن) پائے جاتے ہیں (اسی حالت کو اکثر اطباء مرض بانتی کے نام سے نامزد کردیتے ہیں) قلب کا فعل بھی خراب ہوجاتا ہے مسوڑھوں، آنکھ کے طبقہ شبکیہ، مقعد اعضاء نسلی، ناک، آنتوں اور مجاری تنفس کی غشاء مخاطی سے جریان خون کی استعداد نمایاں ہوتی ہے اکثر مریضوں میں دماغی جریان خون بھی دیکھا گیا ہے وریدوں اور بالخصوص ورید مخذی میں سدہ دمویہ بھی پایا گیا ہے پیٹ میں جگر اور طحال کے مقامات پر مریض اکثر درد کی شکایت کرتا ہے۔

تشخیص: دم ابیض مرض ہاجکن، فقرالدم مہلک، کالاآزار اور تلیف قصیصی کبدی وغیرہ سے اس مرض کو تشخیص کیا جاتا ہے دم ابیض مرض ہاجکن سے اس مرض کا فرق مرض ہاجکن کے ماتحت درج کیا جاچکا ہے۔ فقرالدم مہلک میں طحال اس قدر بڑی نہیں ہوتی جتنی کہ اس مرض میں کالاآزار میں خون کا امتحان کرنے پر اس میں کالاآزار کے مخصوص کرم پائے جاتے ہیں تلیف قصیصی

کبدی سے بالخصوص جب کہ اس کے ساتھ طحال بھی بہت بڑھ گئی ہو اس مرض کا تشخیص کرنا دشوار ہے۔

رفتار وانجام: اس مرض کا انجام اکثر اوقات خراب بھی ہوتا ہے اور اس سے شفا شاذونادر ہی حاصل ہوتی ہے مرض تدریجی طور پر بڑھتا رہتا ہے ایک دوسال سے لے کر دس بارہ بلکہ شاذونادر بیس سال کے اندر موت بالعموم عام کمزوری دماغی جریان خون یا قلب کے فعل کے ناقص ہوجانے وغیرہ عوارضات سے واقع ہوتی ہے۔

اصول علاج: مریض کو ہوادار جگہ پر آرام سے رکھیں فکرو پریشانی سے محفوظ رکھیں اور اکثر اوقات اس کی فصد کھلواتے ہیں دوا سم الفاراور اس کے مرکبات کا استعمال کرائیں اس کے ساتھ اگر ممکن اور بہتری کی توقع ہوتو بذریعہ عمل ید (آپریشن) طحال کو جسم سے نکلوادیں اس سے بھی بعض اوقات کافی فائدہ ہوتا ہے طحال کے مقام پر محلل دواؤں کا لیپ کرائیں۔

دستور العلاج: پہلے پندرہ روز تک گل بنفشہ سات گرام' مویز منقی نو عدد' بیخ کاسنی سات گرام' بادیاں سات گرام' بیخ بادیاں سات گرام' گاؤزبان پانچ گرام' بیخ کبیر پانچ گرام' انجیر زرد پانچ عدد' مکوہ خشک پانچ گرام' بیخ اذخر پانچ گرام' شکاعی پانچ گرام' بادآورد پانچ گرام' شاہترہ سات گرام' چرائتہ سات گرام رات کو گرم پانی میں بھگو کر صبح مل چھان کر خمیرہ بنفشہ پچاس گرام ملا کر پلائیں اور شام کو بادیاں پانچ گرام' مکوہ خشک پانچ گرام' مویز منقی نو دانے' عرق مکوہ 75 ملی لیٹر' عرق بادیاں 75 ملی لیٹر میں پیس کر چھان کر خمیرہ بنفشہ پچاس گرام ملا کر پلائیں پندرہ روز کے بعد ایک ہفتہ تک روزانہ صبح مطبوخ ہفت روز 90 ملی لیٹر پئیں۔ اس کے بعد صبح دوائے سم الفار 100 ملی گرام' معجون عشبہ بارہ گرام میں ملا کر عرق مرکب مصفی خون 150 ملی لیٹر کے ساتھ اور شام کو دوائے خردل پانچ سو ملی گرام پانی کے ساتھ کھلائیں اور برگ سداب دس گرام' اشق چھ گرام' بورہ ارمنی تین گرام' پودینہ خشک چھ گرام سرکہ میں پیس کر نیم گرم تلی کے مقام پر لیپ کریں۔

دستور جدید: (1) صبح ...... دوائے سم الفار 100 ملی گرام' معجون عشبہ سات گرام میں ملا کر عرق مرکب مصفی (جدید) 40 ملی لیٹر کے ساتھ کھائیں۔

(2) شام ......سفوف خردل ڈیڑھ گرام پانی کے ساتھ کھائیں۔

(3) بعد از غذا گندھک محلول پانچ قطرے 60 ملی لیٹر پانی میں ملا کر پئیں۔

(4) ضماد اشق طحال پر لگائیں۔

منتخب و مجرب نسخہ جات: سفوف خردل۔عظم طحال کے لئے مفید ہے قبض کو رفع کرتا ہے رائی نو گرام' سہاگہ بریاں تین گرام دونوں کو پیس کر سفوف بنائیں خوراک ڈیڑھ گرام۔

ضماد اشق: ورم طحال کے تحلیل کرنے کے لئے خاص چیز ہے نیز تمام قسم کے ورموں کو تحلیل کرتی ہے اشق مقل' بورہ ارمنی' نمک لاہوری ہر ایک پندرہ گرام' برگ سداب تیس گرام' کزمازج بارہ گرام' اشنہ بارہ گرام' انجیر زرد دس عدد' گندھک سات گرام' انجیر کو سرکہ میں پکائیں جب گل جائے تو اشق و مقل کو پگھلا کر اس میں ڈال دیں اور باقی ادویہ کوٹ چھان کر شامل کر کے رکھیں ضرورت کے وقت بقدر حاجت تیز سرکہ میں ملا کر مقام ماؤف پر گرم گرم کا لیپ کریں۔

ڈاکٹری علاج: ہدایات مندرجہ علاج طبی پر عمل کریں دواء ذیل کے نسخے کا استعمال کرائیں۔

لائیکوار آرسینک کیلس	3 بوند
پوٹاسیم آئیوڈائیڈ	175 ملی گرام
انفیوژن چرائتہ	60 ملی گرام
ایکوا	25 ملی لیٹر

سب کو بخوبی ملا لیں ایسی ایک ایک خوراک دن میں دومرتبہ غذا کے بعد استعمال کریں گلیسرین ایکسٹریکٹ آف یون

مارد کا استعمال بھی مفید بتایا گیا ہے اس کے ساتھ ہی ایکس ریز کے ذریعے علاج کریں بعض اوقات عمل انتقال الدم سے بھی عارضی فائدہ پہنچتا ہے بچوں میں مرکری اور کاڈلیور آئل کا استعمال بھی فائدہ بخشتا ہے۔

غذا و پرہیز: غذا میں تازہ سبزیاں ترکاریاں مثلاً کدو، ترئی، ٹنڈہ وغیرہ زیادہ دیں ہر قسم کے گوشت، زیادہ نمک، ثقیل اور نفاخ اشیاء مثلاً آلو، اروی، کچالو، ماش، نیز تیل، ترشی اور سوداوی چیزوں سے پرہیز کریں۔

فقر الدم جریانی

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
رقت خون	فقر الدم جریانی	ہیموفیلیا Hemophilia

تعریف و ماہیت: ایک خلقی اور موروثی مرض ہے جسمیں جریان خون کی غیر معمولی استعداد پائی جاتی ہے چنانچہ خودبخود یا معمولی سی چوٹ وغیرہ سے بکثرت خون جاری ہو جاتا ہے اور اکثر اس کا بند کرنا نہایت دشوار ہوتا ہے اور گاہے کثرت جریان خون سے موت واقع ہو جاتی ہے اس میں خون کے اندر مادہ بیضیہ (وہ مادہ جو جریان خون کے بعد اس میں انجماد پیدا کرتا ہے) اور قوت انجماد طبعی طور پر کم ہوتی ہے۔

اقسام: اس مرض کی کوئی خاص قسم نہیں ہے البتہ علامات کے لحاظ سے بعض لوگوں نے اس کو تین قسموں میں منقسم کیا ہے (1) غشاء مخاطی یا جلد کا فقر الدم جریانی (2) اندرون اعضاء کا فقر الدم جریانی اور (3) اندرون مفاصل کا فقر الدم جریانی۔

اسباب: یہ مرض ہمیشہ خلقی اور موروثی ہوتا ہے جو بالعموم ہر طبقے اور ہر قوم کے افراد میں بالخصوص مردوں میں پایا جاتا ہے اس کا موروثی اثر مرد کی بجائے اکثر اوقات عورت کی طرف سے بچے میں پہنچتا ہے یعنی مریض کے لڑکے کو یہ مرض نہیں ہوتا بلکہ اس کی لڑکی کے لڑکے کو ہو جاتا ہے حالانکہ خود اس کی لڑکی اس مرض میں مبتلا نہیں ہوتی اس کی تفصیل جدول سے بخوبی معلوم کیا جاسکتی ہے۔

یہ مرض ہر ملک اور ہر قوم میں ہوسکتا ہے لیکن اندازہ لگایا گیا ہے کہ جرمنی، سوئٹزرلینڈ اور ریاست متحدہ امریکہ میں اور عیسائیوں کی نسبت یہودیوں اور حبشیوں میں یہ نسبتاً زیادہ پایا جاتا ہے عموماً گورے رنگ کے نازک اور سفید جلد والے اشخاص جن کی جلد کی رگیں فراخ ہوتی ہیں اس مرض میں زیادہ مبتلا ہوتے ہیں۔

علامات: اس مرض کی علامات تمام مریضوں میں یکساں نہیں ہوتیں تاہم شدید قسم کے مرض میں مندرجہ ذیل علامتیں عام طور پر پائی جاتی ہیں جس شخص میں اس مرض کی استعداد ہوتی ہے اس میں ابتدائی زندگی کے اندر ہی اکثر اوقات اس کا اظہار ہو جاتا ہے مثلاً نال کٹنے کے بعد خون بند ہی نہیں ہوتا یا غیر معمولی طور پر بہت دیر کے بعد اور بڑی کوششوں سے بند ہوتا ہے اسی طرح ختنہ وغیرہ کے وقت یا معمولی سی چوٹ یا زخم آجانے پر خطرناک بلکہ مہلک قسم کا جریان خون ہونے لگتا ہے بعض اوقات شدید نکسیر یا نفث الدم کے دورے ہوتے ہیں اکثر اوقات معمولی سے معمولی خراجی چوٹ یا صدمہ وغیرہ مثلاً معمولی تھپڑ سے زیر جلد ساخت میں جریان خون ہو کر نیل پڑ جاتا یا خونی رسولی پیدا ہو جاتی ہے حالانکہ تندرست اشخاص میں نسبتاً سخت چوٹ لگنے پر بھی شاذونادر ہی ایسا ہوتا ہے کبھی انگلی وغیرہ میں خفیف سا چیرا آجانے پر یا دانت نکلوانے پر اس قدر کثرت سے خون نکلتا ہے کہ اس کا روکنا دشوار ہو جاتا ہے ناک کے اندر پھونک مارنے پر نکسیر یا دانتوں پر برش کرتے وقت مسوڑھوں سے بکثرت خون بہنے لگتا ہے گاہے شدید حالات مرض میں بغیر کسی خاص ظاہری سبب کے زیر جلد ساختوں جلد، مسوڑھوں یا ناک اور شاذونادر اندرونی اعضاء معدہ، دانتوں مجاری بول وغیرہ میں شدید قسم کا جریان خون ہو جاتا ہے اس مرض کی دوسری خاص علامت یہ ہے کہ خارجی جریان خون کا خواہ وہ کسی طرح ہی کیوں نہ ہو روکنا نہایت دشوار بلکہ بعض اوقات محال ہوتا ہے نتیجہ یہ ہے کہ اس

مرض کے مریض اکثر اوقات طویل عمر حاصل نہیں کرسکتے کیونکہ ایسے مریضوں میں خفیف سے زخم کسی چھوٹے سے عمل ید (آپریشن) یا محض دانت وغیرہ کے نکلوانے پر ہی کثرت جریان خون سے موت واقع ہوجاتی ہے بعض اوقات نہایت سرگرم اور موثر تدابیر سے عارضی طور پر خون کو روک بھی لیا جاتا ہے مگر کم وبیش عرصہ کے بعد پھر جریان خون شروع ہوجاتا ہے ایسے مریضوں میں اکثر کمی خون یا فقرالدم ثانوی کی کم وبیش علامات ہمیشہ پائی جاتی ہیں جب آنتوں یا دوسرے اندرونی اعضاء جوڑوں کے اندر جریان خون ہوتا ہے تو اس صورت میں جس جگہ جریان خون ہو وہاں بھی مخصوص قسم کی کم وبیش علامتیں پائی جاسکتی ہیں مثلاً آنتوں کے جریان خون میں وہاں خونی رسولی ہوکر قولنجی قسم کا درد ہونے لگتا ہے جوڑوں کے جریان خون میں جوڑوں کے اندر ورم پیدا ہوجاتا ہے اور اس جوڑ کو حرکت دینا دشوار ہوجاتا ہے۔ خون کا امتحان کرنے پر اسمیں بظاہر کوئی خاص تغیر نہیں پایا جاتا اگر امتحان سے پہلے شدید جریان خون ہوچکا ہو تو اکثر فقرالدم ثانوی کی کم وبیش علامتیں پائی جاتی ہیں جن کا تذکرہ فقرالدم ثانوی کے بیان میں درج ہے مریض کے خون میں اقراص الدم کی زیادتی اور قوت انجماد کی بہت کمی پائی جاتی ہے۔

تشخیص: اس مرض کی تشخیص کے لئے سب سے پہلے یہ ضروری ہے کہ مریض میں جریان خون تواتر اور جاری خون کو روکنے میں دقت ودشواری کے حالات کو معلوم کیا جائے اس کے بعد مریض کے خاندانی اور موروثی حالات کا علم حاصل کیا جائے چنانچہ جریان خون کا موروثی ہونا اس مرض کا اکثر اوقات مردوں میں پایا جاتا ہے خون کا بہت دیر کے بعد منجمد ہونا اس کی خاص تشخیصی علامتیں ہیں۔

انجام: تجربات ومشاہدات سے یہ امر ثابت ہوچکا ہے کہ شدید فقرالدم جریانی کے مریض اکثر بچپن میں بھی کثرت جریان خون سے انتقال کرجاتے ہیں لیکن جن لوگوں میں یہ مرض خفیف ہوتا ہے وہ طویل عمر تک زندہ رہتے ہیں اور یہ بات ان کے حق میں اور بھی مفید ہے کہ جیسے جیسے عمر بڑھتی جاتی ہے اس مرض کا اثر کم ہوتا جاتا ہے چنانچہ بتیس یا چالیس سال کی عمر میں شاذونادر ہی اس مرض کا کوئی مریض دیکھا جاتا ہے۔

اصول علاج: اس کے علاج میں سب سے اہم مسئلہ اس سے حفظ ماتقدم کا ہے چنانچہ جن بچوں کی خاندانی تاریخ میں اس مرض کا وجود پایا جائے یا جن میں ایک آدھ مرتبہ کے جریان خون سے اس مرض کی موجودگی کی یقینی علامتیں پائی جائیں ان کی عام جسمانی حالت کو بہتر بنانے کی ہر ممکن کوشش ہونی چاہئے اور ان کو ہر قسم کے ضربہ وسقطہ سے بچایا جائے نیز ان کو تمام ایسی باتوں سے محفوظ رکھا جائے جو ان کے خون میں جوش اور رقت پیدا کرنے والی ہوں چنانچہ اول الذکر مقصد کے لئے ان کو کھلی اور تازہ ہوا میں رکھیں غذا مقوی، عمدہ اور مناسب کھلائیں جن میں حیاتین کی مقدار بہت کافی ہو ورزش وغیرہ بھی معتدل اور محفوظ کرائیں اور آخر الذکر مقصد کے لئے ان کو گرپڑنے یا سزا وغیرہ کے طور پر مار کھانے حتی کہ ضروری اغراض کے طور پر چیچک وغیرہ کا ٹیکہ کرانے سے بچائیں اس کے علاوہ حتی الامکان اس خاندان کی لڑکیوں کو جن میں یہ مرض موروثی طور پر پایا جاتا ہے شادی نہیں کرنی چاہئے یا اگر وہ شادی کربھی لیں تو حتی الامکان ان کو بچے پیدا نہیں کرنے چاہئیں۔

اصل مرض کے علاج کے لئے جریان خون کی حالت میں مقامی طور پر جریان خون کو روکنے والی تمام مروجہ تدابیر اختیار کریں مثلاً جریان خون کے مقام پر حابس الدم دوائیں لگا کر اور مطہر روئی رکھ کر دباؤ ڈالیں داغ دیں یا بذریعہ اعمال جراحی رگوں کے منہ کو بند کردیں اور داخلی طور پر خون کی قوت انجماد کو بڑھانے کی تدابیر کریں اور وقفے کی حالت میں بھی ایسی دوائیں دیں جو خون کی رقت کو دور کرکے اس میں غلظت اور قوت انجماد پیدا کریں۔

دستورالعلاج: جریان خون کی حالت میں (1) صبح وشام گیرو ایک گرام، سنگ جراحت ایک گرام، دم الاخوین ایک گرام، کہربائے شمعی ایک گرام پیس کر خمیرہ خشخاش نو گرام میں ملا کر کھلائیں اور شیرہ حب الاس تین گرام، شیرہ تخم انجبار تین گرام، شیر

بیل گری تین گرام' شربت انجبار پچیس ملی لیٹر ملا کر پلائیں۔ (2) گل ارمنی ایک گرام' دم الاخوین ایک گرام' مردار ید ناسفتہ 250 ملی گرام' صدف صادق ایک گرام' کہربا شمعی ایک گرام' بسد سوختہ ایک گرام باریک پیس کر شربت انجبار پچیس ملی لیٹر میں ملا کر دن میں تین مرتبہ تھوڑا تھوڑا چٹوائیں۔ (3) کافور محلول پانچ قطرے پچیس ملی لیٹر پانی میں ملا کر کھانے کے بعد پلائیں۔ (4) جریان خون کی جگہ ذرور حابس الدم اور اوپر صاف روئی رکھ کر اچھی طرح دبا کر پٹی باندھ دیں۔

وقفہ کی حالت میں تدابیر حفظ ماتقدم کا خیال رکھیں اور صبح وشام نسخہ نمبر 2 دیں اور کھانے کے بعد کشتہ فولاد پچاس ملی گرام' شربت انار پچیس ملی لیٹر میں ملا کر دونوں وقت چٹائیں۔

دستور جدید: اکسیر قلب دو گرام' صبح وشام یا دن میں تین مرتبہ رب انار شیریں' رب بہی شیریں ایک ایک تولہ میں ملا کر چٹائیں یا قرص کہربا تین گرام ہمراہ شربت انجبار پچیس ملی لیٹر کھلائیں یا کیلسیم لیکٹیٹ ایک ایک گرام دن میں تین مرتبہ دیں یا خلاصہ طحالفرس تین گرام دن میں دو مرتبہ کھلائیں۔

منتخب ومجرب نسخہ جات: کافور محلل - ہمضہ' نفخ شکم اور بواسیر میں مفید ہے کافور خالص ایک حصہ' ریکٹی فائیڈ اسپرٹ چار حصے کافور کو پیس کر ریکٹی فائیڈ اسپرٹ میں ملا لیں اور ایک سے تین بوند تک پچیس ملی لیٹر پانی میں ملا کر دیں۔

خلاصہ طحال فرس - نفث الدم' کثرت طمث اور استحاضہ کے لئے مفید ہے اس سے خون کی انجمادی قوت میں اضافہ ہوتا ہے تندرست گھوڑے کی تازہ تلی ایک لے کر اسے پانی میں اچھی طرح مل لیں پھر جوش دے کر پانی کو اتنا اڑائیں کہ غلیظ سیال رہ جائے اس کو محفوظ رکھ لیں اور ایک گرام سے تین گرام تک صبح وشام استعمال کرائیں۔

دوائے حابس الدم - نفث الدم میں مفید ہے مرض سل وغیرہ میں خون کی زیادتی کو روکتی ہے تخم خرفہ پچیس گرام' نوشادر چھ گرام۔ دو مٹی کے پیالوں میں رکھ کر ان کا منہ ملتانی مٹی سے اچھی طرح بند کر دیں اور ایک پہر جنگلی اپلوں کی آگ دیں سرد ہونے پر سفوف بنائیں خوراک 750 ملی گرام ہمراہ شربت انجبار پچیس ملی لیٹر استعمال کریں۔

ڈاکٹری علاج: ہدایات مندرجہ علاج طبی پر عمل کریں جریان خون ہو رہا ہو تو جیلاٹن (ولایتی سریش) کی زیر جلد پچکاری کریں یا دس فیصدی کے محلول نمک کو وریدی پچکاری کے ذریعے جسم میں داخل کریں یا تازہ آب خون یا خالص خون کو 20 سے 30 سی سی (سی سی ایک فرانسیسی پیمانہ ہے جو قریباً 17 قطرے کے برابر ہوتا ہے) کی مقدار میں زیر جلد یا اندرون عضلات بذریعہ پچکاری داخل کریں اگر انسانی تازہ خون بہم نہ پہنچ سکے تو گھوڑے یا خرگوش وغیرہ کا تازہ خون یا آب خون بھی استعمال کیا جا سکتا ہے اگر یہ بھی دستیاب نہ ہو تو تریاق خناق وبائی (ڈفتھیر یا اینٹی ٹاکسین) یا خشک آب خون کے محلول کی پچکاری کر دینے سے بھی انجماد خون میں کافی فائدہ پہنچتا ہے جریان خون کی حالت میں ہر بارہ گھنٹے کے بعد اور وقفے کی حالتیں ہر چوتھے روز چھ ہفتے تک استعمال کریں داخلی طور پر کیلسیم کے مرکبات' کیلسیم میکٹیٹ' کیلسیم گلونیٹ' کالزانا ٹیبلیٹس وغیرہ کا استعمال کرائیں حیاتین کے مرکبات کا استعمال بھی نفع بخش ہے شدت مرض میں انتقال الدم کے عمل سے بہت فائدہ پہنچتا ہے۔

غذا و پرہیز: غذا میں زیادہ سیال اشیاء سے پرہیز کریں مگر دودھ زیادہ دے سکتے ہیں کیونکہ اس سے خون کی انجمادی قوت میں اضافہ ہوتا ہے مریض کو زیادہ تر ایسی غذائیں دینی چاہئیں جن میں حیاتین کی مقدار بہت زیادہ ہو مثلاً حیوانات کے جگر' روہو مچھلی' انڈے' مکھن' کاڈ مچھلی کے جگر کا تیل' حیوانات کے دماغ' گردے' دل اور لبلبے' گندم کی روٹی' چوزہ مرغ' کلے پائچے' آب موبز' دہی وغیرہ۔

پھلوں میں سے ترش پھل اس میں بالکل منع ہیں دوسرے پھلوں میں سے ایسے پھل نہ کھائیں جن میں مائیت زیادہ ہو پانی بھی اس مرض میں کم پینا چاہئے شراب' سرکہ اور ہر طرح کی ترشی بھی منع ہے۔

دم ابیض

ڈاکٹری نام	طبی نام	اُردو نام
لیوکیمیا Leukemia	دم ابیض	سفید خون

تعریف وماہیت: اس مرض میں خون کے سفید دانے بہت بڑھ جاتے ہیں جس سے خون کا رنگ کم وبیش سفیدی مائل ہوجاتا ہے اسی لئے اس کو دم ابیض یا سفید خون کے نام سے نامزد کیا گیا ہے۔

یادداشت: (1) ڈاکٹری نام لیوکیمیا کے لغوی معنی بھی سفید خون کے ہی ہیں کیونکہ یہ ایک یونانی لفظ ہے جو مرکب ہے لیوکو (بمعنی سفید) اور ہیمیا (بمعنی خون) سے۔

(2) گو دور حاضر کے طبی محققین میں ڈاکٹر ہیوجز بیٹ' ڈاکٹر ورجو' ڈاکٹر نیومان اور ڈاکٹر ایرلک کو اس مرض کا محقق ومکتشف بیان کیا جاتا ہے لیکن بعض قدیم طبی کتابوں میں بھی دم کیلوسی کا کم وبیش تذکرہ موجود ہے جس سے ایک حد تک ظاہر ہوتا ہے کہ اس مرض کا کم وبیش علم اطباء قدیم کو بھی ضرور تھا اس مرض میں بھی خیال کیا جاتا ہے کہ خون کے اندر کسی قسم کی نامعلوم سمیت شریک ہوکر اس میں مخصوص قسم کا فساد اور تغیر پیدا کردیتی ہے۔

اقسام: اس مرض کی مندرجہ ذیل قسمیں ہیں:

(1) دم ابیض مخی (مائی لیمیا' مائی لوس' مائی لائیڈ یا میڈیولری لیوکیمیا) اس کو دم ابیض عظمی (اوسی اس لیوکیمیا) بھی کہتے ہیں۔

(2) دم ابیض مخی طحالی (لیوکیمیا سپلینو میڈیولری' یا لیوکیمیا لائی اینو میڈیولری یہ فی الحقیقت دم ابیض مخی کی ہی ایک صورت ہے لیکن بعض اطباء نے اس کو الگ قسم شمار کیا ہے۔

(3) دم ابیض لمفاوی (لمفیٹک لیوکیمیا' لمفے میا' لمفیڈ نیوسس)۔

(4) دم ابیض طحالی (سپلینک لیوکیمیا' لائی نیلس لیوکیمیا) یہ بھی فی الحقیقت دم ابیض مخی کی ایک صورت ہے بلکہ پہلے دم ابیض مخی جن میں طحال بہت بڑی ہوجاتی تھی اس کو دم ابیض طحالی کے نام سے نامزد کیا جاتا تھا لیکن اب یہ اصطلاح ایک حد تک متروک ہوچکی ہے۔

(5) دم ابیض جلدی (لیوکیمیاٹس) یہ فی الحقیقت دم ابیض مخی کی ہی ایک صورت ہے۔

(6) دم ابیض کاذب (سیوڈو لیوکیمیا) یہ فی الحقیقت خاص دم ابیض کی کوئی قسم نہیں بلکہ اس مرضی حالت کو کہتے ہیں جس کی علامات دم ابیض کی علامات سے مشابہ ہوتی ہیں۔

ان میں سے ہرایک قسم بالخصوص اول الذکر تین اقسام یا حاد (اکیوٹ) ہوتی ہیں یا مزمن (کرانک) مذکورہ بالا تمام اقسام میں سے زیادہ اہم اور قابل ذکر مندرجہ ذیل تین اقسام ہیں:

(1) دم ابیض مخی مزمن (کرانک مائی لائیڈ لیوکیمیا)

(2) دم ابیض لمفاوی مزمن (کرانک لمفیٹک لیوکیمیا' کرانک لمفیڈ نیوسس)

(3) دم ابیض مخی حاد (اکیوٹ مائی لوسس)...... اور

(4) دم ابیض لمفاوی حاد (اکیٹ لمفیڈ نیوسس) ان میں سے ہرایک کا ضروری بیان ذیل میں علیحدہ علیحدہ درج ہے۔

دم ابیض تحی مزمن

تعریف وماہیت: اس میں تحی ساختوں بالخصوص ہڈیوں کے گودے کے اندر اس قسم کی مخصوص خرابی پیدا ہوجاتی ہے کہ غیر طبعی طور پر ان کے افعال میں زیادتی اور تیزی آجاتی ہے جس سے ان میں پیدا ہونے والے سفید کریات خون ناقص طور پر پیدا ہوکر بکثرت خون میں شریک ہوجاتے ہیں اس کے ساتھ ہی جگر اور طحال بھی بہت بڑھ جاتے ہیں۔

اسباب: اس کے اسباب کے متعلق یقینی طور پر ابھی تک کچھ معلوم نہیں ہوسکا بعض محققین اس کی بعض اقسام کو رسولی کی قسم کا مرض خیال کرتے ہیں بعض اس کو متعدی قسم کا خیال کرتے اور کسی غیر معلوم تعدیہ (چھوت) کو اس کا باعث قرار دیتے ہیں نیگلی اس کو بے نالی گلٹیوں کے افعال کی خرابی سے متعلق سمجھتا ہے اکثر حالات میں یہ مرض بغیر کسی دوسرے عارضہ کے خودبخود ظاہر ہوتا ہے بعض حالات میں ضربہ وسقطہ کے اثرات اس کی پیدائش میں حصہ لیتے ہیں کبھی حمی محرقہ بطنی (ٹائیفائیڈ) ملیریا' آتشک' انفلوئنزا وغیرہ حاد امراض کو اس کے اسباب مویدہ میں شمار کیا جاتا ہے یہ مرض زیادہ تر ادھیڑ عمر کی عورت اور مرد دونوں کو یکساں طور پر عارض ہوتا ہے لیکن شاذونادر بچوں اور نوجوانوں میں بھی دیکھا گیا ہے۔

علامات: اس کی علامتیں نہایت تدریجی طور پر ظاہر ہوتی ہیں شروع شروع میں مریض اکثر سستی اور کمزوری محسوس کرتا ہے جس کے ساتھ بالعموم اس کے جسم کا رنگ بھی کسی قدر پیلا پڑجاتا ہے عام طور پر ابتداء میں ہلکا سا بخار بھی ہوجاتا ہے جس میں کسی قدر پسینہ بھی آجاتا ہے بعض مریضوں میں عظم طحال کی وجہ سے شروع ہی میں شکم کے بائیں حصے میں کسی قدر تمدد اور دبانے پر بے چینی کا سا احساس پایا جاتا ہے جریان خون کی استعداد کی علامات شروع ہی میں ظاہر ہونے لگتی ہیں کبھی نکسیر چلتی ہے اور کبھی مسوڑھوں وغیرہ سے خون آنے لگتا ہے آخری درجات میں جریان خون ہوکر فالج یا فوری موت کا باعث ہوسکتا ہے اسی طرح گاہے معدے' آنتوں' گردوں عضلات کے اندر اور جلد کے نیچے بھی جریان خون ہوجاتا ہے مردوں میں قضیب اجسام اجوف میں سدہ پڑجانے سے فریسموس کی شکایت بھی ہوجاتی ہے اندرونی اعضاء کے تغیرات میں طحال جلد یا بدیر بہت بڑھ جاتی ہے حتی کہ شکم کے دائیں طرف تک پھیل جاتی ہے اور وزن میں تین سے پانچ کلوگرام تک اور ایک فٹ کے قریب لمبی ہوجاتی ہے دبانے پر سخت اور ٹھوس محسوس ہوتی ہے اور اس کا اندرونی کنارہ پتلا دھاردار ہوتا ہے اور اس میں مخصوص طرح کے دو کھنڈانے پائے جاتے ہیں۔

مریض طحال کے مقام پر درد' تمدد اور پیٹ میں ثقل محسوس کرتا ہے گاہے گاہے طحال کے عروق میں سدہ پیدا ہوجانے سے شدید قسم کا درد رونما ہوتا ہے عظم طحال سے حجاب حاجز کے اوپر کی طرف دب جانے سے دقت تنفس کی شکایت بھی کم وبیش پیدا ہوجاتی ہے جگر بھی معمول کی نسبت بہت بڑھ جاتا ہے اور ٹٹول کر دیکھنے پر اس کا زیریں کنارہ سخت اور باریک سا پیٹ میں بہت نیچے کی طرف محسوس ہوتا ہے غدد جاذبہ میں بالعموم کوئی خاص تغیر ظاہر نہیں ہوتا صرف مرض کے آخری درجات میں بعض اوقات سطحی اور گہرے غدد میں کسی قدر عظم رونما ہوجاتا ہے ہڈیوں میں درد ہوتا ہے جو بعض اوقات نہایت شدید ہوتا ہے سینے کی ہڈی کو دبانے پر اس قسم کا درد بخوبی نمایاں ہوتا ہے لیکن یہ علامت اکثر حالات میں مفقود ہوتی ہے آنکھ کے طبقہ شبکیہ کی رنگت بدل جاتی ہے وہ بھورے چاکلیٹ کے رنگ کا ہوجاتا ہے جس کی وجہ سے وریدوں اور شریانوں میں تمیز نہیں کی جاسکتی گاہے اس میں سفیدی مائل بھورے رنگ کی دھاریاں اور دھبے بھی نظر آتے ہیں گاہے اس میں شدید اور مہلک فقرالدم کی طرح جریان خون بھی ہوجاتا ہے مزمن قسم کے سعال شعبی بھی ہوتی ہے گاہے مریض میں استسقاء زقی بھی پیدا ہوجاتا ہے قارورے میں نمکیات بولی' رطوبت بیضیہ اور قشور کی زیادتی پائی جاتی ہے اس مرض میں خون کے تغیرات کو خاص اہمیت حاصل ہے چنانچہ خون رنگ میں اکثر اوقات پیلا بلکہ سفیدی مائل بھوری رنگت کا ہوجاتا ہے خوردبین سے دیکھنے پر اس میں سفید دانے

بالخصوص جو ہڈیوں کے گودے میں پیدا ہوئے ہیں بہت کثرت سے پائے جاتے ہیں ان کی تعداد پانچ سات ہزار فی مکعب ملی میٹر کی بجائے ایک لاکھ سے پچاس لاکھ فی مکعب میٹر تک بڑھ جاتی ہے خون کے سرخ دانے تعداد میں بیس سے تیس لاکھ تک کم ہوجاتے ہیں اور ان میں غیر طبعی طور پر گٹھلی (نواۃ) پیدا ہوجاتی ہے حمرۃ الدم میں خفیف سی کمی ظاہر ہوتی ہے اقراص الدم بھی تعداد میں بہت بڑھ جاتے ہیں۔

رفتار وانجام وعوارض: یہ مرض بالعموم بہت مزمن ہوا کرتا ہے اور اکثر کئی سال تک قائم رہتا ہے اکثر اوقات فقرالدم مہلک کی طرح اس میں بھی کبھی خود بخود اضافہ ہوجاتا ہے لیکن پھر دوبارہ مرض کا حملہ ہوجاتا ہے انجام اس کا ہمیشہ خراب ہوا کرتا ہے موت بالعموم تدریجی کمزوری' جریان خون یا دوسرے ثانوی عوارضات مثلاً اسہال وغیرہ سے ہوا کرتی ہے۔

اصول علاج: اس مرض کا عام اصول علاج قریب قریب وہی ہے جو دوسرے شدید قسم کے فقرالدم کا مثلاً فقرالدم مہلک کا' دواء اس میں بھی فولاد یا اس کے مرکبات کوئی فائدہ نہیں کرتے البتہ سنکھیا اور اس کے مرکبات بعض مریضوں میں نہایت مفید اثر کرتے ہیں اور ان کا استعمال اس مرض میں بھی اس طریق پر کیا جاتا ہے جس طرح فقرالدم مہلک میں بیان کیا گیا ہے بعض مریضوں میں قطران چوبی کا استعمال فائدہ بخشتا ہے اس کے ساتھ کاسرالریاح دوائیں بھی استعمال کرائی جائیں اور طحال پر محلل ادویہ کا ضماد اور گرم تکور بھی کرانی چاہئے ایکس ریز اور ریڈیم کا استعمال بھی مفید اور امید افزاء ثابت ہوا ہے بعض مریضوں کا علاج عمل ید (آپریشن) کے ذریعے طحال کو نکال دینے سے بھی کیا گیا ہے لیکن یہ عمل اکثر اوقات بجائے فائدے کے مضرت رساں اور مہلک ثابت ہوا ہے۔

دستور العلاج: سم الفار پانچ ملی گرام یا جوہر منقی دس ملی گرام' جوارش مصطگی کلاں سات گرام میں ملا کر عرق اجوائن ساٹھ ملی لیٹر' عرق الائچی کلاں ساٹھ ملی لیٹر کے ساتھ صبح کے وقت دیں اور نوشدار وسادہ سات گرام' شیرہ بادیاں تین گرام' شیرہ مکو تین گرام' شیرہ مویز منقی سات عدد' شیرہ انیسون تین گرام' عرق بادیاں ساٹھ ملی لیٹر' عرق برنجاسف ساٹھ ملی لیٹر میں نکال کر خمیرہ بنفشہ چالیس گرام ملا کر شام کو دیں نیز گندھک کے محلول پانچ قطرے ہردو وقت کھانے کے بعد دیں علاوہ ان دواؤں کے حسب ذیل لیپ تلی کے مقام پر لگائیں۔

انزروت چھ گرام' کتیرا بارہ گرام' اشق پچیس گرام' زراوند مدحرج بارہ گرام پرانے سرکہ میں خوب حل کر کے موٹے کپڑے پر لیپ کریں اور تلی کے مقام پر چپکادیں۔

دستور جدید: دواء الطحال ایک گرام صبح ایک گرام شام پانی کے ساتھ کھائیں۔

منتخب مجربات ومرکبات: دواء الطحال۔ عظم طحال اور انتفاخ غدد لمفاویہ کے لئے مفید ہے نیز ورم مفاصلی سلی میں بھی مفید ہے فقرالدم یعنی خون کی کمی میں فائدہ بخشتی ہے۔ تندرست جوان بھیڑ کی تازہ تلی 125 گرام لے کر اس پر نمک ایک گرام اور فلفل سیاہ ایک گرام چھڑک دیں ایک گھنٹہ کے بعد آدھ لیٹر پانی میں نہایت اچھی طرح حل لیں پھر ہلکی آنچ پر جوش دیں جب پانی خشک ہوجائے تو بقیہ کو نکال کر پیس لیں اور اس میں سم الفار ایک گرام' نوشادر تین گرام ملالیں ضرورت کے وقت ایک ماشے تک صبح وشام پانی کے ساتھ پھانک لیں۔

ڈاکٹری علاج: صبح وشام غذا کے بعد ٹیبلائڈ آرسینی کل کمپونڈ ایک یا دو بعد از غذا کھلائیں یا لائکوار آرسینی کیلس پانچ بوند کھانے کے بعد دوبار دیں ان دونوں دواؤں کو ایک ماہ استعمال کر کے چند روز کے لئے ترک کردینا چاہئے کیونکہ بعض اوقات سم الفار بدن میں جمع ہوکر سمی علامات پیدا کردیتا ہے۔ اگر منہ سے بو آتی ہو یا دانت صاف نہ ہوں تو پرمیگنیٹ پوٹاش 175 ملی گرام 250 ملی لیٹر پانی میں حل کر کے غرغرے کریں یا لسٹرین پیسٹ استعمال کریں۔

غذا وپرہیز: فقرالدم مہلک کی طرح ہے۔

ورم ابیض لمفاوی مزمن

تعریف وماہیت: ورم ابیض کی اس قسم میں لمفاوی ساختوں یعنی غدد اور عروق لمفاویہ یا جاذبہ کے افعال میں زیادتی یا تیزی پیدا ہو جاتی ہے جس سے خون میں لمفاوی قسم کے سفید دانے بہت زیادہ ہو جاتے ہیں اور قریب قریب جسم کے تمام غدد لمفاویہ بڑھ جاتے ہیں۔

اسباب: اس کے اسباب بھی ابھی تک معلوم نہیں ہوسکے صرف اتنا معلوم ہوسکا ہے کہ یہ مرض بچوں اور جوانوں میں رونما ہوتا ہے گاہے جوانی کے بعد بھی دیکھنے میں آیا ہے۔

علامات: اس مرض کی سب سے اہم اور خاص علامت یہ ہے کہ اس میں جسم کی سطحی غدد لمفاویہ بالخصوص گردن، بغل، کنج ران وغیرہ کے غدد لمفاویہ یا جاذبہ بڑھ کر رسولیوں کی شکل اختیار کر لیتے ہیں اور جسم کے غدد مثلاً لوذتین، غشاء مخاطی کی گلٹیاں قصبۃ الریہ کے گرد کے غدد طحال اور غدد لمفاویہ بھی اسی قدر بڑے ہو جاتے ہیں لیکن سوائے شاذونادر حالات کے بہت زیادہ بڑے نہیں ہوتے بعض اوقات اس مرض کے ایسے مریض بھی دیکھنے میں آئے ہیں جن میں سب سے پہلے جلد، لوذتین، حلق، حنجرے لعاب ودہن اور آنسو کی گلٹیوں، ہڈیوں یا محض طحال میں عظم اور سرعت افعال رونما ہوتی ہے خون میں لمفاوی قسم کے ناقص لیکن بڑے بڑے دانے زیادہ ہو جاتے ہیں چنانچہ ان کی تعداد پچاس ہزار سے دو لاکھ فی مکعب ملی میٹر ہو جاتی ہے حالانکہ طبعی حالت میں ان کی تعداد کل ایک یا ڈیڑھ ہزار فی مکعب ملی میٹر ہوتی ہے خون کے سرخ دانے شروع میں عموم طبعی حالت اور تعداد میں ہی ہوتے ہیں لیکن جب یہ مرض بہت زیادہ ہو جاتا ہے تو بالعموم ثانوی قسم کے فقرالدم کی تمام علامات ظاہر ہو جاتی ہیں اس کے علاوہ کبھی کبھی بعض دیگر علامات مثلاً جلد کی خارش، یا ثبور، پیشاب میں رطوبت بیضیہ کی کثرت آنکھ کے طبقہ شبکیہ کا ورم کان کے بعض امراض مختلف قسم کے جریان خون مثلاً نکسیر وغیرہ بھی پائی جاتی ہیں نیز گاہے بدہضمی اور قے کی شکایات بھی ہو جاتی ہیں۔

تشخیص: اس میں اور فقرالدم (مرض ہاجکن) میں بہت مشابہت ہوتی ہے صرف خون کے مخصوص تغیرات کا معائنہ کرنے سے ان دونوں میں تشخیص کی جاسکتی ہے اس کے علاوہ اس مرض میں جسم کے قریب قریب تمام غدد لمفاویہ ایک ہی وقت میں بڑھ جاتے ہیں اس کے برعکس فقرالدم لمفاوی میں مختلف مقامات کے غدد لمفاویہ یکے بعد دیگرے بڑھتے ہیں۔

انجام وعوارض: یہ مرض دو تین سال سے لے کر دس سال تک رہ سکتا ہے اکثر مریض ایک عرصہ تک اس کی طرف سے بے پرواہ رہتے ہیں۔

اصول علاج: اس قسم کے عام اصول علاج بھی قریب قریب وہی ہیں جو ورم ابیض تحی مزمن کے ذیل میں بیان ہوئے سنکھیا اور اس کے مرکبات اس میں بھی نفع بخش ہیں لیکن ایکس ریز کے ذریعے اس کا علاج کرنے سے نمایاں اور حیرت انگیز کامیابی ہوئی ہے۔

دستورالعلاج: پہلے حسب ذیل منضج کے نسخے پلائیں افتیمون پانچ گرام، بسفائج فستقی پانچ گرام بادیاں پانچ گرام، بیخ بادیاں پانچ گرام، بیخ کرفس پانچ گرام، اصل السوس پانچ گرام، پرسیاؤشاں پانچ گرام، اسطوخودوس پانچ گرام، انجیر زرد پانچ عدد، شاہترہ سات گرام، چرائتہ سات گرام، گاؤزبان پانچ گرام رات کو گرم پانی میں بھگو کر صبح مل چھان کر خمیرہ بنفشہ پچاس گرام ملا کر پلائیں اور شام کو افسنتین پانچ گرام، چوب چینی پانچ گرام، نبات سفید پچیس گرام کو پانی میں جوش دے کر پلائیں پندرہ روز کے بعد عرق مطبوخ ہفت روزہ کا روزانہ ساتواں حصہ پلائیں اس کے بعد صبح جوہر سین پانچ ملی گرام معجون عشبہ میں ملا کر عرق عشبہ 125 ملی لیٹر کے ہمراہ دیں اور سوتے وقت اطریفل غددی بارہ گرام کھلائیں۔

دستور جدید: دواء الطحال ایک گرام صبح ایک گرام شام کو پانی کے ساتھ کھائیں۔

منتخب مرکبات ومجرب نسخہ جات: جوہر سین۔ سم الفار چھ گرام کو شراب برانڈی قسم اول میں خوب کھرل کر کے بطریق معروف جوہر اُڑا لیں۔ نصف سے دس ملی گرام مناسب بدرقہ کے ساتھ دیں تقویت معدہ کے لئے خاص چیز ہے استسقاء اور بلغمی بخاروں میں بھی نافع ہے۔

ڈاکٹری علاج: لائیکوار آرسینک کیلس دو یا تین قطرے روزانہ سے شروع کر کے ایک ایک قطرہ روزانہ بڑھاتے ہوئے دس قطرے تک دن میں تین مرتبہ غذا کے بعد تھوڑے سے پانی میں ملا کر پلا دیا کریں یا بینزول (قطران چوبی کا ایک ولایتی مرکب ہے جو روغن سیال کی شکل میں ہوتا ہے) اور روغن زیتون آٹھ آٹھ سے پندرہ پندرہ قطرے تک کیپسول یا کچٹ میں ڈال کر چار سے چھ مرتبہ تک روزانہ دیں لیکن یہ دوائیں چونکہ سمی ہیں اس لئے نہایت احتیاط کے ساتھ دینی چاہئیں اس کے ساتھ ایکس ریز کا علاج بھی کرائیں۔

غذا و پرہیز: دم ابیض مخی کے مطابق ہے۔

دم ابیض حاد (مخی ولمفاوی)

تعریف و ماہیت: مذکورہ بالا مزمن قسم کے دم ابیض کے علاوہ بعض اوقات نہ صرف جوانوں بلکہ معمر اشخاص میں بھی بعض قسم کے شدید متعدی بخاروں میں خون کے اندر دم ابیض کے سے تغیرات موجود ہوتے ہیں انہی کو بعض اطباء دم ابیض حاد کے نام سے نامزد کر دیتے ہیں گو یہ ابھی تک پوری طرح تحقق نہیں ہو سکا کہ یہ واقعی دم ابیض مزمن کی ہی حاد صورت ہے۔

اسباب: اس مرض کے یقینی اسباب بھی تا حال نامعلوم ہیں صرف اتنا معلوم ہوا ہے کہ یہ مرض زیادہ تر بچوں اور جوانوں میں پایا جاتا ہے اور کسی قسم عدوی (چھوت) سے رونما ہوا کرتا ہے۔

علامات: اس مرض کی علامتیں دفعتاً ظاہر ہوتی ہیں لیکن بعض اوقات شدید علامات کے اظہار سے چند دن یا شاذ و نادر دو چار ہفتے پہلے عام بے چینی پائی جاتی ہے بھوک مر جاتی ہے مریض کی رنگت پیلی ہو جاتی ہے ہاتھ پاؤں میں درد ہوتا ہے بیخوابی اور متلی نمودار ہو جاتی ہے اس کے بعد دفعتاً شدید بخار ہو جاتا ہے جو بعض اوقات 104 درجے تک پہنچ جاتا ہے جس کے ساتھ مسوڑھوں سے خون آنے لگتا ہے بار بار نکسیر پھوٹتی ہے جلد کے نیچے اور گاہے آنتوں یا گردوں وغیرہ کے اندر بھی جریان خون ہو جاتا ہے اور سرخ یا بڑے بڑے ارغوانی رنگ کے داغ (نیل پڑے ہوئے) دکھائی دیتے ہیں نیز آنکھ کے طبقہ شبکیہ میں بھی اکثر جریان خون ہو جاتا ہے دماغی جریان خون کی صورت میں نہایت شدید اور خطرناک علامتیں پیدا ہو جاتی ہیں منہ اور حلق میں خصوصیت کے ساتھ خرابی پائی جاتی ہے زبان اور لوزتین وغیرہ پر استر کرنے والے مخاطی جھلی میں نہ صرف جریان خون ہی ہو جاتا ہے بلکہ ان میں سے اکثر ساختیں گل سڑ جاتی ہیں ان میں گہرے زخم' شدید سوزشی ورم اور ہڈیوں وغیرہ تک میں ورم ہو جاتا ہے جن کی وجہ سے دانت درد کرتے اور ہل جاتے ہیں چبانا اور نگلنا دشوار ہو جاتا ہے سانس سے سخت بدبو آتی ہے گردن کے غدد لمفاویہ متورم ہو جاتے ہیں اسی طرح بغل' کنج ران اور جوف صدر کی گلٹیاں بھی بڑھ جاتی ہیں جگر اور طحال بھی بڑھ جاتے ہیں لیکن دم ابیض مزمن کی مانند وہ بہت زیادہ نہیں بڑھتے لمفاوی قسم میں لعاب دہن اور آنسو کی گلٹیاں بھی بڑھ جاتی ہیں گاہے بول زلالی' اسہال' کھانسی' ذات الریہ شعبی کی شکایات بھی پائی جاتی ہیں خون میں اسی قسم کے تغیرات پیدا ہو جاتے ہیں جو دم ابیض کی مزمن اقسام میں بیان کئے گئے ہیں۔

تشخیص و فروق الامراض: اس مرض کی تشخیص اس کی مخصوص علامات اور خون کے نکالنے سے بخوبی کی جا سکتی ہے اور مخاطی اور لمفاوی قسموں میں بھی موجودہ سفید دانوں کی کثرت سے فرق کیا جا سکتا ہے یعنی جس قسم کے سفید دانے زیادہ ہوتے ہیں اسی قسم کا دم ابیض حاد ہوتا ہے۔

انجام: اس مرض کا انجام ہمیشہ خراب ہوا کرتا ہے اکثر اوقات چند ہفتوں کے اندر ہی عام کمزوری، جریان خون یا ذات الریہ وغیرہ کی وجہ سے موت واقع ہو جاتی ہے۔

اصول علاج: اس کا علاج اکثر اوقات بیکار ہوتا ہے صرف علامات کی شدت کو کم کرنے کے لئے کوشش کی جاتی ہے اور جسم قسم کی علامت زیادہ تکلیف دہ ہو اس کے مطابق اس کو رفع کرنے کی کوشش کرنی چاہئے سنکھیا اور ایکس ریز کا استعمال بھی کرنا چاہئے اور انتقال الدم وغیرہ کی تدابیر بھی حتی الامکان کرنی چاہئے گو ان سے شاذ و نادر ہی مریض کے بچ جانے کی توقع ہوتی ہے۔

بہرحال اس کا علاج دم ابیض مزمن لمفاوی وحمی کی طرح کرنا چاہئے اس سے فائدے کی توقع ہو سکتی ہے۔

مرض ہاجکن

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
فساد خون لمفاوی	فقر الدم لمفاوی	Lymphogranuloma لمفو گرینولوما
لمفاوی غدی رسولی	سلع غددی لمفاوی	Lymphadenoma لمفیڈی نوما
ہاجکن کا مرض	مرض ہاجکن	Hodgkin's Diseases ہاجکنز ڈیزیز
سفید خون کاذب	دم ابیض کاذب	Seudo-Leukaemia سیوڈو لیوکیمیا

یادداشت: چونکہ 33-1832ء میں ڈاکٹر ہاجکن نے اس مرض کے مختلف مریضوں کا بیان کیا تھا اس لئے اس کو اسی کے نام سے موسوم کر دیا گیا ورنہ اس کے لئے قدیم یونانی نام "لمفیڈی نوما" ہے جس کے لغوی معنی ہیں لمفاوی غدی رسولی (لمف بمعنی لمفاوی ایڈی نو بمعنی غدد اور اوما بمعنی رسولی)۔

چونکہ اس میں بھی دم ابیض کی مانند غدد لمفاویہ اور طحال وغیرہ میں عظم ظاہر ہوتا ہے اس لئے اس ظاہری مشابہت کی وجہ سے بعض پرانے اطبائے مغرب مثلاً کوہنم وغیرہ نے اس کو دم ابیض کاذب کے نام سے موسوم کیا ہے لیکن اس مرض کے لئے جدید ترین ڈاکٹری اصطلاح لمفو گرینولوما ہے جس کے لغوی معنی ہیں لمفاوی درنی یا لمفاوی جنوبی رسولی (لمفو بمعنی لمفاوی، گرینول بمعنی درنہ یا حبہ اور اوما بمعنی سلع یعنی رسولی) کیونکہ اس میں بتدریج تمام لمفاوی نظام میں مخصوص قسم کی ملتہب درنی یا جنوبی (دانہ دار) ساخت پیدا ہو کر پھیلتی جاتی ہے۔

تعریف و ماہیت: اس مرض میں تدریجی فقر الدم کے علاوہ جسم کے تمام لمفاوی نظام میں مخصوص قسم کے التہابی تغیرات ظاہر ہوتے ہیں جن سے دانہ دار قسم کی ساخت پیدا ہو کر طحال اور غدد جاذبہ وغیرہ بڑھ جاتے ہیں۔

اقسام: اس مرض کی کوئی خاص قسم نہیں ہے لیکن علامات اور گلٹیوں کی نوعیت کے لحاظ سے بعض اشخاص نے اس کو مختلف قسموں میں تقسیم کیا ہے چنانچہ علامات کے لحاظ سے اس کی ایک قسم حاد ہے جس میں چند ہفتوں کے اندر ہی مریض کا خاتمہ ہو جاتا ہے (2) ایک مقامی محدود ہے جس میں صرف مخصوص مقامات کے غدد جاذبہ ہی بڑھ جاتے ہیں (3) حمی ہے جس میں دوروں کے ساتھ بخار کے حملے ہوتے ہیں (4) مخفی ہے جس کی ظاہری علامات مدت تک نہیں دیکھی جا سکتیں (5) طحالی ہے جس میں طحال خصوصیت کے ساتھ بڑھ جاتی ہے اسی طرح ایک قسم (6) جلدی اور ایک (7) عظمی گلٹیوں کی نوعیت کے لحاظ سے ایک وہ قسم ہے جس میں گلٹیاں نرم ہوتی ہیں اور بہت تھوڑی سی بڑھتی ہیں اور اس کے ساتھ عروق دمویہ اور لمفاویہ ڈھیلی ہو کر پھیل جاتی ہیں (2) وہ قسم ہے جس میں غدد جاذبہ بہت بڑھے ہوئے اور سخت ہوتے ہیں لیکن بعض لوگوں نے اس آخر الذکر قسم کو پہلی قسم کی ترقی یافتہ صورت قرار دیا ہے اسباب کے لحاظ سے بعض لوگوں نے خنازیری یا سلی سلع درنی (ٹیوبر کولس گرینولوما) آتشکی

سلع درنی (سفلیتک گرینولوما) سلع لحمیہ لمفاوی یا مرض کنرز کوٹ (لمفوسارکوما، کنڈرائٹڈ ڈیزیز) سلع اخضر (کلوروما) مرض کہلر (کہلرز ڈیزیز ہڈیوں کے گودے کا ایک مخصوص مرض ہے جو چھ ماہ سے تین سال تک مریض کو ہلاک کر دیتا ہے) مرض مکیولکو (مکیولکوز ڈیزیز لعاب دہن اور آنسوؤں کی گلٹیوں کا ایک مخصوص اور شاذ و نادر ظاہر ہونے والا مرض ہے) کو بھی اس مرض کے ماتحت اقسام کے طور پر بیان کر دیا ہے۔

اسباب: یہ مرض عورتوں کی بہ نسبت زیادہ تر مردوں میں رونما ہوتا ہے اور بالعموم جوانی یا ادھیڑ عمر میں پایا جاتا ہے اس کے اصل اسباب تا حال پوری طرح پر معلوم نہیں ہوئے لیکن بعض لوگوں مثلاً سٹرن برگ وغیرہ کا خیال ہے کہ خنازیری مادہ اس مرض کا باعث ہوتا ہے اور سلی جراثیم کو اس کا سبب سمجھا جاتا ہے لیکن بعض لوگ مثلاً بینٹ اور ٹینٹ وغیرہ علماء اس کو مخصوص قسم کی چھوت سے پیدا ہونے والا مرض قرار دیتے ہیں جس کا حملہ غالباً جلد اور غشاء مخاطی کے ذریعے ہوتا ہے۔

علامات: یہ مرض تدریجی طور پر شروع ہو کر بڑھتا رہتا ہے اول اول غیر معلوم طور پر آہستہ آہستہ گردن کے غدد لمفاویہ (جاذبہ) بڑھنے لگتے ہیں کنج ران، بغلوں اور دوسرے مقامات کی غدد جاذبہ شاذ و نادر ہی پہلے پہل بڑھتے ہیں اس کے ساتھ ہی تکان، لاغری، بخار، رات کو پسینہ کی کثرت، بعض اوقات خارش اور پتیلی قسم کے جلدی بثور اور شاذ و نادر شدید قسم کے اسہال کی شکایت بھی پیدا ہو جاتی ہے گلٹیاں (بدیں) اکثر کافی بڑی ہو جاتی ہیں تعداد میں بھی بڑھ جاتی ہیں اور معمول کی نسبت زیادہ پھیل جاتی ہیں اس کے بعد جلدی ہی اندرونی حصوں (جوف صدر کر ماساریقا اور باب الکبد کے اردگرد وغیرہ) کی اور ظاہری (گردن، جبڑوں کے نیچے، ہنسلی کے اوپر اور نیچے، بغل، کہنی اور کنج ران وغیرہ) کی گلٹیاں (غدد جاذبہ) بھی بڑھ جاتی ہیں اول الذکر کا عظم امتحان بالجس امتحان بالقرع اور ایکس ریز سے بخوبی معلوم کیا جا سکتا ہے اکثر حالات میں طحال بھی بڑی ہو جاتی ہے اندرونی حصوں کی گلٹیوں کے بڑھنے سے جلد یا بدیر دوسرے اعضاء پر ان کا دباؤ پڑنے سے بعض خاص علامات ظاہر ہوتی ہیں مثلاً وریدوں پر دباؤ پڑنے سے تہیج اور جسم کے مختلف جوفوں میں استسقاء پیدا ہو جاتا ہے ہوا کی نالیوں پر دباؤ پڑنے سے نہایت تکلیف دہ قسم کی تنگی تنفس، کھانسی، مجری صفراء پر دباؤ پڑنے سے شدید یرقان، باب الکبد کے دباؤ سے استسقاء زقی اور اعصاب پر دباؤ پڑنے سے فالج شدید اور عصبی، مری کے دباؤ سے عسر البلع وغیرہ کی شکایات رونما ہو جاتی ہیں مریض کی عام جسمانی حالت اور صحت پر بھی بتدریج خراب اثرات ظاہر ہونے لگتے ہیں عام کمی خون کے علاوہ مخصوص قسم کے دوری بخار کے حملے ہونے لگتے ہیں ایک دورہ تین سے لے کر بیس دن تک کا ہو سکتا ہے اور وقفہ کی مدت 4 سے 16 یوم تک ہو سکتی ہے بخار کے اس قسم کے دورے دس بیس یا اس سے بھی زیادہ ہو سکتے ہیں اس کے ساتھ بالعموم لرزہ، درد، بے چینی، بے ہوشی، اور بثور جلدی وغیرہ کی شکایات بھی پائی جاتی ہیں جلد میں بھی مخصوص علامات ظاہر ہوتی ہیں بعض مریضوں میں جلد کی رنگت دھاری دار اور سفیدی مائل بھوری ہو جاتی ہے اور جلد پر عام طور پر مسلسل خارش ہوتی رہتی ہے ابتداء مرض میں بھی اکثر خارش اور پھنسیاں جلد پر دیکھنے میں آتی ہیں جلد کے نیچے جریان خون کی استعداد بھی پائی جاتی ہے ایک اور نمایاں علامت یہ ہے کہ اکثر اوقات شام کے وقت مریض کو بخار سا محسوس ہوتا ہے اور رات کو بکثرت پسینہ آتا ہے پیشاب میں کم و بیش سوداوی مادے کا رسوب پایا جاتا ہے خصوصاً جب کہ جگر بھی ماؤف ہو گیا ہو خون میں حمرۃ الدم میں کمی پیدا ہو جاتی ہے گو سرخ دانوں کی تعداد میں ابتدائے مرض میں کوئی خاص فرق ظاہر نہیں ہوتا البتہ آخری درجات میں مرض میں سرخ دانے بھی تعداد میں کم ہو جاتے ہیں معمولی سفید دانوں کی تعداد میں کوئی نمایاں زیادتی نہیں ہوتی البتہ لمفاوی اور متعدد گٹھلیوں والے دانے کسی قدر زیادہ ہو جاتے ہیں۔ بعض حالات میں ان سے کچھ مختلف علامات بھی دیکھنے میں آتی ہیں جن کا مختصر تذکرہ اوپر اقسام مرض میں بیان کیا جا چکا ہے۔

تشخیص: اس مرض کی تشخیص دم ابیض لمفاوی، سرطان لمفاوی، خنازیر اور آتشک کی بدوں سے کی جاتی ہے چنانچہ دم ابیض لمفاوی اور دوسرے بعض اقسام کے فقر الدم اور اس مرض کی تشخیص میں ذیل کے جدول سے مدد لی جا سکتی ہے۔

نام مرض	طحال کی حالت	غدہ جاذبہ کی حالت	خون کے سفید دانوں کی حالت	دیگر خصوصیات
دم ابیض نخی	بہت بڑھ جاتی ہے۔	عموماً بڑے نہیں ہوتے۔	100000 سے 500000 فی مکعب ملی میٹر کی تعداد تک بڑھ جاتے ہیں اور نخی قسم کے زیادہ ہوتے ہیں۔	جگر عموماً بڑھا ہوا پایا جاتا ہے اور فقرالدم کی علامات بتدریج پیدا ہوتی ہیں۔
دم ابیض لمفاوی	عموماً خفیف سی بڑھتی ہے شاذونادر بہت بھی بڑھ جاتی ہے۔	عموماً نرم ہوتے ہیں اور معتدل طور پر بڑے ہوجاتے ہیں۔	50000 سے 2000000 فی مکعب ملی میٹر کی تعداد تک بڑھ جاتے ہیں اور لمفاوی قسم کے زیادہ ہوتے ہیں۔	فقرالدم کی علامات بتدریج پیدا ہوتی ہیں۔
مرض ہاجکن	بہت کم بڑھتی ہے اور جب بڑھتی بھی ہے خفیف سی بڑھتی ہے۔	عموماً نمایاں اور سخت ہوتے ہیں پہلے گردن وغیرہ کے اور اس کے بعد بتدریج دوسرے مقامات کے بڑھتے ہیں۔	عموماً بالکل نہیں بڑھتے لمفاوی اور متعدد گلٹیوں والے دانے کسی قدر زیادہ ہوجاتے ہیں۔	فقرالدم کی نمایاں علامات آخری درجات میں جاکر ظاہر ہوتی ہیں۔
فقرالدم طحالی	بہت بڑھ جاتی ہے۔	بالکل نہیں بڑھتے۔	طبعی تعداد میں عموماً کم ہوجاتے ہیں۔	معدے میں جریان خون ہوتا ہے اور بالآخر جگر بڑھ جاتا ہے۔

سرطان لمفاوی میں پہلے غدد جاذبہ بڑے ہوتے ہیں اور پھر اس کے اردگرد کی ساختیں بھی مبتلائے مرض ہوجاتی ہیں خنازیری گلٹیوں سے اس کی تشخیص صرف اسی صورت میں کی جاسکتی ہے جب کسی گلٹی کو تراش کر خوردبینی معائنے سے اس میں جراثیم سل کی عدم موجودگی پائی جائے آتشک کی گلٹیوں میں پہلے آتشک کے ابتدائی زخم کی موجودگی پائی جاتی ہے نیز وہ گلٹیاں زیادہ سخت ہوتی ہیں اور بجائے تدریجی طور پر پھیلنے کے زائل ہونیکی استعداد رکھتی ہیں۔

<u>انجام وعوارض مرض</u>: اس مرض کا انجام ہمیشہ خراب ہوا کرتا ہے جب یہ مرض حاد ہوتا ہے تو مریض بہت جلد کمزور اور لاغر ہوجاتا ہے اور ہذیان یا بے ہوشی کی حالت میں چند ہفتے یا چھ ماہ میں ہی اس کا خاتمہ ہوجاتا ہے لیکن جب یہ مرض مزمن ہوتا ہے تو کئی کئی سال تک چلا جاتا ہے بالآخر عام کمزوری یا شدید کمی خون سے موت واقع ہوجاتی ہے بعض اوقات خود بخود یا مناسب علاج سے مریض کسی قدر اچھا ہوجاتا ہے لیکن جلد یا بدیر پھر اس کا حملہ ہوجاتا ہے کیونکہ یہ مرض جڑ سے نہیں جاتا بعض اوقات جوف صدر کی گلٹیوں کے بڑھ جانے اور احشاء صدر پر غیر معمولی دباؤ ڈال دینے سے یا مری میں کسی گلٹی کے پھٹ جانے سے بھی موت واقع ہوجاتی ہے گاہے اس مرض میں سوء القنیہ' نمونیا' اجتماع الماء فی الصدر' اور ضیق النفس وغیرہ عوارضات پیدا ہوکر موت واقع ہوتی ہے۔

<u>اصول علاج</u>: مریض کو آرام کے ساتھ کھلی خوب روشن اور ہوادار جگہ میں رکھیں ہر قسم کی دماغی اور جسمانی محنت سے پرہیز کرائیں مصفیات خون ومنقیات بلغم مثلاً شاہترہ' چرائتہ' عناب' سرپھوکہ' بسفائج' اسطوخودوس وغیرہ سے نضج مادہ کر کے تنقیہ

کرائیں اور اس کے بعد سنکھیا اور اس کے مرکبات کا استعمال کرائیں اس کے علاوہ موجودہ علامات کو رفع کرنے کے لئے ان کی مناسب تدابیر کریں گلٹیوں پر محلل ضماد لگائیں۔

دستورالعلاج: پہلے پندرہ روز دم ابیض لنفاوی مزمن میں لکھے ہوئے منضج پلائیں پھر ایک ہفتہ مطبوخ ہفت روزہ دیں اس کے بعد تبرید کا یہ نسخہ دیں۔ خمیرہ گاؤزبان بارہ گرام' ورق نقرہ ایک عدد میں لپیٹ کر اول کھلا کر شیرہ عناب پانچ عدد' عرق گاؤزبان 75 ملی لیٹر' عرق مکو 75 ملی لیٹر میں نکال کر شربت بنفشہ پچیس ملی لیٹر ملا کر پلائیں۔ اس کے بعد صبح جوہر منقی پانچ ملی گرام' معجون عشبہ بارہ گرام میں ملا کر عرق عشبہ 125 ملی لیٹر کے ساتھ کھلائیں اور شام کو اطریفل غددی سات گرام کھلا کر بادیان پانچ گرام' تخم کشوث پانچ گرام' مکوہ خشک پانچ گرام' عناب پانچ عدد' عرق مکو 75 ملی لیٹر' عرق مرکب مصفی خون 75 ملی لیٹر میں نکال کر شربت عناب دو تولے ملا کر پئیں۔

گلٹیوں پر جدوار تین گرام' بیخ سوسن تین گرام باریک پیس کر مرہم داخلیون بارہ گرام میں ملا کر لگایا کریں۔

دستور جدید: (1) صبح دوائے طحال ایک گرام پانی کے ساتھ استعمال کریں۔ (2) شام دوائے سم الفار 125 ملی گرام' عرق مرکب مصفی (جدید) چالیس ملی لیٹر کے ساتھ کھائیں۔ (3) سوتے وقت اطریفل غددی نو گرام کھلائیں۔

منتخب مرکبات ومجربات: دوائے سم الفار: سم الفار 125 ملی گرام' کتھ سفید بارہ گرام دونوں کو پیس کر رکھ لیں اور عندالضرورت 125 ملی گرام استعمال کریں۔ تقویت وتصفیہ خون کے لئے مجرب ہے۔

عرق مرکب مصفی خون (جدید): برگ نیب' پوست نیب' پوست بکائن' برگ بکائن' پوست کچنال' پوست مولسری' دودھی خورد' برگ بھنگرہ سیاہ' شاخ برگ جوانسہ' پوست گولر' برگ حنا' منڈی' شاہترہ' سرپھوکہ' دھمایہ بجسیار' گل نیلوفر' گل سرخ' کشنیز خشک' صندل سفید' تخم کاسنی' بیخ کاسنی' مجیٹھ' برگ سادہ' برادہ چوب شیشم ہر ایک 200 گرام سب کو رات دن پانی میں بھگو کر بارہ لیٹر عرق کشید کریں اور پھر اس عرق میں دوبارہ ادویہ بھگو کر بارہ لیٹر عرق کشید کریں۔ عندالضرورت چالیس ملی لیٹر عرق صبح وشام پلائیں عمدہ مصفی خون ہے۔

ڈاکٹری علاج: اس مرض کا علاج کچھ بہت زیادہ امید افزاء نہیں ہے تاہم نہایت احتیاط کے ساتھ ایکس ریز اور سنکھیا کا استعمال مفید ثابت ہوتا ہے سنکھیے کو قلیل مقدار سے جیسا کہ فقرالدم مہلک میں بیان کیا گیا ہے استعمال کرنا چاہئے یا سالورسان یا نیوسالورسان کی وریدی پچکاری کرنا چاہئے تقویت قلب کے لئے سٹروفینتھس اور ڈیجی ٹیلس کا استعمال مفید ہوتا ہے اس کے ساتھ مریض کو کامل آرام کے ساتھ رکھیں اگر بخار ہو تو اس کو کم کرنے کے لئے کرائی جونین 175 ملی گرام کی مقدار میں استعمال کرائیں۔

غذا و پرہیز: غذا لطیف' زود ہضم اور مقوی دیں گھی' دودھ' اور مکھن وغیرہ کا زیادہ استعمال کرائیں ہر قسم کی سوداوی' نفاخ اور ثقیل غذاؤں مثلاً مسور کی دال' بینگن وغیرہ سے پرہیز کرائیں۔

نیل پڑنا یا خونی دھبے

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
جلد کے نیچے خونی دھبے پڑ جانا یا نیل پڑنا	فرفورا	پرپیورا **Purpura**

یادداشت: فرفورا ایک لاطینی لفظ پرپیورا سے معرب ہے جس کے لغوی معنی ہیں ارغوانی یا قرمزی چونکہ اس مرض میں جلد کے نیچے جریان خون ہو کر جسم پر ارغوانی یا قرمزی رنگ کے دھبے ہو جایا کرتے ہیں اس لئے اس مرض کو اس نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔

تعریف وماہیت: اس مرض میں خون اور خونی رگوں میں مخصوص قسم کا فساد آجانے سے جلد کے نیچے اور عضلات وغیرہ کے اندر جریان خون کی غیر معمولی استعداد پیدا ہوجاتی ہے اور اکثر اوقات جلد کے نیچے جریان خون ہوجانے سے سیاہ ارغوانی یا قرمزی رنگ کے چھوٹے بڑے دھبے پڑجایا کرتے ہیں اکثر اوقات یہ دوسرے مرض اور سمی حالات کی ایک خاص علامت بھی جاتی ہے اور اس میں خون کے اندر کم وبیش عفونت (سیپٹی سیمیا) پیدا ہوجاتی ہے۔

اقسام: بعض اطباء نے اس کو اسباب وعلامات اور شدت وخفت کے لحاظ سے مندرجہ ذیل چار قسموں میں منقسم کیا ہے۔

(1) فرفورا بسیط (پرپیورا سمپلیکس Purpura Simplex):

یہ اس مرض کی نہایت خفیف قسم ہے جس میں صرف جلد اور بالخصوص زیریں اطراف کی جلد کے نیچے مختلف شکل اور جسامت کے گول گول سرخ رنگ کے داغ پڑ جاتے ہیں جو پتی اچھلنے یا مچھر کاٹنے کی مانند دکھائی دیتے ہیں یہ داغ نہ تو جلد سے اوپر ابھرے ہوئے ہوتے ہیں اور نہ ہی دبانے پر زائل ہوتے ہیں پہلے ان داغوں کا رنگ سرخ ہوتا ہے لیکن یہ بتدریج بینگنی ہوتا ہوا سیاہ ہوجاتا ہے اس قسم کے داغ بالعموم یکے بعد دیگرے ظاہر ہوتے اور پھر خود بخود زائل ہوتے رہتے ہیں اور عموماً ایک سے تین ہفتوں میں بالکل دور ہوجاتے ہیں یہ قسم زیادہ تر جوان آدمیوں میں دیکھنے میں آتی ہے۔

(2) فرفورا نزیفی (پرپیورا ہیموراجیکا Purpura Haemorhagie):

یہ اس مرض کی شدید قسم ہے جس میں جلد کی غشاء مخاطی کے نیچے جریان خون ہوکر بڑے بڑے ارغوانی یا قرمزی رنگ کے داغ پڑ جاتے ہیں اور یہ داغ اکثر اوقات جلد سے کسی قدر ابھرے ہوئے ہوتے ہیں اس کے ساتھ ہی بخار، دردسر، تمام جسم میں درد اور بے چینی پائی جاتی ہے ناک، منہ، حلق، معدے، پھیپھڑوں، آنتوں، گردوں، غشاء الریہ یا غلاف القلب کے جوف میں، حتی کہ بعض دماغی جھلیوں کے اندر بھی اس قسم کا جریان خون ہوجایا کرتا ہے مختلف مقامات کے جریان خون میں مختلف قسم کی علامتیں ظاہر ہوتی ہیں چنانچہ مجری غذا، حلق، مری معدے اور آنتوں وغیرہ کے جریان خون میں جریان خون ہوجانے سے قے، اسہال یا درد قولنج وغیرہ، دماغی جھلیوں کے جریان خون میں صرع سکتہ وغیرہ ناک کے جریان خون میں نکسیر، منہ اور پھیپھڑوں کے جریان خون میں کھانسی نفث الدم اور ضیق النفس وغیرہ، غلاف القلب کے اندر کے جریان خون میں غشی، ضعف اور اختلاج قلب وغیرہ گردوں کے جریان خون میں بول الدم وغیرہ شکایات رونما ہوتی ہیں یہ قسم بالعموم نازک مزاج اور خراب صحت والی نوجوان عورتوں میں رونما ہوتی ہے۔

(3) فرفورا وجع المفاصلی (پرپیورا ہیومائیکا Purpura Rheumatica):

اس کو جرمن محقق کے نام پر مرض شان لین (شان لینز ڈیزیز Shan Diseases کہتے ہیں یہ فی الحقیقت فرفورا نزیفی کی ہی ایک مخصوص قسم ہے جس میں زیر جلد جریانی خون کے علاوہ جوڑوں کے اندر بالخصوص زیریں اطراف مثلاً گھٹنے وغیرہ کے جوڑوں میں جریان خون ہوجاتا ہے جس سے ان میں ورم اور درد ہوتا ہے سیاہ رنگ کے داغ بھی پڑ جاتے ہیں 100 سے 103 درجے تک بخار ہوتا ہے گلا درد کرتا ہے، بھوک مرجاتی ہے اور مریض کسی قسم کا ذہنی یا جسمانی کام نہیں کرسکتا یہ قسم بالعموم گٹھیاوی مزاج کے اشخاص میں ظاہر ہوتی ہے۔

(4) فرفورا ہینکی (ہینکس پرپیورا Henoch's Purpura):

یہ درحقیقت فرفورا وجع المفاصلی ہی کی ایک مخصوص صورت ہے جو زیادہ تر بچوں میں رونما ہوتی ہے اس میں جوڑوں کی علامات کے ساتھ قے درد شکم اور قولنج وغیرہ کی شکایات بھی پائی جاتی ہیں اگر آنتوں میں جریان خون ہوجائے تو براز میں خون

موجود ہوتا ہے گردوں میں جریان خون ہوتو ورم گردہ اور بول الدم یا بول زلالی پایا جاتا ہے بالعموم دو تین ہفتے کے اندر آرام ہوجاتا ہے لیکن گاہے کچھ عرصہ کے بعد یہ مرض پھر عود کر آتا ہے شدت مرض کی صورت میں صرف چند گھنٹوں یا دنوں میں موت واقع ہوجاتی ہے اس صورت کو "فرفورا مہلک یا خبیث" کے نام سے نامزد کیا جاتا ہے۔

اسباب: جیسا کہ اوپر ماہیت مرض میں ظاہر کیا جاچکا ہے یہ مرض بعض دوسرے امراض وغیرہ کی سمیت سے پیدا ہوتا ہے چنانچہ اس کے حسب ذیل اسباب ہوسکتے ہیں بعض عفونی امراض قلب، نارفارسی، وریدی خون کا اختقان (جو بعض اوقات بھیگ جانے اور سخت سردی لگ جانے سے ہوتا ہے یا کالی کھانسی اور نمونیا وغیرہ میں پایا جاتا ہے)، سرسام، اختناق الرحم، نزال النخاع، بعض قسم کے متعدی امراض مثلاً حمیٰ عفنہ، محرقہ ہذیانی، ذات الریہ، چیچک، خسرہ وغیرہ جسم کے داخلی افرازات کا رک جانا اور تسمم الدم یا متعدی جیسا کہ ورم گردہ بعض امراض جگر، سرطان سل اور یرقان وغیرہ میں ہوا کرتا ہے بعض قسم کے خارجی سمیات مثلاً سانپ، بچھو وغیرہ کا زہر، بعض سمی ادویہ مثلاً پارہ، کونین، لفاح، شیلم اور نمکیات آئیوڈین وغیرہ کا کثرت استعمال، بعض مزاجی و دموی امراض مثلاً دم ابیض اور لثہ دامیہ (سکربوط) وغیرہ۔

علامات: مختلف اقسام کی مختلف علامات کا تذکرہ اس کے اقسام میں کیا جاچکا ہے خون کے تغیرات میں اس مخصوص قسم کے نہیں ہوتے البتہ فقرالدم ثانوی کی کم وبیش علامتیں پائی جاتی ہیں فرفورا بسیط میں اقراص الدم تعداد میں اکثر کم ہوجاتے ہیں شاذ ونادر طحال بھی بڑھ جاتی ہے قارورے کے اندر اکثر اوقات رطوبت زلالی پائی جاتی ہے اور گردے کے اندر ورم بھی ہوجایا کرتا ہے خصوصاً اس امر کی شدید صورتوں میں۔

تشخیص: لثہ دامیہ اور فقر الدم جریانی سے اس مرض کی تشخیص کرنا ضروری ہے کیونکہ یہ بھی اس نوع کے امراض میں ہے اس مرض کی تشخیص اس کے مخصوص خونی دھبوں سے بآسانی کی جاسکتی ہے لثہ دامیہ سے اس مرض کی تشخیص مسوڑھوں کے معائنہ اور لثہ دامیہ کی دوسری مخصوص علامات سے کی جاسکتی ہے نیز اس میں خون کے اقراص الدم میں کمی نہیں آتی فقرالدم جریانی میں خون کی قوت انجماد کم ہوتی ہے اور وہ بتدریج منجمد ہوتا ہے اور منجمد ہونے کے بعد سکڑ جاتا ہے لیکن فرفورا میں ایسا نہیں ہوتا۔ یہ مرض موروثی نہیں ہوتا اور عورتوں اور مردوں میں یکساں پایا جاتا ہے۔

انجام: یہ مرض سوائے شدید صورتوں کے شاذونادر ہی مہلک ہوتا ہے البتہ جب یہ مرض متعدی اسباب سے ہو اور اس کی علامات نہایت شدید ہوں تو اکثر چند دنوں یا اگر کم شدید ہوں تو چند ہفتوں یا مہینوں میں موت واقع ہوجاتی ہے خفیف حالات میں اکثر دو تین ہفتے کے اندر شفا ہوجاتی ہے لیکن کبھی یہ مہینوں بلکہ برسوں باقی رہتا ہے اور بار بار اس کے حملے ہوتے ہیں۔

اصول علاج: مریض کو صاف ستھرا لباس پہنائے رکھیں اور صاف ہوادار کمرے میں رکھیں قواعد حفظان صحت کی پابندی کرائیں قبض نہ ہونے دیں اس کے بعد اصل سبب مرض کو معلوم کر کے اس کے مطابق علاج کریں رفع قبض کے بعد مصفیات ومقویات خون کا استعمال کریں فرفورا نزیفی میں قابضات کا استعمال کریں اور خارجی طور پر گل ارمنی، صندل سرخ وسفید، فوفل، مازو اور رسوت وغیرہ کو آب بارتنگ میں گھس کر ان کا ضماد کریں اور داخلی طور پر گیرو، سنگجراحت، کہربا، دم الاخوین وغیرہ کے سفوف تیار کرا کر شربت انجبار اور عرق بارتنگ یا حب آلاس وغیرہ شیرہ جات کے ہمراہ دیں فرفورا وجع المفاصلی میں سورنجاں وغیرہ ادویہ اوجاع مفاصل کا بھی اضافہ کردیں۔

دستور العلاج: اگر قبض ہو تو اسے رفع کریں اس مرض کے لئے سفوف ملین تین گرام، شربت انار پچیس ملی لیٹر کے ساتھ دیں اس کے عناب پانچ عدد، مکوہ پانچ گرام، بادیاں پانچ گرام، مویز منقی سات عدد، عرق مرکب مصفی خون 170 ملی لیٹر میں جوش دے کر شربت عناب پچیس ملی لیٹر ملا کر پلائیں۔ ایک ہفتہ کے بعد اسی نسخہ کے ساتھ کشتہ فولاد چالیس ملی گرام، معجون عشبہ سات گرام میں ملا کر اسی نسخہ کے ساتھ صبح وشام دیا کریں۔

فرفورا نزیفی میں گل ارمنی ایک گرام' کہربا شمعی ایک گرام' مروارید ناسفتہ دو رتی' صدف صادق ایک گرام' بسد سوختہ ایک گرام' دم الاخوین ایک گرام پیس کر شربت انجبار پچیس ملی لیٹر میں ملا کر نصف صبح اور نصف شام چاٹنے کے لئے دیں اور کافور محلول پانچ قطرے ساٹھ ملی لیٹر پانی میں ملا کر کھانے کے بعد دیں۔ فرفورا وجع المفاصلی میں سورنجاں ایک گرام' بوزیدان ایک گرام پیس کر معجون سورنجاں نو گرام میں ملا کر کھائیں اور عناب پانچ عدد' مویز منقی سات عدد' بادیاں پانچ گرام' مکوہ پانچ گرام' عرق مرکب مصفی خون 200 ملی لیٹر میں جوش دے کر شربت عناب پچیس ملی لیٹر ملا کر پلائیں۔

دستور جدید: (1) قبض رفع کرنے کے لئے سفوف ملین دو گرام پانی کے ساتھ سوتے وقت کھلائیں۔

(2) کشتہ فولاد چالیس ملی گرام' شربت انار پچیس ملی لیٹر میں ملا کر کھانے کے بعد استعمال کرائیں۔

(3) کیلسیم لیکٹیٹ دن میں دو مرتبہ 700 ملی گرام استعمال کرائیں۔

(4) فرفورا وجع المفاصلی میں جوہر منقی دس ملی گرام' معجون عشبہ سات گرام میں ملا کر عرق عشبہ 150 ملی لیٹر کے ساتھ استعمال کرائیں۔

منتخب ومجرب نسخہ جات:

کشتہ فولاد: ضعف باہ' ضعف جگر' ضعف معدہ اور ضیق النفس کو مفید ہے جسم کو مضبوط بناتا ہے خون صالح پیدا کر کے رنگ کو سرخ بناتا ہے۔

برادہ فولاد بارہ گرام' آب بادنجاں صحرائی مروق (کنڈیاری) 125 ملی لیٹر برادہ فولاد کو اس پانی کے ساتھ کھرل کریں حتی کہ تمام پانی جذب ہو جائے پھر گل حکمت کر کے بیس کلوگرام اُپلوں کی آگ دیں' پھر نکال کر اسی طرح دوبارہ 125 ملی لیٹر آب مذکور کے ساتھ کھرل کر کے پندرہ کلوگرام اُپلوں کی آگ دیں اسی طرح سہ بارہ پندرہ کلوگرام اُپلوں کی آگ دیں کشتہ برنگ سرخ برآمد ہوگا اس میں سے ایک رتی مناسب بدرقات کے ہمراہ استعمال کریں۔

سفوف ملین: قبض کو دور کرتا ہے اعضائے ہضم کو تقویت پہنچاتا ہے اور خون کو صاف کرتا ہے۔ سنا مکی سات گرام' انیسون ساڑھے تین گرام' بادیان ساڑھے تین گرام' اصل السوس مقشر نو گرام' کبریت مصفی سات گرام' کریم آف ٹارٹار پانچ گرام' شکر سفید تیس گرام۔ سب دواؤں کو علیحدہ علیحدہ باریک پیس بخوبی مخلوط کر کے رکھ لیں اور ایک بڑے چمچہ بھر روزانہ رات کو سوتے وقت پانی یا دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔

ڈاکٹری علاج: ہدایات مندرجہ علاج طبی پر عمل کریں دواء کیلسیم لیکٹیٹ ستر ملی گرام کی مقدار میں روزانہ تین یا چار مرتبہ کھلا دیا کریں۔ تقویت عام کے لئے لائیکر آرسینک کیلس تین سے پانچ قطرے روزانہ پانی میں حل کر کے دیں یا ٹنکچر فیری پرکلورائیڈ دس سے پندرہ قطرے پانی میں حل کر کے دن میں دو تین مرتبہ غذا کے بعد پلا دیا کریں وجع المفاصل میں سوڈا سیلی سلیٹ اور اسپرین وغیرہ دیں۔

ایکسٹریکٹ ارگٹ اور ایڈرنین کا استعمال بھی نفع بخشتا ہے آنتوں کے تعفن کو دور کرنے کے لئے مرکری کے مرکبات مثلاً ہائیڈرا جیرائی کم کریٹا یا لائیکر ہائیڈرا جیرائی پرکلورائیڈ کا استعمال کرائیں اس کے علاوہ بیس سی سی مصل الدم کی عضلی پچکاری یا دس سے بیس سی سی پالی ویلنٹ اینٹی سٹرپٹو کاک سیرم کا ٹیکہ پہلے روز اور اس سے نصف مقدار کا اگلے تین چار روز تک نیز ایکس ریز اور ایڈرنیلین کی پچکاری کا استعمال بھی نافع ہے بعض اوقات بالخصوص جب کہ عظم طحال موجود ہو طحال کا بذریعہ عمل ید نکال دینا بھی نفع بخشتا ہے۔

غذا و پرہیز: غذا لطیف اور زود ہضم مثلاً تازہ پختہ فواکہات اور سبزی ترکاری گھی' دودھ' بکری کے جگر یا مچھلی کے جگر کا رس یا کچا

جگر نمک لگا کر استعمال کرائیں غرضیکہ اسی غذائیں دیں جن میں حیاتین کی مقدار بہت کافی ہو ہر قسم کی ثقیل، نفاخ اور سوداوی غذاؤں سے پرہیز کرائیں۔

نظام انہضام

اُردو نام	طبّی نام	ڈاکٹری نام
نظام ہضم	نظام انہضام	ڈائی جسٹو سسٹم Digestive System

نظام ہضم مندرجہ ذیل اعضاء پر مشتمل ہے منہ، لب، رخسارے، دانت، مسوڑھے، تالو، لوزتین، غدد لعابیہ، زبان، حلق، مری، معدہ، چھوٹی آنتیں (امعاء دقاق) بڑی آنتیں (امعاء غلاظ) جگر، مرارہ، لبلبہ اور طحال ان میں سے ہر ایک کی مخصوص لیکن ضروری تشریح ذیل میں درج ہے:

منہ

اُردو نام	طبّی نام	ڈاکٹری نام
منہ	فم	ماؤتھ Mouth

مجری غذا کا وہ بیضوی شکل کا ابتدائی دہانہ ہے جو باہر کی طرف سے لبوں کے ذریعے اور اندر کی طرف سے نرم تالو اور حلق کے ذریعے جانبین پر رخساروں اور جبڑوں کے زوائد کے ذریعے اوپر کی طرف سے تالو اور نیچے کی طرف سے زیریں جبڑے کی اندرونی سطح سے محدود ہے دانت، مسوڑھے، زبان اور لوزتین اس کے اندر ہوتے ہیں اور غدد لعابیہ بھی اس کے اندر ہی آ کر کھلتی ہیں اس کے اندر گلابی رنگ کی مخاطی جھلی کا استر ہوتا ہے۔

ہونٹ

اُردو نام	طبّی نام	ڈاکٹری نام
ہونٹ، لب	شفت	لپ جمع لپس Lip- Lips

لب مخصوص شکل کی دو لحمی چنٹیں ہیں جو منہ کو سامنے کی طرف سے بند رکھتی ہیں ان کے باہر کی طرف جلد اور اندر کی طرف مخاطی جھلی کا استر ہوتا ہے دونوں لب وسط میں پیچھے کی طرف سے بالائی اور زیریں جبڑوں کے مسوڑھوں سے مخاطی جھلی کی ایک چنٹ کے ذریعے وابستہ رہتے ہیں بالائی لب کی اس چنٹ کو قید شفوی اور اعلیٰ اور زیریں لب کی اس چنٹ کو قید شفوی اسفل کہتے ہیں۔

رخسار

اُردو نام	طبّی نام	ڈاکٹری نام
گال، رخسار	عارض، خد جمع خدان	چیک جمع چیکس Cheek _ Cheeks

رخسار: دو لحمی پرت ہیں جو چہرے اور منہ کے پہلوی حصے مکمل کرتے ہیں ان کے باہر جلد ہے اور اندر مخاطی جھلی کا استر ہوتا ہے۔

دانت

اُردو نام	طبّی نام	ڈاکٹری نام
دانت	سن جمع اسنان	ٹوتھ جمع ٹیتھ Tooth, Teeth

دانت: دو قسم کے ہوتے ہیں: (1) دودھ کے جو بالعموم پہلے دوسرے سال نکلتے ہیں اور چھ سات سال تک رہتے ہیں یہ تعداد میں عموماً چوبیس ہوتے ہیں بارہ بالائی جبڑے میں اور بارہ زیریں جبڑے میں (2) دائمی دانت یہ سات سال کے بعد نکلتے ہیں اور جوانی میں بالعموم 32 ہوتے ہیں سولہ اوپر اور سولہ نیچے ان میں سے چار سامنے کے دانت اشیاء کو کاٹنے اور کترنے کے کام آتے ہیں اور قواطع کہلاتے ہیں ان کے ساتھ والے چار نیچے اوپر کے دانے کچلیاں (ایناب) کہلاتے ہیں اور کاٹنے اور توڑنے کے کام کرتے ہیں ان کے دائیں بائیں نیچے اوپر چھوٹی بڑی ڈاڑھیں جو غذا کو پیسنے کا کام کرتی ہیں دانت نیچے اوپر کے جبڑوں کے سوراخوں میں جن کو اواری اسنان کہتے ہیں مسوڑھوں اور ان کے متعلقہ بندھنوں کے ذریعے نہایت مضبوطی کے ساتھ گڑے ہوئے ہوتے ہیں۔

ہرایک دانت تین حصوں میں منقسم ہے (1) سر جو مسوڑھے سے باہر نکلا رہتا ہے (2) گردن جو سر اور جڑ کے درمیان تنگ سا حصہ ہوتا ہے (3) جڑ جو جبڑے کے سوراخ میں مضبوطی کے ساتھ گڑی رہتی ہے کاٹنے والے دانتوں اور کچلیوں کی ایک ایک جڑ ہوتی ہے اور آٹھ اگلی ڈاڑھوں میں سے ہرایک کی دو دو جڑیں اور آٹھ پچھلی ڈاڑھوں میں سے ہرایک کی دو سے پانچ تک جڑیں ہوتی ہیں دانتوں کی ساخت زیادہ تر ہڈی کی سی ہوتی ہے لیکن گردن سے اوپر ہرایک دانت کے سر پر ہاتھی دانت کی مانند ایک ٹھوس ساخت پائی جاتی ہے جس کی وجہ سے دانت ہڈی کی نسبت زیادہ سخت اور ٹھوس ہوتے ہیں ہرایک دانت کے اندر گردن سے نیچے ایک لمبا سا جوف ہوتا ہے جس سے باریک باریک نالیاں جڑوں میں جا کر ایک سوراخ میں ختم ہوتی ہیں اس جوف کے اندر ایک قسم کا مخصوص گودا سا ہوتا ہے جو اب سنی کہلاتا ہے اس کے اندر مذکورہ جڑوں والے سوراخوں سے عروق واعصاب داخل ہوتے ہیں جو دانتوں میں گرمی سردی وغیرہ کا احساس کرتے ہیں۔

مسوڑھے

اُردو نام	طبّی نام	ڈاکٹری نام
مسوڑھے	لثہ جمع لثات	گم جمع گمز Gum, Gums

دبیز مخاطی جھلی کی چٹنیں ہیں جو جبڑوں کے زوائد اور دانتوں کی گردنوں سے چسپاں رہتی ہیں دانتوں کی گردنوں کے ساتھ اس کو لیفی ریشے ملصق کرتے ہیں اگر کسی عفونی مادے سے یہ ریشے گل سڑ جائیں تو مسوڑھے کا تعلق دانتوں کے ساتھ ڈھیلا ہو جاتا ہے مسوڑھے پیچھے ہٹتے جاتے ہیں اور گوشت خورہ (پائی اوریا) کا مشہور موذی مرض پیدا ہو جاتا ہے۔

تالو

اُردو نام	طبّی نام	ڈاکٹری نام
تالو	حنک	پے لیٹ Palate

تالو کے دو حصے ہوتے ہیں اگلا حصہ سخت تالو اور پچھلا حصہ نرم تالو کہلاتا ہے سخت تالو میں بالائی جبڑے اور تالو کی مخصوص ہڈیاں ہوتی ہیں جن پر مخاطی جھلی کا استر چڑھا ہوا ہوتا ہے نرم تالو مخاطی جھلی اور لحمی ریشوں سے بنا ہوا ہوتا ہے اس کی

اگلی سطح منہ کی چھت کے ساتھ پچھلی سطح ناک کے غار کے ساتھ دونوں پہلو بلعموم کے ساتھ ملے رہتے ہیں اس کے پچھلے اور نچلے آزاد کنارے کے وسط سے انگور کے دانے کی شکل کا ایک چھوٹا سا نکال یا زائدہ نیچے کو لٹکتا رہتا ہے اس کو کوا یعنی لہاۃ (یوولا) کہتے ہیں منہ کھولنے پر کوا حلق میں لٹکتا ہوا دکھائی دیتا ہے اور اس کی جڑ کے دونوں پہلوؤں میں مخاطی جھلی کی دو دو محرابی شکل کی لمبی چنٹیں اندر کو ابھری اور نیچے کو جاتی ہوئی دکھائی دیتی ہیں ان کو حلقوم کے اگلے اور پچھلے ستون یعنی قائمہ مقدمہ و قائمہ موخرہ (اینٹیریر اینڈ پوسٹیریر پلرز آف دی فاسز) کہتے ہیں اکثر اطباء ہر دو ستونوں کو غلصمہ کے نام سے نامزد کرتے ہیں غلصمہ کی درمیانی فضاء جوف دہن اور جوف حلق کے مابین عالم برزخ کی مانند ہے اسؔ لئے اس کو طبی عربی اصطلاح میں برزخ الحلقوم اور انگریزی میں سافیز **Fauces** کہتے ہیں۔

لبّے

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
لبّے یا گلے	لوزتین	ٹانسلز **Tonsils**

بادامی شکل کی دو گلٹیاں ہیں جو غلصمہ کے مابین دونوں جانب واقع ہیں ان کی اندرونی سطح پر بارہ پندرہ سوراخ ہوتے ہیں جن سے یہ اپنی رطوبت لعابیہ خارج کرتی ہیں گلے پڑنے کی حالت میں یہی گلٹیاں متورم ہو کر پھول جایا کرتی ہیں گاہے اس قدر زیادہ پھول جاتی ہیں کہ نگلنا دشوار ہو جاتا ہے اور کسی چیز کے نگلنے کے وقت حلق میں درد ہوتا ہے چونکہ ان کے اندر کی طرف کان کی نفیغ نامی نالیاں آکر کھلتی ہیں اس لئے جب یہ گلٹیاں متورم ہوتی یا بڑھ جاتی ہیں تو کان کی مذکورہ نالیوں کے بند ہو جانے سے عموماً ثقل سماعت کی شکایت بھی ہو جایا کرتی ہے۔

تھوک کی گلٹیاں

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
تھوک کی گلٹیاں	غدد لعابیہ	سالیوری گلینڈز **Salivary Galnds**

تھوک کی گلٹیاں تعداد میں چھ ہیں دو زبان کے نیچے (غدد تحت اللسان' سب لنگوئل گلینڈز) دو زیریں جبڑے کے زاویوں کے قریب گردن میں (غدد تحت الفک' سب میگزلری گلینڈز) اور دو جو باقی چاروں سے بڑی ہوتی ہیں کانوں کے نیچے اور پیچھے (غدد خلف الاذن یا اصل الاذن یا غدد نکفیہ' پیراٹڈ گلینڈز) یہ تمام گلٹیاں تھوک پیدا کرتی ہیں جو ان کی مخصوص نالیوں کے ذریعے منہ میں آکر تراوش پاتی رہتی ہے۔

زبان

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
زبان	لسان	ٹنگ **Tongue**

زبان ایک مثلث شکل کا لحمی عضو اور قوت ذائقہ کا خاص آلہ ہے اس کے علاوہ چبانے' چوسنے' نگلنے اور بالخصوص بولنے میں امداد کرتی ہے اس کا قاعدہ یعنی چوڑا حصہ پیچھے کی طرف عظم لامی' حنجرے کے غضروف مکی غلصمہ اور حلق کے ساتھ چسپاں ہے اس کا زاویہ آزاد اور سامنے کاٹنے والے دانتوں کے پیچھے رہتا ہے زبان کی نچلی سطح ایک چنٹ کے ذریعے (قید اللسان' فرینم لنگوئی) زیریں جبڑے کے اندر کی طرف چسپاں ہے زبان اپنی پوری لمبائی میں فاصل لیفی نامی پردے کے ذریعے

دو برابر حصوں میں منقسم ہوتی ہے اس کی ترکیب میں عضلات کے پانچ جوڑے شامل ہیں زبان کے اوپر استر کرنے والی مخاطی جھلی جلد کی طرح (ادمہ، بشرہ) دو پرتوں سے بنی ہوئی ہے چنانچہ اگر کوئی سخت گرم چیز کھائی جائے تو اوپر کا پرت (بشرہ) ضائع ہوجاتا ہے اور زبان غیر معمولی طور پر حساس ہوجاتی ہے اس کی رگیں اور پٹھے زیریں پرت (ادمہ) میں پھیلتے ہیں اس کے علاوہ زیریں پرت میں بھٹنی کی مانند تین قسم کے چھوٹے چھوٹے ابھار پائے جاتے ہیں جن کی وجہ سے زبان کھردری معلوم ہوتی ہے یہ ابھار فی الحقیقت قوت ذائقہ کے لئے ہوتے ہیں۔

حلق

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
گلا	حلق، بلعوم	فے رنکس Pharynx

یہ غذا کی نالی کا وہ 1/2 4 انچ لمبا حصہ ہے جو منہ کے نیچے اور مری سے اوپر ہوتا ہے اس کے اوپر کی طرف ناک اور آگے حجرہ واقع ہے اس کے اندر مندرجہ ذیل سات سوراخ ہوتے ہیں اوپر کی طرف نتھنوں کے پچھلے دو سوراخ جانبین کا پرن کی نفخ نامی نالیوں کے دو سوراخ آگے کی طرف حلقوم یا منہ کا پچھلا سوراخ نیچے کی طرف مری کا ایک سوراخ اور اس کے آگے حجرے کا ایک سوراخ۔

مری

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
غذا کی نالی	مری	ایسافے گس Oesophagus

یہ غذا کی وہ نو انچ لمبی نالی ہے جو حلق کے نیچے سے شروع ہوکر گردن میں قصبتہ الریہ کے پیچھے سے نیچے اترتی ہوئی دیا فرغما میں سوراخ کر کے نیچے اترتی اور دسویں مہرے کے مقابل میں معدے کے منہ (فم معدہ) میں ختم ہوجاتی ہے اس کے راستے غذا حلق میں سے گزر کر معدے میں پہنچتی ہے اس کے اندر مخاطی جھلی کا استر ہوتا ہے جس سے مخصوص لیسدار رطوبت رس کر اس کو تر رکھتی ہے۔

معدہ

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
معدہ	معدہ	سٹامک Stomach

یہ معدہ مجرائی غذا کا وہ مشک کی شکل کا حصہ ہے جس میں غذا جا کر ہضم ہوتی ہے یہ مجرائی غذا کا سب سے زیادہ فراخ اور وسیع حصہ ہے اور کوڑی کے نیچے واقع ہے اس کا گول اور پھیلا ہوا حصہ بائیں طرف حجاب حاجز کے نیچے طحال کی طرف واقع ہے اس کو قعر معدہ یا طرف طحالی (سپلینک اینڈ) کہتے ہیں اس کے اوپر کی طرف ایک سوراخ ہوتا ہے جو مری میں کھلتا ہے اس سوراخ کو فم معدہ یا فقبتہ الفواد (کارڈی ئیک آریفس) کہتے ہیں یہ قیف کی شکل کا ہوتا ہے معدے کا دایاں سرا جو نسبتاً تنگ ہوتا ہے جگر کی نچلی سطح پر مرارہ اور دیوار شکم سے ملا رہتا ہے اس کے اندر جو نچلا سوراخ ہوتا ہے وہ بواب (پائی لورس) کہلاتا اور بارہ انگشتی آنت سے ملا رہتا ہے اس کی راہ غذا معدے سے گزر کر آنتوں میں پہنچتی ہے اس پر طبعی حالت میں ایک کواڑی ہوتی ہے جس کو صمام بوابی کہتے ہیں معدے کا بالائی کنارہ اس کا وہ مقعر خم ہے جو اوپر کی طرف ہوتا ہے یہ بذریعہ ایک چنٹ

کے جگر سے ملا رہتا ہے اس کا زیریں کنارہ درحقیقت وہ محدب خم ہے جو نیچے کی طرف ہوتا اور پردہ ثرب سے چسپاں ہوتا ہے معدے کی اگلی سطح ثرب کے نیچے اوپر اور سامنے کو پچھلی سطح پیچھے اور نیچے کو مائل ہوتی ہے اور لبلبے کے آگے رہتی ہے۔

پردہ ثرب: (اومینٹم) شکم کے جوف میں استر کرنے والی آبی جھلی (صفاق) کی سب سے بڑی چنٹ ہے جو فم معدہ سے قولون تک ایک پردے کی شکل میں لٹکی رہتی ہے اس کے اندر چربیلے اجزاء کا اجتماع ہوتا ہے جب اس پردے میں چربی غیر معمولی طور پر زیادہ جمع ہوجاتی ہے تو توند نکل آتی ہے۔

مجری غذا کے دوسرے حصوں کی طرف معدے کی اندرونی سطح پر بھی مخاطی جھلی کا استر ہوتا ہے عام حالات میں اسکا رنگ پھیکا لیکن ہضم کے وقت سرخ ہوجاتا ہے جب معدہ خالی اور سکڑا ہوا ہوتا ہے تو اس جھلی کے اندر بہت سی لمبی لمبی چنٹیں (خمل، روجیز) پائی جاتی ہیں لیکن جب معدہ غذا وغیرہ سے پر ہوکر تن جاتا ہے تو یہ چنٹیں غائب ہوجاتی ہیں اس جھلی کو بغور دیکھنے پر اس کے اندر شہد کے چھتے کی مانند خانے خانے نظر آتے ہیں جن میں اخراج رطوبات کے لئے باریک باریک سوراخ ہوتے ہیں یہ سوراخ فی الحقیقت ان بے شمار چھوٹی چھوٹی گلٹیوں (غدد معدیہ اور غدد بلغمیہ) کے دہانے ہوتے ہیں جو اس طبقے میں پائی جاتی ہیں اور جن سے مخاط (میوکس) اور معدے کے ہاضم رطوبت (گیسٹرک جیوس) تراوش پاتی ہے مخاط معدے کی اندرونی سطح کو تر رکھتی ہے اور رطوبت معدیہ غذا بالخصوص اس کے اجزاء ملحمہ (پروٹینز) کو ہضم کرتی ہے ترکیب کیمیاوی میں یہ رطوبت ہاضم ایک خاص جوہر ہاضم (ہضمین' پیپ سین) اور تیزاب نمک (ہائیڈروکلورک ایسڈ) سے مرکب ہے اگر کسی وجہ سے اس کی اس ترکیب میں خلل پیدا ہوجائے تو ہضم (بالخصوص ہضم معدی یعنی غذا کے لحمی اجزاء کے ہضم میں نقص پیدا ہوجاتا ہے۔

آنتیں

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
آنتیں	امعاء	انٹس ٹائنیز Intestines

آنتیں مجری غذا کے وہ پیچدار حصے ہیں جو عرف عام میں رودے کہلاتے ہیں یہ حجم اور قطر کے لحاظ سے چھوٹی یا باریک اور بڑی یا موٹی دو قسم کی ہوتی ہیں چھوٹی آنتیں تقریباً بائیس فٹ لمبی ہوتی ہیں اور ان کے تین حصے ہیں پہلے بارہ انگل لمبے حصے کو اثنا عشری یا بارہ انگشتی (ڈیوڈینم) آنت کہتے ہیں یہ معدہ کے زیریں سوراخ (بواب) سے شروع ہوکر ہلالی خم کھاتی ہوئی نیچے والی صائم نامی آنت میں ختم ہوجاتی ہے جگر اور مرارے کی مشترک نالی (کامن بائل ڈکٹ) اور لبلبہ کی نالی اسی آنت میں آکر کھلتی ہیں جس کے راستے صفراء اور رطوبت بانقراس آکر اس میں گرتی اور غذا میں ملتی ہے۔

اثنا عشری کے نیچے کا ساڑھے سات فٹ لمبا حصہ معاء صائم (خالی آنت' جیجونم) کہلاتا ہے اور اس کے نیچے کا ساڑھے گیارہ فٹ لمبا حصہ سب حصوں سے نسبتاً تنگ اور باریک ہونے کی وجہ سے معاء دقیق یا سب سے زیادہ پیچ دار ہونے کی وجہ سے ذات التلافیف یا لفائفی (ایلیئم) کہلاتا ہے۔

ذات التلافیف کے نیچے سے بڑی آنتیں شروع ہوجاتی ہیں یہ تقریباً پانچ فٹ لمبی ہوتی ہیں اور ان کے بھی تین حصے ہیں سب سے پہلا حصہ جو ذات التلافیف کے ساتھ متصل ہوتا ہے معاء اعور (کانی آنت سیکم) کہلاتا ہے یہ تقریباً 1/2 2 انچ لمبی ایک تھیلی سی ہے جو پیڑو کے دائیں جانب قولون کے ابتدائی مقام پر لگی ہوئی ہوتی ہے اس کے پچھلے حصے سے معمولی قلم کے برابر موٹا تین سے چھ انچ تک لمبا ایک خولدار زائدہ ہوتا ہے جو کیڑے کی مانند ہونے کی وجہ سے زائدہ دودیہ (ورمی فارم پراسس) کہلاتا ہے ذات التلافیف اور اعور کے مقام اتصال پر ایک کواڑی (صمام دقیقی اعوری' ایلیوسیکل ویلو) ہوتی ہے جو

فضلات اور ریاح وغیرہ کو چھوٹی آنتوں سے بڑی آنتوں میں تو آنے دیتی ہے لیکن بڑی آنتوں سے انہیں واپس نہیں جانے دیتی۔ اعور کے نیچے بڑی آنتوں کے دوسرے یا درمیانی حصے کو قولون (فراخ یا کشادہ کولن) کہتے ہیں کیونکہ یہ بڑی آنتوں کا سب سے بڑا اور فراخ حصہ ہے یہ آنت اعور سے شروع ہوکر پہلے پیٹ کے دائیں طرف سے اوپر کو جاتی ہے (قولون صاعد' اسیڈنگ کولن) اور جگر کے نیچے پہنچ کر خم کھاتی (تعریج کبدی) اور آڑا ہوکر ناف کے اوپر سے بائیں طرف کو چلی جاتی ہے (قولون مستعرض' ٹرینس ورس کولن) وہاں تلی کے قریب پہنچ کر پھر خم کھاتی (تعریج طحالی) اور نیچے کو اترتی ہوئی بائیں جانب کے کولہے میں پہنچ کر (قولون نازل' ڈیسینڈنگ کولن) انگریزی حرف S کی مانند خم کھاکر (تعریج سینی) جوف عانہ کی بالائی حد کے پاس معاء مستقیم میں ختم ہوجاتی ہے۔ بڑی آنتوں کا سب سے آخری حصہ معاء مستقیم (ریکٹم) کہلاتا ہے یہ چھ سے آٹھ انچ تک لمبی ہوتی اور قولون کے اختتامی خم (تعریج سینی) سے شروع ہوکر مقعد رانیس پر ختم ہوتی ہے یہ دونوں سروں پر تنگ اور درمیان میں کشادہ ہوتی ہے۔

معدے کی مانند آنتوں کے اندر بھی غشاء مخاطی کا استر ہوتا ہے جس میں خمل پائے جاتے ہیں جس کے نیچے مخاط اور رطوبت ہاضم وغیرہ کی گلٹیاں ہوتی ہیں آنتوں کی رطوبت ہاضم میں لحمی اور نشاستہ دار دونوں قسم کی غذاؤں کو ہضم کرنے کی قوت ہوتی ہے۔

جگر

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
جگر' کلیجہ	کبد	لور Liver

جگر مثلث شکل کا ایک مشہور عضو ہے جو دس بارہ انچ لمبا چھ سات انچ چوڑا اور ڈیڑھ دو کلوگرام وزنی ہوتا ہے اس کی رنگت سرخی مائل بھوری ہوتی اور یہ جوف شکم میں دائیں جانب کی زیریں پسلیوں کے پیچھے معدے کے سامنے اور دیافرغما کے نیچے واقع ہے۔ جگر کی دو سطحیں دو کنارے اور دوسرے ہوتے ہیں بالائی سطح محدب چکنی اور اوپر کی طرف دیافرغما اور دیوار شکم سے متصل ہوتی ہے زیریں سطح مقعر نیچے اور پیچھے کی طرف مائل ہوتی اور معدہ' اثنا عشری' قولون کے جگر والے خم اور دائیں گردے وغیرہ کے اوپر ان سے متصل رہتی ہے یہ سطح ایک لمبے سے کھندانے (فرجہ طولیہ) کے ذریعے دائیں بائیں دو لوتھڑوں میں منقسم ہوتی ہے اگلا کنارہ پتلا تیز مردوں میں پسلیوں کے کنارے کے برابر عورتوں اور بچوں میں اس سے اکثر کسی قدر آگے بڑھا ہوا ہوتا ہے اس میں ایک کھندانہ پایا جاتا ہے پچھلا کنارہ موٹا ایک بندھن کے ذریعے دیافرغما سے چسپاں اور ورید اجوف اور شریان اعظم سے متصل ہوتا ہے جگر پانچ مختلف کھندانوں (1) فرجہ طولیہ (2) فرجہ البرنج (3) فرجہ مستعرضہ (4) فرجہ مرارہ اور (5) فرجہ اجوف کے ذریعے چھوٹے بڑے پانچ لوتھڑوں (1) زائدہ یمنی (2) زائدہ یسری (3) زائدہ مربعہ (4) زائدہ مثلثہ (5) زائدہ ذنبیہ میں منقسم ہوتا ہے اس کے اوپر صفاق کا استر ہوتا ہے جس کی چار مختلف چنٹوں (1) رباط طولی' معلق یا عریض (3-2) اربطہ جانبیہ اور (4) رباط اکلیلی کے ذریعے یہ اپنی جگہ پر قائم ہے نیز رباط مستدیر نامی ایک اور بندھن بھی رہا ہے جو ناف سے شروع ہوکر رباط عریض نامی چوڑے بندھن کے مابین سے گزرتا ہوا فرجہ طولیہ میں پہنچتا اور اجوف نازل سے مل جاتا ہے یہ فی الحقیقت جنینی ورید سرہ کے خشک ہونے سے پیدا ہوتا اور اسی کا بقیہ ہے اطباء قدیم کی رائے میں جگر میں خون صفراء وغیرہ اخلاط کی تولید ہوتی ہے اطباء جدید کے نظریہ کے مطابق اس میں صفراء اور بعض اجزاء خون پیدا ہوتے ہیں۔

طحال

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
تلی	طحال	سپلین Spleen

تلی یا طحال پانچ انچ لمبی تین چار انچ چوڑی ایک یا ڈیڑھ انچ موٹی اور اڑھائی تین چھٹانک وزنی، چپٹی مستطیل شکل کی سرخ سیاہی مائل رنگت کی ایک نرم ونازک گلٹی ہے جو جوف شکم کے بائیں جانب پسلیوں اور دیافرغما کے نیچے قیام پذیر ہے اس کی بیرونی سطح کسی قدر محدب اور اندرونی سطح مقعر ہوتی ہے اندرونی سطح میں سرۃ الطحال (ہائلم) نامی ایک کھندانہ ہوتا ہے جس میں لبلبہ کا باریک سرا اور قولون کا طحال خم (تعزیج طحالی) ہوتا ہے اطباء قدیم کے خیال کے مطابق طحال میں سودا جمع رہتا اور بوقت ضرورت فم معدہ پر گر کر بھوک لگاتا ہے لیکن اطباء قدیم کے نظریہ کے مطابق اس میں خون کے سرخ وسفید دانے بنتے اور ناکارہ وبے کار سرخ دانے ضائع ہوتے ہیں اور یورک ایسڈ تیار ہوتا ہے۔

ماہیت انہضام

جو غذا ہم کھاتے ہیں وہ منہ میں پہنچ کر دانتوں کے ذریعے چبانے کے عمل سے پس پسا کر باریک ہوجاتی ہے اور لعاب دہن کی آمیزش سے تر ہوکر زبان وغیرہ کی امداد سے لقمے کی شکل اختیار کرلیتی ہے لعاب دہن ایک کھاری سیال ہے جس کا وزن مخصوص 1005 ہے اس میں پانچ فیصدی ٹھوس اور کثیف اجزاء ہوتے ہیں جن کی تقسیم مندرجہ ذیل طریق پر کی جاتی ہے:

لعاب دہن کے عضوی کثیف اجزاء:

1- مخاطین (میوسین)
2- لعابین (ٹیالین)
3- جوبین مائی (سیرم گلوبیولن)
4- خفیف سی مقدار پٹاسیم سلفوسائنائڈ
5- سوڈیم اور پٹاسیم کلورائیڈ
6- کیلیسم اور میگنیشیم فاسفیٹس
7- سوڈیم اور کیلیسم کاربونیٹس

لعاب دہن صرف غذا کو تر کرکے لقمہ ہی نہیں بناتا بلکہ اپنے مذکورہ مخصوص جواہر ہاضم کے ذریعے غذا کے نشاستہ دار اجزاء کو سادہ قسم کی قابل انجذاب شکر (مال ٹوز) میں تبدیل کردیتا ہے نیز غذا اور اس میں حل ہوکر ذائقہ محسوس کرنے والے پٹھے (عصب ذوق) تک پہنچتے ہیں اور احساس ذائقہ کا باعث ہوتے ہیں علاوہ ازیں لعاب دہن بولنے میں بھی سہولت بہم پہنچاتا ہے اور کسی قدر دافع عفونت ہونے کی وجہ سے منہ کے اندر تعفن پیدا ہونے کو بھی روکتا ہے۔

لقمہ ازدراد (نگلنے کا عمل، یہ ایک مرکب عمل ہے جو زبان اور حلق وغیرہ کی قوت دافعہ اور مری کی قوت جاذبہ سے انجام پذیر ہوتا ہے) سے حلق اور مری میں سے ہوتا ہوا فم معدہ کے راستے معدے کے نچلے حصے میں پہنچ جاتا ہے اس طرح یکے بعد دیگرے غذا تمام کی تمام لقمہ ہوکر معدے میں پہنچ جاتی ہے معدے میں پہنچ کر اس میں نہایت اہم تغیرات رونما ہوتے ہیں خلوئے معدہ کی حالت میں معدے کی شکل ایک نالی کی سی ہوتی ہے جب تک لقمہ لقمہ ہوکر غذا اس میں آتی رہتی ہے گو اس عرصے میں بھی اس سے خاص رطوبت معدہ تراوش پاتی اور غذا کے ساتھ ملتی رہتی ہے لیکن اس کا خاص عمل ہضم اس وقت تک شروع نہیں ہوتا جب تک کہ تمام غذا اس میں پہنچ کر معدہ پر نہیں ہوجاتا پر ہونے کی حالت میں معدہ بڑا ہوجاتا ہے اور اس کی شکل ایک ناشپاتی کی سی ہوجاتی ہے۔

غذا کے ٹھوس اجزاء معدے کے سب سے نچلے اور تنگ حصے میں ہوتے ہیں اس کے اوپر سیال اجزاء اور سب

ے اوپر تھوڑے سے حصے میں ہوا ہوتی ہے جب غذا معدے میں پہنچ جاتی ہے تو اس وقت اس کی مخصوص حرکتیں شروع ہوجاتی ہیں ان حرکات میں معدہ بونے کی عمل کی طرح نہایت آہستہ آہستہ سکڑتا رہتا ہے جن سے غذا کا ہرایک حصہ بتدریج معدے کی غشائے مخاطی کے سامنے آتا رہتا ہے اور اس کے ذرے ذرے کے ساتھ معدے کی مخصوص رطوبت ہاضم (گیسٹرک جیوس) مل جاتی ہے معدے کی رطوبت ہاضم تیزابی قسم کی ہوتی ہے اور اس میں ہاضومہ یا ہضمیں (پیپ سین) اور خمیر جبنی (رنین) دو خمیر ہوتے ہیں اول الذکر خمیر غذا کے مواد لحمیہ ہضم کرتا ہے اور آخر الذکر دودھ کو جما دیتا ہے اس کے علاوہ رطوبت معدی میں چربیوں کو ہضم کرنے والے تخمیرات کی بھی خفیف سی مقدار پائی جاتی ہے اس کی ترشی تیزاب نمک کی وجہ سے ہوتی ہے جو اس کے اندر پایا جاتا ہے اور مانع تعفین عمل کرتا ہے وہ جراثیم جو غذا کے ذریعے نگل لئے جاتے ہیں معدے میں پہنچ کر اس تیزاب کے ذریعے مرجاتے اور نقصان پہنچانے سے روک دیئے جاتے ہیں جب معدے کی حرکات سے رطوبت معدی غذا کے ساتھ ملتی جاتی ہے تو غذا کے مواد لحمیہ ہضم ہوکر جذب ہونے کے قابل ہوجاتے ہیں لیکن معدے کے اندر ہضم شدہ غذا کا عمل انجذاب پوری طرح شروع نہیں ہوتا بلکہ حرکات معدی کے ذریعے غذا جب اس کے نچلے سوراخ یعنی بواب کے پاس پہنچتی ہے تو بواب اس کے تیزابی اجزاء کی تحریک سے ڈھیلا ہوکر کھل جاتا ہے اور اس ہضم شدہ غذا کا کچھ حصہ آگے بارہ انگشتی آنت میں چلا جاتا ہے لیکن فوراً ہی پھر بواب کا سوراخ اثنا عشری کے اندر کی کھاری رطوبت کی تحریک سے بند ہوجاتا ہے اس طرح تھوڑے تھوڑے وقفے کے بعد بواب کھلتا اور بند ہوتا رہتا ہے اور معدے کے اندر غذا ہضم ہوہوکر اس میں سرکتی اور بارہ انگشتی آنت میں پہنچتی رہتی ہے حتیٰ کہ بالعموم اڑھائی گھنٹے سے لے کر چار گھنٹے تک معدے سے تمام کی تمام غذا آنتوں میں پہنچ جاتی ہے اگر چھ گھنٹے تک معدہ غذا سے خالی نہ ہو تو استرخاء معدہ وغیرہ مرضی حالات کا شبہ ہوسکتا ہے۔

جیسے جیسے غذا آنتوں میں پہنچتی جاتی ہے وہاں اس کے ساتھ صفراء لبلبہ کی مخصوص رطوبت ہاضم اور آنتوں کی رطوبتیں ملتی جاتی ہیں جن کے اثرات سے اس میں نہایت اہم تغیرات ہوتے ہیں لبلبہ کی رطوبت کیفیت میں کھاری ہوتی ہے اور اسمیں ایسے خمیر پائے جاتے ہیں جو غذا کے ہر سہ قسم کے اجزاء (مواد مولد حرارت یا مواد نشاستہ و سکریہ مواد ملحمہ اور شحومات) پر عمل کرتے ہیں صفراء کا عمل خصوصیت کے ساتھ غذا کے چربیلے اجزاء پر ہوتا ہے وہ اس میں عمل تصبن کرتا اور ان کو شیرے کی شکل میں تبدیل کردیتا ہے جس سے وہ بآسانی جذب ہونے کے قابل ہوجاتے ہیں اس کے علاوہ صفرا لبلبے کی صورت ہاضم کے عمل کو بھی بڑھا دیتا ہے اسی طرح آنتوں کی ذاتی رطوبت ہاضم بھی غذا کے مواد ملحمہ کو تحلیل کرنے اور لبلبے کی رطوبت کے عمل انہضام کو تحریک دینے میں حصہ لیتی ہے اس کے اندر بعض ایسے خمیر بھی پائے جاتے ہیں جو غذا کے ان باقی ماندہ نشاستہ دار اور شکریلے اجزاء کو ہضم کرنے میں عمل کرتے ہیں جو لعاب دہن کے ذریعے ہضم ہونے سے رہ جاتے ہیں آنتوں کی مخصوص حرکات سے مذکورہ ہاضم رطوبتیں غذا کے ذرے ذرے کے ساتھ بخوبی مل کر اسے ہضم اور تحلیل کردیتی ہیں۔

عمل انجذاب غذا: جیسے جیسے غذا چھوٹی آنتوں کے اندر ہضم اور تحلیل ہوتی جاتی ہے ویسے ویسے وہ عروق ماساریقا اور عروق لبنیہ کے ذریعے جذب ہوکر جگر اور مجری صدر میں بھی پہنچتی رہتی ہے اس عمل انجذاب کو سمجھنے کے لئے یہ جان لینا ضروری ہے کہ معدہ اور آنتیں تین پرتوں سے مرکب ہوتی ہیں بیرونی پرت باریک آبی جھلی کا ہوتا ہے درمیانی پرت مضبوط عضلی ریشوں کا ہوتا ہے جو اپنے سکڑنے کے عمل سے غذائی اجزاء کو باہم ملاتا اور آگے کو دھکیلتا رہتا ہے اندرونی پرت غشاء مخاطی کا ہوتا ہے جس پر کریات بشری کی ایک نازک تہہ ہوتی ہے یہ غشاء مخاطی چھوٹی آنتوں میں سکڑ کر چنٹ دار ہوجاتی ہے اور یہ چنٹیں (خملا) 1/30 سے 1/10 انچ تک لمبی ہوتی اور انگلی کی شکل میں آنتوں کے اندرونی سوراخ میں نکلی رہتی ہیں ان کی وجہ سے آنتوں کی اندرونی سطح تقریباً اٹھائیس گنا بڑھ جاتی ہے ان کے آنتوں کے اندرونی سوراخ میں بڑھے رہنے کی وجہ سے سیال غذا ان کے اوپر استر کرنے والے خلیات پر سے ہوکر گزرتی ہے اور خلیات اس میں سے ہضم شدہ اجزاء کو جذب کرکے مذکورہ

عروق شعریہ وعروق لبنیہ میں پہنچا دیتے ہیں جہاں سے وہ عروق دمویہ میں سے گزرتے ہوئے جگر اور دیگر جسمانی ساختوں کے مخصوص خلیات تک پہنچ جاتے ہیں اور وہ ان کو جذب کر کے جزو بدن بنالیتے ہیں۔

غذا کے مواد مولد حرارت (کاربوہائیڈریٹس) مخصوص قسم کی شکر میں تبدیل ہوکر ورید باب الکبد کے دوران خون کے ذریعے جگر میں پہنچتے ہیں جہاں جاکر وہ پھر مخصوص حیوانی نشاستے (گلائی کوجن) کی شکل میں تبدیل ہوکر جمع ہوجاتے ہیں شکر مذکور کی صرف ایک مخصوص مقدار (1. فیصدی) ہر وقت خون کے ساتھ ملی ہوئی دورہ کرتی رہتی ہے جب اعضاء اس کو استعمال کرلیتے ہیں تو اس کمی کو پورا کرنے کیلئے جگر اس جمع شدہ حیوانی نشاستے میں اسی قدر مقدار کو پھر شکر میں تبدیل کرکے دوران خون میں شامل کردیتا ہے اور یہ عمل مسلسل جاری رہتا ہے شکر بالعموم عضلات کی غذا میں صرف ہوتی ہے اور ان کے سکڑنے کے لئے قوت بہم پہنچاتی ہیں لبلبے کی داخلی افرازی رطوبت (انسولین) عضلات کے ذریعے شکر کے مناسب استعمال کے لئے ضروری ہے اگر کسی مرض کی وجہ سے لبلبے کی داخلی رطوبت کافی مقدار میں پیدا ہوکر خون میں نہ ملے تو ذیابیطس شکری کا مشہور مرض پیدا ہوجاتا ہے۔

غذا کے چربیلے اجزاء صابن کی شکل میں یا حمض الشحم کے کھاری نمکیات اور حلوین (گلیسرین) کی شکل میں تبدیل ہوکر عروق لبنیہ کے ذریعے جذب ہوتے ہیں جو ان کو مجری صدر میں لے جاتے ہیں اور وہاں سے وہ ورید لا اسم لہ میں پہنچ کر براہ راست خون میں جاملتے ہیں۔ جب غذا کے ہضم شدہ اور مفید اجزاء قریب قریب تمام جذب ہوچکتے ہیں تو باقی فضلات بتدریج صمام دقیقی اعوری کو کھول کر اعور میں پہنچ جاتے ہیں ان کے وہاں پہنچتے ہی آنتوں کی مخصوص حرکات دودیہ شروع ہوجاتی ہیں جس سے فضلات کی زائد رطوبات اور باقی ماندہ غذائی اجزاء بھی جذب ہوجاتے ہیں اور فضلات بتدریج آگے کو دھکیل دیئے جاتے ہیں غذا کھانے کے بالعموم 6 1/2 گھنٹے بعد اس کے فضلات قولون کے تعریج کبدی تک پہنچ جاتے ہیں اور نو گھنٹے تک تعریج طحالی تک جا پہنچتے ہیں وہاں سے قولون نازل میں ہوتے ہوئے تیرھویں گھنٹے تک تعریج سینی تک پہنچ جاتے ہیں اور وہاں سے معاء مستقیم میں پہنچ کر بالعموم چوبیس سے اڑتالیس گھنٹے کے اندر بطور براز کے مقعد کی راہ خارج ہوجاتے ہیں۔

آلات ہضم کے امراض کی تشخیص

منہ' دانتوں' زبان اور تالو کے امراض میں دردسوزش وغیرہ مقامی تکالیف موجود ہوتی ہیں جن کو دیکھ کر بآسانی مرض کی تشخیص کی جاسکتی ہے تالو اور کوے کے امراض میں بعض اوقات کھانسی بھی ہوتی ہے حلق اور مری کے امراض میں مقامی سوزش' خراش اور درد وغیرہ کے علاوہ اکثر اوقات کھانے پینے میں تکلیف محسوس ہوتی ہے اس کے علاوہ اکثر آواز بھی بھاری ہوجاتی یا بیٹھ جاتی ہے اور گردن کی گلٹیاں بھی پھول جاتی ہیں۔

معدے کے امراض میں مریض اکثر اوقات مقام معدہ پر درد' جلن' ثقل یا کسی دوسری قسم کی تکلیف بیان کرتا ہے فم معدہ کے مقام پر دبانے سے اکثر اوقات مریض کو درد محسوس ہوتا ہے گاہے مریض بائیں شانے یا بائیں پستان کے مقام پر درد کی شکایت کرتا ہے یا مریض کو متلی' قے' ڈکار یا ہچکی' قے الدم یا نفخ شکم کی شکایت ہوتی ہے زبان کا ملاحظہ کرنے پر اکثر اس کی زبان پر میل جمی ہوئی نظر آتی ہے گاہے حلق سے معدے تک مخصوص قسم کی دھانس یا جلن سی محسوس کرتا ہے اگر یہ علامات شدید ہوں اور دفعتاً بہت جلد ظاہر ہوئی ہوں تو مرض عموماً حاد ہوا کرتا ہے اس کے برعکس ان کے خفیف ہونے اور بتدریج اور دیر میں ظہور پذیر ہونے کی صورت میں مرض مزمن ہوا کرتا ہے اس کے علاوہ حاد امراض معدہ میں مریض کے فم معدہ پر شدید درد اور جلن ہوتی ہے نیز اس کی طبیعت میں ایک قسم کی بے چینی اور بے قراری پائی جاتی ہے معدے کے مقام پر ہاتھ لگانے سے درد محسوس ہوتا ہے بھوک زائل ہوجاتی ہے لیکن پیاس زیادہ لگتی ہے اور پانی پینے کے بعد فوراً قے ہوجاتی ہے جس سے مریض کو

بے حد تکلیف ہوتی ہے اور عموماً سوائے پانی اور لیسدار بلغم کے کچھ خارج نہیں ہوتا گاہے قے کے ساتھ خون بھی ملا ہوا ہوتا ہے زبان کبھی سرخ اور کبھی میلی ہوتی ہے پیٹ میں کسی قدر نفخ ہوتا ہے گاہے دست آنے لگتے ہیں بعض اوقات ہونٹوں پر پھنسیاں نکل آتی ہیں اس کے علاوہ مریض کو کم وبیش بخار کی شکایت ہوتی ہے اور اس کی نبض نہایت تیز اور کمزور ہوتی ہے مزمن امراض معدہ میں مریض صرف معدہ یا معدے کے مقام پر درد کی شکایت کرتا ہے۔ جس میں دبانے یا کھانا کھانے پر زیادتی ہوجاتی ہے مریض کو بھوک کم یا نسبتاً زیادتی لگتی ہے لیکن کھانا اچھی طرح ہضم نہیں ہوتا۔

آنتوں کے امراض میں مریض ذیل کی علامات میں سے کسی ایک یا زیادہ کی شکایت کرتا ہے۔ درد شکم جو بعض اوقات شدید قولنجی قسم کا ہوتا ہے شکم میں گرانی یا بے چینی کا محسوس ہونا' ہاتھ لگانے پر ناف اور اس کے اردگرد کے مقامات کا دکھنا' شکم تنا ہوا یا دیگر حصص جسم سے زیادہ گرم محسوس ہونا' قبض' اسہال' گاہے قے جس میں ایسے مواد خارج ہوتے ہیں جن سے پاخانے کی بو آتی ہے سادہ پیچش یعنی مروڑیا پیچش کے ساتھ پاخانہ آنا' یا پاخانے میں خون' پیپ' آؤں' کیڑوں یا غیر منہضم غذا کا خارج ہونا' امراض حاد میں یہ علامات شدید اور دفعتاً یا بہت جلد ظاہر ہوتی ہیں اس کے برعکس مزمن امراض میں خفیف اور بتدریج ظاہر ہوتی ہیں۔

مقعد کے امراض میں مقعد کے اندر سوزش یا جلن ہوتی ہے اور گاہے ناصور پائے جاتے ہیں امراض طحال میں طحال عموماً بڑھی ہوئی پائی جاتی ہے جو پیٹ کے بائیں طرف پسلیوں کے نیچے ٹٹولنے سے بآسانی محسوس کی جاسکتی ہے اس کے علاوہ خون میں خرابی پیدا ہوجاتی ہے جس کی وجہ سے مریض کی جلد اور چہرے کا رنگ پیلا زرد یا سبزی مائل سیاہ ہوجاتا ہے غذا بخوبی ہضم نہیں ہوتی تھوڑی سی محنت پر مریض کا سانس پھول جایا کرتا ہے قبض کی اکثر شکایت رہتی ہے طحال کے مقام پر ثقل محسوس ہوتا ہے اس کے بعد جلد یا بدیر جگر بھی ماؤف ہوجاتا ہے۔

امراض جگر میں مریض دائیں جانب کی پسلیوں یا فم معدہ یا دائیں کندھے میں درد کی شکایت بیان کرتا ہے مقام جگر پر جلن یا ثقل بتلاتا ہے اس میں اکثر کم وبیش یرقان کی علامتیں مثلاً آنکھوں یا جسم کی رنگت کا زرد ہونا' پاخانہ خاکستری رنگ کا آنا وغیرہ پائی جاتی ہیں نفخ شکم اور بدہضمی کی اکثر شکایت رہتی ہے کبھی قے یا پاخانے کے ساتھ خون آتا ہے مریض کو بھوک بالکل نہیں لگتی' چکنی اور روغنی اشیاء سے خصوصیت کے ساتھ نفرت ہوجاتی ہے بار بار ڈکار آتے رہتے ہیں پیشاب گاہے بالکل سفید ہوتا ہے اور گاہے اس کی رنگت بہت زیادہ سرخ ہوجاتی ہے مریض ست اور چڑچڑا ہوجاتا ہے اس کی جلد میں اکثر خارش ہوتی ہے اور گاہے پھوڑے پھنسیاں نکل آتی ہیں جگر عموماً بڑھا ہوا پایا جاتا ہے گاہے استسقاء زقی کی شکایت ہوجاتی ہے اگر مرض شدید ہو تو اس کے ساتھ کم وبیش بخار بھی پایا جاتا ہے اور ان علامات کے بعد سخت ضعف یا ہذیان اور تشنج وغیرہ پیدا ہوکر مریض کا خاتمہ ہوجاتا ہے۔

لبلبے (بانقراس) کے امراض میں بالعموم پیشاب کے اندر شکر زیادہ آنے لگتی ہے اس کی طبعیت ست رہتی ہے اور بالآخر جلد ہی پھوڑے یا بعض امراض گردہ پیدا ہوجاتے ہیں۔

یادداشت: معدے' جگر اور طحال کے امراض کی تشخیص میں مریض کو لٹا کر اور اس کے پیٹ کو ٹٹول کر ضرور دیکھ لینا چاہئے اس کے علاوہ اگر ممکن ہو تو براز کا کیمیاوی امتحان بھی کرالینا چاہئے۔

آلات ہضم کے امراض کی مفصل تشخیص ہم تشخیص الامراض میں بیان کر چکے ہیں' اسے بھی پیش نظر رکھیں۔

نظام انہضام کے امراض کا عام اصول علاج

چونکہ بدن انسان کی صحت کا دارومدار اخلاط اور غذا کی عمدگی پر منحصر ہے اور اخلاط اور غذا کی عمدگی کا تعلق نظام انہضام کی درستی کے ساتھ ہے اس لئے نظام انہضام میں سے ہرایک عضو کی صحت کا خصوصیت کے ساتھ خیال رکھنا چاہئے اگر ان میں کسی قسم کی خرابی پیدا ہوجائے تو جس قدر جلد ممکن ہو مناسب علاج سے اسے رفع کردینا چاہئے۔ مذکورہ نظام انہضام میں منہ دانتوں، معدہ، آنتوں، جگر اور طحال وغیرہ کو خصوصیت کے ساتھ اہمیت حاصل ہے اس لئے ان میں سے ہرایک عضو کے امراض کے متعلق عام اصولوں علاج کا مختصر لیکن ضروری بیان ذیل میں درج ہے:

1- منہ کے امراض میں سے بعض امراض معدہ وغیرہ کی شرکت سے لاحق ہوا کرتے ہیں ایسے امراض کے علاج میں قے نہیں کرانی چاہئے بلکہ جب استفراغ کی ضرورت ہو تو ادویہ مسہلہ سے استفراغ کرانا بہتر ہوتا ہے۔

2- امراض دہن اور حلق و زبان وغیرہ میں غراروں اور ذروات کا استعمال نسبتاً زیادہ مفید ہوتا ہے البتہ ان میں ایسی دواؤں سے پرہیز کرنا ضروری ہے جو پھیپھڑوں کے لئے مضر ثابت ہوسکتی ہیں۔

3- امراض حلق و لہاۃ وغیرہ میں پہلے حسب موقع مادہ مرض کا فصد اور اسہال وغیرہ کے ذریعہ تنقیہ کریں اور اس کے بعد بھی اگر ضرورت ہو تو مخالف و بعید جانب سے سنگھیوں وغیرہ کے ذریعے مادہ کو جذب کریں۔

4- دانتوں کے امراض میں زیادہ تر ایسی دوائیں استعمال کرنی چاہئیں جو گرمی سردی میں معتدل اور مجفف ہوں اور بہترین دوائیں وہ ہیں جن میں قوت تجفیف کے ساتھ نشف و جلا کی قوت بھی پائی جائے خاص ضرورت کے وقت جب کہ دانتوں کا مزاج اعتدال سے منحرف ہوکر برودت یا حرارت کی طرف مائل ہوگیا ہو تو تبدیل مزاج کی غرض سے مجففات حارہ یا باردہ کا استعمال بھی کرایا جاسکتا ہے۔

5- دانتوں کے امراض میں حتی الامکان مخدرات اور زیادہ گرم یا قوی محلل دواؤں کا استعمال نہیں کرانا چاہئے نیز امتلاء معدہ کے وقت سنونات کا استعمال منع ہے بوڑھے اشخاص کے امراض اسنان میں ایسی دواؤں کا زیادہ استعمال کرانا چاہئے جو قابض اور مسوڑھوں کو تقویت دینے والی ہوں۔

6- مری کے امراض میں پینے والی دوائیں لعوقات وغیرہ کی قسم سے ہونی چاہئیں تا کہ وہ آہستہ آہستہ مری پر سے گزریں اور زیادہ سے زیادہ دیر تک اس کی سطح سے متصل رہیں اور خارجی دواؤں کا استعمال ضماد کے طریق سے پشت پر دونوں شانوں کے مابین کرانا چاہئے ضماد کی دواؤں میں خوشبودار اشیاء کی آمیزش بھی کرلینی چاہئے۔

7- امراض معدہ کی اصلاح میں مندرجہ ذیل سات اصولوں کی رعایت خصوصیت کے ساتھ لازمی ہے:

الف: جب معدہ مسترخی ہوجائے تو ایسی دواؤں کا استعمال کرائیں جن میں عفونت کے ساتھ قوت قابضہ بھی ہو مثلاً آملہ وغیرہ۔

ب: ایسی دوائیں استعمال کرائیں جو معدے کی اندرونی سطح کی بلات کو زائل کرکے اس کے عمل کو پاک کریں اس غرض کے لئے ملطفات، مقطعات اور محللات مثلاً قرنفل وغیرہ مفید ہوتی ہیں۔

ج: ایسی دوائیں استعمال کرائیں جو معدے کی قوت شہوۃ کو حرکت میں لائیں اور وہ ایسی دوائیں ہوسکتی ہیں جن میں حموضت، حرافت اور ملوحت ہوتی ہے مثلاً لیموں، رائی اور کانجی وغیرہ۔

د: ایسی دوائیں استعمال کرائیں جو ریاح کو تحلیل کریں اور معدے کے اوپر کی رطوبات کو زائل کریں مثلاً زنجبیل وغیرہ۔

ر: ایسی دوائیں استعمال کرائیں جو معدے کے سدوں کو کھولیں مثلاً صبر وغیرہ۔

س: ایسی دوائیں استعمال کرائیں جو معدے کی قوتوں کو تحریک دیں مثلاً زعفران وغیرہ اور

ز: ایسی دوائیں استعمال کرائیں جو اس کی حرارت عزیزی کو محفوظ رکھیں مثلاً مصطگی رومی وغیرہ۔

8- بقول شیخ الرئیس امراض معدہ کا علاج مشروبات' ضمادات' نطولات ادویہ' اطلیہ مروحات اور مطبوخات سے کرنا چاہئے نطولات کی بہ نسبت ضمادات اور طلاؤں کا استعمال زیادہ نفع بخش ہوتا ہے۔

9- امراض معدہ جب مادی ہوتے ہیں لیکن مادے کی قسم متعین نہیں ہوتی تو اس میں ایارجات سے بہتر دوسری کوئی چیز نہیں ایارجات معدے کا تنقیہ کرتے اور اس کو تقویت دیتے ہیں۔

10- حکیم علی گیلانی نے شرح قانون میں لکھا ہے کہ اگر مرض فم معدہ میں ہوتو دوا کا استعمال غذا کے بعد کرنا چاہئے اور اگر معدہ میں ہوتو غذا سے پہلے اور نہار منہ کرنا چاہئے اور اگر صرف معدے کے علاج کے لئے ہی دوا دی گئی ہوتو اس کے ہمراہ پانی وغیرہ کا زیادہ استعمال نہیں کرانا چاہئے لیکن اگر یہ خیال ہو کہ دوا معدے میں اثر کرنے کے بعد جگر میں پہنچ کر بھی عمل کرے تو اس کے ہمراہ پانی وغیرہ کا بھی حسب ضرورت استعمال کرادینا چاہئے البتہ اس میں یہ خیال رکھنا ضروری ہے کہ اگر معدے میں سوء ہضم حار ہوتو دوا سرد پانی سے اور اگر سوء ہضم بارد ہوتو نیم گرم پانی سے ہمراہ استعمال کرائیں۔

11- تقویت معدہ کے لئے جو دوائیں استعمال کرائی جائیں وہ ایسی ہونی چاہئیں کہ ان کا جرم بہت زیادہ باریک نہ ہوتا کہ دوا دیر تک معدے میں ٹھہر کر عمل کرسکے اور اس میں خوشبودار ادویہ بھی شریک ہونی چاہئیں۔

12- ذیل کی باتیں معدہ اور آنتوں کے لئے مضر ہیں پس نظام انہضام بالخصوص معدہ اور آنتوں کے مریض کو ان سے محفوظ رکھنا چاہئے خراب' غیر موافق' غیر معتاد اور کم وبیش اغذیہ جو تخمہ کا باعث ہوسکتی ہیں امتلاء اور تداخل طعام' قبض' شکم مغزیات' روغنیات اور مسہلات کا کثرت استعمال' کثرت جماع بالخصوص غذا کھانے کے فوراً بعد یا انحدار غذا سے قبل قے کی زیادتی معدہ کے لئے اور اسہال کی زیادتی آنتوں کے لئے خصوصیت کے ساتھ مضرت رساں ہیں گرم پانی' شراب نوشی' تمباکو نوشی' نیز گرم مصالحہ جات کا کثرت استعمال' شدید دماغی یا جسمانی محنت' رنج وغم اور فکروتردد بالخصوص غذا کھانے کے بعد۔

13- آنتوں کے امراض میں ایسی دواؤں کا استعمال کرانا چاہئے جو؟؟ سے گزر کر آنتوں میں بسہولت پہنچ جائیں اور رطوبات معدی یا لعاب دہن وغیرہ ان کے ضروری افرازات میں کسی قسم کا تغیر نہ کرسکیں۔

14- نفخ شکم اور ریاح کا تعلق زیادہ تر آنتوں سے ہوتا ہے ایسے حالات میں غذا کے بعد سر الریاح ادویہ کا استعمال نفع بخش ہے اور نشاستہ دار شیریں اور نفاخ اغذیہ واشربہ سے پرہیز کرانا لازمی ہے۔

15- اعضائے انہضام میں جگر کو خصوصیت کے ساتھ نہایت اہمیت حاصل ہے یہ عضو رئیس اور اخلاط اربعہ کا منبت ہے اس کی تندرستی تمام بدن کی تندرستی کی ضامن ہے اور اس کے فساد سے تمام بدن میں جلد یا بدیر ضرر رونما ہوجاتا ہے معدے کے افعال میں خصوصیت کے ساتھ خلل پیدا ہوجاتا ہے پس اس کے علاج معالجہ میں جس قدر بھی توجہ اور اہتمام کیا جائے کم ہے جگر کے تمام امراض کے علاج میں اس کے قوی اربعہ' قوت جاذبہ ماسکہ' دافعہ اور ہاضمہ کی تقویت کی خصوصیت کے ساتھ کوشش کرنی چاہئے۔

16- امراض جگر میں خوشبودار' لذیذ اور مفتح ومدر ادویہ عموماً مفید ہوا کرتی ہیں قوی التحلیل طلاؤں کا استعمال بھی احتیاط سے کرنا چاہئے کیونکہ جگر رئیس اور نازک عضو ہے اور مادی امراض میں تنقیہ سے پہلے سرد ضمادات کا استعمال جگر پر ہرگز نہیں کرانا چاہئے۔

17- طحال اور مرارہ چونکہ سودا اور صفراء کے ذخیرے ہونے کی وجہ سے جگر کے خادم ہیں پس ان کی اصلاح بھی جگر کی اصلاح کے ساتھ لازمی ہے جگر اور طحال کے علاج میں صرف قوت اور ضعف کے لحاظ سے فرق ہے ورنہ دونوں کا علاج قریب قریب یکساں ہے صرف امراض جگر میں زیادہ حار ادویہ مثلاً پرانے سرکہ وغیرہ کا استعمال جائز نہیں ہے جو طحال میں بہ سہولت کرایا جاسکتا ہے۔

18- امراض جگر میں دوا کے استعمال کا بہترین وقت وہ ہے جب کہ غذا معدے سے جگر کی طرف نفوذ کررہی ہو یعنی دوا اور غذا کے اوقات میں کافی وقفہ ہو چنانچہ اس اصول پر صبح اور عصر کا وقت دوا کے لئے زیادہ موزوں ہے۔

19- امراض جگر میں جو مادی ہوں مثلاً سدہ اور ورم وغیرہ محلل اور مفتح دواؤں کے ساتھ قابض مقوی اور خوشبودار ادویہ کی آمیزش بھی کرلی جایا کرے اور جگر میں حد سے زیادہ تبرید اور تسخین ہرگز نہیں کرانی چاہئے کیونکہ زیادتی تبرید سے استسقاء وغیرہ اور زیادتی تسخین سے ذبول کے لاحق ہوجانے کا اندیشہ ہوتا ہے۔

امراض جگر میں اگر مادہ مرض مقعر جگر میں ہو تو اسہال اور اگر محدب جگر میں ہو تو ادرار کرانا چاہئے اس اصول میں غلطی کرنے سے مادہ مرض کے رگوں اور تمام بدن میں منتشر ہوجانے کا خطرہ ہوتا ہے۔

امراض جگر کے علاج میں جو دوائیں استعمال کی جائیں ان کو نہایت باریک کرکے استعمال کرانا چاہئے خصوصاً جب کہ وہ مدر قسم کی دوائیں ہوں۔ خیار شنبر اور کاسنی تمام مزمن امراض جگر میں بالخاصہ نافع ہوتی ہیں۔

دوائیں جو امراض نظام انہضام میں معمول و مفید ہیں

مفرد ادویہ ۔ سرد: آب انار شیریں' آب آملہ سبز' آب اناس' آب برگ بتھوا سبز مروق' آب برگ بارتنگ سبز مروق' آب برگ عنب الثعلب سبز مروق' آب لیموں کاغذی' آب کمرک' آب نارنج آلو بخارا' آرد منڈوا' آرد باجرا' آرد جو' آمل بیطس' آملہ خشک' اناردانہ شیریں' انار دانہ ترش' اسپغول' اقاقیا' برگ انار شیریں' برگ گز' برگ نرمہ سبز' برگ جھاؤ' بزرالبنج سفید' بنسوچن' بیخ انجبار' بیخ حماض' پوست بیرون پستہ' تخم بارتنگ ولایتی' تخم حماض' تخم چولائی' تخم خرفہ سیاہ' تخم منقی بریان' تخم حنا' تخم خیارین' تخم کاسنی' تراشہ اناس' جفت بلوط فارسی' جلنار فارسی' جو مقشر' چوک لیموں خاکستر' پاچک دتی' خرنوب نبطی' دم الاخوین' ریشہ خطمی' زرشک بیدانہ زہر مہرہ' خطائی' ست لیموں' ست نارنگی' سفید بیضہ مرغ' سفیدہ کاشغری' شاخ بارسنگھا' کشنیز خشک' کزمازج' کافور' گردسماق' عذبہ' مازو' مروارید' مغز خستہ شفتالو' مغز بیدانہ شیریں' ہلیلہ کابلی' ہلیلہ سیاہ' یشب۔

گرم: آب ادرک' آب برگ پودینہ سبز مروق' آب برگ ترب سبز مروق' آب برگ تنبول سبز مروق' آب برگ شریفہ سبز' آب برگ شفتالو سبز' آب برگ کگروندہ سبز مروق' آب نیشکر' آب ترب مشوی' آب پپیتہ مشوی' آرد موٹھ' ارنڈ' خربزہ' ارہر سیاہ' اشق' اشنہ' افسنتین رومی' اکلیل الملک' انیسون' انجیر ولایتی' بادیان' باؤ بڑنگ' برادہ آہن (اسپات)' برگ ترب سبز' برگ سداب' برگ گاؤزبان' برگ سنبھالو سبز' برگ صدر برگ سبز' برگ شبت سبز' برگ قنب سبز' برگ کنگھی سبز' برنگ کابلی' بورہ ارمنی' بیخ بادیان' بیخ کرفس' بیخ حنظل' بیخ اذخر' بیخ کبر ہیلگری' پیار انگہ' پلاس پاپڑا' پودینہ خشک' پوست سنگدانہ مرغ' پوست سنگدانہ بٹیر' پوست سنگدانہ تیتر' پوست زرد ترنج' پوست بیخ کاسنی' پیہ بط' پیہ مرغابی' پیہ کبوتر صحرائی' پیہ گردہ بز' پیہ مرغ' پیہ موز' تج قلمی' تخم لیموں کاغذی' تخم کرفس' تخم بادرنجبویہ' تخم قرطم' تخم کشوث' تخم کنوچہ' تخم ریحان' تخم ترب' تخم کریلا' تخم گندنا' تخم شبت' تخم سنبھالو' تخم خربزہ' ترنجبین' تراشہ ترب' تراشہ پیاز' تراشہ پپیتہ' تراشہ شلجم' تربد اکبر آبادی مجوف' جدوار خطائی' جاوتری' جاوشیر' جوکھار' جوز جلاپا' چونا مغسول حب النیل' حلبہ' حلتیت خالص' خاکستر چوب انگور' خاکستر چوب انجیر' خاکستر چوب ارنڈ' خبث الحدید' خیار شنبر' خستہ خرما' دارچینی' دانہ ہیل خورد' دانہ ہیل کلاں' رائی (خردل) راتیانج' رسوت زرد' روغن تلخ' روغن مغز' ریمکولی' ریوند چینی' ریٹھہ'

ریگ گلخن' زرنباد' زنجبیل' زیرہ سفید' زیرہ سیاہ' زیرہ جاروب' زرنب' زردوربریان' زفت رومی' ساذخ ہندی' سنائکی' ست پودینہ' ست اجوائن' بجی گلابی' سرگین گاؤ' سقمونیائے مشوی' سعد کوفی' سکبینج' سنبل الطیب' سہاگہ چوکیہ' شاہ پسند شہد خالص' شیر مادہ شتر' شیر خشت' شیر زقوم' تخم حنظل' صابون دیسی' صابون ولایتی' صبر زرد' صقر فارسی' عقرقرحا' عنبر بید' عصارہ ریوند' عود غرقی' غاریقون مغربل فلفل سیاہ' فلفل سفید' فلفل مویا' فولادفوہ' قرنفل گلدار' قسط شیریں' قسط تلخ' کاشم رومی' کالی زری' کبریت خالص' کبریت مدبر' کھلی سرسوں' کپور کچری' کمیلا' گل بابونہ' گل سورج مکھی' گل صد برگ' تازہ گل غافث' لک مغسول' لہسن مقشر' مویز منقی' مغز گھیکوار مرکی' مقل ازرق' مصطگی رومی' مغز کرنجوہ' مغز نیمکولی' مغز تخم بکائن' موم خام' نانخواہ' نانخواہ مدبر' مابیز برج' ماء مرارہ بقر' ماء مرارہ بز' نارجیل دریائی' نمک لرب' نمک سانبھر' نمک سیندھا' نمک سیاہ' نمک لاہوری' نمک شور' نوشادر' وج ترکی' ہیل خورد مسلم' ہیل کلاں مسلم۔

<u>معتدل یا مرکب القوی</u>: تخم بجوال سرخ' حب آلاس' کہربائے شمعی

<u>مرکب ادویہ - سرد</u>: جوارش آملہ' جوارش انارین' جوارش زرشک' سکنجبین' سکنجبین سادہ' سکنجبین فالسہ' سکنجبین لیمونی' شربت انارین' شربت تمر ہندی' شربت لیموں کاغذی' شربت بزوری' شربت زرشک' شربت نارنج' عرق عنب الثعلب' عرق کافور' عرق بہار' عرق بید مشک' عرق کیوڑہ' ماء الفواکہات' مربہ اناس' مربہ گگروندہ' مربہ ہلیلہ' مربہ آملہ' مربہ زرشک' مربہ تمر ہندی۔

<u>گرم</u>: اماناسیاء نوشدارو' ئے لولوی' اطریفل زمانی' اطریفل سنا' اطریفل ملین' اطریفل صغیر' ایارج فیقرا' تریاق اربعہ' تریاق طاروق' تریاق فاروق' تریاق کبیر' جوارش بسباسہ' جوارش پودینہ' جوارش انجدان' جوارش کمونی سادہ ملین جوارش عود شیریں' جوارش عود ترش' جوارش ابہل' جوارش کندر' جوارش قندالیقون' جوارش فنجوش' جوارش جالینوس' جوارش مصطگی' جوارش سفرجلی قابض و مسہل' جوارش ہیلی' جوارش سکندری' جوارش شاہی' جوارش شہریاراں' جوارش خبث الحدید' جوارش خوذی' جوارش اسقف' جوارش عنبر' جوارش خرنوب' جوارش فلافلی' جوارش لولوی' جوارش نارمشک' حب تنکار' حب مبارک' حب جالینوس' حب حلتیت' حب نارمشک' حب اسطخیقون' حب سکبینج' حب خبث الحدید' حب جدوار' حب کبریت' حب مقل' حب ہندی' دواء الکرم' دواء الکبریت' دواء المسک' دبید الورد' روغن بادام' روغن بابونہ' روغن بید انجیر' روغن زیتون' سفوف اناردانہ' سفوف سناء' سفوف نانخواہ' سفوف شاہجہانی' سفوف مقلیاثا' سفوف نمک سادہ' سفوف ہندی' سفوف سنگدانہ' سفوف گل' سفوف کرفس' سفوف کبدی' سفوف چہار تخم' سفوف نمک سلیمانی' سکنجبین نعناعی' سکنجبین عنصلی' سکنجبین بزوری' شربت بزوری حار' شربت دینار' شربت دردمکرر' عرق آسو' عرق بادیان' عرق برنجاسف' عرق پودینہ' عرق تنبول' عرق حیات' عرق دارچینی' عرق زیرہ' عرق خولنجاں' عرق بسباسہ' عرق نعناع' عرق نانخواہ' عرق صحتر' عرق ہاضم شیریں' قرص گل' قرص زرشک' قرص ریوند' قرص گلنار' قرص انجبار' قرص کہربا' قرص طباشیر' قرص حماض' قرص کندر' گلقند آفتابی' مربی ادرک' مربہ سیب' مربہ بیل' مربہ بہ شیریں' مربہ کریلا' کشتہ فولاد' کشتہ تامیر' کشتہ خبث الحدید' معجون سنگدانہ' معجون تمر ہندی' معجون جوزی' معجون بنفشہ ترمدی' معجون آمیں' معجون انیسون' معجون راحت' معجون نجاح' معجون کمونی سادہ و ملین' معجون فلافلی' معجون فنجوش' معجون حلتیت' معجون فلاسفہ' معجون کلکلانج' معجون کرکم' معجون مسمی انطاکی' معجون گل' مفرح قابض' نمک سلیمانی' نمک جالینوس وغیرہ۔

غذائیں جو امراض نظام انہضام میں مفید ہیں

نظام انہضام کے امراض میں ایسی غذائیں استعمال کرانی چاہئیں جو لطیف اور زود ہضم ہوں مثلاً ٹماٹر' ٹینڈے' پالک وغیرہ پختہ پھل مثلاً سیب' سنگترہ' انگور' ناشپاتی وغیرہ اور زرد بیضہ مرغ نیم برشت' بھنڈی' برنج' پلاؤ' کباب' کھچڑی' مونگ دہی کے ساتھ' چقندر' چوزہ مرغ' بکری کا گوشت وشوربہ' ساگودانہ' دودھ' ماء الجبن' آش جو تازہ سبزیاں وغیرہ۔

پرہیز: ایسی تمام غذاؤں سے پرہیز کرائیں جو ثقیل اور نفاخ ہوں مثلاً آلو اروی' گوبھی' ماش کی دال' چنے کی دال' بازاری مٹھائیاں' پیسٹری' کیک' میدے کی روٹی' نان اور کلچے وغیرہ مغزیات خشک میوہ جات' گائے کے گوشت زیادہ گرم اشیاء زیادہ سرخ مرچ' تیز چائے اور قہوہ اور شراب وغیرہ سے۔

امراض دہن

(منہ' زبان اور دانتوں کی بیماریاں)

ہونٹ کی پھنسیاں

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
ہونٹ کی پھنسیاں	بثور الشفت	ہرپز لیبی ایلس Herpes Labialis

کیفیت و ماہیت: کبھی دونوں لبوں پر بعض دفعہ ایک ہی لب پر خصوصاً نیچے کے لب پر پھنسیاں نکل آتی ہیں۔

یادداشت: کبھی ان پھنسیوں میں پیپ پیدا ہو کر زخم ہو جاتے ہیں ان کو قروح الشفتہ کہتے ہیں کبھی مواد کی کثرت کی وجہ سے ہونٹوں میں ورم ہو جاتا ہے اسے ورم الشفتہ کہتے ہیں۔

اسباب: خون یا صفراء کی حدت' ہضم کی خرابی' جگر کا سوء مزاج گرم' خراش لب' سردی کا لگنا وغیرہ۔

علامات: لبوں پر دانے ہوتے ہیں جن سے زرد رنگ کی رطوبت بہتی ہے لبوں میں سوزش معلوم ہوتی ہے کبھی درد بھی ہوتا ہے قروح الشفتہ میں پیپ ہوتی ہے اور ورم الشفتہ میں ہونٹ سوجے ہوئے ہوتے ہیں جن میں عموماً درد اور ٹیس ہوتی ہے۔

علاج طبی: پھنسیوں پر مرہم کافور لگائیں یا سفیدہ کاشغری تین گرام' کافور ایک گرام' گل ارمنی تین گرام باریک پیس کر مکھن بارہ گرام میں ملا کر پھنسیوں پر لگائیں اور رات کو اطریفل ملین کھلائیں اگر اس سے آرام نہ ہو تو مطبوخ افتیمون سے تنقیہ کرائیں قروح الشفتہ اور بثور الشفتہ میں بھی یہی علاج کریں۔

منتخب مجربات و مرکبات: مرہم کافور - کافور دو گرام' مردار سنگ' سفیدہ کاشغری ہر ایک چودہ گرام' موم سفید تیس گرام' تلوں کا تیل 70 ملی لیٹر۔ تیل کو گرم کر کے اس میں موم پگھلائیں اور دوسری دواؤں کو کوٹ چھان کر اس میں شامل کریں سرد ہونے کے بعد ایک انڈے کی سفیدی ملا کر رکھ لیں اور بوقت ضرورت کام میں لائیں۔

ضماد قروح و بثور لب: مازہ سبز' مردار سنگ ہر ایک تین گرام باریک کر لیں اور روغن زرد چھ گرام کو روغن بادام پچیس ملی لیٹر میں پگھلا کر دواؤں کو شامل کر کے بدستور استعمال کریں۔

علاج ڈاکٹری: بثور پر کلوڈین لگائیں اور رات کو 175 ملی گرام کیلومل کھلا کر صبح سڈلز پوڈر کی دو پڑیہ کھلائیں اگر زخم ہو تو زنک آئنٹ منٹ لگائیں اگر درد ہو تو فناسٹین 175 ملی گرام' پوٹاسیم برومائیڈ 350 ملی گرام ملا کر دیں۔

غذا: مونگ کی کھچڑی' دودھ' ڈبل روٹی' کدو' ترئی' پالک' مونگ کی دال وغیرہ۔

پرہیز: تیل' ترش' گڑ' مصالح دار تیز' نمکین اور بادی ثقیل چیزوں سے۔

ہونٹ پھٹنا

اُردو نام	طبّی نام	ڈاکٹری نام
ہونٹ پھٹنا	تشقق الشفتہ	کریکڈلپ Cracked Lips

کیفیت وماہیت: اکثر سردی کے سبب نیچے کا ہونٹ پھٹ جاتا ہے کبھی غلبہ یبوست اور خلط محترق کی وجہ سے بھی ہونٹ پھٹ جاتے ہیں خنازیری اور سلی مزاج کے بچوں میں یہ مرض زیادہ پایا جاتا ہے۔

یادداشت: کبھی اس کے ساتھ ہونٹ کے چھلکے بھی اترتے ہیں اسے تقشر السفتہ کہتے ہیں کبھی ضعف ہاضمہ کی وجہ سے خام بلغمی رطوبتیں خون میں مل کر ہونٹ کو سفید کردیتی ہیں اس وقت اسے بیاض الشفتہ کہتے ہیں۔

علامات: تینوں کی علامات واضح ہیں۔

علاج طبی: تشقق وتقشر میں سودا کا تنقیہ کریں اور اسپغول مسلم پچیس ملی گرام کو کپڑے کی پوٹلی میں باندھ کر پانی میں بھگو کر باربار ہونٹوں پر پھیریں اور دن میں دوتین مرتبہ مسکہ گاؤ لگائیں یا مرہم اسفیداج لگائیں رات کو اطریفل ملین پانچ گرام کھلائیں بیاض میں بلغم کا تنقیہ کریں اور صبح فولاد دس ملی گرام' جوارش جالینوس سات گرام میں ملا کر اور رات کو اطریفل اسطوخودوس نوگرام کھلائیں۔

علاج ڈاکٹری: ویزلین یا کولڈ کریم لگائیں سلور نائٹریٹ لگانے سے بھی فاۂ ہوجاتا ہے مگر اسے احتیاط سے صرف مقام ماؤف پر لگائیں بیاض میں ایسٹن سیرپ ایک چھوٹا چمچہ روزانہ دو دفعہ دیں۔

غذاوپرہیز: تقشر اور تشقق میں شبورلب کی طرح ہے بیاض لب میں سبزیوں اور جانوروں کے کلے پاچے سے پرہیز کریں اورایسی غذائیں دیں جن میں چکنائی اورلس کم ہو مثلاً ایک سال کے بھیڑ کے بچے کا گوشت' مصالح دار غذائیں بھی مفید ہیں۔

بواسیرلب

اُردو نام	طبّی نام	ڈاکٹری نام
ہونٹ کی بواسیر	بواسیر الشفتہ	اپی تھیلی اوما آف دی لپ Epitheliomae of the Lip
ہونٹ کا سرطان	سرطان الشفتہ	کینسر آف دی لپ Cancer of the Lip

یادداشت: یونانی اطباء نے ہونٹ کی بواسیر کے متعلق تصریح کی ہے کہ اس کا مادہ سرطان کی طرح کا ہوتا ہے۔

کیفیت: بالعموم نچلے ہونٹ میں انگور کے برابر نیلے یا سیاہ رنگ کا ابھار پیدا ہوجاتا ہے کبھی ہونٹ پھٹ کر موٹا ہوجاتا ہے اور اس میں ایک چٹایا زخم ہوجاتا ہے۔

اسباب: اس کا مادہ خلط محترق ہوتا ہے جو پائپ یا حقہ پینے یا کھانے کے تمباکو کی متواتر خراش سے لبوں کی طرف گرتا اور وہاں اس مرض کو پیدا کرتا ہے۔

علامات: نچلے ہونٹ میں انگور یا توت کی طرح کا دانہ نکل آتا ہے ہونٹ موٹا ہوجاتا ہے عموماً اس میں زخم یا چٹاسا ہوجاتا ہے کبھی بالائی ہونٹ بھی اس میں مبتلا ہوجاتا ہے کبھی ہونٹ میں گانٹھیں سی پڑ جاتی ہیں گردن اور نچلے جبڑے کے غدود پھول جاتے ہیں کبھی ان میں زخم پیدا ہوکر ہلاکت ہوجاتی ہے ابتداء میں اس میں درد نہیں ہوتا مگر آخر میں اعصاب وعروق کے مبتلا ہونے کی وجہ سے شدید درد اور جریان خون بھی ہوتا ہے۔

علاج طبی: سرارو اور چہار رگ کی فصد کھولیں' تنقیہ سودا کریں' ماء الجبن کا استعمال کریں اور اطریفل افتیمون نوگرام اؤعرق

شاہترہ 150 ملی لیٹر دیں اور لب پر مرہم جدوار لگائیں۔
نوٹ: عموماً اس مرض میں دواؤں سے فائدہ نہیں ہوتا اس لئے ماؤف حصہ کو کاٹ کر ہونٹ کو سی دینا چاہئے۔
علاج ڈاکٹری: مریض کا حصہ کاٹ دیں اگر غدد جاذبہ ماؤف ہوگئے ہوں تو ان کو بھی نکال دیں۔
غذا و پرہیز: ثبور لب کی طرح ہے۔

جوشش دہن

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
منہ آنا	قلاع، جوشش دہن	تھرش Thrush
منہ کا ورم	ورم الفم	سٹومیٹائٹس Stomatitis
منہ کے زخم	قروح الفم	السر یٹو سٹومے ٹائیٹس Ulcerative Stomatitis
منہ کے چھالے یا پھنسیاں	ثبور الفم یا ثبور دہن	ایفتھی Apthi
منہ کا سڑنا گلنا	آکلتہ الفم	کینکرم اورس Cancruin Oris

یادداشت: مندرجہ بالا تمام امراض ایک ہی نوع کے امراض ہیں اس لئے ان سب کا بیان یکجا کردیا گیا ہے۔
کیفیت و ماہیت: ان تمام امراض میں مریض کے منہ کے اندر ہونٹوں، زبان، گالوں، تالو اور حلق وغیرہ پر خاص خاص قسم کی پھنسیاں یا زخم ہوجایا کرتے ہیں۔ طب قدیم کے مطابق ان تمام امراض میں گرم و متعفن بخارات معدی یا ایسے امراض کے جوش سے جن میں اخلاط کے اندر متعفن و فاسد صفراوی مواد کی آمیزش ہوجاتی ہے منہ اور حلق وغیرہ کی مخاطی جھلی میں سوزش ہوکر پھنسیاں اور زخم پیدا ہوجاتے ہیں۔ لیکن طب جدید میں خاص خاص قسم کے جراثیم نزلہ، فطریت (فنگس) خاص بناتی جراثیم قلاع (ایڈیم ایلبی کنس) وغیرہ یا بعض سمی ادویہ مثلاً پارہ وغیرہ کی سوزش یا آتشکی مادے کے جراثیم اس مرض میں منہ کی مخاطی جھلی کو تباہ و برباد کردیتے ہیں اور ثبور وزخم وغیرہ پیدا ہوجاتے ہیں۔
قلاع: میں منہ اور زبان کی جھلی کے بیرونی طبقہ کے زخم ہوتے ہیں جو سفید سفید دھبوں کیطرح شروع ہوکر پھیلتے جاتے ہیں ورم فم میں منہ کے اندر کی جھلی متورم اور سرخ ہوجاتی ہے۔
قروح الفم: میں زبان کے اوپر، لبوں کے اندر کی طرف اور بیشتر مسوڑھوں پر گہرے ارغوانی رنگ کے زخم ہوجاتے ہیں جن پر ملائم مٹیالے سے رنگ کی میل لگی رہتی ہے اس میل کو صاف کرنے پر خون نکلنے لگتا ہے۔
ثبور الفم: میں خاکستر مائل یا سفید رنگ کی چھوٹی چھوٹی پھنسیاں، مسوڑھوں، زبان، لبوں اور رخساروں کے اندر کی طرف پیدا ہوجاتی ہے جو نقطوں کی مانند نظر آتی ہیں۔
آکلتہ الفم: ایک قسم کا شدید اور مہلک زخم ہے جو بالعموم رخسارے کے اندر کی طرف پیدا ہوکر بہت جلدی پھیل جاتا اور رخساروں وغیرہ کو مردار کردیتا ہے اطباء قدیم اس کو قلاع ہی کی ایک خبیث قسم قرار دیتے ہیں چنانچہ جالینوس اس کو قروح خبیثہ کے نام سے موسوم کرتا ہے اور بعض اطباء اس کو دبابہ بھی کہتے ہیں لیکن اطباء جدید (ڈاکٹر) اس کو قلاع کی قسم سے نہیں بلکہ خبیث و مہلک قسم کے خناق کی مانند اس کو بھی ایک مستقل اور خبیث و مہلک مرض تسلیم کرتے ہیں۔
اقسام: اسباب کے لحاظ سے قلاع کی کئی قسمیں ہیں قلاع حار دموی و صفراوی، قلاع بلغمی، قلاع سوداوی، قلاع آتشکی، قلاع سیمابی وغیرہ۔
اسباب: یہ مرض بچوں اور بالخصوص ان بچوں میں جن کی غذا خراب اور ردی یا بازاری دودھ ہوتا ہے زیادہ ہوتا ہے اور اس کی

سادہ قسم زیادہ گرم یا تیز مصالح دار اشیاء یا صفراوی فاسد اخلاط وغیرہ سے پیدا ہوتی ہے بعض اوقات سیماب رسکپور یا بلادر وغیرہ کی ادویہ کا استعمال یا بعض قسم کے شدید کی امراض مثلاً آتشک اور حمیات حادہ وغیرہ سے بھی یہ مرض ہوجایا کرتا ہے لیکن اطباء مغرب کی تحقیق کے مطابق مختلف قسم کے زخم مختلف قسم کے جراثیم سے پیدا ہوتے ہیں جن کا مختصر تذکرہ اوپر ماہیت مرض میں کیا جاچکا ہے۔

علامات و تشخیص: سادہ قسم میں منہ کے اندر سوزش اور درد ہوتا ہے کھانے پینے اور بولنے میں تکلیف محسوس ہوتی ہے منہ سے رال بہتی اور بدبو آتی ہے زبان میلی ہوتی ہے یا اس پر سفید سفید ذرے یا سرخ رنگ کے چٹے پڑے ہوئے ہوتے ہیں جن کو اگر صاف کیا جائے تو سرخ رنگ کا زخم ظاہر ہوجاتا ہے اور بعض اوقات کم وبیش خون بھی نکل آتا ہے ثبور الفم میں درد شدید قسم کا ہوتا ہے قلاع حار میں منہ کے اندر کے دھبے بلغمی اور سوداوی کی نسبت قدرے بلند ہوتے ہیں دموی میں ان کی رنگت سرخی مائل اور صفراوی میں زردی مائل ہوتی ہے بلغمی میں زخموں اور دانوں کا رنگ سفید ہوتا ہے اور درد کم ہوتا ہے لیکن منہ سے رال زیادہ بہتی ہے سوداوی میں زخموں کی رنگت سیاہی مائل ہوتی ہے اور ان میں سوزش اور خشکی ہوتی ہے قلاع آتشکی میں زخم گول سرخی مائل تانبے کے رنگ کے ہوتے ہیں اور ہمیشہ آتشک کے دوسرے درجے میں رونما ہوتے ہیں اور بالعموم گوشہ ہائے دہن تالو یا زبان کی جڑ پر حلق میں ہوتے ہیں قلاع سیمابی میں منہ کا ذائقہ کسیلا ہوتا ہے اور لعاب دہن بہت کثرت سے خارج ہوتا ہے مسوڑھے سرخ اور متورم ہوتے ہیں دانت ڈھیلے اور درد ناک ہوجاتے ہیں اور چبانے میں بہت تکلیف محسوس ہوتی ہے شدت سم میں مسوڑھے گل جاتے اور دانت گر پڑتے ہیں آکلۃ الفم میں کوئی ایک رخسارہ متورم ہوکر چمکدار سا ہوجاتا ہے اس کے اندر کی طرف خاکستری مائل داغ سا نمایاں ہوکر پھیلتا جاتا ہے جو بتدریج گہرا سرخ ہوکر سیاہی مائل ہوجاتا ہے منہ سے تیز اور ناگوار قسم کی بو آتی ہے رال بکثرت بہتی ہے اس کے ساتھ شدید بخار بھی ہوجاتا ہے بالآخر رخسارہ گل کر اس میں سوراخ ہوجاتا ہے دانت گر جاتے ہیں لب اور جبڑہ مردہ ہوجاتے ہیں اور اگر تمام ماؤف حصے کو جلد کاٹ کر علیحدہ نہ کردیا جائے تو چند دن میں مریض ہلاک ہوجاتا ہے۔

رفتار وانجام: آکلۃ الفم اکثر اوقات مہلک ہوتا ہے بعض اوقات نزلاوی اور صفراوی قسم کا قلاع حلق کی طرف پھیل کر مری اور معدہ تک پہنچ جاتا ہے اس صورت میں مریض کو کھانے پینے میں بہت تکلیف ہوجاتی ہے اور وہ نہایت لاغر ہوجاتا ہے بعض اوقات اس کو دست آنے لگتے ہیں اور مرض مہلک صورت اختیار کرلیتا ہے لیکن ایسا اکثر اس وقت ہوتا ہے جب کہ علاج سے غفلت کی جائے۔

علاج / حفظ ماتقدم: مناسب غذا استعمال کریں اور حفظان صحت کے اصولوں پر عمل درآمد کریں منہ کو ہمیشہ صاف رکھیں روزانہ تازہ مسواک یا ٹوتھ پیسٹ کے ساتھ ٹوتھ برش کا استعمال کرنا مرض سے اکثر اوقات محفوظ رکھتا ہے بچوں میں بازاری دودھ کا استعمال ہرگز نہ کرائیں والدہ کا دودھ پلانا ضروری ہے اور اگر والدہ کا دودھ پلانے سے پہلے اور بعد پستانوں اور بچے کے منہ کو صاف پانی یا کسی ہلکے دافع عفونت محلول مثلاً بورک لوشن وغیرہ سے دھوکر پلایا کریں تو اور بھی بہتر ہے اگر دوسرے دودھ کا پلانا ضروری ہو تو صفائی کی تمام احتیاطوں کو کام میں لائیں اور تازہ گائے کا دودھ لے کر جوش دے کر پلانا چاہیے۔

اصول علاج: منہ کو صاف رکھیں اس غرض کے لئے برگ نیم کے جوشاندے یا پھٹکڑی اور سہاگہ ہم وزن نیم گرم پانی میں حل کرکے اس سے کلیاں کرائیں یا ولایتی دافع عفونت ادویہ مثلاً ہائیڈروجن پرآکسائیڈ یا لسٹرین وغیرہ نیم گرم پانی میں ملا کر ان سے کلیاں کرائیں۔ قبض ہو تو رفع کردیں چنانچہ رفع قبض کے لئے اطریفل ملین کا استعمال کرائیں اس کے بعد اصل سبب مرض کو معلوم کرکے اس کو رفع کرنے کی کوشش کریں۔

دستور العلاج: غلبہ خون کی صورت میں سرارو قیفال یا ہفت اندام یا چہاررگ وغیرہ کی فصد کریں یا ٹھوڑی کے نیچے جونکیں

لگوائیں اور بہدانہ تین گرام' عرق گاؤزبان میں بھگو کر لعاب نکالیں اور عناب پانچ دانہ' مغز تخم کدو تین گرام' مغز تخم تربوز تین گرام' تخم خرفہ سیاہ تین گرام کا عرق گاؤزبان میں شیرہ نکال کر اس میں شامل کر کے شربت عناب پچاس ملی لیٹر اس میں حل کر کے صبح وشام پلائیں اور آب سماق جس میں گل سرخ' کشنیز' مسور اور مکو وغیرہ ابال لئے گئے ہوں اس کے ساتھ جوشاندہ برگ حنا میں قدرے کافور حل کر کے اس سے غرغرے کرائیں اور کباب چینی' طباشیر' کتھ سفید' زرورد' دانہ الائچی خوردہ ہر ایک ایک گرام باریک پیس کر پارچہ بیز کر کے دو تین مرتبہ تھوڑا تھوڑا کر کے منہ میں چھڑکیں۔

قلاع سوداوی میں شاہترہ' چرائتہ' سرپھوکہ' منڈی ہر ایک سات گرام' عناب پانچ عدد' ہلیلہ سیاہ' عشبہ مغربی (سردیوں میں) یا صندل سرخ (گرمیوں میں) اور مکو خشک پانچ گرام رات کو گرم پانی میں بھگو کر صبح مل چھان کر شربت عناب پچاس ملی لیٹر اس میں شامل کر کے دس گیارہ روز تک پلائیں اس کے بعد اس نسخہ افتیمون (درصرہ بستہ) پانچ گرام' بسفائج فستقی' ہلیلہ سیاہ' ہلیلہ زرد کابلی ہر ایک پانچ گرام تا سات گرام بڑھا کر شام کو حسب دستور سابق بھگو دیں اور صبح مل چھان کر مغز فلوس ساٹھ گرام' گلقند پچاس گرام' ترنجبین پچاس گرام' شیرہ مغز بادام پانچ دانہ اضافہ کر کے دیں یا صرف جوشاندہ افتیمون چند روز پلا کر حب افتیمون کے ساتھ تنقیہ کریں اور مازو' گلنار فارسی' سماق' کشنیز خشک ہر ایک بارہ گرام پانی میں جوش دے کر اس کے ساتھ کلیاں کرائیں اور ایک گرام سہاگہ بریاں' شہد خالص چار گرام میں ملا کر روئی کی پھریری کے ساتھ منہ میں لگائیں۔

قلاع صفراوی میں مطبوخ ہلیلہ کے ساتھ نضج و تنقیہ کریں اور مازو چھ گرام' پھٹکڑی تین گرام' برگ حنا دو گرام' کافور تین گرام' زرورد سات گرام' سماق پچیس گرام' کشنیز خشک بارہ گرام' پوست نیم پچاس گرام پانی میں جوش دے کر صاف کر کے اس سے غرغرے کریں یا مکو خشک' کشنیز خشک' گلنار' گل سرخ' پوست خشخاش' ہلیلہ سیاہ حب الآس' رسوت' برگ حنا' مازو سبز' عدس مسلم' کاہو ہر ایک بارہ گرام۔ سب کو دو لیٹر پانی میں جوش دیں جب ایک سیر رہ جائے نتھار کر رکھ لیں اور اس سے غرغرے کرائیں اس کے بعد طباشیر' کتھ سفید' گل سرخ' گل سیوتی' دانہ الائچی خورد ہر ایک ایک گرام کافور پچاس ملی گرام سب کو باریک پیس کر منہ میں چھڑک دیا کریں یا کافور' طباشیر' الائچی خورد' کتھ گلابی' آرد کھعبہ' توے کی سیاہی' کبابہ سب کو برابر پیس کر منہ میں چھڑکیں یا آخر الذکر نسخہ کو شیرہ چنبیلی سے تحق کر کے گولیاں بنائیں اور ایک یا دو گولیاں منہ میں رکھ کر اس کا لعاب کراتے رہیں۔

قلاع آتشکی میں آتشک کا مخصوص علاج کریں یعنی مصفی خون دواؤں سے نضج اور مطبوخ ہفت روزہ کے ساتھ تنقیہ کر کے جوہر منقی کا داخلی استعمال کریں اور پوست درخت کچنال' عشبہ' چوب چینی' مردار سنگ وغیرہ باریک پیس کر اس کا ذرور کریں تفصیل آتشک کے بیان میں دیکھیں۔

قلاع سیمابی میں برگ چنبیلی پچیس گرام' پوست سہانجنا بارہ گرام' پوست ببول بارہ گرام' نیلہ تھوتھا 500 ملی گرام' پانی میں جوش دے کر دن میں تین چار مرتبہ اس سے غرغرے کریں اور مغز تخم کرنجو دو عدد' فلفل سیاہ پانچ عدد پانی میں پیس کر شربت عناب پچیس ملی لیٹر ملا کر پئیں۔

آکلتہ الفم میں زخم کو پاک وصاف کر کے اور مردہ حصوں کو جدا کر کے سرکہ' آب سماق' آب انگور ترش' آب برگ توت ترش سے غرغرے کرائیں اور آتشک کے اصول پر علاج کریں ثبورورم کا علاج قلاع قلاع کی طرح کریں پوٹاس کلوراس ایسڈ بورک ہر ایک ایک گرام سب کو باریک پیس کر ملالیں اور بوقت ضرورت منہ میں چھڑکیں۔

<u>منتخب مجربات و مرکبات:</u> سفوف قلاع۔ ہر قسم کے قلاع میں مفید و مجرب ہے صفتہ' گل سرخ' کات سفید' شورہ قلمی' دانہ الائچی خورد ہر ایک دو گرام' کافور خالص ایک گرام' نیلا تھوتھا 750 ملی گرام پہلے نیلے تھوتھا کہ توے پر بھون لیں پھر تمام دوائیں الگ الگ باریک کر کے اس میں ملالیں اور باریک سفوف کر کے رکھ لیں دن میں دو تین مرتبہ ایک گرام لے کر منہ میں مل لیا جائے اور اس کی احتیاط رکھیں کہ دوا حلق میں نہ جائے۔

ذرور قلاع جدید۔ اکثر اقسام کے قلاع دہن میں نافع ہے صفتہ: طباشیر' دانہ الائچی خورد' کتھ سفید' زرورد' کباب چینی' زہر مہرہ خطائی' سنگ جراحت' پوٹاسی کلوراس' ایسڈ بورک ہر ایک ایک گرام سب کو باریک پیس کر ملالیں اور بقدر ضرورت لے کر بطریق ذرور منہ میں چھڑکیں۔

مضمضہ۔ جو آکلتہ الفم اور دیگر اقسام قلاع میں نافع ہے صفتہ گلنار' گلسرخ' عدش مقشر' پوست انار شیریں' تربھلہ' مازو' گاؤزبان' سماق ہر ایک چھ گرام تمام دواؤں کو تین لیٹر پانی میں جوش دیں جب نصف لیٹر رہ جائے تو چھان کر اس کے ساتھ غرغرے کرائیں۔

سنون احمر۔ مجوزہ والد حکیم علوی خان ہر قسم کے قلاع دہن میں نافع و مجرب ہے صفتہ' طین مغرہ نو حصے' توتیائے ہندی ایک حصہ (اگر قلاع تازہ ہو تو اس کو بریاں کرلیں ورنہ غیر بریاں ہی رہنے دیں) دونوں کو باریک پیس کر محفوظ رکھیں اور بوقت ضرورت پوست ہلیلہ کابلی' پوست ہلیلہ سیاہ' پوست بلیلہ' آملہ منقی ہر ایک چار گرام' اس قدر گلاب اور آب لیموں ہم وزن میں جو ان کو ڈھانپ لے بھگو کر رکھ دیں بعدہ اس کو نتھار کر اور اس میں انگلی تر کر کے اور سنون احمر مندرجہ بالا کو انگلی کے ساتھ آلودہ کر کے زخموں پر ملیں اور منہ کو نیچے کر کے ڈھیلا چھوڑ دیں تاکہ بخوبی رال بہہ جائے اسی طرح دو تین مرتبہ کر کے جوشاندہ مذکورہ کے ساتھ کلیاں کر کے منہ کو صاف کر دیں اور بعدہ کوئی مناسب سفوف جو حسب ضرورت کتھ' طباشیر' زرورد اور گلنار فارسی وغیرہ سے تیار کئے گئے ہوں منہ میں چھڑک دیں۔

<u>علاج ڈاکٹری:</u> ہدایات مندرجہ علاج طبی کو پیش نظر رکھیں اور منہ کو صاف رکھنے کے لئے ذیل کے نسخہ سے غرغرے کریں۔

مضمضہ جو عام قلاع میں نافع ہے۔

صفتہ:	پٹاسیائی کلوراس	چھ گرام
	ٹنکچر مر	چھ گرام
	گلیسرین	100 ملی لیٹر
	ایکوا روزی	100 ملی لیٹر

سب کو بخوبی حل کر کے رکھ لیں اس میں سے ایک اونس دوا لے کر اور اسی قدر گرم پانی اس میں اضافہ کر کے غرغرے کرائیں۔

پینے کے لئے یہ نسخہ دیں۔ نسخہ جو معمولی قلاع دہن میں نافع ہے:

صفتہ:	پٹاسیائی کلوراس	175 ملی گرام
	ٹنکچر فرائی پرکلور	2 بوند
	سیرپ ارنشیائی	دو گرام
	ایکوا ارنشیائی فلوریز	25 ملی لیٹر

سب کو بخوبی ملالیں ایسی ایک ایک خوراک دن میں تین مرتبہ دیں۔

آکلتہ الفم میں ہائیڈروجن پراکسائیڈ کے ساتھ زخموں کو صاف کریں اور پینے کے لئے یہ نسخہ دیں۔ نسخہ جو آکلتہ الفم میں نافع ہے:

صفتہ:	سپرٹ ایمونیا ایرومیٹک	15 بوند
	ٹنکچر نکس وامیکا	3 بوند
	ٹنکچر سنکونا کو	20 بوند
	ڈیکاکشن سنکونا	12 ملی لیٹر

سب کو بخوبی ملالیں ایسی ایک ایک خوراک دن میں تین مرتبہ دیں - قلاع آتشکی میں ذیل کا نسخہ نافع ہے۔نسخہ جو قلاع آتشکی میں نافع ہے۔

صفتہ:	پٹاسیائی آئیوڈائیڈ	175 ملی گرام
	سوڈاسلف	دو گرام
	سپرٹ ایمونیا ایرومیٹک	20 بوند
	سپرٹ کلوروفارم	10 بوند
	انفیوزم جنشیائی کو	25 ملی لیٹر

ایسی ایک خوراک ایک خوراک دن میں تین مرتبہ دیں۔

غذا: کدو، ٹینڈہ، پالک وغیرہ بھنڈی، ترکاریاں، بکری کا شوربا، ساگودانہ، کھچڑی، چاول وغیرہ۔

پرہیز: مچھلی، آلو، بینگن، مسور کی دال، میتھی، سرخ مرچ، زیادہ نمک، گرم مصالح، ترشی، گڑ، تیل وغیرہ سے۔

گندہ دہنی

اُردو نام	طبّی نام	ڈاکٹری نام
گندہ دہنی	بخرالفم	اورل سیپسس Oral Sepsis

کیفیت: اس مرض میں منہ سے بدبو آتی ہے۔

اسباب: قروح وناسور لثہ، معدہ کی خرابی، نزلہ کی خرابی، رحم میں مواد فاسدہ کا اجتماع، لہسن پیاز وغیرہ بدبودار چیزوں کا استعمال اور مرض سل اس کے اسباب ہیں۔

علامات وتشخیص: منہ سے اس قدر بو آتی ہے کہ مریض کے پاس بیٹھنا دشوار ہوجاتا ہے اگر مسوڑھوں کے دبانے پر ان سے پیپ خارج ہوتو اس کا سبب قروح لثہ ہیں اگر بدہضمی کی شکایت ہوتو اس کا سبب معدہ کی خرابی ہے اگر نزلہ بگڑ جانے کے بعد بوآتی ہوتو اس کا سبب نزلہ ہے اسی طرح بدبودار چیزوں کا استعمال اور سل کا وجود گندہ دہنی کے سبب کو ظاہر کردیتا ہے۔

علاج طبّی: اگر قروح لثہ ہوں تو ان کا علاج کریں اگر ہضم کی خرابی ہوتو بعد ازغذا فولاد دو چاول، جوارش جالینوس سات گرام میں ملا کر کھلائیں اور مصطگی، الائچی، لونگ منہ میں رکھ کر چبائیں نیز رات کو اطریفل ملین پانچ گرام کھلائیں اگر دیگر اسباب ہوں تو ان کا علاج کریں ہرحال میں دانتوں کی صفائی مسواک وغیرہ سے ضرور کرتے رہیں۔

علاج ڈاکٹری: مسوڑھوں کو ہائیڈروجن پراوکسائیڈ سے صاف کیا کریں نیز صبح اور رات کولسٹرین کریم یا کالی نوس کریم انگلی پر لگا کر مسوڑھوں پر اور دانتوں کے اندر اور باہر مل لیا کریں اور پھر غرغرے سے منہ صاف کرلیا کریں اس طرح گندہ دہنی دور ہوجاتی ہے۔

غذا: ترئی، کدو، ٹینڈا، شلغم، پالک، میتھی، مونگ کی دال، دلیہ، گیہوں کی چپاتی وغیرہ کبھی کبھی سبزی گوشت کھائیں۔

پرہیز: زیادہ گوشت، مچھلی، انڈے، دہی، لسی، اور ثقیل گرم اور نفاخ چیزوں سے پرہیز کرائیں۔

کثرت و قلّت لعاب

ڈاکٹری نام	طبی نام	اُردو نام
پٹایالزم Ptyalism	کثرت بزاق	لعاب دہن کی زیادتی
زیروسٹومیا Xerostomia	قلت بزاق	لعاب دہن کی کمی، خشکی دہن

تعریف وماہیت: بعض اوقات تھوک پیدا کرنے والی گلٹیوں میں طبعی تحریک کی کمی یا زیادتی کی وجہ سے تھوک کم یا بکثرت پیدا ہونے لگتا ہے اول الذکر صورت کو قلت بزاق کہتے ہیں اور اس میں اکثر منہ خشک رہتا ہے آخر الذکر صورت کو کثرت بزاق کے نام سے نامزد کرتے ہیں اور اس میں اکثر منہ سے رال بہتی رہتی ہے۔

اسباب: کثرت بزاق کے اسباب میں بلغمی رطوبات کا غلبہ قلاع دہن غدد لعابیہ کا ورم، سرطان اللسان، دانتوں کی بوسیدگی، قروح لثہ جب کہ ان کے ساتھ درد بھی ہو کثرت تمباکو نوشی سے پیدا ہونے والی خراش دہن، معدہ کے دیگر ہر قسم کے زخم، عصب ثلاثی وجہی کا درد، مری میں کسی اجنبی چیز کی خراش یا تحریک مثلاً لقمہ وغیرہ کا پھنس جانا یا سرطان وقروح مری، معدے کی خرابی خصوصاً معدے کی ترشی میں غیر طبعی طور پر زیادتی، اثنا عشری کے زخم، انعکاسی تحریک عصبی جو مرض شقیقہ یا اعصاب ایام حمل، حیض، فالج، رعشہ اور دیدان امعاء وغیرہ میں ہوا کرتی ہے بعض قسم کی ادویہ مثلاً پائیلوکارپائن، پارہ اور آیوڈائیڈ وغیرہ کا استعمال شامل ہیں۔

قلت بزاق کے اسباب میں بخار بالخصوص حمیٰ محرقہ اسہالی (ٹائیفائیڈ بخار) بعض قسم کی سمی ادویہ مثلاً لفاح اور دھتورہ وغیرہ کے اثرات، جسمانی رطوبات کا کسی وجہ سے بکثرت ضائع ہوجانا جیسا کہ کثرت اسہال اور ذیابیطس وغیرہ میں ہوا کرتا ہے تھوک یعنی لعاب دہن پیدا کرنے والی گلٹیوں کے بعض ذاتی امراض مثلاً کن پیڑے وغیرہ شامل ہیں۔

علامات: کثرت بزاق میں لعاب دہن بکثرت خارج ہوتا ہے اور اکثر مریض کے منہ سے رال ٹپکتی رہتی ہے اگر مریض اس کو بار بار نگلتا رہے تو اس کے ساتھ ہوا معدے میں پہنچ کر نفخ معدہ وشکم کی شکایت ہوجاتی ہے بعض اوقات رال اس کثرت سے بہتی ہے کہ مریض کے لئے بولنا اور کھانا پینا تک دشوار ہوجاتا ہے اس کے ساتھ ہی مختلف اسباب میں سے موجودہ سبب اور اس کی مخصوص علامتیں بھی کم وبیش ضرور پائی جاتی ہیں۔

قلت بزاق میں منہ خشک ہوتا ہے غذا کے اجزاء دانتوں کے درمیان لگے رہ جاتے ہیں ان میں جراثیمی فساد پیدا ہوجانے سے بدبو آنے لگتی ہے زبان پر میل جما ہوا ہوتا ہے اور منہ کا ذائقہ نہایت خراب ہوتا ہے بھوک مرجاتی ہے غذا کا چبانا اور نگلنا دشوار ہوجاتا ہے ہاضمہ بھی اکثر خراب ہوجاتا ہے بعض اوقات منہ اس قدر زیادہ خشک ہوتا ہے کہ مریض کے لئے بات کرنا بھی دشوار ہوتا ہے اس کے علاوہ موجودہ سبب کی کم وبیش علامتیں بھی موجود ہوتی ہیں۔

علاج: اصل سبب مرض کو معلوم کرکے اس کو مناسب تدابیر سے رفع کرنے کی کوشش کریں چنانچہ کثرت بزاق میں اگر غلبہ رطوبات سے ہو تو بلغمی مادے کا منضج کرکے تنقیہ کریں اور قابض غرغرے کرائیں منہ اور زبان وغیرہ کے مخصوص امراض میں ان کا مخصوص علاج کریں عصبی خراش اور انعکاسی تحریک کی صورت میں مسکنات کا استعمال نافع ہوتا ہے۔ قلت بزاق میں محرک اشیاء کا استعمال کریں دانتوں اور منہ کو ہر ایک کھانے کے بعد بخوبی صاف کرلیا کریں۔

دستور العلاج: اگر لعاب کی کثرت کا مرض عصبی خرابی سے ہو تو پھٹکری دو گرام، 250 ملی لیٹر پانی میں جوش دے کر اس سے غرغرے کریں اور صبح معجون فلاسفہ سات گرام، ماء العسل 125 ملی لیٹر، عرق بادیان 125 ملی لیٹر میں شہد پچیس ملی لیٹر جوش دے کر چھان لیں) کے ساتھ دیں اگر خراش دار زہروں کے سبب منہ کی لعاب دار جھلی میں سوزش ہونے کی وجہ سے لعاب زیادہ

آتا ہو یا امراض دہن کے سبب منہ میں خراش ہونے کی وجہ سے لعاب زیادہ خارج ہوتا ہو تو پوست کیکر بارہ گرام، پھٹکری دوگرام، گلنار چھ گرام، عدس مسلم چھ گرام، کوکنار چار عدد، کشنیز خشک چھ گرام کو 750 ملی لیٹر پانی میں جوش دیں جب 250 ملی لیٹر رہ جائے تو نیچے اتار کر چھان لیں اور کلیاں کریں اس سے سوزش دہن رفع ہونے کے بعد لعاب کی کثرت کم ہوجائے گی۔

اگر پارہ کے استعمال کی وجہ سے منہ آگیا ہو اور لعاب زیادہ خارج ہورہا ہو تو برگ چنبیلی بارہ گرام، پوست کیکر بارہ گرام، پوست کچنال بارہ گرام، مازو سبز بارہ گرام۔ سب دواؤں کو کوٹ کر کے آدھ لیٹر پانی میں جوش دیں جب 250 ملی لیٹر رہ جائے تو اُتار کر کلیاں کریں۔ اگر یہ مرض بلغمی رطوبات اور معدے کی خرابی کی وجہ سے ہو (1) گرم پانی میں نمک اور سکنجبین ملا کر قے کرائیں۔ (2) اور اس کے بعد صبح وشام کشتہ فولاد بیس ملی گرام، جوارش بسباسہ سات گرام میں ملا کر عرق بادیان 125 ملی لیٹر کے ساتھ کھلائیں۔ (3) رات کو اطریفل اسطوخودوس بارہ گرام سوتے وقت کھانے کی ہدایت کریں اگر اس سے چند روز میں فائدہ نہ ہو تو پھر حسب قاعدہ بلغم کا تنقیہ کریں جس کی ترکیب اصول علاج کے حصہ میں گزر چکی ہے اور اس کے بعد پھر یہ دوائیں استعمال کرائیں اگر کثرت لعاب آنتوں کے کیڑوں کی وجہ سے ہو تو ان کا علاج کریں جو بحث دیدان میں مرقوم ہے اگر کثرت لعاب دوسرے امراض کا نتیجہ ہو تو ان کا علاج کرنا چاہئے۔

قلت لعاب اگر رطوبات کی کمی کی وجہ سے ہو تو آب سنگترہ چالیس ملی لیٹر، آب سیب چالیس ملی لیٹر، آب ناشپاتی چالیس ملی لیٹر، آب مالٹا چالیس لیٹر ملا کر دیں۔ اگر لفاح یا دھتورہ کی وجہ سے ہے تو سرکہ کہنہ پچاس ملی لیٹر میں صعتر اور افسنتین ہرایک چھ گرام کو جوش دے کر پلائیں اگر لعاب دہن پیدا کرنے والی گلٹیوں کی وجہ سے ہو تو سونٹھ پچاس ملی گرام اور رائی پیس کر کھلائیں۔

علاج ڈاکٹری: اگر منہ میں کسی طرح کی خراش کی وجہ سے لعاب دہن زیادہ ہو تو ذیل کا نسخہ استعمال کریں:

پوٹاسیم کلوریٹ	دوگرام
ٹنکچر فیری پرکلورائڈ	دوگرام
گلیسرین	25 ملی لیٹر
پانی	75 ملی لیٹر

سب کو ملالیں اور چار ڈرام چار اونس پانی میں ملا کر غرغرے کریں۔

اگر عصبی خرابی سے ہو تو ٹنکچر بیلاڈونا دس قطرے پچیس ملی لیٹر پانی میں ملا کر دن میں تین بار دیا کریں اگر دوسرے اسباب سے ہو تو ان کا علاج کریں۔ اگر لعاب دہن کی کمی رطوبات کی کمی سے ہو تو لیمونیڈ، لائم اس اور میووں کا پانی بکثرت دیں اگر غدد لعاب دہن کی خرابی سے ہو تو مسٹرڈ جنجر 175 ملی گرام ملا کر کھلائیں۔

غذا و پرہیز: کثرت لعاب دہن میں بھنا ہوا گوشت، کباب، کوفتہ، چائے، انڈے، گیہوں کی چپاتی، ارہر کی دال، مسور کی دال، دودھ، دہی، شربت، میووں کے رس اور سیال چیزوں سے پرہیز کرائیں۔

قلت لعاب دہن میں اس کے برعکس کریں یعنی دودھ، دہی، لیمن لائم جوس، آش جو، کدو، ترئی، سنگترہ، مالٹا وغیرہ مرطوب چیزیں زیادہ دیں اور بھنے ہوئے گوشت، کباب، چائے، انڈے، مسور کی دال سے پرہیز کرائیں۔

زبان کا ورم

اُردو نام	طبّی نام	ڈاکٹری نام
زبان کا ورم	ورم اللسان	گلوسائٹیس Glossitis

اقسام: زبان کا ورم دو قسم کا ہوتا ہے گرم اور سرد۔ گرم میں خون یا صفرا کا غلبہ ہوتا ہے اور سرد میں بلغم یا سودا کا۔

اسباب: تمباکو پینے یا کھانے کی غیر معمولی عادت' غذا کا فساد' تیز مصالح دار غذاؤں کا استعمال' شدید بخار' آتشک' پارے کا استعمال' پان میں زیادہ چونا کھانا۔

علامات: زبان سوج جاتی ہے' اس میں درد ہوتا ہے بولنے میں تکلیف ہوتی ہے' منہ سے لعاب بہتا ہے' گردن کی رگیں پھول کر چہرہ سرخ یا نیلگوں ہوجاتا ہے' بے چینی کی وجہ سے بخار بھی ہوجاتا ہے۔ ورم گرم میں علامات شدید ہوتی ہیں خون کی کثرت کی صورت میں زبان سرخ مائل بسیاہی ہوتی ہے اس میں بوجھ اور کھجاوٹ زیادہ ہوتی ہے غلبہ صفراء میں زبان زردی مائل ہوتی ہے اور اس میں درد اور جلن زیادہ ہوتی ہے۔

ورم سرد میں علامات کم شدید ہوتی ہیں بلغم کی کثرت کی صورت میں زبان سفید ہوتی ہے اور لعاب بکثرت بہتا ہے غلبہ سودا کی صورت میں زبان سیاہ ہوتی ہے اور اس کی جھلی خشک ہوتی ہے۔

علاج طبی: سبب معلوم کر کے رفع کریں اور روغن بید انجیر ساٹھ ملی لیٹر' شیر گاؤ 250 ملی لیٹر میں ملا کر پلائیں۔ اگر مریض دوا نہ پی سکے تو ڈیڑھ لیٹر گرم پانی میں روغن بید انجیر ساٹھ ملی لیٹر' صابون بارہ گرام ملا کر حقنہ کریں اور گل بنفشہ سات گرام' مویز منقی نو عدد' گل سرخ پانچ گرام' گل نیلوفر پانچ گرام' آلو بخارا پانچ عدد' تخم کاسنی پانچ گرام' عناب پانچ عدد' سپستان پانچ عدد' مکوہ خشک پانچ گرام' بیخ کاسنی سات گرام' بادیان سات گرام' گاؤزبان پانچ گرام رات کو گرم پانی میں بھگو کر صبح مل چھان کر گل قند پچاس گرام ملا کر پلائیں اور مغز فلوس خیار شنبر نو گرام' کشنیز خشک پانچ گرام' شیر گاؤ 250 ملی لیٹر میں جوش دے کر غرغرے کرائیں تسکین درد کے لئے گلے کو باہر سے سینکیں اگر ان تدابیر سے آرام نہ آئے تو زبان پر جونکیں لگوائیں فصد سرارو کرائیں اور مادے کے مطابق منضج دے کر مسہل کریں۔

علاج ڈاکٹری: کیسٹر آئل پچاس ملی لیٹر' سن لائیٹ سوپ چار گرام' گرم پانی 100 ملی لیٹر ملا کر حقنہ کریں پھر ورم زیادہ ہو تو مقام ورم پر جونکیں لگوائیں اور باہر کی طرف گلے پر رائی یا ٹنکچر آئیوڈین طلا کریں۔ (1) پٹاسی کلوراس 700 ملی گرام' ٹنکچر سنکونا پندرہ بوند' پانی پچیس ملی لیٹر ایسی ایک خوراک دن میں تین مرتبہ دیں۔ (2) پھٹکری دو گرام' پٹاسی کلوراس دو گرام گرم پانی میں حل کر کے کلیاں کریں یا پوست خشخاش دو عدد 250 ملی لیٹر پانی میں جوش دے کر کلیاں کرائیں اگر دم بند ہونے لگے تو ہوا کی نالی میں سوراخ کر کے تنفس کو جاری رکھیں۔

غذا و پرہیز: غذا پتلی اور نرم مثلاً دودھ' آش جو' مونگ کی دال کا پانی' مونگ کی نرم کھچڑی' گیہوں کا دلیہ وغیرہ کھلائیں مصالحہ دار اور گرم غذاؤں سے پرہیز کرائیں۔ اگر مریض کو غذا کا کھانا نقصان دہ ہو تو بذریعہ حقنہ غذائی یا ناک کے راستے حلق میں ربڑ کی نالی داخل کر کے معدہ میں غذا پہنچانے کی کوشش کریں۔

زبان کا بڑا ہونا

ڈاکٹری نام	طبی نام	اُردو نام
میکروگلاسیا Macroglessia	عظم اللسان	زبان کا بڑا ہونا

کیفیت: اس مرض میں زبان پھول کر اس قدر بڑی ہو جاتی ہے کہ وہ منہ میں نہیں سما سکتی بلکہ باہر نکل پڑتی ہے اس مرض کو طب میں اقلاع اللسان بھی کہتے ہیں اکثر یہ مرض پیدائشی ہوتا ہے۔

اسباب: نزلات دماغیہ یا بلغم وخون کے غلبہ کے باعث یہ مرض ہوتا ہے یہ درحقیقت ورم نہیں ہوتا بلکہ زبان جسامت میں بسبب کثرت مواد پھول جاتی ہے یا اس کے اعصاب کمزور ہو جاتے ہیں۔

علامات: زبان اس قدر بڑی ہو جاتی ہے کہ منہ سے باہر نکل پڑتی ہے زبان کی بالائی جھلی چھٹے کی طرح سخت ہو جاتی ہے رال بکثرت بہتی ہے اگر زبان زیادہ بڑھ جائے تو مریض اپنے منہ کو بند نہیں کرسکتا اگر مرض خون کے غلبہ سے ہوگا تو زبان ارغوانی مائل بسرخ ہوگی اگر بلغم کی وجہ سے ہوگا تو زبان سفید مائل ہوگی۔

علاج طبی: خلط غالب کا تنقیہ کریں چنانچہ بحالت غلبہ خون رگ قیفال اور رگ زیر زبان کی فصد کریں اور ترش چیزوں مثلاً آب لیموں، آب انار وغیرہ زبان پر ملیں تاکہ رطوبت جاری ہو کر مواد نکل جائے بحالت غلبہ بلغم بعد نضج بلغم حب ایارج سے تنقیہ کریں اس کے بعد قلفل، دار قلفل، زنجبیل، نمک لاہوری ہم وزن پیس کر زبان پر ملیں تخم کتان، تخم حلبہ ہر ایک سات گرام، انجیر پانچ عدد کے جوشاندے سے غرغرہ کرائیں بعد تنقیہ بلغم مریض کو معجون فلاسفہ سات گرام یا جوارش جالینوس پانچ گرام صبح وشام استعمال کرائیں۔

علاج ڈاکٹری: اس مرض کا علاج صرف عمل جراحی ہو سکتا ہے۔

سرطان زبان

ڈاکٹری نام	طبی نام	اُردو نام
کینسر آف دی ٹنگ Cancer of the Tongue	سرطان اللسان	سرطان زبان

کیفیت: یہ ایک مہلک قسم کا زخم ہے جو زبان کی سطح یا اس کی جڑ میں پیدا ہو جاتا ہے۔

اسباب: بعض اوقات بکثرت تمباکو کھانے یا پینے، بوسیدہ دانتوں کی خراش یا ورم و شقاق زبان کی وجہ سے زبان پر زخم پیدا ہو جاتا ہے اور بروقت اس کا تدارک نہیں کیا جاتا تو وہ آخر میں سرطان زبان بن جاتا ہے اور خبیث اور ہٹیلی صورت اختیار کرلیتا ہے مریضان آتشک اس میں زیادہ مبتلا ہوتے ہیں۔

علامات: اس زخم کی علامات خصوصی یہ ہیں کہ اس کا درمیانی حصہ گہرا اور کنارے بے قاعدہ ابھرے ہوئے ہوتے ہیں منہ سے لعاب دہن اور بدبودار مواد بکثرت خارج ہوتا ہے مریض کو کھانے پینے اور بولنے میں سخت تکلیف ہوتی ہے اکثر گردن کے غدد متورم ہو جاتے ہیں درد اور بے چینی سے بہت تکلیف ہوتی ہے اور مریض اکثر چند ماہ ہی میں نہنگ اجل کا لقمہ بن جاتا ہے۔

علاج طبی: بحالت شدت درد فصد باسلیق کھلوائیں سوداء کا تنقیہ متعدد مرتبہ کریں سیسہ کو لعاب ریشہ خطمی کے ساتھ کھرل میں رگڑیں اور دن رات میں پانچ چھ دفعہ سرطان پر ضماد کریں روغن گل 60 ملی لیٹر گرم کریں اور نیچے اتار لیں جب سرد ہو اس میں

کمیلہ صاف شدہ سات گرام خوب حل کر کے طلا کرتے رہیں۔
پوست انار' عدس مقشر' گل مغرہ ہر ایک بارہ گرام کوٹ چھان کر قند سیاہ کہنہ تین سال 75 گرام ملا کر ضماد کریں جو ہر منقیٰ دس ملی گرام' مویز منقیٰ ایک عدد میں ملفوف کر کے عرق شیر ساٹھ ملی لیٹر' عرق ماء الجبن ساٹھ ملی لیٹر کے ساتھ کھلائیں۔
علاج ڈاکٹری: ایکسریز (شعاع غیر مرئی) کا استعمال کرائیں یا عمل جراحی کے ذریعہ زبان کا ماؤف حصہ کٹوا دیں۔

تندوا

ڈاکٹری نام	طبّی نام	اُردو نام
رے نیولا Ranula	ضفدغ اللسان	تندوا

کیفیت: یہ ایک سخت غدہ ہے جو زبان کے نیچے مینڈک کے سر کی شکل کا پیدا ہوتا ہے اس مرض کے طبّی اور ڈاکٹری نام بھی مینڈک کے معنے کو ادا کرتے ہیں اس میں زبان کی سرخی' ورم کی سفیدی اور رگوں کی سبزی باہم مل کر مینڈک کی شکل کے مشابہ ہوتی ہے۔
اسباب: یہ مرض خون غلیظ یا لیسدار بلغم سے پیدا ہوتا ہے جس کی وجہ یہ ہے کہ زبان کے نیچے والے غدد کی نالیاں بند ہو جاتی ہیں اس لئے یہ مرض پیدا ہو جاتا ہے۔
علامات: زبان کے نیچے مینڈک اور بعض اوقات اخروٹ کے برابر رسولی ہو جاتی ہے جس سے دم لینے نگلنے اور بولنے میں تکلیف ہوتی ہے اگر رسولی بڑھ جائے تو تکلیف بھی زیادہ ہو جاتی ہے۔
ورم کی رنگت سے خلط غالب کا اندازہ کیا جا سکتا ہے چنانچہ سرخی اور سوزش غلبہ خون پر دلالت کرتی ہے اور اس کی سفیدی و سختی لیسدار بلغم کی علامت ہے۔
علاج طبّی: بحالت غلبہ خون فصد سرارو کھولیں' جونکیں لگوائیں مسہل بارد سے تنقیہ کریں غلبہ بلغم میں منضج اور مسہل دے کر بلغم کا تنقیہ فرما دیں بعد تنقیہ نوشادر' پھٹکری سوختہ مرکی ہر ایک تین گرام' زنگار ایک گرام' سرکہ میں پیس کر بار بار لگائیں یا نوشادر تین گرام' مازو سبز تین گرام پیس کر زبان پر ملتے رہیں جب اس میں خراش پیدا ہو جائے تو برگ آس' گلنار' قشار کنڈ' سرکہ میں جوش دے کر صاف کر کے اس کا مضمضہ کریں جب مادہ مرض منقلع ہو جائے تو زخم کو اچھا کرنے کے واسطے ذرورات مندملہ استعمال کریں اگر یہ تدابیر کارگر نہ ہوں تو دستکاری سے کام لیں۔
علاج ڈاکٹری: عمل جراحی کریں۔
غذا و پرہیز: ورم زبان کے مطابق ہے۔

زبان کا پھٹنا

ڈاکٹری نام	طبّی نام	اُردو نام
فشر آفدی ٹنگ Fissure of the Tongue	شقاق اللسان	زبان کا پھٹنا

کیفیت: زبان بعض مقامات پر پھٹ جاتی ہے۔
اسباب: بعض قسم کے بخاروں میں بخار کی تیزی کے باعث بدہضمی یا تیز مصالحہ جات کے غذا میں کھانے کی وجہ سے یا پان

میں زیادہ مقدار میں چونہ لگانے کے سبب یا زیادہ تمباکو کھانے پینے یا ترشیوں کے زیادہ استعمال یا بخارات معدہ سے یہ مرض پیدا ہوجاتا ہے۔

علامات: زبان بہت جگہوں پر پھٹ جاتی ہے بسبب تکلیف مریض اچھی طرح بول اور کھا نہیں سکتا زبان کا رنگ سرخ ہوجاتا ہے اور پیاس زیادہ لگتی ہے۔

انجام: اگر اس کا مناسب علاج نہ کیا جائے تو یہ مرض سرطان اللسان کی شکل اختیار کرتا ہے۔

علاج طبی: رفع سبب کریں بخار کی تیزی کو توڑنے اور رفع بخارات کے واسطے روغن بید انجیر پچاس ملی لیٹر کا مسہل دیں یا اطریفل ملین پانچ گرام سے رفع قبض کرائیں اور اطریفل کشنیز بارہ گرام کھلائیں۔ زبان کی خشکی دفع کرنے کے واسطے مرطوب چیزوں سے چکنا کریں کتیرا' سپستان ہم وزن سفوف کرکے گولیاں بنا کر منہ میں رکھیں۔ لعاب اسپغول پچیس گرام' بہدانہ پچیس گرام سے کلیاں کرائیں اور لعاب بہدانہ تین گرام' شیرہ مغز کدو شیریں تین گرام' شیرہ مغز تربوز تین گرام' شربت نیلوفر دو تولے ملا کر صبح وشام پلائیں اگر سوزش زیادہ ہو تو پوست خشخاش دو عدد' اسپغول مسلم پانچ گرام' تخم خشخاش تین گرام 250 ملی لیٹر گلاب میں جوش دے کر کلیاں کرائیں اگر پان کے چونہ سے زبان پھٹ جائے تو ناریل کا ٹکڑہ یا قرنفل تین چار عدد چبانے کے لئے کہیں یا زبان پر مکھن مالش کرائیں اگر زبان زیادہ پھٹ گئی ہو تو کتھ سفید' طباشیر' سنگ جراحت ہم وزن پیس کر منہ میں چھڑکیں یا کندر تین گرام پیس کر موم سفید بارہ گرام ملا کر زبان پر ملیں۔

علاج: موجبات مرض سے پرہیز کرائیں منہ کو پاک صاف رکھیں قبض نہ ہونے دیں ہاضمہ کی اصلاح کریں تیز گرم ترش' نمکین غذاؤں کو ترک کردیں سوڈا بائیکارب دو گرام 75 ملی لیٹر پانی میں حل کرکے غرغرے کرائیں محلول بنا کر کلی کریں یا ٹنچر مر دو گرام' پانی 125 ملی لیٹر میں حل کرکے اس کی کلیاں کرائیں اور اس کے بعد بورو گلیسرین زبان پر لگائیں اگر آتشک کے سبب سے ہو تو پوٹاسی آئیوڈائیڈ 175 ملی گرام پانی بارہ ملی لیٹر میں حل کرکے دن میں دو بار پلائیں۔

غذا: دودھ چاول' ساگودانہ' فرنی' مونگ کی کھچڑی' گیہوں کا دلیہ' کدو' ٹینڈا' ترئی۔

پرہیز: گوشت' لہسن' پیاز' سرخ مرچ' گرم مصالحہ' بینگن' چائے' تیل' ترشی سے۔

ذائقہ کا زائل ہونا

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
ذائقہ کا زائل ہونا	بطلان الذوق	ایگوزیا Ageuesia
ذائقہ کا بدل جانا	فساد الذوق	ڈس گوزیا Dysgeuesia

کیفیت وماہیت: بطلان الذوق میں چکھنے کی حس باطل ہوجاتی ہے اور کسی چیز کا مزہ محسوس نہیں ہوتا بعض اوقات زبان کی حس لامسہ بھی زائل ہوجاتی ہے اور زبان گرمی وسردی کی بھی تمیز نہیں کرسکتی۔

فساد ذوق میں ہر وقت ایک خاص ذائقہ محسوس ہوتا رہتا ہے یا کسی چیز کو چکھتے وقت اصلی ذائقہ کے خلاف کوئی دوسرا ذائقہ محسوس ہوتا ہے اور اس کا سبب کسی خلط کا غلبہ ہوتا ہے چنانچہ خلط غالب کا ذائقہ محسوس ہوتا رہتا ہے۔

فساد ذوق میں خلط غالب کے تنقیہ کے بعد مذکورہ بالا دوائیں استعمال کریں اور عاقرقرحا' عود خام' ہلدی ہر ایک چھ گرام سب کو سرکہ میں مدبر کرکے قلفل تین گرام سب کو کوٹ کر زبان پر ملیں۔

اسباب: افیون' کوکین وغیرہ بے حس کرنے والی چیزوں کا بکثرت استعمال' نزلہ' معدہ کی خرابی' کسی خلط کا غلبہ۔
علامات: بطلان ذوق میں اگر مرض خفیف ہو تو چیزوں کا ذائقہ اصلی حالت سے کم محسوس ہوتا ہے اگر مرض شدید ہو تو کوئی بھی چیز خواہ وہ کسی کیفیت کی ہو کھانے سے اس کا کوئی مزہ معلوم نہیں ہوتا نزلہ سے ہو تو نزلہ موجود ہوگا معدہ کی خرابی سے ہو تو قبض کھٹے ڈکار' لعاب دہن وغیرہ علامات پائی جائیں گی افیون' کوکین وغیرہ سے ہو تو مریض نے پہلے انہیں استعمال کیا ہوگا۔

فساد ذوق میں اگر سبب قوی ہو تو ہر وقت خلط غالب کا مزہ محسوس ہوگا وگرنہ کسی چیز کے چکھنے کے وقت دوسرے مزے کا احساس ہوگا مزے سے ہی غالب خلط کو معلوم کر سکتے ہیں مثلاً کڑوا مزا صفرا پر' میٹھا خون پر' نمکین بلغم مالح پر' پھیکا بلغم پر دلالت کرتا ہے۔

علاج طبی: اکثر یہ نزلہ رطوبات بلغمیہ یا معدہ کی خرابی کی وجہ سے ہوتا ہے اس صورت میں گل بنفشہ' بادیان' بیخ بادیان' پرسیاؤ شاں' اصل السوس مقشر ہر ایک سات گرام' مویز منقی نو دانے رات کو گرم پانی میں بھگو کر صبح مل چھان لیں اور خمیرہ بنفشہ پچاس گرام ملا کر پلائیں آٹھ دس روز کے بعد اجزائے مسہلہ (سنا مکی سات گرام' گل قند پچاس گرام' ترنجبین پچاس گرام' املتاس پچاس گرام) بڑھا کر اسہال دیں اور اس کے بعد تبرید کا نسخہ پلائیں اسی طرح تین مسہل اور تین تبریدیں پلائیں مسہلات کے بعد صبح فولاد دس ملی گرام' جوارش جالینوس سات گرام میں ملا کر ہمراہ عرق بادیاں 150 ملی لیٹر اور شام کو معجون فلاسفہ سات گرام ہمراہ عرق پان 150 ملی لیٹر دیں۔

زبان پر مفصلہ ذیل ادویہ کا استعمال کریں (1) عاقر قرحا' مویزج' خردل ہر ایک چھ گرام پانی میں جوش دے کر کلیاں کرائیں (2) نانخواہ' خردل' نمک طعام ہر ایک تین گرام کوٹ کر قدرے سرکہ ملا کر منہ میں رکھیں (3) اگر مزاج میں گرمی ہو تو گل سرخ بارہ گرام' ساق بارہ گرام پانی میں جوش دے کر سکنجبین پچیس ملی لیٹر داخل کر کے کلیاں کرائیں۔ اگر افیون یا کوکین کی وجہ سے ہو تو ان کو ترک کرائیں اور املتاس پچیس گرام دودھ آدھ لیٹر میں جوش دے کر کلیاں کرائیں۔ غذا میں دودھ' گھی زیادہ کریں اور کشتہ فولاد دس ملی گرام' معجون فلاسفہ سات گرام میں ملا کر صبح وشام ہمراہ عرق بادیان 150 ملی لیٹر کے کھلائیں۔

ڈاکٹری علاج: اصل سبب کو معلوم کر کے اس کا ازالہ کریں۔ اگر نزلہ وزکام یا بواسیر الانف باعث مرض ہو تو ناک میں مستول ڈالیں اور کونین سیلی سلیٹ تین گرین اور ڈورس پاؤڈر 70 ملی گرام ملا کر کھلائیں اگر کثرت شراب نوشی' تمباکو نوشی یا کسی سمی دوا کے کھانے کی وجہ سے تالو یا زبان متورم ہو تو لسٹرین لگائیں اگر مخدرات کے استعمال کی وجہ سے تکلیف عارض ہو مثلاً کوکین کھانا' چنڈو یا چرس پینا وغیرہ تو ان کا استعمال ترک کرائیں اور ایسٹن سیرپ بعد غذا بیس سے تیس قطرے ہمراہ جرعہ آب دیں اگر عصب خامس کے مفلوج ہو جانے سے مرض لاحق ہوا ہو تو پیری کی حالت میں لاعلاج ہے ہاں اگر کسی شدید مرض کے حملہ کے بعد ایسا ہوا ہے تو کچھ مدت کے بعد مرض خود بخود زائل ہو جاتا ہے۔

غذا: بکری اور پرندوں کا گوشت مصالحہ شامل کر کے مونگ' ارہر کی دال' چپاتی' پودینہ' انار دانہ' ادرک کی چٹنی وغیرہ۔

پرہیز: گوبھی' آلو' اروی' کچالو' مسور' ماش کی دال' مچھلی' دودھ' دہی سے۔

لکنت

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
ہکلانا، ہکلا پن	ثقل اللسان، تلجلج	سٹیمرنگ Stammering

کیفیت وماہیت: اس مرض میں مریض تسلسل کے ساتھ معمولی طریقے پر گفتگو نہیں کرسکتا بلکہ بعض الفاظ یا حروف پر رک جاتا ہے اور بدقت تکرار کے ساتھ اس کو ادا کرنے پر قادر ہوتا ہے اس کو عام طور پر ہکلا پن کہتے ہیں۔

اطباء قدیم کے نزدیک جب زبان میں کسی وجہ سے تشنج (کھچاوٹ) یا استرخاء (ڈھیلا پن) پیدا ہوجاتا ہے یا جب زبان کے نیچے کا بندھن خلقی یا مرضی طور پر چھوٹا اور تنگ ہوتا ہے تو یہ مرض پیدا ہوجاتا ہے۔

اطباء جدید پہلے اس مرض کی پیدائش کا باعث آواز پیدا کرنے والے عضلات کے افعال کی خرابی سمجھتے تھے مگر حال کی تحقیقات کے مطابق اس کو ذہنی مرض خیال کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ جسمانی تغیرات کو اس میں دخل نہیں ہوتا۔

اسباب: زبان کے زیریں بندھن کا پیدائشی طور پر تنگ یا چھوٹا ہونا (تیندوا) یا زخم وغیرہ کی وجہ سے اس میں گرہ پڑجانا' زبان کے اعصاب حرکت کا ضعف جو خواہ کسی شدید دماغی مرض مثلاً فالج' تشنج' سرسام یا گدی پر چوٹ لگنے یا دماغی نزلات وغیرہ یا شدید حمیات یا دموی بلغمی رطوبات کے اجتماع وغیرہ اسباب سے پیدا ہو یا خلقی طور پر ہو یا خشکی کی وجہ سے ہو عضلات حنجرہ (جو آواز پیدا کرتے ہیں) کا ضعف اور فساد یا شدید دماغی اور عصبی صدمات وغیرہ اس مرض کے اسباب ہیں بعض اشخاص وراثت کو بھی اس کا ایک سبب قرار دیتے ہیں لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ ہکلے والدین کے بچے ہکلے ہوتے ہیں بلکہ عصبی مزاج والدین کے بچے اس مرض میں مبتلا ہوسکتے ہیں۔

علامات: مریض مسلسل گفتگو نہیں کرسکتا کبھی تو گفتگو کے شروع میں ہی پہلے لفظ کے پہلے حرف کا بار بار تکرار کرتا ہے اور کبھی فقرے کے درمیان میں کسی خاص حرف پر رک جاتا ہے اور اس کا تکرار کرکے آگے چل سکتا ہے تکرار کی ایک نمایاں خصوصیت یہ ہوتی ہے کہ وہ اس حرف کو نہایت پرجوش جذبہ کے ساتھ ادا کرنے کی کوشش کرتا ہے بلکہ بعض بچوں میں تو اس قدر جذبہ ہوتا ہے کہ ان کے چہرے پر پسینہ آجاتا ہے یہ ہکلا پن کبھی تو ہر موقعہ گفتگو پر ظاہر ہوتا ہے اور کبھی کسی خاص موقعہ پر خصوصاً اپنے سے کسی زیادہ بارعب آدمی یا صنف مقابل کے سامنے یا کسی خاص جذباتی جوش کے وقت اس کا اظہار ہوتا ہے بعض مریض عام گفتگو میں تو ہکلاتے ہیں لیکن تقریر کرتے وقت یا گاتے وقت بالکل نہیں ہکلاتے یا بلند آواز میں گفتگو کرتے وقت ہکلاتے ہیں لیکن آہستہ آہستہ اور کانا پھوسی کرتے وقت بالکل نہیں ہکلاتے۔

تشخیص: اگر ہکلا پن زبان کے بندھن کی وجہ سے ہو تو اس کا ملاحظہ کرنے پر اس کے نقائص ظاہر ہوجاتے ہیں اگر نزلات دماغی کی وجہ سے ہو تو زبان ڈھیلی اور بھاری معلوم ہوتی ہے اور دموی مادے کی صورت میں زبان میں گرمی و سرخی ہوتی ہے اور بلغمی کی صورت میں لعاب دہن زیادہ خارج ہوتا ہے یعنی مریض کی رالیں بہتی ہیں اور دماغی مرض کی وجہ سے دماغی مرض کی موجودگی کے علاوہ حواس مکدر ہوتے ہیں اور حرکات بدنی سست ہوتی ہیں دوسری صورتوں میں بھی اسباب کا تقدم پایا جاتا ہے۔

اصول وہدایات علاج: مریض کو ہر قسم کے غصہ' خوف وغیرہ سے محفوظ رکھیں پیدائش کے چند ماہ بعد زبان کے نیچے دیکھ کر اگر غیر طبعی بندھن (تیندوا) موجود ہو تو اسی وقت کٹوا دیں۔ اگر غیر طبعی بندھن (تیندوا) بعد میں پیدا ہو تو بھی اس کو کٹوا دیں مریض کو بے تکلفی کی عادت ڈالیں اس کی فضول شرم کو دور کرکے خود اعتمادی سکھلائیں اگر کسی خاص جذبہ کے وقت لکنت کا

اظہار ہوتا ہو تو اظہار جذبات میں آزادی سکھلائیں مادی میں حسب دستور غالب مادہ کا نضج اور تنقیہ کرنے کے بعد جذب رطوبات کے لئے گرم دوائیں ملیں چنانچہ زنجبیل بارہ گرام کو آب لیموں ایک عدد میں پیس کر عاقرقرحا' جائفل' جاوتری' ہم وزن شہد خالص میں حل کر کے یا نوشادر کو لہسن اور پیاز کے پانی میں حل کر کے زبان پر ملنا نافع ہے نیز ذیل کے نسخوں کا استعمال بھی نفع بخش ہے۔ مضمضہ جو اس لکنت میں مفید ہے جس کا باعث ثقل زبان بلغمی ہوتا ہے۔

صفتہ: نوشادر' فلفل سیاہ' مویزج کو ہی ہر ایک تین گرام' بورہ ارمنی دو گرام' زنجبیل' عاقرقرحا' شونیز' مرزنجوش' صعتر فارسی' نمک ہندی ہر ایک چار گرام سب کو کوٹ چھان کر پانی میں ملا کر غرغرے کرائیں لیکن مریض کو ہدایت کردیں کہ غرغرے کا پانی حلق سے نیچے نہ جانے دے بعدہٗ نوشادر' فلفل سیاہ' دار فلفل' خردل' عقرقرحا' سہاگہ' صعتر فارسی' زنجبیل' بورہ ارمنی مساوی الوزن پیس کر زبان پر ملوائیں...... یا

زنجبیل' عقرقرحا' دارچینی ہر ایک تین گرام۔ خردل' قرنفل ہر ایک دو گرام۔ مویز منقی' دار فلفل ہر ایک چھ گرام سب کو پانی میں جوش دے کر باریک پیس کر زبان پر ملیں۔ داخلی طور پر اسطوخودوس' منڈی' حب بلسان' عود بلسان ہر ایک نو گرام' اسارون ایرسا ہر ایک چھ گرام' انجیر ولائتی تین عدد' مویز منقی پندرہ عدد سب کو عرق اسطوخودوس میں جوش دیں جب نصف رہ جائے مل چھان کر صاف کر کے شہد خالص چالیس ملی لیٹر حل کر کے پلائیں۔ آٹھ دس روز مسہل دیں اور ذیل کی گولیوں کا استعمال کرائیں:

حبوب جو اس لکنت میں نافع ہیں جس کا باعث بلغمی استرخا اللسان ہو صفتہ' دارچینی' حماما' سنبل الطیب ہر ایک چھ گرام' ساذج ہندی' نانخواہ' زراوند حرج' زراوند طویل' تخم کرفس' تخم شبت' انیسون' مصطگی' تخم گندر جنگلی ہر ایک دو گرام' سب کو کوٹ پیس کر پانی کے ساتھ چار چار رتی کی گولیاں بنالیں اور سوتے وقت دو گولیاں گرم پانی کے ساتھ استعمال کریں۔ اگر لکنت پبسی کی وجہ سے ہو تو عسیر العلاج ہے تاہم ترطیب کی غرض سے داخلی طور پر لعاب بہدانہ چار گرام' لعاب تخم کنوچہ' لعاب تخم خطمی ہر ایک چھ گرام پانی میں نکال کر شربت بنفشہ پچیس ملی لیٹر ملا کر پلائیں مقامی طور پر آب کشنیز سبز 125 ملی لیٹر' آب مکو سبز 125 ملی لیٹر' روغن بنفشہ بارہ ملی لیٹر' روغن کدو بارہ ملی لیٹر' روغن نیلوفر بارہ ملی لیٹر کے غرغرے کرائیں اور مذکورہ روغنوں کے ساتھ گردن اور کان کی جڑ پر مالش کریں۔

منتخب مجربات: (1) حبوب: جو لکنت کے لئے نافع ہیں۔ صفتہ: دار شیشعاں' گل سرخ ہر ایک چار گرام' اذخر' قرنفل' فرفیون ہر ایک دو گرام سب کو باریک پیس کر مومیائی یا عنبر اشہب کے ساتھ گولیاں بنالیں اور زبان کے نیچے رکھ کر لعاب گراتے رہیں۔

(2) معجون ہندی: جو لکنت میں کھانے اور زبان پر ملنے سے نفع بخشتی ہے اس کے علاوہ اکثر امراض دماغی بارد رطب میں بھی مفید ہے۔ صفتہ' زیرہ کرمانی' فلفل گرد' دار فلفل ہر ایک بارہ گرام۔ قرفہ' نمک نفطی ہر ایک چھ گرام۔ قند سیاہ پچیس گرام' شہد خالص تمام دواؤں کے وزن سے دوگنا بطریق معروف معجون تیار کریں اور اس میں سے بوقت ضرورت سات گرام تک استعمال کریں۔

(3) حبوب تجویزہ حکیم نور الدین صاحب مرحوم جو اس استرخائی لکنت میں نافع ہے جس کا باعث ضعف اعصاب ہو صفتہ' کچلہ' کونین' فولاد مساوی الوزن لے کر رائی کے دانہ کے برابر گولیاں بنائیں ایک ایک گولی صبح شام غذا کے بعد استعمال کریں آٹھ روز کے بعد چند یوم کا ناغہ کر کر پھر استعمال کرائیں۔

(4) مضمضہ: جو ثقل زبان اور لکنت میں نافع ہے صفتہ' کبابہ خنداں' دار فلفل' فلفل سیاہ' عاقرقرحا' کباب چینی' مرزنجوش ہم

وزن پانی میں جوش دے کر صاف کر کے اس کے غرغرے کرائیں۔

ڈاکٹری علاج: ان تمام حالات میں مریض کی عامہ صحت کو بحال کریں اسے حتی الوسع خوش وخرم رکھیں کاڈلور آئل بعد غذا دیں لیکن عصبی مزاج مریضوں میں سٹرکنین' برومائیڈز اور گلیسیر وفاسفیٹ مفید ہیں اس کے علاوہ مریض کو ہدایت کریں کہ وہ اکیلا کسی کمرے میں بیٹھ کر اونچی آواز سے پڑھا کرے اور کبھی جھک کر پڑھنے لکھنے کا کام نہ کرے کلام کرتے وقت الفاظ کو جلد ادا کرنے کی کوشش نہ کرے گانے کی مشق ازالہ مرض کے لئے نہایت مفید ہے اگر مرض کسی صدمہ کی وجہ سے عارض ہوا ہو مثلاً میدان جنگ کی نوکری ہسٹریا' مراق وغیرہ تو ایسے مریض کی دلجوئی کریں اور مریض کی قوت ارادی سے فائدہ اٹھائیں بلکہ ہپناٹزم سے علاج کریں۔ ایسے مریضوں پر تعویذ وغیرہ کے ذریعہ اثر ڈالنا زیادہ فائدہ کرتا ہے۔

نسخہ: پوٹاسیم برومائیڈ 700 ملی گرام' سوڈا بائیکارب 700 ملی گرام' سپرٹ ایمونیا ایرومیٹک بیس قطرے' سیرپ گلیسرو فاسفیٹ کمپونڈ تیس قطرے' ایکوا کلوروفارم پچیس ملی لیٹر۔ ایسی ایک ایک خوراک دن میں دو تین دفعہ پلائیں۔

دیگر: ایکسٹریکٹ نکسوامیکا دس ملی گرام' سوڈا گلیسروفاسفیٹ 70 ملی گرام اس کی ایک گولی ہر روز بوقت خواب دیں۔

غذا: چپاتی' بکری کا گوشت' گرم مصالحہ ڈال کر پرندوں کا گوشت' انڈا' سیب' انار' کریلے' مونگ اور ارہر کی دال' مغز گوسفند بریاں' مغز بادام۔

پرہیز: ماش کی دال' مسور کی دال' اروی' آلو' گوبھی' دودھ' دہی' برف سے۔

درد دندان

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
دانتوں کا درد	وجع الاسنان	اوڈن ٹیلجیا Odentalgia

یادداشت: اوڈن ٹیلجیا ایک یونانی لفظ ہے جو مرکب ہے دو الفاظ اوڈنٹ بمعنی دانت اور ایلجیا بمعنی درد سے۔

کیفیت وماہیت: یہ ایک قسم کا درد ہے جو دانتوں کے اندر یا ان کی جڑوں میں ہوا کرتا ہے لیکن بعض اوقات مسوڑھوں کے درد کو بھی دانتوں کا درد کہہ دیا جاتا ہے۔

متقدمین اطباء یونانی دانتوں میں حس نہیں مانتے تھے اس لئے ان کے نزدیک دانتوں کا درد اصل دانتوں میں نہیں ہوتا بلکہ ان کی جڑوں سے ملے ہوئے اعصاب میں ہوتا ہے لیکن متاخرین اطباء یونانی مثلاً جالینوس' شیخ الرئیس اور ثابت بن قرہ نے دانتوں میں قوت لامسہ اور حس کو تسلیم کیا ہے اور ان کے نزدیک یہ درد دانت کے جوہر میں بھی ہوسکتا ہے اطبائے جدید یعنی ڈاکٹروں کی تحقیقات کے مطابق دانتوں کے اندر ایک نرم مادہ ہوتا ہے جس کو لب الاسنان (پلپ) کہتے ہیں اس کے اندر ایک عصبی شاخ آئی ہوئی ہوتی ہے اور دانت کا درد فی الحقیقت اسی کو اذیت پہنچنے سے محسوس ہوتا ہے لیکن بعض اوقات دانتوں کی جڑوں پر جو جھلی استر کرتی ہے اس کے اعصاب پر دباؤ پڑنے سے بھی جو درد ہوتا ہے وہ بھی دانتوں کا درد ہی کہلاتا ہے۔

اقسام: طب قدیم نے مطابق اسباب کے لحاظ سے اس مرض کی تین قسمیں ہیں (1) حاد جو سوئے مزاج گرم سادہ یا خونی اور صفراوی مادے کے غلبے سے ہوتا ہے (2) بارد جو سوئے مزاج سرد سادہ یا بلغمی اور ریحی مادے کی وجہ سے ہوتا ہے (3) درد دنداں کرمی یا وجع الاسنان دودی جو دانتوں کو کیڑا لگ جانے کی وجہ سے ہوتا ہے۔

اسباب: طب قدیم کے مطابق اس مرض کا باعث سوئے مزاج گرم یا سرد سادہ یا خون صفرا' بلغم وریح وغیرہ کا غلبہ ہوا کرتا ہے

اس کے علاوہ دانتوں کے میلا رکھنے اور بدہضمی کی وجہ سے نیز زیادہ شیریں اور بادی اشیاء کے استعمال کے بعد منہ کو صاف نہ کرنے سے تعفن پیدا ہوتا اور دانتوں کو کیڑا لگ کر سوراخ ہوجاتا ہے اور اس سے بھی درد ہوجاتا ہے وجع المفاصل اور پارے کے کثرت استعمال سے بھی دانت خراب ہوجاتے ہیں اور یہ مرض پیدا ہوجاتا ہے بعض اوقات حاملہ عورتوں میں عصبی تحریکات سے بھی دانتوں کا درد پیدا ہوجاتا ہے طب جدید کے مطابق اس مرض کا باعث دانتوں کے مغز میں جراثیم کا داخل ہوکر تعفن پیدا کردینا ہے لیکن بعض اوقات یہ درد دانتوں پر شدید چوٹ پڑنے یا سرد وترش اشیاء کے استعمال سے بھی رونما ہوجاتا ہے۔

بعض اوقات بوسیدہ دانتوں کو بھروادینے کے کچھ عرصہ بعد اس میں درد ہونے لگتا ہے اگر یہ درد دانت بھروانے کے فوراً بعد ہوتو اس کا باعث زیادہ سرد یا گرم اشیاء کا استعمال ہوا کرتا ہے لیکن اگر دانت بھروانے کے بہت دیر بعد درد محسوس ہوتو اس کا باعث عموماً کوئی نیا سوراخ ہوا کرتا ہے شاذ ونادر کان یا آنکھ کے امراض کی شرکت میں بھی دانتوں کا درد پیدا ہوجایا کرتا ہے۔

علامات: عموماً رات کے وقت جب مریض لیٹ کر سونے لگتا ہے کسی ایک دانت میں نہایت شدید قسم کا درد شروع ہوجاتا ہے بعض اوقات درد کی ٹیسیں اس قدر شدید ہوتی ہیں کہ مریض کو کسی پہلو قرار نہیں آتا قریبی مسوڑھے میں ورم ہوجاتا ہے منہ ہلانے سے تکلیف معلوم ہوتی ہے۔

تشخیص: اگر درد سوء مزاج گرم سے ہوتو درد نہایت شدید اور بے قرار کردینے والا ہوتا ہے ٹھنڈے پانی سے آرام ہوتا ہے اور مسوڑھے میں بھی کم وبیش ورم ہوجاتا ہے اگر سوء مزاج سرد سے ہوتو درد کے ساتھ نہ ٹیس ہوتی ہے نہ چہرے میں سوزش ہوتی ہے اور نہ مسوڑھوں میں ورم ہوتا ہے اور بالعموم سرد پانی یا کسی دوسری چیز کے استعمال سے پیدا ہوتا ہے گرم چیزوں سے اس میں آرام محسوس ہوتا ہے اگر دانتوں کے ہلنے اور درد کرنے کے ساتھ مقام ماؤف اور تمام جسم میں یبوست کے آثار پائے جاتے ہوں آنکھیں اندر کو دب گئی ہوں تو ایسی حالت میں مرض کا باعث سوء مزاج یابس ہوا کرتا ہے معدے کی شرکت سے ہو تو اس کے ساتھ ہی بدہضمی' امتلاء معدہ اور رات کے کھانے کے بعد ظاہر ہوتا ہے اگر ریحی مادے سے ہوتو درد ایک دانت سے دوسرے دانت میں منتقل ہوتا رہتا ہے کان یا آنکھ کی شرکت سے ہوتو ان میں بھی کوئی نہ کوئی شکایت موجود ہوتی ہے اگر درد دانتوں کی لمبائی میں ہوتو مادہ مرض خاص دانتوں کے جوہر میں ہوتا ہے اگر گہرائی میں ہوتو درد اس پٹھے میں ہوا کرتا ہے جو دانتوں کے نیچے ہوتا ہے اگر کیڑوں کے لگ جانے کی وجہ سے درد ہوتو ماؤف دانت میں کوئی نہ کوئی سوراخ ضرور ہوا کرتا ہے اور اگر کرم خوردہ دانت کے نیچے درد اور ٹیس محسوس ہوتو مادہ مرض ان کی جڑوں میں ہوا کرتا ہے۔

علاج - حفظ ماتقدم: دانتوں کو ہمیشہ صاف رکھیں روزانہ صبح نہار منہ اور رات کو سوتے وقت اور کھانا کھانے کے بعد دانتوں کو صاف کرلیا کریں میٹھی اشیاء کھانے کے بعد خصوصیت سے دانتوں کو صاف کرنا چاہئے دانتوں کی صفائی کے لئے مسواک کا کسی دافع عفونت منجن کے ساتھ باقاعدہ استعمال نہایت مفید ہے اس سے دانت ہر قسم کے امراض سے محفوظ رہتے ہیں۔

اصول علاج: اگر دانت درد کے ساتھ ہلتے بھی ہوں تو دیکھنا چاہئے کہ انہوں نے اپنی جگہ تو نہیں چھوڑی اور ان میں سوراخ تو نہیں ہے اگر جگہ نہ چھوڑی ہوتو مضبوط کرنے والے سنون استعمال کریں اگر ان میں سوراخ ہوتو روئی میں دوا لگا کر سوراخ کو بھر دیں اگر سوراخ بڑا ہوتو کسی دندان ساز سے بھروالیں بوسیدہ اور اپنی جگہ کو چھوڑ دینے والے دانت کو نکلوادینا بہتر ہوتا ہے مگر مضبوط دانت کو محض درد کی وجہ سے ہرگز نہیں نکلوانا چاہئے۔ علاج میں اصل سبب کو معلوم کرکے دور کرنا چاہئے اگر مادی ہوتو نضج وتنقیہ بھی کریں۔

دستور العلاج: اگر درد گرمی کی وجہ سے ہو تو کافور، روغن گل میں حل کر کے کتھ، افیون ہر ایک 500 ملی گرام بارہ ملی لیٹر روغن گل میں حل کر کے دانتوں پر ملیں اور آب مکو سبز، آب کشنیز سبز، آب بارتنگ سبز ہم وزن یا جوشاندہ پوست برگ چنبیلی چھ گرام، کوکنار ایک عدد پوست سرس چھ گرام، پوست بیخ انار چھ گرام سے غرغرے کرائیں پینے کیلئے یہ نسخہ دیں:
صفتہ: عناب پانچ دانہ، تخم کاہو، تخم خرفہ، مغز تخم کدو ہر ایک تین گرام، عرق گاؤزبان 150 ملی لیٹر میں پیس لیں اور گاؤزبان تین گرام کو عرق گاؤزبان ساٹھ ملی لیٹر میں بھگو کر لعاب نکال کر اس میں شامل کریں اور شربت بنفشہ پچیس ملی لیٹر اضافہ کر کے صبح شام پلائیں مادی میں نضج و تنقیہ کے بعد یہ نسخے استعمال کرائیں۔ اگر درد سردی سے ہو تو فلفل سیاہ دو گرام پیس کر شہد خالص چھ گرام میں ملائیں اور دانتوں پر ضماد کریں یا بیخ کبیر، دارچینی، عاقرقرحا، فلفل سیاہ، زنجبیل ہر ایک دو گرام، سرکہ ساٹھ ملی لیٹر، گلاب 250 ملی لیٹر یا 375 ملی لیٹر سادہ پانی میں جوش دے کر غرغرے کرائیں بعدہ فلفل سیاہ، عقرقرحا، خردل اور نمک طعام ہم وزن کا منجن بنا کر دانتوں پر ملیں اگر ساتھ ہی بلغمی یا سوداوی مادہ ہو تو اصل السوس مقشر، گاؤزبان، پر سیاؤشاں، اسطوخودوس ہر ایک پانچ گرام پانی میں جوش دے کر چھان کر شربت بنفشہ پچیس ملی لیٹر اس میں حل کر کے صبح شام پلائیں۔

اگر دانت ہلتے ہوں تو جوشاندہ پوست مغیلاں سے غرغرے کرائیں یا سنون پوست مغیلاں ملوائیں اگر اس سے فائدہ نہ ہو اور دانت اپنی جگہ سے ہٹ گئے ہوں تو انہیں اکھڑوا دیں اگر دانتوں میں کیڑا لگنے اور سوراخ ہو جانے کی وجہ سے درد ہو تو کمیلہ، باؤبڑنگ، برگ شفتالو ہم وزن کے جوشاندے کے ساتھ نیم گرم غرغرے کرائیں اور روغن کمیلہ یا عرق عجیب یا روغن قرنفل یا روغنی دارچینی میں روئی کا پھایہ بھگو کر ماؤف دانت کے سوراخ میں رکھیں اگر مسوڑھوں میں پیپ پڑ گئی ہو تو نیلا تھوتھا ایک گرام، کافور ایک گرام، نوشادر 500 ملی گرام، پانی بارہ ملی لیٹر میں حل کر کے اور اسمیں روئی کا پھایہ تر کر کے ماؤف دانتوں پر پھیریں یا اسپند سوختنی بارہ گرام کو پانی میں جوش دے کر اس کے ساتھ غرغرے کرائیں اگر نزلی رطوبات سے درد دنداں ہو تو سنون تمباکو چھ گرام، سنون پوست مغیلاں بارہ گرام ملا کر صبح و شام اور رات کو دانتوں پر ملیں اور کشتہ خبث الحدید بیس ملی گرام، کشتہ مرجان بیس ملی گرام، اطریفل اسطوخودوس سات گرام میں ملا کر صبح و شام کھایا کریں اگر دیگر اعضا کی شرکت سے درد دنداں ہو تو ان کا علاج کریں۔ درد کی وجہ سے اگر رخسار پر ورم ہو تو مکو خشک بارہ گرام، مغز فلوس بارہ گرام، آب برگ مکو میں پیس کر نیم گرم ضماد کرائیں زیادہ گرم یا سرد اشیاء کے استعمال سے ہر قسم کے درد دنداں میں پرہیز کریں۔

دستور جدید: شدت درد میں افیون 500 ملی گرام، نوشادر ایک گرام، کافور ایک گرام پیس کر روئی کے پانی میں تر کئے ہوئے پھائے میں لگا کر دانتوں میں رکھیں یا کافور 1000 ملی گرام، صمغ افیون (ٹنکچر او پیائی) 125 ملی گرام، کاربالک ایسڈ 250 ملی گرام ملا کر رکھ لیں اور روئی میں بھگو کر درد کی جگہ لگائیں۔

منتخب مجربات و مرکبات: (1) تریاق الاسنان: درد دنداں بارد میں نہایت نافع ہے صفتہ، فلفل گرد، عاقرقرحا، انگوزہ، کچور، نمک لاہوری ہم وزن کوٹ چھان کر بقدر ضرورت شہد میں ملا کر غلولہ بنائیں اور سایہ میں خشک کریں بوقت حاجت دانتوں پر ملیں۔

(2) سنون تمباکو: جو دانتوں کے بلغمی رطوبی اور دودی یا کرمی درد میں نافع ہے صفتہ، تمباکو سورتی، فلفل سیاہ ہر ایک بارہ گرام، نمک سانبھر دس گرام، سب کو کوٹ پیس کر باریک سفوف بنالیں بوقت ضرورت منجن کے طور پر ماؤف دانتوں پر ملیں۔

(3) سنون پوست مغیلاں: جو دانتوں کے اکثر امراض میں نافع ہے ہلنے والے دانتوں کو مضبوط کرتا ہے اور ان کے درد کو رفع کر دیتا ہے نیز دانتوں کی جلا کرتا ہے صفتہ، پوست بیخ مغیلاں پچاس گرام، مصطگی بارہ گرام، فلفل سیاہ ایک گرام، سنگ

جراحت بارہ گرام، ناگرموتھ 75 گرام، کتھ پاپڑیا بارہ گرام، سپاری بارہ گرام، سونٹھ ایک گرام سب کو کوٹ پیس کر منجن بنالیں بوقت ضرورت دانتوں اور مسوڑھوں پر ملیں اور منہ کو ڈھیلا چھوڑ دیں تاکہ پانی خارج ہوجائے۔

(4) اکسیر وجع الاسنان (جدید): دانت کے ہر قسم کے درد میں نافع ہے درد کو فوراً تسکین ہوجاتی ہے صفتہ، کونین سلفاس، چونہ سفید ہر ایک ایک گرام، نیلا تھوتھا 125 ملی گرام، مارفیا 18 ملی گرام سب کو ملا کر کھرل کریں اور نہایت باریک سفوف بنا کر رکھ لیں بوقت ضرورت درد کرنے والے دانت پر ملیں اگر اس میں گڑھا ہو تو گڑھے کو صاف کرکے اس میں بھی بھردیں۔

(5) روغن درد دنداں: دانتوں کے درد میں نہایت نافع ہے۔ صفتہ، کاربالک ایسڈ پچیس ملی گرام، کافور پچیس گرام ایک شیشے کی ڈاٹ والی شیشی میں ڈالکر مضبوطی کے ساتھ بند کردیں اور پانی میں ڈال دیں تھوڑی دیر میں روغن تیار ہوجائے گا بوقت ضرورت روئی کی پھریری سے درد کرنے والے دانتوں پر لگائیں۔

(6) دوا جو دانتوں کے ہر قسم کے درد میں نافع ہے۔ صفتہ، کیس، خرمہرہ سوختہ، پھٹکری بریاں، نمک شیشہ، فلفل گرد، افیون ہم وزن سب کو نہایت باریک پیس کر رکھ لیں بوقت ضرورت انگلی کے ساتھ دانتوں پر ملیں۔

(7) روغن عجیب: ہر قسم کے دردوں کو دور کرنے میں نہایت سریع الاثر ہے دانتوں کا درد اس کے استعمال سے فوراً دور ہوجاتا ہے۔ صفتہ، ست پودینہ، کریازوٹ، مصطگی سائدہ، کلورل ہائیڈریٹ، کاربالک ایسڈ، روغن بھوج پتر، ٹنکچرا دیم ہر ایک بارہ گرام، روغن قرنفل چھ گرام سب دواؤں کو ایک شیشی میں ملا کر رکھ دیں اور شیشے کی ڈاٹ کے ساتھ خوب مضبوطی سے بند کردیں کچھ عرصہ میں تمام دوائیں مل کر تیل سا بن جائے گا بوقت ضرورت اس میں تھوڑی سی روئی ترکرکے دانتوں پر ملیں فوراً آرام ہوگا۔

علاج ڈاکٹری: ہدایات مندرجہ علاج طبی پر عمل کریں اور دانت ہلنے کی صورت میں ٹنکچرا ایکونائٹ اور ٹنکچر آئیوڈین ہم وزن مل کر روئی سے لگائیں اگر دانت میں عصبی درد ہو تو فنسٹین 175 ملی گرام، ایپا ٹرین 175 ملی گرام ملا کر دن میں دو مرتبہ چائے کے ساتھ دیں اور سٹرانگ لائیکوار ایمونیا کا ایک قطرہ درد کے مقابل رخسار پر لگائیں۔ اگر دانت میں سوراخ ہو تو ایتھر، کلورافارم، روغن قرنفل، روغن دارچینی میں سے کسی ایک میں روئی ترکرکے اس میں رکھیں یا کاربالک ایسڈ، رکٹی فائڈ سپرٹ ہم وزن میں روئی ترکرکے رکھیں اگر وجع المفاصل کی وجہ سے دانت میں درد ہو تو سوڈا ایسلی سلاس 350 ملی گرام دن میں تین مرتبہ دیں۔

غذا: بکری کا شوربا، چپاتی، کھچڑی، ارہر کی دال، مونگ کی دال، میتھی، ساگ، چقندر وغیرہ۔

پرہیز: ترشی، تیل، گوبھی، بینگن، مٹر، پیاز، لہسن، اروی، آلو، کچالو، برف وغیرہ سے۔

دانتوں کا ہلنا

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
دانتوں کا ہلنا	تحرک الاسنان	اوڈن ٹوسائی سس Odontoseisis

یادداشت: جب بچوں اور بوڑھوں میں دانت ہلتے ہوں تو ان کے علاج کی ضرورت نہیں کیونکہ بچوں میں دودھ کے دانت گر کر پھر پیدا ہوجاتے ہیں اور بوڑھوں میں علاج سے فائدہ نہیں ہوتا کیونکہ ان کے مسوڑھے بہت کمزور ہوجاتے ہیں۔

اسباب: دانتوں کی جڑوں میں رقیق بلغمی رطوبات کا اجتماع، متواتر نزلہ وزکام، مسوڑھوں کا ورم، چوٹ، گوشت خورہ، عام نقاہت

علامات: رقیق بلغمی رطوبات اور نزلہ وزکام میں مسوڑھے نرم اور ڈھیلے اور لعاب دہن بکثرت ہوتا ہے ورم اور چوٹ میں ٹیس ہوتی ہے گوشت خورہ اور عام نقاہت میں ان کی علامت ہوتی ہیں۔

علاج طبی: سنون مغیلاں صبح اور سوتے وقت دانتوں پر ملا کریں۔ عاقرقرحا' بیخ کنیر' گلنار' سعد کوفی' پھٹکری' گل سرخ' سنبل الطیب ہر ایک تین گرام کو پیس کر منجن بنائیں اور صبح وشام دونوں وقت دانتوں پر ملیں۔ اگر ان تدابیر سے فائدہ نہ ہو تو بلغم کا منضج و مسہل کرنے کے بعد خبث الحدید 125 ملی گرام' جوارش جالینوس سات گرام میں کھانا کھانے کے بعد کھلائیں اور صبح وشام سنون مغیلاں ملوایا کریں۔

علاج ڈاکٹری: چاک صاف شدہ پچاس گرام' سہاگہ چار گرام' کافور ایک ڈرام' کاربالک ایسڈ دس قطرے' کوچی نیل ایک گرام' پلوٹیشی کیو چار گرام سب کو باریک پیس کر منجن بنائیں اور صبح وشام دانتوں کی جڑوں پر اچھی طرح ملیں اور پھٹکری 500 ملی گرام' مرکی 350 ملی گرام' سہاگہ 100 ملی گرام کو تین اونس پانی میں حل کر کے کلیاں کریں۔

غذا: بکری کے گوشت کا شوربا' مونگ' ارہر' مسور کی دال' میتھی' پالک' وغیرہ حسب عادت۔

پرہیز: ترشی' برف' زیادہ سرد پانی اور سخت چیزوں کے کھانے سے پرہیز کریں۔

دانتوں کا میل

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
دانتوں کا میل	حفر قلح	ٹارٹار Tartar
دانتوں کا رنگ بدل جانا	تغیر لون الاسنان	ڈسکلریشن آف ٹیتھ Discoloration of Teeth

کیفیت وماہیت: جب دانتوں کو اچھی طرح صاف نہیں کیا جاتا تو اکثر دانتوں کی جڑوں پر بھورے رنگ کا سخت میل جم جاتا ہے یہ میل تھوک اور معدہ کے بخارات سے پیدا ہوتا رہتا ہے۔ کبھی دانتوں کی رنگت فاسد مواد کے جذب ہونے سے زرد' سیاہ یا سبز ہو جاتی ہے۔

اسباب: دانتوں کا صاف نہ کرنا' خراب غذاؤں کا کھانا' معدہ کا اچھی طرح کام نہ کرنا' فاسد مادے کا دانتوں کے اندر نفوذ کرنا۔

علامات: دانتوں کی جڑوں پر سخت قسم کا میل ہوتا ہے جو اکثر مسوڑھوں کے کناروں کو زخمی کرتا ہے اور کبھی دانتوں کا رنگ زرد' سبز یا سیاہ ہوتا ہے۔

علاج طبی: صبح مسواک یا منجن دانتوں پر ملیں کھانے کے بعد دانت اچھی طرح صاف کیا کریں سنون مجلی دانتوں پر ملیں اور بیخ کنیر' افسنتین' مصطگی' عاقرقرحا ہر ایک چھ گرام پانی میں جوش دے کر کلیاں کریں۔ اگر آرام نہ ہو تو میل کسی ہوشیار دندان ساز سے اتروا دیں اور رنگ صاف نہ ہو تو زرد ہونے کی صورت میں صفرا کا اور سیاہ یا سبز ہونے کی صورت میں سودا کا تنقیہ کریں اور اس کے بعد جوارش جالینوس سات گرام کھانے کے بعد کھلائیں اور دانتوں پر سنون مجلی ملیں۔

منتخب مجربات ومرکبات: سنون مجلی۔ صدف سوختہ' شاخ گوزن سوختہ' سمندر جھاگ' مصطگی رومی' نمک طعام' ہم وزن پیس کر سنون تیار کریں۔

علاج ڈاکٹری: لسٹرین پیسٹ برش سے دانتوں پر لگائیں اور کسی ہوشیار ڈنٹل سرجن سے دانت صاف کرائیں۔

غذا: بکری کا شوربا' چپاتی' مونگ' ارہر کی دال' خرفہ' پالک' ترئی' سیب وغیرہ حسب عادت۔

پرہیز: ترشی' برف' سرد پانی اور زیادہ ٹھنڈی چیزوں سے۔

دانتوں کی کندی اور نزاکت

اُردو نام	طبّی نام	ڈاکٹری نام
دانتوں کی کندی	ضرس الاسنان	رف نس آف دی ٹیتھ Roughness of the Teeth
دانتوں کی نزاکت	ذہاب اللسان	اوڈن ٹوٹرپس Odontoripsis

کیفیت وماہیت: دانتوں کی کندی میں کسی کھردراپن پیدا کرنے والے سبب سے دانت بے حس اور سن ہوجاتے ہیں دانتوں کی نزاکت میں ان کی آب جاتی رہتی ہے اور وہ گرم وسرد چیزوں کی برداشت نہیں کرسکتے۔

اسباب: دانتوں کی کندی میں ترش' قابض یا کھٹی چیز کے متواتر چبانے یا معدہ میں ترشی زیادہ ہوجانے سے اور نزاکت برف وغیرہ نہایت سرد چیزوں کے استعمال یا دانتوں کی بار بار صفائی کرانے سے دانتوں کی آب کے جاتے رہنے سے پیدا ہوتی ہے۔

علامات: دانتوں کی کندی میں دانت ترش ہوجاتے ہیں اور چیزوں کے چبانے سے تکلیف محسوس ہوتی ہے دانتوں کی نزاکت میں بھی چیزوں کے چبانے میں تکلیف ہوتی اور سرد اور گرم اشیاء کے برداشت کی طاقت نہیں رہتی۔

علاج طبّی: دونوں میں اکثر گرم چیزوں کا استعمال مفید ہوتا ہے چنانچہ گرم روٹی کا نوالہ یا گرم کباب دانتوں کے تلے دبانا مفید ہوتا ہے بادیان چھ گرام کو گلقند عسلی چالیس گرام کے ساتھ جوش دے کر پلانا بھی فائدہ بخش ہے نمک' صعتر کوہی' زراوند طویل شب یمانی ہم وزن پیس کر دانتوں پر ملتے رہنے سے بھی فائدہ ہوجاتا ہے چاندی کا چھلا دانتوں میں کچھ عرصہ تک رکھنا بھی نفع بخش ہے۔ اگر ان تدابیر سے فائدہ نہ ہو تو بلغم کا منضج پلا کر تنقیہ کریں اور اس کے بعد ایارج فیقرا کھلائیں اور دانتوں پر ملوائیں۔

منتخب مجربات ومرکبات: دانتوں کی ترشی اور نزاکت دور کرنے کے لئے مفید ہے زنجبیل بارہ گرام' نمک طعام تین گرام پیس کر دانتوں پر ملیں۔

علاج ڈاکٹری: گرم دودھ کے غرغرے کرائیں اگر معدہ کی ترشی سے تکلیف ہو تو سوڈا 175 ملی گرام یا میگنیشیا 500 ملی گرام تھوڑے پانی میں حل کرکے پلائیں۔

غذا: بکری کے گوشت کا شوربا' چپاتی' کریلا' ترئی' مونگ' ارہر کی دال وغیرہ۔

پرہیز: ترشی' برف' آلو' بھنڈی' گوبھی' ماش کی دال' ٹماٹر اور اچار وغیرہ سے۔

دانت پیسنا

اُردو نام	طبّی نام	ڈاکٹری نام
نیند میں دانت پیسنا	ضرس الاسنان فی النوم	اوڈن ٹوپرائسس Odonteprisis

کیفیت وماہیت: اکثر بچوں میں غلیظ ریاح یا رطوبت کی وجہ سے جبڑوں کے عضلات ضعیف اور ڈھیلے ہوجاتے ہیں اور چونکہ نیند کی حالت میں ان کی حرارت ان ریاح و رطوبات کو تحلیل نہیں کرسکتی اس لئے خفیف سا تشنج ہو کر دانت بجتے ہیں۔ کبھی بوڑھوں اور عورتوں میں اسی وجہ سے یہ مرض ہوجاتا ہے۔

اسباب: کثرت رطوبات' ریاح غلیظ' کرم شکم' بدہضمی۔
فائدہ: کبھی یہ مرض سکتہ' صرع' تشنج اور فالج کا مقدمہ ہوتا ہے۔
علامات: مریض نیند میں دانت پیستا ہے اکثر اس کے منہ سے رطوبت بھی بہتی ہے انگڑائیاں اور جمائیاں بکثرت آتی ہیں۔
علاج طبّی: اگر رطوبات و ریاح یا ضعف معدہ کی وجہ سے یہ مرض ہو تو بلغم کا تنقیہ کرنے کے بعد صبح وشام کشتہ فولاد دس ملی گرام' معجون فلاسفہ نو گرام کھلا کر شہد پچیس ملی لیٹر' عرق بادیان 125 ملی لیٹر جوش دے کر پلائیں اور رات کو حب ایارج سات گرام یا اطریفل اسطوخودوس بارہ گرام کھلاتے رہیں نیز روغن قسط یا روغن سوسن گردن پر ملیں کیونکہ گردن جبڑوں کے عضلات کا منبع ہے۔ اگر یہ مرض کرم امعاء سے ہو تو ان کا علاج کریں۔
علاج ڈاکٹری: اگر ضعف معدہ یا رطوبت و ریاح کی وجہ سے ہو تو حسب ذیل نسخہ دیں۔

سوڈا بائیکارب	500 ملی گرام
سپرٹس ایمونیا ایرومیٹکس	30 قطرے
ٹنکچر راجنشائی کمپازیٹس	30 قطرے
ٹنکچر رانکس وامیکا	5 قطرے
ایکوا مینتھی پپ ایڈ	25 ملی لیٹر

ایسی ایک خوراک کھانے کے ایک گھنٹہ بعد دیں۔ اگر کرم امعاء کی وجہ سے ہو تو ان کا علاج کریں۔
غذا و پرہیز: ضرس الاسنان کی طرح۔

مسوڑھوں کا ورم

اُردو نام	طبّی نام	ڈاکٹری نام
مسوڑھوں کی سوجن	ورم اللثہ	جنجی وائٹس Gingivitis

اقسام: یہ ورم تین قسموں کا ہوتا ہے: (1) دموی (2) صفراوی (3) بلغمی
اسباب: دانتوں کی خرابی' نزلہ وزکام' تبخیر معدی' سمیت سیمابی' لثہ دامیہ' بچوں کا دانت نکالنا' آتشک' خنازیر وغیرہ۔
علامات: دموی ورم میں درد اور ٹیس ہوتی ہے صفراوی میں سرخی' سوزش کم ورم اور زیادہ درد ہوتا ہے ورم بلغمی رنگ کا سفید ہوتا ہے چھونے میں سرد ہوتا ہے اور درد و سوزش کم ہوتی ہے۔
علاج طبّی: سبب کو دور کریں اور گرم (دموی وصفراوی) ورم میں گلنار' آرد مورد' تخم مورد' صندل سرخ' فوفل' سماق' کشنیز خشک ہر ایک چھ گرام پانی میں جوش دے کر کلیاں کرائیں اور گلنار' گل سرخ' عدس مسلّم' چھالیہ سوختہ' مازو' فوفل ہر ایک تین گرام کوٹ چھان کر مسوڑھوں پر مل دیں اور لعاب بہدانہ تین گرام' شیرہ عناب پانچ عدد' شیرہ تخم کاہو تین گرام' عرق شاہترہ 150 ملی لیٹر میں نکال کر شربت نیلوفر پچیس ملی لیٹر ملا کر پلائیں۔ اگر ان تدابیر سے فائدہ نہ ہو تو تنقیہ کریں اور پھر یہی تدابیر اختیار کریں ورم بلغمی میں ماء العسل کی کلیاں کریں اور سنون تمباکو یا سنون پوست مغیلاں دانتوں پر مل دیں اگر ضرورت ہو تو تنقیہ کریں۔
علاج ڈاکٹری: سبب کو دور کریں اور حسب ذیل نسخے کی کلیاں کریں بہت مفید ہے:

ٹنکچر مر	آٹھ گرام

ٹنکچر سنکونا	آٹھ گرام
ٹنکچر کے ٹے کیو	آٹھ گرام
پانی	25 ملی لیٹر

سب دواؤں کو ملالیں اور دو گرام دو اونس پانی میں ملا کر کلیاں کریں اسی طرح دن میں تین چار مرتبہ کریں۔ مسوڑھوں پر پرگم پینٹ (ٹنکچر مر' ٹنکچر آئیوڈین' ٹنکچر ایکونائٹ ٹنکچر بیلاڈونا) ہم وزن لگائیں اگر پیپ پڑ گئی ہو تو چر وادیں۔

غذا و پرہیز: قروح لثہ کی طرح۔

پائیوریا

اُردو نام	طبّی نام	ڈاکٹری نام
مسوڑھوں سے پیپ آنا	قروح الثہ' قیح الثہ	پائی اوریا ایلوی الیرس Pyorrhoea Alveolaris

یادداشت: پائیوریا کے لغوی معنی ہیں پیپ کا بہنا' اور ایلوی اولیرس سے مراد ہے اوارائی اسنان یعنی دانتوں کے گڑھے' پس پائی اوریا ایلوس الیرس سے مراد ہے دانتوں کے گڑھے سے پیپ بہنا۔

کیفیت و ماہیت: جب دانتوں کی جڑوں کے ارد گرد مسوڑھوں کے اندر زخم ہو کر ان سے پیپ بہنے لگتی ہے تو ان کو قروح لثہ یعنی مسوڑھوں کے پرانے پیپ دار زخم کہا جاتا ہے اور جب یہ قروح بہت پرانے ہو جاتے ہیں تو ان کو ناصور لثہ کے نام سے نامزد کیا جاتا ہے۔ دانتوں کی جڑیں ان کے سوراخوں میں گڑی ہوئی ہوتی ہیں فطرت نے ان گڑھوں میں مضبوطی کے ساتھ باندھنے کے لئے لیفی ریشے بنائے ہیں جو دانتوں کی جڑوں پر لگے ہوئے ہوتے ہیں ان میں سے کچھ ریشے تو جڑوں کی ہڈی پر استر کرنے والی لیفی جھلی (غشاء العظم) میں شامل ہو جاتے ہیں اور کچھ مسوڑھوں کے اندر چلے جاتے ہیں مسوڑھے بذات خود دانتوں کی جڑوں کے ساتھ چسپاں نہیں ہوتے اس طرح دانتوں کی جڑوں اور مسوڑھوں کے مابین ایک درز سی رہتی ہے اس درز میں مادہ عفن یا بقول اطباء جدید جراثیم قیام پذیر ہوتے ہیں صحت کی حالت میں فطرت اپنی طبعی تدبیروں کے ساتھ ان درزوں میں متعفن مادے کے اجتماع کو روکتی رہتی ہے لیکن جب بے پروائی کی وجہ سے یہ فطری تدبیریں اس فاسد مادے کے اجتماع کو روکنے میں ناکام رہتی ہیں اور دانتوں کی جڑوں کا زرد رنگ کا سخت میل مسوڑھوں کے کناروں کو زخمی کر دیتا ہے تو وہاں عفونت پیدا ہو کر مذکورہ بالا لیفی ریشوں کو تباہ کر دیتی ہے اور قروح لثہ کا تکلیف دہ اور عسر العلاج مرض پیدا ہو جاتا ہے۔

اقسام: اس مرض کی کوئی خاص قسم نہیں ہے لیکن اگر زخموں میں ورم اور عفونت زیادہ ہو تو ان کو قروح خبیثہ کہا جاتا ہے جب یہ زخم دن بدن زیادہ فاسد ہو کر گلنے جائیں تو انہیں آکلہ یا گوشت خورہ کہتے ہیں۔

اسباب: اس مرض کا باعث بالعموم صفرا یا خون یا رطوبات فاسد ہوتی ہیں جن میں سودا محترقہ کا غلبہ ہوتا ہے دانتوں کو صاف نہ کرنے سے ان پر میل جم جاتا ہے اور غذا کے ذرات دانتوں میں فاسد ہو کر اس مرض کو پیدا کر دیتے ہیں غذا کو بخوبی چبا کر استعمال نہ کرنا' اور شیریں غذاؤں کا کثرت استعمال بھی اس مرض کی پیدائش میں معاون ہوتے ہیں نقرس اور گٹھیاوی مزاج کے اشخاص میں یہ مرض نسبتاً زیادہ رونما ہوتا ہے۔

علامات: دانتوں کی جڑوں پر زرد رنگ کا میل (حفر' ٹارٹار) بکثرت ہوتا ہے مسوڑھوں سے بعض اوقات خون نکلتا ہے پھر ان میں پیپ پیدا ہو جاتی ہے جو مسوڑھوں کے دبانے سے بخوبی ظاہر ہوتی ہے منہ سے بدبو آنے لگتی ہے دانت بوسیدہ ہو کر ہلنے

لگتے ہیں اور بالآخر گر پڑتے ہیں بعض اوقات یہ مرض ایک دانت کے مسوڑھے میں پیدا ہوکر اسی تک محدود رہتا ہے لیکن اکثر اوقات پھیل کر تمام مسوڑھوں کو مبتلا کرلیتا ہے چہرے کا رنگ اکثر میلا ہوتا ہے اس کے ساتھ کم وبیش ذیل کے عوارضات بھی پیدا ہوجاتے ہیں۔

عوارضات و انجام: پیپ کے معدے میں جانے یا خون میں ملنے سے متلی، سوء ہضم، ضعف اعصاب، خفقان، سرطان، گھٹیاوی درد، ورم معدہ و امعاء، ورم زائدہ اور حلق، جلد، گردوں، کانوں اور آنکھوں کے امراض بھی پیدا ہوجاتے ہیں بعض اوقات اس کے ساتھ تپ دق بھی ہوجاتا ہے جب اس کے ساتھ شدید قسم کے عوارضات پیدا ہوجاتے ہیں تو اکثر یہ مرض مہلک ثابت ہوتا ہے لیکن جب دانت بوسیدہ ہوکر گر جاتے ہیں تو بالعموم مریض شفایاب ہوجاتا ہے۔

حفظ ماتقدم: منہ کو ہمیشہ پاک وصاف رکھیں اس کے متعلق ہدایات مندرجہ زیرعنوان وجع الاسنان پر عمل کرنے سے دانت اکثر اس مرض سے محفوظ رہتے ہیں اس میں غذا کی طرف خصوصیت سے توجہ دینی چاہئے غذا ہمیشہ لطیف مفرح اور عمدہ استعمال کیا کریں کھاتے وقت کافی دیر تک چبالیا کریں۔

اصول علاج: اس مرض میں منہ اور دانتوں کو صاف رکھنا چاہئے اور قابض اور قاتل جراثیم دوائیں استعمال کرنی چاہئیں اگر دانتوں پر سخت میل ہوتو اسے دندان ساز سے صاف کرانا چاہئے اگر مرض کا خون تک اثر پہنچ گیا ہوتو مصفیات خون کا استعمال کرانا چاہئے اگر متواتر علاج سے آرام نہ آئے اور اس کا اثر عام صحت اور دوسرے اعضاء پر پڑ رہا ہوتو پھر یا مسوڑھوں کو کٹوان دینا یا دانتوں کونکلوادینا چاہئے۔

دستورالعلاج: اطریفل شاہترہ بارہ گرام ہمراہ شیرہ بادیان پانچ گرام، شیرہ عناب پانچ دانے، شیرہ دانہ ہیل تین گرام، نبات سفید پچیس گرام صبح وشام استعمال کرائیں کھانے کے بعد حب پپیتہ تین عدد کھلائیں۔ گلنار، مازو، سماق، جوزالسرو، عدس مسلم، عود صلیب، مکوہ خشک، کشنیز خشک، صندل سفید ہرایک نوگرام کو سرکہ انگوری اور گلاب ہرایک 250 ملی لیٹر میں جوش دے کر صاف کرکے اس سے غرغرے کرائیں اور اس کے بعد کزمازج، عقرقرحا ہرایک نوگرام، مامیراں تین گرام، ہلیلہ زرد چھ گرام، گل سرخ، نوشادر، کبابہ، زبدالبحر ہرایک ایک گرام، گلنار، سماق، ہرایک تین گرام کافور ایک گرام سب دواؤں کو باریک کوٹ چھان کر سفوف بنارکھیں اور منجن کے طریق پر لگوائیں قرحہ خبیثہ اور ناسور میں تازہ ان بجھا چونہ بارہ گرام۔ ہڑتال زرد، ہڑتال سرخ، بچ، زنگار، اقاقیا ہرایک چھ گرام سب کوکوٹ چھان کر اور تیز سرکہ میں ملاکر قرص بناکر خشک کریں اور پیس کر زخموں پر چھڑکیں اور کچھ عرصہ بعد منہ کو گلاب وغیرہ کے ساتھ دھودیں یا زراوند مدحرج کو پیس کر شہد میں ملاکر ضماد کریں اگر ضرورت ہوتو نضج کرکے مسہل دیں۔

دستورجدید: (1) خبث الحدید 125 ملی گرام، معجون عشبہ سات گرام میں ملاکر صبح وشام عرق عشبہ کے ساتھ کھلائیں (2) گندھک محلول پانچ قطرے کھانے کے بعد دیں۔ (3) اطریفل شاہترہ بارہ گرام رات کو سوتے وقت کھلائیں (4) نیلہ تھوتھا بریاں تین گرام، پھٹکری بریاں تین گرام، نمک طعام تین گرام گرم پانی میں جوش دے کر کلیاں کرائیں (5) سنون چوب چینی، سنون پوست مغیلاں ملاکر دانتوں پر ملوائیں۔

منتخب مجربات ومرکبات: سنون گوشت خورہ: قروح اللثہ یعنی گوشت خورہ اور مسوڑھوں سے خون بہنے کو نافع ہے۔

صفتہ: مرجان سوختہ، صدف سوختہ، دم الاخوین ہرایک دوگرام زردچوب مازوسبز، پھٹکری بریاں ہرایک چارگرام توتیائے بریاں چھ گرام، گل ارمنی تین گرام سب کو باریک پیس کر سفوف بنالیں اور صبح وشام منجن کی طرح دانتوں پر ملیں۔

سنون گوشت خورہ: گوشت خورہ یعنی قروح لثہ کے لئے نہایت مفید ہے صفتہ' شب یمانی بریان بارہ گرام' نیلا تھوتھا بریاں دوگرام' گل سرخ' کتھ سفید' طباشیر کبود ہر ایک تین گرام' کوڑی زرد سوختہ چار عدد' زیرہ سفید دوگرام سب کو باریک پیس کر رکھیں اور دن میں دو تین مرتبہ منجن کی طرح دانتوں اور مسوڑھوں پر ملکر لعاب دہن گرادیں۔

دوائے قروح وناصور لثہ: مسوڑھوں کے زخموں اور ناصور میں نافع ہے صفتہ' شب یمانی' آہک آب نارسیدہ یعنی ان بجھا چونہ' مازو سبز' ہڑتال سرخ' ہڑتال زرد ہر ایک ہم وزن پیس کر بقدر 500 ملی گرام مقام ماؤف پر لگائیں اور آدھ گھنٹہ کے بعد گلاب سے غرغرے کر کے اس کو دھو ڈالیں۔

ذرور سپید: قروح لثہ میں مفید ہے اور دانتوں کو مضبوط کرتا ہے صفتہ' کافور دوگرام' مصطگی' عود بلسان ہر ایک تین گرام' زبد البحر' نمک طبرزد' پھٹکری بریاں' صدف سوختہ ہر ایک پانچ گرام' مروارید' بسد' چینی اصلی' پوست انار' مازو قشار کندر' گلنار' گل سرخ' ہر ایک دس گرام اصل السوس بارہ گرام' عاقر قرحا' وج ترکی کز مازج' سعد کوفی ہر ایک بارہ گرام برادہ دندان فیل' پوست ہلیلہ' طباشیر' تخم خرفہ مقشر' نشاستہ' کتیرا' کشنیز خشک' سوختہ' آردعدس ہر ایک بارہ گرام پیس کر دانتوں پر ملیں۔

سنون قروح لثہ: مسوڑھوں سے خون اور پیپ آنے کے لئے نافع ہے صفتہ' مازو سبز دو عدد' کندر تین گرام' حب آلاس' جلنار فارسی' انزروت' سنگجراحت' کات سفید' پھٹکری بریاں' گل ارمنی' گل سرخ' دم الاخوین ہر ایک چار گرام' طباشیر چھ گرام' مامیراں چینی دوگرام سب کو باریک پیس کر منجن بنالیں اور بوقت ضرورت دانتوں اور مسوڑھوں پر ملیں۔

علاج ڈاکٹری: ہدایات مندرجہ علاج طبی کو پیش نظر رکھیں اور ہائیڈروجن پراکسائیڈ کے غرغرے کریں یا اس پر روئی کی پھریری تر کر کے اس سے مسوڑھوں کو صاف کریں یا لیسٹرین کے محلول سے غرغرے کریں یا ولایتی۔ خوشبودار ٹوتھ پیسٹ یا کریم مثلاً کالی نوس یوتھ پل پیسوونٹ وغیرہ کے ذریعے دن میں دو تین مرتبہ دانتوں کو صاف کیا کریں یا ذیل کے نسخے سے غرغرے کریں۔

دوائے مضمضمہ: جو قروح و ناصور لثہ میں نافع ہے ایسڈ تھائی نک 100 ملی گرام' ایسڈینم نیرفیکم 1500 ملی گرام' اولیم منتھا پپریٹا دس قطرے' ٹنکچر یوکلپ ٹائل چار گرام سب کو ملا کر بخوبی مخلوط کریں بوقت ضرورت تھوڑی سی دوا ایک گلاس پانی میں ملائیں جب پانی دودھ کی مانند سفید ہوجائے تو اس سے دن رات میں چند مرتبہ غرغرے کرائیں اگر ان تدابیر سے آرام نہ ہو تو ٹیکہ لگوائیں یا مسوڑھوں کو کٹوا دینے کا اپریشن کرائیں یا دانت نکلوائیں۔

غذا: بکری کے گوشت کا شوربا' مونگ کی دال' ارہر کی دال' کدو' تر ذ' کریلہ' میتھی کا ساگ' پالک کا ساگ وغیرہ۔

پرہیز: اروی' آلو' بینگن' بھنڈی وغیرہ بادی اشیاء اور برف اور ترشی سے۔

امراض حلق و مری

(حلق، لہات، لوزتین اور مری کے امراض)

استرخاء اللہاۃ

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
کوا ڈھیلا پڑجانا یا لٹک جانا	استرخاء اللہاۃ	الانگیشن آف دی یوولا
کوا گرنا یا گھنڈی پڑنا	سقوط اللہاۃ	Elongation of the Uvula

کیفیت و ماہیت: اس مرض میں کوا ڈھیلا ہو کر حلق میں لٹک پڑتا ہے۔

اسباب: سوء مزاج گرم تر (دموی) یا سرد تر (بلغمی) کوے کا بار بار ہونے والا ورم، حلق انفی یا حنجرے کی پرانی سوزش، وجع المفاصل اور نقرس کا مادہ اور عام جسمانی کمزوری اس مرض کے اسباب یہ ہیں یہ مرض گرم تر موسم ربیع یا سرد تر موسم سرما کے وسط میں زیادہ ہوا کرتا ہے اور جوانوں کی نسبت سے بچے اس میں زیادہ مبتلا ہوا کرتے ہیں۔

علامات و تشخیص: مریض کے حلق میں کسی چیز کے ہونے کا احساس ہوتا ہے جس کی وجہ سے خراش محسوس ہوتی اور بار بار کھانسی اٹھتی ہے یہ شکایت چت لیٹنے پر زیادہ ہوجاتی ہے نگلنے میں مریض دقت محسوس کرتا ہے اگر بچہ اس مرض میں مبتلا ہو تو وہ لاغر اور کمزور ہوجاتا ہے اس کا چہرہ زردی مائل ہوجاتا ہے آنکھیں اندر کو دھنس جاتی ہیں گا ہے کھانسی کی شدت سے متلی یا قے بھی ہوجاتی ہے زبان کو باہر کھینچ کر مریض کے حلق میں دیکھنے پر کوا نمایاں طور پر لٹکا ہوا دکھائی دیتا ہے۔

تشخیص: سوء مزاج گرم تر یعنی دموی میں گرمی و سرخی اور سوزش لہاۃ کے ساتھ پیاس بھی ہوتی ہے اور کبھی بخار بھی ہوجاتا ہے بلغمی میں کوے کا رنگ سفید ہوتا ہے سوزش اور پیاس کم ہوتی ہے لیکن منہ سے لعاب بکثرت خارج ہوتا ہے اور ڈھیلے کوے کی جڑ پتلی اور سر موٹا دکھائی دیتا ہے دیگر اسباب کی موجودگی ان کی تشخیص کے لئے کافی ہے۔

اصول علاج: مریض کو صحت عامہ کا خیال رکھنے کی ہدایت کریں اور تمام ایسی باتوں سے بچنے کے لئے کہہ دیں جو حلق میں خراش کرتی ہیں۔

خلط غالب کا حسب دستور نضج اور تنقیہ کرنے کے بعد چھینکیں لائیں اور لہاۃ اور اس کی جڑ پر قابض دوائیں لگائیں۔

دستور العلاج: دموی میں فصد کرنے کے بعد سرکہ اور گلاب سے غرغرے کرائیں یا پوست انار، مازو، گلنار فارسی، پوست مغیلاں ہر ایک بارہ گرام کو ایک لیٹر پانی میں جوش دے کر اس کے ساتھ غرغرے کرائیں اسی طرح آس، گلنار، گل سرخ ہر ایک چھ گرام کے جوشاندہ میں اور شہتوت پچاس گرام ملا کر اس کے ساتھ غرغرے کرانا بھی مفید ہے بلغمی میں حب ایارج سے تنقیہ کے بعد انجیر اور خردل ہر ایک پچیس گرام کو ایک لیٹر پانی میں جوش دے کر غرغرے کرانا اور پھٹکری بریاں تین گرام کو شہد خالص چھ گرام میں ملا کر لہاۃ پر لگانا نافع ہے نیز ضماد مازو کا استعمال مفید ہے۔

منتخب مجربات و مرکبات: (1) دوا جو استرخائے لہاۃ میں نافع ہے۔ صفتہ: کزمازج، برگ و بیخ جھاؤ، گردسماق، مازو سبز ہر ایک پچیس گرام جوز السرو، پوست انار، اقاقیا، پھٹکری بریاں، گل سرخ، گلنار ہر ایک بارہ گرام نمک لاہوری، نوشادر، ماميراں

چینی' رسوت مکی' شیاف مامیثا' مرکی ہر ایک چھ گرام سب کو باریک کوٹ پیس کر مخلوط کرلیں اور حلق میں لہاۃ اور اس کی جڑ پر چھڑکیں۔

(2) مضمضمہ جدید: جو ورم استرخائے لہاۃ میں نافع ہے صفتہ' مائیں خورد پوست انار' عدس مقشر' گردسماق' گلنار فارسی' پوست ببول ہر ایک چھ گرام سب کو پانی بقدر حاجت میں جوش دیکر صاف کر کے ٹینک ایسڈ تین گرام میں حل کرلیں اور اس کے ساتھ غرغرے کرائیں۔

(3) ضماد: جو استرخائے لہاۃ میں نہایت نافع اور مجرب ہے صفتہ' وج ترکی' پوست کندر' دم الاخوین' سریشم ماہی' شیاف مامیثا' فوفل' نشاستہ بریاں' زعفران' عود صلیب' عود ہندی ہر ایک ہم وزن سب دواؤں کو کوٹ چھان کر سفیدی بیضہ مرغ میں ملا کر تالو پر لیپ کریں۔

(4) ضماد مازو: مازو سبز بارہ گرام' پوست کندر نو گرام' برگ مورد تین گرام' گل سرخ بارہ گرام' گلنار بارہ گرام سب ادویہ کو سرکہ خالص میں پیس کر چندیا پر لیپ کریں۔

ڈاکٹری علاج: ہدایات مندرجہ علاج طبی پر عمل کریں اور 25 ملی لیٹر پانی میں 350 ملی گرام ایلم اور 500 ملی گرام پوٹاسیم کلوراس حل کر کے اس کے غرغرے کرائیں اور گلے میں ٹانک ایسڈ گلیسرین یا مینڈلز پینٹ لگائیں پانچ فیصدی پروٹارگل لوشن سے غرغرے کرنا بھی مفید ہیں اگر کسی تدبیر سے فائدہ نہ ہو تو کٹوا دیں۔

غذا: گیہوں کا دلیہ' آش جو' مونگ کی دال' بکری کا شوربا وغیرہ۔

پرہیز: ترشی' تیل' آلو گوبھی' اروی وغیرہ مادی اور ثقیل چیزوں سے۔

ورم لوزتین

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
گلے پڑنا	ورم لوزتین	ٹان سلائٹس Tonsillitis
لوزتین کے قروح	قروح لوزیہ	کوئنزی Quinsy
لبے پڑنا	خناق مطلق یا خناق لوزیہ	انجائناٹانسلینس Angina Tonsillains

یادداشت: طب یونانی کی کتابوں میں ورم لوزتین کو علیحدہ بیان نہیں کیا گیا البتہ خناق کے ضمن میں اس کا ذکر ملتا ہے اور اس کو خناق کا ایک سبب ظاہر کیا گیا ہے چنانچہ بعض اطباء نے لوزتین یا ان کے اردگرد کے عضلات کے ورم سے جو خناق ہوتا ہے اس کو خناق مطلق قرار دیا ہے لیکن شیخ نے ورم لہاۃ کے ضمن میں ورم لوزتین کا علاج بھی بیان کیا ہے۔

کیفیت وماہیت: اس مرض میں لوزتین متورم ہوجاتے ہیں نگلنے میں دقت ہوتی ہے اور حلق میں خراش وغیرہ کا احساس پایا جاتا ہے شدت مرض میں ان کے اندر زخم ہو کر اعضاء شکنی اور کم وبیش بخار بھی ہوجاتا ہے۔

طب قدیم کے مطابق جب لوزتین میں اخلاط اربعہ (خون' صفرا' بلغم اور سودا) میں سے کسی ایک یا زیادہ کا غلبہ ہوجاتا ہے تو ان کے اندر ورم پیدا ہوجاتا ہے لیکن طب جدید (ڈاکٹری) میں خاص قسم کے جراثیم (عقدیہ صدیدیہ) اس مرض کی پیدائش میں حصہ لیتے ہیں یہ جراثیم لوزتین کے اندر سوزش اور التہاب پیدا کردیتے ہیں۔

اقسام: مادہ کے لحاظ سے اس مرض کی چار قسمیں ہیں: (1) دموی (2) صفراوی (3) بلغمی (4) سوداوی۔

طب جدید میں شدت وخفت کے لحاظ سے اس مرض کی دو قسمیں ہیں (1) حاد (2) مزمن اور بعض نے نوعیت مرض کے لحاظ سے اس کو تین اقسام میں تقسیم کیا ہے: (1) ورم لوذتین نزلی (کٹارل ٹانسلائٹس) جس میں ورم محض لوذتین کی بالائی غشاء مخاطی میں ہوتا ہے۔ (2) ورم لوذتین عام (پیرن کمیٹیس ٹانسلائٹیس) جس میں ورم لوذتین کی تمام ساختوں میں پھیلا ہوا ہوتا ہے۔ (3) ورم لوذتین غدی (فالیکیولر ٹانسلائٹیس) جس میں ورم لوذتین کی خاص غدی ساخت میں ہوتا ہے۔

<u>اسباب:</u> اس مرض کے اسباب محرکہ طب قدیم کے مطابق خون' صفرا' بلغم' یا سودا کا غلبہ ہے لیکن طب جدید میں خاص قسم کے پیپ پیدا کرنے والے جراثیم کو اس کا خاص سبب مانا گیا ہے سردی لگنے' گرم گرم کھانا کھا کر برف وغیرہ سے سرد کیا ہوا ٹھنڈا پانی پینے یا غلیظ مقامات کی شدید بدبودار اور متعفن ہوا سونگھنے یا معمولی نزلہ وزکام کی حالت میں متعدی اثر ہو جانے سے یہ مرض ہوا کرتے ہیں بچوں اور وجع المفاصل کے مستعد اشخاص میں یہ مرض زیادہ رونما ہوا کرتا ہے کبھی یہ مرض وبائی طور پر پھیلتا ہے کبھی استعداد مرض پیدا ہو جانے سے بار بار ہو جایا کرتا ہے قلاع دہن' خناق وبائی اور آتشک وغیرہ یا منہ اور حلق کے دوسرے متعدی اور عفنی امراض سے بھی لوذتین متورم اور متقرح ہو جایا کرتے ہیں۔

<u>علامات وتشخیص:</u> زبان کی جڑ کے قریب حلق میں تکلیف یا درد محسوس ہوتا ہے' نگلنے میں دقت اور درد ہوتا ہے اردگرد کے غدد جاذبہ کے التہاب سے گردن میں جبڑے کے زاویے کے مقام پر ورم اور دبانے پر خفیف سا ورم پایا جاتا ہے کم وبیش جاڑے سے بخار چڑھ جاتا ہے جو بچوں میں خصوصاً 103 درجے تک یا اس سے بھی زیادہ ہو جاتا ہے اگر ورم زیادہ ہو تو پانی پیتے ہوئے بعض اوقات پانی ناک میں چڑھ جاتا ہے غلبہ خون کی صورت میں منہ اور زبان کا رنگ سرخ ہوتا ہے' زبان کا مزا شیریں ہوتا ہے' سر اور حلق کی رگیں خون سے پر ہوتی ہیں' غلبہ صفرا میں منہ خشک اور کڑوا ہوتا ہے پیاس کی شدت ہوتی ہے حلق میں ٹیس پڑتی ہے بے خوابی کی شکایت ہوتی ہے' زبان کا رنگ زرد ہوتا ہے' سوزش' گرمی اور بے چینی پائی جاتی ہے لیکن دموی کی نسبت تناؤ کم ہوتا ہے بلغمی میں حلق' چہرہ' زبان اور آنکھوں کا رنگ سفید ہوتا ہے ورم نسبتاً زیادہ ہوتا ہے' لعاب دہن بکثرت خارج ہوتا ہے' پیاس' بخار' سوزش اور درد وغیرہ عوارضات نسبتاً کم شدید ہوتے ہیں' ثقل اور تمدد زیادہ ہوتا ہے لیکن نرمی کی وجہ سے نگلنے زیادہ دقت نہیں ہوتی مریض عموماً منہ کھول کر سانس لیتا ہے سوتے میں خراٹے مارتا ہے اس کی آواز بھاری ہو جاتی ہے غلبہ سودا کی صورت میں ورم سیاہی مائل ہوتا ہے زبان' حلق اور آنکھوں کا رنگ بھی خاکی ہوتا ہے منہ خشک اور ذائقہ ترش ہوتا ہے۔

<u>معائنہ:</u> اس مرض کی تشخیص معائنہ سے بآسانی کی جاسکتی ہے اس کے لئے حلق کو کھلوا کر اس کا معائنہ کرنا چاہئے معائنہ کرنے کے لئے مریض کا اچھی طرح منہ کھلوا کر زبان پر ایک چمچہ یا زبان کو دبانے والا خاص آلہ (ٹنگ ڈیپریسر ضاغط اللسان) رکھ کر نیچے کو دبائیں اور خوب چمک دار روشنی میں رکھ کر دیکھیں اگر بجلی کا قمقمہ (بیٹری) روشن کر کے اور اس کی شعاع حلق میں ڈال کر دیکھیں تو اور بھی بہتر ہے یا آئینہ عکاس (ہیڈ مرر) کے ذریعے دیکھیں اگر متورم لوذتین بخوبی نظر نہ آئیں تو مریض سے "آ آ" کہلوائیں ایسا کہلوانے سے لوذتین اونچے ہو کر بخوبی نظر آجاتے ہیں آتشک کی وجہ سے اگر لوذتین میں ورم ہو تو دودھ کی مانند لوذتین کے اوپر ایک نشان نمایاں ہوتا ہے۔

<u>رفتار وانجام:</u> عام طور پر چار پانچ روز میں ورم تحلیل ہو کر ہفتہ عشرہ میں آرام آجاتا ہے شدت مرض میں پیپ پڑ کر پھوڑا بن جاتا ہے اور بہت زیادہ تکلیف کا باعث ہوتا ہے کبھی لوذتین بہت بڑھ کر سخت ہو جاتے ہیں اور سانس لینے اور نگلنے میں دقت ہوتی ہے ایسا اکثر کمزور نوجوان عورتوں اور خنازیری بچوں میں ہوتا ہے کبھی لوذتین بڑھ کر کان کے اندرونی سوراخوں پر اتنا دباؤ ڈالتے ہیں کہ مریض بہرہ ہو جاتا ہے۔

حفظ ماتقدم: زیادہ سرد گرم چیزوں کے کھانے پینے سے پرہیز کریں سانس ہمیشہ منہ بند کر کے لیا کریں اور زیادہ غلیظ اور متعفن ہوا میں سانس لینے سے بچیں جو شخص ورم لوزتین میں مبتلا ہو اس کے منہ کے ساتھ منہ لگانے سے پرہیز کریں نزلے اور قبض کی صورت میں فوراً ان کا ازالہ کریں۔

اصول علاج: قبض ہو تو اسے رفع کریں گل بنفشہ گھی میں بریاں کر کے بندھوائیں یا گلے پر باہر کی طرف سے ماش کی کچی پکی روٹی پر روغن گل لگا کر بندھوائیں اور گل بنفشہ بارہ گرام جوش دے کر پلائیں اکثر ان تدابیر سے آرام آجاتا ہے اگر ان تدابیر سے افاقہ نہ ہو تو حسب دستور مادہ کا نضج و تنقیہ کریں اور دموی ہو تو جونکیں لگوائیں۔

دستور العلاج: اگر ورم خون کے غلبہ کی وجہ سے ہو تو حسب ذیل تبرید استعمال کرائیں۔

لعاب بہدانہ تین گرام، شیرہ عناب تیس ملی لیٹر، شیرہ تخم کاہو مقشر تین گرام، عرق شاہترہ 75 ملی لیٹر، عرق مرکب فساد خون 75 ملی لیٹر میں نکالیں اور شربت توت سیاہ 150 ملی لیٹر ملا کر پلائیں نیز یہ غرغرہ کرائیں۔ مغز فلوس خیار شنبر پچیس گرام 250 ملی لیٹر شیر گاؤ میں جوش دے کر غرغرے کرائیں۔ اگر ان تدابیر سے فائدہ نہ ہو تو گلے پر جونکیں لگوائیں اور حسب معمول منضج و مسہل دے کر تدابیر مذکورہ بالا اختیار کریں صفراوی میں لعاب بہدانہ تین گرام، شیرہ تخم خیارین تین گرام، شیرہ خرفہ سیاہ تین گرام، عرق نیلوفر 125 ملی لیٹر میں نکال کر شربت آلو پچیس ملی لیٹر ملا کر پلانا مفید ہے اور آب کشنیز سبز 125 ملی لیٹر میں رسوت زرد چھ گرام ملا کر غرغرہ کرانا نفع بخشتا ہے بلغمی میں انیسون، بادیان، مصطگی، سنبل الطیب ہر ایک پانچ گرام رات کو گرم پانی میں بھگو کر صبح کو مل چھان کر گلقند چار تولہ ملا کر پلائیں اور شام کو ایک گرام مصطگی پیس کر گل قند پچیس گرام میں ملا کر کھلائیں یا جوارش جالینوس سات گرام کھلا کر اوپر سے عرق بادیان عرق پان ہر ایک چھ تولہ، شربت توت پچیس ملی لیٹر ملا کر پلائیں اور انجیر ولائتی سات عدد، تخم ترب سات گرام پانی میں جوش دے کر صاف کر کے اس کے ساتھ غرغرے کرائیں گلے پر مغز فلوس خیار شنبر نو گرام، گل بابونہ، اکلیل الملک، گیرو، صبر زرد، جدوار خطائی ہر ایک چھ گرام، آب مکو سبز میں پیس کر نیم گرم حلق اور گلے پر لیپ کریں۔

سوداوی میں عناب سات دانہ، گل بنفشہ سات گرام، اصل السوس مقشر، گاؤزبان ہر ایک پانچ گرام سب کو پانی میں جوش دے کر صاف کر کے نبات سفید پچیس گرام اس میں حل کر کے مریض کو پلا دیں اور بغرض تلیین تیز حقنہ جات کریں مقامی طور پر تحلیل ورم کے لئے تخم کتان، کشنیز خشک، مکو خشک، کوکنار ہر ایک پانچ گرام سب کو جوش دے کر صاف کر کے رسوت زرد تین گرام اس میں حل کر کے غرغرے کرائیں اور گلے پر گل بابونہ، تخم حلبہ، تخم کتان، تخم خطمی، تخم شبت ہر ایک چھ گرام، برگ کرنب بارہ گرام کوٹ کر پانی میں پکا کر روغن گل اور چربی بط ہر ایک بارہ گرام اس میں شامل کر کے نیم گرم ضماد کریں نزلاوی جس کے ساتھ حلق میں سوزش ہو میں بہدانہ تین گرام عناب پانچ دانہ، سپستان نو دانہ پانی میں جوش دے کر صاف کر کے اور شربت توت پچیس ملی لیٹر اس میں شامل کر کے پلائیں۔ اگر نزلاوی کے ساتھ سوزش تو نہ ہو لیکن پیاس وغیرہ کی شکایت ہو تو گل بنفشہ سات گرام، عناب پانچ دانہ، سپستان نو دانہ، گاؤزبان پانچ گرام، تخم خطمی سات گرام پانی میں جوش دے کر صاف کر کے شربت بنفشہ پچیس ملی لیٹر ملا کر پلائیں۔ اگر ورم میں پیپ پڑ جائے تو میل تہاں (ایک قدیم جراحی آلہ ہے) سے چیرا دیں چیرا دیتے وقت نشتر کا رخ جوف حلق کی طرف رکھنا چاہئے۔

دستور جدید: (1) کشتہ مرجان 125 ملی گرام، کشتہ خبث الحدید 125 ملی گرام، اطریفل اسطوخودوس سات گرام میں ملا کر صبح شام کھلائیں۔ (2) برگ حنا چھ گرام، کشنیز خشک چھ گرام، پھٹکری بریاں دو گرام پانی میں جوش دے کر غرغرے کرائیں (3) مازو

سبز ایک گرام، پھٹکری بریاں ایک گرام باریک پیس کر شہد پچیس ملی لیٹر میں ملا کر گلے میں لگائیں یا لعاب اسپغول بارہ گرام 125 ملی لیٹر پانی میں نکال کر صاف کر کے کاربالک ایسڈ گلیسرین ساٹھ قطرے اضافہ کر کے گلے میں لگائیں۔

منتخب مجربات و مرکبات - ضماد: جو ہر قسم کے ورم لوزتین میں نافع ہے صفتہ، مغز فلوس بارہ گرام، مکو خشک نو گرام، آرد جو، گل بابونہ، اکلیل الملک، سنبل الطیب ہر ایک چھ گرام، طحلب، رسوت، صندل سرخ، گل سرخ، صبر سقوطری، عود خام، مصطگی ہر ایک ایک گرام، جدوار تین گرام، مرہم داخلیون بارہ گرام، سرکہ خالص بارہ گرام، روغن گل بارہ گرام سب کو آب کشنیز سبز، آب کاسنی سبز اور آب مکو سبز میں پیس کر گلے پر لیپ کریں۔

مضمضمہ: جو ورم لوزتین کی اکثر قسموں میں نافع ہے صفتہ، مرزنجوش پودینہ، صعتر ہر ایک سات گرام، تخم السی، میتھی ہر ایک بارہ گرام پانچ گرام، گل سرخ، گل بنفشہ ہر ایک پچیس گرام، عناب، سپستان، مویز منقی، مسور مقشر، ایرسا، بیخ بادیان، مکو خشک ہر ایک پچیس گرام گیارہ گرام، کوٹنے والی دواؤں کو کوٹ کر سب کو پانی میں جوش دے کر چھان لیں اور مغز فلوس خیار شنبر 70 گرام اس میں حل کر کے رب توت یا رب انگور حسب ضرورت اضافہ کر کے غرغرے کرائیں۔

حبوب: جو ورم لوزتین، سوزش حلق اور کھانسی میں نافع ہے صفتہ، صمغ عربی، کتیرا، نشاستہ ہر ایک تین گرام، مغز بہدانہ، مغز تخم کدوئے شیریں، مغز تخم خیارین ہر ایک دو گرام، مغز بادام مقشر، تخم خشخاش سفید، رب السوس ہر ایک چار گرام سب دواؤں کو پیس کر لعاب اسپغول کے ہمراہ چھوٹی ٹکیاں یا گولیاں بنائیں اور لعاب چسوائیں۔

دوائے قلاع متعفنہ و ورم لوزتین: قلاع متعفنہ اور ورم لوزتین میں نافع ہے صفتہ، سنگ جراحت، دم الاخوین، پھٹکری بریاں، طباشیر، زرورد، گرد سماق، کتھ سفید، کافور ہر ایک ایک گرام، پوٹاسی کلوراس سب کو باریک سفوف کر کے بورک ایسڈ، ٹینک ایسڈ اور کاربالک ایسڈ گلیسرین ہر ایک تین گرام میں بخوبی مخلوط کر کے رکھ لیں اور بوقت ضرورت پھریری کے ساتھ منہ کے اندر اور متورم لوزتین پر لگائیں۔

ڈاکٹری علاج: ہدایات مندرجہ علاج طبی پر عمل کریں قبض ہو تو رفع قبض کے لئے 100 سے 150 ملی گرام کیلومل قدرے شوگر آف ملک یا سوڈا بائیکارب میں ملا کر رات کو کھلا دیں اور صبح کو نصف سے 25 گرام، میگنیشیا سلفاس پچاس ملی لیٹر پانی میں حل کر کے مریض کو پلائیں اس کے بعد کونین سیلی سلیٹ یا کونین سلفیٹ 100 ملی گرام دن میں تین بار استعمال کریں اور پٹاس کلوراس پندرہ گرین، یورو گلیسرین تیس قطرے، ایکوا روزی 25 ملی لیٹر میں حل کر کے اسکے ساتھ غرغرے کرائیں۔ متورم لوزتین پر کاربالک ایسڈ گلیسرین، ٹینک ایسڈ گلیسرین یا آئرن گلیسرین پھریری کے ساتھ صبح و شام لگا دیا کریں۔

نسخہ جو ورم لوزتین کی شدت میں جب کہ اس کے ساتھ بخار بھی اور نزلہ و زکام بھی ہو نفع بخش ہے:

صفتہ:

ٹنکچر ایکوانائٹ	1 قطرہ
لائکر ایمونیا سٹریٹس	70 ملی گرام
سوڈا سائٹراس	700 ملی گرام
سپرٹ ایمونیا ایرومیٹک	10 قطرے
ایکوا ارنشیائی فلوریز	25 ملی لیٹر

سب کو بخوبی ملا لیں اور ایسی ایک ایک خوراک ہر تین تین گھنٹہ کے بعد دیں۔ اگر لوزتین کے ورم میں پیپ پڑ جائے تو چیرا دے کر صاف کریں اور بعدۂ مناسب غرغرے کرائیں۔ اگر ورم لوزتین مزمن شکل اختیار کر چکا ہو تو بذریعہ اپریشن لوزتین

کٹوادیں۔

غذا: گیہوں کا پتلا دلیہ' مونگ کی دال کا پانی' آش جو' کدو' ترئی' پالک' خرفہ وغیرہ

پرہیز: گوشت' بینگن' اروی' آلو' ترشی' تیل اور برف سے۔

دردگلو

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
گلے کا درد	دردگلو	سورتھروٹ Sore Throat
گلے کا شدید ورم	ورم حلق حاد	ایکیوٹ فیرنجائٹس Acute Pharyngitis
گلے کا کہنہ ورم	ورم حلق مزمن	کرانک فیرنجائٹس Chronic Pharyngitis
حلق کی پھنسیاں	بثور حلق	گرینولرفیرنجائٹس Granular Pharyngitis

کیفیت وماہیت: اس مرض میں حلق کی مخاطی جھلی میں ورم ہوجاتا ہے جس سے گلے میں درد ہوتا ہے کبھی حلق میں غیر طبعی جھلی پیدا ہوجاتی ہے ورم حلق کی دوقسمیں ہیں حاد اور مزمن بثور میں حلق کی پچھلی دیوار پر چھوٹی چھوٹی پھنسیاں ہوجاتی ہیں اور حلق کی جھلی دبیز ہوجاتی ہے اس کو دردگلوئے واعظین (کلرجی مینس تھروٹ) بھی کہتے ہیں کیونکہ یہ عموماً واعظوں' لکچراروں اور گویوں کو زیادہ ہوتا ہے۔

اسباب: نزلہ وزکام' ورم لوزتین' خناق' سرخ بخار' خون کے بعض سمیات' گردوغبار یا کسی خراش دار شے کا حلق میں چلا جانا اس کے اسباب ہیں سرد ہوا میں رہنے' خون یا صفرا بلغم کے زیادہ ہونے اور روغنی چیز پر بہت سرد پانی پینے سے بھی یہ مرض ہوجاتا ہے مزمن ورم حلق اکثر تو ورم حلق سے پیدا ہوتا ہے مگر کبھی آتشک' سل' نقرس' اور شراب نوشی سے براہ راست بھی اس کی علامات پیدا ہوجاتی ہیں دردگلوئے واعظین' گویوں اور لکچراروں کو زیادہ اور اونچا بولنے یا گانے سے ہوا کرتا ہے۔

علامات: حلق میں ورم' سرخی' گرانی' سرسراہٹ اور درد محسوس ہوتا ہے پیاس لگتی ہے کسی قدر لرزے کے ساتھ بخار ہوجاتا ہے آواز بھرائی ہوئی ہوتی ہے یا بیٹھ جاتی ہے۔ اکثر کھانسی آتی ہے اور بلغم بکثرت خارج ہوتا ہے منہ کا ذائقہ خون کے غلبہ کی صورت میں میٹھا صفرا کی صورت میں کڑوا اور بلغم کی صورت میں پھیکا ہوتا ہے۔ پرانے دردگلو (ورم مزمن حلق) میں یہی علامتیں خفیف صورت میں ہوتی ہیں نیز اس میں صبح کو کھانسی آتی ہے مگر بلغم بڑی مشکل سے خارج ہوتا ہے کبھی بلغم میں خون کی آمیزش ہوتی ہے عموماً نزلہ بھی ہوتا ہے بثور حلق میں یہی علامتیں پائی جاتی ہیں اور ساتھ ہی حلق میں چھوٹی چھوٹی پھنسیاں بھی پائی جاتی ہیں۔

انجام وعوارض: یہ مرض عموماً ایک ہفتہ میں اچھا ہوجاتا ہے مگر کبھی مزمن صورت اختیار کرلیتا ہے کبھی یہ خناق کی شکل میں تبدیل ہوجاتا ہے اور کبھی ورم گوش کی اندرونی نالی میں سرایت کرکے بہرہ پن پیدا کردیتا ہے۔

اصول علاج: اصل سبب معلوم کرکے اس کا ازالہ کریں قبض نہ ہونے دیں قابض غرغرے کرائیں اور قابض دوائیں گلے میں لگائیں درد ہوتو تسکین بخش دوائیں دیں گلے پر تکور کرائیں اور محلل ضمادات لگائیں اگر ضرورت ہوتو امالہ کے لئے جونکیں لگوائیں اور اگر بخار ہوتو معرق اور دافع بخار دوائیں دیں۔

دستورالعلاج: اگر شدید تکلیف ہوتو مغز فلوس ساٹھ گرام 250 ملی لیٹر پانی میں جوش کے در پلائیں۔ (2) مغز فلوس 75 گرام

آدھ لیٹر دودھ میں جوش دے کر پلائیں۔ (3) جدوار تین گرام رسوت تین گرام' ہری مکوہ کے پانی میں پیس کر گلے پر لیپ کریں۔ (4) رات کو گل بنفشہ پچیس گرام روغن گاؤ میں بریاں کر کے گلے پر باندھیں (5) دوسرے دن حسب ذیل تبرید کا یہ نسخہ دیں۔ لعاب بہدانہ تین گرام' شیرہ عناب سات دانہ' شیر مغز تخم کدوئے شیریں پانچ گرام' عرق مکو 75 ملی لیٹر' عرق گاؤزبان 75 ملی لیٹر میں نکال کر شربت توت سیاہ پچیس ملی لیٹر ملا کر پلائیں۔ اگر سردی یا روغن پر سرد پانی پینے کے باعث یہ شکایت ہو تو انجیر زرد چار دانہ' مویز منقیٰ دس دانہ' تخم حلبہ نو گرام' تخم کتان نو گرام پانی میں جوش دے کر صاف کر کے پلا دیں۔

اگر غلبہ رطوبت یا نزلہ کے باعث ہو تو بادیان' بیخ بادیان' زوفا' اصل السوس ہر ایک پانچ گرام' پرسیاؤشاں' گاؤزبان ہر ایک سات گرام' انجیر زرد تین دانہ' مویز منقیٰ سات دانہ نصف لیٹر پانی میں جوش دے کر شربت زوفا پچیس ملی لیٹر ملا کر پلائیں اگر حلق میں بلغم چسپاں ہو تو اسے نکالنے کے لئے نمک طعام' نوشادر' سہاگہ ہم وزن گرم پانی میں حل کر کے غرغرے کرائیں اور جب گل پستہ چوسنے کے لئے دیں اگر مسہل کی ضرورت ہو تو تین دن کے بعد جوشاندہ بالا میں برگ سنا مکی چھ گرام' مغز فلوس خیار شنبر ساٹھ گرام' ترنجبین چالیس گرام اضافہ کر کے مسہل دیں اگر گرد و غبار سے ہو تو نمکین پانی کے غرغرے کرائیں اور رب شہتوت چٹوائیں۔ اگر دوسرے اسباب ہوں تو ان کو دور کریں ان سب اسباب میں عدس مسلم نو گرام' پوست خشخاش چھ گرام' مائیں خرد چھ گرام' گلنار فارسی چھ گرام' کشنیز خشک چھ گرام پانی میں جوش دے کر غرغرے کریں اور شہد پچیس ملی لیٹر میں مازو ایک گرام پیس چھان کر ملالیں اور روئی کی پھریری کو اس میں بھگو کر گلے میں لگائیں مزمن ورم حلق میں مذکورہ بالا طریق پر تین مسہل دیں اور مغز املتاس پچیس گرام' شیر گاؤ 250 ملی لیٹر میں جوش دے کر غرغرے کرائیں اور چونہ چھ گرام شہد بارہ ملی لیٹر میں ملا کر گلے پر لیپ لگائیں بثور حلق کا بھی یہی طریقہ علاج ہے۔

<u>یادداشت</u>: (1) اگر ورم بہت زیادہ ہو اور سانس رک رہا ہو تو فصد سرارو سے بہت فائدہ ہوتا ہے۔ (2) ورم گلو میں پھریری سے قابض ملا لگانا یا رشاشہ سے دوان پہنچانا زیادہ مفید ہے۔

<u>دستور جدید</u>: (1) نمک کو پانی میں جوش دے کر غرغرے کرائیں (2) دوائے گلو پھریری سے دن میں دو مرتبہ گلے میں لگائیں۔ (3) قرص خاص دو عدد منہ میں رکھ کر اس کا رس چوستے رہیں (4) لعوق سپستان پچیس گرام' عرق گاؤزبان 150 ملی لیٹر میں جوش دے کر پلائیں۔

<u>منتخب مجربات و مرکبات - دوائے گلو</u>: مازو سبز ایک گرام' پھٹکری ایک گرام باریک پیس کر شہد پچیس گرام یا رب شہتوت پچیس ملی لیٹر میں ملائیں اور روئی کی پھریری سے گلے میں لگائیں ورم گلو اور ورم لوزتین کے لئے مفید ہے۔

<u>قرص خاص</u>: کتیرا' نشاستہ' صمغ عربی' رب السوس' مغز تخم خیارین ایک بارہ گرام' ست پودینہ (منتھول) دو گرام ملا کر چھوٹے چھوٹے قرص بنائیں اور منہ میں رکھ کر ان کا رس چوستے رہیں۔

<u>مضمضمہ ورم گلو</u>:

پھٹکری	2 گرام
شہد خالص	40 ملی لیٹر
مطبوخ مازو	250 ملی لیٹر

سب کو بخوبی ملا کر صبح و شام غرغرے کریں۔ مطبوخ مازو اس طرح تیار کیا جاتا ہے کہ ساٹھ گرام مازو لے کر اسے کوٹ چھان لیں اور 600 ملی لیٹر پانی میں دس منٹ تک جوش دے کر چھان لیں۔

<u>علاج ڈاکٹری</u>: درد گلو شدید میں رات کو 100 ملی گرام کیلومل کھلا کر صبح آٹھ گرام میگنیشیا سلفاس 125 ملی لیٹر پانی میں حل

کر کے پلائیں اس سے تین چار اسہال آجائیں گے پھر کونین سیلی سلیٹ 70 ملی گرام دن میں تین مرتبہ دیں۔ علاوہ ازیں ٹینک ایسڈ گلیسرین یا مینڈلز پینٹ گلے میں لگائیں اور پوٹاشیم کلوریٹ 350 ملی گرام 25 ملی لیٹر پانی میں ملا کر غرغرے کرائیں میئر پیپس یا یوکلپٹس منتھول لوزنجز یا ٹیبلائڈ پوٹاشیم کلورائڈ چوسنے کیلئے دیں۔ اگر ورم حلق مزمن ہو تو 175 ملی گرام سے 350 ملی گرام تک سلور نائٹریٹ 25 ملی لیٹر پانی میں حل کر کے گلے میں لگائیں لسٹرین ایک چمچہ ساٹھ ملی لیٹر پانی میں ملا کر اس سے غرغرے کرائیں اور ٹیبلائڈ ایمونیم کلورائڈ کمپونڈ چوسنے کے لئے دیں اگر قبض ہو تو درد گلو شدید کی طرح کیلوئل اور میگنیشیا سلفاس دیں ورم حلق مزمن میں اصول حفظان صحت پر ضرور عمل کرنا چاہئے اور سردی سے بچنا چاہئے سیر و تفریح کرنی چاہئے کام کرنا چاہئے تقویت ہضم کا خیال رکھنا چاہیے۔

غذا: نرم ہلکی اور زود ہضم غذائیں مثلاً مونگ کی دال، گیہوں کا دلیا، کدو، ترئی، پالک، خرفہ، چپاتی وغیرہ۔

پرہیز: گوشت، گڑ، تیل، ترشی اور ثقیل گرم مصالح دار غذاؤں سے پرہیز کرائیں تمباکو اور سگریٹ سے منع کریں۔

کسی چیز کا گلے میں پھنس جانا

ڈاکٹری نام	طبی نام	اُردو نام
چوکنگ Chocking	احتباس الشے فی الحلق	گلے میں کسی چیز کا پھنس جانا
لیچ انڈی تھروٹ Leech in the throat	تعلق العلق فی الحلق	گلے میں جونک کا چمٹ جانا

کیفیت: غذا کا سخت لقمہ یا ہڈی یا روپیہ پیسہ یا مچھلی کا کانٹا یا سوئی یا پن یا کوئی اور چیز گلے میں پھنس جاتی ہے حلق میں پھنس جانے والی چیزیں مفصلہ ذیل اقسام کی ہوتی ہیں اور ہر ایک کا نام الگ ہے۔

(1) حلق میں لقمہ کا اٹک جانا (غصہ طعام) (2) حلق میں مچھلی کے کانٹے کا یا دوسرے کانٹے کا اٹک جانا (تشبث شوک) (3) سوئی یا پن کا نگلنا (بلع ابرہ) (4) تالاب وغیرہ کا پانی پیتے ہوئے کسی چھوٹی سی جونک کا حلق میں چمٹ جانا (تعلق العلق فی الحلق) (5) ہڈی یا کسی سخت چیز مثلاً روپیہ پیسہ کا پھنس جانا اس کا کوئی خاص نام نہیں (6) پانی پیتے ہوئے پانی کا حجرہ میں چلا جانا اور اچھو آنا (شرق ما)

اسباب وعلامات: واضح ہیں عموماً سبب کی موجودگی کے ساتھ کھانسی اور متلی ہوتی اور اور اکثر سانس رُکتا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ جونک کی صورت میں پہلے جوہڑ کا پانی پینے کا اتفاق ہوتا ہے، بعد میں کرب اور بے چینی ہوتی ہے اور تھوک کے ساتھ پتلا خون خارج ہوتا ہے۔

علاج: ہر ایک کا علیحدہ علاج و تدبیر حسب ذیل ہے:

(1) جب حلق میں کوئی بڑی چیز مثلاً روٹی کا لقمہ یا گوشت کا ٹکڑا یا آم کی گٹھلی وغیرہ پھنس جاوے اور اس سے دم رکنے لگے تو حلق میں انگلی خوب نیچے تک ڈال کر اور پھر انگلی کو ٹیڑھا کر کے پھنسی ہوئی چیز کے نکالنے کی کوشش کریں اگر نکل سکے تو بہتر ورنہ اسے ذرا آگے کو دھکیل دیں اور اس کے بعد زور سے کھانسنے کی کوشش کریں اگر پھیپھڑوں میں کافی ہوا موجود ہو تو وہ چیز کھانسنے کے ساتھ ضرور نکل جائے گی اگر یہ تدبیر کارگر نہ ہو تو پانی یا کوئی اور سیال چیز خوب منہ میں بھر کر پلائیں۔ اگر فائدہ نہ ہو تو گردن اور دونوں شانوں کے درمیان زور سے مکے ماریں اگر ممکن ہو تو قے کی تحریک کریں اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو گردن کے دوسرے مہرے کے برابر سینگی کھچوائیں۔

(2) اگر حلق میں مچھلی کا کانٹا یا دوسرا کانٹا پھنس جائے اور منہ کھولنے پر نظر آجائے تو اسے موچنے یا آگ پکڑنے کی چمٹی سے نکال لیں اگر نظر نہ آئے اور تنفس میں بھی خلل واقع نہ ہو تو روٹی کا بڑا لقمہ کھانے سے لقمہ کے ساتھ نکل جاتا ہے اگر اس سے فائدہ نہ ہو تو متواتر چند بڑے بڑے چرب لقمے کھلا کر اوپر سے نمک یا رائی کو گرم پانی میں ملا کر قے کروادیں اگر یہ تدبیر بھی کارگر نہ ہو تو اسفنج کا ایک ٹکڑا یا گوشت کی نرم بوٹی یا انجیر خشک قدرے چبایا ہوا ایک مضبوط ڈورے سے باندھ کر مریض کو نگلنے کا حکم دیں' پھر مریض کو پانی پلائیں پھر ڈورے کو کھینچ لیں پھنسی ہوئی چیز ان میں اٹک کر باہر نکل آئے گی اگر اس عمل سے حلق میں خراش ہو جائے تو لعاب اسپغول گھونٹ گھونٹ کر کے پلائیں۔

(3) اگر حلق میں سوئی یا پن چلی جائے تو تدابیر بالا کو عمل میں لائیں یا سنگ مقناطیس تین گرام پیس کر شراب انگوری پچیس ملی لیٹر ملا کر پلائیں اور نصف گھنٹہ بعد نمک طعام نو گرام' رائی چھ گرام کو نصف سیر گرم پانی میں ملا کر پلائیں تاکہ قے ہو کر چیز نکل جائے۔

(4) اگر گلے میں جونک چمٹ جائے تو گلے کا ملاحظہ کریں اگر نظر آتی ہو تو اسے زنبور سے پکڑ کر دبائیں تاکہ وہ حلق کو چھوڑ دے اور تھوڑی دیر کے وقفہ کے بعد نرمی سے باہر کھینچ لیں اور اگر نظر نہ آئے تو سرکہ میں نمک کو حل کر کے اس کے غرغرے کرائیں یا سرکہ میں افیون گھول کر غرغرے کرائیں یا سرکہ میں پیس کر اس سے غرغرے کرائیں۔
جونک خواہ نظر آتی ہو تو نہ اس کے نکالنے کی ایک عمدہ تدبیر یہ ہے کہ سیاہ کیچڑ تھیلی میں باندھ کر مریض کے منہ میں بھر دیں جونک اسکی بو پاتے ہی منہ میں آجائے گی پھر اسے ہاتھ یا آلے سے باہر نکال دیں۔

(5) اگر کوئی ہڈی یا روپیہ پیسہ حلق میں پھنس جائے تو مریض کو سرنگوں کر کے ایڑیوں سے پکڑ کر اٹھائیں اور اسکی پشت اور گردن پر تھپکی لگائیں ایسا کرنے سے اٹکی ہوئی چیز نکل جاتی ہے۔
اگر گلے میں پھنسی ہوئی چیز نکل نہ سکے تو کوشش کریں کہ وہ معدہ میں چلی جائے اس جگہ سے وہ بآسانی پاخانہ کے ساتھ خارج ہو جائے گی ایسی صورت میں مریض کو کوئی پتلی غذا یا پانی پلائیں بلکہ چاول یا دلیہ یا کھچڑی یا دال چپاتی کھلائیں اگر پیاس زیادہ لگے تو برف چسائیں یا قدرے گھونٹ گھونٹ دودھ پلائیں یہ عمل کرنے سے دوسرے تیسرے دن وہ چیز ثفل کے ساتھ خارج ہو جائے گی اگر وہ چیز معدہ میں پہنچ چکی ہے تو مریض کو کوئی مسہل یا ملین نہیں دینا چاہئے اگر حلق میں پھنسی ہوئی چیز باہر نہ نکل سکے اور نہ پیٹ میں چلے جائے بلکہ بدستور محتبس رہ کر تکلیف تنفس کا باعث ہو تو جب تک کوئی معقول تدبیر کرنے کا موقع نہ ملے مریض کا مصنوعی تنفس جاری رکھنا چاہئے تاکہ تازہ ہوا پھیپھڑوں میں داخل ہو کر زندگی قائم رہے جس کا طریقہ حسب ذیل ہے:
مریض کے کپڑے اتار کر اس کی گردن چھاتی اور کمر کی بندشوں کو دور کریں مریض کو پٹ لٹائیں کہ اس کا پیٹ نیچے اور پیٹھ اوپر کی طرف ہو معالج اپنا منہ مریض کے سر کی طرف کر کے گھٹنوں کے بل بیٹھ جائے مریض کے منہ اور ناک کو بخوبی صاف کریں تاکہ اس کے حلق اور شش میں ہوا بخوبی جاسکے معالج مریض کی پیٹھ کے نچلے حصہ پر اپنے دونوں کف دست رکھے اور اپنے جسم کو آگے کی طرف جھکا کر سیدھا نیچے کی طرف دباؤ ڈالے ایسا کرنے سے ہوا پھیپھڑوں میں سے نکل جاتی ہے پھر معالج اپنا جسم پیچھے کی طرف ہٹالے اور دباؤ کم کردے مگر اپنے ہاتھ نہ اٹھائے ایسا کرنے سے ہوا پھیپھڑوں میں داخل ہوتی ہے۔ تحریک تنفس کے واسطے مریض کو سونگھنے کا نمک یا ایمونیا سونگھائیں چھاتی پر بھیگے ہوئے تولئے ماریں اور مریض کو گرم رکھیں۔

(6) اچھو آنے کی صورت میں شانے پر تھپکی لگانی چاہئے اس سے اصلاح علاج ہو جاتی ہے۔
علاج ڈاکٹری: مذکورہ ہدایات کے مطابق عمل کریں اگر ضرورت ہو تو مصنوعی تنفس جاری کر دیں۔
غذا و پرہیز: اگر چیز نکلنے کے بعد گلے میں خراش ہو تو سیال غذائیں دیں اور اگر خراش نہ ہو تو معمولی غذائیں دیں اگر کوئی شے معدہ میں چلی گئی ہو تو سیال غذا نہ دیں بلکہ دلیا، کھچڑی، چپاتی وغیرہ دیں۔

مشکل سے نگلنا

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
مشکل سے نگلنا	عسر البلع	ڈس فے جیا Dysphagia

کیفیت: اس مرض میں مریض کسی چیز کو مشکل سے نگل سکتا ہے۔
اسباب: مختلف امراض حلق و حنجرہ و مری، قروح حلق، سرطان، انتفاخ گلو، انور سماء اور طی وغیرہ سے یہ مرض ہوتا ہے بلحاظ کیفیت یہ مرض گرمی سردی رطوبت اور خشکی کے غلبہ سے ہو سکتا ہے۔
علامات: مریض غذا کو بہت مشکل سے نگل سکتا ہے اسی طرح پانی، تھوک وغیرہ بھی مشکل سے نگلی جا سکتی ہے غلبہ گرمی میں شدید پیاس اور حلق میں گرمی اور سوزش ہوتی ہے غلبہ سردی میں پیاس اور سوزش نہیں ہوتی غلبہ رطوبت میں لعاب دہن کثرت سے بہتا رہتا ہے غلبہ یبوست میں منہ خشک ہوتا ہے اور تر چیزوں کے استعمال سے فائدہ محسوس ہوتا ہے۔
اصول علاج: اگر مری کے کسی قریبی عضو میں رسولی کی وجہ سے یہ مرض ہے یا مری سرطان سے یا زخم کے بعد مجری مری تنگ ہو گیا ہو (تضیق لیفی) تو علاج نہیں ہو سکتا البتہ دوسرے اقسام علاج پذیر ہیں۔
اگر یہ مرض ورم یا تشنج سے ہو تو ان کا علاج کریں اگر کیفیات اربعہ میں سے کسی کیفیت کا غلبہ ہو تو اس کی تدابیر کریں۔
دستور العلاج: اگر یہ مرض گرمی سے ہوا ہو تو تبدیل و تعدیل مزاج اور تسکین حرارت کے واسطے مبردات کا استعمال کریں مثلاً شیرہ تخم تربوز پانچ گرام، شیرہ تخم خرفہ سیاہ پانچ گرام پانی میں نکال کر شربت بنفشہ پچیس ملی لیٹر، لعاب بہدانہ تین گرام شامل کر کے پلائیں سکنجبین تفاحی پچاس ملی لیٹر، عرق گندر پچاس ملی لیٹر، عرق گاؤزبان پچاس ملی لیٹر، عرق بید مشک پچیس ملی لیٹر ملا کر دن میں چند بار دیں۔ لعاب اسپغول، آب کشنیز سبز ملا کر غرغرے کرائیں۔ صندل سفید بارہ گرام گلاب میں پیس کر اس میں قدرے کافور حل کر کے لیپ کریں، اگر اس پر بھی آرام نہ ہو تو مسہل بارد دیں بطور غذا آش جو، پالک، خرفہ وغیرہ استعمال کریں اگر سردی سے ہو تو معجون نانخواہ سادہ سات گرام ہمراہ عرق بادیان 100 ملی لیٹر، عرق پان پچاس ملی لیٹر، شربت انجیر 25 ملی لیٹر ملا کر پلائیں یا انیسون پانچ گرام، بادیان سات گرام، سنبل الطیب سات گرام پانی میں جوش دے کر شربت دینار پچاس ملی لیٹر ملا کر استعمال کریں۔ جوارش مصطگی سادہ سات گرام یا معجون فلاسفہ سات گرام یا مربائے زنجبیل پچیس گرام کھلائیں روغن مصطگی میں جند بید ستر حل کر کے دونوں شانوں کے درمیان مالش کریں دارچینی نو گرام، بادیان بارہ گرام، فلفل سفید تین گرام پانی میں جوش دے کر غرغرے کریں اگر مرض مادی ہو تو بعد تنقیہ تدابیر بالا عمل میں لائیں۔
غذا: آب مونگ مقشر، تیتر، بٹیر، کبوتر کا شوربا، گرم مصالح جات کے ساتھ کھائیں سرد چیزوں سے پرہیز کریں۔
اگر رطوبت سے ہو تو اطریفل اسطوخودوس بارہ گرام ہمراہ گاؤزبان 150 ملی لیٹر استعمال کریں یا مربہ ہلیلہ ایک عدد

ورق نقرہ میں لپیٹ کر ہمراہ شیرہ بادیان سات گرام' عرق مکو 75 ملی لیٹر' عرق بادیان 110 ملی لیٹر میں نکال کر خمیرہ بنفشہ پچاس ملی لیٹر ملا کر پلائیں۔ رفع قبض کے واسطے شیرہ تخم کثوث تین گرام' شیرہ مویز منقیٰ گیارہ دانہ اضافہ کریں اصلاح جگر کے واسطے بجائے خمیرہ بنفشہ کے شربت دینار پچاس ملی لیٹر شامل کریں۔ اگر رطوبت مادی ہو تو بعد نضج وتنقیہ بلغم جوارش مصطگی یہ نسخہ کلاں سات گرام میں مصطگی' انیسون ہر ایک ایک گرام' باریک کر کے ملا کر کھلائیں اوپر سے گل بنفشہ' بادیان' اصل السوس مقشر' پرسیاوؑ شاں' بیخ اذخر' بیخ بادیان ہر ایک پانچ گرام' مویز منقیٰ گیارہ دانہ پانی میں جوش دے کر صاف کر کے گل قند عسلی پچاس گرام ملا کر پلائیں۔ دونوں شانوں کے درمیان 80-70 سینگیاں کھچوائیں۔ گل سرخ بارہ گرام' مازو سبز چھ گرام' ہلیلہ زرد سات گرام پانی میں جوش دے کر غرغرے کریں عاقرقرحا سات گرام' فلفل سفید پانچ گرام جوش دے کر غرغرے کرنا بھی مفید ہے۔

غذا: شوبائے گوشت طیور مع مصالحہ جات گرم۔

اگر یبوست سے ہو تو خمیرہ گاؤزبان عنبری جواہر والا پانچ گرام کھلائیں اور بعد میں لعاب بہدانہ تین گرام' لعاب اسپغول پانچ گرام' شیرہ مغز تخم کدوئے شیریں پانچ گرام' عرق گاؤزبان 150 ملی لیٹر میں نکال کر شربت بنفشہ پچیس ملی لیٹر ملا کر پلائیں نیز آش جو میں روغن بادام چھ گرام ملا کر پلانا مفید ہے یہ حریرہ بھی مجرب اور مستعمل ہے۔ نسخہ مغز تخم کدو' مغز بادام ہر ایک سات گرام کا شیرہ گاؤ 200 ملی لیٹر سے نکال کر نبات سفید چالیس گرام ملا دیں اور میدہ گندم بارہ گرام کو روغن گاؤ بارہ گرام میں بریاں کر کے شیرہ ڈال کر پکائیں اور بطور حریرہ استعمال کریں اور روغن بادام یا روغن لبوب سبعہ یا روغن تخم کدو سر اور شانوں پر مالش کریں۔ اگر استرخا کی وجہ سے ہو تو (1) صبح وشام معجون جوگراج گوگل پانچ گرام کھلائیں اور شہد پچیس ملی لیٹر' عرق گاؤزبان 150 ملی لیٹر میں جوش دے کر پلائیں۔ (2) مرہم اشق بارہ گرام روغن بلسان پچیس گرام میں ملا کر پھاہیہ پر لگا کر گردن کے مہروں پر چپکائیں۔ (3) بھنگ ساٹھ گرام' نمک طعام ساٹھ گرام پانی میں جوش دے کر روغن زیتون پچاس ملی لیٹر اضافہ کر کے گردن کے مہروں اور سامنے کی جانب گلے پر نطول کریں۔

مذکورہ بالا اسباب کے علاوہ اگر یہ مرض مزمن بیماریوں اور عام نقاہت اور کمزوری کا نتیجہ ہو تو مقوی ادویہ واغذیہ استعمال کریں کبھی گردن کے فقرات کے ٹل جانے سے یہ مرض ہوتا ہے اس صورت میں خناق کلبی کے مطابق اس کا علاج کریں کبھی غلبہ ریاح اس کا موجب ہوتا ہے اس حالتمیں ڈکاریں بکثرت آتی ہیں اس صورت میں جوارش جالینوس سات گرام' عرق بادیان' عرق الائچی' عرق پودینہ' عرق اجوائن ہر ایک چالیس گرام کے ہمراہ دیں اگر ورم یا تشنج سے ہو تو ان کا علاج کریں جو آئندہ مرقوم ہے۔

علاج ڈاکٹری: اصل سبب کو دور کریں چنانچہ فقر الدم' ورم لوزتین' مری کے فالج سے ہو تو فیرائی ایٹ ایمونیا سائٹریٹ 350 ملی گرام' ٹنکچر نکس وامیکا پانچ قطرے' گلیسرین چالیس قطرے' ایکوا منتھا پپ 25 ملی لیٹر بعد غذا ایسی ایک ایک خوراک پلائیں۔

سرطان مری اور سل حلقومی کے لئے: کریازوٹڈ ایملشن آف کاڈلور آئل دیں۔

آتشک حلقومی: میں مرکبات سیماب وسم الفار زیادہ مفید ہیں اور اگر گمیاں پیدا ہوگئی ہوں تو آئیوڈائیڈز کا استعمال سکتہ و استرخاء مری (مری کا مفلوج ہو جانا) عسیر العلاج اور بدیر زائل ہونے والے مرض ہیں چنانچہ مریض کی عامہ صحت کو بہتر بنائیں بجلی کا غسل کرائیں اور مریض کو کامل آرام وسکون میں رکھیں۔

غذا: عسر العلاج میں غذا مشکل سے نگلی جاسکتی ہے اس لئے رقیق غذا مثلاً شوربا' یخنی' مونگ کی دال کا پانی دیں افاقہ ہونے پر گیہوں کا دلیا' ارہر کی دال' کدو' ترئی' ٹنڈا وغیرہ استعمال کریں اگر مریض منہ سے غذا استعمال نہ کرسکتا ہو تو حقنہ غذائیہ استعمال

کرائیں۔

پرہیز: جس کیفیت سے مرض پیدا ہوا اس کے مقابل کی کیفیت کی غذاؤں سے پرہیز کرائیں مثلاً سردی سے ہو تو سرد ہوا، زیادہ سرد پانی اور سرد غذا سے پرہیز کرنا چاہئے اکثر اقسام میں سرد مشروبات ضرر رساں ہوتے ہیں۔

ورم مری

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
غذا کی نالی کی سوجن	ورم مری	ایسافے جائٹیس OEsophagitis

کیفیت: اس مرض میں غذا کی نالی سوج جاتی ہے جس سے غذا اور پانی کا نگلنا دشوار ہو جاتا ہے۔

اسباب: یہ مرض یا تو مادہ گرم یعنی خون یا صفراء کے غلبہ سے ہوتا ہے یا اس کا موجب مادہ سرد یعنی بلغم اور سوداء ہوتا ہے ورم گرم عموماً تیز شراب، زیادہ مصالح دار اور زیادہ گرم ماکولات و مشروبات اور بعض بخاروں سے ہوتا ہے۔

علامات: ورم گرم میں بخار پیاس کی شدت اور دونوں شانوں کے درمیان درد ہوتا ہے غذا کا نگلنا دشوار اور تکلیف دہ ہوتا ہے جب ان علامات کے بعد لرزہ پیدا ہو تو ورم کے پکنے اور پیپ پڑ جانے کی علامت ہے اور جب قے کے ذریعہ پیپ خارج ہونے لگے تو معلوم ہوتا ہے کہ ورم پھٹ گیا ہے قسم سرد میں بخار اور پیاس نہیں ہوتی درد نہایت خفیف اور دونوں شانوں کے درمیان گرانی زیادہ ہوتی ہے۔

اصول علاج: ورم میں ابتداء وادعات اور انتہاء مرض میں محللات کا استعمال کرنا چاہئے دونوں شانوں کے درمیان ضماد لگائے جائیں اسی طرح وہاں تکور بھی کرنی چاہئے ورم گرم میں باسلیق یا سرارو کی فصد بھی مفید ہے۔

دستور العلاج: ورم گرم میں اگر خون کے غلبہ کے علامات پائے جائیں اور مریض متحمل ہو تو فصد باسلیق کھلوائیں اور شیرہ تخم خرفہ پانچ گرام، آب کاسنی یا آب کاہو 90 ملی لیٹر میں نکال کر شربت شہتوت پچیس ملی لیٹر ملا کر گھونٹ گھونٹ پلائیں یا ماء الشعیر 125 ملی لیٹر میں روغن بادام شیریں تین گرام ملا کر پلائیں انتہائے مرض میں تحلیل کے واسطے آب مکوسبز 90 ملی لیٹر، آب کاسنی سبز 90 ملی لیٹر میں مغز فلوس املتاس چالیس ملی لیٹر، شربت بنفشہ پچیس ملی لیٹر ملا کر پلانا مفید ہے اگر ورم میں پیپ پڑ جانے تو لعاب کتان، لعاب تخم کنوچہ دیں جب ورم پک کر پھوٹ جائے تو شیرہ گاؤ میں روغن بادام ملا کر پلائیں اور حریرہ کھلائیں نیز ابتدائے مرض میں صندل سفید چھ گرام کو آب کاسنی سبز یا آب مکوسبز میں گھس کر دونوں شانوں کے درمیان ضماد کریں انتہا میں یہ ضماد محلل استعمال کریں گل بابونہ چھ گرام، تخم خطمی چھ گرام، گل بنفشہ چھ گرام، آرد جو چھ گرام، مکوسبز کے پانی میں پیس کر روغن گل بارہ ملی لیٹر اضافہ کر کے دونوں شانوں کے درمیان لیپ لگائیں جب ورم پکنے لگے تو یہ ضماد استعمال کریں نسخہ: آرد حلبہ، آرد جو، تخم کتان، تخم خطمی پانی میں پکا کر روغن بنفشہ ملا کر ضماد کریں جب ورم پھٹ جائے تو صاف کرنے کے واسطے ماء العسل پلائیں۔

اگر مادہ سرد سے ہو تو بعد نضج و تنقیہ مادہ گل بابونہ نو گرام، تخم کتان چھ گرام پانی میں جوش دے کر شربت انگور پچیس گرام ملا کر گھونٹ گھونٹ پلائیں روغن بابونہ، روغن شبت نیم گرم دونوں شانوں کے درمیان مالش کریں یہ ضماد بھی مفید ہے نسخہ بابونہ، تخم شبت، حلبہ، تخم کتان، اکلیل الملک ہر ایک بارہ گرام پانی میں پیس کر نیم گرم لیپ کریں۔

غذا: آب مونگ یا نخود آب، یخنی، سادہ شوربا وغیرہ سرد اشیاء سے پرہیز کریں۔

علاج ڈاکٹری: ورم حاد میں سینہ پر سینک کریں اور برف کا ٹکڑا چسائیں بطور غذا دودھ‘ انڈا‘ یخنی کھلائیں اگر غذا نگل نہ سکے تو بذریعہ حقنہ پہنچائیں تسکین ودرد کے واسطے مارفیا‘ کوکین‘ اوپیم‘ میوسلج ٹریگا کانتہ وغیرہ استعمال کریں ورم مزمن میں کاسٹک لوشن بیس گرین فی اونس والا یا گلیسرین اور ٹرپن ٹائین ہم وزن ملا کر اسفنج یا پھریری یا بالوں کے قلم کے ذریعہ حلق کے اندر زیادہ مقدار میں لگائیں اور مریض کو حکم دیں کہ اس کو نگلنے کی کوشش کرے تا کہ دوا مری میں پہنچ جائے اگر یہ دوا نہ پہنچ سکے تو ٹینک ایسڈ پانچ گرین‘ سہاگہ دس گرین‘ ٹنکچر آئیوڈین بیس قطرے میں حل کر کے رشاشہ کے ذریعہ حلق میں پہنچائیں تقویت کے لئے ایمونیا کارب‘ کاڈلیور آئل‘ آئرن کونین استعمال کریں۔

تحلیل ورم کے لئے پوٹاسی آئیوڈائیڈ کھلائیں اگر ضرورت ہو تو مسہل دیں اور بجائے غذا اور پانی کے آش جو رقیق پلانا مفید ہے۔

غذا و پرہیز: ورم گرم میں حریرہ یا دودھ یا آش جو یا اراروٹ یا ساگودانہ کھلائیں تیز اور گرم چیزوں سے پرہیز کرائیں۔ ورم سرد میں آب مونگ‘ نخود آب‘ یخنی‘ سادہ شوربا مرغ‘ سرد اشیا سے پرہیز کرائیں۔

مری کا جڑ جانا

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
غذا کی نالی کا جڑ جانا	انطباق المری	سٹرکچر آف دی ایسافیگس Stricture of the OEsophagis

کیفیت: اس مرض میں مری کے اندرونی پرت آپس میں مل جاتے ہیں جس کیوجہ سے پانی اور رقیق غذا تو اس راستہ سے نہیں جاسکتی البتہ بڑے اور وزنی لقمے اپنے بوجھ کی وجہ سے نیچے اتر جاتے ہیں۔

اسباب: امراض تشنجی مثلاً اختناق الرحم یا ہلکاؤ کے باعث اعصاب میں تشنج ہو کر نکلنا دشوار ہو جاتا ہے (انطباق تشنجی) یا مری کی اندرونی سطح میں بسبب تیز شراب پینے یا کسی تیز اکال تیزاب وغیرہ کے غلطی سے پی جانے کے باعث ثبور اور زخم پیدا ہو کر اس کے پر آپس میں جڑ جاتے ہیں (انطباق قروحی) یا کوئی سوداوی ورم یا خبیث رسولی پیدا ہو کر اپنے دباؤ سے اس کے منفذ کو تنگ کر دیتی ہے (انطباق خبیث) نقرسی مزاج کے اشخاص اس مرض میں زیادہ مبتلا ہوتے ہیں۔

علامات: انطباق تشنجی اکثر اختناق الرحم یا ہلکاؤ میں ہوتا ہے اور ان کی علامتیں پائی جاتی ہیں اور غذا کھائی نہیں جاتی یا باہر آ جاتی ہے انطباق قروحی وخبیث میں کبھی گذر جاتی ہے اور کبھی نہیں گزرتی اور قروح و اورام کے علامات پائے جاتے ہیں۔

اصول و دستور علاج: اگر انطباق تشنج کے سبب ہو تو ہینگ‘ کافور‘ مشک وغیرہ دافع تشنج و مسکن اعصاب ادویہ دیں اور اختناق الرحم کا علاج کریں چنانچہ جدوار ایک گرام‘ عود صلیب ایک گرام پیس کر دواء المسک معتدل پانچ گرام میں ملا کر کھلائیں اور شیرہ بادیان تین گرام‘ شیرہ تخم کشوث تین گرام‘ شیرہ تخم خیارین تین گرام‘ عرق بادیان 75 ملی لیٹر‘ عرق مکوہ 75 ملی لیٹر میں نکال کر شربت بزوری معتدل پچیس ملی لیٹر میں ملا کر پلائیں۔

اگر زخم کے باعث مری کے طبق جڑ گئے ہوں تو قاثاطیر اور مناسب روغنیات کے ذریعہ منفذ کشادہ ہو سکتا ہے لیکن اگر یہ تدابیر کارگر نہ ہوں اور مری کا منفذ کھلنے کی کوئی امید نہ ہو تو بغیر دستکاری یہ مرض لاعلاج ہے البتہ عمل جراحی کے ذریعہ پیٹ کے اوپر سے سوراخ کر کے غذا پہنچانے کا انتظام کرنے سے مریض اپنے ایام حیات تک زندہ رہ سکتا ہے خفیف حالتوں میں گردن کے دوسرے مہرہ پر سینگیاں لگوانے سے بھی منفذ کشادہ ہو جاتا ہے جس سے رقیق غذا کا گزرنا ممکن ہو جاتا ہے۔

علاج ڈاکٹری: اگر تشنج اور درد سے ہو تو حسب ذیل نسخہ دیں:

ایکسٹریکٹ اوپیائی	9 ملی گرام
ہائیڈروکلوریٹ آف کوکین	18 ملی گرام

دونوں کو دو گرام پانی میں ملا کر آہستہ آہستہ پلائیں ہر پندرہ منٹ کے بعد ایسی خوراک دیں دن میں چار سے چھ خوراک تک دے سکتے ہیں۔

غذا: سادہ، سریع الہضم اور مقوی ہو مثلاً بکری یا پرندوں کا شوربا، یخنی، نخود آب، چپاتی، گیہوں کا دلیا، انڈے وغیرہ غذا اچھی طرح چبا کر کھانی چاہئے۔

پرہیز: زیادہ ٹھنڈی اور ثقیل چیزوں سے مثلاً برف، ترشی، آلو، اروی، گوبھی، بینگن سے پرہیز کرنا چاہئے زیادہ متحرک چیزیں اور تیز مصالح بھی استعمال نہیں کرنے چاہئیں۔

امراض معدہ و امعاء / معدہ اور آنتوں کے امراض

ورم معدہ

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
معدے کی سوجن	ورم معدہ	گیسٹرائیٹس Gastritis

کیفیت وماہیت: اس مرض میں معدے کے اندر استر کرنے والی مخاطی جھلی اور اس کے اندر کی گلٹیوں میں ورم اور سوزش ہوجاتی ہے جس سے وہ سرخ ہوجاتی ہے اور اس سے کم وبیش سفید رنگ کی غلیظ رطوبت رستی رہتی ہے اس کی صورت یہ ہوتی ہے کہ کوئی موذی یا خراش پیدا کرنے والی چیز (مواد فاسد) معدے کے اندر پہنچ کر اس میں تحریک اور سوزش پیدا کرتی رہتی ہے جس سے اس کے اندر ورم اور سوزش پیدا ہوجاتی ہے اس کی مزمن صورت میں معدہ عموماً پھیل جاتا ہے اس کی غشا مخاطی موٹی، سخت اور خاکستری رنگ کی ہوجاتی ہے۔

اقسام: شدت وخفت مرض کے لحاظ سے اس کی دو قسمیں ہیں (1) ورم معدہ حاد (ایکوٹ گیسٹرائیٹس) (2) ورم معدہ مزمن (کرانک گیسٹرائیٹس) بعض لوگوں نے ورم معدہ حاد کی عام صورت کے علاوہ دو اور قسمیں بھی کی ہیں (1) ورم معدہ حاد سمی جو بعض قسم کی شدید سمی ادویہ یا متعفن غذاؤں وغیرہ کے استعمال سے پیدا ہوجاتا ہے (2) ورم معدہ فلغمونی یا صدیدی یہ قسم شاذونادر ظاہر ہوتی ہے اور اس میں شدید حمیات عفنہ مثلاً حمی نفاسیہ وغیرہ سے معدے کی مخاطی جھلی کے نیچے ورم ہوکر اس میں پیپ پڑ جاتی ہے اس کو طب قدیم میں دبیلۃ المعدہ کے نام سے بیان کیا گیا ہے اطباء قدیم کے نزدیک اخلاط اربعہ کے غلبے کے لحاظ سے اس کی چار قسمیں ہوسکتی ہیں۔ (1) ورم معدہ دموی (2) ورم معدہ صفراوی ان ہردو اقسام کو ورم معدہ حار بھی کہتے ہیں (3) ورم معدہ بلغمی اور (4) ورم معدہ سوداوی ان ہردو کو ورم معدہ بارد بھی کہتے ہیں ان میں سے آخر الذکر تین قسمیں نسبتاً زیادہ عام ہیں۔

اسباب: ورم معدہ حاد اکثر اوقات غذا کی خرابی سے پیدا ہوا کرتا ہے چنانچہ ثقیل باسی اور متعفن غذا یا ڈبوں کی بند اشیائے خوردنی خصوصاً جب کہ ان کے اندر سمیت پیدا ہوچکی ہو تیز مصالحہ دار چیزوں کا زیادہ استعمال، گلا سڑا گوشت اور مچھلی وغیرہ

شدید خراش کرنے والی زہریلی ادویہ مثلاً سنکھیا' دار چکنا' سرمہ' فاسفورس' قوی تیزاب مثلاً تیزاب گوگرد یا تیزاب نمک یا تیزاب شورہ یا تیز کھار اشیاء مثلاً کاسٹک سوڈا' پوٹاس وغیرہ ورم معدہ حاد کو پیدا کر دیا کرتے ہیں اس کے علاوہ شدید سردی لگ جانا اور شراب نوشی کی کثرت بھی اس مرض کو پیدا کرسکتی ہے علی ہذا شدید حمیات حادہ متعدیہ مثلاً چیچک' خسرہ' سرخ بخار' خناق وغیرہ یا معدہ کے بعض خاص عضوی امراض مثلاً قروح معدہ' سرطان معدہ' سل معدہ وغیرہ بھی اس مرض کی حاد صورت کو پیدا کرسکتے ہیں ورم معدہ مزمن ورم حاد سے پیدا ہونے کے علاوہ غذا کی مسلسل بے احتیاطیوں (مثلاً ثقیل' نفاخ' شیریں یا مرغن غذاؤں کا ہمیشہ استعمال کرنا تکان کی حالت میں غذا کھانا' کھانے پر اور کھالینا جماع کے فوراً بعد کھانا یا کھانے کے فوراً بعد جماع کرنا' فکرو پریشانی یا معروفیت کی حالت میں اور جلدی جلدی کھانا) اور شراب' تمباکو' چائے' قہوہ یا برف وغیرہ کی کثرت استعمال' دائمی قبض' دانتوں کی بوسیدگی' منہ اور اثنا عشری کے متعدی امراض سے بھی پیدا ہوسکتا ہے کمزور بچوں' کمی خون کے مریضوں' بخار وغیرہ شدید امراض سے شفا پائے ہوئے ناتوان' عصبی مزاج کے اشخاص' اور قلب' ریہ' جگر' گردہ کے بعض امراض یا وجع المفاصل' نقرس' آتشک وغیرہ کے مریضوں میں اس مرض میں مبتلا ہونے کی زیادہ استعداد ہوا کرتی ہے۔

علامات: ورم معدہ حاد کی اہم ترین اور عام علامت بھوک کا زائل ہوجانا ہے شدید حالت میں ہر قسم کی غذا سے نفرت ہوجاتی ہے جو کچھ بھی مریض کھاتا ہے اس کا اس کو کچھ مزا نہیں آتا تیز مصالح دار چیزوں کی خواہش رہتی ہے منہ میں خشکی ہوتی ہے جس کی وجہ سے پیاس زیادہ لگتی ہے معدے کے مقام پر عام طور پر زیادہ درد نہیں ہوتا لیکن بعض اوقات معدے کے عضلات کی اینٹھن سے شدید قسم کا درد محسوس ہوتا ہے البتہ مریض مقام معدہ پر بوجھ' گرانی اور امتلاء کی ہمیشہ شکایت کرتا ہے گاہے حرکت دودیہ بھی محسوس کرتا ہے اکثر حالات میں متلی اور قے ہوتی ہے اور شدید حالات میں جب کسی قسم کی ذرا سی غذا بھی کھائی جاتی ہے تو وہ فوراً قے ہوجاتی ہے خلوء معدہ میں ہروقت ڈکاریں آتی ہیں اور متلی کی شکایت پائی جاتی ہے زبان خشک اور میلی ہوتی ہے تھوک بکثرت آتا ہے گاہے رال ٹپکنے لگتی ہے قبض ہوتی ہے پیشاب بھی کم آتا ہے اور درد سر ہوتا ہے سستی اور کاہلی ہوتی ہے کام کرنے کو مطلقاً جی نہیں چاہتا نبض عموماً سریع لیکن کبھی بطی اور صغیر ہوتی ہے معمولی حالات میں عام طور پر بخار نہیں پایا جاتا لیکن شدید حالات میں کم وبیش بخار بھی ہوجاتا ہے بعض حالات میں شدید کمزوری' سدر دوار' غنودگی اور بے ہوشی وغیرہ تک پائی جاتی ہے ورم کے اثنا عشری آنت تک بڑھ جانے کی صورت میں گاہے یرقان بھی پایا جاتا ہے اور کبھی دست آنے لگتے ہیں تیزاب وغیرہ شدید زہروں کے استعمال کی صورت میں جلن اور درد شدید ہوتا ہے بار بار قے آتی ہے جس میں گاہے خون بھی ملا ہوا خارج ہوتا ہے اور گاہے معدے کے اندر استر کرنے والی مخاطی جھلی کے ٹکڑے بھی کٹ کٹ کر خارج ہوتے ہیں معدے کے مقام پر پیٹ پر ہاتھ لگانے سے درد ہوتا ہے مریض کو پیاس نہایت شدید لگتی ہے اور نہایت ٹھنڈا پانی پینے کیلئے جی چاہتا ہے شدت درد میں ہاتھ پاؤں سرد ہوجاتے ہیں اور شدید ضعف سے مریض پسینہ پسینہ ہوکر مرجاتا ہے۔

ورم معدہ مزمن کی علامتیں: زیادہ تر سوء ہضم مزمن کی علامتوں سے ملتی جلتی ہیں چنانچہ بھوک کم اور ہضم خراب ہوجاتا ہے غذا کھانے کے بعد معدے میں گرانی اور بوجھ ہوتا ہے۔ منہ اور حلق کا ذائقہ خراب اور تلخ اور منہ سے بدبو آتی ہے مریض معدے کے اندر تمدد اور ثقل کی شکایت کرتا ہے جو یا تو ہروقت رہتا ہے یا غذا کے بعد خصوصیت کے ساتھ محسوس ہوتا ہے غذا کی بدپرہیزی سے درد نہایت شدت کے ساتھ ہوتا ہے اور گاہے اس کے ساتھ معدے میں اینٹھن بھی پائی جاتی ہے غذا کے بعد اکثر ڈکار آتے ہیں جن کے ساتھ عموماً تلخ اور ترش ذائقہ کے کم وبیش معدی مواد بھی منہ میں آجاتے ہیں سینہ جلتا اور متلی ہوتی ہے جس کے ساتھ بعض اوقات قے بھی ہوجاتی ہے لعاب دہن زیادہ پیدا ہوتا ہے اکثر پیاس بھی زیادہ لگتی ہے قبض اور درد سر

کی بھی کم وبیش شکایت رہتی ہے تبخیر معدی کی وجہ سے اکثر دل بھی دھڑکتا ہے ہتھلیاں اور تلوے جلتے ہیں پیشاب کم اور گہرے رنگ کا ہوتا ہے اور اس میں رسوب بکثرت پائے جاتے ہیں جسم کا رنگ پھیکا اور جلد خشک ہوتی ہے اور مریض روز بروز لاغر ہوتا جاتا ہے اکثر سست اور مغموم رہتا ہے اور کام کاج کے لئے اس کا مطلقاً جی نہیں چاہتا۔

تشخیص الامراض: ورم معدہ دموی وصفراوی میں کم وبیش بخار ہوتا ہے معدے کے مقام پر سوزش اور درد پایا جاتا ہے قے آتی ہے پیشاب کی شدت کرب و بے چینی اور بھوک بالکل بند ہوجاتی ہے ورم معدہ بلغمی میں بخار ہلکا ہوتا ہے تھوک کی کثرت ہوتی اور بھوک مرجاتی ہے معدہ پھولا ہوا ہوتا ہے لیکن چھونے پر اس میں سختی کا احساس پایا جاتا ہے زبان سفید ہوتی ہے اور چہرے پر تہج پایا جاتا ہے چہرے کی رنگت رانگ کی مانند ہوتی ہے اور معدہ سوداوی میں ٹٹول کر دیکھنے پر ورم کی سختی نمایاں طور پر محسوس ہوتی ہے مریض کو برے قسم کے افکار اور فاسد خیالات گھیرے رہتے ہیں اس کی طبیعت چڑچڑی ہوجاتی ہے آنکھوں میں خشکی آجاتی ہے اور بدن کی رنگت سیاہی مائل ہوجاتی ہے۔

فروق الامراض: ورم معدہ حاد سوء ہضم حاد کے مشابہ ہوتا ہے ان دونوں کا فرق سوء ہضم حاد میں بیان کیا جاچکا ہے ورم معدہ مزمن سوء ہضم مزمن کے مشابہ ہوتا ہے ان کا باہمی فرق بھی سوء ہضم کے بیان میں جدول کے اندر درج کردیا گیا ہے البتہ ورم معدہ مزمن سادہ زخم معدہ اور خبیث زخم معدہ (سرطان معدہ) کا باہمی فرق ذیل کے جدول میں درج ہے۔

ورم معدہ مزمن، سادہ زخم معدہ اور خبیث زخم معدہ یعنی سرطان معدہ کا فرق

علامت	سادہ زخم معدہ	خبیث زخم معدہ (سرطان معدہ)	ورم معدہ مزمن
قے	اکثر غذا کھانے کے فوراً بعد ہوتی ہے اور اس سے درد میں کمی ہوجاتی ہے	شاذونادر اور کبھی کبھی ہوتی ہے لیکن جب ہوتی ہے بہت کثیر مقدار میں ہوتی ہے۔	صرف صبح کے وقت متلی اور قے ہوتی ہے جس میں مخاطی رطوبت خارج ہوتی ہے۔
قے الدم	کبھی کبھی لیکن کثیر المقدار ہوتی ہے اور خون کی رنگت شوخ سرخ ہوتی ہے۔	خون مسلسل رستا رہتا ہے اور رنگت وغیرہ میں قہوے کی شکل کا ہوتا ہے۔	شاذونادر ہوتی ہے اور دھاریوں کی شکل میں بشرطیکہ امراض قلب میں وریدی احتقان دموی کی وجہ سے نہ ہو۔
رسولی	نہیں ہوتی۔	موجود ہوتی ہے گو اکثر اوقات چھو کر محسوس نہیں کی جاسکتی کچھ عرصے کے بعد جگر، صفاقی جھلی اور گلٹیوں وغیرہ میں ثانوی عوارضات پائے جاتے ہیں۔	نہیں ہوتی۔
عمر	30-20 سال کی جوان عورتوں میں پایا جاتا ہے۔	40 سال سے زیادہ عمر کے مرد بالعموم اس میں مبتلا ہوتے ہیں۔	ہر عمر میں ہوسکتا ہے۔
رفتار	غیر متعین، اکثر بار بار عود کر آتا ہے۔	ایک دو سال میں مہلک ثابت ہوتا ہے۔	غیر متعین، بالآخر استرخاء معدہ پر منتج ہوتا ہے۔

انجام وعوارض: ورم معدہ حاد بالعموم تین سے چھ روز تک یا حد سے آٹھ سے دس روز تک اچھا ہوجایا کرتا ہے ورنہ اس کے بعد مزمن شکل اختیار کرلیتا ہے موت اس سے شاذونادر ہی واقع ہوتی ہے وہ بھی خصوصاً اس وقت جب کہ نہایت شدید کی اشیاء کی وجہ سے پیدا ہوا ہو اور معدہ مع مری کے تمام کا تمام اس میں مبتلا ہو چکا ہو ورم معدہ مزمن کا انجام اسباب اور علامات کی شدت وخفت پر منحصر ہے اگر اس کے ساتھ وریدوں میں سدہ ہوجائے تو انجام عموماً خراب ہوتا ہے اور دیر تک علاج نہ کرنے کی صورت میں استرخاء معدہ کی شکایت پیدا ہوجاتی ہے معدے کی دیواروں میں ریشہ دار ساخت پیدا ہوجاتی ہے اور اس سے غلطیاں خراب ہوجاتی ہیں جس سے سوء ہضم مزمن پیدا ہوجاتا ہے۔

اصول علاج: ورم معدہ حاد اور مزمن دونوں میں معدہ کو آرام پہنچانے کی کوشش کرنی چاہئے اور حاد میں تو دو تین روز غذا بھی بند کردینی چاہئے البتہ پیاس رفع کرنے کے لئے عرق مکو یا سوڈا واٹر برف سے ٹھنڈا کیا ہوا گھونٹ گھونٹ دینا چاہئے نیز پیاس رفع کرنے کے ساتھ ہی سبب معلوم کرکے اس کو دور کرنے کی تدبیر کرنی چاہئے۔

ورم معدہ حاد میں حقنہ غذائی کا استعمال بھی مفید ہوتا ہے اس کی ترکیب قروح معدہ میں درج ہے۔

ورم معدہ حاد میں درد زیادہ ہوتا ہے اس لئے اسے رفع کرنے کے لئے گرم پانی کی بوتل سے سینکیں یا پوست خشخاش کے جوشاندے سے نکور کریں ورم معدہ حاد اور مزمن دونوں میں ورم رفع کرنے کی تدابیر اختیار کرنی چاہئیں۔

دستور العلاج: ابتدائے مرض میں صبح وشام آب مکوہ سبز مروق ساٹھ ملی لیٹر' آب کاسنی سبز مروق ساٹھ ملی لیٹر' شربت دینار پچاس گرام ملا کر پلائیں۔ اگر متلی یا قے آتی ہو تو گرم پانی ایک گلاس نمک ملا کر پلادیں تاکہ کھل کر قے آجائے اس کے بعد مذکورہ نسخہ صبح وشام پلائیں۔ اس کے ساتھ مادے کا اجتماع کرنے کے لئے رسوت' صندل سرخ' گل سرخ' گل ارمنی ہر ایک چھ چھ گرام' سبز مکوہ کے پانی میں پیس کر معدہ پر نیم گرم لیپ کریں تین روز کے بعد اسی نسخہ میں آرد جو چھ گرام' تخم خطمی چھ گرام' مغز فلوس خیار شمبر چھ گرام اضافہ کریں تاکہ روع مادہ کے ساتھ تحلیل بھی ہو سات دن کے بعد قوی محللات کا استعمال کریں چنانچہ اس غرض کے لئے ضماد محلل کا لیپ کریں۔

اگر معدہ میں شدید درد ہو تو پوست خشخاش تین عدد کو آدھ لیٹر پانی میں جوش دے کر اس میں کپڑا بھگو کر نکور کریں اور افیون سرکہ میں حل کرکے پیٹ پر پتلا لیپ کریں۔ اکثر ان تدابیر سے مرض میں تخفیف ہوجاتی ہے تخفیف مرض کے بعد صبح وشام گل بنفشہ سات گرام' مویز منقیٰ پانچ دانے' بیخ کاسنی سات گرام' بادیاں پانچ گرام' گاؤ زبان پانچ گرام' مکوہ خشک پانچ گرام رات کو گرم پانی میں بھگو کر مل چھان کر خمیرہ بنفشہ پچاس گرام ملا کر پلائیں اور شام کو دواء المسک معتدل پانچ گرام کھلائیں اور بادیان پانچ گرام' مویز منقیٰ نو گرام' مکوہ پانچ گرام' عرق بادیان 75 ملی لیٹر' عرق برنجاسف 75 ملی لیٹر میں پیس کر شیرہ نکال کر خمیرہ بنفشہ پچاس گرام ملا کر پلائیں تین روز کے بعد صبح کے نسخہ میں تخم کشوث پانچ گرام (پوٹلی میں باندھ کر) آب برگ سبز مروق ساٹھ ملی لیٹر' آب برگ سبز کاسنی مروق ساٹھ ملی لیٹر اضافہ کریں۔

بالعموم اسی نسخہ سے آرام آجاتا ہے اگر آرام نہ آئے تو دس روز کے بعد گل بنفشہ سات گرام' مویز منقیٰ نو دانے' بیخ کاسنی سات گرام' بادیان پانچ گرام' گاؤزبان پانچ گرام' مکوہ خشک پانچ گرام' سناء مکی سات گرام رات کو گرم پانی میں بھگو کر صبح مل چھان کر مغز فلوس ساٹھ گرام' گل قند پچاس گرام' ترنجبین پچاس گرام' شکر سرخ پچاس گرام' شیرہ مغز بادام پانچ عدد اضافہ کرکے پلائیں اس سے اسہال آئیں گے دوسرے روز تبرید کے لئے دواء المسک معتدل پانچ گرام کھلا کر لعاب بہدانہ تین گرام' شیرہ عناب پانچ عدد' عرق مکوہ 75 ملی لیٹر' عرق گاؤزبان 150 ملی لیٹر میں نکال کر شربت بنفشہ پچیس ملی لیٹر ملا کر پلائیں۔

اگر ضرورت ہو اسی طرح ایک یا دو اور مسہل کریں اور مسہل کے بعد دواء المسک معتدل پانچ گرام عرق برنجاسف ساٹھ ملی لیٹر عرق مکوہ ساٹھ ملی لیٹر خمیرہ بنفشہ پچاس گرام کے ساتھ دیا کریں۔

ورم مزمن میں بھی اس طرح منضج اور مسہل سے فائدہ ہوجاتا ہے اس میں لیپ کے لئے ضماد محلل کا استعمال مفید ہے۔

منتخب مجربات ومرکبات: ضماد محلل - اورام احشا کے لئے خاص چیز ہے مغز املتاس بارہ گرام سنبل الطیب آرد جو مکوہ خشک گل بابونہ سنبل الطیب اکلیل الملک ہر ایک چھ گرام سب دواؤں کو ہری مکوہ کے پانی میں پیس کر گرم کر کے لیپ کریں۔

علاج ڈاکٹری: ہدایات مندرجہ علاج طبی پیش نظر رکھیں اور اسباب وعوارض کا علاج کریں اگر شدید درد ہو تو ٹنکچر اوپیم پانچ پانچ قطرے سرد پانی ایک گھونٹ گھونٹ ملا کر دیں یا مارفیا دس ملی گرام کی پچکاری کریں۔ اگر قبض ہو تو سڈلٹ پوڈر ایک خوراک دیں اگر قے آتی ہو تو ٹنکچر اپی کاکوآنا آٹھ ملی لیٹر 250 ملی لیٹر پانی میں ملا کر پلائیں نیز ورم کو دور کرنے کیلئے ذیل کا نسخہ دیں:

بسمتھ سیلی سلیٹ	ایک گرام
ایکسٹریکٹ اوپیائی	70 ملی گرام
ایسڈ ہائیڈروسیانک ڈل	12 قطرے
سوڈا بائیکارب	دو گرام
میوسلیج ٹریگا کانتھ	25 گرام
ایکوا	150 ملی لیٹر

سب کو ملائیں اور 25 ملی لیٹر ہر چوتھے گھنٹے بعد دیں۔

غذا: پہلے دو روز غذا نہ دیں پھر ممکن ہو تو حقنہ غذائی سے آش جو آب مونگ یخنی وغیرہ دیں یا آش جو مونگ بکری کے گوشت کی یخنی چوزہ مرغ کا بغیر مصالح کا شوربا ساگودانہ پتلا اراروٹ برف سے سرد کر کے تین گھنٹے بعد گھونٹ گھونٹ پلائیں جب کچھ آرام آجائے تو مونگ کی پتلی کھچڑی دیں۔

پرہیز: ترش مصالح دار چربی اور ثقیل چیزوں سے پرہیز کرائیں۔

معدہ کا پھوڑا اور زخم

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
معدہ کا پھوڑا	دبیلۃ المعدہ	ایکیوٹ سپوریٹو گیسٹرائیس Acute Suppurative Gastritis
معدہ کے زخم	قروح معدہ	گیسٹرک السرز Gastric Ulcers

کیفیت وماہیت: دبیلۃ المعدہ اکثر معدے کے گرم اورام سے پیدا ہوتا ہے ان اورام میں پیپ پڑ جاتی ہے اور یہ اورام اکثر پرسوت وغیرہ عفونی بخاروں سے پیدا ہوتے ہیں کبھی سم الفار دار چکنا وغیرہ کے کھانے سے بھی ورم ہو کر پیپ بن جاتی ہے۔ معدہ کے زخم اکثر بواب کے پاس معدہ کی پچھلی دیوار میں ہوتے ہیں ان کی پیدائش کی عموماً یہ صورت ہوتی ہے کہ پہلے معدہ کی چھوٹی چھوٹی شرائین مسدود ہوجاتی ہیں اس کے بعد رطوبت معدی کی تیزی یا غیر منہضم غذا کی وجہ سے غشاء مخاطی میں زخم ہوجاتے ہیں جو بڑھ کر طبقہ عضلی اور بیرونی طبق میں بھی پھیل جاتے ہیں ان کی شکل گول یا بیضوی ہوتی ہے پرانے زخم بہت گہرے ہوجاتے ہیں اور کبھی معدہ کی دیوار میں سوراخ کر دیتے ہیں۔

اس مرض میں زیادہ تر 20 سے 35 سال کی عمر کی عورتیں مبتلا ہوتی ہیں خصوصاً وہ عورتیں جن میں حیض کی کمی ہوتی ہے اور ان نفث الدم کی شکایت ہوجاتی ہے مردوں میں یہ مرض ادھیڑ عمر میں ہوتا ہے۔

اسباب: ورم معدہ مزمن، پرانی بدہضمی، گلی سڑی اور ثقیل غذاؤں کا استعمال، اکال زہروں کا استعمال، پرسوت وغیرہ عفونی بخار۔

علامات: معدہ کے پھوڑے میں شدید درد، قے، دست، اسہال، بخار اور ہذیان ہوتا ہے پھوڑا پھوٹنے کے وقت ٹیس بڑھ جاتی ہے اور رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں اور لرزہ ہوتا ہے اور پھوڑا پھوٹنے کے بعد پیپ اور خون قے اور براز میں خارج ہوتا ہے۔

معدہ کے زخموں میں پرانی بدہضمی، درد، متلی اور قے ضروری علامات ہیں درد شروع میں فم معدہ پر اور بعد میں تمام معدہ پر ہوتا ہے اور اس کی ٹیس پشت کی طرف جاتی ہے اس درد کی خصوصیت یہ ہے کہ یہ معدہ کو دبانے اور کھانا کھانے سے بڑھتا ہے اور قے سے اسے آرام ہوجاتا ہے قے میں عموماً غذا اور خون ملا ہوا ہوتا ہے قے عموماً کھانا کھانے کے دو تین گھنٹے بعد ہوتی ہے خصوصاً جب زخم بواب کے قریب ہوں اس مرض میں ابتداً رطوبت معدی کے زیادہ ہونے کی وجہ سے بھوک زیادہ لگتی ہے مگر مریض درد اور قے کے اندیشہ سے غذا نہیں کھاتا مگر آخر میں بھوک کم ہوجاتی ہے قبض زبان کی سرخی اور روز افزوں ضعف بھی اس مرض کے علامات ہیں کبھی معدہ میں سوراخ ہوجاتا ہے اس وقت فم معدہ میں شدید درد ہوکر تمام شکم میں پھیل جاتا ہے نفخ اور قے ہوتی ہے اور مریض مضمحل ہوجاتا ہے اگر یہ پیپ صفاق میں چلی جائے تو اس میں ورم ہوکر ہلاکت ہوجاتی ہے۔

اصول علاج: اگر اس مرض کا مناسب علاج کیا جائے تو اکثر مریض بچ جاتا ہے ورنہ ہلاکت کا اندیشہ ہوتا ہے قروح معدہ کی نسبت سے دبیلہ معدہ میں اموات زیادہ واقع ہوتی ہیں۔ دبیلہ معدہ میں پھوڑے کو پھوٹنے میں مدد دینی چاہئے اور جب پھوٹ جائے تو ماء العسل سے اسے صاف کرکے زخم بھرنے والی دوائیں دینی چاہئیں دبیلہ معدہ اور قروح معدہ دونوں میں معدہ کو مکمل آرام پہنچائیں اور اسے ہر طرح کی حرکت سے محفوظ رکھیں حتی کہ پیشاب پاخانہ کا انتظام بھی بستر پر کریں زخم کو رطوبت معدی کی خراش سے محفوظ رکھیں اور اسے صاف کرکے اس کے اندمال کی تدبیر کریں اس غرض کے لئے لعاب دار چیزوں کے ساتھ ادویہ مندملہ کا اضافہ کریں درد شدید ہو تو اسے روکنے کی تدبیر کریں اگر خون زیادہ خارج ہو تو حابس خون دوائیں استعمال کریں۔

دستور العلاج: مریض کو چند روز تک غذا نہ دیں اور 250 ملی لیٹر سے آدھ لیٹر تک گرم پانی کا حقنہ دن میں دو مرتبہ کیا کریں اگر مریض بھوک سے بے چین ہو تو پھر گرم پانی کے حقنہ کے آدھ گھنٹہ بعد آش جو یا ماء العسل کا حقنہ غذائیں کریں اس سے تغذیہ کے علاوہ زخم بھی صاف ہوتے جائیں گے حقنہ غذائی میں 60 سے 90 ملی لیٹر آش جو یا ماء العسل ہونا چاہئے اور حقنہ غذائی کی صورت یہ ہے کہ حقنہ کے آلہ کو آگے ایک نرم قاثاطیر (کیتھیڑ) لگایا جاتا ہے اور اسے تیل یا گھی لگا کر پانچ چھ انچ تک مقعد میں داخل کیا جاتا ہے جب آش جو کی مخصوص مقدار اندر چلی جائے تو ایک دو منٹ بعد نالی کو مقعد سے نکال دیں۔

پیاس کے لئے ٹھنڈا پانی یا عرق مکوہ، عرق گاؤزبان ٹھنڈا کرکے گھونٹ گھونٹ دیں مگر برف نہ دیں کیونکہ اس سے پیاس زیادہ ہوتی ہے۔ دواء پہلے تین روز شہد پچیس ملی لیٹر، عرق بادیاں 150 ملی لیٹر جوش دے کر صبح وشام پلائیں تا کہ زخم صاف ہوں پھر صبح وشام قرص کہربا سات گرام پیس کر کھلائیں اور تخم خرفہ تین گرام، تخم کدو تین گرام، تخم خیارین تین گرام، عرق مکوہ 75 ملی لیٹر، عرق کاسنی 75 ملی لیٹر میں پیس کر لعاب بہدانہ تین گرام، لعاب ریشہ خطمی پانچ گرام، شربت انجبار پچیس گرام اضافہ کریں

اور رات کو اسبغول مسلم سات گرام کھلایا کریں۔ نیز معدہ پر صندل سفید، گل سرخ، زرورد طباشیر، سماق ہر ایک ایک گرام سب کو پیس کر روغن گل تین گرام، سرکہ چھ گرام میں ملا کر معدہ پر لیپ کریں برف کی ٹکور بھی تسکین درد اور رفع جریان خون کے لئے مفید ہوتی ہے۔ اگر زیادہ درد اور جریان خون ہو تو افیون 125 ملی گرام کا استعمال نفع بخش ہوتا ہے قبض کے رفع کرنے کے لئے کبھی کبھی روغن زیتون بارہ ملی لیٹر دیتے رہیں یا روغن بید انجیر پچیس ملی لیٹر کا حقنہ کرتے رہیں۔

علاج ڈاکٹری: ہدایات مندرجہ علاج طبی پر عامل ہوں اور درد کو دور کرنے اور زخم کو درست کرنے کے لئے ذیل کا نسخہ دیں:

ارجنٹائی نائٹراس	15 ملی گرام
ٹنکچر اوپیائی	10 قطرے
ایکوا اینی سائی	25 ملی لیٹر

سب کو ملا کر کھانے سے کچھ دیر پہلے دونوں وقت دیں۔

اگر درد بہت زیادہ ہو یا خون زیادہ آتا ہو تو افیون اور بسمتھ ملا کر دیں یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ بسمتھ کے استعمال سے پاخانہ سیاہ رنگ کا آتا ہے اس لئے اس پر خون آمیز براز کا شبہ نہیں کرنا چاہئے۔

غذا: غذا چند روز نہ دیں اس کے بعد آش جو، ماء العسل، پتلا اراروٹ، ساگودانہ، آب انار، آب سنگترہ، سفیدی بیضہ، آب لونگ، یخنی حقنہ غذائی کے ذریعہ دیں پھر کچھ دن بعد یہی غذائیں منہ کے راستے دیں مگر ان کو بہت سرد کر لیا کریں۔

پرہیز: باقی سب غذاؤں سے پرہیز کرائیں حرکت سے بھی پرہیز کرنا چاہئے۔

سرطان معدہ

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
سرطان معدہ	سرطان المعدہ	کینسر آف دی سٹمک Cancer of the Stomach

کیفیت وماہیت: کبھی معدہ میں سرطانی قسم کا ورم ہو جاتا ہے یہ ابتداء معدہ کی جھلی (غشاء مخاطی) میں ہوتا ہے مگر بعد میں معدہ کی تمام ساختوں پر اس کا اثر ہو جاتا ہے عموماً یہ معدہ کے نچلے حصہ اور ابواب میں ہوتا ہے۔

یادداشت: بعض اطباء قدیم نے معدہ میں سرطان کے ہونے سے انکار کیا ہے مگر طبری نے دلائل سے ثابت کیا ہے کہ معدہ میں سرطان ہوتا ہے اطباء جدید نے بھی اس کی تصدیق کی ہے۔

اسباب: عموماً یہ معدہ کے پرانے ورم سے ہو جاتا ہے وراثت کو بھی اس میں دخل ہے عموماً یہ مردوں میں چالیس سال کے بعد ہوا کرتا ہے۔

علامات: درد، متلی، قے، نفخ اور بے چینی اس کی علامتیں ہیں درد ایسا ہوتا ہے جیسے کوئی برچھی چبھو رہا ہو قے میں اکثر خون اور سرطان کے ٹکڑے خارج ہوتے ہیں مریض روز بروز کمزور ہوتا جاتا ہے کھانے کے بعد بے چینی اور درد زیادہ ہو جاتا ہے دبانے سے بھی درد بڑھ جاتا ہے۔

علاج طبی و ڈاکٹری: یہ مرض لا علاج سمجھا جاتا ہے تاہم اس کا علاج غذا اور پرہیز ورم معدہ مزمن کی طرح اختیار کریں بعض ہوشیار ڈاکٹر اس پر عملیہ بھی کرتے ہیں مگر اس کا عملیہ بھی زیادہ کامیاب نہیں ہے۔

سوء ہضم

ڈاکٹری نام	طبی نام	اُردو نام
ڈسپیپسیا Dyspepsia	سوء ہضم	بدہضمی
انڈائی جیسچن Indigestions	فساد ہضم	ہضم کی خرابی

یادداشت: بعض لوگوں نے ضعف معدہ، ضعف ہضم، سوء ہضم اور تخمہ کو یکجا بیان کیا ہے کیونکہ ان سب کے اسباب علامات اور علاج قریب قریب یکساں ہے لیکن معنوی اعتبار سے ان میں فرق ہے ضعف معدہ میں معدہ کمزور ہوجاتا ہے یعنی اس کے قوائے اربعہ (قوت جاذبہ، ماسکہ، ہاضمہ اور دافعہ) کسی ایک میں کمزوری پیدا ہوجاتی ہے جس سے غذا دیر میں ہضم ہوتی ہے لیکن ضعف ہضم میں صرف قوت ہاضمہ کمزور ہوجاتی ہے جس سے غذا کا ہضم مکمل طور پر نہیں ہوتا اور غذا معمول سے زیادہ عرصہ تک معدے سے منحدر نہیں ہوتی۔ سوء ہضم یا فساد ہضم میں غذا درست اور مکمل طور پر ہضم نہیں ہوتی بلکہ بری طرح ہضم ہوکر خراب اور فاسد ہوجاتی ہے، تخمہ میں غذا بالکل ہضم نہیں ہوتی بلکہ یا تو فاسد ہوکر کسی غیر طبعی شے میں تبدیل ہوجاتی ہے اور یا دستوں یا قے وغیرہ کے ذریعے بجنسہٖ سے خارج ہوجاتی ہے۔

کیفیت وماہیت: اس مرض میں غذا کے ہضم میں فتور واقع ہوجاتا ہے یعنی غذا ٹھیک طرح ہضم نہیں ہوتی اور معدے میں فاسد ہوکر غثیان، دردشکم، قے وغیرہ مخصوص علامات پیدا کردیتی ہے۔

اطباء جدید کے نزدیک اس مرض میں قوت ہاضمہ کے اندر نقص واقع ہوجاتا ہے لیکن طب جدید میں اس کو کوئی خاص مرض نہیں قرار دیا جاتا بلکہ آلات ہضم بالخصوص مجری غذا کی بعض دیگر مرضی حالتوں کی ایک علامت سمجھا جاتا ہے۔

اقسام: اطباء قدیم کے نزدیک اس مرض کی کوئی خاص قسم نہیں ہے اطبائے جدید نے اس کو دو قسموں میں منقسم کیا ہے (1) سوء ہضم حاد (اکیوٹ ڈس پیپسیا) (2) سوء ہضم مزمن (کرانک ڈس پیپسیا) سوء ہضم مزمن کی پھر چار قسمیں ہیں (1) سوء ہضم ضعفی (اٹونک ڈس پیپسیا) جو بالعموم ضعف واسترخائے معدہ سے پیدا ہوتی ہے (2) سوء ہضم سوزشی (اری ٹیبل ڈس پیپسیا) جو معدے کی پرانی سوزش سے ظاہر ہوتی ہے (3) سوء ہضم عصبی (نروس ڈس پیپسیا) جو عصبی خرابی سے رونما ہوتی ہے (4) سوء ہضم صفراوی (ایسڈ یا بلی ٹیک ڈس پیپسیا) جو معدے کی ترش رطوبت یا صفراء کے غیر طبعی طور پر زیادہ خارج ہونے سے ظاہر ہوتا ہے۔

اسباب: اس مرض کے بہت سے اسباب ہیں جن کو ذیل کے جدول میں درج کردیا گیا ہے۔ ان میں سے سب سے زیادہ وقوع پذیر ہونے والے اسباب معدے کی خرابیاں، غذا کی بے اعتدالیاں اور غذا کو اچھی طرح چبا چبا کر نہ کھانا ہیں اس کے بعد شراب تمباکو، چائے، قہوہ اور برف وغیرہ کا کثرت استعمال ہے دماغی یا جسمانی محنت کی زیادتی اور غم فکر بھی اکثر اس شکایت کو پیدا کردیا کرتے ہیں۔

علامات: اس مرض کی علامات مختلف اسباب واقسام اور مریضوں کے اختلاف امزجہ کی وجہ سے مختلف ہوا کرتی ہیں چنانچہ اگر یہ شکایت حرارت کی وجہ سے ہو تو پاخانہ میں سخت بدبو ہوتی ہے سخت بدبودار اور تیز جلی ہوئی ڈکاریں آتی ہیں اگر سردی سے ہو تو پسلیوں کے سروں کے پاس تناؤ محسوس ہوتا ہے معدے میں سوزش ہوتی ہے ڈکاریں ترش آتی ہیں اور متلی ہوتی ہے، ضعف معدہ کی صورت میں بھوک کم ہوجاتی یا بالکل نہیں لگتی غذا کے بعد کوڑی کے مقام پر بوجھ محسوس ہوتا ہے اور انگڑائیاں و جمائیاں آنے لگتی ہیں بعض اوقات متلی اور قے بھی ہوجاتی ہے ترش رطوبت معدی کی زیادتی کی صورت میں معدے میں سوزش اور

جلن محسوس ہوتی ہے کھٹی ڈکاریں آتی ہیں جس کے ساتھ تھوڑی بہت غذا بھی منہ میں آجاتی ہے باقی اسباب میں اکثر سبب کی موجودگی پائی جاتی ہے۔

سوء ہضم حاد میں معدے کے مقام پر درد' بوجھ اور تناؤ پایا جاتا ہے گاہے متلی اور قے ہوتی ہے سستی' غنودگی' دردسر' بھوک کی کمی' زبان کا میلا ہونا' قبض' پیشاب میں کمی' اور غلظت وغیرہ پائی جاتی ہے گاہے بخار بھی ہوجاتا ہے سوء ہضم مزمن میں مختلف قسموں کی علامتیں مختلف ہوا کرتی ہیں چنانچہ سوء ہضم ضعفی زیادہ تر بوڑھے اور شدید امراض سے صحت یافتہ ناتواں یا کمی خون کے مریضوں میں رونما ہوتا ہے اس میں غذا کھانے کے بعد معدے کے مقام پر بوجھ اور گرانی محسوس ہوتی ہے گاہے درد بھی ہوتا ہے جو پشت یا کندھوں کی طرف ٹیس مارتا ہے اور اکثر دبانے یا ڈکار آنے سے اس میں کمی ہوجاتی ہے منہ کا مزا خراب ہوتا ہے لیکن متلی اور قے شاذونادر ہی ہوتی ہیں بھوک اکثر کم ہوجاتی ہے بلکہ مریض کو کھانے پینے سے نفرت ہوجاتی ہے لیکن شاذونادر زیادہ بھی ہوجاتی ہے زبان میلی اور چیچپی ہوتی ہے سستی' کمزوری گاہے خفقان اور دقت تنفس وغیرہ کی شکایات بھی پائی جاتی ہیں پیشاب کے اندر رسوب بکثرت پائے جاتے ہیں منہ سے بو آتی ہے اکثر قبض رہتی ہے لیکن شاذونادر دست بھی آتے ہیں نبض دقیق لین اور غیر منتظم ہوتی ہے سینہ جلتا ہے کام کرنے کو بالکل جی نہیں چاہتا مریض وہمی اور چڑچڑا ہوجاتا ہے سوء ہضم سوزشی میں فم معدہ یعنی کوڑی کے مقام پر جلن ہوتی ہے جس میں دبانے پر یا غذا کے بعد زیادتی ہوجاتی ہے عموماً متلی اور گاہے قے ہوتی ہے بھوک بالکل زائل ہوجاتی ہے پیاس زیادہ ہوجاتی ہے زبان پر میل جما ہوا ہوتا ہے لیکن اس کے کنارے سرخ ہوتے ہیں' حلق اور سینے میں جلن ہوتی ہے ہاتھ پاؤں کی ہتھیلیاں جلتی ہیں گاہے منہ میں چھالے پڑ جاتے ہیں نبض سریع اور پیشاب کم مقدار میں آتا ہے مریض دن بدن لاغر ہوتا جاتا ہے سوء ہضم عصبی میں غذا کے بعد پیٹ میں درد اور قراقر ہونے لگتا ہے گاہے درد ہوتا ہے یہ قسم زیادہ عصبی مزاج کے اشخاص اور بالخصوص عورتوں میں رونما ہوتی ہے سوء ہضم صفراوی میں غذا کے عموماً دو تین گھنٹے بعد معدے میں بوجھ یا درد کا احساس پایا جاتا ہے جو اور غذا کھانے یا پانی وغیرہ پینے سے کم ہوجاتا ہے کھٹی ڈکاریں آتی ہیں سینہ جلتا ہے شاذونادر قے بھی ہوجاتی ہے معدے کے خالی ہوجانے پر کوئی شکایت نہیں رہتی اس میں مریض کی غذا سے سیری نہیں ہوتی اور بھوک زیادہ لگتی ہے اگر اس کو کچھ دیر تک کھانا نہ ملے تو اس کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا آجاتا ہے گاہے پتلے پتلے صفراوی دست بھی آتے ہیں۔

تشخیص: اس مرض کی تشخیص کچھ زیادہ مشکل نہیں ہے بلکہ مریض خود بیان کرتا ہے کہ اس کا ہضم خراب ہوگیا ہے اسے غذا کے بعد پیٹ میں درد' بوجھ' بے چینی اور سستی وغیرہ کی تکلیف رہتی ہے ڈکاریں آتی ہیں اور غذا اچھی طرح ہضم نہیں ہوتی۔

فروق الامراض: البتہ اس مرض کے مختلف اقسام ہیں اور ورم معدہ حاد مزمن سے تشخیص کرنا ضروری ہوا کرتا ہے چنانچہ مختلف اقسام کے لحاظ سے سوء ہضم ضعفی اور سوء ہضم سوزشی کا فرق ذیل کے جدول سے ظاہر ہے۔

سوء ہضم ضعفی اور سوء ہضم سوزشی کا فرق

سوء ہضم ضعفی	سوء ہضم سوزشی
(1) معدہ کے مقام پر درد شاذونادر ہی ہوتا ہے البتہ گرانی یا بوجھ اکثر محسوس ہوتا ہے۔	معدہ کے مقام پر اکثر جلن اور درد ہوا کرتا ہے۔

(2) زبان کا ذائقہ پھیکا ہوتا ہے زبان اکثر تر رہتی ہے حلق میں بھی پھیکا پن محسوس ہوتا ہے۔	زبان میلی اور کناروں پر سے سرخ ہوتی ہے حلق میں بھی سرخی اور دانے دانے سے پائے جاتے ہیں گاہے منہ پک جاتا ہے۔
(3) پیاس بالکل نہیں لگتی۔	پیاس زیادہ لگتی ہے اور سرد پانی کی خواہش رہتی ہے۔
(4) اکثر قبض رہتی ہے۔	کبھی قبض ہوتی ہے اور کبھی دست آتے ہیں۔
(5) جسم میں کمزوری اور کمی خون پایا جاتا ہے۔	جسم کا کمزور ہونا ضروری نہیں ہے۔
(6) بخار کبھی نہیں ہوتا۔	اس میں گاہے بخار یا زیادتی حرارت پائی جاتی ہے۔

سوء ہضم حاد اور ورم معدہ حاد میں مشابہت ہوتی ہے لیکن آخر الذکر میں علامات زیادہ شدید ہوتی ہیں اور خراش یا سوزش پیدا کرنے والی چیزوں کے استعمال سے فوراً دردناک طریق سے قے ہوجاتی ہے۔ سوء ہضم مزمن اور ورم معدہ مزمن کا فرق ذیل کے جدول سے ظاہر ہے۔

سوء ہضم مزمن اور ورم معدہ مزمن کا فرق

علامت	سوء ہضم مزمن	ورم معدہ مزمن
مقام معدہ پر ذکاوت حس	نہیں ہوتی	موجود ہوتی ہے۔
قے	شاذونادر ہوتی ہے لیکن جب ہوتی ہے تو اس سے درد میں تخفیف ہوجاتی ہے۔	قے اکثر اور بار بار ہوتی ہے بالخصوص صبح کے وقت اور اس میں صرف بلغمی رطوبت خارج ہوتی ہے لیکن درد میں کوئی کمی نہیں آتی۔
پیاس	کبھی ہوتی ہے اور کبھی نہیں لیکن عام طور پر نہیں ہوتی۔	بالعموم موجود ہوتی ہے۔
بخار	کبھی نہیں ہوتا۔	بعض اوقات ہلکا بخار ہوتا ہے۔
اسباب	غذا کی غلطیاں، عام کمزوری، عصبی کمزوری جس سے رطوبت ہاضم کم افراز پاتی ہیں۔	غذا کی غلطیاں بالخصوص کثرت شراب نوشی یا امراض قلب یا جگر میں بطور عرض پیدا ہوتا ہے۔
رفتار مرض	معمولی اسباب سے اس میں بار بار عود کر آنے کی استعداد ہوتی ہے اور ایک دورہ چند دن یا چند ہفتے تک رہتا ہے۔	دورے کے طور پر نہیں ہوتا بلکہ تدریجی طور پر بڑھتا رہتا ہے اور بالآخر استرخاء معدہ پیدا ہوجاتا ہے۔

رفتار وانجام: سوء ہضم حاد بالعموم چند روز میں دور ہوجاتا ہے لیکن سوء ہضم مزمن بالخصوص ضعفی گو مہلک نہیں ہوتا تاہم مریض کی زندگی کو نہایت تباہ ونکما کردیتا ہے اگر ابتدا ہی میں اس کا مناسب علاج کرلیا جائے تو فائدہ ہوجاتا ہے لیکن اگر علاج کی طرف سے بے پروائی برتی جائے تو مزمن ورم معدہ اور استرخاء معدہ کی شکایت ہوجاتی ہے مریض دن بدن لاغر اور کمزور ہوتا جاتا ہے سوء ہضم عصبی کا انجام مریض کی عام عصبی قوت اور حالت اور اس کے ماحول پر منحصر ہے روحانی اور نفسانی علاج سے اس

میں بہت جلد اور حیرت انگیز فائدہ ہوتا ہے لیکن اگر غم فکر پریشانی اور دیگر نفسانی جذبات بجنسہ یا بیش از پیش ہوں تو اس کا انجام بالعموم خراب ہوا کرتا ہے۔

اصول علاج: سوء ہضم میں دوا کی نسبت سے تدبیر کی طرف زیادہ توجہ دینی چاہئے غذا سادہ' لطیف اور زود ہضم ہونی چاہئے اسے چبا چبا کر کھانا چاہئے غذا کے اوقات مقرر ہونے چاہئیں کھائے ہوئے پر نہیں کھانا چاہئے' کھانے میں نمک اور مصالح کم ہونے چاہئیں البتہ اگر بسی ہوئی ڈکاریں آئیں تو نمک اور مصالح زیادہ کھلانے چاہئیں کھانا کھانے کے ایک دو گھنٹے پہلے اور بعد کوئی دماغی کام نہیں کرنا چاہئے پانی کم پینا چاہئے کبھی کبھی سوڈا واٹر استعمال کرنا چاہئے دانتوں کو مسواک وغیرہ سے صاف کرنا چاہئے صبح وشام سیر اور ہلکی ریاضت کرنی چاہئے ہر روز سرد یا نیم گرم پانی سے غسل کرنا چاہئے پریشانی' فکر' مباشرت' شراب' تمباکو' چائے اور برف سے پرہیز کرنا چاہئے۔

ادویہ کے استعمال میں سوء ہضم کے اسباب و علامات کو ملحوظ رکھنا چاہئے نیز یہ پیش نظر رکھنا چاہئے کہ رطوبت معدی کی تولید کم ہوتی ہے یا زیادہ کیونکہ ہضم غذا کے لئے رطوبت معدی (گیسٹرک جوس) کا معتدل ہونا ضروری ہے چنانچہ اگر برودت وغیرہ کی وجہ سے رطوبت معدی کم پیدا ہوتی ہو اور اس کی وجہ سے بسے ہوئے بدبودار ڈکار آتے ہوں تو غذا میں نمک اور مصالح زیادہ کردیں حیوانی غذائیں زیادہ کھلائیں چٹنی' اچار کا استعمال کرائیں اور فلفل سیاہ' قرنفل' اجوائن' بادیان' زیرہ سیاہ وغیرہ تلخ خوشبودار یا حری یعنی چرپرے مقویات معدہ استعمال کریں کیونکہ ان سے رطوبت زیادہ پیدا ہوتی ہے۔

اگر حرارت اور سوزش معدہ وغیرہ کی وجہ سے رطوبت معدی زیادہ پیدا ہوتی ہو اور کھٹے ڈکار آتے ہوں تو غذا میں نمک اور گرم مصالحہ کم کردینا چاہئے شیریں اور ترش اشیاء سے پرہیز کرنا چاہئے غذا میں گوشت کم دینا چاہئے چٹنی' اچار وغیرہ سے قطعی پرہیز کرنا چاہئے۔ اس حالت میں کھاری دواؤں کے بعد از غذا دینے سے بہت فائدہ ہوتا ہے کیونکہ ان کے دینے سے معدہ کی تیزابی کیفیت اور ترشی کم ہوجاتی ہے اور رطوبت معدی کا ترشح زیادہ نہیں ہوتا اطباء قدیم نے اسی نکتہ کو پیش نظر رکھ کر اس حالت میں نمک سلیمانی اور دیگر املاح کو بعد از غذا دینے کی تاکید کی ہے۔ اس حالت میں غذا سے پہلے قابض اور مسکن ادویہ مثلاً آملہ' ساق' انار دانہ' مصطگی وغیرہ کا استعمال بھی رطوبت معدی کے ترشح کو کم کردیتا ہے۔

رطوبت معدی کے علاوہ ضعف ہضم میں حرکات معدی کو طبعی حالت پر لانے کی بھی ضرورت محسوس ہوتی ہے اس غرض کے لئے معدہ کے طبقہ عضلیہ کی تقویت کرنی چاہئے ضعف ہضم معدی میں اس اصول کو ہمیشہ پیش نظر رکھنا چاہئے معدے کے طبقہ عضلیہ کی تقویت کے لئے بہترین دوائیں کچلہ' قرنفل' دارچینی' اجوائن' بادیان' تیزاب نمک اور تیزاب شورہ ہیں۔

مزمن ضعف ہضم میں جگر کو تحریک پہنچا کر قبض کا رفع کرنا اکثر مفید ہوتا ہے اس غرض کے لئے نوشادر' افسنتین' کچلہ' ایلوا وغیرہ کے علاوہ بیل یا بکری کا صفرا بہت مفید ہے اور طبی فارماکوپیا میں تجویز کردہ حب صفرا خاص چیز ہے۔

مزمن ضعف ہضم (جو عموماً بڑھاپے میں یا شدید امراض یا کثرت مشاغل و افکار یا کثرت مباشرت سے ہوتا ہے) میں عموماً جوہر ہاضم کم ہوجاتا ہے اس کے لئے پوست سنگدانہ مرغ تنہا یا تیزاب نمک کے ساتھ استعمال کرانا چاہئے۔

دستور العلاج: اگر معدہ میں بے چینی' گرانی اور درد ہو تو گرم پانی میں سکنجبین اور نمک ملا کر پہلے قے کرائیں اور گرم پانی بوتل میں ڈال کر تکور کریں اس کے بعد جوارش کمونی سات گرام کھلا کر اوپر سے بادیان پانچ گرام' تخم کشوث پانچ گرام' مویز منقی نو دانے' عرق بادیان 75 ملی لیٹر میں پیس کر شیرہ نکال کر سکنجبین پچاس ملی لیٹر ملا کر پلائیں اور غذا کے بعد جوارش بسباسہ سات گرام کھلایا کریں۔

نکات مطب: (1) اگر غذا کے فساد سے ہچکی آنی شروع ہو جائے تو مصطگی رومی عاقرقرحا ہر ایک ایک گرام باریک پیس کر جوارش کمونی بارہ گرام میں ملا کر نسخہ سے پہلے کھلائیں۔ (2) اگر پیٹ میں ریاح ہوں تو شیرہ انیسون تین گرام کا اضافہ کریں۔ (3) رفع قبض کے لئے خمیرہ کی بجائے شربت ورد مکرر پچاس ملی لیٹر یا شربت دینار پچاس ملی لیٹر شامل کریں۔ (4) اگر احشاء پر ورم ہو تو شیرہ عنب الثعلب پانچ گرام اضافہ کیا جاتا ہے (5) تبخیر معدہ اور دردسر کے لئے خمیرہ گاؤزبان بارہ گرام' ورق نقرہ ایک عدد میں لپیٹ کر دوا سے پہلے استعمال کرائیں اگر حرارت اور سوزش معدی وغیرہ کی وجہ سے رطوبت معدی زیادہ پیدا ہو کلیجہ جلتا ہو اور نیز کھٹے ڈکار آتے ہوں تو صبح و شام پوست ترنج ایک گرام' سماق ایک گرام' زرشک ایک گرام' پوست انار' مصطگی ایک گرام' طباشیر ایک گرام پیس کر سکنجبین سادہ پچیس ملی لیٹر میں ملا کر چٹوائیں نیز کھانے کے بعد سفوف نمک سلیمانی ایک گرام یا سفوف ضعف ہضم چھ گرام کھلائیں۔

اگر برودت وغیرہ سے رطوبت معدی کی کم تولید ہوتی ہو بسے ہوئے کھاری ڈکار آتے ہوں اور ریاح زیادہ پیدا ہوتے ہوں تو جوارش کمونی تین گرام' عرق الائچی پچاس ملی لیٹر' عرق بادیاں پچاس ملی لیٹر کے ساتھ استعمال کرائیں اور تین روز کے بعد ایک ایک گرام بڑھا کر بارہ گرام تک پہنچائیں۔ پھر اسی طرح ایک ایک گرام کم کر کے پہلی مقدار پر لائیں اور تین روز کھا کر چھوڑ دیں اس عرصہ میں عرقیات کی مقدار بدستور رہنے دیں۔ کھانے کے بعد جوارش بسباسہ سات گرام کھائیں۔ اگر ضعف ہضم' ضعف جگر کی وجہ سے ہو اور قبض' دوران سر وغیرہ کی شکایت ہوں تو صبح افسنتین پانچ گرام' نوشادر 250 ملی گرام جوش دے کر شربت بنفشہ پچیس ملی لیٹر ملا کر پلائیں اور سوتے وقت اطریفل ملین پانچ گرام کھلائیں اگر سوء ہضم کے ساتھ اسہال آ رہے ہوں تو ان کی دفعتاً نہیں روکنا چاہئے البتہ جب مواد کا اخراج ہو جائے تو مصطگی' انار دانہ' سماق ہر ایک ایک گرام پیس کر جوارش مصطگی مرکب سات گرام میں ملا کر کھلائیں اور شیرہ حب آلاس تین گرام' عرق بادیان' عرق گلاب ہر ایک 75 ملی لیٹر میں نکال کر رب بہی پچیس ملی لیٹر میں ملا کر دیں۔

اگر ضعف احشاء کے ساتھ فساد خون ہو تو آملہ مربی تین عدد دھو کر ورق نقرہ ایک عدد میں ملفوف کر کے کھلائیں اور لعاب بہدانہ تین گرام' شیرہ عناب پانچ دانے' عرق مرکب فساد خون 150 ملی لیٹر میں نکال کر شربت نیلوفر پچیس ملی لیٹر ملا کر پلائیں۔ اگر سوء ہضم کے ساتھ منہ میں پانی بھر آتا ہو تو کشتہ خبث الحدید' جوارش جالینوس سات گرام میں ملا کر کھلائیں اور اوپر سے شیرہ بادیان پانچ گرام' شیرہ مویز منقیٰ نو دانے' عرق بادیاں 150 ملی لیٹر میں نکال کر اور گل قند پچاس گرام ملا کر پلائیں۔

اگر کثرت افکار اور کثرت مباشرت سے ضعف معدہ ہو اور اعصاب بھی ضعیف ہو گئے ہوں تو کشتہ فولاد پچیس ملی گرام' کشتہ مرجان 125 ملی گرام' جوارش جالینوس سات گرام' یا انوشدار پانچ گرام میں ملا کر عرق عنبر 75 ملی لیٹر' عرق ماء اللحم 75 ملی لیٹر کے ساتھ صبح و شام دیں اگر ضعف معدہ کے ساتھ بھوک کی کمی ہو تو مرگانک دو چاول' انوشدار پانچ گرام میں ملا کر عرق الائچی 75 ملی لیٹر کے ساتھ دیں۔

دستور جدید: اگر ضعف ہضم کے ساتھ ریاح کی تولید ہو تو حسب ذیل سفوف دیں:

زنجبیل	180 ملی گرام
فلفل سیاہ	180 ملی گرام
فلفل دراز	180 ملی گرام
زیرہ سیاہ	180 ملی گرام

سینڈھا نمک	180 ملی گرام

ایسی ایک خوراک صبح وشام بعد از غذا استعمال کریں۔

(2) اگر معدہ میں برودت ہو اور رطوبت معدی کم پیدا ہوتی ہو تو حسب ذیل مرکب دیں:

چرائتہ کوفتہ	پچیس گرام
قرنفل	چائے کے چمچہ کے برابر
گرم پانی	600 ملی لیٹر

چرائتہ اور قرنفل کو گرم پانی میں بھگو دیں چھ گھنٹے کے بعد چھان کر کام میں لائیں اور 50-50 ملی لیٹر دن میں دو مرتبہ استعمال کریں۔

(3) جب بڑھاپے میں یا شدید امراض کے بعد یا دوسرے اسباب سے جوہر ہاضم کی کمی سے ضعف معدہ ہو تو سنگدانہ مرغ کے اندر کا زرد پوست خشک کر لیں اور دونوں وقت کھانا کھانے کے بعد نصف گرام کھلائیں یا خلاصہ معدی چھ چھ گرام دن میں دو تین مرتبہ دیں۔

(4) جب پرانی بدہضمی کے ساتھ ضعف اعصاب اور فقرالدم بھی ہو تو ذیل کا نسخہ دیں:

جوہر کچلہ	دس ملی گرام
کشتہ فولاد	250 ملی گرام
کشتہ مرجان	دو گرام

شہد میں پندرہ گولیاں بنائیں اور غذا کے بعد دونوں وقت ایک ایک گولی کھلائیں۔

منتخب مجربات و مرکبات - خلاصہ معدی: ایک ذبح کی ہوئی بھیڑ کا تازہ اور تندرست معدہ لے کر ایک سرے سے دوسرے تک درمیان سے کاٹ دیں اس کی اندرونی سطح کو نمکین محلول سے دھو ڈالیں اس کے بعد اس کو کسی صاف چیز پر پھیلا کر اس کا غشاء لعابیہ والا حصہ اوپر کریں اور غشاء لعابیہ کو کند چھری سے کھرچ لیں اور اس کو قیمہ کی طرح باریک کر کے اس میں تیزاب نمک محلول (600 ملی لیٹر میں بارہ ملی لیٹر) ملا کر پانچ منٹ تک کھرل کریں پھر اسے ہلکی آنچ پر رکھ کر ایک شیشے کی ڈنڈی سے ہلاتے رہیں جب ایک جوش آ جائے تو اسے اتار کر اس میں تھوڑا سا نمک ملا لیں اور ایک صاف بوتل میں ڈال کر چار گھنٹے کے بعد چھان کر رکھ لیں اس میں سے بارہ ملی لیٹر دن میں دو بار دیں۔ ضعف ہضم مزمن کے لئے خاص چیز ہے۔

دواء نوشادر: سوء ہضم اور ریاح شکم کے لئے مفید ہے نوشادر کو عرق بیخ کیلا میں کھرل کر کے جوہر اڑائیں یہ جوہر نوشادر چالیس گرام، ست پودینہ چھ گرام، فلفل سیاہ، فلفل دراز، جوا کھار، نمک ترب، نمک چرپٹہ، نمک کتائی خورد ہر ایک بارہ گرام، شورہ قلمی، دانہ الائچی کلاں، نمک لاہوری ہر ایک چالیس گرام، ہر یچی مصفی ساٹھ گرام۔ تمام دواؤں کو کوٹ چھان کر سفوف بنائیں۔ خوراک 500 ملی گرام آب گرم یا عرق بادیاں وغیرہ کے ساتھ استعمال کریں۔

پیام شفا: سوء ہضم، ریاح، تخمۂ قے اور متلی کے لئے مفید ہے نوشادر، ہر یچی، فلفل سیاہ ہر ایک بارہ گرام، تخم دھتورہ چھ گرام، کشتہ خبث الحدید تین گرام۔ سب کو باریک کر کے سفوف بنائیں اور ساٹھ ملی گرام تازہ پانی کے ساتھ بوقت ضرورت کھلائیں۔

جوارش عود شیریں: معدے کو قوت دیتی ہے بلغم کو تحلیل کرتی ہے ہاضمہ کو درست کرتی ہے۔

قرفہ، قرنفل، مصطگی، رومی سنبل الطیب، دارچینی، الائچی کلاں، الائچی خورد، جاوتری، زعفران، جائفل ہر ایک سات گرام۔

ناگ کیسر' اگر' پوست اترج ہر ایک ساڑھے پانچ گرام۔ فلفل سیاہ' فلفل دراز' زنجبیل ہر ایک ساڑھے تین گرام' ناگر موتھ پونے دو گرام' مشک ایک گرام۔ سب دواؤں کو کوٹ چھان کر شہد خالص نصف لیٹر' قند سفید آدھ کلوگرام کا قوام کر کے حسب طریقہ معروفہ جوارش بنائیں خوارک سات گرام ہمراہ بدرقہ مناسب۔

جوارش مصطگی مرکب: سوء ہضم' ضعف معدہ اور بلغمی دستوں کے لئے نافع ہے خفقان' سردرد اور ضعف جگر کو بھی فائدہ مند ہے۔

مصطگی رومی' کباب چینی' فلفل سیاہ' اجوائن دیسی' زیرہ کرمانی مدبر' زیرہ سبز کردیا' گلسرخ' پوست اترج' تخم کاسنی' بادیان' کندر' کشنیز خشک' بادرنجبویہ' گل گاؤزبان ہر ایک 45 گرام' شہد خالص اور قند سفید ہم وزن ادویہ سے سہ چند کا قوام کر کے ادویہ کو کوٹ چھان کر ملائیں اور حسب معروف سینی وغیرہ میں جما کر ٹکڑے کاٹ لیں خوراک سات گرام۔

حب کبریت: سقوط اشتہاء اور سوء ہضم کے لئے مفید ہے بلغمی ہیضہ کے لئے بھی خاص چیز ہے۔

گندھک آملہ سار مدبر بشیر' مرچ سیاہ' باؤبڑنگ' اجموذ' جوا کھار ہر ایک تیس گرام۔ نمک سیاہ' فلفل دراز' سمندر جھاگ ہر ایک چودہ گرام' نمک سیندھا چالیس گرام' پوست ہلیلہ زرد پچاس گرام۔ تمام دواؤں کو کوٹ چھان کر عرق ادرک میں کھرل کر کے خشک کریں پھر عرق لیموں میں کھرل کر کے چنے کے برابر گولیاں بنائیں خوراک ایک گولی صبح کے وقت کھائیں۔

سفوف نمک سلیمانی: معدے کو قوت بخشتا ہے غذا کو ہضم کر کے جزو بدن بناتا ہے صفتہ' نمک سانبھر آدھ کلوگرام' نمک لاہوری' نوشادر ہر ایک 70 گرام' تخم کرفس پچیس گرام' مرچ سیاہ بیس گرام' مرچ سفید ساڑھے تیرہ گرام' اذخر کی آٹھ گرام' افتیمون ولایتی' سنبل الطیب' ہینگ سرخ ساڑھے تین گرام' اول نمک سانبھر کو صاف کریں پھر تمام ادویہ کو کوٹ چھان کر سفوف بنائیں خوراک ایک گرام سے دو گرام تک تازہ پانی سے کھائیں۔

اکسیر ضعف ہضم: خبث الحدید لے کر شیر مدار کے ساتھ کھرل کریں جب دودھ جذب ہو جائے قرص بنا کر مٹی کے برتن میں گل حکمت کر کے جنگلی اپلوں کی سات مرتبہ آنچ دیں اس کے بعد نکال کر باریک پیس لیں ضرورت کے وقت مناسب بدرقات کے ساتھ 500 ملی گرام کھلائیں۔

سفوف ضعف ہضم: زنجبیل' جوزبوا' جاوتری' زیرہ سفید' زیرہ سیاہ' بادیان' زرنباد' فلفل سیاہ' فلفل سفید' دارفلفل' دانہ ہیل خورد' دانہ ہیل کلاں' نانخواہ سب کو کوٹ چھان کر علیحدہ رکھیں بعد ازاں نمک لاہوری' نمک ترب' نمک سانبھر' نمک سیاہ' نمک سلیمانی' آب ادرک و آب پپیتہ میں پیس کر خشک کریں اور دونوں کو ملا کر سفوف تیار کریں خوراک چھ گرام تازہ پانی کے ساتھ کھانے کے بعد کھائیں۔

دواء ضعف معدہ: نمک لاہوری پچاس گرام ٹکڑے ٹکڑے کر کے کورے مٹی کے برتن میں ڈال کر آگ پر رکھیں اور سرکہ انگوری اس پر تھوڑا تھوڑا ڈالتے جائیں جب ایک بوتل تمام جذب ہو جائے تو زرشک 150 گرام' سماق بارہ گرام' انار دانہ 125 گرام' کشنیز خشک بارہ گرام۔ ہر ایک کو بریاں کر کے اس میں ملائیں اور سب کو کوٹ چھان کر سفوف بنائیں دو گرام ہمراہ آب تازہ استعمال کریں۔

حب بسباسہ: سوء ہضم اور کثرت ریاح کے لئے مفید ہے شورہ قلمی نوشادر ہر ایک 85 گرام' زنجبیل ساٹھ گرام۔ نمک سیاہ' نمک لاہوری' نمک طعام' کچلون ہر ایک 120 گرام۔ فلفل دراز' فلفل سیاہ' نمک شور ہر ایک چالیس گرام۔ جوزبوا' بسباسہ ہر ایک پانچ گرام سب کو کوٹ چھان کر آب لیموں کاغذی میں چنے کے برابر گولیاں بنائیں (نکتہ) اگر نزلہ کی شکایت ہو تو آب

ادرک میں گولیاں بنائیں خوراک ایک گولی صبح وشام۔

جوارش معدی خاص: ضعف معدہ اور ضعف اعصاب وقوی کے لئے خاص چیز ہے مشک' عنبر ہر ایک دوگرام' فلفل دراز پانچ گرام۔ لونگ' بالچھڑ' زعفران ہر ایک ایک گرام۔ مصطگی رومی چودہ گرام' دارچینی' الائچی خورد' جاوتری ہر ایک 17 گرام' اگر ستائیس گرام' جائفل چار گرام سب کو کوٹ چھان کر نبات سفید دو کلوگرام' عرق گلاب چار بوتل میں قوام کرکے ملائیں اس جوارش میں سے دوگرام صبح وشام مناسب بدرقات کے ساتھ کھلائیں۔

دواء ہاضم: اندرائن' پوست جھاؤ' کشنیز خشک' ترپھلہ' فلفل دراز' بیش سیاہ' اجموذ' پپلا مول' بابڑنگ ہر ایک بارہ گرام۔ بیخ جمال گوٹہ پچیس گرام' تربد مجوف خراشیدہ پچیس گرام سب کو خوب باریک پیس کر شیر زقوم پچاس گرام میں کھرل کریں' خشک ہونے پر تین گرام سے سات گرام تک نیم گرم پانی کے ساتھ کھلائیں۔

علاج ڈاکٹری: اصول مندرجہ بالا کی پابندی کریں اگر سوء ہضم کے ساتھ جی بھی متلاتا ہو تو سلفیٹ آف زنک یا ایکا کوانا وغیرہ گرم پانی میں ملاکر پلائیں تاکہ قے کے ذریعے سے معدہ صاف ہوجائے اگر معدہ کی ترشی کم ہوگئی ہو تو سلفیورک ایسڈ ڈائیلوٹ کے چند قطرے پانی میں ملاکر پلائیں اگر غذا کے فساد یا کمزوری معدہ کی وجہ سے ہو تو سوڈا بائیکارب یا انفیوژن چریٹا وغیرہ استعمال کریں اس کے علاوہ متعدد قسم کے سوء ہضم میں مندرجہ ذیل نسخہ جات مفید و مستعمل ہیں:

(1) مکسچر برائے سوء ہضم: اسم بامسمی ہے آنتوں کے اعصاب کو تحریک پہنچا کر ان کی حرکت دودیہ کو تیز کرتا ہے قوت ہاضمہ کے لئے بے نظیر ہے:

لائیکر سٹرکنین ہائیڈروکلورائیڈ	3 قطرے
ڈائیلوٹ نائٹروہائیڈروکلورک ایسڈ	15 قطرے
کلوروفارم واٹر	چالیس ملی لیٹر
پانی	پچاس ملی لیٹر

سب کو باہم ملاکر دو خوراکیں بنائیں اور صبح وشام استعمال کرائیں۔

(2) دیگر: سوء ہضم اور ترشی معدہ میں فائدہ مند ہے:

صفتہ:	پوٹاسی آئی بائیکاربونیٹس	700 ملی گرام
	ایمونیائی کاربونیٹس	70 ملی گرام
	سپرٹ کلوروفارم	10 قطرے
	ایکوڈسٹیلٹیا	25 ملی لیٹر

سب کو ملاکر ایسی ایک ایک خوراک صبح وشام کے وقت استعمال کرائیں۔

(3) دیگر۔ سوء ہضم نفاخی میں نافع ہے:

صفتہ:	بائیکاربونیٹ آف سوڈا	700 ملی گرام
	ایرومینک اسپرٹ آف ایمونیا	20 قطرے
	سپرٹ آف کلوروفارم	15 قطرے
	ٹنکچر آف جنجر	10 قطرے

پیپرمنٹ واٹر تا 25 ملی لیٹر

ایسی ایک ایک خوراک صبح اور شام کو پلائیں۔

غذا: ظاہر ہے کہ غذا کا تعلق معدے کے ساتھ ہے اس لئے اس مرض میں دوا سے زیادہ غذا اہمیت رکھتی ہے چنانچہ اگر مرض شدید ہو تو غذا بالکل نہ دیں اور اگر خفیف ہو تو زود ہضم اور ہلکی غذائیں کھلائیں بکری کا شوربا' مونگ کی دال' ساگودانہ' سوڈا دودھ اور پرندوں کا گوشت وغیرہ کھلائیں اور ساتھ میں اچار اور چٹنی وغیرہ اگر کھلائی جائے تو مناسب ہے۔

پرہیز: ثقیل اور دیر ہضم اشیاء سے قطعی پرہیز کریں خصوصاً آلو' گوبھی' گرم مصالحہ اور گوشت وغیرہ بالکل نہ دیں۔

درد معدہ

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
پیٹ کا درد' معدے کا درد	وجع المعدہ	گیسٹر یلجیا Gastralgia
فم معدہ کا درد	وجع الفواد	کارڈی ایلجیا Cardialgia

تعریف و ماہیت: اس مرض میں معدے کے مقام پر درد ہوتا ہے جو بعض اوقات ٹھہر ٹھہر کر دورے کے طریق پر ہوتا ہے اور بعض اوقات اس قدر شدید ہوتا ہے کہ مریض بے تاب ہو جاتا ہے۔

یادداشت: گیسٹر یلجیا اور گیسٹر و دینیا فی الحقیقت درد معدہ کی دو صورتیں ہیں اول الذکر میں درد ٹھہر ٹھہر کر ہوتا ہے اور آخر الذکر میں درد نہایت شدید ہوتا ہے اور اس کے ساتھ معدے کے عضلات میں تشنج یعنی اینٹھن بھی پائی جاتی ہے۔

وجع الفواد فم معدہ کے شدید درد کو کہتے ہیں چونکہ فم معدہ کے قریب ہے اور اس کے درد کے وقت مریض محسوس کرتا ہے کہ اس کے دل کے مقام پر درد ہو رہا ہے اس لئے اسے وجع الفواد (درد دل) بھی کہتے ہیں۔

درد معدہ فی الحقیقت بذات خود کوئی خاص مرض نہیں بلکہ بعض دوسرے مرضی حالات مثلاً سوء مزاج معدی یا اورام و قروح معدہ یا سوء ہضم وغیرہ کی ایک علامت ہے اطباء جدید کے نزدیک خالص درد معدہ جس کے ساتھ معدے میں کوئی دوسری عضوی خرابی نہ ہو معدے کے اعصاب کی خرابی سے ہوا کرتا ہے اسی کو گیسٹر یلجیا یعنی عصبی درد معدہ کی مخصوص اصطلاح سے نامزد کیا گیا ہے۔

اقسام مرض: درد معدہ کی دو قسمیں کی جاسکتی ہیں: (1) درد معدہ عصبی اس میں گاہے غشاء مخاطی ذکی الحس ہو جاتی ہے یہ اکثر دورے سے رات کو ہوا کرتا ہے اور معدے کے خالی ہونے کے وقت عموماً زیادہ ہو جاتا ہے (2) درد معدہ امتلائی یہ درد عموماً معدے کے امتلا (بھرے ہونے) کی حالت میں ہوتا ہے۔

اسباب مرض: سوء مزاج سادہ یا مادی ورم یا قروح معدہ' تخمہ اور سوء ہضم وغیرہ کے اکثر اوقات درد معدہ کی شکایت پیدا ہو جایا کرتی ہے لیکن معدے کا خالص عصبی درد بالعموم عصبی مزاج کی عورتوں میں جوانی اور سن یاس کے وقت ہوا کرتا ہے ایسی عورتوں میں کمی خون' اختناق الرحم' ضعف اعصاب' مزمن ملیریا' نقرس' غم' فکر اور پریشانی' دماغی محنت کی زیادتی' اور حمل یا قبض وغیرہ میں سے کسی ایک یا زیادہ کی موجودگی بھی پائی جاتی ہے مردوں میں ان اسباب کے علاوہ شراب' تمباکو یا چائے کی کثرت سے بھی یہ شکایت رونما ہو سکتی ہے۔

علامات مرض: کوڑی کے مقام پر تیز قسم کا درد اور جلن محسوس ہوتی ہے جس میں دبانے پر کمی آجاتی ہے مقام درد پر بالعموم

ذکاحت حس نہیں ہوتی تو نہایت نمایاں ہوتی ہے اور دبانے کی بجائے مقام ماؤف کو چھونے پر ہی مریض درد کی شکایت سے چلا اٹھتا ہے ایسا بالعموم اختناق الرحم کی مریضہ عورتوں میں ہوا کرتا ہے یہ درد عموماً غذا کے فوراً بعد شروع ہوجاتا ہے لیکن گاہے خلوء معدہ کی حالت میں ہوتا ہے ایسی صورت میں غذا کھانے سے اس میں کمی آجاتی ہے لیکن گاہے اس کا غذا کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہوتا اور یہ دورہ کی شکل میں ہوتا ہے غذا کی نوعیت سے اس پر کوئی خاص اثر نہیں ہوتا قے اور دوسری علامتیں اس کے ساتھ شاذ ونادر ہی پائی جاتی ہیں لیکن اگر سوء ہضم کی وجہ سے ہو تو اس کی مخصوص علامات نفخ، قراقر، جلن، متلی، ڈکار وغیرہ ہوتے ہیں اور گاہے قے بھی ہوجاتی ہے۔

جب اس کے ساتھ معدے کے عضلات میں اینٹھن ہوتی ہے تو اس وقت درد نہایت شدید اور نوبتی قسم کا ہوا کرتا ہے جس سے مریض بے تاب ہوجاتا ہے درد کی ٹیسیں بواب کے مقام پر شدید محسوس ہوتی ہیں اور گاہے تمام قسم فوق المعدہ کے مقام پر یا بائیں شانے کی طرف پھیلتی ہوئی محسوس ہوتی ہیں مریض درد کے مارے نہایت بے چین ہوتا اور درد قولنج کی مانند لوٹتا اور تڑپتا ہے شکم کو اپنی ہتھیلیوں میں یا اوندھا لیٹ کر تکیہ وغیرہ سے دبائے رکھتا ہے اکثر متلی اور کبھی قے ہوجاتی ہے دورہ درد کے وقت مقام مولم کو دبانے سے درد میں کسی قدر تخفیف محسوس ہوتی ہے اور محسوس کرنے والے ہاتھ کو اس جگہ ایک گولہ محسوس ہوتا ہے جو نصف گھنٹہ یا اس سے زیادہ عرصہ میں زائل ہوجاتا ہے۔

تشخیص: اس مرض کی تشخیص کے لئے تمام اسباب درد معدہ کو پیش نظر رکھنا چاہئے مختلف حالات میں مختلف اور مخصوص علامات کی موجودگی پائی جائے گی خالص درد معدہ عصبی کی صورت میں دوسرے تمام اسباب اور ان کی مخصوص علامات مفقود ہوتی ہیں اور اس قسم کا درد بالعموم نوجوان عورتوں میں پایا جاتا ہے کبھی بوڑھی عورتیں سن یاس میں اس میں مبتلا ہوتی ہیں یہ درد دماغی محنت کی کثرت، فکر وتشویش، ضعف اعصاب، دائمی قبض، ملیریا سمیت چائے یا تمباکو کی کثرت، جلق اور نقرسی مادہ سے بھی ہوسکتا ہے یہ درد اکثر خلو معدہ کے وقت ہوتا ہے درد معدہ امتلائی عام طور پر بدہضمی، غذا کی زیادتی اور اختلاف اور نفاخ اور ثقیل چیزوں کے استعمال سے ہوتا ہے۔

فروق الامراض: درد معدہ عصبی اور سوء ہضم میں جب کہ دونوں میں غذا کھانے سے تخفیف ہوجاتی ہو اس طرح فرق کیا جاسکتا ہے کہ غذا کے ایک آدھ گھنٹہ بعد مریض کو جوکھار یا سوڈا بائیکارب وغیرہ کی مانند کھاری ادویہ دیں اس سے سوء ہضم کا درد اکثر رفع ہوجایا کرتا ہے لیکن خالص درد معدہ عصبی دور نہیں ہوتا اس کے علاوہ سوء ہضم میں اکثر ترش ڈکار آیا کرتے ہیں لیکن درد معدہ عصبی میں ایسا نہیں ہوا کرتا رطوبات معدی کا امتحان کرنے پر سوء ہضم کی صورت میں اکثر ترش رطوبت معدی معمولی کی نسبت زیادہ پائی جاتی ہے قروح معدہ اور درد معدہ عصبی میں یہ فرق ہے کہ قروح معدہ کی موجودگی میں معدہ کے مقام پر دبانے سے خصوصیت کے ساتھ ذکاحت حس پائی جاتی ہے غذا کھانے کے فوراً بعد درد ہونے لگتا ہے جو قے آجانے پر اکثر رفع ہوجاتا ہے اس طرح قے شدہ مواد میں رطوبت معدی کی زیادتی پائی جاتی ہے سرطان معدہ اور درد معدہ عصبی میں یہ فرق ہے کہ سرطان کا درد ہمیشہ اور مسلسل ہوا کرتا ہے حالانکہ درد معدہ عصبی اکثر دورے سے ہوا کرتا ہے۔ قولنج صفراوی اور درد معدہ عصبی میں یہ فرق ہے کہ قولنج صفراوی کے ساتھ اکثر کم وبیش یرقان کی بھی شکایت ہوتی ہے لیکن درد معدہ عصبی میں یرقان کبھی نہیں پایا جاتا۔

اصول علاج: اصل سبب کو معلوم کرکے رفع کریں اگر درد غذائی خرابی سے ہو تو گرم پانی میں نمک ڈال کر پلائیں اور مرغی کا پر وغیرہ حلق میں ڈال کر قے کرائیں پانی کو خوب گرم کرکے بوتل میں بھر کر تکمید کریں اگر درد کا سبب احتباس ریاح ہو تو

کاسر ریاح ادویہ استعمال کریں چنانچہ جوارش کمونی و جوارش جالینوس کا استعمال عموماً مفید ہوتا ہے اگر قبض کی شکایت ہو تو روغن بید انجیر چالیس ملی لیٹر، عرق گلاب پچاس ملی لیٹر، شربت دردمرکرر چالیس ملی لیٹر ملا کر پلائیں اور سوءِ ہضم کے اصول علاج کو مدنظر رکھیں اگر درد عصبی ہو تو کوئی ہلکی اور مرغوب غذا کھلائیں اور نکور وغیرہ کریں۔

دستورالعلاج: اگر درد معمولی ہو تو سوڈا واٹر کی ایک بوتل یا عرق بادیان پچاس ملی لیٹر، عرق الائچی پچاس ملی لیٹر کے پینے سے آرام آجاتا ہے۔ اگر درد شدید ہو اور اس کا سبب غذائی خرابی ہو تو گرم پانی میں نمک ملا کر پلائیں اور قے کرانے کے بعد جوارش کمونی بارہ گرام اول کھلائیں اوپر سے شیرہ بادیان پانچ گرام، شیرہ تخم کشوث تین گرام، شیرہ مویز منقیٰ نو دانہ، عرق گلاب 70 ملی لیٹر، عرق بادیان 75 ملی لیٹر میں نکال کر شربت دردمکرر پچاس ملی لیٹر ملا کر پلائیں۔ اگر بلغم کی زیادتی کی وجہ سے درد ہو تو مصطگی رومی ایک گرام، جدوار خطائی ایک گرام باریک پیس کر جوارش جالینوس نو گرام میں ملا کر کھلائیں اوپر سے عرق بادیان 75 ملی لیٹر، عرق نانخواہ 75 ملی لیٹر نیم گرم پلائیں۔ اگر ریاح اور نفخ کی وجہ سے معدہ میں درد کی شکایت ہو تو جوارش کمونی بارہ گرام میں ست لوبان 500 ملی گرام ملا کر عرق بادیان، عرق الائچی، عرق پودینہ ہر ایک چالیس ملی لیٹر اور زنجبیل مال کنگنی ہر ایک چھ گرام، سبوس گندم بارہ گرام، نمک طعام جاورس ہر ایک چھ گرام کوٹ چھان کر پوٹلی میں باندھیں اور گرم گرم تکمید کریں۔

صفراوی درد میں حسب ذیل نسخہ معمول ہے جوارش تمر ہندی پانچ گرام اول کھلائیں اوپر سے شیرہ زرشک تین گرام، شیرہ بادیان پانچ گرام، شیرہ آلو بخارا تین دانہ، عرق بادیاں 75 ملی لیٹر، عرق مکو 75 ملی لیٹر میں نکال کر گل قند آفتابی پچاس گرام اور تمر ہندی پچاس گرام اس میں ملیں پھر چھان کر شربت وردمکرر پچاس ملی لیٹر ملا کر پلائیں اور کھانے کے بعد سکنجبین بارہ گرام چاٹنے کے لئے دیں اور خالی معدہ نہ رہنے کی ہدایت کریں صبح کو ایک دو بسکٹ یا آش جو یا ساگودانہ کھایا کریں اور درد کے وقت آب انار میخوش ساٹھ ملی لیٹر پلایا کریں۔

درد معدہ عصبی میں کوئی مرغوب اور ہلکی غذا کھلائیں اس سے عموماً درد میں افاقہ ہو جاتا ہے اگر اس کے بعد بھی درد ہے تو گرم پانی کی بوتل سے پیٹ کو سینکیں اور بارہ گرام رائی کو سرکہ میں پیس کر کپڑے پر پھیلا کر مقام درد پر لگائیں اور پندرہ منٹ کے بعد الگ کر دیں اور صبح و شام جوارش انارین سات گرام کھلا کر شیرہ زرشک تین گرام، عرق کاسنی 250 ملی گرام میں نکال کر سکنجبین لیموئی پچیس ملی لیٹر ملا کر پلائیں اس کے ساتھ ہی اصل سبب کی رعایت بھی ملحوظ رکھیں اگر یہ درد ضعف اعصاب، قلت خون یا جلق سے ہو تو کشتہ فولاد دس ملی گرام، جوارش جالینوس سات گرام میں ملا کر کھانے کے بعد کھلائیں اور صبح و شام مرجان 250 ملی گرام، دواء المسک معتدل جواہر والی پانچ گرام میں ملا کر دیں اگر مزمن ملیریائی سمیت کی وجہ سے ہو تو سم الفار 125 ملی گرام، کتھ سفید بارہ گرام پیس کر اس کی سو گولیاں بنائیں اور ایک ایک گولی کھانے کے بعد کھلائیں اگر نقرس اور وجع المفاصل سے ہو تو سورنجاں اور بوزیداں ایک ایک گرام پیس کر جوارش زرعونی نو گرام میں ملا کر کھلائیں اگر درد معدہ حمل کے دوران میں ہو تو مصطگی ایک گرام، گل قند پچیس گرام میں ملا کر صبح و شام کھلائیں اسی طرح دیگر اسباب کا علاج کریں۔

اس کے ساتھ اس امر کو بھی ملحوظ رکھیں کہ اگر قبض ہو تو اسے فوراً رفع کریں اس غرض کے لئے روغن بید انجیر پچاس ملی لیٹر 250 ملی لیٹر دودھ میں ملا کر دیں اس سے دو تین اسہال آ کر اکثر آرام آجاتا ہے۔ بعض اوقات فوری تسکین کے لئے مخدرات کا استعمال کرنا پڑتا ہے اس غرض کے لئے برشعشا 250 ملی گرام سے نصف گرام تک ایک دو مرتبہ کھلانا بہت مفید ہے مگر یاد رکھنا چاہئے کہ افیون کا زیادہ استعمال اعصاب کو کمزور کرتا اور معدہ، امعاء اور مرارہ کے ترشحات کو کم کر کے ضعف ہضم، بطلان اشتہاء اور قبض کا موجب ہوتا ہے۔

فم معدہ کے درد میں مذکورہ نسخے استعمال کریں نیز ہیرا ہینگ 125 ملی گرام' مویز منقیٰ میں لپیٹ کر کھلائیں یا نمک سیاہ ایک گرام' گلاب ساٹھ ملی لیٹر میں جوش دے کر پلائیں اور نمک مرگانگ 125 ملی لیٹر' معجون نانخواہ سات گرام یا جوارش کمونی سات گرام میں ملا کر صبح وشام کھلائیں اگر فم معدہ یا معدہ کا درد دورے سے ہو تو جوارش کمونی کا بڑھانا گھٹانا اکثر بہت مفید ہوتا ہے اس کی ترکیب یہ ہے کہ صبح جوارش کمونی تین گرام پانی کے ساتھ کھلائیں اور تین روز یہی مقدار دیں اس کے بعد روزانہ ایک گرام بڑھائیں جب چودہ گرام مقدار ہو جائے تو تین روز تک چودہ گرام استعمال کرائیں اس کے بعد پھر روزانہ ایک گرام کم کرتے جائیں جب مقدار تین گرام رہ جائے تو تین دن تک استعمال کرا کے بند کر دیں۔

دستور جدید: جوہر نوشادر چالیس گرام' جوہر پودینہ (پیپرمنٹ) مرچ سیاہ بارہ گرام' دار فلفل بارہ گرام' جوا کھار سفید انگریزی بارہ گرام' شورہ قلمی چالیس گرام' دانہ الائچی کلاں چالیس گرام' نمک لاہوری چالیس گرام' ہر یجی مصفی ساٹھ گرام سب کو الگ الگ باریک پیس کر ملا کر یکجان کر لیں۔ 250 ملی گرام سے ایک گرام تک گرم پانی یا عرق بادیان 150 ملی لیٹر کے ساتھ استعمال کریں۔

دیگر - سوڈا بائیکارب 250 ملی گرام' عرق گلاب ایک بوتل میں حل کر کے روغن بادیان تیس قطرہ' روغن شبت تیس قطرہ اضافہ کر کے محفوظ رکھیں اور بقدر ساٹھ ملی لیٹر صبح وشام استعمال کریں۔

دیگر - ست اجوائن' ست پودینہ کافور ایک بارہ گرام تمام ادویہ کو شیشی میں ڈال کر دھوپ میں رکھیں عرق تیار ہو جائے گا اس میں سے چار بوند عرق بادیان کے ساتھ بتاشہ میں یا شکر سفید میں ملا کر کھلائیں۔

منتخب مجربات و مرکبات: تریاق الاوجاع' درد معدہ' جگر و طحال و گردہ وغیرہ کے لئے مفید اور مستعمل ہے۔

صفتہ' ہینگ دو گرام' نمک لاہوری چھ گرام' زیرہ سفید آٹھ گرام' برنگ کابلی چار گرام' فلفل سیاہ بارہ گرام' زنجبیل دس گرام' قسط شیریں سولہ گرام' قسط شیریں سولہ گرام' دار فلفل سولہ گرام' پوست ہلیلہ کابلی بارہ گرام' شیطرج ہندی بیس گرام' تخم کرفس بیس گرام سب کو باریک پیس کر پرانے گڑ میں ملا کر جنگلی بیر کے برابر گولیاں بنائیں اور ایک سے دو گولی تک تازہ پانی کے ساتھ کھلائیں۔

جوارش کمونی کبیر: درد معدہ و قولنج کے لئے مجرب ہے تقویت معدہ و دل کے لئے مفید اور ریاح غلیظ کے دفعیہ کے لئے اکسیر ہے۔

صفتہ: زیرہ کرمانی (سرکہ میں سات بار مدبر کیا ہوا) 180 گرام' فلفل سیاہ' فلفل سفید' بورہ ارمنی ہر ایک پچیس گرام' تخم سداب پچاس گرام' نمک طعام چالیس گرام' مربائے زنجبیل یا زنجبیل بے ریشہ بارہ تولہ' ہلیلہ مربی (صاف کیا ہوا) 220 گرام۔ گل قند عسلی چالیس گرام' نمک کے بعد کی دواؤں کو باریک پیس کر باقی دوائیں کوٹ چھان کر اضافہ کریں بارہ گرام ہمراہ عرق بادیان 150 ملی لیٹر یا عرق نانخواہ نیم گرم 150 ملی لیٹر کے ساتھ استعمال کریں۔

اکسیر معدہ: فلفل دراز' نمک سونچل ہر ایک پچاس گرام۔ دانہ الائچی خورد بارہ گرام' پودینہ خشک' زیرہ سیاہ وسفید' پوست بیرون پستہ' بادیان' فلفل سیاہ' اجوائن دیسی' دارچینی' نمک سنگ' نمک چوڑی' نمک سیاہ' تنتڑی' گیرو ہر ایک دو گرام سب کو باہم پیس کر ست لیموں' ست زنجبیل' ست پودینہ ست اجوائن' زہر مہرہ خطائی ہر ایک 125 ملی گرام ملا کر استعمال کریں۔ خوراک 500 ملی گرام۔

دوائے درد معدہ مراقی: مشک 250 ملی گرام' کافور 500 ملی گرام' ہینگ سرخ دو گرام' جند بیدستر 250 ملی گرام سب کو پیس کر

شہد کے ساتھ دانہ موٹھ کے برابر گولیاں بنائیں خوراک ایک' دلی صبح دوپہر اور شام کو استعمال کریں۔

جوارش کمونی: درد معدہ ریاح شکم اور قولنج کے لئے مفید ہے۔ زیرہ سیاہ 85 گرام کو سرکہ میں تر اور خشک کر کے بھونیں بعد ازاں برگ سداب، فلفل سیاہ، زنجبیل ہر ایک پچیس گرام، بورہ ارمنی سوا نوگرام، سلیخہ، عود بلسان، سنبل الطیب، حب بلسان، دارچینی ہر ایک سوا دو گرام سب کو کوٹ چھان کر شہد خالص، آدھ لیٹر نبات سفید 300 گرام کا قوام کر کے حسب معروف جوارش بنائیں اور گیہوں وغیرہ میں دبا کر چند یوم کے بعد استعمال کریں۔

حب درد معدہ: پپیتا انگریزی، زنجبیل ہر ایک ساٹھ گرام، فلفل سیاہ، نوشادر ہر ایک بارہ گرام، نمک لاہوری تیس گرام سب کو کوٹ چھان کر عرق لیموں کاغذی میں نخودی گولیاں بنائیں اور ضرورت کے وقت دو گولیاں عرق بادیان ساٹھ ملی لیٹر کے ساتھ کھلائیں۔

عرق شافی: ست پودینہ، ست اجوائن، کافور، کاربلک ایسڈ جملہ ہم وزن ایک شیشی میں رکھ کر دھوپ میں رکھیں جب سب حل ہو جائیں تین چار قطرہ عرق بادیان نیم گرم میں ملا کر پلائیں۔

سفوف درد معدہ: زیرہ سیاہ (مدبر بہ سرکہ) انیسوں، رازیانہ مصطگی رومی، کندر، کردیہ سب دواؤں کو ہم وزن کوٹ چھان کر سفوف بنائیں اور چھ گرام تازہ پانی سے کھلائیں۔

دوائے درد معدہ: مصطگی رومی، دانہ الائچی خورد ایک ایک گرام کو جوارش کمونی بارہ گرام میں ملا کر کھلائیں۔ اوپر سے شیرہ بادیان، شیرہ پودینہ، شیرہ زیرہ سیاہ ہر ایک تین گرام، عرق بادیان پچاس گرام میں نکال کر گل قند آفتابی چار تولہ ملا کر پلائیں۔

عرق جاودانی: معدہ کی تقویت کے لئے بہت مفید ہے۔ صفتہ: جائفل، قرنفل، الائچی کلاں، آملہ منقی، بالچھڑ، گل دھاوا ہر ایک 125 گرام۔ دارچینی 250 گرام، پوست ببول تمام ادویہ سے دوگنا، قند سیاہ تمام ادویہ سے چوگنا سب کو ایک مٹکے پانی میں بھگو دیں جب لاہن اٹھ جائے تو عرق کشید کریں اور ساٹھ ملی لیٹر شربت دینار چالیس ملی لیٹر کے ساتھ استعمال کریں۔

ڈاکٹری علاج: اصول مندرجہ علاج طبی پر عمل کریں چونکہ یہ بذات خود کوئی مرض نہیں ہے اس لئے اصل سبب کو دریافت کر کے اس کا مناسب علاج کریں چنانچہ نفخ شکم اور بدہضمی کی وجہ سے ہو تو حسب ذیل نسخہ استعمال کریں۔

صفتہ:

بائیکاربونیٹ آف سوڈیم	700 ملی گرام
ایرومیٹک سپرٹ آف ایمونیا	20 قطرے
سپرٹ آف کلوروفارم	15 قطرے
ٹنکچر آف جنجر (صبغ زنجبیل)	10 قطرے
پیپرمنٹ واٹر (عرق پودینہ)	25 ملی لیٹر

سب کو ملا کر رکھ لیں یہ ایک خوراک ہے ایسی ایک ایک خوراک صبح وشام کھانا کھانے کے بعد استعمال کریں اگر قبض کی وجہ سے ہو تو سلفیٹ آف میگنیشیم چالیس گرام پانی 100 ملی لیٹر دونوں کو ملا کر صبح کے وقت پلائیں اگر درد شدید ہو تو حسب ذیل نسخہ دیں:

صفتہ:

ایسڈ ہائیڈروسیانک ڈل	1 قطرہ
لائیکوار اوپیائی سڈیٹو	8 قطرے
ایکوا سے مومائی	25 ملی لیٹر

سب کو ملائیں اور ہر چار گھنٹے کے بعد ایسی ایک خوراک دیں تین خوراکیں دیں۔

غذا: درد کو آرام ہونے کے بعد بھی ایک وقت کچھ نہ کھلائیں پھر ہلکی غذائیں دیں مثلاً مونگ کی دال کی کھچڑی' بکری یا پرندوں کا شوربا' چپاتی وغیرہ کھانے کے بعد پودینہ کی چٹنی یا زنجبیل کا مربہ کھلائیں۔

پرہیز: نفاخ اور ثقیل اغذیہ مثلاً آلو' اروی' مٹر' گوبھی' کچالو' ماش کی دال' مسور کی دال وغیرہ سے پرہیز کرائیں۔

قے

اُردو نام	طبّی نام	ڈاکٹری نام
قے' الٹی آنا	قے	وامے ٹنگ Vomiting

تعریف وماہیت: اس مرض میں معدے کی حرکت سے اس کے اندر کی اشیاء جزوی یا کلی طور پر واپس لوٹ کر منہ کے راستے خارج ہوجاتی ہیں۔

قے ایک نہایت پیچیدہ فعل ہے جس میں عضلات شکم وسینہ' معدہ' مری اور بلعوم اور ان کے عضلات عاصرہ کام کرتے ہیں۔ یہ پیچیدہ فعل ایک عصبی مرکز سے متعلق ہے جو راس النخاع میں واقع ہے اس مرکز کو مختلف طریقوں سے تحریک ہوتی ہے۔ جن کی تفصیل اسباب میں بیان کی گئی ہے یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ معدہ' امعاء' مری' بلعوم' جگر' گردوں' باریطون' رحم اور قلب کے حسی اعصاب کی خراش سے اکثر قے کی تحریک ہوتی ہے۔

یادداشت: بعض اوقات معدے میں کم وبیش حرکت تو ہوتی ہے لیکن وہ حرکت اتنی قوی نہیں ہوتی کہ معدے کے اندر کی اشیاء کو خارج کرسکے اس حالت کو ابکائی یا تہوع (ریچنگ Retching) کہتے ہیں قے اور ابکائی سے پہلے اس حالت کو جس میں جی مالش کرتا ہے اور یہ معلوم ہوتا ہے کہ ابھی قے یا ابکائی آئے گی متلی یا غثیان (ناسیا Nausea) کہتے ہیں قے فی الحقیقت بذات خود کوئی مرض نہیں ہے بلکہ بعض دیگر مرضی حالات کی ایک علامت ہے۔

اقسام: اس مرض کی کوئی خاص قسم نہیں ہے البتہ اطباء جدید نے اسباب کے لحاظ سے اس کی دو قسمیں کی ہیں (1) قے بلاواسطہ - اس میں براہ راست قے کے عصبی مرکز میں تحریک ہوکر قے ہوتی ہے جیسا کہ بعض قسم کی سمی اشیاء کے اثر سے ہوا کرتا ہے (2) قے بالواسطہ- اس میں قے کے عصبی مرکز میں بعض دوسرے اعضاء مثلاً معدہ' آنتوں' جگر' گردوں' رحم وغیرہ احشاء یا دماغ' حرام مغز اور حواس خمسہ وغیرہ کے غیر طبعی یا مرضی حالات سے انعکاسی طور پر تحریک ہوکر قے آتی ہے۔

اسباب: جیسا کہ اقسام میں ظاہر کیا گیا ہے اس مرض کے اسباب دو قسم کے ہوتے ہیں (1) جو براہ راست قے کے عصبی مرکز میں تحریک پیدا کرکے قے لاتے ہیں (2) جو انعکاسی طور پر قے کے عصبی مرکز میں تحریک پیدا کرکے قے لاتے ہیں ان میں سے اول الذکر قسم میں مندرجہ ذیل اسباب شامل ہیں (1) بعض قسم کی زہریلی ادویہ کا زہر جو خون میں شریک ہوکر قے کے عصبی مرکز میں تحریک کرتا ہے مثلاً شراب' تمباکو' افیون' اپیومارفین' ٹارٹارایمی ٹک' کلوروفارم وغیرہ' سمم بولی' ذیابیطس' صفرا' امراض گردہ' گردہ کا ورمی سل' شدید متعدی بخاروں کی ابتداء بالخصوص بچوں میں حمل (بعض کے نزدیک شدید متعدی بخار اور حمل قسم دوم کے اسباب میں بھی شریک ہیں) بچوں کی مخصوص دوری قے جو سمم ذاتی کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے آخر الذکر یعنی قسم دوم کے اسباب میں مندرجہ ذیل تین حصوں میں تقسیم ہیں (1) معدے سے متعلقہ اسباب ان میں غذا کی خرابی یا زیادتی' مقی ادویہ مثلاً زنک سلفیٹ' خردل' طوطیا وغیرہ کا استعمال تیز خراش کرنے یا ساختوں کو کھا جانے والے سمیات مثلاً سنکھیا' سوڈا کاسٹک اور

بعض قسم کے تیزابوں وغیرہ کا استعمال، ورم معدہ، انسداد ابواب، سرطان معدہ، معدہ کا دب جانا یا اپنی جگہ سے ہٹ جانا، استرخاء معدہ، قروح معدہ، معدے کا احتقان دموی (جو بالعموم باب الکبد کے سدے یا تلیف الکبد وغیرہ کی وجہ سے ہوجایا کرتا ہے) شامل ہیں (3) امعاء، صفاق اور دیگر احشاء سے متعلقہ اسباب، ان میں سدد امعاء، ورم زائدہ دودیہ، کرم امعاء، قوی حقنہ، ورم صفاق، قولنج صفراوی، قولنج کلوی، کلیہ متحرکہ، ورم لبلبہ حاد، زنانہ اعضائے نسلی کے بعض مخصوص حالات مثلاً حمل، سیلان الرحم، خصیۃ الرحم کے امراض، حمل خارج الرحم وغرہ، سل، حلق میں خراش، شدید کھانسی، کالی کھانسی، ہوائی نالیوں اور پھیپھڑوں کے بعض امراض، ضربہ وسقطہ (بالخصوص معدے کے مقام پر خصیتین میں یا گھٹنے وغیرہ پر شامل ہیں) (3) مرکزی نظام عصبی، دماغ، حرام مغز اور حواس خمسہ ظاہرہ کے تاثرات و امراض، ان میں دماغ کا ہل جانا، دماغ کی رسولی یا پھوڑا، سرسام (ورم اغشیہ دماغیہ) اجتماع الماء فی الراس، دماغ کے اندر کا جریان خون، بطون دماغیہ کا سدہ، اندرونی و درمیانی کان کے امراض، شقیقہ، صرع، سفری قے (جو جہاز، ریل یا موٹر کار کے سفر سے بعض لوگوں میں پیدا ہوجایا کرتی ہے) اختناق الرحم یا نفسانی اثرات سے پیدا ہونے والی قے، صلب کا مرض سل، بحران، تیز بدبو خراب ذائقہ یا کراہت انگیز مناظر وغیرہ شامل ہیں۔

اطبائے قدیم کے نزدیک اس مرض کی وجہ فاسد مواد ہوتے ہیں جو معدے کے جوف میں یا اس کے جوہر اور طبقات کے اندر سرایت کئے ہوئے ہوتے ہیں اول الذکر صورت میں قے اور آخر الذکر صورت میں محض ابکائی ہوتی ہے یہ مواد گاہے گرم اور صفراوی ہوتے ہیں اور گاہے سرد تر بلغمی یا سوداوی ہوتے ہیں گاہے یہ مواد معدہ کی بجائے جگر، طحال اور مرارہ وغیرہ اعضاء سے معدے پر گرتے ہیں گاہے غذا کا فاسد ہوجانا یا مقدار میں معدے کی قوت برداشت سے زیادہ ہونا یا اس کا بے قاعدہ طور پر استعمال کرنا بھی قے کا باعث ہوا کرتا ہے سوء مزاج معدی اور ضعف معدہ سے بھی بعض اوقات یہ شکایت پیدا ہوجایا کرتی ہے اور شاذ و نادر بحران بھی قے کے ذریعے واقع ہوا کرتا ہے۔

علامات: یہ بذات خود ایک علامت ہے چنانچہ اس مرض میں قے کے ذریعے معدے کے اندر کے مواد جزوی یا کلی طور پر خارج ہوجایا کرتے ہیں قے سے پہلے کبھی متلی اور ابکائی بھی ہوتی ہے اور کبھی متلی وغیرہ بالکل نہیں پائی جاتی گاہے قے کے ساتھ معدے یا حلق کے مقام پر درد بھی ہوتا ہے اور دوسرے متعلقہ اسباب کی مخصوص علامات بھی کم و بیش پائی جاتی ہیں۔

تشخیص: اس مرض کی تشخیص کچھ زیادہ مشکل نہیں ہے البتہ اس کے اسباب کی تشخیص میں بعض اوقات کسی قدر دقت واقع ہوتی ہے خصوصاً جب کہ موجودہ سبب کی مخصوص علامات نمایاں طور پر موجود نہ ہوں اگر قے سے پہلے متلی ہو تو یہ بالعموم اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ قے کا سبب مجاری غذا یا دیگر احشاء میں موجود ہے اگر قے کھانا کھانے کے ایک دو گھنٹہ بعد آئے تو سمجھنا چاہئے کہ مرض معدہ میں ہے اگر تین چار گھنٹے کے بعد آئے تو چھوٹی آنتوں کے مرض پر دلالت کرتی ہے اور اس سے زیادہ دیر کے بعد آئے تو سبب بڑی آنتوں یا جگر میں ہوتا ہے ان اعضاء کی وجہ سے جب قے ہو تو عموماً انہیں دبانے سے درد محسوس ہوتا ہے اگر قے سے پہلے متلی نہ ہو تو قے کا سبب اکثر سرسام، دماغی رسولی یا دماغ کے دیگر مذکورہ امراض ہوا کرتے ہیں ورم معدہ اور غذائی خرابیوں سے جو قے آتی ہے اس میں قے آچکنے کے بعد طبیعت سبک ہوجاتی ہے اور کسی قدر کمزوری محسوس ہوتی ہے لیکن دوسرے اسباب میں اکثر خالی معدے صرف ابکائیاں آتی ہیں اگر قے ہو بھی تو اس کے بعد نہ تو طبیعت ہلکی ہوتی ہے اور نہ ہی تکلیف میں کوئی افاقہ ہوتا ہے۔

انجام: معمولی اسباب کی وجہ سے ہو تو اس مرض کا انجام زیادہ خراب نہیں ہوتا لیکن شاید اور اہم اسباب کی وجہ سے ہو تو انجام عموماً خراب ہوا کرتا ہے۔

اصول علاج: اصل مرض کی تشخیص کر کے مناسب علاج کریں اگر فساد غذا یا صفرا کی وجہ سے ہو تو گرم پانی میں سکنجبین پچاس ملی لیٹر اور نمک پچیس گرام ڈال کر پلائیں تا کہ اچھی طرح استفراغ ہو کر معدہ صاف ہو جائے جب معدہ صاف ہو جائے تو زرشک سماق ہر ایک تین تین گرام' عرق گلاب 120 گرام میں پیس کر شربت انار شیریں 25 ملی لیٹر ملا کر پلائیں۔ اگر خراش معدہ وغیرہ کی وجہ سے بار بار قے آتی ہو تو فم معدہ پر روادعات اور صندل سفید' کشنیز خشک جیسی ادویہ کا ضماد کریں برف چبائیں اور رائی کا پلستر لگائیں کافور وصندل' گلاب اور عطر وغیرہ سونگھیں۔ اگر بلغم کی زیادتی سے ہو تو نمک طعام دو گرام' تخم ترب بارہ گرام پانی میں جوش دے کر صاف کر کے پلائیں تا کہ قے ہو کر معدہ صاف ہو جائے اور اگر معدہ میں بلغم چپکا ہوا ہو تو مسہل کے ذریعے سے اس کا تنقیہ کریں اس کے علاوہ زیادتی قے میں عموماً چٹنیاں زیادہ مفید ہوتی ہیں چنانچہ سماق' کشنیز' دانہ الائچی خورد' آملہ خشک اور زرشک وغیرہ دوائیں لے کر خوب باریک کوٹیں اور شربت انارین میں ملا کر چٹنی بنائیں اور تھوڑی تھوڑی چٹائیں اگر ورم امعاء' دردجگر' دردگردہ' ورم زائدہ اعوز امراض دماغی یا بخار وغیرہ کی وجہ سے قے آتی ہو تو ان کا علاج کریں۔

دستور العلاج: صفراوی میں قے کرانے کے بعد حسب ذیل نسخے دیں: (1) تخم خرفہ' تخم خیارین' زرشک' منقیٰ ہر ایک تین گرام' آلو بخارا پانچ عدد' عرق گلاب ساٹھ ملی لیٹر میں شیرہ نکال کر شربت تمر ہندی بارہ ملی لیٹر ملا کر پلائیں۔ (2) طباشیر' زرورد' کشنیز خشک' پوست سماق' انار دانہ بریاں ہر ایک ایک گرام سب دواؤں کو کوٹ چھان کر شربت غورہ پچیس ملی لیٹر یا سکنجبین لیموں پچیس ملی لیٹر میں ملا کر تھوڑا تھوڑا چٹائیں۔ (3) صندل سفید ایک گرام' زرشک تین گرام' سماق ایک گرام' آملہ منقیٰ تین گرام' طباشیر ایک گرام' پوست ترنج ایک گرام' پوست بیرون پستہ ایک گرام سب کو عرق گلاب بارہ گرام سرکہ بارہ گرام میں پیس کر فم معدہ پر لیپ کریں۔

بلغمی قے میں قے کرانے کے بعد پہلے مصطگی رومی تین گرام' گل قند آفتابی پچیس گرام میں پیس کر کھلائیں۔ (2) اور صبح وشام پودینہ خشک' دانہ الائچی خورد' مصطگی رومی' عود خام' پوست ترنج' پوست بیرون پستہ ہر ایک ایک گرام باریک پیس کر جوارش جالینوس چھ گرام میں ملا کر اول کھلائیں اوپر سے عرق بادیان' عرق الائچی' عرق گاؤزبان ہر ایک پچاس ملی لیٹر' شربت انار شیریں پچیس ملی لیٹر پلائیں۔ (3) رائی کو سرکہ میں پیس کر فم معدہ پر ضماد کریں (4) طباشیر' زہر مہرہ' پوست سماق' زرشک' انار دانہ' زرورد ہر ایک ایک گرام باریک پیس کر شربت انار شیریں پچیس ملی لیٹر میں ملا کر قدرے قدرے چٹائیں۔

اگر فساد غذا سے قے ہو تو اس میں بھی بلغمی قے کے نسخے استعمال کریں۔

اگر حمل کی وجہ سے شدید قے ہو تو (1) جوارش انارین سات گرام ہمراہ شیرہ زرشک تین گرام' شیرہ پودینہ تین گرام' شیرہ دانہ ہیل تین گرام' عرق گاؤزبان 150 ملی لیٹر میں نکال کر شربت انار پچیس ملی لیٹر ملا کر صبح وشام دیں۔ (2) زرشک' سماق' انار دانہ' دانہ ہیل باریک پیس کر سکنجبین لیموں پچیس ملی لیٹر میں ملا کر کھانا کھانے کے نصف گھنٹہ بعد چاٹنے کے لئے دیں۔ (3) ہر روز صبح بستر میں بیٹھ کر ایک انار کھلایا کریں اور پھر مریضہ کو ایک گھنٹہ تک بستر میں ہی لٹایا کریں۔ اگر جہاز میں سفر کی وجہ سے ہو قے ہو تو پہلے گرم پانی اور نمک سے قے کرادیں اس کے بعد زرشک والی مذکورہ چٹنی چٹائیں۔

دستور جدید: اگر سوء ہضم اور بلغمی رطوبات سے متلی اور قے ہو تو قے کرنے کے بعد عرق پودینہ مرکب پچیس ملی لیٹر ہر چار چار گھنٹے کے بعد دیں اور صبح وشام دوائے معدہ چنے کے برابر بالائی میں ملا کر نگلوائیں اگر معدہ کی حموضت وصفراویت سے قے ہو تو قے کرانے کے بعد حسب ذیل دوا پچیس ملی لیٹر دن میں تین چار دفعہ پلائیں۔

بجھا ہوا چونہ	پندرہ گرام
پانی	600 ملی لیٹر

بخوبی ملا کر رکھ دیں اور بارہ گھنٹے تک پڑا رہنے دیں پھر نتھار کر رکھ لیں نیز لعوق قے دن میں تین دفعہ تین تین گرام کی مقدار میں چاٹنے کے لئے دیں۔

منتخب مجربات و مرکبات - دوائے معدہ: اگر سوء ہضم کی وجہ سے قے کی شکایت ہو تو اس کے لئے بے نظیر ہے ہاضمہ کو درست کرتی ہے۔ اجوائن دیسی ساٹھ گرام' نوشادر تیس گرام بلوری برتن میں ڈال کر اس میں آہستہ آہستہ تیزاب گندھک پچیس ملی لیٹر ڈالیں اور ایک آہنی سیخ سے ہلاتے رہیں جب اچھی طرح مل جائے تو رکھ دیں دو تین روز میں ادویہ کا رنگ سیاہ ہو جائے گا اس کے بعد استعمال کریں خوراک چنے کے برابر مکھن یا بالائی میں ملا کر اس طرح کھلائیں کہ دانتوں کو نہ لگے۔

عرق پودینہ مرکب: پودینہ سوا کلوگرام لے کر پانی میں رات کو بھگو دیں اور صبح کو بیس بوتل عرق کشید کریں پھر اس عرق میں اسی قدر اور پودینہ اضافہ کر کے اگلے روز مکرر عرق کشید کریں اب اس عرق میں بحساب ساٹھ ملی لیٹر بیس قطرے کیمفورو ڈائن کے حل کر کے رکھ لیں پچیس ملی لیٹر ہر چار گھنٹہ کے بعد پلائیں۔

معجون نانخواہ: معدے اور جگر کو قوت دیتی ہے بلغم کو زائل کرتی اور بھوک بڑھاتی ہے منہ سے رطوبت بہنے اور متلی و قے کو روکتی ہے' کیڑوں کو ہلاک کرتی ہے۔ صفتہ: اجوائن' تخم گذر' زنجبیل ہر ایک 36 گرام' بیخ کرفس اٹھارہ گرام' مصطگی پونے نو گرام' اگر سات گرام' عقر قرحا پانچ گرام' زعفران' بسفائج فستقی ہر ایک ساڑھے تین گرام سب دواؤں کو کوٹ چھان کر ادویہ سے تین گنا شہد میں ملا کر معجون بنائیں۔ خوراک ایک گرام ہمراہ بدرقہ مناسب۔

لعوق قے: صفراوی قے کو نفع کرتا ہے طباشیر' پوست بیرون پستہ' الائچی خورد مسلم' زرورد' پوست سماق' زہر مہرہ' انار دانہ ہر ایک ایک گرام کو باریک پیس کر شربت لیموں پچیس ملی لیٹر میں ملا کر تھوڑا تھوڑا چٹائیں۔

ڈاکٹری علاج: ہدایات مندرجہ علاج طبی پر عمل کریں اگر پیاس کی شدت ہو تو برف کا ٹکڑا منہ میں رکھیں سوڈا واٹر کے ہمراہ دو گرام بیفی یا بیف جوس ملا کر دیں ایفروسنگ ڈرافٹ میں ہیڈروسیانک ایسڈ ڈائیلوٹ پانچ قطرے ملا کر دینا مفید ہے جب کسی طرح قے بند نہ ہو تو کم مقدار میں اسٹرکنائن (جوہر کچلہ) دیں فم معدہ پر برف کی تھیلی رکھیں اور اگر معدہ کی خرابی سے قے آئے تو ذیل کا نسخہ دیں:

صفتہ:	ہیڈروسیانک ایسڈ ڈائیلوٹ	9 قطرے
	سوڈا بائیکارب	ایک گرام
	ایکوا کلوروفارم	75 ملی لیٹر

اس کی تین خوراکیں کر کے صبح دوپہر اور شام کو دیں۔ اگر عصبی وجہ سے قے ہو تو حسب ذیل نسخہ دیں:

ایمونیا برومائڈ	350 ملی گرام
سوڈا بائیکارب	350 ملی گرام
پانی	25 ملی لیٹر

سب کو ملا لیں ہر تیسرے گھنٹے کے بعد ایسی ایک خوراک دیں تین خوراکیں کافی ہیں۔

غذا: غذا کچھ عرصہ روک دیں اور زیادہ بھوک لگے تو آش جو' دودھ سوڈا' دودھ' چونے کا پانی ملا ہوا دیں جب کچھ آرام آ جائے

تو ہلکی اور زود ہضم غذائیں کھلائیں چوزہ مرغ، تیتر، بٹیر وغیرہ کی یخنی (جس میں انار دانہ وغیرہ ڈالا گیا ہو) حلوان کا گوشت، مونگ، ارہر کی دال، پالک، خرفہ، کدو، ترئی، کریلہ وغیرہ ترکاریاں گیہوں کی چپاتی کے ہمراہ دیں یا مونگ کی کھچڑی کھلائیں۔

پرہیز: گرم چرب، ثقیل یا نفاخ اشیاء، چنا، لوبیا، آلو، مٹر، ماش کی دال، گوبھی، اروی، دہی، مکھن وغیرہ سے پرہیز کریں۔

قے الدم

اُردو نام	طبّی نام	ڈاکٹری نام
خونی قے	قے الدم	ہیمے ٹی مے سس Haematemesis

تعریف وماہیت: اس مرض میں مریض خون کی قے کرتا ہے یا اس کے قے کیئے ہوئے مواد میں خون بھی خارج ہوتا ہے یہ بھی بذات خود کوئی خاص مرض نہیں ہے بلکہ بعض دوسرے مرضی حالات کی ایک علامت ہے۔

اسباب: اس مرض کے بہت سے اسباب ہیں جن کو سہولت بیان کے لئے مندرجہ ذیل آٹھ حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے:

نگلے ہوئے خون کے قے: یعنی مریض پہلے کسی نہ کسی طرح خون کو معلوم یا غیر معلوم طور پر نگل جایا کرتا ہے جو بعدہ قے کی شکل میں خارج ہوجاتا ہے اس قسم میں رعاف یعنی نکسیر، نفث الدم، منہ یا حلق سے خون کا اخراج (جیسا کہ بعض اوقات دانت نکلوانے کے بعد یا حلق وغیرہ کے کسی زخم میں ہوا کرتا ہے) شامل ہیں۔

مری کے امراض: جن میں خون کی قے ہوتی ہے ان میں مری کے اندر کی رسولی، اورطی کی شریانی رسولی (اینورسما) کا مری کے اندر پھٹ جانا، مری کے اندر کی غیر طبعی پیچ دار وریدوں کا پھٹ جانا، جوف صدر میں غیر طبعی ساختوں (رسولیوں وغیرہ) کا پیدا ہوکر مری اور شریان اورطی میں شگاف کردینا، یا کسی غیر جنس شے کا مری میں پہنچ کر مری اور شریان اورطی میں شگاف کردینا شامل ہیں۔

امراض معدہ: جن میں خون کی قے ہوتی ہے ان میں ورم معدہ حاذ ورم معدہ مزمن، ورم معدہ سمی، سمیات اکالہ مثلاً قوی تیزابات وغیرہ کا استعمال معدے اور دانتوں میں خراش کرنے والے زہر مثلاً سنکھیا، فاسفورس، اثمد (اینٹی مونی) وغیرہ، قرحہ معدہ، معدے کی باریک رگوں کا منہ کھل جانا، معدے کے اندر ثبور دموی یا زخم، سرطان معدہ، معدے کی ضرب یا معدے کی شریانوں کی تصلب بطن کی کسی شریان کے اینورسما کا معدے میں پھٹ جانا وغیرہ شامل ہیں۔

اثنا عشری کے امراض: اس میں اثنا عشری کے زخم، سرطان اور سنگ مرارہ کا اثنا عشری میں زخم پیدا کردینا شامل ہے۔

باب الکبد کا سدہ اور احتقان دموی: اس میں تلیف الکبد، باب الکبد کا ورم حاذ بعض اقسام عظم طحال بالخصوص جو فقر الدم طحالی میں ہوا کرتا ہے شاذونادر باب الکبد پر خارجی دباؤ یا دل اور پھیپھڑوں کے مزمن امراض شامل ہیں۔

شدید حمیات: ان میں مہلک قسم کے حمیات ثبوری مثلاً چیچک، خسرہ، موتی جھرہ وغیرہ مہلک قسم کا سرخ بخار، شدید حمی فصلی (ملیریا)، زرد بخار، حمی دنج (ہڈی توڑ بخار)، ہیضہ، شدید قسم کا ورم بطانہ قلب جس کے ساتھ شدید بخار ہوتا ہے اور صفرالکبد صفراوی شامل ہیں۔

امراض خون: ان میں فرفورا، لثہ دامیہ، ہیموفیلیا (رقت خون، خون کا ایک خاص مرض ہے جس میں مہلک جریان خون کی طبعی استعداد پائی جاتی ہے)

دم ابیض - مرض ہاجکن (دم ابیض کاذب) فقر الدم مہلک یعنی مرض اخضر (کلوروسس)، فقر الدم طحالی اور مزمن ملیریا

شامل ہیں۔

دیگر متفرق اسباب: ان میں مزمن ورم گردہ (داء البریئت مزمن) بالخصوص جو پیٹ کے عمل ید کے بعد پیدا ہوتا ہے مزمن اور دیرپا یرقان اور آتشک شامل ہیں ان میں سے کثیر قے الدم کا باعث بالعموم معدے کی رگوں کا منہ کھل جانا معدے کے زخم اثنا عشری کے زخم اور تلیف الکبد ہوا کرتا ہے۔

علامات: قے کی طرح یہ بھی ایک علامت ہے اس میں یا تو شوخ سرخ رنگ کا خون کثیر مقدار میں قے کے ذریعے خارج ہوتا ہے اور اس کے ساتھ مقام معدہ پر برچھی چبھنے کا سا درد بھی محسوس ہوتا ہے اور کبھی صرف جلن سی محسوس ہوتی ہے گاہے خون غذائی مواد میں ملا ہوا اور کم مقدار میں سیاہی مائل رنگت کا چاکلیٹ اور قہوے کے رنگ کا سا خارج ہوتا ہے گاہے قے الدم سے پہلے متلی اور بے چینی سی ہوتی ہے اور کبھی اس قسم کی کوئی علامت نہیں پائی جاتی۔

تشخیص: قے کیطرح اس مرض کی تشخیص بھی زیادہ دشوار نہیں ہے البتہ اس کے اسباب کی تشخیص کسی قدر مشکل ہے جیسا کہ اور اسباب میں ظاہر کیا جاچکا ہے معدے کی رگوں کے منہ کھل جانے' معدے اور اثنا عشری کے زخموں اور تلیف الکبد کی صورت میں قے کے اندر خون کثیر مقدار میں اکثر شوخ سرخ رنگ کا خارج ہوتا ہے نگلے ہوئے خون کے قے الدم کی شکل میں خارج ہونے کی صورت میں نکسیر' نفث الدم یا منہ اور حلق وغیرہ میں زخموں کی موجودگی پائی جاتی ہے اس طرح دوسرے اسباب کی وجہ سے جو قے الدم ہوتی ہے ان میں بھی ہر ایک سبب کی مخصوص علامات کم وبیش موجود ہوتی ہیں جن کو بغور مطالعہ کرنے سے معلوم کیا جاسکتا ہے۔

فروق الامراض: قے الدم اور نفث الدم میں فرق کرنا ضروری ہے ان دونوں کا باہمی فرق جلد اوّل میں درج کیا جاچکا ہے۔ اس کے علاوہ ذیل میں ایک اور جدول درج ہے جو ان ہر دو امراض کے باہمی فرق کرنے میں مزید مدد دے سکتا ہے:

قے الدم اور نفث الدم کا فرق

نفث الدم	قے الدم
(1) خون کھانسی کے ساتھ خارج ہوتا ہے	خون قے کے ساتھ خارج ہوتا ہے۔
(2) خون کے ساتھ اکثر جھاگ دار تھوک ملا ہوا ہوتا ہے۔	خون میں جھاگ بالکل نہیں ہوتی۔
(3) خون خالص بھی ہوسکتا ہے لیکن اس کے ساتھ اکثر بغور دیکھنے پر کم وبیش بلغم ملا ہوا پایا جاتا ہے۔	خون خالص بھی ہوسکتا ہے لیکن اس کے ساتھ اکثر قے کا مادہ یعنی غذائی اجزاء بھی ملے ہوئے ہوتے ہیں۔
(4) خون کیفیت میں کھاری ہوتا ہے۔	اگر خون خالص اور کثیر مقدار میں خارج ہو تو کیفیت میں کھاری ہوسکتا ہے ورنہ بالعموم رطوبت معدی کے ساتھ ملا ہوا ہونے کی وجہ سے کیفیت میں تیزابی ہوتا ہے۔
(5) خوردبین سے معائنہ کرنے پر اس میں سل کے جراثیم اور لچک دار ریشے پائے جاسکتے ہیں۔	اس میں سل کے جراثیم یا لچک دار ریشے مفقود ہوتے ہیں۔

(6) تاریخ مرض میں وجع المفاصل حاد یا کھانسی اور رات کو بکثرت پسینہ آنا وغیرہ علامات امراض قلب وریہ پائی جاتی ہیں جن کی جسمانی امتحان سے تصدیق کی جاسکتی ہے۔	تاریخ مرض میں معدی امراض یا امراض جگر خصوصاً تلیف الکبد کا یقینی بیان پایا جاتا ہے خواہ اس کے ساتھ جسمانی امتحان کرنے پر کوئی دوسری علامت نہ ہی پائی جائے۔
(7) کھانسی کے ساتھ خون خارج ہونے سے پہلے گلے میں سرسراہٹ یا گڑگڑاہٹ کا سا احساس پایا جاتا ہے جو ہمیشہ نفث کی خاص علامت ہے	قے کے ساتھ خون خارج ہونے سے پہلے متلی و بے چینی مقام معدہ پر گرانی' دوران سر اور گاہے غشی کی سی کیفیت پائی جاتی ہے۔
(8) بالعموم براز میں کوئی تغیر نہیں ہوتا بشرطیکہ نفث الدم کا بہت سا خون نگل نہ گیا ہو ایسی صورت میں براز میں بھی قے الدم کی طرح سیاہی مائل رنگت کا مواد خارج ہوتا ہے۔	قے الدم کے بعد براز اکثر سیاہ اور تارکول کی قسم کا ہوتا ہے۔
(9) نفث الدم کے شدید دورے کے بعد کئی روز تک بلغم میں تھوڑا تھوڑا خون خارج ہوتا رہتا ہے۔	اس میں بالعموم بلغم خارج ہی نہیں ہوتا۔
(10) تاریخ مرض میں کھانسی کا ضرور ذکر ہوتا ہے۔	تاریخ مرض میں اکثر غذا کے بعد درد شکم کا بیان پایا جاتا ہے۔

انجام: قے الدم بالعموم ایک نہایت اہم علامت ہوتی ہے لیکن اس کا انجام اکثر اس کے سبب کی شدت وخفت پر منحصر ہوا کرتا ہے ورید باب الکبد کے احتقان دموی سے جو قے الدم کی شکایت ہوتی ہے وہ اکثر کسی قدر مفید ہوتی ہے اینورسما کے پھٹنے سے جو قے الدم کی شکایت ہوا کرتی ہے۔ وہ عموماً مہلک ہوتی ہے اور دیگر شدید امراض مثلاً سرطان معدہ یا اثنا عشری' فقر الدم' تلیف الکبد اور قروح معدہ و اثنا عشری وغیرہ سے جو قے الدم ہوتی ہے اس کا انجام بھی جلد یا بدیر خراب ہوا کرتا ہے قے الدم کے انجام پر خون کی کثرت وقلت بہت زیادہ اثر انداز نہیں ہوتی گو کثیر خون خارج ہوجانے کی وجہ سے مریض بہت کمزور ہوجایا کرتا ہے

اصول علاج: جب مریض کو خونی قے آرہی ہو تو اسے فوراً چت لٹادیں اور اسے اٹھنے بیٹھنے اور کروٹ لینے سے روک دیں اگر پیشاب وغیرہ کی احتیاج ہو تو بھی پلنگ پر ہی انتظام کردیں۔

اگر مریض بے ہوش ہو تو اسے ہوش میں لانے کی تدبیر کریں منہ پر سرد پانی عرق گلاب میں ملا کر اسکے چھینٹے ماریں نوشادر' چونہ ملا کر سنگھائیں اور دوسری تدابیر مندرجہ غشی اختیار کریں۔

خون بند کرنے کے لئے برف کی تھیلی معدہ پر رکھیں پیاس زیادہ ہو تو برف چٹائیں' ہاتھ پاؤں کس کر باندھ دیں معدہ پر سرد لیپ کریں کافور سیال پانچ قطرے پانی میں ملا کر پلائیں خون بند کرنے والے لعوق تھوڑی تھوڑی مقدار میں دیں اگر قبض ہو تو حقنہ کریں اگر مریض کو نیند آتی ہو تو اسے سونے دیں بلکہ اگر زیادہ بے چینی ہو تو خفیف مقدار میں افیون یا برشعثاء دیں تاکہ نیند آجائے اگر خون بند نہ ہوتا ہو تو پنڈلیوں پر سینگیاں کھچوائیں ان تدابیر کے ساتھ ہی اصل سبب کو معلوم کرکے اس کا علاج کریں۔

دستور العلاج: اگر خون کے ساتھ غذائی مادہ بھی آتا ہو تو پہلے گرم پانی سے قے کرائیں اور اس کے بعد کافور سیال چھ قطرے یا سرد پانی میں ڈال کر تھوڑا تھوڑا پلائیں اور گیرو' سنگ جراحت' دم الاخوین' بسد' کہربا شمعی ہر ایک ایک گرام باریک پیس کر شربت انجبار پچیس ملی لیٹر میں ملا کر تھوڑا تھوڑا چٹائیں اور اقاقیا' گلنار' صندل سفید' صندل سرخ ہر ایک چھ گرام گلاب میں بیس

کر برف سے ٹھنڈا کر کے لیپ کریں نیز صبح وشام قرص کہربا تین گرام پیس کر کھلائیں اور شیرہ حب آلاس تین گرام' شیرہ بیخ انجبار تین گرام' شیرہ تخم خرفہ سیاہ تین گرام' شیرہ تخم کاہو مقشر تین گرام' لعاب بہدانہ تین گرام نکال کر شربت حب آلاس پچیس ملی لیٹر ملا کر پلائیں۔

اگر خون کے ساتھ غذائی مواد نہ ہو مگر قے بار بار آتی ہو تو بھی گرم پانی سے قے کرانا مفید ہے اس سے معدہ اس خون سے صاف ہو جائے گا جو اس کی دیواروں سے رستا ہے اس کے بعد مذکورہ بالا دوائیں استعمال کریں۔

اگر قبض ہو تو گرم پانی اور صابن ملا کر حقنہ کریں کیونکہ قے الدم میں قبض بہت مضر ہے اور اس سے باب الکبد میں احتقان دموی ہو کر خون ترشح پذیر ہوتا اور قے سے خارج ہوتا ہے جب باب الکبد کے احتقان دموی سے خون آتا ہو تو حقنہ کے علاوہ مبرز پر جونکیں لگوائیں جگر کے مقام پر گرم پانی کی بوتل سے تکور کرنے اور ضماد محلل لگانے سے بہت فائدہ ہوتا ہے۔

دیگر امراض سے جو قے الدم ہوتا ہے اس میں ان امراض کے علاج کی طرف توجہ کرنی چاہیے۔

جب خون زیادہ مقدار میں خارج ہو اور نبض بہت ضعیف ہو جائے تو اس وقت جواہر مہرہ بیس ملی گرام' دواء المسک معتدل جواہر والی پانچ گرام میں ملا کر عرق عنبر پچیس ملی لیٹر کے ساتھ کھلائیں نیز پانی میں نمک ملا کر اس کا حقنہ کریں اس سے خون میں پانی جذب ہو کر اس کی مائیت کی کمی کی تلافی ہو جاتی ہے۔

منتخب مجربات و مرکبات - اکسیر نفث الدم: قے الدم' نفث الدم اور بواسیر خونی نیز نکسیر' استحاضہ اور پیچش خونی میں مفید ہے۔

سنگ جراحت ساٹھ گرام' برگ نیم سبز 250 گرام' برگ نیم کے بھرتے میں سنگجراحت رکھ کر اوپر کپڑا لپیٹ دیں اور ہوا سے بچا کر سات کلوگرام اُپلوں کی آنچ دیں' سرد ہونے پر ایک گرام صبح اور ایک گرام شام کو مکھن میں کھلائیں۔

قرص حل: اگر رگوں کے پھٹ جانے کی وجہ سے جریان خون کی شکایت ہو تو اس کے لئے عجیب الاثر ہے۔ سرمہ اصفہانی' دم الاخوین' شادنج مغسول ہر ایک تین گرام' مازو سبز' گلنار فارسی ہر ایک دو گرام' شاخ گوزن سوختہ' اقاقیا ہر ایک ایک گرام۔ لک مغسول ڈیڑھ گرام' افیون' زعفران خالص ہر ایک 500 ملی گرام سب کو باریک پیس کر بارتنگ یا خرفہ کے پانی میں ملا کر اقراص بنائیں خوراک تین گرام۔

علاج ڈاکٹری: تدابیر مذکورہ علاج طبی پر عمل پیرا ہوں اگر مریض زیادہ بے چین ہو تو نو ملی گرام مارفیا کی جلدی پچکاری کریں اگر قبض ہو تو گلیسرین سپازیٹری رکھیں یا صابن اور گرم پانی کا حقنہ کریں اگر خون بہت زیادہ خارج ہو گیا ہو تو سیال نمکین (سیلائن سالیوشن) کا حقنہ کریں اور ایتھر تمیں قطرے کی جلدی پچکاری کریں۔

خون کے بند کرنے کے لئے کیلسیم لیکٹیٹ ایک گرام کو 75 ملی لیٹر گرم پانی میں حل کر کے حقنہ کریں اور ہیزے لین تمیں بوند 25 ملی لیٹر سرد پانی میں ملا کر دو دو گھنٹے بعد تین مرتبہ دیں اکثر ان دونوں نسخوں سے فائدہ ہو جاتا ہے اگر فائدہ نہ ہو تو حسب ذیل نسخہ دیں:

پلمبائی ایسی ٹے ٹس	دو گرام
ایسے ٹک ایسڈ ڈائیلوٹ	چھ گرام
لائیکوار مارفی ایسی ٹیٹس	دو ملی لیٹر فلوئیڈ
ایکوا	150 ملی لیٹر

سب کو ملالیں اور دو دو گھنٹے بعد 125 ملی لیٹر تین چار مرتبہ پلائیں۔
غذا: جب تک خون جاری ہو غذا کو روک دینا مناسب ہے البتہ آب انار دے سکتے ہیں اگر زیادہ ضعف ہوجائے تو حقنہ غذائی کے ذریعے آش جوٗ پتلا اراروٹ' دودھ سوڈا یا چونے کا پانی ملا ہوا یا مونگ کی دال کا پانی پہنچائیں جب افاقہ ہوجائے تو یہ غذائیں کھلائیں اور پتلی کھچڑی' چاول' جو کے ستو وغیرہ دیں۔
پرہیز: تمام محرک اور گرم اور نفاخ چیزوں سے پرہیز کرانا چاہئے غم وغصہ اور فکروپریشانی اور زیادہ جسمانی حرکت سے بچنا چاہئے۔

اپھارہ

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
اپھارہ	نفخ شکم	فلیٹولینس Flatulence

کیفیت وماہیت: معدہ اور آنتوں اور کبھی جگر کے ضعف کی وجہ سے غذا ہضم نہیں ہوتی اور غیر منہضم غذا سے ریاح پیدا ہوکر پیٹ پھول جاتا ہے۔
یادداشت: اگر معدہ اور آنتوں میں معمول سے زیادہ ریاح پیدا ہوں اور خارج ہوتے رہیں تو ان کو ریاح شکم کہتے ہیں اگر وہ خارج نہ ہوں اور پیٹ پھول جائے تو اس حالت کو نفخ شم سے تعبیر کرتے ہیں اگر ریاح سے پیٹ میں آواز پیدا ہو تو ان کو قراقر شکم سے نامزد کیا جاتا ہے اگر ریاح معدے سے منہ کے راستے خارج ہوں تو اس حالت کو جشا (ڈکار) کہتے ہیں جب معدے سے بخارات سر کی طرف چڑھتے ہیں اور ان کو تحلیل کرن کے لئے جبڑے اور ہونٹوں کے عضلات میں حرکت ہوکر منہ کھلتا ہے تو اسے تثاؤب (جمائی لینا) کہتے ہیں جب بخارات دوسرے عضلات میں جمع ہوجاتے ہیں اور ان کے تحلیل کرنے کے لئے ان عضلات میں حرکت پیدا ہوتی ہے تو اس حالت کو تمطی (انگڑائی لینا) کہتے ہیں۔
اسباب: ضعف معدہ و امعاء' جگر اور رحم کے امراض' محرقہ بطنی' نقرس' ثقیل اور نفاخ چیزوں کا استعمال' زیادہ پانی پینا' زیادہ چائے کا استعمال' زیادہ بیٹھے رہنا' کھانا کھانے کے بعد سوجانا۔
علامات وتشخیص: کھانا کھانے کے بعد یا ویسے ہی پیٹ مشک کی طرح پھول جاتا ہے اور پسلیوں اور پیٹ کے نیچے کھچاوٹ ہوتی ہے منہ سے تھوک آتا ہے کبھی کھٹی ڈکاریں بھی آتی ہیں کبھی پیٹ میں قراقر ہوتا ہے اور دل دھڑکتا ہے۔
اصول علاج: ریاح کو تحلیل کریں' ہضم کی اصلاح کریں' معدہ اور آنتوں کو قوی کریں اصلی سبب کو دور کریں اور غذا لطیف دیں۔
ریاح کی تحلیل کے لئے ایسی دوائیں دیں جو معدہ و امعاء کے اعصاب کو تحریک دے کر ان کی عضلاتی حرکت کو تیز کریں ان سے معدہ کا بالائی یا زیریں دہانہ کشادہ ہوجاتا ہے اور ریاح منہ یا آنتوں کے راستے خارج ہوجاتے ہیں۔
دستورالعلاج: ریاح کے اخراج کے لئے پیٹ کو گرم پانی کی بوتل سے سینکیں۔ روغن تارپین چھ گرام' روغن بیدانجیر بارہ گرام باہم ملاکر پیٹ پر نیم گرم ملیں زنجبیل' مالکنگنی ہر ایک چھ گرام' سبوس گندم بارہ گرام' نمک طعام' جاؤرس ہر ایک چھ گرام کوٹ چھان کر پوٹلی میں باندھ لیں اور گرم کرکے تکمید کریں اور حب زنجبیل چار عدد' عرق نانخواہ 75 ملی لیٹر' عرق بادیان بارہ ملی لیٹر کے ساتھ کھلائیں نیز صبح وشام جوارش کمونی سادہ بارہ گرام کھلاکر اوپر سے شیرہ بادیان پانچ گرام' شیرہ تخم کشوث تین گرام' شیرہ

موبز منقیٰ نو دانہ، عرق بادیان 75 ملی لیٹر، عرق نعناع 75 ملی لیٹر میں نکال کر گل قند آفتابی پچاس گرام اضافہ کرکے پلائیں اور مصطگی ایک گرام دانہ الائچی خورد ایک گرام باریک پیس کر جوارش جالینوس نوگرام میں ملا کر اول کھلائیں اوپر سے شیرہ بادیان، شیرہ پودینہ سبز، زیرہ سیاہ ہر ایک تین گرام پانی میں نکال کر شربت دردمکرر پچاس ملی لیٹر ملا کر پلائیں اور سبب معلوم کرکے رفع کریں اگر ضرورت محسوس ہو تو قے کرائیں یا مسہل دیں۔

دستور جدید: ذیل کا نسخہ استعمال کریں:

زنجبیل	140 ملی گرام
فلفل سیاہ	140 ملی گرام
بادیان	140 ملی گرام
نمک سیاہ	625 ملی گرام

پیس کر چھان لیں یہ ایک خوراک ہے دونوں وقت غذا کے بعد دیں۔ یا ذیل کا نسخہ دیں:

گندھک آنولہ سار، جوہر نوشادر، تھائی مول مینتھول مساوی الوزن لے کر پہلے آب ترب بقدر حاجت میں پھر سرکہ مقطر میں اچھی طرح کھرل کرکے احتیاط سے شیشی میں محفوظ رکھیں 125 ملی گرام عرق پودینہ یا عرق بادیان 75 ملی لیٹر کے ساتھ پلائیں۔

حب زنجبیل: غذا کو ہضم کرنے اور معدے کو قوت دینے کے لئے بہت مفید ہے ریاح کو تحلیل کرتی ہے صفتہ، زنجبیل بغیر ریشہ، لونگ، مرچ سیاہ، فلفل دراز، عصارہ آملہ، ناگ کیسر، شبرم، قند سفید سب برابر وزن کوٹ چھان کر پانی میں گوندھ کر چنے کے برابر گولیاں بنائیں مقدار خوراک چار حبوب۔

ڈاکٹری علاج: ہدایات مندرجہ علاج طبی کو پیش نظر رکھیں اور روغن پودینہ (اولیم منتھوئی) پانچ قطرے بارہ ملی لیٹر پانی میں ملا کر دیں اگر آرام نہ آئے تو ذیل کا مزیج دیں:

ایرومیٹک سپرٹ آف ایمونیا	30 قطرے
سپرٹ آف ایتھر	20 قطرے
ٹنکچر آف کارڈیمز	30 قطرے
ٹنکچر آف جنجر	15 قطرے
آئل آف کیروی	02 قطرے
پیپر منٹ واٹر	25 ملی لیٹر

سب کو ملا کر ایک خوراک بنائیں اور پلائیں۔

غذا و پرہیز: حالت مرض میں غذا نہ دیں اس کے بعد زود ہضم ہلکی غذائیں مونگ کی کھچڑی بکری کا شوربا، مرغ، بٹیر، تیتر کا گوشت، ارہر کی دال وغیرہ دیں۔

پرہیز: سبز ترکاری شیریں اور نشاستہ دار اغذیہ میوہ جات ریاح پیدا کرنے والی اغذیہ مثلاً آلو، اروی، مٹر، ارہر کی دال وغیرہ سے پرہیز کرائیں۔

پیاس کی شدت

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
پیاس کی شدت	عطش مفرط	پالی ڈپسیا Polydipsia

<u>کیفیت وماہیت:</u> معدے میں غذا کے ہضم کرنے کی اعانت اور خون نیز دیگر مادوں کو صاف اور معتدل کرنے اور خشکی رفع کرنے کے لئے پانی کی طبعی خواہش ہوا کرتی ہے جو ٹھنڈے پانی کے پینے سے رفع ہوجاتی ہے اگر پیاس بدن میں رطوبت کی کمی کی وجہ سے لاحق ہو تو اسے عطش صادق (سچی پیاس) کہتے ہیں اور اگر رطوبت کی کمی کے بغیر لاحق ہو تو عطش کاذب (جھوٹی پیاس) کہلاتی ہے۔

<u>اسباب:</u> گرم اشیاء کے کثرت استعمال یا گرمی میں زیادہ چلنے پھرنے یا بخاروں میں مبتلا رہنے سے اخلاط میں احتراق ہوجاتا ہے کبھی معدہ میں نمکین غلیظ بلغم کے جمع ہونے سے کبھی غلبہ صفراء اور جگر اور گردوں کی حرارت یا ذیابیطس استسقاء اور قولنج وغیرہ سے یہ مرض پیدا ہوجاتا ہے۔

<u>علامات:</u> پیاس کی شدت ہوتی ہے اور پانی پینے کے بعد معمولی سی تسکین ہوکر پھر پیاس محسوس ہونے لگتی ہے اکثر منہ کا مزہ نمکین اور ترش ہوتا ہے بھوک بند ہوجاتی ہے۔

<u>تشخیص:</u> اگر گرمی کی وجہ سے ہو تو ٹھنڈا پانی پینے سے تسکین ہوگی اگر بلغم کی وجہ سے ہو تو گرم پانی پینے سے مرض میں کمی ہوگی اگر کسی معمولی مواد کی وجہ سے ہو تو پانی نہ پینے سے مواد تحلیل ہوکر سکون ہوجاتا ہے اگر کسی دوسرے مرض کی وجہ سے ہو تو اس کے علامات ظاہر ہوں گے۔

<u>اصول ودستورعلاج:</u> اصل سبب کو دریافت کر کے رفع کریں اگر معدہ یا دوسرے اعضائے غذا کی حرکت کی وجہ سے ہو تو لعاب اسپغول تین گرام' شیرہ تخم خرفہ تین گرام' شیرہ مغز تخم کدو شیریں تین گرام پانی میں نکال کر سکنجبین سرکہ پچیس ملی لیٹر ملا کر پلائیں اگر مواد غلیظ کی وجہ سے ہو ماء العسل 125 ملی لیٹر سکنجبین پچیس ملی لیٹر گرم پانی میں ملا کر پلائیں اگر بلغم کی وجہ سے ہو تو گرم پانی نمک ملا کر قے کرائیں یا جوارش جالینوس پانچ گرام عرق بادیان 125 ملی لیٹر کے ساتھ کھلائیں۔ اگر صفراء کی وجہ سے ہو تو جوارش انارین اول کھلا کر اوپر سے زلال تمر ہندی ساٹھ ملی لیٹر' سکنجبین لیمونی پچیس ملی لیٹر ملا کر پلائیں یا زہر مہرہ' بنسلوچن' مار دانہ' زرشک' زرورد ہر ایک ایک گرام سب کو پیس کر جوارش انارین سات گرام میں ملائیں اور لعاب بہدانہ' شیرہ تخم خرفہ سیاہ' شیرہ صندل سفید ہر ایک تین گرام' عرق بادیان 100 ملی لیٹر' عرق بید مشک پچاس ملی لیٹر میں نکال کر شربت غورہ پچیس ملی لیٹر ملائیں اور جوارش کے اوپر سے پئیں اگر ذیابیطس یا استسقاء کی وجہ سے ہو تو ان کا علاج کریں۔

<u>ہدایت:</u> اگر حرکت' ریاضت یا استفراغ کے بعد پیاس محسوس ہو تو ذرا ٹھہر کر پانی پینا چاہئے اور اگر اس سے تسکین نہ ہو تو شربت عناب پچیس ملی لیٹر یا شربت نیلوفر پچیس ملی لیٹر ٹھنڈا کر کے پی لینا چاہئے۔

<u>منتخب مجربات ومرکبات:</u> شربت درد پیاس کو تسکین دیتا ہے مقوی معدہ وقلب ہے احشاء کی جلن کو دور کرتا ہے صفتہ' گل سرخ تازہ دو کلوگرام پانی میں جوش دے کر چھان لیں اور ایک کلوگرام قند ملا کر شربت کا قوام کریں تازہ پانی کے ساتھ استعمال کریں۔

<u>قرص مسکن:</u> پیاس کو دور کرتا ہے سوزش قلب وسینہ کو مفید ہے صندل سرخ' صندل سفید' مغز تخم خیارین' مغز تخم کدو' تخم خرفہ

ہر ایک دس گرام' صمغ عربی' نشاستہ کتیرا ہر ایک ایک گرام' طباشیر سات گرام سب کو کوٹ پیس کر لعاب اسپغول میں قرص بنائیں اور بارہ گرام ہمراہ شربت انار شیریں پچیس ملی لیٹر' عرق گاؤزبان 150 ملی لیٹر استعمال کریں۔

غذا: چپاتی' مونگ کی کھچڑی' پالک' کدو' ٹینڈا' مونگ کی دال وغیرہ۔

پرہیز: بادی اور ثقیل اشیاء' گرم مصالحہ' مچھلی' انڈا' کباب' آلو' اروی' گوبھی' مٹر وغیرہ سے پرہیز کریں۔

بھوک کا ہوکا

اُردو نام	طبّی نام	ڈاکٹری نام
بھوک بہت لگنا	جوع البقر' بولیموس	بولیموس
بھوک کا ہوکا	شہوت کلبی	بولیمیا Bulimia

یادداشت: بولیموس یونانی لفظ ہے جس کے معنی بڑی بھوک ہیں عربی میں اس کا ترجمہ جوع البقر یعنی بیل کی طرح بڑی بھوک کیا گیا ہے۔ شہوت کلبی کے معنی کتے کی بھوک ہیں اطباء نے جوع البقر اور شہوت کلبی میں فرق کیا ہے ان کی تصریح کے مطابق جوع البقر میں بدن غذا کا زیادہ محتاج ہوجاتا ہے اس لئے بھوک بہت لگتی ہے مگر معدہ سیر ہونے کی وجہ سے غذا سے متنفر ہوتا ہے اس لئے مریض ایک آدھ لقمہ کھا کر چھوڑ دیتا ہے مگر بھوک محسوس کرتا رہتا ہے شہوت کلبی میں اعضاء غذا کے محتاج نہیں ہوتے مگر بھوک بار بار لگتی ہے اور تھوڑا کھانے سے گو بھوک دور ہوجاتی ہے لیکن تھوڑی دیر کے بعد پھر بھوک لگ اٹھتی ہے۔

اطباء جدید بولیموس کو شہوت کلبی کا مترادف قرار دیتے ہیں یعنی ان کی رائے میں اس مرض میں بار بار بھوگ لگتی ہے جوع البقر کو وہ ضعف اشتہاء کی ایک صورت قرار دیتے ہیں شارح اسباب اور حکیم علی جیلانی وغیرہ نے بھی اس کی تصریح کی ہے کہ جوع البقر میں فی الحقیقت اشتہاء ساقط ہوجاتی ہے۔

کیفیت وماہیت: بالعموم اس مرض میں معدہ کی اندرونی لعاب دار جھلی میں خراش ہوجاتی ہے جس کی وجہ سے بار بار بھوک محسوس ہوتی ہے اور تھوڑی غذا کھانے سے خراش رفع ہوجاتی ہے کبھی چھوٹی آنتوں کی خراش سے بھی بھوک کا سا احساس ہوتا ہے۔

اسباب: معدہ کی مزمن سوزش نزلی' طویل بخار' ذیابیطس' کرم امعاء' جماع کثیر' ریاضت قوی وغیرہ شہوت کلبی کے موجبات ہیں جوع البقر بالعموم معدہ یا فم معدہ میں غلیظ یا لیسدار بلغم کے اجتماع یا ان کی غیر معمولی سردی سے ہوتا ہے کبھی صفراء بھی اس کا موجب ہوتا ہے۔

علامات: شہوت کلبی میں بھوک بار بار لگتی ہے مگر مریض تھوڑا تھوڑا کھا سکتا ہے اور پژمردہ رہتا ہے جوع بقری میں ہر وقت بھوک سی لگتی رہتی ہے مگر مریض کو کھانے کی بالکل رغبت نہیں ہوتی مریض ضعیف ہوجاتا ہے اور بعض اوقات غش کر جاتا ہے اس حالت کو اطباء جوع مغشی (غشی پیدا کرنے والی بھوک) کہتے ہیں۔

اصول ودستور علاج: اگر لیس دار بلغم کی وجہ سے ہو تو قاطع ومخرج بلغم دوائیں استعمال کریں اور اس کے بعد ہاضم اور معدے کو گرمی پہنچانے والی دوائیں دیں چنانچہ تین روز اطریفل زمانی بارہ گرام' عرق بادیان 150 ملی لیٹر نیم گرم کے ساتھ کھلائیں اس کے بعد مصطگی رومی' جدوار خطائی ایک گرام باریک پیس کر جوارش عود شیریں نو گرام میں ملا کر عرق بادیان 75 ملی لیٹر' عرق نعناع 75 ملی لیٹر کے ساتھ کھلائیں جوارش مصطگی بارہ گرام تازہ پانی کے ساتھ کھلائیں۔ اگر صفرا کی آمیزش سے ہو تو

ترنجبین چالیس گرام' عرق بادیان 150 ملی لیٹر نیم گرم سے تنقیہ کریں۔ اس کے بعد جوارش انارین سات گرام ہمراہ عرق بادیان 150 ملی لیٹر کھلائیں۔

اگر غشی ہو تو عرق گلاب اور آب سرد ملا کر منہ پر چھینٹا ماریں یا صندل سفید تین گرام' کافور تین گرام' عرق گلاب چالیس ملی لیٹر' عرق بید مشک چالیس ملی لیٹر باہم ملا کر چوڑے منہ کی شیشی میں رکھ کر تخلخہ کرائیں ہاتھ اور پاؤں کی ہتھیلیوں کو ارنڈ کے پتوں سے سونتیں۔

سوزش معدہ نزلی کی صورت میں غاریقون' عود صلیب ہر ایک چھ گرام' ہلیلہ کابلی' ہلیلہ سیاہ' تخم کشوث' گل سرخ' اسطوخودوس' بسفائج فستقی' تخم کرفس ہر ایک ڈیڑھ تولہ' سنامکی' تربد سفید' گل بنفشہ' عنب الثعلب ہر ایک پچیس گرام' کشمش پچاس گرام' مویز منقیٰ تمیں دانہ' پرسیاؤ شاں' گل گاؤزبان' بادیان' انیسون' بادرنجبویہ' بیخ کاسنی ہر ایک بارہ گرام' ترنجبین' گل قند آفتابی' قند سفید ہر ایک 250 گرام حسب دستور شربت بنائیں اور پچاس ملی لیٹر شربت عرق مکوؔ عرق بادیان ہر ایک 75 ملی لیٹر کے ہمراہ پلائیں جب معدہ صاف ہو جائے تو حسب ذیل نسخہ استعمال کریں فلفل دراز' نمک سوچل ہر ایک بارہ گرام' دانہ الائچی خورد بارہ گرام' پودینہ خشک' زیرہ سیاہ و سفید' پوست بیرون پستہ' بادیان' فلفل سیاہ' اجوائن' دارچینی' قلمی' نمک سنگ' نمک چوڑی' نمک سیاہ' تنتڑی' گیرو ہر ایک دو گرام کو باہم پیس کر ست لیموں' ست زنجبیل' ست پودینہ' ست اجوائن' زہر مہرہ خطائی ہر ایک 125 ملی گرام ملا کر شیشی میں محفوظ رکھیں اور ایک گرام کھانا کھانے کے بعد تازہ پانی سے کھلائیں اور رات کو سوتے وقت درج ذیل گولیاں استعمال کریں:

صفتہ: سہاگہ سات گرام' اجوائن خراسانی آٹھ گرام' فلفل سیاہ چالیس گرام' صبر سقوطری پچاس گرام' شیرہ گھیکوار میں چنے کے برابر گولیاں بنائیں اور دو گولیاں تازہ پانی سے کھائیں اگر کرم امعاء وغیرہ اسباب ہوں تو ان کا علاج کریں۔

منتخب مجربات و مرکبات ۔ ضماد خاص: معدے کی برودت کو رفع کرتا ہے' مواد کو فم معدہ سے تحلیل کرتا ہے۔

صفتہ: افسنتین رومی' سنبل الطیب' قسط شیریں' ناگرموتھ' مصطگی رومی ہر ایک نو گرام' قرنفل' دارچینی' آملہ منقیٰ' بیخ اذخر' چرائتہ شیریں ہر ایک تین گرام کوٹ چھان کر عرق گلاب میں ملا کر نیم گرم ضماد کریں۔

جوارش بقراط: جوع البقر کے لئے مفید ہے کھانے کو ہضم کرتی ہے بھوک لگاتی ہے اپھارہ کو دور کرتی ہے معدے گردے اور مثانہ کی سردی کو زائل کرتی ہے منہ سے رطوبت بہنے کو روکتی ہے ہچکی اور ڈکاروں کو بر کرتی ہے۔

صفتہ: تخم کرفس' تخم گندر' تخم سویا' سونف' کشنیز' ست اجوائن دیسی ہر ایک پاؤ سیر' مصطگی رومی' عاقرقرحا ہر ایک 750 ملی گرام۔ اگر' لونگ ہر ایک 400 ملی گرام سب کو کوٹ چھان کر شہد اور مصری باہم برابر ادویہ سے تگنے میں بدستور جوارش تیار کریں اور تازے پانی کے ساتھ صبح و شام استعمال کریں۔

علاج ڈاکٹری: غذا سے آدھ گھنٹہ پہلے حسب ذیل سفوف پانی کے ساتھ دیں:

بائیکاربونیٹ آف سوڈیم	350 ملی گرام
روبرب پاؤڈر (ریوند مسفوف)	175 ملی گرام
جنجران پوڈر (زنجبیل مسفوف)	350 ملی گرام

سب کو ملا کر ایک پڑیہ بنالیں اور غذا کے آدھ گھنٹہ بعد حسب ذیل دوا دیں:

لائیکر سٹرکین ہائیڈروکلورائڈ	3 قطرے

ڈائیلوٹ نائٹروہائیڈروکلورک ایسڈ	15 قطرے
کلوروفارم واٹر (عرق کلوروفارم)	12 ملی لیٹر
واٹر (پانی)	50 ملی لیٹر

سب کو اچھی طرح ملا کر دو خوراکیں کرلیں۔

غذا: ہلکی' زود ہضم و مقوی غذائیں ڈبل روٹی' مونگ کی دال' مونگ کی کھچڑی' تیتر' بٹیر' مرغ کا شوربہ' بیضہ مرغ' مغز بادام' مغز پستہ وغیرہ کھلائیں۔

پرہیز: ثقیل اور دیر ہضم چیزوں سے پرہیز کرائیں بھنڈی' آلو' اروی' گوبھی' ماش کی دال وغیرہ نہ کھلائیں۔

بھوک کی کمی اور خرابی

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
بھوک کی کمی	نقصان الشہوت	اینورکسیا Anorexia
بھوک کی خرابی	وحم وفساد الشہوت	پکا Pica

یادداشت: نقصان شہوت سے مراد بھوک کی کمی ہے جب بھوک بالکل زائل ہوجائے تو اسے بطلان شہوت کہتے ہیں وحم وفساد شہوت سے مراد بری چیزوں کی خواہش ہے یہ دونوں مترادف ہیں مگر بعض اطباء نے ان میں فرق کیا ہے اور وحم اس حالت کو قرار دیا ہے جس میں تیز چٹپٹی' نمکین وغیرہ بری غذاؤں کے کھانے کی شدید خواہش ہو اور فساد الشہوت اس مرض کا نام ہے جس میں مٹی' کوئلے' چونے' کیل وغیرہ بری چیزوں کے کھانے کی خواہش ہو۔

کیفیت وماہیت: چونکہ ہمارا بدن ہروقت تحلیل ہوتا رہتا ہے اس لئے تحلیل شدہ اجزاء بدن کی جگہ قائم مقام ہونے کے لئے غذا کی ضرورت ہوتی ہے اور ہمیں طبعی طور پر بھوک محسوس ہوتی ہے مگر کبھی معدی یا عصبی تکالیف سے اس بھوک کا احساس نہیں ہوتا۔

جب معدے کی چنٹوں اور شکنوں میں کچے اور لیسدار بلغم وغیرہ ردی مواد جمع ہوجاتے ہیں تو اس وقت ان مواد کو جذب کرنے کے لئے چونا' مٹی' چاک' پنسل' بال' صابن' کوئلہ' مرچ وغیرہ خشک اور تیز چیزوں کو خواہش پیدا ہوتی ہے کیونکہ یہ چیزیں اپنی تیزی اور خشکی سے ان رطوبات کو زائل کرتی ہیں چونکہ بچوں اور حاملہ عورتوں میں رطوبات زیادتی ہوتی ہیں اس لئے اس قسم کی چیزوں کی خواہش بھی زیادہ ہوتی ہے اس میں بھی کچھ شک نہیں کہ اس قسم کی خواہش میں عادت بڑی حد تک معاون ہوجاتی ہے۔

اسباب: بھوک کی کمی بالعموم معدہ کی شکایات' عصبی تکالیف' بخار' کمزور کردینے والے امراض' تمباکو' افیون' شراب' چائے وغیرہ یا روغنی یا ثقیل و نفاخ غذاؤں کے زیادہ استعمال' بدن میں رطوبات کی کثرت یا جگر کی پرانی خرابی سے پیدا ہوتی ہے بھوک کی خرابی' رطوبات بلغمیہ کی کثرت' عصبی خرابی یا معدہ و امعاء کے نزلاوی التہاب سے پیدا ہوتی ہے۔

علامات: دونوں کے علامات واضح ہیں اول الذکر صورت میں بھوک کم لگتی ہے یا بالکل نہیں لگتی کبھی مریض غذا کھانے کو چاہتا ہے مگر چند لقموں کے بعد ہی اس کی طبیعت بھر جاتی ہے کبھی اس کی طبیعت غذا سے نفرت کرتی ہے یہ اکثر اس وقت ہوتا ہے جب معدے میں مواد بلغمیہ بکثرت ہوتے ہیں۔

کمی اشتہا کے اسباب کی تشخیص آسانی سے ہو سکتی ہے چنانچہ نزلہ امراض معدہ، ضعف عصبی کی موجودگی اس امر کی علامت ہے کہ ان کی وجہ سے بھوک کم ہوئی ہے معدہ میں بلغمی رطوبات کی صورت میں مریض تیز اور چٹپٹی چیزوں کا خواہش مند ہوتا ہے اور اگر مواد متعفن ہوں تو متلی محسوس ہوتی ہے معدہ کی سردی سے سرد پانی سے نفرت ہوتی ہے براز نرم ہوتا ہے اور کھٹے ڈکار آتے ہیں ضعف جگر کی حالت میں مختلف رنگ کے اسہال آتے ہیں ثانی الذکر میں مریض کوئلے، مٹی، چاک، شیشہ، کیل، بال وغیرہ کھاتا ہے اس کا چہرہ کمزور ہوجاتا ہے عموماً چھوٹے بچے جب رینگنے لگتے ہیں تو وہ مٹی کھانے کے عادی ہوجاتے ہیں اس حالت میں بالعموم ان کی آنتوں میں کیڑے پیدا ہوجاتے ہیں اور اندازہ لگایا گیا ہے کہ وہ کم وبیش بیس ماہ تک اس عادت میں مبتلا رہتے ہیں اس کے بعد وہ سمجھ جانے کی وجہ سے اس عادت کو چھوڑ دیتےہیں حاملہ عورتیں اکثر تیسرے ماہ اس مرض میں مبتلا ہوجاتی ہیں کیونکہ جنین کے بہت چھوٹے ہونے اور خون حیض کے بند ہونے کی وجہ سے بدن میں رطوبات زیادہ ہوتی ہیں چوتھے ماہ کے آخر تک عموماً یہ صورت رہتی ہے اس کے بعد جنین کے بڑے ہوجانے کی وجہ سے رطوبات زائدہ نہیں رہتیں اور جو کچھ ہوتی ہیں وہ قے سے خارج ہوجاتی ہیں یہ بھی اندازہ لگایا گیا ہے کہ اگر جنین مادہ ہو تو اس قسم کی زیادہ خواہش ہوتی ہے کیونکہ وہ نر کی نسبت سے کم رطوبت جذب کرسکتی ہے۔

<u>اصول علاج:</u> بھوک کی کمی کی صورت میں سبب معلوم کرکے اس کو رفع کریں اگر اس کا سبب ورمعدہ یا معدہ کا التہاب نزلی ہوتو اسے دور کریں اور ان تدابیر پر عمل کریں جو ورم معدہ میں مرقوم ہیں اگر اس کا سبب روغنی اشیاء یا چائے، تمباکو وغیرہ کا زیادہ استعمال ہوتو ان کو کم کریں اگر اس کا سبب معدہ کی سردی ہوتو اس کا علاج کریں اور جوارش فلافلی کھلائیں اگر اس کا سبب معدی رطوبات ہوں تو ان کا تنقیہ کریں اگر اس کا سبب بدن میں رطوبات کی زیادتی ہو تو ورزش کریں اور غذا کم کھائیں اگر اس کا سبب جگر کی خرابی ہوتو اس کا علاج کریں۔

معدے کی خرابی کی صورت میں معدہ کو صاف کرنے کے لئے قے کرائیں اور اسہال لائیں اوررطوبات کو جذب کرنے والی دوائیں کھلائیں اور جب بری چیز کھانے کی خواہش ہو تو چوزوں کی بھنی ہوئی ہڈیاں چبانے کو کہیں بچوں کی صورت میں اس کی تدبیر کریں کہ وہ مٹی کوئلہ وغیرہ حاصل نہ کرسکیں۔ کیڑوں وغیرہ کا علاج کریں اس کے ہضم کو بہتر بنائیں اور ممکن ہو تو اس کے ماحول کو بدل دیں۔

<u>دستورالعلاج:</u> اگر بلغم کی زیادتی کی وجہ سے بھوک نہ لگتی ہو تو گرم پانی اور نمک سے قے کرائیں اور اس کے بعد صبح وشام جوارش کمونی سات گرام کھلا کر ہمراہ بادیان پانچ گرام، شیرہ تخم کشوث پانچ گرام، شیرہ اصل السوس تین گرام، عرق بادیان 150 ملی لیٹر میں نکال کر گل قند پچاس گرام ملا کر پلائیں اور کھانے کے بعد سفوف نمک سلیمانی ایک گرام کھلائیں۔ اگر گرم اور چکنی غذاؤں سے بھوک بند ہو اور صفرا کی زیادتی ہو تو ان غذاؤں کا بند کردیں اور نیم گرم پانی میں سکنجبین 25 ملی لیٹر ملا کر قے کرائیں اور اس کے بعد جوارش عود ترش سات گرام کھلائیں اور شیرہ بادیان پانچ گرام، شیرہ زرشک پانچ گرام، شیرہ آلو بخارا پانچ عدد، تخم خرفہ سیاہ تین گرام، عرق گاؤزبان 150 ملی لیٹر میں نکال کر سکنجبین پچیس ملی لیٹر ملا کر پلائیں اور کھانے کے بعد سفوف نعناع تین گرام کھلائیں۔

اگر معدہ میں سردی ہو اور رطوبت معدی کم پیدا ہوتی ہو تو کشتہ تامیسر بیس ملی گرام، جوارش فلافلی پانچ گرام میں ملا کر صبح وشام کھلائیں اور کھانے کے بعد جوارش عود شیریں سات سات گرام کھلائیں۔

اگر شراب، افیون، تمباکو یا چائے کی وجہ سے بھوک جاتی رہے تو انہیں تدریجاً بند کرادیں اور صبح جوارش عود شیریں سات

گرام اور شام انوشدار چھ گرام کھلائیں اگر اس کا سبب ورم معدہ، سوء ہضم یا جگر کا سوء مزاج ہو تو ان کا علاج کریں اور اگر ضعف اعصاب کی وجہ سے بھوک کم لگے تو کشتہ فولاد بیس ملی گرام، کشتہ مرجان 250 ملی گرام، جوارش جالینوس سات گرام میں ملا کر کھانے کے بعد دیں اور صبح وشام جواہر مہرہ بیس ملی گرام، دواء المسک معتدل پانچ گرام میں ملا کر کھلائیں۔

اگر بھوک معلوم ہو مگر غذا سامنے آنے پر نفرت ہو تو گرم پانی اور نمک سے قے کرانے کے بعد جوارش کمونی سات گرام عرق بادیان 125 ملی لیٹر کے ساتھ کھلائیں بھوک کی خرابی میں پہلے نمکین مچھلی کھلائیں پھر جب شدت پیاس لگے تو سکنجبین عسلی یا گرم پانی اور نمک سے قے کرائیں اور جوارش فلافلی، عرق الائچی ساٹھ ملی لیٹر، عرق دارچینی ساٹھ ملی لیٹر کے ہمراہ صبح و شام دیا کریں اور مہینہ میں دو تین مرتبہ سوتے وقت حب ایارج سات گرام گھی سے چرب کر کے روغن زرد کے ہمراہ کھلایا کریں اور جب مٹی وغیرہ کی خواہش ہو تو چوزوں کی بھنی ہوئی ہڈیاں چبانے کو دیں۔

حاملہ عورتوں کو شدید قے نہیں کرانی چاہئے اور مسہل سے بھی پرہیز کرانا چاہئے البتہ جب ان کو متلی محسوس ہو تو سکنجبین سادہ سے قے کرانی چاہئے اور جوارش عود ترش سات گرام کھلانی چاہئے۔ اگر تلیین کی ضرورت ہو تو گل قند عسلی پچاس گرام دینی چاہئے بچوں میں آنتوں کے کیڑوں کا علاج کریں اور افسنتین یا چرائتہ کو پانی میں جوش دے کر مٹی یا کوئلہ بارہ گرام کو اس میں بھگو کر خشک کر کے بارہ گرام اس کے سامنے رکھیں تاکہ وہ کھا کر اس کی تلخی محسوس کرے یا مٹی میں کونین یا نجوہ پیس کر ملا دیں اس طرح دو چار مرتبہ کرنے سے بچہ مٹی سے پرہیز کرے گا نیز اسے طباشیر، دانہ الائچی خورد، مصطگی ہر ایک بارہ گرام کا سفوف بنا کر ایک ایک گرام صبح وشام کھلایا کریں۔

<u>دستور جدید:</u> بھوک کی کمی میں حسب ذیل دوا دیں:

فلفل سفید	بیس گرام
زنجبیل	بیس گرام
سرکہ	آدھ لیٹر
آب بہی	ایک لیٹر
شہد	آدھ لیٹر

فلفل سفید اور زنجبیل کو پیس کر باقی دواؤں کے قوام میں ملالیں خوراک ایک چمچہ صبح وشام۔ بھوک کی خرابی کی صورت میں معجون خبث الحدید تین گرام، عرق الائچی جدید چالیس ملی لیٹر کے ساتھ دیں۔

<u>منتخب مجربات ومرکبات - جوارش عود ترش:</u> معدے کی برودت کے لئے مفید ہے سنبل الطیب، قرنفل، پوست اترج، الائچی خورد، زعفران، مصطگی رومی، دارچینی، طباشیر، بادرنجبویہ ہر ایک ساڑھے تین گرام اگر 36 گرام، آب سیب ترش 235 ملی لیٹر عرق گلاب 275 ملی لیٹر، قند سفید 315 گرام، عسل خالص 315 ملی لیٹر، عرق لیموں کاغذی 425 ملی لیٹر میں بدستور جوارش تیار کریں۔ خوراک چار گرام سے نو گرام تک۔

<u>جوارش فلافلی:</u> ریاح کا اخراج کرتی ہے۔ درد معدہ اور شہوت کلبیہ کی اشتہا اور چوتھیا بخار کے ازالہ میں موثر ثابت ہوئی ہے۔

فلفل دراز، فلفل سفید ہر ایک 70 گرام، عود بلسان 36 گرام، تخم سیسالوس، نگر، تج قلمی، زنجبیل، تخم کرفس، راسن ہر ایک ساڑھے تین گرام کوٹ چھان کر عسل خالص سہ چند میں جوارش بنائیں خوراک تین گرام۔

انوشدارو سادہ: معدہ اور باہ کو تقویت پہنچاتی ہے منہ کی بو اور بدن کے رنگ کو عمدہ کرتی ہے خفقان کا ازالہ کرنے میں اکسیر ہے۔

گل سرخ بیس گرام' ناگر موتھ 18 گرام' قرنفل' مصطگی رومی' تمر' سنبل الطیب ہر ایک ساڑھے دس گرام۔ قاقلین' تالیس پتر' جاوتری' جائفل' قرفہ' زعفران ہر ایک سات گرام' آملہ مقشر آدھ کلوگرام' شکر سفید و شہد خالص برابر وزن 850 ملی لیٹر۔ آملہ کو ایک رات دن دودھ میں بھگوئے رکھیں اس کے بعد دھو کر ڈیڑھ لیٹر پانی میں اس قدر جوش دیں کہ مہرا ہو جائے پھر چھان کر قوام میں ملائیں اور بقیہ ادویہ کوٹ پیس کر شامل کریں۔

معجون خبث الحدید: فساد اشتہا اور بواسیر کے لئے مفید ہے جریان کو نفع بخشتی ہے اگر' ناگر موتھ' زنجبیل' مرچ سیاہ' اجوائن دیسی' اذخرمکی ہر ایک ساڑھے تین گرام' ہلیلہ سیاہ' ہلیلہ زرد' آملہ ہر ایک 18 گرام' خبث الحدید مدبر بسرکہ 55 گرام۔ سب کو کوٹ چھان کر شہد خالص سہ چند میں ملا کر بطریق معروف معجون بنائیں خوراک چودہ گرام روزانہ۔

علاج ڈاکٹری: بھوک کی کمی کی صورت میں اگر زبان پر زیادہ فر ہو تو رات کو 100 ملی گرام کی بلیو پل کھائیں اور صبح سڈلٹس پوڈر پانی میں گھول کر پی لیں اگر زبان سرخ ہو تو غذا کی اصلاح کریں اور مندرجہ ذیل مکسچر پئیں:

بائی کاربونیٹ آو سوڈا	تین گرام
کاربونیٹ آف بسمتھ	دو گرام
ٹنکچر جنجر	دو گرام
کلورافارم واٹر	75 ملی لیٹر

سب کو ملا لیں اور دن میں تین مرتبہ چائے کا ایک چمچہ بھر تھوڑے پانی میں ملا کر کھانے سے پہلے پئیں۔

بھوک کی خرابی کی صورت میں نمکین گرم پانی سے قے کرائیں اور رات کو بلیو پل ایک عدد کھلا کر صبح میگنیشیا سلفاس پچاس ملی لیٹر پانی میں گھول کر پلائیں اس کے بعد حسب ذیل مکسچر پلائیں:

بائیکاربونیٹ آف سوڈا	700 ملی گرام
ایرومیٹک سپرٹ آف ایمونیا	20 قطرے
سپرٹ آف کلورافارم	15 قطرے
ٹنکچر آف جنجر	10 قطرے
پیپرمنٹ واٹر	25 ملی لیٹر

سب کو ملا کر رکھ لیں ایسی ایک خوراک کھانا کھانے کے بعد دیں۔

حاملہ عورتوں اور بچوں کے متعلق ہدایات مندرجہ علاج طبی کو ملحوظ رکھیں۔

غذا: زود ہضم مصالح دار غذائیں استعمال کرائیں موٹے آٹے کی روٹی' تیتر' بٹیر' مرغ کا بریاں گوشت' ٹماٹر' پالک' میتھی' سلاد' پیاز کھلائیں اچار اور چٹنی بھی دیں پھلوں میں سیب' نارنگی' بہی' انار' امردو اور لیموں مفید ہیں اس مرض میں کبھی کبھی فاقہ کرنا بھی مفید ہے۔

پرہیز: بھنڈی' آلو' اروی' ماش کی دال وغیرہ بادی چیزوں اور میٹھی اور چکنی غذاؤں سے پرہیز کرائیں شراب' تمباکو' افیون اور زیادہ چائے سے بھی اجتناب کرائیں۔

ہچکی

ڈاکٹری نام	طبی نام	اُردو نام
ہکب ہکف Hiccough	فواق	ہچکی

کیفیت وماہیت: ہچکی میں حجاب حاجز کے (شکم اور سینہ کے درمیان کا عضلی پردہ) یک دم زور سے سکڑنے کی وجہ سے ہو ایک لخت حجرہ کے سوراخ میں داخل ہوتی ہے اور اس کے دفعتاً بند ہونے کی وجہ سے آواز کی تاروں (اوتار الصوت) سے لگ کر ہچکی کی خاص آواز پیدا ہوتی ہے۔

اشتقاق: چونکہ اس مرض میں قعر معدہ اوپر کی طرف چڑھتا ہے اس لئے اس کو عربی میں فواق کہتے ہیں لفظ فواق فوق سے نکالا گیا ہے جس کے معنی اوپر کے ہیں۔

اسباب: یہ تو پہلے بتایا جا چکا ہے کہ ہچکی ایک تشنجی کیفیت ہے جو اکثر معدے کے فتور سے ہوا کرتی ہے چنانچہ ہچکی کی اذیت مختلف طریق سے ہوتی ہے بعض اوقات موسم سرما یا اخلاط باردہ اور ٹھنڈی چیزوں کے کثرت استعمال سے فم معدہ پر بلغم بکثرت پیدا ہو کر ہچکی کا باعث ہوتا ہے اور اکثر یہ قسم بچوں اور بوڑھوں یا بلغمی مزاج کے لوگوں میں زیادہ ہوتی ہے کبھی تیز بخاروں کی وجہ سے معدہ ماؤف ہو کر متشنج ہو جاتا ہے تیز گرم خشک یا کھٹی چیزوں کے استعمال سے بھی معدہ میں غذا فاسد ہو جاتی ہے جگر اور اختناق الرحم کے بعض امراض میں بھی یہ شکایت پیدا ہو جایا کرتی ہے کبھی ریاح کے احتباس سے فم معدہ یا طبقات معدہ متاثر ہو کر موذی کے دفعیہ کی کوشش کرتے ہیں بعض اوقات غذا کی بداعتدالیوں سے ہضم میں فساد ہو جاتا ہے اگر طبیعت قوی ہو تو قے کے ذریعے سے فاسد غذا نکل جاتی ہے ورنہ ہچکی پیدا ہو جاتی ہے اور یہ قسم اکثر بچوں میں زیادہ ہوا کرتی ہے کبھی قے کے بعد بھی ہچکیاں آنی شروع ہو جایا کرتی ہیں کبھی ورم معدہ، ورم جگر، ورم باریطون، ورم اعور، فتق، ہیضہ، ذیابیطس یا نقرس سے یہ مرض پیدا ہو جاتا ہے کبھی یہ استفراغ وغیرہ کے بعد فم معدہ کی سخت خشکی سے لاحق ہوتی ہے اسے فواق یبسی کہتے ہیں۔

علامات مرض: دفعتاً ہچکی شروع ہو جاتی ہے جس کے ساتھ ہچکی کے سبب کی علامتیں ہوتی ہیں اکثر تو یہ جلدی زائل ہو جاتی ہے مگر کبھی بہت دیر تک رہتی ہے اور شدید امراض کے آخر میں تو ہچکی بہت خطرناک اور بعض اوقات پیام موت ثابت ہوتی ہے۔

تشخیص مرض: اگر بلغم غلیظ یا ریاح کی وجہ سے ہو تو پیٹ میں درد، ہاضمہ میں فتور اور فم معدہ پر گرانی محسوس ہوتی ہے اور اگر گرم وخشک اشیاء کے کثرت استعمال سے ہو تو زبان کی خشکی، پیاس کی شدت اور فم معدہ کی خراش وغیرہ پائی جاتی ہے اگر ورم معدہ یا جگر یا اختناق الرحم وغیرہ کی وجہ سے ہو تو ان کے مخصوص علامات ظاہر ہوں گے۔

اصول علاج: معمولی ہچکی کچھ عرصہ تک سانس روکنے اچانک خوفناک خبر سننے، چھینک لانے، سرد یا گرم پانی گھونٹ گھونٹ پینے سے دور ہو جاتی ہے۔ شدید ہچکی میں سبب کو دور کریں چنانچہ بلغم غلیظ اور فساد غذا کی صورت میں قے کرانے کے بعد دافع تشنج دوائیں دیں صفرا کی وجہ سے ہو تو قاطع صفرا چیزیں دیں اگر کوئی دوسرا سبب ہو تو اسے رفع کریں۔

دستور العلاج: اگر بلغم غلیظ کی وجہ سے ہو تو تخم ترب تین گرام، نمک طعام تین گرام، آدھ لیٹر پانی میں جوش دے کر نیم گرم پلائیں اور قے کرائیں۔ (2) اور بعد میں بادیان بارہ گرام، گل قند پچیس گرام پانی میں جوش دے کر سکنجبین پچیس ملی لیٹر ملا کر پلائیں۔ (3) رائی کا پلستر لگائیں۔ (4) زنجبیل، دارچینی، پودینہ باریک پیس کر عسل خالص بارہ گرام میں ملا کر چٹائیں۔ (5) صبح وشام مصطگی رومی ایک گرام، عقرقرحا ایک گرام باریک پیس کر جوارش جالینوس پانچ گرام میں ملا کر تازے پانی سے کھلائیں۔ اگر

صفرا کی وجہ سے ہو تو جوارش انارین سات گرام' عرق گاؤزبان 75 ملی لیٹر' عرق بادیان 75 ملی لیٹر کے ساتھ کھلائیں۔ اگر ریاح غلیظ کی وجہ سے ہو تو جوارش کمونی بارہ گرام' عرق نانخواہ 75 ملی لیٹر' عرق پودینہ 75 ملی لیٹر کے ساتھ کھلائیں یا تخم کرفس پچیس گرام زیرہ سیاہ' زنجبیل' پودینہ خشک' انیسون' اسارون' سنبل الطیب' زراوند مدحرج ہر ایک تین گرام سب کو پانی میں جوش دے کر گل قند آفتابی پچیس گرام ملا کر پلائیں۔ اگر ہچکی کے ساتھ قے بھی ہو تو زنجبیل چھ گرام' فلفل سیاہ سات دانہ' پودینہ چھ گرام پانی میں جوش دے کر پلائیں۔ اگر فواق یبسی ہو تو روغن بادام بارہ گرام' 250 ملی لیٹر دودھ میں ڈال کر گرم گرم گھونٹ پلائیں۔ اگر کوئی دوسرا سبب ہو تو اس کا علاج کریں۔

دستور جدید: مصطگی رومی چار تولہ' عرق گلاب 75 ملی لیٹر میں قند سفید 300 ملی لیٹر ملا کر قوام کریں۔ جب سرد ہو جائے تو مصطگی سفوف کر کے ملائیں ایک گرام' عرق بادیان 250 ملی گرام کے ساتھ کھلائیں۔

منتخب مجربات ۔سفوف فواق: پودینہ خشک' الائچی کلاں' زیرہ سفید' زیرہ سیاہ' الائچی خورد' بادیان' مصطگی رومی' انیسون' زرنباد' ساذج ہندی ہم وزن کوٹ چھان کر سفوف بنائیں خوراک چار گرام ہمراہ آب تازہ استعمال کریں۔

جوارش دارچینی: معدے' گردے اور مثانہ کے لئے مفید ہے غلیظ ریاح کو خارج کرتی ہے ہچکی کو دفع کرتی ہے صفتہ' الائچی خورد' قرنفہ' فلفل دراز' بالچھڑ' تگر' ہر ایک بارہ گرام پانچ گرام' دارچینی' اگر' راسن ہر ایک بیس گرام' نعناع 28 گرام' زنجبیل 36 گرام کوٹ چھان کر شہد میں گوندھیں نو گرام تازے پانی کے ساتھ کھلائیں۔

علاج ڈاکٹری: ہدایات مندرجہ طبی پر عمل کریں فم معدہ پر گرمی پہنچائیں رائی وغیرہ کا پلاسٹر لگائیں اسپرٹ آف ایتھر بیس بوند کلورل ہائیڈریٹ 175 ملی گرام دن میں تین چار بار دیں اگر سخت ہچکی ہو تو نائٹریٹ آف ایمائل سنگھائیں اگر بدہضمی کی وجہ سے ہو تو سوڈا بائیکارب 700 ملی گرام' سپرٹ آف کلوروفارم پندرہ قطرے' ٹنکچر آف جنجر دس قطرے' پیپرمنٹ واٹر 25 ملی لیٹر کا مکسچر بنا کر دیں چھوٹے بچوں کے لئے ایکوا انی تھائی (عرق شبت) یا ایکوا انی سائی (عرق بادیان) دن میں تین چار بار کھلائیں۔

غذا: مرض کی حالت میں کچھ نہ دیں جب افاقہ ہو تو زود ہضم اور ہلکی غذائیں دیں مثلاً بکری کا گوشت' چپاتی' پالک' کدو' تری' مونگ کی دال وغیرہ۔

پرہیز: ایک دو وقت فاقہ کرائیں گرم مصالحہ' روغنی اشیاء' ارد کی دال' آلو' اروی' بھنڈی' مٹر وغیرہ نفاخ غذائیں نہ دیں۔

اسہال

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
دست آنا	اسہال	ڈائریا Diarrhoea
پیٹ چلنا	ذرب	لوزنس آف دی باولز Looseness of the Bowels

کیفیت و ماہیت: غذا معدے میں سے ہو کر آنتوں میں جاتی ہے اور یہاں اس کے زیادہ دیر تک ٹھہرے رہنے کی وجہ سے اس کی مائیت جذب ہو جاتی ہے جب کبھی چھوٹی آنتوں کے فعل یا ساخت میں خرابی کی وجہ سے حرکت دودیہ بہت بڑھ جاتی ہے تو غذا کی مائیت کم جذب ہوتی ہے اور وہ اسہال کی شکل میں خارج ہوتی ہے اس کے ساتھ ہی جب آنتوں کی غشاء مخاطی کا ترشح بڑھ جاتا ہے تو اسہال زیادہ پتلے ہو جاتے ہیں۔

یادداشت: اطباء نے اسہال کا معدہ، جگر اور آنتوں تینوں کے امراض میں ذکر کیا ہے کیونکہ اسہال کے اسباب میں تینوں کو دخل ہے جگر کے اسہال کو قیام کبدی اور اس کے خونی دستوں کو ذوسنطاریا کبدی کہتے ہیں اگر معدہ اور آنتوں میں غذا ہضم نہ ہو اور پتلے دستوں کی شکل میں خارج ہو تو اسے ذرب کے نام سے موسوم کرتے ہیں اگر ہضم ناقص یا غذا فاسد ہوجائے اور تین چار بار خارج ہو تو اسے خلفہ کے نام سے تعبیر کرتے ہیں۔

کبھی معدہ یا آنتوں میں پھنسیاں وغیرہ پیدا ہوکر غذا بغیر ہضم کے یا بہت قلیل ہضم کے بعد خارج ہوجاتی ہے اسے زلق المعدہ یا زلق الامعا کہتے ہیں۔

اقسام مرض: اسہال کی شدت وخفت مرض کے لحاظ سے اس کی دو قسمیں کی جاسکتی ہیں (1) اسہال حاد (ایکوٹ ڈائریا) (2) اسہال مزمن (کرانک ڈائریا) اسباب کے لحاظ سے اس مرض کی بہت سی قسمیں ہیں جن میں سے مشہور اور ضروری اقسام ذیل میں درج ہیں:

(1) خراش دار اسہال (اری ٹیٹوڈائریا) (2) نزلاوی اسہال (کٹارل ڈائریا) اس کو سوزشی یا ورمی اسہال (انفلامیٹری یا کنجیسٹوڈائریا) بلغمی اسہال (میوکس ڈائریا) اور مصلی اسہال (سیرس ڈائریا) بھی کہتے ہیں (3) صفراوی اسہال (بلی اس یا کالری فارم ڈائریا) (4) عصبی اسہال (نروس یا لائی اینٹرک ڈائریا) (5) سنگرہنی یا ذرب مزمن (سپرو یا سائی لوسس) (6) خونی یا دموی اسہال (میلینا) ان کو ذوسنطاریا ئی کبدی بھی کہتے ہیں۔

اس کے علاوہ بعض اطباء قدیم نے اسباب کے لحاظ سے ہر قسم کے اسہال کو دو قسموں میں تقسیم کیا ہے (1) اسہال بادی یعنی وہ اسہال جن کے اسباب خارجی یعنی جسم کے باہر ہوتے ہیں مثلاً اسہال ہوائی، اسہال دوائی، اسہال غذائی وغیرہ (2) اسہال بدنی جن کے اسباب بدن کے اندر ہوتے ہیں مثلاً اسہال امتلائی، بحرانی ذوبانی یا دماغی، معدی، کبدی، ماساریقی، مراری، طحالی اور معدی وغیرہ لیکن اکثر اطباء نے نزدیک تمام اسہال تین قسم کے ہوتے ہیں (1) غذائی (2) ہوائی (3) عضوی غذائی اسہال غذا کی خرابی سے آتے ہیں ہوائی وبائی شکل اختیار کرتے ہیں اور عضوی کا مختلف اعضاء سے تعلق ہوتا ہے۔

اسباب: سوء مزاج، امعاء ومعدہ سرد وتر سادہ، غلبہ بلغم، معدے اور آنتوں کی سطح کا لیسدار رطوبتوں سے چکنا ہوجانا، غلبہ صفرا اور اس کا معدے اور آنتوں میں انصباب، فم معدہ، معدہ اور آنتوں کے اندر کی پھنسیاں اور زخم، معدے اور آنتوں پر نزلاوی مواد کا انصباب، غذاؤں کی خرابی اور بے قاعدگی، امتلاء اور سدد جگر وغیرہ جگر اور عروق کی قوت جاذبہ کا ضعف، باب الکبد کی باریک شاخوں یعنی جداول ماساریقا کے سدے، کسی وجہ سے معدے اور آنتوں کی چنٹوں اور شکنوں کا زائل ہوجانا وغیرہ۔

اطباء جدید کی تصریح کے مطابق شدید اسہال کے اسباب میں خراش کرنے والی غذا، خراب پانی، آنتوں کے کیڑے، بچوں میں گرمی اور بدہضمی کے اثرات، تسمم الدم کی مخصوص اقسام، بالخصوص جو فقرالدم مہلک یا کلاہ گردہ کے امراض سے ہوتا ہے سردی لگ جانا قولون کا شدید ورم، ورم زائدہ دودیہ، پیچش، ہیضہ، سل کے آخر میں آنتوں کے زخم، حمی محرقہ اسہالی اور بحران وغیرہ اور مزمن اسہال کے اسباب بعض قسم کے جراثیم، آنتوں کی کمزوری، ملیریا کی سمیت، غذا کی خرابیاں مثلاً باسی اور سڑی گلی چیزوں کا استعمال، سوء ہضم، آنتوں کے ورم، زخم یا سدہ وغیرہ، بار بار تیز مسہل لینا، آنتوں میں صفرا کا بکثرت گرنا، مقعد کی خراش، کثرت شراب نوشی اور بعض خاص امراض مثلاً حمی محرقہ اسہال جس میں آنتوں کی گلٹیوں کے اندر ورم ہوجایا کرتا ہے ہوا کرتے ہیں خونی اسہال کے اسباب میں معدے یا اثنا عشری کے زخم، تلیف الکبد آنتوں کے زخم یا سرطان، زخم جگر، بواسیر اور بعض قسم کے فقرالدم وغیرہ شامل ہیں۔

علامات: شدید اسہال میں مریض کو تھوڑی دیر درد اور مروڑ کے ساتھ یا بغیر درد اور مروڑ کے نیلے نیلے دست آتے ہیں زبان میلی ہوتی اور اس پر فرجی ہوئی ہوتی ہے پیاس زیادہ لگتی ہے اس کے ساتھ کبھی تے بھی ہوتی ہے مریض ہر دست کے بعد کمزور سے کمزور تر ہوتا جاتا ہے اکثر بدن کی حرارت بھی کم ہو جاتی ہے اور مریض کو سردی محسوس ہوتی ہے اور پیشاب بھی کم آتا ہے کبھی ٹانگوں میں تشنج بھی ہوتا ہے خصوصاً جب دستوں کے ساتھ مروڑ بھی ہو' براز کا رنگ عموماً زردی مائل یا مٹیالا ہوتا ہے اور کبھی اس کے ساتھ جھاگ وغیرہ بھی ملے ہوئے ہوتے ہیں۔ سوء ہضم کی صورت میں پیٹ کے اندر نفخ اور قراقر بھی ہوتے ہیں۔

مزمن اسہال میں دن میں دو تین یا چار تک نیلے نیلے پاخانے آتے ہیں اور ہفتوں' مہینوں بلکہ سنگرہنی وغیرہ میں سالوں تک آتے رہتے ہیں ان کے ساتھ بالعموم کم وبیش مروڑ کی شکایت بھی پائی جاتی ہے جو اکثر اوقات آنتوں کے ورم یا مقعد کے امراض پر دلالت کرتی ہے۔

خراش دار اسہال میں کھانا کھانے کے چند گھنٹے بعد بھورے رنگ کے غلیظ دست خارج ہوتے ہیں بلغمی اسہال عموماً خراش دار اسہال کے بعد ہوتے ہیں اور دن رات میں آٹھ دس کی مقدار میں آؤں ملے ہوئے پتلے پتلے دست آتے ہیں صفراوی اسہال میں پتلے اور سبز رنگ کے دست آتے ہیں عموماً تے میں صفرا خارج ہوتا ہے عصبی اسہال میں غیر منہضم غذا خارج ہوتی ہے بھوک زیادہ لگتی ہے یہ عموماً بچوں اور عورتوں کو ہوتے ہیں مزمن اسہال (سنگ ہنی) میں عموماً صبح کے وقت تین چار جھاگ دار متعفن دست آتے ہیں نفخ شکم' بدہضمی اور کمزوری کی شکایت رہتی ہے مریض کا منہ آجاتا ہے اور اس کا رنگ پھیکا پڑجاتا ہے عموماً عورتیں اس میں مبتلا ہوتی ہیں۔

تشخیص اسباب: مختلف اسباب کے لحاظ سے مختلف علامتیں ہوتی ہیں چنانچہ جب اسہال معدے کے سوء مزاج سرد و تر سادہ کی وجہ سے آتے ہیں تو پیاس کم لگتی ہے جلن کم ہوتی ہے کھٹی ڈکاریں آتی ہیں جب غلبہ بلغم سے آتے ہیں تو لعاب دہن بکثرت خارج ہوتا ہے متلی ہوتی ہے ہاضمہ کمزور ہوتا ہے جب معدے کی سطح چکنی ہوجانے کی وجہ سے دست آتے ہیں تو اس میں غذا تغیر وتبدل بہت جلد معدے سے خارج ہوجاتی ہے خصوصاً جب کہ مریض حرکت کرے اس کے علاوہ معدے میں غذا کا ثقل محسوس ہوتا ہے جب صفراء کے معدے اور آنتوں میں بکثرت گرنے کی وجہ سے دست آتے ہیں تو ان کے ساتھ بالعموم بخار بھی ہوا کرتا ہے پاخانہ میں صفراء زیادہ ملا ہوتا ہے آنتوں میں سوزش ہوتی ہے اور پیاس زیادہ لگتی ہے جب معدے اور آنتوں کے اندر زخم اور پھنسیاں وغیرہ ہوجانے سے دست آتے ہیں تو ان کے ساتھ اکثر منہ میں بھی کم وبیش دانے اور بثور وغیرہ پائے جاتے ہیں نیز منہ میں گرمی خشکی اور بدبو پائی جاتی ہے غذا کے بعد معدے کے مقام پر گرانی' درد اور جلن محسوس ہوتی ہے جو بتدریج غذا کے ساتھ ساتھ نیچے کو اُترتی جاتی ہے نیز دستوں میں ملی ہوئی پیپ اور زرداب یعنی زخموں کا پتلا پانی خارج ہوتا ہے' غذا بالکل ہی ہضم نہیں ہوتی یا کم ہضم ہوتی ہے۔ اگر نزلاوی مواد کے انصباب کی وجہ سے دست آتے ہوں تو نزلے کی دوسری علامتیں بھی کم وبیش موجود ہوتی ہیں نیز لمبی نیند کے بعد کئی دست آتے ہیں غذا کی خرابی اور بے احتیاطی سے جو دست آتے ہیں اس میں سوء ہضم اور سبب کی موجودگی پائی جاتی ہے امتلاء کی وجہ سے جو دست آتے ہیں ان میں بھوک کم لگتی ہے اور مریض میں سستی اور ورزش کی کمی پائی جائے گی جگر اور عروق کی قوت جاذبہ کے ضعف سے جو دست آتے ہیں ان میں دست سفید یا سبز رنگ کے ہوتے ہیں بدن میں کمزوری پائی جاتی ہے اور بدن کی رنگت سفید ہوجاتی ہے جلد اول ماساریقا کے سدوں میں جگر کے مقام پر پسلیوں کے نیچے بوجھ محسوس ہوتا ہے بدن ضعیف اور لاغر ہوجاتا ہے معدے اور آنتوں کی چنئیں

اور شکن زائل ہوجانے کی صورت میں بھی زخموں اور بثور کی طرح غذا بغیر ہضم ہوئے خارج ہوجاتی ہے دونوں میں فرق صرف یہ ہے کہ اس میں درد' سوزش اور مروڑ وغیرہ نہیں ہوتا نہ ہی پاخانہ میں پیپ یا زرد آب ہوتا ہے اور نہ ہی اس کی بو آتی ہے۔

اگر مریض دریافت کرنے پر غذا کی خرابی یا بے ترتیبی بیان کرے اس کے ساتھ ہی اس کو ڈکار وغیرہ بھی آتے ہوں دستوں سے تکلیف میں کمی محسوس ہورہی ہو تو یہ اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ اسہال غذائی خرابیوں سے پیدا ہوئے ہیں پھر اگر اس کے ساتھ ہی نفخ و قراقر وغیرہ زیادہ ہو تو نفاخ اغذیہ کے تناول پر دلالت کرتا ہے اور اگر ہوا کی گرمی سردی یا تعفن کی وجہ سے اسہال ہوائی قسم کے ہوں تو بالعموم اسہال عام اور وبائی شکل میں ہوتے ہیں اور براز کے رنگ اور قوام میں اختلاف ہوتا ہے اکثر پتلے' کم رنگ اور کم مقدار میں بار بار دست آتے ہیں کبھی لیسدار ہوتے ہیں بالعموم سخت گرم موسم میں دن کے آخر میں ظاہر ہوتے ہیں اور ان کے ساتھ بدن میں گرمی اور سستی وغیرہ پائی جاتی ہے لیسدار پسینہ آتا ہے ہلکا بخار' بے چینی' خفقان اور وباء کی دوسری علامتیں بھی کم وبیش پائی جاتی ہیں ضعف بمقابلہ اسہال کے بہت زیادہ اور جلدی ہوتا ہے آنکھیں اندر' دھنس جاتی ہیں' کنپٹیاں دب جاتی ہیں اور بدبودار ٹھنڈے پسینے آکر مریض ہلاک ہوجاتا ہے عضوی قسم کے اسہال میں اگر نزلہ وغیرہ موجود ہو اور اسہال طویل نیند کے بعد آئیں اور دیر تک رہیں تو اسہال دماغی نزلات کے انصباب سے ہوا کرتے ہیں پھر مادہ کے لحاظ سے جس مادہ سے ہوں اس کی مخصوص علامتیں پائی جاتی ہیں اسی طرح جس عضو کی خرابی سے اسہال ہوتے ہوں اس میں یا اس کے متعلق کسی نہ کسی طرح کی کم وبیش علامتیں ضرور پائی جاتی ہیں۔

فروق الامراض: اس موقع پر معدہ' جگر اور آنتوں کے اسہال کے علامات عارضہ جلد اول کی صورت میں بیان کئے جاتے ہیں:

اسہال معدی (معدہ کے دست)	اسہال کبدی (جگر کے دست)	اسہال معوی (آنتوں کے دست)
(1) غذا کے بعد فوراً کچا مادہ خارج ہوتا ہے۔	آنتوں میں شاذونادر درد ہوتا ہے بلکہ مقام جگر پر درد محسوس ہوتا ہے۔	آنتوں میں شدید درد کی شکایت پائی جاتی ہے۔
(2) اسہال کے ساتھ زیادہ مقدار میں فضلہ خارج ہوتا ہے۔	دو تین یوم کے بعد دورے کے ساتھ خون خارج ہوتا ہے۔	خون بغیر وقفہ کے مسلسل نکلتا ہے۔
(3) بو کم	بو بہت زیادہ ہوتی اور مریض بہت جلد لاغر ہوجاتا ہے۔	بو کم ہوتی ہے اور پاخانے میں آؤں ملی ہوئی آتی ہے۔

انجام: اس مرض کا انجام بالعموم اسباب پر منحصر ہوا کرتا ہے چنانچہ اگر معمولی اسباب مثلاً غذا وغیرہ کی خرابی یا نزلہ وغیرہ کی وجہ سے ہو تو اکثر مناسب تدابیر سے آرام آجاتا ہے لیکن اگر اسہال وبائی قسم کے ہوں یا ذوبانی قسم ہوں جیسا کہ سل کے آخر میں ہوا کرتا ہے تو ان سے اکثر مریض ہلاک ہوجاتا ہے سنگ رہنی میں مریض کبھی ایک دو سال میں اور کبھی آٹھ دس سال تک ختم ہوجاتا ہے مگر کبھی باقاعدہ علاج سے آرام ہوجاتا ہے بعض اوقات آنتیں کمزور ہوکر مزمن قسم کی پیچش یا بواسیر وغیرہ شکایات پیدا ہوجایا کرتی ہیں۔

اصول علاج: مریض کو آرام سے بستر پر لٹائیں اور اصل سبب کو معلوم کرکے رفع کرنے کی کوشش کریں عام طور پر دستوں کو روکنے کے لئے قابض اور مغلظ دوائیں استعمال کی جاتی ہیں اس کے علاوہ بعض اوقات آنتوں اور معدے کو بے حس کرنے کے لئے مخدر دوائیں استعمال کرتے ہیں مگر اسباب کی تشخیص کے بغیر فوراً قابض دواؤں کا استعمال بعض اوقات خطرناک ہوتا

ہے اس لئے احتیاط کو ملحوظ رکھنا چاہئے کبھی مرض کو ایک جگہ سے دوسری جگہ تبدیل کرنے کے لئے امارہ کے طور پر قے لانے والی پسینہ لانے والی دوائیں برتی جاتی ہیں اور ان علاج میں مریض کو ریاضت اور مشقت کے کاموں سے منع کردیں اور اس کے جسم کو گرم رکھیں چونکہ عموماً فساد غذا کی وجہ سے دست آتے ہیں اس لئے شروع مرض میں کم از کم ایک دن رات تک کوئی غذا نہ دیں بلکہ اگر معدہ میں گرانی اور فساد غذا کے آثار پائے جائیں تو روغن بید انجیر وغیرہ سے ہلکا سا مسہل دے کر معدہ کو صاف کریں یہاں پر یہ بھی ذہن نشین کرنا ضروری ہے کہ اگر معدے کے اوپر کی جانب فساد غذا کا خیال ہو تو قے آور دوائیں مفید ہوتی ہیں اور اگر مادہ قعر معدہ یا امعاء میں پایا جائے تو اسہال سے اچھے نتائج مرتب ہوتے ہیں اس کے علاوہ مشاہدہ سے یہ بات واضح ہو چکی ہے کہ بسا اوقات نیند لانے سے اسہال رک جاتے ہیں اس لئے منوم دوائیں بھی نفع بخش ثابت ہوئی ہیں جب تک اسہال کے متعلق یہ تعین نہ ہوجائے کہ مرض کا اصل سبب کیا ہے اس وقت تک قابض اور حابس دوائیں ہرگز نہ استعمال کریں اگر کسی خراش کی وجہ سے دست آتے ہوں تو پھسلانے والی دوائیں مثلاً روغن بید انجیر' لعاب ریشہ خطمی وغیرہ استعمال کرائیں اگر آنتوں پر نزلہ گرنے کی وجہ سے دست آتے ہوں تو جس خلط کا غلبہ ہو اس کا منضج دے کر تنقیہ کریں اگر دورہ کے طور پر دست آتے ہوں تو روزانہ دست آنے کی صورت میں بلغمی مادہ کا نضج کریں اگر تیسرے روز دورہ ہوتا ہو تو صفرا کے اخراج کی کوشش کریں علی ہذا اگر چوتھے روز دستوں کا دورہ ہوتا ہو تو سودا کا منضج پلا کر تنقیہ کریں اگر عصبی اسہال آتے ہوں تو قابضات نہ استعمال کریں بلکہ اعصاب کو قوی کرنے کی کوشش کریں چنانچہ اس مقصد کے لئے کچلہ' افیون' عنبر وغیرہ استعمال کیا جاتا ہے اگر سنگرہنی کی شکایت ہو تو پوست سنگدانہ مرغ اور خبث الحدید وغیرہ استعمال کرائیں خونی اسہال میں اگر خون اس قدر خارج ہوجائے کہ مریض کو کمزوری سے غشی وغیرہ آنے کا خیال ہو تو فوراً حابس دوائیں مثلاً دم الاخوین' گل ارمنی' طباشیر' مصطگی رومی وغیرہ کام میں لائیں اگر تقویت قلب منظور ہو تو مناسب خمیرہ جات میں مذکورہ بالا ادویہ ملا کر کھلائیں اگر غلبہ بلغم کی وجہ سے ہوں تو بلغم کا نضج دے کر مسہل دیں بعض اوقات ملیریا کی وجہ سے دست آنے شروع ہوجاتے ہیں ایسی صورت میں کونین وغیرہ استعمال کرائیں اگر باب الکبد میں خون کے جمع ہوجانے کی وجہ سے دستوں کی شکایت واقع ہوئی ہو تو اسکا وہی تدارک کریں جو تسمم الدم میں بیان کیا جاچکا ہے۔ اگر معدے اور آنتوں میں پھنسیاں ہوجانے کے سبب سے دست شروع ہو گئے ہوں تو سنگ جراحت' دم الاخوین وغیرہ سے ان کے اندمال کی کوشش کریں اسہال ذوبانی میں سل اور دق رفع کرنے اور قوت پہنچانے کی کوشش کریں۔

<u>دستور العلاج - اسہال غذائی یا خراش دار:</u> دستوں کو بند نہ کریں اور جوارش جالینوس سات گرام کھلا کر اوپر سے لعاب خطمی پانچ گرام پانی میں نکال کر خمیرہ بنفشہ پچاس گرام ملائیں اور صبح وشام پلائیں۔

<u>اسہال نزلاوی:</u> میں کشتہ خبث الحدید بیس ملی گرام' کشتہ مرجان بیس ملی گرام' جوارش مصطگی سات گرام ملا کر پہلے کھلائیں اوپر سے بہدانہ تین گرام' عناب پانچ دانہ' سپستان نو دانہ پانی میں جوش دے کر صاف کر کے شربت بنفشہ پچیس ملی لیٹر ملا کر تخم بار تنگ پانچ گرام چھڑک کر پلائیں۔

<u>اسہال صفراوی:</u> میں زہرہ مہرہ ایک گرام' طباشیر ایک گرام باریک پیس کر جوارش انارین سات گرام میں ملا کر اول کھلائیں اوپر سے شیرہ بادیان پانچ گرام' شیرہ زرشک تین گرام' تخم خرفہ سیاہ تین گرام' عرق گاؤزبان 150 ملی لیٹر میں نکال کر شربت غورہ پچیس ملی لیٹر یا شربت انار پچیس ملی لیٹر ملا کر پلائیں۔

<u>اضافات:</u> (1) بعض اطباء جوارش انارین کی بجائے جوارش آملہ سات گرام دیتے ہیں۔ (2) معدے کی مزید تقویت کے لئے

پوست بیرون پستہ ایک گرام اضافہ کرتے ہیں۔ (3) اگر تشنج کا خوف ہو تو لعاب ریشہ خطمی پانچ گرام، لعاب بہدانہ تین گرام دیتے ہیں (4) اگر زیادہ قبض منظور ہو تو شیرہ بیلگری تین گرام اضافہ کرتے ہیں۔

اسہال عصبی و معدی: میں نوشدارو سادہ پانچ گرام، ورق نقرہ ایک عدد میں لپیٹ کر اول کھلائیں اوپر سے شیرہ بادیان پانچ گرام، شیرہ حب آلاس تین گرام، شیرہ دانہ ہیل کلاں تین گرام پانی میں نکال کر شربت انار شیریں پچیس ملی لیٹر ملا کر پلائیں اور (2) شام کو زہر مہرہ، بنسلوچن، اناردانہ، پوست بیرون پستہ، زرشک، منقیٰ ایک ایک گرام باریک پیس کر جوارش آملہ کلاں سات گرام میں ملا کر اول کھلائیں اوپر سے شیرہ حب آلاس تین گرام، شیرہ بیلگری تین گرام پانی میں نکال کر رب بہی شیریں پچیس ملی لیٹر ملا کر پلائیں۔

نکتہ: اسہال کبدی میں اس نسخہ کے ساتھ شیرہ زیرہ سیاہ تین گرام اضافہ کیا جاتا ہے۔

اسہال دوری اور سنگرہنی: میں (1) کشتہ مالتی بسنت بیس ملی گرام، کشتہ فولاد بیس ملی گرام، جوارش زرعونی شیریں سات گرام میں ملا کر صبح و شام کھلائیں۔ (2) سفوف نعناع تین گرام کھانا کھانے کے بعد تازے پانی کے ساتھ پھنکا دیا کریں۔ (3) قرنفل ایک گرام، پوست سنگدانہ مرغ بارہ گرام کوٹ چھان کر سفوف بنائیں اور اس میں سے چھ گرام لے کر رب بہی شیریں پچیس ملی لیٹر میں ملا کر تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد چٹائیں اس کے علاوہ حسب ذیل نسخہ خاندانی شریفی کا معمول ہے۔

معجون سنگ دانہ مرغ پانچ گرام اول کھلا کر اوپر سے شیرہ بادیان پانچ گرام، شیر حب آلاس تین گرام، شیرہ دانہ الائچی کلاں تین گرام پانی میں نکال کر رب بہی شیریں پچیس ملی لیٹر میں ملا کر پلائیں۔

نکات مطب: (1) اس نسخہ کے استعمال سے پیشتر روغن بید انجیر سے امعاء کا تنقیہ کرلیا جائے تو زیادہ مفید ہے۔ (2) اگر مروڑ کی شکایت ہو تو شیرہ مروڑ پھلی تین گرام اضافہ کریں۔ (3) اگر آنتوں میں زخم ہو گئے ہوں تو قرص زوبیخ نصف عدد آدھ لیٹر ساٹھی کی چاولوں کی پیچ میں حل کر کے پچکاری کے ذریعہ سے حقنہ کریں۔

اسہال مزمن میں: (1) پوست سنگ دانہ مرغ، افیون مساوی الوزن پیس کر مونگ کے برابر گولیاں بنائیں اور ایک ایک گولی تازے پانی کے ساتھ کھلائیں یا (2) خرما صاف کر کے گٹھلی کی جگہ افیون رکھیں اور آرد گندم سے ملفوف کر کے گرم خاکستر میں رکھیں جب بریاں ہو جائے تو اتار کر پیس لیں اور چنے کے برابر گولیاں باندھ لیں بوقت ضرورت ایک سے تین گولیاں کھلائیں۔

اسہال کبدی میں: (1) قرص طباشیر قابض چار گرام ہمراہ شیرہ حب آلاس تین گرام، شیرہ تخم خرفہ سیاہ تین گرام، شیرہ تخم خیارین تین گرام پانی میں نکال کر نبات سفید پچیس گرام شامل کر کے صبح و شام پلائیں۔ (2) سہاگہ بریاں تین گرام، شنگرف رومی چھ گرام، افیون بارہ گرام باریک پیس کر شہد میں ملا کر ساٹھ ملی گرام کی مقدار میں گولیاں بنائیں اور اس میں سے ایک گولی رات کو سوتے وقت کھلائیں۔

نکات مطب: (1) اگر قلت اشتہا کی شکایت ہو تو کشتہ فولاد پچیس ملی گرام، جوارش طباشیر سات گرام میں ملا کر صبح و شام استعمال کریں (2) کمزوری رفع کرنے کے لئے مرجان 125 ملی گرام، خمیرہ ابریشم عود مصطگی والے سات گرام میں ملا کر رات کو سوتے وقت استعمال کریں۔

ذوسنطاریائے کبدی میں: شیرہ بادیان پانچ گرام، شیرہ دانہ الائچی تین گرام، شیرہ بیخ انجبار تین گرام پانی میں نکال کر شربت انار شیریں پچیس ملی لیٹر ملا کر پلائیں۔

اسہال دموی میں: تخم کنوچہ چالیس گرام، تخم بارتنگ چالیس گرام، تخم ریحان چالیس گرام، اسبغول پچیس گرام اجزاء کو مسلم رکھیں اور صمغ عربی بریاں گیارہ گرام، نشاستہ گندم بریاں گیارہ گرام، کھریا مٹی گیارہ گرام، طباشیر گیارہ گرام، گیرو تین گرام سب کو باریک پیس کر ایک گرام کی مقدار میں ہمراہ رب بہی شیریں پچیس ملی لیٹر، عرق بید مشک 75 ملی لیٹر، عرق گلاب 75 ملی لیٹر پلائیں۔

اگر بچے کے دانت نکلنے کی وجہ سے دست آتے ہوں: تو (1) زہر مہرہ بیس ملی گرام، طباشیر بیس ملی گرام پیس کر خمیرہ مروارید ایک گرام میں ملا کر اول کھلائیں اوپر سے شیرہ بادیان 500 ملی گرام، شیرہ دانہ ہیل خورد 250 ملی گرام، شیرہ تخم خرفہ سیاہ 500 ملی گرام، عرق گاؤزبان چالیس ملی لیٹر میں نکال کر مصری تین گرام شامل کر کے صبح وشام پلائیں۔ (2) آب عنب الثعلب سبز بارہ ملی لیٹر، شہد بارہ ملی لیٹر، روغن گل بارہ ملی لیٹر ملا کر مسوڑھوں پر ملیں۔

اسہال دموی بواسیری: میں مغز خستہ انبہ، مغز خستہ جامن ہر ایک چھ گرام کوٹ چھان کر سفوف بنائیں اور تین گرام کی مقدار میں سانٹھی کے چاولوں کی پیچ کے ساتھ صبح وشام کھلائیں۔

اسہال ملیریائی: میں فلفل دراز تین گرام، مغز کرنجوہ نو گرام باریک پیس کر اس میں سے ایک گرام کی مقدار میں اول کھلائیں اوپر سے شیرہ بادیان پانچ گرام، شیرہ مویز منقی نو دانہ، شیرہ کشمش سبز سات دانہ، آلو بخارا پانچ دانہ، عرق گاؤزبان 150 ملی لیٹر میں نکال کر شربت سیب پچیس ملی لیٹر ملا کر پلائیں۔

زلق الامعاء: میں کشتہ مالتی بسنت بیس ملی گرام، شربت انار شیریں بارہ ملی لیٹر میں ملا کر صبح وشام چٹائیں اور کھانا کھانے کے بعد حب پپیتہ دو عدد تازے پانی کے ساتھ دے دیا کریں۔

اسہال بواسیری کے لئے: (1) قرص مالتی بسنت ایک عدد، معجون بواسیر سات گرام (حکیم عبد المجید والی) میں ملا کر صبح کو کھلائیں (2) کشتہ مرگانگ بیس ملی گرام، جوارش شاہی سات گرام میں ملا کر شام کو دیں (3) حب مقل تین عدد رات کو سوتے وقت کھلائیں (4) مرہم سائدہ چوب نیم مسوں پر لگائیں۔

اسہال زحیری میں: دم الاخوین ایک گرام، رال سفید ایک گرام، مائیں خورد ایک گرام باریک پیس کر ہمراہ لعاب ریشہ خطمی سات گرام، شیرہ عناب پانچ دانہ، عرق کاسنی 150 ملی لیٹر میں نکال کر رب سیب پچیس ملی لیٹر ملا کر صبح وشام پلائیں۔

اسہال ذوبانی کے لئے: کہربائے شمعی ایک گرام، طباشیر ایک گرام، دانہ الائچی خورد ایک گرام، ست گلو ایک گرام باریک پیس کر خمیرہ مروارید پانچ گرام میں ملا کر اول کھلائیں اوپر سے شیرہ بیخ انجبار، شیرہ حب آلاس، شیرہ تخم خرفہ سیاہ ہر ایک تین گرام، عرق گاؤزبان 150 ملی لیٹر میں نکال کر شربت خشخاش پچیس ملی لیٹر شامل کریں اور تخم بارتنگ ولایتی پانچ گرام چھڑک کے صبح و شام پلائیں یا حسب ذیل نسخہ دیں: (2) بیل گری، پوست سنگ دانہ مرغ، جفت بلوط، اقاقیا، مصطگی رومی، دانہ ہیل خورد، زیرہ سفید ہر ایک چھ گرام، نبات سفید ہم وزن سب کو کوٹ چھان کر سفوف بنائیں اور ہر دو ساعت کے بعد ایک ایک گرام کی مقدار میں عرق بید مشک کے ساتھ دیں۔

دستور جدید: (1) ہر قسم کے اسہال میں مفید ہے:

مازو کوفتہ	28 گرام
گرم پانی	150 ملی لیٹر

دس منٹ تک جوش دے کر صاف کر کے پچیس گرام کی مقدار میں دن میں تین بار دیں۔

(2) سوء ہضم کی وجہ سے دست آنے کو روکتی ہے ریحی دردوں میں بھی مفید ہے۔

آب آہک	28 گرام
صمغ افیون	پانچ قطرے
عرق اجوائن	25 گرام

سب کو ملا کر ایسی ایک خوراک دن میں دو مرتبہ دیں۔

(3) اسہال پیچش کے لئے حسب ذیل نسخہ استعمال کریں:

پوست انار کوفتہ	پچاس گرام
لونگ	آٹھ گرام
پانی	150 ملی لیٹر

سب کو جوش دے کر صاف کریں اور دن میں تین مرتبہ پچیس ملی لیٹر کی مقدار میں استعمال کرائیں۔

(4) اسہال ذوبانی میں مفید و مستعمل ہے:

نیلا طوطیا	1250 ملی گرام
افیون	1250 ملی گرام
شہد خالص	بقدر حاجت دیں

شہد میں دواؤں کو پیس کر دس گولیاں بنائیں اور ایک ایک گولی دن میں دو مرتبہ دیں۔

منتخب ومجرب نسخہ جات: (1) جوارش جالینوس' اعضائے بدن کو قوت دیتی ہے ریاح کو خارج کرتی ہے ضعف معدہ' ضعف اشتہا کے لئے مفید ہے: سنبل الطیب' الائچی خورد' دارچینی' خولنجان' لونگ' ناگرموتھ' زنجبیل' مرچ سیاہ' فلفل دراز' قسط تلخ' عود بلسان' تگر' تخم مورد' چرائتہ' زعفران ہر ایک سات گرام' مصطگی رومی 18 گرام سب کو کوٹ چھان کر قند سفید ہم وزن ادویہ عسل خالص دوچند ادویہ کے قوام میں بطریق معروف معجون بنائیں مقدار خوراک نوگرام سے تیرہ گرام تک ہمراہ بدرقہ مناسب۔

جوارش آملہ کلاں: معدے اور دل کو قوت دیتی ہے صفراوی دستوں کو نفع بخشتی ہے معدے کی اصلاح کرکے بھوک لگاتی ہے۔ صفۃ' زرشک بیدانہ پچیس گرام' شیر آملہ مقشر سات تولہ دونوں کو رات کو مناسب عرقیات میں بھگو کر صبح کو چھان لیں پھر مصری ایک سیر شامل کر کے قوام کریں پھر ورق طلا' ورق نقرہ' عنبر اشہب' ہر ایک تین گرام' مروارید ناسفتہ' یاقوت رمانی' کہربائے شمعی' دارچینی' مصطگی رومی ہر ایک چھ گرام' پوست اترج زرد نوگرام' دانہ الائچی خورد' طباشیر' ابریشم مقرض' صندل سفید' گل گاؤزبان' کشنیز' خشم مقشر ہر ایک بارہ گرام کوٹ چھان کر قوام میں ملائیں مقدار خوراک پانچ گرام سے سات گرام تک پانی یا عرق گاؤزبان کے ساتھ پلائیں۔

جوارش زرعونی شیریں: بلغمی اور سوداوی بیماریوں کو رفع کرتی ہے تخمہ اور بدہضمی کو زائل کرتی ہے معدے کو تقویت بخشتی ہے ریاحی دردوں کو تسکین دیتی ہے۔ صفۃ: بیخ کرفس' تخم کرفس' تخم اسپت' تخم گندز' اجوائن دیسی' بادیان' مغز تخم خربزہ' مغز تخم خیارین ہر ایک بیس گرام' عاقرقرحا' قرفہ' زعفران مصطگی رومی ہر ایک سات گرام' جاوتری' قرنفل' کباب چینی' فلفل سیاہ ہر ایک ساڑھے دس گرام' عنبر اشہب ساڑھے تین گرام سب کو کوٹ چھان کر عسل خالص کف گرفتہ سہ چند میں ملا کر جوارش تیار کریں خوراک سات سے نوگرام تک۔

حب قابض: اس کے استعمال سے ایک ساعت میں اسہال بند ہو جاتے ہیں۔ صفتہ' افیون' کتیرا' کزمازج' تخم اسپت' اقاقیا' گل سرخ' کرسنہ' حب آلاس مساوی الوزن باریک پیس کر لعاب صمغ عربی میں مونگ کے برابر گولیاں بنائیں اور دو گولیاں پانی کے ساتھ استعمال کرائیں۔

سفوف اسہال: خونی اور سادہ دستوں کو روکتا ہے۔ صفتہ' بارتنگ طباشیر' گل قبری' گل مختوم ہر ایک ساڑھے تین گرام' رسوت نو گرام' کندر سفید' کہربائے شمعی' کوڑی سوختہ' بسد سوختہ' مروارید ناسفتہ' شادنج مغسول ہر ایک سات گرام' عصارہ لحیتہ التیس دس گرام سب کو کوٹ چھان کر سفوف بنائیں اور سات گرام کی مقدار میں عرق بید مشک 75 ملی لیٹر' عرق گلاب 75 ملی لیٹر' شربت انجبار پچیس ملی لیٹر کے ساتھ استعمال کرائیں۔

جوب اسہال: سنگرہنی کے سبب سے اگر اسہال آتے ہوں تو ان کے لئے مفید اور حکیم نورالدین صاحب مرحوم بھیروی کا معمول ہے صفتہ' پنیر مایہ خرگوش' مازو سبز' مائیں خورد ہر ایک نو گرام' پوست سماق' حب آلاس' بارتنگ بریاں' پوست بیروں پستہ' پوست انارین بسد سوختہ' ختہ خرما سوختہ' کہربا شمعی ہر ایک چودہ گرام' پوست سنگ دانہ مرغ سوختہ' مغز ختہ انبہ سوختہ ہر ایک چالیس گرام' مغز ختہ جامن پچیس گرام' تخم انگور بسر کہ تر کردہ بریاں پچاس گرام۔ سب کو کوٹ چھان کر آب ہی شیریں کے ساتھ چنے کے برابر گولیاں بنا کر چھ سے آٹھ گولیوں تک مناسب بدرقات کے ساتھ استعمال کریں۔

مالتی بسنت: اسہال اور سنگرہنی میں مفید ہے ضعف عامہ کو رفع کرتی ہے صفتہ' ورق طلا ایک گرام' مروارید ناسفتہ دو گرام' شنگرف رومی تین گرام' مرچ سیاہ چار گرام' سنگ بھری آٹھ گرام سب کو باریک کریں پھر گائے کے مکھن میں چرب کر کے کھرل کریں پھر آب لیموں کاغذی میں اس قدر کھرل کریں کہ وہنیت جاتی رہے پھر قرص بنا کر خشک کریں اور ضرورت کے وقت 125 ملی گرام کی مقدار میں مناسب بدرقات کے ساتھ استعمال کریں۔

علاج ڈاکٹری: ہدایات مندرجہ علاج طبی پر عمل کریں اور اصل سبب مرض کے مطابق علاج کریں چنانچہ خراش دار اسہال میں کیسٹرائل وغیرہ ہلکے ملین کے بعد مسکنات کا استعمال کرائیں کلوروڈین' کیمفوڈین بمقدار دس دس قطرے دن میں تین مرتبہ یا ذیل کا نسخہ دیں:

اولیم سینی	چار گرام
بلوا کیشیا	دو گرام
ٹنکچر اوپیائی	8 قطرے
سیرپ سمپل	چار گرام
ایکوا کیرو آئی	50 ملی لیٹر

ایسی ایک ایک خوراک دن میں دو تین مرتبہ دیں۔

نزلاوی اسہال: میں بھی مندرجہ بالا طریق پر علاج کریں ذیل کا نسخہ اسہال نزلاوی میں نہایت مفید ہے:

ٹنکچر کیٹی کیو	20 قطرے
ٹنکچر کائنو	20 قطرے
ٹنکچر اوپیم	05 قطرے
سپرٹ آف کیمفر	10 قطرے

چاک مکسچر 25 ملی لیٹر

ایسی ایک ایک خوراک ہر چار چار گھنٹے بعد دیں۔

صفراوی اسہال: پیٹ کو اچھی طرح صفراوی مواد سے پاک صاف کرنے کے بعد قابضات کا استعمال کریں ذیل کا نسخہ مفید ہے:

ٹنکچر ہمپ	10 قطرے
لائکر مارفیا	10 قطرے
سپرٹ ایمونیا ایرومیٹک	20 قطرے
کلورک ایتھر	20 قطرے
ایکوا	25 ملی لیٹر

ایسی ایک ایک خوراک دن میں دو یا تین تین گھنٹے بعد دیں۔

عصبی اسہال: میں ذیل کا نسخہ مفید ہے:

ٹنکچر اوپیم	2 قطرے
لائیکوار آرسینی کیلس	2 قطرے
ایکوا کلوروفارم	25 ملی لیٹر

ایسی ایک ایک خوراک غذا کے دس پندرہ منٹ پہلے دن میں دو مرتبہ پلا دیا کریں۔

سنگرہنی میں قابضات اور مقویات نیز جلد اور جگر کے افعال درست کرنے والی اشیاء کا استعمال مفید ہوتا ہے اس غرض کے لئے ٹنکچر سٹیل دس قطرے، انفیوژن کواشیا 25 ملی لیٹر ہر دو ملا کر دن میں تین مرتبہ دیں اس کے علاوہ غذا کی اصلاح کریں اوپیم پاؤڈر 200 ملی گرام، ایکسٹریکٹ نکسوامیکا 100 ملی گرام اور کاپر سلف 35 ملی گرام ملا کر بارہ گولیاں بنائیں اور تین گولیاں روزانہ کھلا دیا کریں۔

غذا: غذا میں اس امر کا خیال رکھیں کہ جو غذا دی جائے وہ زود ہضم اور ہلکی ہو چنانچہ ساگودانہ، گیہوں کا دلیہ، مونگ کی نرم کھچڑی، اراروٹ، خیارین کی کھیر، یخنی چوزہ مرغ، بکری کا شوربہ، آٹے میں سوڈا ڈال کر پکائی ہوئی روٹی، آب سیب، آب بہی، آب سنگترہ، دودھ سوڈا، آش، جو انڈے کی سفیدی وغیرہ استعمال کریں۔

پرہیز: بادی اور ثقیل چیزوں سے پرہیز کریں خصوصاً آلو، اروی، کچالو، ماش کی دال، چنے کی دال، گوبھی، بھنڈی وغیرہ سے پرہیز کریں تیز اور خراش دار اغذیہ گرم مصالحہ، سرخ مرچ، پیاز، لہسن وغیرہ سے بھی اجتناب کریں گڑ، تیل اور کھٹائی سے بھی پرہیز کرنا چاہئے۔

قولنج

اُردو نام	طبّی نام	ڈاکٹری نام
سول، قولنج کا درد	قولنج، درد قولنج	کالک یا کلک پین Colic or Colic Pain

یادداشت: بعض اطباء کی رائے میں قولنج دراصل قولون رنج تھا جو کثرت استعمال سے قولنج رہ گیا ہے اور قولون یونانی لفظ

کولون کا معرب ہے یونانی میں کولون یا کولن بڑی آنتوں کے خمدار حصے کو کہتے ہیں انگریزی لفظ کالک بھی اس سے مشتق ہے اور قولنج کا صحیح مترادف ہے طبی اصطلاح میں قولنج پیٹ کے تشنجی درد کو کہتے ہیں بالخصوص جو قولون نامی آنت کے عضلاتی ریشوں کے سکڑنے یا اینٹھنے سے پیدا ہوتا ہے لیکن طب جدید یعنی ڈاکٹری میں کالک کا اطلاق آنتوں کے درد کے علاوہ جگر، معدہ، گردہ حالبین، رحم اور قاذف نالیوں وغیرہ تمام احشاء کے تشنجی درد کو ہوتا ہے جیسے ہیپٹک کالک (قولنج کبدی) اور رینل کالک (قولنج کلوی) وغیرہ جو درحقیقت آنتوں کے تشنجی درد نہیں ہوتے بلکہ صفراوی پتھری یا حالبین کے تشنجی درد ہوتے ہیں۔

تعریف وماہیت: یہ ایک مشہور مرض ہے جس میں بڑی آنتوں بالخصوص قولون میں غیر منتظم طور پر شدید تشنجی قسم کا درد ہوتا ہے۔

یادداشت: اگر اس قسم کا تشنجی درد چھوٹی آنتوں میں پیدا ہو تو اطباء قدیم اس کو ایلاؤس کے مخصوص نام سے موسوم کرتے ہیں مگر اطباء جدید قولنج التوائی کو ایلاؤس سے تعبیر کرتے ہیں اس مرض میں عموماً جب کسی وجہ سے براز خارج نہیں ہوسکتا تو آنتیں اس کو خارج کرنے کے لئے پے درپے پہلے خفیف طور پر اور پھر شدت کے ساتھ سکڑنے لگتی ہیں جس سے درد کا مخصوص احساس جو فی الحقیقت جسم میں کسی جگہ اور اذیت کی ایک خاص علامت سے پیدا ہوجاتی ہے۔

اقسام: قولنج کی دو بڑی قسمیں ہیں: (1) حقیقی یا ذاتی جو قولون میں پیدا ہوتا ہے (2) غیر حقیقی جس کو مجازی یا عرضی بھی کہتے ہیں جو درحقیقت قولون میں نہیں ہوتا بلکہ دوسرے احشاء کی تکلیف کی شراکت کی وجہ سے ظاہر ہوتا ہے قولنج حقیقی یا ذاتی کی پھر چھ قسمیں ہیں:

(1) قولنج ورمی: اس میں سدہ رم کی وجہ سے ہوتا ہے۔ (2) قولنج بلغمی: اس میں بلغمی لیسدار رطوبت آنت کی نالی کو بھر کر بند کردیتی ہے یہ اکثر ظاہر ہوتا ہے۔ (3) قولنج ریحی: اس میں غلیظ ریح آنتوں کے اندر بند ہوکر درد کا باعث ہوتی ہے۔ (4) قولنج التوائی: اس میں آنتوں کے اندر گرہ یا پیچ پڑجاتا ہے۔ (5) قولنج دودی: اس میں آنتوں کے کیڑوں کی کثرت اور اژدحام سے آنتوں کی نالی بند ہو جاتی ہے۔ (6) قولنج ثفلی: اس میں براز خشک ہوکر اور مینگنوں کی شکل اختیار کرکے آنتوں میں محتبس ہوجاتا اور سدہ پیدا کردیتا ہے اور ثفل کی خشکی اور احتباس کے مختلف اسباب ہیں مثلاً خشک غذاؤں کا استعمال، براز کا دیر تک آنتوں میں بند رہنا، آنتوں کی قوت دافعہ کا کمزور ہوجانا، آنتوں کی حس کا زائل ہوجانا یعنی آنتوں کا فالج، صفرا کا آنتوں میں کم گرنا، پسینہ یا حمام وغیرہ سے جسم کی رطوبات کا بکثرت زائل ہوجانا گرم ہوا میں دیر تک رہنا جس سے جسم کی رطوبات تحلیل ہوجاتی ہی آنتوں کا ندر سے چھل جانا، آنتوں کا ورم اور پیچش، کرم امعاء، کثرت اسہال وغیرہ۔

غیر حقیقی یا عرضی قولنج کی بھی دو صورتیں ہیں ایک جس میں دوسرے احشاء کا ورم وغیرہ آنتوں پر دباؤ ڈال کران کی نالی کو بند کردیتا اور براز کا اخراج روک دیتا ہے جیسا کہ بعض اوقات جگر، طحال، گردہ، مثانہ، رحم وغیرہ کے ورم یا رسولی وغیرہ میں ہوا کرتا ہے دوسرے مرارہ کی نالی یا گردے کی نالی کا شدید درد جو پتھری کے سبب سے ہوا کرتا ہے عارضی طور پر آنتوں کے فعل کو باطل کردیتا ہے۔

اطباء جدید کے نزدیک اسباب کے لحاظ سے قولنج کی مندرجہ ذیل پانچ قسمیں ہیں:

(1) قولنج ریحی (فلے ٹولینٹ کالک) جو ریاح سے شکم ہوتا ہے۔

(2) قولنج صفراوی (بلیئری کالک) جو صفرا کی آنتوں میں زیادہ گرنے سے ہوتا ہے۔

(3) قولنج تشنجی (سپزموڈک کالک) اس کو قولنج عصبی (نروس کالک) یا درد امعاء (انٹریلجیا) بھی کہتے ہیں یہ سوء مزاج وغیرہ

عصبی اسباب سے ہوا کرتا ہے۔

(4) قولنج سربی (لیڈ کالک) سرب یعنی سیسے کی سمیت کے جسم میں جذب ہوجانے سے ہوا کرتی ہے۔

(5) قولنج نحاسی (کاپر کالک) جو نحاس یعنی تانبے کی سمیت کے جسم میں جذب ہوجانے سے ہوا کرتا ہے۔

اسباب: اس مرض کے اسباب جیسا کہ اوپر اقسام میں ظاہر کیا جاچکا ہے بہت سے ہیں جن میں سے سب سے زیادہ ظاہر ہونے والے اسباب درج ذیل ہیں: آنتوں میں غلیظ اور لیسدار بلغم کا اجتماع یا غلیظ ریاح کا آنتوں کے طبقات یا نالی میں بند ہوجانا' آنتوں کے اندر کا گرم ورم' فتق وغیرہ کی وجہ سے آنتوں میں پیچ اور گرہ پڑ جانا' قلت رطوبت اور کثرت تحلیل کی وجہ سے براز کا خشک ہوکر اور گٹھلی گٹھلی بن کر آنتوں میں سدہ پیدا کردینا' شدید مسہلات بالخصوص سناء مکی وغیرہ کا بار بار اور کثیر مقدار میں استعمال کرنا' سنکھیا' اثمد' سیسہ' نحاس وغیرہ کی ادویہ سے سمّم ہوجانا' بعض اشخاص میں پیٹ کو شدید سردی لگ جانا' غذا کی خرابیاں مثلاً ہمیشہ ثقیل اور دیر ہضم اغذیہ' میدے وغیرہ کی روٹی' پیسٹری' کچے میوہ جات مثلاً سیب یا بیر وغیرہ یا فاسد و متعفن اغذیہ کا کثرت استعمال وغیرہ' بچوں میں اکثر اوقات اس مرض کا باعث قبض' ریاح شکم اور کرم امعاء ہوا کرتے ہیں۔

علامات: بتدریج یا دفعتاً پیٹ میں ناف کے اردگرد سخت بے چین کردینے والا شدید قسم کا درد ٹھہر ٹھہر کر ہونے لگتا ہے درد مخصوص قسم کا پیچ دار اور تشنجی ہوتا ہے جس کو دبانے پر کسی قدر سکون اور آرام محسوس ہوتا ہے اس لئے مریض اکثر اوندھا پڑا رہتا اور پیٹ کو ایک یا دونوں ہاتھوں سے دبائے رکھتا ہے اکثر اوقات قبض کی شدید شکایت ہوتی ہے بھوک مرجاتی ہے مریض کو اکثر متلی اور بعض اوقات قے بھی ہوجایا کرتی ہے اور وہ شدیٔ درد کی وجہ سے ماہی بے آب کی طرح تڑپتا ہے یعنی بار بار اٹھتا بیٹھتا اور پہلو بدلتا رہتا ہے گاہے شدت درد کی وجہ سے اسے غش بھی آجایا کرتا ہے چہرہ متفکر و پریشان' جسم سرد اور نبض کمزور اور غیر منتظم ہوجاتی ہے گاہے پیشاب بھی بند ہوجاتا ہے پھر اختلاف امزجہ اور اسباب وغیرہ کی وجہ سے مختلف مریضوں میں مختلف قسم کی علامتیں ظہور پذیر ہوتی ہیں بھوک زائل ہوجاتی ہے قے' جلن' پنڈلیوں کا درد اور نفخ اس مرض کی خاص علامتیں ہیں۔

تشخیص: اس مرض کی تشخیص کچھ زیادہ مشکل نہیں ہے اگر کسی شخص کو براز معمول کی نسبت کم آئے اور خشک ہو بھوک کم بلکہ باطل ہوجائے چرب اور میٹھی چیزوں سے نفرت ہوجائے ترش' چرپری اور شور چیزوں کی کسی قدر رغبت ہو ڈکاریں اور متلی آتی ہو بالخصوص چرب یا میٹھی چیزوں کے کھانے یا سونگھنے کے بعد' ہضم خراب اور کمزور ہو' پیٹ میں تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد اینٹھن اور درد ہو پشت اور پنڈلیوں میں بھی کم وبیش درد اور اینٹھن کی تکلیف محسوس ہو پیاس زیادہ لگتی ہے تو سمجھنا چاہئے کہ مرض قولنج شروع ہوچکا ہے یا ہونے والا ہے اس کے بعد ان عوارض میں شدت ہوجاتی ہے براز' ریاح اور ڈکار وغیرہ بند ہوجاتے ہیں اور پیٹ کے درد اور اینٹھن میں اس قدر شدت ہوجاتی ہے کہ گویا پیٹ میں برمے کے ذریعے سوراخ کیا جارہا ہے پیاس اس قدر شدید ہوجاتی ہے کہ مریض پانی سے سیر ہی نہیں ہوتا گاہے رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں کبھی متواتر صفراوی یا بلغمی قے آتی ہے پیشاب بہت سرخ ہوتا اور کبھی بالکل بند ہوجاتا ہے گاہے شدید خفقان ہوتا ہے اور مریض اپنے دل پر ہاتھ رکھنے کیلئے مجبور ہوتا ہے اور کبھی شدت درد سے ٹھنڈا پسینہ اور غشی پیدا ہوجاتی ہے ہاتھ پاؤں سرد ہوجاتے ہیں جب ان علامات سے قولنج کی تشخیص ہوچکے تو پھر اس کی مختلف اقسام اور اسباب کی تشخیص کرنی چاہئے مختلف اسباب کے لحاظ سے مذکورہ مشترک علامات کے علاوہ کچھ مخصوص علامات بھی ہوا کرتی ہیں چنانچہ بہت اہم اسباب اور اقسام کی مخصوص علامات ذیل میں درج ہے۔

قولنج بلغمی میں ظہور مرض سے پہلے غلیظ اور بلغمی غذاؤں کا استعمال' بدہضمی' بھوک کا زائل ہوجانا' براز کا کم مقدار میں بلغم کے ساتھ خارج ہونا پایا جاتا ہے درد سخت ہوتا ہے اور قبض بھی شدید پائی جاتی ہے قولنج ریحی میں وقوع مرض سے پہلے قراقر'

ریاح شکم' سرد غذاؤں اور تر میوؤں کا کثرت استعمال پایا جاتا ہے پیٹ پھولا ہوا ہوتا ہے اوراس کو دبانے پر درد میں کسی قدر تخفیف اور آرام محسوس ہوتا ہے جی متلاتا اور قے آتی ہے لیکن بخار نہیں ہوتا' درد بہت شدید ہوتا ہے گا ہے مریض کو غش آتا ہے غرضیکہ قولنج کی مذکورہ علامات مخصوصہ میں سے اکثر علامتیں پائی جاتی ہیں خصوصاً جب کہ ورم حاد سے ہو تیز بخار ہوتا ہے' سخت پیاس لگتی ہے صفراوی قے آتی ہے رگیں ابھری ہوئی ہوتی ہیں' مقام ماؤف پر ورم' درد' بوجھ اور ٹیس پائی جاتی ہے اور قولنج کی پیدائش بتدریج ہوتی ہے۔

البتہ اگر ورم بارد یا بلغمی مادے سے ہو تو یہ علامات اس قدر شدید نہیں ہوتیں قولنج التوائی میں ناف یا کنج ران یا خصیوں کی تھیلی میں عموماً فتق کی موجودگی پائی جاتی ہے اور بالعموم یہ شکایت کودنے' سخت حرکت کرنے یا کسی بھاری بوجھ کے اٹھانے پر رونما ہوتی ہے' قولنج سدی وثقلی میں وقوع مرض سے پہلے خشک غذاؤں کا کثرت استعمال' کثرت تحلیل' براز کی خشکی اور کمی نیز سخت بدبودار اور سرخی مائل سیاہ ہونا' پیاس کی شدت وغیرہ علامتیں پائی جاتی ہیں اگر آنتوں کے استرخاء اور فالج وغیرہ کی وجہ سے یہ شکایت ہو تو پاخانہ کی حاجت محسوس نہیں ہوتی اور پیٹ بتدریج اجتماع فضلات سے بہت پھول جاتا ہے۔

قولنج تشنجی میں نفخ بہت کم ہوتا ہے اور درد دائیں بائیں یا آگے پیچھے کی طرف منتقل ہوتا رہتا ہے مخصوص سمی ادویہ کے دستوں سے جو درد ہوتا ہے اس میں جس قسم کی زہریلی دوا استعمال کی گئی ہو اس کی مخصوص علامتیں پائی جاتی ہیں مثلاً قولنج مسی یا نحاسی میں دفعتاً پیٹ میں شدت کا درد ہوتا ہے جی متلاتا اور قیں آتی ہیں سانس میں بھی دقت پائی جاتی ہے ہونٹ نیلے اور جسم کا رنگ زردی مائل ہوجاتا ہے مسوڑھوں کے کناروں پر بینگنی رنگ کی لکیر پڑ جاتی ہے اور قبض نہیں ہوتا بلکہ کبھی اسہال آجاتے ہیں اور قولنج سربی میں قولنج کی عام علامات کے علاوہ پیٹ میں کھنچاؤ' ہاتھ پاؤں اور پشت میں درد ہوتا ہے نبض بطی اور صلب ہوتی ہے اور کلائی کے عضلات مفلوج ہوجاتے ہیں اور مسوڑھوں پر نیلے رنگ کی لکیر پڑ جاتی ہے۔

<u>فروق الامراض:</u> قولنج اور شکم کے اکثر قسم کے دوسرے دردوں میں فرق کرنا ضروری ہے قولنج کے درد اور گردہ کے درد میں اکثر اشتباہ ہوجاتا ہے لیکن ان دونوں میں یہ فرق ہے کہ درد گردہ گردوں کے مقام سے آگے نہیں بڑھتا بلکہ خاص گردوں کے مقام پر ریڑھ کی ہڈی کے دائیں بائیں کمر کے قریب پیچھے کی طرف ہوتا ہے شاذ ونادر اس کی ٹیسیں نیچے کے ٹخنے ران اور خصیوں کی طرف بڑھتی ہیں اس کے ساتھ پیشاب بند یا کم ہوجاتا ہے یا اس میں ریگ اور خون کی آمیزش ہوتی ہے نیز اس میں صفراوی قیں آتی ہیں جن سے درد میں کسی قدر تخفیف ہوجاتی ہے اس کے برعکس قولنج کا درد بالعموم ناف کے قریب ہوتا اور بالعموم دائیں بائیں طرف پھیلتا رہتا ہے اس میں دبانے پر کسی قدر تخفیف محسوس ہوتی ہے اور پیشاب میں اکثر اوقات کوئی کلیف نہیں پائی جاتی اس میں شدید قبض پایا جاتا ہے۔

مرارہ کی پتھری کا درد (قولنج کبدی) اور قولنج (قولنج معوی) کے درد میں بھی فرق کرنا ضروری ہے ان دونوں میں یہ فرق ہے کہ اول الذکر یعنی قولنج کبدی میں درد کی ٹیسیں ہمیشہ اوپر دائیں کندھے اور پیچھے کی طرف جاتی ہیں اور درد کے دو دوروں کے درمیانی وقفے میں بھی ثقیل قسم کا درد مقام ماؤف پر محسوس ہوتا ہے اور اس کے ایک روز بعد بالعموم یرقان ہوجایا کرتا ہے مگر قولنج معوی میں ایسا نہیں ہوتا مذکورہ تینوں امراض کا باہمی فرق ذیل کے جدول سے بخوبی ظاہر ہے۔

قولنج کبدی (مرارہ کی پتھری کے درد)، قولنج معوی (اصلی قولنج) اور قولنج کلوی (درد گردہ) کا باہمی فرق

	درد کی نوعیت اور تقسیم	دیگر متعلقہ علامات	مریض کی عمر اور جنس
قولنج معوی (اصلی قولنج)	مروڑ کی طرح کا درد ناف کے اردگرد ٹھہر ٹھہر کر یعنی تشنجی طور پر ہوتا ہے اور دبانے پر اس میں کمی ہوجاتی ہے۔	عموماً قبض شدید ہوتا ہے یرقان نہیں ہوتا۔	ہر عمر اور ہر جنس میں ہوسکتا ہے بعض اوقات سیسے اور تانبے کا کام کرنے والوں میں پایا جاتا ہے۔
قولنج کبدی (جو جگر یا مرارہ کی پتھری کے صفراوی نالیوں میں پھنس جانے سے ہوتا ہے)	جگر کے مقام پر ٹیس لئے ہوئے درد ہوتا ہے جو اوپر کندھے کی طرف بڑھتا ہے اکثر مسلسل لیکن دورے کی شکل میں بھی ہوسکتا ہے۔	اس کے بعد اکثر بہت جلد یرقان ہوجاتا ہے اور جگر اور مرارہ کے ماؤف ہونے کی بعض دوسری علامتیں بھی پائی جاتی ہیں۔	بیشتر ادھیڑ عمر کی عورتوں میں ہوا کرتا ہے۔
قولنج کلوی (درد گردہ)	کولہے میں ٹیس لئے ہوئے درد ہوتا ہے جو نیچے کی طرف ران اور خصیے (یا عورتوں میں خصیۃ الرحم) کی طرف بڑھتا ہے۔	پیشاب میں ریگ یا پتھری یا دوسرے علامات بولی یا بول الدم وغیرہ پائی جاتی ہیں یرقان نہیں ہوتا بعض اوقات پیشاب بار بار آتا یا بند ہوجاتا ہے کبھی درد کے ساتھ قطرات کی شکل میں آتا ہے۔	بالعموم مردوں میں بچپن یا جوانی میں ظہور پذیر ہوتا ہے۔

قولنج اور مغص یعنی مروڑ میں یہ فرق ہے کہ مغص کا درد تیز کاٹنے اور کھانے والا ہوتا ہے نیز اس میں تمدد نہیں ہوتا اور اگر مغص ایک دو گھنٹے کے بعد زیادہ گرم پانی پی لے تو اسے دست آجاتے ہیں اس کے برعکس قولنج کا درد بھاری ہوتا ہے اور اس میں اکثر اوقات شدید قسم کا قبض ہوتا ہے۔

قولنج اور دوسرے احشاء مثلاً رحم، جگر، طحال اور معدہ کے دردوں میں فرق ان کے مخصوص محل وقوع اور دیگر علامات مخصوصہ سے کیا جاتا ہے چنانچہ رحم کا درد نیچے پیڑو میں، جگر کا درد ناف سے اوپر دائیں طرف پسلیوں کے نیچے، طحال کا درد بائیں طرف اور معدہ کا درد ناف سے اوپر ہوتا ہے علاوہ ازیں ان اعضاء کے متعلقہ افعال میں بھی کم وبیش فرق پایا جاتا ہے۔

<u>انجام:</u> اس مرض کا انجام اس کے سبب اور شدت وخفت پر منحصر ہوا کرتا ہے عام طور پر گو قولنج کا دورہ نہایت شدید ہوتا ہے لیکن بہت جلد گذر جاتا ہے مریض ایک یا دو روز کے اندر اچھا ہوجاتا ہے لیکن قولنج ثفلی اور شدید قسم کے سدی قولنج میں جس میں آنتوں کے اندر سوراخ ہوجایا کرتے ہیں بعض اوقات انجام مہلک ہوتا ہے۔

<u>اصول علاج:</u> مریض کو آرام سے لٹائیں اور اصل مرض معلوم کرکے رفع کریں اگر غذا کھانے کے بعد درد ہوا ہو تو ایسی صورت میں قے کرانا مفید ترین تدابیر میں سے ہے چنانچہ اس مقصد کے لئے رائی یا تخم ترب وغیرہ پانی میں پکا کر نمک اضافہ کرکے قے کرائیں اگر امعاء میں سدہ محسوس ہو تو روغن بید انجیر پلا کر مسہل کرائیں یہاں پر یہ امر بھی غور طلب ہے کہ اگر مادہ

یا سدہ نیچے کی جانب ہو تو حقنہ کر ذریعے سے سدوں کا اخراج کریں چونکہ شدت الم سے مریض بے چین ہوتا ہے اس لئے فوری طور پر مریض کو مسکن ادویہ استعمال کرائیں اوراس مقصد کے لئے عام طور پر افیون اور بزرانج وغیرہ استعمال کی جاتی ہیں طب جدید میں درد کو دور کرنے کے لئے مارفیا اورایٹروپیا کی جلدی پچکاری کی جاتی ہے ہرقسم کے قولنج میں عام طور پر اسہال سے مفید نتائج ثابت ہوتے ہیں لیکن بڑی آنتوں میں کوئی سدہ ہو تو ایسی حالت میں پہلے قوی مسہل نہ دیں بلکہ روغن بیدانجیر روغن تارپین وغیرہ سے پہلے حقنہ کردیں پھر مسہل دیں اگر قولنج کے ساتھ نفخ کی بھی شکایت پائی جائے تو ادویہ مستعملہ میں ہینگ اور نمک وغیرہ کا سریاح دوائیں شامل کرلیں نیز ایسی حالت میں گرم بوتل یا سبوس گندم وغیرہ کی پوٹلی سے سینکنا بھی بہترین تدابیر میں سے ہے اگر بلغم غلیظ کی وجہ سے ریاح پیدا ہوکر باعث اذیت ہوں تو مسہلہ ادویہ میں تربد مجوف خراشیدہ اورسناکی شامل کرلیں بعض اوقات آنتوں کے گرم ورم کی وجہ سے اس مرض کی پیدائش ہوجاتی ہے ایسی حالت نیں فصد باسلیق یا اکحل کرائیں اور گل بابونہ عنب الثعلب، تخم حلبہ کے جوشاندے میں مغز فلوس اور خیار شنبر اورروغن بادام وغیرہ اضافہ کرکے تلیین کراتے رہیں بعض اوقات وجع المفاصل، نقرس اور ملیریائی سمیت سے اس موذی مرض کا ظہور ہوتا ہے ایسی صورت میں اصل سبب مرض کو دفع کریں چنانچہ وجع المفاصل اورنقرس میں سورنجان، زنجبیل، بوزیدان وغیرہ کام میں لائیں اور ملیریا کے لئے کونین یا پھٹکری وغیرہ استعمال کریں اگر کرم امعاء کی وجہ سے ہو تو اس کی مخصوص ادویہ باؤبڑنگ، کمیلہ وغیرہ دیں جن مریضوں کو اکثر دورہ کے طور پر اس مرض سے واسطہ پڑتا ہو ان کو لازم ہے کہ قبض نہ ہونے دیں اس مقصد کے لئے جوارش شہریاران مفید اور مستعمل ہے۔

قولنج سربی ونحاسی میں فوری طور پر مسکن ادویہ استعمال کریں پھر روزانہ حقنہ کے ذریعہ سے تلیین کرتے رہیں اور اگر خون کی کمی پیدا ہوجائے تو مولد خون ادویہ مثلاً فولاد، کچلہ، کشتہ طلاء وغیرہ کام میں لائیں۔

اگر قولنج تشنجی کی شکایت ہو تو مقوی اعصاب دوائیں استعمال میں لائیں اور خصوصیت کے ساتھ دماغ کی تقویت کو بھی ملحوظ خاطر رکھیں۔ اگر کیس انثیین میں آنت اتر آنے کی وجہ سے یہ رونما ہوا ہو تو اس کو چڑھا کر باندھ دیں اور اگر امعاء میں ورم ہوجانے کے سبب سے لاحق ہوا ہو تو اس کا مناسب علاج کریں بعض اوقات آنتوں میں آنتیں پھنس جانے سے بھی یہ مرض وقوع پذیر ہوتا ہے اس کے لئے بہتر تدبیر یہ ہے کہ نیم گرم پانی سے حقنہ کرائیں اس علاج سے عموماً اس کا ازالہ ہوجاتا ہے باقی تمام تدابیر وہی کریں جو قولنج ریحی میں بیان کی گئی ہیں۔

دستور العلاج: اگر درد خفیف ہو تو جوارش کمونی بارہ گرام اول کھلائیں اوپر سے شیرہ بادیان، شیرہ انیسون، شیرہ تخم کشوث ہر ایک پانچ گرام، عرق بادیان 150 ملی لیٹر میں نکال کر شربت دینار پچاس ملی لیٹر ملا کر نیم گرم پلائیں اگر درد شدید ہو تو پہلے برشعثا ایک گرام یا افیون، نوشادر، عصارہ ریوند ہر ایک 125 ملی گرام کی گولی بنا کر کھلائیں اگر دس منٹ تک تخفیف نہ ہو تو اور گولی کھلائیں جب درد ٹھہر جائے اور آنتوں میں سدے ہوں تو روغن بید انجیر چالیس ملی لیٹر نیم گرم دودھ میں ملا کر پلائیں۔ جب سدے خارج ہوجائیں تو شیرہ بادیان پانچ گرام، مویز منقی نودانے پانی میں نکال کر گل قند آفتابی پچاس گرام ملا کر پلادیا کریں۔

قولنج ریحی میں (1) جوارش جالینوس سات گرام، جوارش کمونی مسہل بارہ گرام دونوں کو ملا کر اول کھلائیں، اوپر سے شیرہ بادیان، شیرہ انیسون ہر ایک پانچ گرام عرق بادیان، عرق مکو، عرق پودینہ ہر ایک پچاس ملی لیٹر میں نکال کر شربت دینار پچاس ملی لیٹر اضافہ کرکے پلائیں۔

اضافہ کبھی شیرہ زیرہ ساہ تین گرام شیرہ زنجبیل پانچ گرام اضافہ کرتے ہیں
(2) قلمی شورہ پچیس گرام، نمک شور پچیس گرام، بادیان پچیس گرام سب کو عرق گلاب 180 ملی لیٹر میں جوش دے کر گائے کے مثانہ میں بھر کر گرم گرم سے سینکیں۔

اگر قولنج ریحی کا بار بار دورہ ہو تو (1) جوارش کمونی تین گرام صبح کو کھلائیں اور ایک ایک گرام روزانہ بڑھاتے رہیں جب چودہ گرام تک پہنچ جائے تو پھر ایک گرام روزانہ کم کرتے جائیں اور پہلی مقدار پر لاکر چھوڑ دیں۔ (2) جوارش بسباسہ صبح وشام کھانا کھانے کے بعد کھلادیا کریں۔ (3) حب تنکار ہر تیسرے روز پانچ عدد کی مقدار میں رات کو سوتے وقت عرق بادیان نیم گرم کے ساتھ کھلائیں۔

قولنج بلغمی میں (1) تربد مجوف خراشیدہ پانچ گرام، سنا کی سات گرام دونوں کو پیس کر گل قند آفتابی پچیس گرام میں ملائیں اور عرق گلاب نیم گرم 150 ملی لیٹر کے ہمراہ کھلائیں یا تربد اکبر آبادی مجوف خراشیدہ، برگ سنا کی، مویز منقی، شحم حنظل، مغز تخم بید انجیر ہر ایک بارہ گرام پانی میں جوش دے کر صاف کر کے آب چقندر سبز مروق، آب برگ ترب سبز مروق ہر ایک 50 ملی لیٹر اضافہ کریں اور (2) صابون ولایتی چالیس گرام، نمک لاہوری بارہ گرام، بورہ ارمنی بارہ گرام، روغن بید انجیر چالیس ملی لیٹر شامل کر کے آدھ آدھ گھنٹہ کے بعد تین مرتبہ پچکاری کریں۔

قولنج سددی کے لئے حسب ذیل معمولات کام میں لائیں: (1) عناب، سپستان، گل بنفشہ، تخم خطمی، اکلیل الملک، جومقشر، سبوس گندم ہر ایک بارہ گرام، انجیر زرد پانچ دانہ دو لیٹر پانی میں جوش دیں جب ایک لیٹر رہ جائے تو صاف کر کے شکر سرخ پچاس گرام، روغن بادام بارہ گرام، روغن کنجد بارہ گرام ملا کر بطریق معروف پچکاری کریں۔ (2) گل بنفشہ سات گرام، انجیر زرد دس عدد، مویز منقی پندرہ عدد، اصل السوس سات گرام ڈیڑھ لیٹر پانی میں پکائیں جب 250 ملی لیٹر رہ جائے تو صاف کر کے مغز فلوس خیار شنبر دس گرام، روغن بادام شیریں نو گرام ملا کر صبح وشام پلائیں۔ (3) اور درد کے مقام پر آرد باجرہ، بورہ ارمنی، نمک طعام، سبوس گندم ہر ایک بارہ گرام کی پوٹلیاں بنا کر گرم گرم سے تکمید کریں۔

قولنج یبسی وثفلی میں: (1) تمر ہندی مقشر بارہ گرام، گل سرخ نو گرام، تخم قرطم نو گرام، گل بنفشہ کشمیری سات گرام، عنب الثعلب خشک سات گرام، عرق عنب الثعلب 250 ملی لیٹر میں جوش دیں جب نصف رہ جائے صاف کر کے مغز فلوس خیار شنبر چالیس گرام، ترنجبین خراسانی چار تولہ اضافہ کر کے گل قند آفتابی چار تولہ پیس کر ملائیں اور روغن گل چالیس ملی لیٹر شامل کر کے آدھ گھنٹہ کے بعد دن میں تین مرتبہ حقنہ کرائیں۔ (2) روغن بادام شیریں تین گرام، شیر مادہ گاؤ نیم گرم میں ملا کر صبح وشام استعمال کریں۔

قولنج رومی کے لئے: (1) ابتداء میں روغن گل پچیس ملی لیٹر، سرکہ خالص بارہ ملی لیٹر ملا کر اس میں کپڑا تر کر کے سوزش کے مقام پر رکھیں جب درد کو تسکین ہو جائے تو (2) گل بنفشہ، تخم خطمی، گل بابونہ، آرد جو ہر ایک چھ گرام باریک پیس کر روغن بابونہ چالیس ملی لیٹر، موم بارہ گرام، لعاب تخم کتاں پچیس گرام میں ملا کر نیم گرم کا ضماد کریں (3) اور رفع قبض کے لئے حسب ذیل حقنہ استعمال کریں تخم کتان، تخم حلبہ، گل بابونہ ہر ایک بارہ گرام پانی میں جوش دے کر صاف کر کے آش جو، آب مکو سبز، آب خیار شنبر ہر ایک 60 ملی لیٹر شامل کر کے روغن بادام چھ گرام اضافہ کریں اور نیم گرم سے حقنہ کریں اگر ضرورت سمجھیں تو بلغمی مواد کا منضج پلا کر مسہل کے ذریعہ سے تنقیہ کریں۔

قولنج سربی ونحاسی میں: (1) پیٹ پر سینک کریں۔ (2) ایک لیٹر پانی کو گرم کر کے اس میں کسی قدر صابن کو گھول

لیں اور چالیس ملی لیٹر روغن بید انجیر ملا کر حقنہ کریں۔ (3) مغز فلوس چالیس گرام، گل قند چالیس گرام، شیر خشت پچیس گرام، آب مکو پچاس ملی لیٹر، آب کاسنی پچاس ملی لیٹر، عرق گلاب پچاس ملی لیٹر میں ملا کر چھان لیں اور روغن بادام بارہ گرام چھڑک کر پئیں۔ (4) دست آنے کے بعد روزانہ صبح سفوف املاح ایک گرام، جوارش کمونی نو گرام میں ملا کر کھائیں ایلاؤس میں مسہل نہ دیں بلکہ مریض کو چت لٹا کر اس کے پیٹ کو آہستگی سے ملیں اور اس کے ہاتھ پاؤں اٹھا کر ملائیں تاکہ آنت اپنی جگہ پر چلی جائے نیز سوا لیٹر پانی گرم کر کے حقنہ کی لمبی نلکی کے ذریعہ آنتوں میں پہنچائیں اور جب پانی باہر آئے تو پیٹ کو نیچے سے اوپر کی طرف ملیں اگر ان تراکیب سے فائدہ نہ ہو تو عملیہ (آپریشن) کریں۔

دستور جدید: (1) حب قولنج، پیٹ کے ریاح توڑتی ہے اور قولنج ریحی میں نافع ہے۔

ہنگ سرخ	500 ملی گرام
فلفل سیاہ	500 ملی گرام
زنجبیل	500 ملی گرام
لعاب صمغ عربی	بقدر حاجت

سب دواؤں کو باریک پیس کر لعاب صمغ عربی میں گولی بنائیں اور ایسی ایک ایک گولی دن میں دو مرتبہ استعمال کرائیں۔

(2) حب قولنج شدید مع قبض۔ قبض کی وجہ سے جو درد ہوتا ہے اس میں نافع ہے درد کو فوراً تسکین دیتی ہے:

افیون (اوپیم)	125 ملی گرام
عصارہ بیخ لفاح (ایکسٹریکٹ بیلاڈونا)	12 گرام

ایسی ایک گولی بنا کر فوراً کھلائیں اگر درد میں کمی نہ ہو تو ایک گولی اور کھلائیں۔

(3) دوائے قولنج، قولنج ریحی اور بلغمی میں نافع ہے:

روغن اجوائن	دو قطرے
لعاب صمغ عربی	تیس قطرے
پانی	بارہ ملی لیٹر

سب کو ملا کر ایسی ایک ایک خوراک دن میں دو مرتبہ دیں۔

منتخب مجربات و مرکبات ۔ معجون قولنج: اکثر اقسام قولنج میں مفید ہے صفتہ، زنجبیل، قرفہ، دارچینی، قرنفل، سلیخہ، نارمشک، سنبل الطیب، دانہ الائچی خورد و کلاں، مصطگی رومی، ساذج ہندی نانخواہ، تخم کرفس، انیسون ہر ایک چھ گرام، شیطرج ہندی، زعفران ہر ایک چار گرام، سقمونیا مشوی، تربد مجوف خراشیدہ (روغن بادام میں چرب کیا ہوا) افتیمون، ولایتی، حب النیل ہر ایک آٹھ گرام، بستانج فستقی پانچ گرام، نمک ہندی تین گرام سب کو کوٹ چھان کر قند سفید دو چند اور شہد خالص ایک حصہ ادویہ کا قوام کر کے بطریق معروف بنائیں خوراک چھ گرام تا بارہ گرام۔

(2) نقوع قرنفل ۔ نفخ شکم اور قولنج میں نافع ہے محرک اور کاسر ریاح ہے صفتہ، قرنفل نیم کوفتہ پندرہ گرام، آب مقطر کھولتا ہوا 600 ملی لیٹر، قرنفل کو پانی میں ڈال کر پندرہ منٹ کے لئے ڈھک کر رکھ دیں اس کے بعد چھان کر پندرہ ملی لیٹر سے تیس ملی لیٹر تک کی مقدار میں نمکین کر کے یا ویسے ہی پلائیں۔

(3) جوارش شہر یاران - قولنج کے لئے مخصوص اور مستعمل ہے معدے اور جگر کی برودت کو رفع کرتی ہے صفتہ' سقمونیا ساڑھے دس گرام' قرنفل' قرفہ' دارچینی' تج قلمی' سنبل الطیب' جائفل' جاوتری' الائچی خورد' مصطگی رومی' الائچی کلاں' حب بلسان' زعفران' ہر ایک پونے سولہ گرام' تربد سفید مجوف خراشیدہ' کالادانہ ہر ایک تیس گرام۔ سب کو کوٹ چھان کر شکر سفید ہم وزن ادویہ و شہد خالص ایک حصہ کا قوام کر کے معروف جوارش بنائیں۔ خوراک پندرہ سے تیس گرام تک ہمراہ آب گرم۔

(4) ضماد قولنج - قولنج ریحی اور بلغمی کے لئے مفید ہے رائی' زنجبیل' پوست بیخ آکھ' گل بابونہ' چوہے کی مینگنی مساوی الوزن باریک پیس کر بچھڑے کے پیشاب میں نیم گرم کا ضماد کریں۔

(5) تکمید برائے قولنج - قولنج کھولتی ہے اور درد کو تسکین بخشتی ہے۔ باجرہ' تخم کرفس' اجوائن' تخم حلبہ مساوی الوزن باریک پیس کر کپڑے میں پوٹلیاں بنائیں اور نیم گرم کر کے ناف پر تکمید کریں۔

(6) سفوف تربد - دست لاتا ہے' معدے اور اعضاء کو قوت بخشتا ہے۔ صفتہ' سنائکی' اناردانہ ہر ایک بیس گرام۔ زنجبیل' نمک ہندی' تربد سفید' موصوف' بادیان ہر ایک سات گرام کوٹ چھان کر سفوف بنائیں اور سوتے وقت نو گرام اور صبح کے قوت سوا گیارہ گرام گرم پانی کے ہمراہ کھلائیں۔

(7) حب تخم حنظل - اندرون بدن سے مواد کو خارج کرنے کے لئے نہایت قوی العمل ہے خصوصاً قولنج کو کھولنے اور درد کو تسکین دینے کے لئے بے نظیر ہے۔ صفتہ' قرنفل' الائچی خورد' دارچینی' مرکی' سنائکی' ایلوہ' پوست ہلیلہ زرد' زنجبیل' شنگرف رومی ہر ایک ساڑھے تین گرام' تخم حنظل' تربد سفید ہر ایک ساڑھے دس گرام سب کو باریک پیس کر عرق گلاب میں چنے کے برابر گولیاں بنائیں اور ضرورت کے وقت چھ گولی سے دس گولیوں تک مزاج اور مرض کی شدت خفت کے لحاظ سے کمی بیشی کر کے عرق بادیان کے ہمراہ کھلائیں۔

<u>علاج ڈاکٹری:</u> ہدایات مندرجہ علاج طبی پر عمل کریں قولنج ریحی میں تے کرا کر سریاح نسخے دیں اور ذیل کا نسخہ استعمال کرائیں:

سپرٹ ایمونیا ایرومیٹک	30 قطرے
میگنیشیا کارب	700 ملی گرام
سپرٹ کلوروفارم	دو گرام
ٹنکچر جنجر	20 قطرے
ایکوامنتھاپپ	25 ملی لیٹر

ایسی ایک ایک خوراک دن میں دو تین مرتبہ دیں۔

قولنج صفراوی میں حقنہ یا کیلومل اور میگنیشیا وغیرہ کے ہمراہ رفع قبض کے بعد بلیوپل 175 ملی گرام' پلوو ہائی 100 ملی گرام' ایکسٹریکٹ جنشن ایک گرام' اولیم کیرافولائی چار قطرے سب کو ملا کر بیس گولیاں بنالیں ان میں سے ایک ایک گولی دن میں تین مرتبہ استعمال کرائیں۔

قولنج تشنجی یا عصبی میں دافع تشنج ادویہ مثلاً ایتھر کلوروفارم' بیلاڈونا' ایسافیٹڈ' اور اوپیم وغیرہ مفید ہیں پیٹ پر گرم نکور کرنا گرم چائے یا قہوہ پلانا اور لنی منٹ آف اوپیم یا لنی منٹ آف بیلاڈونا کی گرم گرم مالش کرنا بھی مفید ہے۔

قولنج نحاسی اور سربی میں نکور کرانا' گرم پانی کا حقنہ کرانا اور مریض کو گرم پانی میں آب زن کرانا اور قولنج تشنجی یا عصبی

کی مانند علاج کرنا اور اوپیم یا بیلاڈونا وغیرہ کی مالش کرانا نافع ہے داخلی طور پر ذیل کا نسخہ دینا چاہئے۔

میگ سلف	چالیس گرام
سوڈا سلف	چالیس گرام
ایسڈ سلفیورک ایرومیٹک	دو گرام
سیرپ انجیرس	آٹھ گرام
ایکوا سینی مومائی	325 ملی لیٹر

اس میں سے بمقدار دو دو اونس ایک ایک گھنٹے کے بعد پلائیں حتیٰ کہ خوب کھل کر دست آجائیں۔

غذاء: غذائیں ہلکی زود ہضم اور بھوک سے کم کھائیں مرغ کا شوربا غذا کے علاوہ دوا بہت مفید ہے اس کی افراط رکھیں۔

شروع مرض میں اگر ماء العسل پر اکتفا کی جائے تو مناسب ہے درد کی حالت میں قطعی کھانے کو نہ دیں سدہ رفع ہونے کے بعد یخنی دینا فائدہ مند ہے مونگ اور ارہر کی دال کا پانی بکری کے شوربے کے ساتھ روٹی کا پاپڑ دیں جب تغذیہ کی ضرورت ہو تو بغیر چھانے ہوئے آٹے کی روٹی اور انڈے کی زردی وغیرہ دینے میں مضائقہ نہیں سوڈا واٹر دودھ بھی استعمال کرا سکتے ہیں۔

پرہیز: ثقیل دیر ہضم اور بادی چیزوں سے قطعی پرہیز رکھیں خصوصاً آلو، اروی، گوبھی، دال ماش، چاول، کچا دودھ اور برف وغیرہ نہ دیں۔

آنتوں کا بند ہو جانا

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
آنتوں کا بند ہو جانا	سدالامعا	اینٹیسٹنل اوبس ٹرکشن Entestinal Obstruction

کیفیت وماہیت: اس مرض میں آنتوں کا منفذ مسدود یا تنگ ہو جاتا ہے جو عموماً خطرناک ہوتا ہے اور عورتوں کی بہ نسبت مردوں میں زیادہ پایا جاتا ہے۔

اسباب: اگرچہ اس کے اسباب متعدد ہوتے ہیں لیکن عام طور پر التوء الامعا تضیق لیفی، کرم امعاء، سنگ مرارہ وامعا، پیٹ کے دنبل یا رسولی کی وجہ سے آنتوں پر دباؤ، رحم یا پڑو کی رسولی وغیرہ کی وجہ سے اس مرض کا حدوث ہوتا ہے بعض اوقات غذا سے غیر منہضمہ یا ناف ٹل جانے کی وجہ سے بھی ہو جاتا ہے بعض اوقات پردہ صفاق کے ورم یا آنتوں کی دیواروں کے مفلوج ہو جانے اور مرض فتق میں مبتلا ہونے سے بھی اس قسم کی شکایت پیدا ہو جاتی ہے۔

علامات مرض: قبض ہوتا ہے، بار بار قے آتی ہے جس میں اول غذا اور رطوبت معدی خارج ہوتی ہے اس کے بعد قے کے راستے سے فضلہ خارج ہونے لگتا ہے، پیٹ میں درد کی شکایت ہوتی ہے جو دورہ کے طور پر کبھی زیادہ اور کبھی کم ہوتا ہے کبھی درد کے بعد نفخ شکم کی شکایت ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے پیٹ بہت زیادہ پھول جاتا ہے اور گڑگڑاہٹ کی آوازیں آنے لگتی ہیں چہرا پھیکا اور متفکر، جسم سرد، نبض سریع ہوتی ہے بعض اوقات ہچکیاں آنی شروع ہو جاتی ہیں جو عموماً بالائی حصہ کی رکاوٹ میں ظہور پذیر ہوتی ہیں اگر مریض کے شکم کو ہاتھ سے ٹٹولا جائے تو مقام ماؤف میں سختی محسوس ہوتی ہے۔

تشخیص: اگر آنتوں میں بل پڑنے کی وجہ سے ہو تو علامات آہستہ آہستہ نمودار ہوتی ہیں اگر آنتیں تنگ ہو گئی ہو تو قے کی

شکایت پیدا ہوجاتی ہے اگر سنگ صفرا کے سبب سے اس مرض کا وقوع ہوا ہو تو مذکورہ بالا علامات کے علاوہ یرقان صفرا کی بھی شکایت پائی جاتی ہے اگر مرض بڑی آنتوں میں ہو تو علامات کم شدید ہوتی ہیں اور شکم پھول جاتا ہے اگر چھوٹی آنتوں میں ہو تو قے اور شدید درد ہوتا ہے اور پیشاب کم آتا ہے۔

انجام: اسکا انجام اکثر خراب ہوتا ہے مریض شروع ہی میں کمزور ہوجاتا ہے اگر مرض ہلکا ہو اور مزمن صورت اختیار کرے تو ورم باریطون کی شکایت ہوجاتی ہے اگر التواء الامعاء یا فتق کی وجہ سے ہوا ہو تو عام طور پر حصہ امعا مردار پڑجاتا ہے اگر تسدد بالائی حصہ میں ہو تو پانچ سے دس دن کے دندر مریض فوت ہوجاتا ہے اور اگر قولون میں شکایت پائی جائے تو مریض چند ہفتہ تک زندہ رہ سکتا ہے کبھی دفعتاً آنتوں کے بل کھل جانے کی وجہ سے مریض خلاف توقع اچھا ہوجاتا ہے اس مرض میں جس قدر زیادہ عرصہ گذر جائے اسی قدر امید زیست قوی ہوجاتی ہے۔

اصول علاج: اصل سبب مرض کو معلوم کرکے رفع کریں مریض کو آرام سے بستر پر لٹائیں اور امعاء کی رکاوٹ کو دور کرنے کے لئے ہرممکن کوشش کریں۔ عملیہ نہایت مفید ثابت ہوتا ہے' اگر شروع میں مرض تشخیص نہ ہوسکے تو حقنہ کریں یا بہت گرم ٹکور کرتے رہیں پیاس کی حالت میں برف کی ڈلیاں چسائیں درد کی شدت کو فرو کرنے کے لئے مخدر و مسکن ادویات کا استعمال کریں چنانچہ اس مقصد کے لئے 250 ملی گرام افیون چار چار گھنٹے کے بعد کھلانا مفید ہے مریض کی قوت کو بحال رکھنے کے لئے خاص طور پر خیال رکھیں اور دواء المسک یا حب جواہر وغیرہ کھلا دیا کریں۔

دستور العلاج: اگر التواء الامعاء کی وجہ سے ہو تو تمباکو پچیس گرام کو پانی میں جوش دے کر صاف کرکے اس سے حقنہ کریں درد کی شکایت میں آرد باجرہ' بورہ ارمنی' گل بابونہ' سبوس گندم مساوی الوزن کی پوٹلی باندھ کر گرم کرکے سینک دیا کریں۔ امعاء کو صاف کرنے کے لئے سادے گرم پانی کا حقنہ کریں۔

اگر تضیق لیفی کی وجہ سے ہو تو روغن بادام شیریں تین ملی لیٹر یا روغن زیتون بارہ ملی لیٹر گرم دودھ میں ملا کر صبح وشام پلا دیا کریں۔

اگر پیٹ میں رسولی وغیرہ ہو تو السی بارہ گرام' سہاگہ تین گرام' انجیر بارہ گرام' آرد گندم چالیس گرام کی پلٹس بنا کر صبح وشام پیٹ پر باندھیں اور رسولی کو پکا کر نکالنے کی تدبیر کریں اگر آرام نہ ہو تو عملیہ کرائیں۔

علاج ڈاکٹری: اصول مندرجہ طبی پر عمل کریں رفع قبض کے لئے کیسٹرائل چالیس ملی لیٹر' ٹرپن ٹائن تین گرام' سن لائٹ سوپ بارہ گرام گرم پانی میں حل کرکے انیما کریں درد رفع کرنے کے لئے مارفیا آٹھ ملی گرام' ایٹروپیا تین ملی گرام کی جلدی پچکاری کریں اگر ضرورت ہو تو اپریشن کرائیں۔

غذا: ہلکی اور زود ہضم غذائیں کھلائیں دودھ' آش جو' بکری یا مرغ کا شوربا کھلائیں سوڈا واٹر برف پینے کے لئے دیں۔

پرہیز: مذکورہ بالا اغذیہ کے علاوہ ہر ایک چیز سے پرہیز کریں۔

قبض

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
قبض	قبض	کانسٹی پیشن **Constipation**

تعریف وماہیت: صحت کے لئے براز کا معتدل قوام اور مناسب مقدار میں ہونا اور روزانہ سہولت کے ساتھ خارج ہوتے

رہنا ضروری ہے اس مرض میں براز یا تو باقاعدہ سہولت کے ساتھ حسب معمول روزانہ خارج نہیں ہوتا یا کم مقدار میں غیر معمولی طور پر سخت خشک اور مینگنیوں کی شکل میں زور لگانے پر خارج ہوتا ہے۔

اس مرض کی ماہیت کو سمجھنے کے لئے براز کے اخراج کا طبعی طرز عمل معلوم کر لینا ضروری ہے چنانچہ جو غذا ہم کھاتے ہیں وہ منہ میں لعاب دہن کے ساتھ مل کر مری سے آتی ہوئی معدہ اور چھوٹی آنتوں میں پہنچتی ہے جہاں اس کے غذائی اجزاء جذب ہو کر جگر اور مجری الصدر میں چلے جاتے ہیں اور فضلات آنتوں کی حرکت دودیہ اور صفراء کی تحریک سے بتدریج بڑی آنتوں میں پہنچ کر معاء مستقیم کے اوپر قولون کی تعریج سینی میں جمع ہوتے جاتے ہیں اور ایک معینہ وقفہ کے بعد ناقابل برداشت ہو کر نیچے کو حرکت کرتے ہیں اور امعاء مستقیم کی قوت دافعہ کو متحرک کر دیتے ہیں جس سے معاء مستقیم سکڑتی اور ان فضلات کو دفع کر دیتی ہے اگر کسی وجہ سے معاء مستقیم کی قوت دافعہ کی حس کمزور یا سست ہو جائے یا کسی دوسری وجہ سے فضلہ آنتوں میں دیر تک رہے تو قبض کا مشہور ومعروف مرض رونما ہو جاتا ہے عام طور پر معاء مستقیم کی قوت دافعہ کی حس میں کمزوری یا سستی براز کے اخراج کو غیر معمولی دیر تک خواہ مخواہ روکے رکھنے سے پیدا ہوا کرتی ہے۔

اقسام: اس مرض کی دو قسمیں ہیں (1) عارضی یا حاد قبض جو کبھی کبھی اور شدید شکل میں رونما ہوتی ہے اس میں اکثر اوقات ایک دو یا زیادہ دن تک مطلقاً پاخانہ نہیں آتا۔ اس کو اتفاقی قبض بھی کہتے ہیں (2) دائمی یا مزمن قبض اس میں پاخانہ بے قاعدگی کے ساتھ کم مقدار میں اور غیر معمولی طور پر خشک بالعموم اینگنے اور زور لگانے پر ہوا کرتا ہے اس کو قبض دائمی بھی کہتے ہیں۔

اسباب: اس مرض کے بے شمار اسباب ہیں جن میں سے سادہ اور غیر پیچیدہ قبض کے اسباب کو ذیل کے تین عنوانات میں تقسیم کیا جاتا ہے (1) غذا کے نقائص (2) غذا کے نقائص کے علاوہ دوسرے اسباب جن سے آنتوں کی حرکت دودیہ میں نقص پیدا ہو جاتا ہے (3) وہ اسباب جن سے صفرا یا آنتوں کی رطوبتوں میں کمی آجاتی ہے ان میں اول الذکر یعنی غذا کے نقائص میں زیادہ چربیلی اور ثقیل غذاؤں کا کثرت استعمال مثلاً تلے ہوئے گوشت' میدے کی روٹی' نان کلچے وغیرہ سبزیوں ترکاریوں کا عدم استعمال زیادہ خشک غذاؤں کا استعمال جن میں رطوبتیں کم ہوں بہت کم یا ناقص غذا کا استعمال اور ہمیشہ ایک ہی طرح کی غذاؤں کا استعمال شامل ہیں ان اسباب میں جن سے آنتوں کی حرکات دودیہ میں نقص پیدا ہو جاتا ہے ہر وقت بیٹھے رہنے اور زیادہ دماغی کام کرنے والے پیشے (مثلاً ہر قسم کے علمی کام کرنے والے مصنف' مولف' اڈیٹر' بیرسٹر' وکیل' منصف' دکان دار' اور دفتروں کے کلرک وغیرہ) عام جسمانی کمزوری اور سستی بالخصوص عورتوں میں بڑھاپا اور دوسرے تمام وہ حالات جن میں عصبی عضلی قوت کمزور ہو جایا کرتی ہے مثلاً مالیخولیا' ضعف عصاب' نقص الدم وغیرہ' عرصہ طویل تک معمول پر رفع حاجت کرنے کی پروانہ کرنا اور اس کو خواہ مخواہ روکتے رہنا عضلات شکم کی کمزوری' آنتوں کی کمزوری جن کے ساتھ بعض اوقات مزمن ورم قولون بھی ہوا کرتا ہے حرام مغز یا دماغ کے امراض مثلاً دماغی رسولی یا حرام مغز کا ورم' بعض قسم کے بخار دیگر احشاء مثلاً رحم' خصیۃ الرحم' گردوں وغیرہ کے امراض کی انعکاسی تحریکات' قابض ادویہ مثلاً افیون' فولاد وغیرہ یا ان کے مرکبات کا استعمال شامل ہیں۔

صفرا یا آنتوں کی رطوبتوں میں کمی آجانے والے اسباب میں ضعف جگر یا جگر کا سوء مزاج بارد' شدید وکثیر تے' جگر یا گردوں کے راستے جسمانی رطوبات کا بکثرت اخراج بعض قابض ادویہ مثلاً کتھہ' چونا' اور ثقیل پانی وغیرہ کا استعمال شامل ہے۔

ان کے علاوہ آنتوں کا سدہ خواہ وہ آنتوں کے ورم وغیرہ کی وجہ سے ہو یا کسی اور وجہ سے' ترش اشیاء کا کثرت استعمال' چنے اور حقہ وغیرہ کی کثرت' کمر بند یا پٹی کا کس کا باندھنا وغیرہ بھی اسمرض کو پیدا کر دیا کرتے ہیں اور یہ مرض مردوں کی نسبت عورتوں میں اور بالخصوص حاملہ عورتوں میں زیادہ ظاہر ہوا کرتا ہے۔

علامات: اس مرض میں یا تو باقاعدہ سہولت کے ساتھ براز حسب معمول روزانہ خارج نہیں ہوتا یا مقدار میں کم غیر معمولی طور پر سخت، خشک اور مینگنیوں کی شکل میں کم وبیش زور لگانے پر خارج ہوتا ہے اور رفع حاجت کے وقت بہت دیر لگ جاتی ہے خارج شدہ براز رنگت میں عموماً سیاہی مائل اور بہت زیادہ بدبودار ہوتا ہے بعض اوقات اس کے ساتھ آؤں اور شاذونادر خون بھی خارج ہوتا ہے خصوصاً جب خارج ہونے والا براز بہت سخت اور مینگنیوں کی شکل میں خارج ہوتا ہے اس کے ساتھ اکثر دردسر، سستی اور پست ہمتی سی پائی جاتی ہے زبان میلی ہوتی اور اکثر اس پر فرجی ہوئی ہوتی ہے منہ کا ذائقہ خراب ہوتا ہے سوء ہضم اور ریاح شکم کی شکایت پائی جاتی ہے کمی خون، بے خوابی اور بعض اوقات جسم پر خارش پیدا کرنے والے ثبور بھی پیدا ہوجاتے ہیں شاذونادر اور اتفاقی قبض میں جسم کی حرارت کا درجہ بھی کسی قدر بڑھ جاتا ہے چنانچہ بعض ایسے قبض کے مریضوں کا درجہ حرارت 102 درجہ تک پایا گیا ہے شاذونادر سخت براز کا سدہ پھنس جانے کی وجہ سے پیچش و اسہال اور قولنج کی شکایت بھی پیدا ہوجاتی ہے۔

تشخیص: اس مرض کی تشخیص کچھ زیادہ مشکل نہیں ہے اکثر اوقات مریض خود آکر بیان کرتا ہے کہ اسے قبض ہے لیکن بعض اوقات دائمی قبض کے مریض جن کو براز آتا تو روز جاتا ہے لیکن مقدار میں کم ہوتا ہے یا بیقاعدگی کے ساتھ آتا ہے اس کا خیال نہیں کرتے اور صرف سستی یا دردسر وغیرہ کی شکایت بیان کرتے ہیں ایسے مریض سے قبض کے علامات معلوم کرنے چاہئیں۔

اصول علاج: اگر ایک آدھ روز پاخانہ معمول کے مطابق نہ آئے تو فوراً مسہل وملین دواؤں کا استعمال نہیں کرنا چاہئے بلکہ خود طبیعت کو دفع قبض کا موقع دینا چاہئے صرف وقت مقررہ پر بیت الخلا میں ضرور جانا چاہئے مسہل لینے سے اسہال آکر پھر قبض ہوجاتا ہے اس کے دفعیہ کے لئے پھر دوا کا استعمال کرنا ضروری سمجھا جاتا ہے نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ بار بار کا مسہل لینا آنتوں کو کمزور کرکے طبعی نظام کو ہمیشہ کے لئے خراب کردیتا ہے اگر رفع حاجت کے وقت ہرروز بہت زور لگانا پڑے تو یہ سمجھ کر قبض ہے اس وقت بھی مسہل نہیں لینا چاہئے البتہ اگر ضروری خیال کیا جائے تو گرم پانی اور صابن کا (جس میں دو سے پانچ چھٹانک تک روغن زیتون کا اضافہ کرلیا گیا ہو) حقنہ لینا زیادہ بہتر ہوتا ہے رفع حاجت کے وقت بہت زیادہ زور لگانے سے بواسیر، کانچ نکل آنے، شقاق مقعد اور عورتوں میں استرخاء وانقلاب الرحم کا بھی اندیشہ ہوتا ہے۔

شدید قبض کا علاج بھی دفعتاً قوی مسہل دوا سے نہیں کرنا چاہئے بلکہ اصل سبب کو معلوم کرکے رفع کرنے کی کوشش کرنی چاہئے چنانچہ اگر غذائی اسباب سے قبض ہوا ہو تو غذا کی اصلاح کریں اگر قبض کے ساتھ قولنجی قسم کا شدید درد، متلی، قے اور گھبراہٹ اور بے چینی ہو تو ممکن ہے کہ تسدد امعاء کی وجہ سے قبض ہو ایسی صورت میں پوری طرح اصل سبب کو معلوم کرکے اس کے مطابق مناسب علاج کرنا چاہئے مسہل دواؤں کی بجائے ان حالات میں بھی اگر فوراً حقنے کے ذریعے دفعیہ قبض کی کوشش کی جائے تو کوئی حرج نہیں۔

دائمی قبض اگر غذا میں فضلات کی کمی سے ہو جیسا کہ اکثر لحمی غذاؤں کے استعمال سے ہوا کرتا ہے تو غذا میں ایسی اغذیہ مثلاً گوبھی، پالک، سلاد، چولائی، کاسنی اور سرسوں وغیرہ کے ساگ، ناشپاتی، انجیر وغیرہ میوہ جات وغیرہ کا اضافہ کردیں محفوظ میوہ جات بشکل جام اور مربہ جات وغیرہ کا استعمال بھی مفید ہے جو یا موٹے آٹے کی روٹی کھائیں باریک آٹے اور بالخصوص میدے کا استعمال بالکل ترک کردیں ابلا ہوا دودھ، چائے، قہوہ، ابلے ہوئے انڈے، لوبیا، باقلا اور مٹر وغیرہ قابض اشیاء بھی نہ کھائیں اگر پاخانہ سخت اور خشک آتا ہو تو پانی نسبتاً زیادہ پیا کریں بالخصوص دو کھانوں کے درمیانی وقفے میں یا صبح اٹھ کر اور رات کو سوتے وقت ایک ایک گلاس پانی کا پیا کریں پاخانہ کرنے کے لئے ہرروز بلاناغہ وقت مقررہ میں بیت الخلاء ضرور جایا

کریں بعض لوگوں کو صبح ناشتہ کرنے اور حقہ' سگریٹ وغیرہ پینے سے خود بخود پاخانہ آجاتا ہے جو لوگ زیادہ دیر تک بیٹھے رہتے ہیں مثلاً کلرک' دکاندار' بیٹھ کر کام کرنے والے کاریگر' درزی' کاتب' سادہ کار' ستار وغیرہ اشخاص کو صبح کھلی ہوا میں سیر اور ورزش کرنی چاہئے پاٹ یا چت بیٹھنے کی بجائے ایسے طریق پر پاؤں کے بل بیٹھ کر اور دائیں پاؤں پر زور دے کر پاخانہ کرنا چاہئے صبح کو وقت پیٹ کے نیچے سے اوپر ملحقہ تصویر کے مطابق ہاتھ کی مٹھی بند کر کے یا کسی ڈھائی سیر کے وزنی گولے وغیرہ کے ساتھ مدد مالش بھی دائمی قبض کے دفعیے میں نہایت کارآمد ہے پیٹ کی خصوصی ورزشیں مثلاً چت لیٹ کر ٹانگوں کو جسم کے ساتھ زاویہ قائم پر لانا اور پھر واپس لے جانا پاؤں کے بل بیٹھنا اٹھنا ٹانگوں کو یکے بعد دیگرے آگے پیچھے حرکت دینا وغیرہ دفعیہ قبض مزمن کے لئے خاص طور پر مفید ہیں اگر ان تدابیر کے باوجود مزمن قبض رفع نہ ہو اور دوا کی ضرورت بھی لاحق ہو تو تیز مسہلات ہرگز استعمال نہیں کرنا چاہئے بلکہ ملینات استعمال کریں اگر ایلوا عصارہ ریوند وغیرہ جیسے تیز اور قوی مسہلات کا استعمال ضروری بھی خیال کیا جائے تو بھی ان کی مقدار اتنی استعمال کرانی چاہئے جس سے وہ صرف قبض کشائی کریں اور ان کے ساتھ فولاد وغیرہ جیسی مقوی اشیاء کا اضافہ کر لینا چاہئے سالٹ وغیرہ پارہ کے مرکبات' نمکیات مسہلہ' جمال گوٹہ' سقمونیا وغیرہ کا عادی استعمال بجائے فائدہ کے مضر ہوتا ہے البتہ گندھک' ہلیلہ' انجیر' اسپغول' ترنجبین' شیر خشت' گل بنفشہ وغیرہ کا استعمال کیا جاسکتا ہے۔

اگر معمولی تدابیر سے قبض رفع نہ ہو اور ادویہ کے بغیر چارہ نہ ہو تو اسباب کو پیش نظر رکھ کر قبض رفع کریں چنانچہ اگر امعاء میں سدے ہو جانے کی وجہ سے قبض کی شکایت ہو تو مزلق (پھسلانے والی دوائیں) مثلاً لعاب ریشہ خطمی' روغن بید انجیر وغیرہ کھلائیں یا حقنہ کے ذریعہ سے تلیین کریں۔

اگر قبض ضعف اعصاب کی وجہ سے ہو تو مرکبات کچلہ وغیرہ استعمال کریں معدے اور آنتوں کی یبوست میں ترطیب پہنچانے کے لئے روغن بادام شیریں اور دودھ' مکھن' گھی وغیرہ کا استعمال مفید ہوتا ہے بعض اوقات فالج کے مریضوں میں ضعف واقع ہو جانے کے سبب سے مبرز میں پاخانہ خشک ہو کر قوت دافعیہ کمزور ہونے کی وجہ سے پھنس جاتا ہے یہاں تک کہ انیما کی نلکی بھی اندر داخل نہیں کی جاسکتی ایسی صورت میں روغن بادام وغیرہ انگلیوں میں چپڑ کر براز کو نکال دیں پھر انیما کی نلکی داخل کر کے مناسب ملین دواؤں سے امعاء کو صاف کر دیں اور پھر ہمیشہ صاف رکھنے کے لئے دوسرے تیسرے روز سادہ پانی سے حقنہ کر دیا کریں۔

اگر ضعف جگر قبض کا سبب ہو تو ضعف جگر میں جو کچھ علاج درج ہو چکا اس پر عمل کریں بعض لوگوں میں دماغی کام کی وجہ سے یا بیٹھے رہنے اور ورزش نہ کرنے کے سبب سے دائمی قبض ہو جاتا ہے ایسی حالت میں سیر اور مناسب ورزشیں مفید ترین تدابیر میں سے ہیں اس کے علاوہ دوسرے تیسرے دن ہلکے ہلکے ملینات مثلاً قرص ملین' اطریفل ملین' ترنجبین' تمر ہندی' روغن بادام' روغن زیتون وغیرہ کو مناسب بدرقات کے ساتھ کام میں لائیں۔

اگر قابض اور ثقیل اغذیہ مثلاً ماش کی دال' کیلہ کی پھلیاں' گوبھی' آلو' اروی وغیرہ کی افراط سے قبض کی شکایت پیدا ہو جاتی ہو تو ان چیزوں کے استعمال کو ترک کر دیں۔

<u>دستور العلاج:</u> معمولی قبض میں (1) سفوف سر بنفشہ بارہ گرام گرم پانی کے ساتھ کھائیں اور (2) سوتے وقت مربہ ہلیلہ کلاں دو عدد پانی سے دھو کر شیرہ گاؤ پاؤ بھر کے ساتھ کھائیں۔

اگر اس سے قوی نسخہ کی ضرورت محسوس ہو تو صبح کو شربت ورد' شربت سنا 40-40 ملی لیٹر' عرق گلاب 125 ملی لیٹر

پلائیں یا حب قبض کشا ایک یا دو عدد یا اطریفل ملین پانچ گرام یا اطریفل ملین جدید ایک گرام شیر گاؤ 250 ملی لیٹر کے ساتھ دیں۔ اگر ان تدابیر سے فائدہ نہ ہو اور قبض بار بار ہو تو چند روز بادیان سات گرام، مویز منقیٰ نو دانے پانی میں جوش دے کر صاف کر کے ترنجبین، گل قند ہر ایک پچاس گرام ملا کر شیرہ مغز بادام شیریں پانچ عدد اضافہ کر کے صبح و شام پلائیں اور معجون سنا کی پانچ گرام رات کو گرم پانی کے ساتھ کھلائیں۔

قبض اور ریح غلیظ میں: (1) جوارش بسباسہ پانچ گرام اول کھلائیں اوپر سے شیرہ بادیان پانچ گرام، شیرہ تخم کشوث، شیرہ حب بالقرطم، شیرہ انیسون ہر ایک تین گرام عرق بادیان 150 ملی لیٹر میں نکال کر خمیرہ بنفشہ پچاس گرام ملا کر پلائیں۔ (2) سفوف املاح ایک گرام، جوارش کمونی بارہ گرام ملا کر سونف کے عرق 150 ملی لیٹر کے ساتھ کھلائیں۔

آنتوں کے فعل کی خرابی میں: نوشدارو سادہ سات گرام اوّل کھلا کر اوپر سے شیرہ بادیان پانچ گرام، شیرہ مویز منقیٰ نو دانے، لعاب ریشہ خطمی تین گرام، عرق بادیان 150 ملی لیٹر میں نکال کر گل قند آفتابی پچاس گرام شامل کر کے اسپغول مسلم سات گرام چھڑک کر صبح کو پلائیں۔ (2) روغن بادام شیریں بارہ ملی لیٹر دودھ میں ڈال کر رات کو سوتے وقت پئیں۔

تلی یا جگر کی خرابی کی صورت میں: صبر زرد، نمک ترب، بورہ ارمنی ایک ایک گرام اول کھلا کر اوپر سے مویز منقیٰ نو دانہ، پوست بیخ کبر پانچ گرام، انجیر ولایتی تین دانہ، تخم بھورا پانچ گرام، تخم کشوث بصرہ بستہ پانچ گرام پانی میں جوش دے کر صاف کر کے آب برگ خیار شنبر چالیس ملی لیٹر، آب برگ مکو سبز مروق چالیس ملی لیٹر اضافہ کریں اور شربت دینار پچاس ملی لیٹر ملا کر پلائیں اور (2) فوہ ہینگ سرخ، مقل ارزش، سہاگہ چوکیہ مساوی الوزن باریک پیس کر مغز گھیکوار میں چنے کے برابر گولیاں بنائیں اور سایہ میں خشک کر کے دو گولیاں صبح و شام کو عرق برگ جھاؤ 150 ملی لیٹر کے ساتھ استعمال کریں۔

اگر معدہ اور امعاء کی خرابی کی وجہ سے ہو تو کشتہ خبث الحدید 250 ملی گرام، جوارش جالینوس سات گرام میں ملا کر اول کھلائیں اوپر سے شیرہ بادیان پچیس گرام، شیرہ تخم کشوث تین گرام نکال کر خمیرہ بنفشہ پچیس گرام شامل کر کے صبح کے وقت پلائیں (2) حب کبد نوشادری دو عدد کھانا کھانے کے بعد ہر دو وقت کھلائیں (3) رات کو سوتے وقت حب تنکار تین عدد سونف کے عرق کے ساتھ دیں۔

اگر امعاء کی قوت دافعہ: کمزور ہوگئی ہو تو ایسی حالت میں شیرہ بادیان، شیرہ مویز منقیٰ نو دانہ، لعاب ریشہ خطمی تین گرام پانی میں نکال کر خمیرہ بنفشہ پچاس گرام شامل کر کے اسپغول مسلم سات گرام چھڑک کر پلائیں۔ (2) روغن بید انجیر پچیس ملی لیٹر رات کو سوتے وقت پلا دیا کریں۔ (3) تخم خطمی، تخم خبازی ہر ایک پچیس گرام، سپستان اکیس عدد، عناب پانچ دانہ، ڈیڑھ لیٹر پانی میں جوش دیں جب نصف رہ جائے صاف کر کے روغن بید انجیر پچاس ملی لیٹر شامل کر کے حقنہ کرائیں۔

اگر بلغم کی زیادتی کی وجہ سے ہو تو جوارش کمونی سات گرام اوّل کھلا کر اوپر سے شیرہ بادیان پانچ گرام، شیرہ تخم کشوث تین گرام، شیرہ مویز منقیٰ نو دانہ، عرق بادیان بارہ تولہ میں نکال کر خمیرہ بنفشہ پچاس گرام ملا کر پلائیں۔

نکتہ: بعض اوقات نسخہ کو قوی کرنے کے لئے خمیرہ کی بجائے شربت دینار پچاس ملی لیٹر اضافہ کرتے ہیں۔

دستور جدید: (1) تعفین جلاپہ۔ قوی مسہل ہے شدید قبض استسقاء اور تسمم الدم وغیرہ میں مفید ہے۔

جلاپہ	16 گرام
سقمونیا	10 گرام
تربد مسفوف	05 گرام

روح الخمر 600 ملی لیٹر

سب کو کانچ کے مرتبان میں ڈال کر اس کے منہ کو اچھی طرح گل حکمت کر کے بند کریں اور چند یوم دھوپ میں رکھ کر مقطر کریں خوراک ایک گرام ہمراہ بدرقہ مناسب۔

(2) سفوف ملین۔قبض کو رفع کرنے میں بے نظیر ہے:

صفتہ: زنجبیل 1 حصے

کالا دانہ 7 حصے

سیندھا نمک 7 حصے

سب کا سفوف بنا کر تین گرام سے پانچ گرام کی مقدار میں گرم پانی سے استعمال کریں۔

(3) دوائے مسہل۔اسہال لاتی ہے پیٹ کے سدے خارج کرتی ہے۔

ہلیلہ نیم کوفتہ 24 گرام

ریوند چینی نیم کوفتہ 4 گرام

پانی 100 ملی لیٹر

دونوں دواؤں کو پانی میں جوش دے کر صاف کر کے تمام کا تمام ایک ہی مرتبہ پلا دیں۔

(4) شربت مسہل۔قبض کو کھولتا ہے اور اسہال لاتا ہے۔

صبر زرد سفوف 50 گرام

شربت سادہ یا شربت بنفشہ 25 ملی لیٹر

صبر کو شربت میں حل کر کے چائے کے ایک ایک چمچہ کی برابر دن میں تین مرتبہ استعمال کریں اور اس وقت تک اس کا استعمال جاری رکھیں جب تک کہ اسہال نہ ہوں۔

(5) حب قبض کشا۔دائمی قبض کے لئے مفید ہے:

صبر مصفی 40 ملی گرام

ہیرا کسیس ولایتی 125 ملی گرام

ایسی ایک ایک گولی شہد میں بنا کر پہلے ہفتہ میں تین مرتبہ دوسرے ہفتہ میں دو مرتبہ اس کے بعد ایک گولی روزانہ رات کو سوتے وقت کھلائیں۔

<u>منتخب مجربات و مرکبات۔حبوب ملین</u>: تلیین کرنے میں بے ضرر اور معمول مطب ہیں صبر زرد، عصارہ، ریوند ہر ایک چھ گرام، مصطگی رومی بارہ گرام سب کو باریک پیس کر عرق گلاب میں مونگ کے برابر گولیاں بنا کر سایہ میں خشک کریں ضرورت کے وقت دو گولی سے آٹھ گولیوں تک دودھ یا عرق بادیان نیم گرم کے ساتھ کھلائیں۔

<u>اطریفل ملین</u>: مادہ کو نضج دے کر قبض کو رفع کرتا ہے پوست ہلیلہ زرد، پوست ہلیلہ، ہلیلہ سیاہ، آملہ مقشر، تربد سفید ہر ایک بارہ گرام۔ریوند چینی، بادیان مصطگی رومی، اسطوخودوس ہر ایک چالیس گرام، سقمونیا ولایتی 85 گرام کوٹ چھان کر روغن بادام بقدر ضرورت میں چرب کر کے سہ چند شہد کے ہمراہ حسب طریق معروف اطریفل بنائیں خوراک نو گرام ہمراہ بدرقہ مناسب۔

<u>معجون ملین</u>: قبض کو رفع کرنے میں بے نظیر ہے۔

گل نیلوفر، گل بنفشہ، گل سرخ، تربد مجوف خراشیدہ ہر ایک بارہ گرام، ترنجبین چالیس گرام، کشمش سبز ایک کلوگرام، شہد خالص ایک لیٹر۔ ترنجبین کو عرق گلاب میں بھگو کر صاف کر کے شہد ملا کر قوام بنائیں اور باقی ادویہ کو کوٹ چھان کر روغن بادام شیریں سے چرب کر کے معجون بنائیں ضرورت کے وقت بارہ گرام سے بیس گرام تک شیر مادہ گاؤ کے ساتھ سوتے وقت کھلائیں۔

سفوف انار دانہ: قبض کو رفع کرتا ہے اور معدے کو قوت دیتا ہے۔

انار دانہ، برگ سنا مکی ہر ایک چھ گرام، زنجبیل، نمک سیاہ، تربد سفید مجوف خراشیدہ، بادیان ہر ایک دو گرام سب کو کوٹ چھان کر سفوف بنائیں اور ضرورت کے وقت سات گرام کی مقدار میں سوتے وقت گرم پانی کے ساتھ کھلائیں۔

جوارش تامشک مسہل: قبض کو زائل کرتی ہے اپھارہ کو دور کرتی ہے قولنج کھولنے میں بھی موثر ہے۔

زنجبیل، فلفل سیاہ، فلفل دراز ہر ایک بیس گرام، الائچی خورد، قرفہ ہر ایک تیس گرام، سقمونیا مشوی 45 گرام۔ سب کو کوٹ چھان کر قند سفید 140 گرام کے قوام میں ملائیں۔ خوراک سوا پانچ سے سات گرام تک مناسب بدرقات کے ساتھ استعمال کریں۔

حبوب ملین: قبض کو رفع کرنے کے لئے مفید ہے صبح کو اجابت بافراغت ہو جاتی ہے۔ صفتہ، مغز حب لاسلاطین مدبر تین گرام، مغز تخم ارنڈ چھ گرام، مغز بادام شیریں چھ گرام، نبات سفید بارہ گرام سب کو باریک پیس کر سیاہ مرچ کے برابر گولیاں بنائیں ضرورت کے وقت ایک سے دو گولیوں تک گرم پانی یا دودھ کے ساتھ دیں۔

حب مسکین نواز: معدہ اور امعاء کا تنقیہ کرتی ہے دماغ کے فضلات کو خارج کرتی ہے صفتہ، پارہ مصفیٰ، گندھک آملہ سار مدبر، ہلیلہ زرد، بلیلہ آملہ، زنجبیل فلفل دراز، فلفل سیاہ، سہاگہ، بجی لونہ، ریوند چینی، میٹھا تیلیہ مدبر، ہڑتال ورقی، حب السلاطین مدبر مساوی الوزن لے کر نگاہ رکھیں اور اول پارہ اور گندھک کی کجلی بنائیں جب سرمہ کی مانند ہو جائے بقیہ دواؤں کو کوٹ چھان کر ملائیں اور عرق بھنگرہ یا عرق بیڑہ پان دو سو چالیس عدد میں سولہ پہر تک خوب کھرل کریں بعدہ موٹھ کے برابر گولیاں بنائیں ضرورت کے وقت ایک گولی سے دو گولی تک عرق سونف نیم گرم کے ساتھ کھلائیں۔

حب السلاطین: قبض کو نہایت آسانی کے ساتھ رفع کرتی ہے حکیم اعظم خاں مرحوم کے استاد کی معمولات میں سے ہے۔

حب النیل، تربد سفید، ریوند خطائی ہر ایک بارہ گرام، مغز جمال گوٹہ مدبر بیس دانہ کوٹ چھان کر لعاب بہدانہ چھ گرام میں کھرل کر کے مونگ کے برابر گولیاں بنائیں اور ضرورت کے وقت دو سے چھ گولیوں تک تازے پانی کے ساتھ استعمال کریں۔

سفوف سربنفشہ: معمولی قبض کو بآسانی رفع کر دیتا ہے سربنفشہ شکر سرخ مساوی الوزن کوٹ چھان کر سفوف بنا کر رکھیں ضرورت کے وقت بارہ گرام گرم پانی کے ساتھ کھلائیں۔

اطریفل ملین (جدید): قبض اور معدہ و آنتوں کے درد میں مفید ہے دردسر میں نافع ہے پوست ہلیلہ کابلی، پوست بلیلہ، ہلیلہ سیاہ، آملہ مقشر، تربد سفید ہر ایک بیس گرام۔ ریوند چینی، بادیان، مصطگی رومی، اسطوخودوس ہر ایک 36 گرام۔ سقمونیا ولایتی 140 گرام کوٹ چھان کر روغن بادام بقدر ضرورت میں چرب کر کے سہ چند شہد کے ہمراہ حسب معمول اطریفل بنائیں خوراک ایک گرام۔

شربت ملین: قبض کشا اور محلل ریاح ہے۔ بہدانہ پچاس گرام، گاؤزبان 75 گرام، گل بنفشہ 100 گرام، گل سرخ 100 گرام، عناب 100 گرام، اسپغول 125 گرام، سپستان 60 گرام، ترنجبین ڈیڑھ کلوگرام دواؤں کو بھگو کر جوش دیں اور صاف

کرکے ترنجبین ملا کر بطریق معروف شربت بنائیں خوراک بارہ گرام ہمراہ عرق گاؤزبان 60 گرام۔
ڈاکٹری علاج: ہدایات مندرجہ علاج طبی پر عمل درآمد کرنا مفید ہے پیرافیون لیکوئڈ' ایگار ایگار' پٹرولیئم' نیوجال' ایلوفن پلز' پٹرولیگر' اگرے رول فرداً فرداً نہایت مفید اور موثر ادویہ ہیں انہیں بوقت ضرورت ایک چمچہ کی مقدار میں پی لینا چاہئے ایلوفن پلز کی ایک گولی ہر روز سوتے وقت کھانا مفید ہے۔

کسکارا ایکویوئنٹ یا ایکسٹریکٹ کسکارا سگراڈا لیکوئڈ تیس قطرے' گلیسرین تیس قطرے میں ملا کر پچیس ملی لیٹر پانی میں ملا کر رات کو پلانے سے بھی مزمن قبض دور ہو جاتی ہے۔

سوڈا سلفیٹ یا میگنیشیا سلفیٹ کوئی ایک چمچہ 60 ملی لیٹر پانی میں حل کر کے علی الصباح پلانا ایسے اشخاص میں زیادہ مفید ہے جو موٹے تازہ' دموی مزاج یا ادھیڑ عمر کے ہوں۔

نازک مزاج اصحاب کے لئے اس کی بجائے فروٹ سالٹ' لیور سالٹ' فروٹ سیلائن' سڈلز پاؤڈر زیادہ مفید ہے ان کو علی الصباح ایک چمچہ نصف گلاس پانی میں ملا کر پلاتے رہیں۔

چشموں کے پانی مثلاً لیپخاواٹر' ویچی واٹر بھی مزمن قبض کو دور کرتے ہیں۔ ذیل کے نسخے بھی مفید ہیں:

حبوب دافع قبض:

ایکسٹریکٹ بیلاڈونا	8 ملی گرام
ایکسٹریکٹ نکسوامیکا	8 ملی گرام
ایکسٹریکٹ ایلوز	8 ملی گرام
پلواپیکاک	8 ملی گرام

اجزاء کو ملا کر ایک گولی بنالیں اور ایسی ایک گولی بوقت خوب کھلائیں۔

دیگر:

یونے من	16 ملی گرام
پوڈافلین	8 ملی گرام
اری ڈین	8 ملی گرام
کیلومل	16 ملی گرام
پل ریہائی کمپونڈ	100 ملی گرام

اس کی ایک گولی بنالیں اور رات کو سوتے دفعہ کھلائیں قبض کشا ہے۔

غذا: بکری اور پرندوں کے گوشت کی یخنی دیں' پالک' کدو' ترئی' ٹنڈے' ٹماٹر' ابلے ہوئے پیاز' خرفہ وغیرہ کھلائیں آٹے سے میدہ نکال کر چوکر کی روٹی دیں پھلوں میں انگور' سیب' شفتالو' ناشپاتی' انجیر' تمرہندی' سنگترے' کشمش اور رس بھری' خربوزہ وغیرہ غذا سے پیشتر یا درمیان میں کھلائیں صبح نہار منہ ایک گلاس تازے پانی کا پینا مفید ہے اس کے علاوہ بکثرت پانی پینے سے بھی قبض رفع ہو جاتی ہے اگر پیاس کی حالت میں دودھ سوڈا وغیرہ استعمال کیا جائے تو مضائقہ نہیں ابلے ہوئے پیاز' روغن زیتون' روغن بادام شیریں دیں نیز جن غذاؤں میں فضلات زیادتی باقی رہیں ان کا استعمال کرائیں۔

پرہیز: دیر ہضم اور ثقیل چیزوں سے پرہیز رکھیں چنانچہ آلو' اروی' گوبھی' دال ماش' دال نخود اور مٹر' لوبیا وغیرہ نہ کھلائیں اس کے علاوہ ہر قسم کی محرک اغذیہ تلی ہوئی چیزیں' گوشت کی بوٹیاں' انڈے' مچھلی اور مغزیات نہ استعمال کریں میدے کی روٹی' چاول'

مٹھائی، سری پائے، کلیجی، پنیر، پیسٹری وغیرہ سے احتراز کریں۔

دیدان شکم

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
پیٹ کے کیڑے، آنتوں کے کیڑے	دیدان شکم، دیدان الامعاء	ان ٹسٹائنل ورمز Intestinal Worms

تعریف وماہیت: اس مرض میں آنتوں کے اندر مختلف قسم کے کیڑے پیدا ہوجاتے ہیں جو جلد یا بدیر مختلف قسم کی مرضی علامتیں اور تکالیف پیدا کردیتے ہیں۔ اطباء قدیم کا خیال ہے کہ یہ کیڑے آنتوں میں بالخصوص تمام بلغمی رطوبات میں ضعیف حرارت کے عمل سے پیدا ہوجاتے ہیں لیکن اطباء جدید کا خیال ہے کہ یہ کیڑے بذات خود یا ان کے تخم یا انڈے ساگ پات سبزیوں اور پانی یا دیگر ماکولات ومشروبات کے ساتھ باہر سے جسم انسان میں پہنچتے اور آنتوں کے اندر متمکن ہوکر نشوونما پاتے

اقسام: مختلف قسم کے کیڑے جو جسم انسان میں پائے جاسکتے ہیں مندرجہ ذیل جدول سے ظاہر ہیں۔

ان میں سے آخر الذکر چار قسموں کے کرم شکم، آنتوں میں نہیں بلکہ جسم انسان کی دوسری ساختوں میں پائے جاتے ہیں لیکن توسیع معلومات اور جدول کی تکمیل کی غرض سے ان کو بھی اس جگہ درج کردیا گیا ہے:

نام	اہم صفات اور مقام جہاں پایا جاتا ہے	خاص علامات	اس کے انڈے یا جنین کی اہم خصوصیات اور مقام	کیفیت
حب القرع یا کدودانہ (1) ٹے نیا میڈیوکینی لاٹا (حیطہ عمومیہ متوسط)	14 سے 24 فٹ تک لمبا ہوتا ہے اس کے سر میں چار ڈنگ ہوتے ہیں لیکن گھنڈیاں نہیں ہوتیں اس کے ایک ہزار سے زیادہ ٹکڑے ہوتے ہیں ہر ایک حصے میں بیس تیس جانبی شاخیں ہوتی ہیں یہ انسان میں آنتوں کی غشاء مخاطی کے ساتھ چپکا رہتا ہے۔	انعکاسی تحریک کی وجہ سے ہضم اور اعصاب کی خرابیاں پائی جاتی ہیں اور براز کے ساتھ اس کے ٹکڑے بھی وقتاً فوقتاً خارج ہوتے رہتے ہیں۔	براز میں خارج ہونے والے ٹکڑوں سے جن پر اس کے انڈے بھی ہوتے ہیں بخوبی شناخت ہوسکتا ہے اس کے علاوہ ٹینا سولیم کی نسبت اسکا انڈا زیادہ بیضوی شکل کا ہوتا ہے اس کا جنین بالعموم گائے کے گوشت میں پایا جاتا ہے۔	گائے وغیرہ حیوانات اس کے وسطی میزبان ہوتے ہیں۔

(2) ٹینیا سولیم (حیط عمومیہ)	تقریباً دس فٹ لمبا ہوتا ہے اس کے سر میں چار ڈنک اور چھبیس گنڈیاں ہوتی ہیں قریباً 850 ٹکڑے ہوتے ہیں ہر ایک حصے پر سات سے دس تک جانبی شاخیں ہوتی ہیں۔	ایضاً	براز میں خارج ہونے والے ٹکڑوں سے جن میں اس کا انڈا بھی ہوتا ہے شناخت کیا جاسکتا ہے اس کا جنین بالعموم سور کے گوشت میں پایا جاتا ہے	سور اس کا وسطی میزبان ہے بیشتر صرف انگلستان میں پایا جاتا ہے۔
(3) بوتھر (کیفے لس لیٹس حیط طوبلتہ الراس)	16 سے 25 فٹ تک لمبا ہوتا ہے اس کا سر مڑتے سے ڈنڈے کی شکل کا ہوتا ہے جس دونوں طرف جانبی شگاف ہوتے ہیں اس کی کوئی گھنڈی یا ڈنک نہیں ہوتا تین ہزار کے قریب اس کے ٹکڑے ہوتےہیں عام طور پر انسان کی آنتوں میں پایا جاتا ہے۔	جوانوں میں اس کی بہت کم علامتیں ظاہر ہوتی ہیں بچوں میں آنتوں کی خرابیاں پائی جاتی ہیں۔	اس کے ٹکڑے جن کے ساتھ انڈے بھی ہوتے ہیں براز میں خارج ہوتے ہیں۔	اس کے انڈے پانی میں جاکر نشوونما حاصل کرتے ہیں جن کو مچھلیاں کھالیتی ہیں یہ زیادہ تر سوئٹزرلینڈ اور مرکزی یورپ کے دوسرے حصص میں پایا جاتا ہے۔

(4) ٹے نیا ایکنی لوکوکس (حیطہ وکیسیہ)	1/8 سے 1/4 تک لمبا ہوتا ہے سرنوک دار ہوتا ہے جسمیں چار ڈنک پائے جاتے ہیں گھنڈیوں کی دو قطاریں ہوتی ہیں اس کے چار ٹکڑے ہوتے ہیں جن میں سے آخری سب سے لمبا ہوتا ہے یہ عام طور پر کتوں یا بھیڑوں کی آنتوں میں پایا جاتا ہے۔	جگر یا دوسرے اعضاء میں اس سے مائی کیسے بن جاتے ہیں جن کے اندر پایا جاتا ہے۔	اس کے انڈے کتے یا بھیڑیئے کے براز میں پائے جاتے ہیں اس کا جنین پانی کے ذریعے انسانی جسم میں پہنچ کر جگر وغیرہ مختلف اعضاء میں کیسے کے اندر ملفوف ہوجاتا ہے۔	اس کا میزبان کتا یا بھیڑیا ہوتا ہے انسان میں اس کا تعدیہ پہاڑی نہروں وغیرہ کے ذریعے ہوتا ہے۔
چرنے یا چنے یا دوداخل (تھریڈ ورمز) (5) آکسی یورس ورمی کیولرس (دویدہ الدبوزیہ)	نر 1/6 اور مادہ 1/2 1 انچ لمبی ہوتی ہے بڑی آنتوں بالخصوص معاء مستقیم میں پائے جاتے ہیں۔	انعکاسی تحریک سے رات کے وقت کیڑے چلتے ہیں جن سے مقعد اور بعض اوقات اعضائے نسلی میں شدید خارش ہوتی ہے۔	مسہل یا ملین دوا دینے کے بعد براز میں کرم بآسانی دیکھے جاسکتے ہیں۔	بچوں میں یہ اکثر پائے جاتے ہیں اور تمام ممالک میں پائے جاتے ہیں۔
(6) ٹرائی کوکیفلس ڈسپار (ذات الراس الشعرة)	1/2 1 انچ کے قریب لمبا ہوتا ہے اور اس کا اگلا حصہ دھاگے کی مانند ہوتا ہے۔ یہ بالعموم اعور میں پایا جاتا ہے	کوئی خاص علامت شاذ ہی پائی جاتی ہے۔	اس کا انڈا بیضوی شکل کا ہوتا ہے جس کے دونوں سروں پر ایک ایک زائدہ ہوتا ہے۔ اس کا رنگ سیاہ اور لمبائی 1/490 انچ ہوتی ہے براز میں پایا جاتا ہے۔	یہ بالعموم مصری لوگوں میں ہی پایا جاتا ہے۔

(7) اینکی لوسٹومم ڈیوڈینیل دودہ اثنی عشریہ فطافیہ	مادہ 7/10 انچ اور نر 1/3 انچ لمبا ہوتا ہے اس کا دم والا سرا چوڑا ہوتا ہے منہ نہایت نمایاں ہوتا ہے اور اس میں چار دندانے پائے جاتے ہیں جن کے ذریعے یہ چھوٹی آنتوں کے اندر کی چنٹوں سے چپٹا رہتا ہے یہ معاء صائم (خالی آنت) میں پایا جاتا ہے۔	براز میں خون ملا ہوا پایا جاتا ہے اور مریض میں کمی خون و کمزوری کی شکایت پائی جاتی ہے۔	اس کا انڈا بھی 1/49 انچ کے قریب لمبا ہوتا ہے چھلکے کی مانند صاف اور شفاف ہوتا ہے جس کے اندر سے رطوبت بیضیہ صاف نظر آتی ہے براز کے اندر یہ کیڑے پائے جاتے ہیں۔	یہ مصر، برازیل اور جیکا میں پایا جاتا ہے۔
حیات یعنی کیچوے (راؤنڈ ورمز) (8) ایسکارس لمبریکوئیڈس (حیات عمومیہ)	نر چھ انچ اور مادہ بارہ انچ لمبی ہوتی ہے انسان کی چھوٹی آنتوں میں پایا جاتا ہے۔	انعکاسی تحریک سے اعصاب اور ہضم میں خرابیاں ظاہر ہوتی ہیں۔	اس کا انڈا بیضوی شکل کا ہوتا ہے جس کا قطر 1/500 سے 1/150 تک ہوسکتا ہے سخت سیاہ چھلکے کی مانند ہوتا ہے اور براز میں پایا جاتا ہے۔	حرکت کرکے اوپر کی طرف آجاتے ہیں اور گاہے قے کے ساتھ خارج ہوتے ہیں عام طور پر تمام ممالک کے بچوں میں پائے جاتے ہیں۔
غیر معوی قسمیں (1) فلیریا سینگوئینس ہومی نس (فلیریا بانکرافٹی) فرتیت بانقرافطی	تین یا چار انچ لمبا ہوتا ہے نہایت باریک بال کی مانند ہوتا ہے اور گچھوں کی شکل میں پڑا رہتا ہے عروق جاذبہ میں پایا جاتا ہے۔	بول کیلوسی کی شکایت ہوجاتی ہے۔	اسکا جنین 1/70 انچ لمبا ہوتا ہے جو ایک باریک غلاف میں لپٹا ہوا ہوتا ہے مخروطی دم اور سرگول ہوتا ہے رات کے وقت خون میں پایا جاتا ہے۔	مچھر اس کا درمیانی میزبان کا کام دیتا ہے یعنی ایک انسان کے خون سے اس کے جنین کو لے کر دوسرے انسان کے خون میں داخل کردیتا ہے۔ ہندوستان اور دوسرے گرم ممالک میں پایا جاتا ہے۔

(2) بلہارزیا ہیماٹوبیا بلہارزیا دمویہ	نر 5 ملی میٹر لمبا مادہ 20 ملی میٹر لمبی ہوتی ہے اسطوانی شکل کا ہوتا ہے جس میں نسوانی نالی ہوتی ہے باب الکبد وغیرہ کے خون میں پائے جاتے ہیں۔	بول الدم اور براز الدم کی شکایت پائی جاتی ہے۔	بیضہ کا ایک اختتام نوک دار کانٹا ہوتا ہے لیکن اس کی شکل بیضوی ہوتی ہے اور 16 ملی میٹر لمبائی ہوتی ہے مثانے بول اور براز میں پایا جاتا ہے۔	اس کا درمیانی میزبان غالباً پانی کا تازہ گھونگا ہے کیونکہ انسان میں یہ کیڑا پانی کے ذریعے پہنچتا ہے مصر' افریقہ اور برازیل میں عام طور پر پایا جاتا ہے۔
(3) ٹرائی کینا سپائرلیس (ترخینا حلزونیہ)	نر 1/18 اور مادہ 1/8 انچ لمبی ہوتی ہے چند ہفتے انسان کی آنتوں میں رہ کر عضلات میں چلا جاتا ہے۔	درجہ اول میں معدے اور آنتوں میں خراش ہوتی ہے دوسرے درجے میں یعنی جب عضلات میں چلا جاتا ہے تو بخار' ماؤف عضلات میں ذکاوت حس اور ورم وغیرہ کی موجودگی پائی جاتی ہے اکثر پانچ ہفتوں کے اندر موت واقع ہوجاتی ہے۔	اس کے بچے آنتوں میں سوراخ کرتے ہیں اور عضلاتی ساختوں میں ایک کیسے کے اندر کنڈلی مار کر پڑے ہوئے پائے جاتے ہیں یہ کیڑے اور گاہے اس کے جنین براز میں پائے جاتے ہیں۔	سور کے کچے گوشت سے یہ کیڑے جسم انسان میں پہنچتے ہیں خرگوشوں' چوہوں' بھیڑوں وغیرہ میں بھی پائے جاتے ہیں جرمنی میں عموماً اور انگلستان میں شاذونادر ہی پائے جاتے ہیں۔
(4) فلیریا میڈی (گنی ورم) (عرق مدنی' نارو)	13 سے 30 انچ تک لمبا ہوتا ہے اسطوانی شکل کا سفید اور نرم ہوتا ہے اطراف بالخصوص ٹانگوں کی زیر جلد ساختوں میں پایا جاتا ہے۔	مقامی ورم کی علامتیں پائی جاتی ہیں بالآخر عام جسمانی علامتیں بھی رونما ہوجاتی ہیں۔	اس کا جنین چپٹا 1/30 انچ لمبا ہوتا ہے اور اس کی لمبی پتلی سی دم ہوتی ہے۔	عموماً پانی کے ذریعے جسم انسان میں پہنچتا ہے ایشیا' افریقہ' مصر' برازیل وغیرہ میں پایا جاتا ہے اس کا درمیانی میزبان پانی کا کوئی کیڑا ہے۔

ان میں سے نمبر5 کے کرم یعنی دو داخل یا چرنے عام طور پر بچوں میں پائے جاتے ہیں ان کے متعلق بعض اطباء کا خیال تھا کہ یہ آنتوں میں آ کر تعداد میں زیادہ نہیں ہوتے بلکہ ان کے جس قدر انڈے منہ کے راستے معدے اور آنتوں میں خارج سے پہنچ جاتے ہیں وہ ہی وہاں نشوونما پاکر کیڑے بن جاتے ہیں لیکن یہ صحیح نہیں ہے بلکہ مسلسل مشاہدات سے ثابت ہوچکا ہے کہ یہ بدن کے اندر بالخصوص زائدہ دودیہ میں نشوونما پائے اور تعداد میں بھی بڑھتے رہتے ہیں دودالخل سے کم کے

کیڑے حیات یعنی کیچوے پائے جاتے ہیں اور سب سے کم حب القرع یعنی کدودانے پائے جاتے ہیں یہ بچوں میں کم اور بالخصوص تین سال سے کم عمر کے بچوں میں بالکل ہی نہیں پائے جاتے۔

اسباب: ماہیت مرض میں ظاہر کیا جاچکا ہے کہ کیڑوں کی پیدائش کا سبب بلغمی رطوبتیں ہوتی ہیں جو حرارت غریبہ کے عمل سے متعفن ہوکر کیڑوں کیشکل میں تبدیل ہوجاتی ہیں چنانچہ بعض اطباء قدیم نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ اگر یہ رطوبتیں اوپر کی چھوٹی آنتوں میں متعفن ہوں تو جگر کے صالح مادے کو کم جذب کرلینے اور عفونت کی کمی کی وجہ سے لمبی اور بڑی قسم کے کیڑے مثلاً کیچوے وغیرہ پیدا ہوتے ہیں لیکن جب یہ رطوبتیں زیریں اور بڑی آنتوں مثلاً معاء مستقیم وغیرہ میں متعفن ہوتی ہیں تو عفونت کی زیادتی جگر کے صالح مواد کو جذب کرلینے اور ثقل کے بکثرت اخراج وغیرہ کی وجہ سے چھوٹی قسم کے کیڑے مثلاً چرنے وغیرہ پیدا ہوتے ہیں لیکن اگر یہ صائم اعور اور قولون میں متعفن ہوں تو گول اور چوڑے قسم کے کیڑے مثلاً کدودانے پیدا ہوتے ہیں اس طرح تمام سرد تر اور بلغم پیدا کرنے والی غذاؤں اور خراب پانی کا کثرت استعمال اور سوء ہضم وغیرہ اس مرض کو پیدا کرنے میں معاونت کرتے ہیں چونکہ اطباء جدید انکے انڈوں اور بچوں کے خارج سے جسم انسانی میں داخل ہوکر نشو ونما پانے کو اس مرض کا باعث قرار دیتے ہیں اس لئے وہ تمام ماکولات ومشروبات مثلاً خراب پانی، سبزیوں، میوہ جات وغیرہ کے استعمال کو اس مرض کے اسباب میں شمار کرتے ہیں۔

علامات: کیڑوں کی مختلف اقسام کے لحاظ سے ان کی علامتیں بھی مختلف ہوا کرتی ہیں چنانچہ چرنے اکثر بچوں میں پائے جاتے ہیں اور ان کی موجودگی میں اکثر شام کے وقت مقعد اور گاہے لڑکیوں میں اندام نہانی میں سخت خارش اور دغدغہ ہوتا ہے اور براز کے ساتھ کم وبیش کیڑے خارج ہوتے ہیں بچے کا رنگ پیلا ہوتا ہے اور اس کی آنکھوں کے اردگرد سیاہ حلقے سے پائے جاتے ہیں وہ اکثر بے چین اور ذکی الحس ہوتا ہے اس کی نیند خراب ہوجاتی ہے اور بھوک مرجاتی ہے گاہے پیٹ میں بالخصوص زائدہ دودیہ کے مقام پر قولنجی قسم کا درد بھی ہوتا ہے کیونکہ بعض اوقات اس جگہ نزلاوی قسم کا ورم ہوجاتا ہے جسمانی تغذیہ میں نقص پیدا ہوکر لاغری کمزوری اور کمی خون کی شکایت پیدا ہوجاتی ہے اکثر بدہضمی پائی جاتی ہے انعکاسی تحریک کی وجہ سے بعض قسم کے عصبی عوارض مثلاً خوف، بزدلی، ناک نوچنا، دانت پیسنا، کثرت لعاب دہن، نیند میں ڈرنا، دردسر، دوران سر، تشنجی دورے، رعشہ اور گاہے مرگی، حول یعنی بھینگا پن اور بول فی الفرش وغیرہ پائے جاتے ہیں۔

کیچوؤں کی موجودگی میں اگر وہ صرف دو چار ہوں تو شاذ ونادر ہی کوئی نمایاں علامت ظاہر ہوتی ہے لیکن جب وہ تعداد میں زیادہ ہوں تو مروڑ ہوتا ہے بالخصوص بھوک کی حالت میں نیند میں دانت بجتے ہیں بھوک کے وقت کیڑوں کے معدے کی طرف حرکت کرنے کا احساس ہوتا ہے متلی اور ابکائی آتی ہے لعاب دہن بکثرت جاری رہتا ہے یعنی رال بہتی ہے عموماً قبض ہوتا ہے بدن میں سردی پائی جاتی ہے ہونٹوں میں خارش اور بے چینی بھی پائی جاتی ہے پاخانہ سفید آتا ہے جب یہ کیڑے معدے تک چڑھ جاتے ہیں تو قے ہوتی ہے اور گاہے قے کے راستے خارج ہوتے ہیں انعکاسی تحریک سے بعض عصبی علامات مثلاً تشنج، مرگی وغیرہ بھی پائی جاتی ہے اس کے علاوہ کیچوؤں کے مختلف مقامات پر چلے جانے کی وجہ سے اس مقام کے لحاظ سے مختلف اور خاص علامتیں بھی پائی جاتی ہیں چنانچہ اگر یہ مجری صفرا میں پہنچ کر اس کو بند کردیں تو یرقان ہوجاتا ہے اگر پھیپھڑوں میں پہنچ جائیں تو پھیپھڑوں کو مردہ کرکے یا قصبۃ الریہ کو بند کرکے اور گلا گھونٹ کر موت کا باعث ہوتے ہیں اگر جگر میں چلے جائیں تو جگر کا پھوڑا پیدا کردیتے ہیں اگر آنتوں میں سوراخ کردیں تو جریان خون کے علاوہ صفاق کے جوف میں پہنچ کر ورم صفاق (باریطون) بھی پیدا کردیتے ہیں۔

کدو دانوں میں بیشتر کیچوؤں کی علامتیں پائی جاتی ہیں اور براز میں کدو کے تخم یا دانوں کے مشابہ کیڑے خارج ہوتے ہیں گاہے اس کے ساتھ مرض جوع البقر کی شکایت بھی ہوجاتی ہے جسم بہت لاغر ہوجاتا ہے گاہے متلی' اسہال اور درد قولنج کی شکایت پائی جاتی ہے یہ درد خصوصاً بھوک کے وقت ناف کے اردگرد ہوتا ہے۔

تشخیص: مختلف قسم کے کیڑوں میں باہمی تشخیص کرنے کے لئے پہلے مذکورہ بالا علامات سے یہ تشخیص کرلینا ضروری ہے کہ مریض دیدان شکم کی شکایت میں مبتلا ہے اس کے بعد مختلف قسم کے کیڑوں کی مخصوص علامات کو پیش نظر رکھ کر فیصلہ کرنا چاہئے چنانچہ اگر مریض شکم میں کیڑوں کی حرکت محسوس کرتا ہو رات کو دانت پیستا ہو' مروڑ' آنتوں میں خلش بالخصوص بھوک کی حالت میں' لعاب دہن کی کثرت' دن کو زبان اور لبوں کی خشکی اور رات کو تری' کھانے کے بعد متلی اور بے چینی' سر کی طرف بخارات کے چڑھنے اور سر کی گرانی یا دردسر' طنین' ہیجان کے وقت ہاتھ پاؤں کے سرد ہوجانے' پسینہ کی زیادتی' بدہضمی' بھوک کی کمی' یا گاہے جوع البقر اور گاہے خفقان وغیرہ کی شکایت کرتا ہو اس کی آنکھوں میں سفیدی اور چمک پیدا ہوگئی ہو اور گاہے اسے ہذیان' صرع یا تشنج وغیرہ کی شکایت ہوجاتی ہو پلکوں میں کم وبیش تشنج پیدا ہوگیا ہو گاہے خصیتین میں ورم ہو' اور سخت بدبو کے ساتھ سرد پسینے آتے ہوں تو سمجھنا چاہئے کہ مریض دیدان امعا کی شکایت میں مبتلا ہے اس کے بعد جو علامات مختلف کرموں کی اوپر درج کی گئی ہیں ان کو پیش نظر رکھ کر کیڑوں کے اقسام کی تفریق کریں اس سلسلہ میں براز کا معائنہ بھی ضروری ہے کیونکہ اکثر اس میں کرم امعاء پائے جاتے ہیں اور اس طرح ان کی تشخیص میں کسی طرح کا شک وشبہ نہیں رہتا۔

اصول علاج: گو آنتوں میں متعدد قسم کے کیڑے پیدا ہوسکتے ہیں لیکن چونکہ عام طور پر صرف تین قسم کے کیڑے پائے جاتے ہیں اس لئے یہاں پر ان ہی کا اصول علاج بیان کیا جاتا ہے چنانچہ اس قسم کے مریضوں میں سب سے پیشتر معمولی ملین دوائیں مثلاً روغن بید انجیر' شربت دینار' گل قند' مربہ ہلیلہ کھلائیں تاکہ کرم کش دواؤں کو عمل کرنے کا موقعہ ملے اور اس دوران میں غذائیں بھی زود ہضم اور لطیف مثلاً شیر مادہ گاؤ مصری ملا کر یا چوزہ مرغ اور بیضہ مرغ وغیرہ دیں تاکہ معدے میں زیادہ ثقل پیدا نہ ہو اس کے بعد رات کو قاتل کرم ادویہ مثلاً درمنہ ترکی' باؤبڑنگ' کمیلا' سرخس' ترمس وغیرہ کھلا کر صبح کو مسہلہ ادویہ استعمال کرائیں اس عمل سے تمام کیڑے مرکر خارج ہوجاتے ہیں یہاں پر یہ امر بھی خالی از معلومات نہ ہوگا کہ قاتل کرم ادویہ عموماً کڑوی ہوتی ہیں اس لئے جس وقت یہ دوائیں استعمال کرائی جائیں تو کیڑے ان کو نہیں کھاتے جس کی وجہ سے ان پر اس کا کوئی اثر نہیں ہوتا ایسی صورت میں بہترین تدبیر یہ ہے کہ ایک وقت مقرر کرکے تین بار تک خاص اسی وقت پر گائے کا دودھ میٹھا کرکے پلادیں کریں آٹھویں روز اسی دودھ میں قاتل کرم ادویہ شامل کرکے وقت معینہ پر پلادیں کیڑے عادی ہونے کی وجہ سے اس کو پی لیتے ہیں اور دوا کا عمل پورا ہوجاتا ہے اس کے بعد صبح کو روغن بید انجیر وغیرہ سے تنقیہ کرائیں پیٹ صاف ہونے کے بعد بلغم کو نہ پیدا کرنے والی اور مقوی دوائیں مثلاً معجون ازراقی' جوارش جالینوس' کشتہ فولاد' اطریفل دیدان وغیرہ استعمال کرائیں۔

اگر مریض گرم مزاج ہو تو گرم دوا نہ دیں بلکہ بیخ انار ترش کی چھال پانی میں پکا کر پلائیں اس کے علاوہ چونکہ مقام مرض آنتیں ہوتی ہیں اس لئے نزدیک کے علاج کے لئے حقنہ کے ذریعہ سے امعا میں دوا پہنچانی زیادہ کارگر ثابت ہوتی ہے اگر کھانے کی دوا دی جائے تو اس میں بھی ناک کو بند کرلینا چاہئے تاکہ کیڑوں کو اس کی تلخی اور بو محسوس نہ ہو اگر کسی مریض میں دوسرے اسباب کی بناء پر تیز اور قوی دوائیں نہ دی جاسکیں تو ان کے لئے قاتل کرم ادویہ کا شیاف مفید ثابت ہوتا ہے کیڑے خارج ہونے کے بعد کانجی گھونٹ گھونٹ کرکے پلائیں تاکہ بلغم خارج ہوکر ان کی پیدائش بند ہوجائے کیچوؤں کے مریضوں میں قوی ادویہ مسہلہ نہ استعمال کریں کیونکہ بسا اوقات کیچوؤں کا کچھ حصہ کٹ کر نکل جاتا ہے اور بقیہ حصہ تکالیف کا موجب ثابت ہوتا ہے بچوں کے چرنوں میں کمیلا وغیرہ مقعد میں بھر دینے سے مرض کا ازالہ ہوجاتا ہے کدو دانوں میں نمک اور

سوڈے کے پانی سے بار بار حقنہ کرانا مفید ترین تدابیر میں سے ہے۔

دستورالعلاج / کدو دانے: (1) 250 ملی لیٹر دودھ میں مصری ملا کر رات کو سوتے وقت تین یوم تک پلائیں۔ (2) پھر چوتھے روز سرخس کمیلا' باؤبڑنگ' حب النیل ہر ایک ایک گرام دودھ میں شیرہ نکال کر رات کو سوتے وقت پلائیں۔ (3) صبح کو برگ سنا مکی بارہ گرام پانی میں جوش دے کر صاف کرکے گل قند آفتابی پچاس گرام شامل کرکے تربد سفید مسحوق تین گرام چھڑک کر پلائیں اس سے مرے ہوئے کیڑے خارج ہوجائیں گے۔ اگر اس سے مکمل فائدہ نہ ہو تو (1) اترج' آملہ' پوست ہلیلہ زرد ساڑھے پانچ گرام' تربد سفید' مجوف خراشیدہ بارہ گرام' نبات سفید چودہ گرام کوٹ چھان کر بارہ گرام کی مقدار میں گرم پانی کے ساتھ رات کو روزانہ کھلائیں اور (2) برگ شفتالو تین گرام' کمیلا ایک گرام' سرخس تین گرام باریک پیس کر اول کھلائیں اوپر سے شیرہ بادیان' شیرہ تخم کشوث ہر ایک پانچ گرام پانی میں نکال کر سکنجبین سادہ 25 ملی لیٹر ملا کر صبح وشام پلائیں۔

حسب ذیل طریق علاج بھی بہت مفید ثابت ہوا ہے: (1) کمیلا ایک گرام' اطریفل دیدان نوگرام میں ملا کر صبح وشام کھلائیں۔ (2) کمیلا ایک گرام' تخم شفتالو دو عدد' آب برگ نیم سبز میں پیس کر مقعد پر ضماد کریں۔ (3) قلعی گر کے برتن کا بجھا ہوا پانی پانچ تولہ صبح وشام پلائیں دس پندرہ روز میں مرض کا استیصال ہوجاتا ہے۔

چنونے: (1) افسنتین' کمیلا' باؤبڑنگ' برگ نیب سبز' پلاس پاپڑہ ہر ایک تین گرام باریک پیس کر آب شفتالو میں گوندھ کر چنے کے برابر گولیاں بنائیں اور ایک گولی صبح ایک شام کو تازے پانی کے ساتھ استعمال کرائیں۔ (2) کمیلا باریک پیس کر روغن شفتالو میں یا روغن نیم مخلوط کرکے کپڑے میں شافہ بنا کر رات کو مقعد میں رکھیں۔ (3) برگ سنا مکی' سقمونیا' بیخ جلاپہ' کمیلا' چرائتہ ہر ایک ایک گرام' برگ شفتالو تین گرام' نمک تلخ پانچ گرام سب کو پانی میں جوش دے کر صاف کرکے دن میں کسی وقت حقنہ کریں۔

حسب ذیل طریق علاج بھی مفید ثابت ہوا ہے: (1) رسوت' چاکسو' ہینگ سرخ ہر ایک دو گرام' ایلوا ایک گرام' فلفل سیاہ نصف گرام' برگ نیم دو عدد سب کو مکرونده کے عرق میں پیس کر جوار کے برابر گولیاں بنائیں اور ایک گولی ماں کے دودھ میں گھس کر پلائیں۔ (2) رسوت ایک گرام' کافور ایک گرام' ایلوہ ایک گرام' آب مکرونده سبز 36 ملی لیٹر میں پیس کر روغن گل بارہ گرام' سیاہی تا بہ چھ گرام اضافہ کرکے فتیلہ بنائیں اور مقعد میں رکھیں اور نمکین حقنہ کریں یہ علاج بچوں میں بہت مفید ہے۔

کینچوے: (1) اول چند یوم تک شیر مادہ گاؤ 250 ملی لیٹر میں نبات سفید پچاس گرام ملا کر پلائیں پھر (2) باؤبڑنگ چھ گرام' سرخس ایک گرام' کمیلا ایک گرام' ترمس ایک گرام' حب النیل' قسط تلخ' نمک ہندی ہر ایک نصف گرام کوٹ چھان کر سفوف بنائیں اور ناک بند کرکے نصف صبح اور نصف شام کو کھلائیں اگلے روز تربد موصوف پانچ گرام سنا مکی بارہ گرام باریک پیس کر گل قند آفتابی پچاس گرام میں ملا کر عرق بادیان 125 ملی لیٹر کے ہمراہ کھلائیں۔ جب کینچوے مر کر نکل آئیں تو (3) جوارش جالینوس پانچ گرام میں کشتہ فولاد بیس ملی گرام ملا کر چند یوم صبح کے وقت کھلائیں اور شام کو معجون سرخس نوگرام دودھ کے ساتھ دیا کریں اور (4) پوست بیخ انار' شحم حنظل' کمیلا' ترمس ہر ایک بارہ گرام پانی میں جوش دے کر صاف کرکے روغن بید انجیر 25 ملی لیٹر اضافہ کریں اور بطریق معروف انیما کریں۔

دستور جدید / سفوف دیدان: آنتوں کے کیڑے اور بالخصوص کدو دانے اور گول کیڑوں کے اخراج کے لئے مفید و مستعمل ہے:

ہینگ سرخ	500 ملی گرام
چرائتہ کا سفوف	1250 ملی گرام

ایسی ایک پڑیہ رات کو سوتے وقت کھلائیں۔

تعفین کمیلا: چنونے اور دیگر کرم امعا میں نافع ہے۔

کمیلا	1 حصہ
روح الخمر	5 حصے

دونوں کو ہفتہ عشرہ تک بھگو دیں اور روزانہ ہلا دیا کریں پھر نتھار کر محفوظ رکھیں اور دو گرام سے بارہ گرام تک پانی میں ملا کر پلائیں۔

جرعہ حب القرع: دیدان امعا خصوصاً کدو دانوں میں مفید ہے:

پوست بیخ انار تازہ	پچاس گرام
پانی	نصف لیٹر

اس قدر جوش دیں کہ پانی نصف رہ جائے پھر صاف کر کے صبح نہار منہ پچاس ملی لیٹر کی مقدار میں ہر آدھ گھنٹے کے بعد چار مرتبہ دیں اس کے بعد روغن بید انجیر سے تنقیہ کریں۔

نمکین حقنہ: دس چھٹانک گرم پانی میں دو چمچے نمک اور ایک چمچہ سوڈا بائیکارب ملا کر حقنہ کریں۔ اس سے کدودانے، کیچوے عموماً اور چنچنے خصوصاً خارج ہو جاتے ہیں۔

منتخب مجربات و مرکبات ۔ حب افسنتین: پیٹ کے ہر قسم کے کیڑوں کو مار کر نکالتی ہے افسنتین رومی، کمیلا، باؤبڑنگ، پلاس پاپڑہ ہر ایک بارہ گرام سب کو کوٹ چھان کر آب برگ شفتالو سبز میں جنگلی بیر کے برابر گولیاں بنائیں اور ایک ایک گولی صبح وشام کھلائیں۔

معجون سرخس: دیدان امعا کے لئے فائدہ مند ہے صفتہ، سرخس، بڑنگ کابلی ہر ایک سات گرام۔ گوگل، تربد سفید مجوف خراشیدہ ہر ایک چودہ گرام کوٹ چھان کر شہد خالص سہ چند میں معجون تیار کریں اور ضرورت کے وقت اس میں سے نصف معجون رات کو دودھ کے ساتھ کھائیں صبح مسہلہ ادویہ استعمال کریں اگر ضرورت باقی رہ جائے تو نصف خوراک تیسرے روز اسی طرح کھلائیں۔

اطریفل دیدان: پیٹ کے کیڑوں کو مارتا ہے اور کینچوؤں اور کدودانوں کو خصوصیت کے ساتھ مفید ہے صفتہ، بڑنگ کابلی مقشر 36 گرام، تربد سفید مجوف خراشیدہ، حب النیل، قسط تلخ ہر ایک 18 گرام۔ کمیلا، ترمس، افسنتین رومی، درمنہ ترکی، افتیمون ولایتی، نمک سیاہ، رائی، بیخ اندرائن، راسن، ناگرموتھ ہر ایک ساڑھے دس گرام سب کو کوٹ چھان کر سہ چند شہد خالص میں اطریفل بنائیں خوراک نو گرام سے بیس گرام تک مناسب بدرقات کے ساتھ استعمال کریں۔

حب قنبیل: دیدان امعا کو رفع کرنے میں مستعمل ہے۔ صفتہ، کمیلا، پودینہ خشک، نمک ہندی، باؤبڑنگ، پوست ہلیلہ زرد، تربد مجوف خراشیدہ ہر ایک بارہ گرام کوٹ چھان کر عرق بادیان میں چنے کے برابر گولیاں بنائیں اور ضرورت کے وقت تین گرام کی مقدار میں مناسب بدرقات کے ساتھ استعمال کریں۔

دواء القرع: حکیم نورالدین صاحب کا مجرب نسخہ ہے: پارہ بارہ گرام، آملہ سار 36 گرام، خردل، اجوائن ہر ایک چالیس گرام، بابڑنگ پچاس گرام، کچلا مدبر ساٹھ گرام، تخم میدہ 75 گرام۔ سرمہ سا کر کے رکھ لیں دن میں ایک مرتبہ تین گرام کھلایا کریں۔

علاج ڈاکٹری: ہدایات مندرجہ علاج طبی پر عمل کریں اور حب القرع یعنی کدودانے کے مریض کو دو تین روز تک نرم اور ہلکی غذا مثلاً دودھ کا استعمال کرائیں اور اس دوران میں ہر روز میگنیشیا سلفیٹ چار گرام پلا کر اس کی انتڑیوں کو صاف رکھیں۔ چوتھے روز مندرجہ ذیل دوا پلائیں:

ایکسٹریکٹ فیلے سس لکوڈا ایک ڈرام، میوسیلج ٹراگا کنتھ حسب ضرورت، سیرپ زنجبرس دو گرام، ایکوا کلوروفارم 25 ملی لیٹر ایسی ایک خوراک علی الصباح آٹھ بجے اور پھر نو بجے دیں اس کے بعد دس بجے 25 گرام میگنیشیا سلفیٹ کا جلاب دیں۔ تمام

کدودانے خارج ہو جائیں گے۔

اس قسم کے کیڑوں کے لئے پیلی ٹرپن ٹینا س (پوست انار کا جوہر مؤثر) 140 سے 280 ملی گرام سفوف کی شکل میں دے کر دو گھنٹے کے بعد میگنیشیا سلفیٹ کا مسہل دینا بھی مفید ہے حب القرع کی ایک خاص قسم کے لئے جو (ہک ورم) کے نام سے موسوم ہے تھائی مول بہترین دوا ہے چنانچہ مذکورہ بالا طریق پر دو تین روز تک ہلکی غذا اور میگنیشیا سلفیٹ کا جلاب دے کر پانچ سال کے بچے کو 250 ملی گرام' 5 سے 9 سال کے بچے کو 500 ملی گرام' 10 سے 14 سال کے بچے کو ایک گرام کی مقدار میں تھائی مول کیچٹ میں بند کر کے کھلائیں۔

(2) حیات یعنی کیچوؤں کے لئے یہ نسخہ مفید ہے:

سینٹونین چھ ملی گرام' کیلومل چھ ملی گرام' سکری البا حسب ضرورت' یہ خوراک ایک سال کے بچے کے لئے ہے حسب عمر مریض ہر ایک سال کے پیچھے اسی قدر مقدار دوا بڑھالیا کریں ایسی ایک ایک پڑیہ ہر روز سوتے وقت تین چار راتوں کو استعمال کرائیں اور صبح اٹھ کر سڈلٹز پاؤڈر کی ایک خوراک دے دیا کریں۔ اگر اس دوا کے استعمال سے مریض کو چیزیں زرد یا نیلی دکھائی دینے لگیں تو فکر نہ کریں چند گھنٹے کے بعد یہ علامت خود بخود رفع ہو جاتی ہے۔

(3) چرنوں کے لئے 300 ملی گرام کی مقدار میں سلفر لوزنجز کا کھلانا یا انفیوژن کواشیا بارہ گرام کو 100 ملی لیٹر پانی میں ملا کر انیما کرنا مفید ہے اس سے اکثر اوقات کیڑے مر کر خارج ہو جاتے ہیں۔

غذا: زود ہضم اور کم فضلات والی غذائیں دیں انڈہ' چوزہ مرغ' بکری کا گوشت مونگ کی دال' تیتر' بٹیر کا گوشت' گرم مصالحہ دار غذائیں استعمال کرائیں ادرک' پودینہ وغیرہ کی چٹنی کے ساتھ غذائیں زیادہ مفید ہوتی ہیں۔

پرہیز: بلغم پیدا کرنے والی اور بادی غلیظ چیزوں سے پرہیز کرائیں سبزیاں کم کھلائیں دیر ہضم اشیاء' آلو' گوبھی' مٹر' بینگن' بکری کے سری پائے' کیلے کی گلی سڑی پھلیاں' امرود ناشپاتی وغیرہ سے احتراز رکھیں۔

آنتوں کی سوجن

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
آنتوں کی سوجن	ورم الامعاء	اینٹی رائٹس Enteritis

کیفیت و ماہیت: یہ مرض عام طور پر بعض حاد اور مستعدی بیماریوں کی سمیت اور خراش وغیرہ کی وجہ سے پیدا ہو جاتا ہے جس میں عموماً چھوٹی آنتیں ماؤف ہوتی ہیں اکثر غشاء مخاطی میں یہ مرض پایا جاتا ہے مگر بعض اوقات آنتوں کے تمام طبقات اس میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔

اقسام: عام طور پر اس کی دو قسمیں کی جاتی ہیں شدید اور مزمن اس کے علاوہ مقام مرض کے لحاظ سے مختلف قسمیں کی گئی ہیں چنانچہ اگر ورم صرف غشاء مخاطی میں ہو تو اسے ورم امعاء سادہ یا ورم معوی نزلی (اینٹرک کٹار) تمام طبقات میں ہو تو ورم امعا اگر اثنا عشری میں ہو تو ورم اثنا عشری بڑی آنتوں میں ہو تو ورم قولون اور اعور میں ہو تو ورم اعور کہتے ہیں۔

اسباب: سردی سے چوٹ لگنا' بدہضمی سے آنتوں میں خراش ہونا' امراض قلب' سوزش جگر' ہیضہ وبائی پیچش' موتی جھرہ وغیرہ میں مبتلا ہونا نیز بعض اوقات باب الکبد کے اجتماع الدم کی شکایت سے بھی اس مرض کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

علامات: ورم شدید میں دست آنے لگتے ہیں ناف کے اردگرد درد ہوتا ہے عموماً لرزے سے بخار ہوتا ہے اور درجہ حرارت ایک سو تین درجے تک جا پہنچتا ہے متلی ہوتی ہے کبھی ہچکی اور کبھی قے شروع ہو جاتی ہے پیاس' زبان کی خشکی اور سرخی وغیرہ عوارض پیدا ہو جاتے ہیں کبھی تشنج ہونے لگتا ہے۔

ورم مزمن میں کبھی قبض ہوجاتا ہے اور کبھی اسہال آتے ہیں جن میں خون اور آؤں ملے ہوئے ہوتے ہیں عموماً بواسیر کی شکایت ہوجاتی ہے اجابت کے وقت مروڑ کی شکایت معلوم ہوتی ہے اکثر نفخ رہتا ہے اور پیٹ کو ہاتھ لگانے سے درد اور دبانے سے ورم معلوم ہوتا ہے۔

اگر بچوں میں ورم امعا ہو جو عموماً دانتوں کے نکلنے کے زمانہ میں ہوا کرتا ہے تو ہرے رنگ کے دست آتے ہیں ناف کے اردگرد ہوتا ہے اور بخار آتا ہے۔

تشخیص: اگر اثنا عشری میں ورم ہو تو صفراء کی نالی بند ہونے سے یرقان ہوجاتا ہے اگر بڑی آنتوں میں ورم ہو تو براز میں آؤں کثیر مقدار میں خارج ہوتی ہے اگر اعور میں ورم ہو تو خفیف بخار اور متلی معلوم ہوتی ہے علاوہ ازیں آنتوں کے دبانے سے ماؤف مقام کا آسانی سے پتہ چل سکتا ہے۔

فروق الامراض: اس مرض کو قولنج، ورم باریطون، پیچش، اسہال، فتق، ورم معدہ اور محرقہ بطنی سے تشخیص کرنا چاہئے چنانچہ حسب ذیل جدول سے ان کی تشخیص ہوسکتی ہے۔

مرض	علامات فارقہ	مرض	علامات فارقہ
قولنج	بخار نہیں ہوتا، دبانے سے درد کم ہوجاتا ہے۔	ورم امعاء	بخار ہوتا ہے، دبانے سے درد بڑھتا ہے۔
سوزش باریطون	اسہال کم ہوتے ہیں مریض ٹانگیں سکیڑے رکھتا ہے۔		اسہال زیادہ ہوتے ہیں مریض ٹانگیں نہیں سکیڑتا۔
ورم معدہ	معدہ کے مقام پر درد ہوتا ہے۔		آنتوں کے مقام پر درد ہوتا ہے۔
پیچش	بخار نہیں ہوتا۔		بخار ہوتا ہے۔
اسہال	بخار نہیں ہوتا۔		بخار ہوتا ہے۔
محرقہ بطنیہ	عموماً ابتدا میں اسہال نہیں ہوتے بخار لرزے کے بغیر ہوتا ہے اور حرارت میں خاص طرح کی کمی بیشی ہوتی ہے۔		ابتدا میں اسہال ہوتے ہیں بخار لرزے سے ہوتا ہے۔

انجام: خفیف حالت میں آرام ہوجاتا ہے اور کبھی مزمن میں تبدیل ہوجاتا ہے اگر مرض شدید ہو اور کمزور اشخاص کو لاحق ہو یا اس کے ساتھ اور کوئی حاد یا مزمن مرض شامل ہوجائے تو خطرناک ہوتا ہے۔

اصول علاج: اصل سبب کو معلوم کرکے رفع کریں اور مریض کو آرام سے بستر پر لٹائیں نیز پیچش میں جس قدر تدابیر بیان کی گئیں ہیں، ان پر عمل کریں مریض کی قوت بحال رکھنے کی پوری پوری کوشش کریں درد کو تسکین دینے کے لئے مخدر دوائیں مثلاً جوشاندہ خشخاش وغیرہ سے نکور کرائیں قبض کی شکایت نہ ہونے دیں ابتدائے مرض میں روادعات مثلاً گل ارمنی، رسوت، صندل سرخ، گل سرخ وغیرہ، عرق مکو سبز میں ملا کر ضماد کریں چند روز بعد مرخیات اور محللات مثلاً تخم خطمی، آرد جو، مغز فلوس خیار شنبر وغیرہ اضافہ کریں آخر میں اور ورم مزمن کی صورت میں محللات مثلاً سنبل الطیب، گل بابونہ، اکلیل الملک، مغز املتاس وغیرہ کا ضماد کریں پینے کے لئے مروقین (آب مکو سبز ورمق پچاس ملی لیٹر، آب کاسنی سبز مروق پچاس ملی لیٹر) شربت بزوری وغیرہ ملا کر پلائیں مریض کو پہلے ایک دو یوم قطعی غذا نہ دیں اس کے بعد آش جو استعمال کرائیں اگر قبض ہو تو روغن بید انجیر ملا کر رفع

کریں اور آنتوں میں خراش پیدا کرنے والے مواد کو لعاب ریشہ خطمی' بہدانہ وغیرہ پلا کر نکالیں اگر درد شدید ہو تو مسکنات اور مخدرات استعمال کرائیں اور آرد ماش و زنجبیل والی یہ روٹی باندھیں آرد ماش' مار دودھ میں گوندھ کر نمک طعام بارہ گرام' ہینگ چھ گرام' زنجبیل بارہ گرام' برگ شبت بارہ گرام باریک پیس کر ملا کر اس کی ٹکیہ بنائیں ایک طرف سے پکا کر دوسری جانب روغن بید انجیر چپڑ کر گرم گرم مقام ماؤف پر رات کو سوتے وقت باندھ دیا کریں اگر چوٹ لگنے کی وجہ سے ورم عارض ہو گیا ہو تو مذکورہ بالا طریقہ سے روادعات اور مرخیات وغیرہ کام میں لائیں اگر بدہضمی کی وجہ سے یہ شکایت ہوئی ہو تو اس کا مناسب علاج کریں اگر پیچش موتی جھرہ' سوزش جگر یا وبائی ہیضہ کی وجہ سے ہو تو ان کا تدارک کریں اگر ورم معدہ میں دست آتے ہوں تو چہار تخم وغیرہ کھلا کر دستوں کو کم کریں اور درد کی زیادتی میں آرد باجرہ' سبوس گندھ اور بزرالبنج وغیرہ سے سینک کریں یا گرم پانی بوتل میں بھر کر سینکیں متلی کو رفع کرنے کے لئے جوارش انارین کھلائیں خشکی زبان اور پیاس کی شدت میں برف کی ڈلیاں چسائیں اگر شدت مرض کی وجہ سے تشنج تک نوبت پہنچ گئی ہو تو خمیرہ ابریشم کھلائیں اس کے علاوہ چھوٹی آنتوں کے ورم میں ہر حالت میں رطوبت معدی کے ترشح کو کم یا بے اثر کرنے کی کوشش کریں چنانچہ اس مقصد کے لئے نوشادر' سوڈا یا اس قسم کے دیگر اجزاء ضرورت کے لحاظ سے استعمال کریں اور خارجی علاج کی بجائے داخلی ادویہ زیادہ تر کام میں لائیں۔

دستور العلاج: اگر چھوٹی آنتوں میں خصوصاً اثنا عشری میں ورم ہو تو (1) آب برگ شبت' سبز مروق پچاس ملی لیٹر' آب مکو سبز مروق پچاس ملی لیٹر' شربت دینار پچاس ملی لیٹر صبح و شام پلائیں۔ (2) مغز فلوس بارہ گرام' آرد جو چھ گرام' گل بابونہ چھ گرام' عنب الثعلب چھ گرام' رسوت تین گرام' جدوار تین گرام سب کو آب مکو سبز میں پیس کر گرم کر کے پیٹ پر ضماد کریں۔ (3) آرد ماش' ایک لیٹر دودھ میں گوندھ کر نمک طعام بارہ گرام' زنجبیل بارہ گرام' برگ شبت بارہ گرام' ہینگ چھ گرام باریک پیس کر ملا کر ٹکیں بنائیں اور ایک طرف سے پکا کر دوسری طرف سے کچی رکھیں اور کچی جانب روغن بید انجیر سے چپڑ کر مقام ماؤف پر گرم گرم رات کو سوتے وقت باندھ دیں۔

قبض رفع کرنے کے لئے: روغن بید انجیر چالیس ملی لیٹر' شیر مادہ گاؤ نیم گرم ایک لیٹر میں ملا کر میٹھا کر کے پلائیں۔ جب تمام شکایات رفع ہو جائیں تو تلیین کے لئے چند روز رات کو حب تنکار چار عدد' عرق بادیان 125 ملی لیٹر کے ساتھ کھلا دیا کریں۔

اگر ورم بڑی آنتوں خصوصاً قولون میں ہو تو (1) معجون نانخواہ سات گرام اول کھلا کر اوپر سے آب برگ شبت سبز مروق 100 ملی لٹر' شربت دینار پچاس ملی لیٹر ملا کر صبح و شام پلائیں۔ (2) سفوف نانخواہ تین گرام' برنجاسف ساٹھ گرام عروق کے ساتھ کھانا کھانے کے آدھ گھنٹہ کے بعد پھنکا دیا کریں۔ (3) اطریفل ملین پانچ گرام رات کو سوتے وقت نیم گرم پانی کے ساتھ کھلائیں۔ (4) ٹکیہ آرد ماش حسب دستور بالا پیٹ پر باندھیں۔ اگر شدت مرض کی وجہ سے دست یا خون سے ملی ہوئی آؤں آنے لگے تو چہار تخم پانچ گرام اول کھلا کر اوپر سے لعاب بہدانہ تین گرام' شیرہ بادیان پانچ گرام' شیرہ حب آلاس پانچ گرام' شیرہ بیخ انجبار تین گرام پانی میں نکال کر شربت بنفشہ 25 ملی لیٹر ملا کر پلائیں۔ اگر متلی آتی ہو تو زہر مہرہ' بنسلوچن' اناردانہ' زرشک مساوی الوزن باریک پیس کر شربت انار شیریں سہ چند میں ملا کر چٹنی کے طور پر چٹائیں۔ اگر پیاس شدت کے ساتھ لگتی ہو تو عرق مکو' عرق گاؤزبان میں برف ملا کر گھونٹ گھونٹ کر کے پلائیں۔ تشنجی کیفیات پیدا ہو جانے پر خمیرہ گاؤزبان جدوار عود صلیب والا پانچ گرام اول کھلا کر اوپر سے شیرہ بادیان پانچ گرام' شیرہ مویز منقیٰ نو دانے' عرق بادیان 150 ملی لیٹر میں نکال کر خمیرہ بنفشہ پچاس گرام ملا کر پلائیں۔

اگر مریض کمزور ہو گیا ہو تو دواء المسک معتدل جواہر والی تین گرام ہمراہ عرق گندر 75 ملی لیٹر' عرق ابریشم 75 ملی لیٹر کھلائیں۔

بعض اوقات ورم امعا کے بعد بواسیر کی شکایت ہوجاتی ہے ایسی حالت میں رسوت زرد ایک گرام مقل ایک گرام باریک پیس کر جوارش جالینوس پانچ گرام میں ملا کر عرق گاؤزبان 75 ملی لیٹر عرق بادیان 75 ملی لیٹر کے ساتھ صبح و شام پلا دیا کریں۔ بچوں کے ورم امعا میں مسوڑھوں پر شہد اور سہاگہ مل دیا کریں اور تمام وہ تدابیر اختیار کریں جو بچوں کے دانت نکلنے میں کی جاتی ہیں۔

علاج ڈاکٹری: مندرجہ طبی ہدایات پر عمل کریں رفع قبض کے لئے سڈلز پوڈر دو ڈرام پانی میں حل کر کے پلائیں قے روکنے کے لئے ہیڈروسیانک ایسڈ تین قطرے سوڈا واٹر کی بوتل میں ملا کر برف سے ٹھنڈا کر کے پلائیں درد کی شدت میں مارفیا چار ملی گرام ایٹروپینا 0.4 ملی گرام کی جلدی پچکاری کریں جب مرض میں تخفیف ہوجائے تو مقوی ادویہ کے ساتھ بسمتھ کا استعمال کریں نیز حسب ذیل نسخہ بھی مفید ہے:

بسمتھ سیلی سلیٹ 400 ملی گرام ٹنکچر اوپیم پانچ قطرے میوسلج اکیشیا ایک گرام پانی 12 ملی لیٹر اس میں سے 25 ملی لیٹر دن میں تین مرتبہ استعمال کریں۔ اگر ورم مزمن صورت اختیار کر چکا ہو تو سلفیٹ آف پوٹاشیم ایک گرام انفیوژن کواشیا بارہ گرام دونوں کو ملا کر دن میں تین مرتبہ پلائیں۔ امعا صاف کرنے کے لئے تازے پانی سے روزانہ انیما کرائیں۔

غذا: غذا سوڈے دودھ اور یخنی کے بغیر کوئی دوسری چیز نہ دیں۔ افاقہ کی صورت میں آش جو بکری یا مرغ کا شوربہ ساگودانہ سوڈا واٹر وغیرہ دیں۔

ورم زائدہ

ڈاکٹری نام	طبی نام	اُردو نام
اپنڈیسائٹس Appendicitis	ورم زائدہ اعور	ورم زائدہ

کیفیت و ماہیت: اعور (کانی آنت) کے ساتھ چار پانچ انچ لمبا ایک زائدہ ہوتا ہے جس میں ایک نالی ہوتی ہے۔ اس نالی کا ایک سرا تو کانی آنت میں کھلتا ہے لیکن بیرونی سرا بند ہوتا ہے اس لئے جب کوئی چیز مثلاً سرخ مرچ کا بیج بال دانہ انار وغیرہ اس میں چلی جاتی ہے تو اس میں پھنس کر ورم پیدا کر دیتی ہے۔

یادداشت: آج سے تقریباً پینتیس سال پہلے اس مرض کو ورم اعور (ٹفیلائٹس) اور ورم حوائی اعور (پیراٹفلائٹس) کے ناموں سے موسوم کرتے تھے اور خیال کیا جاتا تھا کہ اس میں اعور اور اس کے قریبی چیز باریطون میں ورم ہوجاتا ہے مگر بیسویں صدی کے ابتداء میں اس کے متعلق بہت سی جدوجہد ہوئی خصوصاً جب شاہ ایڈورڈ ہفتم اس میں مبتلا ہو کر راہی ملک عدم ہوئے تو اس کے متعلق بہت سی تحقیق کی گئی ہے اور یہ سلسلہ اس کے بعد بھی جاری ہے چنانچہ گزشتہ پچیس تیس سال میں ورم زائدہ کی ماہیت کے متعلق کئی مرتبہ تبدیلی ہو چکی ہے۔ پہلے یہ خیال تھا کہ زائدہ میں بیج بال وغیرہ اجنبی چیزوں کے جانے سے ورم ہوجاتا ہے مگر بعد میں تحقیق ہوا کہ صرف ایسا پانچ دس فیصدی مریضوں میں ہوتا ہے اور زیادہ تر اس فضلہ کی سمیت اور تعفن کی وجہ سے سوزش ہوتی ہے جو زائدہ اعور میں جمع رہتا ہے اس کے بعد مزید تحقیق پر معلوم ہوا کہ عصاء قولونی (بیسی لس کولائی) نامی جراثیم کو اس کی پیدائش میں بہت بڑا دخل ہے۔

اقسام: عصاء قولونیہ (بیسی لس قولائی) کی سمیت کے اعتبار سے ورم زائدہ کبھی تو شدید (حاد) ہوتا ہے اور کبھی خفیف (مزمن) شدید حالت میں مرض کے دورے جلد جلد ہوتے ہیں اور اس میں تاکل شروع ہوجاتا ہے اور خفیف حالت میں زائدہ کی اندرونی جھلی میں ورم یا سختی پیدا ہوجاتی ہے اور کبھی کبھی دورے ہوتے ہیں۔

اسباب: حال کی تحقیق سے معلوم ہوا ہے کہ اس کا اصلی سبب عصاء قولونی (بیسی لس کولائی) ہیں اس کے ابتداء اسباب میں

دائمی قبض، سبزیوں کا کم اور گوشت کا زیادہ استعمال بھی شامل ہیں جن لوگوں کو انفلوئنزا کی شکایت ہو چکی ہو یا جو وجع المفاصل میں مبتلا ہوں وہ اس میں اکثر گرفتار ہو جاتے ہیں بچوں اور بوڑھوں میں یہ مرض کم ہوتا ہے عورتوں میں بھی شاذ و نادر ہی پایا جاتا ہے غالباً اس کی وجہ یہ ہے کہ عورتوں کے زائدہ میں شریان کی ایک شاخ داخل ہوتی ہے جس کی وجہ سے ان میں خون زیادہ مقدار میں حرکت کرتا ہے۔

علامات: مریض دفعتاً درد کی شدید شکایت سے بے چین اور بے قرار ہو جاتا ہے اور بستر پر یا فرش پر تکلیف سے لیٹنے لگتا ہے اسے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ناف کے آس پاس چھری سے کاٹا جا رہا ہے آٹھ دس گھنٹہ کے بعد درد اپنے پیڑو کی طرف منتقل ہو جاتا ہے اور اسی مقام پر قائم ہو جاتا ہے یہی زائدہ اعور کا مقام ہے اس کے ساتھ جی متلاتا ہے بار بار قے آتی ہے قبض ہوتی ہے اور جاڑے کے ساتھ تیز بخار چڑھ جاتا ہے پیٹ سخت اور تنا ہوا ہوتا ہے پیڑو دبانے سے درد ہوتا ہے زائدہ کے مقام پر سختی اور ورم محسوس ہوتا ہے داہنی ران اوپر کی طرف کھنچی ہوئی رہتی ہے۔ اگر پھوڑا بن گیا ہو تو اس جگہ دبانے سے نرمی اور لہر سی معلوم ہوتی ہے اور ٹھوکنے سے ٹھوس آواز سنائی دیتی ہے۔

کبھی تو ایک دو دورے ہو کر ہمیشہ کے واسطے آرام ہو جاتا ہے مگر بعض مرتبہ شدید ورم کئی دوروں کے بعد مزمن صورت اختیار کر لیتا ہے چنانچہ زائدہ پھول کر سخت ہو جاتا ہے اور زائد ریشوں کے ذریعہ سے اپنے قریبی اعضاء کے ساتھ چپک جاتا ہے ایسی حالت میں پیٹ کے داہنی طرف نیچے کے حصہ میں ہر وقت درد رہتا ہے خصوصاً عورتوں میں درد کی زیادہ تکلیف ہوتی ہے آنتوں کی حرکت دودیہ میں فتور آ جانے سے قبض رہتی ہے اور بدہضمی کی شکایت ہو جاتی ہے اور کبھی کبھی شدید درد کے دورے ہوتے ہیں۔

تشخیص: اس کی علامات بعض دوسرے امراض سے مشابہ ہوتی ہے اس لئے باہم تشخیص کرنے کی ضرورت ہوتی ہے چنانچہ سنگ مرارہ، قولنج اور درد گردہ سے اسے تشخیص کرنا چاہئے:

(1) سنگ مرارہ میں متلی اور قے بہت زیادہ ہوتی ہے اور درد کی ٹیسیں داہنے کندھے اور پیٹھ تک جاتی ہیں کبھی مریض بے ہوش ہو جاتا ہے۔

(2) قولنج میں بخار نہیں ہوتا اور شدید قبض اور نفخ شکم کی شکایت ہوتی ہے۔

(3) درد گردہ میں گردہ کے مقام سے درد شروع ہوتی ہے۔

عوارضات: ورم خواہ شدید ہو یا خفیف دونوں صورتوں میں اس کی سمیت کم و بیش باریطون اور دوسرے قریب کے اعضاء تک ضرور پہنچ جاتی ہے اور مختلف عوارض پیدا ہو جاتے ہیں چنانچہ کبھی زائدہ اعور اپنے قریب کے کسی عضو کے ساتھ چپک جاتا ہے اور ایک بند کی طرح ہو جاتا ہے اس بند کے ساتھ آنتوں میں پیچ پڑ کر پاخانہ رک جاتا ہے کبھی ورم پھیل جاتا ہے اور آس پاس کے اعضاء میں ورم ہو جاتا ہے چنانچہ کبھی داہنا گردہ اور عورتوں میں داہنا خصیۃ الرحم اور کبھی زائدہ کی وریدیں متورم ہو جاتی ہے زائدہ کے قریبی اعضاء میں سے پردہ صفاق ضرور متورم ہو جاتا ہے اور پیپ پڑ جاتی ہے یہ پھوڑا اعور کے پیچھے اور نیچے کی طرف نکلتا ہے یا کبھی داہنے پیڑو پر یا کبھی اندر ہی اندر قولون کے ساتھ ساتھ اوپر کو پھیلتا جاتا ہے اور اس کی پیپ گردے کے اوپر کی طرف حجاب حاجز کے نیچے جمع ہو جاتی ہے اور کبھی آنتوں کے پیچ و خم میں رک کر آنتوں میں سوراخ کر دیتی ہے شدت ورم کی صورت میں بعض مرتبہ سب آنتیں اس کے اثر سے بیکار ہو جاتی ہیں اور ان کے ڈھیلا ہو جانے سے فضلہ خارج نہیں ہو سکتا کبھی پیپ باریطون میں داخل ہو جاتی ہے جس کے باعث اس میں ورم ہو کر التہاب باریطون ہو جاتا ہے۔

فائدہ: زائدہ اعور کے پھوڑے کی پیپ نہایت متعفن اور زہریلی ہوتی ہے۔

انجام مرض: کبھی تو ایک آدھ دورے کے بعد بالکل آرام ہو جاتا ہے کبھی زائدہ میں پھوڑا بن کر اس میں پیپ پڑ جاتی ہے

اور خراب قسم کا زخم ہوجاتا ہے اس صورت میں اکثر انجام خراب ہوتا ہے اگر ابتداء سے معقول علاج کیا جائے تو اکثر فائدہ ہوجاتا ہے عمل جراحی اس مرض میں کامیاب علاج سمجھا گیا ہے ڈاکٹروں کی رائے ہے کہ دورہ مرض سے افاقہ ہونے کے بعد عمل جراحی کرانا چاہئے اور زائدہ اعور کو کاٹ کر نکال دینا چاہئے مگر ابتدا میں اس کے اخراج کی ضرورت نہیں البتہ دواؤں کے استعمال سے اگر کچھ فائدہ نہ ہو تو اس کا نکلوا دینا بہتر ہوتا ہے۔

اصول علاج: دورہ کے وقت مریض کو آرام سے بستر پر لٹا کر درد کے مقام پر سینک کریں گرم پانی اور صابن کا حقنہ کریں یا روغن بید انجیر پلائیں۔ اگر درد بہت زیادہ ہو تو برشعشا یا افیون دیں۔ دورہ دور ہونے کے بعد کھانے پینے میں احتیاط کرائیں قبض نہ ہونے دیں' سردی اور تکان نہ ہونے دیں' ورم کے مقام پر سینک کرائیں رائی کا لیپ کرائیں پیٹ کی مالش بھی مفید ہے اس سے آنتوں میں حرکت پیدا ہوکر فضلہ خارج ہوتا ہے اگر ان تدابیر سے فائدہ نہ ہو اور بار بار اس کے حملے ہوتے ہوں یا پیپ پڑگئی ہو تو اس کا عملیہ کردیں۔

دستورالعلاج: دورہ مرض کی حالت میں (1) تلیین کے لئے ایک لیٹر نیم گرم پانی میں صابون دیسی چھ گرام حل کرکے روغن بید انجیر 25 ملی لیٹر ملا کر حقنہ کرائیں یا نصف لیٹر دودھ میں 25 ملی لیٹر روغن بید انجیر اور 125 ملی لیٹر عرق گلاب میں ملا کر پلادیں۔ (2) ربڑ کی بوتل میں گرم پانی بھر کر درد کی جگہ سینک کریں۔ (3) مندرجہ ذیل ادویہ کی روٹی تیار کرکے پیٹ پر باندھیں آرد ماش' بارہ گرام سونف کے عرق میں گوندھ کر تخم سویا چھ گرام' اجوائن چھ گرام' ہینگ تین گرام باریک پیس کر ملادیں اور ایک طرف سے روٹی پکائیں اور دوسری طرف روغن بیدانجیر 25 ملی لیٹر لگا کر نیم گرم درد کے مقام پر باندھیں۔ (4) پینے کے واسطے بیخ کاسنی' گل بنفشہ ہر ایک سات گرام' بادیان' گاؤزبان ہر ایک پانچ گرام' مویز منقی نو دانہ رات کو گرم پانی میں بھگو کر صبح مل کر صاف کرکے آب برگ شبت سبز مروق' آب برگ کاسنی سبز مروق' آب برگ مکو سبز مروق ہر ایک 40 ملی لیٹر' خمیرہ بنفشہ پچاس گرام اضافہ کرکے صبح کے وقت پلائیں اور شام کو دواء المسک پانچ گرام پہلے کھلائیں اوپر سے بادیان پانچ گرام' مویز منقی نو عدد' مکو خشک تین گرام' عرق مکو' عرق برنجاسف ہر ایک پچاس ملی لیٹر میں پیس کر خمیرہ بنفشہ پچاس گرام ملا کر پلائیں۔

رات کو سوتے وقت دودھ میں ثار روغن بادام یا روغن زیتون بارہ گرام ملا کر پلائیں۔

ورم تحلیل ہوجانے کے بعد صبح اور شام دونوں وقت آب برگ شبت سبز مروق' آب مکوہ سبز مروق ہر ایک ساٹھ ملی لیٹر' خمیرہ بنفشہ پچاس گرام ملا کر پیا کریں اور دس پندرہ روز تک دودھ اور روغن زیتون روزانہ استعمال کریں۔

مسیح الملک حکیم محمد اجمل خان صاحب مرحوم کا طریق علاج حسب ذیل ہے (1) صبح وشام آب برگ شبت سبز مروق ساٹھ ملی لیٹر' شربت دینار پچاس ملی لیٹر ملا کر پئیں۔ (2) حب تنکار دو عدد ہر تیسرے روز رات کو سوتے وقت استعمال کریں۔ (3) مذکورہ ٹکیہ آرد ماش ورم پر باندھیں۔ (4) حب کبد دو عدد کھانے کے بعد کھائیں اکثر اس علاج سے آرام ہوجاتا ہے اور عملیہ کی ضرورت محسوس نہیں ہوتی۔

علاج ڈاکٹری: ہدایات مندرجہ علاج طبی کو ملحوظ رکھیں صابن اور گرم پانی سے انیما کریں یا کسٹرائل پچاس ملی لیٹر پلائیں اور اگر درد شدید ہو تو مارفیا کا انجکشن کریں جب دورہ دور ہوجائے تو روغن زیتون بارہ ملی لیٹر روزانہ رات کو پلائیں مگر اس کا علاج صرف عمل جراحی ہے اور دورے کے بعد ہی کسی ہوشیار سرجن سے اپریشن کرنا چاہئے۔

غذا وپرہیز: دورے کی حالت میں صرف دودھ سوڈا' آش جو اور چنے کا شوربا دیں دورے کے بعد ان کے علاوہ دلیا' چھڑے موٹے آٹے کی روٹی' کدو' خرفہ' تری' ٹنڈا وغیرہ ہلکی سبزیاں بھی دے سکتے ہیں گوشت اور آلو' بھنڈی' بینگن' کچالو' گوبھی وغیرہ ثقیل سبزیوں سے پرہیز کرنا چاہئے۔

آنتوں کے زخم

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
آنتوں میں زخم پڑ جانا	قروح الامعا	السرےٹو اینٹرائٹیس Ulcerative Enteritis
آنتوں میں خراش ہوجانا	سحج الامعا	انٹرائٹس Enteritis

کیفیت وماہیت: حکیم مطلق نے امعا کی حفاظت اورثفل کو بآسانی خارج کرنے کے لئے امعا کے اندر کے حصہ میں ایک رطوبت (رطوبت صمغیہ میوکس) پیدا کی ہے جب کوئی تیز اور خراش دار مادہ آنتوں پر گرتا ہے تو وہ مادہ اپنی تیزی کی وجہ سے امعا میں سوزش اور خراش پیدا کردیتا ہے۔ جس کو سحج الامعا کہتے ہیں اگر خراش کی زیادتی عرصہ تک رہے تو امعا اور آنتوں میں زخم پڑ جاتے ہیں ان کو قروح الامعا کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔

اسباب: سحج کے اسباب" گرم اشیاء، گوشت، مرچ، گرم مصالحۂ شراب کا کثرت ۔سے استعمال اور صفراء کا آنتوں پر زیادہ مقدار میں انصباب ہیں کبھی سدوں کی وجہ سے بھی یہ مرض پیدا ہوجاتا ہے کبھی قروح امعا کے اسباب ورم امعا، پیچش، سل بطنی، حمی محرقہ، چیچک، نمونیا، ورم امعا اور سرطان وغیرہ ہیں۔

علامات: رفع حاجت کے وقت پیٹ میں درد اور مروڑ ہوتا ہے عموماً بدبودار دست آتے ہیں اور ان میں آؤں، پیپ اور خون ہوتا ہے پیاس کی شدت اور بے چینی بہت زیادتی ہوتی ہے بعض اوقات شدت الم سے مریض بے ہوش ہوجاتا ہے کبھی مرض کی زیادتی پر آنتوں میں سوراخ پڑ جاتے ہیں۔

تشخیص: اگر زخم بڑی آنتوں کے نچلے حصے میں ہو تو پیچش اور مروڑ لازمی ہوتی ہے اگر بالائی آنتوں پر خصوصاً بارہ انگشتی آنت میں ہو تو کھانے کے دوتین گھنٹے بعد یا خلوء معدہ میں درد ہوتا ہے۔ کبھی کبھی خون قے ہوتی ہے اگر سحج بالائی آنتوں میں ہو تو درد ناف سے اوپر کی طرف ہوتا ہے اور براز میں خون یا آؤں اچھی طرح ملی ہوتی ہے اگر سحج نچلی آنتوں میں ہو تو درد ناف کے نیچے ہوتا ہے اور خون یا آؤں براز سے الگ خارج ہوتی ہے۔

اصول علاج: آنتوں کے زخموں میں اس امر کا خیال رکھنا چاہئے کہ آنتوں کو آرام پہنچایا جائے تاکہ زخموں کو بھرنے کا موقعہ ملے اس غرض کے لئے غذا ایسی لطیف دینی چاہئے جس کا فضلہ کم بنے اس کے ساتھ ہی معدہ کے زخموں کے اصول علاج کو اختیار کریں یعنی زخموں کو صاف کریں جریان خون بند کر کے زخم کا اندمال کریں اور درد کو رفع کریں اگر زخم بالائی آنتوں میں ہو تو منہ کے راستے دوائیں دیں اگر نچلی آنتوں میں ہو تو حقنہ کے ذریعے دوائیں پہنچائیں۔

دستور العلاج: سحج امعا میں (1) لعاب ریشہ خطمی دوگرام، شیرہ بادیان پانچ گرام، شیرہ تخم خرفہ سیاہ تین گرام، شیرہ تخم خیارین تین گرام، عرق گاؤزبان 150 ملی لیٹر میں نکال کر شربت 25 ملی لیٹر حل کر کے اسپغول مسلم سات گرام چھڑک کر صبح وشام پلائیں۔ (2) رال سفید، صمغ عربی ہر ایک بارہ گرام باریک پیس کر 500 ملی گرام کی گولیاں بنائیں ایک گولی دونوں وقت کھانے کے بعد کھلائیں۔

اگر قروح امعا میں خون زیادہ خارج ہوگیا ہو اور ضعف محسوس ہوتا ہو تو صبح دم الاخوین، گیرو، سنگ جراحت ہر ایک ایک گرام پیس کر خمیرہ گاؤزبان بارہ گرام میں ملا کر کھلائیں اور شام اسپغول تین گرام، تخم بارتنگ ولایتی تین گرام، تخم کنوچہ تین گرام، تخم ریحان تین گرام، عرق گاؤزبان 150 ملی لیٹر، رب انار شیریں کے ساتھ کھلائیں۔ (3) اگر ورم کی وجہ سے ہو تو سفوف موئیا چھ گرام ہمراہ آب کاسنی سبز مروق پچاس ملی لیٹر آب بارتنگ سبز مروق پچاس ملی لیٹر، شربت حب الآس دو تولہ صبح وشام استعمال کریں۔ (4) اگر سل بطنی یا سرطان وغیرہ کی وجہ سے ہو تو اس کا مناسب علاج کریں۔ (5) اگر پیچش بگڑ جانے کے سبب

سے اس مرض کا وقوع ہوا ہو تو (الف) سفوف رال تین گرام' اول کھلا کر اوپر سے لعاب ریشہ خطمی تین گرام' شیرہ بادیان تین گرام' شیرہ حب آلاس تین گرام پانی میں نکال کر نبات سفید دو تولہ شامل کر کے صبح وشام استعمال کرائیں۔ (ب) صمغ عربی' رال سفید مساوی الوزن کی نخودی گولیاں بنا کر کھانا کھانے کے بعد ایک ایک دیں۔ (ج) قرص زریخ نصف عدد ساٹھی کے چاولوں کی پیچ میں مخلوط کر کے ہفتہ میں دو مرتبہ حقنہ کرائیں۔

لعاب بہدانہ تین گرام' لعاب ریشہ خطمی سات گرام' شیرہ بادیان پانچ گرام' شیرہ حب آلاس پانچ گرام' شیرہ بیخ انجبار پانچ گرام پانی میں نکال کر شربت انار شیریں پچیس ملی لیٹر ملا کر پلائیں۔

منتخب مرکبات و مجربات۔سفوف خاص: قروح الامعا کے لئے فائدہ مند ہے طباشیر' کشنیز' خشک' کہربا شمعی' دم الاخوین بسد' تخم خرفہ سیاہ' تخم بارتنگ' حب آلاس بریاں' گل سرخ' نشاستہ گندم' سرطان نہری محرق' اقاقیا مساوی الوزن کوٹ چھان کر سفوف بنائیں۔ خوراک پانچ گرام۔

قرص طباشیر قابض: دستوں کے بعض اقسام میں مفید و مستعمل ہے گل سرخ پندرہ گرام' تخم حماض بریاں اٹھارہ گرام' طباشیر اٹھارہ گرام' نشاستہ گندم' صمغ عربی ہر ایک نو گرام چھان کر عرق گلاب میں اقراص بنائیں خوراک تین گرام سے پانچ گرام تک ہمراہ شربت حب آلاس پچیس ملی لیٹر۔

حقنہ: نجح امعا قروح امعا کے لئے مفید ہے۔ اسپغول بارہ گرام' صمغ عربی بارہ گرام' حب آلاس بارہ گرام' کشنیز خشک بریاں بارہ گرام' ریشہ برگد بارہ گرام پانی میں جوش دے کر چھان لیں اور سفیدہ کاشغری تین گرام' پھٹکری تین گرام' دم الاخوین تین گرام باریک پیس کر اضافہ کر کے انیما کرائیں۔

علاج ڈاکٹری: علاج مندرجہ طبی پر عمل کریں مرض کے اصل سبب کو معلوم کر کے رفع کریں اندمال قرحہ کی ہر حالت میں رعایت رکھیں۔ ٹینک ایسڈ تین گرام' بورک ایسڈ تین گرام' پھٹکری بریاں تین گرام پانی میں ملا کر حقنہ کریں اور بسمتھ سیلی سلیٹ پچیس گرین' میوسلج اکیشیا تین ڈرام' ایکوا تین اونس ملا کر دن میں تین مرتبہ ایک ایک اونس دیں

غذا: غذا' کھچڑی' ماء الشعیر' آب انار' ساگودانہ' دودھ' دہی خشکہ وغیرہ نرم غذائیں کھلائیں یا بذریعہ حقنہ پیٹ میں داخل کریں۔

پرہیز: آلو' بینگن' مسور کی دال اور گرم خشک اشیاء سے پرہیز کریں۔

بواسیر

اُردو نام	طبّی نام	ڈاکٹری نام
بواسیر	بواسیر	ہیمورائیڈز Haemorrhoids پائلز Piles

تعریف وماہیت: یہ ایک نہایت مشہور مرض ہے جس میں مقعد کے اندر یا باہر سرخی مائل نیلے رنگ کے مٹر سے لے کر اخروٹ تک کے حجم کے ایسے ابھار یا مسے پیدا ہوجاتے ہیں جن سے وقتاً فوقتاً جریان خون ہوتا رہتا ہے اور ان میں کم وبیش درد یا سوزش بھی ہوتی ہے۔

سوراخ مقعد $1\frac{1}{2}$ انچ کے قریب طویل اور اوپر کی طرف معاء مستقیم سے متصل ہے۔ اس کے بالائی دو تہائی حصے میں غشاء مخاطی کا اور زیریں ایک تہائی حصے میں نہایت ملائم جلد کا استر ہوتا ہے۔ یہ جلد باہر کی جلد سے متصل ہوتی ہے اس کے اوپر اور نیچے مقعد کے مخصوص عضلات ماسکہ (مقعد کو سکیڑ کر بند رکھنے والے عضلات) ہوتے ہیں بالائی عضلہ ماسکہ کو اندرونی عضلہ ماسکہ اور زیریں عضلے کو بیرونی عضلے ماسکہ بھی کہتے ہیں چونکہ ان عضلات پر وقتاً فوقتاً مختلف طرح کا دباؤ پڑتا رہتا ہے اس لئے

وہ خونی رگیں بالخصوص وریدیں، جو ان کے مابین ہوتی ہیں (ورید بواسیر اعلیٰ، ورید بواسیر متوسط اور ورید بواسیر اسفل) بعض اوقات غیر معمولی دباؤ کی وجہ سے دوالی کی رگوں کی مانند پھیل جاتی ہیں خصوصاً جب ان میں موروثی استعداد یا کمزوری بھی ہوتی ہے جب ایک دفعہ یہ رگیں کسی قدر پھیل جاتی ہیں تو ان سے اوپر معاء مستقیم کی رگوں پر براز کا دائمی دباؤ ان کو بیش از بیش پھیلانے میں اور بھی معاون ہوتا ہے اسی مسلسل دباؤ اور پھیلاؤ سے ان کے اردگرد غیر طبعی لیفی ساخت بھی پیدا ہوجاتی ہے جوان کو مسوں کی مخصوص شکل بخش دیتی ہے اگر یہ پھیلاؤ مقعد کے بالائی دوتہائی حصے کی وریدوں بالخصوص ورید بواسیر اعلیٰ میں رونما ہو جس پر غشاء مخاطی کا استر ہوتا ہے اور باہر سے نظر نہ آئے تو اس کو اندرونی بواسیر کے نام سے تعبیر کیا جاتا ہے اس کے برعکس اگر یہ مقعد کے زیریں ایک تہائی حصے بالخصوص ورید بواسیر اسفل میں ظاہر ہو جس پر ملائم جلد کا استر ہوتا ہے اور باہر سے دیکھنے پر بخوبی نظر آئے تو اس کو بیرونی بواسیر کہا جاتا ہے بعض اوقات اندرونی بواسیر بھی لٹک کر مقعد سے باہر دکھائی دے سکتی ہے لیکن اس پر غشاء مخاطی کا استر ہوتا ہے کبھی ان دونوں حصوں، کی درمیانی رگوں (ورید بواسیر متوسط) میں پھیلاؤ پیدا ہوکر مسوں کی شکل اختیار کرلیتا ہے اور اس میں مقعد کے سوراخ کے ہردو مذکورہ حصے تھوڑے تھوڑے مبتلا ہوتے ہیں تو اس کو بعض درمیانی بواسیر کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔

اقسام: جیسا کہ اوپر ماہیت میں بیان کیا جاچکا ہے محل وقوع کے لحاظ سے اسکی تین قسمیں ہیں (1) اندرونی بواسیر جو باہر سے دیکھنے پر نظر نہیں آتی اس سے خون زیادہ خارج ہوتا ہے لیکن اس میں درد زیادہ نہیں ہوتا (2) درمیانی بواسیر اس میں درد اور جریان خون دونوں کافی ہوتے ہیں (3) بیرونی بواسیر اس سے جریان خون گو کم ہوتا ہے لیکن درد اس میں نہایت شدید ہوتا ہے بعض اطباء قدیم نے مسوں کی شکل کے لحاظ سے بھی اس کو تین قسموں میں منقسم کیا ہے (1) ثؤلولی جس کے مسے چھوٹے چھوٹے مسور اور چانے کے دانوں کی مانند اور سخت ہوتے ہیں (2) عنبی جس کے مسے حب یعنی انگور کی مانند چوڑے اور گول ہوتے ہیں ان کے سرے سبز اور رنگت ارغوانی ہوتی ہے (3) توتی جس کے مسے ڈھیلے سبز رنگ کے توت کی شکل کے ہوتے ہیں ان میں سے جس کے مسوں سے خون بہتا ہے اس کو بواسیر دامیہ یا خونی کہتے ہیں اور جس کے مسوں سے خون خارج نہیں ہوتا اس کو بواسیر عملیا یعنی اندھی بواسیر کہتے ہیں بعض نے شکل کے لحاظ سے تینی (انجیر کے دانوں کی مانند) نفاخی (نفاخ یعنی آبلوں کی مانند) نخلی (درخت خرما کی مانند بہت سی شاخیں اور جڑیں رکھنے والی) تمری (دانہ تمر یا خرما کی مانند لمبی اور سخت) وغیرہ اور بھی چند قسمیں بیان کی ہیں جو بہت زیادہ مشہور نہیں ہیں۔

اسباب: اس مرض کا سب سے اہم سبب مقعد کی خونی رگوں میں مسلسل اور قابل انتقان دموی ہے جس کی وجہ وہ غیر معمولی دباؤ ہے جو دائمی قبض، ہروقت بیٹھے رہنے، عورتوں میں حمل یا بعض امراض جگر مثلاً عظم الکبد وغیرہ سے ان رگوں پر رہتا ہے مقعد میں مسلسل خراش بھی اس کا موجب ہوتی ہے جو مقعد کے بعض مقامی امراض یا تیز مصالحہ دار چیزوں مثلاً زیادہ گرم مصالحہ اور سرخ مرچوں کے کھانے سے یا بار بار تیز جلاب لینے سے ہوا کرتی ہے گاہے گاہے بغیر کسی ظاہری سبب کے محض موروثی استعداد کی وجہ سے ادھیڑ عمر میں یہ مرض رونما ہوجاتا ہے۔ یہ زیادہ تر عورتوں میں ہوتا ہے کیونکہ وہ زیادہ تر بیٹھی رہتی ہیں اور وقتاً فوقتاً حاملہ بھی ہوتی ہیں شاذ ونادر بعض امراض قلب میں بھی دوران خون میں نقص پیدا ہوجانے سے یہ مرض رونما ہوسکتا ہے مردوں میں گاہے غدہ مذی کے متورم یا بڑا ہوجانے اور مقعد کی رگوں پر مسلسل دباؤ ڈالتے رہنے سے بھی یہ مرض پیدا ہوجاتا ہے۔

علامات: بواسیر سے بعض اوقات کوئی خاص تکلیف دہ علامت ظاہر نہیں ہوتی لیکن بعض اوقات یہ ایک مزمن اور تکلیف دہ شکایت ثابت ہوتی ہے چنانچہ اس کی سب سے نمایاں اور تکلیف دہ علامت درد اور سوزش ہے جو مقعد میں ہروقت کم وبیش محسوس ہوتی رہتی ہے لیکن پاخانہ لانے کے بعد اس میں زیادتی ہوجاتی ہے اگر مسوں میں خارجی اثرات سے تعفن پیدا ہوجائے تو درد اور سوزش اور بھی زیادہ ہوجاتی ہے گاہے اس سے مقام مقعد پر ناسور اور شقاق بھی پیدا ہوجاتا ہے بعض اوقات جب

بواسیر اور بالخصوص اندرونی یا درمیانی براسیر کا سر نیچے لٹک کر منعد کے عضلات ماسکہ میں پہنچ جاتا ہے تو درد زیادہ شدید اور تکلیف دہ ہوتا ہے۔

اگر ایسی حالت میں ان مسوں پر نیم وغیرہ کا تیل لگا کر اور خروج مقعد کی طرح ان کو دبا کر واپس اندر داخل نہ کر دیا جائے تو یہ متورم ہو کر جلد یا بدیر گل سڑ جاتے اور مردار پڑ جاتے ہیں اور گاہے ان میں تعفن پیدا ہو کر شدید بخار اور تسمم و تعفن الدم وغیرہ کی علامات عامہ بھی پیدا ہو جاتی ہیں شاذ و نادر مسوں کے اس طرح بھنچ جانے پر طبیعت کی اصلاحی کوشش سے ان میں لیفی ساخت پیدا ہو جاتی اور سکڑ جاتی ہے جس سے دو تین ہفتوں میں مسے خود بخود مرجھا کر اس مرض میں افاقہ پیدا کر دیتے ہیں۔ بواسیر میں قبض کی کم و بیش شکایت ہمیشہ پائی جاتی ہے بواسیر اور بالخصوص بواسیر دامیہ یعنی خونی بواسیر کی دوسری اہم علامت مسوں سے جریان خون ہے جو فی الحقیقت مذکورہ پھیلی ہوئی اور مسوں کی شکل اختیار کی ہوئی وریدوں کی رقیق شدہ دیواروں میں جگہ جگہ شگاف پڑ جانے سے رستا رہتا ہے بالعموم یہ خون شروع شروع میں براز کے ساتھ خارج ہوتا ہے اور اس پر بھی صرف دھاریاں سی لگی ہوئی ہوتی ہیں اور براز پر اسی طرف مسے کا کسی قدر نشیب بھی پایا جاتا ہے گاہے براز کے بعد خون کے چند قطرے نکلتے ہیں بکثرت جریان خون شاذ و نادر ہی ہوتا ہے اور اس وقت بھی دو تین چھٹانک سے زیادہ جریان خون نہیں ہوتا البتہ یہ اکثر دیکھنے میں آیا ہے کہ بعض مریضوں کو باقاعدہ وقفوں کے خون خون آتا ہے اور بعض کو بغیر کسی خاص نظم کے اکثر آتا رہتا ہے لیکن مسلسل ایک طویل عرصہ تک تھوڑا تھوڑا خون آتے رہنے سے بھی بعض مریضوں میں فقر الدم ثانوی کی علامتیں رونما ہو جاتی ہیں۔

<u>تشخیص:</u> اس مرض کی تشخیص اس کی مخصوص علامات مثلاً مقعد کے کے مقام پر درد، خارش، ثقل، مسوں کی موجودگی اور ان سے جریان خون وغیرہ سے بآسانی کی جاسکتی ہے ثقل کی زیادتی اور سوزش و خارش کی کمی اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ یہ مرض غلیظ سوداوی خون سے پیدا ہوا ہے لیکن اس کے برعکس ثقل کی کمی اور درد کی شدت اور خلش اور سوزش کی زیادتی اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ مرض کا باعث صفراوی خون کے احتراق سے پیدا ہونے والا سودا ہے بعض اوقات معاء مستقیم اور مقعد کے زخموں سے اس مرض کو تشخیص کرنا پڑتا ہے ایسی صورت میں باحتیاط مقعد کا معائنہ کرنا چاہئے اور مسوں کی موجودگی و عدم موجودگی سے اس مرض کا پتہ چلانا چاہئے۔

<u>انجام:</u> یہ مرض بالعموم مزمن ہوا کرتا ہے اور گو خطرناک خیال نہیں کیا جاتا تاہم نہایت تکلیف دہ اور عسیر العلاج ثابت ہوتا ہے بعض اوقات نکسیر یا ادرار حیض سے اس مرض میں خود بخود تخفیف ہو جاتی ہے۔

<u>اصول علاج:</u> مریض کو سرد نمناک اور سخت جگہ پر بیٹھنے سے منع کر دیں قبض بالکل نہ ہونے دیں رفع قبض کے لئے معجون سناء یا معجون گندھک وغیرہ کا استعمال کراتے رہیں بواسیر کے علاج میں ایک بڑی دقت یہ ہے کہ مریض طبیب کے پاس اس وقت آتا ہے جب کافی خون نکلنے سے وہ کمزور ہو چکتا ہے اور اس وقت حابس خون دواؤں کا استعمال ضروری ہوتا ہے مگر ان سے قبض بڑھ کر خونی رگوں پر دباؤ پڑتا ہے جس سے وریدی خون کے واپس ہونے میں مزاحمت ہوتی ہے بہر حال ابتداء بواسیر میں قبض کو فوراً رفع کر دیں اور جریان خون کو اس وقت تک نہ روکیں جب تک مریض میں ضعف کے آثار پیدا نہ ہو جائیں اس کے بعد حابسات مثلاً گیرو، سنگجراحت، دم الاخوین وغیرہ کا استعمال کرائیں یا باسلیق کی فصد کھلوائیں یا مسوں پر جونکیں لگوا دیں مقامی طور پر مسوں کو جوشاندہ برگ نیم کے ساتھ دھوئیں اگر درد شدید ہو تو اس جوشاندے میں کوکنار کا بھی اضافہ کر لیں بعدہ کسی مسکن مرہم کا استعمال کریں یا برگ بھنگ کے جوشاندہ کا بھپارہ دیں یا افیون اور رسوت روغن گل میں حل کر کے مسوں پر لگائیں مکمل علاج کے لئے مسوں کو بذریعہ عمل ید کاٹ دیں یا اکال ادویہ سے مسوں کو جلا کر مجففات اور مندملات کا استعمال کریں اس کے ساتھ ہی جگر، طحال اور معدہ کی اصلاح اور تقویت کریں مزمن حالت میں غذا کی اصلاح کے علاوہ مناسب ورزش کرایا

کریں اور رفع حاجت کے بعد مقعد کو کپڑے یا روئی کے پھائے اور گرم پانی سے صاف کر کے روغن گل لگا دیا کریں۔

دستور العلاج: اگر مریض بواسیر کے ابتدائی حملوں میں آئے اور اسے خون زیادہ نہ آتا ہو تو (1) پہلے دن بید انجیر چالیس گرام شیر گاؤ میں ملا کر پلائیں۔ دوسرے دن صبح وشام رسوت دو سرخ، فلفل سیاہ ایک عدد پیس کر کھلائیں اور اوپر سے آب دوغ دس تولے، شربت نیلوفر چالیس گرام پلائیں۔ (2) سوتے وقت مربہ ہلیلہ کلاں، شیر گاؤ آدھ لیٹر کے ساتھ کھلائیں۔ (3) مقعد کے اندر اور باہر دن میں دو تین دفعہ روغن کافور لگائیں۔ (4) غذا کے بعد اکسیر جگر 250 ملی گرام کھلائیں۔ (5) اگر خارش ہو تو کچلا پانی میں پیس کر طلاء کریں۔ (6) غذا میں دودھ، گھی، مکھن، دہی اور لسی کا زیادہ استعمال کریں۔ اکثر ان ہدایات پر عمل کرنے سے ابتداء میں ہی بواسیر دور ہو جاتی ہے اور مسوں کی شکل اختیار نہیں کرتی۔

اگر مسے بند چکے ہوں اور خون زیاد مقدار میں نکل چکا ہو تو جریان خون روکنے کیلئے گیرو، سنگ جراحت، دم الاخوین، کہربائے شمعی ہر ایک ایک گرام باریک پیس کر شربت انجبار پچیس ملی لیٹر میں ملا کر پہلے چٹائیں اور اوپر سے لعاب ریشہ خطمی، لعاب بہدانہ، شیرہ بیخ انجبار ہر ایک تین گرام، شربت بنفشہ پچیس ملی لیٹر میں ملا کر پلا دیں کریں رسوت ایک گرام، گوگل ایک گرام، آب گندنا سبز قدر حاجت میں پیس کر ضماد کریں یا مرہم سفید آب کافوری یا مرہم مازو وافیون مرکب یا مرہم سائیدہ چوب نیم لگائیں یا رسوت، مقل ہر ایک ایک گرام کو پیس کر جوارش مشل سات گرام میں ملائیں اور شیرہ بادیان، لعاب ریشہ خطمی ہر ایک پانچ گرام، شیرہ تخم کشوث تین گرام، عرق بادیان، عرق گندر ہر ایک 75 ملی لیٹر میں نکال کر خمیرہ بنفشہ پچاس گرام ملائیں اور اسپغول مسلم سات گرام چھڑک لیں۔ پہلے جوارش مذکور کھلا کر اوپر سے اس دوا کو پلائیں اور کچلا یا قرن الایل پانی میں پیس کر بواسیر کے مسوں پر ضماد کریں یا مقل، سفیدہ قلعی، گل خطمی، موم سفید ہر ایک چھ گرام، رسوت تین گرام، روغن السی بارہ ملی لیٹر ملا کر آگ پر رکھیں جب ضماد تیار ہو جائے تو مسوں پر لگائیں یا بسد سوختہ 500 ملی گرام، مرجان سوختہ 500 ملی گرام، خمیرہ خشخاش سات گرام میں ملا کر پہلے کھلائیں اور اوپر سے بہدانہ تین گرام، تخم کنوچہ تین گرام، اسپغول مسلم تین گرام پانی میں بھگو کر لعاب نکال کر بیخ انجبار تین گرام، حب آلاس تین گرام پانی میں پیس کر شیرہ نکال کر شربت بنفشہ پچیس ملی لیٹر ملا کر پلائیں اور شنگرف سرخ چھ گرام، مازو سبز چھ گرام پانی میں پیس کر بواسیر کے مسوں پر ضماد کریں۔

خونی بواسیر: میں حسب ذیل طریق علاج مسیح الملک حکیم محمد اجمل خان صاحب کا معمول تھا۔ (1) حب سرخ بواسیر تین عدد اول کھلا کر اوپر سے لعاب ریشہ خطمی تین گرام، شیرہ بادیان تین گرام، شیرہ بیخ انجبار تین گرام پانی میں نکال کر شربت انار پچیس ملی لیٹر ڈال کر صبح کو پلائیں۔ (2) نمک بواسیر 125 ملی گرام دہی کی بالائی میں ڈال کر شام کو کھلائیں (3) کافور سیال چھ چھ قطرے پانی میں ڈال کر کھانا کھانے کے بعد پلائیں۔ (4) اسپغول پچیس گرام رات کو سوتے وقت پانی کے ساتھ پھنکا دیا کریں (5) مرہم مازو مسوں پر لگائیں جب خون بند ہو جائے تو (6) سفوف فولاد ایک گرام، برادہ فولاد 500 ملی گرام ملا کر چھاچھ کے ساتھ صبح کو استعمال کریں اور روزانہ 250 ملی گرام سفوف اور 125 ملی گرام برادہ بڑھاتے جائیں حتیٰ کہ سفوف کی مقدار چھ گرام اور برادہ کی مقدار تین گرام ہو جانے پر اسی طرح کم کر کے پہلی مقدار پر لے آئیں۔ (7) شام کو مقل 500 ملی گرام پیس کر جوارش جالینوس سات گرام میں ملا کر استعمال کریں۔ (8) اگر قبض کی شکایت ہو روغن بید انجیر چالیس ملی لیٹر دودھ میں ڈال کر رات کو سوتے وقت پی لیں۔

بواسیر ریحی: میں (1) رسوت ایک گرام، مقل ایک گرام باریک پیس کر جوارش جالینوس سات گرام میں ملا کر اول کھلائیں اوپر سے شیرہ بادیان پانچ گرام، لعاب ریشہ خطمی تین گرام، گل قند آفتابی پچاس گرام شامل کر کے اسپغول سات گرام چھڑک کر صبح کو پلائیں (2) سفوف نانخواہ تین گرام دونوں وقت کھانا کھانے کے بعد کھلائیں (3) روغن زیتون بارہ ملی لیٹر دودھ میں ڈال کر رات کو سوتے وقت پلائیں (4) مرہم سائیدہ چوب نیم مسوں پر لگائیں جب مرض میں افاقہ ہو جائے تو معجون مقل بارہ گرام،

کشتہ مرگانگ بیس ملی گرام ملا کر صبح کے نسخہ کی بجائے کھلائیں بقیہ تمام نسخے بدستور جاری رکھیں۔

دستور جدید۔سفوف بواسیر: بواسیر ریحی اور خونی میں مفید ہے:

فلفل سیاہ	1250 ملی گرام
گندھک مصفیٰ	2500 ملی گرام

دونوں کو باریک پیس کر ایک پڑیہ بنائیں اور ایسی ایک ایک پڑیہ دن میں تین مرتبہ پانی کے ساتھ دیں۔

ضماد بواسیر: بواسیر کے درد کو فائدہ کرتا ہے مسوں کی تکلیف کو رفع کرنے میں مفید ہے:

ہلدی	بارہ گرام
جنگلی بھنگ	پچیس گرام

مذکورالصدر دواؤں کو روغن میں پیس کر مسوں پر ضماد کریں۔

حب بواسیر: بواسیر خونی کو بہت جلد زائل کرتی ہے:

رسوت مصفا	250 ملی گرام
مغز تخم نیب	750 ملی گرام
مویز منقی	2500 ملی گرام

سب کو کوٹ کر ایک گولی بنائیں اور ایسی دو گولیاں رات کو سوتے وقت کھلائیں۔

دواء بواسیر دموی: بواسیر خونی میں مفید ہے:

پھٹکری	4 گرام
پانی	275 ملی لیٹر

آپس میں حل کر کے اس میں کپڑا تر کریں اور پندرہ منٹ تک صبح وشام مقعد پر رکھیں۔

منتخب مجرب نسخہ جات۔ حب رسوت: یہ گولیاں ہر قسم کی بواسیر کے لئے مفید ہیں اور ان کی مداومت بہت اچھا اثر دکھاتی ہے۔

صفت: رسوت، مقل ازرق، گیرو، مغز تخم نیب، مغز تخم بکائن، تخم گندنا سب کو آب گندنا سبز میں پیس کر چنے کے برابر گولیاں بنالیں اور بواسیر ریحی میں صبح وشام ایک ایک گولی اور بواسیر خونی میں دو دو گولیاں استعمال کریں۔

سفوف خستہ انبہ: بواسیر دموی کے جریان خون کو روکنے اور خونی دستوں اور ذیابیطس وغیرہ کے لئے نافع ہے۔

صفت: آم کی گٹھلی کا مغز اور مغز جامن مساوی الوزن لے کر کوٹ کر ملائیں بوقت ضرورت اس میں سے پانچ گرام سفوف آب تازہ کے ہمراہ استعمال کریں۔

مرہم چوب نیب سائدہ: بواسیر کے مسوں کے لئے نہایت مفید ہے۔

صفت: چوب نیب سائیدہ، سہاگہ چوکیہ بریاں ہر ایک پچیس گرام۔ مسکہ گاؤ چالیس گرام تینوں کو پھول (کانسی) کی تھالی میں دستہ چوب نیم سے اس قدر پیسیں کہ سیاہ ہو جائے پھر مسوں پر ضماد کریں۔

سفوف بواسیر خونی: رسوت ایک گرام، مغز بنولہ دو گرام، شکرتری تین گرام سب کو کوٹ چھان کر سفوف بنائیں اور زلال خوبانی کے ساتھ کھائیں۔

حب بواسیر دموی: پوست ہلیلہ زرد، پوست ہلیلہ کابلی، مقل، گل ارمنی، گل فارسی، دم الاخوین، سندروس، مغز تخم نیب، صمغ عربی، آملہ منقی، اشنہ، مغز تخم بکائن، مازو سبز، سنگ جراحت ہر ایک نو گرام، آب بارتنگ سبز میں نخود کے برابر گولیاں بنالیں اور بوقت

ضرورت دو دو گولیاں عرق بادیان کے ساتھ کھائیں۔

روغن بواسیر: بواسیر کے مسوں کو خشک کرنے میں عجیب الاثر اور مخصوص ہے چند روز میں مسے خشک کر دیتا ہے۔ صفتہ: بھلانواں (کلاہ دور نمزدہ) پانچ دانہ منسل چھ گرام' روغن کنجد پچیس ملی لیٹر پہلے روغن کنجد کو پیتل کے برتن میں ڈال کر آگ پر رکھیں جب اس کو جوش آ جائے تو بھلانواں دو دو ٹکڑے کر کے اس میں ڈال دیں جب بھلانواں جل جائے تو اسے تیل سے نکال لیں اور تیل کو نیچے اُتار لیں۔ جب تیل سرد ہو جائے تو منسل کو باریک کر کے اسمیں ڈالیں اور کسی آہنی دستہ سے اسے تیل میں حل کر دیں۔ پھر اس میں دو لیٹر پختہ پانی ڈال دیں۔ اب جو تیل تھوڑی دیر کے بعد پانی کے اوپر آئے تو اسے ہاتھ سے اتار کر شیشی میں محفوظ کر لیں اور بقدر ضرورت دن میں دو مرتبہ مسوں پر لگا دیا کریں۔

روغن عقرب مرکب: بواسیر کے مسوں کو گرانے اور مثانہ کی پتھری کو توڑ کر نکالنے میں بہت مفید ہے۔ صفتہ: ریوند چینی' سعد کوفی' جنطیانا رومی' پوست بیخ کنیر ہر ایک تیس گرام' روغن بادام تلخ 800 ملی لیٹر میں ملا کر شیشہ میں بھر کر سات دن دھوپ میں رکھیں بعد ازاں صاف کر کے دس عدد بچھو زندہ اس میں ڈال دیں اور دو ہفتہ تک مزید دھوپ میں رکھیں اس کے بعد صاف کر کے محفوظ رکھیں بوقت ضرورت روئی کے پھایہ سے بواسیر کے مسوں پر لگا دیا کریں۔

حبوب بواسیر: خون بواسیر کے لئے مفید ہے رسوت' دم الاخوین' گل ارمنی' بیخ انجبار' ریشہ برگد' کہربائے شمعی' زہر مہرہ خطائی' طباشیر مساوی الوزن باریک پیس کر لعاب اسپغول میں چنے کے برابر گولیاں بنائیں اور سایہ میں خشک کر کے پانچ گولیوں سے سات تک مناسب بدرقات کے ساتھ کھلائیں۔

حب سندروس: خونی بواسیر کے لئے شفا الملک حکیم رضی الدین احمد صاحب مرحوم دہلوی کا معمول ہے۔ صفتہ: پوست بیضہ مرغ' سندروس' شیطرج ہندی ہر ایک پانچ گرام' نوشادر 625 ملی گرام سب کو کوٹ چھان کر فندق کے برابر گولیاں بنائیں اور پانچ سے چھ گولیوں تک تازے پانی کے ساتھ استعمال کریں۔

مرہم بواسیر: مسوں کے درد اور سوزش کے وقت لگا دینے سے تسکین ہو جاتی ہے صفتہ: موم سفید چھ گرام' روغن کنجد پچیس ملی لیٹر میں گلا کر مسکہ 75 گرام اضافہ کریں پھر پوست درخت نیب دو گرام' پوست درخت بکائن دو گرام' مغز تخم نیب دو گرام' مغز تخم بکائن دو گرام' رسوت دو گرام' مقل ارزش تین گرام' سفیدہ کاشغری دو گرام' کافور دو گرام سب کو کوٹ چھان کر اس میں ملا کر مرہم بنائیں۔

نکتہ: اگر خون بکثرت جاری ہو تو اس میں انزروت' گل ارمنی ہر ایک دو گرام اضافہ کریں۔

حب بواسیر ریحی: ریحی بواسیر کو خصوصاً اور خونی کو عموماً فائدہ کرتی ہے۔ صفتہ: رسوت زرد عرق گلاب میں بھگوئیں اس کے بعد مقطر کر کے مغز نیم کولی' مغز تخم بکائن' تخم گندنا' مقل ارزق' پوست ہلیلہ زرد' ہلیلہ سیاہ' ہلیلہ کابلی' گل سورج مکھی' زنجبیل مساوی الوزن باریک پیس کر لعاب اسپغول میں چنے کے برابر گولیاں بنا کر سایہ میں خشک کریں اور دو سے چار گولیوں تک تازے پانی کے ساتھ کھلائیں۔

دیگر: پوست ہلیلہ زرد' ہلیلہ سیاہ' ہلیلہ کابلی' گل سرخ' زنجبیل' تخم گندنا مقل ارزق' مغز نیم کولی' مغز تخم بکائن' رسوت زرد' گل سورج مکھی' تج قلمی جملہ مساوی الوزن باریک پیس کر آب برگ ترب سبز' آب برگ گکروندہ سبز میں تین روز کھرل کر کے ریٹھا کے برابر گولیاں بنائیں اور سایہ میں خشک کر کے محفوظ رکھیں ضرورت کے وقت روزانہ رات کو سوتے وقت تازے پانی کے ساتھ کھلائیں۔

انکباب بواسیر: درد اور ورم بواسیر کے لئے مفید ہے۔ صفتہ: برگ بھنگ بارہ گرام گائے دودھ مار میں جوش دے کر بھپارہ دیں اور اس کے ثفل کو پیس کر مسوں پر باندھیں۔

روغن کافوری: بواسیر کے درد کو تسکین دینے کے لئے مستعمل ہے روغن بیدانجیر دو گرام بغیر قلعی کے برتن میں ڈال کر آگ پر رکھیں اور برتن کو ڈھانک دیں جب خوب نرم ہو جائے تو ڈھکنا اتار کر فوراً کافور چھ گرام ڈالیں اور ڈھک کر آگ سے اتار لیں جب کافور حل ہو جائے تو سرد کر کے شیشی میں رکھیں اور ضرورت کے وقت نیم گرم کر کے مسوں پر لگائیں اور پیاز کا چھلکا گرم کر کے لنگوٹ باندھ دیں۔

مرہم خاص: پیاز کا اوپر کا پتلا چھلکا اور مکھن کانسی کے برتن میں نیم کے ڈنڈے سے جس پر تانبے کا پیسہ لگا ہوا ہو رگڑیں جب مرہم کی طرح بن جائے مسوں پر لگائیں۔

حب بواسیر: بواسیر خونی اور ریحی دونوں کے لئے مفید ہے۔ صفتہ: پوست ہلیلہ کابلی نو گرام، پوست ہلیلہ زرد نو گرام، پوست بلیلہ نو گرام، آملہ خشک نو گرام، بادیان پانچ گرام، رسوت پانچ گرام، انیسون پانچ گرام کوٹ چھان کر سفوف بنائیں اور روغن بادام شیریں سے چرب کریں اور مقل ارزق بارہ گرام، تخم گندنا بارہ گرام کے پانی میں حل کریں اور مویز منقی دو گرام، انجیر زرد دو گرام، مغز فلوس خیار شنبر دو گرام اضافہ کر کے سب کو ملالیں اور چنے کے برابر گولیاں بنائیں ضرورت کے وقت چار گولیاں رات کو سوتے وقت عرق بادیان پانچ گرام، عرق گاؤزبان پانچ ملی لیٹر کے ہمراہ کھلائیں۔

حب بواسیر دموی: رسوت زرد ایک گرام، مصطگی رومی ایک گرام، دم الاخوین ایک گرام، کندر ایک گرام، سنگ جراحت ایک گرام، کتھ سفید ایک گرام باریک پیس کر اول کھلائیں اوپر سے شیرہ بیخ انجبار ساٹھ گرام، شیرہ گلنار پانچ گرام، عرق بادیان 150 ملی لیٹر میں نکال کر شربت انار شیریں پچیس ملی لیٹر اوپر سے پلائیں۔

دوائے رسوت: بواسیر کے لئے مفید ہے برگ نیم چار لیٹر، برگ بکائن دو لیٹر پانی میں کریں، جب پتے گل جائیں تو ان کو نکال دیں اور رسوت پچیس گرام اس پانی میں ملا کر آگ پر رکھیں۔ جب پانی اڑ جائے تو رسوت خشک کر لیں اور ایک گرام مکھن میں ملا کر کھلائیں۔

حب بواسیر: حکیم نورالدین صاحب بھیروی کی معمول تھی۔ رسوت 60 گرام، چاکسو پچیس گرام مولی میں بند کر کے اسے موٹے کپڑے کی سات تہہ سے ملفوف کریں پھر اسے گل حکمت کر کے تین لیٹر یا چک دشتی کی آگ دیں جب آگ ٹھنڈی ہو جائے تو دواؤں کو نکال کر نخود کے برابر گولیاں بنائیں اور عند الضرورت ایک یا دو گولیاں دہی کے ساتھ کھلائیں۔

حب بواسیر: مغز تخم نیب، مغز تخم بکائن، مغز تخم شفتالو ہر ایک تین گرام، رسوت چھ گرام آب ترب میں نخود کے برابر گولیاں بنائیں اور عند الضرورت ایک دو گولیاں کھلائیں۔

علاج ڈاکٹری: ہدایات مندرجہ علاج طبی پر عمل کریں مزمن حالت مرض میں غذا کی اصلاح کریں مریض کو مناسب ورزش باقاعدہ کرنے کی ہدایت کریں روزانہ سیر کے علاوہ کشتی رانی، جمناسٹک کی ورزشیں اور پیٹ کے عضلات کی مخصوص ورزشیں کرائیں گھوڑے اور بائیسکل کی سواری اس مرض میں مقعد پر دباؤ ڈالنے کی وجہ سے نہ صرف مفید ہی نہیں بلکہ ایک حد تک مضرت رساں ہے ان تدابیر کے علاوہ اصول علاج میں مقعد کو ہر وقت پاک وصاف اور مسوں کو نرم رکھنا اور قبض نہ ہونے دینا نہایت ضروری ہے اول الذکر مقصد کے لئے ہر روز رفع حاجت کے بعد روئی کے پھائے یا ململ کے لنٹ یا صاف کپڑے کو گرم پانی میں بھگو کر اس سے صاف کریں اور بعدہ اس کے اوپر بورک پاؤڈر چھڑک دیا کریں ویزلین یا لینولین وغیرہ لگا دیا کریں اور آخر الذکر مقصد کے لئے پلو گلیسرائیز ا کمپونڈ ایک چمچہ چائے بھر رات کو سوتے وقت کھلا دیا کریں یا کنفیکشن سناء یا کارسبالڈ واٹر یا فریڈرچل واٹر وغیرہ استعمال کریں شدت مرض میں جریان خون کو روکنے کے لئے نصف یا ایک فی ہزار کے محلول جوہر کلاہ گردہ (ایڈرنالین سالیوشن) میں روئی بھگو کر مقعد میں رکھوائیں یا کیلشیم کلورائیڈ کے دس فیصدی محلول آبی کو صبح رفع حاجت کے بعد بیس سی سی کی مقدار میں مقعد کے اندر بذریعہ پچکاری داخل کریں یا ایک فی ہزار طاقت کے محلول جوہر کلاہ گردہ کی ایک سی

سی کی مقدار میں بواسیری مسوں کے اندر پچکاری کریں داخلی طور پر ہائیڈرسٹس اور ایگوٹین کا استعمال کرائیں اگر اس سے بھی آرام نہ ہوتو داغ دیں یا بذریعہ عمل ید (آپریشن) مسوں کا کاٹ دیں سوزش اور درد کے رفع کرنے کے لئے مقامی طور پر ذیل کے مرہموں میں سے کسی ایک مرہم کا استعمال کریں۔

کرائی سارو بین	700 ملی گرام
ایکسٹریکٹ بیلاڈونا	700 ملی گرام
آئیڈوفارم	350 ملی گرام
ویزلین	25 گرام

سب کو بخوبی مخلوط کر کے رکھ لیں اور بوقت ضرورت روئی وغیرہ پر لگا کر مقعد میں مسوں کے اوپر رکھوائیں یا اندرونی بواسیر میں مخصوص پچکاری کے ذریعے مقعد میں داخل کریں۔

شدت درد میں ذیل کا مرہم زیادہ مفید ہے:

کوکین ہائیڈروکلور	100 ملی گرام
مینتھول	100 ملی گرام
انستھیین	500 ملی گرام
لینولین	12 گرام

سب کو بخوبی مخلوط کر کے مرہم بنالیں اور حسب دستور کام میں لائیں۔

انوسول سپازیٹریز کا استعمال بھی نافع ہے ایک یا دوشیاف روزانہ مقعد میں رکھوادیا کریں اسی طرح انگوئیٹم ہیمامیلس کا استعمال بھی نافع ہے اور اب بجائے قدیم مرہم مازووافیوں مرکب (انگوائینٹم گیلگ کم اوپیم) اس کو استعمال کیا جاتا ہے کیونکہ اس کو اس سے بہتر سمجھا جاتا ہے۔

غذاوپرہیز: ہر قسم کے گوشت سے قطعی پرہیز کرائیں شراب، چائے، قہوہ، سرخ مرچ، وغیرہ محرکات بالکل بند کردیں غذا میں تازہ سبز ترکاریاں، پالک، سلاد، شلغم، مولی وغیرہ اور خوب پختہ پھل گھی، دودھ، مکھن وغیرہ دیں۔

مقعد کی خارش

اُردو نام	طبّی نام	ڈاکٹری نام
مقعد کی خارش	حکۃ المقعد	پروراٹیس اناٹی Pruritis Ani

اسباب مرض: بلغم، شور، سودا اور صفراء کے تیز مواد مقعد پر گرتے ہیں جس کی وجہ سے خراش ہوکر یہ مرض پیدا ہوتا ہے بھی پیٹ کے چھوٹے کیڑوں یا بدہضمی کی وجہ سے بھی ہوجاتا ہے اس کے علاوہ اکثر مقعد کی خارش بواسیر کا پیش خیمہ سمجھی جاتی ہے کبھی حمل کے دنوں میں یہ خارش ہوتی ہے۔

علامات: پاخانہ کے مقام پر خارش ہوتی ہے بعض اوقات اس قدر زیادہ تیز ہوتی ہے کہ مریض بے چین ہوجاتا ہے۔

دستور العلاج: اصل سبب کو رفع کریں سرکہ دوتولے اور روغن گل چھ ملی لیٹر ملا کر اس میں روئی کا پھاہیہ تر کر کے لگائیں اسپغول پانی میں بھگو کر تکیہ بنائیں اور مقعد پر باندھ کر لنگوٹ کسیں۔ اگر قبض ہوتو روغن بید انجیر چالیس ملی لیٹر دودھ 125 ملی لیٹر کے ساتھ پلائیں جس خلط کا غلبہ ہو اس کا تنقیہ کریں۔

منتخب مجربات و مرکبات۔حمول برائے خارش مقعد: ہر قسم کی مقعد کی خارش کے لئے مفید ہے جدوار خطائی کو سرکہ میں

پیس کر روغن گل اضافہ کریں اور روئی کا پھایہ تر کر کے حمول کریں۔

آبزن برائے خارش مقعد: گل بنفشہ، تخم خطمی، تخم خبازی، مکو خشک ہر ایک بارہ گرام کو دس لیٹر پانی میں جوش دے کر چھان لیں اور ٹب میں ڈال کر مریض کو بٹھائیں۔

علاج ڈاکٹری: گلیسرین آٹھ گرام، کاربالک ایسڈ 17 ملی گرام، پانی 100 ملی لیٹر میں ملا کر روئی کا پھایہ تر کر کے حمول کریں رات کو سوتے وقت بلیوپل 140 ملی گرام، کیلومل 140 ملی گرام کھلائیں۔

غذا: آش جو، ساگودانہ، شوربا کم نمک مرچ والا اور سبزیاں ترکاریاں کھلائیں۔

پرہیز: گرم مصالح دار اور تر چیزوں سے پرہیز کریں گوشت، مرچ، تیل، گڑ وغیرہ نہ کھلائیں۔

کانچ نکلنا

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
کانچ نکلنا	خروج المقعد	پرولیپ سس اناٹی Prolapsus Ani

اسباب: یہ مرض عموماً ورم اور استرخاء کی وجہ سے ہوتا ہے کبھی ضعف عامہ، کرم امعاء، پیچش، اسہال مزمن اور قبض دائمی کی وجہ سے بھی ہو جاتا ہے اور عام طور پر بچوں میں کثرت سے پایا جاتا ہے۔

علامات: اجابت کے وقت کانچ باہر نکل آتی ہے اور اگر ورم کی وجہ سے ہو تو مقعد پر ورم ہوتا ہے اور بہت مشکل سے اندر کی طرف لوٹتی ہے اور اگر استرخا (ڈھیلا ہو جانا) کی وجہ سے ہو تو بخلاف ورمی کے آسانی سے واپس لوٹائی جاسکتی ہے۔ اگر کوئی دوسرا سبب ہو تو اس کی مخصوص علامات ظاہر ہوتی ہیں مرض کی زیادتی میں بغیر اجابت کے کھانسنے، ہنسنے اور روز کا کام کرنے سے بھی نکل آتی ہے کبھی اس پر زخم بھی ہو جاتے ہیں۔

دستورالعلاج: اصل سبب کو معلوم کر کے رفع کریں۔ (1) درد کے لئے مسکنات کام میں لائیں اور برگ بھنگ دودھ میں باریک پیس کر مقعد پر لگائیں۔ (2) گلنار سرخ، مازو سبز، پوست انار ہر ایک ایک گرام کو پیس کر خروج مقعد کے وقت اس پر چھڑکیں اور کانچ کو آہستگی کے ساتھ اندر داخل کر کے لنگوٹ باندھیں۔ (3) بلوط، اقاقیا، گلنار، مازو سبز، پوست انار ہر ایک چھ گرام پانی میں جوش دے کر آب دست کریں اور اس کے ثفل کو پیس کر لیپ کریں۔ (4) کشتہ فولاد دو برنج، جوارش جالینوس پانچ گرام میں ملا کر تازے پانی سے کھلائیں۔ آملہ سار گندھک کی دھونی دینے اور عمدہ صاف کچے چمڑے کو جلا کر اس کی خاکستر کو مقعد کے اندر لگانے سے بھی فائدہ ہوتا ہے اگر ورم ہو تو مرہم سفیدہ تین گرام میں نصف گرام افیون ملا کر مقعد کے اردگرد لیپ کریں۔

علاج ڈاکٹری: ٹینک ایسڈ 350 ملی گرام، ٹنکچر اسٹیل پندرہ قطرہ، پانی 25 ملی لیٹر میں ملا کر پھایہ تر کر کے مقعد پر لگائیں اوپر سے لنگوٹ کسیں۔ اگر درد زیادہ ہو تو حسب ذیل شافہ استعمال کریں:

ایکسٹریکٹ اوپیم	70 ملی گرام
ایکسٹریکٹ بیلاڈونا	17 ملی گرام
آئل آف تھیوبروما	700 ملی گرام

سب کو ملا کر شافہ بنائیں۔

غذا: دودھ، خشکہ، چپاتی، بکری کے شوربہ سے دیں۔

پرہیز: گرم اور تیز چیزوں سے پرہیز کریں۔

مقعد کا ڈھیلا ہوجانا

ڈاکٹری نام	طبّی نام	اُردو نام
لوزنس سپرنٹر آف دی اینس Looseness of the Sphinter of Anus	استرخاء الشرح	مقعد کا ڈھیلا ہوجانا

کیفیت وماہیت: اس مرض میں پاخانہ اور ریح بغیر ارادہ کے خارج ہوجاتی ہے۔

اسباب: عضلہ مقعد میں کسی مادہ کے آجانے سے پٹھا پھٹ جاتا ہے یا ڈھیلا ہوجاتا ہے۔ کبھی کمر کی چوٹ یا کمر کے بل گرنے نیز بواسیر کے مسے کاٹنے سے یہ مرض پیدا ہوجاتا ہے اس کے علاوہ کثرت سے ٹھنڈا پانی پینے یا نمناک جگہ میں بیٹھنے سے بھی یہ مرض ہوجایا کرتا ہے۔

علامات: اگر سردی سے ہوتو بتدریج نمودار ہوتا ہے لیکن اگر چوٹ وغیرہ سے ہوتو ایک دم لاحق ہوجاتا ہے اگر کمزوری اعصاب کی وجہ سے ہوتو ڈھیلا ہونے کی بجائے اطراف مقعد سخت ہوجاتے ہیں بواسیر کے مسے قطع کرنے کی صورت میں بھی مرض یکدم شروع ہوجاتا ہے۔

اصول علاج: اصل سبب کو معلوم کرکے رفع کریں اگر اعصاب کمزور ہوں تو فولاد اور کچلے کے مرکبات کام میں لائیں اگر اصل سبب معلوم نہ ہوتو فالج کے علاج کے مطابق تدبیر کریں اور قابضات استعمال میں لائیں۔

دستورالعلاج: (1) مازو پھٹکری، فوفل، گلنار فارسی تھوڑی باریک پیس کر روغن نارجیل میں ملا کر فتیلہ میں لگائیں اور بطور شیاف مقعد میں رکھیں (2) گل بابونہ، گلنار، عقرقرحا، تخم شبت، افسنتین رومی ہر ایک بارہ گرام پانی میں جوش دے کر آبزن کریں۔ بواسیر کے کاٹنے اور چوٹ کے لگنے سے جو استرخا ہوتا ہے وہ ناقابل علاج ہے۔

علاج ڈاکٹری: ٹینک ایسڈ ایلم (پھٹکری) ہم وزن لے کر گلیسرین میں ملائیں اور بتی ترکرکے مقعد میں رکھیں پوٹاشیم پرمیگنیٹ ایک گرین، بورک ایسڈ 70 ملی گرام بیلا ڈونا 140 ملی گرام پانی میں ملا کر استنجا کریں۔

غذا: بکری کا شوربا، چپاتی، دلیہ، بیضہ نیم برشت دودھ وغیرہ کھائیں۔

پرہیز: مرطوب اور ٹھنڈی غذا، مرچ، گوشت، شراب سے پرہیز کریں۔

مقعد کا پھٹ جانا

ڈاکٹری نام	طبّی نام	اُردو نام
فشر آف دی اینس Fissure of the Anus	شقاق المقعد	مقعد کا پھٹ جانا

کیفیت وماہیت: اس مرض میں پاخانہ کی خشکی وغیرہ سے مقعد میں تناؤ پیدا ہوکر شگاف پیدا ہوجاتے ہیں اور عورتوں کی نسبت سے مردوں کو یہ مرض کم ہوتا ہے۔

اسباب: بواسیر یا نواسیر میں جس وقت قبض کی زیادتی ہوتی ہے تو اس کی کھجاوٹ سے یہ مرض پیدا ہوجاتا ہے۔

علامات: پاخانے کے وقت مقعد میں سوزش اور سخت درد ہوتا ہے اور کچھ دیر کے بعد خون نکلنا شروع ہوجاتا ہے۔

اصول علاج: مریض کو آرام سے لٹائیں اگر آنتوں میں خشکی ہوتو روغن بادام شیریں وغیرہ کھلائیں مقام شگاف کے اندمال کی کوششیں کریں خون اگر بکثرت خارج ہوتا ہوتو نفث الدم کی تدابیر اختیار کریں۔

دستورالعلاج: اول قبض کو روغن بید انجیر تین گرام، شیر گاؤ 250 ملی لیٹر سے رفع کریں۔ پھر گیرو ایک گرام، دم الاخوین ایک

گرام، سنگ جراحت ایک گرام، افیون ایک گرام باریک پیس کر سفیدی بیضہ مرغ ایک عدد میں ملا کر لگائیں یا موم سفید بارہ گرام، روغن گل پچیس ملی لیٹر دونوں کو آگ پر ایک کر کے چالیس گرام مہندی پیس کر ملائیں اور مرہم کے طریق پر لگائیں اور گل بنفشہ سات گرام، گاؤزبان پانچ گرام، گل نیلوفر پانچ گرام، تخم خطمی سات گرام گرم پانی میں بھگو کر چھان کر گل قند آفتابی پچیس گرام ملا کر پلائیں۔

علاج ڈاکٹری: اوکسائڈ آف زنک چار گرام، پوڈر ڈسٹارچ چار گرام، ویزلین 12 گرام سب کو بخوبی مخلوط کر کے لگائیں۔

غذا: شوربا، یخنی، آش جو، ساگودانہ وغیرہ دیں۔

پرہیز: گرم اور بادی چیزوں سے پرہیز کرائیں تیز مصالح بھی استعمال نہ کرائیں۔

ورم مقعد

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
مقعد کا ورم	ورم مقعد	ریکٹائٹس Rectitis

کیفیت وماہیت: اس مرض میں بواسیر کے درد یا کرم امعاء یا تیز مسہل یا زیادہ مرچیں کھانے یا چوٹ وغیرہ کی وجہ سے خراش ہو کر ورم ہو جاتا ہے۔

اسباب: بواسیر، تیز مسہلات، چوٹ، جراثیم سوزاکیہ، زیادہ مرچوں کا استعمال

علامات: پاخانہ کے مقام پر سوزش اور خراش ہوتی ہے اجابت کے وقت شدید درد اور پیشاب قطرہ قطرہ ہو کر آتا ہے پاخانہ پیچش اور مروڑ کے ساتھ ہوتا ہے درد کی ٹیسیں پیڑو اور کمر تک محسوس ہوتی ہیں۔

دستورالعلاج: مریض کو آرام سے بٹھائے رکھیں گرم پانی کے ٹب میں بٹھائیں اگر قبض کی شکایت ہو تو روغن بید انجیر چالیس ملی لیٹر دودھ کے ساتھ پلائیں تسکین درد کے لئے افیون ایک گرام، مرکی ایک گرام، زعفران ایک گرام، باریک پیس کر سفیدی بیضہ مرغ ایک عدد میں ملا کر باندھیں تخم خطمی چھ گرام، اسپغول چھ گرام، کوکنار چھ گرام، مکو بارہ گرام پانی میں جوش دے کر چھان کر طہارت کرائیں روغن گل چھ گرام، کافور ایک گرام، باہم حل کر کے مقعد پر لگائیں اور گل بنفشہ سات گرام، گل نیلوفر سات گرام، تخم کاسنی پانچ گرام، عناب پانچ دانہ، آلو بخارا پانچ دانہ سب دواؤں کو رات کو گرم پانی میں بھگو کر صبح کو مل چھان کر شربت نیلوفر پچاس ملی لیٹر ملا کر پلائیں۔ اگر بلغم کی وجہ سے ہو تو منضج بلغم دے کے مسہل دیں اگر دوسرے اسباب ہوں تو ان کو رفع کریں۔

علاج ڈاکٹری: ایکسٹریکٹ بیلاڈونا، بورک ایسڈ گرم پانی میں ملا کر نکور کریں۔

غذا: دودھ، آش جو، ساگودانہ، شوربا، یخنی وغیرہ دیں۔

پرہیز: گرم اشیاء، گرم مصالحے، گوشت، بینگن وغیرہ سے پرہیز کریں۔

بھگندر

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
بھگندر	ناسور مقعد (نواسیر)	فسچولا ان اینو Fistula in Ano

کیفیت وماہیت: اس مرض میں مقعد کے کناروں پر گہرے زخم ہو جاتے ہیں اور وہ زخم کبھی آر پار کبھی باہر اور کبھی اندر کی جانب منہ کر لیتے ہیں بعض اوقات صرف اندر کی طرف ہوتا ہے اور باہر کی طرف بالکل ٹھیک ہوتا ہے یہ صورت تمام اقسام سے

زیادہ خطرناک ہوتی ہے۔
اسباب: معاء مستقیم (نچلی آنت) کا زخم اپنے مواد سے اطراف مقعد کے گوشت کو فاسد اور متعفن کر دیتا ہے کبھی تیز مسہلوں اور گوشت گرم مصالحہ نیز شراب نوشی کی کثرت سے بھی مقعد میں خراش ہو کر زخم ہو جاتا ہے اور زخم کا مادہ متعفن ہو کر قروح یا ناسور پیدا کر دیتا ہے۔
علامات: زخموں سے زرد آب یا گوشت کے دھوون جیسے رنگ کا پانی بہتا رہتا ہے اور ہر وقت شدید درد رہتا ہے اگر ناسور آنتوں تک پہنچ چکا ہو تو ریح اور پاخانہ بلا اختیار خارج ہوتا ہے اور یہ صورت بہت ناقص ہوتی ہے۔
اصول علاج: زخم کی اچھی طرح صفائی کریں اور ہاتھ سے دبا کر تمام مواد نکال دیں برگ نیم پانی میں پکا کر اس سے دھو ڈالیں رفع قبض کے لئے ملین دواؤں کا استعمال کرتے رہیں نیز گرم پانی کے ٹب میں بیٹھنے سے روزانہ زخم کو صاف کریں۔
دستور العلاج: صبر' کندر' دم الاخوین' انزروت' پھٹکری' سرمہ' گلنار ہر ایک چھ گرام' طوطیا ایک گرام باریک پیس کر روغن گل چالیس ملی لیٹر میں ملا کر محفوظ رکھیں اور مریض کو چت لٹا کر نیچے تکیہ وغیرہ رکھیں اور روغن مذکورہ کے چند قطرے ٹپکائیں اگر اس سے فائدہ نہ ہو تو شیشے کی پچکاری سے روغن ناسور زخم کے اندر پہنچائیں اور جو ہر منقی' دس ملی گرام' مویز منقی میں ڈال کر پانی کے ساتھ نگلوایا کریں اگر ناسور امعا تک پہنچ چکا ہو تو عمل دستکاری کریں۔
علاج ڈاکٹری: پوٹاشیم پرمیگنیٹ 35 ملی گرام پانی 200 ملی لیٹر میں ملا کر حقنہ کے ذریعے سے زخموں کو صاف کریں پھر کاسٹک لوشن 350 ملی گرام پچیس گرام والا بمقدار 70 ملی گرام کی پچکاری کریں۔ اگر اس سے فائدہ نہ ہو تو زخم کو شگاف کے ذریعہ سے کشادہ کر کے کاربالک آئل سے تر کیا ہوا کپڑا بطور شیاف رکھیں۔ اگر ناسور اندر پہنچ چکا ہو تو کاسٹک لوشن 700 ملی گرام فی پچیس گرام والا پچکاری کے ذریعے ناسور میں پہنچائیں اگر اس سے بھی نہ جائے تو جراحت کریں۔
غذا: کدو' تری' پالک' بکری کا گوشت' دودھ چاول' ڈبل روٹی' آش جو وغیرہ۔
پرہیز: مرچ' گوشت' گرم مصالحہ' دیر ہضم اور ثقیل چیزوں سے پرہیز کریں۔

امراض جگر و مرارہ

(جگر' پتہ اور باب الکبد کے امراض)

جگر کی گرمی

ڈاکٹری نام	طبی نام	اُردو نام
Congestion of the Liver کنجی شن آف دی لور	سوء مزاج حار کبد	جگر کی گرمی

کیفیت و ماہیت: اس مرض میں جگر میں خون یا صفراء کا اجتماع ہو جاتا ہے کبھی ان کا اجتماع تو نہیں ہوتا مگر جگر کی حرارت مزاجی میں اضافہ ہو جاتا ہے۔
اسباب: گرم چیزیں' گوشت' شراب' گرم مصالحہ' مرچ وغیرہ کثرت سے کھانا' گرمی میں چلنا پھرنا' ملیریا میں مبتلا ہونا' مقام جگر پر چوٹ لگنا وغیرہ اس کے اسباب ہیں علاوہ ازیں عورتوں میں ایام کی خرابی سے یہ مرض ہوا کرتا ہے۔
علامات: مقام جگر پر سوزش' پیاس اور خشکی کی شدت' پیشاب کی سرخی' قبض اور خشکی' براز کی خشکی' بھوک کی کمی اور ہاضمہ کی

خرابی پائی جاتی ہے بعض اوقات مرض کی زیادتی سے بخار بھی ہوجاتا ہے اگر صفراوی مادہ زیادہ مقدار میں موجود ہوتو صفراوی دست اور قے بھی آتے ہیں۔

اصول علاج: غذا کی اصلاح کریں اور سادہ غذائیں دیں رفع سبب کریں اگر خون کا اجتماع ہوتو باسلیق اور ابطی کی فصد کریں یا مقام جگر پر یا مقعد پر جونکیں لگوائیں اگر صفراء زیادہ ہوتو اسہال لائیں۔

دستور العلاج: آب انارین چالیس ملی لیٹر' آب سیب چالیس ملی لیٹر' شربت بزوری پچیس ملی لیٹر ڈال کر پلائیں یا (2) زلال تمر ہندی بارہ ملی لیٹر پانی میں نکال کر شربت انار شیریں پچیس ملی لیٹر ڈال کر پلائیں یا شیرہ مغز کدو' شیرہ مغز تخم خربوزہ ہر ایک تین گرام' عرق گاؤزبان 150 ملی لیٹر میں نکال کر شربت بزوری پچاس ملی لیٹر ملا کر پلائیں یا تخم کاسنی چھ گرام' عرق مکوہ چالیس ملی لیٹر میں بھگو کر چھان لیں اور شربت بزوری بارد پچیس ملی لیٹر ملا کر پلائیں۔ اگر ان تدابیر سے فائدہ نہ ہو اور جگر میں صفراء یا خون کا اجتماع ہوتو (1) گل بنفشہ سات گرام' بادیان پانچ گرام' عنب الثعلب خشک پانچ گرام' عناب پانچ دانہ' شاہترہ سات گرام پانی میں بھگو کر گل قند پچاس گرام ملا کر چند روز پلائیں۔ (2) نضج ہوجانے کے بعد جوشاندہ مذکورہ میں مغز املتاس چالیس گرام' ترنجبین چالیس گرام' خمیرہ بنفشہ پچاس گرام اضافہ کرکے مسہل دیں۔ (3) پھر تنقیہ کے بعد گل نیلوفر پانچ گرام' تخم خرفہ تین گرام' بیخ کاسنی سات گرام' عنب الثعلب خشک پانچ گرام' کشنیز خشک تین گرام رات کو پانی میں بھگو کر صبح چھان کر شربت ورد مکرر پچیس ملی لیٹر ملا کر پلائیں۔

فائدہ: اگر صفراء زیادہ ہوتو پہلے نسخہ میں آلو بخارا پانچ عدد اور دوسرے نسخے میں تمر ہندی پچاس گرام بڑھا دیں۔

انتباہ: بعض اوقات جگر کو ٹھنڈک پہنچانے کے لئے کثرت کے ساتھ ترش اور ٹھنڈی چیزیں مثلاً زرشک' آب انار شیریں' آب کاسنی سبز وغیرہ استعمال کراتے ہیں لیکن چونکہ قابضات اور ترش دواؤں میں زیادتی کرنے کی وجہ سے رگیں تنگ اور کھردری ہوجاتی ہیں اس لئے اس قسم کی دوائیں بکثرت استعمال نہ کریں۔

علاج ڈاکٹری: رات کو ایک بلیو پل کھلا کر صبح سوڈا سلف چار گرام' میگ سلف چار گرام' ایسڈ سلفیورک ڈل پندرہ بونڈ' ایکوا 100 ملی لیٹر ملا کر پلائیں۔ دوسرے دن ذیل کا نسخہ دیں:

نائٹرک ایسڈ ڈائیلوٹ	2 گرام
سپرٹ آف نائٹراس ایتھر	3 گرام
سکس ٹیرا کے سائی	12 گرام
ٹنکچر سنا	50 ملی لیٹر
انفیوژن جنشن کمپونڈ	150 ملی لیٹر

دن میں تین دفعہ پچیس ملی لیٹر دیں۔

غذا: آش جو' دودھ سوڈا' ساگودانہ' پتلی کھچڑی' چنے کا شوربا' شلغم' کدو' سبز ترئی وغیرہ دیں۔

پرہیز: گوشت' گرم مصالحہ' شراب' چائے' گوبھی' آلو' مٹھائی' تیل وغیرہ سے۔

جگر کی سردی

ڈاکٹری نام	طبی نام	اُردو نام
پیسو کنجی شن آف دی لیور Passive Congestion of the Liver	سوء مزاج بارد کبد	جگر کی سردی

اسباب: سرد غذاؤں اور برف کا زیادہ استعمال' سرد اور مرطوب مقامات پر سکونت وغیرہ۔
علامات: بدن ڈھلا ڈھلا ہو جاتا ہے نبض ست اور نرم ہوتی ہے کبھی دست آتے ہیں اور کبھی قبض ہو جاتی ہے۔
دستور العلاج: ورزش کریں' گرم چیزیں گوشت' گرم مصالحہ وغیرہ کھلائیں۔ (1) صبح جوارش جالینوس پانچ گرام' عرق بادیان 150 ملی لیٹر کے ساتھ کھائیں شام معجون فلاسفہ سات گرام ہمراہ عرق بادیان چھ تولہ' عرق برنجاسف چھ تولہ' شربت دینار پچیس ملی لیٹر دیں۔ اگر مادہ قوی ہو تو افسنتین رومی پانچ گرام' ہلیلہ زرد سات گرام' ریوند چینی سات گرام' انیسون پانچ گرام' بادیان سات گرام' بیخ بادیان سات گرام گرم پانی میں بھگو کر خمیرہ بنفشہ پچاس گرام ملا کر چند روز پلائیں اس کے بعد اسہال کے لئے تدبیر مجوف خراشیدہ 150 گرام' سنا مکی نو تولہ خیسانده میں اضافہ کریں اور گل قند آفتابی پچاس گرام' شیر خشت چالیس گرام اضافہ کر کے پلائیں۔ تنقیہ کے بعد چند روز (5) جوارش زرعونی سادہ نو گرام تازے پانی کے ساتھ استعمال کرائیں۔ (6) خارجی طور پر ضماد کے لئے سنبل الطیب' بیخ اذخر' افسنتین رومی' قسط تلخ' بیخ سوسن' گل سرخ' شیاف مامیثا مساوی الوزن پانی میں پیس کر مقام جگر پر ضماد کریں اور خشک ہونے کے بعد اینٹ یا روئی گرم کر کے سینک دیں۔
غذا: پرندوں کا گوشت' بکری کا گوشت' مصالح' انڈے' چائے' شہد وغیرہ۔
پرہیز: برف' دودھ' دہی' آش جو' سنگترہ' ناشپاتی' انار' کدو' ترئی' شلغم وغیرہ سرد چیزوں سے۔

ضعف جگر

ڈاکٹری نام	طبی نام	اُردو نام
ڈل نس آف دی لیور Dullness of the Liver	ضعف الکبد	جگر کی کمزوری

کیفیت و ماہیت: جگر کی تمام یا بعض قوتوں میں خلل آجاتا ہے جس کی وجہ سے جگر اپنا فعل صحیح طور پر انجام نہیں دے سکتا۔
یادداشت: ضعف جگر کے مریض کو کمبود کہتے ہیں
اسباب: جگر میں احتباس حیض' سدہ مرارہ کی وجہ سے خون یا صفراء کا اجتماع' جگر کا چھوٹا ہو جانا' جگر کے سدے' ورم وغیرہ اگر سبب قوی ہوتا ہے یا دیر تک رہتا ہے تو تمام قوتوں میں ضعف پیدا ہو جاتا ہے ورنہ بعض میں ضعف آتا ہے۔
علامات: تازہ گوشت کے دھوون کی طرح کے دست آتے ہیں بدن کا رنگ تبدیل ہو کر زرد یا سفیدی مائل ہو جاتا ہے کبھی سیاہی کی طرف میلان ہوتا ہے بھوک کم لگتی ہے بدن لاغر و کمزور ہو جاتا ہے کبھی کبھی جگر میں ہلکا ہلکا درد ہوتا ہے جس کی ٹیسیں دائیں جانب آخری پسلی تک جاتی ہیں۔
علامات فارقہ: اگر غذا کو جذب کرنے والی قوت (قوت جاذبہ) کمزور ہو تو براز مقدار میں زیادہ نرم اور سفید ہوتا ہے اگر فضلات کو دفع کرنے والی قوت (قوت دافعہ) کمزور ہو تو براز کم آتا ہے اور بول و براز رنگ میں کم پایا جاتا ہے اگر ہضم کرنے کی قوت (قوت ہاضمہ) اور غذا کو روکنے والی قوت (قوت ماسکہ) کمزور ہوں تو چہرے پر بھر بھراہٹ ہوتی ہے خون پتلا ہو جاتا ہے اور بول و براز میں زیادہ سرخی ہوتی ہے۔

اصول علاج: اصل سبب کو معلوم کر کے رفع کریں نیز جس خلط کی زیادتی سے ہو اس کا تنقیہ وتعدیل کریں مقویات جگر کا خصوصیت کے ساتھ لحاظ رکھیں اگر خود بخود دست آنے شروع ہو جائیں تو فوراً قابض دواؤں کا استعمال نہ کریں بلکہ خوشبودار معتدل دوائیں استعمال کرائیں نیز مقویات ومفتحات کام میں لائیں۔

دستور العلاج: ضعف جگر میں عام طور پر حسب ذیل طریق علاج مفید ثابت ہوتا ہے کیونکہ ضعف جگر بالعموم رطوبت اور سردی سے ہوتا ہے:

(1) کشتہ فولاد بیس ملی گرام' جوارش جالینوس سات گرام میں ملا کر عرق مکوہ ساٹھ ملی لیٹر' عرق بادیان ساٹھ ملی لیٹر کے ساتھ صبح وشام استعمال کریں۔

(2) جوارش مصطگی سات گرام بہ نسخہ کلاں کھانا کھانے کے بعد دونوں وقت کھلائیں اگر ضعف جگر زیادتی بلغم سے ہو تو (الف) گل بنفشہ سات گرام' مویز منقیٰ نو دانہ' بیخ کاسنی سات گرام' بادیان سات گرام' گاؤزبان پانچ گرام' مکوہ خشک پانچ گرام' برنجاسف پانچ گرام رات کو گرم پانی میں بھگو کر صبح کو مل چھان کر خمیرہ بنفشہ پچاس گرام اضافہ کر کے پلائیں۔ (ب) مغز املتاس بارہ گرام' افسنتین رومی چھ گرام' اذخر مکی چھ گرام' قسط تلخ چھ گرام' جدوار خطائی چھ گرام سبز مکو میں پیس کر مقام جگر پر نیم گرم ضماد کریں۔

(3) اگر صفراء کی وجہ سے ہو تو جوارش آملہ کھلا کر اوپر سے تمر ہندی بارہ گرام' آلو بخارا تین دانہ کا پانی میں زلال نکال کر شربت انار شیریں پچیس ملی لیٹر ملا کر پلائیں۔

(4) یا تخم کاسنی بارہ گرام' تخم خیارین سات گرام' گل نیلوفر پانچ گرام تازے پانی میں بھگو کر شربت نیلوفر پچیس ملی لیٹر ملا کر پلائیں۔ اگر ضعف جگر کی شکایت بچوں میں پائی جائے تو (الف) جوارش مصطگی رومی تین گرام کھلائیں اوپر سے شیرہ بادیان ایک گرام' شیرہ دانہ ہیل ایک گرام پانی میں نکال کر نبات سفید چھ گرام اضافہ کر کے صبح وشام پلائیں۔ (ب) جوہر معدہ 125 ملی گرام غذا کے بعد پھنکائیں۔

منتخب مجربات ومرکبات: آنندرسائن' ضعف جگر کے لئے خاص طور پر مفید ہیں خصوصاً جو سردی اور رطوبت سے ہو ست سلاجیت ساٹھ گرام' کچلا مدبر ساٹھ گرام' کشتہ فولاد پچاس گرام' سیاہ مرچ پچیس گرام' زعفران کشمیری بارہ گرام سب کو کوٹ چھان کر شہد میں ایک ایک رتی کی مقدار میں گولیاں بنائیں اور ایک گولی روزانہ دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔

(2) سفوف جگر' ضعف جگر کے لئے مفید ہے اگر کمزوری کی وجہ سے اسہال آنے لگیں تو ان کو بتدریج کم کر کے بند کر دیتا ہے: طباشیر' دانہ الائچی خورد' سنبل الطیب' سلیخہ' مصطگی رومی' گل غافث' عودغرقی' لک مغسول' مجیٹھ' تخم مویز' اذخر مکی' سعد کوفی' گردساق' انار دانہ' عودبلسان' دارچینی' حب بلسان ہر ایک تین گرام' زعفران ایک گرام سب کو کوٹ چھان کر سفوف بنائیں اور ضرورت کے وقت تین گرام کی مقدار میں تازے پانی کے ساتھ کھلائیں۔

(3) جوارش آملہ لولوی' معدہ اور جگر کو قوت دیتی ہے غذا کو ہضم کرتی ہے بھوک لگانے میں فائدہ مند ہے جگر کی گرمی کو تسکین بخشتی ہے صفراوی دستوں کو روکتی ہے شیر آملہ خستہ دور کردہ 45 گرام' کشنیز خشک مقشر' تخم خرفہ ہر ایک نو گرام' طباشیر سفید' پوست ساق' زرشک' منقیٰ' گل سرخ' بادرنجبویہ' صندل سفید' پوست بیروں پستہ ہر ایک ساڑے چار گرام' مروارید ناسفتہ دو گرام' عنبر اشہب' ورق نقرہ' ورق طلا ایک ایک گرام' نبات سفید' آب بہی شیریں ہر ایک ادویہ سے دوچند بدستور معروف جوارش تیار کریں خوراک تین گرام صبح اور اسی قدر شام کو استعمال کریں۔

ڈاکٹری علاج: ہدایات مندرجہ طبی پر عمل کریں سلفیٹ آف آئرن 90 ملی گرام' بائیکارب بونیٹ آف پوٹاشیم 90 ملی گرام دونوں کی شہد یا شربت سادہ سے ایک گولی بنالیں ایسی ایک گولی صبح وشام دن میں دومرتبہ کھانا کھانے کے بعد استعمال

کریں۔

غذا و پرہیز: غذا' بکری کا شوربہ' چپاتی' خرفہ' پالک' مونگ اور ارہر کی دال وغیرہ استعمال کریں۔

پرہیز: حرارت کی زیادتی میں گرم اشیاء اور سردی میں سرد اشیاء نہ کھائیں ترش اور میٹھی چیزیں بھی عام طور پر مضر ثابت ہوتی ہیں گڑ اور تیل کی بنی ہوئی چیزیں اور آلو اروی' کچالو وغیرہ بادی' غلیظ اور دیر ہضم چیزوں سے پرہیز کرائیں۔

ورم جگر/عظم جگر

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
ورم جگر	ورم الکبد' التہاب الکبد	ہی پے ٹائیٹس Hepatitis
عظم جگر	عظم الکبد	انلارجمنٹ آف دی لیور Enlargement of the Liver

یادداشت: (1) ڈاکٹری لفظ ہپاٹائٹس کا صحیح ترجمہ التہاب الکبد کیا گیا ہے۔ ورم اور التہاب کے فرق کے لئے ورم کا بیان دیکھیں۔

(2) عام طور پر ورم جگر اور عظم جگر کو قریب قریب مترادف خیال کیا جاتا ہے اور اکثر اطباء ورم جگر کو عظم جگر اور عظم جگر کو ورم جگر کہہ دیا کرتے ہیں لیکن ورم جگر اور عظم جگر فی الحقیقت دو علیحدہ علیحدہ اصطلاحیں ہیں چنانچہ ورم جگر کی صورت میں جگر میں عظم بھی پایا جاسکتا ہے لیکن عظم جگر میں ورم کا پایا جانا ضروری نہیں ہے خصوصاً جب کہ ورم کو التہاب کا مترادف قرار دیا جائے جیسا کہ جگر کے بعض قسم کے فسادات میں پایا جاتا ہے علیٰ ہذا ورم جگر میں بخار کا پایا جانا ضروری ہے لیکن عظم جگر میں گو بعض اوقات بخار بھی پایا جاتا ہے لیکن بخار کا پایا جانا لازمی نہیں ہے چونکہ ورم جگر اور عظم جگر کو عام طور پر ایک ہی سمجھا جاتا ہے اور ویسے بھی ان میں اس قدر گہرا تعلق اور باہمی مشابہت ہے کہ ان کا نہ صرف زندگی میں بلکہ تشریح بعد الوفات میں بھی فرق کیا جاسکنا مشکل ہے اس لئے ان کا ایک ساتھ ہی بیان کیا جانا ضروری ہے پس ذیل میں ہم نے دونوں کو یکجا بیان کردیا ہے۔

تعریف و ماہیت: اس مرض میں جگر کے اندر سوزش یا فساد پیدا ہوکر بالعموم جگر کا حجم بڑھ جاتا ہے اور دیگر مخصوص علامات رونما ہو جاتی ہیں۔

جگر کے افعال میں بتایا جاچکا ہے کہ ہضم غذا اور تولید اخلاط میں خصوصیت کے ساتھ کام کرنے کے علاوہ جگر کا ایک نہایت اہم فعل یہ بھی ہے کہ منہ اور معدے وغیرہ کی طرف سے جو سمیتیں اس میں داخل ہوتی ہیں وہ ان کو حتی الامکان غدد جاذبہ کی مانند اپنے اندر روک لیتا ہے اور آگے جاکر دوران خون میں داخل ہونے سے مانع ہوتا ہے اس عمل سے زہریلے مواد کی موجودگی میں اس کے اندر سوزشی اور ورمی تغیرات رونما ہوسکتے ہیں اسی طرح اگر کسی وجہ سے جراثیمی تعدیہ اس میں پہنچ جائے تو بھی یہی کیفیت رونما ہوجاتی ہے بقول اطبائے قدیم اس مرض میں اخلاط اربعہ میں کسی ایک خلط یا ایک سے زیادہ اخلاط کا غلبہ اور غثیان ہوجاتا ہے۔

اقسام: بقول اطبائے قدیم غلبہ اخلاط کے لحاظ سے اس مرض کی چار قسمیں ہیں: (1) دموی (2) صفراوی (3) بلغمی اور (4) سوداوی اور محل وقوع کے لحاظ سے بھی اس کی دو قسمیں ہیں: (1) ورم مقعر کبد یعنی جگر کے زیریں مقعر حصے کا ورم اور (2) ورم محدب کبد جگر کے اوپر کے محدب حصے کا ورم۔

اطباء جدید کے نزدیک اس کی دو بڑی قسمیں ہیں: (1) ورم جگر سمی جو مختلف قسم کی لمدغہ اور ملسوعہ زہروں کے اثر سے ہوا کرتا ہے اس کو بھی سمیت کی نوبت کے لحاظ سے خمری' سم الفاری' فاسفوری' ورمنی وغیرہ چودہ پندرہ مختلف اقسام میں منقسم کیا گیا ہے۔ (2) ورم جگر متعدی جو جراثیم کے تعدیہ سے ہوا کرتا ہے تعدیہ کے طریق کے لحاظ سے اس کی پھر چار قسمیں ہیں (1)

جس میں تعدیہ دوران خون کے ذریعے ہوتا ہے (2) جس میں تعدیہ باب الکبد کے راستے سے ہوتا ہے (3) جس میں تعدیہ لمفاوی عروق کے راستے سے ہوا کرتا ہے (4) جس میں تعدیہ مجاری صفراء کے ذریعے ہوتا ہے اسباب ماہیت اور شدت وخفت مرض کے لحاظ سے بھی اس کی کئی قسمیں ہیں چنانچہ شدت وخفت کے لحاظ سے حاد تحت الحاد اور مزمن و اسباب و ماہیت کے لحاظ سے امیبائی اور لیفی وغیرہ اقسام بیان کی گئی ہیں۔

اسباب: اطبائے قدیم کے نزدیک اس کے اسباب وہی اخلاط اربعہ یعنی خون' صفراء' بلغم اور سودا کا غلبہ ہے جو گرم یا سرد اشیاء کی کثرت مرارہ میں احتباس صفراء یا مقام جگر پر چوٹ وغیرہ لگ جانے سے ہوا کرتا ہے لیکن اطباء جدید کے نزدیک اس کا سبب کثرت شراب نوشی اور بعض دیگر زہریلی ادویہ مثلاً سم الفار' فاسفورس' جوہر درمنہ ترکی (سنٹومین) کلوروفارم' کلورل' کاربن بینزل کلورائیڈ' ایوفان' ایکی ٹمنی لڈ' اینی لین وغیرہ ادویہ کا استعمال' سانپ کا کاٹنا اور زہریلی کھمبی (سانپ کی چھتری) حمی محرقہ اسہال آتشک' نزلہ وبائی (انفلوئنزا) اور دیگر کئی اقسام کا کئی داخلی اور خارجی سمم اور تعدیہ نیز جراثیم اور حوینات یعنی امیبا وغیرہ اس کے خاص اسباب ہیں سمی اور متعدی قسم کا ورم بیس سے تیس سال کی عمر میں اور حوینی یعنی امیبائی قسم کا ورم تیس سے چالیس سال کی عمر میں رونما ہوتا ہے اور آخر الذکر ہمیشہ پیچش اور اسہال حوینی (امیبائی) کے بعد ظاہر ہوتا ہے۔

علامات: اسباب کے لحاظ سے علامات میں کسی قدر اختلاف ہوا کرتا ہے ورم جگر دموی میں بخار' پیاس' جگر میں بوجھ اور درد ہوتا ہے جگر کے مقام پر جلن ہوتی ہے بھوک زائل ہوجاتی ہے خشک کھانسی آتی ہے اگر ورم بڑا ہو تو ہٹیلی قسم کی ہچکی بھی موجود ہوتی ہے غلبہ صفراء کی صورت میں زبان زرد ہوتی ہے چہرہ بھی زرد ہوتا ہے براز بھی زرد ہوتا ہے کم وبیش یرقان کی شکایت موجود ہوتی ہے زبان میں چھوٹی چھوٹی پھنسیاں بکثرت پیدا ہوجاتی ہیں اکثر صفراوی قے آتی ہے اور جس میں شدت کی گرمی اور جلن محسوس ہوتی ہے بلغمی میں زبان' چہرے اور براز وغیرہ کی سفیدی' عضلات کا ڈھیلا پن' پیاس کی کمی' خون کی رقت' پسلیوں کے نیچے نرم ورم کا احساس' درد اور بخار کی عدم موجودگی اور سوداوی میں رنگت وغیرہ کی سیاہی اور تیرگی' مقام جگر پر دبا کر دیکھنے سے سخت ورم کا احساس اور درد اور بخار کی عدم موجودگی وغیرہ علامات پائی جاتی ہیں۔

سمی اور متعدی قسم کے حاد اور تحت الحاد ورم میں پہلے پانچ چھ روز تک یرقان' بخار' متلی' قے' قبض' عضلی درد' اور نزلاوی قسم کے یرقان کی دیگر علامات پائی جاتی ہیں اس کے بعد جگر کا فعل زیادہ خراب ہوجانے کی وجہ سے غنودگی' دردسر' بے چینی' روشنی سے نفرت' شدت مرض میں ہذیان اور جنونی قسم کی مخصوص چیخ و پکار اور گریہ زاری گاہے عضلات کی اینٹھن اور تشنج' عارضی حول' پتلیوں کا پھیل جانا' سرسام کی مانند گردن کا پیچھے کی طرف اکڑ جانا' شدید قے جس میں گاہے خون بھی ملا ہوا ہوتا ہے زبان کی خشکی اور لڑکھڑاہٹ' نبض کا سریع اور ضعیف ہونا' گاہے جسم کی حرارت کا معمولی جسمانی حرارت سے بھی کم ہوجانا' جسم پر ثبور یا دانوں کا نکل آنا جسم کے بعض اعضاء میں اور زیر جلد ساختوں میں جریان خون کا ہوجانا' آخر میں بے ہوشی اور نوم مستغرق (کوما) تنفس کا مخصوص (ٹن سٹوک) قسم کا ہونا' بول و براز کا بے خرخطا ہوجانا وغیرہ علامتیں رونما ہوجاتی ہیں جگر پہلے بڑھا ہوا اور رودرناک ہوتا ہے لیکن آخری حالت میں چھوٹا اور ملائم ہوجاتا ہے اور اس میں ایک قسم کا ڈھیلا پن پایا جاتا ہے طحال بھی بعض اوقات بڑی ہوجاتی ہے۔

حوینی (امیبائی) قسم کے ورم میں مریض کو پہلے پیچش یا اسہال کی شکایت رہ چکی ہوتی ہے یا اس وقت بھی موجود ہوتی ہے اس میں جگر سرعت کے ساتھ بڑا ہوجاتا ہے اس میں شدید درد اور ذکاوت حس پائی جاتی ہے خفیف سا یرقان بھی پایا جاتا ہے بخار بہت تیز 100 سے 103 یا 104 درجہ تک اور نوبتی قسم کا ہوتا ہے جس کے ساتھ اکثر شدید قسم کا لرزہ بھی ہوا کرتا ہے اور اترتے وقت بہت زیادہ پسینہ بھی آتا ہے جو اس بات کی علامت ہے کہ جگر میں پھوڑا (دبیلہ) بن گیا ہے خون میں سفید دانے بکثرت پائے جاتے ہیں اور ان حالات کی موجودگی میں چھ سے اٹھارہ یوم کے اندر مریض کی موت بھی واقع ہوجاتی ہے خفیف

حالات میں جگر کے مقام پر دائیں شراسیف میں بے چینی اور بوجھ پایا جاتا ہے لیکن شدید حالات میں درد گاہے اس قدر شدید ہوتا ہے کہ مریض بستر میں ہل جل بھی نہیں سکتا اور وہ بائیں جانب لیٹ نہیں سکتا گاہے درد کی ٹیسیں دائیں کندھے اور گاہے دائیں بازو تک جاتی ہیں خصوصاً جب کہ ورم محدب کبد میں ہو جگر کو بڑھا ہوا اور نہایت درجہ ذکی الحس ہوتا ہے لیکن پیٹ کے اوپر جگر کے مقام پر اس قدر ہوتا ہے کہ باوجود کوشش بعض اوقات جگر کے بڑھاؤ اور ذکاوت حس کا احساس نہیں کیا جاسکتا بھوک مرجاتی یا کم ہوجاتی ہے مریض بالعموم نہایت کمزور اور لاغر ہوجاتا ہے اس قسم کے ورم میں محدب جگر اور بالآخر جگر کا غلاف بھی متورم ہوجاتا ہے اور گاہے ورم کے اوپر بڑھ جانے سے جوف صدر میں بھی پیپ پڑ جاتی ہے ایسی صورت میں اکثر زیریں پسلیاں ابھر آتی ہیں مریض غلیظ سرخی مائل رنگ کی پیپ تھوکتا رہتا ہے اگر دبیلہ جگر کے دائیں لوتھڑے کے اندر اور زیریں حصے میں ہو تو قسم فوق المعدہ کے دائیں حصے کو دبا کر دیکھنے پر ملائم سی رسولی محسوس ہوتی ہے گاہے یہ پھوڑا آنتوں (اثنا عشری یا قولون) میں پھوٹ پڑتا ہے اور براز کے راستے پیپ خارج ہوتی ہے اور اس کے بعد اکثر مریض کی حالت اچھی ہوجاتی ہے اور شدید علامات میں تخفیف ہوجاتی ہے اگر پھوڑا جگر کے بائیں لوتھڑے میں ہو تو وہ گاہے معدے میں پھوٹ پڑتا ہے اور اس صورت میں قے کے ساتھ غلیظ سرخی مائل مخصوص قسم کی پیپ خارج ہوتی ہے یا پھیپھڑوں یا غلاف القلب کے جوف میں پھوٹ پڑتا ہے۔

مزمن قسم کے حوینی (امیبی) ورم جگر کی علامات نہایت خفیف ہوتی ہیں مریض بہت جلد تھک جاتا ہے اور اکثر اپنے آپ کو غیر صحیح خیال کرتا ہے اور اکثر یہ ظاہر کرتا ہے کہ اس کا جگر خراب ہے بالعموم اس کو جگر کے مقام پر مسلسل درد ہوتا رہتا ہے اس کی بھوک بہت کم اور خراب ہوتی ہے رنگت اس کی زرد اور مومی ہوتی ہے بخار بالکل نہیں ہوتا جگر کا مقام کسی قدر ذکی الحس ہوتا ہے گو جگر میں بہت بڑھا ہوا نہیں پایا جاتا۔

یادداشت: مذکورہ بالا علامات میں سے اسی صورتوں میں جن کے اندر جگر تو بڑھ جاتا ہے لیکن بخار نہیں ہوتا اطباء محض عظم الکبد کے نام سے اور جن کے ساتھ بخار بھی ہوتا ہے ان کو ورم الکبد کے نام سے موسوم کردیا کرتے ہیں۔ جگر کا پھوڑا عموماً حوینی قسم کے ورم جگر کے بعد اور گاہے متعدی یا جراثیمی قسم کے ورم کے بعد ظاہر ہوا کرتا ہے کسی قسم کے ورم کے بعد اکثر جگر کی ساختوں میں فساد مثلاً تلیف وغیرہ پیدا ہوجاتا ہے اور پھوڑا شاذ و نادر ہی پیدا ہوتا ہے۔

تشخیص: مریض کے حالات پر بخوبی غور کرنے اور کامل استقصاء کے بعد اکثر اس مرض کی تشخیص کی جاسکتی ہے حوینی قسم کے مرض میں مریض جگر کی مخصوص علامات کے ساتھ خود بخود یا دریافت کرنے پر پیٹی قسم کی پیچش کا ضرور ذکر کرتا ہے اطباء نے مقعر اور محدب جگر میں فرق کرنے کے لئے ذیل کی مخصوص علامات بیان کی ہیں: اگر ورم مقعر جگر میں ہو تو مذکورہ علامات کے ساتھ قبض ہوتی ہے قے آتی ہے غشی کے دورے پڑتے ہیں ہاتھ پاؤں سرد ہوجاتے ہیں درد شدید ہوتا ہے بھوک بالکل نہیں لگتی اور ہچکیاں سخت آتی ہیں اور جب ورم محدب جگر میں ہوتا ہے مذکورہ علامات کی بجائے کھانسی شدید ہوتی ہے تنگی تنفس پائی جاتی ہے پیشاب کم ہوجاتا ہے جگر کے مقام پر بوجھ پایا جاتا ہے اور دائیں طرف کی ہنسلی کسی قدر نیچے کو کھنچ جاتی ہے چھونے سے ورم بھی زیادہ محسوس ہوتا ہے کبھی ورم جگر اور ورم عضلات شکم میں بھی اشتباہ ہوجاتا ہے ورم عضلات شکم میں ورم جگر کی طرح شدید علامات نہیں ہوتیں اور نہ ہی اس میں بول و براز پر زیادہ اثر پڑتا ہے نیز اس کا ایک کنارا موٹا اور دوسرا پتلا ہوتا ہے اور ورم جگر کی طرح ہلالی شکل کا بھی نہیں ہوتا۔

انجام: شدید اور حاد قسم کے مریضوں کا انجام اکثر خراب ہوتا ہے پچاس فیصدی بلکہ اس سے بھی زیادہ مریض تلف ہوجاتے ہیں البتہ بروقت علاج معالجہ سے مریضوں کی زندگی کو نسبتاً زیادہ دیر تک قائم رکھا جاسکتا ہے حوینی قسم کے ورم میں پہلے انجام بہت خراب ہوا کرتا تھا لیکن اب مناسب اور فوری علاج سے شاذ و نادر ہی انجام خراب ہوتا ہے ورنہ اکثر مریض شفایاب

ہوجاتے ہیں۔

اصول علاج: اصل سبب کو معلوم کر کے رفع کریں مریض کو آرام سے لٹائے رکھیں اگر مقام جگر پر چوٹ لگنے کی وجہ سے ہو تو جونکیں لگوائیں یا فصد کرائیں اور اگر مرارہ وغیرہ کے زخم یا ملیریا کا زہر اس مرض کا سبب ہو تو مذکورہ اسباب کا علاج کریں اور اس کے ورم کا بھی خیال رکھیں جس قسم کی بھی دوائیں استعمال کرائی جائیں ان کے ساتھ خوشبودار، تلخ اور قابض دوائیں شامل کرلینی چاہئیں یہ امر بھی ملحوظ خاطر رکھنا چاہئے کہ بہت زیادہ گرم و سرد ہوائیں اس میں مضر ہوتی ہیں اور ان میں استسقاء اور ذبول رونما ہوجاتا ہے جو دواء استعمال کی جائے وہ نہایت باریک پیس کر کام میں لائیں اگر مادہ ورم محدب جگر میں ہو تو مسہل نہ دیں بلکہ پیشاب لانے والی ادویہ برتیں اور اگر مادہ مقعر میں پایا جائے تو ایسی حالت میں یہ دوائیں مضر ثابت ہوتی ہے اگر جگر اور مرارہ کے درمیان میں سدہ پیدا ہوجانے کے سبب سے ورم کا حدوث ہوا ہو تو تخم کاسنی بارہ گرام، نوشادر ایک گرام پانی میں جوش دے کر نتھار کر پلائیں اگر بلغم کی وجہ سے ہو تو اس کے اخراج کی کوشش کریں مشاہدہ کا جہاں تک تعلق ہے ورم گرم میں سیدھے ہاتھ کی باسلیق کھولنا مفید ثابت ہوتا ہے یہ بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ اس مرض میں رفع قبض کے لئے معمولی اور ہلکے ملینات استعمال کرانے چاہئیں مسہل سے حتی الوسع پرہیز کریں۔

دستور العلاج: اگر ورم جگر کا سبب دموی یا صفراوی مادہ ہو تو گل بنفشہ سات گرام، مویز منقیٰ نو دانہ، بیخ کاسنی سات گرام، بیخ بادیان سات گرام، گاؤزبان پانچ گرام، گل سرخ سات گرام، تخم کاسنی سات گرام، عنب الثعلب خشک پانچ گرام رات کو گرم پانی میں بھگو کر صبح کو مل چھان کر گل قند آفتابی پچاس گرام حل کریں اور آب کاسنی سبز مروق پچاس ملی لیٹر، آب مکو سبز مروق پچاس گرام اضافہ کر کے چند یوم پلائیں جب مادہ قابل اخراج ہوجائے اس وقت اسی نسخہ میں شیر خشت پچاس گرام، ترنجبین پچاس گرام، تمر ہندی 75 گرام، شکر سرخ پچاس گرام اضافہ کر کے مسہل دیں تنقیہ کے بعد تعدیل کے لئے چند یوم شیرہ عناب پانچ دانہ، شیرہ تخم کاسنی پانچ گرام، شیرہ تخم خیارین پانچ گرام، شیرہ عنب الثعلب پانچ گرام، عرق برنجاسف 75 ملی لیٹر، عرق مکو 75 ملی لیٹر میں نکال کر شربت دینار پچیس ملی لیٹر اضافہ کر کے پلائیں۔

نکتہ: اگر مریض زیادہ کمزور ہوگیا ہو تو ایسی حالت میں شیرہ جات کے ہمراہ دواء المسک معتدل جواہر والی تین گرام کھلائی جاتی ہے اگر ورم جگر گرم اور نچلے حصہ میں ہو تو (1) خمیرہ مروارید سات گرام اول کھلائیں اوپر سے آب کاسنی سبز مروق پچاس گرام، آب مکو سبز مروق پچاس ملی لیٹر، شربت بزوری معتدل پچاس ملی لیٹر باہم ملا کر خاکسی مسلم سات گرام چھڑک کر صبح و شام پلائیں (2) مغز فلوس خیار شنبر بارہ گرام، آرد جو بارہ گرام، گل بابونہ بارہ گرام، عنب الثعلب بارہ گرام، تخم کاسنی بارہ گرام، رسوت زرد چھ گرام، جدوار چھ گرام سب کو آب مکو سبز میں پیس کر روغن گل چالیس ملی لیٹر میں اضافہ کر کے نیم گرم ضماد کریں (3) عرق گاؤزبان عرق عنب الثعلب ملا کر پانی کی بجائے استعمال کریں۔ جب جگر کی گرمی کم ہوجائے اور دیگر علامات میں خفت پائی جائے تو اس وقت مذکورہ بالا منضج صبح کے وقت استعمال کرائیں اور شام کو (4) شیرہ بادیان پانچ گرام، شیرہ مویز منقیٰ نو دانہ، شیرہ عنب الثعلب خشک تین گرام، عرق برنجاسف 150 ملی لیٹر میں نکال کر شربت بزوری معتدل پچاس ملی لیٹر شامل کر کے پلائیں۔ ضماد کے لئے نسخہ نمبر دو میں افسنتین رومی بارہ گرام، برنجاسف بارہ گرام اضافہ کریں۔ (5) اسہال کے بعد تبرید کے لئے خمیرہ گاؤزبان سادہ بارہ گرام، ورق نقرہ ایک عدد میں لپیٹ کر اول کھلائیں اوپر سے شیرہ عناب پانچ دانہ، عرق عنب الثعلب 150 ملی لیٹر میں نکال کر شربت بنفشہ پچیس ملی لیٹر شامل کر کے تخم ریحان مسلم سات گرام چھڑک کر پلائیں۔ (6) نضج و اسہال کے مراحل طے کرنے کے بعد بقیہ شکایات رفع کرنے کے لئے نوشدارو لولوی سات گرام اول کھلا کر اوپر سے شیرہ بادیان پانچ گرام، شیرہ مویز منقیٰ نو دانہ، شیرہ عنب الثعلب تین گرام، عرق برنجاسف 150 ملی لیٹر میں نکال کر خمیرہ بنفشہ پچیس ملی لیٹر شامل کر کے صبح و شام پلائیں جب کہ کبد نوشادری تین عدد کھانا کھانے کے آدھ گھنٹہ بعد تازے پانی کے ساتھ استعمال کریں۔

اگر ورم جگر بلغمی ہو تو صبح کو (1) گل بنفشہ سات گرام، افسنتین رومی پانچ گرام، برنجاسف پانچ گرام، عنب الثعلب خشک پانچ گرام، بادیان سات گرام، بیخ کاسنی سات گرام، بیخ گاؤزبان پانچ گرام، تخم خطمی سات گرام رات کو گرم پانی میں بھگو کر صبح مل چھان لیں اور خمیرہ بنفشہ پچاس گرام شامل کر کے خاکسی چھڑک کر ملائیں۔

(2) شام کو بادیان تین گرام، برنجاسف تین گرام، عنب الثعلب تین گرام پانی میں جوش دے کر صاف کر کے شربت بنفشہ پچیس ملی لیٹر ملا کر پلائیں۔

(3) رات کو سوتے وقت لعوق سپستان پچیس گرام، عرق برنجاسف 150 ملی لیٹر میں جوش دے کر استعمال کرائیں۔

(4) ہفتہ میں ایک مرتبہ تلیین کے لئے اطریفل پانچ گرام، عرق گاؤزبان 160 ملی لیٹر نیم گرم کے ساتھ کھلا دیا کریں۔

(5) جب علامات میں خفت ہو جائے تو اس وقت کچھ روز معجون دبیدالورد سات گرام، عرق برنجاسف 150 ملی لیٹر، خمیرہ بنفشہ چالیس گرام کے ساتھ صبح و شام پلائیں۔

(6) کھانا کھانے کے آدھ گھنٹہ کے بعد حب کبد نوشادری تین عدد تازے پانی کے ساتھ دیں۔

جس وقت ورم کی شکایت رفع ہو جائے اور بخار بھی باقی نہ رہے اس وقت تقویت جگر و معدہ کے لئے کشتہ فولاد بیس ملی گرام، کشتہ مرجان بیس ملی گرام، نوشدارو لولوی سات گرام میں ملا کر صبح اور شام کو کھلائیں اور حب ہاضم ایک عدد کھانا کھانے کے بعد دیں۔ اگر سدوں کی وجہ سے ورم جگر عارض ہوا ہو تو (1) جوارش زرعونی سادہ اول کھلا کر اوپر سے شیرہ بادیان پانچ گرام، شیرہ انیسون تین گرام، شیرہ تخم کشوث تین گرام، شیرہ تخم خیارین تین گرام پانی میں نکال کر گل قند آفتابی پچاس گرام، شربت دینار پچاس ملی لیٹر شامل کر کے صبح و شام پلائیں۔

(2) برگ بنفشہ سات گرام، گل خطمی سات گرام، آردجو سات گرام، گل سرخ چار گرام، صندل سرخ ایک گرام و سفید ایک گرام، گل بابونہ دو گرام، اکلیل الملک دو گرام، تخم کاسنی دو گرام، تخم کشوث ایک گرام، نیلوفر دو گرام، شیاف مامیثا تین گرام، ریوند چینی گرام، سنبل الطیب گرام سب کو کوٹ چھان کر عرق گلاب اور آب کاسنی سبز حسب حاجت میں ملا کر نیم گرم کا مقام جگر پر لیپ کریں۔ اگر ورم جگر کا سبب مادہ سوداویہ ہو تو اونٹ کے کوہان کا گودا جگر پر طلا کریں اور مچھلی کا تیل کھانے کے لئے کام میں لائیں۔ اگر ورم مزمن صورت اختیار کرے تو برنجاسف، شکاعی باد آورد ہر ایک تین گرام رات کو گرم پانی میں بھگو کر صبح مل چھان کر شربت بزوری پچاس ملی لیٹر ملا کر پلائیں اور شام کے وقت بادیان پانچ گرام، تخم کشوث تین گرام، عنب الثعلب خشک تین گرام، عرق برنجاسف 75 ملی لیٹر، عرق ماء اللحم مکو کاسنی والا 75 ملی لیٹر میں پیس کر شیرہ نکال کر خمیرہ بنفشہ پچاس گرام اضافہ کر کے پلائیں۔ اگر مریض عظم جگر میں مبتلا ہو تو (1) معجون دبیدالورد سات گرام اول کھلا کر اوپر سے افسنتین رومی سات گرام، نوشادر ایک گرام پانی میں جوش دے کر شربت دینار پچاس ملی لیٹر اضافہ کریں اور صبح و شام پلائیں۔

(2) نوشادر محلول چھ قطرے، عرق برنجاسف 150 ملی لیٹر میں ملا کر کھانا کھانے کے بعد استعمال کرائیں۔

(3) مقام جگر پر لیپ کرنے کے لئے حسب ذیل نسخہ استعمال کرائیں سنبل الطیب برنجاسف، سعد کوفی، حاشا، گل بابونہ، مرکی، عنب الثعلب خشک، اکلیل الملک ہر ایک چھ گرام، جدوار خطائی دو گرام، ریوند زرد تین گرام سب کو آب مکو سبز میں پیس کر نیم گرم کا ضماد کریں۔ عوارضات میں جس وقت کمی ہو جائے اس وقت تقویت جگر کے لئے کشتہ فولاد بیس ملی گرام، معجون دبیدالورد سات گرام میں ملا کر عرق گاؤزبان 150 ملی لیٹر کے ساتھ صبح و شام کھلائیں اور کھانا کھانے کے بعد حب کبد نوشادری تین تین عدد دیا کریں۔ اگر عضلات شکم میں ورم ہو تو آب کاسنی پچاس ملی لیٹر، آب مکو سبز پچاس ملی لیٹر علیحدہ علیحدہ آگ پر پھاڑ کر شربت بزوری معتدل پچاس ملی لیٹر اضافہ کر کے صبح و شام پلائیں۔ تلیین کے لئے قرص ملین دو عدد رات کو سوتے وقت عرق بادیان 150 ملی لیٹر نیم گرم کے ساتھ دیں۔

دستورجدید: عظم کبد میں (1) کبدی 500 ملی گرام کھا کر اوپر سے افسنتین پانچ گرام، نوشادر ایک گرام پانی میں جوش دے کر شربت دینار پچاس ملی لیٹر میں ملا کر صبح وشام پلادیا کریں۔

(2) کھانے کے بعد نوشادر محلول پانچ قطرے پانی میں ملا کر پلادیا کریں۔

(3) روغن افسنتین جگر کے مقام پر مالش کرائیں۔

ورم کبد میں (1) معجون دبید الورد پانچ گرام، عرق برنجاسف، عرق مکو ہر ایک ساٹھ ملی لیٹر، شربت افسنتین پچیس ملی لیٹر کے ساتھ استعمال کریں۔

(2) بعد از غذا حب کبد نوشادری دو عدد پانی کے ساتھ کھلا دیا کریں۔

(3) مقام جگر پر ضماد محلل سبز مکو کے پانی میں حل کر کے لیپ کرائیں۔

منتخب و مجرب مرکبات۔ کبدی: ریوند چینی، نوشادر، قلمی شورہ، سنبل الطیب، ساذج ہندی ہر ایک ہم وزن، باریک پیس کر سفوف بنا کر رکھ لیں بوقت ضرورت اس میں سے بقدر 500 ملی لیٹر مناسب بدرقہ کے ہمراہ استعمال کرادیا کریں۔

نوشادر محلول: اشخار آفتابہ 250 گرام لے کر چار کلوگرام چونہ آب نارسیدہ ایک مٹی کے برتن میں اس کے نیچے اوپر بچھائیں اور اپلہ صحرائی سے گجٹ کی آگ دیں سرد ہونے پر اشخار کو نکال کر چونہ سے صاف کریں اور مساوی الوزن نوشادر ملا کر تحق کریں جب کسی قدر رطوبت پیدا ہو تو مستعمل کوزہ گلی میں رکھ کر خوب گل حکمت کریں اور دس کلوگرام صحرائی اُپلوں کی آگ دیں پھر تحق کر کے رطوبت پیدا ہونے پر اسی طرح دوبارہ اور سہ بارہ آگ دیں بعدہٗ چینی کے برتن میں رکھ کر شبنم میں رکھیں دو تین روز میں محلول ہو جائے گا اس محلول کو مقطر کر کے رکھ لیں پانچ قطرے پانی یا کسی دوسرے مناسب بدرقہ کے ہمراہ استعمال کریں۔

روغن افسنتین: افسنتین رومی تازہ دو کلوگرام، روغن زیتون آدھ لیٹر میں ڈال کر بوتل میں رکھیں اور چالیس روز تک دھوپ میں لٹکائے رکھیں اس کے بعد استعمال کریں۔

دوائے خبث الحدید: خبث الحدید (پانی سے دھو کر صاف کیا ہوا) پوست ہلیلہ زرد، پوست بلیلہ، آملہ ہر ایک 250 گرام۔ آخری تینوں چیزوں کو باریک کر کے خبث الحدید میں ملالیں اور ان پر گائے کی دہی اتنی ڈالیں کہ چار انگل اوپر آجائے اس کے بعد بھی چار روز تک ہر روز ہلا کر تھوڑی سی دہی ڈال دیا کریں پھر سب کو سایہ میں خشک کر کے باریک کرلیں اور فلفل دراز، فلفل سیاہ، زنجبیل ہر ایک چالیس گرام باریک کر کے اس میں ملالیں ہر روز تین گرام صبح کے وقت دہی کے ہمراہ کھلائیں۔

سفوف جگر: قسط تلخ، گل سرخ ہر ایک بارہ گرام، سنبل الطیب، مصطگی رومی ہر ایک نو گرام، ریوند چینی، لک مغسول ہر ایک پچیس گرام۔ سب دواؤں کو کوٹ چھان کر سفوف بنالیں چھ گرام عرق بادیان نصف لیٹر کے ساتھ استعمال کریں۔

عرق خاص: شورہ قلمی پچاس گرام، گندھک آملہ سار بارہ گرام، خارخسک بارہ گرام سب کو چھ لیٹر پانی میں بھگو کر عرق کھینچیں اور اس عرق میں برگ جھاؤ 100 ملی لیٹر، گل غافث، افسنتین رومی، سنبل الطیب، تخم خرپزہ، تخم کاسنی، بیخ بادیان، بیخ کاسنی، بیخ کرفس، بیخ اذخر ہر ایک 100 گرام، آب برگ عنب الثعلب سبز مروق، آب برگ کاسنی سبز مروق ہر ایک دو لیٹر، سرکہ خالص ایک لیٹر کا اضافہ کر کے بدستور معمول عرق کھینچیں۔ ساٹھ ملی لیٹر عرق صبح کے وقت شربت دینار پچیس ملی لیٹر ڈال کر پلائیں۔

ضماد جگر: مرمکی، حاشا، افسنتین، عنب الثعلب، اکلیل الملک، گل بابونہ، سعد کوفی، برنجاسف، سنبل الطیب ہر ایک چھ گرام، رسوت جدوار ایک ایک گرام کوٹ چھان کر سبز مکو کے پانی میں گھس کر لیپ کریں۔

دوائے اقلیدس: جگر کے ورم صلب کے لئے مفید ہے۔ صفتہ: کمافیطوس، تخم کرفس، تخم سنبھالو، فراسیون، بھلیانہ، جبلی رائی، تخم خیارین، ریچھ کا پتہ، مجیٹھ، گل مختوم، اسقولوقندریون، بیخ جاوشیر، تخم کرنب، ریوند چینی، فلفل سیاہ، تخم گندز جعدہ، افیون، گل غافث،

ایبل ہم وزن کوٹ چھان کر عسل خالص سہ چند میں معجون بنائیں خوراک چار گرام ہمراہ آب تازہ۔

معجون دبیدالورد: ورم بارد اور صلابت جگر و استسقاء کے لئے مفید ہے۔ صفتہ: سنبل الطیب، طباشیر، مصطگی رومی، زعفران، دارچینی قلمی، اذخرمکی، اسارون، قسط شیریں، گل غافث، تخم کشوث، مجیٹھ، لک مغسول، تخم کاسنی، تخم کرفس، زراوند طویل، حب بلسان، عودغرقی ہر ایک تین گرام، گل سرخ پچاس گرام سب کو کوٹ چھان کر عسل خالص میں معجون بنائیں خوراک پانچ گرام سے نو گرام تک ہمراہ آب تازہ استعمال کریں۔

تریاق الکبد: جگر کے گرم اور سرد مرضوں میں بالخاصہ مفید ہے۔ صفتہ: راسن خشک، فلفل سیاہ، زیرہ کرمانی، سنبل الطیب، بیخ سوسن، نیلگوں ہر ایک ساڑھے تین گرام، اندرائن کا گودا، تخم سنبھالو، بیخ بارتنگ، تخم ہلیون، بیخ ہلیون، پوست بیخ غار، پوست بیخ غافث، بیخ لوف، مغز بادام شیریں، مغز بادام تلخ، جعدہ، غاریقون، بابونہ، حب البان، زعفران ہر ایک سوا پانچ گرام، پوست بہی شیریں خشک کیا ہوا ناردین قوموہر ایک پونے چھ گرام، بورہ ارمنی، نمک لاہوری، زوفائے خشک، پہاڑی پودینہ، تیزپات، مصطگی رومی، رب السوس، تخم میتھی، تخم کنوچہ ہر ایک سات گرام، سرخس، برگ شبت ہر ایک پونے نو گرام، تخم کرفس، اسپغول، افسنتین رومی، برگ حی العالم، قسطوریون باریک، مرمکی، کہربا، سلارس، حب سلارس تر ہر ایک ساڑھے دس گرام، تگر، فطراسالیون، شگوفہ اذخر، بیخ اذخر، تخم انجرہ، انگور کی شاخوں کے بیچ دار ریشے، افتیمون ہر ایک بیس گرام، بھیڑیئے کا جگر خشک کیا ہوا، حب آلاس، مویز طائفی، برگ ترخشقوق، جنگلی کاسنی، حب کاکنج ہر ایک 36 گرام۔ عیدان الملک، ریوند، تخم خیارین، تخم خربزہ، ہر ایک 45 گرام، عصارہ زرشک، پوست ہلیلہ زرد ہر ایک 70 گرام۔ تمام کو کوٹ چھان کر شہد خالص سہ چند میں ملا کر بطریق معروف معجون بنالیں۔ خوراک ورم جگر بارد میں بارہ گرام ماءالعسل کے ساتھ اور ورم جگر حاد میں آب کاسنی سبز مروق پچاس ملی لیٹر، آب عنب الثعلب سبز مروق پچاس ملی لیٹر کے ساتھ درد جگر کی حرارت کے لئے آش جو کے ساتھ استعمال کریں۔ ورم صلب بارد میں سبز مکو کے پتوں میں معجون قدرے حاجت پیس کر مقام ورم پر ضماد کریں۔

ڈاکٹری علاج: علاج طبی کو ملحوظ رکھیں اگر مریض قوی ہو تو رات کو کیلومل 350 ملی گرام، اپیکا کوانا 70 ملی گرام، افیون 35 ملی گرام تازہ پانی کے ساتھ کھلا کر صبح کو میگنیشیا سالٹ پچیس گرام پانی میں ملا کر پلائیں اگر خون کی کثرت یا خرابی کی وجہ سے ہو تو جونکیں لگوائیں اگر ورم مزمن ہو تو ایمونیم کلورائڈ ایسڈ 175 ملی گرام نائٹرومیوریٹک ڈائیلوٹ پندرہ قطرے پانی پچیس ملی لیٹر سب کا مکسچر بنا کر ایسی ایک ایک خوراک چار چار گھنٹے کے بعد پلائیں۔ ایسڈ نائٹرومیوریٹک پیور چار گرام پانی دو لیٹر میں حل کرکے اسفنج یا کپڑا بھگو کر مقام جگر پر باندھیں باقی ماندہ پانی سے پاؤں اور تلوؤں کو دھوئیں۔ یہ نسخہ بھی ورم جگر میں مسہل کے بعد استعمال کرنا بہت مفید ہوتا ہے:

ایمونیم کلورائڈ	350 ملی گرام
ایکسٹریکٹ ٹیراکسی سائی لیکوئیڈ	30 قطرے
سوڈا ٹارٹریٹا	2 گرام
ٹنکچر الیونڈیولی	30 قطرے
ایکوا آرنشیائی فلوریز	25 ملی لیٹر

ایسی ایک ایک خوراک دن میں دو بار دیں۔

غذا: شوربہ چوزہ مرغ وحلوان، انڈا، دودھ، آش جو، ساگودانہ، خیارین کی کھیر، چپاتی، خشکہ، مونگ کی کھچڑی، ترئی، خرفہ، پالک، ککڑی وغیرہ دیں۔

پرہیز: ورم حار میں گرم چیزیں گوشت، انڈا، مرچ سرخ، بینگن، مچھلی نیز چکنی اور میٹھی غذاؤں سے پرہیز کریں ورم بارد میں

دودھ، مکھن، اور ثقیل و بادی چیزیں نہ دیں۔

جگر کا پھوڑا

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
جگر کا پھوڑا	دبیلۃ الکبد	ہی پے ٹک ایب سس Hepatic Abcess

کیفیت وماہیت: جگر میں مختلف اسباب سے یا دوسرے مادے سے ایک یا متعدد پھوڑے ہو جاتے ہیں چنانچہ اگر ایک ہو تو اکثر بہت بڑا ہوتا ہے لیکن اگر چھوٹے چھوٹے کئی ہوں تو عموماً ورید باب الکبد کی سیدھ میں پائے جاتے ہیں اور خطرناک ہوتے ہیں۔

اسباب: عموماً یہ گرم ورم کے بعد عارض ہوتا ہے کبھی کثرت میخواری، جراثیم پیچش کے جگر میں سرایت کرنے، چوٹ لگنے یا موسمی بخار کے زہر سے بھی یہ مرض عارض ہوتا ہے پیٹ کے دنبلوں میں عمل جراحی کرنے سے اس کا زہر دوران خون کے ساتھ جگر میں پہنچ کر فساد کا باعث ہوتا ہے اسی طرح معدہ امعا اور لبلبہ وغیرہ کے دنبل اور مثانہ وغیرہ کے زخموں سے بھی یہ مرض پیدا ہو جاتا ہے۔

علامات: دن میں چند بار لرزہ معلوم ہو کر بخار چڑھتا ہے جس میں حرارت جسم اکثر 103 درجہ ہوتی ہے مقام جگر پر گرانی سی رہتی ہے جس کو دبانے سے درد اور ٹٹولنے سے ابھار معلوم ہوتا ہے سوتے وقت پسینہ بہت زیادہ آتا ہے قوت ہاضمہ کمزور ہو جاتی ہے مریض بدن بدن کمزور ہو جاتا ہے لیکن چہرہ پر سرخی کی جھلک بڑھ جاتی ہے پیاس کی شدت اور جگر میں سوزش پائی جاتی ہے بعض مریضوں میں جگر میں سخت درد محسوس ہوتا ہے اور مریض کو کسی پہلو قرار نہیں آتا جب اس کا مادہ اچھی طرح پک جاتا ہے تو پھوڑا پھوٹ جاتا ہے جس کی وجہ سے بدن میں پھریری آجاتی ہے اور شدید لرزہ سے بخار ہو جاتا ہے پاخانے کے راستے سے پیپ خارج ہوتی ہے بعض اوقات قے کے ذریعے سے پیپ کا اخراج ہوتا ہے کبھی پیپ پھیپھڑوں کی طرف یا ریڑھ کی ہڈی کی طرف منتقل ہو کر سل پیدا کرنے کا باعث ہو جاتی ہے۔ کبھی پھوڑا سامنے یعنی صفاق کی طرف پھوٹتا ہے۔ پھوڑا پھوٹنے کے بعد عوارض میں وقتی سکون پیدا ہو جاتا ہے۔

انجام: اگر پیپ معدہ اور آنتوں سے خارج ہو تو اکثر آرام ہو جاتا ہے اور اگر صفاق یا پھیپھڑوں یا غلاف قلب یا ریڑھ کی ہڈی کی طرف جائے تو اکثر انجام خراب ہوتا ہے۔

اصول علاج: خفیف حالت میں ٹھنڈی اور معرق ادبیہ سے بخار کی تخفیف کریں مریض کو آرام سے لٹائیں یا مقام جگر پر گرم پانی سے سینک کریں رائی کا پلستر لگائیں اگر درد شدید ہو تو جونکیں لگوائیں اور مرض شدید ہونے کی صورت میں عملیہ کرائیں اگر کسی دوسرے سبب سے ہو تو اس کا تدارک کریں۔

دستور العلاج: (1) آب عنب الثعلب، آب اسپغول، آب برگ بارتنگ ہر ایک پچیس ملی لیٹر، روغن گل بارہ ملی لیٹر، سرکہ خالص، چھ گرام، عرق گلاب چالیس ملی لیٹر سب کو ملا کر برف سے ٹھنڈا کر کے اس سے کپڑا تر کریں اور مقام جگر پر رکھیں۔

(2) پرسیاؤشاں پانچ گرام، انجیر زرد تین دانہ، تخم خطمی سات گرام، تخم خبازی سات گرام، حلبہ تین گرام، تخم کتاں تین گرام، نعناع خشک سات گرام، فنطوریون دقیق سات گرام پانی میں جوش دے کر چھان لیں اور شہد خالص پچیس ملی لیٹر ملا کر روغن بادام شیریں ایک ملی لیٹر اضافہ کر کے پلائیں۔ اگر ورم جگر کے بگڑ جانے کی وجہ سے پھوڑا بن گیا ہو تو مسیح الملک حکیم اجمل خان صاحب کا حسب ذیل نسخہ وطریق علاج اختیار کریں:

(1) خمیرہ: مروارید سات گرام اول کھلائیں اوپر سے آب کاسنی سبز مروق پچاس گرام، آب مکو سبز مروق پچاس گرام، شربت

بزوری پچاس گرام ملا کر صبح وشام پلائیں۔

(2) جدوار خطائی بارہ گرام، رسوت بارہ گرام، آب کاسنی سبز میں پیس کر مقام جگر پر لیپ کریں جب عوارضات میں تخفیف ہو جائے تو اس وقت کسی قابل جراح سے عملیہ کرائیں۔

(3) کمزوری کے لئے بعد میں کشتہ فولاد بیس ملی گرام، نوشدارولولوی سات گرام میں ملا کر تازے پانی کے ساتھ صبح کو کھلائیں۔

(4) حب ہاضم ایک ایک عدد دونوں وقت کھانا کھانے کے بعد کچھ عرصہ تک مداومت کے ساتھ کھلائیں۔

علاج ڈاکٹری: خفیف حالت میں اپیکا کوانا اور بیلوبل وین یا ٹریکو کیم کھاری ادویہ کے ساتھ کھلائیں ورم جگر میں آیوڈائیڈ پوٹاشیم ہیڈروکلوریٹ آف ایمونیم ٹریکوویکم اور نائیٹرومیوریٹک ایسڈ استعمال کریں۔

درد کے لئے مارفیا چار ملی گرام، ایٹروپیا 0.4 ملی گرام کی جلدی پچکاری کریں لنٹ کی گدی نائیٹرومیوریٹک ایسڈ سے تر کر کے جگر پر رکھ کر اوپر سے لٹا پر چا نشو رکھ کر باندھیں۔

غذا: زود ہضم اور ہلکی غذائیں دیں بلکہ نخود آب، آش جو یا مونگ کی دال پر اکتفا کریں نیم برشت بیضہ دینے میں بھی مضائقہ نہیں۔

پرہیز: ہر قسم کی بادی، ترش اور ثقیل چیزوں سے پرہیز کریں۔

جگر کا چھوٹا ہو جانا

ڈاکٹری نام	طبی نام	اُردو نام
Cirrhosis of the Liver سروسس آف دی لیور	صغر الکبد	جگر کا چھوٹا ہو جانا

کیفیت وماہیت: اس مرض میں جگر کے نسیج واصل (ملانے والے اوتار) میں ورم مزمن ہونے کے باعث سوزشی مادہ جگر کے لوتھڑوں کے گردونواح کی ساخت میں رس رس کر منجمد ہو جاتا ہے اور کچھ عرصہ کے بعد ریشہ دار ساخت میں تبدیل ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے ورید باب الکبد اور شریان کبد نیز دیگر نالیوں پر دباؤ پڑتا ہے جس کے سبب سے خصیصات الکبد (جگر کے لوتھڑوں) کی کماحقہ پرورش نہیں ہوتی اس لئے دن بدن جگر چھوٹا ہوتا جاتا ہے۔

یادداشت: پرانے شرابی اشخاص میں جگر کے اندر مسلسل تحریک سے خفیف اور مزمن قسم کی ورمی کیفیت ہو جاتی ہے جس سے جگر کی لیفی ساخت زیادہ ہوتی جاتی ہے اس زیادتی سے پہلے تو جگر کسی قدر بڑھ جاتا ہے اس کے بعد اس لیفی ساخت کے سکڑنے سے جگر اپنے معمولی حجم سے بھی چھوٹا ہو جاتا ہے اول الذکر حالت کو یعنی جب کہ لیفی ساخت بن رہی ہو انگریزی میں سروسس آف دی لیور اور جدید طبی اصطلاح میں تلیف الکبد کے نام سے نامزد کیا جاتا ہے اور آخر الذکر حالت کو جب کہ لیفی ساخت کے پیدا ہو جانے کے بعد جگر سکڑ کر چھوٹا ہو جاتا ہے انگریزی میں ''ایٹروفی آف دی لیور'' اور جدید طبی اصطلاح میں صغر الکبد کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔

اسباب: جگر پر تنگ پٹی وغیرہ باندھے رہنا، گرم مصالح دار غذاؤں یا شراب کا کثرت سے استعمال، ہاضمہ کی خرابی، آتشک یا ملیریا کی سمیت یا مزمن امراض قلب وغیرہ اس کے اسباب ہوتے ہیں بعضوں، میں یہ مرض پیدائشی ہوتا ہے ایسے لوگ عام طور پر تخمہ (بدہضمی) میں زیادہ مبتلا ہوتے ہیں۔

علامات: ہاضمہ خراب رہتا ہے کبھی کبھی جگر میں خفیف درد محسوس ہوتا ہے ابتدائے مرض میں جگر کسی قدر بڑھ جاتا ہے قبض دائمی کی شکایت پائی جاتی ہے بدن کی جلد خشک کھردری اور بھوری مائل ہو جاتی ہے، جی متلاتا ہے اور کبھی طبیعت زیادہ خراب ہونے

کی وجہ سے تے بھی ہوجاتی ہے، پیشاب غلیظ ہوتا ہے کبھی خفیف بخار ہوجاتا ہے اور بعض اوقات مرض بڑھ کر استسقاء کی شکایت ہوجاتی ہے اور شکم کی وریدیں خون سے پر نظر آتی ہیں کبھی خونی تے اور خونی دست بھی ہوجایا کرتے ہیں۔

انجام: اس مرض کا انجام عموماً اچھا نہیں ہوا کرتا اکثر اوقات یہ مرض مزمن ہوتا اور دیر تک رہتا ہے مناسب پرہیز اور علاج سے کم وبیش فائدہ پہنچتا ہے لیکن مرض سے کلی شفا شاذونادر ہی ہوتی ہے اگر یہ مرض پچاس سال کی عمر کے بعد عارض ہوتو عموماً مہلک ہوتا ہے۔

طبی علاج: اصل سبب مرض کو معلوم کرکے رفع کریں قبض اور سوء ہضم کی شکایت نہ ہونے دیں ہر قسم کے محرکات ومضعفات سے مریض کو بچائیں دواء ایسی اشیاء کا استعمال کرائیں جو مقوی جگر اور دافع قبض ہوں ہلکے مدرات کا استعمال بھی مفید ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ ورم صلب سوداوی کے اصول پر علاج کرنا چاہئے ابتدائے مرض میں مریض کے لئے حسب برداشت پیدل سیر کرنا اور چشموں کے پانی سے غسل کرنا بھی نفع بخشتا ہے۔

دستورالعلاج: (1) تخم کاسنی پانچ گرام، پوست بیخ کاسنی سات گرام، بادیان پانچ گرام، گاؤزبان پانچ گرام، عناب پانچ دانہ رات کو گرم پانی میں بھگودیا کریں اور صبح مل چھان کر شربت بزوری یا خمیرہ بنفشہ پچیس ملی لیٹر ملاکر پلادیا کریں۔

(2) معجون دبیدالورد پانچ سے نوگرام تک پانی کے ہمراہ عصر کے وقت استعمال کرائیں۔

(3) جگر کے مقام پر ضماد جگر لگوائیں۔

علاج ڈاکٹری: رفع قبض کے لئے آب نمک آمیز یا پانی ایک لیٹر اور میگنیشیا سلفیٹ پچیس گرام کا انیما کریں یا میگنیشیا سلفیٹ ساٹھ ملی لیٹر پانی میں حل کرکے پلائیں اور مندرجہ ذیل نسخہ کا استعمال کرنا اس مرض میں مفید ہوگا:

سوڈا اسیلی سلیٹ	350 ملی گرام
سوڈا بائیکارب	350 ملی گرام
سوڈا سلفیٹ	2 گرام
سیرپ اورنشیائی	2 گرام
ایکوا ایپی سائی	25 ملی لیٹر

ایسی ایک خوراک دن میں تین دفعہ پلائیں۔

غذا وپرہیز: غذا لطیف اور زود ہضم مثلاً دودھ، دہی، فرنی، تازہ سبزیاں اور پھل، مونگ کی دال اور چپاتی وغیرہ دیں ہر قسم کی تیز محرک اور مصالح دار اغذیہ اچار، چٹنی وغیرہ سے پرہیز کرائیں شراب حتی کہ ہر ایسی دوا یا کھانے پینے کی چیز سے جس میں کسی طرح بھی شراب کی آمیزش ہو ہرگز نہ دیں۔

جگر کی کیسی رسولی

اردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
جگر کی کیسی رسولی	کیس الکبد	ہائی ڈیٹیڈ آف دی لیور Hydatid of the Liver

تعریف وماہیت: اس مرض میں جگر کے اندر بالخصوص دائیں نصف کے زیریں حصہ یعنی مقعر میں تھیلی والی رسولی پیدا ہوجاتی ہے جس کے اندر سیال رطوبت اور ایک مخصوص قسم کا کرم دودہ شریطیہ قنفدیہ (اکنیو کوکس گرینولوس Acnecoccus Granulosis) ملفوف ہوتا ہے۔

یہ کیڑا کدودانے کی قسم کا نہایت چھوٹا (ڈھائی سے 2.6 ملی میٹر تک) ہوتا ہے اور عام طور پر کتوں، لومڑیوں، بھیڑیوں،

بھیڑوں اور سوروں وغیرہ حیوانات کی آنتوں میں پایا جاتا ہے جب اس کے انڈے مذکورہ حیوانات کے براز وغیرہ سے سبزیوں ترکاریوں یا غذا وغیرہ کی وساطت سے انسان کے معدے میں پہنچ جاتے ہیں تو وہاں عمل ہضم سے ان انڈوں کے اوپر کا خول پھٹ جاتا ہے اور اس کیڑے کا جنین آزاد ہو کر معدے اور آنتوں کی دیواروں سے گزرتا ہوا باب الکبد کے راستے جگر میں پہنچ کر متمکن ہو جاتا ہے جگر میں اس کے اردگرد ایک دہری تھیلی بن جاتی ہے اور تھیلی کے اردگرد جگر کی ساختوں کے طبعی ردعمل سے لیفی ساخت اایک اور غلاف سا بن جاتا ہے کچھ عرصہ بعد اس تھیلی سے ایک درجن یا اس سے بھی زیادہ شگوفے پھوٹ کر اور بہت سی چھوٹی چھوٹی تھیلیاں بن جاتی ہیں جو بعدہٗ ٹوٹ کر علیحدہ علیحدہ ہو جاتیں اور مستقل تھیلیاں بن جاتی ہیں یا ان میں سے ایک آدھ دوران خون میں شریک ہو کر دورہ کرتی رہتی ہے اور گاہے سدہ دمویہ کا باعث بن جاتی ہے۔

اسباب: جیسا کہ اوپر ظاہر کیا گیا ہے اس مرض کا اصلی سبب کتوں وغیرہ کے براز سے سبزیوں ترکاریوں یا غذا کی وساطت کے ذریعے یا ماؤف کتے کی زبان یا تھوتھنی وغیرہ کو چھونے سے مذکورہ کرم کا انسان کے معدے میں پہنچ کر اور جگر میں جا کر متمکن ہو جاتا ہے اس لئے یہ مرض زیادہ تر ان مقامات پر رونما ہوتا ہے جہاں کتوں یا بھیڑوں وغیرہ حیوانات کی بکثرت پرورش ہوتی ہے چنانچہ آسٹریلیا' نیوزی لینڈ' ارجنٹائن' جنوبی افریقہ' آئس لینڈ میں یہ مرض بکثرت پایا جاتا ہے انگلستان' فرانس' جرمنی اور روس میں بھی اکثر اس کے مریض پائے جاتے ہیں۔ امریکہ اور ایشیا کے اکثر حصص میں سوائے (اجنبی) اشخاص کے مقامی اشخاص میں شاذ و نادر ہی یہ مرض پایا جاتا ہے۔

علامات: شروع شروع میں اس مرض کی کوئی علامت ظاہر نہیں ہوتی لیکن جب کیسی رسولی بڑی ہو کر اردگرد کے حصص پر دباؤ ڈالنے لگتی ہے یا اس میں پیپ پڑ جانے سے وہ پھٹ جاتی ہے تو اس وقت اس کی علامتیں پیدا ہوتی ہیں دائیں جانب پسلیوں کے نیچے جگر میں بوجھ اور امتلاء کا احساس پایا جاتا ہے اور دائیں کندھے میں درد پایا جاتا ہے شاذ و نادر مجری مرارہ یا باب الکبد پر دباؤ پڑنے سے کم وبیش یرقان یا استسقاء بھی پیدا ہو جاتا ہے گاہے کسی چھوٹی تھیلی کے مجاری صفراء میں پھٹ جانے اور شدید ورم مرارہ پیدا کر دینے سے شدید یرقان کی شکایت ہو جاتی ہے اور کبھی کوئی بڑی تھیلی جوف صفاق میں پھٹ جاتی ہے بالخصوص جب اس مرض کے مریض میں پیٹ پر کوئی سخت چوٹ آ جائے ایسی صورت میں گاہے شدید چھاجن اور خارش وغیرہ گاہے قے' اسہال' دمہ کی طرح کی تنگی تنفس اور شاذ و نادر تشنج' ہبوط' سقوط قلب وغیرہ علامتیں ظاہر ہو جاتی ہیں اگر یہ رسولی آنتوں یا معدے میں پھٹ جائے تو اکثر اس مرض سے خود بخود شفا حاصل ہو جاتی ہے اگر رسولی بہت بڑی ہو جائے تو سینے کا زیریں اور پیٹ کی دائیں طرف کا بالائی حصہ ابھر آتا ہے اگر رسولی سامنے کی طرف بڑھتی رہے تو کچھ عرصہ بعد قسم فوق المعدی کے مقام پر ٹٹولنے سے محسوس کی جا سکتی ہے اور اگر یہ نیچے کی طرف بڑھے تو مرارے یا گردے کی رسولی سے اشتباہ ہو سکتا ہے اگر رسولی محدب جگر میں ہو تو اوپر کی طرف ابھر کر دیا فرغما کو دبا دیتی ہے اور استسقاء الصدر سے کسی قدر مشابہ ہو سکتی ہے شاذ و نادر اس رسولی میں پیپ پڑ جانے سے دبیلۃ الکبد بھی پیدا ہو سکتا ہے۔

تشخیص: اس مرض کی جگر کے سرطان اور آتشک سے نیز کلاہ گردہ کی رسولیوں سے تشخیص کرنی ضروری ہے اول الذکر میں صحت عامہ پر بہت برا اثر پڑتا ہے لیکن جگر کی آتشک اور اس مرض میں ایسا نہیں ہوتا سرطان اور آتشک میں رسولی بے قاعدہ ہوتی ہے اور اس کے متعدد حصے ہوتے ہیں لیکن کیسی رسولی یکساں طور پر گول اور بالعموم ایک ہی محسوس ہوتی ہے اسی طرح سرطانی اور آتشکی رسولی سخت اور ٹھوس ہوتی ہے اور کیسی رسولی لچکدار ہوتی ہے جس میں ٹھوکنے پر شاذ و نادر مخصوص قسم کا کیسی ارتعاش بھی پایا جاتا ہے آتشک میں واشرین کے امتحان پر ردعمل مثبت ہوتا ہے لیکن سرطانی اور کیسی رسولیوں میں منفی ہوتا ہے۔

انجام: یہ مرض نہایت مزمن ہوتا ہے اور بعض اوقات بیس بیس سال تک قائم رہتا ہے لیکن اس کے پھٹنے کا ہر وقت خطرہ رہتا ہے گاہے اس میں تکلس ہو جانے سے یہ خود بخود اچھا ہو جاتا ہے اور خطرے کا کوئی اندیشہ نہیں رہتا جب یہ رسولی محدب جگر یا

جگر کی گہرائی میں ہو اس کی متعدد تھیلیاں ہوں تو اس کا انجام عموماً نہایت خراب ہوتا ہے کیونکہ اول الذکر صورت میں عمل ید (آپریشن) نہایت دشوار اور خطرناک ہوا کرتا ہے اور آخر الذکر میں ممکن ہوسکتا ہے کہ عمل ید کے بعد بھی کوئی تھیلی باقی رہ جائے۔

اصول ودستورالعلاج: حفظ ماتقدم کے لئے کتوں وغیرہ سے بالکل علیحدہ رہیں خصوصاً غذا اور کھانے پینے کی چیزوں کو ان کے براز وغیرہ کی چھوت سے بالکل محفوظ رکھیں پانی ابال کر پئیں میوہ جات اور سبزیوں وغیرہ کو پکا کر کھائیں یا کھانے سے پہلے ابلتے ہوئے پانی سے دھو کر کام میں لائیں دواء ابتدائے مرض میں اگر معلوم ہوجائے تو ایسی دوائیں دیں جو تکلس پیدا کرتی ہیں مثلاً کشتہ مروارید' کشتہ صدف صادق' کیلشیم ہائپوفاسفیٹس چنانچہ اس حالت میں یہ نسخے مفید ہیں۔

(1) صبح سرطان محرق' صدف صادق' بسد سوختہ ہر ایک ایک گرام پیس کر خمیرہ مروارید پانچ گرام ملا کر کھلائیں اور گل بنفشہ سات گرام' بادیان پانچ گرام' بیخ بادیان سات گرام' بیخ کاسنی سات گرام' مکوہ خشک پانچ گرام' گاؤزبان پانچ گرام رات کو بھگو کر صبح جوش دے کر خمیرہ بنفشہ دو تولے ملا کر صبح وشام پلائیں۔

(2) کھانے کے بعد سفوف املاح ایک گرام' جوارش جالینوس سات گرام میں ملا کر کھلائیں۔

(3) اور شام کو نرکچور' بابڑنگ' بھاؤ کھنبہ' کمیلا' ترمس ہر ایک چھ گرام کوٹ چھان کر ایک گرام پانی کے ساتھ کھلائیں یرقان یا استسقاء ہو تو ان کا علاج کریں نیز جب یہ مرض بڑھ جائے تو عملیہ کر دیں۔

علاج ڈاکٹری: شروع میں مرض میں آئیوڈائڈ آف پوٹاشیم 175 ملی گرام دن میں تین دفعہ دیں اور کھانے کے بعد کلوہیلز دو دو گولیاں دیں۔ اگر مرض مزمن ہو جائے تو عملیہ کر دیں۔

غذاوپرہیز: تیتر' بٹیر' مرغ' بکری کا گوشت' چپاتی کھلائیں سبزیاں کم کھائیں اور پکائیں تو اچھی طرح ابال کر آٹے کے اندر نمک اور سوڈا ملا کر روٹی پکوائیں آلو' اروی' لوبیا' گوبھی' بینگن' ناشپاتی' بیر وغیرہ سے پرہیز کریں پینے کا پانی ابال کر استعمال کریں۔

ورم سدہ باب الکبد

اردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
ورید باب الکبد کا غیر عفونی ورم	غیر عفونی ورم باب الکبد	نان سپوریٹو پیلی فیلی بائٹس Non- suppurative Peliphelebitis
ورید باب الکبد کا سدہ	سدہ باب الکبد	پورٹل تھرامبوسس Portal Thrombosis

تعریف وماہیت: اس مرض میں ورید باب الکبد کے اندر خصوصاً اس مقام پر جہاں وہ جگر کے اندر داخل ہوتی ہے پہلے غیر عفونی ورم اور بعد میں سدہ پیدا ہو جاتا ہے یا ورید باب الکبد اور اس کی شاخوں پر قریبی اعضاء کا دباؤ پڑنے سے ان میں سدہ پیدا ہو جاتا ہے یہ سدہ یوں تو تمام ورید باب الکبد اور اس کی جملہ شاخوں تک پھیل سکتا ہے لیکن بالعموم یہ ورید باب الکبد کے تنے اور اس کی ایک یا دو جگری شاخوں میں وقوع پذیر ہوا کرتا ہے۔

اسباب: یہ ورم بالعموم قریبی اعضاء کے ورم کے پھیلنے اور ورید باب الکبد کی شاخوں تک پہنچ جانے یا اخلاط کے غلبہ سے رونما ہوتا ہے اور سدہ بالعموم مرض تلیف الکبد ورید کی دیواروں کے تصلب جو اکثر اوقات آتشک سمیت سے رونما ہوا کرتا ہے) یا ورید باب الکبد یا اس کی شاخوں پر مجاور اعضاء کے غیر طبعی دباؤ سے واقع ہوتا ہے کبھی مزمن ملیریا وغیرہ کے سمی مواد کے خون میں دورہ کرتے ہوئے ورید باب الکبد یا اس کی شاخوں میں پہنچ کر اس کی اندرونی دیوار کے بشرے کو ضائع کر دینے سے

مقام ماؤف پر خون جمع ہو جاتا ہے اور اس سے ورید مذکو میں سدہ پیدا ہو جاتا ہے۔

علامات: اس مرض کی علامتیں سدے کے مقام وقوع اور سبب پر منحصر ہیں چنانچہ اگر سدہ اس ورید کی طحالی شاخ میں واقع ہوا ہو تو طحال بہت بڑھ جاتی ہے اور معدے یا آنتوں کی وریدوں کے شق ہو جانے سے قے الدم یا براز الدم کی علامت پائی جاتی ہے اور وہ ماساریقی کے سدد کی صورت میں پیٹ میں ناف کے پیچھے شدید درد ہوتا ہے اور پاخانے کے راستے خون آتا ہے اگر سدہ ورید باب الکبد کے بڑے تنے میں ہو تو عظم طحال وغیرہ کے علاوہ دفعتاً استسقاء زقی رونما ہو جاتا ہے اسہال قے الدم اور براز الدم کی شکایت ہو جاتی ہے مریض کا رنگ پیلا ہو جاتا ہے

تشخیص: اس مرض کی تشخیص کسی قدر مشکل ہے دفعتاً ظاہر ہونے والے امراض استسقاء، قے الدم، براز الدم اور ان کے ساتھ طحال کے بڑھ جانے سے بالخصوص جب یہ علامتیں تلیف الکبد یا پیٹ کی رسولی وغیرہ کی موجودگی کے بعد رونما ہوں تو اس مرض کا شبہ کرنا چاہئے۔

انجام: انجام اس مرض کا ہمیشہ خراب اور مہلک ہوا کرتا ہے گو جیسا کہ اوپر علامات میں ظاہر کیا جاچکا ہے کبھی کبھی اس کی علامات میں خود بخود تخفیف ظاہر ہوا کرتی ہے لیکن وہ اکثر عارضی ہوتی ہے۔

علاج طبی: بذات خود یہ مرض لاعلاج سمجھا گیا ہے اور اس کا شافی علاج تا حال کوئی معلوم نہیں ہوا صرف علامات مرض میں تخفیف پیدا کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اگر خونی اسہال آتے ہوں تو زہر مہرہ، بنس لوچن، انار دانہ، پوست بیرون پستہ، زرشک منقیٰ ہر ایک ایک گرام پیس کر رب بہی پچیس ملی لیٹر میں ملا کر کھلائیں اور شیرہ حب آلاس، شیرہ بیل گری، شیرہ بیخ انجبار ہر ایک تین گرام، شربت انار پچیس ملی لیٹر ملا کر پلائیں۔ اگر استسقاء ہو جائے تو اس کا علاج کریں۔ اگر اسہال دموی اور استسقاء نہ ہو تو باب الکبد کے مقام پر جونکیں لگوائیں اور صبح وشام آب کاسنی سبز مروق پچاس ملی لیٹر، آب مکو سبز مروق پچاس ملی لیٹر، شربت بنفشہ پچیس ملی لیٹر ملا کر پلائیں۔ اگر دست آرہے ہوں تو آب بارتنگ سبز مروق پچاس ملی لیٹر اضافہ کر کے اور شربت بنفشہ کی جگہ رب بہی شیریں ملائیں اور تخم بارتنگ اوپر سے چھڑک کر پلائیں۔

ورم باب الکبد عفونی

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
ورید باب الکبد کا عفونی ورم	ورم باب الکبد عفونی	سپوریٹو پیلی فیلی بائیٹس **Suppurative Pylephlebitis**
ورید باب الکبد کی سوزش	التہاب باب الکبد	انفلامیشن آف دی پورٹل وین **Inflammation of the Portal Vein**
ورید باب الکبد میں پیپ پڑ جانا	تقیح باب الکبد	پورٹل پائی ایمیا **Portal Pyaemia**

تعریف وماہیت: اس مرض میں ورید باب الکبد اور اس کی شاخوں میں کسی مقام پر عفونی ورم پیدا ہو کر پیپ پڑ جاتی ہے۔

اسباب: اس مرض کا باعث زیادہ تر احشاء شکم میں سے کسی ایک بالخصوص زائدہ اعور کا التہاب اور عفونی ورم ہوتا ہے جو پھیل کر ورید باب الکبد اور اس کی شاخوں کو بھی مبتلا کر لیتا ہے گاہے قروح معدہ، قروح امعاء بالخصوص معاء قولون کے قروح (پیچش) طحال کا پھوڑا، مقعر جگر مرارہ اور عورتوں میں رحم اور قاذفین وغیرہ کے عفونی ورم و التہاب کے پھیلنے سے بھی یہ مرض پیدا ہو سکتا ہے بچوں کے ورید السرہ کے التہاب اور شاذ ونادر کسی پن وغیرہ کے نگلنے اور معدے میں پہنچ کر ورید مذکور کے چھد جانے سے بھی یہ مرض پیدا ہو سکتا ہے۔

علامات: اس مرض کی علامتیں دفعتاً ظاہر ہوتی ہیں چنانچہ موجودہ مرض کی علامات کے علاوہ دفعتاً جگر کے محاذ پر ذکاوت حس اور قسم فوق المعدی میں درد ہوتا ہے جو مرض کی وسعت کے مطابق پیٹ کے زیریں یا جانبی حصوں میں یا آگے پیچھے کی طرف پھیلتا ہے اس کے ساتھ رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں مریض متفکر اور پریشان نظر آتا ہے اس کا چہرہ بے حد کمزور اور پیلا ہوجاتا ہے گاہے یرقان بھی ہوتا ہے اگر مرارہ میں بھی التہاب ہو تو یرقان شدید ہوتا ہے تلی بڑھ جاتی ہے اور اگر بہت جلد موت واقع نہ ہوجائے تو شکم کے اندر رطوبت بھی جمع ہوجاتی ہے اور اگر بہت جلد موت واقع نہ ہوجائے تو شکم کے اندر رطوبت بھی جمع ہوجاتی ہے گاہے اس کے ساتھ جگر میں بھی پھوڑا ہوجاتا ہے مخصوص قسم کا لازمی بخار ہوتا ہے جو وقتاً فوقتاً لرزہ کے ساتھ تیز بھی ہوجایا کرتا ہے حتیٰ کہ 106 درجہ تک یا اس سے بھی بڑھ جایا کرتا ہے اور اس کے بعد شدید پسینہ آکر اس میں تخفیف ہوجایا کرتی ہے اس کے ساتھ عام تعفن الدم کی مخصوص علامات بھی بڑھ جاتی ہیں نبض سریع اور صغیر ہوجاتی ہے زبان خشک ہوتی ہے دماغ خراب ہوجاتا ہے، گاہے مدہوشی اور گاہے ہذیان ہوتا ہے اور مریض نہایت سرعت کے ساتھ بے حد کمزور ہوتا جاتا ہے اکثر قے بھی ہوتی ہے، شاذونادر قبض ہوتی ہے لیکن اکثر اسہال آتے ہیں اور گاہے ان میں خون بھی برآمد ہوتا ہے بعض اوقات باریطون میں بھی التہاب ہوجاتا ہے۔ خون میں سفید دانے زیادہ ہوتے ہیں۔

تشخیص: اس مرض کی یقینی تشخیص دشوار ہوتی ہے، تاہم ورم زائدہ اعور اور دیگر التہابی امراض احشاء شکم میں اگر دفعتاً قشعریرہ کے ساتھ تیز بخار ہوجائے، جگر بڑھ جائے اور اس کا مقام نہایت درجہ ذکی الحس ہوجائے نیز تعفن الدم کی مذکورہ دوسری علامتیں پیدا ہوجائیں تو اس مرض کا شبہ کرنا چاہئے۔

انجام: اس مرض کا انجام ہمیشہ خراب ہوتا ہے۔

علاج: اس مرض کا کوئی شافی علاج نہیں ہے تاہم ورم ورید الباب غیر عفونی کی طرح علاج کریں اور مریض کی شکایات میں تخفیف پیدا کرنے کی سعی کریں اگر قبض ہو تو فوراً روغن بید انجیر ساٹھ ملی لیٹر گرم پانی اور صابن ملا کر حقنہ کریں یا شربت درد مکر اور شربت دینار ہر ایک چالیس ملی لیٹر ملا کر دیں۔ اگر پیٹ میں درد ہو تو تکور کریں۔

غذا و پرہیز: ورم باب الکبد غیر عفونی کے مطابق ہے۔

ورم مرارہ

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
پتے کی سوجن	ورم مرارہ	کولی سسٹائیٹس Cholecystitis

تعریف وماہیت: اس مرض میں بعض قسم کے جراثیم (عصی قولونی اور عصی تیفوسی وغیرہ) کی چھوت سے پتہ یعنی مرارہ کے اندر سوزش (التہاب) یا ورم پیدا ہوجاتا ہے جو پہلے مرارہ کے اندر استر کرنے والی مخاطی جھلی میں ہوتا ہے لیکن بعدہٗ اس کی گہری ساختوں میں پہنچ جاتا ہے اس وقت اکثر مخاطی جھلی کے ورم میں تخفیف یا کمی آجاتی ہے لیکن مرارے کی دیوار بالخصوص مقام ماؤف پر دبیز اور دردناک درد ہوتی ہے اس کی مخصوص لمفاوی گلٹیاں بھی متورم ہوکر بڑی ہوجاتی ہیں۔

اقسام: یہ مرض شدت وخفت کے لحاظ سے دو قسم کا ہوتا ہے (1) ورم مرارہ حاد (ایکوٹ کولی سسٹائیٹس Acute Cholecystitis (2) ورم مرارہ مزمن (کرانک کولی سسٹائیٹس Chronic Cholecystitis۔

اسباب: ورم مرارہ بالعموم تپ محرقہ اسہالی (ٹائیفائیڈ فیور) اور موتی جھرا (پیرا ٹائیفائیڈ فیور) کے ایک فیصدی مریضوں میں بطور عارضہ کے پیدا ہوجاتا ہے علی ہذا اگر سنگ مرارہ سے مجری مرارہ بند ہوجائے تو اس صورت میں بھی ورم پیدا ہوسکتا ہے اور ورم مرارہ مزمن بالعموم حاد سے ہی پیدا ہوتا ہے۔

علامات: دائیں طرف پتہ کے مقام پر اکثر اوقات شدید قسم کا درد پایا جاتا ہے جو اکثر دائیں مثانے میں یا بعض اوقات دائیں شانے کی طرف بڑھتا اور پھیلتا ہوا محسوس ہوتا ہے مرارہ دبانے پر نہایت دردناک پایا جاتا ہے لیکن اس جگہ کے عضلات شکم کے تنے ہوئے ہونے کی وجہ سے اس کو بخوبی دبا کر محسوس نہیں کیا جاسکتا یرقان عموماً ان حالات میں ضرور پایا جاتا ہے جب سنگ مرارہ کے مجاری صفراء میں پھنس جانے کی وجہ سے مریض پیدا ہوا ہو یا مجاری مرارہ بھی مبتلائے مرض ہوگئے ہوں بخار ہمیشہ ہوتا ہے اور اس کے ساتھ خون میں سرخ دانے بھی بڑھے ہوئے پائے جاتے ہیں۔

مزمن ورم مرارہ میں سوء ہضم اور مخصوص قسم کا درد ہوتا ہے جس میں روز بروز اور غذا کے بعد اختلاف پایا جاتا ہے گاہے یہ غذا کے فوراً بعد ہونے لگتا ہے اور گاہے غذا کے دو تین گھنٹے بعد رونما ہوتا ہے کبھی یہ درد رات کے وقت ہوتا ہے غذا یا کھاری اشیاء کے استعمال سے اس پر کوئی اثر نہیں پڑتا نفخ شکم امتلاء اور ڈکاروں کی بھی شکایات پائی جاتی ہے متلی عام طور پر ہوتی ہے اور بالخصوص صبح کے وقت زیادہ پائی جاتی ہے اس وقت اس کے ساتھ دوران سر' دردسر اور ٹھنڈے پسینوں کی بھی شکایت پائی جاتی ہے ناشتے کے بعد اس میں تخفیف ہوجاتی ہے انڈوں کے استعمال سے البتہ اس میں زیادتی ہوجاتی ہے گاہے اس کے بعد صفراوی قسم کی قے بھی ہوتی ہے قبض اکثر پایا جاتا ہے لیکن بعض مریضوں میں ہلکی قسم کے دائمی یا دوری قسم کے اسہال کی شکایت پائی جاتی ہے لیکن شاذونادر اسہال شدید ہوتا ہے اگر اس کے ساتھ قولنج صفراوی یا مراری کے دورے بھی ہوں تو اعصاب کے ساتھ سنگ مرارہ کی شکایت بھی ہوتی ہے غذا کے بعد جو بدمزگی اور درد ہوتا ہے وہ بالعموم معدے کے درمیانی حصہ (قسم فوق المعدہ کے وسط) میں محسوس ہوتا ہے جو اکثر دائیں جانب بڑھتا ہے یا پہلے ہی دائیں جانب محسوس ہوتا ہے۔

مرارے کی ذکاوت حس اس مرض کی ایک مخصوص علامت ہے جو مریض کو چت لٹا کر دائیں جانب کی پسلیوں کے زیریں کنارے پر انگلیوں سے دبانے پر معلوم کی جاسکتی ہے اس وقت اگر مریض سے کہا جائے کہ وہ سانس کو تھوڑی دیر کے لیئے اندر روک لے تو دباؤ زیادہ ہونے کی وجہ سے درد اور بھی زیادہ ہوجاتا ہے ایسا کرنے سے گاہے متلی بھی ہونے لگتی ہے۔

تشخیص: اس مرض کی مخصوص علامات اور شعاع غیر مرئی (ایکس ریز) کی مدد سے تشخیص بخوبی کی جاسکتی ہے اس کے علاوہ پیٹ کی دہنی جانب کے عضلہ مستقیم بطنیہ کا بالائی حصہ اکثر تنا ہوا پایا جاتا ہے جس سے کسی قدر تنفس میں بغیر تغیر ہوجاتا ہے اور چھاتی کی دہنی جانب ٹانکہ بھرنے کا سا درد بھی پایا جاتا ہے مزمن ورم مرارہ میں عموماً بخار نہیں ہوتا لیکن کبھی کبھی جسم کا درجہ حرارت شام کے وقت 99 سے 100 تک پایا جاسکتا ہے۔

اصول علاج: ورم مرارہ حاد میں مریض کو آرام کے ساتھ بستر میں گرم رکھیں معمولی قسم کے مریض اکثر کامل آرام اور مناسب غذا سے ہی آرام پاجاتے ہیں لیکن اگر پیپ پڑ کر مرارہ وغیرہ کے گل سڑ جانے کا شبہ ہو تو بغیر کسی انتظار کے بذریعہ عمل ید (آپریشن) علاج کریں اور اگر ضرورت ہو تو مرارہ کے ماؤف حصے کو قطع کردیں ورم مرارہ مزمن میں کھاری اور قاطع صفراء ادویہ کا استعمال کریں اخراج صفراء کے لئے مناسب مسہل بھی دیتے رہیں۔

دستور العلاج: ابتدا میں گل بنفشہ سات گرام' مویز منقیٰ نو عدد' بیخ کاسنی سات گرام' بادیان پانچ گرام' گاؤزبان پانچ گرام' گل سرخ سات گرام' تخم کاسنی پانچ گرام' مکوہ پانچ گرام' تمام دواؤں کو رات کے وقت گرم پانی میں بھگوئیں اور صبح مل چھان کر آب مکوہ سبز مروق پچاس ملی لیٹر' آب کاسنی سبز مروق پچاس ملی لیٹر اضافہ کرکے اور گل قند پچاس ملی لیٹر ملا کر پلائیں۔ یہی نسخہ شام کو پلائیں ایک ہفتہ کے بعد مسہل دیں جس کی صورت یہ ہے کہ اس نسخہ میں سے آب کاسنی اور آب مکوہ نکال دیں اور شیر خشت پچیس گرام' ترنجبین پچیس گرام' تمر ہندی پچیس گرام بڑھا دیں۔ مسہل کے بعد دوسرے روز دواء المسک پانچ گرام کھلا کر شیرہ عناب پانچ عدد' شیرہ تخم کاسنی تین گرام' شیرہ مکوہ پانچ گرام' شیرہ تخم خیارین تین گرام' عرق برنجاسف' عرق مکوہ 75 ملی لیٹر میں نکال کر شربت بنفشہ پچیس ملی لیٹر حل کرکے پلائیں۔ اس کے بعد پھر یہی نسخہ استعمال کریں نیز مقام ورم پر وہی لیپ

لگائیں جس کا ورم جگر میں نسخہ مرقوم ہے۔ اگر محرقہ اسہال کے بعد یہ مرض ہوا ہو تو صبح عناب پانچ دانے، خاکسی پانچ گرام، مویز منقیٰ نو عدد، گل بنفشہ سات گرام، مکوہ خشک پانچ گرام جوش دے کر مصری پچیس گرام ملا کر پلائیں۔ اگر اجتماع صفراء سے ورم ہوا ہو تو سکنجبین پچیس ملی لیٹر، گرم پانی ایک گلاس میں ملا کر اور نمک دو گرام اضافہ کر کے قے کرائیں اس کے بعد صبح وشام آب انارین 100 ملی لیٹر، سکنجبین پچیس ملی لیٹر میں ملا کر دیں۔

اگر درد زیادہ ہو تو سینک کریں اور آرد ماش 250 گرام میں نمک طعام، زنجبیل ہر ایک ایک گرام پیس کر اضافہ کریں اور السی کی روٹی پکائیں جس کی ایک طرف پکی ہو اس پکی طرف پر روغن گل لگا کر مقام ماؤف پر باندھ دیں اگر اس سے بھی آرام نہ ہو تو مقام ورم اور جگر پر جونکیں لگوائیں۔

ڈاکٹری علاج: ہدایات مندرجہ علاج طبی پر عمل کریں اور دوا ذیل کا نسخہ استعمال کریں:

ہیکسا مین	700 ملی گرام
سوڈا بائیکارب	700 ملی گرام
سوڈا سائٹراس	3 گرام 500 ملی گرام
ایکوا	25 ملی لیٹر

سب کو بخوبی ملا کر مزیج بنالیں ایسی ایک ایک خوراک دن میں تین مرتبہ صبح ناشتے کے بعد عصر کے وقت اور رات کو سوتے وقت چائے دودھ یا پانی وغیرہ کے ایک گلاس کے بعد پلا دیا کریں۔

اخراج صفراء کے لئے میگنیشیا سلفاس پوری ڈیڑھ پچاس گرام کی مقدار میں پانی کے اندر حل کر کے نہار منہ پلائیں یا بارہ گرام کے قریب آلوائل دن میں تین مرتبہ کھانا کھانے سے نصف گھنٹہ پہلے پلا دیا کریں۔

غذا و پرہیز: گوشت، انڈے، گھی، مکھن، پنیر، جگر، گردوں، بھیجا، بطخ، وغیرہ کے گوشت ہر قسم کی چربیلی اور مرغن اغذیہ سے پرہیز کریں غذا میں صرف تازہ سبزیاں، کدو، ٹنڈے، خرفہ، آلو بخارا، آش جو وغیرہ کا استعمال کرائیں۔

سنگ مرارہ

اُردو نام	طبّی نام	ڈاکٹری نام
صفراوی پتھری	سنگ مرارہ	گال سٹون Gall Stone
مرارہ کی پتھری	حصاۃ مرارہ	کولیتھی ایسس Cholelithiasis
		بیلری کیل کیولائی Biliary Calculi

تعریف وماہیت: اس مرض میں مرارہ یعنی پتے کے اندر ایک یا اکثر ایک سے زیادہ دس بیس سے سو پچاس تک ریگ کے ایک دانہ سے لے کر بیضہ مرغ تک کے حجم کے برابر سنگ ریزے اور پتھریاں پیدا ہوجاتی ہیں ان پتھریوں کی رنگت مادہ ملونہ کے اختلاف اور کم وبیش کے لحاظ سے بالکل سیاہ، ہلکی سیاہ، ہلکی بھوری، نیلی، سبزی مائل یا زرد ہوا کرتی ہے تازہ پتھریاں پانی سے بھاری ہوتی ہیں لیکن خشک شدہ پتھریاں بالعموم پانی سے ہلکی ہوتی ہیں اور بعض اوقات پانی پر تیرنے لگتی ہیں۔ اگر تازہ سخت پتھریوں کو کاٹ کر دیکھا جائے تو ان کی اندرونی سطح یا تو یکساں طور پر ایک سی نظر آتی ہے یا اس میں دھاریاں سی دکھائی دیتی ہیں شکل کے لحاظ سے یہ پتھریاں گول بیضوی، مخروطی، پہل دار، بتی نما لمبی، کانٹے کی طرح نوک دار، وغیرہ غرضیکہ مختلف شکلوں کی ہوتی ہیں۔

ان سنگریزوں یا پتھریوں کے پیدا ہونے اور بننے کی یہ صورت ہوتی ہے کہ طبعی خون کے اندر خاص قسم کا صفراوی مادہ

کولسٹرین (کولیسٹرول، کولیسٹرین) شامل ہوتا ہے اگر کسی وجہ سے یہ صفراوی مادہ مرارہ کے اندر زیادہ مقدار میں رک جائے جیسا کہ اکثر اوقات مرارہ اور اس کی مجاری کی سوزش اور التہاب جراثیمی کی صورت میں ہوا کرتا ہے اور اس کے ساتھ ملحق جراثیم یا مردہ خلیات یا رطوبت مخاطی وغیرہ کے ارضی رسوب موجود ہوں تو ان پر وہ تہہ بہ تہہ جمع ہو کر منجمد ہوتا جاتا اور سنگریزوں اور پتھریوں کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔

اسباب: مرارہ کے اندر صفراء کا رک کر منجمد ہو جانا، عصی قولونی یا عصی تیفوسی کا مرارہ میں پہنچ کر اس میں نزلاوی قسم کے ورم کا پیدا کر دینا، خاص صفراوی مواد حصویہ صفراویہ (کولیسٹرین) کے جذب و انہضام کا فاسد ہو جانا وغیرہ اس مرض کے اصل سبب خیال کئے جاتے ہیں۔ یہ مرض زیادہ تر چالیس سے زیادہ عمر کے اشخاص میں پایا جاتا ہے گو بیس سے چالیس سال کی عمر کے اشخاص بھی اس میں مبتلا پائے گئے ہیں۔ مردوں کی نسبت سے عورتوں میں یہ مرض زیادہ پایا جاتا ہے چنانچہ اندازہ لگایا گیا ہے کہ عورتوں اور مردوں میں اس کا تناسب چار اور ایک کا ہوتا ہے۔ گوشت، انڈے، چربیلی، اور مرغن اشیاء کا کثرت استعمال، ورزش کی کمی، سنگ گردہ، امراض جگر، شرائین و اوردہ کے امراض، تپ محرقہ کا حملہ، مرض نقرس اور ذیابیطس کی استعداد اور موروثی استعداد اس مرض کے اسباب سابقہ و مویدہ شمار کئے جاتے ہیں۔

علامات: بعض اوقات ان سے کسی قسم کی کوئی علامت ظاہر نہیں ہوتی لیکن اکثر اوقات خصوصاً ورزش غذا اور نفسانی جذبات کے بعد مریض معدے اور جگر کے مقام پر بے چینی اور درد کے خفیف احساس کی شکایت کرتا ہے۔ سوء ہضم کی بھی کم و بیش علامتیں پائی جاتی ہیں ان علامات کے کم و بیش عرصہ کے بعد جب ضربہ وسقطہ یا حرکت وغیرہ سے یا گاہے غذا کی بدپرہیزی یا دماغی پریشانی وغیرہ سے سنگ مرارہ کا کوئی ٹکڑا مرارہ کے اندر سے حرکت کر کے مجری مرارہ اور بالخصوص گردن مرارہ میں آ کر رک جاتا ہے تو درد مرارہ کے جسے قولنج صفراوی (بلیری کالک) درد جگر یا قولنج کبدی (ہیپاٹک کالک) وغیرہ ناموں سے موسوم کیا جاتا ہے دورے پڑنے لگتے ہیں چنانچہ بعض اوقات دفعتاً اور بعض اوقات متلی، ابکائی، سوء ہضم اور سردی لگنے اور کپکپی وغیرہ کی طرح کی چند علامات منذرہ کے بعد دائیں طرف کی پسلیوں کے نیچے مرارہ کے مقام پر قسم تحت الشراسیف ایمن یا قسم معدی میں دفعتاً شدید قسم کا بے چین اور بے قرار کر دینے والا درد ہونے لگتا ہے کبھی پہلے درد ہلکا ہوتا ہے جو بڑھتے بڑھتے نہایت شدید قسم کا درد ہو جاتا ہے جس کی ٹیسیں بائیں جانب پشت اور کندھوں کی طرف اور گاہے دائیں بازو تک اور شاذ و نادر نیچے پیٹ اور رانوں تک جاتی ہیں یہ اس قدر شدید ہو جاتا ہے کہ مریض کا جی متلاتا ہے اس کو ابکائیاں آتی ہیں کبھی قے بھی ہو جاتی ہے جس میں صفراء اور غذا ملی ہوئی خارج ہوتی ہے سخت قسم کی ہچکی آتی ہے نفخ شکم اور اکثر قبض کی شکایت پائی جاتی ہے شاذ و نادر اسہال بھی ہوتے ہیں۔ نبض نہایت ضعیف اکثر سریع گاہ بطی اور غیر منتظم ہوتی ہے چہرے پر پریشانی اور گھبراہٹ پائی جاتی ہے مریض حد درجہ کمزور اور نڈھال ہو جاتا ہے اور گاہے اس کو غش بھی آ جاتا ہے اکثر حد درجہ بے چین اور بے قرار ہونے کی وجہ سے بار بار پہلو بدلتا ہے گاہے پیٹ کو سکیڑ کر کسی قدر آگے کی طرف مخصوص اکڑوں وضع میں بیٹھا رہتا ہے جسم کا درجہ حرارت عموماً طبعی ہوتا ہے لیکن کبھی کبھی 104 درجے تک بڑھ بھی جا سکتا ہے اکثر اس سے پہلے کپکپی ہوتی ہے اور رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں ایسی صورت میں عموماً اس کے ساتھ ورم مرارہ متعفن بھی پایا جاتا ہے اور کم و بیش یرقان بھی پایا جاتا ہے جسمانی معائنہ کرنے پر جگر اور مرارہ کے محاذات پر پیٹ تنا ہوا ہوتا ہے، دبانے پر اس میں نہایت درجہ ذکاوت حس پائی جاتی ہے اور اکثر حالات میں یہ ذکاوت حس تمام محاذ میں اور گاہے صرف ایک جگہ نمایاں ہوتی ہے اور گاہے پشت کے آخری مہرے کی دائیں جانب پشت میں بھی ذکاوت حس پائی جاتی ہے اکثر مریضوں میں جگر بڑھا ہوا پایا جاتا ہے اگر پیٹ بہت زیادہ تنا ہوا ہو تو نہایت احتیاط کے ساتھ مرارہ کے مقام پر دبا کر دیکھنے سے بڑھا ہوا سخت اور ذکی الحس مرارہ محسوس بھی کیا جا سکتا ہے گاہے مرارہ صفراء یا التہابی افرازات کے بھر جانے سے اس قدر تن جاتا ہے کہ ناشپاتی کی شکل کا ایک نرم اور بڑا ابھار معلوم ہوتا ہے

درد کا دورہ اکثر اوقات شام کے وقت یا رات کو ہوتا ہے اور چند گھنٹے یا ایک دو دن تک رہتا ہے زیادہ شدید حالات میں اسے چار روز یا اس سے بھی زیادہ عرصے تک دیکھا گیا ہے اور بعض اوقات دوسرا حملہ تھوڑے سے وقفے کے بعد ہوتا ہے اور گاہے کئی مہینوں یا سالوں تک دوسرے دورے کا حملہ نہیں ہوتا اگر پتھری کا مجاری صفراء یا گردوں میں پھنسا ہوا ٹکڑا واپس مرارہ کے اندر چلا جائے تو دوسرا حملہ اکثر جلدی ہوتا ہے لیکن اگر وہ آنتوں میں پہنچ کر براز کے ذریعے خارج ہو جائے تو اکثر دوسرا دورہ دیر کے بعد ظاہر ہوتا ہے۔

تشخیص: اس مرض کی تشخیص اس کی مخصوص علامات سے بآسانی ہوسکتی ہے کیونکہ اس کے دوروں میں پتہ کے مقام پر درد ہوتا ہے جس کی ٹیسیں کندھے اور پشت کی طرف جاتی ہیں اکثر متلی بھی ہوتی ہے۔ کبھی یرقان بھی ہو جاتا ہے اگر تشخیص میں کسی طرح کا شبہ رہے تو شعاع غیر مرئی (ایکس ریز) سے تشخیص متعین ہوسکتی ہے۔

اصول علاج: دورہ درد کے وقت مریض کو آرام کے ساتھ کسی ہوا دار کمرے میں لٹائے رکھیں اور درد کے مقام پر گرم تکور کریں یا محلل و مسکن الم ادویہ کے جوشاندے کا نطول کریں داخلی طور پر مفتتات حصات (پتھری توڑنے والی) اور مدر صفراء ادویہ کا استعمال کرائیں قبض ہو تو زلال آلو بخارا ساٹھ ملی لیٹر اور ملح فرنگی پچیس گرام حل کر کے پلائیں پانی کی بجائے کھارا سوڈا بکثرت پلائیں اگر درد نہایت شدید ہو تو برشعشا کھلائیں یا جوہر افیون (مارفیا) اور جوہر لفاح (ایٹروپین) کی جلدی پچکاری کریں یا گرم پانی پلائیں تاکہ صفراء رقیق ہو اور اندرونی تکور کریں اور گرم پانی کا حقنہ کریں دورہ کے بعد مریض کو پیدل سیر اور معتدل ورزش کی ہدایت کریں چست اور تنگ لباس ترک کرادیں ہر روز گرم پانی میں بٹھا کر شکم پر نرم ہاتھ سے مالش کرائیں غذا زود ہضم دیں۔ ہر روز صبح ملح فرنگی بارہ گرام پانی میں ملا کر دیں اگر درد کا دورہ بار بار اور جلد جلد ہو تو بذریعہ عمل ید (آپریشن) پتھری کو نکال دیں۔

دستور العلاج: (1) معمولی حالت میں صبح کو حجر الیہود، سنگ سرماہی ہر ایک ایک گرام باریک پیس کر جوارش زرعونی سات گرام میں ملا کر پہلے کھلائیں اور اوپر سے شیرہ دوقو، شیرہ کاکنج، شیرہ بادیان، شیرہ تخم خیارین ہر ایک تین گرام، عرق انناس 150 ملی لیٹر میں نکال کر شربت دینار پچیس ملی لیٹر اس میں حل کر کے اور آب برگ ترب سبز مروق پچاس ملی لیٹر اس میں شامل کر کے پلا دیا کریں۔

(2) شام کو معجون عقرب پانچ گرام ہمراہ عرق انناس 125 ملی لیٹر اور سکنجبین بزوری پچیس ملی لیٹر استعمال کرائیں۔ سوتے وقت روغن زیتون پچاس گرام پلائیں۔

نکتہ: روغن زیتون اس مرض میں خصوصاً مفید ہے اگر اسے چوبیس گھنٹوں میں 125 ملی لیٹر تک استعمال کی جائے تو بہت مفید ہوتا ہے کبھی روغن زیتون میں لیموں کا رس بھی ملا دیا جاتا ہے یہ اور بھی فائدہ بخش ہے یا صبح کشتہ حجر الیہود 125 ملی گرام، شورہ قلمی ایک گرام، جوکھار ایک گرام باریک پیس کر پانچ گرام معجون عقرب میں ملا کر پہلے کھلائیں اور اوپر سے آب برگ ترب سبز مروق، آب برگ شبت سبز مروق ہر ایک پچاس ملی لیٹر میں شربت دینار پچاس ملی لیٹر حل کر کے پلا دیا کریں اور شام صعتر فارسی بارہ گرام، نوشادر ایک گرام پانی میں پیس کر آگ پر رکھیں جب پانی پھٹ جائے تو اتار کر چھان لیں اور شربت دینار پچیس ملی لیٹر اضافہ کر کے صبح کے سفوف و معجون کے ساتھ پلائیں۔

رفع قبض کے لئے اطریفل ملین پانچ گرام یا حب ملین سات عدد رات کو سوتے وقت پہلے کھلا کر اوپر سے پچیس ملی لیٹر روغن زیتون، عرق بادیان 125 ملی لیٹر میں ملا کر بوقت ضرورت یا کم از کم ہفتے میں دو مرتبہ استعمال کرا دیا کریں مقام مرارہ پر روغن زیتون یا روغن عقرب نیم گرم کی مالش کرا دیا کریں۔

دورہ درد کی حالت میں مقام درد پر پوست خشخاش ساٹھ گرام کو گلاب دو لیٹر میں جوش دے کر اس کے ساتھ تکور کرائیں

اور صابن بارہ گرام' نمک بارہ گرام' روغن بید انجیر چالیس ملی لیٹر گرم پانی میں ملا کر اس سے حقنہ کرائیں عرق گلاب ساٹھ ملی لیٹر میں نمک سیاہ ایک گرام جوش دے کر پلائیں اس کے بعد گرم پانی ایک ایک گھونٹ پلائیں اگر ممکن ہو تو حمام کرائیں اگر ان تدابیر سے آرام نہ ہو تو برشعثا ایک گرام کھلائیں۔ اگر اس سے بھی آرام نہ ہو تو جوہر افیون کا انجکشن جلدی کریں اس کے بعد دو روز تک جوارش کمونی مسہل بارہ گرام ہمراہ شیرہ بادیان' شیرہ انیسون ہر ایک تین گرام' شربت دینار پچاس ملی لیٹر میں حل کر کے صبح شام پلائیں جب درد میں تخفیف ہو جائے تو پھر مندرجہ بالا نسخوں کا بدستور استعمال جاری رکھیں۔

<u>دستور جدید۔ اکسیر سنگ مرارہ</u>: عرق بادیان ساٹھ ملی لیٹر' سکنجبین بزوری پچیس ملی لیٹر کے ساتھ دیں۔ (2) سوتے وقت روغن زیتون پچاس ملی لیٹر پلائیں۔

<u>منتخب مجربات و مرکبات۔ اکسیر سنگ مرارہ</u>: گاؤ دہن 125 ملی گرام' سوڈا 125 ملی گرام' ریوند چینی 375 ملی گرام باریک کر کے ملائیں اور ایسی ایک پڑیہ صبح و شام عرق بادیان ساٹھ ملی لیٹر کے ساتھ دیں۔

<u>حب صفراء</u>: قبض کو رفع کرتی ہے اور سنگ مرارہ کو خارج کرتی ہے یرقان کے لئے مفید ہے بیل کے پتہ کا صفراء ایک لیٹر لے کر اس کو آگ پر اس قدر جوش دیں کہ وہ غلیظ ہو جائے پھر اسے اتار کر اس میں برادہ کچلا چھ گرام ملائیں اور کھرل کر کے 125 ملی گرام کے برابر گولیاں بنائیں۔ ضرورت کے وقت ایک سے چار گولیوں تک غذا کے دو گھنٹہ بعد کھائیں۔

<u>معجون عقرب</u>: گردہ اور مثانہ کی پتھری کو توڑ دیتی ہے۔ اگر اس پتھری کے سبب سے یرقان کی شکایت ہوگئی ہو تو اس کو رفع کرنے میں بے نظیر ہے۔

صفۃ: بیخ بارہ گرام' جطیانہ رومی پندرہ گرام' جند بیدستر چودہ گرام' عقرب سوختہ دس گرام' فلفل سیاہ آٹھ گرام و سفید آٹھ گرام' زنجبیل تین گرام سب دواؤں کو کوٹ چھان کر عسل خالص سہ چند کے ساتھ معجون بنائیں اور ضرورت کے وقت 500 ملی گرام سے ایک گرام تک عرق بادیان 150 ملی لیٹر کے ساتھ صبح و شام کھلائیں۔

<u>علاج ڈاکٹری</u>: تسکین درد کے لئے مریض کو ایٹروپین اور مارفیا کا ٹیکہ کریں کلوروفارم اور آلیو آئل ہم وزن ملا کر مقام درد پر مالش کریں یا مریض کو گرم پانی کا حمام کرائیں۔

درد کے دوروں کو روکنے کے لئے:

سپرٹ ایتھر	چھ ملی لیٹر
اولیم ٹرپن ٹائن	چار ملی لیٹر

ملا کر اس میں سے بیس قطرے کی مقدار دو تین دفعہ کھلائیں۔

(2) آلیو آئل کا استعمال اس مرض میں مفید ہے چنانچہ اسے تین سے چھ اونس کی مقدار میں روزانہ لیمن جوس کے ہمراہ پلانا نہایت مفید ہے۔

(3) فیلامین (Felamine) ایک مرکب دوا ہے جو بیل کے پتہ کی رطوبت اور سیلی سلیٹ کا مرکب ہے اس کا استعمال بھی ازالہ مرض میں مفید ہے۔ حسب ذیل نسخے بھی مفید ہے:

(1)	کیلومل	17 ملی گرام
	پوڈافلین	8 ملی گرام
	یونے من	17 ملی گرام
	اریڈین	8 ملی گرام
	پل رہائی کمپونڈ	175 ملی گرام

اس کی ایک گولی بنالیں اور بوقت خواب ہر روز کھلائیں اگر صفراء ہے۔

(2) اولیم ٹرپن ٹائن 05 قطرے

اولیم آلیو 2 گرام

سپرٹ ایتھر 15 قطرے

اولیم منتھا پپ 03 قطرے

ملا کر فی الفور پلا دیں۔ اس سے اکثر دورہ رک جاتا ہے۔

اگر ان تدابیر سے فائدہ نہ ہو تو آخری تدبیر عملیہ ہے لیکن یہ عملیہ معمر اور فربہ اشخاص میں نیز ایسے لوگوں میں جو امراض گردہ وقلب کے مریض ہوں' کامیاب نہیں ہوا کرتا اس لئے ایسے لوگوں کو دوائی علاج سے ہی فائدہ اُٹھانا چاہئے۔

غذا و پرہیز: غذا ہلکی اور زود ہضم کھائیں بکری کا شوربہ' نخود آب' چوزہ مرغ' روغن زیتون' روغن بادام' ارہر کی دال' زردی بیضہ مرغ' مولی' شلغم' انجیر' خرمانی وغیرہ کھلائیں شیریں نشاستہ دار' چربی دار اغذیہ' مچھلی' چائے' شراب وغیرہ سے پرہیز کریں گرم مصالحہ اور اچار وغیرہ بھی استعمال نہ کریں۔ علاوہ ازیں آرد ماش' آلو' گوبھی' وغیرہ ثقیل اشیاء سے بھی احتراز کرنا چاہئے۔

یرقان

اُردو نام	طبّی نام	ڈاکٹری نام
یرقان	یرقان	جانڈس Jau ndice
پیلیا	یرقان	اکٹرس Icterus

یادداشت: انگریزی لفظ جانڈس فرانسیسی لفظ جانی سے مشتق ہے جس کے لغوی معنی ہیں زرد اور چونکہ اس مرض میں مریض کی رنگت بالعموم زرد ہو جایا کرتی ہے اس لئے اس کو جانڈس کے نام سے موسوم کیا گیا۔

اکٹرس فی الحقیقت ایک یونانی لغت اکٹروس سے مشتق ہے اس کے لغوی معنی بھی جانڈس کے ہی ہیں لیکن بقول بعض ایکٹرس لاطینی زبان کا لفظ ہے جس سے مراد زرد رنگ کی چڑیا ہوتی ہے اور چونکہ زمانہ سابق میں یہ خیال تھا کہ یہ مرض اس زرد چڑیا کو دیکھنے سے جاتا رہتا ہے اس لئے اس مرض کو اس نام سے تعبیر کیا گیا۔

تعریف و ماہیت: یرقان اس مرض یا حالت کو کہتے ہیں جس میں خون کے اندر صفراوی یا سوداوی مواد ملونہ کی موجودگی کی وجہ سے جلد' بدن' آنکھوں کے طبقہ ملتحمہ اور جلد کی دیگر قریبی ساختوں میں زردی اور سیاہی مائل رنگت نمایاں ہو جاتی ہے یہ جگر' مرارہ اور خون کے بعض امراض کی ایک خاص علامت ہے بقول بعض اس میں صفراء جگر میں تیار ہونے کے بعد یا تو دوبارہ جذب ہو کر خون میں مل جاتا ہے یا جگر کسی وجہ سے صفراء کو خون سے علیحدہ ہی نہیں کرسکتا یا خون کے اندر بعض خاص قسم کے تغیرات پیدا ہو جاتے اور بالخصوص خون کے سرخ دانوں کے ٹوٹ جانے سے صفراوی یا سوداوی مواد پیدا ہو جاتے ہیں۔

اقسام: اطبائے قدیم کے نزدیک اس مرض کی اسباب اور رنگت کے لحاظ سے دو بڑی قسمیں ہیں:

1- یرقان اصفر یا زرد یرقان:

اسباب کے لحاظ سے اس کی پھر مندرجہ ذیل قسمیں ہیں:

(1) یرقان بحرانی - اس میں طبیعت حمیات حادہ میں مرہ صفراء کو جلد اور بدن کے بیرونی حصوں کی طرف بحران کے طور پر رفع کردیتی ہے (2) یرقان مزاجی کبدی - جو جگر کے سوء مزاج گرم حاد کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے (3) یرقان مزاج

مراری- جو مرارہ کے سوء مزاج گرم حاد کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے (4) یرقان مزاجی برنی- جو تمام بدن اور رگوں کے سوء مزاج گرم کی وجہ سے خون کے صفراء میں تبدیل ہوجانے سے پیدا ہوتا ہے (5) یرقان ورم جگر- جو جگر کے ورم سے مجری جگر و مرارہ کے بند ہوجانے سے پیدا ہوتا ہے (6) یرقان سدہ جگر- جو جگر کے سدوں سے پیدا ہوتا ہے (7) یرقان سمی- جو سانپ' بچھو' ریتلا وغیرہ کے کاٹنے سے پیدا ہوتا ہے (8) یرقان ہوائے حار یا وبائی- جو ہوا میں سخت گرمی کی وجہ سے صفراء کے بکثرت پیدا ہونے یا خون کے صفراء میں تبدیل ہوجانے سے پیدا ہوتا ہے (9) یرقان ورم مرارہ- جو مرارہ کے ورم خصوصاً مرارہ کی غشاء مخاطی کے ورم نزلاوی کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے (10) یرقان ضعف مرارہ- جس میں مرارہ ضعف کی وجہ سے صفراء کو جذب نہیں کرسکتا اور صفراء میں خون میں شامل ہوکر جسم میں پھیل جاتا ہے (11) یرقان سدہ مرارہ- جو اس نالی میں سدہ پیدا ہونے سے لاحق ہوتا ہے جس کے راستے سے مرارہ صفراء کو جگر سے جذب کرتا ہے (12) یرقان سدہ مجری مرارہ- جو اس راستے میں سدہ پڑنے سے پیدا ہوتا ہے جس کے ذریعے صفراء آنتوں کی طرف دفع ہوتا ہے (13) یرقان لحمی یا ثؤلولی- جو مذکورہ دونوں راستوں میں زائد گوشت یا مسے وغیرہ پیدا ہوکر انسداد ہوجانے سے رونما ہوتا ہے (14) یرقان قولنجی- جو قولنج کی وجہ سے اس راستے میں لیسدار بلغم جمع ہوکر بند ہوجانے سے ہوا کرتا ہے جس کے ذریعے صفراء آنتوں میں گرتا ہے۔

2- یرقان اسود یا سیاہ یرقان:

اس کو یرقان سندھی بھی کہتے ہیں کیونکہ سندھ کے باشندے سیاہی مائل رنگت کے ہوتے ہیں اس کی بھی پھر مندرجہ ذیل قسمیں ہیں:

(1) یرقان اسود سدی- جو اس راستے میں سدہ پڑ جانے کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے جس کے ذریعے سودا جگر سے طحال کی طرف جذب ہوتا ہے (2) یرقان اسود کبدی- جو جگر کی شدید حرارت سے پیدا ہوتا ہے کیونکہ جگر کی شدید حرارت خون کو جلا کر سودا بنا دیتی ہے (3) یرقان اسود طحالی- جو ضعف یا ورم طحال کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے (4) یرقان اسود بحرانی- جو امراض طحال یا بعض دیگر سوداوی امراض میں سودا کے بحران کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔اطباء جدید کی رائے میں اس مرض کی اسباب و ماہیت کے لحاظ سے مندرجہ ذیل تین قسمیں ہیں:

(1) یرقان ذوبانی دموی (Heomolytic Jaundice):

اس مرض میں غیر طبعی کمزوری یا بعض قسم کے سمیات کی وجہ سے خون کے سرخ دانے تحلیل ہوجاتے ہیں اور خون کے سرخ دانوں کے ٹوٹنے اور تحلیل ہونے سے ان کی سرخی (حمرۃ الدم ہیموگلوبن) طحال' جگر اور دیگر اعضائے کے عمل سے مخصوص صفراوی مواد ملونہ حمرۃ الصفراء (بلی روبن Bilirubin) میں تبدیل ہوجاتی ہے جس سے یرقان رونما ہوتا ہے یرقان مزمن طحالی (کرانک سپلینو میگلک ہیمو لائیٹک جانڈس- ایکولیورک جانڈس) بھی اس قسم کی ایک صورت ہے جس میں سرخ دانے غیر طبعی طور پر کمزور اور ناقص الخلقت ہوتے ہیں اور بآسانی تحلیل ہوجاتے ہیں۔

(2) یرقان سمی و متعدی کبدی (Toxic and Infactive):

اس قسم میں وہ تمام مختلف حالتیں شامل ہیں جن میں سمی اور متعدی اسباب سے جگر میں خفیف ورم' فساد یا صفراء پیدا ہوکر اور اس کی وجہ سے ذوبان دموی ہوکر یرقان ظاہر ہوتا ہے۔

(3) یرقان سدی (Obsrcutive Jaundice):

اس کی پھر کئی صورتیں ہیں: (1) مجاری صفراء و جگر کے اندر کا سدہ اس کا باعث ہو (2) مجاری مرارہ و جگر کی دیواروں

اور ان کے اندر استر کرنے والی مخاطی جھلی کے ورم کی وجہ سے پیدا ہونے والا سدہ اس کا باعث ہو۔ یرقان نزلاوی (کٹارل جانڈس) بھی اسی صورت میں شامل ہے جس میں اثناء عشری کی غشاء مخاطی کا نزلاوی ورم بڑھ کر مجری صفراء کی غشاء مخاطی کو بھی مبتلا کر دیتا ہے اور نزلاوی رطوبت کے اخراج سے اس میں دہ پیدا ہو جاتا ہے (3) مجاری صفراء یا مجری مرارہ وجگر پر باہر سے مجاور اعضاء کا دباؤ پڑنے سے ظاہر ہونے والا سدہ ہو۔

اسباب: جیسا کہ اوپر اقسام میں ظاہر کیا جا چکا ہے اس مرض کا سبب صفراوی یا سوداوی بحران، جگر، مرارہ یا تمام بدن کا سوء مزاج گرم، ورم جگر، مجری مرارہ وجگر یا مجری صفراء کا سدہ ہوتا ہے یہ سدہ کبھی تو مجاری مذکور کے اندر سنگ مرارہ یا کوئی اور چیز مثلاً کیسی رسولی کے اجزاء یا دیدان امعاء وغیرہ کے پھنس جانے سے رونما ہوتا ہے اور کبھی مجاری مذکور کے متورم ہو کر ان میں انصباب واجتماع رطوبات سے انجمادی کیفیت پیدا ہو جانے یا زخموں کے التحام کے بعد مجاری مذکور کی دیواروں کے باہم ملصق ہو جانے یا خلقی طور پر بند ہونے یا ان میں زائد گوشت رسولی اور مسے وغیرہ پیدا ہو کر ان کی وجہ سے بند ہو جانے پر عارض ہو جایا کرتا ہے کبھی مجاری مذکور کے مجاور اعضاء مثلاً بانقراس، معدہ، امعاء اور جگر وغیرہ کے ورم، سرطان اور رسولیوں وغیرہ یا بعض سدی میں تحبس فضلات یا حاملہ عورتوں میں بڑھے ہوئے رحم کے بیرونی دباؤ سے یہ مرض لاحق ہوتا ہے بعض مخصوص قسم کی سمیت بھی موجب ہوتی ہے زہریلی ادویہ مثلاً فاسفورس، سنکھیا، پارہ وغیرہ کے استعمال یا سانپ، بچھو یا دوسرے زہریلے حشرات کا کاٹنے یا متعدی سمیتوں کے اثرات سے یہ مرض پیدا ہو جاتا ہے یہ متعدی سمیت کبھی ہوا وغیرہ کے وساطت سے وبائی طور پر اثر انداز ہوتی ہے اور کبھی ملیریا وغیرہ حمیات حادہ اور بعض اقسام فقر الدم کی شکل میں رونما ہوتی ہے جن میں خون تحلیل اور ناقص ہو جایا کرتا ہے کبھی ایک خاص قسم کے جراثیم حلزونیہ شریطیہ یرقانی **Echinococcus granulosus** کے جگر پر حملہ آور ہونے سے بھی یہ مرض متعدی شکل میں پیدا ہوتا ہے کبھی پیدائشی طور پر جلد کا رنگ یرقانی ہوتا ہے۔

علامات: سب سے پہلے آنکھوں کی سفیدی میں یرقانی رنگت ظاہر ہوتی ہے اس کے بعد بتدریج لب، زبان، حلق، چہرے، گردن اور اطراف میں زردی یا سیاہی مائل رنگت جھلکنے لگتی ہے مزمن قسم کے سدی یرقان میں جلد کی رنگت گہری سبزی مائل ہو جاتی ہے پیشاب کی رنگت آنکھوں کی رنگت سے بھی پہلے گہری زرد، زیتونی، گہری بھوری یعنی تیرگی مائل اور یرقان اسود میں سیاہ ہو جاتی ہے۔ براز کی رنگت سفید یا مٹیالی ہوتی ہے خصوصاً یرقان سدی میں براز مقدار میں بھی زیادہ ہوتا ہے اور اکثر اس میں تعفن بھی پایا جاتا ہے۔ بقول بعض پسینہ آور آنسوؤں وغیرہ کی رطوبت میں صفراوی اجزاء کی موجودگی پائی جاتی ہے خون رقیق ہو جاتا ہے اور اس کی قوت انجمادی بھی کم ہو جاتی ہے بیس فیصدی مریضوں کے تمام جسم پر خارش کی شکایت بھی پائی جاتی ہے نبض گاہے سست اور گاہے سریع ہوتی ہے۔ جگر اکثر اوقات بڑھا ہوا پایا جاتا ہے یرقان سوداوی میں طحال بھی بڑھ جاتی ہے پیاس زیادہ لگتی ہے اور نیند بھی کم ہو جاتی یا بالکل نہیں آتی مریضوں کو بعض اوقات تمام چیزیں زرد نظر آتی ہیں اور مریض کا مزاج نہایت چڑچڑا ہو جاتا ہے۔ شدت مرض کی حالت میں گاہے ہذیان، تشنج اور قوما تک کی علامتیں بھی پائی جاتی ہیں۔

تشخیص: اس مرض کی تشخیص میں زیادہ دقت نہیں آتی البتہ اس کے اسباب اور اقسام میں ذرا کاوش سے تشخیص کرنی پڑتی ہے اس کے مختلف اسباب کی مختلف علامات کو پیش نظر رکھنا چاہئے چنانچہ بحرانی میں یرقان کے ظہور سے پہلے صفراوی قسم کا بخار اور یرقان کی دیگر علامات مثلاً اعضاء کا درد، حکی، قبض، زبان کی تلخی اور یوم بحران وغیرہ علامات پائی جاتی ہیں مزاجی کبدی میں جگر کے سوء مزاج حار کی علامات بدن کی زردی اور لاغری لیکن چہرے کا نیلا پن، قبض وغیرہ علامتیں ہوتی ہیں مزاجی مراری میں تمام بدن کی رنگت زرد ہوتی ہے مزاجی بدنی میں جسم گرم ہوتا ہے بدن لاغر ہوتا ہے تمام بدن پر خارش ہوتی ہے پاخانہ خشک ہوتا ہے صفراً قے، پیشاب اور پاخانہ میں خارج ہوتا ہے ورم جگر میں ورم جگر کی اور سدہ جگر میں اس کی مخصوص علامتیں پائی جاتی ہیں اسی طرح متعدی امراض میں ان کی موجودگی اور سمی اسباب میں سمّ کی موجودگی پائی جاتی ہیں ورم مرارہ یا یرقان نزلاوی میں ہلکا

بخار بھی ہوتا ہے جگر کے مقام پر کسی قسم کا بوجھ نہیں ہوتا زبان کھردری ہوتی ہے ابکائیاں آتی ہیں ضعف مرارہ میں یرقان کے ساتھ غشی اور صفراوی قے ہوتی ہے مگر جگر کے مقام پر بوجھ بالکل نہیں ہوتا سدہ مجری جگر میں صفراوی قے کے ساتھ منہ کڑوا ہوتا ہے اور جگر میں کسی قدر بوجھ پایا جاتا ہے نیز پاخانہ تھوڑا تھوڑا سفید ہوتا جاتا ہے سدہ مجری مرارہ میں پاخانہ دفعتاً سفید ہوجاتا ہے گا ہے اس کے ساتھ قولنج بھی پیدا ہوجاتا ہے اور صفراوی قے نہیں آتی۔ حمی اور ثولولی میں یرقان علاج سے دور نہیں ہوتا۔

یرقان اسود میں مریض کی رنگت سیاہ یا سیاہی مائل ہوتی اور طحال کی صورت میں بائیں طرف طحال کے مقام پر بوجھ اور تناؤ پایا جاتا ہے یرقان باٰہستگی پیدا ہوتا ہے یرقان سیاہ کبدی میں جگر بھی ماؤف ہوتا ہے مریض کا مزاج نہایت چڑچڑا ہوجاتا ہے اسے غم اور پراگندہ خیالات رہتے ہیں طحالی میں ورم طحال وغیرہ پایا جاتا ہے مریض کی عمر' صنف' تاریخ' رنگت' مرض کی میعاد' جگر اور مرارہ کی حالت براز کے معائنے اور درد کے مقام اور نوعیت پر پوری توجہ کرنے سے اس مرض کے اسباب کی تشخیص میں کافی مدد مل سکتی ہے۔

انجام: اس مرض کا انجام مریض کی حالت' شدت وخفت مرض اور سبب کی نوعیت پر منحصر ہوتا ہے بعض شدید حالات مرض میں مریض ہلاک ہوجاتا ہے لیکن بعض عارضی قسم کے یرقان میں جلد یا بدیر بالکل شفا ہوجاتی ہے۔

اصول علاج: اصل سبب کو معلوم کر کے رفع کریں چنانچہ اگر صرف گرمی کی وجہ سے ہو تو ٹھنڈے میوہ جات کے پانی مثلاً آب انار' آب کدو وغیرہ کے ذریعہ سے صفراء کے جوش کو کم کریں اور اگر ورم جگر کی وجہ سے ہو تو اس کا مناسب علاج کریں اگر مجری مرارہ یا کسی دوسری جگہ سدہ پیدا ہوجانے کی وجہ سے اس مرض کا وقوع ہوا ہو تو اس کے رفع کرنے کی کوشش کریں بعض اوقات رسولی یا زخموں کے مواد یا اجزاء رک جانے سے یرقان پیدا ہوجاتا ہے اس کے متعلق مخصوص علامات سے معلوم کر کے اس کا ازالہ کریں اس کے علاوہ دیگر اسباب مویدہ کے پیش نظر اندفاع مرض کی تدابیر اختیار کریں مریض کو آرام و سکون اور تازہ ہوا میں رکھیں اگر یرقان کا سبب التہاب غشاء مخاطی ہو تو آب برگ کاسنی مروق یا آب برگ سبز مکوہ مروق وغیرہ دوائیں عموماً فائدہ مند ثابت ہوتی ہے ہر حالت میں رفع قبض کے لئے ملینات کا استعمال جاری رکھیں مقام جگر پر رائی وغیرہ کا پلستر لگائیں غذائیں ہلکی اور زود ہضم دیں بعض اوقات معدہ یا اثناء عشری میں خراش پیدا ہوجانے کی وجہ سے متلی اور قے کی شکایت ہوجاتی ہے ایسی صورت میں تسکین دینے کے لئے زرشک' تخم کاسنی' اور لعاب ریشہ خطمی وغیرہ ٹھنڈی اور مزلق دوائیں استعمال کرائیں اور چونکہ عام طور پر صفراء کے عدم ترشح کی وجہ سے نظام انہضام میں خلل واقع ہوجاتا ہے اس لئے روغنی غذائیں حتی الوسع کریں اور غذا کو تعفن سے بچانے کے لئے خوشبودار اور دافع تعفن ادویہ مثلاً کافور' صندل وغیرہ بعد از غذا استعمال کرادیا کریں مریض کو چہل قدمی کی ہدایت کریں جسم اور لباس کو صاف رکھیں اگر گرم پانی سے صبح وشام نہلائیں یا گرم پانی کے ٹب میں بٹھا دیا کریں تو بہترین نتائج مرتب ہوتے ہیں مذکورہ بالا تدابیر کے علاوہ کلونجی سات عدد عورت کے دودھ میں گھس کر ناک میں ٹپکائیں اور آبنوس کی سلائی بنوا کر سرکہ اور گلاب میں تر کر کے آنکھوں میں لگائیں۔

دستور العلاج۔ یرقان اصفر: اگر یرقان بحرانی ہو تو طبیعت کو تقویت پہنچانے کے لئے جوارش انارین سات گرام کھلا کر اوپر سے آب انار ترش چالیس ملی لیٹر' زلال آلو بخارا چالیس ملی لیٹر' آب کاسنی سبز مروق چالیس ملی لیٹر' آب عنب الثعلب سبز مروق چالیس ملی لیٹر' سکنجبین بزوری پچیس ملی لیٹر ملا کر پلائیں۔ اگر جگر مرارہ کے سوء مزاج گرم کے سبب سے اس کی پیدائش ہوئی ہو تو (1) آب تربوز پچاس ملی لیٹر' آب انار پچاس ملی لیٹر' آب خیار پچاس ملی لیٹر' شربت بزوری معتدل پچاس ملی لیٹر ملا کر صبح کے وقت پلائیں۔ (2) خمیرہ گاؤزبان بارہ گرام' ورق نقرہ ایک عدد میں لپیٹ کر اول کھلائیں اوپر سے شیرہ بادیان پانچ گرام' شیرہ تخم خیارین پانچ گرام' عرق بادیان 75 ملی لیٹر' عرق برنجاسف 75 ملی لیٹر میں نکال کر خمیرہ بنفشہ پچاس گرام شامل

کر کے شام کے وقت پلائیں۔ (3) مقام جگر پر صندل سفید چھ گرام' صندل سرخ چھ گرام' تخم کاسنی چھ گرام' گل ارمنی چھ گرام' تخم خطمی چھ گرام' گل سرخ چھ گرام' آرد جو چھ گرام' آب مکو سبز میں پیس کر روغن گل بارہ ملی لیٹر' سرکہ خالص چھ گرام اضافہ کر کے ضماد کریں۔

اگر تمام بدن اور رگوں کے سوء مزاج حار کی وجہ سے صفراء زیادہ پیدا ہو کر یرقان کا باعث ہوا ہو تو (1) عناب پانچ دانہ آلو بخارا پانچ دانہ' مکو خشک پانچ گرام' تخم کاسنی پانچ گرام' گل نیلوفر پانچ گرام رات کو گرم پانی میں بھگو کر صبح صاف کر کے خمیرہ بنفشہ پچاس گرام ملائیں اور آب عنب الثعلب سبز مروق پچاس گرام' آب کاسنی سبز مروق پچاس گرام اضافہ کر کے صبح کو پلائیں۔

(2) تخم کاسنی تین گرام' تخم خیارین تین گرام' زرشک تین گرام' عرق برنجاسف 75 ملی لیٹر' عرق بادیان 75 ملی لیٹر میں نکالیں اور شربت بزوری معتدل چالیس ملی لیٹر ملا کر شام کو پلائیں۔ (3) اگر ان تدابیر سے فائدہ نہ ہو تو گل بنفشہ سات گرام' مویز منقیٰ نو دانہ' بیخ کاسنی سات گرام' بادیان سات گرام' گاؤزبان پانچ گرام' تخم کاسنی سات گرام' تخم خیارین پانچ گرام' تخم خطمی سات گرام' گل نیلوفر پانچ گرام' آلو بخارا پانچ دانہ' خارخسک خورد سات گرام رات کو گرم پانی میں بھگو کر صبح مل چھان لیں اور گل قند آفتابی پچاس گرام ملا کر سات آٹھ روز تک پلائیں۔ (4) جب صفراء کا نضج ہو جائے اس کے بعد اسی نسخہ میں برگ سنائے سات گرام' تمر ہندی پانچ گرام اضافہ کریں اور چھان لینے کے بعد گل قند کے ساتھ ترنجبین پچاس گرام' شیر خشت پچاس گرام' شکر سرخ پچاس گرام' خمیرہ بنفشہ پچاس گرام شامل کر کے مسہل دیں۔

(5) اگلے روز تبرید کے طور پر خمیرہ گاؤزبان سادہ بارہ گرام' ورق نقرہ ایک عدد میں لپیٹ کر اول کھلائیں اوپر سے شیرہ عناب پانچ دانہ' شیرہ کدو تین گرام' شیرہ مغز خیارین تین گرام' عرق گاؤزبان 150 ملی لیٹر میں نکال کر شربت بنفشہ پچیس ملی لیٹر اضافہ کریں اور تخم ریحان مسلم پانچ گرام چھڑک کر پلائیں۔

(6) اسی طرح اگلے روز پھر مسہل دیں اور اس سے دوسرے روز نسخہ 5 پلائیں اور اگر ضرورت ہو تو تیسرا مسہل بھی دیں۔

(7) بعد فراغت مسہل تعدیل کے طور پر آب کاسنی سبز مروق پچاس ملی لیٹر' آب عنب الثعلب سبز مروق پچاس ملی لیٹر' آب انار شیریں پچاس ملی لیٹر' شربت بزوری معتدل پچاس ملی لیٹر ملا کر صبح وشام چند روز پلائیں۔

اگر ورم جگر یا سدہ جگر کی وجہ سے ہو تو ان کا مناسب علاج کریں اور حسب ذیل نسخہ جات کام میں لائیں: (1) نوشادر چھ گرام' شورہ قلمی چھ گرام' جوا کھار چھ گرام سب کو کوٹ چھان کر سفوف بنائیں اور تین تین گرام کی مقدار میں کھلائیں اور بیخ کاسنی چھ گرام' تخم خیارین چھ گرام' تخم خربزہ چھ گرام' تخم کاسنی چھ گرام' خارخسک خورد چھ گرام' گل غافث تین گرام' تخم کشوث بصرہ بستہ تین گرام پانی میں جوش دے کر صاف کر کے شربت بزوری معتدل چالیس ملی لیٹر' آب مکوہ سبز مروق ساٹھ ملی لیٹر' آب کاسنی سبز مروق ساٹھ ملی لیٹر شامل کر کے صبح وشام پلائیں۔ (2) دوپہر کے وقت تخم کاسنی بارہ گرام' نمک طعام ایک گرام پانی میں پیس کر آگ پر رکھیں' جب پانی پھٹ جائے صاف کر کے پلائیں۔ اگر کسی زہریلے جانور کے کاٹنے یا ہیضہ وغیرہ وبائی امراض یا ملیریا کے حملہ میں اس مرض کا حدوث ہوا ہو تو اصل سبب کے مطابق اس کا مناسب علاج کریں چنانچہ اگر سانپ یا بچھو کے کاٹنے کی وجہ سے ہو تو سداب جنگلی' آرد کرسنہ' زراوند مدحرج' تخم بسکھپرہ سب کو کوٹ چھان کر مساوی الوزن سرکہ میں ملائیں جب سرکہ خشک ہو جائے دوبارہ پیس کر سفوف بنائیں اور چار گرام کی مقدار میں اول کھلا کر اوپر سے آب برگ ترب سبز مروق پچاس ملی لیٹر' آب کاسنی سبز مروق پچاس ملی لیٹر' آب عنب الثعلب سبز مروق پچاس ملی لیٹر' شربت بزوری چالیس ملی لیٹر ملا کر پلائیں۔

اگر ہیضہ کے بعد یہ مرض نمودار ہوا ہو تو (1) زہر مہرہ' بنسلوچن' انار دانہ' بریاں' پوست سماق' پوست بیروں پستہ' پوست

ترنج ہر ایک ایک گرام باریک پیس کر اول کھلائیں اوپر سے شیرہ زرشک تین گرام، شیرہ تخم خرفہ سیاہ تین گرام، شیرہ آلو بخارا پانچ دانہ، عرق برنجاسف 75 ملی لیٹر، عرق عنب الثعلب 75 ملی لیٹر میں نکال کر شربت انار شیریں پچیس ملی لیٹر ملا کر صبح و شام پلائیں اور (2) رات کو سوتے وقت ہلیلہ مربیٰ ایک عدد پانی سے دھو کر شیر مادہ گاؤ نیم گرم کے ساتھ کھلا دیا کریں۔

اگر ملیریا کی سمیت سے یرقان ہوا ہو تو یرقان کی مناسب ادویہ کے ساتھ کرنجوہ یا کونین اضافہ کریں اسی طرح اگر آتشک کی وجہ سے ہو تو پارہ کے مرکبات اور اگر نقرس کے سبب سے ہو تو سورنجان بوزیدان وغیرہ اضافہ کریں۔ بعض اوقات ورم یا ضعف یا سدہ مرارہ کی وجہ سے بھی یرقان کی شکایت ہو جاتی ہے ایسی حالت میں (1) گل بنفشہ سات گرام، مویز منقیٰ نو دانہ، بیخ کاسنی سات گرام، بادیان سات گرام، گاؤزبان پانچ گرام، تخم خیارین سات گرام رات کو گرم پانی میں بھگو کر مل صبح چھان کر آب برگ ترب سبز مروق پچاس ملی لیٹر ملا کر شربت دینار پچاس ملی لیٹر شامل کر کے پلائیں۔ (2) آب برگ ترب سبز مروق پچاس ملی لیٹر، آب کاسنی سبز مروق پچاس ملی لیٹر، شکر سرخ پچاس گرام شام کو استعمال کریں۔ (3) اطریفل ملین پانچ گرام ہفتہ میں دو بار رات کو سوتے وقت نیم گرم پانی کے ساتھ کھلا دیا کریں جب عوارضات میں تخفیف ہو جائے۔ (4) کشتہ فولاد بیس ملی گرام، معجون دبید الورد سات گرام میں ملا کر عرق گاؤزبان 150 ملی لیٹر کے ساتھ صبح و شام کھلائیں۔ (5) کھانا کھانے کے بعد دونوں وقت دواء المسک معتدل جواہر والی سات گرام استعمال کریں۔ اگر مجاری میں زائد گوشت یا سے پیدا ہو گئے ہوں تو عمل جراحی کے ذریعے سے ان کا اخراج کریں کبھی قولنج کے بعد اس مرض کا حملہ ہوتا ہے اس کا علاج قولنج کے مطابق کریں۔

<u>یرقان اسود</u>: ابتدائی زمانے میں یرقان اصفر کے مطابق علاج کریں لیکن اگر افاقہ نہ ہو تو (1) اذخر مکی، حب قرطم، بیخ کاسنی، بیخ کرفس، انیسون، بیخ بادیان، عنب الثعلب خشک ہر ایک پانچ گرام، مویز منقیٰ نو دانہ، سنبل الطیب تین گرام رات کو گرم پانی میں بھگو کر صبح مل چھان لیں اور سکنجبین بزوری پچاس ملی لیٹر شامل کر کے پندرہ سولہ دن پلائیں جب سودا کا نضج ہو جائے اسی نسخہ میں (2) سناء مکی سات گرام، افسنتین رومی پانچ گرام، ریوند چینی تین گرام شامل کر کے بھگوئیں صبح کو صاف کر کے شکر سرخ پچاس گرام، ترنجبین پچاس گرام، مغز فلوس خیار شنبر پچاس گرام، شربت دینار پچاس ملی لیٹر، شیرہ مغز بادام شیریں پانچ عدد اضافہ کر کے پلائیں۔ (3) مسہل کے اگلے روز بادیان تین گرام، انیسون تین گرام، اصل السوس تین گرام پانی میں جوش دے کر شربت بزوری معتدل پچیس ملی لیٹر ملا کر تخم ریحان مسلم اوپر چھڑک کر پلائیں اسی طرح تین مسہل دیں پھر تعدیل کے لئے آب برگ سبز 100 ملی لیٹر، شکر سرخ پچاس گرام ملا کر صبح و شام پلا دیا کریں۔ جب مرض کا استیصال ہو جائے تو تقویت کے لئے جوارش انارین پانچ گرام یا دواء المسک پانچ گرام چند یوم کھلا دیا کریں۔

<u>منتخب مجربات و مرکبات۔ دوائے یرقان</u>: جگر کی اصلاح کرتی ہے اگر سدہ یا ورم مجاری مرارہ یا جگر کی وجہ سے یرقان کی شکایت ہو تو اس کو رفع کرنے میں بے نظیر ہے ریوند خطائی بارہ گرام، نوشادر بارہ گرام، شورہ قلمی پچیس گرام سب کو کوٹ چھان کر کشتہ فولاد چھ گرام اضافہ کر کے سفوف بنائیں اور 125 ملی گرام کی مقدار عرق گاؤزبان 125 ملی لیٹر، شربت بزوری پچیس ملی لیٹر کے ساتھ صبح و شام استعمال کریں۔

<u>اکسیر یرقان</u>: یرقان اصفر کے لئے حکیم نورالدین مرحوم بھیروی کا معمول مجرب ہے۔ صفۃ: پارہ چالیس گرام، میٹھا تیل چالیس ملی لیٹر دونوں کو آگ پر رکھیں بعد ازاں قلعی پانچ گرام پگھلا کر اس میں ڈال دیں جب دونوں ایک جان ہو کر گرہ بندھ جائے اس کو نکال کر کھرل کریں بعد ازاں شورہ قلمی 125 گرام اضافہ کر کے دوبارہ کھرل کریں اس کے بعد مذکورہ گلی میں گل حکمت کر کے دس کلوگرام اپلوں کی آنچ دیں سرد ہونے پر 125 ملی گرام بالائی میں رکھ کر صبح و شام کھلائیں۔

<u>قرص کافوری</u>: یرقان اور حرارت جگر کے لئے مفید ہے حمیات حادہ کے لئے بھی نفع بخش ہے۔ صفۃ: طباشیر، گل سرخ،

صندل سفید ہر ایک ساڑھے دس گرام، تخم کاسنی تخم خرفہ، مغز تخم کدو شیریں، تخم کاہو ہر ایک سات گرام، کتیرا ساڑھے تین گرام، کافور 250 ملی گرام۔ سب کو کوٹ چھان کر لعاب اسپغول میں قرص بنائیں اور ضرورت کے وقت بمقدار سات گرام ہمراہ عرق گلاب 125 ملی لیٹر سکنجبین سرکہ پچیس ملی لیٹر صبح و شام پلائیں۔

سکنجبین ریوندی: یرقان کے لئے مفید ہے جگر کی حرارت کو تسکین بخشتی ہے۔ تخم کاسنی 70 ملی لیٹر، گل سرخ، تخم شاہترہ، تخم کشوث ہر ایک 36 گرام، ریوند چینی 18 گرام، ریوند چینی کو نرم کوٹ کر کپڑے میں پوٹلی بنائیں اور بقیہ دواؤں کے ساتھ دو لیٹر پانی میں جوش دیں اور تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد پوٹلی کو ملتے رہیں تاکہ اس کا تمام اثر پانی میں آجائے اس کے بعد صاف کرکے قند سفید ایک کلو، سرکہ خالص 180 ملی لیٹر میں قوام کرکے شربت بنائیں اور مناسب بدرقات کے ساتھ پچاس ملی لیٹر استعمال کریں۔

حب بوعلی سینا: یرقان کے دفعیہ کے لئے بے نظیر ہے قبض کی شکایت کو رفع کرتی ہے ایلوہ پونے دو گرام، سقمونیا ولایتی 500 ملی گرام، نمک نفطی 875 ملی گرام۔ مجیٹھ، غاریقون ہر ایک پونے دو گرام۔ سب کو کوٹ چھان کر گولیاں بنائیں اور سب کو ایک مرتبہ ماء الجبن ورد کے ساتھ استعمال کریں۔

سفوف یرقان: یرقان اسود میں فائدہ مند ہے۔ تخم کرفس پچیس گرام، زیرہ سیاہ بارہ گرام، اجوائن دیسی بارہ گرام، افتیمون ولایتی بارہ گرام، زرد چوب بارہ گرام۔ سب کو کوٹ چھان کر سفوف بنائیں خوراک چھ گرام ہمراہ آب نیم گرم۔

حب غافث: یرقان زرد و سیاہ دونوں میں نفع کرتی ہے۔ صفتہ: گل غافث، صبر زرد، پوست ہلیلہ زرد مساوی الوزن باریک پیس کر آب کرفس میں چنے کے برابر گولیاں بنائیں اور سات گرام کی مقدار میں زلال برگ مہندی بارہ گرام کے ساتھ پلائیں۔

شیاف یرقان: دونوں قسم کی یرقان کے لئے حکیم عبدالعزیز صاحب مرحوم لکھنوی کا معمول ہے۔ صفتہ: تخم کدو تلخ، اسطوخودوس، کندش، مغز ریٹھا مساوی الوزن باریک پیس کر پانی میں لت کرکے تنزیب کے کپڑے میں لگا کر فتیلہ بنائیں اور ناک میں رکھیں اسکے استعمال سے چھینکیں آکر مرض یرقان زائل ہو جاتا ہے۔

حجر یرقان: صاحب حیات الحیوان نے تحریر کیا ہے کہ حجر السنو کو مریض کے گلے میں لٹکانا بالخاصہ مفید ہے اسکے حاصل کرنے کی یہ تدبیر ہے کہ ابابیل کے بچوں کو زعفران سے رنگ دیں ابابیل ان کو یرقان سمجھ کر مطلوبہ پھر تلاش کرکے اپنے آشیانہ میں لائے گا وہاں سے لے کر کام میں لائیں۔ رازی نے بھی کتاب الخواص میں اس کا تذکرہ کیا ہے۔

علاج ڈاکٹری: ابتداء میں مریض کو......

پوڈافلین	8 ملی گرام
کیلومل	100 ملی گرام
شوگر آف ملک	350 ملی گرام

ملا کر ہر روز بوقت خواب دیں یا 25 ملی لیٹر میگنیشیا سلفیٹ کو 600 ملی لیٹر مصفا پانی میں حل کرکے حقنہ دیا کریں۔ اس سے زہریلے مواد کا اخراج ہو کر طبیعت میں سکون پیدا ہوتا ہے۔ اگر مریض کے بدن پر شدید خارش ہوتی ہو تو لیموں کو کاٹ کر مریض کے بدن پر ملیں یا منتھول ویزلین کی مالش کریں۔ کبھی سوڈا سلیٹ بقدر 350 ملی گرام کھلانے سے بھی فائدہ ہو جاتا ہے لیکن شدید صورتوں میں اٹروپین سلفیٹ نصف ملی گرام کا زیر جلد اختقان کریں یا خشک تھائی رائیڈ گلینڈ 17 ملی گرام روزانہ کھلائیں اگر یرقان کا سبب سدہ کبدرہ و مرارہ ہو تو آب مقطر میں حل کرکے اس کا وریدی اختقان کریں۔ یرقان جراثیمی عموماً نوجوانوں کو موسم خزاں میں عارض ہوا کرتا ہے یوروٹروپین بقدر 350 ملی گرام دن میں تین چار دفعہ کھلائیں اگر آتشک کبدی یا آتشک کی سمیت کی وجہ سے یرقان ہو تو نیوسلوارسان کا ٹیکہ بہترین علاج ہے ملیریا کی صورت میں مندرجہ ذیل نسخہ مفید ہے:

کونین سلفیٹ	100 ملی گرام
ایسڈ سٹرک	350 ملی گرام
ٹنکچر کارڈیم کمپونڈ	15 قطرے
ایکوامنتھاپپ	25 ملی لیٹر

یہ ایک خوراک ہے ایسی ایک ایک خوراک دن میں تین دفعہ پلائیں اس کے استعمال کا طریقہ یہ ہے کہ تھوڑے پانی میں سوڈا بائیکارب 350 ملی گرام اور پوٹاشیم بائیکارب 350 ملی گرام حل کرلیں پھر یہ مکسچر اس میں ملادیں' جب جوش پیدا ہوتو فی الفور پلادیں۔

پیدائشی یرقان کا مرض ایک ہی خاندان کے متعدد اشخاص کو ہوا کرتا ہے' اس کا علاج عمل جراحی سے کیا جاتا ہے چنانچہ طحال کا کچھ حصہ یا تمام کی تمام طحال کو نکال دینے سے مرض کا ازالہ ممکن ہے علاوہ ازیں لائیکوارآرسینی کیلس کا استعمال ازالہ فقرالدم میں نہایت مفید ہے۔ دبیلہ کبد کی صورت میں ایمی ٹمن ہائیڈروکلور کا ٹیکہ کرنا اور کونین کھلانا مفید ہے۔

نسخہ جو یرقان کی تمام حالتوں میں مفید ہے:

سوڈا سیلی سلیٹ	350 ملی گرام
سوڈا بائیکارب	350 ملی گرام
سوڈا فاسفیٹ	700 ملی گرام
سوڈا سلفیٹ	ایک گرام
سپرٹ کلوروفارم	15 قطرے
ایکوامنتھاپپ	25 ملی لیٹر

سب کو ملالیں یہ ایک خوارک ہے ایسی تین خوراکیں دن میں پلائیں یرقان کی تمام حالتوں میں مفید ہے۔

غذا: ہلکی اور زود ہضم غذائیں دیں خصوصاً جب تک ہاضمہ درست نہ ہوجائے ثقیل اور دیر ہضم غذائیں نہ دیں بکری کا شوربہ چپاتی' دودھ' ڈبل روٹی' آش جو' انڈے کی سفیدی' نخود آب' ساگودانہ' چوزہ مرغ کی یخنی دیں سبزیوں میں پالک' ترئی' ٹنڈا' کدو وغیرہ کھلائیں سوڈا واٹر پلائیں۔

پرہیز: مرغن اشیاء سے پرہیز کریں بادی اور ثقیل اشیاء مثلاً آلو' گوبھی' اروی' ماش کی دال سے پرہیز کریں نیز اور محرکات مثلاً شراب' قہوہ' چائے اور گرم مصالحہ بھی نہ دیں لہسن' پیاز' سرخ مرچ بھی مضر ثابت ہوتی ہیں اس لئے ان سے بھی احتراز لازم ہے۔

امراض طحال وبانقراس

(تلی اور لبلبے کی بیماریاں)

عظم طحال

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
تلی کا بڑھ جانا	عظم طحال	انلارج منٹ آف دی سپلین Enlargement of the Spleen
تلی کا بڑھ جانا	عظم طحال	سپلینومیگلی Splenomegaly
تلی کا ورم	ورم طحال	سپلی نائیٹس Splenitis

تعریف وماہیت: اس مرض میں طحال اپنے معمولی حجم سے بڑھ جاتی اور پیٹ کی بائیں جانب شراسیف (پسلیوں کے کنارے) کے نیچے دبا کر دیکھنے پر بخوبی محسوس ہوسکتی ہے عظم طحال اکثر دیگرمی اور متعدی امراض کی ایک علامت ہوتی ہے اس میں طحال کے اندر خون یا سودا کا اجتماع ہوجاتا ہے یا طحال کی کیفی یا اصلی جوہری ساخت میں زیادتی ہوجاتی ہے اور بعض اوقات طحال کے اندر غیر طبعی جدید ساخت مثلاً رسولی وغیرہ پیدا ہوکر اس کو اصلی حجم سے بڑھا دیتی ہے ورم طحال میں تلی بڑھنے کے علاوہ بخار بھی ہوتا ہے۔

اسباب: عام متعدی امراض مثلاً تعفن الدم' حمی متموجہ اور حمی محرقہ وغیرہ ورم بطانہ قلب' مزمن متعدی امراض مثلاً سل ودق' آتشک اور مرض ہاجکن وغیرہ حوینی متعدی امراض بالخصوص حمیات اجامیہ (ملیریا) اور کالا آزار وغیرہ امراض خون مثلاً فقرالدم طحالی' دم ابیض' فقرالدم مہلک اور یرقان طحالی وغیرہ باب الکبد اور ورید طحالی کے سدے' غیر طبعی جدید ساختیں اور فساد مثلاً طحال کی کیسی رسولیاں' طحال کا فساد شحمی وغیرہ ورم طحال' اور طحال کے اندر اجتماع خون وسودا وغیرہ اس مرض کے اسباب ہوا کرتے ہیں۔

علامات: ابتداء میں تلی کے مقام پر تناؤ یا کسی قدر درد ہوتا ہے اور حجم ووزن میں بڑھ جانے کے سبب سے پیٹ پر ہاتھ رکھنے سے نمایاں طور پر تلی محسوس ہوتی ہے ہاضمہ خراب ہوتا ہے مریض کمزور ہوجاتا ہے پھر رفتہ رفتہ تلی اس قدر بڑھ جاتی ہے کہ تمام اطراف شکم کو گھیر لیتی ہے ایسی حالت میں بخار ٹھہر جاتا ہے مریض دن بدن لاغر اور نحیف ہوجاتا ہے پیٹ بہت زیادہ پھول جاتا ہے چہرہ کا رنگ زرد وسیاہ ہوجاتا ہے چلنا پھرنا مشکل نظر آتا ہے اول تو اس مرض میں تلی میں ورم ہوتا ہی ہے لیکن شدید علامات ہونے کی حالت میں ورم سخت (صلب) ہوجاتا ہے جس میں سخت جلن اور سوزش ہوتی ہے اور تیزی کی وجہ سے تلی کے اوپر والے حصہ کی سطح پر پھنسیاں ہوجاتی ہیں تیسرے روز کا نوبتی بخار لرزے کے ساتھ بہت زیادتی سے ہوتا ہے بعض اوقات طحال میں پیپ پڑ جاتی ہے جس کی وجہ سے پیشاب گدلا اور بودار ہوتا ہے اور کبھی پیپ کی زیادتی کی وجہ سے پیپ میں ملا ہوا پاخانہ ہوتا ہے۔

اصول علاج: مریض کو صاف اور کھلی ہوئی جگہ میں رکھیں اگر ملیریا کی وجہ سے ہو تو اس کو رفع کریں قبض نہ ہونے دیں اصل سبب کو معلوم کرکے رفع کریں گرم ادویہ مثلاً خردل' اشق' مرکی وغیرہ کا لیپ کرکے سینک کریں اگر ورم طحال ہو تو مروقین (آب مکو سبز مروق' آب کاسنی سبز مروق) استعمال کرائیں امعاء اور جگر کو تحریک دینے کے لئے ملینات مثلاً شربت دینار' شربت

دردِ کمر وغیرہ دیں نیز تلی کو تحلیل کرنے کے لئے سہاگہ رائی وغیرہ کھلائیں غذا میں خاص طور پر احتیاط رکھیں اگر دوران مرض میں محض دودھ دیا جائے تو مناسب ہے اگر مرض قوی ہو یا مزمن امراض کی وجہ سے پیدا ہوا ہو تو جس خلط کا غلبہ ہو اسکا منضج پلا کر مسہل کرائیں۔

دستور العلاج: عظم طحال میں (1) خردل نو گرام سہاگہ بریاں تین گرام باریک پیس کر سفوف بنائیں اور ڈیڑھ گرام تازے پانی کے ساتھ صبح وشام کھلائیں (2) گندھک محلول چھ چھ قطرے پانی میں ڈال کر دونوں وقت کھانے کے بعد پلا دیا کریں۔

(3) حب تنکار پانچ عدد رات کو سوتے وقت ایک ہفتہ میں دو مرتبہ استعمال کرائیں۔

(4) گندھک نصف گرام مقل ایک گرام اشق ایک گرام سکبینج ایک گرام اتیس ایک گرام تخم حلبہ ایک گرام تخم حرمل ایک گرام تخم کتاں ایک گرام برگ سداب ایک گرام اکلیل الملک ایک گرام انجیر زرد دو عدد انجیر اور گوند کو سرکہ خالص میں ایک رات تر رکھیں صبح کو بقیہ دوائیں ڈال کر باریک پیس کر مقام طحال پر نیم گرم کا لیپ کریں۔ اگر سدہ کی وجہ سے ہو تو گل بنفشہ سات گرام شاہترہ سات گرام چرائتہ سات گرام افسنتین رومی پانچ گرام برنجاسف پانچ گرام عنب الثعلب خشک پانچ گرام رات کو گرم پانی میں بھگو کر صبح مل چھان لیں اور خمیرہ بنفشہ ملا کر پئیں اگر اخلاط محترق ہو کر سودائے غیر طبعی کی صورت اختیار کرلیں تو شیرہ تخم خرفہ سیاہ تین گرام عرق گاؤزبان 150 ملی لیٹر میں نکال کر سکنجبین پچیس ملی لیٹر ملا کر پلائیں۔ اگر امراض مزمنہ بلغمیہ کی وجہ سے ہو تو (1) گل بنفشہ سات گرام مویز منقیٰ نو دانہ بیخ کاسنی سات گرام بادیان سات گرام افسنتین رومی پانچ گرام گاؤزبان پانچ گرام بیخ کرفس پانچ گرام انجیر زرد تین دانہ مجیٹھ پانچ گرام عنب الثعلب خشک پانچ گرام عرق عنب الثعلب 150 ملی لیٹر عرق بادیان 150 ملی لیٹر میں جوش دے کر خمیرہ بنفشہ پچاس گرام ملا کر پلائیں جب نو دس روز میں مادے کا نضج ہو جائے اس نسخہ میں (2) تربد موصوف سات گرام برگ سنا مکی سات گرام پوست ہلیلہ زرد بارہ گرام انجیر زرد پانچ دانہ اضافہ کریں اور خمیرہ کے ساتھ ترنجبین چالیس گرام ملح فرنگی چالیس گرام گل قند آفتابی چالیس گرام شامل کر کے پلائیں۔

(3) اگلے روز تبرید کے طور شیرہ عناب پانچ دانہ شیرہ مغز کدو شیریں تین گرام شیرہ مغز خیارین تین گرام عرق بادیان 75 ملی لیٹر عرق عنب الثعلب 75 ملی لیٹر میں نکال کر شربت بنفشہ پچیس ملی لیٹر ملائیں اور تخم ریحان مسلم پانچ گرام چھڑک کر پلائیں۔

(4) آرد جو تخم خطمی اشق بورہ ارمنی مساوی الوزن سرکہ میں پیس کر نیم گرم کا ضماد کریں۔

اگر عظم طحال کے ساتھ بخار کی شکایت بھی ہو تو آب کاسنی مروق 75 ملی لیٹر آب عنب الثعلب سبز مروق 75 ملی لیٹر سکنجبین پچیس ملی لیٹر شربت بزوری معتدل پچیس ملی لیٹر ملا کر صبح وشام پلائیں۔

ورم طحال میں گل بنفشہ سات گرام مویز منقیٰ نو دانہ بیخ کاسنی سات گرام بادیان سات گرام گاؤزبان پانچ گرام عنب الثعلب خشک پانچ گرام انجیر زرد چار عدد تخم کشوث پانچ گرام اور پارچہ بستہ) رات کو گرم پانی میں بھگو کر مل چھان کر خمیرہ بنفشہ پچاس گرام آب مکو سبز مروق پچاس ملی لیٹر شامل کر کے خاکسی مسلم پانچ گرام چھڑک کر پلائیں۔

(2) شام کو نوشادر سادہ سات گرام کھلا کر اوپر سے شیرہ بادیان تین گرام شیرہ عنب الثعلب تین گرام شیرہ مویز منقیٰ نو دانہ عرق برنجاسف 150 ملی لیٹر میں نکال کر خمیرہ بنفشہ پچاس گرام شامل کر کے خاکسی مسلم سات گرام چھڑک کر پلائیں۔

(3) گندھک محلول چار قطرہ عرق برنجاسف پچیس ملی لیٹر میں ملا کر دونوں وقت کھانے کے بعد پی لیا کریں۔

(4) برگ سداب دس گرام اشق چھ گرام بورہ ارمنی چھ گرام پودینہ خشک چھ گرام اکلیل الملک چھ گرام سکبینج چھ گرام حرمل چھ گرام سرکہ میں پیس کر نیم گرم لیپ کریں۔

(5) تلیین طبع کے لئے ہفتہ میں دو مرتبہ اطریفل ملین پانچ گرام نیم گرم پانی کے ساتھ کھلا دیا کریں۔

(6) جب عوارضات میں خفت ہو جائے تو اس وقت کشتہ فولاد بیس ملی گرام نوشادر سادہ سات گرام میں ملا کر عرق

برنجاسف 125 ملی لیٹر، نبات سفید پچیس گرام کے ساتھ صبح کو دیں اور حب اشخار اکبر دو عدد شام کو دے دیا کریں۔ اگر بخاروں کے بعد ورم طحال عارض ہوا ہو تو شیرہ تخم خرفہ سیاہ تین گرام، عرق گاؤزبان 150 ملی لیٹر میں نکال کر سکنجبین پچیس ملی لیٹر ملا کر صبح وشام پلائیں۔ اگر جگر کا فعل سست ہو تو افسنتین رومی پانچ گرام، نوشادر ایک گرام پانی میں پیس کر پکائیں جب پانی پھٹ جائے صاف کر کے شربت بزوری پچیس ملی لیٹر ملا کر پلائیں۔

دستور جدید: (1) مرکی چھ گرام، صبر زرد چھ گرام، ریوند چینی چھ گرام، زرد چوب چھ گرام، سہاگہ بریاں چھ گرام، فرائی سلفاس، کونین سلفاس، یوکلمبا ہر ایک چار گرام سب کو باریک پیس کر لعاب گھیکوار سے ساٹھ گولیاں بنائیں دو دو گولیاں صبح اور شام استعمال کریں۔

(2) سرکہ بارہ گرام، میگنیشیا سلفاس چالیس گرام، شورہ قلمی تین گرام، نوشادر 500 ملی گرام، کونین 500 ملی گرام، پانی 180 ملی لیٹر سب کو باہم ملالیں اور تین حصے کر کے دن میں تین مرتبہ پلائیں۔

منتخب مجربات و مرکبات۔ تریاق الطحال: تلی کی تمام قسم کی بیماریوں مثلاً درد، سختی اور ورموں وغیرہ کے لئے مفید ہے۔
صفتہ: مغز چلغوزہ، مغز تخم انجرہ ہر ایک ایک گرام، ریوند، مرکی ہر ایک سات گرام، پوست بیخ کبر، مائیں، بہروزہ، اشق، غاریقون، بیخ گندردشتی، زعفران، بلوط، سلارس، انار ہر ایک ساڑھے دس گرام، تیزپات، کالی زیری، بیخ جاؤشیر، مشکطر امشیع، بیخ سوسن، تخم گندردشتی، انیسون، انجدان رومی، مجیٹھ، بچھ ہر ایک چودہ گرام، حب بلسان، حب البان، اسقولوقندریون، بیخ لبلاب جنگلی پیاز بریاں، بابچھڑ، مرچ سفید، پوست بیخ جدرہ ہر ایک 18 گرام۔ برگ بارتنگ، برگ علیق، زیرہ کرمانی ہر ایک 36 گرام، گورخر کی تلی، گھوڑے کی تلی، لومڑی کی تلی ہر ایک 44 گرام، قرقومما 70 گرام جو دوا کوٹنے کے قابل ہیں، ان کو کوٹیں اور گوندھ کر شراب میں حل کریں اور صاف کئے ہوئے شہد میں گوندھ کر معجون بنائیں فصد کھولنے اور تمام قاعدوں کی رعایتوں کے بعد تلی کی سختی کے لئے سکنجبین بزوری کے ہمراہ تلی کے تہیج کو دور کرنے کے لئے ماء الاصول کے ہمراہ تلی کے خونی اور صفراوی ورم کو تحلیل کرنے کے لئے سکنجبین سادہ اور آش جو کہ ہمراہ دیں۔

حب اشخار مرکب: صلابت و عظم طحال کے لئے مفید ہے پرانے موسمی بخاروں میں بھی نفع بخش ہے۔ صفتہ: پوست ہلیلہ زرد، زنجبیل، شیطرج ہندی، شخار سفید، تنکار بریاں، زیرہ سفید، نمک لاہوری ہر ایک تین گرام، فیرائی ایٹ کونین سائٹراس چھ گرام سب کو کوٹ چھان کر قند سیاہ کہنہ مساوی الوزن ملا کر 72 گولیاں بنائیں اور چار چار گولیاں صبح وشام عرق عنب الثعلب ساٹھ ملی لیٹر، عرق کاسنی پانچ تولہ، ایسڈ سلفیورک ڈائیلوٹ پندرہ قطرے کے ساتھ استعمال کریں۔

دوائے طحال: عظم و ورم طحال میں مفید ہے قبض کو رفع کرتی ہے ہاضمہ کی اصلاح کرنے میں بے نظیر ہے۔ صفتہ: سہاگہ چوکیہ، فلفل سیاہ ہر ایک پچیس گرام، نمک طعام، نمک سنگ، نمک سیاہ، نمک تلخ، نمک سلیمانی ہر ایک بارہ گرام سب کو باریک پیس کر ایک بوتل میں ڈالیں اور آب ادرک، آب گھیکوار، آب لیموں کاغذی، سرکہ خالص ہم وزن اس قدر ڈالیں کہ بوتل بھر جائے پھر اس کا منہ بند کر کے دھوپ میں رکھیں جب پانی کی طرح تمام چیزیں حل ہو جائیں۔ صاف کر کے بارہ ملی لیٹر کی مقدار میں صبح وشام استعمال کریں۔

حبوب ہینگ: ریاح کا اخراج کرتی ہیں طحال کی اکثر بیماریوں میں نافع ہیں۔ مجیٹھ، ہینگ سرخ، مقل ارزق، سہاگہ چوکیہ مساوی الوزن باریک پیس کر مغز گھیکوار میں چنے کے برابر گولیاں بنائیں اور سایہ میں خشک کر کے دو گولیاں صبح وشام کو عرق برگ جھاؤ 150 ملی لیٹر کے ساتھ استعمال کریں۔

ضماد طحال: بڑھی ہوئی تلی کو زائل کرتا ہے ورم کو تحلیل کرنے کے لئے جناب حکیم عبدالعزیز صاحب مرحوم لکھنوی کا معمول تھا۔
مغز فلوس، زراوند، مدحرج، گل ارمنی، بورہ ارمنی، اشق، کالی زیری، مصطگی رومی، صبر زرد، مساوی الوزن باریک پیس کر سرکہ اضافہ

کر کے کپڑے کے اوپر پلاسٹر کے طور پر لگائیں اور جتنی حد میں تلی پھیلی ہوئی ہو اتنا ٹکڑا کاٹ کر تلی کے مقام پر چپکا دیں جس قدر روزانہ تلی کم ہوتی رہے گی اس قدر پلاسٹر اترتا رہے گا اس کو قینچی سے کاٹتے جائیں۔

لعوق طحال: عظم طحال اور ورم طحال کے لئے مفید و مستعمل ہے۔ ارنڈ خربوزہ پچیس گرام مولی پچیس گرام ادرک تازہ بارہ گرام انجیر زرد بارہ گرام پودینہ خشک تین گرام کلونجی تین گرام سہاگہ بریاں تین گرام نوشادر تین گرام خردل تین گرام فلفل سیاہ تین گرام نمک لاہوری تین گرام بجی تین گرام سب کو باریک پیس کر سرکہ مار میں ملا کر رکھ لیں اور کھانا کھانے کے بعد تین گرام کی مقدار میں چٹائیں۔

جوہر نوشادر خاص: ہاضمہ بڑھاتا ہے بڑھی ہوئی تلی کو چھانٹتا ہے۔ نوشادر 250 گرام جوا کھار ساٹھ گرام نمک منہاری ساٹھ گرام نمک لاہوری ساٹھ گرام۔ سب کو پیس کر آب لیموں کاغذی ٹار میں ملا کر چینی کے برتن میں ڈال کر دھوپ میں رکھیں جب عرق خشک ہوجائے تو کوری مٹی کی ہانڈی میں ڈال کر دوسری ہانڈی اس پر رکھ کر گل حکمت کر کے چولہے پر چڑھا کر تیز آنچ کریں جوہر اوپر کی ہانڈی میں اڑ کر لگ جاتا ہے اس کو نکال کر محفوظ رکھیں خوراک دو سرخ کھانا کھانے کے بعد تازے پانی کے ساتھ استعمال کریں۔

علاج ڈاکٹری: ہدایات مندرجہ طبی پر عمل کریں حسب ذیل نسخے تلی کے لئے ہیں حسب ضرورت استعمال کریں:

(1)

ایسڈ ہائیڈروکلورک ڈائیلوٹ	10 قطرے
فیرائی ایٹ کونین سائٹریٹ	245 ملی گرام
گلیسرین	30 قطرے
ٹنکچر نکسوامیکا	03 قطرے
ایکوا منتھا پپ	25 ملی لیٹر

ایسی ایک ایک خوارک بعد غذا ہر دو وقت دیں۔

(2)

کونین سلفیٹ	175 ملی گرام
فیرائی سلفیٹ	100 ملی گرام
ایسڈ سلفیورک ڈائیلوٹ	10 قطرے
میگنیشیا سلفیٹ	2 گرام
ایکوا منتھا پپ	25 ملی لیٹر

ایسی ایک ایک خوراک دن میں دو مرتبہ ایک ایک گھنٹہ بعد غذا پلائیں۔

(3) مقام طحال پر:

ریڈ آئیوڈائیڈ آف مرکری	350 ملی گرام
ویزیلین	25 ملی لیٹر

ملا کر بقدر دانہ مٹر مقام طحال پر چپڑ دیں (مالش نہ کریں) اور شکم کو دس پندرہ منٹ کے لئے دھوپ میں رکھیں طحال کو تحلیل کرتی ہے۔

(4)

ایمونیا فلورائیڈ	17 ملی گرام

ایک دفعہ ہر روز کھلائیں عظم طحال کے لئے بہترین دوا ہے۔

غذا و پرہیز: کھانا بھوک سے کم دیں بکری کا شوربہ چپاتی اچار سرکہ مولی اور پودینہ ارنڈ خربوزہ وغیرہ کھلائیں انجیر سرکہ میں

ترکر کے کھانا کھانے کے بعد کھلا دیا کریں۔
ثقیل' بادی اور میٹھی چیزوں سے پرہیز رکھیں چربی والی غذائیں بھی استعمال نہ کریں آلو' اروی' گوبھی' گوشت' اڑد کی دال' لوبیا' مٹر وغیرہ نہ کھلائیں۔

تلی کا کمزور ہو جانا

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
تلی کا کمزور ہو جانا	ضعف الطحال	ڈلنس آف دی سپلین Dullness of the Spleen

کیفیت و ماہیت: اس مرض میں بھی جگر کی طرح قوائے اربعہ (جاذبہ' ماسکہ' دافعہ' ہاضمہ) میں سے کسی ایک یا چند میں بداعتدالیوں کی وجہ سے کمزوری ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے تلی اپنے فعل کو پوری طرح انجام نہیں دے سکتی۔
اسباب: طحال میں سوء مزاج واقع ہونا' ورم یا زخم یا ریاح کا غلبہ وغیرہ۔
علامات: اگر قوت جاذبہ کمزور ہو تو آنکھ گولائی ہوئی ہوتی ہے اور بھوک بالکل نہیں لگتی اگر قوت ماسکہ کمزور ہو تو عموماً اسہال ہوتے ہیں اگر قوت دافعہ ضعیف ہو تو بدن کا رنگ سیاہ ہو جاتا ہے اور تلی بڑھ جاتی ہے۔ اگر قوت ہاضمہ کمزور ہو جائے تو بدن کا رنگ زرد ہو جاتا ہے۔
اصول ودستور العلاج: طحال کی تقویت کریں تلی کی دوا جس کا نسخہ صغر طحالی میں دیا گیا ہے استعمال کریں نیز یہ دوا دیں۔

ہیراکسیس	250 ملی گرام
عرق اجوائن	90 ملی لیٹر
جوشاندہ چرائتہ	90 ملی لیٹر

ہیراکسیس کو عرق میں حل کر کے جوشاندہ میں ملا کر رکھ لیں اور دن میں تین مرتبہ تیس ملی لیٹر پلائیں۔
جوشاندہ چرائتہ ویسے بھی مفید ہے اس کی ترکیب یہ ہے کہ سوا لیٹر پانی کو جوش دیں اور ساٹھ گرام چرائتہ نیم کوفتہ اس میں بھگوئیں' دس منٹ کے بعد چھان لیں۔ مقدار خوراک چالیس ملی لیٹر دن میں تین مرتبہ۔
ضعف طحال میں دواء نوشادر بھی مفید ہے اس کا نسخہ حسب ذیل ہے:
نوشادر' فلفل سیاہ' دانہ الائچی خورد' نمک سیاہ' خبث الحدید ہر ایک چھ گرام' سب کو پیس کر رکھ لیں صبح و شام نصف گرام' عرق بادیان پانچ تولے کے ساتھ دیں۔
علاج ڈاکٹری: حسب ذیل نسخہ دیں:

فیرائی ایٹ کونین سائٹریٹ	210 ملی گرام
گلیسرین پپ سین	30 قطرے
ایسڈ نائٹروہائیڈروکلورک ڈائیلوٹ	10 قطرے
سپرٹ کلوروفارم	15 قطرے
ایکوامنتھا پپ	25 ملی لیٹر

سب کو ملا کر ایک ایک خوراک صبح و شام بعد از غذا دیں۔
یا ہیموسیرپ ود سپلین اینڈ لور ایکسٹریکٹ ایک ایک چمچہ چاء بعد از غذا پلائیں ایکسٹریکٹ آف سپلین ایک گرین صبح و شام دیں۔

غذاو پرہیز: ہڈیوں کا مخ غذاء دیں پھلوں کا پانی اور معتدل ورزش مفید ہے آلو اروی گوبھی وغیرہ بادی اور ثقیل غذاؤں سے پرہیز کریں۔

مرض گاشر

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
گاشر کا مرض	مرض گاشر	گاشرز ڈیزیز Gaucher's Disease

تعریف وماہیت: یہ بچوں کا ایک مرض ہے جو حقیقت میں عام جسمانی مرض ہے لیکن چونکہ اس میں طحال بہت زیادہ بڑھ جاتی ہے اس لئے اس کو امراض طحال میں شمار کردیا گیا ہے اس مرض کی ماہیت تاحال معلوم نہیں البتہ اتنا معلوم ہوا ہے کہ اس میں تمام جسم کی استری خانہ دار ساختوں میں شحمی قسم کے مادے جمع ہوجاتے ہیں۔

اسباب: اس مرض کا کوئی خاص سبب تاحال ظاہر نہیں ہوا صرف اتنا معلوم ہوسکا ہے کہ یہ خاندانی نوعیت کا مرض ہے اور بیشتر بچوں میں رونما ہوتا ہے۔

علامات: اس مرض میں بغیر کسی معلومہ سبب کے طحال بہت بڑھ جاتی ہے اور اس کے ساتھ فقرالدم ثانوی اور جریان خون کی علامات پائی جاتی ہیں۔

تشخیص: اس مرض کی تشخیص طحال میں سوراخ کرکے اور اس کی اندرونی رطوبت نکال کر کی گئی ہے جس میں طحال کے گودے کے اندر مخصوص قسم کے گاشری خلیات موجود پائے گئے ہیں۔

دستور العلاج: افسنتین رومی پانچ گرام، نوشادر 250 ملی گرام دونوں کو جوش دے کر چھان کر صبح وشام پلائیں اور جوہر نوشادر (مندرجہ عظم طحال) 500 ملی گرام کھانے کے بعد کھلائیں یا سہاگہ، نوشادر، شورہ قلمی، صبر زرد ہر ایک چھ گرام سرکہ میں پیس کر چنے کے برابر گولیاں بنائیں اور صبح وشام دو دو گولیاں پانی کے ساتھ کھلائیں اور ضماد طحال (مندرجہ عظم طحال) تلی پر لگوائیں۔

ڈاکٹری علاج: ابھی تک اس مرض کا کوئی شافی نہیں معلوم نہیں ہوسکا شدید حالات میں طحال کا کچھ حصہ کاٹ دیا جاتا ہے جس سے مرض کی صعوبت دور ہوجاتی ہے اگرچہ انگیریزی ادویہ میں مرض کا کوئی علاج موجود نہیں تاہم سی او انتھیس مدر ٹنکچر کا بقدر پانچ پانچ بوند دن میں تین دفعہ استعمال کرانا مفید ہے اس کے علاوہ آرسینک البم تیس طاقت کا استعمال طحال کی شحمی خرابیوں میں مفید سمجھا جاتا ہے۔

غذاوپرہیز: عظم الطحال کے مطابق ہے۔

صغر طحال

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
طحال کا چھوٹا ہوجانا	صغر طحال	ایٹرافی آف دی سپلین Atrophy of the Spleen

تعریف وماہیت: یہ ایک مرض ہے جس میں طحال سکڑ کر چھوٹی ہوجاتی ہے اس میں درحقیقت طحال کے اندر بعض اوقات جگر کی مانند لیفی ساخت پیدا ہوجاتی ہے جس سے پہلے طحال بڑی ہوجاتی ہے لیکن جب کچھ عرصے کے بعد لیفی ساخت طبعی عمل سے سکڑتی ہے تو اپنے معمولی حجم سے بھی چھوٹی ہوجاتی ہے۔

یہاں یہ امر بھی خالی از معلومات نہ ہوگا کہ بسا اوقات نعش کو چیرنے سے معلوم ہوا ہے کہ اکثر اشخاص کے طبعی مقدار سے بہت چھوٹی چھوٹی طحالیں برآمد ہوئی ہیں لیکن ایسے لوگوں کو ان کی وجہ سے زندگی میں کسی قسم کی تکلیف یا کمی محسوس نہیں

ہوئی دراصل اگر طحال کسی وجہ سے اپنا فعل انجام دینے سے قاصر ہو جائے تو غدد لمفاویہ یا دوسرے غدود اس کے قائم مقام بن جاتے ہیں اور نظام حیات میں کسی قسم کا فرق نہیں آتا۔

اسباب: کثرت شراب نوشی اور آتشک وغیرہ سے یہ مرض پیدا ہوتا ہے۔

علامات: زندگی میں بالعموم اس کی کوئی خاص علامت ظاہر نہیں ہوتی البتہ طحال کا بخوبی معائنہ کرنے پر ایک حد تک اس کی تشخیص کی جاسکتی ہے۔

انجام: اس مرض سے براہ راست شاذ و نادر ہی موت واقع ہوتی ہے۔

علاج طبی: اگر صغر طحال کا سبب فقر الدم ہو تو حسب ذیل نسخہ استعمال کریں۔ صفتہ: تندرست بھیڑ کی تازہ طحال لے کر اس پر نمک ایک گرام اور فلفل سیاہ ایک گرام چھڑک دیں ایک گھنٹہ کے بعد آدھ لیٹر پانی میں اچھی طرح ملیں پھر ہلکی آنچ پر جوش دیں جب پانی خشک ہو جائے تو بقیہ کو نکال کر پیس لیں اور اس میں کشتہ فولاد ایک گرام، نوشادر دو گرام ملا لیں اور ضرورت کے وقت ایک گرام سے تین گرام تک صبح و شام پانی کے ساتھ استعمال کرائیں۔ اگر آتشکی مادے کی وجہ سے اس قسم کی شکایت ہوگئی ہو تو مطبوخ ہفت روزہ کے ساتھ جلاب دے کر جوہر منقیٰ دس ملی گرام کی مقدار میں روزانہ مویز منقیٰ ایک عدد میں ملفوف کر کے کھلائیں اور عرق عشبہ 125 ملی لیٹر، شربت عناب پچیس ملی لیٹر ملا کر پلائیں۔

علاج ڈاکٹری: ازالہ اسباب کریں کثرت مے خواری کو ترک کریں اگر سمیت آتشک اس کا باعث ہو تو مندرجہ ذیل نسخہ استعمال کریں:

پوٹاشیم آئیوڈائیڈ	175 ملی گرام
لائیکوار ہائیڈراجرائی پرکلورائیڈ	ایک گرام
ٹنکچر سنکونا کمپونڈ	20 قطرے
سپرٹ کلوروفارم	15 قطرے
ایکوامنتھا پپ	25 ملی لیٹر

ایسی ایک خوراک دن میں تین دفعہ پلائیں۔

اگر اسباب غیر معلوم ہوں تو تازہ طحال بز کا عصارہ 25 ملی لیٹر اور پورٹ وائن ایک چمچہ ملا کر استعمال کرائیں۔

ورم بانقراس

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
لبلبے کا ورم	ورم بانقراس	پینکریائیٹس Pancreatitis

تعریف وماہیت: اس مرض میں بانقراس کے اندر ورم ہو جاتا ہے جس سے بانقراس کی ساخت اور فعل میں کم و بیش خرابی آجانے سے مرغن اشیاء کے ہضم میں مخصوص قسم کے نقائص پیدا ہو جاتے ہیں اس میں ناف کے نیچے بالخصوص بائیں جانب کم و بیش درد ہوتا ہے۔

اقسام: اس مرض کی تین قسمیں ہیں (1) ورم بانقراس فاسد یا ورم بانقراس حاد جریانی (ایکوٹ نیکروسس آف دی پینکریاس یا ایکوٹ ہیموریجک پینکریائیٹس) (2) ورم بانقراس حاد (ایکوٹ پینکریائیٹس) (3) ورم بانقراس مزمن (کرانک پینکریائیٹس)

اسباب: ورم بانقراس فاسد کا یقینی سبب تا حال پوری طرح معلوم نہیں ہوا البتہ یہ خیال کیا جاتا ہے کہ خود بانقراس کی ذاتی رطوبت کا مکمل تحلیل و تخمیر اس حالت کو پیدا کرتا ہے چنانچہ جب کسی وجہ سے مجری بانقراس سنگ بانقراس یا ورم وغیرہ سے بند

ہوجاتا ہے اور رطوبت بانقراس اس میں رک جاتی ہے اور واپس بانقراس میں جمع ہونے لگتی ہے تو اس سے ورم بانقراس فاسد پیدا ہوجاتا ہے بعض اوقات آنتوں کے چھوتت دار مواد (پیپ پیدا کرنے والے زنجیری جراثیم سٹرپٹو کو کائی یا قولون کے مخصوص جراثیم (کولون بیسے لائی) یا بانقراس کا ضربہ وسقطہ بھی اس مرض کی پیدائش میں حصہ لیتے ہیں یہ مرض بالعموم فربہ اندام شرابی اشخاص میں رونما ہوا کرتا ہے ورم بانقراس حاد بالعموم آنتوں کے چھوت دار مواد سے پیدا ہوتا ہے۔یا بعض اوقات بانقراس حاد بالعموم آنتوں کے چھوت دار مواد سے پیدا ہوتا ہے یا بعض اوقات بانقراس کے اعضاء کا ورم پھیل کر بانقراس کو بھی مبتلا کرلیتا ہے چنانچہ مجاری صفراء کے ورم یا سنگ مرارہ وغیرہ سے بھی اکثر اوقات یہ مرض پیدا ہوجاتا ہے اسی طرح معدے اور اثنا عشری کے زخم اور بعض امراض متعدیہ مثلاً نزلہ وبائیہ (انفلوئنزا) حمی محرقہ بطنیہ (ٹائیفائیڈ فیور) کن پیڑے شدید قسم کا حمی فصلی (ملیریا) اور چیچک وغیرہ بھی حاد قسم کا ورم بانقراس پیدا کردیتے ہیں ورم بانقراس مزمن بالعموم بانقراس کے سر میں پیدا ہوتا ہے اور کبھی ورم حاد بھی مزمن شکل اختیار کرلیتا ہے لیکن عام طور پر مجری بانقراس پر کسی سولی یا سنگ مرارہ وغیرہ کا خارجی دباؤ پڑنے اور اس کی وجہ سے رطوبت بانقراس کے خارج نہ ہوسکنے سے یہ مرض پیدا ہوا کرتا ہے اسی طرح مجری صفراء یا آنتوں کی جراثیمی چھوت بھی جو بالخصوص سنگ مرارہ کے سلسلے میں پیدا ہوتی ہے ورم بانقراس مزمن کو پیدا کردیتی ہے ابتدائی عروق امراض (جو آتشک یا تصلب الشرائین سے پیدا ہوتے ہیں) اور کثرت شراب نوشی سے جس طرح تلیف جگر ہوجاتا ہے اس طرح یہ مرض بھی پیدا ہوجاتا ہے سلی مادہ بھی بعض اوقات مزمن ورم بانقراس کو پیدا کردیا کرتا ہے۔

علامات: ورم بانقراس فاسد کی علامات بالعموم پیٹ بھر کر غذا کھانے کے دفعتاً بعد ظاہر ہوتی ہیں چنانچہ بغیر کسی قسم کی علامت منذرہ کے نہایت شدید قسم کا درد شکم (حصہ بالائے معدی پر) ہونے لگتا ہے یہ درد مسلسل ہوتا ہے لیکن وقتاً فوقتاً اس کا شدید تر دورہ بھی اٹھتا ہے کمر میں بھی شدید درد ہوتا ہے تھوڑی دیر کے بعد بار بار قیمیں آنے لگتی ہیں قے میں پہلے کھائی ہوئی غذا نکلتی ہے اس کے بعد خالص صفراء نکلنے لگتا ہے آنتوں میں گاہے ریاح بھی ہوتے ہیں لیکن قبض شدید ہوتا ہے پیٹ تن جاتا ہے اور ہاتھ لگانے پر نہایت درجہ ذکی الحس ہوتا ہے ٹٹول کر دیکھنے پر ٹیڑھی اور متورم بانقراس دیکھی جاسکتی ہے لیکن شدت درد اور ذکاوت حس کی وجہ سے ایسا کرنا اکثر ناممکن ہوا کرتا ہے کسی قدر یرقان بھی پایا جاتا ہے اس کے بعد جلدی ہی مریض کی حالت خراب ہوجاتی ہے اور بتدریج ہبوط یا ارتخائے عظیم (کولیپس) کی علامات ظاہر ہونے لگتی ہیں یعنی نبض سریع صغیر اور ضعیف ہوجاتی ہے چہرے کی رنگت کسی قدر نیلی ہونے لگتی ہے اور چند گھنٹے کے اندر ہی مریض نہایت کمزور اور نڈھال ہوکر برسوں کا مریض معلوم ہونے لگتا ہے جسم کا درجہ حرارت کم ہوجاتا ہے گاہے تنگی تنفس کا شکایت بھی ہوجاتی ہے اور چند یوم کے اندر ہی مریض ہلاک ہوجاتا ہے گاہے مرض کئی دن تک طویل ہوجاتا ہے اس صورت میں پیشاب کے اندر شکر بھی آنے لگتی ہے اور یرقان بھی نمایاں ہوجاتا ہے شاذ ونادر حالات میں مرض مزمن شکل اختیار کرلیتا ہے اور کبھی کوئی مریض بالکل اچھا بھی ہوجاتا ہے۔

ورم بانقراس حاد میں دوری قسم کا درد حصہ بالائے معدی کے عین وسط میں یا بائیں جانب ہوتا ہے جو بائیں جانب کی پسلیوں کے کناروں کے ساتھ ساتھ پھیلتا یا پشت کے زیریں مہرے کے سنسنے تک جاتا اور درد گردہ کے مشابہ ہوتا ہے یہ درد بائیں طرف کے کندھے یا نیچے بائیں کولہے یا بائیں ران یا ٹانگ تک پھیل سکتا ہے اس قسم کے درد کے دورے بالعموم کھانا کھانے کے دو تین گھنٹے کے بعد ظاہر ہوتے ہیں جب کہ غذا آنتوں میں پہنچ جاتی ہے اور عمل انہضام کے لئے اس میں رطوبت بانقراس کے ملنے کا وقت ہوتا ہے درد مذکور کے دوروں کے درمیانی وقفوں میں کوئی خاص علامت مرض ظاہر نہیں ہوتی اگر مرض زیادہ شدید ہوتو وہی علامتیں رونما ہوتی ہیں جو ورم بانقراس فاسد میں بیان کی گئی ہیں درد کے دوروں کے وقت بعض اوقات پیشاب میں شکر کی بھی زیادتی پائی جاتی ہے ورم بانقراس مزمن میں ورم حاد کی طرح بھی کبھی درد کے دورے ہوتے

ہیں اس کے ساتھ ہضم خراب ہوتا ہے کم وبیش یرقان پایا جاتا ہے عام کمزوری اور لاغری ہوتی ہے بانقراس کے مقام پر محدود درد اور ورم ہوتا ہے اور ذیابیطس شکری کی کم وبیش شکایت پائی جاتی ہے براز میں اکثر غیر منہضم چربیلے اجزاء اور گوشت کے اجزاء پائے جاتے ہیں۔

تشخیص: ورم بانقراس فاسد کو ورم باریطون حاد آنتوں کے چھد جانے سنگ مرارہ اور ایلاؤس وغیرہ سے تشخیص کرنا مشکل ہوتا ہے مگر ان کی مخصوص علامات اور اسباب بنظر غائر مطالعہ کرنے سے ایک حد تک تشخیص کی جاسکتی ہے چنانچہ آنتوں کے چھد جانے کی صورت میں درد وغیرہ علامات کے ظاہر ہونے سے پہلے آنتوں کے زخموں کی کم وبیش علامتیں پائی جاتی ہیں اور اس میں پیٹ کے عضلات نسبتاً زیادہ تنے ہوئے ہوتے ہیں قے یا تو بالکل نہیں آتی یا صرف ابتداء مرض میں آتی ہے ورم باریطون حاد میں درد قریباً تمام پیٹ میں پھیلتا ہوا محسوس ہوتا ہے سنگ مرارہ میں کم وبیش یرقان پایا جاتا ہے اور مرارہ کے مقام پر دبا کر دیکھنے سے مرارہ دردناک اور بڑھا ہوا پایا جاتا ہے جب جوان، فربہ جسم کے شرابی اشخاص میں معدے کے بالائی حصے پر شدید درد اور دیگر مذکورہ بالا قسم کی علامات پائی جائیں تو ورم بانقراس کا شبہ کرنا چاہئے۔

اصول علاج: ورم فاسد میں فوراً بذریعہ عمل ید (آپریشن) بانقراس کے فاسد حصے کو کاٹ کر نکال دیں اور ہر قسم کے چھوت دار مادے سے پاک وصاف کر کے سی دیں ورم حاد میں مریض کو بالکل آرام کے ساتھ لٹائے رکھیں زیادہ شدید حالت میں اس میں بھی عمل ید (آپریشن) کا انتظام کریں۔

دستور العلاج: اگر ورم خود بانقراس کی خرابی سے ہو تو جوان بکری کا لبلبہ لے کر اس کا قیمہ کرائیں اور اس کی گولیاں بنا کر مریض کو نگلوادیا کریں اسی طرح ہر روز ایک لبلبہ کی گولیاں کھلائیں اگر مریض اس طرح نہ کھاسکے تو بانقراس میں نمک لگا کر گلی برتن میں جلائیں اور پیس کر سفوف بنالیں اور یہ سفوف دو گرام کھلائیں اور اوپر سے نوشادر 250 ملی گرام افسنتین رومی ایک گرام جوش دے کر مصری پچیس گرام ملا کر پلائیں۔

اگر یہ ورم سنگ مرارہ سے ہو تو کشتہ حجر الیہود 125 ملی گرام، شورہ قلمی ایک گرام، جوکھار ایک گرام پیس کر آب مکو سبز مروق، آب برگ شبت سبز مروق ہر ایک پچاس ملی لیٹر، شربت دینار پچیس ملی لیٹر کے ساتھ دیں۔ اگر فائدہ نہ ہو تو سنگ مرارہ یا مرارہ نکلوا دیں۔ اگر ورم آتشک سے ہو تو اس کا علاج کریں۔ رسکپور تین گرام کو روغن زرد میں بریاں کرلیں اور اس میں طباشیر بارہ گرام، الائچی خورد بارہ گرام ملا کر سفوف بنالیں اور اس میں 125 ملی گرام معجون عشبہ بارہ گرام میں ملا کر عرق عشبہ 125 ملی لیٹر کے ساتھ دیں۔ اگر یہ ورم دوسرے اسباب سے ہو تو ان کا علاج کریں۔

علاج ڈاکٹری: ہدایات مندرجہ علاج طبی کو پیش نظر رکھیں اور دواء بانقراس کے جدید مرکبات پینکر یاسٹس ایک یا دو ٹکیہ پانی میں حل کر کے دن میں تین چار مرتبہ دیں یا پینکریون بمقدار 300 ملی گرام دن میں کئی مرتبہ استعمال کرائیں نیز اصل سبب کا ازالہ کریں تاکہ مرض کی سمت دور ہو کر بانقراس اپنا طبعی فعل انجام دے سکے چنانچہ آتشک میں:

ہائیڈرارجرائی کم کریٹا (گرے پاؤڈر)	35 ملی گرام
پلوا پیکاک کمپونڈ (ڈورز پاؤڈر)	70 ملی گرام

ملا کر ایسی ایک ایک پڑیہ دن میں تین بار کھلائیں۔

مزمن صورتوں میں......

ریڈ آئیوڈائیڈ آف مرکری	3 ملی گرام
پلو پیپر لونگم (فلفل دراز)	35 ملی گرام
افیون	35 ملی گرام

ملا کر ایک حب بنالیں اور صبح وشام کھلائیں۔

مریض کو کامل آرام وسکون میں رکھیں اور جس قدر مریض برداشت کر سکے فاقہ کرائیں تا کہ بانقراس کو آرام مل سکے بہتر ہے کہ بذریعہ حقنہ غذا دی جائے مریض کے شکم کو گرم رکھیں اگر ممکن ہو تو پیٹ پر انٹی فلوجسٹین لگائیں یا تارپین کی ٹکور کریں اگر مرض جراثیمی تعدیہ سے رونما ہوا ہو تو مکسڈ انفکشن فلاکوجن کا ایک ایک سی سی عضلی ٹیکہ کریں اگر ان تدابیر سے فائدہ نہ ہو تو عمل جراحی کی طرف رجوع کریں۔ علاج مائی ورم بانقراس کا بہترین علاج ہے جس میں مریض کو بھاپ سے پسینہ دیا جاتا ہے اور پھر حمام تعفی (ہپ باتھ) دے کر گرم چادروں میں لپیٹ دیا جاتا ہے۔

غذا و پرہیز: پہلے تین روز غذا بالکل نہ دیں چوتھے روز سے چھٹے روز تک صرف نشاستہ دار غذائیں (کاربوہائیڈریٹس) مثلاً چاول، دودھ وغیرہ دیں اس کے بعد روٹی وغیرہ بھی دے سکتے ہیں لیکن چربیلی اور مرغن اشیاء گوشت اور ہر قسم کی ثقیل اور نفاخ اغذیہ سے پرہیز کرائیں۔

سنگ بانقراس

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
لبلبے کی پتھری	سنگ بانقراس، حصاۃ بانقراس	پنکریاٹک کیلکیولائی Pancreatic Calculi

تعریف وماہیت: یہ مرض شاذ ونادر ظاہر ہوتا ہے اس میں بانقراس کی مجاری میں مٹی کے پھسپھسے ڈھیلوں یا پتھر کی مانند سخت ٹکڑوں کی شکل کے چھوٹے چھوٹے مختلف حجم اور مختلف وضع کے سفید یا گاہے خاکی مائل رنگت کے منجمد مادے پائے جاتے ہیں تعداد میں عموماً پانچ سے دس تک پائے جاتے ہیں لیکن گاہے صرف ایک ہی ٹکڑا ہوتا ہے جس کا حجم بیر سے لے کر اخروٹ تک ہوسکتا ہے شاذ ونادر ان کی تعداد بہت زیادہ حتیٰ کہ تین سو تک پائی گئی ہے ایسی صورت میں ان کا حجم اکثر ریت کے ذروں کے برابر ہوتا ہے یہ ہمیشہ کاربونیٹ اور فاسفیٹ آف لائم (چونے کے نمکیات) پر مشتمل ہوتے ہیں ان کے ساتھ گاہے بانقراس کے دیگر عضوی تغیرات التہاب، تقیح، خراج، فساد تحمی وغیرہ بھی پائے جاسکتے ہیں۔

اسباب: یہ مرض شاذ ونادر بالعموم ادھیڑ عمر اور بوڑھے اشخاص میں پایا جاتا ہے اس کے یقینی اسباب بھی سنگ مرارہ کی طرح ابھی تک معلوم نہیں ہوئے غالباً یہ بانقراس کے مجاری میں سدہ یا چھوت وغیرہ سے رونما ہوتا ہے گاہے اس کے ساتھ سنگ مرارہ بھی موجود ہوتا ہے۔

علامات: بعض مریضوں میں مدت العمر اس مرض کی کوئی خاص علامت ظاہر نہیں ہوتی البتہ اگر کوئی عضوی تغیر التہاب، تقیح وغیرہ پیدا ہوجائے تو اس وقت علامتیں ظاہر ہوجاتی ہیں گاہے سنگ مرارہ کی طرح قسم فوق المعدی میں مسلسل یا دوری قسم کا درد ہوتا ہے جس کے ساتھ شاذ ونادر قئیں بھی آتی ہیں لیکن یہ درد بجائے دائیں پسلیوں کے کناروں کے نیچے محسوس ہونے کے بائیں پسلیوں کے نیچے محدود ہوتا ہے اور اکثر بائیں کندھے کی طرف پھیلتا ہے دورہ درد کے بعد بالعموم براز میں بانقراسی پتھری کے ٹکڑے پائے جاتے ہیں گاہے کم وبیش یرقان بھی پایا جاتا ہے علی ہذا اگر پتھری کے مجرائے بانقراس بند ہوجائے تو ہضم بالخصوص مرغن اور چربیلی اشیاء کے ہضم میں نقص پیدا ہوجاتا ہے اور جلد یا بدیر ذیابیطس شکری کی بھی شکایت ہوجاتی ہے۔

تشخیص: یقینی تشخیص براز کے اندر پتھری کے ٹکڑے پائے جانے اور بذریعہ ایکسریز کی جاسکتی ہے پس جب علامات سے اس مرض کا اشتباہ ہو تو ان ذرائع سے تشخیص کرلینی چاہئے۔

انجام: یہ مرض سالہا سال تک موجود رہتا ہے اور براہ راست اس کا انجام شاذ ونادر ہی خراب ہوتا ہے لیکن اگر اس کی وجہ سے دیگر متعدی قسم کے عوارضات یا ذیابیطس شکری پیدا ہوجائے تو انجام خراب ہوتا ہے۔

علاج: سنگ مرارہ کے اصول پر اس کا بھی علاماتی علاج کیا جاتا ہے شدت درد میں رفع درد کے لئے مرخیات و مسکنات کے جوشاندے کا نطول کریں داخلی طور پر برشعثا 125 ملی گرام کھلائیں وقفے کی حالت میں مفتتات حصاۃ کا استعمال مفید ہو سکتا ہے۔

دستورالعلاج: دورہ کی حالت میں سیاہ نمک ایک گرام، عرق گلاب 125 ملی لیٹر میں جوش دے کر پلائیں اور پوست خشخاش عمدہ گلاب دس تولے میں جوش دے کر اس سے تکمور کرائیں اگر اس سے فائدہ نہ ہو تو صابن بارہ گرام، نمک بارہ گرام، روغن بیدانجیر چالیس ملی لیٹر گرم پانی میں ملا کر اس سے حقنہ کرائیں یا روغن بیدانجیر ساٹھ ملی لیٹر، عرق بادیان 125 ملی لیٹر میں ملا کر گرم کر کے پلائیں۔ اگر ان تدابیر سے آرام نہ ہو تو برشعثا نصف گرام کھلائیں یا جوہر افیون کا احتقان جلدی کریں۔ دورے کے بعد (1) کشتہ حجرالیہود 125 ملی گرام، شورہ قلمی ایک گرام، جوا کھار ایک گرام باریک پیس کر معجون عقرب پانچ گرام میں ملا کر کھلائیں اور بعد میں آب برگ ترب سبز مروق پچاس ملی لیٹر، آب برگ شبت مروق پچاس ملی لیٹر، شربت دینار پچیس ملی لیٹر صبح و شام پلائیں۔ (2) سفوف املاح نصف گرام کھانے کے بعد کھلایا کریں۔ (3) اطریفل ملین پانچ گرام، روغن زیتون پچیس ملی لیٹر، عرق بادیان 125 ملی لیٹر کے ساتھ سوتے وقت کھایا کریں۔ (4) درد کی جگہ روغن عقرب کی مالش کیا کریں۔

منتخب مجربات و مرکبات۔ روغن عقرب: عقرب زندہ بیس عدد کو روغن کنجد ایک لیٹر میں جلا کر روغن صاف کریں۔ شدت درد میں ایٹروپین اور مارفیا کا ٹیکہ، تکمور گرم پلٹس اور گرم حمام مفید تدابیر ہیں۔ آلیو آئل 25 ملی لیٹر اور ٹرپن ٹائن دو قطرے درد کے دوروں کو روکنے کے لئے مفید ہیں جب دورہ رک جائے تو حسب ذیل نسخہ دیں:

سوڈا سیلی سلیٹ	350 ملی گرام
سوڈا فاسفیٹ	700 ملی گرام
ٹنکچر سیمی سی فیوگا	05 قطرے
میگنیشیا سلفیٹ	2 گرام
سپرٹ کلوروفارم	15 قطرے
ایکوا منتھا پپ	25 ملی لیٹر

ایسی ایک ایک خوراک دن میں تین دفعہ پلائیں اگر اس سے فائدہ نہ ہو تو عملیہ سے پتھری نکلوا دیں۔

غذا و پرہیز: گوشت ہر قسم کی چربیلی اور مرغن اشیاء نیز نفاخ اور ثقیل غذاؤں سے پرہیز کریں لطیف اور زود ہضم غذا دیں۔

امراض باریطون / صفاق کی بیماریاں

یادداشت: باریطون معرب ہے یونانی لفظ پیری ٹونی ان یا پیری ٹی آنو (باری باری آور طون ٹون) کا جس کے لغوی معنی ہیں "گردا گرد پھیلتا ہو" (I Strech Over) اس کو لاطینی میں پیری ٹونیم (Peritoneum) کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے پیری بمعنی گردا گرد اور ٹونیم بمعنی پھیلنے والی، اکثر اطباء قدیم نے اس کو صفاق کے نام سے بھی موسوم کیا ہے یا صفاق کو اس کا مترادف قرار دیا ہے یہ سفید رنگ کی ایک نہایت باریک آبی جھلی کی تھیلی ہے جو جوف شکم میں استر کرنے کے علاوہ احشاء شکم کو کم و بیش ملفوف کرتی ہے اس کے دو پرت ہوتے ہیں (1) وہ پرت جو جوف شکم کی دیواروں کے اندر کی طرف استر کرتا ہے (باریطون جداری، پیری ٹونیم پیری ٹیل (Peritonium Peritel) (2) وہ پرت جو مختلف مقامات پر منعکس ہو کر احشاء شکم کو ملفوف کرتا باریطون احشائی (Peritonium) اور ایک ایسی تھیلی سی بنا دیتا ہے مردوں میں یہ تھیلی ہر طرف سے بالکل بند ہوتی ہے لیکن

عورتوں میں قاذف نالیوں کی طرف مشرشر کے دہانے اس میں کھل جاتے ہیں باریطون کا جداری پرت جوف شکم کے دیواروں کے اندر کی طرف استر لگانے کے بعد دیا فرغما کی زیریں سطح کے بہت بڑے حصے پر استر کرتا اوز وہاں سے منعکس ہوکر جگر ومعدے اور دیگر احشاء کوملفوف کرتا ہے جب یہ پچھلی اور جانبی دیواروں کے اندر استر کرتا ہے تو گردوں حالبین اور اثناء عشری وغیرہ کودیوار شکم کے ساتھ چسپاں کردیتا ہے جب باریطون احشائی ایک عضو کوملفوف کرنے کے بعد دوسرے عضو پر جاتا ہے تو اس کے اندر چنٹیں اور شکن پڑ جاتے ہیں پردہ ثرب بھی فی الحقیقت باریطون کی ہی ایک بہت بڑی اور دوہری چنٹ ہے جس کے اندر چربی وغیرہ جمع ہوجاتی ہے باریطون کی بعض دوسری چنٹیں مختلف احشاء کے مخصوص رباطات کے نام سے موسوم ہیں چنانچہ رباط معدی طحالی، رباط معدی قولونی، رباط معدی کبدی، رباط معدی اثناء عشری، جگر کا رباط معلق اور رحم کا رباط عریض وغیرہ بھی فی الحقیقت باریطون کی ہی چنٹیں اور شکن ہیں جوف شکم کی پچھلی دیوار پر استر کرنے کے بعد باریطون کا جداری پرت دوہری چنٹ کی شکل میں منعکس ہوتا ہے اور اس چنٹ کے ہردو پرتوں کے درمیان آنتیں ملفوف ہوتی ہیں۔

باریطون سے ایک آبی قسم کی رطوبت کافی مقدار میں رستی اور جذب ہوتی رہتی ہے اس سے وہ تر اور چکنا رہتا ہے اور دیوار شکم کے عضلات اور احشاء شکم کی آزادانہ حرکات میں کسی قسم کی رکاوٹ اور نقص پیدا نہیں ہوتا اس طرح باوجود باریطون کے ہردوپرتوں کے ایک دوسرے کے ساتھ لگنے اور رگڑ کھاتے رہنے کے کسی طرح کا کوئی نقصان نہیں پہنچتا اور احشاء شکم بوقت ضرورت بلا تکلف شکل اور حجم کو بدل سکتے ہیں اگر کسی وجہ سے یہ رطوبت زیادہ رسنے لگے یا معمول کے مطابق رسنے کے بعد ساتھ ساتھ جذب نہ ہوتی رہے تو جوف شکم میں غیر معمولی طور پر جمع ہوجاتی ہے اس حالت کو استسقاء زقی کے نام سے نامزد کیا جاتا ہے۔

ورم باریطون

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
باریطون کی سوجن	ورم باریطون، التہاب باریطون	پیری ٹو نائیٹس Peritonitis

تعریف وماہیت: اس مرض میں تمام باریطون یا اس کے کسی خاص مقام پر ورم اور سوزش ہوجاتی ہے بقول اطباء قدیم اس میں اخلاط اربعہ میں سے کسی خلط کا غلبہ باعث ورم ہوا کرتا ہے لیکن اطباء جدید کے نزدیک سوزش والتہاب اور پیپ اور عفونت پیدا کرنے والے جراثیم اس کی پیدائش میں حصہ لیتے ہیں۔

اقسام: شدت وخفت کے لحاظ سے یہ مرض دو قسم کا ہوتا ہے (1) حاد یا شدید ورم باریطون (ایکوٹ پیری ٹونائٹس) یہ عموماً مہلک ہوا کرتا ہے (2) مزمن یا خفیف ورم باریطون (کرانک پیری ٹو نائیٹس) یہ عموماً سلی مادے سے پیدا ہوتا ہے۔

طریق پیدائش کے لحاظ سے بھی اس کی دو قسمیں ہیں (1) ابتدائی یا ذاتی ورم باریطون (پرائمری یا آئی ڈیو پیتھک پیری ٹو نائیٹس) جو بلاواسطہ اور پہلے پہل ہی باریطون میں ظاہر ہوتا ہے (2) ثانوی ورم باریطون (سیکنڈری پیری ٹو نائیٹس) جس میں پہلے احشاء شکم یا عانہ میں ورم ہوتا ہے اور وہ بڑھ کر باریطون کو بھی مبتلا کرلیتا ہے مقام کے لحاظ سے بھی اس کی دو قسمیں ہیں (1) ورم باریطون عام (جنرل پیری ٹو نائیٹس) اس میں بالعموم تمام باریطون میں ورم ہوجاتا ہے (2) ورم باریطون محدود (لوکالائیزڈ پیری ٹو نائیٹس) اس میں ورم باریطون کے کسی خاص حصے میں محدود ہوتا ہے۔

اسباب: جسم کے دو سب سے بڑے راستے جہاں سے مواد عفنہ (جراثیم) باریطون میں پہنچ کر اس کو متورم کرتے ہیں مجری معدی ومعوی یعنی معدہ اور امعاء اور عورتوں کے اعضاء نسلی ہیں ان میں سے اول الذکر یعنی معدے اور آنتوں کے مختلف قسم کے زخم بتدریج پھیل کر باریطون کو بھی مبتلا کرلیتے ہیں جس سے پہلے پہلے باریطون کے کسی خاص حصے میں اور پھر وہاں سے

پھیل کر تمام باریطون میں ورم ہو جاتا ہے اگر کسی زخم وغیرہ کی وجہ سے معدے یا آنتوں میں سوراخ ہو جائے تو بہت سے مواد عفنہ یک دم باریطون میں پہنچ جانے سے بہت جلد ورم باریطون عام پیدا کر دیتے ہیں جو اکثر متعفن اور پیپ دار ہوتا ہے معدے اور اثناء عشری کے زخم' معدے کے سرطان متقرح' حمی محرقہ بطنی' آنتوں کی سل' آنتوں کے آتشکی زخم' ورم زائدہ اعور وغیرہ سے اکثر اوقات ورم باریطون عام رونما ہوتا ہے آخر الذکر صورت میں وضع حمل یا اسقاط کے بعد خارجی سمیت یا مواد عفنہ اور جراثیم بعض اوقات عورتوں کے اعضاء سلی میں داخل ہو کر اور ان کی ساختوں کو متورم کر کے باریطون کو بھی جتلائے ورم کر دیتے ہیں زیادہ تر اس مرض کے بھی اور اسباب ہوا کرتے ہیں لیکن بعض اوقات دبیلۃ الکبد (جگر کے پھوڑے) یا کیسی رسولی کے جوف شکم میں پھوٹنے' مجاری صفراء میں سنگ مرارہ کے سوراخ کر دینے پر' لبلبے کے پیپ دار ورم طحال' گردے' جوف الکلیہ' کلاہ گردہ یا غدہ مذی کے پھوڑے' خصیۃ الرحم کی کیسی رسولی' حمل قاذفی' عضلہ صلبیہ کبیرہ کے پھوڑے یا ریڑھ کے پیپ دار زخم کے باریطون تک پھیل جانے یا اس میں پھٹ جانے کی صورت میں یہ مرض رونما ہو جایا کرتا ہے گاہے ذات الجنب بھی پھیل کر باریطون کو متورم کر دیتا ہے گاہے شکم کے خارجی زخم خواہ وہ جراحی اعمال کی وجہ سے خود کئے گئے ہوں یا اتفاقی حادثات سے پیدا ہوئے ہوں یا شکم پر غیر معمولی ضرب جو احشاء یا اس کی دیوار کو اندر سے زخمی کر دینے والی ہو سے بھی یہ مرض رونما ہوتا ہے چھوٹے بچوں میں بعض اوقات ناف کے ورم کے باریطون تک پھیل جانے سے بھی یہ مرض پیدا ہو سکتا ہے گاہے بعض قسم کے دوسرے شدید متعدی امراض یعنی سل' شدید وجع المفاصل' سوزاک اور ورم بطانہ قلب وغیرہ بھی دوران خون کی وساطت سے اس مرض کو پیدا کر دیتے ہیں۔

<u>علامات</u>: اس کی علامات مختلف اقسام و اسباب کے لحاظ سے اور مختلف اشخاص میں مختلف ہوا کرتی ہیں چنانچہ ورم باریطون عام میں جو بالعموم آنتوں وغیرہ کے چھد جانے یا خارجی زخم وغیرہ سے رونما ہوا کرتا ہے بعض حالات میں علامات مرض دفعتاً ظاہر ہوتی ہے اور بعض اوقات اس سے پہلے کسی دوسرے مخصوص مرض کی کم و بیش علامتیں پائی جاتی ہیں اس کی علامتیں دو طرح کی ہوتی ہیں ایک مقامی اور دوسری عام- مقامی علامات میں سب سے اہم شدید درد ہے جو سب سے پہلے اس مقام پر ظاہر ہوتا ہے جہاں سے مرض شروع ہوتا ہے اس کے بعد بتدریج تمام شکم میں پھیل جاتا ہے یہ درد ٹھہر ٹھہر کر اور ٹیس لئے ہوئے ہوتا ہے حرکت کرنے' لمبا سانس لینے یا مقام ماؤف پر کپڑا وغیرہ چھو جانے یا ہاتھ لگا دینے پر زیادہ زور کی ٹیسیں ہونے لگتی ہیں مریض حرکت سے درد میں شدت ہو جانے کے خوف سے نہایت سکون کے ساتھ رانوں کو پیٹ کی طرف کسی قدر سکیڑ کر پڑا رہتا ہے ناف کے مقام پر اکثر اوقات درد نہایت شدید ہوا کرتا ہے مریض کا پیٹ سخت پھولا اور کسی قدر تنا ہوا ہوتا ہے اور اس پر ہاتھ لگانے پر مریض شدت درد سے چیخ اٹھتا ہے نہایت شدید حلات مرض اور بالخصوص قریب مرگ مریضوں میں درد کا احساس بالکل زائل ہو جاتا ہے چہرے سے خوف اور پریشانی ٹپکتی ہے' رخسار تمتمائے ہوئے ہوتے ہیں' جلد سرد اور چپچپی ہوتی ہے' شدت مرض میں دفعتاً لرزہ کے ساتھ بخار ہو جاتا ہے جو پہلے ہلکا ہوتا ہے لیکن پیپ پڑ جانے پر کم و بیش ہوتا رہتا ہے اور 101 سے 104 یا 105 درجہ تک پہنچ جاتا ہے۔ بعض مریضوں میں جسم کا درجہ حرارت پہلے طبعی درجہ حرارت سے بھی کم ہو جاتا ہے اور پھر بڑھتا ہے۔ نبض صغیر' صلب اور سریع ہوتی ہے ایک منٹ میں سو سے ایک سے چالیس مرتبہ حرکت کرتی ہے تنفس اوتھلا ہوتا ہے۔ قبض' قے اور ہچکی کی شکایت پائی جاتی ہے بے خوابی اور بے چینی بہت ہوتی ہے گاہے دل بھی دھڑکتا ہے مریض نہایت لاغر ہو جاتا ہے' پیشاب کم آتا ہے یا بالکل بند ہو جاتا ہے اور اکثر ہفتے عشرے کے اندر اندر مریض شدید ضعف سے انتقال کر جاتا ہے لیکن اس کے ہوش و حواس آخر دم تک قائم رہتے ہیں مزمن مرض میں بالخصوص جو سلی مادے سے ہوتا ہے مریض عموماً کم عمر ہوتا ہے درد اور ذکاوت حس کم ہوتی ہے شکم کے اندر کم و بیش رطوبت جمع ہو جاتی ہے یعنی استسقاء زقی ہو جاتا ہے مریض پیٹ میں ثقیل درد اور بوجھ کی شکایت کرتا ہے اور اس کو دقی قسم کا بخار ہوتا ہے۔

تشخیص: اس مرض کی تشخیص اس کی مخصوص علامات سے بآسانی کی جاسکتی ہے۔اس کی خاص علامات یہ ہیں کہ عموماً مریض کا شکم اس کے سانس کے ساتھ حرکت نہیں کرتا شدید درد ہوتا ہے اور مریض کپڑے کی رگڑ کو برداشت نہیں کرسکتا کبھی آنتوں کے بعض امراض مثلاً ورم امعاء حادٗ قولنج سدی اور ورم مثانہ سے اس کی تشخیص کرنی پڑتی ہے قولنج سدی اور ورم باریطون کا فرق ذیل کے جدول سے ظاہر ہے:

ورم باریطون	قولنج سدی
درد شکم اور بخار کے ساتھ شروع ہوتا ہے اور اکثر اوقات ابتداء میں کسی خاص حصے تک محدود ہوتا ہے۔	اس میں بخار بالکل نہیں ہوتا اور درد بالعموم قولون کے اندر ہوتا ہے۔
پیٹ بہت ذکی الحس تنا ہوا اور سخت ہوتا ہے۔	پیٹ نرم ہوتا ہے اور دبانے پر ذکاوت حس موجود نہیں ہوتی۔
مرض کے بڑھنے کے ساتھ ساتھ درد کم ہوتا جاتا ہے۔	مرض کے بڑھنے کے ساتھ ساتھ درد زیادہ اور تیز ہوتا جاتا ہے۔
بظاہر آنتوں میں حرکت دودیہ بالکل نہیں پائی جاتی۔	اکثر اوقات آنتوں میں حرکت دودیہ پائی جاتی ہے جو گاہے دکھائی بھی دیتی ہے۔
براز آمیز قے شاذونادر ہی ہوتی ہے سادہ قے البتہ پائی جاتی ہے اور ہچکی اکثر ہوتی ہے۔	براز آمیز قے اکثر ہوتی ہے لیکن ہچکی شاذونادر ہی پائی جاتی ہے۔
پیٹ میں اکثر رطوبت کی موجودگی پائی جاتی ہے۔	رطوبت اول تو پائی ہی نہیں جاتی اگر ہو بھی تو بہت کم ہوتی ہے۔
نفخ و ریاح اکثر خارج ہوتے ہیں۔	شدید قبض ہوتا ہے حتیٰ کہ ریاح بھی خارج نہیں ہوتا۔

ورم امعاء حاد میں درد خصوصاً ناف کے اردگرد ہوتا ہے قے اور پیٹ پر ذکاوت حس بھی ہوتی ہے لیکن اس میں اکثر اسہال کی شکایت پائی جاتی ہے ورم مثانہ میں اور عموماً پیڑو کے مقام پر ہوتا ہے اور پیشاب کو خارج کردینے سے اکثر درد میں تخفیف ہوجاتی ہے۔

انجام: ورم باریطون حاد اور عام میں انجام ہمیشہ خراب ہوتا ہے شاذونادر جب مرض ورم زائدہ اعور یا وضع حمل کے بعد رونما ہوا ہو اور اس کی علامات ابھی خفیف ہی ہوں مناسب علاج اور پوری کوشش سے آرام ہوجاتا ہے ورم باریطون مزمن اگر سادہ اور محدود ہو تو اس میں اکثر کامل شفا ہوجاتی ہے البتہ اگر مادہ سل سے ہو تو اس کا شفایاب ہونا دشوار ہوا کرتا ہے۔

اصول علاج: مریض کو بالکل آرام کے ساتھ چت لٹائے رکھیں یعنی اس کی گردن اونچی اور پاؤں سکڑے ہوئے ہوں اس کے پاس کسی قسم کا شوروغل بالکل نہ ہونے دیں کمرے کی روشنی بھی کم کردیں شدت درد میں رفع درد کے لئے داخلی طور پر 60 سے 125 ملی گرام افیون دن رات میں دوتین مرتبہ کھلادیا کریں اور پوست خشخاش، مکوٗ اکلیل الملک وغیرہ کے جوشاندے میں تر ٹکور کریں یا اس کا نطول کرائیں یا برف کی ٹکور کرائیں جو درد میں تسکین پیدا کرنے کے لئے نہایت مفید ہے اس کے ساتھ اصل سبب مرض کو معلوم کرکے اس کے مطابق علاج کریں جیسے ہی مرض شروع ہو مقام ماؤف پر بذریعہ عمل شگاف کرکے جراحی طریق پر عمل کریں قبض نہ ہونے دیں تارپین اور ہینگ وغیرہ کے حقنے سے قبض کو رفع کرنے کی کوشش کریں کیونکہ مسہلات کا استعمال بجائے فائدہ کے تکلیف میں اضافہ کا باعث ہوتا ہے مزمن قسم کی شکایت میں افیون کا استعمال نہیں کرنا چاہئے صرف عمل جراحی سے علاج کرنا چاہئے۔

دستور العلاج: ورم باریطون شدید میں بہترین دوا افیون ہے اس لئے افیون ہر چار گھنٹے کے بعد بیس ملی گرام کی مقدار میں گولی باندھ کر دیں برشعشا 125 ملی گرام کی مقدار میں دن میں چار مرتبہ کھلائیں اس سے عموماً قے موقوف ہوجاتی ہے درد رفع ہوجاتا ہے اور آنتوں کی حرکت دودیہ کم ہوجاتی ہے۔

افیون اور برشعشا جہاں اس مرض کے لئے بہترین دوائیں ہیں وہاں ان میں ایک مضرت بھی ہے کیونکہ ان سے قبض ہوجاتا ہے جو اس مرض میں مضر ہے اس غرض کے لئے بعض اطباء ریوند خطائی وغیرہ مسہل ادویہ دینا پسند کرتے ہیں مگر بہتر یہ ہے کہ گرم پانی سے حقنہ کیا جائے اس سے قبض دفع ہونے کے علاوہ تکور بھی ہوجاتی ہے۔

سوزش کو رفع کرنے کے لئے پوست خشخاش پچیس گرام کو پانی میں جوش دیں اور اس میں کپڑا بھگو کر نچوڑ کر تکور کریں اسی طرح سے استقلال کے ساتھ تکور کا عمل جاری رکھیں اس سے سوزش اور درد رفع ہوجاتے ہیں اور طبیعت کو اصلاح کا موقعہ ملتا ہے۔

ذیل کا علاج ورم باریطون شدید اور مزمن دونوں میں مفید ہے: (1) صبح وشام آب برگ شبت مروق پچاس ملی لیٹر' آب مکوہ سبز مروق پچاس ملی لیٹر' شربت بنفشہ پچیس ملی لیٹر ملا کر پلائیں۔ (2) مغز فلوس بارہ گرام' آرد جو چھ گرام' گل بابونہ چھ گرام' عنب الثعلب چھ گرام' رسوت تین گرام' جدوار تین گرام' سبز مکو کے پانی میں پیس کر گرم کر کے پیٹ پر لیپ کریں۔ (3) پیاس کی حالت میں عرق مکوہ' عرق برنجاسف ملا کر دیں۔ دن میں دو مرتبہ پانی کا حقنہ کریں اگر ان تدابیر سے فائدہ نہ ہو تو عملیہ (آپریشن) کر دیں۔

ہدایات: شدید ورم باریطون میں نسخہ مذکورہ کے ساتھ برشعشا 125 ملی گرام کا اضافہ مفید ہوتا ہے مگر مزمن ورم میں افیون اور برشعشا کا استعمال منع ہے۔ (1) ورم مزمن میں اکثر استسقاء زقی اور حرارت کی شکایت ہوجاتی ہے اس صورت میں دوسرے وقت معجون دبیدالورد پانچ گرام کھلا کر افسنتین سات گرام' نوشادر ایک گرام پانی میں پیس کر جوش دے کر پلائیں۔ (3) اگر ورم باریطون مزمن کا مادہ سلی ہو تو نسخہ نمبر ایک کے ساتھ قرص سرطان کافوری پانچ گرام پیس کر دیں۔ (4) اگر ورم مزمن میں زیادہ اسہال شروع ہوجائیں تو دانہ الائچی ایک گرام' پوست سنگدانہ مرغ ایک گرام' زیرہ سفید ایک گرام' بیل گری ایک گرام' اقاقیا ایک گرام' مصطگی ایک گرام' نبات سفید چھ گرام سب کو پیس چھان کر رکھ لیں اور ہر دو ساعت کے بعد ایک ایک گرام دیں جب اسہال بند ہوجائیں تو پھر سابق نسخہ شروع کر دیں۔

علاج ڈاکٹری: ہدایات مندرجہ علاج طبی پر عمل کریں دواء تسکین درد کے لئے پندرہ سے بیس قطرے ٹنکچر اوپیم یا آٹھ ملی گرام ایکسٹریکٹ اوپیم دو تین گھنٹے کے بعد تھوڑے سے شیر گرم پانی یا ایکوا کلوروفارم 25 ملی لیٹر میں حل کر کے دیں قے کی شدت میں برف کے ٹکڑے چسائیں اور کوکین وغیرہ دیں ہچکی کو زیادتی اور آنتوں کے فالج میں ایٹروپین نصف ملی گرام سے دو ملی گرام تک بذریعہ جلدی پچکاری استعمال کرائیں اگر پیٹ بہت پھول جائے تو مقعد میں لمبی نالی ڈال کر ہوا خارج کریں پیچوٹرین (جوہر غدہ نخامیہ) کا ٹیکہ کریں اور پیٹ پر روغن تارپین کی تکور کرائیں۔

ورم باریطون کی خفیف صورتوں میں تو مریض کے جانبر ہونے کی امید ہوسکتی ہے لیکن جب یہ ورم تمام شکم میں ہو یا اس میں پیپ پڑنے لگے تو مریض کا شفایاب ہونا ناممکن ہوتا ہے چنانچہ ابتداء میں یہ نسخہ مفید ہے:

کسٹر آئل	دو گرام
ٹنکچر بیلاڈونا	05 قطرے
اولیم انی تھائی (روغن شبت)	02 قطرے
میوسلیج اکیشیا	حسب ضرورت

سیرپ دو گرام
ایکوامنتھا پپ 25 ملی لیٹر
ایسی ایک ایک خوراک ہر دوسرے گھنٹہ بعد دیں۔
ایکسٹریکٹ بیلاڈونا 6 ملی گرام
ایکسٹریکٹ اوپیم 17 ملی گرام
کیلومل 35 ملی گرام
ملا کر ایک گولی بنالیں اور صبح وشام کھلائیں۔

اگر ورم باریطون بوجہ سمیت سوزاک ہو تو مکسڈ گانوکاکس ویکسین کا ٹیکہ کرائیں مفید ہے اگر یہ ورم بوجہ ذات الریہ یا ذات الجنب عارض ہوا ہو تو نیوموکاکس ایمونوجن کمبائینڈ کا ٹیکہ کریں اگر ورم باریطون پیپ دار ہو تو انٹی سٹرپٹوکاکس سیرم کا ٹیکہ کریں۔ اگر وجہ ورم غیر معلوم ہو تو نارمل سیلائن کا احتقان وریدی کریں اس سے عموماً جلد فائدہ ہوتا ہے۔ درد وکرب کی شدت کا علاج صرف افیون ہے جو بصورت ٹنکچر اوپیم' لائیکوار مارفیا یا ایکسٹریکٹ اوپیم براستہ دہن اور مارفیا اٹروپین بذریعہ ٹیکہ دی جاسکتی ہے۔

ورم باریطون مزمن میں پیرافین لکوڈ 25 ملی لیٹر سیلول 175 ملی گرام ملا کر ہر روز بوقت خواب پلائیں شکم پر بجلی کی نہایت ہلکی رو سے ٹکور کریں' پیٹ کو گرم رکھیں اور مریض کو سوائے سیال غذا کے کچھ کھانے کو نہ دیں اکثر صورتوں میں عمل جراحی کے بغیر چارہ نہیں ہوتا۔

غذا و پرہیز: غذا سیال لطیف اور زود ہضم دیں مثلاً آش جو' ساگودانہ' شوربا' ماء اللحم' مکوکاسنی والا' سیناٹوجن' اولٹین' گلوکوز وغیرہ تھوڑی تھوڑی مقدار میں متعدد مرتبہ دیں اس کے علاوہ ہر قسم کی غذا سے پرہیز کرائیں پیاس کی شدت میں برف کے ٹکڑے منہ میں رکھ کر چسوائیں۔

استسقاء

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
جلندھر	استسقاء	ڈراپسی Dropsy
سوء القنیہ	استسقاء لحمی یا استسقاء عام	اینا سارکا Anasarca
پیٹ میں پانی پڑ جانا	استسقاء زقی	اسائیٹز Ascites

یادداشت: استسقاء ایک عربی لفظ سقی سے مشتق ہے جس کے لغوی معنی ہیں اجتماع زرد آب' چونکہ اس مرض میں جسم کی مختلف ساختوں یا جوفوں میں زرد آب (آب خون) جمع ہو جایا کرتا ہے اس لئے اس کو اس نام سے موسوم کیا گیا ہے۔

انگریزی لفظ ڈراپسی یونانی لفظ ہائیڈراس سے مشتق ہے جس کے لغوی معنی بھی جسم کی کسی ساخت یا جوف میں آبی رطوبت کا اجتماع ہے جسم کے مختلف مقامات اور جوفوں میں پانی کے جمع ہو جانے کو مختلف ناموں سے نامزد کیا جاتا ہے مثلاً استسقاء الدماغ یا اجتماع الماء فی الراس (ہائیڈروکیفلس) دماغ کے اندر پانی کا جمع ہو جانا' استسقاء الصدر (ہائیڈروتھوریکس) سینے کے جوف میں پانی کا جمع ہو جانا' استسقاء غلاف القلب یا استسقاء التامور (ہائیڈروپیری کارڈیم) غلاف القلب کے جوف میں پانی کا بھر جانا' استسقاء زقی (پیری ٹونیل ڈراپسی' اسائیٹز) صفاق یعنی پیٹ کے جوف میں پانی کا بھر جانا' استسقاء انس مثانے کا استسقاء استسقاء الخصیہ (ہائیڈروسیل) خصیوں کے غلاف کے جوف میں پانی کا بھر جانا' استسقاء الرحم (ہائیڈرومیٹرا)

استسقاء الکلیہ (ہائیڈرونیفروسس) استسقاء العین (ہائیڈروفتھمیا)' استسقاء النخاع' استسقاء لحمی (اینا سارکا) زیر جلد ساختوں میں پانی کا بھر جانا' لیکن مطلق استسقاء سے مراد عام طور پر استسقائے زقی ہی لی جاتی ہے اگر کسی خاص عضو کے دوران خون میں نقص پیدا ہوجانے کی وجہ سے وہاں مقامی طور پر استسقائی کیفیت رونما ہوجائے جیسا کہ بعض اوقات صرف ٹانگوں' پاؤں یا پپوٹوں اور ہونٹوں وغیرہ پر سوجن یا اماس آجایا کرتا ہے تو اس کو ڈاکٹری میں اوڈیما (اوذیما) اور طب میں ورم رخو یا تہیج کے نام سے نامزد کیا جاتا ہے۔

تعریف و ماہیت: یہ ایک مادی مرض ہے جس میں جسم کی زیر جلد ساختوں یا بعض جوفوں مثلاً پیٹ وغیرہ میں زرد آب جمع ہوجاتا ہے اس مرض میں بقول اطبائے قدیم جگر اپنے ضعف یا سوء مزاج یا دیگر اعضاء کے نقائص کی مشارکت کی وجہ سے صالح خون پیدا نہیں کرسکتا چنانچہ اسی مناسبت سے وہ اس کو پہلے سوء القنیہ (سوء بمعنی خرابی اور قنیہ بمعنی پونجی یعنی جسم یا جگر کی پونجی' خون کا خراب ہوجانا) کے نام سے نامزد کیا جاتا ہے پھر جب اس طرح پیدا شدہ خراب خون اعضاء کے تغذیہ میں کام آنے کے لئے پوری طرح جذب نہیں ہوتا اور اعضاء کے درمیان ٹھہر کر جمع ہوجاتا ہے تو اس حالت کو استسقاء کے نام سے موسوم کردیا جاتا ہے۔

اطبائے جدید اس مرض کی ماہیت یوں بیان کرتے ہیں کہ عام طور پر صحت کی حالت میں باریک باریک عروق دمویہ (عروق شعریہ) کے اردگرد کی ساختوں میں خون سے تغذیہ کی غرض سے جو رطوبت طلیہ تراوش پاتی رہتی ہے وہ اپنے فرائض تغذیہ کو پورا کرنے کے بعد عروق جاذبہ کے ذریعے ساتھ ساتھ وہاں سے جذب ہوتی رہتی ہے اگر عروق جاذبہ کے کسی نقص مثلاً سدہ وغیرہ کی وجہ سے یہ رطوبت پوری طرح جذب نہ ہو یا کسی وجہ مثلاً عروق دمویہ کے زیادہ پھیل جانے یا وریدوں کے سدہ وغیرہ سے یہ رطوبت مقدار سے اس قدر زیادہ اخراج پائے کہ عروق جاذبہ اس کو پوری طرح جذب ہی نہ کرسکیں تو ایسی صورتوں میں رطوبت مذکور وہاں جمع ہوتی رہتی ہے اور استسقائی کیفیت رونما ہوجاتی ہے۔

اقسام: بقول اطبائے قدیم مطلق استسقاء کی مندرجہ ذیل تین قسمیں ہیں:

(1) استسقائے لحمی: جس میں تمام اعضاء پھول جاتے اور گوندھے ہوئے آٹے کی مانند ہوجاتے ہیں۔

(2) استسقائے زقی: جس میں شکم کے جوف میں پانی جمع ہوجاتا ہے یہ اجتماع جیسا کہ باریطون کی تشریح میں بیان کیا گیا ہے صفاق یا باریطون کے دونوں پرتوں کے درمیان ہوتا ہے۔

(3) استسقائے طبلی: اس میں پیٹ میں بجائے پانی کے غلیظ اور ناقابل تحلیل ریاح جمع ہوجاتے ہیں گاہے اس کے ساتھ بہت ہی تھوڑی سی رطوبت بھی جمع ہوجاتی ہے اس لئے اس کو بقراط نے استسقائے خشک کے نام سے موسوم کیا ہے گو استسقاء کے لغوی معنی کے اعتبار سے اس کو استسقاء کہنا صحیح نہیں ہے لیکن چونکہ اس میں بھی پیٹ کا پھیلاؤ استسقائے زقی کے مشابہ ہوتا ہے اس لئے اطباء نے اسے بھی استسقاء کے نام سے ہی پکارا ہے اس کی ایک خاص قسم ''استسقائے حبن'' کے نام سے موسوم ہے جس میں بمشکل تحلیل ہونے والی رطوبتیں اور ریاح پیٹ میں جمع ہوتی ہیں اطبائے جدید نے اسباب اور ماہیت کے لحاظ سے اس کو مندرجہ ذیل دو اقسام میں منقسم کیا ہے:

(1) استسقائے قسری (پے سوڈراپسی): جو وریدی دوران خون کی سستی اور رکاوٹ سے پیدا ہونے والے احتقان دموی سے رونما ہوتا ہے اسی لئے بعض نے اس کو استسقائے وریدی کے نام سے بھی نامزد کیا ہے۔

(2) استسقائے فاعلی (ایکٹوڈراپسی): جو شریانی دوران خون کے کسی نقص کی وجہ سے مقامی احتقان دموی کے پیدا ہوجانے سے ظاہر ہوتا ہے اس کو استسقائے شریان بھی کہا جاتا ہے۔

اسباب: امراض جگر مثلاً ضعف جگر' جگر کا سوء مزاج بالخصوص جگر کی سردی' صغر جگر' سرطان جگر' تلیف جگر' جگر کے مجاور اعضاء'

ورید باب الکبد' معدے آنتوں' طحال اور بالخصوص پھیپھڑوں' قلب اور گردوں کے بعض امراض جن میں دوران خون میں سستی اور نقص پیدا ہو جاتا ہے مثلاً معدے کے سرطان' اثناء عشری کے سرطان' باب الکبد اور اس کی شاخوں کے سدے' باب الکبد کے اطراف کی گلٹیوں کے امراض ورم گردہ (داء البریت) ورم ریہ' ورم اذن القلب' سقوط القلب' امراض صمامات قلب' ورم باریطون سلی' تلیف الکبد۔

ورم باریطون مزمن' بعض قسم کے شدید فقر الدم مثلاً دم ابیض حمی طحالی وغیرہ اور بعض امراض تغذیہ مثلاً بیری بیری وغیرہ سے یہ مرض پیدا ہوتا ہے۔

علامات: استسقاء کے ظہور سے پہلے دوران خون میں نقص اور مذکورہ اسباب میں سے کسی سبب کی موجودگی اور اس کی کم وبیش مخصوص علامتیں ضرور پائی جاتی ہیں استسقاء لحمی میں بدن پھولا ہوا ہوتا ہے یعنی تمام جسم اور بالخصوص ہاتھ پاؤں' ٹانگوں' بازوؤں اور پپوٹوں وغیرہ پر تہیج پایا جاتا ہے اور اگر کسی خاص مقام اور خصوصاً ایسے مقام پر انگلی کی نوک کے ساتھ دبایا جائے جہاں ہڈیاں جلد سے قریب تر ہوتی ہیں جیسا کہ ٹخنوں پنڈلیوں کے سامنے اور اندر کی طرف اور رخساروں کے بالائی حصے اور چشم خانے کے نچلے کنارے ہیں تو گڑھا سا پڑ جایا کرتا ہے جو انگلی کا دباؤ ہٹا لینے کے بعد بھی کچھ عرصہ تک قائم رہتا ہے پیشاب کا رنگ عموماً سفید ہوتا اور اکثر دست بھی آیا کرتے ہیں جلد تنی ہوئی صاف اور چمک دار ہوتی ہیں اور چھونے پر سرد محسوس ہوتی ہے زیادتی مرض میں مریض کا جسم پھول کر کپے کی مانند ہو جاتا ہے جلد گاہے مختلف مقامات سے شدید تناؤ کی وجہ سے پھٹ جاتی ہے اور اس پر سخت خشکی پائی جاتی ہے جلد کی رنگت مٹیالی اور مردہ کی سی ہوتی ہے۔

استسقائے زقی میں پیٹ بتدریج پہلے آگے اور پیچھے کی طرف بڑھنے لگتا ہے پسلیوں کا زیریں کنارہ آگے کے طرف ابھر آتا ہے۔ اس کے بعد کوکھیں بھی ابھرنے لگتی ہیں۔ پیٹ کے اندر بوجھ محسوس ہوتا ہے پیٹ کی دیواریں پتلی ہو کر پھیل جاتی ہیں اس کے پھیلنے سے تناؤ اور بعض اوقات درد کا احساس ہوتا ہے خصوصاً جب رطوبت جوف شکم میں بہت سرعت کے ساتھ جمع ہو جائے پیٹ کی جلد چمکنے لگتی ہے اور چھونے پر پانی سے بھری ہوئی مشک کی مانند معلوم ہوتی ہے۔ مریض کو لٹانے سے اس کا پیٹ بہت چوڑا ہو جاتا ہے اور اس کو ایک جانب تھپکی دینے سے اس کے اندر پانی کے چھلکنے کی مانند لہر نظر آتی ہے پیٹ پر ہاتھ مارنے اور پہلو بدلنے پر پانی کی مخصوص آواز (خض خض) سنائی دیتی ہے ناف باہر کو ابھر آتی ہے اور پانی سے بھری ہوئی تھیلی کی مانند دکھائی دیتی ہے پیٹ کے اوپر کی نیلی رگیں بہت پھیلی ہوئی نظر آتی ہیں جلد اور تمام جسم پر خشکی پائی جاتی ہے دیا فرغما کے اوپر کی طرف اٹھ جانے سے تنفس میں تنگی اور کھانسی بھی پائی جاتی ہے نبضہ قلب بھی اوپر کی طرف تیسرے فضائے مابین الاضلاع میں محسوس ہوتا ہے گاہے خفقان اور غشی تک کے آثار نمایاں ہوتے ہیں۔ جگر کا بالائی کنارہ بہت اوپر کو اٹھ جاتا ہے اور پیشاب میں رطوبت بیضیہ آنے لگتی ہے۔

استسقائے طبلی میں پیٹ میں پانی کی جگہ ریاح ہوتے ہیں اور اس میں ہوا سے پھولی ہوئی مشک کی مانند تناؤ ہوتا ہے پیٹ پر ہاتھ مارنے سے طبلہ کی مانند آواز آتی ہے ناف بہت زیادہ ابھر جاتی ہے استسقاء جس میں پیٹ کی سختی استسقاء طبلی سے بھی زیادہ ہوتی ہے۔

تشخیص: اس مرض کی تشخیص اس کی مذکورہ علامات سے باآسانی کی جاسکتی ہے البتہ اس کے اسباب میں تشخیص کرنا کسی قدر مشکل ہوتا ہے اس کے متعلق ضروری اور مخصوص تشخیصی نکات درج ذیل ہیں: امراض جگر اور بالخصوص تلیف الکبد اور جگر کے سرطان وغیرہ میں استسقاء بہت جلد اور پہلے عموماً زقی قسم ظاہر ہوتا ہے اور پیٹ کے اندر بہت سرعت کے ساتھ رطوبت جمع ہوتی ہے مزمن ورم باریطون میں گو پہلے استسقاء زقی قسم کا ہی رونما ہوتا ہے لیکن رطوبت بہت سستی سے نہایت تدریجی طور پر پیٹ میں جمع ہوتی ہے اور اس میں اور ورید باب الکبد کے سدہ وغیرہ سے پیدا ہونے والے استسقاء زقی میں استسقائی رطوبت

کی نوعیت اور وزن مخصوص وغیرہ کے امتحان سے فرق کیا جاسکتا ہے طحال کے امراض اور بالخصوص سدہ ورید باب الکبد میں طحال میں عظم پایا جاتا ہے اور پہلے زقی قسم کا استسقاء سرعت کے ساتھ ظاہر ہوتا ہے۔گاہے اس میں ابتداء معدے اور آنتوں کے اندر سوزش بھی ہوتی ہے درد شکم، سوء ہضم، قبض یا اسہال کی شکایت پائی جاتی ہے مریض کو صبح بلغمی قے آتی ہے جس میں خون کی دھاریوں کی آمیزش بھی ہوتی ہے گاہے قے الدم یا براز الدم بھی پایا جاتا ہے پیٹ کی وریدیں بہت پھولی ہوئی اور پھلو ابھرے ہوئے ہوتے ہیں امراض قلب میں پہلے پہلے استسقاء لحمی اور اس کے آخر میں استسقائے زقی رونما ہوتا ہے اور استسقائے لحمی کی ابتداء بھی ہمیشہ پیروں سے ہوا کرتی ہے چنانچہ مریض بالعموم یہ شکایت کرتا ہے کہ شام کو جب وہ جوتا نکالتا ہے تو اس کے پاؤں پر جوتے کے نشان بہت دیر تک باقی رہتے ہیں امراض گردہ اور بالخصوص ورم الکلیہ (داء البریت) میں بھی پہلے استسقاء لحمی ظاہر ہوتا ہے اور آخر میں استسقائے زقی لیکن اس میں استسقاء لحمی کی ابتداء ہمیشہ چہرے اور پپوٹوں سے ہوا کرتی ہے یا گاہے یک دم تمام جسم میں استسقائے لحمی ظاہر ہوجاتا ہے مریض بالعموم یہ شکایت کرتا ہے کہ صبح جب وہ سو کر اٹھتا ہے تو اس کے پپوٹے سوجے ہوئے ہوتے ہیں سل ودق وغیرہ پھیپھڑوں کے امراض میں بھی یہ مرض پاؤں سے شروع ہوکر بتدریج اوپر کی طرف بڑھتا ہوا پیٹ اور تمام جسم میں پھیل جاتا ہے اور بالعموم سل ودق کی انتہا میں رونما ہوتا ہے فقر الدم وغیرہ امراض خون میں پہلے استسقاء لحمی ظاہر ہوتا ہے اور وہ بھی خفیف قسم کا ہوتا ہے جو بالعموم رات کو آرام کرنے پر بہت کم ہوجاتا ہے صرف پپوٹوں پر کسی قدر باقی رہ جاتا ہے لیکن چلنے پھرنے اور دن بھر محنت کرنے کے بعد شام کو پھر زیادہ ہوجاتا ہے۔

عورتوں میں استسقاء زقی اور خصیوں کی کیسی رسولی میں فرق کرنا ضروری ہوتا ہے اور یہ مریضہ کو مختلف پہلوؤں پر لٹا کر اور پیٹ کے ٹھوس حدود کا امتحان کرنے سے کیا جاسکتا ہے استسقاء میں ایسا کرنے سے علامات مرض میں تغیر رونما ہوتا ہے لیکن رسولی کی صورت میں کوئی تغیر ظاہر نہیں ہوتا۔

انجام: اس مرض کا انجام بالعموم اس کے اسباب اور شدت وخفت مرض کے مطابق مختلف ہوا کرتا ہے گاہے یہ مرض مناسب علاج سے بالکل رفع ہوجایا کرتا ہے لیکن بعض امراض قلب اور جگر کے سرطان اور تلیف وغیرہ عسیر العلاج امراض کی وجہ سے جب یہ مرض پیدا ہوتا ہے تو علاج سے چنداں فائدہ نہیں پہنچتا حتیٰ کہ (آلہ بازلہ) سے پیٹ کا پانی نکال دینے کے بعد بھی پھر بہت جلد پیٹ رطوبت سے بھر جاتا ہے علیٰ ہذا القیاس لحمی بھی جب پھیپھڑوں اور قلب کے امراض سے پیدا ہو تو شاذ ونادر ہی علاج پذیر ہوتا ہے۔

اصول علاج: اصل سبب کو معلوم کرکے رفع کریں مریض کو آرام سے لٹائے رکھیں کھانے میں احتیاط رکھیں اور جہاں تک ممکن ہو بھوک پیاس پر صبر کرائیں ورزش اور ریاضت کی مداومت کریں اگر سوء مزاج جگر کی شکایت باقی ہو تو اس کا تدارک کریں اور پیشاب لانے والی دوائیں خصوصیت کے ساتھ استعمال کریں اگر استسقاء کے ساتھ حرارت بھی ہو تو اول حرارت کو رفع کریں مقام ماؤف پر مجففات (خشک کرنے والی ادویہ) کا ضماد کریں بعض اوقات اس مقصد کے لئے مریض کے جسم کو ریت میں دبا دیا جاتا ہے اگر فقر دم کی وجہ سے استسقائی شکایت ہو تو خون پیدا کرنے والی ادویہ مثلاً فولاد کچلا وغیرہ استعمال کریں اور اگر قلب کی وجہ سے ہو تو مقویات قلب، دواء المسک وغیرہ کام میں لائیں علیٰ ہذا اگر جگر یا گردے ماؤف اور کمزور ہوں تو دواء الکرکم یا معجون دبید الورد استعمال کریں رفع قبض کی طرف پورا خیال رکھیں پسینہ لانے کے لئے بورہ ارمنی، روغن بابونہ میں پیس کر بدن پر ملیں اور مریض کو حمام میں بٹھائیں اگر حرارت نہ ہو تو اونٹنی کا دودھ اس مرض کے دفعیہ کے لئے خاص طور پر مفید ہے اس کو استعمال کریں امراض جگر خصوصاً استسقاء کے لئے سفوف کے طور پر جو دوائیں دی جائیں ان کو بہت باریک پیس کر کام میں لائیں اگر استسقاء میں اسہال کی ضرورت پڑے تو حتی الوسع ان دواؤں سے پرہیز کریں جو کہ جگر کے لئے مضر ہیں چنانچہ سناء اور ایلوا وغیرہ کا استعمال نہ کریں لیکن اگر ان کے استعمال کی سخت ضرورت پیش آئے تو مصلحات ومقویات جگر ادویہ

نسخہ میں شامل کرلیں اگر کسی دوا سے آرام نہ ہو تو مقام فم معدہ، جگر، طحال، قعر معدہ اور ناف پر داغ دیں۔

استسقائے لحمی میں خصوصیت کے ساتھ مدرات، معرقات، مجففات اور اسہال لانے والی دوائیں استعمال کریں اور استسقائے زقی میں مزاج جگر کو تبدیل کریں اور پانی خارج کرنے والی مسہل ادویہ (مثلاً ملح فرنگی وغیرہ) کام میں لائیں اگر مرض کا ازالہ نہ ہوت تو کامل جراح سے پیٹ کا پانی نکلوادیں۔ استسقائے طبلی میں ریاح کو لطیف اور تحلیل کرنے کے لئے بابونہ، اکلیل الملک جوا کھار وغیرہ استعمال کریں۔

دستور العلاج: سوء القنیہ افسنتین رومی پانچ گرام، برنجاسف پانچ گرام، بیخ بادیان پانچ گرام، عنب الثعلب خشک پانچ گرام، تخم کشوث پانچ گرام، مویز منقیٰ نو دانہ، پرسیاؤشاں پانچ گرام، تخم خیارین سات گرام رات کو گرم پانی میں بھگو کر صبح مل چھان کر شربت دینار پچاس ملی لیٹر شامل کرکے صبح کو پلائیں۔ (2) جوا کھار ایک گرام پیس کر دواء الکرکم کبیر سات گرام میں ملا کر اول کھلائیں اوپر سے افسنتین رومی سات گرام، نوشادر ایک گرام پانی میں پیس کر جوش دیکر صاف کرکے شام کو استعمال کرائیں۔ (3) حب کبد نوشادری دو عدد اول کھلا کر نوشادر محلول سولہ قطرے، عرق برنجاسف 150 ملی لیٹر میں ملا کر کھانا کھانے کے بعد دونوں وقت دیا کریں۔ (4) اطریفل ملین ہفتہ میں دو بار رات کو سوتے وقت تلیین کے لئے نیم گرم پانی کے ساتھ کھلائیں۔ (5) افسنتین رومی، اکلیل الملک، سعد کوفی، برنجاسف، حاشا، مرکی، عنب الثعلب خشک، سنبل الطیب ہر ایک چھ گرام، جدوار، رسوت تین تین گرام، سبز مکو کے عرق میں پیس کر نیم گرم کرکے مقام جگر پر لیپ کریں اگر گردہ کی مشارکت ہو تو اس پر بھی یہ لیپ کریں۔

جب مرض میں خفت پائی جائے تو تقویت کے لئے (6) کشتہ فولاد بیس ملی گرام، معجون دبید الورد سات گرام میں ملا کر اول کھلائیں اوپر سے اجوائن دیسی کا زلال بارہ گرام (جسے آٹھ پہر تک عرق برنجاسف 150 ملی لیٹر میں بھگویا گیا ہو) لے کر پلائیں اور بقیہ دوائیں بدستور جاری رکھیں۔

استسقاء لحمی:

(1) شیر شتر 85 ملی لیٹر، گل قند آفتابی پچاس گرام میں پیس کر صبح کے وقت پلائیں تین روز کے بعد دودھ روزانہ بارہ ملی لیٹر کی مقدار میں بڑھا کر نصف لیٹر تک پہنچائیں اور پھر مقدار گھٹا کر پہلی مقدار میں لے آئیں اور تین یوم استعمال کرنے کے بعد ترک کردیں۔ (2) اس دوران میں شام کے وقت معجون دبید الورد سات گرام اول کھلائیں اوپر سے بادیان تین گرام، تخم کشوث تین گرام، مویز منقیٰ نو دانہ، عرق مکوہ 75 ملی لیٹر، عرق برنجاسف 75 ملی لیٹر میں شیرہ نکال کر گل قند پچاس گرام ملا کر پلادیا کریں۔ (3) جب دودھ کا استعمال ختم ہوجانے تو صبح کے وقت برگ کسوندی بارہ گرام، فلفل سیاہ پانچ دانے پانی میں پیس کر پلائیں۔ (4) شام کو گل غافث پانچ گرام، مویز منقیٰ نو دانے، بادیان سات گرام، تخم خربزہ چھ گرام، تخم کاسنی چھ گرام، بیخ کاسنی چھ گرام، تخم کشوث بصرہ بستہ پانچ گرام پانی میں پکا کر مل چھان لیں اور شربت دینار پچاس ملی لیٹر، آب کاسنی مروق پچاس ملی لیٹر، آب عنب الثعلب مروق پچاس ملی لیٹر، آب مکروند پچاس ملی لیٹر اضافہ کرکے شام کو پلائیں (4) مغز فلوس خیار شمبر نو گرام، گل بابونہ چھ گرام، سنبل الطیب چھ گرام، سعد کوفی چھ گرام، ریوند چینی چھ گرام سب کو آب مکوہ سبز مروق حسب ضرورت میں پیس کر نیم گرم کا مقام جگر پر ضماد کریں اگر گردے متاثر ہوں تو یہ ضماد ان پر کریں۔

نکات: (1) اگر استسقاء کے ساتھ بخار بھی ہو تو قرص زرشک ایک عدد اول کھلا کر اوپر سے آب کاسنی سبز مروق پچاس ملی لیٹر، آب مکو سبز مروق پچاس ملی لیٹر، شربت بزوری معتدل پچاس ملی لیٹر ملا کر صبح و شام پلائیں۔ (2) اگر استسقاء کے ساتھ قلب بھی متاثر ہو جس کی مخصوص علامت یہ ہے کہ استسقاء کی ابتداء پاؤں سے ہوتی ہے تو شام کے وقت معجون دبید الورد کی جگہ دواء

المسک پانچ گرام کھلائیں۔ (3) اگر استسقاء فقرالدم کی وجہ سے ہو تو معجون دبیدالورد میں کشتہ فولاد بیس ملی گرام اضافہ کر دیں۔ (4) اگر گردہ کی وجہ سے استسقاء ہو تو نمک بالکل بند کر دیں اس سے مائیت کا ترشح کم ہو جاتا ہے۔

اگر مرض قوی ہو تو (1) مویز منقیٰ نو دانہ، عنب الثعلب خشک سات گرام، بیخ کاسنی سات گرام، بیخ بادیان سات گرام، پرسیاؤشاں چھ گرام، گل غافث چھ گرام، بادیان پانچ گرام، تخم خیارین پانچ گرام، تخم کشوث صرہ بستہ پانچ گرام، اصل السوس مقشر پانچ گرام سب کو رات کو گرم پانی میں بھگو کر صبح مل چھان کر گل قند عسلی پچاس گرام شامل کر کے پلائیں نو دس روز کے بعد جب مادے کا نضج ہو جائے۔ (2) اسی نسخہ میں عود ہندی پانچ گرام، دارچینی پانچ گرام، مصطگی رومی تین گرام اضافہ کر کے بھگوئیں اور صبح کو صاف کر کے مغز فلوس خیار شنبر پچاس گرام، ترنجبین پچاس گرام، شیرخشت پچاس گرام، شکر سرخ پچاس گرام، شیرہ مغز بادام شیریں پانچ دانہ اضافہ کر کے مسہل کرائیں۔ (3) تیسرے روز تبرید کے طور پر خمیرہ گاؤزبان بارہ گرام، ورق نقرہ ایک عدد میں لپیٹ کر اول کھلائیں اوپر سے شیرہ عناب پانچ دانہ، شیرہ تخم کشوث تین گرام، شیرہ بادیان تین گرام، عرق گاؤزبان 150 ملی لیٹر، عرق برنجاسف 150 ملی لیٹر میں نکال کر شربت دینار پچاس گرام شامل کر کے پلائیں۔ (4) تین مسہل دینے کے بعد دواء الکرکم کبیر پانچ گرام اوّل کھلا کر شیرہ تخم کشوث تین گرام، شیرہ بادیان پانچ گرام، عنب الثعلب خشک تین گرام، عرق برنجاسف 125 ملی لیٹر میں نکال کر خمیرہ بنفشہ پچیس گرام حل کر کے پلا دیا کریں۔

استسقائے زقی: (1) معجون تربد سات گرام، عرق شکاعی 100 ملی لیٹر، شربت اسارون پچیس ملی لیٹر ملا کر صبح کو پلائیں۔ (2) معجون دبیدالورد اول کھلائیں اوپر سے افسنتین رومی سات گرام نوشادر ایک گرام پانی میں پیس کر جوش دیں اور صاف کر کے شام کو پلائیں۔ (3) حب کبد نوشادری دو عدد کھانا کھانے کے بعد دونوں وقت دیا کریں (4) گل بابونہ چھ گرام، عنب الثعلب خشک چھ گرام، بورہ ارمنی تین گرام، پشک گوسفند بارہ گرام، افسنتین رومی چھ گرام، برنجاسف چھ گرام، آب مکو سبز کے پانی میں پیس کر پیٹ پر لیپ کریں۔

اگر اس سے افاقہ نہ ہو (1) شورہ قلمی ایک گرام، جوا کھار ایک گرام باریک پیس کر معجون تربد سات گرام میں ملا کر اول کھلائیں اوپر سے عرق شکاعی 100 ملی لیٹر، شربت اسارون پچیس ملی لیٹر ملا کر پلا دیا کریں۔ (2) حب ملین چھ عدد روغن بادام سے چرب کر کے ہفتہ میں دو مرتبہ رات کو سوتے وقت کھلائیں۔ (3) جب عوارضات میں خفت ہو جائے تو تقویت کے لئے کشتہ فولاد دو برنج، نوشادر لولوی سات گرام میں ملا کر ہمراہ عرق برنجاسف 125 ملی لیٹر، نبات سفید پچیس گرام صبح وشام استعمال کرائیں۔ (4) حب کبد نوشادری دو عدد کھانا کھانے کے بعد دونوں وقت کھلا دیا کریں۔

استسقائے طبلی: اس کے علاج میں بھی استسقائے لحمی کے معالجات کو پیش نظر رکھیں نیز حکیم عبدالعزیز صاحب مرحوم لکھنوی کا حسب ذیل عرق معمول و مفید ہے تخم اسارون، قرنفل، ابریشم خام مقرض لک مغسول، مغز گھیکوار، سنبل الطیب، تخم ہلیون، مویز منقیٰ، برگ گکرونده سبز، برگ کاسنی سبز، برگ عنب الثعلب سبز، ریوند چینی، بادیان، زرنباد ہر ایک چالیس گرام رات کو آہن تاب پانی میں بھگوئیں صبح بطریق معروف عرق کشید کریں اور نیچہ پر زعفران خالص بارہ گرام کی پوٹلی باندھیں تیار ہونے پر 150 ملی لیٹر ہمراہ شربت بزوری پچیس ملی لیٹر صبح وشام پلائیں۔ اس کے علاوہ حسب ذیل معجون بھی فائدہ مند ہے بادیان، بیخ بادیان، تخم کاسنی، پوست بیخ کاسنی، بیخ اذخر مکی، تخم خربزہ ہر ایک چھ گرام، تخم کشوث بصرہ بستہ، گل غافث ہر ایک پانچ گرام سب کو عرق عنب الثعلب خشک 300 ملی لیٹر میں جوش دے کر صاف کر کے شربت دینار چالیس ملی لیٹر ملائیں اور آب کاسنی سبز مروق چالیس ملی لیٹر، آب گکرونده سبز مروق چالیس ملی لیٹر اضافہ کر کے پلائیں۔

نکتہ: اگر مریض کو کھانسی کی شکایت ہو تو تخم کاسنی اور آب کاسنی کی بجائے اصل السوس مقشر پانچ گرام، پرسیاؤشاں چھ گرام اضافہ کریں۔

منتخب مجربات و مرکبات - شربت اصول: استسقاء کے لئے مفید ہے۔ پوست بیخ بادیان پچاس گرام' پوست بیخ کاسنی پچیس گرام' پوست بیخ کبر پچیس گرام' پوست بیخ کرفس پچیس گرام' بادیان پچیس گرام' تخم کرفس گرام' تخم کاسنی بارہ گرام' عود بلسان تین گرام' تخم کشوث بصرہ بستہ بارہ گرام' تخم خربزہ بارہ گرام' گل سرخ بارہ گرام' گل غافث سات گرام' اذخر مکی سات گرام' سنبل الطیب نو گرام' اسارون نو گرام' سلیخہ نو گرام' ریوند چینی نو گرام' حب بلسان تین گرام سب دواؤں کو رات کو عرق مکو دو لیٹر' عرق کاسنی دو لیٹر میں بھگو کر صبح جوش دیں' پھر صاف کر کے شکر سفید دو لیٹر داخل کر کے شربت کا قوام کریں سرد ہونے کے بعد مصطگی رومی تین گرام' لک مغسول تین گرام باریک پیس کر اضافہ کریں خوراک چالیس ملی لیٹر ہمراہ بدرقہ مناسبہ۔

دواء الکرکم کبیر: سوء مزاج جگر بارد کو نفع کرتی ہے اگر جگر یا تلی کے ورم کی وجہ سے استسقاء کی شکایت ہوگئی ہو تو اس کے لئے تریاق ہے۔ زعفران چالیس گرام' سنبل الطیب بارہ گرام' روغن بلسان 17 گرام' تگر چودہ گرام' انیسون چودہ گرام' تخم کرفس چودہ گرام' ریوند چینی چودہ گرام' تخم گنذر جنگلی چودہ گرام' مرکی چودہ گرام' رب السوس دس گرام' تج قلمی دس گرام' مصطگی رومی دس گرام' گل غافث دس گرام' مجیٹھ سات گرام' قسط شیریں تین گرام' دارچینی تین گرام' اذخر مکی تین گرام' حب بلسان تین گرام سب کو کوٹ چھان کر عسل خالص سہ چند میں معجون بنائیں اور ضرورت کے وقت پانچ گرام کی مقدار میں ماء العسل کے ساتھ استعمال کریں۔

عرق آسو: تقویت اور اقسام استسقاء کے لئے نافع ہے مغز گھیکوار دو کلوگرام' ادرک سبز دو کلوگرام' برادہ فولاد دو کلوگرام' قند سیاہ کہنہ ایک گرام' قلفل سیاہ چالیس گرام' قلفل دراز چالیس گرام' زنجبیل چالیس گرام' سلیخہ چالیس گرام' قاقلہ صغار چالیس گرام' جوز بوا چالیس گرام' سعد کوفی چالیس گرام' دارچینی چالیس گرام' سنبل الطیب چالیس گرام' انیسون چالیس گرام' اذخر مکی چالیس گرام' تخم کرفس چالیس گرام' نانخواہ چالیس گرام' آب مکو سبز مروق ایک لیٹر' آب ترب سبز مروق ایک لیٹر' آب کاسنی سبز مروق ایک لیٹر' آب کسونڈی سبز مروق ایک لیٹر' عرق گلاب دو لیٹر' عرق مکو دو لیٹر اوّل گڑ کو عرقیات میں حل کر کے مٹی کے پرانے مٹکا میں ڈالیں بعدہٗ سب ادویہ کو کوٹ کر داخل کریں اور زمین میں دفن کر کے ایک ہفتہ کے بعد نکال لیں اور اگر چالیس یوم تک دبائے رکھیں تو بہت زیادہ طاقتور ہے۔ خوراک پچاس ملی لیٹر صبح و شام استعمال کریں۔

حب استسقاء: استسقائے زقی کے لئے مفید ہے تربد سفید ایک گرام' ایارج فیقرا آٹھ گرام' سکبینج آٹھ گرام' غاریقون چھ گرام' ایرسا چھ گرام' نمک سیاہ چار گرام' لک مغسول تین گرام' ریوند چینی تین گرام' بیخ اذخر تین گرام' فقاح' اذخر تین گرام' سلیخہ تین گرام' فرفیون دو گرام سب کو کوٹ چھان کر آب بادیان میں گولیاں بنائیں' خوراک سات گرام تک ہمراہ عرق مکو 75 ملی لیٹر' عرق بادیان 75 ملی لیٹر' شربت دینار پچاس ملی لیٹر اور اگر پانچ گرام کی مقدار میں اونٹنی کے دودھ کے ساتھ کھلائی جائے تو زیادہ مفید ہوتی ہے۔

ضماد استسقاء: سوء القنیہ اور استسقاء کے لئے حکیم رضی الدین خان صاحب مرحوم دہلوی کا معمول ہے گل بابونہ' اکلیل الملک' افسنتین رومی' اسارون' سنبل الطیب' بطیانہ' مصطگی رومی' سعد کوفی' گل سرخ ہر ایک چار گرام باریک پیس کر آب مکو سبز میں ملا کر نیم گرم کا ضماد کریں۔

نکات: بعض اوقات اس نسخہ میں سلیخہ اور مرکی چار چار گرام اضافہ کرتے ہیں اور کبھی تسکین پہنچانے کے لئے اس میں زعفران خالص دو گرام بڑھایا جاتا ہے۔

حب استسقاء: استسقاء خصوصاً لحمی وزقی میں فائدہ مند ثابت ہوئی ہے گندھک آملہ سار' پارہ' کمیلا' آرد تربد' آرد بیخ حنظل' پوست ہلیلہ زرد' نمک طعام ہر ایک ایک گرام' جمالگوٹہ چار گرام سب کو کوٹ چھان کر شیر زقوم میں چنے کے برابر گولیاں بنائیں اور ضرورت کے وقت چار گولیاں شیر شتر کے ساتھ صبح کو روانہ کھلا دیا کریں اور غذا میں سوائے شیر شتر اور کچھ نہ دیں۔

علاج ڈاکٹری: اگر یہ مرض بمشارکت قلب ہو تو مندرجہ ذیل نسخہ جات مفید ہوتے ہیں:

(1)	پلوڈیجی ٹیلس	35 ملی گرام
	پلوسلا	35 ملی گرام
	پل ہائیڈرار جرائی	35 ملی گرام
	ایکسٹریکٹ ہائیو سائمس	35 ملی گرام

ملا کر اس کی ایک گولی بنالیں اور صبح وشام کھلائیں۔

(2)	سوڈیم نائٹرائٹ	17 ملی گرام
	پوٹاشیم ایسی ٹیٹ	500 ملی گرام
	ٹنکچر ڈیجی ٹیلس	5 قطرے
	سیرپ	2 گرام
	ایکوا	25 ملی لیٹر

ایسی ایک ایک خوراک دن میں تین دفعہ دیں۔

اگر یہ مرض بمشارکت گردہ عارض ہوا ہو تو مریض کو غذا بے نمک دیں کیونکہ نمک چھوڑ دینے سے بہت فائدہ ہوتا ہے اور احشاء میں پانی کا جمع ہو جانا بند ہو جاتا ہے اگر مریض کا بدن خشک رہتا ہو تو پسینہ لانے کی تدابیر کریں لیکن احتیاط رہے کہ کثرت عرق سے مرض کے قلب اور شش پر نہایت برا اثر پڑتا ہے اس لئے اس عمل میں اعتدال کو ملحوظ رکھیں۔

پیلو کارپین کے جلدی احتقان سے مریض کو پسینہ بکثرت آنے لگتا ہے لیکن یہ دوا قلب وشش کو ضعیف کرتی ہے مصنوعی تدابیر سے اگرچہ پسینہ خاطر خواہ آجاتا ہے مثلاً مریض کو بھاپ دینا' گرم ریت پر لٹانا وغیرہ لیکن اس سے مریض کو عموماً فقرالدم عارض ہو جایا کرتا ہے کیونکہ احشاء کا پانی خون میں مل جاتا ہے اس لئے فساد گردہ کے مریضوں میں کیفین سائٹریٹ کا استعمال بہترین ہے چنانچہ یہ دوا محرک قلب اور مدر بول ہے۔

(1)	کیفین سائٹریٹ	175 ملی گرام
	ٹنکچر ڈیجی ٹیلس	پانچ قطرے
	ایکوا	25 ملی لیٹر
(2)	کیفین سائٹریٹ	175 ملی گرام
	پوٹاشیم سائٹریٹ	700 ملی گرام
	انفیوژن ڈیجی ٹیلس	12 ملی لیٹر

ایسی ایک ایک خوراک دن میں تین چار مرتبہ پلائیں اور ایک روز دوا دیں دوسرے روز ناغہ کریں۔

(3)	تھائیوسین سوڈیم ایسی ٹیٹ	700 ملی گرام

پانی میں حل کر کے پلانا بھی سود مند ہے یہ دوا قوی مدر بول ہے۔

اگر استسقاء فساد جگر سے عارض ہوا ہو تو مندرجہ ذیل نسخہ جات مفید ہیں:

سوڈا سیلی سلیٹ	350 ملی گرام
سوڈا فاسفیٹ	700 ملی گرام
سوڈا سلفیٹ	ایک گرام

ٹنکچر پوڈافلین 5 قطرے
سپرٹ کلوروفارم 15 قطرے
ایکوا 25 ملی لیٹر

ایسی ایک ایک خوراک دن میں چار مرتبہ پلائیں...... اور

پوڈافلین 8 ملی گرام
یونے من 35 ملی گرام
پل ریہائی کمپونڈ 100 ملی گرام

ایسی ایک گولی بوقت خواب دیں۔

استسقاء لحمی، فقرالدم، فولاد، سنکھیا، انڈے اور جگر بز کا استعمال نہایت مفید ہے چنانچہ:

فیرائی ایٹ ایمونیا سائٹریٹ 280 ملی گرام
لائیکوار آرسینی کیلس 5 قطرے
گلیسرین 30 قطرے
ایکوا منتھا پپ 25 ملی لیٹر

ایسی ایک ایک خوراک بعد غذا صبح و شام پلائیں۔

مریض کو کامل آرام و سکون میں رکھیں عمدہ زود ہضم اور صالح الکیموس اغذیہ کھلائیں انڈے، مچھلی، گوشت کا شوربا، تازہ ترکاریاں اور پھل مفید اشیاء ہیں اس کے علاوہ تبدیل آب و ہوا کریں اور مریض کو کھلی اور تازہ ہوا میں رکھیں۔

(2) آب افشردہ جگر بز 25 ملی لیٹر
پورٹ وائن 8 ملی لیٹر

ملا کر پلانا ازالہ فقرالدم کے لئے نہایت مفید ہے اگر اس سے مریض کو نفرت ہو تو جگر بز نرم آگ پر بھون کر کھلانا مفید ہے۔

(3) ایسڈ آرسینی اس نصف ملی گرام
فیرائی ریڈکٹم 70 ملی گرام
ایکسٹریکٹ جنشن کمپونڈ حسب ضرورت

ملا کر ایک گولی بنالیں اور بعد غذا کھلائیں مفید ہے۔

اگر یہ مرض بوجہ مرض بیری بیری عارض ہوا ہو تو مریض کو تازہ ترکاریاں مثلاً پالک، گوبھی، ٹماٹر، پھلوں کا پانی مثلاً سنگترہ، لیمن اور انگور کا افشردہ دیں مٹر مسور اور بین کا سالن کھلائیں خوراک میں چاول کھانے کو نہ دیں مریض کو اگر قبض ہو تو ملینات کا استعمال مفید ہے۔

اگر اعصاب میں درد زیادہ ہو تو منوم و مسکن ادویہ مثلاً ویرونال، مارفیا، لومی نال وغیرہ دیں یا اعصاب متالم پر برقی رو سے مالش کریں مریض کو تبدیل آب و ہوا کے لئے کھلے میدان یا سمندر کے کنارے یا پہاڑ پر رکھیں اور یہ نسخہ دیں:

پوٹاشیم سائٹریٹ 500 ملی گرام
سوڈا سیلی سلیٹ 350 ملی گرام
سپرٹ ایمونیا ایرومیٹک 20 قطرے

ٹنکچر سٹروف انتھس	3 قطرے
سیرپ	2 ملی لیٹر
ایکوا منتھا پپ	25 ملی لیٹر

ایسی ایک ایک خوراک ہر تیسرے گھنٹہ بعد دیں۔

غذا و پرہیز: غذائیں تھوڑی مقدار میں دیں حلوان اور چوزے کا گوشت' ابلی ہوئی مچھلی' زردی بیضہ مرغ' مرغ' تیتر' بٹیر کی یخنی' جگر' گردے' مونگ کی دال کی کھچڑی' پالک' میتھی' ساگودانہ' گیہوں کی روٹی' سوجی کے خشک ٹوسٹ وغیرہ دیں گرم مصالحے' مولی کا اچار' سرکہ اور پودینہ وغیرہ کی چٹنیاں استعمال کرائیں شیر شتر پلائیں۔

پرہیز: ثقیل اور بادی چیزوں سے پرہیز کریں ایسی غذائیں نہ دیں جن میں مائیت زیادہ ہو زیادہ گرم اور خشک غذائیں بھی نہ دیں پانی کی بجائے عرقیات یا لوہے کا بجھا ہوا پانی استعمال کرائیں۔

فتق

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
فتق	فتق	ہرنیا Hernia
قیلہ	قیلہ	سیل Cele

یادداشت: فتق ایک عربی لفظ ہے جس کے لغوی معنی ہیں پھٹنا یا شق ہونا اور ہرنیا ایک لاطینی لفظ ہے اس کے لغوی معنی بھی پھٹنا یا شق ہونا ہی ہیں۔ طبی اصطلاح میں سے فتق اور ہرنیا ہر دو مترادف ہیں اور اس سے مراد کسی عضو یا عضو کے کسی حصے یا بعض دوسرے ساختوں کا کسی ایسے جوف کی دیوار سے باہر کی طرف ابھر آنا ہے جو طبعی حالت میں ان کو اپنے اندر شامل رکھتا ہے چونکہ ایسا اکثر اس جوف کی دیوار کے شق ہو جانے یا پھٹ جانے سے ہوا کرتا ہے اس لئے طب میں اس کو فتق اور ڈاکٹری میں ہرنیا کی اصطلاح سے موسوم کر دیا گیا ہے قیلہ فی الحقیقت ایک یونانی لغت ہے جس کے معنی ہیں رسولی یا ابھار اور ڈاکٹری لفظ سیل بھی اسی سے نکلا ہوا ہے چونکہ اس مرض میں آنت وغیرہ کے صفن میں اتر آنے سے وہاں غیر طبعی طور پر ایک قسم کا ابھار یا رسولی سی بن جاتی ہے اس لئے اس کو اس نام سے موسوم کیا گیا ہے۔

گو فتق اور ہرنیا اپنے لغوی معنی کے اظہار سے عام نہیں اور ہر ایک جوف میں سے اس کے اندر کے اعضاء اور ساختوں کے اُبھر آنے پر ان کا اطلاق ہو سکتا ہے مثلاً فتق دماغی (سیری برل ہرنیا) فتق دیا فرغمی (ڈایا فرغمیک ہرنیا) وغیرہ لیکن عام طور پر فتق اور ہرنیا زیادہ تر جوف شکم کی دیوار اور بالخصوص کنج ران اور صفن میں ابھرنے والے اعضاء اور ساختوں خصوصاً آنت اترنے کو کہا جاتا ہے۔

اسی طرح گو قیلہ اور سیل بھی عام ہے مثلاً قیلہ دماغی (کیفلوسیل) قیلہ مثانی (سسٹوسیل) قیلہ ریوی (نیومونوسیل) قیلہ سحائی (منجوسیل) قیلہ طحالی (سپلینو سیل) قیلہ رحمی (میٹروسیل) وغیرہ وغیرہ لیکن عام طور پر سیل سے مراد صفن میں اتر آنے یا پانی بھر جانے ہی سے لی جاتی ہے۔

تعریف و ماہیت: فتق ایک مرض ہے جس میں پردہ صفاق (باریطون) کے پھٹ جانے یا اس کے منافذ کے کشادہ ہو جانے سے پیٹ کے اندر کی کوئی چیز مثلاً آنت یا ثرب وغیرہ ابھر آتی اور اپنے مقام سے ہٹ کر کسی دوسرے مقام میں پھنس جاتی ہے یا کنج ران والے منفذ سے نیچے فوطہ میں اُتر آتی ہے۔ شکم کے جوف میں متعدد سوراخ ہوتے ہیں جن میں سے بعض پیدائش کے بعد بند ہوتے ہیں مثلاً ناف کا سوراخ اور کنج ران کا سوراخ جس میں سے مردوں کے خصیے اور ان کی متعلقہ رگیں

مجریٰ منی اور عروق دمویہ وغیرہ اور عورتوں میں رباط مستدیر وغیرہ باہر آتے ہیں اور بعض کے اندر سے چونکہ رگیں وغیرہ گذرتی ہیں اس لئے وہ بند نہیں ہوتے مثلاً مری، شریان اورطیٰ، ورید اجوف صاعد ران کی عروق دمویہ وغیرہ کے سوراخ، اگر کسی وجہ سے بند شدہ منافذ ڈھیلے ہوکر یا پھٹ کر کھل جائیں یا پیدائشی طور پر بند ہی نہ ہوں یا اکثر مذکورہ غیر مسدود سوراخ ہی ڈھیلے ہوجائیں تو ان کی جگہ پر جوف شکم کی دیوار کمزور ہوجاتی ہے اور کم وبیش اندرونی دباؤ پڑنے پر ان کی راہ پیٹ کے اندر کے اعضاء مثلاً آنتیں، ثرب، معدہ وغیرہ جوف شکم سے باہر کی طرف ابھر آتے ہیں اور اپنے ساتھ ہی ان تمام ساختوں کو بھی ابھار دیتے ہیں جو ان کے راستے میں حائل ہوتی ہے مثلاً جب آنتیں یا ثرب وغیرہ کنج ران کے منفذ سے صفن کے جوف میں اترتے ہیں تو ان کے اوپر کا پردہ صفاق بھی ان کے ساتھ اس میں اتر جاتا ہے زجنین میں جب خصیے شکم سے صفن میں اترتے ہیں تو ان کے ساتھ دیوار شکم کے بعض پردے بھی ان کو ملفوف کرتے ہوئے صفن میں اتر آتے ہیں صفاقی پردہ (باریطون) بھی اسی طرح ان کے ساتھ صفن میں آ کر ایک تھیلی بنادیتا ہے یہ تھیلی عام طور پر پیدائش کے بعد جوف شکم کے بند ہوجانے سے بالکل علیحدہ ہوجاتی اور خصیوں کے اوپر اور صفن کے اندر ایک بالکل علیحدہ جوف بنادیتی ہے استسقاء زقی کی مانند بعض اوقات غیر طبعی طور پر اس میں رطوبت جمع ہوجایا کرتی ہے جس کو قیلۃ الماء (ہائیڈروسیل) کی مخصوص اصطلاح سے نامزد کیا جاتا ہے اگر کسی وجہ سے پیدائشی طور پر یہ سوراخ کھلا رہ جائے تو ایسی حالت میں اکثر پیدائشی طور پر فتق کی شکایت پائی جاتی ہے جو فتق مولودی (کنجینیٹل ہرنیا) کے نام سے موسوم ہے۔

اقسام: اس مرض کی مختلف لحاظ سے بہت سی قسمیں کی گئی ہیں چنانچہ محل وقوع کے لحاظ سے اس کی دو بڑی قسمیں ہیں (1) فتق اندرونی یا داخلی (انٹرنل ہرنیا) جو جوف شکم کے اندر ہوتا ہے اور باہر سے بالکل نظر نہیں آتا جوف شکم کی پچھلی دیوار میں بعض اوقات چھوٹے چھوٹے گڑھے یا گوشے ایسے ہوتے ہیں جن میں بعض اوقات آنتوں کی کوئی گرہ یا پیچ پھنس جاتا ہے اس قسم کا پتہ اس وقت چلتا ہے جب کہ فتق میں اختناقی کیفیت یا سدہ پیدا ہوجاتا ہے۔ (2) فتق خارجی یا ظاہری (ایکسٹرنل ہرنیا) جو باہر سے دیکھنے پر نظر آتا ہے مختلف مقامات کے لحاظ سے اس کی پھر کئی قسمیں ہیں مثلاً فتق سری یا مراق البطن (امبیلی کل ہرنیا یا ایبڈومی نل ہرنیا) جب ناف یا ناف کے اردگرد آنت یا ثرب وغیرہ اپنی جگہ سے باہر کو ابھر آتی ہے اس کو بعض لوگوں نے نتوالسرہ (سونڈا یا ڈھنل) کے نام سے بھی نامزد کیا ہے فتق الاربیہ (چڈے یا کنج ران کا فتق، انگوائنل ہرنیا) جس میں پردہ صفاق کنج ران کے قریب پھٹ جاتا ہے یا قناۃ الاربیہ (انگوائنل کینال، کنج ران کی وہ نالی جس میں سے خصیے کی ڈوری اترتی ہے) کا سوراخ ڈھیلا ہوجائے تو آنت وغیرہ اس میں اتر کر کنج ران میں پھنس جاتی ہے یہ سیدھا فتق الاربیہ مستقیم، ڈائریکٹ انگوائنل ہرنیا) ہوتا ہے یا ترچھا فتق (الاربیہ منحرف، اوبلیک انگوائنل ہرنیا) یہ کبھی پیدائشی اور خلقی (کنجینیٹل ہرنیا) ہوتا ہے ایسی صورت میں یہ اکثر کیسہ دار (ان سس ٹڈ ہرنیا) ہوتا ہے یعنی صفاق اور شکم کی دیوار کی بعض دیگر جھلیوں میں ملفوف ہوتا ہے جو اس کے اوپر ایک قسم کی تھیلی یا کیسہ بنادیتی ہے یہ تھیلی دبانے پر واپس پیٹ میں نہیں جاتی اس تھیلی کے دو حصے ہوتے ہیں ایک تنگ حصہ جو تھیلی کہلاتا ہے اور دوسرا باہر کو ابھرا ہوا حصہ وہ اس کا جسم کہلاتا ہے کمی بیشی کے لحاظ سے بھی اس کی مندرجہ ذیل چار صورتیں ہیں: (1) فتق الاربیہ ناقص (بیوبونوسیل) جس میں اتری ہوئی آنت وغیرہ کنج ران کی مذکورہ نالی کے اندر ہی رہتی ہے۔ (2) فتق الاربیہ کامل جس میں اتری ہوئی آنت نالی مذکور کے باہر آ کر مردوں میں صفن (فتق صفنی، سکروٹل ہرنیا) اور عورتوں میں شرمگاہ (فتق استحیائی) کے اندر آجاتی ہے فتق صفنی کو اطباء نے قیلہ، اورہ اور قرو کے نام سے بھی نامزد کیا ہے فتق فخذی (فیمرل ہرنیا، فیمر وسیل یا کروزل ہرنیا) جس میں آنت بجائے قناۃ الاربیہ میں اترنے کے اس سوراخ میں اترتی ہے جس کی راہ ران کی بڑی بڑی عروق دمویہ وغیرہ گذرتی ہیں بعض اطباء نے اس کو بھی فتق الاربیہ کے نام سے ہی موسوم کیا ہے۔

اس کے علاوہ فتق کی تھیلی میں جو چیز یا عضو وغیرہ اترتا ہے اس کے لحاظ سے بھی اس کی مختلف قسمیں ہیں مثلاً جب فتق

میں معدہ کا کوئی حصہ ہوتا ہے تو اس کو فتق معدی (گیسٹرک ہرنیا) جب آنتوں کا کوئی حصہ ہوتا ہے تو فتق معوی (انٹسٹائنل ہرنیا) جب ثرب کا کوئی حصہ ہوتا ہے تو اس کو فتق ثربی (اومینٹل ہرنیا) کہتے ہیں آخر الذکر دو اقسام یعنی معوی اور ثربی کو بالخصوص جب کہ صفن کی تھیلی تک اتر آئیں تو بالترتیب قیلہ معائی اور قیلہ ثربی بھی کہتے ہیں اگر فتق اور بالخصوص فتق صفنی میں پانی ہو تو اس کو فتق مائی یا قیلۃ الماء (ہائیڈروسیل) اور اگر ریح ہو تو فتق یا قیلہ ریحی (فائی سوسیل) کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔

پھر اگر فتق بآسانی دب کر پیچھے کو ہٹ جائے اور زور پڑنے سے پھر ابھر آئے تو اس کو فتق المنمازی (ریڈیوس ایبل ہرنیا) اور اگر بآسانی نہ دب سکے تو اس کو فتق عاصی (اریڈیوس ایبل ہرنیا) کہا جاتا ہے اگر فتق میں اترتی ہوئی آنت وغیرہ متورم ہوجائے تو اس کو فتق متورم (ان فلیمڈ ہرنیا) کہتے ہیں جب متورم فتق کے پھنس جانے کی وجہ سے اس میں سدہ پڑ جائے تو فتق سدی (ان کارسی ریٹڈ ہرنیا) اور اگر اس میں اختناقی کیفیت پیدا ہوجائے تو فتق اختناقی (سٹرینگولیٹڈ ہرنیا) کہا جاتا ہے آخر الذکر چاروں صورتیں اکثر خطرناک اور تکلیف دہ ہوتی ہیں۔

<u>اسباب:</u> پیدائشی طور پر قناۃ الاربیہ کے سوراخ کا ڈھیلا ہونا یا عضلات کا کمزور ہونا' ثرب اور امعاء کا لمبا اور ڈھیلا ہونا پیدائش کے بعد نال کا ٹھیک طور پر نہ کاٹنا یا پیٹ کے خط ابیض کے مقام کا خلقی طور پر ضعیف ہونا' ضربہ وسقطہ' پشت پر بوجھ اٹھا کر زیادہ چلنا' قبض مزمن کی حالت میں رفع حاجت کے وقت زور لگانے اور کونتھنے کی عادت' سمن مفرط' شدید کھانسی' سعال مزمن' امراض ریا فرغما' امعاء و باریطون' وضع حمل میں زچہ کا بے محل زور لگانا' اچھلنا کودنا' گھوڑے کی سواری کی عادت وغیرہ جس سے پیٹ کے عضلات پر غیر معمولی طور پر زیادہ زور پڑتا ہے گاہے پیٹ پر عمل جراحی کے بعد بھی مقام جراحت پر التحام کے بعد پیٹ کے عضلات کمزور ہوجاتے ہیں اور اس وقت یہ شکایت پیدا ہوجاسکتی ہے۔

<u>علامات:</u> فتق کے مقام پر ابھار دکھائی دیتا ہے بالخصوص جب کہ مریض کھڑا ہوا ہو یا یہ ابھار عموماً دبانے اور چت لیٹنے پر بالکل غائب یا کم ہوجاتا ہے کیونکہ آنت یا ثرب وغیرہ کا فتق میں اترا ہوا حصہ پیٹ میں واپس چلا جاتا ہے مریض کے کھانسنے یا سانس بند کرکے اینٹھنے پر اگر فتق کے مقام پر ہاتھ رکھ کر دیکھا جائے تو فتق پھیلتا ہوا محسوس ہوتا ہے فتق عاصی میں اتری ہوئی آنت وغیرہ دبانے سے اپنی جگہ پر واپس نہیں جاتی فتق کا ابھار بدستور باقی رہتا ہے اور اس کے ساتھ فتق پر ورم وغیرہ پیدا ہوکر بالآخر فتق اختناقی قسم کا ہوجاتا ہے مقام فتق پر کم وبیش درد ہونے لگتا ہے قبض ہوجاتا ہے مریض کو بار بار پاخانے کی حاجت ہوتی ہے لیکن پاخانہ نہیں آتا پیٹ پھول جاتا ہے اور جلد یا بدیر قے آنے لگتی ہے جس میں بالآخر براز خارج ہونے لگتا ہے مریض سخت بے چین اور پریشان ہوتا ہے نبض نہایت کمزور ہوجاتی ہے اور سرد پسینے آنے لگتے ہیں۔

<u>تشخیص:</u> اس مرض کی تشخیص چنداں مشکل نہیں ہے البتہ اگر فتق میں آنت اتری ہوئی ہو تو ابھار گول' ملائم اور لچک دار ہوتا ہے اور اس کو دبانے پر قراقر کی کم وبیش آواز سنائی دیتی ہے اور ایک قسم کے جھٹکنے کی آواز کے ساتھ آنت واپس پیٹ میں داخل ہوتی ہے اگر فتق میں ثرب کا زیریں حصہ اترے تو ابھار چپٹا' ڈھیلا اور ناہموار ہوتا ہے اس کو دبانے پر قراقر سنائی نہیں دیتی اور ثرب آہستگی کے ساتھ پیٹ میں واپس داخل ہوتی ہے۔

<u>حفظ ماتقدم:</u> مستعدین فتق کو رفع حاجت کے وقت کونتھنے اور زور لگانے سے باز رہنا چاہئے انہیں مسہلات سے بھی پرہیز کرنا چاہئے اس کے علاوہ بوجھ اٹھانے' گھوڑے کی سواری کرنے' ہلاس لینے' قہقہہ لگانے' زیادہ جاگنے' کثرت جماع' دوڑنے اور زیادہ پیدل چلنے اور نفاخ اغذیہ استعمال کرنے سے باز رہنا چاہئے۔ انہیں جماع اور حمام کے وقت فتق کو باندھ کر رکھنا چاہئے اور قبض ہرگز نہیں ہونے دینا چاہئے۔

<u>اصول علاج:</u> اصل سبب کو معلوم کرکے جلد از جلد رفع کرنے کی کوشش کریں اگرچہ عام طور پر عمل جراحی کے سوا دوسرا علاج

فتق کے دفعیہ کے لئے کارگر ثابت نہیں ہوتا تاہم ازالہ مرض کی مناسب تدابیر کریں مریض کو آرام سے بستر پر لٹائے رکھیں اور زیادہ حرکت سے منع کردیں باریطون کے منافذ کو بند کرنے کے لئے قابض ادویہ کا استعمال کریں بعض اوقات اس مقصد کے لئے داغ بھی دے دیا جاتا ہے تیز آنت کو روکنے کے لئے ٹرس (فتق کی پٹی) کا استعمال بھی عمدہ تدابیر میں سے ہے۔

دستور العلاج: (1) اگر فتق معائی وسربی کی شکایت ہو تو گرم پانی کے تریڑے دیں یا مریض کو گرم پانی کے ٹب میں بٹھائیں اس کے بعد بدن کو تولئے سے صاف کر کے مصطگی رومی، انزروت، کندر، جوزسرو، برگ سرو، اقاقیا، گلنار، دم الاخوین، مرکی، شب یمانی، صبر زرد، ابہل، رسوت مساوی الوزن باریک پیس کر آب عنب الثعلب سبز میں تر کر کے نیم گرم کا مقام ماؤف پر ضماد کریں۔

(2) مصطگی رومی ایک گرام باریک پیس کر گل قند آفتابی پچیس گرام میں ملا کر عرق گاؤزبان 150 ملی لیٹر کے ساتھ صبح وشام استعمال کریں۔

(3) رات کو سوتے وقت معجون فلاسفہ نو گرام ہمراہ عرق بادیان 150 ملی لیٹر نیم گرم کھلا دیا کریں۔ اگر یہ تجویز کارگر نہ ہو تو حسب ذیل منضج دیں: بادیان چار گرام، گل سرخ چار گرام، بیخ بادیان چھ گرام، بیخ کاسنی چھ گرام، عنب الثعلب خشک چھ گرام، گل بنفشہ چھ گرام، انجیر زرد تین دانہ، انیسون تین گرام پانی میں جوش دے کر صاف کر کے گل قند آفتابی پچاس گرام ملا کر صبح وشام پلائیں جب نضج ہوجائے اسی نسخہ میں برگ سنا مکی بارہ گرام، گل سرخ بارہ گرام اضافہ کریں اور دونوں کو چھان کر گل قند کے ساتھ مغز فلوس خیار شنبر 75 گرام، شیرہ مغز بادام شیریں پانچ دانہ شامل کر کے پلائیں تنقیہ کے بعد جوارش کمونی بارہ گرام کی مداومت کریں اگر فتق ریحی کی شکایت ہو تو (1) روغن بابونہ چالیس ملی لیٹر میں جند بید ستر تین گرام، قسط شیریں تین گرام، برگ سداب تین گرام، مازو سبز تین گرام جلا کر تیل کو صاف کر کے مقام ماؤف پر لگائیں۔ (2) جوارش کمونی سادہ بارہ گرام اول کھلا کر اوپر سے شیرہ بادیان پانچ گرام، شیرہ انیسون تین گرام، شیرہ تخم کشوث تین گرام، شیرہ مویز منقیٰ نودانہ، عرق بادیان 75 ملی لیٹر، عرق نانخواہ 75 ملی لیٹر میں نکال کر شربت دینار پچیس ملی لیٹر شامل کر کے صبح وشام پلائیں۔ اگر مریض فتق مائی میں مبتلا ہو تو خاکستر چوب انگور، خاکستر چوب بلوط، روغن زیتون میں ملا کر مقام ماؤف پر طلاء کریں اور کھانے کے لئے حسب ذیل نسخہ استعمال میں لائیں:

کشتہ خبث الحدید بیس ملی گرام، معجون فنجوش پانچ گرام میں ملا کر اول کھلائیں اوپر سے تخم حلبہ نیم کوفتہ تین گرام بادیان پانچ گرام، مویز منقیٰ نودانہ پانی میں جوش دے کر صاف کر کے شربت بنفشہ پچیس ملی لیٹر ملا کر صبح وشام پلائیں۔

منتخب مجربات ومرکبات: (1) معجون فنجوش ہر قسم کے امراض باردہ میں مفید ہے خبث الحدید کو کوٹ کر برادہ بنائیں اور تیز سرکہ میں سات روز تر کریں اور ہر روز سرکہ بدل دیا کریں اس کے بعد باریک پیس کر ایک حصہ لیں اور پوست ہلیلہ کابلی، ہلیلہ سیاہ، پوست ہلیلہ زرد، آملہ خشک، پوست بلیلہ ہر ایک بیس گرام، کلونجی، مصطگی رومی، عود ہندی ساڑھے چار گرام، مغز اخروٹ، قرنفل، زنجبیل، دارچینی ہر ایک دو گرام سب کو کوٹ چھان کر سہ چند شہد خالص میں معجون بنائیں اور ضرورت کے وقت پانچ گرام کی مقدار میں مناسب بدرقات کے ساتھ استعمال کریں۔

معجون سیر: مرگی، فالج، لقوہ، رعشہ کو دور کرتی ہے بلغم کی زیادتی کو رفع کرتی ہے فتق کے لئے مفید ہے لہسن پاک صاف کیا ہوا آدھ کلوگرام لے کر ایک لیٹر گائے کے دودھ میں پکائیں یہاں تک کہ لہسن بخوبی گل جائے شہد پانچ تولہ، گھی ساٹھ گرام شامل کر کے خوب گھونٹیں بعد ازاں آگ سے نیچے اتار کر لونگ، جائفل جاوتری، مرچ سیاہ، مصطگی رومی، الائچی خورد، الائچی کلاں، پوست ہلیلہ کابلی، دارچینی، سونٹھ ہر ایک 150 ملی لیٹر، اگر زعفران ہر ایک بیس گرام شامل کر کے معجون بنائیں۔ خوراک پانچ گرام سے سات گرام تک ہمراہ عرق گاؤزبان 150 ملی لیٹر نیم گرم استعمال کرائیں۔

ضماد فتق: مصطگی، انزروت، کندر، جوز السرو، اقاقیا، گلنار، دم الاخوین، مرکی، شب یمانی، صبر، ابہل، حضض سب اجزاء مساوی لے کر باریک کر کے غری اسمک (سریشم ماہی) یا سریش میں حل کر کے لیپ بنالیں اور فتق کو دبا کر اول اپنے مقام پر لوٹا دیں پھر یہ لیپ لگا کر باندھ دیں۔

علاج ڈاکٹری: ہدایات مندرج علاج طبی پر عمل کریں معمولی حالات میں ٹھیک طور پر پوری آنے والی فتق کی مخصوص کمانی دار پٹی مریض کو دن رات پہنائے رکھیں دن کی بجائے رات کو پہننے والی پٹی کی کمانی نسبتاً ڈھیلی ہونی چاہئے اگر اس کے کافی عرصہ کے استعمال سے آرام نہ آئے یا فتق میں اختناقی کیفیت یا کوئی غیر معمولی تکلیف دہ صورت پیدا ہوگئی ہو تو فوراً عمل یدیعنی آپریشن کرادیں ساٹھ سال سے زیادہ عمر کے بوڑھوں یا ایسے اشخاص میں جن میں فتق کی رسولی دبانے یا لیٹنے پر غائب نہ ہوتی ہو عمل ید کرانا مناسب نہیں ہوتا۔

غذاو پرہیز: میں استسقاء طبلی کے مطابق عمل درآمد کریں مثلاً غذا لطیف اور زود ہضم دیا کریں مثلاً دودھ، گھی، مکھن، سبزیاں وغیرہ قابض نفاخ اور دیر ہضم اشیاء مثلاً گوبھی، آلو، اروی وغیرہ سے پرہیز کرائیں۔

امراض عامہ شکم

استرخاء احشاء شکم

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
پیٹ کے اندرونی اعضاء کا ڈھیلا ہو کر لٹک جانا	استرخاء احشاء شکم	وسروٹوسس Visceroptosis

یادداشت: اس کو ڈاکٹری میں اینٹروٹوسس (استرخاء امعاء) گلینارڈ ڈیزیز (مرض گلینارڈ) ایبڈومینل ٹوسس (استرخاء شکمی) وغیرہ ناموں سے بھی نامزد کیا جاتا ہے وسروٹوسس درحقیقت ایک یونانی لغت ہے جو دو الفاظ سے مرکب ہے اس کے لغوی معنی ہیں احشاء کا گر جانا یا لٹک جانا۔

تعریف وماہیت: اس مرض میں پیٹ کے اندرونی احشاء، معدہ، آنتوں، طحال، جگر اور گردوں وغیرہ میں سے کوئی ایک یا زیادہ عضلات شکم کے طبعی دباؤ کے کم اور بندھنوں کے ڈھیلا ہوجانے کی وجہ سے اپنے طبعی مقام سے لٹک کر نیچے یا آگے پیچھے ہوجاتے ہیں۔

اقسام: اس مرض کی کوئی خاص قسم نہیں ہے البتہ مختلف احشاء میں سے جس عضو میں استرخاء ظاہر ہوا ہو اور جو عضو اپنی طبعی جگہ سے ہٹ گیا ہو اس کو اسی کے استرخاء کی طرف منسوب کیا جاتا ہے۔

اسباب: اس مرض کا سب سے اہم سبب عضلات شکم کی کمزوری (خواہ وہ کسی وجہ سے پیدا ہو) اور احشاء کے طبعی بندھنوں کا ڈھیلا ہوجانا ہے یہ صورت بالعموم عورتوں میں حمل سے پیدا ہوتی ہے بالخصوص اگر وضع حمل کے بعد عورت کافی عرصہ تک لیٹی نہ رہے اور جلدی اٹھ کر کام کاج کرنا شروع کردے اس کے علاوہ ہروقت بیٹھے رہنے والے اور بہت کم ورزش کرنے والے اشخاص میں بھی پیٹ کے عضلات کمزور ہوجاتے ہیں شاذونادر طویل بخاروں کے بعد اور نقص تغذیہ کے بعض حالات مثلاً کساح وغیرہ میں بھی عضلات شکم کمزور ہوجاسکتے ہیں اسی طرح پیٹ کی کسی رسولی یا استسقاء کی رطوبت کے پیٹ سے نکالنے یا کسی مرض میں شکم پر عملیہ کرنے کے بعد بھی بعض اوقات عضلات شکم کمزور ہوجاتے ہیں اور یہ مرض رونما ہوسکتا ہے دائمی درد شدید قبض اور فربہی مفرط بھی گاہے اس مرض کو پیدا کردیا کرتی ہے یہ مرض نہایت عام ہے اور زیادہ تر عورتوں میں پچیس سے

پچاس سال تک کی عمر میں پایا جاتا ہے چنانچہ اندازہ لگایا گیا ہے کہ بائیس فیصدی مرد اور تین فیصدی عورتیں اس مرض میں مبتلا ہوتی ہیں۔

علامات: مریض کو شکم کے اندر کسی لٹکی ہوئی اور نیچے کی طرف گرتی ہوئی شے کا احساس پایا جاتا ہے خصوصاً کھڑا ہونے کی حالت میں اسے اس کا زیادہ احساس ہوتا ہے کبھی کھچاوٹ کے ساتھ درد بھی پایا جاتا ہے جو کبھی پشت میں کبھی پیڑو میں کبھی ناف کے مقام پر کبھی کسی ایک طرف کی کوکھ میں اور کبھی کمر میں محسوس ہوتا ہے گاہے درد کی جگہ ورم اور صلابت کا یا شکم کے اندر خالی فضاء کا سا احساس پایا جاتا ہے وقتاً فوقتاً درد قولنجی قسم کی صورت اختیار کر لیتا ہے بعض مریضوں میں پیٹ کی وسطی لکیر کے بائیں جانب ناف کے کچھ اوپر ایک محدود حصے میں ذکاوت حس پائی جاتی ہے یہ علامات مریض کے کھڑا ہونے کی حالت میں زیادہ نمایاں ہوتی ہیں۔ جب مریض لیٹ جاتا ہے تو ان میں کسی قدر کمی آجاتی ہے اس کے علاوہ مریض کے پیٹ کو ٹٹول کر دیکھنے سے وہ نہایت درجہ نرم، ڈھیلا ڈھیلا اور کمزور محسوس ہوتا ہے۔ اگر پیٹ کے عضلات بہت لاغر ہوں تو مسترخی عضو کو ٹٹول کر محسوس کیا جاسکتا ہے اسکے علاوہ جب مریض اٹھ کھڑا ہوتا ہے تو اس کے پیٹ کے اوپر کا حصہ کسی قدر دبا ہوا اور زیریں حصہ باہر کو نکلا ہوا دکھائی دیتا ہے اور لیٹنے پر پیٹ کی وضع بھی طبعی وضع سے مختلف ہو جاتی ہے۔

مریض کو عام طور پر متلی ہوتی ہے اور وقتاً فوقتاً قے بھی آتی ہے بالعموم تنگی تنفس کی شکایت بھی پائی جاتی ہے بعض اوقات اسہال بھی آتے ہیں لیکن اکثر قبض کی شکایت رہتی ہے اور مسہلات کے استعمال سے طبیعت میں بے چینی بہت زیادہ ہو جاتی ہے پست ہمتی، چڑچڑاپن، سستی اور ضعف اعصاب کی دیگر علامات اور کبھی مالیخولیا مراقی تک کی شکایت پیدا ہو جاتی ہے اس کے علاوہ مختلف احشاء کے استرخاء کی صورت میں مختلف علامتیں پائی جاتی ہیں معدے میں شاذ و نادر ہی اس کی کوئی شدید علامات رونما ہوتی ہیں البتہ غذا کے شروع کرنے کے فوراً بعد گرانی محسوس ہوتی ہے جو بتدریج بڑھتی جاتی ہے اور کھانا کھانے کے بعد حد درجے کی بے چینی شروع ہو جاتی ہے آنتوں کے استرخاء میں بالعموم قولون کے انتہائی پیچ دار مقام پر بل پڑ جاتے ہیں اور اکثر قبض رہتا ہے نیز شکم کا نچلا حصہ ابھرا ہوا اور باہر کو نکلا ہوا معلوم ہوتا ہے۔

جگر کے استرخاء کی صورت میں جگر دائیں طرف کی پسلیوں کے کنارے سے نیچے لٹک کر شکم کی قسم فوق المعدی کے بالائی حصے میں محسوس ہوتا ہے اور اس کے ساتھ دائیں قسم قطنی میں بے چینی اور بوجھ کا احساس پایا جاتا ہے جو دائیں کندھے کی طرف پھیلتا ہوا پایا جاتا ہے چلنے پھرنے، اچھلنے کودنے اور کھانسنے پر اس میں زیادتی ہو جاتی ہے اور چت لیٹ جانے پر اس میں تخفیف محسوس ہوتی ہے گاہے مجری صفراء کے دب جانے سے سنگ مرارہ یرقان اور قولنج مراری بھی رونما ہوتے ہیں۔

طحال کے استرخاء میں طحال بائیں طرف کی پسلیوں کے نیچے محسوس ہوتی ہے جو بآسانی حرکت کرتی ہے اور دبانے پر اوپر چلی جاتی ہے اس کے علاوہ اس کی کوئی خاص علامت ظاہر نہیں ہوتی لیکن اگر اس کی جڑ میں بل پڑ جائے تو قولنجی قسم کا شدید درد ہوتا ہے۔ گردے کے استرخاء میں کلیہ متحرکہ کی مخصوص علامتیں پائی جاتی ہیں جس کا بیان امراض گردہ میں درج ہے۔

تشخیص: مختلف احشاء کے استرخاء کی صورت میں ان کی مخصوص علامات سے تشخیص کریں اور اگر ممکن ہو تو ایکس ریز سے بھی تشخیص میں مدد لے لیں۔

انجام: یہ مرض نہایت مزمن ہے اس سے براہ راست موت تو واقع نہیں ہوتی البتہ مریض کی زندگی اجیرن ہو جاتی ہے مناسب علاج سے کسی قدر فائدہ ہو جاتا ہے لیکن علاج کافی دیر تک کرنا پڑتا ہے اور مریض کو ایک طویل عرصہ تک خاص احتیاطیں کرنی پڑتی ہیں۔

حفظ ماتقدم: اس مرض سے بچنے کے لئے حاملہ عورتوں کو خصوصیت کے ساتھ وضع حمل کے بعد حسب حالات دو سے چار یا چھ ہفتے تک آرام کے ساتھ بستر میں رکھنا چاہئے اور اسے چلنے پھرنے، اچھلنے کودنے اور سخت و شدید حرکت کرنے یا بھاری بوجھ

اٹھانے سے بچنے کی ہدایت کریں اسی طرح باقی ایسے اشخاص میں بھی جن کے عضلات شکم بہت کمزور ہو گئے ہوں یا ان پر عمل جراحی کیا گیا ہو ان باتوں سے پرہیز کرائیں۔

اصول علاج: مریض کو بستر میں لٹائے رکھیں پائتی اونچی کر دیں اور مسترخی اعضاء کو اپنی جگہ پر پہنچا کر مناسب پٹی بندھوا دیں پیٹ کے عضلات کی مالش کرائیں لیکن مالش کرانے میں اس بات کی احتیاط رکھیں کہ وہ مسترخی عضو کو اپنی جگہ پر قائم رہنے میں ممد و معاون ہو اور پیٹ کے عضلات کو قوی کرے پیٹ پر سرد یا گرم ترنکور کرانا بھی مفید ہے داخلی طور پر دافع ریاح' ہاضم اور مقوی عضلات شکم ادویہ کا استعمال کرائیں سوء مزاج عصبی (نیورستھینیا) اور دیگر عصبی علامات کو رفع کرنے کے لئے حسب ضرورت مناسب ادویہ کا اضافہ کرلیا کریں قبض ہرگز نہ رہنے دیں رفع قبض کے لئے مسہلات کی بجائے حقنہ کا استعمال زیادہ نافع ہے۔

دستور العلاج: (1) کشتہ فولاد بیس ملی گرام' اذاراقی مدبر بیس ملی گرام' معجون فلاسفہ پانچ گرام میں ملا کر ہمراہ عرق چوب چینی عنبری 125 ملی لیٹر صبح و شام استعمال کریں۔

(2) اگر ہاضمہ میں فتور ہو تو جوارش جالینوس پانچ گرام' ہمراہ عرق گاؤزبان 75 ملی لیٹر' عرق بادیان 125 ملی لیٹر کھانا کھانے کے بعد کھلا دیا کریں یا مصطگی رومی بارہ گرام' دانہ الائچی کلاں بارہ گرام' سنبل الطیب بارہ گرام' پوست بیرون پستہ بارہ گرام' سنگدانہ مرغ پانچ گرام' گل سرخ بارہ گرام' نبات سفید مساوی الوزن کوٹ چھان کر تین گرام کی مقدار میں تازہ پانی کے ساتھ استعمال کرائیں۔

(3) خارجی طور پر عضلات شکم پر روغن مصطگی کی مالش کریں۔

(4) آنتوں کے فعل کو درست کرنے کے لئے بلغ کی انتڑیوں کو آب نمک آمیز سے صاف کر کے زجاجی مرتبان میں ڈال کر ابلتے ہوئے پانی میں رکھیں اور پندرہ سے بیس منٹ کے بعد نکال کر حاصل شدہ پانی مریض کو پلائیں۔

(5) اگر سمن مفرط کی وجہ سے اس قسم کی شکایت پیدا ہوئی ہو اجوائن دیسی' بادیان' زیرہ کرمانی' سداب ہر ایک چودہ گرام' لک مغسول تیس گرام' مرزنجوش' بورہ ارمنی ہر ایک ساڑھے تین گرام کوٹ چھان کر ہر روز ساڑھے چار گرام کی مقدار میں عرق بادیان 150 ملی لیٹر کے ساتھ صبح و شام استعمال کریں۔

اگر ان صورتوں سے مرض کا ازالہ نہ ہو تو گل بنفشہ سات گرام' مویز منقیٰ نو دانہ' بادیان' بیخ بادیان' بیخ کاسنی' تخم خطمی' تخم خبازی ہر ایک سات گرام' بیخ اذخر' پرسیاؤ شاں' بیخ کبر' بیخ کرفس ہر ایک پانچ گرام سب کو رات کو گرم پانی میں بھگو کر صبح مل چھان کر خمیرہ بنفشہ پچاس گرام اضافہ کر کے پلائیں جب مادہ کا نضج ہو جائے تو اسی نسخہ میں گل سرخ' برگ سناء مکی ہر ایک بارہ گرام اضافہ کریں اور صاف کرنے کے بعد گل قند آفتابی' شیر خشت' شکر سرخ ہر ایک پچاس گرام اضافہ کر کے پلائیں مسہل کے بعد تبرید کے طور پر خمیرہ گاؤزبان' جدوار' عود صلیب والا ورق نقرہ میں لپیٹ کر اول کھلائیں اوپر سے گاؤزبان پانچ گرام' گل گاؤزبان تین گرام' عناب پانچ دانہ پانی میں بھگو صاف کر کے شہد خالص پچیس ملی لیٹر شامل کر کے پلائیں۔ منضج و مسہل کے بدارج طے کرنے کے بعد ذیل کے مرکبات میں سے کوئی سا مرکب کام میں لائیں۔

منتخب مجربات و مرکبات۔ معجون فولاد: اکثر بلغمی امراض کے لئے مفید ہے استرخاء احشاء شکم کے لئے بھی نافع ہے۔ صفت: عنبر اشہب' مشک خالص ہر ایک ساڑھے چار گرام' افیون مصری بیس گرام' اشترخار' مغز چلغوزہ' گل اخروٹ' کالا دانہ' ترکچور' ثعلب مصری' بادیان' بھلانوہ مدبر' کچلا مدبر بریاں' افتیمون ولایتی' زراوند طویل' پیاز جنگلی' زراوند مدحرج' برگ شاہترہ ہر ایک 23 گرام' زعفران' مرچ سیاہ' فلفل دراز' شنگرف دھو کر عرق لیمون میں کھرل کیا ہوا' کبابہ' مصطگی رومی' انیسون' ماہی سقنقور' سنبل الطیب' جاوتری' قرنفل' دارچینی' صندل سفید' زیرہ کرمانی' کلونجی' تخم خربزہ' تخم کاسنی' عاقرقرحا' تخم خشخاش' بہمن سرخ' بہمن سفید' ہلیلہ

سیاہ، کہرباء شمعی، مرجان، مروارید ناسفتہ، اندر جو شیریں، تخم کرفس، مغز بنولہ، تخم دھتورا، مدبر بریاں، مایہ شتر اعرابی، بطیانہ، زنجبیل، کنجد مقشر، کندر رومی، بابونہ، جائفل، آملہ، الائچی کلاں، بہیڑہ، چیتہ ہندی، اجوائن، مغز نارجیل، تخم ہلیون، تج، بھنگرہ، مغز سر کنجشک، مغز سر مرغ ہر ایک 47 گرام، کشتہ فولاد 525 گرام، ورق نقرہ، ورق طلا ہر ایک پچاس عدد، شکر سفید جملہ ادویہ سے چوتھائی، شہد سفید جملہ ادویہ کے برابر، بدستور معجون بنائیں اور چھ ماہ کے بعد پانچ گرام کی مقدار میں استعمال کریں۔

ڈاکٹری علاج: ہدایات مندرجہ علاج طبی کو پیش نظر رکھیں آنتوں، معدے اور جگر کے استرخاء میں داخلی طور پر یہ نسخہ مفید ہے:

ٹنکچر نکس وامیکا پانچ قطرے، ٹنکچر کارڈ کو ایک گرام، انفیوژن کواشیا بارہ گرام۔ سب کو ملا کر ایک خوراک بنالیں ایسی ایک ایک خوراک غذا سے پہلے دیں۔

مسترخی اعضاء کو اپنی جگہ پر پہنچا کر پیٹ کے عضلات کی تقویت کے لئے بجلی کا استعمال بھی بعض اوقات نفع مند ثابت ہوتا ہے پہلے بعض شدید حالات میں عمل جراحی سے بھی کام لیا جاتا تھا لیکن اکثر حالات میں اس کی ضرورت نہیں ہوتی یا وہ زیادہ مفید ثابت نہیں ہوتا۔ مریض اگر زیادہ موٹا تازہ ہو تو شکم پر پٹی باندھیں اور اگر دبلا پتلا ہو تو اسے حتی الوسع لٹائے رکھیں دیوار شکم پر نرم ہاتھوں سے مالش کریں اور ہلکی برقی رو سے کام لیں۔ مریض کو مندرجہ ذیل نسخہ استعمال کرائیں:

(1) ایسڈ ہائیڈروکلورک ڈائیلوٹ دس قطرے، گلیسرین پپ سین تیس قطرے، ٹنکچر نکس وامیکا پانچ قطرے، ٹنکچر کارڈیم کمپونڈ تیس قطرے، سپرٹ کلوروفارم بیس قطرے، ایکوا منتھا پپ 25 ملی لیٹر ایسی ایک ایک خوراک بعد غذا صبح وشام پلائیں یا

(2) وائنم پپ سین تیس قطرے، ایسڈ ہائیڈروکلورک ڈائیلوٹ دس قطرے، ٹنکچر چرائتا بیس قطرے، ٹنکچر نکسوامیکا پانچ قطرے سپرٹ کلوروفارم پندرہ قطرے، انفیوژن جنشن کمپونڈ 25 ملی لیٹر ایسی ایک خوراک بعد غذا پلائیں۔

غذا اور پرہیز: غذا کافی لیکن تھوڑی تھوڑی مقدار میں دن میں کئی مرتبہ دیں مثلاً بجائے دو یا تین مرتبہ دینے کے چھ مرتبہ دیں اس کے علاوہ غذا کا مقوی اور زود ہضم ہونا ضروری ہے گوشت، انڈے، مکھن، مچھلی وغیرہ کا استعمال زیادہ مفید ہے سیال اشیاء اور گھاس پات، سبزیوں، ترکاریوں اور میوہ جات کا استعمال بھی کم کرائیں خشک اور سیال اشیاء کو یکجا استعمال نہ کریں مثلاً غذا کھانے کے وقت پانی زیادہ نہ پینے دیں غذا کے دو ڈیڑھ گھنٹہ بعد حسب خواہش پانی پی سکتے ہیں غذا کے بعد کچھ عرصہ تک مریض کو بستر میں کامل آرام کرنے کی ہدایت کر دینی چاہئے۔

امراض استحالہ

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
غذائی تغیر کے امراض	امراض استحالہ غذائیہ	میٹابالک ڈیزیز Metabolic Diseases

امراض استحالہ سے مراد نقص تغذیہ کے امراض ہیں ان کے بیان سے پہلے استحالہ غذائی اور اس سے امراض پیدا ہونے کی توضیح کی جاتی ہے۔ ہمارے اجزاء بدن دو کیفیتوں کے تابع ہیں ایک کیفیت کا نام تحلیل ہے اور دوسری کا نام تعمیر ہے۔

ہر حرکت و فعل جو بدن انسان سے سرزد ہوتا ہے وہ جسم کے بعض خلیات کو تحلیل کر کے انہیں ناکارہ بناتا رہتا ہے اور جو غذا ہم کھاتے ہیں وہ جزو بدن ہو کر بدل ما یتحلل ہو جاتی ہے اور نئے خلیات پیدا کرتی ہے اس سے ظاہر ہے کہ ہماری غذا ایسی ہونی چاہئے جو تعمیر کی تمام صفات کی حامل ہو چنانچہ ہماری غذا مندرجہ ذیل اجزاء پر مشتمل ہوتی ہے:

(1) اجزاء ملحمہ (پروٹین) یہ گوشت پیدا کرنے والا جزو ہے۔

(2) اجزاء نشاستہ یا اجزاء شکری (کاربوہائیڈریٹس) ان سے بدن میں حرارت اور قوت عمل پیدا ہوتی ہے۔

(3) اجزاء شحمی (فیٹس) ان سے بدن میں چربی اور شحم پیدا ہوتی اور اعضاء کو تر رکھتی ہے نیز حرارت بھی پیدا ہوتی ہے۔

(4) نمکیات یا ارضی اجزاء مثلاً نمک' لوہا' نورین (فاسفورس) میگنیشیم' نطرون (سوڈیم) کلورین (پوٹاشیم) کلسین (کیلشیم) وغیرہ یہ اجزاء حیوانی و نباتی ہردو اغذیہ میں پائے جاتے ہیں مثلاً انڈے حیوانی غذا ہے اس میں نورین (فاسفورس) موجود ہے پالک میں کلوین (پوٹاشیم) اور نمک آم میں لوہا اور میگنیشیم' دودھ میں کلسین (کیلشیم) وغیرہ وغیرہ۔

(5) مندرجہ بالا اجزاء کے علاوہ محققین فرنگ نے غذا میں ایک اور قسم کے اجزاء کو بھی معلوم کیا ہے جنہیں حیاتین یا (وٹامن) کہتے ہیں۔ یہ غذا کے وہ مخفی اور عجیب وغریب جوہر ہیں جن پر ہماری صحت کا انحصار ہے اور ان اجزاء کی کمی بہت سے امراض کا باعث ہوتی ہے۔

(6) آبی اجزاء یا پانی جو غذا کے استحالہ میں کام آتا ہے۔

حیاتین کو سب سے پہلے ڈاکٹر ہاجکن نے 1912ء میں دریافت کیا اور آج تک پانچ اقسام کی حیاتین دریافت ہوچکی ہیں جن کا ہم یہاں پر اجمال سے بیان کرتے ہیں۔

<u>حیاتین الف:</u> یہ حیاتین حیوانی قسم کے روغنی شحمی اجزاء میں پائی جاتی ہیں لیکن سور کی چربی اس سے تہیدست ہے اس کے علاوہ بعض قسم کے نباتات اور ان کے تخموں میں بھی یہ جوہر پائے جاتے ہیں مثلاً گوبھی' بادام وغیرہ ان حیاتین سے بدن کی خوب پرورش ہوتی ہے ڈاکٹر میلن بائی نے بیان کیا ہے کہ حیاتین الف روغن جگر ماہی (کاڈلیور آئل) میں بکثرت موجود ہیں اور ذیل میں ایک نقشہ دیا ہے جس سے اس حیاتین کا تناسب ظاہر ہوتا ہے:

روغن جگر کاڈ ماہی (کاڈلور آئل)	.002 گرام
مکھن	0.4 گرام
تازہ دودھ	02 سی سی
گوبھی	1.5 گرام

حیاتین الف کے لحاظ سے برابر ہیں۔ ان حیاتین کو اگر کھلے برتن میں رکھ کر تیز آنچ دی جائے تو یہ جل کر فنا ہوجاتی ہیں۔ اگر ہماری غذا میں ان حیاتین کی کمی ہو تو ہمارا نشوونما رک جاتا ہے وزن کم ہوکر قبولیت امراض کی استعداد بڑھ جاتی ہے آنکھ کے قرنیہ میں خشونت آجاتی ہے اور بالآخر اندھا پن عارض ہوجاتا ہے۔ امراض شش اور قلب بھی اس کی کمی سے رونما ہوجاتے ہیں اس کے علاوہ گردہ میں سنگ وریگ پیدا ہوجاتی ہے۔ گزرین (کیروٹین) جو گاجر کی حیاتین الف ہے شبکوری اور روزکوری میں نہایت مفید ہوتی ہے گاجر کا یہ جزو حیاتین الف میں تبدیل ہونے کی پوری صلاحیت رکھتا ہے۔

<u>حیاتین د:</u> ڈاکٹر میک کولم نے ایک تجربہ کی بناء پر حیاتین الف میں ایک اور جزو بھی معلوم کیا اور اس کا نام حیاتین د رکھا۔

چنانچہ ڈاکٹر موصوف نے معلوم کیا کہ اگر روغن جگر ماہی کو کھلے برتن میں تیز آنچ پر بھی رکھا جائے تو اس میں مانع کساح صفات باقی رہتی ہیں ہاں نقص یہ آجاتا ہے کہ ایسے روغن جگر ماہی سے قرنیہ کی خشونت دور نہیں ہوسکتی گویا روغن جگر ماہی میں حیاتین الف کے ہمراہ ایک اور قسم کی حیاتین بھی پائی جاتی ہیں جو مانع کساح تو ہیں لیکن مانع زخم وخشونت قرنیہ نہیں۔غرض حیاتین د آگ پر ضائع نہیں ہوتیں اور حیاتین الف ضائع ہوجاتی ہیں بعض اشیاء میں ہردو حیاتین الف اور د کم وبیش مقدار میں پائی جاتی ہیں مثلاً روغن جگر ماہی میں حیاتین د زیادہ مکھن میں حیاتین الف زیادہ اور د کم پالک میں حیاتین الف زیادہ اور د بالکل مفقود ہوتی ہیں۔

یہاں یہ بات قابل یادداشت ہے وہ یہ کہ دھوپ اور ماوراالبنفسی شعاعوں میں شحمی اجزاء بدن سے قدرتی طور پر حیاتین د تیار ہونے لگتی ہیں حیاتین د مانع کساح ہیں اگر غذا میں ان حیاتین کی کمی ہو تو مریض کی ہڈیاں ٹیڑھی ہوجاتی ہیں۔ حیاتین الف اور د کے علاوہ روغنی اشیاء میں ایک اور جزو بھی پایا جاتا ہے جسے حیاتین ی کہتے ہیں اگر خوراک میں یہ حیاتین موجود نہ ہو

تو نسل منقطع ہوجاتی ہے اور مریض کو عقر و عقم عارض ہوجاتا ہے۔ یہ حیاتین ی عموماً چقندر، شلغم، سالم گیہوں دالوں کے چھلکوں، سبز بقولات اور ہرے دانوں میں بکثرت موجود ہوتی ہے چنانچہ عقر و عقم کے مریضوں کو چھلکوں سمیت دال، سالم گیہوں کا دلیہ ہرے بھرے دانے مثلاً مکئی، سبز چنے، تازہ شلغم وغیرہ کھلائیں تو انہیں بہت ہی فائدہ ہوتا ہے۔

فائدہ: حیاتین الف، د اور ی روغنیات میں حل ہوجاتی ہیں۔

حیاتین ب: یہ جوہر غذا ڈاکٹری ایجمین نے دریافت کئے اور معلوم کیا کہ مجلا چاولوں میں یہ جوہر مفقود ہوتا ہے جس کے سبب سے پرندوں میں ایک قسم کا فالج اور انسانوں میں مرض بیری بیری عارض ہوجاتا ہے۔ یہ جوہر غذا روح شراب یعنی الکحل اور پانی میں حل ہوسکتا ہے اس لئے اسے حیاتین کی دوسری جماعت میں رکھا گیا ہے جو پانی میں قابل حل ہیں حیاتین ب کی کمی سے مرض بیری بیری اور مرض بلاجرا عارض ہوجاتا ہے اور جب اس کمی کو پورا کردیا جائے تو ان امراض کا ازالہ ہوجاتا ہے۔

حیاتین ب کے ہمراہ بھی ایک اور جوہر پایا گیا ہے چنانچہ جیسے حیاتین الف اور د کو علیحدہ علیحدہ کردیا گیا تھا اسی طرح حیاتین ب کو بھی علیحدہ علیحدہ کردیا گیا ہے اور ایک کا نام حیاتین ب (۱) اور دوسرے جزو کا نام حیاتین ب (۲) رکھا گیا ہے۔

حیاتین ب (۱): تو مرض بیری بیری اور بلاجرا کا ازالہ کرنے میں اکسیر ثابت ہوئی ہے اور

حیاتین ب (۲): جسم کی نشوونما کے لئے موثر ثابت ہوئی ہے۔ پنیر میں یہ ہر دو حیاتین موجود ہیں۔ سالم گندم میں حیاتین ب (۱) زیادہ اور ب (۲) کم ہوتی ہیں۔ انڈے کی سفیدی میں حیاتین ب (۲) زیادہ اور حیاتین ب (۱) بالکل مفقود ہیں اس حیاتین کی کمی کو پورا کرنے کے لئے سالم غلے استعمال کرنے چاہئیں۔ حیاتین ب (۲) کی کمی سے امراض قلب اور استسقاء پیدا ہوتا ہے نیز معدہ اور انتڑیاں کمزور ہوکر ڈھیلے ہوجاتے ہیں اور سوء ہضم اور قبض پیدا ہوجاتی ہے۔

ملاحظہ: حیاتین ب (۲) کو حیاتین گ بھی کہتے ہیں۔

حیاتین ج: قرون اوسط میں بھی لوگوں کو معلوم تھا کہ تازہ پھلوں کا استعمال مانع اسکربوط ہے اور خشک کردہ پھلوں اور ترکاریوں میں یہ خاصیت موجود نہیں لیکن بعد کی تحقیقات نے ثابت کیا ہے کہ تمام پھلوں اور بقولات میں مانع اسکربوط خاصیت ایک جیسی نہیں ہوتی چنانچہ بعض پھل تو اس حیاتین کے بہت زیادہ سرمایہ دار ہوتے ہیں اور بعض میں یہ جوہر بہت کم پائے جاتے ہیں مثلاً لیموں، سنگترہ اور انار میں حیاتین ج بکثرت اور انگور و شلغم وغیرہ میں کم مقدار میں پائی جاتی ہے۔

اس کے علاوہ یہ بھی معلوم ہوچکا ہے کہ اگر تازہ ترکاریوں اور پھلوں کو آنچ دی جائے تو یہ جوہر غذا جل کر فنا ہوجاتے ہیں پھلوں کے مربہ جات کو بھی چونکہ تیز آنچ پر تیار کیا جاتا ہے اس لئے ان میں بھی حیاتین کی مقدار یا تو مفقود ہوتی ہے یا بہت ہی کم پائی جاتی ہے۔

غرض حیاتین ج کے جوہر جب غذا میں مفقود ہوتے ہیں تو ایسی اغذیہ سے مرض اسکربوط عارض ہوجاتا ہے دانت ہلنے لگتے ہیں اور مسوڑھوں سے خون جاری ہوجاتا ہے۔

ملاحظہ: حیاتین ب (۱) اور (۲) حیاتین گ اور حیاتین ج (سی) پانی اور روح الخمر (سپرٹ) میں قابل انحلال ہیں۔

اب ہم ذیل میں ایک نقشہ دیتے ہیں جس سے یہ ظاہر کرنا مقصود ہے کہ جب غذا میں حیاتین کی کمی ہوتی ہے تو کون کون سے امراض لاحق ہوجاتے ہیں۔

قسم حیاتین	نام امراض
حیاتین الف (A)	خشونت و زخم قرنیہ، روزکوری، شب کوری، اندھاپن، کھانسی، سل، ضیق النفس و عسر تنفس، اختلاج القلب و خفقان۔ ملاحظہ: ان حیاتین کی زیادتی سنگ گردہ کا باعث ہوتی ہے۔

حیاتین د (D)	کساح، لین العظام، اعوجاج العظام ملاحظہ: ان حیاتین کی زیادتی سے سنگ بانقراس، سنگ جگر، سنگ طحال، سنگ شش اور سنگ گردہ پیدا ہوتے ہیں۔
حیاتین ی (E)	عقروعقم یعنی عورتوں اور مردوں کا بانجھ پن وغیرہ وغیرہ یہ ہردو حیاتین روغن اور شحم میں قابل حل ہیں۔
حیاتین ب (B)	مرض بیری بیری، مرض بلاجرا، درد اعصاب، فالج وغیرہ۔
حیاتین گ (G)	قبض سوء ہضم، استسقاء معدہ اور انتڑیوں کی کمزوری اور استرخاء، نشوونما رک جاتا ہے۔
حیاتین ج (C)	مرض اسکربوط ولثہ دامیہ ملاحظہ: یہ ہرسہ حیاتین پانی اور الکحل میں قابل انحلال ہیں۔

ہماری غذا میں دوسری اہم شے نمکیات ہیں جو مندرجہ ذیل صورتوں میں پائے جاتے ہیں:
فحمین (کاربن) کلسین (کیلشیم) نورین (فاسفورس) قلوین (پوٹاشیم) نطرون (سوڈیم) خضرین (کلورین) میگنیشیم۔ حدید (آئرن) وغیرہ نمکیات کے بغیر بھی ہماری صحت قائم نہیں رہ سکتی اور نشوونما رک جاتی ہے غرض یہ کہ نمکیات غذا کے ہضم ہونے میں مدد دیتے ہیں نیز خون ہڈیوں گوشت و پوست کی ساخت میں کام آتے ہیں اور ان کی کمی سے فعل ہضم خراب ہوجاتا ہے اور دوران خون ست ہوجاتا ہے۔

فحمین (کاربن): یہ جزو ہمارے بدن کی تمام ساختوں اور سیالوں میں پایا جاتا ہے اور ہم روزانہ اس جزو کی کافی مقدار بصورت غذا داخل جسم کرتے رہتے ہیں۔ فحمین لحوم وشحوم قند اور تمام قسم کے اناج میں بکثرت موجود ہے اسی سے ہمارا بدن گرم رہتا ہے جب یہ جزو نسیم (آکسیجن) سے ملتا ہے تو بخارات دخانیہ (کاربن ڈایا اوکسائیڈ گیس) بناتا ہے اور ہمارے تنفس سے خارج ہوتا رہتا ہے اس کے بغیر زندگی محال ہے۔

(کلسین) کیلشیم یہ بھی بدن کا ایک اہم جزو ہے اور اس کے مرکبات بدن کی ہڈیوں، دانتوں، خون اور خلیات بدن میں پائے جاتے ہیں۔ بڑھاپے میں یہی جزو شرائین اور وہ کی دیواروں میں جمع ہوکر تصلب شرائین اور ضغطۃ الدم کی زیادتی (ہائی بلڈ پریشر) کا مرض پیدا کرتا ہے یا عروق دموی بالخصوص شرائین کے راستوں کو تنگ کرکے اعصاب کا تغذیہ روک دیتا ہے جس سے آدمی جلد بوڑھا ہوجاتا ہے جب یہ جزو ضرورت سے کم ہوجاتا ہے تو جریان خون کی استعداد بڑھ جاتی ہے اور جب ایک دفعہ جریان خون شروع ہوجائے تو جلد بند نہیں ہوتا اس مرض کو جدید اصطلاح میں فقرالدم جریانی (ہیموفیلا) کہا جاتا ہے۔ کلسین (کیلشیم) کے اجزاء حیوانی دودھ میں بکثرت پائے جاتے ہیں۔

نورین (فاسفورس): یہ جزو بدن میں (کلسین) اور میگنیشیم سے ملا ہوا پایا جاتا ہے اور خون، مخ، دماغ کے بھیجہ میں موجود ہے جب بدن کے اندر کیمیاوی تغیرات سے اس کا حمض بن جاتا ہے تو پھر یہ جزو بدن کے کام کا نہیں رہتا اور گردے پیشاب کے راستے اسے خارج کردیتے ہیں۔

نورین (فاسفورس) کا جزو انڈے، مچھلی، ہڈیوں کے گودے وغیرہ میں پایا جاتا ہے اس کی کمی سے اعصاب ست اور طبیعت مضمحل رہتی ہے۔

قلوین (پوٹاشیم): ان کے نمکیات تمام بقولات وفواکہات میں پائے جاتے ہیں ان اجزاء کی کمی سے قبض ہوجاتا ہے۔

نطرون (سوڈیم): یہ جزو بھی ہمارے خون اور اعصاب وعضلات میں بکثرت پایا جاتا ہے اور ہم نمک خوردنی کی صورت

میں جو نظرون خضری (سوڈیم کلورائیڈ) ہے اپنے جسم میں داخل کرتے رہتے ہیں بقولات و نباتات میں چونکہ قلوین (پوٹاشیم) کے مرکبات وافر مقدار میں موجود ہوتے ہیں اس لئے وہ لوگ جو صرف سبزیاں ہی کھاتے ہیں انہیں نمک کی زیادہ ضرورت ہوتی ہے ورنہ سوء ہضم اور نفخ عارض ہوجاتا ہے۔

نظرون (سوڈیم) کے مرکبات گردوں کو بھی تحریک کرتے ہیں اور مدر بول ہیں۔ ہیضہ کے مریضوں میں نمک خوردنی (سوڈیم کلورائیڈ) کا ہی اختقان وریدی کیا جاتا ہے اسی طرح وجع المفاصل اور نقرس کے مریضوں کو اگر نمک خوردنی (سوڈیم کلورائیڈ) کے محلول سے غسل دیا جائے تو متالم جوڑوں کا درد رفع ہوجاتا ہے جب نظرون (سوڈیم) جسم میں کم ہوجاتا ہے تو حموضت دموی عارض ہوکر مریض ہلاک ہوجاتا ہے چنانچہ یہ حالت عموماً ذیابیطس کے مریضوں میں پائی جاتی ہے۔

خضرین (کلورین): یہ جزو بھی نمک خوردنی کے ذریعہ جسم میں پہنچتا ہے اور معدہ و امعاء کی عفونت کو باز رکھتا ہے اور ہمارے معدہ کے افرازات حموضی میں یہ جزو بکثرت پایا جاتا ہے۔

مغنیسیا (میگنیشیم) یہ جزو سمندر کے پانی میں بکثرت پایا جاتا ہے اس کے علاوہ چشموں اور کنوؤں کے پانی میں بھی ملتا ہے جب یہ جز بدن میں زیادہ موجود ہو تو گھیگہ کا مرض عارض ہوجاتا ہے اور اس کی کمی سے لمبی ہڈیوں میں ٹوٹنے کی استعداد زیادہ ہوجاتی ہے ہمارے بالوں اور ناخنوں میں بھی یہ جز موجود ہے اور اس کی کمی سے بال ٹوٹنے لگتے ہیں۔ تازہ دالوں میں یہ جزو کافی مقدار میں موجود ہوتا ہے۔

حدید (آئرن): یہ جزو اگرچہ بدن میں نہایت قلیل مقدار میں پایا جاتا ہے لیکن قیام صحت کے لئے یہ ایک نہایت اہم شے ہے۔ حدید (آئرن) ہمارے خون کے سرخ کریات اور جگر میں پایا جاتا ہے اور اس کی کمی سے فقرالدم اور یرقان اسود عارض ہوجاتا ہے۔ یہ جز تمام سبزیوں اور میوؤں میں بھی موجود ہے اور اسی کے سبب ان میں مختلف رنگ پائے جاتے ہیں ہمارا خون پھیپھڑوں میں پہنچتا ہے تو خون کا یہی جزو تنفس کی ہوا سے نسیم جاں پرور (اوکسیجن) کو جذب کرتا اور بدن کی تمام ساختوں تک لے جاتا ہے۔

ہم حدید کا جزو بقولات و فواکہات سے حاصل کرتے ہیں کساح کے مریض بچوں میں بھی یہ جزو کم ہوجاتا ہے جس سے ان کی نشوونما رک جاتی ہے چنانچہ ایسی حالتوں میں روغن جگر ماہی (کاڈلور آئل) کے ساتھ فولاد یعنی حدید کا کوئی مرکب بھی ملادینا چاہئے اسی طرح کوفت و تکان اور نقاہت و کمزوری کے ازالہ کے لئے نیز مرض سرخ باد فقرالدم اور یرقان اسود میں حدید کا استعمال نہایت مفید ہے۔

نمکیات کا مختصر جدول

نام نمک	فوائد
نظرون و قلوین (سوڈیم و پوٹاشیم)	ان کے نمکیات پر ہماری جسمانی انسجہ کی بنیاد مستحکم ہے اور ان کی قلت سے حموضت دم عارض ہوکر ہلاکت واقع ہوتی ہے۔
کلسین (کیلشیم)	یہ خون ہڈیوں اور دانتوں میں پایا جاتا ہے اس کی کمی سے ہڈیاں ٹیڑھی اور پسلیوں کے غضروف موٹے ہوجاتے ہیں نیز جریان خون کی استعداد بڑھ جاتی ہے۔
مغنیشیا (میگنیشیم)	اس کی کمی سے لمبی ہڈیوں میں ٹوٹنے کی استعداد بڑھ جاتی ہے ناخن اور بال بھی ٹوٹنے لگتے ہیں۔
حدید (آئرن)	اس جزو کی کمی سے فقرالدم، یرقان اسود ضعف و نقاہت عارض ہوجاتا ہے۔

نورین (فاسفورس)	یہ جزو دماغ اور مخ کا تغذیہ کرتا ہے اس کی کمی سے سستی اور اضمحلال پیدا ہوتا ہے۔

ان نمکیات کے علاوہ بدن انسان میں بنفین (آیوڈین) کا جزو بھی خفیف مقدار میں پایا جاتا ہے جو غدہ درقیہ کے افرازات میں موجود ہے۔

ذیابیطس

اُردو نام	طبّی نام	ڈاکٹری نام
ذیابیطس سادہ	ذیابیطس سادہ' دولاب	ڈایابیٹیز ان سپی ڈس Diabetes Insipidus
ذیابیطس شکری	ذیابیطس شکری	ڈایابیٹیز میلیٹس Diabetes Mellitus

یادداشت: یونانی زبان میں ڈایابیٹیز دولاب کو کہتے ہیں جسے اُردو میں رہٹ یا چرخی بھی کہا جاتا ہے زمانہ قدیم میں باشندگان اسکندریہ کا دستور تھا کہ پانی حوضوں میں بھر کر اس میں دولاب (چرخی' یا رہٹ) لگادیتے تھے جس سے پانی نکل کر پھر اسی میں گرتا رہتا تھا چونکہ اس مرض میں بھی شدید پیاس کیوجہ سے پانی کا لوٹ پھیر ہوتا ہے یعنی باہر سے آتا ہے اور باہر ہی چلا جاتا ہے اس لئے ذیابیطس کہتے ہیں اس مرض کو دوارہ اور پرکار بھی کہتے ہیں ان کا مفہوم بھی یہی ہے یعنی پانی دور میں رہتا ہے ادھر مریض نے پیا ادھر نکل گیا۔

گو طب جدید میں ڈایابیٹیز' ڈایابیٹیز ان سپی ڈس اور ڈایابیٹیز میلیٹس دونوں کے لئے بولا جاتا ہے لیکن عام طور پر صرف ڈایابیٹیز سے مراد ڈایابیٹیز میلیٹس ہی لی جاتی ہے۔

ذیابیطس کے متعلق قدیم زمانہ سے بہت کچھ تحقیق کی جارہی ہے اس کے متعلق بہت سے نظریات وضع کئے جاتے رہے اطباء یونان وعرب نے اس پر بہت سی بحث کی ہے اطباء فرنگ نے بھی ابتداء سے اس کی طرف توجہ کی سترھویں صدی میں ولسر نے اس پر نہایت خوبی سے بحث کی اٹھارھویں صدی میں ڈاپسن اور ردلو نے بھی اپنے گرانبہا تجربات کو پیش کیا گائے ہسپتال لندن کے مشہور طبیب پیوی کے علاوہ برنارڈ اور لانگ ہانس نے اس بارے میں تمام عمر صرف کر دیا 1922ء میں بانٹنگ' مکلوڈ اور جٹ نے انسولین دریافت کی جو اس وقت یورپ میں ذیابیطس کی خاص دوا سمجھی جاتی ہے۔

تعریف وماہیت مرض: اس مرض میں شدید پیاس معلوم ہوتی ہے اور بکثرت پیشاب آتا ہے مریض جس قدر پانی پیتا ہے وہ تھوڑی دیر بعد بلاتغیر پیشاب کے راستہ سے خارج ہوجاتا ہے اس میں مریض ہر وقت پیاسا ہی رہتا ہے خواہ کتنا ہی پانی پی لے مگر تشنگی کم نہیں ہوتی اسے ذیابیطس سادہ کہتے ہیں گاہے اس کے ساتھ پیشاب میں شکر بھی خارج ہوتی ہے۔ گو ایسی حالت میں پیشاب کا قدار میں لازمی طور پر زیادہ ہونا ضروری نہیں ہے اسے ذیابیطس شکری کہتے ہیں۔

پہلے اس مرض کی ماہیت کے متعلق یہ خیال تھا کہ جب گردوں میں سوء مزاج گرم شدید ہوجاتا ہے تو وہ اپنی قوت برداشت سے زیادہ پانی جگر سے جذب کرتے ہیں تاکہ بڑھی ہوئی گرمی اور سوزش کو بجھائیں اور سوء مزاج گرم گردوں کو کمزور کر دیتا ہے اور گرمی سے ان کی رگوں کے منہ کشادہ اور ڈھیلے ہوجاتے ہیں جس کی وجہ سے وہ پانی کو نہیں ٹھیرا سکتے نیز چونکہ وہ پانی سے بھر جاتے ہیں اور قوت ماسکہ (روکنے والی قوت) اتنے زیادہ پانی کو روکنے پر قادر نہیں ہوتی اس لئے گردوں کی قوت دافعہ اپنا فعل کرتی ہے اور پانی کو نکال دیتی ہے اس کی یہ وجہ بھی ہوسکتی ہے کہ جب گردہ کی سب قوتیں کمزور ہوجاتی ہیں تو اس پانی میں کوئی عمل نہیں کرتیں اس لئے یہ خود بخود ہی نکل جاتا ہے اس پانی کے نکل جانے کے بعد گردے پھر جگر سے پانی کے طلب گار ہوتے ہیں کیونکہ ان کی گرمی کم نہیں ہوجاتی اور جگر' عروق' ماساریقا اور معدے سے پانی کا طالب ہوتا ہے تاکہ گردوں کی

پیاس بجھا سکے یہی تسلسل جاری رہتا ہے اور مریض بار بار پانی پینا اور پیشاب کرتا رہتا ہے۔

جدید ترین تحقیقات کے مطابق بھی سادہ ذیابیطس میں یا تو گردوں میں سوء مزاج ہوجاتا ہے یا آتشک وغیرہ کی وجہ سے نظام عصبی میں کوئی نقص پیدا ہوجاتا ہے یا غدہ نخامیہ کی کم وبیش خرابی پائی جاتی ہے جس سے ذیابیطس کی مخصوص علامات یعنی پیاس اور پیشاب کی زیادتی پیدا ہوجاتی ہے ذیابیطس شکری کی ماہیت کے متعلق جدید ترین تحقیق یہ ہے کہ شکری اجزاء کا جذب و انہضام ناقص ہوجاتا ہے چنانچہ اندازہ لگایا گیا ہے کہ معمولی حالات میں خون کے اندر شکری اجزاء ایک خاص تناسب سے موجود ہوتے ہیں اور اس میں صحت کی حالت میں اسی سے ایک سو بیس ملی گرام فی سو مکعب سینٹی میٹر خون کی کمی بیشی ہوتی رہتی ہے نشاستہ دار شکری اور چربیلی اغذیہ کے استعمال سے نہ صرف جسمانی خون کے اندر شکر کا یہ طبعی تناسب ہی قائم رہتا ہے بلکہ اس میں زیادتی بھی ہوجایا کرتی ہے اس کی صورت یہ ہوتی ہے کہ جگر مذکورہ اغذیہ کے عمل انہضام میں ان کو ایک خاص قسم کی شکر (گلائی کوجن، شکر حیوانی یا شکر کبدی) میں تبدیل کر کے کچھ تو اپنے اندر جمع رکھتا ہے اور کچھ مخصوص تغیرات کے ساتھ خون میں شامل کر کے مختلف اعضاء اور بالخصوص عضلات میں بھیج دیتا ہے جہاں وہ (کلاہ گردہ، غدہ ورقیہ، غدہ نخامیہ) بے نالی گلٹیوں اور بالخصوص بانقراس کے مخصوص داخلی افرازات یا مواد محرکہ (ہارمونز) کی تحریک سے جل کر جسمانی حرارت اور قوت پیدا کرتے ہیں اس عمل میں دماغ کے ایک خاص عصبی مرکز کا بھی اقتدار شامل حال ہوتا ہے تندرست اور طبعی حالت میں اگر مذکورہ اقسام کی اغذیہ کا ضرورت سے زیادہ استعمال کیا جائے تو جگر ان سے زیادہ شکر حیوانی بنالیتا ہے جسے وہ کچھ تو اپنے اندر محفوظ رکھتا ہے اور کچھ اس میں سے عضلات میں پہنچ کر جمع رہتی اور بوقت ضرورت کام آجاتی ہے اگر بہت زیادہ ہوتی ہے تو چربی میں تبدیل ہوکر سمن مفرط یعنی فربہی پیدا ہوجاتی ہے اگر ضرورت سے کم ہوتی ہے تو کمزوری اور لاغری رونما ہوتی ہے اور اگر کسی وجہ سے شکر کے مذکورہ عمل جذب و انہضام میں خرابی پیدا ہوجائے تو شکر پیشاب کے راستے خارج ہونے لگتی ہے اگر یہ نقص عارضی ہو تو بہت جلد رفع ہوکر پیشاب میں شکر کا آنا خود بخود رک جاتا ہے اس حالت کو بول شکری (گلائی کوسوریا) کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے لیکن اگر یہ نقص مستقل اور دیرپا ہو تو پیشاب میں مستقل طور پر کم وبیش مقدار میں شکر خارج ہوتی رہتی ہے ایسی صورت میں اس کو ذیابیطس شکری کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے اور اس مرض کی دیگر مخصوص علامات بھی بتدریج ظاہر ہوتی جاتی ہیں۔

اقسام: اس مرض کی دو بڑی قسمیں ہیں:

(1) ذیابیطس سادہ (ڈایابیٹیز انسپی ڈس) جس میں پیشاب کثرت سے آتا اور پیاس بہت لگتی ہے لیکن پیشاب کے اندر شکر نہیں آتی۔

(2) ذیابیطس شکری (ڈایابیٹیز میلٹس) جس میں پیشاب کے اندر شکر آیا کرتی ہے۔

بعض لوگوں نے اسباب کے لحاظ سے بھی اس کو مندرجہ ذیل پانچ قسموں میں تقسیم کیا ہے:

(1) ذیابیطس معوی یا غذائی: جو غذا میں شکری اجزاء کی زیادتی اور آنتوں کی خرابی سے پیدا ہوتا ہے۔

(2) ذیابیطس کبدی: جو جگر کی خرابی سے ظاہر ہوتا ہے۔

(3) ذیابیطس کلوی ومثانی: جو گردوں اور مثانے کی خرابیوں سے پیدا ہوتا ہے۔

(4) ذیابیطس عصبی: جو نظام عصبی کی خرابی سے رونما ہوتا ہے۔

(5) ذیابیطس غدی و بانقراسی: جو غدہ نخامیہ کلاہ گردہ وغیرہ بے نالی گلٹیوں اور بالخصوص بانقراس کے نقائص کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔

اسباب: جیسا کہ اوپر ماہیت (اقسام) مرض میں ظاہر کیا جاچکا ہے اس مرض کا باعث یا تو گردوں کا سوء مزاج حاد گرم اور

نظام عصبی کی معمولی خرابی ہوتی ہے جس سے بالعموم ذیابیطس سادہ رونما ہوتا ہے یا غذا میں شکری اور چربیلے اجزاء کی اس قدر کثرت ہوتی ہے کہ جسم اس کو اپنی ضروریات سے فاضل سمجھ کر براہ بول خارج کردیتا ہے اسی طرح کثرت شراب نوشی بالخصوص فربہ اشخاص میں بعض قسم کی سمی ادویہ مثلاً جوہر افیون (مارفین) پروسک ایسڈ' پارہ اور ایمائل نائٹریٹ' جوہر کلاہ گردہ وغیرہ کے سمم بعض حاد متعدی امراض مثلاً جمرہ خبیثہ' ہیضہ' محرقہ اسہالی' حمی قرمزیہ' خناق وبائی آتشک اور ملیریا وغیرہ نظام عصبی کی بعض خرابیوں مثلاً دماغ کے ضربہ وسقطہ اور ہل جانے' دماغ کے اندر جریان خون ہوجانے' اغشیہ دماغ ونخاع کے ورم' صرع کے دوروں' غدہ نخامیہ' اوسط دماغ کے امراض' جگر' کلاہ گردہ اور بانقراس کے امراض' مرض عظم الاطراف اور غوطر جحوظی وغیرہ میں پیشاب کے اندر شکر آنے لگتی ہے موروثی اثرات' ورزش کی کمی' غذا اور بالخصوص غذا میں نشاستہ دار اور شکر یلے اجزاء کی مسلسل زیادتی' سردی لگ جانا' پیٹ کا ضربہ وسقطہ بالخصوص بانقراس کے مقام پر نفسانی جذبات مثلاً رنج وغم' فکر و پریشانی وغیرہ بھی اس مرض کی پیدائش میں حصہ لیتے ہیں۔

یہ مرض یہودیوں میں نسبتاً زیادہ پایا جاتا ہے اور گو تمام دنیا میں پھیلا ہوا ہے لیکن ہندوستان' لنکا' اٹلی وغیرہ میں اس کے مریض نسبتاً زیادہ پائے جاتے ہیں عورتوں کی بہ نسبت مردوں میں زیادہ ظاہر ہوتا ہے اور بالعموم چالیس سے ساٹھ سال کی عمر میں زیادہ رونما ہوتا ہے چنانچہ اندازہ لگایا گیا ہے کہ 48 فیصدی مریض چالیس سے ساٹھ سال کی عمر کے سات فیصدی بیس سے چالیس سال کی عمر اور صرف چار فیصدی بیس سال سے کم عمر کے ہوتے ہیں۔

علامات: شروع میں مریض کو پیاس زیادہ معلوم ہوتی ہے اور پیشاب زیادہ آتا ہے کمزوری محسوس ہوتی ہے مگر رفتہ رفتہ مرض کے ساتھ علامات میں بھی شدت پیدا ہوتی جاتی ہے اور جب مرض ترقی کرجاتا ہے تو منہ میں خشکی رہتی ہے پیاس شدید ہوتی ہے منہ کا مزہ میٹھا ہوتا ہے سانس میں ایک خاص قسم کی میٹھی میٹھی بو آتی ہے کبھی بھوک بہت بڑھ جاتی ہے یہاں تک کہ ادھر کھانا کھایا ادھر پھر بھوک معلوم ہونے لگی بالعموم قبض رہتا ہے لاغری اور پست ہمتی وسستی کا غلبہ ہوتا ہے دردسر رہتا ہے بدن کی جلد خشک ہوتی ہے اور خارش کے ساتھ جلد سے بھوسی اڑتی ہے جسمانی حرارت صحت کی حالت سے کم ہوجاتی ہے ہاتھ پاؤں سرد رہتے ہیں مگر تلوے اور ہتھیلیاں گرم رہتی ہیں۔

پیشاب میں شکر کی مقدار دو یا ڈھائی فیصدی سے دس سے بارہ فیصدی تک پہنچ جاتی ہے پیشاب پر چیونٹیاں جمع ہوجاتی ہیں دن رات میں پانچ سے سات سیر یا اس سے بھی زیادہ پیشاب آتا ہے جس میں دس سے پچیس اونس شکر ہوتی ہے رات کے وقت پیشاب زیادہ مقدار میں اور بار بار آتا ہے مردوں میں قوت باہ اور عورتوں میں حیض زائل ہوجاتا ہے جوانوں میں یہ مرض اکثر شدید ہوتا ہے اور ادھیڑ عمر کے لوگوں میں بالعموم مزمن صورت میں پایا جاتا ہے جب دفعتاً پیشاب میں شکر کی آمد موقوف ہوجائے تو مریض کے قوما (بے ہوشی ذیابیطس) میں مبتلا ہوکر مرجانے کا خطرہ ہوتا ہے۔

بعض مرتبہ یہ مرض خفیہ طور سے شروع ہوتا ہے اور مریض کو صرف اتنا ہی محسوس ہوتا ہے کہ اسے پیاس معمول سے زیادہ لگتی ہے اور پیشاب بار بار اور زیادہ مقدار میں آرہا ہے لیکن کبھی سردی لگنے کے بعد یا شدت کی پیاس کو بجھانے کے لئے زیادہ پانی پی لینے سے یا اور کسی دلی صدمہ سے یا چوٹ وغیرہ کے لگنے سے یکا یک مرض کی علامات نمایاں ہوجاتی ہیں۔

تشخیص: اس مرض میں پانچ علامتیں خصوصیت سے پائی جاتی ہیں جو ایک حد تک اس کی تشخیصی علامات شمار کی جاسکتی ہیں (1) پیشاب بکثرت آنا (2) اور اس میں شکر کا پایا جانا (3) پیاس شدید (4) بھوک زیادہ لگنا (5) جسم کا لاغر وکمزور ہونا قارورہ میں شکر کے معلوم کرنے کا سادہ ترین طریق یہ ہے کہ پیشاب کو گرم کریں اس کے بعد اسے ٹھنڈا کرلیں اگر پیشاب میں رطوبت بیضیہ (ایلبومن) ہوگی تو وہ جم جائے گی اور پیشاب کو چھان لیں پھر پیشاب میں تیزاب گندھک ملائیں اگر تھوڑی دیر میں پیشاب کے نیچے سیاہ رنگ کے اجزاء بیٹھ جائیں تو پیشاب میں شکر موجود ہے یہ اجزاء شکر کے ہی ہوتے ہیں جو تیزاب سے

جل جاتے ہیں ذیابیطس شکری اور بول شکری میں تشخیص کرنے کی ضرورت ہوتی ہے چنانچہ بول شکری میں عارضی طور پر تھوڑی بہت شکر آتی ہے اور اکثر غذا کے پرہیز سے مریض صحت یاب ہوجاتا ہے اور شکر آنی رک جاتی ہے مگر ذیابیطس شکری میں محض غذا کے پرہیز سے کچھ فائدہ نہیں ہوتا اور سخت پیاس کا ہونا' پیشاب کا بکثرت اور بار بار آنا اور مستقل طور سے شکر کا خارج ہونا' شدت سے بھوک لگنا' قبض رہنا اور مریض کا روز بروز لاغر اور کمزور ہوتے جانا یہ بھی بین علامات ہیں کہ دونوں میں تشخیص بآسانی ہوسکتی ہے۔ اسی طرح ذیابیطس شکری اور کثرت بول میں فرق کرنا پڑتا ہے ذیابیطس شکری میں پہلے پیشاب میں شکر خارج ہوتی ہے پھر پیشاب بکثرت آنے لگتا ہے یعنی بول شکری کے بعد کثرت بول کی شکایت ضرور ہوجاتی ہے لیکن کثرت بول کے ساتھ پیشاب میں شکر کا آنا ضروری نہیں اسی وجہ سے کثرت بول کو ذیابیطس کاذب یا ذیابیطس سادہ بھی کہتے ہیں۔

ذیابیطس اور کثرت البول میں فرق یہ ہے کہ کثرت البول عام ہے اور ذیابیطس خاص ہے ذیابیطس میں زیادتی پیشاب کے ساتھ شدت کی پیاس ہونا ضروری ہے اور کثرت البول میں پیاس کا ہونا ضروری نہیں اور سلسل البول اور ذیابیطس میں یہ فرق ہے کہ ذیابیطس میں پیشاب بارادہ آتا ہے اور سلسل البول میں بلاارادہ جاری رہتا ہے علاوہ ازیں ذیابیطس جگر اور گردہ کی خرابی سے ہوتا ہے اور سلسل البول مثانہ کی خرابی سے ہوتا ہے۔

عوارض ونتائج: جب یہ مرض بہت شدید ہوتا ہے یا بہت پرانا ہوجاتا ہے تو یہاں تک نوبت پہنچتی ہے کہ اگر مریض کی روزانہ غذا میں سے شکر یلے اجزاء بالکل نکال دیئے جائیں تب بھی پیشاب میں شکر برابر خارج ہوتی ہے جوان عمر مریضوں میں جب شدت مریض کی حالت ہو تو غذا سے سخت پرہیز کرایا جاتا ہے یا انہیں قبض کی شکایت زیادہ ہوتی ہے تو اکثر قومائے ذیابیطسی (ڈایابیٹک کوما) ہوجاتا ہے اور بالآخر غفلت یا بے ہوشی طاری ہوکر مریض مرجاتا ہے۔

انجام: بالعموم اس مرض کا انجام اچھا نہیں ہوتا بالخصوص چالیس سے کم عمر کے مریضوں کو باوجود کافی علاج اور پرہیز کے بھی چنداں فائدہ نہیں ہوتا البتہ بوڑھے لوگوں میں اس کا انجام ایسا خراب نہیں ہوتا بہرصورت اگر مناسب پرہیز اور علاج سے افاقہ معلوم ہوتو امید شفا ہوتی ہے لیکن گردوں میں ورم ہوجانے یا ذات الریہ یا سل وغیرہ میں مبتلا ہوجانے سے انجام خراب ہوتا ہے۔

حفظ ماتقدم: سردی سے بچنا چاہئے گرم کپڑے پہننے چاہئیں تاکہ جلد کا فعل درست رہے اور پسینہ آتا رہے قبض نہ رہنے دیں اور رنج وغم فکرو پریشانی سے آزاد رہ کر ہمیشہ خوش وخرم رہنے کی کوشش کریں غذا میں شیریں چیزیں اعتدال سے زیادہ استعمال نہ کریں۔

اصول علاج: اصل سبب کو معلوم کرکے دفع کریں مریض کو غم وفکر سے بچاکر سیروتفریح میں لگائیں قبض نہ ہونے دیں چونکہ اس مرض میں دواؤں سے زیادہ احتیاط اور پرہیز سے فائدہ ہوتا ہے اس لئے غذا کا خصوصیت کے ساتھ خیال رکھیں اور نشاستہ دار غذائیں بند کردیں اگر معدہ میں فساد ہوتو پہلے تخم ترب اور نمک طعام پانی میں پکا کر پلائیں تاکہ قے ہوکر معدہ صاف ہوجائے مریض کے جسم اور وزن کو بحال رکھنے کی کوشش کریں اگر ذیابیطس سادہ ہوتو کشتہ پوست بیضۂ مرغ یا کشتہ فولاد وغیرہ داخلی طور پر استعمال کریں اور روغن قسط یا روغن جند ریڑھ کی ہڈی پر مالش کریں ہاضمہ کو درست کرنے کے لئے جوارش جالینوس وغیرہ دیں۔ اگر ذیابیطس شکری کی شکایت ہوتو حرارت کو رفع کرنے کے لئے سرد اور قابض دوائیں مثلاً قرص کافور' قرص طباشیر وغیرہ کھلائیں اور شکر کو بند کرنے کے واسطے گڑمار بوٹی وغیرہ دیں یا قوت کو بحال رکھنے کے لئے کشتہ فولاد یا کشتہ طلا وغیرہ کام میں لائیں۔

بستور العلاج۔ ذیابیطس سادہ: (1) کشتہ خبث الحدید بیس ملی گرام' کشتہ بیضہ مرغ بیس ملی گرام' معجون فلاسفہ سات گرام میں ملاکر اوّل کھلائیں۔ اوپر سے مغزپنبہ دانہ بارہ گرام رات کو گرم پانی میں بھگوکر صبح زلال نتھار کر شربت بزوری معتدل پچاس

ملی لیٹر اضافہ کر کے پلائیں۔

نکتہ: بعض اوقات معدی شکایات کو ملحوظ رکھتے ہوئے مذکورہ اول کھلانے والی دواؤں کی بجائے مصطگی رومی ایک گرام' کندر ایک گرام' جفت بلوط ایک گرام باریک پیسکر معجون کندر سات گرام میں ملا کر اول کھلاتے رہیں۔

(2) چھاچھ برف سے ٹھنڈی کر کے دوپہر کے وقت پلائیں (3) شام کو بیضہ مرغ تین 150 ملی لیٹر سرکہ میں چوبیس گھنٹہ تر کرنے کے بعد نکال کر چھلکے وغیرہ صاف کر کے اول کھلائیں اوپر سے زلال مغز پنبہ دانہ پلا دیا کریں۔

اگر ضعف جگر اور گردہ کی وجہ سے اس مرض کی شکایت ہوئی ہو تو (1) کشتہ فولاد بیس ملی گرام' کشتہ زمرد بیس ملی گرام' جوارش زرعونی سادہ سات گرام میں ملا کر صبح کو پلائیں (2) سلاجیت بیس ملی گرام' معجون فلاسفہ سات گرام میں ملا کر شام کو استعمال کریں (3) حب کبد نوشادری دو عدد کھانا کھانے کے بعد تازے پانی کے ساتھ کھلا دیا کریں۔

ذیابیطس شکری: اگر اس کا سبب آنتوں کا فساد یا غذا میں شکری اجزاء کی زیادتی ہو تو اس قسم کی غذا کو بند کر دیں اور (1) جوارش جالینوس پانچ گرام اول کھلا کر اوپر سے شیرہ بادیان پانچ گرام' شیرہ انیسون تین گرام' شیرہ تخم کشوث پانچ گرام' عرق گاؤزبان 150 ملی لیٹر میں نکال کر خمیرہ بنفشہ پچیس گرام ملا کر صبح وشام پلائیں۔ (2) رات کو سوتے وقت اطریفل ملین نو گرام' عرق بادیان 150 ملی لیٹر نیم گرم کے ساتھ کھلا دیا کریں۔

اگر جگر کی خرابی اور گرمی کی وجہ سے ذیابیطس کی شکایت ہوئی ہو (1) کشتہ زمرد بیس ملی گرام' جوارش آملہ سات گرام میں ملا کر اول کھلائیں اوپر سے شیرہ تخم خشخاش سفید تین گرام' شیرہ تخم کاہو تین گرام' شیرہ کشنیز خشک تین گرام' شیرہ تخم خرفہ سیاہ تین گرام' زرورد تین گرام پانی میں نکال کر شربت نیلوفر پچاس ملی لیٹر اضافہ کر کے صبح وشام پلائیں۔ (2) شکر کو روکنے کے لئے سفوف گڑمار بوٹی پانچ گرام دوپہر کے وقت آب انار میخوش ساٹھ ملی لیٹر کے ساتھ دے دیا کریں۔

ذیابیطس کلوی ومثانی میں زہر مہرہ ایک گرام' بنسلو چن ایک گرام' مروارید چالیس ملی گرام باریک پیس کر جوارش زرعونی سادہ پانچ گرام میں ملا کر اول کھلائیں اوپر سے شیرہ تخم خرفہ سیاہ تین گرام' شیرہ بیخ انجبار تین گرام' شیرہ تخم کاہو تین گرام پانی میں نکال کر شربت انار شیریں پچیس ملی لیٹر شامل کر کے پلائیں۔

اگر نظام عصبی کی خرابی کی وجہ سے ذیابیطس کی شکایت ہوئی ہو تو (1) کشتہ فولاد بیس ملی گرام' کشتہ طلا بیس ملی گرام' مغز خستہ جامن ایک گرام' سلاجیت 500 ملی گرام باریک پیس کر عرق گاؤزبان 150 ملی لیٹر کے ساتھ صبح وشام کھلا دیا کریں۔ (2) شکر کو روکنے کے لئے گلوئے خشک تین گرام' گڑمار بوٹی تین گرام باریک پیس کر تازے پانی کے ساتھ دوپہر کو استعمال کرائیں (3) جب شکر بند ہو جائے تو اعصاب کو تقویت دینے کے لئے کشتہ زمرد بیس ملی گرام' معجون اذاراقی پانچ گرام میں ملا کر عرق گاؤزبان 150 ملی لیٹر' شربت انار شیریں پچیس ملی لیٹر کے ساتھ صبح وشام استعمال کرائیں۔ (4) حب ترش کھانا کھانے کے بعد دونوں وقت دے دیا کریں (5) رات کو سوتے وقت ہلیلہ مربی ایک عدد پانی سے دھو کر صاف کر کے عرق بادیان 150 ملی لیٹر نیم گرم کے ساتھ کھلا دیا کریں۔

اگر ذیابیطس کا سبب بانقراس غدہ نخامیہ یا کلاہ گردہ کی خرابی ہو تو (1) کشتہ زمرد بیس ملی گرام' جوارش زرعونی سات گرام میں ملا کر اول کھلائیں اوپر سے آب مکوہ سبز مروق 75 ملی لیٹر' آب انار میخوش 75 ملی لیٹر' دہی کا پانی 75 ملی لیٹر' شربت نیلوفر پچاس گرام ملا کر صبح کو پلائیں۔

(2) سفوف صندل ذیابیطس والا پانچ گرام ہمراہ آب جغرات ساٹھ ملی لیٹر شام کو استعمال کرائیں۔ (3) رات کو سوتے وقت گڑمار بوٹی تین گرام پیس کر تازے پانی کے ساتھ کھلائیں۔

علاوہ ازیں دہی کی لسی برف سے سرد کر کے دینا' کھٹے انار کا عرق پلانا یا آب کدو یا آب خیار مناسب مقدار میں دینا

مفید ہے صفراویت اور پیاس کی حالت میں زلال آلو بخارا یا لعاب اسپغول مفید ہیں اور گلوئے خشک، شکر سفید ہم وزن سفوف بنا کر بارہ گرام روزانہ صبح کے وقت کھلانا اور بقول علامہ قرشی دو انڈے چوبیس گھنٹہ سرکہ میں تر کر کے عصر کے وقت زردی اور سفیدی کھلانا اور اگلے دن صبح کو مغز پنبہ دانہ پانی میں پیس کر صاف کر کے بلا شیرینی چالیس دن پلانا بہت مفید ہے۔ یہ نسخے بھی اکثر نہایت مفید ہوتے ہیں:

(1) پوست فالسہ تازہ ساٹھ گرام رات کو پانی میں بھگو کر صبح زلال لے کر مصری پچیس گرام ملا کر پلائیں۔

(2) گڑمار بوٹی جامن کی چھال کا سفوف دونوں ہم وزن لے کر سفوف بنالیں تین تین گرام صبح اور شام کھلائیں۔

(3) برگ گھونگچی سفید چھ گرام، فلفل سیاہ اکیس عدد پانی میں پیس کر صاف کر کے پلائیں۔

(4) جامن کی گٹھلی تین گرام پانی میں پیس کر پلائیں اوپر سے گولر کی اندرونی چھال پانی میں بھگو کر صاف کر کے پلائیں۔

(5) ضماد: صندل سفید، حب الآس ہر ایک چھ گرام، برگ بارتنگ تازہ کے عرق میں پیس کر گردوں پر لیپ کرنا مفید ہے۔

(6)

انڈے	بارہ عدد
رم	250 ملی لیٹر
سرکہ	125 ملی لیٹر
شہد	125 ملی لیٹر

ملا کر رکھ دیں جب انڈے کے چھلکے بھی حل ہو جائیں تو دوا تیار ہے خوراک روزانہ ایک بیضہ۔

(7) خستہ جامن 36 گرام، افیون چھ گرام، گڑمار بوٹی بارہ گرام، بسباسہ بارہ گرام دانہ الائچی کلاں بارہ گرام سفوف بنالیں۔

(8) بسنت کسماکر رس (ویدک دوا ہے) ذیابیطس میں بالخصوص نہایت مفید ہے اسی طرح کشتہ طلا دس ملی گرام، کشتہ زمرد بیس ملی گرام، کستوری تیس ملی گرام ازالہ نقاہت کے لئے ازبس مفید ہے۔

(9) سم الفار سفید بارہ گرام، زعفران اعلیٰ درجہ کشمیری چالیس گرام، عرق بید مشک سہ آتشہ تین بوتل اجزاء کو ملا کر اس قدر کھرل کریں کہ خشک سفوف ہو جائے خوراک ساٹھ ملی گرام ہمراہ مسکہ پچیس ملی گرام دیں۔

(10) سفوف ذیابیطس ایک گرام کی مقدار میں چھاچھ یا دہی کے پانی کے ساتھ روزانہ کھلائیں اور سفوف کی مقدار 125 ملی گرام روزانہ بڑھاتے رہیں تاکہ تین گرام تک پہنچ جائے اس سے زیادہ مقدار میں نہ دیں۔

(11) قرص طباشیر چار گرام، پوست فالسہ ساٹھ گرام کے زلال کے ساتھ کھلائیں۔

(12) قرص کافور چار گرام، آب انار شیریں ساٹھ گرام یا عرق ذیابیطس ساٹھ گرام کے ساتھ کھلائیں۔

(13) سفوف قلعی کشتہ چار گرام، آب کدو ساٹھ گرام یا چھاچھ کے زلال ساٹھ گرام یا آش جو 125 ملی لیٹر کے ہمراہ کھلائیں۔

ذیابیطس کے عوارضات کا علاج

پیاس کی شدت میں پانی کی بجائے دہی کی لسی یا ماء الجبن (دہی کا پھاڑا ہوا پانی) تھوڑی تھوڑی مقدار میں پلاتے رہیں یا پانی میں تھوڑا سا سرکہ جامن یا عرق لیموں ملا کر دیتے رہیں یا زلال آلو بخارا یا لعاب اسپغول دیں۔

خارش اور جسمانی پھوڑے پھنسیوں کی صورت میں روزانہ ایسے پانی کے ساتھ غسل کریں جس میں قدرے سرکہ جامن ملا لیا گیا ہو یا برگ نیم 250 گرام جوش دے لئے گئے ہوں یا کاربالک صابن اور سرد پانی سے دن میں ایک یا دو مرتبہ غسل کرائیں چھوٹی چھوٹی پھنسیوں اور پھوڑوں کو جوشاندہ نیم کے ساتھ دھو کر ان کے اوپر احتیاط کے ساتھ ہلکا کاربالک ایسڈ لگا دیا کریں۔

جلد کی خشکی میں جسم پر روغن بادام یا مکھن وغیرہ کی مالش کرائیں۔

سوء ہضم اور قبض کی صورت میں نمکین مسہلات یا روغن بید انجیر یا مناسب حقنے دے کر قبض کو رفع کریں۔

پیشاب میں شکر کی زیادتی کی صورت میں غذا میں شکر یلی اور نشاستہ دار اشیاء کم کردیں ان کی بجائے سبز ترکاریاں اور چھان کی روٹی دیں اگر اس کے ساتھ ہی پیشاب میں رطوبت بیضیہ بھی آنے لگے تو دواء افیون یا اس کے مرکبات کا استعمال ہرگز نہ کریں غذاء صرف بالکل سادہ اشیاء اور سبزی ترکاری کا استعمال کرائیں۔

شدید ضعف عامہ اور ضعف باہ میں کشتہ طلا دس ملی گرام' کشتہ زمرد دس ملی گرام' دواء المسک پانچ گرام یا جوارش زرعونی عنبری پانچ گرام میں ملا کر مناسب عرق کے ہمراہ دیں۔

نوم مستغرق ذیابیطسی (ڈایابیٹک کوما) میں جو اس مرض کا نہایت اہم اور خطرناک عارضہ ہے جس قدر ممکن ہو باسلیق کی فصد کھلوا دیں یا نمکین مسہل یا روغن بید انجیر وغیرہ کے مناسب حقنہ وغیرہ کے ذریعے فوراً رفع قبض کرائیں پانی جس میں سوڈا خوردنی بقدر مناسب حل کرلیا گیا ہو کثیر مقدار میں اور بار بار دیں اگر ضرورت ہو تو پلانے کے علاوہ اس کے حقنے بھی کرائیں گڑمار بوٹی کا سفوف تین گرام کھلائیں اگر پیشاب بند ہوگیا ہو تو بذریعہ قاثاطیر پیشاب کو خارج کردیں اگر قے کی شدت ہو تو گرم پانی' نمک اور سکنجبین سے قے کرائیں مریض کو جس قدر جلد ممکن ہو گرم پانی کی بوتلوں یا بجلی یا گرم ہوا کے ذریعے گرم کر دیں۔

فاقہ کشی سے علاج

ذیابیطس شکری کے علاج میں بقول بعض فاقہ سے علاج بھی نہایت موثر ثابت ہوا ہے اس اصول کے متعلق ڈاکٹر ایلن اور سینٹ بارتھلومیو کے شفاخانے کا علاج زیادہ مشہور اور قابل ذکر ہے چنانچہ اول الذکر یعنی ڈاکٹر ایلن کے اصول کے مطابق پہلے مریض کو یہاں تک فاقہ کرایا جاتا ہے کہ پیشاب میں سے شکر بالکل مفقود ہوجاتی ہے اس کے بعد تازہ سبز ترکاریاں غذاء استعمال کرائی جاتی ہیں اور ان کی مقدار تدریجی طور پر روزانہ بڑھاتے رہتے ہیں حتیٰ کہ پیشاب میں شکر نمودار ہونے لگتی ہے پھر قلیل مقدار میں گوشت کا استعمال کرایا جاتا ہے اور بالآخر گھی وغرہ بھی مناسب مقدار میں دے سکتے ہیں علاج فاقہ کے دوران میں بالخصوص فاقہ کے روز نمکین مسہل کثیر مقدار پانی کے ساتھ دیا جاتا ہے۔

آخر الذکر یعنی سینٹ بارتھلومیو کے شفاخانے کا طریق علاج یہ ہے کہ پہلے دو روز مریض کو بالکل فاقہ کرایا جاتا ہے سوائے پانی اور نمکین مسہل کے کوئی غذا نہیں دی جاتی اس کے بعد دو دن پانچ انڈے' ساٹھ گرام مکھن اور تیس گرام سبز ترکاریاں کھلائی جاتی ہیں۔ اگر اس کے بعد بھی پیشاب میں شکر آئے تو اسی طرح دو روز فاقہ کراکر دو روز مذکورہ غذا دی جاتی ہے حتیٰ کہ پیشاب میں شکر آنا بند ہوجاتی ہے۔ اس کے بعد مذکورہ غذا کے ساتھ ساٹھ گرام گوشت کا بھی اضافہ کردیا جاتا ہے چند روز کے بعد آدھ لیٹر دودھ بھی غذا میں شامل کردیا جاتا ہے تیرھویں چودھویں روز ایک دو لقمے (پندرہ گرام کی مقدار میں) روٹی دی جاتی ہے جس میں ہر تیسرے چوتھے روز اسی قدر مقدار کا اضافہ کردیا جاتا ہے اسی طرح تدریجی طور پر نشاستہ دار غذا کو بڑھاتے ہیں اگر پھر پیشاب میں شکر آنے لگے تو پھر مذکورہ ترتیب پر غذا کم کردی جاتی ہے اور تدریجاً اس میں اضافہ کیا جاتا ہے۔

منتخب مجربات و مرکبات۔ سفوف ذیابیطس: پارہ گجراتی نیلگوں' دانہ الائچی سرخ ہر ایک پچاس گرام' سیماب' قلعی ہر ایک بارہ گرام۔ طباشیر کبود' یشب سبز ہر ایک چھ گرام' پہلے قلعی اور پارہ کو منعقد کرکے کھرل کریں بعدہ' دوسری دوائیں کوٹ چھان کر ملا کر سفوف بنالیں خوراک ایک گرام۔

قرص طباشیر: طباشیر پانچ گرام، تخم خرفہ، تخم کاہو ہر ایک سات گرام، تخم حماض، گل سرخ، کشنیز خشک، گل ارمنی، صندل سفید، گلنار، گردسماق ہر ایک تین گرام، کافور 500 ملی گرام سب کو پیش کر کاہو یا خرفہ کے تازہ پتوں کے عرق میں گوندھ کر قرص بنالیں خوراک چار گرام۔

قرص کافور: کافور 500 ملی گرام، اقاقیا، صمغ عربی، صندل زرد، صندل سرخ، گلنار ہر ایک دو گرام، کشنیز خشک بریاں، گل سرخ، گل ارمنی، تخم خرفہ ہر ایک پانچ گرام، طباشیر، رب السوس ہر ایک ایک گرام، تخم کاہو دو گرام سب کو باریک پیس کر آب انار ترش میں گوندھ کر قرص بنالیں خوراک چار گرام۔

سفوف قلعی کشتہ: گلوء، برگ جامن، قلعی کشتہ، مرجان، صدف مروارید، طباشیر، اصل السوس مقشر، صمغ عربی، کتیرا، گل نیلوفر، گل گاؤزبان، مروارید ناسفتہ، گل سرخ، کشنیز خشک، تخم خرفہ، صندل سفید، کافور، گلنار فارسی، گل ارمنی، تخم خشخاش، مغز چلغوزہ، موصلی سیاہ، تخم سروالی ہر ایک دو گرام سب کو کوٹ چھان کر سفوف بنالیں خوراک چار گرام۔

اکسیر ذیابیطس: جو ذیابیطس کے لئے نہایت مفید ثابت ہوتی ہے۔ نسخہ: افیون ایک گرام، کشتہ فولاد دو گرام، سفوف خستہ جامن چودہ گرام سب کو پیس کر سفوف بنالیں خوراک ایک گرام سے دو گرام تک، عرق گاؤزبان 150 ملی لیٹر کے ساتھ کھلائیں۔

حب ذیابیطس: تخم جامن ایک گرام، افیون ایک گرام دونوں کو پانی میں پیس کر بتیس عدد گولیاں بنالیں خوراک دو گولیاں صبح اور دو شام کو کھلائیں۔

سفوف ذیابیطس: گلوئے خشک، خستہ جامن ہر ایک پچیس گرام، کشتہ قلعی، کشتہ مرجان، صدف مروارید ہر ایک تین گرام، گل سرخ، گلنار فارسی، گل ارمنی، تخم خشخاش سفید، تخم خرفہ سیاہ، اصل السوس مقشر، گل گاؤزبان، صمغ عربی، کتیرا، تخم کاہو ہر ایک بارہ گرام، افیون خالص چار گرام سب دواؤں کو کوٹ چھان کر افیون کو سارے سفوف میں ملا کر چھیانوے عدد پڑیاں بنائیں ایک پڑیہ صبح وشام پانی یا کسی مناسب عرق کے ساتھ کھلائیں۔

شربت پنبہ دانہ: مغز پنبہ دانہ 75 گرام نیم کوب کر کے رات کو گرم پانی میں بھگو دیں صبح جوش دے کر صاف کر کے شکر سفید ملا کر شربت کا قوام کریں۔ پچیس سے چالیس ملی لیٹر تک عرق ذیابیطس میں ملا کر یونہی استعمال کریں ذیابیطس میں مفید ہے گردوں کو قوت دیتا ہے۔

عرق ذیابیطس: گلوئے سبز، برگ بید سادہ، برگ جامن ہر ایک 250 گرام، گلنار، تخم کاہو، تخم خرفہ، مغز تخم کدو شیریں، مغز تخم پیٹھا، مغز تخم تربوز، تخم کاسنی، گل نیلوفر، برادہ صندل سفید، برادہ صندل سرخ، خس گجراتی، آملہ خشک، کزمازج ہر ایک ساٹھ گرام۔ رات کو پانی میں بھگو کر صبح آب کدو مشوی، آب خیار مشوی، آب دوغ بز ہر ایک دو لیٹر، آب کاسنی سبز مروق دو لیٹر، آب خالص چودہ لیٹر اضافہ کریں اور طباشیر، صندل سفید ہر ایک چھ گرام، نیچہ کے منہ میں لٹکا کر حسب معمول عرق کشید کریں خوراک ساٹھ ملی لیٹر یہ عرق روزانہ صبح وشام، شربت پنبہ دانہ یا شربت انگور یا انار وغیرہ ملا کر پلائیں۔

سفوف ذیابیطس: خاندان عزیزی لکھنو کا معمول نسخہ ہے۔ سوء مزاج حار گردہ کی وجہ سے جب ذیابیطس ہو تو بہت مفید ہوتا ہے۔ خشت کہنہ پچاس گرام، بنسلو چن کبوڈ، زہر مہرہ خطائی ہر ایک بارہ گرام، کافور چھ گرام، جفت بلوط سات عدد، کہربائے شمعی، صمغ عربی ہر ایک بارہ گرام، پوست مسلم چار عدد باریک پیس کر سفوف تیار کریں خوراک نو گرام مناسب عرق کے ساتھ۔ (ع)

سفوف صندل ذیابیطس والا: ذیابیطس کے علاوہ گردے اور مثانہ کے زخموں کے لئے مفید ہے مدربول ہے قبض کو رفع کرتا ہے اور مقوی معدہ وجگر ہے۔ صفتہ: صندل سفید، صندل زرد، صندل سرخ، مصری، گلاب کی کلی ہر ایک پونے چار گرام، ریوند خطائی، نشاستہ، رب السوس ہر ایک پونے نو گرام، شاخ گوزن سوختہ، گوند ببول ہر ایک پونے نو گرام، مغز تخم ککڑی، مغز تخم کھیرا، مغز تخم چہار مغز ہر ایک چھ گرام، کتیرا، مغز تخم کدو شیریں ہر ایک پانچ گرام، کافور قیصوری، کہربا ہر ایک 825 ملی گرام سب کو کوٹ

چھان کر شیشے کے برتن میں محفوظ رکھیں بوقت ضرورت سات سے چودہ گرام تک پانی وغیرہ کے ہمراہ کھلائیں۔

سفوف خشت: ذیابیطس کے لئے مفید و مجرب ہے۔ صفت: کنوئیں کی پرانی اینٹ مدبر کی ہوئی چالیس گرام، موصلی دکنی بارہ گرام، ستاور، آملہ مقشر، مصطگی، گوکھرو، ست گلو، ست سلاجیت، بنسلوچن، پکھان بید، گل منڈی ہر ایک چھ گرام سب کو کوٹ پیس کر بدستور سفوف بنالیں اس میں سے بوقت ضرورت تین گرام لے کر پانی وغیرہ مناسب بدرقہ کے ہمراہ استعمال کریں۔

کنوئیں کی اینٹ کو مدبر کرنے کا طریق: اینٹ کو مٹی وغیرہ سے پاک صاف کرکے نیم کوب کریں اور پانی میں ڈال دیں جب اس کے تمام اجزاء تہہ نشین ہو جائیں تو پانی کو گرا دیں اور دوسرا پانی ڈالیں اسی طرح پانچ مرتبہ عمل کریں اس کے بعد استعمال میں لائیں۔

علاج ڈاکٹری: اگر فعل ہضم میں خرابی ہو تو مندرجہ ذیل نسخہ مفید ہے:

ایسڈ نائٹرو کلورک ڈائیلوٹ	2 قطرے
لائیکوار سٹرکنیا ہائیڈرو کلور	5 قطرے
گلیسرین پپ سین	ایک گرام
ٹنکچر جنشن کمپونڈ	20 قطرے
سپرٹ کلوروفارم	15 قطرے
ایکوا منتھا پپ	25 ملی لیٹر

ایسی ایک خوراک بعد غذا دیں۔

اگر مریض کے دانتوں میں پائیوریا ہو تو دانت نکلوا دیں۔ دواء مندرجہ ذیل ادویہ میں سے کوئی ایک استعمال کرائیں:

(1) پرپسوجن (2) سنتھے لین (3) نیوسنتھے لین
(4) مرٹیلین (5) ڈیکولین (6) پینکر پے ٹن
(7) ڈایابیٹے لین (8) پان سیلی ٹس (9) اورالین
(10) انسولین

یا ذیل کے نسخہ جات میں سے کوئی دیں:

(1)

کوڈائنا سلفیٹ	8 ملی گرام
ایکسٹریکٹ نکسوامیکا	8 ملی گرام
اورک ایٹ سوڈا کلورائیڈ	4 ملی گرام
ایکسٹریکٹ بیلاڈونا	4 ملی گرام
ایکسٹریکٹ جنشن کمپونڈ	حسب ضرورت

ایسی ایک گولی بعد از غذا دیں۔

(2)

یورینیم نائٹریٹ	35 ملی گرام
کوڈائنا فاسفیٹ	8 ملی گرام
ایکسٹریکٹ نکس وامیکا	8 ملی گرام
پل رہائی کمپونڈ	70 ملی لیٹر

اس کی ایک گولی بنا کر بعد غذا کھلائیں۔

(3) شدت مرض کی حالت میں انسولین کا ٹیکہ دن میں دو سہ بار کریں اور غذا میں صرف لحوم وشحوم دیں۔

غذا و پرہیز: آٹے کے چوکر کی روٹی کھلائیں چوزوں کا شوربہ کدو خرفہ پالک ابلی ہوئی مچھلی ارہر کی دال ٹماٹر مولی انڈے گردے لبلبہ وغیرہ پکا کر کھلائیں اور پھلوں میں لوکاٹ انار سیب ناشپاتی انگور رنگترہ کھلائیں ہر قسم کے مغزیات بادام اخروٹ مونگ پھلی مغز تخم کدو شیریں مغز تخم خربزہ مغز تخم خیارین وغیرہ حسب خواہش کھلا سکتے ہیں پیاس کی حالت میں سوڈا واٹر اور بغیر شکر کی چائے میں مضائقہ نہیں۔

پرہیز: چاول نشاستہ دار غذائیں گیہوں کی روٹی ساگودانہ اراروٹ جو سبزیاں مثلاً آلو گنڈر باقلا مٹر شلغم اور تمام شیریں میوہ جات مثلاً آم خوبانی کھجور شفتالو کیلا وغیرہ سے پرہیز کریں نیز شہد مٹھائیاں برف مربے وغیرہ بھی نہ کھلائیں۔

نشاستہ دار اور شکر یلی غذاؤں کو ترک کر کے ان کی بجائے حیوانی اغذیہ اور چربیاں زیادہ دیں شکر کی بجائے سکرین استعمال کریں۔

فربہی

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
موٹاپا	سِمَن مفرط	اوبیسی ٹی Obesity
موٹاپن	فربہی	کارپولینسی Corpulancy

تعریف وماہیت: اس مرض میں جسم اور بالخصوص جسم کے بعض حصص مثلاً پیٹ سرین پشت گردن اور کندھے وغیرہ چربی کی زیادتی سے غیر معمولی طور پر فربہ ہوجاتے ہیں۔ جو غذا ہم کھاتے ہیں اس کے بعض اجزاء بالخصوص نشائی (نشاستہ دار) و روغنی اجزاء جسم میں پہنچ کر عمل انہضام سے چربی میں تبدیل ہوجاتے ہیں اور یہ چربی بوقت ضرورت تنفس سے جسم میں پہنچنے والے اجزاء نسیم (آکسیجن) کے عمل سے جلتی اور جسمانی قوت پیدا کرتی ہے اس کا کچھ حصہ زیر جلد خلوی ساختوں بالخصوص چہرے گردن پیٹ کے پردہ ثرب پشت کندھوں عورتوں میں سرین اور پستانوں کے نیچے شحم (موٹی چربی) کی شکل میں اور کچھ حصہ دل کے غلاف کلاہ گردہ اور جگر وغیرہ قریبی ساختوں میں سمین (پتلی چربی) کی شکل میں جمع رہتا ہے اگر اجزائے نشائیہ اور لحمیہ اور مرغن و چربیلی اشیاء غذا میں ضرورت سے غیر معمولی طور پر زیادہ کھائی جائیں تو بالعموم جسم میں چربی کی شکل اختیار کر کے مذکورہ حصص میں بیش از بیش جمع ہوتی جاتی ہیں یا اگر اشیاء مذکورہ غذا میں کھائی تو معمول مقدار میں یا اس سے بھی کم جائیں لیکن وہ چربی کی شکل اختیار کرنے کے بعد کسی مرض کے سبب کی وجہ سے طبعی طور پر جسم میں جذب وہضم نہ ہوں اور غیر طبعی طور پر جمع ہوتی جائیں تو ان ہر دو صورتوں میں فربہی کی شکایت پیدا ہوجاتی ہے اول الذکر صورت میں عموماً میٹھی اور مرغن اشیاء کے زیادہ کھانے اور کثرت سے شراب پینے والوں اور ورزش کم کرنے والوں میں رونما ہوتی ہے اور آخر الذکر صورت عموماً موروثی یا ایسے اشخاص میں رونما ہوتی ہے جن کی بعض گلٹیوں مثلاً غدہ درقیہ غدہ نخامیہ خصیتین وغیرہ کے داخلی افرازات کی پیدائش میں نقص پیدا ہوجاتا ہے۔

اقسام: اس مرض کی دو قسمیں ہیں (1) خارجی (ایکسوجینس) جس میں خارج سے چربیلی اشیاء جسم میں ضرورت سے زائد جا کر جمع ہوتی ہیں (2) داخلی (اینڈوجینس) جس میں خارجی غذا میں تو چربیلے اجزاء واجبی ہوتے ہیں لیکن بدن کے اندر ان کا جذب وہضم ناقص ہونے کی وجہ سے وہ جمع ہونے لگتے ہیں۔

اسباب: مرغن اور شیریں و نشاستہ دار اشیاء کا کثرت استعمال بالخصوص جوانی کے بعد اس کے ساتھ ورزش کی کمی اور کثرت

شراب نوشی خصوصیت کے ساتھ اس مرض کو پیدا کرنے میں حصہ لیتے ہیں اس کے علاوہ موروثی اثرات' غدہ نخامیہ' غدہ درقیہ' کلاہ گردہ' خصیتین وغیرہ کی خرابی اور ان کے داخلی افرازات کی کمی بھی اس مرض کا باعث ہوتے ہیں عورتوں میں سن یاس اور خصیۃ الرحم کی خرابیاں بھی اس مرض کو پیدا کردیا کرتی ہیں آخر الذکر اسباب سے کسی عمر میں فربہی رونما ہوسکتی ہے۔

علامات: اس مرض کی علامات بالکل ظاہر ہوتی ہیں مریض غیر معمولی طور پر فربہ ہوتا ہے بالخصوص اس کا پیٹ توند کی شکل میں بہت آگے کو نکلا ہوا ہوتا ہے اس کے ساتھ ہی بہت زیادہ فربہی کی صورت میں احشاء صدر و بطن پر غیر معمولی دباؤ پڑنے کی وجہ سے ان کے افعال میں بھی نقص پیدا ہوجاتا ہے چنانچہ دل اور پھیپھڑوں پر دباؤ پڑنے کی وجہ سے ایسے مریض کا معمولی سے تحریک پر بھی بہت جلد دم پھولنے اور دل دھڑکنے لگتا ہے اور چلنے پھرنے میں تکلیف محسوس ہوتی ہے باوجود ہضم کمزور ہونے کے بھوک زیادہ لگتی ہے جسم میں غیر معمولی بوجھ محسوس ہوتا ہے غدی قسم کی فربہی میں اکثر اوقات جسم نہایت ہی بدوضع ہوجاتا ہے جسم کے بعض خاص خاص حصص میں غیر معمولی طور پر چربی بہت زیادہ جمع ہوجاتی ہے اور اس کے ساتھ غیر طبعی نشوونما اور کند ذہنی وغیرہ دیگر عوارض بھی موجود ہوتے ہیں۔

عوارض مرض: شدت مرض میں بعض اوقات دل جگر یا گردوں میں بھی چربیلی ساخت کا اجتماع ہونے لگتا ہے جس سے ان میں ترتیب و فساد کمی پیدا ہوجاتا ہے اور ان کے افعال میں خرابی آجاتی ہے گاہے دل کی خرابی سے عظم القلب یا ضعف قلب' جگر کی خرابی سے عظم الکبد اور یرقان کی شکایت بھی پیدا ہوجاتی ہے اور گردوں کی خرابی سے پیشاب میں شکر آنے لگتی ہے اور ذیابیطس شکری کی شکایت پیدا ہوجاتی ہے گاہے نقرس' تصلب الشرائین اور اوجاع مفاصل رونما ہوتے ہیں ضعف باہ اور عقم و عنانت کے عوارضات بھی اس مرض سے عموماً پیدا ہوجایا کرتے ہیں عورتوں میں عقر اور اسقاط حمل پیدا ہوجاتا ہے اس کے علاوہ بعض دیگر عصبی قسم کے عوارضات بھی ظاہر ہوجاتے ہیں۔

تشخیص: اس مرض کی تشخیص بالکل ظاہر ہوتی ہے گاہے تہیج (اوڈیما) اور فربہی میں فرق کرنا ضروری ہوتا ہے چنانچہ اول الذکر صورت میں متہیج مقام کو انگلی کے ساتھ دبانے پر وہاں جو گڑھا پڑتا ہے وہ بہت دیر سے زائل ہوتا ہے لیکن فربہی کی صورت میں ایسا نہیں ہوتا اس کے علاوہ تہیج میں جلد پر خشکی ظاہر ہوتی ہے لیکن فربہی میں جلد صاف اور ملائم ہوتی ہے۔

انجام: معمولی حالات میں اس مرض کا انجام زیادہ خراب نہیں ہوتا لیکن جب اس کی وجہ سے شدید قلبی عوارضات پیدا ہوگئے ہوں تو اس صورت میں بعض اوقات اس سے فوری موت واقع ہوسکتی ہے۔

علاج ۔ حفظ ماتقدم: ضرورت سے زائد چربی والی مرغن اور نشاستہ دار اور شیریں اشیاء سے پرہیز کریں بالخصوص جوانی میں سن نمو کے بعد معتدل ریاضت کرتے رہیں جیسے ہی جسم کا فربہی کی طرف میلان ظاہر ہو اس وقت ان ہدایات کی خصوصیت کے ساتھ پابندی کریں۔

اصول علاج: اصل سبب مرض کو معلوم کرکے اس کے مطابق علاج کریں چنانچہ اگر غذا اور بالخصوص چربی دار اغذیہ کی کثرت اور ورزش کی کمی کی وجہ سے یہ مرض رونما ہو تو غذا کی اصلاح کریں اور مریض کو ورزش اور گرم حمام کرائیں نیز مسہلات و مدرات کو کام میں لائیں اس غرض کے لئے غذا اور بالخصوص ہضم ہوکر چربی کی شکل میں تبدیل ہونے والی غذا کی بہم رسائی کم کردیں اور جسمانی ریاضت وغیرہ جو جسم میں جمع شدہ چربی کو تحلیل کرتی ہے زیادہ کرائیں چنانچہ غذا مقدار میں کم کردیں اور اس میں بھی چربیلی اور مرغن اشیاء نیز میٹھی اور نشاستہ دار اشیاء کم کردیں (دیکھو غذا اور پرہیز) مریض کو روزانہ اتنی ورزش کرائیں جس سے اس میں غیر معمولی تکان پیدا نہ ہو لیکن اس سے مریض کو خوب پسینہ آئے اس غرض کے لئے پہاڑوں پر چڑھنا' بائیسکل' پیدل چلنا' دوڑنا' جمناسٹک کی ورزشیں' کشتی رانی وغیرہ نہایت مفید ورزشیں ہیں ہفتے میں ایک دو مرتبہ مریض کو ایسا خشک حمام کرائیں جس میں خوب کھل کر پسینہ آئے کبھی کبھی ہفتے میں ایک آدھ مرتبہ ملین و مسہل دوائیں کھلادیا کریں تاکہ

مریض کو دو چار دست بھی کھل کر ہو جایا کریں مریض کو زیادہ سونے بھی نہ دیا کریں اس کے ساتھ داخلی طور پر گرم خشم اور محلل دوائیں مثلاً رومانا (کالی زیری) لک مغسول' نانخواہ وغیرہ کھلائیں گرم اور محلل روغنوں مثلاً روغن شبت یا روغن قسط وغیرہ کی مالش کر دیں اگر گلٹیوں کے افرازات کی خرابی سے یہ مرض ہو تو ان کے جوہر استعمال کرائیں۔

دستور العلاج: اگر غذا کی کثرت سے یہ مرض ہو تو (1) صبح سفوف مہزل ساڑھے چار گرام' عرق گرام' عرق بادیان' عرق اجوائن ہر ایک تین تولے کے ساتھ کھلائیں (2) شام کو سفوف لک مغسول سات گرام' سکنجبین 25 ملی لیٹر کے ہمراہ کھلائیں (3) ہر تیسرے روز تربد موصوف' بادیان' سنائی ہم وزن پیس کر چھ گرام سوتے وقت کھلائیں اگر غدہ ورقیہ وغیرہ کی خرابی سے یہ مرض ہو تو صبح 25 ملی لیٹر نصف سے ایک گرام تک اور شام کو سفوف مہزل خاص سات گرام ہمراہ عرق اجوائن ساٹھ ملی لیٹر استعمال کرائیں۔

منتخب مجربات و مرکبات۔ سفوف مہزل: جو سمن مفرط کے لئے مفید ہے۔ صفتہ: اجوائن دیسی' سونف' زیرہ کرمانی' سداب ہر ایک چودہ گرام' لک مغسول پچیس ملی لیٹر چار گرام' مرزنجوش' بورہ ارمنی ہر ایک تین گرام کوٹ چھان کر سفوف بنائیں اور اس میں سے بقدر چار گرام روزانہ عرق زیرہ کرمانی کے ہمراہ استعمال کرائیں۔

دوائے دیگر: جو بدن کو دبلا کرتی ہے۔ صفتہ: زاج (کسیس) زراوند' گرد' جطیانہ ہر ایک 750 ملی گرام' لک مغسول' سندروس ہر ایک دو گرام' مرزنجوش پونے دو گرام' سب کو کوٹ چھان کر سفوف بنائیں اور اس میں سے بوقت ضرورت بقدر ایک گرام مناسب بدرقہ کے ہمراہ کھلا دیا کریں۔

دواء درقیہ: جو قبل از وقت بڑھاپے' خلقی مخبوط الحواسی' تہیج مخاطی' اور سمن مفرط کے لئے خاص طور پر مفید ہے لیکن سمن مفرط میں اس کا استعمال احتیاط کے ساتھ کرانا چاہئے کیونکہ بعض اوقات مضر بھی ثابت ہو سکتی ہے۔ صفتہ: تندرست بھیڑ کا غدہ ورقیہ (تھائرائیڈ گلینڈ' گردن کی گلٹی) لے کر اسے چربی سے خوب صاف کر لیں پھر اسے خوب باریک کوٹ کر ہلکی آنچ پر رکھیں جب خوب خشک ہو جائے اس کا خیال رکھیں کہ جل نہ جائے تو اتار کر رکھ لیں اور تین گنا شہد میں قوام کر لیں نصف سے ایک گرام تک کھلائیں لیکن اس دوا کو نمی سے محفوظ رکھیں اور اگر اس میں بو پیدا ہو جائے تو اس کا استعمال ترک کرا دیں۔

سفوف مہزل خاص: بدن کو لاغر کرتا ہے۔ صفتہ: اجوائن' تخم کرفس' بالچھڑ' لک مغسول' ہر ایک پونے دو گرام' گل سرخ' مرزنجوش ہر ایک چار گرام سب کو کوٹ چھان کر سفوف بنائیں اور بوقت ضرورت اس میں سے سات گرام صبح کے وقت عرق زیرہ کے ہمراہ استعمال کریں۔

سفوف لک مغسول: صفتہ: لک مغسول سات گرام' زیرہ سیاہ' اجوائن ہر ایک چودہ گرام سب کو کوٹ چھان کر سفوف بنائیں بقدر سات گرام' سکنجبین پچیس ملی لیٹر کے ہمراہ کھلائیں۔

علاج ڈاکٹری: ہدایات مندرجہ علاج طبی پر عمل کریں ہر دوسرے یا تیسرے روز کارلس باڈیا وچی واٹر پلایا کریں (1) دواء ڈائی نیٹروفینول ایک یا دو غلاف دوائیہ (کیپسول) روزانہ غذا کے ساتھ دیں ایک ہفتے کے بعد اس مقدار کو کسی قدر بڑھا دیں جس سے کہ ہفتہ وار ایک یا ڈیڑھ کلوگرام تک وزن کم ہو جائے۔ اگر اس دوا کے استعمال سے جلد پر مخصوص قسم کے دانے نکل آئیں آنکھوں کی رنگت بدل جائے بہت زیادہ پسینہ آنے لگے یا نیم بے ہوشی کی سی کیفیت ہو جائے تو اس کا استعمال فوراً ترک کر دیں یا (2) تھائرائیڈ ایکسٹریکٹ بمقدار 35 ملی گرام روزانہ دو تین مرتبہ کر کے استعمال کرائیں اور اس کو مذکورہ بالا طریق پر ہفتہ وار بڑھاتے ہوئے گرین روزانہ تک استعمال کرا سکتے ہیں چار سے چھ ہفتے تک یہ دوا استعمال کرائیں اگر اس کے استعمال سے اختلاج القلب یا پیشاب میں شکر آنے کی شکایت پیدا ہو جائے تو اس کا استعمال ترک کر دیں یا (3) تھائرائیڈ اور پیچوٹری ایکسٹریکٹ 35 ملی گرام کی مقدار میں روزانہ دو تین مرتبہ استعمال کرانا بھی مفید ہے لیکن مذکورہ تینوں دواؤں کا استعمال نہایت احتیاط کے ساتھ کرانا چاہئے۔

غذاوپرہیز: جیسا کہ اوپر اصول علاج میں بتایا گیا ہے اس مرض میں ایک تو غذا کی مقدار بحیثیت مجموعی معمول کی نسبت کم کر دیں آ زیادہ گوشت، گھی، مکھن، نشاستہ دار اور میٹھی اشیاء مثلاً آردگندم کی روٹی، چاول، کھانڈ وغیرہ ایسی چیزوں سے پرہیز کرائیں جو بدن میں چربی کو بڑھاتی ہیں کھانڈ کی بجائے سکرین کا استعمال کراسکتے ہیں غذا میں سبز ترکاریاں آلو، گوبھی شلغم، مولی، پالک کا ساگ، دوسری قسم کے ساگ، تازہ اور خوب پختہ میوہ جات، سنگترہ، ٹماٹر، سلاد وغیرہ جس قدر جی چاہے دے سکتے ہیں چائے، قہوہ، گرم مصالحہ جات، شراب وغیرہ سے بھی بالکل پرہیز کرانا چاہئے دودھ کا استعمال کراسکتے ہیں بلکہ بعض علماء جدید مثلاً کیرل نے صرف دودھ کی غذا سے اس مرض کے علاج کا ایک مخصوص طریق وضع کیا ہے۔ جس میں مریض کو بقدر ایک لیٹر دودھ روزانہ دیا جاتا ہے اسی طرح ایک اور محقق بی روزن فنڈ اس کا علاج صرف آلوؤں کی غذا سے کرتا ہے غرضیکہ مختلف اطباء جدید و قدیم نے فربہی کے غذائی علاج مختلف طرح کے تجویز کئے ہیں جن کا اصل اصول یہ ہے کہ غذا گو مقدار میں زیادہ ہی کیوں نہ ہو لیکن اس میں غذائیت اور بالخصوص چربیلے اور نشاستہ دار شیریں اجزاء کی کمی ہو۔

مرض اسکربوط

اُردو نام	طبّی نام	ڈاکٹری نام
سکروی	مرض اسکربوط	سکروی Scurvy

یادداشت: چونکہ اس مرض میں مسوڑھے پلپلے ہوجاتے ہیں اور ان سے خون آنے لگتا ہے نیز منہ میں زخم ہوجاتے ہیں اس لئے بعض لوگوں نے اس کو لثہ دامیہ یا قرحہ لثہ (گوشت خورہ) وغیرہ کے نام سے نامزد کیا ہے۔

تعریف وماہیت: یہ نقص تغذیہ کا ایک مرض ہے جس میں غذا کے اندر حیاتین ج کی کمی سے کمزوری، نقص الدم، مسوڑھوں کا پلپلا، متورم اور متقرح ہوجانا اور ان سے خون آنے لگنا، جسم کے مختلف اعضاء میں اور بالخصوص جلد کے اندر اور نیچے اور غشاء العظم کے نیچے اور گاہے غشاء الریہ اور غلاف القلب کے اندر جریان خون کی غیر معمولی استعداد کا پیدا ہوجانا وغیرہ مخصوص علامات رونما ہوجاتی ہے گاہے جوڑوں کے اندر بھی جریان خون ہوجاتا ہے اور پھیپھڑوں اور طحال میں احتقان دموی پایا جاتا ہے۔

اقسام: اس کی ایک خاص قسم ہے جو شیر خوار بچوں میں رونما ہوتی ہے اس کو سکروی، انفنٹائیل سکروی Infantile Scurvy یا کساح اسکربوطی سکروی رکٹس Scurvy Rickets یا مرض مولر بارلو یا صرف مرض بارلو (مولر بارلوز ڈیزیز Moller Barlow's Diseases کے نام سے موسوم کرتے ہیں اس کا بیان اس کے ماتحت علیحدہ عنوان سے درج ہے بعض نے شدت وخفت اور وطنی، مقامی یا وبائی ہونے کے لحاظ سے بھی اسکی قسمیں کی ہیں۔

اسباب: اس مرض کا اصل سبب جیسا کہ ماہیت مرض میں ظاہر کیا جاچکا ہے غذا میں حیاتین ج کی کمی ہے جو کہ ٹماٹر، گوبھی، پیاز وغیرہ تازہ سبزیوں اور لیموں، نارنگی، انار وغیرہ اور پختہ میوہ جات وغیرہ اشیاء میں بکثرت پائی جاتی ہے اگر بہت عرصہ تک (چار سے آٹھ ماہ تک) غذا میں یہ چیزیں نہ کھائی جائیں تو بتدریج اس مرض کی علامتیں رونما ہونے لگتی ہیں چنانچہ ابتداء میں یہ مرض جہازرانوں اور قیدیوں کو عارض ہوا کرتا تھا جنہیں کئی کئی ماہ تک تازہ پھل یا ترکاریاں میسر نہ آتی تھیں اس کے علاوہ حفظان صحت کے مخالف حالات، عام جسمانی کمزوری خواہ وہ کسی وجہ سے پیدا ہوئی ہو تنگ وتاریک مرطوب اور گندے مقامات کی سکونت، کان کنی کا کام، خراب اور کثیف ہوا میں رہنا، پریشانی، دماغی صدمہ یا تکان، شدید جسمانی محنت، سردی یا گرمی کے لگ جانے وغیرہ اسباب کی موجودگی میں اس مرض میں مبتلا ہوجانے کی نسبتاً زیادہ استعداد ہوتی ہے۔

علامات: یہ مرض بالعموم نہایت پوشیدہ اور نامعلوم طور پر پیدا ہوتا ہے اس کی مخصوص علامات بتدریج پیدا ہوتیں اور کافی عرصہ

کے بعد نمایاں طور پر ظاہر ہوتی ہیں ابتدائی علامتیں عام کمزوری، سستی، پست ہمتی، چھاتی میں بوجھ اور بند ہوجانے کا احساس، کسی قدر خفقان، چہرے اور جسم کے رنگ کا بتدریج زردی مائل ہوتے جانا اور اطراف بالخصوص ٹانگوں میں کبھی کبھی درد ہوتے رہنا ہیں پنڈلیوں کا درد اس کی ایک خاص علامت ہے کبھی کبھی شبکوری یا روزکوری کی شکایت بھی ہوجاتی ہے مسوڑھے پلپلے، نرم اور متورم ہوجاتے ہیں ان سے ذرا ذرا سی بات پر خون نکلنے لگتا ہے جلد کے نیچے بھی جریان خون ہوجاتا ہے اور جسم پر نیلے دھبے پڑجاتے ہیں کچھ عرصے کے بعد اس مرض کی بعض مخصوص علامات رونما ہوتی ہیں جن میں سے اولین علامت خودبخود جریان خون کا ہوجانا ہے بالخصوص زیریں اطراف میں اور یہ جریان خون زیادہ تر جلد کے اندر بالوں کی جڑوں کے قریب بے شمار چھوٹے چھوٹے مختلف الحجم سیاہی مائل سرخ دھبوں کی شکل میں ہوتا ہے۔ شدید حالت مرض میں اندرونی اعضاء اور گہری ساختوں میں بھی جریان خون ہوجاتا ہے جس سے مقام ماؤف کے لحاظ سے مختلف قسم کی علامتیں رونما ہوتی ہیں دوسری اہم علامت منہ کے اندر اور بالخصوص مسوڑھوں کے اوپر استر کرنے والی مخاطی جھلی کا ماؤف ہوجانا ہے چنانچہ مسوڑھے نیلی اور احتقانی رنگت اختیار کرکے متورم اور پلپلے ہوجاتے ہیں اس سے بآسانی خون بہنے لگتا ہے یہ خرابی بالخصوص مسوڑھوں کے ان مقامات پر ہوتی ہے جہاں وہ دانتوں کے اوپر لگے ہوئے ہوتے ہیں شدید حالات میں مسوڑھے گل سڑ جاتے ہیں اور بعض اوقات تمام منہ کے اندر بدبودار زخم ہوجاتے ہیں لعاب دہن بکثرت بہنے لگتا ہے تھوکنا اور نگلنا دشوار ہوجاتا ہے دانت ڈھیلے ہوکر ہِلنے لگتے ہیں اور بالآخر گر پڑتے ہیں اس کے علاوہ فقرالدم ثانوی کی علامتیں پائی جاتی ہیں مریض کی رنگت پیلی اور جلد خشک اور ڈھیلی ہوجاتی ہے گاہے بخار بھی ہوجاتا ہے نبض گاہے بطی گاہے سریع اور بالعموم صغیر اور لین ہوتی ہے گاہے عوارضات کے طور پر کھانسی، ذات الریہ، ذات الجنب، ورم غلاف القلب، جوڑوں کے ورم اور اندرونی درد وغیرہ بھی ظاہر ہوجاتے ہیں۔

تشخیص: قلاع دہن، فرفورا اور دم ابیض جریانی سے بعض اوقات اس کی تشخیص کرنی پڑتی ہے لیکن بغور اس مرض کی تاریخ اور مخصوص علامات کا مطالعہ کرنے سے اس کی بآسانی تشخیص کی جاسکتی ہے۔

انجام: اس مرض کا انجام سوائے نہایت شدید حالات کے اکثر اچھا ہوتا ہے مناسب علاج اور غذا کی اصلاح سے بہت جلد آرام ہوجاتا ہے لیکن شدید حالات میں بعض جب کہ شدید قسم کے عوارضات پیدا ہوگئے ہوں تو اکثرت موت واقع ہوجاتی ہے۔

اصول علاج: سب سے پہلے مریض کی غذا کی اصلاح کریں مریض کو آب افشردہ لیموں، انار میخوش، سنگترہ، مالٹا، انناس، رس بھری، سیب، آلوچہ، آلوبخارا، فالسہ، چکوترہ، آم وغیرہ میں سے جو پھل میسر آئے کافی مقدار میں کھلائیں اگر پھل میسر نہ ہوں تو پھلوں کے مربے اور اس کا شیرہ استعمال کرائیں مثلاً مربہ سیب، مربہ نارنج، مربہ آملہ، مربہ انناس وغیرہ ترکاریوں میں سے ٹماٹر، مٹر، پالک، شلغم، گوبھی، چقندر وغیرہ کھلائیں اور اگر ممکن ہو تو بغیر پکائے ہی ان کو استعمال کرائیں ورنہ ہلکی آگ پر نیم پخت کرکے کھلائیں کیونکہ تیز حرارت پر حیاتین ج ضائع ہوجاتی ہے۔

دواءً گلاب، آب افشردہ لیموں اور قند سفید کی سکنجبین پلائیں فولاد کے مرکبات اور روغن جگر ماہی کا استعمال کرائیں مقامی طور پر منہ کو پاک وصاف رکھوائیں اور گلاب اور پھٹکری سے غرغرے کرائیں۔

دستور العلاج: (1) مربہ انناس پچیس گرام اوّل کھلائیں اوپر سے آب ترنج تازہ چالیس ملی لیٹر، آب سنگترہ تازہ چالیس ملی لیٹر، آب گندر تازہ چالیس ملی لیٹر، آب انار شیریں چالیس ملی لیٹر، شربت سیب پچیس ملی لیٹر ملا کر صبح وشام پلائیں۔

(2) حلوائے گندر چالیس گرام رات کو سوتے وقت دودھ کے ساتھ کھائیں۔

(3) سنون شب دن میں دو تین مرتبہ مسوڑھوں پر مل کر لعاب ٹپکا دیا کریں اس کے علاوہ وہ تمام اغذیہ بکثرت استعمال کریں جن میں حیاتین ج زیادتی کے ساتھ پائے جائیں ان میں سے بعض اغذیہ ذیل میں درج کی جاتی ہیں کاہو، گوبھی، کرم کلا،

مولی، شلغم، ٹماٹر، آلو، لوبیا، چقندر، لیموں، سنگترہ، نارنگی وغیرہ۔

سکروی کے مزمن مریضوں کو بعض اوقات عنعر اماشش، التہاب شعب الریہ اور روزکوری کے امراض عارض ہو جاتے ہیں چنانچہ ایسی صورتوں میں مریض کو تازہ دودھ، تازہ پھلوں کا پانی اور جید الکیموس اغذیہ دیں اور دواء روغن جگر ماہی چھ گرام اور آب افشردہ لیموں چالیس ملی لیٹر یا آب انگور ملا کر پھینٹ لیں اور پلائیں التہاب شعب الریہ اور شدت سعال میں لعوق سپستان، لعوق معتدل ملا کر کھلائیں یا تخم کتان بارہ گرام نیم کوفتہ شہد بارہ گرام پانی میں جوش دے کر چھان کر صبح وشام پلائیں روزکوری کے مریضوں کو تازہ گاجروں کا کھلنا نہایت مفید ہے گاجر میں ایک جوہر (کیرے ٹین) ہے جو روزکوری کے لئے نہایت مفید شے ہے اس کے علاوہ روغن جگر ماہی کا استعمال بھی مفید ہے۔

منتخب مجربات ومرکبات۔ حلوائے گذر: تقویت باہ کے لئے مفید ہے مرض اسکربول کو زائل کرتا ہے۔ گاجروں کو صاف کر کے کدوکش میں نکال لیں اور دودھ میں اس قدر جوش دیں کہ گاجر نرم ہو جائیں اور دودھ کھویہ بن جائے بعد ازاں روغن زرد میں بھون کر وزن کریں جس قدر ہوں اس سے دوگونہ شکر سفید کا قوام کریں اور گاجر ملا دیں بعد ازاں مغز اخروٹ، مغز بادام شیریں، مغز نارجیل، مغز فندق، مغز پستہ، مغز چرونجی ہر ایک ساٹھ گرام فی کلوگرام کے حساب سے اضافہ کریں۔ خوراک چالیس گرام۔

حب ترنج: اگر اسکربوط معدے کی مشارکت سے ہو تو یہ گولیاں مفید ثابت ہوئی ہیں آملہ منقی دوگرام، کشنیز مقشر تین گرام، پوست ترنج دوگرام، انیسون دوگرام، گل سرخ دوگرام، دانہ الائچی دوگرام، نمک لاہوری نوگرام، نمک سیاہ چھ گرام، طباشیر تین گرام، صندل سفید دوگرام، اناردانہ ترش پچاس گرام، زرشک چارگرام، سماق چارگرام، زیرہ سیاہ دوگرام، پودینہ خشک دوگرام سب کو کوٹ چھان کر چھ عدد کاغذی لیموں کے عرق میں گوندھ کر چنے کے برابر گولیاں بنائیں ضرورت کے وقت دو گولیاں مناسب بدرقات کے ساتھ استعمال کریں۔

سنون شب: پلپلے مسوڑھوں کو درست کر کے دانتوں کو مضبوط کرتا ہے طباشیر دس گرام، گل سرخ دس گرام، گل ارمنی بریاں سات گرام، دم الاخوین سات گرام، مرجان سوختہ تین گرام، صندل سرخ تین گرام، مرکی تین گرام، حب کا کنج تین گرام، مائیں خورد تین گرام، پھٹکری بریاں بارہ گرام، مامیراں تین گرام کوٹ چھان کر سفوف بنائیں اور منجن کی طرح استعمال کریں۔

ڈاکٹری علاج: ہدایات مندرجہ علاج طبی پر عمل کریں دواء لیموں اور سنگترے کا رس بقدر 30 سے 60 ملی لیٹر روزانہ استعمال کرائیں منہ کو پاک صاف رکھنے کے لئے پٹاشیم پرمینگ نیٹ کے محلول یا لسٹرین یا ہائیڈروجن پر اکسائیڈ کو ہم وزن پانی میں ملا کر اس محلول کے ساتھ غرغرے کرائیں اور اگر ورم اور زخم زیادہ ہو تو مسوڑھوں پر سلور نائٹریٹ دو فیصدی کا لگائیں اور مندرجہ ذیل نسخہ پلائیں:

(1) ریڈیو مالٹ ایک ایک چمچہ بعد غذا دیں۔

(2) آب افشردہ ٹماٹر دیں۔

(3)

کاڈلور آئل	4 ملی لیٹر
ایکسٹریکٹ مالٹ	4 گرام
سکس کیمن	ایک عدد

ملا کر پلائیں۔

غذا و پرہیز: چونکہ یہ مرض بیشتر غذا کے نقص سے پیدا ہوتا ہے اس لئے غذا کی اصلاح کی طرف خصوصیت کے ساتھ توجہ کریں غذا میں تازہ ترکاریاں، گاجر، پیاز، مولی، شلغم، چقندر، آلو، گوبھی، توری، کدو، کریلے سلاد ٹماٹر وغیرہ بکثرت استعمال کرائیں اور

ٹماٹر کو کچا ہی صاف کر کے کھلائیں باقی سبزیوں کو بھی تھوڑا بہت پکا کر دیں اور ان کے پکانے میں سوڈے کا استعمال تو بالکل نہ کریں تازہ ترش میوہ جات مثلاً لیموں، سنگترے، نارنگی، آلوچے، انار، لوکاٹ، سیب، ناشپاتی وغیرہ بکثرت کھلائیں ہر قسم کی باسی اور نمک سوڈا والی غذاؤں سے پرہیز کریں ڈبوں میں بند ہر قسم کی اشیاء خواہ وہ میوہ جات ہوں یا گوشت مچھلی وغیرہ اس سے قطعاً پرہیز کرائیں تازہ دودھ اور گوشت بھی استعمال کر سکتے ہیں۔

کساح

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
ہڈیوں کا ٹیڑھا ہو جانا	داء الکساح، کساح	رکٹس (رکائیٹس) Rickets

یادداشت: بعض لوگوں کے نزدیک سوکھا مسان اور یہ مرض مترادف خیال کئے گئے ہیں۔

کیفیت و ماہیت: یہ بھی نقص تغذیہ کا ایک مرض ہے جو زیادہ تر بچوں میں پیدا ہوتا ہے اس میں ہڈیاں کمزور اور ٹیڑھی ہو جاتی ہیں مخاطی جھلیوں میں نزلاوی استعداد بڑھ جاتی ہے اور نظام عصبی کے افعال میں خرابی آ جاتی ہے ہڈیوں کے اندر ارضی مادے بجائے ساٹھ فیصدی کے تیس سے پچاس فیصدی تک رہ جاتے ہیں کیونکہ اس میں اجزائے ارضی اور فاسفورس کا انجذاب و انہضام ناقص ہو جاتا ہے گاہے طحال بھی بڑھ جاتی اور صلب ہو جاتی ہے اور جگر میں شحمی قسم کا فساد رونما ہو جاتا ہے۔

اقسام: اس مرض کی ایک خاص قسم ہے جو دیر سے یا سن یاس بلوغ میں جا کر ظاہر ہوتی ہے اس کو کساح بلوغت (رکائیٹس ریڈو سیکنیم) یا کساح تاخیری وریسٹ ریکٹس، رکائیٹس ٹارڈا) کے نام سے نامزد کیا جاتا ہے۔

اسباب: پہلے اس کے اسباب کے مختلف خیالات تھے بعض لوگ خلقی آتشک کی سمیت کی یا جراثیمی تعدیہ کو اس کا باعث قرار دیتے تھے اور بعض سوء ہضم یا معدے کے استرخاء اور بالخصوص خون میں ارضی اجزاء (چونے لائیم) کی کمی کو اس کا باعث قرار دیتے تھے کیونکہ ہڈیاں ہمیشہ اس مرض میں نرم ہو جاتی ہیں لیکن دور حاضر کی تحقیقات سے یہ تمام نظریے غلط ثابت ہو چکے ہیں اب مختلف اور مسلسل تجربات سے ایک حد تک یہ ثابت ہو چکا ہے کہ اس مرض کا باعث غذا کا خاص نقص ہے جس میں غذا کے اندر مخصوص قسم کی حیاتین (پہلے خیال تھا کہ حیاتین الف لیکن اب مزید تحقیق سے معلوم ہوا ہے کہ حیاتین د) کی کمی ہو جاتی ہے جو دودھ، مکھن اور بالخصوص روغن جگر ماہی میں بمقدار کثیر پائی جاتی ہے اس کے علاوہ حفظان صحت کے مخالف حالات مثلاً خراب ہوا اور گنجان، مرطوب اور تاریک مقامات کی سکونت، ورزش کی کمی وغیرہ بھی اس مرض کے اسباب موئدہ ثابت ہوتے ہیں یہ مرض بالعموم بچوں میں زندگی کے ابتدائی سال کے اندر چھ سے اٹھارہ ماہ تک کی عمر میں ظاہر ہو جایا کرتا ہے لیکن شاذونادر جیسا کہ اوپر اقسام میں ظاہر کیا گیا ہے آٹھ سے دس سال کے بچے بھی اس میں مبتلا ہوتے ہوئے دیکھے گئے ہیں جنگ عظیم کے بعد سے چودہ سے انیس سال تک کے نوجوانوں میں بھی یہ مرض دیکھنے میں آیا ہے اسی کو کساح بلوغت یا کساح تاخیری کے نام سے نامزد کیا گیا ہے اور سردیوں میں نسبتاً زیادہ ظاہر ہوتا ہے لڑکے اور لڑکیاں یکساں طور پر اس میں مبتلا ہوتے ہیں البتہ امیروں کی نسبت سے غریبوں میں یہ مرض زیادہ پایا جاتا ہے بعض لوگوں کا خیال ہے کہ وراثت کو بھی اس کی پیدائش میں حصہ ہے۔

علامات: اس مرض کی علامتیں اس قدر پوشیدہ اور تدریجی طور پر ظاہر ہوتی ہیں کہ سال چھ ماہ تک جب تک کہ ہڈیوں میں نمایاں تغیرات ظاہر نہیں ہو جاتا ان کا پتہ ہی نہیں چلتا اولین علامتیں جو اس مرض کی موجودگی کی طرف توجہ کو جذب کرتی ہے بچے کی عام بے چینی، چڑچڑاپن، پیشانی پر پسینہ آنا بالخصوص سوتے میں اور رات کے وقت بستر کے کپڑوں کو اٹھا کر پھینکنا اور پاؤں کے ساتھ دھکیلنا اور اکثر روتے رہنا بچے کی رنگت پیلی اور اسکا جسم ڈھلا ڈھلا ہوتا ہے لیکن وہ بہت زیادہ لاغر نہیں ہوتا

بھوک اس کو بہت لگتی ہے جیسے جیسے مرض بڑھتا جاتا ہے اس کی خاص خاص علامتیں بھی نمایاں ہوتی جاتی ہیں چنانچہ بچے کو دانت نکالنے اور چلنے میں بہت دیر ہوجاتی ہے اگر وہ ظہور مرض سے پہلے کچھ دانت نکال چکا ہو یا چلنے لگا ہو تو اور دانت نکلنے رک جاتے ہیں اور چلنے سے بھی معذور ہوجاتا ہے پسلیوں اور جسم و اطراف کی دوسری لمبی ہڈیوں کے سرے موٹے ہوجاتے ہیں اور وہ ٹیڑھی ہونے لگتی ہیں جس سے بتدریج جسم میں مختلف قسم کی بدوضعیاں پیدا ہوجاتی ہیں۔ سر غیر معمولی طور پر بڑا، پیشانی ابھری ہوئی اور گدی نرم اور پلپلی ہوتی ہے سر کی ہڈیوں کے جوڑ بخوبی طور پر ملے ہوئے نہیں ہوتے سینے کی ہڈیوں کے ٹیڑھا اور بدوضع ہوجانے سے بچہ کبڑا ہوجاتا ہے سینے کی ہڈیوں میں بھی مخصوص قسم کی بدوضعی اور نشیب وفراز پیدا ہوجاتے ہیں گاہے غشاء مخاطی کے نزلاوی التہاب کی وجہ سے مزمن کھانسی، نزلہ، ذات الریہ اور پیچش وغیرہ کی شکائتیں بھی پائی جاتی ہیں۔ عضلات اس قدر کمزور اور ڈھلاڈھلے ہوجاتے ہیں کہ اعضاء مفلوج معلوم ہوتے ہیں۔

کساح بلوغت یا تاخیری میں رانوں کے زیریں حصے میں درد ہوتا ہے اس کے کچھ عرصہ بعد ہڈیوں کے مخصوص تغیرات نمایاں ہونے لگتے ہیں اور بعض اوقات دائمی موٹاپن کی سی کیفیت پیدا ہوجاتی ہے ذہنی اور جنسی قوتیں بھی پوری طرح نشوونما حاصل نہیں کرسکتیں۔

مدت وانجام: یہ مرض مزمن ہوتا ہے مہینوں بلکہ سالوں تک قائم رہتا ہے اسکے بعد مناسب علاج سے یا بعض اوقات بغیر علاج کے خود بخود زائل ہوجاتا ہے لیکن اگر اس کے دوران میں کوئی دوسرے شدید قسم کے عوارضات پیدا ہوگئے ہوں تو اکثر اموات بھی واقع ہوجاتی ہیں اگر مریض اس سے شفایاب ہوجائے تو بھی اس کی ہڈیوں کی مناسب پرورش اور نشوونما نہ ہونے کی وجہ سے مریض چھوٹا رہ جاتا ہے یا اس کے جسم میں مختلف قسم کی بدوضعیاں باقی رہ جاتی ہیں بالخصوص زیریں اطراف اور سینے میں۔

تشخیص: ابتدائی حالت میں اس مرض کی تشخیص کسی قدر دشوار ہوتی ہے صرف بچے کے دانتوں کو دیر سے نکالنے اور چلنے میں بہت دیر کرنے اور اس کی دوسری مخصوص علامات کو پیش نظر رکھنے سے کسی قدر اس مرض کا شبہ کیا جاسکتا ہے لیکن جب اس مرض کی علامتیں خوب نمایاں ہوجاتی ہیں اس وقت اس کی تشخیص خود بخود ہوجاتی ہے۔

علاج۔ حفظ ماتقدم: اس مرض سے محفوظ رکھنے کے لئے بچے کو کم سے کم نودس ماہ تک ماں کا دودھ پلائیں لیکن یہ ہمیشہ یاد رکھیں کہ بعض اوقات بہت دیر تک دودھ پلاتے رہنے سے بھی یہ مرض رونما ہوجاتا ہے دودھ چھوڑنے کے بعد گائے کا تازہ دودھ کافی مقدار میں پلائیں قبل ازوقت زیادہ نشاستہ دار غذاؤں کے استعمال سے پرہیز کرائیں البتہ حیوانی چربیاں، گھی، مکھن وغیرہ کا استعمال زیادہ کرائیں زیادہ سے زیادہ تازہ ہوا، سورج کی روشنی اور مناسب ورزش اس مرض سے حفظ ماتقدم کے لئے ضروری عناصر ہیں۔

اصول علاج: اگر مرض پیدا ہوگیا ہو تو غذا کی مندرجہ بالا طریق پر اصلاح کریں گائے کا تازہ دودھ کثیر مقدار میں استعمال کرائیں کم سے کم ایک لیٹر روزانہ ضروری دینا چاہئے اور عمر کے دوسرے تیسرے سال کے اختتام تک دیتے رہنا چاہئے انڈے کی زردی بھی نہایت عمدہ غذا ہے۔ روغن جگر ماہی یا دوسرے مخصوص مرکبات جن میں حیاتین د کی مقدار بہت زیادہ ہوتی ہے دواء استعمال کرائیں۔ اگر کمی خون شعاعوں کا غسل بھی اس مرض میں خصوصیت کے ساتھ نافع ہے۔

ٹانگوں کی بدوضعی کو روکنے کے لئے ایسے طویل جبرے استعمال کریں جن سے بچہ چل پھر نہ سکے مخصوص عوارضات کا علاج ان کے مناسب طریقوں سے کریں اس کے ساتھ بچے کو روزانہ غسل کرائیں اور پاک وصاف رکھیں ان کو نرم بستر پر آرام سے لٹائے رکھیں قبل از وقت چلنے سے بچائیں۔

دستور العلاج: (1) صبح کے وقت حلوائے بیضہ مرغ پچیس گرام اوّل کھلائیں اوپر سے شیرہ مغز بادام شیریں نوگرام، شیرہ مغز

کدو شیریں تین گرام، تخم خیارین تین گرام، پانی میں نکال کر شربت انگور نیریں پچیس ملی لیٹر ملا کر پلائیں۔

(2) رات کو سوتے وقت حلوائے فیرنی پچیس ملی لیٹر کھلا کر اوپر سے سریشم ماہی بارہ گرام دودھ ایک لیٹر میں جوش دے کر پلائیں۔

(3) دوپہر کے وقت خلاصہ جگر بارہ گرام ہمراہ عرق بادیان 125 ملی لیٹر کھانا کھانے کے آدھ گھنٹہ بعد کھلا دیا کریں۔

(4) اگر کوئی خاص ہڈی ماؤف ہو تو اس پر روغن زردی بیضہ مرغ کی مالش کریں۔

نوٹ: چونکہ یہ مرض عام طور پر پایا جاتا ہے اس لئے عمر کی مناسبت کے ساتھ وزن میں کمی بیشی کرلیں یہ وزن جوان آدمی کے لئے لکھے گئے ہیں۔

منتخب مجربات ومرکبات۔حلوائے بیضہ مرغ: اعضائے رئیسہ کی قوت کو بحال کرتا ہے حیاتین د کی پیدائش زیادہ کرتا ہے کساح کیلئے فائدہ مند ہے۔ بیضہ مرغ بیس عدد کو پانی میں ابال کر زردی نکال کر روغن گاؤ 125 گرام میں بھونیں پھر نبات سفید 250 گرام کو عرق بہار نارنج، عرق بید مشک ہر ایک 250 ملی لیٹر میں قوام بنا کر زردی مذکور داخل کریں خوراک پچیس ملی لیٹر۔

خلاصہ جگر: صفرالکبد، بواسیر، استسقاء، کساح اور کمی خون کے لئے مفید ہے۔ بھیڑ کی تازہ کلیجی ایک کلوگرام، آب ثوم میں اچھی طرح ملیں اور پھر ہلکی آنچ پر اس پانی کو اتنا اڑائیں کہ غلیظ سیال رہ جائے اس کو محفوظ رکھ لیں اور ضرورت کے وقت تین چار چمچ صبح وشام مناسب بدرقات کے ساتھ استعمال کریں۔

دواء جگر: فقرالدم، کساح اور بچوں کے بھس کے مرض میں نافع ہے بھیڑ کی تازہ کلیجی ایک کلوگرام لے کر اس پر نمک بارہ گرام، فلفل سیاہ بارہ گرام پیس کر چھڑک دیں اور سرکہ 125 ملی لیٹر ڈال دیں، پھر دو گھنٹے بعد ایک لیٹر پانی میں اسے اچھی طرح مل لیں، اور کلیجی کے ٹکڑے نکال کر باقی کو ہلکی آنچ پر اُڑالیں جب پانی بالکل اُڑ جائے تو اتار کر خشک کر کے پیس لیں اور اس میں کشتہ فولاد بارہ گرام ساٹھ ملی گرام کے حساب سے ملالیں۔ مقدار خوراک تین گرام سے چھ گرام تک ہمراہ بدرقہ مناسب۔

حلوائے فیرنی: تغلیظ منی کے واسطے مفید ہے حیاتین د زیادتی کے ساتھ پیدا کرتا ہے مرض کساح میں خصوصیت کے ساتھ نافع ہے۔ اڑد کا آٹا آدھ کلوگرام لے کر بھینس کے پانچ لیٹر دودھ میں جوش دیں یہاں تک کہ آٹا پک جائے اس کے بعد آدھ کلوگرام شکر سفید صاف کر کے ملائیں اور پکار کر ایک برتن میں رکھیں۔

علاج ڈاکٹری: ہدایات مندرجہ علاج طبی پر عمل کریں دواء کاڈلور آئل یا وجنٹول، ریڈیواوسٹول، ایراڈول، فیراڈول، ہیلی ویرول ایباڈول وغیرہ جدید ادویہ مخصوصہ میں سے کسی ایک کا حسب ہدایت شیر گاؤ کے ہمراہ استعمال کریں اگر ممکن ہو تو شعاع ماورا بنفشی (الٹراوائیلٹ ریز) کا استعمال کرائیں ذیل کا نسخہ بھی اس مرض میں نافع ہے:

فاسفورس	0.01 گرام...... یا
کلکریا فاسفورائی ٹرائی پاس پیورس	2.0 گرام
اولیائی جیکورس ایسلی	100 ملی لیٹر

بخوبی ملا کر رکھ لیں اور اس میں سے بقدر دو چمچے چائے بھر روزانہ مریض بچے کو پلا دیا کریں جب مریض اچھا ہو تو اسے کیلشیم فاسفیٹ پانچ گرین کی مقدار میں روزانہ دیں۔

غذا و پرہیز: غذا میں دودھ، مکھن، زردی بیضہ مرغ، روہو مچھلی، جانوروں کی کلیجیاں استعمال کریں گوشت، چربی، آلو اروی، گوبھی، گاجر، ٹماٹر، چاول، مٹر باقلا وغیرہ نہ کھائیں۔

بیری بیری

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
بیری بیری	بیری بیری	بیری بیری Beri Beri

یادداشت: بیری بیری شنگھائی (چین) کی زبان کا ایک لفظ ہے جہاں یہ مرض بہت زیادہ پایا جاتا ہے اس کے لغوی معنی ہیں کمزوری چونکہ اس مرض میں کمزوری بہت زیادہ ہوجاتی ہے اس لئے اس کو پہلے پہلے بیری بیری کے نام سے ہی نامزد کردیا گیا اور یہی نام اب تمام زبانوں میں رائج ہوگیا ہے البتہ جاپان میں اس مرض کو ''کاکی Kakke کے نام سے نامزد کیا جاتا ہے ڈاکٹری میں اس کو پولی نیورائٹس اینڈیکا ہائیڈراپس اکھمینی کبس وغیرہ کہتے ہیں۔

تعریف وماہیت: یہ ممالک حارہ کا ایک عام مرض ہے جہاں بیشتر مشینوں سے صاف کئے ہوئے چاول غذاء استعمال کئے جاتے ہیں اس میں عضلات اور سطحی اعصاب کے خراب ہوجانے سے حس وحرکت میں خرابیاں پیدا ہوجاتی ہیں نیز دوران خون میں نقص پیدا ہوجاتا ہے پہلے اس مرض کو جراثیمی خیال کیا جاتا تھا لیکن بعد کی تحقیقات سے یہ معلوم ہوا کہ یہ نقص تغذیہ کا ایک مرض ہے جس میں غذا میں خاص اجزاء حیاتین کی کمی ہوتی ہے اب حال میں مزید تحقیق سے یقینی طور پر معلوم کیا گیا ہے کہ یہ مرض غذا میں حیاتین ب کی عدم موجودگی سے پیدا ہوتا ہے۔

اقسام: نمایاں علامات کے لحاظ سے بعض لوگوں نے اس مرض کو چار قسموں میں تقسیم کیا ہے (1) قسم حسی حرکتی (سنیسری موٹر فارم) جس میں خفقان حس وحرکت کے افعال کی خرابی وزیریں اطراف (ٹانگوں) کا تشنج نمایاں ہوتا ہے (2) خشک ضموری قسم (ڈرائی ایٹرافک فارم) جس کی خاص علامت ٹانگوں اور شاذونادر بازوؤں کا ضمور اور فالج ہوتی ہے (3) قسم استسقائی (ڈراپسیکل فارم) جس میں اطراف بالخصوص زیریں اطراف (ٹانگوں) میں بہت نمایاں تہیج اور استسقاء ظاہر ہوتا ہے (4) قسم حاد مہلک یا قلبی عروقی (اکیوٹ پرنیشیس آرکارڈیک ویسی کیولر فارم) جس کی علامات نہایت شدید ہوتی ہیں اس میں چند یوم کے اندراندر موت واقع ہوجاتی ہے بعض لوگوں نے صبیانی بیری بیری (انفنٹائل بیری بیری اور استسقاء وبائی (اپی ڈیمک ڈراپسی) کے نام سے اس کی دو قسمیں اور بھی بیان کی ہیں۔

اسباب: یہ مرض جیسا کہ اوپر تعریف وماہیت میں ظاہر کیا گیا ہے زیادہ تر غذا میں حیاتین ب کی کمی سے پیدا ہوا کرتا ہے چنانچہ ہندوستان کے بعض حصص مثلاً بنگال و مدراس وغیرہ جاپان' ملایا' مشرق بعید' چین' جزائر عرب الہند' ڈچ ایسٹ انڈیز' فلپائن وغیرہ میں یہ مرض عام طور پر پایا جاتا ہے ان ممالک میں عام طور پر مشین سے صاف کئے ہوئے چاول کھائے جاتے ہیں مشین سے صاف کرنے میں چھلکے کے ساتھ چاول کا اندرونی پرت بھی اڑ جاتا ہے اوراس طرح حیاتین ب اس میں سے ضائع ہوجاتی ہے اس کے علاوہ برازیل اور جنوبی امریکہ کے بعض دیگر حصص افریقہ کے بعض گرم علاقوں' جزائر نیوفونلینڈا اور لیبریڈار وغیرہ میں نیز ناروے اور آسٹریلیا کے بعض لوگوں میں بھی جن کی غذا ناقص ہوتی ہے اور اس میں حیاتین ب شامل نہیں ہوتی یہ مرض کبھی کبھی ہوجایا کرتا ہے مشرق کے گرم سمندروں (بحراوقیانوس وغیرہ) میں طویل سفر کرنے والے جہازوں کے مسافروں اور ملاحوں میں بھی یہ مرض ہوجایا کرتا ہے کیونکہ وہ باسی اور ڈبوں کی بند غذا کا استعمال زیادہ کرتے ہیں اس وقت اس کو جہاز بیری بیری (شپ بیری بیری) کی مخصوص اصطلاح سے یاد کیا جاتا ہے۔ جنگ عظیم میں فلسطین اور درہ دانیال بالخصوص قط العمارہ کی برطانوی فوجوں میں بھی اس مرض کی وباء پھیل گئی تھی کیونکہ قلت رسد کی وجہ سے سپاہیوں کو دیر تک ناقص غذا مثلاً ڈبوں کی بند اور محفوظ اغذیہ اور گھوڑے کا گوشت کھانا پڑتا تھا اس کے علاوہ گرم علاقوں میں اور گرمی کے موسم میں یہ مرض نسبتاً زیادہ ظاہر ہوتا ہے نیز جوانوں میں اور عورتوں کی نسبت سے مردوں میں زیادہ پایا جاتا ہے۔

علامات: اس مرض کی مدت حضانت دو سے تین ماہ تک ہوتی ہے یعنی یہ مرض دو سے تین ماہ تک پوشیدہ رہتا ہے اس کے بعد بتدریج اس کی علامتیں ظاہر ہونے لگتی ہیں چنانچہ پہلے پہلے ٹانگوں میں کمزوری' بے چینی' متلی اور قے یا اسہال وغیرہ آنتوں کے عوارضات' خفقان یا اختلاج القلب' تنگی تنفس اور سینے میں درد رونما ہوتا ہے گاہے مریض ان علامات کی ابتداء حد سے زیادہ تکان' سردی لگ جانا یا غذا کے بعض نقائص سے بیان کرتا ہے اس کے بعد عام اعصاب سطحی کے ورم کی عصبی علامتیں ظاہر ہوتی ہیں چنانچہ مریض بعض حصص مثلاً پاؤں کے تلوؤں کے بے حس ہوجانے یا زیریں اطراف یعنی ٹانگوں وغیرہ میں چیونٹیاں سی رینگنے یا سوئیاں سی چبھنے کی اور گاہے واقعی درد کی شکایت کرتا ہے پہلے یہ حسی خرابیاں پاؤں اور ٹانگوں میں محسوس ہوتی ہیں اس کے بعد ہاتھوں کی انگلیوں' ناف اور اوپر اور منہ کے اردگرد یہ علامتیں نمودار ہوتی ہیں اور یہ علامتیں عموماً جسم کے دونوں طرف پائی جاتی ہیں ان علامات کے بعد بتدریج فالج رونما ہوجاتا ہے جس میں ماؤف حصص کی حرکات کلی یا جزوی طور پر باطل ہوجاتی ہیں یہ بالعموم زیریں اطراف سے شروع ہوتا ہے چنانچہ چلنے میں دقت پیدا ہوجاتی ہے اور شدید حالات مرض میں مریض کی مخصوص قسم کی رفتار ہوجاتی ہے وہ جس وقت چلتا ہے تو ٹانگ کو اٹھانے پر انگلیاں نیچے کو گر جاتی ہیں اور پاؤں اوپر کو اٹھ جاتے ہیں اس کے بعد بازوؤں اور ہاتھوں میں فالج ہوجاتا ہے بستر میں لیٹنے پر مریض کی مخصوص وضع ہوتی ہے عضلات تنفس اور حنجرے کے عضلات کے مفلوج ہوجانے سے آواز بیٹھ جاتی یا بالکل بند ہوجاتی ہے مفلوج عضلاج میں بہت جلد ضمور اور فساد پیدا ہوجاتا ہے گھٹنے اور ٹخنے کا وہ عمل ابتداء تھوڑا سا بڑھ جاتا ہے لیکن اس کے بعد کم یا بالکل باطل ہوجاتا ہے عروقی خرابیاں ہمیشہ موجود ہوتی ہیں جن سے دل خصوصیت کے ساتھ متاثر ہوتا ہے چنانچہ خفقان اور اختلاج القلب پایا جاتا ہے اسکے بعد قلب کے دائیں بطن میں عظم واسترخاء پیدا ہوجاتا ہے جس سے دل کا تناسب عمل خراب ہوجاتا ہے نبض تمتلی ہوتی ہے ٹانگوں اور پاؤں کی پشت پر تہبج پایا جاتا ہے جو مختلف مریضوں میں نہایت معمولی درجے سے لے کر استسقاء عامہ تک ہوسکتا ہے جوف صدر اور غلاف القلب کے جوف میں اجتماع رطوبت ہوجاتا ہے لیکن استسقاء زقی کم دیکھنے میں آتا ہے کبھی قبض اور بھوک کی کمی وغیرہ علامتیں بھی پائی جاتی ہیں۔ بخار عموماً اس مرض میں بالکل نہیں ہوتا لیکن دل کی شدید خرابی کے وقت حرارت جسمانی میں کسی قدر زیادتی ہوجاتی ہے۔

مذکورہ بالا مختلف قسموں میں مختلف علامات نمایاں ہوتی ہیں لیکن اکثر یہ اقسام مخلوط پائی جاتی ہیں صبیانی' بیری بیری بالعموم ایسے بچوں میں پیدا ہوتا ہے جن کی مائیں بھی اس مرض میں مبتلا ہوتی ہیں مرض حاد اور مزمن دونوں صورتوں میں رونما ہوسکتا ہے حاد صورت میں شدید درد' اختناقی نیلا پن' دقت تنفس اور عضلات میں سختی پیدا ہوکر بہت جلد موت واقع ہوجاتی ہے اور مزمن صورت میں بھوک کی کمی' قے' اسہال یا قبض وغیرہ معدی ومعوی علامتیں پائی جاتی ہیں جن کے ساتھ کمزوری لاغری' زردی رنگ' تہبج' تنگی تنفس اور ضعف قلب کی دوسری علامتیں بھی دیکھنے میں آتی ہیں۔

استسقائی وبائی کو بعض نے الگ مرض قرار دیا ہے لیکن چونکہ اس میں اور رطب یا قلبی کی قسم کی بیری بیری میں تشخیص کرنا دشوار ہوتا ہے اس لئے میگا وغیرہ علماء نے اس کو بھی اس مرض کی ایک مخصوص قسم قرار دے دیا ہے جس میں محیطی اعصاب کے ورم قلبی خرابیوں اور عام استسقاء کے علاوہ بخار اور اطراف پر شبور بھی پائے جاتے ہیں۔

تشخیص: بیری بیری کو شدید ضعف قلب اور ورم گردہ وغیرہ سے اور خشک بیری بیری کی دیگر اقسام مثلاً کثرت شراب نوشی یا سنکھیا وغیرہ کے کثرت استعمال سے پیدا ہونے والے ورم اعصاب محیطی' ہزال النخاع اور بتدریج بڑھتے رہنے والے ضمور عضلی سے تشخیص کرنا ضروری ہوتا ہے جو مریض کے تفصیلی حالات اور بالخصوص غذا کی نوعیت کی تاریخ معلوم کرنے سے بآسانی کی جا سکتی ہے۔

انجام: اس مرض کا انجام گو بہت حوصلہ شکن نہیں ہے تاہم یہ یاد رکھنا چاہئے کہ شدید حالات میں اور بعض اوقات دفعتاً سقوط

القلب ظاہر ہو کر موت واقع ہو جاتی ہے اکثر حالات میں خصوصاً جب بروقت مناسب علاج کرلیا جائے اس مرض سے کامل شفا حاصل ہو جاتی ہے گو بعض اوقات مہینوں تک زیر علاج رہنا پڑتا ہے گاہے یہ مرض نہایت مزمن شکل اختیار کر کے برسوں تک رہتا ہے اور موسم بہار و گرما میں اکثر اس کے بار بار حملے ہوتے رہتے ہیں شرح اموات مختلف حالات اور مختلف مقامات پر مختلف ہوتی ہے اگر یہ مرض وبا کے طور پر پھیلا ہو تو اکثر اس سے پچاس فیصدی تک اموات واقع ہو جاتی ہیں ورنہ عام حالات میں صرف دس فیصدی یا اس سے بھی کم مریض اس مرض سے فوت ہوتے ہیں بلکہ بعض علاقوں میں جہاں مشینوں سے صاف کئے چاولوں کا استعمال حکماً بند کردیا گیا ہے یہ مرض قریب قریب ایک حد تک نیست و نابود ہو گیا ہے موت اس مرض سے عموماً دل کی حرکت یا تنفس کے بند ہو جانے سے واقع ہوتی ہے اس لئے اکثر دفعتاً اور غیر متوقع طور پر ظاہر ہوتی ہے گاہے اس سے پھیپھڑوں میں تیج ہو کر شدید تنگی تنفس کی شکایت پیدا ہو جاتی ہے اور گاہے شدید قے آنے لگتی ہیں جو ردی اور خراب علامتیں ہیں شدید حالات میں شفایاب ہونے کے باوجود مریض مستقل عوارض باقی رہ جاتے ہیں۔

علاج۔ حفظ ماتقدم: چونکہ تحقیقات جدیدہ سے یہ ثابت ہو چکا ہے کہ یہ مرض زیادہ ایسے لوگوں میں ہوا کرتا ہے جو مشینوں کے ذریعے صاف کئے چاولوں کو زیادہ تر غذاء استعمال کرتے ہیں یا جن کی غذا میں حیاتین ب کی کمی ہوتی ہے اس لئے مشینوں کے ذریعے صاف کئے ہوئے چاولوں کا استعمال بالکل ترک کر دیئے اور ایسی اغذیہ کا استعمال نسبتاً زیادہ کرنے سے جن میں حیاتین ب کثیر مقدار میں پائی جاتی ہے اس مرض سے بالکل محفوظ رہا جا سکتا ہے۔

اصول علاج: مریض کو بالکل آرام کے ساتھ کسی کھلے ہوادار اور روشن کمرے میں لٹائے رکھیں یک دم اٹھنے بیٹھنے اور شدید حرکات سے بالکل منع کردیں کیونکہ بعض اوقات اس قسم کی حرکات مہلک ثابت ہوتی ہیں اگر سقوط قلب کا خدشہ ہو تو فوراً فصد کھلوا ئیں' مناسب لخلخے سنگھائیں۔ اس کے ساتھ مقویات قلب کا بھی استعمال کرائیں غذا کی اصلاح کریں پاؤں اور ٹانگوں کو سکڑنے سے محفوظ رکھنے کے لئے اگر ضرورت ہو تو جبروں کا استعمال کریں جب شدید علامتیں رفع ہو جائیں تو مفلوج اعضاء میں مالش کردیں اور بجلی کے ذریعے تحریک پہنچوائیں۔

علاوہ ازیں زود ہضم اور لطیف غذائیں تھوڑی تھوڑی مقدار میں بار بار دیں اور پانی بھی تھوڑی تھوڑی مقدار میں پلائیں اس کا فائدہ یہ ہے کہ شکم پری کی وجہ سے قلب پر جو برا اثر پڑتا ہے اس سے مریض عموماً محفوظ رہتا ہے

مریض کو تازہ ہوا میں رکھیں لیکن اسے سردی اور بارش سے محفوظ رکھیں قبض نہ ہونے دیں اگر قبض ہو تو روغن بادام پلائیں یا نمک جلاب دیں مثلاً ملح فرنگی چالیس گرام' عرق بادیان 125 ملی لیٹر میں حل کر کے دیں تبدیل آب و ہوا سے بھی بہت فائدہ ہوتا ہے۔

دستور العلاج: حلوائے میدہ پچیس گرام اوّل کھلائیں اوپر سے شیرہ مغز بادام شیریں نو دانہ' شیرہ مغز کدو شیریں تین گرام' شیرہ مغز تربوز تین گرام' شیرہ تخم باقلا تین گرام دودھ مار میں نکال کر شربت انگور پچیس ملی لیٹر ملا کر صبح کو پلائیں اور ان ہی شیرہ جات کو شام کے وقت حلوائے لوز پچیس گرام کے ہمراہ استعمال کرائیں۔

(2) نمک خرفہ 500 ملی گرام' نمک ترب 500 ملی گرام' نمک ٹماٹر 500 ملی گرام میں سے کوئی ایک کھانا کھانے کے بعد تازے پانی سے کھالیا کریں علاوہ ازیں وہ تمام اغذیہ بکثرت استعمال کریں جن میں حیاتین ب زیادتی کے ساتھ پائے جاتے ہوں۔

ذیل کا علاج بھی اس غرض کے لئے مفید ہے:

صبح: مغز بادام شیریں پانچ دانے' مغز تخم کدو شیریں تین گرام' مغز تربوز تین گرام' صمغ عربی تین گرام' نشاستہ تین گرام' تخم کاہو تین گرام' نبات سفید پچیس گرام' شیر بز 125 ملی لیٹر میں پیس کر آنچ پر پکائیں اور جب حریرہ ہو جائے تو روغن گاؤ

پچیس گرام ڈال کر ایک دو جوش آنے پر اتار کر پئیں۔

شام: کشتہ فولاد بیس ملی گرام' لبوب صغیر سات گرام میں ملا کر عرق ماء اللحم ساٹھ ملی لیٹر مصری بارہ گرام کے ساتھ کھائیں۔ اگر سقوط القلب کا اندیشہ ہو تو جواہر مہرہ ساٹھ ملی گرام' دواء المسک معتدل عنبری جواہر والا پانچ گرام میں ملا کر کھلائیں اگر اعصاب میں زیادہ درد ہو تو برشعشا نصف گرام' خمیرہ گاؤزبان عنبری پانچ گرام میں ملا کر کھلائیں۔

منتخب مجربات و مرکبات۔ حلوائے میدہ: محرک باہ' مولد منی اور گردوں کو طاقت بخشتا ہے۔ مرض بیری بیری میں مفید ہے۔ حیاتین ب کا سرمایہ دار ہے میدہ گندم آدھ کلوگرام کو گائے کے تازہ گھی میں بھونیں اس کے بعد پانی آدھ لیٹر' زعفران ساڑھے چار گرام جس کو عرق گلاب تیس ملی لیٹر میں حل کیا گیا ہو اور ڈیڑھ لیٹر شہد صاف کیا ہوا ملا کر پکائیں یہاں تک کہ روغن علیحدہ ہونے لگے پھر چالیس گرام خشخاش پاک صاف کیا ہوا مغز پستہ' مغز نارجیل مقشر ہر ایک 70 گرام ملالیں اور چینی کے برتن میں ڈال کر چمچہ کی پشت سے پھیلائیں اور قدرے قند سفید حاجت کوٹ کر اس کے اوپر چھڑکیں اور پچیس گرام کی مقدار میں کھلائیں۔

حلوائے لوز: مندرجہ بالا فوائد رکھتا ہے مغز بادام شیریں مقشر آدھ کلوگرام لے کر کوٹیں اس کے بعد دیگچی میں ڈیڑھ کلوگرام قند سفید ڈال کر عرق گلاب میں قوام کریں اور اس قدر پکائیں کہ بالکل سفید ہو جائے اس کے بعد مغز بادام ملا کر نگاہ رکھیں۔ خوراک پچیس گرام۔

حلوائے مرغ سیاہ: حیاتین ب کی افزائش کرتا ہے مرض بیری بیری کو رفع کرنے میں مفید ہے۔ مرغ سیاہ (مرغ کڑکناتھ) کا گوشت دس قطعہ لیکر اس میں چوگنا عرق گلاب داخل کرکے پکائیں یہاں تک کہ گوشت گل جائے اس کے بعد گاڑھے کپڑے میں اس کا شیرہ چھان لیں پھر مصری 90 گرام' شقاقل مصری 22 گرام' مغز بادام شیریں مقشر' مغز چلغوزہ' مغز خستہ زرد آلو شیریں ہر ایک ساڑھے تیرہ گرام تمام کو نیم کوب کرکے مذکورہ شیرہ میں دوبارہ پکائیں تاکہ نرم حلوے کی مانند ہو جائے اس کے بعد چینی کے برتن میں محفوظ رکھیں مقدار خوراک بیس گرام روزانہ ہمراہ بدرقہ مناسب۔

نمکیات: خرفہ اور ٹماٹر وغیرہ کا نمک بنانے کی ترکیب یہ ہے کہ جس چیز کا نمک بنانا ہو اسے اچھی طرح سکھالیں پھر جلا کر راکھ بنائیں اس کے بعد راکھ کو پانی میں حل کرکے ایک طرف رکھ دیں جب راکھ کی ارضی اجزاء تہہ نشین ہو جائیں اوپر سے مقطر پانی حاصل کرلیں اور اس کو آگ پر خشک کریں جو سفوف بہ جائے اس کو کام میں لائیں۔

ڈاکٹری علاج: ہدایات مندرجہ علاج طبی پر عمل کریں اگر سقوط قلب کا اندیشہ ہو تو ایمل نائٹریٹ سنگھائیں ایٹروپین' ڈیجی ٹیلس' سٹروفھیس اور سٹرکنین وغیرہ کا استعمال کریں نائٹریٹ آف سٹرکنین ایک ملی گرام سے دو ملی گرام آب مقطر میں حل کرکے عضلی پچکاری کریں یا ایڈرے نے لین بقدر پانچ قطرے ہر تیسرے گھنٹہ دیں مارفیا' ویرونل یا میوینٹل وغیرہ کو خفیف مقدار میں بطور مسکن بوقت ضرورت استعمال کرایا جاسکتا ہے حیاتین کی کمی کو پورا کرنے کے لئے ایسی اشیاء کا استعمال کرائیں جو ان حیاتین کی سرمایہ دار ہوں اس کے علاوہ بی میکس ایک سے دو چمچہ یا نیوکلین ایک ڈرام کی مقدار میں یا ابیڈول وغیرہ مرکبات ساختہ پارک ڈیوس کمپنی کا استعمال کریں۔ اگر مریض کے اعصاب میں درد شدید ہو تو مندرجہ ذیل نسخہ مفید ہے:

سوڈا اسیلی سلیٹ	350 ملی گرام
سوڈا بائیکارب	700 ملی گرام
سپرٹ ایمونیا ایرومنک	20 قطرے
سیرپ اورنشائی	2 گرام
ایکوامنتھا پپ	25 ملی لیٹر

ایسی ایک ایک خوراک ہر تیسرے گھنٹہ دیں۔

غذاوپرہیز: جیسا کہ اوپر حفظ ماتقدم میں بیان کیا گیا ہے چاولوں کا استعمال بالکل ترک کرادیں اسی طرح ٹینوں کی بند اور محفوظ غذا سے بھی پرہیز کرائیں غذا میں ایسی اشیاء دیں جن میں حیاتین ب کی مقدار نسبتاً زیادہ ہو مثلاً تازہ ترکاریاں، پالک، گوبھی، مٹر، باقلا وغیرہ اور تازہ میوجہ جات مثلاً ٹماٹر، سنگترہ، لیموں، انگور، نارنج وغیرہ گائے کا دودھ، انڈے، گھی، مکھن، بکرے کا تازہ گوشت جگر، دل وغیرہ بھی مفید ہوتا ہے چٹنی کے طور پر ٹماٹر رائی، مولی وغیرہ دیں۔

بلاجر

اُردو نام	طبّی نام	ڈاکٹری نام
بلاجر	بلاجر	پلاگر Pellagra

یادداشت: پلاگرا ایک اطالوی زبان کا لفظ ہے جہانکہ یہ مرض زیادہ پایا جاتا ہے اس کے لغوی معنی ہیں (پیلی بمعنی جلد اور اگرا بمعنی ردی یا کھردری) ردی یا کھردری جلد چونکہ اس مرض میں مریض کی جلد کے مختلف مقامات میں سوزش ہوکر اس کا بالائی پت جھڑ جاتا ہے اس لئے اس مرض کو وہاں اس نام سے نامزد کردیا گیا ہے بلاجر اسی لفظ پلاگرا کا معرب ہے یورپ کی مختلف ڈاکٹری اصطلاحوں میں اسے مال ڈی لاروسا، مال ڈیل سول، میڈسموس، میلیٹیا ڈیلا، میسیر یا وغیرہ ناموں سے بھی موسوم کیا جاتا ہے۔

تعریف وماہیت: یہ نقص تغذیہ کا ایک مزمن دوری مرض ہے جو زیادہ تر ان لوگوں میں پایا جاتا ہے جن کی غذا میں بیشتر مکی شامل ہوتی ہے اس میں جلد کے اوپر بالخصوص ان مقامات پر جہاں جلد کھلی ہوتی ہے مخصوص قسم کی سوزش پیدا ہوجاتی ہے اور اس کا بالائی پرت پھٹ کر جھڑ جاتا ہے اس کے علاوہ بعض معدی معوی، عصبی اور ذہنی علامتیں رونما ہوجاتی ہیں اس کی ماہیت کے متعلق پہلے اختلاف تھا بعض لوگ جراثیم کو اس کے باعث قرار دیتے تھے لیکن سب سے پہلے ہسپانیہ کے کاسل نے 1745ء میں نقص تغذیہ کو اس کی ماہیت میں شامل کیا پھر فنک نے 1912ء میں اور برگ نے 1915ء میں اس نظریے کو تقویت دی بعدہٗ ولسن، ویکیٹلن گولڈ برگ وغیرہ دیگر محققین کی مزید تحقیقات نے یہ ثابت کردیا کہ اس مرض میں غذا کے اندر حیاتین جی (وٹامن جی جس کو عام طور پر وٹامن بی کے نام سے نامزد کیا جاتا ہے) کی کمی ہوتی ہے۔

اسباب: جیسا کہ اوپر ظاہر کیا جاچکا ہے اس مرض کا اصل سبب غذا میں حیاتین و (وٹامن بی یا جی) کی کمی ہوتی ہے اور یہ مرض زیادہ تر ان جگہوں میں پایا جاتا ہے جہاں کے لوگ بیشتر مکی پر بسر کرتے ہیں چنانچہ یہ مرض زیادہ تر ہسپانیہ، پرتگال، اطالیہ، ریاست ہائے بلقان بالخصوص رومانیہ، ترکی وغیرہ مصر، شمالی افریقہ، ایشیائے کوچک، ہندوستان اور بحیرہ روم کے بعض دیگر ممالک میں پایا جاتا ہے۔ 1906ء سے شمالی امریکہ بالخصوص ریاست ہائے متحدہ اور میکسیکو میں بھی یہ مرض پایا گیا ہے یہ مرض گو ہر ایک عمر میں رونما ہوسکتا ہے لیکن تیس سے چالیس سال کی عمر میں نسبتاً زیادہ ہوتا ہے موسم گرم اور بہار کے شروع اور خزاں میں بہ نسبت دوسرے موسموں کے زیادہ ظاہر ہوتا ہے شدید گرمیوں اور سردیوں میں کم ظاہر ہوتا ہے اور مردوں کی نسبت عورتیں اس میں زیادہ مبتلا ہوتی ہیں امیروں کے مقابلے میں غریب اور بالخصوص کاشتکار طبقے کے لوگوں میں زیادہ پایا جاتا ہے علیٰ ہذا یتیم خانوں اور محتاج خانوں پر زیادہ حملہ آور ہوتا ہے۔

علامات: یہ مرض تدریجی طور پر پیدا ہوکر بہت سستی کے ساتھ بڑھتا رہتا ہے چنانچہ مرض کی مخصوص علامات کے ظاہر ہونے سے کئی سال پہلے ہر موسم بہار، ابتداء سرما اور خزاں میں مندرجہ ذیل علامات منذرہ ظاہر ہوتی رہتی ہیں: بھوک مرجاتی ہے، سردرد کرتا اور چکراتا ہے، اکثر بے خوابی ہوتی ہے، عام کمزوری اور ہضم خراب ہوتا ہے، پست ہمتی پائی جاتی ہے، اگر علاج نہ کیا جائے تو

مریض کی حالت ہر دورے کے بعد نسبتاً زیادہ خراب ہوتی جاتی ہے اس کے بعد بتدریج مریض کی اصل علامتیں ظاہر ہونے لگتی ہیں چنانچہ بالعموم منہ کے اندر جلن کا احساس ہونے لگتا ہے' کمزوری' بدہضمی' بھوک کی کمی اور بے خوابی نسبتاً زیادہ ہوجاتی ہے اس کے بعد بتدریج منہ کے اندر سوزش و التہاب ہوجاتا ہے' جو بتدریج زخموں کی شکل اختیار کرلیتا ہے رال بہنے لگتی ہے' جب اشتداد مرض کا موسم گزر جاتا ہے اس وقت گوزبان اور منہ کے زخم کسی قدر بہتر ہوجاتے ہیں لیکن زخموں کی جگہ نرم اور چمکیلی رہتی ہے اسہال شروع ہوجاتے ہیں جو ایسی ہٹیلی قسم کے ہوتے ہیں کہ بالعموم کسی قسم کے علاج سے بند نہیں ہوتے البتہ موسم کے تغیر کے وقت خود بخود ان میں کسی قدر کمی آجاتی ہے لیکن پھر موسم بہار یا خزاں وغیرہ میں اسی طرح عود کرآتے ہیں ان کے ساتھ پیٹ میں درد ہوتا ہے گاہے اسہال میں خون بھی ملا ہوا خارج ہوتا ہے تے اور متلی کی شکایات بھی عام ہوتی ہیں جسم کے کھلے ہوئے حصوں کی جلد بالخصوص دونوں ہاتھوں اور پاؤں کی پشت پر اور منہ کی جلد پر خوب نمایاں' سرخی مائل رنگت کے (جیسا کہ دھوپ میں جل جانے پر ہوتا ہے) دھبے سے ہوجاتے ہیں اس کے بعد گردن' بازوؤں اور ٹانگوں کی جلد پر بھی یہی حالت ہوجاتی ہے اس کے بعد وہاں کی جلد متورم' خشک' مقشر اور رنگت میں سیاہی مائل ہوجاتی ہے اور چھوٹے چھوٹے آبلے پیدا ہوکر پھٹنے لگتی ہے اور ان کے بعد شقاق رہ جاتے ہیں۔ بار بار اس قسم کے حملے ہوکر جلد سخت' موٹی اور سیاہ ہوجاتی ہے اور آخری درجات میں پہنچ کر اس کی لچک جاتی رہتی ہے اور بہت پتلی اور جھری۔دار ہوجاتی ہے سورج کی تیز روشنی اور دھوت سے یہ شکایت زیادہ شدید اور تکلیف دہ ہوجاتی ہے اور دوسری علامات کے مطابق موسم بہار اور گرما میں یہ علامت بھی نہایت شدید اور تکلیف دہ ہوجایا کرتی ہے ان علامات کے ظہور کے بعد بتدریج دماغی اور ذہنی علامتیں بھی ظاہر ہونے لگتی ہیں پہلے پہلے دردسر' بے خوابی اور بے چینی وغیرہ بڑھ جاتی ہے اس کے بعد کند ذہنی اور اختلاط عقل ظاہر ہوکر بتدریج خالص مالیخولیا کی سی کیفیت ہوجاتی ہے اور مریض کا رجحان اکثر خودکشی کی طرف پایا جاتا ہے ہاتھوں اور پاؤں میں ذکاوت حس اور درد ہوتا ہے بصارت میں نقص اور ضعف پیدا ہوجاتا ہے مریض روشنی سے نفرت کرتا بلکہ ڈرتا ہے قوت باہ بھی کم ہوجاتی ہے اعصاب میں ورم ہوجاتا ہے ناخنوں اور بالوں کی حالت بھی خراب ہوجاتی ہے عضلات نہایت کمزور ہوجاتے ہیں حتی کہ بعض اوقات ہاتھوں میں ایک قسم کا ارتعاش اور رعشہ ہوجاتا ہے شدید حالات میں فالج تک دیکھا گیا ہے بدن کی حرارت بالعموم طبعی حالت پر رہتی ہے شاذونادر شدید حالات میں البتہ بخار ہوجاتا ہے کبھی کمی خون اور حد درجے کی لاغری کی شکایت بھی ہوجاتی ہے' بچوں میں اس مرض سے ان کی نشوونما رک جاتی ہے۔

تشخیص: اس مرض کی تشخیص میں کوئی دقت نہیں ہوتی خصوصاً جب موسم بہار میں جلدی علامات ظاہر ہوجاتی ہیں اور ان کے ساتھ سوزش دہن' اسہال اور دیگر عصبی علامات موجود ہوتی ہیں مذکورہ مقامات پر مخصوص قسم کے کنارے والے سرخی مائل بھورے رنگ کے دھبوں کا پایا جانا اور ان پر سے چھلکوں کا اترنا اور بالآخر جلد کا سکڑ جانا اس مرض کی مخصوص علامات ہیں خفیف یا ابتدائی حالت میں مرض میں تشخیص دشوار ہوتی ہے۔

رفتاروانجام: یہ مرض بہت مزمن ہے درد نہایت تدریجی طور پر بڑھتا ہے اور پندرہ سے بیس سال بلکہ اس سے بھی زیادہ مدت تک رہتا ہے جن مریضوں میں ابتداء مرض ہی میں مناسب علاج ہوجاتا ہے وہ اکثر اچھے ہوجاتے ہیں لیکن غذا میں پھر بے احتیاطی کرنے میں ان میں مرض عود کرسکتا ہے اور بعض اوقات مہینوں بلکہ سالوں تک غذا کی مناسب احتیاط اور پرہیز کی ضرورت ہوتی ہے مزمن مرض عموماً لاعلاج ہوجاتا ہے اور شدت مرض میں جلد یا بدیر موت واقع ہوجاتی ہے مختلف ممالک میں شرح اموات تین سے لے کر چالیس تک ہوتی ہے چالیس فیصدی مریضوں میں ذہنی علامات شدید ہوکر جنون اور مالیخولیا کی کیفیت ہوجاتی ہے اور ان میں سے اکثر پاگل خانوں میں جا کر جلد یا بدیر مرجاتے ہیں بخار اس مرض کی ایک نہایت ادنیٰ علامت ہے اور اکثر ہلاکت منتج ہوتا ہے۔

علاج - حفظ ماتقدم: غذا کی اصلاح سے یہ مرض پیدا نہیں ہوتا (دیکھو غذا و پرہیز) ساتھ نضج و تصفیہ کرنے کے بعد خفیف مقدار میں سنکھیا کا استعمال کرائیں مصفی خون دواؤں کے ساتھ نضج و تصفیہ کرنے کے بعد خفیف مقدار میں سنکھیا کا استعمال کرائیں غذا کی اصلاح کریں اسہال کو روکنے کے لئے مناسب ادویہ دیں مقامی طور پر ہاتھوں کے زخموں پر مناسب ذرور چھڑکیں غذا زود ہضم اور لطیف کھلائیں تازہ گوشت انڈے، دودھ، تازہ سبزیاں اور پھل کھلائیں نیز آب افشردہ جگر دیا کریں۔

دستور العلاج: (1) برگ شاہترہ سات گرام، چرائتہ سات گرام، گل منڈی سات گرام، ہلیلہ سیاہ نیم کوفتہ سات گرام، گل سرخ سات گرام، سرپھوکہ سات گرام، عناب پانچ عدد رات کو گرم پانی میں بھگوئیں صبح کو مل چھان کر گل قند آفتابی پچاس گرام ملا کر پلائیں۔ اسی طرح صبح بھگو کر شام کو پلائیں۔

(2) دس بارہ یوم تک مندرجہ بالا منضج کو پلائیں جب مادہ کا نضج ہو جائے تو اس میں برگ سنا مکی بارہ گرام اضافہ کریں اور خیساندہ کو مل چھان کر شکر سرخ چالیس گرام، ملح فرنگی چالیس گرام، خمیرہ بنفشہ چالیس گرام، گل قند آفتابی چالیس گرام شامل کر کے پلائیں۔

(3) جلاب کے دوسرے روز شیرہ عناب پانچ دانہ، شیرہ مغز کدو شیریں تین گرام، عرق گاؤزبان 150 ملی لیٹر میں نکال کر شربت بنفشہ پچیس گرام، تخم ریحان پانچ گرام مسلم اوپر چھڑکیں اور پلائیں۔

(4) جب نضج و اسہال سے فارغ ہو جائیں اسکے بعد جوہر منقیٰ ابرنج، مویز منقیٰ میں رکھ کر صبح عرق گاؤزبان کے ساتھ دے دیا کریں اور شام کو معجون عشبہ بارہ گرام، عرق عشبہ 150 ملی لیٹر کے ساتھ دیں یا حب کتھا ایک عدد شیر گاؤ کے ساتھ کھلائیں۔

(5) اگر اسہال نہ رکتے ہوں تو مالتی بسنت رس کا استعمال کریں۔

(6) خارجی طور پر گندھک مغسول، کتھ سفید، سفیدہ کاشغری، مردار سنگ ہر ایک ایک گرام باریک پیس کر گھی بارہ گرام (جو کہ پانی سے سو بار دھولیا گیا ہو) میں ملائیں اور مرہم کی طرح لگائیں۔

نکتہ: سنکھیا اور اس کے مرکبات اس مرض میں بالخصوص نافع ہیں چنانچہ مندرجہ ذیل نسخہ جات میں سے کسی ایک کا استعمال مفید ہوتا ہے:

(1) سنکھیا سفید تین گرام، کتھ گلابی مصفی چالیس گرام، گل سرخ بہاری چالیس گرام اجزاء کو ملا کر عرق گلاب کے ساتھ ایک ہفتہ کھرل کریں اور سفوف بنالیں خوراک 125 ملی گرام صبح 1250 ملی گرام شام بعد غذا دیں۔

(2) سم الفار سفید تولہ، آب لیموں کاغذی سو عدد ہر دو کو سحق بلیغ کر کے سفوف بنالیں۔ خوراک دس ملی گرام ہمراہ مسکہ کھلائیں۔

(3) سم الفار سفید ایک گرام، فلفل دراز بارہ گرام، گل قند چالیس گرام ملا کر اس قدر سحق کریں کہ سفوف ہو جائے۔ خوراک 125 ملی گرام بعد غذا کھلائیں۔

منتخب مجربات و مرکبات - جوہر منقیٰ: سوداوی امراض کا قلع قمع کرتا ہے امراض خون میں مفید ہے بلاجر کے لئے فائدہ بخش ہے۔ رسکپور، سنکھیا سفید، دار چکنا، ہڑتال ورقی ہر ایک بارہ گرام باریک پیس کر چینی کے پیالہ میں بطریق معروف جوہر کشید کریں خوراک دس ملی گرام سے بیس ملی گرام تک تنقیہ کے بعد مناسب بدرقات کے ساتھ استعمال کریں۔

حب کتھا: مذکورہ بالا فوائد رکھتی ہیں۔ کتھا سفید بارہ گرام، سنکھیا سفید ایک گرام دونوں کو باریک پیس کر پانی میں مونگ کے برابر گولیاں بنائیں اور ضرورت کے وقت ایک گولی صبح ایک شام کو ناشتہ کے بعد دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔

علاج ڈاکٹری:

لائیکوار آرسینی کیلس ہائیڈروکلور 5 قطرے

ٹنکچر سنکونا کمپونڈ 20 قطرے

سپرٹ کلوروفارم	15 قطرے
ایکوامنتھاپپ	25 ملی لیٹر

ایسی ایک ایک خوراک دن میں تین دفعہ بعد غذا پلائیں۔

(2) اگر ضعف ہضم کی شکایت ہو تو بعد غذا مریض کو ایسڈ ہائیڈروکلورک ڈائیلوٹ بقدر بیس قطرے ہمراہ جرعہ آب دیں۔

(3) اگر قلاع فم بھی شامل ہو تو مریض کے منہ میں بوروگلیسرین کئی بار دن میں لگائیں۔

غذا و پرہیز: مکئی اور ٹینوں کی بند غذا سے بالکل پرہیز کرائیں غذا میں تازہ دودھ، دہی، مکھن، چھاچھ، بکرے کا تازہ گوشت، مچھلی، ٹماٹر، سبز ترکاریاں، پختہ میوہ جات اور خمیرہ استعمال کرائیں۔

لین العظام

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
ہڈیوں کا نرم ہوجانا	لین العظام	آسٹوملیشیا Ostomalacia

تعریف و ماہیت: یہ ہڈیوں کا ایک مزمن مرض ہے جو بالعموم عورتوں میں ظاہر ہوتا ہے اس میں ہڈیوں کا ارضی مادہ بتدریج کم ہوجانے کی وجہ سے ہڈیاں نرم و نازک ہوکر بالعموم ٹیڑھی اور بدوضع ہوجاتی ہیں اور گاہے بآسانی ٹوٹ جاتی ہیں۔

بعض حکماء اس مرض کو بے نام گلٹیوں کے مواد محرکہ کی کمی کا مرض قرار دیتے ہیں اور کلاہ گردہ، غدہ جارالدرقیہ، غدہ درقیہ اور بالخصوص عورتوں میں خصیۃ الرحم کے مخصوص مواد محرکہ کے ساتھ اس کا تعلق بیان کرتے ہیں لیکن بعض علماء مثلاً موسر وغیرہ اس مرض کو نقص تغذیہ کا مرض قرار دیتے ہیں اور بقول ان کے یہ مرض بھی فی الحقیقت مرض کساح ہی کی طرح کا ایک مرض ہے چنانچہ جب یہ بچوں کی نشوونما پانے والی ہڈیوں میں رونما ہوتا ہے تو اس کو کساح (رکٹس) کی مخصوص اصطلاح سے نامزد کرتے ہیں اور جب یہ جوانوں کی پوری طرح نشوونما پائی ہوئی ہڈیوں میں پیدا ہوتا ہے تو اس کو لین العظام (آسٹوملیشیا، موئی ٹیس اوسیم) کی مخصوص اصطلاح سے مصطلح کیا جاتا ہے اور اغلباً آخر الذکر نظریہ زیادہ قرین قیاس ہے جنگ عظیم کے دوران میں اور اس کے بعد جرمنی اور آسٹریلیا کے اندر ہڈیوں کے امراض اور بالخصوص یہ مرض زیادہ رونما ہوا تھا جس کا باعث زیادہ تر وہاں کے غیر معمولی قحط کی وجہ سے ایسی ناقص غذا تھی جس میں حیاتین د کی کمی تھی جو زیادہ تر شحمی اشیاء اور دودھ، مکھن، پنیر اور گوشت وغیرہ میں پائی جاتی ہے اس کے باوجود بے نالی گلٹیوں کے (عورتوں میں بالخصوص خصیۃ الرحم) مواد محرکہ کے ساتھ بھی اس مرض کا اس قدر گہرا تعلق ہے کہ ان کو بھی اس کی پیدائش میں شریک کرنا لازمی ہے۔

اسباب: یہ مرض بالعموم جوانوں میں بیس اور تیس کے درمیان شروع ہوتی ہیں پچاس سال سے بعد یہ مرض شاذ و نادر ہی پایا جاتا ہے اور جب ہوتا ہے اس وقت اس کو لین العظام شیخوخی (سی نائیل آسٹوملیشیا) کے نام سے نامزد کیا جاتا ہے یہ مرض بہ نسبت مردوں کے عورتوں میں اکثر حمل کے دوران میں یا حمل کے بعد رونما ہوتا ہے چنانچہ مردوں کی بہ نسبت کم سے کم بیس گنا عورتیں اس میں مبتلا ہوتی ہیں شروع شروع میں اس کی علامتیں ہمیشہ سرمایا ابتدائے بہار میں ظاہر ہوتی ہیں گرمیوں میں علامات مرض میں تخفیف پیدا ہوجاتی ہے اور موسم بہار میں پھر روبترقی ہوجاتا ہے مخالف صحت حالات اور بالخصوص خراب غذا جس میں گھی، دودھ، مکھن، پنیر اور گوشت وغیرہ کی کمی ہوتی ہے تاریک اور نمدار جگہوں کی سکونت خصوصیت کے ساتھ اس کی پیدائش میں حصہ لیتے اور اس کے اسباب موئدہ ثابت ہوتے ہیں وسط یورپ مثلاً جرمنی، آسٹریا، اٹلی اور سوئٹزرلینڈ کے بعض حصص وغیرہ شمالی چین جاپان اور ہندوستان کے بعض علاقوں میں یہ مرض زیادہ پایا جاتا ہے اور گاہے مقامی حیثیت اختیار کرلیتا ہے۔

علامات: یہ مرض اکثر اوقات نہایت پوشیدہ اور تدریجی طور پر شروع ہوتا ہے اور جب تک مرض بہت زیادہ نہیں بڑھ جاتا اس

وقت تک اکثر معلوم بھی نہیں ہوتا اس کی اولین علامت مبہم گہرے درد ہیں جو کولہوں، گدی، پشت، پسلیوں اور رانوں میں ہوتے ہیں دبانے پر یہ درد بڑھ جاتا ہے بعض اوقات خفیف ضرب سے ہڈیاں ٹوٹ جاتی ہیں اور پھر بڑی دیر میں جڑتی ہیں ماؤف ہڈیوں کو دبانے پر ان میں کسی قدر ذکاوت حس پائی جاتی ہے ریڑھ اور زیریں اطراف کی ہڈیوں میں بدنی بوجھ کی وجہ سے بدوضعی پیدا ہوجاتی ہے ریڑھ کی ہڈی میں بدوضعی پیدا ہوجاتی ہے۔ درد جیسے جیسے شدید ہوتا جاتا ہے، قوت حرکت میں بھی فتور پیدا ہوتا جاتا ہے رفتار ست، غیر منظم بدنما اور عجیب قسم کی ہوجاتی ہے جو ایسی مخصوص رفتار ہوتی ہے کہ اکثر اوقات صرف رفتار سے ہی اس مرض کی تشخیص کی جاسکتی ہے۔ پھر کچھ عرصے کے بعد چلنا دشوار بلکہ بتدریج ناممکن ہوجاتا ہے اور مریض صاحب فراموش ہوجاتا ہے جو ہڈیاں سب سے زیادہ متاثر ہوتی ہیں وہ بالعموم زیریں پسلیاں، عظم القفص، مہرے، پیڑو کی ہڈیاں، ران کی ہڈیاں ہیں بالائی اطراف کی ہڈیاں، پنڈلی کی ہڈیاں بہت کم اور کھوپڑی کی ہڈیاں شاذونادر ہی ماؤف ہوتی ہیں عام کمزوری پیدا ہوجاتی ہے عضلات میں ضمور اور لاغری ظاہر ہوجاتی ہے اور گاہے ان میں ایک قسم کا لیفی ارتعاش بھی پایا جاتا ہے پیشاب میں ارضی رسوت (فاسفیٹ اور چونے کے اجزاء) زیادہ پائے جاتے ہیں اور گردے کی پتھری کے پیدا ہونے کی استعداد بھی بڑھ جاتی ہے جس سے گاہے درد گردہ کے تکلیف دہ دورے بھی پیدا ہوتے ہیں شدت مرض میں بخار ہوجاتا ہے پسینے آتے ہیں کمزوری حد سے زیادہ ہوجاتی ہے بعض قلبی عوارض بھی ظاہر ہوجاتے ہیں اور ہڈیوں کے ٹوٹ جانے سے مریض کی تکلیف میں بیحد اضافہ ہوجاتا ہے بعض اوقات عورتوں میں احتباس الطمث کی اور سیلان رطوبت مخاطیہ وغیرہ کی شکایت بھی پائی جاتی ہے۔

تشخیص: ابتدائے مرض میں تشخیص مشکل ہوتی ہے لیکن جب مرض کی مخصوص علامات مثلاً خاص قسم کی رفتار اور زیریں پسلیوں میں دبانے پر درد کا پایا جانا ظاہر ہوجاتی ہیں تو تشخیص بآسانی کی جاسکتی ہے یقینی تشخیص ایکس ریز کے ذریعے کی جاسکتی ہے۔

رفتار وانجام: اس مرض کی رفتار عموماً مزمن ہوتی ہے اکثر مرض دو تین سال سے لے کے پانچ دس سال تک رہتا ہے اگر مناسب علاج نہ کیا جائے تو اکثر مہلک ثابت ہوتا ہے لیکن خفیف حالات میں مناسب غذا کی اصلاح اور پوری احتیاط سے کامل شفا حاصل ہوسکتی ہے شدید حالات میں بھی مناسب علاج اور احتیاط سے علامات میں تخفیف پیدا ہوجاتی ہے۔

علاج - حفظ ماتقدم: حاملہ عورتوں میں جب اس مرض کا شبہ ہو تو حمل ساقط کرادیں اور آئندہ اس کو واضح کردیں کہ حمل نہ ہونے دے اس کے لئے اگر ضرورت ہو تو بذریعہ عمل جراحی مریضہ کے خصیۃ الرحم کو نکلوادیں اس سے دفعیہ مرض میں بھی نہایت نمایاں فائدہ پہنچتا ہے اگر بچہ دودھ پی رہا ہو تو فوراً بچے کا دودھ چھڑادیں۔

اصول علاج: مریض کو کسی ایسے کمرے میں آرام سے رکھیں جس میں روشنی ہوا کی آمدورفت اور دھوپ کا کافی انتظام ہو مریض کو براہ راست دھوپ میں بٹھانا نہایت مفید ہوتا ہے مصنوعی دھوپ کا استعمال بھی کافی فائدہ بخشتا ہے (تفصیل کے لئے دیکھو علاج شمسی جلد اول) نمکین غسل بھی نہایت مفید ہوتے ہیں مریض کی غذا میں خصوصیت کے ساتھ اصلاح کرنی چاہئے دواء ایسی چیزوں کا استعمال نافع ہے جن میں کلسی اجزاء اور اجزائے فاسفورس کافی مقدار میں پائے جائیں۔

اصول علاج: اس سے پیشتر بتایا جاچکا ہے کہ یہ مرض چونہ اور فاسفورس کی کمی کی وجہ سے ہوجاتا ہے اس لئے اس قسم کی اغذیہ بکثرت کھلائیں جن میں چونہ اور فاسفورس کے اجزاء زیادہ مقدار میں پائے جاتے ہوں چنانچہ عام طور پر دودھ، انڈہ، مچھلی، مکھن، بالائی اور روغن جگر ماہی وغیرہ میں اس قسم کے اجزاء کافی مقدار میں پائے جاتے ہیں اس کے علاوہ مریض کو دھوپ میں بٹھلانا بھی مفید ثابت ہوتا ہے علی ہذا روغن زیتون کی بدنی مالش سے بھی بہترین نتائج مرتب ہوتے ہیں۔

دستور العلاج: حلوائے بیضہ مرغ پچیس گرام میں کشتہ بیضہ مرغ، کشتہ مرجان، کشتہ صدف ہر ایک 250 ملی گرام ملا کر اول کھلائیں اوپر سے شیرہ مغز بادام شیریں پانچ دانہ، شیرہ مغز کدو شیریں تین گرام، شیرہ مغز تخم تربوز تین گرام، شیرہ تخم خشخاش سفید پانچ گرام دودھ میں نکال کر گھی میں حریرہ کے طور پر بنائیں اور نبات سفید پچیس گرام ملا کر استعمال کریں۔

(2) سریشم ماہی بارہ گرام دودھ ایک لیٹر میں جوش دے کر کھانا کھانے کے ایک گھنٹہ کے بعد دونوں وقت کھلادیا کریں اس کے علاوہ حسب ذیل نسخہ بھی مفید ثابت ہوا ہے۔

منتخب مجربات ومرکبات ۔ حلوائے بیضہ مرغ: زردی بیضہ مرغ کو شیر گاؤ میش میں بلولیں اور نرم آگ پر رکھ کر پکائیں جب کھویہ بن جائے تو قند سفید حسب ضرورت کا قوام کر کے اس میں آمیز کریں بعد ازاں عنبر اشہب ایک گرام اضافہ کر کے سرد کریں خوراک پچیس گرام ہمراہ بدرقہ مناسبہ

حلوائے بادام: مغز بادام شیریں مقشر 250 گرام مغز چلغوزہ ساٹھ گرام مغز تخم کدو ساٹھ گرام تخم خشخاش سفید ساٹھ گرام مغز چرونجی ساٹھ گرام کوٹ لیں اور شکر سفید ایک لیٹر پانی میں حل کر کے چھانیں اور 125 ملی لیٹر گلاب ڈال کر قوام کریں اور تمام مغزیات ملالیں۔ مقدار خوراک ساٹھ ملی لیٹر تک۔

علاج ڈاکٹری: ہدایات مندرجہ علاج طبی پر عمل کریں اور دواء ذیل کا نسخہ استعمال کریں:

نسخہ جو لین العظام میں خصوصیت کے ساتھ نافع ہے:

(1)	فاسفورس	6 ملی گرام
	کاڈلور آئل	100 ملی لیٹر

دونوں کو بخوبی ملا کر رکھ لیں اور اس میں سے ایک چمچہ چائے بھر روزانہ تین مرتبہ استعمال کریں۔

(2)	کیلشیم گلیسر وفاسفیٹ	350 ملی گرام
	سیرپ فیرائی آئیوڈائیڈ	30 قطرے
	سیرپ اورنشیائی	2 گرام
	ایکوامنتھا پپ	25 ملی لیٹر

ملا کر ایسی ایک ایک خوراک دن میں تین دفعہ پلائیں۔

اگر مریض کی ہڈیوں میں درد ہو تو اسے سوڈا یلی فاسفیٹ یا کینی الیسپائرین کھلائیں یا پلی فاسفورس (سو میں ایک طاقت کی) بقدر 35 سے 70 ملی گرام روزانہ تین مرتبہ بعد از غذا کھلائیں ہیلی دیرول (ساختہ پارک ڈیوس یا ایبٹس لیباریٹریز) اور ریڈیوسٹول کا استعمال بھی نافع ہے۔ اس کے ساتھ کیلشیم لیکٹیٹ کا استعمال بشکل کالزانا یا ڈائی کل فاس (ساختہ پارک ڈیوس) کا استعمال بھی ضروری اور مفید ہے فاسفورس کے ساتھ ایڈرنالین ایک فیصدی کے محلول کی بمقدار ایک سی سی زیر جلد پچکاری اور کلاہ گردہ کے مرکب اپی نیفرین کا استعمال بھی مفید ثابت ہوتا ہے۔

غذا و پرہیز: غذا لطیف زود ہضم مقوی اور ایسی دیں جس میں حیاتین دکثیر مقدار میں پائی جائے مثلاً تازہ سبز ترکاریاں پختہ میوہ جات دودھ مکھن پنیر گھی انڈے مچھلی گوشت اور بادام وغیرہ زیادہ استعمال کرائیں نشاستہ دار اغذیہ مثلاً گیہوں آلو زیادہ میٹھی اشیاء سے پرہیز کرائیں تاریک اور نمدار جگہوں کی سکونت ترک کرادیں۔

مرض پی جٹ

اُردو نام	طبّی نام	ڈاکٹری نام
پی جٹ کا مرض	مرض پی جٹ	پی جٹس ڈیزیز Pasgets' Diseases
ہڈیوں کی سوزش مع فساد شکل	التہاب عظمی تشوہی	اوٹی آئیٹس ڈیفارمینس Osteitis Deformans

تعریف وماہیت: یہ ایک مزمن سوزشی مرض ہے جس میں جسم کی بعض ہڈیاں مثلاً سر کی ہڈیاں ہنسلی کی ہڈیاں سینے کی ہڈیاں

ریڑھ کی ہڈیاں اور لمبی ہڈیاں غیر معمولی طور پر متورم ہو کر بدشکل ہو جاتی ہیں گاہے صرف ایک دو لمبی ہڈیاں ہی ماؤف ہوتی ہیں لین العظام کی تحقیقات کے دوران میں معلوم ہوا ہے کہ یہ مرض غدہ جارالدرقیہ کے افعال کی خرابی اور غذا میں حیاتین کی کمی سے رونما ہوتا ہے۔

اسباب: یہ مرض شاذونادر چالیس سال سے زیادہ عمر کے اشخاص میں رونما ہوتا ہے شاذونادر یہ موروثی اثرات سے بھی ہوتا ہے بعض لوگوں نے آتشک، سرطان، حمی رسولی اور داخلی افراز کے نقائص وغیرہ کو بھی اس مرض کی پیدائش میں شریک کیا ہے لیکن تاحال اس کے متعلق کوئی یقینی دلائل معلوم نہیں ہوئے کہ ان اسباب کا اس مرض کی پیدائش میں کہاں تک حصہ ہے جب یہ مرض زیریں اطراف کی صرف ایک یا دو لمبی ہڈیوں میں ظاہر ہوتا ہے تو اس صورت میں اکثر ظہور مرض سے قبل ماؤف ہڈی میں ضربہ وسقطہ کی تاریخ بھی پائی جاتی ہے۔

علامات: ٹانگوں میں گٹھیاوی قسم کا درد ہوتا ہے بشرطیکہ مرض ٹانگوں کی ہڈیوں میں شروع ہو اگر محض کھوپڑی کی ہڈی ہی ماؤف ہوئی ہو تو سب سے نمایاں اور پہلی علامت یہ ہوتی ہے کہ سر کا قطر غیر معمولی طور پر بڑھ جاتا ہے جب لمبی ہڈیاں اور ریڑھ ماؤف ہوتی ہے تو ان کے ٹیڑھا اور خمدار ہو جانے کی وجہ سے نیز کبڑا پن پیدا ہونے کی وجہ سے مریض کا قد نمایاں طور پر چھوٹا ہو جاتا ہے بخار بالکل نہیں ہوتا اور سوائے دردوں اور بدوضعیوں کے باقی تمام جسم کی عام صحت بہت زیادہ ماؤف و متاثر نہیں ہوتی۔

تشخیص: جب اس مرض سے بہت سی ہڈیاں ماؤف ہوں تو اس کی تشخیص بآسانی کی جاسکتی ہے لمبی ہڈیوں کا موٹا اور خمدار ہو جانا اور مریض کے قد کا چھوٹا ہو جانا کھوپڑی کے چوڑا ہو جانے سے چہرے کا مثلث الشکل (تکونا) ہو جانا اس کی خاص تشخیص علامتیں ہیں جب زیریں اطراف کی صرف ایک یا دو لمبی ہڈیاں مبتلائے مرض ہوں تو ایکس ریز کے ذریعے امتحان کرنے سے ہی تشخیص کی جاسکتی ہے۔

رفتار وانجام: یہ مرض نہایت مزمن ہوتا ہے اور بتدریج بڑھتا رہتا ہے موت اس سے براہ راست واقع نہیں ہوتی بلکہ اس کے دوران میں کسی دوسرے عارضے سے موت واقع ہوتی ہے۔

اصول علاج: مریض کی غذا میں تصرف کریں اور اسے ایسی غذائیں کھلائیں جو کثیر الغذا ہوں اور جن میں حیاتین کا جزو زیادہ پایا جاتا ہو اس مرض میں چونکہ بدن میں اجزاء کلسی (چونہ) کم ہو جاتے ہیں اس لئے اس کمی کو بھی پورا کریں مریض کو تازہ ہوا اور سورج کی روشنی میں رکھیں۔

بدن پر روغن زیتون یا روغن بادام کی مالش کرائیں ہڈیوں کی مخ کھلائیں تازہ بقولات اور پھل، گوشت اور مچھلی، دودھ اور مسکہ وغیرہ دیں۔

دستور العلاج: (1) کشتہ مرجان جواہر والا تین رتی، حلوائے گزر، مغز سرکنجشک والا تین تولے میں ملا کر شیر گاؤ کے ساتھ کھائیں (2) حلوائے بیضہ پچیس گرام، عرق ماء اللحم ساٹھ گرام کے ساتھ شام کو استعمال کریں (3) کھانے کے بعد روغن جگر ماہی ایک چمچہ پئیں۔

منتخب مجربات و مرکبات - حلوائے گزر مغز سرکنجشک والا: تقویت باہ کے لئے بہت مفید ہے تجربہ میں آچکا ہے منی پیدا کرنے اور بدن کو موٹا کرنے کے لئے بے نظیر ہے درد کمر اور گردے و مثانے کی کمزوری کو دور کرنے کے لئے بے نظیر ہے شاہ ارزانی مرحوم کی تالیف ہے۔

نسخہ: گاجر سرخ وشیریں کا چھلکا اور اندرونی لکڑی دور کر کے ایک کلو لیں اور موٹے موٹے چھوارے گٹھلی نکالے ہوئے آدھ کلو لے کر دونوں کو گائے کے دودھ بقدر ضرورت پکائیں تاکہ یہ چیزیں گل جائیں اس کے بعد نکال کر لکڑی کی ہاون (اوکھلی)

میں کوٹیں تاکہ مثل مرہم ہوجائیں پھر بھنے ہوئے چنوں کا آٹا میدہ گندم ہر ایک 44 گرام کوتھوڑے سے گائے کے گھی میں بریاں کرلیا جائے اور قند سفید ایک کلوگرام شہد خالص آدھ لیٹر دونوں کو پانی میں حل کر کے چھان لیں اور بھنے ہوئے آٹے میں ملا کر پکائیں تاکہ قوام بن جائے اس کے بعد کوٹی ہوئی گاجر اور چھوارے ملائیں اور دوتین جوش دے کر نیچے اتار لیں بعدہٗ چڑوں کا مغز چالیس عدد بھی داخل کریں اور تمام کو اچھی طرح ملائیں آخر میں مغز فندق' مغز بادام شیریں' مغز پستہ' مغز چلغوزہ' مغز نارجیل ہر ایک 36 گرام' ثعلب مصری' کشن خرما' گوکھرو (دودھ میں بھگو کر خشک کیا ہوا) دارچینی' سونٹھ' خولنجاں ہر ایک ساڑھے دس گرام' زعفران' مشک خالص ہر ایک ساڑھے تین گرام باریک پیس کر ملائیں مقدار خوراک روزانہ صبح کے وقت چالیس گرام' حلوا 250 ملی لیٹر گاؤ کے ہمراہ کھائیں۔

علاج ڈاکٹری: مریض کو ایک ڈرام کیلشیم لیکٹیٹ روزانہ دودھ میں حل کر کے کھلائیں ریڈیواوسٹولیئم یا وی جنول بقدر دس دس قطرے بعد غذا دیں۔ ٹیبلائیڈ پیراتھائی رائیڈ ودکیلشیم (پارک ڈیوس کمپنی) اس مرض میں بالخصوص نہایت مفید ہیں۔

غذاو پرہیز: لین العظام کے مطابق ہے۔

نظام غدی

نظام غدی میں دوقسم کے غدد شامل ہیں:

1- قناتی غدد یا نالی دار گلٹیاں:

نالی دار غدد معہ اپنی نالیوں کے ان میں وہ تمام غدد شامل ہیں جن میں نالی پائی جاتی ہے اور جن کے افراز عموماً بشری ساخت تک پہنچ کر خارج ہوجاتے ہیں چنانچہ جلد' دہن' معدے' امعاء غرضیکہ غشاء مخاطی اور جلد کے اندر کی تمام نالی دار گلٹیاں' جگر' گردے' لبلبہ' غدد تناسلی خصیتین اور خزائن منی اور خصیۃ الرحم وغیرہ اسی قسم میں شامل ہیں بعض نے طحال غدد لمفاویہ اور لوزتین وغیرہ کو بھی اسی قسم میں شامل کیا ہے۔

2- غیر قناتی غدد یا بے نالی گلٹیاں:

ان میں وہ تمام گلٹیاں شامل ہیں جن میں کوئی نالی نہیں ہوتیں بلکہ وہ اپنے پیدا کردہ افرازات کو اس خون میں شامل کردیتی ہیں جو ان کے اندر سے ہوکر گذرتا ہے ان میں غدہ توثہ' غدہ درقیہ' غدہ جارۃ الدرقیہ' غدہ ترسیہ' غدہ نخامیہ' کلاہ گردہ' غدہ سباتی اور غدہ عصعصی وغیرہ شامل ہیں بعض نے لبلبہ خصیتین اور خصیۃ الرحم کو بھی ان میں شامل کیا ہے کیونکہ ان میں گو نالیاں ہوتی ہیں لیکن ایک باطنی رطوبت بھی پیدا ہوتی ہے جو براہ راست خون میں شامل ہوجاتی ہے اول الذکر یعنی نالی دار گلٹیوں کا بیان اپنے اپنے مقام پر کیا جاچکا ہے اور آخر الذکر یعنی بے نالی گلٹیوں کا بیان معہ ان کے ضروری امراض کے ذیل میں درج ہے۔

تشریح و منافع غیر قناتی غدد

جیسا کہ اوپر ظاہر کیا گیا ہے بے نالی گلٹیوں میں غدہ ترسیہ' غدہ نخامیہ' غدہ سباتی' غدہ قدامیہ' غدہ جارۃ الدرقیہ' غدہ توثہ' کلاہ گردہ اور غدہ عصعصی شامل ہیں۔ ان میں سے غدہ نخامیہ' غدہ درقیہ' اور کلاہ گردہ خصوصیت کے ساتھ زیادہ اہم ہیں باقی غدد کے متعلق نہ تو ابھی تک کچھ زیادہ تحقیقات ہوئی ہے اور نہ ہی وہ کچھ زیادہ اہم ہیں۔

غدہ توثہ

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
توثہ کی گلٹی، جنین کی گلٹی	غدہ توثہ، غدۃ الجنین	تھائمس گلینڈ Thymus Gland

اس گلٹی کو سب سے پہلے دوسری صدی عیسوی میں جالینوس نے معلوم کیا تھا چونکہ یہ دل کے بالکل قریب تھی اس لئے اس نے یہ خیال کر کے یہ شجاعت و ہمت کا مقام ہوگی اس کو تھائمس کے نام سے نامزد کیا جو ایک یونانی لفظ ہے جس کے لغوی معنی ہیں شجاعت یا ہمت وغیرہ لیکن بعد کی تحقیقات سے یہ معلوم ہوا ہے کہ یہ تقریباً دو انچ لمبی اور ڈیڑھ انچ چوڑی ایک بے نالی گلٹی ہے جو سینے میں عظم القص کے پیچھے اور قلب کے محاذ میں واقع ہے اس کے دو لوتھڑے ہوتے ہیں یہ جنین کی حالت میں بڑی ہوتی ہے اور پیدائش سے سن بلوغ تک کم وبیش بڑھتی رہتی ہے اس کے بعد بارہ سے پندرہ سال کے درمیان بتدریج کم ہو کر بالکل برائے نام رہ جاتی ہے۔

اس کے افرازات کے متعلق جس قدر معلومات اب تک حاصل ہو چکی ہیں وہ گو یقینی نہیں لیکن غالب خیال یہ ہے کہ یہ خون کے سفید دانوں کے بنانے میں حصہ لیتی ہے اور جنسی تغیرات کے ساتھ بھی اس کا کوئی خاص تعلق ہے

غدہ ورقیہ

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
سپر نما گلٹی	غدہ ورقیہ، غدہ ترسیہ	تھائیرائیڈ گلینڈ Thyroid Gland

یہ ایک ڈھال کی شکل کی نصف سے ایک چھٹانک وزنی گلٹی ہے جو گردن میں حنجرہ (کنٹھ) کے عین نیچے واقع ہے اس کے دائیں اور بایاں دو لوتھڑے ہوتے ہیں جو ایک درمیانی جزو واصل (اتھمس) سے باہم ملے رہتے ہیں۔

جانبی لوتھڑے قریباً دو انچ لمبے ہوتے ہیں اور حجرے اور قصبۃ الریہ کی غضروف ترسی اور حلقی کے ساتھ بخوبی چسپاں رہتے ہیں نیز کسی قدر مری کے جانبی حصوں سے ملحق ہوتے ہیں اس گلٹی کا سب سے اہم فعل ایک خاص قسم کی داخلی رطوبت پیدا کرنا ہے جو خون میں شامل ہو کر جسم اور ذہن کو مناسب نشوونما بخشنے کے لئے اور نشوونمائے جسمانی و ذہنی مکمل ہو چکنے کے بعد ان کے طبعی افعال کو صحیح طور پر جاری رکھنے کے لئے لازمی ہے اس رطوبت کی ترکیب میں بنفشین (ایوڈین) شامل ہوتی ہے اور اس کے جوہر کو ورقین (تھائرا کسین) کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے اگر ابتدائی عمر میں یہ گلٹی کسی وجہ سے اپنے کام کو بخوبی انجام نہ دے اور طبعی طور پر مطلوبہ مقدار سے کم رطوبت پیدا کرے تو ایک خاص قسم کی شکایت رونما ہو جاتی ہے جس کو ابلہی معہ نقص الاعضا (کری ٹی نزم) کے مخصوص نام سے نامزد کیا جاتا ہے اس میں بچوں کے دماغ اور جسم کا نشوونما ناقص ہوتا یا بالکل رک جاتا ہے لیکن جب سن بلوغ کے بعد اس کے فعل میں اس قسم کا نقص پیدا ہو جائے تو اوذیمائے مخاطیہ (مکسی ڈیما) نامی مخصوص قسم کی شکایت ہو جاتی ہے جس میں تغذیہ کے جذب و انہضام میں نقص پیدا ہو جانے سے جلد، بال، دماغ اور دوسری ساختیں ماؤف ہو جاتی ہیں جسم بھدا، جلد ڈھیلی، ہاتھ پاؤں چوڑے، چہرہ زرد اور بھرا بھرایا ہوا اور پیٹ پھولا ہوا ہوتا ہے۔ مریض سست و پژمردہ رہتا ہے اور اس کے دماغی قوی روز بروز کمزور ہوتے جاتے ہیں لیکن اگر کسی وجہ سے یہ گلٹی بڑی ہو کر زیادہ رطوبت پیدا کرنے لگے جیسا کہ مرض غوطر (گھیگا) میں ہوا کرتا ہے تو اس کے برعکس علامتیں پیدا ہو جاتی ہیں مریض دبلا، بے چین، غیر مستقل مزاج اور غیر معمولی طور پر فعال ہو جاتا ہے اس کی آنکھیں باہر کو ابھر آتی ہیں جلد نرم، گرم اور تر ہوتی ہے انگلیاں لمبی اور چپٹی ہوتی ہیں اور نبض سریع ہو جاتی ہے۔

غدہ نخامیہ

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
نخامی گلٹی	غدہ مستدیرہ' غدہ نخامیہ	پیچوٹری گلینڈ Pitutihary Gland

یہ ایک چھوٹی سی سرخی مائل خاکی رنگ اور بیضوی شکل کی گلٹی ہے جو قریباً 625 ملی گرام وزنی اور قاعدہ دماغ میں عظم الوتد (سفینائڈبون) کے حفرہ مستدیرہ (سلائرسیکا) نامی نشیب میں قیام پذیر ہوتی ہے یہ ایک قیف نما نالی کے ذریعے دماغ کے تیسرے بطن سے تعلق رکھتی ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے کہ وہاں سے کوئی لٹکی ہوئی چیز ہے۔

اس کے مقدم اور موٴخر نامی دو لوتھڑے ہوتے ہیں مقدم لوتھڑے سے جو داخلی رطوبت پیدا ہوکر خون میں شریک ہوتی ہے وہ ہڈیوں کے ڈھانچے اور غالباً تمام نسیج واصل کے نشوونما کو تحریک بخشتی ہے اور موخر لوتھڑے سے جو داخلی رطوبت خارج ہوتی ہے وہ نخامین (پیچوٹرین) کہلاتی ہے اور شریان کو سکیڑ کر خون کے دباؤ کو بڑھاتی ہے یہ گردوں کے فعل میں تحریک بخشتی اور جسم کے مولد حرارت اور لحمی (چربیلے) اجزاء کے انجذاب کے سلسلے میں جسم کے اندر جو کیمیاوی تغیرات ہوتے ہیں ان کو متاثر کرتی ہے یہ گلٹی اپنے محل وقوع کے لحاظ سے خفیف سے خفیف دباؤ کے اثرات کو بھی فوراً محسوس کرتی ہے جس سے اس کے افعال میں بآسانی خرابی رونما ہوجاتی ہے اور اس کا نقص افعال خواہ ذاتی ہو یا ثانوی جسم کے نشوونما میں نہایت نمایاں تغیرات پیدا کردیتا ہے چنانچہ اس کے فعل کی زیادتی اگر ابتدائے عمر میں ظاہر ہو تو مخصوص قسم کی کبیر تدنی یا عفریتیت (جائنٹ ازم) اور اگر سن بلوغ کے بعد ظاہر ہو تو مخصوص قسم کا کبرالاطراف (ایکرومیگلی Acromegaly) پیدا کردیتی ہے اور کبھی اس سے غیر طبعی فربہی (ایڈیوسیٹی Idiocity) اور خاص قسم کا بونا پن (انفینٹائل ازم Infantilism) پیدا ہوجاتا ہے۔ جس میں جسمانی اور ذہنی کے نشوونما میں کمی آنے لگتی ہے اور قوت باہ بھی بالکل جاتی رہتی یا بہت کم ہوجاتی ہے۔

غدہ ترمسیہ

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
صنوبری گلٹی' مٹر کی شکل کی گلٹی	غدہ صنوبریہ' غدہ ترمسیہ	پائی نیل گلینڈ Pineal Gland کونیرئیم Conarium

یہ مٹر کے برابر مخروطی شکل اور سرخ رنگ کی ایک گلٹی ہے جو قاعدہ دماغ میں اجسام رباعیہ کے اوپر بطن اوسل یا بطن سوم کی چھت سے نکلی ہوئی ہوتی ہے ابتدائی زندگی میں اس کی ساخت گلٹی کی سی ہوتی ہے جو سات سال تک بڑھتی رہتی ہے اس کے بعد خیال کیا جاتا ہے کہ اس کا فعل باطل ہوجاتا ہے اس کے فعل کے متعلق ابھی تک کوئی خاص یقینی معلومات حاصل نہیں ہوئیں صرف قیاس کیا جاتا ہے کہ یہ تناسلی گلٹیوں کو قبل ازوقت اپنے فعل سے باز رکھتی ہے کیونکہ جب بچپن میں اس گلٹی کے اندر کوئی رسولی پیدا ہوجاتی ہے تو مقامی علامات مثلاً فالج چشم اور استسقاء دماغ وغیرہ کے علاوہ جو نہایت خفیف ہوتی ہیں سب سے اہم علامت یہ ظاہر ہوتی ہے کہ مریض کے اعضائے نسلی میں غیر طبعی طور پر بہت زیادہ نشوونما رونما ہوجاتا ہے شاذونادر یہ علامت کلاہ گردہ کے قشری حصے کی رسولیوں میں پائی گئی ہیں جوانی میں اگر اس گلٹی میں رسولیاں وغیرہ رونما ہوجائیں تو غیر طبعی فربہی اور بھربھراہٹ اور اعصائے نسلی کا ضمور وغیرہ رونما ہوجاتا ہے۔

کلاہ گردہ

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
گردے کی ٹوپی گردے کے اوپر کی گلٹی عنق الکلیہ	کلاہ گردہ غدہ فوق الکلیہ تاج الکلیہ	سوپرارینل کیپ شول Suprarenal Capsul سوپرارینل گلینڈ Suprarenal Gland ایڈرینل Adrenal

یادداشت: قدیم لغت میں اس غدہ کو بعض متشرحین نے عنق الکلیہ کے نام سے نامزد کیا ہے۔

ہرایک گردے کے اوپر کسی قدر چپٹی مثلث یا نیم مدور (دائیں طرف کی گلٹی مثلث اور بائیں طرف کی نیم مدور ہوتی ہے) شکل کی زردی مائل چھوٹی سی گلٹی ہوتی ہے چونکہ یہ گردے کی چوٹی میں واقع ہے اس لئے اسی مناسبت سے کلاہ گردہ، تاج الکلیہ یا غدہ فوق الکلیہ کے نام سے موسوم کی جاتی ہے یہ اس قدر چھوٹی ہوتی ہے کہ دونوں کا مجموعی وزن پچیس گرام کے قریب ہوتا ہے۔ ہرایک گلٹی ڈیڑھ سے دو انچ تک لمبی چوڑی اور قریباً چوتھائی انچ تک موٹی ہوتی ہے زریں طرف کی گلٹی جگر کی پچھلی سطح اور عضلہ دیافرغما کی دائیں ران کے قریب واقع ہوتی ہے اور بائیں گردے کے بالائی حصے اندرونی کنارے پر واقع ہوئی ہے دونوں طرف کی گلٹیاں ایک خانہ دار جھلی کے ذریعے گردوں سے چسپاں رہتی ہیں ان کے اندر خون بہ نسبت ان کے حجم کے زیادہ مقدار میں آتا ہے۔ ہرایک گلٹی کے دو حصے ہوتے ہیں بالائی یا محیطی حصہ جزقشری (کارٹیکس) اور مرکزی حصہ جزو لبی یا لب کلاگردہ (میڈلا) کہلاتا ہے جزقشری نسبتاً بہت بڑا اور جزلبی گوچھوٹا ہوتا ہے لیکن یہ نسبتاً بہت اہم اور کارآمد ہوتا ہے کیونکہ یہی کلاگردہ کی خاص رطوبت کا جوہر (ایڈرنالین) پیدا کرتا ہے۔

ایڈرنالین خون کے دباؤ کو برقرار رکھنے میں خصوصیت کے ساتھ موثر ہے کیونکہ اسے شرائین کے طبقہ عضلیہ کو سکیڑنے میں خاص دخل ہے چنانچہ یہی شرائین اور غیر ارادی عضلات کی تان کو برقرار رکھتا ہے اس کے علاوہ یہ جلد کی رنگت کو متغیر کردینے میں خاص طور پر مؤثر ہے چنانچہ اس کے ایک مخصوص مرض (مرض ایڈی سن) میں جلد کی رنگت کانسے کی طرح سیاہی مائل ہوجاتی ہے مزید برآں اس کا جز قشری جسم کے ارتقا اور شباب و بلوغت کے نشوونما میں خاص طور پر ممدومعاون ہوتا ہے اگر ان گلٹیوں کو کسی حیوان یا انسان کے جسم سے ذریعہ عملیہ (آپریشن) نکال دیا جائے تو وہ حیوان یا انسان بالعموم تین روز کے اندر شدید ضعف اعصاب اور عضلات کے استرخاء وغیرہ کے رونما ہونے کے بعد مرجاتا ہے اور اگر اس کے جوہر کو ذریعہ پچکاری جسم کے اندر داخل کیا جائے تو اختیاری عضلات کی انقباضی قوت کے بڑھ جانے سے رگیں تن جاتی ہیں اور دل قوی ہوجاتا ہے اور اس کے جزقشری کی ایسی خرابی سے جس میں یہ جوہر زیادہ مقدار میں پیدا ہوکر خون میں ملتا رہے بچپن میں بہت جلد بلوغت کے آثار نمایاں ہوجاتے ہیں اور بلوغت میں بالخصوص عورتوں میں مردانہ خصائل پیدا ہوجاتے ہیں۔

غدہ جارۃ الدرقیہ

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
سپرٹ نما گلٹی کے قریب کی چھوٹی گلٹی	غدہ جارۃ الدرقیہ	پیراتھائیرائیڈ گلینڈ Paratyroid Gland

یہ بیضوی شکل کی نہایت چھوٹی چھوٹی چار گلٹیاں ہیں جو غدہ درقیہ کے بالکل قریب متصل اور اوپر واقع ہیں وہ ایک طرف اور دو دوسری طرف ہوتی ہیں ہرایک طرف کی ایک ایک گلٹی تو اوپر یا سامنے ہوتی ہے اور ایک ایک غدہ درقیہ کے نچلے کنارہ کے قریب واقع ہے لیکن یہ ساخت اور فعل میں غدہ درقیہ سے بالکل مختلف ہوتی ہے چنانچہ اگر ان کو بدن سے نکال دیا

جائے تو شدید قسم کا عضلی ضعف' ارتعاش زیریں اطراف کی سختی' تشنجی قسم کی مخصوص چال' چبانے والے عضلات کا کسی حد تک فالج' اکثر کزازی قسم کا تشنجی دورہ' بھوک کا مرجانا' قے اور حرکت قلب کا سریع اور قوی ہوجانا وغیرہ علامتیں پائی جاتی ہیں نیز پیشاب کی مقدار کم ہوجاتی ہے۔ اگر ہم بے نالی گلٹیوں کے افعال وخواص کا بنظر غائر مطالعہ کریں تو معلوم ہوتا ہے کہ ان کے افرازات کا اثر دو طرح پر ہوتا ہے (1) انفرادی اور (2) مجموعی۔

انفرادی اثرات کا ضروری تذکرہ تو ہر ایک غدہ کے ساتھ ساتھ بیان کیا جاچکا ہے لیکن مجموعی طور پر ان کے افعال آپس میں کچھ معاون اور کچھ متضاد ہوتے ہیں اور اس سے ان کے افرازات کا طبعی توازن برقرار رہتا ہے چنانچہ جب ایک غدہ کا فعل کسی وجہ سے ناقص ہوجاتا ہے تو اس کے دوسرے معاون غدد کے افرازات بڑھ جاتے ہیں تاکہ اس کی کمی کو پورا کردیں یا جب ایک غدد کے افرازات کسی وجہ سے طبعی مقدار سے بڑھ جاتے ہیں تو اس کے متضاد و افرازات پیدا کرنے والے غدد بھی زیادہ افرازات پیدا کرنے لگتے ہیں جو خون میں شامل ہوکر اس کے نقیض ثابت ہوتے ہیں یہاں یہ بھی یاد رکھنا ضروری ہے کہ ہر غدہ کے باطنی افرازات دوسرے غدہ کے افرازات پر دوران خون کے ذریعے اثر انداز ہوتے رہتے ہیں اسی وجہ سے بعض اوقات ایک غدہ کے افعال کی خرابی دوسرے غدہ کی افعال پر بھی ضرور کم وبیش اثر انداز ہوتی ہے۔ مندرجہ بالا غدہ میں سے ہر ایک کے شریک کار اور مضاد کار غدد ذیل کے جدول میں درج ہیں:

اصلی غدد	شریک کار غدد	مضاد کار غدد
غدہ توشہ	تاحال نامعلوم	کلاہ گردہ' غدہ نخامیہ' غدد تناسلیہ
غدہ درقیہ	کلاہ گردہ' خصیتین' جگر	بانقراس (البلبہ)
غدہ نخامیہ	غدہ درقیہ' کلاہ گردہ' وغیرہ	بانقراس (البلبہ)
غدہ ترمسیہ	تاحال نامعلوم	غدہ نخامیہ وغیرہ
کلاہ گردہ	غدہ درقیہ' غدہ نخامیہ وغیرہ	بانقراس' غدہ توشہ' غدہ جارۃ الدرقیہ وغیرہ
غدہ جارۃ الدرقیہ	بانقراس' جگر وغیرہ	غدہ درقیہ

بسا اوقات بعض غدد کی باطنی افرازات میں اس حد تک خلل پیدا ہوجاتا ہے کہ وہ اشتراکی حیثیت سے کام کرنے کی بجائے مخالف اور متضاد حیثیت اختیار کرلیتے ہیں اس لئے کسی غدد کے باطنی افرازات کے عمل کو صحیح صحیح اور مکمل طور پر بیان کرنا بڑا مشکل امر ہے کیونکہ مختلف حالات کے ماتحت یہ ضروری نہیں کہ ایسے افرازات ہمیشہ ایک ہی طرح کام کریں بلکہ ایسی صورت میں ان افرازات کے افعال مختلف ہوجاتے ہیں۔ بدنی افعال کے صحیح طور پر انجام پانے کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ ان غدد کے افعال میں باہمی توازن قائم رہے اگر ان افرازات میں کمی بیشی پیدا ہوجائے تو اس سے لازمی طور پر بدنی افعال میں خرابی رونما ہوجاتی ہے مثلاً غدہ درقیہ کے نمو کے زمانے میں خصیۃ الرحم کے افعال بالکل معطل رہتے ہیں لیکن جب سن بلوغ میں یا اس سے پہلے ہی کسی وجہ سے اس غدہ میں ضمع لاحق ہوکر ناپید ہوجاتا ہے تو عورتوں میں ثانوی جنسی خصوصیات ظاہر ہونے لگتی ہیں اسی طرح تجربات سے معلوم ہوا ہے کہ غدہ توشہ کے نکال دینے سے مردوں میں خصیے اور عورتوں میں خصیۃ الرحم بڑھ جاتے ہیں۔

ڈاکٹر ڈوبل کے نظریہ کے مطابق حیوانی غدد لگاتار اپنے افرازات تیار کرتے رہتے ہیں جو خون میں شامل ہوکر مختلف اعضائے بدنی کے افعال کو منظم رکھنے کا فرض سرانجام دیتے ہیں اور ان رطوبتوں کے عمل نہایت قوی زہروں سے زیادہ سریع الاثر ثابت ہوچکے ہیں۔

گوتا حال ان غدد کے افرازات کے مکمل افعال پوری طرح واضح نہیں ہوئے اور نہ ہی یہ بخوبی معلوم ہوسکا ہے کہ ان کے باہمی تعلقات کس طرح رونما ہوتے ہیں کیونکہ اکثر اوقات ان غدد کے امراض میں مظاہرات مرض یا علامات کو کسی ایک غدہ کے ساتھ منسوب نہیں کیا جاسکتا تاہم اس قدر بخوبی ظاہر ہوچکا ہے کہ ان غدد کے افرازات بدن کے استحالہ اور نمو میں نہایت اہم کام سرانجام دیتے ہیں۔

امراض نظام غدی کی تشخیص

نظام غدی کے مریض دوقسم کی تکلیفوں میں مبتلا ہوتے ہیں:

(1) وہ عوارض جن کا تعلق خاص غدہ (جو مریض ہوتا ہے) کے باطنی افرازات سے ہوتا ہے۔

(2) وہ عوارض جو اس خاص غدہ کے افرازات کی کمی بیشی کی وجہ سے اس کے دیگر متعلقہ یعنی شریک کار یا مضاد کار غدد کے باطنی افرازات میں کمی بیشی لاحق ہونے سے پیدا ہوتے ہیں۔ مثلاً انقطاع طمث کے زمانے میں خصیۃ الرحم کے افرازات بہت کم ہوجاتے ہیں اور اور اس کا ردعمل یہ ہوتا ہے کہ غدہ درقیہ اور غدہ نخامیہ کے افعال میں نقص آجاتا ہے۔ جس سے مریضہ کو دردسر اور اوذیمائے مخاطیہ وغیرہ امراض لاحق ہوجاتے ہیں یا جسم کا توازن ضائع ہوجاتا ہے اور خون میں خرابیاں رونما ہونے لگتی ہیں اسی طرح پروفیسر آسبورن نے کہا ہے کہ غدہ درقیہ کے افرازات باطنی کی کمی کی صورت میں خصیۃ الرحم کی رطوبت بھی غیر طبعی حالت میں پائی جاتی ہے اور اگر غدہ درقیہ کا افراز زیادہ ہو تو خصیۃ الرحم کے فعل میں تحریک پیدا ہوتی ہے اگر غدہ درقیہ کے فعل میں کمی ہو تو جلد موٹی اور خشک ہوجاتی ہے غدہ نخامیہ کی کمی کی حالت میں بشرطیکہ غدہ درقیہ کی رطوبت میں تغیر نہ واقع ہوچکا ہو جلد نرم اور تر ہوتی ہے اور اس کے علاوہ مذکورہ دونوں حالتوں میں احتباس الطمث بھی پایا جاتا ہے اسی فیصدی عورتوں میں غدہ درقیہ کے افرازات میں خرابی پائی جاتی ہے اور اس وجہ سے عورتوں میں طمث کی خرابیاں بکثرت پائی جاتی ہیں۔

امراض نظام غدی کا عام اصول علاج

ہرقسم کے غدد کے باطنی افراز کی خرابی سے پیدا ہونے والی بیماری کے علاج کرنے میں غور سے تشخیص کرنے کے بعد اس خاص غدد کا اور اس کے ساتھ تمام ان غدد کا علاج بھی ضروری کرنا چاہئے جن کا تعلق اسی خاص غدہ سے بالواسطہ یا بلاواسطہ ہو ایسا کرنے سے مریض کو زیادہ فائدہ پہنچتا ہے مثلاً اگر کسی جگہ ایک غدہ کے افراز کی کمی واقع ہو جس کی وجہ سے کسی دوسری جگہ بھی کوئی خرابی لاحق ہوگئی ہو تو علاج معالجہ میں ان دونوں چیزوں کو ایک ہی ساتھ مدنظر رکھنا طبیب کے لئے زیادہ کارآمد ہوگا اس غرض کے لئے بعض اطباء کا یہ خیال ہے کہ پہلے صرف ایک غدہ جو مریض ہے اس کے مخصوص خلاصہ جات سے علاج کیا جائے اگر اس سے صحت نہ ہو تو اس وقت دوسرے غدہ کا خلاصہ بھی دیا جائے بعض اطباء ایک ہی ساتھ اس غدہ کا بھی علاج کرتے ہیں اور دوسرے متعلقہ غدہ کے خلاصہ جات بھی استعمال کراتے ہیں۔

غدی امراض کا علاج ان غدد کے اجرام یا بالعموم غدی خلاصوں سے کیا جاتا ہے یہ منہ کے ذریعے اور احتقان (ٹیکے) کے ذریعے ہردو طریق پر استعمال کئے جاتے ہیں احتقان یعنی ٹیکے سے ان کا اثر بہت جلد بلاواسطہ اور عمدہ طریق پر ظاہر ہوتا ہے اور بذریعہ دہن ان کے اثرات فوری ظاہر نہیں ہوتے چنانچہ خلاصہ غدد درقیہ کے علاوہ سب خلاصہ جات غدی معدے میں جاکر خراب ہوجاتے ہیں کیونکہ غدی خلاصوں کو منہ کے راستے کھلانے سے یہ لازم ہوتا ہے کہ ان کو مختلف رطوبات معدی و معوی ہضم کریں اور اس کے بعد ان کا کیمیائی خمیر خون میں جذب ہو اور یہ ظاہر ہے کہ ان خلاصوں میں ایسی مداخلت ناپسندیدہ شے ہے۔

یہ بھی یاد رکھنا رکھنے کی بات ہے کہ جن مریضوں کو سوء ہضم تخمہ یا امراض معدہ و امعاء لاحق ہوں ان کو غدی خلاصہ جات براہ دہن دینا بے سود ہے۔

امراض نظام غدی کی دوائیں

امراض نظام غدی کا علم چونکہ زمانہ حال میں ہوا ہے اور ابھی تک بھی مکمل نہیں ہوا اس لئے قدیم علم الادویہ میں کوئی خاص دوا امراض نظام غدی کے لئے مخصوص نہیں کی گئی گو تحقیق و تلاش اور تجربات و مشاہدات سے ایسی مفرد و مرکب قدیم دوائیں معلوم ہو چکی ہیں جو امراض نظام غدی میں مفید اور نفع بخش ہیں ان میں سے بعض دواؤں کی طرف آئندہ صفحات میں مختلف امراض غدی کے ماتحت اشارہ کر دیا جائے گا مگر دور حاضر میں غدی امراض کے لئے ان غدد کے خلاصہ جات کا منفرداً یا مرکباً استعمال کرایا جاتا ہے چنانچہ ذیل کے جدول میں مذکورہ بالا غدد کے عام مستعمل خلاصہ جات کا مختصر لیکن ضروری بیان درج ہے۔

نام غدد	فعل	تعلقات	امراض	خلاصہ جات تو دواء مستعمل ہیں
غدہ توشہ	نمو	غدد تناسلی اور عظام	دماغی و جسمانی نمو کی خرابی	تھائی موکرین
غدہ درقیہ	استحالہ' نمو کی تنظیم' غدد تناسلی اور عظام کا نمو' سمیات بدن کا ابطال	غدہ جارۃ الدرقیہ' غدد تناسلی' غدہ نخامیہ' غدہ توشہ کبد اور عظام	نسیجوں میں خلوی اور ارتشاح موٹاپا' نمو کی خرابی' تغذیہ کی خرابی' حموضات کا بدن میں جمع ہو جانا	تھائرا کسین' تھائی موگلابیولن
غدہ نخامیہ حصہ موخر حصہ مقدم	جسم میں کاربن یعنی نشائی اجزاء کا استحالہ اور نمو' عضلی تناؤ کو قائم رکھنا	بانقراس' غدہ تناسلی' غدہ درقیہ اور عظام	مخصوص قسم کی فربہی اور عفرتیت یا موٹاپن' غدہ تناسلی کے افعال کی خرابی' ذیابیطس	ان فن ڈین' پیچوٹرین' ٹے تھے لین ہائی پوفزین' ایکسٹریکٹ تھائرائڈ گلینڈ
غدہ ترمسیہ		دماغ' غدہ تناسلی	بلوغت قبل از وقت	اپی فزین ایکسٹریکٹ پی نیکل گلینڈ
کلاہ گردہ	استحالہ شکر عضلی اور کیمیاوی تغیرات کی تنظیم اور عضلی تناؤ کا قیام	بانقراس' کبد' عضلات قلب	مرض ایڈیسن' ضغطۃ الدم کی کمی	اپی نفرین ایڈرینو کارٹین ایڈرینالین' ہمیسین سوپرارے نین' کارٹی سورین' انٹرے نین' کارڈسین وغیرہ
جارۃ الدرقیہ	سمیت کو باطل کرنا اور چونے کے اجزاء کو بدن میں جمع کرنا	غدہ درقیہ اور کبد	جسم میں چونے کے اجزاء کی کمی' رقت خون' تشنج	پیراتھائی رین ایکسٹریکٹ پیراتھائرائیڈ

غدہ خلاصہ جات کو صرف چند روز تک اور بالخصوص بذریعہ دہن استعمال کرانے کے بعد کوئی فائدہ مرتب نہیں ہوتا ان کے استعمال سے خاطر خواہ فائدہ حاصل کرنے کے لئے انہیں کم سے کم چالیس روز تک مزاولت کے ساتھ استعمال کرانا چاہئے اسی سلسلے میں ڈاکٹر ندروا کے ان تجربات کو بھی پیش نظر رکھنا چاہئے کہ مختلف اوقات میں مختلف ساختوں کے اندر ان افرازات

غدی کی تحریکات کی نوعیت چونکہ مختلف ہوتی ہے اس لئے غدی خلاصہ جات کے ذریعے علاج کرنے سے بعض اوقات نتائج جلد حاصل ہو جاتے ہیں اور بعض اوقات دیر لگ جاتی یا اتنے اچھے نتائج حاصل نہیں ہوتے۔

غیر قناتی غدد کے اہم امراض کا مختصر جدول

نام مرض	ماہیت	اسباب	علامات	اصول علاج
امراض کلاہ گردہ مرض ایڈیسن	کلاہ گردہ کے افراز کی کمی	کلاہ گردہ کی سل آتشک' ضربہ وسقطہ وغیرہ	بدنی رنگت کا سرخ سیاہی مائل ہو جانا' ضعف عامہ وغیرہ	جو ہر کلاہ گردہ کا استعمال وغیرہ
امراض غدہ نخامیہ عفرتیت	غدہ نخامیہ کے اگلے لوتھڑے کے فعل کی زیادتی	غدہ نخامیہ کے اگلے لوتھڑے میں رسولی کی پیدائش وغیرہ	ہاتھ پاؤں وغیرہ کا غیر معمولی طور بڑا ہو جانا' عام بھدا پن وغیرہ	غدہ نخامیہ اور درقیہ وغیرہ کے جوہر کا استعمال یا عمل جراحی
نخامی بونا پن	غدہ نخامیہ کے اگلے لوتھڑے کے فعل کی کمی		قد وغیرہ کا غیر معمولی طور پر چھوٹا ہو جانا وغیرہ	غدہ نخامیہ کے اگلے لوتھڑے کے جوہر کا استعمال
سمن نخامی	غدہ نخامیہ کے مخصوص مواد محرکہ کی کمی	غدہ نخامیہ یا قمع کا مرض	شکم' سرین' چھاتیوں رانوں وغیرہ میں چربی کا غیر معمولی احتجاج	ایکس ریز' عمل جراحی وغیرہ
امراض غدہ تیموسیہ عظم غدہ تیموسیہ	غدہ تیموسیہ بڑا ہو جاتا ہے	غدہ درقیہ اور غدد جاذبہ کی خرابی	تنگی نفس بحتہ الصوت وغیرہ	ایکس ریز عمل جراحی وغیرہ
امراض غدہ صنوبریہ سلعات غدہ صنوبریہ	غدہ صنوبریہ میں رسولی پیدا ہو جاتی ہے	کلاہ گردہ کے افعال کی خرابی بعض قسم کی سمی اثرات	قبل از وقت بلوغت وغیرہ	
امراض غدہ درقیہ غوطر (گلھڑ)	غدہ درقیہ بڑا ہو جاتا ہے یا اس میں رسولی پیدا ہو جاتی ہے۔	پانی کی خرابی آیوڈین کی کمی	گلے میں مخصوص زیادتی اور اس کے دباؤ سے پیدا ہونے والے عوارضات	منضج و مسہل' بلغم' مصفی خون ادویہ اور اطریفل غدی وغیرہ کا استعمال عمل جراحی وغیرہ
غوطر جحوظی	غدہ درقیہ کے افراز کی زیادتی	موروثی اثرات' متعدی سمیات آیوڈین وغیرہ کا بکثرت استعمال	اختلاج القلب' اشتعال نظام عصبی' آنکھوں کا ابھرا ہونا وغیرہ	سرد اور قابض ضمادات اطریفل' غدی کا استعمال' ایکس ریز' ریڈیم اور عمل جراحی

اوذیمائے مخاطیہ	غدہ درقیہ کے افراز کی کمی	غدہ درقیہ کی خرابی یا عمل جراحی سے اس کا نکال دینا	بدن کے مختلف حصص بالخصوص پپوٹوں' چہرے' گردن' سرین اور ہاتھ پاؤں کا تہج اور بدنمائی	غدہ درقیہ کے جوہر کا استعمال
خلقی ابلہی	پیدائش ہی سے غدہ درقیہ کے افراز کی کمی	غدہ درقیہ کا خلقی نقص	بچے کی دماغی اور بدنی ہردو قسم کے ناقص نشوونما وغیرہ	
امراض غدہ جارۃ الدرقیہ تکنز جارالدرقی	غدہ جارۃ الدرقیہ کے افراز کی کمی	غدہ جارۃ الدرقیہ کا سکڑ جانا یا عمل جراحی سے نکال دینا یا اس میں رسولی کی پیدائش وغیرہ	عضلاتی تشنج اور درد وغیرہ	کلسی اجزاء اور مسکنات کا استعمال

کلاہ گردہ کے امراض

مرض ایڈیسن

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
ایڈیسن کی بیماری	مرض ایڈیسن	ایڈی سنز ڈیزیز Addison's Diseases

تعریف وماہیت: یہ کلاہ گردہ کا ایک مخصوص مرض ہے جس میں جلد اور غشاء مخاطی کی رنگت مخصوص قسم کی خاکی مائل سیاہ ہوجاتی ہے جسم کے عضلات کمزور اور ڈھیلے ہوجاتے ہیں حرارت بدنی طبعی حرارت کی نسبت کم ہوجاتی ہے نظام عصبی اور مجری غذا کی قوت کم ہوجاتی ہے نیز ان کے افعال میں کم وبیش نقص اور فتور پیدا ہوجاتا ہے تشریح بعد الموت میں اس مرض کے اندر ہمیشہ کلاہ گردہ ماؤف اور عموماً مرض سل میں مبتلا پایا گیا ہے جس سے اس کے خاص مواد محرکہ (ایڈرنالین اور کورٹین) وغیرہ خون میں بہت کم شامل ہوتے ہیں اور اس کمی کی وجہ سے اس مرض کی مخصوص علامات رونما ہوجاتی ہیں۔

یادداشت: چونکہ سب سے پہلے 1855ء میں اس مرض کے متعلق ایک انگلستانی ڈاکٹر تھامس ایڈی سن نامی نے اس مرض کو بالوضاحت بیان کیا تھا اس لئے اسی کے نام پر اس کو موسوم کردیا گیا اور یہی نام اب تمام زبانوں میں مروج ہوگیا ہے۔

اسباب: اس مرض کا اصل سبب کلاہ گردہ کا کسی مرض میں مبتلا ہوجانا ہے اکثر اوقات کلاہ گردہ کی سل' آتشک یا اس کی ساختوں کے اندر کا جریان خون خواہ وہ ضربہ وسقطہ سے ہو یا دوسرے اسباب سے اور دیگر متعدی قسم کی چھوت سے ماؤف ہونا اس کا باعث ہوا کرتا ہے یہ مرض تمام اقوام اور تمام مقامات میں پایا جاتا ہے اور عورتوں کی بہ نسبت مرد اس میں زیادہ مبتلا ہوتے ہیں یوں تو یہ مرض کسی عمر میں رونما ہوسکتا ہے لیکن عموماً دس سے ساٹھ سال تک کی عمر میں پایا جاسکتا ہے۔

علامات: اس مرض کی سب سے پہلی علامات یہ ہوتی ہے کہ مریض کی صحت عامہ ناقص ہوجاتی ہے اس کی طبیعت ست اور کمزور ہوجاتی ہے وہ بہت جلد تھک جاتا ہے کسی قسم کی جسمانی یا دماغی محنت کرنے کے لئے اس کا دل نہیں چاہتا بھوک ناقص

ہوجاتی یا بالکل مرجاتی ہے، گاہے جوڑوں اور عضلات میں درد ہوتا ہے، آنکھوں کی سفیدی میں مرواریدی جھلک آجاتی ہے، اور نبض اکثر لین ضعیف اور صغیر ہوتی ہے بعض دوسری عصبی علامتیں مثلاً ذہنی اور جسمانی کمزوری، اکثر دردسر، دوران سر، غشی، طنین دودی، بے خوابی یا سبات وغیرہ بھی پائی جاتی ہیں بدن کمزور اور لاغر ہوتا جاتا ہے ہضم میں بھی اکثر خرابی پائی جاتی ہے اکثر قے آتی ہے اور بعض اوقات نہایت تکلیف دہ ہوتی ہے معدے کے مقام پر اکثر درد بھی ہوتا ہے اکثر قبض رہتی ہے لیکن گاہے اسہال بھی آتے ہیں عام جسمانی تغذیہ ناقص ہوتا ہے مردوں میں قوت باہ کم ہوجاتی ہے اور عورتوں میں حیض کم آتا یا بالکل رک جاتا ہے فقرالدم ثانوی کی علامتیں پیدا ہوجاتی ہیں طحال بھی کبھی کبھی بڑھ جاتی ہے جسم کا درجہ حرارت بعض اوقات طبعی درجہ حرارت سے کم ہوجاتا ہے اس کی ایک مخصوص علامت جلد اور غشاء مخاطی کی رنگت کا تدریجی طور پر خراب ہوجانا ہے چنانچہ پہلے چہرے، گردن، ہاتھوں کی پشت پھر بغلوں، سرپستان، اعضائے نسل، کولہوں اور کندھوں کی رنگت بدل جاتی ہے اور ہتھیلیاں اور ہاتھوں کی پشت سیاہی مائل رنگ کی ہوتی ہے اور دونوں کا فرق بخوبی نمایاں ہوتا ہے انگلیوں کے خم خصوصیت کے ساتھ سیاہی مائل رنگ کے ہوتے ہیں ہونٹوں کی غشائے مخاطی اور بالخصوص باچھوں اور مسوڑھوں، زبان اور رخساروں کے اندر کی طرف سیاہی مائل دھبے ہوجاتے ہیں عورتوں میں اندام نہانی کی غشائے مخاطی کی رنگت بھی خراب ہوجاتی ہے زیریں پلک کے کناروں کی سیاہی مائل رنگت بھی مخصوص طرح کی ہوتی ہے کان کی بیرونی کری کے اندر اور اوپر بھی سیاہی مائل دھبے پائے جاسکتے ہیں مختلف مریضوں میں تبدیل شدہ رنگت کی شدت وخفت میں کسی قدر فرق ہوتا ہے جیسے جیسے مرض کی زیادتی کے ساتھ ساتھ علامتیں بڑھتی جاتی ہیں رنگت بھی بتدریج خراب سے خراب تر ہوتی جاتی ہے اور ہلکے بھورے رنگ سے سیاہی مائل بھورے یا تانبے کے سے رنگ کی ہوجاتی ہے شدید حالات مرض میں جسم کے تمام جلد کی رنگت سیاہی مائل بھوری یا حبشیوں کی مانند بالکل سیاہ ہوجاتی ہے گاہے یہ رنگت کی خرابی دھبوں کی شکل میں ظاہر ہوتی ہے مریض کمزور اور لاغر ہوتا ہوا بالآخر ختم ہوجاتا ہے اکثر مریضوں میں عضلی کمزوری کی ایک خاص اور نمایاں علامت رہتی ہے۔

تشخیص: جب اس مرض کی مخصوص علامات یعنی رنگت کی خرابی، عضلات کی کمزوری، جسم کی حرارت کی کمی اور ڈھیلا پن موجود ہوتا ہے تو اس کی تشخیص بآسانی ہوسکتی ہے منہ اور اندام نہانی کی غشاء مخاطی کی رنگت کا خراب ہوجانا اس مرض کی خاص تشخیصی علامت ہے بعض ادویہ مثلاً سنکھیا کے طویل استعمال، مرکبات فضہ وغیرہ اور بعض دیگر مرضی حالات مثلاً برص و بہق، جگر غدہ درقیہ اور خون کے بعض غیرطبعی حالات، جلد کی مسلسل جراثیمی خراش، بعض مخصوص قسم کی رسولیوں مثلاً سلعہ لحمیہ وغیرہ میں بھی جلد کی رنگت خراب ہوجاتی ہے لیکن ان کی مخصوص علامات اور مکمل دریافت حال سے ان میں تشخیص کی جاسکتی ہے۔

رفتار وانجام: گو یہ مرض بہت مزمن ہے لیکن اس کا انجام ہمیشہ خراب ہوتا ہے اکثر پانچ سال کے اندر اندر موت واقع ہوجاتی ہے بعض اوقات عارضی طور پر فائدہ بھی ظاہر ہوتا ہے لیکن جلد یابدیر پھر اس مرض کا حملہ ہوتا ہے اور بالآخر مریض بالکل کمزور ہوکر یا نوم مستغرق ہذیان، صرعی دوروں وغیرہ میں مبتلا ہوکر مرجاتا ہے شاذونادر خصوصاً جب کہ ابتدائے مرض میں مناسب علاج ہوجائے مریض شفایاب بھی ہوجاتا ہے۔

علاج: اس مرض کے علاج کو دوحصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے (1) وہ تدابیر جن کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ مرض کی آئندہ ترقی کو روک دیں (2) وہ تدابیر جو مرض کی موجودہ علامات میں تخفیف پیدا کریں اول الذکر میں اصل سبب مرض کو معلوم کرکے اس کے دفعیے کی تدابیر شامل ہیں چنانچہ مرض اگر آتشکی سمیت سے پیدا ہوا ہو تو اس کا مناسب علاج کریں اور اگر سل کی سمیت باعث مرض ہو تو کسی محدود مقام کی سل کے اصولوں پر علاج کریں یہ معلوم کرنے کیلئے کہ مرض آتشک یا سل کی سمیت سے پیدا ہوا ہے مرض کی گذشتہ تاریخ معلوم کریں یا ان کے مخصوص تشخیصی امتحانات (امتحان واسرمین واسرمین ٹسٹ) اور امتحان (ٹیوبرکولین ٹیسٹ) کریں جس کا نتیجہ مثبت ہے وہی باعث سمجھ کر اسی کے مطابق علاج کریں۔

آخرالذکر یعنی تحقیقی علاج میں بھیڑیا بکری کا خشک کیا ہو کلاہ گردہ پانچ چھ گرام کی مقدار میں روزانہ بذریعہ دہن کھلا دیا کریں یا اس کے مخصوص قشری جوہر (کورٹین) کو بذریعہ پچکاری بین العضلات یا اندرونی ورید داخل کر دیا کریں یہ اسی طرح عمل کرتا ہے جس طرح ذیابیطس میں انسولین' فرق صرف یہ ہے کہ ذیابیطس کا مریض اگر ورزش کرے تو اس کو نسبتاً کم مقدار میں انسولین کی ضرورت ہوتی ہے اس کے برعکس اگر مرض کا مریض ورزش کرے تو اس کو نسبتاً زیادہ مقدار میں کورٹین کی ضرورت ہوتی ہے اس کی مقدار خوراک مریض کی حالت کے مطابق مختلف ہوتی ہے چنانچہ اگر مریض پر نوم مستغرق طاری ہو تو پچاس سی سی کی مقدار میں اسے بذریعہ وریدی پچکاری داخل جسم کریں اور ایک گھنٹے کے بعد بیس سی سی کی مقدار پھر داخل کریں حتیٰ کہ مریض کی حالت بہتر ہو جائے اگر مریض پر خشکی غالب ہو تو دس فیصدی (گلوکوز) کا محلول اندرون ورید پچکاری سے داخل کریں اس سے نہ صرف مطلوبہ تری ہی حاصل ہو جائے گی بلکہ خون کے اندر شکر لیے اجزاء بھی بہم پہنچ جائیں گے۔

اصول علاج: آتشک کی سمیت میں نقوع شاہترہ کے بعد جوہر منقیٰ دس ملی گرام کا استعمال کریں اور سل کی سمیت کی صورت میں ابتدائے مرض میں کشتہ عقیق مرواریدی اور کشتہ طلاء خاص کا استعمال نفع بخش ثابت ہو سکتا ہے اس کے ساتھ ہی بھیڑ کے کلاہ گردہ کا قیمہ کر کے حسب ضرورت اس میں نمک اور سیاہ مرچ ملا کر دن میں ایک دو مرتبہ کھلا دیا کریں۔

دستور العلاج: اگر اس مرض کا سبب آتشک کی سمیت ہو تو آتشک کا علاج کریں اور حب لیموں ایک عدد دیں اور شاہترہ سات گرام' چرائتہ سات گرام' سرپھوکہ سات گرام' منڈی سات گرام' عناب پانچ عدد' ہلیلہ سیاہ سات گرام' صندل سرخ سات گرام' رات کو گرم پانی میں بھگوئیں اور صبح شربت عناب پچاس ملی لیٹر ڈال کر پلائیں اور شام کو دواء کلاہ گردہ کھلائیں اسے دس دن پلانے کے بعد روزانہ صبح مطبوخ ہفت روزہ ایک خوراک پلائیں ایک ہفتہ پلانے کے بعد جوہری مویز منقیٰ میں ڈال کر نگلوائیں اور عرق شیر 75 ملی لیٹر' عرق ماء الجبن 75 ملی لیٹر' شربت عناب پچیس ملی لیٹر صبح پلائیں اور شام کو دواء کلاہ گردہ چھ گرام کھلاتے رہیں۔ اگر اس مرض کا سبب سلی سمیت ہو تو صبح کو دواء کلاہ گردہ چھ گرام کھلائیں اور شام کو قرص سرطان نیم کوفتہ ساڑھے چار گرام ہمراہ عرق ہرابھرا 75 ملی لیٹر' شربت اعجاز پچیس ملی لیٹر ملا کر پلائیں اور ماء الذہب' کافور محلول تین تین قطرے پانی میں ملا کر کھانا کھانے کے بعد دیں نیز دن میں کسی وقت روغن مغز بنولہ چھ گرام کی مقدار میں دیں۔

منتخب مجربات و مرکبات - دواء کلاہ گردہ: کلاہ گردہ لے کر ان میں تھوڑا نمک اور مرچ سیاہ لگا کر قیمہ کر لیں اور پھر سایہ میں خشک کر کے سکھالیں سوکھنے پر سفوف کر کے رکھ لیں۔ مقدار خوراک چھ گرام' کلاہ گردہ کے امراض میں مفید ہے۔

نکتہ: چونکہ یہ دوا جلد خراب ہو جاتی ہے اس لئے اسے تازہ دینا چاہئے۔

حب لیموں: آتشک اور امراض سوداوی میں مفید ہے جوڑوں کے درد کو دور کرتی ہے۔ نسخہ: کتھا سفید' حب النیل' پوست الائچی کلاں سوختہ' پرانی چھالیہ ہر ایک بارہ گرام' مردار سنگ پچیس گرام سب کو سفوف کر کے ایک سو کاغذی لیموں کے عرق میں کھرل کریں اور چنے کے برابر گولیاں بنا کر رکھیں۔ مقدار خوراک ایک گولی صبح اور ایک گولی شام کے وقت پانی سے کھائیں۔

جوہری: آتشک کے لئے بہت ہی مفید ہے۔ رسکپور' دارچکنا' سم الفار ہر ایک بارہ گرام' شراب برانڈی قسم اوّل ساٹھ ملی لیٹر میں خوب کھرل کر کے بطریق معروف جوہر حاصل کریں اور برنج مویز میں رکھ کر اس طرح نگل جائیں کہ دانتوں کو دوا نہ لگے ورنہ مسوڑھوں میں ورم پیدا ہو جائے گا منہ آ جائے گا اور دانت کمزور ہو جائیں گے۔

ڈاکٹری علاج: ہدایات مندرجہ علاج طبی پر عمل کریں اگر آتشکی مادے سے ہو تو آرسنو بینزین کے مرکبات کو بذریعہ وریدی پچکاری استعمال کریں لیکن اس کے ساتھ ہی خفیف مقدار میں جوہر کلاہ گردہ (ایڈرنالین) یا انفلیورین پانچ گرام کی روزانہ تین تکیہ) کی پچکاری کرتے رہیں سلی مادے کی صورت میں ابتداء مرض کالڑانا اور کاڈلور آئل ود ہائپو فاسفیٹس یا کیلشیم وغیرہ دیں تحقیقی علاج اسی طرح کریں جس طرح اوپر بتایا گیا ہے بھیڑیا بکری کا خشک کیا ہوا کلاہ گردہ تین سے چھ گرام کی مقدار میں

کھلائیں بھوک کی کمی میں ہائیڈروکلورک ایسڈ اور مقویات معدہ کا استعمال کرائیں اسہال میں جوہر کلاہ گردہ (ایڈرنالین) کا حقنہ مفید ہوتا ہے۔

غذاو پرہیز: غذا میں سبز ترکاریاں اور پختہ میوہ جات زیادہ استعمال کرائیں گوشت کی مقدار کم ہونی چاہئے غذا میں نمک زیادہ ہونا چاہئے بلکہ نمک طعام تھوڑی مقدار میں غذا سے الگ بھی کھلانا چاہئے غذا کے طور پر گلوکوز دینا بھی مفید ہے۔

غدہ نخامیہ کے امراض

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
ہاتھ پاؤں کا غیر معمولی طور پر بڑا ہوجانا	کبرالاطراف	ایکرومیگلی **Acromegaly**
دیو پن	عفرتیت	جائی جائنٹ ازم **Gigantism** میکروسومیا **Macrosomia**

یادداشت: ایکرومیگلی ایک یونانی لفظ ہے جو ایکرون بمعنی اطراف اور میگاکس یا میگال بمعنی بڑے سے مرکب ہے یعنی بڑے اطراف اس مرض میں چونکہ اطراف بڑے ہوجاتے ہیں اس لئے اس کو اس نام سے نامزد کیا گیا ہے اسی طرح میکروسوپ بھی ایک یونانی لفظ ہے جو میکروس بمعنی بڑا اور سوما بمعنی جسم سے مرکب ہے اور اس کے لغوی معنی ہیں غیر طبعی طور پر بڑا جسم۔ اس مرض میں بھی چونکہ مریض کا جسم غیر طبعی طور پر بڑا ہوجاتا ہے اس لئے اس کو میکروسومیا کی مخصوص اصطلاح سے مصطلح کردیا گیا ہے۔

تعریف وماہیت: یہ ایک مخصوص مرض ہے جس میں ہاتھ اور پاؤں (بالائی اور زیریں اطراف) غیر طبعی طور پر بڑے ہوجاتے ہیں یوں تو ہڈیوں کا تمام ڈھانچ ہی قد میں بڑھ جاتا ہے لیکن یہ اضافہ اطراف میں بہت زیادہ نمایاں ہوتا ہے جب یہ مرض ابتدائے عمر یعنی بچپن میں رونما ہوتا ہے تو چونکہ اس وقت تمام جسم میں غیر طبعی طور پر بہت سرعت کے ساتھ نمو ہوتا ہے اور مریض بچے کا قد معمولی قد کی نسبت ڈیوڑھا اور دوگنا ہوجاتا ہے اس لئے اس کو عفرتیت کے نام سے نامزد کردیا جاتا ہے۔

اس مرض کے اکثر مریضوں میں تشریح بعد الموت پر غدہ نخامیہ عموماً بڑھا ہوا پایا گیا ہے اور بالخصوص اسکے اگلے لوتھڑے کا فعل بہت بڑھ جاتا ہے۔ان میں خاص قسم کی غدی رسولی پیدا ہوجاتی ہے۔

اسباب: یہ مرض تمام اقوام اور دنیا کے مختلف حصص میں پایا گیا ہے بعض خاندانوں میں طبعی اور موروثی طور پر غدہ نخامیہ کسی قدر بڑا ہوتا ہے جس کی وجہ سے ان میں خاندانی اور موروثی طور پر بڑے بڑے بڑے قد اور بڑے بڑے جبڑے پائے جاتے ہیں لیکن وہ مرض نہیں کہلاتا مرض اس کو اسی وقت کہتے ہیں جب کہ غیر طبعی طور پر قد اور ہاتھ پاؤں بڑے ہوجائیں یہ مرض کسی عمر میں پیدا ہوسکتا ہے لیکن مردوں میں یہ بالعموم بیس سے تیس سال کی عمر میں اور عورتوں میں اس سے کسی قدر زیادہ عمر میں رونما ہوتا ہے مرد اور عورتیں یکساں طور پر اس میں مبتلا ہوتے ہیں۔

علامات: اس مرض کی ابتدا بھی عموماً بتدریج ہوتی ہے سب سے پہلی علامت اکثر کنپٹیوں کا نہایت شدید اور ناقابل برداشت درد ہوتا ہے مریض کو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ کنپٹیاں پھٹ جائیں گی سستی اور کاہلی اس قدر غالب آجاتی ہے کہ مریض اپنا روزمرہ کا معمولی کام کرنے سے بھی معذور ہوجاتا ہے جنسی افعال کا ابتدائے مرض میں ہی خاتمہ ہوجاتا ہے ہاتھ اور پاؤں غیر معمولی طور پر بڑھنے لگتے ہیں چنانچہ پرانے جوتے اور دستانے پورے نہیں آتے قد بھی بڑھ جاتا ہے اور مریض کی ظاہری شکل وشباہت اس قدر بدل جاتی ہے کہ جنہوں نے اسے کچھ عرصہ پہلے دیکھا ہوا ہوتا ہے وہ اسے پہچان ہی نہیں سکتے۔

زیریں جبڑا قریب قریب تمام مریضوں میں بڑھ جاتا ہے اور عموماً 86 فیصدی مریضوں کے عمود الفقرات (ریڑھ) میں تغیر رونما ہوتا ہے عام طور پر گردن اور پشت کے حصوں میں کبڑا پن پیدا ہوجاتا ہے بہ نسبت سر کے چہرے کی ہڈیاں بہت جلدی بڑھتی ہیں اور بڑھے ہوئے کان بہت پیچھے لگے ہوئے معلوم ہوتے ہیں چشم خانے کے بالائی کنارے بہت زیادہ نمایاں ہوجاتے ہیں جو اس مرض کی خصوصی علامت ہے ناک چوڑی ہوکر بھدی ہوجاتی ہے' لب موٹے ہوجاتے ہیں' زیریں لب کی کل تو اکثر بگڑ ہی جاتی ہے' زبان بھی بڑی ہوجاتی ہے اور بعض اوقات اس قدر بڑی ہوجاتی ہے کہ کھانے پینے حتیٰ کہ سانس لینے تک میں دقت پیدا ہوجاتی ہے جلد موٹی ہوجاتی ہے اور اس پر مسے یا جھریاں پیدا ہوجاتی ہے بال سخت اور بکثرت ہوتے ہیں بعض اوقات بصارت میں بھی خاص قسم کے نقائص پیدا ہوجاتے ہیں۔ مریض کو روشنی سے نفرت ہوجاتی ہے گاہے مریض بالکل نابینا ہوجاتا ہے اور شاذونادر اس کی قوت شامہ بھی باطل ہوجاتی ہے خون کا دباؤ عموماً زیادہ اور جسمانی حرارت کسی قدر کم ہوجاتی ہے عورتوں میں اس مرض کے ظہور سے پہلے اکثر حیض بند ہوجاتا ہے۔ حنجرے کے بڑھ جانے کی وجہ سے آواز بھی بھاری اور کرخت ہوجاتی ہے۔ انگلیوں کے آخری پوروے خصوصیت کے ساتھ چوڑے' موٹے اور بدشکل ہوجاتے ہیں اکثر اوقات پیشاب میں شکر آنے لگتی ہے جو کم وبیش عرصے کے بعد خود بخود زائل ہوجاتی ہے لیکن مریض شکر کو جذب وہضم کرنے کی استعداد نسبتاً بہت زیادہ ہوتی ہے اختلاج القلب اور عظم القلب بھی پیدا ہوجاتا ہے آخری درجات مرض میں بعض اوقات اوذیمائے مخاطیہ کی کم وبیش علامتیں بھی پائی جاتی ہیں تصلب الشرائین تو اکثر موجود ہوتا ہے اور اسی کی وجہ سے خون کا دباؤ بڑھ جاتا ہے عفرتیت کی صورت میں دوسال کے بچے کا قد عموماً آٹھ نوسال کے بچے کے برابر ہوتا ہے۔

تشخیص: اس مرض کی تشخیص اس کی مخصوص علامات سے بخوبی اور بسہولت کی جاسکتی ہے لیکن شاذونادر ہڈیوں کو بدوضع کردینے والے اورام اور جوڑوں کے امراض میں اس مرض سے اشتباہ ہوسکتا ہے لیکن اس مرض میں شکر کو جذب وہضم کرنے کی غیر معمولی استعداد اور جسمانی حرارت کی کمی سے جو غدہ نخامیہ کے اگلے لوتھڑے کے جوہر کی پچکاری سے بڑھ جاتی ہے تشخیص کی جاسکتی ہے نیز دوسرے امراض میں جبڑے کی ہڈی کے اندر وہ مخصوص تغیرات ظاہر نہیں ہوتے جو اس مرض میں ہوتے ہیں ایکس ریز کے ذریعے معائنہ کرنے میں اس مرض میں غدہ نخامیہ کے مقام پر عظم سا دکھائی دیتا ہے۔

رفتار وانجام: اس مرض کی رفتار اور انجام اکثر اوقات بے حد مختلف ہوتی ہے اکثر اوقات غدہ نخامیہ دوگنے حجم تک پہنچ کر مزید بڑھنا بند ہوجاتا ہے ایسی حالت میں مریض بیس سال یا اس سے بھی زیادہ عرصہ تک زندہ رہ سکتا ہے لیکن جب غدہ نخامیہ کے بڑھنے کے ساتھ ہی کھوپڑی کی بعض دوسری شاخوں پر بھی اثر ہوجائے تو جلدی موت واقع ہوسکتی ہے۔

علاج: اس مرض کے علاج میں غدہ نخامیہ کے مرکبات یا غدہ درقیہ کے اقراص وغیرہ کے استعمال سے گو معتدبہ فائدہ نہیں پہنچتا تاہم دردسر اور دباؤ کی دیگر تکلیف دہ علامات میں کچھ کمی آجاتی ہے بعض حالات میں ایکس ریز کی شدید شعاعیں غدہ نخامیہ پر ڈالنے سے وہ سکڑ جاتا ہے اور علامات مرض میں تخفیف پیدا ہوجاتی ہے لیکن شدید حالات میں عمل جراحی کے ذریعے غدہ نخامیہ کے اگلے لوتھڑے کی رسولی کو کاٹ کر علیحدہ کردینے سے نہایت مفید اور خاطر خواہ نتائج برآمد ہوئے ہیں مرض کی تکلیف دہ علامتیں دور ہوگئی ہیں اور رفتار ترقی دفعتاً رک گئی ہے ماہر جراح کے ہاتھوں میں اس عمل سے نقصان جان کا بھی بہت کم اندیشہ ہوتا ہے۔

دستور العلاج: بھیڑ یا بکری کے غدہ نخامیہ کو کچھ نمک طعام اور سیاہ مرچ پیس کر لگائیں اور سایہ میں خشک کرکے پیس لیں اس میں سے صبح ایک گرام کھلائیں اور شام کو اکسیر حیوانی پچیس گرام یا دواء درقیہ ایک گرام دیں۔

منتخب مجربات ومرکبات- دواء درقیہ: اجزاء وترکیب- تندرست بھیڑ کا غدد درقیہ (تھائرائڈ گلینڈ۔ گردن کی گلٹی) لے کر اسے چربی سے خوب صاف کرائیں پھر اسے خوب باریک کوٹ کر ہلکی آنچ پر رکھیں جب خوب خشک ہوجائے (اس کا خیال

رکھیں کہ جل نہ جائے) تو اتار کر رکھ لیں اور تگنے شہد میں قوام کر لیں۔
مقدار وترکیب استعمال: نصف گرام سے ایک گرام تک کھلائیں۔
نوٹ: اس دوا کو نمی سے محفوظ رکھیں اگر معجون میں سے کبھی بو آئے تو اسے استعمال نہ کریں۔
اکسیر حیوانی: اجزاء وترکیب: خصیہ گاؤ نر تازہ بارہ گرام' مغز کنجشک نر دس عدد' مرغی کے خام بیضے دس تولے (جو انڈے دینے والی مرغی کو ذبح کرنے سے ملتے ہیں) مغز کبوتر صحرائی پانچ عدد' پیہ سانڈہ پچیس گرام' روغن جگر ماہی دو تولہ' کلاہ گردہ گاؤمیش پچیس گرام' قضیب گاؤ نر قیمہ کردہ پچیس گرام' مایہ شتر اعرابی دو تولہ' بھیڑ کا غدہ نخامیہ دو تولہ' غدہ درقیہ گوسفند پچیس گرام' آب پیاز دس تولہ' آب ثوم دس تولہ ان سب کو شیشے کے مرتبان میں ڈالیں اور اس کے منہ کو بند کر کے کناروں پر آٹا لگادیں تا کہ اس کے بخارات باہر نہ آئیں پھر آگ پر پانی کا ایک دیگچہ رکھ کر اس میں یہ مرتبان ڈال دیں ڈیڑھ گھنٹے کے بعد نکال کر چھان لیں اور شیشی میں محفوظ رکھیں۔
مقدار وترکیب استعمال: پچیس ملی لیٹر اور پچیس ملی لیٹر شامل پئیں۔
علاج ڈاکٹری: ہدایات مندرجہ علاج طبی پر عمل کریں غدہ نخامیہ کو خشک کر کے کھلائیں یا ٹیبلائیڈ پیچوٹری گلینڈ دن میں دو تین بار کھلائیں اگر کوئی فائدہ نہ ہو تو ایکسٹریکٹ تھائیرائڈ کا استعمال کریں اگر دوائیں موثر ثابت نہ ہوں تو ایکس ریز کا بکثرت استعمال کریں اگر غدہ نخامیہ پر رسولی کی تشخیص ہو جائے تو پھر ماہر جراح سے عملیہ کرائیں۔
غذا و پرہیز: ثقیل غذاؤں سے پرہیز کریں غذا لطیف اور زود ہضم دیں سبزیوں اور پھلوں کا زیادہ استعمال کریں لحمی اور روغنی چیزوں کا کم استعمال کرائیں۔

نخامی بونا پن

اُردو نام	طبّی نام	ڈاکٹری نام
نخامی بونا پن	برکع نخامیہ	ہائپوفیسیئل ڈوارفزم Hypophysial Dwarfism
نخامی ٹھگنا پن	اخضع نخامیہ	نینوسومیا Nanosomia

تعریف و ماہیت: اس مرض میں عفرتیت کے برعکس غدہ نخامیہ کے نقص اور اس کے فعل کی خرابی سے مرض کا نشوونما رک جاتا ہے اور وہ غیر معمولی طور پر ٹھگنے قد کا رہ جاتا ہے۔ حیوانات پر تجربات کے ذریعے ثابت ہوا ہے کہ غدہ نخامیہ کے اگلے لوتھڑے کے اندر جو مواد محرکہ پیدا ہوتے ہیں ان کو انسانی نمو اور نشوونما کے ساتھ خاص تعلق ہے چنانچہ اگر اس کے فعل میں زیادتی آجائے اور اس کے متعلقہ مواد محرکہ خون میں زیادہ مقدار میں شریک ہونے لگیں تو مریض میں عفرتیت کی حالت پیدا ہو جاتی ہے اور اس کے برعکس اگر اس کے فعل میں کمی آجائے اور اس کے مواد محرکہ کم مقدار میں خون کے اندر شریک ہوں تو نمو اور نشوونما رک جانے سے ایک خاص قسم کا بونا پن پیدا ہو جاتا ہے۔
اسباب: جیسا کہ اوپر ماہیت مرض میں بتلایا گیا ہے اس مرض کا سبب غدہ نخامیہ کے اگلے لوتھڑے کی ایسی خرابی ہے جس سے اس کے افعال میں کمی آجاتی ہے اور اس کی مخصوص رطوبت کم پیدا ہو کر مقدار میں خون کے اندر ملتی ہے یا بالکل ہی پیدا نہیں ہوتی اور نہ ہی خون میں شامل ہوتی ہے بعض اوقات اس میں رسولی کا وجود پایا گیا ہے یہ مرض اکثر خاندانی بھی ہوتا ہے۔
علامات: مریض کا نشوونما رک جاتا ہے وہ گو متناسب الاعضا ہوتا ہے لیکن قد میں ٹھگنا رہ جاتا ہے غدہ نخامیہ کے فعل کی خرابی اور مرضی حالت کی کمی بیشی سے علامات بھی مختلف ہوتی ہیں بالخصوص مریض کا قد چھوٹا بڑا ہوتا ہے ہڈیوں کی نشوونما رک جاتی ہے اعضائے نسلی میں بھی نشوونما اور نمو کم ہوتا ہے جنسی ثانوی خصوصیات بھی یا تو بہت دیر میں پیدا ہوتی ہیں اور بالکل پیدا ہی

نہیں ہوتیں ذہنی نشوونما البتہ درست ہوتی ہے۔
تشخیص: اس مرض کو دوسرے اقسام کے بونا پن سے تشخیص کرنا ضروری ہوتا ہے جو مریض کے سابقہ حالات مرض کے دریافت کرنے اور ہر ایک سبب مرض کے مخصوص حالات کو پیش نظر رکھنے سے کی جاسکتی ہے۔
علاج: غدہ نخامیہ کے اگلے لوتھڑے کا جوہر استعمال کرنے سے بقول بیڈل مفید نتائج حاصل ہوسکتے ہیں اس لئے غدہ نخامیہ کے اگلے لوتھڑے کو نمک اور مرچ سیاہ لگا کر قیمہ کرلیں اور سایہ میں خشک کرکے ایک گرام کی مقدار میں صبح کھلائیں اور شام کو اکسیر حیوانی پچیس گرام دیں۔
علاج ڈاکٹری: غدہ نخامیہ کا پچھلے لین نامی جوہر استعمال کریں۔
غذا و پرہیز: لحمی غذائیں زیادہ استعمال کریں کلہ پائچہ کا شوربا خصوصاً مفید ہے ترش چیزوں سے پرہیز کرائیں۔

سمن نخامی

ڈاکٹری نام	طبی نام	اردو نام
Hypophysial Obbesity ہائپوفیسئل اوبیسٹی	سمن نخامی	نخامی فربہی
ڈسٹرافیا ایڈی پوسو جینی ٹیلس Dystrophia Adiposogenitalis	صغر اعضائے نسلی معہ تضخم جسمانی	اعضائے نسلی کا چھوٹا اور جسم کا چربیلا اور موٹا ہوجانا
Frohlich's Syndrome فروکز سنڈروم	مرض فرولک	فرولک کا مرض

تعریف و ماہیت: غدہ نخامیہ یا قمع (قاعدہ دماغ کی وہ قیف نما نالی جو دماغ کے بطن اور غدہ متدیرہ کے درمیان واقع ہے) یا اوسط دماغ کے مرکز وغیرہ کے کسی مرضی حالت کی وجہ سے جب بچپن میں غدہ نخامیہ کے مخصوص مواد محرکہ کم مقدار میں خون کے اندر شامل ہوتے ہیں تو اعضائے نسلی کی طبعی نشوونما بالکل رک جاتی ہے اور خصی پن کی مخصوص علامات پیدا ہوجاتی ہیں مریض کے جسم میں بالخصوص شکم کی دیواروں، سرین، چھاتیوں اور رانوں وغیرہ میں چربی زیادہ ہوکر خاص قسم کا موٹاپا سا پیدا ہوجاتا ہے لیکن جب یہ حالت سن بلوغ کے بعد واقع ہوتی ہے تو اس وقت جسم کے بعض مقامات پر صرف چربیلے مواد زیادہ ہوجاتے ہیں اور جن مقامات پر چربی زیادہ ہوتی ہے وہ مقام درد ناک اور ذکی الحس ہوجاتے ہیں اس کے علاوہ عام کمزوری ہوجاتی ہے اور ذہن میں بھی کچھ اختلاط پیدا ہوجاتا ہے اس صورت میں اس کو ایڈی پوسس ڈولوروسا (Adiposis Dolorosa) کی مخصوص اصطلاح سے نامزد کرتے ہیں اور چونکہ اس کی تصریح ڈاکٹر ڈرکم نے کی تھی اس لئے اس کے نام سے نامزد کرکے مرض ڈرکم (ڈرکم ڈیزیز Darcum's Diseases) بھی موسوم کرتے ہیں۔
اسباب: جیسا کہ اوپر ظاہر کیا گیا ہے اس مرض کا اصل سبب غدہ نخامیہ یا قمع وغیرہ کی مرضی حالت اور ان کے مواد محرکہ کا کم مقدار میں خون میں شریک ہوتا ہے یہ مرض کسی عمر میں رونما ہوسکتا ہے لیکن سمن نخامی بہ نسبت عورتوں کے مردوں میں زیادہ ظاہر ہوتا ہے اور عموماً دس بارہ سال کی عمر میں رونما ہوجاتا ہے گو بعض اوقات اس سے کچھ عرصہ بعد میں بھی پیدا ہوتا ہوا دیکھا گیا ہے اور مرض ڈرکم بہ نسبت مردوں کے عورتوں میں بیس سے پینتالیس سال کی عمر کے مابین زیادہ رونما ہوتا ہے۔
علامات: سمن نخامی میں بچہ طبعی نمو کے لحاظ سے تندرست بچوں کی نسبت سے پیچھے رہ جاتا ہے اور اس کے جسم پر بالخصوص شکم کی دیواروں، سرین، پستان اور رانوں پر چربی زیادہ ہوجاتی ہے اس کے ساتھ ہی اعضائے نسلی کا نشوونما رک جاتا ہے اور وہ جوانی کی عمر میں بھی چھوٹے بچوں کی طرح رہ جاتے ہیں اور نیز بچوں میں جسم کی تمام بناوٹ عورتوں کی سی ظاہر ہوتی ہے جلد نرم و نازک ہوتی ہے بلکہ بعض اوقات اس میں کسی قدر اوذیما مخاطیہ کی سی کیفیت پائی جاتی ہے بال ناقص پیدا ہوتے ہیں اور

ناخنوں میں بھی ضموری تغیرات رونما ہوتے ہیں فہم وفکر درست اور عمدہ رہتا ہے مادہ بچوں میں حیض بند یا بے قاعدہ ہوجاتا ہے ایک اور اہم علامت جو کمن نخامی کے مریض میں پائی جاتی ہے وہ یہ کہ مریض کو کثرت بول کی شکایت ہوجاتی ہے۔ اس میں خالص ذیابیطس خفی موجود تھا شکر کے انجذاب کی قوت بھی مریض میں بہت بڑھ جاتی ہے اور گاہے جسم کا درجہ حرارت بھی کم ہوتا ہے اور غدہ نخامیہ کے مرض کی بعض دوسری علامتیں بھی پائی جاتی ہیں جن کا کبرالاطراف میں تذکرہ کیا گیا ہے۔

مرض ڈرکم میں مریضہ نہایت پست ہمت ہوجاتی ہے اس کو اپنے جذبات پر مطلقاً قابونہیں رہتا وہ بغیر کسی ظاہری سبب کے روتی رہتی ہے اور دریافت کرنے پر جواب دیتی ہے کہ میں خودنہیں جانتی کہ مجھے کیوں رونا آتا ہے لیکن میں روئے بغیر رہ نہیں سکتی اس کی جلد کے مختلف حصص میں بالخصوص بالائی بازوؤں کے پچھلے اور بالائی حصص پر اور رانوں کے زیریں حصص پر غیر معمولی طور پر چربی کا اجتماع ہوجاتا ہے اور ان اجتماعات کے مقامات پر جو درد ہوتا ہے وہ گو شدید اور تکلیف دہ ہوتا ہے لیکن اتنا نہیں کہ مریضہ کے عقل وفکر کو خراب کردے گا ہے یہ زائد چربی یکساں طور پر تمام حصص میں پھیلی ہوئی ہوتی ہے لیکن بعض اوقات زیریں اطراف پر بالکل نہیں ہوتی۔

تشخیص: اس مرض کی تشخیص کچھ مشکل نہیں ہے اور اسکی مخصوص علامات سے بخوبی کی جاسکتی ہے۔

انجام: یہ مرض زندگی کے لئے کچھ زیادہ خراب نہیں ہوتا لیکن اگر اس کا پیدائشی سبب کوئی خبیث مرض ہو تو بعض اوقات جلد یابدیر موت واقع ہوجاسکتی ہے البتہ اس مرض میں عام کمزوری ضرور پائی جاتی ہے اور جسم کی قوت مدافعت کے کم ہونے سے کسی ثانوی مرض سے موت واقع ہوجاتی ہے۔

اصول علاج: مریض کو مصروف رہنے کی ہدایت کریں اور غدہ نخامیہ اور اس کے جوہر کے مرکبات استعمال کرائیں اگر غدہ نخامیہ کے اگلے لوتھڑے کے جوہر کا بذریعہ جلدی پچکاری استعمال کریں تو نسبتاً زیادہ نفع بخش ثابت ہوتا ہے۔ گاہے غدہ نخامیہ پر ایکس ریز کی شعاعیں ڈلوانا بھی نفع بخش ثابت ہوتا ہے غذا کی اصلاح کریں شاذونادر جب کہ خبیث قسم کی بڑھنے والی رسولی اس مرض کا باعث ہو تو بذریعہ عمل جراحی (آپریشن) اس کے نکال کر پھینک دینے کے سوائے کوئی چارہ کار نہیں ہوتا اس عمل کا یقینی طور پر کامیاب ہونا محل نظر ہے۔

دستور العلاج: بھیڑ یا بکری کے غدہ نخامیہ کا اگلا حصہ لے کر اس میں اگر آب نمک اور مرچ سیاہ لگا کر قیمہ کرالیں اور سایہ میں خشک کرکے صبح ایک گرام کی مقدار میں دیں اور شام کو اکسیر حیوانی پچیس ملی لیٹر پلائیں تو اس سے زیادہ فائدہ ہوگا۔

علاج ڈاکٹری: غدہ نخامیہ کے اگلے حصے کے جوہر (ٹے تھے لین اکرے ٹین) کا احتقان کریں اور شعاعوں (ایکس ریز) سے علاج کرائیں یا اگر غدہ نخامیہ پر شعاعوں سے رسولی معلوم ہو تو عملیہ جراحی سے اسے نکلوادیں۔

غذا و پرہیز: غذا میں مریض کو سادہ کچی سبزی ترکاریاں اور پختہ میوہ جات زیادہ استعمال کرائیں نشاستہ دار اور چربیلی اشیاء سے پرہیز کرائیں۔

غدہ تیموسیہ کے امراض

عظم غدہ تیموسیہ

ڈاکٹری نام	طبی نام	اُردو نام
ہائپرٹرافی آف دی تھامس Hypertropphy of the Thumus	عظم غدہ تیموسیہ	غدہ تیموسیہ کا بڑھ جانا

تعریف وماہیت: اس مرض میں غدہ تیموسیہ طبعی حجم کی نسبت سے کم وبیش بڑا ہوجاتا ہے جس کیساتھ تنفس میں مخصوص قسم کی خرخراہٹ اور دمے کی سی کیفیت پیدا ہوجاتی ہے اور گاہے اچانک موت بھی واقع ہوجاتی ہے جس کو "موت تیموسی" کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے بعض کا خیال ہے کہ اس مرض کی مذکورہ بالا مخصوص علامات قصبۃ الریہ اور بڑی بڑی عروق پر غیر طبعی دباؤ کی وجہ سے رونما ہوتی ہیں۔

اسباب: اس مرض کے اسباب تا حال پوری طرح معلوم نہیں ہوسکے لیکن خیال کیا جاتا ہے کہ دوسرے بے نالی گلٹیوں کے افعال کی خرابی اکثر اس مرض کی پیدائش میں شامل ہوتی ہے خصوصاً غدہ درقیہ اور غدد جاذبہ کی خرابی اور عظم سے لیکن گاہے بغیر کسی ظاہری سبب کے بھی اس میں عظم پیدا ہوجاتا ہے۔

علامات: اس مرض کی سب سے پہلی اور واضح علامت تنگی تنفس ہے جو معمولی خرخراہٹ سے لے کر شدید تنگی تنفس تک ہوسکتی ہے اس کی شدت وخفت قصبۃ الریہ پر دباؤ کی کمی بیشی کی وجہ سے ہوا کرتی ہے اگر دباؤ بہت زیادہ ہو اور قصبۃ الریہ بہت کافی تنگ ہوگیا ہو تو سانس اندر کھینچنے پر چھاتی میں گڑھا سا پڑ جاتا ہے چیخنے چلانے اور جوش وغصہ سے غدہ تیموسیہ میں غیر معمولی احتقان دموی ہوکر تنگی تنفس اور تکلیف بڑھ جاتی ہے سر کو پیچھے کی طرف جھکانے سے بھی تکلیف مرض میں کسی قدر زیادتی ہوجاتی ہے نیند کی حالت میں تنفس کی خرخراہٹ کے اندر کسی قدر کمی آجاتی ہے اگر بڑھے ہوئے غدہ تیموسیہ میں عارضی طور پر بار بار احتقان دموی ہوتا رہتا ہو تو تنگی تنفس کے دورے دمہ کے دوروں کے مشابہ ہوجاتے ہیں۔ جن کے بعد سانس میں خرخراہٹ بھی پائی جاتی ہے اور کبھی نہیں اس مرض میں آواز اکثر بیٹھ جاتی یا بعض اوقات بالکل بند ہوجاتی ہے چھوٹے بچوں میں جن آلات تنفس میں بغیر کسی قسم کی سابقہ خرابی کی علامات کے دفعتاً موت واقع ہوجائے تو ان میں اکثر غدہ تیموسیہ کے عظم کی وجہ سے ہی موت واقع ہوا کرتی ہے چنانچہ تشریح بعد الموت میں ان کا غدہ تیموسیہ اکثر دوگنا بڑھا ہوا پایا گیا ہے۔

تشخیص: اس مرض کی تشخیص حنجرہ کی بعض دیگر غیر طبعی ساختوں مثلاً رسولیوں وغیرہ سے اور شعبہ قصبۃ الریہ کے سدد سے کرنی پڑتی ہے جو ایکس ریز اور حلق میں نلکیوں کے داخل کرنے سے بخوبی کی جاسکتی ہے۔

انجام: بعض مریضوں میں مرض نہایت خفیف ہوتا ہے اور وہ پوری طرح تشخیص بھی نہیں ہوتا تا کہ خود بخود دفع ہوجاتا ہے ویسے یہ کسی قدر مزمن ہوتا ہے لیکن براہ راست یہ خود شاذونادر ہی مہلک ثابت ہوتا ہے البتہ اس کے دوران میں اگر کوئی اور مرض پیدا ہوجائے تو اس کی وجہ سے موت واقع ہوسکتی ہے۔

علاج: مریض کو آرام کے ساتھ کسی ہوادار اور روشن کمرے میں الگ رکھیں زیادہ باتیں کرنے، چیخنے چلانے اور غم وغصہ سے بچائیں، مریض کو ہدایت کردیں کہ وہ سر کو پیچھے کی طرف نہ جھکائے اگر مریض بہت چھوٹا بچہ ہو تو دایہ کو ہدایت کردیں کہ وہ اس کے سر کو پیچھے کی طرف ہرگز نہ جھکنے دیں بلکہ اگر ممکن ہو تو کسی چیز کے ساتھ اس کے سر کو اس طرح آگے کی طرف باندھ دیں

کھو وہ پیچھے کی طرف نہ جھکنے پائے اس کے بعد ایکس ریز کی شعاعیں مقام ماؤف پر ڈالیں اس سے اکثر اوقات بڑھا ہوا غدہ تیموسیہ سکڑ کر چھوٹا ہوجاتا ہے اگر اس طرح آرام نہ ہو کسی ماہر جراح سے بذریعہ عمل جراحی اس گلٹی کو نکلوادیں لیکن عمل جراحی سے پہلے حلق میں مخصوص قسم کی نلکی ضرور ڈال دیں ورنہ بعض اوقات بجائے زندگی کو بچانے کے یہ عمل زندگی کے اختتام کا باعث بھی ہوسکتا ہے۔

غذاو پرہیز: دودھ، ساگودانہ، آش جو، دلیا وغیرہ سیال غذائیں دیں مریض کو غم وغصہ اور چیخ و پکار سے بچائیں۔

غدہ صنوبریہ کے امراض

سلعات غدہ صنوبریہ

اُردو نام	طبّی نام	ڈاکٹری نام
غدہ صنوبرہ کی رسولیاں	سلعات غدہ صنوبریہ	نیومرز آف دی پی نیل گلینڈ **Tumors of the Pineal Gland**

تعریف وماہیت: اس مرض میں غدہ صنوبریہ کے اندر لحمی اور ہلامی قسم کی رسولیاں پیدا ہوجاتی ہیں جس سے اس کے افعال میں زیادتی آجانے سے غیر معمولی طور پر قبل از وقت بلوغت کے آثار رونما ہوجاتے ہیں۔

اسباب: اس مرض کے اسباب تا حال غیر معلوم ہیں لیکن خیال یہ ہے کہ بے نالی گلٹیوں میں بعض دوسری گلٹیوں بالخصوص کلاہ گردہ کے افعال کی خرابی یا بعض قسم کے سمی مواد کی تحریک ان کو پیدا کردیا کرتی ہے۔

علامات: بچوں میں اس مرض کی مقامی علامات مثلاً دردسر، متلی، غنودگی، اختلاط عقل وغیرہ کے علاوہ جو مجاور ساختوں پر غیر طبعی دباؤ کی وجہ سے رونما ہوتی ہیں قبل از وقت بلوغت کے آثار نمایاں ہوجاتے ہیں اعضائے نسلی میں خصوصیت کے ساتھ نمو بہت جلد ہوتا ہے چنانچہ ایک ساڑھے چار سال کے لڑکے میں اس مرض میں مبتلا ہوجانے کے بعد بہت جلد موئے زہار پیدا ہوگئے اور عضو خاص (قضیب) بھی طوالت میں قریب قریب جوان آدمی کے عضو کے برابر ہوگیا اس کے علاوہ دوسری ثانوی علامات صنفی بھی کم وبیش ظاہر ہوگئیں اور لڑکیوں میں اس مرض کی موجودگی کی صورت میں حیض بہت چھوٹی سی عمر میں ہی آنے لگتا ہے ان کی چھاتیاں بڑھ جاتی ہیں اور ان میں بھی موئے زہار رونما ہوجاتے ہیں بعض مریضوں میں قد بڑھ جاتا ہے لیکن جسم کا تناسب درست رہتا ہے گاہے عام جسمانی اور ذہنی نشوونما میں بھی تیزی پیدا ہوجاتی ہے اس کے علاوہ گاہے مریض کی گدی کے مقام پر سختی ۔ تی ہے اور بعض اوقات بینائی میں مختلف قسم کے فتور اور شاذ ونادر بالکل اندھا پن بھی پیدا ہوجاتا ہے ان علامات کے ساتھ بعض اوقات دوسرے بے نالی گلٹیوں کے عوارضات کی کم وبیش علامتیں مثلاً غیر طبعی فربہی، جلدی تغیرات، سلسل البول وغیرہ بھی پائی جاتی ہیں جوانوں میں اس مرض کے اندر بعض اوقات غیر طبعی فربہی کے علاوہ اعضائے نسلی کا صغر اور عنانت وغیرہ علامتیں رونما ہوتی ہیں۔

علاج: دوائی علاج کے طور پر اس گلٹی کے مخصوص مرکبات (مثلاً اپی گلینڈال وغیرہ) کا استعمال کچھ بہت زیادہ نفع بخش ثابت نہیں ہوا ایکس ریز کا علاج بھی آزمایا جاچکا ہے لیکن کوئی خاص فائدہ نہیں ہوا خیال کیا جاتا ہے کہ عمل جراحی کے ذریعہ سے مریض کو فائدہ پہنچایا جاسکتا ہے لیکن یہ عمل اس قدر نازک اور خطرناک ہے کہ ماہر جراحوں کے ہاتھوں سے بھی اکثر موت واقع ہوجاتی ہے۔

غوطر

ڈاکٹری نام	طبی نام	اُردو نام
گوائیٹر Goiter	غوطر/غر	گھگا
برانکوسیل Bronchocele ڈربی شائرنیک Berby Shire Neck	سلعہ درقیہ	غدہ درقیہ کی رسولی

تعریف وماہیت: یہ ایک مشہور مرض ہے جس میں غدہ درقیہ مزمن طور پر حجم میں بڑھ جاتا ہے لیکن اس کی طبعی رطوبت کی پیدائش میں چنداں زیادتی نہیں ہوتی جیسا کہ غوطر جوظی میں ہوا کرتا ہے اس میں بالعموم غدہ درقیہ کے اندر رسولی پیدا ہوجایا کرتی ہے بعض لوگوں کا خیال ہے کہ یہ جراثیمی قسم کا مرض ہے اور بعض علماء اس کونقص تغذیہ کا مرض قرار دیتے ہیں کیونکہ اس مریض کی غذا میں بنفشین (آئیوڈین) کا ضروری عنصر کم یا بالکل موجود نہیں ہوتا۔

اقسام: گو ہر ایک مریض میں گھیگھے کی گلٹی کی شکل اور وضع ہمیشہ مختلف ہوا کرتی ہے لیکن ساخت کے لحاظ سے اس کو مندرجہ ذیل مخصوص اقسام میں تقسیم کیا جاتا ہے۔

(1) سادہ غوطر (پیرن کیمیٹس گوائٹر Parenchymatons Goiter):

اس میں غدہ درقیہ کی مخصوص طبعی ساخت میں زیادتی ہوجاتی ہے چنانچہ جہاں سے بھی اس کو قطع کر کے دیکھا جائے وہیں سے اس کی ساخت غدہ درقیہ کی معمولی ساخت کے مشابہ ہوتی ہے۔

(2) ہلامی غوطر (کولائیڈ گوائیٹر Colloid Goiter):

اس میں غدی نالیوں کے علاوہ ہلامی مواد کی مقدار بھی زیادہ ہوجاتی ہے اور غدی نالیاں نہ صرف تعداد میں ہی زیادہ ہوجاتی ہیں بلکہ حجم اور طوالت میں بھی بڑھ جاتی ہیں۔

(3) کیسی غوطر (سسٹک گوائیٹر Cystic Goiter):

ہلامی غوطر یعنی غدی نالیوں کی دیواروں میں فساد پیدا ہوجانے سے تھیلیاں سی بن جاتی ہیں جن کے اندر ہلامی مادہ بھرا رہتا ہے جب کسی غوطر کے اندر جریان خون ہوجاتا ہے تو اس کو جریانی غوطر کیسی (ہیمورائیجک سسٹک گوائٹر Haemorrhagic Cystic Goiter) کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔

(4) لیفی غوطر (فائبرس گوائیٹر Fibrous Goiter):

جو بالعموم مزمن التہابی تغیرات میں رونما ہوتا ہے گاہے اس میں تکلس بھی ہوجاتا ہے۔

بعض نے رسولیوں کی اقسام کے لحاظ سے اس کی دو قسمیں سادہ اور خبیث کی ہیں پھر ان میں سے ہر ایک کی کئی قسمیں ہیں چنانچہ سادہ کی (1) جوہری (پیرن کوئی مٹس) (2) لیفی غدی (فائبرو ایڈینومیٹس) اور (3) کیسی (سسٹک) تین مشہور قسمیں ہیں اور خبیث کی (1) سرطانی (کارسی نومٹس) اور (2) لحمی (سارکومیٹس) دو مشہور قسمیں ہیں۔

اسباب: گو اس مرض کے متفرق مریض بھی پائے جاتے ہیں لیکن عموماً یہ مرض وطنی ہوتا ہے جہاں یہ انسانوں اور حیوانوں (مثلاً کتوں، گھوڑوں اور خچروں وغیرہ) ہردو میں پایا جاتا ہے۔ ان تمام علاقوں میں جہاں کہ غوطر کا مرض وطنی طور پر پایا جاتا ہے یہ بات عام طور پر پائی جاتی ہے کہ وہاں کا پانی بوجھل ہوتا ہے یعنی اس میں (کیلشیم، میگنیشیم، کاربونیٹ آف لائم، سلفیٹ

آف لائم وغیرہ) معدنی نمکیات اور انسانی فضلات کی آمیزش ہوتی ہے اور بالعموم اس میں آئیوڈینی نمکیات اور انسانی فضلات کی آمیزش ہوتی ہے اور بالعموم اس میں آئیوڈینی نمکیات قریب قریب بالکل مفقود ہوتے ہیں ہندوستان میں یہ مرض ہمالیہ پہاڑ کی وادیوں مثلاً کشمیر، نیپال، کانگڑہ وغیرہ مقامات پر اور یورپ میں کوہ ایلپس کی وادیوں مثلاً سوئٹزرلینڈ، فرانس، جرمنی اور آسٹریلیا وغیرہ کے بعض علاقوں میں اور سویڈن ناروے اور فن لینڈ کی بعض پہاڑی وادیوں میں بھی یہ مرض وطنی طور پر پایا جاتا ہے۔ مردوں کی نسبت سے عورتوں میں یہ مرض زیادہ ہوتا ہے لیکن جہاں یہ مرض وطنی ہے وہاں عموماً عورتوں اور مردوں میں یکساں طور پر پایا جاتا ہے جب یہ مرض متفرق طور پر ایسے مقامات پر پایا جاتا ہے جہاں یہ وطنی نہیں ہوتا تو اس صورت میں اکثر اس کے والدین میں سے کسی نہ کسی کو ضرور یہ مرض ہوتا ہے بچپن میں یہ مرض بہت دیکھنے میں آتا ہے اس کے بعد بتدریج کم ہوتے ہوئے جوانی کے بعد بہت کم پایا جاتا ہے اور چالیس سال کی عمر کے بعد تو قریب قریب بالکل ہی نہیں پایا جاتا۔

علامات: یہ مرض عموماً بتدریج اور غیر معلوم طور پر پیدا ہوتا ہے لیکن شاذ و نادر دفعتاً بھی ظاہر ہوسکتا ہے خصوصاً جب کہ اس میں کوئی خبیث رسولی پیدا ہوجائے اس سے جو علامات ظاہر ہوتی ہیں وہ بالعموم غدہ درقیہ کے غیر معمولی عظم کی وجہ سے اس کے مجاور اعضاء مثلاً قصبۃ الریہ، مری، قلب اور اعصاب شرکیہ، عصب راجع اور عصب نخاعی اضافی وغیرہ پر دباؤ پڑنے سے رونما ہوتی ہیں قصبۃ الریہ پر دباؤ پڑنے سے تنگی تنفس کی شکایت پیدا ہوجاتی ہے رات کے وقت خصوصاً جب کہ مریض چت لیٹا ہوا ہوتا ہے یہ شکایت نسبتاً بڑھ جاتی ہے مری پر دباؤ پڑنے سے نگلنے میں دقت پیدا ہوجاتی ہے وریدوں پر دباؤ پڑنے سے بعض اوقات چہرے پر اختناقی قسم کی علامتیں پائی جاتی ہیں شرکی اعصاب پر دباؤ پڑنے سے ماؤف جانب کی پتلی پھیل جاتی ہے اور اس طرف پسینہ بکثرت آتا ہے عصب نخاعی اضافی کے ماؤف ہونے سے شانے کے مقام پر تشنج ظاہر ہوتا ہے اور عصب راجع پر دباؤ پڑنے سے بحۃ الصوت کی شکایت ہوجاتی ہے دل پر شاذ و نادر ہی اسکا اثر پڑتا ہے اور جب پڑتا ہے اس وقت اکثر غوطر فی الحقیقت غوطر جوحظی قسم کا ہوتا ہے جس کا ذکر ہوچکا ہے۔

تشخیص: غوطر جوحظی اور غوطر میں تشخیص ان کی مخصوص علامات سے بآسانی کی جاسکتی ہے گاہے جب غوطر کی شکایت بہت ابتدائی حالات میں ہوتی ہے اور گلٹی پوری طرح نمایاں نہیں ہوتی تو اس وقت اس کا تشخیص کرنا دشوار ہوتا ہے تاہم اگر کنٹھ پر انگلی رکھ کر ... سی حرکت کی جائے تو بڑھے ہوئے غدہ درقیہ کا کم و بیش احساس ضروری ہوتا ہے۔

انجام: یہ مرض بہت مزمن ہوتا ہے اور اسکی موجودگی سے جب تک مجاور اعضاء پر غیر معمولی دباؤ نہ پڑے کوئی خاص تکلیف نہیں ہوتی شاذ و نادر گھیگھے کے اندر جریان خون ہوکر قصبۃ الریہ کے بند ہوجانے سے موت بھی واقع ہوسکتی ہے۔

حفظ ماتقدم: جن علاقوں میں یہ مرض زیادہ ہوتا ہے وہاں کے لوگوں کو چاہئے کہ وہ ہمیشہ کھانے میں استعمال کئے جانے اور پینے والے پانی کو اچھی طرح ابال کر اور سرد کرکے پھر استعمال کریں بعض اوقات مقطر (فلٹر) کیا ہوا پانی بھی اس مرض کو پیدا کردیا ... ہے اس لئے ہمیشہ ابلے ہوئے پانی کا ہی استعمال کرنا چاہئے اسکے علاوہ حفظ صحت کے باقی تمام اصولوں کو پیش نظر رکھیں اور خوردنی نمک کے ساتھ نہایت تھوڑی سی مقدار میں آئیوڈین ملا کر استعمال کریں۔

اصول علاج: اگر ممکن ہو تو مریض کو کسی ایسے شہر میں جو سمندر کے کنارے پر واقع ہو بھیج کر تبدیل آب و ہوا کرائیں اس کے ساتھ ہی داخلی طور پر منضج و مسہل بلغم کے ذریعے مادہ مرض کا تنقیہ کریں اس کے بعد کسی مصفی خون دوا کا استعمال کرائیں خارجی طور پر ابتدائے مرض میں محلل ضمادات اور بعدہ منفط (آبلہ انگیز) اور مفجر (پھاڑنے والی) دواؤں کا استعمال کرانا چاہئے یا عمل جراحی کے ذریعے غدہ درقیہ کے زائد حصے کو قطع کرکے نکال دیں۔

دستور العلاج: منضج بلغم کا کوئی نسخہ چند روز تک پلا کر بعدہ ادویہ مسہلہ اس میں اضافہ کرکے پلائیں پھر حب ایارج کے ساتھ تنقیہ مواد کریں چنانچہ پہلے صبح و شام مویز منقی نو عدد، بادیان پانچ گرام، اصل السوس مقشر نیم کوفتہ پانچ گرام، شکاعی پانچ گرام

پرسیاؤشاں سات گرام، گل سرخ سات گرام، انجیر زرد دو عدد پانی میں جوش دے کر مل چھان کر گل قند عسلی پچاس گرام حل کر کے پلائیں نوروز کے بعد رات کو حب ایارج سات گرام کھلائیں اور صبح پہلے نسخہ میں سنامکی سات گرام اضافہ کریں اور سب کو جوش دے کر چھان کر ترنجبین پچاس گرام، مغز فلوس خیار شنبر پچاس گرام، گل قند پچاس گرام اضافہ کر کے چھان کر پلائیں اسکے بعد بھی چند روز پہلا نسخہ دیں اور رات کو حب ایارج پانچ گرام استعمال کراتے رہیں اور گلٹی پر مرہم داخلیون لگائیں یا برگ گکروندہ یا گلہڑ پر کو روغن گل سے چرب کر کے اور گرم کر کے دن میں دو تین مرتبہ گلٹی پر بندھوائیں یا اشق کو تیز سرکہ میں گھس کر گلٹی پر ضماد کریں یا تخم سن کو پانی میں پیس کر نیم گرم کر کے گلہڑ پر ضماد کریں۔

<u>منتخب مجرب نسخہ جات – دوائے خاص برائے غوطر</u>: صفت: گلہڑ پتر، مرچ سیاہ دونوں مساوی الوزن لے کر سفوف بنائیں اور اس میں سے ایک ایک گرام صبح شام ہمراہ پانی کے کھلائیں۔

گلہڑ پتر ایک مشہور پتہ ہے جو یارقند وغیرہ سے آ کر ہندوستان میں بکتا ہے۔

<u>حب غوطر</u>: جو اس مرض میں خصوصاً جب کہ وہ ابھی ابتدائی حالت میں ہو، مفید ہے۔ صفت: فلفل سیاہ، فلفل سفید، دار فلفل، فلفل موبہ، دارچینی، قرفہ، خولنجاں، نوشادر، تخم فنابری، نعناع خشک ہر ایک بارہ گرام سب کو کوٹ چھان کر شکر سفید ساٹھ گرام ملا کر کشمش سبز بقدر ضرورت اضافہ کر کے کوٹیں جب گولی بندھنے کے لائق ہو جائے تو چنے کے برابر گولیاں بنائیں اور اس میں سے دو گولیاں صبح کے وقت استعمال کرائیں مریض کو ہدایت کر دیں کہ وہ چت لیٹ کر اور سر پیچھے کی طرف جھکا کر گولیاں حلق میں چھوڑ دے اس کے بعد آہستہ آہستہ گھول کر ان کا لعاب نگلتا جائے۔

<u>ضماد منفط</u>: جو آبلہ پیدا کر کے فاسد رطوبت کو خارج کرتا ہے۔ صفت: صابن، دیسی بجی، چونہ، نوشادر، شنگرف ہر ایک چھ گرام باریک پیس کر اور روغن کنجد میں ملا کر لگائیں۔

<u>ضماد منضج</u>: جو گھیگھے کو تحلیل کرتا اور کبھی اس کو منفجر کر کے رطوبات کو خارج کرتا ہے۔ صفت: قنہ دس گرام، حلتیت پانچ گرام، جاؤشیر سات گرام، فرفیون تین گرام، اشق، مقل ارزق ہر ایک پانچ گرام، سکبینج تین گرام، اشق اور قنہ کو قدرے سرکہ میں حل کریں اور باقی تمام دواؤں کو کوٹ چھان کر اور آب کشنیز سبز میں ملا کر لیپ کریں اور جب پھٹ جائے تو اس مقام پر چند روز تک پھٹکری کا سفوف چھڑک کر رطوبات فاسدہ کو خارج ہونے دیں بعدہٗ اندمال کے لئے مرہم سفیدہ یا مرہم اعجاز لگائیں۔

<u>علاج ڈاکٹری</u>: ہدایات مندرجہ علاج طبی پر عمل کریں داخلی طور پر سوڈیم آئیوڈائیڈ بمقدار 200 ملی گرام یا پوٹاشیم آئیوڈائیڈ بمقدار دس گرین روزانہ تھوڑے سے پانی میں حل کر کے مریض کو پلا دیا کریں اس میں حسب ضرورت کمی بیشی کر سکتے ہیں۔ مقامی طور پر ہفتے میں ایک مرتبہ ریڈ آئیوڈائیڈ آف مرکری آئنٹ منٹ کی مالش کر کے دھوپ میں دس پندرہ منٹ تک گلہڑ کو کھولے رکھیں اگر اس سے جلن ہونے لگے تو زنک آئنٹ منٹ لگائیں یا گھیگھے پر ٹنکچر آئیوڈین طلا کر دیا کریں اگر چند روز کے اندر اندر اس علاج سے نمایاں فائدہ ظاہر نہ ہو تو اس کو ترک کر دیں اور بذریعہ عمل جراحی یا ایکس ریز علاج کریں

<u>غذا و پرہیز</u>: ڈومیلی ضلع جہلم کے چشمہ کا پانی پلائیں اور آلو، گوبھی، بینگن وغیرہ بادی چیزوں سے پرہیز کرائیں۔

غوطر جحوظی

ڈاکٹری نام	طبی نام	اُردو نام
ایکس اَفتھلمک گوئیٹر Exopthalmic Goiter	غوطر جحوظی	آنکھیں اُبھارنے والا گھیگا
ہائپرتھائیرائیڈزم Hyperthyroidism	کثرات افراز رطوبت درقیہ	غدہ درقیہ کے فعل کی زیادتی
گریوزڈیزیز Grave's Diseases	مرض گریوی	گریو کا مرض
پاریز ڈیزیز Parry's Diseases	مرض باری	پاری کا مرض
بیسڈوزڈیزیز Bsedow's Diseases	مرض بیسڈو	ہیڈو کا مرض

یادداشت: زیادات افراز درقیہ میں جیسا کہ اس کے نام سے ظاہر ہے غدہ درقیہ کی طبعی رطوبت غیر معمولی طور پر کثیر مقدار میں پیدا ہو کر خون میں ملنے لگتی ہے لیکن گریو کے مرض میں غدہ درقیہ کی اس طبعی رطوبت کی زیادتی کے علاوہ اس سے ایک اور غیر طبعی قسم کی رطوبت بھی رسنے لگتی ہے۔

تعریف و ماہیت: اس مرض میں غدہ درقیہ کے فعل کی زیادتی اوراس کی رطوبت کے غیر طبعی طور پر بڑھ جانے کی وجہ سے جس کے ساتھ بالعموم خود غدہ درقیہ کا حجم بھی بڑھ جاتا ہے آنکھیں باہر کو ابھر آتی ہیں وزن کم ہو جاتا ہے اعصاب مشتعل ہو جاتے ہیں دل دھڑکنے اور بہت جلد حرکت کرنے لگتا ہے نبض تیز ہو جاتی ہے۔

تاریخ مرض: انیسویں صدی کے ابتداء میں سب سے پہلے ڈاکٹری پاری نے اس مرض کی طرف توجہ مبذول کی تھی لیکن اس مرض کی مخصوص علامات اور ماہیت کو سب سے پہلے ڈاکٹر گریو نے 1835ء میں بیان کیا تھا اس کے بعد بیں ڈو نے 1840ء میں اس کی مزید توضیح کی جن کے نام پر بعد میں اس مرض کو منسوب کرلیا گیا۔ 1886ء میں موبیں نے اس کی مزید تحقیق کی اور اس کو غدہ درقیہ کا مخصوص مرض قرار دیا پھر 1895ء میں باؤمین نے اس کے تعلق کو آئیوڈین سے واضح کیا اور 1919ء میں کینڈل نے 1926ء میں ہیرنگٹن اور بارگر نے اس کے مخصوص مواد محرکہ درقین (تھائراکسین) نامی کو علیحدہ کر کے مصنوعی ترکیب سے تیار کیا اور اس کی پوری ماہیت کو واضح کر دیا۔

اسباب: اس مرض کا اصلی سبب جو غدہ درقیہ میں مخصوص تغیرات کو پیدا کر دیتا ہے تا حال پوری طرح معلوم نہیں ہوا تاہم جو معلومات حاصل ہو سکی ہیں وہ یہ ہیں کہ بعض اشخاص میں اس مرض کی موروثی استعداد ہوتی ہے چنانچہ ایک ہی خاندان کے بعض افراد اس میں مبتلا پائے گئے ہیں اس کے اسباب محرکہ میں ذہنی اشتعال، رنج، خوف اور غصہ وغیرہ شامل ہیں گاہے ضربہ وسقطہ وغیرہ بھی اس کی پیدائش کا باعث ہوتا ہے عورتوں میں اکثر اوقات زمانہ حمل میں یہ مرض ظاہر ہوتا ہے اور بعض اوقات یہ مرض بعض شدید حاد یا مزمن امرض متعدیہ مثلاً آتشک، حمی محرقہ بطنیہ (ٹائیفائیڈ فیور) حمی قرمزیہ (سکارلٹ فیور) وجع المفاصل حاد اور نزلہ وبائیہ (انفلوئنزا) میں بطور عرض کے پیدا ہوجاتا ہے مردوں کی بہ نسبت عورتیں بالخصوص جو نہایت نازک اور عصبی مزاج کی ہوتی ہیں اس مرض میں زیادہ مبتلا ہوتی ہیں چنانچہ ایک مرد کے مقابلے میں چھ عورتیں اس میں مبتلا ہوتی ہیں یہ مرض زیادہ تر جوانوں اور 35 سال تک کے ادھیڑ عمر کے اشخاص میں رونما ہوتا ہے گو بچے اور بوڑھے بھی شاذ و نادر اس میں مبتلا ہو جاتے ہیں سرد ممالک کی نسبت سے گرم ممالک میں یہ مرض زیادہ پایا جاتا ہے اور دیہاتوں کے غیر مہذب لوگوں کی نسبت شہروں کے مہذب اشخاص میں یہ مرض زیادہ دیکھنے میں آتا ہے گھیگھے کے مریضوں میں مرکبات آئیوڈین کے کثرت استعمال سے بھی یہ مرض پیدا ہوجاسکتا ہے۔

علامات: گاہے اس مرض کی ابتداء اچانک اور گاہے تدریجی اور پوشیدہ طور پر ہوتی ہے اول الذکر اس وقت ظاہر ہوتی ہے جب

کہ مرض ابتدائی قسم کا اور براہ راست ظاہر ہوتا ہے اور آخر الذکر صورت میں مرض ثانوی طور پر غدہ مذکور میں کسی رسولی وغیرہ کے بعد ظاہر ہوتا ہے عموماً سب سے پہلی علامتیں جن کی مریض شکایت کرتا ہے سستی، عصبی اشتعال، اختلاج القلب اور نبض کی غیر معمولی تیزی ہوتی ہیں۔

غدہ درقیہ بالعموم بڑا ہو جاتا ہے دایاں لوتھڑا بہ نسبت بائیں لوتھڑے کے زیادہ بڑا محسوس ہوتا ہے قلب اور دوران خون کی حالت میں خصوصیت کے ساتھ تغیر آ جاتا ہے شدید قسم کا اختلاج القلب اور خفقان پایا جاتا ہے جو کبھی تو آہستہ آہستہ ظاہر ہوتا ہے اور کبھی دفعتاً نبض تیز ہو جاتی ہے اور عموماً سو سے ایک سو بیس تک اور گاہے ایک سو چالیس یا ایک سو ساٹھ مرتبہ فی منٹ تک حرکت کرتی ہے نبض قلب اس قدر قوی ہوتا ہے کہ اس سے بعض اوقات کپڑوں اور سر میں بھی حرکت محسوس ہوتی ہے اور گردن کی شریانوں اور عروق شعریہ میں بھی تڑپ نمایاں طور پر دکھائی دیتی ہے۔ کم و بیش عرصہ میں دل میں اس کثرت کا اور کمزوری سے اتساع رونما ہو جاتا ہے اور اگر اتساع بہت کافی ہو تو مسماع الصدر سے سننے پر مخصوص قسم کی مری آوازیں سننے میں آتی ہیں اور ضعف قلب کے دوسرے شدید عوارض پیدا ہو جاتے ہیں بعض مریضوں میں نظام عصبی کے اشتعال سے خودکشی یا دوسروں کو قتل کرنے کے جذبات پیدا ہو جاتے ہیں جن پر وہ قابو نہیں پا سکتے ایسے مریض نہایت بے چین اور مشتعل مزاج ہوتے ہیں اور غضبناک اشخاص کی مانند ان کی انگلیوں میں ہلکی سی حرکت ہوتی رہتی ہے مریض چڑچڑا اور بدمزاج ہو جاتا ہے رنجیدگی اور پست ہمتی عام طور پر پائی جاتی ہے شاذ و نادر مریض ہشاش بشاش بھی ہوتا ہے اس مرض کی ایک خاص اور سب سے اہم علامت آنکھوں کا باہر کی طرف ابھر آنا ہے جیسا کہ تصاویر سے ظاہر ہے۔

یہ علامت ستر فیصدی مریضوں میں پائی جاتی ہے عام طور پر دونوں آنکھیں ابھری ہوئی ہوتی ہیں لیکن شاذ و نادر ایک طرف کی آنکھ ہی باہر کو ابھری ہوئی ہوتی ہے دوسری آنکھ یا تو بالکل ابھرتی ہی نہیں یا کئی ماہ بعد ابھرتی ہے آنکھوں کے اس ابھرنے کے متعلق کئی مخصوص علامتیں ہیں جو مختلف اشخاص کے نام سے موسوم ہیں مثلاً علامت سٹیل وگ، اس میں آنکھیں معمولی طور پر متواتر اور پوری طرح نہیں جھپکی جا سکتیں۔ علامت ون گریفی، اس میں پپوٹے آنکھوں کی حرکات کی مطابقت نہیں کرتے۔ علامت جاذیز، اس میں چھت کی طرف دیکھنے سے چہرے کا رخ نیچے کی طرف ہی رہتا ہے اور پیشانی پر بل نہیں پڑتے۔ علامت موبیس، علامت جیلنکس پپوٹوں کی جلد کا رنگین ہو جانا اور علامت ہینلٹ یعنی حرکات چشم کا باطل ہو جانا چونکہ اس حالت میں پپوٹے پوری طرح بند ہو کر آنکھ کی حفاظت نہیں کر سکتے اس لئے بعض اوقات طبقہ قرنیہ اور طبقہ ملتحمہ پر سوزش اور زخم وغیرہ ہو جاتے ہیں۔

غذا کا جذب و ہضم بڑھ جاتا ہے چنانچہ اگر غذا کافی مقدار میں نہ ملے یا مریض کافی مقدار میں غذا کو ہضم نہ کر سکے تو بہت جلد لاغر ہو جاتا ہے اس لئے اکثر مریضوں کی بھوک بڑھ جاتی ہے بعض مریضوں بالخصوص قریباً تیس فیصدی مریضوں میں دوری قسم کی قے یا اسہال کی بھی شکایت ہوتی ہے جو خود بخود بغیر کسی ظاہری سبب کے پیدا ہو کر خود بخود زائل ہو جاتی ہے شدید حالات میں بعض اوقات قے نہایت خطرناک علامت بن جاتی ہے اور پیشاب میں شکر آنے لگتی ہے۔ مردوں میں گاہے قوت باہ زائل ہو جاتی ہے عورتوں میں احتباس الطمث کی شکایت عام طور پر پائی جاتی ہے بالخصوص شدید حالات میں مرض میں لیکن گاہے کثرت الطمث کی علامت بھی ظاہر ہو سکتی ہے۔ جلد گرم اور تر رہتی ہے اور چہرے، بغلوں اور کنج ران میں جلد کی رنگت گہری ہو جاتی ہے بال قبل از وقت سفید ہو جاتے ہیں اور اکثر گرنے لگتے ہیں۔

تشخیص: اس مرض کی نمایاں اور ترقی یافتہ صورتوں میں تشخیص کی چنداں دقت واقع نہیں ہوتی چہرے اور آنکھوں کی مخصوص حالت اور ان کے ساتھ گھیگھے کی موجودگی سے ایک ہی نظر میں اس مرض کی یقینی تشخیص کی جا سکتی ہے دوسری تشخیصی علامتوں میں عام عصبی اشتعال، ہاتھوں کا لرزہ، خفقان اور اختلاج القلب جسم کے وزن کا کم ہو جانا اور اسہال وغیرہ کی استعداد شامل ہیں

خفیف اور نامکمل حالات مرض میں تشخیص کسی قدر مشکل ہوتی ہے۔

رفتار و انجام مرض: اگر مرض نہایت خفیف ہو تو مناسب علاج سے اکثر ایک سال کے اندر اندر رفع ہو جاتا ہے لیکن اگر آنکھیں باہر کی طرف نکلی ہوئی ہوں، کمزوری اور وزن کی کمی پوری طرح ظاہر ہو چکی ہو، غدہ درقیہ بھی کافی بڑھا ہوا ہو تو مرض سالہا سال تک موجود رہتا ہے پچاس فیصدی مریض اکثر شفایاب ہو کر اپنے معمولی کام کاج کرنے لگتے ہیں بارہ فیصدی وفات پا جاتے ہیں اور باقیوں میں مرض بہت مزمن شکل اختیار کر لیتا ہے کبھی اچھا ہو جاتا ہے اور کبھی پھر بڑھ جاتا ہے۔

اصول علاج: اس مرض کا علاج دو حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے: (1) تخفیفی علاج (2) شافی علاج۔ تخفیفی علاج میں مریض کو ہر قسم کی دماغی اور جسمانی محنت سے محفوظ رکھیں شدت مرض میں بالکل آرام کے ساتھ کھلی ہوا میں برآمدے یا باغ کے اندر بستر میں لٹائے رکھیں اگر ممکن ہو تو کسی پہاڑی یا سمندری مقام پر تبدیل آب وہوا کرائیں جہاں کی آب وہوا نہایت پرفضا اور سردی مائل ہو مریض کو چاہئے اپنی قوت کے مطابق تمام دن یا دن کا کم وبیش حصہ آرام کے ساتھ بستر میں لیٹا رہے اس کو ہر قسم کے اشتعال جذبات اور غم وغصہ سے بچائیں غذا مناسب دیں (دیکھو غذا و پرہیز) داخلی طور پر ایسی دوائیں استعمال کریں جو غدہ درقیہ کی زیادتی رطوبت کے عمل کو بے اثر کردیں ازالہ علامات کے لئے موجودہ علامت کی مخصوص ادویہ کا استعمال کرائیں مثلاً اشتعال عصبی کو دور کرنے کے لئے مسکنات اعصاب کا استعمال کرائیں ضعف قلب وضعف اعضاء رئیسہ کے دفعیے کے لئے مقویات قلب و بدن کا استعمال کرائیں خارجی طور پر غدہ درقیہ کے اوپر مبردات و قابضات کا ضماد کرائیں اگر جسم میں کسی دوسری جگہ ورم یا زخم ہو تو اس کا مناسب علاج کر کے رفع کردیں۔ شافی علاج غدہ درقیہ کے عمل کو طبعی حالت پر لانے کی تدابیر پر مشتمل ہے جن میں ایکس ریز اور ریڈیم وغیرہ کا استعمال اور غدہ دمویہ کی شرائین کو باندھ دینا یا بذریعہ عمل جراحی اس کے کسی حصے کو نکال دینا شامل ہیں۔

دستور العلاج: مریض کو ایسی بکری کا دودھ پلائیں جس کا غدہ درقیہ بذریعہ جراحی نکال دیا گیا ہو اور اطریفل غددی نو گرام بہ اضافہ کونین ہائیڈروکلورائیڈ 625 ملی گرام صبح کو معجون عشبہ بہ اضافہ جوہر منقیٰ پانچ ملی گرام شام کو کھلا دیا کریں۔ تقویت قلب کے لئے اکسیر قلب دو گرام، خمیرہ مروارید پانچ گرام پلا کر ہمراہ عرق مکوہ 125 ملی لیٹر، شربت عناب چالیس ملی لیٹر دیں۔ اگر بے چینی اور بے خوابی وغیرہ عصبی علامات شدید ہوں تو نقوع شاہترہ میں شیرہ تخم خشخاش پانچ گرام، شیرہ تخم کاہو سات گرام اضافہ کر کے پلائیں یا دواء الشفا ایک قرص کھلائیں یا چھوٹی چندن ایک گرام پیس کر کھلائیں اور روغن لبوب سبعہ کی مالش کریں اسہال میں شیرہ بارتنگ سات گرام اسی نسخہ میں اضافہ کردیں۔

غدہ درقیہ پر لگانے کے لئے ہلدی، رسوت، زرنباد ہم وزن لے کر ان کو الکوحل ہم وزن میں تین دن تک پڑا رہنے دیں پھر چھان کر پھریری سے لگائیں۔

منتخب مجربات ومرکبات - اطریفل غددی: ہلیلہ سیاہ 55 گرام، افتیمون 36 گرام، بلیلہ، آملہ، تربد ہر ایک دو تولہ نو گرام، بسفائج، اسطوخودوس بھیڑ یا بکری کی گردن کے خشک کئے ہوئے غدد ہر ایک 17 گرام، سنا مکی چودہ گرام، غاریقون، زرنباد، چینی لکڑی، نوشادر ہر ایک دس گرام، انیسون، بچ، بالچھڑ، لونگ، الائچی، جائفل، مصطگی ہر ایک سات گرام کوٹ چھان کر صاف کئے ہوئے شہد دو تین گنا میں گوندھ کر رکھ لیں بوقت ضرورت بارہ گرام سے پچاس گرام تک عرق مصفی خون ساٹھ ملی لیٹر کے ہمراہ دیں۔

نقوع شاہترہ: شاہترہ، چرائتہ، سرپھوکہ، منڈی ہر ایک سات گرام، عناب پانچ عدد، ہلیلہ سیاہ سات گرام، صندل سرخ سات گرام (سردی کے موسم میں اس کی بجائے عشبہ مغربی ڈال دیں) سب کو رات کو گرم پانی میں بھگو کر صبح مل چھان کر شربت عناب چار تولہ ملا کر پلائیں۔

علاج ڈاکٹری: ہدایات مندرجہ علاج طبی پر عمل کریں اور ایسی بھیڑ کا آب خون (اینٹی تھائیرائیڈ سیر) مریض کے جسم میں بذریعہ جلدی پچکاری بمقدار اسے پانچ سی سی تک روزانہ داخل کردیا کریں جس کا غدہ درقیہ نکال دیا گیا ہو اقراص اینٹی تھائیرائیڈین تین ٹکیہ روزانہ کھلائیں۔ کونین ہائیڈروبرومائیڈ دن میں تین مرتبہ روزانہ 350 ملی گرام کی مقدر میں کھلنا بھی نہایت نافع ہے کافی عرصہ تک لائیکر ارسینک کیلس پانچ قطرے یا پلوآف ارسینی اوس ایسڈ نصف ملی گرام کا استعمال بھی اکثر اس مرض میں نفع بخشتا ہے اسی طرح نہایت خفیف مقدار میں تین سے پانچ قطرے پانچ فیصدی محلول پوٹاشیم آئیوڈائیڈ) آئیوڈین کا استعمال بھی یہی اثر رکھتا ہے۔ کثیر مقدار میں آئیوڈین کا استعمال بجائے فائدے کے اکثر مضر ثابت ہوتا ہے اور اس مرض کو بڑھا دیتا ہے۔

سوڈیم فاسفیٹ دو گرام سے چار گرام روزانہ بقول ہوگرن پانچ فیصدی کے محلول سوڈیم نیوکلی ایٹ کا ایک سے دو سی سی کی مقدار میں بذریعہ جلدی پچکاری ہفتہ میں دو مرتبہ یا ارگوٹامین کا نصف سی س کی مقدار میں جلدی پچکاری کے ذریعے روزانہ کئی ہفتے تک استعمال کرانا بھی نفع بخشتا ہے۔ عصبی اشتعال اور اختلاج القلب کے لئے مسکنات مثلاً پوٹاشیم برومائیڈ، لیومینل اور کوڈین وغیرہ کا اور بے خوابی میں اڈیلین اور ویرونل وغیرہ کا استعمال مفید ثابت ہوتا ہے تقویت قلب میں ڈیجی ٹیلس اور سروفنتھس کی بجائے ویلی ڈول یا ہلکی خوراکوں میں کونین یا کوینی ڈین وغیرہ کا استعمال زیادہ نافع ہے دل پر برف کی تھیلیوں یا برف آب میں تر کئے ہوئے کپڑے کا رکھنا نفع بخشتا ہے اسہال کے۔ لئے مرکبات افیون اورٹے نین وغیرہ کا استعمال مفید ہوتا ہے اگر مذکورہ تدابیر سے فائدہ نہ ہو تو بالترتیب بجلی، ایکس ریز، ریڈیم اور عمل جراحی کے ذریعے علاج کریں کاربانک ایسڈ آکسیجن، نمک اور بجلی کے غسل مفید ہوتے ہیں گردن پر سرد ڈوش اور سرد مالش نافع ہوتی ہے۔

غذا اور پرہیز: غذا میں پختہ میوہ جات سبز ترکاریاں، آلو، مکھن، بالائی، گھی، مکی اور دیگر چربیلی اشیاء کا استعمال کرائیں گوشت، دودھ، پنیر، اور انڈوں سے پرہیز کرائیں۔

اوذیمائے مخاطیہ

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
ہیج مخاطی	اوذیمائے مخاطیہ	میکسی اوڈیما Myxoedema
غدہ درقیہ کی رطوبت کی کمی	قلت افراز رطوبت درقیہ	ہائپوتھائیرائیڈازم Hypothryroidisim

تعریف وماہیت: یہ ایک مزمن مرض ہے اس میں جلد اور زیر جلد ساختوں میں مخاطی قسم کی رطوبات کا اجتماع ہوجاتا ہے جس سے خاص قسم کا ہیج ظاہر ہوتا ہے جلد خشک ہوتی ہے بال باریک ہوکر گرنے لگتے ہیں ذہنی نشوونما رک جاتی ہے جسم کی حرارت کم ہوجاتی ہے اور تغذیہ کے جذب و انہضام اور اخراج فضلات میں فتور اور نقص پیدا ہوجاتا ہے۔ اس میں غدہ درقیہ کسی وجہ سے بذریعہ عمل جراحی نکال دیا جاتا ہے یا اس کے فعل میں نقص پیدا ہوجاتا ہے یعنی اسکے خاص مواد محرکہ طبعی حالت میں نسبت سے کم مقدار میں پیدا ہوکر خون میں شامل ہوتے ہیں اکثر اوقات اس کے ساتھ غدہ درقیہ سکڑ کر حجم میں چھوٹا ہوجاتا ہے لیکن یہ بھی ممکن ہے کہ غدہ درقیہ کے حجم میں کسی قسم کی کمی رونما نہ ہو اور یہ شکایت پیدا ہوجائے ایسی صورت میں اکثر اوقات اس کی اصلی ساخت لیفی ساخت میں بدلی ہوئی پائی جاتی ہے یا لیفی ساخت کی زیادتی سے اصلی غدی ساخت میں ضمور پیدا ہوجاتا ہے۔

اسباب: اس مرض کا اصل سبب جیسا کہ اوپر ماہیت مرض میں درج کیا جاچکا ہے غدہ درقیہ کے فعل کا نقص اور اس کے مخصوص مواد محرکہ کی کمی ہے جو اس کے کسی مرض مثلاً سرطان وغیرہ کی وجہ سے بذریعہ عمل جراحی بالکل نکال دیئے جانے یا اس کی

ساخت کے بہت حد تک خراب و برباد ہوجانے یا سکڑ جانے کی وجہ سے ظاہر ہوتی ہے یہ مرض گردن میں بندوق کے زخموں سے غدہ درقیہ کے اردگرد کی ساختوں میں پیپ وغیرہ پڑجانے سے بھی پیدا ہوجاتا ہے گاہے یہ مرض ایک ہی خاندان کے مختلف افراد میں پایا جاتا ہے یہ مرض بہ نسبت گرم مقامات کے سرد اور معتدل آب وہوا کے مقامات پر زیادہ پایا جاتا ہے اور مردوں کی نسبت سے عورتوں میں زیادہ پایا جاتا ہے چنانچہ عورتوں اور مردوں کا تناسب بالترتیب 1:7 کا ہوتا ہے عورتوں میں اس کا ظہور بالعموم سن یاس سے بہت تھوڑا عرصہ چالیس اور پینتالیس سال کے مابین رونما ہوتا ہے اور مردوں میں پینتیس سے پچاس سال کی عمر میں ظاہر ہوتا ہے نفسانی اشتعال' فکروپریشانی' غیر معمولی تکان اور غذا کی کمی بھی اس کے پیدائشی اسباب میں شمار کیے جاتے ہیں جب غدہ درقیہ میں لیفی تغیرات کے بعد اس کے سکڑ جانے سے یہ مرض ظاہر ہوتا ہے تو اس کی پیدائش میں اوجاع مفاصل' آتشک' سل' حمی محرقہ بطنیہ اور دیگر متعدی امراض کو بھی دخل ہوسکتا ہے۔

علامات: یہ مرض نہایت پوشیدہ طور پر شروع ہوتا ہے نفسانی اور جسمانی قوتیں بتدریج کمزور ہوجاتی ہیں قوت حافظہ بالعموم ضائع ہوجاتی ہے چہرے میں مخصوص قسم کے تغیرات ظاہر ہونے لگتے ہیں بعض اوقات اطراف میں جوڑوں کے نزدیک تکلیف دہ قسم کا درد ہونے لگتا ہے جو وجع المفاصل یا ورم اعصاب کے درد سے مختلف نوعیت کا ہوتا ہے جلد خشک اور دبیز ہوجاتی ہے لیکن دبانے پر اس میں گڑھا نہیں پڑتا' چھونے پر سخت اور کھردری محسوس ہوتی ہے اور اس کے اوپر سے بھوسی اترتی ہے پپوٹے بھاری اور متہبج ہوجاتے ہیں جس سے آنکھیں چھوٹی معلوم ہوتی ہیں باوجود چہرے پر تہبج اور اوذیما کے رخساروں پر خاص قسم کی تمتماہٹ ہوتی ہے گاہے رخساروں' ناک اور ہونٹوں کی رنگت نیلی ہوجاتی ہے اور بال گرنے لگتے ہیں جو اس مرض کی مخصوص تشخیصی علامتیں ہیں جلد کا غدد شحمیہ کا فعل باطل ہوجاتا ہے اسی وجہ سے بال پتلے خشک اور سخت ہوجاتے ہیں اور اکثر گرنے لگتے ہیں نہ صرف سر کے بال ہی گرتے ہیں بلکہ ڈاڑھی بھوؤں اور پلکوں کے بال بھی گرنے لگتے ہیں جلد کی قوت حس کم ہوجاتی ہے ہاتھ پاؤں اوذیمائے مخاطیہ کی وجہ سے بدشکل ہوجاتے ہیں ہاتھ بھدے اور بیلچے کی مانند ہوجاتے ہیں اور ناخن پھٹ جاتے ہیں اوذیمائے مخاطیہ یوں تو تمام جسم میں ہوسکتا ہے لیکن چہرے' گردن' ہنسلیوں سے اوپر کے حصے میں سرین' ہاتھوں اور پاؤں کی پشت اور رانوں میں زیادہ نمایاں ہوتا ہے غشاء مخاطی میں بھی ضموری تغیرات پیدا ہوجاتے ہیں چنانچہ اوتار الصوت کے سکڑ جانے کی وجہ سے آواز سخت اور بھاری ہوجاتی ہے حلق بھی ماؤف ہوجاتا ہے اور زبان اکثر بے قاعدہ طور پر دبیز ہوجاتی ہے غدہ درقیہ دبا کر دیکھنے پر چھوٹا اور سخت گردہ کے طور پر محسوس ہوتا ہے نبض بطی ہوتی ہے اور خون کا دباؤ کم ہوجاتا ہے دل کے دونوں حصوں میں اتساع پیدا ہوجاتا ہے دل کی حرکات ست ہوجاتی ہیں اور اس کی آوازیں بھی ہلکی ہوجاتی ہیں جسم کی حرارت بھی کسی قدر (ایک دو درجے) کم ہوجاتی ہے جس سے جسم کو سردی محسوس ہوتی ہے آنتوں کا فعل بھی ست ہوجاتا ہے اور اکثر مزمن قبض کی شکایت رہتی ہے بھوک بھی کم ہوجاتی ہے خون کے دوسرے تغیرات مثلاً ثانوی قسم کے فقر الدم وغیرہ سے خون کی قوت انجماد بھی کم ہوجاتی ہے اعضائے نسلی کے افعال میں بھی نقص رونما ہوجاتا ہے چنانچہ عورتوں میں احتباس الطمث' بے قاعدگی حیض یا عقر اور مردوں میں عنانت (نامردی) وغیرہ کی شکایت ہوجاتی ہے جسمانی کمزوری بتدریج بڑھتی جاتی ہے تمام اعلی دماغی قوتیں زائل ہوجاتی ہیں سستی' غنودگی وغیرہ طاری ہوجاتی ہے سردیوں میں ان علامات کے اندر زیادتی اور گرمیوں میں کمی آجاتی ہے حواس خمسہ کے افعال بھی ماؤف ہوجاتے ہیں چنانچہ گاہے بہرہ پن' قوت ذائقہ اور شامہ وغیرہ کی کمی پائی جاتی ہے خلقی طور پر غدہ درقیہ کی خرابی سے بچوں میں بھی مذکورہ علامات ظاہر ہوجاتی ہیں۔

تشخیص: اس مرض کی تشخیص اس کی مخصوص علامات سے ایک حد تک بآسانی کی جاسکتی ہے لیکن گاہے استسقائے لحمیہ اور اس میں فرق کرنا پڑتا ہے اول الذکر صورت میں متہبج (سوجے ہوئے) مقام پر دبانے سے اس میں گڑھا پڑجاتا ہے جو دیر میں زائل ہوتا ہے لیکن آخر الذکر صورت میں اس مرض میں گڑھا نہیں پڑتا اس مرض میں غدہ کا جوہر استعمال کرانے پر فائدہ ظاہر ہوتا ہے

لیکن استسقاء لحمی میں ایسا نہیں ہوتا۔

رفتار وانجام مرض: یہ مرض مزمن ہے بتدریج بڑھتا رہتا ہے اور سالہا سال تک موجود رہتا ہے لیکن جب سے غدہ درقیہ کے جوہر سے اسکا علاج کیا جانے لگا ہے اکثر بہت جلد اور مکمل شفا حاصل ہوجاتی ہے لیکن یہ یادرکھنا چاہئے کہ بعض اوقات علاج چھوڑ دینے پر مرض کا دوبارہ حملہ ہوسکتا ہے موت اس سے براہ راست شاذونادر ہی واقع ہوتی ہے عموماً کوئی دوسرا عارضہ بالاکثر سقوط القلب موت کا باعث ہوتا ہے اس مرض کے مریض عموماً تصلب الشرائین میں مبتلا ہوجایا کرتے ہیں۔

علاج: مریض کو کھلی ہوا میں آرام سے رکھیں اور دواء غدہ درقیہ کے مرکبات یا جوہر استعمال کرائیں اس سے اکثر علامات مرض دور ہوجاتی ہیں جلد کا ورم اور خشکی دور ہوجاتی ہے چہرے اور ذہن کی حالت درست ہوجاتی ہے اور دوسری علامات بھی بتدریج رفع ہوجاتی ہیں۔

دستور العلاج: بھیڑیا بکری کا خشک کیا ہوا غدہ درقیہ بمقدار 125 ملی گرام دن میں دو یا تین مرتبہ مریض کو کھلادیا کریں اور بتدریج اس مقدار کو بڑھاتے جائیں حتیٰ کہ بے خوابی، خفقان اور بے چینی وغیرہ علامات رونما ہوں اس کے بعد چند روز کے لئے اس کا استعمال بالکل ترک کردیں پھر بتدریج کم کرتے ہوئے مذکورہ اصلی مقدار پر لے آئیں اور پھر ہفتہ عشرہ کا ناغہ دے کر اسی طرح استعمال کرائیں یا صبح دواء درقیہ ایک گرام اور شام کو اکسیر حیوانی پچیس گرام کچھ عرصہ تک استعمال کرنے کی ہدایت کریں۔

علاج ڈاکٹری: تھائیرائیڈیم سکم بشکل اقراص بقدر پچاس ملی گرام دن میں دو یا تین مرتبہ استعمال کرائیں اس کے بعد بتدریج بڑھاتے ہوئے پانچ یا چھ مرتبہ روزانہ کردیں اور پھر بتدریج کم کرتے جائیں یا تھائیراکسین (درقین) بقدر چوتھائی ملی گرام سے نصف ملی گرام روزانہ کھلائیں۔ اس سے اکثر چار سے چھ ہفتوں کے اندر تمام علامات مرض رفع ہوجاتی ہیں اگر اس سے آرام نہ ہوتو بذریعہ عمل جراحی تندرست بکری کے غدہ درقیہ نہایت احتیاط اور ہوشیاری کے ساتھ مریض کی جلد کے نیچے پیوند کردیں۔

غذاو پرہیز: غذا لطیف اور زود ہضم دیں ثقیل اور بادی نفاخ اورزیادہ نشاستہ دار غذاؤں سے پرہیز کرائیں۔

خلقی ابلہی

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
پیدائشی بیوقوفی اور ٹھگنا پن	قمم	کریٹین زم Cretinism
درقی موٹا پن	برع درقیہ، اضع درقیہ	سمال ڈوارف نیس Small Dwarfness

تعریف وماہیت: یہ فی الحقیقت بچپن کا اوذیمائے مخاطیہ ہے جو غدہ درقیہ کے خلقی یا موروثی طور پر ناقص نشوونما کی وجہ سے رونما ہوتا ہے اس سے بچے کی دماغی اور جسمانی ہر دوقسم کی نشوونما رک جاتی ہے اور ناقص ہوجاتی ہے اور چہرہ چوڑا ہوجاتا ہے سر چھوٹا رہ جاتا ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے بغیر گردن کے دھڑ سے لگا ہوا ہے یعنی گردن بہت چھوٹی اور تنگ ہوتی ہے جلد اور بال سخت اور کھردرے ہوتے ہیں ہاتھ چوڑے اور بھدے ہوتے ہیں قد چھوٹا رہ جاتا ہے چنانچہ بیس سال کی عمر میں بھی شاذونادر ہی تین فٹ سے زیادہ بڑھتا ہے۔

یادداشت: پنجاب میں ایسے مریضوں کو اکثر لوگ ''شاہ دولہ کا چوہا'' کہتے ہیں اس مرض میں بھی بچے کے جسم میں غدہ درقیہ کے نقص کی وجہ سے اس کے مواد محرکہ کافی مقدار میں شامل نہیں ہوسکتے۔

اقسام: اس مرض کی دو قسمیں ہیں: (1) قمم متفرق (سپوریڈک کریٹین ازم Sporadic Cretinism) یہ متفرق طور پر بعض لوگوں میں پایا جاتا ہے۔ (2) قمم وطنی (اینڈیمک کریٹین ازم Endemic Cretinism) یہ قسم بعض خاص پہاڑی

علاقوں میں جس میں گھیگھا کی شکایت عام ہوتی ہے اکثر پائی جاتی ہے چنانچہ یورپ میں سوئٹزرلینڈ، فرانس، جرمنی اور آسٹریلیا وغیرہ کے کوہ الپس پیریز اور کارتھین وغیرہ کے علاقوں میں اور ہندوستان میں نیپال، کشمیر پونچھ وغیرہ علاقوں کا اکثر پائی جاتی ہے۔

اسباب: اس مرض کا اصل سبب جیسا کہ اوپر ماہیت مرض میں درج کیا گیا ہے خلقی طور پر غدہ درقیہ کا نقص اور اس کی طبعی رطوبت بالخصوص آیوڈین کی کمی ہوا کرتی ہے اور یہ مرض جیسا کہ اقسام میں بیان کیا گیا ہے عموماً پہاڑی اور سرد علاقوں میں جہاں عموماً گھیگا پایا جاتا ہے زیادہ پیدا ہوتا ہے عموماً مریض کے ایک یا دونوں والدین بھی غدہ درقیہ کے امراض میں مبتلا پائے جاتے ہیں چنانچہ ان کو یہ مرض گھیگھا ہوتا ہے بعض لوگوں کے خیال میں عورتیں مردوں کی نسبت سے دوگنی تعداد میں اس میں مبتلا پائی جاتی ہیں لیکن بعض کا خیال بالکل اس کے برعکس ہے ان کے خیال میں اس مرض کا تناسب عورتوں اور مردوں میں بالترتیب دو اور پانچ کا ہوتا ہے خلقی آتشک وغیرہ بھی بعض کے نزدیک اس مرض کے پیدائشی اسباب میں کم و بیش حصہ لیتے ہیں۔

علامات: چھ سے نو ماہ تک کے بچے میں کوئی غیر معمولی علامت ظاہر نہیں ہوتی بلکہ بظاہر بچہ بالکل اچھا معلوم ہوتا ہے صرف اس کا جسم غیر معمولی طور پر ملائم ہوتا ہے اس کے بعد بچہ ذہنی اور جسمانی نشوونما کے لحاظ سے دوسرے تندرست بچوں کے مقابلے میں پیچھے رہ جاتا ہے اس کا نمو رک جاتا ہے وہ سست ہوتا ہے اور ماحول میں بہت کم دلچسپی لیتا ہے اس کی زبان نسبتاً بڑی ہوتی اور باہر نکلی رہتی ہے ہونٹ پتلے ہوتے ہیں اس کے کچھ عرصہ بعد جلد موٹی خشک اور بے لچک نظر آتی ہے اس پر بال بہت کم ہوتے ہیں اور وہ لٹکی وئی سی معلوم ہوتی ہے چہرہ پھیلا ہوا، ناک چپٹی اور بیٹھی ہوئی، نتھنے بڑے بڑے اور آنکھیں ابھری ہوئی ظاہر ہوتی ہیں ہونٹ متورم ہوتے ہیں بچہ چلنے کی کوشش نہیں کرتا، اگر چلنا سیکھ بھی لے تو بھی سستی کے ساتھ کولہوں کو مٹکا کر چلتا ہے۔ دانت بے قاعدہ طور پر اور دیر سے نکلتے ہیں اور جلدی بوسیدہ ہوکر گر پڑتے ہیں دماغی نشوونما کی کمی کی وجہ سے بچے کے چہرے سے حماقت عیاں ہوتی ہے اس کی قوت حافظہ نہایت کمزور ہوتی ہے بلکہ نہیں ہوتی وہ اکثر بہرہ ہوتا ہے اور یا تو بالکل ہی نہیں بول سکتا یا اگر بولتا ہے تو بھی ناقص طور پر اور بہت دیر میں بولنا سیکھتا ہے جب بچے کو کھڑا کیا جاتا ہے تو اس کا پیٹ باہر کو نکلا رہتا ہے ناف ابھری ہوئی ہوتی ہے اور کمر میں بہت زیادہ خم پایا جاتا ہے۔ ہنسلی کی ہڈی کے اوپر چربی کی بڑی بڑی گدیاں سی بن جاتی ہیں۔ ہاتھ، ٹھنٹھ یا بیلچے کی مانند ہوجاتے ہیں اور انگلیاں مربع شکل میں ختم ہوتی ہیں بچے کا قد جوانی تک بھی تین چار فٹ سے زیادہ نہیں بڑھتا اور بیس سال تک کی عمر میں بھی اس کا تالوزم رہتا ہے ہڈی کی مانند سخت نہیں ہوتا خصوصاً جب کہ اس مرض کا بروقت علاج نہ کیا گیا ہو ٹانگیں چھوٹی اور ٹیڑھی رہ جاتی ہیں اعضائے نسلی میں بھی نشوونما نہیں ہوتی سر بھی یا غیر طبعی طور پر بڑا ہوتا ہے یا چھوٹا رہ جاتا ہے بڑے بچوں میں اوذیمائے مخاطیہ کی بعض علامتیں مثلاً خفقان وغیرہ بھی پائی جاتی ہیں غدہ درقیہ میں بھی تغیرات پائے جاتے ہیں آخرالذکر قسم میں اکثر گھیگھا کی شکایت بھی پائی جاتی ہے۔

تشخیص: اگر بچے کی نشوونما اور نمو طبعی طور پر نہ ہوئی ہو تو اس مرض کا شبہ کرنا چاہئے کساح، نخامی بونا پن اور بعض دوسرے امراض میں بھی بچوں کا نشوونما اور نمو طبعی طریق پر نہیں ہوتا ہے لیکن ان کی مخصوص علامات پر بغور توجہ کرنے سے اکثر تشخیص میں بہت زیادہ دقت ظاہر نہیں ہوتی۔

انجام و رفتار مرض: یہ مرض بہت مزمن ہوتا ہے پہلے سال اس کی علامتیں نہایت خفیف بلکہ نامعلوم ہوتی ہیں پانچ چھ سال کی عمر تک وہ بتدریج نمایاں ہوکر سات آٹھ سال تک بخوبی طور پر ظاہر ہوجاتی ہیں اس کے بعد حالت اکثر یکساں رہتی ہے مریض اکثر اوقات جوانی تک پہنچ کر کسی دوسرے مرض سے مرجاتا ہے شاذونادر اس مرض کے بعض مریض پچاس سال کی عمر تک بھی پہنچ جاتے ہیں اگر علاج بچپن میں ہی شروع کردیا جائے تو اس کی اکثر علامات زائل ہوجاتی ہیں اور جوانی تک اکثر اوقات

بچہ تندرست ہوجاتا ہے۔

علاج - حفظ ماتقدم: چونکہ یہ ایک حد تک ثابت ہوچکا ہے کہ یہ مرض بالعموم ایسے اشخاص کے بچوں میں ظاہر ہوتا ہے جو گھیکھے کی شکایت میں مبتلا ہوتے ہیں اس لئے اگر ان میں گھیکھے کی پیدائش کو روک دیا جائے تو اکثر ان کے بچے بھی اس مرض میں مبتلا نہیں ہوتے اس کے علاوہ اگر ایسے علاقوں میں جہاں یہ مرض نسبتاً زیادہ رونما ہوتا ہے کھانے والے نمک کے اندر خفیف مقدار پوٹاشیم آئیوڈائیڈ کی شامل کردی جائے یا وہاں کے بچوں کو ہر ہفتے میں ایک مرتبہ ایک ٹکیہ آئیوڈائیڈ چاکلیٹ کی کھلادی جایا کرے تو اکثر بچے اس مرض سے محفوظ رہتے ہیں۔

طبی علاج: مریض کو ایسے علاقے سے جہاں یہ مرض وطنی طور پر پایا جاتا ہے کسی دوسرے علاقے میں بھجوادیں اور دواء غدہ درقیہ اور اس کے مرکبات کا استعمال کریں جیسا کہ اوذیمائے مخاطیہ کے ماتحت بیان کیا گیا ہے۔

ڈاکٹری علاج: اوذیمائے مخاطیہ کی طرح ہے۔

غذا و پرہیز: اوذیمائے مخاطیہ کی طرح ہے۔

تکزز جارالدرقی

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
جارالدرقی جاندنی	تکزز جارالدرقی	پیراتھائیرائیڈ ٹےٹنی Parathyroid Tetany

تعریف و ماہیت: یہ ایک مرض ہے جس میں غدہ جارالدرقیہ کی مخصوص رطوبت کے کم پیدا ہونے سے خون کے کلسی اجزاء کم ہوجاتے ہیں اور عضلات کے اندر مخصوص قسم کا تشنج ہوتا ہے۔

اس میں تشریح بعد الموت میں دیکھا گیا ہے کہ غدہ جارالدرقیہ یا تو سکڑ کر چھوٹا ہوجاتا ہے یا اس میں کیسات موجود ہوتے ہیں یا بعض قسم کے سمیات سے تباہ و برباد ہوجاتا ہے یا کسی وجہ سے بذریعہ عمل جراحی کاٹ کر نکال دیا جاتا ہے۔

اسباب: جیسا کہ اوپر ماہیت مرض میں لکھا گیا ہے اس مرض کا اصل سبب غدہ جارالدرقیہ کی مخصوص رطوبت کی کمی ہے اور جب بھی غدہ مذکور کو سکڑ کر چھوٹا ہوجاتا ہے یا اس میں کوئی رسولی وغیرہ پیدا ہوجاتی ہے یا کسی وجہ سے بذریعہ عمل جراحی اس کو غدہ درقیہ کو بمعہ اس کے نکال دیا جاتا ہے تو یہ مرض پیدا ہوجاتا ہے یہ مرض زیادہ تر بچوں اور جوان آدمیوں میں پندرہ سے تیس سال کی عمر کے پاس ظاہر ہوتا ہے یہ ایک عجیب بات ہے کہ یہ مرض ہر جگہ یکساں نہیں پایا جاتا بلکہ بعض مقامات مثلاً جرمنی وغیرہ کے بعض حصص پر یہ ایک خاص موسم (سردی اور بہار کے ابتداء یعنی جنوری سے اپریل تک) میں بکثرت پایا جاتا ہے اور عورتوں کی نسبت سے مردوں میں زیادہ دیکھنے میں آتا ہے بعض پیشہ وروں مثلاً کفش دوزوں، درزیوں، بڑھیوں وغیرہ میں یہ زیادہ رونما ہوتا ہے بعض اوقات ایک خاندان یا ایک ہی گھر کے چند افراد اس میں مبتلا پائے گئے ہیں سردی لگ جانا، ذہنی اشتغال اور غیر معمولی جسمانی تکان وغیرہ کو جن سے جسمانی قوت مدافعت مرض کمزور ہوجاتی ہے دوسرے امراض کی طرح اس مرض کا بھی سبب واصلہ یا محرکہ قرار دیا گیا ہے معدے اور آنتوں کے بعض شدید امراض مثلاً تضیق محرابی مع اتساع معدہ ثانوی، شدید سوء ہضم، سرطان معدی، ورم زائدہ اعور، ورم مرارہ وغیرہ بعض شدید معدی امراض مثلاً حمی محرقہ بطنی، نزلہ وبائیہ، شدید خسرہ، اوجاع مفاصل حاد بعض سمی ادویہ کے استعمال مثلاً جوہر شلیم (ارگوٹین) کلوروفارم، روح الخمر اور فاسفورس وغیرہ اور عورتوں میں حمل اور وضع حمل کے زمانے میں اور مرض گریو میں بھی یہ شکایت بعض اوقات پیدا ہوجاتی ہے۔ نوزائدہ بچوں میں یہ مرض دوسرے تیسرے مہینے اور بالخصوص پہلے سال کے آخری نصف میں ہوتا ہے خصوصاً جب کہ ان کی پرورش غیر کے دودھ پر اور مخالف صحت حالات میں ہوئی ہو۔

علامات: مریض کو ایک نا قابل برداشت بے چینی ہوتی ہے وہ عضلات کو ڈھیلا نہیں کرسکتا اور آرام کے ساتھ سو نہیں سکتا قریب قریب تمام عضلات میں تشنج رونما ہوسکتا ہے جس میں بعض اوقات نہایت شدید قسم کا درد ہوتا ہے نظام عصبی کے اسی اشتعال کو جس کے ساتھ تشنج کے حملے بھی ہوجاتے ہیں تکزز کہتے ہیں تکزز کے حملے عموماً بعض مخصوص علامات منذرہ کے بعد ظاہر ہوتے ہیں چنانچہ علامات منذرہ میں بیشتر دردناک قسم کا احساس اور بازوؤں کی کمزوری اور سختی شامل ہیں ان علامات کے ظہور کے چند گھنٹے کے بعد مخصوص تشنج شروع ہوتا ہے جو بالعموم ہمیشہ اطراف اور گاہے انگلیوں سے شروع ہوکر وہاں سے بازوؤں اور پھر زیریں اطراف تک پہنچ جاتا ہے زیریں اطراف میں پاؤں کی انگلیوں سے تشنج شروع ہوتا ہے عموماً یہ تشنج دونوں طرف یکساں طور پر ظاہر ہوتا ہے اور اکثر عضلات قابضہ میں ظاہر ہوتا ہے تشنج میں انگلیاں اندر کو سکڑ جاتی ہیں اور ہاتھ ایسی شکل اختیار کرلیتا ہے جیسی کہ لکھتے وقت ہوتی ہے بعض اوقات انگلیاں بالکل مٹھی کی شکل میں بند ہوجاتی ہیں اطراف کے علاوہ دھڑ کے عضلات، چہرے، آنکھوں، حجاب حاجز اور حنجرے کے عضلات میں بھی گاہے تشنج رونما ہوجاتا ہے یہ تشنج عموماً چند منٹ تک رہتا ہے لیکن بعض اوقات کئی گھنٹے یا کئی دن تک رہتا ہے تشنج کے رفع ہوجانے کے بعد مریض اپنے آپ کو بالکل ٹھیک محسوس کرتا ہے صرف ماؤف عضلات میں خفیف سا درد اور سختی باقی رہ جاتی ہے ان کے علاوہ بعض عصبی علامتیں بھی رونما ہوجاتی ہیں بالخصوص ورم عصب باصرہ جس سے بصارت زائل ہوجاتی ہے۔ اعصاب حرکت کے علاوہ حسی اور شرکی اعصاب بھی متاثر ہوتے ہیں گاہے بخار بھی ہوتا ہے خون کے کلسی مادوں میں خصوصیت کے ساتھ کمی آجاتی ہے اور یہ اس مرض کی ایک خاص تشخیصی علامت ہے بعض مریضوں میں پیشاب کثرت سے اور بار بار آتا ہے۔

تشخیص: اس مرض کے مخصوص مریضوں میں جن کے اندر علامات مرض بخوبی نمایاں ہوتی ہیں تشخیص کچھ زیادہ مشکل نہیں ہوتی معمولی حالات میں خون کے کلسی اور فاسفوری اجزاء کا اندازہ کرانے اور برقی وعصبی ردعمل کو دیکھنے سے تشخیص میں مدد ملتی ہے چنانچہ خون کے کلسی اجزاء طبعی تناسب کی نسبت کم اور فاسفوری زیادہ ہوجاتے ہیں برقی عضلی ردعمل بطریق ڈاکٹر ٹروسو دیکھا جاتا ہے جو ہمیشہ زیادہ پایا جاتا ہے۔

انجام: اس مرض کا انجام بیشتر اس بات پر منحصر ہے کہ غدد جار الدرقی کے کس قدر حصص ماؤف ہوئے ہیں چنانچہ اگر غدہ درقیہ کے ہمراہ کسی عمل جراحی کے ذریعے تمام جار الدرقی گلٹیوں کو نکال دیا گیا ہو یا وہ کسی مرض کی وجہ سے تمام ضائع ہوگئی ہوں تو مریض بالعموم صرف چند ماہ تک زندہ رہتا ہے البتہ جوہر غدہ جار درقیہ کے ذریعہ پچکاری استعمال کرنے سے زندگی کئی ماہ تک بڑھائی جاسکتی ہے لیکن کم وبیش عرصہ کے بعد اس کا اثر بھی زائل ہوجاتا ہے اور مریض بے ہوشی کی حالت میں راہی ملک بقا ہوجاتا ہے حاملہ عورتوں میں جب یہ مرض رونما ہوتا ہے تو ان میں بھی بعض اوقات مہلک ثابت ہوتا ہے بچوں میں گاہے دیافرغما اور حنجرہ کے عضلات میں تشنج ہونے سے دم بند ہوکر موت واقع ہوسکتی ہے باقی حالات میں اس کا انجام شاذ ونادر ہی مہلک ہوتا ہے البتہ یہ مرض بہت دیر تک رہتا ہے۔

اصول علاج: مریض کو کھلے ہوادار اور روشن کمرے میں رکھیں معدے اور آنتوں وغیرہ میں اگر کوئی نقص ہو تو مناسب علاج سے اس کو دور کریں داخلی طور پر کلسی اجزاء کا استعمال کرائیں جن کے ساتھ عصبی مسکنات کو بھی شامل کردیا گیا ہو گاہے نیم گرم غسل، برف سے رگڑنا اور مسکنات اعصاب کی مالش بھی نفع بخشتی ہے ہر قسم کے کمی عناصر کو دور کردیں قبض نہ ہونے دیں وغیرہ۔

دستور العلاج: (1) صبح خلاصہ قنب ہندی دس ملی گرام، خمیرہ مروارید میں ملا کر کھلائیں اور روغن بادام تین گرام، روغن کدو یا گرام شیر گاؤ 250 گرام میں ملا کر پلائیں۔ (2) سوتے وقت شربت راحت بارہ گرام پلائیں۔ (3) شام کو بیخ پنبہ 70 گرام ایک لیٹر پانی میں جوش دیں جب ایک تہائی رہ جائے تو اس میں سے نصف لے کر روغن بادام تین گرام اضافہ کرکے مریض کو

پلائیں۔ (4) روغن لبوب سبعہ کی بدن پر مالش کرائیں۔

علاج ڈاکٹری: ہدایات مندرجہ علاج طبی پر عمل کریں بیس گرین کیلشیم کلورائیڈ ہر چار گھنٹے کے بعد مریض کو پانی وغیرہ کے ہمراہ کھلا دیا کریں یا کلوسل کیلشیم کی اندرونی عضلات یا کیلشیم کلورائیڈ کی اندرونی ورید پچکاری کرائیں اس کے ساتھ ہی ایرڈول یا کاڈلورآئل کا استعمال بھی نافع ہے کالپ کا ایکسٹریکٹ پیراتھرمون دس سے بیس یونٹ کی مقدار میں روزانہ زیر جلد پچکاری کے ذریعے استعمال کرنا نافع ہے۔ کلورل ہائیڈریٹ دس دس گرین کی مقدار میں پانی میں حل کر کے منہ یا مقعد کے راستے سے استعمال کرائیں شدت مرض میں کلوروفارم سنگھائیں بچوں میں ایرڈول کے ہمراہ نصف اونس ایسڈ ہائیڈروکلورک ڈل دس دس اونس پانی میں حل کرے چوبیس گھنٹے کے اندر تھوڑا تھوڑا کر کے پلائیں۔

غذا و پرہیز: غذا میں دودھ یا دودھ انڈا باہم بخوبی ملا کر اور شہد سے میٹھا کر کے دیں باقی ہر قسم کی غذاؤں سے پرہیز کرائیں۔

نظام بولی / اعضائے بول

نظام بولی میں مندرجہ ذیل چار اعضاء شامل ہیں:

1- گردے جن میں بول یعنی پیشاب بنتا ہے۔

2- حالبین (دونوں گردوں کی وہ دو نالیاں جو گردوں سے پیشاب لے کر مثانے تک پہنچاتی ہیں)۔

3- مثانہ (وہ تھیلی جس میں پیشاب گردوں سے آ کر جمع ہوتا رہتا ہے اور کسی خاص وقت پر خارج ہو جاتا ہے)۔

4- مجریٰ بول یعنی پیشاب کی وہ نالی جس کے راستے سے پیشاب جسم سے خارج ہوتا ہے ان سب کی مختصر لیکن ضروری تشریح ذیل میں درج ہے:

گردے

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
گردے (واحد گردہ)	کلیتین (واحد کلیہ)	کڈنیز (واحد کڈنی) Kidneys

گردے سیم کے بیج کے دو عضو ہیں جو کمر میں ریڑھ کے دائیں بائیں گیارھویں پسلی کے نیچے صفاق کے ذریعے جوف شکم کی پچھلی دیوار کے ساتھ لگے رہتے ہیں دایاں گردہ بائیں گردے کی نسبت کسی قدر نیچے ہوتا ہے۔

تندرست جوان میں ہر ایک گردہ چار انچ لمبا، دو اڑھائی انچ چوڑا ایک انچ دبیز اور دو سے تین چھٹانک تک وزنی ہوتا ہے عورتوں میں اس کا حجم اور وزن کسی قدر کم ہوتا ہے ہر ایک گردے کی اگلی سطح محدب اور پچھلی سطح جو دیوار پشت کے ساتھ لگتی رہتی ہے کسی قدر چپٹی ہوتی ہے اس میں اندرونی اور بیرونی دو کنارے اور بالائی و زیریں دو سرے ہوتے ہیں بیرونی کنارہ محدب اور اندرونی کنارہ مقعر ہے اندرونی کنارے کے وسط میں گردے کے اندر داخل اور اس سے خارج ہونے والی رگوں اور پٹھوں اور حالب نالیوں کے واسطے ایک کھندانہ ہوتا ہے جو گردے کی ناف (سرۃ الکلیہ، ہائکس یا ہیلیم) کے نام سے موسوم ہے بالائی سرا موٹا اور گول ہوتا ہے جس پر ٹوپی کی شکل کی ایک بے نالی گلٹی ہوتی ہے جو کلاہ گردہ (سوپرا رینل کیپسول) کہلاتی ہے یہ گلٹی جسم کی دوسری بے نالی گلٹیوں کی مانند انسانی تندرستی کے لئے نہایت اہمیت رکھتی ہے گردے کا زیریں سرا پتلا، نوک دار اور چھوٹا ہوتا ہے جو بائیں طرف عرف الحاصرہ سے دو انچ اونچا اور دائیں طرف 1/2 1 انچ اونچا ہوتا ہے گردوں کے اوپر ایک ریشہ دار جھلی کا چکنا اور پتلا سا غلاف ہوتا ہے جو گردے کی ناف سے داخل ہو کر اس کے اندر کی جوف دار خلاء (جیب

الکلیہ) میں استرلگاتا اور اس جوف میں سے گزرنے والی نالیوں کو ملفوف کرتا ہے۔

اگر گردوں کو عمودی طور پر عین وسط میں سے کاٹ کر دیکھا جائے تو ان کی ناف کے قریب ایک چھوٹا سا جوف دکھائی دیتا ہے جو فی الحقیقت حالبین کے بالائی حصے کا پھیلاؤ ہے اسی کو جیب الکلیہ (پلوس آف دی کڈنی) کہتے ہیں اس جوف میں دس بارہ تک مخروطی بلندیاں ہوتی ہیں جو اہرام الکلیہ (پیرانڈ آف دی کڈنی) کہلاتی ہیں اہرام الکلیہ کے آزاد سرے حلیمات (پے پلی) کہلاتے ہیں اور ان پر چھوٹے چھوٹے سینکڑوں سوراخ ہوتے ہیں یہ فی الحقیقت پیشاب کی ان باریک باریک نالیوں کے دہانے ہوتے ہیں جن کے راستے پیشاب جیب الکلیہ میں آتا اور وہاں سے حالبین کے ذریعے مثانے میں چلاجاتا ہے گردوں کا درمیانی حصہ جس میں مذکورہ بالا اہرام ہوتے ہیں سرخ زردی مائل ہوتا ہے اور اب الکلیہ (میڈلا آف دی کڈنی) کہلاتا ہے لب الکلیہ کے اوپر اور گردوں کے اوپر استر کرنے والی مذکورہ ریشہ دار جھلی کے اندر کی طرف سیاہی مائل رنگ کی دانہ دار ساخت ہوتی ہے جو قشر الکلیہ کارٹکس) کہلاتی ہے اس حصے سے باریک باریک نالیاں جو انابیب بولیہ (ٹیوبولائی یوری نفرائی) کہلاتی ہیں ایک چھوٹی سی تھیلی (بلب) سے جو غلاف ابنی (میل پیگی ٹن یا بومینز کیپسول) کہلاتا ہے شروع ہو کر لب الکلیہ میں سے جہاں وہ پیچیدہ ہو جاتی ہیں اور ان کے گرد عروق دمویہ کا جال (گلامی رولس) ہوتا ہے گزرتی ہوئی اہرام میں آ کر سیدھی ہو جاتی اور ان کی چوٹیوں (حلیمات) پر سوراخ کی شکل میں کھلتی ہیں ان کے ذریعے جیسا کہ اوپر ظاہر کیا گیا ہے پیشاب کے قطرات خون سے علیحدہ ہو ہو کر جیب الکلیہ میں پہنچتے ہیں۔

حالبین

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
گردوں کی نالیاں	حالبین	یورے ٹرز Ureters

عضلی لیفی ساخت کی بنج کے پر یا قلم کے برابر موٹی اور سولہ سے اٹھارہ انچ تک لمبی دو نالیاں ہیں جو دونوں گردوں کی جیبوں کے سکڑنے سے پیدا ہوتیں اور نیچے کی طرف جا کر مثانہ کے قاعدے پر دونوں طرف سے اس کی دیواروں کو محدب طور پر چھیدتی ہوئی اس میں ختم ہو جاتی ہیں۔ انہی نالیوں کے راستے پیشاب تھوڑا تھوڑا مترشح ہو کر مثانہ میں جمع ہوتا رہتا ہے۔

مثانہ

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
مثانہ	مثانہ	بلیڈر Bladder

مثانہ غشائی عضلی ساخت کا وہ تھیلی نما عضو ہے جس میں پیشاب گردوں سے حالبین کے ذریعے رس رس کر جسم سے باہر خارج ہونے سے پہلے خارج ہوتا رہتا ہے یہ پیڑو کی ہڈیوں کے مقام اتصال کے عین پیچھے اور مردوں میں معاء مستقیم کے اور عورتوں میں رحم (بچہ دان) کے سامنے جوف عانہ کے اندر واقع ہوتا ہے جب یہ خالی ہوتا ہے تو جوف عانہ کے اندر رہتا ہے لیکن جب یہ پوری طرح پر ہو جاتا ہے تو جوف عانہ سے اوپر جوف شکم میں ناف تک پہنچ جاتا ہے یہ پانچ رباطات (بندھنوں) اور اپنے اوپر استر کرنے والے صفاق پردہ کی پانچ چنٹوں کے ذریعے اپنی جگہ پر مضبوطی کے ساتھ قائم ہے بچپن میں اس کی شکل مخروطی ہوتی ہے لیکن جوانی میں جب یہ خالی ہوتا ہے تو مثلث کی شکل کا ہوتا ہے البتہ جب تھوڑا سا پر ہو تو گول اور جب بہت پر ہو جائے تو بیضوی شکل کا ہو جاتا ہے مثانے کے خالی ہونے کی حالت میں اس کے اندر بے شمار چنٹیں سی ہوتی ہیں جو اس کے بھرنے اور پھیل جانے پر غائب ہو جاتی ہیں یہ مردوں میں عرض کی نسبت طول میں لیکن عورتوں میں طول کی نسبت عرض

میں زیادہ ہوتا ہے معمولی حالت میں مثانہ تقریباً پانچ انچ لمبا اور تین انچ چوڑا ہوتا ہے اور اس میں تقریباً دس چھٹانک پیشاب جمع ہوسکنے کی گنجائش ہوتی ہے۔

تشریح کے لحاظ سے مثانے کو چار حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے: (1) مثانہ کی چوٹی جو قلۃ المثانہ (فنڈس آف دی بلیڈر) کہلاتی ہے یہ بذریعہ ایک تین تاروں کے ڈورے (حبل مثانی سری) کے ناف سے مرتبط ہوتی ہے۔ (2) مثانہ کا تلا جو قاعدہ المثانہ (بیس آف دی بلیڈر) یا قعر مثانہ کہلاتا ہے۔ یہ نیچے اور پیچھے کی طرف مائل ہوتا ہے اور مردوں میں معاء مستقیم کے دوسرے حصے لیکن عورتوں میں رحم اور مہبل کے سامنے قیام پذیر ہے اس کی پچھلی طرف سے حالبین اس کو چھید کر اور تقریباً ایک انچ تک ترچھے طور پر اس کے طبقات کے مابین چل کر اس کے اندر استر کرنے والی غشاء مخاطی میں کھلتی ہیں۔ (3) مثانہ کی گردن جو عنق المثانہ (نیک آف دی بلیڈر) کہلاتی ہے اور غدہ مذی سے گھری ہوئی ہوتی ہے اس سے آگے مجریٰ البول یعنی پیشاب کی نالی شروع ہوجاتی ہے مثانے کی گردن پر گول عضلی ریشے ہوتے ہیں جو سکڑ کر اس کو بند کئے دیتے ہیں۔ (4) مثانے کا درمیانی حصہ جو جسم مثانہ (باڈی آف دی بلیڈر) کہلاتا ہے۔

مثانے کو طولاً کاٹ کر اگر کی اندرونی سطح کو دیکھا جائے تو اس کے اندر ایک تکونہ شکل کی چکنی اور صاف سطح نظر آتی ہے جو مثلث مثانی (ٹرائی گونم ویسی کی) کہلاتی ہے اس کا زاویہ سامنے کی طرف ہوتا ہے اور اس جگہ کے اوپر استر کرنے والی جھلی کی رنگت زرد ہوتی ہے نیز مثانے کی بقیہ اندرونی سطح کی مانند یہ زیادہ چنٹ دار نہیں ہوتی اس کے پچھلے کونوں پر حالبین کے سوراخ نظر آتے ہیں جو ایک دوسرے سے تقریباً ڈیڑھ دو انچ کے فاصلے پر ہوتے ہیں سامنے مجری بول کا سوراخ دکھائی دیتا ہے۔

مجریٰ بول

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
پیشاب کی نالی، نائزہ	مجریٰ البول	یوریتھرا Urethre

یہ ایک غشائی نالی ہے جو مثانے کی گردن سے شروع ہوکر سوراخ بول (احلیل، یوریزی میٹس) پر ختم ہوتی ہے مردوں میں اس کی لمبائی سات سے آٹھ انچ تک ہوتی ہے جب قضیب استرخائی حالت میں ہوتا ہے تو اس میں دوخم پائے جاتے ہیں سہولت بیان کے لئے اس کو تین حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے (1) غدہ مذی ولا حصہ (پراسٹیک پورشن) جو مجری بول میں سے گزرتا ہے یہ مجری بول کا سب سے وسیع اور پھیلا ہوا حصہ ہے لیکن یہ دونوں سروں پر کسی قدر تنگ ہوتا ہے اگر اس کو عرضی طور پر کاٹا جائے تو اس کی شکل ایک گھوڑے کے نعل کے مشابہ دکھائی دیتی ہے اس کے صحت میں پچھلی دیوار پر ایک خط لمبا تنگ سا ابھار نظر آتا ہے جو عرف جیلی (ویرومانٹم) کہلاتا اور منی کو مثانے میں جانے سے روکتا ہے اس کے دونوں جانب ایک ایک نشیب ہوتا ہے جن میں غدہ مذی کی نالیوں کے دہانے کھلے ہیں یہ نشیب جیب المذی پر (پراسٹیک سائینس) کہلاتا ہے اس کے سامنے بھی ایک نشیب ہوتا ہے جو جیب المنی (سائنس پاکوکیرس) کہلاتا ہے اس میں دونوں مجاری منی کے دہانے کھلتے ہیں اس حصے میں بغور ملاحظہ کرنے پر ایک چھوٹی سی تھیلی نظر آتی ہے جو عورتوں کے رحم اور مہبل کے مشابہت کی وجہ سے رحم الرجال (یوٹرس میسکیو لائنس) کہلاتی ہے (2) غشائی حصہ (میمبر نیس پورشن) جو غدہ مذی کی چوٹی اور جسم اسفنجی کے بھلے (بلب) کے مابین ہوتا ہے یہ احلیل کے علاوہ مجری بول کے باقی تمام حصوں سے چھوٹا اور تنگ ہوتا ہے چنانچہ بالائی سطح کے قریب اس کی لمبائی پون انچ اور نچلی سطح پر نصف انچ کے قریب ہوتی ہے (3) اسفنجی حصہ (سپنجی پورشن) یہ جسم کے تمام جزا سفنجی میں واقع اور مجری بول کا سب سے لمبا حصہ ہے چنانچہ اس کی لمبائی چھ انچ کے قریب ہوتی ہے یہ جز غشائی کے اختتام سے

شروع ہوکر احلیل پر ختم ہوتا ہے اس کا قطر تقریباً چوتھائی انچ ہوتا ہے لیکن اس کا ابتدائی حصہ جو جسم اسفنجی کے پھیلاؤ (بصلہ) میں ہوتا ہے اور اختتامی حصہ جو احلیل کے پیچھے حشفہ کے اندر ہوتا ہے کسی قدر کشادہ ہوتا ہے پچھلے کشادہ حصے کے قسم متوسع اور اگلے کشادہ حصے کو کشتی نما ہونے کی وجہ سے حفرہ زورقیہ (فاسانوی کولیر) کہتے ہیں جز متوسع میں غدہ ودی کی نالیوں کے سوراخ پائے جاتے ہیں سوراخ بول (احلیل) عمودی شگاف ہے جو تین خط لمبا اور مجری بول کے تمام حصوں سے زیادہ تنگ ہے اس کے دونوں طرف دو چھوٹے چھوٹے لب ہوتے ہیں تمام مجریٰ بول اور بالخصوص اس کے فرش میں بہت سے باریک باریک سوراخ ہوتے ہیں جو فی الحقیقت مجریٰ بول کے اندر استر کرنے والی غشاء مخاطی کے اندر کی مخاطی گلٹیوں کی نالیوں کے دہانے ہیں احلیل سے قریباً ڈیڑھ انچ دور حفرہ زورقیہ کی بالائی جانب ان سوراخوں میں سب سے بڑا سوراخ پایا جاتا ہے جو فتحہ کبیرہ کہلاتا ہے۔

عورتوں کا مجریٰ بول مردوں سے کسی قدر مختلف ہوتا ہے وہ تقریباً 1/2 1 انچ لمبی ایک غشائی نالی سی ہے جو مثانے کی گردن سے شروع ہوکر احلیل پر ختم ہوجاتی ہے اس کا قطر تقریباً 1/4 انچ اور رخ نیچے اور سامنے کو ہوتا ہے جس سے یہ کسی قدر اوپر کی طرف مقعر ہوگئی ہے عورتوں میں احلیل کا سوراخ بظر اور مہبل کے دہانے کے عین وسط میں ہوتا ہے اور بآسانی کھل سکتا ہے جس کی وجہ سے عورتیں بہ نسبت مردوں کے پیشاب کو زیادہ دیر تک نہیں روک سکتیں۔

تشخیص الامراض / نظام بولی کے امراض کی تشخیص

اگر کوئی مریض طبیب کے پاس آکر پیشاب کی کمی بیشی یا بار بار یا قطرہ قطرہ مع درد یا بغیر درد کے آنے کی شکایت کرے اور اس کے ساتھ ہی اس میں پیڑو یا گدرے کے مقام پر ثقل اور درد کے محسوس ہونے یا ان مقامات پر دبانے سے درد ہونے یا دردسر' سدر' دوار' غنودگی' سستی' فالج' سکتہ دفعتاً عدم بصارت' تشنجی درد' مخصوص قسم کی تنگی تنفس' پپوٹوں کے تہیج' استسقاء عام' چہرے کی بے رونقی اور پھیکا پن' قلت الدم' قے' اسہال' سخت بدبودار پسینہ آنے وغیرہ کی کم وبیش علامات پیش کرے اور اس کے ساتھ ہی گردے' مثانہ اور مجریٰ بول وغیرہ اعضائے بول اور قارورہ کے ہر قسم کے ممکن امتحانات پر ان میں غیر طبعی حالات کی موجودگی پائی جائے تو امراض نظام بولی کا شبہ کرنا چاہیے۔

اگر مرض حاد ہو' پیشاب مقدار میں کم آئے اور اس کا کیمیاوی امتحان کرنے پر اس میں رطوبت بیضیہ زیادہ پائی جائے اور خوردبین کے ذریعے دیکھنے پر اس میں قشور بھی نظر آئیں اس کی رنگت دھوئیں کی مانند ہو' کم وبیش سوء القنیہ یا استسقاء لحمی اور تسمم بولی کی علامات پائی جائیں تو یہ بالعموم شدید ورم گردہ (التہاب الکلیہ حاد' اکیوٹ نیفرائیٹس یا اکیوٹ برائیٹس ڈیزیز) پر دلالت کرتی ہیں اگر مرض مزمن ہو گردے کے امراض کی عام علامات واضح طور پر پائی جائیں استسقاء عام بھی نمایاں ہو پیشاب مقدار میں کم آئے اور اس میں رطوبت بیضیہ وقشور بکثرت پائے جائیں تو یہ مزمن ورم گردہ پر دلالت کرتی ہیں اگر مریض سستی' غنودگی' تھکی' عام جسمانی ونفسانی کمزوری' روزافزوں لاغری' نسیان اور گاہے بے خوابی وغیرہ کی کم وبیش شکایات کرے اور قارورے کا امتحان کرنے پر اس میں رطوبت بیضیہ کی زیادتی اور موجودگی کے آثار بھی پائے جائیں دن کو پیشاب زیادہ آئے استسقاء کی کوئی علامت نہ ہو تو یہ امور اغلباً خاص قسم کے ورم گردہ مزمن کو ظاہر کرتے ہیں۔

اگر پیشاب کثیر مقدار میں آئے اور اس میں رطوبت بیضیہ بھی بہت زیادہ پائی جائے لیکن استسقاء اور تسمم الدم کی کوئی علامت نہ پائی جائے مریض کو عرصہ تک قرحہ یا آتشک رہ چکا ہو جسم کے کسی دوسرے حصے میں چربی کی زیادتی یا لحمی مرض پایا جائے تو ایک حد تک گردوں کی ساخت کے چربی میں تبدیل ہوجانے کو ظاہر کرتا ہے۔ اگر پیشاب میں رطوبت بیضیہ زیادہ اور مسلسل پائی جائے اور اس کے ساتھ کسی اور عضو مثلاً قلب وغیرہ میں خرابی پائی جائے تو گردوں میں اختقان دموی ہوجانے پر

دلالت کرتی ہے جو کہ امراض قلب' استسقاء' پیٹ کی رسولیوں اور حمل کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے لیکن اگر رطوبت بیضیہ کم مقدار میں آئے یا وہ کبھی کبھی ظاہر ہو تو یہ بھی گردوں کے احتقان دموی کو ہی ظاہر کرتی ہے لیکن اس صورت میں اسکا باعث خود گردے کے اندر موجود ہوتا ہے مثلاً سردی کر گردوں کا ضعیف ہو جانا بخار یا خون کے دوسرے امراض جن کی سمیت گردوں میں خراش و کمزوری پیدا کر دیتی ہے ادویہ جو گردوں پر اس قسم کا مضعف و خراش کن اثر کرتی ہیں سوء ہضم امراض جگر وغیرہ۔

اگر مریض پیشاب میں خون آنے کی شکایت کرے تو یہ بھی معلوم کر لینا چاہئے کہ خون پیشاب کے شروع میں آتا ہے یا بعد میں آتا ہے یا پیشاب کے ساتھ بالکل ملا ہوا ہوتا ہے اور اس کی رنگت کس قسم کی ہوتی ہے چنانچہ اگر خون کی رنگت شوخ سرخ ہو اور وہ پیشاب کے شروع میں آئے تو اغلباً مجری بول یا غدہ مذی میں ضرب وزخم' سوزاک' تمدد یا خراج غدہ مذی پر دلالت کرتا ہے۔ اگر خون زیادہ تر پیشاب کے آخر میں آئے اور منجمد ہو تو ورم مثانہ حاد حصاۃ مثانہ اور مثانے کی رسولیوں مثلاً سرطان وغیرہ کو ظاہر کرتا ہے اگر خون پیشاب کے ساتھ بالکل ملا ہوا ہو جس سے پیشاب کی رنگت دھوئیں کی مانند ہو جاتی ہے تو ورم گردہ' حصاۃ گردہ' گردے کے ضرب و زخم' گردے کے سلی زخم' گردے کی خبیث رسولیوں یا گردوں کے احتقان دموی پر دلالت کرتا ہے جو بعض اوقات امراض قلب یا موتی جھرا وغیرہ سے ہو جایا کرتا ہے اسی طرح اگر پیشاب کے شروع میں پیپ آتی ہو اور پیشاب کا ردعمل (ری ایکشن) تیزابی ہو تو مجری بول کے التہاب یا قرحہ غدہ مذی کے قرحہ پر استدلال کیا جاتا ہے اگر پیشاب کے آخر میں پیپ آتی ہو یا پیشاب کے ساتھ خوب مل کر آتی ہو اور اس کا ردعمل کھاری ہو تو یہ بالاکثر سوزاک' حصاۃ مثانہ' ورم مثانہ' ضرب و زخم مثانہ' سرطان مثانہ' سلعات مثانہ' فالج مثانہ جس کی وجہ سے پیشاب بہت دیر تک مثانے میں محتبس رہا ہو مثانے کے سلی زخم یا کیلنی مکھی اور تارپین وغیرہ خراش کرنے والی دواؤں کی کافی دیر تک استعمال کرنے کو ظاہر کرتا ہے لیکن اگر پیپ پیشاب کے ساتھ ملی ہوئی آتی ہو اور پیشاب کا ردعمل تیزابی ہو تو یہ بالعموم گردے کے پیپ دار ورم' گردے کی پتھری' گردے کے سلی یا سوزاکی زخم کو ظاہر کرتی ہے مگر قارورے کا رنگ بہت گہرا' سرخ یا زرد ہو اور اس میں بدبو پائی جائے اور اس کے اوپر کسی قدر دہنیت ہو اور اس کے ساتھ ہی نبض میں تیزی' گدرے کے مقام پر گرمی' پیاس کی شدت' پیشاب کرتے وقت مجری بول میں گرمی کا احساس پایا جائے' شہوت جماع زیادہ ہو گردوں کے مقام پر سرد اشیاء سے فائدہ اور گرم اشیاء ادویہ سے اغذیہ وغیرہ حد سے زیادہ ورزش اور تکان وغیرہ سے ضرر محسوس ہو تو یہ گردوں کے سوء مزاج گرم پر دلالت کرتا ہے۔

اس کے برعکس اگر قارورے کا رنگ سفید اور قوام غلیظ ہو اسکے ساتھ ہی جسم کی رنگت بھی سفیدی مائل ہو پیاس کی کمی' شہوت جماع کا کم یا باطل ہو جانا' سرد اشیاء سے نقصان اور گرم اشیاء سے فائدہ' گردے کے مقام پر گرانی اور غلبہ بلغم کی دوسری علامتیں پائی جائیں تو گردے کے سوء مزاج بارد بلغمی کو ظاہر کرتی ہیں۔ بقراط کا قول ہے کہ جب پیشاب چرب ہوتا اور جلدی جلدی آتا ہے تو یہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ گردے پر حرارت غالب آ گئی ہے جو اس کی چربی کو پگھلا رہی ہے اگر کسی مریض کے بول پر جھاگ بکثرت آئیں اور دیر میں زائل ہوں تو یہ اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ اس مریض کے گردے ماؤف ہیں اور مرض بھی مزمن قسم کا ہے جو دیر میں زائل ہوگا۔ دفعتاً پیشاب کا بند ہو جانا بالعموم مثانے کے حد سے زیادہ بھر جانے' مجری بول کے تشنج' پتھری سے مجری بول کے سوراخ کا بند ہو جانے یا عورتوں میں رحم کے بے جگہ ہو جانے وغیرہ پر دلالت کرتا ہے دقت بول کا عام سبب ضیق التصاق مجری بول اور معمر آدمیوں میں غدہ مذی کا عظم یا ورم وغیرہ ہوا کرتا ہے۔ پیشاب کا بار بار اور درد سے آنا' سوزاک مجری بول کے دوسرے التہابی یا سوزشی امراض اور پتھری وغیرہ کی موجودگی کو ظاہر کرتا ہے اگر قارورہ بار بار اور بکثرت آئے اور متعدد مرتبہ اس کا کیمیاوی امتحان کرنے پر اس میں شکر کی موجودگی پائی جائے تو مرض ذیابیطس کو ظاہر کرتا ہے۔

امراض نظام بولی کا عام اصول علاج

(1) سوائے چند امراض کے باقی بیشتر امراض نظام بولی میں مدرات و مسکنات کا استعمال عموماً مفید ہوا کرتا ہے۔

(2) گردوں میں بہت زیادہ گرمی نہیں پہنچانی چاہئے کیونکہ جب ان پر حرارت غالب ہوجاتی ہے تو بہت سے امراض جو ہلاکت کا موجب ہوتے ہیں گردوں میں پیدا ہوجاتے ہیں۔

(3) گردوں کے اکثر امراض میں قے فائدہ مند ہوتی ہے اور امراض مادی میں تو مسہل کے خلاف فصد باسلیق اور قے بہترین منقیات گردہ میں سے ہیں۔

(4) گردوں کے امراض میں اکثر اوقات شروع میں ہی مدرات کے کثرت استعمال سے مرض کا اثر مجاری بول میں بھی پہنچ جاتا اوران میں تنگی پیدا کرنے کا باعث ہوتا ہے لیکن جب گردے میں مذکورہ طریقوں پر تنقیہ کے بعد نفس عضو میں تھوڑا سا مادہ باقی رہ جائے تو اس میں مدردوائیں پورا نفع بخشتی ہیں اور اس وقت مسہل بھی مادہ مرض کو مجاری بول سے آنتوں میں لے آتا ہے لیکن جب تک شدید ضرورت نہ ہو مسہل نہ دیں۔

(5) جو چیزیں جگر کو قوی کرتی ہیں وہ گردوں کو بھی قوی کرتی ہیں اور چونکہ گردوں اور مثانے کے امراض سے اکثر فساد جگر بھی پیدا ہوجانے کا اندیشہ ہوتا ہے اس لئے جگر کی اصلاح بھی گردے اور مثانے کی خرابیوں کی اصلاح کا موجب ہوتی ہے۔

(6) مثانہ کے امراض کا علاج بھی گردوں کے امراض کے مطابق ہی کیا جاتا ہے لیکن گاہے مقامی طور پر پچکاریوں کا استعمال بھی کرانا پڑتا ہے بالخصوص مجری بول کے زخموں وغیرہ میں۔

(7) خجندی کا قول ہے کہ مثانے میں گرمی پہنچانے کے لئے جو دوائیں استعمال کی جائیں وہ حار بالفعل ہونی چاہئیں خوہ وہ داخلی طور پر استعمال کی جائیں یا خارجی طور پر اور اگر مثانے کی تبرید کرنی مقصود ہو تو خارجی یا مقامی طور پر جو دوائیں اس غرض کے لئے استعمال کرائی ہوں وہ نیم گرم استعمال کرانی چاہئیں کیونکہ مثانے کا جوہر عصبی ہے اور بالفعل سرد دواؤں سے اس میں نقصان کا اندیشہ ہوتا ہے لیکن داخلی طور پر تبرید کے لئے جو دوائیں دی جائیں وہ بارد بالفعل ہوں کیونکہ مثانے کا موضع بعید ہے اور تناول کی ہوئی دوا اس میں اس وقت تک پہنچتی ہے جب کہ گرم ہوجاتی ہے۔

(8) ترش اور تیزابی اشیاء کا استعمال مثانہ کے لئے نہایت مضر ہوتا ہے اس لئے امراض بولی میں عموماً کھاری اشیاء کا استعمال کرانا چاہئے۔

(9) امراض بولی کے علاج میں داخلی طور پر عموماً مدرات کا اور خارجی طور پر آبزن مردخات، مزورقات، تکمیدات اور ضمادات ونطولات کا استعمال کرایا جاتا ہے۔

امراض نظام بولی کی دوائیں

مفردات: آبزن کے طریق پر استعمال کی جانے والی دوائیں: کاپھل، کالی زیری، ناگرموتھ، بالچھڑ، اذخر، میتھی، تخم السی، بابونہ، اکلیل الملک، برگ غار، مرزنجوش، گل خطمی، پرسیاؤشاں، اجوائن، تخم کرفس، تخم شبت، تخم قرطم، گل بنفشہ، پودینہ خشک، برنجاسف، اسپت، بورہ ارمنی، ترب یا تخم ترب، بیخ برگ شلجم، گل سرخ، گوکھرو، آرد جو، برگ بید، برگ خرفہ، برگ پالک، کدو، برگ آس، مازو، گلنار، مائیں، ناسپال، پوست بیخ خطمی، تخم خربزہ، اشنان، کلتھی، ملتھی، کاکنج، تخم گندر جنگلی، گل نیلوفر، بیخ بلیون، درمنہ ترکی، پیہ کبوتر۔

مشروبات: شیرہ تخم قرطم، شیرہ تخم خربزہ، شیرہ خارخسک، شیرہ تخم خیارین، شیرہ تخم کاسنی، شیرہ بادیان، شیرہ تخم انگن، شیرہ تخم کشوث، شیرہ

حب کا کنج، شیرہ خارشتر، شیرہ بلیون، شیرہ حب الحلب، شیرہ کباب چینی، شیرہ انیسون، شیرہ تخم کرفس، شیرہ پودینہ خشک، شیرہ زیرہ سفید، شیرہ حب القلت، شیرہ حب القلقل، شیرہ ابہل، شیرہ مشکطرامشیع، شیرہ دوقو، شیرہ فطراسالیون، شیرہ تخم گندز، شیرہ برگ پتھر پھوڑی، شیرہ برگ انگو، شیرہ مغزپنبہ دانہ، شیرہ سرپھوکہ، شیرہ تخم شبت، شیرہ تخم ترب، شیرہ تخم شلجم، شیرہ تخم رواسن، شیرہ تخم پالک، شیرہ تخم بتھوا، بیخ کاسنی، بیخ بادیان، بیخ خربزہ، بیخ کرفس، بیخ اذخر، بیخ کبر، بیخ گندز، بیخ سہجنہ، بیخ رواسن، بیخ بنفشہ، خاکشی، گل بنفشہ، اصل السوس مقشر، راوند، سنبل الطیب، حماما، سکر العشر، نانخواہ، سلیخہ، اسارون، خولنجان، مومیائی، وج ترکی، کلتھی، لک مغسول، روغن مغز تخم ترنج، جدوار خطائی، قسط شیریں، دارچینی، برگ سداب، مغز چلغوزہ، جوز ہندی، سعد کوفی، افسنتین رومی، لاجورد مغسول، کرنجوہ، شیرہ برگ دوب، آب ترب مروق، شیرہ گل جاروب، شیرہ برگ شہدی، شیرہ گل سرکنڈہ، آب مروق ترب سبز، آب مروق گل دواؤدی سبز، آب برگ نمام، آب برگ کاسنی سبز مروق، آب برگ سرد مروق، آب برگ انگور مروق، آب برگ کریلہ سبز مروق، عرق انناس، عرق عنب الثعلب، عرق بادیان، عرق پودینہ، عرق بادرنجبویہ، عرق گندز، عرق زیرہ، عرق نانخواہ، عرق انیسون، عرق بادآورد، خاکستر عقرب، خاکستر آبگینہ، جواکھار، قلمی شورہ، پوست بیضہ مرغ سوختہ، کشتہ ابرک، خاکستر خرگوش، خاکستر کرنب، خاکستر بلور، خاکستر صفراغون، کشتہ مرجان، خاکستر چوب انگور، خاکستر درخت کنجد، سرگین خروس، خراطین خشک مصفیٰ، ذراریح، سرگین کبوتر صحرائی، پوست سنگدانہ مرغ، خرمہرہ سوختہ، حجرالیہود، سنگ سرماہی، مغز ختہ آلو بالو، حب الغار، غاریقون، حب صنوبر، کہربا، اشق، درونج عقربی، قیصوم، عودصلیب، شیطرج ہندی، تخم گندنا، کندش، قاقلہ کبار و صغار، کف دریا، بیخ غافث، برادہ آبنوس، زیتون الماء، حب بلسان، عودبلسان، جعدہ، بسفائج، صمغ عربی، تخم کتان، مغز فندق، تخم خطمی، گل سرخ، پوست خیارشنبر، پوست فالسہ شکری، پوست نخود سیاہ، گرہ بانس، ڈوڈہ کپاس، روغن بطم، روغن بلسان، روغن زیتون وغیرہ۔

ضمادا: برادہ صندل سفید، گلنار فارسی، اقاقیا، گل ارمنی، آردجو، گلاب آب کاسنی سبز، برگ مغیلاں، تخم کاہو، عدس مقشر، گل سرخ، گل بنفشہ، گل نیلوفر، تراشہ کدو، کافور، آب برگ خرفہ، برگ کشنیز، برگ بید سادہ، گل بہی، تراشہ سیب، گل گڑہل، برگ گل صد برگ، تخم خطمی، تخم خبازی، طحلب سبز، برگ حماض، برگ تمر ہندی، عصارہ لحیۃ التیس، لاون، رامک، ریباس وغیرہ۔

مرکبات: بنادق البزور، تریاق الکلیہ یا تریاق المثانہ، جوارش زرعونی سادہ و جوارش زرعونی عنبری، حب البزور، روغن خسک، روغن عقرب، سفوف حجرالیہود، سفوف بزور، سفوف کندر، سفوف کاکنج، سفوف ماسک البول، سفوف لک، بارپوند، سفوف مامیراں، سفوف صندل، سفوف خشخاش، سفوف شادنج، سفوف زجاج، سفوف شورہ، سفوف شورہ قلمی، سفوف کشتہ قلعی، سفوف سرخ، سفوف ست بہروزہ، شربت آلو بالو، شربت بزوری بارد، شربت بزوری معتدل، شربت بزوری حار، شربت خارخسک، شربت عدس، شربت برگ انور، شربت نجیل، شربت مفتت، شربت بلیون سادہ، شربت بلیون مر، شربت کاکنج، ضماد حبہ، عرق خبث الحدید، قرص کافور، قرص کاکنج، قرص لبوب، قرص طین، قرص کہربا، قرص بزور، قرص شبت، قرص ماسک البول سادہ و بارد، قرص خشخاش، قرص بول الدم، مطبوخ ملین، معجون حجرالیہود کبیر، معجون عقرب، معجون ید اللہ، معجون الکلی، معجون جالینوس، معجون کاکنج، معجون کندر، معجون قسط معجون ماسک البول، معجون بلوط، معجون اعظم، معجون سنگ سرماہی، معجون وج، معجون خبث الحدید، معجون کوتوالی، نقوع بلیلہ وغیرہ۔

امراض نظام بولی کی غذائیں

پیاز کے ساتھ اراروٹ کا شوربا، دودھ چاول، آلو کا شوربا، ٹماٹر کا شوربا، تازہ سفید مچھلی ابلی ہوئی، پرندوں مثلاً تیتر، بٹیر، کبوتر، فاختہ، مرغابی، چوزہ مرغ، چڑیوں کے گوشت کا شوربا، آٹے کی روٹی، ٹوسٹ، دلیا، ساگودانہ، مونگ یا ارہر کی دال، تازہ سبزیاں کدو، ترئی، ٹنڈا، چقندر، مولی، پالک، شلغم، کدو، کاہو، خرفہ، پیاز، دودھ، مکھن، بالائی، روغن زیتون، بادام وغیرہ مغزیات، ملین اور دوسرے ہر قسم کے بخوبی پکے ہوئے میوہ جات، خربزہ، کھیرا، گاجر، سنگترہ، انناس، وغیرہ ہلکی چائے بالخصوص السی کی ماء الجبن،

انگور کا تازہ رس' نخود آب رس' آش جو' کلتھی کی کھیر وغیرہ۔

ریگ اور پتھری کی صورت میں اگر پتھری حمض بولی (یورک ایسڈ) کی ہو تو دودھ' مکھن' انڈوں کی زردی اور سبز ترکاریاں وغیرہ دیں اور اگر کیلشیم اگزیلیٹ کی ہو تو گوشت' مچھلی' آلو' گندم' کبھی کبھی انڈے کی زردی' دودھ اور پرندوں کے گوشت میں ملا کر سبزی دیں۔

پرہیز: ہر طرح کے سرخ گوشت' مٹر' لوبیہ' شراب' بینگن' میتھی' زیادہ مصالح دار اور تلی ہوئی اشیاء چنے اور ماش کی دال' پنیر' مٹھائی' کیک' پیسٹری' قہوہ' کثرت تمباکو نوشی' برف وغیرہ سے۔

یادداشت: گردے اور مثانے کے امراض میں بعض حالات میں مدرات بول کا استعمال نہایت مفید اور ضروری ہوتا ہے اور بعض حالات میں مضر مثلاً ریگ اور پتھری میں مفید اور ورم گردہ و مثانہ میں مضر ہوا کرتا ہے۔

ورم گردہ

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
گردے کا ورم	ورم گردہ	نیفرائیٹس **Nephritis**
برائٹ کا مرض	داء البرائیٹ	برائیٹس ڈیزیز **Bright's Disease**

یادداشت: چونکہ اس مرض کی سب سے پہلے گائے ہسپتال لندن کے ڈاکٹر برائیٹ نے 1927ء میں وضاحت کی تھی اس لئے اس کا نام برائیٹس ڈیزیز رکھا گیا ہے۔

کیفیت و ماہیت: اس مرض میں گردوں میں ورم ہو جاتا ہے اور ان کی ساخت میں نقص آ جاتا ہے جس سے وہ اپنے طبعی کام سے رک جاتے ہیں ابھی تک اس مرض کی ماہیت معلوم نہیں ہوئی البتہ اس قدر معلوم ہوا ہے کہ یہ ان اشخاص کو زیادہ ہوتا ہے جن میں لوہے' پتھر' ٹین' سیسہ وغیرہ کے ذرات منہ کے ذریعے جسم میں جاتے رہتے ہیں اور اس بارے میں اسے سل سے مشابہت ہے اس لئے خیال کیا گیا ہے کہ یہ مرض ان اجرام کا ہی نتیجہ ہے جو دوسرے اعضاء میں اورام پیدا کرتے ہیں۔

اس مرض کے ابتدا میں گردوں کی ساخت میں تغیر واقع ہو جاتا ہے اور بالعموم اس کی دو صورتیں ہوتی ہیں کبھی تو پیشاب کی نالیوں اور ریشوں میں ورم ہو جاتا ہے اور کبھی اوعیہ مجاری خون شکستہ ہو جاتی ہیں اس تغیر کی وجہ سے گردے ان حموضات و فضلات کو خارج نہیں کر سکتے جو خون میں ملے ہوئے ہوتے ہیں اور حموضات کے اجتماع کی وجہ سے مختلف تکلیفیں شروع ہو جاتی ہیں جب خون میں ان حموضات و فضلات کا زیادہ اجتماع ہوتا ہے تو اس وقت سانس زیادہ تیز ہو جاتا ہے ورم مزمن میں یہ صورت عام طور پر ہو جاتی ہے اس لئے اس کی یہ ایک خاص علامت ہے ورم مزمن میں بعض اوقات حموضات و فضلات وبل کے خون میں زیادہ ہو جانے سے سمم بولی (یوریمیا) کا مرض ہو جاتا ہے نیز کبھی تشنج بھی واقع ہو جاتا ہے ورم مزمن میں گردوں کی ساخت کبھی چربی میں بدل جاتی ہے یا موم کی طرح ہو جاتی ہے یا دانہ دار ہو جاتی ہے نیز شریانی ساخت میں تناؤ پیدا ہو جاتا ہے جس سے بعض اوقات دماغ میں جریان خون ہو کر سکتہ ہو جاتا ہے۔

اقسام: اس مرض کی دو قسمیں ہیں شدید اور مزمن شدید ورم گردہ میں عموماً پیشاب کی نالیوں اور ان کے ریشوں میں ورم ہو جاتا ہے یا اوعیہ مجاری خون شکستہ ہو جاتی ہے مزمن ورم گردہ میں گردے کی ساخت چربی میں بدل جاتی یا دانہ دار ہو جاتی ہے۔

اسباب: شدید ورم گردہ عموماً شدید بخاروں مثلاً زرد بخار' سرخ بخار' ملیریا' محرقہ بطنی' خسرہ' چیچک وغیرہ سے ہو جاتا ہے کبھی آتشک' سل' نار فارسی' ہیضہ' خناق وبائی نقرس سے بھی پیدا ہو جاتا ہے گاہے شدید سردی' بارش میں بھیگنے' گرم سرد ہو جانے گردہ پر چوٹ لگنے' ایام حمل میں گردوں پر زیادہ بوجھ پڑنے' تیلنی مکھی' کاربالک ایسڈ وغیرہ کے استعمال' کثرت جماع' کثرت سے

خواری، اور فاشہ کشی سے بھی یہ مرض حملہ آور ہوتا ہے۔
مزمن ورم گردہ عموماً ورم شدید کے بعد ہوتا ہے مگر کبھی مذکورہ اسباب سے براہ راست بھی ہوجاتا ہے اس صورت میں تکلیف آہستہ آہستہ بڑھتی ہے اور مریض کو شروع شروع میں اس کا احساس بھی نہیں ہوتا۔
علامات: شدید روم میں ابتدا عموماً بخار کے ساتھ کسی قدر لرزہ ہوتا ہے کبھی دردسر یا سانس کی زیادتی کے ساتھ مرض کا حملہ شروع ہوتا ہے کمر میں درد ہوتا ہے اکثر مریض کا چہرہ ورم کرجاتا ہے کبھی تمام جسم پر ورم ہوجاتا ہے عموماً زبان خشک ہوجاتی ہے اور شدید پیاس محسوس ہوتی ہے آنکھیں تر رہتی ہیں پیشاب سیاہی یا سرخی مائل ہوتا ہے اور اس میں رلوبت بیضیہ (البیومن) پائی جاتی ہے ورم مزمن میں مرض آہستہ آہستہ ترقی کرتا ہے عموماً مریض سانس جلد لیتا ہے۔ اس کے خون کا دباؤ بڑھ جاتا ہے عموماً اس کے چہرہ اور جسم پر خفیف ورم ہوتا ہے اکثر کھانسی یا بدہضمی کی شکایت ہوتی ہے دن بدن کمزوری بڑھتی جاتی ہے ابتداء میں پیشاب زیادہ اور بار بار آتا ہے مگر بعد میں کم ہوجاتا ہے اور اس میں رطوبت بیضیہ (البیومن): یادہ ہوتی ہے اکثر خفقان بھی ہوجاتا ہے اور مریض کا دل کمزور ہوجاتا ہے۔
تشخیص: اگر پیشاب میں رطوبت بیضیہ ہو چہرہ اور بدن پر ورم ہو گردوں کے مقام پر درد ہو پیشاب سیاہی یا سرخ مائل ہو اور نبض میں سرعت ہو تو عموماً ورم گردہ کی شکایت ہوتی ہے۔
انجام: ورم شدید کا انجام اکثر بخیر ہوتا ہے گو شدید بخاروں میں ہونے کی صورت میں بعض اوقات انجام خطرناک بھی ہوجاتا ہے ورم مزمن زیادہ خطرناک ہوتا ہے اور اس کے مریض بہت کم اچھے ہوتے ہیں۔
نتائج: ورم شدید میں ذات الریہ، تسمم بولی اور ورم مزمن کا اندیشہ ہوتا ہے اور ورم مزمن میں تشنج، بے ہوشی، سوء ہضم مزمن، خفقان اور سعال مزمن ہوجاتے ہیں۔
اصول علاج: اس مرض کا علاج بے حد توجہ طلب ہے اور اکثر مریضوں کی ذرا سی بے احتیاطی سے خوفناک نتائج رونما ہوتے ہیں اس مرض کی تشخیص کے ساتھ ہی یہ امر ذہن نشین ہوجانا چاہئے کہ مریض کی زندگی کا سوال درپیش ہے کیونکہ شدید حالت اکثر مزمن صورت اختیار کرلیتی ہے اور مزمن ورم گردہ اکثر منجر بہ ہلاکت ہوتا ہے دوسری چیز جو معالج کو پیش نظر رکھنی چاہئے وہ یہ ہے کہ گردے عملی طور پر اپنے فرائض انجام نہیں دے سکتے اس لئے غذائیں نہایت ہلکی ہونی چاہئیں اور اس قسم کی غذائیں ہونی چاہئیں جو زہریلے مواد سے خالی ہوں تاکہ گردوں کو کم سے کم کام کرنا پڑے یہ ظاہر ہے کہ اغذیہ ملحمہ (پروٹینز) میں حامض بولی (یورک ایسڈ) وغیرہ زہریلے مواد زیادہ پائے جاتے ہیں اس لئے اس کا استعمال بالکل ترک کردینا چاہئے نشاستہ دار غذائیں اور ترکاریاں بھی مضرت سے خالی نہیں ہیں اس مرض کے لئے بہترین غذا دودھ ہے گو دودھ بھی فی الحقیت ملحمہ غذا ہے لیکن اس کی مضرت کو کم کرنے کے لئے اس میں پانی ملا کر پتلا کرلینا چاہئے اس مرض میں اس کی بھی خاصی کوشش کرنی چاہئے کہ گردے کچھ نہ کچھ کام کرتے رہیں اگر پانی بہت کم پلایا جائے بعض اوقات گردے کام کرنے سے بالکل رک جاتے ہیں اور اس طرح پیشاب بالکل بند ہوجاتا ہے۔ اس اندیشہ کو رفع کرنے کے لئے پانی کافی مقدار میں دینا چاہئے اس سے گردوں کو ایک ہلکا کام بہم پہنچانے کے علاوہ ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ گردوں کا زہر پانی میں حل ہوکر خارج ہوتا رہے گا یہاں ایک اور امر کی تصریح بھی ضروری ہے کہ اکثر ورم گردہ کے ساتھ استسقاء لاحق ہوجاتا ہے اور اس صورت میں پانی کا کثرت استعمال مضرت رساں ہوتا ہے اس حالت میں بہترین تدبیر یہ ہے کہ مریض کو پسینہ لایا جائے پسینہ سے پانی خارج ہوکر استسقاء میں کمی ہوگی اور زہر جلد کے رستے سے خارج ہوتا رہے گا۔ فی الحقیقت شدید ورم گردہ میں پسینہ لانے کی پوری کوشش کرنی چاہئے پسینہ لانے کی بہترین تدبیر یہ ہے کہ مریض کو گرم پانی کا بھپارہ دیا جائے اور اسے گردن تک گرم پانی میں بھیگی ہوئی چادروں سے لپیٹا جائے۔ (مریض پلنگ پر ہے اور کچھ دیر تک اسے گرم پانی کا بھپارہ دیا گیا ہے پھر گرم پانی میں کمبل کو بھگو کر

نچوڑا جا رہا ہے' نچوڑنے کے بعد اس کو مریض کے چاروں طرف لپیٹ دیا گیا ہے اور اس پر موم جامہ لپیٹ کر پھر ایک خشک کمبل لپیٹا گیا ہے نیز سر پر ایک سرد کپڑا رکھ دیا گیا ہے۔ پسینہ لانے سے ایک فائدہ یہ ہوتا ہے کہ مریض کا سانس درست ہو جاتا ہے۔ خون کی سمیت پسینہ کے ذریعے سے خارج ہوتی رہتی ہے اگر یہ زہر خون سے خارج نہ ہو تو اکثر سم بول کا مرض پیدا ہو جاتا ہے جس سے تشنج اور بے ہوشی ہو کر موت واقع ہو جاتی ہے ہلکے مسہلات اور مدرات کا استعمال بھی مفید ہوتا ہے کیونکہ ان سے زہریلے مواد خون میں کم جمع ہوتے ہیں اور اس طرح خطرے کا احتمال کم ہوتا ہے۔

دستور العلاج: (1) مغز پنبہ دانہ بارہ گرام نیم کوفتہ رات کو گرم پانی میں بھگو کر صبح اسکا زلال لیں اور شربت بزوری معتدل پچیس ملی لیٹر ملا کر پلائیں۔ (2) لعاب بہدانہ تین گرام' لعاب اسپغول چھ گرام' شیرہ عناب پانچ دانے' شیرہ تخم خرفہ تین گرام' شیرہ تخم خیارین تین گرام' شربت بزوری پچیس ملی لیٹر ملا کر پلائیں۔ (3) معجون حب القلطن نو گرام ہمراہ شیر بز 250 ملی لیٹر ترنجبین چالیس گرام ملا کر پلائیں۔ (4) موم بارہ گرام' روغن گل پچیس گرام' روغن بنفشہ پچیس گرام میں ملا کر پگھلا کر گردوں کے مقام پر مالش کریں۔

انتباہ: جب شدید ورم گردہ ابتدائی درجہ سے گزر جائے تو اس وقت اس امر کی خاص طور پر احتیاط کرنی چاہئے کہ وہ مزمن صورت اختیار نہ کرے اس غرض کے لئے گردوں کو آرام دینے کی پوری کوشش کرنی چاہئے مریض کی غذا ہلکی ہونی چاہئے دماغی و جسمانی طور پر آرام کرنا چاہئے۔ سردی اور بارش سے بچنا چاہئے اس طرح چھ ماہ کا زمانہ بسر کرنا چاہئے اگر شدید ورم گردہ بد قسمتی سے مزمن صورت اختیار کر لے یا براہ راست مزمن ورم گردہ کی شکایت ہو جائے تو اس دن یہ نتیجہ اخذ کیا جائے گا کہ گردے اپنے وظائف انجام دینے کے قابل نہیں رہے اس صورت میں مناسب غذا' آسائش اور احتیاط سے زندگی لمبی تر ہو سکتی ہے مگر اکثر کامل آرام نہیں ہوتا اور بعض اوقات تو خون کی سمیت مہلک صورت اختیار کر لیتی ہے مزمن صورت میں غذا لطیف اور زود ہضم ہونی چاہئے اور محض دودھ پر اقتصار نہیں کرنا چاہئے کیونکہ اس صورت میں طبیب کا بڑا فرض یہ ہوتا ہے کہ وہ قوت کو بحال رکھے اور اس غرض کے لئے مچھلی' شوربا' سبزی والے گوشت' دلیا' چپاتی اور تازہ میوہ جات دیئے جا سکتے ہیں مزمن ورم گردہ کے مریض کو ہدایت کرنی چاہئے کہ وہ ثقیل اور مصالح دار غذائیں نہ کھائے گوشت اور شراب سے پرہیز کرے شدید دماغی اور جسمانی کام نہ کرے اور حتی الامکان آرام کی زندگی بسر کرے ہر روز ہوا خوری کرتا رہے گرم غسل کرتا رہے اور کبھی کبھی پسینہ لے لیا کریں سرد غسل اور سرد ہوا سے بچے گرم کپڑے پہنے اور گرم مقامات پر رہے۔

ورم مزمن کا دستور العلاج: (1) صبح معجون دبید الورد سات گرام کھائیں اور شیرہ بادیان پانچ گرام' مویز منقیٰ نو دانے' عرق مکوہ 75 ملی لیٹر' عرق بادیان 75 ملی لیٹر میں نکال کر ترنجبین چار تولہ ملا کر پلائیں۔ (2) شام آب عنب الثعلب سبز مروق چالیس ملی لیٹر' آب کاسنی سبز مروق چالیس ملی لیٹر' شربت بزوری پچاس ملی لیٹر ملا کر پلائیں اور (3) معجون حب القلطن نو گرام ہمراہ عرق چوب چینی 75 ملی لیٹر' عرق مکوہ 75 ملی لیٹر' شربت بنفشہ پچیس ملی لیٹر بھی مفید ہے۔ (4) ذیل کا عرق فولاد بہت مفید ہے اس حالت میں استعمال کریں جب سوء القنیہ یا استسقاء بھی ہو۔

صفت: برادہ فولاد' پودینہ خشک' اجوائن خراسانی ہر ایک دو کلوگرام۔ ترپھلا' قند سفید ہر ایک دو کلوگرام۔ قرنفل' بسباسہ' جوز بوا ہر ایک دو کلوگرام' زعفران بارہ گرام دس لیٹر گرم پانی میں بھگوئیں اور دس روز تک دھوپ میں رکھیں پھر چار لیٹر عرق کھینچیں۔ مقدار خوراک ساٹھ گرام روزانہ۔ (5) تقویت کے لئے دواء المسک معتدل سات گرام استعمال کرتے رہیں۔ (6) قیروطی آرد کرسنہ گرم کر کے گردوں کے مقام پر ملتے رہیں۔

ڈاکٹری علاج: ہدایات مندرجہ علاج طبی پر عمل کریں ورم گردہ حاد میں آرام کے ساتھ مریض کو بستر میں لٹائے رکھیں پسینہ لانے کے لئے مریض کو گرم پانی کا بھپارہ دیں گرم حمام کرائیں جس میں پانی کی بجائے ہوا کے بخارات کو زیادہ کام میں

لائیں یا ویٹ پیک کرائیں یعنی ایک کمبل یا چادر کو گرم پانی میں بھگو کر اور نچوڑ کر مریض کو گردن تک اس میں لپیٹ دیں اور اوپر سے موم جامہ اور دو ایک کمبل لپیٹ دیں پندرہ بیس منٹ میں مریض کو خوب کھل کر پسینہ آ جاتا ہے۔ مریض گردے کے مقام پر گرم پانی کی بوتلوں سے ٹکور کریں یا اینٹی فلوجسٹن لگائیں یا لنسڈ پلٹس (السی کی پلٹس) باندھیں گرم گلاس اور جونکیں لگانا بھی بعض اوقات مفید ہوتا ہے اس کے ساتھ داخلی طور پر سوڈا سلفاس آٹھ گرام اور میگنیشیا سلفاس آٹھ گرام 100 ملی لیٹر پانی میں حل کر کے ایک 25 ملی لیٹر تین تین چار چار گھنٹے کے بعد دیں یا 350 ملی گرام سے 500 ملی گرام سوڈا بائیکارب پانی میں حل کر کے ایک ایک گھونٹ کر کے دن میں دو تین مرتبہ پلائیں ذیل کا نسخہ بھی مفید ہے:

ایسڈ پوٹاشیم ٹارٹریٹ	8 گرام
سوڈا ٹارٹریٹا	350 ملی گرام
ٹنکچر آف اورنج	15 قطرے
سپرٹ آف اورنج	30 قطرے
ایکوا ڈسٹلا	25 ملی لیٹر

ایسی ایک خوراک دوا ہر روز صبح پلا دیا کریں۔

شدت مرض میں پائلوکارپین نائٹریٹ تین ملی گرام سے چار ملی گرام تک کی جلدی پچکاری کرانا بھی مفید ہے۔ مزمن ورم گردہ میں ذیل کا نسخہ مفید ہے:

ٹنکچر فیرائی پرکلورائیڈ	10 قطرے
ایسڈ ایسٹک ڈل	15 قطرے
لائکر ایمونیا ایسی ٹیٹس	8 گرام
سیرپ ارنشیائی	ایک گرام
سیرپ سمپل	ایک گرام
گلیسرین	ایک گرام
ایکوا ڈسٹلا	25 ملی لیٹر

ایسی ایک ایک خوراک دوا دن میں دو مرتبہ دیں۔

غذا و پرہیز: ورم حاد میں مریض کو غذا میں دودھ اور آش جو وغیرہ کے سوائے کچھ نہ دیں لسی اور دہی بھی دے سکتے ہیں گاہے دودھ پتلا سا ساگودانہ پکا کر بھی دے سکتے ہیں باقی ہر قسم کی غذا سے تا صحت پرہیز کرائیں ورم گردہ مزمن میں بھی غذا لطیف اور زود ہضم دیں مثلاً دودھ، تازہ سبز ترکاریاں اور میوہ جات وغیرہ زیادہ استعمال کرائیں شراب، گوشت اور دیگر ہر قسم کی ثقیل اور بادی اشیاء سے پرہیز کرائیں سوڈا واٹر یا دودھ اور سوڈا جس قدر چاہیں مریض کو پلا سکتے ہیں۔

گردے کی لاغری

ڈاکٹری نام	طبی نام	اُردو نام
رینل تھائی سس Renal Pthisis	ہزال الکلیہ	گردے کی لاغری
اٹروفی آف دی کڈنی Atrophy of the Kidney	صغر الکلیہ	گردے کا چھوٹا ہو جانا
ٹیوبرکلوسس آف دی کڈنی Tuberculosis of the Kidney	سل الکلیہ	گردے کی سل

یادداشت: ہزال الکلیہ سے مراد فی الحقیقت گردے کا کمزور اور لاغر ہو جانا ہے جو اطباء قدیم کے نزدیک عموماً سوء مزاج یا کثرت جماع وغیرہ سے رونما ہوتا ہے لیکن صغر الکلیہ سے مراد گردے کا وہ مزمن یا کمی قسم کا مرض ہے جو ایک عرصہ تک گردے کی اصلی ساخت کے اندر خراش ہوتے رہنے سے اس میں لیفی ساخت کے پیدا ہو کر سکڑ جانے سے رونما ہوا کرتا ہے۔ سل الکلیہ سے مراد ہے گردے کی ساخت میں سلی مادے کا پیدا ہو کر نشوونما پانا۔

تعریف وماہیت: اس مرض میں یا تو گردے کی چربی پگھل جاتی ہے جس سے وہ کمزور اور لاغر ہو جاتا ہے یا اس کی اصلی ساخت کے اندر مزمن خراش سے لیفی ساخت پیدا ہو کر سکڑ جاتی ہے جس سے گردہ چھوٹا اور لاغر ہو جاتا ہے یا گردے کے جرم میں سلی مادہ کے نشوونما پانے سے گردہ اندر سے گل سڑ کر لاغر ہو جاتا ہے۔

اسباب: سوء مزاج حاد یا بارد، کثرت جماع، ذیابیطس، مزمن ورم گردہ، کثرت شراب نوشی، سمیت سیسہ، آتشک، پرانے ملیریا بخار یا دیگر متعدی امراض کا سمّ، پھیپھڑوں وغیرہ یا جسم کے بعض دوسرے حصص کا مرض سل وغیرہ اس مرض کا باعث ہوا کرتا ہے۔

علامات: قارورے کا سفید ہونا اور اس کا بار بار اور بکثرت آنا، بدن کا لاغر اور کمزور ہو جانا، پشت اور کمر گاہ میں گردے کے مقام پر ہروقت بوجھ اور درد کا رہنا جس میں بعض اوقات نہایت شدت بھی رونما ہو سکتی ہے شہوت باہ کا کم ہو جانا وغیرہ گاہے تنفس کا بگڑ جانا، کھانسی، ضعف بصر، بیخوابی، دردسر، بے ہوشی، احتباس بول، بول الدم وغیرہ بھی اس مرض کی علامات ہیں گاہے اس میں ورم جیب الکلیہ کی علامات بھی پائی جا سکتی ہیں سل الکلیہ کی صورت میں پیشاب کے رسوب میں خوردبینی امتحان پر بعض اوقات سل کے مخصوص مرض مواد (جراثیم) کی موجودگی بھی پائی جاتی ہے اور اس کے ساتھ اکثروتی اور نوبتی قسم کا بخار بھی پایا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ بدن کی رنگت زردی، کمزوری، نبض کی لینت اور سرعت، بھوک کا زائل ہو جانا، سوء ہضم، عام جسمانی کمزوری اور تپ استسقائی وغیرہ علامات عامہ بھی کم بیش ضرور پائی جاتی ہیں۔

تشخیص: اس مرض کی تشخیص بالخصوص جب کہ مرض بہت ترقی کر چکا ہو زیادہ مشکل نہیں ہوتی گردے کے افعال میں نقص آ جاتا ہے کمر میں اور گردے کے مقام پر درد رہتا ہے تمام جسم بھی لاغر ہو جاتا ہے قوت باہ کمزور ہو جاتی ہے مزمن ورم گردہ کی صورت میں پیشاب میں رطوبت بیضیہ کی موجودگی پائی جاتی ہے اور خوردبینی امتحان کرنے پر چربی کے ذرات دکھائی دیتے ہیں سل کی صورت میں سل کا مخصوص بخار اور پیشاب میں جراثیم سل کی موجودگی پائی جاتی ہے۔

علاج۔ حفظ ماتقدم: کثرت جماع اور شراب نوشی وغیرہ سے پرہیز کریں پھیپھڑوں کی سل اور دوسرے متعدی امراض کی صورت میں جلد سے جلد ان کے مخصوص اور شافی علاج کی طرف متوجہ ہوں۔

اصول علاج: اصل سبب مرض کو معلوم کر کے اس کے دفعیے کی کوشش کریں اگر سوء مزاج حار یا بارد ہو تو تعدیل مزاج کریں اگر جماع یا استفراغ زائد اس کا باعث ہو تو اس کو ترک کر کے گردے اور عاما جسم کی تقویت کریں اگر مزمن ورم گردہ اسکا باعث ہو تو اس کا مخصوص علاج کریں سل کی صورت میں سل کا علاج کریں۔

دستور العلاج: گردے کی لاغری کی صورت میں اگر سردی کی وجہ سے ہو تو مغزیات مثلاً مغز نارجیل، مغز پستہ، مغز فندق، مغز جوز، مغز چلغوزہ، مغز بادام، مغز جتہ الخضر ا، تخم بلیون ہم وزن کوٹ پیس کر شکر ہم وزن کے ہمراہ ملا کر شہد میں معجون بنا کر کھلائیں گردے کے مقام پر پیہ ماکیاں، پیہ بط، پیہ مرغابی، مکھن ملا کر آٹے کی روٹی پر پکا کر گرم گرم باندھیں یا ان کو گرم کر کے مالش کرائیں ذیل کا حقنہ بھی گردے کو موٹا کرتا ہے۔

صفتہ: کلہ میش، گندم، نخود، لوبیا اور باقلا پانی میں پکا کر صاف کریں اور مذکورہ مغزیات مثلاً مغز قرطم، مغز جتہ الخضر ا، کنجد کا روغن، اونٹ یا گائے کی پنڈلی کی ہڈی کا گودا اور حرام مغز اس میں داخل کر کے اس سے حقنہ کرائیں اگر گرمی کی وجہ سے ہزال گردہ کی شکایت ہو تو سرد مغزیات مثلاً مغز خشخاش، مغز تخم کدو، مغز پنبہ دانہ کھلائیں چنانچہ اس غرض کے لئے ذیل کا نسخہ دینا مفید ہے:

صفتہ: مغز تخم کدو شیریں، مغز تخم خیار، تخم خشخاش، مغز پنبہ دانہ، کشنیز خشک بادیان ہر ایک بارہ گرام، شکر سفید سب کو برابر کوٹ کر سفوف تیار کریں اس میں بقدر چھ گرام دودھ کے ہمراہ صبح و شام استعمال کریں۔

دستور جدید: (1) لبوب کبیر پانچ گرام ہمراہ عرق بادیان دس تولہ صبح کو کھلا دیا کریں (2) روغن لبوب سبعہ کی گرم کر کے گردوں کے مقام پر مالش کرائیں (3) دواء الترنجبین دو چمچہ بھر رات کو سوتے وقت روزانہ کھلا دیا کریں یا سوء مزاج حار کی صورت میں لبوب کبیر کی بجائے لبوب بارد کا استعمال کرائیں۔

منتخب و مجرب نسخہ جات - دواء الترنجبین: جو گرمی سے پیدا ہونے والے ضعف باہ اور ہزال الکلیہ میں مفید ہے منی کو زیادہ کرتی ہے۔ صفتہ: ترنجبین سفید صاف کی ہوئی 100 گرام کو ایک لیٹر تازہ دودھ میں جوش دیں، یہاں تک کہ قوام گاڑھا ہو جائے، اُتار کر محفوظ رکھیں اور روزانہ رات کو سوتے وقت دو چمچہ بھر مریض کو کھلا دیا کریں۔

حقنہ غذائیہ مجربہ نجندی جو ہزال الکلیہ میں نہایت مفید و مجرب ہے۔ صفتہ: کلہ میش پاک کر کے خوب کوٹیں اور اس میں آدھ کلوگرام دلیہ، دو لیٹر دودھ، گندم، چاول ہر ایک 250 گرام داخل کر کے ان کے اوپر اس قدر اور پانی ڈال دیں کہ تمام اشیاء غرق ہو جائیں اب نرم آنچ پر پکائیں جب سرخ ہو جائے اُتار کر اس میں سے 100 گرام کے قریب دواء لے کر اس میں چربی ساٹھ گرام روغن بادام اور روغن جوز ہر ایک پچیس گرام اضافہ کر کے رات کو سوتے وقت براز سے فارغ ہونے کے بعد حقنہ کرائیں اور مریض کو آرام سے سو جانے کی ہدایت کر دیں۔ ایک ماہ میں دس یا زیادہ مرتبہ استعمال کریں۔

علاج ڈاکٹری: ہدایات مندرجہ علاج طبی پر عمل کریں لاغری کی صورت میں مقویات گردہ کا استعمال کرائیں اس غرض کیلئے نفرائیٹن ٹیبلیٹ کا استعمال خصوصیت کے ساتھ نافع ہے۔ سل الکلیہ کی صورت میں گایا کول اور اس کے مرکبات کا اور کیاز وٹ اور تارپین کا استعمال نافع ہے ایکسریز اور برقی حرگذاری کا استعمال بھی مفید ثابت ہوتا ہے اگر ان تدابیر سے فائدہ نہ ہو تو بذریعہ عملیہ ماؤف گردے کو نکلوا دینا ضروری ہوا کرتا ہے۔

غذا و پرہیز: لاغری کی صورت میں غذا میں فرنی، فالودہ، مغزیات کے حلوے، حلوہ بیضہ مرغ، کلہ پاچہ وغیرہ مقوی اشیاء کا استعمال کرائیں لیکن صغر اور سل الکلیہ کی صورت میں غذا لطیف اور زود ہضم، دودھ، پختہ میوہ جات وغیرہ دیں ہر قسم کی ثقیل غذاؤں سے پرہیز کرائیں۔

الامراض والعلاج

سنگ گردہ ومثانہ

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
گردے کی پتھری	حصاۃ الکلیہ	رینل کس کیلولس Renal Calculis
مثانے کی پتھری	حصاۃ المثانہ	ویسی کل کیلکولس Visical Calculis

کیفیت وماہیت: یہ ایک مرض ہے جس میں گردے کے اندر ریگ یا کم وبیش حجم کی پتھریاں بن جایا کرتی ہیں گردے کے مقام پر درد ہوتا ہے اور پیشاب رک رک کر آیا کرتا ہے جس میں اکثر خون کی آمیزش ہوتی ہے۔

پیشاب میں بعض قسم کے ارضی رسوب (یوریٹس فاسفیٹ اور اگزلیٹ) وغیرہ پائے جاتے ہیں جب یہ کسی مرض یا غیر مرضی وجہ سے بجائے پیشاب میں حل ہوکر خارج ہونے کے مجتمع شکل میں خارج ہونے لگیں تو گردے مثانے کی ریگ یا پتھری وغیرہ پیدا ہوجاتی ہے جو غالب مادہ کے لحاظ سے (یوریٹس فاسفیٹ یا اگزلیٹ وغیرہ) مختلف اقسام ہوتی ہے بعض اوقات تہ بہ تہ مختلف مواد کی پتھری بنتی ہے گردے کی پتھری یا تو گردے کے جرم میں ان مقامات میں پیدا ہوتی ہے جہاں خون سے بول علیحدہ ہوتا ہے یا حوض الکلیہ میں بنتی ہے۔

اقسام: اوپر بیان کیا گیا ہے کہ پتھری عموماً تین یا چار قسم کی ہوتی ہے۔ (1) حامض بول (یورک ایسڈ) کی پتھری یہ عموماً ان اشخاص میں پائی جاتی ہے جن کا مزاج نقرسی ہوتا ہے جن کے اعصاب اور جوڑوں میں درد رہتا ہے یہ عموماً نوجوانوں اور بچوں میں پائی جاتی ہے کبھی زیادہ عمر کے اشخاص میں بھی پائی جاتی ہے جو اشخاص گوشت بہت زیادہ کھاتے ہیں اور عموماً اس میں مبتلا ہوجاتے ہیں ان کا پیشاب ترش ہوتا ہے اور اس میں حامض بولی (یورک ایسڈ) زیادہ ہوتا ہے ان کے پیشاب میں کبھی سرخ رنگ کی ریگ بھی آتی ہے یہ پتھری سخت اور سرخی مائل بھورے رنگ کی ہوتی ہے اور گردہ میں پیدا ہوتی ہے۔ (2) کلسی اگزلیتی (کیلشیم اگزلیٹ) کی پتھری یہ زیادہ تر ان اشخاص میں پائی جاتی ہے جو زیادہ تر سبزیاں اور میوے استعمال کرتے ہیں اور ان کا ہضم خراب ہوتا ہے اس کا رنگ سیاہی مائل ہوتا ہے اور یہ عموماً سخت اور کھردری ہوتی ہے یہ بھی گردہ میں پائی جاتی ہے اور عموماً اس کے ضعف سے پیدا ہوتی ہے اس کے مریضوں کی طبیعت عموماً مراقی اور پریشان سی ہوتی ہے۔ (3) نمکیات فاسفورس کی پتھری یہ زردی مائل بھربھری ملائم اور بیضوی پتھری ہوتی ہے جو عموماً غیر منہضم غذا کے کیلوسی مادے سے مثانہ میں پیدا ہوتی ہے اس کے مریضوں میں پیشاب کی کیفیت کھاری ہوتی ہے۔

اسباب: اس مرض کا اہم ترین سبب جیسا کہ اوپر بیان کیا جاچکا ہے پیشاب کے اجزائے ارضی کا اجتماع ہے جو پیشاب میں ان کی غیر معمولی کثرت یا ضعف گردہ کی وجہ سے ہوتا ہے بعض اوقات جگر یا بانقراس کی خرابی اور نقص تغذیہ وغیرہ بھی اس مرض کا باعث ہوا کرتے ہیں اس کے علاوہ اگر پینے کا پانی ناقص ہو تو بھی گردہ اور مثانہ میں پتھریاں پیدا ہوجاتی ہیں پیشاب کو روکنے کی عادت، کثرت جماع وغیرہ بھی اس کے اسباب مویدہ ہیں کثرت پسینہ کی وجہ سے بھی جب پیشاب مقدار میں کم اور قوام میں گاڑھا ہوجاتا ہے تو گردہ میں قارورہ کے رسوب رکنے لگتے ہیں اور بالآخر پتھری پیدا ہوجاتی ہے۔ یہ مرض ہر عمر میں ہوسکتا ہے جنین کو رحم مادر میں بھی عارض ہوسکتا ہے لیکن بڑھاپے میں شاذونادر ہی ہوا کرتا ہے عورتوں کی نسبت مردوں میں زیادہ ہوتا ہے اور ایسے اشخاص جن کے خاندانوں میں نقرس، گٹھیا اور آتشک وغیرہ کی تاریخ ملتی ہے یا جو حیوانی وشیریں اغذیہ مثلاً

گوشت، انڈے اور شراب وغیرہ زیادہ استعمال کرتے ہیں لیکن ورزش اور ریاضت کافی نہیں کرتے اس مرض کے لئے زیادہ مستعد ہوتے ہیں۔

جائے وقوع: یہ پتھریاں تین مقامات پر پائی جاتی ہیں: (1) گردہ (2) حالبین (3) مثانہ اور ان تمام صورتوں میں درد کی موجودگی اور قارورہ میں خون کی آمیزش پائی جاتی ہے۔

گردہ کی پتھری میں قارورہ کے اندر خون کی مقدار بہت زیادہ ہوتی ہے مثانہ کی پتھری میں پیشاب رک رک کر آتا اور مثانہ میں جلن محسوس ہوتی ہے۔

حالبین کی پتھری میں مریض کو قولنج کی طرح کا درد ہوتا ہے اور وہ درد کے مارے بے تاب رہتا ہے اور اس کو سرد پسینے آتے اور اکثر قے ہونے لگتی ہے۔

علامات: جب پتھری گردے کے جرم میں ہوتی ہے تو بعض اوقات اس کی علامات بالکل پوشیدہ ہوتی ہیں مریض کو دیر تک مطلقاً اس کا پتہ ہی نہیں چلتا لیکن بالعموم مریض کو گردے کے مقام پر بوجھل درد ہوتا رہتا ہے جس میں دبانے پر آرام محسوس ہوتا ہے ایسی حالت میں مریض کی ہیئت مخصوص قسم کی ہوجاتی ہے وہ بالعموم ماؤف گردے کی پشت کو بند مٹھی سے دبا کر قدرے اس طرف کو جھکا رہتا ہے۔ اس کے برعکس جب پتھری حوض الکلیہ میں ہوتی ہے تو بالعموم اس کی علامات بہت جلدی نمایاں ہو جاتی ہیں۔ گردے کے مقام پر درد شدید قسم کا ہوتا ہے پیشاب میں کم وبیش خون آتا ہے خصوصاً ہچکولے اور حرکات یا دوڑنے اور کودنے وغیرہ کی ورزش کے بعد چنانچہ دور لاشعاعی (ایکس ریز) سے پہلے اس کی تشخیص کا ایک ذریعہ یہ بھی تھا کہ مریض کو گھوڑے، اونٹ، خچر یا یکے وغیرہ پر چڑھا کر دوڑایا جاتا تھا اس سے اس کو ہچکولے لگتے تھے اور پتھری کی صورت میں پیشاب کے اندر خون زیادہ آتا تھا نیز درد شدید سے شدید تر ہوجایا کرتا تھا اگر پتھری چھوٹی مقدار کی ہوتی ہے تو حالبین (جن کے راستے پیشاب گردے سے مثانے میں آتا ہے) کی نالیوں کی راہ مثانے میں چلی جاتی ہے۔ اور اگر بڑی مقدار کی ہوتی ہے تو حالب میں پھنس کر قولنج کلوی (درد گردہ) پیدا کردیتی ہے اس تکلیف دہ حالت میں مریض شدت درد کی وجہ سے تڑپتا اور لوٹتا ہے اس کو سرد پسینے آتے ہیں سخت بے چینی اور گھبراہٹ ہوتی ہے بار بار قے کی حاجت ہوتی ہے دورہ درد کے وقت تو اس غریب کی چیخیں نکل جاتی ہیں درد کی ٹیسیں بالعموم گردے کی پشت پر سے لے کر نیچے کی طرف کنج ران اور خصیے یا حشفہ تک محسوس ہوتی ہیں مریض کا رنگ زرد ہوجاتا ہے نبض سریع ہوجاتی ہے اور بعض اوقات اسے بخار بھی ہوجاتا ہے (تفصیل کے لئے دیکھو: درد گردہ) کچھ عرصے کے بعد درد کی ٹیسیں یک لخت موقوف ہوجاتی ہیں جو اس بات کی علامت ہے کہ پتھری یا تو مثانے میں اتر گئی ہے یا واپس حوض الکلیہ میں لوٹ گئی ہے آخر الذکر صورت میں کچھ عرصے کے بعد پھر اسی طرح کا دورہ اٹھتا ہے گا ہے پتھری اسی جگہ پھنس کر راستے کو بالکل مسدود کردیتی ہے جس سے ماؤف جانب کا گردہ کچھ عرصے کے بعد اپنا کام کرنا چھوڑ دیتا ہے اس کے بعد دوسری طرف کا گردہ بھی کم وبیش عرصے کے بعد ماؤف ہوجاتا ہے یہ حالت خطرناک ہوا کرتی ہے اس سے کچھ عرصہ بالکل احتباس البول ہوکر شدید تسمم البول ہوجاتا ہے جس سے جلد یا بدیر مریض ہلاک ہوجاتا ہے۔

دورہ درد کے بعد پیشاب میں خون کثیر مقدار میں آیا کرتا ہے گا ہے مقام مرض پر زخم ہوکر تعفن ہوجاتا ہے اور اس میں پیپ پڑنے کی وجہ سے پیشاب میں پیپ بھی آیا کرتی ہے اس کے علاوہ پیشاب میں یورک ایسڈ وغیرہ زیادہ مقدار میں پائے جاتے ہیں۔ پتھریاں دانہ نخود یا مٹر سے لے کر اخروٹ، مرغی کے انڈے یا چھوٹی نارنگی کے برابر ہوسکتی ہیں لیکن گردے کی پتھریاں بالعموم چھوٹی چھوٹی ہی ہوا کرتی ہیں جو اگر بڑی ہوں تو ایک دو یا تین چار تک ہوتی ہیں اور چھوٹی چھوٹی ہوں تو بہت زیادہ تعداد میں ہوتی ہیں۔

تشخیص مرض وفروق الامراض: اس مرض کی تشخیص مثانہ میں آلہ قاثاطیر ڈالنے یا گردہ ومثانہ کا ایکس رے کے ذریعہ

امتحان کرنے سے ہوسکتی ہے۔ قارورہ کا امتحان ہر حالت میں ضروری ہے اس مرض کا اشتباہ درد قولنج، مرارہ کی پتھری، یا درد زائدہ اعور سے ہوسکتا ہے۔ ان میں سے ہر ایک کی تشخیص ذیل میں درج ہے:

درد قولنج: میں درد پیٹ میں معاء قولون کی رفتار کے مطابق پھیلتا ہے پیٹ تنا ہوا اور اس میں ریاح ہوتے ہیں دبانے پر درد میں اضافہ ہوجاتا ہے اور پیشاب میں خون بالکل نہیں پایا جاتا۔

درد زائدہ اعور: میں بھی پیشاب کے اندر خون نہیں پایا جاتا اور درد ناک مقام پشت میں گردے کی جگہ نہیں بلکہ پیٹ میں ناف کے قریب ہوتا ہے۔

مرارہ کی پتھری: درد مقام جگر پر ہوتا ہے اور اس کی ٹیسیں بجائے کنج ران اور خصیے وغیرہ کی طرف بڑھنے کے دونوں کندھوں کے درمیان اوپر کی طرف پہنچتی ہیں درد کے بعد مریض کو بالعموم یرقان ہوجاتا ہے پیشاب میں خون نہیں پایا جاتا اور بعض اوقات پیشاب کی بجائے پاخانے میں چھوٹی چھوٹی پتھریاں پائی جاتی ہیں۔

اس کے علاوہ لاشعاع (ایکس ریز) کے ذریعے ہر ایک میں بخوبی تشخیص ہوسکتی ہے خصوصاً اوگزلیٹ نہایت آسانی کے ساتھ مشخص ہوسکتی ہیں لیکن حامض بولی (یورک ایسڈ) اور نمکیات فاسفورس (فاسفیٹ) کی پتھریاں ایکس ریز سے نظر نہیں آتیں۔

جب پتھری مثانہ میں ہو تو درد کی ٹیسیں خصیوں میں آتی ہیں اور جب گردہ میں ہو تو مریض رانوں میں درد محسوس کرتا ہے۔

انجام: جب تک پتھری کے ذریعے خاص گردے کی ساخت میں کوئی شدید نقص واقع نہ ہوجائے مثلاً ورم گردہ وغیرہ کی شکایت پیدا نہ ہوجائے اس وقت تک انجام زیادہ خطرناک نہیں ہوتا قولنج کلوی کے دورے وقتاً فوقتاً پڑتے رہتے ہیں اور بعض اوقات مناسب علاج کے ذریعے پتھری کو خارج کردینے سے اور آئندہ پتھری کے بننے کو روک دینے سے مرض بالکل زائل ہوجاتا ہے۔

اصول علاج – حفظ ماتقدم: ایسے اشخاص کو جن کے خاندان میں نقرس گٹھیا وغیرہ شکایات کی تاریخ موجود ہو انہیں چاہئے کہ گوشت، چاول اور شراب وغیرہ سے پرہیز کریں کھلی ہوا میں کافی ورزش کیا کریں مصفی پانی کثیر مقدار میں اور چھان کر پیا کریں ہضم کو خراب نہ ہونے دیں غذا لطیف اور زود ہضم کھائیں جس میں سبزی ترکاریاں زیادہ ہوں میوہ جات سے سنگترہ، نارنگی اور خربزہ وغیرہ کا بالخصوص زیادہ استعمال کریں اگر حامض بول کی پتھری ہو تو گوشت اور لحمی غذائیں ترک کرادیں اور سبزیوں اور میووں کا استعمال کرائیں تمکین ادویہ دیں جگر کی اصلاح کریں اور پانی اور سوڈا واٹر زیادہ پلائیں اگر کلس اکزیلیتی کی پتھری ہو تو سبزیاں اور میوے ترک کرادیں اور پرندوں میں بھیڑ بکری کا گوشت کھلائیں ٹھنڈے پانی سے غسل کرائیں اور ہاضم دوائیں دیں اگر نمکیات فاسفورس کی پتھری ہو تو تیزاب نمک اور ترش ادویہ استعمال کریں اور ہضم کی اصلاح کریں ان تدابیر کے ساتھ ہر حالت میں پتھری کو توڑنے والی (مفتتات) اور پیشاب لانے والی (مدرات) ادویہ استعمال کریں۔

درد کی شدت کی حالت میں گرم پانی کی بوتل یا اینٹ سے ٹکور کریں گرم پانی کا حقنہ کریں گل ٹیسو پانی میں جوش دے کر مریض کو دس منٹ تک تیز گرم پانی میں بٹھائیں اگر ضرورت ہو تو برشعثا ایک گرام کھلائیں تاکہ درد میں فی الجملہ سکون ہو۔

دستور العلاج: حجر الیہود ایک گرام، سنگ سرماہی ایک گرام، آب برگ ترب سبز بارہ گرام میں گھس کر جوارش زرعونی سات گرام میں ملا کر پہلے کھلائیں اور اوپر سے حب القلت تین گرام، دوقو تین گرام، کا کنج تین گرام، آلو بالو تین گرام، عرق بزرانجاس 150 ملی لیٹر میں شیرہ نکال کر چھان کر شربت بزوری پچاس ملی لیٹر ملا کر چند یوم پلائیں اور کشتہ حجر الیہود 125 ملی گرام، سکنجبین بزوری پچیس ملی لیٹر میں ملا کر رات کو سوتے وقت کھلا دیا کریں یا کشتہ حجر الیہود 125 ملی گرام، جوارش زرعونی سات گرام میں ملا

کر پہلے کھلائیں اور تخم خربزہ پانچ گرام' تخم خیارین پانچ گرام' خارخسک پانچ گرام' حب القلت پانچ گرام پانی میں پیس کر شیرہ نکال کر شربت بزوری پچاس ملی لیٹر ملا کر پلائیں۔

ذیل کا سفوف تیار کردہ صبح شام عرق انناس 150 ملی لیٹر یا عرق بادیان 150 ملی لیٹر کے ہمراہ پھنکا دیا کریں۔ حجرالیہود' سنگ سرماہی' نمک ترب' جواکھار' بادیان ہرایک تین گرام' نخود سیاہ پانچ گرام' خارخسک' مغز چلغوزہ' مغز خیارین' مغز بادام ہرایک بارہ گرام کوٹ چھان کر سفوف بنائیں اور چھ گرام سفوف میں ہم وزن مصری ملا کر مندرجہ بالا طریق پر استعمال کرائیں۔

یا سنگ سرماہی ایک گرام' حجرالیہود ایک گرام باریک پیس کر جوارش زرعونی سات گرام میں ملا کر پہلے کھلائیں اور اوپر سے صعتر فارسی بارہ گرام' نوشادر 500 ملی گرام پانی میں پیس کر آگ پر رکھیں جب دریدہ ہوجائے تو صاف حصے کو چھان کر پلائیں یا شورہ قلمی 500 ملی گرام' جوارکھار 500 ملی گرام' نمک ترب 500 ملی گرام' کشتہ حجرالیہود 125 ملی گرام سب کو باریک پیس کر معجون عقرب پانچ گرام میں ملا کر پہلے کھلائیں اور اوپر سے شیرہ بادیان' شیرہ دوقو' شیرہ کاکنج' شیرہ آلو بالو ہرایک تین گرام پانی یا عرق انناس 150 ملی گرام میں نکال کر شربت بزوری پچاس ملی لیٹر اس میں حل کر کے صبح کو پلائیں۔ اگر قبض کی شکایت ہو تو اس کے ساتھ حب تنکار تین عدد رات کو کھلا کر اوپر سے روغن زیتون بارہ گرام دودھ میں ملا کر پلادیا کریں۔

مقامی طور پر گل ٹیسو' گل کسم' تخم خربزہ' تخم خیارین' خارخسک ہرایک چھ چھ گرام پانی بقدر حاجت میں پکا کر جوشاندہ کا نطول کریں اور ثفل کو نیم گرم گردہ یا مثانہ پر درد کی جگہ باندھ دیں یا کبوتر کی بیٹ کو پانی میں جوش دے کر پانی کا نطول کرائیں یا روغن قرب نیم گرم کر کے مالش کرائیں اور بقدر ایک ایک گرام احلیل کے سوراخ میں ٹپکائیں یا ہینگ اور تخم خشخاش ایک ایک گرام' افیون 500 ملی گرام کو کنار ایک عدد سب کو پانی میں پیس کر درد کی جگہ پر ضماد کرائیں۔

منتخب و مجرب نسخہ جات ۔ دوائے مفتت: حجرالیہود ساٹھ گرام' شورہ قلمی 125 ملی گرام' آب ترب ایک لیٹر' حجرالیہود کے نیچے اوپر شورہ قلمی کا بستر ولحاف کر کے اوپر آب ترب ڈال کر حسب دستور دس پندرہ کلوگرام اُپلوں کی آگ دیں اسی طرح پانچ مرتبہ آگ دیں' تیار ہوجائے گا۔ بوقت ضرورت ساٹھ ملی گرام یہ دواء لیکر اس میں بیس ملی گرام کے قریب جواکھار ملا کر پانی کے ہمراہ کھلائیں۔ سات یوم میں تمام پتھری اور ریگ خارج ہوجائے گی۔

(2) پانچ عدد بچھو کلاں کوٹ کر ان کا نغدہ بنائیں۔ ان میں ایک حجرالیہود کو رکھ کر سکوروں میں بند کردیں اور گل حکمت کر کے پانچ کلوگرام جنگلی اُپلوں کی آنچ دیں بعد ازاں نکال کر معہ خاکستر عقرب پیس کر رکھ لیں بیس ملی گرام ہمراہ جوارش زرعونی پانچ گرام یا معجون عقرب ایک گرام کے استعمال کریں۔

(3) حجرالیہود پانچ تولہ کو ایک لیٹر آب ترب میں کھرل کر کے ٹکیہ بنائیں اور خشک ہونے پر 250 گرام کالتھی کے نغدہ میں رکھ کر گل حکمت کر کے سات کلوگرام جنگلی اُپلوں کی آگ دیں بقدر بیس ملی گرام جوارش زرعونی یا معجون عقرب ایک گرام میں لپیٹ کر کھلائیں۔

(4) معجون عقرب: بیخ کاکنج بارہ گرام' جطیانہ رومی پندرہ گرام' جند بیدستر بارہ گرام' عقرب سوختہ دس گرام' فلفل سفید و سیاہ ہرایک آٹھ گرام' زنجبیل تین گرام جملہ ادویہ کوٹ چھان کر تین گنا شہد کے قوام میں شامل کر کے معجون بنالیں نصف سے ایک گرام تک صبح کو عرق سونف 150 ملی لیٹر اور شربت بزوری پچاس ملی لیٹر یا صرف پانی کے ہمراہ کھلائیں۔

(5) اکسیر درد گردہ: پوست درخت برنا ایک سیر' پانچ چار لیٹر ہر دو کو ملا کر ہلکا ہلکا جوش دیں جب پانی ایک لیٹر رہ جائے تو چھان کر اس میں ایک لیٹر روغن زرد خالص شامل کر کے آگ پر چڑھائیں جب پانی جل کر صرف روغن باقی رہے تو چھان لیں اور اس روغن میں مندرجہ ذیل اجزاء شامل کریں:

جواکھار نوگرام' بادیان نوگرام' باذبونگ نوگرام' نمک نوگرام' شکرتری نوگرام' مغز تخم پیٹھ نوگرام' کرفس نوگرام اور محفوظ

رکھیں صبح ایک معمولی چمچہ بھر دوا حب القلت کی چائے کے ہمراہ استعمال کرائیں۔

(6) دیگر: دواء دفلی پوست بیخ کنیر سفید ساٹھ گرام، پوست بیخ کنیر سرخ ساٹھ گرام، شیر گاؤ دو لیٹر اجزاء کو یکجا کر کے تمام دن ہلکی آنچ پر رکھیں رات کو ضامن لگائیں اور صبح بلو کہ مسکہ نکال لیں یہ مسکہ بقدر اسرخ صبح و شام مریض کو کھلائیں اور 125 ملی گرام مقام درد پر مالش کریں۔

ڈاکٹری علاج: دورہ مرض کے وقت رفع درد کے لئے چھ ملی گرام سے آٹھ ملی گرام فارفین ٹارٹریٹ اور 0.4 ملی گرام اٹروپین سلف کی جلدی پچکاری کریں۔ اس کے بعد ٹنکچر بیلاڈونا دس دس قطرے ایک 25 ملی لیٹر پانی میں ملا کر ہر تیسرے یا چوتھے گھنٹے دیں اور پانی بکثرت پئیں، گرم ٹکور کریں، ایکس ریز سے امتحان کر کے بذریعہ آپریشن پتھری کو نکال دیں۔

وقفہ مرض میں مریض کو آرام سے رکھیں ہچکولے دار حرکات سے بچائیں ذیل کے نسخے دواء استعمال کراتے رہیں اس سے چھوٹی چھوٹی پتھریاں خارج ہو جائیں گی:

(1)

لیتھیا سائٹریٹ	175 ملی گرام
پوٹاشیم سائٹریٹ	700 ملی گرام
ٹنکچر ہائیو سائمس	20 قطرے
گلیسرین	2 گرام
ایکوامنتھا پپ	25 ملی لیٹر

ملا کر ایسی ایک ایک خوراک ہر تیسرے گھنٹہ بعد دیں۔

پوٹاشیم سائٹریٹ	500 ملی گرام
لیتھیا سائٹریٹ	175 ملی گرام
پپریزین سائٹریٹ	350 ملی گرام
سوڈا سلفیٹ	2 گرام
ٹنکچر بیلاڈونا	5 قطرے
سیرپ اورنشیائی	2 گرام
ایکوامنتھا پپ	25 ملی لیٹر

ملا کر ایسی ایک ایک خوراک ہر تیسرے گھنٹہ بعد دیں۔ درد کی شدت ہو تو پہلے انیما کریں اور پھر مارفیا کا ٹیکہ لگائیں۔ کبھی ہپ باتھ سے بھی درد کو بہت تسکین ہوتی ہے چنانچہ جوشاندہ گل ٹیسو میں مریض کو بٹھانا مفید ہے۔ اگر پتھری ایک گردے میں ہو تو اس کا عملیہ کرا دینا زیادہ بہتر ہوتا ہے لیکن اگر پتھری ہر دو گردوں میں موجود ہو تو عملیہ ہمیشہ اس گردے کا کرانا چاہئے جس کی پتھری حجم میں کم ہو اور اس کے بعد اگر مناسب ہو تو دوسرے گردے کا عملیہ کرنا چاہئے وجہ یہ ہے کہ جب گردہ میں پتھری بڑی سی دندانہ یا جرم گردہ پر لپٹی ہوئی ہو تو عموماً گردہ بے کار اور معطل ہو جاتا ہے اور آخر میں اس دوسرے گردے کی فکر کرنی چاہئے کہ وہ بھی بے کار نہ ہو جائے۔

(2) یورک ایسڈ کی پتھریوں میں بہترین دوا گلیسرین ہے جو علی الصباح نہار منہ بقدر دو ڈرام پانی کیساتھ پلانی چاہئے اس سے یورک ایسڈ کی پتھری حل ہو جاتی ہے۔

پیٹنٹ ادویہ جو درد گردہ کو سنگ گردہ و مثانہ میں مفید ہیں:

(1) تھی اے لین

(2) یورو ڈونال

(3) بشپ کالتھیا سائٹریٹ

(4) بشپ کاپرے زین سائٹریٹ

ان میں سے کوئی سی ایک دوا لے کر ایک چمچہ بھر پانی میں ملا کر دن میں تین مرتبہ پئیں۔

غذا و پرہیز: غذا لطیف اور زود ہضم دیں چاول، گوشت، انڈے اور شراب کباب وغیرہ سے قطعی پرہیز کرائیں۔ جن مریضوں کی پتھریاں کلس اکزلیتی (اوگزلیٹ) کی ہوں ان میں ریوند کا استعمال ہرگز نہ کرانا چاہئے کیونکہ ریوند سے ان اجزاء میں اضافہ ہوتا ہے۔

درد گردہ

اُردو نام	طبّی نام	ڈاکٹری نام
درد گردہ، قولنج گردہ	قولنج کلوی، وجع الکلیہ	رینل کالک Renal Colic

کیفیت و ماہیت: جب گردے میں ذرات ریگ جمع ہو کر سنگ ریزہ بنا دیتے ہیں تو یہ سنگ ریزے کبھی حوض کلیہ سے جدا ہو کر حالب میں آ جاتے ہیں حالب چونکہ ایک عضلاتی ساخت کی نالی ہے اس میں سنگ ریزے کے آنے کے ساتھ ہی تشنج ہونے لگتا ہے کیونکہ یہ نالی اس غیر طبعی جسم کو باہر نکالنا چاہتی ہے چنانچہ جب تک سنگ ریزہ حالب میں موجود رہتا ہے مریض کو مقام گردہ پر شدید درد ہوتا رہتا ہے لیکن جب وہ سنگ ریزہ مثانہ میں آ گرتا یا لوٹ کر واپس گردہ کی طرف چلا جاتا ہے تو درد بھی موقوف ہو جاتا ہے غرض قولنج کلیہ گردے میں سنگ ریزے کی موجودگی پر دلالت کرتا ہے کبھی درد گردہ، ریح، ضعف گردہ، ورم یا قروح سے سے بھی ہوتا ہے۔

اسباب: گردہ میں سنگ ریزوں کا ہونا اور ریاح غلیظ کا محتبس ہو جانا اس کے دو بڑے سبب ہیں چنانچہ اگر سنگ ریزہ ہو تو مقام گردہ پر ثقل اور بوجھ معلوم ہوتا ہے اور اگر ریاح غلیظ ہوں تو مقام گردہ پر ثقل نہیں ہوتا اور بھوک کی حالت میں اور ہضم کے بعد درد کی شدت پائی جاتی ہے کبھی یہ درد ورم قروح اور ہوال کلیہ کی وجہ سے بھی ہونے لگتا ہے لیکن ان صورتوں میں درد کی نوعیت تشنجی اور دوری نہیں ہوتی اور نہ ہی یہ درد یک لخت موقوف ہو کر ساکن ہوتا ہے۔

علامات: مریض کی کمر میں شدید درد ہوتا ہے اور وہ درد سے بے تاب ہو کر فرش پر لوٹنے لگتا ہے درد اس قدر شدید ہوتا ہے کہ مریض آرام کی تلاش میں جلد جلد پہلو بدلتا ہے اس کا بدن سرد پسینہ سے تر بتر ہو جاتا ہے اور کبھی شدت درد کی وجہ سے غشی ہونے لگتی ہے یہ درد عموماً چند سیکنڈ کے لئے موقوف ہو کر پھر پوری طاقت کے ساتھ عود کرتا ہے گویا حالب نالی میں تشنج کے بعد وقفہ ہو کر پھر تشنج ہوتا ہے لیکن جب سنگ ریزہ مثانہ یا گردے کی طرف چلا جاتا ہے تو یہ درد یک لخت موقوف ہو جاتا ہے۔

علاج: شدت درد میں ڈاکٹر مارفیا 1/4 گرین کی زیر جلد پچکاری کرتے ہیں یا مریض کو گرم پانی میں بٹھاتے ہیں۔ اس کے علاوہ مقام گردہ پر نکور کرنا، گلاس لگوانا اور مریض کو مدرات بول کا استعمال کرانا مفید ہے۔ اگر قبض ہو تو انیما کر دینا چاہئے۔

نسخہ:

لائیکوار مارفیا ہائیڈروکلور	20 قطرے
ٹنکچر بیلاڈونا	05 قطرے
ٹنکچر ہائیوسائمس	15 قطرے
سیرپ گلوکوس	2 گرام
ایکوا منتھا پپ	25 ملی لیٹر

ایسی ایک خوراک ہر تیسرے گھنٹہ بعد پلائیں۔

دستور العلاج: درد گردہ ریگی میں پہلے حب مسہل دو عدد گرم پانی کے ساتھ کھلائیں اور عرق عجیب چھ گرام سرکہ میں ملا کر درد کی جگہ پر مالش کریں جب دو تین دست کھل کر آ جائیں تو رات کو عرق بادیان نیم گرم کر کے بار بار پلائیں اور صبح کو جوارش کمونی مسہل بارہ گرام ہمراہ شیرہ بادیان پانچ گرام، شیرہ انیسون تین گرام، عرق بادیان 150 ملی لیٹر میں نکال کر شربت دینار پچاس ملی لیٹر اس میں حل کر کے دیں حب تنکار چار عدد رات کو سوتے وقت دیں دو ہفتے کے بعد قرص خبث الحدید ایک عدد، معجون نانخواہ سات گرام میں ملا کر صبح دیں اور جوارش کمونی سات گرام کھانے کھانے کے بعد دونوں وقت کھلائیں قبض کی صورت میں حب تنکار کھلائیں۔ اگر درد گردہ ریگ یا سنگ ریزے کی وجہ سے ہو تو سنگ گردہ کا علاج کریں۔

منتخب مجربات و مرکبات - حب مسہل: مغز حب السلاطین، ہلیلہ سیاہ برنج ساٹھی مساوی الوزن لے کر حبوب بقدر نخود بنائیں غیر مضر مسہل ہے عندالضرورت دو سے تین گولیوں تک پانی کے ساتھ استعمال کریں۔

اکسیر عجیب: ست اجوائن، ست پودینہ، کافور ہم وزن لے کر ایک شیشی میں ڈال دیں تھوڑی دیر میں دوا سیال ہو جائے گی مختلف امراض اور دردوں میں مفید ہے۔

غذا و پرہیز: غذا میں پہلے دن صرف شوربا اور اس کے بعد شوربا روٹی وغیرہ بھوک سے کم دیں چاول، آلو، گوبھی وغیرہ بادی اشیاء سے پرہیز کرائیں۔

استسقاء الکلیہ

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
گردے کے اندر پانی یا پیشاب کا بند ہو جانا	استسقاء الکلیہ	ہائیڈرونیفروسس Hydronephrosis

تعریف و ماہیت: یہ ایک مرض ہے جس میں مجاری بول (حالبین یا احلیل) کے بند یا تنگ ہو جانے سے گردے کے جوف (جیب الکلیہ) وغیرہ میں پیشاب جمع ہو کر اس کو بھر دیتا ہے اس سے پہلے جوف مذکور بھر کر تن جاتا اور بعدہٗ پھیل جاتا ہے عموماً جزوی طور پر مجاری بول کے تنگ یا بند ہو جانے سے یہ مرض پیدا ہوا کرتا ہے کلی طور پر بند ہو جانے کی صورت میں بالعموم صغر الکلیہ کی شکایت پیدا ہو جایا کرتی ہے۔

اسباب: اس مرض کے اسباب یا تو خلقی ہوتے ہیں یا اکتسابی، خلقی اسباب میں حالبین یا احلیل کا خلقی طور پر غیر طبعی اور تنگ ہو جانا یا حالبین کا مثانے میں بے قاعدہ اور غیر طبعی طریق پر داخل ہونا وغیرہ شامل ہیں اکتسابی اسباب میں احلیل کا ضیق الغلفہ، عظم غدۃ قدامیہ کے دباؤ سے یا سوزاک وغیرہ کے زخموں کے بعد بند ہو جانا، یا مثانہ کی پتھری سے مجریٰ بول کے سوراخ کا بند ہو جانا، یا مثانہ کے اندر رسولی کے پیدا ہو کر حالبین کے سوراخ کو بند کر دینا وغیرہ اور حالبین کا سنگ گردہ یا کسی غیر طبعی ساخت وغیرہ سے یا ورم کی وجہ سے یا کسی قسم کے خارجی دباؤ سے جیسا کہ رحم یا خصیۃ الرحم وغیرہ کی رسولیوں میں ہوا کرتا ہے بند ہو جانا یا گردے کے اپنی اصل اور طبعی جگہ سے لٹک کر گر جانے سے بل کھا جانا امور داخل ہیں اول الذکر صورتوں میں اکثر ایک ہی گردے کے اندر استسقائی کیفیت پائی جاتی ہے۔

علامات: اکثر حالات میں مرض پوشیدہ ہوتا ہے اور بظاہر کوئی علامت ظاہر نہیں ہوتی لیکن گردے کے مقام پر ٹٹولنے اور دبا کر دیکھنے سے ایک رسولی سی محسوس ہوتی ہے اور کمر یا پہلو کے مقام پر درد ہوتا ہے اور گاہے کثرت البول یا بول الدم کی بھی شکایت موجود ہوتی ہے دوری قسم کے استسقاء میں کثیر مقدار میں پیشاب کے خارج ہونے کے بعد رسولی مذکور غائب ہو جاتی ہے اور کچھ عرصہ کے بعد پھر بتدریج ظاہر ہو کر بڑھتی جاتی ہے لیکن بالآخر پہلے کی طرح کثیر مقدار میں پیشاب کے خارج ہونے کے

بعد پھر غائب ہوجاتی ہے اور یہی سلسلہ کم وبیش وقفوں کے بعد قائم رہتا ہے اگر کثرت البول یا بول الدم کی یہی شکایت موجود ہوتو اس کے ساتھ اکثر گردے یا مثانے میں ورم بھی ہوا کرتا ہے بعض اوقات اجتماع پیشاب سے تنی ہوئی جیب الکلیہ کے پھٹنے اور رطوبت کے جوف شکم میں گرجانے سے شدید قسم کا ٹیس دار درد ہوتا ہے قئیں آنے لگتی ہیں اور سقوط قویٰ (کولیپس) کی تمام علامتیں ظاہر ہوجاتی ہیں۔

تشخیص: جب یہ مرض خفیف ہوتا ہے اوراس کی کوئی خاص علامت ظاہر نہیں ہوتی تو اس وقت اس کی تشخیص دشوار ہوتی ہے لیکن دوری قسم کے مرض استسقاء الکلیہ کی تشخیص بہت جلد اور بآسانی کی جاسکتی ہے بعض اوقات گردے کی کیسی رسولی کی صورت میں تشخیص میں کسی قدر دقت پیدا ہوتی ہے لیکن بذریعہ عملیہ (آپریشن) رطوبت نکال کر کیمیاوی طور پر امتحان کرنے اور ایکس ریز کے ذریعے فوٹو لینے سے تشخیص میں مدد مل سکتی ہے۔

رفتار وانجام: جب ایک ہی طرف کے گردے میں یہ شکایت ہوتی ہے تو اکثر خطرناک تکلیف اور نتائج ظاہر نہیں ہوتے دوری قسم کی شکایت سالہا سال تک رہ کر بالآخر اکثر خود بخود رفع ہوجاتی ہے دونوں طرف کے گردوں کے ماؤف ہونے کی صورت میں سمِ بولی اور اس کی مخصوص علامات ظاہر ہوجاتی ہیں اور گاہے گردے میں چھوت کے پہنچ جانے سے گردے کے اندر پیپ پیدا ہوجاتی ہے اور شاذونادر جیب الکلیہ کے تن کر جوف شکم یا جوف صدر میں پھٹ جانے سے نہایت شدید قسم کی علامات حتیٰ کہ موت تک رونما ہوسکتی ہے۔

اصول علاج: سب سے پہلے حتی الامکان اصل سبب مرض کو رفع کرنے کی کوشش کریں دوری قسم کی شکایت کا علاج عام اصولوں پر کریں۔ اگراس کے ساتھ ہی گردہ اپنی جگہ سے بے جگہ ہوگیا ہوتو اس کو اپنی جگہ پر لاکر پٹی لگائیں اگر ایک طرف کا گردہ ماؤف ہو اور علامات مرض نہایت شدید ہوں تو بذریعہ ایکس ریز وغیرہ تندرست گردے کے افعال اور حالت کا صحیح اندازہ لگا کر وہ اخراج بول کے تمام کام کو اکیلا سرانجام کرلے گا جس قدر جلد ممکن ہو بذریعہ عملیہ (نیفریکٹومی' اخراج الکلیہ) ماؤف گردے کو نکال دیں جب دونوں طرف کے گردے ماؤف ہوں تو حتی الامکان جلد سے جلد سبب کے دفعیے کی کوشش کریں اور ہروہ تدبیر کام میں لائیں جس سے مجاری بول میں کسی قسم کی چھوت نہ لگ سکے۔

علاج: معجون دبیدالورد سات گرام ہمراہ زلال اجوائن دیسی بارہ گرام (جسے آٹھ پہر پانی میں بھگو کر حاصل کیا گیا ہو) صبح کو استعمال کریں اور شام کو نمک بول شتر دس ملی گرام سے بیس ملی گرام تک عرق برنجاسف ساٹھ ملی لیٹر' عرق مکو ملی لیٹر کے ہمراہ دیں یا صبح کو تخم خیارین' تخم حلبہ' تخم شبت' انیسون' تخم خبازی ہرایک تین گرام کو پانی میں جوش دے کر صاف کرکے نبات سفید پچیس گرام داخل کرکے پلایا کریں اور شام کو شیر شتر مادہ کو پھاڑ کر اس کا زلال دیں گردوں کے مقام پر اس کی پلٹس باندھیں۔

ڈاکٹری علاج: مریض کو آرام وسکون میں رکھیں اگر درد کی شدت ہو تو مارفیا کی زیر جلد پچکاری کریں اگر ایک گردہ ماؤف ہو تو اپریشن کرائیں ٹنکچر ایپوسائینم بقدر پانچ پانچ قطرے ہمراہ جرعہ آب دیں اگر پیشاب رک گیا ہو تو پسینہ لانے کی تدابیر اختیار کریں مقام گردہ پر انٹی فلوجسٹن لگائیں یا گلاس لگا کر کپنگ کریں۔

نسخہ:

ایلٹرین	8 ملی گرام
ایکسٹریکٹ ہائیوسائمس	35 ملی گرام

اس کی ایک گولی بنالیں اور صبح وشام دیں۔

ایپس مل (شہد کی مکھی کا ڈنگ) چھ طاقت ایک ہومیوپیتھک دوا ہے جو اس مرض میں بالخاصہ مفید ہے بشرطیکہ حالبین کی نالی مسدود نہ ہو۔

غذا و پرہیز: مریض کو غذا صرف دودھ یا پھلوں کا رس دیں۔

گردے کی رسولیاں

ڈاکٹری نام	طبی نام	اُردو نام
Tumors of the Kidney ٹیومرز آف دی کڈنی	سلعات الکلیہ	گردے کی رسولیاں

تعریف وماہیت: اس مرض میں گردوں کے اندر مختلف قسم کی رسولیاں پیدا ہوجاتی ہیں مختلف رسولیوں کی ماہیت مختلف ہوا کرتی ہے۔

اقسام: نتائج کے لحاظ سے رسولیوں کی دو قسمیں ہوتی ہیں:

1- غیر خبیث یا سادہ رسولیاں (بینائن گیروتھس Benign Growths):

ساخت اور نوعیت کے لحاظ سے ان کی پھر کئی قسمیں ہیں: (i) غدی رسولیاں (سلعہ غدیہ ایڈینوماٹا Adenomata) یہ بہت عام ہیں اور گردے کے غلاف کے نیچے اس کے قشری حصے میں پیدا ہوتی ہیں یہ ایک بھی ہوسکتی ہے اور متعدد بھی آخرالذکر صورت ضعیف العمر اشخاص کے گردوں میں پائی جاتی ہے۔ (ii) لیفی رسولیاں (سلعہ لیفیہ' فائبروماٹا Fibromata) یہ اکثر پائی جاتی ہیں گرہوں کی شکل میں کبھی متعدد گردے کے قشری یا لبی حصے میں پائی جاتی ہیں۔ (iii) عروقی رسولی (سلعہ عروقیہ' انجیوماٹا Angiomata) (iv) اور لحمی رسولی (سلعہ لحمیہ' لائپوماٹا Lipomata) یہ شاذونادر ہی گردے میں ظاہر ہوتی ہیں۔ (v) کیسی رسولیاں (کیسات الکلیہ Cysts of the Kidney) یہ بھی کئی قسم کی ہوتی ہیں کبھی ایک ہی سادہ کیس ہوتی ہے اور کبھی ایک ہی کیس ایسی ہوتی ہے جس میں پھر بہت سی تھیلیاں اور حصے ہوتے ہیں اول الذکر صورت میں کیس مختلف حجم کی ہوسکتی ہے اور بالعموم گردے کی کسی بند شدہ نالی سے پیدا ہوتی ہے یا خلقی ہوتی ہے آخرالذکر صورت میں بالعموم ضعیف العمر اشخاص میں ظاہر ہوتی ہے اور بالعموم مزمن قسم کے ورم سے رونما ہوتی ہے جو گردے کی نالیوں کو بند کردیتا ہے اور نالیاں بعدہٗ پھیل کر وسیع ہوجاتی ہیں کیسی رسولی کی ایک صورت یہ بھی ہوتی ہے کہ تمام گردے کی ساخت میں حجم میں پن کے سر سے لے کر بچوں کے کھیلنے والی گولی تک چھوٹی بڑی مختلف تھیلیاں جو لیفی ساخت کے ساتھ باہم ملی ہوئی ہوتی ہیں پیدا ہوجاتی ہیں اور گردے کی اصلی ساخت بالکل نظر نہیں آتی۔

2- خبیث یا مہلک رسولیاں (میگنینٹ ٹیومرز Malignant Tumors):

یہ بھی نوعیت اور ساخت کے لحاظ سے پھر کئی قسم کی ہوتی ہیں مثلاً: (i) لحمی خبیث رسولی (سلعہ لحمیہ خبیثہ سارکوما Sarcoma) (ii) سرطانی رسولی (سلعہ سرطانیہ یا سرطان گردہ کارسی نوما یا کینسر Carcinoma or Cancer) (iii) سلعہ فوق الکلیہ (ہائپرنیفروما Hypernephroma) یہ کلاہ گردہ کی خلقی غیر طبعی باقیات کے جو گردے کے غلاف کے نیچے رہ جاتی ہیں) انقسام غیر طبعی سے پیدا ہوتی ہے (iv) مرکب رسولی (سلعہ مرکبہ یا جنینی غدی لحمی رسولی (ایمبرائیونل ایڈی نو مائیوسارکوما Fmbryonal Edeno Myosarcoma) (v) غدی سرطانی رسولی (سلعہ غدیہ سرطانیہ ایڈی نوکارسی نوما Adeno Carcinoma) ان میں اولی الذکر یعنی غیر خبیث رسولیوں میں سے صرف کیسی رسولیاں کسی قدر اہم ہے باقی سب غیر اہم ہیں خبیث رسولیوں میں سے لحمی رسولیاں غیر خلقی ہوتی ہیں اور اکثر زندگی کے پہلے تین سالوں میں ظاہر ہوجاتی ہیں اور اکثر بہت جلد مریض کو ہلاک کردیتی ہیں سرطانی رسولی زیادہ تر ضعیف العمر اشخاص میں رونما ہوتی ہے اور بالعموم ایک ہی گردے میں خصوصاً بائیں گردے میں ظاہر ہوتی ہے لیکن شاذونادر دونوں گردوں میں بھی رونما ہوسکتی ہے فوق الکلوی رسولیاں عام ہیں اور بعض اوقات کلاہ گردہ' جیب الکلیہ اور گاہے ورید الکلیہ کے راستے اجوف نازل تک پھیل جاتی ہیں اور پھر وہاں سے

پھیپھڑوں، دماغ جلد اور بالخصوص ہڈیوں (مثلاً عظم الترقوۃ، عظم الکتف اور عظم الفخذ وغیرہ) تک ان کے اثرات منتقل ہوجاتے ہیں سرطانی رسولیاں فوق الکلوی رسولیوں کے مشابہ ہوتی ہیں اور اکثر اوقات دونوں میں تمیز کرنی مشکل ہوجاتی ہے مرکب رسولیاں بھی بہت کم عمر بچوں میں پائی جاتی ہیں اور نسبتاً کم دیکھنے میں آتی ہیں۔

علامات: سادہ اور غیر خبیث رسولیوں کی موجودگی میں اکثر اوقات سب سے پہلی علامت رسولی کا وجود ہے جو بعض اوقات بچوں میں اس قدر بڑی ہوسکتی ہے کہ ان کے پیٹ کو تان دیتی ہے اور نہایت احتیاط کے ساتھ دونوں پہلوؤں اور کمر کے مقام پر ٹٹول کر محسوس کی جاسکتی ہے یہ بعض اوقات مضبوط ٹھوس اور گاہے نرم غدی قسم کی ہوتی ہے ایکس ریز کے ذریعے معائنہ کرنے پر بھی رسولی کی موجودگی ایک حد تک معلوم ہوسکتی ہے خبیث رسولیوں میں اکثر اوقات (بالعموم پچاس فیصدی) پہلی علامت بول الدم ہوا کرتی ہے پیشاب میں خون یا تو سیال ہوتا ہے یا جما ہوا اور اس میں اکثر جیب الکلیہ اور حالب کے سانچے بھی پائے جاتے ہیں بول الدم خود بخود بغیر کسی ظاہری سبب کے بکثرت اور دورے سے ہوتا ہے آرام یا محنت سے اس پر بہت کم اثر پڑتا ہے ہفتہ دو ہفتے بول الدم کی شکایت رہ کر رفع ہوجاتی ہے لیکن کچھ عرصے کے بعد پھر رونما ہوتی ہے اور اس عرصے میں رسولی کی دوسری علامتیں بھی بخوبی واضح ہوجاتی ہیں۔ درد غیر یقینی ہوتا ہے جو کبھی تو مسلسل ہوتا ہے اور کبھی محض تکلیف دہ احساس کی شکل میں پایا جاتا ہے شاذونادر منجمد خون کے گزرنے سے قولنج کلوی کی قسم کا درد بھی ہوسکتا ہے بول الدم کے ساتھ عموماً کوئی درد نہیں ہوتا مریض عموماً آہستہ آہستہ نہایت کمزور اور لاغر ہوتا جاتا ہے گاہے عصبی قسم کا درد ہوتا ہے جس کی وجہ نخاعی اعصاب کے آخری جوڑے پر رسولی کا دباؤ پڑنا ہوتی ہے بہت زیادہ دباؤ سے فالج کی سی کیفیت پیدا ہوجاتی ہے۔

بعض اوقات ورید منوی پر رسولی کا دباؤ پڑنے سے دوالی الصفن کی شکایت بھی ہوجاتی ہے، سلعہ فوق الکلیہ میں مرض ایڈی سن کی کم وبیش علامتیں بھی رونما ہوتی ہیں خصوصاً جب کہ کلاہ گردہ بھی مبتلائے مرض ہوجائے بعض مریضوں میں نوم مستغرق موجود ہوتی ہے بچوں میں کلوی رسولیوں کی موجودگی میں اکثر اوقات شرمگاہ اور بغلوں میں بال قبل از وقت اگ آتے ہیں عورتوں میں مردانہ خصوصیات خصوصاً ڈاڑھی وغیرہ پیدا ہوجاتی ہیں جب رسولی بڑھ کر اجوف نازل تک پہنچ جاتی ہے تو زیریں نصف بدن میں اوذیما پیدا ہوجاتا ہے اور جب اس کے اثرات منتقل ہوکر دوسرے اعضاء مثلاً دماغ، پھیپھڑوں، جگر اور ہڈیوں وغیرہ میں جا پہنچتے ہیں تو اس وقت ان کے اندر بھی رسولیاں پیدا ہوجاتی ہیں اور ان کی مخصوص علامتیں ظاہر ہوجاتی ہیں کیسی رسولیوں میں گردہ بڑا اور ناہموار ہوجاتا ہے پیشاب گو صاف ہوتا ہے لیکن اس میں خفیف مقدار میں رطوبت بیضیہ پائی جاتی ہے۔

تشخیص: بعض اوقات سلعات گردہ کی تشخیص نہایت آسان ہوتی ہے اور بعض اوقات نہایت مشکل جب بغیر کسی ظاہری سبب کے بول الدم کی شکایت ہو تو رسولی کا شبہ کریں اور ایکس ریز وغیرہ سے معائنہ کریں اس کے علاوہ رسولی کا مقام اس کا اکثر اوقات کسی قدر حرکت کرنا قولون کے ساتھ اس کا تعلق دونوں ہاتھوں سے ٹٹول کر معائنہ کرنے پر اس کا محسوس ہونا وغیرہ امور اس کی تشخیص میں بہت معاون ہوتے ہیں۔

انجام: اس مرض کا انجام ہمیشہ خراب ہوتا ہے بشرطیکہ عمل ید (آپریشن) کے ذریعے رسولی کو نکال کر خارج نہ کردیا گیا ہو خبیث رسولیاں عموماً چند دن یا چند ماہ سے لے کر ایک دو سال تک مہلک ثابت ہوتی ہیں۔

علاج: اس مرض کا علاج سوائے عمل ید (آپریشن) کے اور کچھ نہیں ہے البتہ درد اور بول الدم وغیرہ علامات میں تخفیف اور دفعیہ کے لئے مناسب تدابیر جو ان کے لئے مخصوص ہیں عمل میں لائیں جب تک اپریشن ممکن نہ ہو اس وقت تک مریض کی طاقت کو بحال رکھیں دواء گوگل کا استعمال مفید ہے چنانچہ کانچنار گوگل بقدر 500 ملی گرام صبح وشام کھلائیں۔ مقام گردہ پر قیروطی آرد ... نہ گرم کر کے یا مرہم داخلیون عرق مکوہ میں حل کر کے لگائیں آب مروق مکوہ سبز ہمراہ شربت بزوری دیں معجون زرعونی

بقدر تین گرام ہمراہ عرق گاؤزبان کھلائیں۔
گل بنفشہ پانچ گرام، عنب الثعلب تین گرام، گل گاؤزبان تین گرام، عناب سات دانہ، خطمی تین گرام کا جوشاندہ ہمراہ شربت بزوری چالیس ملی لیٹر پلائیں۔
شیرہ تخم کشوث تین گرام، بادیان تین گرام، مویز منقیٰ پانچ دانہ ہمراہ گل قند چالیس گرام دیں یا ہومیوپیتھک کارسین (مواد سلعہ) سوطاقت کی ہفتہ میں ایک دفعہ کھلائیں۔
غذا اور پرہیز: غذا لطیف اور زود ہضم دیں۔ دودھ کا استعمال زیادہ نافع ہے، گوشت وغیرہ سے پرہیز کرائیں۔

کلیہ متحرکہ

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
متحرک گردہ	کلیہ متحرکہ	نیفروٹوسس Nephroptosis موئیبل کڈنی Movable Kidney

تعریف و ماہیت: گردے طبعی طور پر اپنے اردگرد اوپر کی چربی اپنے اندر آنے والی عروق، پردہ صفاق جوان کے اوپر پھیلا ہوا ہے اور احشاء شکم بالخصوص آنتوں کے ذریعے اپنی جگہ پر مضبوطی سے قائم ہیں لیکن ہر تنفس کے ساتھ جب کہ سانس اندر کھینچا جاتا ہے یہ ایک سے دو انچ تک نیچے ہوجاتے ہیں اور پھر جب سانس باہر نکالا جاتا ہے تو اوپر کو چڑھ جاتے ہیں دایاں گردہ بائیں کی نسبت خصوصیت کے ساتھ نیچے اوپر حرکت کرتا رہتا ہے جب کسی وجہ سے حرکت تنفس کے ساتھ کوئی ایک یا دونوں گردے بہت زیادہ مثلاً دو انچ سے بھی زیادہ نیچے اوپر حرکت کرنے لگیں اور ٹٹولنے پر ان کا اوپر کا اور زیریں دونوں سرے محسوس ہوسکیں یا ان کو خارجی طور پر ہاتھوں کی حرکت سے ہلایا اور متحرک کیا جاسکے تو اس وقت اس کو مرض سمجھا جاتا اور کلیہ متحرکہ کے نام سے نامزد کیا جاتا ہے۔

اسباب: یہ مرض بہ نسبت بائیں طرف کے گردے دائیں طرف کے گردے میں اور بہ نسبت مردوں کے عورتوں میں خصوصاً شادی شدہ عورتوں میں پچیس سے پینتیس سال کی عمر میں زیادہ رونما ہوتا ہے چنانچہ کرٹز کی تحقیق کے مطابق 667 مریضوں میں 88 فیصدی عورتیں اس میں مبتلا تھیں عورتوں میں اس کے بکثرت رونما ہونے کی وجوہات کچھ تو تشریحی اور کچھ دائمی قبض اور شکم کی بندش نیز حمل سے پیٹ کی تان کا کم ہوجانا وغیرہ ہوا کرتی ہیں بعض اوقات خلقی طور پر شکم کی دیوار کا کمزور ہونا اور گردے کی مضبوطی کے ساتھ اپنی جگہ پر قائم نہ ہونا، ضربہ وسقطہ، حد سے زیادہ لاغری جس میں گردے کی چربی بھی پگھل گئی ہو اور دیگر احشاء شکم کا استرخاء بالخصوص آنتوں کا استرخاء یارحم کا گرجانا بھی اس مرض کو پیدا کردیا کرتا ہے۔

علامات: اگر مرض بہت زیادہ شدید نہ ہو تو اکثر اوقات کوئی خاص قابل ذکر اور تکلیف دہ علامات رونما نہیں ہوتی ایسے حالات میں اگر کسی اور شکایت کے سلسلے میں پیٹ کا امتحان کرتے وقت طبیب کو اس مرض کی موجودگی کا علم ہو بھی جائے جب بھی مریض پر براہ راست اس کا اظہار نہیں کردینا چاہئے اس مرض کی ایک عام علامت مسلسل تکلیف دہ قسم کا دورہ ہوتا ہے جس کی وجہ سے اعصاب شرکیہ کے ضفیرہ کلو پر کلیہ متحرکہ کا حرکت کرنا ہوتی ہے نہایت شدید اور تکلیف دہ علامتیں اس وقت رونما ہوتی ہیں جب متحرک گردہ الٹ کر نیچے کو گر پڑے اور حالب پر بل کھا کر اور دباؤ ڈال کر استسقاء الکلیہ کی شکایت پیدا کردے۔
ایسی صورت میں مخصوص قسم کا شدید درد ہوتا ہے جو حالب اور پشت کی طرف پھیلتا ہے۔ لرزہ، متلی، قے، بخار اور سقوط قویٰ کی دوسری علامتیں بھی کم وبیش پیدا ہوجاتی ہیں پیشاب کم مقدار میں اور گاہے خون آمیز خارج ہوتا ہے گاہے استسقاء الکلیہ دوری کی علامتیں بھی پائی جاتی ہیں جو بعض اوقات کثیر مقدار میں پیشاب کے خارج ہوجانے پر دور ہوجاسکتی ہیں اس حالت کو

"کیفیت ڈیٹلی (ڈیٹلو کرسس Dietl's Crises) کی مخصوص اصطلاح سے نامزد کیا جاتا ہے اگر کلیہ متحرکہ اثنا عشری پر دباؤ ڈال دے تو استرخاء و اتساع معدہ کی شکایت بھی پیدا ہوجاتی ہے اگر اس کے ساتھ احشاء شکم بھی ڈھیلے ہوگئے ہوں تو ان کی مخصوص علامات بھی پائی جاتی ہیں مزمن درد سے بعض اوقات کم وبیش عصبی علامات بھی ظاہر ہوجاتی ہیں۔

تشخیص: مریض کو پشت کے بل لٹا کر یا آگے کو جھکا کر اگر دائیں طرف کے گردے کا امتحان کرنا ہو تو بایاں ہاتھ مریض کے کولہے کے نیچے رکھیں اور اس کو ہدایت کریں کہ وہ گہرا لمبا سانس لے اب دائیں ہاتھ کو خط حلمی کی سیدھ میں جگر کے کنارے کے نیچے رکھ کر اور دبا کر انگلیوں کے نیچے گردے کی حرکت کو محسوس کریں بالعموم ایسا کرنے سے مریض کو خالص درد نہیں ہوتا صرف ٹھوس بھاری اور تکلیف دہ قسم کا احساس ہوتا ہے شدید حالت میں متحرک گردہ اپنی طبعی جگہ سے بہت دور خط وسطانی کے بائیں طرف یا نیچے کی طرف رباط پاوپرٹی کے قریب محسوس کیا جاسکتا ہے بائیں گردے کا امتحان کرنے کے لئے مریض کے بائیں طرف کھڑے ہوکر دایاں ہاتھ کولہے کے پیچھے رکھیں اور بائیں ہاتھ سے آگے کی طرف سے ٹٹولیں متحرک گردم نسبتاً بڑا محسوس ہوتا ہے۔

فروق الامراض: گاہے مسترخی مرارہ یا جگر کے متورم فص ریڈلی اور اس مرض میں اشتباہ ہوجاتا ہے لیکن ان ہردو کے جگر کے ساتھ متصل اور مسلسل ہونے اور زیادہ متحرک نہ ہونے سے ان میں بآسانی تشخیص کی جاسکتی ہے بوابی رسولی بالخصوص سرطان بھی بعض اوقات اس کے مشابہ علامات پیدا کردیتی ہے لیکن خون کے لئے براز کا امتحان کرنے اور ایکس ریز کے ذریعے معائنہ کرنے پر دونوں میں تشخیص کی جاسکتی ہے۔ علیٰ ہذا بعض اوقات قولون کے تعریج سینی میں پھنسا ہوا سدہ بھی اس مرض کی تشخیص میں دقت پیدا کرتا ہے لیکن اس کی ناہموار شکل، لچک کی عدم موجودگی اور حقنہ کرنے کے بعد غائب ہوجانا ان دونوں کی باہمی تشخیص میں نہایت اہم معاون ثابت ہوتے ہیں۔

انجام: یہ مرض نہایت مزمن اور عسیر العلاج ہوتا ہے لیکن اس سے موت بھی شاذونادر ہی واقع ہوتی ہے خصوصاً اس وقت یہ مہلک ثابت ہوتا ہے جب اس سے استسقاء الکلیہ کی شدید شکایت پیدا ہوگئی ہو۔

علاج: خفیف حالات میں کسی خاص علاج کی ضرورت نہیں ہے اگر درد محسوس ہو تو تھوڑی دیر کے لئے وضع رضفی مرفقی (کہنیوں اور گھٹنوں کے بل اوندھے کر لیٹنا) اختیار کرنے سے اکثر کلیہ متحرکہ اپنی اصلی جگہ پر لوٹ جاتا ہے اور اعصاب پر دباؤ کے دور ہوجانے سے درد رفع ہوجاتا ہے اگر درد اکثر رہتا ہو تو متحرک گردے کو ہی اپنی اصلی جگہ پر پہنچا کر لچک دار شکمی پٹی کے ذریعے جس میں رانوں کے تسمے بھی لگے ہوئے ہوں اور جو جھک کر بیٹھنے پر کوئی تکلیف نہ دے کھڑے ہوتے وقت پیٹ کو سہارا دیں اس سے اکثر فائدہ ہوجاتا ہے خصوصاً جب کہ اس کے ساتھ استرخاء امعاء کی شکایت بھی کم وبیش موجود ہو اس کے علاوہ سرد نطول، مناسب مالش تنفسی ورزش اور برقی علاج سے امداد لیں لیٹنے میں مریض کو تکیہ وغیرہ رکھ کر کولہے کسی قدر اوپر کو اٹھائے رکھنے چاہئیں ایک دو سال مسلسل اس طرح کے علاج سے بعض اوقات بالکل آرام آجاتا ہے کیفیت ڈیٹلی کی صورت میں مریض کو آرام کے ساتھ بستر پر لٹائیں اور بوتل میں گرم پانی بھر کر درد کے مقام کو سینکیں اور ماش کا آٹا 125 گرام، عرق بادیان قدر حاجت میں پیس کر تخم شبت چھ گرام، ہینگ تین گرام اور اجوائن چھ گرام سفوف کر کے ملا کر ایک ٹکیہ پکائیں جس کی ایک طرف کچی ہو اور دوسری طرف پختہ ہو اور کچی طرف پر روغن بید انجیر یا روغن گل لگا کر گرم گرم مقام درد پر باندھیں اینٹی فلیمن یا اینٹی فلوجسٹن لگائیں شدت درد کی صورت میں پوست خشخاش پانچ عدد، عرق گلاب 125 ملی لیٹر میں جوش دے کر اس سے درد کے مقام پر نکور کریں اگر اس سے آرام نہ ہو تو برشعشا 500 ملی گرام کھلائیں یا جوہر افیون (مارفیا) کی پچکاری کریں اور مریض کو مناسب وضع میں رکھ کر ہاتھوں سے باحتیاط آگے پیچھے کر کے لٹے ہوئے گردے کو درست کریں اگر ان تدابیر سے آرام نہ ہو تو بذریعہ عمل ید (آپریشن) گردے کو اپنی طبعی جگہ پر لاکر سی دیں یا بالکل نکال دیں۔

دستور العلاج: (1) اگر سوء ہضم اور نفخ کیوجہ سے ہوتو جوارش جالینوس پانچ گرام، جوارش مصطگی بارہ گرام یا جوارش کمونی بارہ گرام میں سے کوئی ایک اول کھلائیں اوپر سے شیرہ بادیان پانچ گرام، شیرہ انیسون تین گرام، شیرہ تخم کشوث تین گرام، عرق بادیان بارہ تولہ میں نکال کر صبح وشام پلائیں۔

(2) رفع قبض کے لئے رات کو سوتے وقت دودھ نصف لیٹر میں روغن بادام شیریں تین گرام اضافہ کرکے پلادیا کریں اگر گردوں کی کمزوری کی وجہ سے اس مرض کا حدوث ہوا ہوتو (1) صبح کے وقت معجون زرعونی عنبری چھ گرام اول کھلائیں اوپر سے شیرہ مغزپنبہ دانہ پانچ گرام، شیرہ حب قرطم پانچ گرام، شیرہ مغز کدو شیریں تین گرام، شیرہ مغز بادام شیریں پانچ دانہ پانی میں نکال کر شربت بزوری معتدل سادہ پچیس ملی لیٹر ملا کر پلائیں۔ (2) شام کو معجون فلاسفہ سات گرام ہمراہ عرق بادیان 75 ملی لیٹر، عرق عنب الثعلب 75 ملی لیٹر نیم گرم پلائیں۔

منتخب مجربات ومرکبات - سفوف خاص: کلیہ متحرکہ میں مفید ثابت ہوتا ہے مصطگی رومی بارہ گرام، کندر بارہ گرام، کہربا شمعی پچیس گرام، نبات سفید چالیس گرام سب کو کوٹ چھان کر سفوف بنائیں خوراک ایک گرام ہمراہ عرق برنجاسف بارہ تولہ استعمال کریں۔

ضماد گردہ: مذکورہ بالا فوائد رکھتا ہے مغز املتاس، دانہ لاکھ، اقاقیا، کندر، گل ارمنی، گلنار فارسی مساوی الوزن باریک پیس کر زردی بیضہ مرغ میں ملا کر مقام گردہ پر نیم گرم کا ضماد کریں۔

معجون زرعونی عنبری: کمر اور ریڑھ کی ہڈی کو مضبوط بناتی ہے گردہ اور مثانہ وجگر اور دماغ کو تقویت بخشتی ہے نقرس اور بلغمی کھانسی کے لئے مفید ہے مادہ تولید کثرت سے پیدا کرتی ہے۔ صفتہ: ثعلب مصری، قضیب گاؤ، مغز سر کنجشک، چرائتہ شیریں، خارخسک، کشن خرما ہر ایک نو گرام، تخم کرفس، تخم گندنا، تخم شلجم، تخم شبت، تخم خربزہ، تخم خیارین، حب قلقل، حب الزلم، نانخواہ، بادیان، نارجیل، مغز چلغوزہ، بیخ کرفس ہر ایک بائیس گرام، عنبر اشہب نو گرام، مشک خالص دو گرام، بسباسہ، لونگ، فلفل سیاہ، عاقر قرحا، کبابہ، سونٹھ، جائفل، گل سرخ، تج، فلفل دراز، تخم اسپست، تخم جرجیر، تخم پیاز، تخم گندنا، حب الرشاد، تخم انجرہ ہر ایک دس گرام، زعفران، کندر، مصطگی رومی، عود ہر ایک چودہ گرام، بوزیدان، بہمن سرخ، بہمن سفید، شقاقل مصری، اندرجو شیریں ہر ایک بیس گرام، قند سفید 700 گرام، شہد خالص سوا لیٹر قند اور شہد کا قوام کرکے ادویہ کوٹ چھان کر ملائیں مگر عنبر، مشک اور زعفران کیوڑہ میں حل کرکے شامل کریں خوراک پانچ گرام ہمراہ بدرقہ مناسبہ۔

ڈاکٹری علاج: ازالہ قبض کے لئے مریض کو پیرافین لکوڈ چار ڈرام بوقت خفتن پلائیں یا مندرجہ ذیل حبوب کھلائیں:

ایلوئن	8 ملی گرام
سٹرکنیا ہائیڈروکلور	نصف ملی گرام
ایکسٹریکٹ بیلاڈونا	4 ملی گرام
ایکسٹریکٹ کسکارا سگراڈا	35 ملی گرام
ایکسٹریکٹ جنشن	حسب ضرورت

اس کی ایک گولی بنالیں اور صبح وشام بعد غذا دیں۔

ازالہ نقاہت وہزال بدن کے لئے کاڈلور آئل، ریڈیو مالٹ، اوئے لین ہیلی ویرول میں سے کوئی ایک دوا بعد غذا دیں۔
درد کی شدت میں مارفیا ایٹروپین کی جلدی پچکاری کریں مریض کے شکم پر چوڑی پٹی باندھے رکھیں اسے ثقیل ونفاخ اغذیہ نہ کھانے دیں۔

غذا و پرہیز: غذا میں پرندوں اور بکری کا گوشت، چپاتی، دلیا، ساگودانہ، تازہ سبزیاں، مونگ کی دال، دودھ، چائے، ٹوسٹ وغیرہ کا

استعمال کرنا چاہئے مٹر باقلا چنے اور ماش کی دال' مٹھائی' کیک' ترشی' تیل اور زیادہ مصالح سے پرہیز کرائیں۔

ضعف گردہ

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
گردے کی کمزوری	ضعف گردہ	اٹونی آف دی کڈنی Atony of the Kidney

تعریف وماہیت: اس مرض میں گردے کا فعل ناقص ہوجاتا ہے وہ خون میں سے پانی کو اچھی طرح جدا نہیں کرسکتے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ خون آمیز رنگین یا غسالی (گوشت کے دھون کی مانند) پیشاب خارج ہونے لگتا ہے جیسا کہ بعض اوقات ضعف جگر میں بھی ہوا کرتا ہے۔

اسباب: گردوں کا سوء مزاج مستحکم' گردوں کا ہزال یا لاغری' گردوں کی مجاری کا پھیل جانا' کثرت جماع' کثرت مدرات' کثرت بول' گھوڑے کی طویل عرصہ تک سواری' شدید تکان' گردوں پر کا سقطہ وضربہ' پیادہ یا طویل سفر' کمر پر بھاری بوجھ اٹھانا وغیرہ۔

علامات: کمر میں گردے کے مقام پر خفیف درد اور ثقل ہوتا ہے پیشاب غسالی رنگ کا آتا ہے مریض کی قوت باہ کمزور اور گاہے بالکل زائل ہوجاتی ہے بعض اوقات ہاتھ پاؤں پر بھی ورم آجاتا ہے وغیرہ۔

اس مرض کی علامات قریب قریب بول زلالی کے مشابہ ہوتی ہیں چنانچہ بول زلالی میں بھی گردوں میں اجتماع خون یا امتلاء دموی ہوجانے کی وجہ سے غسالی قسم کا پیشاب آیا کرتا ہے اس لئے بعض اطباء نے اس کو بول زلالی کا مترادف قرار دیا ہے چونکہ اسکا علاج وغیرہ بھی ایک حد تک بول زلالی کے مشابہ ہے۔

قروح گردہ ومثانہ

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
گردے اور مثانہ کے زخم	قروح الکلیہ والمثانہ	السرز آف دی کڈنی اینڈ بلیڈر Ulcers of the kidney and Bladder

تعریف وماہیت: کسی تیز مادے یا تفرق اتصال وغیرہ سے خراش پیدا ہوکر گردہ یا مثانہ میں زخم پیدا ہوجاتے ہیں۔

اسباب: صفرا کی تیزی' سنگ گردہ ومثانہ' مادہ نقرس یا حمض بولی (یورک ایسڈ) کی زیادتی' دبیلہ گردہ' مقامی چوٹ سے رگوں کا کٹ جانا وغیرہ۔

علامات: پیشاب کرنے میں سوزش اور درد ہوتا ہے کمر میں کولہوں کے نزدیک درد رہتا ہے پیشاب بدبودار اور خون یا پیپ آلود خارج ہوتا ہے اور بہت مشکل سے آتا ہے بعض اوقات بھوسی اور چھیچھڑے کے مانند اشیاء بھی اس میں خارج ہوتی ہیں۔

تشخیص: گردہ اور مثانہ کے زخموں میں اس طرح تشخیص کی جاتی ہے کہ زخم گردہ میں پیشاب قطرہ قطرہ ہوکر آتا ہے اور اس کے چھیچھڑے سرخ رنگ کے ہوتے ہیں بخلاف اس کے زخم مثانہ میں پیشاب بہت مشکل سے آتا ہے اور اس کے چھیچھڑوں کا رنگ سفید ہوتا ہے۔

علاج: اگر صفرا یا کسی شور مادہ کی وجہ سے ہو تو منضج پلا کر اس کا تنقیہ کریں زخموں کو صاف کرنے کے لئے صبح وشام حجرالیہود تین گرام' شیرہ خارخسک پانچ گرام' شیرہ تخم خربزہ پانچ گرام' شیرہ حب کا کنج پانچ گرام پانی میں نکال کر شہد خالص پچیس ملی لیٹر ڈال کر پلائیں یا صبح قرص کا کنج تین گرام ہمراہ شیرہ تخم خیارین تین گرام' شیرہ خارخسک تین گرام' شیرہ تخم خربزہ تین گرام شربت

بزوری معتدل پچاس گرام اور شام بنادق البزور تین گرام ہمراہ شربت بزوری معتدل پچاس ملی لیٹر استعمال کرائیں۔ اگر حمض بولی (یورک ایسڈ) کی زیادتی سے ہو تو صبح وشام کے نسخوں کے علاوہ کھانے کے بعد سفوف املاح ایک گرام کھلائیں۔ اگر سنگ گردہ ومثانہ کی وجہ سے ہو تو ان کا علاج کریں چوٹ آنے کی وجہ سے ہو تو مریض کو کامل آرام دیں اور دودھ اور آش جو پلائیں اور مقام گردہ پر ٹکور کریں یا قیروطی آرد کرسنہ لگائیں نیز مریض کو گرم پانی کے ٹب میں بٹھائیں۔

منتخب مجربات ومرکبات - قرص کاکنج: تخم کاہو 70 گرام، تخم خرفہ 44 گرام، بنسلوچن، رب السوس ہر ایک 36 گرام، گل سرخ، دھنیا خشک ہر ایک 17 گرام، اقاقیا، صندل سفید، گل ارمنی، گلنار ہر ایک سات گرام، کافور پونے دو گرام کوٹ چھان کر گلاب میں گوندھ کر قرص بنائیں۔ ساڑھے دس گرام قرص آب انار ترش کے ساتھ کھائیں۔

بنادق البزور: مغز تخم خربزہ 36 گرام، مغز تخم خیارین ہر ایک 17 گرام، کاکنج، مغز تخم کدوے شیریں، مغز تخم تربوز، تخم خرفہ مقشر ہر ایک چودہ گرام، تخم خشخاش، مغز بادام شیریں مقشر، کتیرا، نشاستہ، دم الاخوین، اقاقیا، اصل السوس، بنسلوچن ہر ایک ساڑھے دس گرام، تخم کرفس، اجوائن خراسانی ہر ایک ساڑھے تین گرام سب کو کوٹ چھان کر لعاب اسپغول میں گوندھ کر بنادق بنائیں۔

مقدار خوراک: چودہ گرام بنادق کھا کر اوپر سے شیرہ تخم کاہو، شیرہ خارخسک ہر ایک سات گرام پانی میں نکال کر شربت بنفشہ پچیس ملی لیٹر ملا کر پئیں قروح گردہ ومثانہ اور حرقت بول کے لئے مفید ہے۔

ڈاکٹری علاج: اصل سبب مرض کو دور کریں ضربہ وسقطہ کی حالت میں مریض کو کامل آرام اور سکون میں رکھیں مقام گردہ یا مثانہ پر ٹکور کریں یا اینٹی فلوجسٹن کا ضماد لگوائیں یا مریض کو گرم پانی کے ٹب میں بٹھائیں اور دوء مندرجہ ذیل نسخہ دیں:

سوڈا بائیکارب	700 ملی گرام
سوڈا سائٹریٹ	ایک گرام
گلوکوس	8 گرام
ایکوا اورنشیائی فلیوا	50 ملی لیٹر

ایسی ایک ایک خوراک ہر تیسرے گھنٹہ دیں۔ اور صبح وشام کونین سلفیٹ 100 ملی گرام کھلائیں۔ اگر قارورہ میں خون اور پیپ موجود ہو تو مندرجہ ذیل نسخہ مفید ہے:

کیلشیم لیکٹیٹ	350 ملی گرام
ہیزے لین	5 قطرے
ایکسٹریکٹ گلیسریز الکوڈ	15 قطرے
سپرٹ کلوروفارم	10 قطرے
ایکوا	25 ملی لیٹر

ایسی ایک ایک خوراک ہر تیسرے گھنٹہ بعد دیں۔ اگر سنگ گردہ ومثانہ باعث مرض ہو تو اس کا علاج کریں۔

غذا و پرہیز: مرچ سرخ اور تمام گرم وشیریں چیزوں سے پرہیز کرائیں۔ بکری کے گوشت کا شوربا، چپاتی کے ساتھ کھلائیں۔ دودھ سوڈا، نخود آب اور آش جو پلائیں۔

ورم مثانہ

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
مثانہ کا ورم	ورم المثانہ	سسٹائیٹس Cystitis

کیفیت وماہیت: اس مرض میں عموماً مثانہ کی گردن میں صفرا یا خون لطیف وغیرہ کے غلبے سے سوزش ہوکر ورم ہو جاتا ہے۔

اقسام: یہ مرض دو قسم کا ہوتا ہے (1) ورم مثانہ حاد یا شدید (2) ورم مثانہ مزمن یا خفیف

اسباب: پیشاب کا بند ہونا' مثانہ میں پتھری وغیرہ پیدا ہو جانا یا چوٹ لگنا' سوزاک وغیرہ میں مبتلا ہونا' قرحہ میں ورم احلیل کا مثانہ کی طرف بڑھ جانا' غدہ قدامیہ کی سوزش' جماع منقطع' عصبی امراض' تیز اور خراش دار ادویہ کا استعمال' سردی لگنا' احتلام کا روکنا' پیشاب لانے والی دوائیں زیادہ کھانا وغیرہ۔

علامات: ورم مثانہ حاد میں سردی کے ساتھ بخار ہوتا ہے جو بعد میں بڑھ جاتا ہے مریض پست ہمت ہو جاتا ہے' متلی وتے کی افراط پیشاب کی زیادتی اور مثانہ میں سوزش ہوتی ہے پیشاب قطرہ قطرہ اور لگ کر آتا ہے کبھی شدید درد ہوتا ہے مثانہ پھول جاتا ہے جس کو دبانے سے درد محسوس ہوتا ہے اگر ورم معاء مستقیم تک پہنچ جائے تو اجابت کی بار بار حاجت ہوتی ہے اور خون آؤں ملا ہوا آتا ہے۔

ورم مثانہ مزمن میں مقام مثانہ پر ہلکا ہلکا درد ہوتا ہے اور تھوڑی تھوڑی مقدار میں پیشاب پیپ ملا ہوا آتا ہے۔

دستور العلاج: (1) میدے کی روٹی کا گودا' کنجد مقشر نیم کوفتہ' دودھ تازہ ہر ایک بقدر ضرورت لے کر روغن بنفشہ اور رغن بابونہ میں گوندھ کر ضماد کریں۔ (2) اگر ورم کی وجہ سے پیشاب بھی بند ہو گیا ہو تو یہ نسخہ استعمال کریں: آرد جو پچیس گرام' گل خطمی سفید پچیس گرام' اکلیل الملک پچیس گرام لے کر کوٹیں اور سبز مکوہ کے پانی اور روغن گل میں گوندھ کر مثانہ اور پشت مثانہ پر ضماد کریں۔ (3) گل بنفشہ سات گرام' عنب الثعلب سات گرام' پوست بیخ کاسنی سات گرام' عناب نیم کوفتہ پانچ دانہ' پرسیاؤشاں سات گرام گرم پانی میں بھگو کر مل چھان کر شربت دینار چالیس ملی لیٹر ملا کر پلائیں۔ (4) شیر شتر 125 ملی لیٹر پلائیں۔

علاج ڈاکٹری: اصل سبب مرض کو معلوم کر کے رفع کریں مثانہ پر پولٹس باندھیں اگر قبض ہو تو روغن بید انجیر چالیس ملی لیٹر دودھ میں ملا کر پلائیں اگر پیشاب بند ہو جائے تو کیتھی ٹر کے ذریعہ سے خارج کریں نیز مریض کے پیشاب کی حموضت کو دور کریں چنانچہ اس غرض کے لئے مندرجہ ذیل نسخہ مفید ہے:

پوٹاشیم بائیکارب	ایک گرام
پوٹاشیم سائٹریٹ	ایک گرام
مگنیشیا کارب پوڈرس	ایک گرام
ٹنکچر ہائیو سائمس	30 قطرے
انفیوژن بوکو	25 ملی لیٹر

ایسی ایک ایک خوراک دن میں تین دفعہ پلائیں۔ ایک ہفتہ کے بعد مریض کو......

ایسڈ سوڈیم فاسفیٹ	700 ملی گرام
ایکوا اورنشیائی فلیوا	25 ملی لیٹر

دن میں تین دفعہ پلائیں اور یوروٹروپین پانچ سے دس گرین نصف گلاس پانی کے ساتھ قبل غذا دیں۔ اس کے علاوہ مندرجہ ذیل ادویہ بھی اس مرض میں فرداً فرداً مفید ہیں:

کیپرو کال-بلمی ٹول-سسٹو پیورین-سسٹازال

یہ سب مخصوص یعنی پیٹنٹ دوائیں ہیں اور ان کی مقدار خوراک ان کے پیکٹوں کے ساتھ درج ہوتی ہیں۔ مرض حاد کی صورت میں مریض کا مثانہ پچکاری سے دھونے سے نہایت احتراز کریں ہاں مزمن صورتوں میں اس سے فائدہ ہوتا ہے چنانچہ مزمن صورتوں میں مثانہ کو:

	سلیوشن آف اوکسی سایانائیڈ آف مرکری	چار ہزار میں ایک
........یا	سلیوشن آف پوٹاشیم پرمیگنیٹ	چار ہزار میں ایک
........یا	سلیوشن آف سلور نائٹریٹ	آٹھ ہزار میں ایک

سے دھونا مفید ہے۔

مزمن صورتوں میں مریض کے اپنے پیشاب سے ویکسین تیار کرا کر اس کا ٹیکہ کرنا مفید ہوتا ہے۔

غذا و پرہیز: ورم مثانہ کے مریض کی غذا صرف دودھ' آش جو اور دودھ سوڈا ہونی چاہئے دہی اور ساگودانہ بھی دیں اور مریض کو ہر قسم کی مصالح جات اور شراب و کباب' چائے' قہوہ سے پرہیز رکھنا چاہئے۔

مثانہ کی پھنسیاں

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
مثانہ کی خراش	جرب المثانہ	وسائیکل اریٹی بلیٹی Vasical Irritability

کیفیت و ماہیت: تیز اور خراش دار شور مادوں سے مثانہ کی سطح پر پھنسیاں ہو جاتی ہیں جن سے مثانہ میں خراش ہوتی رہتی ہے بعض اوقات یہ بڑھ کر قروح مثانہ کا باعث ہو جاتی ہیں۔

اسباب: اوپر بتلایا جا چکا کہ نمکین اور شور مادے اس کا سبب ہوتے ہیں اس کے علاوہ نظام عصبی کی خرابی' بواسیر' چرنے' بدہضمی' عورتوں میں ایام حمل اور رحم کے ٹل جانے سے بھی جرب مثانہ کی شکایت ہو جاتی ہے علاوہ ازیں گاہے سوزاک اور مادہ سل کی سمیت بھی باعث مریض ہوتی ہے۔

علامات: مثانہ اور عضو مخصوص کی جڑ میں کھجلی ہوتی ہے پیشاب نہایت سوزش اور درد کے ساتھ بدبودار خارج ہوتا ہے اور تھوڑی تھوڑی مقدار میں بار بار آتا ہے پاخانے کے وقت تکلیف میں زیادتی ہو جاتی ہے اور بعض اوقات کانچ بھی نکل آتی ہے اگر زخم ہو گئے ہوں تو پیشاب کے راستے سے زرد رنگ کا پانی یا پیپ وغیرہ رستی رہتی ہے اور پیشاب میں بھی ملی ہوئی آتی ہے۔

اصول و دستور العلاج: اصل سبب مرض کو معلوم کر کے رفع کریں جس خلط کا غلبہ ہو اس کی تعدیل کریں فساد خون میں فصد باسلیق کھلوائیں۔ لیس دار ادویہ اسپغول' تخم ریحاں وغیرہ کھلائیں تسکین حرارت کے لئے نشاستہ کتیرا وغیرہ دیں پیپ وغیرہ کے تصفیہ کے لئے اول ماء العسل استعمال کریں۔ (1) قرص کافور تین گرام ہمراہ شیرہ تخم خیارین تین گرام' شیرہ خارخسک تین گرام' شیرہ تخم خربزہ تین گرام پانی میں نکال کر شربت بزوری پچاس ملی لیٹر ملا کر صبح کو پلائیں۔ (2) بنادق البزور تین گرام ہمراہ شربت بزوری پچاس ملی لیٹر' عرق مصفی 150 ملی لیٹر شام کو استعمال کریں۔ (3) اجوائن خراسانی' بادیان' تخم کرفس ہر ایک پچیس گرام' کتیرا چودہ گرام' مغز تخم خربوزہ' مغز چلغوزہ بریاں' مغز بادام تلخ بریاں' مغز فندق' تخم حماض افیون ہر ایک ساڑھے دس گرام' زعفران پونے نو گرام' کافور پچیس عدد کوٹ چھان کر عسل خالص کف گرفتہ میں معجون بنائیں ساڑھے تین گرام ماء العسل یا شربت بزوری پچیس ملی لیٹر' عرق گاؤزبان 150 ملی لیٹر کے ساتھ کھائیں۔

علاج ڈاکٹری: علاج مندرجہ طبی پر عمل کریں: پیشاب کا امتحان کر کے اصل سبب مرض کو معلوم کریں یا اگر بواسیر وغیرہ کی وجہ سے ہو تو اس کو رفع کریں قروح گردہ و مثانہ کے مطابق تصفیہ و اندمال کے لئے داخلی ادویہ دیں چنانچہ مرض کو کامل آرام و سکون میں رکھیں اور شیر گرم پانی سے ہر روز انیما کریں سیون پر جونک لگوائیں۔

رفع درد کے لئے: اوپیم اور بیلاڈونا کا شافہ مقعد میں رکھیں سلور نائٹریٹ لوشن سے مثانہ کو دھوئیں...... یا

اکری فلے وین	35 ملی گرام
ایکوا ڈسٹلڈ	100 ملی لیٹر

ملا کر مثانہ میں پچکاری کریں۔ بل می ٹول 350 ملی گرام کی مقدار میں دن میں تین دفعہ کھلائیں۔ مقام مثانہ پر بورک ایسڈ فومی ٹیشن کریں یا مریض کو ہپ باتھ (گرم پانی کا) دیں۔ اس مرض میں آرگو کروم 1 1/2 گرین کی وریدی پچکاری بھی نہایت مفید ہے اسی طرح ٹرائی پافلیوین ایک فیصدی کا لوشن بھی وریدی پچکاری کے ذریعے مفید و مستعمل ہے۔ اس کے علاوہ تقویت کے لئے کونین سلفیٹ بقدر 175 ملی گرام ہر روز استعمال کرائیں۔ ان تدابیر سے اکثر فائدہ ہو جاتا ہے۔

غذا و پرہیز: غذا میں مریض کو صرف سوڈا اور دودھ یا آش جو اور دودھ دیں اور ہر قسم کے محرکات شراب و کباب و مصالح دار اغذیہ سے پرہیز کرائیں۔

ضعف مثانہ

ڈاکٹری نام	طبی نام	اُردو نام
اٹونی آف دی بلیڈر Atony of the Bladder	ضعف المثانہ	مثانہ کی کمزوری

کیفیت و ماہیت: اس مرض میں مثانے کے عضلاتی ریشوں کے کمزور ہو جانے کی وجہ سے مثانہ کمزور ہو جاتا ہے اور پیشاب کو خارج کرنے کی طاقت کم یا بالکل زائل ہو جاتی ہے کبھی پیشاب بلا ارادہ بھی خطا ہونے لگتا ہے۔

اسباب: سنگ مثانہ، ورم مثانہ اور سوزاک وغیرہ کی وجہ سے یہ مرض پیدا ہو جاتا ہے اور بوڑھوں کو محض عضلاتی کمزوری کی وجہ سے ہوتا ہے بعض اوقات پیشاب کو دیر تک روکنے سے بھی یہ مرض پیدا ہو جاتا ہے اس کے علاوہ بار بار وضع حمل سے مستورات میں ضعف مثانہ عارض ہو جاتا ہے۔

علامات: چونکہ مثانہ کمزور ہوتا ہے اس لئے مریض پیشاب روکنے اور کرنے پر قادر نہیں ہوتا جس کی وجہ سے بار بار پیشاب کی حاجت ہوتی ہے اور تھوڑا تھوڑا پیشاب خارج ہوتا ہے پیشاب کو روکنے کی تاب نہیں ہوتی چنانچہ کپڑوں پر پیشاب نکل جاتا ہے پیشاب جمع رہنے کی وجہ سے مثانہ کا حجم بڑھ جاتا ہے اور کبھی پیشاب قطرہ قطرہ ہو کر ٹپکتا رہتا ہے۔

اصول علاج: اصل سبب کو معلوم کر کے رفع کریں اگر سوزاک وغیرہ ہو تو اس کا مناسب علاج کریں اگر بڑھاپے کی وجہ سے ہو تو مقوی گردہ و مثانہ ادویہ استعمال کرائیں اگر پیشاب بند ہو جائے تو قاثاطیر کے ذریعہ سے خارج کریں۔

دستور العلاج: اجوائن دیسی، تخم گندنا، زنجبیل ہر ایک 36 گرام، بیخ کرفس ایک گرام، مصطگی رومی آٹھ گرام، عود خام سات گرام، عاقرقرحا پانچ گرام، زعفران، بسفائج ہر ایک تین گرام، علاوہ زعفران کے تمام ادویہ کوٹ چھان کر شہد خالص 400 ملی لیٹر کا قوام کر کے بطریق معروف معجون بنائیں اور زعفران کو عرق گلاب میں کھرل کر کے اضافہ کریں تین گرام سے سات گرام تک تازہ پانی کیساتھ کھلائیں یا سلاجیت 250 ملی گرام، لبوب صغیر پانچ گرام میں ملا کر صبح اور کشتہ فولاد 10 ملی گرام، معجون فلاسفہ سات گرام میں ملا کر کھلائیں یا معجون کندر پانچ گرام ہمراہ عرق برنجاسف ساٹھ ملی لیٹر استعمال کرائیں یا معجون فلاسفہ نو گرام صبح اور کھانے کے بعد حب اذاراقی ایک عدد کا استعمال کرائیں۔

علاج ڈاکٹری: ہدایات مندرجہ علاج طبی پر عمل کریں فیلوز سیرپ دو ملی لیٹر پانی میں ملا کر غذا کے بعد دن میں دو تین مرتبہ دیں یا حسب ذیل نسخے پلائیں:

(1)	ایسڈ سوڈا فاسفاس	ایک گرام
	ٹنکچر جنشن کمپونڈ	20 قطرے
	ٹنکچر نکسوامیکا	10 قطرے
	ایکوا کلوروفارم	25 ملی لیٹر

ایسی ایک ایک خوراک دن میں دو تین مرتبہ دیں۔

(2)	ایکسٹریکٹ نکس وامیکا	8 ملی گرام
	ایکسٹریکٹ بیلاڈونا	4 ملی گرام
	سوڈا گلیسروفاسفیٹ	70 ملی گرام
	ایکسٹریکٹ جنشن کمپونڈ	حسب ضرورت

اس کی ایک گولی بنا کر بعد غذا دیں۔

غذاوپرہیز: گوشت، انڈا، مچھلی، چوزہ مرغ، چپاتی، بکری کا شوربا وغیرہ پلائیں سبزیاں اور مرغوب میوہ جات سے پرہیز کریں ترش اشیاء بھی نہ دیں۔

تشنج مثانہ

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
مثانہ کی اینٹھن	تشنج المثانہ	وسائکل سپیزم Vesical Spasm

کیفیت وماہیت: اس مرض میں مثانہ کے زخم نیز دیگر اسباب کی وجہ سے مثانہ کے اندر اینٹھن اور تشنج کیفیت پیدا ہوجاتی ہے اور درد محسوس ہوتا ہے۔

اسباب: مثانہ میں زخم یا رسولی وغیرہ ہونا، تیز اور خراش دار دوائیں یا غذائیں بکثرت استعمال کرنا، تیز ادویہ کی پچکاریاں، گاہے امراض عصبی، کچلا، جوہر کچلا (سٹرکنین) کا زہر اور مرض کزاز، سوزاک اور دیگر امراض مثانہ مثلاً ورم حصاۃ دبیلہ وغیرہ سے بھی یہ مرض ہوجایا کرتا ہے عورتوں میں اختناق الرحم اور بعض رحم کی بیماریوں سے بھی یہ مرض ہوجاتا ہے کثرت جماع، بواسیر وغیرہ بھی اس کے اسباب ہوتے ہیں۔

علامات: مقام مثانہ پر درد ہوتا ہے عموماً پیشاب بند ہوجاتا ہے لیکن کبھی بلاارادہ خارج ہوتا ہے۔

اصول علاج: مریض کو آرام سے لٹائے رکھیں۔ گرم پانی سے پیڑو مثانے کے اوپر نطول کریں اگر درد زیادہ ہو تو پوست خشخاش کے جوشاندے سے نطول کریں سبوس گندم، اکلیل الملک، تخم شبت، پوست خشخاش ہر ایک بارہ گرام پانی میں جوش دے کر جوشاندے کا نطول کریں اور اس کے ثفل کو باریک پیس کر پیڑو پر باندھیں مسکنات کا استعمال کریں۔

دستورالعلاج: گل بنفشہ سات گرام، مویز منقیٰ نودانہ، عنب الثعلب خشک پانچ گرام، تخم کشوث بعرہ بستہ پانچ گرام پانی میں جوش دے کر مل چھان لیں اور شربت بزوری پچیس گرام ڈال کر پلائیں۔

علاج ڈاکٹری: ازالہ اسباب کریں ہدایات مندرجہ علاج طبی پر عمل کریں بورک ایسڈ 300 ملی گرام، ایکسٹریکٹ بیلاڈونا 300 ملی گرام گرم پانی میں ملا کر اس میں کپڑا تر کر کے پیڑو کے مقام پر رکھیں ٹنکچر ہائیوسس دس قطرے تازہ پانی میں ملا کر پلائیں یا یہ

نسخہ دیں:

پوٹاشیم برومائیڈ	350 ملی گرام
سوڈا بائیکارب	350 ملی گرام
ٹنکچر بیلاڈونا	5 قطرے
سیرپ اورنشیائی	2 گرام
ایکوامنتھا پپ	25 ملی لیٹر

ایسی ایک ایک خوراک دن میں تین دفعہ پلائیں قبض نہ ہونے دیں۔ اگر قبض ہو تو شیر گرم نمک آمیز پانی سے انیما کریں یا پیرافین لیکوڈ پلائیں۔

غذاوپرہیز: چپاتی، بکری کا شوربا، سبزیاں، دودھ، آش جو، فرنی، ساگودانہ دیں۔ محرکات مثلاً شراب، کباب و مصالح دار اغذیہ سے پرہیز کرائیں تیز اور بادی و ثقیل چیزوں سے پرہیز کرائیں۔

استرخاء المثانہ

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
مثانہ کی سستی	استرخاء المثانہ	وسائیکل پریلے سس Vesical Paralysis

کیفیت وماہیت: اس مرض میں متعدد اسباب سے مثانہ میں استرخاء واقع ہوجاتا ہے جس کی وجہ سے مریض پیشاب خارج کرنے پر قادر نہیں ہوتا اور پیشاب قطرہ قطرہ ہوا کرتا ہے۔

اسباب: حرام مغز پر چوٹ لگنا، دماغ میں ورم کا ہونا، متعدی امراض کی سمیت وغیرہ۔

علامات: پیڑو بھاری معلوم ہونا اور پیشاب کا بار بار آنا اس مرض میں مثانہ کا ایک طرف کا حصہ مسترخی ہوجاتا ہے اگر مریض بے ہوش ہوجائے تو زندگی کی امید نہیں رہتی۔

اصول علاج: اس مرض کا علاج فالج کی طرح کریں مریض کو ماء العسل پلائیں کبوتر کا شوربا دیں حب یارج سے تنقیہ کریں۔

دستور العلاج: روغن قرطم اھلیل میں ٹپکائیں اور ہینگ دوگرام، جند بید ستر دوگرام، مشک 500 ملی گرام پانی میں پیس کر مثانہ پر لیپ کریں شربت دینار پچاس ملی لیٹر، عرق مکو 150 ملی لیٹر ملا کر پلائیں۔

علاج ڈاکٹری: مریض کو کامل آرام وسکون میں رکھیں۔ رفع قبض کے لئے کیسٹر آئل بارہ گرام دودھ میں ملا کر پلائیں اور کیسٹر آئل یا آلیو آئل کی پیڑو پر نیم گرم مالش کریں غذا کے بعد مریض کو ایسٹن سیرپ تیس قطرے ہمرہ جرعہ آب پلائیں اور مقام مثانہ پر برقی رو سے تکور کریں تازہ ہوا، جید الکیموس غذا اور سورج کی روشنی مریض کے لئے ازبس ضروری ہے۔ نیور ایکسٹریکٹ اور سنکھیا کے مرکبات کا استعمال بھی مفید ہے۔ مزمن مریضوں میں ٹیبلائیڈ ایسڈ آرسینی اس ایک ملی گرام بعد غذا صبح و شام دیں۔ فیلوز سیرپ دوگرام بعد غذا پلائیں مفید ہے۔

غذاوپرہیز: تشنج مثانہ کی مانند ہے۔

ورم مجریٰ بول

ڈاکٹری نام	طبی نام	اُردو نام
یوریتھرائیٹس Urethritis	ورم مجریٰ بول	پیشاب کی نالی کی سوزش یا ورم

تعریف وماہیت: اس مرض میں مجریٰ بول کے اندر سوزش والتہاب پیدا ہوجاتا ہے جو بعض اوقات بالآخر اچھا نہ ہونے کی صورت میں قرحہ کی شکل اختیار کرسکتا ہے۔

اسباب: عموماً یہ مرض سوزاکی سمیت سے پیدا ہوتا ہے جس کا تفصیلی بیان سوزاک کے عنوان سے امراض متعدیہ میں درج کیا گیا ہے لیکن شاذ ونادر ضربہ وسقطہ' سنگ ومثانہ کے مجریٰ بول میں سے گزرنے یا قاثاطیر وغیرہ آلات کے مجریٰ بول میں سے گزرنے سے بھی یہ شکایت ہوسکتی ہے شاذ ونادر سل کی سمیت سے بھی یہ مرض پیدا ہوسکتا ہے۔

علامات: اس مرض میں مجریٰ بول کے اندر سوزش اور جلن ہوتی ہے پیشاب سخت لگ کر آتا ہے کچھ عرصہ کے بعد مجری بول سے پیپ بھی خارج ہونے لگتی ہے جو پہلے خالص زردی' سبزی یا سفیدی مائل رنگ کی پیپ ہوتی ہے لیکن جب مرض مزمن ہوجاتا ہے تو یہ رطوبت پتلی اور آبی قسم کی ہوجاتی ہے۔

علاج: ورم کے اصول پر علاج کریں ابتدائے مرض میں مسکنات کا استعمال کریں چنانچہ کتیرا' صمغ عربی ہرایک دوگرام کو رات کے وقت پانی میں تر کرکے صبح مل کر صاف کرکے ایک گرام گیرو یا گیرو کا زلال اس میں ملا کر مریض کو پلادیا کریں یا قرص طباشیر کافوری پانچ گرام' شربت بزوری چالیس ملی لیٹر میں ملاکر پہلے کھلائیں اور اوپر سے شیرہ تخم خیارین' شیرہ تخم کاسنی ہرایک چھ گرام' شیرہ خارشتر شیرہ زیرہ سفید ہرایک چار گرام' عرق شاہترہ 250 ملی لیٹر میں نکال کر شربت بزوری بارد پچیس ملی لیٹر اس میں حل کرکے پلادیں یا بنادق البزور چار گرام پیس کر شربت بزوری میں ملا کر پہلے کھلائیں اور اوپر سے شیرہ تخم تربوز' شیرہ خار خسک' شیرہ تخم خربزہ ہرایک چھ گرام' نبات سفید بارہ گرام اس میں حل کرکے پی لیں اگر سوزش زیادہ ہوتو اس نسخہ میں لعاب بہدانہ تین گرام' لعاب ریشہ خطمی چھ گرام کا اضافہ کردیں۔ ذیل کا نسخہ اس ورم مجری بول میں نافع ہے جس میں بول کے ساتھ خون بھی خارج ہوتا ہے۔

صفت: لعاب گل خطمی تین گرام' شیرہ تخم خیارین' شیرہ مغز تخم تربوز' شیرہ خارخسک ہرایک چھ گرام' شیرہ بیخ انجبار چار گرام پانی میں نکال کر نبات بیس گرام اس میں حل کرکے اسپغول چھ گرام اس کے اوپر چھڑک کر پی لیں مقامی طور پر پہلے پھٹکری اور گیرو ہرایک چھ گرام کو پانی مار میں حل کرکے اس کے ساتھ پچکاری کرائیں اگر پیپ پڑ چکی ہوتو اس وقت برگ نیم کا جوشاندہ نکال کر اس میں ہم وزن دہی کا پانی ملائیں اور تھوڑا سا نیلا تھوتھا ملا کر اس کے ساتھ پچکاری کرائیں ذیل کی پچکاری بھی پیشاب کی نالی اور مثانہ کے زخموں کو بھرنے کے لئے مفید ہے:

نسخہ: افیون بارھواں حصہ' شادنج عدسی مغسول' پھٹکری ہرایک تہائی حصہ' مرکی' کندر ہرایک دوتہائی حصہ' گل مختوم' کھریا مٹی' بارہ سنکھے کا سینگ جلا ہوا ہرایک ایک حصہ' انزروت سفید ڈیڑھ حصہ' سفیدہ قلعی تین حصے سب دواؤں کو باریک پیس کر ایک جگہ کریں اور اس میں موم اور روغن گل ہرایک بقدر ضرورت ملا کر استعمال کریں گا ہے اس میں زراوند مدحرج ایک حصہ بھی زیادہ کرلیا کرتے ہیں لیکن گدھی کے دودھ یا لعاب اسپغول میں ان ادویہ کو حل کرکے اس سے پچکاری کرانا زیادہ نافع ہے اس میں مومیائی معدنی ایک گرام کا اضافہ کرلینا اور بھی مفید سے مفید تر بنادیتا ہے۔

علاج ڈاکٹری: ہدایات مندرجہ علاج طبی پر عمل کریں داخلی طور پر سوڈا بائیکارب 350 ملی گرام' پوٹاشیم بائیکاربونیٹ یا پوٹاشیم سائٹراس یا پوٹاشیم نائٹریٹ 350 گرام' انفیوژن بکو بارہ ملی لیٹر' ایکوا 25 ملی لیٹر سب کو بخوبی ملا کر ایسی ایک ایک خوراک دن

میں دو تین مرتبہ دو تین روز تک دیں اور مقامی طور پر سلور نائٹریٹ سے 70 ملی لیٹر یا تین گرین 100 ملی گرام فی پچیس ملی لیٹر کے محلول آبی کے ساتھ پچکاری کرائیں۔

غذا و پرہیز: غذا لطیف اور ایسی دیں جس میں سرد اور مسکن اشیاء اور سبزیاں وغیرہ شامل ہوں مثلاً دودھ' دودھ سوڈا' پالک' ٹنڈے' بھنڈی' گھیا' چاول اور چاولوں کا پانی وغیرہ ہر قسم کی گرم اشیاء بالخصوص زیادہ سرخ مرچ سے پرہیز کرائیں شراب بھی بالکل نہ دیں سوڈا واٹر جس قدر چاہیں مریض کو پلا سکتے ہیں۔

بول زلالی

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
زلالی پیشاب	بول زلالی	ایلبیومینوریا Albuminuria

تعریف وماہیت: اس مرض میں غیر طبعی طور پر پیشاب کے اندر زلالی رطوبت (رطوبت بیضیہ' ایلبیومن) یا اس سے متعلقہ مواد خارج ہونے لگتے ہیں۔ نہ صرف تمام حیوانات بلکہ نباتات تک کی ساخت میں طبعی طور پر زلالی رطوبت پائی جاتی ہے جو خون کی وساطت سے ساختوں تک پہنچتی ہے۔ طبعی حالت میں یہ رطوبت پیشاب کے ساتھ خارج نہیں ہوتی لیکن بعض غیر طبعی اور مرضی حالتوں میں گردے پیشاب کے ساتھ اس رطوبت کو بھی جذب کر کے خارج کر سکتے ہیں پس اس لحاظ سے یہ بذات خود کوئی خاص مرض نہیں ہے بلکہ بعض دیگر مرضی حالات کی ایک نہایت اہم علامت ہے پہلے اس کو ہمیشہ گردے کے اہم امراض بالخصوص ورم گردہ (برائیٹس ڈیزیز) کی ایک خاص علامت سمجھا جاتا تھا لیکن اب مزید تحقیقات سے بخوبی واضح ہو چکا ہے کہ یہ شکایت گردوں کے کسی مخصوص مرض کے بغیر بعض دیگر حالات میں بھی پائی جا سکتی ہے اور ان حالات میں اکثر یہ زیادہ اہم اور خطرناک نہیں ہوتی۔

اقسام: یوں تو اس مرض کی کوئی خاص قسم نہیں ہے لیکن بعض اطباء نے اسباب کے لحاظ سے سات اقسام میں تقسیم کیا ہے جن کی تفصیل اسباب کے ماتحت درج ہے۔

اسباب: اس مرض کے اسباب کو سات اقسام میں تقسیم کیا گیا ہے: (1) گردے کے عضوی امراض مثلاً ورم گردہ (برائیٹس ڈیزیز) وغیرہ جو سردی لگ جانے' سرخ بخار' خناق وبائی اور بعض دیگر متعدی امراض سے پیدا ہو سکتا ہے۔ بول زلالی عضوی' آرگینک ایلبیومینوریا) (2) گردے کی ساختوں کا فساد جو بعض ہزالی اور کمی قسم کے امراض مثلاً سل' خبیث رسولیوں اور جسم کے کسی خاص حصے میں عرصہ دراز تک پیپ کے پیدا ہوتے رہنے سے ہوا کرتا ہے (3) مجاری بول کا تقیح یا جریان خون (4) فساد خون جو کمی خون (فقر الدم انیمیا) کی مختلف صورتوں آتشک اور سمِ سربی یا سیمابی وغیرہ میں ہوا کرتا ہے حاملہ عورتوں میں بول زلالی کی جو شکایت پیدا ہو جایا کرتی ہے وہ بھی اس قسم میں شامل ہے (بول زلالی سمی' ٹاکسک ایلبیومینوریا) (5) ہر قسم کے بخاروں میں بھی اس مرض کی کم وبیش شکایت پیدا ہو جایا کرتی ہے جو بالعموم بخاروں کے رفع ہو جانے پر خود بخود زائل ہو جایا کرتی ہے (بول زلالی حمی' فیبرائل ایلبیومینوریا) (6) بعض امراض عصبی مثلاً صرع' سکتہ اور دماغی صدمات میں بھی یہ شکایت رونما ہو جایا کرتی ہے (بول زلالی عصبی' نیوریٹک ایلبیومینوریا) (7) نوبتی یا عارضی اسباب مثلاً شدید جسمانی محنت' شدید سرد غسل' شدید نفسانی جذبات ثقیل اور ایسی غذاؤں کا کثرت استعمال جن میں زلالی رطوبت یا رطوبت بیضیہ زیادہ پائی جاتی ہے مثلاً انڈے' پنیر وغیرہ سوء ہضم (بول زلالی فعلی فنکشنل ایلبیومینوریا) نوجوان اشخاص بالخصوص عصبی مزاج کے نوجوان لڑکوں میں بغیر کسی ظاہری سبب کے جو بول زلالی کی شکایت ظاہر ہوتی ہے (بول زلالی بلوغی' ایلبیومینوریا آف ایڈولیسنس) وہ بھی اس قسم میں شامل ہے یہ صورت زیادہ خطرناک نہیں ہوتی اور اکثر بغیر کسی علاج کے از خود رفع ہو جایا کرتی ہے۔

علامات: زلالی رطوبت کے پیشاب میں آتے رہنے سے خون میں نقص پیدا ہو جاتا ہے جس کے باعث بدن دبلا اور نحیف ہو جاتا ہے اور جلد کی رنگت پھیکی پڑ جاتی ہے ہاتھ پیروں اور پپوٹوں پر ورم آ جاتا ہے پیٹ میں نفخ رہتا ہے ہاضمہ خراب ہوتا ہے قبض اور متلی کی شکایت رہتی ہے دل دھڑکتا ہے کبھی دست آنے لگتے ہیں سر میں درد رہتا ہے دن رات میں کئی مرتبہ پیشاب آتا ہے آخرکار مریض استسقاء میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

تشخیص: پیشاب کا مندرجہ ذیل طریق پر کیمیاوی امتحان کرنے سے اس مرض کی تشخیص بآسانی کی جاسکتی ہے۔

سیلی سلسفونک ایسڈ کا آب مقطر میں محلول مشبع (سچوریٹیڈ سالیوشن) تیار کر کے علیحدہ رکھیں اور تھوڑا سا قارورہ شیشے کی امتحان نلکی (ٹیسٹ ٹیوب) میں لے کر اس میں محلول مذکور کے چند قطرے شامل کریں ایسا کرنے سے طبعی پیشاب یعنی پس پیشاب میں رطوبت بیضیہ یا زلالی رطوبت موجود نہیں ہوتی صاف اور غیر متاثر رہتا ہے لیکن جس پیشاب میں رطوبت بیضیہ موجود ہوتی ہے اس میں سفید مواد تہہ نشین ہو جاتے ہیں اور اگر زلالی رطوبت نہایت خفیف مقدار میں ہو تو ہلکی سفیدی مائل رنگت پیدا ہو کر تہہ نشین ہوتی ہوئی معلوم ہوتی ہے۔

(نیز دیکھو قارورے کے غیر طبعی یعنی مرضی اجزاء کا امتحان کیمیاوی جامع الحکمت جلد اوّل)

اصول و دستور العلاج: اصل سبب مرض کو معلوم کر کے اس کے مطابق علاج کریں چنانچہ اگر ورم گردہ وغیرہ کی وجہ سے ہو تو ان کا مخصوص علاج کریں اور اگر کثرت جماع یا استفراغ سے یہ مرض پیدا ہوا ہو تو مغز نارجیل، مغز فندق، مغز پستہ، مغز چلغوزہ، مغز اخروٹ، مغز بادام ہر ایک بارہ گرام کوٹ کر شہد خالص میں 150 ملی لیٹر میں ملا کر رکھ لیں اور اس میں سے بارہ گرام روز کھلائیں اور اوپر سے گائے کا دودھ 250 ملی لیٹر پلا دیا کریں۔ اگر مزاج میں حرارت ہو تو تخم خشخاش، مغز تخم کدو شیریں، مغز تربوز، مغز پیٹھا، مغز پنبہ دانہ ہر ایک تین تین گرام، مغز بادام شیریں پانچ دانہ، مصری پچیس گرام سب کو شیر گاؤ میں پیس کر گرم کر کے حریرہ کی مانند پکا کر کھائیں شدت مرض میں گردے کے مقام پر گلاس یا چند جونکیں لگوائیں یا گرم گرم پلٹس بندھوائیں یا اس نسخے کا آبزن کرائیں۔

صفت: سبوس گندم، جو مقشر، تخم خطمی، عنب الثعلب، بابونہ، اکلیل الملک ہر ایک بارہ گرام۔ سب کو پانی بقدر حاجت میں جوش دے کر مریض کو قابل برداشت گرم جوشاندہ میں بٹھائیں۔ آبزن کے بعد مقام گردہ پر آرد جو، تخم خطمی، گل بنفشہ، عنب الثعلب، مغاث ہر ایک بارہ گرام سب کو آب مکوہ سبز اور آب برگ کاسنی سبز بقدر حاجت میں پکا کر اور روغن بنفشہ بارہ ملی لیٹر اس میں اضافہ کر کے ضماد کریں اس کے ساتھ عرق مکوہ پچاس ملی لیٹر، عرق گلاب پچاس ملی لیٹر، عرق شاہترہ پچاس ملی لیٹر میں گل قند پچیس گرام ملا کر جوش کر کے تخم خرفہ تین گرام اور مغز تربوز تین گرام پیس کر ملا کر شربت بنفشہ پچیس ملی لیٹر شامل کر کے اسپغول مسلم سات گرام چھڑک کر دو دن صبح و شام پلائیں۔

دستور جدید: مروارید دو چاول، بنسلوچن ایک گرام باریک پیس کر آملہ مربی ایک عدد میں ملا کر پہلے کھلائیں اور اوپر سے شیرہ عناب پانچ دانہ، شیرہ تخم خرفہ سیاہ تین گرام، عرق گاؤزبان پچاس ملی لیٹر، عرق الائچی پچاس ملی لیٹر، عرق عنبر پچاس ملی لیٹر میں نکال کر شربت انار شیریں پچیس ملی لیٹر میں ملا کر صبح و شام استعمال کرائیں اگر حرارت زیادہ نہ ہو تو مالتی بسنت دو چاول کا بھی اضافہ کر لیں رفع قبض کے لئے روغن زیتون بارہ ملی لیٹر دودھ میں ملا کر رات کو سوتے وقت پلائیں اگر ضعف گردہ کی وجہ سے ہو تو صبح معجون جالینوس یا معجون فلاسفہ یا جوارش زرعونی ہر ایک سات گرام ہمراہ عرق گاؤزبان 150 ملی لیٹر دیں اور شام سلاجیت 250 ملی گرام، لبوب صغیر پانچ گرام یا کشتہ طلاء 250 ملی گرام، لبوب کبیر پانچ گرام میں ملا کر 250 ملی لیٹر گرم دودھ کے ساتھ پلائیں۔ اگر ضعف گردہ کے ساتھ ہضم کی خرابی بھی ہو تو کشتہ فولاد دس ملی گرام، کشتہ بیضہ مرغ 125 ملی گرام، جوارش زرعونی سات گرام میں ملا کر صبح کو کھائیں اور کندر ایک گرام، مصطگی ایک گرام پیس کر جوارش جالینوس سات گرام میں ملا کر شام

کو کھائیں اگر ضعف اعصاب کی وجہ سے یہ شکایت پیدا ہوئی ہو تو خمیرہ گاؤزبان عنبری پانچ گرام ہمراہ عرق عنبر 90 ملی لیٹر اور عرق گاؤزبان 90 ملی لیٹر دیں۔ اگر کمی و خرابی خون اس مرض کا باعث ہو تو کشتہ فولاد بیس ملی گرام یا کشتہ طلاء دس ملی گرام، دواء المسک معتدل سادہ سات گرام یا جواہر والی پانچ گرام میں ملا کر کھلائیں یا کشتہ فولاد بیس ملی گرام، معجون دبیدالورد سات گرام میں ملا کر پہلے کھلائیں اور اوپر سے اجوائن دیسی بارہ گرام کا زلال (جسے آٹھ پہر تک عرق برنجاسف 150 ملی لیٹر میں بھگو کر حاصل کیا گیا ہو) پلادیں۔

ڈاکٹری علاج: ہر قسم کے بول زلالی میں پیشاب کا کیمیاوی امتحان کرانا نہایت ضروری ہے اگر کیمیاوی امتحان سے پیشاب میں حامض بولی (یورک ایسڈ) کی قلمیں بکثرت پائی جائیں تو روزانہ صبح کو وچی واٹر (یہ ولایت کے ایک کھاری چشمہ کا پانی ہے) تین 100 ملی لیٹر کی مقدار میں پلانا مفید ہوتا ہے یا سوڈیم بائی کاربونیٹ 350 سے 425 ملی گرام قدرے پانی میں حل کرکے پلانا چاہئے اور اصل سبب مرض معلوم کر کے ان کے بموجب علاج کرنا چاہئے چنانچہ اگر غذا کی خرابی یا عصبی امراض کے باعث یا فعل گردہ کے خراب ہونے سے یہ مرض ہوا ہے تو غذا کی اصلاح اور ازالہ سبب کے بعد خود بخود دور ہو جاتا ہے۔

اور اگر زمانہ حمل میں یہ شکایت پیدا ہوگئی ہو تو معمولی صورت میں علاج کی چنداں ضرورت نہیں البتہ جب شدید حالت میں ہو تو ڈاکٹر کے مشورہ سے حمل کا گرادینا مناسب ہوتا ہے تاکہ حاملہ کی جان بچ جائے اس صورت میں مریضہ کے آرام و آسائش اور غذا کا بہتر انتظام ہونا چاہئے اگر بخاروں کے بعد کمزوری سے یہ شکایت ہوجائے تو اکثر طاقت بحال ہونے پر جاتی رہتی ہے چنداں علاج کی ضرورت نہیں ہوتی۔

اگر خون کی کمزوری سے ہو تو مریض کو آرام سے رکھیں غذا ہلکی، زود ہضم اور مقوی دیں اور دواء کے طور پر فولاد اور سنکھیا کے مرکبات دونوں ملا کر دینے سے بہت فائدہ ہوتا ہے چنانچہ یہ نسخہ اس حالت میں مفید ہوتا ہے:

ایسڈ آرسینی اوسائی	ایک ملی گرام
فیرائی ریڈ کٹائی	50 ملی گرام
کونین سلف	35 ملی گرام
ایکسٹریکٹ جنشیائی	حسب ضرورت

سب کی ایک ایک گولی بنالیں اور ایسی ایک ایک گولی دن میں دو مرتبہ کھانے کے بعد استعمال کریں۔

یہ نسخہ بھی اس فائدہ کے لئے مستعمل ہے:

ایسڈ آرسینک	ایک ملی گرام
سٹرکنین	نصف ملی گرام
ایلوئن	17 ملی گرام
پلیولا فیرائی	100 ملی گرام

سب کی ایک گولی بنا کر ایسی ایک گولی دونوں وقت کھانے کے بعد کھائیں۔

اگر کثرت جماع یا جلق یا افکار و ترددات سے یہ بیماری ہو تو اسباب کے ازالہ کی فکر کریں یہی بہترین علاج ہے کثرت محنت اور ورزش جسمانی سے یہ شکایت لاحق ہو تو مریض کو آرام و راحت سے رکھیں سیر و تفریح کرائیں عمدہ غذا کھلائیں۔ اگر زیادہ کھانے پینے اور جگر میں خون کے اجتماع سے یہ شکایت ہو تو رات کو بلیو پل یا کیلومل پانچ گرین کھلا کر صبح کو چھ ڈرام میگنیشیا سلفاس قدرے پانی میں حل کر کے پلائیں تاکہ معدہ اور آنتیں صاف ہوجائیں اور جگر میں اجتماع خون نہ رہے۔

جب اتفاقیہ طور پر قارورے کا امتحان کرنے پر اس میں رطوبت زلالی کی موجودگی پائی جائے لیکن بظاہر مریض میں اس

کی کوئی خاص علامت موجود نہ ہو تو تین دن تک دن میں تین مرتبہ 500 ملی گرام کیلشیم لیکٹیٹ کا استعمال کرانا چاہئے اگر اس سے پیشاب میں رطوبت بیضیہ کا آنا بند یا کم ہو جائے تو ایک طویل عرصے تک 350 سے 500 ملی گرام تک کی مقدار میں روزانہ ایک مرتبہ اسی دوا کا استعمال جاری رکھیں اور اس کے ساتھ ہی مریض کی عام صحت کو جوہر کچلا (سٹرکنین) اور فولاد (آئرن) کے مرکبات سے بہتر بنائیں اس مرض کے لئے سیرپ کیلشیائی ایٹ فیرائی لیکٹو فاسفیٹس ایک ڈرام کی مقدار میں روزانہ تین مرتبہ غذا کے بعد دیتے رہیں۔

غذاوپرہیز: سبز ترکاریاں اور دودھ استعمال کریں مرچ سرخ، گرم مصالحہ زیادہ شیرینی کا استعمال، گوشت، انڈے اور دوسری ایسی غذائیں جن میں رطوبت بیضیہ زیادہ ہو مضر ہیں۔

بول کیلوسی

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
فاسفورکی پیشاب، کیلوسی پیشاب	تفصفر البول، بول کیلوسی	فاسفیٹوریا Phosphaturia

تعریف وماہیت: اس مرض میں زرد یا سفید رنگ کی ریت کی طرح پیشاب کے اندر نمکیات فاسفورس (فاسفیٹس) غیر طبعی طور پر بہت زیادہ مقدار میں خارج ہوتے ہیں جو ارضی رسوب کی مانند پیشاب میں تہہ نشیں ہو جاتے ہیں یہ بذات خود کوئی مرض نہیں بلکہ بعض دیگر امراض کی ایک علامت ہے بعض اطباء قدیم نے اس کو بول کیلوسی کے نام سے موسوم کیا ہے کیونکہ اس میں کیلوس کے اجزاء خارج ہوتے ہیں۔

اقسام: پیشاب میں جو نمکیات فاسفورس (فاسفیٹس) خارج ہوتے ہیں وہ بالعموم مندرجہ ذیل تین اقسام کے ہوتے ہیں (1) نمکیات فاسفورس کلسی (کیلشیم فاسفیٹس) (2) نمکیات فاسفورس مغنیشیائی (میگنیشیم فاسفیٹس) (3) نمکیات فاسفورس مغنیشیائی نوشادری (ایمونیو میگنیشیم فاسفیٹس)۔

اسباب: ضعف وسوء ہضم، کمی خون، ضعف دماغ، جگر کا سکڑ جانا، زیادہ دماغی محنت وغیرہ۔

علامات: پیشاب میں زرد یا سفید رنگ کی ریت یا سفید بادلوں کی مانند رسوب تہہ نشین ہو جاتے ہیں مریض کا ہاضمہ خراب ہو جاتا ہے مریض میں اکثر اوقات کمزوری کا غلبہ ہوتا ہے بعض اوقات مریض پیشاب میں اس رسوب کو دیکھ کر اپنے آپ کو جریان کا مریض سمجھنے لگتا ہے خصوصاً اگر وہ کثرت جماع یا جلق وغیرہ بچپن کی غلط کاریوں کا عادی رہ چکا ہو۔

تشخیص: ایسے قارورے کا جس میں نمکیات فاسفورس طبعی مقدار سے زیادہ مقدار میں خارج ہوتے ہیں ردعمل کھاری ہوتا ہے اگر قارورہ تھوڑی دیر تک پڑا رہے تو ہی ہر سوب بخود بخود سفید بادلوں کی مانند اس میں تہہ نشین ہو جاتے ہیں جو تھوڑے سے قارورے کو ایک امتحانی نلکی میں لے کر چراغ بے دود (سپرٹ لیمپ) پر گرم کرنے سے اور بھی زیادہ گہرے ہو جاتے ہیں لیکن اگر قارورے میں تیزاب سرکہ (ایسی ٹک ایسڈ) کے چند قطرے ملا کر اس کا ردعمل تیزاب بنادیا جائے تو یہ رسوب غائب ہو جاتا ہے گا ہے پیپ کا رسوب بھی فاسفیٹس کے رسوب سے مشابہ ہوتا ہے لیکن فاسفیٹس کا رسوب تیزاب سرکہ (ایسی ٹک ایسڈ) کے چند قطرے ملا دینے سے حل ہو جاتا ہے اس کے برعکس پیپ کا رسوب ایسا کرنے سے حل نہیں ہوتا اگر قارورے کا ردعمل خارج ہونے پر تیزاب ہو تو اس میں تھوڑا سا کاسٹک پوٹاش ملا کر گرم کرنے سے فاسفیٹس تہہ نشین ہو جاتے ہیں۔

اصول علاج: مریض کے ہضم کی اصلاح کریں اس کو خوش وخرم رکھیں سمندر کے ساحلی مقامات پر تبدیل آب و ہوا کرائیں سردی سے محفوظ رکھیں سرد یا نیم گرم غسل کرایا کریں مقویات اور تیزاب نمک یا شورہ محلول کا استعمال کرائیں۔

دستور العلاج: کشتہ فولاد بیس ملی گرام، جوارش جالینوس سات گرام میں ملا کر دیں یا خبث الحدید 250 ملی گرام، جوارش مصطگی

کلاں سات گرام میں ملا کر یا سفوف املاح 250 ملی گرام جوارش کمونی سات گرام میں ملا کر صبح وشام کھائیں اور سفوف نمک سلیمانی ایک ایک گرام دونوں وقت غذا کے بعد کھلائیں یا جوارش کمونی اور جوارش جالینوس ہم وزن ملا کر اس میں سے سات سات گرام دونوں وقت غذا کے بعد کھلا دیا کریں اس کے ساتھ ایک وقت حجرالیہود اور سنگ سرماہی ایک ایک گرام جوارش زرعونی پانچ گرام میں ملا کر کھلا دیا کریں۔

ڈاکٹری علاج: ہدایات مندرجہ علاج طبی پر عملی کریں دواء اس حالت میں ذیل کا نسخہ نہایت مفید ہے:

لائیکر بسموتھائی ہائیڈریٹس	2 گرام
میگ کارب پونڈروسا	350 ملی گرام
ایسڈ ہائیڈروکلورک ڈل	10 قطرے
ٹنکچر کارڈیم کمپونڈ	30 قطرے
ایکوا	25 ملی لیٹر

ایسی ایک ایک خوراک دن میں تین مرتبہ بعد از غذا دیں۔

غذا و پرہیز: غذا لطیف اور زود ہضم دیں۔ گوشت، آلو، آلو بخارا، گندم کی روٹی اور ترش میوہ جات مثلاً سنگترہ، نارنگی، انار، آڑو، خربزہ، تربوز وغیرہ زیادہ استعمال کرائیں۔ دودھ، انڈا، مچھلی، سبز ترکاریاں اور باقی ہر قسم کے میوہ جات سے پرہیز کرائیں۔

بول اوکسالیکی

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
اوکسالیکی پیشاب	بول اوکسالیکی	اوکسیلوریا Oxaluria

تعریف وماہیت: اس مرض میں غیر طبعی طور پر پیشاب کے اندر نمکیات آکسیلکی (آکسالیٹ آف لائم) کے ذرات خارج ہونے لگتے ہیں۔

اسباب: یہ مرض زیادہ تر ان اشخاص میں رونما ہوا کرتا ہے جو سبز ترکاریوں اور میوہ جات مثلاً گاجر، مولی، سیم کی پھلیوں، شلغم، چقندر، گوبھی، آلو، بینگن، ٹماٹر، انجیر، کھجور وغیرہ اشیاء کا کثرت سے استعمال کرتے ہیں کیونکہ ان میں نمکیات آکسیلکی کی کثرت ہوتی ہے اس کے علاوہ عام جسمانی کمزوری اور جس میں سوداوی مادہ کا غلبہ اور سوء مزاج بھی اس مرض کا باعث ہوتا ہے۔

علامات: پیشاب میں نمکیات آکسیلکی (آکسالیٹ آف لائم) کے ذرات کم و بیش مقدار میں خارج ہوتے ہیں اس کیساتھ عام جسمانی کمزوری اور سوء ہضم وغیرہ کی شکایات پائی جاتی ہیں اس مرض میں پیشاب کی کیفیت سخت تیزابی ہوتی ہے۔

تشخیص: اگر ایسا قارورہ جس میں نمکیات آکسیلکی کی مقدار غیر طبعی طور پر زیادہ ہو کچھ عرصہ تک پڑا رہے تو اس کی تہہ میں سفید بلغم کی شکل کا مادہ تہہ نشین ہو جاتا ہے اور اگر اس میں سائل قلوین (لائیکر پٹاش) کے چند قطرے ملا دیئے جائیں تو وہ تہہ نشین مادہ تحلیل ہو کر غائب ہو جاتا ہے۔

اصول علاج: غذا کی اصلاح کریں صحت عامہ کو روغنی مقویات مثلاً روغن جگر ماہی وغیرہ سے بہتر بنائیں نیز مقویات ہضم وجگر کا استعمال کرائیں۔

دستور العلاج: صبح روغن جگر ماہی ایک ایک چمچہ عرق لیموں پچیس ملی لیٹر میں ملا کر پلا دیا کریں دونوں وقت غذا کے بعد حب کبد نوشادری دو عدد پانی کے ہمراہ کھلا دیا کریں یا تیزاب نمک پانچ قطرے، عرق بادیان پچیس ملی لیٹر میں ملا کر دیں یا حجرالیہود ایک گرام، سنگ سرماہی ایک گرام باریک پیس کر جوارش زرعونی پانچ گرام میں ملا کر صبح وشام کھلائیں اور غذا کے بعد

دونوں وقت حب ترش مشتہی دو عدد کا استعمال کرائیں۔

علاج ڈاکٹری: ہدایات مندرجہ علاج طبی پر عمل کریں اور دواء ذیل کا نسخہ استعمال کرائیں جو اس مرض میں نہایت مفید ہے۔

ایسڈ ہائیڈروکلورک ڈل	25 قطرے
لائیکر سٹرکنیا ہائیڈروکلور	5 قطرے
گلیسرنیم پیپ سینی	2 گرام
لائیکر مارفیا ہائیڈروکلور	10 قطرے
ایکوامنتھا پپ	25 ملی لیٹر

سب کو ملا کر ایسی ایک ایک خوراک دن میں تین مرتبہ بعد از غذا دیں۔ ایسڈ سوڈیم فاسفیٹ دو گرام کی مقدار میں پانی کے اندر اچھی طرح حل کر کے پلانا بھی مفید ہے۔

غذا و پرہیز: دودھ' انڈوں' ہر قسم کے مربوں' چائے' کوکو' شکر' سبز جڑ دار ترکاریوں' ریوند' پالک' بیر' آلو' سیب' ٹماٹر' آلو بخارا' وغیرہ سے پرہیز کریں غذا میں مچھلی کا گوشت' گیہوں کی روٹی' چاول' دال' انگور' مٹر' کاہو' قہوہ' گوبھی' ناشپاتی' آڑو' جئی' سرسوں کا ساگ' تربوز' مکھن' کھمبی' پیاز وغیرہ دیں۔

بول خونی

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
پیشاب میں خون آنا	بول الدم	ہیمے ٹوریا Haematuria

کیفیت و ماہیت: اس مرض میں پیشاب میں خون ملا ہوا یا خالص خون کبھی پیشاب سے پہلے اور کبھی بعد میں آتا ہے جب یہ خون احلیل سے آتا ہے تو یہ پیشاب سے پہلے خارج ہوتا ہے اور جب گردہ سے آتا ہے تو پیشاب کے بعد خارج ہوتا ہے یا پیشاب کے رنگ کو سیاہی مائل بنا دیتا ہے یہ بذات خود کوئی مرض نہیں بلکہ ایک مرضی علامت ہے۔

اسباب: اسکربوط' احمرار' خسرہ و چیچک کی سمیت' ورم گردہ یا مثانہ رعاف کلوی یا دق کلوی' دق وسل' بی کولائی کی سمیت' گرم اور تیز اشیاء کا کثرت استعمال کرنا' گردے کی رگوں کا منہ کھلنا یا گردے یا مثنہ پر چوٹ لگنا' پتھری' قرحہ وغیرہ کا ہونا بعض ادویہ مثلاً ٹرپن ٹائن' زراریح (کنتھیریڈس) کاربالک ایسڈ اور یوروٹروپین کا استعمال' خون بواسیر کا یک لخت بند ہو جانا' امراض قلب' فساد افرازات غدی' حامض بولی (یورک ایسڈ) کی زیادتی' پتھری کی خراش' عورتوں کو کبھی بندش حیض سے بھی یہ مرض ہو جاتا ہے۔

علامات و تشخیص: اگر زخم یا خراش سے خون آئے تو پیشاب میں ملا ہوا ہوتا ہے اگر گردے کی رگ کھلنے سے ہو تو خالص خون ہوتا ہے جس میں پیپ وغیرہ نہیں ہوتی' کمزور آدمیوں میں محض سردی کی وجہ سے خون آمیز پیشاب آجاتا ہے اور مریض کو سردی محسوس ہوتی ہے بعد میں خود بخود طبیعت درست ہو جاتی ہے جب خون گردہ سے آتا ہے تو مقام گردم پر درد محسوس ہوتا ہے پیشاب سیاہی مائل ہوتا ہے جس میں لمبے لمبے دموی رسوب پائے جاتے ہیں۔ لیکن جب خون مثانہ سے آرہا ہو تو مقام مثانہ اور آلہ تناسل کی جڑ میں درد ہوتا ہے اور پیشاب کی بار بار حاجت ہوتی ہے اور اخراج پیشاب سے بھی درد ہوتا ہے اور قارورہ میں قشورات مثانہ پائے جاتے ہیں۔ اگر درد وغیرہ کہیں نہ بھی ہو تو ایسے بول الدم کی وجہ عموماً غیر طبعی افزونیاں ہوا کرتی ہیں جو عموماً مثانہ میں پائی جاتی ہیں۔

دستور العلاج: اگر امتلائے خون کی وجہ سے ہو تو فصد باسلیق کرائیں۔ ٹخنوں کی حجامت کریں پتھری وغیرہ کی وجہ سے ہو تو

اس کا مناسب علاج کریں علیٰ ہذا بواسیر اور حیض کے خون کے رکنے کے سبب سے ہو تو اس کو رفع کریں فوری تسکین اور بندش کے لئے حسب ذیل ادویہ استعمال کریں: (1) چاکسو اکیس عدد، صندل سفید پانچ گرام رات کو گرم پانی میں بھگوئیں صبح زلال کے شربت بزوری پچاس ملی لیٹر ملا کر پلائیں۔ (2) گل ارمنی، صبر، مرکی، رسوت زرد، اقاقیا برابر وزن کوٹ چھان کر سرکہ اور گلاب میں گوندھیں اور مثانہ پر ضماد کریں۔ (3) مغز تخم خیارین، حب کاکنج، مغز بادام مقشر، رب السوس، نشاستہ، صمغ عربی، دم الاخوین، کتیرا، تخم کرفس، کندر ہر ایک 36 ملی گرام کوٹ چھان کر لعاب تخم کتاں میں گوندھ کر اقراص بنائیں اور ساڑھے تین گرام عرق بادیان 75 ملی لیٹر، عرق گاؤزبان 75 ملی لیٹر کے ساتھ دیں۔

علاج ڈاکٹری: ہدایات مندرجہ علاج طبی پر عمل کریں مریض کو کامل آرام وسکون میں رکھیں ایسڈ گیلک 350 ملی گرام، ڈورس پاؤڈر 175 ملی گرام ایسی ایک ایک پڑیہ دن میں تین مرتبہ پانی کے ساتھ کھلائیں یا کیلشیم کلورائیڈ 250 ملی گرام، ٹنکچر رافیرائی پر کلورائیڈ آٹھ قطرے، لائکوار مارفیا ہائیڈروکلور آٹھ قطرے، پانی 25 ملی لیٹر ایسی ایک ایک خوراک تین تین گھنٹہ کے بعد دیں یا کیلشیم لیکٹیٹ ایک گرام ہمراہ شیر صبح وشام دیں۔ شدید حالتوں میں:

سوڈیم کلورائیڈ	175 ملی گرام
لائیکوارایڈرے نے لین کلورائیڈ	10 قطرے
ایکوا کمفر	25 ملی لیٹر

ایسی ایک ایک خوراک فی الفور پلائیں۔

غذا اور پرہیز: گلوکوز، آش جو، ساگودانہ، انڈے کی سفیدی، پانی میں پھینٹی ہوئی، مونگ کی کھچڑی، سوڈا دودھ، پالک، کدو، ترئی، وغیرہ دیں گڑ، تیل، مرچ، کھٹائی وغیرہ سے پرہیز کریں، مشقت کا کام بھی نہ کریں۔

سمیت بولی

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
پیشاب کا زہر	تسمم بولی	یوریمیا Uremia

کیفیت وماہیت: اس مرض میں پیشاب کے زہریلے اجزاء دوران خون میں شامل ہو کر نظام عصبی کو مختل کر دیتے ہیں جس سے غشی ہذیان اور تشنج وغیرہ واقع ہو جاتا ہے۔

اسباب: سنگ گردہ مختلف امراض گردہ یا مثانہ کی وجہ سے احتباس بول کا ہو جانا وغیرہ۔

علامات: سر میں درد اور چکر آتے ہیں پھر قے ہوتی ہے اس کے بعد یکایک قے بند ہو کر غنودگی اور بے ہوشی ہو جاتی ہے اور علامات واضطراب میں اضافہ ہوتا رہتا ہے یہاں تک کہ تشنج ہو کر مریض راہی ملک عدم ہو جاتا ہے بعض اوقات قے کے ساتھ دست بھی ہوتے ہیں تنفس اور پسینہ سے پیشاب کی بو آتی ہے بصارت اور سماعت میں فرق آ جاتا ہے۔

اصول علاج: سب سے ضروری امر یہ ہے کہ پیشاب آنے لگے اور بدن میں سے زہر خارج ہو اس غرض کیلئے پیشاب، اسہال اور پسینہ لانے والی ادویہ استعمال کریں چنانچہ اگر مریض ہوش میں ہو تو سنا کی پھلی جوش دے کر دیں اور نمک اور گرم پانی کا حقنہ کریں گردہ کے مقام پر سینک کریں گلاس یا جونکیں لگوائیں اگر بدن میں تیج ہو تو گرم حمام میں غسل کرائیں یا ورم گردہ میں درج کئے ہوئے طریق پر چادریں لپیٹ دیں اگر خون کا دباؤ زیادہ ہو تو فصد لیں۔

دستور العلاج: اصل سبب کو دور کر کے پیشاب آور ادویہ کا استعمال کریں۔ مقام گردہ ومثانہ پر سینک کریں۔ (1) مغز تخم خربزہ 36 گرام، مغز تخم خیار 17 گرام، مغز تخم کدو شیریں، اجوائن خراسانی، قرفہ، تخم خطمی، مغز بادام شیریں مقشر، کتیرا، نشاستہ، رب

السوس، خشخاش سفید، گل ارمنی، تخم کرفس ہرایک سات گرام کوٹ چھان کر پانی میں گوندھیں اور گولیاں بنائیں ساڑھے دس گرام ہمراہ عرق گاؤزبان 75 ملی لیٹر، عرق عنب الثعلب 75 ملی لیٹر، شربت بزوری پچیس ملی لیٹر بوقت صبح پلائیں۔ (2) سفوف املاح ایک گرام اول کھلا کر اوپر سے شیرہ بادیان پانچ گرام، خار خسک خورد پانچ گرام، شیرہ تخم خیارین سات گرام، شیرہ تخم کاسنی پانچ گرام پانی میں نکال کر شربت بزوری پچیس ملی لیٹر ملا کر شام کو دیں۔ (3) قبض کو رفع کرنے کے لئے سنا کی پھلی تیس عدد جوش دے کر پلائیں۔ اگر مریض کو قے ہو تو طباشیر، دانہ الائچی خورد، زہر مہرہ، انار دانہ، سماق، زرورد ہرایک ایک گرام پیس کر رب بہی پچیس ملی لیٹر میں ملا کر دیں۔ اگر غفلت یا قوما ہو یا تشنجی دورے ہوں یا سر میں شدید درد ہو تو فوراً فصد کریں اور اس کے بعد دواء المسک معتدل پانچ گرام، عرق گاؤزبان 125 ملی لیٹر کے ساتھ دیں۔ اگر اس کے ساتھ دمہ ہو تو اس کا علاج کریں اور سمیت خون کے خارج کرنے کے لئے مدرات ومسہلات کا استعمال کرائیں۔

علاج ڈاکٹری: ہدایات مندرجہ علاج طبی پر عمل کریں گرم پانی سے غسل کرائیں پیشاب اور پسینہ لانے والی دوائیں استعمال کریں مقصد کے لئے پائلو کارپین بارہ ملی گرام کی جلدی پچکاری اکثر مفید ہوتی ہے۔ میگنیشیا سلفاس آٹھ گرام ہرایک گھنٹہ کے بعد دیں حتی کہ اسہال آجائیں اگر غفلت اور تشنج ہو تو سوڈیم کلورائڈ کے تیس فیصدی محلول کا چالیس سے سو سی سی تک اختقان وریدی کریں احتباس بول میں جو دوائیں بیان ہو چکیں، ان کو حسب موقع استعمال کریں۔

غذا و پرہیز: سوڈا دودھ، دہی، آش جو، ساگودانہ وغیرہ کھلائیں۔ گوشت، مچھلی، آلو، بینگن، مسور کی دال وغیرہ سے پرہیز کریں۔

کثرت بول

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
پیشاب کی زیادتی	کثرت بول	پالی یوریا **Polyuria**

تعریف وماہیت: اس مرض میں پیشاب بار بار اور مقدار میں بکثرت آنے لگتا ہے ایک تندرست جوان آدمی بالاوسط چوبیس گھنٹوں میں قریباً ڈیڑھ لیٹر پیشاب خارج کرتا ہے لیکن اس مرض کی صورت میں پیشاب ڈیڑھ لیٹر کی بجائے دو اڑھائی لیٹر یا اس سے بھی زیادہ آنے لگتا ہے چنانچہ ذیابطس کی صورت میں گاہے بیس بیس سیر تک کی مقدار میں پیشاب خارج ہوا کرتا ہے یہ بذات خود کوئی مرض نہیں ہے بلکہ بعض دوسرے امراض کی ایک مرضی علامت ہے۔

اسباب: آلات بول، گردوں اور مثانہ کا سوء مزاج بارد، ذیابطس، ورم گردہ مزمن، استسقاء الصدر یا استسقاء میں رطوبت کا بذریعہ ادرار خارج ہونا، بحران ادراری اس کے اسباب ہیں بعض اوقات بخاروں میں بھی پیشاب بکثرت آیا کرتا ہے خصوصاً جب بخار بہت جلد ادرار کے ذریعے ہوا کرتا ہے گاہے مدرادویہ اور فواکہات مثلاً خربزہ وغیرہ کے استعمال یا پانی بکثرت پی لینے اور دوغ وغیرہ کے استعمال سے بھی پیشاب زیادہ آیا کرتا ہے بقول شیخ الرئیس حدت و رقت بول ہزال الکلیہ، استرخائے مثانہ اور قروح مثانہ سے بھی پیشاب بکثرت آیا کرتا ہے گاہے اختناق الرحم وغیرہ عصبی شکایات سے بھی پیشاب زیادہ آنے لگتا ہے۔

علامات: پیشاب بہت زیادہ آتا ہے اور دن رات میں کئی کئی مرتبہ آتا ہے۔ گاہے اس کے ساتھ پیاس بھی بہت لگتی ہے مریض بہت زیادہ پانی پیتا ہے لیکن اس کی سیری نہیں ہوتی پیشاب کی رنگت اکثر بہت ہلکی ہوتی ہے اور گاہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جیسے جو کا پانی پیا جائے اور اسی طرح بغیر کسی تغیر کے خارج ہو جائے گاہے اس کیساتھ پیاس بہت کم یا بالکل ہی نہیں لگتی۔

اصول علاج: اصل سبب مرض کو معلوم کر کے اس کے مطابق علاج کریں حابسات مثلاً کنجد، خشخاش، کندر، مصطگی وغیرہ کا استعمال کرانا اس مرض میں اکثر مفید ہوا کرتا ہے۔

دستور العلاج: کندر، گلنار ہرایک چار گرام، مصطگی رومی تین گرام سب کو کوٹ پیس کر شہد بقدر حاجت میں ملا کر رکھیں اور

بقدر دس گرام مریض کو استعمال کرائیں اسی طرح اس مرض کے لئے سفوف کندر کا استعمال بھی نافع ہے ذیل کی گولیاں کثرت بول کو روکنے میں عموماً مفید ثابت ہوتی ہیں۔

صفت: کنجد دو حصے، اجوائن ایک حصہ دونوں کو کوٹ کر سفوف بنائیں اور قند سیاہ بقدر حاجت میں کوٹ کر چھوٹی چھوٹی گولیاں بنائیں ان گولیوں میں سے بقدر دس گرام مریض کو کھلا دیا کریں۔

دستور جدید: مریض کو لبوب کبیر پانچ گرام صبح کو اور جوارش زرعونی پانچ گرام شام کو کھلا دیا کریں اگر سردی مثانہ کی وجہ سے کثرت بول کی شکایت ہو تو جوارش جالینوس سات گرام اور معجون فلاسفہ سات گرام کا صبح شام استعمال زیادہ نفع بخشتا ہے۔

منتخب و مجرب مرکبات - جوارش ماسک البول: جو کثرت بول میں نہایت نافع اور مجرب ہے۔ صفت: پوست ہلیلہ زرد، پوست بلیلہ کوٹ پیس کر روغن میں چرب کیا ہوا گلنار، سعد کوفی ہر ایک نو گرام، کندر، نانخواہ ہر ایک چار گرام سب کو کوٹ پیس کر شہد بقدر حاجت میں ملا کر جوارش بنالیں۔ بوقت ضرورت اس میں سے بقدر سات گرام مریض کو استعمال کرائیں۔

جوارش کندر: سردی سے پیدا ہونے والے کثرت بول میں نافع ہے صفت: دارچینی سات گرام، کندر، خولنجاں ہر ایک دس گرام، قرفہ، قاقلہ ہر ایک چودہ گرام، قرنفل، جوزبوا، بسباسہ، خیربوا، سنبل الطیب ہر ایک سترہ گرام، مصطگی رومی 23 گرام، شہد خالص تمام دواؤں کے وزن سے دوگنا۔ دواؤں کو کوٹ پیس کر شہد میں ملا کر معجون بنالیں سات سے دس گرام تک استعمال کریں۔

گولیاں جو کثرت بول میں مفید ہیں۔ صفت: بسباسہ، سعد، کندر ہر ایک بارہ گرام، بزرالبنج تین گرام سب کو کوٹ پیس کر جنگلی بیر کے برابر گولیاں بنالیں ایک گولی صبح اور ایک گولی شام کو استعمال کرائیں۔

قرص ماسک البول: پیاس کو کم کرتی اور کثرت بول میں نافع ہے۔ صفت: کزمازج، کندر، اقاقیا ہر ایک تین گرام، پوست ہلیلہ کابلی بھون کر روغن گاؤ میں چرب کیا ہوا چار گرام، کشنیز خشک بریاں پانچ گرام، گلنار، گل ارمنی، گل سرخ، عدس ہر ایک سات گرام، تخم بلوط، تخم مورد ہر ایک دس گرام کوٹ پیس کر چھوٹی چھوٹی ٹکیہ بنا کر رکھ لیں بقدر سات گرام رب بہی کے ساتھ استعمال کریں۔

معجون بلوط: جو کثرت بول میں نافع ہے۔ صفت: کندر، حب آلاس، پوست ہلیلہ زرد، پوست بلیلہ، آملہ، قرنفل، نانخواہ، کبابہ ہر ایک دس گرام، زیرہ سیاہ، مدبر سترہ گرام، سعد کوفی، مصطگی، تخم قعب ہر ایک پانچ گرام، بلوط چودہ گرام کوٹ پیس کر تین گنا قند سفید کا قوام کر کے اس میں ملا کر معجون بنالیں بوقت ضرورت بقدر نو گرام استعمال کریں۔

معجون خبث الحدید: کثرت بول اور سرعت انزال میں نافع ہے۔ صفت: خبث الحدید 135 گرام، گلنار چالیس گرام، بنسلوچن، تخم بھنگ، زیرہ سیاہ، نانخواہ، کرویا، پوست ہلیلہ زرد، پوست بلیلہ، آملہ، ہلیلہ سیاہ ہر ایک دس گرام شہد تمام دواؤں کے وزن سے تین گنا بطریق معروف معجون تیار کریں بوقت ضرورت چار سے نو گرام تک استعمال کریں۔

ڈاکٹری علاج: ہدایات مندرجہ علاج طبی پر عمل کریں ذیل کا نسخہ بعض اوقات اس مرض میں نہایت مفید ہوتا ہے:

ٹنکچر ہائیوسائمس	10 قطرے
پوٹاش سائٹراس	500 ملی گرام
پوٹاش ایسی ٹاس	500 ملی گرام
ہیکسامین	175 ملی گرام
سپرٹس کلوروفارمائی	3 قطرے
انفیوژن بکو	12 ملی لیٹر

سب کو ملا کر رکھ لیں اور دو سے چار ڈرام ہر چوتھے گھنٹے حسب عمر مریض دیں بڑوں میں اس سے بھی زیادہ مقدار میں

یہ ادویہ دی جا سکتی ہے۔
غذا و پرہیز: ہر قسم کی سیال غذاؤں سے پرہیز کرائیں خشک بھنی یا تلی ہوئی اشیاء کا زیادہ استعمال کریں مثلاً انڈے کباب وغیرہ زیادہ دیں۔

دقت بول / بندش بول

اُردو نام	طبّی نام	ڈاکٹری نام
پیشاب کا مشکل سے آنا	عسر البول	ڈائی سوریا Dysuria
پیشاب کا پیدا نہ ہونا	اسر البول	اس کیوریا Ischuria
پیشاب کا بند ہو جانا	احتباس البول	ری ٹینشن آف یورن Retention of the Urine

کیفیت و ماہیت: دشواری کے ساتھ پیشاب آنے کو عسر البول کہتے ہیں اگر بالکل بند ہو جائے تو احتباس بول اور اگر پیشاب کی پیدائش ہی بند ہو جائے تو اسرار البول کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔
اسباب: ان امراض کے مختلف اور متعدد اسباب ہیں مثلاً تپ محرقہ ہذیانی، ہیضہ و اسہال، تعدیہ بی کولائی، کثرت عرق، شدت گرما، حمی قرمزیہ، دمہ، تشنج، ورم غشاء القلب، ورم گردہ و مثانہ، ریاح غلیظ، پیشاب کے راستوں میں گوشت یا سدہ پیدا ہو جانا، سوزاک و قرحہ احلیل میں پتھری، یا خون کا سدہ ہونا، امراض فقرات پشت، ورم غدہ قدامیہ، اعمال جراحی کا صدمہ وغیرہ، پیشاب دیر تک روکے رکھنے کی عادت، ٹھنڈی اور ثقیل چیزوں کا بکثرت استعمال کرنا۔
علامات: کبھی پیشاب بالکل رک جاتا ہے کبھی دقت کے ساتھ آتا ہے عسر البول اکثر جوانوں کو سوزاک مزمن کی وجہ سے ہوتا ہے رطوبت بیضیہ کے اخراج کی وجہ سے اسرالبول کی شکایت ہو جاتی ہے غرض یہ معلوم کرنا نہایت ضروری ہوتا ہے کہ مثانہ میں پیشاب موجود ہے یا پیشاب کی پیدائش ہی بند ہے۔
دستور العلاج: اگر مثانہ میں پیشاب موجود ہو تو اسے بذریعہ قاثاطیر فی الفور خارج کریں یا (1) گل ٹیسو، گل بابونہ، پرسیاؤشاں، تخم خطمی، انیسون ہر ایک پچیس گرام پانچ لیٹر پانی میں جوش دے کر ٹب میں ڈال کر مریض کو اس میں بٹھائیں۔ (2) جوا کھار، نمک ترب، شورہ قلمی ہر ایک 500 گرام باریک پیس کر شربت بزوری پچیس ملی لیٹر میں ملا کر چٹائیں۔ (3) شورہ قلمی بارہ گرام، تخم نیل بارہ گرام پانی میں پیس کر زیر ناف طلاء کریں۔ (4) اگر سوزاک اس کا سبب ہو تو صبح جوہری دس ملی گرام، شربت بزوری معتدل کے ساتھ اور دوائے کڑھائی والی ایک گرام اوّل کھلا کر اوپر سے شیرہ تخم خیارین شیرہ خارخسک، شیرہ تخم خربزہ پانی میں نکال کر شربت بزوری معتدل پچاس ملی لیٹر ملا کر پلائیں۔ (5) نیلا تھوتھا بریاں تین گرام، پھٹکری بریاں تین گرام، کتھ سفید چھ گرام، ایک بوتل پانی میں حل کر کے روزانہ صبح و شام پچکاری کریں اگر عظم غدہ قدامیہ کی وجہ سے پیشاب کم یا بند ہو جیسا کہ بڑھاپے میں اکثر ہوتا ہے تو خرمہرہ زرد ساٹھ گرام کوزہ گلی میں جلا کر سفوف کر لیں اور صبح تین گرام شربت بزوری معتدل پچیس ملی لیٹر کے ساتھ دیں اور شام کو دوا کڑھائی والی ڈیڑھ گرام، شربت بزوری معتدل پچیس ملی لیٹر کے ساتھ دیں۔ اگر کوئی دوسرا سبب ہو تو اس کا علاج کریں۔
منتخب مجربات و مرکبات: سنجرینا احتباس بول میں نافع ہے اس کے علاوہ مقوی معدہ ہے سوء ہضم کو نافع ہے جگر کے سدہ کو کھولتی ہے کاسر ریاح اور محلل اورام احشاء ہے جو قولنج میں بھی مفید ہے۔ صفت: زعفران ایک گرام، جند بیدستر، دارچینی، افیون، تگر، فوہ، دوقو ہر ایک تین گرام، مرچ سیاہ، فلفل دراز، بہروزہ ہر ایک اکیس گرام، بہروزہ کو تین گنا شہد میں ملائیں بعدہٗ باقی دوائیں جو باریک کر لی گئی ہوں تھوڑی تھوڑی ملا کر گوندھیں بعض اس میں مرکی پچیس گرام کا اضافہ بھی کر دیا کرتے ہیں تیار کر کے محفوظ

رکھیں اور چھ ہفتہ کے بعد چار گرام سے نو گرام تک استعمال کریں۔

دوائے مدر: جو احتباس بول میں نافع ہے صفتہ: شورہ قلمی، زیرہ سفید، دانہ ہیل کلاں، حجر لیہود ہر ایک تین گرام، پوٹاش، بائیکارب، پوٹاش، ایسی ٹاس ہر ایک تین گرام نبات سفید ہم وزن تمام دواؤں کو کوٹ چھان کر رکھ لیں اور اس میں سے بقدر چھ گرام دن میں تین مرتبہ استعمال کرائیں۔

علاج ڈاکٹری: ہدایات مندرجہ علاج طبی پر عمل کریں مقام گردہ پر گلاس لگوائیں (1) پٹاش ایسی ٹاس 350 ملی گرام، پٹاش سائٹراس 350 ملی گرام، لائیکوار ایمونیا ایسی ٹیٹ دو ملی لیٹر، ٹنکچر ہائیو سائمس پندرہ قطرے، پانی پچاس ملی لیٹر ایسی ایک خوراک دن میں تین مرتبہ پلائیں۔ اگر احلیل میں سوزش اور لحم زائد ہو یا غدہ قدامیہ متورم ہو تو

ایکسٹریکٹ بیلاڈونا	8 ملی گرام
ایکسٹریکٹ اوپیم	17 ملی گرام
اولیم تھیو بروما	حسب ضرورت

ملا کر ایک شافہ بنالیں اور مریض کی مقعد میں رکھیں۔ اگر مثانہ کے عضلات میں فساد ہو تو ایکسٹریکٹ رگٹ لکوڈ پندرہ قطرے ہمراہ جرعہ آب ہر دوسرے گھنٹہ دیں۔ اگر سوزاک ورم مثانہ یا غدہ قدامیہ میں جراثیمی تعدیہ موجب مرض ہو تو:

یوروٹروپین	175 ملی گرام
ایسڈ بورک	350 ملی گرام
ایمونیا بنز وایٹ	350 ملی گرام
سیرپ اورنشیائی	4 گرام
انفیوژن بکو	25 ملی لیٹر

ملا کر ایسی ایک ایک خوراک دن میں تین دفعہ پلائیں۔ اگر پیدائش بول میں رکاوٹ ہو تو ڈھائی فیصدی گلوکوز لوشن آب مقطر میں تیار کر کے وریدی پچکاری کے ذریعے جسم میں داخل کریں۔

غذا و پرہیز: آش جو، دودھ چوڑا، مونگ کی نرم کھچڑی، ڈبل روٹی، دودھ، خربوزہ وغیرہ دیں۔ گرم تیز مصالح دار چیزوں اور گوشت سے پرہیز کرائیں۔

تقطیر البول

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
قطرہ قطرہ پیشاب آنا	تقطیر البول	سٹرینگوری Strangury

یادداشت: انگریزی اصطلاح سٹرینگوری ایک یونانی لغت ہے جو مرکب سٹرینکس (Stranx) بمعنی اختناق اور یورون (Ouron) بمعنی بول سے اور ڈاکٹری اصطلاح میں یہ ایسے تقطیر البول پر بولا جاتا ہے جس کے ساتھ درد بھی ہوتا ہے۔

تعریف و ماہیت: اس مرض میں پیشاب قطرہ قطرہ ہو کر خارج ہوتا ہے اور اکثر اس کیساتھ درد اور جلن کی شدید تکلیف ہوتی ہے اس کے بعد پیشاب کی حاجت بدستور موجود ہوتی ہے یہ حالت اکثر اوقات پیشاب خارج کرنے والے مقامی عضلاتی کے تشنج سے رونما ہوا کرتی ہے۔

اسباب: اطبائے قدیم نے اس مرض کے اسباب کو تین اقسام میں بیان کیا ہے: (1) وہ اسباب جو خود بول سے تعلق رکھتے ہیں مثلاً پیشاب کی حدت اور اس میں آگزلیٹس کا اخراج جس سے مجریٰ بول اور مثانہ میں ایک طرح کی سوزش پیدا ہو جاتی ہے

پیشاب میں حدت گرم دواؤں اور غذاؤں سے پیدا ہوتی ہے نیز کثرت ریاضت اور جماع اعضائے بول و مبداء بول مثلاً جگر' اس کی رگوں اور گردوں وغیرہ کا سوء مزاج حار بھی اس کو پیدا کردیتے ہیں۔ (2) وہ اسباب جو آلات بول سے تعلق رکھتے ہیں عضلات دافع بول کا نقص جس سے اس کی قوت ماسکہ کمزور ہوجاتی ہے یا اس میں تشنج ہونے لگتا ہے یا اس کا استرخاء' ورم سوء مزاج اور خدر وغیرہ مثانہ کا سوء مزاج یار یا بارد یا قروح' بثور اور ورم وغیرہ یا مثانہ کے مجاور اعضاء مثلاً رحم' معاء مستقیم اور غدہ مذی وغیرہ کا ورم اور دیگر امراض' گاہے پتھری اور مجریٰ بول کے ورم' تضیق سوزاکی وغیرہ بھی اس مرض کا باعث ہوسکتے ہیں۔ (3) دماغی اور نخاعی مراکز بول کی خرابی مثلاً اختناق الرحم' ضعف اعصاب اور ہزال النخاع وغیرہ بعض سمی ادویہ مثلاً زراریح' تارپین اور یوروٹروپین کا کثرت استعمال بھی بعض اوقات اس شکایت کو پیدا کردیا کرتا ہے۔

علامات: مریض کو تھوڑی تھوڑی دیر بعد پیشاب قطرہ قطرہ کرکے آتا ہے جس کے ساتھ شروع سے لے کر آخر تک نہایت شدید قسم کا تکلیف دہ درد اور سوزش ہوتی ہے اور پیشاب کرچکنے کے بعد بھی مریض کو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ابھی اور پیشاب آیا ہوا ہے اور جیسے کہ احلیل کے مینہ میں شدید تیزاب پیشاب کا کوئی قطرہ اٹکا ہوا ہے اسی طرح بار بار پیشاب آتا ہے اور ہر مرتبہ بہت تھوڑا سا پیشاب خارج ہوتا ہے بلکہ بعض اوقات صرف ایک دو قطرے ہی خارج ہوتے ہیں شاذونادر ایک دو قطرے بھی پوری طرح خارج نہیں ہوتے اور اس کے ساتھ درد بھی بہت کم یا بالکل نہیں ہوتا آخر الذکر صورت عموماً بوڑھے آدمیوں میں موسم سرما کے اندر ظاہر ہوتی ہے جب کہ مثانہ میں سردی لگ کر قوت دافعہ و ماسکہ کمزور ہوجاتی ہے۔

تشخیص: اس مرض کی تشخیص زیادہ مشکل نہیں ہوتی پیشاب کا قطرہ قطرہ ہوکر تھوڑی تھوڑی دیر بعد آتے رہنا ہی اس کی خاص تشخیصی علامت ہے البتہ بعض اوقات تقطیر البول اور سلسل البول میں فرق کرنا ضروری ہوتا ہے چنانچہ تقطیر البول میں پیشاب ارادے کے ساتھ تکلیف اور درد سے قطرہ قطرہ ہوکر آتا ہے لیکن اس کے برعکس سلسل البول میں پیشاب بلاارادہ خارج ہوتا ہے اور عموماً مثانے کے پیشاب سے بھر کر تن جانے پر رونما ہوتا ہے۔

اصول علاج: اصل سبب مرض کو معلوم کرکے رفع کریں چنانچہ حدت بول میں سرد مسکن و مدرات بول کا استعمال کریں مثلاً سرد بزور تخم خشخاش' تخم خرپزہ' مغز تخم کدو' مغز تخم تربوز' تخم کاہو' تخم خرفہ' تخم خیارین وغیرہ کا شیرہ استعمال کرائیں ورم مجریٰ بول یا ورم مثانہ یا سوزاک یا پتھری وغیرہ کی وجہ سے ہو تو ان کا مخصوص علاج کریں اگر مریض کو قبض کی شکایت ہو تو روغن بیدانجیر پچاس ملی لیٹر' گلاب 125 ملی لیٹر میں ملا کر پلائیں تاکہ قبض رفع ہوجائے۔

دستور العلاج: صبح کو خارخسک' تخم خیارین' تخم خرپزہ ہرایک تین گرام' پانی یا عرق انناس میں پیس کر چھان کر شربت بزوری پچاس ملی لیٹر اس میں ملا کر چند یوم تک پلائیں یا عناب پانچ دانہ' مغز کدو شیریں' مغز تخم تربوز' مغز تخم خیارین ہرایک تین گرام کا عرق نیلوفر 75 ملی لیٹر' عرق گاؤزبان 75 ملی لیٹر میں شیرہ نکال کر شربت نیلوفر پچاس ملی لیٹر یا شربت عناب پچاس ملی لیٹر اس میں شامل کرکے پلائیں اور شام کو بہدانہ' اسپغول ہرایک تین گرام کو عرق گاؤزبان 150 ملی لیٹر میں بھگو کر لعاب نکال کر عناب پانچ دانہ' مغز کدو تین گرام' عرق گاؤزبان بارہ تولہ میں پیس چھان کر لعاب میں ملا کر شربت عناب پچیس ملی لیٹر اور شربت نیلوفر پچیس ملی لیٹر شامل کرکے پلادیا کریں۔

بنادق البزور پانچ گرام کھا کر اوپر سے لعاب بہدانہ تین گرام' شیرہ تخم خرپزہ تین گرام' شیرہ کاہو' شیرہ تخم خیارین تین گرام' شیرہ خارخسک تین گرام پانی میں لعاب و شیرہ نکال کر شربت بزوری پچاس ملی لیٹر اس میں حل کرکے مریض کو پلا دیا کریں۔ سفوف ماسک البول گیارہ گرام ہمراہ شیرہ تخم خرفہ پانچ گرام' شیرہ تخم خیارین پانچ گرام' عرق گاؤزبان 150 ملی لیٹر میں نکال کر شربت نیلوفر پچاس ملی لیٹر داخل کرکے استعمال کریں یا عرق ماء الجبن 75 ملی لیٹر' عرق شیر مرکب 75 ملی لیٹر میں شربت بزوری پچاس ملی لیٹر ملا کر پلائیں۔

منتخب و مجرب نسخہ جات - سفوف ماسک البول: جو تقطیر البول اور حرقت بول میں مفید و مجرب ہے۔ صفت: مغز تخم خیارین، مغز تخم باؤبڑنگ، مغز تخم کدو ہر ایک چالیس گرام، تخم خبازی، تخم خطمی ہر ایک بارہ گرام، مغز بادام شیریں چار گرام، صمغ آلوسیاہ، کتیرا ہر ایک آٹھ گرام رب السوس دو گرام سب کو کوٹ پیس کر سفوف بنائیں اور اس میں سے بقدر گیارہ گرام لے کر شیرہ تخم خرفہ یا آب تربوز 100 ملی لیٹر کے ہمراہ کھالیا کریں۔

شیاف: جو تقطیر البول اور حرقت بول میں نافع ہے۔ صفت: مغز تخم خربزہ، مغز تخم خیار، مغز تخم باورنگ، مغز تخم کدو، نشاستہ، کتیرا اور افیون ہر ایک ہم وزن سب کو کوٹ پیس کر شیاف تیار کریں اور بوقت ضرورت مجریٰ بول میں رکھوائیں۔

دواء: جو اس تقطیر البول میں نافع ہے جس میں سوزش اور پیاس نہ ہو۔ صفت: حب الحلب چالیس گرام، سک، کندر، ہلیلہ سیاہ، کہربا ہر ایک 17 گرام سعد کوفی نو گرام، جند بیدستر پانچ گرام، سب دواؤں کو کوٹ پیس کر شہد میں ملا کر معجون بنالیں چار گرام سے نو گرام تک استعمال کرائیں۔

ڈاکٹری علاج: ہدایات مندرجہ علاج طبی پر عمل کریں مقامی طور پر گرم ٹکور اور آبزن کرائیں مجری بول میں مارفیا اور بیلاڈونا سپازیٹرز رکھوائیں داخلی طور پر مسکن مشروبات پلائیں لنسیڈٹی کو سرد کر کے پلانا بھی نافع ہے۔

غذا و پرہیز: غذا سرد اور مسکن دیں تازہ سبزیاں کدو، ٹنڈے، گھیا وغیرہ کا استعمال کرائیں گوشت، گرم مصالحہ اور تیز چرپری اشیاء سے پرہیز کرائیں سوڈا واٹر کا بکثرت استعمال کرائیں۔

سوزش بول

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
پیشاب کی جلن	حرقۃ البول	ارٹیبل یورن یا ارٹیبلٹی آف دی یورن Irritable Urine of Irritability of the Urine

کیفیت و ماہیت: کسی تیز اور خراش دار مادہ کی وجہ سے پیشاب میں جلن اور تیزی ہوتی ہے بعض اوقات پیشاب کی تیزی سے مریض بے تاب ہوجاتا ہے۔

اسباب: اس مرض کا بڑا سبب مجری بول کا ورم، خراش اور زخم یا سوزاک اور گردہ و مثانہ کے زخم ہیں کبھی گرم اشیاء کے کثرت استعمال یا پیشاب میں صفراء وغیرہ خارج ہونے کی وجہ سے بھی سوزش ہوتی ہے لیکن اس میں قشور یا پیپ وغیرہ نہیں ہوتی۔

علامات: پیشاب سخت لگ کر آتا ہے اور اس کے ساتھ گرم کی مخصوص علامات پائی جاتی ہیں پیشاب سرخ یا زرد گہرے رنگ کا ہوتا ہے اگر پیپ وغیرہ کی وجہ سے ہو تو قشور یا پیپ وغیرہ پیشاب میں پائی جاتی ہے۔

دستور العلاج: سرد تر اشیاء استعمال کریں (1) ریوند خطائی، شورہ قلمی، برگ حنا ہر ایک سات گرام کوٹ چھان کر چار حصہ کریں ایک حصہ رات کو گرم پانی میں بھگو کر صبح اس کا زلال لیں اور شربت بزوری پچاس ملی لیٹر ڈال کر پلائیں۔

(2) بنادق البزور تین گرام کھا کر اوپر سے شیرہ تخم خیارین سات گرام، شیرہ تخم کاسنی تین گرام، شیرہ تخم خرفہ سیاہ تین گرام، شیرہ حب کاکنج پانچ گرام، شیرہ خارخسک پانچ گرام قدرے پانی میں نکال کر شربت بزوری پچیس ملی لیٹر ملا کر پلائیں۔

(3) کشنیز خشک، صندل سفید، گل نیلوفر، آملہ خشک ہر ایک چھ گرام رات کو پانی میں بھگو کر صبح مل چھان کر شربت نیلوفر پچیس ملی لیٹر ڈال کر پلائیں۔

(4) شیاف ابیض تین گرام، کافور ایک گرام بکری کے دودھ میں حل کر کے پچکاری کریں۔

علاج ڈاکٹری: اصل سبب کو دور کریں مریض کو دودھ اور سوڈا پلائیں اور مندرجہ ذیل نسخہ دیں۔

پوٹاشیم سائٹریٹ	500 ملی گرام
سپرٹ ایتھر نائٹروسائی	20 قطرے
ٹنکچر ہائیوسائمس	10 قطرے
سیرپ گلوکوز	2 گرام
ایکوا کلوروفارم	25 ملی لیٹر

غذاوپرہیز: تقطیر البول کی مانند۔ ہے۔

بول بے خبری

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
بلا ارادہ پیشاب کا نکلنا	سلسل البول	انکانٹی نینس آف دی یورن **Incontinence of the Urine**

کیفیت وماہیت: مثانہ میں رطوبت مائی کے اجتماع سے عضلات مثانہ ڈھیلے ہوکر ان کی وقت ماسکہ کمزور ہوجاتی ہے جس کی وجہ سے بغیر ارادہ پیشاب خارج ہوجاتا ہے۔

اسباب: استرخاء مثانہ' سنگ مثانہ' برودت مثانہ اور پیشاب میں حموضت کی زیادتی یا کسی تیز مادے سے مثانہ میں خراش کا ہونا' فقرات پشت کا ٹل جانا یا کسی رباط کا ٹوٹ جانا' پیشاب آور چیزوں کا بکثرت استعمال کرنا' صرع اور نسیان کا مرض بھی سلسل البول کا باعث ہوتا ہے اور بھی بعض قسم کی ترکاریاں مثلاً ولایتی مٹر وغیرہ کا استعمال موجب مرض ہوا کرتا ہے۔

علامات: مریض پیشاب روکنے پر قادر نہیں ہوتا اور بلا ارادہ پیشاب نکل جاتا ہے اگر برودت کی وجہ سے ہوتو مخصوص علامات برودت ظاہر ہوں گی اور اگر کسی دوسرے سبب سے ہوتو سابقہ حالات اس کے مویئد ہوں گے۔

دستورالعلاج: اصل سبب کو معلوم کر کے اس کا ازالہ کریں اگر سرد اشیاء کے استعمال سے یہ مرض عارض ہوا ہوتو ان کی ترک کردیں اور کنجد سفید وکوزہ مصری کھلائیں اگر استرخاء یا سنگ مثانہ وغیرہ سے ہوتو اس کا مناسب علاج کریں اگر قارورہ میں حموضت زیادہ ہوتو سوڈا خوردنی 500 ملی گرام کی مقدار میں تین دفعہ کھلائیں۔ اگر مثانہ میں خراش موجود ہوتو کا کنج تین گرام' خارخسک پانچ گرام' تخم خیارین پانچ گرام' بادیان تین گرام کا جوشاندہ بنا کر صاف کر کے شربت بزوری معتدل پچیس ملی لیٹر اضافہ کر کے پلائیں۔

منتخب مجربات ومرکبات: مائیں' لوبان' اقاقیا ہرایک ساڑھے تین گرام' کشنیز خشک بریاں سوا پانچ گرام' گلنار' گل ارمنی' گل سرخ' مسور سرخ' ہرایک سات گرام' تخم بلوط' تخم مورد ہرایک ساڑھے دس گرام' پوست ہلیلہ کابلی گائے کے گھی میں چرب کر کے بھونا ہوا ساڑھے چار گرام کوٹ چھان کر قرص بنائیں اور سات گرام رب بہی پچیس ملی لیٹر کے ساتھ کھائیں۔ (2) مرچ سیاہ دوگرام' زنجبیل تین گرام' کندر' قسط شیریں' ناگرموتھ' بلوط' پیپل ہرایک پانچ گرام' شہد تمام دواؤں سے سہ چند بدستور معروف معجون بنائیں ساڑھے دس گرام کے پانی کے ساتھ کھائیں۔

علاج ڈاکٹری: اگر ضعف مثانہ کی وجہ سے ہوتو ٹنکچر بیلاڈونا بیس قطرے' پوٹاشیم برومائڈ 350 ملی گرام ایکوا اینسی 25 ملی لیٹر ایک خوراک ایسی دن میں تین مرتبہ دیں۔ یوروٹروپین بقدر 175 ملی گرام دن میں تین دفعہ کھلائیں۔ اگر فقرات پشت میں خلع ہوتو پلاسٹر آف پیرس کی جیکٹ سے پشت کے مہرے درست کریں اگر استرخاء مثانہ یا استرخاء عضلہ عاصرہ موجب مرض ہوتو برقی رو سے علاج کریں جس کا طریق یہ ہے کہ ایک چاندی کی سلائی احلیل میں اس طرح داخل کریں کہ وہ فم مثانہ تک رہے

اور اس کا بیرونی حصہ مگنیٹک بیٹری سے ملا دیں اور بیٹری کا دوسرا ہینڈل مقام مثانہ پر شکم کے اوپر لگائیں پھر آہستہ آہستہ برقی رو کو تیز کرتے رہیں جب مریض کو تکلیف زیادہ محسوس ہو تو اس عمل کو موقوف کر دیں۔ اس کے علاوہ مندرجہ ذیل حبوب کا استعمال بھی مفید ہے:

ایکسٹریکٹ بیلاڈونا	4 ملی گرام
ایکسٹریکٹ نکس وامیکا	8 ملی گرام
مشک خالص	8 ملی گرام
پل ریہائی کمپونڈ	38 ملی گرام

اس کی ایک گولی بنا لیں اور بعد از غذا صبح و شام دیں۔

غذا و پرہیز: بکری کا گوشت، چوزہ مرغ، بیضہ مرغ، مونگ کی دال وغیرہ کھلائیں مرطوب اور ثقیل چیزوں سے پرہیز کریں اور مریض کو سردی اور بارش سے محفوظ رکھیں بلکہ شکم اور مثانہ پر گرم پٹی بندھوائے رکھیں۔

بول بستری

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
بستر پر پیشاب نکلنا	بول فی الفراش	اے نیورے سس ناکٹرنل Enuresis Nocturnal

کیفیت و ماہیت: اس مرض میں سوتے وقت بے خبری میں پیشاب نکل جاتا ہے اور کبھی جاگتے ہوئے بھی بلاارادہ پیشاب نکل جاتا ہے۔

اسباب: یہ مرض موروثی اکتسابی اور خاندانی ہوتا ہے اور کبھی بطور مقدمہ صرع ظاہر ہوا کرتا ہے عصبی مزاج والے بچوں کو زیادہ ہوتا ہے جن میں فقرات قطن زیادہ ذکی الحس ہوگئے ہوں یا جنہیں عظم غدہ قدامیہ (ایڈی نائیڈ) کا مرض ہو یا جن بچوں کو خوف انگیز خوابیں آتی ہوں ان میں بھی یہ مرض پایا جاتا ہے علاوہ ازیں گاہے سنگ گردہ و مثانہ، ورم مثانہ، پیشاب میں زیادہ کھاری پن کا ہونا، استرخاء مثانہ بھی اس مرض کو پیدا کر سکتے ہیں۔

دستور العلاج: اصل سبب کو معلوم کر کے ازالہ کریں بچے کو جھڑکنے اور سزا دینے سے باز رہیں اور اسے تحریص و انعام کا لالچ دیں تاکہ بستر پر پیشاب کرنے سے رک جائے۔

منتخب مجربات و مرکبات: ہلیلہ سیاہ، پوست ہلیلہ کابلی (گائے کے گھی میں چرب کر کے بھنے ہوئے) کتھ سفید ہر ایک نو گرام، جفت بلوط، کندر ہر ایک سو دو اگرام، ثعلب مصری ساڑھے چار گرام، کہربائے شمعی ساڑھے چھ گرام، شہدانہ، حب آلاس ہر ایک بیس گرام کوٹ چھان کر رکھیں اور مویز منقیٰ گٹھلی نکالی ہوئی 280 گرام کو کوٹ کر گلاب میں پکائیں تاکہ وہ پھول جائیں۔ اس کے بعد دواؤں کو اس میں گوندھیں سات گرام کھلا کر اوپر سے شربت بہی پچیس ملی لیٹر، عرق گاؤزبان 150 ملی لیٹر ملا کر پلائیں۔

(2) . مرکی، کندر، اقاقیا، شیاف مامیثا ہر ایک سات گرام، پھٹکری بریاں ساڑھے دس گرام، تخم خطمی پچیس گرام، تخم السی، راسن، ہلیلہ کابلی ہر ایک 36 گرام چھان کر شہد میں ملائیں اور ساڑھے دس گرام تازہ پانی سے کھلائیں۔

علاج ڈاکٹری: فیلوز سیرپ یا ایسٹن سیرپ ایک چمچہ کھانے کے بعد دیا کریں اس میں ٹنکچر بیلاڈونا کا استعمال نہایت مفید ہے چنانچہ یہ نسخہ نفع بخش ہے:

پوٹاشیم برومائیڈ	70 گرام
ٹنکچر بیلاڈونا	3 قطرے
سپرٹ ایمونیا ایرومیٹک	5 قطرے
سیرپ	20 قطرے
ایکوا	8 گرام

ہر چوتھے گھنٹہ پلائیں۔
ایکسٹریکٹ تھائی رائیڈ 3 ملی گرام کھلانا نافع ہے۔ ایفی ڈرین کا استعمال بھی مفید ہے۔
غذا و پرہیز: سلسل البول کے موافق ہے۔

نظام جلدی / جلد اور اس کے متعلقات

نظام جلد میں جلد اور اس کے متعلقات (بال، ناخن، پسینے اور چربی کی گلٹیاں معہ اپنی نالیوں کے) شامل ہیں ان میں سے ہر ایک کی مختصر لیکن ضروری تشریح ذیل میں درج ہے:

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
کھال، چمڑا	جلد	سکن Skin

جلد قوت لامسہ کا خاص آلہ ہے اور تمام جسم کو ڈھانپتی ہے جس سے وہ ہر قسم کے بیرونی مرضی حملوں سے ایک حد تک محفوظ رہتا ہے۔ اس کے علاوہ پسینے کی شکل میں مخصوص قسم کے فضلات سے جسم کو پاک وصاف کرتی اور جسمانی حرارت کو ایک خاص اعتدال پر قائم رکھتی ہے اس کے مسامات کے ذریعے ایک حد تک ہوا کے اجزاء نسیم اور بوقت ضرورت پانی یا تیل وغیرہ کا انجذاب بھی ہوسکتا ہے غرضیکہ جلد محض جسم پر استر ہی نہیں کرتی بلکہ آنکھ، کان، ناک، پھیپھڑوں، گردوں وغیرہ کی طرح جسم کا نہایت اہم عضو ہے۔

جلد فی الحقیقت دو طبقوں سے مرکب ہے: (1) بیرونی یا بالائی طبقہ جو بشرہ یا غیر حقیقی جلد (اپی ڈرمس، کیوٹیکل) کہلاتا ہے اور (2) اندرونی یا زیریں طبقہ یہ ادمہ یا حقیقی جلد (ڈرمس، کوریم، کٹس ویرا) کے نام سے موسوم ہے۔

بشرہ: یہ فی الحقیقت حقیقی جلد کا پوست ہے اور اس کو ہر قسم کے خارجی صدمات سے محفوظ رکھتا ہے بشرہ کے اندر پھر چار پرت ہوتے ہیں سب سے اوپر کا پردہ طبقہ قرنیہ (سٹریٹم کارنیم) کہلاتا ہے یہ سینگ کی مانند خلیات کے بنے ہوئے کئی پرتوں پر مشتمل ہوتا ہے ان خلیات میں نواۃ نہیں ہوتی اور یہ ایک دوسرے پر چڑھے ہوئے اور مضبوطی کے ساتھ آپس میں جڑے ہوئے ہوتے ہیں لیکن سب سے اوپر کا پرت نہایت باریک ہوتا ہے اور رگڑ وغیرہ سے اس کے خلیات ضائع ہوتے رہتے ہیں صحت کی حالت میں ضائع شدہ ذرات کے عوض میں نئے ذرات اسی سرعت اور تناسب کے ساتھ بنتے رہتے ہیں جس میں سرعت اور تناسب سے وہ ضائع ہوتے ہیں۔ طبقہ قرنیہ کی دبازت جسم کے مختلف حصص پر مختلف ہوتی ہے چنانچہ ہتھیلیوں اور تلوؤں میں یہ نسبتاً زیادہ دبیز ہوتا ہے جہاں کہ رگڑ وغیرہ اکثر نہایت قوی اور کثیر لگتی رہتی ہے اور کنج ران بغلوں اور پپوٹوں وغیرہ پر یہ نسبتاً باریک ترین ہوتا ہے طبقہ قرنیہ کے نیچے طبقہ مشف (سٹریٹم لیوسی ڈم) ہوتا ہے جو بغیر نواۃ کے زجاجی خلیات کے باریک پرت پر مشتمل ہوتا ہے اس کے نیچے طبقہ حبیبیہ (سٹریٹم گرینولوسم) ہوتا ہے۔ یہ بھی نہایت باریک ہوتا ہے اور تکلے کی شکل کی خلیات سے بنا ہوا ہوتا ہے جن میں نواۃ بھی ہوتی ہے اور ان کے مادہ حیات میں ایلی ڈین نامی غیر شفاف مادے کے بنے ہوئے بے

شمار حیات ہوتے ہیں بشرے کے مذکورہ تینوں طبقوں کے نیچے شبکہ مخاطیہ (سٹریم میوکوسم) ہوتا ہے اس کو بعض اوقات طبقہ مالپگی (سٹریم مالپگی) بھی کہتے ہیں اس پردے کے اندر مسلسل تغیرات ہوتے رہتے ہیں اس میں خلیات کے مختلف پرت ہوتے ہیں جن میں سے سب سے نیچے کا پرت ہر وقت تقسیم در تقسیم ہوتا اور اوپر کی سطح کی طرف بڑھتا رہتا ہے۔ اس پردے کے خلیات کی درمیانی تہہ خاردار خلیات سے بنی ہوئی ہوتی ہے بعض کا خیال ہے کہ بشرے کے اس پردے میں اعصاب کے نہایت باریک باریک ریشے بھی پائے جاتے ہیں لیکن عروق دمویہ اس میں بالکل نہیں ہوتے اسی طبقہ مخاطیہ کے ذریعے اس کے اوپر کے طبقوں کا بدل ما تحلل ہوتا رہتا ہے اور جلد کی رنگت کا اختلاف بھی اسی طبقے سے حاصل ہوتا ہے۔

خوردبین کے ذریعے دیکھنے پر بشرہ کی سطح پر بے شمار باریک باریک سوراخ دکھائی دیتے ہیں جو عرف عام میں مسامات کہلاتے ہیں یہ فی الحقیقت پسینے اور چربی کی گلٹیوں کی نالیوں کے دہانے میں ہوتے ہیں جو حقیقی جلد کے اندر پائی جاتی ہیں۔

ادمہ: یہ بشرہ کے نیچے لیکن اس کے ساتھ نہایت مضبوطی سے ملصق ہوتا ہے اس میں سے کچھ بلندیاں اوپر کو اٹھ کر بشرے کے طبقہ مخاطیہ میں جاتی ہیں ان کو حلیماتی زائدے حلیمات لمسیہ یا محض حلیمات کہتے ہیں اور جو زوائد بشرے کے طبقہ مخاطیہ سے آدمہ میں آتے ہیں وہ زوائد مابین الحلیمات کے نام سے موسوم ہیں حلیمات میں نہایت باریک عروق دمویہ' عروق جاذبہ' عصبی ریشے اور لمسی اجسام پائے جاتے ہیں آدمہ کا بیشتر حصہ خانہ دار اور ریشہ دار الحاقی ساخت اور لچک دار ساخت کا بنا ہوا ہوتا ہے ادمہ فی الحقیقت دو پرتوں سے مرکب ہوتا ہے:

1- اندرونی یا گہرا طبقہ (ہائپوڈرم) یہ زیادہ تر سفید ریشہ دار ساخت سے بنا ہوا ہوتا ہے جس کے اندر کچھ زرد اور لچک دار ریشے بھی پائے جاتے ہیں یہ ریشے لٹوں کی شکل میں جنہیں حزم لیفیہ کہتے ہیں آپس میں ڈھیلے طور پر بنے ہوئے ہوتے ہیں یہ اندرونی سطح کے قریب موٹے ہوتے ہیں اور ان کی الٹی سیدھی رفتار سے جو خانے بنتے ہیں وہ بڑے بڑے ہوتے ہیں جن میں روغنی مادہ' بال کی جڑیں' بال کے غلاف' چربی اور پسینے کی گلٹیاں بھری رہتی ہیں عرق دمویہ اور اعصاب اس پرت میں سیدھے گذر کر بیرونی طبقے میں چلے جاتے ہیں اس طبقے میں اوپر کی طرف کچھ عضلی ریشے ہوتے ہیں جن کے فعل سے سردی کے وقت جلد سکڑ جاتی ہے اور رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔

2- بیرونی سطحی طبقہ اس کو طبقہ حلیمیہ بھی کہتے ہیں کیونکہ مذکورہ بالا حلیمات لمسیہ وغیرہ اسی طبقے میں پائے جاتے ہیں حلیمات لمسیہ بدن کے تمام حصوں پر یکساں نہیں ہوتے بلکہ جن حصوں میں حس لمس تیز ہوتی ہے وہاں یہ زیادہ اور بڑے ہوتے ہیں چنانچہ ہاتھ کی ہتھیلی اور انگلیوں کی اندرونی سطح' پاؤں کے تلوے اور سرپستان کے اردگرد یہ زیادہ اور بڑے بڑے ہوتے ہیں اور بدن کے باقی حصوں میں یہ تعداد میں کم اور باریک ہوتے ہیں اور بے ترتیبی کے ساتھ پھیلے ہوئے ہوتے ہیں حالانکہ مذکورہ بالا زیادہ حساس اعضاء میں یہ اس ترتیب سے ہوتے ہیں کہ ان سے ایک دوسرے کی سیدھ میں ترچھی ترچھی لکیریں پیدا ہو جاتی ہیں جو بشرہ کی بیرونی سطح پر ہاتھ پاؤں میں نظر آتی ہیں۔

جلد کے چار ضروری افعال ہیں:

(i) حفاظت...... جلد کا غلاف شرائین وعضلات کو ڈھانپ کر تمازت آفتاب جراثیم اور سمیات کے اثر سے بچاتا ہے۔

(ii) اشیاء کی سختی و نرمی اور گرمی و سردی کا احساس نیز گرمی و سردی کی دوزی یا قرب کا احساس ہوتا ہے۔

(iii) جلد کے ذریعے پانی وغیرہ سے نمی کا انجذاب ہوتا ہے۔

(iv) حرارت غریزی کا اعتدال...... یہ کام اس خوبی سے سرانجام پاتا ہے کہ گرم سے گرم اور سرد سے سرد ممالک میں آدمی کے جسم کی حرارت صحت کی حالت میں ہمیشہ ایک ہی درجہ پر قائم رہتی ہے۔ گرم آب و ہوا میں غدد عرقیہ پسینہ کا ترشح بدن پر کرتے رہتے ہیں اور پسینہ خشک ہو کر حرارت خارج ہوتی ہے اور اس طرح سے خون کی تعدیل ہوتی ہے یہی وجہ

ہے کہ ورزش کرتے وقت جب حرارت کثرت سے پیدا ہوتی ہے تو پسینہ بھی کثرت سے آتا ہے گرم اور مرطوب ہوا میں پسینہ خشک نہیں ہوتا اس لئے حرارت کے خارج نہ ہونے سے ضربۃ الشمس (سن سٹروک) وغیرہ عوارض ہوجاتے ہیں مگر گرم وخشک ہوا میں پسینہ فوراً خشک ہوجاتا ہے اور گرمی چنداں محسوس نہیں ہوتی۔

تصفیہ خون: گردہ اور پھیپھڑوں کی طرح جلد سے بھی دخانی، نوشادری اور نمکین فضلات پسینے کے ساتھ خارج ہوتے رہتے ہیں اور اخراج فضلات سے خون صاف ہوتا رہتا ہے۔

دن رات میں اوسطاً پانچ چھٹانک تک پسینہ نکلتا ہے لیکن ذیابیطس اور داء البریت میں پیشاب کی صورت میں بدن کا پانی زیادہ نکل جاتا ہے اس لئے پسینہ کم آتا ہے۔

جلد کے متعلقات

جلد کے متعلقات میں جیسا کہ اوپر ظاہر کیا گیا ہے بال، ناخن، پسینے اور چربی کی گلٹیاں مع اپنی نالیوں کے شامل ہیں۔

بال: انگلیوں کے جوڑوں کی پشت ہتھیلیوں اور تلوؤں کے علاوہ قریباً تمام جسم پر پائے جاتے ہیں جو ان اشخاص میں سر، پیڑو، بغلوں اور مردوں میں چھاتی کے سامنے اور چہرے پر بکثرت پائے جاتے ہیں ہر ایک بال میں ایک جسم ہوتا ہے جو جلد سے باہر کی طرف نکلا رہتا ہے اور ایک جڑ ہوتی ہے جو جلد کے اندر آدمہ کے گہرے طبقے میں سے پیدا ہوتی ہے جڑ سرے سے پیاز کی طرح پھولی ہوئی ہوتی ہے اس کا رنگ سفید ہوتا ہے اصل بال سے یہ کسی قدر نرم ہوتی اور ایک تھیلی کے اندر رہتی ہے جو جراب شعری کہلاتی ہے جراب شعری دراصل بشرہ کے اندر کی طرف گھس جانے سے پیدا ہوتی ہے اور اگر بال لمبے ہوں تو یہ تھیلی جلد کے نیچے کے خانہ دار ساخت تک گھس جاتی ہے اس کا اندرونی سرا بھی بال کی جڑ کی طرح پیاز کی شکل کا پھیلا ہوا ہوتا ہے اور اس میں روغنی مواد کو پیدا کرنے والی گلٹیوں (غدد شحمیہ) کی ایک یا زیادہ نالیاں آکر کھلی ہوئی ہوتی ہیں یہ تھیلی فی الحقیقت دو پرتوں سے مرکب ہوتی ہے بیرونی یا باہر والا پرت ادمہ سے اور اندرونی یا اندر والا پرت بشرہ کے لوٹنے سے پیدا ہوتا ہے جب بال کو اکھیڑا جاتا ہے تو بالعموم اس کے ساتھ یہ اندرونی بشرہ والا پرت بھی اکھڑ کر باہر آجاتا ہے اس تھیلی کے اندر ایک اور عروقی بلندی ہوتی ہے جو بالوں کو غذائیت پہنچاتی اور ان کی پرورش ونشوونما میں حصہ لیتی ہے جن کریات سے بالوں کی جڑ مرکب ہوتی ہے وہ بشرہ کے کریات سے مشابہ ہوتے ہیں اور یہ مسلسل اوپر کی طرف بڑھتے جاتے ہیں ان میں سے بعض میں رنگین ذرات (حبیبات ملونہ) ہوتے ہیں جن میں سے بالوں کی رنگت حاصل ہوتی ہے۔

بالوں کا جسم: اس کی ساخت سادہ ہوتی ہے اور اس کو عرضی طور پر کاٹ کر دیکھنے سے اس کی ساخت ایک لکڑی کے ٹکڑے کی ساخت سے مشابہ ہوتی ہے وسط میں مغز یا لب شعری (میڈیولا) ہوتا ہے اس کے باہر بالوں کا دبیز ترین پرت ہوتا ہے جو لیفی پرت کہلاتا ہے اور اس کے باہر ایک اور سینگ کی طرح کے کریات کا قشری پرت ہوتا ہے بالوں کا مادہ ملونہ زیادہ تر اس کے مغز اور لیفی پرت میں ہوتا ہے۔

سیاہ بالوں میں رنگین مادہ زیادہ ہوتا ہے اور سفید بالوں میں ان کے درمیانی سوراخوں میں ہوا کر چھوٹے بلبلے ہوتے ہیں انسان کے سر پر بالاوسط 120000 بال ہوتے ہیں جن کے بال سرخی یا سنہری مائل رنگ کے ہوتے ہیں ان کے سر پر بال، نسبتاً کم اور جن کے سیاہی مائل رنگ کے ہوتے ہیں ان کے سر پر نسبتاً زیادہ بال ہوتے ہیں ہر ایک بال کی عمر بالاوسط 1600 دن تک ہوا کرتی ہے۔

ناخن: جلد کے وہ چپٹے لچک دار لیکن سخت حصے ہیں جو انگلیوں کے آخری پوروں کی بیرونی سطح پر ہوتے ہیں یہ فی الحقیقت بشرہ ہی کا بڑھاؤ ہیں جنہوں نے وہاں جا کر مخصوص شکل اختیار کرلی ہے ہر ایک ناخن کے تین حصے ہوتے ہیں: (1) جڑ جو جلد کی ہلالی

شکل کی نالی میں گڑی رہتی ہے۔ (2) جسم جو جڑ سے باہر اور آگے کو نکلا رہتا ہے۔ (3) آزاد کنارا جو فی الحقیقت بشرہ کے بیرونی پرت کا قائم مقام ہوتا ہے اور اکثر ترشوا دیا جاتا ہے۔ ناخن دوسرے مقامات کی جلد کی مانند حقیقی جلد یعنی آدمہ کے اوپر نہایت مضبوطی کے ساتھ چسپاں رہتا ہے اور اسی حصے سے اس کی نشوونما اور پرورش ہوتی رہتی ہے بشرہ کی مانند ناخن کے کریات بھی اوپر تلے پرتوں کی مانند رکھے ہوتے ہیں اور جس قدر جدید کریات جڑ اور زیریں سطح سے آتے جاتے ہیں اسی قدر ناخن سامنے کی طرف بڑھتا چلا جاتا ہے اور پرانے کریات خشک ہوکر آپس میں چسپاں ہوتے جاتے ہیں جن سے ناخن میں سینگ کی مانند سختی اور مضبوطی آجاتی ہے حیوانوں کے کھر بھی اسی قسم کے سخت مادے سے بنے ہوئے ہوتے ہیں جڑ میں ایک ہلالی شکل کی سفیدی ہوتی ہے جس سے ناخن بڑھتا رہتا ہے۔

<u>پسینے کی گلٹیاں (غدد عرقیہ، سویٹ گلینڈز):</u> چھوٹے چھوٹے اجسام ہیں جو پیچ دار نالیوں کے متعدد لوتھڑوں سے مرکب ہوتے ہیں اور ادمہ کے اندرونی گہرے طبقے میں پائے جاتے ہیں یہ نالیاں بالآخر اس نالی سے متصل ہوتی ہیں جو پسینے کو باہر خارج کرتی اور مجری ناقلہ کہلاتی ہے مجری ناقلہ آدمہ کے اندرونی گہرے طبقے سے پیچ کش کی مانند بل کھاتا ہوا بشرہ سے گزر کر اس کی سطح پر ایک ترچھے دہانے میں ختم ہوجاتا ہے ان نالیوں کے اندر بھی بشری ساخت کے خلیات کا استر ہوتا ہے۔

ہتھیلیوں، بغلوں اور کنج ران میں یہ گلٹیاں بڑی بڑی اور بکثرت ہوتی ہیں چنانچہ بعض کا خیال ہے کہ ہتھیلیوں کے ایک مربع انچ میں دو ہزار آٹھ سو کے قریب یہ گلٹیاں ہوتی ہیں لیکن جسم کے دیگر حصص میں جہاں پسینہ کم آتا ہے ان کی مقدار کم ہوتی ہے اندازہ لگایا گیا ہے کہ سارے جسم کی جلد میں ان گلٹیوں کی تعداد قریباً تیس لاکھ اسی ہزار دو سو اڑتالیس ہوتی ہے۔

<u>چربی کی گلٹیاں (غدد شحمیہ یا دہنیہ سیبیشی ئس گلینڈز):</u> یہ ناشپاتی کی شکل کے چھوٹے چھوٹے اجسام ہیں جو بالوں کی جڑوں کے اردگرد جلد کے طبقہ آدمہ کے گہرے پرت میں پائے جاتے ہیں ہر ایک گلٹی سے ایک چھوٹی سی نالی شروع ہوکر بالوں کی جڑوں میں جاکر کھلتی ہے جو ان گلٹیوں کے اندر پیدا ہونے والے شحمی یا روغنی مواد کو بالوں کی جڑوں میں لے جاتی ہے فی الحقیقت اسی نالی کا اندرونی سرا پھیل کر تھیلی کی شکل اختیار کرلیتا ہے جس کے اندر دو سے بیس تک جوف ہوتے ہیں ان کے اندر بھی کریات بشرہ کا استر ہوتا ہے یہ گلٹیاں ہتھیلیوں اور تلوؤں کے علاوہ بدن کی تمام جلد میں پائی جاتی ہیں لیکن سر، چہرے مبرز، ناک، منہ اور کان کے بیرونی سوراخ کے گرد نسبتاً زیادہ پائی جاتی ہیں چہرے اور ناک کے دونوں پہلوؤں پر یہ اتنی بڑی بڑی ہوتی ہیں کہ بعض اوقات ان کے مقامات کی جلد کو چٹکی میں پکڑ کر زور سے دبانے پر کیڑوں کی طرح شحمی مادہ خارج ہوتا ہے جسے عرف عام میں کیل کہتے ہیں۔

تشخیص امراض جلد

جلد کے تشخیصی مظاہر کا ضروری بیان کافی تفصیل کے ساتھ جلد اوّل میں تشخیص الامراض کے عنوان کے ماتحت معہ بیسیوں رنگین اور سادہ عکسی و دستی تصاویر کے درج کیا جاچکا ہے ذیل میں بعض مزید ایسے اہم اور ضروری نکات درج کردیئے گئے ہیں جن کے ذہن میں مستحضر ہونے سے جلدی امراض کی تشخیص میں بیش از بیش معاونت حاصل ہوسکتی ہے۔

جلد کے بیشتر امراض دو بڑی قسموں میں تقسیم کیے جاسکتے ہیں: (1) وہ امراض جلد جن میں التہابی اور سوزشی یعنی ورمی کیفیت کم وبیش موجود ہوتی ہے مثلاً نارفارسی چھاجن وغیرہ۔ (2) وہ امراض جلد جن میں جلد کے طبقات میں غیر طبعی جدید ساختیں پیدا ہوجایا کرتی ہیں مثلاً جلدی رسولیاں وغیرہ ان کے علاوہ بعض جلدی امراض ایسے بھی ہیں جو ان اقسام کے ماتحت نہیں آسکتے مثلاً جلدی افراز کی خرابیاں یعنی جلد کی خشکی اور تری وغیرہ حس کی خرابیاں یعنی جلد کا ذکی الحس یا بطی الحس ہونا اور خارش، جلن وغیرہ جلدی دوران خون کی خرابیاں، فساد اللون یعنی جلد کی رنگت کی خرابیاں، جلد کا ضمور اور لاغری اور جلد کے بعض

خلقی نقائص وغیرہ متعلقات جلد یعنی بالوں اور ناخنوں کے امراض ان کے علاوہ ہیں۔
جلد پر جس قدر غیر طبعی مرضی ظواہر دیکھنے میں آتے ہیں ان کی ضروری تعریف اور جدید وقدیم اصطلاحی نام مندرجہ ذیل ہیں:

طلخ: لطخہ بطشہ (میکیول Macule) اس داغ یا دھبے کو کہتے ہیں جو جلد کی سطح سے ابھرا ہوا نہیں ہوتا یہ عروقی بھی ہوسکتا ہے جس میں جلد کی خونی رگیں نمایاں ہوتی ہیں اور لونی بھی ہوسکتا ہے جس میں جلد کی رنگت متغیر ہوجاتی ہے یہ نام بالعموم چھوٹے سے داغ یا دھبے کو دیا جاتا ہے جس کا حجم مٹر کے دانے کے برابر تک ہوتا ہے اس سے بڑے داغ یا دھبے کو بقعہ یا لوح (پلیکیو Plaque ٹاچی Tache) اور اگر جلد کی بہت وسیع سطح کی رنگت سرخی مائل ہو تو اس کی احمرار الجلد الطخ الوردی الوردیۃ الحمامی (ارتھیما Erythema) کے نام سے نامزد کیا جاتا ہے۔

بثرہ: حلیمہ حطاط ثولولہ (پاپیول Papule) اس ابھار یا سخت پھنسی کو کہتے ہیں جس کا حجم عموماً مٹر کے دانے سے زیادہ نہیں ہوتا اور جس میں پیپ نہیں پڑتی چہرے کے کیل اور مہاسے بھی ایک طرح کے حلیمات یا ثبورات ہی ہیں اگر اس قسم کے حلیمات کی سطح چپٹی اور ملائم ہو تو اس کو سادہ بثرہ یا حلیمہ ساذج (پلین پاپیول) اور اگر اس کی سطح نوک دار ہو تو اس کو بثرہ صلب، حلیمہ محدد یا مدبب یا مونف (اکیومی نیٹ پاپیول) کے نام سے نامزد کرتے ہیں۔

دانہ یا عقدہ: حدبہ مستدیرہ نتو مستدیرہ سلعہ صغیرہ (ٹیوبرکل Tubercele یا نوڈیول Nodule) جلد کے اس سخت ابھار کو کہتے ہیں جس کا حجم دانہ مٹر سے لے کر دانہ فندق تک ہوتا ہے عقدہ (نوڈیول) اس چھوٹی سی سخت رسولی یا گانٹھ کو بھی کہتے ہیں جو جلد یا زیر جلد ساخت میں پیدا ہوجاتی ہے اور اس کا لازمی طور پر جلد سے ابھرا ہوا ہونا ضروری نہیں ہے۔

رسولی ـ سلع: ٹیومر (Tumor) جلد کے اس ابھار یا غلیظ ورم کو کہتے ہیں جو حجم میں فندق سے بڑا ہو اس کا لازمی طور پر سخت ہونا ضروری نہیں ہے گو پتلی دیواروں والے سطحی رطوبی اورام کو بالعموم رسولی کے نام سے نامزد نہیں کیا جاتا۔

ودڈرے: جوب (وہیل Wheal) ایک قسم کے محدود عارضی جلدی ابھار ہیں جن میں تہیج اس قدر نمایاں ہوتا ہے کہ سطحی عروق شعریہ میں سے خون نکل جاتا ہے اور مقام ماؤف پر سفیدی مائل ابھرا ہوا ودوڑا سا نظر آنے لگتا ہے۔

سادہ آبلہ: حویصلہ صغیرہ، نفطات، مجل، مجلۃ، فقاعہ (ویسی کل Vesicle) ایک جلدی ابھار ہے جو مٹر کے دانے سے بڑا نہیں ہوتا اور اس میں صاف و شفاف رطوبت بھری ہوتی ہے۔

مجل: (بلا Bulla) سادہ آبلہ کی طرح کا ہی جلدی ابھار ہے لیکن اس سے حجم میں بڑا ہوتا ہے بالفاظ دیگر بڑا سادہ آبلہ (بلسٹر Blister یا بلیب Bleb)

پیپ دار آبلہ: نفطہ صدیدیہ بثرہ (پسچیول Pustule) آبلے کی طرح کا ہی جلدی ابھار ہے لیکن اس میں بجائے شفاف رطوبت کے پیپ بھری ہوئی ہوتی ہے۔

چھلکا: قشر (سکیل Scale) جلد کے طبقہ بشریہ کا ایک چوڑا سا ٹکڑا۔

کھرنڈ: خشک ریشہ جلبہ (کرسٹ Crust) سخت چھلکا جو جلد کی سطح پر جلدی افراز کے جم جانے سے بن جاتا ہے۔

سحج: رگڑ، سلخ، اجتلاف (ایکسکوری ایشن Excoriation) بشرہ جلد کے سطحی طبقے کا تفرق اتصال سا چھل جانا

یادداشت: اگر صرف بشرہ یعنی جلد کا بالائی طبق چھل جائے تو اس کو طبی عربی اصطلاح میں سحج اور ڈاکٹری میں ایکسکوری ایشن کہتے ہیں اور جب بشرہ کے ساتھ جلد کا زیریں طبقہ یعنی ادمہ بھی رگڑ کھا کر اتر جائے تو اس کو طبی عربی اصطلاح میں سلخ اور ڈاکٹری میں ابریشن کہتے ہیں اس کے علاوہ خفیف سی خراش کو خدش اور خمش اس سے زیادہ کو کدح اور مجح اس سے بھی زیادہ کو جش اور اس کے بعد پورا چمڑہ اتر جانے کو سلخ کہتے ہیں امعاء کی اندرونی سطح کے چھل جانے کو بھی سحج یا سحج کے نام سے نامزد

کیا جاتا ہے۔

شقاق الجلد: شگاف جلد (فیشر Fissure) تمام جلد کا تفرق اتصال یا پھٹ جانا

جدید اطبائے مصر اس کو شق بھی کہتے ہیں لیکن طب قدیم کی اصطلاح میں شق صرف رگوں اور پٹھوں کے اس تفرق اتصال کو کہتے ہیں جو ان کے طول میں ہو۔

قرحہ: (السر Ulcer) ساختوں کا گل سڑ کر ایسے محدود طریق پر تحلیل ہونا کہ جس میں جلد کا بشرہ بھی ضائع ہو جاتا ہے۔

یادداشت: طب قدیم کی اصطلاح میں قرحہ اس زخم کو کہتے ہیں جس میں پیپ پڑ گئی ہو لیکن جب ایسے پیپ دار زخم کی مدت چالیس یوم سے زیادہ ہو جائے اور وہ گہرا اور برابر بہتا رہے تو اس کو ناسور کے نام سے نامزد کرتے ہیں وہ ورم یا پیپ دار آبلہ جو پک کر پھوٹ گیا ہو اور اس میں سے پیپ بہتی ہو اس کو بھی قرحہ کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔ مذکورہ بالا غیر طبعی مرضی ظواہر میں سے اکثر کی تشخیص اس کتاب کی جلد اوّل میں دی جا چکی ہے۔

امراض جلد کا عام اصول علاج

امراض جلد کے مریض کو چاہئے کہ وہ اصول حفظان صحت پر کار بند رہے اپنے بستر، مکان، لباس اور بدن کو صاف ستھرا رکھے اور بلاضرورت تندرست اشخاص سے نہ ملے نفاخ ثقیل اور باسی اغذیہ سے پرہیز کرے۔

مریض کی غذا بہت سادہ ہونی چاہئے ساگ پات، تازہ ترکاریاں، اور وافر دودھ اور پھلوں کا استعمال مفید ہے اسی طرح کھلی ہوا، سورج کی روشنی اور صحت افزاء جگہ بھی ضرور مفید ہے ہلکی ورزش بھی مفید ہوتی ہے مگر اتنی نہیں کہ جس سے پسینہ آ جائے۔

مریض کو چاہئے کہ وہ اپنے لباس اور بستر کو ہر روز دھوپ میں چند گھنٹے خشک کرنے کے لئے ڈال دیا کرے اور اپنے منہ اور دانتوں کو پاک و صاف رکھے۔

مقامی جلدی امراض کا علاج بھی مقامی ہونا چاہئے اور ان میں اندرونی دواؤں کی کوئی ضرورت نہیں ہوتی لیکن عمومی اور مزمن امراض جلد میں بیرونی علاج کے ساتھ ساتھ اندرونی علاج بھی کرنا ضروری ہے چنانچہ رفع قبض کریں اور مصفی خون اور تریاقی ادویہ کا استعمال کرائیں آتشک کی سمیت سے جو جلدی مظاہرات رونما ہوتے ہیں ان کا علاج اندرونی ادویہ کے بغیر ممکن نہیں۔ ان کے علاوہ شنگرف، پارہ، کیلومل وغیرہ بخورات سیمابی مستعمل ہیں۔ جلد کے مریضوں کے گردوں اور جگر کا خاص طور پر خیال رکھنا چاہئے اور قبض کی شکایت کو دور کرنا چاہئے۔ امراض کلیہ کی موجودگی میں سنکھیا کا استعمال ہرگز نہ کرنا چاہئے کیونکہ اس سے التہابی کیفیت بڑھ جاتی ہے نیز سنکھیا ہمیشہ بعد از غذا دیں۔ کبھی امراض جلد میں ایسی دوائیں استعمال کی جاتی ہیں جو جلد میں خراش پیدا کرتی ہیں ایسی صورت میں ان دواؤں کو وقفے سے استعمال کرنا چاہئے یعنی دو تین روز استعمال کرنے کے بعد دو تین روز تک انہیں ترک کرنا چاہئے۔

امراض نظام جلدی کی دوائیں

کھانے کی دوائیں: شاہترہ، چرائتہ، منڈی، سرپھوکہ، عناب، ہلیلہ سیاہ، صندل سرخ و سفید، عشبہ مغربی، نگند بابری، چاکسو، گندھک آملہ سار، برادہ شیشم، نیل کنٹھی، برگ حنا، برگ نیم کرنجوہ، شیطرج ہندی، رسوت، تنزکچور، بابچی، گلنار، کتھ سفید، برم ڈنڈی، بونگ کابلی، ہلیلہ کابلی، کاسنی، کشنیز خشک، گلو، آملہ خشک، برنج ساٹھی، بیخ پالک جوہی، پوست زرد ترنج، تخم معصفر، تخم تربوز، تخم حنا، چوب، چینی وردی، خشخاش سفید، ڈنڈی ہارسنگھا، رس کپور، روغن چالموگرا، روغن گرجن، سم الفار، زہر مہرہ خطائی، افیون، کمیلا، گل حنا،

گل سرخ، لسان العصافیر، مغز تخم کدو شیریں وغیرہ۔

لگانے کی دوائیں: آب ادرک، آب پیاز، آب لیموں کاغذی، باپچی، دہی کی بالائی، برگ نیم سبز، تخم پنواڑ، حسن یوسف، خردل بناری، خستہ جامن، خشخاش سفید، رال سفید، رسوت زرد، رسکپور، روغن چنبیلی، روغن زرد مغسول، روغن گل، روغن گاؤ، روغن کنجد، روغن زیتون، سیماب، گندھک، سبوس گندم، سفیدہ کاشغری، سہاگہ، چوکیہ، سیندور، شہاب، شنگرف، صدف صادق، عطر گیندا، عطر نارنگی، عطر مولسری، فلفل سیاہ، قشر نارنگی، قشر کولہ دیسی، قشر رنگترہ، قشر سنگترہ، کافور خالص، کمیلا، کتھا، گابھ نیم، گل نیم، گل حنا، گل معصفر، گل جھوئی، گل ملتانی، گل ارمنی، گل سرخ، لسان العصافیر، مردار سنگ، روغن بابونہ، برادہ صندل، مکھن گاؤ، ہڑتال طبقی، ہلدی، ہلد، صابون، چونہ، نیلا تھوتھا، لعاب، اسپغول، لعاب خطمی، برگ مکوہ، زنگار، فرید بوٹی، گوگل، ایلوا، تخم مرو، مرکی، اقاقیا، کنگی سفید، ایرسا، سرکہ، بیخ سوسن، بورق اسق، بلادر، زفت رومی، کلونجی، لاکھ، گلاب، زیرہ، رائی، اجوائن دیسی، کسیس، ترمس، عدس مسلم، ماذریون وغیرہ

مرکبات جو امراض جلد میں مستعمل ہیں: شربت عناب، عرق برنجاسف، عرق منڈی، عرق کاسنی، عرق مصفی خون، عرق عشبہ، عرق ماء الجبن، جوہر کلاں، جوہر رسکپور یا جوہر منقی، حب جذام، حب سم الفار، حب الاجورد، حب توتیا، حب کتھ، حب لیموں، حب ہندی، حب کبریت، حب برص، حب شک، حب شکنجبیں، حب ابن حارث، حب نافع قوبا، حب شاہترہ، حب مصفی خون، حب سرخبادہ، حب سندروس، حب شری، حب شنگرف، حب سارق، روغن چھاجن، روغن گندم و جو، روغن دیودار، روغن شیخ صنعان، روغن نارجیل، روغن اوراق، روغن زرنیخ، روغن کنیر، روغن اورنگ زیبی، سفوف شاہترہ، سفوف چوب گز، سفوف حب النیل، سفوف عشبہ، سفوف کیسری، سفوف کالا بچھوا، سفوف کلف۔

شربت چوب چینی، شربت شاہترہ، شربت عشبہ، شربت عناب مرکب، شربت مرکب مصفی خون، عرق تیزاب، عرق گل نیم، عرق شاہترہ مرکب، قرص سعفہ، مرہم اشق، مرہم رال، مرہم رسکپور، مرہم شنگرف، مرہم خام، مرہم سفیدہ، مرہم خارش، مرہم سعفہ، مرہم روغن، مطبوخ ہندی، مطبوخ ہفت روزہ، معجون اطریلال، معجون نیب، معجون معصفر، معجون شاہترہ، معجون عشبہ، معجون عشبہ و چوب چینی مرکب، نقوع شاہترہ وغیرہ۔

غذا: شوربا چپاتی، اور ٹھنڈی ترکاریاں، ہلکی اور زود ہضم اغذیہ، کدو، مونگ کی کھچڑی، چقندر، پالک اور خرفہ کا ساگ، دودھ، گھی، مکھن، ترئی ٹنڈے، مونگ کی دال، چاول، بیسنی روٹی بغیر نمک جس میں گھی زیادہ مقدار میں ملا ہوا ہو۔

پرہیز: ہر قسم کی سوداوی اشیاء، گڑ، تیل کی بنی ہوئی اشیاء، زیادہ گرم اشیاء، سرخ مرچ تیز، لہسن، بینگن، مسور کی دال، مچھلی، گائے کے گوشت، ثقیل اور بادی اشیاء، زیادہ سرد اشیاء، ترشی، زیادہ دھوپ میں چلنے، چائے، مصالح اور زیادہ نمک سے پرہیز کرنا چاہئے۔

امراض افرازات

پسینے کی کثرت

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
پسینے کی زیادتی	کثرۃ العرق	ہائپراڈروسس Hyperidrosis

تعریف وماہیت: اس مرض میں تمام جسم یا جسم کے کسی مخصوص حصہ مثلاً ہاتھ کی ہتھیلیوں، پاؤں کے تلوؤں، بغلوں، کنج ران، سیون، بالائی لبوں اور پیشانی وغیرہ پر پسینہ غیر معمولی طور پر بہت زیادہ آیا کرتا ہے۔

اقسام: یوں تو اس مرض کی کوئی خاص قسم نہیں ہے لیکن اگر پسینے میں بدبو بہت زیادہ آتی ہو تو اس کو عرق متعفن (برومڈروسس Bromidrosis) اور اگر پسینہ رنگین ہو تو اس کو عرق رنگین کرومڈروسس Chromiderosis) کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔

اسباب: اطبائے قدیم کے نزدیک پسینے کی غیر طبعی کثرت کا سبب یا تو امتلا و بدنی ہوا کرتا ہے یا قوت ماسکہ بدن کا ڈھیلا اور کمزور ہو جانا، بعض امراض رویہ قلب وغیرہ میں بھی پسینہ بہت زیادہ آیا کرتا ہے چنانچہ سل کے آخری درجات میں رات کے آخری حصے اور صبح کاذب کے قریب مریض کو بہت کثرت سے پسینہ آیا کرتا ہے اسی طرح اجتماع مدہ در صدر یا کسی اور جگہ کے جسمانی تقیح کے بے قاعدہ بخاروں میں قشعریرہ کے ساتھ کثرت العرق کی شکایت بھی ہوتی ہے ذات الریہ فصی میں بھی کثرت العرق کی شکایت ہوتی ہے بالخصوص آخر مرض میں ضعف قلب اور شدید ورم بطانہ قلب میں بھی پسینہ بکثرت آیا کرتا ہے۔

قلب کی اصلی ساخت کے کمی یا کیفی ساخت میں تبدیل ہو جانے پر جب قلب کا بایاں بطن اپنے فعل کو جاری رکھنے سے عاجز آجاتا ہے تو مریض کو غشی اور پسینہ کی کثرت کے دورے پڑنے لگتے ہیں شدید متعدی بخاروں میں بھی یہ شکایت پیدا ہو جاتی ہے خصوصاً بخاروں کے کم وبیش ہونے یا اترنے پر افیون خوروں میں ضعف کی وجہ سے کثرت سے پسینہ آنے کی شکایت ہوتی ہے عام کمزوری اور کمی خون کی صورت میں عورتوں اور کثرت شراب نوشی سے مردوں میں ہاتھوں کی ہتھیلیوں اور پاؤں کے تلوؤں میں بکثرت پسینہ آیا کرتا ہے۔

علامات: مریض کو پسینہ بہت کثرت سے آیا کرتا ہے بالخصوص ہاتھ کی ہتھیلیوں پاؤں کے تلوؤں، بغلوں، کنج ران اور پیشانی وغیرہ پر متعدی امراض میں یا کسی جگہ کے تقیح سے پسینہ زیادہ آیا کرتا ہے اور مریض تھوڑی تھوڑی دیر بعد پسینہ میں نہا جایا کرتا ہے اس کے ساتھ اس کو سردی بھی لگتی ہے۔

اصول علاج: اصل سبب مرض کو معلوم کر کے اس کے مطابق علاج کریں مریض کی عام صحت کو بہتر بنائیں اگر امتلاء بدن کی وجہ سے تمام جسم پر پسینہ زیادہ آتا ہو تو استفراغ کے ذریعے تنقیہ بدن کر دیں مریض کو گرم حمام کرائیں جلد کو پاک و صاف رکھیں اگر کسی خاص حصہ پر قوت ماسکہ کی کمزوری سے پسینہ زیادہ آتا ہو تو قوت ماسکہ کو قوی کریں اور مقامی طور پر قابضات کا استعمال کرائیں۔

دستورالعلاج: مازو ایک گرام، روغن گل بارہ ملی لیٹر میں پیس کر جلد پر مالش کریں یا جلد کو صاف کرنے کے بعد اسفیداج الجصاعین کا ذرور کریں یا گل ارمنی بارہ گرام اور مردارسنگ بارہ گرام کو گلاب پچیس ملی لیٹر میں تر کر کے باریک پیس کر اس کا ذرور کریں یا آس، گل سرخ، گلنار ہر ایک تین گرام باریک پیس کر ان کا ذرور کریں یا سرد لعابات لگائیں یا انگور کی نرم کونپلوں

یا کچے انگور کا پانی ساٹھ ملی لیٹر نچوڑ کر اس میں صندل اور کافور تین تین گرام گھس کر اس کا طلاء کرائیں یا سرکہ بارہ گرام' گلاب ساٹھ ملی لیٹر میں صندل تین گرام' کافور دو گرام گھس کر لگائیں تقویت عامہ کے لئے کشتہ فولاد بیس ملی گرام کا استعمال کرائیں۔ اسی طرح داخلی طور پر سنکھیا اور بیخ لفاح کے مرکبات کا استعمال بھی کسی قدر نفع بخشتا ہے چنانچہ جوہر سین دس ملی گرام مویز منقیٰ میں ڈال کر نگلوانا مفید ہے۔

علاج ڈاکٹری: ہدایات مندرجہ علاج طبی پر عمل کریں تمام جسم پر پسینے کی زیادتی میں ارگٹ' بیلا ڈونا اور برومائیڈ کا داخلی استعمال مفید ہے عام جسمانی تقویت کے لئے آئرن' ارسینک اور کونین کے مرکبات استعمال کرائیں اور جلد کو گرم حمام کرا کر صاف رکھیں مقامی کثرت العرق میں مقام ماؤف کو ایک فیصدی کے محلول فارملین یا ہم وزن پانی اور الکوحل کے ساتھ دھو کر اور خشک کر کے ذیل کے سفوف کا ذرور کر دیا کریں:

ٹالکم پاؤڈر (سفوف ابرک) 97 حصہ

سلسلک ایسڈ 31 حصہ

دونوں کو ملا کر سفوف بنالیں اور بوقت ضرورت مقام ماؤف کو دھو کر خشک کر کے اس کے اوپر چھڑک دیں گاہے کرومک ایسڈ کے دو سے پانچ فیصدی کے آبی محلول کے ساتھ طلاء کرنا بھی مفید ہے اسی طرح ایلومنیم کلورائیڈ کے پچیس فیصدی کے محلول آبی کا استعمال بھی مفید اور سٹلین کا مجرب ہے چوبیس گھنٹے میں دو تین مرتبہ اس محلول کو مقام ماؤف پر طلا کر کے از خود خشک ہونے دینا کئی ہفتوں تک مرض کو دور کر دیتا ہے اسی طرح ٹینو فارم ایک حصہ اور ٹالکم دو حصہ کے سفوف یا پوٹاشیم پرمینگنیٹ کے قوی محلول سے بھی فائدہ پہنچتا ہے۔

غذا و پرہیز: غذا لطیف زود ہضم اور مقوی دیں ہر قسم کی محرک' ثقیل بادی اور پسینہ لانے والی اشیاء سے پرہیز کرائیں۔

پسینے کی کمی

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
پسینے کی کمی	قلت العرق	اینی ڈروسس Anidrosis

تعریف و ماہیت: اس مرض میں مریض کو پسینہ بہت کم یا بالکل نہیں ہوتا یہ بذات خود کوئی مرض نہیں ہے بلکہ بعض دوسرے امراض بالخصوص تقشر الجلد اور جلدی خشکی وغیرہ کی ایک علامت ہے۔

اسباب: مسامات جلد کا بند ہوجانا' تقشر الجلد' جلدی خشکی' غدہ درقیہ کے فعل کی کمی اور بعض سمی ادویہ مثلاً سنکھیا وغیرہ کے اثرات' گاہے بوڑھے آدمیوں میں جلد کے فعل کی کمزوری سے بھی یہ مرض رونما ہوجاتا ہے۔

علاج: اصل سبب مرض کو معلوم کر کے اس کے مطابق علاج کریں خشکی جلد کی صورت میں روغن بادام' روغن کنجد کی مالش کے بعد گرم حمام کرائیں غدہ درقیہ کے فعل کی کمی کی صورت میں جوہر غدہ درقیہ (تھائرائیڈ ایکسٹریکٹ) کھلائیں۔ تقشر الجلد کی صورت میں اس کا مخصوص علاج کریں۔ سمّ کی صورت میں تریاق دوائیں دیں۔

پسینہ کی بدبو

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
بدبودار پسینہ آنا	عرق التعفن	برومی ڈروسس Bromidrosis

کیفیت و ماہیت: پسینہ کی گلٹیوں کے فعل میں بعض اوقات فتور آجاتا ہے جس کی وجہ سے بدبودار پسینہ کثرت کے ساتھ آتا

ہے۔

اسباب: یہ پہلے لکھا جاچکا ہے کہ پسینہ پیدا کرنے والی گلٹیوں میں فتور ہوجاتا ہے اس کے علاوہ بعض اوقات وجع الفاصل حاد، دوران حیض، اور چند اعصابی امراض میں بھی پسینہ متعفن اور بدبودار ہوجاتا ہے۔

دستور العلاج: گرم پانی سے روزانہ غسل کیا کریں مازو سبز بارہ گرام، گلنار بارہ گرام، پوست نارنج بارہ گرام باریک پیس کر روغن بادام میں ملاکر پسینہ والی جگہ پر مالش کریں۔ اگر وجع الفاصل یا دیگر اسباب سے ہوتو اس کا مناسب علاج کریں۔

علاج ڈاکٹری: اگر تمام بدن میں ہوتو سلفیورک ایسڈ ڈائیلوٹ چار گرام اور ایک پائنٹ پانی کو باہم ملاکر کسی کپڑے یا اسفنج کے ذریعے سے تمام بدن پر مل کر جسم کو صاف کریں اگر کسی خاص مقام پر ہوتو بیلا ڈونا کی مالش کریں یا ٹینک ایسڈ دو گرام، ریکٹی فائڈ اسپرٹ 150 ملی لیٹر میں ملاکر پسینہ والی جگہ پر لگائیں کاربالک سوپ سے روزانہ نہایا کریں۔

غذا: گوشت، انڈا، شلغم، ٹماٹر، میتھی وغیرہ استعمال کریں۔

پرہیز: مرطوب میوہ جات اور سبز ترکاریاں پالک، کدو وغیرہ سے پرہیز کریں۔

تقشر الجلد

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
جلد پر سے بھوسی یا چھلکوں کا اترنا	السمکیہ	اکھی اوسس Icthyosis

یادداشت: اکھی اوسس ایک یونانی لفظ ہے جو مرکب ہے اکھی بمعنی مچھلی اور اوسس بمعنی مرض یعنی مچھلی کا مرض چونکہ اس مرض میں مریض کی جلد پر سے مچھلی کے چھلکوں کی مانند چھلکے اترنے لگتے ہیں اس لئے اس کو اس نام سے نامزد کیا گیا ہے اور اس کو انگریزی میں اسی نسبت سے ''فش سکن ڈیزیز Fish Skin Disease'' اور ''زیروڈرمیا Xerodermia'' بھی کہتے ہیں۔

تعریف وماہیت: اس مرض میں سودا کے غلبہ سے جلد اس قدر کھردری اور خشک ہوجاتی ہے کہ اس سے مچھلی کے چھلکوں کی طرح کے چھلکے اترتے ہیں اور جلد سخت کھال کی طرح ہوجاتی ہے۔

اسباب: بقول اطبائے قدیم سودائے محترقہ کا غلبہ اس مرض کا باعث ہوا کرتا ہے لیکن اطبائے جدید کے خیال میں غدہ درقیہ کے افعال کا نقص اور گاہے خلقی اثرات اس مرض کو پیدا کردیا کرتے ہیں۔

علامات: تمام جلد اور بالخصوص ہاتھ پاؤں اور پیشانی کی جلد پر سے مچھلی کے چھلکوں یا سانپ کی کینچلی کے مانند چھوٹے چھلکے اترتے رہتے ہیں جلد خشک اور کھردری ہوجاتی ہے کیونکہ پسینے کی گلٹیوں میں صغر پیدا ہوجانے سے پسینے کی رطوبت زیادہ خارج نہیں ہوتی یعنی پسینہ کم آتا ہے گاہے اس کے ساتھ جسم پر خارش بھی ہوتی ہے۔

اصول علاج: سودا کا نضج کرکے تنقیہ کریں مریض کو حمام بکثرت کرائیں آرام وراحت پہنچائیں سرد تر روغنوں اور قیروطیوں کی مالش کرائیں عام جسمانی مقویات کے ذریعے صحت کو بہتر اور عمدہ بنائیں۔

دستور العلاج: جوشاندہ افتیمون اور ماء الجبن سے بدن کا تنقیہ کریں جسم پر روغن کدو یا روغن بادام کی مالش کرائیں عام جسمانی تقویت کے لئے روغن جگر ماہی ایک ایک چمچہ تین تین گرام دن میں تین چار مرتبہ مریض کو پلادیا کریں۔

علاج ڈاکٹری: ہدایات مندرجہ علاج طبی پر عمل کریں داخلی طور پر ایکسٹریکٹ تھائیرائیڈ کی ٹکیہ دن میں ایک یا دو مرتبہ کھلادیا کریں اور تقویت جسمانی کے لئے کاڈلور آئل کا استعمال کرائیں خارجی طور پر مریض کو کم سے کم ہفتے میں دو مرتبہ سافٹ سوپ اور ایسے پانی کے ساتھ غسل کرائیں جس میں سوڈیم کاربونیٹ یا بھوسی شامل کرلی گئی ہو جلد پر آلو آئل یا لکوئیڈ پیرافین کی مالش

کرائیں جس میں 350 ملی گرام فی 25 ملی گرام کے حساب سے سلسلک ایسڈ شامل کرلیا گیا ہو اگر جلد کہیں کہیں سے پھٹ گئی ہو تو پھٹے ہوئے مقامات پر زنک آئنٹ منٹ اور ویزلین لگائیں۔ اگر اس کے ساتھ خارش بھی ہوتی ہو تو ذیل کا مرہم استعمال کرائیں:

ایسڈ سلسلک	350 ملی گرام
لائیکر پائی سس کاربونس	ایک گرام
ویزلین تا	25 ملی لیٹر

سب کو اچھی طرح مخلول کرکے مرہم بنالیں بقول بعض پائکو کارپین کا استعمال بھی اس مرض میں مفید ہے لیکن اس کا استعمال نہایت احتیاط کے ساتھ کرانا چاہئے کیونکہ وہ ایک شدید سی دوا ہے۔

غذا و پرہیز: لطیف زود ہضم تر اور مقوی دیں پرندوں اور بھیڑ بکری کے بچوں کا گوشت کھلائیں تازہ دودھ پلائیں روغن بادام کا استعمال کرائیں حریرہ جات کھلائیں ہر قسم کی خشک اور سوداوی اشیاء مسور کی دال، بینگن وغیرہ سے پرہیز کرائیں۔

بوائی پھٹنا

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
بوائی پھٹنا	شقاق الاطراف	چیپڈ ہینڈز Chapped Hands

کیفیت وماہیت: اس مرض میں ہاتھ منہ اور پاؤں پھٹ جاتے ہیں۔

اسباب: سردی کی زیادتی یا گرمی کی شدت خواہ خارجی ہو یا داخلی عموماً اس مرض کا سبب ہوا کرتی ہے بعض اوقات اخلاط کی تیزی یا بیرونی گردوغبار کی وجہ سے بھی ہاتھ پیر پھٹ جاتے ہیں۔

علامات: ہاتھ پیر اور بعض کے گال پھٹ جاتے ہیں چہرہ بدنما معلوم لگتا ہے اور جلد میں سخت درد محسوس ہوتا ہے۔

دستور العلاج: اگر بیرونی اسباب کی وجہ سے یہ مرض ہوا ہو تو جلد کو نرم کرنے کے لئے روغن گل اور موم کی قیروطی وغیرہ کا استعمال کریں اور خشکی رفع کرنے کے لئے روغن بادام تلخ اور مختلف قسم کی چربیاں استعمال کریں اگر منہ پھٹ گیا ہو تو موم چربی بط، زوفائے سبز، نشاستہ گرم، کتیرا، لعاب بہدانہ وغیرہ لگائیں اور ہونٹوں کے لئے روغن گل، روغن حنا، بکری کے گردے کی چربی بارہ سنگھا سوختہ وغیرہ کے لگائیں اگر ایڑی میں گھاؤ پڑ جائے اور درد محسوس ہو تو مہندی، مازو، سرکہ میں پیس کر باندھیں اور جب مواد صاف ہوجائے تو چربی میں بلوط کرکے راکھ ملا کر باندھیں۔

منتخب مجربات ومرکبات: قیروطی آرد کرنب ہاتھ پاؤں اور ہونٹ پھٹنے کے لئے مفید ہے آب چقندر، آب شلغم، آب برگ کرم کلہ، لعاب گل خطمی، آب بنفشہ، موم سفید ہر ایک تیس گرام۔ روغن گل بارہ تولہ بدستور قیروطی بنا کر استعمال کریں۔

دیگر: ہاتھ پاؤں کے پھٹنے کے لئے سودمند ہے۔ گل خطمی بارہ گرام، گل بنفشہ چھ گرام، رتن جوت تین گرام رات کے وقت پانی میں بھگو کر اس کا لعاب نکالیں اور مغز تخم کنیر پچیس گرام کا شیرہ نکال کر موم سفید بارہ گرام بکری کے گردہ کی چربی پچاس گرام اور روغن چنبیلی پچاس ملی لیٹر میں پگھلا کر مذکورہ بالا دواؤں کے ساتھ بدستور قیروطی بنائیں۔

علاج ڈاکٹری: نسخہ: گلیسرایناٹی ایک گرام، ہائیڈرا جیرائی پرکلورائیڈائی 70 ملی گرام، ٹنکچرری بینزوایناٹی سمپلی سس دو گرام، امیگڈیلی اماری (ڈیکورٹ) چار گرام، ایکوی سمبوسائی اتنا ملائیں کہ کل مقدار 200 ملی لیٹر ہوجائے اور ضرورت کے وقت پھٹے ہوئے مقامات پر ملیں۔

دیگر:

گلیسرایناٹی	25 ملی لیٹر

ایسڈائی بورسائی	350 ملی گرام
ایکواروزی	50 ملی لیٹر

سب کو باہم ملا کر مقام ماؤف پر ملیں۔
غذا: زود ہضم اور ہلکی غذا موسم کے لحاظ سے استعمال کریں۔
پرہیز: تیز اور ثقیل اشیاء سے پرہیز کریں۔

بھوسی اُترنا

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
بھوسی اُترنا	ابریہ، حزاز	سی بوریا Seborrhoea

کیفیت وماہیت: اس مرض میں نمکین یا شور بخارات کی وجہ سے جلد پر باریک رطوبت جھلی کی طرح جم کر خشک ہوجاتی ہے خصوصاً یہ سر میں زیادہ تر ہوتی ہے۔
اسباب: روغن دار گلٹیوں میں بعض اوقات رطوبت ضرورت سے زیادہ پیدا ہوجاتی ہے جو جلد پر جسم کر خشک ہوجاتی ہے اور بھوسی کی طرح اڑنے لگتی ہے اس کے علاوہ کبھی دوسرے اعضاء کی مشارکت سے بھی یہ مرض پیدا ہوجاتا ہے۔
دستور العلاج: اگر معمولی خشکی کی وجہ سے ہ وتو روغن کدو، روغن بنفشہ یا روغن بادام کی مالش کریں اور اگر اخلاط فاسدہ کا غلبہ ہو تو منضج و مسہل دے کر تنقیہ کریں اس کے بعد تر طیب کریں۔
منتخب مجربات: آب برگ کنجد سبز مروق، آب برگ بھنگ سبز مروق، سرکہ تمام اجزاء ہم وزن لے کر چنے کے آٹے میں گوندھ کر سر پر لگائیں۔
دیگر: خشخاش سفید بکری کے دودھ میں پیس کر ضماد کریں۔
علاج ڈاکٹری: ہدایات مندرجہ علاج طبی پر عمل کریں اور حسب ذیل نسخہ جات استعمال کریں:

(1)	ریزورسینائی	2 گرام
	اولیائی ریسی نائی	20 قطرے
	الکحل	100 ملی لیٹر

سب کو باہم مخلوط کر کے دن میں دو تین مرتبہ سر پر لگائیں۔

(2)	کونین	175 ملی گرام
	ایسڈائی اولی اوسائی	2 گرام
	انگوانٹائی سلفیورس	8 گرام
	ایڈپیس نیز وائکائی	8 گرام

سب کو ملا کر مرہم بنائیں اور سر کو کاربالک سوپ سے دھو کر استعمال کریں۔
غذا: پالک، کدو، دودھ، سیب، کیلہ وغیرہ کھلائیں۔
پرہیز: گوشت، دال مسور، بینگن، آلو، مٹھائی وغیرہ سے۔

امراض حس

سادہ خارش

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
سادہ خارش	حکہ	پروراَیٹس Pruritis

تعریف وماہیت: اس مرض میں جلد کے اندر بغیر کسی ظاہری تغیر کے کھجلی ہوتی ہے بقول اطبا کی حکہ سطح جلد کا حس میں تغیر ہے جس کے ساتھ لذع بھی لازم ہوتی ہے۔

اقسام: اس مرض کی دو قسمیں ہیں: (1) حکہ عام (جنرلائیزڈ پروراَیٹس Generalised Pruritis) اس کا ضروری بیان ذیل میں درج ہے۔ (2) حکہ مقامی (لوکلائیزڈ پروراَیٹس Localised Pruritis) اس قسم کی خارش جسم کے کسی حصہ مثلاً عورتوں میں فرج، مردوں میں صفن، مقعد، ٹخنے کے سامنے کی طرف، ٹانگوں، رانوں، گردن کے پیچھے اور کھوپڑی وغیرہ میں رونما ہوا کرتی ہے۔

اسباب: بقول اطبائے قدیم اس مرض کا باعث تیز بخارات یا کم مقدار میں تیز اخلاط ہیں مثلاً رقیق خون (جس کے ساتھ تیز قسم کا صفرا وغیرہ ملا ہوا ہوتا ہے) جو جلد کے منتشر ہوکر مسامات کو بند کردیتے ہیں نمک اور سڑی ہوئی مچھلی، پرانے پنیر، پیاز، افیون وغیرہ ایسی اشیاء کھانے سے بھی یہ شکایت ہوجاتی ہے جو برے مواد پیدا کرتی ہیں۔ ذیابیطس، یرقان، سمِ بولی، گٹھیاوی ارضی اجزاء وغیرہ میں خون کے اندر سمی مواد کی موجودگی بھی اس مرض کو پیدا کردیا کرتی ہے بعض امراض فسادخون مثلاً دم ابیض وغیرہ میں بھی یہ شکایت رونما ہوجاتی ہے خاص کر بوڑھے اشخاص میں جلد کی کمزوری اور مسامات کے بند ہوجانے سے بھی یہ مرض پیدا ہوجایا کرتا ہے اور گاہے اس مرض کا کوئی ظاہری سبب معلوم نہیں ہوسکتا۔

علامات: اکثر اوقات تمام بدن پر یا صرف مقام ماؤف پر خشک خارش ہوا کرتی ہے لیکن بعض حالات میں اس کے ساتھ جلد میں چبھن یا سوزش کی شکایات بھی موجود ہوا کرتی ہیں شدت وخفت کے لحاظ سے بھی مختلف مریضوں میں کافی اختلاف ہوا کرتا ہے شدت کی صورت میں مریض ہروقت جسم پر زور زور سے دن رات کھجاتا رہتا ہے جس سے جلد پر کہیں کہیں لکیر دار خراش کے نشانات پیدا ہوجاتے ہیں لیکن خود خارش کی وجہ سے جلد میں کوئی مرضی تغیرات نمایاں نہیں ہوتے کھجلی کی شدت سے اس کی نیند بھی حرام ہوجاتی ہے۔

علاج: اصل سبب مرض کو معلوم کرکے رفع کریں جلد کو صاف رکھیں قبض یا سوء ہضم کی شکایت ہوتو اس کو دور کریں داخلی طور پر مسکنات کا استعمال کرائیں خارجی طور پر بھی مسکن دواؤں کی تیلوں میں ملا کر تمام جلد پر مالش کرائیں اگر ان سے آرام نہ آئے تو مصفی خون ادویہ کے ذریعے نضج کرنے کے بعد تنقیہ کریں اور بعدہٗ عام جسمانی مقویات کا استعمال کرائیں گا ہے گرم حمام کرانا بھی نہایت مفید ثابت ہوا کرتا ہے اگر ضرورت ہوتو فصد کھلوائیں۔

دستور العلاج: داخلی طور پر صبح کو نقوع شاہترہ پلائیں اور نگند بابری بارہ گرام فلفل سیاہ نیم کوفتہ پانچ دانہ صبح کو گرم پانی میں بھگو کر شام کو زلال نتھار کر چند روز پلائیں اس کے بعد اگر ضرورت ہوتو مطبوخ ہفت روزہ کا مسہل دیں مقامی طور پر روغن چنبیلی بارہ گرام، گلاب پانچ تولہ، آب لیموں کاغذی بارہ گرام باہم ملا کر جسم پر مالش کریں یا کافور تین گرام، گائے کے مکھن یا گھی میں جسے اکیس مرتبہ دھولیا گیا ہو باریک پیس کر ملا کر مریض کے جسم پر مالش کرائیں یا روغن گل، سرکہ، قدرے آب کرفس اور کسی

قدر بورہ ارمنی ملا کر حمام کے اندر مالش کرائیں اگر ان سے آرام نہ ہو بطریق معروف ماء الجبن کرائیں۔

علاج ڈاکٹری: ہدایات مندرجہ علاج طبی پر عمل کریں مقامی طور پر مریض کو ایسے پانی سے غسل کرائیں جس سے سوڈا بائیکارب یا بوریکس یا سبوس گندم (ساٹھ گرام) تین گیلن پانی میں جوش دے لئے گئے ہوں غسل کے بعد ذیل کا طلاء لگائیں یا سفوف چھڑک دیا کریں۔

طلا خارش:

مینتھول	3 گرام
تھائی مول	4 گرام
کلورل ہائیڈراس	2 گرام
آئل یوکالپٹس	2 گرام
کلوروفارم	50 ملی گرام
الکوحل	200 ملی لیٹر

سب کو ملا کر جسم پر طلاء کر دیا کریں۔

سفوف جو خارش سادہ میں نافع ہے:

پلوکیمفر	2 گرام
زنک اوکسائیڈ	10 گرام
ایسڈ بورک	5 گرام
طلق (سفوف کیا ہوا)	50 ملی لیٹر

سب کو بخوبی ملا کر جلد پر پاؤڈر کی طرح لگا دیا کریں۔

داخلی طور پر ذیل کا نسخہ دیں:

سوڈیم برومائیڈ	350 سے 500 ملی گرام
ٹنکچر کینے بس انڈیکا	5 قطرے
یا ٹنکچر جیسی منی ام	10 قطرے
ایکوا	25 ملی لیٹر

سب کو ملا کر ایسی ایک خوراک ہر چوتھے گھنٹے بعد دیا کریں۔ اگر ان تدابیر سے آرام نہ آئے تو پائلوکارپین کی پچکاری کرائیں یا نخاعی رطوبت کے چند قطرے بذریعہ پچکاری نکلوا دیں۔ اس سے گاہے سخت ہٹیلی قسم کی خارش کو بھی فوراً آرام آجاتا ہے۔

غذا و پرہیز: غذا لطیف و زود ہضم، سرد اور مسکن دیں سبز ٹھنڈی ترکاریاں مثلاً کدو، ٹنڈے، ترئی وغیرہ اور دودھ لسی وغیرہ بکثرت دیں ہر قسم کی گرم اور محرک اشیاء شراب، چائے، قہوہ، تمباکو وغیرہ سے پرہیز کرائیں۔

اورام جلدیہ

گرمی دانے

ڈاکٹری نام	طبی نام	اُردو نام
پرکلی ہیٹ Prickly Heat	حصف	گرمی دانے
ہیٹ ریش Heat Rash ملی اریا Millaria		پت

تعریف وماہیت: اس مرض میں موسم گرما میں گرم ممالک میں کثرت سے پسینہ آنے کی وجہ سے پسینے کی گلٹیوں میں ورمی کیفیت ہوکر دانہ جوار یا باجرے کے برابر سرخ سرخ رنگ کے چھوٹے چھوٹے کانٹے دار دانے جلد پر رونما ہوجاتے ہیں جو موسم سرما میں خود بخود زائل ہوجاتے ہیں۔

اسباب: موسم برسات کی تر گرمی، کپڑوں کی زیادتی، فربہی، گرم اشیاء کا کثرت استعمال، اس مرض کے اسباب سابقہ اور بقول اطبائے قدیم رقیق، تیز، صفراوی رطوبات، پسینے کا میل، گرم اور غلیظ بخارات اس مرض کا باعث ہوتے ہیں۔

علامات: سرخ یا سفیدی مائل رنگ کے چھوٹے چھوٹے متورم دانے جن میں گاہے آبی رطوبت بھی پائی جاتی ہے اور جو ریت کے ذروں کی مانند محسوس کرتے ہیں دھڑ، اطراف، پیشانی اور قریب قریب تمام جسم پر پیدا ہوجاتے ہیں ان میں گاہے خارش، جلن اور درد بھی پایا جاتا ہے جس جگہ پر پیدا ہوتے ہیں وہاں کی جلد کھردری ہوجاتی ہے گاہے ان میں سوئیاں سی چبھتی ہوئی محسوس ہوتی ہیں بالآخر جب یہ رفع ہونے لگتے ہیں تو ان پر سے بھوسی اتر کر نیچے سے جلد صاف اور کسی قدر چکنی نکل آتی ہے۔

علاج: فصد کریں اسہال کی دوائیں استعمال کرائیں جو تیز اخلاط کو خارج کرنے والی ہوں گرم پانی سے حمام کرائیں جس میں گیہوں کی بھوسی اور ناخونہ جوش دیا گیا ہو بدن پر سرکہ اور گلاب ملا کر لگائیں یا آرد جو اور روغن گل لگائیں اکثر لوگ داخلی طور پر مسکنات مثلاً شربت نیلوفر اور عناب وغیرہ کا استعمال کراتے ہیں اور جلد پر دہی یا ملتانی مٹی کی مالش کراکر نہاتے ہیں بارش میں نہانا بھی اکثر ان کو دور کردیا کرتا ہے صندل سفید گلاب میں گھس کر یا برگ حنا آب کاسنی سبز میں گوندھ کر اور برف سے ٹھنڈا کرکے یا گل ملتانی، لعاب ریشہ خطمی میں ملا کر یا کتیرا باریک پیس کر اور مکھن میں ملا کر بدن پر ملنا بھی مفید ہے آب گرم کے ساتھ مہندی اور بیسن مل کر غسل کرانا یا روغن گل بارہ ملی لیٹر، سرکہ خالص پچاس ملی لیٹر، گلاب ساٹھ ملی لیٹر، کافور ایک گرام سب کو ملا کر جسم پر ملیں یا تخم خشخاش بارہ گرام بکری کے دودھ میں ساٹھ ملی لیٹر میں پیس کر دانوں پر لگائیں اور یہ نسخہ صبح کو پلائیں۔

گل نیلوفر پانچ گرام، بیخ کاسنی سات گرام، تخم کاسنی سات گرام، شاہترہ سات گرام، عناب پانچ دانہ، آلو بخارا پانچ دانہ رات کو گرم پانی میں بھگو کر صبح کو مل چھان کر شربت عناب پچاس ملی لیٹر یا شربت نیلوفر پچاس ملی لیٹر ملا کر پئیں اور شام کو لعاب بہدانہ تین گرام، شیرہ عناب پانچ دانہ، شیرہ مغز کدو تین گرام، عرق شاہترہ 150 ملی لیٹر میں نکال کر شربت نیلوفر پچیس ملی لیٹر ملا کر پلا دیا کریں۔

ڈاکٹری علاج: ہدایات مندرجہ علاج طبی پر عمل کریں جلد پر ہلکے قابضات مثلاً سرکہ محلول یا ایمونیم ایسی ٹیٹ کا آبی محلول

مخفف یا گرم غسل کے بعد محلول کردسو سیلی میٹ (100 میں ایک کی طاقت کا) جس میں یوڈی کلون بھی ہم وزن ملالیا گیا ہو جس پر لگا کر یا ذیل کا طلاء لگا کر زنک اوکسائیڈ' بورک ایسڈ اور نشاستہ ہم وزن یا بورک ایسڈ اور منتھول کا سفوف چھڑک دینا یا ذیل کے سفوفوں میں سے کسی ایک کا چھڑک دینا عموماً نافع ہوا کرتا ہے۔

محلول جو گرمی دانوں میں نافع ہے:

ایسڈ سیلی سلک	ایک گرام
ہائیڈراجیرائی پرکلورائیڈ	70 ملی گرام
سپرٹ وائی نائی ریکٹی فائیڈ	50 ملی لیٹر
ایکوا ڈسٹلا	150 ملی لیٹر

سب کو ملا کر گرمی دانوں پر لگا دیا کریں اور بعدہٗ ذیل کے سفوفوں میں سے کسی کو اوپر چھڑک دیا کریں:

(1) سفوف جو گرمی دانوں میں نافع ہے:

کافور (سفوف کیا ہوا)	1 حصہ
زنک اکسائیڈ	4 حصہ
طلق	16 حصہ

(2) سفوف جو گرمی دانوں میں مفید ہے:

ایسڈ سیلی سلک	350 ملی گرام
زنک سیٹی راس	700 ملی گرام
ایسڈ بورک	2 گرام
طلق	25 ملی لیٹر

سب کو ملا کر سفوف بنالیں۔

غذا و پرہیز: غذا لطیف' زود ہضم اور ٹھنڈی دیں ٹھنڈی سبز ترکاریاں اور لسی وغیرہ کا زیادہ استعمال کریں ہر قسم کی گرم اشیاء اور زیادہ یا بھاری کپڑے پہننے سے پرہیز کریں بنیان کو روزانہ کم سے کم دو مرتبہ بدلتے رہیں اور صابن سے بالخصوص نیم کے صابن کے ساتھ نہایا کریں۔

پتی اُچھلنا

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
پتی اُچھلنا	شریٰ	آرٹی کیریا Urticaria

یادداشت: ارٹی کیریا ایک لاطینی لغت ہے جو مشتق ہے ارٹیکا سے ارٹیکا کے معنی ہیں بچھوا بوٹی جس کو انگریزی میں نیٹل ریش کے نام سے نامزد کیا جاتا ہے اسی لئے اس مرض کو عام انگریزی زبان میں نیٹل ریش کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے چونکہ اس مرض میں جلد پر بالکل اسی طرح کی خارش یا جلن ہوا کرتی ہے. جس طرح کہ بچھوابوٹی کا رس جلد پر لگ جانے سے ہوا کرتی ہے اسی لئے اس مرض کو اس نام سے موسوم کر دیا گیا ہے۔

تعریف و ماہیت: اس مرض میں جلد پر ایک قسم کے سرخی مائل چھوٹے بڑے اور چپٹے چپٹے دانے ہوجاتے ہیں جن میں نہایت پریشان کن خارش یا جلن ہوتی ہے۔

اقسام: اس مرض کی دو قسمیں ہیں (1) حاد (ایکوٹ) جو اکثر پائی جاتی ہے اور (2) کرانک یعنی مزمن یہ قسم کم پائی جاتی ہے لیکن نہایت ہٹیلی ہوتی ہے۔

اسباب: بقول اطبائے قدیم اس مرض کا باعث وہ گرم بخارات ہیں جو یک لخت صفراوی خون یا بلغم شور سے تمام بدن میں پھیل جاتے ہیں بقول اطبائے جدید بعض اشخاص میں یہ مرض بعض مخصوص غذائی اشیاء مثلاً گھونگا مچھلی' اچار ولایتی' دلیہ' بینگن' آم' انڈے' پنیر' دودھ وغیرہ کے استعمال سے رونما ہوتا ہے۔ بعض میں مخصوص ادویہ مثلاً کونین' کوپائبا' روغن تارپین وغیرہ کا استعمال یا زہریلے کیڑوں کے جلد پر ڈنگ مارنے یا زہریلی بوٹیوں مثلاً بچھوا کے پتوں کے رس کے جلد پر لگ جانے یا بعض دوائی قسم کے ؟؟ ٹیکے لگوانے پر یہ مرض ظاہر ہوجایا کرتا ہے دانتوں' لوزتین' مجری غذا' مجری بول' اعضائے نسلی بالخصوص عورتوں میں زائدہ اعور اور مرارہ وغیرہ میں عفونی مراکز سے بھی بعض اوقات یہ مرض پیدا ہوجایا کرتا ہے گاہے خفیف سی چوٹ کے بعد بھی پتی اچھل آیا کرتی ہے بعض عصبی نقائص' نقرسی مزاج اور وراثت بھی اس کی پیدائش میں کم وبیش حصہ لیا کرتے ہیں۔

علامات: شری حاد میں اکثر اوقات مریض کی جلد پر کم وبیش سوزش یا خارش ہوکر دفعتاً گول گول سرخی مائل ددوڑے یا دھبے سے پیدا ہوجاتے ہیں جن کی ذاتی رنگت بالعموم اردگرد کی کھال سے نسبتاً سفیدی مائل ہوا کرتی ہے ان دھبوں یا ددوڑوں میں سخت سوزش یا خارش ہوا کرتی ہے اور گو جسم کا کوئی حصہ ان سے مستثنیٰ نہیں ہوسکتا تاہم بالعموم یہ ان حصص جسم میں زیادہ رونما ہوتے ہیں جو بیشتر کپڑوں سے ڈھکے رہتے ہیں مثلاً دھڑ' سرین اور چھاتی وغیرہ ان کی پیدائش سے تھوڑی دیر پہلے اور ان کے ساتھ ہی اکثر سوء ہضم کی شکایت پائی جاتی ہے اور گاہے کسی قدر بخار بھی ہوجاتا ہے اس قسم کے ددوڑے اکثر یکے بعد دیگرے نکل نکل کر چند منٹوں سے لے کر ایک یا دو گھنٹے یا ایک دو دن کے اندر اندر غائب ہوتے رہتے ہیں اور ان پر خارش کرنے سے بالعموم یہ اور بھی زیادہ نکلتے ہیں شاذونادر یہ کئی کئی دن بلکہ ہفتوں تک باقی رہتے ہیں ایسے حالات میں ان کے غائب ہونے کے بعد ان کے مقام پر جلد کی رنگت بھی سرخی مائل نیلی یا سیاہی مائل ہوجاتی ہے اور یہ داغ بعض اوقات کئی کئی ماہ تک وہاں موجود رہتے ہیں بعض اوقات بجائے ددوڑے کے مقام ماؤف کی جلد ہی کسی قدر ابھر آتی ہے اور گاہے صرف بیرونی جلد کے علاوہ منہ' حلق اور حنجرہ بلکہ معدے اور آنتوں تک کی غشاء مخاطی پر بھی یہ مرض رونما ہوسکتا ہے اور ایسے حالات میں علامات نسبتاً زیادہ تکلیف دہ ہوتی ہیں مزمن حالت میں یہ ددوڑے مہینوں تک بار بار نکلتے رہتے ہیں۔

تشخیص: جو پتی صفراوی خون سے اچھلتی ہے اس میں سرخی اور گرمی زیادہ ہوتی ہے وہ عموماً حاد قسم کی ہوا کرتی ہے اور اکثر دن کو نکلا کرتی ہے جو بلغم شور سے پیدا ہوتی ہے وہ سفیدی مائل ہوتی ہے اور اکثر رات کو اچھلا کرتی ہے بعض اوقات ماشرا اور سرخبادہ سے اس کی تشخیص کرنی پڑتی ہے جو ان کی مخصوص علامات سے کی جاسکتی ہے ماشرا عموماً چہرے اور سر پر ظاہر ہوتا ہے اور سرخبادہ کے ساتھ بخار شدید ہوا کرتا ہے وغیرہ۔

علاج: اصل سبب مرض کو معلوم کرکے رفع کریں صفراوی خون سے پیدا ہونے والے مرض میں فصد کھلوائیں قبض ہو تو خیساندہ آلو بخارا وغیرہ سے قبض رفع کردیں اور داخلی و خارجی مسکنات کا استعمال کرائیں بلغمی میں مریض کو گرم حمام کرائیں اور ہلیلہ و تربد وغیرہ کا جوشاندہ پلا کر اس سے بلغم کا تنقیہ کریں' اس کے بعد مصفیات و معدلات خون دیں۔

دستور العلاج: اگر بدہضمی اور غذا کی زیادتی سے ہو تو آب گرم آدھ لیٹر میں نمک بارہ گرام ملا کر مریض کو پلائیں تاکہ دوچار قے آکر معدہ صاف ہو جائے اس کے بعد روغن بید انجیر پچاس ملی لیٹر' گلاب 125 ملی لیٹر میں پچیس گرام مصری شامل کرکے نیم گرم پلائیں یا مویز منقیٰ نودانہ' بادیان پانچ گرام' تخم کشوث تین گرام پودینہ خشک تین گرام' عرق بادیان 75 ملی لیٹر' گلاب 75 ملی لیٹر میں پیس کر سکنجبین پچاس ملی لیٹر ملا کر پلائیں اور پھٹکری اور گیرو مساوی الوزن گلاب میں پیس کر جسم پر ملیں یا نمک باریک پیس کر ہم وزن میدہ گندم ملا کر جسم پر ملیں۔ چرونجی بارہ گرام' اجمود چھ گرام' پھٹکری چھ گرام' گلاب بارہ گرام میں پیس

کر روغن گل بارہ گرام اور سرکہ بارہ گرام ملا کر جسم پر مالش کرانا بھی نافع ہے۔ اگر دوڑوں میں سرخی اور جلن زیادہ ہو تو اس کے ساتھ عرق مرکب مصفی خون بارہ تولہ میں شربت عناب پچاس ملی لیٹر ملا کر پلانا بھی مفید ہے۔ روغن صندل بارہ گرام اور گلاب بارہ گرام باہم ملا کر یا حضض مکی چھ گرام، صندل سفید چھ گرام، کافور ایک گرام، سرکہ پچیس ملی لیٹر اور گلاب 125 ملی لیٹر سب کو ملا کر مقام ماؤف پر ملنا یا سبوس گندم، تخم خربزہ ہم وزن پانی میں پیس کر دوڑوں پر ملنا بھی نافع ہے جن اشخاص کو بار بار یہ شکایت ہوتی ہو ان کے جوارش کمونی سات گرام ہمراہ پودینہ خشک پانچ گرام، شکر سرخ پچاس گرام پانی میں جوش دے کر روزانہ صبح کو استعمال کرانا مفید ہے۔

علاج ڈاکٹری: ہدایات مندرجہ علاج طبی پر عمل کریں شری حاد میں ایڈرنالین پانچ سے سات منم کا زیر جلد ٹیکہ نہایت مفید اور فوری موثر ثابت ہوا ہے بذریعہ دہن 17 ملی گرام سے 35 ملی گرام کی مقدار میں ایفیڈرین کا استعمال بھی یہی عمل کرتا ہے مزمن حالات میں اگر جسم میں کسی جگہ عفونی مرکز ہو تو اس کو مناسب علاج سے دور کر دیں مخصوص یا خراب غذا یا کسی خاص دوا کے استعمال سے ہو تو ان کا استعمال ترک کر دیں داخلی طور پر بالخصوص سوء ہضم کی شکایت کے ساتھ ہو تو ذیل کا نسخہ نہایت مفید ہے:

سیلی سین	350 ملی گرام
سیلول	350 ملی گرام
اکتھی اول	5 قطرے

ایک کیپسول میں ڈال کر دن میں تین مرتبہ استعمال کریں۔ نقرسی مریضوں میں کالچی کم اور فنازون یا فیناسٹین یا تھائیرائیڈ ایکسٹریکٹ کا استعمال بھی گاہے گاہے مفید ثابت ہوتا ہے۔ کے اولین یا پینٹرک ٹیبلیٹس ساختہ پارک ڈیوس اور کیلشیم لیکٹیٹ یا کیلشیم کلورائیڈ کا استعمال بھی مفید ہے۔ مریض کے ذاتی خون کے ٹیکے پانچ سی سی، ساڑھے سات سی سی یا دس سی سی کی مقدار میں مابین العضلات ہر ہفتے میں ایک مرتبہ یا ایے ٹین ہائیڈروکلورائیڈ 17 ملی گرام روزانہ کے ایک ہفتے تک زیر جلد ٹیکے لگوانے سے بھی اکثر اوقات اس قسم کے چھپاکے اور مزمن مرض میں نفع ہوتا ہے رفع قبض کے لئے خصوصاً جب کہ دائمی قبض ہوتا ہے کیسکارا کا استعمال کرانا چاہئے خارش کے لئے مقام ماؤف پر گرم حمام کے بعد جس کے پانی میں بران (بھوسی) کو جوش دے لیا گیا ہو ذیل کا سفوف چھڑکنا اکثر نفع بخشتا ہے۔

زنک اوکسائیڈ، کیمفر، سفوف طلق ہر ایک ہم وزن سب کو ملا کر سفوف بنالیں یا ذیل کے نسخوں میں سے کسی ایک کا استعمال مفید ہے:

(1)	کول ٹار	4 گرام
	سب ایسی ٹیٹ آف لیڈ	4 گرام
	پانی	200 ملی لیٹر

سب کو بخوبی ملا کر محلول بنائیں اور لگائیں۔

(2) یا	لائیکر پوٹاش	2 گرام
	گلیسرین	2 گرام
	پانی	200 ملی لیٹر

سب کو بخوبی ملا کر محلول بنائیں اور لگائیں۔

(3) یا	پرکلورائیڈ آف مرکری	50 ملی گرام
	کلوروفارم	20 قطرے

گلیسرین 4 گرام
ایکوا روز آ 200 ملی لیٹر

سب کو بخوبی ملا کر محلول بنائیں اور لگائیں۔

فینول ایک سے دو فیصدی' تھایمول 1/2 فیصدی' سوڈیم بائیکاربونیٹ یا سوڈیم بائی بوریٹ ایک سے دو فیصدی یا ڈائیلوٹ ایسٹک ایسڈ دو فیصدی کے محلول آبی میں بھی روئی کو تر کر کے مقام ماؤف پر رکھنا نفع بخشتا ہے۔

چھوٹے بچوں میں ہائیڈرا جیرائی کم کریٹا یا پلوریہائی کو داخلی طور پر دیں اور ذیل کے محلول میں روئی تر کے مقام ماؤف پر رکھیں:

لائیکر کاربونس ڈیٹرجنس 6 گرام
پانی 1/2 پائنٹ

دونوں کو بخوبی ملا لیں۔

غذا و پرہیز: ہر قسم کی گرم تیز اور نمکین اشیاء نیز بادی' ثقیل' فاسد اور خراب غذا سے پرہیز کرائیں ان غذاؤں یا دواؤں کا استعمال خصوصیت کے ساتھ ترک کرادیں جن سے یہ شکایت پیدا ہوجاتی ہے مثلاً مچھلی' آم' بینگن' زیادہ سرخ مرچ وغیرہ۔ غذا لطیف زود ہضم اور مقوی دیں لیکن بھوک سے قدرے کم کھائیں۔

چھاجن

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
چھاجن	نارفارسی	اگزیما Eczema

تعریف و ماہیت: یہ جلد کا ایک مشہور اور نہایت پیچیدہ مرض ہے جس میں پہلے جلد کے کسی مقام پر سرخی اور سوزش ظاہر ہوکر ایک پھنسی سی نکلتی ہے جو رطوبت سے بھری ہوئی ہوتی ہے اس میں نہایت شدید سوزش یا خارش ہوتی ہے چنانچہ جہاں یہ نکلتی ہے وہاں طاؤسی رنگ کے سرخ خطوط جلتی ہوئی آگ یا بھڑکتے ہوئے شعلے کی مانند ہوتے ہیں اور چونکہ فارس میں یہ مرض زیادہ پایا جاتا ہے اسی وجہ سے اس کو نارفارسی کے نام سے نامزد کیا گیا ہے جلد ہی یہ پھنسی پھٹ کر رسنے لگتی ہے اور اس پر کھرنڈ بندھ جاتا ہے اور اس کی لاگ سے اس کے اردگرد بھی بہت سی چھوٹی چھوٹی شفاف پھنسیاں پیدا ہوجاتی ہیں جن میں سخت درد' جلن اور خارش ہوا کرتی ہے تیسرے چوتھے روز ان کی درمیانی رطوبت بھی پیپ میں تبدیل ہوجاتی ہے اور ان کے ٹوٹنے سے ان کے اوپر غلیظ پیپ دار رطوبت پپڑی کی مانند جم کر کھرنڈ کی سی شکل اختیار کرلیتی ہے لیکن اس کے نیچے سے پتلی سی رطوبت رس کر اس کے آس پاس لگتی ہے اور مرض کے بڑھنے اور پھیلنے کا باعث ہوتی رہتی ہے۔

اقسام: شدت و خفت مرض کے لحاظ سے اس مرض کی دو قسمیں ہیں: (1) حاد اور (2) مزمن محل وقوع کے لحاظ سے بھی اس مرض کی بہت سی اقسام ہیں چنانچہ جس جگہ یہ مرض ظاہر ہوتا ہے اسی جگہ کے نام سے نامزد کیا جاتا ہے مثلاً کھوپڑی اور چہرے کی چھاجن' منہ اور ہونٹوں کی چھاجن' کان کی چھاجن بالائی اطراف یعنی ہاتھوں اور بازوؤں کی چھاجن' دھڑ کی چھاجن' اعضائے نسلی اور مقعد کی چھاجن' زیریں اطراف یعنی ٹانگوں اور پیروں کی چھاجن' صفن کی چھاجن' عورتوں میں مہبل اور فرج کی چھاجن' پستانوں کی چھاجن' ہاتھوں اور پیروں کی ہتھیلیوں کی چھاجن' ناخنوں کی چھاجن وغیرہ وغیرہ بعض قدیم اطباء نے اس مرض کی ظاہری نوعیت کے لحاظ سے اس کو سادہ' سرخی مائل' تر' آبلہ دار' پیپ دار' سخت کھرنڈ والی اور شقاقی وغیرہ اقسام میں بھی منقسم کیا ہے۔

اسباب: اطبائے قدیم کے نزدیک خالص یا سوداآمیز صفرائے محرقہ کا غلبہ اس مرض کا باعث ہوتا ہے بقول اطبائے جدید ڈاکٹر صاحبان ابھی تک اس مرض کے یقینی اور اصلی اسباب معلوم نہیں ہوئے البتہ موروثی استعداد صحت عامہ کی خرابی اور کمزوری جلد کی خلقی ذکاوت حس، جلد پر کی خارجی سی قسم کی خراش جو بعض پیشہ وروں مثلاً کول تار کا کام کرنے والوں، رنگریزوں، ڈبل روٹی اور کیک وغیرہ تیار کرنے والے باورچیوں، رنگسازوں، باغبانوں، دھوبیوں، اور فوٹوگرافوں وغیرہ میں اکثر پائی جاتی ہے کثرت وقلت غذا یعنی سوء ہضمی اور نقص تغذیہ وغیرہ آنتوں کے کیڑے، سخت سردی یا سخت گرمی، دھوپ تیز وتند ہوا، نقرس اور وجع المفاصل وغیرہ بعض دیگر قسم کے سمی جلدی اورام وغیرہ کو اس مرض کے پیدائشی اسباب مستعدہ میں شمار کیا جاتا ہے بعض اوقات صابن اور خراب پانی کے استعمال سے بھی چھاجن کی شکایت پیدا ہوجایا کرتی ہے۔

علامات: اس مرض کی مخصوص علامات کا مختصر تذکرہ اوپر تعریف وماہیت مرض میں کیا جاچکا ہے پہلے مقام ماؤف پر سوزش اور سرخی رونما ہوتی ہے اس کے بعد خارش اور پھر جلن ہونے لگتی ہے اس کے ساتھ نمایاں طور پر ورم پیدا ہوجاتا ہے بالخصوص پپوٹوں پر جن سے آنکھیں قریب بالکل بند رہتی ہیں اس کے بعد جلدی ہی مقام ماؤف سے شفاف آبی رطوبت خارج ہونے لگتی ہے جو سخت اور چیک دار ہوتی ہے اور مقام ماؤف پر لپیٹے ہوئے کپڑے کو کف دار اور سخت کردیتی ہے یا کھوپڑی، آبروؤں اور مونچھوں کے مقام پر کھرنڈ یا پپڑی کی شکل میں جم جاتی ہے شدت مرض میں خفیف سا بخار بھی ہوا کرتا ہے سادہ قسم کی چھاجن ایک دو ہفتے میں دور ہوجاتی ہے ورم بتدریج کم ہوجاتا ہے مقام ماؤف پر لچک دار جھریاں سی رہ جاتی ہیں اور کھرنڈ چھلکوں یا بھوسی کی شکل پر اتر جاتے ہیں اکثر مریضوں میں مرض سر اور چہرے تک ہی محدود نہیں رہتا بلکہ گردن اور بالائی اطراف تک پھیل جاتا ہے چنانچہ گول گول تر اور سوزش ناک داغ پڑ جاتے ہیں بالخصوص جوڑوں کے مقام پر جہاں اعضاء خمیدہ ہوتے ہیں مثلاً کہنی کے جوڑ پر جو بعض اوقات چہرے کی چھاجن کے دور ہوجانے کے بعد بھی باقی رہتے اور کافی عرصہ بعد زائل ہوتے ہیں بہت چھوٹے بچوں میں شاذونادر رانیں اور ٹانگیں بھی ماؤف ہوجاتی ہیں۔

گاہے حاد قسم کا مرض ہی مزمن شکل اختیار کرلیتا ہے اور گاہے شروع ہیں میں مزمن شکل میں ظاہر ہوتا ہے مقام ماؤف پر خارش اور جلن ہوتی ہے اور خارش کرنے پر اس مقام پر رطوبت خارج ہوکر جم جاتی ہے گاہے ماؤف حصے کی جلد سیاہی مائل اور دبیز ہوجاتی ہے اور زیادہ مزمن حالتوں میں مراکو قسم کے چمڑے کی سی جھری دار شکل اختیار کرلیتی ہے اس کے علاوہ مختلف مقامات کی چھاجن میں اختلاف کی وجہ سے علامتوں اور ان کے طریق پیدائش میں بھی کسی قدر اختلاف پایا جاتا ہے مختلف مقامات پر کثرت وقوع کے لحاظ سے اس کی ترتیب حسب ذیل ہے مقعد، کان، منہ، صفن، عورتوں میں فرج اور پستان، ناک اور پلک۔

تشخیص: اس مرض کی تشخیص جب یہ بخوبی رونما ہوچکتا ہے تو اس کی مخصوص علامات مثلاً جلدی سرخی، سوزش، جلن، خارش اور مقام ماؤف پر لیسدار رطوبت کے رسنے سے بخوبی کی جاسکتی ہے۔ کیمیاوی سمیات کے اثر سے جب یہ مرض ظاہر ہوتا ہے تو ہمیشہ اس کا سبب موجود پایا جاتا ہے لیکن بعض اوقات جمرہ، داد، خنبل وغیرہ سے اس کی تشخیص کرنی دشوار ہوتی ہے جو ان کی مخصوص علامات کو پیش نظر رکھنے سے ایک حد تک کی جاسکتی ہے۔

انجام: اس مرض کا انجام ہمیشہ غیر یقینی ہوتا ہے کبھی تو دفعیہ سبب کے بعد بہت جلد آرام آجاتا ہے اور کبھی مزمن شکل اختیار کرکے کافی عرصے تک تکلیف کا باعث بنا رہتا ہے اور جب ایک دو مرتبہ کے حملے سے جلد کمزور ہوجاتی ہے تو اس کے متواتر حملوں کی استعداد پیدا ہوجاتی ہے۔

علاج - حفظ ماتقدم: خراش دار چیزوں سے جلد کو بچائیں اور حتی الامکان جلد کو پوری طرح پاک وصاف رکھا کریں گاہے ہاتھوں، بازوؤں اور منہ وغیرہ پر سے پیشہ ورانہ داغوں اور دھبوں کو صاف کرنے کے لئے ہمیشہ قوی صابنوں، سوڈا اور تارپین

وغیرہ کا استعمال کرنا پڑتا ہے اس سے یہ مرض پیدا ہوسکتا ہے اس لئے ایسی صورتوں میں ہاتھوں وغیرہ کو دھونے کے بعد کسی مناسب روغن (کولڈ کریم یا مرکبات گلیسرین) وغیرہ کا لگا دینا ضروری اور مفید ہوا کرتا ہے ایسے اشخاص کو جن میں اس مرض کی استعداد ہو دھوپ' سرد ہوا' اور آگ وغیرہ کی گرمی سے بھی بچنا چاہئے اور دوسرے پیدائشی اسباب کا بھی جب موجود ہوں تو حتی الامکان جلد سے جلد دفعیہ کر دینا چاہئے۔

اصول علاج: اس کا داخلی اور خارجی یا عام اور خاص مقام پر ہر دو طریق پر علاج کرنا چاہئے چنانچہ مقامی طور پر صابن اور دوسری ہر قسم کی خراش کرنے والی چیزوں کا استعمال قطعاً بند کر دیں اور مسکنات اور دافع ورم اشیاء کا استعمال کریں داخلی طور پر قبض ہو تو رفع کریں پھر مناسب مصفیات خون کا استعمال کرنے کے بعد مناسب مقویات کا استعمال کرائیں اگر بیخوابی اور بے چینی کی شکایت ہو تو مسکنات یا اگر اس سے بھی زیادہ ضرورت ہو تو ہلکے منومات کا استعمال کرائیں۔

دستور العلاج: (1) کمیلا ایک گرام باریک پیس کر روغن صندل تین گرام میں ملائیں اور ضماد کریں۔ (2) روغن چنبیلی چالیس ملی لیٹر میں لیموں کاغذی دو عدد کا عرق نکال کر اس سے بدن کی مالش کریں۔ (3) رسوت کافور ہر ایک تین گرام باریک پیس کر لعاب اسپغول میں ملا کر طلاء کریں۔ (4) آب تربوز پچاس ملی لیٹر' آب خیار پچاس ملی لیٹر' شربت عناب پچیس ملی لیٹر ملا کر پلائیں۔ (5) اگر بدن میں حرارت کی زیادتی ہو تو شیرہ عناب پانچ دانہ' شیرہ تخم کاہو تین گرام' شیرہ تخم خرفہ سیاہ تین گرام' عرق شاہترہ 150 ملی لیٹر میں نکال کر شربت عناب پچیس گرام ملا کر پلائیں۔ (6) اطریفل شاہترہ نو گرام اول کھلا کر اوپر سے گل بنفشہ سات گرام' آلو بخارا پانچ دانہ' تخم کاسنی تین گرام' گل نیلوفر پانچ گرام' عناب پانچ دانہ گرم پانی میں بھگو کر صاف کر کے شربت انار ترش پچیس ملی لیٹر ملا کر پلائیں۔ رفع قبض کے لئے گل قند آفتابی پچاس گرام' ترنجبین پچاس گرام' عرق بادیان 150 ملی لیٹر میں جوش دے کر صاف کر کے پلائیں۔

دستور جدید/ طلاء چھاجن: چھاجن کے لئے مفید ہے:

پارہ	14 گرام
کتھا سفید	14 گرام
اجوائن خراسانی	14 گرام
گائے کا گھی	48 گرام

تانبے کے برتن میں ڈال کر نیم کی لکڑی سے نو روز تک کھرل کریں پھر مقام ماؤف پر لگا کر سینکیں۔

منتخب مجربات و مرکبات — معجون نیب: فساد خون' نار فارسی' جذام اور خدر کے لئے مفید ہے آتشک کے مادے کو فرو کرتی ہے۔ پوست شاخ نیب' پوست نیم' برگ نیم' پوست شاخ انجیر دشتی ہر ایک چودہ گرام' شاہترہ' کشنیز خشک' چرائتہ تلخ' پوست ہلیلہ زرد' پوست ہلیلہ کابلی' پوست بہیڑہ' ہلیلہ سیاہ' شیطرج ہندی' گل سرخ' بادیان' برگ سنا مکی' بسفائج فستقی' درونج عقربی ہر ایک سات گرام کوٹ چھان کر سہ چند شہد خالص میں معجون بنائیں خوراک بارہ گرام ہمراہ بدرقہ مناسب۔

معجون عشبہ و چوب چینی: اخلاط محترقہ اور خون فاسد کو نکالتی ہے قبض کو رفع کرتی ہے۔ بادیان' صندل سفید' گلوئے تازہ' افتیمون ولایتی ہر ایک بارہ گرام' پوست ہلیلہ زرد' ہلیلہ سیاہ' پوست ہلیلہ کابلی' برگ شاہترہ' پوست بہیڑہ' چرائتہ شیریں' گل منڈی' تربد سفید مجوف خراشیدہ ہر ایک پچیس گرام' برگ سنا مکی پچاس گرام' عشبہ مغربی 150 گرام' چوب چینی 450 گرام' شکر سفید تین کلو گرام' شہد خالص بدستور معروف معجون بنائیں اور ضرورت کے وقت بارہ گرام سے پچیس گرام تک مناسب بدرقات کے ساتھ استعمال کریں۔

طلائے نار فارسی: نار فارسی کے لئے فائدہ مند ہے۔ صندل سرخ' نوفل' شیاف مامیثا' سفیدہ قلعی' گل ارمنی مساوی الوزن

کوٹ چھان کر آب کشنیز سبز میں ملا کر طلاء کریں۔

علاج ڈاکٹری: ہدایات مندرجہ علاج طبی پر عمل کریں مقامی طور پر ذیل کے نسخوں میں سے کسی ایک کا استعمال کریں:

(1)

اکتھیول	2 گرام
سلفر پریسی پی ٹیٹ	ایک گرام
ایسڈ بورک	2 گرام
پیرافین آئنٹ منٹ	25 ملی لیٹر

پہلے بورک ایسڈ کو پھر سلفر کو اور اس کے بعد اکتھیول کو مرہم میں بخوبی ملا کر رکھ لیں اور بوقت ضرورت چھاجن پر لگائیں۔

(2)

اکتھیول	4 گرام
ایسڈ سیلی سلک	500 ملی گرام
ایسڈ بورک	ایک گرام
ویزلین	25 ملی لیٹر

مندرجہ بالا طریق پر پہلے بورک ایسڈ پھر سیلی سلک ایسڈ اور بعدہٗ اکتھیول کو ویزلین میں بخوبی مخلوط کر کے رکھ لیں اور بوقت ضرورت چھاجن پر لگائیں۔

(3)

کیلے مین	6 گرام
زنک آکسائیڈ	6 گرام
الکوحل	2 گرام
گلیسرین	2 گرام
لائکوار کیلکس	50 ملی لیٹر
ایکوا روزی	150 ملی لیٹر

اس کو بخوبی ملا کر حل کر لیں اور بوقت ضرورت اس میں کپڑا تر کر کے مقام ماؤف پر رکھیں اور دن میں تین چار مرتبہ اس سے پھر اس کو تر کر دیا کریں چھاجن کی شدید خراش میں نہایت نافع ہے۔

(4)

کرائی سارو بین	5 حصہ
اکتھیول	5 حصہ
ایسڈ سیلی سلک	2 حصہ
پرافیم مولی	90 حصہ

ان سب کو مخلوط کر کے مرہم بنالیں اور مقام ماؤف پر لگا کر اوپر سے آئل سلک (ریشمی موم جامہ) رکھ دیں کیونکہ اس سے کپڑے پر داغ پڑ جاتا ہے۔ گاہے سخت ہٹیلے مزمن حالات میں مقامی طور پر ایکس ریز کے استعمال کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔ داخلی طور پر کمزور اشخاص میں کاڈلور آئل کا استعمال کرائیں جب کمی خون کی شکایت بھی ساتھ ہو تو سنکھیا اور فولاد کے مرکبات بھی دیئے جاسکتے ہیں حاد قسم کے مریضوں میں وائینم اینٹی مونیل بمقدار پانچ قطرے روزانہ دن میں تین مرتبہ تک تھوڑے سے پانی میں ملا کر استعمال کریں کونین سلفیٹ اور سلفر بڑ کا استعمال بھی مفید ہے بے چینی اور بے خوابی میں برومائیڈز اور شدید حالات میں سلفونل ٹرایونل اور کلورل ہائیڈریٹ وغیرہ کا استعمال کریں مارفیا سے سخت پرہیز کریں اگر مریض نقرسی اور

گھیاوی مزاج کا ہوتو کالچیکم کا استعمال زیادہ نافع ہوتا ہے۔

غذاو پرہیز: حاد قسم کے مریضوں کو غذا میں صرف دودھ دیں دیگر ہر قسم کی غذاؤں سے پرہیز کرائیں اور مزمن قسم کے مریضوں میں بھی غذا لطیف اور زود ہضم دیں شراب، چائے، قہوہ، گوشت، پنیر، زیادہ گرم مصالح اور مچھلی وغیرہ ہر قسم کی نفاخ اور سوداوی اغذیہ سے پرہیز کرائیں۔

مہاسے

اُردو نام	طبّی نام	ڈاکٹری نام
مہاسے/کیل	بثور	ایکنی Acne

کیفیت و ماہیت: یہ ایک متعدی مرض ہے جس میں چہرہ اور ناک پر خصوصاً رخساروں پر سفید رنگ کے چھوٹے چھوٹے دانے نکل آتے ہیں ان کو دبانے سے مکھن کی طرح سفید مواد خارج ہوتا ہے۔

اسباب: اسکا بڑا سبب ایک خاص قسم کا جرثومہ ہے جس کو ایکنی بیس لائی کہتے ہیں اس کے علاوہ چکنائی پیدا کرنے والے غدودوں اور ان کی نالیوں میں رطوبت جمنے یا ساخت غدود میں سوزش ہونے سے بھی یہ مرض پیدا ہوتا ہے بعض اوقات بدہضمی اور خرابی خون کی وجہ سے بھی یہ شکایت ہوتی ہے جس کے مخصوص اسباب گرم اشیاء کا کثرت استعمال، دائمی قبض، بواسیر وغیرہ ہوتے ہیں عورتوں کو ایام کی خرابی یا رک جانے سے بھی یہ شکایت ہوجاتی ہے۔

علامات: یہ مرض عموماً سولہ سے پچیس برس کی عمر میں ہوتا ہے اور اکثر چہرہ، گردن اور پشت کے بالائی حصہ اور شانوں پر ہوتا ہے جس میں سرخ رنگ کی یا سفید پھنسیاں خشخاش کے دانہ سے لے کر مٹر کے دانہ تک نکلتی ہیں اور نوک پر خفیف سی پیپ پڑجاتی ہے اگر اس کو دبا کر مواد خارج کردیا جائے تو جلد پر گڑھا پڑجاتا ہے اور اگر اس کا مواد نہ نکالا جائے تو سیاہ رنگ کے داغ پڑجاتے ہیں۔ یہ دانے ایک ہی بار نکل کر بند نہیں ہوتے بلکہ نکلتے اور ٹھیک ہوتے رہتے ہیں۔

اصول علاج: بدن اور دماغ کا تنقیہ کریں اگر ہاضمہ کی خرابی سے ہو تو اس کو رفع کریں عارضی طور پر مصفی اور جالی ادویہ استعمال کریں مریض کی زیادتی میں منضج و مسہل دے کر تنقیہ کریں اور خارجی طور پر اول مجفف اور پھر محلل ادویہ استعمال کریں۔

دستور العلاج: پوست ہلیلہ زرد سات گرام، افتیمون بیس گرام، پوست ہلیلہ کابلی 17 گرام، اسطوخودوس، گل بنفشہ ہر ایک چودہ گرام، بسفائج فستقی ساڑھے دس گرام پہلے ہلیلہ جات اور بسفائج کو تین لیٹر پانی میں جوش دیں یہاں تک کہ پانی 750 ملی لیٹر باقی رہ جائے بعد ازاں اسطوخودوس، گل بنفشہ شامل کرکے جوش دیں یہاں تک کہ آدھ لیٹر رہ جائے اس کے بعد افتیمون کی پوٹلی باندھ کر اس میں داخل کریں اور دو تین جوش دے کر نیچے اتار لیں اور پوٹلی کو خوب مل کر چھان لیں پھر ایلوا ساڑھے تین گرام، غاریقون، مغز بل سوا دو گرام، نمک ہندی پونے دو گرام، خریق سیاہ 860 ملی گرام کوٹ چھان کر شکر کے جلاب میں گوندھیں اور اول اس کو کھلا کر دو تین گھنٹہ کے بعد مطبوخ کو پلائیں۔

منتخب مرکبات و مجربات – طلائے مہاسہ: ایرسا، پوست سرس، برگ شبت، آردجو، سفیدہ کاشغری جملہ ہم وزن بکری کے دودھ میں پیس کر رات کو سوتے وقت مہاسوں پر لگائیں۔

طلائے سوسن: بیخ سوسن، پوست درخت سرس، برگ نیم سبز ہم وزن باریک پیس کر مہاسوں پر لیپ کریں۔

علاج ڈاکٹری: اصل سبب کو معلوم کرکے رفع کریں مریض کو چاہئے کہ اچھے اور عمدہ صابن مثلاً پیئرز سوپ، لکس سوپ، ونیلیا سوپ وغیرہ سے منہ دھو کر صاف تولیہ سے اپنے منہ کو خوب رگڑ کر خشک کرے اس کے بعد چہرہ پر لائم جوس، گلیسرین یا ہیز لین سٹؤ یا لے اور ابروم کی مالش کرے قبض نہ ہونے دیں مصالح دار اغذیہ و شراب کے استعمال سے پرہیز کرے اور غذا زود

ہضم کھائے۔

غذاو پرہیز: سادہ غذائیں استعمال کرائیں توری، کدو، پالک، شلغم، مونگ، ارہر کی دال، بکری کا گوشت سبزی ملا ہوا، گیہوں کی روٹی، چاول کھلائیں۔ گائے کے گوشت، کباب وشراب، بینگن، مسور، گرم مصالح، سرخ مرچ اور گرم غذاؤں سے پرہیز کرائیں۔

حرق وسلق

اُردو نام	طبّی نام	ڈاکٹری نام
آگ سے جلنا	حرق النار	برن Burn
گرم پانی وغیرہ سے جلنا	سلق/حرق الماء	سکیلڈ Scald

یادداشت: حرق آگ کے شعلے یا سخت اور گرم چیز کے ساتھ جسم کے جلنے کو کہتے ہیں اور یہ برن کا صحیح مترادف ہے سلق گرم پانی، گرم بھاپ یا دوسری گرم رقیق شے وغیرہ سے جسم کے جلنے کو کہتے ہیں اور یہ سکیلڈ کا صحیح مترادف ہے ان ہردو کے اثرات میں وہی نسبت ہے جو بھننے اور اُبلنے میں ہوا کرتی ہے۔

تعریف وماہیت: یہ وہ حالت ہے جس میں بدن کی جلد آگ یا گرم ابلتے ہوئے پانی وغیرہ سے جل جاتی ہے۔

اقسام: اس مرض کی کوئی خاص قسم نہیں ہے البتہ بعض نے شدت وخفت کے لحاظ سے اس کو مندرجہ ذیل چھ درجوں میں تقسیم کیا ہے:

(1) درجہ اول: اس میں معمولی طور پر جلنے سے عضو ماؤف میں صرف سرخی اور درد پیدا ہوتا ہے۔

(2) درجہ دوم: اس میں جلے ہوئے مقام پر آبلہ بن جاتا ہے اور جب یہ آبلہ پھوٹتا ہے تو اس کے نیچے سے سرخ اور درد ناک سطح نمودار ہوجاتی ہے۔

(3) درجہ سوم: اس میں جلد کا بیرونی طبقہ (بشرہ) بالکل جل جاتا ہے اور اندرونی طبقے (ادمہ) کا کچھ حصہ بھی جل جاتا ہے لیکن بالوں کی جڑیں، پسینے کی گلٹیاں اور شحمی مواد کی گلٹیاں محفوظ رہتی ہیں۔

(4) درجہ چہارم: جس میں جلد کے دونوں طبق بالکل جل جاتے ہیں اور زیر جلد ساختوں کا کچھ حصہ بھی ضائع ہوجاتا ہے۔

(5) درجہ پنجم: جس میں جلد اور زیر جلد ساختیں دونوں جل جاتی ہیں اور عضلات کا کچھ حصہ بھی ماؤف ہوجاتا ہے۔

(6) درجہ ششم: جس میں عضو تمام وکمال جل جاتا ہے۔

علامات: پہلے درجے میں عضو ماؤف میں صرف سرخی اور درد ہوتا ہے دوسرے اور تیسرے درجے میں آبلے اور زخم پیدا ہوجاتے ہیں درد نہایت شدید ہوتا ہے اور تندرست ہونے پر وہاں بدنما داغ رہ جاتے ہیں چوتھے درجے میں زخم گہرے ہوتے ہیں درد بھی زیادہ ہوتا ہے اور زخم کے تندرست ہونے پر جلد کے سکڑ جانے سے وہاں سخت داغ رہ جاتا ہے جس پر بال وغیرہ بھی پیدا نہیں ہوتے پانچویں اور چھٹے درجے میں زخموں کے متعفن ہوجانے اور مردار پڑجانے سے گاہے غشی لاحق ہوجاتی ہے اور مریض کو بخار بھی ہوجایا کرتا ہے بعض اوقات موت بھی واقع ہوجاتی ہے۔

دستور العلاج: عضو ماؤف پر انڈے کی سفیدی اور دوات کی سیاہی مل کر یا گل ارمنی، سفیدہ کاشغری، مردار سنگ اور حنا کو پانی اور سرکہ میں باریک پیس کر طلاء کریں اگر بہت زیادہ جل جائے اور مقام ماؤف پر آبلہ پیدا ہوجائے تو فصد کھلوائیں اور سوئی کی نوک کو آگ پر جلا کر سرد کر کے اس سے آبلے کو پھوڑ دیں بعدہٗ اس پر سفیدہ کافوری چھڑکیں یا مرہم آہک لگائیں سرگین کبوتر کو کتان کے کپڑے میں باندھ کر اور آگ میں جلا کر اس کی راکھ کو روغن گل میں ملا کر ضماد کرنا نافع ہے مرداسنگ، کتھ سفید ہر ایک بارہ گرام، کافور ایک گرام کو باریک پیس کر روغن گاؤ (جس کو پانی میں دھولیا گیا ہو) بقدر حاجت میں بخوبی ملا

کرضماد کرانا جلے ہوئے مقام کی سوزش کو دور کرتا اور آبلہ پیدا ہونے کو روکتا ہے یا مقام ماؤف پر روغن گل لگا کر اس کے اوپر حنا اور مردارسنگ کو باریک پیس کر باہم ملا کر چھڑکنا بھی یہی اثر کرتا ہے۔ ذیل کا نسخہ بھی نہایت مفید ہے:

صفتہ: چونہ دھویا ہوا چار حصہ' روغن گل یا روغن چنبیلی چھ حصہ' موم سفید دو حصہ' سفید آب قلعی ایک حصہ سب کو باہم ملا کر اچھی طرح ہتھیلیوں کے ساتھ ملیں اور مقام ماؤف پر لگائیں بعض نسخوں میں موم کی بجائے مرداسنگ مغسول' انڈے کی سفیدی اور دم الاخوین شامل ہے۔

منتخب و مجرب نسخہ جات ۔ مرہم آہک: آہک مغسول (سات مرتبہ دھو کر خشک کیا ہوا چونہ) اٹھائیس گرام' موم سفید چودہ گرام' روغن گل اکیس گرام موم اور روغن کو باہم پگھلا کر چونہ اس میں مرہم بنالیں اور مقام ماؤف پر لگائیں۔

مرہم نورہ: مجربہ حکیم علوی خاں' آگ سے جلے ہوئے اور آکلہ میں نافع ہے۔ صفتہ: نورہ مغسول (سات مرتبہ پانی میں دھویا ہوا چونہ) موم سفید ہر ایک بائیس گرام' مرداسنگ' خبث الفضہ' سفیدہ قلعی شستہ' اقلیمیائے شستہ ہر ایک چار گرام' روغن گل دس گرام' حسب دستور موم اور روغن کو پگھلا کر باقی دوائیں باریک پیس کر اس میں شامل کردیں بوقت ضرورت جلے ہوئے مقام پر لگائیں۔

مرہم سفیداب: جو آگ سے جلنے اور جوش خون سے پیدا ہونے والے بثور میں نہایت مجرب اور نافع ہے۔ صفتہ: روغن گل بیالیس گرام' پہلے موم اور روغن کو پگھلا کر آگ سے نیچے اتارلیں اور سفیدہ و کافور باریک پیس کر اس میں ملادیں آخر میں سفیدی بیضہ مرغ کا اضافہ کرکے مرہم بنالیں بوقت ضرورت مقام ماؤف پر لگائیں۔

علاج ڈاکٹری: درجہ اول کے حرق وسلق میں مقام ماؤف پر لیڈ لوشن کی گدی تر کرکے رکھتے ہیں سوزش کم ہونے پر زنک اور طلق ہم وزن کا ذرور کرکے اوپر روئی رکھ کر پٹی باندھ دیں معمولی طور پر جلے ہوئے مقامات پر دو سو میں ایک طاقت کا محلول پکرک ایسڈ طلاء کرنا بھی نافع ہے دوسرے اور تیسرے درجے کے حرق وسلق میں مقام ماؤف پر کپڑے نہ لگنے دیں اور آلہ دوا پاش (آٹومائیزر) کے ذریعے مندرجہ ذیل محلول تازہ تیار کرکے چھڑکیں:

ٹینک ایسڈ	2½ حصہ
اُبالا ہوا نیم گرم پانی	97½ حصہ

دونوں کو بخوبی حل کرکے دس دس پندرہ منٹ بعد چھڑکتے رہیں حتیٰ کہ بھورے رنگ کی تہہ مقام ماؤف پر قائم ہوجائے دس دن تک یہ تہہ خود بخود رفع ہوکر مقام ماؤف تندرست ہوجاتا ہے اگر آلہ دوا پاش میسر نہ ہو تو لنٹ کو تین تہہ کرکے اس گدی کو مذکورہ محلول میں تر کرکے مقام ماؤف پر رکھ دیں اور اوپر سے اسی محلول میں پٹی تر کرکے باندھ دیں مریض کے مقام ماؤف کو موم جامہ پر رکھیں حتیٰ کہ پٹی خشک ہوجائے چھوٹے رقبہ کے حرق میں دو ہفتہ تک اور بڑے مقام کے حرق وسلق میں تین ہفتہ تک اسی پٹی کو نہ اتاریں اگر اس کے ساتھ بخار ہوجائے نبض سریع اور زبان پر میل جم جائے تو پٹی مذکور کو اتار کر نئی پٹی لگائیں اور مریض کو مشروبات کا زیادہ استعمال کرائیں اور اگر ضرورت ہو تو محلول نمک کے اندرون ورید ٹیکے بھی کرائیں۔

اس غرض کے لئے ذیل کا نسخہ بھی نہایت مفید ہے:

ایسڈ ٹینک	600 ملی گرام
ہائیڈراجرائی پرکلورائیڈ	250 ملی گرام
ایسڈ بورک	35 ملی گرام

ٹکیہ بنا کر رکھ لیں اور بوقت ضرورت یہ ٹکیہ نہایت باریک پیس کر چار اونس نیم گرم پانی میں بخوبی حل کرکے مقام ماؤف پر استعمال کریں۔ بجلی سے جلے ہوئے مقام پر ذیل کا نسخہ استعمال کریں:

ایلم خالص	700 ملی گرام
زنک سلف	350 ملی گرام
گلیسرین	200 گرام
ایکوا	ایک پائنٹ

سب کو بخوبی حل کر کے محلول بنائیں اور اس میں لنٹ تر کر کے مقام ماؤف پر رکھتے ہیں۔
داخلی طور پر اگر حرق وسلق وسیع مقام پر ہو تو مریض کو 98 درجہ فارن ہیٹ کے گرم پانی میں آبزن کرائیں جب اس کو سکون حاصل ہوجائے تو اسے گرم بستر میں لٹائیں اور محلول نمک کا جس میں دو قطرے لائیکرایڈرنالین ہائیڈروکلور کے ملالئے گئے ہوں زیر جلد یا اندرون ورید یا بطور حقنہ استعمال کرائیں یا پیٹیوٹری ایکسٹریکٹ ایک سی سی کا مابین العضلات ٹیکہ کرائیں شدت درد میں مارفیا ما زیر جلد ٹیکہ کرائیں پینے کے لئے برانڈی' لائیکرسٹرکنیا وغیرہ محرکات کا استعمال کرائیں اگر جلے ہوئے مقام پر گندی مٹی وغیرہ کی چھوت لگ گئی ہو تو احتیاط ایک ہزار یونٹ اینٹی ٹیٹنک سیرم کا ٹیکہ بھی کرادینا چاہیے۔
غذا و پرہیز: غذا لطیف زود ہضم' مقوی اور محرک دیں دودھ' چائے' قہوہ' شوربا وغیرہ کا استعمال بھی مفید ہے ہر قسم کی ثقیل اور بادی اشیاء سے پرہیز کرائیں۔

اورام جلدی فطری

داد

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
داد	قوبا	رنگ ورم Ringworm

تعریف و ماہیت: یہ ایک نہایت مشہور متعدی جلدی مرض ہے جو خاص قسم کے فطر نباتی (ویجی ٹیبل فنگس) کی چھوت سے پیدا ہوتا ہے چونکہ مقام ماؤف پر گول گول چھلوں کی شکل کے ابھار ہوجاتے ہیں اس لئے اس کو انگریزی میں رنگ (چھلا) ورم کے نام سے نامزد کیا جاتا ہے۔
اطبائے قدیم کے نزدیک یہ ایک قسم کی خشونت یعنی کھردراپن ہے جو جلد میں پیدا ہوجاتی ہے اس کا رنگ گاہے سیاہی مائل اور گاہے سرخی مائل ہوتا ہے اس کی پیدائش تیز اور لطیف خون سے ہوتی ہے جس کے ساتھ غلیظ سودا بھی مل جاتا ہے اور گاہے اس کی پیدائش جلی ہوئی غلیظ رطوبت اور بلغم شور سے ہوتی ہے جو تیز خون کے ساتھ مل جاتا ہے اور یہ دیرپا داد میں ہوتا ہے۔ جس میں جلد کے کے چھلکے اترا کرتے ہیں۔
اقسام: محل وقوع کے لحاظ سے اس کی دو بڑی قسمیں ہیں: (1) کھوپڑی یعنی سر کا داد (2) جسم کا داد۔
اوّل الذکر کو بعض نے پھر دو قسموں میں تقسیم کیا ہے: (1) سر کا داد اس کو انگریزی میں ''ٹینیا ٹانسیورینس'' کہتے ہیں (2) ڈاڑھی کا داد اس کو انگریزی میں ''ٹینیا سائی کوسس'' کہتے ہیں اسی طرح آخر الذکر یعنی جسم کے داد کی بھی کئی قسمیں ہیں مثلاً (1) چہرے' گردن' جسم اور اطراف کے چھوٹے چھوٹے چھلوں اور اقراص کی شکل کے داغ نما داد جن کو انگریزی میں ''ٹینیا سرسی ناٹا'' کے نام سے نامزد کیا جاتا ہے۔ (2) رانوں کے اندر کی طرف سیون اور صفن پر ظاہر ہونے والے چوڑے چوڑے داغ نما داد جن کو انگریزی میں ''ٹینا کیورس ایکزیما مارجی نیٹم یا دھوبی اچ کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ (3) ہاتھوں اور پاؤں کے

چھاجنی داد یہ انگریزی میں ایگزیمائیڈ رنگ ورمز کہلاتے ہیں۔ (4) جسم کے پیپ دار داد (پسچولر باڈی رنگ ورمز)۔
(5) ناخنوں کا داد یہ زیادہ تر ان اشخاص میں ہوتا ہے جو داد کے مریضوں کا علاج وغیرہ کرتے اور ان کو داد کو ہاتھ وغیرہ لگاتے رہتے ہیں اس کو ڈاکٹری میں ٹینیا انجیم اور طب میں جذام الظفر کہتے ہیں ہاتھ کی ہتھیلیوں اور پاؤں کے تلوؤں پر جو داد ہوتا ہے وہ مزمن قسم کی چھلکے دار چھاجن کی مانند ہوتا ہے۔

اسباب: جیسا کہ اوپر ظاہر کیا گیا ہے اس مرض کا اصل سبب مخصوص قسم کے نباتی فطر یعنی پھپھوندی کی قسم کے کیڑے کی چھوت ہے یہ کیڑے تین قسم کے ہوتے ہیں: (1) گول بزور والے (مائیکروسپورون) (2) لمبے بزور والے (ٹرائی کوفیٹون) اور (3) بشری بزور والے (اپی ڈرموفیٹون) یہ زیادہ تر جلد کے بشرے اور اس کے متعلقات مثلاً بالوں اور ناخنوں وغیرہ میں قیام پذیر رہ کر ان کے کمزور اور ماؤف ہونے کی حالت میں نشوونما پانے اور بڑھنے لگتے ہیں اور مرض داد کے مخصوص تغیرات پیدا کردیتے ہیں ان میں سے اول الذکر زیادہ تر سر کا داد پیدا کرتے ہیں جو نوے فیصدی پانچ سے بارہ سال کے بچوں میں ظاہر ہوتا ہے چنانچہ سولہ یا اٹھارہ سال کی عمر کے بعد شاذ ونادر ہی دیکھنے میں آتا ہے لمبے بزور والے (ٹرائی کوفیٹون) جسم کا داد پیدا کرتے ہیں داد کے ایک مریض سے دوسرے مریض میں اس مرض کی چھوت براہ راست یا مریض کی ٹوپی، کنگھی، تولئے، برش وغیرہ سے پہنچ جاتی ہے یہ مرض بعض حیوانات مثلاً گھوڑوں، بلیوں، کتوں اور دوسرے پالتوں جانوروں میں بھی پایا جاتا ہے۔

علامات: اس مرض کی عام علامات تو یہ ہیں کہ مقام ماؤف پر پہلے نہایت باریک باریک سے سرخی مائل دانے یا نقطے سے پیدا ہوتے ہیں جو کچھ عرصہ کے بعد کناروں پر سخت ہوکر اور کسی قدر ابھر کر چھلیوں کی طرح گول یا بیضوی چکروں کی شکل اختیار کرلیتے ہیں ان میں اکثر نہایت شدت کی خارش ہوا کرتی ہے۔

بچوں کے سر کے داد تین قسم کے ہوتے ہیں چھلکے دار، سیاہ نقطے دار اور پیپ دار۔ اول الذکر قسم کے زیادہ پائے جاتے ہیں یہ کھوپڑی پر بیضوی یا گول ہلکے گلابی رنگ کے داغوں کی شکل میں ظاہر ہوتے ہیں جن کے اوپر خشک خیالے سے رنگ کے چھلکے اور ٹوٹے پھوٹے بال اس طرح چپکے ہوئے ہوتے ہیں جس طرح ملی دلی ہوئی گھاس ہوتی ہے یہ چٹے اندر سے باہر کی طرف پھیلے ہوئے ہوتے ہیں اگر ان ماؤف بالوں کو چمٹی سے اکھیڑ کر ایتھر میں تر کرکے اور بعدہٗ کاسٹک پوٹاش کے دس سے پندرہ فیصدی کے محلول آبی میں نرم کرکے خوردبین کے نیچے دیکھا جائے تو اس کے مخصوص نباتی فطر پہچانے جاسکتے ہیں سیاہ نقطے دار قسم کا داد شاذ ونادر ہی دیکھنے میں آتا ہے اور اس میں ایک یا زیادہ گنج یا بالچر کی طرح کے داغ مریض کے سر پر دکھائی دیتے ہیں پیپ دار قسم کے داد میں بالوں کی جڑوں سے پیپ رستی رہتی ہے۔

تشخیص: اس مرض کی کامل تشخیص مقام داد کے خفیف سے پرت یا چھلکے کو خوردبین کے نیچے رکھ کر اور اس میں مذکورہ فطر نباتی کی موجودگی سے کی جاسکتی ہے۔

علاج – حفظ ماتقدم: مریض کو تندرست اشخاص سے علیحدہ رکھیں اس کے تولئے، کنگھے، ٹوپی یا برش وغیرہ کو بھی کسی دوسرے شخص کو ہرگز استعمال نہ کرنے دیں داد کے مقام کو چھونے کے بعد ہاتھوں کو فوراً صابن وغیرہ سے اچھی طرح دھو کر صاف کردیا کریں۔

اصول علاج: مقام داد کو گرم پانی اور نیم یا کاربالک وغیرہ کے صابن کے ساتھ اچھی طرح دھو کر اور خشک کرکے کوئی ایسا مناسب مرہم لگادیا کریں جس میں سیماب یا اس کے مرکبات مثلاً رسکپور وغیرہ ادویہ شامل ہوں سر اور ڈاڑھی کے داد میں اگر ماؤف حصے کے بالوں کو پہلے موچنے یا چمٹی وغیرہ لیس باحتیاط اکھیڑ کر اور اس جگہ کو خوب صاف کرکے دوا لگائی جائے تو زیادہ بہتر ہوتا ہے اس کے ساتھ اگر مصفات خون اور مقویات جسم کا استعمال بھی کرایا جائے تو بہتر ہوتا ہے۔

دستور العلاج: (1) نگند بابری بارہ گرام، فلفل سیاہ سات دانہ، عرق مرکب مصفی خون میں بھگوئیں اور اس کا زلال صبح وشام

پلائیں۔ (2) افیون ایک گرام' آردسنگھاڑہ چھ گرام' عرق لیموں کاغذی میں حل کر کے داد کی جگہ کھردرے کپڑے سے رگڑ کر لیپ کریں یا بیخ انجیر دشتی چھ گرام' بابچی تین گرام' تخم پنواڑ چھ گرام' نرکچور چھ گرام' نیم کوب کر کے رات کو گرم پانی میں بھگوئیں صبح زلال نکال کر پلائیں اور ثفل کو مقام ماؤف پر ملیں۔ بھینسیا داد کے لئے گوگل' گندھک آملہ سار' سہاگہ بریاں مساوالوزن عرق لیموں کاغذی میں پیس کر داد کے مقام پر لیپ کریں اگر خون میں سوزاک کا مادہ شامل ہوجانے کی وجہ سے داد ہوگئے ہوں تو حب لیموں ایک عدد ہمراہ شیر بز' شربت عناب بوھا گھٹا کر صبح کو پلائیں معجون عشبہ سات گرام' عرق عشبہ 75 ملی لیٹر' ماء الجبن 75 ملی لیٹر' شربت عناب پچیس ملی لیٹر شام کے وقت پلائیں اور افیون عرق گلاب میں حل کر کے داد کے مقام پر لگائیں۔

دستور جدید: (1) دوائے داد: داد کے لئے بے نظیر ہے۔

سہاگہ	8 گرام
سرکہ	4 تولہ

دونوں کو ملا کر اس میں کپڑا تر کر کے مقام ماؤف پر رکھیں۔

(2) طلائے داد: داد کے لئے مفید ہے:

کمیلا	8 گرام
روغن کتان	4 تولہ

دونوں کو ملا کر آگ پر رکھیں اور ہلاتے رہیں جب بخوبی مخلوط ہوجائے تو سرد کر کے داد کے مقام پر لگائیں۔

(3) شربت مصفی خون (جدید) خون کو صاف کرتا ہے تمام سوداوی امراض کے لئے مفید ہے:

دھمایا	12 گرام
برادہ صندل سرخ	12 گرام
برادہ صندل سفید	12 گرام
گل منڈی	12 گرام
برگ شاہترہ	12 گرام
عناب	15 دانے

سب کو پانی میں جوش دے کر قند سفید میں قوام کریں۔ سرد ہونے پر پچاس ملی لیٹر شربت میں 175 ملی گرام کے حساب سے پوٹاشیم آئیوڈائیڈ اضافہ کر کے پچاس گرام کی مقدار میں عرق مصفی خون 150 ملی لیٹر کے ساتھ پلائیں۔

منتخب مرکبات و مجربات - شربت عشبہ: سوداوی مواد اور مواد محترقہ کا ازالہ کرتا ہے داد کے لئے مفید ہے۔ عشبہ مغربی چالیس گرام' چوب چینی پچیس گرام' برگ شاہترہ' بادرنجبویہ' برادہ چوب شیشم' گل منڈی' برگ گاؤزبان' تخم شاہترہ' افتیمون بصرہ بستہ' تخم کاسنی' برادہ صندل سرخ ہر ایک نوگرام رات کو دو لیٹر پانی میں بھگوئیں صبح کو اس قدر جوش دیں کہ 750 ملی لٹر رہ جائے پھر صاف کر کے 750 گرام قند سفید کے ساتھ شربت کا قوام کریں۔ خوراک چالیس گرام ہمراہ بدرقہ مناسب۔

طلائے قوبا: داد کے لئے مجرب ہے سہاگہ تیلیہ' گندھک آملہ سار' شکر سفید مساوی الوزن باریک پیس کر پانی کے ساتھ طلاء کریں۔

طلائے داد: اکوتہ' خارش اور دوسرے داد کے لئے فائدہ مند ہے کمیلا' مردارسنگ' نیلا تھوتھا بریاں کوٹ چھان کر عرق پان سبز میں کھرل کر کے مرہم کی طرح بنائیں اور استعمال کریں۔

علاج ڈاکٹری: ہدایات مندرجہ علاج طبی پر عمل کریں اور مقام داد پر ٹنکچر آئیوڈین دن میں تین چار دفعہ لگادیا کریں ہفتے

عشرے کے بعد ذیل کے مرہموں میں سے کسی ایک کا استعمال کریں:

(1) سلفر آئنٹ منٹ سلسلک ایسڈ

ہر ایک ہم وزن دونوں کو باہم ملا کر رکھ لیں اور بوقت ضرورت مقام داد پر لگا دیا کریں۔

(2) ہائیڈ راجیرائی ایمونی ایٹا ایک گرام

سیلی سلک ایسڈ 700 ملی گرام

لینولین 12 گرام

ویزلین 12 گرام

مرہم بنا کر مقام داد پر لگائیں وٹ فیلڈ کا مرہم بھی ہر قسم کے داد کے لئے مفید ہے اگر ان سے آرام نہ آئے تو ایکس ریز کا استعمال کرانا اکثر حالات میں نفع بخش ثابت ہوتا ہے۔

غذا و پرہیز: غذا لطیف زود ہضم اور مقوی دیں ہر قسم کی سوداوی اشیاء تیل اور ترشی سے پرہیز کرائیں۔

چھیپ

اُردو نام	طبّی نام	ڈاکٹری نام
چھیپ	بہق	پٹی رس ایسس Pityriasis

کیفیت وماہیت: بہق ابیض اس مرض میں جلد خشک اور ناہموار ہونے کی وجہ سے برص کی طرح ہلکی سفیدی مائل ہوجاتی ہے اور عموماً سینہ، شکم، گردن، بازو وغیرہ پر اس قسم کے داغ زیادہ ہوتے ہیں۔

اقسام: اس مرض کی دو قسمیں ہوتی ہیں: بہق ابیض اور بہق اسود

بہق اسود میں جلد کا رنگ سیاہی مائل ہوجاتا ہے کیونکہ خون کے ساتھ سودا مل کر جلد کی طرف چلا جاتا ہے اور جلد سے بہ نسبت ابیض کے زیادہ بھوسی نکلتی ہے کیونکہ اس میں خشکی بہت زیادہ ہوتی ہے۔

اسباب: میلا کچیلا رہنا، خراب غذائیں استعمال کرنا اس کے علاوہ چونکہ یہ متعدی مرض ہے اس لئے اس مرض کا کیڑا مریض کے ساتھ اُٹھنے بیٹھنے یا نزدیک سونے سے تندرست انسان کی جلد میں سرایت کر جاتا ہے۔

علامات: اس کا رنگ برص سے ہلکا زردی مائل ہوتا ہے اور جلد کھردری اور داغوں کی شکل گول ہوتی ہے جن سے بھوسی کے مانند ذرات لگے ہوئے ہوتے ہیں۔ اگر داغوں میں سوئی چبھائی جائے تو جلد سے خون نکلتا ہے۔

اصول علاج: اگر اخلاط کی خرابی کی وجہ سے ہو تو جس خلط کا غلبہ وہ منضج ومسہل دے کر رفع کریں تنقیہ خون کے لئے فصد کریں اگر جراثیم کی وجہ سے ہو تو جراثیم کش ادویہ استعمال کریں۔

دستور العلاج: (1) اطریفل شاہترہ بارہ گرام، عرق بادیان 75 ملی لیٹر، عرق منڈی چھ تولہ کے ساتھ کھلائیں (2) معجون عشبہ نو گرام اول کھلائیں اوپر سے برگ شاہترہ سات گرام، چرائتہ شیریں سات گرام، گل منڈی سات گرام، عناب پانچ دانہ، ہلیلہ سیاہ سات گرام، گل سرخ سات گرام پانی میں بھگو کر مل چھان کر گل قند آفتابی پچاس گرام ڈال کر پلائیں۔

(3) تخم پنواڑ، بابچی، تخم ترب ہر ایک تین گرام پانی میں پیس کر ضماد کریں۔

(4) نوشادر تین گرام، عرق پیاز پچیس ملی لیٹر میں پیس لیں اور مقام ماؤف کو کھردرے کپڑے سے اچھی طرح مل کر لیپ کریں۔

علاج ڈاکٹری: جلد کو صابن سے اچھی طرح دھو کر کھردرے کپڑے سے صاف کریں اور اس کے بعد پانچ فیصدی کے سوڈیم

ہائپو سلفائٹ کے محلول میں فلالین کا کپڑا بھگو کر اچھی طرح ملیں اور پھر تین فیصدی ٹارٹارک ایسڈ کا محلول لگائیں یا واٹ فیلڈ آئنٹ منٹ لگائیں جس کا نسخہ حسب ذیل ہے:

سیلی سیلک ایسڈ	ایک گرام
ایسڈ بن زونک	700 ملی گرام
ویزلین	25 ملی لیٹر

سب کو ملا کر مرہم بنائیں اور تین ہفتے تک لگائیں۔

غذا و پرہیز: داد کی طرح ہے۔

گنج

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
گنج	سعفہ	فیوس Favus

یادداشت: گنج اور سعفہ کے متعلق دیکھو: "بال گرنا"

تعریف و ماہیت: یہ ایک مرض ہے جس میں تیز رطوبت آمیز سوداوی مواد یا خون آمیز اکال اور ردی رطوبت زیر جلد اور بالخصوص کھوپڑی کی جلد کے نیچے محتبس ہو جانے سے سر پر زردی مائل رنگ کے مدور داد نما قروح اور بثور پیدا ہو جاتے ہیں جس سے بالوں کی جڑیں بھی کمزور ہو جاتی ہیں اور بال اکھڑنے لگتے ہیں گاہے اس مقام پر خشک ریشے (کھرنڈ) جم جاتے ہیں بقول اطبائے جدید یہ بھی داد کی قسم کا ایک چھوت دار مرض ہے جو مخصوص فطریت نباتیہ (اکیورین Achorion) سے پیدا ہوتا ہے۔

اقسام: بقول اطبائے قدیم اس مرض کی دو قسمیں ہیں: (1) سعفہ رطب یعنی تر گنج (2) سعفہ یابس یعنی خشک گنج اس کی ایک خاص قسم بلغم شور سے پیدا ہوتی ہے جو شہدی کہلاتی ہے اسی طرح بقول جالینوس اس کی ایک مخصوص قسم سعفہ حمرا ہے جو سرخ ہوتی ہے۔

اسباب: جیسا کہ اوپر ظاہر کیا گیا ہے بقول اطبائے قدیم اس مرض کی تر قسم کا باعث خون آمیز غلیظ ردی اور اکال رطوبات کا زیر جلد محتبس ہو جانا اور خشک قسم کا باعث ایسی سوداوی خلط کی زیادتی ہوا کرتا ہے جس کے ساتھ تیز رطوبت ملی ہوئی ہوتی ہے اور اس کی شہدی نامی مخصوص قسم بلغم شور کے غلبے سے پیدا ہوتی ہے لیکن بقول اطبائے جدید اس مرض کا باعث اس کے مخصوص نباتی جراثیم فطریہ کی چھوت ہے جو جسمانی غلاظت یا کسی گنج کے مریض یا اس کے سر پر پہننے کی ٹوپی یا پگڑی وغیرہ سے تندرست اشخاص کو لگ جایا کرتی ہے۔

علامات: یہ مرض گو چہرے، بازو، ناخنوں، کندھوں، رانوں، عضو تناسل اور فوطوں وغیرہ غرضیکہ تمام جلد پر رونما ہو سکتا ہے بلکہ شاذ و نادر منہ، ناک اور حلق وغیرہ کی غشاء مخاطی پر پایا گیا ہے لیکن بالعموم سر کی چوٹی (چندیا، یا فوخ) پر ظاہر ہوتا ہے اور چونکہ مریض وہاں خارش کی وجہ سے کھجاتا رہتا ہے اس لئے اکثر ناخنوں میں بھی ہو جایا کرتا ہے مقام ماؤف پر پہلے سرخی سی رونما ہوتی ہے جس کے اوپر گول گول دانہ مٹر کے برابر یا اس سے کسی قدر بڑے بڑے کھرنڈ سے بن کر بھوسی کی مانند اترنے لگتے ہیں یا وہ درمیان میں دب جاتے ہیں ان کے نیچے بالوں کی جڑوں میں کھجلی ہونے لگتی ہے اور کچھ عرصہ بعد ان میں شہدی قسم کے گنج ہیں ان میں سے چوہوں کی بو کے مشابہ مخصوص قسم کی بو آنے لگتی ہے اس میں ٹوٹے پھوٹے بال چمٹے ہوئے ہوتے ہیں اور بال بھربھرے ہو کر گرنے لگتے ہیں یہ شکایت مرکز سے محیط کی طرف بڑھتی جاتی ہے اور علاج نہ کرنے کی صورت میں دیر تک قائم رہتی ہے بچوں میں اکثر رونما ہوتی ہے اور جوانی میں جا کر شاذ و نادر ہی دیکھنے میں آتی ہے ہندوستان میں اس کے

بکثرت مریض پائے جاتے ہیں گاہے مقام ماؤف میں پیپ بھی پڑ جاتی ہے اور اکیر اوقات جب مریض مناسب علاج سے رفع ہوجاتا ہے تو مقام ماؤف پر بال نہیں نکلا کرتے۔

علاج: دموی مادے کی صورت میں سنگھیاں کھچوانے اور جونکیں لگوانے یا فصد کھلوانے سے تنقیہ کریں اور سوداوی یا بلغمی مادے میں مناسب نضج کراکر تنقیہ کریں تنقیہ اور اصلاح خون کے بعد مقام ماؤف کو نمک اور صابن سے دھو کر زرد چوب، مغز بادام تلخ، گلنار، راتینج، کاغذ سوختہ، مازو، برگ مورد، بیخ سوسن، اقاقیا، قنبیل ہرایک ہم وزن یا جس قدر ان میں سے مل سکیں لے کر باریک پیس کر سرکہ اور روغن گل میں ملا کر طلاء کریں یا منتخب مجربات میں سے کسی ایک کا استعمال کرائیں۔

منتخب مجربات ومرکبات — روغن اوراق: جو سعفہ میں مفید ومجرب ہے۔ صفت: برگ یاسمین، برگ نیب، برگ فراش، برگ بسلمپرہ، برگ بید انجیر، برگ بکائن ہرایک بیالیس گرام سب کو باریک پیس کر قرص بنائیں اور 250 ملی لیٹر روغن کنجد میں ملا کر جلائیں جب قرص مذکور سیاہ ہوجائے تو روغن کو صاف کر کے کمیلا، مردار سنگ، برگ حنا، سہاگہ بریاں، زرد چوب سوختہ، کات سفید، بانجی سوختہ، آملہ سوختہ، فلفل گرد سوختہ ہرایک سات گرام، نیلا تھوتھا ایک گرام باریک پیس کر اس میں شامل کر کے چوب نیم کے ساتھ رگڑ کر حل کرلیں سر کے مقام ماؤف پر سے بال صاف کر کے اس پر مل دیا کریں۔

طلائے ہندی: جو سعفہ کی ہر قسم میں اور بچوں کے سر کی پھنسیوں میں نافع ہے۔ صفت: کمیلا، گیرو، کتھا، توتیائے سبز، شورہ قلمی ہرایک ایک حصہ مردار سنگ، فلفل گرد ہرایک دو حصہ، برگ حنا چار حصہ، سب کو باریک پیس کر روغن تلخ میں جسے داغ دے لیا گیا ہو سر پر ملیں۔

علاج ڈاکٹری: ہدایات مندرجہ علاج طبی پر عمل کریں اور مقامی طور پر دوا کے طریق پر علاج کریں اگر اس سے آرام نہ ہو تو اس کا یقینی اور تسلی بخش علاج صرف بذریعہ ایکس ریز کیا جاسکتا ہے۔ گو اس سے دائمی گنج یعنی چندلا پیدا ہوجاتا ہے لیکن وہ اس کے بغیر بھی ہو جایا کرتا ہے۔ ایکس ریز کے ذریعے بالوں کو بالکل صاف کرادینے کے بعد مقام ماؤف پر ذیل کا مرہم لگادیا کریں:

ایسڈ سیلی سلک	500 ملی گرام
ایسڈ بینزوئک	500 ملی گرام
پیرافینی موئی فلیوس	50 ملی لیٹر

سب کو ملا کر مرہم بنائیں اور مقام گنج پر لگادیا کریں۔

غذا و پرہیز: ہر قسم کی سوداوی اغذیہ بینگن، مسور کی دال، تیل، ترشی وغیرہ سے پرہیز کریں غذا مقوی اور زود ہضم دیں۔

اورام جلدیہ جراثیمی

ان میں جرب عددی جراثیم صدیدیہ، دبل، شب چراغ، حصف متعدیہ، شیلم الذئاب، بہق احرقیل وغیرہ امراض شامل ہیں چونکہ یہ جراثیمی اور متعدی امراض ہیں اس لئے ان کا تفصیلی بیان امراض متعدیہ جلدیہ کے ماتحت درج ہے۔

اورام جلدیہ عصبیہ

نملہ/ پھرنے والے دانے

اُردو نام	طبّی نام	ڈاکٹری نام
نملہ	نملہ/ ساعیہ	ہرپیز Herpes

کیفیت و ماہیت: اس مرض میں تمام بدن یا کسی خاص مقام پر داد کی طرح ایک یا چند دانے نکل آتے ہیں جن میں سوزش اور خارش بہت سخت ہوتی ہے اور اس مقام پر ایسا محسوس ہوتا ہے جیسا کہ چیونٹیاں رینگتی ہوں اسی وجہ سے اس کو عربی میں نملہ کہتے ہیں کیونکہ نملہ کے لغوی معنی چیونٹی کے آتے ہیں۔

اسباب: اس کا سبب اکثر تو صفرا خالص ہوتا ہے بعض اوقات احتراق خون سے بھی ہوجاتا ہے اس کے علاوہ جگر کی خرابی، تیز بخار اور بدہضمی وغیرہ کی وجہ سے ہوجاتا ہے۔

اقسام: اس مرض کو تین قسموں پر منقسم کیا جاتا ہے: (1) نملہ بسیط (2) نملہ منطقیہ اور (3) قوبائے حلقیہ

نملہ بسیط: اس میں عموماً چھوٹی چھوٹی پھنسیاں ہوتی ہیں بعض اوقات کسی قدر بڑی بھی ہوجاتی ہے اور ایک جگہ سے دوسری جگہ چلتی ہوئی محسوس ہوتی ہیں اس قسم کی پھنسیاں اکثر آنکھ، ہونٹ، گلو، سینہ یا عضو مخصوص پر نکلتی ہیں جن میں سخت سوزش ہوتی ہے اور نکلنے سے پہلے بخار بھی ہوجاتا ہے۔

نملہ منطقیہ: اس مرض میں پھنسیاں نکلنے سے پہلے اس مقام پر جلن اور سرخ نشان ہوجاتے ہیں اور کبھی ورم بھی ہوجاتا ہے اور جس وقت پھنسیاں نکلتی ہیں تو سخت لرزے کے ساتھ بخار چڑھ جاتا ہے اس قسم کی پھنسیاں عموماً گلے، سینہ اور پیٹ کے ایک حصہ میں ہوتی ہیں۔

قوبائے حلقیہ: اس میں پھنسیاں اور ورم بڑھ کر داد کی شکل اختیار کرلیتا ہے۔

اصول علاج: سرد تر اشیاء فواکہات وغیرہ استعمال کرائیں تا کہ صفرا کی حدت اور تیزی کم ہو اگر مادہ زیادہ ہو تو آب ہلیلہ زرد یا آب تمر ہندی پلا کر صفرا کا تنقیہ کریں اگر خون کی خرابی سے ہو تو فصد کریں اور تصفیہ خون کے لئے مصفی خون دوائیں استعمال کرائیں۔

دستور العلاج: (1) برگ نیم بارہ گرام، فلفل سیاہ پانچ دانے پانی میں پیس کر صبح کو پلائیں۔ (2) شام کو ہرن کھری بارہ گرام، فلفل سیاہ پانچ دانے کا زلال استعمال کریں۔ (3) ہلیلہ، بلیلہ، آملہ خشک، کشنیز خشک ہر ایک تین گرام رات کو گرم پانی میں بھگو کر صبح زلال لیں اور شربت عناب پچیس ملی لیٹر ملا کر پلائیں۔ (4) گل بنفشہ سات گرام، گل نیلوفر پانچ گرام، تخم کاسنی تین گرام، تخم خیارین تین گرام رات کو گرم پانی میں بھگو کر صبح مل چھان کر شربت نیلوفر ملا کر پلائیں۔ (5) پلاس پاپڑہ سرکہ میں حل کر کے طلاء کریں۔ (6) کمیلا ایک گرام پیس کر روغن صندل تین گرام میں ملائیں اور ضماد کریں۔

منتخب مجربات و مرکبات: طباشیر، تخم خیارین، تخم خرفہ سیاہ، گیرو، کشنیز خشک ہر ایک تین گرام، صندل سرخ ایک گرام، نشاستہ گندم ایک گرام، کافور 500 ملی گرام، زعفران بیس ملی گرام کوٹ چھان کر پانی سے جنگلی بیر کے برابر گولیاں بنائیں ایک ایک گولی دن میں تین مرتبہ شربت انار کے ساتھ استعمال کریں۔

علاج ڈاکٹری: گلیسرین دو گرام، روغن زرد پچیس ملی لیٹر میں ملا کر مقام ماؤف پر استعمال کریں اگر بخار وغیرہ بھی ہو تو نمکین

مسہلات مثلاً میگنیشیا وغیرہ سے رفع کریں اصل مرض کو دریافت کرکے رفع کریں یہ نسخہ بھی مفید ہوتا ہے:

زنک ایسی ٹیٹ	100
کلوروفارم	15 قطرے
مرہم سادہ	16 irjl

سب کو ملا کر بطور مرہم تیار کریں اور مقام ماؤف پر لگائیں۔

غذا: سبز ترکاریاں مثلاً کدو' سویا' پالک' شلغم وغیرہ استعمال کریں۔

پرہیز: گرم خشک اشیاء مثلاً گوشت' مرچ' مٹھائی' شراب وغیرہ سے پرہیز کریں۔

آبلے / چھالے

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
آبلے / چھالے	داء الفقاع / نفاطات / نفاخات	پیمفیگس Pemphigus

کیفیت وماہیت: یہ جلد کا ایک التہابی مرض ہے جس میں جسم پر دانہ مٹر سے لے کر کبوتر یا مرغی کے انڈے تک چھوٹے بڑے آبلے کشتوں کی شکل میں پیدا ہوتے رہتے ہیں اوراس کے ساتھ بعض علامات عامہ بھی پائی جاتی ہیں۔

اقسام: بقول اطباء جدید اس مرض کی چار قسمیں ہیں: (1) حاد (2) مزمن (3) جربی (4) نباتی

اسباب: غلبہ صفرا' سوء ہضم' فساد خون' جلد کا صاف نہ رکھنا وغیرہ لیکن اطبائے جدید کے نزدیک یہ مرض پرنٹ اور بلاک کے مخصوص کرویات زوجیہ نامی خوردترین جراثیم خوردبینی کی چھوت سے بالعموم قصابوں میں رونما ہوا کرتا ہے۔

علامات: قسم حاد بالعموم بخار' متلی' اور قے کے ساتھ شروع ہوتی ہے اس میں آبلے بالعموم بہت زیادہ اور بڑے بڑے یعنی کبوتر یا مرغی کے انڈے تک ہوتے ہیں اور بالعموم منہ' حلق' معدے اور آنتوں وغیرہ کی غشاء مخاطی میں پائے جاتے ہیں اس صورت میں نگلنے کی دقت' اسہال اور قے وغیرہ کی شکایات شدید ہوتی ہیں اور اکثر مریض ہلاک ہوجاتے ہیں آبلے پھوٹنے سے ان کے نیچے کی سطح سرخ نکل آتی ہے جس سے رطوبت رستی رہتی ہے مزمن میں آبلے چھوٹے چھوٹے ہوتے ہیں جو ہفتے عشرے میں خشک ہوکر رفع ہوجاتے ہیں لیکن مہینوں اور برسوں تک کشتوں کی شکل میں ظاہر ہوتے رہتے ہیں مریض کی صحت عامہ خراب ہوجاتی ہے اور گاہے بالآخر ان سے موت بھی واقع ہوجاتی ہے۔

قسم سوم میں آبلے بہت بڑے بڑے ہوتے ہیں اور شروع سے ہی ان میں پیپ پائی جاتی ہے۔

قسم چہارم میں آبلے سب سے پہلے منہ اور حلق کی غشاء مخاطی میں ظاہر ہوتے ہیں اور بالعموم جوڑوں اور مقعد کے مقام پر پائے جاتے ہیں ان سے بہت بدبودار رطوبت خارج ہوتی ہے اور چند ماہ کے اندر موت واقع ہوجاتی ہے۔

علاج: داخلی طور پر صفراوی مواد کا تنقیہ کرنے کے بعد جوہری دس ملی گرام' عرق مرکب مصفی خون 125 ملی لیٹر' شربت بنفشہ پچیس ملی لیٹر کے ہمراہ دیں نیز مریض کی صحت عامہ کو بہتر بنانے کے لئے مقویات دیں اور آبلوں کو سوئی سے چھید کر رطوبت زائل دینے کے بعد برگ نیم سبز اور برگ حنا سبز کو باریک پیس کر ضماد کے طور پر استعمال کریں یا مرہم کمیلا لگائیں۔

منتخب و مجرب مرکبات — مرہم کمیلا: جو ہر قسم کے جلدی نفاطات میں نافع ہے۔ صفتہ: کمیلا تین گرام' سفیدہ کاشغری' سیندور' مردار سنگ ہر ایک تین گرام سب کو باریک پیس کر موم سفید بارہ گرام کو روغن زرد پچیس گرام میں پگھلا کر اس میں بخوبی ملا کر مرہم بنالیں اور آبلوں کے پھوٹ جانے کے بعد ان پر لگائیں۔

علاج ڈاکٹری: ہدایات مندرجہ علاج طبی پر عمل کریں فاؤلرسولیوشن پانچ قطرے پانی میں حل کرکے دونوں وقت غذا کے بعد

کھلادیا کریں یا سوڈیم کیکوڈائی لیٹ یا سالورسان کے ٹیکے کرائیں۔ 240 ملی گرام کونین دن میں دومرتبہ استعمال کرانا بھی مفید ہے مقامی طور پر آبلوں کو ہائیڈروجن پر اکسائیڈ کے محلول سے صاف کر کے ان پر کیلامین آئنٹ منٹ یا زنک آئنٹ منٹ جس میں آدھ آدھ فیصدی کاربالک ایسڈ اور مینتھول شامل کرلیا گیا ہو لگائیں آکسی کلورائیڈ آف بسمتھ ایک فیصدی کے حساب سے ویزلین میں ملا کر لگانا بھی مفید ہے۔

غذا و پرہیز: ہر قسم کی گرم اور سوداوی اشیاء سے پرہیز کرائیں غذا لطیف زود ہضم اور مقوی دیں۔

چنبل

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
چنبل	داء الصدف - صدفیہ - سمکیہ	سورائی سس Psoriasis

تعریف و ماہیت: یہ ایک نہایت مشہور عام مزمن قسم کا جلدی مرض ہے جس میں جسم کے مختلف حصص کی جلد پر مخصوص قسم کی سرخ چھلکے دار چھوٹی چھوٹی حجم میں پن کے سر کے برابر بہت سی پھنسیاں اور داغ رونما ہوجاتے ہیں اس میں بشرے کی مخصوص ساخت غیر معمولی طور پر بڑھ جاتی ہے اور حلیمات جلدی بھی طویل ہوجاتے ہیں۔

اطبائے قدیم کے خیال میں سوداوی مواد کے غلبے سے یہ مرض پیدا ہوتا ہے لیکن اطبائے جدید کا خیال ہے کہ طفیلی کرم، سمیات، جراثیم، نقص جذب و انہضام یا عصبی اسباب کی وجہ سے یہ مرض پیدا ہوتا ہے گو ان میں سے کسی ایک کے ثبوت میں بھی قوی دلائل موجود نہیں ہیں۔

اقسام: پھنسیوں کی ترتیب اور مظاہرے کے لحاظ سے اس کی مختلف قسمیں ہیں: (1) قطوری (سورائی سس گوٹاٹا) جس میں پانی کے قطروں کی طرح جسم اور اطراف پر مٹر کے چھوٹے دانے یا دمڑی کے برابر داغ بکثرت ہوتے ہیں۔ (2) فلوسی (سورائی سس نیومیولاٹا) جس میں داغ چوڑے چوڑے اور پیسے کے برابر ہوتے ہیں۔ (3) مدور (سورائی سس سرسی ناٹا) جس میں چنبل کے داغ مرکز سے صاف ہوکر گول گول چھلوں کی مانند رہ جاتے ہیں۔ (4) مدور تلافیفی (سورائی سس گائی راٹا) جس میں مدور قسم کے گول گول داغ پیچ در پیچ ہوتے ہیں۔ (5) جلبی (سورائی سس اوپی اوئیڈس) جس میں چنبل کے اوپر کے کھرنڈ بہت سخت اور دبیز ہوتے ہیں اور یہ صورت عموماً سر پر کے چنبل میں ظاہر ہوتی ہے جہاں کہ بال کھرنڈ کو گرنے نہیں دیتے۔

بعض حالات میں چنبل کا داغ بہت چھوٹا اور بالوں کی جڑوں کی گلٹیوں تک محدود ہوتا ہے اس کو جربی (فالیکیولر سورائی سس) کہتے ہیں وغیرہ۔

اسباب: اس مرض کا اصل سبب تاحال پوری طرح معلوم نہیں ہوا البتہ سوء ہضم جسمانی اور بالخصوص جلدی صفائی کی خرابی اور آتشک وغیرہ کی امراض اس کے اسباب موئدہ خیال کیئے جاتے ہیں۔ یہ مرض عورتوں اور مردوں میں یکساں طور پر پایا جاتا ہے اور بالعموم سات سال سے زیادہ عمر کے لڑکوں میں ظاہر ہوتا ہے اور پندرہ سے تیس سال کی عمر میں زیادہ پایا جاتا ہے چھوٹے بچوں میں شاذ و نادر ہی دیکھنے میں آتا ہے۔

علامات: سب سے پہلے مقام ماؤف پر پن کے سر کے برابر پھنسی نکلتی ہے اور ابتداء ہی سے اس کے اوپر نہایت چھوٹا سا نقری رنگت کا ایک چھلکا سا بھی ہوتا ہے۔ گاہے ایک پھنسی مرکز میں پھیل کر بالآخر بڑا سا حجم اختیار کرلیتی ہے اور اسی طرح کی دوسری پھنسیوں سے مل کر تمام پشت پر ایک چادر کی طرح پھیل جاتی ہے لیکن ان پر سے بھی اسی طرح کے چھلکے اترتے رہتے ہیں گو مزمن مریضوں میں مناسب علاج کرنے پر ان داغوں کی سطح بہت صاف اور چکنی نظر آتی ہے لیکن ذرا کھرچ دینے پر اس کی اوپر سے مخصوص قسم کا نقری چھلکا اترتا ہوا بخوبی ظاہر ہوجاتا ہے اور تھوڑی سی احتیاط کے ساتھ اس تمام سطح پر سے بہت

بڑے بڑے چھلکے اتارے جاسکتے ہیں جن کے نیچے سے چمک دار خشک سرخی مائل رنگ کی سطح برآمد ہو جاتی ہے جس کو موٹے آتشی شیشے کے ساتھ دیکھنے پر اس پر باریک باریک سرخ نقطے دکھائی دیتے ہیں یہ بالعموم اطراف خصوصاً کہنی اور گھٹنوں کو پھیلانے والی سطحوں پر دھڑ کے اوپر آگے اور پیچھے دونوں طرف خصوصاً کمر کے مقام پر کھوپڑی پر اور شاذونادر چہرے، ناخنوں، ہتھیلیوں اور تلوؤں پر بھی ہو جایا کرتے ہیں بعض اوقات مریض کے جسم پر صرف چند ایک چنبل کے داغ پائے جاتے ہیں لیکن گاہے بہت زیادہ داغ ہوتے ہیں اور تمام ماؤف رقبہ ان سے پوری طرح بھرا ہوا ہوتا ہے ان داغوں کی رنگت پیلی سے لے کر گہری سرخ تک ہوتی ہے لیکن جب یہ دور ہو جاتے ہیں تو ان کا کوئی داغ باقی نہیں رہتا گاہے ان میں خارش بھی کم وبیش پائی جاتی ہے۔

تشخیص: گاہے اس مرض کو آتشکی چٹوں، بفا، چھاجن اور بہق ابیض وغیرہ سے تشخیص کیا جاتا ہے جو ہر ایک کی مخصوص علامات پر بغور توجہ کرنے سے کیا جاسکتا ہے۔

انجام: یہ مرض نہایت مزمن ہوتا ہے اور خود بخود کبھی ظاہر ہو جاتا ہے اور کبھی معدوم اور اس طرح تمام مدت العمر رہ سکتا ہے اس کے حملے بے قاعدہ وقفوں سے ہوا کرتے ہیں لیکن بعض حالات میں مخصوص موسموں میں بھی بعض میں گرمیوں کے اندر اور بعض میں سردیوں میں رونما ہوا کرتے ہیں۔

علاج - حفظ ماتقدم: گو یہ مرض متعدی نہیں سمجھا جاتا تاہم اس مرض کے مریضوں کے چنبل کے داغوں کے چھلکوں کی چھوت سے حتی الامکان تندرست اشخاص کو اپنے جسم کی جلد کو بچانا چاہیے۔

اصول علاج: داخلی طور پر مصفیات خون کا استعمال کرانے کے بعد مقویات جلد اور معدلات کا استعمال کرائیں اور مقامی طور پر مقام ماؤف کو پاک وصاف کرکے اور اس کے اوپر کے نقرئی چھلکے دور کرکے مناسب مراہم کا دیر تک استعمال کرائیں۔

دستور العلاج: (1) برگ شاہترہ سات گرام، چرائتہ شیریں سات گرام، گل منڈی سات گرام، عناب سات گرام، سرپھوکہ سات گرام، ہلیلہ سیاہ سات گرام، گل سرخ سات گرام رات کو گرم پانی میں بھگوئیں صبح مل چھان کر گل قند آفتابی چار تولہ اضافہ کرکے پلائیں اگر مرض شدید ہو تو اس کو چند روز بطور منضج پلا کر بعد یا اسی نسخہ میں سنا مکی بارہ گرام اضافہ کریں اور گل قند کے ساتھ شیرخشت پچاس گ۔م، خمیرہ بنفشہ پچاس گرام، ملح فرنگی چالیس گرام استعمال کرکے تنقیہ کریں اسہال سے فارغ ہونے کے بعد چند یوم تبرید کے طور پر اطریفل شاہترہ سات گرام اوّل کھلا کر اوپر سے شیرہ عناب پانچ دانہ، شیرہ مغز تخم کدو شیریں تین گرام، عرق مصفی خون 150 ملی لیٹر میں نکال کر شربت عناب پچیس ملی لیٹر ملا کر پلائیں۔ (2) مرہم کافور یا مرہم سفیدہ مقام ماؤف پر لگائیں۔

دستور جدید - حب مصفی خون: ہر قسم کے خون کے فساد کے لئے فائدہ مند ہے چنبل میں خصوصیت کے ساتھ فائدہ مند ہے:

سم الفار سفید	125 ملی گرام
کتھا سفید	ایک گرام

باریک پیس کر پانی میں مونگ کے برابر گولیاں بنائیں اور ایک ایک گولی صبح وشام عرق مصفی خون کے ساتھ پلائیں۔

منتخب و مجرب مرکبات - جوہر کلاں: سوداوی امراض اور آتشک کے لئے مفید ہے خون کو صاف کرتا ہے تنقیہ کے بعد استعمال کرنا زیادہ فائدہ مند ہوتا ہے۔ رسکپور، سم الفار، دارچکنا، پارہ، شنگرف ہر ایک بارہ گرام سب کو شراب خالص میں کھرل کرکے بطریق معروف جوہر اڑائیں اور بیس ملی گرام کی مقدار میں پیڑے میں رکھ کر احتیاط سے کھلائیں کہ دانتوں کو نہ لگے۔

سفوف کاہو: جوش خون کو ساکن کرتا ہے پھوڑے پھنسیوں میں مفید ہے تخم کاہو مقشر، کشنیز خشک، تخم خرفہ، تخم کاسنی، مغز تخم خیارین ہر ایک سات گرام، تخم شاہترہ، مسور مقشر، تخم خشخاش سفید، گل سرخ ہر ایک چھ گرام، آملہ خشک، صندل سفید، صندل سرخ،

پوست سماق، طباشیر ہر ایک چار گرام کوٹ چھان کر سفوف بنائیں اور چھ گرام کی مقدار میں مناسب بدرقات کے ساتھ کھلائیں۔

طلائے چنبل: داد اور چنبل کے لئے مفید ہے رائی، کندش، تخم ترب، تخم جرجیر ہر ایک ساڑھے دس گرام، خربق سیاہ تیس گرام کوٹ چھان کر گرم کلہ کے پانی میں ملا کر ضماد کریں۔

علاج ڈاکٹری: ہدایات مندرجہ علاج طبی پر عمل کریں داخلی طور پر فلرسلیوشن تین قطرے روزانہ تین مرتبہ پانی میں ملا کر پلادیا کریں اور ایک ایک قطرہ روزانہ بڑھا کر حسب برداشت دس پندرہ قطرے روزانہ تک کردیں ہفتے عشرے کے بعد دو تین روز کا ناغہ کردیا کریں۔ اگر اس سے کوئی فائدہ نہ ہو تو پل ایشیاٹیکا کا استعمال کریں اگر چنبل کے داغ بہت جلد جلد ظاہر ہو رہے ہوں تو سیلی سین 500 ملی گرام روزانہ تین مرتبہ اور تھائیرائیڈ ایکسٹریکٹ 35 ملی گرام روزانہ تین مرتبہ استعمال کرانا چاہئے۔ حل ہی سلفر اور کولائیڈل سلفر کے شیروں (ایملشن) کے استعمال سے بہت نہایت عمدہ نتائج حاصل ہوئے ہیں علیٰ ہذا القیاس! اینی سول کی مابین العضلات پچکاری بھی نہایت کامیاب ثابت ہوتی ہے۔

مقامی طور پر سافٹ سوپ اور گرم پانی کے ذریعے چھلکوں کو دور کر کے ذیل کی مرہموں میں سے کسی ایک کا استعمال کرائیں:

(1)	کرائی سارو بین	ایک حصہ
	پیروگیلول	ایک حصہ
	ایتھر	دس حصے
	کلوروفارم	دس حصے
	کلوڈین	بارہ حصے

پہلی دواؤں کو ایتھر اور کلوروفارم میں حل کر کے اس میں کلوڈین ملادیں اور اس دوا کو ہر روز مقام مرض پر لگادیا کریں اور ہر تیسرے روز مریض کو سلفر سوپ سے غسل کرادیا کریں۔

(2)	ایسڈ کاربالک	دو فیصدی
	ایسڈ سیلی سلک	تین فیصدی
	سافٹ سوپ	چار فیصدی
	سلفر	پانچ فیصدی
	سمپل آئنٹ منٹ	سو حصہ

بطریق معروف مرہم بنا کر چنبل پر لگائیں۔

جرمنی کا مخصوص مرکب مسی سگنولین (Cignolin) نصف گرین فی اونس سادہ مرہم میں ملا کر بطور مرہم مقامی طور پر استعمال کرانا بھی نہایت مفید ہے سخت ہٹیلے مریضوں میں ایکس ریز کا استعمال بھی کرایا جاسکتا ہے۔

غذا و پرہیز: ہر قسم کی ثقیل، سوداوی اور ترش غذاؤں سے پرہیز کرائیں اور غذا لطیف دیں۔

امراض لون

برص

اردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
پھلبہری	برص	لیوکوڈرما Leucoderma لیوکوڈرمیا Leucodermia

یادداشت: لیکوڈرما ایک یونانی لغت ہے جو دو الفاظ لیکو بمعنی سفید اور ڈرما بمعنی جلد سے مرکب ہے چونکہ اس مرض میں جلد جزوی یا کلی طور پر سفید ہوجاتی ہے اس لئے اس کو اس نام سے نامزد کیا گیا ہے اس کو ڈاکٹری اصطلاح میں وٹ لیگو Vitiligo اور میلانوڈرمیا Melanodermia کے نام سے بھی موسوم کیا جاتا ہے۔

تعریف وماہیت: اس مرض میں ظاہر بدن یعنی جلد کی رنگت سفید ہوجاتی ہے جو اکثر کہیں کہیں بعض اعضاء میں نمودار ہوتی ہے اور گاہے تمام اعضاء میں ہوجاتی ہے یعنی جسم کی تمام جلد سفید ہوجاتی ہے آخر الذکر حالت کو جب کہ تمام جلد سفید ہوجاتی ہے اطبائے قدیم نے برص منتشر کے نام سے نامزد کیا ہے۔

اقسام: اس مرض کی کوئی خاص قسم نہیں ہے البتہ بعض جدید اطباء نے اس کو ابتدائی اور ثانوی دو اقسام میں تقسیم کیا ہے۔

ابتدائی: جو بغیر کسی ظاہری سبب کے رونما ہوتی ہے اور ثانوی جو آتشک وغیرہ کے بعد ثانوی طور پر ظاہر ہوتی ہے۔

اسباب: یہ مرض بچوں میں بہت کم لیکن جوان مردوں اور عورتوں میں زیادہ پایا جاتا ہے بقول اطبائے قدیم نے اس مرض کا باعث قوت مغیرہ کی کمزوری اور عضو ماؤف کا سوء مزاج سرد تر یا اس کی غذا میں بلغم کا زیادہ صرف ہونا یا اس پر سنکھیاں وغیرہ کھچوانا ہوا کرتا ہے لیکن اطبائے جدید نے برص ابتدائی کی پیدائش کو بعض غیر معلوم یا عصبی اسباب سے منسوب کیا ہے اور برص ثانوی کو آتشک یا جذام وغیرہ کا نتیجہ قرار دیا ہے۔

علامات: مقام ماؤف کی رنگت سفید ہوتی ہے اور وہاں کی جلد کسی قدر چکنی ہوتی ہے بقول اطبائے قدیم مقام ماؤف کی جلد کے علاوہ اس کے نیچے کا گوشت بلکہ بقول بعض ہڈی تک سفید ہوتی ہے اس مقام پر جو بال اگتے ہیں وہ بھی سفید ہوتے ہیں مقام ماؤف کی جلد بدن کے دوسرے حصوں کی جلد سے کسی قدر دبی ہوئی ہوتی ہے جو دبانے سے دیر تک دبی رہ جاتی ہے اور ملنے سے سرخ نہیں ہوتی۔ اگر اس میں سوئی چبھوئی جائے تو بجائے خون کے وہاں سے سفیدی مائل رطوبت خارج ہوتی ہے اس کے اردگرد کی رنگت باقی تندرست جلد کے مقابلے میں زیادہ گہری ہوتی ہے جس سے بعض اطباء کا خیال ہے کہ مقام ماؤف کی رنگت جذب ہوکر اس کے اردگرد کی جلد میں جمع ہوجاتی ہے۔

تشخیص: اس مرض کی تشخیص اس کی مذکورہ خاص علامات سے بآسانی ہوسکتی ہے البتہ برص اور بہق ابیض میں فرق کرنا ضروری ہے چنانچہ برص میں داغوں کا رنگ زیادہ سفید اور چمک دار ہوتا ہے اور جس قدر مرض پرانا ہوتا جائے اسی قدر اس کی سفیدی گوشت پوست میں گہری ہوتی جاتی ہے ابتداء مرض میں اس مقام کے بال بھورے ہوتے ہیں اور مرض کے مزمن اور مستحکم ہوجانے کے بعد سفید ہوجاتے ہیں نیز مرض کے مزمن ہونے کی صورت میں مقام ماؤف پر سوئی چبھونے سے خون نہیں نکلتا بلکہ بجائے اس کے ایک قسم کی نرم و سفید رطوبت نکلتی ہے اور اس مقام کو خواہ کتنا ہی ملیں سرخ نہیں ہوتا برخلاف بہق ابیض (چھیپ) کے کہ اس میں ایسا نہیں ہوتا اس کی سفیدی ہلکی ہوتی ہے وہ جلد اور زیر جلد ساختوں میں پیوست نہیں ہوتا اور مرض

چاہے کتنا ہی مزمن ہوجائے اس مقام کے بال سیاہ ہی رہتے ہیں نیز اس مقام پر سوئی چبھونے سے اس میں سے خون ہی نکلتا ہے۔

انجام: یہ مرض نہایت عسیرالعلاج بلکہ ایک حد تک لاعلاج ہے خصوصاً جب کہ مزمن ہوچکا ہو اگر مرض ابھی بڑھ رہا ہو اور مقام ماؤف پر ملنے سے وہ مقام سرخ ہوجائے اس میں کسی قدر کھردراپن ہو اور اس کے اوپر جو بال اگیں وہ زیادہ سفید نہ ہوں اور جب اس مقام کی جلد پر چٹکی لے کر اس میں سوئی چبھوئی جائے تو وہاں سے خون یا گلابی رطوبت خارج ہو تو اس صورت میں مناسب علاج سے فائدہ ہوجاتا ہے۔

علاج: بلغم کا منضج پلا کر تنقیہ کرنے کے بعد تعدیل مزاج کریں مقامی طور پر اس عرصہ میں کوئی مناسب ضماد کرتے رہیں۔

دستورالعلاج: اگر خفیف شکایت ہو تو رسوت تین گرام' چاکسو تین گرام' نرکچور تین گرام' کتھا سفید تین گرام رات کو گرم پانی میں بھگو کر صبح کو اس کا زلال نتھار کر پلائیں اور ذیل کے نسخے سے بلغم کا نضج کرائیں:

صفتہ: بادیان' بیخ بادیان' بیخ کرفس ہر ایک سات گرام' اصل السوس مقشر پانچ گرام' پرسیاؤشاں سات گرام' اسطوخودوس پانچ گرام' انجیر زرد پانچ دانہ' تخم خطمی سات گرام' تخم خبازی سات گرام' گاؤزبان پانچ گرام رات کو گرم پانی میں بھگو کر صبح کو مل چھان کر خمیرہ بنفشہ پچاس گرام ملا کر پلائیں۔ آٹھ روز تک یہ نسخہ پلا کر دسویں روز اس میں سنا مکی سات گرام' تربد سفید سات گرام رات کو اسی نسخہ میں شامل کرکے بھگو دیں اور صبح کو مغز املتاس ساٹھ گرام' شیرخشت پچاس گرام' ترنجبین پچاس گرام' شکر سرخ پچاس گرام' گل قند پچاس گرام شامل کرکے شیرہ مغز بادام شیریں پانچ دانہ اس میں اضافہ کرکے پلادیں اگلے روز تبرید کریں اور پھر بھی اگر ضرورت ہو تو حب ایارج سے تنقیہ کریں۔ دوران منضج میں انجیر زرد پانچ دانہ' تخم پنواڑ تین گرام' بابچی تین گرام' سرکہ میں پیس کر داغوں پر لیپ کرتے رہیں۔ مسہل کے بعد کشتہ فولاد بیس ملی گرام سے 125 ملی گرام تک جوارش جالینوس سات گرام میں ملا کر خبث الحدید 125 ملی گرام' دواء المسک معتدل جواہر والی پانچ گرام میں ملا کر چند یوم تک کھلائیں اور گیرو تین گرام' رسوت تین گرام' مرچ سیاہ پانچ دانہ پانی میں پیس کر پلائیں۔

منتخب و مجرب مرکبات – دوائے برص: بیخ آکھ 250 ملی گرام' سم الفار سفید دس ملی گرام باریک پیس کر ایسی خوراک روز تین ماہ تک متواتر مریض کو کھلائیں اور اسی کو سرکہ میں پیس کر سفید داغوں پر لیپ کرائیں۔

ضماد برص: استخوان طاؤس سوختہ' بابچی' ہلدی ہر ایک تین گرام سب کو پیس کر عرق کریلا 250 ملی لیٹر میں حل کرکے اس میں سے ہر روز لیپ کرنا بھی مفید ہے۔

ضماد برص دیگر: بیر بہوٹی بارہ گرام' سیماب بارہ گرام' مردار سنگ بارہ گرام' سم الفار بارہ گرام' سب کو روغن گاؤ پچاس گرام میں کھرل کرکے داغوں پر ضماد کرکے دھوپ میں بیٹھیں ایک ہفتہ تک یہ عمل کرنا مفید ہوتا ہے۔

دوائے برص دیگر: گندھک آملہ سار چار گرام' گلنار چار گرام' بابچی چار گرام رات کو تمام اشیاء کو پانی میں بھگو کر صبح کو آب زلال لے کر مریض کو پلائیں اور ثفل کو پیس کر داغوں پر بندھوائیں۔

عرق برص: برص کیلئے نہایت مفید و مجرب ہے۔ صفتہ: زردچوب' پوست اندرونی درخت نیب' ہالون' قند سیاہ کہنہ ہر ایک آدھ لیٹر سب کو پانچ لیٹر پانی میں ایک مٹکے میں بھگو کر منہ بند کرکے گھوڑے کی لید میں دفن کریں دو ہفتہ بعد نکال لیں اور بطریق معروف عرق کشید کریں اس میں سے صبح شام 125 ملی لیٹر عرق مریض کو پلائیں۔

ڈاکٹری علاج: ہدایات مندرجہ علاج طبی پر عمل کریں اور کرومیر لیمپ یا ارک لائٹ باتھ کے ذریعے ماوراء البنفسجی (الٹرا وائیلیٹ ریز شعاعوں) کا استعمال کرائیں ابتدائی حالات میں وٹامن پی (بیسٹ) کا استعمال بھی مفید ہوتا ہے۔ داخلی طور پر ذیل کا نسخہ کسی قدر مفید ہوتا ہے۔

لائکوار ارسینی کیلس	5 قطرے
سوڈیائی بائیکارب	350 ملی گرام
سپرٹس کلوروفارمائی	15 قطرے
انفیوژم جنشیانی کمپازیٹس	25 ملی لیٹر

مقام ماؤف پر یہ دوا لگائیں:

کروسیوسبلیمیٹ	70 ملی گرام
ٹنکچر بینزوئن	8 گرام
روغن بادام	40 ملی لیٹر

سب کو باہم اچھی طرح ملا کر مقام ماؤف پر لیپ کریں۔

غذاوپرہیز: مسہل کے ایام میں مونگ کی نرم کھچڑی اور اس کے بعد دوران علاج میں صرف بیسنی روٹی بغیر نمک کے گھی زیادہ مقدار میں ملا کر کھلائیں اس کے علاوہ بکری کا بھنا ہوا گوشت گرم مصالح شامل کر کے چپاتی کے ساتھ کھلائیں۔ ٹھنڈی تر اور بادی اشیاء مثلاً دودھ، دہی، ماش کی دال، آلو، اروی، ٹنڈا، کدو وغیرہ سے پرہیز کریں اور مچھلی نہ کھائیں۔

جھائیاں

اُردو نام	طبّی نام	ڈاکٹری نام
جھائیاں	کلف - برش - نمش	فریکلز - لینٹی گو - کلوآزما Freckles, Lentigo, Chloasma

کیفیت وماہیت: اس میں چہرے کا رنگ سیاہی مائل ہو جاتا ہے یا سرخ سیاہ، زرد اور نیلے دھبے پڑ جاتے ہیں جس کی وجہ سے چہرہ بدرونق اور بدزیب ہو جاتا ہے مختلف رنگوں کے لحاظ سے مختلف نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔

اسباب: کسی تیز مادے یا خلط کی وجہ سے خون میں احتراق آ جانا یا خارجی طور پر دھوپ وغیرہ میں زیادہ چلنا پھرنا، شدید بخاروں میں زیادہ عرصہ تک مبتلا رہنا، عورتوں میں رحم کی خرابی یا ماہواری ایام کا بند ہونا وغیرہ ہوتے ہیں مرض اڈیسن سل ودق اور آتشک سے بھی یہ مرض پیدا ہو جاتا ہے۔

علامات: یہ مرض عموماً چہرے پر نمودار ہوتا ہے کیونکہ تیز بخارات اوپر کی طرف چڑھتے ہیں اور چہرے پر آ کر ٹھہر جاتے ہیں اگر بخارات بکثرت ہوں تو تمام بدن میں بھی پھیل جاتے ہیں۔

دستورالعلاج: جس خلط کا غلبہ ہو اس کو رفع کریں۔ تنقیہ خون کے لئے فصد کھولیں۔ افتیموں کے جوشاندے سے تنقیہ کریں۔ خشکی رفع کرنے کے لئے ماء الجبن استعمال کریں اور جالی اور محلل ادویہ مثلاً ترمس، تخم ترب، دارچینی، بادام تلخ وغیرہ خارجاً استعمال کریں۔ اگر قبض ہو تو اس کو رفع کریں۔

منتخب ومجرب مرکبات - طلاء: ہر قسم کے کلف، برش، نمش وغیرہ میں مفید ہے۔ گندھک، ہڑتال، کلونجی، بچھ سوختہ سب کو ہموزن لے کر سرکہ میں پیسیں اور طلاء کریں۔

دیگر: گل سرخ، سالم مسور کا آٹا، سنبھالو ہر ایک بارہ گرام۔ مویزج پچیس گرام۔ سب کو کوٹ چھان کر پرانے سرکہ اور آب مورد کے ساتھ طلاء کریں۔

علاج ڈاکٹری: اصل سبب کو رفع کریں۔ ہارموٹون گولیاں دو تین دن بھر میں دیں اور خارجی استعمال کے لئے حسب ذیل

ادویہ استعمال کریں:

-1 لائیکوار پوٹاسی 35 ملی گرام
ایکوا روزی 50 ملی لیٹر

دن میں کئی مرتبہ اس سے چہرہ کو دھویا کریں۔

-2 پوٹاسی آئی کار بونے ٹس 100 ملی گرام
سوڈیائی کلورائیڈائی 70 ملی گرام
ایکوا اورنشیائی فلورائی 50 ملی لیٹر
ایکوا روزی 200 ملی لیٹر

ان تمام کو ایک جگہ مخلوط کر کے منہ کو دھوئیں۔ یا لیکلک ایسڈ دس گنا پانی میں ڈال کر لگائیں۔

غذا: سبز ترکاریاں، چاول، دودھ، دہی، سوڈا وغیرہ استعمال کریں۔

پرہیز: گوشت اور گرم اشیاء سے پرہیز کریں۔

گٹہ

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
گٹہ	مسمار	کلے وس Clavus

کیفیت و ماہیت: اس مرض میں عموماً پیروں کی انگلیوں کے درمیان جلد میں سختی ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے چلنے پھرنے میں تکلیف محسوس ہوتی ہے درحقیقت جلد کے قرنی طبقے کا سخت ہو جاتا ہے۔ جس میں ارضی مواد جمع ہو جاتا ہے۔

اقسام: سخت اور نرم دو قسم کا ہوتا ہے۔

اسباب: تنگ جوتہ پہننا انگلیوں کا آپس میں رگڑ کھانا اکثر اس کا سبب ہوتا ہے۔

دستور العلاج: اس کے سبب کو رفع کریں جلد کو نرم کرنے کے لئے ویسلین، گلیسرین، موم وغیرہ استعمال کریں ان کے استعمال سے پیشتر اول پاؤں کو گرم پانی میں بھگو کر جھانوے سے یا کسی اور سخت چیز سے رگڑ لیں۔

ڈاکٹری علاج: ہدایات مندرجہ علاج طبی پر عمل کریں اور ذیل کی مرہم کا ضماد کرائیں:

ایسڈ سیلی سلک دو گرام
ایکسٹریکٹ کینابس انڈیکا چار گرام
کلوڈین فلیکسے بل پچیس ملی لیٹر

سب کو ملا کر مرہم بنائیں اور مسمار یعنی گٹوں پر لگا دیا کریں۔

مسّے

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
مسّے	ثالیل	وارٹس Warts

کیفیت و ماہیت: سودائے محترقہ یا دیگر اسباب کی وجہ سے جلد کے کسی خاص مقام پر فزونیاں پیدا ہو جاتی ہیں جس کو ثولول (جمع ثالیل) کے نام سے موسوم کرتے ہیں یہ فی الحقیقت جلد کے طبقہ بشریہ کی مختلف قسم کی رسولیاں ہوتی ہیں۔

اسباب: خراش دار رطوبت کے لگنے یا اور کسی طرح خراش ٹپ کی وجہ سے پیدا ہوجاتے ہیں۔
علامات: یہ مسے متعدد شکل میں متعدد مقامات پر ہوجاتے ہیں لیکن اکثر چہرہ' گردہ اور ہاتھ پیروں پر زیادہ دیکھے جاتے ہیں چنانچہ چہرہ پر پتلے اور لمبے نیز سر کے اوپر سے پھیلے ہوئے اور ہاتھ اور گردن پر ہموار' پشت پر چپٹے اور آلات تناسل کے قریب جلدی سے بڑھ کر باہم مل جاتے ہیں اور بڑے ہوجاتے ہیں جن میں سے زرد رنگ کی بدبودار رطوبت خارج ہوتی ہے۔
دستورالعلاج: اگر خون کا غلبہ ہو اور مسے بکثرت نکلتے ہوں تو فصد کریں پھر افتیمون کے جوشاندے سے تنقیہ کریں اگر کسی دوسری خلط کا غلبہ ہو تو اس کو رفع کریں مسوں کو گرانے کے لئے خرنوب یا کلونجی سرکہ میں پیس کر لگائیں اور اگران کے کاٹنے کی ضرورت ہو تو زنگار یا تجی وغیرہ شہد میں ملا کر استعمال کریں۔
ضماد ثالیل: مسوں کو جڑ سے دور کرنے میں مجرب ہے ہڑتال زرد' آہک' آب نارسیدہ' مویز منقی ہم وزن باریک پیس کر ضماد کریں اور تین روز تک متواتر استعمال کرتے رہیں اس کے لگانے سے مسے جڑ سے زائل ہوجاتے ہیں اگر کچھ باقی رہ جائیں تو پھر اسی طرح کریں۔
علاج ڈاکٹری: مسوں پر کاسٹک لوشن اسٹرانگ استعمال کریں یا حسب ذیل نسخہ جات میں سے لگایا کریں:

(1) ایسڈائی کرومی سائی — 3 گرام 500 ملی گرام
ایکواڈسٹی لیٹا — 25 ملی لیٹر
لکڑی سے ہرروز مسوں پر لگائیں۔

(2) ٹنکچر فیرائی پرکلورائیڈائی — 8 گرام
ایسڈائی ہائیڈروکلوریسائی ڈائیلوٹ — 8 گرام
دونوں کو ملا کر صبح وشام مسوں پر لگائیں۔

(3) ہائیڈراجیرائی سب کلورائیڈائی — 12 گرام
ایسڈائی بوریسائی — 6 گرام
ایسڈائی سیلی سائی — 2 گرام
سب کو ملا کر تھوڑا تھوڑا مسوں پر چھڑکتے رہیں۔

خال متلون

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
رنگین مسے	خال متلون	نیوس Naevus

تعریف وماہیت: یہ ایک خلقی مرض ہے جس میں جلد پر دانہ مٹر کے حجم تک کے رنگین مسے پیدا ہوجاتے ہیں یہ مسے بعض اوقات نہایت چھوٹے چھوٹے اور بہت بڑی تعداد میں ایک دوسرے کے ساتھ ساتھ ملے ہوئے یا علیحدہ علیحدہ وسیع رقبہ جلد پر پائے جاتے ہیں۔
اقسام: بقول اطبائے جدید اس کی کئی قسمیں ہیں مثلاً عروقی' لمفاوی' لونی وغیرہ۔
علامات: بعض اوقات مقام مرض پر صرف چھوٹے چھوٹے رنگین قسم کے مسے ہوجاتے ہیں اس صورت میں ان کو خال کے نام سے نامزد کیا جاتا ہے لیکن بعض اوقات جلدی یا زیر جلدی عروقی ساختوں میں زیادتی ہوجاتی ہے اس صورت میں اسے پیدائشی نشان کہا جاتا ہے شاذونادر یہ زیادتی جلدی اعصاب میں رونما ہوتی ہے جس سے ڈوریوں کی شکل میں اعصاب نمایاں اور

ابھرے ہوئے معلوم ہوتے ہیں گاہے جلد پر باریک باریک سرخی مائل سیاہ رنگ کے بہت سے خال پھیلے ہوئے ہوتے ہیں جن سے بہت سی جلد خراب ہوجاتی ہے۔

علاج: اگر یہ خال بہت کم اور جسم کے متفرق حصوں میں ہوں نیز ان سے کسی قسم کی تکلیف محسوس نہ ہوتی ہو تو اس کے علاج کی چنداں ضرورت نہیں ہوتی لیکن جب یہ بڑھ رہے ہوں یا متورم ہوجائیں یا ان میں زخم یا جریان خون وغیرہ ہوجائے یا ہونے کا احتمال ہو تو فوراً ان کو بذریعہ عمل ید کاٹ کر نکال دیں یا داغ دیں ان کے علاوہ اور کوئی علاج زیادہ مفید و موثر نہیں ہوتا۔

ڈاکٹری علاج: ہدایات مندرجہ علاج طبی پر عمل کریں یا بجلی یا ریڈیم کے ذریعے علاج کرائیں کاربن ڈائی اکسائیڈ کو پندرہ سے تیس سیکنڈ تک مقام ماؤف پر لگانے سے ان کا علاج کرنا بھی مفید ہے۔

غذاو پرہیز: مسور، بینگن وغیرہ سوداوی غذاؤں سے پرہیز کریں باقی سب غذائیں استعمال کی جاسکتی ہیں۔

بال گرنا

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
بال گرنا	تساقط الشعر	ایلوپیشیا Alopecia
بال جھڑ۔ چندلا	صلع ۔ انتشار الشعر	بالڈنیس Baldness

تعریف وماہیت: جیسا کہ نام سے ظاہر ہے اس مرض میں مریض کے بال گرنے لگتے ہیں اور گو سر کے علاوہ بال تمام جسم پر بھی ہوتے ہیں اور بعض مرضی حالتوں میں جسم کے بال بھی گرنے لگتے ہیں لیکن یہاں اس سے مراد صرف سر کے بال گرنا ہی لئے گئے ہیں جیسا کہ اکثر دور حاضرہ کے مہذب طبقے کے اشخاص میں ہوا کرتا ہے کہ ان کے سر کی چوٹی یا چندیا پر سے کم وبیش بال گرجایا کرتے ہیں اسی کو انگریزی میں بالڈنیس، عربی میں صلع اور ہندوستان کے بعض حصوں میں چندلا کے نام سے بھی نامزد کیا گیا ہے ڈاکٹری لفظ ایلوپے شیا کو بھی عام طور پر بالڈنیس کا مترادف قرار دیا جاتا ہے حالانکہ ایلوپے شیا ایک یونانی لغت سے مشتق ہے اور اپنے لغوی معنوں کے لحاظ سے داء الثعلب کا صحیح مترادف ہے جس کا مختصر بیان علیحدہ درج ہے عوام میں سے بعض لوگ گنج (سعفہ) کو بھی صلع یا بالڈنیس کا مترادف قرار دے دیتے ہیں حالانکہ گنج فی الحقیقت ایک خاص قسم کا متعدی مرض ہے جس میں بالعموم سر اور منہ پر اور کبھی تمام بدن میں بالوں کے مسامات پر زخم پیدا ہوجاتے ہیں بلکہ بقول بعض سر کے داد کو گنج کہا جاتا ہے۔

صلع میں بال گرنے کی صورت یہ ہوتی ہے کہ داخلی طور پر بالوں کا تغذیہ ناقص ہوجاتا ہے۔ جس سے بال بتدریج کمزور ہوکر گرجاتے ہیں۔

اقسام: اس مرض کی کوئی خاص قسم نہیں ہے البتہ اس کو طبعی اور غیر طبعی دو قسموں میں تقسیم کیا جاتا ہے طبعی وہ قسم ہے جس میں بڑھاپے کی وجہ سے بال کمزور ہوکر گرجاتے ہیں اور دوسرے غیر طبعی جس میں بال قبل از وقت گرنے لگتے ہیں۔

اسباب: غذا اور ان بخارات کی کمی جن سے بال اگتے ہیں جلد کا تخلخل اور مسامات کا فراخ ہوجانا، جلد کی خشکی اور کثافت یا غلیظ رطوبت اور بلغم کے باعث جلد کے مسامات کا تنگ ہوجانا، جلد کے نیچے فاسد مواد کا جمع ہوجانا، گرم اور صفراوی مواد کی وجہ سے جلد کے مزاج کا بگڑ جانا وغیرہ خلقی طور پر جلد میں بالوں کی جڑوں کا ناقص ہونا، بعض شدید امراض جن میں ضعف شدید پیدا ہوجاتا ہے مثلاً سل ودق وغیرہ، عورتوں میں وضع حمل کے بعد اور مرض آتشک میں بھی سر کے بال گرجایا کرتے ہیں بڑھاپے میں بال کمزور ہوکر گرجاتے ہیں قبل از وقت بغیر کسی ظاہری سبب کے بالوں کا گرنا عموماً موروثی اثرات سے بھی ہوا

کرتا ہے اور زیادہ تر یہ مرض مردوں میں بیس سال کی عمر میں شروع ہوتا ہے نازک مزاج اور ایسے اشخاص میں یہ مرض زیادہ رونما ہوتا ہے جن کے بال نہایت باریک اور نازک ہوا کرتے ہیں اور جو بھاری ٹوپیاں پہنے رہتے ہیں۔

علامات: مریض کے بال بتدریج کمزور اور لاغر ہو کر جھڑنے لگتے ہیں اور جب وہ کنگھی کرتا ہے تو غیر معمولی طور پر بہت سے بال کنگھی میں الجھ کر اکھڑ آتے ہیں اس کے ساتھ ہی مریض کے سر سے بھوسی (بفا) بہت جھڑتی ہے عموماً پہلے کنپٹیوں کے اوپر سے بال باریک ہو کر بتدریج گرنے لگتے ہیں اور بڑھتے بڑھتے چندیا تک پہنچ جاتے ہیں اور کم وبیش عرصے میں ٹانٹ بالکل بیصاف ہو جاتی ہے یا اس پر نہایت باریک باریک بال اور روئیں بے قاعدہ طور پر باقی رہ جاتے ہیں۔

تشخیص: جب یہ مرض نقص تغذیہ اور بخارات دخانیہ کی کمی سے ہوتا ہے تو بدن میں غیر معمولی خشکی اور لاغری پائی جاتی ہے اور وقوع مرض سے پہلے غذا کی کمی اور خرابی یا کثرت تحلیل بدن موجود ہوتی ہے تخلخل جلد اور مسامات کی فراخی کی صورت میں بال پتلے اور باریک ہوتے ہیں اور جلد جلد گرا کرتے ہیں خشکی اور کثافت مسامات کی صورت میں بال سیاہ، موٹے اور گھنگھریالے ہوتے ہیں اور بڑی مشکل سے اکھڑتے ہیں وغیرہ۔

علاج - حفظ ماتقدم: سر کی جلد اور بالوں کو ہمیشہ روزانہ غسل وغیرہ کے ذریعے پاک وصاف رکھیں اور ہفتے میں دو تین مرتبہ کوئی مناسب تیل لگا دیا کریں بھاری پگڑیاں اور ایسی ٹوپیاں نہ پہنیں جو بالوں کی جڑوں پر دباؤ ڈال کر ان کے تغذیہ کو ناقص اور ان کو کمزور کر دیں۔

اصول علاج: سر کی خشکی کو دور کریں اور اصل سبب کو معلوم کر کے اس کو رفع کرنے کی کوشش کریں بفا کی موجودگی میں اس کا مناسب علاج کریں انگلیوں کے ساتھ ہلکی ہلکی مالش روزانہ کرائیں دواؤں میں مقامی استعمال کے لئے ایسے تیلوں وغیرہ کا استعمال کریں جو محمرات و محرکات جلد کی تراکیب سے تیار کئے گئے ہوں اس کے ساتھ ہی مریض کی صحت عامہ کو بہتر بنانے کی کوشش کریں۔

دستور العلاج: (1) مغز بادام باریک پیس کر ان سے سر دھوئیں یا تخم خطمی، گل خطمی، آرد جو پانی میں جوش دے کر اس سے سر دھوئیں یا رات کو سوتے وقت مکھن کی مالش کریں اور کبھی کبھی رائی کو سرکہ میں پیس کر سر پر مالش کر دیا کریں نیز اس مقصد کے لئے روغن بیضہ مرغ بھی عمدہ اور مفید تسلیم کیا جاتا ہے۔

(2) آملہ منقی بارہ گرام، ہلیلہ زرد نو گرام، پوست بلیلہ نو گرام رات کو گرم پانی میں بھگوئیں صبح مل چھان کر شربت عناب پچیس ملی لیٹر ملائیں اور صبح وشام پلائیں نیز اس کے پھوک سے سر کو دھویا کریں اس کے علاوہ دماغ کو تری پہنچانے کے لئے روغن گل یا روغن لبوب سبعہ یا روغن بنفشہ یا روغن آملہ وغیرہ لگایا کریں۔

(3) مغز بادام دس عدد، مغز تخم کدو چھ گرام، مغز خیارین چھ گرام، سبوس گندم چھ گرام، تخم خشخاش چھ گرام، دانہ الائچی خورد ایک گرام پیس کر شیر گاؤ 250 ملی لیٹر میں ملائیں اور روغن گاؤ پچیس ملی لیٹر، مصری چالیس گرام کا اضافہ کر کے جوش دے کر پئیں۔

منتخب مجربات ومرکبات - روغن آملہ: بالوں کو گرنے سے روکتا ہے اور صلع (چندلا) کی ابتداء میں مفید ہے۔ مازو سبز، ہلیلہ سیاہ، برگ آس ہر ایک آدھ کلوگرام کو پانی میں بھگوئیں اور جوش دے کر صاف کر کے روغن زیتون خام آدھ لیٹر، لادن سفوف تیس گرام، مصطگی رومی سفوف 55 گرام اضافہ کر کے دوبارہ جوش دیں جب پانی جل جائے صاف کر کے رات کو بالوں پر لگائیں اور صبح کو برگ مورد کے جوشاندہ سے دھو ڈالیں۔

روغن وسمہ: اگر آتشک کی وجہ سے بال گر گئے ہوں تو اس کے لئے مفید ہے اور اگر داء الثعلب کے مقام پر سفید بال اگیں تو اس کے استعمال سے سیاہ ہو جاتے ہیں۔ برگ نیل ساڑھے تیرہ گرام، برگ مورد 67 گرام، دونوں کو دو لیٹر پانی میں جوش دیں

جب نصف رہ جائے صاف کر کے روغن کنجد 560 گرام ملا کر دوبارہ جوش دیں جب پانی جل جائے صاف کر کے امارون دوگرام باریک پیس کر اضافہ کریں اور دن میں چند مرتبہ لگائیں۔

علاج ڈاکٹری: ہدایات مندرجہ علاج طبی پر عمل کریں اور داخلی طور پر ایسٹنز سیرپ' فیلوز سیرپ یا ذیل کا مقوی نسخہ استعمال کرائیں:

ایسڈنا سفوف ڈل	دوگرام
ٹنکچر سیل	دوگرام
لائکر سٹرکنیا	پچیس قطرے
سپرٹ کلوروفارم	چار گرام
سیرپ ارنشیائی	بارہ گرام
ایکوا	150 ملی لیٹر

سب کو ملا کر رکھ لیں اور اس میں سے بقدر ایک پچیس ملی لیٹر دوا دن میں دو مرتبہ پلادیا کریں۔

اور مقامی طور پر مقام ماؤف کو خوب دھو کر اور خشک کر کے ذیل کی دوا کی صبح وشام ہلکی ہلکی مالش کرادیا کریں۔

ٹنکچر کنتھریڈس	8 گرام
ٹنکچر کیپسی سائی	25 ملی لیٹر
کیسٹرائل	25 ملی لیٹر
الکوحل	100 ملی لیٹر

سب کو بخوبی ملا کر رکھ لیں اور بوقت ضرورت اس میں سے ذرا سی دو انگلیوں پر لگا کر بالوں کی جڑوں میں مل دیا کریں۔

غذا و پرہیز: غذا لطیف' زود ہضم اور مقوی دیں آلو' بینگن' کچالو' گوبھی' مسور کی دال وغیرہ نفاخ اور سوداوی غذاؤں سے پرہیز کریں۔

بال خورہ

ڈاکٹری نام	طبی نام	اُردو نام
Alopecia Aereata ایلوپیشیا اریٹا	داء الثعلب - داء الحیہ	بال چر

یادداشت: عربی میں داء الثعلب لومڑی کے مرض اور دالحیہ سانپ کے مرض کو کہتے ہیں چونکہ یہ مرض عموماً سانپ اور لومڑی کو ہوا کرتا ہے اس لئے اس کی مناسبت سے نام رکھ دیا گیا ہے ان دونوں میں فرق یہ ہے کہ داء الثعلب میں صرف بال گرجاتے ہیں اور داء الحیہ میں بالوں کے علاوہ جلد بھی سانپ کی کینچلی کی طرح اتر جاتی ہے۔

اسباب وعلامات: بعض اوقات نمکین اشیاء اور گرم مصالح وغیرہ زیادہ کھانے سے بلغم شور پیدا ہو کر یہ مرض ہو جاتا ہے جس کی خاص علامت یہ ہوتی ہے کہ مقام مرض سفید اور نرم نیز مریض بھی فربہ اندام ہوتا ہے کبھی تیز مادہ صفراویہ بھی اس کا سبب ہوتا ہے جس میں مقام ماؤف کا رنگ زرد اور جلد کھردری ہوتی ہے اور کھال کے اوپر سے سانپ کی کینچلی کی طرح چھلکے اترتے ہیں اور بدن لاغر ہوتا ہے کبھی خون یا سودا کے احتراق سے بھی یہ مرض ہو جاتا ہے یہ مرض اگرچہ تمام بدن میں ہو سکتا ہے لیکن عموماً سر' ریش اور بھوؤں میں زیادہ ہوتا ہے۔

دستور العلاج: اگر بلغم کی وجہ سے ہو تو اس کا منضج پلا کر تنقیہ کریں اور کسی دوسری خلط کی وجہ سے ہو تو اس کا مناسب علاج کریں۔

تبرید کے لئے شیر مغز کدو شیریں چھ گرام، شیرہ مغز تربز چھ گرام، عرق شاہترہ 150 ملی لیٹر میں نکال کر شربت عناب پچیس ملی لیٹر ملا کر پلائیں یا شربت عناب پچیس ملی لیٹر، شیرہ بز 150 ملی لیٹر ملا کر پلائیں خارجاً حسب ذیل نسخہ جات استعمال کریں۔

روغن داء الثعلب: پرسیاؤ شاں، گل بابونہ، قیصوم ہر ایک پچاس گرام رات کو پانی میں بھگو دیں صبح جوش دے کر مل چھان لیں اور روغن پان ساٹھ ملی لیٹر اضافہ کر کے آگ پر پانی کو خشک کریں اور مقام بالخورہ پر لگائیں۔

دیگر: گندھک سم، بز سوختہ، پشم بز سوختہ، آملہ، پوست انار، پوست خشخاش کمیلا سوختہ ہر ایک بارہ گرام، مرچ سیاہ چھ گرام۔ سب دواؤں کو پیس کر روغن سرسوں میں ملا کر طلاء کریں۔

دیگر: فرفیون، عاقرقرحا ہم وزن باریک پیس کر گائے کے پتے میں گوندھیں اور مقام ماؤف پر طلاء کریں۔

علاج ڈاکٹری: اصل سبب کو رفع کریں اور حسب ذیل ادویہ خارجاً استعمال کریں:

(1) کرائی سیروبائی نائی 1680 ملی گرام
لینولینائی 25 ملی لیٹر

دونوں کو باہم ملا کر بطور مرہم استعمال کریں۔

(2) سوڈیائی بائیوریٹس 8 گرام
لائیکوارایمونی ای 25 ملی لیٹر
سپریٹس مرسی آئی 50 ملی لیٹر
ایکوا روزی 325 ملی لیٹر

سب کو ملا کر ایک دو چائے کے چمچہ برابر لے کر اس سے دن میں کئی مرتبہ مقام ماؤف کو دھوئیں اس کے بعد نسخہ نمبر تین استعمال کریں۔

(3) انگوانٹائی کینتھریڈیز 8 گرام
ایڈیپس پری پریٹائی 25 ملی لیٹر
اولیائی نرولی 1 قطرہ
اولیائی روزی 1 قطرہ

سب کو ملا کر استعمال کریں بالوں کو تقویت پہنچانے کے لئے بے نظیر ہے۔

غذا: ٹھنڈی ترکاریاں دودھ وغیرہ استعمال کریں۔

پرہیز: گرم وخشک اشیاء گوشت مرچ سے پرہیز کریں۔

امراض ظفر یعنی ناخنوں کے امراض

ناخنوں کے امراض کے ماتحت اکسیر اعظم وغیرہ قدیم کتب طبیہ میں مندرجہ ذیل امراض کا بیان ہے:

(1) داخس (بسہری) جس کو انگل بیڑ بھی کہتے ہیں۔

(2) طلقیہ جس میں سردی خشکی اور قلت خون کی وجہ سے ناخن ابرک کی مانند سفید اور چمک دار ہو جاتے ہیں اور ادنیٰ سبب سے ٹوٹ جایا کرتے ہیں اس کا علاج یہ ہے کہ نضج وتنقیہ سودا کے بعد ماء الجبن کرائیں اور ناخن پر روغن بادام یا چربی بز وغیرہ کی مالش کریں۔

(3) برص اظفار جس میں ناخنوں پر برص کی مانند سفید داغ ظاہر ہو جاتے ہیں اسکا باعث ناخنوں کے نیچے غلیظ فاسد اور لیس دار رطوبت کا ٹھہر جاتا ہے اس میں بلغم کا نضج وتنقیہ کریں اور گوگوردزرد اور زرنیخ سرخ مساوی الوزن سرکہ میں باریک پیس کر ماؤف ناخن پر لگائیں۔

(4) جذام اظفار وتعقف اظفار: جذام میں سودائے احتراقی اور خشکی کے غلبے کی وجہ سے ناخن غلیظ اور فرسودہ ہو جاتا ہے اور خراش کرنے پر بوسیدہ ہڈی کی مانند ریزہ ریزہ ہو جایا کرتا ہے اور تعقف میں انہی اسباب سے ناخن ٹیڑھا اور متشنج ہو جایا کرتا ہے تنقیح وتنقیہ سودا کے بعد ماء الجبن کریں اور ماؤف ناخنوں پر مرہم داخلیون لگوائیں۔

(5) تشقق اظفار اس میں سوداوی مادے کا نضج وتنقیہ کریں اور سریش ونمک طعام کو شراب کی تلچھٹ میں ملا کر ناخنوں پر ضماد کریں۔

(6) تقلع اظفار وتقصع اظفار اس مرض میں ضربہ وسقطہ اور عفونت وغیرہ سے ناخن اکھڑ کر ڈھیلا اور محدب ہو جاتا ہے گا ہے اس کے ساتھ ورم بھی ہوتا ہے جیسا کہ داخس میں ہوا کرتا ہے برگ مورد اور گلنار باریک پیس کر ناخن پر ضماد کریں یا آرد گندم کو روغن زیتون میں گوندھ کر ضماد کرائیں گوگرد رز کو مغز ساق گاؤ اور پیہ بزجوان میں پیس کر ناخن پر ضماد کرنا بھی مفید ہے۔

(7) احتقان دم وموت آں تحت ظفر یعنی چوٹ وغیرہ سے ناخن کے نیچے خون جمع ہو کر مردہ ہو جایا کرتا ہے اور ناخن اس جگہ سے سیاہ یا سرخی مائل سیاہ ہو جایا کرتا ہے یہ اگر بہت خفیف ہو تو خود بخود تحلیل ہو جاتا ہے یا ناخن کے بڑھنے سے بالآخر زائل ہو جاتا ہے اور گا ہے ناخن کو بھی مردہ کر کے اکھاڑ دیتا ہے اور خود بھی زائل ہو جاتا ہے نیچے سے نیا ناخن نکل آتا ہے۔

(8) صفرت اظفار اس میں خون کی قلت اور صفراء کے غلبے سے ناخن زرد ہو جایا کرتا ہے اس میں تخم جرجر اور سرکہ کا ضماد کرنے سے اکثر فائدہ ہو جایا کرتا ہے اور اگر ضرورت ہو تو صفرا کا مسہلات کے ذریعے تنقیہ بھی کرائیں۔

(9) رض اظفار یعنی چوٹ وغیرہ سے ناخن کا کچلا جانا اس میں تقلع اظفار کے مطابق علاج کریں۔

(10) انتفاخ وحکہ اظفار یعنی ناخن کا ابھر آنا اور اس میں خارش ہونا اس میں شونیز کو سرکہ میں پیس کر طلاء کریں لیکن ان میں سے داخس کے علاوہ دوسرے امراض زیادہ اہم اور قابل توجہ نہیں ہیں اس لئے ذیل میں صرف داخس کا تفصیلی بیان درج ہے۔

داخس

اُردو نام	طبّی نام	ڈاکٹری نام
بسہری بس گانٹھ - انگل بیڑہ	داخس	انی کیا Onychia

یادداشت: داخس ایک یونانی لفظ ہے جس کے لغوی معنی ہیں ناخنوں کا ورم۔

تعریف و ماہیت: اس مرض میں ناخن کی جڑ میں غلیظ خون کے جمع ہونے سے ورم پیدا ہو جاتا ہے۔

اسباب: ضربہ و سقطہ عمل ید (آپریشن) کرتے وقت ناخنوں کی جڑوں میں کسی متعدی سمیت کی چھوت کا لگ جانا' ناخنوں کی جڑ میں غلیظ خون کا اجتماع وغیرہ اس مرض کے اسباب ہیں۔

علامات: ناخن کی جڑ میں سرخی' سوزش اور شدید قسم کا ٹیس دار درد تڑپ اور قوی تمدد پایا جاتا ہے گاہے اس کے درد کی ٹیس بغل تک پہنچتی ہے شدت کی حالت میں مریض کو کم وبیش بخار بھی ہوجایا کرتا ہے گاہے ناخن کی جڑ میں پیپ پڑ جاتی ہے اور زخم پیدا ہو جاتا ہے جس سے شاذونادر ناخن گل کر گر پڑتا ہے اور تمام انگلی گل سڑ جاتی ہے۔

علاج: باسلیق کی فصد کھلوائیں جونکیں لگوائیں اور نضج مادہ کے بعد صفرا کے مسہل سے تنقیہ کرائیں اور ابتداء میں مرض میں مازو سبز سرکہ میں پیس کر یا اسپغول سرکہ میں تر کرکے اور برف میں سرد کر کے مقام ماؤف پر باندھ دیں اگر درد شدید ہو تو بزرالبنج اور افیون سرکہ میں پیس کر طلاء کریں اگر ان تدابیر سے فائدہ نہ ہو تو تیل کو خوب گرم کر کے انگلی کو اس کے اندر رکھیں اگر اس طرح بھی تحلیل نہ ہو تو پکانے والی دوائیں مثلاً تخم کنوچہ اور تخم کتان کی پلٹس باندھیں تاکہ پختہ ہوکر پھٹ جائے پھٹ جانے کے بعد مواد سے بالکل پاک و صاف کر کے کوئی مندمل مرہم لگا دیا کریں۔

منتخب و مجرب مرکبات:

ضماد: جو داخس یعنی بسہری کے ابتداء میں نہایت نافع اور مجرب ہے۔ صفتہ: اقاقیا' حضض' گل ارمنی' نشاستہ' مامیثا' صندل سفید' ہر ایک مساوی الوزن افیون ایک جز کا پانچواں حصہ' لعاب اسپغول میں شامل کرکے داخس کے مقام پر ضماد کرا دیا کریں۔

ڈاکٹری علاج: ابتدا مرض میں ڈھائی فیصدی طاقت کے کاربالک لوشن میں گدی تر کرکے ماؤف انگلی پر باندھ دیں یا 700 ملی گرام 25 ملی لیٹر والا کاسٹک لوشن مقام ماؤف پر دن میں دو مرتبہ طلاء کریں اگر اس سے آرام نہ ہو تو لن سیڈ پولٹس باندھیں جب زخم پھٹ جائے تو صاف کر کے اس پر آئیوڈوفارم چھڑک دیں یا نائٹریٹ آف لیڈ آئنٹ منٹ لگا دیا کریں۔

غذا و پرہیز: غلیظ اور سوداوی اشیاء سے پرہیز کرائیں غذا لطیف زود ہضم اور مقوی دیں جس میں دودھ' مکھن وغیرہ کافی مقدار میں ہو۔

امراض متفرقہ

اورام مفاصل

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
جوڑوں کی سوزش	التہاب مفاصل	آرتھرائیٹس Arthritis
جوڑوں کا ورم	ورم مفاصل	انفلیمیشن آف دی جائنٹس Inflammation of the Joints
جوڑوں کا درد	وجع المفاصل	ریوماٹزم Rheumatism

تعریف وماہیت: اس مرض میں جوڑوں کے اندر مختلف قسم کے عفونی یا غیر عفونی اسباب سے ورم ہو جاتا ہے جس سے جوڑوں میں درد اور تکلیف ہوتی ہے اور اکثر اوقات مریض ماؤف جوڑوں میں حرکت کرنے سے معذور ہو جاتا ہے۔

یادداشت: قدیم طبی کتابوں میں اورام مفاصل کا بیان وجع المفاصل اور گٹھیا کے ماتحت ہی کر دیا گیا ہے لیکن وجع المفاصل کی بجائے ہم نے اس جگہ اورام مفاصل کا عنوان دیا ہے کیونکہ وجع المفاصل بیشتر اورام مفاصل کی ایک اہم ترین علامت ہے۔

اقسام: اسباب کے لحاظ سے اطباء قدیم کے نزدیک اس مرض کی مندرجہ ذیل اقسام کی جاتی ہیں (1) وجع المفاصل دموی (2) وجع المفاصل صفراوی (3) وجع المفاصل بلغمی (4) وجع المفاصل سوداوی اور (5) وجع المفاصل مرکب جو دو یا دو سے زیادہ اخلاط کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے لیکن اطباء جدید نے اسباب کے لحاظ سے پہلے اس کی دو بڑی قسمیں کی ہیں (1) اورام مفاصل جن کے اسباب بخوبی معلوم ہو چکے ہیں اس میں پھر مندرجہ ذیل سات قسمیں ہیں۔ (1) اورام مفاصل ضربی (2) اورام مفاصل متعدی ان میں مختلف قسم کے متعدی امراض مثلاً سوزاک، زحیر، ذات الریہ، سل، حمی قرمزیہ (سکارلٹ فیور) مالٹا بخار، حمی وبخ محرقیہ اسہالی (ٹائیفائیڈ فیور) محرقہ مثل اسہالی (پیرا ٹائیفائیڈ فیور) آتشک تعفن الدم، تقیح الدم، خسرہ، کن پیڑوں وغیرہ کے تعدیہ سے پیدا ہونے والے اورام مفاصل سب شامل ہیں (3) اورام مفاصل گٹھیاوی یا نقرسی (اطباء قدیم کے نزدیک اوجاع مفاصل، گٹھیا، نقرس اور اورام مفاصل میں بہت تھوڑا فرق ظاہر کیا جاتا ہے لیکن طب جدید (ڈاکٹری) میں گٹھیا اور نقرس صرف جوڑوں کے اس مرض کو کہا جاتا ہے جس میں جوڑوں کے اندر مخصوص قسم کا مادہ (یورک ایسڈ) تراوش پا کر جمع ہو جاتا اور ان میں ورم اور درد پیدا کر دیا کرتا ہے) (4) اورام مفاصل مصلی اس میں مختلف قسم کے حیوانی مصل الدم (اینمل سیرا) مثلاً مضاد زحیر، مضاد خناق وبائی، مضاد کزاز، مضاد سرسام اور مضاد و صدیدی مصل کے ٹیکے سے پیدا ہونے والے اورام مفاصل شامل ہیں (5) اورام مفاصل عصبی اس میں نظام عصبی کے امراض مثلاً مرض مخ النخاع اور سل ظہری یا ہزال النخاع وغیرہ کی وجہ سے پیدا ہونے والے اورام مفاصل شامل ہیں (6) اورام مفاصل دموی اس میں مختلف قسم کے فقر الدم یا فساد خون مثلاً نقر الدم جریانی (ہیموفیلیا) اور فرفورا (پرپورا) وغیرہ سے پیدا ہونے والے اورام مفاصل شامل ہیں (7) اورام مفاصل غذائی اس میں نقص التغذیہ سے پیدا ہونے والے امراض مثلاً اسکربوط (لثہ دامیہ سکروی) اور کساح (رکٹس) سے متعلقہ اورام مفاصل شامل ہیں۔ وہ اورام مفاصل جن کے اسباب تاحال مبہم ہیں اس میں حداری حاد (ایکیوٹ ریوماٹزم) حمی حداری (ریوماٹک فیور) غیر معلوم متعدی اسباب اور دیگر نوبتی اجتماع الماء فی المفاصل وغیرہ سے پیدا ہونے والے اورام مفاصل شامل ہیں شدت وخفت کے لحاظ سے بھی اس مرض کو حاد اور مزمن اقسام میں منقسم کیا جاسکتا ہے۔

اسباب: جیسا کہ اوپر اقسام مرض میں درج کیا گیا ہے جوڑوں کے اندر خون، بلغم، صفرا، سودا یا ان میں سے دو یا دو سے زیادہ

اخلاط کا غلبہ، ضربہ وسقط، سوزاک، پیچش، ذات الریہ، سل، حمی قرمزیہ، مالٹا بخار، حمی دنج، محرقہ اسہالی، آتشک، تعفن الدم، تقیح الدم، خسرہ، کن پیڑے، گٹھیا اور نقرس، مختلف قسم کے حیوانی مصل الدم کا ٹیکہ بعض قسم کے عصبی امراض مثلاً مرض مخ النخاع، سل ظہری، ہزال النخاع، بعض قسم کے امراض خون مثلاً لال فقرالدم جریانی، فرفورا وغیرہ نقص تغذیہ کے بعض امراض مثلاً کساح اور اسکربوط وغیرہ اور حدار اور حمی حداری وغیرہ اس مرض کے پیدائشی اسباب ہیں اس کے علاوہ سردی کا لگنا، حد سے زیادہ جسمانی محنت، ناقص غذا اور حفظان صحت کے خلاف حالات بھی اس مرض کے اسباب معدہ میں شامل ہیں۔

علامات: اسباب کے اختلاف سے اس مرض کی علامات میں بھی کم وبیش اختلاف موجود ہوا کرتا ہے لیکن حاد قسم کے اورام مفاصل میں جو عموماً متعدی اور عفونی اسباب سے ہوا کرتا ہے اور سوزاک حاد یا ذات الریہ وغیرہ کے عوارض کے طور پر رونما ہوتا ہے ماؤف جوڑوں میں درد، ورم اور ذکاوت حس پائی جاتی ہے اکثر اوقات ان کے اندر رطوبت تراوش پا کر جمع ہوجاتی ہے اور بالعموم مریض ماؤف جوڑوں کو ہلا جلا نہیں سکتا بعض اوقات بالخصوص دموی قسم میں ماؤف جوڑوں پر سرخی بھی پائی جاتی ہے مریض کی نیند خراب ہوجاتی ہے اور عموماً غیر منظم قسم کا نوبتی یا دائمی بخار بھی کم وبیش ضرور پایا جاتا ہے عموماً ماؤف جوڑ کے اندر خراج بن کر ساختوں کے اندر یا جلد پر پھوٹ جاتا ہے اگر بڑے بڑے جوڑ مبتلائے مرض ہوں تو اکثر اوقات علامات میں شدت پیدا ہوکر خطرناک حالت ہوسکتی ہے مزمن قسم کے مرض میں جو عموماً سلی مواد سے ہوا کرتا ہے ماؤف جوڑ متورم ہوکر موٹا ہوجاتا ہے اور حرکت کرنے میں سخت درد کرتا ہے بلکہ عموماً اس کی حرکات محدود یا باطل ہوجاتی ہیں ان میں اگر علاج نہ کیا جائے تو کم وبیش عرصے میں پھوڑا بن کر پھوٹ جاتا ہے حداری اور ضربی قسم کے اسباب میں بھی یہ مرض عموماً مزمن ہوا کرتا ہے گٹھیاوی اور نقرسی مواد بھی مزمن قسم کے اورام مفاصل پیدا کیا کرتے ہیں۔

تشخیص: ضربہ وسقط میں بالعموم ایک دو ماؤف جوڑوں میں ہوہی ورم ہوا کرتا ہے جو سادہ قسم کا ہوتا ہے اور اکثر ضربی علامات کے دور ہونے کے ساتھ ہی دور ہوجایا کرتا ہے لیکن اکثر اوقات ضرب کے بعد مزمن قسم کے اورام مفاصل کی شکایت ہوجاتی ہے خصوصاً سلی استعداد کے مریضوں میں۔

سوزاکی اورام مفاصل اکثر حاد شکل میں دفعتاً ظاہر ہوتے ہیں بخار شدید ہوتا ہے جوڑوں میں ایک عام درد ہوتا ہے اور ان میں لیفی ساختیں پیدا ہوجاتی ہیں اورام بالعموم ایک ہی وقت میں کئی جوڑوں میں پیدا ہوجاتے ہیں بخار کئی ہفتے تک رہتا ہے اور جوڑوں کا معائنہ کرنے پر ان میں تغیرات نمایاں طور پر پائے جاتے ہیں اوتار کے غلافوں اور لیفی ساختوں میں بھی سوزشی علامات پائی جاتی ہیں اس کے علاوہ سوزاک کی دیگر مخصوص علامات کا پایا جانا جوڑوں میں سے ذرا سی رطوبت نکال کر اور اس کا خورد بینی امتحان کرنے پر اس میں جراثیم سوزاک کا پایا جانا، اوجاع مفاصل کے مخصوص علاج سے اس میں نمایاں فائدے کا ظاہر نہ ہونا اور اورام کا زیادہ تر قصی ترقوی، صدغی فکی، عجزی حاضری اور مہروں کے جوڑوں میں بھی پایا جانا اورام مفاصل سوزاکی کی خاصی تشخیصی علامات ہیں۔

زحیری اورام مفاصل میں زیادہ تر گھٹنے کے جوڑ ماؤف ہوتے ہیں اس کے بعد ٹخنوں اور کہنیوں کے انگلیوں، کندھوں اور کلائی کے جوڑ بھی بعض اوقات ماؤف ہوجاتے ہیں لیکن صدغی فکی اور قصی ترقوی جوڑ شاذ ونادر ہی مبتلا ہوتے ہیں اس میں بھی سوزاکی اورام کی طرح بخار ہوتا ہے جو مختلف عرصے تک رہتا ہے اس میں بھی عموماً آشوب چشم ہوجاتا ہے جو بالعموم چند روز میں بغیر علاج کے ہی اچھا ہوجاتا ہے اس میں سوزاک کی بجائے پیچش اور اس کی مخصوص علامات پائی جاتی ہیں اور اوجاع مفاصل کے مخصوص علاج سے اس میں بھی فائدہ ظاہر نہیں ہوتا۔

ذات الریہ حاد میں جو اورام مفاصل رونما ہوتے ہیں وہ بھی نہایت حاد ہوتے ہیں ان میں ورم اور درد نہایت شدید ہوتا ہے اس میں بھی ایک سے زیادہ جوڑ ماؤف ہوسکتے ہیں لیکن بالعموم گھٹنوں کے جوڑ زیادہ تر ضرور متاثر ہوتے ہیں جوڑوں میں

پیپ کے جمع ہو جانے سے نہایت درجہ ذکاوت حس سرخی اور درد ہوتا ہے۔

سلی اورام مفاصل عموماً نوجوان مریضوں میں ظاہر ہوتے ہیں اور ان کے ساتھ جسم کے کسی دوسرے حصے میں بھی عموماً سل کا وجود پایا جاتا ہے۔ حمی سرخی میں جوڑوں کے اورام عموماً پہلے ہفتے کے اختتام پر اور گاہے بخار کے دور ہو جانے پر ظاہر ہوتے ہیں معمولی حالات میں جوڑوں کے اندر عصبی قسم کا درد ہوتا ہے جو کچھ عرصہ بعد خود بخود زائل ہو جاتا ہے لیکن شدید حالات میں خالص ورم بھی پیدا ہو سکتا ہے۔ مالٹا بخار کے ابتداء میں جوڑوں کے اندر درد ہوتا ہے اس کے ساتھ عضلات اور لیفی ساخت میں بھی تکلیف ہوتی ہے بخار ہے ہر حملے کے اچھا ہونے پر اکثر جوڑوں کے اورام بھی اچھے ہو جاتے ہیں لیکن مابعد کے حملوں پر پھر جوڑوں بھی ماؤف ہو جاتے ہیں۔

ہڈی توڑ بخار (حمی وج، ڈنگو فیور) میں بھی جوڑوں اور ہڈیوں میں سخت درد ہوتا ہے جوڑ اکثر متورم اور سرخ ہو جاتے ہیں بخار کے دفعیے کے ساتھ بالعموم جوڑوں کا ورم زائل ہو جاتا ہے گو جوڑوں میں درد ازالہ بخار کے چند ہفتے بعد تک بھی رہتا ہے محرقہ اسہال اور محرقہ مثل اسہالی بخار میں جوڑ شاذونادر ہی متورم ہوتے ہیں اور جب ہوتے ہیں عموماً حاد درجہ مرض کے آخری ہفتوں میں ہوتے ہیں گاہے ان میں تعفن دموی کی وجہ سے پیپ بھی پڑ جاتی ہے۔

آتشکی اورام مفاصل آتشک خلقی کے دوسرے یا تیسرے درجے میں ظاہر ہوتے ہیں ان میں جوڑوں کے اندر بہت کم یا بالکل درد نہیں پایا جاتا حرکات بھی ہو سکتی ہیں اس کے ساتھ آتشک کی دیگر علامات بھی پائی جاتی ہیں خلقی آتشک میں بعض اوقات چھ سے پندرہ سال کی عمر میں جوڑوں کے اندر مزمن قسم کا ورم ہو جایا کرتا ہے اس میں بھی درد نہیں ہوتا اور جوڑ کی حرکات قائم رہتی ہیں یہ بالعموم دونوں گھٹنوں کے جوڑوں میں پایا جاتا ہے گو ایک دوسرے میں کسی قدر کم وبیش ہو سکتا ہے۔

تعفن الدم اور تقیح الدم میں بھی جوڑوں کے اندر اکثر ورم ہو جایا کرتا ہے جو عموماً حاد قسم کا ہوتا ہے اس کے ساتھ سخت درد اور ورم پایا جاتا ہے جوڑوں کے اندر سخت پیپ پڑ جاتی ہے اور ان میں تہیج و سرخی پائی جاتی ہے۔ تقیح الدم کی صورت میں اکثر اوقات شدید قسم کا ورم غشاء العظم پیدا ہو جاتا ہے اور اس کی وجہ سے بعض جوڑ بھی مبتلا ہو جایا کرتے ہیں اس کو اورام مفاصل کی دوسری قسموں سے تشخیص کرنے کے لئے ایکس ریز کا امتحان بھی کرانا چاہئے۔ گھٹیاوی قسم کے اورام مفاصل کی تشخیص کے لئے دیکھو بیان "گھٹیا" اور حداری قسم کے اورام کے لئے دیکھو بیان "حمی حداری"۔

مصلی ٹیکوں سے پیدا ہونے والے اورام مفاصل سے پہلے ٹیکوں کا وجود پایا جاتا ہے۔ عصبی قسم کے اورام مفاصل میں جو ہزال النخاع سے ہوتے ہیں گھٹنے اور کولہے کے جوڑ مبتلا ہوتے ہیں اور مرض نخ النخاع کی صورت میں زیریں اطراف کے جوڑ یا زیادہ متورم ہوتے ہیں ان میں درد برائے نام یا بالکل نہیں ہوتا لیکن ورم اور سوجن نمایاں ہوتی ہے اس کے علاوہ مذکورہ امراض کی مخصوص علامتیں بھی ضرور کم وبیش موجود ہوتی ہیں۔

فقر الدم جریانی میں عموماً جوڑوں کے اندر جریان خون ہو کر ورم پیدا ہوتا ہے اکثر اوقات گھٹنوں کے جوڑ ماؤف ہوتے ہیں اس کے بعد ٹخنوں اور کہنیوں کے جوڑ مبتلا ہوتے ہیں لیکن اصولاً ہر ایک چھوٹا بڑا جوڑ ماؤف ہو سکتا ہے ماؤف جوڑ اجتماع خون کی وجہ سے تن جاتا ہے اس میں درد ہوتا ہے اور کسی قدر بخار بھی ہو جاتا ہے گاہے جوڑوں کے اندر جمع شدہ خون کے جذب ہو جانے سے شفا بھی ہو جاتی ہے اور گاہے تحجر کا عارضہ پیدا ہو جاتا اور ماؤف جوڑوں کی حرکت باطل ہو جاتی ہے اسی طرح فرفورا سادہ میں جوڑوں کے اندر خفیف درد اور اورام ہو جاتا ہے جو آرام اور مناسب علاج سے بہت جلد درست ہو جاتا ہے لیکن بعض اوقات یہ نہایت شدید ہوتا ہے۔

اسکربوط اور کساح میں بھی جوڑ بعض اوقات متورم ہو جاتے ہیں اول الذکر صورت میں غشاء العظم کے نیچے جریان خون ہو کر اور کساح میں ہڈیوں کے خراب ہو جانے سے ان میں ان امراض کی مخصوص علامات پائی جاتی ہیں۔ اطبائے قدیم کے

نظریے کے مطابق سبب مرض کی تشخیص کے لئے جس خلط کا غلبہ ہو اس کی مخصوص علامتیں پائی جاتی ہیں چنانچہ دموی میں سرخی ہوتی ہے ورم زیادہ پھولا ہوا ہوتا ہے درد اور ٹیسیں شدید ہوتی ہیں اور غلبہ خون کی علامتیں پائی جاتی ہیں صفراوی میں رنگ زرد ہوتا ہے ورم کم پھولا ہوا ہوتا ہے درد اور سوزش شدید ہوتی ہے سرد اشیاء سے نفع ملتا ہے وغیرہ بلغمی میں رنگ سفید ہوتا ہے سوزش اور ورم کم ہوتا ہے درد جوڑوں کی گہرائی میں ہوتا ہے گرم اشیاء سے فائدہ ہوتا ہے وغیرہ سوداوی میں درد ہلکا ہوتا ہے جوڑوں میں خشکی ہوتی ہے اور متورم جوڑ کا رنگ نیلا ہوتا ہے تناؤ کم ہوتا ہے ورم میں سختی ہوتی ہے گرم اور تر چیزوں سے نفع حاصل ہوتا ہے وغیرہ۔

انجام: اگر مرض کے ظاہر ہوتے ہی مناسب علاج کے ذریعے اس کے سبب کو رفع کردیا جائے تو شدید علامات کے دفعیے کے بعد مالش اور تدریجی ورزش وغیرہ سے مرض کے جملہ عوارضات دور ہوجاتے ہیں اور کلی شفا حاصل ہوجاتی ہے لیکن جب مرض بہت شدید ہو اور جوڑوں کی متصلہ ساختوں میں بہت زیادہ تغیرات رونما ہوچکیں تو اکثر علاج سے تکلیف دہ علامات کو دور کیا جاسکتا ہے لیکن مرض کو جڑ سے دور نہیں کیا جاسکتا یا اگر وہ بالکل ٹھیک بھی ہوجائے جب بھی ماؤف جوڑوں کی وضع اور افعال میں کم وبیش خرابی ضرور آجاتی ہے بعض اوقات جوڑ بالکل متحجر ہوکر رہ جاتے ہیں اور کسی قسم کی حرکت نہیں کرسکتے۔

اصول علاج: علاج میں سب سے پہلا اور اہم قدم یہ ہے کہ سبب کو معلوم کرکے اس کو دفع کرنے کی کوشش کی جائے عفونی اسباب کو معلوم کرنے کے لئے پوری کوشش کریں حتیٰ کہ اگر ممکن ہو تو دانتوں اور ہڈیوں وغیرہ کا امتحان بذریعہ ایکس ریز کراکر تسلی کرلیں۔

اس کے بعد شدید حالات میں جن کے ساتھ بخار بھی ہوتا ہے مریض کو کسی ہوادار اور روشن کمرے میں بالکل آرام کے ساتھ بستر میں لٹائے رکھیں ماؤف جوڑوں میں بالکل حرکت نہ ہونے دیں اور ان میں ذیل کی تدابیر میں سے جو میسر ہو ان کے ذریعے گرمی پہنچائیں۔ برقی روشنی کا غسل دیں گرم تکور کرائیں گرم پلٹس بندھوائیں اور گرم ضماد کرائیں داخلی طور پر مسکن درد دوائیں دیں خصوصاً جب کہ شدید قسم کا درد موجود ہو قبض ہو تو رفع کردیں اور حسب مادہ نضج کرکے تنقیہ کریں بائر صاحب کے مندرجہ ذیل طریق پر علاج کرنا بھی اس وقت تک مفید ہے جب تک کہ اصل سبب مرض پوری طرح معلوم نہ ہو ماؤف جوڑ سے اوپر قلب کی سمت ربڑ کی لچک دار پٹی اس قدر زور سے باندھ دیں کہ اس سے وریدی خون کی روانی تو رک جائے لیکن شریانی خون کی روانی پر کوئی اثر نہ پڑے اس طرح کم از کم بیس منٹ تک باندھ کر کھول دیا کریں دن میں چند مرتبہ ایسا کریں ان اورام مفاصل میں جن کے ساتھ بخار نہ ہو لیکن ورم کی دیگر خاص علامات مثلاً سرخی، گرمی، سوجن یا درد وغیرہ پائی جائیں تو ماؤف جوڑ کو کامل آرام پہنچانا لازمی ہے اور مذکورہ بالا اصول پر علاج کریں۔

اگر دانت ماؤف ہوں تو ان کا مناسب علاج کریں اور اگر ضرورت ہو تو بالکل نکلوادیں مناسب مصل الدم کا ٹیکہ بھی کرائیں بجلی کا علاج کرانا اکثر اوقات بہت نفع بخشتا ہے اگر جوڑوں میں التصاق اور تحجر پیدا ہوگیا ہو تو عمل جراحی کے ذریعے غیر طبعی التصاق کو توڑنے کی کوشش کریں۔

دستور العلاج: (1) معجون سورنجاں شیریں سات گرام ہمراہ شیرہ تخم خیارین، شیرہ خارخسک، شیرہ تخم خربزہ ہر ایک تین گرام، شربت بزوری پچاس ملی لیٹر صبح شام استعمال کرائیں۔

(2) حب سورنجاں چھ عدد رات کو سوتے وقت کھلائیں۔

(3) مقامی طور پر استعمال کرنے کے لئے اسپغول پچیس گرام، کو کنار پچیس گرام پانی میں پیس کر آگ پر پکائیں جب غلیظ ہوجائے تو اس میں روغن گل بارہ ملی لیٹر شامل کرکے لیپ تیار کریں پہلے ماؤف جوڑوں کو گرم پانی میں نمک ملاکر اور اس میں کپڑا تر کرکے تکور کردیں اس کے بعد مذکورہ لیپ نیم گرم کرکے لگادیا کریں ہفتہ عشرہ کے بعد۔

(4) گل بنفشہ سات گرام' مویز منقی نودانہ' بیخ کاسنی سات گرام' بادیان سات گرام' گاؤزبان پانچ گرام' سورنجاں شیریں نیم کوفتہ سات گرام' بوزیدان نیم کوفتہ پانچ گرام' تخم خیارین سات گرام رات کو گرم پانی میں بھگوئیں اور صبح کو مل چھان کر خمیرہ بنفشہ پچاس گرام اس میں حل کر کے صبح کو پلائیں...... اور

(5) مندرجہ بالا نسخہ نمبر ایک شام کو پلا دیا کریں اور مقامی طور پر (6) برگ حنا پچیس گرام' صابن دیسی چھ گرام' سرکہ خالص بقدر حاجت میں پیس کر لیپ کرائیں دو تین ہفتے مزید یہ دوائیں استعمال کرانے کے بعد اگر ضرورت ہو تو مغز املتاس کے دو تین مسہل دیں اور جب شکایت نہایت خفیف رہ جائے تو معجون سورنجاں ایک بارہ گرام صبح شام کھلا دیا کریں اور روغن حنا روغن سورنجاں ہم وزن کی جوڑوں پر مالش کرا دیا کریں۔

گٹھیاوی اورام واوجاع میں جس کے ساتھ بخار بھی ہوتا ہے پہلے (1) گل بنفشہ سات گرام' مویز منقی نودانہ' بیخ کاسنی سات گرام' بادیان سات گرام' تخم خیارین نیم کوفتہ سات گرام' بوزیدان نیم کوفتہ پانچ گرام' گاؤزبان پانچ گرام سب کو جوش دے کر خمیرہ بنفشہ پچاس گرام شامل کر کے خاکسی سات گرام اس کے اوپر چھڑک کر صبح شام پلائیں۔ رفع قبض کے لئے (2) اطریفل ملین پانچ گرام' رات کو سوتے وقت کھلا دیا کریں اور (3) گرم پانی میں نمک ملا کر اس میں کپڑا تر کر کے ماؤف جوڑوں پر اس سے تکور کریں تین چار روز کے بعد جب بخار رفع ہو جائے تو بجائے مذکورہ بالا نسخوں کے (4) معجون سورنجاں سات گرام ہمراہ شیرہ بادیان' شیرہ تخم خیارین' شیرہ تخم خربزہ ہر ایک تین گرام' شربت بزوری پچاس ملی لیٹر اس میں حل کر کے صبح شام پلا دیا کریں اور (5) حب سورنجاں چھ عدد رات کو سوتے وقت کھلا دیا کریں اور ماؤف جوڑوں پر (6) روغن حنا اور روغن سورنجاں ہم وزن یا روغن گل آکھ نیم گرم کی مالش کرائیں۔ اگر آتشک' سوزاک وغیرہ کے سمی مادے کی وجہ سے اورام و اوجاع مفاصل کی شکایت ہو اور ان کے ساتھ کم وبیش تحجر اور سختی بھی پیدا ہوگئی ہو تو صبح کو (1) جوہر منقی دس ملی گرام ہمراہ شیر بز و شربت عناب پچیس ملی لیٹر دیں اور روزانہ شیر بز پچیس ملی لیٹر بڑھائیں۔ جب نصف لیٹر تک مقدار پہنچ جائے تو پچیس ملی لیٹر روزانہ گھٹائیں حتیٰ کہ پہلی مقدار آ جائے' ساتھ ہی شربت بقدر ذائقہ بڑھاتے جائیں اور شام کو (2) معجون سورنجاں سات گرام ہمراہ شیرہ خیارین تین گرام' شیرہ تخم خربزہ تین گرام' شیرہ خارخسک تین گرام' عرق ماء الجبن 75 ملی لیٹر' عرق مرکب مصفی خون 75 ملی لیٹر اور شربت بزوری پچاس ملی لیٹر کا استعمال کرائیں اور (3) حب سورنجاں ملین چھ عدد رات کو سوتے وقت کھلائیں اور مقامی طور پر ماؤف جوڑوں پر (4) گل بابونہ' عنب الثعلب' مرزنجوش' تخم خطمی' تخم خبازی ہر ایک پچیس گرام پانی میں جوش دے کر روغن زیتون 125 ملی لیٹر اس میں شامل کر کے اس کے ساتھ نطول کرائیں اور نطول کے بعد (5) جند بیدستر' قسط تلخ ہر ایک دس گرام' زراوند چودہ گرام' عصارہ مرزنجوش آدھ سیر' روغن زیتون 750 گرام' چمگادڑ ذبح کئے ہوئے بارہ عدد سب کو ملا کر آگ پر رکھ کر جوش دیں جب پانی جل جائے اور صرف روغن زیتون باقی رہ جائے تو اسے محفوظ رکھیں اور اس میں ہم وزن روغن ملا کر اس کو نیم گرم کر کے مقام ماؤف پر مالش کر کے اوپر سے پرانی روئی گرم کر کے باندھ دیا کریں۔

منتخب و مجرب مرکبات۔ معجون سورنجاں: جو ہر قسم کے اورام اوجاع مفاصل میں مفید و مجرب ہے۔ صفتہ: سورنجاں شیریں سفید بیس گرام' ہلیلہ زرد بیس گرام' تخم کرفس' بادیان' فلفل سفید' ایلوا صحر' نمک ہندی' برگ حنا' سمندر جھاگ ہر ایک پانچ گرام' گل سرخ' زنجبیل' سقمونیا' کنجد ہر ایک دس گرام' تربد سفید 55 گرام' شہد 600 ملی لیٹر' روغن بادام بارہ ملی لیٹر' تربد کو روغن بادام میں چرب کریں اور باقی ادویہ کوٹ چھان کر شہد کے ساتھ معجون بنائیں سات گرام ہمراہ پانی یا عرق عشبہ یا کسی دوسرے مناسب بدرقہ کے استعمال کریں۔

حب سورنجاں ملین: وجع المفاصل اور عرق النساء وغیرہ میں نافع ہے تلیین بھی کرتی ہے۔ صفتہ: صبر سقوطری' پوست ہلیلہ زرد' سورنجاں شیریں ہر ایک سات گرام سب کو کوٹ پیس کر آب تازہ میں جنگلی بیر کے برابر گولیاں بنالیں ان میں سے چھ عدد یا

بقدر تین گرام ہمراہ آب تازہ رات کو سوتے وقت کھلا دیا کریں۔

اکسیر اوجاع: جو مزمن اوجاع مفاصل اور عصبی دردوں میں نافع ہے۔ صفتہ: سنکھیا' شورہ' سہاگہ' نوشادر ہر ایک بارہ گرام سب کو پھٹکری پانچ تولہ میں رکھ کر پانچ کلوگرام اُپلوں کی آگ دیں پھٹکری کو پیس کر نیچے اوپر دے لیں اور آگ دینے کے بعد سب کو پیس لیں بوقت ضرورت دس ملی گرام' معجون سورنجاں سات گرام میں ملا کر کھلا دیا کریں۔

تریاق اوجاع جدید: جو ہر قسم کے اوجاع مفاصل اور ہر قسم کے عصبی دردوں میں نافع ہے۔ صفتہ: سورنجاں شیریں' کشنیز خشک ہر ایک بارہ گرام' اسپرین چھ گرام' اینٹی پائرین دو گرام' کیفین سائٹراس تین گرام نبات سفید چالیس گرام۔ سب کو کوٹ چھان کر سفوف بنالیں بوقت ضرورت اس میں سے دو دو گرام دن میں تین مرتبہ پانی کے ساتھ کھلا دیا کریں۔

روغن گل آکھ: جو ہر قسم کے وجع المفاصل' نقرس' کمر' پنڈلی اور سردی کے درد میں نافع ہے۔ صفتہ: گل آکھ' سورنجاں تلخ' زنجبیل' اجوائن خراسانی ہر ایک بارہ گرام' روغن کنجد 125 ملی لیٹر۔ تمام دواؤں کو روغن کنجد میں ڈال کر جلائیں اور روغن کو صاف کر کے محفوظ رکھ لیں بوقت ضرورت نیم گرم کر کے مقام ماؤف پر مالش کرا کر اس کے اوپر روئی سینک کر باندھ دیں۔

روغن حنا: جو امراض مفاصل اور گھٹیا و نقرس میں مفید ہے۔ صفتہ: برگ مہندی آدھ کلوگرام کو دو لیٹر پانی میں یہاں تک جوش دیں کہ نصف رہ جائے اس کے بعد چھان لیں اور آدھ لیٹر تلوں کا تیل ملا کر پھر جوش دیں۔ جب صرف تیل باقی رہ جائے تو اُتار کر صاف کر کے جوڑوں پر ملیں۔

روغن سورنجاں: اوجاع مفاصل اور گھٹیا کے لئے مفید ہے۔ صفتہ: سورنجاں مصری' آب کرفس ہر ایک 45 گرام' چرائتہ 22 گرام' سورنجاں اور چرائتہ کو نیم کوب کر کے ایک رات دن بھگوئے رکھیں۔ دوسرے روز جوش دیں' اس کے بعد چھانیں اور آب کرفس اضافہ کر کے چہارم حصہ روغن زیتون ملا کر جوش دیں تاکہ پانی جل کر روغن باقی رہ جائے محفوظ رکھیں بوقت ضرورت نیم گرم کر کے مالش کریں۔

علاج ڈاکٹری: ہدایات مندرجہ علاج طبی پر عمل کریں ماؤف جوڑوں پر اینٹی فلوجسٹن یا کے اولین کی کوئی اور پلٹس لگوائیں آئیوڈین وغیرہ کی پلٹس بھی مفید ہوتی ہے۔ شدت درد میں پیرائڈ ون 175 ملی گرام کی دو تین پڑیہ مافیناسٹین بمقدار 100 ملی گرام کی دو تین پڑیہ دن میں استعمال کرائیں۔ آنتوں کے تعفن کو دور کرنے والی ادویہ مثلاً گائیا کول کارب 350 ملی گرام دن میں تین مرتبہ روزانہ یا سیلول' ڈایا مول یا سلین بمقدار تین قطرے استعمال کرائیں کلوزل آئیوڈین دو گرام سے چار گرام تک تھوڑے پانی میں حل کر کے یا فرانسیسی ٹنکچر آئیوڈین جس میں پوٹاشیم آئیوڈائیڈ کی آمیزش نہیں ہوتی بمقدار چھ قطرے تھوڑے سے پانی یا دودھ میں ملا کر دن میں تین مرتبہ روزانہ استعمال کرانا مفید ہے ذیل کے نسخوں میں سے کسی ایک کا استعمال نافع ہے:

(1)

سوڈیائی سیلی سلاس (نیچرل)	700 ملی گرام
سوڈایائی بائیکاربونیٹس	500 ملی گرام
سیرپ زنجبرس	ایک گرام
ایکوا کلوروفارمائی	25 ملی لیٹر

ایسی ایک ایک خوراک پہلے ہر دو دو گھنٹے بعد چھ خوراک تک اور پھر ہر تین تین گھنٹے بعد چار خوراک تک اور پھر ہر چار چار گھنٹے بعد دیتے رہیں۔

(2)

سوڈیائی سیلی سیلیٹس (نیچرل)	700 ملی گرام
پوٹاشیائی کاربونیٹس	500 ملی گرام
ایکسٹریکٹ گلیسر ہائزی لیکوئڈ	15 قطرے

سپرٹس ایمونیا ایرومیٹکس	20 قطرے
ایکوا کلوروفارمائی	25 ملی لیٹر

ایسی ایک ایک خوراک دوا ہر چار گھنٹے بعد دیں دو تین روز کے بعد ہر چھ چھ گھنٹے بعد دیں۔

غذا و پرہیز: اگر بخار بھی ہو تو غذا سیال مثلاً صرف دودھ یا ایگ فلپ وغیرہ دیں یوں بھی اس مرض میں ایسی اغذیہ کا استعمال کرانا نہایت ضروری ہے جن میں حیاتین بہت زیادہ مقدار میں ہوں چنانچہ دودھ' بالائی' انڈے' تازہ لیموں یا سنگترے کا رس' تازہ پختہ پھل اور سبز ترکاریاں' مچھلی وغیرہ مریض کی قوت ہضم کے مطابق دیں۔ کاڈ مچھلی کے جگر کا تیل (کاڈ لور آئل) اور اس کے مرکبات کا استعمال بھی مفید ہے ہر قسم کی ثقیل اور بادی اشیاء سے پرہیز کرائیں گوشت بھی کم کردیں۔

نقرس

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
نقرس	نقرس	گاؤٹ Gout

یادداشت: نقرس نقوروس سے مشتق ہے جو ایک یونانی لفظ ہے اور جس کے لغوی معنی ہیں پاؤں کے انگوٹھے کا جوڑ چونکہ یہ مرض بالعموم پاؤں کے انگوٹھے کے جوڑ سے شروع ہوا کرتا ہے اس لئے اس کو اس نام سے نامزد کیا جاتا ہے۔

تعریف و ماہیت: اس مرض میں خون کے اندر مخصوص بولی مواد (حمض بولی۔ یورک ایسڈ) کی زیادتی سے جوڑوں اور بالخصوص ہاتھ پاؤں کے جوڑوں میں ایک طرح کے ارضی مواد (سوڈیم بائی یوریٹ) کا اجتماع ہو جاتا ہے جس سے ان میں نہایت شدید قسم کا درد ہونے لگتا ہے پہلے یہ درد عموماً پاؤں کے انگوٹھے کے جوڑ سے یا شاذونادر ہاتھ کے انگوٹھے کے جوڑ یا کسی دوسرے جوڑ سے شروع ہوتا ہے اور پھر بتدریج تمام جوڑ اس میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔

اقسام: بقول اطبائے قدیم اس مرض کی حار بارد اور مرکب تین قسمیں ہیں لیکن اطبائے جدید کے نزدیک اس کی حاد' مزمن اور بے قاعدہ تین قسمیں ہیں۔

اسباب: اطبائے قدیم کے نزدیک اس مرض کا باعث اخلاط اربعہ میں سے کسی ایک یا زیادہ کا غلبہ ہوا کرتا ہے لیکن جیسا کہ اوپر ماہیت مرض میں ظاہر کیا جاچکا ہے اطبائے جدید کے نزدیک خون میں حمض بولی کی زیادتی اور موروثی استعداد مرض اس کے خاص اسباب ہیں گوشت اور شراب کی کثرت' سوء ہضم نقص تغذیہ' ضربہ وسقطہ اور فکر و پریشانی وغیرہ بھی اس مرض کی پیدائش میں کافی حصہ لیتے ہیں عورتوں کی نسبت سے مردوں میں اور غریبوں کی نسبت سے امیروں میں یہ مرض زیادہ ہوا کرتا ہے گو یہ ہر عمر میں ظاہر ہوسکتا ہے لیکن اکثر اوقات ادھیڑ عمر (35 سے 50 سال) کے لوگ اس میں زیادہ مبتلا ہوا کرتے ہیں سیسے کا کام کرنے والے لوگ بھی بعض اوقات میں مبتلا ہو جایا کرتے ہیں گو یہ بہ نسبت گرم ممالک اور گرم موسم کے سرد ممالک اور سرد موسم میں زیادہ ہوا کرتا ہے لیکن ہر جگہ اور ہر موسم میں ہوسکتا ہے۔

علامات: سب سے پہلے کان کی لو میں سفیدی مائل رنگ کی سخت گانٹھیں سی پیدا ہو جاتی ہیں جن میں گاہے کھجلی یا ذکاوت حس پائی جاتی ہے اس کے بعد حاد قسم کے نقرس میں پہلے چند روز اکثر اوقات مریض میں سوء ہضم' بے چینی اور ہاتھ پاؤں میں خفیف درد کی شکایت ہوتی ہے جس کا مریض خیال نہیں کرتا اس کے بعد عموماً رات کے وقت اکثر دائیں یا گاہے دونوں پاؤں کے انگوٹھے کے جوڑ میں شدید قسم کا درد ہونے لگتا ہے مریض درد کی وجہ سے دفعتاً جاگ اٹھتا ہے اس کے ساتھ مریض کے جسم میں کسی قدر لرزہ (جھرجھری) بھی ہوتی ہے جوڑوں کا درد بتدریج بڑھتا جاتا ہے جلن اور ٹیس پڑنے لگتی ہے مقام ماؤف میں تمدد اور سختی آجاتی ہے لرزے کے ساتھ جسم کی حرارت بھی بڑھ کر 101 یا 102 درجہ فارن ہیٹ تک ہو جاتی ہے مریض بہت بے

چین ہو جاتا ہے لیکن چند گھنٹے کے بعد مریض کو پسینہ آتا اور وہ بالآخر سو جاتا ہے صبح اٹھنے پر ماؤف جوڑ متورم' سخت اور گہرا سرخی مائل پایا جاتا ہے اور اس میں سخت درد ہوتا ہے دن کے وقت درد میں کسی قدر کمی ہو جاتی ہے لیکن رات کو درد پھر شدید ہو جاتا ہے بے چینی بدستور موجود رہتی ہے اور جسم کی حرارت بھی زیادہ رہتی ہے یہ دورہ کئی دن تک رہتا ہے یا دو دن کے بعد زائل ہو جاتا ہے گاہے درد انگوٹھے کے جوڑوں میں شروع ہو کر ٹخنے' کلائی' ہاتھ پاؤں کے دوسرے جوڑوں اور بعض اوقات جسم کے باقی تمام جوڑوں میں بھی پھیل جاتا ہے اس کے ساتھ خون کے سفید دانے بہت بڑھ جاتے ہیں اور گاہے تنگی تنفس' ہذیان' بے ہوشی وغیرہ دوسری علامتیں بھی پائی جاتی ہیں شاذ و نادر ہاتھ پاؤں کی وریدوں میں سدہ بھی پڑ جاتا ہے اس قسم کے دورے اکثر ہر سال بہار اور خزاں میں ہوتے رہتے ہیں نقرس مزمن میں چند دوروں کے بعد جوڑ پوری طرح اچھے نہیں ہوتے ان میں ارضی مواد جمع ہوتا جاتا ہے اور جوڑوں میں بدوضعی پیدا ہو جاتی ہے اور ان پر بڑی بڑی گانٹھیں سی بن جاتی ہیں بعض اوقات ان کے اوپر کا چمڑا پھٹ کر نیچے سے سفید کھریا مٹی کی طرح کا مواد نمایاں ہو جاتا ہے اور وہاں زخم پیدا ہو جاتے ہیں جو بڑی مشکل سے اچھے ہوتے ہیں مریض کی صحت عامہ بھی خراب ہو جاتی ہے اس میں اکثر سوء ہضم کی شکایت رہتی ہے اس کے خون کا دباؤ بھی بڑھ جاتا ہے پیشاب بھی مقدار میں زیادہ آنے لگتا ہے اور اس میں رطوبت بیضیہ اور قشور پائے جاتے ہیں بے قاعدہ قسم کے نقرس میں مستعدد مریضوں میں مختلف قسم کے عوارض پائے جاتے ہیں مثلاً دردِ سر' شقیقہ' بعض قسم کے درد عصبی' ضیق النفس' سعال مزمن' خفقان' ورم غلاف القلب وغیرہ' قلبی عوارضات' سوء ہضم' قبض' اسہال وغیرہ اور بول زلالی' نار فارسی' شبور جلدی وغیرہ۔

<u>انجام:</u> یہ مرض بہت مزمن ہوتا ہے اور گو اس سے موت واقع نہیں ہوتی لیکن یہ مرض کامل طور پر رفع بھی نہیں ہوتا غذا کی بد پرہیزی سے اس کے دورے جلد جلد پڑنے لگتے ہیں۔

<u>اصول علاج:</u> غلبہ خون میں فصد کھلوائیں باقی اخلاط کے غلبے کی صورت میں ان کے مخصوص منضج پلا کر مسہلات کے ذریعے تنقیہ کریں اس مرض کے علاج میں داخلی یا خارجی طور پر زیادہ سرد دواؤں کا استعمال ممنوع ہے غذا کی اصلاح کریں نقرس حار میں داخلی طور پر یہ نسخہ دیں۔

سورنجاں' عدس مقشر ہر ایک ایک حصہ' استخوان سوختہ چوتھائی حصہ' شکر سب کے ہم وزن سب کو کوٹ پیس کر سفوف بنائیں اور اس میں سے سات سے دس گرام تک پانی وغیرہ کے ہمراہ کھلادیا کریں تنقیہ کے لئے ذیل کی گولیاں استعمال کرائیں۔

صفتہ: صبر سقوطری تین گرام' سقمونیائے مشوی 850 ملی گرام' گل سرخ ایک گرام' سورنجاں سفید ایک گرام' سب کو کوٹ چھان کر پانی کے ساتھ گولیاں بنالیں اور رات کو سوتے وقت تمام پانی وغیرہ کے ساتھ کھلادیں مقامی طور پر ذیل کی دواؤں میں سے کسی ایک کا ضماد کرائیں اسپغول اور سرکہ باہم ملا کر سرد کر کے ماؤف جوڑ پر باندھ دیں یا گل سرخ' صندلین' گل ارمنی ہر ایک چالیس گرام' شیاف مامیثا بارہ گرام' فوفل' سفیدآب ہر ایک بارہ گرام سب کو آب کاہو اور سرکہ گلاب میں پیس کر ضماد تیار کریں اور مقام ماؤف پر لگائیں اگر درد نہایت شدید ہو تو اس میں افیون یبروج اور شوکران تین گرام کا بھی اضافہ کرلیں عدس مقشر کو آب کشنیز سبز میں پیس کر اور قدرے کافور اس میں اضافہ کر کے طلاء کرنا بھی نافع ہے۔

نقرس بارد میں میعہ سائلہ' جند بیدستر' فرفیون' مرکی' صبر اور اقاقیا مساوی الوزن کو پرانی شراب میں پیس کر طلاء کریں سداب' بابونہ' اور مرزنجوش' اکلیل الملک وغیرہ کے جوشاندہ کے ساتھ نطول کرنے کے بعد روغن سوسن کی مالش کرنا بھی مفید ثابت ہوتا ہے داخلی طور پر تنقیہ کے بعد حب منتن یا حب سورنجاں کا استعمال کرائیں۔

<u>دستور العلاج:</u> اوجاع مفاصل کے مطابق ہے۔

ڈاکٹری علاج: ہدایات مندرجہ علاج طبی پر عمل کریں مقامی طور پر گرم ٹکور کریں یا سچورِ یٹیڈ میگ سلف گلیسرین کا ضماد لگوائیں یا ذیل کے محلول میں لنٹ تر کر کے ماؤف جوڑ پر رکھیں:

سوڈا کاربوناس	8 گرام
لنی مینٹ بیلاڈونا	50 گرام
لنی مینٹ اوپیائی	40 گرام
پانی	200 ملی لیٹر

اوپر سے آئلڈ سلک سے ڈھانپ دیں اور ہر دو تین گھنٹے کے بعد پٹی بدلتے رہیں۔

داخلی طور پر پہلے رات کو سوتے وقت تین گرین کیلومل' سوڈا بائیکارب دس یا پندرہ گرین میں ملا کر کھلائیں اور دوسرے دن صبح کو میگ سلف فروٹ سالٹ یا سڈلز پاؤڈر کی ایک خوراک پلادیں اس کے بعد حاد مریضوں میں ذیل کا نسخہ استعمال کرائیں:

پوٹاشی سائٹراس	1.4 گرام
وائنم کالچی سائی	20 قطرے
سپرٹ کلوروفارمائی	10 قطرے
ایکوا	25 ملی لیٹر

ایسی ایک ایک خوراک ہر چوتھے گھنٹے بعد پلادیا کریں۔

اس نسخے میں ٹنکچر گوائے کائی ایمونیا پندرہ قطرے کا اضافہ بھی کیا جاسکتا ہے وٹاونان یا نیوسنکوفان 350 ملی گرام دن میں تین مرتبہ روزانہ' ہفتہ میں تین دفعہ دینا نہ صرف اس مرض میں ہی مفید ہے بلکہ اوجاع مفاصل اور عرق النساء میں بھی مفید ہے۔ پوٹاشیم آئیوڈائیڈ 175 سے 350 ملی گرام دن میں تین مرتبہ بشرطیکہ گردے ماؤف نہ ہوں پائیرزین پانچ گرین روزانہ دن میں دو مرتبہ بعد از غذا یا تھیالین ایک چمچہ چائے بھر روزانہ دو مرتبہ دینا بھی مفید ہے جگر کی تحریک اور اصلاح کے لئے ذیل کی گولی رات کو سوتے وقت دیتے ہیں:

یونی مین	35 ملی گرام
پوڈافلن	8 ملی گرام
رائی ڈین	17 ملی گرام
پل رہائی کو	140 ملی گرام
ایکسٹریکٹ ہائیوسائمس	35 ملی گرام
ایکسٹریکٹ جنشن	حسب ضرورت

گوائے کم ریزن 175 ملی گرام سے 350 ملی گرام کچٹ میں ڈال کر روزانہ دن میں تین مرتبہ کھلانے سے اکثر درد کا دورہ رُک جاتا ہے۔

غذا و پرہیز: غذا لطیف اور زود ہضم مثلاً روٹی' مکھن' پختہ میوہ جات' آب فواکہات اور لیمونیڈ وسوڈا وغیرہ بکثرت دیں پانی زیادہ مکھن دودھ نسبتاً کم دیں گوشت' شراب' زیادہ گرم مصالحہ جات اور لحمی اشیاء نیز پالک وغیرہ سے پرہیز کرائیں۔

عرق النساء

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
لنگڑی کا درد	عرق النساء	سیاٹیکا Sciatica

یادداشت: عرق النساء ایک عربی لفظ ہے جس کے لغوی معنی ہیں نسا کی رگ چونکہ یہ درد بقول اطبائے قدیم نسا نامی رگ میں یا اس کے قریب ہوا کرتا ہے اس لئے اس کو عرق النساء کے نام سے نامزد کردیا گیا ہے لیکن بقول اطبائے جدید چونکہ یہ درد اس عصب یعنی پٹھے میں ہوتا ہے جو کہ ڈاکٹری اصطلاح میں سیاٹک نرو کہلاتا ہے اس لئے اس کو سیاٹیکا کی اصطلاح سے یاد کیا جاتا ہے۔

تعریف وماہیت: یہ ایک قسم کا عصبی درد ہے جو بقول اطبائے قدیم نسا نامی ایک رگ کے قریب پیدا ہوتا ہے جو کہ سرین سے لے کر ٹخنے تک جاتی ہے یا مفصل ورم سے شروع ہوکر ران کی بیرونی طرف سے گذرتی ہوئی پاؤں کی انگلیوں تک پہنچتی ہے فی الحقیقت یہ پیڑو کے بڑے پٹھے گریٹ سیاٹک نرو (عصب ورکی کبیر) کے اندرونی ریشوں کے ورم یا عصب مذکور پر دباؤ وغیرہ کی وجہ سے پیدا ہونے والا درد ہے جو عصب مذکور کی رفتار کے مطابق سرین کے نیچے سے لے کر گھٹنے کے جوڑ یا بیرونی ٹخنے کے پیچھے یا گاہے پاؤں کی چھوٹی انگلی تک محسوس ہوتا ہے شیخ الرئیس وغیرہ بعض اطبائے قدیم نے اس کو جوڑوں کے درد کی ایک قسم ظاہر کیا ہے جو صحیح نہیں ہے۔

اسباب: بقول اطبائے قدیم یہ مرض موروثی ہوتا ہے اور اکثر نقرسی اور گٹھیاوی مزاج کے مریضوں میں رونما ہوا کرتا ہے اور جسم کے تمام اعضاء یا بالائی اعضاء کی طرف سے بلغمی خام سوداوی یا دموی وغیرہ قسم کے مادہ فاسدہ کے انصباب پاکر رگ مذکور میں سرایت کرجانے سے ہوا کرتا ہے گاہے سرین پر ضربہ وسقطہ یا سردی وغیرہ لگنے سے بھی یہ شکایت پیدا ہوجاتی ہے یہ مرض بلوغت کے بعد اور بالعموم ادھیڑ عمر کے ابتداء میں رونما ہوا کرتا ہے بچے شاذونادر ہی اس میں مبتلا ہوتے ہیں گاہے سخت قبض کولہے کے جوڑ اور مقعد کے بعض امراض اور مادہ آتشک کی سمیت وغیرہ کے اثر سے بھی یہ مرض ہوجایا کرتا ہے کبھی تقیح الملئہ سنگ مرارہ اور ذیابیطس وغیرہ میں بھی یہ مرض رونما ہوتا ہے۔

علامات: اس مرض کی سب سے اہم علامت درد ہے جو عصب مذکور اور گاہے اس کی شاخوں کی رفتار کے مطابق سرین کے نیچے سے لے کر ران کی پچھلی اور بیرونی جانب سے اترتا ہوا گھٹنے کے جوڑ تک یا نیچے کی طرف بیرونی ٹخنے یا شدید حالات میں انگلی کے سرے تک پہنچتا ہے یہ درد اکثر خفیف طور پر شروع ہوکر بتدریج بڑھتا جاتا ہے یا گاہے دفعتاً شدت کے ساتھ شروع ہوجاتا ہے اس کی ایک خصوصیت یہ ہوتی ہے کہ کولہے سے اوپر ہرگز نہیں پہنچتا لیکن گاہے پیڑو کے اندر بھی محسوس ہوتا ہے خصوصاً جب کہ عصب خاصری کی اندرونی شاخ بھی مبتلائے مرض ہو درد نوعیت کے اعتبار سے گاہے ٹیس دار چیرتا ہوا یا برمے کی مانند سوراخ کرتا ہوا یا سخت جلن لئے ہوئے ہوتا ہے یہ اکثر مسلسل ہوتا رہتا ہے گاہے گاہے خصوصاً حرکت کرنے پر اس میں زیادتی ہوجاتی ہے رات کے وقت اس کی شدت اکثر بڑھ جایا کرتی ہے اور درد کا مقام بدلتا بھی رہتا ہے مقام درد پر انگلی کا دباؤ ڈالنے سے ذکاوت حس پائی جاتی ہے درد کے مزمن ہوجانے کی صورت میں ماؤف ٹانگ کمزور اور لاغر ہوجاتی ہے اور مریض اکثر لنگڑا کر چلنے لگتا ہے اسی وجہ سے اس کو لنگڑی کا درد کہا جاتا ہے ٹانگ کے ماؤف حصے میں گاہے خدر، جلن، جھنجھناہٹ وغیرہ غیر طبعی احساسات بھی پائے جاتے ہیں گاہے ماؤف ٹانگ میں تشنج بھی ہوجاتا ہے گھٹنے کے انعکاسی احساسات وحرکات بھی بڑھ جاتی ہیں شاذونادر ماؤف جانب کی ٹانگ مفلوج بھی ہوجایا کرتی ہے۔

تشخیص: اس کی تشخیص میں یوں تو کوئی زیادہ دقت پیش نہیں آتی البتہ عرق النساء اور وجع المفاصل کے درد میں تشخیص کرنا ایک

حد تک ضروری ہوا کرتا ہے چنانچہ عرق النساء کا درد لمبائی میں ہوتا ہے لیکن وجع المفاصل صرف جوڑوں میں ہوا کرتا ہے اس کے ساتھ جوڑوں کی حرکات بھی محدود ہوجاتی ہیں لیکن عرق النساء میں جوڑوں کی حرکات میں نقص نہیں ہوتا۔

رفتار وانجام: جب یہ مرض دفعتاً شدت سے شروع ہوتا ہے تو اکثر بالکل شفایاب ہوجاتا ہے گا ہے مزمن شکل اختیار کرلیتا ہے لیکن جب اس کی علامات بتدریج اور آہستہ آہستہ پیدا ہوتی ہیں تو اس صورت میں ایک حد تک دیرپا اور عسیر العلاج ہوا کرتا ہے۔

اصول علاج: وجع المفاصل کے طریق پر علاج کریں اگر ضرورت ہو تو وجع المفاصل کے طریق پر منضج دے کر مسہل دیں اور پھر معجون سورنجاں وغیرہ استعمال کریں اگر لہات میں ورم ہو یا مسوڑھوں میں پیپ پڑ گئی ہو یا ناک میں تکلیف ہو یا مرارہ کی پتھری ہو تو ان کا علاج کریں اگر امتحان قارورہ پر شکر آتی ہو تو اس کو دور کریں۔

زیادہ تکلیف کی حالت میں مریض کو بستر پر لیٹے رہنا چاہئے اور برقی حرگذاری کا عمل کرنا چاہئے جس کی ترکیب جلد اول میں مرقوم ہے عموماً اس سے فوراً فائدہ ہوتا ہے حرگذاری کے بعد ماوراء ابنفسجی شعاعوں کا استعمال بھی فائدہ بخش ہے اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو کولہے کی پشت پر رائی کا پلستر یا تیزاب نمک لگائیں اور پان کا تیل یا روغن چہارم برگ کی مالش کریں اگر درد شدید ہو تو برشعشا' اسپرین' فنسٹین وغیرہ مسکن الم دوائیں استعمال کرائیں درد رفع ہونے کے بعد سردی گیلی زمین' تکان اور قبض سے محفوظ رہنا چاہئے کیونکہ ان سے درد پھر شروع ہوجاتا ہے۔

دستور العلاج: (1) صبح وشام معجون سورنجاں شیریں سات گرام ہمراہ شیرہ تخم خیارین تین گرام' شیرہ تخم خربزہ تین گرام' شیرہ خارخسک تین گرام' شربت بزوری پچاس ملی لیٹر استعمال کرائیں۔ (2) حب سورنجاں ملین چھ عدد رات کو سوتے وقت کھلائیں (3) تخم خشخاش پچیس گرام بکری کے دودھ میں پیس کر نیم گرم درد کی جگہ پر مالش کریں جب درد کم ہوجائے تو نمبر تین کی جگہ روغن کچلا' روغن سورنجاں ہم وزن ملا کر مالش کریں۔ اگر اس سے ہفتہ عشرہ میں فائدہ نہ ہو تو اوجاع مفاصل کی طرح منضج دے کر مسہل استعمال کرائیں اور اس دوران میں گل آک بارہ گرام' سورنجاں تلخ بارہ گرام' زنجبیل بارہ گرام' برگ قنب بارہ گرام نیم کوب کر کے رات کو پانی میں بھگو دیں اور صبح کو جوش دے کر چھان لیں اور روغن سرشف 125 ملی لیٹر ملا کر اس وقت تک پکائیں کہ پانی خشک ہوجائے۔ پھر اس روغن کو نیم گرم حالت میں لے کر مالش کریں۔

مسہلوں سے فارغ ہونے کے بعد معجون سورنجاں شیریں سات گرام کھلائیں اور چوب چینی سات گرام نیم کوفتہ کر کے رات کو گرم پانی میں بھگو کر صبح اس کا زلال لے کر شربت بزوری معتدل پچاس ملی لیٹر ملا کر پلائیں یا کشتہ گئودنتی 250 ملی گرام' معجون فلاسفہ سات گرام ملا کر صبح وشام کھلائیں اگر عرق النساء دورے کے ساتھ ہو اور ریاح بھی معلوم ہوتے ہوں تو زنجبیل سات گرام' فلفل سیاہ پانچ دانے پانی میں جوش دے کر صاف کر کے نبات سفید پچیس گرام ملا کر نیم گرم چائے کی طرح پلائیں کبھی بادیان تین گرام' انیسون تین گرام' تخم کشوث تین گرام' پودینہ خشک تین گرام پانی میں پیس کر چھان کر شربت دینار پچاس ملی لیٹر ملا کر پلانا مفید ہوتا ہے۔

شدت درد کی حالت میں برشعشا ایک گرام یا اکسیر اوجاع ایک گرام کھلائیں اور سورنجاں تلخ بارہ گرام' صابن دیسی بارہ گرام' برگ حنا خشک بارہ گرام' ہینگ ایک گرام' افیون ایک گرام' سرکہ میں پیس کر نیم گرم ضماد کریں یا جائفل' ہینگ' افیون' کافور ایک ایک گرام پانی میں پیس کر ضماد کریں۔ شدت درد کی حالت میں ٹخنے کی ہڈی کے اندر کی طرف رگ تلاش کر کے اسے سوئی سے چھیدیں اور مرچ سیاہ پیس کر اس پر مل دیں' اکثر فوراً آرام ہوجاتا ہے۔ اسی طرح عرق النساء کی فصد یا داغ سے بھی فائدہ ہوتا ہے اگر عرق النساء کا سبب سنگ مرارہ' تقیح اللثہ' ذیابیطس وغیرہ ہوں تو ان کا علاج کریں۔

منتخب مجربات ومرکبات - اکسیر اوجاع: فناسٹین 175 ملی گرام' پوٹاشیم برومائیڈ 350 ملی گرام دونوں کو پیس کر رکھ لیں

ایک خوراک ہے۔ ہر قسم کے اوجاع میں مفید ہے۔

علاج ڈاکٹری: شدت درد میں ذیل کا نسخہ دیں:

اگزالجین	70 ملی گرام
فنسٹین	100 ملی گرام
اسپرین	200 ملی گرام

یہ ایک خوراک ہے ایسی تین خوراکیں دن میں دے سکتے ہیں۔

حرگذاری (ڈایاتھرمی) اور ماوراء البنفسجی شعاعوں (الٹراوائلٹ ریز) کے استعمال سے اکثر عمدہ نتائج پیدا ہوتے ہیں اگر علاج برقی میسر نہ آسکے تو اے بی سی مرہم کا استعمال کریں یا اوریجنل بام لگائیں۔ درد کے لئے وٹامن اور ایلونل بھی مفید ہیں۔ عرق النساء میں رات کو 175 ملی گرام کیلومل دے کر صبح میگنیشیا سلفاس 8 گرام 100 ملی لیٹر پانی میں ملاکر دینا اور دست آنے کے بعد دوسرے دن سوڈیائی سیلی سلاس 350 ملی گرام دن میں تین مرتبہ دینا بھی مفید ہے۔

غذاو پرہیز: چاول، دودھ، دہی، بھنڈی، تربوز، خربزہ، آلو، بینگن، گوبھی، برف وغیرہ سرد اور نفاخ غذاؤں سے پرہیز کرائیں اور بکری کا شوربا، بٹیر، تیتر کا گوشت، زردی بیضہ مرغ، مونگ کی دال، ارہر کی دال، گندم کی چپاتی، دلیا کھلائیں۔

درد کمر

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
درد کمر، کمر کا درد	وجع القطن	لمبے گو Lumbago

تعریف وماہیت: اس مرض میں کمر کے عضلات اور اوتار میں نقرسی قسم کے مواد کے اجتماع سے شدید درد ہونے لگتا ہے بعض لوگ اس کو عصبی قسم کا بعض اوجاع مفاصل کی قسم کا درد قرار دیتے ہیں لیکن فی الحقیقت یہ ایک قسم کا عضلی درد ہے۔

اسباب: غیر معمولی تکان، سردی لگ جانا، قبض وغیرہ اس مرض کے اسباب واصلہ ہیں اصل سبب جیسا کہ اوپر ظاہر کیا گیا نقرسی مواد کا کمر کے عضلات میں جمع ہوجاتا ہے۔

علامات: دفعتاً مریض کی کمر میں شدید قسم کا درد ہونے لگتا ہے جس میں سردی لگنے پر اور رات کے وقت اکثر زیادتی ہوجایا کرتی ہے مریض چلنے پھرنے سے معذور ہوکر صاحب فراموش ہوجاتا ہے اس کے ساتھ اکثر قبض کی شکایت بھی پائی جاتی ہے۔

علاج: مریض کو نہایت آرام کے ساتھ گرم بستر میں لٹائے رکھیں کمر کے مقام پر گرم اینٹ کی یا نمک اور بھوسی وغیرہ کی ٹکور کریں روغن تارپین میں کافور ملاکر اس سے مالش کریں یا کسی مناسب قیروطی کی مالش کرائیں اور اگر اس سے آرام نہ آئے تو مسکنات ومخدرات کا لیپ کرائیں اگر قبض ہو تو کسی ہلکی قبض کشا دوا سے قبض رفع کردیں داخلی طور پر سورنجاں وغیرہ کا استعمال کرائیں خصوصاً نضج وتنقیہ مادہ کے بعد۔

دستور العلاج: کشتہ فولاد بیس ملی گرام، معجون فلاسفہ سات گرام میں ملاکر صبح شام کھائیں (2) حب سورنجاں ملین چھ عدد رات کو سوتے وقت نیم گرم پانی سے نگل لیا کریں (3) اشق چھ گرام، زعفران ایک گرام، افیون تین گرام باریک پیس کر روغن بلسان چالیس گرام میں ملاکر نیم گرم کرکے کپڑے کے پھاہیہ پر لگاکر درد کی جگہ چپکا دیں یا روغن گل آک پر طلاء درد کمر کی مالش کریں۔

منتخب مجربات ومرکبات ۔طلاء درد کمر: کافور ساٹھ گرام، روغن کنجد یا روغن خردل نصف لیٹر میں بخوبی حل کرکے رکھیں

اور عند الضرورت مالش کریں۔ (2) روغن گل آک، گل آک، سورنجاں تلخ، زنجبیل، اجوائن خراسانی ہر ایک بارہ گرام، روغن کنجد 200 ملی لیٹر۔ تمام دوائیں روغن کنجد میں ڈال کر جلائیں اور روغن صاف کر کے محفوظ کریں اور مقام کمر پر تیل کو گرم کر کے مالش کریں۔

حب اسگندر: موصلی سفید، دار فلفل، اجوائن دیسی، پیلا مول ہر ایک بارہ گرام، میدہ لکڑی، زنجبیل، اسگندر ناگوری، ستاور ہر ایک پچیس گرام، قند سیاہ کہنہ (بقدر ضرورت) میں ملا کر حبوب بقدر نخود بنائیں دو گولیاں ہمراہ عرق بادیان 175 ملی لیٹر استعمال کریں۔

علاج ڈاکٹری: ہدایات مندرجہ علاج طبی پر عمل کریں مقام درد پر رائی یا السی کی پلٹس باندھیں یا انٹی فلوجسٹن یا اینٹی فلیمین کا لیپ لگوائیں اور اس کو گرم رکھیں۔ برقی حرگذاری (ڈایاتھرمی) اور ماوراء بنفسجی شعاعی علاج خصوصیت کے ساتھ مفید ہے اگر اس طرح گرم پہنچانے سے آرام نہ آئے تو خشک گلاس لگوانے چاہیں ایک فیصدی کے محلول نووکین کے ٹیکے کے بعد عضلات میں مختلف مقامات پر سوئے لگانے سے بھی بعض اوقات فوری آرام ہو جاتا ہے اسی طرح کونین یوریا ہائیڈروکلورائڈ کے ایک فیصدی کے محلول کے تین سے پانچ سی سی کی مقدار میں گہری مابین العضلات پچکاری کرنے سے بھی فوراً درد دور ہو جاتا ہے شدت کے رفع ہو جانے کے بعد پہلے ہلکی اور پھر قوی مالش کرنے سے ذکاوت حس بھی دور ہو جاتی ہے۔

داخلی طور پر ذیل کے نسخوں میں سے کسی ایک کا استعمال کرانا مفید ہوا کرتا ہے:

(1)

ایگزالجین	35 ملی گرام
اسپرین	240 ملی گرام
فناسٹین	100 ملی گرام

سب کو ملا کر ایک پڑیہ بنالیں۔ ایسی ایک ایک پڑیہ ہر چھ گھنٹے کے بعد استعمال کرائیں۔

(2)

کوڈین فاسفیٹ	35 ملی گرام
ایکسٹریکٹ نکس وامیکا	8 ملی گرام
پل رہائی کمپونڈ	700 ملی گرام

سب کو ملا کر ایک گولی بنالیں ایسی ایک گولی رات کو سوتے وقت دیں۔

(3) پوٹاشیم آئیوڈائیڈ + گوایا کم (دونوں ہم وزن 350 ملی گرام)

دونوں کو ملا کر ایک پڑیہ بنالیں۔ ایسی ایک ایک پڑیہ دن میں تین مرتبہ استعمال کرائیں گٹھیاوی مریضوں میں اقراص اٹوفان کا تین مرتبہ روزانہ ایک ایک گولی دینا مفید ہوا کرتا ہے۔ اگر قارورے کا امتحان کرانے پر اس میں شکر کی موجودگی پائی جائے تو انسولین کے ٹیکے کرانا نہایت ضروری اور مفید ہوا کرتا ہے۔

غذا و پرہیز: اوجاع المفاصل کے مطابق ہے۔

نظام تناسلی

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
نظام تناسلی	نظام تناسلی	جینی ٹل سسٹم **Genital System**

مردوں کے اعضائے تناسل میں قضیب، غددودی، غدہ مذی، خزانہ منی، قناۃ واقفہ، مجاری منی اور خصیے شامل ہیں ان میں سے قضیب، غددودی، مجاری منی کا بیشتر حصہ اور خصیے پیڑو کے جوف سے باہر ہوتے ہیں اور غدہ مذی خزانہ منی، قناۃ واقفہ اور مجاری منی کا کچھ حصہ پیڑو کے اندر ہوتا ہے۔

خصیے، خزانہ منی اور غدہ مذی چونکہ صرف منی کی پیدائش میں حصہ لیتے ہیں اس لئے ان کو اعضائے محصلہ یعنی منی کے حاصل کرنے والے اعضاء کہتے ہیں اور قضیب مجاری منی اور قناۃ واقفہ چونکہ مردکی منی کو اس کی منزل مقصود یعنی عورت کے رحم تک پہنچانے کے کام آتے ہیں اس لئے ان کو اعضائے ناقلہ منی یعنی منی کو منتقل کرنے والے اعضاء کہتے ہیں ذیل میں ان سب کو ترتیب وار مفصل تشریح بیان کرنے کے بعد ان میں سے ہر ایک کے افعال ومنافع بیان کئے جائیں گے۔

عضو رجلیت

اس کو انگریزی میں پینس اور اُردو میں آلہ تناسل، ذکر، آلت، اندری وغیرہ کہتے ہیں۔ یہ لنگر (پینڈولم) کی قسم کا ایک عضو ہے جو سامنے کی دونوں رانوں کے درمیان پیڑو کے نیچے لٹکتا رہتا ہے احلیل یعنی مجریٰ منی بول یا پیشاب کی نالی کا بہت سا حصہ اس کے اندر سے گزرتا ہے اس کی لمبائی چوڑائی اور موٹائی مختلف عمروں میں مختلف شخصوں میں مختلف ہوتی ہے لیکن بالاوسط معمولی جوان آدمی میں چوڑائی اور موٹائی دو تین انگل اور لمبائی کم از کم چھ اور زیادہ سے زیادہ گیارہ انگل ہوتی ہے۔ استرخا (ڈھیلے پن) کی حالت میں اس عضو کی شکل بیلن کی طرح ہوتی ہے مگر جب اس میں خیزش ہوتی ہے تو اس کی شکل مثلث مخروط نما ہو جاتی ہے جس کے جانبی کنارے گولائی لئے ہوتے ہیں اس بیلن کی طرح کے مثلث مخروط کی بالائی جانب پشت قضیب (ڈارسم آف دی پینس) کہلاتی ہے۔

یہ عضو تین بیلن کی طرح کے خانہ دار ساخت کے اجسام سے بنا ہوا ہے جو ایک دوسرے کی متوازی رکھے رہتے ہیں یہ جسم ریشے دار ساخت کے ذریعے آپس میں جڑے ہوئے ہوتے ہیں اور اردگرد جلد سے ملفوف ہوکر قضیب بناتے ہیں ان میں سے دو اجسام جو اوپر کیجانب ساتھ ساتھ رکھے ہوئے ہیں اجسام اجوف قضیبی (کارپورا کیونوسا پینس) یا صرف اجسام اجوف کہلاتے ہیں اور تیسرا جسم جس کے درمیان میں سے پیشاب کی نالی گزرتی ہے مذکورہ اجسام کے نیچے کی طرف ان کے مقام اتصال کی نشیبی جگہ پر واقع ہے اور جسم اجوف احلیلی (کارپس کیورنوسم یوریتھرا) یا صرف جسم اسفنجی (کارپس سپانجی اوسم) کہلاتا ہے۔ تسہیل بیان کی غرض سے قضیب کو تین حصوں میں تقسیم کرکے بیان کیا جاتا ہے۔ (1) جڑ (2) جسم (3) سر۔

جڑ: قضیب کی جڑ تین حصوں سے مرکب ہوتی ہے دو جانبی جو اجسام اجوف کے ابتدائی حصے ہوتے ہیں ان میں سے ہر ایک کو ساق قضیب یعنی قضیب کی ٹانگ (کرور آف دی پینس) کہتے ہیں اور ایک درمیانی حصہ جو جسم اسفنجی کا آخری جز ہوتا ہے اس کو بصلہ (بلب) کہتے ہیں جانبی حصہ سرین کی ہڈی کے سامنے کی طرف ریشہ دار ساخت کی جھلی کے ذریعے چسپاں ہوتا ہے اور درمیانی حصہ پیڑو کی ہڈیوں کے مقام اتصال سے چسپاں ہوتا ہے اور رباط معلق (سس پینسری لگمینٹ) کے ذریعے مقام اتصال پر مضبوطی کے ساتھ قائم رہتا ہے یہ رباط معلق ایک ریشہ دار جھلی سی ہوتی ہے۔

جسم: یہ قضیب کی جڑ سے شروع ہوکر حشفے کی گردن تک ہوتا ہے جسم قضیب میں دونوں اجسام اجوف کے علاوہ جسم اسفنجی بھی شامل ہے یہ سب آپس میں نہایت مضبوطی کے ساتھ بندھے ہوئے ہوتے ہیں ان کے اوپر کی طرف اجسام اجوف کے بالائی مقام اتصال پر نالی کی طرح کا ایک نشیب ہوتا ہے جس کے اندر نشیب قضیب کی ورید (ڈارسل وین آف دی پینس) ہوتی ہے اور انہی اجسام اجوف کے زیریں مقام اتصال پر ایک دوسری گہری نالی ہے جس میں جسم اسفنجی پایا جاتا ہے جس مقفیب ایک جھلی سے ملفوف ہوتا ہے جو اوپر کی طرف پیڑو کی جھلی کے نیچے کی طرف فوطے کی جھلی اور دائیں بائیں کنج ران یعنی جانگھ کی جھلی سے متصل ہوتی ہے۔

سر: قضیب کے سر کو حشفہ یا سپارو کہتے ہیں یہ کسی قدر مخروطی شکل کا ہوتا ہے اس کا گہرا چوڑا حصہ اجسام اجوف کے سروں کو پوشیدہ کرتا ہے اور ان سے متصل ہوتا ہے اس کا گول ابھرا ہوا کنارہ اکلیل حشفہ (کارونا گلینڈس) اور اس کے پیچھے کی تنگی گردن حشفہ (نیک آف دی پینس) کہلاتی ہے پیشاب کی نالی کا آخری حصہ حشفے کے وسط سے گزر کر اس کی چوٹی پر ایک سوراخ میں ختم ہوتا ہے۔

قضیب کے جسم کو ڈھانکنے والی جلد نہایت باریک ڈھیلی اور سیاہی مائل ہوتی ہے اور اس کے نیچے چربی نہیں ہوتی یہ پیچھے کی طرف قضیب کی جڑ پر پیڑو، فوطہ اور سیون کی جلد سے ملی رہتی ہے اور حشفے کی گردن پر دوہری ہوکر قلفہ (پری پئیوس) یا گھونگھٹ (فورسکن) بناتی ہے جو کم وبیش حشفے کو پوشیدہ رکھتا ہے قلفے کا اندرونی طبقہ جب حشفے کی گردن کے مقام پر جاتا ہے تو لوٹ کر حشفے کی بیرونی سطح پر نہایت باریک استر اکرتا ہے جو نہایت مضبوطی کے ساتھ حشفے سے چسپاں ہوتا ہوا سوراخ بول کے مقام پر پیشاب کی نالی کے اندرونی استر کے ساتھ مل جاتا ہے حشفے کی نچلی سطح پر ایک چھوٹی سی درمیانی چنٹ ہوتی ہے جو قلفے کی گہری سطح سے شروع ہوکر بیرونی سوراخ بول کے قریب حشفے کی سطح پر ختم ہوتی ہے یہ درمیانی چنٹ قید القلفہ افرینولم آف دی پری پئیوس) کہلاتی ہے حشفے کی گردن اور تاج پر بے شمار چھوٹی چھوٹی گلٹیاں (غدد حشفہ پری پئیوٹیل گلینڈس) ہوتی ہیں جن میں سے ایک چربی دار رطوبت (رطوبت شحمیہ حشفی پری پیوٹائی) رستی رہتی ہے اس رطوبت میں خاص قسم کی بو ہوتی ہے۔

غدد ودی

غدد ودی (بلبویوریتھرل گلینڈس یا کاوپر گلینڈز) یعنی غدد بصلی یا کوپر صاحب کی گلٹیاں، دو چھوٹی چھوٹی گول زرد رنگ کی گلٹیاں ہیں ہر ایک کا حجم مٹر کے دانے کے برابر ہوتا ہے یہ پیشاب کی نالی کے جھلی والے حصے کے نیچے واقع ہوتی ہے اور بصلہ کے اوپر کی طرف رہتی ہیں پیشاب کی نالی کو سکیڑنے والے ریشے ان پر لپٹے ہوئے ہوتے ہیں جن سے یہ اپنی جگہ پر قائم رہتی ہیں اس کی نالیاں جو اس کی رطوبت کو پیشاب کی نالی میں لاتی ہیں قریباً ایک انچ لمبی ہیں اور ترچھے طور پر آ کر پیشاب کی نالی کے اسفنجی حصے میں کھلتی ہیں ہر ایک گلٹی میں بہت سے چھوٹے چھوٹے لوتھڑے ہوتے ہیں۔

غدہ مذی

غدہ مذی (پراسٹیٹ گلینڈ) ایک سخت غدی اور عضلی ساخت کا جسم ہے جو پیشاب کی نالی کو ابتدائی مقام پر گھیرے ہوئے ہے۔ یہ پیڑو کے جوف کے اندر معاء مستقیم یعنی سیدھی آنت کے سامنے اور پیڑو کی ہڈیوں کے مقام اتصال کے عین پیچھے مگر قدرے نیچے کی جانب واقع ہے یہ قد میں سپاری یا شاہ بلوط کے پھل کے برابر اور شکل میں مخروطی ہوتا ہے اسکا وزن قریباً 1/2 1 تولہ لمبائی ایک انچ چوڑائی ڈیڑھ انچ اور موٹائی پون انچ ہوتی ہے اچھی طرح دیکھنے پر اس میں ایک قاعدہ، ایک چوٹی، ایک بالائی سطح، ایک زیریں سطح اور دو جانبی سطحیں پائی جاتی ہیں یہ گلٹی تین لوتھڑوں سے مرکب ہوتی ہے جن میں سے دو

پہلوی لوتھڑے پچھلی جانب بذریعہ ایک کھندانے کے اور بالائی و زیریں سنخ پر بذریعہ ایک نالی کے ایک دوسرے سے علیحدہ رہتے ہیں درمیانی لوتھڑا مثلث شکل کا ہوتا ہے اس لوتھڑے کی بالائی سطح کے قریب سے پیشاب کی نالی اس گلٹی میں چھید کر کے گزرتی ہے۔

خزانہ منی

ان کو اوعیہ منی (ویسی کیولائی سیمی نیلس) بھی کہتے ہیں۔ یہ دو غشائی تھیلیاں ہوتی ہیں جو شانہ اور سیدھی آنت (امعاء مستقیم) کے درمیان غدہ مذی کے پیچھے کی طرف واقع ہیں۔ ان میں سے ہر تھیلی طبعی حالت میں ڈھائی انچ لمبی اور وسط میں نصف انچ چوڑی ہوتی ہے۔ یہ تھیلیاں دراصل دو لمبی نالیوں کے ایک ہی مقام پر پیچ در پیچ ہونے کی وجہ سے بنتی ہیں ان کے اوپر ایک مضبوط ریشہ دار جھلی لپٹی رہتی ہے اگر اس جھلی کو کھول دیا جائے اور ان نالیوں کو لمبا کر کے ناپا جائے تو ہر ایک نالی پانچ چھ انچ لمبی ہوتی ہے جس کی موٹائی پتلے قلم یا بطخ کے پر کے برابر ہوتی ہے ان کی بالائی سطح ایک خانہ دار جھلی کے ذریعے مثانے سے چسپاں رہتی ہے مگر نیچے کی سطح سیدھی آنت سے علیحدہ ہے اس کے دوسرے ہوتے ہیں جن میں سے چوڑا سرا پیچھے اور تنگ سرا سامنے کی طرف ہے یہ تنگ سرا غدہ مذی کی جڑ کے قریب اپنی جانب کی مجری منی کے اختتام پر اس کے ساتھ مل کر قاذف منی یا قناۃ واقفہ (اجاکولیٹری ڈکٹ) بناتا ہے۔

مجاری منی

مجاری منی (واس ڈیفرنس یا ڈکٹس ڈیفرنس) وہ دو نالیاں ہیں جو بوقت ضرورت خصیوں سے منی کو لا کر اوعیہ منی میں ڈالتی ہیں یہ نالیاں دراصل اغدیہ وس کے زیریں سرے کا بڑھاؤ ہیں جو وہاں سے شروع ہو کر خصیے کی پچھلی سطح اور اغدیہ وس کی اندرونی جانب سے اوپر کو چڑھتی ہوئی حبل المنی (سپرمیٹک کارڈز وہ ڈوریاں ہیں جو فوطے سے اوپر کی طرف چڑھ کر پیٹ کے اندر داخل ہو جاتی ہیں یہ خصیے کی رگوں پٹھوں اور مجاری منی سے مل کر بنتی ہیں) کے راستے سے پیٹ میں داخل ہو کر مثانے کی چوٹی کے قریب سیدھی آنت اور مثانے کے درمیان پہنچتی ہیں اور وہاں سے پھر لوٹ کر خزانہ منی کے اندر کی طرف سے گزر کر اور اس کے تنگ سرے سے مل کر قاذف المنی یا قناۃ واقفہ بناتی ہیں یہ نالیاں اپنے اختتام کے قریب کشادہ ہو جاتی ہیں اغدیدوس کے سرے سے لے کر قناۃ واقفہ تک ان کی لمبائی دو فٹ ہوتی ہے ان کا قطر 1/10 انچ کے قریب ہوتا ہے حبل المنی کو انگوٹھے اور انگلیوں میں دبا کر ٹٹولنے سے جو سخت سی ڈوری محسوس ہوتی ہے وہ یہی مجری منی ہے۔

خصیے

خصیے (ٹیس ٹس) دو انڈے کی شکل کی گلٹیاں ہیں جو حبل المنی کے ذریعے صفن (سکروٹم) میں لٹکی رہتی ہیں۔ ہر ایک خصیہ سوا انچ سے دو انچ تک لمبا' ایک انچ چوڑا اور سوا انچ موٹا ہوتا ہے اس کا وزن دو سوا پچیس گرام ہوتا ہے بایاں خصیہ دائیں کی نسبت کسی قدر بڑا ہوتا ہے خصیے دونوں پہلوؤں پر اور پیچھے کی طرف سے کسی قدر دبے ہوئے ہیں ان کا بالائی سرا سامنے اور بیرونی جانب اور زیریں سرا پیچھے اور اندر کی جانب جھکا رہتا ہے ان کے پچھلے کنارے پر ایک لمبا چپٹا تنگ جسم ہوتا ہے جن کو بربخ یا اغدیدوس (ایپی ڈیڈی مس) کہتے ہیں۔

بربخ یا اغدیدوس کے تین حصے ہوتے ہیں بالائی پھولا ہوا حصہ سر درمیانی چوڑا حصہ جسم اور زیریں پتلا حصہ دم کہلاتا ہے اس کا سر خصیہ کے بالائی حصے سے اپنی اندرونی نالیوں کے ذریعے سے ملا رہتا ہے اس کے زیریں حصے سے یعنی دم سے مجری

منی (واس ڈیفرینس) شروع ہوتا ہے۔

ہر ایک خصیے پر تین جھلیاں غلاف کے طور پر لپٹی رہتی ہیں ان کے اوپر فوطے ہوتے ہیں بیرونی جھلی جس کو طبقہ غمد یہ (ٹیونیکا ویجائے نیلس) کہتے ہیں دو پرتوں کی ہوتی ہے جن میں سے ایک پرت تو فوطے کی اندرونی جانب اور دوسرا خصیہ کی بیرونی جانب استر کرتا ہے ان دونوں پرتوں کے درمیان ایک رطوبت رستی رہتی ہے جو ان کوتر اور چکنا رکھتی ہے جب یہ رطوبت مقدار سے زیادہ رسنے لگ جائے تو فوطوں میں پانی بھر جاتا ہے اسی کو مرض قیلۃ الماء یا ہائیڈروسیل کہتے ہیں۔

درمیانی جھلی جس کو طبقہ بیضاء (ٹیونیکا البیوجینا) کہتے ہیں سفید نیلگوں رنگ کی مضبوط ریشہ دار اور دبیز ہوتی ہے۔

اندرونی جھلی کو عروقی طبقہ (ٹیونیکا ویسی کیولوسا) کہتے ہیں کیونکہ اس کے اندر خصیے کی رگیں ہوتی ہیں جن سے خصیے کی پرورش ہوتی ہے یہ جھلی سفید طبقے کے اندر پائی جاتی ہے۔

مردانہ اعضائے تناسل کے افعال و وظائف

بقاء نوع کا اہم وظیفہ اعضاء تناسل سے متعلق ہے اس لئے یہ ضروری معلوم ہوتا ہے کہ ان اعضاء کے افعال و وظائف اختصار کے ساتھ بیان کئے جائیں تولید شخصی کا انحصار حقیقتاً مادہ منویہ پر موقوف ہے اور مادہ منویہ خصیوں میں بنتا ہے جس حصہ کے متعلق خصوصاً یہ وظیفہ ہے وہ شبکہ خصویہ (ریٹی ٹیس ٹس) ہے چنانچہ جس وقت عروقی طبقہ (ٹیونیکا ویسی کیولوسا) کی رگوں سے نہایت باریک باریک شاخیں اس جال میں خون لے کر پہنچتی ہیں تو اس کے خلیات (سیلز) کی مخصوص قوت اس میں سے منی کے اجزاء اصلیہ علیحدہ کرلیتی ہے اور اس جال کی نالیوں کے اندر استر کرنے والی جھلی کے نہایت باریک باریک اجزاء (کریات بشریہ' اپی تھیلی ٹل سیلز) بھی تھوڑے بہت منی کے ساتھ مل جاتے ہیں اور خزانہ منی میں پہنچ کر یہی کریات بشرۂ حونیات منویہ یا اجسام منویہ (سپر میٹازوآ) یعنی منی کے کیڑے بن جاتے ہیں۔

منی کی ماہیت

منی (سیمن) ایک قسم کی گاڑھی سفیدی مائل رطوبت ہے جس میں ایک خاص قسم کی بو پائی جاتی ہے خوردبین سے یا نہایت غوروخوض سے دیکھنے پر منی دو قسم کے اجزاء سے مرکب نظر آتی ہے (1) سائل منویہ (2) جیبات منویہ

سائل منویہ: یہ (لائکوار سیمی نیلس) منی کا سیال حصہ ہے جو انڈے کی سفیدی کی طرح شفاف اور لیسدار ہوتا ہے یہ رطوبت خصیوں کے جال کے ذریعے خون سے جدا ہوتی ہے اور اس رطوبت کی مکمل صفات اور صحیح افعال کے متعلق ابھی تک مجہولیت کا ہی اظہار کیا جاتا ہے البتہ بعض لوگوں نے اتنا ضرور بتایا ہے کہ اس میں کسی قدر مادہ لیفیہ (فائبرن) ضرور ہوتا ہے کیونکہ خارج ہونے کے بعد منی کا کچھ حصہ دھاگوں کی مانند جم جاتا ہے اور باقی حصہ علیحدہ ہو کر رقیق ہو جاتا ہے اس رطوبت کا فائدہ غالباً اجسام منویہ کے انتقال میں سہولت پیدا کرتا ہے۔

جیبات منویہ: (سیمنل گرنے نیولز) پیدائش منی میں بیان کیا گیا ہے کہ جس وقت خصیوں کے عمل سے منی کے اجزاء خون سے علیحدہ ہوتے ہیں تو ان کے ساتھ ہی خصیوں کی نالیوں کے اندر استر کرنے والی جھلی کے کچھ ذرات بھی علیحدہ ہو جاتے ہیں یہی ذرات جیبات منویہ کہلاتے ہیں۔ یہ ذرات جب تک خصیے میں ہوتے ہیں ان کی شکل گول ہوتی ہے جب یہ خصیے سے خزانہ منی میں پہنچتے ہیں تو وہاں خزانہ منی کے فعل سے ان کے ایک طرف دم سے پیدا ہو جاتی ہے یعنی ان کے گول جسم سے دھاگے کی مانند ایک لمبا سا زائدہ نکل کر بتدریج باریک ہوتا جاتا ہے جس سے اس کی شکل ایک کیڑے کی سی بن جاتی ہے۔ اس وقت ان کو حونیات منویہ یا اجسام منویہ (سپر میٹازوآ) کہتے ہیں۔

حونیات منویہ: چھوٹے چھوٹے اجسام ہیں جو منی میں پائے جاتے ہیں ان کا ایک نہایت چھوٹا سا چپٹا بیضوی شکل کا سر ہوتا ہے جس کے ایک طرف ذرا سی باریک نوک اور دوسری طرف لمبی سی مخروطی شکل کی دم ہوتی ہے جو تقریباً 1/500 انچ لمبی ہوتی ہے اس دم کے ذریعے یہ نہایت تیزی سے حرکت کرسکتا ہے چنانچہ اندازہ لگایا گیا ہے کہ تیرہ سیکنڈ میں یہ تقریباً ایک انچ کا فاصلہ طے کرلیتا ہے حرکت کے وقت اس کی دم میں بل پڑ جاتے ہیں اس کی یہ حرکت جسم سے باہر زیادہ سے زیادہ چوبیس گھنٹے قائم رہتی ہے مگر عورت کے جسم میں اس کی حرکت سات آٹھ روز تک اور کبھی اس سے بھی زیادہ عرصہ تک قائم رہتی ہے۔

جب یہ حونیات منویہ عورت کے رحم میں پہنچ جاتے ہیں تو وہاں یہ اپنی حرکت کے ذریعے آگے کی طرف بڑھتے رہتے ہیں حتیٰ کہ ان میں سے کوئی ایک عورت کے مادہ تولید (بیضہ انثی اووم) تک پہنچ جاتا ہے اور اس طرح القاح کا عمل وقوع پذیر ہوتا ہے جوانی میں یہ حونیات نہایت قوی اور سریع الحرکت ہوتے ہیں مگر چالیس سال کی عمر کے بعد انسان کے جملہ قویٰ کے ساتھ ان کی قوت میں بھی ضعف اور حرکت میں سستی شروع ہوجاتی ہے یہی وجہ ہے کہ بوڑھے آدمیوں کی قوت باہ کمزور ہوتی ہے اور ان کے اتصال سے جو نسل قائم ہوتی ہے وہ اکثر کمزور اور ضعیف الخلقت ہوتی ہے اس کے علاوہ اگر کسی عارضی سبب مثلاً جماع، جلق، اعلام، جریان یا نقص الدم (خون کی خرابی) کی وجہ سے ان اجسام کی تکمیل ناقص ہو یا یہ اجسام مردہ ہوجائیں تو بھی اکثر عنانت وضعف باہ یا عقم پیدا ہوجاتا ہے۔ خصیوں کی باریک باریک نالیوں میں منی ہروقت پیدا ہوتی رہتی ہے لیکن شہوات نفسانیہ کے علاوہ دیگر اوقات میں اس کی پیدائش نہایت سست اور تدریجی ہوتی ہے جو اشخاص خراب سوسائٹی یا فحش لٹریچر کے مطالعہ کی وجہ سے شہوات نفسانیہ میں زیادہ مستغرق رہتے ہیں ان میں منی زیادہ پیدا ہوتی ہے اور وہ اکثر جریان، کثرت جماع، سرعت انزال وغیرہ شکایات میں مبتلا رہتے ہیں۔

خزانہ منی کے افعال

منی خصیوں میں پیدا ہوکر مجاری منی کے ذریعے خزانہ منی میں آکر جمع ہوتی رہتی ہے جہاں سے پھر جماع وغیرہ کے وقت تحریک پاکر انزال کی صورت میں یا زیادتی و ذکاوت حس کے وقت احتلام وغیرہ کی شکل میں قضیب میں پہنچ کر پیشاب کی نالی سے خارج ہوجاتی ہے خزائن منویہ صرف منی کو وقت ضرورت تک جمع رکھنے کے کام ہی نہیں آتے بلکہ ان میں ایک خاص قسم کی رطوبت بھی پیدا ہوتی ہے جو منی کی اصلاح و تعدیل کرتی ہے چنانچہ بعض حیوانات مثلاً ریچھ اور گھوڑے وغیرہ میں منی انزال کے وقت براہ راست خصیوں سے آتی ہے تاہم ان میں بھی خزانہ منی کا وجود اسی مقصد کے لئے پایا جاتا ہے اگر انسان کا ایک خصیہ نکال دیا جائے تو طبی اصول کے رو سے اس طرف کا خزانہ منی لاغر اور کمزور ہوجانا چاہئے مگر تجربے اور مشاہدے سے ایسا ثابت نہیں ہوتا نیز بعض اوقات خصیوں کے نکال دینے کے بعد بھی کچھ عرصہ تک وابلیت باقی رہتی ہے علاوہ ازیں جن حیوانات کے مستی کے دن معین ہوتے ہیں ان کے خزائن منویہ بھی ان دنوں خصیوں کی طرح بڑے ہوجاتے ہیں ان تمام امور سے ثابت ہوتا ہے کہ خزائن منویہ کو بھی مادہ منویہ کی تولید و اصلاح میں کسی قدر دخل ہے بعض حیوانات مثلاً کتے وغیرہ میں خزانہ منی بالکل نہیں ہوتا حالانکہ ان میں خصیے ہوتے ہیں اس کی وجہ تاحال معلوم نہیں ہوئی۔

غدہ مذی وغیرہ کے افعال

اس گلٹی میں بھی ایک سفید رنگ کی رطوبت (مذی) پیدا ہوتی ہے اس کے متعلق قدما کا تو صرف یہ خیال ہے کہ منی کے اخراج سے پہلے یہ رطوبت پیشاب کی نالی سے خارج ہوکر اس کو تر کردیتی ہے جس سے اس کی حدت کا احساس کم ہوجاتا ہے مگر زمانہ موجودہ کے محققین کا خیال یہ ہے کہ یہ منی کے ساتھ مل کر خارج ہوتی ہے اور اس کی اصلاح و تکمیل کرتی ہے۔

غدہ ودی سے بھی ایک خاص قسم کی رطوبت (ودی) پیدا ہوتی ہے جو پیشاب کرنے سے پہلے اس نالی کو تر کر دیتی ہے جس کی وجہ سے پیشاب کی حدت اور تیزی محسوس نہیں ہوتی اور وہ بآسانی خارج ہو جاتا ہے۔

خاص عضو کا بدیہی فعل ہے کہ یہ منی کو اس کی جائے قرار یا منزل مقصود تک پہنچاتا ہے اس کے علاوہ لذت جماع کا سرور بخش فعل بھی بہت کچھ اسی کے ذمے ہے یہ اپنے افعال کو بطریق احسن کامل تحریک کی حالت میں پورا کرسکتا ہے۔

عضو خاص حرکت کامل کی حالت میں اپنی معمولی عمودی اور ڈھیلی وضع چھوڑ کر سختی کی حالت اختیار کرلیتا ہے اس صورت میں اس کی وضع افقی ہوجاتی ہے کامل اور صحیح تحریک میں اس کی وضع آگے سے ذرا اونچی اور پیچھے سے قدرے نیچے کی طرف یعنی ترچھی ہوتی ہے۔

انتشار کا فعل ایک عصبی فعل ہے جس کو فعل منعکسہ کہا جاتا ہے فعل منعکسہ اس فعل کو کہتے ہیں جو ایک عضو کی حس سے دوسرے عضو میں یا خود اسی عضو میں صادر ہو مگر اس سے پہلے کسی نہ کسی احساس کا ہونا لازمی ہے مثلاً طعام دیکھ کر بعض اوقات منہ میں پانی بھر آتا ہے خصوصاً بھوک کی حالت میں یہ فعل منعکسہ ہے کیونکہ پہلے حس بصر کے ذریعے کھانے کا احساس ہوا اس احساس سے لعاب دہن کی گلٹیوں میں تحریک ہوکر ان میں سے رال ٹپکنا شروع ہوگئی علی ہذا انتشار کا فعل بھی اسی طرح کا ہے چنانچہ کسی اچھی شکل کو دیکھ کر یا کوئی شیریں آواز سن کر اکثر تحریک ہوجاتی ہے یا منی کے زیادہ ہونے کی صورت میں اعضائے تناسل میں تحریک ہونے سے انتشار ہوتا ہے ان میں سے اول الذکر کو جو اچھی شکل یا شیریں آواز وغیرہ کے سننے پر پیدا ہوجاتا ہے اصطلاح میں انتشار کاذب یا جھوٹا انتشار روار آخر الذکر کو جو منی کی تحریک سے ظاہر ہوتا ہے انتشار صادق کہتے ہیں انتشار کاذب کے اسباب میں حسن وجمال اور شیریں آواز کے علاوہ تمام وہ احساسات شریک ہیں جو مادہ منویہ کی کثرت کے سوا تحریک پیدا کرتے ہیں اس قسم کے احساسات میں فحش لٹریچر، فحش نظارے، عصبی خراش اور ارادہ وغیرہ شامل ہیں۔

تشریح قضیب میں بتایا جاچکا ہے کہ قضیب کی ساخت و ترکیب میں خانہ دار اجسام شامل ہیں جو ایک سخت ریشہ دار جھلی سے ملفوف ہیں اور ان خانوں میں بہت سی رگیں عضلی اور سکڑنے والے ریشوں کے درمیان پھیلی ہوئی ہیں نیز ان میں اعصاب کی شاخیں بھی شامل ہیں جس وقت کسی قسم کی شہوانی تحریک دماغ میں پہنچتی ہے تو دماغ عصب تناسلی کو متنبہ کردیتا ہے اور عصب تناسلی قضیب کی رگوں سے اپنا دباؤ ہٹا کر ان کو ڈھیلا چھوڑ دیتا ہے جس سے ان میں غیر معمولی طور پر خون بھرنا شروع ہوجاتا ہے اور جیسے جیسے ان میں خون بھرتا جاتا ہے وہ پھولتی جاتی ہیں اور چونکہ ان کے اردگرد خانے ہوتے ہیں اس لئے ان کے وہ خانے بند ہوجاتے ہیں اور ان کو آزادی سے پھیلنے کا موقع ملتا رہتا ہے۔ حتیٰ کہ مذکورہ خانے پورے طور پر بند ہوجاتے ہیں اور رگوں کو زیادہ پھیلنے کا موقع نہیں ملتا نیز عضلی ریشے ان پر دباؤ ڈالتے اور ان کو حد سے زیادہ پھیلنے میں رکاوٹ کا باعث ہوتے ہیں اس لئے عضو زیادہ تو پھیل نہیں سکتا مگر اس میں سختی اور تناؤ آجاتا ہے اور انتشار کامل ہوجاتا ہے جیسا عصبی محترک قوی ہوگا اسی کے مطابق انتشار دیرپا اور کامل ہوگا مثلاً اگر انتشار کاذب ہے تو بعض اوقات ابھی پورا بھی نہیں ہونے پایا کہ فرو ہوجاتا ہے اور اگر صادف ہے تو جب تک منی خارج نہ ہوجائے رفع نہیں ہوتا بعض اوقات احساس اس قدر موثر اور متواتر ہوتا ہے کہ تحریک ایک عرصہ طویل تک قائم رہتی ہے خصوصاً جب کہ انتشار کاذب ہو اور اس کا سبب تحریک منی کی بجائے کوئی دوسرا ہو چنانچہ مرض فریسموس میں یا فحش لٹریچر کو متواتر پڑھتے رہنے سے اکثر ایسا ہوتا ہے ایسی حالت میں گاہے منی بھی خارج ہوتی رہتی ہے۔

جب اعصاب کی تحریک میں سکون ہوتا ہے تو عضلی الیاف سکڑ کر رگوں پر دباؤ ڈالتے ہیں اس سے زائد خون واپس چلا جاتا ہے اور عضو بدستور استرخائی حالت اختیار کرلیتا ہے انتشار کامل ہونے میں کچھ دیر لگتی ہے مگر اس کے فرو ہونے میں کچھ زیادہ وقت نہیں صرف ہوتا کیونکہ فرو ہوتے وقت جسم قضیب کے لچک دار خانے رگوں پر دباؤ ڈالتے ہیں یہ بھی یاد رکھنا چاہئے

کہ انتشار جڑ کی طرف سے ہی شروع ہوتا ہے اور پہلے جڑ ہی کی طرف سے فرو ہوتا ہے۔

امراض مخصوصہ مرداں کی تشخیص

امراض مخصوصہ مرداں کی تشخیص کیلئے ذیل کی باتوں کا معلوم کرلینا ضروری ہوا کرتا ہے۔ مریض کی عمر' پیشہ اور مزاج گرم ہے یا سرد' مزاج کی گرم سردی اس کے جسم اور چہرے کی رنگت' لاغری اور فربہی اور گرمی سردی یا گرم سرد اشیاء کے اثرات سے ایک حد تک معلوم ہوسکتی ہے اس کے بعد مریض کے معدے' جگر' آنتوں' دل' دماغ' اور گردوں اور مثانے وغیرہ کی حالت معلوم کرلینی چاہئے چنانچہ معدے جگر اور آنتوں وغیرہ کی حالت بھوک' ہضم اور قبض وغیرہ آلات ہضم کی مخصوص علامات سے دل کی حالت اختلاج القلب' غشی اور نبض کے ضعف وغیرہ مخصوص علامات قلبی سے' دماغ کی حالت ضعف دماغ' دوار' دردسر' دائمی نزلہ' تکدرحواس اور نیند کی خرابی وغیرہ مخصوص دماغی علامات سے گردوں اور مثانے کی حالت بول کی مخصوص علامات اور عوارضات معلوم ہوسکتی ہے اس کے بعد یہ بھی معلوم کرلینا چاہئے کہ پیشاب سے پہلے یا بعد سفید رطوبت تو خارج نہیں ہوتی کمر میں درد تو نہیں ہوتا' طبیعت پریشان اور ست تو نہیں رہتی' سرعت یا احتلام کی شکایت تو نہیں' احتلام بغیر خواب کے ہوتا ہے یا خواب کے ساتھ' مادہ منویہ کا رنگ کیسا ہے وہ کس قدر خارج ہوتا ہے' اور اس کا قوام کیسا ہے' مردانہ خواہش کم ہے یا زیادہ' اگر کم ہے تو کب سے اور کیا کمی کا کوئی خاص سبب ہے' انتشار فوراً ہوتا ہے یا دیر سے سخت ہوتا ہے یا ڈھیلا' انتشار میں عضو سیدھا رہتا ہے یا ٹیڑھا جماع اچھی طرح کرسکتے ہیں یا نہیں' داخلہ کے بعد عضو ڈھیلا تو نہیں ہوتا' انزال باہر ہی تو نہیں ہوتا' جلق' اغلام' جماع غیر فطری یا کثرت جماع کی عادت تو نہیں رہی اگر رہی ہے تو کس عمر میں اور کتنا عرصہ تک' آتشک یا سوزاک تو نہیں ہوا' پیشاب میں جلن تو نہیں رہتی' دودھاریں ہوکر تو نہیں آیا کرتا' پیشاب کا رنگ کیسا ہے' دن رات میں کتنی مرتبہ آتا ہے قطرہ قطرہ تو نہیں آتا' اسے روک سکتے ہیں یا نہیں' پیاس زیادہ تو نہیں لگتی۔

عضو خاص ہموار ہے یا نہیں کیا اس کی جڑ باریک ہے اس میں کجی تو نہیں اگر کجی ہے تو کس طرف کو ہے' اس کی ضخامت کیسی ہے اوپر کی جلد سیاہ تو نہیں اس میں کوئی گرہ تو نہیں معلوم ہوتی عضو میں درد تو نہیں ہوتا اس کو چھونے یا اس پر کپڑا یا سرد پانی لگنے سے کیا اثر ہوتا ہے حشفہ باقی عضو سے سرخ تو نہیں ہے' عضو پر سرخ دانے تو نہیں' سیون یا عضو کو دبانے سے درد تو نہیں ہوتا' نشیلی چیزوں افیون' بھنگ' چرس یا سگریٹ وغیرہ شراب یا ممسک دواؤں کی عادت تو نہیں ہے یا پہلے تو کبھی نہیں رہی۔

اگر مریض میں تکدرحواس' تشویش فکر' حرکات و افعال میں دشواری اور سستی پائی جاتی ہو جماع کی خواہش کم ہو' مادہ منویہ میں حرکت کم محسوس ہو' جماع کی قوت بہت کم ہوگئی ہو' انزال دیر میں ہوتا ہو اور دماغی تکان زیادہ محسوس ہو' سر میں درد رہتا ہو' اس کا سر چکراتا ہو' دائمی نزلہ وزکام کی شکایت رہتی ہو' نیند کم یا زیادہ آتی ہو' نیند کے بعد طبیعت مضمحل رہتی ہو' آنکھوں کے سامنے چنگاریاں سی اڑتی ہوئی نظر آتی ہوں' بصارت کمزور ہو' کانوں میں باجے بجنے کی شکایت ہو' سماعت کمزور ہو' جسم پر بلاسبب کبھی سردی اور کبھی گرمی محسوس ہوتی ہو تو ضعف باہ کا سبب عموماً ضعف دماغ و اعصاب ہوا کرتا ہے اگر بدن میں حرارت غریزی کی کمی ہو نبض ضعیف ہو جماع کے بعد غشی کی سی حالت طاری ہوجائے' جماع کی خواہش کم ہو اور جماع میں لذت حاصل نہ ہوتی ہو' رعشہ و خفقان کی کم وبیش شکایات ہو یا اس کی ابتداء ہو معمولی معمولی اسباب سے خوف طاری ہوجاتا ہو' جماع کے وقت کبھی کبھی انزال بغیر انتشار کے ہی ہوجایا کرتا ہو تو ایسی صورت میں ضعف باہ کا سبب عموماً ضعف قلب ہوا کرتا ہے اگر بھوک کم لگتی ہو بدن میں خون کم ہو' ہضم کمزور ہو' بدن کی رنگت زردی یا سفیدی مائل ہو' چہرہ کسی قدر پھولا رہتا ہو' غذا کھانے کے تین چار گھنٹے بعد جگر کے مقام پر ثقل اور درد محسوس ہوتا ہو تو ضعف باہ کا سبب عموماً ضعف جگر ہوا کرتا ہے اگر بھوک کم ہو'

ہضم کمزور ہو' ہچکیاں اور ڈکار زیادہ آتے ہوں اور کھانے کے فوراً بعد معدے کے مقام پر ثقل اور بوجھ محسوس ہو تو ضعف باہ کا باعث بالعموم ضعف معدہ ہوتا ہے اگر کبھی کبھی کمر میں درد ہو خصوصاً ٹیڑھا ہونے یا بالکل سیدھا کھڑا ہونے یا دیر تک سیدھا بیٹھنے کے وقت پیشاب کم آئے اور اسکا رنگ کسی قدر گوشت کے دھون کا سا ہو نیز قارورے کے نیچے رسوب زیادہ مقدار میں جمع ہوجائیں اور اس کے اوپر کف دریا کی طرح کا مادہ ہو تو ضعف باہ کا سبب ضعف گردہ سمجھا جائے قلت منی کی صورت میں انزال کے وقت مادہ منویہ بہت کم خارج ہوا کرتا ہے غذا کی کمی اور ضعف بدن کی صورت میں بدن لاغر اور کمزور ہوتا ہے جسم کی رنگت زرد ہوتی ہے غذا کم اور ناقص ہوتی ہے اور گاہے ظہور مرض سے پہلے استفراغ بکثرت ہوچکا ہوتا ہے۔

آلات منی کی لاغری اور خشکی کی صورت میں منی غلیظ ہوتی اور مشکل سے خارج ہوتی ہے بدن دبلا پتلا ہوتا ہے اور اس میں گوشت اور خون کم ہوتا ہے تر غذاؤں اور دیگر ایسی تدابیر سے جو تری پیدا کرتی ہے فائدہ محسوس ہوتا ہے آلات منویہ کی گرمی کی صورت میں مادہ منویہ کا رنگ زرد ہوتا ہے کم وبیش سرعت انزال اور سرد چیزوں سے فائدہ محسوس ہوتا ہے آلات منویہ کی تری کی صورت میں منی پتلی اور قارورہ سفید اور غلیظ ہوتا ہے خشک چیزوں سے فائدہ پہنچتا ہے اور مریض کا بدن فربہ ہوتا ہے سوء مزاج مرکب کی صورت میں مذکورہ علامات مشترک طور پر پائی جاتی ہیں اگر منی کثیر اور منجمد ہو کثیر اور سخت حرکات کے بعد خارج ہو جماع میں انتشار مکمل اور انزال مشکل سے ہو نیز بھنگ' افیون وغیرہ مخدر اشیاء کا استعمال کیا گیا ہو تو ضعف باہ کا سبب مادہ منویہ کی سوزش کی کمی ہوا کرتا ہے اگر بدن قوی اور اعضائے نسلی بالکل تندرست ہوں خواہش جماع بھی ہو لیکن انتشار نہ ہوتا ہو نیز دریافت کرنے پر معلوم ہو کہ مریض کو مدت سے جماع کرنے کا اتفاق نہیں ہوا تو ضعف باہ کا سبب عموماً ترک جماع ہوا کرتا ہے اور اگر اعضائے نسلی بالکل تندرست ہوں خواہش جماع بھی ہو مگر انتشار کم اور ضعیف ہوتا ہو جس میں تخمہ کے وقت زیادتی ہوجاتی ہو یا نفاخ اشیاء سے فائدہ ہوا ہے منی بھی کافی مقدار میں ہو تو ضعف باہ کا باعث بالعموم بدن کے نچلے احشاء میں ریح کا پیدا ہونا ہوا کرتا ہے اگر کھانے کھانے کے بعد نعوظ ہو خصوصاً جب ایسی مرطوب چیزیں کھائی ہوں جن میں رطوبت زیادہ اور حرارت کم ہوتی ہے تو ریاح پیدا نہ ہونے کا باعث رطوبت کی کمی اور حرارت کی زیادتی ہوا کرتا ہے اس کے برعکس اگر بھوک اور خلوئے معدہ کے وقت نعوظ ہو نیز گرم چیزوں کے کھانے سے فائدہ ہو تو ریح کم پیدا ہونے کا سبب حرارت کی کمی ہوتا ہے اگر مادہ منویہ کثیر اور رقیق ہو اور بغیر نعوظ کے بھی خارج ہوجاتا ہو اس کے ساتھ سرعت انزال کی بھی کم وبیش شکایت ہو عضو خاص کمزور اور باریک ہو اس میں کجی پیدا ہوگئی ہو انتشار ناقص ہوتا ہو یا نہ ہوتا ہو حس بھی کم ہوگئی ہو تو ضعف باہ کا سبب عموماً استرخائے قضیب ہوا کرتا ہے گر ان علامات کے ساتھ یہ معلوم ہو کہ مریض عرصہ تک سرد پانی میں کھڑا رہا ہے یا برف وغیرہ پر بیٹھا رہا ہے تو استرخا قضیب کی وجہ سے سوء مزاج بارد ہوتا ہے جلق سے پیدا ہونے والے ضعف باہ میں عضو خاص باریک رقیق لاغر اور ضعیف ہوتا ہے عضو میں کم وبیش کجی پائی جاتی ہے اس پر نیلی رگ ابھری ہوئی اور اس کی جڑ باریک ہوتی ہے اعضائے رئیسہ کمزور' چہرہ زرد' دبلا اور کمزور آنکھیں اندر کو دھنسی ہوئیں اور ندامت ظاہر کرتی ہیں مریض شرماتا اور آنکھیں نہیں ملاسکتا بائیں ہاتھ کی نبض دائیں ہاتھ کی نبض سے بہت زیادہ کمزور ہوتی ہے نقص جماع اور سرعت انزال کی کم وبیش شکایت ہوتی ہے اگر ضعف دماغ واعصاب' ضعف بصارت اور ضعف قلب ہو' چہرہ زرد ہو' عضو خاص لاغر اور ضعف ہو' مریض کثرت جماع یا جماع غیر فطری کا عادی ہو تو استرخاء قضیب اور ضعف باہ کا سبب عموماً یہی ہوا کرتا ہے اگر اعضائے خاص اور اعضائے رئیسہ قوی اور تندرست ہوں مریض مجلوق اور مجرد یا غیر متاہل ہو اور اسے یونہی خیال پیدا ہوگیا ہو کہ وہ جماع پر اچھی طرح قادر نہیں ہوسکے گا یا جانب ثانی کا تزک واحتشام اس پر غالب ہو یا اس سے اجنبیت ہو یا کراہت ہو یا افراط شوق ہو یا کسی طرح کا خوف ہو تو ضعف باہ کا باعث بالعموم یہی امور وہمیہ اور نفسانیہ ہوا کرتے ہیں۔ عضوی نقائص میں عضو کا بخوبی معائنہ کرنے پر نقائص کی موجودگی کا علم ہوسکتا ہے۔

امراض مخصوصہ مرداں کے عام اصول علاج

(1) امراض مخصوصہ مرداں میں سے وہ امراض جن میں اعضائے نسلی کے اندر خلقی یا اکتسابی قسم کے نمایاں عضوی نقائص موجود ہوتے ہیں اکثر اوقات لاعلاج ہوا کرتے ہیں ان میں سے بعض حالات میں صرف عمل ید کے ذریعے کم وبیش فائدے کی توقع کی جاسکتی ہے داخلی دوائیں خواہ وہ کسی قسم کی کیوں نہ ہوں زیادہ مفید اور کارآمد ثابت نہیں ہوتیں۔

(2) اکثر قسم کے اہم امراض مخصوصہ مرداں مثلاً سرعت' کثرت احتلام' جریان' مذی ومنی اور ضعف باہ وغیرہ میں اعضائے نسلی کے اندر احتقان دموی اور مقامی و عام نظام عصبی میں ذکاوت حس پیدا ہوجایا کرتی ہے اس لئے ایسے امراض میں اعضائے نسلی کے صنفی افعال میں آرام یعنی جماع سے پرہیز اور ابتداء داخلی و خارجی مسکنات کا استعمال اصول علاج کی اصل قرار دینا چاہئے اس حالت میں مقویات ومحرکات کا استعمال بہت مضر ہوتا ہے۔

(3) اگر مریض کو قبض کی شکایت رہتی ہو تو اسے علاج کے شروع میں ہی رفع کردیں اور آئندہ قبض نہ ہونے دیں۔

(4) ضعف باہ اور عنانت کے ساتھ جب کثرت احتلام اور جریان منی و مذی کی شکایت بھی ہو تو پہلے ان کو دور کرنا چاہئے اور اس غرض کے لئے مسکنات کا استعمال مفید ہے مگر جب جریان و احتلام ضعف اعضاء تناسل یا مراکز جماع کے ضعف سے پیدا ہو تو اس میں مقویات ومحرکات اعصاب کا استعمال ہوا کرتا ہے۔

(5) وہ دوائیں جو اعضائے مشارک نخاع کو تحریک دیں اور ان کی مشارکت سے نخاع پر تحریک کا اثر ہو یا وہ دوائیں جو براہ راست نخاع کی محترک ہوں اور وہ مرکز تناسل کو تحریک دیں یا وہ دوائیں جو اعضائے بول میں خراش پیدا کریں یا محرک دماغ ہوں یا وہ جو براہ راست نخاع کے تناسلی مرکز کو حرکت میں لائیں نہ دینی چاہئیں کیونکہ اس سب اعضاء میں پہلے ہی نقص موجود ہوتا ہے اور ذکاوت حس' سوزش' غشائے مخاطی میں ورم' دل ودماغ' جگر' گردے' معدہ اور امعاء وغیرہ میں پہلے سے ضعف ہوتا ہے اور ان میں تحریک پہنچانے سے زیادہ نقصان کا اندیشہ ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ بعض اوقات اس قسم کے علاج سے مریض کو بجائے فائدے کے نقصان پہنچتا اور بعض کو صرف عارضی فائدہ پہنچتا ہے اس کے بعد حالت بد سے بدتر ہوجاتی ہے۔

(6) ضعف باہ کا عام اصول علاج مختصراً یہ ہے کہ پہلے مسکنات پھر مقویات ومحرکات اور آخر میں صرف محرکات کا استعمال کرائیں۔

(7) تقویت باہ میں غذا کا فائدہ دوا سے زیادہ ہوتا ہے پس اس میں غذا مقوی' لطیف' سریع الہضم' جید الغذا' لذیذ' خوشبودار اور ایسی دینی چاہئے جس میں لطیف حرارت کے ساتھ رطوبت فضلیہ زیادہ ہو۔

(8) ضعف باہ کے علاج میں اعضائے رئیسہ کی تقویت کا خاص خیال رکھنا چاہئے۔ استفراغ کی کثرت اور تبرید کی زیادتی سے پرہیز کرنی چاہئے۔

(9) ضعف باہ میں آلات ہضم کا خیال رکھنا بھی ضرور ہے کیونکہ اکثر آلات ہضم کے صحیح کام نہ کرنے کی وجہ سے مقوی باہ دواؤں کا فائدہ نہیں ہوتا نیز آلات ہضم کے اچھے نہ ہونے کی صورت میں مادہ منویہ کی تولید بھی صحیح نہیں ہوتی۔

(10) ضعف باہ کی اکثر حالتوں میں خارجی علاج مفید ہوتا ہے مگر جریان' احتلام' ذکاوت حس کی صورت میں محرک طلاء مرہم وغیرہ سے عموماً نقصان ہوتا ہے اس لئے ان سے پرہیز کرنا چاہئے۔

ادویہ باہیہ

مفردات: نباتی، تخم شلجم، تخم بلیون، تخم گندر (گاجر)، تخم ترب، تخم خشخاش، زیرہ سیاہ، مرچ سیاہ، دار فلفل (پیپل) الائچی خورد، کنجد (تل سیاہ وسفید) بزرکتان (السی)، تخم ریکائن، جاوتری، اندرجو شیریں، جنۃ الخضراء (بن)، مغز تخم کنڑ، کتیرا، کندر، بہمن سرخ، بہمن سفید، قسط شیریں، خصیۃ الثعلب، شقاقل، زنجبیل (سونٹھ)، خولنجان (پان کی جڑ)، عاقرقرحا، کچلا، سورنجان، سعد کوفی، جرجیر (تارامیرا) جاوشیر، فرفیون، بالچھڑ، سلیخہ، مویز منقی، لونگ، کباب چینی، دارچینی، سکبینج، تودری، رائی، زعفران، افیون، بھنگ، بوزیدان، تالمکھانہ، بہمنین، شقاقل مصری، مصطگی رومی، مغز پستہ، مغز بادام، مغز فندق، ناگرموتھا، تخم ترہ تیزک، تخم کونچ، حب القلقل، دوقو، حب الزلم، ستاور، جورجندم، چرونجی، تخم اسپست، سوکھ، گوکھرو، بچ، اسگندناگوری، اذراقی، تالمکھانہ، پنبہ دانہ، تخم انٹگن، موصلی سمبل، بزر البنج، بہوپھلی، مولسری خام، مغز خستہ انبہ، بلادر، تیزپات، تخم لاجونتی۔

حیوانی: مشک، عنبر، زراریح، خراطین، بیربہوٹی، زلو، ریگ ماہی، جند بید ستر، خلاصہ جات حیوانی، مایہ شتراعرابی، ماہی روبیان، مغز سرکنجشک، سقنقور وغیرہ۔

معدنی: سونا، چاندی، سنکھیا، شنگرف، خبث الحدید، فولاد، سلاجیت وغیرہ۔

مرکبات: معجون جالینوس لولوی، معجون کلاں، معجون مومیائی، معجون مروح الارواح، لبوب الاسرار، معجون اسپند، معجون اذراقی، معجون آردخرما، معجون پیاز، معجون حب القطن، معجون فلاسفہ، سپاری پاک، معجون سیر، کامیسر پاک، معجون لبوب بارد، موصلی پاک، معجون کندش، معجون سنگ سرماہی، معجون بہی انطاکی، معجون لبوب کبیر، معجون سقنقور، معجون موصلی سنبل، معجون مایہ شتراعرابی، معجون ریگ ماہی، حلوا بیضہ مرغ، حلوہ پنبہ دانہ، اطریفل کشمش، حلوائے گندر، الاحمر، حب ممسک، حب جواہر، جب جدوار، حب ذہب، حب مومیائی، حب منعش، حب کیمیائے عشرت، جب جریان، حب احمر، حب عنبر مومیائی، حب نشاط، سفوف بیج بند والا، دوائے ڈپٹی صاحب، مکردھوج، سفوف مغلظ، سفوف کنولگٹہ، سفوف جریان، اکسیر جریان، اکسیر شباب، عشرتی، سفوف سونف، سفوف روبیاں، طلاء جمال گوٹہ، طلاء سرخ، طلائے فاسفورس، طلاء کچی، طلاء گھونگچی، طلاء ماہی، طلاء مشکی، اکسیری طلاء، طلاء مشک دارچینی، طلاء ہیرے والا، طلاء نواب صاحب والا، کماد مجلوق، سیاہ لیپ، شاہ لیپ وغیرہ۔

اغذیہ باہیہ

مفرد - نباتی: نخود، باقلا، لوبیا، ماش، مٹر، مغز چلغوزہ، مغز اخروٹ، مغز بنولہ، مغز چرونجی، مغز فندق، مغز پستہ، مغز بادام شیریں، سنگھاڑہ، خرما، خوبانی، انگور شیریں، پیاز، ناریل، شلجم، شیرمال، گندر، کیلہ، سیب، آم، انجیر ہر قسم کی تازہ سبز ترکاریاں، گیہوں وغیرہ۔

حیوانی: سقنقور، ریگ ماہی، مارماہی، بام ماہی، بیضہ ماہی، بیضہ مرغ، بیضہ کبوتر، بیضہ کبک، بیضہ کنجشک، مغز کنجشک نر، مغز بط، چوزہ مرغ، گوشت، حلوان، ہرن، تیتر، گورخر، بٹیر، مرغابی، کنجشک نر، شیر میش، شیر شتر، شیر گاؤ، پنیر مایہ شتر اعرابی، شیر کی چربی، دنبے کی چربی، ریچھ کی چربی، سانڈہ کی چربی، روغن جگر ماہی، بالائی، مکھن، مشروبات میں چائے، قہوہ، شراب وسکی، برانڈی وغیرہ اور مصالح جات میں زعفران، گرم مصالحہ جات، زیرہ، دارچینی، الائچی کلاں، لونگ، فلفل سیاہ وغیرہ۔

مرکب اغذیہ: ہر قسم کے مقوی حلوجات مثلاً حلوائے بیضہ مرغ، حلوائے ماش، حلوائے گندر، حلوائے گھیکوار، گوشت اور گھی وغیرہ۔ سے تیار ہونے والی دیگر اکثر قسم کی مرکب غذائیں، خاگینہ، کباب، کوفتے وغیرہ۔

پرہیز: تیل، ترشی، زیادہ سرد اشیاء، کثرت تمباکو نوشی، کثرت شراب نوشی، جماع وغیرہ سے معدہ کمزور ہو تو مولد ریاح اور ثقیل و دیر ہضم اشیاء، مونگ، مسور کی دال، بینگن، تنور کی روٹی، زیادہ سرخ مرچ، اور گڑ، تیل کی اشیاء سے بھی پرہیز کریں۔

امراض حشفہ و غلفہ

ضیق الغلفہ

اُردو نام	طبّی نام	ڈاکٹری نام
گھونگھٹ کی تنگی	ضیق الغلفہ	فائی نیوسس Phiniosis

تعریف وماہیت: اس مرض میں غلفہ اس قدر لمبا اور اس کا مرکزی سوراخ اس قدر تنگ ہوتا ہے کہ اس کو پیچھے کی طرف ہٹا کر حشفہ کو برہنہ نہیں کیا جاسکتا۔

اسباب: یہ مرض اکثر اوقات خلقی اور پیدائشی ہوتا ہے لیکن شاذونادر قروح خبیثہ کے انجام پانے کے بعد یا حشفہ کے اوپر میل جمع ہوکر غلفہ کے اس سے چپک جانے یا حشفہ کی سوزش کے بعد بھی یہ شکایت پیدا ہوجاتی ہے۔

یادداشت: ایسی صورت میں جب کہ غلفہ حشفہ کے اوپر چڑھ کر پھنس جاتا ہے اس کو پیرافائی موسس کے نام سے نامزد کیا جاتا ہے۔

علامات: عضو چھوٹا اور غلفہ بہت لمبا اور نوک دار ہوتا ہے۔ غلفہ کو پیچھے کی طرف ہٹانے پر وہ حشفہ کے اوپر پھنس جاتا ہے جس سے حشفہ پوری طرح برہنہ نہیں کیا جاسکتا جب یہ خلقی اور پیدائشی ہوتا ہے تو گاہے اس کا سوراخ پن کے سرے کے برابر تک چھوٹا اور تنگ ہوتا ہے ایسی صورت میں پیشاب کرتے وقت مریض کو تکلیف ہوتی ہے مجریٰ بول اور مثانہ تن جاتا اور گاہے صفن یعنی فوطہ میں بھی پانی پڑ جاتا ہے زیادہ زور لگانے پر پیشاب میں خون آنے لگتا ہے غلفہ کے نیچے میل کچیل کے جمع ہوجانے سے خارش اور سوزش کی مقامی شکایت پیدا ہوجاتی ہے جس کی وجہ سے مریضوں میں جلق کی عادت بھی پڑ سکتی ہے گاہے اس سے حشفہ میں سوزش پیدا ہوکر بالآخر سرطان وغیرہ تک کی نوبت آجاتی ہے یا حشفہ گل سڑ جاتا ہے۔

تشخیص: چھوٹے بچے جب پیشاب کے وقت عضو کو پکڑیں زور لگائیں یا چیخ مار کر رونے لگیں تو اس مرض کا شبہ کرنا چاہئے اور اس کے بعد غلفہ کے مرکزی سوراخ کو دیکھ کر یا غلفہ کو دونوں ہاتھوں کی انگلیوں سے پکڑ کر دونوں انگوٹھوں سے حشفہ کے اوپر سے پیچھے کی طرف دبا کر اور حشفہ کو برہنہ کرکے دیکھنے سے اس کی تشخیص کرلینی چاہئے۔

علاج - حفظ ماتقدم: پیدائش کے چند دن بعد بچے کے غلفہ کو ملاحظہ کریں اگر تنگ ہو تو اس کا فوری انسداد کریں پیشاب وغیرہ کے بعد استنجا کرتے یا نہاتے وقت غلفہ کو حشفہ کے اوپر کرکے وقتاً فوقتاً دھوکر صاف کردیا کریں۔

اصول علاج: خلقی ضیق الغلفہ میں بچوں کا ختنہ کرادیں یعنی غلفہ کو آگے کی طرف کھینچ کر حسب ضرورت کٹوادیں بڑوں میں سلائی وغیرہ پھیر کر غلفہ کو فراخ کرنے کی کوشش کریں یا غلفہ کو اوپر کی طرف سے چیر دیں لیکن اس کا بہت بہتر اور عمدہ علاج صرف ختنہ ہی ہے۔

دستورالعلاج: پہلے غلفہ کے اندر باریک لیکن مطہر سلائی جس کو روغن وغیرہ سے چکنا کرلیا گیا ہو داخل کرکے حشفہ سے جدا کریں اس کے بعد غلفہ کو آگے کی طرف کھینچ کر ایک چمٹی سے اس طرح پکڑیں کہ جو حصہ کاٹنا ہے وہ آگے کی طرف بڑھا رہے اب کسی تیز اور مطہر چاقو کے ساتھ نہایت تیزی سے کاٹ کر خاکستر کعب بز اس پر ذرور کرکے روئی رکھ کر اوپر پٹی باندھ دیں ہر روز اسی طرح عمل کریں تیسرے روز تک زخم خشک ہوجائے روغن گل اور موم لگائیں یا ذیل کی دوا اس پر چھڑکیں:

صفتہ: مردا سنگ، ہلیلہ، بلیلہ، مرصاف، صبر، برگ مورد سب مساوالوزن لے کر کوٹ پیس کر اور پارچہ بیز کرکے کام میں

لائیں۔

یادداشت: ختنہ کرنے کے لئے بہترین وقت گرمیوں میں عصر کا، خزاں میں صبح کا اور سردیوں میں زوال کا ہے بچوں میں موسم بہار میں ختنہ کرنا بہتر ہے لیکن بالغوں کا ختنہ بہار میں نہیں کرنا چاہئے۔

ڈاکٹری علاج: ہدایات مندرجہ علاج طبی پر عمل کریں اور ختنہ کرادیں اور ختنے کے بعد کلوڈین وغیرہ کی پٹی لگوادیں۔

غذا و پرہیز: چپاتی اور کدو، ترئی، شلجم وغیرہ سبز ترکاریاں یا گوشت میں سبزی ملی ہوئی کھلائیں زیادہ سرخ مرچ، گائے کے گوشت، بینگن وغیرہ سے پرہیز کرائیں۔

ورم حشفہ

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
سپاری کا ورم	ورم حشفہ	بیلانائیٹس Balanitis

تعریف و ماہیت: اس مرض میں حشفہ متورم ہوکر سوج جاتا ہے بقول اطبائے جدید جب حشفہ غلفہ کے غلاف سے ڈھکا رہتا ہے تو حشفہ کی بیرونی سطح اور غلفہ کی اندرونی سطح ایک دوسرے سے ملی ہوئی اور تر رہتی ہیں ان کے مابین جب کسی وجہ سے مرضی جراثیم پہنچ کر نشوونما پانے لگتے ہیں تو جس جس جگہ پر جراثیمی نشوونما کا عمل ہوتا ہے اس جگہ پر حشفہ کی بیرونی سطح اور غلفہ کی اندرونی سطح میں سوزش و التہاب پیدا ہوکر ورمی کیفیت ظاہر ہوجاتی ہے اسکے بعد وہاں پیپ پیدا ہوکر خارج ہونے لگتی ہے اور گاہے متعفن زخم یعنی قروح بھی پیدا ہوجاتے ہیں اور جن جن مقامات پر جراثیمی نشوونما نہیں ہوتی وہ بھی اردگرد کی سوزشی تحریک سے متاثر ہوکر متورم ہوجاتے اور سفیدی مائل خشک داغوں کی شکل میں نمایاں ہوتے ہیں بقول اطبائے قدیم حشفہ میں دموی مادہ کے غیر معمولی اجتماع سے حشفہ متورم ہوکر سوج جاتا ہے۔

اسباب: یہ مرض زیادہ تر غیر مختون اشخاص میں رونما ہوتا ہے جن میں حشفہ کو اچھی طرح صاف نہیں کیا جاتا ضیق الغلفہ کے مریضوں میں شکایت اور بھی زیادہ پائی جاتی ہے غلبہ خون، سوزاک، آتشک کا ابتدائی زخم اور قروح رخوہ وغیرہ اس مرض کی پیدائش میں خاص طور پر حصہ لیتے ہیں پیپ پیدا کرنے والے دوسرے ہر قسم کے جراثیم کا تعدیہ بھی اس مرض کو پیدا کرسکتا ہے۔

علامات: مریض کو حشفہ کے مقام پر خارش اور جلن ہوتی ہے جس سے مریض عموماً حشفہ کو ہاتھ کی انگلیوں سے پکڑے اور سہلاتے ہوئے پایا جاتا ہے اور حشفہ سرخ ہوتا ہے گاہے غلفہ کے سوراخ سے پیپ دار رطوبت بھی کم وبیش مقدار میں خارج ہوتی اور اس کے ساتھ شدت مرض میں بخار اور بے چینی وغیرہ علامات عام بھی کم وبیش موجود ہوتی ہیں اکثر مریضوں میں غلفہ حشفہ کے اوپر چپکا ہوا ہوتا ہے اور باوجود کوشش کرنے کے پیچھے کی طرف نہیں ہٹایا جاسکتا۔

عوارضات: گاہے اس مرض میں مجری بول بھی مبتلا ہوکر متورم ہوجاتا ہے اور اس سے بھی پیپ آنے لگتی ہے خصوصاً جب کہ مرض سوزاک کی چھوت سے پیدا ہو۔

تشخیص: اس مرض کی تشخیص مقامی امتحان پر بخوبی کی جاسکتی ہے اگر حشفہ بہت متورم ہو اور اس سے پیپ خارج ہو رہی ہو تو گاہے اس امر میں فرق کرنا ایک حد تک دشوار ہوتا ہے کہ پیپ صرف حشفہ کے متورم حصے سے ہی آرہی ہے یا مجری بول کے مبتلائے مرض ہوجانے سے اس سے بھی پیپ آرہی ہے۔

علاج- حفظ ماتقدم: اسمرض سے حفاظت کے لئے بچپن میں ہی ختنہ کرادینا ضروری ہوا کرتا ہے اسکے علاوہ حتی الامکان ہرروز یا دوسرے تیسرے روز حشفہ کو اچھی طرح پاک وصاف کردینا چاہئے۔

اصول علاج: ورم کے اصول پر ابتدائے مرض میں قابضات کا اس کے بعد محللات کا اور بالآخر محللات و مرخیات کا استعمال

کرائیں۔ مقام ماؤف کو کسی دافع عفونت محلول کے ساتھ دھوکر پاک وصاف کریں اس کے بعد اگر غلفہ پیچھے کی طرف ہٹ سکتا ہے تو اس کو پیچھے ہٹا کر حشفہ کو بھی دھو کر پاک وصاف کر دیں۔ اگر ممکن ہو تو ختنہ کرادیں زخم کو پاک وصاف طریق پر پٹی لگا دیں۔ اسی طرح چند روز کریں حتیٰ کہ زخم بالکل اچھا ہو جائے۔ اگر سوزاک ہو تو اس کے ساتھ ہی سوزاک کا مخصوص علاج کریں قبض ہو تو رفع کر دیں۔

دستور العلاج: برگ نیم کے جوشاندہ سے مقام ماؤف کو دھو کر ابتدائے مرض میں ذیل کے ضمادات میں سے کسی ایک کا لیپ کریں:

(1) رسوت، صندل سرخ، گل ارمنی، مردار سنگ، فوفل، برگ حنا خشک ہر ایک ہم وزن سب کو عرق برگ مکو سبز میں پیس کر ضماد کریں۔

(2) جدوار خطائی، تخم خطمی، رسوت ہر ایک تین گرام، برگ مکوہ سبز کے عرق میں باریک پیس کر ضماد کریں۔

(3) گل ارمنی، رسوت ہم وزن آب کشنیز سبز میں حل کر کے لگائیں۔

ڈاکٹری علاج: ہدایات مندرجہ علاج طبی پر عمل کریں مقام ماؤف کو گرم پانی سے جس میں قدرے لائی سول یا پٹاشیم پر مینگنیٹ حل کر لیا گیا ہو، اچھی طرح دھو کر صاف کریں اور بعدہٗ لیڈ لوشن میں لنٹ یا ململ کی دھجی تر کر کے رکھیں اگر ضرورت ہو تو بذریعہ عمل ید غلفہ کاٹ دیں۔

غذا و پرہیز: گرم چیزوں سے پرہیز کریں مسکن اور زود ہضم غذا دیں۔

ثبور حشفہ

ڈاکٹری نام	طبی نام	اُردو نام
Herpes of the Glians ہرپیز آف دی گلینس	ثبور حشفہ	سپاری کی پھنسیاں

تعریف و ماہیت: اس میں حشفہ کے اوپر چھوٹی چھوٹی سرخ یا سفیدی مائل رنگ کی پھنسیاں نکل آتی ہیں اس کی ماہیت بھی وہی ہے جو اوپر ورم حشفہ میں بیان کی گئی ہے۔

اسباب: یہ بھی زیادہ تر یا مختون اشخاص میں ہوا کرتا ہے غلاظت اور میل کچیل کا اجتماع، ضیق الغلفہ وغیرہ اسباب اس کا موجب ہوتے ہیں۔

علامات: حشفہ کے مقام پر خارش اور سوزش ہوتی ہے اور غلفہ کو پیچھے ہٹا کر دیکھنے پر پھنسیاں دکھائی دیتی ہیں۔

علاج ۔ حفظ ماتقدم: بچپن میں ختنہ کرادیں اور حشفہ کو پاک وصاف رکھیں۔

اصول علاج: حشفہ کو پاک وصاف کر کے قابض اور مسکن مرہمیں لگائیں۔

دستور العلاج: جوشاندہ نیم برگ سے دھو کر جست سوختہ باریک پیس کر پھنسیوں پر چھڑک دیں یا مرہم سفیدہ لگائیں یا مردار سنگ، گل ارمنی، مازو، رسوت، ہم وزن سب کو آب کشنیز اور گلاب بقدر حاجت میں پیس کر طلاء کرائیں۔ صبر اور مردار سنگ ہم وزن پیس کر روغن گل میں بخوبی ملا کر لگانا بھی مفید ہے۔

علاج ڈاکٹری: ہدایات مندرجہ علاج طبی پر عمل کریں زخموں پر بورک پاؤڈر چھڑکیں یا بورک آئنٹ منٹ یا زنک آئنٹ منٹ لگائیں آیوڈیکس کا لگانا بھی مفید ہوتا ہے۔

غذا و پرہیز: غذا مسکن دیں گرم غذاؤں سے پرہیز کریں مقام ماؤف کو ہر قسم کی خراش سے محفوظ رکھیں جماع سے بالکل اجتناب کریں۔

امراض قضیب و مجرئ قضیب

حکّہ قضیب

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
عضو مخصوص یا ذکر کی خارش	حکۃ القضیب	اچنگ آف دی پینس Itching of the Penis

تعریف وماہیت: اس مرض میں کسی تیز خلط کے انصباب کی وجہ سے قضیب کے جسم اور بالخصوص اس کی جڑوں کے قریب غیر طبعی طور پر خارش ہونے لگتی ہے۔

اسباب: تیز صفراوی یا شور مادے یا غلیظ سوداوی خون کا حوائی قضیب میں انصباب یا تیز پسینہ جو قضیب کے آس پاس سے آ کر گرتا ہے سوئے زہار کی میل کچیل اور گندگی وغیرہ اس کے اسباب ہیں۔

علامات: عضو مخصوص اور اس کی جڑوں میں خارش ہوتی ہے مریض کا ہاتھ اکثر چڈوں میں مقام ماؤف پر خارش کرتا ہوا پایا جاتا ہے گاہے خارش کی شدت سے کنج ران اور قضیب کی جڑوں پر خارش پیدا ہوجانے سے غلیظ لیسدار اور متعفن رطوبت بھی نم وبیش رسنے لگتی ہے۔

اصول علاج: فصد کھلوائیں قضیب کی جڑوں کے قریب کنج ران میں سنگھیاں لگوائیں مسہل دیج اور غالب مادے کا تنقیہ کریں مقامی طور پر مسکن طلاء اور ضماد لگوائیں۔

دستور العلاج: رگ باسلیق کی فصد کھلوائیں یا غلبہ صفرا و سودا کی صورت میں جوشاندہ ہلیلہ شاہترہ پلا کر مسہل دیں مقامی طور پر روغن گل چھ ملی لیٹر اور سرکہ بارہ گرام ملا کر لگائیں یا قدرے مائیشا باریک پیس کر روغن گل اور سرکہ میں ملا کر آب کشنیز سبز یا شور مادے کے غلبے کی صورت میں آب کرفس کا اضافہ کر کے ضماد کرائیں یا عضو اور کنج ران کو گرم پانی کے ساتھ دھو کر صاف کریں اور سفیدی بیضہ مرغ کا طلاء کریں۔ کمیلا' گندھک اور توتیائے سبز کو روغن سرشف میں حل کر کے لگانا یا پوست درخت سرس کو پانی میں گھس کر ضماد کرنا بھی مفید ہے۔ مغز تخم ناگیسر کو کوٹ کر اور اس کے اوپر نیم گرم پانی چھڑک کر پوٹلی میں باندھ کر اس پوٹلی کو خارش کے مقام پر ملنا اور تھوڑی دیر بعد گرم پانی سے دھونا بھی سود مند ہے۔

طلاء جو خارش زہار اور خصیہ کے لئے مفید ہے: صفتہ: صبر سقوطری' نوشادر ہر ایک پونے دو گرام' نشاستہ تین گرام' شیاف مائیشا' اقاقیا ہر ایک دس گرام کوٹ پیس کر گلاب اور سرکہ میں گوندھ کر طلاء کریں گا ہے اس میں گل سرخ اور صندلین ہر ایک پونے دو گرام کا بھی اضافہ کرلیا جاتا ہے۔

علاج ڈاکٹری: ہدایات مندرجہ علاج طبی پر عمل کریں کنج ران اور قضیب کے مقام پر خارش پر لیڈ لوشن کی ٹکور کریں یا بورک اور زنک آئنٹ منٹ کی مالش بھی مفید ہے اگر ان سے آرام نہ ہو تو انگورائٹم ایسڈ کرائی سوفینک کی مالش کرانا زیادہ مفید ہوتا ہے۔

غذا و پرہیز: چرپری' نمکین اور زیادہ میٹھی اشیاء سے پرہیز کرائیں غذا میں سرد اور مسکن سبزیاں' گھیا' پالک' کدو' ٹنڈے وغیرہ دیں۔

ورم قضیب

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
ذکر کا ورم	ورم قضیب	پی نائیٹس Penitis فے لائیٹس Phallaitis

تعریف وماہیت: اس مرض میں کسی مادہ کے غلبے سے ذکر سوج جاتا ہے۔
اقسام: مادہ مرض کے لحاظ سے اس کی دوقسمیں: (1) ورم قضیب گرم (2) ورم قضیب سرد

اسباب: ورم حاد میں خون یا صفراء کا غلبہ اور ورم بارد میں بلغم یا سودا کا غلبہ اس مرض کا باعث ہوتا ہے بعض اوقات آتشک کے ابتدائی زخم یا سوزاک کی وجہ سے بھی قضیب میں ورم پیدا ہوجاتا ہے اسی طرح مجریٰ بول کے دوسرے زخموں میں بھی یہ شکایت پیدا ہوسکتی ہے۔

علامات: ورم گرم میں قضیب کی رنگت سرخ ہوتی ہے اور ورم بہت زیادہ ہوتا ہے عضو میں سوزش اور گرمی محسوس ہوتی ہے اور درد بھی زیادہ ہوتا ہے' گاہے اس کے ساتھ بخار بھی تھوڑا بہت پایا جاتا ہے اور پیاس بھی لگتی ہے ورم سرد بلغمی میں قضیب کا رنگ سفیدی مائل ہوتا ہے' درد کم ہوتا ہے' چھونے پر ورم نرم محسوس ہوتا ہے۔ سوداوی ورم سخت ہوتا ہے اور عضو کی رنگت سیاہی مائل ہوتی ہے۔ درد بالکل نہیں پایا جاتا یا بہت ہی کم ہوتا ہے۔

اصول علاج: داخلی طور پر حسب مادہ ورم نضج وتنقیہ کریں اگر ضرورت ہو تو فصد کھلوائیں اور مسہل دیں اور مقامی طور پر ورم کے اصول علاج کے مطابق پہلے قابضات اور روادعات کا اس کے بعد روادعات اور محللات کا اور سب سے آخر میں محللات اور مرخیات کا استعمال کرائیں۔

دستورالعلاج: ورم گرم میں داخلی طور پر لعاب بہدانہ تین گرام' شیرہ عناب پانچ عدد' عرق شاہترہ ساٹھ ملی لیٹر' عرق عنب الثعلب ساٹھ ملی لیٹر میں شربت بنفشہ چالیس ملی لیٹر حل کرکے پلادیا کریں اور گل ارمنی تین گرام' رسوت دوگرام' آب کشنیز سبز بقدر حاجت میں پیس کر ضماد کریں۔ دمچی کے مقام پر پہلے روز سات اور دوسرے روز پانچ جونکیں لگوانا بھی مفید ہے ذیل کا ضماد ورم گرم قضیب میں خصوصیت کے ساتھ مفید ہے۔

صفتہ: مسور' گلنار' برگ گل' پوست انار ہم وزن آب کشنیز سبز یا آب عنب الثعلب یا آب خاص میں جوش دے کر باریک پیس کر روغن گل ملا کر ضماد کریں ورم سرد بلغمی میں بلغم کا منضج ومسہل دیں اور مقامی طور پر آرد جو' خطمی وآردختہ خرما (چھوہارے کی گٹھلی) روغن گل اور سرکہ میں پیس کر اس کا لیپ کرائیں۔ ذیل کا ضماد ورم سرد بلغمی میں خصوصیت کے ساتھ مفید اور قوی الاثر ہے۔ صفتہ: مقل ازرق' اشق' پیہ بط' پیہ مرغ خانگی' پیہ کوہان شتر' مغز ساق' گاؤ' بابونہ' اکلیل الملک' حلبہ' برگ کلم' زردہ تخم مرغ بطریق معروف ضماد تیار کرکے استعمال کریں۔

ڈاکٹری علاج: ہدایات مندرجہ علاج طبی پر عمل کریں۔ پہلے کیلومل 140 ملی گرام اور سوڈا بائیکارب 500 ملی گرام ملا کر پانی یا دودھ وغیرہ کے ساتھ رات کو کھلائیں اور صبح میگنیشیا سلفاس نصف یا حسب ضرورت پچیس گرام کو پچاس ملی لیٹر پانی میں حل کرکے پلائیں تاکہ ایک دو دست آ کر مرض کی شدت رفع ہوجائے اس کے بعد داخلی طور پر ایک یا دو ٹکیہ کونین کی مقوی اغراض کے لئے دن میں دو مرتبہ دیں اور مقامی طور پر ساٹھ ملی لیٹر گرم پانی میں ایک چمچہ ٹنکچر آئیوڈین کا ملا کر اور اس میں روئی تر کرکے عضو کی تکمید کرائیں۔

غذاوپرہیز: غذا لطیف زود ہضم اور مقوی دیں گرم اور ثقیل غذاؤں سے پرہیز کرائیں۔

بند کشاد

اُردو نام	طبّی نام	ڈاکٹری نام
مجری قضیب کا پھیل جانا	اتساع مجریٰ قضیب	ایکس پنشن آف دی یوریتھرا Expansion of the Urethra

تعریف وماہیت: اس میں مجری قضیب یعنی احلیل کا سوراخ ڈھیلا ہو کر پھیل جاتا ہے۔
اسباب: جلق، کثرت جماع، سوزاک اور قاثاطیر کا کثرت استعمال وغیرہ۔
علامات: مریض کی قوت باہ کمزور اور اس کو سرعت انزال کی شکایت ہوجاتی ہے اس کے ساتھ اکثر سبب کی موجودگی اور اس کی مخصوص علامات بھی کم وبیش پائی جاتی ہیں۔
اصول علاج: مغلظ منی، اور قابض دوائیں شرباً اور شیافاً کام میں لائیں۔
دستور العلاج: اطریفل کشمشی بارہ گرام ہمراہ شیر گاؤ پچیس گرام صبح کے وقت اور معجون سپاری پاک پانچ گرام رات کو سوتے وقت شیر گاؤ بیس تولہ کے ہمراہ کھالیا کریں۔ مقامی طور پر استعمال کرنے کے لئے گھونگچی کو باریک پیس کر آب گوند ڈھاک میں ملائیں اور روئی کو اس میں آلودہ کرکے فتیلہ بنا کر مجریٰ قضیب کے سوراخ میں ایک لحہ تک رکھوائیں نہایت مفید ہے۔
منتخب ومجرب نسخہ جات - سفوف صمغی: جو بند کشاد میں نافع ہے۔ صفتہ: پوست ڈھاک، مولسری، پوست گولر، گوند سیمبھل، موصلی سیمبھل، مجیٹھ، گوند ببول، گوند ڈھاک، گوند گولر، نخود بریاں ہر ایک ہم وزن کوٹ پیس کر سفوف بنائیں اور بوقت ضرورت اس میں سے بقدر بارہ گرام پانی کے ساتھ کھالیا کریں۔
حب بند کشاد: جو بند کشاد اور سیلان منی میں نافع ہے۔ صفتہ: ثعلب مصری، مغز تخم سرس، لک مغسول ہر ایک دو تولہ کوٹ پیس کر ایک پاؤ شیر بڑ میں کھرل کریں جب غلیظ ہوکر گولیاں بندھنے کے لائق قوام ہوجائے تو جنگلی بیر کے برابر گولیاں بنا کر ہر صبح ایک گولی سات روز تک کھائیں نہایت مفید اور مجرب ہے۔
سفوف مجرب حکیم بقا اللہ خاں: جو بند کشاد میں نہایت نافع ہے۔ صفتہ: ببول کی نازک پھلیاں، ببول کے پھول، تخم سرس، گل انبہ، گل فوفل، گل پستہ، دانہ ہیل، صمغ فارسی، صمغ عربی ہر ایک سات گرام کوٹ پیس کر سفوف بنائیں اس میں سے بقدر نوگرام بوقت ضرورت دودھ وغیرہ کے ہمراہ استعمال کریں۔
سفوف: جو استاد حکیم اعظم خاں کا معمول ومجرب ہے۔ صفتہ: بیج بند، دارفلفل، کمرکس، سمندر سوکھ، تخم اونٹگن، برمڈنڈی، تالمکھانہ، تخم کوکھرو، ستاور، زنجبیل، موصلی سفید، موصلی سیاہ، تخم کونچ ہر ایک ہم وزن شکر تری ان میں دو چند سب دواؤں کو کوٹ پیس کر سفوف بنالیں اور روزانہ ایک کف دست چھ گرام شیر گاؤ کے ہمراہ استعمال کریں۔
بند کشاد کا ڈاکٹری علاج: مریض کو گانوکاکس ویکسین کا ٹیکہ کریں اور گانوسیرول احلیل میں ٹپکائیں۔
(2) سلور نائٹریٹ دو گرین، ایکوا ڈسٹلڈ پچیس ملی لیٹر احلیل میں چند قطرے ٹپکائیں۔
(3) ہائیڈراسٹین 100 ملی گرام، گلیسرین دو ملی لیٹر، ایکوا ڈسٹلڈ پچیس ملی لیٹر ملا کر احلیل میں چند قطرے روزانہ ٹپکائیں۔
(4) ڈایا تھرمی اور انفرا ریڈ ریڈی ایشن سے علاج نہایت مفید ثابت ہوتا ہے۔
(5) سلیول دو گرین، کونین سلفیٹ ایک گرین، ایکسٹریکٹ ہائیوسائمس اجزاء کو ملا کر اس کی ایک گولی بنائیں اور صبح وشام مریض کو کھلائیں۔

ورم غدۂ مذی

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
غدۂ مذی کی سوزش	ورم غدۂ مذی	پراسٹیٹائیٹس Prostatitis

تعریف و ماہیت: اس مرض میں غدہ مذی کے اندر ورم اور التہاب پیدا ہوجاتا ہے۔

اقسام: اس مرض کی شدت و خفت کے لحاظ سے دو قسمیں ہیں: (1) ورم غدہ مذی حاد یا شدید (اکیوٹ آر سویئر پراسٹیٹائٹس) (2) ورم غدہ مذی مزمن یا خفیف (کرانک آر مائلڈ پراسٹیٹائیٹس)

اسباب: یہ بالعموم جراثیمی تعدیہ سے ہوا کرتا ہے اور اس کو پیدا کرنے والے جراثیم میں سب سے اہم کرویات سوزاک، عصی قولونی اور کرویات عنقودیہ صدیدیہ ہیں شاذو نادر عصی ورنی اور کرویات عقدیہ صدیدیہ بھی اس کو پیدا کردے سکتے ہیں عموماً مجری بول کا ورم یا گاہے مثانہ کا ورم بڑھ کر غدہ مذی کو بھی مبتلا کرلیتا ہے۔ سوزاک اور مجری بول کے دوسرے زخم، جلق، کثرت جماع، گاہے قاثاطیر کے داخل کرنے یا پتھری کے خارج ہونے سے مجری بول کے اس حصے میں جو غدہ مذی میں سے گزرتا ہے سوزش اور ورم پیدا ہوجانا بھی اس مرض کا باعث ہوسکتے ہیں بعض اوقات امراض مقعد سے بھی یہ مرض پیدا ہوسکتا ہے بقول اطبائے قدیم اخلاط اربعہ (خون صفرا، بلغم یا سودا) کا غلبہ اس مرض کا باعث ہوا کرتا ہے۔

علامات: ورم حاد میں غدہ مذی یعنی عضو مخصوص کی جڑ کے اردگرد اور بالخصوص سیون کے قریب درد، سوجن، گرمی اور سرخی وغیرہ مخصوص علامات پائی جاتی ہیں مقعد میں بھی شدید درد ہوتا ہے بار بار پیشاب کی حاجت ہوتی ہے اگر مریض کو سوزاک کی شکایت ہو جوکہ اکثر ہوا کرتی ہے تو پیپ وغیرہ کا اخراج چند روز تک بہت کم ہوجاتا ہے اور پیشاب کے اندر خون بھی آتا ہے گاہے پیشاب بند ہوجاتا ہے قبض کی شکایت بھی اکثر پائی جاتی ہے اور شاذو نادر خصیتین میں ورم اغدید دس کی شکایت بھی پیدا ہوجاتی ہے اس کے بعد گاہے ورم غدہ مذی حاد ورم غدہ مذی مزمن کی شکل اختیار کرلیتا ہے علامات کی شدت کم ہوجاتی ہے چنانچہ ورم غدہ مذی مزمن میں مریض بالعموم مقعد کے اردگرد امتلاء اور بے چینی کے احساس کی شکایت کرتا ہے اسے مجری بول، رانوں اور اکثر اوقات خصیتین میں ثقیل قسم کا درد ہوتا ہے وقتاً فوقتاً اسے اوجاع مفاصل کے خفیف دورے ہوتے رہتے ہیں گاہے مفاصل متورم بھی ہوجاتے ہیں اس کی بھوک مرجاتی اور مزاج کسی قدر چڑچڑا ہوجاتا ہے وہ نہایت آسانی کے ساتھ مشتعل ہوجایا کرتا ہے صبح اٹھنے پر یا پاخانہ کرنے کے بعد بالعموم اس کے مجری بول سے قرح سوزاکی کی طرح ایک قسم کی مخصوص رطوبت کم وبیش خارج ہوتی ہے پیشاب کا معائنہ کرنے پر اس میں چھوٹے چھوٹے باریک دھاگوں کی مانند یا بلغمی رطوبت کے معلق رسوب پائے جاتے ہیں اس کے ساتھ گاہے مثانے میں کم وبیش سوزش بھی ہوتی ہے۔

تشخیص: اگر مریض کی مقعد میں انگلی ڈال کر سیون کی طرف دبایا جائے تو غدہ مذی متورم محسوس ہوتا ہے اور اس میں گرہیں سی محسوس ہوتی ہیں اس کے علاوہ رطوبت مذی بھی کم وبیش خارج ہونے لگتی ہے۔

عوارض وانجام: ورم غدہم ذی حاد بالعموم کچھ عرصے کے بعد مزمن شکل اختیار کرلیتا ہے اور جیسا کہ اوپر ظاہر کیا جاچکا ہے گاہے اس کے ساتھ اغدیدوس میں بھی ورم پیدا ہوجاتا ہے التہاب مفاصل مزمن، بعض امراض قلب، آنکھ کے طبقہ عنبیہ کی سوزش وغیرہ عوارضات بھی پیدا ہوجاتے ہیں گو یہ مرض براہ راست مہلک یا خطرناک نہیں ہے لیکن اس میں بھی کوئی شبہ نہیں کہ اس کا علاج ایک حد تک مشکل ہے۔

علاج مرض- حفظ ماتقدم: جلق، کثرت جماع اور بالخصوص سوزاک سے حتی الامکان محفوظ رہنا چاہیے۔

اصول علاج: ورم حاد میں مریض کو کامل آرام کرائیں قبض ہو تو رفع کردیں سیون کے مقام پر حسب ضرورت پانچ چھ جونکیں

یا مناسب ضماد لگوائیں شدت درد میں سینک کریں داخلی طور پر مناسب دواؤں سے نضج مادہ کراکر تنقیہ کریں۔

دستور العلاج: مقعد کے اردگرد اورسیون کے مقام پر مرہم داخلیون یا ذیل کا ضماد لگوائیں۔صفتہ: آب برگ مکو' رسوت مکی' کات ہندی' انڈے کی سفیدی' روغن بھنگ' ہر ایک بارہ گرام' رسوت اور کتھا کو باریک پیس کر باقی سب دواؤں میں ملا کر اس میں تھوڑا سا لعاب اسپغول اور اگر درد کی شدت ہو تو قدرے افیون' زعفران اور کافور کا اضافہ کرلیں اور نیم گرم ضماد کریں یا یہ ضماد لگوائیں۔صفتہ: گل بابونہ' سنبل الطیب' گل خطمی' تخم خطمی' تخم کتاں ہر ایک ہم وزن آب مکو سبز میں پیس کر روغن گل بقدرضرورت اس میں اضافہ کرکے نیم گرم ضماد کریں شدت درد میں اس کے اندر پوست خشخاش یا ذرا سی افیون کا اضافہ کرا دیں۔ داخلی طور پر ورم حاد میں گل بنفشہ' گاؤ زبان' تخم خطمی' عنب الثعلب خشک بہدانہ ہر ایک پانچ گرام' عناب سات عدد کو 250 ملی لیٹر پانی میں جوش دے کر صاف کرکے شربت بزوری معتدل پچیس ملی لیٹر کا اضافہ کرکے پلائیں اور ورم مزمن میں یہ نسخہ دیں:

صفتہ: گل بنفشہ' بادیان ہر ایک چھ گرام' مویز منقی نودانہ' بیخ کاسنی' مکو خشک' تخم قرطم ہر ایک چھ گرام 250 ملی لیٹر پانی میں جوش دے کر صاف کرکے شربت بزوری پچاس ملی لیٹر ملا کر پلائیں۔ ورم غدۂ مذی میں ذیل کا نسخہ بہت مفید ثابت ہوا ہے:

خرمہرہ زرد 125 ملی لیٹر کوزہ گلی میں ڈال کر گل حکمت کریں اور آگ میں جلالیں پھر نکال کر پیس لیں تین گرام صبح وشام شربت بزوری پچیس ملی لیٹر کے ساتھ دیں۔ علاوہ ازیں کڑھائی والی دوا ڈیڑھ گرام صبح ڈیڑھ گرام شام کو کھلانا بھی سودمند ہوتا ہے۔

علاج ڈاکٹری: ہدایات مندرجہ علاج طبی پر عمل کریں مقام ورم پر ٹنکچر آئیوڈین کا طلاء لگوائیں شدت درد میں مارفیا اور بیلاڈونا کی سپازیٹری مقعد میں رکھوائیں اگر پیشاب بہت جل کر آتا ہو تو ہر چوتھے گھنٹے ایک گرام سوڈا بائیکارب پانی میں حل کرکے پلا دیا کریں۔ احتباس بول میں گرم پانی میں آبزن کرائیں۔ ورم غدہ مذی مزمن میں ہفتہ میں ایک مرتبہ مثانے میں کوئی ہلکا سا دافع عفونت محلول بھر کر سیون کے مقام پر اور مقعد کے اندر سے غدہ مذی کو مالش کرکے التہابی مادے کو نکال دیا کریں۔ مالش کے بعد مثانے کو فوراً خالی کرادیا کریں داخلی طور پر پیشاب کی عفونت کو دور کرنے کے لئے یوروٹروپین 350 ملی گرام دو مرتبہ دن میں یا سوڈیم بینزوئیٹ 175 ملی لیٹر تین مرتبہ دن میں کھلادیا کریں۔ یوری سیپ ٹین یا سان میٹو دو گرام قدرے پانی میں حل کرکے دن میں تین مرتبہ استعمال کرانا بھی نہایت مفید ہے ذیل کا نسخہ بھی مفید ہے:

پوٹاشیم آئیوڈائڈ	175 ملی گرام
ٹنکچر ہائیوسائمس	20 قطرے
ٹنکچر بیلاڈونا	5 قطرے
سپرٹ کلوروفارم	15 قطرے
ایکوا	25 ملی لیٹر

ایسی ایک ایک خوراک دن میں تین مرتبہ استعمال کرائیں اگر ان تدابیر سے پورا فائدہ نہ ہو تو عمل حرگذاری (ڈایاتھرمی) کے ذریعے علاج کریں۔

غذا اور پرہیز: غذا زود ہضم لطیف اور سیال دیں خصوصاً ورم شدید میں دودھ آش جو' کھچڑی' مونگ کی دال کا پانی وغیرہ ہر قسم کی ثقیل اور نفاخ اشیاء سے پرہیز کرائیں زیادہ سرخ مرچ اور ہر قسم کی گرم اشیاء سے بھی اجتناب کریں۔

عظم غدہ مذی

ڈاکٹری نام	طبی نام	اُردو نام
پراسٹیٹک انلارجمنٹ Prostatic Enlargement	عظم غدہ مذی	غدہ مذی کا بڑھ جانا

تعریف وماہیت: اس مرض میں غدہ مذی کسی حصے میں غدی ساخت یا کسی رسولی (سلعہ خبیثہ یعنی سرطان یا سلعہ لحمیہ) وغیرہ کے پیدا ہونے سے معمول کی نسبت بڑھ جایا کرتا ہے جس سے سلسل بول یا احتباس بول وغیرہ کی شکایات رونما ہوجاتی ہیں۔

اقسام: اس کو دو قسموں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے: (1) عظم غدہ مذی سادہ یا شیخوخی (2) عظم غدہ مذی سلعی یا سرطانی

اسباب: جیسا کہ اوپر ماہیت اور اقسام وغیرہ میں ظاہر کیا گیا ہے' اس مرض کا باعث لیفی غدی' سرطانی یا لحمی رسولی ہے جو غدہ مذی کے اندر پیدا ہو جاتی ہے۔ لحمی رسولی کی وجہ سے جب یہ مرض پیدا ہوتا ہے تو اکثر ادھیڑ عمر میں ظاہر ہوجاتا ہے اور غدی لیفی یا سرطانی رسولی کی وجہ سے یہ مرض ہمیشہ بڑھاپے اور بالخصوص ساٹھ سال کی عمر کے بعد رونما ہوا کرتا ہے۔

علامات: اس مرض کی سب سے پہلی علامت یہ ہے کہ پیشاب کرتے وقت شروع میں مریض کو تکلیف محسوس ہوتی ہے لیکن جب ایک دفعہ پیشاب کی دھار نکلنا شروع ہوجاتی ہے تو تکلیف رفع ہوجاتی ہے اس کے بعد پیشاب کرنے کی خواہش بڑھ جاتی ہے اور مریض کو ایک یا دو مرتبہ رات کے وقت بھی پیشاب کرنے کیلئے اٹھنا پڑتا ہے اس کے بعد بتدریج ہر مرتبہ پیشاب کرنے کے بعد پیشاب خاص خاص خارج نہیں ہوتا یعنی مثانہ پیشاب سے بالکل خالی نہیں ہوتا بلکہ کچھ مقدار پیشاب کی مثانے کے اندر باقی رہ جاتی ہے جو باوجود کوشش کے بھی خارج نہیں کی جاسکتی یہ صورت بتدریج بڑھتی جاتی ہے اور زیادہ سے زیادہ پیشاب مثانے کے اندر باقی رہ جاتا ہے اگر اس وقت بھی علاج نہ کیا جائے تو بالآخر پیشاب بالکل بند ہوجاتا ہے مثانہ ہروقت پیشاب کے ساتھ بھرا رہتا ہے اس کے بعد سلسل بول کی شکایت رونما ہوجاتی ہے اس کے ساتھ مریض قضیب کی جڑ مثانے کے منہ پر بوجھ اور رکاوٹ محسوس کرتا ہے۔

علاج - اصول علاج: مقامی طور پر محلل و قابض ضماد لگوائیں اور داخلی طور پر مدرات کا استعمال کرائیں اگر پیشاب بالکل بند ہوگیا ہوتو پہلے آبزن کرائیں اگر اس سے بھی نہ آئے تو بذریعہ قاثاطیر پیشاب کو دوسرے تیسرے روز خارج کردیا کریں اگر ان تدابیر سے ایک دو ماہ تک آرام نہ ہو تو بذریعہ عمل ید غدہ مذی کو نکلوادیں۔

دستور العلاج: مقامی طور پر سیون اور مقعد کے اردگرد ضماد اشق لگوائیں ذیل کا ضماد بھی اسمرض میں مفید ہوسکتا ہے۔ صفتہ: حب الغار' شب یمانی' اکلیل الملک' اور نخود سیاہ' بابونہ ہر ایک چالیس گرام۔ دوقو' تخم کرفس بستانی' تخم کرفس کوہی' تخم ترب ہر ایک پچیس گرام۔ سب کو کوٹ پیس کر روغن بلسان یا روغن سوسن اور آب کرنب ارمنی میں گوندھ کر ضماد تیار کرلیں۔ جب پیشاب بند ہوگیا ہوتو بابونہ' شیح' مرزنجوش' نمام اور برگ کرنب پختہ حسب ضرورت کو پانی میں جوش دے کر اس میں مریض کو بٹھائیں۔ داخلی طور پر بنادق البزوز تین گرام ہمراہ شربت بزوری معتدل پچاس ملی لیٹر استعمال کرائیں یا یہ نسخہ دیں:

صفتہ: شیرہ مغز تخم خربزہ پانچ گرام' شیرہ مغز تخم خیارین پانچ گرام' شیرہ خارخسک پانچ گرام' شیرہ کاکنج تین گرام' شیرہ زیرہ سفید چار گرام' عرق بادیان 125 ملی لیٹر یا عرق انناس 125 ملی لیٹر میں نکال کر پلادیا کریں۔

ڈاکٹری علاج: ہدایات مندرجہ علاج طبی پر عمل کریں مخصوص عمل ید (پراسٹیٹک ٹومی) کے ذریعے غدہ مذی کو نکلوادیں غدہ مذی کو نکالنے کا عمل دو طریق پر کیا جاتا ہے۔ پیڑو کے اوپر سے اور سیون پر سے لیکن اول الذکر طریق زیادہ بہتر ہے اس لئے اسی کو اختیار کرنا چاہیے۔ اگر عظم سلعہ سرطانی یا لحمی کی وجہ سے ہوتو عمل ید کی بجائے ریڈیم اور ایکسریز کا استعمال کرائیں۔

غذا وپرہیز: مسور کی دال' ماش کی دال' بینگن' آلو' گوبھی' زیادہ سرخ مرچ' چائے' ترشی' تیل اور گوشت سے پرہیز کریں کدو'

ترئی، ٹینڈے، پالک کا ساگ، گیہوں کی چپاتی، چاول، کھچڑی، دودھ اور مونگ کی دال کا استعمال کرائیں۔

جریان مذی

ڈاکٹری نام	طبی نام	اُردو نام
پراسٹےٹوریا Prostatorrhoea	سیلان مذی - ذرور مذی	جریان مذی

تعریف وماہیت: اس مرض میں ذکاوت حس کی وجہ سے مجرئی بول سے غدہ مذی کی مخصوص رطوبت جو انڈے کی سفیدی کی مانند چمک دار سفید اور غلیظ ہوتی ہے غیر طبعی طور پر وقت بے وقت خارج ہوتی رہتی ہے۔

اسباب: جلق، کثرت جماع، ضعف غدہ مذی، غدہ مذی کی سوزش اور ذکاوت حس (جو بالعموم محرک شہوت جماع امور مثلاً شہوت انگیز کتب کے مطالعہ یا تصاویر دیکھنے، جوان عورتوں کی صحبت میں دیر تک رہنے، مخرب الاخلاق ٹیگرام اور جانوروں وغیرہ کی جفتی کے مناظر دیکھنے وغیرہ سے پیدا ہوتی ہے) دائمی قبض، چنچنے، سوزش مثانہ یا سنگ مثانہ وغیرہ سے یہ مرض پیدا ہوتا ہے مقعد اور مجرئی بول وغیرہ کی سوزش سے بھی یہ شکایت کم وبیش پیدا ہوجایا کرتی ہے۔

علامات: پاخانہ پھرتے وقت یا پیشاب کرتے وقت جری بول سے غدہ مذی کی مخصوص رطوبت کے قطرات گرتے ہیں تیز چلنے پر شہوت انگیز احساسات پر یا بعض اوقات ہر وقت رطوبت مذی خارج ہوتی رہتی ہے مریض بتدریج کمزور ہوجاتا ہے۔ اس کے اعضائے رئیسہ اور شریفہ میں ضعف پیدا ہوجاتا ہے دماغی افعال میں پریشانی پیدا ہوجاتی ہے۔ چستی و چالاکی اور ذہانت میں کمی آجاتی ہے، طبیعت ست رہتی ہے، حافظہ کمزور ہوجاتا ہے، تخیل خراب ہوجاتا ہے وغیرہ۔

تشخیص: نہ صرف مریض بلکہ اکثر اوقات طبیعت بھی اس مرض کو اصل جریان منی سمجھ لیتے ہیں جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ جریان مذی گو جریان منی سے کم مضر ہوتا ہے لیکن مریض اس کو اصل جریان منی سمجھتے ہوئے ذہنی طور پر اس سے زیادہ نقصان اٹھا لیتا ہے پس جریان مذی اور جریان منی میں تشخیص کرنا نہایت ضروری ہوتا ہے اور اس کی صورت یہ ہے کہ جریان منی میں رطوبت کسی ایک وقت بہت زیادہ خارج ہوتی ہے اور اس کے اخراج کے وقت مریض انزال کی سی لذت اور ارتعاش محسوس کرتا ہے نیز اس کے بعد اسے ضعف معلوم ہوتا ہے خارج شدہ رطوبت نسبتاً زیادہ گاڑھی ہوتی ہے اس کے برعکس جریان مذی میں رطوبت عموماً رقیق ہوتی ہے اور مذکورہ علامات میں پائی جائیں اس کی کامل تشخیص رطوبت کو خوردبین کے نیچے دیکھنے پر کی جاسکتی ہے۔ جریان منی میں حونیات منویہ نظر آتے ہیں اور جریان مذی میں حونیات منویہ دکھائی نہیں دیتے۔

علاج - حفظ ماتقدم: اسباب سے بچیں، قبض وغیرہ نہ ہونے دیں۔

دستور العلاج: اصل سبب مرض کو دور کریں۔ مقویات و مغلظات کا استعمال کرائیں۔

دستور العلاج: سفوف بیج بند یا سفوف قلعی بقدر بارہ گرام پانی کے ساتھ روزانہ استعمال کرائیں یا لبوب کبیر سات گرام ہمراہ گاؤزبان بارہ تولہ صبح کو کھلا دیا کریں ذیل کا سفوف بھی اسمرض میں مفید ہے۔

صفتہ: تالمکھانہ، تخم تمر ہندی مقشر ہم وزن باریک پیس کر تین مرتبہ شیر بڑ میں تر اور خشک کریں اسکے بعد تمام دوا کے وزن کے برابر نبات سفید اس میں اضافہ کرکے سفوف بنا کر رکھ لیں اس میں سے بقدر چھ گرام شیر گاؤ کے ہمراہ کھالیا کریں۔

منتخب و مجرب مرکبات - سفوف بے جند: جو جریان منی و مذی میں مفید و معمول ہے۔ صفتہ: بے جند سیاہ، تخم بلبل ہر ایک دس گرام، گوکھرو، تالمکھانہ، اندر جو شیریں ہر ایک اکیس گرام، سپستان 85 گرام۔ سب دواؤں کو کوٹ پیس کر ہم وزن شکر تری ملا کر سفوف بنا کر رکھ لیں اس میں سے بقدر بارہ گرام تازہ پانی کے ساتھ استعمال کریں۔

سفوف قلعی: جریان منی اور مذی میں مفید و معمول ہے۔ سوزاک قدیم و جدید میں بھی نافع ہے۔ صفتہ: ست گلو، ست سلاجیت،

الائچی خورد، پکھان بید، اصل السوس مقشر، تالمکھانہ، طباشیر، کشتہ قلعی ہر ایک ہم وزن مصری تمام دواؤں کے وزن کے برابر سب کو کوٹ پیس کر باہم ملا کر سفوف بنالیں روزانہ نو گرام سے بارہ گرام تک پانی یا دودھ کے ہمراہ استعمال کریں۔

علاج ڈاکٹری: ہدایات مندرجہ علاج طبی پر عمل کریں دواء ایسٹرز سیرپ ایک ایک چمچہ چائے بھر دن میں دو تین مرتبہ پلا دیا کریں۔

مریض کی مقعد میں انگلی ڈال کر مثانہ کی طرف غدہ قدامیہ پر نرمی کے ساتھ مالش کریں یہ عمل ہر روز ایک دو منٹ کے لئے کرنا چاہئے اور اس کے ساتھ ہی ٹیبلائڈ پروسٹیٹ اینڈ اور کک گلائینڈز ایک ایک گولی صبح و شام کھلائیں ڈیڈے مین ٹیبلٹ کا استعمال بھی مفید ہے اگر مریض کو ذکاوت حس بھی ہو تو اسے مندرجہ ذیل نسخہ استعمال کرائیں: لیپولین تین گرین، کمفر مانوبرومائڈ 35 ملی گرام، ارگوٹین 70 ملی گرام، ایکسٹریکٹ ہائیو سائمس 35 ملی گرام۔ اس کی ایک گولی بنا کر صبح و شام کھلائیں۔

غذا و پرہیز: غذا لطیف اور زود ہضم دیں ہر قسم کی نفاخ اور ثقیل غذاؤں سے پرہیز کرائیں تیل، ترشی، زیادہ گرم اشیاء سرخ مرچ وغیرہ سے بھی پرہیز کرائیں۔

امراض خصیتین

حکۃ الخصیہ و حکۃ الصفن

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
خصیوں کی خارش	حکۃ الخصیہ	پرور یگو ٹیسٹس Prurigo Testis
فوطوں کی کھجلی	حکۃ الصفن	پرور یگو سکروٹی Prurigo Scroti

تعریف و ماہیت مرض: اس مرض میں تیز صفراوی یا شور مادے یا سودا کے غلبہ کی وجہ سے خصیتین اور فوطوں میں غیر معمولی طور پر سخت خارش ہونے لگتی ہے۔

اسباب: موئے زہار کی جوئیں اور میل کچیل وغیرہ، سودا، صفرا یا کسی شور مادے کا غلبہ، خارش کے مخصوص جراثیم کی چھوت، دائمی قبض، بواسیر، فساد خون، سخت گرم اغذیہ اور ادویہ کا استعمال وغیرہ۔

علامات: فوطوں اور خصیوں میں خارش ہوتی ہے اور مریض کے ہر وقت کھجانے سے وہاں کی جلد چھل جاتی اور اکثر زخم ہو جاتے ہیں۔

علاج طبی: حکہ قضیب کے مطابق علاج کریں۔

علاج ڈاکٹری: اس نسخے کو استعمال کریں:

کرو سیو سبلیمیٹ	175 ملی گرام
سپرٹ آف روزمری	25 ملی لیٹر
سپرٹ ریکٹی فائیڈ	25 ملی لیٹر
آمنڈ مکسچر	150 ملی لیٹر

سب کو بخوبی ملا کر رکھیں اور اس میں سے بقدر حاجت لے کر دن میں دو بار فوطوں پر مل دیا کریں اگر اس سے آرام

نہ ہو تو ایکس ریز کے ذریعے علاج کریں۔
غذاو پرہیز: سوداوی غلیظ اور سخت گرم و مصالح دار اشیاء سے پرہیز کرائیں۔ غذا میں سرد سبزیاں پالک' گھیا' ٹنڈے وغیرہ اور چاول وغیرہ استعمال کرائیں۔

شبور خصیہ

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
فوطوں کی پھنسیاں	شبور خصیہ	سکروٹل ایگزیما Scrotal Eczema

تعریف وماہیت: اس مرض میں خصیوں کی جلد پر پھنسیاں نکل آتی ہیں جن کے ساتھ گاہے ورم حار اور گاہے خارش بھی ہوتی ہے۔
اسباب: صفراوی یا شور مادے کا انصباب' اور گندگی' موئے زہار کی جوئیں' غیر ضروری خارش
علامات: فوطوں پر پھنسیاں نکل آتی ہیں جو گاہے سفید سفید اور گاہے سرخ سرخ ہوتی ہیں کبھی ان کے ساتھ گرم ورم اور خارش بھی ہوتی ہے۔
علاج: پھنسیوں کو نیم یا کاربالک کے صابن کے ساتھ دھو کر پاک وصاف اور خشک رکھیں اگر پھنسیوں کے ساتھ گرم ورم بھی ہو تو گرم ورم کے اصول پر فصد کھلوائیں اور مطبوخ فواکہ پلائیں پھنسیوں پر صبر مردار سنگ ہم وزن باریک پیس کر اور روغن گل میں ملا کر طلاء کریں۔ اگر ورم نہ ہو تو کاغذ سوختہ' حنظل سوختہ' صبر اور اقاقیا مساوی الوزن باریک کوٹ پیس کر آب برگ مورد میں ملا کر خصیوں پر طلاء کریں یا پھٹکری بریاں' صبر' اقاقیا مساوی الوزن باریک پیس کر آب مورد یا آب بارتنگ میں ملا کر پھنسیوں پر طلاء کریں یا روغن گل سے چپڑ کر ذیل کا سفوف چھڑکیں۔
صفت: گل قبری' شادنج' صبر سقوطری ہر ایک ایک جزو سب کو باریک پیس کر سفوف بنالیں اگر پھنسیوں کے ساتھ خارش بھی ہو تو مردار سنگ' زرد چوب' اقلیمیائے فضہ' مازو ہر ایک تین گرام' بورہ ارمنی شراب کی تلچھٹ' شیاف مامیثا اور گندھک ہر ایک پونے دو گرام سب کو باریک پیس کر آب مورد میں ملائیں اور روغن گل و سرکہ کا اضافہ کر کے طلاء کریں۔
منتخب مجربات ومرکبات: مطبوخ فواکہ' عناب دس عدد' سپستان' آلو بخارا ر ایک بیس عدد' نیلوفر' تخم کاسنی ہر ایک ساڑھے دس گرام' گل سرخ چودہ گرام' بنفشہ بیس گرام' سنامکی پچیس گرام' تمر ہندی چالیس گرام جوش دے کر صاف کرلیں اور ترنجبین' مغز فلوس خیار شنبر ہر ایک 55 گرام' گل قند پچاس گرام ملا کر صاف کر کے پلائیں۔
علاج ڈاکٹری: کاربالک صابن کے ساتھ دھو کر بورک پاؤڈر چھڑک دیا کریں یا زنک اور بورک آئنٹ منٹ لگائیں۔
غذاو پرہیز: گرم اشیاء مثلاً گوشت' حلوے' کھجور' گرم مصالحہ' زیادہ سرخ مرچ وغیرہ سے پرہیز کریں۔ غذا لطیف' زود ہضم' کھچڑی' پالک' کدو' ٹینڈے وغیرہ دیں۔

قروح خصیہ

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
خصیے کے زخم۔ فوطوں کے زخم	قروح خصیہ	سکروٹل السرز Scrotal Ulcers

تعریف وماہیت: اس مرض میں قضیب کی جڑوں کے اردگرد اور فوطوں پر چوڑے چوڑے زخم ہو جاتے ہیں جن کی رنگت سفیدی مائل ہوتی ہے۔

اسباب: اوپر کی طرف سے تیز خلطوں کا انصباب اورام خصیہ کا پک کر پھوٹ جانا' ضربہ وسقطہ مقامی غلاظت اور عدم صفائی پسینہ کا بکثرت آنا' موئے زہار کا پاک وصاف نہ رکھنا' عرصہ تک پاکی نہ کرنا اور فاحشہ عورتوں کی مباشرت وغیرہ۔

علامات: فوطوں اور قضیب کی جڑ کے اردگرد کنج ران میں زخم پائے جاتے ہیں جن اوپر سفیدی مائل غلیظ تہہ سی جمع ہوئی ہوتی ہے اگر اس کو نہ صاف کیا جائے تو نیچے سے سرخ سیاہی مائل رنگ کے زخم نمایاں ہوتے ہیں۔

انجام: چونکہ مقام ماؤف ہوا سے پوشیدہ' مائل بہ حرارت و رطوبت اور مجاری فضول سے قریب تر ہوتا ہے اس لئے اگر فوراً علاج نہ کیا جائے تو زخموں میں تعفن پیدا ہوجانے کی وجہ سے عسیر العلاج ہوجاتا ہے اور گاہے قضیب اور خصیتین کو کاٹ دینا پڑتا ہے خصوصاً جب کہ زخم خبیث قسم کے ہوں۔

حفظ ماتقدم: خصیوں اور فوطوں کو پاک وصاف رکھیں مہینے میں دوتین مرتبہ پاکی کردیا کریں یعنی موئے زہار کو استرے کے ساتھ صاف کردیا کریں فاحشہ عورتوں سے بچیں۔

اصول علاج: پہلے صافن کو فصد کریں اور اس کے تین چار روز بعد رگ باسلیق کی فصد کریں۔ صفراوی اور سوداوی مادے کی صورت میں مسہلات کے ذریعے تنقیہ کریں مقامی طور پر زخموں کو پاک وصاف کرکے مناسب طلاء زرور یا مرہم کا استعمال کریں۔

دستور العلاج: مقام ماؤف کو جوشاندہ نیم کے ساتھ دھو کر مرہم سفیدہ یا ذیل کا ضماد لگائیں۔ صفتہ: صبر مغسول' مرداسنگ مغسول' توتیا مغسول ہر ایک سات گرام ہم وزن شیرزنان اور شراب میں ملا کر ضماد کریں ذیل کا مرہم بھی مفید ہے:

صفتہ: بروزہ' توتیائے کرمانی' مازو سبز ہر ایک سات گرام' پھٹکری بریاں' انزروت سفید' دم الاخوین ہر ایک تین گرام کوٹ پیس کر رکھیں اور موم کو روغن گل بقدر حاجت میں پگھلا کر اور اس میں سفوف مذکور کو ملا کر مرہم بنالیں۔

داخلی طور پر شاہترہ سات گرام' چرائتہ سات گرام' عناب پانچ عدد' منڈی سات گرام' سرپھوکہ سات گرام' ہلیلہ سیاہ سات گرام' صندل سرخ سات گرام جوش دے کر شربت عناب پچیس ملی لیٹر ملا کر پلائیں۔

منتخب مرکبات و مجربات – ضماد جالینوس: جو قروح خصیہ میں مفید و مجرب ہے۔ صفتہ: صندل' گل سرخ' کافور' برادہ سیسہ' برادہ سنگ مس ہر ایک ہم وزن سب کو باریک پیس کر آب مکو میں ملا کر ضماد تیار کریں اور زخموں پر لگائیں جالینوس کہتا ہے کہ میں نے ایک شخص کو دیکھا جس کے خصیتین کا پوست بالکل اتر گیا تھا اور خصیتین برہنہ ہوگئے تھے میں نے اس ضماد سے علاج کیا اور مریض اچھا ہوگیا۔ اسے کے خصیوں پر اصلی جلد کی مانند ساخت پیدا ہوگئی۔

دواء مجربہ میر عوض: جو خصیہ اور قضیب کے قروح خبیثہ میں مفید ہے۔ صفتہ: مازو' شیاف مامیثا' انزروت' گلنار' گل سرخ' اقماع الرمان' مردارسنگ' صبر' کندر ہر ایک ہم وزن باریک پیس کر زخموں کو صاف کرکے ان کے اوپر چھڑکیں۔

علاج ڈاکٹری: ہدایات مندرجہ علاج طبی پر عمل کریں اور زخموں کو پٹاشیم پرمینگنیٹ کے آدھ گرین فی اونس والے محلول آبی کے ساتھ دھو کر مرہم آئیوڈوفارم لگادیا کریں۔

غذاو پرہیز: لطیف و زود ہضم دیں سوداوی اور زیادہ گرم اشیاء سے پرہیز کرائیں۔

ورم خصیتین

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
خصیوں کی سوجن یا آماس	ورم خصیتین	آرکائی ٹس Orchitis

تعریف وماہیت: اس مرض میں اخلاط اربعہ میں سے کسی ایک یا دوخلطوں یا ریح کے غلبے سے خصیوں یا خصیوں کے مخصوص

حصہ اغدیدوس یا خصیوں کے اوپر صفن میں ورم ہو جاتا ہے۔
اقسام: اس مرض کی بقول اطبائے قدیم خلط غالب کے لحاظ سے دو قسمیں ہیں۔ (1) ورم خصیہ حاد جو خون یا صفرا کے غلبے سے رونما ہوتا ہے (2) ورم خصیہ بارد جو بلغم' سودا یا ریح کے غلبے سے پیدا ہوتا ہے لیکن اطبائے جدید کے نزدیک شدت وخفت مرض کے لحاظ سے اس کی دو قسمیں ہیں (1) ورم خصیہ حاد (اکیوٹ آرکائی ٹس) اور (2) ورم خصیہ مزمن (کرانک آرکائی ٹس)۔
اسباب: جیسا کہ اوپر ظاہر کیا گیا ہے اطبائے قدیم کے نزدیک مقام مرض پر اخلاط اربعہ میں سے کسی خلط یا ریح کا غلبہ اس مرض کا باعث ہوا کرتا ہے بقول جرجانی اس کا باعث اکثر اوقات حالت شہوت جماع میں منی کا حرکت کرنا لیکن کسی وجہ سے خارج نہ ہو کر اپنی جگہ پر محتبس ہو جانا ہے اطبائے جدید کے نزدیک ضربہ وسقطہ' سردی لگ جانا' سوزاک' مجری بول کے دوسرے زخم' آتشک' کن پیڑے' بعض قسم کے شدید متعدی بخار مثلاً حمی مثل محرقہ اسہالی (پیراٹائیفائیڈ فیور) اور حمی مالٹیہ (مالٹا فیور) اور گاہے قاثاطیر کا استعمال وغیرہ اس کا باعث ہوا کرتے ہیں گاہے سلی مادے کی سرایت سے بھی شدید قسم کا ورم خصیہ ہو جاتا ہے۔
علامات: ورم حار بالعموم سوزاک کی وجہ سے ہوا کرتا ہے اور متورم خصیے میں دفعتاً شدید درد ہونے لگتا ہے رنگت سرخ ہو جاتی ہے ورم بہت زیادہ ہوتا ہے گرمی اور سوزش پائی جاتی ہے کم وبیش بخار بھی ہو جاتا ہے خصیہ بڑا ہو کر سخت ذکی الحس ہو جاتا ہے اس کو ہاتھ لگانا محال ہوتا ہے درد کی ٹیسیں گاہے پیٹ کنج ران اور کمر تک جاتی ہیں اکثر اوقات متلی ہوتی اور ابکائیاں آتی ہیں لیکن قے شاذونادر ہی ہوتی ہے مزمن ورم خصیہ بالعموم آتشک کی وجہ سے ہوتا ہے اور عموماً دونوں خصیتین اس میں مبتلا ہوتے ہیں اس میں متورم خصیے کی رنگت سفید یا سیاہی مائل ہوتی ہے درد کم ہوتا ہے اور چھونے پر خصیوں میں سختی یا نرمی پائی جاتی ہے۔
تشخیص: جب ورم خاص خصیے یا اسکے کسی خاص حصے مثلاً اغدیدوس غیرہ میں ہوتا ہے تو اس کا چھونا دشوار ہوتا ہے اور اس کے ساتھ اکثر بخار پایا جاتا ہے لیکن ورم جب صفن میں ہو تو اس کو چھو کر اس کے ملمس اور نرمی سختی وغیرہ کو بآسانی دریافت کیا جاسکتا ہے نیز اس کے ساتھ بخار بھی شاذونادر ہی پایا جاتا ہے۔
ورم حار میں اگر ورم بہت زیادہ ہو تو اس میں ثقل اور سرخی زیادہ پائی جائے تو ورم حار غلبہ خون سے ہوا کرتا ہے اور اگر اس میں گرمی اور سوزش زیادہ پائی جائے اور مریض کو پیاس بہت لگے تو مرض کا باعث غلبہ صفرا سمجھنا چاہئے۔ ورم بارد میں اگر ورم کی رنگت سفیدی مائل اور ورم میں نرمی ہو تو غلبہ بلغم اور اگر سختی و سیاہی ہو تو غلبہ سودا اور اگر پھیلاؤ زیادہ لیکن ہلکا پن پایا جائے تو غلبہ ریح سبب مرض تصور کرنا چاہئے۔ جب یہ مرض سوزاک کی وجہ سے ہوتا ہے تو نائزہ سے پیپ کا آنا بند ہو جایا کرتا ہے اور جب یہ مرض آتشک کی وجہ سے لاحق ہوتا ہے تو اکثر دونوں خصیوں میں ایک ساتھ پایا جاتا ہے اور جب کن پیڑوں وغیرہ اسباب متعدیہ کی وجہ سے ہوتا ہے تو اکثر سبب مرض موجود ہوتا ہے۔
انجام: خاص خصیتین یا اس کے ملحقات یعنی اغدیدوس شدید کے ورم کا انجام بعض اوقات خراب ہوا کرتا ہے شاذونادر موت بھی واقع ہو جاتی ہے اگر مریض اچھا ہو جائے تو بعض اوقات اس کی قوت تولید مفقود ہو جاتی ہے اور متورم حصہ ہمیشہ کے لئے ٹھوس اور سخت رہ جاتا ہے گاہے ورم حاد میں پیپ پڑ جاتی ہے اور وہ پھوڑا بن کر پھوٹ جاتا ہے جس سے قروح خصیتین کی شکایت پیدا ہو جاتی ہے اور شاذونادر خصیتین کے گل سڑ جانے کی وجہ سے مریض کو بالکل خصی کر دینے کی شدید ضرورت پیش آ جاتی ہے تاکہ تعفن زیادہ پھیل کر ہلاکت کا باعث نہ ہو سکے بقول اطباء قدیم گاہے اگر ورم خصیتین کا مریض کھانسی میں مبتلا ہو جائے تو مادہ مرض کے سینے کی طرف منتقل ہونے سے مریض ورم خصیتین سے خود بخود نجات پالیتا ہے اس طرح بقول اطبائے جدید گاہے ورم خصیہ خود بخود مفقود ہو کر کن پیڑوں کی شکل میں تبدیل ہو جاسکتا ہے یا اپنے ساتھ ان کو بھی مبتلا کر لیتا ہے۔
علاج - حفظ ماتقدم: سوزاک یا آتشک وغیرہ میں ان کا جلد سے جلد مناسب علاج کریں متعدی امراض مثلاً کن پیڑے حمی مالٹیہ وغیرہ میں مریض کو آرام کے ساتھ بستر میں لٹائے رکھیں اور خصیتین کو پاک وصاف رکھنے کے علاوہ کسی قدر اونچا رکھیں

اور لٹکنے نہ دیں سردی وغیرہ سے محفوظ رکھیں۔

اصولِ علاج: مریض کو آرام کے ساتھ بستر میں لٹائے رکھیں۔ بائیسکل اور گھوڑے کی سواری سے روک دیں لنگوٹا یا تکونی پٹی بندھوائیں حسب ضرورت قطن کے مقام پر سنگھیاں کھچوائیں یا جونکیں لگوائیں۔ اگر مریض قوی ہو تو ماؤف جانب کی باسلیق یا صافن کی فصد کھلوائیں قبض ہو تو فوراً بذریعہ حقنہ یا مناسب مسہل کے رفع کردیں ابتدائے ورم میں روادعات کا استعمال کریں اور زمانہ ابتداء کے بعد ابتداء سے انتہا تک روادعات کے ساتھ محللات شامل کر کے کام میں لائیں زمانہ انحطاط میں صرف محللات برتیں۔ داخلی طور پر بھی مناسب تبرید پلائیں شدت درد میں مسکنات کا داخلی اور خارجی استعمال کریں۔

دستور العلاج: ورم حار میں داخلی طور پر لعاب بہدانہ تین گرام، شیرہ عناب پانچ عدد، شیرہ تخم کاہو مقشر پانچ گرام پانی میں نکال کر شربت نیلوفر چالیس ملی لیٹر اس میں حل کر کے پلائیں اور مقامی طور پر گلاب، سرکہ، آب برگ کشنیز سبز، آب برگ عنب الثعلب سبز، آب برگ کاسنی سبز اور لعاب اسپغول میں پارچہ تر کر کے مقام ورم پر رکھتے رہیں یا اگر ورم زیادہ اور درد شدید ہو تو پوست خشخاش اور گل ٹیسو ہر ایک پچیس گرام پانی میں جوش دے کر ان کے جوشاندے سے گرم گرم نکور کریں یا برگ بھنگ اور برگ عنب الثعلب وغیرہ کا بھرتہ بنا کر گرم گرم باندھیں۔ ورم سرد میں خصوصاً جب ہضم کی خرابی اور ریاح بھی ہوں تو خبث الحدید جوارش بسباسہ سات گرام میں ملا کر صبح کو استعمال کرائیں اور معجون مقل سات گرام شب کو سوتے کھلائیں اور نمک پچیس گرام، نوشادر پچیس گرام پانچ کلوگرام پانی میں جوش دیں۔ جب نصف پانی رہ جائے تو اس کا نطول کریں یا گل ٹیسو، پوست خشخاش ہر ایک پچیس گرام پانی میں جوش دے کر نطول یا نکور کریں۔

اگر سوزاک کی وجہ سے ہو تو جوہری دس ملی گرام، مویز منقی میں ملا کر تازہ پانی کے ساتھ کھلائیں اور اسپغول پچیس گرام، کوکنار پچیس گرام پانی میں پیس کر آنچ پر پکائیں۔ جب غلیظ ہو جائے تو بارہ گرام روغن گل ملا کر اور اوپر سے ارنڈ کا پتہ رکھ کر لنگوٹ باندھ دیں اور حب سورنجاں ملین پانچ عدد سوتے وقت کھلائیں۔

منتخب مجربات و مرکبات۔ ضماد قیصوم: قیصوم، گل بابونہ، اکلیل الملک ہر ایک پچیس گرام۔ گل بنفشہ، گل خطمی ہر ایک چودہ گرام، گل سرخ بارہ گرام کوٹ چھان کر السی کے لعاب میں ضماد کریں۔ افعال و منافع محلل اورام ہے خصوصاً ورم خصیتین میں بہت مفید ہے۔

علاج ڈاکٹری: ہدایات مندرجہ علاج طبی پر عمل کریں مقام ماؤف پر لیڈ لوشن میں کپڑا تر کر کے رکھیں یا اینٹی فلوجسٹن لگائیں یا اگر درد شدید ہو تو ابلتے ہوئے گرم پانی کی جس میں تھوڑی سی ٹنکچر لاڈنم ملائی گئی ہو، فومنٹیشن یعنی گرم نکور کر کے بیلاڈونا گلیسرین کا طلاء کریں اور اوپر روئی رکھ کر تکونہ پٹی یعنی تزاگی بندھوا دیں۔ خصیوں کے نیچے روئی کی گدی رکھ کر ان کو اونچا رکھیں۔ اگر درد بہت زیادہ شدید ہو تو مارفیا وغیرہ کی جلدی پچکاری بھی کرائی جاسکتی ہے۔ داخلی طور پر سان میٹو ایک ایک چمچہ قدرے پانی میں ملا کر دن میں تین مرتبہ پلائیں یا ذیل کا نسخہ دیں:

پٹاشیم بروما ئیڈ	350 ملی گرام
پٹاشیم آئیوڈائیڈ	175 ملی گرام
ٹنکچر جلسیمائی	5 قطرے
ایکسٹریکٹ ارگٹ لکوئیڈ	20 قطرے
ایکوا کیمفورا	25 ملی لیٹر

ایسی ایک ایک خوراک دن میں تین مرتبہ پلائیں۔

اگر سوزاک کی وجہ سے ہو اور پچکاریاں کرائی جارہی ہوں تو پچکاریوں کا استعمال روک دیں اگر آتشک کی وجہ سے ہو تو

آتشک کا مناسب علاج کریں اور اگر کسی دوسرے سبب سے ہو تو اس کو دور کرنے کی کوشش کریں۔
غذا و پرہیز: لطیف اور زود ہضم مثلاً دودھ، کھچڑی، مونگ کی دال اور چپاتی وغیرہ دیں۔ زیادہ گرم اور مصالح دار اشیاء سے پرہیز کرائیں۔

درد خصیہ

اُردو نام	طبّی نام	ڈاکٹری نام
خصیے کا درد	وجع الخصیہ	نیورلجیا آف دی ٹیسٹی کلز Neuralgia of the Testicles

تعریف و ماہیت: اس مرض میں ایک یا دونوں خصیوں کے اندر درد ہونے لگتا ہے جس کے ساتھ گاہے سوزش یا ورم وغیرہ بالکل نہیں ہوتا۔
اسباب: خصیوں کا سوء مزاج گرم یا سرد، ریح، ورم، ضربہ وسقطہ، طویل مدت تک ترک جماع، جلق یا کثرت جماع، صفن کی دوالی، سنگ و ریگ گردہ، سوء ہضم مجری بول کی سوزش یا زخم وغیرہ، وجع المفاصل اور نقرس وغیرہ امراض اس مرض کو پیدا کرتے ہیں۔
علامات: ایک یا دونوں خصیوں کے اندر درد ہونے لگتا ہے جس میں گاہے ٹیسیں بھی پڑتی ہیں گاہے درد اس قدر شدید ہوتا ہے کہ مریض سخت بے چین ہو جاتا ہے اس کے ساتھ اسے متلی اور ابکائیاں بھی آتی ہیں خصیہ سکڑ کر اوپر کو چڑھ جاتا ہے مقام ماؤف پر ہاتھ لگانا نہایت دشوار بلکہ محال ہوتا ہے۔ اگر سوء مزاج حار کی وجہ سے ہو تو درد شدید اور ملمس حار ہوتا ہے اور اگر سوء مزاج بارد کی وجہ سے ہو تو درد کم، ملمس بارد اور گاہے مقام ماؤف سن ہوتا ہے اگر ریح کی وجہ سے درد ہو تو درد ٹھہر ٹھہر کر ہوتا ہے اور مقام ماؤف پر بغیر ثقل کے تمدد پایا جاتا ہے اور درد منتقل ہوتا رہتا ہے دیگر اسباب کی وجہ سے ہو تو درد کے ساتھ سبب کی موجودگی بھی پائی جاتی ہے۔
علاج: قبض ہو تو رفع کر دیں اور اصل سبب مرض کو معلوم کر کے اس کے مطابق علاج کریں سوء مزاج ساذج حار کی صورت میں سرد عصارات مثلاً آب برگ کشنیز سبز، آب کدو سبز، آب برگ کاسنی سبز، آب برگ مکو سبز وغیرہ کی نکور کریں شدت درد میں اس کے اندر شوکران یا افیون وغیرہ کا بھی اضافہ کر لیا جا سکتا ہے زیادہ سوزش میں قدرے کافور بھی داخل کر لیا جا سکتا ہے اور سوء مزاج حار مادی کی صورت میں اگر مریض قوی ہو تو صافن کی فصد کھلوائیں یا پنڈلیوں یا قطن کے مقام پر سنگھیاں کھچوائیں۔
دستور العلاج: مقامی طور پر پہلے ذیل کا نطول کریں: صفتہ: گل ٹیسو، گل کنب ہر ایک 250 گرام۔ تخم خربزہ جوکوب بارہ گرام، خارخسک نیم کوفتہ پچیس گرام، شبت سبز 250 گرام، اکلیل الملک پچیس گرام، بابونہ بارہ گرام، مرزنجوش بارہ گرام سب کو تین لیٹر پانی میں جوش دے کر جب نصف رہ جائے تو اسے کسی ٹونٹی دار برتن میں بھر کر گرم گرم مقام ماؤف پر نطول کریں۔
داخلی طور پر یہ نسخہ دیں: صفتہ: شیرہ تخم قرطم، شیرہ خارخسک، شیرہ تخم خربزہ ہر ایک پانچ گرام، عرق بادیان 150 ملی لیٹر میں نکال کر صاف کر کے گل قند پچاس گرام اس میں ملا کر اور دوبارہ چھان کر پلا دیا کریں۔ اگر ریاح کی وجہ سے ہو تو جوارش کمونی بارہ گرام، عرق پودینہ 150 ملی لیٹر کے ہمراہ کھلائیں اور سبوس گندم اور نمک کی گرم نکور کریں اگر ضربہ وسقطہ کی وجہ سے ہو تو رسوت اور ہلدی ہر ایک دو گرام قدرے پانی میں پیس کر انڈے کی زردی ایک عدد اور روغن گل پچیس گرام ملا کر لیپ کریں شدت درد میں اس کے اندر ذرا سی افیون اور کافور بھی اضافہ کر لیا جا سکتا ہے۔
علاج ڈاکٹری: ہدایات مندرجہ علاج طبی پر عمل کریں۔ مقام ماؤف پر برف کی نکور کریں اگر اس سے آرام نہ ہو تو نمک وغیرہ

کی گرم ٹکور کریں نیز مقام ماؤف پر ایکسٹریکٹ بیلاڈونا ایک گرام، ٹنکچر اوپیم چالیس قطرے، کلوروفارم دو گرام سب کو باہم بخوبی ملا کر یا کمفر ایک گرام اور کلورل ہائیڈریٹ تین گرام قدرے آلیو آئل میں حل کر کے ملیں یا بیلاڈونا گلیسرین کا طلاء کریں داخلی طور پر اینٹی پائرین 175 ملی گرام، یا فیناسیٹین 175 ملی گرام یا اسپرین 350 ملی گرام اور کیفین سائٹراس 70 ملی گرام ملا کر دن میں ایک دو مرتبہ دیں شدت درد میں مارفیا اور اٹروپین کی جلدی پچکاری کریں۔ درد رفع ہوجانے کے بعد ذیل کا نسخہ چند روز تک استعمال کرائیں:

ٹنکچر جلسیمائی	8 قطرے
سوڈیم برومائیڈ	500 ملی گرام
کلورل ہائیڈریٹ	175 ملی گرام
سپرٹ کلوروفارم	15 قطرے
گلیسرین	30 قطرے
ایکوا	25 ملی لیٹر

سب کو ملا کر ایسی ایک خوراک دن میں تین مرتبہ دیں۔

غذا و پرہیز: غذا لطیف اور زود ہضم دیں مثلاً دودھ، کھچڑی وغیرہ ہر قسم کی ثقیل غذا اور جماع سے پرہیز کریں۔

عظم خصیہ

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
خصیے کا بڑا ہوجانا	عظم خصیہ	ہائپرٹرافی آف دی ٹیسٹی کل **Hypertiophy of the Testicles**

تعریف ماہیت: اس مرض میں ایک یا دونوں خصیوں بغیر ورم یا نفخ فربہی کے طور پر یا کیفی ساخت کے زیادہ پیدا ہوجانے کی وجہ اپنے معمولی حجم سے بڑے ہوجاتے ہیں۔

اسباب: سوء مزاج حار یا خصیوں کی رسولیاں یا خصیوں کی مزمن سوزش وغیرہ۔

علامات: خصیے اپنے معمولی حجم سے کم و بیش بڑھے ہوئے پائے جاتے ہیں جن کی وجہ سے منی کم پیدا ہوتی اور قوت باہ ضعیف ہوجاتی ہے گاہے مریض کو چلنے پھرنے میں بھی دقت محسوس ہوتی ہے۔

انجام: یہ مرض مزمن اور ایک حد تک عسیر العلاج ہے گو اس میں مریض کی زندگی پر کوئی خاص اثر نہیں پڑتا لیکن اس کی قوت باہ اور قوت تولید اکثر کمزور ہوجاتی ہے شدت مرض میں بالآخر ہلاکت بھی واقع ہوسکتی ہے۔

اصول علاج: سرد اور مخدر ادویہ مثلاً بیخ لفاح، پوست خشخاش، بزرالبنج، آب کشنیز سبز میں رگڑے ہوئے سیسے اور سان کے پتھر وغیرہ کے طلاء اور ضماد کرائیں مریض کو ہر وقت لنگوٹ بندھوائے رکھیں۔

دستور العلاج: خاکستر پشک بز اور بزرالبنج ہر دو برابر وزن باریک پیس کر آب کشنیز سبز میں ملا کر بڑھے ہوئے خصیوں پر ضماد کریں گاہے اس میں گل ارمنی اور مردہ سنگ وغیرہ کا اضافہ بھی کرلیا جاتا ہے۔

منتخب و مجرب مرکبات – ضماد: جو خصیہ کے عظم کو کم کرتا اور مزمن کمن خصیہ ہے۔ صفتہ: گل قیمولیا، سفید آب قلعی ہر ایک سات گرام، پھٹکری، مازو ہر ایک پانچ گرام سب کو باریک کوٹ پیس کر شہد اور روغن گل میں ملا کر بڑھے ہوئے خصیوں پر لیپ کر دیا کریں۔

(2) ذیل کا ضماد بھی عظم خصیہ میں مفید ہے اور جرجانی کا مجرب ہے:
صفتہ: مویز منقیٰ' پیہ مرغ' پیہ گردہ' موم زرد ہر ایک سات گرام' زردی بیضہ مرغ ایک عدد' مصطگی باریک پیسی ہوئی سترہ گرام کو موم اور روغن کنجد میں پگھلائیں اور زردی بیضہ مرغ کے ساتھ ملا کر ہاون میں بخوبی حل کر کے اس کے بعد مصطگی ملا کر پیسیں اور مویز کو باریک کوٹ پیس کر اس کے ساتھ ملا کر نرم نرم آگ پر پکائیں تا کہ نرم ہو کر سب یکجان ہو جائیں اس کے بعد بقدر حاجت لے کر بڑھے ہوئے خصیوں پر لیپ کر دیا کریں۔
علاج ڈاکٹری: ہدایات مندرجہ علاج طبی پر عمل کریں۔ اگر عظم کسی رسولی کی وجہ سے ہو تو بذریعہ عمل ید رسولی کو نکال دیں اگر کسی اور وجہ سے ہو تو پٹاشیم آئیوڈائیڈ بقدر 175 ملی گرام دن میں دو تین مرتبہ پانی یا کسی عرق میں حل کر کے پلا دیا کریں مقامی طور پر ایکسٹریکٹ اوپیم' ایکسٹریکٹ بیلاڈونا اور ایکسٹریکٹ ہائیوسائمس میں سے کسی ایک یا زیادہ کو بمقدار دو گرام' پچیس ملی لیٹر گلیسرین میں حل کر کے طلاء کرا دیا کریں۔
غذا و پرہیز: غذا سادہ اور کم دیں ہر قسم کی مرغن اور مقوی غذاؤں سے پرہیز کرائیں۔

صغر خصیہ

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
خصیے کا چھوٹا ہو جانا	صغر خصیہ	ایٹروفی آف دی ٹیسٹی کل Atrophy of the Testicles
خصیے کا چڑھ جانا	ارتفاع خصیہ	انڈی سنڈیڈ ٹیسٹی کل Indescended Testicles

تعریف و ماہیت: اس مرض میں خصیے غیر معمولی طور پر سکڑ کر حجم میں چھوٹے ہو جاتے یا خصیوں کی تھیلی سے اوپر پیڑو کی طرف چڑھ کر غائب ہو جاتے ہیں۔
اسباب: سوء مزاج سرد' غلبہ برودت' ضعف وغیرہ جیسا کہ شدید خوف سرد پانی میں اترنے یا سقوط قوت وغیرہ میں ہوا کرتا ہے امراض حادہ اور گاہے لیفی عظم کے بعد لیفی ساختوں کے سکڑنے پر بھی صغر پیدا ہو جاتا ہے۔
علامات: خصیوں کو ٹٹول کر دیکھنے پر صغر کی صورت میں ان کا حجم معمول کی نسبت بہت چھوٹا محسوس ہوتا ہے اور ارتفاع کی صورت میں صفن کی تھیلی خالی پائی جاتی ہے اس کے ساتھ حرکات میں بھی دقت ہوتی ہے اور پیشاب بھی دقت اور دشواری کے ساتھ آتا ہے پیشاب کرتے وقت درد ہوتا ہے اور قطرے قطرے کر کے آتا ہے۔
علاج: ایسی دواؤں کا استعمال کریں جو مقامی طور پر استرخاء پیدا کریں اور گرمی پہنچائیں اس غرض کے لئے حمام کرائیں آبزن کرائیں مقامی طور پر نطول کرائیں اور ضماد وغیرہ لگوائیں یا گرم روغنوں کی مالش کرائیں بقول ابو منصور مریض کو سات روز تک گرم پانی میں بٹھانا اور ہر روز اس کے سوراخ احلیل میں چاندی کی سلائی داخل کر کے ملنا چڑھے ہوئے خصیوں کو واپس اپنی جگہ پر لانے میں نہایت مفید و موثر ہے۔
دستور العلاج: روغن بابونہ' روغن قسط' روغن فرفیون وغیرہ کی مالش کرائیں یا حلتیت' حلبہ اور فرفیون ہم وزن کو باریک پیس کر مذکورہ روغنوں میں سے کسی ایک کے اندر حل کر کے خصیوں کے مقام پر لیپ کریں اسی طرح حلبہ' مرزنجوش' اکلیل الملک' بابونہ' بزر کتاں' اور سبوس گندم کو ماء العسل میں پکا کر طلاء کرنا (خصوصاً حمام کے اندر) اس مرض میں نہایت نفع بخشتا ہے۔
منتخب و مجرب مرکبات - ضماد: جو ارتفاع و صغر خصیہ میں مفید ہے۔ صفتہ: برگ زیتون' برگ سرو' اشق' مقل ازرق' مویز منقیٰ ہر ایک ہم وزن سب کو ماء العسل بقدر حاجت میں گوندھ کر روغن گاؤ' روغن شبت اور روغن قسط اس میں اضافہ کر کے خصیوں' قضیب کی جڑوں اور سیون وغیرہ پر لیپ کریں۔

علاج ڈاکٹری: ہدایات مندرجہ علاج طبی پر عمل کریں۔

صغر و ارتفاع خصیہ کا ڈاکٹری علاج: مریض کی عامہ صحت کو بہتر بنائیں اور کاڈلیور آئل دو مالٹ ایکسٹریکٹ پلائیں اگر خلقی طور پر خصیہ شکم کے اندر ہو تو مرض لاعلاج ہے اگر ارتفاع خصیہ میں خصیہ صفن کے قریب ہو تو روغن زیتون کی نرم مالش مفید ہے ہپ باتھ' اور پرندوں کے خصیوں کا سالم نگلنا بھی عمدہ تدابیر ہیں۔

غذا و پرہیز: دودھ اور لحوم وشحوم انڈے اور مچھلی وغیرہ کا کھلانا زیادہ مفید ہے بادی غذاؤں سے پرہیز کرائیں۔

امراض صفن

ڈاکٹری نام	طبی نام	اُردو نام
Scrotal Diseases سکروٹل ڈیزیز	امراض صفن	فوطوں کی بیماریاں

استرخائے صفن

ڈاکٹری نام	طبی نام	اُردو نام
ڈائی لیٹیشن آف دی سکروٹم Dilatation of the Scrotum	استرخائے صفن	فوطوں کا ڈھیلا ہو کر پھیل جانا اور لمبا ہو جانا

تعریف و ماہیت: اس مرض میں فوطے ڈھیلے ہو کر پھیل جاتے اور بہت بڑے ہو کر لٹک پڑتے ہیں۔

اسباب: حرارت اور رطوبت کا غلبہ' یہ مرض زیادہ تر جنوبی علاقے کے ایسے شہروں میں پایا جاتا ہے جو دریائے شور یا سمندر کے کنارے پر ہوتے ہیں۔

علامات: فوطے ڈھیلے اور لمبے ہو کر لٹک پڑتے ہیں دیکھنے میں بدنما اور چلنے پھرنے میں تکلیف دہ ہوتے ہیں گاہے اس قدر لمبے ہو جاتے ہیں کہ اٹھتے وقت پاؤں کے نیچے آجاتے اور شدید درد کا باعث ہوتے ہیں۔

اصول علاج: سرد اور قابض دواؤں کا نطول کرائیں اور انہیں دواؤں کا ضماد لگوائیں اگر اس سے فائدہ نہ ہو تو بذریعہ عمل ید زائد حصے کو کاٹ کر سی دیں اور بعدہ' مندمل قروح ذرور یا مرہمیں لگائیں یہ یہ نطول استعمال کریں۔ مازو' مورد' گل سرخ' عدس' قسط' گلنار' جفت بلوط' کزمازج ہر ایک ہم وزن پانی بقدر حاجت میں جوش دے کر صاف کر کے نطول کریں اور ثفل کو فوطوں کے اوپر باندھ دیں یا مذکورہ دواؤں کو پوست انار کے پانی میں باریک پیس کر لیپ کر دیں اگر عمل ید کی ضرورت ہو تو عمل ید کے بعد ذرور اصفر یا مرہم سفیداب وغیرہ کا استعمال کریں۔

علاج ڈاکٹری: ہدایات مندرجہ علاج طبی پر عمل کریں اور بذریعہ عمل ید کاٹ کر سی دیں۔

غذا و پرہیز: غذا لطیف زود ہضم اور ایسی دیں کہ جو ایک حد تک سردی اور خشکی پیدا کرے گرم اور تر چیزوں سے پرہیز کرائیں اور جماع کو بھی بالکل کم کر دیں۔

دوالی صفن

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
فوطوں کی وریدوں کا پھول کر پیچیدہ ہو جانا	دوالی صفن	ویری کوسیل Varicocels

تعریف وماہیت: اس مرض میں اوردہ منویہ صفن میں اور اس کے اردگرد پھیل کر ابھر آتیں اور پیچیدہ اور گردہ دار ہو جاتی ہیں۔

اسباب: خصیوں کی رگوں کی طرف غلیظ مواد کا انصباب اور ان میں غلیظ ریاح کا بند ہو جانا' خلقی استعداد' دائمی قبض' کثرت جماع' اور بعض امراض جگر وغیرہ یہ مرض اکثر جوانوں اور موٹے اشخاص میں پایا جاتا ہے اور زیادہ تر بائیں جانب رونما ہوتا ہے جس کا باعث بقول اطباء قدیم اس طرف کا ضعف اور رگ کی زیادتی اور بقول اطبائے جدید اس طرف کی رگ کا ورید گردہ کے ساتھ اتصال اور اس پر قولون کے تعریج سینی کا دباؤ ہوا کرتا ہے۔

علامات: حبل المنی معالیق الخصیہ کو اٹھا کر خصیوں کی تھیلی میں ماؤف بالخصوص بائیں جانب ٹٹول کر دیکھنے پر پیچ دار' باہم لپٹی ہوئی' خوشہ خرمایا انگور کی مانند یا کرموں کی تھیلی کی مانند اوپر سے تنگ اور نیچے کی طرف فراخ ابھار سا محسوس ہوتا ہے جو چت لیٹ جانے پر کسی قدر کم اور کھڑا ہو کر زور کا سانس لینے یا بلند آواز کے ساتھ بولنے پر کسی قدر زیادہ ہو جاتا ہے گاہے مقام ماؤف پر ثقیل یا کم وبیش ٹیس دار درد بھی محسوس ہوتا ہے جس کی ٹیسیں کنج ران کی طرف جاتی ہیں شاذونادر شدت مرض میں مریض چلنے پھرنے میں بھی کم وبیش تکلیف محسوس کرتا ہے اور گاہے اس وقت اس کا مزاج بھی چڑچڑا ہو جاتا ہے نیز اس میں عنانت' ضعف باہ' سرعت انزال اور جریان وغیرہ کی شکایت بھی پائی جاتی ہے۔

اصول علاج: قبض ہو تو فوراً رفع کردیں بالسلیق کی فصد کھلوائیں قے کرائیں اور ورم صلب کے اصول پر علاج کریں چنانچہ اگر ضرورت ہو تو سودا کا نضج کر کے مسہل کے ذریعے تنقیہ کرادیں مقامی طور پر محلل اور قابض دواؤں کے لیپ کرائیں اگر ان تدابیر سے آرام نہ ہو تو بذریعہ عمل ید علاج کریں۔

دستور العلاج: مقام ماؤف پر اشق کو سرکہ میں حل کر کے یا مغز تخم بید انجیر کو گائے کے دودھ میں پکا کر لیپ کریں یا برگ کرنب پچاس گرام کی بھجیا بنا کر آرد جو' آرد حلبہ ہر ایک بارہ گرام' پیہ گردہ بز پچیس گرام کا اس میں اضافہ کر کے لیپ کریں۔

منتخب و مجرب مرکبات - ضماد: جو دوالی صفن میں مفید ومعمول ہے۔ صفتہ: تخم حلبہ' بزر کتان' خطمی سفید' گل بابونہ ہر ایک ہم وزن سب کو نہایت باریک پیس کر رکھ لیں بعدہٗ چربی گردہ بز بقدر حاجت کو روغن سوسن بقدر ضرورت میں پگھلا کر مذکورہ سفوف ادویہ کو اس میں ملا کر ضماد تیار کرلیں اور دوالی کے مقام پر لیپ کریں۔

ڈاکٹری علاج: ہدایات مندرجہ علاج طبی پر عمل کریں مقامی طور پر معمولی حالات میں لیڈ لوشن کے ساتھ دن میں دو تین مرتبہ تکور کرادیا کریں اگر مرض نسبتاً زیادہ شدید ہو تو اس کے ساتھ مریض کو ہر وقت سپنسری بینڈج پہنے رہنے کی بھی ہدایت کردیں اگر ان تدابیر سے آرام نہ آئے تو آپریشن کرائیں۔

غذا و پرہیز: غذل لطیف' زود ہضم اور گرم تر استعمال کرائیں سرد خشک قابض اور زیادہ گرم اشیاء سے پرہیز کرائیں مریض کو گاہے کا گوشت ہرگز نہ دیں جماع سے بھی پرہیز کرائیں۔

امراض مادہ منویہ

جریان منی

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
جریان منی	سیلان منی	سپرمیٹوریا Spermatorrhoea

تعریف وماہیت: اس مرض میں منی یا منی کی شکل کی رطوبت بلاارادہ اور بغیر جماع کے عضو مخصوص سے بیداری کی حالت میں خارج ہوتی رہتی ہے عضو مخصوص سے پیشاب کے علاوہ تین قسم کی رطوبتیں خارج ہوتی ہیں (1) رطوبت ودی - یہ رطوبت فی الحقیقت غدد ودی اور مجری بول کی دیگر مخاطی گلٹیوں میں پیدا ہوتی ہے عموماً مجری بول کو تر رکھتی اور پیشاب سے تھوڑی دیر پہلے اور اس کے ساتھ خارج ہوتی ہے۔ گاہے یہ مجری بول کے ذکی الحس ہوجانے کی صورت میں سوزاک کی موجودگی میں یا اس کے شفایاب ہوجانے کے بعد جلق کی شدید عادت میں ذرا سی تحریک شہوت پر مثلاً کسی خوبصورت عورت کو دیکھنے یا مساس کے وقت عاشقانہ اور مہیج باہ لٹریچر کے مطالعہ یا شہوت انگیز مناظر اور کھیل تماشوں وغیرہ سے غیر طبعی طور پر بے وقت یعنی پیشاب کے بعد یا براز کے وقت زور لگانے پر یا کسی دوسرے وقت میں معمول مقدار سے زیادہ پیدا ہوتی اور مجرئ بول کے دہانہ سے انڈے کی سفیدی کی مانند صاف و شفاف قطرات کی شکل میں یا سفیدی مائل غلیظ مخاط کی مانند خارج ہوتی ہے اسکوطبی اصطلاح میں ذرور ودی اور ڈاکٹری میں یو یتھوریا Urethorrhoea) کے نام سے نامزد کیا جاتا ہے۔

2-رطوبت مذی: یہ رطوبت غدہ مذی میں پیدا ہوتی اور عام طور پر جماع کے وقت مادہ منویہ سے پہلے یا اس کے ساتھ مل کر خارج ہوتی ہے اس کے غیر طبعی طور پر خارج ہونے کا تفصیلی بیان جریان مذی کے عنوان کیا جاچکا ہے' ملاحظہ ہو۔

3- مادہ منویہ یا منی: یہ خصیتین کی مخصوص رطوبت ہے جو عام طور پر جماع کے وقت خارج ہوتی ہے جب یہ جماع کے بغیر اور بلاضرورت خارج ہوتی ہے تو اسی کو جریان منی کے نام سے نامزد کیا جاتا ہے لیکن جیسا کہ جریان مذی کے ماتحت بیان کیا گیا ہے عام لوگ ذرور ودی جریان مذی اور جریان منی سب کو جریان منی ہی سمجھ لیتے ہیں۔

اقسام: یوں تو اس مرض کی کوئی خاص قسم نہیں ہے لیکن بعض اطباء جدید نے اس کو دو تین قسموں میں تقسیم کیا ہے مثلاً:

1- جریان منی برازی Defecatien Spermatorrhoea یعنی وہ جریان منی جو براز کے ساتھ ہوتا ہے۔

2- جریان منی بولی Micturition Spermatorrhoea یعنی وہ جریان منی جو پیشاب کے ساتھ پہلے یا اس کے فوراً بعد ہوتا ہے۔

3- جریان منی مسلسل یا دائم Continous Spermatorrhoea یعنی وہ جریان منی جس میں ہروقت قطرہ قطرہ کر کے منی مجرئ بول سے خارج ہوتی رہتی ہے وغیرہ۔

بعض نے احتلام اور بالخصوص کثرت احتلام کو بھی جریان منی کی ہی ایک صورت یا قسم قرار دیا ہے۔

اسباب: اس مرض کے اسباب میں وہ تمام باتیں شامل ہیں جو آلات منی اور بالخصوص اوعیہ منی میں ذکاوت حس' استرخاء اور تحریک پیدا کرتی ہیں مثلاً کثرت منی' مولد منی اشیاء کا کثرت استعمال' ترک جماع' حدت وحرافت منی' ضعف واسترخاء اوعیہ منی بوجہ سوء مزاج وغیرہ' تشنج اوعیہ منی' گھوڑے اور بائیسکل کی بکثرت سواری' جلق' کثرت جماع' جماع منقطع' محرکات شہوت مثلاً خیالات فاحشہ' حسین عورتوں کی صحبت' عشق انگیز پروگرام اور مناظر وغیرہ کا دیکھنا' عدم انطفائے شہوت' دماغ ونخاع کی بالخصوص

نخاع قطنی کی خراش اور عام عصبی کمزوری، مقامی التہاب وسوزش مجری بول جیسا کہ سوزاک وغیرہ میں ہوا کرتا ہے سوزش وحدت بول، قبض، بواسیر مقعد، کرم امعاء، صرع، سوزش گردہ، ریگ وگردہ ومثانہ، طوالت وغلظت غلفہ، محرک اشیاء قہوہ، چائے وغیرہ کا کثرت استعمال وغیرہ۔

علامات: اس مرض کی علامات مختلف اسباب کے لحاظ سے کم وبیش مختلف ہوتی ہیں لیکن بالعموم بول وبراز کے بعد یا براز کے وقت اینٹھنے اورزور لگانے پر چند قطرے سے لے کر چند گرام تک مجری بول سے مواد منویہ خارج ہوجاتا ہے پہلے پہلے یہ مواد عموماً اینٹھنے اور زور لگانے پر ہی خارج ہوتے ہیں لیکن بتدریج مرض کے بڑھنے کے ساتھ ساتھ بغیر زور لگانے کے بھی بول و براز کے وقت اس قسم کے موادمنویہ خارج ہونے لگتے ہیں جن مریضوں میں پیشاب کے ساتھ مواد منویہ خارج ہوتے ہیں ان میں اکثر کثرت احتلام اور براز کے ہمراہ مواد منویہ کے کم وبیش اخراج کی شکایات بھی پائی جاتی ہیں گاہے معمولی سی تحریک پر انزال ہوجاتا ہے اس کے علاوہ بعض مقامی اور عام علامات بھی کم وبیش پائی جاتی ہیں چنانچہ مقامی طور پر بعض اوقات قضیب ہروقت سکڑا ہوا اور سرد رہتا ہے خصیتین چھوٹے اور کسی قدر لٹکے ہوئے اور چھونے پر نازک معلوم ہوتے ہیں مجری بول کا غدہ مذی والا حصہ بالعموم ذکی الحس پایا جاتا ہے سیون اور کنج ران کے مقام پر بھی اسے بوجھ اور گاہے درد محسوس ہوتا ہے اس کے علاوہ مریض سر کے درد، درد شقیقہ، گدی کے درد، عضلات گردن کی کمزوری اور درد، تمام نخاع یعنی ریڑھ اور کمر کے درد کی شکایت کرتا ہے گاہے اس کی آنکھوں میں جلن کا احساس ہوتا ہے اور آنکھوں کے سامنے بھنگے اڑتے ہوئے محسوس ہوتے ہیں اس کی آنکھوں کے گرد سیاہ حلقے پڑ جاتے ہیں اس کی زبان میلی ہوتی ہے اور ہضم خراب ہوجاتا ہے یا تو اسے بھوک بالکل نہیں لگتی یا بہت زیادہ لگتی ہے اکثر اسے قبض رہتا ہے اور گاہے دست بھی آجاتے ہیں کبھی کبھی متلی اور قے کی شکایت بھی ہوجاتی ہے کیونکہ صفراوی مادہ اس کے معدے میں زیادہ گرتا ہے مریض کے نظام دموی پر بھی خاص اثر ہوتا ہے ذرا سا بھاگنے یا سیڑھیاں چڑھنے پر اسے اختلاج القلب ہونے لگتا ہے اور ذرا سی محنت پر اس کا سانس پھولنے لگتا ہے پسینہ بکثرت آتا ہے گاہے ہاتھوں میں ارتعاشی کیفیت بھی پائی جاتی ہے طبیعت میں سستی، کاہلی اور مزاج میں چڑچڑاپن پایا جاتا ہے پیشاب کے بعد بعض اوقات اس کے رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں اور کبھی کبھی خصیوں میں عصبی درد بھی ظاہر ہوتا ہے قوت تخیل ناقص اور پریشان ہوجاتی ہے وہ کسی بات پر خیالات میں یک سوئی پیدا نہیں کرسکتا اس کا حافظہ خراب ہوجاتا ہے دل میں خوف و ہراس اور بالآخر مایوسی سی چھاجاتی ہے خواہش مردانہ کم ہوجاتی ہے ضعف باہ اور سرعت انزال کی شکایت بھی کم وبیش موجود ہوتی ہے۔

تشخیص: اس مرض کی تشخیص میں بہت زیادہ دقت پیش نہیں آتی مذکورہ بالا علامات سے بآسانی تشخیص کی جاسکتی ہے البتہ سبب کو معلوم کرنے کے لئے ان اختلافات کا معلوم کرنا ضروری ہے جو مختلف اسباب کے لحاظ سے علامات میں پائے جاتے ہیں چنانچہ کثرت منی میں منی بکثرت خارج ہوتی ہے اس کا قوام درست ہوتا ہے اور مواد کے اخراج کے بعد اعضاء اور قوتوں میں کسی قسم کا ضعف محسوس نہیں ہوتا حدت منی میں منی کے اخراج کے وقت تیزی اور سوزش محسوس ہوتی ہے پیشاب میں بھی کسی قدر سوزش پائی جاتی ہے بلکہ گاہے پیشاب کرچکنے کے بعد ایسا محسوس ہوتا ہے کہ ابھی اور پیشاب باقی ہے جو باوجود کوشش کے خارج نہیں ہوتا منی کا رنگ زردی مائل ہوتا ہے اور ان اسباب کی موجودگی پائی جاتی ہے جو منی میں حدت پیدا کردے سکتے ہیں۔

ضعف اوعیہ منی میں رقیق ہوتی اور اکثر انتشار کے بغیر خارج ہوتی ہے نیز سردی کی دوسری علامتیں بھی کم وبیش پائی جاتی ہیں تشنج اوعیہ منی میں منی انتشار کے ساتھ خارج ہوتی ہے اور اس قسم کا جریان عموماً صرع اور فرلیسموس میں پایا جاتا ہے باقی اسباب کی صورت میں دریافت حالات پر جو سبب ہو اس کی موجودگی پائی جاتی ہے۔ جریان مذی، جریان منی اور جریان ودی کی باہمی تشخیص جریان مذی اور اس مرض کی ماہیت کے ماتحت درج کی جاچکی ہے۔

انجام: اس مرض کا انجام شاذونادر ہی خطرناک یا ہلاکت انگیز ہوتا ہے جریان ودی اکثر معمولی علاج سے بہت جلد رفع ہوجایا کرتا ہے جریان مذی بھی مناسب علاج سے دور ہوجاتا ہے البتہ جریان منی بالخصوص جریان منی بولی اور جریان منی مسلسل یا دائم ایک حدتک عسیر العلاج ہے اور بعض اوقات باوجود مسلسل لیکن بے قاعدہ اور غیر مناسب علاج کے ضعف باہ یا عنانت پر منتج ہوتا ہے خصوصاً ایسے اشخاص میں جن کے عمر پچاس سال کے قریب یا اس سے زیادہ ہو۔

علاج - حفظ ماتقدم: اگر کسی شخص کو احتلام یا کثرت احتلام کی شکایت ہو تو اسے فوراً کسی فاضل طبیب سے مشورہ لے کر اس کا مناسب علاج کرانا چاہئے قبض نہ ہونے دیں کثرت جماع اوار ہر قسم کے محرکت شہوت اسباب سے بچیں گرم حمام سے بھی پرہیز کریں سرد غسل کی عادت ڈالیں اور حفظ صحت کی دیگر تدابیر پر عمل کریں۔

اصول علاج: اصل سبب مرض کو پیش نظر رکھ کر اسے دور کرنے کی کوشش کریں مثلاً اگر جریان، کثرت منی یا مولدات منی کی وجہ سے ہو تو مریض کو جماع و ریاضت کرائیں یا اگر جماع کے مواقع میسر نہ ہوں تو غذا کم دیں فاقے اور ریاضت کرائیں اغذیہ مولدہ منی اور مقوی استعمال نہ کرائیں۔ قبض کی صورت میں ملینات کا استعمال کرائیں اوار معدہ وجگر کی اصلاح سے قبض دور کردیں اگر اس مرض کا سبب غلفہ کی طوالت یا میل کچیل ہو تو غلفہ کو کٹوا دیں۔ میل کچیل کو صاف کرادیں اور آئندہ صفائی رکھیں خراش مقعد کی صورت میں اگر بواسیر ہو تو بواسیر کا اور کرم امعاء ہوں تو کرم امعاء کا مخصوص علاج کریں نیز خاص مصفیات، منضجات، مسہلات اور مسکنات سے خراش کو دفع کرنے کی کوشش کریں سوزش وحدت بول اور مقامی التہاب میں اگر سوزاک ہو تو اس کو دور کریں ورنہ خاص مبردات اور مصفیات سے رفع کریں نظام عصبی کی کمزوری میں مقویات دماغ و اعصاب استعمال کریں۔ اعضائے رئیسہ وشریفہ کی کمزوری میں ان کی تقویت کریں مقامی ذکاحت حس میں خصوصاً جب کہ انتشار ٹھیک ہو داخلی طور پر سرد لعابات اور شیرے استعمال کرائیں اور مقامی طور پر قابض اور سرد ادویہ کی پچکاری کرائیں اعضائے تناسل اور مراکز جماع کی کمزوری میں محرکات اور مقویات اعصاب دیں اگر خیالات فاسدہ مرض کا سبب ہوں تو خیالات کی اصلاح کریں۔

دستورالعلاج: (1) اگر جریان ذکاوت حس سے ہو تو صبح وشام اکسیر 250 ملی گرام سفوف بے جند چھ گرام میں ملا کر اور اکسیر عجیب دو عدد رات کو سرد پانی کے ساتھ کھلائیں (2) اگر مادہ منویہ کی رقت کی وجہ سے یہ شکایت عارض ہو تو کشتہ قلعی 125 ملی گرام، معجون آرد خرما بارہ گرام میں ملا کر صبح کو کھائیں اور کشتہ مثلث بیس ملی گرام، معجون ثعلب پانچ گرام میں ملا کر شام کو کھائیں رات کو سوتے وقت سبوس اسپغول سات گرام، شیر گاؤ 250 ملی لیٹر، نبات سفید پچیس گرام کے ہمراہ پھانک لیا کریں یا صبح کو سفوف پانچ گرام، شیر گاؤ 250 ملی لیٹر کے ہمراہ کھائیں اور حب جدوار ایک عدد 250 ملی لیٹر دودھ کے ہمراہ رات کو کھالیا کریں اگر سوء ہضم یا قبض کی شکایت بھی ہو تو اطریفل ملین پانچ گرام ہفتہ میں دو مرتبہ رات کو سوتے وقت نیم گرم پانی کے ہمراہ کھالیا کریں اور حب کبد تین عدد دونوں وقت کھانا کھانے کے بعد کھائیں۔

(3) اگر ضعف ہضم اور ضعف عصبی کی وجہ سے جریان ہو تو کشتہ فولاد بیس ملی گرام، دوائے ڈیپی صاحب 125 ملی گرام، مکھن بارہ گرام میں ملا کر صبح کو کھائیں اور کشتہ اسرب 125 ملی گرام، معجون کلاں سات گرام میں ملا کر شام کو چار بجے کھلائیں حب تمر ہندی تین عدد دونوں وقت کھانا کھانے کے بعد کھالیا کریں۔

(4) اگر عام جسمانی کمزوری کی وجہ سے یہ شکایت ہو تو حب جواہر ایک عدد، معجون جالینوس لولوی یا کشتہ نقرہ بیس ملی گرام، دواء المسک معتدل جواہر والی یا کشتہ طلاء بیس ملی گرام، لبوب کبیر پانچ گرام میں ملا کر صبح کو کھالیا کریں اور ذیل کے سفوفوں میں سے کوئی ایک بقدر سات یا نو گرام، شیر گاؤ 250 ملی لیٹر میں مصری پچیس گرام ملا کر اس کے ہمراہ کھلادیا کریں۔

سفوف ثعلب: جو جریان اور کثرت احتلام میں مفید ہے۔ صفتہ: ثعلب مصری بارہ گرام، بنسلو چن بارہ گرام، چنیا گوند بارہ گرام،

ست گلو بارہ گرام، دانہ الائچی خورد بارہ گرام، نبات سفید پچیس گرام سب دواؤں کو کوٹ چھان کر سفوف بنائیں۔

سفوف بیج بند: جو جریان و کثرت احتلام کے لئے نہایت مفید اور معمول ہے۔ صفت: بیج بند گجراتی بارہ گرام، تخم بلبل بارہ گرام، خارخسک خورد بارہ گرام، تالمکھانہ پچیس گرام، اندرجو شیریں پچیس گرام، سپستاں پچیس گرام۔ سب کو کوٹ چھان کر مصری ہم وزن ملا کر سفوف بنالیں۔

منتخب و مجرب مرکبات - اسود: جو جریان و احتلام کے لئے خصوصیت کے ساتھ مفید و مجرب ہے۔ صفت: سیسہ بقدر ضرورت لے کر ایک لوہے کی کڑاہی میں پگھلائیں اور سہانجنہ کی لکڑی سے ہلاتے رہیں اس دوران میں تھوڑی سی کچی شکر چھڑکتے رہیں جب خاک ہوجائے نکال کر محفوظ رکھیں۔ بقدر 250 ملی گرام بارہ گرام مکھن یا بالائی میں ملا کر کھائیں۔

سفوف اکسیر جریان و احتلام: صفت: تالمکھانہ، تخم کونچ، موصلی سیاہ، موصلی سفید، بیج بند، گوکھرو، انکن، تیج بل، اکلیل الملک، برنج ساٹھی، کمرکس، تخم کاہو، اندرجو شیریں، ستاور، سمندر سوکھ، آردسنگھاڑہ، تخم سروالی، پوست بیخ اونٹ کٹارہ ہر ایک چھ گرام، کشتہ قلعی تین گرام، قند سفید 125 گرام، سب دواؤں کو الگ الگ کوٹ کر ہم وزن کھانڈ ملا کر سفوف تیار کریں روزانہ صبح کو چھ گرام ہمراہ شیر گاؤ یا شیر بز استعمال کرائیں۔

معجون آردخرما: مشہور و معروف مرکب ہے جو جریان واحتلام کے لئے واقعی نہایت مفید و مجرب ہے۔ صفت: آردخرما، گوند ببول، آردسنگھاڑہ خشک ہر ایک نصف کلوگرام سب کو کوٹ چھان لیں مغز بادام شیریں، مغز چلغوزہ، مغز فندق ہر ایک ساٹھ گرام، باریک پیس لیں۔ ترنجبین، عسل مصفی ہر ایک اڑھائی سیر قوام کرکے ادویہ مذکورہ شامل کریں اور مغز پنبہ دانہ بارہ گرام، قرنفل چھ گرام، جاوتری، جائفل ہر ایک تین گرام کوٹ چھان کر اضافہ کردیں بقدر بارہ گرام دودھ کے ہمراہ استعمال کرلیا کریں۔

دوائے ڈپٹی صاحب والی: جریان واحتلام کیلئے نہایت مفید و مجرب دوا ہے۔ صفت: مرچ سفید دکنی 125 گرام، میٹھا تیلیا (دو سیر دودھ میں مدبر کیا ہوا) نوگرام، سیماب بارہ گرام ارزیز (قلعی) نوگرام، فلفل دراز چار گرام، قلعی کو پگھلا کر سیماب کے ساتھ ملادیں اور باقی تمام دواؤں کو باریک پیس کر ان کے ساتھ ملائیں اور اچھی طرح کھرل کرکے رکھ لیں بقدر بیس ملی گرام، معجون آردخرما سات گرام یا مکھن پچیس گرام میں لپیٹ کر استعمال کریں۔

کشتہ سہ دھاتہ: (دوائے مثلث) سرعت، رقت اور کثرت احتلام کو دور کرتا ہے جریان اور ضعف باہ کے لئے خاص چیز ہے۔ صفت: سکہ، جست، قلعی ہر ایک پچیس گرام سب کو کڑچھی میں ڈال کر آگ پر رکھیں جب یہ پگھل جائیں تو روغن زرد میں سرد کریں پھر نکال کر مٹی کے برتن میں ڈال کر اس کے نیچے آگ جلائیں پھر 150 گرام کو کنار باریک پیس چٹکی دیتے جائیں جب راکھ ہوجائے تو اتار کر باریک باریک ٹکیہ بنالیں بعدہٗ ان ٹکیہ کو ظرف گلی آب نارسیدہ میں رکھ کر تیز آگ دیں جب بسنتی رنگ ہوجائے اتار کر پیس لیں بقدر 125 ملی گرام صبح کے وقت پچیس گرام بالائی یا مکھن میں لپیٹ کر کھلائیں۔

ڈاکٹری علاج: ہدایات مندرجہ علاج طبی پر عمل کریں جریان منی برازی میں قبض نہ ہونے دیں تندرست اشخاص میں جب یہ مرض کثرت منی کی وجہ سے ہو تو سوڈیم برومائیڈ بقدر پندرہ گرین پانی میں حل کرکے دن میں تین یا چار مرتبہ غذا کے بعد دیں شدت مرض میں ذیل کا نسخہ بھی نہایت مفید ہے:

نسخہ جو کثرت منی اور ذکاوت حس کے ایسے جریان میں نہایت نافع اور فوری مؤثر ہے۔ جس میں انتشار کامل ہوتا ہو۔

سٹرونشیائی برومائیڈ	175 ملی گرام
کیمفر مونوبرومیٹ	70 ملی گرام
لیوپولن	175 ملی گرام
ہائیوسائمین ہائیڈروبرومائیڈ	نصف ملی گرام

سب کو بخوبی ملا کر رکھ لیں اور اس میں سے بمقدار 700 ملی گرام دن میں دو مرتبہ استعمال کرائیں۔

نظام عصبی کی کمزوری اور ایسی ذکاوت حس میں جس کے ساتھ انتشار نہ ہوتا ہو مقویات اعصاب اور محرکات کا استعمال کریں ایسی صورت میں ذیل کا نسخہ نہایت مفید ہے:

سٹرکنین سلف	ایک ملی گرام
ہائیڈراسٹین ہائیڈروکلور	آٹھ ملی گرام
ارگوٹین	70 ملی گرام...... یا
سٹیول یاسٹپ سین	35 ملی گرام

کپسول میں ڈال کر ایسی ایک ایک خوراک دن میں دو مرتبہ غذا کے بعد دیں اس کے ساتھ مقامی طور پر سرد نطول کریں یا رات کو سوتے وقت ذیل کے محلول کے ساتھ ٹکور کریں:

(1)

ایتھرس ایسی ٹائی	40 ملی لیٹر
اولیم روزمیرینی یا اولیم ٹیرپین تھینی	4 گرام
اولیم اوری گینی	4 گرام

سب کو ملا کر رکھ لیں۔

(2)

ایمونیائی کلورائیڈی	200 ملی لیٹر

ان میں سے ہر ایک ایک چمچہ میز بھر (قریباً پندرہ گرام) لے کر 600 ملی لیٹر پانی میں بخوبی ملائیں اور اس میں اسفنج بھگو بھگو کر عضو مخصوص پر پندرہ، بیس منٹ تک ٹکور کریں۔ اگر اس کے ساتھ کمر، گردن اور نخاع کے مقام پر کمزوری اور درد کا احساس ہو تو مقامات مذکور پر ان میں چند مرتبہ ذیل کا طلاء کر دیا کریں:

کلوروفارم	25 ملی لیٹر
ٹنکچر کیپسی سائی	2 گرام
ٹنکچر بیلاڈونا	12 گرام

سب کو بخوبی ملا کر رکھ لیں اور اون کی پھریری یا اونٹ کے بالوں کے برش کے ساتھ مقام ماؤف پر طلاء کر دیا کریں۔ اس کو ایک وقت میں تمام ریڑھ پر طلاء نہیں کرنا چاہیے۔ بعض اوقات مقامی طور پر نہایت ہلکے (دس ہزار میں ایک یا پانچ ہزار میں ایک طاقت کے) محلول سلور نائٹریٹ کی پچکاری بھی نہایت مفید ہوا کرتی ہے۔

غذا و پرہیز: کثرت منی میں غذا سادہ مثلاً دال روٹی، گھیا، کدو وغیرہ دیں زیادہ گرم، مقوی، مرغن اور محرک اشیاء سے پرہیز کرائیں شراب، چائے، قہوہ بالکل نہ دیں البتہ قلت منی اور ضعف اعصاب وغیرہ میں غذا لطیف زود ہضم اور گوشت کا شوربا، نیم برشت انڈے، دودھ، مکھن وغیرہ دیں۔

کثرت احتلام

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
احتلام	احتلام	ناک ٹرنل ایمشن Nocturnal Emission
خواب میں شیطان آنا	کثرت احتلام	پالیوشنز Pollutions

یادداشت: احتلام ایک عربی لفظ حلم سے مشتق ہے جس کے لغوی معنی ہیں خواب یا نیند طبی اصطلاح میں احتلام اس اخراج منی

کو کہتے ہیں جو انسان کی نیند کی حالت میں ہو۔

تعریف وماہیت: اس مرض میں مواد منویہ کی کثرت اور اعضائے منویہ کی ذکاوت حس یا بعض اوقات کمزوری کی وجہ سے مریض کو نیند کی حالت میں خواب کے ساتھ یا بعض اوقات بغیر خواب کے انزال ہو جایا کرتا ہے۔

اقسام: اس مرض کی دو قسمیں ہیں: (1) احتلام طبعی یا غیر مرضی (فزیالوجیکل پالیوشنز) جو عموماً مادہ منویہ کی کثرت اور ترک جماع سے رونما ہوتا ہے۔

(2) احتلام غیر طبعی یا مرضی (پتھالوجیکل پالیوشنز) یہ قسم عموماً ذکاوت حس اور اعضائے نسلی کی کمزوری سے ظاہر ہوتی ہے۔

اسباب: اس مرض کے اسباب بھی قریب قریب وہی ہیں جو جریان منی میں بیان ہو چکے ہیں یہ مرض عموماً بارہ تیرہ سال کی عمر سے لے کر اسی سال تک کی عمر میں کسی وقت رونما ہو سکتا ہے۔

علامات: مریض کو رات یا بعض اوقات دن میں سوئے ہوئے کسی خواب کے ساتھ یا بعض اوقات بغیر خواب کے بے خبری کی حالت میں انزال ہو جایا کرتا ہے۔ اکثر اوقات پہلے پہلے مریض کو رات کے وقت سوتے میں کسی ایسے خواب کے ساتھ انزال ہوتا ہے جس میں مریض عموماً کامل انتشار کی حالت میں کسی قسم کا جنسی تعلق رکھتا ہے اور احتلام عموماً ہفتے عشرے یا پہلے مہینے پندرہ دن میں ایک مرتبہ ہوا کرتا ہے لیکن اگر یہ حالت دیر تک قائم رہے تو پھر احتلام جلدی جلدی ہونے لگتا ہے اور بتدریج بغیر خواب کے اور بے خبری کی حالت میں ہونے لگتا ہے اس کے ساتھ انتشار بھی بالکل نہیں ہوتا اس کے بعد دن کو سونے میں اور پھر بتدریج جاگنے کی حالت میں بھی انزال ہو جایا کرتا ہے اسے حالات میں بعض اوقات خواب میں کسی قسم کی پریشانی اور دماغی کاوش کی حالت میں احتلام ہو جاتا ہے اور جاگنے کی حالت میں پریشانی خوف یا حسین عورتوں کے دیکھنے یا مس کرنے سے اور زیادہ شدید حالتوں میں صرف عورتوں کا لباس دیکھنے یا محض خیال کرنے سے ہی ایسا ہو جایا کرتا ہے اس کے ساتھ پیشاب جل کر آتا ہے خصیوں میں کم وبیش درد ہونے لگتا ہے اور جریان کی دیگر علامات عامہ سستی' کمزوری' نسیان' چڑچڑاپن وغیرہ بھی کم وبیش پائی جاتی ہیں۔

تشخیص: اس مرض کی تشخیص کچھ زیادہ مشکل نہیں ہے البتہ طبعی اور مرض احتلام میں فرق کرنا ضروری ہے چنانچہ طبعی احتلام ہمیشہ خواب کے ساتھ ہوتا ہے اس کے ساتھ انتشار بالکل ٹھیک ہوتا ہے احتلام میں انزال کے وقت ایک خاص قسم کی لذت محسوس ہوتی ہے اور احتلام کے بعد طبیعت پر کمزوری' سستی وغیرہ احساسات کی جگہ فرحت اور چستی محسوس ہوتی ہے احتلام مہینے میں دو تین مرتبہ سے زیادہ نہیں ہوتا اس کے برعکس غیر طبعی مرضی احتلام بالعموم بہت جلد جلد اور کثرت سے ہوتا ہے اس کے ساتھ عموماً نہ تو کوئی خواب آتا ہے نہ انتشار ہوتا ہے اور نہ ہی قسم کی لذت محسوس ہوتی ہے بلکہ مریض ایک قسم کی کمزوری اور سستی کا احساس کرتا ہے۔

علاج - حفظ ماتقدم: مریض کو حتی الامکان حفظان صحت کے عام اصولوں کی پابندری کرائیں بدہضمی اور قبض نہ ہونے دیں اور اس کو ہدایت کریں کہ ہمیشہ دائیں کروٹ پر سوئے بقول جالینوس بائیں کروٹ پر سونے سے اکثر احتلام ہو جایا کرتا ہے مریض کو ریشم یا اطلس وغیرہ کے نرم وگرم بستر پر بھی نہیں سونا چاہئے سخت اور سرد بستر پر سونا اکثر احتلام کو روکتا ہے مریض کو چاہئے کہ رات کو سونے سے پہلے پیشاب سے فارغ ہولیا کرے غذا سونے سے تقریباً تین گھنٹے پہلے کھالیا کرے اور اس وقت سوئے جبکہ غذا کا کچھ حصہ معدہ میں ہو رات کو دیر سے سونا اور صبح سویرے اٹھنا بھی کثرت احتلام کو روکتا ہے بقول اطبائے مغرب سونے سے پہلے اعضاء خاص بالخصوص سیون کا سرد پانی سے دھونا بھی کثرت احتلام میں مفید ہے مریض کو چاہئے کہ جس وقت بھی رات کو خواب مستغرق میں فرق آتا محسوس کرے فوراً آنکھیں ملتا ہوا اٹھ بیٹھے اور بستر کو چھوڑ دے نیم خوابی کی حالت میں بستر میں پڑے پڑے اونگھنے سے اکثر احتلام ہو جایا کرتا ہے ہر قسم کے فحش اور شہوانی خیالات سے بچتے رہیں۔

اصول علاج: ہدایات مندرجہ حفظ ماتقدم پر عمل کریں اور اس کے ساتھ اصل سبب مرض کو معلوم کر کے اس کو رفع کرنے کی کوشش کریں مثلاً اگر غلفہ کی لمبائی اور میل کچیل سے ہو تو ختنہ کرا کر میل کچیل کو صاف کرادیں اگر ذکاوت حس کی وجہ سے ہو تو مسکنات کے ذریعے ذکاوت کو دور کریں اور اس کے بعد مقویات کا استعمال کرائیں اگر جلق اور کثرت جماع وغیرہ کی وجہ سے ہو تو ان کا علاج کریں اگر شہوانی خیالات کے غلبے سے ہو تو شہوانی خیالات کو دور کریں اگر کثرت منی کی وجہ سے طبعی قسم کا احتلام ہو تو مریض کو جماع کی ہدایت کریں کمر کے مقام پر پچھنے لگوائیں مسکنات کا استعمال کریں فاقے اور ریاضت کرائیں اگر اعضائے نسلی کی کمزوری سے ہو تو ان کو قوی کریں سوء ہضم کی شکایت ہو تو ہضم کی اصلاح کریں۔

دستور العلاج: سوء ہضم کی صورت میں کشتہ خبث الحدید 125 ملی گرام' کشتہ رصاص 125 ملی گرام' جوارش جالینوس سات گرام میں ملا کر صبح کھلائیں اور سفوف مولف پانچ گرام 250 ملی لیٹر دودھ کے ہمراہ شام کو کھلائیں۔ رفع قبض کے لئے ہفتے میں دو بار اطریفل ملین بقدر تین تین گرام رات کو سوتے وقت دودھ یا پانی یا عرق گاؤ زبان 125 ملی لیٹر کے ہمراہ کھلا دیا کریں۔

(2) رقت اور ضعف قوت ماسکہ کی صورت میں کشتہ قلعی 125 ملی گرام' کشتہ سرب ساٹھ ملی گرام' معجون ثعلب سات گرام میں ملا کر صبح کو کھلائیں اور ذیل کی گولیاں دو یا تین عدد رات کو سوتے وقت پانی یا دودھ کے ساتھ کھلا دیا کریں۔ صفتہ: بلوط' گلنار' تخم بھنگ ہر ایک بارہ گرام۔ خوب باریک کر کے لعاب اسپغول کے ساتھ کالی مرچ کے برابر گولیاں بنالیں۔

(3) ذکاوت حس کی صورت میں سفوف اصل السوس تین گرام ہمراہ کتیرا تین گرام گائے کے دودھ میں جوش دے کر سبوس اسپغول سات گرام اس پر چھڑک کر صبح کو استعمال کریں اور کشتہ سرب 125 ملی گرام' معجون کلاں سات گرام میں ملا کر شام کو کھلائیں یا ذیل کا نسخہ روزانہ عصر کے وقت استعمال کرنا بھی نافع ہے۔

صفتہ: تخم کاہو' تخم خرفہ' تخم کاسنی' تخم کشنیز ہر ایک سات گرام ان کا شیرہ پانی میں نکال کر اور شربت نیلوفر پچیس ملی لیٹر اس میں حل کر کے پلا دیا کریں اس کے ساتھ افیون تھوڑی سی لے کر گائے کے گھی میں حل کر کے عضو مخصوص اور آنتوں وغیرہ پر مالش کریں۔ جب احتلام کی شکایت رفع ہو جائے تو اس کے بعد تقویت کے لئے حب سلاجیت دو عدد صبح و شام شیر گاؤ کے ساتھ استعمال کریں۔

منتخب ومجرب مرکبات - سفوف دافع: کہربائے شمعی بارہ گرام' بسد بارہ گرام' طباشیر' کشنیز خشک' بیج بند' بزرانج' صمغ عربی' گل سپاری' تخم خرفہ' تخم کاہو مقشر' گل نیلوفر' گلنار فارسی ہر ایک بیس گرام۔ دم الاخوین' گل ارمنی' کشتہ جست خوراکی ہر ایک بارہ گرام' مصری ایک کلوگرام سب کو باریک پیس کر سفوف بنالیں ہر روز چار بجے شام کے بقدر چھ گرام سے بارہ گرام لے کر گائے کے دودھ کے ہمراہ کھالیا کریں۔

سفوف احتلام: کندر' گلنار فارسی' تخم قنب' جفت بلوط' پوست درخت ببول' پوست درخت جامن ہر ایک چھ گرام' کوٹ چھان کر سبوس اسپغول نو گرام اضافہ کر کے سفوف تیار کریں بوقت ضرورت اس میں سے بقدر سات گرام کھا کر اوپر سے بکری کا دودھ پی لیا کریں۔

سفوف دیگر برائے احتلام: کثرت احتلام کے لئے یہ سفوف بھی نہایت مفید ہے۔ صفتہ: فوفل کہنہ' کات سفید' صمغ ڈھاک' ہلیلہ سیاہ' پوست خشخاش سفید' مغز اخروٹ' مغز تخم خیار' مغز نارجیل' بیج بند' نشاستہ گندم' کشتہ قلعی' گلنار فارسی ہر ایک چھ گرام' مغز تخم تمر ہندی مقشر ہر ایک بارہ گرام۔ سب کو کوٹ چھان کر سبوس اسپغول بارہ گرام میں اضافہ کر کے سفوف تیار کرلیں اور بقدر چھ گرام اس میں سے پانی یا دودھ کے ساتھ کھائیں۔

ڈاکٹری علاج: ہدایات مندرجہ علاج طبی پر عمل کریں پہلے ذکاوت حس کے دفعیے کے لئے پندرہ گرین سوڈیم برومائیڈ دن میں تین یا چار مرتبہ اچھی طرح پانی میں حل کر کے ناشتے اور صبح شام کے کھانے کے بعد پلا دیا کریں یا اس غرض کے لئے ذیل کا

نسخہ دیں:

سٹرونیم برومائیڈ	175 ملی گرام
کیمفر مونوبرومائیڈ	70 ملی گرام
لیوپولن اوپی مائی	175 ملی گرام
ہائیوسائیامین ہائیڈروبرومائیڈ	03. ملی گرام

سب کو ملا کر ایک کیپسول میں ڈالیں اور ایسی ایک ایک خوراک آٹھ بجے شام کے اور رات کو سوتے وقت کھلا دیا کریں لیکن اس کے ہمراہ مریض کو نیم گرم پانی کے ساتھ اعضائے خاص کو دھونا چاہئے۔ اگر کمزوری کی وجہ سے احتلام کی شکایت ہو تو ذیل کا نسخہ دیں:

سٹرکنین سلف	ایک ملی گرام
ہائیڈراسٹین ہائیڈروکلور	آٹھ ملی گرام
ارگوٹین	70 ملی گرام

سب کو ملا کر ایک کیپسول میں ڈالیں۔ ایسا ایک ایک کیپسول دن میں دو مرتبہ غذا کے بعد استعمال کریں اس کے ہمراہ سرد پانی کے ساتھ اعضائے خاص کو دھونا چاہئے اور سیون پر سرد پانی کا نطول کرنا چاہئے سادہ سرد پانی کی بجائے اگر ذیل کا نسخہ استعمال کریں تو زیادہ بہتر ہے:

ایتھرس ایسی ٹی سائی	40 ملی لیٹر
اولیوروز میرانی	4 گرام
اولیواور یکنیایائی	4 گرام
ایمونیائی کلورائیڈی	200 ملی لیٹر

سب کو ملا کر رکھ لیں بوقت ضرورت نمبر ایک کا ایک چمچہ چائے بھر اور نمبر دو کا ایک چمچہ میز بھر ایک پائنٹ پانی کے اندر ایک برتن میں بخوبی ملائیں اور اس کے ساتھ صرف رات کو سوتے وقت یا صبح سویرے اور رات کو سوتے وقت اعضائے خاص اور سیون پر تھوڑی دیر تک اسفنج کرلیا کریں۔ گردن اور کمر کی کمزوری کی صورت میں بجلی لگوائیں یا ذیل کا طلاء لگائیں:

کلوروفارم	25 ملی لیٹر
ٹنکچر کیپسی سائی	4 گرام
ٹنکچر بیلاڈونا	8 گرام

سب کو ملا کر رکھیں اور پھریری کے ساتھ دن میں چند مرتبہ یکے بعد دیگرے گردن اور کمر کے مقام پر لگا دیا کریں یہ ایک دومنٹ تک چبھتا ہے۔ مقامی طور پر اگر ممکن ہو تو نہایت ہلکا (ایک ہزار یا پانچ سو میں ایک طاقت کا) محلول سلور نائٹریٹ مجری بول بالخصوص مجری بول کے پچھلے حصے میں لگا دیا کریں۔

<u>غذا اور پرہیز</u>: غذا لطیف اور زود ہضم دیں اور سونے سے تین چار گھنٹے پہلے کھلا دیا کریں ابتداء سرد اور مسکن اغذیہ مثلاً کدو، خرفہ، پالک، ترئی، ٹنڈا، مونگ کی دال چپاتی کے ساتھ دیں اس کے بعد جب کثرت احتلام کی شکایت رفع ہو جائے تو مقوی غذائیں دودھ گھی، مکھن وغیرہ بقدر ہضم دیں ہر قسم کی محرک اشیاء، شراب، چائے، قہوہ، انڈے، مچھلی وغیرہ سے پرہیز کرائیں۔

اعضائے تناسلی کے فعلی امراض

ضعف باہ اور نامردی

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
قوت مردانہ کی کمزوری	ضعف باہ	سیکشوئل ڈی بلیٹی Sexual Debility
نامردی	عنانت	امپوٹینسی Impotency

تعریف و ماہیت: ضعف باہ اور نامردی سے مراد وہ حالت ہے جس میں مریض جماع کو کامل طور پر ادا نہیں کرسکتا یا بالکل جماع کرنے کی قدرت ہی نہیں رکھتا اول الذکر حالت کو ضعف باہ اور آخر الذکر حالت کو نامردی کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے ضعف باہ کی صورت میں انتشار ناقص یا بہت ہی تھوڑی دیر کے لئے ہوتا ہے اول الذکر صورت میں ادخال عضو دشوار ہوتا ہے اور آخر الذکر صورت میں عین ادخال کے وقت یا ادخال سے قبل ہی انتشار فرو ہوجاتا ہے۔

یہاں یہ بھی جان لینا نہایت ضروری ہے کہ عقم اور عنانت کے اندر بہت فرق ہے عقم سے مراد قوت تولید کا نہ ہونا ہے اور عنانت سے مراد قوت جماع کا فقدان ہے عقیم کا عنّی ہونا لازمی نہیں ہے کیونکہ ہوسکتا ہے کہ ایک شخص کی قوت جماع بالکل صحیح ہو اور وہ فعل جماع کو ٹھیک طور پر انجام دے سکتا ہو لیکن اس میں تولید کی قابلیت نہ ہو جیسا کہ دونوں طرف کے ورم اغدیدوس کے شفا پانے کے بعد دونوں مجاری منویہ کے بند ہوجانے سے ہوا کرتا ہے اسی طرح یہ بھی ممکن ہے کہ کسی شخص کی قوت تولید بالکل صحیح ہو لیکن وہ فعل جماع کو ٹھیک طور پر سرانجام نہ دے سکتا ہو۔

اقسام: ماہیت کے لحاظ سے اس مرض کی تین قسمیں ہیں: (1) عضوی عنانت (ارگینک امپوٹینس) جس میں اعضائے خاص بالخصوص قضیب کے جرمی نقائص باعث مرض ہوتے ہیں۔ (2) فعلی عنانت (فنکشنل یا فزیالوجیکل امپوٹینس) جس میں خود اعضائے تناسلی کے اندر تو کوئی خاص خرابی نہیں ہوتی بلکہ عصبی مراکز جماع میں کسی طرح کی کمزوری اور نقص پیدا ہوجانے سے عنانت ظاہر ہوجاتی ہے۔ (3) نفسانی عنانت (سائیکک امپوٹینس) نفسانی اثرات اور تخیلات کی خرابی سے رونما ہونے والے عنانت۔

اسباب: بقول شیخ الرئیس بوعلی سینا اس مرض کے اسباب پانچ قسم کے ہوتے ہیں: (1) قضیب کا سوء مزاج یا استرخاء وغیرہ (2) اعضاء منویہ کا سوء مزاج قلت حرکت اعضاء منویہ اور سوزش منی (3) اعضائے رئیسہ یا ان کے قریبی اعضاء کا ضعف اور نقائص مثلاً ضعف قلب جس میں روح و ریح کم پیدا ہوتی ہیں ضعف جگر یا سوء مزاج جگر جس سے خون کم پیدا ہوتا ہے ضعف دماغ و اعصاب' ضعف گردہ' ضعف معدہ' اعضائے جماع اور اعضائے رئیسہ و شریفہ کی درمیانی رگوں کی خرابی (4) بدن کے نچلے اعضاء کا سوء مزاج (5) اعضائے مخصوصہ کے قریبی اعضاء کے امراض مثلاً بواسیر کے مسوں کا قطع کرنا وغیرہ۔

اس مرض کے تفصیلی اسباب یہ ہیں جلق' احتلام' جریان' غدہ مذی کا التہاب مجری بول کا التہاب بالخصوص مجری بول کے پچھلے حصے کا سوزاک' تضیق یا انسداد مجری بول' تضیق دہانہ مجری بول' بند کشاد' قضیب اور خصیتین کی بعض عضوی خرابیاں مثلاً پیدائشی عدم قضیب انقطاع قضیب یا کسی زخم یا قرح وغیرہ کی وجہ سے اس کا بالکل ضائع ہوجانا' غیر معمولی عظم قضیب' دوہرا قضیب' الٹا قضیب' ٹیڑھا قضیب' صفن کے ساتھ چسپیدہ قضیب' قضیب کی رسولیاں' پیچیدہ قضیب' منکسر قضیب' غرضیکہ قضیب کی وہ تمام حالتیں جن سے ادخال ناممکن ہوجائے' احلیل فوقانی' احلیل تحتانی' قضیب کے اجسام اجوف یا اجسام اسفنجی کی غیر

معمولی کمی، خصیتین کا خلقی طور پر معدوم یا شکم کے اندر واقع ہونا، صغر خصیتین، خصیتین، حبل المنی، مجری بول اور گردن مثانہ کا عصبی درد، قیلۃ الماء، فتق، دوالی صفن، غدہ مذی کے بعض امراض مثلاً عظم غدہ مذی، ورم غدہ مذی، صغر غدہ مذی، غلفہ کی تنگی اور میل کچیل، ضعف عامہ اور اعضائے رئیسہ وشریفہ کی کمزوری، دماغ ونخاع کے بعض مخصوص امراض، بڑھاپا، کثرت جماع، طویل وترد، جماع منقطع اور جماع مستحفظ، منافرت زوجہ، ادویہ مضعف باہ مثلاً افیون، بھنگ، شراب، کوکین، تمباکو، کشنیز، کافور، کچلا، سنکھیا وغیرہ کا کثرت استعمال بعض عام جسمانی امراض مثلاً ذیابیطس، دم ابیض، پس گوش کی گلٹیوں کے اورام اور اورام گردہ، شدید کمی خون، ہزال النخاع، مختلف قسم کے امراض دماغی، رسولیاں ضربات دماغ ونخاع وغیرہ بعض متعدی امراض مثلاً تپ محرقہ اسہالی، خناق وبائی سرخبادہ، موسمی بخار (ملیریا) سل ودق وغیرہ، سمن مفرط، رنج وغم، خوف، مشاغل ذہنی وعلمی میں غیر معمولی مصروفیت، گھوڑے بائیسکل اور موٹر کی زیادہ سواری وغیرہ۔

علامات: اس مرض کی علامات ظاہر ہیں کہ مریض عدم خواہش یا عدم انتشار کی وجہ سے مطلقاً یا پوری طرح جماع کرنے پر قادر نہیں ہوتا اس کی صورت یہ ہوتی ہے کہ مریض بعض اوقات پہلے پہلے جماع کی خواہش میں کمی محسوس کرنے لگتا ہے اور بالآخر اس کو جماع کی خواہش ہی پیدا نہیں ہوتی اور گاہے مریض کی قوت انتشار بتدریج کم ہوتی جاتی ہے انتشار کامل نہیں ہوتا عضو ڈھیلا رہتا ہے اسی حالت کو عوام سستی کے نام سے نامزد کرتے ہیں گاہے بتدریج سرعت انزال کی شکایت پیدا ہوتی جاتی ہے اور بالآخر مریض بالکل جماع پر قادر نہیں ہوسکتا اس کو ادخال سے پہلے ہی انزال ہوجایا کرتا ہے گاہے مریض کو فعل جماع میں پوری طرح حظ حاصل نہیں ہوتا خصوصاً جب کہ اس میں سرعت انزال کی کم وبیش شکایت بھی موجود ہوتی ہے اس کے ساتھ مختلف اسباب کے لحاظ سے موجودہ سبب کے مطابق مختلف طرح کی علامات عام بھی پائی جاتی ہیں۔

تشخیص: اس مرض کے اسباب کی تشخیص کے لئے مریض کی تاریخ مریض کو اچھی طرح معلوم کرنا چاہئے اور ضروری استفسارات کے ذریعے تمام متعلقہ امور کو دریافت کرنے کے بعد اعضائے نسلی اور دیگر اعضائے جسمانی کا کامل جسمانی امتحان بھی کرلینا چاہئے۔

مذکورہ علامات کے علاوہ موجودہ اسباب کے لحاظ سے بعض مخصوص علامات بھی کم وبیش پائی جاتی ہیں چنانچہ ضعف دماغ کی صورت میں تکدر حواس، تشویش فکر، سستی حرکات، شہوت جماع کی کمی، انزال میں دیری، اور دماغی تکان وغیرہ ضعف قلب میں حرارت غریزی کی کمی، نبض کا ضعف، جماع کے بعد غشی، لذت جماع میں کمی، رعشہ وخفقان، گاہے بغیر انتشار کے انزال، اور ادنیٰ سبب سے خوف کا طاری ہوجانا وغیرہ، ضعف جگر کی موجودگی میں خون کی قلت، بھوک کی کمی، ضعف ہضم، زردی یا سفیدی رنگت، چہرے کا تہیج، غذا کے تین چار گھنٹے بعد جگر میں درد ثقل وغیرہ ضعف معدہ کی حالت میں قلت اشتہا، ضعف ہضم ہچکی اور ڈکار کھانے کے فوراً بعد معدے میں ثقل وغیرہ، ضعف گردہ میں درد کمر خصوصاً ٹیڑھا ہونے یا بالکل سیدھا کھڑا ہونے یا دیر تک سیدھا بیٹھنے کے وقت، قلت بول، اور بول کے رنگ کا گوشت کے دھوون کی مانند ہونا، نیز اس میں رسوب (بالخصوص رسوب غمام) کی زیادتی وغیرہ، ضعف بدن کی حالت میں بدن کی لاغری، ضعف، زردی رنگ وغیرہ علامات پائی جاتی ہیں۔ اگر منی غلیظ اور مشکل سے خارج ہوتی ہو بدن دبلا پتلا ہو اور مرطوب تدابیر اور اغذیہ سے فائدہ ہو تو قلت منی کا باعث آلات منویہ کی لاغری اور خشکی ہوتی ہے اگر مادہ منویہ زرد ہو سرعت انزال ہو خصیوں اور قضیب کی رگیں ابھری ہوئی ہوں سرد اشیاء سے فائدہ ہو تو قلت منی کا سبب آلات منویہ کی گرمی ہوا کرتا ہے اگر منی رقیق ہو قارورہ سفید اور غلیظ ہو خشک اشیاء سے فائدہ اور بدن فربہ ہو تو قلت منی کا سبب آلات منی کی رطوبت ہوتا ہے اگر منی زیادہ غلیظ اور منجمد ہو بہت زیادہ اور سخت حرکات کے بعد خارج ہو جماع میں نعوظ کامل لیکن انزال مشکل ہو اس کے ساتھ بھنگ افیون وغیرہ مخدر اشیاء کا استعمال کیا گیا ہو تو ضعف باہ کا سبب قلت سوزش منی ہوا کرتا ہے اگر بدن قوی ہو اعضاء تناسلی صحیح ہوں خواہش جماع بھی ٹھیک ہو مگر انتشار نہ ہوتا ہو اور اس کے

بعد ساتھ ہی مریض نے مدت سے جماع نہ کیا ہو تو اس مرض کا باعث عموماً ترک جماع ہوا کرتا ہے اگر مادہ منویہ زیادہ لیکن پتلا اور بغیر نعوظ کے بھی خارج ہوتا ہو سرعت انزال ہو عضو خاص کمزور اور باریک ہو اس میں کجی پیدا ہوگئی ہو انتشار ناقص یا بالکل نہ ہوتا ہو حس بھی کم ہوگئی ہو تو ضعف باہ کا سبب استرخائے قضیب ہوتا ہے اور اگر ان علامات کے ساتھ یہ معلوم ہو کہ مریض عرصہ تک سرد پانی میں کھڑا رہا یا برف وغیرہ پر بیٹھا رہا ہے تو استرخاء کی وجہ سوء مزاج بارد ہوا کرتا ہے جلق اور کثرت جماع وغیرہ کی صورت میں جلق کی مخصوص علامتیں جن کا ذکر ان کے بیان میں تفصیل ہو چکا ہے پائی جاتی ہیں۔

انجام: مختلف حالات اور اسباب کے لحاظ سے اس مرض کا انجام مختلف مریضوں میں مختلف ہوا کرتا ہے چنانچہ اگر مریض کی عمر 45 سال سے کم ہو اور ضعف باہ کے ظہور سے پہلے مریض فعل جماع کو بخوبی اور طبعی طریق پر سرانجام دیتا رہا ہو تو انجام عموماً اچھا ہوتا ہے مریض مناسب علاج سے اچھا ہوتا ہے اسی طرح جن اشخاص میں کثرت جماع، ترک جماع، جماع کی دیگر غیر طبعی صورتوں مثلاً عزل وغیرہ کی وجہ سے یہ مرض حاد مشکل میں دفعتاً رونما ہوا ہو ان میں اس مرض کا انجام بہتر ہوتا ہے جلق کے ایسے مریضوں میں بھی اس کا انجام خاطر خواہ ہوتا ہے جن میں سوء مزاج عصبی اور ضعف اعضائے رئیسہ کی علامتیں موجود نہ ہوں جلق کے پرانے پچاس سال سے زیادہ عمر کے اشخاص میں نیز ایسے اشخاص میں جن کی قوت باہ خلقی طور پر کمزور ہوتی ہے اس مرض کا انجام اچھا نہیں ہوتا اور طویل علاج کے باوجود بھی مریض خاطر خواہ طور پر صحت یاب نہیں ہوسکتا۔

حفظ ماتقدم: اس مرض سے حفظ ماتقدم کے لئے ان تمام امور سے بچنا چاہئے جو اس مرض کو پیدا کر دیتے ہیں اس مرض کا سب سے بڑا سبب جلق ہوا کرتا ہے پس جلق سے قطعی پرہیز کریں کثرت جماع سے بھی بچنا ضروری ہے کثرت احتلام، جریان، سوزاک وغیرہ کی صورت میں فوراً ان کے علاج کی طرف متوجہ ہوں جن اشخاص کو بچپن میں بول فی الفراش کی شکایت ہو اس کا علاج نہایت توجہ اور استقلال سے کرنا چاہئے کیونکہ ایسے مریضوں میں اکثر جوانی میں ضعف باہ کی شکایت ہوجایا کرتی ہے طویل تجرد سے بھی بچنا چاہئے۔

اصول علاج: اصل سبب مرض کو معلوم کر کے رفع کر دیں اور بعدہٗ اس کے مطابق مناسب علاج کریں اگر جلق کی وجہ سے ضعف باہ کی شکایت پیدا ہوئی ہو تو جلق کے اصول پر پہلے مسکنات ومبردات کے ذریعے ذکاوت حس کو دور کریں اس کے بعد مقویات ومحرکات کا استعمال کرائیں اگر کثرت جماع، کثرت احتلام یا جریان وغیرہ کی وجہ سے یہ مرض پیدا ہوا ہو تو ان کا مخصوص علاج کریں مریض کی قبض کی شکایت ہرگز نہ رہنے دیں اس کے ہضم کی بھی اصلاح کریں مریض کی قبض کی شکایت ہرگز نہ رہنے دیں اس کے ہضم کی بھی اصلاح کریں اور اس کی صحت عام کو عام مقویات مناسب ورزش اور روزانہ صبح کو غسل کے ذریعے بہتر بنائیں۔ مقامی طور پر اگر مجریٔ بول کے خلفی حصے میں سوزش اور احتقان دموی کی شکایت ہو تو پہلے اسے کم کریں اس غرض کے لئے سرد پانی یا ذیل کے محلول کی پچکاری کرائیں:

پھٹکری 250 ملی گرام، رسوت تین گرام اور طوطیا 125 ملی گرام کو ایک لیٹر پانی میں ڈال دیں، ایک گھنٹے کے بعد اس کا زلال لے کر اس کے ساتھ مجریٔ بول میں پچکاری کرائیں جب مقامی ذکاوت حس دور ہوجائے تو مقوی ومحرک طلاؤں کا استعمال کرائیں اگر شدید دماغی محنت اور مشاغل ذہنی سے یہ شکایت پیدا ہوئی ہو تو دماغ کو آرام پہنچائیں اور مریض کو سیر وتفریح کرائیں اگر تجرد سے ضعف باہ پیدا ہوا ہو تو مقوی ومحرک باہ دوائیں اور غذائیں کھلائیں شہوت انگیز امور کی طرف مریض کو متوجہ کریں عضوی عنانت میں مقامی نقص کو معلوم کر کے اگر ممکن ہو تو بذریعہ عمل ید درست کرنے کی کوشش کریں۔

دستور العلاج: جب یہ شکایت عام جسمانی کمزوری اور ضعف اعضائے رئیسہ کی وجہ سے پیدا ہوئی ہو تو صبح کو کشتہ طلاء بیس ملی گرام، یا الاحمر دس ملی گرام لبوب کبیر پانچ گرام میں ملا کر کھلائیں اور اوپر سے عرق ماء اللحم ساٹھ ملی لیٹر میں مصری پچیس گرام ملا کر پلائیں اور شام کو حب عنبر مومیائی دو عدد شیر گاؤ 250 ملی لیٹر کے ہمراہ کھلا دیا کریں یا دوا ڈپٹی صاحب والی 125 ملی گرام یا

جوہر سین بیس ملی گرام' بالائی بارہ گرام یا مکھن بارہ گرام یا معجون آرد خرما بارہ گرام میں ملا کر کھلائیں یا معجون مروح الارواح ایک گرام پہلے کھلا کر اوپر سے عرق ماء اللحم ساٹھ ملی لیٹر میں پچیس گرام مصری یا شربت انار شیریں ملا کر پلانا بھی نافع ہے۔ اگر ضعف گردہ کی وجہ سے ضعف باہ کی شکایت ہو تو کشتہ طلاء بیس ملی گرام' جوارش زرعونی عنبری سات گرام میں ملا کر صبح وشام کھلائیں اور غذا کے بعد دونوں وقت جوہر سم الفار کی گولیاں ایک یا دو عدد پانی کے ساتھ کھلا دیا کریں۔

ضعف قلب کی صورت میں جواہر مہرہ بیس ملی گرام' خمیرہ ابریشم حکیم ارشد والا پانچ گرام میں ملا کر صبح شام کھلائیں اور معجون مروح الارواح دو گرام رات کو سوتے وقت کھلا دیا کریں یا زہر مہرہ ایک گرام' بنسلوچن ایک گرام باریک پیس کر دواء المسک معتدل پانچ گرام یا مفرح بارد پانچ گرام میں ملا کر پہلے کھلائیں اور اوپر سے آب انار شیریں ساٹھ ملی لیٹر' آب سیب شیریں 75 ملی لیٹر میں شربت سیب پچیس ملی لیٹر ملا کر تخم فرنجمشک پانچ گرام چھڑک کر پلا دیا کریں۔ حب جواہر ایک عدد' خمیرہ گاؤزبان جواہر والا پانچ گرام میں ملا کر کھلانا بھی مفید ہے۔

ضعف اعصاب دماغ کی صورت میں صبح کو کشتہ مرجان جواہر والا ساٹھ ملی گرام یا کشتہ طلاء بیس ملی گرام' خمیرہ گاؤزبان عنبری پانچ گرام میں ملا کر پہلے کھلائیں اور اوپر سے عرق ماء اللحم ساٹھ ملی لیٹر میں مصری بارہ گرام ملا کر پلا دیں اور شام کو حب عنبری مومیائی دو عدد شیر گاؤ 250 ملی لیٹر کے ہمراہ کھلا دیا کریں صبح کے وقت مغز بادام شیریں پانچ عدد' مغز کدو شیریں تین گرام' مغز تربوز تین گرام' نشاستہ تین گرام' صمغ عربی تین گرام' تخم کاہو مقشر تین گرام' نبات سفید پچیس گرام' شیر گاؤ 250 ملی لیٹر میں پیس کر آگ پر حریرے کی مانند پکا کر اور ٹھنڈا کر کے کھلانا بھی مفید ہے۔ مقامی طور پر ذکاوت حس کے دور کر لینے کے بعد معمولی خرابی میں طلاء سرخ اور شدید حالات میں طلائے الماس (ہیرے والے) کا استعمال نافع ہے طلائے بے نظیر اور طلاء عجیب کا استعمال بھی مفید ہے۔

منتخب و مجرب مرکبات - الاحمر: اجزاء و ترکیب...... قطعہ شنگرف قسم اوّل پچیس گرام' بیش سفید باریک کیا ہوا' زمین قند بقدر حاجت۔ پہلے زمین قند کو کوٹ کر نچوڑیں اور اس کے پانی میں بیش کو گوندھ لیں پھر اس کے درمیان قطعہ شنگرف کو رکھ کر غلولہ باندھیں اور اس غلولہ پر ایک موٹا کپڑا لپیٹ کر سی دیں پھر ایک تانبے کی دیگچی میں روغن تخم معصفر تین لیٹر ڈال کر یہ غلولہ اس میں ڈال دیں اور اس دیگچی کا منہ کسی برتن سے ڈھک کر اوپر پتھر رکھ دیں اب اس کے نیچے ایک پہر تک نرم آگ دیں اور تین پہر تک خوب آگ جلائیں اور بھاپ نہ نکلنے دیں اس عرصہ میں دیگچی میں شور عظیم برپا ہوگا چار پہر کے بعد قطعہ شنگرف کو نکال لیں اور پیس کر رکھ لیں اس کا نام الاحمر ہے دس ملی گرام سے بیس ملی گرام' لبوب کبیر سات گرام یا معجون کلاں پانچ گرام کے ساتھ استعمال کی جائے باہ کو قوت دیتا ہے اور حرارت غریزی کی حفاظت کرتا ہے۔

حب عنبر و مومیائی: مومیائی خالص' مصطگی رومی ہر ایک 500 ملی گرام' عنبر اشہب ایک گرام ان تینوں کو چینی کی ایک لمبی پیالی میں رکھ کر روغن پستہ تین گرام میں ملائیں اور اس پیالی کو ایک تانبہ کے برتن میں رکھ کر برتن میں عرق گلاب' عرق بہار نارنج اس قدر ڈالیں کہ پیالی کے بالائی کنارے سے نیچے رہے پھر ایک دیگچی میں پانی بھر دیں اور تین پایہ کے سہارے سے پانی سے اور پیالی رکھیں اور دیگچی کے منہ پر سرپوش رکھ کر اس کو آٹے سے مستحکم کر دیں اب اس دیگچی کے نیچے آگ جلائیں تاکہ مومیائی وغیرہ پگھل جائے پھر فادزہر معدنی' مشک خالص ہر ایک ایک گرام' مروارید ناسفتہ' قرنفل' طباشیر سفید' جائفل' جاوتری' بہمن سرخ' بہمن سفید' دارچینی' شقاقل مصری' زنجبیل' درونج عقربی' عود ہندی' عود صلیب' ثعلب مصری' جدوار خطائی ہر ایک نصف گرام کوٹ چھان کر پیالی کی دوا میں ملا کر چنے کے برابر گولیاں بنائیں اور سونے کے ورق میں لپیٹ کر رکھ دیں۔ دو گولیاں رات کو سوتے وقت عرق گاؤزبان 90 ملی لیٹر' عرق بید مشک چالیس ملی لیٹر' عرق کیوڑہ چالیس ملی لیٹر' مصری پچیس گرام ڈال کر اور تخم بالنگو تین گرام چھڑک کر صرف دودھ کے ساتھ ہی استعمال کرائیں۔

قوت مردمی کے لئے یہ گولیاں نہایت مفید ہیں جوانی کی غلط کاری سے یا اعضاء رئیسہ کے کمزور ہوجانے سے اعضائے رئیسہ کو قوت دے کر کمزوری کو دور کرتی ہیں مباشرت کے بعد ان کا استعمال بہت مفید ہے۔

جوہر سین: اجزاء سنکھیا پچیس گرام کو شراب برانڈی قسم اول میں خوب کھرل کر کے جوہر اڑالیں۔

ترکیب: دس گرام یا بیس ملی گرام اگر قوت مردمی کے لئے دیں تو لبوب کبیر سات گرام یا معجون جالینوس لولوئی پانچ گرام کے ساتھ بیس ملی گرام کے برابر اور استقاء کے لئے دیں تو معجون دبید الورد سات گرام کے ساتھ بیس ملی گرام کے برابر دیں بخار کے لئے ایک دانہ مویز لے کر اور بیج نکال کر اس میں رکھ دیں اور اس کو بند کر کے پانی یا کسی عرق کے گھونٹ کے ساتھ حلق سے اتار دیں ترش، بادی اور ثقیل اشیاء سے پرہیز کرائیں استقاء کے لئے ہر موسم میں اور قوت مردمی کے لئے سرد موسم میں دیں۔ باہ کو قوت دیتا ہے مقوی معدہ ہے استقاء کو نافع ہے بلغمی بخاروں کو روکتا ہے۔

حب جواہر: اجزاء، ببول کا گوند چھ گرام، گل ارمنی، زہر مہرہ ہر ایک بارہ گرام، طباشیر، مروارید، صندل سفید، کشنیز خشک ہر ایک چالیس گرام، مغز پنبہ دانہ، مغز بادام ہر ایک 75 گرام، کافور قیصوری نو گرام تمام دواؤں کو کوٹ چھان کر بقدر دانہ مونگ گولیاں بنائیں اور ان پر ورق نقرہ چڑھالیں۔ دو گرام گولیاں لے کر عرق گاؤزبان 150 ملی لیٹر کے ہمراہ کھائیں۔ مقوی اعضاء رئیسہ و دافع سل و دق ہے۔

طلاء ہیرے والا: سم الفار زرد مومیہ چالیس گرام، کشتہ طلاء گرام، سفوف الماس 375 ملی گرام، سیماب مصفی بارہ گرام سب کو تین روز تک برابر عرق لیموں میں اچھی طرح تحق کریں اور 125 ملی گرام کی گولیاں بنالیں۔

ترکیب استعمال: ایک گولی شبنم یا آب شبینہ (باسی پانی) میں گھس کر حسب معمول حشفہ وسیون چھوڑ کر طلاء کریں اور اوپر سے پان یا ارنڈ کا پتہ باندھیں زیادہ سے زیادہ بیس روز تک استعمال کریں دانے پیدا ہوجانے پر اس کا استعمال ترک کردیں۔

کشتہ طلاء: بارہ گرام خالص سونا سوہان سے گھس لیا جائے اور ایک لیٹر گلاب سہ آتشہ جو بہترین قسم کا ہو کھرل کر کے اس میں جذب کریں پھر ٹکیہ بنا کر دو سکوروں میں گل حکمت کر کے پچیس کلوگرام اُپلوں میں آنچ دیں اس طرح پندرہ مرتبہ عمل کریں ہر مرتبہ گلاب سہ آتشہ جذب کرتے رہیں۔

ترکیب استعمال: پانچ ملی گرام سے دس ملی گرام مکھن میں لپیٹ کر استعمال کریں قوت باہ کو بڑھاتا ہے۔

ماء الذہب: تیزاب شورہ تین حصے، تیزاب نمک چار حصے ان دونوں کو ایک بڑی بوتل میں ڈال کر ملالیں مگر اس کے منہ کا کچھ حصہ کھلا رہنے دیں پھر اس میں سے بارہ ملی لیٹر لے کر اس میں چھ گرام سونا ڈال دیں کچھ عرصہ میں سونا حل ہوجائے گا اس کے بعد اس محلول میں چالیس ملی لیٹر پانی ملالیں۔

نوٹ: تیزاب شورہ اور تیزاب نمک شورہ اور نمک کو تیزاب گندھک کے ہمراہ کشید کرنے سے حاصل ہوتے ہیں اور عام طور پر انگریزی دواخانوں میں بنے بنائے مل جاتے ہیں۔

ترکیب استعمال: پانچ قطرے ماء اللحم عنبری ساٹھ ملی لیٹر یا عرق گاؤزبان 125 ملی لیٹر میں ملا کر پلائیں۔

دوا ڈپٹی صاحب: مرچ سفید دکنی 125 گرام، میٹھا تیلیا (دو لیٹر دودھ میں مدبر کیا ہوا) نو گرام، سیماب بارہ گرام، ارزیر قلعی نو گرام، پیپل (فلفل دراز) چار گرام، قلعی کو پگھلا کر سیماب کے ساتھ دیں باقی تمام دواؤں کو باریک پیس کر ان کے ساتھ ملائیں اور اچھی طرح کھرل کریں۔

ترکیب استعمال: بیس گرام معجون آرد خرما سات گرام یا مکھن پچیس گرام میں لپیٹ کر استعمال کریں۔ جریان، ضعف معدہ، ضعف باہ، عورتوں کے سیلان الرحم اور کثرت الطمث میں مفید ہے۔

حب کیمیا: کشتہ فولاد چھ گرام، سم الفار ایک گرام، کچلا مدبر تین گرام، کتھا سفید بارہ گرام سب کو پیس کر شہد میں 125 ملی گرام

کے برابر گولیاں بنالیں اور کھانے کے بعد ایک ایک گولی دیں۔

قیروطی مقوی: روغن کنجد ایک سیر میں شونیز' حلبہ ' کچلا' دارچینی ہر ایک ساٹھ گرام جلالیں اور چھان کر موم خام ساٹھ گرام پگھلا کر ڈالیں عندالضرورت گرم کر کے ایک گرام مالش کریں۔

علاج ڈاکٹری: ہدایات مندرجہ علاج طبی پر عمل کریں پہلے ذکاوت حس کے دفعیے کے لئے 500 ملی گرام پوٹاشیم برومائیڈ دن میں تین مرتبہ پانی میں حل کر کے غذا کے بعد دیں اور مقامی طور پر جلق کے اصول پر تین ہزار میں ایک طاقت کے محلول سلورنائٹریٹ کی پچکاری کرائیں اور اگر ضرورت ہو تو غدہ مذی اور خزائن منویہ کی مقعد میں انگلی ڈال کر ہلکی مالش کرائیں اس کے بعد سٹرکنین نائٹریٹ یا سٹرکنین سلفیٹ دو ملی گرام کی مقدار میں پانچ سات نو اور گیارہ بجے رات کو دودھ وغیرہ کے ہمراہ کھلائیں یا ذیل کا نسخہ استعمال کرائیں جو اکثر اس مرض میں مفید ثابت ہوتا ہے:

سٹرکنیا سلف	ایک ملی گرام
ہائیڈراسین ہائیڈروکلور	8 ملی گرام
ارگوٹین	70 ملی گرام

سب کو ملا کر ایک خوراک بنالیں ایسی ایک ایک خوراک دن میں دو یا تین مرتبہ بعد از غذا استعمال کرائیں۔

وہ نسخہ بھی مفید ہے جو جلق کے علاج میں درج کیا گیا ہے بعض مخصوص ادویہ مثلاً الکسیر ڈامیانہ' نروگر' ایفروڈی ٹین' ٹیسٹا کائڈ' پیچوٹری گلینڈ ٹیبلیٹس' ایمی سین' فاسفوالبیومن' ارگک کمپونڈ ٹیبلیٹس' فاسفورا وغیرہ کا استعمال بھی بعض اوقات مفید ثابت ہوتا ہے بجلی کا علاج بھی ضعفی عنانت میں نافع ہے۔

غذا و پرہیز: غذا لطیف' زود ہضم اور مقوی ہونی چاہئے مثلاً انڈے ابلے ہوئے اور نیم برشت' بھنے ہوئے گوشت' مچھلی' گھی' دودھ' مکھن' مغزیات وغیرہ مختلف قسم کے حلوے اور مصالحہ دار اشیاء خوب کھلائیں۔

ترش اور سرد اشیاء سے پرہیز کریں ثقیل دیر ہضم اشیاء' مسور کی دال' بینگن' آلو' اروی وغیرہ نیز گڑ' تیل اور سرخ مرچ وغیرہ سے پرہیز کرائیں تمباکو نوشی اور جماع کی کثرت سے اجتناب کریں بلکہ دوران علاج میں بالخصوص پہلے دو تین ماہ تو بالکل جماع سے بچنا ضروری ہے۔

جلق

ڈاکٹری نام	طبی نام	اُردو نام
مسٹربیشن Masturbation	استمنا بالید - جلد عمیرہ	ہتھلس - مشت زنی

تعریف و ماہیت: جماع کے بغیر ہاتھوں سے یا رانوں (آنانزم) کی حرکات سے یا بعض دیگر مخصوص قسم کے آلات سے یا کپڑوں کی گدیوں یا لحافوں یا پلنگ کی سوراخوں وغیرہ کے ساتھ عضو خاص کو رگڑ کر یا محض تخیل کے زور سے یعنی خیال کو کسی خوبصورت شکل' کسی فحش تصویر یا کسی تصور جماع وغیرہ پر قائم کر کے مادہ تولید کے انزال کو جلق کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔

بقول بعض جلق مشتق ہے زلق سے جس کے لغوی معنی ہیں پھسلنا یا پھسلانا اور چونکہ اس فعل میں عام طور پر ہاتھوں وغیرہ سے پھسلا کر مادہ تولید کو خارج کیا جاتا ہے اس لئے اس کو جلق کے نام سے موسوم کر دیا گیا ہے۔

آخر الذکر صورت میں یعنی جب محض تخیل کے زور پر مادہ تولید کا انزال کیا جاتا ہے تو اس وقت اس کو جلق نفسانی (سائی کک مسٹربیشن) کہا جاتا ہے۔

اقسام: اس مرض کی کوئی خاص قسم نہیں ہے البتہ جب فعل دو یا دو سے زیادہ آدمی ایک ساتھ یا ایک جگہ مل کر سرانجام دیتے

ہیں تو اس کو جلق مشترک کے نام سے نامزد کیا جاتا ہے جب ہاتھ سے جلق لگایا جاتا ہے تو اس کو استمنا بالید (مشت زنی - ہتھلس) کہا جاتا ہے اور جب کسی آلے یا گدیوں وغیرہ سے جلق لگایا جاتا ہے تو جلق آلی کہلاتا ہے عورتوں کے جلق کو استشہا بالید (انگشت زنی) تحق (چپٹی کھیلنا) وغیرہ ناموں سے موسوم کیا جاتا ہے۔

بعض محققین مثلاً ہونر وغیرہ نے اس کو مندرجہ ذیل اقسام میں تقسیم کیا ہے (1) جلق طفلی یعنی سن بلوغ سے پہلے لڑکوں اور لڑکیوں کا جلق لگانا (2) جلق صبیانی کاذب یعنی شیر خوار بچوں کا جلق کی سی عادت میں مبتلا ہونا (3) جلق بالغ - بالغ مردوں کا جلق لگانا (4) جلق مسدود یعنی اس طرح جلق لگانا کہ انزال سے قبل ہی اس کو روک دیا جائے (5) جلق ناقص اس قسم کے جلق میں انزال کا احساس تو ہوتا ہے لیکن مادہ تولید خارج نہیں ہوتا (6) جلق عنانت اس قسم کے جلق میں مریض کو جلق لگانے کی شدید خواہش اور کوشش کے باوجود کسی قسم کا انزال نہیں ہوتا نہ ہی باوجود گھنٹوں عضو کو ہلانے اور ملتے رہنے سے کسی قسم کا انتشار ہوتا ہے آخر الذکر تینوں صورتیں شدید قسم کے جلق کے اثرات یا نتائج ہیں اور نسبتاً زیادہ نقصان رساں ہوتی ہیں (7) جلق نسائی جوان عورتوں کی جلق۔

اسباب: سن بلوغ سے پہلے بچوں میں اس مرض کے اسباب مقامی خراش مثلاً لڑکوں میں غلفے کی طوالت اور تنگی اور اس کے نیچے حشفے پر میل کچیل کا جمع ہوجانا یا پیشاب کرتے وقت عضو خاص کو ہاتھوں میں پکڑ کر دیر تک ملنا اور لڑکیوں میں حکۃ الفرج وغیرہ یا کرم امعاء سوزش اور سنگ و ریگ مثانہ سوزش بول یا جاہل دائیوں اور ماؤں کا بچوں کو سلانے یا روتے ہوئے چپ کرانے کے لئے ان کے اعضائے خاص کو سہلانا وغیرہ ہوا کرتا ہے سکولوں میں تعلیم پانے والے بچے عموماً اس بد عادت کو اپنے سے بڑے بچوں سے سیکھتے ہیں یا ان میں ایسی ورزشوں سے اس کی ابتدا ہوتی ہے جس میں رانوں کو آپس میں زیادہ دیر تک رگڑنا پڑتا ہے بعض اوقات بچوں کو زیادہ گرم بستروں میں سلانے یا ان کے چہروں وغیرہ پر طمانچے مارنے سے بھی اس عادت کی تحریک ہوجاتی ہے بالغ اشخاص میں اس مرض کا باعث عموماً بچپن کی عادت ہوتی ہے جسے وہ جوانی میں بھی جاری رکھتے ہیں گاہے طویل تجرد کے باوجود عورتوں کی صحبت اور دیگر شہوت انگیز حالات مثلاً فحش لٹریچر کا مطالعہ فحش تصاویر اور تماشوں کا دیکھنا اس عادت کا باعث ہوجاتے ہیں گاہے ذراریح جیسی آلات تناسل کو خراش کرنے والی ادویہ کا استعمال بھی اس مرض کا باعث ہوسکتا ہے۔

عورتوں میں سن بلوغ سے پہلے اس مرض کے اسباب میں خلقی استعداد اور عصبی کمزوری لڑکوں کی صحبت اور دیگر شہوت انگیز اور فحش لٹریچر کا مطالعہ اور فحش کھیل تماشوں اور تصاویر کا دیکھنا اس کا باعث ہوا کرتا ہے جوان اور شادی شدہ عورتوں میں اس کا سبب یا تو بچپن کی عادت ہوا کرتی ہے اور یا جماع میں عدم تسکین شہوت ہوا کرتی ہے جس کا موجب مردوں کی بے پروائی سرعت انزال اور جماع کے غیر طبعی طرق مثلاً جماع مسدود (کوئیٹس کنڈومیٹس) جماع منقطع (کوئینس انٹرپٹس) عادت عزل وغیرہ ہوتی ہے۔

ہر قوم ہر نسل اور ہر ملک کی عورتیں اور مرد دونوں ہی جلق میں مبتلا پائے جاتے ہیں البتہ مردوں میں یہ عادت بہ نسبت عورتوں کے زیادہ ہوتی ہے چنانچہ مغرب کے بعض محققین نے اندازہ لگایا ہے کہ نوے سے پچانوے فیصدی مرد اور بیس سے چالیس فیصدی عورتیں اپنی عمر کے کسی وقت (خصوصاً ابتدائی عہد شباب) میں ضرور اس عادت میں مبتلا رہتے ہیں یہ مرض یوں تو ہر عمر میں پایا جاسکتا ہے چنانچہ تین ماہ کے بچوں سے ساٹھ ستر بلکہ اسی سال کے بوڑھوں تک اس بدعادت میں مبتلا پائے گئے ہیں لیکن عہد شباب اور ابتدائے شباب میں یعنی دس بارہ سال سے لے کر چوبیس پچیس سال تک کے لوگ اس میں زیادہ مبتلا پائے جاتے ہیں جلق کی عادت غریب سے غریب تر انسانوں سے لے کر بڑے سے بڑے امیر اشخاص تک میں پائی جاسکتی ہے بلکہ بعض بلند طبقوں اور خصوصاً کالج کے طلباء اور پڑھے لکھے لوگوں میں یہ عادت زیادہ کثرت کے ساتھ پائی جاتی ہے پہلے

زمانہ میں یہ عادت نسبتاً کم تھی لیکن آج کل روزافزوں زیادہ پائی جاتی ہے تحقیقات پر معلوم ہوا ہے کہ یہ عادت صرف انسانوں میں ہی نہیں پائی جاتی بلکہ بعض حیوانات مثلاً بندر، کتے، گھوڑے اور ریچھ میں بھی شاذ و نادر پائی جاتی ہے۔

علامات: اس مرض کی علامتیں دو طرح کی ہوتی ہیں (1) مقامی اور (2) عمومی یہ پھر دو قسم کی ہوتی ہیں (1) جسمانی (2) نفسانی یا روحانی۔

مقامی علامات: اعضائے خاص پتلے، سریع الحس اور کمزور ہو جاتے ہیں انتشار کی صحیح قابلیت نہیں رہتی چنانچہ انتشار کمزور یا نامکمل ہوتا ہے عضو کی جڑ باریک اور کمزور ہو جاتی ہے اور اس کی اسفنجی ساخت پیہم رگڑ سے گھس گھس کر پتلی ہو جاتی ہے جس سے اس میں پھیلنے اور بڑھنے کی قابلیت کم ہو جاتی ہے دوران خون اچھی طرح نہیں ہوتا لاغری کی وجہ سے وریدیں ابھر آتی ہیں عضو کی حس یا تو اس قدر کمزور ہو جاتی ہے کہ قوی محرکات کی ضرورت ہوتی ہے یا اس قدر بڑھ جاتی ہے کہ تھوڑے سے انتشار پر انزال ہو جایا کرتا ہے رگڑ کی وجہ سے عضو کی جلد سرخ ہو جاتی ہے اور غشاء مخاطی، غدہ مذی، اوعیہ منی اور خصیتین میں امتلائے دم ہو جاتا ہے مجریٰ بول میں خاص ذکاوت حس پائی جاتی ہے جس کی وجہ سے پیشاب بعض اوقات جل کر آتا ہے اور اکثر بار بار آتا ہے بچوں میں مقامی طور پر صرف حشفہ اور غلفہ کسی قدر سرخ اور متورم پایا جاتا ہے لڑکیوں میں فرج کم و بیش متورم ہوتی ہے اور گاہے مہبل میں بھی التہاب کے آثار پائے جاتے ہیں ایسی عورتوں میں شفرتان بڑے اور مسترخی ہو جاتے ہیں ان کے قاعدے سرخ اور متورم پائے جاتے ہیں بظر طویل ہو جاتا ہے اندام نہانی کا منہ غیر معمولی طور پر کھلا ہوا اور ڈھیلا ہوتا ہے گاہے فرج میں ایک خاص قسم کی مخاطی صدیدی رطوبت بھی کم و بیش پائی جاتی ہے۔

عام جسمانی اور روحانی علامات کمزوری، کمی خون، عام سستی، کاہلی، کاروبار کو دل نہ چاہنا، کسی کام میں طبیعت کا نہ لگنا، دماغ اور قوت ارادی کا کمزور ہو جانا، خودداری کا کم ہو جانا، تنہائی پسند کرنا، چال میں بے قاعدگی پیدا ہو جانا، نہایت شرمیلا ہونا اور لوگوں کو آنکھیں ملا کر نہ دیکھ سکنا، چہرے کے رنگ کا زرد اور مٹیالا ہو جانا، چہرے پر بکثرت کیلوں اور مہاسوں کا نکلنا، رنگ کا زرد ہو جانا اور آنکھوں کے گرد سیاہ رنگ کے حلقوں کا پڑ جانا، ہضم کا کمزور اور ناقص ہو جانا، پیشاب کا بار بار آنا اور اس کو روکنے کی طاقت کا کمزور ہو جانا، ضعف اعصاب، ضعف اعضائے رئیسہ، احتلام، جریان، ضعف باہ اور نامردی کا کم و بیش پایا جانا، صنف مقابل سے قطعی نفرت کا ہو جانا، مریض کا بزدل، پست ہمت، چڑچڑا اور مردہ دل ہو جانا، سدر دوار، حافظہ کم کمزور ہو جانا وغیرہ ان علامات کا تمام کا تمام ہر ایک مریض میں پایا جانا ضروری نہیں ہے بعض میں کچھ علامتیں پائی جاتی ہیں اور بعض میں کچھ لیکن عورتوں کی نسبت سے مردوں میں یہ زیادہ شدید ہوتی ہیں۔

جلق لگانے کی دفعات اور کثرت کے متعلق مختلف اشخاص میں شدید اختلاف ہے چنانچہ بعض لوگ تو ہفتے عشرے میں ایک دو دفعہ جلق لگاتے ہیں اور بعض اس سے بھی زیادہ وقفہ سے جلق لگایا کرتے ہیں بعض روزانہ ایک مرتبہ اور بعض دو تین یا چار مرتبہ روزانہ جلق لگاتے ہیں مگر روزانہ دو تین یا اس سے زیادہ مرتبہ جلق لگانے والے چند روز متواتر اسی طرح جلق لگا کر پھر دس پندرہ روز تک جلق کو بالکل چھوڑ دیتے ہیں اور پھر اتنے عرصہ کے بعد اسی طرح دو تین یا چار مرتبہ روزانہ کے لحاظ سے جلق لگاتے ہیں غرضیکہ کوئی کسی نظام سے جلق لگاتا ہے اور کوئی کسی نظام سے۔ بعض لوگوں کے متعلق کہا گیا ہے کہ وہ روزانہ بلکہ ایک ایک گھنٹہ میں دس دس بیس بیس مرتبہ تک جلق لگاتے ہیں لیکن ایسے حالات میں خاص قسم کے مریضوں میں ہوتے ہیں اور بہت شاذ و نادر دیکھنے میں آتے ہیں اس قسم کے مریضوں میں جلق لگانے سے پہلے پہل تو انزال کے وقت تھوڑا تھوڑا مادہ منویہ خارج ہوتا رہتا ہے مگر بعد میں مادہ بالکل خارج نہیں ہوتا اور مریض بدستور جلق لگائے جاتا ہے حتیٰ کہ وہ نہایت ضعیف ہو کر بے حرکت بلکہ بعض اوقات بے ہوش ہو جاتا ہے اور تین چار روز کے بعد بلکہ اس سے بھی زیادہ عرصہ کے بعد اسے ہوش آتا ہے اور پھر وہ دو تین ماہ تک بالکل جلق نہیں لگاتا اس عرصہ کے بعد پھر اسے جلق کے جنون کا اسی طرح دورہ پڑتا ہے جیسا

کہ اوپر ظاہر کیا گیا ہے جلق عموماً ہاتھ سے لگایا جاتا ہے مگر اس کے علاوہ جلق کے واسطے اور بھی بے شمار عجیب وغریب اشیاء کا استعمال کیا جاتا ہے خصوصاً جب ایک عرصہ تک ہاتھ سے جلق لگاتے لگاتے اعضائے خاص کی حس کم ہوجاتی ہے تو قوی محرکات کی طرف توجہ کی جاتی ہے اس حالت میں اکثر بجائے بیرونی تحریک کے مجریٰ بول یا مقعد کے اندر سے تحریک کی ضرورت پڑتی ہے اس اندرونی تحریک کے واسطے مختلف قسم کی عجیب وغریب اشیاء کا استعمال کیا جاتا ہے چنانچہ مردوں میں پنسلیں، قلم، قاثاطیر، لوہے کی سلائیں، شیشے کی نلکیاں، موم بتیاں، چاقو، پیچ کش، سلائیاں، بید کی چھڑیاں وغیرہ اور عورتوں میں بالوں کی سوئیاں کارک، ربڑ کے مخصوص آلات، مرہم کی شیشیاں، جیبی چاقو، ربڑ کے گیند، موم بتیاں، شیافے، عطر کی شیشیاں، چمچے، بلیرڈ کھیلنے کے گیند، مخصوص لوہے کے گیند جن میں سے ایک میں پارہ بھرا ہوا ہوتا ہے سیب، گاجریں وغیرہ تک استعمال کی جاتی ہیں اور یہ چیزیں مغرب کے اطباء نے دوران علاج میں عورتوں اور مردوں کے اعضائے خاص سے برآمد کی ہیں۔

انجام: یہ مزمن قسم کا مرض ہے اس سے اکثر جریان، کثرت احتلام، ضعف باہ اور عارضی یا شاذونادر مستقل طور پر نامردی کی شکایت ہوجاتی ہے خصوصاً ان اشخاص میں جن میں جلق کی عادت بدنہایت شدید ہو اور مرض بہت زیادہ ترقی کر چکا ہو معمولی حالات میں مناسب توجہ اور ضروری علاج سے بہت جلد کامل شفا ہوجاتی ہے۔

حفظ ماتقدم: شروع ہی سے بچوں کی تربیت میں اس کا خاص خیال رکھیں کہ بچے گھر کے ملازمین کے ساتھ بہت زیادہ بے تکلف نہ ہوں بالخصوص مشتبہ اخلاق کے ادنیٰ ملازمین سے۔ دس گیارہ سال کے بچوں کو کبھی اکیلے بغیر نگرانی کے نہیں چھوڑنا چاہئے چھوٹی بڑی عمر کے بچوں میں گہری دوستیوں کو روکنا چاہئے کیونکہ بالعموم ادنیٰ ملازمین اور بڑی عمر کے بد اخلاق بچے اس عادت کو چھوٹے بچوں میں پیدا کردیتے ہیں کئی بچوں کو ایک کمرے میں اکیلے نہیں سونے دینا چاہئے اور نہ ہی دو بچوں کو ایک جگہ اکٹھے سونے کی اجازت دینی چاہئے نوجوان بچوں کو اکیلے سخت بستر پر سلانا چاہئے اور ان کے اوڑھنے کے کپڑے ہلکے ہونے چاہئیں بچے کو اس طرح سونے کی عادت ڈالیں کہ اس کے ہاتھ لحاف سے باہر رہیں نو سال سے لے کر تیرہ چودہ سال کی عمر کے بچوں کو ایسے بچوں سے بچنے کی ہدایت کرنی چاہئے جو معاملات جنس پر بحث کریں یا ایک دوسرے کے اعضائے تناسل کو چھوئیں نوجوان بچوں کو گرم پانی کے غسل سے پرہیز کرائیں اس کے علاوہ حتی الامکان تمام مذکورہ بالا اسباب مثلاً اعضائے نسلی کی ہر قسم کی خراش وغیرہ سے بچنے کی سعی کریں ہر قسم کے محرک جذبات امور، عشقیہ لٹریچر اور کھیل تماشوں، جنس مقابل کے نوجوان افراد کی صحبت بد سے محفوظ رکھیں اور مصالحہ دار اور گرم اشیاء سے پرہیز کرائیں۔

اصول علاج: اگر مریض علاج کے وقت بھی جلق کی عادت میں مبتلا ہو تو اس کو ترک کرادیں اس کے لئے مذکورہ تدابیر پر عمل کریں اور اگر بغور معائنہ کرنے پر کوئی مقامی سبب مرض پایا جائے تو اس کو مناسب علاج سے رفع کردیں اگر کوئی مقامی سبب موجود نہ ہو تو بھی سختی اور جبر کی بجائے حتی الامکان نرمی اور حکمت عملی سے یہ عادت چھڑائیں عاقل، بالغ اور سمجھدار مریضوں کو نہایت عمدگی کے ساتھ اس کے نقائص سمجھا دیں ہروقت کی نگرانی اور آلات کا استعمال اس عادت کو چھوڑنے میں شاذونادر ہی کامیاب ہوسکتے ہیں صرف مریض کو سمجھانے اور اس کی قوت ارادی کو مضبوط اور قوی بنانے سے ہی اس عادت کو ترک کرانے کا مقصد حاصل ہوسکتا ہے اس کے ساتھ ہی مریض کی صحت عامہ کو بھی بہتر بنانا ضروری اور مفید ہوا کرتا ہے۔

جلق کے علاج کا اصل اصول یہ ہے کہ پہلے مقامی اور عام ذکاوت حس کو دور کیا جائے اس کے لئے مسکنات و مبردات بلکہ بشرط ضرورت مخدرات کا استعمال کرانا ضروری ہے اس کے بعد مقویات ومحرکات کا استعمال کرانا چاہئے چنانچہ ذکاوت حس کے دفعیے کے لئے افیون، کافور، گوکھرو، طباشیر، تخم ریحان، کشنیز، تخم خشخاش، تخم بھنگ اور اجوائن خراسانی وغیرہ کے مرکبات کا استعمال کرائیں ان دواؤں کا استعمال مناسب موقعہ اور مناسب مقدار میں ہونا چاہئے نیز ان کو زیادہ دیر تک بھی استعمال نہیں کرانا چاہئے کیونکہ زیادہ دیر تک ان کا استعمال کرانے کی صورت میں شدید ضعف باہ اور عنانت کے پیدا ہوجانے کا

اندیشہ ہوا کرتا ہے۔ ایسی صورت میں ان کے ساتھ ست سلاجیت، فولاد، کشتہ نقرہ، مشک اور مروارید وغیرہ ادویہ کا اضافہ کر لینا مفید ہوتا ہے۔ اگر جریان، کثرت احتلام یا سرعت کی شکایات ہوں تو ان کا مخصوص علاج کریں ہضم کی درستی کا خیال رکھیں قبض نہ ہونے دیں، مقامی طور پر عضو خاص، سیون اور فوطوں پر ٹھنڈے پانی کے چھینٹے ماریں نیز عضو کے اندر بھی برف سے سرد کئے ہوئے پانی کی پچکاری کرا دیا کریں جب پوری طرح سکون حاصل ہو جائے تو اس کے بعد مقویات و محرکات کا استعمال کرائیں مقامی طور پر پہلے رگ اور پٹھوں کو نرم کرنے کے لئے مناسب قیروطوں کی مالش کرائیں یا مناسب دواؤں سے نکور کرائیں اور اس کے بعد مناسب طلاؤں کا استعمال کرائیں۔

دستور العلاج: پہلے کچھ عرصہ داخلی طور پر سفوف بیج بند چھ گرام صبح شام سرد پانی کے ہمراہ اور اکسیر عجیب دو عدد رات کو سوتے وقت سرد پانی کے ہمراہ کھلا دیا کریں یا سفوف شیخ الرئیس چھ گرام، حب دھتورہ ایک عدد یا حب اکسیر دو عدد کا استعمال کرائیں یا اگر مریض کا ہضم درست ہو تو سفوف اصل السوس پانچ گرام ہمراہ کتیرا تین گرام گائے کے 250 ملی لیٹر دودھ میں جوش دے کر پانچ گرام سبوس اسپغول اس پر چھڑک کر صبح کو پلائیں اور کشتہ قلعی 125 ملی گرام، معجون ثعلب سات گرام یا معجون آرد خرما بارہ گرام میں ملا کر شام کو استعمال کرائیں۔ مقامی طور پر جیسا کہ اوپر بتایا گیا ہے برف میں سرد کئے ہوئے پانی کی پچکاری کرائیں اور عضو پر قیروطی مقوی یا بکرے کے گردے کی چربی پچیس گرام، بط کی چربی پچیس گرام، مغز ساق گاؤ پچیس گرام، روغن گل پچاس ملی لیٹر، روغن بابونہ پچاس ملی لیٹر، رفت رومی چھ گرام ان سب دواؤں کو نیم گرم کر کے پندرہ بیس منٹ تک روزانہ کم سے کم سات یوم تک مالش کرائیں۔ اس کے بعد جب پٹھے نرم ہو جائیں تو انبہ ہلدی برادہ دندان فیل، مال کنگنی، نارجیل کہنہ ہر ایک بارہ گرام سب کو کوٹ کر سات عدد پوٹلیاں بنا کر رکھیں اور رات کو سوتے وقت گرم کر کے ایک ہفتہ تک روزانہ ایک پوٹلی سے پندرہ بیس منٹ تک سینک دیا کریں۔ تیسرے ہفتے مقامی طور پر طلائے سرخ 125 ملی گرام کا رات کو سوتے وقت بطریق معروف استعمال کریں یعنی سر دسیون بچا کر عضو مخصوص کی پشت اور جانبین پر لگا کر پان وغیرہ باندھ کر کچا دھاگہ لپیٹ کر سو رہا کریں اور صبح کو نیم گرم پانی سے دھو ڈالیں اسی طرح چند روز تک لگانے کے بعد اگر دانے نکل آئیں تو طلاء کا استعمال ترک کر کے روغن چنبیلی دن میں دو تین مرتبہ لگا دیا کریں۔ جب دانے اچھے ہو جائیں تو پھر طلاء کا استعمال بدستور کرائیں حتیٰ کہ مرض بالکل دور ہو جائے۔

داخلی طور پر عام تقویت جسمانی اور حرارت غریزی کو بڑھانے کے لئے الاحمر دس ملی گرام یا کشتہ طلاء کلاں دس ملی گرام، لبوب کبیر پانچ گرام یا معجون کلاں پانچ گرام یا دواء المسک معتدل جواہر والی پانچ گرام یا معجون ثعلب پانچ گرام یا معجون مسیحی چار گرام میں ملا کر صبح کو کھلا کر عرق ماء اللحم خاص الخاص ساٹھ ملی لیٹر میں شربت انار شیریں پچیس ملی لیٹر یا مصری پچیس گرام ملا کر پلا دیا کریں اور شام کو معجون مومیائی تین گرام میں کشتہ تا میسر بیس ملی گرام ملا کر کھلا کر اوپر سے عرق ماء اللحم عنبری ساٹھ ملی لیٹر میں مصری پچیس گرام ملا کر پلا دیا کریں یا حب کیمیا دو عدد 250 ملی لیٹر دودھ کے ہمراہ کھلا دیا کریں۔

ضعف دماغ کی صورت میں حب جواہر ہر ایک عدد، شیر گاؤ زبان جواہر والا پانچ گرام میں ملا کر اور ضعف قلب میں خمیرہ مروارید پانچ گرام یا خمیرہ ابریشم حکیم ارشد والا پانچ گرام میں کھلا دیا کریں گردے اور مثانہ کی قوت کے لئے معجون فلاسفہ یا جوارش زرعونی عنبری پانچ گرام میں کشتہ مثلث بیس ملی گرام یا کشتہ بیضہ مرغ چالیس ملی گرام ملا کر صبح کھلا دیا کریں اور شام کو حب عنبر مومیائی دو عدد، حب احمر ایک عدد، مکھن بالائی یا دودھ کے ہمراہ چند یوم تک کھلائیں۔

منتخب و مجرب مرکبات - اکسیر عجیب: افیون، ست سلاجیت خالص، کشتہ فولاد، کشتہ قلعی ہر ایک تین گرام، خلاصہ بنگ ایک گرام، پوٹاشیم برومائیڈ چھ گرام سب کو کھرل کر کے مونگ کے برابر گولیاں بنالیں۔ دو گولیاں صبح دو شام شیر گاؤ کے ساتھ کھلائیں پرانے جریان کیلئے مفید ہے۔

طلاء سرخ: شنگرف، جمال گوٹہ ہر ایک پچیس گرام، سم الفار تین گرام، موم پچاس گرام، مسکہ 150 گرام کھرل کر کے محفوظ رکھیں۔ 250 ملی گرام طلاء لے کر سر اور سیون پر بچار کر عضو خاص پر ملیں، اوپر سے نیم گرم پان کا پتہ باندھ دیں۔

معجون کلاں: مصطگی رومی، علک البطم، ورق طلاء، ورق نقرہ، عنبر اشہب ہر ایک دو گرام، مروارید کہربائے محرق، گزمازج، گل پستہ، گل سپاری، شہدانج، بسباسہ، عود صلیب، خولنجاں، طباشیر، کتھ سفید شستہ، جفت بلوط، صمغ عربی، صمغ سنبل، صمغ سپاری، بہمن سرخ، بہمن سفید، شقاقل مصری، گلنار فارسی، پوست بیخ مغیلاں، کشنیز خشک، خصیۃ الثعلب، آملہ منقی، صندل سفید، آرد بلوط ہر ایک چار گرام، مغز پستہ، مغز نارجیل، مغز بادام، مغز فندق، مغز چلغوزہ، مغز حبۃ الخضرا، تخم خشخاش، تخم خرفہ سیاہ، پوست ہلیلہ کابلی، ہلیلہ سیاہ بریاں، غنچہ گل سرخ ہر ایک نو گرام، مویز منقی، شربت فواکہ شیریں، شربت کنٹھل، گلاب ہر ایک 90 ملی لیٹر، نبات سفید 135 گرام، آب سیب، آب بہی، آب انار شیریں، آب امرود ہر ایک 180 ملی لیٹر حسب معمول معجون بنائیں۔

ترکیب استعمال: پانچ گرام سے سات گرام تک صبح کو دودھ یا پانی کے ساتھ استعمال کریں جریان مرد و زن دونوں کو مفید ہے۔

سفوف شیخ الرئیس: تخم کاہو، بزرالنج، تخم خیار، تخم کاسنی، کشنیز خشک ہر ایک چھ گرام، گل نیلوفر تین گرام سب کو پیس لیں اور اس میں سے چھ گرام لے کر اور چھ گرام اسپغول مسلم ملا کر شربت خشخاش یا آب سرد کے ساتھ پھانکیں۔

حب دھتورہ: تخم دھتورہ، فلفل سیاہ ہم وزن پیس کر لعاب صمغ عربی میں فلفل سیاہ کے برابر گولیاں بنائیں اور ایک گولی کھائیں۔

حب اکسیر: افیون، فولاد، کشتہ نقرہ ہر ایک نصف گرام، ست سلاجیت، مشک، مروارید، طباشیر، کشتہ مرجان ہر ایک ایک گرام سب کو پیس کر نخود کے برابر گولیاں بنائیں ورق نقرہ میں ملفوف کریں دو گولیاں صبح و شام کھلائیں۔

معجون ثعلب: مشک ایک گرام، جند بیدستر، دررونج عقربی، ورق نقرہ، عنبر ہر ایک تین گرام، سنبل الطیب، الائچی کلاں، عود خام، گزمازج، صمغ عربی ہر ایک پانچ گرام، پنیر مایہ شتر، برگ گاؤزبان، بادرنجبویہ، فرنجمشک، ریگ ماہی، مغز سر کنجشک نر، مغز حب الصنوبر، مغز نارجیل، مغز بادام شیریں، مغز پستہ، مغز فندق ہر ایک سات گرام، بوزیدان، سورنجان، تودری سرخ و زرد، بہمن سرخ و سفید، کنجد مقشر، تخم گزر، زنجبیل، پودینہ خشک، خسک مربی، گوکھرو دودھ میں بھگو کر خشک کیا ہوا، دانہ خشخاش سفید، دار فلفل، زرنباد، مصطگی، جوزبوا، بسباسہ، زعفران، قسط شیریں، مغز تخم خربوزہ ہر ایک دس گرام، اندر جو شیریں، دار چینی، قرنفل، الائچی خورد ہر ایک چودہ گرام، خولنجاں، شقاقل مصری، خصیۃ الثعلب، بزرالنج ہر ایک بارہ گرام، سب کو کوٹ چھان کر تین گنا شہد خالص کے قوام میں ملا کر تیار کریں سات گرام سے بارہ گرام تک ہمراہ شیر بوقت صبح استعمال کریں۔

ڈاکٹری علاج: ہدایات مندرجہ علاج طبی پر عمل کریں ذکاوت حس کے دفعیے کے لئے داخلی طور پر ذیل کے نسخوں میں سے کسی ایک کا استعمال کرائیں:

(1) سوڈیائی برومائیڈ بارہ گرام
سٹرونشیائی برومائیڈ بارہ گرام
انیس پپ سیئی بارہ ملی لیٹر یا اس کی بجائے لائیکوار آرسینی کیلس ایک گرام ایکوا منتھا پپ 75 ملی لیٹر۔
سب کو ملا کر مرکب بنالیں اور اس میں سے ایک دو گرام روزانہ سات بجے شام کو اور رات کو سوتے وقت استعمال کروا دیا کریں۔

(2) سوڈیائی برومائیڈ 25 گرام
سٹرونشیائی برومائیڈ 25 گرام

الگور پپ ٹین زائم	25 گرام
ایکوا	75 ملی لیٹر

سب کو ملا کر رکھ لیں اور اس میں سے دو گرام رات کو سوتے وقت استعمال کرائیں۔

شدید حالات میں اتنی اتنی مقدار میں دن میں دو تین مرتبہ بھی استعمال کرا سکتے ہیں۔

مقامی طور پر پہلے مقعد میں انگلی ڈال کر غدہ مذی کی ہلکی مالش کریں اور اس کے بعد سلور نائٹریٹ کے تین ہزار میں ایک طاقت کے محلول کی پچکاری کرائیں جیسے جیسے مریض برداشت کرتا جائے پچکاری کی طاقت کو بڑھاتے جائیں تین ہزار میں سے پچیس سو میں ایک، دو ہزار میں ایک، پندرہ سو میں ایک، ایک ہزار میں ایک اور بالآخر پانچ سو میں ایک طاقت کے محلول تک لے جائیں۔ اس کے بعد جب شکایت رفع ہوجائے تو مقویات کا استعمال کرانا چاہئے اس غرض کے لئے ذیل کے نسخے کا استعمال مفید ہوا کرتا ہے:

ایکسٹریکٹ ڈامیانہ	70 ملی گرام
لیسی تھین	35 ملی گرام
ایکسٹریکٹ نکس وامیکا	8 ملی گرام
یوہمبن ہائیڈروکلورائیڈ	3 ملی گرام

سب کو ملا کر ایک گولی بنائیں ایسی ایک ایک گولی دن میں دو تین مرتبہ بعد از غذا دیں۔ جوہر خصیہ وغیرہ کی مرکب اقراص کا حسب ہدایات استعمال بھی مفید ثابت ہوتا ہے۔

غذا و پرہیز: ابتدا میں ہر قسم کی محرک اشیاء چائے، قہوہ، گوشت، انڈوں، زیادہ سرخ مرچ، تیل، گڑ، شکر اور گرم مصالحہ وغیرہ نیز ثقیل اور نفاخ اغذیہ سے بالکل پرہیز کرائیں غذا میں سرد اور مسکن اشیاء ٹھنڈی سبز ترکاریاں مثلاً گھیا، پالک، ٹنڈے، توری وغیرہ کھلائیں اس کے بعد مقوی و محرک اغذیہ مثلاً انڈے، مچھلی، گوشت، گھی، دودھ وغیرہ بکثرت استعمال کرانا چاہئے دوران علاج میں جماع سے بھی پرہیز کرائیں۔

سرعت انزال

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
سرعت انزال	سرعت انزال	ریپڈ یا پری میچور اجاکولیشن Rapid or Primature Ejaculation

تعریف و ماہیت: صحت کی حالت میں جماع کے وقت اخراج منی کا زمانہ مختلف اشخاص میں مزاج اور عمر کے اختلاف کی وجہ سے مختلف ہوا کرتا ہے چنانچہ بقول بعض یہ زمانہ نصف سے دو منٹ تک ہوتا ہے اور جوانی کی عمر میں سن کہولت کی بہ نسبت کسی قدر کم ہوتا ہے لیکن بعض کے نزدیک طبعی طور پر حالت صحت میں یہ زمانہ دو تین منٹ سے لے کر چار پانچ منٹ تک ہوا کرتا ہے لیکن جب جماع کے وقت مذکورہ طبعی مدت سے کم وقت میں یعنی ادخال کے فوراً بعد یا بعض اوقات ادخال سے قبل ہی انزال ہو جاتا ہے یعنی مادہ منویہ خارج ہوتا ہے تو اس کو سرعت انزال کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔

اسباب: برودت و رطوبت کی کثرت سے ضعف قوت ماسکہ، کثرت منی و غلبہ خون، حدت و حرارت منی، ضعف اعضائے رئیسہ و اعصاب، اتساع مجریٰ قضیب، ذکاوت حس و عصبی اشتعال بالخصوص قضیب کی ذکاوت حس اور عصبی مراکز شہوت کا اشتعال اور کمزوری وغیرہ طوالت و غلظت غلفہ، کثرت جماع، دیر تک ترک جماع، سوزاک اور مجریٰ بول کی سوزش، گاہے غدہ مذی کا ورم

اور خراش مثانہ، خراش مقعد بوجہ کرم امعاء اور بواسیر وغیرہ۔

علامات: مذکورہ طبعی مدت سے قبل یعنی ادخال کے فوراً بعد یا بعض اوقات بغیر ادخال ہی محض خیالات شہوانیہ اور مساس سے ہی انزال ہوجاتا کرتا ہے ایسی صورت میں ضعف باہ کی شکایت بھی کم وبیش موجود ہوتی ہے بعض اوقات انتشار بھی کامل نہیں ہوتا اس کے علاوہ اکثر اوقات ایسی حالت میں انزال کے وقت بجائے کسی قسم کا خاص حظ محسوس ہونے کے طبعیت ایک حد تک منغض اور بے مزہ ہوجاتی ہے اس کے علاوہ مریض پر ایک قسم کی مایوسی اور ندامت غلبہ پالیتے ہیں۔

تشخیص: اس مرض کی تشخیص بالعموم اس کے اسباب کے لحاظ سے کی جاتی ہے چنانچہ اگر منی کا قوام معتدل ہو شہوت و قوت جماع زیادہ، انتشار کامل ہوتا ہوگا ہے احتلام کی شکایت بھی ہوجاتی ہو جماع سے ضعف نہ ہوتا ہو، بدن کا رنگ سرخ ہو اور مولدات منی کا بکثرت استعمال کیا ہو اور کافی عرصہ تک جماع نہ کیا ہو تو سرعت کا سبب کثرت منی ہوا کرتا ہے اور اگر منی کا رنگ زرد، قوام رقیق اور اخراج کے وقت سوزش محسوس ہوتی ہو تو سبب حدت منی ہوتا ہے اگر ضعف اعضائے رئیسہ اور ضعف اعصاب اس کا باعث ہوا کرتا ہے اگر منی کا رنگ سفید ہو قوام رقیق ہو اور ادخال کے فوراً بعد یا ادخال سے پہلے ہی انزال ہوجاتا ہو تو قوت ماسکہ کا ضعف اس کا باعث ہوتا ہے کثرت جماع، سوزاک اور جلق وغیرہ کی صورت میں ان کی موجودگی پائی جاتی ہے۔

انجام: اس مرض کا انجام اسباب کے اختلاف اور شدت وخفت مرض کی وجہ سے مختلف ہوا کرتا ہے چنانچہ کثرت منی اور ذکاوت حس کی صورت میں مناسب علاج سے بہت جلد شفا ہوجاتی ہے لیکن سوزاک وغیرہ کی صورت میں صحت بہت مشکل سے ہوتی ہے اور گاہے ضعف باہ کی شکایت بھی پیدا ہوجایا کرتی ہے خصوصاً جب کہ یہ مرض ضعف اعضائے رئیسہ اور ضعف اعصاب کی وجہ سے ہو۔

حفظ ماتقدم: کثرت جماع، جلق، سوزاک وغیرہ سے بچیں دوسرے ایسے اسباب سے بھی پرہیز کریں جو ذکاوت حس پیدا کرتے ہیں تجرد کی حالت میں محرکات اور مولدات منی کا حتی الامکان کم استعمال کریں۔

اصول و دستور العلاج: اصل سبب مرض کو معلوم کرکے رفع کریں چنانچہ اگر اسکا سبب آلات منی کی قوت ماسکہ کا ضعف ہو تو ایارج کے مسہل سے بلغم کا تنقیہ کریں پیڑو اور خصیتین پر روغن قسط اور روغن نرگس وغیرہ زعفران ملا کر اس سے مالش کریں شہدانج کو شہد میں ملا کر چٹائیں اور سنگھاڑہ، تالمکھانہ، بیج بند اور مصطگی وغیرہ دیں شربت فنجوش اور معجون خبث الحدید بھی مفید ہیں اگر منی گرمی کی وجہ سے رقیق ہوگئی ہو اور ذکاوت حس ہو اور اس وقت ذکاوت حس کی وجہ سے سرعت انزال لاحق ہو تو قابض مبردات استعمال کرائیں مثلاً شربت خشخاش، شیرہ تخم خرفہ سیاہ، شیرہ تخم کاہو ئے مقشر وغیرہ دیں ذکاوت حس کے دفعیے کے لئے مقامی طور پر سرد وقابض دواؤں کے ضماد لگوائیں اور مجریٰ بول میں پچکاری کریں۔ اگر کثرت منی کی وجہ سے سرعت انزال کی شکایت ہو تو مقلات منی استعمال کرائیں مثلاً کشنیز خشک، آب انارین، شربت نانخواہ وغیرہ ضعف اعضاء کی صورت میں مقویات اعضائے رئیسہ کا استعمال کرائیں بند کشاد کی صورت میں قابضات کا استعمال کریں چنانچہ پوست درخت گولر، پوست درخت سنبھل، پھلی ببول، برگ کنار ہم وزن سفوف کرکے بقدر چھ چھ گرام صبح شام پانی یا دودھ کے ہمراہ استعمال کریں کثرت جماع، جلق اور سوزاک وغیرہ کی صورت میں ان کا مخصوص علاج کریں۔ اگر رقت منی سبب ہو تو کشتہ مثلث بیس ملی گرام، لبوب کبیر پانچ گرام میں ملا کر صبح کو کھلا دیا کریں اور معجون مروح الارواح ایک گرام 250 ملی لیٹر دودھ کے ہمراہ شام کو کھلا دیا کریں یا سفوف مولف پانچ گرام روز صبح کو پاؤ سیر دودھ کے ہمراہ کھلائیں اور کشتہ پوست بیضہ مرغ 125 ملی گرام اور کشتہ صدف چالیس ملی گرام، اطریفل کشمش سات گرام میں ملا کر رات کو سوتے وقت کھلا دیا کریں۔

اگر ضعف اعصاب کی وجہ سے ہو تو کشتہ قلعی چالیس ملی گرام، کشتہ سربت چالیس ملی گرام، معجون موچرس سات گرام یا

معجون مروح الارواح ایک گرام میں ملا کر صبح کو استعمال کرائیں اور حب تمر ہندی تین تین عدد دونوں وقت کھانا کھانے کے بعد کھلائیں حب ممسک رات کو سوتے وقت دودھ کے ساتھ استعمال کرائیں۔

منتخب و مجرب مرکبات - حب ممسک: جو سرعت انزال میں مفید و مجرب ہے۔ صفتہ: جوز بوا' بسباسہ' افیون' مازو' اسپند مصطگی' زعفران' ناگ کیسر' موچرس' ج' گوگل' سپاری چھالیہ' دانہ الائچی خورد' طباشیر' اجوائن خراسانی ہر ایک تین گرام سب کو باریک کوٹ چھان کر لعاب اسپغول یا لعاب بہدانہ میں ملا کر جنگلی بیر کے برابر گولیاں بنالیں بوقت ضرورت ایک گولی پانی کے ہمراہ کھلائیں اور چار گھڑی کے بعد 250 ملی لیٹر دودھ مصری ملا کر پئیں۔

حلوائے سرعت: جو سرعت انزال میں مفید ہے۔ صفتہ: 250 گرام دھتورہ پانچ لیٹر دودھ میں ڈالیں اور تھوڑا پانی دودھ میں ملا کر دھیمی آنچ پر رکھیں جب زائدہ ملایا ہوا پانی جل جائے تو اتار کر بلوئیں اور مسکہ نکالیں اس مسکہ میں دوگنا زردی بیضہ اور چارگنا شہد ملا کر حسب حاجت دوا کے ساتھ حلوا بنائیں اور جب اتارنے کا وقت آئے تو دارچینی' جوز بوا' موصلی سفید' تخم خشخاش ہر ایک چالیس گرام اور زعفران تین گرام ملا کر رکھ لیں بوقت ضرورت بقدر تین گرام شیر گاؤ کے ہمراہ کھائیں۔

علاج ڈاکٹری: ہدایات مندرجہ علاج طبی پر عمل کریں اور موجودہ سبب کے دفعیے کی مناسب تدابیر کریں ذکاوت حس میں خصوصاً جب کہ اس کے ساتھ انتشار کامل ہوتا ہو اور مادہ منویہ بھی کافی مقدار میں اور درست ہو تو داخلی طور پر ذیل کا نسخہ دیں:

پوٹاشیم برومائیڈ	350 ملی گرام
ٹنکچر بیلاڈونا	5 قطرے
ٹنکچر ہائیوسائمس	20 قطرے
ایکوا کیمفر	25 ملی لیٹر

ایسی ایک ایک خوراک دن میں دو مرتبہ دیں۔ مقامی طور پر کوکین' یوکین' ایلی پین' سٹووین یا نووکین میں سے کسی ایک مسکن و مخدر دوا کے پانچ فیصدی کے محلول میں روئی تر کر کے حشفہ کی گردن کے گرد لپیٹ دیں اور دس منٹ کے بعد اتار دیا کریں۔

غذا و پرہیز: لطیف اور زود ہضم دیں ترشی' تیل' گڑ' زیادہ سرخ مرچ اور گرم غذاؤں سے پرہیز کرائیں مباشرت میں اعتدال ہونا چاہئے۔

کثرت جماع

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
جماع کی زیادتی	کثرت جماع	ایکس سے سیو کوئیشن Excessive Coition

تعریف و ماہیت: کثرت جماع بذات خود کوئی مرض نہیں ہے بلکہ ضعف باہ اور عنانت کا ایک سبب اور جلق و اغلام کی طرح ایک عادت قبیحہ ہے جس کے نتائج قبیحہ اور علامات بھی قریب قریب جلق و اغلام کی مانند ہوتے ہیں۔

جماع کی کثرت اختلاف طبائع کی وجہ سے مختلف اشخاص میں مختلف ہوا کرتی ہے اسی لئے جماع کے لئے تعیین مدت میں ہمیشہ اطباء میں اختلاف رہا ہے بعض کے نزدیک ہفتے میں ایک مرتبہ بعض کے نزدیک پندرہ دن میں ایک مرتبہ بعض کے نزدیک ایک ماہ میں ایک مرتبہ سے زیادہ مرتبہ جمع کرنا کثرت میں داخل ہے بعض اطباء نے طاقتور لوگوں کے لئے تیسرے دن جماع کی اجازت دے دی ہے کیونکہ تین دن کے اندر خارج شدہ مادہ تولید کا بدل بہم پہنچ جاتا ہے موجودہ مبصرین فن کی رائے ہے کہ اکیس سال کی عمر سے پہلے جماع کا ارادہ نہ کرنا چاہئے اور اکیس سال سے پچیس سال کے درمیان میں دس دن میں صرف ایک مرتبہ جماع کرنا چاہئے اس کے بعد پچیس سال سے چالیس سال کی عمر تک ہفتے میں ایک مرتبہ تک جماع کر لینا

اعتدال میں داخل ہے اکثر اطباء قدیم و جدید کے نزدیک عام لوگوں کے لئے تین روز سے کم عرصے میں مباشرت کرنا کثرت میں داخل ہے۔

اسباب: کثرت شہوت جماع بوجہ امتلائے بدن و کثرت خون یا حدت و لذع منی یا کثرت رطوبت مع ضعف بدن و قلت خون یا اوعیہ منی کا قوی ہونا اور اپنی طرف مادہ منی کو بکثرت جذب کرنا یا ضعف اعضائے رئیسہ اور ضعف اعصاب کے ساتھ اعضائے منویہ کا قوی ہونا' یا آلات تناسل کی خارش اور بثور و قروح یا کثرت تولید ریح وغیرہ۔

علامات: دردسر' ضعف بدن' طبیعت کی پژمردگی' انتشار کی کمی' استرخاء عضو' جماع میں لذت کا کم محسوس ہونا' قوت باہ کا ضعیف ہوجانا' جگر معدہ' ہضم اور تمام اعضائے رئیسہ کا کمزور ہوجانا' نبض کا ضعیف ہونا' خشکی کے غلبہ سے ذبول اور لاغری پیدا ہونا گاہے رعشہ ہونا۔

انجام: اس سے اکثر سرعت انزال اور ضعف باہ کی شکایت پیدا ہوجاتی ہے گاہے عارضی یا دائمی عنانت بھی پیدا ہوجایا کرتی ہے۔

علاج حفظ ماتقدم: کثرت جماع سے پرہیز کریں اور اپنی ہمت و طاقت سے بڑھ کر ہرگز جماع نہ کریں جوان آدمی زیادہ سے زیادہ ہفتے میں دو مرتبہ اور معمر اشخاص ایک مرتبہ یا اس سے بھی زیادہ وقفے سے جماع کرلیا کریں۔

اصول علاج: جلق اور کثرت احتلام وغیرہ کے اصول پر علاج کریں۔

دستور العلاج: کشتہ طلاء کلاں دس ملی گرام' لبوب کبیر پانچ گرام میں ملا کر ہمراہ شیر گاؤ 250 ملی لیٹر استعمال کریں۔ حب جواہر ایک عدد یا معجون مسمی انطا کی دواء المسک معتدل سادہ پانچ گرام یا جواہر والی تین گرام میں ملا کر کھلائیں۔ حب عنبر مومیائی دو عدد ہمراہ شیر گاؤ 250 ملی لیٹر رات کو سوتے وقت کھائیں۔ روغن قسط میں مشک اور عنبر حل کرکے سر اور جسم پر مالش کریں یا الاحمر دس ملی گرام' لبوب صغیر بارہ گرام میں ملا کر کھلائیں اور ماء اللحم خاص ساٹھ ملی لیٹر' مصری بارہ گرام ملا کر صبح و شام پلائیں اور سوتے وقت حب سلاجیت دو عدد کھلائیں اور طلاء عجیب 250 ملی لیٹر حسب ترکیب استعمال کرائیں۔ بقیہ عوارض کا جلق کے طریق پر علاج کریں۔

منتخب و مجرب مرکبات - حب مومیائی: مجربہ صاحب مفرح النفس' جو کثرت جماع کے بعد کی کمزوری میں نافع ہیں۔ صفتہ: مومیائی اصلی تین حصے' صمغ عربی ایک حصہ' نبات سفید دونوں کے برابر گلاب میں حل کرکے چھوٹی چھوٹی گولیاں بنالیں اور ان میں سے بقدر دو گرام ماء العسل یا عرق ماء اللحم کے ہمراہ استعمال کریں۔

دوائے ہندی: جو جماع کی کمزوری کو دور کرتی اور امساک لاتی ہے۔ صفتہ: اسپند سوختنی سترہ گرام اس میں سے نصف بریاں کرلیں اور نصف خام رہنے دیں پوست خشخاش سات گرام' کنجد سیاہ سات گرام' قند سیاہ کہنہ 70 گرام پہلے اول الذکر تینوں دواؤں کو نرم نرم کوٹ کر یک جان کرلیں بعدہٗ قند سیاہ ملا کر کوٹیں جب بالکل یک جان ہوجائیں تو سات حصے کرکے رکھ لیں ایک حصہ روزانہ رات کو جماع سے پہلے کھالیا کریں۔

غذا و پرہیز: غذا لطیف' زود ہضم اور مقوی دیں زردی بیضہ مرغ نیم برشت پرندوں اور بالخصوص مرغ کا گوشت' مختلف قسم کے مقوی باہ حلوے' ماء اللحم انگوری طیوری' شیر گاؤ جس میں تھوڑی سی زنجبیل جوش دے لی گئی ہو' استعمال کرائیں جسم پر روغن کنجد یا روغن بادام وغیرہ کی مالش کرائیں سر' تسل اور ہاتھ پاؤں کی مالش بھی مفید ہے۔

عقم

ڈاکٹری نام	طبّی نام	اُردو نام
سٹر لیٹی ان مین Sterility in Man	عقم	مردانہ بانجھ پن

تعریف وماہیت: اس مرض میں مرد کے نطفے میں تولید وتکثیر نسل کی قابلیت نہیں رہتی اس میں جیسا کہ ضعف باہ اور عنانت میں بیان کیا جاچکا ہے مریض کا ضعیف الباہ اور عنی ہونا لازمی نہیں ہے۔

یادداشت: آج سے کچھ عرصہ پیشتر بانجھ پن یا عدم تولید کی تمام تر ذمہ داری عورت سے متعلق کی جاتی تھی لیکن زمانہ حال کی علمی تحقیقات نے اس حقیقت کو اظہر من الشمس کردیا ہے کہ بارہ سے پچیس فیصدی حالات میں عدم تولید کا باعث عورتوں کی بجائے مردوں کے نقائص ہوا کرتے ہیں اور اب بعض علماء نے عورتوں کے بانجھ پن کے لئے عقر اور مردوں کے بانجھ پن کے لئے عقم کی اصطلاحات کو مخصوص کردیا ہے۔

اقسام: اس مرض کی دو قسمیں ہیں (1) عارضی یا کاذب (2) اصلی یا صادق۔

اسباب: عنانت مطلق جس میں مریض قطعی طور پر جماع کرنے کی قابلیت نہیں رکھتا جیسا کہ خلقی طور پر قضیب کی عدم موجودگی یا نہایت قصیر ہونے کی صورت میں ہوا کرتا ہے یا دیگر ایسے اسباب سے جن کا تذکرہ عنانت کی بحث میں کیا جاچکا ہے ہوتا ہے لیکن اگر ان اسباب کے ساتھ مریض کا مادہ تولید صحیح ہو اور اس میں تندرست حونیات منویہ بھی کافی مقدار میں پائے جاتے ہوں تو یہ عارضی یا کاذب قسم کا عقم کہلاتا ہے کیونکہ اگر بعض عقلی یا آلی کوششوں سے مرد کے مادہ تولید کو اس کی جائے قرار یعنی عورت کے رحم تک پہنچا دیا جائے تو عورت کو حمل قرار پاسکتا ہے اصلی عقم کے اسباب میں مادہ تولید کا عدم یا اس میں حونیات منویہ کا فقدان یا اس کے نقائص اور اس کا سوء مزاج وغیرہ شامل ہیں اور چونکہ مادہ تولید اور حونیات منویہ کو پیدا کرنے والے خاص اعضاء خصیے ہوا کرتے ہیں اس لئے خلقی طور پر خصیوں کی عدم موجودگی یا جوف شکم سے صفن میں نہ اُترنا یا پیدائش کے بعد حوادث یا عمل ید کے ذریعے کٹ کر علیحدہ ہوجانا یا آتشک، سوزاک، سل، خصیتین یا قیلہ مائیہ کے غیر معمولی دباؤ سے بیکار ہوجانا وغیرہ مردوں میں عقم کا باعث ہوا کرتا ہے بعض اوقات خزائن منویہ اور غدہ مذی کے خاص خاص امراض میں حونیات منویہ کے ہلاک ہوجانے سے بھی یہ مرض پیدا ہوجایا کرتا ہے ورم اغدید دس یا مجاری منی قنیواۃ دافقہ اور مجرئ بول کا سدہ بھی مادہ منویہ کے اخراج میں رکاوٹ پیدا کر کے اس مرض کا باعث ہوسکتا ہے گاہے رات بخنی اور ریڈیم کی شعاعوں کے اثرات سے بھی عارضی قسم کا عقم پیدا ہوجایا کرتا ہے۔ بقول اطبائے قدیم پس گوش کی رگوں کا کٹ جانا بھی مردوں میں عقم کا باعث ہوسکتا ہے۔

علامات: اس مرض میں باوجود زوجہ کے بالکل تندرست ہونے کے مرد کے ہاں کوئی بچہ پیدا نہیں ہوتا مرد اور عورت کے مکمل حالات مرض اور اعضائے خاص کا محتاط معائنہ کرنے سے ہردو میں سے جس میں عدم تولید کی قابلیت ہوتی ہے ایک حد تک ظاہر ہوجاتی ہے اگر مرد عقیم ہو تو مذکورہ اسباب میں سے اس میں کسی نہ کسی سبب کی موجودگی اور اس کی دیگر مخصوص علامات متعلقہ کم وبیش موجود ہوتی ہیں۔

تشخیص: یہ معلوم کرنے کے لئے کہ یہ مرض مرد کے مادہ تولید کے نقائص کی وجہ سے ہے یا عورت کے بقول اطباء قدیم ہردو کی منی لے کر علیحدہ علیحدہ پانی میں ڈالیں جس کی منی پانی پر تیرنے لگے اسی کے مادہ تولید میں نقص ہے یا دونوں کے پیشاب کو علیحدہ علیحدہ کدو یا کاہو وغیرہ کے پودوں کی جڑ میں ڈالتے رہیں جس کے پیشاب والا پودا خشک ہوجائے اسی میں نقص سمجھا جاتا ہے بعض نے اس کے معلوم کرنے کا یہ طریقہ بھی لکھا ہے کہ سات دانے گندم، سات سات دانے جو اور سات سات دانے

باقلا لے کر دو علیحدہ علیحدہ برتنوں میں بو کر ایک میں مرد کا اور ایک میں عورت کا پیشاب ڈلواتے رہیں جس کے دانے سات روز میں اگ آئیں وہ تندرست ہے اور جس کے نہ اگیں وہ مریض ہے۔

یادداشت: ہم نہیں کہہ سکتے کہ یہ امتحانات کہاں تک صحیح اور قابل وثوق ہیں کیونکہ مذکورہ امتحان میں مرد کی منی تو بآسانی حاصل کی جاسکتی ہے لیکن عورت کی منی کا حاصل کرنا دشوار ہے خصوصاً جب کہ علماء میں ابھی تک اس میں اختلاف ہے کہ عورت کی منی ہوتی بھی ہے یا نہیں آخر الذکر امتحانات کا صحیح ہونا بھی علمی نقطہ نظر سے قرین قیاس معلوم نہیں ہوتا خصوصاً جب کہ ہمارے زمانے کے بعض مجربین بھی ایک حد تک ان کی تکذیب کر چکے ہیں بہرحال یہ بعض اطباء قدیم کے تحریر کئے ہوئے امتحانات اور ان کی تصدیق وتکذیب کے لئے قائین کرام کو ان کے مسلسل تجربات کر کے نتائج کو طبی صحائف میں شائع کرانا چاہیے۔

علاج: اصل سبب مرض کو معلوم کر کے اس کے مطابق علاج کریں مادہ تولید کے سوء مزاج میں اس کی تولید کریں اگر مادہ تولید کم یا ناقص یعنی رقیق ہو تو مولدات و مغلظات منی کا استعمال مفید ہوگا عضوی نقائص کی صورت میں اعمال ید کے ذریعے حتی الامکان ان کی اصلاح کریں مثلاً اگر غدہ مذی میں نزلاوی قسم کا ورم ہو تو غدہ مذی کی مالش کریں اور محللات اورام کا استعمال کریں اسی طرح اگر خزائن منویہ میں ورم وغیرہ ہو تو اس کو دور کریں قنیواۃ وافقہ کے ورم کو سلور نائٹریٹ کے سلوشن میں داخل کر کے دور کریں تضیق و انسداد احلیل میں سلائی وغیرہ داخل کر کے راستہ بنائیں سوزاک کی وجہ سے اگر دونوں طرف کا ورم اغدیدوس اس کا باعث ہو تو مناسب مراہم کی مالش اور اطلیہ وغیرہ سے حتی الامکان ورم کو کم کریں۔

دستور العلاج: داخلی طور پر صبح ثعلب مصری تین گرام' مغز پنبہ دانہ' آرد سنگھاڑہ تین گرام' شیر گاؤ 250 ملی لیٹر میں پیس کر آگ پر رکھیں اور مصری پچیس گرام ملا کر کھائیں اور شام کو کشتہ طلاء بیس ملی گرام' لبوب کبیر پانچ گرام میں ملا کر پہلے کھلائیں اور اوپر سے عرق ماء اللحم ساٹھ ملی لیٹر میں مصری پچیس گرام حل کر کے پلادیا کریں ہر غذا کے بعد خلاصہ خصوی بارہ گرام دیں۔ ورم اغدیدوس کی صورت میں رات کو سوتے وقت اس پر مرہم سیماب کی مالش کرائیں لیکن مالش سے پہلے مریض کو بابونہ' اکلیل الملک' برگ شبت وغیرہ سے جوشاندے میں گرم آبزن کرالیا کریں۔

منتخب مجربات و مرکبات: خصیہ گاؤ نر تازہ اور تندرست لے کر اس کا قیمہ کریں اور اس میں دو گرام نمک' ساٹھ ملی لیٹر آب ثوم' ساٹھ ملی لیٹر آب پیاز ملا کر ایک شیشہ کے ظرف میں ڈالیں اور اس کا منہ آٹے سے اچھی طرح بند کر لیں پھر آگ پر پانی کا ایک برتن رکھیں اور اس پانی میں شیشے کا ظرف رکھیں ڈیڑھ دو گھنٹے کے بعد اسے اتار کر چھان لیں اور چھنے ہوئے خلاصہ کو شیشی میں اچھی طرح بند کر لیں خوراک بارہ گرام صبح بارہ گرام شام۔

ڈاکٹری علاج: ہدایات مندرجہ علاج طبی پر عمل کریں داخلی طور پر نروگ اسٹین سیرپ' سیرپ گلیسروہائپوفاسفیٹس کمپونڈ وغیرہ مقویات یا جوہر خصیہ وغیرہ کا استعمال کرائیں اور ورم غدہ مذی کی صورت میں اس کی مقعدی کی راہ مالش کرائیں ورم خزائن منویہ اور قنیوات دافقہ کی صورت میں سلور نائٹریٹ کے ایک ہزار میں ایک طاقت کے محلول آبی کی پچکاری کرادیا کریں ورم اغدیدوس سوزاکی کی صورت میں گرم سٹز باتھ کے بعد ایک دن پانچ سے دس فیصدی طاقت کے انگوائنٹم ہائیڈراجیرائی کی اور دوسرے دن انگوائنٹم پوٹاشیائی آئیوڈائیڈی کی دس پندرہ منٹ تک مالش کرادیا کریں۔

غذا و پرہیز: غذا لطیف اور مقوی دیں مثلاً انڈے' گوشت' مچھلی وغیرہ بکثرت استعمال کرائیں ہر قسم کی ثقیل اشیاء اور تیل ترشی سے پرہیز کرائیں۔

فریسموس

ڈاکٹری نام	طبی نام	اُردو نام
پرایاپزم Priapism	فریسموس۔ توتر قضیب	انتشار دائمی

وجہ تسمیہ: فریسموس بقول بعض یونانی زبان میں ایک کھلونے کو کہتے ہیں جس کا عضو مخصوص انتشار کی حالت میں ہوتا ہے اور بقول بعض فریسموس ''شیطان بچہ'' یا شیطان کی اس تصویر کا نام ہے جو روم کے باشندے حمام کے دروازوں پر بناتے تھے اور جس کا عضو بحالت انتشار ہوتا تھا چونکہ اس مرض میں بھی مریض کا عضو ہر وقت انتشار کی حالتمیں رہتا ہے اس لئے اس مرض کا نام فریسموس رکھ دیا گیا۔

تعریف وماہیت: اس مرض میں اعضائے جماع کے اندر غلیظ ریح کے جمع ہوجانے سے قضیب میں غیر معمولی طور پر سخت اور دائمی انتشار پایا جاتا ہے جو انزال کے بعد بھی رفع نہیں ہوتا اس کے ساتھ عموماً شہوت جماع بالکل نہیں ہوتی اور کم وبیش درد بھی ہوتا ہے۔

اسباب: غلیظ ریح کا غلبہ جو یا تو غلیظ لیسدار رطوبتوں سے خفیف حرارت کے ذریعے خود بخود جماع کے اعضاء میں پیدا ہوتی ہے یا دوسرے عروق کے ذریعے وہاں آتی ہے بلغم خیز' مولد منی' گرم اور تیز ریاح انگیز غذاؤں کا کھانا' چت لیٹنا' آزار بند یا کمر بند کو زور سے باندھنا اور ایک عرصہ تک ترک جماع اس کے اسباب میں بقول اطبائے جدید اس مرض کے اسباب تین طرح کے ہوتے ہیں (1) مقامی مثلاً قضیب میں ورمی اور التہابی کیفیت کا کم وبیش پایا جانا جیسا کہ سوزاک مجری بول میں پیپ پڑ جانا یا سدہ پیدا ہوجانا وغیرہ یا سرطان اور لحمی قسم کی رسولیوں وغیرہ کا پیدا ہوجانا' قضیب یا سیون کا ضربہ وسقطہ جس سے قضیب کے اندر دموی رسولی پیدا ہوجائے مقامی عروق کا سدہ' احتباس بول' ورم مثانہ یا مثانے یا غدہ مذی کی پتھری وغیرہ (2) عصبی مثلاً دماغی اور نخاعی امراض یا نخاع کے مرکز انتشار پر ضرب آجانا وغیرہ (3) عام اسباب مثلاً سُم جیسا کہ بعض اوقات تیلنی مکھی اور اس کے مرکبات کے بکثرت داخلی استعمال سے ہوا کرتا ہے کثرت شراب نوشی' بعض متعدی امراض کے سُم کی صورت میں اور یہ نہایت شاذونادر ہوا کرتا ہے بعض امراض عام مثلاً غدد لمفاویہ یا جاذبہ کے امراض اور بعض امراض خون مثلاً دم ابیض وغیرہ گاہے کثرت جماع وغیرہ سے بھی یہ مرض پیدا ہوجایا کرتا ہے شاذونادر بچوں میں بھی مثانے کی پتھری' کرم امعاء اور التصاق غلفہ سے یہ مرض پیدا ہوجایا کرتا ہے۔

علامات: مختلف اسباب کے لحاظ سے اس مرض کی علامات میں بھی کسی قدر اختلاف پایا جاتا ہے لیکن عام طور پر رات کے وقت مریض کے عضو میں غیر معمولی طور پر سخت انتشار رونما ہوتا ہے جس کے ساتھ نہ تو خواہش جماع ہوتی ہے اور نہ ہی کسی قسم کا حظ محسوس ہوتا ہے شدت وخفت مرض کے لحاظ سے بعض اوقات سونے کے فوراً بعد اور بعض اوقات رات کے دو تین یا چار بجے ایسی انتشاری کیفیت ظاہر ہوتی ہے پھر جب مریض تھوڑی دیر تک جاگتا رہتا ہے تو یہ انتشار دور ہوجاتا ہے لیکن جب مریض پھر سوجاتا ہے تو کم وبیش عرصہ کے بعد پھر یہی حالت پیدا ہوجاتی ہے لیکن اگر مرض زیادہ شدید ہو تو جاگنے کے بعد بھی انتشاری کیفیت زائل نہیں ہوتی اور مریض اس کو دبا کر یا سرد پانی اس کے اوپر ڈال کر یا تھوڑی دیر تک چل پھر کر یا دیگر تدابیر سے رفع کرنے کی کوشش کرتا ہے اور بڑی مشکل سے اسے دور کرسکتا ہے زیادہ شدید حالات میں انتشار نہایت سخت ہوتا ہے عضو اکڑ کر ہڈی یا کری کی مانند ہوجاتا ہے گاہے اس میں نہایت شدید درد ہوتا ہے اور بعض اوقات درد بھی نہیں ہوتا یا اس کے ساتھ پنڈلیوں' انگلیوں کے پوروں اور تلوؤں وغیرہ میں بھی عصبی قسم کا درد ہوتا ہے اگر مرض کی پیدائش ریح کی وجہ سے ہو تو ظہور مرض سے پہلے عضو میں کم وبیش اختلاجی کیفیت بھی پائی جاتی ہے یہ انتشار جماع کے بعد بھی رفع نہیں ہوتا اور انزال بھی اس کے

یا تھ شاذونادر ہی ہوتا ہے۔

تشخیص: اس مرض کی تشخیص کچھ زیادہ مشکل نہیں ہوتی ابتدائے مرض میں خصوصاً ایسے اشخاص جن میں کثرت جماع یا جلق کی وجہ سے یہ مرض پیدا ہوتا ہے اس کو اچھی علامت سمجھ کر اور بھی جماع یا جلق کی کثرت کرتے ہیں جس سے ان کو شدید نقصان پہنچتا ہے اور جلدی ہی ان کو فریسموس کی موجودگی کا احساس ہوتا ہے البتہ جب یہ مرض انعکاسی عصبی تحریکات سے ہو تو اس میں مقامی خراش یا سوزش وغیرہ سے پیدا ہونے والے فریسموس میں تشخیص کرنا ضروری ہوتا ہے اول الذکر نہایت عارضی ہوتا ہے اس میں انتشار زیادہ سخت نہیں ہوتا اور اکثر ومعمولی علاج سے اصل سبب کے رفع ہوجانے پر دور ہوجاتا ہے لیکن آخر الذکر زیادہ سخت اور شدید ہوتا ہے۔

انجام: اسباب اور شدت مرض کے وقت گاہے اس کا انجام خراب بھی ہوسکتا ہے چنانچہ بعض حالات میں عضو میں غانغرایا ہوجایا کرتا ہے جس کے بعد گاہے موت بھی واقع ہوجاتی ہے گاہے اس کے بعد مریض نامرد بھی ہوجایا کرتا ہے۔

علاج - حفظ ماتقدم: کثرت جماع اور جلق وغیرہ سے بچیں آزار بند کس کر نہ باندھیں اور دیگر ان اسباب سے پرہیز کریں جو اس مرض کو پیدا کردیا کرتے ہیں۔

اصول علاج: اگر یہ مرض حرارت اور کثرت خون سے ہو تو باسلیق کی فصد کھولیں اور ایسی مسخن ومبرد دوائیں دیں جو ریاح کو تحلیل اور منی کو کم کرتی ہیں مثلاً بابونہ' سداب' بنفشت' پودینہ' بزرالنج' کاہو' خرفہ' کشنیز' سماق' صندل اور شربت نیلوفر وغیرہ سرد ضماد اور طلاء لگائیں پیڑو پر اور کمر میں مرکز جماع کے مقام پر سیسے کا پتھر بندھوائیں سرد عطریات کو سونگھیں اور غذا کم کردیں اگر بلغم کا غلبہ ہو تو مخرجات بلغم کے ذریعے قے کرائیں اس مرض میں اسہال کے ذریعے استفراغ نہیں کرانا چاہئے جلق یا کثرت جماع کی وجہ سے ہو تو ان کا مخصوص علاج کریں۔

دستور العلاج: صبح وشام۔ بیخ فارسی' پودینہ' بزرالبنج' تخم کاہو' تخم سداب' حب الفقد' گل سرخ ہر ایک مساوی الوزن سب کو کوٹ کر سفوف بنالیں اور سات گرام کی مقدار میں سرد پانی کے ساتھ استعمال کرائیں اور سرکہ' روغن گل ہر ایک بارہ گرام' تخم کاہو' تخم خرفہ' عدس مقشر' آرد جو ہر ایک سات گرام سب کو باریک پیس کر باہم آمیز کے عضو خاص پر ضماد کرائیں۔

علاج ڈاکٹری: ہدایات مندرجہ علاج طبی پر عمل کریں مقامی طور پر برف کی ٹکور کریں اور اوپیم یا بیلاڈونا کی سپازیٹری کا استعمال کریں ضربہ وسقطہ اور ورم وغیرہ کی وجہ سے ہو تو عضو پر شگاف لگادیں شدت مرض میں مارفیا کی پچکاری کریں یا داخلی طور پر ذیل کا نسخہ استعمال کریں:

کلورل ہائیڈریٹ	350 ملی گرام
پوٹاشیم برومائیڈ	500 ملی گرام
ایکوا کلوروفارم	25 ملی لیٹر

تینوں کو ملا کر ایسی ایک ایک خوراک دن میں تین مرتبہ دیں خصوصاً دورہ مرض کی حالت میں اور جب کہ یہ مرض کثرت شراب نوشی یا کثرت جماع وغیرہ کے بعد رونما ہوا ہو۔

غذا و پرہیز: گرم محرک اور ریاح انگیز غذاؤں سے پرہیز کرائیں غذا لطیف زود ہضم اور مسکن دیں۔

عاقونا

ڈاکٹری نام	طبی نام	اُردو نام
Whimpering of the Penis ومپنگ آف دی پینس	عاقونا - ارساطون	اختلاج ذکر

تعریف وماہیت: یہ ایک غیر معروف اور شاذ ونادر ظاہر ہونے والا مرض ہے جس میں مردوں کا عضو مخصوص پھڑکتا ہے اور ان کے خزانہ منی میں گرم ورم پیدا ہو کر تمدد اور عضو میں انتشار پیدا ہو جاتا ہے جرجانی اور ایلاقی نے اس مرض کو فریسموس کی ہی ایک قسم قرار دیا ہے۔ شاذ ونادر یہ مرض عورتوں میں بھی ہو جاتا ہے ان میں قضیب کی بجائے فم رحم پھڑکتا ہے۔

اسباب: قوی ریاح جو قضیب کے جسم میں بند ہو جاتے ہیں گاہے ایسے ورم حاد سے بھی یہ مرض ہو جاتا ہے جس میں انتشار شدید ہوتا ہے عورتوں میں یہ مرض ایسی عورتوں کو ہوا کرتا ہے جو شوہر کی خوگر ہوتی ہیں لیکن بعدۂ تنہا رہ جاتی ہیں۔

علامات: عضو مخصوص میں انتشار اور اختلاج پایا جاتا ہے اگر اس سے جلدی نجات نہ ہو تو سخت تناؤ سے خزانہ منی میں ورم ہو جاتا ہے اگر اس مرض کے مریض کو تشنج ہو جائے تو پیٹ پھول جاتا ہے اور سرد پسینے آ کر مریض ہلاک ہو جاتا ہے۔

علاج: رگ باسلیق کی فصد کھلوائیں اور خون کی حدت کو کم کرنے کے لئے لعاب بہدانہ تین گرام، شیرہ عناب پانچ دانہ، عرق شاہترہ ساٹھ ملی لیٹر اور عرق مکوہ ساٹھ ملی لیٹر میں نکال کر شربت بنفشہ پچیس ملی لیٹر اس میں داخل کر کے پلا دیا کریں ترنجبین، شیر خشت ہر ایک پچاس گرام، مغز خیار شنبر 75 گرام، روغن بادام چھ گرام سب کو ملا کر تلیین کی غرض سے پلائیں اور قوی سرد طلاء لگائیں مثلاً صندل سفید، آب گل ارمنی اور افیون ہر ایک تین گرام آب کاہو اور کشنیز بقدر حاجت میں حل کر کے اعضائے خاص پر رکھیں مدر اشیاء کے استعمال سے سختی کے ساتھ پرہیز کریں پانی کم پئیں تنقیہ عام کے بغیر بے ضرورت عضو پر سنکھیاں نہ کھچوائیں اور نہ ہی جونکیں لگوائیں بقول جالینوس گل نیلوفر یا نیلوفر کی جڑ، پتے، عرق، شربت روغن وغیرہ جو کچھ میسر آئے اس مرض میں مفید ہے۔

غذا و پرہیز: سرد اغذیہ مثلاً ماء الشعیر، کدو اور پالک وغیرہ دیں گرم اور نفاخ اشیاء سے پرہیز کرائیں۔

عذیوط

ڈاکٹری نام	طبی نام	اُردو نام
Defecation with ejaculation ڈی فیکیشن وداجاکولیشن	عذیطہ - عذیوط	بوقت انزال براز نکل جانا

تعریف وماہیت: اس مرض میں عضلات ماسکہ مقعد کے ڈھیلے اور بے قابو ہو جانے سے جماع کرتے ہوئے انزال کے وقت مریض کا پاخانہ بھی نکل جایا کرتا ہے یہ مرض بہت شاذ ونادر ظاہر ہوتا ہے اور بالعموم ایسے اشخاص میں پایا جاتا ہے جن کی شہوت نہایت تیز اور قوی ہوتی اور جن کو لذت جماع بہت زیادہ حاصل ہوتی ہے۔

اسباب: مقعد کے عضلات اور اعصاب کا استرخاء اور تحلیل روح، جماع میں بہت زیادہ لذت کا حاصل ہونا اور اس کے ساتھ منی اور خون کا حد درجہ گرم اور رقیق ہونا۔

علاج ڈاکٹری: مقویات اعصاب کا استعمال کرائیں مثلاً ایسٹین سیرپ تیس تیس قطرے بعد غذا پلائیں یا بائی نن ایمار ایک دو گرام بعد غذا دیں مندرجہ ذیل نسخہ بھی مفید ہے:

ایکسٹریکٹ نکس وامیکا آٹھ ملی گرام، زنک فاسفائیڈ چار ملی گرام، ایکسٹریکٹ کینابس انڈیکا آٹھ ملی گرام۔ اجزاء کو ملا کر ایک گولی بنالیں اور بعد غذا صبح وشام کھلائیں۔

غذاوپرہیز: سادہ غذائیں دیں مادی چیزوں سے پرہیز کرائیں پھلوں میں انار اچھا ہے۔

ابنہ

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
علت ابنہ	علت ابنہ - علت المشائخ	Passive Sodomy

تعریف وماہیت: اس مرض میں مریض کو دبر میں جماع کرانے کی عادت ہوتی ہے۔

اقسام: بقول گیلانی وامین الدولہ یہ مرض دوقسم کا ہوتا ہے (1) طبعی یا خلقی جوموروثی اور پیدائش استعداد سے پیدا ہوتا ہے (2) اکتسابی جو پیدائش کے بعد غلبہ بلغم شور یا خارش مقعد وغیرہ کی وجہ سے عارض ہوتا ہے۔

اسباب: بچپن میں اغلام کی عادت بدخلقی طور پرنسوانی مزاج کا غلبہ' امعاء مستقیم میں بلغم شور کا انصباب اور اس سے پیدا ہونے والی خارش' بقول صاحب شفا الاسقام معاء مستقیم میں کیڑوں کی پیدائش اور بھوک کے وقت ان کیڑوں کا حرکت کرنا' ضعف قلب ودماغ اور اس کے ساتھ خصیوں میں ایسے مادہ منویہ کا کثیر مقدا میں پیدا ہونا جس میں کمی حرارت کی وجہ سے ریاح پیدا ہوسکتے ہیں۔

علامات: مریض کو اغلام کرانے کی شدید خواہش ہوتی ہے شدت خواہش میں وہ بعض اوقات نہایت بے چین ہوجاتا ہے غلبہ شہوت کے وقت مریض کو دبر میں بعض اوقات شدت سے خارج بھی ہوتی ہے اکتسابی قسم کا مرض جو مقعد میں بلغم شور کے انصباب سے ہوا کرتا ہے زیادہ تر بوڑھے اشخاص میں رونما ہوتا ہے اسی لئے اس کو بعض اطباء نے ''علت المشائخ'' یعنی بوڑھوں کا مرض بھی کہا ہے۔ جماع کرتے ہوئے انزال کے وقت بلااختیار مریض کا براز خطا ہوجایا کرتا ہے انزال کے بعد روح کی کثرت تحلیل سے مریض نڈھال ہوکر ڈھیلا پڑجاتا ہے بعض اوقات ان پر غشی جیسی حالت بھی طاری ہوجایا کرتی ہے عام طور پر اس مرض کے مریضوں کے بدن ڈھیلے اور پلپلے ہوتے ہیں۔

یادداشت: عورتوں میں بعض اوقات بجائے براز کے بول خطا ہوجایا کرتا ہے۔

حفظ ماتقدم: خلوئے معدہ کی حالت میں جب کہ براز سے فارغ ہوچکے ہوں جماع کیا کریں۔

اصول علاج: داخلی طور پر قابض اور مقوی اشیاء مثلاً قابض اقراص اور مفرحات وغیرہ کا اور خارجی طور پر قابض مراہم اور ضمادات وغیرہ کا استعمال کریں یا قابض حمول کرائیں برف کا مقعد میں رکھوانا بھی اسمرض میں مفید ہے۔

دستورالعلاج: قرص گلنار سات گرام ہمراہ شربت بہی پچاس ملی لیٹر اورعرق بادیان 150 ملی لیٹر صبح کو استعمال کریں اور معجون خبث الحدید پانچ گرام یا مفرح یاقوتی تین گرام' عرق گلاب اور عرق بید مشک ہر ایک ساٹھ ملی لیٹر شام کو کھالیا کریں۔ مقامی طور پر ذیل کا مرہم تیار کرکے مقعد کے مقام پر لگائیں:

صفۃ: کہربا' اقاقیا' سوسن خشک' گلنار فارسی ہر ایک ہم وزن نہایت باریک پیس کر روغن حنا بقدر حاجت میں ملاکر مرہم بنائیں اور جماع سے پہلے ذیل کا شیاف یا فتیلہ مقعد میں رکھوائیں۔

صفۃ: گلنار' رامک' اقاقیا' گل ارمنی مساوی الوزن کوٹ پیس کر آب مورد میں تر کرکے شیاف بنائیں اور بوقت ضرورت مقعد میں رکھوائیں۔

یہ فتیلہ بھی اس مرض میں مفید ہے۔ صفۃ: گل ارمنی' مازو' گلنار' اقاقیا' کہربا ہر ایک ایک حصہ' آب آس میں گوندھ کر کام میں لائیں مریض کو مندرجہ ذیل جوشاندے میں بٹھانا بھی نافع ہے۔ صفۃ: سماق' گلنار' گل سرخ' مازو ہر ایک ہم وزن پانی بقدر حاجت میں جوش دے کر مریض کو اس میں بٹھائیں۔

علاج: یہ مرض خصوصاً جب طبعی یا خلقی ہو تو قریب قریب لاعلاج ہوا کرتا ہے اور اس کے مریض بھی شاذونادر ہی علاج کے لئے طبیبوں کی طرف رجوع کرتے ہیں اگر اس کا باعث معاء مستقیم میں بلغم شور کا انصباب یا کیڑوں کی پیدائش ہو تو ان کو لاجورد مغسول، صبر زرد، غاریقون، مصطگی اور قرنفل وغیرہ ہمراہ شیر تازہ دے کر دور کریں بقول جرجانی وہ تمام ادویہ جو شہوت جماع کو زائل کرتی اور منی کو کم کرتی ہیں اس مرض میں مفید ہیں چنانچہ نیلوفر خشک چالیس گرام، گل سرخ بارہ گرام، صندل سفید سات گرام، کافور 625 ملی گرام سب کو باریک پیس کر سفوف بنا کر سرد پانی کے ہمراہ کھلانا اور دبر میں برف کا شیافہ رکھوانا اس مرض میں مفید ہے۔

حمول بھی نافع ہے۔ جدوار اصیل، پرانے ترش سرکہ میں پیس کر روئی کا شیاف بنا کر اس میں آلودہ کر کے مریض کی مقعد میں رکھوائیں۔

علاج ڈاکٹری: مریض کا علاج نفسانی طریق پر کریں اسے اس فعل کے ارتکاب پر شرمندہ کریں وغیرہ۔

پیرافین لکوڈ پچیس ملی لیٹر، سیلول 175 ملی گرام ملا کر رات کو سوتے وقت پلائیں اور مارفیا سپوزیٹری یا بیلاڈونا سپوزیٹری مقعد میں رکھیں۔

مریض کو صاف ستھرا رہنے اور دن میں دو دفعہ غسل لینے کی ہدایت کریں۔ اگر ممکن ہو تو غسل فوارہ یا ٹب باتھ کا انتظام کریں۔

غذا و پرہیز: غذا سرد اور سادہ دیں ہر قسم کی مصالحہ دار اور گرم اشیاء سے پرہیز کرائیں۔

زنانہ اعضائے نسلی

تشریح

سہولت کے لئے زنانہ اعضائے نسلی کو دو حصوں میں تقسیم کر کے بیان کیا جاتا ہے:

(1) زنانہ اعضائے نسلی ظاہری وہ اعضاء جو باہر سے دیکھنے پر نظر آتے ہیں ان میں جبل الزہرہ، شفر ان کبیر، شفر ان صغیر، دہلیز فرج، بظر، غدودی، فرج کا دہانہ، پردہ بکارت، قید الفرج اور عجان یعنی سیون شامل ہیں۔

(2) زنانہ اعضائے نسلی باطنی یا اندرونی وہ اعضاء جو باہر سے دیکھنے پر نظر نہیں آتے ان میں مہبل، رحم، قاذف نالیاں اور خصیۃ الرحم معہ متعلقات کے شامل ہیں ان میں سے ہر ایک کا مختصر لیکن ضروری بیان ذیل میں درج ہے:-

جبل الزہرہ

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
شرم گاہ کی بلندی	کب۔ حدبہ عانیہ۔ جبل الزہرہ	مانس وینرس Mons Veneris

یہ فرج سے اوپر پیڑو کے مقام پر ایک تین انچ کے قریب چوڑی اور نصف انچ کے قریب موٹی، گول، نرم، گدی کی مانند چربی کی ایک بلندی ہے اس میں چربی کے علاوہ پسینے اور چربی کی گلٹیاں اور بالوں کی جڑیں ہوتی ہیں چنانچہ جوانی کی عمر میں اس بلندی پر بال پیدا ہو جاتے ہیں جو عورتوں کے موئے زہار کہلاتے ہیں۔

شفران کبیر

اُردو نام	طبّی نام	ڈاکٹری نام
فرج یا اندام نہانی کے بڑے لب	شفران کبیر	لیبیا میجورا Labia Majora

یہ جلد کی دو اُبھری ہوئی چنٹیں ہیں جو جبل الزہرہ سے شروع ہو کر شقبۃ البول اور فتحۃ الفرج کے ارد گرد سے نیچے اور پیچھے کو گزرتی ہوئی مقعد کے سوراخ سے ایک انچ سامنے کی طرف سیون میں ختم ہو جاتی ہیں یہ دونوں چنٹیں اوپر اور نیچے باہم ملی ہوئی ہیں چنانچہ ان کے اوپر کا مقام اتصال جو نسبتاً دبیز ہوتا ہے، مجمع مقدم یا مجمع قدامی (انٹیریئر پر کمشر) اور نیچے یا پیچھے کا مقام اتصال مجمع موخر یا مجمع خلفی (پوسٹیریئر پر کمشر) کہلاتا ہے۔ شفران کبیر کی بیرونی جانب جلد اور اندرونی جانب غشاء مخاطی کا استر ہوتا ہے جن کے مابین چربی، عروق واعصاب اور غدد شحمیہ یا دہنیہ بالوں کی جڑیں اور کچھ عضلاتی ریشے ہوتے ہیں جو سردی یا نفسانی خواہشات پر مردوں کے فوطوں کی مانند سکڑ جاتے ہیں یہ جوان اور فربہ عورتوں میں موٹے اور لاغر اندام اور بوڑھی عورتوں میں پتلے ہوتے ہیں یہ عورتوں کے نازک اور ذکی الحس اعضاء مثلاً بظر وغیرہ کو پوشیدہ کر کے انہیں غیر ضروری صدمے اور رگڑ سے محفوظ رکھتے ہیں۔

شفران صغیر

اُردو نام	طبّی نام	ڈاکٹری نام
فرج یا اندام نہانی کے چھوٹے لب	شفران صغیر	لیبیا مائنورا Labia Minora

یہ ڈیڑھ ڈیڑھ یا دو دو انچ کے قریب لمبی غشاء مخاطی کو دو چنٹیں ہوتی ہیں جو بڑے لبوں کے اندر کی جانب واقع ہوتی ہیں یہ اوپر دو حصوں میں تقسیم ہو کر بظر کو گھیرتی ہیں چنانچہ ان کے بالائی حصے کے ملاپ سے بظر کا غلاف (پری پیوسم کلیٹورس) اور زیریں حصوں کا ملاپ سے عنان البظر یا قید البظر (فرینیم کلیورس) بنتا نیچے کی طرف ہر ایک لب آزاد ہوتا ہے ان پر بال نہیں ہوتے لیکن ان کے اندر غدد دہنیہ وعرقیہ اور عصبی ریشے بکثرت پائے جاتے ہیں جن کی وجہ سے یہ ذکی الحس ہوتے ہیں اور رگڑ یا جماع کے وقت کسی قدر تن کر عورت کو لذت بخشنے کا باعث ہوتے ہیں۔

دہلیز فرج

اُردو نام	طبّی نام	ڈاکٹری نام
فرج کی دہلیز	دہلیز فرج	ویسٹی بیول Vestibule

یہ غشاء مخاطی کی وہ مثلث فضا ہے جو بظر کے نیچے اور دہانہ فرج کے اوپر دو طرف شفران صغیر سے محدود ہوتی ہے اس کے درمیان بظر سے قریباً ایک انچ نیچے مجری بول کا سوراخ پایا جاتا ہے اور اس میں دونوں جانب بظر سے کسی قدر نیچے غشاء مخاطی سے پوشیدہ ایک ایک گلٹی (بصلۃ الدہلیز، لمبائی ویسٹی بیولائی) پائی جاتی ہے جو قریباً ایک انچ لمبی گاؤ دم شکل کی ہوتی ہے اس کا نوکیلا سرا بظر کی طرف اور چوڑا سرا نیچے کی طرف ہوتا ہے یہ رگوں، پٹھوں اور وریدوں سے مرکب ہوتی ہے اور ان میں پھولنے اور سکڑنے کی قوت پائی جاتی ہے چنانچہ خواہش نفسانی کے وقت یہ مردوں کے قضیب کی مانند پھول جاتی اور عورتوں کے لئے لذت نفسانی کا باعث ہوتی ہے۔

بظر

ڈاکٹری نام	طبی نام	اُردو نام
کلائی ٹورس Clitoris	بظر	ٹنا

چنے کے دانے کی مانند ایک مستطیل شکل کا چھوٹا سا عضو ہے جو دہلیز فرج کی چوٹی پر جبل الزہرہ سے قریباً آدھ انچ نیچے شفران صغیر کے بالائی مقام کے مابین واقع ہے یہ فی الحقیقت عورتوں میں مردوں کے قضیب کا قائم مقام ہے فرق صرف اتنا ہے کہ یہ اس سے بہت چھوٹا ہوتا ہے اوراس کے اندر سے مجری بول نہیں گزرتا اس میں جماع کے وقت رگڑ وغیرہ سے مردوں کے قضیب کی مانند نعوظ ہوتا ہے اور عورتوں کو اس سے لذت حاصل ہوتی ہے بظر دواخانہ داراجسام سے مرکب ہوتا ہے جو الگ الگ جڑوں کے ذریعے پیڑو کی ہڈیوں کے شعبوں سے لگی رہتی ہیں بظر کا اگلا سرا گول اور آزاد ہوتا ہے اور حشفہ البظر (گلینس کلی ٹورس) کہلاتا ہے بظر بالعموم اتنا چھوٹا ہوتا ہے کہ شفران صغیر کی بالائی چنٹوں سے چھپا رہتا ہے لیکن بعض گرم ممالک مثلاً افریقہ وغیرہ میں اورگرم مزاج کی شہوت پرست عورتوں میں اس کی لمبائی کئی انگشت تک رہتی ہے اور یہ ایک دو انچ بلکہ حبشی نسل کی بعض عورتوں میں پانچ چھ انگل تک باہر نکلا رہتا ہے اور وہاں عمل جراحی کے ذریعے اس کو کاٹنا پڑتا ہے۔

غدد ودی

ڈاکٹری نام	طبی نام	اُردو نام
بارتھولائن ڈکٹس Barthowline Ducts	غدد ودی	ودی کی گلٹیاں

یہ گول یا بیضوی شکل کے حجم میں دانہ مٹر کے برابر سرخ زردی مائل رنگت کی دو گلٹیاں ہیں جو دہانہ فرج کے دونوں طرف مہبل کی دیواروں میں پائی جاتی ہیں ان میں سے ہر ایک کی نالی نصف انچ کے قریب لمبی ہوتی اور پردہ بکارت کے نیچے اور سامنے شفران صغیر کی اندرونی جانب کھلتی ہے ان سے شہوت اور جماع کے وقت ایک خاص قسم کی چکنی زردی مائل شفاف رطوبت پیدا ہوتی ہے جو فرج کو تر رکھتی ہے۔

فرج کا دہانہ

ڈاکٹری نام	طبی نام	اُردو نام
والوا آریفس آف دی ویجائنا Vulva Orifice of the Vagina	فتحۃ الفرج یا ثقبۃ المہبل	فرج

بیضوی یا بادامی شکل کا سوراخ ہے جو اندام نہانی کے نچلے حصے میں شفران صغیر کے مابین ہوتا ہے دوشیزگی کی حالت میں یہ پردہ بکارت سے کم وبیش بند رہتا ہے۔ جماع کے وقت عضو مردانہ کے ادخال، ولادت کے وقت بچے کی پیدائش اور حیض ونفاس کا یہی راستہ ہے۔

پردۂ بکارت

ڈاکٹری نام	طبی نام	اُردو نام
ہائمن Hymen	غشاء البکارت	پردہ بکارت

یہ ریشہ دار ساخت کا ایک ہلالی پردہ ہے جو فرج کے دہانے کے نچلے کنارے سے اس طرح لگا رہتا ہے کہ اس کا مقعر کنارا اوپر کی طرف رہتا ہے اس سے فرج کا دہانہ بند رہتا ہے لیکن اوپر کی طرف اس میں عموماً ایک انگل کے برابر سوراخ ہوتا ہے لیکن یہ سوراخ بہت چھوٹا بلکہ محض ذرا سی درز کی مانند ہوتا ہے اور کبھی اندام نہانی کا سوراخ اس کے ذریعے بالکل بند ہوتا ہے صرف اس کے عین وسط میں بہت باریک سے عموماً دو چار چھوٹے بڑے سوراخ ہوتے ہیں شاذ و نادر یہ بالکل بند ہوتا ہے اور اس میں ایک بھی سوراخ نہیں ہوتا ایسی صورت میں حیض بند ہو جایا کرتا ہے یہ پردہ بالعموم پہلے جماع کے وقت پھٹ جایا کرتا ہے لیکن اگر غیر معمولی طور پر دبیز ہو تو اس کو عمل جراحی کے ذریعے کٹوانا پڑتا ہے جب یہ پردہ پھٹتا ہے تو اس سے کم و بیش خون نکلتا ہے اور اس کے پھٹے ہوئے کنارے گول بلندیوں کی شکل میں رہ جاتے ہیں اور لحمیات آسیہ (کرن کیولی مرٹیفارمیز) کہلاتے ہیں بعض اوقات یہ پردہ اس قدر نرم اور پتلا ہوتا ہے کہ زور سے کونتھنے' کھانسنے' چھینکنے اور کثرت حیض یا سیلان الرحم وغیرہ کی وجہ سے خود بخود پھٹ جاتا ہے اس لئے اس کو جیسا کہ بعض لوگ خیال کرتے ہیں قطعی طور پر دوشیزگی کا نشان نہیں سمجھنا چاہئے۔

قید الفرج

ڈاکٹری نام	طبی نام	اُردو نام
فورشیٹ Forchette	قید الفرج	فرج کی چنٹ

یہ وہ ہلالی شکل کی چنٹ ہے جو شفران کبیر کے مجمع موخر کی اندرونی سطح پر پائی جاتی ہے اس کے عین نیچے یا پیچھے ایک چھوٹا سا کشتی نما نشیب ہوتا ہے جو حفرہ زورقیہ (فاسانیوی کولیوس) کہلاتا ہے پہلے بچے کی ولادت کے موقع پر یہ چنٹ بالعموم پھٹ جاتی ہے۔

عجان

ڈاکٹری نام	طبی نام	اُردو نام
پرمیمی Permieme	عجان	سیون

شفران کبیر کے مجمع موخر اور مقعد کے سوراخ کے مابین کی 1½ انچ لمبی جگہ ہے جو بعض اوقات وضع حمل کے وقت قدرے پھٹ جایا کرتی ہے۔

مہبل

ڈاکٹری نام	طبی نام	اُردو نام
ویجائنا Vagina	مہبل	فرج - اندام نہانی

یہ جماع کی نالی ہے جو دہانہ فرج اور رحم کے مابین ہوتی ہے اور رحم سے نیچے اور سامنے کی طرف خم کھاتی ہوئی باہر کو

آتی ہے۔ اس کے آگے مجریٰ بول اور مثانہ اور پیچھے معاء مستقیم رہتی ہے۔ اس کی ایک سامنے اور ایک پچھلی دیوار ہوتی ہے جو ایک دوسرے کے بالمقابل ہوتی ہے۔ اس کی چھت اس کی دونوں دیواروں کے مقام اتصال اور رحم کی گردن سے حاصل ہوتی ہے جو اس کے اندر نکلی رہتی ہے دوشیزہ لڑکیوں میں اس کا فرش پردہ بکارت سے بنتا ہے اس کی سامنی دیوار پچھلی دیوار کی نسبت لمبی ہوتی ہے چنانچہ سامنی دیوار دو تین انچ سے چار پانچ انچ تک اور پچھلی دیوار تین چار انچ سے لے کر پانچ چھ انچ تک لمبی ہوتی ہے مہبل کی چھت میں رحم کی گردن کے اردگرد چار محراب (فارنیس) ہوتے ہیں جن میں سے پچھلا محراب سب سے گہرا اور سامنے کا سب سے اوتھلا ہوتا ہے اندام نہانی کی دونوں دیواروں کو اگر علیحدہ کر کے بغور دیکھا جائے تو ان کی لمبائی میں ایک عمودی خط کی مانند لمبا سا ابھار ہوتا ہے جو عمود الفرج (کالم آف دی ویجائنا) کہلاتا ہے اس ابھار کی دونوں طرف غشائی عضلی ساخت کی بہت سی آڑی متوازی چھوٹی بڑی شکنیں یا چنٹیں ہوتی ہیں جو حمل الفرج (روجیز) کہلاتی ہیں انہی چنٹوں کی وجہ سے ولادت کے وقت مہبل غیر معمولی طور پر پھیل جاتا ہے۔

رحم

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
رحم	رحم	یوٹرس Uterus
ناف		وومب Womb
بچہ دان		میٹرکس ۔ میٹرا ۔ ہسٹرا Hystera

یہ ناشپاتی کی شکل کا نہایت ضروری اور اہم عضو ہے ماہواری ایام کا خون اس میں سے آتا ہے اور بچہ ماں کے پیٹ میں نو مہینے تک اسی کے اندر پرورش اور نشوونما پاتا ہے اس کے سامنے یا آگے مثانہ اور پیچھے معاء مستقیم ہوتی ہے۔ باکرہ عورتوں میں رحم قریباً تین انچ لمبا دو انچ چوڑا' ایک انچ دبیز اور تقریباً پچاس گرام وزنی ہوتا ہے یہ آٹھ بندھنوں کے ذریعے ڈھیلے طور پر اپنی جگہ پر قائم رہتا ہے اور نشوونما پاتا ہے سہولت کے لئے اس کو چار حصوں میں تقسیم کر کے بیان کیا جاتا ہے:

عنق الرحم (نیک آف دی یوٹرس ۔ سروکس یوٹرائی):

یعنی رحم کی گردن یہ رحم کا وہ زیریں گول اور تنگ حصہ ہے جو فرج یعنی مہبل کی چھت کے اندر اور جسم رحم کے مابین ہوتا ہے اس کا کچھ حصہ مہبل کے اندر گھسا رہتا ہے اور حصہ مہبلی (ویجائنل پورشن) کہلاتا ہے جو حصہ مہبل سے باہر اور جسم رحم کے مابین ہوتا ہے وہ بالائے مہبل (سویرا ویجائنل پورشن) کہلاتا ہے عنق الرحم کی شکل بندوق کی نالی کی مانند ہوتی ہے جو نصف انچ کے قریب لمبی اور اگلے پچھلے سروں پر تنگ لیکن درمیانی حصے میں کسی قدر پھیلی ہوئی ہوتی ہے اس کے بیرونی سوراخ کو جو مہبل کے اندر رہتا ہے رحم کا بیرونی منہ (فم رحم ظاہر ۔ ایکسٹرنل آس یوٹرائی) اور اندرونی یا پچھلے سوراخ کو جو جوف رحم میں ہوتا ہے رحم کا اندرونی منہ (فم رحم باطن ۔ انٹرنل آس یوٹرائی) کہتے ہیں فم رحم ظاہر باکرہ لڑکیوں میں گول لیکن بچے والی عورتوں میں اڑا ہوتا ہے اور اسکے پیچھے دو لب ہوتے ہیں ہر ایک کو شفہ الرحم کہتے ہیں اگلا لب چھوٹا اور موٹا اور پچھلا لب لمبا اور پتلا ہوتا ہے فم رحم باطن کا مقام تنگ ہوتا اور رحم کا حصہ (اسھمس) کہلاتا ہے یہ ایام حمل میں وسیع ہو کر رحم کا زیریں حصہ بن جاتا ہے اس کے اندر مخاطی جھلی کا استر ہوتا ہے جس پر زیادہ آڑی چنٹیں ہوا کرتی ہیں ان کو شجرہ رحمیہ کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔

جسم رحم (باڈی آف دی یوٹرس):

یہ رحم کی گردن اور پیندے کے مابین کا بڑا حصہ ہے اس کی شکل مثلث کے مشابہ ہوتی ہے جس کا زاویہ نیچے اور قاعدہ

اوپر کی طرف ہوتا ہے اس کی اگلی سطح کسی قدر چپٹی ہوتی ہے اور اس کے اوپر کے تین چوتھائی حصے پر صفاقی جھلی کا استر ہوتا ہے زیریں ایک چوتھائی حصہ مثانے کے پیچھے لگا رہتا ہے جسم رحم کی پچھلی سطح محدب ہوتی ہے اور اس تمام پر صفاقی جھلی کا استر ہوتا ہے جسم رحم کے دونوں جانبی کنارے مقعر ہوتے ہیں اور ان کے بالائی حصے پر قاذف نالی نیچے اور سامنے کی طرف گول بندھن اور ان ہر دو کے مابین خصیۃ الرحم کا بندھن ہوتا ہے۔

قاع الرحم یعنی رحم کا پیندا (فنڈس یوٹرائی):

یہ رحم کا اوپر والا محدب اور چوڑا حصہ ہے جس پر چاروں طرف صفاقی جھلی کا استر ہوتا ہے۔

تجویف رحم/ رحم کا جوف:

یہ مثلث شکل کی وسعت ہے جو رحم کو عمودی طور پر کاٹ کر اور اس کی اگلی اور پچھلی دیوار کو علیحدہ کر کے دیکھنے پر دکھائی دیتا ہے اس کا زاویہ نیچے اور قاعدہ اوپر کی طرف قاع الرحم میں ہوتا ہے باکرہ عورتوں میں زیادہ تنگ ہوتی ہے اور اس کے جانبی کنارے کسی قدر مقعر ہوتے ہیں لیکن بچے والی عورتوں میں یہ کسی قدر طویل اور کشادہ ہوجاتی ہے اور اس کے جانبی کناروں کا خم بھی زائل ہوجاتا ہے اس کے قاعدے میں دونوں گوشوں پر قاذف نالیوں کے سوراخ اور نیچے کی طرف یعنی زاویہ میں فم رحم باطن کھلتا ہے۔

رحم کی دیواریں باکرہ عورتوں میں نصف انچ کے قریب موٹی ہوتی ہیں لیکن بچے والی عورتوں میں ان کی موٹائی میں فرق آجاتا ہے یعنی یہ کسی قدر پتلی ہوجاتی ہیں یہ تین طبقوں سے مرکب ہوتی ہیں بیرونی طبقہ صفاقی جھلی کا درمیانی پرت عضلاتی ریشوں کا اور اندرونی مخاطی جھلی کا ہوتا ہے اس کے اندر کی مخاطی جھلی پر روئیں دار بشرے کا استر ہوتا ہے ان روؤں میں ہر وقت باہر کی طرف ایک حرکت سی ہوتی رہتی ہے اور پسینے کی طرح ان پر سے ایک قسم کی رطوبت رستی رہتی ہے یہ روئیں دار بشرہ بالعموم ماہواری ایام کے اندر گل کر خارج ہوجاتا ہے اور ماہواری ایام سے پاک ہونے کے بعد ہر ماہ نیا پیدا ہوجایا کرتا ہے رحم کے اندر استر کرنے والی مخاطی جھلی میں بے شمار مخاطی گلٹیاں ہوتی ہیں جن کی نالیوں کے دہانوں سے رحم میں گڑھے سے معلوم ہوتے ہیں جو نقر الرحم (یوٹرائن فائیکلز) کہلاتے ہیں۔

قاذف نالیاں

ڈاکٹری نام	طبی نام	اُردو نام
فلوپن ٹیوبز Ploplan Tubes	قاذفین۔نفرین	نفرین یا تلے
اووی ڈکٹس Ovi Ducts	معر بیضہ	خصیۃ الرحم کی نالیاں

یہ عضلی ساخت کی چار سے چھ انچ تک لمبی دو نالیاں ہیں جو ایک طرف خصیۃ الرحم سے تعلق رکھتی ہیں اور دوسری طرف قاع الرحم پر تجویف رحم میں آکر کھلتی ہیں یہ خصیۃ الرحم سے عورتوں کے مادہ تولید کو رحم میں پہنچاتی ہیں اس کے چار حصے ہوتے ہیں:

1- قاذف نالی کا وہ حصہ جو رحم کی دیوار کے اندر سے گزرتا ہے اس کا سوراخ نہایت باریک ہوتا ہے۔
2- قاذف کا نہایت تنگ حصہ (اسٹھمس) یہ رحم کے بالکل قریب 1/8 انچ لمبا حصہ ہے۔
3- قاذف نالی کا درمیانی سب سے چوڑا اور وسیع حصہ (ایمپولا) یہ 1/4 انچ تک دبیز ہوتا ہے۔
4- قاذف نالی کا خصیۃ الرحم کی طرف والا آخری اور پھیلا ہوا جھالردار حصہ یہ طرف مشرشر (فیمبری اینڈ یا انفنڈی

بیولم) کہلاتا اور پیچھے کی طرف رخ کئے ہوئے پیڑو کے اندر صفاق کے جوف میں کھلتا ہے اس کے چاروں طرف جھالر کی مانند بہت سے نکال (صیوان) ہوتے ہیں سب سے بڑا نکال زائدہ اجمی (رویرین فمبریا) کہلاتا اور خصیۃ الرحم کی بیرونی سطح سے لگا رہتا ہے جب بیضہ انثیٰ یا انڈہ' اودوم (عورت کا تولیدی مادہ) پختہ ہو کر خصیۃ الرحم کی سطح پر آجاتا ہے تو یہ جھالر دار سرا خصیۃ الرحم پر لپٹ کر اس کو اپنے اندر لے لیتا ہے وہاں سے وہ اس روئیں دار بشرہ کی خارجی حرکت سے جو اس نالی کی اندرونی سطح پر استر کئے ہوئے ہوتا ہے بتدریج رحم میں پہنچ جاتا ہے عورت کا انڈا بالعموم اسی نالی کے اندر یا باردار ہوا کرتا ہے۔ اگر کسی غیر طبعی اور مرض کی وجہ سے باردار انڈا اسی نالی کے اندر رک کر نشوونما پانے لگے تو حمل قاذفی قرار پاجاتا ہے جو بالعموم مہلک ہوا کرتا ہے یا اگر کسی مرض کی وجہ سے یہ نالیاں بند ہو جائیں تو عورت بانجھ ہو جاتی ہے۔

خصیۃ الرحم

اُردو نام	طبّی نام	ڈاکٹری نام
عورتوں کا خصیہ	خصیۃ الرحم	اوویری Ovary

یہ $1\frac{1}{3}$ سے $1\frac{1}{2}$ انچ تک لمبی چوڑی $\frac{1}{3}$ سے $\frac{3}{8}$ انچ تک دبیز اور تین چار گرام سے سات گرام تک وزنی' بادامی شکل اور سفید رنگ کی اور چھوٹی چھوٹی گلٹیاں ہیں جو عورتوں میں مردوں کے خصیوں کے قائم مقام ہوتی ہیں بڑھاپے میں سکڑ کر بہت چھوٹی ہو جاتی ہیں یہ قاذف نالیوں کے بیرونی سرے سے قدرے پیچھے اور نیچے رباط عریض کے دونوں پرتوں میں ملفوف ہوتی ہیں اور اندرونی جانب ایک ڈوری کے ذریعے جو فی الحقیقت رحم کے گول بندھن کا ہی $1\frac{1}{2}$ انچ لمبا بڑھاؤ ہے قاع رحم کے بالائی کونوں سے اور بیرونی جانب قاذف نالیوں کی طرف مشرشر سے لگی رہتی ہیں ہر ایک خصیۃ الرحم میں سفید رنگ کی ریشہ دار جھلی کا غلاف ہوتا ہے جو طبقہ بیضا (ٹیونیکا ایلبوجینیا) کہلاتا ہے خصیۃ الرحم کی اندرونی ساخت (سٹروما) چیر کر دیکھنے پر خانہ دار اور ریشہ دار سرخی مائل سفید رنگ کی دکھائی دیتی ہے اور اس پر زنجیروں کی شکل میں نہایت چھوٹے چھوٹے دانے یا بلبلے پائے جاتے ہیں جو حویصلات کرافیوس (گرافین ویسیکلو یا فالیکلو) کہلاتے ہیں انہی کے اندر عورت کا انڈا (بیضہ انثی اودوم) پایا جاتا ہے جو بلبلے کے اندر کی زرد رنگ رطوبت میں محفوظ رہتا ہے بلوغت میں ایام ماہوری کے شروع ہو جانے پر بلبلے پختہ ہو کر خصیۃ الرحم کی سطح پر آجاتے ہیں اس وقت قاذف نالیوں کی طرف مشرشران پر لپٹ جاتی ہے بلبلہ پھٹ جاتا ہے اور عورت کا انڈا مع رطوبت کے قاذف نالیوں میں آجاتا ہے اگر اس جگہ مرد کا نطفہ (حوینہ منویہ) پہنچ کر اور اس کو چھید کر اس کے اندر گھس جائے تو حمل قرار پاجاتا ہے ورنہ یونہی رحم میں آکر خارج ہو جاتا ہے یہ بلبلے بچپن میں نہایت باریک اور چھوٹے چھوٹے ہوتے ہیں لیکن بلوغت سے سن یاس تک پختہ ہو کر پھٹتے رہتے ہیں ان کا حجم رائی کے دانے سے لے کر مٹر کے دانے تک مختلف ہوتا ہے۔

متعلقات خصیۃ الرحم:

رباط عریض کی دونوں تہوں کے مابین خصیۃ الرحم اور قاذف نالیوں کے درمیانی نشیب میں نو سے لے کر دس تاروں تک کا ایک مرکب جسم نظر آتا ہے (پرواوریئم) یہ متعلقات خصیۃ الرحم میں شامل ہے۔

ثدیتین

اُردو نام	طبّی نام	ڈاکٹری نام
پستان - چھاتیاں	ثدی - ثدیاں	میمری گلینڈز Mammery Glands

یہ عورتوں کے خاص اعضائے نسلی نہیں ہیں بلکہ ان کے ساتھ گہری مشارکت کی وجہ سے اعضائے نسلی کے اجزاء اضافیہ میں شمار کئے جاتے ہیں یہ نصف کروں کی شکل میں دو گلٹیاں ہیں جو چھاتی کی دونوں طرف کی تیسری سے چھٹی ساتویں پسلی تک اور سینے کے درمیانی ہڈی (عظم القص) سے لے کر بغل تک پھیلے ہوئے ہیں ان کی جسامت، شکل اور وزن مختلف عورتوں میں مختلف ہوتا ہے بچپن میں یہ بہت چھوٹے اور برائے نام ہوتے ہیں بلوغت کی ابتداء سے بڑھنے لگتے ہیں اور بتدریج بڑھ کر انار کے برابر گول مخروطی شکل کے ہوجاتے ہیں اور ٹٹولنے پر سخت تنے ہوئے اور گداز محسوس ہوتے ہیں زمانہ حمل اور رضاعت میں یہ اور بھی بڑھ جاتے ہیں ان کی سختی اور گدگدے پن میں کمی آجاتی ہے بڑھاپے میں یہ سکڑ کر چھچھڑوں کی مانند رہ جاتے ہیں ہر ایک پستان کی سامنی سطح کے وسط میں ایک چھوٹی سی مخروطی شکل کی سیاہی مائل بلندی ہوتی ہے جو بھٹنی سرپستان یا حلمہ (نپل) کہلاتی ہے باکرہ عورتوں میں اس کے اردگرد (گلابی رنگ کا حلقہ ہوتا ہے جس کی رنگت حمل کے زمانے میں اور بچہ پیدا ہونے کے بعد بدل جاتی ہے حلمہ کے اوپر دودھ کی نالیوں کے پندرہ بیس چھوٹے چھوٹے بے قاعدہ سوراخ ہوتے ہیں جس سے ان کی سطح شکن دار اور ناہموار ہوجاتی ہے پستان دراصل گلٹی دار ساخت کے پندرہ بیس لوتھڑوں سے مرکب ہیں جو الحاقی ریشوں وغیرہ کے ذریعے باہم جڑے رہتے ہیں ہر ایک لوتھڑا بغور دیکھنے پر بے شمار گول گول دانوں سے بنا ہوا پایا جاتا ہے جن کے اندر سے دودھ کی نہایت باریک باریک نالیاں ہوکر حلمہ کی طرف رخ رکھتی ہوئی چلتی ہیں اور شاخ در شاخ ملتی ہوئی اور بڑی ہوتی ہوئی بالآخر پندرہ بیس کی تعداد میں رہ جاتی ہیں یہی دودھ کی نالیاں (اِنابیب لبنیہ، ٹیوبرلائی لیکٹی فرائی) کہلاتی ہیں یہ تمام سیاہ حلقے کے قریب پہنچ کر اور تمام مل کر ایک چھوٹا سا حوض بناتی ہیں اور پھر تنگ ہوکر حلمہ کی سطح پر کھل جاتی ہیں پستانوں کے اندر بچوں کی پرورش کے لئے دودھ پیدا ہوتا ہے۔

حیض

اُردو نام	طبّی نام	ڈاکٹری نام
ایام ماہواری کا خون	حیض	مین سس - مینسوریشن Menses -Menstruation
کپڑے آنا	طمث کیٹامینیا	کیٹامینیا Catamenia

حیض وہ غلیظ لیسدار گہرے سرخ یا شوخ سرخ رنگ کا خون ہے جو عورتوں کے اعضائے خاص یعنی رحم اور اندام نہانی سے سن بلوغ (گیارہ بارہ سال سے پندرہ سولہ سال) سے لے کر سن یاس (پینتالیس سے پچاس برس) کی عمر تک ہر تین یا چار ہفتے کے معینہ وقفے کے بعد باقاعدگی سے آیا کرتا ہے اس خون کا ردعمل ترش ہوتا ہے اور اس میں کسی قدر گل صدبرگ کی سی بو بھی پائی جاتی ہے اس کے بعد باقاعدہ جاری رہنے سے عورت تندرست اور اولاد کے قابل سمجھی جاتی ہے اس کا بدن ہلکا اور جسمانی صحت عموماً اچھی رہتی ہے۔ بدن اور چہرے کی رنگت صاف اور بارونق رہتی ہے اس کا خون صاف رہتا ہے۔ اگر اس ماہواری خون کی باقاعدگی میں فرق اور مقدار وغیرہ میں کمی بیشی وغیرہ پیدا ہوجائے تو عورت کئی قسم کی تکالیف میں مبتلا ہوجاتی ہے اور بالعموم جب تک وہ خرابی موجود رہتی ہے اولاد کے قابل نہیں رہتی حیض کی مقدار کم سے کم چھ گرام اور زیادہ سے زیادہ پچیس گرام تک مختلف عورتوں میں مختلف ہوتی ہے لیکن بالعموم ہندوستان کی عورتوں میں اوسطاً اس کی مقدار 120 گرام سے

180 گرام تک ہوا کرتی ہے۔ حیض کا وقفہ (وہ زمانہ جو ایک حیض کے ابتداء سے شروع ہو کر دوسرے حیض کے ابتداء تک شمار ہوتا ہے) عموماً اٹھائیس دن تک ہوتا ہے لیکن ہندوستانی عورتوں میں اختلاف مزاج وحالات کے لحاظ سے عموماً اکیس بائیس دن سے لے کر اٹھائیس دن تک ہوا کرتا ہے حیض کی مدت (وہ ایام جن میں خون حیض جاری رہتا ہے) بھی آب وہوا، طرز معاشرت اور مزاج وغیرہ کے لحاظ سے مختلف عورتوں میں مختلف ہوا کرتی ہے ہندوستان میں یہ مدت عموماً دو تین دن سے لے کر چھ سات روز تک ہوتی ہے ایام ماہواری کی ابتدا بعض اوقات دفعتاً ہوتی ہے لیکن اکثر ایسا ہوتا ہے کہ پہلے نوجوان عورت کے جسم میں تکان، گرانی، سستی اور کاہلی محسوس ہوتی ہے ناف کے نیچے پیڑو کے اوپر اور کمر کے مقام پر میٹھا میٹھا درد محسوس ہوتا ہے جسم ٹوٹتا ہے اور بخار کی سی کیفیت معلوم ہوتی ہے چند دن تک ایسی حالت رہ کر اندام نہانی سے سفید رطوبت رسنے لگتی ہے جس کی مقدار اور رنگت چوبیس گھنٹے تک بتدریج زیادہ اور سرخی مائل ہوتی جاتی ہے اس کے بعد زیادہ سے زیادہ دو تین روز اور کم سے کم چوبیس گھنٹے تک اسی طرح یکساں مقدار میں خون آ کر بتدریج اس کی مقدار اور رنگت میں کمی آنے لگتی ہے اس کے ساتھ ہی سستی وغیرہ کی تمام مذکورہ علامات بھی دور ہوتی ہیں چالیس سے پچاس سال کے مابین بالعموم پینتالیس یا سنتالیس سال کی عمر میں حیض آنا بتدریج بند ہو جاتا ہے اس وقت بعض عورتوں میں جسم کا جلنا، بکثرت پسینہ آنا، دردسر، دوران سر، خرابی خیالات، بے چینی اور بے خوابی وغیرہ جیسے بعض عصبی عوارضات بھی رونما ہوا کرتے ہیں اس کے بعد عورت اولاد کے قابل نہیں رہتی ایام حیض میں عورتوں کو شدید دماغی یا جسمانی محنت، جماع، سرد غسل، سردی اور لسی وغیرہ سرد اشیاء کے استعمال سے پرہیز کرنا چاہئے غذا بھی لطیف اور زود ہضم کھانی چاہئے حیض کو خشک کرنے کے لئے گدیاں یا کپڑے ہمیشہ صاف ستھرے اور صابن وگرم پانی میں ابال کر صاف کئے ہوئے استعمال کرنے چاہئیں ورنہ ان سے مختلف قسم کے امراض میں مبتلا ہو جانے کا اندیشہ ہوا کرتا ہے۔

تشخیص الامراض

عورتوں کے امراض مخصوصہ کی تشخیص

عورتوں کے امراض مخصوصہ کی علامات اور نتائج بے شمار اور نہایت وسیع ہوتے ہیں جسمانی اعضاء میں سے شاید ہی کوئی ایسا عضو یا نظام ہو تو جو ان سے متاثر نہ ہوتا ہو پس عورتوں کے امراض مخصوصہ کی تشخیص میں دو طرح کی علامات کو پیش نظر رکھنا چاہئے:

(1) مقامی علامات (2) عام علامات

<u>مقامی علامات:</u> میں وہ تمام علامتیں شامل ہیں جو اعضائے مخصوصہ میں پائی جاتی ہیں مثلاً فتحۃ الفرج کی ظاہری حالتیں، سیلان الرحم اور رحم سے خارج ہونے والی دوسری غیر طبعی رطوبات، عسر الطمث حیض کا درد اور دشواری کے ساتھ آنا) استحاضہ یا کثرت الطمث (حیض کا بکثرت یا بے وقت اور بار بار آنا) قلت الطمث (حیض کا کم مقدار میں آنا) اعضائے مخصوصہ اور ان کے اردگرد پیڑو کا مقام درد، اعضائے مخصوصہ کے افعال میں بعض قسم کی خرابیاں اور سوء مزاج مثلاً جماع کے وقت کا درد اور پیشاب کے وقت کا درد وغیرہ اور رحم کی رسولیاں وغیرہ۔

<u>عام علامات:</u> میں سستی، بے چینی اور صحت کی عام خرابی جو اکثر امراض مقامی کی وجہ سے ناقص ہو جاتی ہے۔ (2) ہضم کے نقائص (3) کمی خون اور (4) مختلف قسم کے عصبی درد اور ذکاوت حس وغیرہ عصبی عوارضات شامل ہیں۔

فتحۃ الفرج کی ظاہری حالتوں میں ورم، زخم، سوجن، جدید غیر طبعی ساختیں، خلقی نقائص پردہ بکارت اور سیون کی حالت میں دیکھی جاتی ہے۔صحت کی حالت میں ماہواری خون حیض کے علاوہ عورتوں کے اعضائے نسلی سے مندرجہ ذیل پانچ قسم کی رطوبتیں خارج ہوا کرتی ہیں، ان ہی کی کمی بیشی یا تغیر مختلف امراض بالخصوص خشکی فرج یا سیلان الرحم وغیرہ کو ظاہر کرتی ہیں۔

(1) قابع الرحم اور قاذف نالیوں میں سے پانی کی مانند ایک صاف و شفاف رطوبت قلیل مقدار میں خارج ہوتی ہے۔

(2) فم رحم سے شفاف، غلیظ لیسدار انڈے کی سفیدی کی مانند ایک رطوبت خارج ہوتی ہے جو ہر مہینے ایام ماہواری میں خون حیض کے ساتھ ڈھل کر خارج ہوجاتی ہے اور پھر اس کی جگہ نئی خارج ہوتی رہتی ہے۔

(3) مہبل کے بالائی حصے اور فم رحم کے اس حصے سے جو مہبل کے اندر ہوتا ہے ایک معتدل القوام رطوبت مخاطی خارج ہوتی ہے جو ان تمام غیر جنس اشیاء مثلاً حمول اور شیاف وغیرہ کو آلودہ کردیتی ہے جن کو بوقت ضرورت اندام نہانی میں داخل کیا جاتا ہے۔

(4) غدد ودی کی رطوبت جو ولادت اور جماع کے وقت فرج کو تر کرتی اور اسی وقت خارج ہوتی ہے۔

(5) فرج کی شحمی گلٹیوں سے ایک روغنی بودار رطوبت خارج ہوتی ہے جو اس کو چکنا رکھتی ہے۔

امراض کی حالت میں رطوبتیں غیر طبعی ہوکر خارج ہونے لگتی ہیں مثلاً ان کی مقدار زیادہ ہوجاتی ہے یا یہ پیپ دار ہو جاتی ہیں۔ اگر ان میں خون شامل نہ ہوتو اس صورت میں سیلان الرحم کا مرض ہوتا ہے لیکن اگر ان میں خون بھی شامل ہوتو اس کو استحاضہ کے نام سے نامزد کیا جاتا ہے۔سوائے شاذ و نادر حالات کے جب کہ سیلان الرحم کی شکایت کسی خون یا دل کے امراض سے ہوا کرتی ہے باقی تمام صورتوں میں ذیل کے امراض میں سے کسی ایک پر دلالت کرتی ہے:

(1) فرج کا ورم یا زخم (2) مہبل کا حاد یا مزمن ورم (3) خارش و ثبور اندام نہانی (4) مہبل کے زخم (5) فم رحم کا حاد یا مزمن ورم (6) فم رحم کا شقاق مزمن (7) فم رحم کا زخم یا قرحہ (8) فم رحم کا خبیث مرض (9) فم رحم کی بواسیر (10) رحم کا حاد یا مزمن ورم (11) میلان یا انقلاب الرحم (12) رحم کی سادہ رسولی (13) رحم کا سرطان (14) رحم کا احتقان دموی وغیرہ۔

استحاضہ میں خون کا اخراج محض داغ لگنے کی مقدار سے لے کر اس قدر کثیر مقدار میں ہوسکتا ہے کہ مریضہ کی زندگی کے لالے پڑجاتے ہیں لیکن عام طور پر مقدار میں خفیف اور بے قاعدہ ہوا کرتا ہے۔ استحاضہ کی شکایت مندرجہ بالا صورتوں کے علاوہ ذیل کے حالات میں رونما ہوسکتی ہے جو زیادہ تر حمل سے متعلق ہیں۔

(1) اسقاط منذر (2) اسقاط ناقص (3) اسقاط کامل (4) اسقاط مکیمی (5) حمل کی وجہ سے فم رحم کا پھٹ جانا (6) حمل خارج الرحم بالخصوص قاذف نالیوں کے حمل کا پھٹ جانا۔

اعضاء مخصوصہ اور اس کے اردگرد پیڑو کے مقام کا درد، اعضاء مخصوصہ نسوان کے علاوہ شکم کے نچلے حصے، پیڑو کے مختلف مقامات، کولھوں اور کمر کا درد خصوصیت کے ساتھ عورتوں کے امراض پر دلالت کرتا ہے چنانچہ شکم کے نچلے حصے اور پیڑو کے مختلف مقامات کا درد اسباب اور محل وقوع کے اختلاف سے ذیل کے مرضی حالات پر دلالت کرتا ہے:۔

(1) قاذف نالیوں کا حاد یا مزمن ورم (2) خصیۃ الرحم کا حاد یا مزمن ورم (3) پیڑو کی خلوی ساخت کا ورم (4) رحم کے اندر کا حاد یا مزمن ورم (5) رحم کا آگے پیچھے یا کسی ایک طرف کو گر جانا (6) رحم کی سادہ رسولی (7) سرطان رحم (8) عسر الطمث (9) اسقاط منذر (10) اسقاط ناقص (11) قاذف نالی کے اندر کا حمل (12) پیڑو کی سل (13) خصیۃ الرحم رباط عریض یا قاذف نالیوں کی رسولیاں (14) جوف عانہ کے فرش کی ساختوں کا مجروح یا شق ہوجانا (15) مہبل کا ورم حاد۔

ان کے علاوہ بعض دوسرے امراض جو عورتوں کے اعضائے مخصوصہ سے تعلق نہیں رکھتے لیکن شکم کے نچلے حصے اور پیڑو میں درد پیدا کرسکتے ہیں تشخیص میں پیش نظر رکھنے کیلئے ذیل میں درج کردیئے گئے ہیں:۔

(16) زائدہ دودیہ کا ورم (17) ورم قولون (18) آنتوں کے دیگر امراض مثلاً پیچش' سل' محرقہ بطنی' سوء ہضم' مزمن اور شدید قبض' نفخ وغیرہ (19) پردہ صفاق کی سل (20) گردوں یا حالبین کے امراض (21) مثانہ یا مجریٰ بول کے امراض مثلاً ورم' اور رسولی وغیرہ (22) معاء مستقیم اور مقعد کے امراض (23) بعض عصبی امراض مثلاً اختناق الرحم' درد عصبی' ضعف اعصاب وغیرہ (24) دمچی کی ہڈی کے دردناک امراض ان میں سے ہر ایک کے مخصوص اسباب اور محل وقوع وغیرہ بغور نظر کر کے تشخیص کی جاسکتی ہے۔

کمر کا درد مذکورہ اسباب کے علاوہ سیلان الرحم' استرخاء الرحم اور انقلاب الرحم میں بھی ہوا کرتا ہے بعض دوسرے امراض مثلاً گردوں اور حالبین کے عوارض ریڑھ کے عضلات میں نقرسی اور گٹھیاوی مواد یا ریڑھ کے دیگر عصبی اور غیر عصبی عوارض اور شاذونادر معدے اور اثنا عشری کے زخم' جگر' بانقراس' زائدہ دودیہ اور قولون کے تعریج سینی کے عوارضات نیز کمر کے عضلات کی غیر معمولی تکان بھی کمر میں درد کا باعث ہوسکتی ہے اس لئے عورتوں کے اعضائے نسلی کی تشخیص میں درد کمر کو پیش نظر رکھتے وقت ان امراض وعوارض کا خیال رکھنا بھی ضروری ہوا کرتا ہے۔ اگر پیڑو کا درد نہایت شدت کے ساتھ دفعتاً پیدا ہوا ہو اور اس کے ساتھ کم وبیش عام جسمانی خرابی بھی پائی جائے تو رحم اور اس کے متعلقات کے شدید ورم' صفاق عانی کے شدید ورم' شدید ورم مثانہ یا سلع دموی عانی پر دلالت کرتا ہے پھر اگر اس کے ساتھ مریضہ میں شدید متلی اور غشی کی بھی کم وبیش شکایت پائی جائے تو سلع دموی عانی اور اگر اس کے ظاہر ہونے سے پہلے احتباس الطمث کی شکایت موجود ہو تو اسقاط حمل یا حمل خارج الرحم کے پھٹ جانے کا شبہ کرنا چاہئے۔ اگر پیڑو کا درد مزمن قسم کا ہو اور اس کے ساتھ بخار نہ پایا جائے تو مزمن ورم' رحم' سیلان الرحم' استرخاء خصیۃ الرحم یا قاذف نالیوں کے مزمن ورم اور رحم اور اس کے متعلقات کی رسولیوں وغیرہ پر دلالت کرتا ہے۔ پیشاب کرنے پر درد کا محسوس ہونا' سوزاک اور دیگر امراض مثانہ و مجریٰ بول کے علاوہ بعض اوقات صفاق عانی اور خصیۃ الرحم کے شدید ورم پر بھی دلالت کرتا ہے۔ براز کے وقت درد کا محسوس ہونا علاوہ بواسیر وغیرہ کے میلان الرحم' شدید ورم صفاق' ورم خصیۃ الرحم' استرخائے خصیۃ الرحم' دمچی کی ہڈی (عظم العصعص) کے امراض اور رحم یا خصیۃ الرحم کی لیفی اور دیگر قسم کی رسولیوں پر دلالت کرتا ہے۔ بیٹھنے پر دمچی کے مقام پر کا درد' دمچی کی ہڈی کے امراض مثلاً بواسیر یا قروح مقعد وغیرہ اور بعض قسم کے عصبی عوارضات کو ظاہر کرتا ہے۔

جماع کے وقت درد کا محسوس ہونا اکثر ذکاوت حس' ورم یا قروح مہبل' پردہ بکارت کا زخم یا اس کے نہایت سخت ہونے سیون کے مقام پر ورم وغیرہ کی موجودگی' خصیۃ الرحم کے ورم اور استرخاء' رحم اور فم رحم کے ورم' استمنا بالید (انگشت زنی) اور شاذونادر عورت اور مرد کے اعضائے خاص کے عدم تناسب پر دلالت کرتا ہے۔

عام علامات: جو عورتوں کے امراض مخصوصہ پر دلالت کرتی ہیں ان میں جیسا کہ اوپر بتایا جاچکا ہے سستی' بے چینی' صحت کی عام خرابی' ہضم کے نقائص' کمی خون' مختلف قسم کے عصبی اوجاع منعکسہ وغیرہ شامل ہیں چنانچہ صفاق عانی رحم' خصیۃ الرحم اور قاذف نالیوں کے ورم حاد میں مریضہ بالعموم صاحب فراش ہوتی ہے اس کے چہرے پر سے مایوسی اور پریشانی ٹپکتی ہے وہ ایک یا دونوں ٹانگوں کو کم وبیش پیٹ کی طرف سکیڑے رکھتی ہے شدید عسر الطمث میں مریضہ نہایت بے چین ہوتی ہے اختناق الرحم میں دورے کے وقت مریضہ عجیب وغریب جنونی حرکتیں کرتی ہے چنانچہ کبھی ہنستی کبھی روتی کبھی ہذیان بکتی اور بالآخر ایک چیخ کے ساتھ نیم بے ہوش ہوکر گر پڑتی ہے اس کا سانس پھول جاتا' چہرہ سرخ ہوجاتا' گردن نیچے کو کھنچ جاتی اور تمام بدن یا بدن کا کوئی ایک حصہ کم وبیش تشنج یا بے حس ہوجاتا ہے شدید استحاضہ کی حالت میں مریضہ کمزوری کی شدت اور لاغری کی وجہ سے بے حس وحرکت آنکھیں بند کر کے بستر میں پڑی رہتی ہے۔ مزمن سیلان الرحم اور استحاضہ میں مریضہ کا جسم نہایت لاغر' رنگت زرد' رخسارے پچکے ہوئے اور پپوٹوں کے اردگرد بالخصوص زیریں پپوٹوں پر سیاہی مائل حلقے نظر آتے ہیں رحم اور خصیۃ الرحم کے مزمن امراض میں مریضہ کا چہرہ کھنچا ہوا ہوتا ہے بال سفید ہونے اور گرنے لگتے ہیں ورم رحم اور عسر الطمث وغیرہ میں

رخساروں پر سیاہی مائل گول گول دھبے پائے جاتے ہیں۔ رحم اور نصیۃ الرحم کے امراض میں اکثر اوقات سوء ہضم کی کم وبیش شکایت بھی پائی جاتی ہے۔

نبض: ورم رحم میں نبض مختلف ومتغیر ہوتی ہے چنانچہ ورم رحم حاد میں نبض سریع' متواتر اور منشاری اور ورم رحم بارد یا مزمن میں نبض بطی متفاوت اور صلب ہوتی ہے اگر اس کے ساتھ رطوبت کا غلبہ ہو تو نبض میں موجیت بھی آجاتی ہے۔ عسر الطمث میں شدت درد کی حالت میں نبض غیر منتظم اور مختلف ہوتی ہے احتباس الطمث میں گرمی کی وجہ سے نبض اکثر سریع' متواتر اور ضعیف ہوتی ہے اس کے برعکس جو احتباس الطمث سردی کے غلبے سے ہو اس میں نبض عظیم' سریع اور متواتر ہوتی ہے اور غلبہ بلغم کی موجودگی میں نبض عریض' لین اور ضعیف ہوتی ہے کمی خون کی وجہ سے جب احتباس الطمث کی شکایت ہو تو اس وقت نبض میں صلابت اور شدید ضعف پایا جاتا ہے لیکن اگر غلاظت خون کی وجہ سے احتباس الطمث کی شکایت ہو تو نبض صلب' دقیق اور ضعیف ہوتی ہے انقلاب الرحم میں نبض نہایت ضعیف اور سریع ہوتی ہے کثرت الطمث میں خصوصاً جب کہ وہ امتلاء دموی کی وجہ سے ہو نبض قوی اور عظیم ہوتی ہے لیکن رقت اور حدت خون کی وجہ سے جب یہ شکایت ہوتی ہے تو اس وقت نبض سریع اور کسی قدر صلب پائی جاتی ہے اس کے برعکس غلبہ بلغم کی صورت میں بطی' لین اور عریض ہوتی ہے استحاضہ میں جب ضعف انتہا درجہ کا ہو جاتا ہے تو نبض پہلے دودی اور پھر نملی چلنے لگتی ہے۔

اوجاع منعکسہ عصبی: بعض اوقات امراض رحم میں تالو' گدی کے مقام اور پستانوں میں بھی درد کی شکایت محسوس ہوتی ہے اور امراض نصیۃ الرحم میں رانوں' کلائیوں' سرین اور ایڑیوں میں درد پایا جاتا ہے۔

امراض مخصوصہ نسواں کا عام اصول علاج

(1) امراض مخصوصہ نسواں کے علاج میں داخلی تدابیر کی نسبت سے مقامی خارجی تدابیر سے زیادہ فائدہ پہنچنے کی توقع ہوا کرتی ہے اس لئے حتی الامکان داخلی علاج کے ساتھ ساتھ خارجی اور مقامی علاج کی طرف خصوصیت کے ساتھ توجہ کرنی چاہئے۔

(2) عورتوں کے خارجی اور مقامی علاج میں گرم و سرد تکمیدات' نطولات' ضمادات' اطلیہ' آبزن' نجور' مقامی مالشیں' غسول یعنی اندام نہانی کی پچکاریں' حمول' شیاف' فرزجے ربڑ وغیرہ کے چھلے (جو عموماً اپنی جگہ سے ہوئے یا آگے پیچھے گرے ہوئے رحم کو اپنی اصلی جگہ اور ہیئت پر لانے کیلئے استعمال ہوتے ہیں) اور کی یعنی داغ دینا وغیرہ تدابیر شامل ہیں جن کا حسب موقع اور حسب ضرورت استعمال کرایا جاسکتا ہے۔

(3) مذکورہ بالا مقامی تدابیر اعضائے خاص کے درد اور ورم یعنی سوزش اور التہاب وغیرہ کو محدود یا زائل کرنے کیلئے خصوصیت کے ساتھ مفید ہوا کرتی ہیں بعض قسم کے طلاء اور ضماد وغیرہ مواد کو جلد کی طرف جذب کر کے احشاء عانہ کے گہرے ورموں اور عصبی دردوں میں نفع بخشتے ہیں۔

(4) حمول اور فرزجے بالعموم مقامی زخم وغیرہ پر دواؤں کے اثرات پہنچانے یا جریان خون کو بند کرنے یا اندام نہانی کی متورم دیواروں کو ایک دوسرے سے علیحدہ رکھنے یا عمل جراحی کے بعد اندام نہانی کے بالائی حصے کو بند کرنے یا رحم اور پیڑو کے دوسرے احشاء کو سہارا دینے اور جماع سے پرہیز کرنے کے لئے استعمال کرائے جاتے ہیں استحاضہ' کثرت طمث یا کثرت نفاس وغیرہ کو روکنے یا جریان خون کو بند کرنے کے لئے جب حمول یا فرزجے کا استعمال کرانا مقصود ہو تو اس میں ولایتی روئی یا ململ کے باریک کپڑے کو کسی دافع عفونت اور قابض محلول میں تر کر کے اچھی طرح نچوڑیں اور جس قدر زیادہ سے زیادہ ممکن ہو خشک کر کے اندام نہانی میں بھر دیں۔

(5) جب رحم وغیرہ احشاء عانہ کو سہارا دینے کے لئے فرزجہ کا استعمال کرانا مقصود ہو تو ولایتی روئی یا ململ کے نہایت باریک اور ملائم کپڑے کو خشک ہی لپیٹ کر مریضہ کو بائیں پہلو کے بل لٹا کر اور اس کی دائیں ٹانگ کو قدرے پیٹ کی طرف سکیڑ کر اندام نہانی میں داخل کر کے اچھی طرح بھر دیں۔

(6) ورم رحم اور ورم اندام نہانی یا سوزش رحم اور اندام نہانی وغیرہ میں جب حمول یا فرزجہ کے استعمال کی ضرورت ہو تو ذیل کے طریق پر استعمال کرانا چاہئے۔ روئی (اگر ولایتی روئی ہو تو زیادہ بہتر ہے) بقدر ضرورت لے کر شہد یا گلیسرین میں جس میں مناسب دوا میں اچھی طرح یک جان کی گئی ہوں یا دوسرے مناسب مراہم مثلاً مرہم داخلیون وغیرہ میں بخوبی لت پت کر کے مخروطی شکل کا بنا کر دبر یا فرج میں جہاں رکھنا ہو رکھ کر انگلی سے حسب ضرورت آگے کر دیا جاتا ہے یا دواؤں کے باریک پیس کر ململ کے باریک کپڑے کے ایک سرے میں باندھ کر دانہ عناب کے برابر پوٹلی بنائی جاتی ہے اور اس پوٹلی کو اس طرح اندام نہانی میں رکھ دیا جاتا ہے کہ پوٹلی فم رحم تک پہنچ جائے مگر کپڑے کا دوسرا سرا فرج سے باہر رہے تاکہ جب پوٹلی کو نکالنا ہو تو باہر والے سرے کو کھینچ کر بآسانی نکال لیا جاسکے یا ولایتی روئی یا ململ کا باریک کپڑا بقدر ضرورت لے کر حسب ضرورت لمبا' چوڑا اور موٹا بنا کر اس کے عین وسط میں مضبوط لیکن مطہر ریشمی دھاگے سے مضبوط کس کر باندھ دیں اب جس جگہ دھاگہ بندھا ہوا ہے وہاں سے اسے پکڑ کر اسی طرح دوہرا کریں کہ اس کے دونوں آزاد سرے آپس میں مل جائیں اب اگر سیال دوا استعمال کرنی ہو تو اس کو اس میں تر کریں یا بطریق مذکور دوا کو شہد اور گلیسرین میں یک جان کر کے اس روئی کے تیار کردہ حمول کو اس میں لت پت اور اچھی طرح آلودہ کرلیں یا اگر خشک دوائی استعمال کرنی ہو تو اس کے آزاد سروں کو اس طرح پھیلائیں کہ اس کے مابین ایک نشیب یا بن جائے اور اس نشیب میں دواؤں کا سفوف چھڑک دیں اب اس کو چمٹی وغیرہ کے ساتھ پکڑ کر اندام نہانی کے بالائی حصے میں فم رحم کے قریب اس طرح پہنچا دیں کہ دھاگے کا آخری سرا اندام نہانی اور فتحۃ الفرج سے باہر لٹکا رہے تاکہ بوقت ضرورت اس کو پکڑ کر فرزجے کو آسانی سے باہر کھینچ لیا جاسکے۔

(7) رحم کا آگے کی طرف مثانے اور پیچھے کی طرف آنتوں کے ساتھ مجاورات کی وجہ سے ایسا شدید تعلق ہے کہ کثرت بول یا براز کی وجہ سے جب مثانہ یا آنتیں کمزور ہوجاتی ہیں تو ان کی کمزوری یا ضعف سے رحم بھی بہت متاثر ہوتا ہے اسی طرح اگر احتباس بول یا قبض و اجتماع فضلات کی شکایت ہوجائے تو اس سے بھی رحم کو سخت اذیت پہنچتی ہے پس امراض رحم کے علاج میں احتباس بول اور قبض کا خصوصیت کے ساتھ خیال رکھنا چاہئے حمل کی حالت میں بھی حاملہ کو یہ شکایات نہ ہونے دیں اگر ہوجائیں تو مناسب دواؤں سے فوراً ان کے دفعیے کی طرف متوجہ ہوں اسی طرح رحم کے امراض مثلاً ورم الرحم یا سیلان الرحم وغیرہ میں مثانے یا آنتوں پر دباؤ پڑ کر احتباس البول' تقطیر البول یا قبض اور پیچش وغیرہ کی شکایات رونما ہوجایا کرتی ہیں ایسی صورت میں ان عوارضات کے دفعیے کے لئے بجائے مثانے یا آنتوں کی اصلاح کرنے کے رحم کی اصلاح کرنی چاہئے۔

امراض مخصوصہ میں استعمال ہونے والی مفرد و مرکب دوائیں

ادویہ مفردہ - داخلی طور پر استعمال کی جانے والی مفرد ادویہ: ابہل' انزروت' ایلوا' باؤبڑنگ' بادکھبا' تخ بادنجان' بیخ بنادور' بیخ سیٹھ' برگ انار سبز' برگ بانسہ سبز' برگ تنبول' بنگلہ سبز' برگ خطمی سبز' برگ سنبھالو سبز' برگ عنب الثعلب سبز' برگ نرمہ سبز' پاہ گجراتی' پرسیاؤ شاں' پلنگ توڑ' مجیٹھ' عود خام' سلیخہ' فادانیا' قسط شیریں' کاکنج' مرزنجوش' نمام' کچلہ' پوست انار' پھلی ببول' پھٹکری خالص' ٹاٹ سوختہ' جواکھار' چھال ببول' چھال تمر ہندی' افیون' پوست جامن' پوست کچنال' پوست مہوہ' خاکسی' خارخسک' بیخ

کچنال، رتن جوت، زراوند طویل، زراوند مدحرج، سن خالص سوختہ، سیسہ محلول، عذبہ، فودنج نہری، قشر فلوس خیار شنبر، قند سیاہ کہنہ کاغذ خام سوختہ، کزمازج کبر کس، گل فوفل، گل پستہ، گل دہاوا، گل ببول، گل ترئی تلخ، لوبچون، مازو سبز، مشکطرا مشیع، موچرس مولسری خام، نبات سفید، نمک لاہوری، ہیرا کسیس، گیرو، سنگ جراحت، دم الاخوین، کتھ، کالا دانہ، صبر زرد، اسارون، اقحوان، مر ہنگ، انیسون، برنجاسف، بابونہ، پوست بیخ کاسنی، نانخواہ، ترمس، تخم گزر، تخم کاسنی، تخم خیارین، تخم خربزہ، تخم چرچٹہ، تخم قرطم، جند بید ستر، جاوشیر، جنطیانہ، سعد کوفی، کرفس۔

مقامی اور خارجی طور پر استعمال کی جانے والی مفرد ادویہ: برگ خطمی سبز، بندال مویا، چرم بودار سوختہ، پھٹکری خالص، گیرو، خاکستر، استخوان کبوتر، رصاص محرق، سرمہ اصفہانی، تخم حنظل، فرفیون، بابونہ، گل ٹیسو، قند سیاہ کہنہ، کیمخت سوختہ، لوبچون، مغز ناجیل کہنہ، ہیرا کسیس، نبات سفید، اکلیل الملک، برگ سداب، رائی، زراریح، کلوڈین، ٹنکچر آئیوڈین، گلیسرین، شہد خالص، روغن گل ویزلین، پوست ببول، پوست انار، دم الاخوین، کتھ، زنک سلف، المونیم ایسی ٹیٹ، پٹاشیم پر مینگ نیٹ، نمک لاہوری، سلور نائٹریٹ، الکحول، کاربالک ایسڈ، ٹینک ایسڈ، کوکین، سہاگہ، بسمتھ سب نائٹریٹ، زیرو فارم، آئیوڈوفارم۔

مرکبات - داخلی مرکبات: بتیسا، مختلف قسم کے بخور، جوارش معین الحمل، جوارش قرطم، حب مروارید، حب مدر حیض، حب معین الحمل، مختلف قسم کے حمول، سفوف سنگ جراحت وگیرو، سفوف کشنیز، سفوف سیلان، سفوف خالص، سفوف استحاضہ، سفوف دارچینی والا، سفوف ہندی، شربت کثوث، شیاف معیہ، ضماد شیر شتر والا، مختلف سم کے فرزجے، قرص بارد، قرص صموغ، قرص مر مطبوخ، افتیمون، مطبوخ قرطم، مطبوخ سنا، معجون حافظ جنین، معجون حافظ جنین علوی خاں، معجون سیلان، معجون سہاگ سونٹھ، سپاری پاک، معجون نشارہ علاج والا، معجون موچرس۔

مرہم داخلیون، مرہم باسلیقون، مرہم رسل وغیرہ، لائی سول، پروٹارگول، کلوروٹون۔

غذا: اغذیہ لطیف، زود ہضم اور حسب ضرورت گرم یا سرد دیں مثلاً کدو، ترئی، آش جو، بیضہ نیم برشت، دودھ، مکھن، مغز بادام، ماء اللحم، گوشت کا شوربا، بالخصوص پرندوں کے گوشت کا شوربا، نخود آب، پالک، خرفے کا ساگ، مچھلی تازہ، خوب پختہ میوہ جات وغیرہ۔

پرہیز: ہر قسم کی ثقیل، تلخ اور تیز اشیاء سے پرہیز کرائیں سوداوی اشیاء مثلاً مسور کی دال، بینگن، آلو، اروی وغیرہ سے پرہیز کرائیں جماع سے اکثر حالات میں قطعی پرہیز کرائی جاتی ہے اور بعض حالات میں مریضہ کو چلنے پھرنے اور زیادہ محنت و مشقت کے کام کرنے سے بھی روک دیا جاتا ہے۔

امراض نسواں

شرم گاہ کی خارش

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
شرم گاہ کی خارش	حکۃ الفرج	ولوا پروریٹس **Vulva Pruritis**

کیفیت وماہیت: اس مرض میں اخلاط کی تیزی یا دیگر اسباب کی وجہ سے شرمگاہ میں خارش ہوتی ہے جس سے مریضہ بے چین رہتی ہے۔

اسباب: جسمانی میل کچیل غلاظت اور کثافت، فتور واحتباس طمث، ایام حمل، انصباب صفرا، حدت خون، تقطیر البول، عسر ولادت،

سیلان رحم، چھوتے، ذیابیطس وغیرہ عموماً اس کے اسباب ہوتے ہیں۔

علامات: مریضہ کھجاتے کھجاتے کھال کو نوچ دیتی ہے جس کی وجہ سے زخم پڑ جاتے ہیں عموماً خارش رات کے وقت زیادتی ہوتی ہے مقام ماؤف پر ہروقت سوزش اور جلن رہتی ہے مریضہ کو عموماً پیاس زیادہ محسوس ہوتی ہے۔

اصول علاج: اصل سبب کو رفع کریں چنانچہ اگر غلاظت و کثافت کی وجہ سے ہو تو لباس اور غذا صاف عمدہ استعمال کریں اگر احتباس طمث وغیرہ کی وجہ سے ہو تو اس کا مناسب علاج کریں اگر حدت خون یا انصباب صفرا کی وجہ سے ہو تو تبرید کریں۔

دستور العلاج: (1) لعاب بہدانہ تین گرام، شیرہ عناب پانچ دانہ، شیرہ تخم کدو شیریں تین گرام، عرق مصفی خون 150 ملی لیٹر میں نکال کر شربت نیلوفر 25 ملی لیٹر پلائیں۔

نکات مطب: کبھی اس میں شیرہ زرشک اور شیرہ تخم کاہو تین تین گرام بھی اضافہ کرتے ہیں۔

(2) گل نیلوفر پانچ گرام، گل سرخ پانچ گرام، برگ شاہترہ سات گرام، تخم کاہو مقشر تین گرام، تخم کاسنی تین گرام رات کو گرم پانی میں بھگو کر صبح کو مل چھان کر شربت بنفشہ پچیس ملی لیٹر ملا کر پلائیں اور خارجی طور پر گل ملتانی بارہ گرام، کافور تین گرام عرق گلاب میں حل کر کے فرزجہ کریں یا کتھا سفید، کافور، گل ارمنی ہر ایک تین گرام باریک پیس کر روغن گل میں ملا کر مقام ماؤف پر لگائیں۔

منتخب مجربات و مرکبات: گل نیم تازہ، گلوئے سبز، سرپھوکہ، گل منڈی، برگ شاہترہ ہر ایک پچاس گرام، خس ہندی پچیس گرام، تخم کاہو، تخم کاسنی، گل نیلوفر ہر ایک ایک حسب دستور رات کو دوائیں پانی میں بھگو کر صبح عرق کشید کریں اور 150 ملی لیٹر عرق شربت عناب پچیس گرام میں ڈال کر پلائیں۔

طلاء جرب: تمام بدن کی خارش خصوصاً رحم کی خارش کے لئے مفید ہے۔ صفتہ: رال، سیندور، کافور، سفیدہ کاشغری، کتھہ سفید، کمیلا، گل ارمنی، رسوت دھوانسہ ہر ایک تین گرام، مردار سنگ، نیلا تھوتھا بریاں ہر ایک دو گرام سب کو باریک پیس کر ایک سو ایک بار دھوئے ہوئے گھی میں ملا کر بطور مرہم استعمال کریں۔

علاج ڈاکٹری: ہدایات مندرجہ طبی پر عمل کریں اور مندرجہ ذیل نسخہ جات استعمال کریں:

(1) ایکسٹریکٹ بیلاڈونا آٹھ ملی گرام، کافور 17 ملی گرام دونوں کو ملا کر گولیاں بنائیں۔ ایسی ایک ایک گولی دن میں دو مرتبہ دیں۔

(2)

(2)	ایسڈ کاربالک	350 ملی گرام
	ایسڈ ہائیڈروسیانک ڈل	6 گرام
	مارفین ایسی ٹیٹ	500 ملی گرام
	گلیسرین	40 گرام
	ایکوا روزی تا	200 ملی لیٹر

سب کو بخوبی حل کر کے اس میں تھوڑا سا لے کر کپڑا تر کریں اور اندام نہانی میں رکھیں شدید خارش کے لئے بے حد مفید ہے۔

(3)	ایسڈ سیلی سلیک	700 ملی گرام
	زنک اکسائڈ	2 گرام
	پلوامائل	2 گرام
	ویزلین	25 ملی لیٹر

سب کو باہم ملا کر مرہم بنائیں اور روئی میں لپیٹ کر فرزجہ کرائیں۔

غذا: آش جو' ساگودانہ' کدو' پالک' خرفہ' مونگ کی کھچڑی وغیرہ دیں۔

پرہیز: گوشت' مرچ' انڈا' تیل' گرم مصالحہ وغیرہ نہ کھائیں۔

ورم فرج و مہبل

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
شرم گاہ کا ورم - فرج کا ورم	ورم الفرج	ولوائیٹس Vulvitis
اندام نہانی کا ورم - اندام نہانی کا التہاب	ورم المہبل - التہاب المہبل	ویجانیٹس Vaginitis

تعریف وماہیت: اس مرض میں فرج یا مہبل یا گاہے ہردو میں سوزش اور ورمی کیفیت پیدا ہوجاتی ہے۔

اقسام: ورم الفرج کی مندرجہ ذیل سات اقسام شمار کی جاتی ہیں:

(1) ورم سادہ جو مقامی احتقان دموی سے کثرت جماع یا خارش وغیرہ کے بعد پیدا ہوجاتا ہے (2) ورم حمری جو حمرہ یعنی سرخبادہ کے اثر سے رونما ہوتا ہے (3) ورم فرج رخو یا تہیج الفرج یا ورم فرج بلغمی جو بلغمی رطوبت کی کثرت اور عروق جاذبہ کی کمزوری سے پیدا ہوتا ہے (4) ورم نزلاوی جو بالعموم التہاب المہبل کی وجہ سے اور اس کے ساتھ ظاہر ہوتا ہے (5) ورم دموی جو غلبہ خون سے ظاہر ہوتا ہے اس میں گاہے شرم گاہ پر پھنسیاں بھی نمودار ہوجاتی ہیں (6) ورم غدی جس میں شرمگاہ کی گلٹیاں متورم ہوکر پھول جاتی ہیں۔ (7) ورم خبیث جو سوزاک یا آتشک وغیرہ کی وجہ سے رونما ہوتا ہے۔ مہبل میں عموماً نزلاوی قسم کا ورم یا التہاب رونما ہوتا ہے اور شدت وخفت کے لحاظ سے اس کی دو قسمیں ہیں: (1) حاد (اکیوٹ) (2) مزمن (کرانک)

اسباب: خون یا بلغم کا غلبہ' کثرت جماع' استشہا بالید' سردی لگ جانا' مقامی غلاظت اور گندگی' خارش' سوزش بول' چم جوئیں' سوزاک' آتشک اور فساد خون وغیرہ ان امراض کے پیدائشی اسباب ہیں گاہے عسر ولادت اور سیلان الرحم وغیرہ کی وجہ سے بھی یہ شکایات رونما ہوجایا کرتی ہیں۔

علامات: اسباب کے اختلاف کے لحاظ سے علامتوں میں بھی کم وبیش اختلاف پایا جاتا ہے چنانچہ سادہ ورم میں صرف مقامی سرخی اور سوجن پائی جاتی ہے جو سبب کے دور کردینے سے خود بخود چند دنوں میں رفع ہوجاتی ہے لیکن ورم حمری میں سوء ہضم کے ساتھ ورم کے مقام پر سوزش کے ساتھ چیونٹیوں کے کاٹنے کی سی چبھن اور ان کے چلنے کی سی حرکت محسوس ہوتی ہے۔ ورم رخو میں مقام ماؤف پر گرمی اور سوزش بالکل نہیں ہوتی ورم کے مقام پر انگلی کی نوک کے ساتھ دبانے پر گڑھا سا پڑ جاتا ہے اور ماؤف ساخت میں ثقل اور تہیج پایا جاتا ہے نزلاوی ورم میں عضو ماؤف سے تیز سوزشی رطوبت کا اخراج ہوتا ہے۔ عضو ماؤف میں گرمی' سرخی اور سوزش زیادہ ہوتی ہے پسینہ بکثرت اور بدبودار آتا ہے دموی ورم میں بدن میں امتلاء خون کی علامتیں پائی جاتی ہیں گرمی اور جلن زیادہ پائی جاتی ہے گاہے کم وبیش بخار بھی ہوتا ہے ورم غدی میں فرج کے لب متورم' سرخ اور گرم ہوتے ہیں ان میں ٹیس کا سا درد پایا جاتا ہے۔ اور ورم کا ابھار فتق الاحلیلی (پوڈنڈل ہرنیا) کے مشابہ ہوتا ہے ورم خبیث میں آتشک یا سوزاک میں سے کسی ایک کی دوسری علامتیں بھی پائی جاتی ہیں مہبل کے حاد ورم میں جو اکثر نزلاوی قسم کا ہوتا ہے مہبل سرخ دکھائی دیتی ہے اس میں شدید جلن اور سیون کے مقام پر سخت درد ہوتا ہے پیشاب بھی جلن کے ساتھ قطرہ قطرہ آتا ہے اعضاء شکنی اور کم بیش بخار ہوتا ہے کمر سر اور پنڈلیوں میں بھی درد محسوس ہوتا ہے اگر ورم مزمن شکل اختیار کرلے تو سیلان مہبلی (ویجائنل لیوکوریا) کی شکایت ہوجاتی ہے جسے عام لوگ سیلان الرحم ہی سمجھ لیتے ہیں اس میں بھی مریضہ کمزور اور اس کی صحت عام خراب ہوجاتی ہے۔

تشخیص الامراض: فرج کے ورم غدی اور فتق الاستحیائی میں اور سیلان مہبلی اور سیلان رحمی میں فرق کرنا ضروری ہوتا ہے چنانچہ ورم غدی کی صورت میں فرج کے لب زیادہ سرخ' سخت اور گلٹی دار ہوتے ہیں اور مقام ماؤف پر کم وبیش درد رہتا ہے لیکن فتق میں نہ تو مقام ماؤف زیادہ سرخ ہوتا ہے اور نہ ہی اس میں سختی پائی جاتی ہے نہ ہی زیادہ درد ہوتا ہے بلکہ وہ کھانسنے سے کسی قدر بڑھ جاتا ہے اور دبانے پر گھٹ جاتا ہے۔

سیلان مہبلی اور سیلان رحمی میں یہ فرق ہے کہ سیلان مہبلی میں خارج ہونے والی رطوبت سفید' غلیظ اور ترش یعنی تیزابی قسم کی ہوتی ہے اس کے برعکس سیلان رحمی میں جو رطوبت خارج ہوتی ہے اس کا قوام رقیق رنگت سرخی یا زردی مائل اور ذائقہ یا ردعمل کھار ہوتا ہے۔

علاج: مقام ماؤف کو پاک وصاف رکھیں قبض نہ ہونے دیں اگر قبض ہو تو رفع کریں اور اصل سبب مرض کو معلوم کرکے اس کے مطابق علاج کریں سادہ قسم کا ورم گرم پانی اور صابن سے دھو کر روغن گل بارہ گرام یا روغن بنفشہ بارہ گرام میں کافور ایک گرام' کتھہ سفید تین گرام' گل ارمنی ایک گرام باریک پیس کر لگانا یا رسوت تین گرام' صندل سرخ تین گرام' کافور ایک گرام گلاب بقدر حاجت میں گھس کر یا پوست خشخاش بارہ گرام ایک لیٹر پانی میں خوب پکا کر یا پھٹکری چھ گرام' گلاب 125 ملی لیٹر میں حل کرکے اس میں کپڑے کی گدی تر کرکے نکور کرنے سے عموماً دور ہوجایا کرتا ہے حمری اور خبیث قسم کے اورام میں ان کا مخصوص علاج کریں نزلاوی اور دموی قسم میں مقامی طور پر سیسے کی گولی آب کاسنی سبز' آب مکو سبز میں گھس کر ضماد کریں یا مرہم کافور لگائیں اور مقامی طور پر لعاب بہدانہ تین گرام' شیرہ عناب پانچ دانہ' عرق مرکب مصفی خون 125 ملی لیٹر میں نکال کر شربت عناب پچاس ملی لیٹر اس میں ملا کر صبح شام پلائیں ورم غدی میں قوی قسم کا محلل ضماد لگوائیں یا پلٹس باندھ کر ورم کو پکالیں اور بعدہٗ نشتر سے شگاف دے کر صاف کرکے مندمل مرہموں کا استعمال کرائیں۔

منتخب و مجرب مرکبات - آبزن محلل اورام: جو سادہ قسم کے ورموں کو تحلیل کرنے میں نافع ہے۔ صفتہ: تخم حلبہ' تخم خطمی' گل بابونہ' مکو خشک ہر ایک بارہ گرام پانی میں جوش دے کر صاف کرکے مریضہ کو آبزن کرائیں یا اس میں کپڑا تر کرکے نکور کراتے رہیں۔

ضماد محلل اورام: جو غدی اور رخو قسم کے ورم کو تحلیل کرنے میں زیادہ مفید ہے۔ پشک بز بارہ گرام' زیرہ سیاہ' گل ارمنی' بابونہ' اکلیل الملک' ناگرموتھ' مکو خشک ہر ایک پچاس گرام' مرکی' ایلوا' ریوند چینی ہر ایک تین گرام' بورہ ارمنی دو گرام سب کو پانی میں باریک پیس کر نیم گرم ضماد کریں۔

طلاء: جو دموی قسم کے ورم میں مفید و مجرب ہے۔ صفتہ: رسوت تین گرام' سفیدہ کاشغری تین گرام' آب کاسنی سبز' آب مکو سبز پانی میں حل کرکے لعاب اسپغول چھ گرام' سفیدی بیضہ مرغ ایک عدد' روغن گل بارہ گرام اس میں اضافہ کرکے اس میں کپڑا تر کرکے مقام ورم پر رکھیں۔

نقوع: جو دموی قسم کے ورم میں داخلی طور پر مفید و معمول ہے۔ صفتہ: گل نیلوفر' گل خطمی' گل سرخ' شاہترہ' عنب الثعلب خشک' تخم کاسنی ہر ایک پانچ گرام' عناب پانچ دانہ رات کو گرم پانی میں بھگو کر صبح مل چھان کر شربت نیلوفر پچاس ملی لیٹر اس میں ملا کر چند یوم پلا کر اگر ضرورت ہو تو مسہل کی دوائیں اس میں اضافہ کرکے تنقیہ کردیں۔

علاج ڈاکٹری: ہدایات مندرجہ علاج طبی پر عمل کریں رفع قبض کے لئے میگنیشیا سلفاس آٹھ گرام یا سوڈا سلفیٹ آٹھ گرام صاف پانی میں حل کرکے پلائیں یا پلوجیپ کمپونڈ اور کیلومل سے رفع قبض کریں مقامی طور پر سادہ اور دموی قسم کے ورم میں پلمپائی ایسی ٹےٹس بارہ ملی لیٹر پانی میں حل کرکے یا ایلم اور زنک لوشن میں صاف کپڑا تر کرکے مقام ماؤف پر رکھتے ہیں۔ مہبل کے ورم میں کاسٹک یعنی سلور نائٹریٹ یا پروٹارگال کے ہلکے محلول کے ساتھ یا پٹاشیم پرمنگنیٹ کے محلول کے ساتھ

پچکاری کرانا نہایت مفید ہوتا ہے بالخصوص جب کہ یہ شکایت سوزاک کی وجہ سے ظاہر ہوئی ہو۔

غذا و پرہیز: غذا لطیف زود ہضم اور مقوی دیں ہر قسم کی ثقیل اور بادی اشیاء سے پرہیز کرائیں تیل، ترشی اور زیادہ سرخ مرچ کے استعمال سے بھی منع کردیں جماع سے قطعی پرہیز کریں۔

ورم رحم

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
رحم کا ورم - رحم کی سوجن	ورم رحم	میٹرائی ٹس Matritis

تعریف و ماہیت: اس مرض میں اخلاط اربعہ (خون، بلغم، صفرا اور سودا) میں سے کسی ایک یا زیادہ کے غلبے اور تعفن سے رحم کے خاص عضلی حصے یا اس کے اندر استر کرنے والی مخاطی جھلی یا اس کے اوپر استر کرنے والی صفاقی جھلی میں سے کسی ایک دو یا سب میں ورمی کیفیت پیدا ہوجاتی ہے جس سے رحم کے طبعی افعال میں نقص پیدا ہوجاتا ہے بقول اطبائے جدید رحم میں ورمی کیفیت ہمیشہ جراثیمی تعدیہ سے ہوا کرتی ہے۔

اقسام: اخلاط اربعہ میں سے جس خلط کا غلبہ ہوتا ہے ورم کو اسی کے نام سے موسوم کرکے طب قدیم میں بالعموم اسباب کے لحاظ سے دموی، صفراوی، بلغمی اور سوداوی چار قسم کا ورم کہلاتا ہے دموی اور صفراوی قسم کے ورم کو بعض اوقات ورم حار اور جدید ڈاکٹری اصطلاح میں رحم کا ورم حاد (ایکوٹ انفلامیشن آف دی یوٹرس) کے نام سے بھی نامزد کیا جاتا ہے اور بلغمی و سوداوی قسم کے ورم کو ورم بارد اور ڈاکٹری اصطلاح میں رحم کا ورم مزمن (کرانک انفلامیشن آف دی یوٹرس) کہتے ہیں بعض اطبائے قدیم نے بلغمی ورم کو ورم رخو اور سوداوی ورم کو ورم صلب کے نام سے بھی نامزد کیا ہے بعض اطبائے جدید (ڈاکٹروں) نے رحم کے مختلف حصص کے ورم کے لحاظ سے بھی ورم رحم کو مندرجہ ذیل چار اقسام میں منقسم کیا ہے:

(1) ورم فم رحم (انفلامیشن آف دی سروکس) Inflammation of the Cervix

(2) ورم رحم خاص (میٹرائیٹس) Matritis

(3) ورم غشاء الرحم (اینڈومیٹرائیٹس) Endomatritis

(4) ورم صفاق رحمی (پیری میٹرائیٹس) Perimatritis

اسباب: عسر و احتباس الطمث خصوصاً جو سردی لگ جانے سے پیدا ہوتا ہے کثرت جماع، سوزاک، پیڑو پر اتفاقی ضربہ و سقطہ وغیرہ اسقاط حمل اور وضع حمل کے وقت کی عدم صفائی وغیرہ اس مرض کے عام اسباب ہیں گاہے اندام نہانی یعنی مہبل کا ورم اور فم رحم کی بواسیر بھی پھیل کر رحم میں ورم کی شکایت پیدا کردیا کرتے ہیں۔

علامات: ہر قسم کے ورم رحم میں بالعموم مریضہ کو کمر کے مقام پر درد ہوتا ہے اور حیض میں کم وبیش خرابی پائی جاتی ہے اس کے ساتھ اکثر اوقات سیلان الرحم اور پیڑو کے اندر بوجھ وغیرہ کی شکایت بھی پائی جاتی ہے ورم حاد میں علامات زیادہ شدید ہوتی ہیں چنانچہ پیڑو کے مقام پر غیر معمولی ابھار پایا جاتا ہے اور رحم میں سوزش، گرمی اور ٹیس دار درد محسوس ہوتا ہے کم وبیش بخار بھی ہوجاتا ہے جو ہر وقت چڑھا رہتا ہے درد سر، شدت پیاس، قے، متلی، ابکائی، کمزوری اور سوء ہضم کی شکایت بھی پائی جاتی ہے سیون اور کنج ران کے مقام پر بھی سخت درد ہوتا ہے جس کی ٹیسیں سرین اور رانوں تک پہنچتی ہیں پنڈلیوں میں درد اور کھچاوٹ محسوس ہوتی ہے مریضہ چلنے پھرنے سے عاری اور صاحب فراش ہوجاتی ہے اگر ورم رحم کی پچھلی طرف ہو تو کمر کا درد شدید اور قبض کی شکایت بھی پائی جاتی ہے پاخانہ کی حاجت بار بار ہوتی ہے لیکن پاخانہ مشکل سے آتا ہے بلکہ گاہے پیچش بھی ہوجاتی ہے اور اگر ورم رحم کے سامنے کی طرف ہو تو درد پیڑو میں زیادہ محسوس ہوتا اور پیشاب بند ہوجاتا ہے اگر ورم رحم کے اوپر استر

کرنے والے صفاقی پرت میں بھی سرایت کرگیا ہو تو تکلیف اور بھی شدید ہوتی ہے مریضہ پاؤں کو سیدھا پھیلا کر نہیں لیٹ سکتی بلکہ بالعموم پاؤں کو کم وبیش پیٹ کی طرف سکیڑ کر چت پڑی رہتی ہے اور اگر ورم رحم کے اندر استر کرنے والی مخاطی جھلی میں بھی سرایت کرگیا ہو تو سیلان الرحم کی شکایت ہو جاتی ہے۔ بلغمی قسم کے ورم رحم مزمن میں علامات شدید نہیں ہوتیں صرف مریضہ کو پیڑو کے اردگرد ثقیل قسم کا درد محسوس ہوتا ہے چلنے پھرنے میں سستی پائی جاتی ہے پاؤں کے پٹھوں میں قدرے تناؤ اور خدر یعنی سن ہو جانے کی سی کیفیت محسوس ہوتی ہے ورم کے مقام پر نرمی زیادہ اور گرمی کم ہوتی ہے رنگ کی سفیدی اور پیاس کی کمی وغیرہ غلبہ بلغم کی دوسری مخصوص علامات پائی جاتی ہیں بخار وغیرہ نہیں پایا جاتا اور سوداوی قسم کے مزمن ورم رحم میں خشکی' تیرگی وغیرہ غلبہ سودا کی مخصوص علامتیں پائی جاتی ہیں ورم سخت اور ثقیل ہوتا ہے اور اس میں درد نہیں پایا جاتا رحم میں کم وبیش سیلان کی شکایت ہو جاتی ہے حیض مقدار میں کم' غلیظ اور سیاہی مائل آتا ہے اور گاہے بند ہو جاتا ہے۔

انجام: ورم رحم حاد میں بالعموم مناسب علاج سے ہفتہ عشرہ میں رفع ہو جاتا ہے یا مزمن شکل اختیار کرلیتا ہے اور یا اس میں پیپ پیدا ہو کر پک جاتا اور پھوڑا بن کر پھوٹ پڑتا ہے ایسی صورتوں میں گاہے اس سے موت بھی واقع ہو سکتی ہے ورم مزمن بھی اکثر مناسب علاج سے دو تین ہفتے میں رفع ہو جاتا ہے لیکن علاج کی خرابی کی صورت میں بہت دیرپا ہو سکتا ہے اور اس سے استسقاء' عقر' احتباس الطمث وغیرہ عوارضات بھی پیدا ہو سکتے ہیں۔

اصول علاج: ورم حاد میں مریضہ کو بالکل آرام کے ساتھ صاف اور ہوادار کمرے میں بستر پر لٹائے رکھیں چلنے پھرنے نہ دیں اس کے بعد اگر ورم غلبہ خون سے ہو اور مریضہ قوی ہو تو رگ صافن کی فصد کھلوائیں یا رانوں کے اندر کی طرف جونکیں لگوائیں اگر یہ ممکن نہ ہو تو گل خطمی ساٹھ گرام' مکوہ خشک ساٹھ گرام' برنجاسف ساٹھ گرام پانی میں جوش دے کر اس میں مریضہ کو آبزن کرائیں۔

شدت درد میں پوست خشخاش بارہ گرام' گل ٹیسو پچیس گرام پانی میں جوش دے کر اس پانی میں ململ یا فلالین کا ٹکڑا یا بردا تولیہ تر کرکے نچوڑ کر اس کے ساتھ پیڑو کے مقام پر ٹکور اور سینک کریں ابتداء ورم میں آرد جو' تخم خطمی' گل خطمی' رسوت' صندل سرخ ہر ایک چھ گرام' مغز فلوس خیار شنبر نو گرام سب کو آب مکو سبز اور آب کاسنی سبز بقدر ضرورت میں پیس کر پیڑو پر ضماد کریں مرہم داخلیون یا مرہم زعفران بارہ گرام' آب مکو سبز بقدر حاجت' آب کاسنی سبز بقدر ضرورت میں ملا کر روغن گل بارہ ملی لیٹر' سفیدی بیضہ مرغ ایک عدد' مغز فلوس خیار شنبر نو گرام شامل کرکے اس میں صاف اور ملائم کپڑا تر کرکے بطور حمول اندام نہانی میں رکھوائیں اس حمول کے استعمال سے قبل تصفیہ رطوبات کے لئے بہروزہ خشک چھ گرام' نمک طعام تین گرام' باؤبڑنگ چھ گرام' کف دریا تین گرام باریک کوٹ چھان کر تین پوٹلیاں بنا کر دو اطراف رحم میں اور ایک وسط رحم میں دایہ سے رکھوانا یا مکوہ خشک' برنجاسف' گل بابونہ ہر ایک بارہ گرام۔ سب کو پانی میں جوش دے کر اس پانی کے ذریعے بذریعہ ڈوش (غسالہ) پچکاری کرکے رحم اور اندام نہانی کو دھو کر صاف کر دینا اور بھی زیادہ مفید ہوتا ہے اس کے ساتھ برگ سنبھالو' برگ سہجنہ' برگ بکائن سبز' برگ کاسنی سبز' برگ خطمی سبز' برگ عنب الثعلب سبز' برگ شبت سبز ہر ایک بارہ گرام سب کو پانی میں جوش دیں جب مثل بھرتہ کے ہو جائے تو نیم گرم پیڑو کے مقام پر باندھیں۔ داخلی طور پر گل بنفشہ سات گرام' مویز منقی نو دانہ' بیخ کاسنی سات گرام' بادیان سات گرام' گاؤزبان پانچ گرام' عنب الثعلب خشک پانچ گرام' پرسیاؤشاں سات گرام' تخم خیارین سات گرام رات کو گرم پانی میں بھگو کر صبح مل چھان کر خمیرہ بنفشہ پچاس گرام یا گل قند پچاس گرام اس میں ملا کر پلا دیا کریں۔ شام کو خمیرہ گاؤزبان بارہ گرام ورق نقرہ ایک عدد میں لپیٹ کر پہلے کھلائیں اور بادیان پانچ گرام' عنب الثعلب خشک پانچ گرام' تخم خیارین پانچ گرام' عرق عنب الثعلب 75 ملی لیٹر' عرق برنجاسف 75 ملی لیٹر میں پیس کر خمیرہ بنفشہ پچاس گرام ملا کر پلا دیا کریں یا صرف آب عنب الثعلب سبز مروق ساٹھ ملی لیٹر' آب کاسنی سبز مروق ساٹھ ملی لیٹر میں شربت بزوری پچاس ملی لیٹر ملا کر پلاتے رہیں

اگر مسہل کی ضرورت ہو تو صبح کے نسخہ میں تخم کشوث پانچ گرام اضافہ کر کے پلاتے رہیں اور آٹھ روز تک یہ نسخہ پلاکر نویں روز سناء مکی سات گرام کا اضافہ کر کے بھگوئیں اور صبح کو مغز فلوس ساٹھ گرام، ترنجبین پچاس گرام، شکر سرخ پچاس گرام اس میں ملا کر شیرہ مغز بادام شیریں پانچ عدد شامل کر کے پلائیں اگلے روز تبرید کرائیں اسی طرح حسب ضرورت یکے بعد دیگرے تین مسہل تک دے سکتے ہیں اگر بخار بھی ہو تو صبح اور شام کے نسخے میں خاکسی سات گرام کا اضافہ کر دیا کریں دفعیہ مرض کے بعد مقامی طور پر مضبوطی کے لئے پوست انار چھ گرام، کسیس چھ گرام، مازو سبز چھ گرام، تج قلمی چھ گرام، گج کہنہ چھ گرام، مائیں خورد چھ گرام کوٹ چھان کر باریک کپڑے میں پوٹلیاں باندھ کر دایہ کے ذریعے بطور حمول تین چار دن تک استعمال کرائیں اس کے بعد مومیائی 500 ملی گرام، مشک خالص 500 ملی گرام، زعفران ایک گرام، گل ارمنی، صمغ عربی، دم الاخوین ہر ایک ایک گرام، خبث الحدید مدبر دو گرام پانی میں پیس کر اس میں کپڑا تر کر کے چند یوم بطور فرزجہ استعمال کرائیں اور داخلی طور پر تقویت عامہ کے لئے کشتہ مرجان 125 ملی گرام، کشتہ خبث الحدید 125 ملی گرام، جوارش جالینوس سات گرام میں ملا کر صبح اور جواہر مہرہ بیس ملی گرام دواء المسک معتدل پانچ گرام میں ملا کر شام کو کھلا دیا کریں۔ قبض ہرگز نہ ہونے دیں، اگر قبض کی شکایت ہو جائے تو حب تنکار تین عدد رات کو سوتے وقت گرم پانی کے ساتھ کھلا دیا کریں اگر ورم پرانا اور صلب ہو تو مرہم داخلیون کے مذکورہ نسخے میں جدوار ایک گرام، ابرمردہ ایک گرام باریک پیس کر اضافہ کرلیا کریں یا ضماد شیرمیش کا استعمال کریں اگر درد نہایت شدید ہو تو روغن گل بارہ ملی لیٹر، موم سفید بارہ گرام میں پگھلا کر تین گرام باریک پیس کر اس کا حمول کرائیں ورم رحم بارد بلغمی میں ذیل کا ضماد زیادہ مفید ہے۔

صفت۔ جند بید ستر، جدوار ہر ایک تین گرام، گل سرخ، مصطگی، سنبل الطیب، عنب الثعلب خشک ہر ایک چھ گرام، آب عنب الثعلب سبز بقدر ضرورت میں پیس کر روغن بابونہ بارہ ملی لیٹر کا اضافہ کر کے ضماد کریں اگر سردی لگ کر احتباس حیض کے بعد یہ مرض رونما ہوا تو اس کا مخصوص علاج کریں۔ ورم بلغمی بارد میں گرم اور خشک دواؤں کے استعمال میں مبالغہ ہرگز نہیں کرنا چاہئے کیونکہ اس سے اکثر اوقات مادہ کا لطیف حصہ جلد تحلیل ہو جاتا اور کثیف حصہ سخت ہو کر باقی رہ جاتا ہے اور پھر بڑی مشکل سے زائل ہوتا ہے۔

<u>دستور العلاج:</u> (1) گل بنفشہ سات گرام، مویز منقیٰ نو دانہ، بیخ کاسنی سات گرام، بادیان سات گرام، گاؤزبان پانچ گرام، عنب الثعلب خشک پانچ گرام، رات کو گرم پانی میں بھگوئیں، صبح کو مل چھان کر آب مکو سبز مروق پچاس ملی لیٹر کا اضافہ کر کے خمیرہ بنفشہ پچیس گرام شامل کر کے خاکسی سات گرام چھڑک کر پلائیں۔

(2) شیرہ بادیان، شیرہ تخم خیارین، شیرہ عنب الثعلب ہر ایک تین گرام، عرق برنجاسف بارہ تولہ میں نکال کر خمیرہ بنفشہ پچیس گرام شامل کر کے خاکسی سات گرام چھڑک کر شام کو دیں۔

(3) گل بابونہ، عنب الثعلب خشک، قیصوم، مرزنجوش ہر ایک بارہ گرام دو سیر پانی میں جوش دے کر اس سے رحم میں پچکاری کریں۔

(4) مرہم داخلیون بارہ گرام، سفیدی بیضہ مرغ ایک عدد، آب مکو سبز بارہ ملی لیٹر، روغن گل بارہ ملی لیٹر ملا کر دایہ سے استعمال کرائیں، جب بخار رفع ہو جائے اور پیڑو کی سختی و ابھار میں بھی کمی آ جائے تو صبح کے نسخے میں مغز املتاس ساٹھ گرام، ترنجبین پچاس گرام، گل قند پچاس گرام، برگ سناء بارہ گرام اور شیرہ مغز بادام شیریں ادویہ مسہلہ کا اضافہ کر کے مسہل دیں مسہل کے دوسرے روز تبرید کے لئے خمیرہ گاؤزبان بارہ گرام ورق نقرہ ایک عدد میں لپیٹ کر پہلے کھلائیں اور اوپر سے شیرہ عناب پانچ دانہ، عرق گاؤزبان 150 ملی لیٹر میں نکال شربت بنفشہ پچیس ملی لیٹر اس میں حل کر کے تخم ریحان سات گرام چھڑک کر پلائیں اسی طرح حسب ضرورت تین مسہل دیں۔ اس کے بعد تقویت کے لئے کشتہ خبث الحدید

125 ملی گرام' انوشدارو لولوی میں ملا کر کھلائیں' اوپر سے عرق برنجاسف 150 ملی لیٹر میں خمیرہ بنفشہ پچیس گرام شامل کر کے صبح شام دونوں وقت پی لیا کریں مقامی طور پر تصفیہ رطوبات رحم کے لئے بہروزہ خشک وغیرہ اور جھاڑ کا مذکورہ نسخہ استعمال کریں پانچ روز کے بعد اس کی بجائے سمیٹ کا مندرجہ ذیل نسخہ استعمال کرائیں:

صفتہ: تج' کچ کہنہ' مائیں خورد' پوست انار' مازو سبز' ہیرا کسیس ہر ایک تین گرام سب کو باریک پیس کر تین پوٹلیاں بنا کر بطریق معروف دایہ سے استعمال کرائیں اور پانچ روز تک یہ استعمال کرانے کے بعد تقویت رحم کے لئے ذیل کا نسخہ برتیں:

مومیائی' مشک ہر ایک 500 ملی گرام' زعفران' گل ارمنی' صمغ عربی ہر ایک ایک گرام' دم الاخوین' خبث الحدید مدبر ہر ایک ایک گرام' سب کو باریک پیس کر تین پوٹلیاں بنوائیں اور دایہ سے اندام نہانی میں رکھوائیں۔

منتخب و مجرب مرکبات: مرہم داخلیون جو ورم رحم اور رحم کے اور بہت سے امراض میں مفید ہے۔ صفتہ: تخم میتھی' تخم کنوچہ' تخم السی' تخم خطمی' اسپغول مسلم ہر ایک بارہ گرام رات کو گرم پانی میں بھگو کر صبح کو ان کا گاڑھا لعاب چھان لیں اب مردار سنگ پچیس گرام باریک پیس کر روغن زیت پچاس ملی لیٹر میں ڈال کر نرم آنچ پر پکائیں اور کسی چیز سے ہلاتے رہیں تا کہ مردار سنگ تہ نشین نہ ہو جائے جب تیل کا رنگ سیاہ ہو جائے اس وقت آنچ پر سے اتار کر دواؤں کا مذکورہ لعاب اس میں ملائیں اور پھر نرم آنچ پر اس قدر پکائیں کہ مرہم کی طرح گاڑھا ہو جائے۔

ضماد شیر میش: شیر شتر' شیر میش' روغن بید انجیر ہر ایک 250 ملی لیٹر سب کو ملا کر نرم آگ پر پکائیں جب خوب گاڑھا ہو جائے اس وقت آگ پر سے اتار کر سونٹھ' اجوائن دیسی ہر ایک تین گرام باریک پیس کر اس میں ملا کر رکھیں اور بوقت ضرورت نیم گرم کر کے کام میں لائیں۔

ضماد محلل: جو بلغمی قسم کے ورم میں نہایت مفید و مجرب ہے۔ حکیم ارزانی نے اس کی نسبت بہت تعریف کی ہے۔ صفتہ: گوگل' اشق' سلارس' بابونہ' تخم میتھی ہر ایک تین گرام' کرنب کلہ کے سبز پتوں کا نچوڑا ہوا پانی' تخم السی کا لعاب' موم زرد ہر ایک بارہ گرام' روغن گل پچیس ملی لیٹر' بدستور معروف ضماد تیار کر کے نیم گرم استعمال کریں۔

ڈاکٹری علاج: ہدایات مندرجہ علاج طبی پر عمل کریں ورم اندام نہانی میں گرم غسولات سے پچکاری کرا دیا کریں اور پیڑو کے اوپر اینٹی فلوجسٹین یا اینٹی فلی مین وغیرہ کا ضماد کرائیں یا اگر ضرورت ہو تو ان دواؤں کو پوٹلی میں باندھ کر اندام نہانی میں رکھوائیں ورم مزمن مخصوص سوزاکی قسم کے ورم میں گلیسرین کا استعمال کرائیں اس کا طریق یہ ہے کہ فم رحم کے منہ کو ہیگار کے آلہ متوسعہ کے ساتھ نہایت احتیاط اور ملائمت کے ساتھ پھیلا کر پانچ سی سی کی مطہر پچکاری کے ذریعے دو سی سی کی مقدار میں خالص گلیسرین کی جوف رحم میں باحتیاط پچکاری کرا دیں اور ایک چھوٹی سی ربڑ کی نلکی داخل کر کے اندام نہان میں تھوڑی سی آئیوڈوفارم گاز سے لپیٹ کر چھوڑ دیں تا کہ رحم کی رطوبت کا باقاعدہ اخراج ہوتا رہے چوبیس گھنٹے کے بعد گاز اور اڑتالیس گھنٹے کے بعد نلکی بھی نکال دیں علاج ہر تین ہفتے کے بعد دو تین مرتبہ کریں خالص گلیسرین کی بجائے بعض لوگ پچاس فیصدی گلیسرین اور آئیوڈین یا گلیسرین پانچ فیصدی مرکیورو کروم کا بھی استعمال کراتے ہیں صلابت رحم جو آتشک کے مادہ کی وجہ سے ہوتی ہے پوٹاشیم آئیوڈائیڈ کا 35 ملی گرام سے 100 ملی گرام تک داخلی طور پر استعمال کرانا بھی مفید ہوتا ہے۔ مقامی طور پر ذیل کا نسخہ بھی ورم رحم میں نہایت نافع ہے:

ایکسٹریکٹ بیلاڈونا	2
اکتھی اول	4
گلیسرین	75

سب کو بخوبی ملا کر رکھ لیں اور اس میں روئی تر کر کے اندام نہانی اور فم رحم میں رکھوا دیا کریں اس سے رفع ورم کے

علاوہ درد کو بھی تسکین رہتی ہے۔ داخلی طور پر تقویت رحم و اعضائے رئیسہ کے لئے ذیل کا نسخہ مفید و مستعمل ہے:

فیرائی سلف	280 ملی گرام
سٹرکنین سلف	35 ملی گرام
ایسڈ سلفیورک ڈل	4 گرام
ایکواڈسطیلیا	50 ملی لیٹر

سب کو ملا کر مکسچر بنالیں اور اس میں سے بقدر ایک ایک ڈرام دن میں دو تین مرتبہ غذا کے بعد پلا دیا کریں۔

غذا و پرہیز: غذا لطیف اور زود ہضم مثلاً بکری کا شوربا' نخود آب' مونگ کی دال چپاتی' دودھ' کھچڑی وغیرہ دیں سبزیوں میں کدو' خرفہ' ترئی' ٹنڈا' پالک' خطمی خبازی' مکو' کاسنی وغیرہ کا استعمال مناسب ہے ہر قسم کی ثقیل اور بادی اشیاء تیل' ترشی' زیادہ سرخ مرچ' جماع اور چلنے پھرنے سے پرہیز کرائیں بلغمی قسم کے ورم میں چاول' دودھ اور کھچڑی وغیرہ سے بھی پرہیز کرائیں۔

انقلاب الرحم / انزلاق الرحم / میلان الرحم

اردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
رحم کا الٹ جانا	انقلاب الرحم	انورشن آف دی یوٹرس Inversion of the Uterus
رحم کا پھسل کر نیچے لٹک جانا	انزلاق الرحم - خروج الرحم	پرولیپ سس یوٹرائی Prolepsis Uteri
رحم کا آگے یا پیچھے کی طرف گر جانا	میلان الرحم	ڈس پلیس منٹ آف دی یوٹرس Displacement of the Uterus

تعریف وماہیت: اس مرض میں رحم یا تو الٹ کر اندام نہانی کے اندر یا شاذونادر فرج سے بھی باہر آجایا کرتا ہے (انقلاب الرحم) یا رباط عریض وغیرہ بندھنوں کے ڈھیلا ہوجانے سے پھسل کر اندام نہانی میں گر پڑتا ہے (انزلاق الرحم) یا آگے یا پیچھے کی طرف گر پڑتا ہے (میلان الرحم)۔

طبعی حالت میں رحم پیڑو کے اندر صفاق عانی کی چنٹوں وغیرہ کے مخصوص بندھنوں کے ذریعے ایک خاص وضع میں قائم ہے گو اس میں عورت کے اٹھنے بیٹھنے وغیرہ سے کم وبیش اختلاف ہوتا رہتا ہے لیکن وہ مرض کی حد تک نہیں پہنچتا البتہ جب ضربہ وسقطہ یا استرخاء وغیرہ سے یا کسی اور وجہ سے اپنی خاص طبیعت ہیت اور جگہ کو بالکل چھوڑ دیتا ہے تو مذکورہ بالا صورتوں میں سے کوئی ایک صورت پیدا ہوجاتی ہے۔

اقسام: اس مرض کی کوئی خاص قسم نہیں ہے البتہ مختلف حالات کے لحاظ سے مختلف درجات اور صورتیں ہیں چنانچہ انقلاب الرحم کے مندرجہ ذیل چار درجات یا صورتیں ہیں:

(1) جب رحم کا الٹا ہوا حصہ بہت کم ہوتا اور صرف رحم کی گردن تک پہنچتا ہے۔ یہ مہبل میں انگلی داخل کرکے دیکھنے سے محسوس نہیں ہوتا۔

(2) جب رحم کا الٹا ہوا حصہ عنق الرحم سے گزر کر فم رحم میں آجاتا ہے۔ اس میں مہبل میں انگلی داخل کرکے دیکھنے سے فم رحم پھیلا ہوا اور حلقہ نما معلوم ہوتا ہے۔

(3) جب رحم کا الٹا ہوا حصہ فم رحم سے بھی گزر کر اندام نہانی یعنی مہبل کے اندر آجاتا ہے۔

(4) جب رحم بالکل الٹ کر اندام نہانی سے بھی گزر کر فرج تک یا فرج سے بھی بالکل باہر آجاتا ہے۔

یہ انقلاب الرحم کی انتہائی صورت ہے جو شاذونادر اور نہایت شدید اسباب سے ظاہر ہوتی ہے بعض اطباء نے انقلاب

رحم کو اسباب کے لحاظ سے بھی دو قسموں میں تقسیم کیا ہے: (1) انقلاب الرحم دفعی جو دفعتاً لاحق ہوتا ہے یہ اکثر دایہ کی بے احتیاطی اور جہالت سے وضع حمل کے بعد ظاہر ہوتی اور اکثر خطرناک اور شدید قسم کا ہوتا ہے اور مندرجہ بالا چار صورتوں میں سے کسی ایک صورت یا درجے میں رونما ہوا کرتا ہے۔ (2) انقلاب رحم تدریجی اس میں رحم قاع پر کسی رسولی وغیرہ کے خارجی اور تدریجی باؤ سے بتدریج الٹتا ہے۔

انزلاق الرحم کی بھی دو صورتیں یا درجات ہیں: (1) جب رحم ڈھیلا ہوکر اور پھسل کر اندام نہانی کے اندر آ جاتا ہے اور (2) جب بہت زیادہ لٹک کر اندام نہانی سے باہر نکل پڑتا ہے آخر الذکر صورت کو طب میں نتو الرحم یا خروج الرحم کے نام سے بھی موسوم کیا گیا ہے۔

اطراف اربعہ کے لحاظ سے میلان الرحم کی بھی کئی صورتیں ہیں چنانچہ (1) جب رحم سامنے کی طرف جھک کر مثانہ پر دباؤ ڈالتا ہے (میلان قدامی اینٹی ورشن) اگر رحم صرف سامنے کی طرف خم کھاجائے تو اس کو اعوجاج قدامی اینٹی فلیکشن کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔

(2) جب رحم پیچھے کی طرف جھک کر معاء مستقیم پر دباؤ ڈالتا ہے (میلان خلفی ریٹروورشن) اگر رحم پیچھے کی طرف خم کھاجائے تو اسے انحناء خلفی (ریٹروفلیکشن) کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔

(3,4) اس میں رحم دہنی یا بائیں کسی ایک جانب کو جھک جاتا ہے میلان الرحم کی اول الذکر دو صورتیں اکثر لیکن آخر الذکر دو صورتیں شاذونادر وقوع پذیر ہوتی ہیں۔

<u>اسباب</u>: انقلاب الرحم دفعی کا سبب وضع حمل کے وقت رحم کا غیر معمولی تشنج یا مشیمہ (آنول) اور اس کی جھلیوں کو دایہ کا قبل از وقت کھینچ لینا ہوا کرتا ہے اور انقلاب الرحم تدریجی یا تو دفعی کی کمزوری کے بعد ہوتا ہے یا قاع الرحم، جوف عانہ پر کسی رسولی یا احشاء کے دباؤ سے رونما ہوا کرتا ہے میلان الرحم اور انزلاق الرحم کے اسباب میں غلبہ رطوبت سے رباطات رحم کا ڈھیلا ہوجانا، کثرت جماع، زچگی کے زمانے میں جلدی چلنے پھرنے لگنا، ضعف رحم، عنق رحم کے بعض امراض، رحم کے مجاور اور اعضاء کی رسولی وغیرہ کا آگے پیچھے یا اوپر سے رحم پر دباؤ پڑنا، ضربہ وسقطہ، زور کے ساتھ اچھلنا، کودنا وغیرہ شامل ہیں۔

<u>علامات</u>: انقلاب الرحم دفعی میں سبب کی موجودگی پائی جاتی ہے اور مریضہ کو سیلان خون بکثرت ہوتا ہے جس کی وجہ سے بعض اوقات مریضہ کے ہاتھ پاؤں سرد، رنگ زرد اور نبض نہایت کمزور اور سریع ہوجاتی ہے گاہے شدت ضعف کی وجہ سے غشی بھی طاری ہوجاتی ہے ایسی صورت میں پیشانی پر سرد اور چپچپا پسینہ آجاتا ہے شدت تکلیف میں گاہے اطراف میں تشنج بھی ہونے لگتا ہے اور مریضہ کو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس کا رحم الٹ گیا ہے اور کوئی چیز اس کے پیڑو سے باہر نکلی پڑتی ہے پیڑو میں بوجھ اور درد شدید پایا جاتا ہے مہبل میں انگلی ڈال کر امتحان کرنے سے دوسرے تیسرے اور چوتھے درجے کا انقلاب الرحم اکثر محسوس ہوسکتا ہے انقلاب الرحم تدریجی میں علامات نہایت غیر معلوم اور تدریجی طور پر پیدا ہوتی ہیں چنانچہ پہلے مریضہ کو جوف عانہ کے اندر قدرے بوجھ اور تناؤ کا سا درد محسوس ہوتا ہے پھر اگر رسولی کی وجہ سے ہو تو پیٹ بتدریج اور بے وضع طریق پر بڑھنے لگتا ہے اور اگر کسی اور وجہ سے ہو تو مریضہ کو پیڑو اور کنج ران میں کھنچاؤ کا سا درد محسوس ہوتا ہے اور وہ محسوس کرتی ہے کہ اس کا رحم الٹ گیا ہے پہلے کمر سے سرین تک اور پھر رانوں سے پنڈلیوں تک درد محسوس ہوتا ہے مریضہ نہ تو زیادہ دیر تک کھڑی رہ سکتی ہے نہ چل پھر سکتی ہے مہبلی امتحان سے بھی منقلب رحم کو دوسرے تیسرے اور چوتھے درجے میں محسوس کیا جاسکتا ہے۔ انزلاق الرحم میں مریضہ کو اپنی کمر اور سرین سے رانوں اور پنڈلیوں تک کھنچاؤ کا سا درد محسوس ہوتا ہے جماع کے وقت تکلیف ہوتی ہے کثرت الطمث اور سیلان الرحم کی کم وبیش شکایت پائی جاتی ہے اگر رحم پھسل کر فرج سے بھی باہر آ گیا ہو تو مریضہ کے لئے کھڑا ہونا اور چلنا پھرنا دشوار ہوجاتا ہے رگڑ وغیرہ سے رحم پر خراش ورم یا گاہے زخم وغیرہ ہوجاتے ہیں مہبلی امتحان یا معائنہ پر رحم کو

دیکھا اور محسوس کیا جاسکتا ہے۔ میلان الرحم کی صورت میں مریضہ کو جماع کے قوت سخت تکلیف ہوتی ہے میلان قدامی میں اکثر احتباس بول یا تقطیر البول کی شکایت پائی جاتی ہے اور میلان خلفی میں قبض یا پیچش کی شکایت موجود ہوتی ہے اگر میلان دنی یا بائیں جانب ہو جو شاذونادر ہوا کرتا ہے تو جس طرف میلان ہوگا اس طرف کے کنج ران اور ٹانگ و پنڈلی میں سخت درد ہوتا ہے گاہے احتباس حیض، سیلان الرحم یا اختناق الرحم کی کم وبیش علامتیں بھی پائی جاتی ہیں حمل اول تو قرار ہی نہیں پاسکتا اگر قرار پا بھی جائے تو اس کے گرجانے کا خطرہ ہوا کرتا ہے مہبلی امتحان پر بھی رحم کی طبعی جگہ اور ہیئت میں اختلاف نمایاں ہوتا ہے۔

انجام: سوائے انقلاب الرحم وضعی کے باقی صورتوں گو شاذونادر ہی مہلک ہوتی ہیں لیکن عموماً مزمن شکل اختیار کر لیتی ہیں اور ان سے مریضہ کو ہر وقت کم وبیش تکلیف رہتی ہے۔

حفظ ماتقدم: وضع حمل کے وقت جاہل دائیوں سے بچیں اور کسی سمجھ دار اور پڑھی لکھی دایہ کو مصروف کیا کریں زچگی کے زمانے میں حتی الامکان بہت جلدی اٹھ کر چلنے پھرنے لگنے سے پرہیز کریں اور کسی وزنی چیز کو بھی نہ اٹھائیں کثرت جماع اور بہت زیادہ کودنے پھاندنے سے بھی حاملہ عورتوں کو پرہیز کرنی چاہئے۔

اصول علاج: شدت مرض میں مریضہ کو بالکل آرام کے ساتھ بستر میں لٹائے رکھیں اٹھنے بیٹھنے یا چلنے پھرنے نہ دیں اصل سبب مرض کو معلوم کر کے رفع کریں اور حتی الامکان رحم کو اپنی اصلی اور طبعی حالت میں لاکر قائم کریں نیز داخلی طور پر رحم کی تقویت کریں رحم کو اپنی اصلی جگہ پر لانے کے لئے عموماً عمل ید یعنی دستکاری کی ضرورت ہوا کرتی ہے اور اس کو اس جگہ پر قائم رکھنے کے لئے فم رحم پر اندام نہانی کے اندر مناسب ربڑ کے چھلوں کے پہنائے رکھنے کی ضرورت ہوتی ہے ان اغراض کے لئے کسی لائق اور سند یافتہ قابل (دایۂ مڈوائف) و قابلہ طبیبہ سے امداد لیں تقویت رحم و اعضائے رئیسہ اور مریضہ کی عام تقویت کے لئے جواہر مہرہ بیس ملی گرام یا حب جواہر ایک عدد، خمیرہ گاؤزبان عنبری پانچ گرام، دواء المسک پانچ گرام یا معجون حمل عنبری علوی خانی پانچ گرام میں ملا کر استعمال کرانا مفید ہے رسولی کی صورت میں ابتدا میں قوی محللات کا استعمال کرائیں اگر اسے فائدہ نہ ہو تو بذریعہ دستکاری (آپریشن) رسولی کو نکلوا دیں اگر استرخاء اور غلبہ رطوبات سے ہو تو قابض اور مقوی ادویہ مثلاً کشتہ فولاد، سفوف مغز خستہ انبہ اور معجون موچرس وغیرہ کا استعمال کرائیں۔

غذا و پرہیز: غذا لطیف زود ہضم اور مقوی دیں مثلاً گوشت، کباب، زردی بیضہ وغیرہ خوشبو سنگھائیں مرطوب اشیاء، جماع اور قوی حرکات سے مریضہ کو پرہیز کرائیں۔

عسر و احتباس الطمث

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
حیض کا تکلیف سے آنا	عسر الطمث	ڈس مینوریا Dysmenorrhoea
حیض کا بند ہو جانا	احتباس الطمث	ایمے نوریا Amenorrhoea

تعریف و ماہیت: عسر الطمث میں حیض عموماً مقدار میں کم قوام میں نسبتاً غلیظ اور درد اور دشواری کے ساتھ آتا ہے اور احتباس الطمث میں حیض بالکل نہیں آتا آخر الذکر صورت یعنی احتباس الطمث میں گاہے درد اور تکلیف بھی ہوتی ہے لیکن گاہے درد وغیرہ کچھ نہیں ہوتا یہ دونوں صورتیں فی الحقیقت بذات خود کوئی مرض نہیں ہیں بلکہ بعض دوسرے مرضی حالات کی ایک علامت ہیں۔

اقسام: عسر الطمث کو بلحاظ اسباب کے پانچ اور احتباس الطمث کو چار قسموں میں تقسیم کیا گیا ہے چنانچہ عسر الطمث کی مندرجہ ذیل پانچ قسمیں ہیں:

(1) عسر الطمث نزلاوی یا ورمی میں جو بالعموم رحم اور اندام نہانی وغیرہ نزلاوی قسم کے ورم اور اجتماع خون سے رونما ہوتا ہے۔

(2) عسر الطمث تشنجی جو رحم کے تشنج یعنی اینٹھن کی وجہ سے ہو اس کو عصبی کے نام سے بھی نامزد کیا جاتا ہے۔

(3) عسر الطمث سدی جو رحم کی رگوں میں سدہ وغیرہ کے پڑ جانے سے پیدا ہوتا ہے۔

(4) عسر الطمث جو رحم کے اندر استر کرنے والی مخاطی جھلی کی خرابی سے ظاہر ہوتا ہے۔

(5) عسر الطمث مبیضی یا خصیۃ الرحمی جو خصیۃ الرحم کے افعال کی خرابی سے رونما ہوتا ہے۔

احتباس الطمث کی اقسام یہ ہیں:

احتباس الطمث خلقی یا ابتدائی: جو پیدائشی طور پر عورتوں کے اعضائے نسلی رحم اور خصیۃ الرحم وغیرہ کے خلقی نقائص، فم رحم کے بند ہونے اور رتق وغیرہ کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے یہ اکثر لاعلاج یا عسیر العلاج ہوا کرتا ہے۔

احتباس الطمث اکتسابی یا ثانوی: جو اعضائے نسلی کے مقامی یا عام جسمانی نقائص مرضی سے ظاہر ہوتا ہے اس میں حیض سن بلوغ میں اپنے طبعی وقت پر آنا شروع ہو جاتا ہے لیکن بعد میں کسی مرض کی وجہ سے بند ہو جاتا ہے۔

احتباس الطمث طبعی: جس میں حمل، رضاعت یا سن یاس وغیرہ طبعی اسباب سے حیض بند ہو جایا کرتا ہے یہ صورت مرض نہیں سمجھی جاتی۔

احتباس الطمث اتفاقی یا غیر معمولی: جو آب و ہوا کی تبدیلی، تخیلات، طویل سفروں یا کثرت جماع وغیرہ عارضی اسباب سے رونما ہوتا ہے اور اکثر بغیر علاج کے خود بخود ٹھیک ہو جاتا ہے۔

اسباب: جیسا کہ اوپر اقسام مرض میں بتایا جا چکا ہے اعضائے نسلی کے خلقی نقائص، ان کے طبعی نشوونما کی خرابی، رتق، پردہ بکارت کا سخت اور بالکل بند ہونا، فم رحم کا بند ہونا، اعضائے نسلی کے عمل جراحی (آپریشن) رحم کے بعض عضوی امراض صغر الرحم، تحجر الرحم، ورم الرحم اور میلان الرحم وغیرہ، خصیۃ الرحم کے بعض امراض مثلاً ورم خصیۃ الرحم، خصیۃ الرحم کی ذکاوت، مثانے اور رحم کے مابین کے ناسور، سرد اشیاء کا کثرت استعمال، سردی لگ جانا، سخت سرد پانی سے غسل یا بارش میں بھیگ جانا، دیر تک بھیگے ہوئے کپڑے پہنے رکھنا، رنج و غم کی زیادتی بالخصوص ایام حیض میں، سل و دق، مزمن ملیریا، کمی خون، غلظت خون اور غلبہ خون، شدید جریان خون، زیادہ موٹاپا، بعض دماغی امراض، ورم گردہ، بعض امراض متعدی مثلاً سرخ بخار محرقہ بخار وغیرہ اس مرض کے اسباب میں شامل ہیں۔

علامات: احتباس الطمث میں حیض یا تو شروع سے ہی بالکل نہیں آتا یہ صورت بالعموم خلقی احتباس الطمث میں ہوا کرتی ہے اور عموماً اس کے ساتھ عورت کو کوئی خاص جسمانی تکلیف نہیں ہوا کرتی اور اس میں کم و بیش مردانہ خصائص پائے جاتے ہیں یا حیض سن بلوغ میں اپنے طبعی وقت پر آنا شروع ہو جاتا ہے لیکن بعد میں اعضائے نسلی کے مقامی یا عام جسمانی نقائص مرضی سے بالکل بند ہو جایا کرتا ہے (احتباس الطمث اکتسابی یا ثانوی) اس صورت میں حیض بالعموم بتدریج بند ہوتا ہے اور موجودہ مرضی نقص کے مطابق کم و بیش دیگر تکلیف دہ علامات و عوارضات بھی کم و بیش پائے جاتے ہیں چنانچہ اگر کمی و خرابی خون کی وجہ سے حیض بند ہو گیا ہو تو مریضہ دبلی پتلی اور کمزور ہوتی ہے اس کے بدن کا رنگ سبزی یا زردی مائل ہوتا ہے اس کے بدن میں خشکی کا غلبہ اور چہرے پر بے رونقی پائی جاتی ہے نبض صلب، ضعیف اور خالی ہوتی ہے عموماً کمر میں کم و بیش درد ہوا کرتا ہے طبیعت ست اور کسلمند ہوتی ہے بھوک کم لگتی ہے، منہ کا ذائقہ خراب اور زبان میلی ہوتی ہے قبض اور کم و بیش سرد رد کرتا رہتا ہے وغیرہ اگر فم رحم کے انسداد یا رتق کی وجہ سے احتباس الطمث کی شکایت پیدا ہوئی ہو تو سر میں درد، بوجھ اور تناؤ پایا جاتا ہے دل دھڑکتا اور سانس پھول جاتا ہے بدن ٹوٹتا ہے کمر، پیڑو اور کنج ران میں کم و بیش درد پایا جاتا ہے ان علامات میں بتدریج شدت پیدا

ہوتی جاتی ہے اگر سردی وغیرہ لگ جانے سے حیض بالکل بند ہو گیا ہو تو عموماً حیض آتا ہوا دفعتاً بند ہو جاتا ہے پیڑو اور کمر وغیرہ میں کم وبیش درد ہونے لگتا ہے بے چینی اور گھبراہٹ ہوتی ہے دل دھڑکنے اور سردرد کرنے لگتا ہے، قبض کی شکایت ہو جاتی ہے وغیرہ اگر سل و دق وغیرہ کی کثرت تحلیل سے یہ شکایت پیدا ہوئی ہو تو کمزوری، لاغری، کھانسی، بخار وغیرہ موجودہ سبب کی دیگر مخصوص علامتیں بھی کم وبیش ظاہر ہوتی ہیں احتباس حیض کی طبعی اور اتفاقی صورتوں میں بھی ان کے مخصوص اسباب موجود پائے جاتے ہیں اور ازالہ سبب کے بعد یہ شکایت بھی خود بخود رفع ہو جاتی ہے۔

عسر الطمث میں حیض عموماً وقت دشواری اور درد کے ساتھ آیا کرتا ہے گاہے درد نہایت شدید اور سخت بے چین کرنے والا ہوتا ہے کبھی شروع میں درد نہایت شدید ہوتا ہے اور پھر جیسے جیسے حیض آتا جاتا ہے درد کم ہوتا جاتا ہے اور کبھی درد آہستہ آہستہ شروع ہو کر بڑھتا جاتا ہے بالعموم حیض کے شروع ہونے سے ایک دوروز پہلے درد شروع ہوتا ہے اور کھل کر حیض آچکنے کے بعد چوبیس گھنٹے کے اندر اندر بند ہو جایا کرتا ہے اس کے ساتھ بالعموم تے، متلی وغیرہ کی دوسری شکایات بھی پائی جاتی ہیں۔

تشخیص: اس مرض کی تشخیص کچھ زیادہ مشکل نہیں ہوتی احتباس الطمث اور عسر الطمث میں بھی نمایاں فرق پایا جاتا ہے البتہ اس مرض کے سبب کو تشخیص کرنے میں کسی قدر کوشش سے کام لینا پڑتا ہے احتباس الطمث کے عام اسباب کی ضروری تشخیص اوپر علامات میں بیان کردی گئی ہیں البتہ عسر الطمث کے اسباب اور اقسام کے ضروری تشخیصی نکات ذیل میں درج ہیں۔ چنانچہ عسر الطمث ورمی میں درد ورم کی طرح مسلسل اور ٹیس دار ہوتا ہے اور اس کی ٹیسیں اوپر کی طرف ناف ریڑھ اور کمر تک اور نیچے رانوں تک جاتی ہیں اور ایام حیض سے دو تین روز قبل شروع ہو کر آخر تک رہتا اور نہایت شدید قسم کا ہوتا ہے اس کے ساتھ مریضہ کے پیڑو میں بوجھ اور ذکاوت حس اور سردرد، متلی اور کسی قدر بخار کی شکایت بھی پائی جاتی ہے۔

عسر الطمث سددی میں درد ٹھہر ٹھہر کر تشنجی قسم کا ہوتا ہے اور ایسا سخت ہوتا ہے کہ مریضہ کے ہوش وحواس بھی نہیں رہتے اس کے ساتھ دوران سر، متلی، قے، ہذیان اور گاہے ناک، منہ، مقعد یا مثانہ وغیرہ سے جریان خون کی شکایت بھی پائی جاتی ہے۔

عسر الطمث عصبی میں درد ثقیل اور عصبی قسم کا ہوتا ہے اس کی ٹیسیں عموماً کنج ران کے قریب سے شروع ہو کر ناف کے اردگرد کمر، پیٹ، کولہوں اور اکثر رانوں کی طرف جاتی ہیں گاہے اس کے ساتھ دردسر وغیرہ کی شکایت بھی پائی جاتی ہے۔ عسر الطمث غشائی میں درد عین خون حیض کے اخراج کے ساتھ دفعتاً شروع ہو جاتا ہے اور نہایت شدید قسم کا ہوتا ہے قبض کے ساتھ جھلیوں کے ٹکڑے بھی خارج ہوتے ہیں جسے بعض جاہل دائیاں غلطی سے اسقاط حمل سمجھ لیتی ہیں۔

عوارض و انجام مرض: یہ مرض عموماً مزمن قسم کا ہوتا ہے اور اگر مناسب علاج کے ذریعے اس کو بہت جلد دور نہ کردیا جائے تو حیض کا غلیظ خون جسم میں جمع ہو کر ورم رحم، اختناق الرحم، درد رحم اور عقر وغیرہ کی خاص شکایات کے علاوہ ضعف ہضم، متلی، پیاس کی زیادتی، عدم اشتہا، نفخ و قراقر شکم، کمی وخراں خون، استسقاء، اختلاج القلب، غشی، دردسر، دوران سر، تشنج، خارش وغیرہ اکثر قسم کے جلدی امراض وغیرہ بیسیوں قسم کی دیگر جسمانی شکایات پیدا کردے سکتا ہے۔

اصول علاج: اصل سبب مرض کو معلوم کرکے اس کو رفع کرنے کی کوشش کریں خلقی قسم کے احتباس الطمث میں سوائے رتق اور فم رحم کا سوراخ بند ہونے کے باقی تمام صورتیں قریب قریب لاعلاج ہوتی ہیں رتق اور فم رحم کے سوراخ کے بند ہونے کی صورت میں کسی ہوشیار جراح سے عمل جراحی کرا کر اخراج حیض کا راستہ بنا دینا چاہئے ورم رحم کی وجہ سے احتباس الطمث یا عسر الطمث کی شکایت ہو تو ورم کا مخصوص علاج کریں جب غلبہ بلغم فربہی یا سردی اور بارش میں بھیگنے کی وجہ سے یہ شکای ہو تو حیض کے مقررہ ایام سے دو چار روز پہلے مسہل دیں اور بیس گرام رائی کا سفوف کرکے گرم پانی میں شامل کرکے کسی ٹب یا ناند میں مریضہ کو دس پندرہ منٹ تک آبزن کرائیں شدت درد میں گل ٹیسو پچیس گرام، پوست خشخاش بارہ گرام دو لیٹر پانی میں جوش

دے کر اور اس میں تولیہ یا فلالین وغیرہ کا ٹکڑا تر کر کے گرم ٹکور کرائیں رانوں کے اندر کی طرف جونکیں لگوانی یا کسی لائق جراح سے رگ صافن کی فصد کھلوانا بھی مفید ہے داخلی طور پر حب القرطم' گاؤزبان ہر ایک پانچ گرام' پوست خربزہ' بادیان ہر ایک سات گرام 750 ملی لیٹر پانی میں جوش دیں' جب تیسرا حصہ باقی رہ جائے تو شربت بزوری پچاس ملی لیٹر ملا کر پلائیں۔ گاہے اس میں پرسیاؤشاں اور مشطرامشیع ہر ایک چھ چھ گرام کا اضافہ بھی کرلیا کرتے ہیں احتباس الطمث امتلائی اور ورمی میں فصد صافن کے بعد لعاب بہدانہ تین گرام' شیرہ عناب پانچ دانہ' عرق گاؤزبان 150 ملی لیٹر میں نکال کر اور شربت نیلوفر پچیس ملی لیٹر ملا کر پلائیں۔ احتباس الطمث صفراوی میں تخم کاسنی' تخم خیارین' پرسیاؤ شاں' اصل السوس مقشر' گاؤزبان ہر ایک پانچ گرام' عناب پانچ دانہ رات کو گرم پانی میں بھگو کر صبح مل چھان لیں اور خمیرہ بنفشہ پچاس گرام اس میں حل کر کے مریضہ کو پلادیا کریں احتباس طمث ریحی میں بادیان' انیسون' نانخواہ' کرویہ' صعتر فارسی' فلفل سیاہ' زیرہ سفید' نمک طعام ہر ایک چھ گرام سب کو کوٹ پیس کر سفوف بنائیں اور تین گرام پانی کے ساتھ کھائیں اگر کمی خون اور عام جسمانی کمزوری کی وجہ سے یہ شکایت ہو تو مقویات مثلاً مرکبات فولاد وغیرہ کا استعمال کرائیں میلان الرحم وغیرہ کی صورت میں ان اسباب کو دور کریں قبض کی شکایت نہ ہونے دیں اگر ہو تو ہر حالت میں سب سے پہلے اسے رفع کردیں مرض رفع ہوجانے کے بعد کشتہ مروارید بیس ملی گرام اور سپاری پاک بارہ گرام یا معجون حمل عنبری علوی خانی پانچ گرام وغیرہ کے استعمال سے رحم کی تقویت کریں۔

دستور العلاج: (1) کمی خون اور عام جسمانی کمزوری کی صورت میں کشتہ فولاد بیس ملی گرام' دواء المسک معتدل جواہر والی یا خمیرہ ابریشم حکیم ارشد والا پانچ گرام میں ملا کر صبح کو کھلائیں۔

(2) غذا کے بعد دونوں وقت شربت فولاد تین تین گرام چٹادیا کریں (3) شام کو ماء اللحم سادہ یا عنبری ساٹھ ملی لیٹر میں شربت انار شیریں پچیس ملی لیٹر ملا کر پلائیں یا ماء الذہب پانچ قطرے ماء اللحم ساٹھ گرام میں ملا کر پلا دیا کریں۔

اگر رحم کی جھلی میں ورم کی وجہ سے عسر و احتباس الطمث کی شکایت ہو تو (1) چرائتہ' بیخ بادیان' بیخ پنبہ ہر ایک سات گرام پانی میں جوش دے کر چھان کر شربت بزوری پچاس ملی لیٹر اس میں ملا کر صبح کو پلادیا کریں۔ (2) حب تنکار تین عدد رات کو سوتے وقت نیم گرم پانی کے ساتھ استعمال کرائیں۔ (3) گل بابونہ' عنب الثعلب خشک' قیصوم' مرزنجوش ہر ایک بارہ گرام کو دو سیر پانی میں جوش دیں جب 750 ملی لیٹر رہ جائے' چھان کر دایہ سے رحم میں پچکاری کرائیں اور (4) گل بابونہ' عنب الثعلب خشک' نمک طعام ہر ایک ساٹھ گرام دس لیٹر پانی میں جوش دے کر پندرہ یا بیس منٹ تک مریضہ کو اس میں آبزن کرائیں۔فربہی کی صورت میں دواء الملک صغیر تین گرام پہلے کھلا کر اوپر سے تخم کرفس' انیسون' تخم کاسنی' اجوائن' تخم میتھی' اسارون ہر ایک تین گرام پانی میں جوش دے کر صاف کر کے گل قند پچاس گرام اس میں ملا کر دوبارہ چھان کر پلادیا کریں۔ پیڑو پر سنبل الطیب' دارچینی' حب بلسان' عود بلسان' قسط تلخ' دانہ الائچی خورد' جائفل ہر ایک چھ گرام سب کو نیم کوفتہ کر کے دو پوٹلیاں بنائیں اور یکے بعد دیگرے توے پر گرم کر کے ٹکور کریں۔ سردی کی صورت میں ابہل' پرسیاؤشاں' مشکطرامشیع ہر ایک سات گرام' ترمس' پودینہ خشک ہر ایک پانچ گرام' نبات سفید چالیس گرام بقدر ضرورت پانی میں جوش دے کر چھان کر گرم گرم پلا دیا کریں اور زعفران' مشک' عنبر' عود شیریں' ناگرموتھ' لونگ ہر ایک بقدر ضرورت لے کر باریک پیسیں اور گلاب میں ملا کر ریشمی کپڑا اس میں آلودہ کر کے فرزجہ بنا کر اندام نہانی میں رکھوائیں۔

دستور جدید۔ حب مدر حیض: صبح' دوپہر' شام کو ایک ایک گولی کھلائیں یا (2) مطبوخ حب قرطم یا یہ نسخہ استعمال کرائیں (3) پوست املتاس' گرہ بانس' پوست اخروٹ ہر ایک بارہ گرام' پرسیاؤشاں' باؤبڑنگ' ڈوڈہ کپاس' ہر ایک سات گرام' تخم گندنا' خارخسک' تخم ترب' تخم گذر' شونیز ہر ایک تین گرام پرانا گڑ ساٹھ گرام' سب دواؤں کو پانی میں جوش دے کر صاف کرلیں اور گرم گرم مریضہ کو صبح کے وقت پلادیا کریں اس کے ساتھ ہی مریضہ کو ذیل کے جوشاندے میں آبزن کرائیں گل بنفشہ' اکلیل الملک'

صعتر' سداب' پودینہ' مرزنجوش' تخم شبت ہر ایک ساٹھ گرام' دس لیٹر پانی میں جوش دے کر صاف کر کے کسی ٹب یا ناند میں ڈال کر اس میں مریضہ کو کمر تک بٹھائیں۔

منتخب و مجرب مرکبات - حب مدر حیض: جو عسر و احتباس الطمث میں نہایت مفید و مجرب ہے۔ صفتہ: صبر سقوطری زرد دو گرام' ہیرا کسیس مائل بہ سفیدی' زعفران کشمیری ہر ایک ایک گرام سب کو پانی میں باریک پیس کر تین گولیاں بنالیں ایک گولی صبح ایک دوپہر کو دو بجے اور ایک رات کو سوتے وقت پانی یا عرق بادیان 100 ملی لیٹر کے ہمراہ چار یا پانچ یوم کھلائیں اگر یہ وزن گرمی کرے تو اس کو کم کر دیں یا اوپر سے لسی پلا دیں۔

مطبوخ حب قرطم: عسر و احتباس الطمث بلغمی میں نہایت نافع ہے۔ صفتہ: حب قرطم پانچ گرام' بادیان' گاؤزبان' تخم خرپزہ' پرسیاؤشاں ہر ایک سات گرام' پوست خرپزہ نو گرام سب دواؤں کو 750 ملی لیٹر پانی میں جوش دیں' جب تیسرا حصہ رہ جائے صاف کر کے شربت بزوری پچاس ملی لیٹر اس میں حل کر کے گرم گرم مریضہ کو پلا دیا کریں۔

سفوف مدر حیض: عام معمول و مجرب ہے۔ صفتہ: ریوند چینی' شورہ قلمی' جواکھار' زیرہ سفید ہر ایک بارہ گرام' شکر تری ہم وزن ادویہ کوٹ چھان کر سفوف بنائیں اور بقدر سات گرام پانی کے ہمراہ صبح شام استعمال کرائیں۔

حبوب مدر حیض: بلغمی قسم کے احتباس حیض میں نہایت نافع ہے۔ صفتہ: مرمکی' جاؤشیر' سکبینج' ہینگ' مجیٹھ ہر ایک چھ گرام سب کو باریک پیس کر بسکھپرہ کی تازہ جڑ کے عرق میں ملا کر چنے کے برابر گولیاں بنالیں اور ان میں سے تین گرام لے کر تازہ پانی کے ساتھ نگل لیا کریں۔

ڈاکٹری علاج: ہدایات مندرجہ علاج طبی پر عمل کریں نشوونما کی کمی اور برودت مزاج کی وجہ سے ابتدائی قسم کے احتباس الطمث میں پالی گلینڈیولر ٹیبلائڈ (ساختہ برووبلکم کمپنی) کا استعمال کرائیں اسی طرح پائیروگائی نون Pyrogynon اور تھی لین Theelin ساختہ پارک ڈیوس کمپنی کی بمقدار ایک سی سی کی زیر جلد یا اندرون عضلات چار سے چھ پچکاریاں ایام ماہواری سے قبل کرانا۔ اکثر نافع اور مفید ہوتا ہے۔ کمی خون کی وجہ سے ہو تو مریضہ کی صحت عامہ کو بہتر بنائیں اور مقویات کا استعمال کرائیں ذیل کا نسخہ ایسے احتباس الطمث میں نافع ہے:

نسخہ جو کمی خون کی وجہ سے ظاہر ہونے والے احتباس حیض میں نافع ہے:

فیرائی سلفیٹس	70 ملی گرام
میگ سلف	700 ملی گرام
ایسڈ سلفیورک ایرومیٹک	15 قطرے
ٹنکچر زنجبرس	20 قطرے
انفیوژن جنشن کو	25 ملی لیٹر

سب کو ملا کر رکھ لیں بقدر دو دو چمچہ چائے بھر دن میں دو مرتبہ غذا کے بعد استعمال کریں اگر سردی لگ جانے کی وجہ سے یہ شکایت ہوئی ہو تو ڈوز پاوڈر 350 ملی گرام گرم گرم پانی کے ساتھ دیں یا ذیل کا معرق نسخہ دیں:

لائیکر ایمونیا ایسی ٹیٹس	2 گرام
سپرٹ ایتھر سلفیورس کمپونڈ	ایک گرام
مسچورا کلورو فارمائی	25 ملی لیٹر

ایسی ایک ایک خوراک ہر چوتھے گھنٹے پلا دیا کریں۔ پل ایلوزایٹ مرہ' ارگوپی اول فلیونا پلز اور ایلی ٹرس کارڈیل ایور وغیرہ مخصوص ادویہ کا استعمال بھی نافع ہوتا ہے اگر عسر الطمث میں درد نہایت شدید ہو تو سوڈا ایسی سیلاس 350 ملی گرام دن میں تین

مرتبہ یا اینٹی پائیرین، فناسٹین، اسپرین 175 ملی گرام سے 350 ملی گرام کی مقدار میں یا پائیرا میڈون پانچ سے آٹھ گرین کی مقدار میں جن کے ساتھ کیفین سائٹراس بھی بمقدار 700 ملی گرام تک شامل کرلی گئی ہو استعمال کرائیں ناک کے نتھنوں میں آٹھ فیصدی کا محلول کوکین لگانا اور ایٹروپین ٹیبلیٹس چوتھائی ملی گرام کا دن میں تین مرتبہ استعمال کرانا تسکین درد کے لئے نہایت مفید اور فوری موثر ہے۔ عسر الطمث کے لئے ذیل کا نسخہ بھی اکثر مفید اور موثر ہوتا ہے:

پوٹاش برومائیڈ	350 ملی گرام
ایکسٹریکٹ ہائیڈراسٹس لکوئیڈ	10 قطرے
لائیکر سیڈان	30 قطرے
ایکوا	25 ملی لیٹر

ایسی ایک ایک خوراک دن میں چار مرتبہ استعمال کرائیں اگر سیلان الرحم کی وجہ سے احتباس الطمث کی شکایت ہو تو کیلشیم لیکٹیٹ 175 ملی گرام کی مقدار میں روزانہ تین مرتبہ استعمال کرانا اکثر نافع ثابت ہوتا ہے۔

غذا و پرہیز: لطیف زود ہضم اور مقوی دیں مثلاً دودھ، مکھن، بسکٹ، پلاؤ، مونگ کی دال چپاتی، بکری کا گوشت، پالک، کدو، تری وغیرہ۔ جماع زیادہ رنج وغیرہ، اُچھلنے کودنے، دوڑنے اور جلد جلد سیڑھیاں چڑھنے یا شدید تکان آمیز ورزش وغیرہ سے پرہیز کرائیں۔

کثرت حیض

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
حیض کی کثرت	کثرت طمث	Menorrhagia منیوراجیا

کیفیت وماہیت: اس مرض میں زیادتی خون یا خرابی رحم کی وجہ سے ایام ماہواری کے زمانہ میں مقدار معینہ سے زیادہ مقدار میں درد یا بغیر درد کے ساتھ خون خارج ہوتا ہے۔

اسباب: کبھی امتلائے خون یعنی خون کی پیدائش زیادہ ہونے کی وجہ سے کوئی رگ پھول کر پھٹ جاتی ہے بعض اوقات رحم کی متعدد خرابیاں مثلاً سوزش رحم، رحم کا گر جانا، رحم کا ٹل جانا یا رحم کے پھٹ جانے سے یا ایام ماہواری میں مجامعت کرنے سے بھی یہ مرض پیدا ہوجاتا ہے اس کے علاوہ رقت خون، ہزال العکلیہ، سل یا گرم اور تیز چیزوں کے کثرت استعمال سے صفرا کی پیدائش زیادہ ہوکر اس مرض کا سبب ہوتی ہے۔

علامات: اگر زیادتی خون کی وجہ سے ہو تو خون کے نکلنے سے کسی قسم کی کمزوری نہیں معلوم ہوتی بلکہ ایک قسم کی سبکی اور ہلکا پن محسوس ہوتا ہے اور اگر رحم کی خرابیوں کی وجہ سے ہو تو خون درد کے ساتھ آتا ہے اور ضعف و نقاہت بہت زیادہ محسوس ہوتی ہے بدن کمزور اور چہرے کا رنگ زرد ہوجاتا ہے پیاس کی زیادتی اور نبض تیزی کے ساتھ جلد جلد چلتی ہے۔

نوٹ: اگر ایام حیض میں خون کی زیادتی ہو تو کثرت حیض کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے اور اگر زمانہ حیض کے علاوہ دنوں میں کسی خاص وجہ سے خون جاری ہوجائے تو استحاضہ کہا جاتا ہے لیکن علاج دونوں کا قریب قریب یکساں ہے۔

اصول علاج: اصل سبب کو معلوم کرکے رفع کریں چنانچہ اگر خون کی زیادتی کی وجہ سے ہو تو جس وقت تک کمزوری محسوس نہ ہو بند نہ کریں اور اگر رحم کی یا دیگر کسی خرابی سے ہو تو اس کا مناسب علاج کریں اگر صفراء کا غلبہ ہو تو سرد و تر دوائیں مثلاً بہدانہ، گل نیلوفر، تخم خرفہ وغیرہ استعمال کریں اور اگر خون ایک دم روکنے کی ضرورت پیش آئے تو حابسات اور قابضات مثلاً سنگجراحت، گل ارمنی، دم الاخوین وغیرہ استعمال کریں۔ اگر ضعف بھی محسوس ہو تو تقویت کے لئے طباشیر، دانہ الائچی، زہر مہرہ، یشب، مربہ

سیب، مربہ بہی وغیرہ کھلائیں۔ خون روکنے یا کم کرنے کے لئے مریضہ کی چارپائی کے پیروں کی طرف والے دونوں پائے کسی قدر اونچا کرنے سے بھی مفید ہوتے ہیں۔

دستور العلاج: گیرو، سنگجراحت ہر ایک ایک گرام دونوں کو پیس کر پھانک لیں اوپر سے لعاب بہدانہ، شیرہ حب الاس، شیرہ تخم خرفہ سیاہ، شیرہ بیخ انجبار ہر ایک تین گرام، عرق گاؤزبان 100 ملی لیٹر، عرق بید مشک پچاس ملی لیٹر میں نکال کر شربت انار شیریں پچیس ملی لیٹر ملا کر پلائیں۔

نکتہ: بعض اوقات تقویت دل ودماغ کے لئے پہلی دونوں دواؤں کو خمیرہ گاؤزبان سادہ بارہ گرام میں ملا کر ورق نقرہ ایک عدد لپیٹ کر کھلاتے ہیں اور نسخہ قوی کرنے کے لئے تخم بارتنگ تین گرام شیرہ جات مذکورہ پر چھڑک کر استعمال کرتے ہیں۔ اگر اس نسخہ سے آرام نہ آئے تو حسب ذیل دستور العمل اختیار کریں:

(1) صبح سنگ جراحت ایک گرام، دم الاخوین ایک گرام، کہربا شمعی ایک گرام، مروارید 125 ملی گرام باریک پیس کر شربت انجبار پچیس گرام میں ملا کر چاٹنے کو دیں اور اوپر سے شیرہ بیخ انجبار تین گرام، شیرہ کوکنار تین گرام، شیرہ تخم خرفہ سیاہ تین گرام، شیرحب آلاس تین گرام پانی میں نکال کر رب بہی پچیس ملی لیٹر ملا کر دیں۔ (2) قرص کافور مروارید ی تین گرام شام کو شیرہ جات مذکورہ کے ساتھ پلائیں۔ (3) دن میں دو دفعہ کافور محلول چھ قطرے پانی میں ملا کر پلائیں۔ (4) گل ملتانی پانی میں گوندھ کر اس کی دو ٹکیاں بنائیں۔ ایک پیڑو میں اور ایک اس کے مقابل پشت پر باندھ دیں۔

نکات مطب: (1) اگر کثرت طمث اس حد تک ہو کہ اس سے غشی لاحق ہونے لگے تو اس وقت حب مروارید دو عدد، خمیرہ مروارید پانچ گرام ہمراہ عرق عنبر 100 ملی لیٹر استعمال کرائیں، فوری فائدہ ہوگا۔ (2) اگر ضعف رحم کی وجہ سے حیض کی کثرت ہو اور سیلان کی شکایت ہو تو کشتہ خبث الحدید بیس ملی گرام، کشتہ مرجان بیس ملی گرام، معجون موچرس سات گرام میں ملا کر صبح کو کھلائیں۔ (2) شام کو سفوف کشنیز پانچ گرام شیر گاؤ کے ساتھ کھلائیں۔

دستور جدید: کلس لبنی (کیلشیم لیکٹیٹ) ایک گرام صبح و شام دیں اور تیزاب گندھک محلول (سلفیورک ایسڈ ڈائلیوٹ) پانچ قطرے بارہ ملی لیٹر پانی میں ملا کر دن میں تین مرتبہ دیں۔

منتخب مجربات و مرکبات۔ سفوف کشنیز: کثرت حیض، رعشہ اور خفقان کے لئے مفید ہے نیز ہر قسم کے دستوں کو روکتا ہے۔ صفت: کشنیز خشک بریاں پچیس گرام، گل ارمنی، طباشیر، بسد سوختہ، کہربا شمعی ہر ایک بارہ گرام، اقاقیا چھ گرام، دارچینی، عود خام، گل مختوم، زعفران ہر ایک ڈیڑھ گرام سب کو کوٹ چھان کر سفوف بنائیں اور سات گرام صبح کے وقت شربت سیب یا شربت نیلوفر کے ساتھ استعمال کریں۔

دوا: کثرت حیض کے لئے مفید ہے۔ صفت: تالمکھانہ، مائیں خورد، سنگجراحت، نبات سفید ہم وزن کوٹ چھان کر سفوف بنائیں پانچ گرام تازے دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔

ضماد حابس: خون حیض و نفاس کے روکنے کے لئے مجرب ہے۔ صفت: برگ حنا دو حصہ، جنطیانہ ایک حصہ دونوں کو کوٹ چھان کر پانی میں گوندھیں ضرورت کے وقت ہاتھ کی ہتھیلی اور پاؤں کے تلوؤں پر ضماد کر کے ایک پہر دھوپ میں بیٹھیں۔

علاج ڈاکٹری: ہدایات مندرجہ طبی پر عمل کریں مریضہ کو آرام سے لٹائے رکھیں اس کے علاوہ حسب ذیل نسخہ جات بہت زیادہ مفید ہیں:

(1)	ایکسٹریکٹ ارگٹ لکوئڈ	3 گرام
	سلی سلک ایسڈ	280 ملی گرام
	سپرٹ جونی پیرائی	40 گرام

سپرٹ آرنشیائی 40 گرام
ایکوا سینی موماٹی 150 ملی لیٹر
سب کو باہم ملا کر مکسچر بنائیں اس میں سے ایک چمچہ چائے بھر دن میں دو تین مرتبہ استعمال کریں۔

(2) گیلک ایسڈ ایک گرام
ایسڈ سلفیورک ڈل 2 گرام
ٹنکچر اوپیم 2 گرام
انفیوژن روز کمپونڈ 100 ملی لیٹر
سب کو بخوبی ملا کر مکسچر بنالیں اور اس میں سے چار چار ڈرام ہر چار گھنٹہ بعد استعمال کریں۔

(3) برومائڈ آف پوٹاشیم 350 ملی گرام
ٹنکچر آف ہائیوسائمس (صمغ بزرالبنج) 10 قطرے
ایکسٹریکٹ ہائیڈراسٹس لیکوئیڈ (آب بیخ زرد) 10 قطرے
آب مقطر تا 25 ملی لیٹر
سب کو اچھی طرح ملا کر مکسچر بنائیں ایسی ایک ایک خوراک صبح وشام استعمال کریں۔

غذا: دودھ سوڈا' ساگودانہ' چاول' آش جو' پالک' خرفہ' کدو' ٹنڈا وغیرہ۔

پرہیز: گوشت' گرم مصالحہ' مرچ سرخ' چائے' انڈا وغیرہ استعمال نہ کریں دھوپ میں چلنے پھرنے اور زیادہ حرکت کرنے سے بھی پرہیز کریں۔

سیلان رحم

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
سفید پانی آنا	سیلان الرحم	لیوکوریا Leúcorrhoea

کیفیت وماہیت: اس مرض میں اندام نہانی یا رحم کی وجہ سے غشاء مخاطی سے ایک سفید زردی مائل رطوبت خارج ہوتی رہتی ہے جس میں کریات مہبل بھی شامل ہوتے ہیں۔

اقسام: سیلان رحم کی کئی قسمیں کی جاسکتی ہیں: (1) چھوٹی بچیوں کا سیلان یہ عموماً کیڑوں' تیز خراش کرنے والے پیشاب' حکة الفرج وغیرہ سے ہوجاتا ہے۔ (2) نوجوان کنواری لڑکیوں کا سیلان' یہ عموماً رنج' فکر اور خراب صحت سے ہوتا ہے اور بالعموم حیض کے دنوں کے قریب ہوتا ہے۔ (3) اولاد والی عورتوں کا سیلان یہ بالعموم گردن رحم کی خراش یا شقاق سے ہوتا ہے' کبھی مزمن سوزاک سے بھی سیلان شروع ہو جاتا ہے۔ (4) نئی شادہ شدہ عورتوں کا سیلان یہ عموماً رحم کے التہاب سے ہوا کرتا ہے۔
(5) سن یاس کا سیلان یہ کبھی تو باطن رحم کے التہاب سے ہوتا ہے مگر اکثر رحم یا عنق الرحم کے سرطان سے ظہور پذیر ہوتا ہے۔

سیلان الرحم کی ان مختلف صورتوں کو حسب ذیل اقسام میں بھی تقسیم کیا جاسکتا ہے گو یہ تقسیم پہلی تقسیم سے پوری طرح مطابقت نہیں رکھتی:

(1) سیلان فرجی...... اس میں اندام نہانی کے بیرونی حصہ سے رطوبت خارج ہوتی ہے۔
(2) سیلان مہبلی...... جس میں اندام نہانی کے اندرونی حصہ سے رطوبت خارج ہوتی ہے۔
(3) سیلان رحمی...... جس میں رحم سے رطوبت خارج ہوتی ہے۔

(4) سیلان عنقی......جس میں گردن رحم سے رطوبت کا اخراج ہوتا ہے۔

(5) سیلان سرطانی......جس میں سرطان کی وجہ سے رطوبت کا اخراج ہوتا ہے۔

اسباب مرض: یہ مرض عموماً رحم کی خرابیوں سے ہوا کرتا ہے چنانچہ رحم کا ٹل جانا یا متورم ہو کر ایام میں بے ترتیبی ہونا' چھوٹی عمر میں حمل قرار پا جانا اس کے علاوہ عام کمزوری' اوائل عمر میں شادی یا استقرار حمل' کمی خون' تنگی معاش' خیالات فاسدہ یا امراض حاد مثلاً سوزاک' آتشک' سل' نقرس' اور یا وجع المفاصل وغیرہ اس مرض کا موجب ہوتے ہیں۔

علامات: رقیق یا غلیظ زردی مائل سفید رطوبت خارج ہوتی رہتی ہے جس سے چہرہ زرد' بدن کمزور اور طبیعت ست رہتی ہے کمر میں درد بھی ہوتا ہے اکثر ہاتھ پاؤں جلتے ہیں ایام ماہواری میں بھی بے قاعدگی ہو جاتی ہے پیشاب کی احتیاج بار بار ہوتی ہے اکثر قبض کی بھی شکایت ہو جاتی ہے پنڈلیوں میں درد اور پیڑو میں سختی محسوس ہوتی ہے مزاج چڑچڑا ہو جاتا ہے۔

تشخیص: سیلان فرجی میں لیس دار سفید اور چمک دار رطوبت خارج ہوتی ہے سیلان مہبلی میں سفیدی مائل ترش رطوبت کا اخراج ہوتا ہے سیلان رحمی میں رطوبت انڈے کی سفیدی کی طرح مگر کبھی زرد ہوتی ہے سیلان عنقی میں شفاف کھاری انڈے کی سفیدی کی طرح کی رطوبت خارج ہوتی ہے اس میں اور سیلان رحمی کی رطوبت میں یہ فرق ہے کہ یہ زیادہ لیس دار ہوتی ہے اور بچوں والی عورتوں میں ہوتی ہے سیلان سرطانی میں ابتدا پانی کی طرح رطوبت بکثرت خارج ہوتی ہے بعد میں یہ رطوبت سرخی مائل ہو جاتی ہے اور عموماً سن یاس کے بعد شروع ہوتی ہے۔

فروق الامراض: اس مرض کا بثور رحم' قروح رحم' سوزاک اور بواسیر رحم سے امتیاز ضروری ہے بثور رحم میں رطوبت بہت قلیل مقدار میں خارج ہوتی ہے مریضہ سوزش اور خارش سے پریشان ہوتی ہے سوزاک اور قروح میں گاڑھی بدبودار پیپ خارج ہوتی ہے اور مریضہ کو درد بھی ہوتا ہے بواسیر رحم میں مسوں کے علاوہ سیاہ یا سرخ رطوبت خارج ہوتی ہے لیکن سیلان رحم میں رطوبت زیادہ مقدار میں خارج ہوتی ہے سوزش اور درد نہیں ہوتا۔

اصول علاج: اصل مرض کی تشخیص کر کے اس کا مناسب تدارک کریں۔ اگر رحم کی خرابیوں سے ہو تو اس کو معلوم کر کے رفع کریں اور اگر کسی مرض حاد کی وجہ سے ہو تو اس مرض کے ساتھ ساتھ پوری کوشش کے ساتھ اس کو بھی دور کریں۔ اگر اس کا سبب اخلاط فاسدہ ہوں تو خلط غالب کا بذریعہ منضج و مسہل ازالہ کریں اس میں دن میں ایک یا دو مرتبہ نمک اور گرم پانی یا پھٹکری گرم پانی میں ملا کر اس سے رحم میں پچکاری کرنا بہت مفید ہوتا ہے۔

دستور العلاج: اگر رحم کی جھلیوں میں پرانا ورم ہونے کی وجہ سے یہ شکایت ہو تو کشتہ خبث الحدید تیس ملی گرام' قرص رصاص دو عدد' جوارش جالینوس پانچ گرام میں ملا کر صبح کو اور معجون سپاری پاک سات گرام دودھ کے ساتھ دوپہر کو کھائیں کھانا کھانے کے بعد حب پپیتہ تازے پانی کے ساتھ استعمال کریں رحم کو صاف کرنے کیلئے خارجی طور پر گل بابونہ بارہ گرام' عنب الثعلب خشک بارہ گرام' قیصوم بارہ گرام' مرزنجوش بارہ گرام سب کو دو لیٹر پانی میں جوش دیں جب 750 ملی لیٹر رہ جائے' چھان کر اس پانی کا بذریعہ انیما (پچکاری) استعمال کرائیں۔ اگر ضعف اعصاب کی وجہ سے یہ مرض پیدا ہوا ہو تو کشتہ قلعی دو برنج' معجون سپاری پاک سات گرام میں ملا کر صبح وشام کھلائیں رات کو سوتے وقت جدوار ایک گرام' عود صلیب ایک گرام باریک پیس کر خمیرہ گاؤزبان عنبری سات گرام میں ملا کر دودھ وغیرہ سے کھلائیں۔

نکتہ: مرض زائل ہو جانے کے بعد اکثر کمزوری اور بدہضمی کی شکایت باقی رہ جاتی ہے اس کے لئے قرص تامیسر ایک عدد' قرص رصاص دو عدد' معجون نانخواہ سات گرام میں ملا کر صبح وشام کھلائیں اور کھانا کھانے کے بعد حب ترش مشتہی استعمال کرائیں۔ خارجی علاج کے لئے پھٹکری دو گرام' کات سفید چار گرام باریک پیس کر گرم پانی میں ملا کر یا مازو سوختہ تین گرام' پھٹکری تین گرام باریک پیس کر گرم پانی 250 ملی لیٹر میں حل کر کے پچکاری کرائیں۔

منتخب مجربات و مرکبات - تریاق الرحم: گل سپاری' صمغ ڈھاک ہر ایک پچاس گرام' اسگندنا گوری' اندر جو شیریں ہر ایک پچیس گرام' نبات سفید 100 گرام سب کو کوٹ چھان کر کشتہ قلعی' کشتہ مرجان ہر ایک تین گرام' کشتہ عقیق اضافہ کریں اور ضرورت کے وقت دو گرام شیر مادہ گاؤ کے ساتھ استعمال کریں۔

کشتہ زاج: پھٹکری سفید 200 گرام' کافور پچیس گرام دونوں کو عرق لیموں کے ساتھ ایک پہر سحق بلیغ کر کے خشک کریں اور مٹی کے برتن میں گل حکمت کر کے تین کلوگرام اُپلوں کی آنچ دیں' سرد ہونے پر 250 ملی گرام معجون سپاری پاک میں ملا کر کھلائیں۔

سفوف موچرس: گل دھاوا' گل فوفل' موچرس' صمغ عربی' مولسری ہر ایک چھ گرام' نبات سفید پچیس گرام سب کو کوٹ چھان کر سفوف بنائیں اور چھ گرام تازے پانی یا دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔

سفوف سیلان الرحم: تخم' مجیٹھ' گل پستہ' صمغ ڈھاک' خارخسک خورد مازو سبز' نخود بریاں ہر ایک بارہ گرام کوٹ چھان کر کھانڈ ہم وزن ملالیں اور سات گرام تازے پانی کے ساتھ کھلائیں۔

معجون سپاری پاک: سیلان الرحم کو مفید ہے نیز تقویت باہ اور امساک کے لئے بھی مستعمل ہے حمل پر اعانت کرتی ہے۔ صفتہ: مجیٹھ 125 گرام' چھالیہ' مارو' چھوارہ آدھ کلو تینوں کو دس لیٹر گائے کے دودھ میں جوش دیں۔ جب تمام اجزاء گل جائیں اور دودھ کا کھویا بن جائے تو تمام کو باریک پیس کر محفوظ رکھیں اس کے بعد آرد موتگ 125 گرام' گوند بھونا ہوا' نشاستہ بھونا ہوا ہر ایک نصف کلوگرام' مغز بادام بھونے ہوئے آدھ کلو علیحدہ رکھیں۔ گھی ایک کلو' قند سفید تین کلو۔ قند کا قوام کر کے بھونی ہوئی اشیاء ملائیں۔ اس کے بعد باقی ادویہ کوٹ چھان کر شامل کریں۔

گوکھرو آدھ کلوگرام' صمغ ڈھاک' مغز نارجیل ہر ایک 250 گرام' ثعلب مصری دارچینی' لونگ' الائچی خورد' زنجبیل ہر ایک 58 گرام' گل پستہ' گل سپاری ہر ایک چودہ گرام' جائفل پچیس گرام' چھال کچنال' چھال کیکر' چھال سنکھاہولی ہر ایک چھ گرام' کھویہ مذکور کے ہمراہ ملا کر سب اجزاء کو ایک جگہ کرلیں اور زعفران پچاس گرام' مشک چھ گرام' عرق گلاب میں کھرل کر کے اضافہ کریں۔ پچیس گرام صبح اور پچیس گرام شام کو دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔

علاج ڈاکٹری: ہدایات مندرجہ طبی پر عمل کریں مریضہ کو آرام سے لٹائیں اٹھنے بیٹھنے کی ممانعت کر دیں اور سوڈیائی بائیورے ٹس 50 ملی لیٹر بوریکس ایک چمچ چائے بھر نصف لیٹر پانی میں ملا کر انیما سرنج کے ذریعے سے دھو ڈالیں یا زنسائی سلفیٹس تین گرام' ایلومی نس سلفیٹس تین گرام' گلسرایناٹی 150 ملی لیٹر ایک لیٹر پانی میں ڈال کر پچکاری کے ذریعے استعمال کریں یا حسب ذیل نسخہ استعمال کرائیں:

ایکسٹریکٹ ہیریاسنیٹا فلوئڈ	8 گرام
ایکسٹریکٹ پائی نس کنیاڈنس فلوئڈ	8 گرام
ایکسٹریکٹ ہیما میلس فلوئڈ	8 گرام
گلیسرین	125 ملی لیٹر

سب کو باہم ملا کر رکھ لیں اور بقدر ایک ایک ڈرام دن میں چار مرتبہ استعمال کریں۔

غذا: بکری کا شوربا چپاتی' مونگ کی دال اور ترکاریاں وغیرہ۔

پرہیز: ثقیل اور تمام بادی چیزوں سے پرہیز کریں گوشت' مرچ' کھٹائی وغیرہ بھی نہ استعمال کریں۔

اختناق الرحم

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
باؤ گولہ	اختناق الرحم	ہسٹریا Hysteria

یادداشت: (1) چونکہ اس مرض میں مریضہ کو محسوس ہوتا ہے کہ اس کے پیڑو یا پیٹ کے اندر سے ہوا کا ایک گولہ سا اٹھ کر اس کے حلق میں پھنس گیا ہے اس لئے اس کو ہندی میں باؤ گولہ کہتے ہیں۔

(2) چونکہ اس مرض میں اکثر مریضہ کو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ اس کا گلا گھونٹا جا رہا ہے اور اس کو پہلے رحم کا خاص شرکی مرض خیال کیا جاتا تھا اس لئے اس کو اطباء کی اصطلاح میں اختناق الرحم کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔

(3) ہسٹریا ایک یونانی لغت ہے جو ہسٹر سے مشتق ہے اور ہسٹرا کے لغوی معنی ہیں رحم اس سے ظاہر ہے کہ قدیم یونانی اطباء اور مغربی اطباء (ڈاکٹر) بھی پہلے اسے رحم ہی کا مخصوص مرض خیال کرتے تھے۔

تعریف وماہیت مرض: اس مرض میں بالعموم مریض کو غشی کی طرح کے مخصوص دورے پڑا کرتے ہیں اور چونکہ یہ مرض زیادہ تر عورتوں میں رونما ہوتا ہے اور اس کے ساتھ ان میں اکثر رحم وغیرہ اعضائے مخصوصہ میں بھی کوئی نہ کوئی خرابی پائی جاتی ہے اس لئے اس کو عورتوں کا خاص مرض سمجھ لیا گیا تھا لیکن ابن زکریا رازی اور اس کے مابعد کے اطباء نے اس مرض کی مخصوص علامتیں شاذونادر مردوں میں بھی دیکھی تھیں اس لئے اس وقت سے یہ خیال پیدا ہوا کہ یہ مرض خصوصیت کے ساتھ رحم اور عورتوں سے ہی متعلق نہیں ہے بلکہ مردوں میں بھی ہوسکتا ہے چنانچہ دور حاضر کی تحقیقات سے یہ امر اب پوری طرح واضح ہوگیا ہے کہ اختناق الرحم یا ہسٹریا فی الحقیقت ایک قسم کا ذہنی اور عصبی مرض ہے جو عورتوں میں زیادہ پایا جاتا ہے بالخصوص جاہل مرد اور عورتیں اس کو آسیب کا نتیجہ قرار دیتی ہیں۔

اسباب مرض: یہ مرض بالعموم جوان عمر کی نازک مزاج عورتوں میں ظاہر ہوا کرتا ہے خصوصاً جب ان کا نظام عصبی خلقی طور پر کمزور ہو اور ان میں اس مرض کی موروثی استعداد پائی جائے اس کے ساتھ ان میں اکثر احتباس حیض و نفاس، سیلان الرحم یا میلان الرحم وغیرہ کی کوئی نہ کوئی شکایت بھی کم وبیش ضرور پائی جاتی ہے بقول اطبائے قدیم گاہے مادہ منویہ کے احتباس اور تعفن سے بھی یہ شکایت پیدا ہوجایا کرتی ہے اکثر اوقات شدید قبض، سوء ہضم، نفخ شکم، غم وغصہ، فکرو پریشانی، خوف اور مایوسی وغیرہ کی قسم کے نفسانی جذبات کا غلبہ اور فوری صدمات وغیرہ اس کے اسباب واصلہ ہوا کرتے ہیں گاہے طویل بے خوابی، حد سے زیادہ تکان، دیگر تحلیل کردینے والے اسباب بھی اس کو پیدا کردیا کرتے ہیں آج کل کی تعلیم یافتہ ذکی الحس اور نازک مزاج لڑکیوں میں عشقیہ ناولوں اور قصے کہانیوں کے پڑھنے اور سینما میں جذباتی تماشوں کے دیکھنے سے یہ مرض زیادہ پھیلتا جارہا ہے خصوصاً ان لڑکیوں میں زیادہ ہوتا ہے جن کا نظام عصبی خلقی طور پر کمزور ہو اور ان میں اس مرض کی موروثی استعداد بھی پائی جائے یہ مرض بالعموم دوشیزہ اور بانجھ عورتوں میں شادی شدہ اور بچوں والی عورتوں کی نسبت سے زیادہ پایا جاتا ہے۔

علامات مرض: اس مرض کی علامتیں عموماً دورے سے ظاہر ہوتی ہیں اور شدت وخفت مرض کے لحاظ سے مختلف ہوا کرتی ہیں بالعموم مریضہ کو پیڑو کے اندر بائیں طرف کچھ تکلیف محسوس ہوتی ہے جس کے تھوڑے عرصے بعد مریضہ کو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ ایک گولہ سا اٹھ کر معدہ تک پہنچتا اور پھر حلق میں جا کر اٹک گیا ہے مریضہ اس کو رفع کرنے کے لئے بار بار نگلنے کی کوشش کرتی ہے جس سے اس میں دم گھٹنے کی سی کیفیت ہوکر بالعموم غشی سی طاری ہوجاتی ہے خفیف حالات میں یہ غشی نہایت خفیف اور برائے نام ہوتی ہے مریضہ بہت جلد اپنے آپ کو سنبھال لیتی ہے لیکن اس کے بعد مریضہ غیر معمولی تکان، دردسر، گردن میں سختی، نفخ شکم، سوء ہضم، اختلاج القلب وغیرہ کی کم وبیش شکایات محسوس کرتی ہے۔ اس کو پیشاب پتلا اور بکثرت آتا ہے اور مایوسی یا غم

وغیرہ کے جذبات اس پر طاری ہوجاتے ہیں شدت مرض میں مریضہ دفعتاً چیخ مار کر رونے یا زور سے قہقہہ مار کر ہنسنے لگتی ہے اور گولہ کے حلق تک پہنچتے ہی بظاہر بے ہوش کر زمین پر گر پڑتی ہے۔ چھاتی وغیرہ کو کوٹتی اور سر کو پیچھے کی طرف جھکا دیتی ہے اور گلے کو اونچا کردیتی ہے۔ بعض اوقات اس کے ہاتھ پاؤں میں تشنج کی سی کیفیت بھی ظاہر ہوتی ہے اور وہ جسم آگے پیچھے یا کسی ایک جانب کو موڑتی اور بہت تن جاتی ہے۔ بعض عورتیں بالکل کمان کی طرح اکڑ جاتی ہیں اور بعض کی صرف ایک ٹانگ اور ایک بازو ہی اکڑتے ہیں بعض کبھی اٹھتی اور کبھی بیٹھتی ہیں۔ ہاتھ پاؤں کو اِدھر اُدھر مارتی رہتی ہیں پلکوں کو بار بار جھپکتی ہیں ان کے نتھنے پھول جاتے اور جبڑے بھنچ جاتے ہیں لیکن چہرہ میں بدصورت شاذونادر ہی پیدا ہوتی ہے۔ بعض اوقات مریضہ اپنے بالوں کو نوچتی، کپڑے پھاڑتی، دیواروں سے سر ٹکراتی اور اردگرد کے لوگوں کو کاٹنے کو دوڑتی ہے گاہے ہذیان میں مبتلا ہوجاتی ہے گاہے گہری سرد آہیں بھرنے لگتی ہیں اور گلے پر بار بار ہاتھ پھیرتی ہے گاہے اس کے ہاتھ پیر سرد ہوجاتے ہیں غرضیکہ مختلف مریضات میں مختلف قسم کی علامتیں ظاہر ہوتی ہیں اس قسم کا دورہ بالعموم چند منٹ یا چند گھنٹے سے لے کر دو تین روز تک رہتا ہے اور شدت وخفت کے لحاظ سے جلد جلد یا دیر دیر سے ہوتا ہے جب مرض کا دورہ ختم ہونے لگتا ہے تو مریضہ بالعموم ہانپنے اور کانپنے لگتی ہے گاہے چھونے سے چونک پڑتی اور گاہے چپ چاپ پڑی رہتی ہے گاہے کھل کھلا کر ہنستی یا روتی ہے گاہے قے کرکے سو جاتی ہے اکثر مریضات دوروں کے درمیانی وقفہ کی حالت میں مختلف فرضی امراض کا اظہار کرتی ہیں ان کی عقل میں کسی قدر فتور آجاتا ہے وہ اکثر اوقات چڑچڑی اور ضدی ہوجاتی ہیں اور اپنے مرض کی کیفیت کو بہت طول دے کر بیان کرتی اور نہایت شدید سمجھا کرتی ہیں اکثر جسم کے مختلف مقامات پر فرضی دوروں اور تکلیفوں کو ظاہر کرتی رہتی ہیں بعض جسم کے کسی حصے اور بالخصوص جسم اسفل یا فالج نصفی کی شکایت کرتی ہیں حالانکہ ان امراض کی مخصوص علامات بہت کم پائی جاتی ہیں ویسے مریضہ فرضی اور نامکمل علامات کا اظہار کرتی ہے مثلاً جسم اسفل کے فالج میں چلنے پھرنے سے اعراض کرتی ہے گاہے اگر اس کو کھڑا کردیا جائے تو اکثر اوقات بغیر سہارے کے کھڑی رہ سکتی ہے اور گاہے آنکھ بچا کر چلنے بھی لگتی ہے بالخصوص خطرے کے وقت اس کا بول و براز بھی بے ارادہ خطا نہیں ہوتا چہرہ اور زبان مفلوج نہیں ہوتی صرف مریضہ پیر گھسیٹ کر چلنے لگتی ہے ایسی مریضات میں بالعموم بایاں پاؤں اور ٹانگ بظاہر مفلوج ہوتی ہے اکثر عورتوں میں حواس خمسہ کی حس تیز ہوجاتی ہے بعض کی آواز بیٹھ جاتی ہے بعض متلی، ہچکی، ڈکاروں کی زیادتی، نفخ شکم، اختلاج القلب یا تشنجی کھانسی وغیرہ کی شکایات بیان کرتی ہیں۔

تشخیص مرض: دورہ کی حالت میں اس مرض کو غشی اور صرع سے تشخیص کرنا ضروری ہوتا ہے غشی اور اختناق الرحم کے باہمی فرق کے لئے دیکھو "جامع الحکمت جلد اوّل" صرع اور اختناق الرحم کا باہمی فرق ذیل کے جدول سے ظاہر ہے:

صرع اور اختناق الرحم کا فرق

صرع	اختناق الرحم
(1) اس میں کامل بے ہوشی ہوتی ہے مریضہ گردوپیش کے حالات سے قطعاً بے خبر ہوتی ہے۔	اس میں اکثر کامل بے ہوشی نہیں ہوتی اور بہت زور کے ساتھ بلانے یا تکلیف کا خطرہ محسوس کرانے پر مریضہ خود بخود ہوش میں آجاتی ہے بے ہوشی کے وقت مریضہ گردوپیش کے حالات سے کم وبیش واقف ہوتی ہے۔
(2) اس میں مریضہ کے چہرے کا رنگ نیلا ہوتا ہے گردن کسی ایک جانب کو مڑجاتی ہے اور شکل خوفناک ہوجاتی ہے۔	اس میں مریضہ کا چہرہ زرد یا سرخ ہوتا ہے اور گردن کسی طرف کو کھنچی اور مڑی ہوئی نہیں ہوتی۔

(3) اس میں عموماً دانت کھلے ہوئے اور زبان باہر نکلی ہوئی ہوتی ہے۔	اس میں بالعموم منہ بند ہوتا اور زبان اپنی جگہ پر پائی جاتی ہے۔
(4) اس میں آنکھیں نصف کھلی ہوئی ڈھیلے متحرک اور پتلی اوپر کو چڑھی ہوئی ہوتی ہے۔	اس میں آنکھیں بند ہوتی ہیں اور ڈھیلے اپنی جگہ پر قائم پائے جاتے ہیں البتہ پپوٹوں میں اکثر اختلاجی حرکت پائی جاتی ہے۔
(5) اس میں مریضہ کے منہ سے اکثر کف جاری ہوجاتا ہے جو سفید یا سرخی مائل رنگ کا ہوتا ہے۔	اس میں کف بالکل نہیں آتا۔
(6) اس میں دورے کی ابتداء میں سانس بمشکل آتا ہے البتہ دورے کے انتہا اور اختتام پر سانس شدید خراٹے کے ساتھ آتا ہے۔	اس میں سانس تمام دورے کی طرح میں ضعیف آتا ہے اور اس میں خراٹے کی آواز بالکل نہیں پائی جاتی۔
(7) اس میں ہمیشہ ایک جانب تشنج زیادہ اور دوسری جانب کم ہوتا ہے۔	اس میں گاہے مریضہ کا تمام بدن اینٹھ جاتا ہے اور اس کے ہاتھ پاؤں زور سے سکڑتے اور پھیلتے ہیں۔
(8) اس کا دورہ بالعموم دس پندرہ منٹ سے زیادہ دیر تک نہیں رہتا۔	اس کا دورہ بعض اوقات کئی کئی گھنٹے اور گاہے دو تین روز تک رہتا ہے۔
(9) دورہ مرض کے بعد بالعموم مریضہ دردسر، گہری نیند یا بے ہوشی وغیرہ میں مبتلا ہوجاتی ہے۔	دورہ مرض کے بعد مریضہ ہوشیار لیکن پست ہمت ہوجاتی ہے اور اسے پیشاب بکثرت آیا کرتا ہے۔

وقفے کی حالت میں بھی مریضہ کی فرضی شکایات کا اصلی امراض وعوارض سے تشخیص کرنا ضروری ہوا کرتا ہے چنانچہ اگر مریضہ جوان عمر کی ہو اس میں حیض کی خرابی یا رحم کا کوئی دوسرا مرض پایا جائے بیان کردہ شکایت کا نہ تو کوئی سبب بظاہر سمجھ میں آئے اور نہ ہی اس کی مکمل علامات موجود ہوں مریضہ میں اختناق الرحم کی استعداد یا اس کی کم وبیش تاریخ پائی جائے تو اختناق الرحم کا شبہ کرنا چاہئے ورنہ نہیں۔

انجام مرض: اگر یہ مرض رحم وغیرہ کے کسی مخصوص عارضہ سے ہو تو اس کے رفع ہوجانے پر صحت ہوجاتی ہے یا اگر احتباس منی کی وجہ سے لاحق ہو تو شادی کرنے پر اکثر آرام آجاتا ہے لیکن اگر یہ مرض ذہن کے فتور سے ہو تو ایسے حالات میں صرف طبی علاج سے آرام ہونا مشکل ہوتا ہے البتہ نفسانی علاج سے فائدہ ہوجاتا ہے جو ماہران علم النفس یا عاملوں کے ذریعے کرایا جاسکتا ہے۔

حفظ ماتقدم: ایسی عورتوں کو جن میں اس مرض کی موروثی استعداد ہو قبض اور ہر قسم کے نفسانی جذبات کے غلبہ یا صدمات سے محفوظ رکھیں رنج وغم، فکروپریشانی اور خوف و بے خوابی وغیرہ سے بھی بچائیں ہروقت خوش وخرم اور فکر وغم سے آزاد اور ہر قسم کے حوادث اور ان کی خبروں سے محفوظ رکھیں غرضیکہ ہر طرح سے مسبل اور خوش زندگی بسر کرائیں۔

اصول علاج: دورے کی حالت میں مریضہ کو کسی صاف اور ہوادار کمرے میں آرام کے ساتھ لٹائے رکھیں اس کے گلے کی بندش کو ڈھیلا کریں، سر کو قدرے اونچا کردیں۔ زیادہ محنت کرنے والوں اور اس پر ترس کھانے والوں کو اس کے پاس نہ آنے دیں ٹھنڈا پانی یا گلاب اور کیوڑہ وغیرہ خوشبودار اشیاء مریضہ کے منہ اور سینہ پر چھڑکیں بازوؤں اور پاؤں کی پنڈلیوں کو کس کر باندھ دینا یا رائی کا پلاستر لگا دینا، تلوؤں اور جسم پر مالش کرانا، ناف کے نیچے اور پنڈلیوں پر خالی سنگھیاں کھچوانا، پاشویہ کرانا،

ناک کے نتھنوں کو ایک منٹ کے لئے بند کر دینا' لوٹے کی ٹونٹی سے مریضہ کے منہ پر اس طرح پانی گرانا کہ اس کے نتھنے بھر جائیں یا مریضہ کے ناک میں ہینگ اور منہ میں نمک داخل کر دیں جند بید ستر' لہسن' ہینگ' پیاز یا نوشادر وغیرہ کا سنگھانا اور مشک خالص ایک گرام' چنبیلی کے تیل بارہ گرام میں حل کر کے اور اس میں تھوڑی سی روئی تر کر کے بطور فرزجہ استعمال کرانا یا فرج میں برف کے پانی کی پچکاری کرانا' قبض ہو تو فوراً 300 ملی لیٹر پانی میں سات گرام ہینگ' ایک عدد سفیدی بیضہ مرغ یا پندرہ گرام روغن تارپین وغیرہ ملا کر اس سے حقنہ کرا دینا یا سناء مکی سات گرام' شکر سرخ پچاس گرام پاؤ بھر گائے کے دودھ میں جوش دے کر پلانا مریضہ کو ہوش میں لانے اور دورہ کو رفع کرنے کے لئے مفید تدابیر ہیں سلیجہ چھ گرام' سعد کوفی چھ گرام' سنبل الطیب چھ گرام سب کو کوٹ چھان کر عرق مکو سبز قدر ضرورت میں ملا کر ناف کے نیچے لیپ کرانا اور داخلی طور پر ہینگ اور کافور ہم وزن کی فلفل سیاہ کے برابر گولیاں بنا کر ایک ایک گولی دو دو تین تین گھنٹے کے بعد کسی عرق کے ساتھ استعمال کرانا یا جدوار ایک گرام' عود صلیب ایک گرام باریک پیس کر خمیرہ ابریشم حکیم ارشد والا یا خمیرہ گاؤزبان پانچ گرام میں ملا کر کھلانا مفید ہے۔ وقفہ کی حالت میں اصل سبب مرض کو معلوم کر کے رفع کرنے کی کوشش کریں اگر احتباس الطمث یا ورم رحم وغیرہ کی شکایت ہو تو اس کا مخصوص علاج کریں اگر احتباس منی کی وجہ سے یہ مرض لاحق ہوا ہو تو وظیفہ ازدواج کی ہدایت کریں۔

اختناق الرحم کے علاج میں نفسانی تدابیر و معالجات خاص طور پر مفید ہوتے ہیں اس غرض کے لئے مریضہ کا اعتماد حاصل کرنا ضروری ہوتا ہے اور مریضہ کے جسمانی امتحان کے ساتھ تاریخ مرض اور ذہنی حالت معلوم کرنی چاہئے۔

نفسیاتی علاج میں کسی عمل یا دوا پر مریضہ کا اعتقاد پیدا کرنے کے بعد اسے استعمال کرنا چاہئے جب رنج والم سے ہسٹریا ہو تو بالعموم اس تدبیر سے فائدہ ہوتا ہے بعض اوقات مریض کو اس کے مرض اور علامات کی ماہیت بتانے سے بھی فائدہ ہوتا ہے مگر عموماً معالج کے اعتماد آمیز رویہ سے مریضہ متاثر ہوتی ہے۔

عمل تنویم یعنی مریضہ کو سلانے سے بھی عموماً فائدہ ہوتا ہے اس غرض کے لئے مریضہ کو کسی چھوٹی چیز مثلاً چابی وغیرہ کو دیکھنے کی ہدایت کرنی چاہئے اور تحکم آمیز لہجے میں طبیب کو بار بار یہ دہرانا چاہئے اب تم سو رہی ہو تمہاری آنکھیں بند ہو رہی ہیں اس طرح مریضہ کچھ دیر میں سو جائے گی یہ طریق اختناق الرحم میں مزعومہ فالج کے لئے بہت مفید ہوتا ہے کیونکہ جاگنے کے بعد فالج کی علامات باقی نہیں رہتیں۔

دستور العلاج: اگر احتباس حیض یا رحم میں رطوبت فاسدہ کے جمع ہونے سے یہ مرض ہو تو حب قرطم پانچ گرام' بادیان سات گرام' گاؤزبان پانچ گرام' پرسیاؤ شاں سات گرام' تخم خربزہ پانچ گرام' پوست خربزہ سات گرام سب کو پانی میں جوش دے کر صاف کر کے شربت بزوری پچاس ملی لیٹر شامل کر کے صبح و شام پلائیں اور رحم کی صفائی کے لئے جھاڑ کا مندرجہ ذیل نسخہ استعمال کریں:

باؤبڑنگ چھ گرام' کف دریا تین گرام' بہروزہ خشک چھ گرام' نمک لاہوری تین گرام' کوٹ چھان کر ململ کے باریک کپڑے میں چھوٹی چھوٹی پوٹلیاں باندھ کر ایک پوٹلی رحم کے منہ کے نیچے اور اس کے دائیں بائیں دونوں طرف ایک ایک پوٹلی دایہ سے رکھوائیں اسی طرح تین روز تک رکھواتے رہیں رفع تشنج کے لئے جدوار ایک گرام' عود صلیب ایک گرام باریک پیس کر خمیرہ گاؤزبان جدوار عود صلیب والا پانچ گرام میں ملا کر پہلے کھلائیں اور اوپر سے بادیان پانچ گرام' تخم کشوث تین گرام' عنب الثعلب خشک تین گرام' عرق بادیان 75 ملی لیٹر' عرق برنجاسف 75 ملی لیٹر میں پیس کر شربت دینار یا خمیرہ بنفشہ پچاس گرام ملا کر پلا دیا کریں۔ اگر تنقیہ کی ضرورت ہو تو پہلے گیارہ روز تک یہ نسخہ بطور منضج پلائیں گل بنفشہ سات گرام' مویز منقی نودانہ' بادیان سات گرام' گاؤزبان پانچ گرام' جدوار تین گرام' عود صلیب تین گرام' بادرنجبویہ پانچ گرام' گل سرخ سات گرام' افتیمون ولایتی پانچ گرام پوٹلی میں باندھ کر رات کو تمام دوائیں گرم پانی میں بھگو کر صبح کو مل چھان کر گل قند پچاس گرام ملا کر پلا دیا کریں

بارھویں روز اسی نسخہ میں سناء مکی سات گرام اضافہ کر کے حسب دستورات کو بھگو دیا کریں جب چار گھڑی رات باقی رہے مریضہ کو اٹھا کر حب ایارج نو گرام' روغن بادام بقدر حاجت میں چرب کر کے ورق نقرہ میں لپیٹ کر مریضہ کو پھنکا کر اور اوپر سے عرق گاؤزبان بارہ تولہ پلا کر سلادیں صبح کو مذکورہ بھگوئے ہوئے نسخے کو مل چھان کر شکر سرخ پچاس گرام' ترنجبین پچاس گرام اس میں حل کر کے دوبارہ چھان کر پلادیا کریں۔ اسی طرح ایک ایک دن کے وقفے سے دو مسہل دیں۔ وقفہ کے دن تبرید کا یہ نسخہ دیں خمیرہ گاؤزبان' جدوار عود صلیب والا پانچ گرام' ورق نقرہ ایک عدد میں لپیٹ کر عناب پانچ دانہ' تخم کاسنی تین گرام' تخم خیارین تین گرام' تخم خربزہ تین گرام' عرق گاؤزبان 75 ملی لیٹر' عرق شاہترہ 75 ملی لیٹر میں پیس کر چھان کر شربت بزوری پچاس ملی لیٹر ملا کر پلائیں۔ تنقیہ کے بعد تقویت وغیرہ کے لئے صبح کو جدوار ایک گرام' عود صلیب ایک گرام باریک پیس کر خمیرہ گاؤزبان بارہ گرام میں ملا کر کھلادیا کریں اور جدواز خطائی' شورہ قلمی' مصطگی رومی' جند بیدستر' عود صلیب' عاقر قرحا ہر ایک تین گرام' فادزہر حیوانی آٹھ گرام' مشک خالص ایک گرام سب کو کوٹ چھان کر مویز منقیٰ نو دانہ باریک پیس کر اس کے شیرہ میں ملا کر چنے کے برابر گولیاں بنائیں اور شام کو دو دو گولیاں کھلا کر گلاب ساٹھ ملی لیٹر پلا دیا کریں۔

اگر احتباس حیض اور ورم رحم کی وجہ سے یہ مرض ہو تو......

(1) گل بنفشہ سات گرام' مویز منقیٰ نو دانہ' بیخ کاسنی سات گرام' بادیان سات گرام' پرسیاؤ شاں پانچ گرام' حب قرطم سات گرام' تخم خیارین سات گرام' عنب الثعلب پانچ گرام' عود صلیب نیم کوفتہ سات گرام سب کو رات کو گرم پانی میں بھگوئیں صبح کو مل چھان کر شربت دینار پچاس ملی لیٹر داخل کر کے پلادیا کریں۔

(2) جدوار ایک گرام' عود صلیب ایک گرام باریک پیس کر خمیرہ گاؤزبان عنبری سات گرام میں ملا کر شام کو پہلے کھلائیں اور اوپر سے شیرہ بادیان تین گرام' شیرہ تخم کشوث تین گرام' شیرہ تخم خیارین تین گرام' عرق بادیان 75 ملی لیٹر' عرق عنب الثعلب 75 ملی لیٹر میں نکال کر شربت بزوری پچاس ملی لیٹر اس میں شامل کر کے استعمال کریں۔

(3) رفع قبض کے لئے رات کو سوتے وقت اطریفل ملین پانچ گرام ہفتہ میں دو بار دے دیا کریں۔

(4) مقامی طور پر اگر ضرورت ہو تو گل بابونہ' عنب الثعلب خشک' قیصوم' مرزنجوش ہر ایک بارہ گرام کو دو لیٹر پانی میں جوش دے کر پہلے اس سے رحم میں پچکاری کرائیں اور بعدہٗ مرہم داخلیون والا نسخہ جو ورم رحم میں درج کیا گیا ہے استعمال کرائیں۔

(5) جب یہ شکایت عصبی کمزوری اور ہضم کی خرابی سے ہو:

i- صبح کو جدوار ایک گرام' عود صلیب ایک گرام باریک پیس کر نوشدارو لولوی سات گرام میں ملا کر پہلے کھلائیں اور اوپر سے شیرہ بادیان پانچ گرام' شیرہ مویز منقیٰ نو دانہ' شیرہ عنب الثعلب خشک تین گرام' خمیرہ بنفشہ پچاس گرام میں ملا کر پلا دیا کریں اور......

ii- دواء الشفاء دو عدد (جس کا نسخہ طبی فارماکوپیا اور جامع الحکمت جلد اوّل میں درج ہے) شام کو پانی کے ساتھ کھلا دیا کریں۔

iii- رفع قبض کے لئے اطریفل ملین پانچ گرام رات کو سوتے وقت نیم گرم پانی کے ساتھ کھلادیا کریں یا صبح معجون اختناق الرحم دو گرام ہمراہ عرق بادیان ساٹھ ملی لیٹر' شربت اختناق الرحم پچیس ملی لیٹر اور شام حب اختناق الرحم دو عدد ہمراہ عرق الائچی ساٹھ ملی لیٹر استعمال کریں۔

منتخب و مجرب مرکبات - شربت اختناق الرحم: بیخ کاسنی 125 گرام' تخم خیارین 100 گرام' تخم خربوزہ' تخم کشوث (بصرہ بستہ) مغز انجلک' عنب الثعلب خشک ہر ایک پچاس گرام' توتیا سرخ چالیس گرام' گل گاؤزبان پچیس گرام' مشکطر امشیع'

زوفائے خشک ہر ایک پچیس گرام، پرسیاؤ شاں 75 ملی لیٹر، تخم کا کنج پچاس گرام، سرکہ خالص ایک بوتل، نبات سفید ایک کلوگرام بطریق معروف شربت بنالیں اور بقدر پچاس ملی لیٹر عرق بادیان 150 ملی لیٹر میں ملا کر یا مطبوخ حب قرطم میں ملا کر استعمال کرائیں۔

معجون اختناق الرحم: جو مرگی اور اختناق الرحم کے علاوہ ضعف قلب اور خفقان میں بھی نفع بخشتی ہے۔ صفتہ: مروارید ناسفتہ، مرجان، کہربا، درونج عقربی، ابریشم مقرض، نرکچور، بہمن سرخ، بہمن سفید ہر ایک سات گرام، لونگ تین گرام، چھلیرا، سنبل الطیب، دانہ الائچی خورد، دھمال پتر، دارچینی، جند بیدستر ہر ایک تین گرام، طباشیر، زعفران کشمیری، مصطگی رومی، صندل سفید، صندل سرخ، کشنیز خشک ہر ایک سات گرام، عنبراشہب تین گرام، مشک دوگرام، مصری دیسی 200 گرام، شہد خالص 90 ملی لیٹر بدستور معجون تیار کرلیں دو سے چار گرام تک ہمراہ عرق گلاب و عرق گاؤزبان استعمال کریں۔

حب اختناق الرحم: مشک خالص 125 ملی گرام، ہینگ، کافور، اسارون، سنبل الطیب، ہر ایک ایک گرام باریک پیس کر چنے کے برابر گولیاں بنائیں ایک گولی عرق گاؤزبان 150 ملی لیٹر کے ہمراہ استعمال کریں۔

ایضاً: جند بیدستر سات گرام، حلتیت، مشک، عودصلیب، سنبل الطیب ہر ایک چار گرام سب کو باریک پیس کر عرق دارچینی یا عرق بادیان کے ساتھ دانہ ماش کے برابر گولیاں بنائیں۔ دو گولیاں روزانہ صبح کیوقت عرق بادیان کے ہمراہ استعمال کریں۔

ڈاکٹری علاج: ہدایات مندرجہ علاج طبی پر عمل کریں۔ دورہ کی حالت میں مریضہ کے منہ پر سرد پانی کے چھینٹے ماریں یا سرد پانی کا چہرے اور سر پر نطول کریں سمیلنگ سالٹ یعنی ایمونیا کارب وغیرہ سنگھائیں اور دیگر تدابیر جن کا اوپر طبی علاج میں بیان کیا گیا ہے کام میں لائیں داخلی طور پر ایسافوٹیڈا (ہینگ) 35 یا 70 ملی گرام کی گولی بنا کر تھوڑی تھوڑی دیر بعد دیں یا ٹنکچر ویلرین ایمونیا پندرہ پندرہ قطرے تھوڑے سے پانی یا ایکوا منتھا پپ 25 ملی لیٹر میں حل کر کے دن میں تین مرتبہ دیں ذیل کا نسخہ بھی خصوصیت کے ساتھ مفید ہے:

ٹنکچر ایسافوٹیڈا	4 گرام
ٹنکچر کیسٹوریائی	4 گرام
ٹنکچر ویلریائی ایمونیا	4 گرام
کیمفر واٹر	175 ملی لیٹر

سب کو ملا کر رکھ لیں اور اس میں سے 12 ملی لیٹر ایک ایک یا دو دو گھنٹے بعد پلاتے رہیں مندرجہ ذیل مخصوص (پیٹنٹ) دوائیں بھی اس مرض میں مفید ہیں۔ ریمس سات سے دس قطرے پانی میں ملا کر دن میں تین مرتبہ دیں اور روزانہ ایک ایک قطرہ بڑھاتے ہوئے بتدریج دس قطرے تک پہنچادیں۔

سیلرینا ایک یا دو چمچہ چائے بھر دن میں تین مرتبہ یا برومی ٹون برومی ٹین یا برومی نول 175 ملی گرام سے 375 ملی گرام تک روزانہ دن میں تین مرتبہ یا ویلی ڈول دس سے پندرہ قطرے تک مصری کی ڈلی یا پتاشہ میں ڈال کر دینا عوارضات اختناق الرحم میں نافع ہے وقفہ کی حالتمیں علم النفس کے کسی ماہر سے علاج کرانا نہایت مفید ثابت ہوتا ہے۔

خاص عوارضات کی موجودگی میں ان کا مخصوص علاج کریں مثلاً دردسر میں اسپرین اور فناسٹین وغیرہ دیں بے خوابی میں میڈی نل 350 ملی گرام یا ایڈالین 250 ملی گرام استعمال کرائیں۔ سوء ہضم میں ہاضم ادویہ اور قبض میں دافع قبض اشیاء کا استعمال کرائیں وغیرہ۔

غذا و پرہیز: غذا سادہ، لطیف اور زود ہضم دیں غذا میں دودھ، مکھن، گوشت حلوان، چوزہ مرغ، تیتر، بٹیر وغیرہ اور سبزیوں میں پالک، کدو وغیرہ کا استعمال مفید ہے۔ تیل ترشی، مسور کی دال، بینگن وغیرہ سے پرہیز کرائیں۔

عقر

اُردو نام	طبّی نام	ڈاکٹری نام
بانجھ پن	عقر	سٹریلٹی Sterility

تعریف و ماہیت: اس مرض میں عورت اعضائے نسلی کے کسی مخصوص مرض یا بعض عام جسمانی عوارض کی وجہ سے حاملہ ہونے اور بچہ جننے کے ناقابل ہوتی ہے جیسا کہ مردوں میں عقم کی صورت میں ہوا کرتا ہے (دیکھو صفحہ 1013-1012)۔

اقسام: اطبائے جدید نے اس کی چار قسمیں کی ہیں: (1) خلقی یا پیدائشی اس کی پھر دو قسمیں ہیں (1) کامل اور لاعلاج (2) اضافی اور قابل علاج (2) اکتسابی یا مرضی (3) فعلی اور (4) ثانوی۔ اس میں عورت پہلے تو بانجھ نہیں ہوتی لیکن اسقاط یا وضع حمل کے بعد بانجھ ہو جاتی ہے۔

اسباب: پیدائشی یا خلقی طور پر اعضائے نسلی مثلاً رحم یا خصیۃ الرحم وغیرہ کا فقدان یا ناقص الخلقت ہونا' رتق (عقر خلقی کامل) یا پردۂ بکارت کا موٹا اور بغیر سوراخ کے ہونا یا فم رحم کا بند ہونا' مہبل کی رسولیاں (عقر خلقی اضافی) یا شفران یا مہبل کی دیواروں کا زخموں وغیرہ کے بعد آپس میں جڑ جانا یا اجماع بلغم وغیرہ یا غیر طبعی جدید ساختوں وغیرہ کی وجہ سے بند ہو جانا' رحم کے امراض مثلاً میلان و انقلاب الرحم' سرطان الرحم' قروح رحم' سلعات و صلابت رحم' بواسیر رحم' استسقاء الرحم' سیلان الرحم' نفخۃ الرحم وغیرہ قاذف نالیوں اور خصیۃ الرحم کے امراض (عقر اکتسابی یا مرضی) جمود حسی' کثرت جماع' بڑھاپا' طبعی استعداد مزاجی یا ناموافقت مزاج زوجین' فربہی' کمی خون' عام کمزوری' کثرت شراب نوشی' افیون یا کوکین کا استعمال (عقر فعلی) اسقاط اور وضع حمل کے بعد کی خرابیاں (عقر ثانوی) وغیرہ اس مرض کے عام اسباب ہیں۔

علامات: عورت کے جوان اور بظاہر تندرست ہونے کے باوجود سالہا سال تک حمل قرار نہیں پاتا۔

تشخیص: سب سے پہلے یہ فیصلہ کرنا نہایت ضروری ہے کہ حمل قرار نہ پانے کی وجہ مرد کا عقیم اور ناقابل تولید ہونا ہے عورت کا بانجھ پن۔ اس غرض کے لئے مرد کی منی کا امتحان کرنا اور اس کے حالات کا بخوبی معلوم کر لینا ضروری ہے جب اس بات کا قطعی یقین ہو جائے کہ عورت ہی بانجھ ہے تو پھر اصل سبب مرض کے معلوم کرنے کے درپے ہونا چاہئے اس کے لئے مریضہ کی مکمل تاریخ مرض دریافت کریں اور بالخصوص مذکورہ اسباب میں سے کسی ایک سبب کی تلاش کریں اعضائے نسلی کا بغور معائنہ کرائیں۔ اکثر اوقات اعضائے نسلی میں کوئی نہ کوئی نقص پایا جاتا ہے حیض کے حالات اور جماع کے وقت کے احساسات بھی معلوم کرنے کی کوشش کریں عقر ثانوی کے لئے اسقاط اور اگر پہلے وضع حمل ہو چکا ہو تو اس کے مفصل حالات بھی دریافت کر لینے چاہئیں۔ اگر عورت کسی وقت مانعات حمل کے استعمال کی عادی رہی ہو تو اس کے متعلق بھی علم ہونا ضروری ہے سیلان اور احتباس الطمث یا استحاضہ وغیرہ کی نسبت بھی ضرور دریافت کرنا چاہئے۔

انجام: بعض اوقات یہ مرض لاعلاج ہوتا ہے خصوصاً بعض خلقی نقائص کی موجودگی میں یا سوزاک کی وجہ سے قاذفین کے سوراخوں کے بند ہو جانے کی صورت میں۔

اصول و دستور علاج: اصل سبب مرض کو معلوم کر کے اسکے مطابق علاج کریں چنانچہ اعضائے نسلی کے خلقی نقائص میں سے جو عمل جراحی سے درست ہو سکتے ہیں ان کو درست کرائیں فربہی میں مریضہ کو غذا کم دیں اور فاقے کرائیں رحم کے کسی خاص مرض کی وجہ سے ہو تو اس کا مخصوص علاج کرائیں۔ رطوبات کی زیادتی اور بلغم کی کثرت کی وجہ سے ہو تو صبح کو ایک گرام مصطگی' زنجبیل ایک گرام' زیرہ سیاہ ایک گرام باریک پیس کر جوارش جالینوس سات گرام میں ملا کر اول کھلائیں اوپر سے پودینہ خشک' الائچی کلاں' الائچی خورد ہر ایک پانچ گرام' زنجبیل' زیرہ سیاہ' انیسون ہر ایک تین گرام' بادیان پانچ گرام' دارچینی تین گرام سب کو

تھوڑے سے پانی میں جوش دے کر چھان کر خمیرہ بنفشہ پچاس گرام اس میں حل کر کے پلائیں اور شام کو بادیان پانچ گرام' زیرہ سیاہ' زنجبیل' انیسون ہر ایک تین گرام' عرق الائچی 150 ملی لیٹر میں پیس کر شیرہ نکال کر خمیرہ بنفشہ پچاس گرام ملا کر پلائیں۔ اگر تمام بدن میں رطوبات کا غلبہ ہو تو اول بلغم کا نضج کرا کر بذریعہ مسہل تنقیہ کریں اور بعدہٗ کشتہ مروارید بیس ملی گرام' معجون سپارٖ پاک سات گرام میں ملا کر چند یوم تک کھلائیں اور حیض سے فارغ ہونے کے بعد حب حمل ایک عدد' معجون موچرس بارہ گرام میں ملا کر صبح کھلانا اور حب مروارید دو عدد شام کو عرق عنبر چالیس ملی لیٹر' عرق گاؤزبان 90 ملی لیٹر میں ملا کر مصری پچیس گرام ملا کر پلانا مفید ہوتا ہے مقامی امراض اور دیگر عام عوارضات کے رفع کرنے کے بعد برادہ دندان فیل دو گرام باریک سفوف کرا کر چند روز کھلائیں اور مغز سر کنجشک تین گرام' شہد تین گرام باہم مخلوط کر کے اور اسمیں کپڑا آلودہ کر کے بطور فرزجہ اندام نہانی میں رکھوائیں تقویت رحم کے لئے معجون حمل عنبری علوی خانی پانچ گرام استعمال کرائیں کثرت جماع یا مانعات حمل کے استعمال سے شکایت ہو تو ان کو ترک کرادیں۔

منتخب و مجرب مرکبات - فرزجہ معین الحمل: مشک خالص 250 ملی گرام' زعفران دو گرام' ثعلب مصری تین گرام سب کو باریک کوٹ چھان کر شہد خالص بارہ ملی لیٹر میں ملا کر حیض سے پاک ہونے کے بعد اس میں کپڑا آلودہ کر کے اندام نہانی میں رکھوانا استقرار حمل کے لئے مفید ہے۔

فرزجہ معین حمل دیگر: زعفران' سنبل الطیب' شب یمانی' عود غرقی' ساذج ہندی' انزروت ہر ایک تین گرام سب کو کوٹ چھان کر مرغابی کی چربی بارہ گرام اور انڈے کی زردی ایک عدد میں مخلوط کر کے اور اس میں کپڑا آلودہ کر کے بطور فرزجہ حیض سے پاک ہونے کے بعد استعمال کرائیں اور پانچ چھ روز کے بعد عورت کو مجامعت کی ہدایت کریں۔

دوائے معین الحمل: ریش برگد کا نہایت باریک سفوف کر کے محفوظ رکھیں اور بوقت ضرورت حیض سے پاک ہونے کے بعد عورت کو ساٹھ گرام پیڑے میں بارہ گرام سفوف مذکور لپیٹ کر کھلادیں اور اوپر سے پیٹ بھر کر پیڑے کھلادیں اسکے سوائے دوسری کوئی غذا نہ دیں اور اس رات کو مجامعت کی ہدایت کریں دو تین روز تک استعمال کرائیں انشاء اللہ حمل قرار پاجائے گا۔

تریاق عقر: مجرب نسخہ ہے۔ صفتہ: اطریلال' برادہ دندان فیل' گل عباسی ہر ایک چھ گرام سب کو باریک پیس کر ملالیں اور بیالیس حصوں میں تقسیم کر کے رکھ لیں اس میں سے ایک حصہ دودھ میں ڈال کر عورت کو ایام حیض سے پاک ہونے کے بعد متواتر تین روز تک استعمال کرائیں۔

علاج ڈاکٹری: ہدایات مندرجہ علاج طبی پر عمل کریں بعض حالات میں پٹیوٹرین کے ٹیکے اور ایکس ریز کا استعمال مفید ہوتا ہے سوزاک کی صورت میں دس فیصدی کے محلول سلور نائٹریٹ یا پکرک ایسڈ کے کثیف ترین محلول کا ایک ماہ تک ہفتہ میں ایک مرتبہ اندام نہانی کو صاف کر کے لگوانا اکثر مفید ہوتا ہے بعض حالات میں برقی حرگزاری بھی نفع بخشتی ہے شقاق رحم اور مزمن ورم بطانہ رحم میں ذیل کے محلولات میں سے کسی کے ساتھ دھونا یا مذکورہ محلولات سلور نائٹریٹ یا پکرک ایسڈ کا لگانا مفید ہے:

(1)	سوڈا بائیکارب	2 گرام
	سوڈا کلورائیڈ	2 گرام
	گلائیکو تھائیمولین	2 گرام
	پانی مصفا	600 ملی لیٹر
(2)	کونڈیز فلوئیڈ	2 گرام
	سینی ٹاس فلوئیڈ	2 گرام
	گلائیکو تھائی مولین	2 گرام

پانی مصفا 300 ملی لیٹر

106 سے 110 درجہ کی حرارت کا گرم کر کے روزانہ دو مرتبہ اس سے رحم کو اندر سے دھلوادیا کریں۔

اس کے ساتھ اکٹھی اول، بیلاڈونا اور زنک سلفیٹ کے گلیسرین میں تیار کئے ہوئے حمول یا لیکٹک ایسڈ بیسی لیس کے گلیسر وجیلاٹن میں تیار کئے ہوئے شیاف بھی استعمال کرانے چاہئیں قلت و بے قاعدگی میں اوورین ایکسٹریکٹس (جواہر خصیۃ الرحم) یا کارپس لیوٹیم ہرمون کا استعمال کرانا چاہئے بعض اوقات ایلٹرس کارڈیل اور سلیر ینا وغیرہ کا استعمال بھی ایسے حالاتمیں مفید ہوتا ہے۔ جمود وحسی کی وجہ سے جب عقر کی شکایت ہو تو اس میں ذیل کے نسخوں میں سے کسی ایک کا استعمال نافع ہے:

(1) ایکسٹریکٹ ڈامیانہ 70 ملی گرام
پل فاسفورائی 70 ملی گرام
ایکسٹریکٹ نکسوامیکا 5 ملی گرام

سب کو ملا کر ایک ایک گولی بنالیں ایسی ایک ایک گولی دن میں تین مرتبہ استعمال کریں۔

(2) پل فاسفورائی 70 ملی گرام
فیرائی ریڈکٹائی 70 ملی گرام

ہر دو کو ملا کر ایک گولی بنالیں ایسی ایک ایک گولی دن میں دو مرتبہ استعمال کریں۔

غذا اور پرہیز: غذا حسب حالات لطیف، زود ہضم اور مقوی و محرک دیں ہر قسم کی ثقیل اور بادی اشیاء سے پرہیز کرائیں۔ کثرت جماع اور مانعات حمل کا استعمال بھی بالکل ترک کر دیں عورت کو جماع کے بعد دیر تک چت لیٹی رہنا چاہئے اور ہر قسم کی اُچھل کود وغیرہ سے پرہیز کرنا چاہئے۔

ورم پستان

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
پستان کی سوجن	ورم پستان	میسٹائیٹس Mastitis

تعریف وماہیت: اس مرض میں بقول اطبائے قدیم اخلاط اربعہ کے غلبے اور بقول اطبائے جدید جراثیمی چھوت سے پستان کی ساخت میں سوجن یعنی ورم پیدا ہو جاتا ہے جس میں گاہے تعفن پیدا ہو کر پیپ بھی پڑ جاتی ہے اور وہ پک کر پھوڑے کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔

اقسام: یوں تو اس مرض کی کوئی خاص قسم نہیں ہے لیکن اطبائے قدیم کے فلسفہ کے مطابق اس کو اسباب کے مطابق اخلاط اربعہ کے لحاظ سے چار اقسام اور ضربی وسقطی وغیرہ مختلف اقسام میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

اسباب: اخلاط اربعہ (خون، بلغم، صفرا یا سودا) کا غلبہ، ضربہ وسقطہ، بعض امراض متعدیہ بالخصوص متعدی بخار مثلاً حمی محرقہ بطنی، کن پیڑے یا حمی نفاسیہ وغیرہ گاہے دودھ کی نالیوں میں کسی ایک یا زیادہ کے اندر سردی وغیرہ کے لگے جانے یا دفعتاً بچے کا دودھ چھڑا دینے سے دودھ جمع ہو کر متعفن ہو جاتا اور ورم پیدا کر دیتا ہے گاہے بچہ کے پستان پر سر مارنے کی وجہ سے یہ حالت پیدا ہو جاتی ہے۔ یہ مرض بالعموم زمانہ حمل اور بالخصوص زمانہ رضاعت میں سر پستان کے پھٹ جانے کے بعد رونما ہوا کرتا ہے۔

علامات مرض: سبب کی موجودگی اور خلط غالب کے مطابق اس کی مخصوص علامات پائی جاتی ہیں مثلاً غلبہ صفرا کی صورت میں ورم اور تیز چبھن اور بے انتہا جلن ہوتی ہے۔ سخت ٹیس لئے ہوئے درد اور تیز بخار ہوتا ہے درد کی ٹیسیں بغل، شانہ اور بازو تک

پہنچتی ہے غلبہ خون کی صورت میں ورم میں سرخی زیادہ لیکن درد اور بخار میں نسبتاً کمی ہوتی ہے ورم سرد میں سرخی اور جلن بہت کم ہوتی ہے، درد بھی نسبتاً کم اور بخار بہت خفیف یا بالکل نہیں ہوتا اگر ورم سوداوی ہو تو اس میں نسبتاً سختی اور بلغمی ہو تو نرمی پائی جاتی ہے بلغمی میں ورم کے رنگ میں سفیدی اور سوداوی میں قدرے سیاہی پائی جاتی ہے ضربی اور سقطی میں ضرب و سقطہ کی موجودگی پائی جاتی ہے اور دودھ کے اجتماع اور فساد سے پیدا ہونے والے ورم کی صورت میں سبب کی موجودگی کے ساتھ ساتھ پستان میں سختی اور نیلاہٹ وغیرہ پائی جاتی ہے اور دودھ بالکل نہیں نکلتا اور اگر نکلتا ہے تو بہت رقیق کچھ عرصہ کے بعد مریضہ کو تیز بخار بھی لرزہ کے ساتھ آنے لگتا ہے جب ورم میں پیپ پڑنے لگتی ہے تو علامات میں شدت رونما ہوجاتی ہے۔ سرخی گرمی اور درد کی ٹیسیں زیادہ اور بخار تیز ہوجاتا ہے جو بار بار پسینہ آ کر کم ہوتا اور پھر لرزے سے تیز ہوجایا کرتا ہے۔

انجام مرض: شروع میں مناسب علاج سے اکثر ورم بالکل زائل ہوجاتا ہے گاہے مقام ماؤف پر ایک گٹھلی سی بن جاتی ہے لیکن علاج کی طرف سے غفلت کرنے پر ورم پک کر پھوڑے کی شکل اختیار کرلیتا اور نہایت تکلیف دہ ہوتا ہے اور بغیر عمل جراحی کے شاذ و نادر ہی اچھا ہوتا ہے بعض اوقات اس سے موت بھی واقع ہوجاتی ہے اور بعض اوقات ماؤف پستان کو یا اس کے کچھ حصے کو کاٹ کر علیحدہ کرنا پڑتا ہے۔

اصول علاج: ورم کے عام اصول کے مطابق ابتداء میں صرف قابض اور رادع دوائیں استعمال کریں اس کے بعد محلل دواؤں کا استعمال کرائیں مقام ورم کو بالکل پاک و صاف رکھیں اس کے ساتھ موجودہ خلط کے غلبہ کے مطابق داخلی طور پر بھی اگر ضرورت ہو تو نضج و تنقیہ کرائیں چنانچہ ورم صفراوی میں لعاب بہدانہ، شیرہ تخم کاہو مقشر، شیرہ تخم خرفہ ہر ایک تین گرام، شیرہ عناب، شیرہ آلو بخارا ہر ایک پانچ دانہ، عرق شاہترہ 125 ملی لیٹر میں نکال کر شربت نیلوفر پچیس گرام ملا کر پلائیں اور ابتداء میں برگ کاسنی سبز، برگ مکو سبز ہر ایک پچیس گرام کوٹ کر روغن گل چھ ملی لیٹر اور سرکہ خالص تین ملی لیٹر ملا کر ضماد کریں۔ زمانہ شدت میں گرم پانی آدھ لیٹر میں خالص سرکہ پچیس گرام ملا کر اس سے اسفنج تر کر کے نکور کریں شدت درد میں گل بابونہ، گل سرخ، مکو خشک، پوست خشخاش، ہر ایک 75 ملی لیٹر پانی میں ڈال کر اس میں اسفنج بھگو کر نکور کریں زمانہ انتہا میں مغز تخم باقلا، تخم خطمی، تخم حلبہ، جو مقشر، گیہوں کی خشک روٹی ہر ایک چھ گرام، زعفران تین گرام سب کو باریک پیس کر انڈے کی زردی تین عدد میں ملا کر اور اس میں تھوڑا سا پانی ڈال کر نیم گرم ضماد کرائیں۔ ورم بلغمی میں گل بنفشہ سات گرام، مویز منقیٰ نو دانہ، بیخ کاسنی سات گرام، مکوہ خشک سات گرام، پرسیاؤ شاں پانچ گرام، گاؤزبان پانچ گرام پانی میں جوش دے کر صاف کر کے خمیرہ بنفشہ پچاس گرام ملا کر پلائیں ابتداء میں میدہ لکڑی، تخم میتھی، تخم کرفس، گل بابونہ، پوست کچنال، پوست بیخ ارنڈ، گیرو ہر ایک چھ گرام پانی میں باریک پیس کر نیم گرم ضماد کریں یا گل بابونہ، اکلیل الملک، تخم حلبہ، تخم کرفس، مکوہ خشک پانی میں پکا کر اس میں جوشاندہ میں اسفنج تر کر کے تکمید کریں روغن قسط میں زعفران ملا کر ضماد کرنا بھی نافع ہے۔ سوداوی ورم میں شیرہ بادیان پانچ گرام، شیرہ عناب پانچ عدد، عرق گاؤزبان چھ گرام، عرق ماء الجبن 75 ملی لیٹر میں نکال کر شربت عناب پچیس ملی لیٹر ملا کر پلائیں اور مغز املتاس، مکو خشک، تخم خطمی، گل خطمی پانی میں پیس کر روغن گل بارہ ملی لیٹر اضافہ کر کے نیم گرم ضماد کریں مرہم داخلیون آب مکو سبز میں ملا کر روغن گل بارہ گرام اور قدرے سرکہ اضافہ کر کے لیپ کرنا بھی مفید ہے۔

ورم پستان میں جو اجتماع شیر سے ہو اس میں شیر کش سے دودھ نکالنا اور ایلوا ایک گرام، زعفران ایک گرام، عرق مکو سبز میں حل کر کے ضماد کرنا مفید ہے ورم ضربی و سقطی میں میدہ لکڑی، گل ارمنی ہر ایک دو گرام، مرمکی، ایلوا، زعفران ہر ایک ایک گرام سب کو باریک پیس کر پانی میں ملا کر ضماد کریں جب ورم پک جائے تو اس کی پلٹس باندھیں یا ایلوا اور سہاگہ بھی تھوڑا سا اس میں اضافہ کرلیں جب ورم پھٹ جائے تو زخم کو صاف کر کے منہ پر مرہم لگائیں۔

علاج ڈاکٹری: ہدایات مندرجہ علاج طبی پر عمل کریں اور شقاق سر پستان کو بورک لوشن سے دھو کر دودھ و بریسٹ پمپ سے

نکال دیا کریں پستان کو پٹی سے باندھ کر سہارا دے رکھیں ٹنکچر بینزوین کمپونڈ اور کیسٹر آئل کا ورم کے مقام پر طلاء کرنا مفید ہے شدت درد میں بیلاڈونا پلاسٹر لگوائیں اگر ورم پک کر پھوڑا بن جائے تو شگاف دے کر صاف کرکے ایکری فلیوین اور لکوئڈ پیرافین ہم وزن کے ایملشن میں گاز تر کرکے اس میں بھر کر پٹی لگوائیں داخلی طور پر ایسٹن سیرپ وغیرہ مقویات کا استعمال کرائیں قبض نہ ہونے دیں اگر قبض ہو تو مسہل اسپغول صبح شام دے کر قبض کو رفع کرتے رہیں۔

غذا و پرہیز: غذا مقوی اور زود ہضم دیں اور ہر قسم کے مشروبات بالخصوص دودھ سے پرہیز کریں حتی الامکان خشک غذائیں استعمال کرائیں۔

حمل اور زچگی

استقرار حمل

عورت اور مرد کے صنفی ملاپ یعنی جماع کے بعد مرد کا مادہ منویہ عورت کے اندام نہانی میں خارج ہوتا ہے لیکن اس میں جو کرم منوی (سپرمیٹوزون) ہوتے ہیں وہ اپنی طبعی حرکت سے عورت کے رحم سے ہوتے ہوئے خصیۃ الرحم کے قریب پہنچ جاتے ہیں جہاں عورت کا مادہ تولید (بیضہ انثیٰ) پختہ ہوکر جاتا ہے اگر بیضہ انثیٰ وہاں موجود ہو اور کرم منوی اس کے ساتھ مل جائے تو نطفہ یعنی حمل قرار پاجاتا ہے کرم منوی کے بیضہ انثیٰ کے اندر داخل ہوتے ہی اس میں تغیرات شروع ہوجاتے ہیں وہ بتدریج بڑھنے اور رحم کی طرف حرکت کرنے لگتا ہے چنانچہ دس بارہ روز میں رحم کے جوف میں پہنچ کر قاع الرحم کے کسی ایک مقام میں گھس کر قائم ہوجاتا ہے اور بیش از پیش تیزی کے ساتھ بڑھنے لگتا ہے پہلے وہ اردگرد کے خون سے اپنی غذا جذب کرتا ہے لیکن بتدریج اس سے کچھ زوائد نکل کر اس کو رحم کی دیواروں کے ساتھ چسپاں کردیتے ہیں اس چسپاں حصے پر بتدریج آنول بننے لگتا ہے جو پہلے نطفے کی پوری سطح پر ہوتا ہے لیکن بعدہٗ تیسرے ماہ کے آخر یا چوتھے ماہ کے شروع تک سمٹ کر بالعموم رحم کے ایک تہائی حصہ میں رہ جاتا ہے آنول شکل میں گول اور چپٹی درمیان میں سے موٹی لیکن کناروں کی طرف سے پتلی ہوتی ہے اس کا قطر تقریباً نو انچ اور درمیان میں سے دبازت 3/4 انچ تک ہوتی ہے اس پر ایک جھلی بھی لگی ہوئی ہوتی ہے یہ جھلی اور آنول وضع حمل کے بعد خارج ہوجاتی ہیں آنول کا تعلق دو شریانوں اور ایک ورید کے ذریعے جو مذکورہ جھلی کے ایک پرت میں ڈوری کی طرح لپٹی ہوئی ہوتی ہیں جنین کی ناف سے ہوتا ہے یہ ڈوری ہی نال یا ناڑو کہلاتی ہے اور پورے دنوں کے حمل میں بائیس انچ لمبی نصف انچ موٹی اور رسی کی مانند بائیں سے دائیں طرف کو بل کھائے ہوئے ہوتی ہے۔ جیسا کہ اوپر ظاہر کیا جاچکا ہے کہ نطفہ رحم میں پہنچ کر تیزی سے بڑھنے لگتا اور کچھ عرصہ بعد یہ دو پرتوں میں تقسیم ہوجاتا ہے اور اوپر کے پرت سے تو آنول اور اس کی جھلی وغیرہ بنتی ہے اور نیچے کے پرت سے جنین بنتا ہے چنانچہ یہ پرت پھر مندرجہ ذیل تین تہوں میں منقسم ہوجاتا ہے:

(1) بیرونی تہہ جس کو طبی اصطلاح میں طبقہ خارجی اور ڈاکٹری میں ایکٹوڈرم Ectoderm یا اپی بلاسٹ Epiblast کے نام سے نامزد کرتے ہیں اس سے بچے کے جسم کا بیرونی حصہ یعنی جلد، بال، ناخن وغیرہ اور دماغ، حرام مغز اور حواس خمسہ یعنی آنکھ، کان، ناک، زبان اور جلد وغیرہ کے حسی پرت بنتے ہیں۔

(2) درمیانی تہہ جو طبی اصطلاح میں طبقہ متوسط اور ڈاکٹری میں میسوڈرم Mesoderm یا میسو بلاسٹ Mesoblast کہلاتا ہے اس سے جسم کے بیشتر اعضاء یعنی عضلات، ہڈیاں، کریاں، خون اور تمام اجزاء شریانیں، وریدیں، دل، حنجرہ، قصبۃ الریہ پھیپھڑے، معدہ، آنتیں، تمام اعضائے تولید و تناسل و اعضائے بول وغیرہ بنتے ہیں۔

(3) اندرونی تہہ جس کو طب میں طبقہ داخلی اور ڈاکٹری میں اینڈوڈرم Endoderm یا ہائپو بلاسٹ Hypobalst کہتے ہیں اس سے بدن کے اندرونی حصے یعنی منہ سے مقعد تک مجری غذا' ناک سے ہوائی کیسوں تک مجری ہوا' مثانہ اور مجری بول وغیرہ غرضیکہ اندرونی بدن کی تمام غشائے مخاطی اور اس کے اندر کی گلٹیاں نیز جگر' بانقراس' طحال وغیرہ تیار ہوتی ہیں۔

علامات حمل

وہ علامات جن سے کسی عورت میں حمل کی موجودگی کا اظہار ہوتا ہے دو طرح کی ہوتی ہیں: (1) قیاسی جن کی موجودگی سے حمل کا قیاس اور شبہ ہوسکتا ہے (2) یقینی جن کی موجودگی یقینی طور پر حمل کے موجود ہونے پر دلالت کرتی ہے اول الذکر میں بیشتر ایسی باطنی علامتیں شامل ہیں جن کو صرف عورت ہی محسوس کرسکتی ہے مثلاً ایام ماہواری کا بند ہوجانا' صبح کو متلی اور قے کا ہونا' خفقان اور اختلاج قلب وغیرہ مختلف قسم کے عصبی عوارض مثلاً بے چینی' گھسنی' سر چکرانا' سوء ہضم' غیر طبعی اشیاء' مٹی کوئلے کنکر وغیرہ کھانے کی خواہش کا پایا جانا وغیرہ پیٹ کا بتدریج بڑھتا جانا' پستانوں کے رنگ کا بدل جانا' عورت کے پیٹ میں بچے کی مخصوص حرکات جو پرندے کی پھڑ پھڑاہٹ کی مانند ہوتی ہیں محسوس کرنا' ناف کا باہر کی طرف ابھر آنا' مثانہ کی خراش اور پیشاب کی حاجت کا ہونا وغیرہ۔ ان کے علاوہ رحم اور اندام نہانی میں خاص تغیرات مثلاً رحم کا تدریجی طور پر بڑا ہوتے جانا رحم اور اس کی گردن کا نرم اور لچک دار یا حیض بند ہونے کے بعد دوسرے یا تیسرے مہینے رحم کا تھوڑے تھوڑے وقفوں کے بعد سکڑتے رہنا' اندام نہانی میں خونی رگوں کے اندر اجتماع خون کی موجودگی اور جنین کا ہلانے پر محسوس ہونا وغیرہ علامات بھی پائی جاتی ہیں جن سے حمل کی موجودگی زیادہ اغلب ہوتی ہے اسی طرح حاملہ کا بول چند دن رکھا رہنے سے اس پر سفیدی مائل چھیلے یا پیری پردے کا آجانا بھی حمل کی موجودگی پر دلالت کرتا ہے ان علامات کے بعد پانچویں مہینے اگر حاملہ کے پیٹ پر ناف کے قریب نیچے یا اوپر کان لگا کر پوری توجہ کے ساتھ سننے پر گھڑی کی ٹک ٹک کی مانند نہایت سریع آوازیں سنائی دیں اور حاملہ کو یا دوسرے اشخاص کو حاملہ کے پیٹ پر ہاتھ رکھ کر محسوس کرنے سے چڑیا کی پھڑ پھڑاہٹ کی مانند پیٹ میں بچے کی ذاتی حرکات محسوس ہوں نیز پیٹ کو ٹٹول کر دیکھنے پر پیٹ کے بچے (جنین) کے مختلف اعضاء محسوس ہوں تو ان سے یقینی طور پر حمل کی موجودگی کا اظہار ہوتا ہے۔

گاہے حمل کاذب یعنی رجا اور سچے حمل میں تشخیص کرنا ضروری ہوتا ہے بالخصوص جب کہ چار پانچ مہینے گزر جاتے ہیں چنانچہ ہر دو کا باہمی فرق ذیل کے جدول میں درج ہے:

حمل کاذب و صادق کا فرق

حمل صادق	حمل کاذب
(1) عورت کا پیٹ نرم ہوتا اور باحتیاط ٹٹول کر دیکھنے پر جنین کے اعضاء محسوس ہوسکتے ہیں۔	عورت کا پیٹ نسبتاً عموماً سخت ہوتا ہے لیکن اس کے اندر فضلی رطوبات کے اجتماع کی صورت میں اسکے پیٹ پر دونوں طرف ہاتھ رکھ کر ایک ہاتھ کے دبانے سے اس رطوبت کی حرکت پانی کی لہروں کی طرح سے دوسرے ہاتھ کو محسوس ہوتی ہیں اور اگر رحم میں ریاح جمع ہوں تو ریاح کی مخصوص علامات مثلاً دبانے' پر قراقر اور ٹھونکنے پر طبلی قسم کی آوازیں سنائی دیتی ہیں۔

(2) عورت کو چوتھے مہینے کے بعد بچے کی مخصوص حرکات محسوس ہونے لگتی ہیں۔	بچے کی مخصوص حرکات کی بجائے غیر معمولی اور مردہ کی طرح کا بوجھ محسوس ہوتا ہے۔
(3) عورت کے پیٹ پر ناف کے اردگرد کان یا آلہ سماع الصدر (سٹیتھسکوپ) لگا کر سننے پر گھڑی کی ٹک ٹک کی طرح بچے کی دل کی تڑپ سنائی دیتی ہے۔	اول تو بالعموم کوئی تڑپ یا آواز سنائی ہی نہیں دیتی اور اگر بھی سنائی دیتی ہے تو وہ غیر طبعی قسم کی ہوتی ہے۔
(4) حمل کی مذکورہ بالا علامات کے علاوہ کوئی خراب علامت نہیں پائی جاتی۔	عورت کی طبیعت بہ نسبت سچے حمل کے زیادہ ست، بدمزہ، متفکر اور مغموم رہتی ہے اس کے بدن اور چہرے پر حاملہ کی سی رونق نہیں پائی جاتی ہے اس کے ہاتھ پاؤں میں سستی اور ڈھیلا پن وغیرہ پائے جاتے ہیں بلکہ گاہے چہرے اور اطراف پر تہبج اور ورمی کیفیت بھی پائی جاتی ہے۔
(5) عورت کے پیٹ کا ابھار پیڑو کے ٹھیک بیچ میں سے شروع ہوکر ہر طرف کو بڑھتا ہے۔	ورم رحم یا رسولی وغیرہ کی علامتیں پائی جاتی ہیں اور پیٹ کا ابھار بالعموم ورم یا رسولی کے مقام پر کسی ایک طرف سے شروع ہوتا ہے اور بے ہنگم طور پر بڑھتا ہے۔
(6) دوائے بے ہوشی یعنی کلوروفارم سنگھانے سے پیٹ پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔	ایسا کرنے سے پیٹ کے عضلات کے ڈھیلے ہوجانے سے پیٹ کے ابھار اور اونچائی میں کمی آجاتی ہے۔

مدت حمل

مدت حمل سے مراد وہ زمانہ ہے جو استقرار حمل سے لے کر وضع حمل کے دن تک ہوتا ہے یہ بالعموم 278 دن اور بالا وسط 273 سے 280 دن تک یعنی انتالیس یا چالیس ہفتے شمسی یا انگریزی مہینوں کے حساب سے نو مہینے اور آٹھ دن بشرطیکہ ہر ایک مہینہ تیس دن کا شمار کیا جائے اور قمری یا اسلامی مہینوں کے حساب سے نو مہینے اور بارہ دن تک ہوتا ہے لیکن عورتوں کے مزاجی اختلاف اور رحم کی کمزوری اور قوت کے لحاظ سے یہ مدت کم وبیش بھی ہوسکتی ہے یہی وجہ ہے کہ قانونی اور شرعی طور پر کم سے کم مدت حمل چھ ماہ اور زیادہ سے زیادہ دس ماہ مقرر کی گئی ہے۔

علامات جنسیت جنین

جنسیت جنین یعنی پیٹ کے بچے کے متعلق یہ معلوم کرنا کہ لڑکا ہے یا لڑکی ایک حد تک دشوار ہے اور گو اس کے متعلق یقینی حکم نہیں لگایا جاسکتا تاہم بعض محققین نے بیان کیا ہے کہ اگر جنین لڑکا ہو تو حاملہ کا چہرہ بارونق اور نسبتاً سرخ ہوتا ہے، وہ زیادہ ہشاش بشاش رہتی ہے اور بآسانی اٹھ بیٹھ سکتی ہے اور اٹھتے وقت بالعموم داہنا ہاتھ اور بایاں پیر ٹیک کر اٹھتی ہے۔ چلتے وقت بھی داہنا پیر پہلے اٹھاتی ہے پیٹ کی داہنی جانب نسبتاً زیادہ بوجھ محسوس کرتی ہے اسی طرح دایاں پستان بائیں سے بڑا اور سیدھا معلوم ہوتا ہے اور اس میں پہلے دودھ اُترتا ہے۔ دودھ گاڑھا اور لیس دار ہوتا ہے اور ناخن پر ڈالنے سے بہتا نہیں بقول بعض اگر جوں کو ہاتھ پر رکھ کر اس پر حاملہ کا دودھ دوہیں تو جوں حرکت نہیں کرسکتی اسی طرح اگر دودھ کو آئینہ پر ڈال کر دھوپ میں دیکھیں تو اس میں موتی کی سی چمک پائی جاتی ہے حاملہ کے دائیں ہاتھ کی نبض بھی نسبتاً زیادہ تیز اور گرم ہوتی ہے پیٹ میں بچے کی حرکت بھی داہنی طرف محسوس ہوتی ہے اور اکثر تیسرے مہینے میں ہی ظاہر ہوجاتی ہے جنین کے دل کی تڑپ فی منٹ

130 یا اس سے کم ہوتی ہے حاملہ کو بھوک کم لگتی ہے متلی بھی نسبتاً کم ہوتی ہے اس کے پاؤں کی رگوں اور قارورے کی رنگت بھی نسبتاً زیادہ سرخ ہوتی ہے اور سر پستان کا رنگ سرخ یا اودا ہوتا ہے لڑکی کی صورت میں علامات اس کے برعکس ہوتی ہیں۔

یوم وضع حمل

یہ معلوم کرنے کے لئے کہ وضع حمل کس دن ہوگا حیض کے بند ہونے کی آخری تاریخ میں سات جمع کر کے اس سے نو ماہ آگے یا تین ماہ پیچھے شمار کر لیتے ہیں مثلاً اگر حیض چھ جون کو بند ہوا تو چھ میں سات جمع کرنے سے تیرہ ہوئے اب تیرہ جون سے نو مہینے آگے یا تین مہینے پیچھے شمار کریں تو تیرہ مارچ ہوتی ہے قریب قریب یہی تاریخ یا اس سے ایک ہفتہ عشرہ تک آگے پیچھے کی تاریخ یوم وضع حمل ہوگی اسی طرح اگر حیض بند ہونے کی آخری تاریخ معلوم نہ ہو تو پیٹ میں بچے کی حرکت کرنے کی تاریخ میں 154 دن جمع کریں قریب قریب وہی یوم وضع حمل ہوگا مثلاً اگر چھ جون کو پیٹ میں بچے کی حرکت محسوس ہوئی ہے تو دس اکتوبر کو یا اس کے ایک ہفتہ عشرہ آگے پیچھے یوم وضع حمل ہوگا یوم وضع حمل کو معلوم کرنے کے اور بھی بعض طریق ہیں جن کو قلت گنجائش کی وجہ سے نظر انداز کر دیا گیا ہے۔

تدابیر زمانہ حمل

حاملہ کی حفظ صحت کے لئے جن تدابیر پر عمل کرنا ضروری ہے ان کا مختصر بیان ذیل میں درج ہے:

حاملہ کو حتی الامکان زیادہ سے زیادہ پاک وصاف ہوا میں رکھیں اور صاف وشیریں پانی استعمال کرائیں غذا سادہ لیکن لطیف اور زود ہضم دیں تازہ سبز ترکاریاں' حسب خواہش پختہ میوہ جات اور دودھ وغیرہ ایسی غذائیں کافی مقدار میں استعمال کرائیں جن میں حیاتین الف اور د (وٹامن اے اور ڈی زیادہ ہوں ان کا تفصیلی بیان جامع الحکمت حصہ اول کے صفحہ 165 پر حفظان صحت کے عنوان کے ماتحت درج ہے ہر قسم کی زیادہ گرم' ثقیل' قابض اور نفاخ اغذیہ اور مسکرات و منشیات سے پرہیز کرائیں غذا مقررہ اوقات پر دیں اور خوب چبا چبا کر کھانے کی ہدایت کریں قبض نہ ہونے دیں' ہر قسم کے شدید عوارض نفسانی رنج وغم فکر وتردد' خوف غرض ہر قسم کے شدید روحانی صدمات وغیرہ سے بچائیں حتی الامکان خوش خرم اور رنج وغم سے محفوظ رکھیں صبح وشام تازہ اور کھلی ہوا میں معتدل سیر کرائیں تکان پیدا کرنے والے کام کاج' یا لمبی سیر' کودنے' پھاندنے' بھاری چیز اٹھانے' کسی کام پر بہت زور لگانے' حتی کہ زور کے ساتھ کونتھنے اور ہچکولے لگنے والی سواری وغیرہ شدید جسمانی حرکات سے بھی محفوظ رکھیں کیونکہ ان سے حمل گر جانے کا اندیشہ ہوتا ہے خصوصاً نازک اندام اور کمزور عورتوں میں اور ان ایام میں جب کہ پہلے حیض آیا کرتا تھا ان امور سے خصوصیت کے ساتھ پرہیز لازمی ہے حاملہ کو ہوادار کمرے میں کم از کم سات گھنٹے ضرور سونا چاہئے گرمیوں کے موسم میں دوپہر کو بھی ایک دو گھنٹے سو لینا بہتر ہوتا ہے حاملہ عورت کو روزانہ غسل کرنا چاہئے سردیوں میں ہلکے گرم یا بیشتر گرم پانی کے ساتھ اور گرمیوں میں تازہ پانی کے ساتھ غسل کرنا چاہئے گرمیوں میں روزانہ دو مرتبہ اور سردیوں میں کم سے کم ہفتے میں دو تین مرتبہ غسل کر لینا نہایت ضروری ہے اسی طرح اندام نہانی کو روزانہ صبح شام یا کم سے کم یا مرتبہ روزانہ بخوبی دھو لینا ضروری ہے لباس موسم کے لحاظ سے گرم یا سرد اجلا اور ڈھیلا ڈھالا ہونا چاہئے اور سردی ونمی سے محفوظ رکھنا چاہئے ازار بند کس کر نہیں باندھنا چاہئے تنگ لباس پیٹیوں اور گیٹسوں وغیرہ کا استعمال بھی نہیں کرنا چاہئے بھیگے ہوئے اور میلے کچیلے لباس سے پرہیز ضروری ہے اس لئے زمانہ حمل میں حاملہ کو فاسد خیالات اور کریہہ مناظر سے بھی بچنا چاہئے اس کے علاوہ حاملہ کو ہر قسم کے شدید استفراغ' قے' فصد' مسہل اور ادرار حیض و بول سے بچنا چاہئے جماع سے بھی پرہیز کرنا چاہئے بالخصوص آخری دو تین مہینوں اور ان ایام میں جن میں پہلے حیض آیا کرتا تھا حمل کے آخری تین چار مہینوں میں حاملہ کو اپنے پستان بھی

صاف رکھنے چاہئیں۔

زمانہ حمل کے امراض

زمانہ حمل کے امراض بیشتر عام امراض ہی ہیں البتہ اسقاط حمل اور رجا یعنی حمل کاذب کا بیان ضروری ہے جن کا تفصیلی بیان ذیل میں درج کیا جاتا ہے باقی امراض کی تفصیل اپنی اپنی جگہ پر دیکھیں اس جگہ ایک نہایت مفید جدول دیا جاتا ہے تاکہ اطباء اسے پیش نظر رکھ سکیں۔

اسقاط حمل

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
حمل کا گر جانا	اسقاط حمل	ابارشن Abortion

تعریف وماہیت: اس مرض میں جنین (پیٹ کا بچہ) طبعی مدت حمل (نوماہ اور کچھ دن) کو پورا کرنے سے قبل ہی رحم سے خارج ہوجاتا ہے ایسا استفراغ حمل سے لے کر زمانہ وضع حمل سے قبل کسی وقت ہوسکتا ہے مختلف اوقات کے لحاظ سے اسے مختلف ناموں سے موسوم کیا جاتا ہے چنانچہ اگر چالیس یوم سے پہلے خارج ہوجائے تو اسقاط بیضی کہلاتا ہے کیونکہ اس وقت تک جنین کے اعضاء و جوارح ممتاز نہیں ہوتے اس کے بعد تین ماہ سے پہلے خارج ہونا اسقاط مشیمی یا ریشمی (ابارشن) کہلاتا ہے کیونکہ اس وقت تک بھی نطفہ پوری طرح جنین کی شکل اختیار نہیں کرتا البتہ مشیمہ بن چکا ہوتا ہے اس کے بعد سے ساتویں ماہ تک جنین کے خارج ہونے کو اسقاط جنینی (مس کیرج) کہتے ہیں ساتویں ماہ کے بعد اور طبعی مدت سے قبل خارج ہونا' ولادت معجلہ یعنی وضع حمل قبل ازوقت (پری میچور برتھ) کہلاتا ہے کیونکہ اس کے بعد جنین مکمل ہوچکا ہوتا ہے اور بالکل اسی طرح تولد ہوتا ہے جس طرح پوری مدت کا بچہ اور کامل احتیاط سے اکثر اوقات زندہ بھی رہ سکتا ہے۔

اقسام مرض: اسباب وعلامات وغیرہ کے لحاظ سے اس مرض کی مندرجہ ذیل کئی اقسام ہیں:

(1) اسقاط حمل غیر اختیاری یا ذاتی جو غیر طبعی اور مرضی اسباب سے رونما ہوتا ہے۔

(2) اسقاط حمل اختیاری یا قسری جو کسی طبعی یا غیر طبعی مجبوری سے خود گرایا جاتا ہے جب طبعی مجبوری مثلاً کم سنی' مہلک مرض' غیر معمولی کمزوری وغیرہ کی بناء پر اسقاط کرایا جاتا ہے تو وہ جائز اور جب غیر طبعی مجبوری مثلاً حرام کے حمل' بدکاری کے خوف' یا ناجائز عشق ومحبت کی اغراض' یا حد سے زیادہ مفلسی وغیرہ کے خوف سے اسقاط کیا یا کرایا جاتا ہے تو وہ ناجائز اور مجرمانہ قرار دیا جاتا ہے۔

(3) اسقاط حمل منذر- وہ اسقاط جس میں اسقاط کی بعض علامات پیدا تو ہوچکی ہوں لیکن مناسب تدابیر اور علاج سے اس کا روک لینا ممکن ہو۔

(4) اسقاط حمل لازم- جس کا روکنا ناممکن ہو ظاہر ہونے کے بعد اس کی پھر دو صورتیں ہوتی ہیں (1) اسقاط حمل کامل جس میں رحم کے اندر کی تمام متعلقہ اشیاء خارج ہوجاتی ہیں (2) اسقاط حمل ناقص جس میں جنین اس کی جھلیوں یا آنول وغیرہ میں سے کوئی چیز یا ان میں سے کسی ایک کا کوئی حصہ رحم کے اندر باقی رہ جاتا ہے۔ اسقاط کی ایک قسم اور بھی بیان کی جاتی ہے جسے اسقاط کاذب کہا جاتا ہے اس میں اکثر اسقاط حمل کی علامتیں ظاہر ہوکر غائب ہوجایا کرتی ہیں۔

اسباب مرض: اس مرض کے اسباب مندرجہ ذیل چار طرح کے ہوتے ہیں:

(1) خارجی اسباب مثلاً ضربہ وسقطہ' قوی حرکت وریاضت کثرت جماع' قوی مدر' مقی' مسہل' مزلق یا مسقط ادویہ کا استعمال'

شدید فاقہ کشی، کثرت جریان خون، حد سے زیادہ تکان، مرغوب طبع اشیاء کا بروقت دستیاب نہ ہونا، شدید عوارض نفسانی، غم وغصہ، رنج وفکر، خوف وگھبراہٹ، شدید گرمی وسردی گرم حمام وغیرہ۔

(2) عام جسمانی عوارض مثلاً امراض وغیرہ شدید قسم کے درد قولنج، درد گردہ، وجع الفواد وغیرہ آتشک، ذات الریہ، سل ودق، شدید متعدی امراض، قے مفرط، کثرت اسہال، شدید ضعف وکمزوری، شدید پیچش، کرم شکم، سوزاک، شدید یا مزمن تپ لرزہ، سمن مفرط، بعض امراض قلب، جگر، ریہ گردہ اور خون وغیرہ۔

(3) امراض رحم وخصیۃ الرحم وغیرہ مثلاً صغر رحم، رحم کا فساد کمی، میلان الرحم، سیلان الرحم، انقلاب الرحم، نفخۃ الرحم، استسقاء الرحم، صلابت وسرطان رحم، اختناق الرحم، قلت حیض اور حیض کے دیگر فسادات، رحم کی رسولی، رحم کا تشنج، خصیۃ الرحم اور رحم کے اورام دبیلہ وقروح رحم، خصیۃ الرحم کی رسولیاں، اندام نہانی اور رحم کی طبعی رطوبات کی خرابیاں وغیرہ۔

(4) جنین اور اس کی جھلیوں، مشیمہ وغیرہ کے امراض مثلاً جنین کی کمزوری، لاغری، مرجانا، جھلیوں کا پھٹ جانا یا حد سے زیادہ تن جانا، مشیمہ کا چربی میں تبدیل ہوجانا، نال کا لمبا ہونا وغیرہ۔

علامات مرض: عموماً پہلے یا آخری تین مہینوں میں اسقاط کی شکایت ظاہر ہوتی ہے حاملہ کی طبیعت میں سستی اور بے چینی پیدا ہوجاتی ہے اعضاء شکنی پائی جاتی ہے کمر میں درد اور پیٹ میں نفخ وقراقر ہونے لگتے ہیں متلی اور ابکائیاں بھی کم وبیش پائی جاتی ہیں کمر اور کولہے کے اردگرد، کنج ران اور پیڑو میں گرانی محسوس ہونے کے بعد بتدریج تشنجی اور انقباضی کیفیت کا درد ہونے لگتا ہے کیونکہ رحم تھوڑے تھوڑے عرصے کے بعد سکڑنے کی حرکت کرتا ہے اس کے کچھ عرصہ بعد رحم سے سیلان خون شروع ہوجاتا ہے خصوصاً دوسرے تیسرے ماہ یا اس کے بعد بصورت اسقاط حمل پستانوں میں سختی رونما ہوکر ان کی جسامت دفعتاً گھٹ جاتی ہے اندام نہانی کا منہ بتدریج ڈھیلا ہوکر کھل جاتا ہے حاملہ کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا آجاتا اور بدن میں لرزہ پیدا ہوجاتا ہے گاہے بخار بھی ہوجاتا ہے اس کے بعد جلد یا بدیر جنین خارج ہوجاتا ہے اگر اسقاط ناقص ہوتو درد یا جریان خون کی شکایت بدستور بلکہ زیادہ شدید ہوجاتی ہے لیکن ان سے پہلے موجودہ سبب یا اس کی کم وبیش علامات ضرور پائی جاتی ہیں۔

علاج ۔حفظ ماتقدم: اگر حاملہ میں اسقاط حمل کی استعداد یا خطرہ ہوتو اسے حتی الامکان ہر طرح آرام سے رکھیں ہر قسم کی شدید اور قوی حرکات جماع، اچھلنے، کودنے، دوڑنے، سیڑھی پر چڑھنے، دور تک پیدل چلنے اور شدید صدمات نفسانی، رنج وغم وغیرہ سے محفوظ رکھیں غرضیکہ اسقاط پیدا کرنے والے اسباب کا تدارک کرتے رہیں تقویت رحم کے لئے معجون حمل عنبری لولوی پانچ گرام، معجون حافظ الجنین پانچ گرام، معجون نشارہ عاج پانچ گرام، معجون دردنج وغیرہ ادویہ کا استعمال کراتے رہیں قبض نہ ہونے دیں اگر قبض ہوجائے تو اسے فوراً رفع کرنے کی کوشش کریں۔

اصول علاج: اسقاط منذر میں حتی الامکان حمل کو برقرار اور محفوظ رکھنے کی تدابیر کرنی چاہئیں حاملہ کو نہایت آرام وسکون کے ساتھ کسی صاف ستھرے اور ہوادار کمرے میں پلنگ پر چت لٹادیں اور پائنتی تھوڑی اونچی کردیں قبض ہوتو حقنہ یا کسٹرآئل دے کر رفع کردیں پیڑو اور رانوں وغیرہ پر برف سے سرد کئے پانی کے ساتھ تکور کریں یا گل سرخ بلوط، جفت بلوط، قشار کندر، مازو سبز، مائیں، پوست انار ترش، عدس مسلم وغیرہ قابض ادویہ ہم وزن لیکر پانی میں پیس کر پیڑو اور پشت پر لیپ کرائیں قابضات کے جوشاندہ میں آبزن کرانا بھی مفید ہے داخلی طور پر زہرمہرہ، بنسلوچن، گیرو، سنگ جراحت ہر ایک ایک گرام باریک پیس کر آملہ مربی ایک عدد میں ملاکر چاندی کے ورق میں لپیٹ کر یا قرص کہربا کیساتھ پہلے کھلائیں اور اوپر سے شیرہ بیخ انجبار چار گرام، شیرہ حب آلاس تین گرام، شیرہ تخم خرفہ سیاہ تین گرام، عرق گاؤزبان 75 ملی لیٹر میں نکال کر شربت انار شیریں پچیس ملی لیٹر اس میں حل کرکے پلا دیا کریں یا سفوف مانع حمل کا استعمال کرائیں پانی کی بجائے ملتانی مٹی اور گیرو کا زلال پلاتے رہیں۔

اسقاط لازم میں جب کہ درد شدید اور جریان بہت زیادہ ہونے لگے رحم کا منہ پوری طرح کھل گیا ہو اور بچہ اپنے مقام سے علیحدہ ہو گیا ہو تو اسقاط کی اعانت کرنے والی تدابیر اختیار کریں داخلی طور پر مشکطرا مشیع تخم ترب' گل خطمی' پرسیاوشاں' خار خسک' تخم کرفس' دوقو' عنب الثعلب خشک' پوست املتاس' تخم خربزہ' پوست خربزہ' زیرہ سیاہ ان میں سے جو مل سکیں بقدر مناسب لے کر پانی میں جوش دے کر صاف کر کے شربت بزوری پچاس ملی لیٹر ملا کر پلائیں یا ذیل کا نسخہ دیں نہایت مفید و مجرب ہے:

صفتہ: ڈوڈھ کپاس' تخم شبت' گل بنفشہ' باؤبڑنگ' ہر ایک بارہ گرام سب کو پانی میں جوش دے کر مل چھان کر شربت بزوری پچاس ملی لیٹر ملا کر پلائیں۔ مطبوخ ابہل مسہل کا استعمال بھی نافع ہے۔ ذیل کے نسخے میں آبزن کرائیں ترمس' تلخ' برنجاسف' بابونہ' حاشا' قردمانا' پودینہ کوہی' کماذریون' برگ تلسی ہر ایک بارہ گرام بہت سے پانی میں پکا کر ٹب میں بھر کر حاملہ کو اس میں بٹھائیں۔ نک چھکنی اور برنجاسف ہم وزن باریک پیس کر شہد میں ملا کر پیڑو اور پشت پر لیپ کریں مرکی' جاؤشیر' کنگی سفید ہر ایک تین گرام باریک پیس کر گائے کے پتے میں ملا کر اس سے فرزجہ کرائیں جب گل اور جنین کے تمام اجزاء اور جھلیاں وغیرہ پوری طرح خارج ہو جائیں تو پھر جریان خون کو بند کرنے کے لئے مقویات رحم اور قابضات کا استعمال کرائیں۔

منتخب و مجرب مرکبات: سفوف مانع اسقاط حمل' سنگجراحت نو گرام' بنسلوچن چھ گرام' دانہ الائچی خورد تین گرام سب کو باریک پیس کر سب کے ہم وزن شکر سفید ملا کر سفوف بنائیں اور تین خوراکیں کر کے ایک ایک خوراک ہر تین تین گھنٹے کے بعد گاہے کے دودھ کی لسی کے ہمراہ مریضہ کو کھلا دیا کریں۔

معجون نشارہ عاج: مانع اسقاط اور محافظ جنین ہے نشارہ عاج (برادہ دندان فیل) فوفل' گلنار' ابریشم مقرض' شاخ گوزن سوختہ ہر ایک ایک گرام' مروارید ناسفتہ' مرجان' بسد' یشب سفید' کشنیز خشک' عود ہندی' مصطگی' زرنباد' کباب چینی' گل سرخ' گل ارمنی' ہر ایک دو گرام سب کو کوٹ چھان کر تین گنا شہد خالص میں ملا کر معجون بنالیں اور کافور قصوری 500 ملی گرام کو شامل کریں۔ بقدر چار چار گرام مناسب بدرقہ کے ہمراہ استعمال کریں۔

معجون محافظ الجنین: مروارید ناسفتہ' بسد محرق' صندل سرخ' صندل سفید' طباشیر' مازو ربز' ابریشم مقرض' عود صلیب' درونج عقربی' بیخ انجبار' گل ارمنی ہر ایک نو گرام' مغز تخم تربوز' تخم خرفہ مقشر ہر ایک بائیس گرام' ورق طلاء' ورق نقرہ' ہر ایک بیس عدد' عنبر اشہب دو گرام شہد خالص 250 ملی لیٹر' نبات سفید نصف کلوگرام' شربت انگور 250 ملی لیٹر دواؤں کو بدستور کوٹ چھان کر شہد نبات اور شربت کا قوام کر کے اس میں ملا دیں بقدر پانچ گرام مناسب بدرقہ کے ہمراہ استعمال کرائیں۔

علاج ڈاکٹری: اسقاط منذر میں ٹنکچر اوپیم یا کلورل ہائیڈریٹ 500 ملی گرام یا کلورڈائین بیس قطرے یا لائیکر اوپیائی سٹڈیٹوس دس قطرے دیں دو تین خوراکیں کافی ہیں یا ذیل کے نسخوں میں سے کسی ایک کا استعمال کرائیں:

ٹنکچر اوپیم	40 قطرے
الگزروائی برنم	8 گرام

دونوں کو ملا کر رکھ لیں اور بوقت ضرورت اس میں سے 2-2 گرام تھوڑے سے پانی میں ملا کر ہر چوتھے گھنٹے دیتے رہیں حتیٰ کہ درد موقوف ہو کر جریان خون وغیرہ بالکل رک جائے۔

کیلشیم لیکٹیٹ	350 ملی گرام
ٹنکچر ہائیڈراسٹس	10 قطرے
ٹنکچر اوپیائی	10 قطرے
ایکوا کلوروفارم	25 ملی لیٹر

سب کو ملا کر ایک خوراک بنالیں ایسی ایک ایک خوراک ہر تین تین یا چار چار گھنٹے کے بعد دیں۔ اسقاط لازم میں

معمولی کونین مکسچر کی ایک یا دو خوراکیں پلائیں اور ایکسٹریکٹ ارگٹ لیکوئیڈ تیس بوند 25 ملی لیٹر پانی میں ملا کر ایسی ایک ایک خوراک دن میں تین بار دیں اسقاط کامل کے بعد بھی کیلشیم لیکٹیٹ والا مندرجہ بالا نسخہ ٹنکچر اوپیائی کی بجائے ایکسٹریکٹ ارگٹ ملا کر دیا جاسکتا ہے۔

غذاو پرہیز: غذا لطیف اور زود ہضم دیں اسقاط منذر میں ساگودانہ، کھچڑی، دودھ چاول، کھیر وغیرہ اور اسقاط لازم میں یخنی، شوربا چوزہ مرغ وغیرہ۔ ہر قسم کی ثقیل، بادی اور ٹھوس اشیاء سے پرہیز کرائیں۔

رجا

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
جھوٹا حمل	رجا - حمل کاذب	سیوڈو پرگ نینسی Seudo Pregnancy سپوریس پرگ نینسی Spurious Pregnancy

تعریف وماہیت: اس مرض میں رحم کے اندر خراب فضلات، غلیظ رسولی، رسولی یا ورم رحم وغیرہ کی وجہ سے مریضہ کا شکم حاملہ عورت کی طرح روز بروز بڑھتا جاتا ہے جس سے مریضہ کو حمل کا دھوکا ہوتا ہے اسی لئے اس کو جھوٹے حمل کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔

اسباب مرض: پیدائش جنین کے صرف نسائی مادہ کا رحم میں پہنچ کر غیر طبعی مادوں پر وہاں رک جانا اور نشوونما پانے لگنا، رحم کے سوء مزاج مادی سے رحم میں غلیظ فضلات کا جمع ہوجانا یا ورم صلب کا پیدا ہوجانا، یا قب الرحم یعنی فم رحم کے ورم صلب کی وجہ سے حیض اور عورت کا مادہ منویہ کا رحم میں محتبس ہوجانا، یا جوف عانہ، رحم، خصیۃ الرحم یا ان کے متعلقات میں کسی قسم کی رسولی کا پیدا ہوکر نشوونما پانے لگنا وغیرہ اس مرض کا باعث ہوا کرتا ہے۔ یہ مرض زیادہ تر ایسی عورتوں میں ظاہر ہوتا ہے جن کا حیض بند ہونے کو ہوتا ہے یا ایسی جوان عورتوں کو ہوتا ہے جنہیں اولاد کی ہوس ہوتی ہے اور وہ ہر وقت حاملہ ہونے کے تخیل میں رہتی ہیں یا جن میں اختناق الرحم کی شکایت یا استعداد موجود ہوتی ہیں اور جو وہمی مزاج کی ہوتی ہیں۔

علامات مرض: حمل کی مانند اس میں مریضہ کا پیٹ روز برزو بڑھتا جاتا ہے رحم کا منہ بند ہوجاتا ہے جس سے حیض آنا بھی رک جاتا ہے لیکن اس کے ساتھ چہرے کے رنگ میں تیرگی اور بے رونقی پائی جاتی ہے پستان میں سختی اور تناؤ سا معلوم ہونے لگتا ہے سرپستان کا رنگ سیاہی مائل ہوجاتا ہے لیکن اس کے گرد کا حلقہ قدرے اودا ہوتا ہے طبیعت میں بدمزگی، بدن میں کسل، اعضاء شکنی اور مختلف مقامات میں درد ہوتا ہے شکم میں نفخ و قراقر کی کثرت اور ضعف ہضم خرابی نفس وغیرہ کی شکایات پائی جاتی ہیں تین چار ماہ گزرنے پر رحم میں حرکت جنین تو نہیں ہوتی لیکن بعض عورتیں ریاح شکم کی حرکات اور نفخ و قراقر کو جنین کی حرکات سمجھ کر حمل کے وہم میں مبتلا رہتی ہیں مگر ان تمام علامات کے باوجود مریضہ کو حمل کے متعلق دل میں شک رہتا ہے۔

فروق الامراض: دیکھو صفحہ 1135, 1136 پر "حمل اور رجا کا فرق"

انجام مرض: کبھی ہر قسم کے علاج کے باوجود بہت دیر تک بلکہ مدت العمر تک یہ شکایت باقی رہتی ہے گا ہے وضع حمل یا اسقاط کی سی علامتیں پیدا ہوکر گوشت کا لوتھڑا یا نامکمل سا جنین خارج ہو جاتا ہے جس کی شکل کچھوے، بندر، مرغ، کتے یا ہاتھی وغیرہ جیسی ہوتی ہے۔

علاج: اصل سبب مرض کو معلوم کر کے اس کے مطابق علاج کریں مثلاً اگر ورم رحم ہو تو ورم صلب کے مطابق علاج کریں اگر مریضہ قوی ہو اور اس کے بدن میں خون کا غلبہ پایا جائے تو باسلیق یا صافن کی فصد کھلوائیں پیٹ پر مغز فلوس بارہ گرام، گل بابونہ، اکلیل الملک، مرزنجوش، تخم میتھی، تخم خطمی، مغز تخم ارنڈ ہر ایک چھ گرام سب کو باریک پیس کر زردی بیضہ مرغ ایک عدد، روغن

گل بارہ گرام میں ملا کر نیم گرم ضماد کریں داخلی طور پر گل بنفشہ، گل سرخ، بادیان، مکوخشک ہر ایک سات گرام، مویز منقی نودانہ گاؤ زبان، گل خطمی ہر ایک تین گرام رات کو پانی میں تر کر کے صبح جوش دے کر مل چھان لیں اور خمیرہ بنفشہ یا گل قند پچاس گرام اس میں حل کر کے پلائیں اگر مریضہ کو گرمی اور پیاس وغیرہ کی شکایت ہو تو اس نسخہ میں سپستان دس دانہ اور تخم خیارین تین گرام کا اضافہ کریں۔ ہفتہ عشرہ یہ نسخہ پلا کر اسی میں مسہلات کی ادویہ کا اضافہ کر کے تنقیہ کریں اندام نہانی میں ذیل کا زرجہ رکھوائیں تخم خشخاش سفید کنجد مقشر ہر ایک پچیس گرام کوٹ کر شیر گاؤ میں پکائیں اور خوب باریک پیس لیں پھر زعفران، کتیرا گوند، ایک ایک گرام، گوند کیکر، گل خطمی ہر ایک دو گرام باریک پیس کر اور انڈے کی زردی دو عدد، روغن گل، روغن حنا ایک بارہ گرام اسمیں ملا کر نگاہ رکھیں اور اس میں سے بقدر ضرورت لے کر باریک کپڑے کے ساتھ حمول کریں گل خطمی، گل بابونہ ہر ایک پچیس گرام اکلیل الملک، مکوخشک، مرزنجوش، بادیان، تخم حلبہ، تخم السی، برگ کرنب ہر ایک بارہ گرام سب کو چار لیٹر پانی میں جوش دے کر مریضہ کو اس میں آبزن کرائیں تخم شبت، تخم کرفس، اجوائن دیسی، زیرہ سیاہ، بابڑنگ، انبہ ہلدی، مغز خستہ شفتالو، ہر ایک چھ گرام، کنجد سیاہ چالیس گرام، ناریل کہنہ بارہ گرام، سب کو نیم کوفتہ کر کے دو پوٹلیاں بنائیں اور لوہے کے توے پر گرم کر کے بقدر برداشت تکور کریں۔ اگر ان تدابیر سے آرام نہ ہو تو قوی مدرات جنین اور مخرج جنین ادویہ کا استعمال کرائیں اور غلیظ رطوبات یا مردہ جنین سے پاک و صاف ہوجانے کے بعد رحم کو تقویت پہنچانے کی کوشش کریں رسولی کی صورت میں اگر ضرورت ہو تو عمل جراحی کے ذریعہ رسولی کو نکلوادیں۔

<u>غذا و پرہیز:</u> غذا لطیف زود ہضم اور مقوی دیں مثلاً چوزہ مرغ اور حلوان کا گوشت وغیرہ تیز نمک مرچ اور خشک اشیاء سے پرہیز کرائیں۔

زمانہ حمل کے امراض کا جدول

نمبر شمار	نام مرض	اسباب	علامات و تشخیص	اصول علاج
1-	دردسر	قبض، سوء ہضم، رحم کے تغیرات اور ان سے پیدا ہونے والے عصبی تہیجات۔	دردسر، گاہے سدر دوار، پریشانی خیالات چندیا یا گدی کے مقام پر بوجھ، بھوک کی کمی، قبض، کمزوری، بے چینی، روشنی سے نفرت، آنکھوں کا بھاری پن وغیرہ۔	قبض رفع کریں داخلی طور پر مسکنات و مخدرات دیں مقامی طور پر قرص مثلث کا ضماد کرائیں یا کافورست پودینہ وغیرہ حل کر کے لگائیں۔
2-	رعشہ	عصبی کمزوری، موروثی استعداد، رقت و قلت خون وغیرہ۔	جسم کے عضلات میں رعشہ یا لرزہ پایا جاتا ہے اگر شدید ہو تو خطرناک ہوتا ہے ایسی صورت میں اکثر اس سے تیس فیصدی کے قریب اموات بھی ہوجاتی ہیں۔	قبض ہو تو رفع کریں مقویات اعصاب و دماغ کا استعمال کریں مرکبات فولاد، کچلہ اور سنکھیا مفید ہیں جند بیدستر اور جدوار عود صلیب کا استعمال شہد یا دواء المسک معتدل جواہر والی یا خمیرہ گاؤزبان عنبری وغیرہ میں مفید ہے۔

-3	تشنج	عصبی کمزوری، زمانہ حمل کے رحمی تغیرات وغیرہ۔	تمام عضلات بدن یا کسی خاص حصے کے عضلات میں تشنجی کیفیت پائی جاتی ہے۔	اخراج فضلات کا انتظام کریں غذا کی اصلاح کریں قبض نہ ہونے دیں۔
-4	فالج	ضعف اعصاب، سردی لگنا، دماغی جریان وغیرہ۔	جسم کی کسی جانب نصف یا زیریں حصے کی حرکت کم یا مفقود ہوجاتی ہے گاہے بول و براز کے عصبی مراکز اور آلات کے مفلوج ہوجانے تسمم الدم ہوکر بے خوابی، غشی، ہذیان اور عام جسمانی ورم وغیرہ کی علامات بھی پیدا ہوجاتی ہیں۔	خفیف ہوتو وضع حمل کے بعد خود بخود رفع ہوجاتا ہے شدید میں فوراً مریض کو آرام سے لٹادیں ماء العسل اور ماء الاصول دے کر کشتہ شنگرف اور کچلہ وغیرہ کا استعمال کرائیں۔
-5	جنون	عصبی تہیجات بالخصوص ان عورتوں میں جن میں ضعف اعصاب کی موجودگی سے اختناق الرحم وغیرہ کی استعداد ہوتی ہے شدید نفسانی صدمات خلاف صحت حالات، نقص غذا وغیرہ۔	حاملہ کا دماغ خراب ہوجاتا ہے وہ پاگلوں کی سی گفتگو کرتی اور گاہے ہذیان بکتی ہے۔	مسکنات خمیرہ گاؤزبان جدوار عود صلیب والا اور عرق عنبر وغیرہ کا استعمال کرائیں شدید حالات میں اگر ضرورت ہوتو حمل گرادیں۔
-6	بے خوابی	زمانہ حمل کے مخصوص تغیرات، عصبی تہیجات، فکرو پریشانی، قبض، تبخیر معدہ، گرمی اور خشکی وغیرہ۔	نیند نہیں آتی یا بہت ہی کم آتی ہے بے چینی اور بے قراری ہوتی ہاتھ پاؤں میں گھسی پائی جاتی ہے دل گھبراتا رہتا ہے وغیرہ۔	مسکنات کا استعمال کریں، قبض رفع کردیں کھلی ہوا میں رکھیں سیر کرائیں، صاف اور تازہ پانی میں روزانہ غسل کرادیا کریں غذا زود ہضم اور لطیف دیں، سر پر روغن لبوب سبعہ کدو وغیرہ کی مالش کرائیں داخلی طور پر کشنیز کاہو پوٹاشی برومائڈ دیں۔

-7	کثرت لعاب دہن	معدے کی خرابی، خون میں کمی مادوں کی آمیزش اور حمی تغیرات سے ظاہر ہونے والی عصبی تحریکات۔	حمل کے پہلے تین چار مہینوں میں تھوڑی تھوڑی دیر بعد حاملہ کا منہ لعاب دہن سے بھر جاتا ہے دن رات لعاب دہن خارج ہوتا ہے گاہے اس کا ذائقہ اور بو نہایت ناخوشگوار ہوتی ہے۔	مصطگی رومی ایک گرام، بارہ گرام شہد میں ملا کر قدرے قدرے چٹائیں قابض اشیاء پھٹکری ٹینک ایسڈ اور پوٹاش کلوراس کے محلولات سے غرغرے کرائیں غذا میں آش جو اور دودھ دیں۔
-8	دردِ دنداں	غذا کے نقائص، عصبی خراش عام کمزوری، مٹی وغیرہ کا استعمال۔	دانت میں نہایت بے چین کر دینے والا ٹیس والا درد ہوتا ہے جو بعض اوقات اس قدر شدت اختیار کر جاتا ہے کہ مریضہ ہذیان بکنے لگتی ہے۔	سوراخ ہو تو عرق عجیب یا روغن صنوبر (کریازوٹ) وغیرہ میں روئی کا پھویہ تر کر کے سوراخ میں رکھیں غذا میں دودھ زیادہ دیں سردی سے بچائیں اور دانتوں کو صاف رکھیں۔
-9	غشی	ضعف قلب دوران خون کی خرابی شدید تکان، نفسانی صدمات، عام کمزوری۔	سستی کمزوری، جمائیوں اور انگڑائیوں کی کثرت، سدردوار، زردی رنگ، طنین ودوی اور ہوش و حواس کا زائل ہو جانا	گلے اور لباس کی بندش ڈھیلی کر کے چت لٹا کر سر نیچا اور پاؤں قدرے اونچے کر دیں خوشبودار لخلخے سنگھائیں نیز سرد پانی کے چھینٹے ماریں خمیرہ مروارید مفرح بارد اور دواء المسک معتدل وغیرہ مقویات و مفرحات کا استعمال کرائیں۔
-10	اختلاج القلب	ضعف قلب بوجہ امراض مزمنہ عصبی تحریکات جوش خون کمزوری اور حرکات جنین سوء ہضم گرم اشیاء کی زیادتی غم و غصہ وغیرہ شدید نفسانی جذبات۔	بالعموم استقرار حمل کے فوراً بعد پیٹ کے اندر جنین کی حرکات کے وقت اور گاہے حمل کے آخری ایام میں اختلاج القلب اور خفقان کے شدید دورے پڑتے ہیں۔	مقویات قلب، مربہ آملہ اور اکسیر قلب وغیرہ کا استعمال کریں، گرم اشیاء سے پرہیز کرائیں۔

-11	کھانسی	رحمی تغیرات سے پیدا ہونے والی عصبی خراش وغیرہ۔	خشک کھانسی ہوتی ہے اوردن رات اکثر تھوڑی تھوڑی دیر بعد اٹھتی رہتی ہے۔	مسکنات کا استعمال کرائیں مثلاً رب السوس ایک گرام، شربت خشخاش پچیس گرام میں ملا کر چٹا دیا کریں یا لعوق کتان دیں۔
-12	شدید متلی اور قے	رحمی تغیرات سے پیدا ہونے والی خراش معدی امتلاء معدی قبض، سوء ہضم، میلان الرحم وغیرہ۔	چوتھے پانچویں ماہ تک صبح کے وقت شدید متلی اور گاہے ترشی مائل قے ہوتی ہے جس میں پہلے غذا اور پھر صرف بلغمی مواد خارج ہوتے ہیں۔	قبض رفع کریں، ہضم کی اصلاح کریں۔ زرشک، طباشیر، زہر مہرہ، دانہ الائچی خورد، انار دانہ وغیرہ کی چٹنی بناکر چٹائیں۔ غذا لطیف اور زود ہضم دیں۔
-13	سوء ہضم	خراب غذا، رحمی تغیرات، نفخ شکم وغیرہ۔	قراقر، کھٹی ڈکاریں کثرت لعاب دہن وغیرہ۔	غذا لطیف اورزود ہضم دیں جوارش مصطگی عرق پودینہ کے ہمراہ دیں۔
-14	قبض	ورزش کی کمی، رحم کا دباؤ، غذا کی خرابی وغیرہ۔	کئی کئی روز تک پاخانہ نہیں آتا یا سخت خشک پاخانہ آتا ہے۔	تیز مسہلات سے پرہیز کریں گل قند یا مربہ ہلیلہ دیں۔
-15	اسہال اور پیچش	عصبی خراش، قبض وغیرہ۔	پتلے پتلے دست آتے ہیں یا پیٹ میں درد ہوتا ہے اور مروڑ پڑتے ہیں۔	غذا لطیف زود ہضم اور سیال دیں ہلیلہ سیاہ بادیان اور پوست خشخاش کا سفوف بناکر بادام روغن میں بریاں کرکے ایک ایک گرام دن میں تین مرتبہ دیں۔
-16	یرقان	جگر کی خرابی، رحم کے دباؤ سے یرقان۔	پیشاب کا رنگ گہرا زرد، براز کی سفیدی، آنکھوں اور بدن کے رنگ کی زردی وغیرہ۔	آب کاسنی سبز مروق، آب مکو سبز مروق ہر ایک ساٹھ گرام شربت بزوری میں ملا کر پلائیں اور جگر کی اصلاح کریں۔

-17	بواسیر	شدید قبض، رحم کا دباؤ وغیرہ	آخری ایام حمل میں مقعد کی بواسیری رگیں پھول جاتی ہیں جن سے گاہے خون بھی رسنے لگتا ہے۔	قبض نہ ہونے دیں، مقعد میں روغن گل لگا دیا کریں یا مرہم چوب نیم سائدہ کا استعمال کریں داخلی طور پر گندھک مصفی اور کریم آف ٹارٹار ہر ایک بیس گرین کی ایک پڑیہ گل قند پچاس گرام میں ملا کر دیں غذا کی اصلاح کریں۔
-18	پیٹ کا لٹکا جانا	غلبہ بلغم سمن مفرط، سستی و کاہلی وغیرہ۔	پیٹ غیر معمولی طور پر بڑا ہو کر آگے اور نیچے کی طرف لٹک پڑتا ہے جس سے چلنا پھرنا اور گاہے اٹھنا بیٹھنا بھی دشوار ہو جاتا ہے۔	پیٹ پر ہر وقت ڈھیلی سی پٹی بندھوائے رکھیں۔
-19	تقطیر و احتباس البول	مثانے پر رحم کا دباؤ پڑنا، سردی لگنا، عصبی تحریکات وغیرہ۔	ابتدائی یا آخری ایام حمل میں پیشاب درد کے ساتھ بار بار اور قطرہ قطرہ آتا یا بند ہو جاتا ہے چھینکنے یا کھانسنے یا زور لگانے پر بلاارادہ پیشاب کے چند قطرے خارج ہو جاتے ہیں۔	یکے بعد دیگرے گرم اور سرد ٹکور کریں مدرات کا استعمال کرائیں غذا میں آش جو دیں بند ہو گیا ہو تو بذریعہ قاثاطیر نکلوائیں۔
-20	بول زلالی	ضعف گردہ و جگر گردوں پر رحم کا دباؤ پڑنا وغیرہ۔	پانچویں مہینے کمزوری، سستی، دوران سر، دردسر، ٹخنوں میں بازو اور ہاتھوں پر خفیف سا ورم، متلی ضعف بصارت غنودگی اور پیشاب میں کمی سرخی اور رطوبت بیضیہ کی موجودگی وغیرہ۔	کیسٹر آئل یا میگنیشیا وغیرہ سے قبض رفع کریں گرم پانی سے غسل دیں تاکہ پسینہ آئے مقام گردہ اور پشت پر خشک سنگھیاں لگوائیں جوارش زرعونی عنبری نو گرام صبح شام دیں۔

-21	حکۃ الفرج	غیر معمولی مقامی اجتماع خون، عصبی تحریکات تقطیر بول، سیلان الرحم وغیرہ۔	آخری ایام حمل میں فرج اور اندام نہانی میں خارش ہوتی ہے گاہے چھوٹی چھوٹی پھنسیاں پیدا ہوجاتی ہیں قدرے رطوبت بھی رستی رہتی ہے بعض عورتوں میں خواہش جماع بڑھ جاتی ہے۔	چھ گرام پھٹکری کو ایک لیٹر پانی میں حل کرکے یا برگ نیم کے جوشاندے کے ساتھ دھوئیں اور مسکن مرہم جست ولایتی یا سہاگہ کافورا اور افیون ہم وزن کو گلاب میں گھس کر اس میں کپڑا تر کرکے فرج پر رکھیں۔
-22	سیلان الرحم	عام کمزوری، ضعف رحم مقامی یا اجتماع خون وغیرہ۔	آخری ایام حمل میں اندام نہانی سے عموماً سفید رنگ کی کم وبیش رطوبت خارج ہوتی ہے جس کے ساتھ گاہے خارش بھی ہوتی ہے۔	قبض رفع کریں آرام سے رکھیں اندام نہانی میں پھٹکری کے محلول یا جوشاندہ برگ نیم اور پوست ببول وغیرہ کی پچکاری کریں۔ داخلی طور پر سپاری پاک اور مرکبات فولاد وغیرہ مقویات رحم و عانہ کا استعمال کریں۔
-23	درد پستان	حمل کے تغیرات سے پستانوں کا غیر معمولی تناؤ، ضرب و سقطہ سردی لگنا۔	پستانوں میں درد اور سختی کی موجودگی گاہے بخار وغیرہ۔	گرم پانی یا برگ نیم کے جوشاندے سے دھو کر روغن گل یا روغن چنبیلی کی مالش کرائیں مکو کاسنی کے پتوں کا بھرتہ بنا کر باندھیں قبض نہ ہونے دیں۔
-24	زیریں اطراف کا ورم	حمل کا دباؤ امراض گردہ، بول زلالی وغیرہ۔	ٹانگوں اور پاؤں پر ورم ہوتا ہے جو گاہے شدید حالات میں استسقاء لحمی کی شکل بھی اختیار کرسکتا ہے۔	مریضہ کو آرام کے ساتھ لٹائے رکھیں گرم پانی سے غسل یا پاشویہ کرائیں داخلی طور پر جوارش زرعونی عنبری دیں۔
-25	عرق النساء	ضعف اعصاب، رحم کا اعصاب، عرق النساء پر دباؤ۔	ماؤف ٹانگ میں کولہے سے گھٹنے یا ٹخنے تک درد ہوتا ہے اور گاہے حاملہ لنگڑی ہوجاتی ہے۔	قبض نہ ہونے دیں، مسکن روغنیات مثلاً روغن گل آکھ وغیرہ کی مالش کرائیں۔

-26	دوالی	رگوں کی کمزوری، رحم کا دباؤ۔	ٹانگوں رانوں اور فرج کی رگیں پھول جاتی ہیں گا ہے اتنی پھول جاتی ہیں کہ وضع حمل کے وقت ان کے پھٹ جانے کا اندیشہ ہوتا ہے۔	قبض نہ ہونے دیں، سرد محلول سرب (لیڈلوشن) سے پھولی ہوئی رگوں کو نکور کریں اور ان پر آگے پیچھے نرم پٹی بندھوائیں۔
27	بخار	ہر قسم کے متعدی اسباب ملیریا وغیرہ۔	جس قسم کا بخار ہو اس کی مخصوص علامتیں پائی جاتی ہیں۔	موجودہ سبب کا مخصوص علاج کریں لیکن تیز اور فوری استفراغ کرنے والی ادویہ مسہلات یا مدرات وغیرہ نہ دیں ملیریا میں کونین کا استعمال بھی احتیاط سے کرانا چاہئے سرد اسفنج کریں وغیرہ۔
-28	درد کمر	کمزوری، ضربہ و سقطہ پاؤں کا نیچے اوپر پڑنا وغیرہ۔	کمر اور پیڑو میں درد ہوتا ہے جس کے ساتھ بعض اوقات خون کا داغ لگنا یا جریان خون بھی ہوتا ہے۔	جریان خون میں تو اس کو کشتہ سنگ جراحت سے فوراً روکنے کی کوشش کریں آرام سے لٹائے رکھیں وغیرہ
-29	دردزہ کاذب	بدہضمی، نفخ و شکم، قبض، تکان، سردی لگنا وغیرہ۔	پیٹ، کمر اور کنج ران میں درد ہوتا ہے جو گا ہے کولھوں اور رانوں تک پھیل جاتا ہے جھوٹے اور سچے درد زہ کے فرق کے لئے دیکھو تدابیر وضع حمل میں دردزہ اصلی۔	کیسٹر آئل وغیرہ سے ہلکا مسہل دیں ہضم کی اصلاح کریں گرم نکور کریں اور کاسرالریاح ادویہ دیں جو زیادہ گرم نہ ہوں۔
-30	عسر ولادت	مثانے کی بول سے پری، قبض، شدید ضعف، رحم کی کمزوری، سردی لگنا، پیڑو کی بدوضعی غیر طبعی ولادت وغیرہ۔	وضع حمل کے وقت غیر معمولی طور پر زیادہ تکلیف اور درد ہوتا ہے اور دیر بھی زیادہ لگتی ہے گا ہے موت تک واقع ہو جاتی ہے۔	اصل سبب کے مطابق علاج کریں قبض میں حقنہ کریں اور احتباس البول میں بذریعہ قاثاطیر پیشاب نکال دیں گرم اشیاء کا استعمال کرائیں۔

وضع حمل

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
بچہ پیدا ہونا	وضع حمل	پارچوریشن Partutition
بچہ جننا	ولادت	لے بر Labour

وضع حمل کا وقت حاملہ کے لئے نہایت نازک اور خطرناک ہوتا ہے اس وقت کی خفیف سے خفیف ترین بے احتیاطی سے اکثر اوقات نہ صرف عورت کے مدت العمر تک روگی ہوجانے کا ڈر ہوتا ہے بلکہ بسا اوقات ہلاکت تک نوبت پہنچ سکتی ہے بیسویں بدنصیب عورتیں ولادت کے وقت کسی بے احتیاطیوں کا شکار ہوکر جلد یا بدیر موت کی بھینٹ ہوجاتی ہیں پس وضع حمل کے لئے ذیل کی تدابیر کا پیش نظر رکھنا ضروری ہے۔

تدابیر وضع حمل: جب وضع حمل کی تخمینی تاریخ میں دس پندرہ دن باقی رہ جائیں تو کسی پڑھی لکھی، تجربہ کار، تندرست، صفائی پسند، دیانتدار اور ہمدرد دایہ کو مقرر کرلیں اگر مجوزہ دایہ خود بھی ایک دو بچے جن چکی ہو تو زیادہ بہتر ہے دایہ کو چاہئے کہ دوسرے تیسرے دن حاملہ سے ملتی اور اسے دیکھتی رہے اس کے ساتھ ہی حاملہ کے پاس کسی ہمدرد سہیلی یا رشتہ دار کا ہونا ضروری ہے جو وضع حمل اور زچگی کے زمانے میں اس کی تیمارداری اور مناسب خدمت کرسکے جو لوگ تیمارداری کے لئے نرس کا انتظام کرسکتے ہیں وہ نرس کا انتظام بھی کرلیں تو اچھا ہے لیکن نرس کے باوجود وضع حمل کے وقت کسی سہیلی یا رشتہ دار کا قریب ہونا ضروری ہے جب وضع حمل کی تاریخ میں دو چار دن رہ جائیں تو ولادت خانے کے لئے ذیل کی ضروری اشیاء بہم پہنچائیں اور ولادت خانے کے لئے کمرے کو صاف ستھرا رکھیں بلکہ اگر ممکن ہو تو سفیدی وغیرہ بھی کرادیں۔

(1) خوب کسی ہوئی چارپائی یا نواڑی پلنگ جس پر موسم کے مطابق دری، کھیس، چادر، توشک، گدا اور کمبل وغیرہ پر مشتمل نہایت صاف ستھرا بستر موجود ہو اگر ہوسکے تو موم جامے کی ایک دو چادریں یا فوجی برساتیاں بھی بہم پہنچائیں۔

(2) پیشاب اور پاخانے کے برتن۔

(3) کچھ صاف ولایتی روئی اور گدیوں کے طور پر استعمال کرنے کیلئے گمگی ٹشو یا سفید ململ کے پاک وصاف دو تین درجن رومال یا دو تین گھنٹے پانی میں ابال کر دھوپ میں خشک کیئے ہوئے پرانے ململ وغیرہ کے کپڑے۔

(4) روغن بیدانجیر 100 ملی لیٹر۔

(5) روغن کنجد جس میں کافور حل کرلیا گیا ہو یا کاربالک آئل۔

(6) ململ یا فلالین وغیرہ کی دو فٹ چوڑی اور چار پانچ فٹ لمبی پٹیاں زچہ کے پیٹ پر باندھنے کے لئے

(7) کچھ بکسوئے وغیرہ۔

نال کاٹنے اور باندھنے کا سامان اگر دایہ اپنے ساتھ نہ لائی ہو تو وہ بھی موجود رکھنا ضروری ہے اس میں تیز قینچی، ریشم کا دھاگہ یا باریک فیتہ بورک پاؤڈر اور پاک وصاف گاز شامل ہوں۔ ایک دو بوتلیں فینائل کی حسب موسم بچے کے کپڑے اور ایک لوٹا سلفچی وغیرہ بھی موجود رکھنی چاہئے۔

علامات وضع حمل: جب وضع حمل کی تاریخ قریب آجائے تو اس سے عموماً ہفتہ عشرہ یا ایک دو روز پہلے پیٹ کسی قدر نیچے کو اتر جاتا ہے جس سے حاملہ کا سانس نسبتاً سہولت سے آنے لگتا ہے اور چلنے پھرنے میں بھی پہلے سے کچھ آسانی ہوجاتی ہے لیکن مثانے اور معاء مستقیم پر رحم کا دباؤ پڑنے سے بول و براز یا تو رک جاتا ہے یا اس کی بار بار حاجت ہونے لگتی ہے عموماً قبض کی شکایت زیادہ پائی جاتی ہے عورت کو مختلف قسم کے خوفناک اوہام ستانے لگتے ہیں کبھی کبھی چھوٹے درد اٹھتے ہیں بے چینی اور

خوف بڑھ جاتا ہے فرج اور ٹانگیں نسبتاً زیادہ متورم ہو جاتی ہیں اندام نہانی سے لیسدار خون آمیز رطوبت خارج ہونے لگتی ہے جسے اصطلاحاً نمود (شو) کہا جاتا ہے اسکے بعد سچے درد یا اصلی دردزہ شروع ہو جاتے ہیں جھوٹے اور سچے دردوں کی مخصوص علامتیں اور باہمی فرق ذیل کے جدول سے ظاہر ہے:

جھوٹے درد (دردزہ کاذب)	سچے درد یا اصلی دردزہ (دردزہ صادق)
(1) بے قاعدہ طور پر اٹھ کر بعض اوقات مسلسل یکساں طور پر رہتے ہیں۔	باقاعدہ طور پر ٹھہر ٹھہر کر اٹھتے ہیں اور بتدریج شدید و متواتر ہوتے جاتے ہیں۔
(2) عموماً پیٹ کے سامنے اور نیچے یعنی پیڑو کے مقام سے اٹھ کر پیچھے کی طرف جاتے ہیں۔	عموماً کمر اور کنج ران سے اٹھ کر سامنے کی طرف آتے اور مخصوص قسم کے وقفہ دار ہوتے ہیں۔
(3) عموماً تو لنجی یا تشنجی قسم کے درد ہوتے ہیں جو اکثر اپنی جگہ بدلتے رہتے ہیں۔	درد ہمیشہ ایک ہی قسم کے چیننے اور پھاڑنے والے ہوتے ہیں جو وضع حمل کے ساتھ ساتھ شدید اور زیادہ ہوتے جاتے ہیں۔
(4) عموماً سوء ہضم، نفخ شکم، قبض اور تکان یا سردی وغیرہ سے پیدا ہوتے ہیں رحم کے منہ پر ان کا کچھ اثر نہیں ہوتا۔	بچے کو خارج کرنے کے لئے رحم کے طبعی طور پر سکڑنے سے پیدا ہوتے ہیں اور ان سے بتدریج رحم کا منہ کھلتا جاتا ہے۔
(5) ان کے ساتھ یا ان سے پہلے اندام نہانی سے کچھ بھی خارج نہیں ہوتا۔	ان سے کسی قدر پہلے یا ساتھ ہی تھوڑی دیر بعد اندام نہانی سے خون آمیز رطوبت نکلنے لگتی ہے جو نمود کہلاتی ہے۔

جب سچے یا اصلی دردزہ شروع ہو جائیں تو سمجھ لینا چاہئے کہ وضع حمل کا قدرتی عمل شروع ہو چکا ہے اس لئے فوراً دایہ کو بلوالیں دایہ کو چاہئے کہ اطلاع پہنچتے ہی صابن اور گرم پانی کے ساتھ غسل کر کے پاک وصاف لباس پہن کر حاملہ کے پاس پہنچ جائے اور زچہ خانے کے لئے جو کمرہ تجویز کیا جاچکا ہے اس کو فالتو سامان سے پاک کرا کر چارپائی کو جو خوب کسی ہوئی ہو کمرے کے کسی ایک طرف دیواروں سے قدرے ہٹا کر اس طرح بچھوائے کہ ہوا سیدھی نہ لگے اور اس کے چاروں طرف پھرا جا سکے۔ اس کے بعد چارپائی پر صاف ستھرا بستر بچھا کر برساتی یا موم جامے کی چادر اس کے اوپر ڈلوا دیں باقی مذکورہ ضروریات کی اشیاء بھی قرینے سے رکھ کر حاملہ کی طرف متوجہ ہو اور حاملہ کو بھی وضع حمل کا مخصوص صاف ستھرا اور سادہ لباس پہنا دے قبض ہو تو بذریعہ حقنہ رفع کر دے۔ اگر پیشاب دیر سے بند ہو تو اسے بھی قاثاطیر کے ذریعے نکال دے اگر موئے زہار بڑے ہوں تو قینچی سے انہیں کتر دے۔ اگر حاملہ کی ٹانگوں پر ورم اور خشکی ہو تو گل روغن یا روغن کنجد کی مالش کر دے خاص خاص علامات کے لحاظ سے وضع حمل کو مندرجہ ذیل تین درجات میں تقسیم کیا جاتا ہے:

<u>وضع حمل کا پہلا درجہ:</u> یہ اصلی دردزہ کے شروع ہونے سے رحم کا منہ پوری طرح کھل جانے یا بالفاظ صحیح تر جنین کی جھلیوں کے پھٹ کر ان کی رطوبت کے خارج ہونے تک ہوا کرتا ہے اس کی مدت پہلے حمل میں عموماً پانچ چھ سے دس بارہ گھنٹے تک اور مابعد کے حمل میں دو تین سے چھ سات گھنٹے تک ہوا کرتی ہے اس میں رحم تھوڑی تھوڑی دیر بعد سکڑ سکڑ کر اس تھیلی کو جس میں جنین لپٹا ہوا ہوتا ہے باہر کی طرف دھکیلتا رہتا ہے جس سے بتدریج رحم کا منہ کھلتا جاتا ہے رحم کے اس سکڑنے سے مخصوص قسم کے درد ہوتے ہیں یہی سچے یا اصلی دردزہ کہلاتے ہیں یہ پہلے پہلے نہایت خفیف اور چھوٹے چھوٹے اور بہت دیر سے پیدا ہوتے ہیں لیکن بتدریج زیادہ اور شدید سے شدید تر ہوتے جاتے ہیں جب رحم کا منہ پندرہ انگل کے قریب یا اس سے زیادہ کھل جاتا ہے تو تھیلی کا کچھ حصہ جو فم رحم سے باہر نکلا ہوا ہوتا ہے پھٹ جاتا ہے اس کے اندر کچھ رطوبت خارج ہو جاتی ہے اور اس کے بعد دفعتاً بچے کا سر فم رحم میں آ کر رک جاتا ہے اس کے بعد وضع حمل کا دوسرا درجہ شروع ہو جاتا ہے پہلے درج میں مذکورہ

تدابیر پر عمل کریں یعنی قبض وغیرہ رفع کر دیں اور وضع حمل کی تیاری کر لیں اور حاملہ کو آہستہ آہستہ ٹہلاتے رہیں گرم گرم دودھ جس میں چند چھوہارے جوش دیئے گئے ہوں یا گرم گرم چائے کا ایک پیالہ حاملہ کو پلائیں اگر اس پر بھی درد تیز اور شدید نہ ہو تو کونین مکسچر کی ایک دو خوراکیں دیں یا کونین کی دو گولیاں چائے کے ساتھ کھلائیں اس درجے میں حاملہ کو ٹہلنا بیٹھنا یا زور زور سے کونتھنا نہیں چاہئے۔ اس درجے میں اندام نہانی میں انگلی ڈال کر فم رحم کو نہ تو دیکھنا چاہئے اور نہ ہی اس کو خواہ مخواہ کھولنے کی کوشش کرنی چاہئے یہ سخت نقصان دہ حرکات ہیں۔

<u>وضع حمل کا دوسرا درجہ:</u> یہ درجہ اس وقت شروع ہوتا ہے جبکہ فم رحم پوری طرح کھل جاتا اور جنین کی جھلیاں پھٹ جاتی ہیں اور اس وقت ختم ہوتا ہے جبکہ بچہ پیدا ہو چکتا اور اس کی نال کاٹ دی جاتی ہے اس کی مدت بالعموم ایک دو گھنٹے تک ہوا کرتی ہے اس درجے کے شروع ہوتے ہی حاملہ کو چارپائی پر چت یا بائیں پہلو پر لیٹ جانا چاہئے اور دم بند کر کے خوب کونتھنا اور زور لگانا چاہئے اس غرض کے لئے چارپائی کے سرہانے پٹی یا پائے وغیرہ کے ساتھ ایک مضبوط تولیہ باندھ کر درد کے وقت اسے پکڑ کر زور کے ساتھ نیچے کھینچنا چاہئے پہلے بچے کا سر فم رحم سے باہر نکلتا ہے پھر یکے بعد دیگرے دونوں کندھے اور بعدہٗ تمام بدن باہر آ جاتا ہے شاذونادر تھیلی پھٹنے نہیں پاتی اور بند کی بند مع بچے کے باہر آ جاتی ہے ایسی صورت میں تھیلی کو فوراً احتیاط سے چیر کر بچہ نکال لینا چاہئے ورنہ دم گھٹ کر بچہ مر جاتا ہے بعض اوقات بالخصوص پہلے حمل والی عورتوں میں جب بچے کا سر دہانہ فرج سے باہر آتا ہے تو سیون پر زور پڑنے سے وہ پھٹ جایا کرتی ہے ایسی صورت میں دایہ کو چاہئے کہ سیون کو پھٹنے سے بچانے کے لئے نہایت احتیاط کے ساتھ اپنے دائیں ہاتھ کی دو انگلیاں بچے کے سر کی چوٹی پر اور انگوٹھا سر کے آگے کی طرف رکھ کر دردوں کے دوران میں آہستگی کے ساتھ پیچھے کو دباتی رہے۔

جب بچے کا سر باہر نکل آئے تو اسے دائیں ہاتھ پر سہارا دے کر اور بائیں ہاتھ کی انگلی اس کی گردن پر پھیر کر دیکھنا چاہئے کہ نال اس کے گلے میں لپٹی ہوئی تو نہیں ہے اگر ہو تو اسے آہستہ آہستہ ڈھیلا کر کے بچے کا سر اس میں سے نکال دیں یا اسے اتنا ڈھیلا کر دیں کہ بچے کا تمام بدن اس میں سے نکال جائے اگر نال کے کئی بل پڑے ہوئے ہوں اور اس کا ڈھیلا کرنا مشکل ہو یا بچے کا گلا گھٹ جانے کا خوف ہو تو ایسی صورت میں نال کو فوراً باندھ کر کاٹ دینا چاہئے اسی وقت نہایت احتیاط کے ساتھ بچے کی آنکھوں کو گلاب یا بورک لوشن یا اگر حاملہ میں سوزاک کا شبہ ہو تو ہلکے کاسٹک لوشن یا پھٹکری گلاب میں حل کر کے روئی کے پھایہ کے ذریعے سے صاف کر دینا چاہئے اسکے بعد بچے کو دائیں ہاتھ سے سہارا دے کر بائیں ہاتھ سے عورت کے رحم کو نیچے کی طرف دباتے رہنا چاہئے اگر بچے کے باقی بدن کو خارج ہونے میں دیر لگے تو سر کو کھینچ کر باہر نکالنے کی کوشش ہرگز نہیں کرنی چاہئے بلکہ دایہ کو چاہئے کہ اپنی دو انگلیاں بچے کی بغل میں ڈال کر آہستہ آہستہ باہر کو کھینچے اس کے ساتھ ہی بائیں ہاتھ سے رحم کے پیندے کو بھی آہستہ آہستہ ملتے رہنا چاہئے جب بچہ پیدا ہو جاتا ہے تو زچہ کو سردی محسوس ہوتی ہے اور وہ کانپنے لگتی ہے شاذونادر بے ہوش بھی ہو جاتی ہے بچہ پیدا ہو کر فوراً روتا ہے اگر نہ روئے تو اس کے منہ میں انگلی ڈال کر اسے آلائش سے پاک وصاف کر دیں اگر اس کے بعد بھی نہ روئے تو اس کے منہ پر سرد پانی کے چھینٹے ماریں یا فوراً سرد پانی میں بٹھا کر اٹھائیں یا یکے بعد دیگرے دو تین مرتبہ سرد پانی میں بٹھائیں یا مصنوعی تنفس کو جاری کرنے کی دیگر تدابیر پر عمل کریں اگر پھر بھی بچے کو سانس نہ آئے تو سمجھ لینا چاہئے کہ بچہ مردہ ہے جیسے ہی بچہ اچھی طرح سانس لینا شروع کر دے تو اسے صاف کپڑے یا نہالچے وغیرہ پر چت لٹا کر چند منٹ تک اس کا انتظار کریں کہ نال کی حرکت رک جائے پھر نال کو بچہ کی ناف سے دو انچ دور پکڑ کر اتنا سوتیں کہ وہ خوب پتلی ہو جائے اب اس کو ریشم کے ڈورے سے جو پہلے احتیاط سے رکھا ہوا ہو خوب کس کر باندھیں اور مضبوط گرہ لگائیں اس کے بعد دوسری گرہ نال کے اس مقام پر لگائیں جو زچہ کی شرم گاہ سے تین انچ دور ہو اب نال کو ان دونوں گرہوں کے درمیان میں بچہ کی ناف والی گرہ سے آدھ انچ کے فاصلہ پر پاک وصاف تیز دھار دار والی

قینچی سے کاٹ ڈالیں اور بعدہٗ بچے کی بدن کو روئی وغیرہ سے صاف کر کے فلالین وغیرہ کے ٹکڑے میں لپیٹ کر دوسری عورت کے دے دیں جو اس وقت تک اسے پکڑے رہے جب تک آنول خارج نہ ہو جائے بچے کو دوسری عورت کو دیتے وقت پھر باحتیاط اس بات کو دیکھ لیں کہ بچے کی نال کے کٹے ہوئے سرے سے خون تو نہیں رستا اگر رستا ہو تو ایک اور گرہ مضبوطی کے ساتھ لگا دیں۔

وضع حمل کا تیسرا درجہ: جس وقت بچہ پیدا ہو جاتا ہے اسی وقت سے وضع حمل کا تیسرا درجہ شروع ہو جاتا ہے اور یہ اس وقت تک رہتا ہے جب تک کہ نال، آنول اور جھلیاں وغیرہ پوری طرح خارج ہو جاتی ہیں اس کی مدت بالعموم نصف گھنٹہ تک ہوتی ہے اس درجے میں عورت کو بالکل آرام کے ساتھ چت لیٹے رہنا چاہئے اور اٹھنے، زور لگانے یا کونتھنے وغیرہ کی بالکل کوشش نہیں کرنی چاہئے اگر اس کو سردی پہنچنے کا اندیشہ ہو تو اس پر کمبل وغیرہ اوڑھا دینا چاہئے اگر نصف گھنٹے تو آنول اور جھلیاں وغیرہ پورے طور پر خارج نہ ہوں تو دایہ کو چاہئے کہ زچہ کے پیٹ پر اپنا بایاں ہاتھ ترچھا رکھ کر کسی قدر نیچے کو دبائے اس طرح کرنے سے جب درد اٹھے تو رحم کو پکڑ کر مسلے اور آنول کے خارج ہو جانے کے بعد بھی دس پندرہ منٹ تک اسی طرح مسلتی رہے نال کو کھینچ کر آنول کو نکالنے کی کوشش ہرگز نہیں کرنی چاہئے اس سے شدید خطرات پیدا ہو سکتے ہیں آنول کے نکل آنے پر اسے باحتیاط دیکھ لینا چاہئے کہ وہ بالکل مکمل ہے اور معہ جھلیوں کے پوری طرح خارج ہو چکی ہے آنول خارج ہو چکنے کے بعد زچہ کو ایکسٹریکٹ ارگٹ لیکوئیڈ ایک دو ڈرام ایک دو اونس پانی میں حل کر کے پلائیں یا ذیل کا جوشاندہ تھوڑا تھوڑا کر کے پلائیں:

صفتہ: ڈوڈہ کپاس، پوست خربزہ، بادیان، پرسیاؤشاں، تخم خیارین نیم کوفتہ ہر ایک سات گرام، پوست املتاس بارہ گرام، گاؤزبان پانچ گرام سب کو 750 ملی لیٹر پانی میں جوش دیں جب 250 ملی لیٹر یعنی تہائی رہ جائے صاف کر کے گرمیوں میں شربت بزوری پچاس ملی لیٹر اور سردیوں میں قند سیاہ پچاس گرام اس میں حل کر کے پلائیں۔ اسی وقت سیون کو بھی اگر پھٹ گئی ہو تو لیڈی ڈاکٹر سے ٹانکے لگوا دینے چاہئیں۔ اس کے بعد زچہ کی ٹانگوں اور بستر وغیرہ کو صاف کرا کر اور شرم گاہ پر صاف کپڑوں کی یا ٹشو کی گدی بندھوا کر پیٹ کے نچلے حصے میں حسب موسم ململ یا فلالین وغیرہ کی چودہ انچ چوڑی اور ساڑھے چار فٹ لمبی پٹی اتنی ڈھیلی لپیٹ کر بکسوا (سیفٹی پن) لگوا دیں کہ ہاتھ کی مٹھی بند کر کے اس کے نیچے داخل کی جا سکے اب زچہ کو اس کے شوہر یا ماں وغیرہ قریبی عزیزوں سے چند منٹ تک ملا کر اور اسے بچے کو دکھا کر حسب موسم گرم دودھ، ہلکی چائے، پتلا حریرہ (اچھوائی) یا مرغ کا شوربا پلائیں یا مویز منقی کے چند دانے کھلا کر عرق بادیان، عرق مکو یا عرق گاؤزبان پلا دیں اور خاموشی کے ساتھ سو جانے کی ہدایت کر دیں اور کمرے کی روشنی بہت دھیمی کرا دیں۔

زمانہ زچگی کی تدابیر

جب تک زچہ وضع حمل کے بعد آرام سے سوتی رہے سونے دیں اس کے کمرے میں کسی قسم کا شوروغل نہ ہو اس کا بستر اور لباس نہایت صاف ستھرا اور خشک ہونا چاہئے اسے سردی سے محفوظ رکھنا چاہئے اس غرض کے لئے اس کے بستر اور کمرے کو 62 سے 65 درجہ فارن ہیٹ کی حرارت پر رکھنا چاہئے سردی لگ جانے سے زچہ کے درد رحم، تشنج، وجع المفاصل وغیرہ امراض میں مبتلا ہو جانے کا اندیشہ ہوتا ہے ہفتہ عشرہ تک زچہ کو بستر سے اٹھنے کی ہرگز اجازت نہ دیں بول و براز بھی بستر پر ہی کرانا چاہئے اکیس دن کے بعد مریضہ اٹھ کر گھر کے معمولی کام کاج میں حصہ لے سکتی ہے کامل چالیس یوم تک زچہ کو سردی اور شدید دماغی یا جسمانی محنت سے بچانا چاہئے نہانے اور ہاتھ دھونے کے لئے بھی اسے گرم پانی کا استعمال کرنا چاہئے۔

وضع حمل کے بعد چھ گھنٹے تک زچہ کو پیشاب اور چوبیس گھنٹے بعد تک براز آ جانا چاہئے اگر اس سے زیادہ دیر لگے تو بول

و براز کے لانے کی مناسب تدابیر کریں پیشاب کیلئے مریضہ کے پیڑو اور اندام نہانی کو سینک دیں اور براز کے لئے ایک اونس روغن بید انجیر گرم عرق گلاب ساٹھ گرام میں ملا کر پلادیا کریں بعدۂ قبض نہ ہونے دیں۔

زچہ کو پہلے تین چار روز لطیف، زود ہضم اور سیال غذا دیں جس میں خرما یا مویز کے چند دانے جوش دیئے گئے ہوں یا مرغ کا شوربا وغیرہ اس کے بعد بتدریج معمولی غذا پر لائیں۔ بعض لوگ حسب ضرورت پھول مکھانے اور صمغ عربی گھی میں بریاں کرکے اور اس میں شکر سفید وغیرہ ملا کر بھی کھاتے ہیں چند یوم تک زچہ کو پانی نہ دیں۔ پہلے تین چار روز تک عرق مکو اور عرق گاؤزبان وغیرہ اور اس کے بعد ہفتہ عشرہ آب آہن تاب دیں۔

وضع حمل کے چھ سات گھنٹے کے بعد بچے کو ماں کی چھاتیوں سے ضرور لگادیں تاکہ دودھ جلدی اتر آئے اس سے زچہ اور بچہ دونوں کو فائدہ پہنچتا ہے وضع حمل کے بعد زچہ کو بالعموم بیس اکیس دن سے لے کر تیس پینتیس دن تک اندام نہانی سے خون کی مانند جو رطوبت خارج ہوتی ہے طب میں نفاس اور ڈاکٹری میں لوکیا کہلاتی ہے شروع شروع میں اس کی مقدار زیادہ اور رنگت شوخ سرخ خون کی سی ہوتی ہے اس کے بعد بالعموم چار دن سے ہفتہ عشرہ تک رنگت زردی یا سبزی مائل ہوتی ہوئی گدلے پانی کی طرح ہوجاتی ہے اگر نفاس کم آئے یا جلدی بند ہوجائے تو پرسوت کے بخار کا اندیشہ ہوتا ہے اس کا خوب کھل کر جاری ہوجانا ہی بہتر ہوتا ہے پس اگر اس کی مقدار دفعتاً کم ہوجائے اور اس میں سے بو آنے لگے تو فوراً پھٹکری کو گلاب میں جوش دے کر یا نیم گرم کاربالک لوشن یا لائی سول لوشن وغیرہ سے اندام نہانی کو پچکاری کے ذریعے روزانہ دھلوادیا کریں اور پوست املتاس کا جوشاندہ پلائیں۔

وضع حمل کے بعد رحم کے اپنی اصلی اور طبعی حالت پر آنے کے لئے سکڑنے سے جو درد ہوتا ہے وہ گولے کا درد کہلاتا ہے اگر یہ درد نہایت شدید ہو تو اس کو کم کرنے کے لئے پیڑو کے مقام پر گرم تکور کریں اور دوا کے طور پر سلاجیت 125 ملی گرام گرم دودھ میں ملا کر یا ارنیکا مدر ٹنکچر چند قطرے صاف ابلے ہوئے پانی یا عرق مکو میں حل کرکے نیم گرم ایک ایک چمچہ تھوڑی تھوڑی دیر بعد پلاتے رہیں۔

زمانہ زچگی کے امراض کا جدول

زچہ کے امراض بعض تو وہی ہیں جو انسان کو دوسری صورتوں میں بھی ہوجاتے ہیں لیکن بعض زچہ کے ساتھ مخصوص ہیں ان سب کا ایک مفید جدول ذیل میں دیا جاتا ہے ان میں سے عام امراض کا بیان اپنے مقامات پر دیکھیں۔

نمبر شمار	نام مرض	اسباب	علامات	علاج
-1	تشنج	سردی لگنا، شدید قبض، تکلیف وضع حمل بول زلالی، امراض گردہ، عسر ولادت، غذا کی خرابی وغیرہ۔	سدردوار، ہاتھ پاؤں کا ورم عضلات بدن کی اینٹھن، آنکھوں کا اوپر کو پھر جانا تشنج کی مخصوص علامات۔	مریضہ کو فوراً لٹا کر لباس ڈھیلا کردیں بٹن اور بندشیں کھول دیں دانتوں میں کارک یا کپڑے کی گدی رکھیں، قبض ہو تو حقنہ وغیرہ کے ذریعے رفع کریں کلوروفارم سنگھائیں اور دافع تشنج ادویہ کا استعمال کریں دو سے تین رتی جند بیدستر دیں۔

2-	جنون	موروثی استعداد' بول زلالی' شدید جریان خون' قبض' کمزوری' فکر وغم' تسمم الدم وغیرہ۔	احتباس نفاس' بے خوابی' بے چینی' قبض' ہذیان' اور احمقانہ حرکات وغیرہ۔	مسکنات و مفرحات کا استعمال کریں قبض نہ ہونے دیں خمیرہ ابریشم حکیم ارشد والا' دواالشفاء وغیرہ استعمال کرائیں حیض یا نفاس بند ہو تو اس کو جاری کرائیں۔
3-	شقاق عجان	بچے کے سر کا غیر معمولی طور پر بڑا ہونا یا بہت جلد پیدا ہوجانا' فرج کی تنگی وغیرہ۔	سیون پھٹ کر زخمی ہو جاتی ہے گاہے اندام نہانی اور مقعد کا سوراخ آپس میں مل جاتے ہیں۔	کسی زنانہ ڈاکٹری سے پوری صفائی کے ساتھ ٹانکے لگواکر پاک وصاف بندش (ڈریسنگ) کرادیں۔
4-	شدید جریان خون	رحم کا ٹھیک طرح نہ سکڑنا بلکہ ڈھیلا اور پلپلا رہنا' آنول کو کھینچ کر نکالنا' آنول یا جھلیوں کے کسی ٹکڑے کا رحم میں رہ جانا' رحم کا زخمی ہو جانا' زچہ کا جلدی چلنے پھرنے لگنا یا رفع حاجت کے وقت زور لگانا' گرمی لگنا	جریان خون بہت زیادہ ہوتا ہے چہرہ کا زرد اور ہاتھ پاؤں کا سرد ہوجانا نبض کا باریک اور ضعیف ہوجانا' غشی' سرد پسینے آنا وغیرہ۔	بالکل آرام سے ہوادار کمرے میں لٹائے رکھیں حرکت نہ کرنے دیں رحم کو سکیڑیں یا اگرکوئی چیز اندر رہ گئی ہو تو اسے نکلواکر محلول سے دھلوادیں ایکسٹریکٹ ارگٹ لکوئیڈ پلائیں مقویات و مفرحات استعمال کرائیں پیچویٹری ایکسٹریکٹ کی زیر جلد یا بین العضلات پچکاری کرائیں۔
5-	قلت واحتباس نفاس	سدہ دمویہ' عفونت و ورم رحم' سردی لگ جانا وغیرہ	نفاسی سیاہی مائل کم مقدار میں آنا یا بالکل بند ہوجاتا ہے شدت دردعفونی بخار وغیرہ	مدرات حیض ونفاس مثلاً پوست املتاس' ڈوڈہ کپاس پرسیاؤ شاں وغیرہ کا استعمال کریں۔ غذا لطیف سیال اور زود ہضم دیں رحم میں دافع تعفن محلولات کی گرم گرم پچکاری کرائیں۔
6-	دوودھ کا بخار	دوودھ کی پیدائش اور تناؤ وغیرہ عموماً نازک مزاج اور عصبی عورتوں میں ہوتا ہے	ولادت کے تین چار یوم کے بعد سردی لگ کر بخار ہوجاتا ہے سردرد اعضاء شکنی ورم وسختی پستان سرعت نبض وتنفس قبض قے متلی وغیرہ	دو ایک دن میں دوودھ خارج ہونے پر خود بخود رفع ہوجاتا ہے قبض ہو تو بذریعہ حقنہ گرم یا مسہل کے رفع کردیں پستانوں پر گرم ٹکور کرائیں ارنڈ کا پتہ گرم کرکے باندھیں آلہ شیر کش سے دوودھ نکالیں۔

-7	پرسوت کا بخار	احتباس نفاس تعفن اور ورم رحم وغیرہ' دایہ کا غلیظ ہاتھوں سے بچہ جننا وغیرہ۔	103 سے 105درجے کا شدید بخار نفاس کی بندش ورم اور درد رحم' قے' تشنگی بے خوابی اور گاہے ہذیان وغیرہ۔	پالی ویلنیٹ سیرم کے ٹیکے کرائیں نفاس کو جاری کریں رحم کو جوشاندہ برگ نیم بالائی سال کے گرم محلول سے دھلوادیا کریں۔
-8	زچہ کی ٹانگ کا سفید ورم	ران کی وریدوں کے بند ہوجانے سے دوران خون کا رک جانا۔	وضع حمل کے دو ہفتہ بعد کسی ایک یا دونوں ٹانگوں میں شدید درد ہوکر سفید رنگ کے ورم کا ہوجانا' بخار' بے خوابی' وریدوں کی سختی وغیرہ۔	عموماً دو ہفتے بعد خودبخود آرام آجاتا ہے ماؤف ٹانگ کو اونچا رکھیں برگ نیم اور کوکنار کے جوشاندے سے گرم ٹکور کریں علامات ورم کے جوشاندے سے دھو کر مرہم داخلیون لگائیں مقویات دیں۔
-9	ورم پستان	دودھ کا احتباس' چوٹ لگنا وغیرہ۔	تناؤ' درد' سرخی سوزش بخار وغیرہ اگر فوری علاج سے آرام نہ ہو تو پیپ پڑ کر پھوڑا بن جاتا اور نہایت تکلیف دہ اور عسر العلاج ہوکر گاہے مہلک ثابت ہوتا ہے۔	جوشاندہ بابونہ برگ نیم اور پوست کوکنار وغیرہ سے ٹکور کرکے برگ ارنڈ گرم کرکے اور روغن گل سے چپڑ کر باندھیں قبض ہوتو رفع کردیں اگر پھوڑا بن جائے تو شگاف دلوا کر پیپ صاف کرکے پاک وصاف بندش (ڈریسنگ) لگائیں۔
-10	زخم پستان	عدم صفائی عفونت اورخراش وغیرہ۔	زخم موجود ہوتا ہے سوزش اور درد پایا جاتا ہے بالخصوص زخمی پستان سے بچے کو دودھ پلاتے وقت۔	بچے کو دودھ دینا چاہیے برگ نیم کے جوشاندے سے دھوکر مرہم سفیداج یا زنک اور بورک آئنٹ منٹ لگادیا کریں۔
-11	میلان یا انقلاب الرحم	نال کو کھینچ کر نکالنا یا جلدی اٹھ کر چلنے پھرنے لگنا وغیرہ۔	معمولی حالات میں خفیف درد اور بوجھ وغیرہ شدید حالت میں غشی' کمزوری وغیرہ ٹٹولنے پر رحم کا اپنی جگہ پر نہ پایا جانا۔	رحم کو اپنی اصلی جگہ پر کراکر ململ یا روئی کی گدی' روغن گل میں تر کرکے اندام نہانی میں رکھوا کرلنگوٹ بندھوادیں حرکت بند کرادیں۔
-12	قلت لبن (دودھ کی کمی)	کمزوری' لاغری' کمی خون' غذا اور پانی کی کمی' بچے سے نفرت وغیرہ۔	دودھ کم آتا ہے اور اس کے ساتھ سبب موجود پایا جاتا ہے۔	اصل سبب کو رفع کریں غذا لطیف زود ہضم مقوی اور سیال مثلاً دودھ' آش جو لیکٹے گول وغیرہ پنبہ دانہ شکر اور زیرہ سفید وغیرہ کا سفوف بناکر دودھ کے ہمراہ استعمال کرائیں پستانوں پر گرم ٹکور کرائیں۔

13-	کثرت لبن (دودھ کی زیادتی)	کثرت و رقت خون، سیال اشیاء کا کثرت استعمال بچے سے بے حد محبت وغیرہ۔	دودھ زیادہ پیدا ہوتا اور اکثر خود بخود بہتا رہتا ہے۔	سنا مکی یا میگنیشیا سلفاس وغیرہ کا مسہل د یا مدرات کا استعمال کریں سیال اشیاء بالخصوص دودھ کم دیں مقامی طور پر مسکنات اور قابضات کا ضماد کرائیں۔

تدابیر اطفال

بچہ پیدائش کے بعد جب سانس لینا شروع کرلے تو حسب ہدایت اس کی نالی پر گرہ لگا کر اور کاٹ کر بچے کو گرمیوں میں معمولی گرم اور سردیوں میں قابل برداشت گرم پانی (پانی کی حرارت 97 درجہ فارن ہیٹ ہونی چاہئے) اور کسی عمدہ قسم کے مثلاً پیئر، گلیسرین، بے بی یا کیسٹر آئل سوپ) صابن کے ساتھ نہلائیں تاکہ اس کے بدن کی تمام چکناہٹ جو زیادہ تر بغلوں، کنج ران اور آنکھوں یا پلکوں وغیرہ ایسے مقامات پر ہوتی ہے جہاں کی جلد ڈھیلی اور شکن دار ہوتی ہے صاف ہو جائے اگر پھر بھی کسی جگہ چپکی رہے تو اسے زور سے مل کر نہیں بلکہ نرم اسفنج سے اتارنا چاہئے اگر اسفنج سے بھی نہ اترے تو اسے اس وقت چھوڑ دینا چاہئے وہ دوسرے تیسرے غسل میں خود بخود اتر جاتی ہے بچے کے نہلانے میں تین یا چار منٹ سے زیادہ وقت صرف نہیں کرنا چاہئے اور ایسی احتیاط سے نہلایا جائے کہ صابن آمیز یا میلا پانی اس کی آنکھوں میں نہ پہنچ جائے کیونکہ اس سے اس کی آنکھیں آجاتی ہیں نہلانے کے بعد بچے کے بدن کو نرم و ملائم صاف اور گرم تولئے سے خشک کرکے ذرا سا روغن زیتون یا روغن کنجد مل دیں اس کے بعد نال کی گرہ کو دوبارہ دیکھ کر کہ درست بندھی ہوئی ہے اور اس سے خون وغیرہ تو نہیں بہہ رہا ایک ٹکڑا صاف ململ کے کپڑے یا بورک لنٹ وغیرہ کا لے کر اور اس کے وسط میں ایک گول سوراخ بنا کر اسے کٹی ہوئی نال کے گرد پہنا دیں باقی کپڑے کو چاروں طرف سے تہہ کرکے اس پر تھوڑا سا سہاگہ یا بورک ایسڈ چھڑک کر نال کے اوپر رکھ دیں اور اس کے بعد اس پر تھوڑی سی صاف روئی اور حسب موسم ململ یا فلالین کی پٹی باندھیں پٹی بہت کس کر نہیں باندھنی چاہئے اتنی ڈھیلی رہنی چاہئے کہ اس کے نیچے بسہولت دو تین انگلیاں جاسکیں اس کے بعد بچے کو حسب موسم ململ یا فلالین یا کسی دوسرے مناسب کپڑے کا کرتہ وغیرہ پہنا کر اور کسی صاف تولئے وغیرہ میں لپیٹ کر ماں کے پاس یا علیحدہ پلنگڑی وغیرہ پر آرام سے لٹادیں ناف کی پٹی کو باحتیاط روزانہ بدل کر اس پر تابہ بورک ایسڈ چھڑک دیا کریں پانچ روز بعد نال کا ٹکڑا خود بخود خشک ہو کر گر پڑتا ہے اسے خود کھینچ کر یا مروڑ کر ہرگز علیحدہ کرنے کی کوشش نہیں کرنی چاہئے نال گر جانے کے بعد بھی ایک دو ماہ تک ناف پر بطریق مذکو پٹی باندھے رکھنا مناسب ہے۔

پیدائش کے چند گھنٹے بعد بچے کو زردی یا سبزی مائل سیاہ رنگ کا پاخانہ خود بخود آجایا کرتا ہے بالخصوص جب کہ اسے تھوڑی دیر بعد ہی ماں کے دودھ سے لگادیا جائے اگر تین روز تک خود بخود ایسا پاخانہ بچے کو نہ آئے تو قریباً نصف چمچہ (تین چار گرام) نہایت عمدہ قسم کا ولایتی روغن بید انجیر (کیسٹر آئل) لے کر تنہا یا تھوڑے سے شہد میں ملا کر بچے کو چٹادیں تاکہ دست آکر اس کا پیٹ مذکورہ کی قسم کے براز سے صاف ہو جائے اس غرض کے لئے بنفشہ، گلسرخ، سناء مکی، املتاس، مویز منقی بادیان اور عناب وغیرہ کی گھٹی یا جوشاندہ جس میں حسب ضرورت ترنجبین اور شکر سرخ ملالی گئی ہو کپڑے کی بتی سے بچے کو دن میں ایک دو مرتبہ چٹانا بھی مفید ہے۔

بچے کے لئے بہترین اور قدرتی غذا اس کی ماں کا دودھ ہے جو اسے جس قدر جلد ممکن ہو ملنا چاہئے چنانچہ بہتر یہ ہے کہ ولادت کے چند گھنٹے بعد بچے کو اس کی ماں کی چھاتیوں سے لگادیا جائے اور ہر ایک ایک یا دو دو گھنٹے بعد لگاتے رہیں تاکہ

ایک تو ماں کی چھاتیوں سے دودھ باقاعدہ آنے لگے دوسرے بچہ دودھ پینا سیکھ لے اور تیسرے ایسا کرنے سے ماں اور بچہ دونوں کو فائدہ پہنچتا ہے ماں کا رحم جلدی جلدی سکڑ کر فضلات سے پاک وصاف ہوجاتا ہے اور بچے کو پہلے دن سے پاخانہ مکمل کرآجاتا ہے اور جنم گھٹی یا روغن بید انجیر وغیرہ کی بہت کم ضرورت پڑتی ہے دوسرے دن سے بچے کو ذیل کے نقشہ کے مطابق باقاعدہ اوقات پر دودھ پلادیا کریں:

عمر	دودھ پلانے کے اوقات	دودھ پلانے میں وقفہ	رات کو یعنی 6 بجے شام کے بعد	دن رات میں دودھ پلانے کی کل دفعات	ایک مرتبہ کی مقدار	چوبیس گھنٹوں کی کل مقدار
دوسرے دن سے ساتویں دن تک	صبح 6 بجے' 9 بجے دوپہر کے 12 بجے' 3 بجے بعد دوپہر 6 بجے' شام 10 بجے شب' رات کو 12 یا 1 بجے یا صبح کو تین بجے	ہر تیسرے گھنٹے	دو مرتبہ	سات مرتبہ	25 ملی لیٹر سے 300 ملی لیٹر	175 ملی لیٹر سے 425 ملی لیٹر
دوسرے سے تیسرے اور چوتھے ہفتے تک	......	......	......	......	60 ملی لیٹر سے 110 ملی لیٹر	450 ملی لیٹر سے 1 لیٹر
دوسرے مہینے سے تیسرے مہینے تک	......	......	......	......	90 ملی لیٹر سے 125 ملی لیٹر	750 ملی لیٹر سے 1100 ملی لیٹر
چوتھے مہینے سے پانچویں مہینے تک	صبح 6' 10 بجے' 2 بجے دوپہر 6 بجے شام 11 بجے شب رات کو کسی وقت تین بجے	--	چار مرتبہ	چھ مرتبہ	125 ملی لیٹر سے 150 ملی لیٹر	750 ملی لیٹر سے 1100 ملی لیٹر

چھٹے ساتویں اور آٹھویں مہینے تک	صبح 6، 10 بجے، 2 بجے بعد دوپہر 6 بجے شام اور رات کو دس بجے	چار گھنٹے	......	پانچ مرتبہ	160 ملی لیٹر سے 190 ملی لیٹر	ایک لیٹر
نویں سے دسویں مہینے تک	......	......	......	......	175 ملی لیٹر سے 200 ملی لیٹر	1075 ملی لیٹر سے ایک لیٹر 200 ملی لیٹر
گیارھویں بارھویں مہینے تک	......	......	......	......	200 ملی لیٹر سے 225 ملی لیٹر	1200 ملی لیٹر سے 1325 ملی لیٹر

جب بچے کے دانت نکلنے شروع ہو جائیں تو اسے روٹی کے خشک اور خستہ ٹکڑوں یا عمدہ قسم کے بسکٹوں اور سیب وغیرہ پھلوں پر دانت چلانے کی مشق کرنا چاہئے اور گیارھویں ماہ سے لے کر اٹھارویں ماہ تک بتدریج ماں کا دودھ چھڑا دینا چاہئے۔

اگر کسی وجہ سے بچے کو ماں کا دودھ میسر نہ آ سکے تو اس کے بعد دایہ کا دودھ بہترین غذا ہے لیکن دایہ کی عمر بچے کی ماں کی عمر کے بار بر یا بیس سے پینتیس برس کے اندر ہونی چاہئے اور دایہ کے بچے کی عمر بھی حتی الامکان بچے کی عمر کے برابر ہونی چاہئے دایہ آتشک خنازیر یا سل ودق وغیرہ کی طرح کے کسی متعدی مرض میں مبتلا نہ ہو دایہ کی غذا عمدہ اور زود ہضم ہونی چاہئے اور دایہ کے اخلاق و عادات بھی بہتر ہونے چاہئیں نیز اسے کسی نشی چیز مثلاً شراب، بھنگ افیون یا تمباکو وغیرہ کا عادی ہرگز نہیں ہونا چاہئے۔

اگر ان صفات کی دایہ بھی بروقت میسر نہ آ سکے تو پھر بچے کو گائے کا دودھ خاص طریق پر تیار کر کے بوتل کے ذریعہ دینا چاہئے خاص طریق پر تیار کئے ہوئے دودھ کو مصنوعی انسانی دودھ (امی ٹیشن آف ہیومن ملک یا ہیومنائزڈ ملک) کہا جاتا ہے یعنی گائے کے دودھ میں حسب ضرورت پانی اور شکر وغیرہ ملا کر اس کی ترکیب کو حتی الامکان انسانی دودھ کی ترکیب کے مطابق کر دیا جاتا ہے اس کے مختلف نسخے اور تراکیب ہیں لیکن ایک آسان ترین اور سادہ نسخہ معہ مفصل ترکیب تیاری ذیل میں درج ہے:

بالائی دودھ	360 گرام	سوا لیٹر تازہ گائے کے دودھ کو صاف برتن میں چار پانچ گھنٹے محفوظ رکھ کر باحتیاط اوپر سے اتار لیں۔
چونے کا پانی دودھ کی شکر	60 ملی لیٹر 45 گرام	یہ دونوں اشیاء بنی بنائی بڑے بڑے انگریزی دوا فروشوں کی دوکانوں سے مل جاتی ہیں ورنہ چونے کا پانی گھر میں بھی تیار کر لیا جا سکتا ہے اور دودھ کی شکر کی بجائے معمولی شکر استعمال کی جا سکتی ہے۔
اُبالا ہوا پانی	480 ملی لیٹر	

ترکیب: بالائی میں دودھ کی شکر حل کر کے باقی اجزاء ملا دیں اور نرم آنچ پر پانچ چھ منٹ تک ہلکا سا جوش دے کر اُتار لیں اور ٹھنڈے پانی کے کسی برتن میں گھما کر فوراً سرد کر لیں اور برتن کے منہ پر ایک باریک ململ کا رومال باندھ کر کسی ٹھنڈی لیکن

محفوظ جگہ پر رکھ دیں اسی طرح صبح وشام تیار کر کے بچے کی عمر کے لحاظ سے مختلف مقدار میں استعمال کرائیں جو ذیل کے جدول میں درج ہے:

اختلاف عمر کے لحاظ سے بچوں کو دودھ پلانے کا جدول

عمر	دن رات میں دودھ پلانے کی دفعات	ایک مرتبہ کی مقدار	دن رات کی کل مقدار	ترکیب تیاری مصنوعی انسانی دودھ	اُبلا ہوا پانی
تیسرے دن	6 مرتبہ	40 ملی لیٹر	180 ملی لیٹر	40 ملی لیٹر	120 ملی لیٹر
چوتھے دن	......	40 ملی لیٹر	240 ملی لیٹر	60 ملی لیٹر	180 ملی لیٹر
پانچویں دن	......	60 ملی لیٹر	360 ملی لیٹر	120 ملی لیٹر	180 ملی لیٹر
ساتویں دن	......	60 ملی لیٹر	420 ملی لیٹر	180 ملی لیٹر	180 ملی لیٹر
دسویں دن	......	60 ملی لیٹر	540 ملی لیٹر	300 ملی لیٹر	180 ملی لیٹر
تیسرے ہفتے کے شروع میں	......	60 ملی لیٹر	600 ملی لیٹر	420 ملی لیٹر	180 ملی لیٹر
چوتھے ہفتے کے شروع میں	......	120 ملی لیٹر	720 ملی لیٹر	540 ملی لیٹر	180 ملی لیٹر
دوسرے مہینے کے شروع میں	......	129 ملی لیٹر	720 ملی لیٹر	600 ملی لیٹر	120 ملی لیٹر
دوسرے مہینے کے وسط میں	......	129 ملی لیٹر	720 ملی لیٹر	780 ملی لیٹر	اب مزید اُبلا ہوا پانی ملانے کی ضرورت نہیں
تیسرے مہینے کے شروع میں	......	120 ملی لیٹر	780 ملی لیٹر	780 ملی لیٹر	......
تیسرے مہینے کے وسط میں	5 مرتبہ	120 ملی لیٹر	780 ملی لیٹر	780 ملی لیٹر	......
چوتھے مہینے کے شروع میں	......	180 ملی لیٹر	900 ملی لیٹر	900 ملی لیٹر	......
پانچویں مہینے کے شروع میں	......	180 ملی لیٹر	ایک لیٹر	ایک لیٹر	......
چھٹے مہینے کے شروع میں	......	180 ملی لیٹر	ایک لیٹر	ایک لیٹر	......
ساتویں مہینے کے شروع میں	......	180 ملی لیٹر	1200 ملی لیٹر	1200 ملی لیٹر	......
آٹھویں اور نویں مہینے	......	240 ملی لیٹر	1500 ملی لیٹر	1500 ملی لیٹر	......

دسویں مہینے خالص تازہ گائے کا دودھ جوش دے کر اور حسب ضرورت قند شیر یا معمولی کھانڈ میٹھا کر کے دن رات میں پانچ مرتبہ دیتے رہیں اور اس کے ساتھ بسکٹ یا روٹی کے خستہ ٹکڑے اور مناسب پھل وغیرہ بھی دینا شروع کر دیں گا ہے دودھ میں اس سے قریباً نصف مقدار میں گاڑھا آش جو یا ولایتی مالٹ ایکسٹریکٹ شامل کر کے دیتے ہیں اس کے علاوہ بچے کو کبھی کبھی پختہ سنگترے، انگور یا ناشپاتی کا رس بھی دو ایک چمچے پلا دیا کریں تو اس کی نشوونما کے لئے زیادہ بہتر ثابت ہوتا ہے۔

بچے کی مصنوعی دودھ پر پرورش کرنے کی صورت میں بوتل اور دودھ کے دوسرے برتنوں کی صفائی کا خصوصیت کے ساتھ خیال رکھنا چاہئے دودھ پلانے سے پہلے اور بعد میں بھی گرم پانی سے برتنوں کو صاف کرنا چاہئے۔ اکثر عورتیں بچوں کو

دواڑھائی سال تک دودھ پلاتی رہتی ہیں لیکن زیادہ بہتر یہ ہے کہ جب بچے کے دانت نکل چکیں تو بتدریج دو تین ماہ میں بچے کا دودھ چھڑا دیں چنانچہ گیارھویں بارھویں مہینے تک بچے کا دودھ چھڑا دینا چاہئے دودھ چھڑانے کا بہترین وقت موسم بہار ہے۔

ماں یا دایہ کا دودھ چھڑانے کا بہترین طریق یہ ہے کہ بتدریج چھڑایا جائے مثلاً شروع میں رات کو دودھ پلانا چھوڑ دیا جائے اس کے بعد دن کو بھی ایک آدھ مرتبہ ماں کے دودھ کی بجائے گائے کا دودھ پلا دیا کریں پھر اسی طرح ماں کے دودھ کی بجائے گائے کا دودھ بڑھاتے جائیں اس کے ساتھ بچے کو زود ہضم غذائیں مثلاً ساگودانہ' چاول' سوجی کے بسکٹ' شوربا' دلیہ' کھچڑی وغیرہ بھی تھوڑی تھوڑی مقدار میں دے دیا کریں لیکن تین سال تک بچے کی غذا میں روزانہ ایک یا ڈیڑھ لیٹر دودھ کی شمولیت نہایت ضروری ہے۔

وقتاً فوقتاً بچے کے وزن اور قد کا اندازہ بھی کرتے یا کراتے رہیں تو زیادہ بہتر ہے جو صحت اور عمدہ نشوونما کے لحاظ سے ذیل کے جدول کے مطابق ہونا چاہئے:

عمر	قد	وزن
بوقت پیدائش	19½ انچ	3 سے 5 یا 6 کلوگرام تک
ایک ماہ کی عمر میں	20½ انچ	3 سے سات کلوگرام تک
دو ماہ کی عمر میں	21 انچ	4 سے 9 کلوگرام تک
تین ماہ کی عمر میں	22 انچ	5 سے 10 کلوگرام تک
چھ ماہ کی عمر میں	دو فٹ	8 سے 12 کلوگرام تک
نو ماہ کی عمر میں	دو فٹ ایک انچ	9 سے 10 کلوگرام تک
ایک سال کی عمر میں	سوا دو فٹ	11 سے 16 کلوگرام تک

لباس: بچے کا لباس ڈھیلا ڈھالا' مسام دار' ہلکا' آرام دہ اور موسم کے مطابق گرم یا سرد ہونا چاہئے۔ موسم سرما میں عمدہ قسم کی فلالین اور پشم وغیرہ اور موسم گرم میں باریک ململ جالی یا ویل وغیرہ کا لباس بہتر ہوسکتا ہے موسم سرما میں بچے کو گرم اونی جرابیں اور کنٹوپ وغیرہ بھی پہنا دیا کریں بچوں کے لباس میں پن یا بکسوئے وغیرہ حتی الامکان نہیں لگانے چاہئیں تنگ گیٹس یا سخت بندھن بھی ہرگز استعمال نہیں کرنے چاہئیں بچے کے لئے دن رات کا لباس علیحدہ علیحدہ اور کئی کئی جوڑے ہونا چاہئے اور ہروقت صاف ستھرا اور اجلا لباس پہنانا چاہئے اس غرض کے لئے اگر دن میں دو تین مرتبہ بھی تبدیل لباس کی ضرورت ہو تو گریز نہیں کرنا چاہئے۔

غسل: بچے کی بدنی صفائی کا خصوصیت کے ساتھ خیال رکھنا نہایت ضروری ہے پس گرمیوں میں بچے کو معمولی پانی سے دن میں حسب ضرورت دو تین مرتبہ اور سردیوں میں 97 درجہ حرارت کے برابر پانی کو گرم کر کے کم سے کم ایک مرتبہ روزانہ نہلا دینا ضروری ہے بچے کو جلدی جلدی ہوا سے محفوظ جگہ پر عمدہ قسم کے صابن کے ساتھ نہلا کر اور بخوبی خشک کر کے کپڑے پہنا دینے چاہئیں۔

نیند: بچوں کو نیند کی بہت زیادہ ضرورت ہوا کرتی ہے کیونکہ نیند بچوں کے نشوونما میں بے حد مفید ہوا کرتی ہے جو بچے کسی تکلیف اور بے چینی کی وجہ سے کافی نیند حاصل نہیں کرسکتے ان کی نشوونما نہایت ناقص ہوتی ہے پس بچوں کی نیند کا خصوصیت کے ساتھ خیال رکھنا چاہئے بچے کو ہمیشہ صاف ستھرے بستر اور ہوا دار جگہ پر سلانا چاہئے بچے کو ماں یا کسی دوسرے شخص کے ساتھ سلانا اچھا نہیں ہوتا اگر سردی بہت زیادہ ہو تو اس کے بستر میں گرم پانی کی بوتلیں رکھ کر اسے گرم کیا جاسکتا ہے بچے کو

سونے کی غرض سے تھپکنا مُنشی یا منوم اشیاء مثلاً افیون وغیرہ کا استعمال نہایت بری عادت ہے رات کو وقتاً فوقتاً بچے کے پہلو بدلتے رہنا چاہئے ہمیشہ چت یا ایک ہی پہلو پر سلانا اچھا نہیں۔

ورزش: ورزش بھی بچوں کی نشوونما کے لئے نہایت ضروری ہے بچے کا کبھی کبھی زور زور کے ساتھ رونا اس کے پھیپھڑوں کو پھیلاتا ہے لیکن زیادہ رونا اچھا نہیں صبح شام بچے کو چارپائی یا دری وغیرہ پر لٹا کر خوب ہاتھ پیر چلانے کا موقع دینا چاہئے۔

بچے کو چسنی وغیرہ کی عادت نہیں ڈالنی چاہئے یہ نہ صرف اس کی جسمانی صحت پر ہی اثر انداز ہوتی ہے بلکہ اس کے اخلاق کو بگاڑنے میں بھی حصہ لیتی ہے اسی طرح بچے کو دواؤں کے استعمال کا عادی نہیں بنانا چاہئے اس کے بول و براز اور غذا غرضیکہ ہر قسم کی عادت کو منظم بنانے کے لئے اوقات کا تعین کردینا چاہئے پانچویں مہینے بچے کو چیچک کا ٹیکہ لگوادینا چاہئے۔

بچے کا دانت نکالنا: اکثر بچے تندرستی کی حالت میں پانچویں سے ساتویں مہینے تک دانت نکالنے شروع کردیتے ہیں اور بالعموم ڈیڑھ سال کی عمر تک تمام دودھ کے دانت نکال لیتے ہیں دانت نکالنے کے زمانے میں اکثر اوقات بچہ میں مختلف طرح کی علامتیں رونما ہوتی ہیں اس کے مسوڑھے پھولے ہوئے ہوتے ہیں منہ سے رال زیادہ بہتی ہے وہ اکثر اوقات ہونٹوں کو چباتا یا انگلی وغیرہ چوستا ہے آنکھیں سرخ اور دکھنے لگتی ہیں اکثر بچوں میں دستوں کی شکایت ہوتی ہے بعض کو قبض اور بخار ہوجایا کرتا ہے تندرست بچے بسہولت دانت نکال لیتے ہیں لیکن کمزور اور خنازیری و آتشکی مزاج کے بچے نہایت تکلیف اور مشکل سے دانت نکالتے ہیں دانت نکالنے کے زمانے میں بچے کو زیادہ صاف ستھرا اور پاک وصاف ہوا میں رکھیں سوائے دودھ کے اور کوئی غذا وغیرہ نہ دیں قبض ہو تو روغن بید انجیر ولایتی سے دور کردیا کریں مسوڑھوں پر شہد اور قدرے سہاگہ یا نمک یا سفوف اصل السوس ملا کر دن میں دوتین مرتبہ مل دیا کریں اگر بچہ نہایت کمزور ہو اور دانت نکالنے میں دیر ہوجائے تو مروارید محلول خمیرہ مروارید میں ملا کر دیں یا کاڈلور آئل ودہائپو فاسفیٹ آف لائم کا استعمال کرائیں۔

تشخیص امراض اطفال

بچوں کی تشخیص مرض کے لئے دریافت حال اور امتحان جسمانی وغیرہ کے سلسلے میں جن خصوصی امور کو پیش نظر رکھنا ضروری ہے ان کا ضروری تذکرہ کتاب ہذا کی جلد اول میں تشخیص الامراض کے ماتحت کیا جاچکا ہے ذیل میں بچوں کے چہرے حرکات جسمانی اور بول و براز وغیرہ کی طبعی علامات سے ان کے موجودہ امراض کو تشخیص کرنے کے لئے نہایت ضروری اور مفید نکات درج کئے جاتے ہیں:

(1) اگر بچہ غیر معمولی طور پر زیادہ روتا ہو کھانے پینے اور کھیلنے کودنے کی طرف سے بے پروا ہو چہرے سے بیمار اور مضمحل نظر آتا ہو غیر معمولی حرکات کے علاوہ ہاتھ لگانے پر اس کا جسم غیر طبعی طور پر گرم یا سرد ہوجاتا ہو یا اسکو پاخانہ بے قاعدہ طور پر کم یا زیادہ آتا ہو رنگت اور قوام بھی غیر طبعی ہو یا اس کو قبض ہو اور اس کا پیٹ پھولا ہوا ہو یا پیاس بہت زیادہ لگتی ہو یا دبلا ہوتا جاتا ہو تو سمجھ لینا چاہئے کہ بچہ کسی نہ کسی غیر طبعی مرضی حالت میں مبتلا ہے۔

(2) اگر اس کے ساتھ ہی بچے کے مزاج میں چڑچڑاپن، غصہ، ہٹ دھرمی اور غیر معمولی ضد پیدا ہوجائے اس کی پیشانی یا آنکھوں کے نیچے شکن پڑے ہوئے دکھائی دیں وہ سر کو ٹھیک طرح قائم نہ رکھ سکے آنکھوں کو بالکل بند یا نیم وا رکھے یا اس کے برعکس آنکھوں کو قوت کے ساتھ کھولنے کی کوشش کرے یا مضطرب یا بے ہوش ہو یا بہکی بہکی باتیں کرے تو یہ باتیں اس امر پر دلالت کرتی ہیں کہ بچہ غالباً کسی دماغی مرض میں مبتلا ہے۔

(3) یا اگر بچہ سوتے سوتے چونک اٹھے، اس کا سانس غیر طبعی طور پر نکلے اور سانس لیتے وقت اسکے نتھنے غیر معمولی طور پر زیادہ پھولیں وہ سوتے سوتے چونک اٹھے اور رونے لگے کبھی اتفاقاً سسکیاں لینے لگے بار بار کھانستا رہے تو سمجھنا

چاہئے کہ وہ سینے اور بالخصوص پھیپھڑوں کے کسی مرض میں مبتلا ہے۔

(4) اگر بچے کو قبض کی شکایت ہو یا بار بار پاخانہ آئے اور پاخانہ رنگت اور قوام وغیرہ کے لحاظ سے بھی غیر طبعی ہو یا بچے کے پیٹ میں نفخ اور پیٹ بڑا یا پھولا ہوا دکھائی دے نیز دبانے پر اس میں قراقر محسوس ہو بچے کی زبان دیکھنے پر میلی نظر آئے تو سمجھنا چاہئے کہ بچے کو نظام انہضام معدے اور آنتوں کا کوئی مرض ہے۔

(5) اگر بچہ بے آرام اور بے چین ہو پیشاب کرتے وقت روتا ہو اور پیشاب کی جگہ کی طرف بار بار ہاتھ لے جائے نیز اس کے پیشاب کی رنگت، بو اور مقدار میں کسی قسم کے تغیرات پائے جائیں تو یہ علامتیں اس بات کو ظاہر کرتی ہیں کہ بچہ نظام بول کی کسی شکایت میں مبتلا ہے۔

(6) جلدی امراض میں بچے کے جسم پر موجود مرض کی مخصوص علامات نمایاں ہوتی ہیں۔

(7) جب بچے کے جسم میں کسی جگہ شدید درد یا تکلیف ہوتی ہے تو بچہ بالعموم مقام ماؤف کی طرف بار بار ہاتھ لے جاتا اور اس کو دبائے رکھتا ہے اور اگر عمداً یا اتفاقاً کوئی دوسرا آدمی مقام ماؤف کو چھیڑ دے تو چلا اٹھتا ہے چنانچہ سر کے درد میں بچہ سر اور پیشانی کی طرف بار بار ہاتھ لے جاتا اور سر کو آگے پیچھے کی طرف جھکا دیتا ہے کان کے درد میں کان کی طرف بار بار ہاتھ لے جاتا اور ماؤف کان کو بستر یا اٹھانے والے کے جسم کے ساتھ دبا کر رکھتا ہے پیٹ کے درد اور قولنج میں ہاتھوں کی مٹھیاں بند کر کے منہ میں ڈالتا اور پاؤں کو پیٹ کی طرف سکیڑ لیتا ہے۔

(8) اگر بچہ نیند میں دانت کٹکٹاتا ہو اور جاگنے کی حالت میں ناک اور منہ کو کھجاتا یا نوچتا رہے نیز پیشاب اور پاخانے کے مقام کو ملتا رہے تو یہ علامتیں عموماً اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ اس کے پیٹ اور آنتوں میں کیڑے ہیں۔

(9) اگر بچے کے پیشاب میں سفید رسوب بیٹھ جائے اور پاخانہ سبز رنگ اور پتلا آتا ہو یا اگر بچہ شیر خوار ہو اور اس کے براز میں دہی کی مانند پھٹکیاں سی پائی جائیں تو عموماً بدہضمی کی شکایت ہوتی ہے۔

(10) اگر بچے کے پیشاب کا رنگ غیر معمولی طور پر سرخ ہو اور پیشاب مقدار میں کم اور قوام میں غلیظ ہو اور اس کے ساتھ کم وبیش نزلہ کی شکایت بھی ہو تو یہ بالعموم اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ بچہ بخار میں مبتلا ہے یا عنقریب اس میں مبتلا ہونے والا ہے۔

(11) اگر بچے کا پیٹ غیر معمولی طور پر بڑھ جائے اور اس کو دبا کر دیکھنے پر تنا ہوا محسوس ہو نیز دائیں جانب پسلیوں کے نیچے سختی اور صلابت محسوس ہو اس کے ساتھ پلکوں اور چہرے پر کسی قدر ورمی کیفیت محسوس ہو تو یہ عموماً ورم جگر یا عظم جگر کو ظاہر کرتا ہے اگر بائیں جانب دبانے پر سختی اور بڑھاؤ محسوس ہو تو یہ عموماً عظم طحال یا ورم معدہ کی علامت ہوا کرتی ہے۔

(12) اگر بچے کا سر اکڑ کر دفعتاً پیچھے کی طرف کھنچ جائے ایک بازو اور ٹانگ سخت ہوجائے یا جسم کے مختلف حصص بالخصوص ہاتھوں اور پاؤں میں تشنجی حرکات ہونے لگیں آنکھوں کے ڈھیلے اوپر کو پھر جائیں چہرے کی رنگت پہلے سرخ اور پھر نیلی ہوجائے بچہ چیخ مار کر بے ہوش ہوجائے اس کے منہ سے جھاگ آنے لگیں گا ہے بول و براز نکل جائے تو یہ ام الصبیان اور تشنج اطفال کی خاص تشخیصی علامتیں ہیں۔

(13) اگر سانس میں تیزی پیدا ہوجائے سینے اور پسلیوں میں غیر طبعی طور پر سانس لیتے وقت نمایاں حرکت ہو اور نتھنے جلدی جلدی اور بہت زیادہ پھولیں بچے کو بار بار کھانسی اٹھے اور سینے پر ہاتھ رکھ کر دیکھنے سے ہاتھ کو خاص قسم کی حرکات کا احساس ہو تو بالعموم مریض بچے میں ذات الریہ (نمونیا) یا ذات الجنب یعنی پسلی چلنے (پلیوریسی) کا خیال کرنا چاہئے۔

اصول علاج اطفال

بچوں کے علاج میں ایسی دواؤں کا استعمال کیا جائے جو قلیل المقدار خوش ذائقہ اور غیر مضر ہوں کثیر المقدار اور بد ذائقہ دواؤں سے بچے نفرت کرتے ہیں۔ بچوں کی عمر کی کمی بیشی کے لحاظ سے دوا کی مقدار خوراک بھی کم وبیش کرلینی ضروری ہے چنانچہ جوشاندوں وغیرہ کی مقدار خوراک سات سے بارہ سال کے بچوں کے لئے عام طور پر بڑے آدمی کی مقدار خوراک سے نصف اور تین سے سات سال کی عمر تک ایک تہائی یا چوتھائی اور اس سے کم عمر کے بچے کے لئے چھٹا ساتواں حصہ ہوتی ہے مگر ڈاکٹری اور زیادہ تیز یا سمی قسم کی ادویہ کی مقدار خوراک ذیل کے تناسب سے قائم کرنی چاہئے اگر کسی دوا کی مقدار خوراک ایک اکیس سالہ جوان آدمی کے لئے تین ملی لیٹر یا ساٹھ بوند ہو تو چھ ماہ سے کم عمر کے بچے کے لئے اس دوا کی مقدار خوراک 50 ملی گرام یا تین بوند ہونی چاہئے۔

چھ ماہ سے ایک سال کی عمر کے لئے	دو گرین یا چار بوند
ایک سال سے دو سال کی عمر کے لئے	ڈھائی گرین یا پانچ بوند
دو سے تین سال کی عمر کے لئے	چار گرین یا آٹھ بوند
چار سال سے چھ سال کی عمر کے بچے کے لئے	1/2 7 گرین یا پندرہ بوند ہونی چاہئے
چھ سال سے دس سال کی عمر کے بچے کے لئے	دس گرین یا بیس بوند ہونی چاہئے۔
دس سال سے تیرہ سال کی عمر کے بچے کے لئے	ساڑھے بارہ گرین یا پچیس بوند ہونی چاہئے
تیرہ سے سولہ سال	پندرہ گرین یا تیس بوند ہونی چاہئے
سولہ سے اٹھارہ سال	بیس گرین یا چالیس بوند ہونی چاہئے
اٹھارہ سال سے بیس سال	پچیس گرین یا پچاس بوند ہونی چاہئے
اکیس سال سے ساٹھ سال کے آدمی کے لئے	تیس گرین یا ساٹھ بوند ہونی چاہئے

بارہ سال تک کی عمر کے بچوں کے لئے کسی دوا کی مقدار خوراک کا تعین کرنیکا ایک قاعدہ یہ ہے کہ اگر بچے کی عمر کو اس کی عمر جمع بارہ پر تقسیم کیا جائے تو حاصل تقسیم دوا کی خوراک معینہ ہوگی مثلاً اس قاعدے سے دو برس کے بچے کے لئے کسی دوا کی مقدار خوراک معلوم کرنی ہے:

$$\frac{\text{بچے کی عمر}}{\text{بچے کی عمر}+12} = \frac{2}{12-2} = \frac{2}{14} = \frac{1}{7} \quad \text{پس}$$

اس کے لئے دوا کی مقدار خوراک جوان آدمی کی یا پوری مقدار خوراک کا ساتواں حصہ ہوگی مگر بعض ایسی ادویہ جن کی بچوں میں خاص طور پر قوت برداشت ہوتی ہے مثلاً جوہر سیماب' لفاح' بزرالبنج' اور سنکھیا وغیرہ یا جن کی تھوڑی مقدار بھی بچوں کیلئے خطرناک ہوتی ہے مثلاً افیون وغیرہ اس قاعدے سے مستثنیٰ ہیں اول تو ایسی دوائیں حتی الامکان بچوں کو استعمال نہیں کرانی چاہئیں اگر کرائے بغیر چارہ نہ ہو تو پھر ان کی مقدار خوراک خاص معینہ مقدار سے کسی قدر کم ہونی چاہئے اور اسے باحتیاط استعمال کرانا چاہئے۔ ملین یا مسہل دوا کی مقدار خوراک بچوں میں اگر معینہ مقدار سے قدرے زیادہ بھی کردی جائے تو کوئی مضائقہ نہیں لیکن منشی دواؤں کی مقدار خوراک ہمیشہ معینہ مقدار سے کم ہی دینا چاہئے۔

امراض اطفال کا جدول

عام جسمانی امراض میں سے جن کا بیان ہو چکا ہے بیشتر امراض بچوں کو بھی اسی طرح لاحق ہو سکتے ہیں جس طرح نوجوانوں کو لیکن ذیل کے جدول میں صرف انہی امراض کو درج کیا گیا ہے جو زیادہ تر بچوں کے ساتھ مخصوص ہیں جدول کے آخر میں اسہال اطفال کو بالتفصیل بیان کر دیا ہے کیونکہ یہ مرض بچوں کے اہم ترین امراض مخصوصہ میں سے ہے:

نمبر شمار	نام مرض	اسباب	علامات و تشخیص	علاج
1-	تشنج اطفال	عام کمزوری، قبض، سوء ہضم، نفخ شکم، درد شکم، دانت نکالنا، بخار کی ابتداء وغیرہ	تشنج سے پہلے بچے کی پتلیاں متوازی نہیں رہتیں کھنچی ان میں حول کی شکایت پیدا ہو جاتی ہے بچہ آنکھوں کے ڈھیلے پھرانے لگتا ہے انگلیوں کو بھینچتا ہے انگوٹھے کو بار بار ہتھیلیوں کی طرف لے جاتا ہے گردن کو اکڑا کر سر کو پیچھے کی طرف کر لیتا ہے اس کے ہاتھ پاؤں میں بے قاعدہ حرکات ظاہر ہونے لگتی ہیں اور بالآخر تشنج کا مخصوص دورہ پڑ جاتا ہے بچہ ہاتھ پاؤں اور سر کو زور زور سے مارتا ہے اس کے چہرے کا رنگ پیلا اور سرخی مائل ہو جاتا ہے ہونٹ نیلے ہو جاتے ہیں اور مٹھیاں بند ہو جاتی ہیں انگوٹھا انگلیوں کے نیچے ہوتا ہے پاؤں کا انگوٹھا اندر کو پھر جاتا ہے ایک دو منٹ کے بعد یہ دورہ دور ہو جاتا ہے یا کم وبیش وقفے سے بار بار ہوتا ہے۔	قبض ہو تو گلیسرین کی بتی یا صابن کے شیاف وغیرہ سے رفع کر دیں خمیرہ گاؤزبان عنبری جدوار عود صلیب والا حسب عمر ایک گرام عرق گاؤ زبان کے ہمراہ دیں یا ذیل کے نسخوں میں سے کسی ایک کا استعمال کرائیں۔ مشک خالص، ہینگ ہر ایک 125 ملی گرام، شہد دو گرام، مشک اور ہینگ کو پیس کر شہد میں ملا کر دن میں تین چار مرتبہ چٹائیں کلورل ہائیڈریٹ بارہ گرام، شربت سادہ پچیس ملی لیٹر عرق گاؤزبان 125 ملی لیٹر میں حل کر کے رکھ لیں اور اس میں سے ایک ایک چمچہ حسب ضرورت دن میں دو تین مرتبہ استعمال کرائیں۔

-2	ام الصبیان (بچوں کی مرگی)	اس کے اسباب بھی قریب قریب وہی ہوتے ہیں جو تشنج اطفال کے ہیں شاذونادر اس کا باعث خاص دماغی خرابی ہوتی ہے۔	اس کی علامتیں بھی قریب قریب تشنج اطفال کی مانند ہیں فرق صرف یہ ہے کہ اس میں دورے کے شروع میں بچہ بالعموم چیخ مار کر بے ہوش ہوجاتا ہے اور دورے کے اخیر میں لمبا سانس لے کر اس کے منہ سے جھاگ آتے ہیں شدت مرض میں گاہے بچے کا بول و براز بھی دورے کی حالت میں خطا ہوجاتا ہے شاذونادر بے ہوش ہوکر مر بھی جاتا ہے۔	تشنج کے مطابق علاج کریں یا ذیل کے نسخوں میں سے کسی ایک کا استعمال کرائیں کندر، صبر، جندبیدستر ہر ایک ایک گرام دانہ مونگ کے برابر گولیاں بنالیں اور صبح وشام یا صرف ایک مرتبہ دن میں ایک گولی ماں کے دودھ میں حل کر کے پلادیا کریں۔ جائفل جاوتری، ہینگ، صبر سقوطری ہر ایک چھ گرام، زعفران تین گرام باریک پیس کر پانی کے ساتھ رائی کے برابر گولیاں بنا کر صبح وشام ایک ایک گولی ماں کے دودھ یا پانی میں گھس کر دیں خون کھچوا آرد جو حسب ضرورت چنے کے برابر گولیاں بنا کر ایک گولی صبح کو کھلائیں۔
-3	سوکھا مسان	غذا کی خرابی، سوء ہضم، بچے کی مصنوعی دودھ پر پرورش کرنا، جراثیم کا بچے کی آنتوں میں سرایت کرجانا	بچے کو اکثر سوء ہضم اور اسہال کی شکایت رہتی ہے اور بچہ دن بدن سوکھتا اور دبلا ہوتا چلا جاتا ہے بچے کا پیٹ بڑا ہوجاتا اور اکثر تنا رہتا ہے رات کو اکثر بچے کو بخار بھی ہوجایا کرتا ہے بچے کی ہڈیاں نکل آتی ہیں۔	غذا کی اصلاح کریں اور مروارید ناسفتہ، ورق طلاء ہر ایک ایک گرام، عرق بید مشک میں سات روز تک کھرل کر کے خشک کرلیں اور 10 ملی گرام سے 20 ملی گرام تک ماں یا گائے کے دودھ میں حل کر کے دیں یا ذیل کا نسخہ دیں: مروارید ناسفتہ 500 ملی گرام، زہر مہرہ خطائی، نارجیل دریائی، طباشیر کبود حجرالیہود، پوست ہلیلہ زرد، دانہ الائچی خورد، زرورد، مغز کنول گٹہ ہر ایک چھ گرام، پہلے مروارید کو تنہا روح کیوڑہ میں ایک گھنٹہ تک کھرل کریں بعدہٗ باقی دوائیں اچھی طرح ایک ایک باریک کر کے شامل کرتے جائیں بعدہٗ بخوبی کھرل کر کے دانہ مونگ کے برابر گولیاں بنالیں ایک ایک گولی صبح وشام شیر مادر میں گھس کر دیں۔

-4	پسلی چلنا (ڈبہ اطفال)	سردی لگنا، خسرہ، کالی کھانسی، خناق، وبائی چیچک، موتی جھرہ، نزلہ وبائیہ وغیرہ متعدی امراض کی موجودگی اور خاص قسم کے جراثیم ذات الریہ کا بچے کے پھیپھڑوں وغیرہ میں سرایت کر کے نشوونما پانے لگنا	بچے کو بخار ہو جاتا ہے جو صبح 100 سے 101 درجہ ف تک اور شام کو 103 درجہ ف تک ہو جایا کرتا ہے کھانسی بھی ہوتی ہے جو تھوڑی تھوڑی بار بار اٹھتی ہے اگر بچہ بلغم کو خارج کرنے کے قابل ہوتا ہے تو نیلا سخت لیسدار اور غلیظ و کچا بلغم بھی خارج ہوتا ہے جس کا رنگ عموماً پیلا سبز زرد یا زنگاری ہوتا ہے درد کی بھی شکایت ہوتی ہے تنفس تیز اور اتھلا ہوتا ہے اور ہر دفعہ سانس خارج ہوتے وقت نتھنے پھڑپھڑاتے اور پھیلتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں اور ساتھ ہی بچے کی پسلیاں اندر کو دب جاتی ہیں۔	قبض ہو تو گلیسرین کی بتی یا صابن کے شیاف وغیرہ سے رفع کردیں دواء داخلی طور پر کشتہ شاخ گوزن بالخصوص شیرمدار میں کیا ہوا حسب عمر مریض 60 سے 125 ملی گرام تک دن میں دو مرتبہ شہد میں ملا کر بچے کو چٹادیا کریں سینے پر قیروطی آرد کرسنہ یا روغن تارپین اور موم کی مالش کرائیں ذیل کی گولیاں اور سفوف بھی نہایت مفید ہیں زنجبیل ایک گرام، کاکڑاسنگی تین دانہ الائچی سفید ہر ایک تین گرام کوٹ چھان کر پانی یا عرق گھیکوار وغیرہ کے ہمراہ چنے کے برابر گولیاں بنالیں ایک گولی ماں کے دودھ میں گھول کر دیں سفوف دیگر تربد سفید، مجوف خراشیدہ پوست ہلیلہ زرد ہر ایک تین گرام، رب السوس پودینہ خشک ہر ایک ایک گرام کوٹ چھان کر سفوف بنائیں اسے دو گرام تک حسب عمر پانی یا عرق گاؤزبان وغیرہ کے ہمراہ دیں۔
-5	قلاع دہن	یہ مرض زیادہ تر ایسے بچوں میں دانت نکلنے کے زمانے میں رونما ہوتا ہے جن کی پرورش ماں کے دودھ کی بجائے عام بازاری یا ولایتی ڈبوں کے دودھ پر ہوتی ہے۔ دودھ پلانے میں صفائی کی طرف سے بے پرواہی اور سوء ہضم اس کا باعث ہوتے ہیں یہ مرض ایک خاص قسم کے جراثیم کے تعدیہ سے رونما ہوتا ہے۔	بچہ بے چین اور چڑچڑا ہو جاتا ہے کھانے پینے کے وقت روتا اور تکلیف زدہ ہو جاتا ہے اس لئے اکثر کھانے پینے کی طرف توجہ نہیں کرتا منہ سے رال بہتی رہتی ہے زبان میلی ہوتی ہے اور اس میں چھوٹے چھوٹے سفید دھبوں کی مانند بے شمار چھالے سے ہوتے ہیں اس مرض میں بچے کو اکثر قبض یا پانی کی مانند پتلے پتلے دست بھی آتے ہیں بچے کے منہ سے اکثر بدبو آتی ہے اور اسے کم وبیش بخار بھی ہو جاتا ہے۔	بچے کے منہ کو جوشاندہ برگ نیم یا پوٹاش کلوراس کے محلول اور روئی کے پھایہ سے صاف کریں بعدہٗ طباشیر کتھ وسہاگہ وغیرہ باریک پیس کر یا چٹکی اطفال یا ذیل کا سفوف بچے کے منہ میں چھڑک دیا کریں۔ دن میں دو مرتبہ کتھ سفید، گیرو، پھٹکری سفید بریاں، طباشیر، دانہ الائچی خورد، سہاگہ بریاں ہر ایک بارہ گرام، مشک کافور ایک گرام، نیلاتھوتھا بریاں 500 ملی گرام سب کو باریک پیس کر سفوف بنائیں اور ایک چٹکی لے کر بچے کے منہ میں چھڑک دیا کریں۔

-6	یرقان اطفال	شدت حرارت، غلبہ صفرا، سوء ہضم، مجاری جگر کی خرابی وغیرہ یہ مرض عموماً نومولود کو ولادت کے دوسرے دن سے پانچویں دن تک ہوا کرتا ہے	عموماً ولادت کے دوسرے دن سے پانچویں دن تک بچے کا تمام بدن بالخصوص چہرہ اور آنکھیں وغیرہ زرد یا زردی مائل نیلی یا ارغوانی ہوجاتی ہیں شدت مرض میں بچہ مر بھی جاتا ہے۔	موسم گرم میں عرق بید مشک ایک دو گرام دن میں ایک دو مرتبہ اور موسم سرما میں عرق مکو اور عرق بادیان 6 ملی لیٹر یا 12 ملی لیٹر میں ذرا سا نمک یا نوشادر ملا کر بچے کو پلادیا کریں آنکھوں میں ایسا سرمہ لگائیں جو پھٹکری کباب چینی اور قلمی شورہ وغیرہ کی آمیزش سے تیار کیا گیا ہو۔
-7	کانچ نکلنا	شدید کمزوری پرانا قبض، سنگرہنی، کرم امعاء، سنگ مثانہ، مقعد کے عضلہ ماسکہ کی کمزوری اور امعاء مستقیم کا استرخاء۔	پاخانہ کرتے وقت مقعد کے اندر کی مخاطی جھلی اور گاہے اس کے ساتھ عضلات مقعد بھی کم وبیش سرخ لوتھڑے کی شکل میں مقعد سے باہر نکل آتے ہیں اور بعدہٗ کسی چیز یا ہاتھ کے ساتھ دبانے سے اندر داخل ہوتے ہیں۔	کمزوری مناسب تقویت بخش دواؤں اور غذاؤں سے دور کریں داخلی طور پر کشتہ فولاد 10 ملی گرام مکھن وغیرہ میں ملا کر کھلائیں کانچ کو پوست ببول، پوست انار اور برگ نیم کے جوشاندے میں پھٹکری حل کر کے اس کے اوپر مازو، گلنار، اقاقیا، پوست انار باریک پیس کر چھڑک کر اندر داخل کر کے لنگوٹ لگوادیا کریں۔ کرم امعاء، سنگ مثانہ میں مناسب علاج کریں۔
-8	آنکھ دکھنا (آشوب چشم)	پیدائشی چھوت اور سوزاکی مادہ، آنکھوں کو صاف نہ رکھنا، شدید گرمی سے خون یا صفرا کا آنکھوں میں غلبہ ہوجانا، دھواں، گردوغبار، پسینہ یا صابن وغیرہ کا بچے کی آنکھوں میں پہنچ جانا۔	آنکھوں کی سرخی، چیپڑ سونے میں دونوں پپوٹوں کا کم وبیش شدت کے ساتھ چپک جانا، پپوٹوں کے کناروں کا متورم اور سرخ ہوجانا بچے کا آنکھیں نہ کھول سکنا بالخصوص روشنی میں۔	آنکھوں کو نیم گرم پانی یا بورک لوشن کے محلول سے دھو کر صاف کریں اور پروٹار گول سترہ فیصدی یا ایکری فلے وین لوشن ہزار میں ایک کا ایک ایک قطرہ ٹپکادیا کریں یا رسوت، پھٹکری، ہلیلہ سیاہ، گل ارمنی، صندل سرخ ہر ایک تین گرام، افیون، زعفران ہر ایک چار گرام، آب مکو اور آب کشنیز سبز میں باریک پیس کر آنکھ کے چاروں طرف لیپ کرائیں۔ شیاف ابیض آب مقطر میں گھس کر ایک دو قطرے آنکھ میں ٹپکائیں وغیرہ۔

9-	کان دکھنا	سردی لگنا، غلبہ خون یا بلغم وغیرہ ضربہ وسقطہ عفونت صحت کی عام خرابی اور شدید کمزوری، کساح دانت نکالنا	کان میں درد اور سوزش ہوتی ہے گا ہے پھنسی اور زخم ہو کر پیپ بھی بہنے لگتی ہے بچہ نہایت بے چین اور بے آرام رہتا ہے اکثر درد ناک طریق پر روتا ہے باربار ماؤف کان کی طرف ہاتھ لے جاتا ہے اگر کوئی دوسرا کان کی طرف ہاتھ لے جائے یا کان کو چھوئے تو ڈر کر کان کو دور کھینچ لیتا اور روتا ہے گاہے کم وبیش بخار بھی ہو جاتا ہے۔	کان کو گرم رکھیں اور مندرجہ ذیل نسخہ کا بھپارہ دیں گل بابونہ، پوست خشخاش، ناخونہ، مکوہ خشک، ہر ایک چھ گرام پانی میں جوش دے کر بھپارہ دیں اس کے بعد روغن بادام تلخ یا روغن بابونہ وغیرہ میں سے کوئی ایک نیم گرم کر کے ایک دو قطرے کان میں ٹپکائیں اور اگر درد شدید ہو تو کوکین یا مارفیا ہائیڈروکلور 140 ملی گرام، گلیسرین تین گرام اور روح الخمر تین گرام میں حل کر کے اس کا ایک ایک قطرہ کان میں ٹپکائیں اگر کان بہتا ہو تو جوشاندہ برگ نیم کے ساتھ پچکاری کے ذریعہ کان کو دھو کر ہائیڈروجن پر اکسائیڈ کے چند قطرے کان میں ڈال کر کان کو روئی سے صاف کر کے انزروت ایک گرام یا سہاگہ ایک گرام شہد خالص چھ گرام میں حل کر کے اور اس میں بتی آلودہ کر کے کان میں رکھوائیں۔
10-	بچے کی کھانسی	سردی لگنا، نزلہ زکام، دانت نکالنا، خسرہ، چیچک، کالی کھانسی	سستی بخار، کمزوری، سانس میں دقت اور خرخراہٹ یا سیٹیوں وغیرہ کی آواز کا آنا پہلے زور سے خشک کھانسی اٹھتی ہے اس کے بعد پہلے گاڑھا نیلے رنگ کا جھاگ دار بلغم خارج ہوتا ہے بشرطیکہ بچہ بڑا ہو اور بلغم خارج کر سکتا ہو چھوٹا بچہ بلغم کو نگل جاتا ہے بعدۂ زردی مائل پیپ دار بلغم خارج ہوتا ہے نبض سریع اور ضعیف پیشاب گہرا سرخ اور کم زبان میلی کالی کھانسی میں کھانسی لچھے دار ہوتی ہے اور اس کے بعد ہوپ کی آواز آتی ہے چھوٹا بچہ دودھ بمشکل پی سکتا ہے کیونکہ اس کا دم بند ہو کر کھانسی ہونے لگتی ہے۔	علاج کی طرف فوراً توجہ کرنی چاہئے سردی سے محفوظ رکھیں خصوصاً بچے کے سینے کو سردی نہ لگنے دیں قبض ہو تو کیسٹر آئل حسب عمر 6 ملی لیٹر سے ایک پچیس ملی لیٹر تک شہد میں ملا کر یا لعوق سپستان خیارشنبری تین گرام سے رفع کر دیں اگر سینے میں بلغم جمع ہو تو تین بوند وائنم اپیکاک ایک دو گھونٹ گرم پانی میں ملا کر پلانے سے قے کروا دیں دواء کا کڑا سینگی کا سفوف ایک گرام شہد چھ گرام میں ملا کر یا نوشادر اور سہاگہ بریاں ہم وزن باریک پیس کر ایک چٹکی بقدر ضرورت میں ملا کر سہاگہ نیم بریاں اور فلفل سیاہ ہم وزن کی عرق مکھیکوار میں چنے کے برابر گولیاں بنا کر نصف سے ایک گولی بچے کو کھلا دیا کریں۔

-11	بچے کی نال کا ورم	خراب اور غلیظ اوزار سے نال کا کاٹنا' نال کو صاف نہ رکھنا وغیرہ	بچہ پیٹ پر ہاتھ لگانے سے بہت روتا ہے ناف کو بغور دیکھنے پر اس سے پیپ نما پتلا اور رقیق مواد نکلتا ہوا دکھائی دیتا ہے۔	برگ نیم کے جوشاندے یا کانڈیز لوشن سے ناف کو دن میں دو تین مرتبہ دھوکر زنک آکسائیڈ ایسڈ بورک اور بسمتھ کارب ہم وزن کا سفوف بنا کر یا بورک ایسڈ اور آئیڈوفارم کا سفوف چھڑک کر اوپر صاف روئی رکھ کر باندھ دیا کریں بچے کو قبض یا نفخ شکم نہ ہونے دیں۔
-12	بچے کا پیٹ اپھرنا نفخ شکم	زیادہ دودھ پلانا یا خراب دودھ یا غیر مناسب غذا کھلانا سوء ہضم' نشاستہ اور غذا کی زیادتی وغیرہ۔	پیٹ پھول کر تن جاتا ہے سانس مشکل سے آتا ہے بچہ بے چین ہوتا ہے اور شاذونادر درد شکم ہوکر تشنجی قسم کے دورے بھی ہونے لگتے ہیں۔	ہضم کی اصلاح کریں کاسر ریاح دوائیں دیں حسب عمر چار عرق نیم گرم کرکے 25 لیٹر سے 60 ملی لیٹر تک پلائیں۔ قبض ہو تو کیسٹر آئل وغیرہ سے رفع کر دیں۔ اجوائن دیسی زیرہ سیاہ' انیسون اور بادیان ہم وزن کا سفوف بنا کر ایک گرام کی مقدار میں استعمال کرانا بھی مفید ہے پیٹ پر گرم پانی کی بوتل سے تکور کرائیں۔
-13	بچے کی پیٹ کا درد	سوء ہضم' نفخ شکم قبض وغیرہ۔	بے چینی' پیٹ کی سختی اور تناؤ' درد کے وقت بچہ چیخیں مار مار کر روتا اور چلاتا ہے مٹھیوں کو بند کرکے منہ کی طرف لے جاتا ہے گھٹنوں کو پیٹ کی طرف سکیڑ لیتا ہے اس کی پیشانی پر بل پڑ جاتے ہیں ہاتھ پاؤں سرد ہوجاتے اور اکثر تشنجی قسم کے دورے ہونے لگتے ہیں۔	قبض ہو تو گلیسرین کی بتی رکھ کر یا حقنہ کراکر یا حسب عمر مناسب مقدار میں کیسٹر آئل پلا کر دور کردیں پیٹ پر گرم پانی کی بوتل سے تکور کریں نفخ شکم میں باقاعدہ علاج کریں سفوف چٹکی ایک ایک چٹکی دن میں دو یا تین مرتبہ عرق بادیان کے ہمراہ کھلائیں۔

-14	بچے کا قبض	غذا کی خرابی، قابض اشیاء کا بکثرت استعمال، سردی لگنا وغیرہ	سر درد، بے چینی، سستی، نفخ شکم، پاخانے کیلئے غیر معمولی زور لگانا، یا پاخانے کا بالکل نہ آنا، نیند کا خراب ہونا شدید قبض میں گاہے قے وغیرہ بھی ہوجانا	چھوٹے بچے کو جنم گھٹی یا کیسٹر آئل بقدر حاجت شہد میں ملا کر پلائیں گلیسرین کی بتی یا صابن کا شیاف رکھوائیں یا پچکاری کرائیں گل سرخ اور ریوند چینی ہم وزن باریک پیس کر ذرا سا نمک ملا کر 500 ملی گرام سے ایک گرام تک حسب عمر پانی کے ساتھ دیں انجیر کا ولایتی شربت یا بادیان، گل سرخ ہر ایک ایک گرام ریوند چینی تین رتی، گل قند تین گرام سب کو 40-50 ملی لیٹر پانی میں ملا کر جوش دیں جب 20 ملی لیٹر رہ جائے تو مل چھان کر بچے کو تھوڑا تھوڑا پلا دیا کریں۔
-15	بچے کی پیچش	سوء ہضم، غذا اور موسم کی خرابی، مرطوبت آب وہوا دانت نکالنا وغیرہ	پیٹ میں مروڑ ہوکر بار بار پاخانہ آتا ہے جس میں اکثر بلغم اور خون ملا ہوتا ہے بچہ اکثر پاخانہ کرتے وقت روتا ہے مزمن صورت میں پتلے پتلے سبز رنگ کے اکثر خون و پیپ آمیز دست آتے ہیں بچہ نہایت کمزور اور لاغر ہوجاتا ہے۔	ہضم کی اصلاح کریں کیسٹر آئل ایملشن یا ذیل کا نسخہ دیں: لعاب ریشہ خطمی ایک گرام، عرق بادیان اور عرق گلاب ہر ایک بارہ ملی لیٹر میں نکال کر شربت انجبار نو ملی لیٹر ملا کر پلائیں مزمن صورت میں بیلگری اندر جو شیریں، دارفلفل ہم وزن باریک سفوف کرکے 375 ملی گرام صبح دوپہر اور شام کو استعمال کرائیں یا سفوف ہلیلہ سیاہ کوکنار اور بادیان ہم وزن گھی میں چرب کرکے بریاں کریں اور کسی قدر عرق بادیان وغیرہ کے ہمراہ استعمال کرائیں۔
-16	بچے کی ہچکی	نفخ شکم، سوء ہضم وغیرہ	بچے کو بار بار ہچکیاں آتی ہیں اور اکثر اوقات بچہ رونے لگتا ہے۔	غذا کی اصلاح کریں عرق شبت پچیس گرام پلائیں۔

اسہال اطفال

عام نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
بچوں کے دست	اسہال اطفال	انفنٹائل ڈائریا Infantile Diarrhea

تعریف مرض: اس مرض میں بچے کو دست آنے لگتے ہیں جو اکثر اوقات بچے کو کمزور' نڈھال اور شدت کی حالت میں بعض اوقات ہلاک بھی کر دیتے ہیں۔

اقسام:

بچوں کے اسہال دو قسم کے ہیں:

(1) خراش دار عفونی Irritative Diarrhea جو بچوں کی آنتوں میں خراش یا سوزش پیدا ہونے سے آیا کرتے ہیں۔

(2) عفونی یا متعدی Acute Dyspeptic or Infecticus Diarrhea جو غذا کی خرابی یا آنتوں میں جراثیمی تعفن سے آیا کرتے ہیں چونکہ اس قسم کے اسہال عموماً موسم گرما میں آتے ہیں اس لئے انہیں اسہال گرمائی Summer Diarrhea کے نام سے بھی نامزد کرتے ہیں اور بعض لوگ انہیں بچوں کا ہیضہ (کالرا انفینٹم Cholera Infantum) بھی کہتے ہیں۔

اسباب مرض:

غذا کی خرابی بالخصوص زیادہ یا خراب دودھ پلانا' ثقیل اور زیادہ نشاستہ دار اغذیہ کا استعمال ملین اور مسہل دواؤں کا بکثرت استعمال بچے کے پیٹ کو سردی لگ جانا بعض قسم کا سمّ' دانت نکلنا وغیرہ اس مرض کے عام اسباب ہیں۔

علامات:

بچے کو بعض اوقات بتدریج اور بعض اوقات دفعتاً دست آنے لگتے ہیں خراش دار دستوں میں عموماً بچے کے پیٹ میں درد بھی ہوتا ہے دست پتلے پتلے اور پانی کی مانند ہوتے ہیں دستوں کا رنگ زرد یا بھوری ہوتی ہے بچے کے پیٹ میں کم وبیش نفخ بھی پایا جاتا ہے براز بدبودار ہوتا ہے۔ دستوں میں مادہ زیادہ پتلا نہیں ہوتا بالخصوص ابتداء میں بچہ بے چین ہوتا ہے اور اکثر اوقات اسے بخار بھی ہوجاتا ہے گاہے دستوں کے ساتھ قے بھی آنے لگتی ہے براز کا رنگ عموماً سبز ہوتا ہے اور اس سے خاص قسم کی ترش اور متعفن بو آیا کرتی ہے اور اکثر اس میں غیر منہضم غذا یا دودھ کی پھٹکیاں بھی پائی جاتی ہیں اس کے ساتھ بچے کی بھوک مرجاتی ہے اس کی زبان میلی ہوتی ہے اور گاہے منہ آجاتا ہے۔

علاج طبی:

خراش دار دستوں میں حسب ذیل نسخہ دیں:

زرورد' پنسلوچن' سہاگہ شگفتہ' دانہ الائچی' کتھ سفید ہر ایک ایک گرام' مغز کنول گٹہ دو عدد' لونگ 500 ملی گرام سب کو باریک پیس کر چھان لیں اور اس سفوف میں سے بقدر 250 ملی گرام تھوڑے سے پانی یا عرق بادیان میں حل کر کے صبح دوپہر شام مریض کو پلادیا کریں یا لودھ پٹھانی اندر جو شیریں' گل دھاوا' سعد کوفی' بیلگری' ناگرموتھا ہر ایک ہم وزن کوٹ چھان کر سفوف بنالیں اور اس میں سے 125 تا 250 ملی گرام حسب عمر مریض عرق بادیان وغیرہ کے ہمراہ استعمال کرائیں۔

سوکھا مسان میں جو مروارید ناسفتہ والا نسخہ اور پیچش میں ہلیلہ سیاہ اور کوکنار والا نسخہ درج کیا گیا ہے' وہ بھی مفید ہے۔

عفونی دستوں میں پہلے روغن بید انجیر ایک چمچہ دے کر بچے کا پیٹ صاف کرلیں اس کے بعد قابضات کا استعمال کرائیں۔ ذیل کا نسخہ اس قسم کے دستوں میں اکثر مفید ثابت ہوتا ہے۔

صفتہ: ریوند خطائی پچور، پوست ہلیلہ زرد ہر ایک بارہ گرام، سوڈا بائیکارب دو گرام۔ سب کو باریک پیس کر سفوف بنالیں ایک چٹکی عرق بادیان یا ماں کے دودھ میں حل کر کے بچے کو پلادیا کریں۔

علاج ڈاکٹری:

خراش دار دستوں میں کیسٹر آئل ایملشن کا استعمال کرائیں۔ اکثر بچے اس سے اچھے ہوجاتے ہیں اس کے بعد اگر ضرورت ہو تو ذیل کی قابض دواؤں میں سے کسی ایک کا استعمال کرائیں پلوکریٹا ایرودیٹا 125 سے 250 ملی گرام، ڈورس پاؤڈر 10 ملی گرام یا 20 ملی گرام۔ دونوں کو ملا کر عرق بادیان کے ہمراہ دن میں دو یا تین مرتبہ دیں۔ بچوں کے عفونی دستوں میں یہ نسخہ نہایت مفید ہے۔

صفتہ: کیلومل بارہ ملی گرام، ایرومیٹک چاک پاؤڈر 700 ملی گرام دونوں کو بخوبی کھرل کر کے ایک پڑیہ بنالیں۔ ایسی ایک ایک پڑیہ ہر ایک دو گھنٹے بعد تھوڑے سے پانی یا ماں کے دودھ میں حل کر کے بچے کو پلادیا کریں۔

غذا و پرہیز:

دستوں میں بچے کو صرف انڈے کی سفیدی کا پانی یا آش جو کا پانی دیں جب دست دور ہوجائیں تو پھر بتدریج ماں کا دودھ یا دوسری زود ہضم غذا دیں غذا کی صفائی اور اصلاح کا خصوصیت کے ساتھ خیال رکھیں۔

ضمیمہ اصطلاحات

A

اسقاط حمل	Abortion
کبرالاطراف	Acrmegely
ورم حلق حاد	Acute Pharyngitis
دبیلۃ المعدہ	Acute Suppurative gastritis
ضغطۃ القلب	Adam's Disease
فقرالدم ایڈی سونیائی	Addisonian Anaemia
مرض ایڈیسن	Addison's Disease
سلعہ غدی سرطانی	Adeno Carcinoma
سلعہ غدی	Adenomata
کلاہ گردہ گردے کی ٹوپی	Adrenal
بطلان الذوق	Agenesia
بول زلالی	Albuminuria
تساقط الشعر بال گرنا	Alopecia
داء الثعلب	Alopecia Aeresta
استسقاء لحمی	Anasarca
انیورسمائی اورطی	Aneurysm of the Aorta
سلعہ عروقیہ	Angomata
وجع القلب	Angina Pectoris
خناق لوزیہ	Angina Tonsillans
قلت العرق	Anidrosis
نقصان الشہوت	Anorexia
بثور دہن منہ کے چھالے	Aphthi
ورم زائدہ	Appendicitis
تصلب الشرائین	Arterio Sclerosis
التہاب مفاصل	Arthritis
استسقاء زقی	Ascites
تلیف الشرائین	Atheroma
ضعف گردہ	Atony of the Kidney
صغر طحال	Atrophy of the spleen

B

ورم حشفہ	Balanitis
صلع بال جھڑنا	Baldness
بیری بیری	Beri Beri
سادہ رسولیاں	Benign growth
حصاۃ مرارہ	Biliary Calculi
حمرۃ الصفرا	Bilirubin
مثانہ	Bladder
مجل بڑا سادہ آبلہ	Bleb
محل بڑا سادہ آبلہ	Blister
ضعف القلب	Bradycardia
عرق التعفن	Bromidosis
سلعہ درقیہ	Bronchocele
جوع البقر	Bitimla

Bulla	مجل سادہ آبلہ
Burn	حرق النار آگ سے جلنا

C

Cnacer of the lip	سرطان الشفتہ
Cancer of the stomach	سرطان المعدہ
Cancer of the tongue	سرطان اللسان
Cancrum Oris	آکلتہ الفم
Carcinoma	سرطان
Cardialgia	وجع الفواد
Cardiac Dilatation	اتساع القلب
Cardiac Hypettrophy	عظم القلب
Catamena	حیض طمث
Cele	قیلہ
Chapped Hands	شقاق الاطراف
Cheeks	رخسار عارض
Chloasma	جھائیاں نمش
Choking	احتباس الشے فی الحلق
Chole-cystitis	ورم مرارہ
Chole-lithiasis	حصاۃ مرارہ
Chlorosis	فقر الدم اخضر
Chromideosis	عرق رنگین
Chronic Phyaryngitis	ورم حلق مزمن
Cirrhosis of the Liver	صغر الکبد
Clavus	مسمار
Clitoris	بظر (ثنا)
Colic	شول قولنج
Congestion of the liver	سوء مزاج حار کبد
Constipation	قبض
Colloid Goiter	ہلامی غوطر
Conarium	غدہ ترسیہ
Corpulancy	موٹاپن فربہی
Cracked lips	تشقق الشفتہ
Cretinism	پیدائشی بے وقوفی سم
Crust	جلبہ کھرنڈ
Cystic Goiter	کیسی غوطر
Cysts of the Kidney	کیسات الکلیہ
Cystitis	ورم المثانہ

D

Defecation with Ejaculation	عسر البول
Diabetes Insipidus	ذیابیطس سادہ
Diabetes mellitus	ذیابیطس شکری
Diarrhoea	اسہال دست آنا
Digestive System	نظام انہضام
Dilatation of the Scrotum	استرخائے صفن
Dropsy	استسقاء جلندھر
Dropsy of the Pericardial Sae	ضعف الکبد
Dullness of Liver	ضعف طحال
Dullness of the spleen	فساد الذوق
Dysgencsia	سوء ہضم بدہضمی
Dyspepsia	عسر البلع
Dystrophia adiposogenitalis	صغر اعضاء نسلی معہ تشحم جسمانی
Dysuria	عسر البول

E

Echinococcus granulosus	حلودنیہ شریطیہ یرقانی
Ectodrem	طبقہ خارجی
Eczema	نارفارسی چھاجن
Elongation of Uvula	سقوۃ الہاۃ
Embolism	انسداد عروقیہ
Embryonal	سلعہ مرکب
Edeno-Myosatcoma	
Endemic cretenism	قزم وطنی
Endo carditis	ورم بطانہ قلب
Endoderm	طبقہ داخلی
Enlargement of liver	عظم الکبد
Enteritis	سحج الامعاء ورم الامعاء
Enuresis Nocturnal	بول فی الفراش
Epiblast	طبقہ خارجی
Empithleioma of the lip	بواسیر الشفۃ
Erythema	احمرار الجلد
Excesssive Coition	کثرت جماع
Excoriation	سحج سلخ اجتلاف
Exopthalmic Goiter	غوطر جحوظی
Expansion of the Urethra	اتساع مجری قضیب

F

Fainting	غشی
Fallopian Tubes	قاذفین
Fatty Degenration of the Heart	تشحم القلب
Favus	سعفہ گنج
Fibromata	سلعہ لیفیہ
Fibrous Goiter	لیفی غوطر
Fissure	شقاق الجلد
Fissure of the Anus	شقاق المقعد
Fissure of the tongue	شقاق اللسان
Fistula in ano	ناسور مقعد
Flatulence	نفخ شکم
Forchette	قید الفرج
Freckles	کلف برش

G

Gall Bladder	پتہ مرارہ
Gall stone	صفراوی پتھری سنگ مرارہ
Gastralgia	پیٹ کا درد وجع المعدہ
Gastric ulcer	قروح معدہ
Gastritis	معدے کی سوجن ورم معدہ
Genital system	نظام تناسلی
Gigantism	دیوپن عفرتیت
Gingivitis	ورم اللثہ
Glossitis	ورم اللسان
Goiter	غوطر
Gour	نقرس
Granular Pharyngitis	بثور حلق
Green Sickness	مرض اخضر
Gum	لثہ مسوڑھے

H

Haematemesis	قے الدم
Haei aturia	بول الدم
Haemolytic anaemia	فقر الدم یرقانی
Haemolytic Jaundice	یرقان ذوبانی دموی

I

Icterus	یرقان
Icthyosis	تقشر الجلد
Idbcity	غیر طبعی فربہی
	رحق
Impotency	عنانت
Incontinence of the Urine	سلسل البول
Indigestions	فساد ہضم
Infnntilisia	بونا پن
Inflammation of the Joints	ورم مفاصل
Inflammation of the Portal Vein	التہاب باب الکبد
Intestines	امعاء
Intestinal obstruction	سدالامعاء
Intestinal worms	دیدان الامعاء
Irritable Urine	حرقتہ البول
Ischuria	اسرالبول
Itching of the Penis	حکتہ القضیب

J

Jaundice	یرقان

K

Kidneys	کلیتین

L

Labia Majora	شفران کبیر
Labia Minora	شفران صغیر
Labour	ولادت

Haemophillia	فقرالدم جریانی
Haemorrhoids	بواسیر
Heat Rash	پت
Hepatic Abcess	دبیلتہ الکبد
Hepatitis	ورم الکبد
Hernia	فتق
Herpes	نملہ
Herpes of the glans	بثور حشفہ
Herpes Labialis	بثور الشفت
Hiccough	فواق ہچکی
Hydatid of the Liver	کیس الکبد
Hydronephrosis	استسقاء الکلیہ
Hydropericardium	استسقاء غلاف القلب
Hymen	غشاء بکارت
Hyperhidrosis	کثرۃ العرق
Hypernephroma	سلعہ فوق الکلیہ
Hyperthyroidism	کثرت افراز رطوبت درقیہ
Hypertrophy of the Thynius	عظم غدہ تیموسیہ
Hypertrophy of the Testis	عظم الخصیہ
Hypoblast	طبقہ داخلی
Hypophysial Dwarfism	برکع نخامیہ
Hypothyroidism	قلت افراز رطوبت درقیہ
Hystera	رحم
Hysteria	اختناق الرحم

Leech in the throat	تعلق العلق فی الحلق
Lentigo	برش نمش
Leucoderma	برص
Leucorrhoea	سیلان الرحم
Leukoemia	دم ابیض
Lip	شفت لب
Liver	کبد جگر
Looseness of the bowels	ذرب
Looseness of the anus	استرخاء الشرج
Low Blood Pressure	ضغطہ دموی ضعیف
Lumbago	وجع القطن
Lymphadenoma	سلع غددی لمفاوی
Lymphogranulonia	فقرالدم لمفاوی

M

Macroglossia	عظم اللسان
Macrosomia	عفرتیت
Macule	لطخہ بلشہ
Mammery Glands	ثدیان
Mastiris	ورم پستان
Matrixitis	ورم رحم
Masturbation	اسمنا بالید
Menses	حیض ایام ماہواری
Mesoblast	طبقہ متوسط
Mesoderim	طبقہ متوسط
Menstruation	بطمث کپڑے آنا
Metabolic Disease	امراض استحالہ غذائیہ
Metritis	ورم رحم
Miliaria	پت
Mons-Veneris	جبل الزہرہ
Mouth	فم
Movable Kidney	کلیہ متحرک
Myocarditis	ورم القلب
Myxoedemia	اوذیمائے مخاطیہ

N

Naevus	خل متلون
Nanosomia	انضع نخامیہ
Nephritis	ورم گردہ
Nephroptosis	کلیہ متحرکہ
Neuralegia of the Testicle	وجع الخصیہ
Nocturnal Emission	احتلام
Noduie	عقدہ حدبہ متدیرہ سلعہ صغیرہ
Non-suppurative peliphlebitis	باب الکبد کا غیر عفونی ورم

O

Obesity	سمن مفرط
Odentalgia	وجع الاسنان
Odontrripsis	ذہاب ماء الاسنان
Odontotrisis	ضرس الاسنان فی النوم
Odontoseisis	تحرک الاسنان
Ozsophagitis	ورم مری
Oesophagus	مری
Onychia	داخس نسہری
Ozal Sepsis	بخر الفم
Orchitis	ورم خصیتین

Oriface of the Vagina	فتحۃ الفرج
Osteitis Deformans	التہاب عظمی تشویہی
Osteomalacia	لین العظام
Ovary	خصیۃ الرحم
Ovum	بیضہ انثی
Ovi Ducts	معبر بیضہ
Oxaluria	بول اوکسالیکی

P

Paget's Disease	مرض پیجٹ
Palate	حنک تالو
Palpitation	خفقان دھڑکن
Pancreas	بانقراس
Pancreatiris	ورم بانقراس
Pancreatic Calculi	سنگ بانقراس
Papule	ثولول، حطاط، شبرہ
Parathyroid gland	غدہ جارۃ الدرقیہ
Parathyroid Tetany	تکزز جارالدرقی
Parenchymatous Goiter	سادہ غوطر
Parpura	فرفورا
Parpura Haemarrhegica	فرفوراتریفی
Parpura Rheumatica	فرفوراوجع المفاصلی
Patturition	وضع حمل
Passive Congestion of Liver	سوء مزاج بارد کبد
Passive Sodomy	علت ابنہ
Pellagra	بلاجرا
Pemphigus	نفاخات
Penitis	ورم قضیب
Pericarditis	ورم غلاف القلب
Pernicious Anaemia	فقر الدم خبیثہ
Perineum	عجان
Pentoneum	باریطون
Pentonitis	ورم باریطون
Pharynx	بلعوم، گلا
Phimosis	ضیق القلفہ
Phosphaturia	بول کیلوی
Pica	فساد الشہوت
Piles	بواسیر
Pineal gland	غدہ صنوبریہ
Pitutary gland	غدہ مستدیرہ
Plaque	لوح بقعہ
Pollutions	کثرت احتلام
Polydipsia	عطش مفرط
Portal Pyaemia	تقیح باب الکبد
Portal Thrombosis	سدہ باب الکبد
Premature Ejaculation	سرعت انزال
Priapism	فرلیموس
Prickly heat	حصف گرمی دانے
Prolapsus ani	خروج المقعد
Prostatic Enlargement	عظم غدہ مذی
Prostatorrhea	ذرور مذی
Prostatitis	ورم غدہ مذی
Prurigo Scroti	حکۃ الصفن
Prurigo Testis	حکۃ الخصیہ
Pruritis	حکہ سادہ خارش
Pruritis ani	حکۃ المقعد
Pseudo-Leukaemia	دم ابیض کاذب

Seborrhoea	ابریہ
Secondary Anaemia	فقرالدم ثانوی
Seudo Pregnancy	حمل کاذب رجا
Sexual Debility	ضعف باہ
Skin	جلد
Sore throat	دردگلو
Spleen	طحال
'Splenic Anaemia	فقرالدم طحالی
Splenomegaly	عظم طحال مزمن
Splenitis	ورم طحال
Spermatorrhoea	سیلان منی
Spermatozoon	حونیہ منویہ
Spurious Pregnancy	حمل کاذب
Stammering	ثقل اللسان
Stomach	معدہ
Stomatitis	ورم الفم
Strangury	تقطیر البول
Sterility in Man	عقم
Sterility in Woman	عقر
Stricture of Oesophagus	انطباق المری
suprarenal Capsul	تاج الکلیہ
Suprarenal gland	غدہ فوق الکلیہ
Suppurative Peliphlebitis	ورم باب الکبد عفونی
Syncope	غشی

T

Tache	بقعہ لوح
Tachycardia	اختلاج القلب

Psoriasis	سمیکہ چمبل
Ptriasis	بہق چھیب
Pustule	بثرہ نقطہ صدیدیہ پیپ دار آبلہ
Pyorrhoea Alveolaris	قروح اللثہ

Q

Quinsy	قروح لوزیہ لوزتین کے زخم

R

Ranula	ضفدغ اللسان
Rectitis	ورم مقعد
Renal Calculis	حصاۃ الکلیہ
Renal Colic	وجع الکلیہ دردگردہ
Renal Pthisis	ہزال الکلیہ
Retention of Urine	احتباس البول
Rheumatism	وجع المفاصل
Rickets	داءالکساح
Ringworm	قوبا (داد)
Roughness of Teeth	ضرس الاسنان

S

Salivary glands	غدد لعابیہ
Sarcoma	سلعہ لحمیہ خبیثہ
Scald	سلق حرق الماء
Scale	قشر چھلکا
Sciatica	عرق النساء
Scrotal Eczema	بثور خصیہ
Scrotal Ulcers	قروح خصیہ
Scurvy	مرض اسکربوط

tartar	حجر قلح
Teeth	اسنان
Thrombosis	سدہ دمویہ
Thrush	قلاع
Thynus gland	غدہ توثہ غدۃ الجنین
Thryoid gland	غدہ درقیہ غدہ ترسیہ
Tongue	لسان زبان
Tonsil	لوزتین
Tonsillitis	ورم لوزتین
Tubercle	سلعہ صغیرہ دانہ
Tumor	سلع (رسولی)
Tumors of the Kidney	سلعات الکلیہ
Tumors of the Pineal gland	سلعات غدہ صنوبریہ

U

Ulcer	قرحہ
Ulcerative Enteritis	قروح الامعاء
Ulcerative Stomatitis	قروح الفم
Undescended Testis	ارتفاع خصیہ
Uremia	تسمم بولی
Ureters	حالبین
Urethra	مجری البول
Urethritis	ورم مجری البول
Urethrorrhoea	ذرورودی
Urticaria	شری پتی اچھلنا
Uterus	رحم بچہ دانی

V

Vagina	مہبل
Valvular diseases of the Heart	امراض صمامات القلب
Vericocele	دوالی صفن
Vesicle	نفطات سادہ آبلہ
Vestibule	دہلیز فرج
Vesical Calculis	حصاۃ المثانہ
Vesical irritability	جرب المثانہ
Vesical paralysis	استرخاء المثانہ
Vesical spasm	تشنج المثانہ
Viceroptosis	استرخاء احشاء شکم
Vomiting	قے
Vulva	فرج
Vulva Pruritis	حکۃ الفرج
Vulvitis	ورم فرج

W

Warts	ثالیل مسے
Wheal	حبوب ددوڑے
Whimpering of Penis	عاقونا
Womb	رحم

X

Xero-Stoma	قلت بزاق

J......

K......

L......

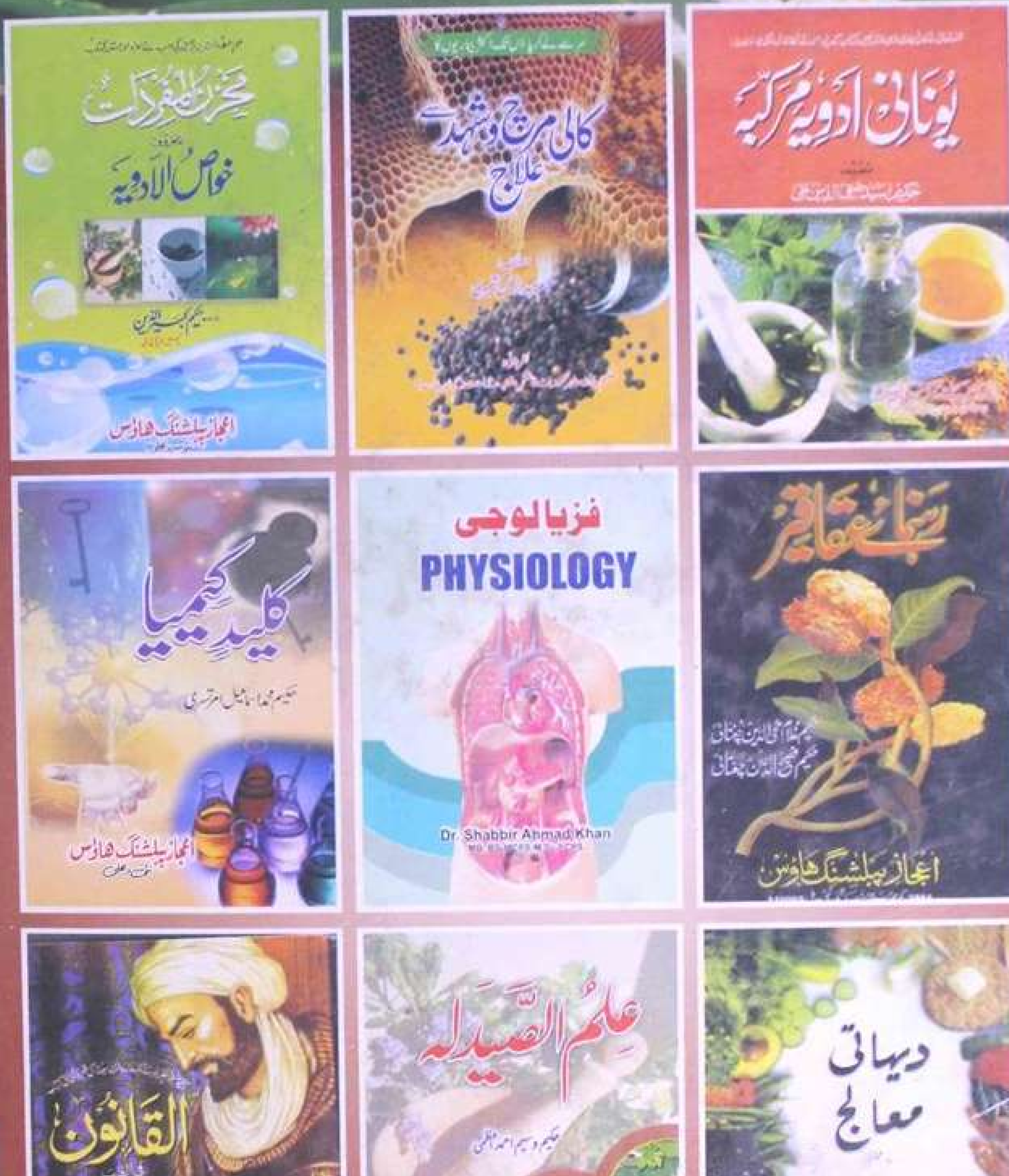
M......

N......

DISEASE INDEX

A......

B......



Eijaz Publishing House

2861, Kucha Chelan, Darya Ganj, New Delhi-2

Ph: 011-23253268 Mob: 09811004914, 8826120995